یا فتاح

یا تو لیتا ہوں و اودل یا اب — کام اپنا تمام کرتا ہوں

شکرگزاری و امیدواری

حال دل اُنسے کہوں میں آپ جا کر سامنے
مُجکو لے جائے اگر میرا مُقدّر سامنے

کیا ایسے دریادلوں۔ حاتم سے بڑھکر سخیوں۔ کریم النفس علم دوست۔ ہُنرور پرور **بادشاہوں** کے احسان کا دل بادل ہمارے اور ہمارے ملک والوں کے سروں پر چھایا ہُوا نہیں ہے؟ جنھوں نے ہندوستان کی عام اور نامکمل۔ خاص علمی زبان کو ناقص رہ جانے کے داغ سے بال بال بچا لیا جس بات کی کمی تھی جامع لُغات کو مدد دے کر اُسے پورا کرا دیا **شعر** بے سخاوت اُنھیں قرار کہاں + کہ ہے عادت طبیعتِ ثانی +

کیا ایسے **وزارت مآب و ارکان** فلاطوں انتساب کا شُکریہ واجب نہیں؟ کہ جنھوں نے اپنی توجّہِ دلی۔ ہمّتِ عالی اور فراخ حوصلگی سے **فرہنگِ آصفیہ** جیسی بسوط لُغات کی اشاعت کا سامان بہم پہنچا دیا **شعر** قدرِ ہُنر کو چاہیئے عقل و تمیز و درک و فہم + دست کشادہ دل فراخ منعمی و تونگری +

کیا ایسے بڑے محققوں۔ علم اللّسان کے ماہروں۔ قوم اور مُلک کے قابلِ فخر فاضلوں کا شُکرگزار ہونا لازم نہیں؟ جنھوں نے اپنی خداداد و فوق العادت علمی لیاقت اور کامل تحقیقات سے ہر طرح جانچ پڑتال فرما کر ایسی بسیط اور وسیع فرہنگ کے واسطے امداد ملنے کی وہ زوردار نہیں نہیں بلکہ زبردست اور مُدلّل رپورٹ تحریر فرمائی کہ اُسنے فوراً ہی خلعتِ منظوری فاخرہ عزت پائی **شعر** ہو تجکو میری ناصح بیدرد کیا شناخت + رکھتا ہے دردمند کی درد آشنا شناخت +

کیا ایسے مُنصف مزاج۔ بے نفس۔ خیر خواہِ مُلک و قوم کا شُکریہ مُناسب نہیں؟ جس نے آٹھ مہینے کی مُہلت بڑھا کر اُسے ادھورا نہ رہنے دیا اور پُورا کرا کر چھوڑا **شعر** دیکھ تُو ہمّتِ عالی سے بشر کا رُتبہ + مرتبہ اِس کا بلندیِ عمارت سے نہ دیکھ + ورنہ وُہی بات ہوتی **شعر** نامہ بر جلدی میں تیری وہ جو تھی مطلب کی بات + خط میں آدھی ہو سکی تحریر آدھی رہ گئی + **بیشک** سب پر واجب بلکہ **فرض** ہے +

اب ہم سے پُوچھیئے وہ کون ہیں؟ اُن کے اسمائے نامی گرامی کیا ہیں؟ وُہ وُہ ہیں جنکے نام اور دیکھے سے بھُوکوں کی بھُوک بھاگتی۔ پیاسوں کی پیاس بجھتی اور اُنکی ذات نصرت آیات سے بِن کہے دلوں کی مراد بر آتی ہے۔ سچ ہے **شعر** کیا کہیں اُس سے جو ہو ہم سے زیادہ جانتا + وہ ارادہ ہے ہمارا بے ارادہ جانتا + اگر آپ ہمہ تن گوش ہو کر سُنیں تو بلاشُبہہ اُن کے حلقہ بگوش بنیں۔ خوشی کے مارے سُدھ رہے نہ ہوش کجا کہ تعلّی و لن ترانی کا جوش +

کیا آپ اعلیٰ حضرت۔ والا شوکت۔ سُلطان ابن السُلطان۔ آصف جاہ۔ مُظفر المُلک۔ نظام الدولہ۔ حضُورِ پُرنور بندگانِ عالی متعالی نواب مُستطاب جناب **میر محبوب علیخان** بہادر فتح جنگ۔ جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ آصف جاہِ سادس خلد اللہ ملکہم و سلطنتہم۔ فرمانروائے سلطنتِ دکن حرسہا اللہ عن الآفات و الفتن کے محبُوب الخلاق مرغوب الآفاق نام گرامی سے واقف نہیں؟ جس نام کی تعریف میں ہمارے پیشین گوئے الامناصب حضرتِ غالب علیہ الرحمۃ گویا ہماری زبان سے پہلے ہی فرما گئے ہیں +

اشعار

زباں پہ بارِ خدایا یہ کس کا نام آیا
کہ میرے نطق نے بوسے مری زباں کے لیئے

نصیرِ دولت و دیں اور معینِ ملّت و مُلک
بنا ہے چرخِ بریں جس کی آستاں کے لیئے

زمانہ عہد میں اُس کے ہے محوِ آرایش
بنینگے اور ستارے اب آسماں کے لیئے

ورق تمام ہُوا اور مدح باقی ہے
سفینہ چاہیئے اِس بحرِ بیکراں کے لیئے

کیا آپ نہیں جانتے کہ **آصف**[1] عبرانی زبان کا مصدر ہے جو میوں کے **خوشے** اور **مہمانوں** کے جمع کرنیکے واسطے مُختص ہے۔ حضرت کا یہی آبائی خطاب یہی **تخلّص** اور اسی پر عمل درآمد ہے۔ سُلیمان علیہ السلام نے اِسی نام کے نامور سے نام پیدا کیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ التحیۃ نے مبرُوصوں کو اچھا کرنیکے بعد اسی نام سے تندرستوں

[1] یہاں حضرت سلیمان علیہ السلام کے وزیر با تدبیر آصف نامی کی طرف اشارہ ہے جن کے انتظام کی تعریف محتاجِ بیان نہیں نیز حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ایک ہمعصر مرجع خلائق خوش الحان شخص کا نام تھا جو اپنی لحنِ داؤدی سے صدہا آدمی جمع کر لیا کرتا تھا

میں شامل کر کے پکارا۔ ہمارے اعلےٰ حضرت نے **علما و شعرا** کا باغ لگایا۔ اُنکی تصانیف کے پھولوں اور پھلوں سے اپنے ملک کو بسایا اور سجایا۔ دُنیا کے تمام اہلِ کمال کیا اہلِ علم کیا اہلِ زبان۔ کیا صاحبِ ہُنر کیا اہلِ فن جو یہاں آکر جمع ہُوئے اور اُنہوں نے دکن کی غریب الوطنی کو بہ از وطن بلکہ اپنا کعبہ کا سمجھا وہ اسی بابرکت اور مقدس لفظ کا اثر ہے۔ یہ سب لوگ اوّل اوّل مہمان بنکر آتے آخر کو نمکخوار ہو کر یہیں رہجاتے ہیں **شعر** شکرِ خدا ظہیر کہ ہیں جمع اہلِ فضل + پروانہ وار عادلِ داور کے سامنے + یہ بھی اسی بے نظیر پر تاثیر دلوں کے تسخیر کرنے والے عالمگیر لفظ کا عالی سایہ ہے کہ اگر ہم جیسا ادنیٰ سے ادنیٰ بھی اہلِ جوہر آجائے تو وہ بھی چند روز میں عالی مرتبت بلند پایہ کہلائے۔ **امیر** ہو یا غریب مفلس ہو یا تونگر یہیں پڑ رہتا ہے بقولِ شخصے **شعر** مرتے یار کی گلی میں ہم + دل میں جو تھا وہ ہوگیا مطلب + یہی ایک دن ہمارے لیئے ہی **شعر** صیاد پھینکدیوے یا برق پھونکدیوے + اب ہاتھ اُٹھالیا ہے ہمنے بھی آشیاں سے واہ ہم بھی کیا ہیں کہاں سے کہاں چلے گئے **شعر** ہمنے جانا تھا سخن ہونگے زباں پر کتنے + پر قلم ہاتھ جو آئی لکھے دفتر کتنے +

کیا آپ فلکِ کاب وزارت مآب جناب نواب **میر فضل الدین خاں بہادر**۔ سکندر جنگ۔ اقبال الدولہ۔ اقتدار الملک۔ سرِ وقار الامرا بہادر کے سی ایس آئی وزیرِ اعظم دستورِ معظم دولتِ دکن کو نہیں جانتے یہی تو ہیں جنہوں نے مؤلّف کو انعام سے مالامال اور قدردانی سے نہال کر دیا تھا۔ **شعر** تو ایک کو وہ علم ہے اے داورِ کریم + دب جائے تیرے سایہ سے بھی دشمنِ جسیم + کیا کچھ نہیں ہے فیض ترا اک جہان پر + کیا کچھ نہیں ہے خُلق ترا خلق پر عمیم + **لیکن** مؤلّف کی بدنصیبی نے اُسے بھی کھویا۔ اور جو کچھ گھر کا تھا وُہ بھی ڈبویا۔ قرض لیا وام لیا۔ لیکن یہ بساط سے باہر کام تمام کیا پر کیا **شعر** جو بارِ آسمان و زمیں سے نہ اُٹھ سکا + تُو نے غضب کیا دلِ ناداں اُٹھالیا + مگر ہائے افسوس **شعر** مُہ سا نازک مزاج یوں محتاج + ہو بُرا چرخِ سفلہ پرور کا + ہر چند دراندازوں نے رخنے نکالے۔ ضَنّطے ڈالے۔ میرے وظیفہ میری بنی بات پر حرف لانا چاہا۔ مگر واہ رے وزیرِ روشن ضمیر نہ وظیفہ میں فرق آنے دیا نہ آبرو کو ہاتھ لگانے دیا۔ میری عاجزی اور بیکسی پر ہمیشہ رحم کھایا۔ **شعر** اللہ رے دستگیری پیدا کیئے کی شرم + بخشا اُسی کو جسنے سر اپنا جھکا دیا +

کیا آپ افصح الفصحا ابلغ البلغا شمس العلما۔ فخرِ قوم سیدِ عالی النسب والاحسب۔ ماہرِ ہفتاد و دو زباں۔ گرامی تر از جاں۔ جناب ذوالاخطاب مولوی **سیّد علی** صاحب بلگرامی کو بھول گئے؟ وہ یہی بزرگوار ہیں۔ جنہوں نے فرہنگِ آصفیہ کو جگہ جگہ سے پڑھکر مؤلّف کی تحقیق اُسکی جانکاہی اور فراہمیٔ لغات کا اندازہ فرماکر بہ جستہ رپورٹ فرمائی۔ جس کی قبولیت سے اُس کا پُورا ہونا اور چھپنا نصیب ہُوا۔ یہی نہیں بلکہ جسوقت کہ ایک نو دولت کُتب فروش نے حقِ تصنیف پر ہاتھ ڈالنا اور اس کتاب کا خود مالک بنکر نفع اُٹھانا چاہا تو اُسوقت بھی ایک بھاری رقم کی دستگیری سے یہی ہمدرد قوم آڑے آیا اور اُسی نے اس آفتِ ناگہانی سے بچایا۔ **شعر** نیک و بد کوئی نہ دنیا میں رہا لیکن ظفرؔ + یا بھلائی رہ گئی کچھ یا بُرائی رہ گئی +

کیا آپ جناب مولوی **محمد عزیز مرزا** صاحب ہوم سکرٹیری گورنمنٹ نظام کو بھلاسکتے ہیں؟ جنکی عالمانہ عالی ظرفی۔ مبصّرانہ جوہر شناسی قدرِ زحمتِ تصنیف و تصحیح نے جلدِ چہارم کے واسطے آٹھ مہینے کی اور مُہلت عنایت فرمائی۔ ورنہ یہی جلدِ چہارم جو اسوقت ۷۰۰ صفحوں سے زیادہ پر نظر آرہی ہے دو سو صفحوں پر بھی دیکھنی نصیب نہوتی۔ اسمیں شُبہ نہیں کہ اس طوالت سے مؤلّف ہی کا **نقصان** بحد و کمال ہُوا۔ اُسی کی جان پر قرضہ کے سبب زیادہ وبال اور بال بال مقروض ہُوا۔ مگر خدا تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ کام حسبِ دلخواہ انجام کو پُہنچ گیا **شعر** کیا قدر ہو سخن کی اُنھیں جنکے سامنے + یکساں صدائے طُوطی و فریادِ زاغ ہے + چونکہ صاحبِ موصوف خود لائق سخن فہم اور تصنیف کی مشکلات سے واقف تھے اس قلیل مُہلت کو انصاف کے خلاف نہ سمجھا۔ مگر سچ تو یہ ہے کہ اب سکا وقت بھی آگیا تھا **شعر** کام ہے وقت پہ موقوف جب آجائے ہی وقت + تو وُہ ہوجائے ہی اُسوقت ظفرؔ آپ سے آپ + اگر مؤلّف کو عذاب الدَّین سے سبکدوشی نصیب نہوئی تو یہ موجیں محکمۂ دیوانی میں گھسیٹ گھسیٹ کر دیوانہ بنا دینگی۔ اور قرضخواہ ملک الموت کی ڈراونی صورت بن بن کر زندہ درگور کر دینگے **شعر** کہتے ہیں جیتے ہیں اُمید پہ لوگ + ہمکو جینے کی بھی اُمید نہیں + اگر ہماری "**گزارش اپنی آپ سفارش**" مرقومۂ مطبوعۂ جلدِ سوم ہی نظرِ اقدس سے گزرگئی ہوتی تو کب کا بیڑا پار ہوجاتا۔ **شعر** اُن کا ملنا محال ہی لیکن + شوق ہمّت بڑھائے جاتا ہی + اگر ہمنے براہِ راست بھیجی بھی تو اُسے گھاتی فرشتوں نے بالا بالا عالمِ بالا پر اسطرح پُہنچا دیا کہ ہمارے فرشتوں کو بھی خبر نہوئی اور وُہی مثل صادق آئی **شعر** لیکے پیغام گئے میر کہی اپنی سی + اب تو کچھ نامہ بروں کا بھی بھروسا نہ رہا + **غرض** ع اپنی دانست میں کچھ نہیں تدبیر سے ہم + کیا کریں بس نہیں ناچار ہیں تقدیر سے ہم +

۱؎ اللہ اللہ کیا مقام عبرت ہے کہ حضرت امیر احمد صاحب امیرؔ مینائی جنہوں نے اس اخیر عمر میں امیر اللغات کے دو باب ف الف ممدودہ و مقصورہ کے ہُوبہو ارمغانِ دہلی کا چربہ اُتار کر شائع فرمائے اور ابھی بہت کچھ لکھنے والے تھے کہ بہ تائید امداد اشرف البلاد حیدرآباد میں تشریف لائے مگر افسوس کہ چند ہی روز میں اپنی حسرت دلکی دل ہی میں لیکر اس فُرو بنائے ناپائدار سے رخصت ہوگئے۔ اگرچہ اُنسے پیشتر دہلی کے کئی نامی گرامی شعرا۔ فخرِ ہند منتخب شاہ جہان آباد۔ مثلاً جگت اُستاد حضرت شاہ نصیر الدین صاحب نصیرؔ سجادہ نشین شاہ صدر جہان رحمۃ اللہ علیہ وشیخ ونیہ علی صاحب مسرتؔ۔ مرزا قربان علی بیگ صاحب سالکؔ بھی بآرزوئے تمام اسی مقدس سرزمین میں آسودہ ہوئے ہیں۔ غالباً شاہ نصیر کے بڑے صاحبزادے وجیہ الدین منیرؔ بھی یہیں ہیں۔ مگر منشی صاحب نے بہت ہی جلدی کی اور وُہی مثل کر دکھائی مصرع تم آگ لینے آئے تھے کیا آئے کیا چلے صرف ایک ہی مہینے کے قیام میں ہم۔ اکتوبر ۱۹۰۰ء کو عالمِ قدس کا رستہ لیا۔ شعر کریں جدائی کا کس کس کی رنج ہم اے ذوق + کہ ہونیوالے ہیں ہم سب سے عنقریب جدا + بہرحال اُستاد تھے۔ صاحبِ تصانیف تھے۔ نیکذات تھے۔ نیک نہاد تھے۔ گو لوگ اُنہیں ہمارا رقیب خیال کرتے اور خدا جانے کیا کیا چاہتے تھے مگر واللہ ہمکو اُن کے گزرنے کا اسیقدر رنج اور ملال ہے جسقدر اپنے مرنے کا ہوتا۔ کیونکہ اگر وہ چند روز اور زندہ رہتے تو لکھنؤ کے محاورات و الفاظ کیواسطے ہماری زبان میں ایک ایسی ہی لُغات اور بڑھ جاتی جیسی دہلی اور ہندوستان کی عام و خاص زبان کے لیئے فرہنگِ آصفیہ طبع ہوئی ہی لیکن وہ بہت پیچھے تھے دس دس بارہ بارہ برس کے عرصہ میں ایک ایک حصّہ چھاپا اور الفِ مقصورہ سے آگے نہ بڑھ سکے وہ کیا کریں۔ یہ کام ہی عمرِ نوح دلِ فارغ اور خزانۂ وافر چاہتا ہے۔ ہمنے اسکا نام چینی کا خمیر رکھ چھوڑا ہے اور جو کچھ ہزاروں صفحوں میں چھاپا ہے ہم ابھی تک اسکو یہی سمجھتے ہیں کہ کچھ بھی نہیں کیا۔ گو ہماری عُمر کا پُونا حصّہ اسمیں صرف ہوگیا۔ مگر جسطرح ہم کرنا چاہتے تھے اُسطرح کی اخراجات سخت تقاضائے اختتام اور عدمِ استطاعت کے سبب نہ کر سکے شعر بن آئی کام ہزاروں فراغ دل ہو اگر + کسے ایک بھی تو یہ بے فراغ بنے؟ ہاں اُنکا رستہ آیندہ ہونہار نسلوں کیواسطے ارمغانِ دہلی حصّہ اوّل اور سالۂ علم اللسان میں ہر طرح سے دکھا چلے ہیں۔ اخیر پر ہم دُعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اُنہیں بہشتِ بریں اور اُنکے پسماندوں کو صبر و تسکین عطا فرمائے **شعر**

کیسی تدبیر ظفر جب وہ کرے اپنا کرم + کام بگڑے ہوئے بنجائیں یونہیں آپ سے آپ + لیکن **شعر** اُنکی خدمت میں و یکھئے تقدیر + کب مجھے باریاب کرتی ہے + اب خدا وہ دن کرے کہ مُولّف کو **قرضہ** فرہنگ سے **سبکدوشی** زیر ترمیم جلد **اوّل** و **دوم** کے دوبارہ چھپوانے کی **وُسعت** ریاست کو فراوانیٔ دولت و اقبال سے **کامرانی** مدارالمہام سرکار عالی کو بندگانِ عالی کی دائمی خوشنودیٔ مزاج سے **شادابی** ہوم سکرٹیری صاحب کو اعزازیٔ خطاب و ترقیٔ مدارج اور دن دونی رات چوگنی **کامیابی** حاصل ہو

این دُعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

چل سکی جب نہ واں زباں اپنی	**شعر**	کیں زبانِ قلم سے دو باتیں

بندۂ سیّد احمد دہلوی مؤلّف فرہنگِ آصفیہ ساکن دہلی حویلی نواب مظفر خان قریب کھاری باولی دروازہ

شُکریۂ ارکانِ ریاستِ دکن حیدرآباد حرسہا اللہ عن الآفات والفساد

یہ بندہ مُولّف بزرگواران وعہدہ دارانِ مندرجۂ ذیل کی اُس ہمدردی اور مالی امداد میں کوشش نمائی کا تہِ دل سے **شکریہ** بجالاتا ہے جو اُنھوں نے اِس عاجز و بے وسیلہ کی محنت و جانکاہی پر توجہ۔ اُسکی حقیر تالیف سے دلچسپی اور اِس لغات کے نہایت مفید و کار آمد ہونے سے اتفاقِ رائے ظاہر فرماکر صرف مُولّف ہی کو نہیں بلکہ تمام ہندوستان اور ملکِ دکن کو اپنا دعاگو۔ مدّاح و مرہُونِ احسان بنالیا +

(۱) عالی جناب مغفرت مآب عالی مرتبت والاجاہ بہشت نصیب جنّت آرامگاہ نوّاب **محمد مظہر الدّینخاں** سرآسماں جاہ بہادر بالقابہ سابق مدار المہام دولتِ آصفیہ انار اللہ بُرہانہٗ +

(۲) عالی جناب حشمت مآب نواب وقار المُلک۔ انتصار جنگ بہادر حضرت مولوی **مُشتاق حسین خاں** صاحب پنشنر سلّمہ اللہ تعالےٰ +

(۳) عالی جناب فیض مآب نوّاب مُحسن المُلک بہادر حضرت مولوی سیّد **مہدی علی خاں** صاحب پنشنر سلّمہ اللہ تعالیٰ +

(۴) عالی جناب فضیلت مآب نوّاب عماد الدّولہ بہادر حضرت مولوی **سیّد حسین** صاحب بلگرامی ناظمِ تعلیمات و معتمدِ خانگی حضور نظام و معتمدِ کونسل آف سٹیٹ حیدرآباد دکن سلّمہٗ

(۵) عالی جناب والاانطاب نوّاب عماد جنگ بہادر حضرت مولوی **محمد صدّیق** صاحب معتمد فینانس سلّمہ اللہ تعالےٰ +

(۶) عالی جناب سیادت مآب حضرت مولوی سیّد **علی حسن** صاحب ناظمِ بندوبست سلّمہ اللہ تعالےٰ +

شکریّۂ احبابِ اُولوالالباب

اِن میں سب سے اوّل ہمارے شفیق و رفیق دلی جناب منشی **دُرگا پرشاد** صاحب پنشنر **نادر** کھتری دہلوی مصنفِ خزینۃ العلوم۔ تذکرۃ النسا۔ تذکرۂ شعرائے دکن۔ نکات الحِنا۔ اکسیرِ نادر۔ گلدستۂ اخلاق وغیرہ شکریہ کے مستحق ہیں جنھوں نے ابتدائے تالیف میں جبکہ ہمارے پاس بہت کم سامانِ تالیف تھا اپنے کُتب خانہ کی نادر نادر کتابوں سے امداد فرمائی +
اِن کے بعد جواں ہمت جوانمرگ جناب شاہ **بہاءُ الدّین** عُرف عبد اللہ شاہ صاحب **بشیر** مرحُوم و مغفُور نبیرۂ حضرت شاہ نصیر الدین صاحب **نصیر** دہلوی کا دلی شکریہ واجب ہے جنھوں نے حالتِ تالیف میں اکثر نایاب کمیاب قلمی دواوینِ اُردُو سے ہماری مدد فرمائی۔ اور ارمُغانِ دہلی حصّہ اوّل پر ایک برجستہ تاریخِ طبع لکھکر چھپوائی +
اب اخیر پر ہمارے لائق و معزّز نوجوان ہونہار مہربان جناب لالہ **سیر رام** صاحب ایم۔اے۔ رجسٹرار عدالتِ خفیفہ لاہور خلف الصدق جناب فضیلت مآب آنریبل رائے بہادر بابُو **مدن گوپال** صاحب ایم۔اے۔ بیرسٹرایٹ لا و ممبر لیجسلیٹو کونسل پنجاب اِس امر کا استحقاق رکھتے ہیں کہ اُن کا دلی شکریہ اُس عنایت کی بابت ادا کیا جائے جو اُنھوں نے اثنائے طبع میں ہمارے ساتھ مرعی رکھی یعنی اپنے قابلِ قدر۔ نہایت ضخیم۔ زیرِ تالیف تذکرہ کو جس سے بہتر جامع اور مکمّل شعرائے اُردُو کا تذکرہ آجتک لکھا گیا اور نہ آیندہ شاید اِس سے زیادہ تحقیق اور تجسّس سے لکھا جائے ہمارے مطالعہ کے واسطے وقف کردیا۔ جس میں سے ہم نے چیدہ چیدہ اور چوٹی کے اشعار چھانٹ چھانٹ کر اپنی کتاب کے حُسن کو دوبالا کردیا +

بقیۂ نوٹ صفحہ (۴) کسی کے مرنیکا افسوس ہے عبث دا واں + مگر جہاں میں ہیگا ہمیشہ تو باقی + کوئی بناکوئی بگڑا یہی رہا ہر روز + جہاں میں جب سے کہ یہ چرخِ چنبری ہے بنا + بندۂ مُولّف ۱۲ دیکھو جلد سوّم سرورق صفحہ ۲ مطبوعہ اسلامیہ پریس لاہور ۱۲

معزز راقمانِ تقاریظ۔ ناظمانِ تاریخ۔ نامی گرامی اخبارات کا شکریہ اور اشاعتِ فرہنگ کا مژدہ

آئی پھر فصلِ بہاری جو بسی پھولوں میں	آج گلشن سے نسیمِ سحری آتی ہے

جن نامی گرامی باوقعت اور معزز اخبارات۔ تقاریظ نگار۔ ناظمانِ تاریخ مندرجۂ **خاتمہ** نے وقتاً فوقتاً نمونے سے لیکر حصصِ اجلاد کی اشاعت تک اپنی بیش بہا رائے اور قابلِ قدر آزادانہ تحریروں سے ہمارے ملک کو آگاہ فرمایا۔ اور ہر طرح سے ہمارے عیوب کی عیب پوشی فرماکر ہمت کو تا اینَدم بڑھایا۔ کیونکہ **شعر** میں ہوں بشر کلامِ بشر ہے مرا کلام + حاسد کو اعتراض ہو حق کے کلام پر + تو میری کیا اصل ہے۔ **شعر** نیک و بد دونوں برابر ہیں جہاں میں آغا + چار دن خلق میں رہجاتا ہے چرچا ہوکر + مگر اپنا تو سدا حضرتِ ظفر کے اس قول پر مدار رہا۔ **شعر** ظفر ہے وُہی اپنے نزدیک دانا + رہے ہے جو دنیا میں نادان بن کے + اسمیں شبہہ نہیں کہ محنت شناس۔ حق گو ہماری محنت کی داد دینگے لیکن یاد رہے کہ ہم عیب جُو۔ حرف گیروں کی حرف گیری سے بھی امداد ہی لیں گے +

ہماری زبان اور لیاقت کہاں ہے کہ ہم اُن کا۔ اُنکی خداداد لیاقت اور اس دُور اندیشی کا حسب دلخواہ شکریہ بجالائیں۔ لیکن ہم دل سے ایسے مُلکی خدمت گزاروں کے مرہونِ احسان ہیں اور ہمیشہ رہیں گے۔ ہم اِسکے سوا کیا کرسکتے ہیں کہ ہمنے اپنے مُلک کی مروّجہ زبان کے ۵۴ ہزار پریشان اور تتر بتر لُغات۔ محاورات۔ روزمرے۔ اصطلاحات اور ضرب الامثال وغیرہ کو اپنی بھری اور میٹھی جوانی گنواکے بڑھاپے تک جمع کردیا۔ اُردو زبان میں جو کتابِ لُغات کی کمی تھی اُسے پُورا کرکے اِس داغ کو مٹا جھٹ اشاعت کا مژدہ سُنادیا۔ اِسے چاہے ملک کی خدمت سمجھو چاہے کسی قوم کی ناتکمیل زبان کی تکمیل **شعر** جو ہے کلامِ شیخ وُہی قولِ برہمن + مطلب ہے ایک فرق فقط ہے لُغات کا + اگر گورنمنٹ نظام سے چھاپنے کی امداد نہ ملتی تو کچھ بھی نہ تھا۔ سب بستے اِسیطرح بندھے کے بندھے پڑے رہتے جسطرح اب ترمیم شدہ اور زیرِ ترمیم ابتدائی اجزا پڑے ہیں (جنمیں سینکڑوں مفید باتیں بڑھائی گئی ہیں) اور اخیر کو ہم یہ ارمان دل کا دل ہی میں لیکر چل بستے۔ اِس صورت میں حضُور نظام ہی کا اخبارات نیز تقاریظ نگاروں کو بھی ممنُون ہونا چاہیئے۔ اور ہمارے مُلک کو بھی۔ آؤ ہم تم سب نوّابِ فصیح المُلک کی مقبُول خالق و خلائق زبان سے جھوُم کر اور پُکار پُکار کر کہیں ؎

سلامت رہے شاہِ محبُوب یارب	رعیّت بھی آباد مُلکِ دکن بھی

بندۂ سیّد احمد دہلوی

مؤلفِ فرہنگِ آصفیہ

دہلی

گ

گ (ف) اسم مذکر:۔ (۱) فارسی کا چھبیسواں۔ اُردو کا اُنتیسواں۔ ہندی کا تیسرا حرفِ صحیح ग جسے گافِ فارسی یا عجمی بھی کہتے ہیں (۲) حسابِ جُمل میں اس کے بیس عدد کافِ تازی کے برابر شمار کئے جاتے ہیں (۳) یہ حرف ہندی۔ فارسی زبان میں کبھی اوّل کبھی وسط کبھی اخیر میں حروفِ ذیل سے بدلجاتا ہے۔ ب ج د خ غ م د ی ٭

گا (ہ) (۱) علامتِ مستقبل (۲) علامتِ تعظیم جیسے "آیئے گا۔ کھایئے گا نوش فرمایئے گا" وغیرہ ٭

گابھ (ہ) اسم مذکر:۔ حیوانات کا حمل۔ بارِ شکم گاؤ و گوسفند وغیرہ ٭

گابھ ڈالنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) گائے۔ بکری وغیرہ حیوانات کا پیٹ گرانا۔ کچّا بچہ جننا (۲) خوف یا رُعب کے باعث حمل نکل پڑنا۔ نہایت رُعب ماننا۔ جیسے (وہ اس حوصلہ کی بیوی تھی کہ اُس کے سامنے گابھنی گابھ ڈالتی تھی) ٭

گابھا (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) کیلے یا کھجور کے پیڑ کا نیا پتّا جو ابھی تک سفید اور نہایت ملائم ہو ٭ شگوفہ یا کونپل کے بیچ کا پتّا (۲) لکڑی کا اندرونی حصہ۔ گودا۔ آسرا۔ (۳) کچّا اناج۔ کھڑی کھیتی (۴) لحاف یا رضائی کے اندر کی نکالی ہوئی پُرانی روئی۔ رُوڑ۔ لُوگڑ ٭

گابھن (ہ) اسم مذکر:۔ (پُورب) حاملہ۔ حیوانِ باردار۔ گرب وتی۔ پیٹ والی۔ گیابھن۔ گُبھن ٭

گابھنی (ہ) اسم مؤنث:۔ حاملہ۔ پیٹ والی۔ زنِ باردار۔ گرب وتی ٭

گابھنی گابھ ڈالتی ہے (ہ) محاورۂ عو:۔ نہایت رُعب غالب ہے ایسا رُعب اور خوف ہے کہ حمل والیوں کے مارے دہشت کے حمل گرے پڑتے ہیں۔ جیسے "خرد افروز لکھی پڑھی ایک بڑی لقلقے حوصلے سلیقے کی بیوی تھی جس کے سامنے گابھنی گابھ ڈالتی تھی" (چتر بھنیلی) ٭

گات (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) جسم۔ سریر۔ تن۔ بدن ٭ جسامت۔ انگیسٹ٭ عورت کا پنڈا ؎

جسنے باندھے ہوئے گاتی تجھے دیکھا پھر کا — دلربا شے تھی مری جان تری گات نہ تھی (آتش)

(۲) سینہ۔ صدر۔ چھاتی۔ چنانچہ گاتی اسی وجہ سے اُس بندش کو کہتے ہیں جو سینہ پر آکر بندھے۔ جیسے "رنڈیاں پشواز پر اور گنوار یا گوجر جاڑوں میں چھاتی پر باندھتے ہیں (۳) چُوچی۔ پستان۔ کچیں ؎

مجھ میں جرأت ہے بھلا دست درازی کی کہاں
دیکھ کر مجھ کو چھپا لیتے ہو تم گات عبث (جرأت)

دکھائی گات تو موتی صدف میں جاکے چھپا ۔ جو کھولی زلف تو ہر موج بیقرار ہوئی (مصحفی)
چھیڑا جو تک اسے تو بگڑ کر کہا کہ واہ ۔ تم کون ہو کہ ہاتھ لگاتے ہو گات کو (اکبر)

(۴) وضع ۔ اسلوب ۔ دھج ۔ خوشنمائیِ جسم ؎

مان کرتی ہے عبث اپنے وہ جوبن پہ ددا ۔ گات میری بھی زنانی کی نہیں گت سے کم (رنگین)
نہ تری بات بری ہے نہ تری گات بری ۔ نظر آئی نہ مجھے تیری کوئی بات بری (ناسخ)

(۵) عورت کا اوپر کا دھڑ ۔ دھجا (۶ ۔ ہندو عو) اندامِ نہانی ۔ شرمگاہ ۔ فرج ۔ بھن (۷ ۔ ہندو عو) گربھ ۔ پیٹ ۔ حمل ۔ اودھان +

گات اُگنا (ہ) فعل لازم :۔ (گیتوں میں) عورت کی چھاتیاں اُبھرنا ۔ جوبن یا مدہ پر آنا +

گات سے ہونا (ہ) فعل لازم :۔ (ہندو عو) حمل سے ہونا ۔ حاملہ ہونا ۔ باردار ہونا ۔ پاؤں بھاری ہونا ۔ اُمید سے ہونا +

گاتا (ہ) اسم مذکر ۔ ہندو :۔ (۱) دہی کا پتھا یا چکا ۔ دہی کا تھکا جو اوپر سے ہموار جما ہوا ہو (۲ ۔ پورب) کتاب کا پٹھا ۔ بوٹ ۔ گوَر ۔ کتاب کی جلد ۔ دفتی ۔ دصلی +

گاتی (ہ) اسم مؤنث :۔ ایک قسم کی پوشش چادر یا کمل و دوشالہ وغیرہ جس میں چادر کو بغلوں کے نیچے سے نکال کر سینہ پر گرہ دے لیتے ہیں ۔ لیکن رنڈیاں اُسے پشواز میں اُڑس لیتی ہیں ؎

اک غلق کو گر جوگی بنا ئیں تو عجب کیا ۔ وہ گاتی دوشالے کی چمکتے ہوئے گالے (جرأت)

گاتی باندھنا (ہ) فعل متعدی :۔ دوپٹہ کو سینے اور کمر سے کسی کام کیواسطے باندھنا

اِس اُودی اوڑھنی سے نہ تو گاتی باندھیو
بن جائیگی یہ کوٹھڑی کاجل کی اوڑھنی (بیتاب)

پسینے کو آتشِ شیدا کے گاتی باندھ کر
دلربائی ختم کی اُس جانِ جاں نے گات میں (ثابت)

گاتی مارنا یا لگانا (ہ) فعل متعدی :۔ دیکھو (گاتی باندھنا) +

گاتے گاتے کلاونت ہو ہی جاتا ہے (ہ) محاورہ :۔ یعنی کام کرتے کرتے تجربہ کار اور ماہر ہو ہی جاتا ہے +

گاج (ہ) اسم مؤنث (پورب) :۔ (۱) بجلی ۔ برق ۔ دامنی ۔ صاعقہ ۔ (۲) کانچ کی چوڑیاں (۳) جھاگ ۔ کف ۔ پھین (۴) قہرِ الٰہی ۔ غضب ۔ آفت +

گاج پڑنا (ہ) فعل لازم (پورب) :۔ بجلی پڑنا ۔ بجلی گرنا + بجلی کے صدمہ سے مرنا +

گاجا باجا (ہ) اسم مذکر :۔ ڈھول ۔ دمامے ۔ تاشے ۔ مرفے اور نقارے وغیرہ کی دُھوم دھام +

گاجر (ہ) اسم مؤنث :۔ (۱) گزر ۔ زردک ۔ حزر ۔ ایک قسم کی میٹھی جڑ ۔ مزاجاً درجۂ دوم کے اخیر میں گرم اور درجۂ اوّل میں تر (۲) حقارتاً ادنےٰ اور کم قیمت چیز ۔ جیسے "گاجر کی پونگی بجی تو بجی نہیں تو توڑ کھائی" +

گاجر مولی (ہ) اسم مؤنث :۔ کم قیمت اور ادنےٰ درجہ کی چیز ۔ جیسے "تم نے اسے بھی کوئی گاجر مولی سمجھا" +

گاجنا (ہ) فعل لازم (گنوار) :۔ (۱) گرجنا ۔ بادلوں کا بولنا ۔ شیر کا دہاڑنا ۔ ڈکرانا ۔ چنگھاڑنا (۲) خوش و خرم ہونا ۔ شادماں ہونا (پنجاب) (۳) ناگوار گزرنا ۔ گراں گزرنا ۔ جیسے "چھاتی پہ برن (بمعنی پتنہ) گاجتا ہے" +

گاچ (ا) اسم مؤنث :۔ ایک قسم کا باریک جالیدار ریشمی کپڑا + ریشمی یا روئی کا باریک اور ملائم جالیدار کپڑا جو لاہی کی مانند ہوتا ہے ؎

گاچ باریک جو جھلی سی ہو ۔ توکی تو اسکی عجب جیسی ہو (کتوری) (رنگین)

(چونکہ یہ کپڑا اوّل ملک کنعان کے شہر غازا میں ایجاد ہوا تھا اس وجہ سے انگریزی میں اسے گاز Gauze کے نام سے موسوم کیا) +

گاد (ہ) اسم مؤنث (۱) دُرد ۔ تلچھٹ ۔ راب ۔ تہ نشین ۔ پانی کے نیچے بیٹھی ہوئی گرد (۲) کیٹ ۔ گاڑھا تیل تیل کے نیچے کا چیکٹ (۳) نیچے کا گدلا اور گاڑھا تیل جو جما یا جاتا ہے +

گاد بیٹھنا (ہ) فعل لازم :۔ دُرد کا تہ نشین ہونا ۔ تلچھٹ کا نیچے اکٹھا ہونا +

گادڑ (ہ) اسم مذکر (گنوار) :۔ (۱) گیدڑ ۔ شغال ۔ سیار (۲) بھیڑ ۔ میش ۔ (۳) تابع مہمل جو گوڈر کے ساتھ آتا ہے ۔ جیسے "گوڈر گادڑ بیچ کر کام چلاتا ہے" +

گار (ف) (۱) علامتِ فاعل جو مرکبات میں آتی ہے ۔ کنندہ ۔ والا ۔ ہار + کرنے والا + بنانے والا ۔ جیسے "پرہیزگار ۔ ستمگار ۔ گنہگار ۔ خدمتگار ۔ آموزگار ۔ سازگار (۲) خداوند ۔ صاحب ۔ آقا (۳) لائق ۔ قابل ۔ جوگ جیسے رستگار یعنی رہائی کے قابل (۴) سبب ۔ باعث ۔ جیسے روزگار بمعنی سببِ روز و یادگار بمعنی کسی کے یاد آنے کا سبب +

گارا (ہ) اسم مذکر :۔ گوندھی ہوئی مٹی جس سے دیوار چنتے یا اینٹیں تھاپتے ہیں ۔ گلابہ ۔ بلاط ۔ سانی ہوئی مٹی +

گارا کرنا یا بنانا (ہ) فعل متعدی :- مٹی گوندھنا - مٹی ساننا - مٹی میں پانی ڈالکر تغار بُجھانا +

گارد (۱) اسم مذکر :- گارڈ Guard کا بگڑا ہُوا لفظ ہے - (۱) سنتری پہرے دار + نگہبان - پاسبان - محافظ - چوکیدار (۲) طلایہ - تلادہ - پیش رو لشکر کے گرد گشت کرنے والا گروہ (۳) چار سپاہیوں کا گروہ مع ایک افسر اور چند سپاہیوں کا مجموعہ (۴) چوکی - سپاہیوں کے رہنے کی جگہ +

گارڈ (انگلش) Guard ریل کا محافظ - ریلوے ٹرین کا نگہبان - اور ذمہ دار +

گاڑا (ہ) اسم مذکر (۱) نومسلموں کا ایک فرقہ جو عالمگیر کے عہد سلطنت میں راجپوتوں سے مسلمان ہُوا تھا (۲) گھاتی - گھات لگانے اور کمین گاہ میں بیٹھنے والا شخص چنانچہ گاڑا بیٹھنا بمعنی دشمن کے انتظار میں کمین گاہ میں بیٹھنا آتا ہے +

گاڑنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) دبانا - دفن کرنا - دفنانا - قبر میں رکھنا - توپنا - سادھ دینا ؎

چھوڑ کر مجھ کو سکتا تم اگر گھر جاؤ مجھے بیٹھ مجھے گاڑ دو مرا مردا دیکھو (رند)
مجھ کو تو گاڑے دُگانا اپنا جی بھاری ہُوا لے گیا گو لوٹ کر گھر جو رعت سوے بہا (رنگین)

(۲) کھود کر جمانا - زمین میں قائم کرنا - کھڑا کرنا - جیسے "خیمہ گاڑنا - کھونٹا گاڑنا بلے گاڑنا" وغیرہ (۳) ٹھونکنا + دھسانا - جیسے "کیل گاڑنا" +

گاڑھ (ہ) اسم مؤنث (پورب) :- (۱) مصیبت - سنکٹ - بھیڑ - مشکل - (۲- اسم مذکر) کرگہ - کپڑا بُننے کا گڑھا +

گاڑھ پڑنا (ہ) فعل لازم (پورب) :- مصیبت پڑنا - مشکل پیش آنا +

گاڑھا (ہ) صفت :- (۱) ضدِ رقیق - غلیظ - پتلا کا نقیض (۲) گندہ - ٹھونک کر بُنا ہُوا - غفص - سفت + سطبر - ثخین (۳) گہرا - دلی - جگری - جانی - جیسے "گاڑھا یار - گاڑھا دوست" (۴ - ہندو) بھاری - مشکل - سخت دشوار - کٹھن جیسے "دیبی اپنی دیا کر جنیپے گاڑھی بھیڑ" (۵) مضبوط - طاقتور - زورآور - زبردست + وزنی - غالب - زیادہ - جیسے "یہ لال بڑا گاڑھا ہے یہ اُس سے بھی گاڑھا ہے" (۶ - اسم مذکر) ہندوستانی موٹا کپڑا - گزی - جامۂ سفت (۷ - اسم مذکر) جنگی اور مست ہاتھی +

گاڑھی (ہ) اسم مؤنث :- گاڑھا کی تانیث +

گاڑھی چھننا (ہ) فعل لازم :- (۱) کیچڑ سی بھنگ بننا - بہت گاڑھی سی بھنگ تیار ہونا - پتلی بھنگ چھننے کا نقیض ؎

ساقی کی عطا میں کوئی کیا شاخ نکالے گاڑھی یہ چھنی بھنگ کہ سینک اُس میں کھڑی ہے (اسیر)

(۲) گہری دوستی ہونا - نہایت ارتباط ہونا - پکّا یارانہ ہونا ؎

بھر دے عوض شراب کے ساغر کو بنگ سے
گاڑھی چھنی ہے ساقی اب ایک سبزہ رنگ سے (؟)

(۳) بھاری دشمنی ہونا - نہایت عداوت ہونا - ازحدآن بن ہونا + خوب لڑائی دنگا ہونا - خوب گالی گلوچ ہونا - جیسے "آج تو اُن دونوں کی خوب گاڑھی چھنی" - (۴) گہگہا نشہ ہونا + گہرا نشہ ہونا +

گاڑھے ہیں (ہ) محاورہ :- غالب ہیں - وزنی ہیں - زبر ہیں - زیادہ ہیں - افزوں ہیں - بڑھ کر ہیں - مستزاد ؎

گاڑھے ہیں ہم اُس سے بھی جو سوتے کو ہلاکر للکار کے بولے
دیتا ہوں گرا کنگرۂ عرش معلّٰے ہے یاں بھی یہ قدرت (؟)

گاڑھے یا گاڑے بیٹھنا (ہ) فعل لازم (ٹھگ) :- گھات میں بیٹھنا - کمین گاہ میں بیٹھنا - گھات کے واسطے غار میں دبک کر بیٹھنا +

گاڑی (ہ) اسم مؤنث :- (۱) ارابہ - عجلہ - لڑھیا - آدمیوں کے سوار ہونے اور اسباب لاد کر لے جانے کا پہیوں دار چھکڑا - بہلی - منجھولی - رتھ + بگّی وغیرہ (۲) ریلوے ٹرین - ریل - ٹرین +

گاڑی بان یا گاڑی وان (۱) اسم مذکر :- کوچوان - گاڑی چلانے والا گاڑی ہانکنے والا + کوچمین - ارابچی +

گاڑی بھر (ہ) تابع فعل :- (۱) اس قدر بوجھ جتنا گاڑی میں آجائے (۲) اس قدر راستہ جس میں سے گاڑی چلی جائے - (۳ - مجو) بہت سا بہت سی + بات گت - بہتایت + من مانتا - حسب دلخواہ +

گاڑی بھر آشنائی نہ جو بھر ناتا (ہ) کہاوت :- بہت سی دوستی سے ذرا سے رشتہ کا زیادہ خیال ہوتا ہے - رشتہ داری کا پلہ بھاری سے بہتر ہے + ذرا سی قرابت بہت سی دوستی پہ غالب ہوتی ہے

گاڑی جوتنا (ہ) فعل متعدی :- رتھ یا بہلی یا بگّی وغیرہ میں بیل یا گھوڑے کو لگانا + بگّی میں گھوڑے جوڑنا - گھوڑے کو بم میں لگانا +

گاڑی چلانا (ہ) فعل متعدی :- (۱) گاڑی ہانکنا (۲) گاڑی کو کرایہ پر دینا + گاڑی کو ٹھیکہ پر دینا +

گاڑی چھوٹنا (ہ) فعل لازم :- ریلوے ٹرین کا کسی مقام سے روانہ ہونا +

گاڑی خانہ (۱) اسم مذکر :- بگّی یا گاڑی کے رہنے کا مکان +

گاڑیوں کا اڈا ÷ وہ مقام جہاں بہت سی گاڑیاں کرایہ کے واسطے کھڑی رہتی ہیں ÷

گاڑی کا راستہ (ہ) اسم مذکر:- وہ چوڑی سڑک جس پر گاڑی آجا سکے ÷ شاہراہ۔ چوڑی سڑک۔ بڑی سڑک ÷

گاڑی کاٹنا (ہ) فعل متعدی:- (۱) چلتی گاڑی میں سے کچھ چرا لینا (۲) ریلوے ٹرین میں سے کسی گاڑی کو علٰحدہ کرنا ÷

گاڑی کٹنا (ہ) فعل لازم:- چلتی گاڑی میں سے مال کا چوری ہوجانا ÷ ریلوے ٹرین میں سے گاڑی کا علٰحدہ کیا جانا ÷

گاڑی کو دیکھ کر پاؤں پھولنا (ہ) فعل لازم:- سہارا پاکر ہمت توڑ دینا۔ سہارا دیکھ کر محنت سے باز رہنا۔ سواری دیکھ کر تھکنے لگنا۔ جیسے گاڑی کو دیکھ کر لاڑی کے پاؤں پھولتے ہیں ÷

گاڑی ہانکنا (ہ) فعل متعدی:- گاڑی چلانا ÷

گازُر (ف) اسم مذکر:- دھوبی۔ بریٹھا۔ کپڑے دھونے والا۔ رجک ÷

گاس (انگلش) اسم مؤنث:- Gas (۱) ہوائے بسیط۔ غیر مرکب ہوا (۲) ایک قسم کا آتشگیر مادہ یا روشن دھواں جو اکثر ہڈیوں یا کوئلوں وغیرہ میں رہتا ہے ÷ ہوائے روشن ÷

گاگر (ہ) اسم مؤنث:- لوہے یا تانبے کا تمیڑا جس میں پانی گرم کرتے ہیں۔ تمیڑی ÷ پانی رکھنے کا کلسا ÷ تانبے یا پیتل کا گھڑا ÷

گال (ہ) اسم مذکر:- (۱) رخسارہ۔ رخسار۔ کپول۔ عارض ؎

لوگ کہنے لگے کندن پہ چڑھا ہے مینا
سبزۂ خط سے وہ خوش رنگ ترا گال ہوا } (ہما)

(۲ ہندو) کور۔ کول۔ لقمہ۔ گراس ÷ پھنکا (۳) کلّا۔ مجازاً زبان درازی جیسے "گال والا جیتے مال والا ہارے" (۴۔ ہندو) شیخی۔ ڈینگ۔ لن ترانی۔ تعلّی ÷ لاف وگزاف۔ خودستائی۔ اپنی بڑائی (۵) وہ مٹھی بھر اناج جو چکّی کے منہ میں ایک دفعہ ڈالا جائے۔ لقمۂ آسیا (۶۔ پنجاب) گالی کا مخفف جیسے "کیوں گال کڈھنا ئیں" ÷ گال نکدھ (۷۔ فرانسیسی) فرانس کا قدیم نام ہے یورپ کی ایک وحشی قوم کا نام

گال بجانا (ہ) فعل متعدی:- (۱) گالوں میں ہوا بھر کر منہ سے بم بم کی آواز نکالنا مثلاً جیسے "ہر گن گائے تیسے گال بجائے" (۲) بیہودہ بکنا۔ یاوہ گوئی کرنا۔ ہرزہ سرائی کرنا۔ بکواس کرنا (۳) ڈینگ ہانکنا۔ شیخی بگھارنا۔ لاف زنی کرنا ÷

گال پچک جانا یا پٹک جانا (ہ) فعل لازم:- پھولے ہوئے رخسار نکلا جبڑے سے لگ جانا۔ گالوں کا دبلا پڑ جانا۔ گالوں کا پچک جانا۔ کثرت

مباشرت سے منہ نکل آنا ÷

گال پہ پچک جانا (ہ) فعل لازم:- دیکھو (گال پچک جانا) ÷

گال پر گال چڑھنا (ہ) فعل لازم:- بہت موٹا ہوجانا۔ گالوں کا پھول جانا۔ خوب گوشت چڑھ جانا۔ کچوری سے گال ہوجانا ÷

گال پھلانا (ہ) فعل متعدی:- (۱) گالوں میں ہوا بھرنا۔ گالوں کو ہوا بھر کر اونچا کرنا (۲۔ فعل لازم) موٹا ہونا۔ فربہ ہونا۔ کچوری سے گال کرلینا (۳۔ فعل لازم) منہ سجانا۔ تھوتھنی پھلانا۔ رنجیدہ ہونا۔ خفا ہونا ؎

مشک کی طرح سے گال اپنے پھلاتا کیوں ہے ارے او سقے کے لونڈے تو نہ پانی چھلکا (انشا)

گال توڑنا (ہ) فعل متعدی (بازاری):- (۱) بٹی لینا۔ زبردستی بوسہ لینا۔ رخسار پر دانت مارنا۔ گال کاٹنا۔ زور سے چوما لینا (۲) گال میں چٹکی لینا۔ لٹے کھینچنا ÷ گال مروڑنا ÷

گال سینکنا (ہ) فعل متعدی (ہندو):- مبارکباد دینا۔ اصل میں ایک رسم ہے جو دولھا کے پہلے پہل خسر کے گھر آنے پر اس طرح ادا کی جاتی ہے کہ سسرال کے موجودہ رشتہ دار اپنے ہاتھوں کو گرم کرکے اس کے رخساروں پر رکھتے اور اسے مبارکباد خیال کرتے ہیں ÷

گال کاٹنا (ہ) فعل متعدی:- (۱) زخم بر رخسار زدن کا ترجمہ۔ رخسارہ پر دانت مارنا۔ (۲) نقصان پہنچانا۔ ضرر پہنچانا جیسے "منہ چومتے ہی گال کاٹا" ÷

گال کرنا (ہ) فعل متعدی (ہندو):- زبان درازی کرنا۔ زبان کرنا۔ گالی گلوچ بکنا۔ بیہودہ الفاظ زبان سے نکالنا ÷

گالا (ہ) اسم مذکر:- (۱) دھنی ہوئی روئی کا گولہ یا گیتّا۔ مندوف۔ پنبۂ پختہ۔ پنبہ زدہ۔ گلولۂ پنبہ برزدہ جیسے "سو گالیوں کا ایک گالا بنایا اور اڑا دیا" (۲۔ پنجاب) ڈوڈے کے اندر کی موٹی موٹی روئی (۳۔ تشبیہاً) نہایت سفید۔ برف کی مانند۔ جیسے "سر گالا منہ بالا" ÷

گالاسا (ہ) صفت:- (۱) روئی کی مانند ملائم۔ نرم۔ (۲) برف سا۔ نہایت سفید۔ چٹا۔ دھولا ÷ ابیض ÷

گالاسے بال (ہ) اسم مذکر:- سفید بال۔ دھولے بال ÷

گالم گلوچ (ہ) اسم مؤنث:- گالی گلوچ۔ دشنام دہی۔ گالی گفتار۔ باہمی دشنام دہی (گلوچ تابع مہمل ہے) ÷

گالم گلوچ کرنا (ہ) فعل متعدی:- گالی گفتار کرنا۔ گالیاں بکنا۔ گالیوں کی لڑائی لڑنا ÷ تکافضیحتی کرنا۔ زبان درازی کرنا ÷

گالُو (ہ) اسم مذکر (ہندو) :- بکواسی - بکوادی - باتُون - باتُونی ❊ بیہودہ گو - یاوہ گو

ژاژخا ❊ ڈینگیا - شیخی باز - شیخی خورا ❊ اتراؤ - نمودیا ❊

گالوں میں چانوّل بھرنا (ہ) فعل متعدی :- چبا چبا کر باتیں کرنا - مُنہ میں گھنگنیاں

بھرنا - مٹھار مٹھار کے باتیں کرنا ❊ بات بن آنا - چڑھ بننا ۔

ء ایکدن تھا کہ میرے آگے فرشتوں کی تھی دال گلتی
بھرے ہیں گالوں میں اب تو چانوّل کریں وہ باتیں چبا چبا کے } (ناسخ)

گالے (ہ) اسم مذکر :- (۱) گالا کی جمع (۲) حروف مغیّرہ کے آجانے سے الف

کی یائے مجہول سے تبدیلی جیسے گالے کی سوئی کھوئے جاڑا نہ ستائے سردی نہ ستائے پالا ❊

گالے بنانا (ہ) فعل متعدی :- روئی کے گولے یا گتّے تیار کرنا تاکہ

کاتنے کے کام آئیں ❊

گالے ڈُوبینگے پتھر ترینگے (ہ) کہاوت :- اُلٹا زمانہ آئیگا -

کلجُگ کے آثار کی نسبت کہتے ہیں یعنی کلجُگ میں رذیلوں اور کمینوں کی تو

بن آئیگی اور شریف و ذی رتبہ ذلیل و خوار ہونگے ❊

گالی (ہ) اسم مؤنث :- (۱) دشنام - بدزبانی - بُری بات - فحش بات -

شرم کی بات - سبوبہ - دشتیمہ ۔

گالی کو جانتا ہے سارا جہان گندی مت لا زباں پہ گالی ہوگی زبان گندی (معروف)

(۲) شیتنی ❊ مذاق کی بات - جیسے سُسرال کی گالی ہنسکر ٹالی ❊

گالی دینا یا سُنانا (ہ) فعل متعدی :- دشنام دینا - بدزبانی کرنا -

بُری بات مُنہ سے نکالنا - لاسخن بولنا - جیسے "گالی دیئے سے گونگا بولے" یعنی

بُری بات کی سہار گونگے کو بھی نہیں - گیت - چھاڈُو دھار رواچیرا میں گاری

دُونگی - تم کی گگریا پھوٹی موری ❊ بھر دلبر تو سے ساری لُونگی چھاڈو ۔

بات کرتے ہی سُنائی ہیں گالی کیا خُوب آپنے ہم سے نئی چھیڑ نکالی کیا خُوب (مصحفی)

دیکھ رستے میں ہمیں دیتے ہو گالی کیا خُوب چال صاحب نے نئی یہ تو نکالی کیا خُوب (کمال)

گالی کھانا (ہ) فعل متعدی :- دشنام سننا - فحش بات کی سہار کرنا -

کھوٹی بات سننا - جیسے "گالی دو نہ گالی کھاؤ" ❊

گالی گفتا یا گالی گفتار (ا) اسم مؤنث :- باہمی گالی گلوچ - باہمی

دشنام دہی - گالیوں کی لڑائی ❊ تُو تُو میں میں ❊

گالی گلوچ (ہ) اسم مؤنث :- دیکھو (گالم گلوچ و گالی گفتا) ۔

بس آؤ ہو چکی گالی گلوچ بندہ نواز اُمیدوار ہے اب یہ غلام بوسے کا (مرزا صابر)

گالیاں (ہ) اسم مؤنث :- (۱) گالی کی جمع (۲) سیٹنیاں ۔

کہیں چُٹکیاں اور کہیں تالیاں کہیں قہقہے اور کہیں گالیاں (میرحسن)

سُسرال کی گالیاں سب کو بھاتی ہیں ❊

گالیاں بکنا (ہ) فعل متعدی :- زبان سے فحش باتیں نکالنا - کھوٹے

بچن بولنا ❊ بدزبانی کرنا ❊ بیہودہ سرائی کرنا ❊

گالیاں دینا (ہ) فعل متعدی :- دشنام دہی کرنا فحش کہنا - سیٹنیاں سنانا ۔

لے لیا بوسہ تو کیا کیا دیں نہ اُس نے گالیاں یاں گُنہ سے بھی زیادہ ہے مزا تعزیر کا (ممنون)

لگے مُنہ بھی چڑانے دیتے دیتے گالیاں صاحب
زباں بگڑی تو بگڑی تھی خبر لیجے دہن بگڑا } (نامعلوم)

گالیاں سُہالیاں (ہ) اسم مؤنث :- معشوقوں یا پیاروں کے مُنہ کی

گالیاں جو اچھی معلوم ہوتی ہیں جیسے "تمہاری گالیاں نہیں سُہالیاں ہیں" ❊

گالیوں (ہ) اسم مؤنث :- گالی کی جمع جو حروف مغیّرہ کے آجانے سے الف کو

واؤ مجہول سے بدل کر بنائی جاتی ہے ❊

گالیوں پر اُترنا یا گالیوں پر اُتر پڑنا (ہ) فعل لازم :- گالیاں

دینے لگنا - بُرا بھلا کہنے اور دشنام دہی پر متوجہ ہو جانے کے موقع پر بولتے

ہیں - جیسے "تم تو بات بات پر گالیوں پر اُتر پڑتے ہو یا اُتر آتے ہو" ❊

گالیوں پر زبان یا مُنہ کھُلنا (ہ) فعل لازم :- گالیوں کی عادت

پڑجانا - گالیاں بکنے کا مشتاق ہو جانا - زبان پر گالیاں چڑھ جانا - زبان سے

گالیاں نکلنا - گالیوں کا تکیہ کلام ہو جانا - زبان کا دشنام سے آشنا ہو جانا ۔

بیزبانی باتیں سنوانے لگی گالیوں پر مُنہ تمہارا کھُل گیا (وزیر)

تمکلام اُس لب شیریں کے کیا ہوسے نے گالیوں پر جو زبانِ بُتِ بے پیر کھُلی (نصیر)

گالیوں پر مُنہ کھولنا (ہ) فعل متعدی :- بدزبانی کرنا - زبان درازی کرنا

گالیاں بکنا - گالیاں دینا - گالیوں پر اُتر پڑنا ❊ ۔

بات پُوری بھی مُنہ سے نکلی نہیں آپنے گالیوں پہ کھولا مُنہ (مومن)

گالیوں کا جھاڑ باندھنا (ہ) فعل متعدی :- لگاتار گالیاں دینا - متواتر

گالیاں دینے پر اُتر پڑنا - برابر گالیاں دیئے جانا - گالیوں کا مینہ برسا دینا ۔

نہ جھاڑا غیر کو تُو نے کہ ہو کر جھاڑ لپٹا تھا -
مجھی پر گالیوں کا جھاڑ تُو نے بدزباں باندھا } (ذوق)

گالیوں کی بوچھاڑ کرنا (ہ) فعل متعدی :- دیکھو (گالیوں کا جھاڑ

باندھنا) - لگاتار گالیاں دینا - پیا پے دشنام سنانا ❊ ۔

چھوڑتے ہیں آپ کو ... دو چار بوسہ ... [illegible]

گام

گام (ہ ۔ ف) اسم مذکر (گنوار) :۔ گاؤں ۔ دیہات ۔ دِہ ۔ گرام ✦

گام (ف) اسم مذکر :۔ (۱) قدم ✦ ڈِگ ۔ دونوں پاؤں کے درمیان کا وہ فاصلہ جو چلنے میں واقع ہوتا ہے ۔ پَینڈ ✦ پیر ۔ پاؤں (۲) لگام ۔ لجام (۳) گھوڑے کی ایک قسم کی مشہور رفتار ۔ جیسے " سبک گام ۔ خوش گام وغیرہ (۴) پاؤں کی برابر طول ۔ ایک فٹ ۔ ایڑی سے انگوٹھے تک (۵) آدھ گز لمبا ۔ ایک ہاتھ ✦

گانا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) سرودن اور سرائیدن کا ترجمہ ۔ نغمہ سرائی کرنا ۔ الاپنا ۔ راگ یا سُروں میں کہنا ۔ جیسے " گانا رونا کس کو نہیں آتا " ۔ " تم گانا دھم بجانا " (۲) مشہور کرنا ۔ بیان کرنا ۔ ڈھنڈورا پیٹنا ۔ ڈونڈی پیٹنا ۔ جیسے " سب میں اُسی کی بُرائی گاتا پھرتا ہے " (۳) کہنا ۔ بیان کرنا ۔ جیسے " تم اپنی ہی گاتے ہو " (۴) دُکھڑا دُہرانا ۔ بپتا بیان کرنا ۔ سرگزشت سُنانا ۔ بیتی کہنا ۔ جیسے " اپنی اپنی سب گاتے ہیں " (۵) مدح خوانی کرنا ۔ سراہنا ۔ ثنا خوانی کرنا ۔ جیسے " جَس گاتا ۔ گُن گاتا " (۶) بکنا ۔ بیہودہ اور لغویات کہنا ؎

کیا اوج دوروزہ ہے تو کیا گاتا ہے   پھر سو نے حضیض آسمان لاتا ہے
تنکا جو ہوا سے اُڑ کے ہوتا ہے بلند   آخر وہ زمین پر ضرور آتا ہے } (رباعی)

(۷) ۔ اسم مذکر) نغمہ ۔ سرود ۔ راگ ۔ جیسے " پکا گانا " ۔ وغیرہ ✦

گانا بجانا (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) راگ ۔ رنگ ۔ جیسے " وہاں تو روز گانا بجانا رہتا ہے " (۲) ۔ فعل متعدی) نغمہ سرائی و طبلہ نوازی کرنا ۔ ڈوم پنا کرنا ۔ جیسے " گاؤ بجاؤ کوڑی نہ پاؤ " ✦ گاؤ بجاؤ بنے کی وُہی نہیں ✦

گانٹھ (ہ) اسم مؤنث :۔ (۱) گرہ ۔ عقدہ (۲) جوڑ ۔ بند (۳) گرہِ نیشکر ۔ گنّے کی وہ جگہ جہاں سے پوری کی حد جُدا ہوتی ہے ؎

بیت تو ایک سے کیجئے جا میں رس کی کھان
جہاں گانٹھ تہاں رس نا ہیں یہی پیت میں ہان } (دوہا)

(۴) غدود ✦ گلٹی (۵) سُدہ ۔ جیسے " پیٹ میں گانٹھیں ہیں " ۔ (۶) ناف ۔ نابھی (۷) ڈب ۔ جیب ۔ کیسہ ۔ تھیلی ۔ ہمیانی ۔ جیسے " گانٹھ گرہ میں کوڑی نہیں میاں گُٹھے والے ہوتے " (۸) گٹھڑی ۔ پارسل ۔ بستہ ۔ پیکٹ (۹) جڑ ✦ گٹھی ۔ جیسے " ہلدی کی گانٹھ ۔ پیاز کی گانٹھ " (۱۰) بل ۔ فرق ۔ نفاق ۔ عداوت روک ۔ بندش ۔ آنٹ ۔ بیر ۔ بردہ ۔ ڈاہ ۔ کپٹ ۔ جیسے " اُن کے دل میں اس کی طرف سے گانٹھ ہے " ؎

مُو بمُو دل میں گانٹھ رکھتی ہے   زُلف بے وجہ آنٹھ رکھتی ہے (نصیر)

گان

گانٹھ باندھنا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) گرہ دینا ۔ گرہ لگانا (۲) یاد رکھنا ۔ خیال رکھنا ۔ جیسے " اِس بات کی گانٹھ باندھ لو " (۳) باہم عہد و پیمان کرنا ۔ (۴) جوڑا لگانا ۔ عقد باندھنا ✦ مناکحت کرنا ۔ ازدواج کرنا ✦

گانٹھ پڑنا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) گرہ لگنا ۔ گُتھّی پڑنا ۔ (۲) دل میں فرق آنا ۔ اَن بَن ہونا ۔ کینہ ہونا ۔ کپٹ ہونا (۳) بستگی ہونا ۔ بستہ ہو جانا ۔ گُٹھلیاں پڑ جانا جیسے " دلئے میں گانٹھیں پڑ گئیں " ✦ رکھ میں گانٹھیں پڑ گئیں ✦

گانٹھ جوڑنا (ہ) فعل متعدی (ہندو) :۔ پھیروں کے وقت دُولہا اور دُلہن کے دوپٹے میں ملا کر گرہ دینا ۔ عقد باندھنا ۔ گٹھ جوڑا لگانا ✦

گانٹھ سے جانا (ہ) فعل لازم :۔ گرہ سے جانا ۔ اپنا ذاتی نقصان ہونا ۔ جیب سے نکلنا ۔ ڈب سے نکلنا ✦ گنج سے خرچ ہونا ۔ پاکٹ سے نکلنا ✦

گانٹھ کا (ہ) صفت :۔ گرہ کا ✦ ذات کا ۔ ذاتی ✦

گانٹھ کا پُورا (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) مالدار ۔ دولتمند ۔ صاحب دولت ۔ اپنی گرہ میں نقدی رکھنے والا ۔ انٹی کا مالک ۔ زردار ؎

غنچہ چمن میں گانٹھ کا پُورا ہے پر صبا   جب تک لگے نہ اِس زرِ کِشت کو ہوا (ظفر)
زلف کو کہنا پریشاں عقل کی دُوری ہے   ہر گرہ میں اُس کے دل ہے گانٹھ کی پُوری ہے یہ (بہنچا)

(۲) بندھی مُٹھی ۔ مجتمع ۔ فراہم ۔ مجموع ✦ ؎

گل پریشاں ہے چمن میں برگ مانگے ہے صبا
گانٹھ کا پُورا ہے غنچہ کیوں نہ ہو زردار خوش } (…)

گانٹھ کا پُورا ہیئے کا اندھا (ہ) محاورہ :۔ بے وقوف مالدار ✦

گانٹھ کا پیسہ (ہ) اسم مذکر :۔ خاص اپنی ذات کا روپیہ ۔ ذاتی مال ✦

گانٹھ کا دینا اور لڑائی کا مول لینا (ہ) محاورہ :۔ اپنا پیسہ قرض دینا اور لڑائی خریدنا برابر ہے ۔ **القرض مقراض المحبت** ✦

گانٹھ کاٹنا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) جیب کترنا ۔ جیسے " گانٹھ کاٹ کر روپیہ نکال لیا " ✦ مال مارنا (۲) لُوٹنا ۔ زیادہ قیمت لینا ۔ نہایت گراں بیچنا ۔ ٹھگنا ✦ گراں فروشی کرنا ۔ کم تولنا ۔ ڈنڈی مارنا ✦

گانٹھ کا کھونا (ہ) فعل متعدی :۔ اپنی گرہ کا روپیہ برباد کرنا ۔ ذاتی روپیہ ضائع کرنا ✦ نقصان اُٹھانا ۔ ٹوٹا بھرنا ✦

گانٹھ کترنا (ہ) فعل متعدی :۔ دیکھو (گانٹھ کاٹنا) ؎

کھولتا کوئی تو چوری سے ترے دل کی گرہ   ہم نے دیکھے ہی نہیں گانٹھ کترنے والے (داغ)

(۲) لُٹنا۔ مُسنا۔ ٹھگا یا جانا۔ زیادہ قیمت دی جانا +

گانٹھ کرنا (ہ) فعل متعدی (ہندو) :- (۱) جیب میں رکھنا۔ ڈب میں رکھنا تھیلی میں ڈالنا۔ (۲) جمع کرنا۔ جوڑنا (۳) تصرف بیجا کرنا۔ مال مارنا۔ خورد برد کرنا۔ تغلب کرنا۔ اُڑانا۔ الگ کرنا + پرایا مال قبضہ میں کرنا۔ غصب کرنا۔ مال مارنا +

گانٹھ کھولنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) گرہ دُور کرنا۔ عقدہ وا کرنا (۲) تھیلی کھولنا۔ تھیلی کا مُنہ کھولنا۔ خُوب صرف کرنا (۳) کینہ دُور کرنا۔ کپٹ نکال دینا۔ صاف ہو جانا۔ مِلاپ کرلینا + صفائی کرلینا۔ ایک ہو جانا +

گانٹھ گرہ میں کچھ نہیں (ہ) محاورہ :- کچھ پلّے نہیں۔ نرا مفلس بیگ ہے۔ از بس مفلس و قلاش ہے۔ نرا پھکّڑ ہے +

غنچہ کی طرح گانٹھ گرہ میں نہیں کچھ آہ　　اور ہے بھی تو ایک خُونِ جگر ہے خورشِ دِل (نصیر)

گانٹھ گرہ میں نہ ہونا (ہ) فعل لازم :- پلّے نہ ہونا۔ پاس نہ ہونا۔ جیب خالی ہونا۔ جیسے "گانٹھ گرہ میں کوڑی نہیں چاندنی چوک کی سیر"+

گانٹھ گرہ میں ہونا (ہ) فعل لازم :- پلّے ہونا۔ پاس ہونا۔ گرہ میں ہونا

دل کا کیا مول بھلا زلفِ چلیپا ٹھہرے　　کچھ تری گانٹھ گرہ میں ہو تو سودا ٹھہرے (نصیر)

گانٹھ گٹھیلا (ہ) صفت :- (۱) گرہ دار۔ بہت سی گانٹھوں والا۔ جیسے ٹوٹے پر بچہ جوڑے تو گانٹھ گٹھیلا ہو یعنی بگاڑ کے بعد اگر صلح کیجائے تو بھی کامل صفائی نہیں ہوتی دِلوں میں گُلجھٹی رہتی ہے ؎

نیچے سے وہ گانٹھ گٹھیلا اُوپر سے وہ ٹیڑھا　　ہاتھ میں لیں تو غضب خدا کا اِسکا نام بھیلا (پہیلی)

(۲) مضبُوط گانٹھوں سے گتھا ہوا۔ چاق و چوبند +

گانٹھ میں رکھنا (ہ) فعل متعدی :- ڈب میں رکھنا۔ نقدی پلّے رکھنا مالدار ہونا۔ زردار ہونا + صاحب ثروت و صاحب مقدور ہونا +

گانٹھ میں زر باندھ کے رکھنا (ہ) فعل متعدی :- روپے کو نہایت احتیاط سے رکھنا۔ دولت کو خرچ سے بچا کر رکھنا۔ روپیہ چُھپا کر رکھنا۔ دولت کو ہوا نہ لگنے دینا ؎

اے دِل نہ کھول کے کینہ تو اُڑا اُگل کی رِیت　　کہ نہ رکھ غنچہ نمط گانٹھ میں زر باندھ کے تو (رِعت)

گانٹھ میں زر ہونا (ہ) فعل لازم :- پلّے ہونا۔ نقدی پاس ہونا۔ ڈب میں روپیہ ہونا۔ گرہ میں مال ہونا۔ دولتمند اور صاحب ثروت ہونا ؎

گانٹھ میں اپنی اگر غنچہ صفت زر ہوتا　　تو مجھے وصلِ دلارام میسّر ہوتا (نصیر)

گانٹھ میں زر ہے تو نر ہے نہیں تو خر ہے (ہ) کہاوت :-

گدھے سے بدتر اور بے وقُوف ہے +

گانٹھ میں ہونا (ہ) فعل لازم :- دیکھو (گانٹھ میں زر ہونا) ؎

جنسِ دِیں لیکے نہ دل کاکُلِ دلدار سے مِل　　اس کی کیا گانٹھ میں ہے اور خریدار سے مِل (نصیر)

گانٹھا (ہ) اسم مذکر :- لکڑی کا گرہ دار حصہ + ڈنٹھل۔ ٹُنڈنا + ڈنٹھل ملا ہُوا اناج + بُھس کے ڈنٹھل +

گانٹھنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) باندھنا۔ گرہ دینا۔ گانٹھ لگانا۔ سانٹھنا ؎

کشمکش سے یہ اسیروں کی وہ ٹوٹا کہ ظفر　　رشتۂ دام کو صیاد نے پھر کر گانٹھا (ظفر)

(۲) جوڑنا۔ پیوند لگانا + موٹی موٹی سلائی کرنا۔ ٹانکے بھرنا۔ گٹھیانا۔ سلُو کی سلائی کرنا۔ مرمّت کرنا جیسے "جُوتی گانٹھنا۔ گُدڑی گانٹھنا۔ پُرانے کپڑے گانٹھنا" ؎

جائے حسرت ہے کہ اِس تارِ رگِ جاں سے مِری　　کفشِ پا کو نہ کسی نے تری دلبر گانٹھا (ظفر)

(۳) بندش باندھنا۔ خیال باندھنا۔ مضمون جوڑنا۔ مضمون بنانا۔ ترتیب دینا جیسے "شعر گانٹھنا۔ مضمون گانٹھنا۔ منصوبہ گانٹھنا" (۴) مِلانا۔ دوست بنانا۔ یار بنانا۔ سازش کرنا۔ ساز باز کرنا۔ متفق کرنا۔ موافق بنانا۔ اپنے سے سانٹھنا ؎

ہم سے ہر بات پہ اُکھڑے ہے تو یوں او ظالم　　نہیں معلوم تجھے غیر نے کیونکر گانٹھا (ظفر)

کیا گانٹھ لوگے جا کے خدا کو بھی میری طرح　　تم جو چلے ہو کعبہ کو پٹّی سنوار کے (مؤلف)

(۵) اِس طرح پر گرفت کرنا کہ چُھوٹنا مشکل ہو۔ دبوچنا۔ جکڑنا۔ پکڑنا۔ بخُوبی گرفت کرنا۔ قابُو کرنا۔ بس میں لانا۔ بے بس کرنا۔ پیچ میں لانا ؎

مُرغِ دل یوں تری مژگاں نے ہے لیکر گانٹھا　　جیسے جنگل میں ہو شاہیں نے کبوتر گانٹھا (ظفر)

(۶) حریف کے وار کو کسی چیز جیسے "ڈھال یا سپر" وغیرہ پر روکنا۔ ضرب کو کسی چیز پر لینا (۷) مِلانا۔ چسپاں کرنا۔ جوڑنا ؎

نفسِ سرد مرا　　میں نے اس تیر کو اس طرح ستمگر گانٹھا (ظفر)

گانجھا (ہ) اسم مذکر :- بھنگ کے پُھولوں کا بنایا ہُوا نشہ جو نشہ باز حقّے کی طرح یا چرس کے ڈھنگ پر پیتے ہیں جیسے "لگے گانجھے کا دم اُدھڑ جائے پل میں غم"

گانجھا پیئے گیان بڑھے (گانجھا پینے والوں کے اقوال ہیں) ؎

گانجھا پیئے گُرگیان گھٹے اور گھٹے من اندر کا
کھوکت کھوکت دم نکسے مُکھ دیکھو جیسے بندر کا } (دوہا)

گاندھار (س) اسم مذکر :- (۱) سُر کا تیسرا درجہ + سات سُروں میں سے تیسرا سُر جو رکھب سے ایک درجہ بلند اور سینہ سے نکلتا ہے۔ جیسے "بکری کی آواز"
(۲) قندھار جو ہندوستان کے شمال اور فارس کے درمیان واقع ہے۔

گان

گانڈ یا گانڑ (ہ) اسم مؤنث :- (۱) مقعد - مبرز - سوراخ براز - کون - شفرہ - جائے دیگر - گدا (۲) پنڈی - نیچے کا حصہ - تلا - تلی - جیسے "بیکی گانڑ بھی نہیں جاتے" (۳ - عو) آلت - عضو تناسل - ذکر - جیسے "گانڑ کتا کر خوجہ ہوا ہے (۴ - عو) بھوسڑا - بھوسڑی - کُس (گالی کے موقع پر بولتے ہیں) +

گانڈا (ہ) اسم مذکر :- (گنوار) گنا - ایکھ - نیشکر - پونڈا + اُوکھ +

گانڈر (ہ) اسم مؤنث :- ایک قسم کی گھاس جس سے چھپر چھاتے اور اُس کی جڑوں کو خس کہتے ہیں - موسم گرما کے واسطے اس کی ٹٹیاں بنائی جاتی ہیں +

گانڈو (ہ) اسم مذکر :- (۱) مابون - کُونی - بریسیا - علتِ مشائخ رکھنے والا - علت اُبنہ رکھنے والا - پُشت انداز - پُشت دہ - وہ شخص جسے فعل بد کرانے کا مزہ ہو (۲) نامرد - زنپشک - مخنث - ہیجڑا - زنانہ - ہیز (۳) بزدل - ڈرپوک - بات گھا برا - ہیتا - ہینا +

++ **کا حمایتی بھی ہارا ہے** (۱) کہاوت (بازاری) :- کم حوصلہ اور نامرد کا طرفدار بھی زک اُٹھاتا ہے - بودے کا ساتھی بھی شرمندگی اُٹھاتا ہے + نالائق اور کمینے کا ساتھ دینا داخل حماقت ہے +

++ **ہاتھی اپنی ہی فوج کو مارتا ہے** (و) کہاوت :- (نامرد اور بودا آدمی اپنے ہی طرف دار پر حملہ کرتا ہے - جو شخص لڑائی میں پیٹھ دکھلا کے اپنے جانب داروں میں آکر مردانگی ظاہر کرے اُس کی نسبت اور نیز ایسے شخص کے حق میں بولتے ہیں جس کے سبب اُلٹا اُس کے ساتھیوں کو نقصان پہنچے) +

گانڑ (ہ) اسم مؤنث :- دیکھو (گانڈ) + (چونکہ ڈ کا ڑ سے بدل ہے اس وجہ سے یہاں بھی گڈھا گڑھا وغیرہ کی طرح بلحاظِ فصاحت اُردو والوں نے تبدیلی کر لی ہے) اصل میں دالِ مثقلہ سے آیا ہے +

++ **پھاڑ** (ہ) صفت :- خوفناک دہشتناک - ہیبت ناک - بھیانک - سخت دشوار - دشوار گزار - کٹھن (بازاریوں کا محاورہ ہے) ؎

کیا ++ پھاڑ منزلِ صحرائے نجد تھی
دو چار کوس بھی نہ چلا قیس تھک گیا
(بحر)

++ **پھاڑنا** (ہ) فعل متعدی (بازاری) :- (۱) ڈرانا - خوف دلانا + دھمکانا (۲) خوب خبر لینا (۳) دق کرنا - تنگ کرنا - ستانا - ناک میں دم کرنا - جیسے "ایک شخص نے سارے محلے کی ++ رکھی ہے" (۴) شرمناک سزا دینا (مثالیں دیوان چرکین میں دیکھو)

++ **پھٹ کر حوض ہو جانا** (ہ) فعل لازم (بازاری) :- (۱) ڈر کے مارے گھبرا جانا - نہایت ڈر جانا - رعب غالب ہو جانا - غضب میں آجانا - خوف چھا جانا ؎

++ حوض ہوئے رستم و سہراب کی خنجرِ بُراں اگر دیکھے سر سے جلاد کا (چرکین)

(۲) دیوالہ نکل جانا - خرچ سے گھبرا جانا +

++ **پھٹنا** (ہ) فعل لازم :- (۱) سفرہ چرنا - مقعد کا دریدہ ہونا (۲) نہایت ڈرنا - رعب غالب ہونا - وحشت بیٹھنا - ڈر لگنا - خوف چھانا + دم نکلنا - جان نکلنا - از حد خوف کھانا (۳) خرچ کرتے ہوئے دم نکلنا - خرچ سے گھبرانا - دم خشک ہونا - دم سوکھنا (۴) گھبرانا - بوکھلانا - بے اوسان ہونا - جیسے "عطار کی نسخے باندھتے باندھتے ++++ گئی" +

++ **جلنا** (ہ) فعل لازم (بازاری) :- بُرا لگنا - بُرا معلوم دینا - پتنگے لگنا - مرچیں لگنا - حسد ہونا - جلن ہونا - رشک ہونا - ناگوار گزرنا ؎

جلتی ہے قیس و کوہکن کی ++ جب ہمارے وہ ساتھ چلتے ہیں (چرکین)

++ **جوڑ بخیہ** (۱) اسم مذکر (بازاری) :- گہری دوستی - گہرا یارانہ - پکا یارانہ - دانت کاٹی روٹی - نہایت اتحاد ؎

غیر سے ++ جوڑ بخیہ ہے اُن کو ہم سے نہ کیوں خوش آئے فراق (چرکین)

++ **جھپ** (ہ) اسم مذکر (بازاری) :- اپنی بات اور اپنے قول سے پھر جانے والا + متلون مزاج جس کی بات میں بچھڑک نہ ہو - بات کا کچا +

++ **چاٹنا** (ہ) فعل متعدی (بازاری) :- خوشامد کرنا - خصیے سہلانا - چاپلوسی کرنا - جیسے "کُتّے کی کُتّ ++ چاٹتا ہے" +

++ **چرنا** (ہ) فعل لازم :- اوّل معلوم - دوم دیکھو (++ پھٹنا) ؎

لڑتی ہیں آنکھیں لیے اب ایک شوخ شنگ سے رستم کی ++ ہے جس خانہ خنگ سے (چرکین)

++ **چلنا** (ہ) فعل لازم (بازاری) :- دست آنا - پیٹ چلنا - اسہال جاری ہونا - دست لگنا - پیٹ جاری ہونا - بدہضمی ہونا - جیسے ++ چلے من بختوں کو ؎

نہ سوڑا کھانے منّتے کو نہ پہنچیگی ++ وہاں ہے شہر میں ہیضے کی ہے پکار بُت (چرکین)

++ **حوض ہو جانا** (ا) فعل لازم :- ++ پھٹ جانا - سہم جانا - ڈر جانا - خوف چھا جانا - رعب میں آجانا - دہشت بیٹھ جانا - ہول نعم ہو جاتا ؎

ہو جائے حوض یا ہے سب آب کی بھی ++ عالم بیاں کروں جو دلِ بیقرار کا (چرکین)

++ **دھونا** (ہ) فعل متعدی :- (۱) آب دست لینا - بڑا استنجا کرنا - مبرز کو پانی سے صاف کرنا (۲) دوسرے کی خوشامد کرنا - خصیے سہلانا +

++ **دھونی نہ آنا** (ہ) فعل لازم :- کسی بات کا مطلق شعور نہ ہونا - مطلق گوڑھا اور نادان ہونا - ذرا سلیقہ نہ ہونا +

گان

+ + رگڑنا (ہ) فعل متعدی (بازاری) :- (۱) نہایت کوشش و سعی کرنا۔ پچ مرنا۔ کمال تندہی کرنا۔ از حد جستجو کرنا۔ خوب زور لگانا ◆

نہ ہوا صاف + + بہت رگڑی　یارکے دل میں جب غبار آیا　(جرئین)

(۲) سخت محنت کرنا۔ بخوبی مشقت کرنا۔ کٹھن کام کرنا۔ (۳) خوشامد کرنا۔ از حد عجز و انکسار کرنا۔ حد سے زیادہ چاپلوسی کرنا ؎

آگے اُسکے + + بیچ پیر رگڑ دیگا مدام　دیکھ لینا گر جواں منتر سپہ ہو جائیگا (جرئین)

لگا دیگانہ منہ زنجیر جاناں + + بہی رگڑے　محبت ہوگئی ہے ماندوں سے ہم جاناں کو　ایضاً

+ + سے گل کترنا یا گھوڑا کھولنا (ہ) فعل متعدی (بازاری) :- کوئی انوکھا عجیب اور مشکل کام کرنا ◆ کرتب دکھانا ◆ ناممکن بات کرنا - خرق العادت کام کرنا ◆ از حد کوشش کرنا ◆

+ + غلامی کرنا (ہ) فعل متعدی :- نہایت اطاعت اور فرمانبرداری کرنا۔ از حد خوشامد کرنا۔ خصیے سہلانا ◆ چاپلوسی کرنا۔ غلاموں کی طرح پیچھے لگے پھرنا ◆

+ + غلط ہونا (ہ) فعل لازم (بازاری) :- نہایت بے غیرت اور بے حد تنگ ہونا ازحد عاجز ہونا ◆ قافیہ تنگ ہونا۔ بات نہ بننا۔ عجز ہونا ؎

کرینگے بحث جو ہم شعر کے اصولوں کی　تو بولی + + غلط سارے بوالفضولوں کی (جرئین)

+ + کاٹنا (ہ) فعل متعدی۔ عو :- ختنہ کرنا۔ مسلمانی کرنا۔ سنت کرنا ◆

+ + کا ہوش نہ ہونا (ہ) فعل لازم :- مطلق بے ہوش اور بے خبر ہونا۔ بالکل بے خبر ہونا ◆ آپے میں نہ رہنا ◆

+ + کھولے پھرنا (ہ) فعل لازم :- ننگا دھڑنگا پھرنا ◆ بچپن اور بے ہوشی کا زمانہ ہونا۔ ایامِ طفولیت کا مقتضیٰ ہونا ؎

بچہ کرے تھے پیرے آگے کے یہ نوبتیں　(جرئین)

+ + کھولے پھرتے تھے دامن ہوا مجنوں ہوا

+ + کی خبر یا سُدھ نہ رہنا (ہ) فعل لازم (بازاری) :- بالکل بیہوش اور غافل ہو کر پڑ جانا۔ نہایت بے خبر ہو کر سونا ◆ نشے کے سبب سے بے غیرت ہو جانا ◆ مدہوش ہو جانا۔ نہایت بیہوش ہو جانا ◆ حیرت میں ہو جانا ؎

+ + تمک کی بھی حیرت سے رہیگی کچھ خبر　سامنے گر شیخ کے وہ جلوہ گر ہو جائیگا (جرئین)

ایسا نہ ہو کہ + + کی سدھ بدھ نہ پھر رہے　دیکھینگے آپ نالہ و فریاد کا خروش

+ + کی خبر نہ ہونا (ہ) فعل لازم (بازاری) :- مطلق بے خبر اور بیہوش ہونا۔ کچھ سدھ نہ رہنا۔ غیرت نہ ہونا۔ نشے میں غین ہونا ؎

افسوس آج انکو نہیں + + کی خبر　کل تک خراج لیتے تھے جو روم و فرنگ سے (جرئین)

گان

+ + کی راہ یا رستے نکلنا (ہ) فعل لازم (بازاری) :- (۱) دستوں کے ذریعہ سے اخراج ہونا۔ دست لگ کر نکلنا۔ مقعد کی راہ سے تکلیف دیکر نکلنا۔ دستوں کی راہ نکلنا ◆ جاتا رہنا ؎

پیٹ بھرتا نہیں ہے آج بہت پلیلی توا　+ + کی راہ نکل جائیگی کل ساری حرص (جرئین)

(۲) قدر و حقیقت معلوم ہونا۔ حقیقت کھلنا۔ خبر پڑنا۔ آنکھیں کھلنا ؎

گر پڑو ہوچ دستوں کے اب تم بھی　+ + کی راہ دل لگی نکلے　(راحت)

+ + کے نیچے یا + + تلے گنگا بہنا (ہ) فعل لازم :- بہت افراط سے دولت ہونا ◆ بے انتہا دولت ہونا ◆

+ + گردن ایک ہو جانا (ہ) فعل لازم :- تھک کر چور ہو جانا۔ سر پیر کی خبر نہ رہنا - + + اور گردن کا ہوش نہ رہنا۔ کسی سخت محنت یا مشقت کے باعث لتھڑ ہو جانا (۲) سنڈ مسنڈ ہو جانا۔ نہایت موٹا ہو جانا۔ چوتڑ اور گردن میں تناپے کے مارے تمیز نہ رہنا ◆

+ + گلے میں آجانا (ہ) فعل لازم (بازاری) :- آنتیں گلے میں آجانا - آفت یا بلا میں پھنس جانا۔ مشکل بنجانا ◆ تنگ آجانا۔ عاجز آجانا ◆ جی چھوٹ جانا ◆

+ + گنجفہ کھیلنا (ہ) فعل متعدی (بازاری) ◆ + پھدیہ گدنا۔ دم پر بننا۔ جان پر بننا ◆

+ + گھسنا (ہ) فعل متعدی (بازاری) :- دیکھو (+ + رگڑنا) ؎

منہ تک ہوئی نہ غیر کو اُس گل سے دسترس　ہر دل ہی گرچہ گھس دیئے کے ستانے سے (جرئین)

قلق کے مارے گھسی + + رات بھر میں نے　ہوئی نہ اس پہ شبِ ہجر کی سحر پیدا

+ + گھسوانا (ہ) فعل متعدی المتعدی :- خوشامد درآمد کرانا۔ منت سماجت کرانا۔ ناک چنے چبوانا ◆ ناک میں دم کرنا۔ تنگ کرنا ◆

+ + لپلپانا (ہ) فعل متعدی (بازاری) :- (۱) مقعد کو شہوت کے ارادہ سے از خود حرکت کرنا۔ اغلام کرانے کو جی چاہنا۔ مجازاً للچانا۔ خواہش کرنا۔ لکھنؤ میں + + پُدپُدانا بولتے ہیں (۲) ڈرنا۔ خوف کرنا۔

+ + مارنا (ہ) فعل متعدی (لوطی) :- (۱) کون زنی کرنا - اغلام کرنا - خلاف فطرت کام کرنا (۲) ستا مارنا۔ دق کرنا۔ حیران کرنا ◆

+ + مرانا (ہ) فعل متعدی (لوطی) :- اغلام کرانا ◆ چاپلوسی کرنا۔ خوشامد کرنا

+ + مرانی (ہ) اسم مؤنث (بازاری) سخت گالی :- دیکھو (کس مرانی) قحبہ۔ چھنڈ۔ حرامزادی ◆

+ + مَروَل (ہ) اسم مذکر (لوطی) :- دُھنڈ۔ باہمی اغلام ◆

+ + میں انگلی کرنا (ہ) فعل متعدی (بازاری) :- اول معلوم دوم ستانا۔ انگلانا۔ دق کرنا۔ چھیڑنا۔ چھیڑ خانی کرنا۔ حیران کرنا ؎

کون کرتا ہے + + میں انگلی　آپ کیوں ہر گھڑی اُچھلتے ہیں　(جرئین)

+ + میں پتنگے لگنا (ہ) فعل لازم :- مقعد جل جانا۔ ناگوار گزرنا۔ چھپ سی لگنا ◆

گان

+ +میں ٹھوک لگانا (ہ) فعل متعدی:- زک دینا۔ چوٹ لگانا۔ دھبا لگانا۔ کلنک لگانا۔ ذلیل کرنا۔ ذلّت دینا + لجانا۔ شرمانا۔ ذلیل و رسوا کرنا +

+ +میں گھمو کہنا (ہ) فعل متعدی:- نہایت ذلیل کرنا۔ شرمندہ کرنا +

+ +میں چنچنے لگنا (ہ) فعل لازم:- (۱) مقعد میں کُھل ہونا۔ مبرز میں کھجلی ہونا۔ کوٹن کُھجلانا + چُل مٹوانے کو جی چاہنا ؎

چنچنے + میں شاید کہ لگے ہیں اُن کی ۔ شیخ جی چھیڑتے ہیں آج جو بیجا مجھ کو (چرکین)

(۲) پتنگے لگنا۔ مرچیں لگنا۔ حد ناگوار گزرنا۔ حد بُرا لگنا۔ جیسے "ابھی میں کچھ کہہ دونگا تو + میں چنچنے لگ جائینگے۔ میری باتوں سے اُنکی + میں چنچنے لگ جاتے ہیں +

+ +میں گوہ بھی نہیں (د) محاورہ:- نہایت مفلس ہے۔ کوڑی پاس نہیں ؎

یار کی دعوت کریں کیا + میں گُوہ بھی نہیں ۔ یہ مثل سچ کہتے ہیں کیا حوصلہ کنگال کا (چرکین)

+ +میں گوہ نہ ہونا (د) فعل لازم (بازاری):- مطلق مفلس اور قلاش ہونا۔ زردست ہونا۔ کوڑی پاس نہ ہونا۔ جیسے "+ +میں گوہ نہیں اور کوّوں کی مہمانی" ؎

کس طرح صاحب کو پھر لے بندہ پرور جائیے ۔ + +میں یار گُوہ نہیں ہے آپ کو زر چاہیئے (چرکین)

+ +میں گُھسا جانا (ہ) فعل متعدی (بازاری):- نہایت خوشامد اور للّو پتّو کرنا۔ خوشامد کے مارے باوجود زجر و توبیخ پاس سے جُدا نہ ہونا +

+ +میں گُھسا رہنا (ہ) فعل لازم (بازاری):- خوشامد کے مارے ہر وقت کسی کے پاس رہنا + خوشامد کے لئے ساتھ ساتھ لگے پھرنا +

+ +میں گُھس جانا (ہ) فعل لازم (بازاری):- اوّل معدوم۔ دوم جاتا رہنا۔ نکل جانا۔ ذلّت کے ساتھ نکلنا۔ جیسے "ساری شیخی + +میں گُھس گئی ساری ہماہمی + +میں گُھس گئی۔ سارا اترانا + +میں گُھس گیا" وغیرہ ؎

+ +میں گُھس جائیگی ساری شیخی شیخ جی ۔ جب یہ عمامہ پُرانا اور سڑا ہو جائیگا (چرکین)

+ +میں گُھسنا (ہ) فعل لازم:- کسی امیر کی خوشامد کرنا۔ ہر دم خوشامد کے لئے ساتھ رہنا + کسی امیر کے ساتھ ساتھ لگا پھرنا +

+ +میں لنگوٹی نہ ہونا (ہ) فعل لازم (بازاری):- از حد مفلس ہونا۔ افلاس کے باعث ننگا رہنا + ننگا دھڑنگا پھرنا +

+ +میں مرچیں لگنا (ہ) فعل لازم:- حد ناگوار گزرنا۔ از حد بُرا لگنا۔ پتنگے لگنا۔ جلنا + غصّہ تیز ہونا۔ جھلّانا۔ غضبناک ہونا +

گانس لینا (ہ) فعل متعدی (پورب):- دبانا۔ لپٹا کولی بھر لینا۔ احاطہ کرلینا۔ گرد گرفتن کا ترجمہ + جپھی بھر لینا۔ قابو کر لینا۔ جکڑ لینا +

گاو

گانسنا (ہ) فعل متعدی (پورب):- سالنا۔ پرونا۔ برمانا + چُبھونا + چھیدنا۔ بیندھنا۔ آر پار کرنا + پار نکالنا۔ سوراخ کرنا +

گانسی (ہ) اسم مؤنث (پورب):- تیر کی انی پیکان نوک تیرہانی۔ بَنی۔

گانکن (ہ) اسم مؤنث:- ایک قسم کا پھوڑا + دُنبل +

گانو یا گانوں یا گاؤں (ہ) اسم مذکر:- (۱) گرام۔ دِہ۔ قریہ۔ دیہ۔ گام۔ موضع۔ کھیڑا۔ بستی۔ پنڈ + مقام مسکن۔ قیام گاہ۔ نزول گاہ۔ ٹھور ٹھکانا +

پانی میں ہے واکا گانوں ۔ بستی میں نہیں واکی ٹھانوں
لیہ پا میں داکا نانوں

اُنہیں کو عاشقو ننگی نہ تھی اُس سے یار ۔ بسنے کا پھر یہ گاؤں نہیں جب اُجڑ گیا (آتش)

(۲) غیر وطن۔ ملک غیر۔ پردیس جیسے ساس گئی گاؤں بہو کہے میں کیا کیا کھاؤں +

گانو بانٹ (ہ) اسم مؤنث:- علاقہ دیہات کی تقسیم جو نمبرداروں اور زمینداروں پر بٹی ہوئی ہوتی ہے + تقسیم وہ نمبرداروں کی بٹی ہوئی حدیں +

گانو گنویں (ہ) اسم مؤنث:- قریہ۔ دیہات (گنویں تابع مہمل ہے) +

گانہ (ف) حرف نسبت:- منسوب۔ جیسے مانند و مثل پنجگانہ۔ چہارگانہ جیسے پنجگانہ نماز دوگانہ رکعت ؎ سگ بدپائے هفتگانہ بشوے ۔ چوں کہ تر شد پلید تر باشد +

گانے والے کا مُنہ نہیں رہتا اور ناچنے والے کا پیر (ہ) کہاوت:- کامی آدمی خالی نہیں بیٹھتا۔ عادت چُھپائے نہیں چُھپتی + ہنر چُھپا نہیں رہتا + جیسا آدمی ہوتا ہے اُس سے ویسا ہی ظاہر ہو جاتا ہے +

گاؤ۔ (ف) اسم مذکر:- بمعنی بیل اور اسم مؤنث بمعنی گائے۔ گؤ۔ بقر +

گاؤ پچھاڑ (د) اسم مذکر:- کُشتی کے ایک داؤں کا نام جس میں حریف کی گردن پکڑ کر دے مارتے ہیں + (پہلوانوں کی اصطلاح ہے) +

گاؤ تکیہ (ف) اسم مذکر:- بڑا تکیہ جس سے کمر لگا کر فرش پر بیٹھتے ہیں +

گاؤ چشم (ف) صفت:- بڑی آنکھوں والا +

گاؤ خانہ (ف) اسم مذکر:- (۱) کھڑک۔ گوسالہ۔ گایوں کا باڑا۔ ڈھور باندھنے کی جگہ (۲) مرے ہوئے ڈھوروں کے ڈالنے اور اُنکی کھال اُتارنے کی جگہ +

گاؤ خورد ہونا (د) فعل لازم:- گائے کے چرنے میں آجانا۔ گائے کے پیٹ میں جانا + گیا گزرا ہونا۔ جاتا رہنا۔ برباد ہونا۔ معدوم ہونا۔ غارت ہونا۔ اُجڑنا۔ نیست و نابود ہونا + جیسے "وہ دفتر ہی گاؤ خورد ہوا"

گاؤ دُم (ف) صفت:- (۱) مخروطی گاجر کی وضع کا۔ لمبوترا۔ ایک سرے

گاؤ

پرے موٹا دوسرے پرے پتلا۔ (۲) ایک باجہ کا نام جسے قرنا یا بگل کہتے ہیں * ترم۔ دھونتو * ترہی *

گاؤ دِیدہ (ف) اسم مؤنث :۔ ایک قسم کی میدہ کی خمیری اور لمبوتری روٹی جو بیل کی آنکھ سے مشابہ ہوتی اور تنور میں پکائی جاتی ہے *

گاؤ رُوغن (ا) اسم مذکر۔ گئولوچن۔ گارُدن مفصل کیفیت گارُدن میں دیکھو۔ رُوغنِ گاؤ کا مقلوب۔ گھی۔ روغنِ زرد

گاؤ زبان (ف) اسم مؤنث :۔ (۱) ایک قسم کی لمبی روٹی جو زبانِ گاؤ سے مشابہ ہوتی ہے (۲) ایک قسم کی بوٹی جس کا پتّا زبانِ گاؤ سے مشابہ ہوتا ہے۔ لسان الثور۔ مزاجاً حرارت و برودت میں قریب باعتدال مگر کسی قدر مائل برودت لیکن درجہ اوّل کے اخیر میں مرطوب و بقول ابنِ بیطار معتدل مائل برطوبت *

گاؤِ زمین (ف) اسم مؤنث :۔ بعقائدِ اہلِ ہند و اہلِ فارس وہ گائے جس کی پیٹھ پر تمام زمین ٹھیری ہوئی ہے۔ اور وہ خود ایک مچھلی پر کھڑی ہے عوام میں مشہور ہے کہ اُس گائے کے دونو سینگوں پر زمین ٹکی ہوئی ہے جب گناہوں کے بوجھ سے زمین بھاری ہوجاتی ہے تو وہ گائے جھٹک کر ایک سینگ سے دوسرے سینگ پر لیتی ہے جس سے بھونچال آتا ہے ؎

جب تیغِ خوش غلاف کل اُسکی اُگل پڑی　　گاوِ زمیں زمین کے نیچے اُچھل پڑی (مصحفی)

گاؤ زور (ف) صفت :۔ شہ زور۔ بڑا طاقتور۔ بلوان *

گاؤ زوری (ف) اسم مؤنث :۔ (۱) سینہ زوری۔ زور آوری۔ بل طاقت۔ توانائی۔ شہ زوری (۲) کُشتی کے ایک پیچ کا نام * کُشتی کرنیکی قوت۔ بزور کُشتی کرنے کی خواہش۔ پہلوانوں کی باہمی زور آزمائی *

گاؤ زوری کرنا (ف) فعل متعدی :۔ زور آزمانا۔ طاقت کرنا یا قوت دکھانا۔ بل کرنا۔ بہت زور کرنا۔ بیل کا سا زور دکھانا *

گاؤ عنبر (ف + ع) اسم مذکر :۔ (۱) گاؤ آبی۔ سمندری گائے جسکی نسبت اہلِ فارس خیال کرتے ہیں کہ عنبر اس کا گوبر ہوتا ہے (۲) مالدار فائدہ پہنچانے والا آدمی۔ لفظ عنبر میں تازہ تحقیق لکھی گئی ہے *

گاؤ کُشی (ف) اسم مؤنث :۔ گؤ ہتیا۔ گؤ بدھ۔ قربانیٔ گاؤ *

گاؤ میش (ف) اسم مؤنث :۔ بھینس۔ جھوٹا۔ جھوٹی۔ کالا دھن۔ لغوی معنی وہ گائے جو بھیڑ سے مشابہ ہے *

گاوا (ہ) اسم مذکر :۔ گائے کا *

گاوا گھی (ہ) اسم مذکر :۔ گائے کا گھی *

گاہ

گاؤدی (ف) صفت :۔ احمق۔ اُلّو۔ گدھا۔ ابلہ۔ سفیہ۔ نادان۔ بے عقل۔ بے وقوف۔ لُر * کم سمجھ۔ کُند ذہن۔ گھُسّل *

گاؤ گھپ (ہ) اسم مذکر :۔ (گھاؤ گھپ زیادہ بولتے ہیں) (۱) کھاؤ۔ اُڑاؤ * تغلّب کرنے والا۔ لوگوں کا مال کھا جانے والا * فریبی۔ دغاباز۔ (۲) تغلّب۔ غبن۔ خیانت۔ تصرفِ بیجا۔ (۳) وہ گھر جہاں اسراف اور فضول خرچی کا ٹھکانا نہ ہو۔ جو کچھ آئے سو کھپ جائے۔ جیسے "اُن کا گھر تو گاؤ گھپ ہے" * (نوٹ اصل میں کھاؤ گھپ تھا)

گاہ (ف) اسم مؤنث :۔ (۱) تختِ شاہی۔ تختِ سلطنت۔ سنگھاسن * گدی (۲) وقت۔ زماں۔ کال۔ سماں۔ سما جیسے "گاہ بیگاہ نہ آؤ یعنی وقت بے وقت"۔ (۳) جگہ۔ استھان۔ ٹھور۔ مقام۔ جیسے "خوابگاہ۔ چراگاہ۔ لشکرگاہ وغیرہ" (۴) صبح۔ فجر۔ صبحِ صادق۔ تڑکا (صرف فارسی میں) (۵) باری۔ بار۔ کرت۔ مرتبہ۔ دفعہ (۶) بعض اوقات۔ کبھی کسی وقت (۷) ستارۂ جنوبی جو قطبِ شمالی کے پاس ہے۔ دھرو تارا *

گاہ بگاہ (ف) تابع فعل :۔ کبھی کبھی۔ کسی کسی وقت۔ بھولے بسرے۔ کبھی کبھار۔ جیسے "گاہ بگاہ تو آجایا کرو۔ میں وہاں گاہ بگاہ جاتا ہوں" *

گاہ بیگاہ (ف) تابع فعل :۔ وقت بے وقت * وقتاً فوقتاً *

گاہ گاہ (ف) تابع فعل :۔ کبھی کبھی۔ کبھی کبھار۔ بھولے چوکے — بھولے بسرے ؎

میں نے کہا مشاعرے میں چلئے گاہ گاہ　　کہنے لگے کہ چلئے ہماری بلا چلے
زلفوں کو میری باندھیں سودائی جب بلا　　پھر ایسی مجلسوں میں ہماری بلا چلے
(بیگم احسان)

گاہک (ہ) اسم مذکر :۔ خریدار۔ مشتری * خواہاں۔ طلبگار ؎

سرد اِن روز دنوں میں ہے یہ گرمیٔ بازارِ حُسن
جنسِ دل کا ایک بھی گاہک نظر آتا نہیں *
(...)

مضمون اپنے باندھ کر گاہک ہے ایک خلق　　چوری کی جس میں جنس وہ دکان کیا چلے (احسان)

دل لیا پھر جان کے گاہک ہوئی　　بابِ تیری منت بر طرزِ نظر (مصحفی)

جوبن تھا جب روپ تھا گاہک تھے سب کوئے
جوبن رُوپ گنوا ئے کے بات نہ پوچھے کوئے
(...)

گاہکی (ہ) اسم مؤنث :۔ خریداری * مانگ۔ طلب *

گاہکی پٹنا (ہ) فعل لازم :۔ سودا بننا۔ معاملہ بننا۔ خرید و فروخت کا معاملہ ہونا *

گپ	گاہ

گاہنا (ہ) فعل متعدی:- (۱) کُچلنا مسلنا + کھُوندنا۔ روندنا۔ پامال کرنا + اناج پر دائیں چلانا۔ اناج پر بیلوں کو پھرانا تاکہ بھُس الگ اور اناج الگ ہوکر صاف ہوجائے (۲۔ ہندی) ڈھونڈنا۔ چھاننا جیسے "سارا جگت گاہ مارا" +

گاہی (ہ) اسم مؤنث:- پانچ کا مجموعہ۔ پنجہ۔ پانچ پانچ کا جوڑا +

گاہے (ف) تابع فعل:- کبھی۔ کسی وقت۔ بھولے چوکے۔ بھولے بھٹکے

نہیں جُز آل ہوس ابر سیہ ہے گاہے ۔۔۔ کاہ ہوں خشک میں اے برق نگاہے گاہے (سودا)

گاہے گاہے (ف) تابع فعل:- دیکھو (گاہ گاہ) ف

۔۔۔طرف بھی نہیں لازم ہے نگاہے گاہے ۔۔۔ دیدہ بخط نہیں گاہے گاہے (ظفر)

۔۔۔سے ملاقات ہے گاہے گاہے ۔۔۔ صحبت غیر میں کاہے سر راہ گاہے (جرات)

گاہے ماہے (ف) تابع فعل:- دیکھو (گاہ بگاہ) +

گائے (ہ) اسم مؤنث:- (۱) مادہ گاؤ۔ گؤ۔ بقرہ۔ دھن۔ جیسے "گائے نہ بچھی نیند آئے اچھی" (۲۔ صفت) غریب۔ بےزبان۔ بیچارہ +

گائے رون (ہ) اسم مذکر: سنگِ تلخہ جو بیل کے پتّے میں سے نکلتا ہے۔ ایک زرد رنگ کا مادہ جو گائے کے پتّے میں سے نکلتا اور بعد میں جم جاتا ہے۔ گئولوچن +

گائے کا بچھیا تلے اور بچھیا کا گائے تلے کرنا (ہ) فعل متعدی (ہندی):- حکمت عملی سے کام نکالنا۔ تدبیر سے مطلب برآری کرنا + (یعنی گائے کا دودھ بچھیا کی نسبت زیادہ اور بچھیا کا دودھ گائے کی نسبت کم دھرا ہوتا ہے حسب موقع اور مقتضائے وقت ایک دوسرے کے نام سے ظاہر کرکے اپنا ٹکا سیدھا کرلینا۔ بعض لوگ بچھیا کی جگہ جنس بھی بولتے ہیں) +

گائے کو اپنے سینگ بھاری نہیں ہوتے (ہ) کہاوت:- ماں باپ کو بیٹی اولاد کی پرورش دوبھر اور مالک کو اپنی چیز کیسی ہی تکلیف دینے والی ہو ناگوار نہیں گزرتی +

گائے کی طرح کانپنا (ہ) فعل لازم:- اس طرح لرزنا جس طرح گائے قصائی کے آگے جان کے خوف سے تھرّاتی ہے۔ نہایت ڈرنا۔ نہایت خائف ہونا۔ ڈر کے مارے کپکپانا +

گایتری (س) اسم مؤنث (ہندو):- (۱) رگوید کا ایک منظومہ منتر جو مصیبت یا خوشی کے موقعوں پر سوالاکھ دفعہ پڑھوایا جاتا ہے + ویدماتا۔ درگا۔ زوجہ برہما دیوی + سورج دیوتا کی تعظیم (۲) ایک قسم کے چھند کا نام جس کے ہر ایک پد میں چھ چھ حرف ہوتے ہیں +

گایک (س) اسم مذکر (ہندو):- گویا۔ گانے والا۔ مغنّی۔ خنیاگر۔ قوّال۔ میراثی۔ ڈوم۔ مُطرب +

گاین (س) اسم مؤنث:- ڈومنی۔ میراثن۔ گانے والی۔ مغنّیہ۔ زنِ خنیاگر۔ مطربہ۔ گویا عورت۔ وہ عورت جو علم موسیقی سے بخوبی واقف ہو +

گبدا (ہ) صفت:- ملائم و پُر گوشت۔ لیم شیم۔ فربہ۔ گدرایا ہوا۔ بدن بھرا ہوا +

گبر (ف) اسم مذکر: (۱) خود بخفتان۔ چلتہ۔ زرہ۔ بکتر (۲) مغ۔ آتش پرست۔ زرتشت کا پیرو۔ اگنی کی پوجا کرنے والا۔ پارسی ف

کس کی تمت میں گنوں آپکو بتلائے شیخ ۔۔۔ تو مجھے گبر کہے گبر مسلماں مجھ کو (سودا)

گبرّ (ہ) صفت:- (۱) بھاری۔ بیش بہا۔ قیمتی۔ بیش قیمت۔ جیسے "گبرا مال ملا" (۲۔ پنجاب) مغرور۔ متکبر۔ ابھمانی (۳) مال دار۔ بھاری بھرکم جیسے "گبرا اسامی"

گبرو (ہ) صفت:- (۱) نوجوان۔ نوخیز۔ برنا۔ پٹھا۔ وہ جوان آدمی جس کی ابھی تک ڈاڑھی نہ نکلی ہو (۲۔ ہندو۔ اسم مذکر) دولھا۔ نوشہ + خاوند۔ پتی۔ سوامی۔ مالک۔ شوہر +

گبرون (ا) اسم مذکر:- صحیح (Gombroon) گمرون۔ ایک قسم کا موٹا کپڑا جس کا ایجاد اوّل شہر گمبرون یا واقع سواحل شام سے ہوا ہے۔ یہاں لودھیانہ کلوتر کے نام سے مشہور ہے۔ وہ چارخانہ یا سوسی وغیرہ جو ولائتی سوت سے پنجاب میں تیار کی جاتی اور اکثر استر لگانے یا کوٹ پتلون وغیرہ بنانے کے کام میں آتی ہے +

گبریلا (ہ) اسم مذکر:- ایک سیاہ رنگ کے بھونرے کی مانند پردار کیڑے کا نام جو گوبر کو جمع کرتا اور خوشبو یا پھول کی بُو سے مرجاتا ہے۔ عربی میں اسے جُعل فارسی میں سرگین گرداں۔ ہندوستان کے مختلف قطعوں میں کہیں گبردا۔ کہیں گبرولا۔ کہیں گبرونڈا وغیرہ کہتے ہیں۔ یہ جانور گوبر یا نجاست میں پیدا ہوتا ہے اور گوبر کی گولی سی بناکر اسے لڑکاتا پھرتا ہے +

گبھا (ہ) اسم مذکر:- گدیلا۔ گدا۔ توشک۔ وہ بستر جس میں روئی بھری ہو +

گپ (ف) اسم مؤنث:- (۱) عموماً ہر بات۔ سخن۔ ذکر۔ حکایت (۲) رنگین ظرافت آمیز بات۔ جھوٹی دلچسپ بات + جھوٹی بات (۳۔) ڈینگ۔ شیخی۔ تعلّی۔ بڑائی (۴۔) جھوٹی خبر۔ افواہ۔ اڑائی (۵۔) بکبک۔ بکواس (۶۔ ہ) دفعۃً ڈوب جانے کی آواز۔ گڑپ۔ غڑپ +

گپ شپ (ا) اسم مؤنث:- دل لگی کی باتیں۔ جھوٹی سچی باتیں۔ دل بہلانے کی باتیں ف

گپ

ہنگامِ سخن سنجی آتش کے زبانے کو ‏ شرمندہ کیا ابدل اُس شوخ کی گپ شپ نے (انشا)

گپ مارنا (ہ) فعل متعدی:- جھوٹ بولنا + شیخی بگھارنا - بے پر کی اُڑانا +

گپ ہانکنا یا گپ شپ ہانکنا (ہ) فعل متعدی:- دیکھو (گپ اُڑانا) +

گُپ (ہ) صفت:- (۱) اندھیرے کی صفت میں یہ لفظ آتا ہے جس کے معنی افراط اور زیادتیِ تیرگی کے آتے ہیں - جیسے "وہاں تو اندھیرا گُپ ہے ہاتھ کو ہاتھ نہیں سُوجھتا" (۲) وہ آواز جو حالت غشی یا بیہوشی میں کان میں آتی ہے (۳) خاموشی کا عالم - سُنسان + چُپ کا مترادف +

گُپ چُپ (ہ) اسم مؤنث:- (۱) خاموشی - چُپ چاپ (۲) لڑکوں کے ایک کھیل کا نام جس میں ایک لڑکا مُنہ بند کر کے اپنے کلّے پھُلا لیتا ہے اور دوسرا دونو ہاتھوں کو اُس کے کلّوں پر اس طرح سے مارتا ہے کہ اُس کے مُنہ سے بے اختیار آواز نکلتی ہے (۳) ایک کھلونے کا نام جو کھُلتا اور بند ہوتا ہے (۴) ایک قسم کی مٹھائی جو مُنہ میں رکھتے ہی گھُل جاتی ہے +

گُپ چُپ کی مٹھائی (ہ) اسم مؤنث:- ایک قسم کی نہایت سُبک شیرینی کا نام جو مُنہ میں رکھتے ہی گھُل جاتی ہے ؎

لبِ شیریں کا بوسہ شوخ جو دیتا ہے چپکے سے
حلاوت کیا کہوں گویا گُپ چُپ کی مٹھائی ہے } (ناسخ)

کم بولنا صنم کا مِیٹھا لگے ہے دل کو ‏ خاموشی اُن لبوں کی گُپ چُپ کی ہے مٹھائی (آرام)

اے دل لبِ شیریں کے بوسے کو تو کیا جانے ‏ گُپ چُپ کی مٹھائی ہے جو چکھے سو پہچانے (سودا)

رات بوسے دئیے پوشیدہ شکر لب تُو نے
کیا مزے دار تھی گُپ چُپ کی مٹھائی تیری } ([illegible])

گپا (ہ) اسم مذکر (بازاری):- جلدی سے اندر چلا جانے والا - گڑپ سے بیٹھ جانے والا مجازاً مرد کا عضوِ تناسل +

گپا کھانا (ہ) فعل متعدی (بازاری):- جماع کرانا - مباشرت کرانا - بُرا فعل کرانا - لگوانا + اُتار جانا - نگل جانا - ہضم کر جانا +

گپا گپ (ہ) اسم مذکر (بازاری):- (۱) غپا غپ - جلد جلد نگلنے یا کھانے کی آواز (۲) بافراط - بکثرت - جیسے "گپا گپ نُور برس رہا ہے" +

گُپت (س) صفت:- (۱) مخفی - پوشیدہ - چھپا ہُوا - نہاں (۲) الوپ غائب (۳) محفوظ - بچا ہُوا - مصئون - مامون (۴) صرف و نحو) محذوف + مُقدر - لفظ یا کسی عبارت کا حذف (۵) تابع فعل) چُپکے سے - چھپے چھپے + درپردہ - اندر ہی اندر مخفی طور پر - چھپواں +

گت

گُپت دان (س) اسم مذکر:- (۱) مخفی خیرات - اس طرح کی خیرات کہ ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ کو خبر نہ ہو (۲) جب کوئی شخص اپنی امانت برہمن کے پاس رکھ کر اُس کا دعوےٰ نہیں کرتا تو وہ بھی گُپت دان کہلاتا ہے اور نیز جب کوئی مُہر لگا کر یا سربند چیز برہمن کو دیتا ہے تو وہ بھی گپت دان ہے - اس کے علاوہ کُرو چھیتر کے تالاب میں جو نقدی وغیرہ سر بمُہر سورج گرہن کے وقت ڈالتے ہیں تو وہ بھی گپت دان میں داخل ہے +

گُپت مار (ہ) اسم مؤنث (۱) بھیتری مار - گھُنّی مار - وہ ضرب جس کا نشان معلوم نہ دے (۲) طعن تشنیع - طعنہ مہنہ +

گُپت مال (ہ) اسم مذکر:- دفینہ - چھپا ہُوا خزانہ - مالِ پوشیدہ +

گُپتی (ہ) اسم مؤنث:- وہ تلوار جو لکڑی کے اندر چھُپی رہتی ہے - ایک قسم کی پتلی تلوار جو عصا کی بجائے ہاتھ میں رہتی ہے - عصائے شمشیر +

گُپتی چلانا (ہ) فعل متعدی:- چھپواں تلوار مارنا +

گپڑ چوتھ (ہ) اسم مؤنث (ہندو):- غلط ملط - گڈ مڈ - گول مال - گپڑ شپڑ - وہ بات جو سمجھ میں نہ آئے +

گپڑ شپڑ (ہ) اسم مؤنث (ہندو):- بکواس - بکواد - ہفوات - واہیات باتیں - بیہودہ باتیں - لغو باتیں + (عوام نے گپ شپ کو بگاڑ لیا ہے) +

گپ گپ کھانا (ہ) فعل متعدی (ہندو):- نگلنا - جلدی جلدی کھانا - اندھا دھند کھانا - لپ لپ کھانا +

گُپھا (ہ) اسم مذکر:- (۱) غار - کھو - مُغار - گوشۂ فقیر یا فقیر کے رہنے کی کھو (۲) جھاڑی - جنگل - بن - بنی + بیلا +

گُپھا میں بیٹھنا (ہ) فعل متعدی (ہندو):- تارک الدنیا ہو کر غار میں بیٹھنا - فقیری لینا - سنیاس لینا - جوگ لینا - خلوت گزیں ہونا - گوشہ نشیں ہونا +

گپھّا (ہ) اسم مذکر:- (۱) جھبّا - پھندنا - خصوصاً ریشم یا زری کے تاروں کا پھندنا جو ٹوپیوں یا گرگابی جوتیوں وغیرہ میں لگاتے ہیں (۲) پھولوں کا گچھّا + گلدستہ + گُچھّا +

گپھّے دار (ہ) صفت:- پھندنے دار - جھبّے دار - گچھّے دار ؎

تقصیر کیا ہوئی تھی انشا پہ رات کو ‏ وہ گپھّے دار آپ نے تولا ازار بند (انشا)

گپّی یا گپیا (ہ) اسم مذکر:- ڈینگیا - لاف زن - شیخی باز - شیخی خورا + بیہودہ گو - بطال - جھوٹا - لپاڑی + لسان - باتونی +

گت (ہ) اسم مؤنث (۱) چال - روش - رفتار - حرکت (۲) حال - حالت

گت

کیفیت ۔ درجہ ۔ دَسا ۔ جیسے تم نے اپنی کیا گت بنالی + گھائل کی گت گھائل جانے "کون گت بھئی موری سُن موے نند کشوری ؎

سوری گت ایسی بھئی تم بنا سے پئیو۔ جیسے کھال لُہار کی سانس لیت بن جیو (دوہا)

(۳) رِیت ۔ رسم ۔ طریقہ ۔ طریق ۔ رواج ۔ مارگ ۔ قاعدہ ۔ دستور (۴) علم ۔ گیان ۔ معرفت ۔ واقفیت (۵) تدبیر ۔ علاج ۔ چارہ ۔ اُپائے ۔ تجویز ۔ (۶) کریاکرم ۔ تجہیز و تکفین ۔ گور گڑھا ۔ مردے کو جلانے یا دفنانے کی رسم (۷) مُکتی ۔ موکش ۔ نجات ۔ گتی ۔ نروان ؎

تُلسی ایسے نرّان کی کیسے گت ونت ہوئے۔ باپ نے راکھی پاتری تلکے ڈِھگ سوئے (دوہا)

(۸) زدوکوب ۔ مارپیٹ (مذاق کے طور پر کہتے ہیں) (۹) ترکیب سرود کی ایک قسم + لَے ۔ تان ۔ سُر + نغمہ ۔ بول ۔ ساز کے بجانے کے مقررہ الفاظ جو پردوں کے ذریعہ سے نکالے جاتے ہیں ۔ جیسے سارنگی یا ستار کی گت ؎

ستاری ہیں بھی دُھن رہتی ہے نِت اُن کو جمانے کی
ہنکر شرخ جوڑا گت بجاتے ہیں ٹھہانے کی
(ناسخ)

(۱۰) ڈھنگ ۔ وضع ۔ طریق ۔ طرز ۔ موقع ۔ جیسے "گت کا کپڑا بھی تو میسر نہیں" (۱۱) ناچنے کا ٹھاٹھ ۔ نرت کا انداز ۔ انواعِ رقص کی ایک قسم ۔ بارہ گتوں میں کا ایک ٹھاٹھ ۔ بارہ توڑوں کا مجموعہ ۔ سولہ اعضاء کی حرکت جو ناچتے وقت ظاہر کی جاتی ہے (۱۲) شان ۔ قدرت ۔ صنعت ۔ کھیل ۔ جیسے وا کی گت وا ہی جانے (۱۳) گزشتہ ۔ ماضی ۔ بیتیت +

گت بجانا (ہ) فعل متعدی :۔ بول بجانا ۔ نغمہ بجانا ۔ ساز بجانا ۔ سارنگی یا ستار کی کوئی لے چھیڑنا +

گت بجنا (ہ) فعل لازم :۔ بول بجنا ۔ نغمہ بجنا ۔ ساز بجنا ۔ سارنگی یا ستار کے بول نکلنا + بارہ گتوں میں سے کسی گت کا ادا ہونا +

گت بنانا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) ڈھنگ بنانا ۔ وضع اختیار کرنا ۔ طرز اختیار کرنا ۔ جیسے "تم نے اپنی کیا گت بنا رکھی ہے" (۲) ساز درست کرنا + کوئی گت ایجاد کرنا ۔ نئے انداز سے گانے یا بجانے کی سروں کو ملانا ۔ ساز بجانے کا نیا ڈھنگ نکالنا ؎

کبھی جو باجے کی لہر آئی تو ہوش اُڑانے وہ شئے بجائی
فسوں کے بولوں پہ گت بنائی چھلاوا بن کر ستار آیا
(ازکی مرحوم)

(۳) بُرا درجہ کرنا ۔ بُرا لکھا کرنا ۔ خراب حال کرنا ۔ ہوا نگ بنانا ۔ گت کرنا ۔ خراب کرنا ۔ مسخرا بنانا ۔ جیسے "ایک بیچاری بے خبر پڑ کر سو رہیں دیکھو دو چار جنیوں نے

گت

اُن کی کیا گت بنائی ایک نے چُپ کے چُپ کے تکئے میں چوٹی ٹانکدی دُوسری نے سوزنی میں پائنچے سِیدئے (چتر بہیلی) ؎

وکی گزنج اپنا خود ہی دیوانہ کیا ہم کو۔ ہمیں سے پوچھتے ہو پھر کہ کیا گت بنائی ہے (الاعلم)

(۴) سزا دینا ۔ خبر لینا ۔ پیٹنا ۔ مارنا ۔ چھیتنا ۔ جیسے "آجائے تو وہ گت بناؤں کہ کوئی دن یاد کرے" +

گت بنوانا (ہ) گت بنانا کا متعدی المتعدی :۔ پٹوانا ۔ سزا دلوانا ۔ چھتوانا + بُرا حال کرانا ۔ بُرا درجہ کرانا ۔ دُرگت کرانا +

گت بھرنا (ہ) فعل متعدی :۔ ناچنے کا ٹھاٹھ بنانا ۔ نرت کرنا ۔ ناچنے کا کوئی ٹھاٹھ دکھانا ۔ ناچ کا رُوپ سروپ ظاہر کرنا ۔ مثلاً چھاتی کی گت کمر کی گت ۔ جُھرمٹ کی گت ۔ مٹکے کی گت ۔ بانسری کی گت ۔ گھونگٹ کی گت ۔ تھالی کی گت ۔ ٹھوڑی کی گت ۔ مور کی گت ۔ لقا کبوتر کی گت وغیرہ کا رُوپ دکھانا ؎

خوشی سے کیوں گت بھرے نہ صوفی کہ دیکھتا ہے وہ بھک ہوا یہ
بجے ہے ڈھولک اِدھر اُدھر ہے لُجاغ سو تن مراد حاصل
(ناسخ)

گت کا (ہ) صفت :۔ (۱) ڈھنگ کا ۔ وضع کا ۔ موقع کا ۔ سلیقہ کا ؎

رہا تکھ تو کنارے روئی کپڑا بھی نہیں گت کا ۔ نکمّو تھا ہی کیا یا الٰہی میری قسمت کا (رحمت)

(۲) اچھا ۔ عمدہ ۔ قابلِ تعریف ۔ خوش وضع ۔ خوش قطع ؎

ہوئی جاتی ہو کیوں جامہ سے باہر سمدھیانے میں
چڑھیا ہے بہُو کو تم نے جوڑا کونسا گت کا
(رنگین)

گت کرنا (ہ) فعل متعدی (ہندو) :۔ (۱) کریاکرم کرنا ۔ تجہیز و تکفین کرنا ۔ مُردے کی رسم ادا کرنا ۔ (۲) مارنا ۔ پیٹنا ۔ چھینٹنا (۳) کم قیمت پر فروخت کرنا ۔ دام کھڑے کرنا ۔ اَدنے پوَنے بیچ ڈالنا (۴) برتنا ۔ کام میں لانا ۔ مستعمل کرنا + استعمال میں لانا ۔ کام لینا ۔ مصرف میں لانا +

گت ناچنا (ہ) فعل متعدی :۔ دیکھو (گت بھرنا) +

گت ہونا (ہ) فعل لازم (ہندو) :۔ (۱) کام میں آنا ۔ برتا جانا ۔ مصرف میں آنا ۔ (۲) پٹنا ۔ مار کھانا ۔ سزا پانا ۔ زدوکوب ہونا ۔ (۳) کریاکرم ہونا ۔ مُردے کی رسم ادا ہونا (۴) نجات ہونا ۔ مُکتی ہونا ۔ موکش ہونا ۔ جنت کو سدھارنا ۔ جیسے "رام ہی نام ست ہے ست بولو گت ہے" (۵) دام کھڑے ہو جانا ۔ بِک جانا ۔ ٹھکانے سے لگ جانا ۔ اَدنے پونے فروخت ہو جانا (۶) کیفیت گزرنا ۔ حال پیش آنا ۔ بننا ۔ بیتنا ۔ گزرنا ؎

نہ کچھ کیو نہ کر جلو رین گنوائی سوئے ۔ خالی ہاتھ جات ہوں و گجھوں کیا گت ہوئے (دوہا)

گتک

گتکا (ہ) اسم مذکر:- گدکا۔ پٹا کھیلنے کی لکڑی۔ چمڑا چڑھی ہوئی ڈانڈ۔ پھری کا نقیض + سونٹا۔ ختکہ +

گتھم گتھا (ہ) صفت:- غٹ پٹ۔ گلخپ + گتھم گتھا +

گتھم گتھا ہونا (ہ) فعل لازم:- جُٹنا۔ گتھنا۔ باہم لپٹ جانا۔ غٹ پٹ ہونا۔ گلخپ ہونا۔ گتھم گتھا کرنا۔ جیسے "کسی سے گتھم گتھا کرتا ہے۔ کسی سے گتھم گتھا ہوتا ہے" + وہ تو ایک ایک سے گتھم گتھا ہوتا ہے +

گتھنا (ہ) فعل لازم:- (۱) باہم لپٹنا۔ جُٹنا۔ بھڑنا۔ غٹ پٹ ہونا (۲) پرو دیا جانا۔ نتھی ہونا۔ منسلک ہونا + ا رگندھنا (۳) محو ہونا۔ غرق ہونا۔ ڈوبنا۔ جیسے "خیال میں گتھنا" +

گتھوال (ہ) صفت دبا ہوا۔ ملایا ہوا۔ گوندھا ہوا۔ جیسے "گتھوال ڈورا" +

گتھی (ہ) اسم مؤنث (ہندو):- (۱) گُتھی۔ گنجلک۔ گرہ۔ اُلجھن (۲) پنجاب میں تھیلی +

گتھی پڑنا (ہ) فعل لازم:- (۱) اُلجھنا۔ گتھی پڑنا (۲) معاملہ کا پیچ در پیچ ہونا (۳) دل میں گرہ پڑنا۔ دل میں فرق آنا +

گتی (س) اسم مؤنث (ہندو):- نجات۔ مکتی +

گتیا (ہ) اسم مذکر:- طبلچی۔ طبلہ نواز۔ طبلہ بجانے والا۔ ڈھاڑی +

گٹا (ہ) اسم مذکر:- (۱) ٹخنا۔ شتالنگ۔ کعب + ٹخنے کی ہڈی (۲) بند دست۔ ہتیلی اور پہنچے کے پاس کا جوڑ۔ کلائی کا جوڑ (۳) ہاتھ پاؤں کی ہڈیوں کا جوڑ (۴) کاک۔ بوتل کی ڈاٹ + ڈاٹ (۵) حقہ کی وہ بندش جہاں پر دو نوں لائے ملکر حقہ کے اندر رکھی جاتی ہیں۔ بندر پیچہ نلیان (۶) ایک قسم کی مٹھائی جس میں تل لگانے سے ریوڑیاں بنتی ہیں۔ کھانڈ کی سلاخ کے کٹے ہوئے ٹکڑے جو اکثر بچے بیچا کرتے ہیں (۷) پرانا چونا جس کی تہ بچھائی جاتی ہے۔ پنچے بچھانے کے کنکر یا روڑی (۸) ڈیل۔ گوکھرو۔ پاؤں یا ہاتھ کی وہ جگہ جو بیادہ رگڑ کھانے کے سبب سخت ہو جاتی ہے۔ عربی میں اس کو ثجل۔ فارسی میں پنبہ کہتے ہیں + وہ نشان جو کثرتِ سجود سے پیشانی پر پڑ جاتا ہے۔ سجادہ ؎

دل ہی نہیں جو شیخ جی کھٹکا نماز کا کیا کام آئیگا بھلا گٹا نماز کا (نامعلوم)

(۹) جواہرات جیسے ہیرے یا زمرد وغیرہ کا بڑا ٹکڑا ؎

ترے پنجے نے یکدست انگلیاں توڑی ہیں جا کی کلائی نے تری الماس کا گٹا اکھیڑا ہے (بحر)

گٹا (ہ) اسم مذکر:- ٹھنگنا آدمی۔ پستہ قد آدمی۔ بونا۔ ناٹا + گٹھی۔

گِٹ پِٹ (ہ) اسم مؤنث (عوام):- انگریزی زبان کے لہجہ اور اُس کی

گتک

بات چیت کو نقلاً اس طرح کہا کرتے ہیں۔ جیسے "گٹ پٹ گٹ پٹ گو رابولے لیٹ پیٹ کپتان + تُرکی بہن لنگا کو دے میجر کرے کہاں" +

گٹ پٹ کرنا (ہ) فعل متعدی:- انگریزی بولنا۔ انگریزی بولی کی نقل اتارنا +

گٹ پٹا (ہ) صفت عوام:- (۱) غٹ پٹ۔ گتھم گتھا (۲) گڈمڈ۔ خلط ملط (غٹ پٹ زیادہ بولتے ہیں) +

گٹ پٹ ہونا (ہ) فعل لازم (مشہور غٹ پٹ ہونا):- (۱) گڈمڈ ہونا۔ خلط ملط ہونا (۲) گتھم گتھا ہونا۔ جُٹنا۔ گتھنا (۳) وصل ہونا۔ مجامعت ہونا۔ جُفتی ہونا + چیڑ غٹو ہونا + گلخپ ہونا +

گٹر گوں (ہ) اسم مذکر:- دیکھو (غٹر غوں) نر کبوتر کے گونجنے کی آواز +

گٹک (ہ) اسم مؤنث:- (۱) ڈاٹ۔ گٹ + کاک (۲) چلم کے سوراخ میں رکھنے کی ٹھیکری۔ جُھجل (۳۔ پنجاب) سخت گٹھلی۔ جیسے "چھوہارے یا بیر وغیرہ کی گٹھلی" (۴) بونا۔ ٹھگنا۔ پستہ قد + گٹھی +

گٹکا (ہ) اسم مذکر:- (۱) دوا کی گولی + گولی انٹا۔ بڑی گولی (۲) چوسر کی زرد گوٹ + مہرۂ شطرنج (۳) مختصر کتاب۔ دستی کتاب۔ پاکٹ بک۔ ہینڈ بک۔ مینول + وہ چھوٹی سی کتاب جس میں جادو منتر وغیرہ کی یادداشت درج ہوتی ہے (۴) وہ خیسہ یا مٹھائی کا لڈو جو بغیر چبائے نگلا جائے۔ جیسے

ساس کی چوری ہو گا گٹکا کبھی نہ کھائی ہو گی گپ چپ (گٹکا فروش کی آواز)

(۵) ایک قسم کا مصالحہ جیسی جوز جوتری پستے کتھا۔ لونگ۔ الائچی۔ چھالیہ وغیرہ ڈالکر بناتے اور بھوپال میں پانکی بجائے بکثرت کھاتے ہیں چونیا گوٹہ جو حرم میں بنایا جاتا ہے (۶) ایک قسم کی سیمابی طلسماتی گولی جسے جوگی لوگ بناتے اور اُسے منہ میں رکھ کر جہاں چاہتے ہیں اُڑ جاتے ہیں۔ کیونکہ اس سے اُن میں قوت پرواز آجاتی ہے ؎

لیا گر عشق نے منہ میں دل بیتاب کا گٹکا تو جوگی جی مہاراج جائیگا سیماب کا گٹکا (انشا)

جان ہوا یوں ہوئی اُس خال کا بوسہ لے کر
جیسے اُڑ جانے دہن میں کوئی گٹکا لے کر (ذوق)

گٹکری (ہ) اسم مؤنث:- زمزمہ۔ وہ پیچیدہ آواز جو گانے والوں کے گلے سے لہرا کر نکلتی ہے۔ لہراتی ہوئی آواز + ؎

گٹکری ہے گلے میں کافر کے دیکھئے جب ہے تان ہونٹوں پر (ناسخ)

گٹکری لینا (ہ) فعل متعدی:- گانے گانے آواز کو لہرا دینا۔ آواز کا لہرا لینا۔ آواز کو جنبش دینا ؎

مر گیا میں تو گٹکری ایسی تو نے اے بلبل سحر لی ہے (مصحفی)

گٹکنا (ہ) فعل متعدی (عوام):- (۱) غٹکنا۔ نگلنا۔ گلے سے اُتارنا۔

گٹ گ

(۲ - ہندو) کبوتر کا غُوں کرنا - غٹر غُوں کرنا ◆

گٹ گٹ (ہ) اسم مؤنث (ہندو) :- غٹ غٹ - جلد جلد پینے کی آواز - حلق سے رقیق چیز اُترنے کی آواز ◆ قُلقُل مِینا - چھوٹے مُنہ کے برتن سے پانی اُنڈیلنے کی آواز ◆

گٹھ (ہ) اسم مؤنث :- گانٹھ کا مخفف - گرہ ◆ عقدہ ◆

گٹھ جوڑا (ہ) اسم مذکر (ہندو) :- (۱) گٹھ بندھن - گرہ بندھن - دُولہا دُلہن کے آنچلوں کی گرہ جو پھیروں کے وقت جوڑا لگانے کی غرض سے ہندوؤں میں دی جاتی ہے (۲) دُولہا دُلہن - میاں بیوی - نر مادہ (۳) رابطہ - ربط ضبط - میل جول ◆ ساتھ - معیت - ہمرکاب ہونا - ہمراہ ہونا ؎

سارے عالم سے ترے واسطے مُنہ موڑا ہائے | رشتۂ ربط ہر اک شخص سے تھا توڑا ہائے
جز ترے تھا نہ کسی اور سے گٹھ جوڑا ہائے | تو نے ناحق کا مجھے لا کے یہ کیوں توڑا ہائے
کیا کسو دل نے مرے کو نت اُٹھائی کیسی | اے ترے تفرقہ پردازوں کی ایسی تیسی (آتش)

گٹھ جوڑا باندھنا (ہ) فعل متعدی (ہندو) :- دُولہا دُلہن کے آنچلوں کو ملا کر گرہ لگا دینا - بیاہ کرنا - جوڑا لگانا - نکاح کرنا ◆ عقد کرنا ◆

گٹھ کٹا (ہ) اسم مذکر :- (۱) کیسہ بُر - گرہ بُر - جیب کترا - طرار - اُچکا - ٹھگ - چوٹا (۲) دغا باز فروشندہ - وہ دُکان دار جو تول میں بھی دغا کرے اور مول میں بھی زیادہ لے ◆

گٹھا (ہ) اسم مذکر :- (۱) بوجھا - بھار - گھانس یا لکڑی وغیرہ کا بوجھ - پشتارہ - بارِ ہیزم - گٹھڑ (۲) بڑی گٹھڑی - بُقچہ - بوغبند (۳) پیاز کی گانٹھ - پیاز ◆ لہسن کی پوتھی (۴) جریب کا بیسواں حصّہ - تین گز کا مجموعہ ◆

گٹھانا (ہ) فعل متعدی :- گٹھوانا - سِلوانا - پیوند لگوانا - جوتے وغیرہ کی مرمت کرانا - موٹی موٹی سلائی کرانا - سُتلی سے ٹانکے لگوانا ؎

جن کے طویلے بیچ کئی دن کا ذکر ہے | ہرگز عراقی و عربی کا نہ تھا شمار
اب دیکھتا ہوں میں کہ زمانہ کے ہاتھ سے | موچی سے کفش پا کو گٹھاتے ہیں وہ اُدھار (سودا)

گٹھا ہُوا بدن (ا) اسم مذکر :- نہایت سخت اور فربہ جسم - جوڑ بندوں سے مضبوط جسم ◆ گٹھیلا بدن - چاق چوبند جسم - آٹھوں گانٹھوں سے مضبوط جسم ◆

گٹھ جانا (ہ) فعل لازم :- (۱) سِل جانا - مرمت ہو جانا - پیوند لگ جانا (۲) سازش کر لینا - مل جانا - ساز باز کر لینا (۳) ایک ہو جانا - یار بن جانا - دوست ہو جانا - (۴) جنفتی کہا جانا ◆ جوڑا لگ جانا - مل جانا ؎

بگما جان بڑی شرم کی ہے یہ تو بات | گٹھ گئی بلجنے انشا کے تمہاری بی تاز (انشا)

گٹھ

گٹھڑ (ہ) اسم مذکر :- بقچہ - بڑی گٹھڑی ◆ گٹھا - بوجھا - جامہ بندِ کلاں - پشتارۂ جامہ - انبار ؎

اُٹھانیوالوں پہ منعم کی لاش بھاری ہے | مرے جو آپ تو گٹھڑ بنا دو شالوں کا (نامعلوم)

گٹھڑی (ہ) اسم مؤنث :- (۱) بقچی - بستۂ جامہ - پرندہ - جامہ بندِ خرد - پوٹ (۲) جمع - پونجی (۳) انبارِ گناہ (۴) مقدار - اندازہ - تعداد - (۵) ایک طرح کی تیرائی کا نام جس میں آدمی کپڑے سمیٹ کر پانی میں گٹھڑی کی طرح تیرتا رہتا ہے ◆

گٹھڑی باندھنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) بُقچہ باندھنا - پوٹ باندھنا (۲) سرمایہ جمع کرنا - پونجی جوڑنا - مال اکٹھا کرنا - (۳) سفر کو تیار ہونا - بدھنا بوریہ سنبھالنا - استر بستر باندھنا ؎

گُل ہی پاس باغ سے جانے نہیں بیٹھا کچھ | گٹھڑی غنچے نے بھی زہر سفر باندھی ہے (مصحفی)

گٹھڑی حلال بُقچہ مُردار (ا) کہاوت :- یعنی غیر کے بُہت سے مال کو تو حلال سمجھ کر خورد بُرد کریں اور تھوڑی چیز کو حرام سمجھ کر ہاتھ نہ لگائیں - تھوڑے میں راستبازی بُہت میں بے ایمانی ◆

گٹھڑی کر دینا (ہ) فعل متعدی :- ہاتھ پاؤں باندھ کر یا توڑ کر ایک جگہ ڈال دینا - باندھ کر ڈال رکھنا - باندھ کر بستہ کر دینا - باندھ دینا - پوٹ بنا دینا ؎

رگبتی دل میں تڑپنے کی ہوس قاتل نے آہ | اس طرح کا تیر مارا کر دیا گٹھڑی مجھے (معروف)

گٹھڑی کرنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) جوڑنا - جمع کرنا - اکٹھا کرنا - سمیٹنا - (۲) گٹھڑی باندھنا - پوٹ باندھنا (۳) کُشتی میں حریف کو دوہرا کر دینا ◆

گٹھڑی مارنا (ہ) فعل متعدی :- لُوٹنا - مال مارنا - ٹھگنا - چوری کرنا - چُرانا - جیسے "کسی کی گٹھڑی مارو" ◆ پرائی گٹھڑی مار کر چل دیا ◆

گٹھل (ہ) صفت :- (۱) بڑی گُٹھلی کا - کم گُودے اور بڑی گُٹھلی کا - جیسے "گُٹھل آم یا جامن وغیرہ" (۲) بے مغز - کُوڑھ مغز - غبی - کُند ذہن (۳) بستہ - منجمد - (۴ - اسم مذکر) گرہ - گانٹھ - جیسے "لحاف میں گُٹھل پڑ گئے یا گُٹھل ہو گیا" - (۵) غدود - گلٹی ◆

گٹھلی (ہ) اسم مؤنث :- (۱) پھل کا بیج - خستۂ ثمر - عجام - گُنگ - تخم - حب - جیسے "بیر گُٹھلی سب ہضم" (۲) غدود گلٹی - وہ گرہ جو اعضاء وغیرہ میں پیدا ہو جاتی ہے - باغرہ - غدہ (۳) سُدّہ - پخانہ کی گرہ - گانٹھ (۴ - پنجاب) گٹھالی ◆ دھات گلانے کا ظرف جو کھریا مٹی میں روئی ملا کر کوٹنے سے بنایا جاتا ہے ◆

گٹھنا (ہ) فعل لازم :- (۱) سِلنا - سِٹنا - پیوند لگنا - موٹا ٹانکا بھرا جانا -

گٹھ

جُڑنا۔ ملنا۔ جیسے "گدڑی یا گجوا گٹھنا" (۲) سازش ہونا۔ ایک ہونا۔ ملجانا۔ متفق ہونا۔ شریک ہونا۔ سازش کرنا۔ یار بننا۔ جیسے "آپس میں گٹھنا" (۳) جُٹنا۔ جفتی کھانا (۴) نتھی ہونا۔ منسلک ہونا۔ (۵) مضمون بندھنا۔ مضمون کی بندش ہونا۔ مضمون جُڑنا + شعر بننا۔ جیسے "عبارت گٹھنا" (۶) آواز ملنا۔ ہم آہنگ ہونا جیسے "سُر گٹھنا" (۷) جوڑا لگنا۔ نر مادہ کا باہم مل جانا +

گٹھوانا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) دیکھو (گٹھانا) (۲) ملوانا۔ یار بنوانا۔ ساز باز کرانا۔ ایکا کرانا + سازش کرانا +

گٹھوت (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) سازش۔ آنٹ سانٹ۔ ساز باز (۲) ربط ضبط۔ میل ملاپ۔ ارتباط (۳) موزونیت۔ موزُونی +

گٹھوت کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ سازش کرنا۔ باہم ملکر کوئی مشورہ کرنا۔ منصوبہ باندھنا + ساز باز کرنا۔ ملول ملانا +

گٹھوت گانٹھنا (ہ) فعل متعدی (ہندو):۔ سازش کرنا۔ منصوبہ باندھنا۔ باہم مشورہ کرنا + ساز باز کرنا۔ ملول ملانا +

گٹھوتی (ہ) اسم مؤنث۔ عو:۔ سازش۔ آنٹ سانٹ۔ ملی بھگت۔ جیسے "آپس میں گٹھوتی اور سب کی ملی بھگت ہے" (چتر بنیلی) +

گٹھوند (ہ) اسم مؤنث (ہندو):۔ امانتِ سربستہ۔ گروی کا مال جو علٰحدہ گرہ میں باندھ کر رکھ دیتے ہیں +

گٹھی (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) گانٹھ۔ گرہ (۲) گرہِ پیاز۔ پوتھی۔ ہلدی کی گرہ سونٹھ کی گرہ + بانس کی گرہ گنے کی گرہ (۳) جوڑ۔ بند۔ مفصل +

گٹھیا (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) وجع مفاصل۔ جوڑوں کا درد + نقرس + بائی۔ (۲) گٹھڑی کی تصغیر۔ پُوٹ + پُٹلیا۔ پوٹلی +

گٹھیلا (ہ) صفت:۔ (۱) گرہ دار۔ گانٹھوں والا (۲) مضبُوط۔ قوی۔ کمایا ہُوا سخت گٹھا ہوا۔ جیسے "گٹھیلا بدن" +

گٹی (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) ریل۔ پھرکی۔ جس پر بادلہ یا تاگے لپٹے ہوئے ہوتے ہیں۔ تاروں کی پھرکی (۲) ٹھیکری یا کنکری جو چلم کے سوراخ میں رکھی جاتی ہے چُغل۔ گٹک + (پنجابی) روڑ +

گج (س) اسم مذکر:۔ (۱) ہاتھی۔ ہستی۔ فیل۔ گنیش ؎

آدھا ارنا سارا ہاتھی	وہ بُوجھے جو رکھے چھاتی (ارگجا کی پہیلی)

(۲ صفت) کلاں۔ بڑا۔ عظیم +

گج باگ (ہ) اسم مذکر:۔ انکس۔ ہاتھی چلانے کا ہتھیار + انکشر +

گجر

گج پال (س) اسم مذکر:۔ ہاتھی بان۔ فیلبان۔ مہاوت۔ فوجدار +

گج پتی (س) اسم مذکر:۔ (۱) سب سے بڑا ہاتھی۔ ہاتھیوں کا راجا گجراج۔ گج اندر (۲) فیلبان۔ مہاوت +

گج دنت (س) اسم مذکر:۔ ہاتھی دانت۔ عاج +

گج راج (س) اسم مذکر:۔ بڑا ہاتھی + فیلِ کلاں +

گج موتی (ہ) اسم مذکر:۔ ہاتھی کے سر کا موتی۔ گج من (ہندوؤں کا اعتقاد ہے کہ بڑے ہاتھی کے سر میں سے ایک بہت بڑا موتی جو نہایت بیش قیمت ہوتا ہے۔ نکلا کرتا ہے) +

گج نال (ہ) اسم مؤنث:۔ بہت بڑی توپ۔ قلعہ شکن توپ جنگی توپ۔ فیلڈ بازی +

گجر (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) پہر کا باجا۔ چار آٹھ بارہ بجے کے وقت گھنٹہ کا مکرر بجانا + گھنٹے کی آواز۔ گھڑیال کی آواز ؎

وصل کی رات قیامت ہے گجر کی آواز	صور محشر ہے مجھے مُرغ سحر کی آواز (نور)

(۲) صبح کے چار بجے کا وقت۔ صبح صادق کا وقت ؎

تھا شام سے دغدغہ سحر کا	دھڑکا ہی لگا رہا گجر کا (نسیم دہلوی)

(۳) لال اور سفید ملے ہوئے گیہوں (۴) الارم۔ جگانے کی کل۔ جگوتی (۵) صبح کی نوبت۔ وردی +

گجر بجانا (ہ) فعل متعدی:۔ گھنٹہ کا مکرر بجانا۔ چار کے بعد پھر چار آٹھ کے بعد پھر آٹھ بارہ کے بعد پھر بارہ بجانا +

گجر بجنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) گھنٹہ کا مکرر بجنا جو آٹھ۔ چار اور بارہ کے واسطے مخصوص ہے (۲) صبح کی گھڑیال بجنا + صبح ہونا۔ تڑکا ہونا بھور ہونا ؎

شب وصال میں بجا تھا جس گھڑی گھڑیال	مجھے یہ ڈر تھا گجر بجنے کہیں گجر نہ لگے (ظفر)

مرا دل جو دھڑکا تو کہنے لگے	گجر بج رہا ہے سحر ہو گئی۔ (نور)

هم پہلے ہی سمجھے تھے تم گھر کو سدھارو گے
جس وقت گجر باجا تھا وہیں ٹھنکا تھا۔ (امانت [illegible])

میں نے کہا وہ گھر کو چلے جبکہ صبحدم	جاتے ہو کیوں ابھی تو گجر بھی بجا نہیں
کہنے لگے کہ تاروں کو تو دیکھ تو سہی	کچھ اب تو صبح ہونے میں باقی رہا نہیں (مومن)

جس وقت گجر صبح شب وصل بجا ہے	چوٹ اُس کی یہاں اپنے کلیجے پہ پڑی ہے (اسیر)

وصل کی شب ہو چکی لے رشک بجتا ہے گجر
ہمنشیں گھڑیال اب ہو پانی کے گھڑیال کا (ناسخ)

گجر

(شاہی زمانے میں صبح اور شام کے وقت گجر یا نوبت بجنے کا دستور تھا۔ اِس زمانہ میں صبح کے وقت اور رات کے وقت توپ چھٹتی تھی۔ جس طرح اب اکثر صبح کی نسبت کہتے ہیں کہ توپ چھٹتے ہی اُٹھتا ہوں۔ اُس وقت گجر بجتے ہی اُٹھتا ہوں کہا کرتے تھے۔ اور اکثر صبح ہی کے واسطے گجر کا لفظ زیادہ استعمال کرتے تھے۔ چنانچہ شعرا نے اپنے اشعار میں اسی گجر کا اشارہ کیا ہے۔ مطلق گھڑیال بجانے کے معنی میں بھی بولتے ہیں) +

گجر دار (ف) صفت:۔ گجر والا۔ حگنونی والا + وہ گھنٹہ جس میں الارم لگا ہوا ہو +

گجر دم یا گجر بجے (ف) اسم مذکر۔ ع:۔ علی الصباح۔ راجہ کرن کے پہرے۔ منہ اندھیرے۔ تڑکے۔ بھور رے۔ بہت سویرے +

گجر کا وقت (ا) اسم مذکر:۔ وقت سحر۔ آفتاب طلوع ہونے سے پہلے کا وقت۔ سپیدہ دم۔ صبحدم ؎

وصل کی شب ہائے شیشے سے لڑایا جام کو
بول اُٹھا ساقی میں جاتا ہوں گجر کا وقت ہے (ذوق)

یہ آنا کیا ہے جو آئے تو آدھی رات کے بعد
اور اُٹھ کے چلنے ہوئے صبح تم گجر کے وقت (ظفر)

گجر (ہ) اسم مؤنث:۔ گاجر کا مخفف۔ گزر۔ خرط +

گجر بھت (ہ) اسم مذکر:۔ کد و کش میں نکالی ہوئی گاجریں جو چاولوں اور دُودھ کے ساتھ یا مطلق دُودھ میں پکائی جاتی ہیں +

گجرا (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) گاجر کا پتا۔ گاجر کا سبزہ (۲) پاس پاس گُندھا ہوا ہار + پھولوں کا گہنا جو ہاتھ میں عورتیں پہنتی ہیں۔ پھولوں کے کنگن (۳) ایک قسم کے زیور کا نام جو گلے میں پہنا جاتا ہے (۴) ایک قسم کا ریشمی کپڑا۔ مشروع +

گُجری (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) گوجری۔ گوجر کی عورت (۲) ایک گلی کھلونے کا نام۔ جو گنواری عورتوں کی شکل کا دیوالی وغیرہ میں بنا کر بیچتے ہیں +

گجگجا (ہ) صفت (عوام):۔ گلگلا۔ گیلا۔ گیلا سا۔ نم دار۔ سیلا۔ سیلا سا۔ کسی رینگنے والے کیڑے مثلاً کینچوے یا جونک وغیرہ کے جسم میں محسوس ہونے کے موقع پر بولتے ہیں جیسے پہلے گردن پر کچھ گجگجا سا معلوم ہوا جب دیکھا تو کنکھجورا تھا (۲) کچا کچا۔ کچلوندا سا۔ نیم پختہ۔ بڑا کچا آٹا سا جیسے گجگجا پراٹھا۔ گجگجی روٹی

گجگجانا (ہ) فعل لازم:۔ کیڑوں کا کلبلانا + کلبل کلبل کرنا + رینگنا +

گجگجی (ہ) صفت:۔ کچی اور ملائم۔ جیسے گجگجی روٹی +

گجھا (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) بہت سا مال۔ خزانہ۔ دولت۔ مایہ۔ دھن۔ دو بہت سا مال جو ایک جگہ جمع ہو (۲) ڈھیر۔ تودہ۔ انبار +

گجھا دبانا یا مارنا (ہ) فعل متعدی:۔ مال مارنا۔ دولت چھپانا۔ دولت پر قبضہ کرنا۔ خیانت کرنا۔ غصب کرنا۔ دبا بیٹھنا +

گجھا (ہ) صفت:۔ مخفی۔ پوشیدہ۔ چھپا ہوا +

گجھی

گجھی (ہ) صفت:۔ اندرونی۔ مخفی۔ پوشیدہ۔ بھیتری۔ گپتی +

گجھی چوٹ (ہ) اسم مؤنث:۔ اندرونی صدمہ۔ گپت مار۔ مخفی ضرب۔ بھیتری مار +

گجھی گرمی (ہ) اسم مؤنث:۔ وہ گرمی جس کے سبب ہوا ہونے کے باعث دل کو تو گھبراہٹ ہو مگر ظاہر گرمی معلوم نہ دے +

گجھی مار (ہ) اسم مؤنث:۔ دیکھو (گجھی چوٹ) + اندرونی ضرب۔ بھیتری مار

گجھے اشارے (ا) اسم مذکر:۔ مخفی اشارے۔ پوشیدہ کنائے۔ چھپواں رمزیں +

ہوا گرفتہ اُن کے گجھے اشاروں کی چوٹ کا
تھا جن کے سر دوپٹہ تمامی کی گوٹ کا (انشا)

گجھی (ہ) اسم مؤنث:۔ پورب۔ کنسلائی۔ ایک برساتی کیڑے کا نام۔ ہزار پا۔ گوش خزک

گجئی (ہ) اسم مذکر (پورب):۔ گوجرا۔ گیہوں اور جو باہم ملے ہوئے +

گجیا (ہ) اسم مؤنث:۔ پورب۔ ترکھٹ۔ سموسہ۔ گُنجھی۔ ایک قسم کا پکوان + بالی + چھوٹا سا حلقۂ گوش +

گچ (ف + ہ) اسم مذکر:۔ چونہ۔ آہک + پکا فرش یا پکی چھت۔ (۲) گوشت میں برچھی یا تلوار کی نوک گھسنے کی آواز۔ جیسے "گچ سے نوک گھس گئی" (۳) کیچڑ میں پاؤں دھنسنے کی آواز (۴) صفت: گاڑھا۔ ثقیل۔ غفص۔ سفت۔ (۵) ثقیل۔ غیر منہضم۔ جیسے "میدا پیٹ میں گچ ہوتا ہے" +

گچ کاری (ا) اسم مؤنث:۔ چونے کا کام + چونے گچی کا کام +

گچا کا (ہ) اسم مذکر (بازاری):۔ غچاکا۔ نوعمر نوچی۔ نوخیز عورت۔ جوانی میں بھری ہوئی عورت +

گچا گچ (ہ) اسم مؤنث:۔ غچا غچ۔ کسی چیز کے ملائم گوشت میں گھسنے اور نکلنے کی آواز۔ چقا چاق۔ تلوار یا خنجر کے جسم میں گھسنے کی آواز +

گچ پچ (ہ) صفت:۔ ازدحام۔ کثرت مرداں۔ کثرت خلائق + پاس پاس نزدیک نزدیک۔ بہت ملواں + کھچا کھچ۔ انبوہ خلائق +

گچھا (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) خوشہ۔ اناج کی بال۔ سنبلہ۔ گُچھا۔ جھمکا (۲) انبوہ۔ جھرمٹ۔ غول۔ بھیڑ (۳) پھندنا۔ جھبا (۴) لچھا۔ تاگوں کا ڈھیر۔ جیسے "ڈور کا گچھا" (۵) پھنسیوں کا چھتا + چند پھلوں کا مجموعہ جو ایک شاخ میں ہوں + مکھیوں کا مجمع۔ کسی چیز کا ڈھیر۔ جیسے "مکھیوں کا گچھا۔ کنجیوں کا گچھا" +

گچھا تارا (ہ) اسم مذکر (ہندو):۔ عقد ثریا۔ پروین۔ سات سہیلیوں کا جھمکا۔ بسیت رشی +

گچی (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) چھوٹے منہ کا ننھا سا گڑھا جس میں بچے کوڑیوں سے کھیلتے ہیں۔ گوند ڈالنے کا گڑھا (۲) صفت: نہایت خورد۔ چیاں سی +

گچی آنکھ (ہ) اسم مؤنث:۔ چھوٹی آنکھ۔ چیاں سی آنکھ +

گچّی پالا (ہ) اسم مذکر:- ایک کھیل کا نام جس میں لڑکے گڑھے کھود کر اُس میں چند مقررہ سے کوڑیاں پھینکتے ہیں اور جس قدر کوڑیاں گڑھوں میں آجاتی ہیں اُن کو تو بہرحال لے جاتے ہیں اور جو باہر رہ جاتی ہیں اگر اُن میں سے بتائی ہوئی کوڑی کو مار دیتے ہیں تو وہ بھی سب لے لیتے ہیں یہ ایک قسم کا ابتدائی جُوا ہے +

گَد (ہ) اسم مؤنث :- زمین پر ٹپکنے کی آواز۔ دھم۔ جیسے "گد سے مارا" +

گَدّا (ہ) اسم مذکر:- ایک قسم کی جلتی ہوئی لے کے گیت جن کو پورب میں بکٹا کہتے ہیں۔ یہ اصل میں گیت کی تصغیر ہے تائے مثناۃ کو حسبِ قاعدہ دال سے بدل لیا ہے۔ گھریلو گیت۔ گرہستیوں کے گیت +

گدا (ف) اسم مذکر:- بھکاری۔ فقیر۔ منگتا +

گداگری (ف) اسم مؤنث:- عوام۔ بھکاری پن۔ بھیک مانگنے کا کام۔ فقیری۔ منگر گدائی +

گداگری کرنا (ف) فعل متعدی: بھیک مانگنا۔ ٹکڑے مانگنا۔ بھکشا مانگنا +

گدا (س) اسم مذکر:- گرز۔ گوپال۔ ایک لوہے کے ہتھیار کا نام جو آگے سے بُرج نما ہوتا ہے +

گدّا (ہ) اسم مذکر:- (۱) جُوار یا گندم یا جو کا خوشہ جو پک جانے کے قریب اور گدرایا ہوا ہو۔ چنانچہ جوار کے گدّے مشہور ہیں (۲) گدیلا۔ توشک۔ گبھا۔ رُوئیدار بستر (۳) چڑی کی پُولی +

گُدا (س) اسم مؤنث: مقعد۔ مبرز۔ گُون۔ گانڑ +

گُدّا (ہ) اسم مذکر:- موٹا ٹہنا۔ ڈالا + شاخِ درخت جو بہت موٹی اور مضبوط ہو +

گداز (ف) صفت: (۱) پگلا ہوا۔ پانی سا۔ گھلا ہوا + مرادف سوز (۲-۱) نرم۔ ملائم جیسے "گداز جسم" (۳- مرکبات میں) اسم فاعل ترکیبی کا کام دیتا اور وہاں امر کا صیغہ ہوتا ہے۔ جیسے "جاں گداز۔ دل گداز وغیرہ" ؎

ڈرتا ہوں خنجر اُس کا نہ بجائے ہو کے آب ۔ میرے گلے میں نالۂ آہن گداز ہے (ذوق)

گداز کرنا (ف) فعل متعدی:- نرم کرنا۔ ملائم کرنا۔ پگلانا۔ گھُلانا۔ پلپلا کرنا ؎

دل کو آئینہ کے گر کرے گداز ۔ یار اپنی گرمیٔ رُخسار سے
جو ہر اُس سے یوں اُٹھالیں جس طرح ۔ حرفِ قرطاس غلط بردار سے (نظیر)

گدازی (ف) اسم مؤنث:- (۱) گدازگی۔ پگلاہٹ + گھُلاوٹ + رقّت۔ گداختگی ؎

غمِ جُدائی میں تیرے ظالم کہوں کہ کیا مجھ پہ کیا بنی ہے
جگر گدازی ہے سینہ کاوی ہے دل خراشی ہے جاں کنی ہے (ذوق)

(۲) نرمی۔ ملائمت ؎

آپ کو سو بار سانچے میں اگر ڈھلوائے شمع ۔ پر گدازی جسم کی تیرے کہاں سے لائے شمع (رند)

گدا کا (ہ) صفت: (۱) وہ نوخاستہ اور گداز بدن کا خوبصورت معشوق جو فربہ اندام اور سُڈول ہو گبرو پٹھا۔ گدرایا ہوا۔ گبدا۔ نوخیز ؎

برُوں ہے وہم و قیاس سے بھی بتاؤں سج دھج میں اُس کی کیا اب
جوانِ رعنا کہ جس یکتا پری کا عالم غرض گدا کا (نظیر)

(۲) ٹپکنا۔ پھُدکنا۔ پٹخنا + جیسے مجھ سے بولا تو ایک ہی گدا کا سناؤنگا +

گداگد (ہ) اسم مؤنث:- (۱) پے در پے گرنے کی آواز۔ ایک کے اُوپر ایک کے گرنے کی آواز۔ اُوپر تلے گرنے کی آواز۔ جیسے "گداگد بیر گر رہے ہیں۔ یا گداگد آدمی گرے" (۲) تواتُر۔ پے در پے۔ لگاتار۔ ایک پر ایک۔ برابر۔ علے الاتصال + تابڑتوڑ۔ پنجابی۔ دبادب +

گدالا (ہ) اسم مذکر:- دو رُخی کدال۔ بڑی کدال جس سے زمین کھودتے یا دیوار گراتے اور پتھر نکالتے ہیں +

گدائی (ف) اسم مؤنث :- فقیری۔ بھیک مانگنا۔ حاجت خواہی ؛ بھکشا +

گدائی کرنا (ف) فعل متعدی:- بھیک مانگنا۔ فقیری کرنا ؎

غریبوں کو محنت کی عزت لائی ۔ کہ بازو سے اپنے کرو تم کمائی
خبردار کہ لو اُس سے اپنی برائی ۔ نہ کرنی پڑے تم کو در در گدائی
طلب سب ہے دنیا کے گریاں یہ نیّت
تو جھگو گے داں ماہ کامل کی صورت (حالی)

گدبد (ہ) تابع فعل:- اُوپر تلے گرنے کی آواز۔ پے در پے گرنے کی آواز +

گدر (ہ) صفت:- (۱) ادھ کچرا۔ ادھ پکا۔ نیم پختہ۔ نارسیدہ۔ نیم خام۔ گدرایا ہُوا۔ وہ پھل جو پک جانے کے قریب پہنچ گیا ہو اور ملائم +

کاچلے اِدھک سا دُنے گدرا دھکے میٹھا ہیں ہمن وہ پھل کون سے جو پاکے سے کرڈ ہیں (دوہا) (بڑھاپے سے مراد ہے) (۲) موٹا۔ سوٹی۔ جیسے "گدر روٹی" +

گدرانا (ہ) فعل لازم:- (۱) پھل کا پک جانے کے قریب پہنچنا۔ نیم پختہ ہونا۔ نیم رسیدہ ہونا۔ گدر ہو جانا ؎

قسمت میں ہے کیا نخلِ تمنا کے الٰہی ۔ پھل اس کے ملیں خاک میں گدرا کے ہمیشہ (شہیدی)

(۲) جوانی میں بھرنا۔ موٹا تازہ ہونا۔ بدن بھرنا۔ جوبن پر آنا۔ گداز ہونا۔ گبدا ہونا۔ بھرا بھرا بدن ہو جانا ؎

بھانجا اُس کا جوانی سے ہے اب گدرایا
جس کی خالہ بھرے تھی گلیوں میں بھاڑ خشتک (سودا)

طفلی سے جوانی نے تصرف جو کیا ہے ۔ گدرا گیا کافر کا بدن اور زیادہ (رند)

(۳) آنکھ میں گدلا پن ہونا۔ آنکھ کچیانا۔ آنکھ دُکھنے کو آنا۔ جیسے "کل سے

آنکھ گدرا رہی ہے +

گدرایا ہُوا بدن (ہ) اسم مذکر:- گُداز بدن - بھرا بھرا بدن - گول گول جسم - جوانی میں بھرا ہُوا جسم ؎

یاد آتا ہے تو کیا پھرتا ہُوں گھبرایا ہُوا چنپئی رنگ اور بدن اُس کا وہ گدرایا ہُوا (جرأت)

جسم رُخ سینے کا عالم یاد آتا ہے مجھے گورا گورا گدگدا اور کیا ہی گدرایا ہُوا (یاتت علی)

گدڑخیل (ہ) اسم مؤنث - لکھنو:- زن بدنہاد کم رُو +

گُدڑی (ہ) اسم مؤنث:- (۱) دلق - خرقہ - فقیروں کا جُبہ جس میں بہت سے پیوند رنگ برنگ کے لگے ہوئے ہوتے ہیں - ژندہ - بادامہ - پیوند لگا ہُوا پُرانا جامہ - گُوڈری - گُوڈر کا لباس پوشیدنی ؎

نہ لگا کھاوے ہرگز آپ کی گُدڑی سے اے سائیں
پڑا چمکا کرے گو مہرِ عالمتاب کا جُوڑا } (انشا)

وہ لعل لب ہے بیرِ شہنشاہ حُسن کا سودے میں جسکے بکتی ہے گدڑی فقیر کی (آتش)

(۲) ہوڑ - وہ اوڑھنے کا کپڑا جسے غریب لوگ جاڑوں کے واسطے پُرانے کپڑوں کی تہ جما کر گانٹھ لیتے ہیں + پھٹا پُرانا لحاف (۳) پھٹی ہوئی رضائی ؎

پہنا لباس خُوب اگر عطر کا بھرا یا چیتھڑوں کی گُدڑی کوئی اوڑھ کر پڑا (نظیر)

(۴) بے میل مختلف چیزوں کا مجموعہ - مانگے تانگے کی چیزوں کا ذخیرہ ؎

معروف کی رنگیں نے سُنی یہ تقریر تقریر کے موجب نہیں اُس کی تحریر
لوگوں سے کہا اُس نے بے جمع کیا دیوان گُدڑی ہے اُس کا اور ہے وہ فقیر } (نظامِ رنگین)

(۵) حوصلہ - پونجی - بجبہ - تاب - طاقت - مجال جیسے "تمہاری کیا گُدڑی ہے جو اس مال کو خرید و گے" (۶ - د) گزری کا بگڑا ہُوا لفظ جسکے معنی بازارِ وقت شام کے آتے ہیں - چوک - وہ بازار جو شام کے وقت سرِراہ پُرانی دُھرانی چیز بیچنے کے واسطے لگایا جاتا ہے ؎

اے مصحفی گُدڑی کی ذرا سیر تو کر لے جاتا ہے کہاں ابھی دو چار گھڑی ہے (مصحفی)

گدڑیا (ہ) اسم مذکر:- (۱) دلق پوش - وہ شخص جو گدڑی پہنے رہے (۲) گُودڑ بیچنے والا + پھٹے پُرانے کپڑے بیچنے والا - کہنہ فروش (۳) خیمہ اور فرش وغیرہ کرایہ پر چلانے والا (۴) پھٹے حال سے رہنے والا - زبوں حال سے رہنے والا - وہ شخص جو پھٹے ہوئے کپڑے پہنے رہے (۵) گدڑی کی تصغیر بالتحقیر جیسے "گنج شکر کے لال میری میلی گدڑیا دھودے" +

گدڑیا پیر (ہ) اسم مذکر:- (۱) وہ گاؤں یا قصبے کے پاس کا درخت جس پر جاہل لوگ اکثر چیتھڑے گُودڑے باندھ دیا کرتے اور یہ خیال رکھتے

ہیں کہ اس سے ہماری مُراد پُوری ہوگی - یا وہ راستہ کا درخت جس پر مسافر اور راہگیرِ جنّوں کا مسکن خیال کر کے اُس پر یہاں تک کپڑے لپیٹ دیتے ہیں کہ وہ دلق پوش کے مشابہ ہو جاتا - اور اُس سے مراد مانگتے ہیں - اس کا دستور فارس میں تھا چنانچہ وہ لوگ درختِ فاضل کے نام سے موسوم کیا کرتے تھے (۲) درویش خرقہ پوش - دلق پوش - (۳) وہ شخص جو پھٹے ہوئے کپڑے پہنے رہے +

گدڑیا فقیر (ا) اسم مذکر:- درویش خرقہ پوش +

گدکا (ہ) اسم مذکر:- دیکھو (گتکا) +

گدگد (ہ) تابع فعل:- (۱) دیکھو (گداکد) (۲- بنگال) آنند - خوش - پرسن - باغ باغ +

گُدگُدا (ہ) صفت:- (۱) نرم - ملائم - گُداز - کول - لُچپچی سا ؎

بدن پری کا ترے تن سے گو کہ گورا ہے ولے وہ چاہیے کہ ایسا ہو گُدگُدا معلوم (نظیر)

(۲) بسترِ نرم - مخملی اور روئیدار بستر (۳) گدرایا ہُوا - گبدا - موٹا تازہ +

گُدگُدانا (ہ) فعل متعدی:- (۱) گُدگُدیاں کرنا - اُنگلیوں سے بغلوں یا تلووں یا کوکھ یا پیٹ وغیرہ کو سہلا کے ہنسی دلانا جیسے عربی میں دغدغہ اور فارسی میں غلغلیچ یا غلغلیچ نمودن کہتے ہیں - سہلانا - سہلانا - چلبلانا - ہنسانا + ہنسی لانا - خوش کرنا ؎

ایک دن اُس نے بوقتِ اختلاط خوب ہم کو گدگدا کر ہنس دیا - (نظیر)

جوگا ہے شکوہ کرتا ہُوں تو لکڑی لے کے اُٹھتا ہے
جو چُپ رہتا ہُوں تو بغلوں میں آ کر گُدگُداتا ہے } (مؤلف)

جو میرے دل میں ہے کہتے ہوئے جی ڈرتا ہے
گُدگُداؤں تو کہوں پاؤں دباؤں تو کہوں } (مؤلف)

(۲) شوق بڑھانا - شوق دلانا - مزہ دلانا + مساس کرنا + شوق زیادہ کرنا ؎

کیا کہوں شوخیٔ نگاہِ بتاں دل کو نظروں میں گُدگُداتی ہے (اسیر)

(۳) اُکسانا - آمادہ کرنا - بہکانا - بھڑکانا - اشتعالک دینا - اُبھارنا - چھیڑنا - حرکت دینا ؎

پڑ چکے تھے دستِ گُستاخ اُس کمر کے درمیاں شوقِ وصلِ یار دل کو گُدگُدا کر رہ گیا (آتش)

(۴) چھیڑنا - ہنسنا - مذاق کرنا - دل لگی کرنا ؎

نہ گُدگُدا ایسے اتنا کہ آدمی رو دے تمہیں ہنسی ہے یہاں میری جان جاتی ہے (لااعلم)

گُدگُدایا جو وہاں غیر کو یاں دل تڑپا اس دبی آگ کو تم نے نہ کُریدا ہوتا (دولہ)

(۵) گھوڑے کے پیٹ میں پاؤں لگا کر گُدانا - ایڑ لگانا ؎

صیدِ بستۂ فتراک کھل پڑے نہ کہیں   سمندِ ناز کو کیوں اتنا گدگداتے ہو۔ (ذوق)

گدگداہٹ (ہ) اسم مؤنث :۔ گدگدی کا اثر۔ چُل۔ سلسلاہٹ ❊

گدگدائے وہاں تک جہاں تک ہنسی نہ آئے (ہ) کہاوت :۔ دل لگی وہیں تک اچھی ہے جہاں تک دوست کو ناگوار نہ گزرے ❊

گدگدے (ہ) اسم مذکر :۔ جوار کی گھنگنیاں۔ اُبلی ہوئی جوار ❊

گدگدی (ہ) اسم مؤنث :۔ (۱) بغل یا تلوے یا کوکھ کی کھجلی سلسلاہٹ وہ میٹھی میٹھی کھجلی جو انگلیوں کے مس ہونے یا جھانویں کے رگڑے جانے سے پیدا ہوتی اور ہنسی دلاتی ہے۔ دغدغہ۔ غلغج۔ غلیچہ ؎

بل بے کمر کہ زلفِ مسلسل کے پیچ میں   کھاتی ہے تین تین بل اک گدگدی کے ساتھ (ذوق)

(۲) لہر شوق۔ جوش۔ ولولہ (۳) خواہش جماع۔ شہوت ❊

گدگدی کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) گدگدانا۔ انگلیوں کو بدن پر لگا کر ہنسانا ❊ چھیڑنا ؎

کس کے ہنسنے کا تصور ہے شب و روز کہ یوں
گدگدی دل میں کوئی آٹھ پہر کرتا ہے (مومن)

گدگدی ہم نے سرِ محفل جو کی اُس نے کہا   اے ظفر کچھ بھی حیا تو چاہیئے انسان کو (ظفر)
ہم نے جب کی گدگدی اُس کے نظیر   پھر تو کیا کیا کھل کھلا کر ہنس دیا (نظیر)

(۲) شوق دلانا ❊ مساس کرنا ❊

گدگدی ہونا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) سلسلاہٹ ہونا۔ میٹھی میٹھی چُل ہونا جس سے ہنسی آئے خود بخود ہنسی آنا۔ طبیعت کا شوخی اور خندہ زنی کی طرف مائل ہونا (۲) شوق پیدا ہونا۔ اُمنگ ہونا۔ شوق بھرنا۔ اس معنی میں دل کے ساتھ زیادہ بولتے ہیں ؎

وہاں چٹکی ہیں جب وہ تیر لینگے   یہاں اک گدگدی سی دل میں ہو گی (داغ)

سُرمگیں آنکھوں کے بوسے لیئے گستاخی سے
گدگدی دل میں ہوئی اُن کی حیا سے پیدا (قلق)

گفتگو ایسی کہ ہر بات ہو جس کی اعجاز   خوبی و عشوہ و انداز و ادا ہو اور ناز
گدگدی دل میں ہو دیکھے سے بدن یہ گداز   ہوئے تصویرِ طلسم ایسی ہی اکی خوش آواز
گا کے وہ مست مے ناز جو مدہوش کرے   اپنے کھڑاگ تو صاف فراموش کرے (میر حسن)

گدلا (ہ) صفت :۔ (۱) گمدر۔ گادلا ہوا۔ کدورت آمیز۔ تیرہ۔ منغض ❊ میلا۔ (۲) غلیظ۔ گاڑھا ❊

گدلاپن (ہ) اسم مذکر :۔ کدورت۔ میل۔ تیرگی۔ کیچ ❊

گدلانا — (ہ) فعل لازم :۔ پانی کا گمدر ہونا ❊ میلا ہونا۔ گرد آمیز ہونا ❊

گدمہ (ہ) اسم مذکر :۔ ایک قسم کا ملائم پشمدار کمل جو برفانی پہاڑوں میں بُنا جاتا ہے۔ بکھی ❊ پہاڑی پشمدار کمبل جو نہایت گرم اور ملائم سیاہ یا سفید رنگ کا ہوتا ہے ❊

گدن ۔ ہ۔ اسم مؤنث ۔ وہ عورت جس کا جسم گدا ہوا ہو ❊

گدنا فعل لازم :۔ (۱) سوئی سے ہاتھوں اور بازؤں وغیرہ میں چھید کر کے نیل یا سرمہ بھر لیجانا۔ کچو یا۔ (ہندؤں کی ادنےٰ قوموں میں دستور ہے کہ وہ اس کو خوبصورتی سمجھ کر اکثر ہاتھوں اور بازؤں بلکہ سینے تک مختلف قسم کے نشان سوئی سے ڈلوا کر نیل بھر دیتے ہیں۔ پہلے عرب میں بھی یہ دستور تھا۔ چنانچہ وہ اس رسم کو وشم یا دق کہتے تھے اگرچہ ہم نے اب بھی عرب کی عورتوں کا جسم چہرا ہاتھ وغیرہ گدا ہوا دیکھا ہے۔ اہل فرنگ میں بھی یہ دستور پایا جاتا ہے)

(۲) گودنے کی رسم یا فعل (۳۔ اسم مذکر) گودنے کا فعل۔ کچوکا ❊

گدرن (ہ) اسم مؤنث :۔ وہ عورت جسکا جسم گدا ہوا ہو ❊

گدنا گدانا (ہ) فعل متعدی :۔ ہاتھوں وغیرہ میں سوئی سے نشان ڈلوا کر نیل بھروانا۔ گودنے

گدوا (ہ) اسم مذکر :۔ گودی یا گود کی تصغیر جیسے "یہ بچہ تو دن بھر گدوے پر چڑھا ہی رہتا ہے" ❊

گدھ (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) کرگس۔ نسر۔ ایک چیل کی قسم کے پرند کا نام جو مردار خوار ہوتا ہے۔ کھگراج (۲) ایک قسم کا کنکوا جو گدھ کی شکل کا بنا کر اکثر لکھنؤ والے اُڑایا کرتے ہیں ❊

گدھا (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) خر۔ حمار۔ کھوتا۔ دراز گوش۔ (۲۔ صفت) احمق۔ نادان۔ مورکھ۔ بے وقوف۔ گنتا نگر۔ یکھیا کا باوا ہیں ڈھگا کاٹھ کا اُلّو جیسے کابل میں کیا گدھے نہیں ہوتے مثل۔ (۳۔ اسم مذکر) بارِ خر۔ گدھے کا بوجھا۔ جیسے "چار گدھے مٹی کافی ہے" ❊

گدھا برسات میں بھوکا مرے (ہ) محاورہ :۔ (لوگوں کا خیال ہے کہ برسات میں چونکہ کثرت سے ہری گھانس ہوتی ہے۔ اور جہاں سے گدھا کھاتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ جوں کی توں گھانس کھڑی ہے میں نے کچھ بھی نہیں کھائی پس اس بات سے وہ اپنے واہمہ میں بھوکا رہتا اور دُبلا ہوتا جاتا ہے اسی وجہ سے اُس احمق کی نسبت تمثیلاً کہتے ہیں جو اپنے خیالات سے آپ ہی مصیبت میں پڑے) ❊

گدھاپن (ہ) اسم مذکر :۔ بیوقوفی۔ مورکھ پن۔ نادانی۔ حماقت ❊

گدھا پیٹے گھوڑا نہیں ہوتا (ہ) محاورہ :۔ بیوقوف کو ادب دینے سے سمجھ نہیں آتی۔ رذیل سے شریف نہیں ہو سکتا ع

ناکس بہ تربیت نشود اے حکیم کس

اصل یا نسل نہیں بدلی جا سکتی ۔ ہر شخص اپنی اصل پر جاتا ہے ❊

گدھا چند (ہ) اسم مذکر (ہندو) :۔ بیوقوف آدمی ❊

گدھا دھونے سے بچھڑا نہیں ہوتا (ہ) کہاوت :۔ کمینہ لباس سے شریف نہیں بن سکتا۔ زیب و آرائش سے بُری چیز اچھی نہیں ہوسکتی +

گدھا کھر سا میں موٹا ہوتا ہے (ہ) کہاوت :۔ احمق ناہوت اور مفلسی میں بھی دُبلا نہیں ہوتا + واہمہ سب میں اثر پیدا کرتا ہے +

(لوگوں کا خیال ہے کہ موسم خزاں میں گدھا نہایت تیار ہوتا اور خوش رہتا ہے جس کی وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ وہ جب کھانے کھانے پیچھے مُڑ کر دیکھتا ہے تو کہتا ہے کہ ادھر میں نے اس قدر کھا لیا۔ چونکہ اُسے اپنی بیوقوفی کے سبب یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اس موسم میں نہ رہنے ہی سے گھاس کا صفایا ہے خوشی کا نہیں بلکہ رنج کا موقع ہے پس ایسے شخص کی نسبت کہنے لگے جسے رنج کے موقع پر خوشی یا خوشی کے موقع پر رنج ہو) +

گدھا کیا جانے زعفران کی قدر (ۃ) محاورہ :۔ بیوقوف جاہ و منصب کی قدر نہیں پہچانتا۔ چہ داند بوزنہ لذات ادرک۔ ہر شخص اپنے مرتبہ کے موافق ہر چیز کی قدر کرتا ہے +

گدھا گھوڑا ایک بھاؤ یا گدھا گھوڑا برابر (ۃ) کہاوت :۔ اچھی بُری چیز کا ایک نرخ (بدتمیزی یا ناپُرساں حالی بے انصافی و بیقدری کے موقع پر بولتے ہیں) +

گدھا لوٹن (ہ) اسم مذکر :۔ وہ جگہ جہاں پر گدھے کے لوٹنے کا نشان ہو۔ عوام کا خیال ہے کہ اُس کے اُوپر سے گزرنے میں پاؤں میں درد ہونے لگتا ہے۔ کیونکہ گدھا جو اُس جگہ اپنی تکان لوٹ کر اُتارتا ہے وہ اس شخص کو چڑھ جاتی ہے) +

گدھا مرے کمہار کا دھوبن ستی ہو (ہ) کہاوت :۔ نقصان کسی کا ہو اور جی کوئی کُڑھا ئے (چونکہ دوسرے کی مصیبت میں پڑنا عقل کے خلاف یا کسی خاص غرض پر مبنی ہے اسلئے طنزاً کہتے ہیں +

گدھا پہنچو (ہ) اسم مذکر :۔ لڑکوں کے ایک کھیل کا نام جسے گدھا گدھی بھی کہتے ہیں +

(اس کا قاعدہ یہ ہے کہ ایک لڑکا دوسرے لڑکے کی آنکھیں بند کرکے بیٹھ جاتا ہے اور باقی لڑکے اِدھر اُدھر چھپ جاتے ہیں اس کے بعد آنکھیں بند کرنے والا لڑکا اُس لڑکے سے جس کی آنکھیں بند ہوتی ہیں ایک ایک مخفی لڑکے کا نام لے کر پوچھتا ہے کہ اُس کی کہاں پاتی۔ اگر اس نے غلط بتایا تو وہ پکار کر پوچھتا ہے۔ فلاں گدھے۔ پس یہ ہینچو کہکر نکل آتا ہے اور جو صحیح بتایا تو وہ پکارتا ہے فلانی گدھی۔ یہ بھی نکل آتا ہے۔ جب گدھے گدھے ایک طرف اور گدھیاں ایک طرف اکٹھی ہو جاتی ہیں تو جس قدر لڑکے گدھے نکلتے ہیں۔ وہ سب گدھیوں کی چڑھاں لیتے ہیں۔ جو سب میں پہلی گدھی نکلتی ہے۔ وہ پھول پان کی گدھی کہلاتی اور اب کی دفعہ اُسے آنکھیں بند کروانی پڑتی ہیں غرض کہ اسی طرح سلسلہ جاری رہتا ہے) +

گدھوں (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) گدھا کی جمع جو حروفِ مغیرہ کے آجانے سے وَ ن کے ساتھ بنی جیسے خدا اپنے گدھوں کو دودھ ملیدہ کھلاتا ہے۔ (۲۔ عوام) کثرت اور افراط کے اظہار کرنے کو بھی بولتے ہیں۔ "گدھوں بُخار چڑھا۔ گدھوں سیتلا نکلی" +

گدھوں سے ہل چلیں تو بیل کیوں بسائیں (ہ) کہاوت :۔ اگر نادانوں سے ہُنرمندوں کا کام نکلے تو ہنرمندوں کو کون پُوچھے +

گدھوں کے ہل چلنا یا پھرنا (ہ) فعل لازم :۔ کسی شہر کا ایسا تباہ اور ویران ہونا کہ وہاں گدھے چرتے پھرا کریں۔ نہایت ویران ہو جانا۔ دعائے بد کے موقع پر بھی عورتیں بولتی ہیں۔ جیسے "خدا کرے تیرے ہاں گدھوں کے ہل چلیں یعنی تیرا گھر اُجڑ جائے +

گدھے (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) گدھا کی جمع (۲) لفظ گدھا کی وہ صورت جو حروفِ مغیرہ کے آجانے سے الف کو یائے مجہول کے ساتھ بدل لینے میں واقع ہوتی ہے۔ جیسے "کوئی گدھے کے کہنے کا بُرا نہیں مانتا +

گدھے پر چڑھانا یا سوار کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ اوّل معلوم۔ دوم رُسوا کرنا۔ تشہیر کرنا۔ جھنڈے پر چڑھانا۔ گُڈّا بنانا۔ بدنام کرنا +

(چونکہ پہلے دستور تھا کہ مجرم کو مُنہ کالا کرکے اُلٹا گدھے پر سوار کرتے اور شہر کے تمام بازاروں اور دروازوں پر پھرایا کرتے تھے۔ پس اس وجہ سے یہ معنی ہو گئے) +

گدھے پر کتابیں لادنا (ہ) فعل متعدی :۔ بیوقوف کو علم پڑھانا۔ ایسے کو علم سکھانا جسے اُس پر عمل نہ ہو۔ علم تحصیل کرنا اور عمل نہ کرنا ؎

نہ کر علم تحصیل تو بے عمل گدھے پر کتابیں نہ لادائے غل (نکہت)

گدھے پر کتابیں لدنا (ہ) فعل لازم :۔ بے عمل کو علم ہونا۔ بیوقوف کو علم ہونا + نالایق کو اعلےٰ کام ملنا۔ ناسمجھ کو دیا ہونا +

گدھے کا کھایا کھیت نہ پاپ نہ پُن (ہ) کہاوت :۔ بے موقع روپیہ اُٹھانے اور نالائق کے ساتھ سلوک کرنے سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا +

(ایسے لغو اور بے فایدہ کام کرنے کے موقع پر بولتے ہیں جس سے کچھ بھی مفاد یا حصول نہ ہو) +

گدھے کو انگوری باغ (ۃ) محاورہ :۔ بیوقوف کو اور یہ رتبہ ؟ نالائق کو اور بڑا کام ؟ (شانِ کبریائی اور استعجاب کے موقع پر بولتے ہیں) +

گدھے کو پُوری حلوا خُشکہ یا گلقند (ہ) کہاوت :۔ بیوقوف کو رتبہ۔ نالائق کو بڑا کام + (یہ مثل اُوپر کی مثل کا مترادف ہے) +

گدھے کو حلوا کھلا کر لاتیں کھانا (ف) فعل متعدی:- نادان و بیوقوف کو سر چڑھا کر خفت اُٹھانا۔ بدوں کے ساتھ بھلائی کر کے بُرائی پانا +

گدھے کو گدھا کھجاتا ہے (ف) محاورہ:- احمق کو احمق ہی سراہتا ہے +

گدھے کو لون دیا اُس نے کہا میری آنکھیں دُکھتی ہیں۔ (ف) محاورہ:- بیوقوف کے ساتھ سلوک کیا اُس نے سمجھا بدسلوکی ہوئی +

گدھے کی آنکھوں میں نون دیا اُس نے کہا میری آنکھیں پھوڑیں (ف) محاورہ:- نادان کے ساتھ بھلائی کی اُس نے کہا اُلٹی تکلیف دی۔ یعنی بیوقوف کے ساتھ سلوک کرنا بھی بے فائدہ ہے +

گدھے کے کھلائے کا پاپ نہ پن (ف) محاورہ: بیوقوف کے ساتھ سلوک کرنے میں عذاب نہ ثواب +

گدھے کے ہل چلنا یا پھرنا (ف) فعل لازم:- اُجڑنا۔ ویران ہونا۔ مسمار ہونا۔ برباد ہونا۔ اینٹ سے اینٹ بجنا +

گدھے کے ہل چلوانا (ف) فعل متعدی:- کسی شہر کو غارت کرانا۔ آباد جگہ کو اُجڑوانا یا مسمار کرانا + قلع قمع کرانا +

گدھے والا (ف) اسم مذکر:- (۱) خربندہ۔ کمہار۔ برجاپت۔ گدھے لادنے اور کرایہ پر دینے والا (۲) بدحیثیت آدمی + بدہیئت آدمی بدبھیتی +

گدھی (ف) اسم مونث:- (۱) مادہ خر۔ حمارہ۔ کھوتی جیسے چاہنے کے نام سے گدھی نے بھی کھیت کھانا چھوڑ دیا تھا + (۲) احمق عورت۔ پھوہڑ عورت +

گدھی کا بچا (ف) اسم مذکر:- بچۂ خر۔ جحاش۔ خرکرہ۔ خودک جیسے جوانی میں گدھی کے بچے پر بھی جوبن ہوتا ہے +

گدھی گدھے کا بیاہ (ف) اسم مذکر (ہندو):- جب دھوپ میں بارش ہو تو بچے اُسے اس نام سے موسوم کرتے ہیں +

گدھیا (ف) اسم مونث (گنوار) گدھی۔ مادۂ خر۔ حمارہ۔ کھوتی (پورب میں بھی بولتے ہیں۔ چنانچہ شہر پٹنہ میں ایک نواب صاحب میر گدھیا کے نام سے مشہور تھے +

گدھیڑی یا گدیڑی (ف) اسم مونث۔ گدھی کی تصغیر با تحقیر نہایت بھوہڑ عورت بے سلیقہ اور بے تمیز عورت +

گُدّی (ف) اسم مونث: (۱) قفا۔ پشتِ گردن۔ پیچ پس گردن۔ سر کا پچھلا مقعر حصہ + گردن کا پچھلا حصہ۔ جیسے "عورت کی عقل گدی کے پیچھے ہوتی ہے" ؎

پتلی پتلی پتنگے پھر ہاتھوں سے اپنے مہندی ہے ساری گدی میں میری بھر کر لگائیں کیڑیاں (رنگین)

(۲)۔ لکھنؤ: ہتھیلی کا گوشت جس کے کٹنے سے آدمی مر جاتا ہے +

گدی پہ ہاتھ ناپنا (ف) فعل متعدی (بازاری):- گدی پر دھول لپیٹنا۔ دھپیانا۔

چپت اُڑانا۔ دھپے لگانا +

گدی پر ناگن ہونا (ف) فعل لازم:- نہایت منحوس ہونا۔ کیونکہ جب قفائے گردن پر بھونری یعنی پیچدار بال ہوتے ہیں تو وہ مرد یا عورت نہایت منحوس اور آفاکُش خیال کی جاتی ہے ؎

جس سے لڑتی ہے تری آنکھ وہ بچتا تی ہے کہیں گدی پہ تو شاید تری ناگن کو کا (رنگین)

گدی سے زبان کھینچنا یا نکالنا (ف) فعل متعدی:- پشتِ گردن کو چیر کر اُس راستہ سے زبان نکال لینا تاکہ مجرم کو نہایت تکلیف ہو سخت سزا دینا۔ بدکلامی یا بدزبانی یا بدفالی کی سزا۔ بیرحمی کے زمانے میں بادشاہوں اور راجاؤں کی طرف سے دی جایا کرتی تھی۔ سزائے موت دینا ؎

گر آ کے تری بزم میں تقریر نکالے گدی سے زباں شمع کی گلگیر نکالے (الفت)

گدی (ف) اسم مونث:- (۱) مسندِ حکومت۔ چار بالشِ حکومت + سنگھاسن۔ اورنگ۔ تختِ شاہی + حکومت (۲) مسند۔ گیتا۔ گدیلا۔ گدا۔ توشک۔ نہالچہ + (۳) ٹاٹ۔ تپڑ۔ دری۔ دوکانداروں کے بیٹھنے کا غالیچہ + (۴) دوکاندار کے بیٹھنے کی جگہ۔ تھڑا (۵) رفادہ۔ رفیدہ۔ تنور میں روٹیاں لگانے کا وہ کپڑا جس کے اندر پھونس بھرا ہوا ہوتا ہے (۶) وہ تہ بتہ یا چو تہ کپڑا جو کسی زخم یا فصد پر رکھ کر اُوپر سے پٹی باندھ دیتے ہیں (۷) لتۂ حیض وہ کپڑوں کا گول اور لمبا سا پتلا تکیہ جسے عورتیں حیض کے دنوں میں اندامِ نہانی کے اندر رکھ لیتی ہیں۔ شلہ۔ کرسف (۸) پالان۔ خوگیر۔ نمدہ (۹) زیر مشق۔ پیڈ۔ وہ کاغذوں کی تہ جس پر کاغذ رکھ کر لکھتے ہیں + مہر کی سیاہی لگانے کی گدی (۱۰) وہ روئیدار تھیلی جو گدکے یا پٹے وغیرہ کی موٹھ میں لگا دیتے ہیں۔ تاکہ ہاتھ میں لکڑی کی ضرب نہ پہنچے۔ اور نہ ہاتھ میں لکڑی چبھے (۱۱) کئی تہ کے کپڑوں کا مجموعہ۔ کئی لپٹے ہوئے کپڑوں کی تہ + سر پر بوجھ اُٹھانے کا اینڈوا۔ اِنڈوی (۱۲) استھان۔ کسی بزرگ یا درویش کا آستانہ۔ پیر کے رہنے کی جگہ۔ گرو استھان +

(۱۳۔ اسم مذکر) گوالا۔ گھوسی (۱۴) ایک پہاڑی قوم کا نام جو اکثر بھیڑ بکریوں وغیرہ کی تجارت کرتی اور ریاست جموں۔ چنبہ۔ رامپور بشہر۔ کلو۔ چین وغیرہ میں پائی جاتی ہے ان لوگوں کو گنور بھی کہتے ہیں نیز تو کپڑا جو جوتی کی ایڑی وغیرہ میں رکھ لیتے ہیں

گدی پر بٹھانا (ف) فعل متعدی:- مسند نشین کرنا۔ مسندِ حکومت پر متمکن کرنا۔ تخت پر بٹھانا۔ حکومت سونپنا۔ ریاست سپرد کرنا۔ وارث مالکِ ریاست قرار دینا۔ کسی پیر یا فقیر کا جانشین کرنا +

گدی پر بیٹھنا (ف) فعل لازم:- (۱) مسند نشین ہونا۔ مسندِ حکومت پر جلوہ فرمانا (۲) کسی بزرگ یا پیر یا گرو کے بعد اُس کا جانشین ہونا +

گدّی رکھنا (ہ) فعل متعدی :- عورتوں کا ایام حیض میں لتہ رکھنا۔ رحم کی درستی کے واسطے کسی دوا کو کپڑے پر لگا کر اندام نہانی میں رکھنا +

گدّی سے اُتارنا (ہ) فعل متعدی :- حکومت سے معزول کرنا۔ تخت سے اُتارنا۔ فرمانروائی کے اختیارات لے لینا +

گدّی نشین (ف) اسم مذکر :- تخت نشین۔ وہ شخص جو تخت حکومت یا ساہوکاری کی گدی پر بیٹھے + نائب السلطنت۔ مختار ریاست۔ گورنر۔ وائسرائے + درویشوں فقیروں پیروں وغیرہ کا جانشین +

گدّی نشین ہونا (ف) فعل لازم :- مسند نشین ہونا۔ گدی پر بیٹھنا +

گدّی نشینی (ف) اسم مؤنث :- مسند نشینی۔ تخت نشینی + حکومت۔ ریاست۔ اختیار ملک + پیر یا درویش وغیرہ کی جانشینی +

گدَڑی (ہ) اسم مؤنث :- دیکھو (گدھڑی) +

گدیلا۔ (ہ) اسم مذکر :- (۱) جامہ دو تا خصوصاً گھار و اجس میں رُوئی بھر کر گندے ڈال دیتے ہیں۔ رُوئی کا گدا۔ گبھا۔ توشک۔ (۲) ہاتھی کا چارجامہ۔ ہاتھی کے اُوپر رکھنے کی گدّی +

گڈ۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ گاڈی کا مخفف۔ گاڑی +

گُڈ (انگلش۔ Good) صفت :- اچھا۔ عمدہ۔ چوکھا۔ نفیس۔ خوب۔ نیکا۔ تحفہ + شبھ۔ مبارک۔ فرخندہ۔ میموں + معقول + کھرا + پارسا۔ نیک۔ عابد + مفید۔ سُودمند + اشراف۔ ذی عزت۔ شریف +

گُڈ ایوننگ (انگلش Good evening) اسم مؤنث :- شام خیریت سے گزری۔ شام کا سلام + مساکم اللہ بالخیر +

گڈ بائی (انگلش Goodbye) اسم مؤنث :- خدا حافظ۔ اللہ بیلی اللہ نگہبان۔ سلام رخصت جو مصافحہ کے ساتھ ادا کیا جاتا ہے۔ رام رام + آداب۔ دیلی۔ مددِ خدا۔ فی امان اللہ۔ بامان خدا۔ فی عین اللہ +

گڈ فرائی ڈے (انگلش Good friday) اسم مذکر :- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مصلوب ہونے کا جمعہ۔ عیسائیوں کی شبِ شہادت +

گُڈ مورننگ (انگلش Good morning) اسم مؤنث :- صبح خیریت سے گزرے۔ صبح سلامتی سے گزرے۔ صبح کا سلام + صبحکم اللہ بالخیر +

گُڈ نائٹ (انگلش Good night) اسم مؤنث :- شب بخیر۔ رات خیریت سے گزرے۔ رات کا سلام +

گڈّا (پنجابی گنواری) اسم مذکر (۱) چھکڑا۔ لادنے کی گاڑی (۲) (ہ) گٹھا۔ بنڈل۔ پوٹلی۔ گٹھا۔ جیسے چقندروں کا گڈا۔ سرکنڈوں کا گڈا وغیرہ +

گڈّا (ہ) اسم مذکر :- (۱) لعبت۔ پتلا۔ بُت۔ ہیکل + گڑیا کا نر جو کپڑے میں رُوئی بھر کر آدمی کی صورت کا بنا کر لڑکیاں کھیلا کرتی ہیں (۲) رسوائی کا پُتلا جو کسی بخیل کے نام کا بھاٹ لوگ بنا کر اُسے لکڑی میں باندھتے اور نچاتے پھرتے ہیں۔ نیز وہ کپڑے کا بُت جو سمدھنیں بوڑھے سمدھی کے مرجانے پر بطور مذاق ہندوؤں میں اپنے گھر سے لے کر ظرافت کے گیت گاتی ہوئی آتی ہیں۔ جن میں اس قسم کا ذکر ہوتا ہے کہ تم ہماری سمدھن کو رانڈ کر چلے وغیرہ +

گڈّا بنانا (ہ) فعل متعدی :- رسوا کرنا۔ بدنام کرنا۔ فضیحت کرنا +

گڈّامی (ا) اسم مذکر :- انگریزی۔ گوڈیم یو یعنی Go dam you (او مردُود چلا جا) کا بگڑا ہوا لفظ جس کے معنی مردُود۔ ملعون۔ پاجی۔ مردک۔ لعنتی وغیرہ آتے ہیں ؎

طبابت اپنا پیشہ ہے تخلص اپنا علّامی کوئی کہتا ہے پاگل اور کوئی کہتا ہے گڈّامی (علّامی)

گڈّامی بولی (ا) اسم مؤنث (بازاری) :- انگریزی زبان کو اس وجہ سے بغیر معنی سمجھے حقارتاً کہنے لگے کہ وہ لوگ اکثر قلیوں وغیرہ کو گڈّام کہکر خفگی ظاہر کیا کرتے ہیں۔ پس اُنہوں نے جانا کہ انگریزی زبان میں اسی قسم اور لہجہ کے الفاظ ہوتے ہیں + (۲) کرسٹانوں کی اُردو۔ خراب انگریزی آمیز اُردو +

گڈّامی جُوتا (ا) اسم مذکر (بازاری) :- انگریزی جُوتا۔ بُوٹ +

گڈ بڈ (ہ) صفت (پُورب) :- گڈمڈ۔ غلط ملط۔ باہم آمیختہ۔ رَلا مِلا +

گڈریا (ہ) اسم مذکر :- چوپان۔ چرواہا۔ گوالا۔ بکریاں چرانے والا۔ راعی۔ شبان + بھیڑوں اور بکریوں کا ریوڑ چرانے والا +

گڈریا پُران (ہ) اسم مذکر :- (۱) گوال کتھا + گڈریوں کا افسانہ۔ (۲) دہقانی علم۔ جٹ بِدیا + کسانوں کا پند نامہ +

گُڈس ٹرین (انگلش Goods Train) اسم مؤنث :- مال گاڑی۔ وہ ریل جس میں مال اسباب آتا جاتا ہے +

گڈ مڈ (ہ) صفت :- (۱) درہم برہم۔ خلط ملط۔ ملا جلا۔ مخلوط۔ گھال میل۔ گول مال (۲) آمیختہ۔ ملایا ہوا۔ مغشوش +

گڈ مڈ کرنا (ہ) فعل متعدی :- مخلوط کرنا۔ ملانا جلانا۔ خلط ملط کر دینا۔ گھال میل کر دینا + اُلٹ پُلٹ کر دینا + درہم برہم کر دینا +

گڈ مڈ ہونا (ہ) فعل لازم :- مخلوط ہونا۔ ملنا۔ خلط ملط ہونا + گتھنا۔ جُڑنا +

گڈھ یا گڑھ (ہ) اسم مذکر :- (۱) کوٹ۔ قلعہ۔ حصار۔ ارک + چھوٹا قلعہ۔ گڑھی + جیسے "گڈھ تو چتوڑ گڈھ اور سب گڈھیاں ہیں۔" (۲) گڈھی یعنی گاڑی کا مخفف

جو مرکبات میں آتا ہے (ہو مگر جاننا کہ وہ عجب نہیں جو فارسی کدہ سے یہ لفظ بفارسی کا کدہ اس سے بنایا گیا ہو) +

گڈھ والا (ہ) اسم مذکر:- گاڑی بان۔ چودھری + بہلی یا چھکڑا چلانے والا

گڈھی (ہ) اسم مؤنث:- گڑھی۔ چھوٹا قلعہ۔ کوٹھ + قلعہ کوچک۔ کوٹ +

گڈی (ہ) اسم مؤنث:- (۱) بنڈل۔ مٹھا۔ پولی۔ دستہ۔ تہ۔ ساگ کا بنڈل۔ (۲) آدھا دستہ کاغذ کے دس دستوں کا مجموعہ (۳) سونے یا چاندی کے ورقوں کی تھئی جو ڈھائی سو ورق کی ہوتی ہے (۴) چھپکے پھولوں کا دونا یا پیڑا + (۵۔ گنوار) گاڑی۔ چھکڑا۔ بہلی +

گُڈّی (ہ) اسم مؤنث:- (۱) گھٹنے کی ہڈی + ہڈیوں کے جوڑ۔ قفلی مطلق ہڈی چنانچہ ہڈی گڈی اسی سبب سے کہتے ہیں (۲) ایک قسم کا پتنگ جس میں پنچھالہ نہیں ہوتا۔ تکلی۔ (۳) ایک قسم کا چھوٹا حقہ۔ گُڑگڑی۔ مدار یا حقہ۔ گُڑگُڑی (۴۔ لکھنؤ میں) پرندے کے گُدے جوڑنے کو بھی گڈی کہتے ہیں۔ پرندوں کا دونو بازوؤں کو اُڑنے کے واسطے باہم سمیٹنا +

گذار (ف) اسم مذکر:- دیکھو (گزار) +

(پہلے فرہنگ نویس اس قسم کے الفاظ جیسے گزار۔ گزارہ۔ گزارش۔ گزر وغیرہ ذال معجمہ سے لکھا کرتے تھے لیکن حال کے محققوں نے زائے ہوز کے ساتھ اس کا املا صحیح قرار دیا ہے کیونکہ ذال معجمہ زبان فارسی میں نہیں آتی اور یہ تمام الفاظ جو کاف عجمی اور ذال معجمہ کے ساتھ لکھے جاتے ہیں فارسی الاصل ہیں۔ پس ذال معجمہ سے ان کا املا لکھا جانا کیونکر تسلیم کیا جائے گا لیکن فرہنگ نویسوں نے اپنی عربی زبان دانی کے سبب اس امر پر توجہ نہیں فرمائی۔ اس کا تصفیہ قاطع برہان میں حضرت غالب نے خوب کیا ہے) +

گذارا (ہ) اسم مذکر:- دیکھو (گزارا) +

گذارش (ف) اسم مؤنث:- دیکھو (گزارش) +

گذارنا (ہ) فعل متعدی:- دیکھو (گزارنا) +

گذاشتنی (ف) صفت:- دیکھو (گزاشتنی) +

گذر (ف) اسم مذکر:- دیکھو (گزر) +

گذرگاہ (ف) اسم مؤنث:- دیکھو (گزرگاہ) +

گذرنامہ (ف) اسم مذکر:- دیکھو (گزرنامہ) +

گذران (ف) صفت:- دیکھو (گزران) +

گذران (ہ) اسم مؤنث:- دیکھو (گزران) +

گذراننا (ہ) فعل متعدی:- دیکھو (گزراننا) +

گذرنا (ہ) فعل لازم:- دیکھو (گزرنا) +

گذری (ف) اسم مؤنث:- دیکھو (گزری) +

گذشتنی (ف) صفت:- دیکھو (گزشتنی) +

گذشتہ (ف) صفت:- دیکھو (گزشتہ) +

گر (ہ) اسم مذکر (ہندو):- پہاڑ۔ کوہ۔ پربت۔ جبل + ڈونگر۔

گر (ف) علامت فاعل:- (۱) گار کا مخفف یا بر ایف بمعنی والا۔ خداوند۔ صاحب۔ کنندہ۔ سازندہ۔ جیسے "زرگر۔ آہنگر۔ قلعی گر۔ کوزہ گر۔ کاریگر۔ صورتگر۔ صنعتگر وغیرہ" (۲) بنانے والا۔ جیسے "بادشاہ گر" دیکھو تاریخ ہند کہ سید حسین اور سید عبداللہ جنہوں نے فرخ سیر کو مار اپنے کو بادشاہ گر کہتے تھے یعنی جسے چاہتے اُسے بادشاہ بنا دینے کا دعوے کیا کرتے تھے۔ (۳) بجائے لفظ باز جو علامت فاعل ہے جیسے "لونڈے گر"۔ (۴) اگر کا مخفف جو کلمۂ شرط ہے ؎

گر تم سے اپنی ہٹ کو ہٹایا نہ جائیگا　　روٹھا ہوا یہ دل بھی منایا نہ جائیگا (مؤلف)

گُر (ہ) اسم مذکر۔ گرو کا مخفف:- (۱) پیر۔ مرشد۔ ہادی۔ رہنما + ہادی دین۔ (۲) معلم۔ اُستاد۔ ماسٹر (۳) منتر دینے والا۔ اچارج (۴) دیوتاؤں کا اُستاد برہسپتی (۵) بزرگ۔ مربی۔ بڑکا (۶) قاعدۂ کلیہ۔ اصول (۷۔) نکتہ۔ باریکی +

گُربار (ہ) اسم مذکر:- برہسپت۔ پنجشنبہ۔ جمعرات۔ چونکہ یہ دن برہسپت دیوتا کا ہے اس وجہ سے یہ نام رکھا گیا +

گُربھائی (ہ) اسم مذکر:- (۱) پیر بھائی۔ ایک ہی گرو کے چیلے (۲) ایک ہی اُستاد کے شاگرد۔ اُستاد بھائی + ہم جماعت۔ کلاس فیلو۔ ہم مکتب +

گُرجن (ہ) اسم مذکر:- دینی بھائی۔ ایک دین کے پیرو +

گُرچھنا (ہ) اسم مذکر:- جاگیر وقف + وہ زمین جو کسی گرو کو نذرانہ میں دی جائے + عطیۂ شاہی جو کسی پیر یا مرشد کے گزارہ کے واسطے بطور جاگیر مرحمت ہو +

گُردوآرا (ہ) اسم مذکر:- (۱) گرواستھان۔ گرو کے رہنے کا مکان۔ پیر کی گدی۔ خانقاہ۔ صومعہ (۲) سکھوں کا دھرم سالہ۔ وہ مکان جہاں سکھوں کا گرنتھ صاحب رکھا رہتا ہے +

گُر گُربدیا سر سر گیان (ہ) کہاوت:- یعنی ہر ایک گرو یا مرشد کا جدا گانہ علم و عمل اور ہر ایک سر میں مختلف عقل ہوتی ہے + انسان مختلف العقل اور مختلف الطبائع ہوتے ہیں۔ ہر شخص کی جدا رائے ہوتی ہے +

گُر گُڑ ہی رہے چیلے شکر ہو گئے (ہ) کہاوت:- مرید مرشد سے یا شاگرد اُستاد سے بھی بڑھ گئے + کم تر اُستاد کا شاگرد ہو گیا۔ ادنے اعلے مرتبہ پر پہنچ گیا +

گرگ

گرگیان (ہ)، اسم مذکر:- وہ دینی علم جو مرشد اپنے مرید کو بتاتے ۔ مرشدانہ نصیحت۔ پند بزرگاں ؎

گانٹھ اپنے گرگیان گھٹے اور گھٹے تن اندر کا
کھوکٹ کھوکٹ دم کھنچے مکھ دیکھو جیسے بندر کا (کبیر)

گرماتا (ہ)، اسم مؤنث:- گرو کی بیوی۔ مرشد کی زوجہ + سادھنی +

گرمکھی (ہ)، اسم مؤنث:- (۱) وہ زبان جو گرو بولتا ہو + وہ ہدایات جو پیرنے اپنی زبان سے کی ہوں + ملفوظات (۲) بابا نانک کی پنجابی زبان جس میں گرنتھ لکھا گیا ہے + پنجابی زبان کے ہندی حروف +

گرمنتر (ہ)، اسم مذکر:- مرشد کی تلقین۔ پند مرشد۔ پیر کی ہدایت ۔ گرُاپدیش + وہ منتر جو برہمن اپنے ججمان کو اوّل دفعہ جنیو ڈالتے وقت سکھاتا ہے +

گرّا (ہ)، صفت:- سرخی مائل۔ لاکھی + لاکھی رنگ کا گھوڑا یا کبوتر +

گراب (۱)، اسم مذکر:- وہ توپ کا گولہ جس میں بہت سی گولیاں رال چھرا وغیرہ بھرا ہوا ہوتا اور دشمنوں کے پراگندہ کرنے کو موقع ازدحام پر چلاتے ہیں۔ صحیح انگریزی گریپ (Grape) بمعنی چھرّا +

گراپڑا (ہ) صفت:- (۱) اُفتادہ۔ زمین میں گرا اور پڑا ہوا ؎

پایا نہ اُس گلی میں دل اپنا کسی جگہ   یوں ہم گرے پڑے تو بہت ڈھونڈلائے دل (داغ)

(۲) خوار۔ مبتذل۔ ذلیل۔ حقیر۔ بیقدر + کمینہ۔ بے حقیقت ؎

نازک مزاج قابل جور و ستم نہیں   فقرہ نہیں ہے جوڑ نہیں ہے بیدم نہیں
تم کو نہیں ہے نیچ تو مجھ کو بھی غم نہیں   وہ ڈھیے پڑوں میں اور کوئی ان میں ہم نہیں
جو ہل گرے پڑے وہی گھر میں پڑے رہیں
شامت ہماری ہم جو گلی میں اٹھے رہیں (میر)

گراس (ہ)، اسم مذکر (ہندو):- (۱) لقمہ۔ نوالہ۔ کَول۔ کَور۔ کوا (۲) وہ چھوٹا سا روٹی کا ٹکڑا جو ہندو لوگ اپنے کھانا کھاتے وقت گاؤ کے۔ کتے اور کوّے کے واسطے توڑ کر رکھ لیتے ہیں کہ اگر ہمارے پتر ان کی جون میں ہوں تو اُن کو خوراک ملجائے۔ جیسے "گوگراس" +

گراس (انگلش ۔ Grass) اسم مؤنث:- گیاہ۔ ہری گھاس +

گراس کٹ (۱) اسم مذکر:- صحیح گراسکٹر جو انگریزی ہے۔ گھسیارا۔ گھانس کھود کر لادنے والا۔ سائیس +

گرام (س)، اسم مذکر (ہندو):- (۱) گام۔ گاؤں۔ گانوں۔ دیہ۔ قریہ۔ کھیڑا۔ پنڈ۔ موضع۔ بستی (۲) راگ کی اُٹھان +

گرا

(آواز کے تین درجے یعنی اونچے اعلیٰ اوسط قائم کرکے ہر ایک درجہ کو سات سات سُروں پر تقسیم کیا اور اُس کا نام گرام رکھا ہے۔ چنانچہ ان سب سُروں کے مجموعہ کو سپتک یا گرام کہتے اور تینوں گراموں کو ان ناموں سے موسوم کرتے ہیں۔ اوّل کھرج گرام یعنی درجۂ ادنیٰ دوم گندھار گرام یعنی درجۂ اعلےٰ۔ سوم مدّھم یا مدھ گرام یعنی درجۂ اوسط) +

گرامی (ف)، صفت:- (۱) مکرم۔ بزرگ۔ معظم۔ مخدوم (۲) عزیز۔ پیارا۔ محبوب + مرغوب خاطر۔ دلپسند ہر دل عزیز۔ من بھاؤن۔ من بھاتا +

گراں (ف)، صفت:- (۱) ثقیل۔ سنگین۔ وزنی۔ بھاری۔ بوجھل نقیض خفیف و سبک (۲) ارزاں کا نقیض۔ مہنگا۔ (۳) ناگوار۔ مکروہ طبع۔ دوبھر تکلیف دہ (۴) بیش قیمت۔ بیش بہا۔ انمول۔ جیسے "گراں قیمت" (۵) سخت درشت۔ کڑا۔ جیسے "گراں جاں" یعنی سخت جاں (۶) سُست۔ کاہل۔ (۷) مشکل۔ دشوار۔ اہم۔ کٹھن +

گراں بار (ف) صفت:- بھاری بوجھ میں لدا ہوا + باردار۔ بار آور۔ پھل لانے والا + مالدار۔ دولتمند + حاملہ +

گراں بہا (ف) صفت:- بیش قیمت۔ قیمتی۔ بیش بہا۔ انمول۔ امولک + عمدہ۔ بڑھیا + قابل قدر۔ قابل عزت۔ قابل وقعت +

گراں جاں (ف) صفت:- سخت جاں + نہایت بوڑھا اور بے حیا زندگی والا + بیمار۔ جان سے تنگ + فقیر +

گراں جانی (ف) اسم مؤنث:- سخت جانی + بیحیائی +

گراں خاطر (ف + ع) صفت:- (۱) ناگوار طبع۔ دوبھر۔ اجیرن۔ (۲) آزردہ۔ ناراض۔ غمگین۔ رنجیدہ۔ مکدّر ؎

نسیم صبح کے جھونکے سے مُول گراں خاطر   چمن میں جائے جو وہ خوش دماغ صبح کو وقت (ظفر)

گراں خاطر گزرنا (۱) فعل لازم:- ناگوار طبع ہونا۔ دل کو بُرا لگنا +

گراں کرنا (۱) متعدی:- بھاؤ چڑھانا۔ مہنگا کرنا۔ بھاؤ تیز کرنا +

گراں گزرنا یا معلوم ہونا (۱) فعل لازم:- ناگوار گزرنا۔ دوبھر معلوم ہونا۔ بُرا لگنا + دل پر بوجھ معلوم ہونا۔ ناپسند خاطر ہونا +

گراں ہونا (۱) فعل لازم:- (۱) دوبھر ہونا + ناگوار ہونا۔ بُرا لگنا + بھاری ہونا۔ ناگوار خاطر ہونا۔ خلاف مرضی ہونا۔ طبیعت کے خلاف ہونا ؎

اُٹھایا در سے کتنا سہل مجھ کو   کہو کہ پھر کہ تم سب پر گراں ہو (سالک)

(۲) مہنگا ہونا۔ بھاؤ تیز ہونا + بھاؤ چڑھنا۔ نرخ بڑھنا۔ تیزی ہونا۔ بازار چڑھنا +

گرادینا (ہ)، فعل متعدی:- (۱) پھینکدینا۔ ہاتھ سے چھوڑ دینا۔ نیچے ڈالدینا۔

(۲) ڈھادینا۔ مسمار کردینا (۳) پٹک دینا۔ نیچے دے مارنا (۴) درجہ توڑدینا۔ مرتبہ کم کردینا (۵) قیمت کم کردینا۔ مول گھٹا دینا (۶) اسقاط کردینا۔ حمل بچہ ڈالنا ( ) ✤

گرانا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) پھینکنا۔ نیچے ڈالنا۔ ڈالنا (۲) ڈھانا۔ مسمار کرنا۔ منہدم کرنا (۳) پٹکنا۔ دے مارنا۔ پٹخنا (۴) درجہ کم کرنا۔ درجہ توڑنا۔ مرتبہ گھٹانا (۵) قیمت کم کرنا۔ مول گھٹانا (۶) اسقاط کرنا۔ حمل نکالنا (۷) بہانا۔ رواں کرنا۔ جیسے "خون گرانا" (۸) نڈھال کرنا۔ مضمحل کرنا۔ جیسے "دوا نے جی گرا دیا" (۹) بکھیرنا۔ کھنڈانا۔ افشاندن کا ترجمہ ✤

گرانڈ جوری (انگلش Grand jury) اسم مؤنث:۔ وہ پنچایت جس میں بارہ سے کم اور تیئیس سے زیادہ پنچ نہ ہوں۔ بڑی پنچایت جو کسی مقدمہ کے فیصل کرنے کے واسطے مقرر کی جاتی ہے ✤
(یہ لفظ گرانڈ بمعنی بڑا اور جوری بمعنی پنچایت سے مرکب ہے) ✤

گرانی (ف) اسم مؤنث:۔ (۱) مہنگاپن۔ مہنگی۔ ارزانی کا نقیض۔ بھاؤ کی تیزی (۲) توڑا۔ کمی۔ قلت۔ کمیابی (۳) قحط۔ کال۔ اکال۔ خشک سالی۔ (۴) بدہضمی۔ سوء ہضمی ✤ بوجھ ✤

گرانیِ خاطر یا طبع (ف) اسم مؤنث:۔ ناگوارئ طبع۔ بیزاری ✤

گراہ (ہ) اسم مذکر (ہندو):۔ مگرمچھ۔ گر۔ نہنگ۔ گھڑیال۔ جیسے "بنے کا منہ گراہ اور پیٹ موم" ✤

گرائی (ف) اسم مؤنث:۔ (۱) گرفتگی۔ پکڑ۔ گرفتاری۔ گیرائی کا مخفف (۲-۱) محکمہ ٹھگی۔ وہ محکمہ جسے ٹھگوں کے پکڑنے اور گرفتار کرنے کا اختیار ہے ✤

گرَب (س) اسم مذکر (ہندو) مان۔ گمان۔ ابھمان۔ غرور۔ گھمنڈ۔ تکبر ✤

گربہ (ف) اسم مؤنث:۔ بلی۔ ہربرہ۔ بلّی۔ مارجار۔ چوہے پکڑ کر کھانے والے جانور کا نام۔ پوسی ✤

گربۂ آبی (ف) اسم مؤنث:۔ اُود بلاؤ۔ دریائی بلی ✤

گربہ چشم (ف) صفت:۔ ازرق چشم۔ کرنجا۔ بلی کی سی آنکھوں والا۔ نیلی آنکھوں والا۔ جسے پنجاب میں بلّا کہتے ہیں ✤

گربہ کشتن روزِ اوّل (ف+ع) کہاوت:۔ رعب پہلے ہی جمانا چاہئے۔ رعب پہلے ہی دن خوب بیٹھتا ہے ✤
(یہ ایک قصّہ کی طرف تلمیح ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ پانچ یاروں نے ملکر عہد کیا تھا کہ ہم شادی ایک ساتھ ہی کرینگے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور پھر ایک نے باری باری سے اپنی بیوی کی عادت مزاج اور خصلت بیان کرنی شروع کی۔ اتفاق سے چار کی بیویاں بد مزاج اور نافرمان و

غالب رہنے والی آئیں۔ ایک کی نہایت فرمانبردار اور مطیع بیوی نکلی۔ سب نے اس کا سبب پوچھا۔ تو اس نے کہا اوّل ہی روز جب ہم دونوں میاں بیوی کھانا کھانے بیٹھے تو ایک بلی بھی دسترخوان پر آ بیٹھی۔ میں نے کہا چل جا۔ وہ نہ گئی تب میں نے تلوار اٹھا کر اسے مار ڈالا۔ اس روز سے بیوی پر یہ رعب چھایا کہ وہ ہر بات پر ڈرنے لگی کہ جس نے ذراسی بات نہ ماننے پر بلی کو مار ڈالا تو خدا جانے میرا تو کیا حال کریگا۔ اور دوستوں نے بھی اس پر عمل کیا مگر چونکہ عرصہ گزر گیا تھا۔ بیویاں ان کی عادتوں سے واقف اور مزاجوں پر حاوی ہو گئی تھیں اس سبب سے کچھ پیش رفت نہ گئی اور اس دوست نے ان کا حال سن کر کہا کہ بھائی گربہ کشتن روز اوّل بعد کا رعب جمانا کام نہیں دیتا) ✤

گربۂ مسکین (ف) صفت:۔ غریب حرامزادہ۔ میسنی صورت والا۔ دیکھنے میں غریب اور افعال میں شریر ✤ مکّار۔ فریبی ✤

گربھ (س) اسم مذکر (ہندو):۔ (۱) حمل۔ بار۔ پیٹ۔ آدھان ؎
تُمسی ہو یک انضین جب لگ خلد نکھائے بیسیبہ حوا استری گربھ بہے پچتائے (دوہا)
(۲) مضغہ۔ کچا بچا۔ جنین ✤

گربھ اَستھان (س) اسم مذکر (ہندو):۔ رحم۔ بچّہ دان ✤

گربھ پات (س) اسم مذکر (ہندو):۔ اسقاطِ حمل ✤

گربھ پات ہونا (ہ) فعل لازم:۔ اسقاط ہونا۔ پیٹ گرنا۔ حمل کا جاتا رہنا ✤ تُو ہنا ✤

گربھ رہنا (ہ) فعل لازم:۔ حمل قرار پانا۔ پاؤں بھاری ہونا۔ پیٹ رہنا۔ پیٹ میں بچہ پڑنا ✤

گربھ ونتی (س) اسم مؤنث:۔ حاملہ۔ پیٹ والی ✤

گرپڑ کر (ہ) تابع فعل:۔ بمشکل تمام۔ جوں توں کرکے۔ مصیبت بھگت کے۔ گرتا پڑتا۔ اُفتاں خیزاں۔ خدا خدا کرکے۔ کشٹ اٹھا کے ؎
گرپڑ کے جو منتے میں ناقہ کے قریں پہنچا آواز جرس آئی ہے قیس کدھر آیا (مصحفی)

گرتا پڑتا (ہ) تابع فعل:۔ افتاں خیزاں۔ گرپڑ کر ✤ بمشکل تمام جوں توں کرکے ✤

گرتا پڑتا (ہ) صفت:۔ اُفتاں خیزاں۔ سرگُن پرگُن۔ جلد و شتاب۔ دوڑتا اور لپکتا ہوا ✤

گر پڑنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) افتادن کا ترجمہ۔ نیچے آرہنا۔ زمین پر آپڑنا۔ (۲) ڈھے جانا۔ مکان کا آپڑنا۔ دیوار یا مکان کا بیٹھ جانا (۳) نہایت کمزور اور نحیف ہوجانا۔ سنبھلنے کے قابل نہ رہنا۔ بیماری کے سبب لُٹ جانا۔

گَرَج (ہ) اسم مؤنث :- (۱) کڑک - آوازِ رعد - بجلی کے ایک بادل میں سے دوسرے بادل میں جانے کی آواز (۲) شیر کی آواز ۔ ببر کے ڈکرنے کی آواز ۔ ہاتھی کی چنگھاڑ (۳) زور کی آواز - چیخ ۔

گَرَج کر (ہ) تابع فعل - عو :- چیخ کر - چلا کر - پکار کر - زور کی آواز سے دہاڑ کر - بہ آوازِ مہیب ؎

دو گلگوا ادھر مجھ کو دیکھا جو لیٹے ۔ تو پھر کیا گرج کر ہوا بھوت خوجا
کہا کے جب طیش کھا اُسنے گرج کر مجھے ۔ تب یہ جھنجلا کے کیا میں نے کہ بی مُغلانی
نہیں پہنے کی تو لو جاؤ جی بس بس بخشو ۔ میں بھی لیتی ہوں ابھی دربا مغلانی (جان صاحب)

گَرَج کر بولنا (ہ) فعل متعدی - عو :- بآوازِ مہیب بات کرنا - چیخ کر بولنا - ڈرا کر بات کرنا ۔ کڑاکے کی آواز نکالنا ۔

گِرجا (پرتگالی) اسم مذکر :- عبادت گاہِ نصاریٰ - کلیسا - صومعہ - کنشت - چرچ - عیسائیوں کا عبادت خانہ ۔

گِرجا کرنا (ہ) فعل متعدی :- عیسائیوں کا اپنی عبادت گاہ میں جا کر نماز پڑھنا ۔

گرجا ہونا (ہ) فعل لازم :- عیسائیوں کی نماز ہونا - عبادت ہونا ۔

گرجا ہوا موتی (ہ) اسم مذکر :- ٹوٹا ہوا موتی - بال پڑا موتی - گوہرِ شکستہ - مولا یا ہوا موتی

گرجتے ہیں سو برستے نہیں (ہ) کہاوت :- یعنی جو شیخی میں آ کر بڑھا رہتے ہیں وقت پر اُن سے کچھ نہیں ہو سکتا - غل مچانے والا کوئی کام نہیں کر سکتا - شیخی بازوں کی باتیں ہی باتیں ہوا کرتی ہیں ؎

فغاں کش دل جو ہوتا ہے تو اشکوں کو ترستے ہیں
مثل ہے جو گرجتے ہیں وہ بادل کم برستے ہیں (جلیل)

گرجنا (ہ) فعل لازم :- (۱) کڑکنا - بجلی کا آواز نکالنا - بادل کا بولنا ؎

کیا مزا ہو اگر گرجنے سے ۔ تجھ کو سُننے نہ دے گجر بدلی (ناسخ)

(۲) شیر کا دڑوکنا دہاڑنا ۔ ہاتھی کا چنگھاڑنا (۳) تڑخنا - کڑکنا - چٹکنا - مڑکنا - بال آنا - جیسے "موتی کا گرجنا" (۴) بآوازِ مہیب بولنا - چلا کر بولنا - خفا ہو کر بولنا - جھنکارنا - شور مچانا ۔ کڑاکے سے بات کرنا - کڑک کر بولنا ۔

گُرجی (ف) صفت :- (۱) منسوب بہ گرجستان ۔ گرجستان کا باشندہ ۔ گرجستان کا (۲) ایک قسم کا کُتا جو گرجستان سے لایا گیا تھا ؎

اگر راتوں کو آؤں تو مجھے سرکار کا گرجی ۔ اِدھر سے آ کر چمٹے اُدھر سے پاسباں لپٹے (انشا)

(۳) نوکر کا لڑکا ۔ رہجروا - نوکر زادہ ۔

گَرد (ف) اسم مؤنث : (۱) غبار - راکھ - خاک - دھول ۔ بھبوت -

(۲ - و) بے اصل - بے حقیقت - ناچیز - ہیچ ۔

گرد اُٹھنا (و) فعل لازم :- غبار کا ہوا پر بلند ہونا - خاک اُٹھنا - دھول اڑنا ؎

کمتر آئے کمتر چلے گلی سے تری
غبار بن کے جو بیٹھے تو گرد ہو کے اُٹھے (ذوق)

گرد اُڑانا (۱) فعل متعدی :- (۱) دھول اُٹھانا - خاک اُڑانا (۲) اناج برسانا - غلہ کی خاک نکالنا (۳) خاک میں ملانا - زمین کا پیوند کرنا - تباہ کرنا - برباد کرنا ۔ جیسے "فوج نے شہر کی گرد اُڑا دی - توپوں نے قلعہ کی گرد اُڑا دی" ۔

گرد اُڑائی یا سڑک گھسائی (۱) اسم مؤنث :- سڑک پر چلنے کا محصول - ٹول ۔ ٹول ٹیکس کو انگریزی میں کہتے ہیں ۔

گرد اُڑنا (۱) فعل لازم :- (۱) دھول اڑنا - غبار اڑنا - خاک اُڑنا ؎

چہرۂ خورشید کا غازہ بنایا چرخ نے ۔ گرد اُڑی ہے ماہ جب تیری تجلی گاہ کی (ناسخ)

(۲) تباہ ہونا - برباد ہونا - منہدم ہونا - ویران ہونا - گدھے کے ہل چلنا - شہر کا تباہ و برباد ہونا ۔

گرد آلود یا گرد آلودہ (ف) صفت :- غبار آلود - خاک میں ملا ہوا - دھول ملا ہوا ۔ بھبوت رمایا ہوا ۔

گرد باد (ف) اسم مذکر :- بگولہ - (دیکھو بولا) ہوا چکر ۔

گرد بیٹھنا (۱) فعل لازم :- (۱) غبار کا تہ نشین ہونا ۔ غبار فرو ہونا - خاک کا نیچے جمنا - دھول کا زمین میں بیٹھ جانا - گرد نشستن کا ترجمہ ؎

مجھ ناتواں کی خاک جو اُس میں ہوئی شریک
اُٹھ اُٹھ کے بیٹھ بیٹھ گئی گرد راہ کی (رند)

(۲) غبار آلود ہونا - میل جمنا (۳) آندھی کا کم ہونا ۔

گرد جھاڑنا (۱) فعل متعدی :- (۱) غبار دُور کرنا - خاک اور دھول سے صاف کرنا (۲) مارنا - سزا دینا - خبر لینا - خوب پیٹنا ۔

گرد جھڑنا (۱) فعل لازم :- (۱) دھول جھڑنا - خاک یا کدورت یا غبار کا دور ہونا (۲) پٹنا - سزا پانا - خبر لی جانا ؎

پیچھا مجنوں کا کوئی چھوڑتی ہے تو ادب ۔ جبتک گرد نہ جاویگی تری وحشت جھڑ (ظفر)

گرد کرنا (۱) فعل متعدی :- (۱) بے نور کرنا - ماند کرنا - بیرونق کرنا - بے آب کرنا - مدہم کرنا ۔ مات کرنا - سرا (۲) کپڑے میلے کرنا ۔

گرد کو نہ پہنچنا یا گرد کو نہ لگنا (۱) فعل لازم :- کچھ بھی مناسبت اور ہمسری نہ رکھنا - کسی طرح مقابل اور روکش نہ ہو سکنا - برابر نہ ہو سکنا - مقابلہ نہ کر

گرد

نقطۂ مقابل نہ ہونا + کسی تیز رفتار حیوان کے اس قدر پیچھے رہجانا کہ اُس کی جو گرد چلنے میں اڑتی جاتی ہے اُس تک بھی نہ پہنچنا۔ عاجز رہنا۔ تھک جانا۔ پیچھے رہجانا ؎

غرض وہ گرم عناں ہو کے جب چمکتا ہے نہیں پہنچتی ہے برق اُس کی گرد کو زنہا (سودا)

اللہ اللہ رے تری جلوہ گری کا عالم نہ لگے گرد کو بھی جبکلی پری کا عالم (آخر)

سایۂ طوبے کا ہم دنیا میں کیا سنتے تھے ذ صفت گرد کو لگتا نہیں اُس سایۂ دیوار کی (معروف)

گرد و غبار (ف) اسم مذکر:۔ (۱) خاک۔ دُھول (۲۔ ا) کدورت۔ کپٹ۔ عداوت۔ دشمنی +

گرد و غبار جھاڑنا (۱) فعل متعدی:۔ (۱) خاک دُھول جھاڑنا۔ گرد اصاف کرنا (۲) کدورت نکالنا۔ بھڑاس نکالنا۔ بخار نکالنا۔ بدلہ لینا۔ مارنا پیٹنا۔ ہاتھ صاف کرنا ؎

ظالم جو تو نہ ہووے مکدر تو جھاڑ دوں سر پر عدو کے گرد و غبار اپنے ہاتھ کا (ظفر)

گرد ہوجانا (۱) فعل لازم:۔ گرد میں دب جانا + گم ہوجانا + پست ہوجانا۔ دب جانا۔ عاجز ہوجانا۔ تھک جانا۔ مات ہوجانا + ماند ہوجانا۔ رونق نہ رہنا مدھم پڑجانا۔ بیرونق ہوجانا۔ ہیچ ہوجانا + مقابلہ نہ کرسکنا۔ مقابل نہ ہوسکنا۔ برابری نہ کرسکنا۔ بےحقیقت ہونا ؎

اِس نہ کو پہنچی ہے میری فتادگی نقشِ قدم بھی آگے مرے گرد ہوگیا (معروف)

بے ہوا سرشتہ ہے میرا غبار سامنے اس کے بگولا گرد ہے (ناسخ)

مجنوں بھی دشت گرد تھا مانند گرد باد جب خاک اڑائی ہم نے تو وہ گرد ہوگیا (ذوق)

گرد ہونا (۱) فعل لازم:۔ (۱) بےحقیقت اور ناچیز ہونا۔ مات ہونا۔ پست ہونا۔ خاک ہونا۔ ہیچ ہونا + بے اثر ہونا۔ کچھ اثر نہ رکھنا +

اپنے عالم میں اکیلا دال بھی کیا فرد ہے حُسن کی آن و ادا سب اُس کے آگے گرد ہے (نظیر)

مجنوں بھی دشت گرد تھا مانند گرد باد جب خاک اُڑائی ہم نے تو وہ گرد ہوگیا (ذوق)

پوچھے ہے کیا لگا لے اگر سر میں درد ہے اُس خاک پا کے آگے تو صندل بھی گرد ہے (افسوس)

(۲) ماند ہونا۔ بےرونق ہونا۔ مدھم پڑنا (۳) نہایت سہل اور آسان ہونا۔ کچھ مشکل نہ ہونا۔ جیسے "محنت کے آگے سب گرد ہے" (۴) شرمندہ ہونا۔ خجل ہونا۔ نادم ہونا +

گرد ہے (۱) محاورہ:۔ بےحقیقت ہے۔ بے اصل ہے۔ کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ ناچیز محض ہے۔ ہیچ ہے۔ نقطۂ مقابل نہیں ہے۔ ہمسری نہیں کرسکتا + ماند ہے۔ بےرونق ہے۔ مدھم ہے + مات ہے۔ عاجز ہے + شرمندہ ہے۔

گرد

نادم ہے۔ خجل ہے ؎

دل کی تپش سے گر میٹے خورشید سرد ہے سینہ اگر یہی ہے تو دوزخ بھی گرد ہے (روشن)

گرمی سے میری ابر کا ہنگامہ سرد ہے آنکھیں اگر یہی ہیں تو دریا بھی گرد ہے (میر تقی)

کیا سنہری اُس کی رنگت ہے کہے سونا گرد ہے سامنے جب آگئی دینار و درہم گرد ہے (ناسخ)

مجنوں کو لوگ کہتے ہیں صحرا نورد ہے اک وہ تو کیا کہ خضر مرے آگے گرد ہے (عارف)

گرد (ف) تابع فعل:۔ (۱) حلقہ۔ گھیرا + مدوّر۔ گول (۲) چاروں طرف۔ آس پاس۔ اِدھر اُدھر۔ نواح۔ حوالی۔ پیرامون۔ اطراف۔ دَور (۳) جمع۔ فراہم (۴۔ ا) پیچھے۔ سر۔ درپے (۵) بزبان پہلوی۔ شہر۔ مدینہ۔ نگر + مصر۔ بستی + قصبۂ کلاں +

گرد گھُمّا (۱) اسم مذکر (بازاری):۔ وہ شخص جو آوارہ گرد ہو + طفیلی۔ نتھو پچور + آوارہ پھرنے والا۔ منڈلاتا پھرنے والا۔ چکر لگاتا ہوا پھرنے والا۔ کسی کے گرد پھرنے والا + بےزر تماشبین۔ بےزر تشنی۔ مفلس چھیلا +

گرد نامہ (ف) اسم مذکر:۔ ایک قسم کا نقش و تعویذ جس کے گرداگرد یعنی اطراف میں دعائے مخصوص لکھ کر بھاگے ہوئے غلام یا لونڈی کا نام اُس کے بیچ میں لکھتے اور اُسے چرخے سے باندھ کر پھراتے یا پتھر کے نیچے دباتے یا کیل کے ساتھ مکان کے تھم میں ٹھونک دیتے خواہ زمین میں دفن کردیتے ہیں۔ اور اس دعا کی برکت سے وہ واپس آجاتے ہیں۔ اس کے لغوی معنی شہرنامہ ہیں کیونکہ گرد زبانِ پہلوی میں شہر کو کہتے ہیں۔ اور اس عمل سے وہ شخص ایسے شہر یا مقام پر واپس لایا جاتا ہے ؎

گردنامہ خطِ مشکیں ہے ترا اپنے لئے تجھ سے کیا کرسکیں وحشت میں ہم اے یار گریز (ناسخ)

گرد و نواح (ف + ع) اسم مذکر:۔ آس پاس کا علاقہ۔ ضلع۔ حوالی۔ قربِ وجوار۔ پڑوس۔ اطراف + سوادِ شہر +

گرد ہونا (۱) فعل لازم:۔ درپے ہونا۔ سر ہونا۔ پیچھے پڑنا۔ پیچھے لگنا +

گردا (۱) اسم مذکر۔ پورب:۔ دُھول۔ گرد + بالو۔ ریتا۔ ریت +

گرداب (ف) اسم مذکر:۔ بھنور۔ ورطہ۔ گھمّن گھیری + وہ جگہ جہاں پانی گہرا ہونے کے سبب چکر کھاتا ہے + پانی کا چکر ؎

ترے کیا ہجر میں روئے کہ ہم اب آپ حیراں ہیں یہ دو آستیں یارب ہے یا گرداب پانی کا (ظفر)

گردا باد (۱) صفت۔ صحیح گرد آباد:۔ (۱) غبار آلود۔ گرد آلود (۲) تباہ۔ برباد۔ ستیاناس۔ ویران (۳۔ بازاری) بھوت۔ بےہوش۔ بےخبر۔ بےسُرت۔ جیسے "بخار میں گردا باد پڑا ہے" +

گرد اباد کرنا (ا) فعل متعدی :- خاک میں ملانا - ملیا میٹ کرنا - زمین کا پیوند کرنا + ویران کرنا - تباہ کرنا - برباد کرنا +

گرد اباد ہونا (ا) فعل لازم :- تباہ ہونا - ویران ہونا - خاک میں ملنا +

گرداگرد (ف) تابع فعل :- چاروں طرف - سب طرف - چارسُو + آس پاس - قرب وجوار + اطراف - اِردگرد + چارکھونٹ +

گرداں (ف) صفت :- (۱) پھرنے والا - گردش کنندہ - دوّار - جیسے "گردونِ گرداں" (۲ - ا) اُلٹا ہوا - لوٹایا ہوا - پلٹا ہوا - جیسے "رُوگرداں" +

گردان (ا) صفت :- (۱) ہر پھر کر اپنی تہ پر آ جانے والا - ہلا ہوا - سدھا ہوا - مانوس - گرویدہ + وہ کبوتر جو اپنے گھر کو نہ بھولے اور جب موقع ملے جب ہی آ جائے - دوسری جگہ نہ بیٹھنے والا کبوتر - تہ کا سچا کبوتر - وہ کبوتر جسے اپنے گھر بیٹھنے کی عادت ہو جائے دوسرے کے مکان یا چھتری پر نہ بیٹھے (کبوتر کے لئے خصوصاً اور عُشاق یا چھیلوں کے واسطے عموماً زبان پر لاتے ہیں) ؎

قاصدی سے کوئی ہوتے ہیں کبوتر فارغ آمد و شد میں یہ گرداں رہا کرتے ہیں (اسیر)

کیوں اُڑاتے ہو بلا یا ہمیں کب ہم آپ جیسے گرداں کبوتر ہمیں آ رہتے ہیں (میر)

ہے کبھی کوچۂ جاناں میں بدن میں ہے کبھی طائرِ روح ہے گرداں کبوتر اپنا (ناسخ)

جاؤں میں پل سے کہیں اُڑ نگاہ پھر پھر کے یہیں میں ترے گھر کا کبوتر بن گیا گرداں ہوں (ظفر)

(۲) گرد گھمتا - گرویدہ رہنے والا + سر رہنے والا + مانوس +

گردان ہونا (ا) فعل لازم :- ہلنا - مانوس ہونا - کبوتر کا اپنے گھر سے اُنس پکڑنا - دوسری جگہ نہ جانا +

گردان (ف) اسم مؤنث : دور - پھراؤ - لوٹاؤ + صیغوں کی تصریف - ترتیب کے موافق صیغوں کو پڑھنا + صرف کبیر و صرف صغیر + قرآن شریف کی دَور + قرآن شریف کو دُہرانا یا باری باری سے اس طرح پڑھنا کہ ایک قاری ہو دوسرا سامع پھر دوسرا خود سامع یہ قاری +

گردان کرنا (ا) فعل متعدی :- صرف کے صیغوں کو بالترتیب زمانہ اور وحدت و جمع کے لحاظ سے پڑھنا + دوہرانا - دَور کرنا +

گردانا (ا) فعل متعدی :- (۱) صیغوں کی تصریف کرنا - کسی مصدر کے تمام صیغوں کو کہنا (۲) لپیٹنا - جزدان کے اندر رکھنا - غلاف میں رکھنا - بند کرنا - تہ کرنا جیسے حافظ کے ہاتے ہی قرآن شریف گردان کر رکھ دیا ؎

مُنہ دوپٹے سے لپیٹے سو گئے رکھ دیا قرآن کو گردان کر (ہلال)

(۳) دوہرانا - تکرار کرنا - دَور کرنا - مکرر سہ کرر کہنا - جیسے "سبق گردانا" - (۴) خیال کرنا - خیال میں لانا - سمجھنا + قدر جاننا - قدر کرنا - ماننا - تسلیم کرنا - جیسے "مَیں اُن کی بات کو نہیں گردانتا" ؎

سرِ بازو جاں نثارِ محبت وہ ہیں دلیر رُستم بھی ہو تو کچھ اُسے گردانتے نہیں (داغ)

(۵) باندھنا - کسنا - سمیٹنا ؎

جب دیکھتے ہو مجھ کو چڑھاتے ہو آستیں داغِ عدو کے قتل پہ گرداتے نہیں (داغ)

(۶) لانا - دینا - کرنا - جیسے "وہ اسی شرط کو دلیل گردانتے ہیں" (۷ - پنجاب) سانا - پھنسانا - لپیٹنا - ملانا - شریک حال کرنا - جیسے "مینوں بھی اِس جُرم وچ گردان لیا" +

گردان لینا (ا) فعل متعدی :- مان لینا - فرض کر لینا - سمجھ لینا - جان لینا + بند کر لینا - جزدان میں رکھ لینا + صیغوں کی تصریف کر لینا + دوہرا لینا - پھیر لینا - دَور کر لینا + (۲ پنجاب) لُوٹ کر لینا - شریکِ جرم کر لینا - سان لینا -

گرداور (ف) اسم مذکر :- گشت کرنے والا عہدہ دار - پٹواریوں کے حلقہ یا چُنگی کے علاقہ میں پھر کر دیکھنے والا افسر + پولس کا انسپکٹر - پولس کا سپرنٹنڈنٹ + ضلعدار + نگراں - ناظر +

گرداوری (ف) اسم مؤنث :- (۱) گرداور کا عہدہ (۲) گشت - دورہ (۳) نگرانی - پاسبانی - محافظت - نگہبانی (۴) گشت کرنے کا حلقہ یا علاقہ +

گرداوری کرنا (ا) فعل متعدی :- گرداور کا دورہ کرنا - پٹواریوں کے افسر کا اپنے حلقہ میں گشت لگانا + رَوند کو جانا - گشت کو جانا +

گرد باد (ف) اسم مذکر :- بگولا - وَونڈا - ہوا کا چکر جو غبار کو لے کر بشکلِ سرو بلند ہو جاتا ہے - واورولا پنجابی - زوبعہ : اعصار عربی (چونکہ اس کا مادہ گرد بفتح اوّل و گرد بکسر اوّل دونوں طرح جائز ہو سکتا ہے لہٰذا دونوں موقعوں پر لکھا گیا) + ؎

شعلوں نے صاف سروِ چراغاں بنا دیا اُٹھا جو گرد باد ہمارے غُبار کا (ناسخ)

گرد بالش (ف) اسم مذکر :- گول تکیہ - گل تکیہ - وہ چھوٹا اور گول تکیہ جو سوتے وقت امیر لوگ رخساروں کے نیچے رکھتے ہیں +

گردش (ف) اسم مؤنث :- (۱) چکر - دَور - دورہ - گھماؤ - پھیر + مدوّر صورت میں حرکت کرنا - حلقہ میں پھرنا (۲) انقلاب - تغیر زمانہ کا ہیر پھیر - قسمت کی برگشتگی - بداقبالی - ادبار - بدنصیبی - آوارگی - (۳ - ا) مصیبت + آفت - بپتا - کشٹ - سختی - سنکٹ - کھکیڑ +

گردشِ آسماں (ف) اسم مؤنث :- آسمان کا پھرنا - آسمان کا چکر کھانا + (نظام فیثا غورث کے موافق پہلے تمام ایشیائی باشندے یہ خیال کرتے تھے کہ دنیا کے کُل کام آسمان کی گردش کے موافق ہوتے ہیں چنانچہ تمام مشرقی شاعروں نے اسی طرف اشارہ کیا ہے ؎

رات دن گردش میں ہیں سات آسماں ہو رہے گا کچھ نہ کچھ گھبرائیں کیا) (غالب)

گردشِ زمین (ف) اسم مؤنث:- زمین کا اپنے محور اور سورج کے گرد پھرنا جس سے رات دن پیدا ہوتے اور موسم بدلتے ہیں +

گردش کرنا (۱) فعل متعدی:- گھومنا۔ چکر کھانا۔ پھرنا۔ دَورہ کرنا +

گردش میں آنا (۱) فعل لازم:- چکر میں آنا۔ تباہی یا مصیبت میں پھنسنا +

گردش میں ہونا (۱) فعل لازم:- (۱) چکر میں ہونا۔ ادبار میں ہونا۔ برگشتگی میں ہونا۔ مصیبت میں ہونا۔ بپتا میں ہونا (۲) طالع یا ستارہ کا اپنے گھر سے باہر ہونا ؎

تعجب کچھ نہیں ہے تو جو آنکھیں پھیرلے ہم سے
ہمارے بخت کا اے ماہ گردش میں ستارہ ہے } (ناسخ)

گردن (ف) اسم مؤنث:- عُنق۔ ناڑ۔ گلو۔ گلا +

گردن اُٹھانا (۱) فعل متعدی:- گردن اونچی کرنا۔ گردن اُبھارنا۔ گردن بلند کرنا + سر اُٹھانا +

گردن پر احسان ہونا (۱) فعل لازم:- بارِ احسان سر پر ہونا۔ اپنے اوپر احسان ہونا۔ مرہونِ منت ہونا۔ شرمندۂ احسان ہونا ؎

جا نہیں اِس ڈر سے میں شمشیر کے نیچے بھی — احسان کسی کا مری گردن پہ نہ ہووے (مُصحفی)

گردن اُڑانا (۱) فعل متعدی:- گردن کاٹنا۔ سر قلم کرنا۔ سر اُڑانا یا ناڑ یا مُونڈ کاٹنا + قتل کرنا۔ مارنا + قربانی کرنا۔ بلدان کرنا +

گردن اینٹھنا (۱) فعل لازم:- گردن کا اکڑ جانا۔ گردن کے پٹھوں کا جکڑ جانا + ہوائے سرد کے اثر سے اعصاب میں تشنج پیدا ہو جانا +

گردن اینٹھی رہنا (۱) فعل لازم:- خفا رہنا۔ بگڑا رہنا۔ آزُردہ رہنا۔ غضبناک رہنا۔ اکڑا اور کھچا رہنا ؎

کچھ نظر آتی ہے ڈھلی تری چتون کو کا — اِن دنوں رہتی ہے اینٹھی سی گردن کو کا (رنگین)

گردن پر بوجھ رہنا (۱) فعل لازم:- (۱) بارِ اعمال اور دین کا سر پر ہونا۔ بارِ اعمال کا ساتھ رہنا۔ بُرائی ذمّے رہنا۔ عذاب سر رہنا ؎

کہہ دے شیریں سے نہیں ہجائیگا گردن پہ بوجھ — روز و شب کُہسار کے پتھر بھی ڈھوتا ہے کوئی (جرأت)

(۲) بارِ احسان رہنا۔ احسانمند ہونا (۳) گراں خاطر گزرنا۔ گراں خاطر ہونا۔ ناگوار ہونا + سرگرانی کا موجب ہونا۔ بارِ دوش ہونا +

گردن پر بوجھ ہونا (۱) فعل لازم:- (۱) بارِ احسان میں دبنا۔ احسان ذمّہ رہنا (۲) بارِ اعمال اور عذاب سر پر ہونا (۳) گراں خاطر اور ناگوار ہونا (۴) گرانبار ہونا۔ وبالِ دوش ہونا۔ بارِ گردن ہونا ؎

وہاں انکار کُشتن اور ہزاروں نازجوبن پر — یہاں سر کا یہ عالم ہے کہ ہے اک بوجھ گردن پر (حیا)

گردن پر جُوا رکھنا (۱) فعل متعدی:- (۱) بوجھ اُٹھانا۔ کوئی بھاری کام ذمّہ لینا۔ کسی چیز کو کھینچ کر لے جانے کے واسطے مستعد ہونا۔ اپنی مدد آپ کرنا ؎

بہت خوانِ بے اشتہا تم نے کھائے — بہت بوجھ بندہ بندہ کے تم نے اُٹھائے
بہت آس پر ساز کی راگ گائے — بہت عارضی تم نے جلوے دکھائے
بس اب اپنی گردن پہ رکھو جُوا تم
کرو حاجتیں آپ اپنی روا تم } (حالی)

(۲) تابع داری کرنا۔ اطاعت قبول کرنا۔ کسی کام کے واسطے گردن جھکانا۔ (۳) جورو والا بننا۔ قبیلدار بننا۔ متاہل کرنا +

گردن پر خُون رہنا (۱) فعل لازم:- کسی کی قتلِ ناحق کا گناہ یا عذاب سر رہنا۔ ہتیا کا اپرادھی ہونا ؎

ڈرے کیوں میرا قاتل کیا رہیگا اُس کی گردن پر
وہ خوں جو چشمِ تر سے عمر بھر یوں دمبدم نکلے } (غالب)

گردن پر خُون لینا (۱) فعل متعدی:- کسی کے قتل کا گناہ لینا۔ جیو ہتیا کرنا۔ ہتیا سر لینا۔ ناحق جان سے مارنے کا عذاب سر لینا۔ پاپ لینا ؎

تیز خنجر سے سوا ہے تراِ نشترِ فصّاد — خون گردن پہ لیا کسی سودائی کا (اسیر)

لئے انکار پر ساقی نے ہزاروں خون گردن پر
نگاہیں ڈُوب کر رہ گئیں جامِ لبالب میں } (مولوی امیر علی)

کھُلا رنگِ شفق سے یہ کہ ہر روز اپنی گردن پر — ہزاروں خونِ ناحق چرخِ نیلی فام لیتا ہے (ظفر)

گردن پر خُون ہونا (۱) فعل لازم:- کسی کے قتلِ ناحق کا عذاب یا گناہ سر ہونا۔ ہتیا ہونا۔ قتل کے گناہ کا مجرم ہونا۔ پاداشِ خون کا ذمّہ دار ہونا ؎

کردی ہر اک تمنا سو طرح سے کُشتہ — ہے گردنِ فلک پر خوں اپنی آرزو کا (ممنون)
گردن پہ اُسکی خون ہے سارے جہان کا — حیران ہوں کہ جوشِ نزاکت کو کیا ہوا (نواب)
قربانِ نازِ نعشِ میری یہ کہہ کر کہا — گردن پہ کس کی خون ہے اِس بیگناہ کا (ممنون)
شفق بے وجہ مت گردوں پہ سمجھو — یہ ہیں خون اُس کی گردن پر ہزاروں (جرأت)
جُرم بےحد اور بھی ہیں ایک گنہ یہ بھی سہی — میری ہی گردن پہ ہو اے کاش خونِ اغیار کا (حیا)

گردن پر سوار ہونا (۱) فعل لازم:- (۱) کسی کی گردن پر چڑھ بیٹھنا (۲) سر رہنا۔ سر ہونا + سخت تقاضا کرنا + مجبور کرنا۔ ناچار کرنا۔ کسی بات یا کام کے واسطے ازحد تنگ کرنا۔ چھاتی پر چڑھا رہنا۔ چھاتی پر سوار رہنا + دھمکانا۔ ڈرانا + سر رہنا۔ پیچھے پڑا رہنا +

گردن پکڑ نکال دینا (۱) فعل متعدی:- گردن میں ہاتھ ڈال کر نکال دینا۔ بےعزتی سے دھکے دے کر نکالنا۔ گل ہتھے دے کر نکالنا +

گردن پھنسانا (۱) فعل متعدی:- (۱) گردن کو پھندے میں پھنسانا

گرو

(۲) اپنے تئیں جوکموں میں ڈالنا۔ اپنے کو خطرے میں پھنساتا (۳) ذمہ وار ہونا۔ جواب دہ بننا۔ ذمہ لینا۔ ضامن ہونا +

گردن تیار ہونا (ہ) فعل لازم :۔ گردن کا فربہ اور موٹا ہونا ؎

اِس قدر تنگ گریباں نہیں زیبا پیارے　　پھانسی دیجے اسے گردن ہے ہماری تیار (آتش)

گردن توڑنا (ہ) فعل متعدی (بازاری) :۔ گردن مروڑنا۔ گردن جدا کرنا۔ جیسے "بل لایا تو گردن توڑ دونگا" +

گردن جھکانا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) گردن نیچے کرنا۔ گردن خم کرنا۔ سر خمیدہ کرنا + بوجھ کے مارے گردن نِوانا ؎

عدو کی سرکشی موقوف ہوجاتی ہے احساں سے
یہ وہ ہے بوجھ بھاری جو جھکا دیتا ہے گردن کو

(۲) سیس نوانا۔ نمسکار کرنا۔ نمستے کرنا۔ تسلیم بجالانا۔ آداب بجالانا۔ ادب سے سلام کرنا ؎

جنابِ سلطانِ عشق وہ ہے کرے جو ادنیٰ اک اشارہ
فرشتے حاضر ہوں دست بستہ ادب سے گردن جھکا جھکا کر

(۳) اطاعت کرنا۔ فرماں برداری بجالانا۔ تابعداری کرنا۔ مطیع ہونا۔ اوجھین ہونا۔ (۴) شرمندہ ہونا۔ سرنگوں ہونا۔ نادم ہونا۔ خجل ہونا۔ (۵) احسان کے بوجھ میں دبنا۔ احسانمند ہونا۔ بارِ احسان لینا (۶) عاجزی کرنا۔ فروتنی کرنا +

گردن جھکنا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) گردن خم ہونا۔ سرِ تسلیم کا خمیدہ ہونا۔ گردن نیچی ہونا۔ آداب بجالانے کے واسطے سر کا خمیدہ ہونا ؎

کیونکر ترے آگے نہ جھکے حور کی گردن　　بجلی کی کمر شعلہ کا منہ نور کی گردن (ناسخ)
بیٹھا جہاں پاس سلیمان کے آصف　　نہاں لیوں نہ جھکے قیصر و فغفور کی گردن (انشا)

(۲) شرمندۂ احسان ہونا۔ بارِ احسان میں دبنا (۳) شرمندہ ہونا۔ نادم ہونا۔ (۴) اطاعت قبول کرنا +

گردن جھکوانا (ہ) فعل متعدی :۔ اطاعت کرانا۔ تواضع کرانا۔ سر جھکوانا ؎

غرورِ جاہ و حشمت عشق میں ہرگز نہیں رہتا
گدا کے آگے جھکواتا ہے یہ شاہوں کی گردن کو

گردن حلال کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) ذبح کرنا۔ قتل کرنا۔ مارنا۔ گردن کاٹنا ؎

چھری نکالی ہے مجھ پر عدو کی خاطر سے　　پرائے واسطے گردن حلال کرتے ہیں (داغ)

(۲) نہایت ستانا۔ ظلم کرنا۔ ستم کرنا +

گرو

گردن ڈھلنا یا ڈھلکنا (ہ) فعل لازم :۔ گردن کا بے سکت ہوکر جسم پر گر پڑنا۔ گردن کا مڑ جانا۔ گردن کا ٹوٹ جانا۔ منکا ڈھلکنا۔ قریب بہ مرگ ہونا ؎

اب تک نہ عیادت کو گیا وہ بُتِ غافل　　ڈھلکی ہوئی ہے ناسخِ رنجور کی گردن (ناسخ)
جب کشتۂ الفت کو اُٹھایا تو الم سے　　بس ڈھل گئی اس قاتلِ مغرور کی گردن
بیساختہ بولا کہ ارے ہاتھ تو تک دو　　ڈھلکے نہ مرے عاشقِ مغفور کی گردن
کیا جانیے کیا حال ہوا صبح کو اُس کا　　ڈھلکی ہوئی تھی شب ترے رنجور کی گردن (مصحفی)

گردنِ زمیں (ف) اسم مؤنث :۔ ناکنائے۔ خشکی کا وہ قطعہ جو دو بڑے قطعوں کو باہم ملائے +

گردن سے جُوا اُتارنا (ہ) فعل متعدی :۔ اطاعت اور فرمانبرداری سے نکلنا۔ آزاد ہونا۔ خود مختار ہونا۔ بے باک ہونا +

گردن کا بوجھ (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) بارِ اعمال۔ بارِ دین (۲) بارِ احسان بارِ منت (۳) ناگوارِ طبع۔ گراں خاطر۔ گراں +

ہجر تیار میں جانِ سُبک تن کا بوجھ ہے　　یہ ناتوانِ عشق کی گردن کا بوجھ ہے (نکہت)
شامِ وصال کا جو مٹانا یہ کھوج ہے　　گردوں بھی روزِ ہجر میں گردن کا بوجھ ہے (انشا)

گردن کاٹنا (ہ) فعل متعدی :۔ سر قلم کرنا۔ قتل کرنا۔ ذبح کرنا۔ حلال کرنا۔ گلا کاٹنا +

گردن کا ڈورا (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) وہ سیاہ ڈورا جو اکثر پہلوان لوگ نظر گزر کے خیال سے گردن میں ڈالے رہتے ہیں (۲) گردن کی لچک جو ناچتے وقت معشوقانہ انداز سے ادا کی جاتی ہے۔ جنبش و تحریکِ گردن۔ چہرے کی وہ حرکت جو معشوق بطریقِ بازی ظاہر کرتا ہے۔ علی الخصوص فرقۂ طوائف کا وہ معشوقانہ انداز و ادائے دلفریب جو قصداً حالتِ رقص میں اظہارِ خوش ادائی کی غرض سے بوسیلۂ ادائے حرکاتِ گردن ادا ہو۔ نیز عادت پڑجانے کے سبب دیگر اوقات میں بھی یہ حرکت سرزد ہوتی ہے ؎

سروہی کا دکھا مت اپنی تو ڈورا کہ بچے ہے　　صدائے لاالہ میری رگِ گردن کے ڈورے سے (نصیر)

ہلا کر سر کیا کر بات تو مجھ سے نہ ہنس ہنس کر
زناخی مارتا ہے مجھ کو ڈورا تیری گردن کا

غبارِ ہستیٔ عاشق جو آج اُس کو اُڑاتا ہے
سمندِ ناز کو گردن کا ڈورا تازیانہ ہے

تیری گردن کے جو ڈورے کو اُڑا جائے تو پھر　　چشمِ خورشید میں بیٹھے وہیں سوزن مارے (انشاء)

گر

ممکن نہیں دم مارے مارا تری گردن کا
تلوار کا ڈورا ہے ڈورا تری گردن کا

گردن کا منکا (ہ) اسم مذکر:۔ استخوانِ گردن۔ پُشت کی وہ ہڈی جہاں سے گردن شروع ہوتی ہے ؎

ناتواں ہوں گلے میں مرے باندھ تعویذ　　توڑ ڈالے مری گردن کا نہ منکا کا غذ (داغ)

گردن کا منکا ڈھلنا یا ڈھلکنا (ہ) فعل لازم:۔ گردن کی پچھلی ہڈی کا بے سکت ہو کر نیچے لٹک جانا۔ گردن کے جوڑوں کا سرک جانا جو قریب بمرگ ہو جانے کی علامت ہے۔ مرنے کا وقت قریب پہنچ جانا۔ مرنے لگنا ؎

جب ترے بیمار کی گردن کا منکا ڈھل گیا　　ہمدموں کی آنکھ میں نقشہ کفن کا ڈھل گیا (ظفر)

جو دیکھے ہے گردن کا ڈھلک جائے ہے منکا
گردن کے غضب ہیں بُتِ بے باک کے ڈورے

گردن کٹنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) گلا کٹنا۔ سر قلم ہونا۔ سر اُڑنا۔ مارا جانا قتل ہونا۔ ذبح ہونا۔ حلال ہونا۔ (۲۔ عوام) تباہ ہونا۔ برباد ہونا ✦ مُسنا۔ لُٹنا۔ زبردستی مال لیا جانا (۳۔ عوام) خوفِ جاں ہونا۔ ڈر لگنا۔ دہشت آنا۔ جان نکلنا۔ جیسے "تیری تو وہاں جاتے ہوئے گردن کٹتی ہے"۔

گردن کش (ف) صفت:۔ (۱) باغی۔ یاغی سرکش۔ نافرمان مُنحرف۔ حکم عدول۔ متمرّد (۲) زور آور۔ نہایت قوی و زور مند (۳) مغرور۔ متکبّر۔ ابھمانی (۴۔ ف) سردار　سالار (۵۔ ا) گستاخ۔ شریر۔ شوخ۔ بیباک۔ نٹ کھٹ ✦ دنگئی ✦ فتنہ پرداز۔ فسادی۔ فساد انگیز ✦

گردن کشی (ف) اسم مؤنث:۔ (۱) انحراف۔ بغاوت۔ نافرمانی۔ متمردی (۲) غرور۔ مان۔ گھمنڈ۔ تکبّر۔ کرب (۳) زور آوری۔ قوت۔ قدرت۔ طاقت (۴) شوخی۔ گستاخی۔ شرارت۔ نٹ کھٹی۔ بے باکی ✦

گردن مارا جانا (ہ) فعل لازم:۔ قتل کیا جانا۔ ہلاک کیا جانا۔ سر اُڑایا جانا ؎

دار پر اہلِ گُنہ ہوتے ہیں انگشت نما　　سربدار سے جو جاتے ہیں گردن مارے (نصیر)

گردن مارنا (ہ) فعل متعدی:۔ گردن زدن کا ترجمہ۔ قتل کرنا۔ سر اُڑانا۔ ذبح کرنا۔ حلال کرنا۔ ہلاک کرنا۔ جان لینا ؎

پیار سے کر کے حمائل غیر کی گردن میں ہاتھ
مارتے تیغِ ستم سے مجھ کو گردن آپ ہیں

اب یہی میری سزا ہے لے کے تیغِ آبدار　　ماریئے واں مجھ کو گردن جس جگہ پانی نہ ہو (معروف)

تو خریدار کی میرے ہے خریدار اصیل　　مارے گردن تجھے لیکر کوئی تلوار اصیل (رنگین)

گر

صورت اُس کی یہ کھینچی تھی گلے لگتے ہوئے　　سو جفا کار نے نقاش کو گردن مارا (میر)

شوقِ دیدار میں گر تو مجھے گردن مارے　　ہو نگہ مثلِ گلِ شمع پریشاں مجھ سے (غالب)

کشتنی اور بھی زنداں میں بُت ہیں لیکن　　آرزو ہے کہ وہ پہلے مجھے گردن مارے (مصحفی)

گردن مروانا (ہ) فعل متعدی:۔ قتل کرانا۔ ہلاک کرانا۔ ذبح کرانا ✦

گردن مروڑنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) گلا گھونٹنا۔ ٹینٹوا دبانا ✦ گردن توڑنا (۲) کسی جانور کو بغیر ذبح کئے گلا گھونٹ کر مارنا جو اہلِ اسلام کے ہاں ممنوع ہے ✦ اختناق ✦

گردن میں ہاتھ دیکے نکالنا (ہ) فعل متعدی:۔ نہایت بیعزتی اور زبردستی سے کسی مکان یا مجلس سے باہر کرنا۔ گردن پکڑ کر نکال دینا ✦

گردن ناپنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) گردن کاٹنا۔ سر اُڑانا۔ سر کاٹنا۔ قتل کرنا ؎

ہمسری کرتی ہے یہ ساقی کی گردن سے مُدام
گردنِ مینا کو رندِ بادہ پیما ناپنا ✦

(۲۔ لکھنؤ) گردن میں ہاتھ دیکے نکالنا (یہ معنی صاحب گلشن فیض یا اُن کے نقال صاحب مخزن المحاورات نے لکھے ہیں۔ دہلی میں نہیں سُنے گئے) ✦

گردن نہ اُٹھانا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) شرمندگی سے سر اونچا نہ کرنا۔ شرمندہ و خجل رہنا۔ ندامت سے آنکھ سامنے نہ کرنا (۲) دم نہ مارنا۔ مُنہ سے بھاپ نہ نکالنا۔ اُف نہ کرنا۔ بات نہ کرسکنا ؎

اُٹھا نا نہیں اُس کو حُسن کوئی گردن　　وہ اِس عرصہ میں ایک سنگِ گراں ہے (میر)

(۳) انکار نہ کرنا۔ عذر نہ کرنا (۴) بارِ احسان سے مُنہ سامنے نہ کرنا ✦

گردن ہلانا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) انکار کرنا۔ نہیں کرنا۔ نٹنا ؎

وبالِ گردن اپنی زندگی ہو جائے ہے ہم کو
ظفر انکارِ بوسہ پر جو وہ گردن ہلاتے ہیں

(۲) منکر ہونا۔ نابر ہونا۔ نکرنا۔ اقرار نہ کرنا۔ جیسے "چور چرا دے اور گردن ہلائے" (کہاوت) مُنہ پر پوچھو گردن ہلائے پیچھے دیکھو لپ کھائے) ✦

گردن ہلنے لگنا (ہ) فعل لازم:۔ بڑھاپے کے باعث گردن میں رعشہ ہو جانا۔ نہایت بوڑھا ہو جانا ✦

گردنا (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) گدّی کا چانٹا۔ دھول۔ دھپا۔ تھپا۔ سیلی (۲) نہایت موٹی اور فربہ گردن۔ تیار گردن (۳۔ قصّاب) مذبوحہ بکری یا بھیڑ وغیرہ کی گردن کا گوشت ✦

گرد

گُرَد نا جڑنا۔ دینا۔ سہی کرنا۔ لگانا (فعل متعدی، بازاری):۔ دھول مارنا۔ چپت لگانا۔ گُدّی بجانا۔ گردن پر چانٹا جڑنا۔ چپت گاہ کی خبر لینا۔ دھپیانا + گردن پر مُکا جڑنا۔ پنجابی چپیڑ مارنا +

(ایک نئے محاورہ داں نے خدا جانے کہاں سے یا بھدکنا سُنانے کا خیال کرکے گرد نا سنانا لکھا ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ سُنانے سے یہاں کیا نسبت ہے) +

گَرْدَنی (ف) اسم مؤنث:۔ (۱) گھوڑے پر ڈالنے کا کپڑا۔ بالاپوش اسپ جو گردن سے لے کر پُٹھوں تک پڑا رہتا ہے ؎

گردنی اوڑھ کے سو جائے اگر کوئی رئیس　　حاضری کھائے سپاٹو میں تو لندن میں نفن (لا اعلم)

افسوس میرا گھوڑا جاڑوں میں ہے ٹھٹھرنگا　　اُسکو نہ ملی گردنی مجھ کو نہ ملا انگا (عوام بازاری)

(۲) کُشتی کے ایک داؤں یا پیچ کا نام (۳۔ ہندو) گلے میں ڈالنے کا چاندی کا ہار۔ (۴۔ پُورب) تفا۔ دھپ۔ گُدّی کا چانٹا۔ سیلی (۵) کانس کنگنی کا رنس +

گَرْدُوں (ف) اسم مذکر:۔ (۱) چرخ۔ آسمان۔ فلک۔ اکاش۔ گگن ؎

شالِ نَے کوئی ہوتا ہے اگر اے ناسخ　　ساغرِ عمر کو گردوں وُہیں بھر دیتا ہے (ناسخ)

(۲) گاڑی۔ چھکڑا۔ ارابہ + رتھ۔ بہلی (۳) چرخی۔ پیا۔ جرِ ثقیل کے ایک آلہ کا نام +

(یہ لفظ گرد بمعنی گردیدن اور واؤ نون مُبدّلِ گرداں سے مرکب ہے چونکہ حروف علّت باہم اکثر بدل جایا کرتے ہیں۔ پس اس جگہ الف کو واؤ سے بدل لیا +

گَرْدُونِ گَرْداں (ف) صفت:۔ فلک دوّار +

گِرْدَہ (ف) اسم مذکر:۔ (۱) قُرص۔ ٹکیا + حلقہ۔ منڈل۔ کُنڈلی۔ دائرہ (۲) گِتا + پٹاری کے اُوپر کا گول سلا ہؤا کپڑا (۳) ایک قسم کی روٹی۔ (۴) ہر ایک گول اور مدوّر چیز (۵) گل تکیہ + گول تکیہ (۶۔ ا) ایک چاندی کے سکہ کا نام جو ایک آنہ چار پائی کی قیمت کا ہے (۷۔ ا) سر کے وہ بال جو تینوں طرف قائم اور بیچ میں سے ماتھے تک مُنڈے ہوئے ہوتے ہیں (۸) گول تشتری (۹) حقہ کا زیر انداز (۱۰) ڈفلی یا دائرہ وغیرہ کا چوبی حلقہ جس پر کھال منڈھی جاتی ہے +

گُردہ (ف) اسم مذکر:۔ (۱) ایک مشہور عضو کا نام جو حیوانات کے دونوں پہلوؤں میں واقع ہے۔ کُلیہ (۲۔ ا) ایک قسم کی چھوٹی توپ۔ زنبُور (۳۔ ا) جرأت حوصلہ دلیری۔ جگرا۔ مرادف دل۔ جیسے "بڑا کیا دل گُردہ پیدا کیا خُردہ" + بڑے گردے کا آدمی ہے ؎

منزلِ الفت میں رکھیں تو قدم　　رستم و سہراب کا کیا گُردہ ہے (نسیم دہلوی)

گرف

(۴۔ ا۔ عو) کلمۂ تنفّر جو کسی بات کے جواب میں عورتیں زبان پر لاتی ہیں۔ جیسے "تیرا گُردہ۔ تیرا کلیجا۔ تیرا سر وغیرہ" (۵۔ ا) ایک قسم کی کھُرچنی جسے گنّے کا رس پکاتے وقت کڑھاؤ میں چلاتے جاتے ہیں تاکہ رس نیچے جم کر جل نہ جائے + ایک قسم کا کفگیر +

گَرْدی (ف) اسم مؤنث (مرکبات میں):۔ (۱) گردش۔ پھرنا۔ جیسے "آوارہ گردی"۔ ہرزہ گردی (۲۔ ا) انقلاب۔ افراتفری۔ پلٹی۔ جیسے "بادشاہ گردی" (۳۔ ا) زوال۔ تنزل۔ بیقدری۔ بے وقری۔ جیسے اشراف گردی (۴۔ ا) حملہ آوری + دَور دورا۔ عہد جیسے "نادر گردی" پٹھان گردی +

گَرُڑ (س) اسم مذکر (ہندو):۔ (۱) گِدھ۔ کرگس۔ کھگ پتی۔ کھگیش۔ پرندوں کا راجا (۲۔ پنجاب) نیل کنٹھ۔ سبزک۔ شقراق۔ کاسکینہ +

(ہندوؤں کے اعتقاد میں یہ وشنو کی سواری مانی جاتی ہے) +

گَرُڑ پُران (ہ) اسم مذکر:۔ ہندوؤں کے چھٹے پُران کا نام۔ جس کا ایک کلپ (باب) جو مُردے کی گتی اور کریا کرم پر مشتمل ہے بعد از وفات اُس کے لواحقوں کو سُنایا جاتا ہے۔ شاید تبرکاً یا نیک فال سمجھ کر گرڑ سے منسوب کیا ہے گویا وہ میت کو بہشت تک پہنچا دیگا +

گُرْز (ف) اسم مذکر:۔ ایک ہتھیار کا نام جو سر پر مارا جاتا اور اُوپر سے موٹا ہوتا ہے۔ گدا۔ گوپال۔ عمودِ آہنیں۔ عمود ؎

مرا مضمون باندھے غیر اپنے شعر میں کیونکر　　نہیں زیبا کہ دستِ زال میں ہو گُرزِ رستم کا (اسیر)

گُرْز بَردار (ف) اسم مذکر:۔ گدا دھر۔ گُرز اُٹھانے والا +

گُرْز مار (ا) اسم مذکر:۔ مُسلمان فقیروں کا ایک گروہ جن کے پاس گُرز رہتا ہے اور وہ لوگ جب کوئی اُن کو بھیک نہیں دیتا تو اُس سے اپنے آپ کو زخمی کر لیتے ہیں +

گُرُس (ا۔ صحیح انگلش گروس (Gross)) اسم مذکر:۔ بارہ درجن کا مجموعہ۔ ۱۴۴ عدد کا منڈل +

گُرسَل (ہ) اسم مؤنث (گنوار):۔ ایک قسم کی چھوٹی مینا۔ جس کی چونچ زرد ہوتی ہے + گرائی جسے پُورب میں گل گچیا کہتے ہیں +

گُرُسنگی (ف) اسم مؤنث:۔ بھُوک۔ اشتہا۔ گھدیا +

گُرُسنہ (ف) صفت:۔ بھُوکا۔ گھدیا وان +

گِرِفت (ف) اسم مؤنث:۔ (۱) پکڑ (۲) قبضہ۔ دستہ۔ پکڑنے کی جگہ۔

ٹوہنے (۳-۹) کھیچی - کَوِلی (۴-۹) اعتراض - حرف گیری - نکتہ چینی + مزاحمت - ٹوک + بازپُرس - مطالبہ +

گرِفت کرنا (۹) فعل متعدی :- پکڑنا + اعتراض کرنا - حجت نکالنا - مزاحمت کرنا - روکنا - ٹوکنا - نکتہ چینی کرنا - خُردہ گیری کرنا - کھوٹ نکالنا + تھامنا +

گرِفتار (ف) صفت :- (۱) پکڑا ہُوا - ماخوذ + قیدی - نظربند + محبوس - اسیر (۲) پھنسا ہُوا - مُبتلا - گِھرا ہُوا (۳) عاشق - دل دادہ - فریفتہ - مفتُون +

گرِفتار کرنا (۹) فعل متعدی :- پکڑنا - ماخُوذ کرنا - آگے دھر لینا - باندھ لینا - اسیر کرنا + قید کرنا + ہتکڑیاں ڈالنا + مُشکیں باندھنا - بیڑیاں کسنا +

گرِفتار ہونا (۹) فعل لازم :- (۱) ماخُوذ ہونا - پکڑا جانا - باندھا جانا - (۲) عاشق ہونا - فریفتہ ہونا - مفتُوں ہونا - دل دادہ ہونا ؎

دھیان میں کسکے یہاں بیٹھے ہو چار ہوئے		کیا مری جان کہیں تم بھی گرفتار ہوئے (حفیظ)

(۳) مُبتلا ہونا - پھنسنا - گھرنا +

گرِفتاری (ف) اسم مؤنث :- (۱) پکڑ + مواخذت (۲) اسیری - قید - نظربندی - حبس (۳) اُلجھاؤ - اُلجھیڑا - پھنساو - جنجال - مُبتلا شدگی ؎

چشم نے دیکھ لیے صاحب اس لئے زاری میں ہے		دل نے کیا دیکھا ہے بن دیکھے گرفتاری میں ہے (لااعلم)

گرِفتگی (ف) اسم مؤنث :- (۱) پکڑ + مواخذت (۲) انقباض - رُکاؤ + گھٹاؤ + لُکنت - ہُتلاہٹ - توتلاپن +

گرِفتگیٔ آواز (ف) اسم مؤنث :- آواز پڑنا - گلا پڑنا +

گرِفتہ (ف) صفت :- پکڑا ہُوا - جیسے "دست گرفتہ" +

گرگر سودا یا مُعاملہ کرنا (۹) فعل مُتعدی :- سر ہو کر کوئی چیز دینا - زبردستی سر چپیکنا - خلاف مرضی سر منڈھنا - خواہ مخواہ کچھ دینا ؎

گرگر مُعاملہ کریں کیا اُس سے دل کا ہم		ہے یار بے نیاز اُٹھایا نہ جائیگا (مرزا صابر)

گُرگ (ف) اسم مذکر :- بھیڑیا - ذِیب - ایک درندے کا نام جو اکثر بھیڑ بکری کا شکار کرتا اور آدمی کے بچّوں کو بھی اُٹھا کر لے جاتا ہے ؎

تو وہ یُوسف ہے کہ تجھ پر کیا بشر دیوانے ہیں
گُرگ دیکھے گا تو کُتّا باؤلا ہو جائے گا } (جرأت)

گُرگِ باراں دیدہ (ف) صفت :- آزمُودہ کار - گرم و سرد روزگار دیدہ - پُرانا خرانٹ - نہایت تجربہ کار - زمانہ دیکھا ہُوا ؎

میرے رونے پر جو رویا آدمی فہمیدہ ہے		ناصح عاقل پُرانا گُرگ باراں دیدہ ہے (داغ)

(چونکہ بھیڑیئے کا بچّہ بارش سے اکثر ڈرتا اور مینہ برستے وقت اگر بھوکا پیاسا بھی ہو تو باہر نہیں نکلتا ہے

مگر اتفاق سے باہر ہو اور مینہ آجائے تو اُس میں بھیگ کر اُس کا ڈر نکل جاتا اور یہ سمجھ لیتا ہے کہ بارش کوئی خوفناک چیز نہیں ہے پس اس وجہ سے دلیر اور بے خوف ہو جاتا ہے اور اسی طرح جو آدمی ہر طرح کا زمانہ دیکھ لیتا ہے وہ نہایت ہوشیار اور بے باک ہو جاتا ہے۔ لہٰذا بطور مذمّت یہ محاورہ متنفّی اور چالاک آدمی کی نسبت بولا جانے لگا) +

گُرگِ کُہن (ف) صفت :- (۱) گُرگِ سال خُوردہ - بُوڑھا اور پُرانا بھیڑیا (۲) پُرانا خرانٹ - پُرانا تجربہ کار - بڑا بھاری مکّار ؎

ناصح مِلائے لاکھ تمہیں عجز و نیاز سے		جانا نہ بُھول کر کبھی گُرگِ کُہن کے پاس (مؤلف)

گُرگا (ہ) اسم مذکر :- (۱) چھوکرا - گُرو کی ٹہل کرنے والا + چیلا - چٹّا - شاگرد - (۲) برتن مانجھنے والا - برتن دھونے والا - مشلچی - کمینہ نوکر (۳) نوکر - خدمتگار - ٹہلوا + ہرکارہ + کمینہ مصاحب - مُنہ لگا - سفلہ مُقرب - ادنےٰ ہمراز ملازم (۴ - لکھنؤ) بدکار - بدوضع (۵) شیطوُنگڑا - اخوان الشیاطین میں سے +

گُرگابی (ف) اسم مذکر (گُرگ + آبی) :- وہ انگریزی جوتا جو صرف پنجوں تک بشکل گُرگ آبی ہوتا ہے - ایک قسم کا موزہ + رُومی اور تُرکی زبان میں بھی پایا جاتا ہے

گِرگِٹ (ہ) اسم مذکر :- حِربا - آفتاب پرست - کِرلا - ایک چھپکلی کی شکل کے جانور کا نام جو اکثر آفتاب کی طرف رُخ کرکے بیٹھتا اور اپنا رنگ سُرخ - زرد - نیلا بدلتا رہتا ہے +

گرگٹ کے سے رنگ بدلنا یا گرگٹ کی طرح رنگ بدلنا (۹) فعل لازم :- نہایت متلوّن مزاج ہونا + ایک حال پر نہ رہنا + غُصّے کے مارے لال پیلا ہونا - نیلی پیلی آنکھیں ہونا + انقلاب پر انقلاب ہونا - تغیّر و تبدّل ہونا + ایک طور پر نہ رہنا - گھڑی میں کچھ گھڑی میں کچھ ہونا + کچھ سے کچھ ہونا - رنگ متغیّر ہونا ؎

دمہ سے ریش شیخ بدلتی ہے اے نصیر
گرگٹ کی طرح رنگ سفید و سیاہ و سُرخ } (نصیر)

گرگٹ کی طرح لاکھوں گردوں نے رنگ بدلے		پر تو نے اے ستمگر اپنے نہ ڈھنگ بدلے (رنگین)

رنگ گرگٹ کی طرح بدلے بہار		جو ابھی گھر میں چھپکلی نکلے (راحت)

خورشید کیا کہوں انہیں آنکھوں کے سامنے
گرگٹ کی طرح رنگ زمانہ بدل گیا } (منیر)

گِر گئے دانت آم کھانے سے (ہ) کہاوت :- تعجب اور خلاف قیاس بات کی نسبت بولتے ہیں + جھوٹی نزاکت پر طنز ہو کھچڑی کھاتے پہنچا اترنے کا مُرادف

گرل سکول (انگلش) (Girl School) اسم مذکر :-

لڑکیوں کا مدرسہ۔ لڑکیوں کے پڑھنے کا مکتب ٭ مدرسۃ النساء ٭

گرم (ف) صفت :۔ (۱) مقابلِ سرد۔ تتا۔ حار۔ محرق۔ حریق۔ تپاں سوزاں۔ آتشی۔ جلتا ہوا ؎ ٭

شمعِ نازاں نہ ہو اک رات بہا آنسو گرم ۔ برسوں یاں آنکھ سے ٹپکا ہے مرے لوہو گرم
کیا کہوں نامۂ جانسوز کی اپنے تاثیر ٭ جل گیا بس یہ کبوتر کا ہوا بازو گرم } (ذوق)

(۲) جلد۔ شتاب۔ بہ تعجیل۔ فوراً۔ فی الفور۔ ترت۔ عجلت کے ساتھ جیسے مصرع ؎
"وہ گرم گرم آکے یہاں سے چلے گئے"

(۳) سریع الحرکت۔ تیز رفتار ؎

اکدم نہیں ہے اس بتِ خورشید رُو کو چین ۔ پھرنے میں جیسے کوکبِ سیّار گرم ہے (جراح)

(۴) بہت۔ زیادہ۔ مفرط۔ ازحد۔ جیسے "گرم اختلاطی" (۵) مختلط۔ اختلاط رکھنے والا ٭ ازحد گڈ مڈ۔ نہایت حلا ملا ؎

صد شکر جذبِ محبت کی بدولت ۔ کچھ آج وہ خلط میں بہت مجھ سے ہا گرم (انشاء)

(۶) سرگرم۔ مستعد۔ تیار۔ آمادہ ٭ مصروف ٭ کربستہ ؎

کون سوختہ جاں صبح سے ہے گرمِ فغاں ۔ کہ ہوا آتی ہے کوچہ سے ترے گرد گرم (ذوق)
ہاں تیغ کھینچ لے بتِ نازک مزاج تو ۔ مرنے پہ آج یہ بھی گنہگار گرم ہے (آگاہ)

(۷) تند۔ تیز ٭ سخت۔ ناملائم۔ ناگوار۔ بیجا ٭ دھوآں دھار ؎

خود ایک تو وہ شعلۂ رخسار گرم ہے ۔ تس پر بلا ہی زلف دھوآں دھار گرم ہے (جرأت)
گرم اک بات کسی سے نہ سنی تھی ثابت ۔ اب سناتے ہیں مجھے میرے مقدر لاکھوں (ثابت)

(۸) صفراوی۔ پت کا (۹) لال۔ انگارا سا۔ دہکتا ہوا۔ جیسے "گرم لوہا" (۱۰) برسرِ رونق۔ پُر رونق۔ رونق پر۔ بارونق۔ جیسے "صحبت گرم رکھنا۔ بازار گرم ہونا" وغیرہ ؎

بازار کس قدر مرے یوسف کا گرم ہے ۔ لاتے ہیں نقدِ عمر خریدار ہاتھ میں (سید)
جرأت خرید داغ پہ سن امر آفتاب ۔ آتش رخوں کے حسن کا بازار گرم ہے (جرأت)
عاشق کُشی پہ جب سے وہ خونخوار گرم ہے ۔ تب سے جہاں میں حسن کا بازار گرم ہے (میر تقی)

(۱۱) غضبناک۔ خفا۔ ناراض ؎

دستِ خورشید کی رعشہ سے سپر جائے چھوٹ ۔ کھینچ کر تیغ کو جب ہو وہ ہلال ابرو گرم
لطفِ بوسہ نہ رہا ہم پہ ہوا جب تو گرم ۔ شربتِ قند دیا کر کے پر آتش خو گرم } (ذوق)

(۱۲) پُرزور۔ پُرمضموں۔ پُراثر۔ تڑپتا ہوا۔ گرما گرم ؎

باتیں سنئے تو پھڑک جائیے گا ۔ گرم ہیں داغ کے اشعار یہ کیا (داغ)
سرگرمِ سخن سب ہیں سخن سنج ولیکن ۔ لکھے تو نصیر ایسی غزل کوئی بھلا گرم (نصیر)

غزل تو طرز پہ جرأت کی یہ بھی تھی معروف ۔ پہ ایک اور غزل گرم کہہ سناتا ہوں (معروف)
ظفر کی طرح کوئی شعر گرم کہہ نہ سکے ۔ ہزار فکر سے دے دے وہ دل و دماغ جلا (ظفر)

(۱۳) بھبوکا۔ شوخ ٭ سرخ و سفید۔ لال۔ انار کا دانہ۔ شہاب کی مانند ؎

دلِ عاشق کے جلانے کا ہے سامان ۔ یعنی شعلہ ہے تری رنگ بھبوکا رو گرم (ذوق)

جل جاویں تیور اس کے جو دیکھے ٹک آنکھ اٹھا
اللہ کیا وہ شعلۂ رخسار گرم ہے } (جرأت)

(۱۴) خوب۔ کھرے۔ چوکھے ؎

گر کیئے بغل کیجے ہماری بھی ذرا گرم ۔ تو آنکھ جھپک ناز سے کہتا ہے وہ کیا گرم (جرأت)

(۱۵) فائق۔ تیز۔ غالب۔ بڑھ کا ؎

مصور نے جو دیکھا کھینچ کر دونوں کے چہرے کو ۔ تو نقشہ گرم نکلا یوسف کی بھی تصویر پر تیرا (جرأت)

(۱۶) شوخ و شنگ۔ شوخ چشم۔ بے باک ٭ چالاک۔ شوخ۔ شریر۔ عیار۔ نٹ کھٹ ڈھنگی ؎

کرتی ہے سب سے پردۂ مینا میں تاک جھانک
وہ دختِ رز بھی ایک ہی مُردار گرم ہے } (ناسخ)

اللہ رے شرارت تری اللہ رے شوخی ۔ ایسا تو کوئی ہم نے نہ دیکھا نہ سنا گرم (جرأت)

جاتے ہوئے کل راہ میں چھیڑا جو کسی نے ۔ لوگوں کے دکھانے کو ہوئی اتنی وہ ادا گرم
پر دل میں جو پوچھی تو لگی ہنسنے یہ کہنے ۔ اے صدقے کروں اسکو کیا تنک ہے مُوا گرم } (رنگین)

(۱۷) چلبلا۔ شوخ۔ طرار۔ نچلا نہ رہنے والا۔ تُرتُریا ؎

ہر عضو پھڑکتا ہے پڑا شوخی کے مارے ۔ ہے ایک سے ایک اس بتِ کافر کی ادا گرم (مصحفی)

گرم اختلاطی (ف) اسم مؤنث :۔ نہایت ربط ضبط۔ گہری دوستی تپاک۔ فرطِ محبت ٭ ازحد بے تکلفی۔ کمال اتحاد ٭

گرم بازاری (ف) اسم مؤنث :۔ خوب بکری۔ نہایت گاہکی اور خریداری۔ کثرتِ خرید و فروخت ٭ ہجومِ خلائق۔ رونقِ بازار ٭ لین دین اور بنج بیوپار کی کثرت ؎

سرد ہے بازارِ خوباں گرم بازاری نہیں
کتنے یوسف دیکھتا ہوں کچھ خریداری نہیں } (وارث)

کو بکو خانہ بخانہ پھر سے ہیں خورشید وار ۔ مہروش یہ دن تمہاری گرم بازاری کے ہیں (ظفر)

گرم بغل کرنا (۱) فعل لازم :۔ دیکھو (بغل گرم کرنا) ؎

ابتلک گرم بغل کرنے کی کچھ فکر نہ کی ۔ اور آ پہنچی قلق فصلِ زمستاں سر پر (قلق لکھنوی)

گرم بولنا (۱) فعل متعدی :۔ خفگی یا خشونت کے ساتھ بات کرنا۔

بدمزاجی سے جواب دینا۔ تیز ہونا۔ تُند خُوئی سے پیش آنا ۞

گرم پانی (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) تتّا پانی۔ کھولتا پانی۔ حمیم۔ حمیمہ (۲)۔ بازاری۔ پنجاب) منی۔ دھات۔ نطفہ۔ بیج۔ بیرج۔ آبِ پشت ۞

گرم جوشی (ف) اسم مؤنث :۔ (۱) گرم اختلاطی۔ زیادہ ربط ضبط۔ تپاک محبّت و اختلاط ؎

یاد آئی جو گرم جوشئ یار دیدۂ تر نے شعلہ باری کی (مومن)

گرم جوشی نہ کرو غیروں سے تم بہرِ خدا ہم بھی الطاف و کرم کے ہیں تمہارے فی حق (ظفر)

رقیبوں سے جو دیکھی گرم جوشی اُس کی محفل میں
تو پھوڑے کی طرح کیا کیا کلیجا میرا کھولا ہے } (لا اعلم)

سرد مہری ہم سے ہے اور گرمجوشی غیر سے خُوب ہی وہ تو ہمیں دکھلا رہا ہے سرد گرم (ر)

(۲) سرگرمی۔ ولولہ۔ جوش۔ نہایت تندہی۔ شوق۔ حمایت۔ سعی۔ کوشش ۞

گرم خبر (ہ) اسم مؤنث :۔ تیز خبر۔ جلدی کی خبر ۞ خبرِ تازہ۔ عام خبر۔ افواہ۔ شہرت۔ دُھوم۔ عنقریب ظاہر ہونے والی بات کا چرچا ع

کیا گرم خبر ہے ترے آنے کی یہاں پر مشتاق چلے آتے ہیں ملکوں سے بڑے گرم (لا اعلم)

گرم سرد (ف) صفت :۔ (۱) تتّا اور ٹھنڈا۔ حار اور بارد (۲) گُنگُنا۔ شیر گرم۔ سہتا سہتا۔ سمویا ہُوا (۳) بُرا بھلا۔ نرم و سخت۔ نیک و بد۔ حوادثِ زمانہ ۞

گرم سرد اُٹھانا یا سہنا (ہ) فعل متعدی :۔ حوادثِ زمانہ کی برداشت کرنا۔ بُرا بھلا وقت دیکھنا۔ تجربہ حاصل کرنا۔ نیک و بد زمانہ دیکھنا۔ راحت و مصیبت کا امتحان کرنا ۞

گرم سرد دیکھنا (ہ) فعل متعدی :۔ راحت و مصیبت کا زمانہ دیکھنا۔ بُرے بھلے دنوں کی آزمائش کرنا۔ تجربہ حاصل کرنا ۞

گرم سیر (ف) صفت :۔ بالخاصیت نہایت گرم زمین۔ سردسیر کا نقیض گرم مُلک۔ گرم ولایت۔ وہ دیس جس کی آب و ہوا گرم ہو ۞

گرم کپڑے (ہ) اسم مذکر :۔ جاڑے کے دنوں کی پوشاک۔ اُونی یا روئی دار کپڑے۔ جڑاول ۞

گرم کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) تتّا کرنا ۞ آگ پر رکھنا ۞ گرمی پہنچانا ۞ جوش کرنا۔ جیسے "دُودھ گرم کرنا" (۲) بھڑکانا۔ افروختہ کرنا۔ غصہ دلانا۔ آگ لگانا۔ (۳) تیز کرنا۔ دوڑانا۔ ایڑ لگانا۔ مہمیز کرنا۔ جیسے "گھوڑے کو گرم کرنا" ۞

گرم گرم (ف) صفت :۔ جلد جلد۔ شتاب شتاب

یاد آیا سوئے دشمن اُس کا جانا گرم گرم پانی پانی ہو گیا میں موج دریا دیکھ کر (مومن)

گرم مزاج (ہ) صفت :۔ (۱) محرور المزاج۔ وہ شخص جس کا مزاج حار ہو۔ صفراوی مزاج۔ (۲) تُند مزاج۔ غُصیل۔ غصہ ور۔ بدمزاج۔ مغلوب الغضب۔ تُند خُو۔ اگن سبھاؤ ۞ تیز مزاج ۞ سخت گیر۔ خشونت پسند۔ درشت طبع ۞

گرم مزاجی (ہ) اسم مؤنث :۔ تُند خُوئی۔ بدمزاجی۔ خشونتِ طبع ؎

تو دولتوں کو گرم مزاجی نے کھو دیا سالم ہو گیا یہ بلند ابخرے ہوئے (اسیر)

گرم مصالح (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) ابازیر۔ توابل۔ وہ خوشبودار چیزیں جو طعام میں ڈالی جاتی ہیں۔ جیسے "لونگ۔ الائچی۔ زیرہ۔ دارچینی۔ سیاہ مرچ"۔ جسے فارسی میں دیگ افزار بھی کہتے ہیں (۲)۔ عوام۔ بازاری) معشوق گرما گرم ۞

گرم مِلنا (ہ) فعل لازم :۔ تپاک اور اختلاط کے ساتھ مِلنا۔ نہایت اخلاق اور محبّت سے پیش آنا ۞ رواروی مِلنا۔ چلتے چلتے مِلنا۔ راستہ کی مُلاقات کرنا۔ سرا سری مُلاقات کرنا ؎

عاشق سے گرم مِلنا پھر بات بھی نہ کہنا کیا بے مُروتی ہے کیا بے وفائیاں ہیں (تاباں)

(یہ محاورہ کبھی سُنا نہیں گیا صرف تاباں کے باندھ دینے کے سبب لکھنا پڑا۔ تاکہ اُس کے معانی میں لوگ متفکر نہ ہوں) ۞

گرم ہونا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) تتّا ہونا ۞ حار یا محرور ہونا ۞ تپنا۔ جلنا۔ بھبکنا (۲) جوش ہونا۔ اونٹنا۔ اُبلنا۔ کڑھنا۔ جیسے "دُودھ گرم ہونا" (۳) خفا ہونا۔ تیز ہونا۔ بگڑنا۔ طیش میں آنا۔ غضبناک ہونا۔ خشمگیں ہونا۔ جھنجلانا ؎

پارہ ہائے ابر میں ہو جس طرح سے آفتاب دہنم ہوتا ہے مجھ پر دن میں سو سو بار گرم (ناسخ)

میں نے کہا کہ آتشِ غم میں جلے ہے دل وہ سر بہ مہر گرم ہو بولا جلا کرے (میر)

کیوں طفلِ اشک تجھ کو آنکھوں میں میں نے پالا
اس پر بھی میرے مُنہ پر تو گرم ہو کے آیا } ([illegible])

نِکلا تھا آج صُبح بہت گرم ہو وے خورشید اُس کو دیکھتے ہی سرد ہو گیا (میر تقی)

ہم تو سُنتے تھے سدا کُل حموضِ بارد ذوق ہوتا ہے وہ کیوں ہو کے ترش ابرو گرم (ذوق)

رہنے پہ جو مسجد کے مری شیخ کی بگڑی وہ مجھ پہ ہُوا گرم تو میں اُس پہ ہُوا گرم (مصحفی)

خُورشید کی ہو گرمیٔ بازار وُہیں سرد آنکھیں اُسے دِکھلائے جو تو ہو کے ذرا گرم (نصیر)

(۴) رونق پکڑنا۔ بارونق ہونا۔ برسرِ رونق ہونا۔ جمنا ؎

لو اور گرم ہو گئی محفل رقیب کی کیا کیا جلا ہُوں میں نفسِ شعلہ بار سے (سالک)

گرما (ف) اسم مذکر :۔ سرما کا نقیض۔ تابستاں۔ گریشم۔ گرمی کا موسم ۞

گرمابہ (ف) اسم مذکر۔ مرکب از (گرم + آبہ) :۔ حمّام۔ غسلخانہ۔ اشنان گھر نہانے کا گرم مکان ۞

گرما جانا (ہ) فعل لازم :- (۱) سرد اجانا کا نقیض - گرم ہوجانا - تپ جانا - گرمی کا موسم آجانا - جیسے "اب تو دن گرما گئے" (۲) جوش خروش پر آجانا - جوش میں بھرجانا - اُمنگ پر آجانا ؎

گرما گئی طبیعت باہم جو مطربوں کی - تو اُلجھی سُلجھی تانیں کیا کیا اُپج رہے ہیں (انشا)

پتا اصل مقصود کا پا گیا جب - نشاں گنج دولت کا ہاتھ آگیا جب
محبت سے دل اُن کا گرما گیا جب - سماں اُن پہ توحید کا چھا گیا جب
سکھائے معیشت کے آداب اُن کو
پڑھائے تمدن کے سب باب اُن کو (حالی)

(۳) غُصّے میں بھرجانا غضبناک ہوجانا - تُن٘دی میں آجانا (۴) گھوڑے وغیرہ کا گرمی پاکر تیز ہوجانا - (۵) مستاجانا - مستی پر آجانا - اُمنگ پر آجانا جیسے "گھوڑی یا کُتیا کا گرما جانا" *

گرما گرم (ف) صفت (باالف اِلصاق) :- (۱) ایک گرم دوسرے گرم سے مُلصق - ایک گرمی دوسری گرمی سے منفصل اور پیوستہ (۲) تتا تتا - بھبکتا ہُوا بھاپ اُٹھتا ہُوا - جلتا ہُوا - تُرت کا پکا ہُوا - تُرت کا دیگ یا کڑھائی سے نکلا ہُوا - تُرت کا توے سے اُترا ہُوا - جیسے "گرما گرم پلاؤ - حلوا - پراٹھا - پھُلکا - وغیرہ" (۳) شعلہ انگیز - شعلہ زن - آتش افگن - شرر بار - پُرسوز ؎

ہمصفیروں نے یہ گرما گرم کل نالے بھرے
جن کی دولت پھک گئیں کُنجِ قفس کی تیلیاں (شیدا)

(۴) تازہ بتازہ - نَو بہ نَو - تُرت کا - ابھی کا - تازہ (۵) پُرجوش - پُرخروش - پُراثر - وجد آور - ولولہ انگیز - رقّت خیز ؎

بِشنوا زنے کی اُپج ایسی ہی لی گرما گرم
کہ بس اک آگ گئی سارے نیستاں میں لپٹ (شیدا)

(۶) چُلبلی طبیعت کا - تیز طبع * لطیفہ گو - بذلہ سنج * ظریف الطبع * چرب زباں - طرّار فرّار ؎

داغ اِک آدمی ہے گرما گرم - خوش بہت ہونگے جب ملیں گے آپ (داغ)

(۷) شوخ و شنگ - چُلبلا - اِچپل - بے چین طبیعت کا - ٹھہر نہ رہنے والا - شوخ طبع - طنّاز (۸) جوانی میں بھرا ہُوا - مدھ پر آیا ہُوا - جوانی کے جوش میں بھرا ہُوا - جوانی کی حرارت اور مستی میں سرشار ؎

تو وہ گرما گرم ہے بہزاد گر کھینچے شبیہ - سایہ بن جائے دھواں روغن جلے تصویر کا (بحر)

(۹) - تابع فعل) فی البدیہہ - برجستہ - بغیر سوچے - بلا تکلف - بلا تصنع - تُرت - فوراً - تڑاق سے - تڑاق پڑاق ؎

کچھ رکھائی تھی کچھ ہنسی کچھ شرم - تازہ فقرے لطیفے گرما گرم (شوق)

(اس لفظ میں الف الصاق کے واسطے آیا ہے - جیسے گوناگون رنگا رنگ - رواروو غیرہ جس کے لغوی معنی ایک گرم دوسرے گرم کے ساتھ ملصق لیکن اس جگہ گرم سے جزو مراد ہے جو متصف بصفت گرمی ہو یعنی ایک جزو متصف بصفت گرمائی دوسرے جزو متصف بصفت گرمائی سے ملصق جیسے شباشب یعنی شب کا ایک جزو اُس کے دوسرے جزو سے ملصق اور مقصود اس سے تمام شب ہے کیونکہ جب ہم کہینگے کہ شباشب چلے آئے تو مراد اس سے یہ ہوگی کہ اس طرح آئے کہ ایک جزو شب دوسرے جزو شب سے ملصق تھا یعنی ہمارے چلنے کے وقت میں شب کا ہر ایک جزو رفتار میں شامل تھا - چنانچہ اردو میں راتوں رات سے یہی مراد ہے - جب ہم کہینگے کہ توے پر سے یہاں تک گرما گرم روٹی پہنچی تو اُس سے بھی یہی غرض ہوگی - کہ سرد ہونے کا اثر اُس کے کسی جزو تک نہیں پہنچا) *

گرما گرمی سے (۱) تابع فعل - (عوام) :- سرگرمی سے نہایت گرم جوشی کے ساتھ - نہایت شوق مستعدی اور جلدی کے ساتھ - تیزی سے - جوش کیساتھ *

گرمانا (۱) فعل لازم :- (۱) گرم ہونا - بھبکنا - تتا ہونا - جلنا - تپنا ؎

ہُوا اب آہ کی گرمی سے رونا چشم کا ظاہر - کہ برسے ہے نہایت ابر دریا بار گرما کر (جرأت)

(۲) غضبناک ہونا - غُصّے میں بھرنا - آگ بگولا ہونا - جھلّانا - تیز ہونا - خفا ہونا - جھُنجلانا ؎

معروف خدا سے اپنے ڈرا دیں آپ - ٹھنڈے ہو جاویں بس نہ گرما دیں آپ
کوئی اپنے بڑوں کو کہتا ہے بد - حق ہیں نگیں کے کچھ نہ فرما دیں آپ (معروف)

(۳) جوش میں بھرنا - جوش و خروش پر آنا (۴) مستانا - مدھ میں بھرنا * آنگ پر آنا - شباب ہونا - (۵) حرارت میں بھر کر تیز ہونا - گرم رفتار ہونا - جیسے "گھوڑے کا گرما کر دوڑنا" *

گرماہٹ (۱) اسم مؤنث (متروک) :- گرمی * گرمائی * حرارت - تپش - حدّت * شوخی - شرارت ؎

جُتّی دو نو وہ بھویں ہوئے بنے ظالم بیداد - انکھڑیاں سحر نگہ قہر غضب گرماہٹ (انشا)

گرمائی (۱) اسم مؤنث :- (عوام) :- (۱) گرماہٹ - گرمی - حرارت - تپش (۲ - پنجاب) دوائے گرم *

گرمائی آنا (۱) فعل لازم :- عوام - گرمانا - گرم ہونا - تپنا - تتا ہونا * جوش آنا - غصہ آنا - تیزی آنا *

گرمی (ف) اسم مؤنث :- (۱) حرارت - حدّت - تپش - تتاپن - تپت * آگ - جلن - سوزش - حُرقت ؎

دوزخ پہ کیوں رکھی ہے سزائے صنم پرست - گرمی بتوں کے حسن میں کیا اے خدا نہیں (حیاء)

(۲) گرما - تابستان - گریشم - تپنے کا موسم - صیف ؎

گرم

تھا تپش سے ہر اک دل بیمار — گرمی اپنا نکالتی تھی بخار (ادیب)

(۳) اختلاط۔ گرم جوشی۔ وفورِ شوق۔ فرطِ محبت۔ تپاک۔ سرگرمی۔ خوش اختلاطی۔ نہایت ربط وضبط۔ دلسوزی ے

شب کر کے بناؤ آئے تو گرمی سے یہ بولے — لے اُٹھ کے تو اس وقت ہو قربان ہمارے (مصحفی)

مانا کہ حالِ غیر پہ تو مہرباں نہیں — پر مجھ سے بھی تو پہلی سی وہ گرمیاں نہیں (شرر)

وہ گرمیاں جواب نہیں آتیں نظر ہمیں — کیا کیا تپش و کھائے ہے سوزِ جگر ہمیں (جرأت)

مجھے اب گھر کو جانے دیجیے آپ — گرمیاں اور سے یہ کیجیے آپ (شوق)

(۴) شوخی۔ طرّاری۔ اچپلاہٹ۔ چُلبلاپن ے

تری صورت کو کیُوں تصویر سی کس مُنہ سے میں
ہیں کہاں یہ گرمیاں یہ شوخیاں تصویر میں
(آزاد)

اب تلک آنکھوں کے آگے برق کوندے ہے پڑی
آئے ہم غرفہ سے کس کا رُوئے انور دیکھ کر
ہائے رے گرمی کی باتیں واہ شوخی کے سُخن
یوں لگا کہنے مجھے وہ شوخ کافر دیکھ کر
رات ہم کو انجمن میں سینہ و دل آپ کے
یاد کیا کیا آئے ہیں اسپند و مجمر دیکھ کر
(نظم مُحسن)

(۵) رونق۔ گرم بازاری۔ خرید و فروخت کا زور شور ے

ہر خریدار کو تھا مرتبۂ موسائی — آتشِ طور سے گرمی ترے بازار کی تھی (ناسخ)

(۶) تیزی۔ تُندی۔ (۷) آتشک۔ بادِ فرنگ۔ پہاڑی روگ۔ باؤ (۸) ولولہ۔ جوش ے

سینہ پھڑک رہا ہے خوبوں کے درد و غم میں — پیچھوں میں وہ کہاں ہیں جو گرمیاں ہیں ہم میں (نظیر)

(۹) غصہ۔ طیش۔ غضب (۱۰) محبت۔ اُنس۔ اُلفت۔ عشق (۱۱) شہوت۔ خواہشِ نفسانی + آگ + جھل۔ کام (۱۲) شباب۔ جوانی + اُمنگ (۱۳۔ پنجاب) پسینا۔ عرق۔ پسیو (۱۴) ہاتھی یا گھوڑے کے پیشاب میں خُون آنے کو بھی گرمی کہتے ہیں + (۱۵) گرمی دانوں اور چھوٹی چھوٹی پھنسیوں سے بھی کبھی مراد ہوتی ہے +

گرمئے بازار (ف) اسمِ مؤنث :- (۱) رونقِ بازار۔ خریداری۔ خرید و فروخت کا زور شور۔ گہماگہمی۔ گاہکی اور بکری کی کثرت۔ رونق ے

کچھ خریدار سے بھی زیب ہے اے یہ حُسن — جنس تنہا سبب گرمئے بازار نہیں (سالک)

کوٹھے پہ جب سے رہنے لگا بنئے رشکِ ماہ — خورشید کی ہے گرمئے بازار سے کم (نصیر)

جو خریدار ہی گو آیا چل گیا لے برقِ حُسن — آج کل شہرہ ہے تیری گرمئے بازار کا (قلق لکھنوی)

گرم

میرے ہونے سے تو کچھ گرمئے بازار نہیں — ہُوں میں وہ شے کہ کوئی جس کا خریدار نہیں (جرأت)

عاشق نہ کیوں ہو گرمئے بازارِ دخترِ رز
یہ مشتعل ہے کی ہوئی پیرِ مغاں کی آگ
(منیر لالہ عجمی)

(۲) شہرت۔ شہرہ۔ ناموری۔ دھوم۔ نام۔ قدر و منزلت۔ عزت و آبرو ے

تُم نے مجھ کو جو آبرو بخشی — ہوئی میری وہ گرمئے بازار
کہ ہوا مجھ سا ذرۂ ناچیز — رُوشناسِ ثوابت و سیّار
(قطعہ غالب)

ہے عشق سے میرے ہی ترے حُسن کا شُہرہ — میں کچھ نہیں پر گرمئے بازار ہُوں تیرا (درد)

گرمی پڑنا (ا) فعل لازم :- حدت ہونا۔ موسمِ گرما کا آنا۔ دُھوپ کا تیز ہونا۔ موسم کا تپنا۔ زمین تپنا + دُھوپ پڑنا + تمازتِ آفتاب ہونا +

گرمی چھانٹنا (ا) فعل متعدی :- حرارت رفع کرنا۔ مزاج کی گرمی نکالنا۔ حُرقت مٹانا + حرارت کا دفعیہ کرنا +

گرمی دانے (ا) اسم مذکّر :- وہ چھوٹے چھوٹے دانے جو گرمی کے موسم میں اکثر جسم پر ہو جاتے ہیں۔ گھام + (پنجابی) پت +

گرمی کرنا (ا) فعل مُتعدی :- (۱) دل پر حرارت پہنچانا۔ طبیعت میں حدّت کا زیادہ کرنا (۲) شوخی کرنا۔ شرارت کرنا۔ معشوقانہ انداز دکھانا ے

مجھ سے گرمی بھی وہ کرتا ہے تو وُہ ہری گرمی — خود جلانا مجھے خود آگ بگولا ہونا (رشک)

(۳) جوش بڑھانا۔ ولولہ پیدا کرنا ے

رغبتِ بادہ بڑھانے کو گھٹائیں آئیں — گرمیاں کرتی ہوئیں ٹھنڈی ہوائیں آئیں (جلال لکھنوی)

گرمی کے کپڑے (ا) اسم مذکّر :- وہ ٹھنڈی پوشاک جو گرمی کے موسم میں پہنی جاتی ہے +

گرمی کے رنگ (ا) اسم مذکّر :- وہ رنگتیں جن کا موسمِ گرمی میں عورتوں میں پہننے کا رواج ہے۔ جیسے پیازی۔ آبی۔ چمپئی۔ کپاسی۔ بادامی۔ کافوری۔ دُودیا۔ خشخاشی۔ فالسئی۔ ملاگیری۔ سینڈوری۔ اگرئی۔ لاجوردی وغیرہ +

گرمی نکالنا (ا) فعل مُتعدی :- (۱) حرارت دفع کرنا۔ (۲۔ عوام) جماع کرنا۔ بھوگ بلاس کرنا۔ خواہش جماع کو مٹانا +

گرمی ہونا (ا) فعل لازم :- (۱) تپش ہونا۔ حدّت ہونا۔ گرمی پڑنا۔ موسمِ گرمی آجانا (۲) آتشک ہونا۔ بادِ فرنگ ہونا (۳) حرارت بڑھنا۔ آگ بھڑکنا۔ تمازت ہونا (۴) شہوت اچھل ہونا۔ خواہشِ جماع کا غلبہ ہونا۔ مجامعت کا خواہشمند ہونا +

گرمیاں (ا) اسمِ مؤنث :- (۱) گرمی کی جمع [illegible]

خوش اخلاطیاں۔ تپاک ؎
دو دن میں ٹھنڈی ہوگئیں وہ ساری گرمیاں اب آپ نام لیں نہ کبھی اتحاد کا (انجمل)

(۳) موسم گرما۔ (۴) خفگیاں۔ تُندیاں۔ تیز مزاجیاں ؎
ٹھنڈی کبھی نہ ہونگی کیا گرمیاں تمہاری آخر نسیم کا دل کب تک جلائیے گا (نسیم دہلوی)

گرمیاں آنا (۱) فعل لازم:۔ گرمی کے موسم کا آنا +

گرمیاں کرنا (۱) فعل متعدی:۔ گرم جوشیاں دکھانا۔ کمال محبت جتانا۔ از حد اختلاط اور تپاک سے پیش آنا ؎
مجھے اب گھر کو جانے دیجے آپ گرمیاں اور سے یہ کیجے آپ (شوق)

گرمیوں (۱) اسم مؤنث:۔ گرمی کی جمع جو حرفِ مغیرہ کے آجانے سے الف کو یائے مجہول سے بدلکر بنائی جاتی ہے +

گرنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) اُفتادن کا ترجمہ۔ اُوپر سے نیچے آپڑنا + پھل وغیرہ کا جھڑنا (۲) ڈھینا۔ لڑھنا۔ لڑکنا۔ پھسلنا + کنایہ از پادر آمدن عمارت + جیسے "دیوار گرنا۔ درخت گرنا" ؎
مصر کے بازار نے جلوے سے تیرے غش کیا ماہِ کنعاں مجھ پہ اور میں ماہِ کنعاں پر گرا (شہیدی)

(۳) اُترنا۔ نزُول کرنا۔ جیسے "نزلہ یا نابج گرنا" ؎
بیرے گریہ پرقیہہ شہر کو گرخندہ رہا جبتلک نزلہ نہ اُس کے چشم و دنداں پر گرا (شہیدی)

(۴) ٹپکنا۔ ڈھلکنا۔ جیسے "آنسو گرنا" ؎
چاک سے سینہ کے پھر پہلو میں ہے رکھ دیا گریہ میں جو لختِ دل پلکوں سے داماں پر گرا (شہیدی)
طفلِ ہر شک کہ باعثِ افشائے راز ہے آنکھوں سے کیا گرا مرے جی سے اُتر گیا (نامعلوم)

(۵) پڑنا۔ داخل ہونا۔ گھُسنا۔ بیٹھنا۔ اندر جانا ؎

(نسیم دہلوی)
ہجر میں جینے سے مرنا وصل میں مجھ کو قبول
یہ سخن پروانہ کہہ کر شمع سوزاں پر گرا
ہم اسیروں نے کیا جو آشیں نالہ بلند
عاقبت وہ برق بن کر اپنے زنداں پر گرا

(۶) کبوتر کا دوسرے شخص کی تہ یا چھتری پر اُتر آنا۔ کبوتر کا دوسرے کے ہاں بیٹھنا جیسے "آج ہمارے چار کبوتر گرے" + ؎
کوہکن کا خط شہیدی جو کبوتر لے گیا قصرِ شیریں بھولکر خسرو کے ایواں پر گرا (شہیدی)

(۷) نہایت مائل ہونا۔ پھسلنا۔ از حد راغب ہونا۔ گرویدہ ہونا۔ متوجہ ہونا۔ جھکنا۔ لالچ کرنا۔ حریص و طامع ہونا۔ جیسے "دانہ پر گرنا۔ روئی پر گرنا وغیرہ" ؎
قتل کے دن موڑ کر میں پاے جاناں پر گرا تشنۂ عمرِ خضر تھا آبِ حیواں پہ گرا (شہیدی)

ہم رہے تھے ندی کی دولت عشرتوں کے مشتری عاشق کم مایہ غم کی جنس ارزاں پر گرا (شہیدی)
خفا کہ تو وہ جنس ہے بازارِ حُسن میں بے اختیار جس پہ خریدار گر پڑے (جرأت)

(۸) ساقط ہونا + اسقاط ہونا۔ گربپات ہونا۔ حمل نکلنا (۹) وارد ہونا۔ نازل ہونا۔ اُوپر آنا۔ پیش آنا۔ مصیبت یا بلا یا آفت کا آنا (۱۰) لڑکنی کھانا۔ پٹخنی کھانا۔ پھسل کر آ رہنا (۱۱) مضمحل ہونا۔ ناتوان اور ناطاقت ہونا۔ جیسے "اب کے بخار میں ایسے گرے کہ اُٹھنا مشکل ہوگیا" (۱۲) پچھڑنا۔ مغلوب ہونا۔ ہارنا۔ شکست کھانا۔ مات ہونا (۱۳) نرخ اُترنا۔ بھاؤ کم ہونا۔ مول گھٹنا۔ (۱۴) جھپٹا لگانا۔ کسی جانور پر بہری یا شکرے کا لپکنا۔ جیسے "کبوتروں پر بہری گری" (۱۵) برسنا۔ پڑنا۔ جیسے "برف گرنا۔ مینہ گرنا وغیرہ" (۱۶) درجہ کم ہونا۔ مرتبہ گھٹنا۔ عہدہ ٹوٹنا۔ حرمت و عزت میں فرق آنا (۱۷) نظروں میں سبک ہونا۔ خفیف ہونا۔ قدر نہ رہنا ؎
گرے ہیں چشمِ خلائق سے خاک ہو کر ہم ستم سے تم نے کیا کس طرح جہاں اپنا (سالک)

(۱۸) کام آنا۔ لڑائی میں مارا جانا۔ مقتول ہونا۔ گولی سے مارا جانا (۱۹) عاشق ہونا۔ مفتوں ہونا۔ فدا ہونا۔ جیسے "اُس کی خوبصورتی پر کون ہے جو نہیں گرتا"۔ (۲۰) جلد کوئی کام اختیار کرنا۔ فوراً کسی کام میں لگ جانا۔ جیسے "کسی کی مُصیبت میں گرنا۔ کسی کے کام میں گرنا" (۲۱) بیمار ہونا۔ بیمار پڑنا۔ کھٹیا سینا۔ جیسے "دو مہینے سے گرا ہے یعنی بیمار پڑا ہے" (۲۲۔ پنجاب) کم مایہ ہو جانا۔ دولت و ثروت میں کم ہونا (۲۳) کنوئیں میں ڈوبنا۔ کنوئیں میں جا پڑنا۔ ؎
گر جائے زُلف سے نہ کہیں اُلجھ کے دل جاتا ہے دوڑ دوڑ کے چاہِ ذقن کے پاس (مؤلف)

(۲۴) ہجوم کرنا۔ ٹوٹنا۔ کثرت سے خریداری کرنا۔ آدمی پر آدمی یا ایک پر ایک ٹوٹنا جیسے "لوگ آج تو خربزوں پر گِدھ کی طرح گر رہے ہیں" ؎
ایک بھی دیکھا نہ ہیں نے مہرومہ کا مُشتری گرتے ہیں گاہک ہزاروں جنسِ حُسنِ یار پر (غافل)

گرنتھ (س) اسم مذکر:۔ (۱) تالیف۔ جمع آوری۔ کسی کتاب کو مختلف مُصنّفوں یا کتابوں سے اکٹھا کر کے بنانا (۲) پستک۔ کتاب۔ پوتھی۔ بُک (۳) مذہبی کتاب۔ دینی کتاب۔ شاستر۔ فقہ (۴) سکھوں کی وہ مذہبی کتاب یا دھرم پستک جسے گرو بابا نانک نے موعظت اور پند و نصیحت میں تصنیف فرمایا ہے یہ کتاب ہندی۔ پنجابی اور کہیں فارسی عبارت میں ہے +

گرنتھ کرتا (س) اسم مذکر (ہندو):۔ مؤلف۔ تالیف کنندہ +

گرنڈ (ہ) اسم مذکر:۔ چکی کا وہ مٹی کا بنا ہوا احاطہ جس میں پس پس کر آٹا گرتا اور جمع ہوتا ہے +

گرو

گُرُو (س) اسم مذکر:- (۱) ادھیشے دین - رہنمائے دین - پیر - مُرشد - آچارج - دھرم سکھانے والا + واعظ - ناصح + منتر دینے والا + (۲) دیوتاؤں کا گرو + برہسپتی - فرشتوں یا مُؤکّلوں کا سردار (۳) گُسائیں - مہنت - درویش کامل + مُنی - رِشی - عابد - زاہد - سادھو - جیسے "گروجی چیلے بہت ہوگئے ہیں۔ کہا بھوکے مرینگے تو آپ چلے جائینگے" (۴) بزرگ - پُرکھا - دُرجن (۵) اُستاد - مُعلّم - سابق - مُدرّس - درس دینے والا - ماسٹر - میاں جی - مُلّا - پنڈت - پانڈا (۶ - صفت) بڑا - بھاری - بوجھل - وزنی (۷) قابلِ پرستش - قابل تعظیم و تکریم - پوجنیک - پُوجیا (۸) ماہرِ فن - کاملِ فن - جگت اُستاد - (۹ - مجازاً) بڑا بھاری چالاک - مُتفنّی + شریر + مُفسد - فتنہ انگیز - بدمعاشوں اور لُچّوں کا سرگروہ - مُنڈ - شُہدا (۱۰) کائیاں - ہوشیار - خُرّانٹ - گھاگ +

گُرو گھنٹال (ہ) اسم مذکر:- (۱) وہ گُرو جو اپنے گلے میں گھنٹہ ڈالے ہوئے ہو - یا وہ نامی مہنت جس کے آگے گھنٹا بجتا چلے - یا وہ بہت بڑا عابد جو ہر وقت گھنٹہ بجاکر عبادت کرتا رہے - مجازاً بہت بڑا کامل یا سب کا پیرو مُرشد (۲) بہت بڑا چالاک یا بدمعاش - نہایت مُتفنّی اور فتنہ انگیز - پانچوں عیب شرعی - پیر - اُستاد + لُچّے لُنگڑوں کا مُنڈ - بدمعاشوں کا سرغنہ +

گُرو گُڑ ہی رہے چیلے شکر ہو گئے (ہ) کہاوت:- اُستاد یا پیر تو اپنے زعم کے سبب کچھ ترقی نہ کرسکے مگر شاگرد یا مُرید اپنی ریاضت کے باعث اُن سے بھی بڑھ گئے (یہ کہاوت گڑ کے مُشتقات میں بھی دی گئی ہے کیونکہ دونو طرح مستعمل ہے)

گرو جو کہ تھا وہ تو گُڑ ہی رہا — دے اُس کا چیلا شکر ہوگیا (نامعلوم)

گِرَو (ف) اسم مذکر:- (۱) رہن - گِروی - بندھک - گہنے - دھروڑ (۲) مقید - گرفتار - مُبتلا +

گِرَو دھرنا یا رکھنا (ہ) فعل متعدی:- رہن کرنا - گہنے رکھنا - بندھک کرنا +

گِرَو کرنا (ہ) فعل متعدی:- رہن کرنا - کسی چیز کو نقدی کے عوض میں آڑ کرنا +

گِرَو نامہ (ف) اسم مذکر:- رہن نامہ - رہن کا تمسک +

گِروانا (ہ) گرانا کا متعدی المتعدی +

گِرِوَر (ہ) اسم مذکر (ہندو):- پہاڑ - کوہ - پربت - اچل - گِر جبل +

گُروہ (ف) اسم مذکر (بکسر اول غلط ہے):- (۱) آدمیوں کا جتھا - ٹولی - طائفہ - منڈلی - جماعت + زمرہ - جرگہ - قوم - پارٹی - فرقہ +

کیا قوتِ بازو تھی ترے بیت قاتل — دیکھا تو کئی کوس گروہ شُہدا تھا (نسیم)

(۲) پرا - ٹکڑی - غول - جھُنڈ - پرندوں کی جماعت (۳) جنس - صنف -

گرہ

قسم - نوع - برن + درجہ - ذات (۴) لشکرِ فراہم شدہ - فوج - قشون - عسکر +

گُروہِ شُرکا (ف + ع) اسم مذکر (قانون) - حصّہ داروں کی جماعت - شریکوں کا جتھا - پتّی دار - ساجھی - شریک - کمپنی +

گِروی (ہ) اسم مؤنث:- (۱) رہن - بندھک (۲) وہ چیز جو گرو رکھی گئی ہو - مرہونہ + دھروڑ +

گِروی رکھنا (ہ) فعل متعدی:- دیکھو "گرو رکھنا" +

گِروی سے چھُڑانا (ہ) فعل متعدی:- رہن سے نکالنا - فکِ رہن +

گِروی گانٹھنا (ہ) اسم مذکر:- قرض دام - قرض مام - جیسے "کسی غریب نے گروی گانٹھا کرکے بیاہ کیا - کسی نے گھر سے لگایا" +

گِرَوِیدہ (ف) صفت (از گرویدن بمعنی رغبت کردن):- (۱) فریفتہ - شیفتہ - محو - مُوہِت - دل دادہ - عاشق - مفتون (۲ - ۱) سِر - درپے (۳) معتقد - پیرو - مطیع - مُرید +

گرویدہ کرنا (ہ) فعل متعدی:- اپنا شیدا و والہ کرنا - مفتون و فریفتہ کرنا +

گرویدہ ہونا (ہ) فعل لازم:- (۱) عاشق و شیدا ہونا - دلدادہ ہونا - مفتون ہونا - مرنا - مِٹنا - کسی پر جان دینا (۲) سر ہونا - درپے ہونا - پیچھے پڑنا +

گِرِہ (ف) اسم مؤنث:- (۱) گانٹھ - بندھن - عقدہ - عقد - گُلجھٹی +

ہے بسکہ رکھتا عقدہ کُشائی کا دل میں شوق — دیکھا جو نیشکر میں کہ ہیں جا بجا گرہ
کرتا ہے آشنا اُسے دنداں سے وہ فقط — اس واسطے کہ اُس کے بھی دل کی ہو وا گرہ ([illegible])

(۲) جیب - ڈب - پاکٹ - کیسہ - ہمیانی - جیسے "گرہ کا دیجئے پر عقل نہ دیجئے" - گرہ میں کوڑی نہیں اور بازار کی سیر (۳) گچھا - خوشہ (۴) گنڈلی - کُنڈلی +

توسن نہ زمیں پہ جو کاٹے کا ڈالے نقش — سمجھیں کہ بیٹھا مار کے ہے اژدہا گرہ (ذوق)

(۵ - ۱) گز کا سولھواں حصہ - تین انگل کی چوڑائی (۶ - ۱) بند - جوڑ - مفصل - بند اعضا (۷ - ۱) رنج و ملال - کدورت - جیسے "دل میں گرہ پڑنا وغیرہ" (۸ - ۱) مُشکل - دقّت - دشواری - اس معنی میں فارسی میں بھی پایا جاتا ہے چنانچہ گرہ کشا بمعنی مشکل کُشا آیا ہے (۹ - ۱) سُدّہ + غدود - گِلٹی - گٹھلی - (۱۰ - ۱) گنّے کی وہ جگہ جہاں سے پوری کی حد شروع ہوتی ہے - گنّے کی گانٹھ - بانس کی گانٹھ بید کی گرہ وغیرہ +

مرقد پہ میری طرّہ شمشاد کی طرح — چھُوٹے گی نخل شمع میں بھی جا بجا گرہ (ذوق)

(۱۱ - ۱) ہلدی - سونٹھ - ادرک وغیرہ کی جڑ - گٹھی - گنٹھی (۱۲) بند کے آخر کا شعر + ٹیپ کا شعر یعنی عروض میں اُس اخیر کے مطلع کو گرہ کہتے ہیں جو ترجیع بند

میں تو ہر گانے کے بعد بر بچہ کر دُہی آئے اور ترکیب بند میں انجام خانہ پر ایک نیا مطلع ہو کر ظہور پکڑے اور معناً ہر گرہ کو بند کے ساتھ لگاؤ رہے۔ اسی طرح مُسمّط مربع۔ مخمّس۔ مسدّس۔ مسبع۔ مثمن۔ مُعشّر وغیرہ کا ہر اخیر مطلع اور تضمین مثلّث کا ہر اخیر مصرع گرہ سمجھنا چاہئے۔ اس کے علاوہ مصرعۂ طرح پر جو مصرع لگا کر شعر یا مطلع بنایا جاتا ہے۔ اُسے بھی گرہ کہتے ہیں (۱۳-۱) مال۔ دولت۔ جیسے "اس کو گرہ کا بل ہے"۔ اس معنی میں صرف عزت شاعر نے باندھا ہے۔ (۱۴) صفت) بستہ۔ بندھا ہوا۔ غُنچہ صفت (۱۵-۱) مُنعقد۔ بند۔ سربستہ (۱۶-۱) دامنگیر۔ سر۔ گریباں گیر ؎

رہو گے شکل دست حنا بستہ حشر تک قاتل کے دست و دل میں اخوں بہا گرہ (ذوق)

(مثالیں دیکھو دیوان ذوق مُرتّبہ آزاد قصیدہ نمبر ۲) +

گرہ باز (ف) صفت:- کلا کرنے والا۔ لوٹنی لینے والا۔ معلق زنی کرنیوالا +

وہ کبوتر جو بلندی پر چڑھ کر کلا بازیاں کھائے ؎

گو گرہ باز ہیں کبوتر اشک پر انھوں کی اُڑان کچھ بھی نہیں (معروف)

کھائیں کبوتران گرہ باز کی طرح سینہ سے آن کر سر دوش ہوا گرہ (ذوق)

گرہ باندھنا یا گرہ میں باندھنا (۱) فعل متعدی:- (۱) گانٹھ لگانا۔ یاد رکھنا۔ یادداشت کے واسطے بند یا زرد مال وغیرہ میں گانٹھ لگالینا۔ حرزِ جان بنانا۔ دل میں متمکن کرنا۔ پلے باندھنا۔ بخوبی یاد رکھنا۔ دستور العمل بنانا۔ جیسے "آج سے اِس بات کو گرہ باندھو" ؎

جو سمجھے خضر تو قول شہید اُلفت کو گرہ میں باندھ رکھے عمر جاوداں کی طرح (داغ)

(۲) کسی چیز کو قابو میں کرنا۔ سنبھال کے رکھنا۔ ہوا نہ لگنے دینا۔ چھپا کر رکھنا۔ کمال احتیاط سے رکھنا ؎

اس قدر ہے اہل دُنیا میں دنائت کا رواج
بس ہو تو مثل صدف باندھیں گرہ میں آپ کو } (ناسخ)

گرہ پر گرہ پڑنا (۱) فعل لازم:- پیچ پر پیچ پڑنا۔ بل پر بل پڑنا۔ رنج پر رنج بڑھنا۔ کپٹ بڑھنا ؎

نبات کی لبِ شیریں سے یار نے اک دن پڑی گرہ پہ گرہ دل میں نیشکر کی طرح (امانت)

گرہ پڑنا یا پڑ جانا (۱) فعل لازم:- (۱) گُتھی پڑنا۔ گانٹھ پڑنا۔ گانٹھ لگنا + اُلجھنا (۲) دل میں بل پڑنا۔ دل میں فرق آنا۔ رنجش ہونا۔ عداوت پڑنا۔ بغض ہونا۔ دُشمنی ہونا۔ لاگ ہو جانا ؎

سو طرح سے بات اگر کیجے تو کھلتا ہی نہیں مجھ میں اور اُس میں نہ جانوں پڑ گئی ہے کیا گرہ (مومن / نادر)

نکھلی پڑ گئی یار کے دل میں جو گرہ سعی ہر چند مرے ناخنِ تدبیر نے کی (لا اعلم)

گرہ دار (ف) صفت:- گٹھیلا۔ بہت سی گانٹھوں والا +

گرہ دینا (۱) فعل متعدی:- گانٹھ لگانا + یاد رکھنا +

گرہ سے جانا یا گرہ کا جانا (۱) فعل لازم:- اپنی جیب سے خرچ ہونا۔ پاکٹ سے نکلنا۔ جمع میں سے خرچ ہونا۔ ذاتی نقصان ہونا۔ گنج کا صرف ہونا ؎

ملامت میرے دل دینے پر اتنی۔ گرہ سے تیری ناصح کیا گیا ہے (سالک)

کیا شے ہے عشق بھی کہ گیا دل گرہ سے اور
بیٹھے ہیں سر جھکائے ہوئے شرمسار سے } (۱۰)

اپنے دل و جگر کا پڑا پیٹنا مجھے + تیری گرہ کا دیدۂ خونبار کیا گیا (ناظم)

گرہ کا بل (۱) اسم مذکر:- دولت و مال کا گھمنڈ یا زور +

مرا دل زُلف لیلےٰ گانٹھیں باندھ وہ سرکش ہے گرہ کا جس کو بل ہے (عزت)

گرہ کا کھلنا (۱) فعل لازم:- ذاتی نقصان ہونا۔ پلے سے جانا۔ جیب سے نکلنا۔ ڈب سے نکلنا۔ گانٹھ کا جانا +

گرہ کا کھونا (۱) فعل متعدی:- ذاتی خرچ کرنا۔ ذاتی نقصان کرنا یا اپنا روپیہ اُٹھانا۔ اپنا مال کھونا ؎

جوں غنچہ اب اس چمن میں آکر کچھ اپنی گرہ کا کھو گئے ہم (زار)

گرہ کھانا (۱) فعل متعدی:- کبوتر کا پلٹی کھانا۔ کبوتر کا قلا کھانا ؎

کھائیں کبوتران گرہ باز کی طرح سینہ سے آن کر سر دوش ہوا گرہ

گرہ کھلنا (۱) فعل لازم:- عقدہ وا ہونا۔ عقدہ کشائی ہونا۔ گتھی کا سُلجھنا (۲) جیب کا کتر جانا۔ جیب میں سے کچھ نکل جانا۔ ذاتی نقصان ہو جانا۔ جاتا رہنا۔ جیسے "کچھ تمہاری گرہ تو نہیں کھل گئی" +

گرہ کھولنا (۱) فعل متعدی:- (۱) عقدہ وا کرنا۔ گانٹھ کھولنا۔ گتھی نکالنا یا سُلجھانا (۲) دل کی کدورت یا رنجش کو دُور کرنا۔ ملال خاطر کو دھو ڈالنا۔ دل کا بل نکالنا ؎

عقدے ہیں دام سبقار سے کاٹے تو کیا اک گرہ ہم نے نہ کھولی خاطر صیاد کی (اسیر)

گرہ گیر (ف) صفت:- بل کھائے ہوئے۔ پیچیدہ۔ تابیدہ۔ مڑا ہوا گرہ دی ہوئی ؎

لے جائے گرہ زُلف گرہ گیر لے گئی دل لے گئی تو کیا میری تقدیر لے گئی (مخبر)

گرہ لگانا (۱) فعل متعدی:- (۱) گانٹھ دینا۔ گانٹھ باندھنا (۲) مصرعۂ

گرہ

طرح پر دوسرا مصرع لگانا۔ (۳۔ ہندو) معاملہ بنانا۔ سودا کرنا۔ سودا بنانا۔

گرہ میں پیسہ ہونا (۱) فعل لازم:۔ دولت پاس ہونا۔ پلّے ہونا۔ مالدار ہونا۔ دولت مند ہونا۔ صاحبِ ثروت ہونا۔ پیسے والا ہونا۔

جبتک تجھے گرہ میں احمقوں کے پیسے — سب کتنے تھے اُن کو آپ ایسے ایسے
مُفلس جو ہوئے تو پھر کسی نے اے ذوق — پُوچھا نہ کہ تھے کون وہ ایسے ویسے (ذوقؔ)

گرہ میں رکھنا (۱) فعل متعدی:۔ پلّے رکھنا۔ پاس رکھنا۔ امیر ہونا۔ متمول ہونا۔ مالدار ہونا۔

لے چکے خلق خُدا سے نقد ایماں اور پھر — کچھ گرہ میں یہ بتانِ عشوہ گر رکھتے نہیں (سالک)

گرہ میں رہنا (۱) فعل لازم:۔ پاس رہنا۔ جیب میں رہنا۔ چھاتی تلے رہنا۔ پلّے رہنا۔

اُن کی نہ بن پڑی کہ نگی جان مُفت اُٹھ — تیری گرہ میں کیا دلِ ناشاد رہ گیا (داغ)

گرہ میں کچھ ہونا (۱) فعل لازم:۔ کسی کا مالدار اور دولتمند ہونا۔ پلّے ہونا۔ پاس ہونا۔

گرہ ہونا (۱) فعل لازم:۔ بستہ ہونا۔ گرفتہ ہونا۔ مُندنا۔ بند ہونا۔ گچھا بننا۔ خوشہ بننا۔ اٹکنا۔ پھنسنا۔ مثل غُدُود بننا۔

گردش میں چشمِ مست کی ہے دل مرا گرہ — اور کھولے ہے دانہ کی بوال سیا گرہ
سینہ میں دل اگر نہ گرہ تھا تو کس لئے — ہر اشک میری آنکھ سے ہو کر گرا گرہ
ہوں وہ گرفتہ دل کہ مژہ پر ہجومِ اشک — ہوتا ہے شکلِ خوشۂ انگور آ گرہ
ہیں دل گرفتہ آہ! اگر کارواں میں ہم — حیرت سے اینٹھ کر ہو زبانِ درا گرہ
رو بابیں شکلِ شیشہ کبھو کھول کر نہ دل — میرے گلو میں گریہ ہمیشہ رہا گرہ
پھیلاؤں گر شمیمِ مضامیں کو ہند میں — ہووے ختن میں نافۂ مشکِ خطا گرہ (بحرؔ)

گرہ (س۔ गृह) اسم مذکر (ہندو):۔ (۱) گھر۔ باس۔ مکان۔ مسکن۔ ڈیرا۔ خانہ (۲۔ پورب) گھروالی۔ استری۔ صاحبِ خانہ عورت۔

گرہ (س۔ ग्रह) اسم مذکر:۔ (اگر اردو والوں نے مؤنث باندھا ہے جس کی وجہ فارسی کی گرہ کا تشابہ ہے):۔ (۱) ہندی جوتش کے موافق ان نو ستاروں کو گرہ کہتے ہیں سورج۔ چاند۔ منگل۔ بدھ۔ برہسپتی۔ شکر۔ سنیچر۔ راہو۔ کیت (۲) بعض اوقات منحوس ستاروں۔ جیسے۔ سنیچر۔ راہ۔ کیت۔ منگل سے بھی مراد لیتے ہیں جیسے گرہ اپنا پھل کر ہی جاتے ہیں یعنی منحوس ستاروں کا اجتماع اپنا اثر ضرور دکھا دیتا ہے۔

گرہ آنا (ہ) فعل لازم:۔ بُرا ستارہ آنا۔ طالع بد کا اثر دکھانا۔ نحوست آنا۔ ادبار آنا۔ وشا آنا۔

میری قسمت کی طرح رہتی ہے بل کھائی ہوئی — زُلف پر بھی کیا بدبختی کی گرہ آئی ہوئی (داغ)

گرہ پتر (س) اسم مذکر:۔ گرہ کُنڈلی۔ برک پھل۔ برس روز تک اچھے بُرے پھلوں کا زائچہ۔ لگن کُنڈلی۔

گرہ وشا (س) اسم مؤنث:۔ نحوست۔ ادبار۔ بدطالعی۔ بُرے دن۔ کڑوے کسیلے دن۔ کھوٹے دن۔

گرہ دیکھنا (ہ) فعل متعدی: جنم کُنڈلی یا برک پھل کے موافق ستارہ کا عمل بتانا۔ طالع مولود دیکھنا۔ زائچہ دیکھنا۔

گرہست (ہ) (سنسکرت صحیح गृहस्थ گرہست):۔ (۱) امورِ خانہ داری۔ معاملات دُنیوی۔ دُنیاداری۔ معاشرت۔ خانہ داری۔ دوسرا آشرم یعنی زندگانی بسر کرنے کا دوسرا درجہ جو علم حاصل کرلینے کے بعد دُنیاداری کے واسطے منو دھرم شاستر کے موافق برہمنوں کے لئے مخصوص ہے جیسے "جوگ آسان گرہست کٹھن" (۲) قبیلداری۔ عیالداری (۳) زراعت کشاورزی۔ کسان پن (۴۔ پورب) گھرباری۔ گھروالا۔ دُنیادار۔ چلن سے چلنے والا۔ نیک چلن۔ وہ شخص جو مُسرف اور فضول خرچ تو نہ ہو مگر ضروریات و اسباب خانہ کو ہر حالت میں مہیّا اور موجود رکھے۔

گرہستن (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) منکوحہ۔ بیوی۔ زوجہ (۲) بیسوا کا نقیض۔ خاوند والی عورت۔ پردے میں بیٹھنے والی عورت۔ گھر میں بیٹھنے والی۔ نیک بیوی۔ اشراف بیوی۔ کُنبہ والی عورت۔ خاندانی عورت (۳) سُگھڑ۔ سلیقہ والی۔ کفایت شعار۔ چلن سے چلنے والی۔

گرہستی (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) دُنیادار۔ قبیلدار۔ عیالدار۔ گھرباری۔ گھروالا۔ (۲) کسان۔ کشاورز۔ زمیندار۔ مزارع (۳۔ لکھنؤ) گھر کا اسباب۔ اثالا۔ متاعِ خانہ۔ جیسے "ساری گرہستی بیچ بیچ کر گزران کی دمڑی کی مسّی تک لاکے دی کہ لو بیوی تم بھی اپنا مُنہ کالا کرو"۔

گرہستی کا اٹالا (ہ) اسم مذکر:۔ اثاثہ۔ اسبابِ خلہ۔ اثاث البیت۔ گھر کا سامان۔ بدھنا بوریا۔ انگڑ کھنگڑ۔ لتا پتا۔

گرہن (س) اسم مذکر:۔ (۱) گرفت۔ گرفتگی۔ انگی کا رسونگار گہن؟ (۲) کسوف و خسوف۔ سورج اور چاند کو راہو کے پکڑ لینے کا وقت۔ سورج اور چاند کے بیچ میں زمین کے حائل ہوجانے سے جو زمین کا سایہ چاند پر پڑتا ہے تو وہ چاند گرہن کہلاتا ہے اور جب زمین و آفتاب کے درمیان

گرہ

چاند آجاتا اور اُس کا سایہ اس پر پڑتا ہے تو وہ سورج گرہن کے نام سے موسوم ہے +
(یعنی جب ہلال کے وقت چاند زمین کے مدار سے اپنے قطر کی بنسبت کم بلندی یا پستی پر ہوتا ہے تو
وہ آفتاب کے ایک جزو کو زمین کے ایک حصے سے چھپا لیتا ہے اُس کا نام سورج گہن یا کسوف ہے
اسی طرح جب بدر کے وقت چاند زمین کے سامنے آجاتا ہے تو زمین آفتاب کی روشنی اُس
پر نہیں پڑنے دیتی اِس کو چاند گہن یا خسوف کہتے ہیں) +

گرہن پڑنا (ہ) فعل لازم (ہندو): کسوف یا خسوف کا واقع ہونا۔ چاند یا سورج کا گہنا +

گرہن کرنا (ہ) فعل متعدی: انگیکار کرنا۔ قبول کرنا۔ ماننا۔ اختیار کرنا + لینا۔ پکڑنا +

گرہن لگنا (ہ) فعل متعدی: (۱) دیکھو (گرہن پڑنا) (۲) عیب لگنا۔ داغ لگنا۔ بٹا لگنا +

گرہن ہونا (ہ) فعل لازم: دیکھو (گرہن پڑنا) +

گری (ہ) اسم مؤنث: (۱) مغز۔ مغزِ تخم۔ جیسے بادام یا اخروٹ وغیرہ کی گری (۲۔ پورب) کھوپرا۔ کھوپا۔ ناریل کا مغز + گودا + بھیجا +

گریاں (ف) صفت: روتا ہوا۔ رُوں کرتا ہوا۔ نالاں۔ گریہ کناں +

گریبان (ف) اسم مذکر۔ مرکب از {گری گلو + بان کلمۂ نسبت} کپڑے یا جامہ کا وہ حصہ جو گلے کے نیچے رہتا ہے۔ کنٹھی + جیب ؎

آئندہ کیوں ہو جامے سے باہر ہوکش … چولی مسک گئی کہ گریبان پھٹ گیا (اسیر)

گریبان پکڑ کے لانا (ہ) فعل متعدی: بزور لانا۔ زبردستی سے پکڑ کر لانا۔ گریبان میں ہاتھ ڈال کر کشاں کشاں لانا۔ گردن پکڑ کر لانا +

گریبان پکڑنا یا گریبان میں ہاتھ ڈالنا (ہ) فعل متعدی: گلوگیر ہونا۔ گریباں گیر ہونا۔ سخت تقاضا کرنا۔ نہایت متقاضی ہونا۔ گردن پکڑنا۔ گریبان پکڑ کر گھسیٹنا +

گریبان پھاڑنا (ہ) فعل متعدی: گریبان ٹکڑے کرنا۔ گریبان کی دھجیاں اُڑانا + دیوانہ ہونا۔ سودائی ہونا ؎

پھر بہار آئی نکلئے گھر سے دامن جھاڑ کر … سوئے صحرائے جنوں چلئے گریباں پھاڑ کر (ناسخ)

گریبان تار تار کرنا (ہ) فعل متعدی: گریبان ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ وحشت کے سبب کپڑے پھاڑ ڈالنا۔ دیوانہ اور پاگل ہو جانا +

گریبان چاک کرنا (ہ) فعل متعدی: دیکھو (گریبان تار تار کرنا)
سودا نے چاک چاک کرنا بھی باندھا ہے مگر اب نہیں بولتے ؎

گرے

کیونکر نہ چاک چاک گریبان دل کروں … دیکھوں جو تیری زُلف کو میں دست شانہ میں (سودا)

گریبان چاک ہونا (ہ) فعل لازم: گریبان پھٹنا۔ گریبان ٹکڑے ہونا۔ گریبان دریدہ ہونا ؎

ہجر میں سینے سے ہاتھوں کو فراغت ہے کہاں
ہو سکے خاک بھلا چاک گریباں مجھ سے } (ہاں [?])

گریباں گیر ہونا (ہ) فعل لازم: گلوگیر ہونا۔ دامنگیر ہونا۔ گریبان پکڑنا۔ مزاحم ہونا۔ معترض ہونا۔ دعویدار ہونا ؎

مبادا ہو کوئی ظالم ترا گریباں گیر … مرے لہو کو تو دامن سے دھو ہوا سو ہوا (سودا)

گریبان میں سر ہونا (ہ) فعل لازم: شرم یا خجالت سے گردن نیچی ہونا۔ شرمندہ ہونا۔ نادم ہونا۔ خجل ہونا ؎

تم کو کیا تا رجو باقی مرے داماں میں نہیں … سر ہمارا تو خجالت سے گریباں میں نہیں (سالک)

گریبان میں مُنہ چھپانا (ہ) فعل متعدی: کسی سے شرمندہ ہونا۔ آنکھیں نیچی کرنا۔ کسی سے مُنہ چھپانا۔ سامنے نہ ہونا ؎

کہا صبح دم میں نے غنچے سے جا کر … کھلے بند مُرغِ چمن سے ملا کر
تو بولا کہ فرصت یہاں اک تبسم … سو وہ بھی گریباں میں مُنہ کو چھپا کر } (بیخود [?])

گریبان میں مُنہ ڈال کر دیکھنا (ہ) فعل متعدی: اپنا عیب و صواب آپ دیکھ کر خجل اور منفعل ہونا ؎

نہیں رکھتے نام اور کو وہ جو اپنے … گریباں میں مُنہ ڈال کر دیکھتے ہیں (ظفر)

شعلہ اُس کا محضرِ خوں لاکھ پروانوں کا تھا
دیکھتا گر ڈال کر مُنہ کو گریباں میں چراغ } (مصحفی)

کہا میں نے کہ کچھ خاطر میں ہوگا … تمہارے ساتھ جو میں نے وفا کی
گریباں میں ذرا مُنہ ڈال کر دیکھ … کہ تُو نے اس وفا پر مجھ سے کیا کی
لگا کہنے کہ بس بس چونچ کر بند … وفا لایا ہے دُت تیری وفا کی } (نظیر [?])

گریبان میں مُنہ ڈالنا (ہ) فعل متعدی: (۱) اپنا عیب و صواب دیکھ کر منفعل ہونا۔ اپنا آپا نہارنا۔ نہایت شرمندہ اور خجل ہونا۔ اپنے قصور اور عیب کا معترف ہونا۔ شرم و خجالت سے گردن نیچی کر لینا۔ جیسے "ایسا نرمی سے معقول جواب دیا۔ کہ وہ اپنے گریبان میں مُنہ ڈال کے چُپ ہو رہا۔" (سگھڑ سہیلی) ؎

کچھ ایسا لُطف پایا ہے تمہارے روئے خنداں میں
نہیں کہ یہ ڈالا بدر نے ہے مُنہ گریباں میں } (برہان [?])

گری

گرا دیکھا دلِ محنت گرا کو جب زنخداں میں
تو مُنہ یوسف نے ڈالا چاہِ کنعاں کے گریباں میں

تو اُس غنچہ دہن کے آگے اے گل خوار جستا ہے
گریباں میں مُنہ اپنا ڈال کیا مُنہ پیکے ہنستا ہے

گریباں میں ذرا مُنہ ڈال دیکھو   کہ تم نے اس وفا پر ہم سے کیا کی (سوز)

بات اُن کی جو مری بات پہ اُونچی نہ ہوئی   مُنہ گریباں میں ڈالا نظر اونچی نہ ہوئی (ظفر)

(۲) سر جھکا کر تامل کرنا۔ مُراقبے میں جانا۔ گردن جھکا کر غور کرنا ؎

جب اپنے گریبان میں مُنہ ڈال کے دیکھا   دل سے نہ زیادہ کوئی دشمن نظر آیا (بحر)

گریز (ف) اسم مؤنث :- (۱) بھاگنا۔ بھاگڑ۔ فرار (۲) دُوری علیحدگی ✦ وحشت رمیدگی رنگی ✦ اجتناب۔ پرہیز (۳- اصطلاح بیان وصنائع بدائع) قصائد میں اشعارِ حالیہ یا بہاریہ وغیرہ کے بیان کرتے کرتے ایکدفعہ ہی حرف فاصل کے لائے بغیر ممدوح کی مدح پر جُھک پڑنا یعنی ایک مضمون سے دوسرے مضمون کی طرف دوڑ جانا ✦

گریز کرنا (۱) فعل متعدی :- بھاگنا۔ دُوری اختیار کرنا۔ اجتناب کرنا۔ بچنا۔ پرہیز کرنا۔ کنارہ کرنا۔ متنفر رہنا۔ وحشت پکڑنا ✦

گریزاں (ف) صفت :- بھاگنے والا ✦ متنفر۔ وحشت گیر ✦

گریشم یا گریکھم (س) اسم مؤنث :- موسم گرما۔ جیٹھ اساڑھ کے دن۔ تابستان۔ ہندی چھے رُتوں میں سے دُوسری رُت ✦

گریمر (انگلش Grammar) اسم مؤنث :- (۱) دیاکرن۔ علم صرف ونحو۔ قواعدِ زبان۔ زبان کے صحیح بولنے کا علم (۲) وہ کتاب جس میں صرف ونحو کا ذکر ہو ✦

گریہ (ف) اسم مذکر :- رونا۔ زاری۔ رُوں رُوں۔ بیرلاپ۔ رِقت ✦

گریہ سر کرنا (۱) فعل متعدی :- زاری کرنا۔ رونا۔ پیٹنا۔ واویلا مچانا۔ گریہ وزاری آغاز کرنا۔ رونے لگنا۔ رونے بیٹھنا ؎

میرے حضور شمع نے گریہ جو سر کیا   رویا میں اس قدر کہ مجھے آب لے گیا (میر)

گریہ کرنا (۱) فعل متعدی :- رونا۔ پیٹنا۔ رُوں رُوں کرنا ✦

گریہ کناں (ف) صفت :- نالاں۔ گریاں۔ روتا پیٹتا۔ رونا دھوتا ✦

گریہ وزاری (ف) اسم مؤنث :- آہ و نالہ۔ رونا پیٹنا۔ رونا دھونا واویلا ✦ بیک پیا۔ کہرام۔ آہ وبکا ✦

گُڑ (ہ) اسم مذکر :- (۱) قندِ سیاہ۔ گنے کا رس جسے پکا کر بھیلیاں بنا لیتے ہیں۔

گڑ

تندہ ✦ مٹھاس۔ شیرینی جیسے جوری کا گُڑ میٹھا۔ جہاں گُڑ ہوگا وہاں مکھیاں بھنکینگی۔ ہتھیلی میں روپیہ یا مُنہ میں گُڑ (۲- صفت) میٹھا۔ شیریں ✦

گُڑ انبہ (۱) اسم مذکر :- ایک قسم کا حریرہ جس میں گُڑ اور کیریاں ڈال کر پکاتے ہیں ✦

گُڑ بھرا ہنسیا نہ نگلتے بن پڑتا ہے نہ اُگلتے (ہ) کہاوت :- نہ کیئے ہی بنتی ہے نہ چھوڑے۔ ہر طرح مشکل ہے ✦

(یعنی مٹھاس کا لالچ تو اُگلنے نہیں دیتا اور اُس کے لوہے کی سختی اور جان کا خوف نگلنے نہیں دیتا دو نو طرح مجبوری ہے) ✦

گُڑ دھانی (ہ) اسم مؤنث :- گرم گرم بھنے ہوئے دھانوں میں گُڑ ملا کر جو لڈو سے بنا لیتے تھے اُسے گُڑ دھانی کہا کرتے تھے مگر اب بھنی ہوئی گیہوں میں جو گُڑ ملا کر مُرنڈے بناتے ہیں اُسے گُڑ دھانی کہتے ہیں ✦

گُڑ دیئے مرے تو زہر کیوں دیجیئے (۱) محاورہ :- جب نرمی سے کام نکلے تو سختی کی کیا حاجت ہے۔ جو کام آسانی سے ہو سکے اُسے دقت میں کاہیکو ڈالتے ہو۔ جب تک لطف و مدارات سے کام نکلے دُرشتی سے مطلب نہ رکھے جب باطن میں دوستی کے پردے میں دُشمن کا کام تمام ہو تو دشمنی ظاہر کرنے سے کیا حاصل ؎

گالی سے لب شیریں کو بس تلخ نہ کیجے   جو گُڑ دیئے مرتا ہے اُسے زہر نہ دیجے (مصحفی)

بے نگاہ مہر سے دل مت بچشم قہر دیکھ
گُڑ دیئے سے جو مرے تو دے نہ اُس کو زہر دیکھ (ذوق)

گُڑ کلیا میں پھوٹنا (ہ) فعل لازم :- کسی کام یا بات کا پوشیدگی میں ہونا۔ خفیہ مشورت ہونا ✦

(مثلاً جب کسی امر کا اخفا منظور نہ ہو اور کُھلم کُھلا کہیں یا کوئی کام علانیہ کریں تو کہینگے کہ یہاں کچھ کُلیا میں تو گُڑ پھوٹتا ہی نہیں کہ چھپاتے پھریں۔ اسی طرح جب کوئی کام یا بات ظاہر اور دیکھنے وقوع میں آئے تو کہینگے کہ وہاں کیا کُلیا میں گُڑ پھوٹتا تھا جو کوئی مُطلع نہ ہوتا) ✦

گُڑ کھانا گلگلوں سے پرہیز کرنا (۱) فعل متعدی :- کسی شخص سے دوستی کا اظہار کرنا اور اُس کے باپ بیٹے سے تنگ آنا۔ ایک ڈھنگ کا کام کرکے دوسرے اُسی ڈھنگ کے کام سے انکار کرنا۔ ادنیٰ بُرائی سے بچنا اور اعلیٰ بُرائی سے پرہیز نہ کرنا۔ خفیف سی بدنامی سے بچنا اور بڑی بدنامی کا خیال نہ کرنا۔ بڑی گٹھڑی کو حلال اور چھوٹی پُٹکی کو حرام سمجھنا ✦

گُڑ کھائیگی تو اندھیری میں آئیگی (ہ) کہاوت :- عورت کو لالچ ہوگا

تو وقت بے وقت اور خوف و اندیشہ کی حالت میں بھی چلی آئیگی۔ نفع کی اُمید پر تکلیف بھی گوارا ہو گی ÷ گڑ کھائیگی تو آئیگی اندھیرے میں۔ گڑ کھائیگی! (گنواری کہت)

گڑ نہ دے تو گڑ کیسی بات تو کہے (ہ) محاورہ :- یعنی اگر سلوک نہ کر سکے تو نرمی سے تو بولے۔ فائدہ نہ پہنچائے تو میٹھی باتیں تو کرے ÷

گڑ ہوگا تو مکھیاں بہت آجائینگی (ہ) محاورہ :- یعنی دولت ہوگی تو حاجتمند اور محتاج بہتیرے دست بستہ حاضر و موجود ہو جائینگے ÷

گڑا (ہ) اسم مذکر :- ڈھیر۔ انبار۔ تودہ۔ کھلیاں ÷ (گنوار) ÷

گڑا بٹائی (ہ) اسم مؤنث (گنوار) :- پُولیوں کے ڈھیر یا اناج کے تودوں کی تقسیم۔ وہ تقسیم جو انداز سے انبار لگا کر کی جائے ÷

گڑاکو (ہ) اسم مذکر :- گڑ ملا ہوا تمباکو۔ بنا ہوا تمباکو ÷

گڑبڑ (ہ) اسم مؤنث :- (۱) قراقر۔ پیٹ کے بولنے کی آواز۔ آوازِ شکم۔ (۲) گول مال۔ جھمیلا۔ بکھیڑا ÷ درہمی برہمی۔ افراتفری (۳) بے انتظامی بدعملی ÷ غدر۔ ہُلّڑ۔ کھلبلی۔ ہنگامہ۔ خلفشار (۴) گڈمڈ۔ گھال میل۔ (ہ۔ صفت) درہم برہم ÷

گڑبڑ جھالا (ہ) اسم مذکر :- (۱) ابر و باد ÷ بوندا باندی۔ مینہ بوندی (۲) بدنظمی۔ بے ترتیبی۔ ابتری۔ خلط مبحث (۳) جھگڑا۔ بکھیڑا۔ جھمیلا ÷ قضیہ۔ ٹنٹا ÷

گڑبڑ کرنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) پیٹ بولنا۔ پیٹ میں قراقر ہونا (۲) گڈمڈ کرنا ÷ گول مال کرنا (۳) جھگڑا پھیلانا۔ بکھیڑا ڈالنا ÷

گڑبڑ ہونا (ہ) فعل لازم :- قراقر ہونا ÷ گڈمڈ ہونا ÷ بکھیڑا پھیلنا ÷ بدانتظامی ہونا ÷ بلوہ ہونا ÷

گڑپ (ہ) اسم مؤنث (گنوار) :- دیکھو (غڑپ) جلدی سے ڈبکی لگانے یا دب جانے یا کسی ملائم چیز میں گھس جانے کی آواز (۲۔ تابع فعل) جلد۔ جھٹ۔ جیسے "چیں چیں گڑپ ٹھیلی ہیں" ÷

گڑپ دینی یا گڑپ دیسی (ہ) تابع فعل (ہندو) :- جلد۔ فوراً۔ ترت۔ جیسے "گڑپ دینی منہ میں رکھ لیا۔ گڑپ دیسی نگل گیا" ÷

گڑبنکھے (ہ) اسم مذکر :- (۱) بڑے بڑے پروں والا پرندہ ÷ ایک پرندہ کا نام (۲) بچوں کا ایک کھیل جس میں کسی شخص کے سیدھے ہاتھ کر کے لکڑی سے باندھ دیتے اور اُسے بے قابو کر کے دھوتی یا پاجامہ کھول دیتے ہیں (۳) جھابڑ جھلا۔ بڑے بڑے پائنچوں یا ڈھیلی پوشاک پہننے والا آدمی ÷

گڑ بنکھے بنانا (ہ) فعل متعدی :- کسی شخص کو ہنسی میں سوانگ بنانا۔ احمق بنانا۔ اُلّو بنانا۔ پاگل بنانا۔ تماشا بنانا ÷

گڑ جانا (ہ) فعل لازم :- (۱) دھس جانا ÷ گھس جانا (۲) دفن ہو جانا۔ دب جانا۔ (۳) نہایت شرمندہ ہو جانا۔ خجالت کے مارے سر نہ اُٹھا سکنا از حد نادم ہو جانا ؎

بُری صورت سے رہنا تنگ ہے دُنیا میں انساں کو
وہ گڑ جاتا ہے خود جیتا جو کوڑھی کا بدن بگڑا (جرأت)

گڑ گیا یارِ خجالت سے میں میں شمشاد　　اِس روش سے جو تجھے باغ میں جاتے دیکھا (سعید)
گڑ گئے گلبن چمن میں شرم سے تیرے حضور　　اب زرِ گل صاف قاروں کا خزانہ ہو گیا (ناسخ)
دیکھا تجھے جو خونِ شہیداں سے سرخ پوش　　ترکِ فلک زمیں میں خجالت سے گڑ گیا (آتش)
سرو گڑ جائینگے گل خاک میں مل جائینگے　　پاؤں رکھے تو چمن وہ سرافراز اپنا (〃)

(۴) قائم ہو جانا۔ نصب ہو جانا (۵) ڈٹ جانا۔ اڑ جانا۔ جم جانا۔ پاؤں گاڑ دینا (۶) خلیدن کا ترجمہ۔ کانٹا چُبھ جانا۔ نشتر چُبھ جانا ÷

گڑچ (ہ) اسم مؤنث :- دیکھو (گلو جو ایک دوا کا نام ہے) ÷

گڑگج (ہ) اسم مذکر :- (۱) قلعہ کا وہ حصہ جس پر توپیں چڑھاتے ہیں اور وہ بشکل دائرہ آگے کو نکلا ہوا ہوتا ہے۔ برجِ قلعہ جو اُوپر سے پٹا ہوا نہ ہو (۲) ڈھیر۔ انبار۔ تودہ۔ اِس معنی میں اَور لغات والوں نے لکھا ہے۔ مگر ہم نے نہیں سُنا (۳) پھانسی کا تختہ یہ معنی صرف شکسپیر ڈکشنری میں لکھے ہیں ÷

(گڑگج یا تو قلعہ کے بیرونی حصہ کا نام اس وجہ سے رکھا گیا کہ وہ ہاتھی کی طرح آگے کو نکلا ہوا ہوتا ہے یا اس وجہ سے کہ وہ بہت بڑا سرکشادہ برج ہوتا ہے جس پر ہاتھی توپیں لیکر چڑھتے ہیں) ÷

گڑگڑ (ہ) اسم مؤنث :- حقّے یا صراحی سے پانی نکلنے کی آواز۔ قُلقُل ÷

گڑگڑ (ہ) اسم مؤنث :- (۱) پیٹ کے بولنے کی آواز۔ آوازِ شکم۔ قراقر۔ (۲) حقّے کے بولنے کی آواز جو دم کھینچتے وقت اُس کے پانی میں تموّج پیدا ہونے سے نکلتی ہے ÷

گڑگڑا (ہ) اسم مذکر :- ایک قسم کا بڑا حقّہ ÷

گڑگڑانا (ہ) فعل لازم :- (۱) گرجنا۔ کڑکنا۔ رعد کا بولنا (۲) حقّہ کا بولنا ÷

گڑگڑانا (ہ) فعل لازم :- آنتوں کا بولنا۔ پیٹ کا بولنا۔ قراقر ہونا ÷

گڑگڑانا (ہ) فعل متعدی :- عاجزی کرنا۔ منت سماجت کرنا۔ بنتی کرنا۔ ہا ہا کھانا۔ الحاح کرنا ÷ خوشامد درآمد کرنا ÷ التجا کرنا۔ سوال میں مبالغہ و زاری کرنا ÷

گڑگڑاہٹ (ہ) اسم مؤنث :- حقّہ پینے کی آواز ÷ گرجنے کی آواز ÷ کڑک ÷

گڑگڑی (ہ) اسم مؤنث :- (۱) چھوٹا حُقّہ ۔ ایک خاص وضع کا چھوٹا حُقّہ ؎

آگے میرے جو غیر کو دی اُس نے گڑگڑی چنبر کی طرح چہرے کی رنگت بدل گئی (برق)

(۲) صدقے میں دینے یا چڑھانے کا چھوٹا سا مٹّی کا حُقّہ جسے مداریا اور سٹرسٹری بھی کہتے ہیں ؎

منگاؤں پھولوں کا گہنا الاچیاں اور لونگ
منگاؤں گڑگڑی کوری بھی اور ایک چلم } (رنگین)

گڑگوڈڑ (ہ) اسم مذکر :- اوّل حرف تابع مہمل ہے ۔ پھٹے پُرانے کپڑے ۔ پھٹے پُرانے چیتھڑے ۔ چیتھڑے گوڈڑی ✤

گڑنا (ہ) فعل لازم :- (۱) دَبنا ✤ دفن ہونا ✤ قبر میں رکھا جانا ۔ جیسے "جہاں کے مُردے تہاں ہی گڑتے ہیں" ؎

لاش بھولی نہ سمائیگی میری تُربت میں کُوچۂ یار میں گڑنے کی اگر جا پائی (اسیر)

(۲) دھسنا ۔ گھسنا ۔ اندر جانا ۔ جیسے "آنکھیں گڑنا" ؎

بلبے گریہ گِل زمیں ہو کر قدم گڑنے لگا
اور قدم اُکھڑے تو کیا دیکھا بھنور پڑنے لگا } (زرّین)

(۳) چُبھنا ۔ خلیدن کا ترجمہ ۔ جیسے "نشتر کا گڑنا" (۴) جمنا ۔ قائم ہونا ۔ استقرار ہونا ۔ جیسے "نظر گڑنا" (۵) نصب ہونا ۔ کھڑا ہونا ۔ جیسے "جھنڈا گڑنا" (۶) جمنا ۔ ڈٹنا ۔ جگہ پکڑنا ۔ زمین پکڑنا (۷) شرمندہ ہونا ۔ نادم ہونا ۔ خجل ہونا ۔

دمِ گلگشت اُٹھا کر ایڑیاں جب وہ رگڑتے ہیں
حنا پستی ہے شمشادِ چمن غیرت سے گڑتے ہیں } (ناسخ)

میں مفلسی کے ہاتھوں خجالت سے گڑ گیا قارُوں کیا فقیر کے مجھکو سوال نے (مؤلف)

گڑے جاتے ہیں شمشاد و صنوبر فرطِ غیرت سے الٰہی کونسا سرو رواں گلزار میں آیا (نسیم دہلوی)

گڑنت (ہ) اسم مؤنث :- وہ صدقہ یا بھبت یا پُتلا یا کسی کا نام جو سیانے مُلّانے افسونگر وغیرہ منتر پڑھ کر دفن کرنے کو دیتے ہیں اور اِس سے دشمن کا ہلاک کرنا یا کسی معشوق وغیرہ کو موہنا خواہ کسی حاکم کو بس کرنا مقصود ہوتا ہے ؎

تیری ہیبت سے فلک کے تلے کانپتی ہے زمیں کے بیچ گڑنت (سودا)

گڑنت گاڑنا (ہ) فعل متعدی :- کسی کی ہلاکت یا تسخیر دل کے واسطے جادو پڑھ کر کوئی چیز دفن کرنا ✤

گڑنگ (ہ) اسم مؤنث (ہندو) :- ڈینگ شیخی ۔ لاف گزاف ۔ بڑائی ✤

گڑنگ مارنا یا ہانکنا (ہ) فعل متعدی :- ڈینگ ہانکنا شیخی بگھارنا ۔ تعلّی کرنا ۔ اترانا ۔ بڑائی کرنا ✤

گڑنگیا (ہ) اسم مذکر :- شیخی باز ۔ ڈینگیا ۔ لاف زن ✤

گڑوا (ہ) اسم مذکر :- (۱) پانی رکھنے کا برتن ۔ لُٹیا ۔ لوٹا ✤ آبخورا (۲) گنگا ساگر ۔ آفتابہ ۔ ٹونٹی دار لوٹا ۔ (۳) وہ آبخورہ جس میں سرسوں کے پھول مع شاخ بطور گلدستہ کے رکھتے اور اُسے پنّی وغیرہ سے خوبصورت بنا کر بسنت میں مزاروں یا مندروں پر چڑھانے کے واسطے گاتے ہوئے لے جاتے ہیں ۔ سرسوں کے پھولوں کا گلدستہ ۔ سرسوں کے پھولوں کا پھولدان ✤

(ہندوستان جنّت نشان کا دستور ہے کہ بسنت کے روز آبخورے میں سرسوں کے پھولوں کا گلدستہ بنا کر رکھ دیتے اور اُس کے گرداگرد پنّی وغیرہ لگا دیتے ہیں اوّل بزرگوں کے آستانوں یا دیوی دیوتا کے استھانوں میں پھر امیروں کے گھروں پر بطور مبارکباد دے جاتے اور علےٰ قدر مراتب انعام و اکرام پاتے ہیں ۔ ڈوم ڈھاڑی اس انعام کے مستحق ہوتے ہیں اور وہی چڑھایا کرتے ہیں ؎

یہ قد جو آپ کا گڑوا سا دیکھ پائے بہار تو پھول پھول کے جُون بلب گائے بہار (ظفر)

گڑوا بنا کے ریشِ مُخضّب سے محتسب جاتا ہے اُس مقام میں جاوے جہاں بسنت (انشا)

تارِ خطِ شعاع کا گڑوا بنا کے مہر لاتا ہے تیرے روبرو وقتِ سحر بسنت) (نکہت)

گڑوانا (ہ) گاڑنا کا متعدی المتعدی ✤ دفن کرانا ۔ دبوانا ✤

گڑولنا (ہ) اسم مذکر :- ایک قسم کی چھوٹی سی گاڑی جس پر بچّے کو کھڑے ہو کر چلنا سکھاتے ہیں ✤ بچّوں کے چلنے کی گاڑی ۔ گڈولنا ✤

گڑونا (ہ) فعل متعدی (ہندو) دھسانا ۔ گاڑنا ۔ گھسانا ۔ گھسیڑنا (۲) بیندھنا ۔ سُوراخ کرنا ۔ چھیدنا ۔ برانا ۔ سالنا ✤ چُبھونا ۔ خلانیدن کا ترجمہ ✤

گڑھ (ہ) اسم مذکر :- (۱) قلعہ ۔ دُرگ ۔ کوٹ ۔ حصار ✤ دمدمہ (۲) آلاتِ جنگ میں سے ایک قسم کے چوبی مکان کا نام جس میں آدمیوں کو بٹھا کر قلعہ میں ڈال دیتے ہیں اور یہ لوگ وہاں جا کر اُس کے جوف میں بیٹھے ہوئے سُرنگ کھودتے ہیں ۔ دبابہ ۔ دراجہ ۔ عربی میں کہتے ہیں ✤

گڑھ توڑنا (ہ) فعل متعدی :- قلعہ فتح کرنا ۔ قلعہ جیتنا ✤

گڑھ جیتنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) قلعہ فتح کرنا (۲) کوئی بڑا کام کرنا ۔ مُہم فتح کرنا ✤ کسی مشکل یا مُصیبت سے رہائی پانا (۳) ۔ بازاری ، ازالۂ بکر کرنا ✤ سہاگ رات کو کامیاب ہونا ✤

گڑھ کپتان (ہ) اسم مذکر :- (۱) افسرِ قلعہ ۔ قلعدار (۲) میر عمارت انجینیر ۔ وہ اعلےٰ افسر جس کے متعلق تعمیر کا کام ہو ✤ قلعوں کی مرمّت کرانیوالا افسر ✤

گڑھ کپتانی (ا) اسم مذکر:- محکمۂ تعمیر۔ وہ محکمہ جس کے سپرد سرکاری تعمیر کا کام ہو۔ پبلک ورکس کا دفتر ◆

گڑھا (ہ) اسم مذکر:- (۱) غار۔ گو۔ قعر۔ مغاک۔ مغارہ ◆ جھیرا (۲) کھڈ۔ گھاٹی۔ شعب (۳) گور۔ قبر ۔ع

مردہ غریب تو ہے گڑھے میں پڑا ہوا کیا فائدہ جو روضہ ہے اے مہرباں بلند (ناسخ)

گڑھا بھرنا (ہ) فعل متعدی:- (۱) غار بند کرنا۔ گڑھے کو مٹی سے پُر کرنا۔ گڑھا اٹنا۔ گڑھا پاٹنا (۲) جبرِ نقصان کرنا۔ ٹوٹا بھرنا۔ کمی یا گھاٹا پورا کرنا (۳) رُوکھا سُوکھا پیٹ میں ڈالنا۔ بُری بھلی چیز سے پیٹ کی گٹی کو بجھانا (۴) فعل لازم، نقصان پورا ہونا۔ جبرِ نقصان ہونا۔ گھاٹا پورا ہونا ◆

گڑہل (ہ) اسم مذکر:- (۱) ایک درخت اور اُس کے پھل کا نام جو ذائقہ میں کھٹ مٹھا مثل جامن ہوتا ہو اُس کے پھولوں کا شربت بناتے ہیں (۲) پُھندنا۔ جھبا۔ جُوتی کے اوپر کا پُھندنا جو گڑہل کے پھول سے مشابہ ہوتا ہے ◆

گڑھ والا (ہ) اسم مذکر:- گاڑی والا۔ گاڑی بان۔ چودھری چھکڑے والا۔ بہلی بان ◆ کوچوان۔ کالسکہ راں۔ کوچمین ◆

گڑھی (ہ) اسم مؤنث:- چھوٹا سا قلعہ۔ کوٹ۔ قلیعہ۔ قلعچہ ◆

گڑھی فتح کرنا یا جیتنا (ہ) فعل متعدی:- (۱) قلعہ فتح کرنا (۲) کسی مہم کو سر کرنا۔ غالب آنا۔ کوئی مشکل اور بھاری کام بنانا (۳- بازاری) سُہاگ رات میں کامیاب ہونا۔ ازالۂ بکر کرنا۔ بیوی کے ساتھ اوّل روز ہم صحبت ہونا۔ زفاف ◆

گڑھیا (ہ) اسم مؤنث:- (۱) گڑھی کی تصغیر۔ بہت چھوٹی سی گڑھی۔ (۲) گُوڑی۔ گوڑا اور گندگی پڑنے کی جگہ (۳) بہت بڑا گڑھا۔ بہت بڑا نشیب ◆ ڈلاؤ ◆

گڑھے بیٹھنا (ہ) فعل لازم (ٹھگ):- گھات میں بیٹھنا۔ کمین گاہ میں بیٹھنا ◆

گُڑیا (ہ) اسم مؤنث:- (۱) لعبت۔ گُڈا کی تانیث۔ عروسک۔ وہ کپڑے کی بنی ہوئی پتلی جس سے لڑکیاں کھیلا کرتی اور اُس سے تمام خانہ داری کی باتوں کا ارمان نکالتی ہیں (۲) کنوئیں کی گھرنی یا چاک یا چرخی کی کھونٹی کو بھی گُڑیا کہتے ہیں جس میں لوہے کی سلاخ رہتی ہے اور اُس سلاخ میں گھرنی یا چرخی پھرتی ہے (۳) حقیر سی دُلہن ◆

گُڑیا سنوار دینا (ہ) فعل متعدی عو۔ اپنے مقدور کے موافق بیٹی کا بیاہ کر دینا۔ ہاتھ پیلے کر دینا ۔ع

گُڑیا سنوار دُونگی اری بھیک مانگ کر مشاطہ کہ اُدھر تو سرانجام ہو گیا (جان صاحب)

گُڑیا کے بیاہ میں چیونٹوں کی بیل (ہ) محاورہ۔ عو:- جیسا موقع ویسا خرچ۔ جیسا دیکھنا ویسا برتنا۔ جھُوٹ مُوٹ کے بیاہ میں جھُوٹ مُوٹ کا صرف ◆

گُڑیاں (ہ) اسم مؤنث:- گُڑیا کی جمع ◆

گڑیاں کھیلنا (ہ) فعل متعدی:- (۱) لڑکیوں کا کپڑے کی پتلیوں کے ساتھ کھیلنا ◆ گُڑیوں کا بیاہ کرنا۔ (۲) لڑکی بنجانا۔ لڑکیوں کا کھیل کھیلنا۔ عورتوں کی سی باتیں کرنا۔ لڑکیوں کی سی باتیں کرنا ◆

گڑے کوئیلے اُکھاڑنا (ہ) فعل متعدی (ہندو):- (۱) پُرانے جھگڑے کو تازہ کرنا۔ دبی دبائی بات کو چھیڑنا۔ فتنۂ خفتہ کو جگانا۔ دبی آگ کُریدنا (۲) کسی کے مرے ہوئے بزرگوں میں عیب نکالنا ◆

گڑے مُردے اُکھاڑنا (ا) فعل متعدی:- دیکھو (گڑے کوئیلے اکھاڑنا)

سودا کے ہوتے وامق و مجنوں کا ذکر کیا عالم عبث اُکھاڑے ہے مُردے گڑے ہوئے (سودا)

گُڑیوں (ہ) اسم مؤنث:- گُڑیا کی جمع جو حروف مُغیّرہ کے آجانے سے الف کو واؤ سے بدل کر بنا لیتے ہیں ◆

گُڑیوں کا آلا (ہ) اسم مذکر:- گُڑیوں کا طاق۔ وہ طاق جس میں لڑکیوں کی گُڑیاں رکھی رہتی ہیں۔ گُڑیوں کا گھر۔ لعبت خانہ ◆

گُڑیوں کا بیاہ (ہ) اسم مذکر:- (۱) گُڈے گُڑیا کی شادی (۲) غریبوں کا بیاہ۔ ناداروں کی شادی جس میں بہت بکھیڑا اور دھُوم دھام نہیں ہوتی ◆

گُڑیوں کا کھیل (ہ) اسم مذکر:- (۱) لعبت بازی (۲) کار سہل۔ آسان کام۔ مُنہ کا نوالہ ◆

گُڑیوں کا میلا (ہ) اسم مذکر (لکھنؤ):- ایک سالانہ میلا ہوتا ہے جس میں ہندوؤں کے بچے رنگین کپڑوں کی گڑیاں بنا کر دھوم دھام سے نکالتے اور اُن کو پیٹتے جاتے ہیں۔ اسی روز پہلوانوں کی کُشتیاں بھی ہوتی ہیں اس طرف یہ دستور نہیں ہے ◆

گز (ف) اسم مذکر:- (۱) جھاؤ کا درخت۔ طرفا (۲) لکڑی یا لوہے کا طولانی پیمانہ جس سے کپڑا۔ زمین۔ لکڑی وغیرہ ناپتے ہیں۔ ذراع۔ سولہ گرہ کا پیمانہ ۲ ہاتھ ۳ فیٹ یا ۳۶ انچ کا طولانی پیمانہ۔ چار بالشت

کی مقدار ؎

اِس قدر مجھ کو رہی اُس سروقامت کی تلاش　　پھرتے پھرتے دشت میں مَیں گز زمیں کا ہوگیا (اسیر)

(ہندوستان میں مختلف گزوں کا رواج ہے۔ جس سے اکثر دھوکا پڑا کرتا ہے۔ معماری گز اور ہے قطعی گز اور ہے۔ سرکاری گز اور ہے۔ الٰہی گز اور ہے۔ اس کے علاوہ ہر شہر میں ایک نئے گز کا چلن ہے۔ مثلاً بنارس کا گز۔ ریاستوں کا گز۔ ہماری رائے میں گورنمنٹ کو ضرور اس کا انسداد کرنا چاہئے۔ سب جگہ ایکساں گز اور ایکساں تولنے کے بٹ ہونے مناسب ہیں + (۳) لکڑی یا لوہے کی سلاخ۔ سیخ۔ جیسے "بندوق یا سارنگی وغیرہ کا گز" (۴) ایک قسم کا بے پر اور بے پیکان تیر +

(جب دیسی ہندوستانی یا الٰہی گز کہینگے تو ۳۳ انچ لمبے سے اور جب انگریزی گز کہینگے تو ۳۶ انچ کے طولانی پیمانہ سے مراد ہوگی) +

گز الٰہی (ف + ع) اسم مذکر:۔ اکبری گز جو ۴۱ انگل کا ہوتا ہے +

گز بھر (ا) تابع فعل:۔ ایک گز کی برابر۔ ایک گز +

گز سے گز (ا) اسم مذکر:۔ مربع گز +

گز کُن (ف) اسم مذکر:۔ متعصب سنّیوں کا ایک گھڑا ہُوا مسئلہ جو اپنے فریقِ مخالف کی طرف محض چڑانے کی نظر سے منسوب کرتے ہیں یہ مسئلہ ایسا ہی ہے جیسا لفِ حریر کا مسئلہ گھڑا گیا ہے۔ چُونکہ ہمارے نزدیک یہ ایک غیر مہذب بات ہے۔ اس سبب سے ہم اس کا بیان نہیں لکھتے۔ مگر لُغت اس نظر سے لکھدیتے ہیں کہ مؤلف کی واقفیت پر عجز لازم نہ آئے اور اگر عدالت میں ایسے الفاظ کی نسبت تہتک کی نالش ہو تو وہ قابلِ سماعت سمجھی جائے +

گُزار (ف) صیغۂ امر (مرکبات میں):۔ جیسے مال گزار۔ باج گزار۔ تہجد گزار +(گزاردن بمعنی ادا کردن کا امر ہے جو اسم کے ساتھ مل کر اسم فاعل ترکیبی کے معنی دیتا ہے)

گزارا (ا) اسم مذکر:۔ (۱) اوقات بسری۔ گزر اوقات + وجہِ معیشت سے اوقات بسری۔ جیسے "دس روپے میں کیا گزارا ہوتا ہوگا" ؎

مرے مُنہ سے ہے یہاں بعد مرے یا قسمت　　کوئی دن اور بھی کر اپنا گزارا تنگا (رنگین)

گزر جائیگی ہر صورت کروں کیوں داغ اندیشہ
مرے مولا کو ہر دم فکر ہے میرے گزارے کا　　(داغ)

نفس ہے جادۂ عمر رواں جس طرح سے گزرے　　یہاں پوچھے ہے اے گمراہ کیا تُو گزار ایکا (ذوق)

(۲) سمائی۔ بود و باش۔ گنجایش۔ بساط۔ جیسے "اس مکان میں چار ہی آدمیوں کا گزارا ہوسکتا ہے" (۳) پہنچ۔ رسائی + دخل۔ مداخلت + گزر ؎

کسے جانیکا اُس خونخوار کے کوچے میں یارا ہے　　جو گزرے جان سے اپنی اُسی کا واں گزارا ہے (غافل)

؎ آیا تھا کسی شہر سے اک ہنس بچارا + ایک پیڑ پہ جنگل کے ہوا اُسکا گزارا (نظیر)

دکھلاتے ہیں گو شمع صفت شعلۂ پنہاں　　لیکن تری محفل میں گزارا نہیں ہوتا (نسیم دہلوی)

(۴) نباہ۔ نرباہ۔ گزر + ٹھکانا ؎ صحبت جو ہوئی ہنس کی اُن جانوروں میں + یک چند رہا خوب محبت کا گزارا

نکلکر مرے گھر سے یہ جان لو تم　　نہ ہوگا کسی گھر گزارا تمہارا (داغ)

گزارا کرنا (ا) فعل متعدی:۔ (۱) بسر اوقات کرنا۔ دن کاٹنا۔ کفایت سے گزران کرنا (۲) آنکلنا۔ جانکلنا (۳) نباہنا۔ پورا کرنا۔ کام چلانا۔ کارا جرائی کرنا + دفع الوقتی کرنا + دنوں کو دغا دینا +

گزارا ہونا (ا) فعل لازم:۔ اوقات بسری ہونا۔ نبھنا۔ نباہ ہونا + کٹنا بسر ہونا + کام چلنا۔ گزر ہونا + جانے یا آنے کا اتّفاق ہونا +

گزارش (ف) اسم مؤنث (لغوی معنی ادا کرنا):۔ (۱) پاسخ۔ جواب۔ اُتر (۲) شرح۔ تفسیر۔ تشریح (۳) عرض۔ بیان۔ اظہار معروض صورت حال۔ عرضداشت۔ التماس + درخواست۔ سوال۔ ارداس التجا +

گزارش کرنا (ا) فعل متعدی:۔ عرض کرنا۔ صورت حال بیان کرنا۔ ارداس کرنا + رپورٹ کرنا۔ خبر کرنا۔ گوش گزار کرنا +

گزارنا (ا) فعل متعدی:۔ (۱) ادا کرنا + تعمیل حکم کرنا۔ بجالانا۔ جیسے "نماز گزارنا" (۲) چھوڑنا۔ ترک کرنا۔ رہا کرنا + واگذاشت کرنا + مہلت دینا۔ (۳) بسر کرنا۔ بتیت کرنا۔ کاٹنا۔ صرف کرنا۔ جیسے "رات گزارنا" ؎

رات باتوں ہی میں یاں تُونے گزاری انّا　　صدقے تیرے کسے ڈھب سے اُسے لاری انّا (رنگین)

(۴) گنوانا۔ ضائع کرنا۔ کھونا۔ برباد کرنا۔ رائیگاں کرنا جیسے "عمر گزارنا" (۵) پیش کرنا۔ سامنے رکھنا۔ جیسے "نذر گزارنا" (۶) داخل کرنا دینا جیسے "عرضی گزارنا" +

گزارہ (ف) اسم مذکر:۔ (۱) راہ۔ گزر۔ راستہ (۲) گھاٹ۔ پایاب۔ دریا سے اُترنے کی جگہ (۳) اُترائی۔ ناؤ یا گھاٹ کا کرایہ (۴) ٹول بار۔ سڑک یا پُل کا محصُول لینے کی جگہ +

گزارے (ا) اسم مذکر:۔ گزارا کی وہ صورت جو حروفِ مغیّرہ کے آجانے سے الف کو یائے مجہول سے بدل لینے میں ہوجاتی ہے۔ اگرچہ گزارا کی جمع بھی ہے۔ مگر بول چال میں یہ لفظ جمع کے ساتھ بولنے میں نہیں آتا +

گزارے کا جھونپڑا (ا) اسم مذکر:۔ دن کاٹنے کا مکان۔ وہ مکان جس میں تنگی و تُرشی سے گزر اوقات کریں +

گزارے کی شکل نکالنا (ا) فعل متعدی:۔ فکر معیشت کرنا۔ فکر معاش کرنا۔ کما کر اوقات بسری کی صورت نکالنا۔ نوکری یا کمائی کی تدبیر کرنا +

گزارے کی ناؤ (ہ) اسم مؤنث :- پار اُتارنے کی ناؤ۔ گھاٹ کی ناؤ۔ وہ ناؤ جو دریا لنگھانے کے واسطے گھاٹ پر رہتی ہے ✦

گُزاشتنی (ف) صفت :- چھوڑ دینے کے لائق۔ قابلِ ترک۔ تیاگنے جوگ ✦

گِزاف (ف) اسم مؤنث :- بیہودہ گفتگو۔ ہرزہ۔ واہی تباہی بات۔ بکواس ✦ (یہ لفظ لاف کے ساتھ بولا جاتا ہے اور اُس صورت میں اس کے معنی ڈینگ اور شیخی کے لئے جاتے ہیں) ✦

گزٹ (انگلش، GAZETTE) اسم مذکر :- (۱) اخبار۔ خبر کا کاغذ۔ نیوز پیپر۔ روزنامہ۔ (۲) کسی دفتر یا گورنمنٹ کا وہ اخبار جس میں حکم احکام تغیر و تبدل سرکلر۔ رزولیشن موقوفی بحالی وغیرہ کی خبریں درج ہوں۔ جیسے "بنگال گزٹ۔ پنجاب گزٹ" ✦

(اصل میں گزٹا دنیس والوں کا ایک سکّہ تھا۔ چونکہ جو اخبار وہاں سب سے پہلے نکلا تھا اُس کی یہی قیمت تھی اس وجہ سے اُس اخبار کا نام بھی یہی پڑ گیا تھا۔ رفتہ رفتہ یہ لفظ ہی اخبار کے معنی میں مروّج ہو گیا) ✦

گزٹ ہوجانا (ہ) فعل لازم :- کسی سرکاری حکم کا چھپ کر مشتہر ہو جانا۔ گزٹ میں درج ہو جانا ✦

گُزر (ف) اسم مذکر :- (۱) راہ۔ راستہ۔ رستہ۔ باٹ۔ سڑک۔ مارگ (۲) گھاٹ۔ پایاب (۳) دخل۔ باریابی۔ مداخلت ✦ آمد و رفت۔ آرجار۔ رسائی۔ پہنچ ؎

مشکل ہے بزمِ یار میں شام و سحر گزر		کب تک کروں میں یار کے دربان سے گزر (اسیر)
ہو دیر یا حرم کہیں جانا نہیں محال		مشکل ہے کوئے یار میں لے نامہ بر گزر (〃)
عشق کے میدان میں گزر ہے کس کا		بھولا بھٹکا کوئی اس سمت بھی آجاتا ہے (مصحفی)

(۴) نباہ ✦ اوقات بسری۔ گزران جیسے اس تنخواہ میں گزر مشکل ہے ✦ (۵) جانا۔ عبور۔ اُترائی۔ لانگھنا۔ لنگھن۔ پار جانا۔ جیسے "اس راہ سے گُزر مشکل ہے" ✦

گزر جانا (ہ) فعل لازم :- (۱) بیت جانا۔ ٹیر ہو جانا۔ منقضی ہو جانا۔ چلا جانا۔ جیسے "وہ دن گزر گئے تو یہ کیا رہ جائینگے" (۲) مرجانا۔ انتقال کر جانا۔ فوت ہو جانا۔ دُنیا سے اُٹھ جانا۔ کال کر جانا ؎

تیرے ہی رہگزر میں جی جا رہا ہے شوخ		سُنیو کہ میر آج ہی کل میں گزر گیا (میر)
جس طرح پیشِ نظر سارا زمانہ گزرا		میں اک روز اسی طرح گزر جاؤں گا (مصحفی)

(۳) نکل جانا۔ چلا جانا۔ جیسے "رستہ سے گزر جانا" ✦

گزر کرنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) جا نکلنا۔ اتفاق سے چلا جانا (۲) اوقات بسر کرنا۔ دن کاٹنا ✦ کفایت شعاری سے گزران کرنا (۳) نباہنا۔ انجام پر پہنچانا۔ پورا کرنا ؎

کیسے گزر کروں ری سکھیو آن پڑی اب نو بہاری
چرکھا بودا مال پُرانی دیہی بُوڑھ بھئی ساری

گُزرِ عام (ف + ع) اسم مؤنث :- عام راہ۔ شارع عام۔ سب کے آنے جانے کا راستہ ✦

گزرگاہ (ف) اسم مؤنث :- (۱) آمد و رفت کی جگہ۔ آرجار کا موقع گزرنے کی جگہ۔ راہ۔ راستہ (۲) شارع عام سڑک۔ کوچۂ نافذہ ✦ گھاٹی ✦

گزرگاہِ دریا (ف) اسم مؤنث :- وہ زمین جس پر دریا کا پانی بہتا ہے دریا کا راستہ۔ تہ دریا ✦

گُزرنامہ (ف) اسم مذکر :- پروانۂ راہداری ✦

گُزر ہونا (ہ) فعل لازم :- (۱) بسر ہونا۔ بیتنا۔ کٹنا (۲) نباہ ہونا۔ (۳) آنکلنا۔ چلا آنا (۴) رسائی ہونا۔ پہنچ ہونا۔ باریابی ہونا ؎

گزر دل کا ہو کس صورت سے اُس کی مانگ میں یارب
کہ مارِ زلف رہزن نے ہے رستہ درمیاں باندھا

گزر (ف) اسم مؤنث :- زردک۔ جزر۔ گاجر۔ مزاجاً درجۂ دوم کے اخیر میں گرم اور درجۂ اوّل میں تر ہے ✦

گُزرا (ہ) محاورہ :- باز آیا۔ دھائے پوجا ؎

گزرا اس اعتمادِ محبت سے میں خدا		مجھ سے چھپائیں کاش وہ اُلفت رقیب کی (وحشت)
ہمیشہ آگ نکلتی ہے میرے سینے سے		الٰہی موت دے گزرا میں ایسے جینے سے (آشفتہ)

گُزران (ہ) اسم مؤنث :- (۱) گزارا۔ بسر اوقات۔ اوقات بسری۔ اوقات گزاری۔ دنوں کو دھکا دینا (۲) ایامِ زندگی۔ زمانۂ عمر۔ جیسے "گزر گئی گزران کیا جھونپڑی کیا میدان" ✦

گُزران کرنا (ہ) فعل متعدی :- اوقات بسری کرنا۔ دن کاٹنا۔ عمر پوری کرنا۔ مصیبت سے دن پورے کرنا۔ تنگی ترشی اور کفایت شعاری سے اوقات بسری کرنا۔ آدِستھا بھوگنا ✦

گُزران ہونا (ہ) فعل لازم :- تنگی سے اوقات بسر ہونا ✦

گُزراننا (ہ) فعل متعدی :- (۱) پیش کرنا۔ دینا۔ جیسے "درخواست گزراننا نذرانہ گزراننا" (۲) ادا کرنا۔ گزارنا۔ جیسے "دوگانہ یا شکرانہ گزراننا" ✦

گُزرنا (ہ) فعل لازم :- (۱) گزشتن کا ترجمہ۔ بیتنا۔ بیت ہونا۔ منقضی ہونا۔

جیسے وقت گزرنا۔ موقع گزرنا۔ بات گزرنا۔ وغیرہ ؎

نہ جھپکی نہ جھپکی ذرا آنکھ میری — یہ شب مجھ کو اختر شماری میں گزری
شب ہجر کل بیقراری میں گزری — سحر تک ہمیں آہ و زاری میں گزری

(۲) دُنیا سے اُٹھنا۔ مرنا۔ انتقال کرنا۔ رحلت کرنا۔ جاں بحق ہونا ✤ ہاتھ سے کھیل جانا۔ بچّے کا مرجانا (۳) جا نکلنا۔ چلا جانا ✤ آجانا۔ اتّفاق سے کسی جگہ نکل آنا (۴) باز آنا۔ ترک کرنا۔ درگزرنا۔ ہاتھ اُٹھانا۔ دست بردار ہونا۔ دستکش ہونا۔ چھوڑنا۔ تیاگنا ؎

ہمیشہ آگ نکلتی ہے میرے سینے سے — الٰہی موت دے گزرا میں ایسے جینے سے (آشفتہ)
رات کو نیند ہے نہ دن کو چین — ایسے جینے سے اے خدا گزرا (سوز)
ناچار اختیار کیا شیوۂ رقیب — کچھ بے حیا ہی خوب ہیں گزرے حیا سے ہم (داغ)
وہ ماہ رُو نہیں ملتا کئی مہینے سے — الٰہی موت دے گزرا میں ایسے جینے سے (رند)

ہاتھ سے تیرے دو گانا یہ مری جان بچے
گزری میں سونے سے میرا یہ کہیں کان بچے

پیچ و تاب و کمرِ زُلف سے گھبرا کے وہ شوخ
اب یہ کہتا ہے میں اِس زُلف و کمر سے گزرا

(۵) وارد ہونا۔ پیش آنا۔ جیسے "بچّے کی یاد جو دل پر گزرتی ہے دل ہی جانتا ہے" ؎

کسی کو قتل جب کرتا ہے وہ بُت روبرو میرے — خدا ہی جانتا ہے مجھ پہ جو اُس دم گزرتا ہے (جرأت)

(۶) نبھنا۔ نباہ ہونا ✤ ساز ہونا۔ موافقت آنا۔ بننا ؎

قیس جنگل میں اکیلا ہے مجھے جانے دو — خوب گزرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو (نامعلوم)

(۷) بسر ہونا۔ سیر ہونا۔ تمام ہونا۔ کٹنا ؎

اے دل تمام عمر یہاں کون خوش رہا — گزرے خوشی کے ساتھ جو اک دم بہت ہے یاں (مصحفی)
ہمیں آخر کار آیا یہ رونا — کہ عمرِ عزیز اپنی خواری میں گزری (")
کیا اُس نے اکدن نہ ملنے کا وعدہ — مری یونہیں اُمیدواری میں گزری (")
یہ عمرِ دراز اپنی گیسو کی صورت — پریشانی و سوگواری میں گزری (")
نکہت شب ہجر یہ کیونکر گزری — گنتے ہوئے آسمان کے اختر گزری
گزری موجِ سرشک دیدۂ تر سے — گزرا جان سے جو گزری دل پر گزری
بے شور و شر گر اُسکی نہ گزرے تو یہ کہہ دو — اُس کوچہ میں دل آن کے بھلا قیامت (مجروح)

(۸) جانا۔ نکلنا۔ جیسے رستہ سے گزرنا۔ پاس سے گزرنا ؎

ڈر جائیگا کہ گھر ہے ہمارا بہت سیاہ — آنکھ اپنی بند کر کے اِدھر اے قمر گزر (اسیر)

(۹) رخصت ہونا۔ وداع ہونا۔ چلنا ✤ کھسکنا ✤ دفع ہونا ؎

اے روح شب گزر گئی وہ ماہ رُو چلا — تُو بھی جہاں سے صُورتِ شمعِ سحر گزر (اسیر)

(۱۰) ضائع ہونا۔ رائگاں جانا۔ جیسے "لہو لعب میں عمر گزرنا" (۱۱) اُترنا۔ لنگھنا پار ہونا۔ عبور کرنا۔ جیسے "دریا سے گزرنا" (۱۲) آر پار ہونا۔ پار نکلجانا ؎

لذّتِ زخم میں بیخود ہیں ہمیں کیا معلوم — آہ سینے سے کہ وہ تیر سپر سے گزرا (مصحفی)

گزرِی (ف) اسم مؤنث :- وہ بازار جو شام کو راہگزر پر لگتا ہے۔ گدڑی۔ چوک۔ بازارِ شام۔ شام کے وقت کا بازار ؎

پیری میں کریں سیر جوانی تو مزا ہے — دن ڈھلنے پہ ہوتا ہے تماشا گزری کا (ناسخ)

گزرِی لگنا (۱) فعل لازم :- چوک لگنا۔ شام کا بازار لگنا ✤ بازار لگنا ؎

بیٹھے ہیں دل کے بیچنے والے ہزار ہا — گزری ہے اُس کی راہ گزر پر لگی ہوئی (ذوق)
کیا جہانِ گزراں میں بھی لگی ہے گزری — مول لے جانتے ہیں غم یاں سے گزرنے والے (داغ)

گزری سو دل پر گزری (۱) محاورہ :- یعنی حال پُر اختلال کا کوئی بھی شریک نہ ہُوا شکوہ و شکایت اور گلہ تک زبان پر نہ لائے بلکہ صبر و سکون اختیار کر کے دل ہی پر صدمے اُٹھائے ؎

جفائے یار سے گزری سو دل ہی پر گزری — زباں پہ حرف نہ لایا کبھی شکایت کا (مصحفی)

گزشتنی (ف) صفت :- گزرنے والا۔ بیتنے والا۔ ناپید ہونیوالا۔ فانی ✤

گزشتہ (ف) صفت :- گزرا ہُوا۔ ماضی۔ بیتا ہُوا۔ پچھلا۔ سابقہ۔ سلف کا۔ اگلا۔ پہلے کا۔ جیسے "گزشتہ را صلوٰۃ آیندہ را احتیاط" ✤ پسال گزشتہ ✤

گزشتہ را صلوٰۃ (ف + ع) محاورہ :- گزری ہوئی بات کو سلام کرو۔ اگلی باتوں کو جانے دو۔ ؎

جو کچھ ہُوا سو ہُوا گزشتہ را صلوٰۃ — کہاں تلک کوئی رویا کرے گلا دل کا (سحر)

گزک (ف) اسم مؤنث۔ مُرکّب از {گز - خوردن، ک - نسبت} :- (۱) وہ چیز جو تبدیل ذائقہ کے واسطے کھاتے ہیں۔ مثلاً شراب پینے کے بعد۔ کباب۔ پستہ۔ بادام۔ تلی ہوئی دال یا نمکین چیزیں اور افیون یا بھنگ کے بعد مٹھاس وغیرہ ✤ نُقل۔ بدرقۂ شراب۔ بدرقۂ افیون ✤ کوئی مزیدار چیز جو مُنہ صاف کرنے کے واسطے کچھ کھانے کے بعد کھائی جائے۔ چاکنا۔ چاٹ ؎

وہ رند ہوں کہ جہاں ہُوں ہیں گزک پہنچے — نگیں شرابیں پر ساقیا کباب نہیں پاؤں (اشک)

بوسے آنکھوں کے کباب نرگسی سے ہیں لذیذ
ساقیا ایسی گزک ہر جام پر ملتی نہیں

ساقی مجھے گزک کے عوض بھی شراب دے
محشر کو کون لاکھ طرح کا حساب دے (طور)

ساقی تجھے خدا کی قسم بزم مے میں آج　　بہرِ گزک ہو بیہ دلِ بریاں علے الخصوص (تجمل)

جگر تازہ کہاں سے میخوری کے وقت لاؤں میں
خدائی سے نرالی جانِ من تیری گزک دیکھی } (بخیرت)

(۲-۱) نمشکری اس میں ہنسی کی نمشکری ہو خواہ ٹکیا کی دونو کو گزک کہتے اور عوام الناس گجک بولتے ہیں۔ اِس کا رواج دہلی میں بہت ہے۔ تلوں کی بھونسی اُتار کر انگی گری کو کھانڈ یا گڑ کی چت میں ملا کر ٹکیا خواہ قاشیں بنا لیتے ہیں۔ چنانچہ بیچنے والے اس آواز سے بیچتے ہیں۔ جیسے "گجک ہے دو سوں بے جاڑے کا یا لو کھو برا گجک بے جاڑے کی (۳-۱) مجازاً ناشتہ + تھوڑی سی چیز۔ چٹنی۔ جیسے "سیر آدھ سیر کو تو دو گزک سمجھتے ہیں (افیون کے واسطے لفظ گزک کا استعمال ایجادِ ہند ہے) ÷

گزک کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ نُقل کرنا + ناشتہ کی بجائے کھانا + چیٹ کرنا۔ اُڑانا ؎

اُس چشمِ مست کے ہوں تصوّر میں بدمست کیونکر کروں گزک نہ ہرن کے کباب کو (ناسخ)
اے شرابی گزک تو کرتا ہے　　کچھ تو کر دل میں اور کباب میں فرق (جرأت)

گزک ہونا (ہ) فعل لازم:۔ نُقل ہونا۔ ناشتہ ہونا۔ چکھنے میں آنا۔ چٹ ہونا ؎

کوئی مچھلی نہ ہاتھ آئی کہ مستی میں گزک ہوتی
لگا کر شست بیٹھے ہم کنارِ آبِ جُو برسوں } (آتش)

گزند (ف) اسم مذکر:۔ صدمہ۔ بلا۔ آفت۔ آسیب + رنج + نظرِ بد۔ چشم زخم + ضرر۔ نقصان۔ ہانی۔ خسارہ۔ زیان۔ ٹوٹا + ایذا۔ دُکھ + تکلیف ؎

یہ تیرے افعی گیسو میں زہر ہے قاتل　　پڑا جو سانپ پہ سایہ اُسے گزند ہوا (وزیر)

گزندہ (ف) صفت:۔ ڈسنے والا۔ کاٹنے والا۔ ڈنک مارنے والا۔ جیسے "سانپ بچھو وغیرہ موذی جانور" ÷

گزی (ہ) اسم مذکر:۔ بہت موٹا دیسی گاڑھا۔ ایک قسم کا کم قیمت اور موٹا سوتی کپڑا۔ کرباس۔ پلاس۔ پارچۂ سفت و سطبر ؎

پھٹے کپڑے گزی کے اس سے بہتر ہم سمجھتے ہیں　　اگر اترا ہوا ہو وے تنِ نو آب کا جوڑا (آتش)

گزی گاڑھا (ہ) اسم مذکر:۔ موٹا جھوٹا کپڑا۔ کم قیمت کپڑا +

گزی گاڑھا پہننا (ہ) فعل متعدی:۔ موٹا جھوٹا کپڑا پہننا +

گُزِیر (ف) اسم مذکر:۔ چارہ۔ علاج۔ اُپائے۔ تدبیر +

گزیں (ف) امر از گزیدن بمعنی قبول کردن۔ مرکبات میں آتا ہے جیسے خلوت گزیں۔ گوشہ گزیں وغیرہ +

گستّا (ہ) اسم مذکر (گنوار) لُقمہ۔ گراس۔ کور۔ نوالہ۔ جیسے "پہلے ہی گستے میں بال آیا" (کہاوت) یعنی سر منڈاتے ہی اولے پڑے۔ اوّل ہی نقصان نظر آیا +

گُسار (ف) امر از گُساردن بمعنی خوردن:۔ مرکبات میں جیسے غمگسار +

گُسائیں (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) گوسائیں کا مخفف۔ گوسوآمی۔ گایوں کا مالک گووں والا۔ گھوسی۔ مجازاً کرشن (۲) مالک۔ سوآمی۔ خداوند (۳) سنیاسی۔ سنت۔ پارسا۔ فقیر۔ زاہد۔ جوگی۔ عابد (۴) سائیں۔ مہنت۔ (۵) برہمنوں کا ایک وہ فرقہ جو اپنے آپ کو حکیم چیتن باشندۂ شہرِ ندیا کے چیلوں کی اولاد بتاتا ہے (۶) ہندو درویشوں کا تعظیمی خطاب۔ جیسے "گسائیں جی میں جوگن ہو رہجاؤنگی" (گیت) +

(یہ لفظ اصل میں گوسائیں یعنی گو سوامی تھا۔ چنانچہ گھوسی بھی اسی سے بنا ہے۔ چونکہ کرشن اوتار درحقیقت گھوسی تھے اور گوویں چرایا کرتے تھے اس وجہ سے پہلے اُن کا لقب ہوا۔ پھر اُن کی مناسبت سے عارف۔ خدارسیدہ۔ اوتار۔ ولی اللہ وغیرہ کے معنی میں مستعمل ہو کر جوگیوں اور سنیاسیوں کا لقب پڑ گیا) ÷

گُستاخ (ف) صفت:۔ شوخ۔ چالاک۔ بے ادب + ڈھیٹ۔ بے شرم۔ خیرہ چشم ÷ ناشائستہ۔ غیر مہذّب۔ ناتراشیدہ + شریر۔ دنگئی ÷

گُستاخانہ (ف) تابع فعل:۔ بے ادبانہ + بےباکانہ +

گُستاخی (ف) اسم مؤنث:۔ (۱) شوخی۔ بے ادبی + بے شرمی۔ بے حیائی۔ ڈھٹائی (۲) تحقیر۔ حقارت۔ اہانت۔ (۳) شرارت۔ دنگا +

گُستاخی کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ بے ادبی کرنا۔ شوخی کرنا۔ شرارت کرنا +

گُستاخی مُعاف (ف + ع) ندا:۔ جب کوئی شخص کوئی بات خلافِ ادب یا خلافِ تہذیب یا خلافِ اخلاق زبان پر لانا چاہتا یا کسی کے قول کو رد کرتا ہے تو اوّل یہ کلمہ زبان پر لاتا ہے جو بجائے معذرت خیال کیا جاتا ہے۔ خطا معاف۔ قصور معاف +

گستانگر (ہ) صفت:۔ احمق۔ گنوار۔ مورکھ۔ بے وقوف۔ جانگلو۔ بے شعور۔ بے سلیقہ۔ نادان۔ پوچ۔ لچر۔ بے ڈھنگا۔ بے تمیز + جاہل۔ اناڑی۔ کوڑھ + ناتراشیدہ۔ ناشائستہ۔ غیر مہذب (یہ لفظ اصل میں گھاس کھانے والا ڈانگر تھا) ÷

گشت (ف) اسم مذکر:۔ (۱) سیر۔ چہل قدمی + دَور۔ چکّر (۲) دَورہ روند۔ گرداوری۔ مجازاً کوتوال یا تھانہ دار کا شب کے وقت سپاہیوں کے

ہمراہ کوچوں محلّوں اور بازاروں میں دورہ کرنا ٭

گشت پھرنا۔ کرنا۔ لگانا۔ مارنا (ا) فعل متعدّی :۔ چکر لگانا۔ گھومنا۔ پھرنا۔ دورہ کرنا۔ گرداوری کرنا ؎

ساقی اس دور میں کب آنکھ چُرا سکتا ہے — رات بھر گشت کرے عکسِ جامِ شراب (ذوق)

گشت سلامی (ا) اسم مؤنث :۔ وہ نذرانہ جو حاکم کو دورے کے وقت حسبِ دستور دیا جاتا ہے ٭

گشت ناچنا (ا) فعل لازم (ہندو) :۔ کنچنیوں کا برات کے آگے آگے ناچتے ہوئے جانا۔ برات کے ساتھ ساتھ ناچتے ہوئے چلنا ٭

گشتی (ف) صفت :۔ دوراں۔ پھرنے والا ٭ گشت کرنے والا ٭

گشتی پروانہ یا حکم یا سرکلر (ا) اسم مذکر :۔ وہ حکم یا پروانہ وغیرہ جو تمام دفتروں اور حاکموں کو دکھا کر دستخط کرا لیا جاتا ہے ٭

گُشتاسپ (ف) اسم مذکر (صحیح گُشتاسب) :۔ (ا) لغت میں اُس برزخ کو کہتے ہیں جو حق تعالٰے کا فیض پہنچنے کے واسطے خلق اور خالق کے درمیان ہو ٭ (۲) ملکِ ایران کے ایک مشہور بادشاہ کا نام جو لہراسپ کیکاؤس کا داماد اور اسفندیار روئیں تن کا باپ تھا۔ اِس شخص کو کیخسرو ابن کیکاؤس نے خاندانِ ہوشنگ میں نہایت لائق۔ ہوشیار اور شجاع پاکر اپنے مرتے وقت فرمانروائے ایران کر دیا تھا۔ اس کے زمانہ میں زرتشت پیشوائے آتش پرستاں موجود تھا چنانچہ جب اُس نے اِس کے پاس آکر پیغمبری کا اظہار کیا اور کچھ معجزے دکھائے تو یہ اُس کا معتقد ہو گیا اور اُس کے دین پر چلنے لگا۔ بلکہ جب زرتشت مارا گیا تو یہی اُس کی جگہ گدی پر بیٹھا اور اُس کی شریعت کو برقرار رکھا۔ اسفندیار جس کے معرکے رستم کے ساتھ ہوئے۔ اسی کا بیٹا اور خلف الصدق تھا اس نے ایک سو ساٹھ برس تک حکومت کی) ٭

گف (ا) صفت :۔ غفص۔ ستبر۔ گندہ۔ موٹا۔ گاڑھا۔ سخت۔ خوب ٹھونک کر بنا ہُوا۔ ڈھٹ ٭

(بظاہر یہ لفظ غفص سے بگاڑ کر گف کر لیا گیا ہے۔ کیونکہ غفص بھی اصل میں گبز کا معرب ہے جو گاف کو غین معجمہ اور بائے موحدہ کو ف سے اور زائے معجمہ کو سین مہملہ سے بدل کر غفس ہوا اور پھر حسب قاعدۂ عربی صاد مہملہ سے بدل کر غفص ہو گیا۔ پس اُردو والوں نے صرف گف پر اکتفا کر کے اپنا مطلب نکال لیا) ٭

گُفتار (ف) اسم مؤنث :۔ (ا) بات چیت۔ گفتگو۔ بات۔ سخن۔ گویائی نطق۔ بچن۔ قول۔ مقولہ۔ بولی۔ بانی۔ کلام۔ تقریر۔ بول چال۔ جیسے دستار اور گفتار اپنی ہی کام آتی ہے (۲-ا) گالی کا مرادف چنانچہ گالی گفتار بجائے گالی گلوج بولتے ہیں ٭

گُفتگُو (ف) اسم مؤنث :۔ (ا) بات چیت۔ بول چال۔ بولی ٹھولی۔ بیان۔ تقریر۔ مکالمت۔ قال مقال۔ ذکر اذکار ؎

پڑھا ہے ہم نے بھی قرآں قسم ہے قرآں کی — جواب ہی نہیں رکھتی ہے گفتگو تیری (آتش)

(۲-ا) چرچا۔ تذکرہ ؎

ممنوں زبانِ غمزہ سے کل اُسنے کیا کہا — ہے میرے ہمزبانوں میں کچھ گفتگو ہنوز (ممنون)

گُفت و شنید (ف) اسم مؤنث :۔ کہا سُنی کہنا سننا ٭ بحثا بحثی۔ ردّ و بدل۔ تکرار لفظی ٭ بات چیت۔ ذکر اذکار ٭

گگری (ہ) اسم مؤنث (ہندو) :۔ گاگر کا مخفف۔ پانی رکھنے کا پیتل یا تانبے کا برتن۔ تمبیڑا۔ تمیڑی۔ کلسا ٭ سبُوچہ۔ سبُو (ٹھیر اہو رے بانکے یار گگری میں گھر دھر آؤں (گیت)

گگریا (ہ) اسم مؤنث :۔ (گیتوں میں) دیکھو گگری ٭

گگن (ہ) اسم مذکر :۔ (ا) آسمان۔ فلک ٭ آکاش (۲) موج۔ لہر۔ تموّج۔ مینڈ۔ پانی کا اُچھلنا چنانچہ کہتے ہیں پانی گگن کھیلتا ہُوا جاتا ہے ٭

گگن بھیر (ہ) اسم مذکر :۔ حواصل۔ قانہ۔ کونج ٭

گگن دُھول (ہ) اسم مؤنث :۔ (ا) کیتکی یا کیوڑے کے درخت پر کی گرد (۲) کھمبی سانپ کی چھتری یا ٹوپی کے اندر کا کالا کالا برادہ ٭

گگن کھیلنا (ہ) فعل متعدّی :۔ پانی کا بلند ہونا۔ پانی کا آسمان کی طرف اُچھلنا۔ مینڈیں اُچھلنا۔ چڑھاؤ کے سبب پانی کا اُچھلتے ہوئے جانا۔ جیسے "دریا گگن کھیلتا جاتا ہے یا نالہ گگن کھیل رہا ہے" ٭

گگن ہونا (ہ) فعل لازم (ہندو) :۔ بلند ہونا۔ اُونچا ہونا۔ تارا ہونا۔ آسمان سے لگنا جیسے "پتنگ یا چیل کا گگن ہونا" ٭

گُل (ف) اسم مذکر :۔ (ا) گلاب کا پھول۔ گُل ورد۔ گلاب (۲) بقاعدۂ تجرید) عام پھول۔ پُشپ۔ فلاور ؎

خوش آوے باغ میں کیا مجھ سے بے دماغ کو گُل
کہ میں سمجھتا ہوں اپنے بھی دل کے داغ کو گُل
(بخش)

بہارِ غنچگی دیتا ہے جو دل خستہ ہوتا ہے — پس از خندیدگی کُملا کے گُل سربستہ ہوتا ہے (نسیم)

(۳-ا) اخگر۔ انگارا ٭ رنگِ سُرخ (۴-ا) سوختہ۔ بُجھا ہُوا انگارا۔ جلی ہوئی چیز (۵) داغ۔ کے۔ چھاپ۔ چرکا۔ وہ نشان جو دھات کو گرم کر کے انسان یا حیوان کے جسم پر دیا جائے۔ مجازاً اِس قسم کی نشانی کو بھی کہتے ہیں ٭ معشوق کے چھلّے کو گرم کر کے جو داغ دیتے ہیں وہ بھی گُل کہلاتا ہے

اس اپنے ہاتھ کے گل کی کہوں کیا اک بانی ہے
نشانی اُن کی چھلا تھا سو اُس کی یہ نشانی ہے

چھلا نہیں تو چھلے کا گُل اے نگار سہی　　کچھ تو نشانی اپنی مجھے یادگار دے (ذوق)

عشق نے ہم کو دکھایا آج اعجاز خلیل　　آگ سے پیدا ہمارے تن کا گُل ہو گیا (ناسخ)

(۶) چراغ کی نیم - بتی کا جلا ہوا یا جلتا ہوا سرا - سر فتیلہ - قُراط ؎

یہ کس نے ہاتھ سے اپنے لیا گُل شمعِ محفل کا
ہوا گلگیر ہیں عالم جو مقراضِ خنادل کا

(۷-ا) آنکھ کی پتلی - آنکھ کا ٹینٹ (۸-ا) پسے ہوئے کوئلوں کے قرص یا گولے جن کو جلا کر حقہ بھرتے یا حقے کی چلم پر رکھ دیتے ہیں (۹-ا) جلا ہوا تمباکو - حقے کے توے یا کلیا کا جلا ہوا تمباکو جسکا اکثر منجن بنا لیتے ہیں جلا ہوا اسلفہ جیسے "حقہ کا گُل" (۱۰-ا) باعثِ رونق - باعثِ زینت - جیسے "اس منڈلی میں وہ بھی گُل ہے" یعنی رونق محفل ہے - تم بھی یاروں میں گُل ہو (۱۱ - لکھنؤ) جوتے کی ایڑی کا چمڑا - جوتے کے اڈے کا چمڑا - جوتے کا پان (۱۲-ا) چونے کا گول ٹیکا جو آنکھوں کے دُکھنے میں سرخی کٹنے کے واسطے کن پٹیوں میں لگا دیتے ہیں

صُداغ (۱۳-ا) کارچوبی بنی ہوئی چمکدار ٹکلی جو خوبصورتی کے واسطے اکثر عورتیں یا معشوق کنپٹیوں پر لگا لیتے ہیں - نزلہ بند (۱۴-ا) مجازاً معشوق - دلبر - دلربا + شاہد - من موہن ؎

اُس گُل میں پایا اثرِ بوئے محبت　　سو بار سونگھائے اُسے پڑھ پڑھ کے فسوں گُل (ذوق)

(۱۵) گول نشان - چنانچہ گُلدم بلبل کو اُس کی سُرخی مقعد کی وجہ سے کہا گیا ہے +

گُلِ اشرفی (ف) اسم مذکر :- ایک قسم کا گول پھول جس کی نقل اکثر توپیوں وغیرہ پر بھی بناتے ہیں +

گُلِ آفتاب (ف) اسم مذکر :- سورج مکھی +

گُل افشاں (ف) صفت :- (۱) پھول بکھیرنے والا - خوش گفتار - فصیح - خوش بیان - دُر افشاں (۲) پھلجھڑی - ایک قسم کی آتشبازی +

گُلِ انار (ف) اسم مذکر :- (۱) انار کا پھول (۲ - صفت) سُرخ - لال - احمر + ارغوانی - قرمزی +

گُلِ اندام (ف) اسم مذکر :- معشوق + پھول کے سے جسم والا - سُرخ سفید جسم والا - نازک اندام +

گُلِ اورنگ (ا) اسم مذکر :- ایک قسم کا گلابی پھول جو گھنڈی کی وضع کا ہوتا ہے + ایک قسم کا گیندا +

گُل باندھنا (ہ) فعل متعدی :- بندوق کے توڑے کو جلا کر اُس کی ٹیم باندھنا - بندوق کے توڑے کا سرا جلانا +

گُل بدن (ف) اسم مذکر :- (۱) معشوق (۲-ا) ایک قسم کا دھاری دار ریشمی کپڑا + (دیکھو گُل اندام) +

گُل برگ (ف) اسم مذکر :- (۱) گلاب کی پتی - گُلاب کی پنکھڑی - (۲) معشوق - معشوقہ +

گُل بکاؤلی (ہ) اسم مذکر :- ایک قسم کے نہایت عمدہ خوشبودار سفید رنگ کا پھول جس کا درخت ہلدی کے درخت سے مشابہ ہے یہ پھول علاقۂ ناگپور میں ہوتا ہے اور وہاں کے گونڈ اب تک آشوبِ چشم میں اس کا استعمال کرتے ہیں - اِس پھول کی نسبت یہ قصہ مشہور ہے +

امرکنٹک ایک جنگل پُر خار و پر وحشت کا نام ہے اُس میں باغ بکاؤلی و حوضِ بکاؤلی و قلعہ بکاؤلی بنا ہوا ہے باغ بکاؤلی تک لوگ پہنچتے ہیں قلعۂ بکاؤلی تک کوئی نہیں پہنچتا - کیونکہ باغ سے وہ قلعہ بارہ کوس کے فاصلہ پر ہے یہ قلعہ از قسم طلسم ہے اور وہاں سے شب و روز دھواں اُٹھتا معلوم ہوتا ہے اور بنا اس قلعہ کی یہ ہے کہ ملک دکن میں راجہ کرنجوت نامی بڑا راجہ تھا ریاضی داں حکیم اُس کے ہاں نوکر تھے - اس راجہ کے دو بیٹے تھے بڑے کا نام راج بھوج تھا - بڑے بیٹے سے راجہ خوش تھا چھوٹے سے ناراض تھا - راجہ نے اپنی حیات میں ملک کی تقسیم اس طرح پر کی کہ زرخیز ملک دکن کا بڑے بیٹے کو اور کوہی جنگلی ویران مُلک چھوٹے بیٹے کو دیا - باقی ملک اپنے قبضہ میں رکھا کہ راجہ کے بعد رانی قابض و مالک رہے - پھر دونو بیٹوں کو راجہ نے حکم دیا کہ اپنی اپنی حکومتگاہ میں جا کر راج کریں - اس تقسیم کا ذکر راجہ نے اپنے گرو کرتار نامی سے کیا - اُس نے بے انصافی کی شکایت کی اور کہا کہ بڑے بیٹے کا ملک سرسبز نہ ہوگا - چھوٹے بیٹے کا نام اُس کی اولاد کی وجہ سے ہمیشہ قائم رہیگا - جب دونو بیٹے باپ سے رخصت ہوئے تو چھوٹے بیٹے نے اس تقسیمِ ملک کی شکایت کی کہ میری فوج کا بھی گزارہ اس ویران ملک میں نہیں ہو سکتا +

کنڈا کھڑک جو قدیمی ملازم افسر فوج ہے اُس کو مجھے دیجئے راجہ نے انکار کیا - پھر لوگوں کے کہنے سے کنڈا کھڑک کو افسر فوج بنایا - بعد چند روز کے راجہ کرنجوت تو مر گیا اور راج بھوج یہ خبر سُنکر اپنے باپ کے ملک میں آیا اور اُس نے ملک کے تمام حکما و ساحران نامی گرامی کو ہمراہ لیکر سب ملک مقبوضہ کو دیکھا کوئی جگہ لائق قیام پسند نہ آئی - جس وقت امرکنٹک کے جنگل میں پہنچے - یہ جنگل اور تالاب منزلوں کا لمبا چوڑا تھا اور گہرائی کا پتہ نہ ملتا تھا - قیام کے واسطے پسند آیا راجہ نے اس تالاب کے اندر مٹی ڈلوا کر طلسم اور جادو کے ذریعے سے ناف تالاب میں قلعہ بنوا کر بود و باش اختیار کی اور قلعہ میں بجز خاص لوگوں کے کوئی نہیں جا سکتا تھا جو کوئی جانے کا قصد کرتا وہ دلدل میں غرق ہو جاتا -

گلب

چنانچہ وہ قلعہ و مکانات اور طلسم کے بنے ہوئے باغ اب تک موجود ہیں۔ راج بھوج کی اولاد بحیات راجہ کر بجرت زندہ نہ رہتی تھی۔ سکونتِ قلعہ کے بعد راج بھوج کے ایک لڑکی حسینہ وجمیلہ پیدا ہوئی۔ نجومیوں نے اس لڑکی کا طالع دیکھ کر کہا کہ یہ لڑکی بڑی صاحب نصیب ہوگی اور اسکا نام تاقیامِ دُنیا دُور دُور قایم و برقرار رہیگا پس اِس کا نام تاہیب اور ترب دال رکھا جائے +

تاہیب امانت خدا کو کہتے ہیں اور ترب بمعنی پیدائش اور دآل بمعنی اُلٹا ہے اور اس ترب دال نام رکھنے کا یہ سبب تھا کہ اپنی ماں کے بطن سے یہ لڑکی اُلٹی پیدا ہوئی تھی اور نجومیوں نے یہ بھی کہا کہ یہ لڑکی نہایت حسین اور نازک مزاج ہوگی۔ اس کے حسن کا شہرہ دُور تک جائیگا۔ اس پر ایک فقیر عاشق ہوگا اور وہ ایک نیا نام رکھیگا تاہیب نام کو سب بھول جائینگے ترب دال اور فقیر کا رکھا ہوا نام یہ دو تو ہمیشہ قائم رہینگے اور کسی ملک کا ایک راجہ جو نہایت مصور اور خوبصورت ہوگا وہ خواب میں اس لڑکی کو دیکھ کر عاشق ہوگا اور فقیر بنکر سون بھدر کے پتہ نشان بتلانے سے وہ قلعہ کے اندر آئیگا +

ترب دال یعنی بکاؤلی کی پیدائش کے بعد کنڈا کھڑک کے ہاں ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ کنڈا کھڑک نے اس لڑکی کا نام جبالہ رکھا جبالہ چودھویں رات کے چاند کو کہتے ہیں۔ راج بھوج اس نام کو سُن کر ناخوش ہؤا۔ کہ میری لڑکی کا نام تو تاہیب ہو۔ اور کنڈا کھڑک کی لڑکی کا نام جبالہ رکھا جائے۔ کنڈا کھڑک کو جب یہ بات معلوم ہوئی تو اُس نے فوراً اپنی لڑکی کا نام ہمالہ یعنی بدصورت عورت بدل دیا ہمالہ سے ایک بڑی لڑکی کنڈا کھڑک کی اور تھی جو کسی ملک میں کسی راجہ کے ساتھ بیاہی گئی تھی۔ اُس کے مؤکل تابع تھے وہ بڑی عاقلہ تھی جب جبالہ کے پیدا ہونے کی خبر اُس کو پہنچی تو اُس نے باپ کو ایک مبارکباد کا خط لکھا اور مؤکلوں کے ہاتھ کچھ تحفہ بھیجا۔ کیونکہ کنڈا کھڑک کے پاس بجز مؤکلوں کے انسان کا گزر نہ تھا +

چونکہ بکاؤلی کو پھلواری۔ خوشبودار بوٹوں اور باغ و بہار کا بہت شوق تھا اِس وجہ سے راج بھوج نے اُس کے واسطے ایک باغ اور تالاب و حوض وغیرہ بنوا دئے تھے۔ بکاؤلی و ہمالہ و جمیلہ نائن یہ تینوں اکثر باغ میں کھیلا کرتیں اور ان کا بھید کسی پر ظاہر نہ ہوتا تھا۔ ایک روز یہ تینوں باہم حوض پر دل لگی کر رہی تھیں۔ ناگاہ ایک فقیر سون بھدر نامی اپنے کمال کے زور سے باغ میں آیا اور بکاؤلی کو دیکھ کر عاشق ہوگیا اور کہا کہ میں نے بہت سیاحی کی ہے مگر تجھ سا خوبصورت میں نے نہیں دیکھا ہے اور ایک درخت ہے کہ سوا میرے اور کوئی اُس کو نہیں لا سکتا۔ میں چاہتا ہوں کہ اُس درخت کو تیرے باغ میں لگاؤں۔ تو جیسی بے مثل ہے ویسے ہی تیرا باغ بھی بے مثل ہو +

بکاؤلی نے کہا کہ یہاں اس باغ میں کسی کی مجال نہیں ہے جو آسکے کیونکہ یہ جگہ انسان کے آنے کی نہیں ہے تم کیونکر یہاں آئے۔ فقیر نے کہا کہ میں فقیر ہوں ہر جگہ پھرتا ہوں میرے یہاں آنے کا تعجب نہیں ہے اور یہ تُو کیا کہتی ہے کہ کوئی راجہ ہوگا وہ تجھے خواب میں دیکھیگا وہ فقیر ہو کر اس مُلک میں آئیگا اور خاص اس جگہ ہمالہ کی بہن کے ذریعہ سے آئیگا۔ یہ بات سن کر بکاؤلی خاموش ہوگئی اور یہ بات ہنسی میں اُڑ گئی۔ پھر بکاؤلی نے کہا وہ پھول ہم کو لادو اور اُس میں صفت کیا ہے۔ فقیر نے کہا وہ پھول نہایت نازک ہے خوبصورتی میں سب پھولوں سے زیادہ ہے۔ نئی قسم کی خوشبو ہے دیکھنے سے دل کو فرحت ہوتی ہے۔ اُس کا نام بکاؤلی ہے اور وہ ایک جزیرہ میں ایک ساحر کے باغ میں لگا ہؤا ہے اور وہ ساحر رات دن اُس کو دیکھتا رہتا ہے اگر تو میرا احسان مانے تو لادوں ہمالہ اور جمیلہ نے کہا کہ فقیر تم پر عاشق ہوگیا ہے معقول جواب دینا چاہئے۔ بکاؤلی نے کہا کیا خوب۔ شفقت تو آپ نے ایسی کی اور خود کیفیت اُس کی بیان کی اور لانے کا اقبال کیا اور مجھ سے احسان چاہتے ہو۔ فقیر نے کہا کہ تم اپنی شادی نہ کرنا۔ بکاؤلی نے کہا کہ میں اپنی خوشی سے اپنی شادی نہیں کرینگی مگر والدین سے ناچار ہوں۔ فقیر نے کہا اپنے قول سے نہ پھرنا ورنہ کسی کے ہاتھ نہ لگے گی۔ مگر میں مثل تیرے ہوجاؤنگا۔ یہ کہکر فقیر پھول لینے چلا گیا چند روز کے بعد درخت لے کر آیا اور باغ میں لگا دیا۔ اس سے تمام باغ مہکنے لگا صبح کو جب بکاؤلی کی آنکھ کھلی خوشبو سے دماغ معطر ہوگیا +

جمیلہ اور ہمالہ سے کہنے لگی کہ آج باغ میں نئی قسم کی سوہانی خوشبو آتی ہے جس سے میرا جی بے تاب ہؤا جاتا ہے۔ صدہا قسم کے خوشبودار درخت لگے ہوئے ہیں سب کی خوشبو پر اسی کی خوشبو غالب آرہی ہے۔ دل ہاتھوں سے نکلا جاتا ہے۔ دیکھنا اور سُونگھنا کہ کس کی خوشبو دل کو مست کر رہی ہے۔ پھر بکاؤلی بیتاب ہو کر جگہ سے اُٹھی باغ میں پہنچی اور دیکھا کہ گل بکاؤلی کا درخت لگا ہوا ہے اور اُس کی خوشبو نے باغ کو مہکا رکھا ہے۔ اور اُس کے قریب وہی سون بھدر فقیر بیٹھا ہوا ہے۔ پھول اور درخت کو دیکھ کر بکاؤلی بہت خوش ہوئی۔ اور فقیر سے کہا کہ آپ بھی یہیں قیام کریں میں اپنے باپ سے کہکر آپ کے واسطے عمدہ باغ بنوا دُونگی۔ فقیر نے کہا ہمارا مکان بستر خاک ہے ہمیں مکان کی ضرورت نہیں ہے +

بکاؤلی نے کل کیفیت اس کی اپنے باپ راج بھوج سے بیان کی۔ اُس نے بھی آکر درخت اور پھول کو دیکھا اور بہت خوش ہؤا۔ اُس روز سے اُس لڑکی تاہیب اور ترب دال کا نام بکاؤلی مشہور ہوگیا۔ اور ہمالہ جو کنڈا کھڑک کی لڑکی تھی اُس پر عاشق ہوگیا جب کنڈا کھڑک کو اس کی اطلاع ہوئی۔ تو اُس نے قلعہ کی سکونت چھوڑ کر ہمالہ کے واسطے جنگل میں ایک مکان بنوا دیا +

ایک راجہ کسی ملک میں بڑا مصور تھا۔ اُس نے ایک روز رات کو ایک عورت کو خواب میں حوض کے کنارہ پر بیٹھے اور یہ کہتے ہوئے دیکھا کہ اگر کوئی شخص میری طرح حسین ہو

تومیں اُس کے ساتھ شادی کرُوں ۔جب راجہ خواب سے بیدار ہوُا تو اُس عورت کے عشق میں مُبتلا ہوگیا۔ اور تصویر کھینچ کر نجومیوں سے کہا کہ بتلاؤ یہ تصویر کس کی ہے اور اس ماہ لقا ہوش ربا کا ملک مکان کہاں ہے؟ اگر نہ بتایا تو میں تم سب کو ہلاک کر دُونگا +

نجومیوں نے زائچہ کھینچ کر کہا کہ جس عورت کو تم نے خواب میں دیکھا ہے اُس کا ملک دکن میں ہے اور وہ راجہ کی بیٹی ہے اُس نے نات دریا میں طلسم کے ذریعہ سے مکان بنوایا ہے اور وہ اُس میں رہتی ہے۔ وہاں انسان کا گزر کسی صوُرت سے نہیں ہوتا ہے۔ وہاں جانا دُشوار ہے اور اُس لڑکی کا نام بکاؤلی ہے آپ وہاں کسی صوُرت نہیں جاسکتے۔ جب راجہ وہاں کے جانے سے مایوُس ہُوا۔ اور حال اُس کا دگرگوُں ہونے لگا۔ تب ایک نجومی نے کہا کہ بجز ایک صوُرت کے دُوسری صوُرت نہیں ہے کہ اس راجہ کی فوج کا ایک سردار ہے اُس کی دو لڑکیاں ہیں۔ چھوٹی لڑکی تو اُس لڑکی کی مصاحب ہے اور بڑی لڑکی شامی پُور نامی کسی جزیرہ میں وہاں کے راجہ کی زوجیت میں ہے۔ جس کے بہت سے موکّل تابعدار ہیں۔ اگر وہ چاہے تو تجھے ضرُور بکاؤلی تک پُہنچا دے۔ راجہ اس بات کے سُننے ہی بیقرار ہُوا۔ اور راج پاٹ چھوڑ کر نجومیوں کے پتہ کے بموجب جزیرہ کی طرف چلا۔ بعد مدت دراز اُس جزیرہ میں پُہنچ کر شامی پور سے ملاقات کی۔ اور سب اپنا حال بیان کیا۔ رانی کو اُس کے حال زار پر رحم آیا۔ اور کہا کہ جس جگہ بکاؤلی رہتی ہے وہاں کوئی پُہنچ نہیں سکتا ہے۔ کیونکہ حکیموں نے بکاؤلی کا مکان علم ریاضی کے رو سے اُس تالاب کے اندر بنایا ہے اور اُس کی حفاظت میں بہُت کچھ طلسمات تیار کئے ہیں راجہ نے کہا کہ جب انساں وہاں پُہنچ نہیں سکتا ہے تو تُم نے خط اپنے باپ کے نام جس ذریعہ سے بھیجا تھا اُسی ذریعہ سے مجھ کو بھی وہاں پُہنچا دو۔ شامی پُور کو رحم آیا۔ اپنی بہن ہمالہ کے نام خط لکھا کہ یہ عاشق زار بکاؤلی ہے۔ اس کو ایک نظر بکاؤلی کو دکھا دینا اور خط اور راجہ کو موکّلوں کے ذریعہ روانہ کیا۔ آن کی آن میں موکّلوں نے راجہ کو بکاؤلی کے باغ میں پُہنچایا۔ اس وقت ہمالہ حوض پر بیٹھی تھی اور بکاؤلی قلعہ میں تھی۔ خط اور راجہ کو ہمالہ کے روبرُو پیش کیا۔ راجہ نے ہمالہ کو جھک کر سلام کیا۔ ہمالہ نے کہا اطمینان رکھ بکاؤلی کو ابھی دکھلائے دیتی ہوُں۔ چنانچہ بکاؤلی باغ میں آئی تو ہمالہ نے راجہ کو دکھا دیا۔ راجہ دیکھتے ہی بیہوش ہوگیا۔ ہمالہ اُس کو ہوش میں لائی اور راجہ کو بذریعہ خط اُنہیں موکّلوں کے ہاتھ اپنی بہن کے پاس بھیجدیا۔ چند روز کے بعد بکاؤلی کی جوانی نے وہ جوش مارا کہ وہ مستانہ عشق انگیز باتیں کرنے لگی۔ ہمالہ اور جھبیلہ نائن نے اتّفاق کرکے راج بھوج سے ذکر کیا کہ جلد بکاؤلی کی شادی کردیجئے لیکن سون بھدر کو خبر نہ ہو۔ کیونکہ فقیر سے بکاؤلی اقرار کرچکی ہے کہ میں شادی کا نام نہ لُونگی۔ اگر فقیر کو شادی کی خبر ہوگی تو وہ کسی قسم کی خرابی پیدا کریگا +

اب بکاؤلی کے پیغام ہمالہ کی بہن کی معرفت آنے لگے۔ کیونکہ انسان کی تو مجال ہی نہ تھی کہ وہاں آسکے۔ اور جب سے شامی پُور نے راجہ کو بھیجا تھا تو سب راجاؤں میں یہ بات مشہور ہوگئی تھی کہ شامی پُور کی معرفت پیغام جاتے ہیں۔ بالآخر راج بھوج نے ایک راجہ کا پیغام منظُور کیا اور تاریخ مقرر کردی۔ جب تاریخ مقررہ پر بکاؤلی کی برات دُھوم دھام سے آئی باجے گاجے کی آواز سون بھدر کے کان میں پُہنچی تو اُس وقت سون بھدر حوض کے کنارہ بیٹھا تھا۔ جھبیلہ بھی اُسی مقام پر بیٹھی تھی۔ فقیر نے پُوچھا کہ یہ گانے کی آواز کہاں سے آتی ہے۔ جھبیلہ نے کہا مہاراج آج بکاؤلی کی برات آئی ہے اور آپ کو ابھی تک اس کا علم نہیں ہے +

فقیر نے ایک آہِ سرد دلِ پُر درد سے کھینچکر دریافت کیا کہ اس وقت بکاؤلی کہاں ہے۔ جھبیلہ نے کہا کہ اس وقت بکاؤلی کو حوض پر نہلانے لائے ہیں۔ فقیر کو یہ بات سُنتے ہی غصہ آگیا۔ اور کہا بانندا میں اور بکاؤلی اور وہ شخص جس کی ذات سے یہ فساد برپا ہوُا ہے۔ سب پانی ہوکر بہ جائیں۔ تاکہ صوُرت بکاؤلی کی اُس کا خاوند نہ دیکھ سکے چنانچہ اُسی وقت تینوں پانی ہوکر بہ گئے اور نرب دال جس طرح اُلٹی پیدا ہوئی تھی اُسی طرح سے پانی ہوکر بہ گئی۔ چونکہ فقیر کو منظُور نہ تھا کہ اس کو کوئی دیکھے اور اس وجہ سے سمندر کے بجز کسی اور دریا سے نہ ملی پس اُس ندی کا نکاس ابتک بکاؤلی کے اُسی حوض سے معلوم ہوتا ہے۔ اور پانی کے نکاس کے موقع پر تانبے کی ٹونٹی لگی ہوئی ہے۔ اور حوض کے دوسری جانب سے ندی جھبیلا جو تھوڑی دُور چلکر پہاڑوں میں رہ گئی ہے۔ اور ندی سون بھدر بہتی ہوئی پُورب کی سمت چلی ہے اور گنگا میں جا کر ملی ہے۔ ابتک اس جنگل امرکنٹک میں نشانات حوض و باغ و مکانات مندر اور بُتوں کے موجُود ہیں۔ اور وہیں گُل بکاؤلی کے درخت ہیں) + واللہ اعلم بالصواب +

گُل بندھ جانا (۱) فعل لازم :- (۱) جلتے جلتے بندھی روشنی ہو جانا خُوب سلگ جانا۔ آگ یا روشنی قبُول کرلینا۔ گلک بستنِ آتش کا ترجمہ ہے (۲) کچھ پونجی جمع ہوجانا۔ چک بندھ جانا۔ کچھ پلّے ہوجانا +

گُل بُوٹا (۱) اسم مذکّر :- (۱) پھُول اور اُس کا پودا۔ بیل بوٹا وغیرہ (۲) مجازاً زیب و زینت۔ رونق و آرائش ؎

داغ سے عشق کے رہتی ہے اِس میں بہار ہے ہمارے چمن دل کا یہی گُل بُوٹا (مُصحفی)

گُل بُوٹے کترنا (۱) فعل متعدّی :- (۱) کاغذ یا کپڑے وغیرہ کے پھُول پتّیاں تراشنا (۲) کوئی انوکھا کام کرنا۔ اچنبے کا کام کرنا تعجب انگیز باتیں کرنا۔ حیرت انگیز باتیں کرنا (۳) کسی کے حق میں بُرائی کرنا۔ بدگوئی کرنا بُرا بھلا کہنا۔ گالیاں دینا۔ گالیاں سُنانا۔ بدزبانی کرنا ؎

زباں کی کر کے مقراض اور بنا دشنام کا کاغذ
ہمارے حق میں کیا کیا آپ نے کترے ہیں گُل بُوٹے } (بیخود)

(پچھلے دونو معنوں میں آج کل کم اور بہت کم بولتے ہیں) ✤

گُل پھُلانا (ہ) فعل متعدی (متروک) :- کوئی انوکھا کام کرنا۔ اچنبے کی بات کرنا۔ تعجب خیز اور حیرت انگیز امر کا ظہور میں لانا۔ عجیب و غریب کام کرنا۔ فتنہ برپا کرنا۔ قیامت برپا کرنا ؎

بُلبُل کو رُوئے رنگیں اپنا دکھا کے آئے ✤ لو باغ میں گئے تھے یہ گل پھُلا کے آئے (رند)
شاخیں نکالیجاتی ہیں اب بات بات میں ✤ دو چار دن میں دیکھئے کیا گُل پھُلائے رنج (بحر)

گُل پھُول (ہ) اسم مذکر :- باہم مترادف ہیں اور ان کا مفہوم ایک ہی ہے دونو کو ملا کر بولتے ہیں ؎

کہتے ہیں بہار آئی گُل پھُول نکلتے ہیں ✤ ہم کنج قفس میں ہیں دل سینوں میں جلتے ہیں (میر)

گُل پھُول کاٹنا (ہ) فعل متعدی (متروک) :- کسی کے حق میں بُرائی کرنا افترا پردازی کرنا۔ نئے نئے بہتان اُٹھانا۔ بدگوئی کرنا۔ غیبت کرنا ؎

دو کری سے نہیں کچھ اُس کو حصول ✤ کاٹے ہے میرے حق میں نت گُل پھول (سودا)

گُل پھُولنا (ہ) فعل لازم :- (۱) پھُول کھلنا۔ غنچہ کا شگفتہ ہونا۔ کلی کا کھلنا (۲) کسی عجیب و غریب بات کا ظہور میں آنا۔ کوئی انوکھا اور اچنبے کا کام ہونا ✤ آفتِ تازہ کا برپا ہونا۔ شُغلہ یا نیا شعبدہ اُٹھنا۔ تازہ فتنہ کھڑا ہونا ؎

کر اُس کو یاد اشکِ سُرخ ہم بھر لائے کیول پھُولے
یہ دھڑکا لگ گیا ہے دیکھئے کیا اس کا گُل پھُولے } (آتش)

لختِ دل کی اب ہے آمد دیدۂ خونبار میں ✤ دیکھئے کیا پھُولنا ہے گُل اب گھڑی دو چار میں ،

نئے گُل پھولتے ہیں کیا نرالے رنگ کھلتے ہیں
بہاریں جو تری محفل میں ہیں کب ہیں وہ گلشن میں } (داغ)

گُلستاں شہادت گاہ میں یہ طرفہ گُل پھُولا
بنایا شاخِ گُل قاتل نے اپنے دستِ پُرخوں کو } (ناسخ)

خارِ زنجیر سے وحشت میں سوا گُل پھُولے ✤ دیکھئے اب کے بہار آئے تو کیا گُل پھُولے (میر)
باجی دن رات کا پھر وہی بکھیڑا نکلا ✤ کوئی گُل پھُولے گا پھر سوت کا چرچا نکلا (یار علی)

گُل پیادہ (ہ) اسم مذکر :- سد الگُلاب۔ وہ گلاب جس میں خوشبو نہیں ہوتی ✤

گُل پیرہن (ف) اسم مذکر :- معشوق۔ پھُولوں کے لباس والا۔ گُل پوش ✤

گُل جعفری (ف) اسم مذکر :- ایک قسم کا گیندا۔ ایک قسم کا زرد پھول مجازاً زرد رنگ ✤

گُل جھڑنا (ہ) فعل لازم :- چراغ کی شمع یا بندوق کے جلے ہوئے توڑے کا گرنا۔ شمع سوختہ کی راکھ گرنا ✤

گُل چاندنی (ہ) اسم مذکر :- ایک قسم کا سفید پھُول جو چاندنی رات میں کھلتا اور خفقان کے واسطے مُفید خیال کیا جاتا ہے۔ گل مہتاب ✤

گُل چشم (ف) صفت :- پھُلی والا۔ وہ شخص جس کی آنکھ میں سفیدی یا پھُلی یا ٹینٹ ہو ✤

گُل چلا (ہ) صفت (لکھنؤ) :- ٹھیک نشانہ پر لگانے والا۔ قادر انداز۔ بال باندھی گولی مارنے والا۔ ہدف انداز ؎

غالِ شکیں سے شکار اہل قلم کو کیجئے ✤ گُل چلے تیر سے کرتے ہیں نیستاں خالی (آتش)

(چونکہ نشانہ لگانے کے واسطے ہدف گاہ پر سیاہ چاند بنا کر اُس پر نشانہ مارا کرتے ہیں اس وجہ سے یہ محاورہ بن گیا) ✤

گُل چمن (ہ) اسم مؤنث (بیگمات) :- لونڈیوں باندیوں کے لیئے نام رکھا کرتی ہیں۔ چنانچہ۔ دل شاد۔ نیک قدم مُبارک قدم وغیرہ بھی اسی قبیل سے ہیں ✤

گُل چھرّے اُڑانا (ہ) فعل متعدی :- (جن لوگوں نے اس لفظ کو گُل بمعنی پھُول سے مرکب خیال کیا ہے سخت غلطی کھائی ہے چنانچہ اسکی پُوری تحقیق اس لفظ کے موقع پر دینگے" ہمارے ایک نئے محاورہ داں نے اپنی رائے ظاہر فرمائی ہے کہ گلُوں یعنی پھُولوں کے جو قیمتی شے ہے چھرّے بنانا ع
بریں عقل و تحقیق باید گریست
چونکہ یہ محاورہ مسلمانوں کا ہے اس سبب سے ہمارے دوست یہاں معذور ہیں ✤

گُل چیں (ف) اسم مذکر :- باغ کے پھُول توڑنے والا۔ مالی۔ باغبان ✤

گُل خال (ف) اسم مذکر :- چتّی دار۔ بُندکی دار ✤

گُل خطمی یا **گُل خیرو** (ا) اسم مذکر :- خطمی کا پھُول جو نیلے رنگ کا ہوتا اور مزاجاً اول درجہ میں گرم و خشک ہے ✤

گُل خنداں (ف) اسم مذکر :- کھلا ہُوا پھُول۔ گل شگفتہ ✤

گُل خندہ (ف) اسم مذکر :- مُنہ کھول کر ہنسنا۔ قہقہہ۔ ٹھٹّھا ؎

خندہ زن زخم جگر دیکھ کے ہر دم اپنے ✤ یاد آتے ہیں وہ گلخندہ پیہم اپنے (مومن)

گُل دار (ہ) صفت :- (۱) داغدار۔ دھبّے دار (۲) پھُول دار۔ وہ چیز جس میں پھُول بنے ہوئے ہوں۔ اس معنی میں پنجاب میں بولتے ہیں۔ چنانچہ گُل دار جُوتی بیل دار جُوتی کو کہتے ہیں۔ اور ایک گُل یا دو گُل کی جُوتی بھی

گُل

بولتے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ لفظ گُل رُواں مُفرد بھی بولا جاتا ہے +

گُل دام (ف) اسم مذکر:۔ چھوٹا سا جال۔ مطلق جال۔ پھندا۔ مجازاً تفس ٥

ابخطِ صیاد کیوں دکھلا رہا ہے باغ سبز یہ تنِ پُرداغ اپنا بن گیا گُل دامِ رُوح (وزیر)

گُل دان (ف) اسم مذکر:۔ پھولدان۔ گُلدستہ رکھنے کا ظرف۔ گلاس۔ گڑوا + گلدستہ دان +

گُل داؤدی (ہ) اسم مذکر:۔ ایک قسم کا اُودا پھول۔ زرد و سُفید بھی ہوتا ہے +

گُلدستہ یا گُلدستہ (ف) اسم مذکر:۔ پھولوں کی ٹہنیوں کا باندھا ہوا گُچھا جو ہاتھ میں رکھتے ہیں + پھولوں کا طُرّہ۔ عربی مُشقّر +

گُل دوپہریا (ہ) اسم مذکر:۔ ایک قسم کا پھول جو دوپہر کو کھلتا ہے +

گُل دم یا گُلدم (ہ) اسم مذکر:۔ بلبلِ ہندوستاں۔ عندلیب۔ مرغِ چمن مُرغِ سحر۔ مُرغِ بُستاں۔ ایک قسم کے لڑنے والے سیاہ رنگ کے پرند کا نام جس کے سر پہ چوٹی اور دُم کے نیچے سُرخ گُل ہوتا ہے اس کو لڑانے کے واسطے اکثر بچے پالتے ہیں۔ اگرچہ عوام اُسے بُلبل کہتے ہیں مگر درحقیقت وہ بُلبل نہیں ہے کیونکہ بُلبل ہندوستان میں نہیں ہوتا۔ محمد شاہ رنگیلے نے یہ نام رکھا تھا +

گُل دینا (ہ) فعل متعدی:۔ داغ دینا۔ کوئی دھات کی چیز گرم کر کے جسم پر نشان ڈالنا ٥

دے مرے ہاتھ پہ گُل غُنچہ دہاں چھلّے کا بس نشانی کو یہ کافی ہے نشاں چھلّے کا (ظفر)

گُل رُخ (ف) اسم مذکر:۔ معشوق۔ گلعذار۔ وہ شخص جس کے رُخسارے گُلاب کی مانند سُرخ ہوں +

گُل رعنا (ف + ع) اسم مذکر:۔ ایک قسم کا عمدہ پھول جو اندر سے سُرخ اور باہر سے زرد ہوتا ہے +

گُل رنگ یا گُلرنگ (ف) صفت:۔ برنگِ گُل۔ سُرخ۔ لال۔ قرمزی۔ احمر ٥

اتنا بھی تو مُصحفی نہ روؤں گُلرنگ تو ہو گئے دوشالے (مُصحفی)

گُل رُو (ف) اسم مذکر:۔ معشوق۔ گُلعذار۔ وہ شخص جس کے رُخسارے گُلاب کے رنگ ہوں +

گُل ریزات اسم مؤنث:۔ پھلجھڑی۔ قلم۔ ایک قسم کی آتشبازی +

گُل زار یا گُلزار (ف) اسم مذکر۔ مرکب از {گُل + زار / پھول + جگہ}:۔ (۱) چمن۔ گُلشن۔ پھلواری۔ روضہ۔ تختۂ گُل۔ پھولوں کی کیاری (۲۔ ا۔ صفت) خوب آباد۔ بارونق۔ معمُور۔ پُرفزا۔ جیسے "وہ شہر تو گلزار بن گیا ہے" +

گُل زارِ خلیل اللہ یا ابراہیمؑ (ف + ع) اسم مذکر:۔ تفسیروں میں لکھا ہے کہ جب نمرود نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا تو آگ خدا تعالیٰ کے حکم سے سرد ہو کر باغ بن گئی اور اُس میں طرح طرح کے پھول کھل گئے تھے + صرف گلزارِ خلیل بھی کہتے ہیں +

گُل زمین (ف) اسم مذکر:۔ زمین کا عمدہ قطعہ۔ قطعۂ زمین۔ خطۂ زمین ٥

ہر گُل زمیں یہاں کی رونے ہی کی جگہ تھی مانندِ ابر ہر جا میں زار زار رویا (میر)

گُلستاں یا گُلستاں (ف) اسم مذکر:۔ (۱) باغ۔ چمن۔ گلزار۔ باڑی۔ پھلواری ٥

گُلستاں میں جا کے ہر اک گُل کو دیکھا نہ تیری سی رنگت نہ تیری سی بُو ہے (نیاز)

(۲) شیخ سعدی علیہ الرحمتہ کی ایک مشہور کتاب کا نام جو اخلاق تجربہ اور پند کا خزانہ ہے ٥

تصویر کھینچی اُس کے رُخِ سُرخ فام کی اِک صفحہ میں قلم نے گُلستاں تمام کی (آتش)

گُلِ سوسن (ف) اسم مذکر:۔ ایک قسم کا پھول جسے شاعر لوگ زبان سے تشبیہ دیا کرتے ہیں۔ اس کا رنگ آسمانی ہوتا ہے +

گُلِ شبّو (ہ) اسم مؤنث:۔ ایک قسم کے پھول کا نام جو رات کو کھلتا ہے +

گُل شبّو کھیلنا (ہ) فعل لازم (لکھنؤ):۔ چراغ بُجھا کر چاناچٹول کھیلنا +

گُل شکر یا گُل شکری (ف) اسم مؤنث:۔ ایک قسم کی شیرینی جسے شکر اور گُلاب کے پھول ملا کر بناتے ہیں۔ پُورب کی طرف اس کا زیادہ رواج ہے مگر فارس والے گُلقند کو گُل شکر کہتے ہیں +

گُلشن یا گُلشن (ف) اسم مذکر:۔ گلزار۔ گلستاں۔ چمن۔ باڑی۔ باغ۔ پھلواری ٥

وہ پھر دن دیکھتے ہیں داغ کے داغ کسی کی سیر ہے گُلشن کسی کا (داغ)

اپنے محبوب کا کُوچہ رہے مسکن اپنا بُلبلو تم کو مُبارک رہے گُلشن اپنا (وزیر)

(یہ لفظ گُل بمعنی پھول اور شن کلمۂ نسبت سے مرکّب ہے) +

گُلِ صد برگ (ف) اسم مذکر:۔ گیندا + گیندے کا پھول +

گُل طُرّہ (ف) اسم مذکر:۔ ایک قسم کا سُرخ پھول۔ کلغہ +

گُلِ عباسی (ف + ع) اسم مذکر:۔ ایک قسم کا پھول جو بعض ذرا سُرخ بعض گُلابی بعض زرد بعض پچرنگا ہوتا ہے +

گُل

گُل عذار (ف + ع) اسم مذکر:۔ گلاب کیسے رخساروں والا معشوق۔ خُوبصُورت ٭ لال لال گالوں والا چُقندر کیسے رخساروں والا ٭

گُل فام (ف) اسم مذکر:۔ گلاب کیسے رنگ والا شخص۔ پھُول کے رنگ کا۔ معشوق۔ گُلرخ۔ گلرخسار۔ گلبدن۔ گل اندام ٭

گُل قند یا گُلقند (ف) اسم مذکر:۔ گُل شکر۔ کھانڈ اور تازہ گُلاب کے پھُول کو ملکر جو لیدڑا سا بنا لیتے ہیں اُسے گلقند کہتے ہیں ٭

گُل کاٹنا (و) فعل متعدی (متروک):۔ تعجب انگیز باتیں کرنا۔ انوکھی باتیں کرنا۔ اچنبے کا کام کرنا ٭ مُنہ جوڑنا۔ چرچا کرنا ؎

میں آگے کیا کہوں کہ ہر اک اُسکی شکل دیکھ تیغِ زباں سے کاٹ کے کرتا تھا گُل نثار (سودا)

گُل کاری (ف) اسم مؤنث:۔ نقاشی۔ چکن سازی۔ کشیدہ کاری۔ بیل بوٹے کا کام ؎

بھُولگیا وہ سرو تماشا دیکھ کے آتشبازی کا آہ شرر افشاں نے ایسی دکھلائی گُلکاری رات (نصیر)

گُل کاری کرنا (و) فعل متعدی:۔ نقاشی کرنا۔ بیل بوٹے کاڑھنا۔ گُل پھُول بنانا۔ پھُول تراشنا ؎

دل و جگر پہ مرے دست عشق اے جرأت کرے ہے سینہ میں مقراضِ غم سے گُلکاری (جرأت)

گُل کترنا (و) فعل متعدی:۔ (۱) پھُول کترنا۔ کاغذ وغیرہ کے پھُول بنانا۔ پھُول تراشنا۔ گلکاری کرنا ؎

کیا کہوں کیا تری شمشیر نے گُل کترے ہیں رشکِ گُلشن ہے ترے زخمیئے سرشار کی راہ (جرأت)

(۲) چراغ کی نیم کترنا۔ شمع کا گُل کاٹنا۔ جلی ہوئی بتی تراشنا (۳) تعجب آمیز باتیں کرنا۔ انوکھی بات کرنا۔ اچنبے کا کام کرنا۔ عجیب و غریب کام کرنا۔ اعجوبہ کام کرنا۔ ابلہ فریبی کرنا ؎

دیکھو تو دلفریبئے اندازِ نقش پا موجِ خرامِ یار بھی کیا گُل کتر گئی (غالب)

عشق بھی خُوب گل کترتا ہے دیکھیو ٹک بہارِ لختِ دل (جرأت)

گُل کترتی ہیں ہزاروں تری آنکھیں کافر ہے عجب طرح کی اک تیز نگاہی مقراض (ذوق)

سو ٹکڑے ہیں اڑی کے برنگِ گُل صد برگ کیا دشت نوردی میں کترتا ہے جُنوں گُل (ایضاً)

کرکے آزاد ہر اک شہپرِ بُلبل کترا آج صیاد نے یہ اور نیا گُل کترا (نصیر)

(۴) غضب کرنا۔ غضب ڈھانا۔ ستم کرنا۔ ظلم کرنا۔ آفت توڑنا۔ فتنہ برپا کرنا ؎

گُلگیر کا بُرا ہو کترے ہے گل نیا سر کاٹ کر ہے درپئے تدبیر پائے شمع (نصیر)

لگے آنے جو لختِ دل ابھی سے چشم میں یارب تو آگے دیکھیے اِن اوہ کیا کیا گل کترتے ہیں (معروف)

آج صیاد جفاکار نے کیا گُل کترے دُور لیجا کے چمن سے پرِ بُلبل کترے (الاعلم)

گُل

چھُوا گلزار سے دور اور پرِ بُلبل کترے ہائے صیاد جفا پیشہ نے کیا گُل کترے (جرأت)

گُل کترتی ہیں ہزاروں تری آنکھیں کافر ہے عجب طرح کی اک تیز نگاہی مقراض (ایضاً)

(۵) کسی کے حق میں بدی کرنا۔ بُرائی کرنا ٭ بدگوئی کرنا۔ غمازی کرنا۔ شغلہ اُٹھانا۔ تہمت دھرنا۔ اتہام رکھنا۔ افترا کرنا۔ بہتان اُٹھانا۔ لگانا۔ سجھانا۔ غیبت کرنا۔ چغلی کھانا ؎

قینچی کی طرح ظالم تیری زباں ہے چلتی کچھ بیٹھے بیٹھے میرے حق میں گُل کترنا (ظفر)

چاہتے ہیں ہم کر جائیے بیکلی دل کی اور آہ مدعی اِن گُل کترتے ہیں الٰہی کیا کریں (جرأت)

(۶) بڑھ کر چلنا۔ سبقت لیجانا۔ آگے بڑھ جانا۔ فوق لے جانا ؎

گُل کترے نہ بُلبل مری فریاد کے آگے سرسبز ہو شاگرد کب اُستاد کے آگے (مصحفی)

گُل کرنا (و) فعل متعدی:۔ چراغ بُجھانا۔ چراغ خاموش کرنا۔ دیا بڑھانا۔ چراغ بڑا کرنا۔ چراغ کو ہاتھ دینا ؎

مُجھے یہ ڈر ہے کہیں میرا صرصرِ نالہ کرے فلک پہ نہ خورشید کے چراغ کو گُل (ظفر)

ہے روشنیئے خانۂ دلسوزِ محبت کافر تو بتا شمع حرم کیونکہ کروں گُل (ذوق)

گُل کھانا (و) فعل متعدی:۔ (۱) چرکا کھانا۔ دغنا۔ معشوق کے چھلے یا کسی اور زیور کو آگ پر لال کرکے اپنے ہاتھ یا سینہ پر بطور یادداشت داغ دینا۔ عشق جتانے کے واسطے جسم پر داغ کھانا ؎

لالہ رُخوں کے عشق میں گُل کھا کے جسم پر نایاب پوستیں ہے یہ پوستیں جلا (آتش)

جی میں آتا ہے کہ گُل چھلوں کے کھاؤں اس قدر یک قلم ساعد مشابہ دستۂ نرگس سے ہو (مصحفی)

گُل کھائے ہیں از بسکہ ترے عشق میں میں نے گُلدستہ مرا ہاتھ ہے یا شہپرِ طاؤس (ایضاً)

اے ظفر لائے ہو تم جس کے چھلا اُن سے خیر تو ہے کہو گل کیا کہیں اب کھائیگا (ظفر)

کھائینگے تو طرح کے ہاتھ پہ گُل دھیان اُس گل کے تو رتن پر ہے (〃)

ہزاروں کھاکے گُل ہم نے بنایا ہاتھ گلدستہ ہمارے دستۂ گُل پر عجب عالم ہے ہر گُل کا (〃)

گُل جو کھائے ترے چھلوں کے تو کیا ہی خوشنما ہاتھ پر اس عاشق دلگیر کے جلتے ہیں گُل (〃)

گُل کھائے ہیں معشوق کے چھلوں کے یہاں تک ہاتھوں پہ گماں ہے مرے طاؤس کا پر کا (الاعلم)

گُل کھانے کو دیتے ہیں مجھے غیر کا چھلا ڈھب میرے جلانے کے وہ کیا کیا نہیں کرتے (محو)

یہ گُل چھلے کے کھائے ہیں کسی کی یادگیری کا سر تا قدم اپنا تن داغِ مسلسل ہے (بیخود)

یاد آتے ہیں وہ عارض پھُول سے باغ میں جاجا کے گُل کھاتے ہیں ہم (رند)

اُسکی تلوار توں سے جگر داغ داغ ہے گُل کھانے کو رقیب کا چھلا منگا دیا (مومن)

عشقِ خالِ رُخِ جاناں میں یہ گُل کھائے ہیں نہیں اک تل کے برابر بھی مرا تن خالی (امانت)

ترے چھلوں سے یہ اے رشکِ چمن کھائے ہیں گل حلقہ حلقہ ہے بدن اپنا سلاسل کی طرح (اسیر)

گل

تاثیرِ عشق دیکھ کہ بُلبُل کے واسطے — ہر شاخِ گل نے ہاتھ پہ گلشن میں کھائے گُل (مجنُوں)

بُلبُل نے گل کیا کہ بہت ہم نے کھائے گُل — لیکن ہزار حیف نہ تیری ہوائے گُل (میر)

یہ دیکھ سینہ داغ سے رشکِ چمن ہے یاں — بُلبُل ستم ہُوا نہ جو تُو نے بھی کھائے گل ″

یہ گل جو میں نے ہاتھ پہ کھائے ہیں دبرُو — ہم کو یہی بلا ہے تبرک حضُور کا (نظیر)

ہم نے تمہارے عشق میں کھائے ہزار گُل — تم بعد مرگ لائے نہ تربت پہ چار گُل (مہر)

(اکثر عاشق مزاج نوجوان عشق کی شیخی میں آکر روپے پیسے انگوٹھی یا چھلے وغیرہ کو لال کر کے کلائی کے جوڑ کو داغ لیا کرتے اور اپنے اعتقاد کے بموجب سمجھا کرتے ہیں کہ اس حرکت سے معشوق کے دل پر اثر محبت ہوتا اور وہ اکثر موہا جاتا ہے)۔

(۲) رشک کرنا۔ حسد کرنا۔ جلنا۔ رشک سے جلے مرنا ؎

اس نزاکت پر بھریں ہم کیوں نہ گل کھائے ہوئے — بھرتے ہو شبنم کا جامہ تن میں بھڑکائے ہوئے (مُصحفی)

کیا عجب دیکھ کے تیرے گلِ عارض کی بہار — گُل اگر سینہ پہ گلزارِ ارم کھا بیٹھے (ظفر)

گُل کھاؤں نہ کیوں رشک سے میں غیر کو ہر بار — تم ہاتھ سے گل اپنے جو گلزار میں چُن دو (″)

زنگار ہم چمن میں اب کے موسمِ گل میں آئے گُل — ہم تو اُس بن داغ ہی تھے سو بھی جلکر کھائے گُل (میر)

(۳) عاشق ہونا۔ فریفتہ ہونا۔ مفتُوں ہونا۔ شیدا و والہ ہونا۔ مرنا۔ مِٹنا۔ جاں دینا ؎

وہ داغِ عشق مہرِ درخشاں نے کھایا — کہ جس کے داغ پہ گُل اک جہان نے کھایا (ظفر)

گُل کسی شمع رو پہ کھا بیٹھے — دل کو پروانہ ساں جلا بیٹھے (رند)

اب تو گُل کھانے لگے ہیں لوگ تیرے نام پر — دیکھیو پھُولیگا یہ گلزار دن دو چار میں (سوز)

(۴) آبِ نزول کے واسطے کنپٹیوں پر داغ دلوانا۔

گُل کِھلانا (۱) فعل متعدی:- (۱) غُنچہ کھلانا۔ پھُول کھلانا۔ پھولوں سے مزین کرنا۔ باغ لگانا ؎

زمینِ چمن گُل کھلاتی ہے کیا کیا — بدلتا ہے رنگ آسماں کیسے کیسے (آتش)

(۲) شگُوفہ کھلانا۔ کوئی عجیب و غریب کام کرنا۔ طرفہ تماشا دکھانا۔ انوکھی بات کا ظاہر کرنا۔ شعبدہ اُٹھانا۔ اچنبے کی بات دکھانا۔ نئی بات کرنا۔ نئی چیز پیدا کرنا۔ نیرنگی دکھانا ؎

اُس نے دکھلائیں بہاریں بے شمار — گل کھلائے سینکڑوں لاکھوں ہزار (لااعلم)

گُل کھلائے گی عجب رنگ کے یہ شاخِ مژہ — اس کو پانی کی جگہ روز لہُو ملتا ہے (داغ)

گل کھلاتا ہے خزاں میں بھی مرا دستِ جنُوں — جب چھلے زخم کہُن اک تازہ گلشن بنگیا (″)

چٹکیوں نے تری اے رشکِ چمن کیا گل کھلائے — جو بڑا نیل اپنے تن پر برگِ سوسن ہو گیا (امانت)

شب کو تیرے رقص نے کیا گل کھلائے باغ میں — سُنبل پیچاں ہُوا پردُود شعل ہو گیا (″)

گُل کھلائے ہیں مری خستہ نے دیکھئے عندلیب — سنگ جو آکر لگا وہ خوں سے گلگوں ہو گیا (وزیر)

دلا ناجنس کی صُحبت بھی طرفہ گُل کھلاتی ہے — کرے نیرنگیاں ظُلمتیں اگر پانی پہ روغن کو (وزیر)

آکر ہماری خاک پہ اُس نے چڑھائے گل — آخر کو جذبِ عشق نے یاں بھی کھلائے گُل (مُصحفی)

اے جذبۂ عشقِ کامل دو گُل کھلا بن میں — پیدا ہو رنگِ بُلبُل ہر گُل کے پیرہن میں (بحر)

کیا اپنے اندھیرے چراغ آہ بجھانا شبِ وصل — کس نے سیکھا ہے نیا گل یہ کھلانا شبِ وصل (نصیر)

غیروں نے کروائے کیا اور رنگ واں کا — ہے یہی اک تعجب کانٹوں نے گُل کھلائے (عارف)

(۳) فتنہ اُٹھانا۔ فساد برپا کرنا۔ قیامت مچانا۔ رنگ لانا۔ نیا فتنہ برپا کرنا۔ فساد مچانا۔ جھگڑا کھڑا کرنا * بُرا نتیجہ ظہُور میں لانا۔ آفتِ تازہ یا مصیبت دکھانا * آفت لانا۔ واویلا مچانا یا مچوانا۔ دُھوم مچانا یا مچوانا۔ شور کرنا یا کروانا۔ غُل مچانا یا مچانا

خبر جب لائی ہو گی اُس گُل خنداں کے آنے کی — تو گلشن میں صبا نے گل کھلایا کچھ نہ کچھ ہو گا (ظفر)

کسی دن حضرتِ دل تیرہ بختی گل کھلائیگی — اُلجھنا روز کا اچھا نہیں ہے زُلفِ پیچاں سے (بسمل)

تُم نے رکھے جو پھُول انگیا میں عجب ہی طرفہ بہار — گل کھلائے عاشقوں نے بھی جلا کر چھاتیاں (مُحسن)

غُربت میں گُل کھلا ہے کیا کیا وطن کی آگ — جیسے قفس میں مرغِ چمن کو چمن کی یاد (مومن)

آج کل دل کمال مضطر ہے — دیکھئے کیا عشق گُل کھلائے گا (اثر فعلی)

اب تک تو ہجر میں ہیں فقط تن پہ کھائے گُل
تقدیر دیکھیں آگے کو کیا کیا کھلائے گُل (بزمِ سخن)

کیا صبا نے گُل کھلائے دمبدم — بلبلیں کرتی ہیں ہائے دمبدم (عبّاس)

تیشہ نے گُل کھلایا یہ آخر کو قطع کی — یکدست نخلِ زندگئے کوہکن کی شاخ (نصیر)

تو روزِ حشر تک یونہیں رہنا شبِ وصال — داغِ فراق کا نہ کوئی گُل کھلائے صبح ″

جوشِ جنُوں یہی ہے جو فصلِ بہار میں — کیا کیا نہ گُل کھلائینگے ہم دشتِ خار میں (غافل)

وہ تیغ دیکھیں قاتل کیا کیا کھلائے ہے گُل — یہ بیل اور بُوٹے جس کے میان پر ہیں (جرأت)

داغ جو کھایا جگر پر ماہِ پُرانور نے ہے — گُل کھلایا یہ کہیں اُسکے گُل دستار نے (معروف)

ابتدائے فصلِ گُل میں غیر نے کھائے ہیں گُل — دیکھئے اس سال کیا کیا گُل کھلاتی ہے بہار (مومن)

اے گُل لہُو کے آنسو ہم کو رُلا رہیگا — یہ پھل کھلا کے ہنسنا کچھ گُل کھلا رہیگا (نکہت)

یار کرتا ہے سفر گلشن میں آتی ہے بہار — دیکھیں اب کے سال کیا کیا گُل کھلاتی ہے بہار (ذوقی)

آکر ہماری قبر پہ اُس نے چڑھائے گُل — آخر کو جذبِ دل نے یاں بھی کھلائے گُل (مُصحفی)

(۴) اُشغلہ اُٹھانا۔ تہمت دھرنا۔ بُہتان لینا۔ پانی میں آگ لگانا۔ طُوفان اُٹھانا * بُہتان اُٹھوانا۔ عیب دھروانا۔ بدنام کرانا ؎

مالی کو مُنہ لگا کے کوئی تازہ گُل کھلاؤں — در گُزری اے بہار میں پھُولوں کے ہار سے (رحمت)

غُنچہ لب مجھ سے ہنسا بانہ ہنسا تو لیکن — دیا جھُوٹوں نے تو گُل ایک کھلا جھُوٹے سو ٹ (ظفر)

گُل کِھلنا (۱) فعل لازم:- (۱) پھُول کا شگفتہ ہونا۔ کلی پھُولنا۔ شگُوفہ کھلنا

گل

(۲) کسی عجیب بات یا امرِ غریب کا وقوع میں آنا۔ انوکھی بات ظاہر ہونا۔ اچنبھے کی بات ہونا۔ نئی بات ہونا۔ نیا شعبدہ پیدا ہونا ؎

ترے وحشی کے باعث گل کھلے اور	در و دیوارِ گلشن پر ہزاروں (جرأت)

بچھوٹے تاقیامت گل کھلے طرفہ تماشا ہو	لہو سے تیغِ قاتل پر چمن بنجائے جوہر کا (برق)

باغ میں عکسِ رخِ دلدار سے یہ گل کھلا	بنگئی پتوں پہ جم کر دھوپ سونے کا ورق (ناسخ)

(۳) راز افشا ہونا۔ بھید کھلنا۔ پردہ فاش ہونا۔ کسی امر کا طشت از بام ہونا۔ راز پوشیدہ کا ظاہر ہونا (۴) شور مچنا۔ غل ہونا۔ دھوم مچنا۔ دھوم پڑنا۔ (۵) فتنہ برپا ہونا۔ فساد مچنا۔ آفت آنا۔ مصیبت آنا۔ بپتا پڑنا۔ قیامت برپا ہونا۔ حشر برپا ہونا۔ آفت برپا ہونا ؎

کیا گل کھلیگا دیکھئے ہے فصلِ گل تو دور	اور سوئے دشت بھاگتے ہیں کچھ ابھی سے ہم (مومن)

گل کیوں نہ کھلے روز کہ ہاتھوں سے فلک کے	ہوتا ظفر اک سینہ فگار اور نیا ہے (ظفر)

پھرتی ہے مضطرب سی بادِ صبا چمن میں	بلبل بتا مجھے بھی کیا گل کھلا چمن میں (سرور)

کھلیگا بعدِ فنا دیکھیں کیا گل اے جرأت	کہ دل گرفتہ ہے غنچہ نمط زمیں کے تلے (جرأت)

کیوں دلا کیا رنگ بدلا تونے یہ کیا گل کھلا	کل سے ہے جو بات تیری بجلی کے ساتھ ہے (〃)

کیا جانئے چمن میں کیا تازہ گل کھلا ہو	آئے تھے آگ رکھ کر ہم اپنے آشیاں میں یا (مصحفی)

تیرے رونے سے یہ سوجھے ہے مجھے اے دیدۂ پرخوں
کوئی دم کو نیا گل اور ہی کھلتا زمیں پر ہے } (بقا)

محفل میں شمع پھولتی پھرتی ہے گل کھلے	گر دے نقاب چہرے سے تو اے حسینِ الٹ (عاشق)

(۶) طوفان اٹھنا بہتان لگنا تہمت لگنا۔ عیب دھرا جانا +

گلِ کیس (ا) اسم مذکر:۔ تاجِ خروس۔ بستان افروز۔ گلِ طرّہ۔ ایک پھول کا نام جو گل خروس سے مشابہ ہے۔ مزاجاً اوّل درجہ میں سرد و خشک +

گل گشت (ف) اسم مذکر:۔ سیرِ باغ۔ سیرِ چمن۔ مجازاً مطلق سیر ؎

تفریح ٹپکی پڑتی ہے ان کے دماغ سے	گلگشت کرکے آئے ہیں شمن کے باغ سے (داغ)

گل گوں (ف) صفت:۔ (۱) گلفام۔ گلرنگ۔ گلاب کے رنگ کا + سرخ۔ لال (۲) شیریں معشوقۂ فرہاد و معشوقۂ خسرو پرویز کے گھوڑے کا نام مجازاً ہر ایک عمدہ گھوڑا ؎ آتش

بوئے گل کی طرح گردِ راہ دکھلائی نہ دی	یار کا گلگوں نسیمِ صبح سے چالاک تھا (آتش)

گل گونہ (ف) اسم مذکر:۔ ایک قسم کے سرخ رنگ کا نام جو عورتیں چہرے پر ملا کرتی ہیں۔ اس میں سیندور۔ سفیدہ۔ تخم حنظل اور ہتھیلی کا تیل ہوتا ہے لیکن یہ دستور ایران کا ہے۔ ہند میں اسکی بجائے اُبٹنا ملتے ہیں +

گل

گل گیر یا گلگیر (ف) اسم مذکر:۔ وہ مقراض جس سے چراغ یا شمع کا گل کترتے ہیں ؎

گلگیر کا برا ہو کہ کترے ہے گل نیا	سر کاٹ کر ہے درپئے تدبیر پائے شمع (نصیر)

گردن پہ کیوں وبال لیا سر کو کاٹ کر	تقصیر وار شمع کا گلگیر ہو گیا (اسیر)

گل لالہ (ف) اسم مذکر:۔ ایک قسم کے سرخ پھول کا نام جس کے اندر سیاہ دھبا ہوتا ہے۔ اس کی سات قسمیں ہیں۔ خشخاش کا پھول۔ ہزارہ ؎

اک پیالے کے پیتے ہی ہو جاویگا متوالا	آنکھوں میں تیری آکر کھلجاویگا گل لالہ (نظیر)

گل لالہ کھلنا (د) فعل لازم:۔ بہار ہونا۔ رونق ہونا۔ زیب و زینت ہونا بہار کھلنا +

گل لگانا (د) فعل متعدی:۔ کنپٹیوں کو داغنا۔ جسم میں داغ لگانا +

گل لینا (ا) فعل متعدی:۔ شمع کی ٹیم مقراض یا گلگیر سے کترنا۔ سر قیتایہ بریدن کا ترجمہ + ٹیم توڑنا۔ ٹیم جھاڑنا +

گل مخمل (ف) اسم مذکر:۔ ایک قسم کے نہایت ملائم سرخ پھول اور بیزرہ پھول جو مخمل میں بنتے ہیں +

گل مہندی (ا) اسم مؤنث:۔ ایکقسم کے پھول کا نام جو اکثر سرخ اور کمتر اودا اسفید وغیرہ ہوتا ہے +

گل میخ (ف) اسم مؤنث:۔ وہ موٹی کیل جس کے اوپر موٹا پھول بنا ہوا ہوتا ہے۔ موٹے سر کی کیل +

گل و لالہ (ا) اسم مذکر:۔ معشوق لوگ + ارباب نشاط۔ طوائف۔ جیسے ؎ مصراع حالی۔ گل و لالہ رہتے ہیں صحبت میں ان کی (حالی)

گل ہزارہ (ف) اسم مذکر:۔ ایک قسم کا گل لالہ جس کی بہت سی پنکھڑیاں ہوتی ہیں +

گل ہونا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) چراغ کا خاموش ہونا۔ چراغ ٹھنڈا ہونا شمع کا بجھنا ؎

مے سے روشن رہے ایاغ اپنا	گل نہ ہو ساقیا چراغ اپنا (ناسخ)

آہ کی آندھی کے باعث ہے ہمارا گھر سیاہ	ہے ہوا ایسی کہ گل ہوتی ہے سو سو بار شمع (اسیر)

مرے جو سوزِ غم سے جل کے ہو وہ نیکنام آخر	چراغِ مردہ کو اکثر یہی کہتے ہیں سب گل ہے (وزیر)

دوستِ اہلِ سوز کا ہوں ہیں مرا جی بجھ گیا	ایک بھی گر گل ہوا سرو چراغاں میں چراغ (مصحفی)

روشن ہمارا نام زمانے میں کب ہوا	یاں گل چراغِ زینتِ شام ہو گیا (افضل)

(۲) رونقِ محفل و زیبِ مجلس ہونا۔ باعثِ تفریحِ جمع ہونا جیسے وہ بھی یار دل

گل

میں گُل ہے۔ اس محفل میں وہ بھی ایک گُل ہیں" +

گُل (ہ) اسم مونث :۔ (۱) گولی کا مخفف + گولہ کا مخفف۔ گلولہ۔ غُلّہ۔ جیسے گُل چھرّا بمعنی گولی اور چھرّا۔ گُل چلا بمعنی گولہ انداز (۲) گانٹھ۔ گرہ گُٹھلی عقدہ۔ گُنجلک۔ چنانچہ گُتھی وہ چیز جو رقیق کپنے میں گُٹھلی دار ہو جائے +

گُل جھٹی یا گلجھٹی (ہ) اسم مؤنث :۔ (۱) عقدۂ پیچ در پیچ۔ گرہ در گرہ۔ گُنجلک۔ وہ گرہ جو ڈوریا تاگوں میں باہم اُلجھنے سے از خود پڑ جاتی ہے۔ (۲) شکن۔ بل۔ چین (۳۔ مجازاً) کدُورت۔ انقباض خاطر +

(اس کو اگلے شعرائے گلجھڑی باندھا ہے۔ مگر آج کل بول چال میں گلجھٹی بولتے ہیں لیکن غلط وہ بھی نہیں ہے کیونکہ ہندی میں ڑ اور ٹ کا سینکڑوں جگہ باہم بدل آیا ہے یہ لفظ گُل بمعنی گرہ یعنی گُنجلک اور سنسکرت جھٹ بمعنی اُلجھنا یا جھٹی بمعنی جھاڑی سے مرکب ہے اور حصُول دونو کا ایک ہی ہے) +

گُل جھٹی پڑنا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) گُنجلک پڑنا۔ اُلجھنا۔ گرہ در گرہ ہونا۔ (۲) دلوں میں فرق آنا۔ بُغض پڑنا۔ دل میں رکاؤ ہونا۔ کدُورت ہونا۔ کدُورت آنا +

گُل جھٹی نکالنا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) سُلجھانا۔ گُنجلک نکالنا۔ گرہ کھولنا (۲) دلوں سے صاف ہونا۔ دل کا فرق نکالنا۔ کدُورت دُور کرنا +

گُل جھٹی نکلنا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) گرہ کُھلنا۔ سُلجھنا (۲) دل کا صاف ہونا۔ کدُورت دُور ہونا +

گُل جھڑی (ہ) اسم مؤنث :۔ (۱) دیکھو (گُل جھٹی) ے

مجھے بھاتا ہے ہکلانا تُمہارا   دہن گُل کی کلی ہے گلجھڑی بات (میر امداد علی لکھنوی)

(۲) گرہ خاطر۔ انقباضِ طبیعت۔ کدُورت دل۔ ملال طبع۔ طبیعت کا رُکاؤ۔ دل کی رکاوٹ۔ بستگئے خاطر۔ ناشگفتگئے خاطر۔ گرہ ملال ے

ہنسی تیری پیارے پُھلجھڑی ہے   یہی غُنچہ کے دل میں گلجھڑی ہے (مضمون)

دا شد ہوئی نہ بلبل اپنی بہار میں بھی   کیا جانئے کہ جی میں یہ کیسی گلجھڑی ہے (میر)

گُل جھڑی دل کی یا جی کی (ہ) اسم مؤنث :۔ کدُورت خاطر۔ ملالِ طبع۔ انقباض خاطر۔ گرہِ دل۔ بستگئے خاطر۔ رکاؤ۔ رُکاوٹ ے

گرہ غُنچہ کی فقط تو نہ صبا کھول کے چل   گلجھڑی دل کی ہمارے بھی ذرا کھول کے چل (نصیر)

کُھل گئی اک بات میں اُن گلجھڑی دل کی صبا   اس روش سے ہم کل اُس غنچہ دہن سے لگ چلے (؍)

گرہ لاکھوں ہی غُنچہ کی صبا اک دم میں کھولے ہے   سُلجھیں تجھ سے اے آہ سحر اس دل کی گلجھڑیاں (سودا)

گُل چلا (ہ) اسم مذکر :۔ گولنداز۔ توپچی۔ توپ چلانے والا ے

گل

ہجر کی شب کیوں عدو جُز نالۂ آتش کا ہو نہ چرخ   تاکتا ہے گُل چلا پہلے علم بردار کو (مصحفی)

گُل چھرّے اُڑانا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) لغوی معنی گولی بارود اور چھرّے میں روپیہ ضائع کرنا۔ بارود یا آتشبازی وغیرہ میں روپیہ برباد کرنا۔ شوق شکار میں روپیہ اُڑانا۔ خُوب خرچ کرکے شکار کھیلنا (۲) خُوب عیش منانا۔ اللے تللے کرنا۔ نہایت روپیہ خرچ کرنا۔ فضُول خرچی کرنا۔ عیش و عشرت کرنا۔ مزے اُڑانا۔ مزے لُوٹنا۔ لُطف اُٹھانا۔ چین کرنا۔ دولت برباد کرنا۔ دولت پر پانی پھیرنا۔ جیسے" بیٹے نے باپ کے مرتے ہی وہ گلچھرّے اُڑائے کہ ساری کمائی خاک میں ملادی"۔ "تنخواہ زیچ کھوچ یہ بھی برابر کی چار دن پھر صاحب عالم بنگئے۔ خوب گلچھرّے اُڑائے آخر کو پھر وہی فاقہ فقر رہگیا (از شگر سہیلی)

تو اُڑاتی ہے کہاں سے یہ بنا گلچھرّے   تجھ پہ مرتا نہیں گر کوئی مہاجن کو کا (رنگین)

اُس کو ڈھب پر اپنے لاکر دا عظا   خُوب گلچھرّے اُڑائے آپ نے (مؤلف)

یہ گلچھرّے اُڑائے کل نکل مجنُوں نے زنداں سے
کہ ہر سُو گُل فشانی تھی شرارِ سنگِ طفلاں سے } (ذوق)

پائی دولت مال مارا قتل کیا مجھ کو کیا   خوب گلچھرّے اُڑاتا ہے تیغچہ یار کا (اسیر)

(چونکہ مسلمانوں میں پہلے اکثر امیروں کے بچّوں کو عیاشی کی بجائے سیر و شکار کا شوق ہوا کرتا تھا جس میں کثرت سے گولی بارود چھرّے کا کام پڑتا اور اُس میں ہزاروں روپیہ اُٹھا کرتا تھا۔ بلکہ خود مختار ہوتے ہی وہ کُھل کھیلتے اور رات دن شکار کے سوا دوسرے کام سے غرض نہیں رکھتے تھے۔ چنانچہ عالمگیر نے بھی اکثر رقعات میں اس امر کی شکایت لکھی ہے اور بار بار یہی نصیحت کی ہے کہ شکار کار بیکاراں است اور شعرا کے اشعار سے بھی یہی پایا جاتا ہے کہ گولی اور چھرّے سے یہ لفظ مرکب ہے۔ اسیر اور ذوق کا شعر اسی میں دیکھ لو دُور کیوں جاؤ۔ چُونکہ اس شوق میں روپیہ صرف ہونے کے علاوہ تضیع اوقات بھی ہے اس وجہ سے بافراط اور بے دردی کے ساتھ روپیہ اُٹھانے۔ فضُول خرچ ہونے۔ بیہودہ وقت کھونے اور لہو و لعب میں عمر گنوانے کے موقع پر اس محاورے کا اطلاق ہونے لگا۔ اور جب وہ شوق حکُومت کے ساتھ رفو چکر ہوا۔ تو عیش و عشرت شرابخواری اور عیاشی نے آکر اس پکڑا۔ اب ہمارے زمانے میں جب کہ ہتھیار تک رعایا نہیں رکھ سکتی صرف عیش و عشرت کے موقع پر بولنے لگے۔ امیروں کے بچّے جس طرح اب شب برات میں کُھنبیار روپیہ اُڑا دیتے ہیں۔ جب شکار میں اُڑایا کرتے تھے۔ ہم نہیں جانتے کہ یہ بات ہمارے نئے محاوروں کو کہاں سے معلُوم ہوئی کہ انہوں نے اس کی وجہ تسمیہ میں لکھ دیا کہ" گلوں یعنی پھولوں کے جو قیمتی شے ہے چھرّے بنانا" پھولوں کے چھرّے حضرت ہی کی زبان سے سُنتے ہیں اگر اس لفظ تک ہماری ہندوستانی اردو لغات

گِل

اُن کے محاورات کے زمانۂ انطباع میں چھپ جاتی تو جہاں اور ہماری تحقیق کو اپنی تحقیق سمجھ کر بغیر حوالہ لکھ دیا ہے اس کو بھی لکھ دیتے۔ دیکھو "اش اش کرنا" وغیرہ بہتیرے محاورے الف سے لے کر حرف ٹ کے اخیر تک ذرا ذرا سے فرق سے ٹکر کھاتے چلے جاتے ہیں۔ لیکن اب بھی وہی بات ہے کہ بلّی نے شیر کو سب کچھ سکھایا۔ مگر پیڑ پر چڑھنا نہیں بتایا اہلِ زبان ملاحظہ فرما کر اصل و نقل کا انصاف کر سکتے اور جو نکات خاص مسلمانوں کے رُسوم وغیرہ سے متعلق ہیں اُن میں غور فرما سکتے ہیں کہ کون کہاں کہاں گرا اور کون کہاں کہاں بازی لے گیا ہے) +

گِل (ف) اسم مؤنث :- (۱) گیلی مٹّی۔ گارا۔ گندھی ہوئی مٹّی (۲) چہلا رپٹیچ۔ کیچڑ۔ وحل۔ خلاب۔ دلدل (۳) جمی ہوئی سُوکھی مٹّی خاک منجمد خشک +

گِلِ ارمنی (ف) اسم مؤنث :- ایک قسم کی سُرخ مائل بہ سیاہی مٹّی جسے عربی میں طینِ ارمنی کہتے ہیں۔ تپ وبائی وطاعُونی کے حق میں علی الخصوص اور قروحِ اعضا دبل و قروحِ امعاء و ضعفِ دل کے واسطے علی العموم نافع ہے۔ مزاجاً اوّل درجہ میں بارد دوم میں یابس۔ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ملک آرمینیا میں نہایت وبا اور مرضِ طاعون نے یہاں تک زور پکڑا تھا کہ تھوڑے ہی سے آدمی بچے تھے۔ جب اُن سے دریافت کیا کہ تم کیونکر اس وبائی اور متعدی مرض سے بچے تو اُنھوں نے بیان کیا کہ ہم اُن دنوں میں یہ مٹّی کھا لیا کرتے تھے پس جب سے اطبّا نے اس کا استعمال شروع کر دیا) +

گِل اندازی (ا) اسم مؤنث :- (۱) پُشتہ بندی۔ بند لگانا۔ سڑک وغیرہ پر مٹّی ڈالنا۔ (۲) مٹّی ڈلوائی کی اُجرت پُشتہ بندی کی مزدوری +

گِلِ حکمت (ف + ع) اسم مؤنث :- کپڑ مٹّی۔ مُلتانی کو کپڑے پر لیتھ کر کسی چیز کا مُنہ بند کرنا تاکہ بھاپ باہر نہ نکلے +

گِلِ حکمت کرنا (ا) فعل متعدی :- کپڑوٹی کرنا۔ مُنہ تھامنا۔ مٹّی اور کپڑے سے بھاپ بند کرنا ؎

شیشۂ دل عشق کی آتش سے شق ہو نصیر — کر گلِ حکمت بسانِ کیمیا گر نہ بہ نہ (نصیر)

مٹّی لپیٹ کر گلِ حکمت کیا اِسے — جب سوزِ غم سے پُختہ ہوئی میری جان ہے (عارف)

گِل در گِل (ف) اسم مؤنث :- اہلِ اسلام کے دفنانے کا ایک خاص طریق جس کا نہایت ثواب بیان کرتے ہیں اِس طرح دفن کرنے میں پٹاؤ نہیں رکھتے قبر کو پتلے گارے سے پُر کر کے اُس میں مُردے کو چھوڑ دیتے ہیں +

گِل در گِل ہونا (ا) فعل لازم :- خاک میں خاک ملنا۔ مٹّی میں مٹّی ملنا ؎

جذبِ جنسیت ہم رہنے نہیں دیتا فراق — کل بنا جو جسمِ خاکی آج گِل در گِل ہُوا (ناسخ)

گَل - (ہ) اسم مذکر :- (۱) گلا کا مخفف۔ گلو۔ کنٹھ۔ ٹیٹوا۔ گردن۔ حلق۔ حلقوم

گل

جو گل کاٹے آذر کا اپنا رہے کٹ لئے — سائیں کے دربار میں بدلا کہیں نہ جائے (دوہا)

(۲) گال کا مخفف۔ رُخسارہ۔ عارض۔ کپول (۳) گالی کا مخفف۔ دُشنام۔ (۴) لُقمہ۔ گراس۔ کور (۵) مچھلی پکڑنے کا کانٹا۔ ٹہک (۶) پھانسی۔ وہ سزائے موت۔ جو گلے میں ریشم کی رسّی کا پھندا ڈال کر دی جاتی ہے۔ مجازاً سُولی۔ دار۔ صلیب +

(بعض لوگ اس معنی میں انگریزی gallowes گیلوز بمعنی تختۂ دار سے اور بعض سنسکرت گل بمعنی رسن و گلو سے خیال کرتے ہیں۔ اگر بالفرض انگریزی تسلیم کیا جائے تو بھی ہندوستانیوں نے اس لفظ کو گلے سے خیال کر کے استعمال کیا ہے جو نہایت قریب الفہم ہے) +

(۷) گلے کی بیماری۔ گھینگا۔ گلڑ۔ وہ مرض جس میں آگے سے گلا بڑھ جاتا ہے۔ اور اکثر پہاڑ یا مرطوب مُلک میں ہوتا ہے۔ (۸۔ پنجاب) بات۔ سخن۔ گفتگو قول۔ بچن +

گَل بیّاں (ہ) اسم مؤنث :- گلے میں بانہیں ڈال کر محبت یا پیار جتانے کی حالت ؛ معانقہ۔ پنجابی جپھی +

گَل بیّاں ڈالنا (ہ) فعل متعدی :- گلے میں دونو بانہیں ڈالنا محبت یا پیار سے گلے میں ہاتھ ڈال کر مِلنا۔ مجازاً گلے لگنا۔ گلے مِلنا ؛ ناز کرنا۔ لاڈ کرنا ؛

گَل پھڑا (ہ) اسم مذکر :- (۱) مچھلی کا وہ عضو جس سے وہ سانس لیتی ہے مچھلی کے پاس کا سُوراخ۔ جبڑا۔ مُنہ کا کونہ۔ صانعان۔ کنجک دہن (۲) پرندوں کا وہ گوشت جو چونچ کے نیچے لٹکتا رہتا ہے +

گَل پھوٹ (ہ) اسم مؤنث (پُورب) :- (۱) لاف و گزاف۔ شیخی۔ ڈینگ (۲) کٹر درازی۔ زبان درازی +

گَل پھولا (ہ) صفت :- وہ شخص جس کے گال پھولے پھولے اور کچوری سے ہوں +

گَل پھیڑ (ہ) اسم مذکر :- (پُورب) :- گلے کی گلٹی۔ گردن کی گُٹھلی ؛ جبڑے کی گُٹھلی۔ جو کچھ تکلیف نہیں دیتی +

گَل تکیہ (ا) اسم مذکر :- گرد بالش۔ وہ گول تکیہ جو سوتے وقت نازک لوگ رُخساروں کے نیچے رکھ لیتے ہیں ؎

ترے گل تکیوں کی خاطر تو اب اے راحتِ جاں — یہ مناسب ہے کہ ہو شمس و قمر کا تکیہ (فراق)

کیا نیند آئے ہو جو یہی رات بھر خیال — گل تکیہ کے عوض کوئی مخمل سا گال ہو (ناسخ)

بُلبل کے ہیں پروں کے گل تکئے وہ بناتے — جو گلبدن جہاں میں ہیں نرم گال والے (نصیر)

یادِ رُخسار میں بوسے لئے مُنہ رکھ رکھ کر — رات گل تکیہ سے لپٹے رہے کا رعارض (وزیر)

گل

گل تنگ ہونا (ہ) فعل لازم (ہندو): ۔نہایت غافل اور بے خبر ہونا کچھ سُدھ نہ رہنا ۔غفلت میں چُور رہنا ۔اس قدر غافل ہونا کہ کوئی سر پر آکھڑا ہو۔ تو بھی خبر نہ ہو ۔سُرت نہ رہنا +

گل تنی (ہ) اسم مؤنث (گنوار): ۔ (۱) بیلوں کے گردن کی وہ رسّی جو جوئے سے باندھ دی جاتی ہے ۔جوتنے کی رسّی (۲) نکتہ ۔مُہری کا حصّہ سر دوال +

گل جندڑا (ہ) اسم مذکر: ۔(۱) وہ رومال جس میں گرہ دے کر ضرب رسیدہ یا ٹوٹے ہوئے ہاتھ کو لٹکائے رہتے ہیں ۔پارچہ گلو آویختہ (۲) گلے کا ہار ۔گلوگیر + سایہ کی طرح ساتھ رہنے والا ۔ہمزاد +

گل جوٹ (ہ) اسم مؤنث: ۔ وہ لکڑی یا رسّی جو دو بیلوں کے گلے میں جُتے رہنے کی غرض لگاتے ہیں ۔جیسے کُنوا چلانے یا جُوئے کے جوڑتے ہیں ۔ مجازاً گٹھ جوڑا + گلے کا ہار + گلوگیر +

گل خپ (ا) اسم مؤنث: ۔ (۱) دست بگریباں ۔گلوگیر (۲) ہشت مُشت + ہاتھا پائی ۔کُشتم کُشتا ۔باہمی تکرار ۔جھنجھٹ ۔مُباحثہ بے جا گُفتگوے رنجش آمیز +

(یہ لفظ اصل میں گلے اور کھیچی سے مرکب ہے جس کے معنی گردن یا گریبان میں ہاتھ ڈال دینے اور پچھاڑنے کے ارادے سے کھیچی بھر لینے کے ہیں ۔پس اُردو والوں نے بلحاظ فصاحت اُسے گل خپ کر لیا ۔کیونکہ ہندی کھا اور خ کا بہت جگہ باہم بدل آیا ہے) +

گل خپ کرنا (ا) فعل متعدی: ہشت مُشت کرنا ۔ہاتھا پائی کرنا +

گل خپ ہونا (ا) فعل لازم: ۔ہاتھا پائی ہونا ۔کُشتم کُشتا ہونا ۔گُتھم گُتھا ہونا ہشت مُشت ہونا ۔دست وگریباں ہونا + گلوگیر ہونا +

گل خور (ا) اسم مؤنث: ۔ وہ حلقہ دار رسّی جو مویشیوں اور چو پایوں کے گلے میں ڈالی جاتی ہے +

گل دینا (ہ) فعل متعدی: ۔پھانسی دینا ۔پھانسی پر چڑھانا ۔دار پر کھینچنا ؎

حلقہ ہائے مُوئے پیچاں سے بنا کر پھانسیاں اُس فرنگی زادہ نے کتنے ہی عاشق گل دئیے (ظفر)

گلے لگ گئے بُتِ فرنگی کے واجب القتل ہیں تو گل دیگا (لااعلم)

(اس لفظ کو جن لوگوں نے انگریزی الاصل قرار دیا وہ غلطی پر ہیں شاید لفظ گیلوز بمعنی تختۂ دار نے یا انگریزی عملداری میں اس کا زیادہ رواج پانے نے ان کو دھوکا دیا ہے ورنہ سنسکرت میں خود یہ لفظ بمعنی گلو درسن آیا ہے ۔اس کے علاوہ پُرانی ہندی داستانوں اور حکایتوں میں بھی اس کا ذکر پایا جاتا ہے ۔پریم ساگر ۔برج بلاس وغیرہ میں موجود ہے) +

گلا

گل ڈب کرنا (ہ) فعل متعدی (بازاری) گلے سے اُتار جانا ۔کھا جانا ۔مار لینا ۔غبن کرنا ۔خورد بُرد کرنا ۔مال مارنا + غصب کرنا +

(لفظ ڈب اس جگہ گل کا مرادف ہے ۔چنانچہ علیحدہ بھی بولتے ہیں کہ ڈب پکڑ کر کے لونگا یعنی گردن پکڑ کر وصول کر لونگا ۔اور اگر ڈب بمعنی جیب ۔سے مرکب خیال کریں تو کہہ سکتے ہیں کہ کھانا یا اپنی جیب میں ڈالنا) +

گل کٹ (ہ) اسم مذکر: ۔(۱) وہ شخص جس کا کسی نے گال کاٹ کھایا ہو ۔ رُخسار گزیدہ ۔رُخسار پر نشان پڑا ہوا شخص (۲ ۔ہندو) قاتل ۔جیو گھاتک ۔ جلّاد (۳) گلو بریدہ +

گل گل چوتھ منانا (ہ) فعل متعدی (ہندو): ۔لغوی معنی کھا کھا کر خوشی منانا ۔آنند بھوگنا ۔مزا اُڑانا + تر مال کھانا ۔تر حلوے کھانا +

گل لگنا (ہ) فعل لازم: ۔پھانسی ملنا ۔سُولی پر چڑھنا ۔ دار پر کھینچا جانا +

گل مالا (ہ) اسم مذکر: ۔گلے کا ہار ۔کنٹھا ۔گجرا +

گل مچھتے (ہ) اسم مذکر: ۔ وہ ڈاڑھی کے بال جو ٹھوڑی کے بال مُنڈانے کے بعد رُخساروں پر رکھ لیتے ہیں ۔پورب اور دکن میں اسکا زیادہ رواج ہے +

گلا (ہ) صفت: ۔ (۱) گھلا ہوا + رائی کائی + خُوب پکّا ہوا ۔دم پخت ۔اُبلا ہوا جوشیدہ ۔جیسے گوشت کیوں نہ کھایا ڈوم کیوں نہ گایا ۔جواب ۔گلا نہ تھا ۔ دوسخنہ (۲) بوسیدہ ۔آٹا آٹا ۔بے جان جیسے گلا ہوا کپڑا (۳) سڑا ہوا ۔ دغیلا ۔جیسے گلا ہوا پھل (۴ ۔پورب) پگلا ہوا ۔تپا ہوا +

گلا سڑا (ہ) صفت: ۔بوسیدہ + نکما ۔خراب + دغیلا +

گُلا (ہ) اسم مذکر (قصاب): ۔ ایک آنہ ۔گنڈا ۔چار پیسے ۔روپے کا سولھواں حصّہ +

گلّا (ہ) اسم مذکر ۔ہندو (صحیح غلّہ): ۔ (۱) دوکانداروں کا وہ ظرف جس میں بکری رکھتے ہیں ۔غلک ۔چھوٹے مُنہ کا برتن جس میں نقدی رکھتے ہیں غلّہ دان (۲ ۔بقال) اناج ۔اَن ۔جنس ۔دانہ دُنکا + (مسلمان غلّہ بولتے ہیں کیونکہ عربی میں غلّہ بمعنی اناج آیا ہے) (۳ ۔ا ۔اہل قلعہ) جائے ضرور ۔پیخانہ ۔بیت الخلا ۔ صحن خانہ (۴ ۔ا ۔فرخ آباد) جیب ۔پاکٹ ۔ڈب ۔کیسہ (۵ ۔بچھم) پیچھے کا کمرہ ۔دالان کے اندر کی کوٹھڑی +

گلا (ہ) اسم مذکر: ۔ (۱) گلو ۔گردن ۔گل ۔کنٹھ ۔گریوہ ۔حلق ۔حلقوم (۲ ۔مجازاً) آواز ۔سُر ۔لے ۔جیسے "اس کا گلا خوب ہے" ؎

مر کے جی اُٹھتے تھے عشاق دمِ قصہ دُرد یہ تو ٹھوکر کا اثر تھا وہ گلے کی تاثیر (مشتاق)

(۳) گریبان جیب ۔جیسے "انگرکھے کا گلا تنگ ہے" +

گلا

گلا اُٹھانا یا کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ حلق کے کوّے کو اُس کی جگہ پر لے جانا۔ گلے میں رُومال ڈال کر اُوپر اُٹھانا۔ بچّوں کے تالُو کو انگوٹھے سے اُٹھانا۔ کوّے کو انگوٹھے سے دبانا۔ تاکہ وہ اپنی جگہ پر آجائے ؛

(چونکہ گرمی یا سردی یا کھانسی کے سبب اکثر بچّوں کے گلے کا کاگ اٹک جاتا ہے اس لئے کالی مرچیں وغیرہ انگوٹھے کو لگا۔ یا رُومال باندھ کر اکثر کوّے کو اُٹھایا کرتے ہیں) ؛

گلا آنا (ہ) فعل لازم۔ عو:۔ حلق کے کوّے کا گرمی یا سردی کے سبب لٹک جانا جس سے تکلیف ہوتی ہے۔ گلے کے کاگ کا لٹک جانا۔ گلے میں چھالے پڑجانا۔ ورم ہو جانا ؎

گلا آجائے گا نیچے کا میرے   چُسائی روز خالی چھانیاں ہو (ارشد)

گلا باندھنا (ہ) فعل متعدی۔ عو:۔ پیٹ کاٹ کر یا ضروری اخراجات روک کر رُوپیہ جوڑنا ؛ قرضدار ہو کر کوئی چیز بنانا۔ جیسے اُس نگوڑی نے گلا باندھ کر چار پیسے اکٹھے کئے تھے وہ بھی نہ دیکھ سکے ؛

گلا بندھانا (ہ) فعل متعدی۔ عو:۔ (۱) قرض لینا۔ قرض میں گرفتار ہونا قرض کا پابند یا مقید ہونا۔ مقرُوض ہونا۔ قرض میں گھرنا ؛ تمسّک کرنا۔ اقرارنامہ لکھ دینا ؛ روپیہ کا ضامن ہونا۔ روپیہ اوڑنا۔ ذمہ وار ہونا ؛ اپنے اُوپر بوجھ لینا۔ اپنی گردن پر جُوآ رکھوانا ؎

رکھّے گلے کا ہار جو وہ دلربا گرد   گل دو مُجھے لُوں جو بندھا کر گلا گرد
دیوے وہ سروِ ناز جو زُلفِ دوتا گرد   قمری کی طرح لیجے بندھا کر گلا گرد } (نامعلوم)

کل دستِ مُحتسب سے جوں توں مجھے چھڑایا   شیشے نے میری خاطر اپنا گلا بندھایا (محمد بقا)

(۲) اپنے کو قیدِ محبّت یا اِس کے برخلاف کسی کا وابستہ کرنا ؛ نکاح پڑھالینا نکاح میں آنا۔ پلّے بندھنا۔ شادی کرلینا عقد بندھوانا۔ جُورو بننا ؛ آزادی بیچنا۔ پابند ہونا۔ جیسے میں نے تُمہارے ساتھ اس لئے گلا نہیں بندھایا کہ فاقہ مُروں ؎

جنُوں آمیز نکلے ہے صدا کچھ اپنے نالے سے   گلا اپنا بندھایا ہم نے کیوں زنجیر والے سے (آشفتہ)

(۳) ضروری اخراجات کو روک کر یا اپنا پیٹ کاٹ کر کچھ جمع کرنا۔ کوڑی کوڑی جوڑنا۔ جیسے "بیس برسوں میں گلا بندھا کر ہاتھ گلے کا بنا یا تھا سو وہ بھی خالصے لگ گیا" ؛

گلا بندھنا (ہ) فعل لازم۔ عو:۔ مقرُوض ہونا۔ قرضدار ہونا۔ دیندار ہونا ؛ گلا بیٹھ جانا یا پڑجانا ؛ **گلا بیٹھنا یا پڑنا** (ہ) فعل لازم:۔ آواز کا بھاری ہو جانا۔ آواز بھرّا جانا۔ گرفتگیِ آواز کا پیش آنا۔ آواز کا بندھ جانا۔

گلا

کل بھی محفل سے تری ہم نہ ٹلے بیٹھ گئے   بولے اُٹھ اُٹھ سب ہی پن تک گلے بیٹھ گئے (انشا)

نہ فریادِ بُلبُل گلوں نے سُنی   گلا چیختے چیختے پڑ گیا (نامعلوم)

نغمہ سنجی کی کرے مشق جو مجھ سے چپ رہے   پھر گلا نہ بر آنہ او بُلبُلِ گلزار پڑے (رند)

کم ہے آواز تیرے کُوچے کے باشندوں کی   نالے کرنے سے گرفتگی گلے بیٹھ گئے (فقیر دہلوی)

گلا پکڑنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) گردن پکڑنا۔ ٹینٹوا دبانا۔ گردن میں ہاتھ دینا (۲) کسی کسیلی یا ترش چیز کا گلے کو بھینچنا۔ کسیلی چیز کا گلے کو دبانا ؛ کسی تُند و تیز عرق کا گلے میں جا کر سوزش یا خراش کرنا ؛ تیز تمباکو کا گلے کو دبانا یا اُس میں خراش کرنا (۳) تنگ کرنا۔ ستانا ؛

گلا پھاڑنا یا پھاڑ کر بولنا (ہ) فعل لازم:۔ چیخنا یا چیخکر بولنا دہاڑنا ؛

گلا پھٹنا (ہ) فعل لازم:۔ آواز کا زور سے نکلنا۔ آواز کا بے سُرا ہو کر نکلنا ؛ گلا بھرّانا ؛ (چیخ کر بولنے والے کی نسبت کہتے ہیں کہ اِس کا تو گلا پھٹ گیا) ؛

گلا پھرنا (ہ) فعل لازم:۔ آواز کا حسبِ مُراد گانے میں گردش کرنا۔ گٹکری لینے میں گلے کا مشّاق ہونا۔ آواز کا حسبِ خواہش مُڑنا پھرنا ؛

گلا پھانسنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) پھندے یا کسی چیز میں گلا دبانا۔ کسی چیز سے ٹینٹوا دبانا (۲) قرض میں مُبتلا ہونا۔ قرضدار بننا۔ مقرُوض ہونا۔ قرض لینا۔ اُدھار لینا ؛

گلا پھُولنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) گلپھیڑ نکلنا۔ گلے میں گلٹی نکلنا ؛ گلا سُوجنا۔ گلے پر ورم ہونا (۲۔ پنجاب) گھینگا نکلنا۔ گلگنڈ نکلنا ؛

گلا تھکانا (ہ) فعل متعدی:۔ چیختے چیختے تھک جانا۔ گلا بیٹھنا نہایت چیخنا ؎

بھنبیری کُنڈی ماری تھکایا گلا تلک   پر وہ نہ بولے غیر کے ڈر سے پُکار کے (معا)

گلا ٹپنا (ہ) فعل لازم (بازاری):۔ دیکھو (گلا دبانا) ؛

گلا دبانا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) ٹینٹوا دبانا۔ گلا گھونٹنا۔ گردن بھینچنا ؛ سانس روکنا۔ سانس بند کرنا۔ دم روکنا۔ گلے میں انگوٹھا دینا ؎

بہارِ گُل میں جو میں چھپا نہ لُوں ایکی   گلا دبانے کو پھانسی سی ہو گریبان تنگ (آتش)

(۲) بات کرنے یا بولنے سے روکنا۔ بات کرنے سے مانع آنا ؎

نالہ بھی کرنے نہ پائی کہ نکلتی حسرت   ہم کو اے عشق گلا تو نے دبا کے مارا (ظفر)

سوائے صبر کیا چارہ جو وہ بیداد کرتے ہیں   گلا غیرت دباتی ہے اگر فریاد کرتے ہیں (بحر)

گلا کاٹنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) گلو بریدن کا ترجمہ۔ سر قلم کرنا گردن اُڑانا ذبح کرنا۔ قتل کرنا (۲) حق تلفی کرنا۔ حق دبانا۔ زبردستی کسی کا حق لینا (۳)

مُوسنا۔ لُوٹنا۔ حق سے زیادہ لینا۔ مال مارنا۔ (۴) ظلم کرنا۔ ستم کرنا۔ سختی کرنا۔ تعدّی کرنا۔ دست تطاول دراز کرنا۔ سخت گیری کرنا۔ دراز دستی کرنا +

گلا کٹنا (ہ) فعل لازم: (۱) حلق کا بُریدہ ہونا۔ حلق پر چھُری پھرنا (۲) حق تلفی ہونا۔ حق مارا جانا ؎

حق دار نہ تھا نقد شہادت کا کوئی غیر ایسا نہ ہوا اس میں بھی گلا میرا کٹا ہو۔ (صابر)

گلا گھُٹنا (ہ) فعل لازم:۔ گلا بھِچنا۔ گلا دبنا۔ افشردہ شدن گلو کا ترجمہ +

گلا گھونٹنا (ہ) فعل متعدی:۔ گلا بھینچنا۔ ٹینٹوا دبانا۔ گلا دابنا۔ گلا مروڑنا۔ گلو افشردن۔ خفہ کردن کا ترجمہ ؎

کیا گریباں نے گلا گھونٹا ہے اِدھر اے دستِ جنوں آئیگا (وزیر)

عشق نے یہ ہے کہ دم میرا خفا ہوتا ہے گھونٹتا ہے جو کوئی مست گلا مینا کا (ناسخ)

گلا مسوسنا (ہ) فعل متعدی:۔ گلا دبانا +

گلا مُوسنا (ہ) فعل متعدی:۔ گلا دبانا +

گلا ہلانا (ہ) فعل متعدی (لکھنؤ):۔ ٹکری لینا۔ آواز کا حسب مراد گردش دینا۔ گلا پھرانا۔ گاتے وقت آواز کو چاہنا جدھر پھرانا +

گُلاب (ف) اسم مذکر:۔ (۱) گُلِ سُرخ۔ گُلِ احمر۔ ورد۔ ایک خوشبودار گلابی رنگ کے پھول اور اُس کے درخت کا نام۔ مزاجاً اوّل درجہ میں بارد دوم میں یابس نافع خفقان و غشی (۲) عرق گلاب۔ گُلِ سُرخ کا کشید کیا ہوا عرق۔ ماء الورد ؎

اپنی غشی تو جائے جب ہی جب یہ بات ہو عارض کا تیرے گُل ہو عرق کا گلاب ہو (مؤلف)

(۳۔ صفت۔ ترکاری فروش) گُلاب میں بسایا ہوا۔ گُلاب چھِڑکا ہوا۔ گُلاب آمیز۔ جیسے گلاب ہیں گنڈیریاں پونڈے کی (بیچنے کی آواز) +

گُلاب پاش (ف) اسم مذکر:۔ گُلاب زن۔ وہ ظرف جسمیں عرق گلاب بھر کر آدمیوں پر محفلوں وغیرہ میں چھِڑکتے ہیں۔ گُلاب افشاں۔ اشاشہ۔ یہ ظرف شکل صراحی ہوتا۔ اور اُس کے اُوپر زر و زندار ڈاٹ لگائی جاتی ہے ؎

وہ بیٹھا سر پر ہے بادلے کا گُلاب پاش اُس کے ہاتھ میں ہے
نہ کیونکہ چمکے نہ کیونکہ برسے فلک پہ بجلی زمیں پہ باراں } (نظیر)

گُلاب پاشی کرنا (ا) فعل متعدی:۔ گُلاب چھِڑکنا۔ گُلاب کے عرق کا چھِڑکاؤ کرنا۔ گلاب زدن کا ترجمہ۔ گلاب افشانی کرنا +

گُلاب جامن (ا) اسم مؤنث:۔ (۱) ایک قسم کے جامن جس میں کھانے سے گُلاب کیسی خوشبو آتی ہے۔ اُس کا رنگ سیاہ نہیں ہوتا (۲) ایک قسم کی مٹھائی جو رائے جامن کے برابر بنائی جاتی ہے +

گُلاب چٹکنا (ا) فعل لازم:۔ گلاب کھِلنا۔ گلاب کی کلیوں کا پھٹنا۔ گلاب پھولنا ؎

اِس رشک سے کلیوں کا بھی خانہ خراب ہے کھِلتی ہے بیوی تو چٹکتا گلاب ہے (سید)

باغ میں چٹکا گُلاب آیا جنوں یہ جوش پر پنبۂ خوں سے داغ سودا پر گلابی ہو گیا (ظفر)

گُلاب کی پتّی (ا) اسم مؤنث:۔ (۱) برگِ گُل (۲) تشبیہاً لب نازک +

گُلاب کی پنکھڑی (ا) اسم مؤنث:۔ دیکھو (گُلاب کی پتّی) ؎

نازکی اُس کے لب کی کیا کہیئے پنکھڑی اک گُلاب کی سی ہے (میر)

گُلاب کے پھول (ا) اسم مذکر:۔ (۱) گُلِ ورد (۲) نازک اور خوبصورت بچے۔ انگریزوں کے سے بچے (۳۔ صفت) سرخ مثل گُلِ گُلاب۔ گُلابی ؎

ترے رُخسار ہیں گُلاب کے پھول پر کہاں ایسی آب و تاب کے پھول (مخبر)

گُلابی (ف) صفت:۔ (۱) گُلاب کے پھول کی مانند منسوب بہ گُلاب + گُلاب کے رنگ کا + گہرا پیازی۔ گلرنگ۔ وزدی۔ سُرخ نیم رنگ + وہ رنگ جو شہاب اور ترشی سے تیار کیا جاتا ہے + گلاب گوں + شربتی۔ گلگوں + لال۔ سُرخ۔ احمر + لالہ گوں ؎

ہوئیں آنکھیں گلابی رونے روتے گلابی کی نہ دیکھی شکل افسوس (فراقی)

خوں سے اشک آنکھوں میں جب مل کر گلابی ہو گیا پھر نورِ رہا اِس سفیدا کثر گلابی ہو گیا
یاد میں اُسکے گُلِ عارض کی اشکِ خوں سے رات لی جدھر کروٹ اُدھر بستر گلابی ہو گیا
مُنہ پہ تانا وقتِ خواب اُس نے دوپٹہ جو سفید عکس سے گالوں کے وہ پر گلابی ہو گیا
وہ ترشی برو ہوا جو اُسکی شوخی پر ظفر رنگِ لالہ باغ میں کٹ کر گلابی ہو گیا } (ظفر)

(۲۔ پنجاب۔ ا) گُلاب میں بسایا ہوا۔ گُلاب آمیز۔ جیسے "گُلابی پیڑا ہے قند کا۔ گُلابی ریوڑی ہے کھانڈ کی" (۳۔ ا) ہلکا۔ کم کم۔ خوشگوار۔ کم صرف جاڑے کے واسطے بولتے ہیں۔ جیسے "گلابی جاڑا" (۴۔ ا۔ اسم مؤنث) شراب کی بوتل۔ شیشہ۔ نے جو چھوٹا سا ہو۔ مینا + جامِ مے + شراب کا گلاس۔ شراب کی پیالی۔ ساغر۔ پیمانہ۔ ایاغ ؎

بزم میں دیکھی گلابی تو نے کس کی چشمِ مست ساقیا بیہوش کیوں بھر کر گلابی ہو گیا (ظفر)

پیے شراب چمن میں اگر وہ رشکِ چمن تو ہووے غنچہ گلابی ایاغ گُل ہو جائے (")

تشنہ کامی میں کبھی کام آئیگی لے مے کشو رہنے دو دو چار قطرے تو گلابی میں پڑے (")

کبھی خوش بھی کیا ہے دل کسی رند شرابی کا بھڑا دے مُنہ سے مُنہ ساقی ہمارا اور گلابی کا (درد)

صورت قلقل سوائے بُلبُلِ مستانہ ہے ہے ہر اک غنچہ گلابی جو ہے گُل پیمانہ ہے (وزیر)

سایۂ گُل میں لبِ جو یہ گلابی رکھو ہاتھ میں جام کو لو آب کو بدنام کرو (میر)

رات میخانہ میں ساقی نے لنڈھائے شیشے اور ترستے رہے ہم ایک گلابی کے لئے (مصحفی)
ساغر

ساقی یہی ہے میکدۂ دہر میں مزا دن رات مُنہ سے مے کی گلابی لگی رہے

(۵۔ ہ) ایک قسم کی مٹھائی جس میں گُلاب کی پتّی پڑتی ہے *

(بعض لوگوں نے دھوکا کھاکر شرابِ سُرخ کے معنی بھی لکھ دیے ہیں جس کی وجہ صرف اشعار کا نہ سمجھنا ہے۔ چنانچہ نمبر ۳ میں کئی شعر ایسے ہیں جن سے دھوکا پڑتا ہے۔ صاحبِ بھی شاید اسی سبب سے دھوکا کھا گئے ہیں معنی کے برخلاف تھے۔ بلکہ ساغر کے معنی بھی بہ تکلف ہوسکتے ہیں *

گُلابی آنکھ (ہ) اسم مؤنث :۔ شربتی آنکھ۔ گُلاب کیسے رنگ کی آنکھ ۔ سُرور آلودہ آنکھ جسے عاشق لوگ بہت پسند کرتے ہیں ۔

وہ گلابی آنکھ جو یاد آئی وقتِ مے کشی پھر تو میرے حق میں ہر ساغر گلابی ہوگیا (ظفر)

گُلابی پوش (ف) اسم مذکر :۔ وہ شخص جو گُلابی پوشاک زیبِ تن کئے ہ

ترلپیٹے میں ہوا وہ جو گُلابی پوش آج بریں جوڑا اور زیبا تر گُلابی ہوگیا
خون کا دعوے کیا جو اُس گُلابی پوش نے صاف رنگ کا غنچۂ محضر گُلابی ہوگیا } (بحر)

گُلابی جاڑا (ہ) اسم مذکر :۔ سرمائے گُل۔ ہلکا جاڑا۔ کم کم جاڑا۔ وہ سردی جو باعتدال اور خوشگوار ہو جانا جاڑا۔ آغازِ موسمِ بہار۔ جیسے "اب تو گُلابی جاڑا ہے رضائی اور دوشالے سے تو دم گھبراتا ہے" (جنز بھنیلی) *

گلا دینا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) گُھلا دینا۔ رائی کائی کر دینا (۲) سڑا دینا ۔ متعفن کر دینا۔ گوشت خراب کر دینا۔ بِکسا دینا۔ جیسے "زخم نے ہاتھ گلا دیا ۔ (۳۔ قمارباز) گنوا دینا۔ کھو دینا۔ ہار جانا (۴) پگلا دینا۔ ٹگلا دینا (۵) بوسیدہ کر دینا۔ آٹا آٹا کر دینا (۶) پھل کو سڑا دینا۔ دغیلا کر دینا۔ جیسے "پُروا ہوا نے پھل گلا دیئے (۷) اُتار دینا۔ بٹھا دینا۔ دھسا دینا۔ جیسے "کنوئیں یں کوٹھی یا دریا میں گولہ گلا دینا (۸) کھو دینا۔ سہی نہ رکھنا۔ جائز نہ رکھنا۔ جیسے داؤں گلا دینا"۔

گِلاس (انگلش Glass) اسم مذکر :۔ (۱) آبگینہ۔ شیشہ۔ کانچ۔ زجاج۔ کانچ (۲) آئینہ ۔ درپن۔ مُرة۔ آرسی (۳) جام۔ پیالہ۔ ایاغ۔ ساغر۔ ایک قسم کا لمبا آبخورا جو شیشہ کا ہوتا ہے۔ مگر اب اُس کی وضع پر جو دھات سے بنایا جاتا ہے وہ بھی اسی نام سے موسوم ہے (۴) عینک۔ چشمہ *

گُلال (ہ) اسم مذکر :۔ ایک قسم کا سُرخ پوڈر جو ہولی میں ایک دوسرے پر ہنود لوگ چھڑکتے ہیں اصل میں سنگھاڑے یا چاول کے آٹے کو پتنگ کے رنگ یا شہاب میں رنگ لیتے ہیں پنجاب میں اس کو النا کہتے ہیں *

گُلانا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) گھلانا * اجزا کو ریشہ ریشہ کرنا۔ رائی کائی کرنا۔ (۲) پگلانا۔ ڈگلانا۔ تانا۔ *

گلایا انجم و خورشید کو تابِ قدرت سے بدن اللہ نے تیرا بہ سانچے میں ڈھالا ہے (عرش)

(۳) سڑانا۔ بِکسانا جیسے "ہاتھ گلانا وغیرہ" (۴) کھونا۔ گنوانا۔ ضائع کرنا۔ ہارنا۔ (۵) بوسیدہ کرنا۔ آٹا آٹا کرنا۔ بیدم کرنا (۶) دغیلا کرنا پھل کو سڑانا۔ (۷) اُتارنا۔ بٹھانا۔ اندر دھسانا۔ جیسے "کوٹھی یا گولہ گلانا (۸) کھونا۔ سہی نہ رکھنا۔ جائز نہ رکھنا۔ جیسے "داؤں گلانا" (۹) ٹھٹھرنا۔ سُن ہونا۔ یخ ہونا سردی سے گرا جانا جیسے جاڑے کا پانی ہاتھ گلائے دیتا ہے" *

گَلاؤ (ہ) صفت :۔ (۱) گلنے والا (عوام) گُھلنے والا۔ قابلِ تحلیل جیسے "گلاؤ گوشت یا دال" (۲) وہ نازک پھل یا میوہ جو جلد سڑ جانے والا ہو *

گَلاوٹ (ہ) اسم مؤنث :۔ (۱) گلا دینے والی چیز۔ جیسے "انجیر۔ کچری۔ نوشادر۔ سُہاگہ وغیرہ جس سے گوشت گلاتے ہیں (۲) گھلاوٹ۔ ملائمت تحلیل *

گُلبانگ (ف) اسم مؤنث :۔ (۱) چہچہا۔ چہچہاہٹ۔ بُلبُل کا گُل کو دیکھ کر چہکنا۔ آوازِ بُلبُل (۲) قلندروں اور شاطروں کا نعرۂ خوشی (۳) شادی کی دھوم دھام کا شور۔ خوشی کا غُل غپاڑا (۴) نعرۂ جنگ۔ تکبیرِ جنگ (۵) آوازِ خوش * مژدہ۔ خوشخبری۔ بشارت۔ نوید ۔ (۶) دھوم۔ چرچا۔ افواہ۔ شُہرت ۔ (۷) صدا۔ آواز۔ ندا *

گُلتھی (ہ) اسم مؤنث :۔ (۱) نرم اُبلے ہوئے چاول۔ ملائم اور پتلے پکے ہوئے چاول جو اکثر پیچش میں کھلائے جاتے ہیں (۲۔ صفت) نرم۔ ملائم *

گِلَٹ (۱) صحیح انگلش Gilt) اسم مذکر :۔ ملمع۔ بجلی کے ذریعے جو سونا یا چاندی کسی چیز پر چڑھاتے ہیں اُسے گِلٹ بولتے ہیں *

گِلٹی (ہ) اسم مؤنث :۔ غدود۔ گانٹھ۔ گرہ۔ رسولی * خناق۔ وہ پھوڑا جو گلے کے اندر تالو کے قریب نکلتا ہے ہ

گلے میں نکلے جو گِلٹی کسی کے آپ سے دور تو ہوئے راکھ سے تیری چلم کی وہ برہم (رنگین)

گِلٹی نکلنا (ہ) فعل لازم :۔ رسولی نکلنا۔ غدود پیدا ہونا۔ دُنبل نکلنا۔ گانٹھ ہو جانا۔ خناق ہو جانا۔ گلے کے اندر تالو کے قریب پھوڑا نکلنا ہ

مرے مغز کے بس اُڑاؤ نہ کیڑے سناؤ نہ اپنی یہ بولی کہارو
الٰہی کرے نکلے تالو میں گِلٹی جیسے زبان تم نے کھولی کہارو } (نظیر)

گُلخن (ف) اسم مذکر۔ مرکب (گُل * خن آتش * خانہ) :۔ (۱) آتش گاہ * بھٹی۔ چولھا۔ تنور۔ آتش دان۔ بھاڑ (۲) کوڑی۔ کوڑا پھینکنے کی جگہ۔ گڑھا * اکثر لوگوں کی رائے ہے کہ یہ گُلخن اور آتش اور خن مخفف خانہ سے مرکب ہے

دوسرے معنی صاحب غیاث کی رائے میں یہ گُل لفظ تُرکی بمعنی خاکستر اور خن مخفف خانہ سے مرکّب ہے) +

گُلڈانگ (ا ۔ صحیح انگریزی ۔ بُل ڈگ Bull dog) ۔ ایک قسم کا مشہور ۔ دلیر ۔ بہادر اور غُصیل کُتا ۔ جس کا سر اور جبڑا سانڈ سے مشابہ ہوتا ہے چونکہ انگریزی میں بُل بمعنی سانڈ اور ڈوگ بمعنی کُتا آیا ہے ۔ اس وجہ سے یہ نام رکھا گیا ۔ (پھبتی کے طور پر چوڑے چکلے بدن والے اور غُصیل آدمی کو بھی کہہ دیتے ہیں) +

گلگل (ف) اسم مذکر:۔ (۱) تُرنج ۔ ایک قسم کا بڑا اور لمبُوترا نیبو ۔ گلگس ۔ کرنا ۔ انرج ۔ بجورا ۔ جنبیری ۔ فرہنگ جہانگیری میں لکھا ہے کہ ایک قسم کا لیموں جو نارنج کے برابر اور نہایت تُرش ہوتا ہے اُس کی تعریف یہ ہے کہ اگر سوئی اُس میں چبھوئیں تو تھوڑی دیر میں گل جائے اور کوڑی ڈالیں تو آٹا ہو جائے (۲) ایک قسم کی مَینا جسے گرُسل اور گُل گچیا بھی کہتے ہیں ۔ (۳) ایک مصالح کا نام جو چُونے اور السی کے تیل سے کسی چیز کا مُنہ بند کرنے یا آئینے لگانے کے واسطے تیار کیا جاتا ہے ۔ پینو (۲) پانی کے کسی نَل میں سے گرنے کی آواز ۔ غُلغُل ۔

گُلگلا (ہ) اسم مذکر:۔ ایک قسم کا پکوان ہے جو آٹے یا میدے میں مٹھاس گھول کر اُسکا خمیر اُٹھانے کے بعد گول گول تلتے ہیں +

گُلگلاسی ناک (ہ) اسم مؤنث :۔ پکوڑا سی ناک ۔ موٹی اور اُبھری ہوئی ناک +

گِلگِلا (ہ) صفت :۔ گِجگِجا ۔ گیلا گیلا ۔ نم آلود ۔ تر +

گُدگُدا سا (ہ) صفت :۔ گیلا گیلا ۔ نم آلود +

گُلگوتھنا (ہ) صفت :۔ گول مول اور گٹھیلا + پھُولے پھُولے گالوں والا ۔ بھرے بھرے جسم والا ۔ موٹا تازہ ۔ گول جسم کا + موٹا ۔ فربہ جسیم + گُدگُدا ۔ گداز + گل پھُولا ۔ کچوری سی گال والا +

(یہ لفظ گُل مخفف گول اور گوتھنا بمعنی گانٹھنا ۔ ہار پرونا سے مرکّب ہے جس کے لُغوی معنی گول اور گٹھیلے جسم کے ہوتے ہیں) + موٹے تازے بچّوں کو عورتیں اس لفظ سے تعبیر کرتی ہیں +

گُلگوتھنا سا (ہ) صفت :۔ (عو) خُوب موٹا تازہ ۔ بچھڑا سا ۔ گبدا سا ۔ پھُولے پھُولے گالوں والا +

گُلما (ا) اسم مذکر:۔ دیکھو (گُلما) +

گلنا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) کسی چیز کے اجزا کا گرمی سے یا پکنے سے جدا اور گھُلا مِلا ہونا ۔ گھلنا ۔ ملائم ہونا ۔ پک کر نرم ہونا ۔ کن مرنا ۔ جیسے "ترکاری چاول یا گوشت وغیرہ کا گلنا (۲) پگلنا ۔ گھلنا ۔ رقیق ہونا + تپنا (۳) اُبلنا ۔ جوش ہونا ۔ پکنا (۴) سڑنا ۔ بوسیدہ ہونا ۔ جیسے "کپڑا گلنا (۵) دغیلا ہونا ۔

داغ لگنا ۔ پھل کا بگڑنا ۔ جیسے "آموں کا گلجانا" (۶) گوشت کا سڑ جانا ۔ عُضو کا مردہ یا بیکار ہو جانا ۔ متعفّن ہونا ۔ جیسے "ہاتھ یا اُنگلیوں کا گلنا" (۷) تہ پر بیٹھنا ۔ اندر دھسنا ۔ جیسے "کوٹھی یا گولا گلنا (۸) ضائع ہونا ۔ رائگاں جانا ۔ برباد ہونا ۔ ناریں جانا ۔ جیسے "روپے گلنا" ؎

گرہ سے اے ذرا اُٹھتے ہیں نقد عیش کی خاطر　　قمار عشق میں کیا کیا ہمارا مال گلتا ہے (داغ)

(۹) سہی نہ رہنا ۔ جائز نہ رہنا ۔ جیسے "داؤں گلنا" (۱۰) ٹھٹرنا ۔ نہایت افسردہ ہونا ۔ جیسے "جاڑے سے اُنگلیاں گلی جاتی ہیں" (۱۱) پنجاب ۔ (عو) کھوجڑا جانا ۔ اُجڑنا ۔ ستیاناس جانا ۔ نیواں ناس جانا +

گُلنار (ف) اسم مذکر:۔ (۱) ایک قسم کا انار جس میں بڑے بڑے پھُولوں کے سوا جو گُلاب کی مانند ہوتے ہیں پھل نہیں لگتا اسے گُلنار فارسی بھی کہتے ہیں (۲) انار کا پھُول (۳) سُرخ شوخ رنگ ۔ ارغوانی رنگ ۔ انار کے پھُولوں کا سا رنگ ۔ وہ رنگ جو شہاب ۔ گل ہر سنگھار اور زرشکی سے تیار کیا جاتا ہے +

گِلو (ہ) اسم مؤنث :۔ گُرچ ۔ ایک کڑوی بیل کا نام جو اکثر نیم کے درخت یا پہاڑ پر ہوتی ہے ۔ مزاجاً اوّل درجہ میں حار یابس ۔ بعض کے نزدیک تر ۔ یعنی رطب نافع بُخار کہنہ ۔ کھانسی ۔ یرقان وغیرہ +

گِلّو (ہ) اسم مؤنث ۔ عو :۔ (۱) گلہری ۔ کٹّو ۔ روکھی ۔ جیسے "آجا ری گِلّو آجا میرے ننّھے کا جی بہلا جا" ۔ بچّوں کے بہلانے کے فقرے (۲) خطاب بدختران ننّھے (ایک جانور کا نام جو اکثر درخت پر رہتا اور پر دول وغیرہ کو کتر کر گودڑ کر دیتا اور اُس سے اپنا گھونسلا بناتا ہے ۔ مسلمان عورتیں اسے حضرت فاطمہ علیہا السلام کی گُڑیا کہتی ہیں) +

گِلّو پیڑا مانگتی ہے (ہ) محاورہ بازاری ۔ جس کی طرف یہ جملہ مضاف ہوتا ہے اُس کی طرف خطاب کر کے کہتے ہیں یعنی تمہاری گُون مشتاق کر رہے (از ورلیے لطافت) +

گِلّو گلہری کیا کھائیگی آدھی کا پیڑا منگا کھائیگی (ہ) دودھ پیتے بچّوں کے کھلانے اور بہلانے کا فقرہ ہے ۔ جس سے مراد یہ ہے کہ تم کیوں روتے ہو تم کو تو آدھی کا پیڑا ہی خوش کر دیگا +

گُلو (ف) اسم مذکر:۔ (۱) گلا ۔ حلق ۔ کنٹھ ۔ گردن ۔ مُختق ؎

یہ میں نے مانا کہ آج خنجر مرا گلو بھی نہیں ہیگا　　پر بغل میں قاتل کی او ستمگر ہمیشہ تو بھی نہیں رہیگا (لاعلم)

کیا پیوں مے ہجر ساقی میں کہ لگجائیگی ڈاک　　پس گلو میرا بھی شیشے کا گلو ہو جائیگا (ناسخ)

(۲ ۔ مجازاً) آواز ۔ لہجہ ۔ لحن ۔ لے سُر ۔ جیسے "خوش گلو بمعنی خوش آواز یا سُریلا +

گُلوبند (ف) اسم مذکر:۔ کمفرٹر ۔ گلے میں باندھنے کا اُونی یا ریشمی پٹکا ۔

وہ رُومال جو گلے میں باندھتے ہیں ٭

گلوخلاصی (ا) اسم مؤنث (مکھنؤ) :- چھٹکارا۔ رہائی۔ نجات۔ پیچھا چھوٹنا مُصیبت یا جھگڑے سے بچنا ٭

گلوسوز (ف) صفت :- (حلق جلانے اور اُس میں خشکی پیدا کرنے والی چیز مجازاً نہایت شیرین اور خوش ذائقہ چیز۔ کیونکہ زیادہ شیرینی خشکی پیدا کرتی ہے جب حُسن گلوسوز کہینگے تو وہاں حُسنِ شیریں یعنی حُسن صبیح سے مراد ہوگی مگر اُردو میں تیز اور تند چیز کی تعریف میں بولتے ہیں) ٭

گلوگیر (ف) صفت :- (۱) کسیلی چیز جو گلے کو پکڑ لیتی ہے۔ جیسے بازو۔ ہڑ وغیرہ (۲) طامع۔ لالچی۔ سر ہونے والا جس سے لوگ نفرت کریں (۳۔ ۶) مدعی۔ دعویدار ٭ گریباں گیر۔ گردن پکڑنے والا۔ دامنگیر ٭ الزام لگانیوالا ٭

گلوری (ہ) اسم مؤنث :- پان کی بیڑی۔ بیڑا۔ کھیلی۔ بنا ہُوا پان جو ایک خاص وضع پر لپیٹا جاتا ہے ٭

(گلوری ایک پان کی بھی ہوتی ہے اور کئی پان کی بھی۔ بعض گلوری تعویذی بنائی جاتی ہے اور بعض تکھونٹی۔ بعض مخروطی ٭

بنواتے ہیں غیر سے گلوری بیڑا مرے قتل پر اُٹھا کے (بحر)

کر چکے سیرِ گلستاں تو مبارک لیکن ایک گلوری تو مرے ہاتھ سے کھاتے جاؤ (مصحفی)

گلوری بنانا (ہ) فعل متعدی :- پان بنانا۔ پان لگانا ٭

گلوری کا آچار (ا) اسم مذکر :- ایک قسم کا آم کا آچار جو اُس کے ورق اُتار کر گلوری کی شکل کا بناتے ہیں ٭

گلوریاں (ہ) اسم مؤنث :- گلوری کی جمع۔ پان کی بیڑیاں۔ کھیلیاں۔ جیسے
ہر رتھانے شربت پلایا بن سپاری کی طشتریاں دیں گلوریاں کھلائیں (چترنہیلی)

گلُولہ (ف) اسم مذکر :- گولی گولا ٭ پنڈ غُلّا ٭

گلوندا (ہ) اسم مذکر :- مہوے کا پھول یا اُس کی کلی جیسے "گید گید گلوندی کھائے دور دوڑ مہوے تلے آئے (کہاوت) یعنی مزا پڑا بُرا ہوتا ہے۔ ہر دفعہ لالچ کی جگہ جانا ہی پڑتا ہے ٭

گلہ (ف) اسم مذکر :- شکوہ۔ شکایت۔ اُلاہنا۔ بلحاظ قافیہ الف سے بھی جائز ہے ٭

گِلہ ٹپکنا (و) فعل لازم :- شکوہ ظاہر ہونا۔ شکایت مترشح ہونا ؎

مرے دل میں نہیں کچھ پر اس میں ہوں مجبور اگر زبانِ قلم سے گلا ٹپکتا ہے (مصحفی)

گلہ شکوہ (ف) اسم مذکر :- شکوہ و شکایت ٭

گلہ کرنا (ہ) فعل متعدی :- اُلاہنا دینا۔ شکایت کرنا۔ شکوہ کرنا ٭

گلہ گزاری (ف) اسم مؤنث۔ عو :- شکوہ و شکایت۔ جیسے "اتنے دن مجھے کھپا بیٹھے ہوگئے اُلٹ کر خبر تو نہ لی اور اُلٹی اپنی ہی گلہ گزاری کرنے ہو بیٹھیں" ٭

گلّہ (ف) اسم مذکر :- (۱) جھنڈ۔ غول۔ جھلڑ۔ دل۔ گروہ۔ پرا۔ ٹکڑی (۲) ریوڑ۔ رمہ۔ ہر نونکی ڈار یا لار۔ بھیڑ۔ بکری۔ گائے۔ اُونٹ وغیرہ کا غول ٭

گلّہ بان (ف) اسم مذکر :- چرواہا۔ چوپان۔ شبان۔ گڈریا۔ ریوڑ والا بھیڑ۔ بکری اور دیگر مویشی چرانے والا۔ گوجر ٭

گلّہ بانی (ف) اسم مؤنث :- چوپانی۔ گڈریاپن ٭ مجازاً نگہبانی۔ محافظت ٭ نگرانیئے رمہ ٭

گلھرا (ہ) اسم مؤنث :- (۱) گلہری کا نر (۲) پان یا گلوریوں کے رکھنے کا ظرف ٭

گلہری (ہ) اسم مؤنث :- (۱) کتو۔ گلو۔ رُدکھی۔ مُوش خرما۔ مُوشک پرّاں ؎

کر دنگی دُھوم سے شادی ہُوا نسبت تو ٹھیری ہے
گلہرا ہے مرا اور منجھلی بھابی کی گلہری ہے } (جان صاحب)

(ایک چوہے کی مانند جانور کا نام جس کی پیٹھ پر کالی کالی دھاریاں ہوتیں اور ہر ایک چیز کو کلّے میں اُٹھا کر کھاتی ہے کپڑے کو کاٹ کر گودڑ کر دیتی ہے ، پردوں کی تو دشمن ہے۔ عورتیں اس کو حضرت فاطمہؓ کی گڑیا کہتی اور مارنا عذاب جانتی ہیں۔ یحییٰ کاشی نے بھی فارسی یہ لفظ باندھ دیا ہے۔ شاید تفنناً باندھا ہو ؎

ہر چہ انند بہ ست آں طرار بد دستش خورد گلہری وار) ٭

(۲۔ مجازاً) ننھا سا بچہ ٭

گلہری کا پیڑ ٹھکانا (ہ) کہاوت :- یعنی ہر شخص اپنے آرام کی جگہ پہنچتا ہے ٭

گلّی (ہ) اسم مؤنث :- (۱) مکئی کا بھٹا جس کے دانے نکال لیتے ہیں مکئی کی ٹھڈی۔ دانے نکلے ہوئے لکڑی۔ پنجاب میں ٹکا کہتے ہیں (۲) کیوڑے کا پھول۔ گُل کیوڑا (۳) شہد کی لکڑی۔ مُہال کی وہ جگہ جس میں شہد ہوتا ہے ذخیرۂ شہد (۴) گول لکڑی جو خول کے اندر دیجاتی ہے (۵) ایک قسم کی مینا۔ گنگا مینا۔ رام سلک۔ گنگ سلک۔ ٹلیر (۶) پنجاب گنّے کی پوری اور نیز کھیلنے کی گلّی کو بھی گلّی کہتے ہیں (۷) چاندی سونے کا ڈلا ٭ کندلا (۸) مصقلہ۔ ہتھوڑی صیقل کرنے کا آلہ صیقل کرنے کے ایک اوزار کا نام ٭

گلّی بندھنا (ہ) فعل لازم :- (۱) ڈلا بننا (۲) سنی جم کر ڈلا بننا۔ بلوغت کو پہنچنا۔ پورا جوان ہونا ٭

گلّی (ف) صفت :- گلدار۔ داغدار ٭ دغیلا ٭ پھولدار ؎

گلی

جو کبُوتر گیا ہوُا وہ گلی　　اُس پہ گل ناسہ بر بھی کھاتے ہیں　(وزیر)

گلی (ہ) اسم مؤنث :۔ کوچہ۔ تنگنا ے۔ کُنج۔ کھوری۔ محلے کے اندر کا رستہ ؛

گلی جھکانا (ہ) فعل متعدی :۔ آوارہ وسرگشتہ یا گوچہ گرد کرنا جسنغ کے ساتھ بولتے ہیں۔ مگر نگین نے ایک رُباعی میں اسی طرح باندھ دیا ہے ✦

گلی کوُچہ (ہ) اسم مذکر :۔ محلہ ٹولا ✦

گلی گلی (ہ) تابع فعل :۔ کوُچہ بکوُچہ۔ در بدر کوُچہ در کوچہ۔ ہر ایک گلی کوچے میں

گلی (ہ) اسم مؤنث :۔ گُلّہ۔ وہ چھوٹی سی دو نو طرف سے نوکدار بیچ سے اُبھری لکڑی۔ جسے لڑکے ڈنڈے کے وسیلہ سے اُچھالتے اور بلا لگا کر دور پھینکتے ہیں (لکھنؤ اور پنجاب میں بضم کاف فارسی بولتے ہیں) ✦

گلّی ڈنڈا (ہ) اسم مذکر :۔ ایک کھیل کا نام جو دو لکڑیوں سے کھیلا جاتا ہے بلّے کو ڈنڈا اور چھوٹی لکڑی کو جو دو نو طرف سے نوکدار ہوتی ہے گلّی کہتے ہیں ✦

گلّی ڈنڈا کھیلنا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) گلّی ڈنڈے کا کھیل کھیلنا۔ (۲) وقت ضائع کرنا۔ آوارہ پھرنا۔ گیند بلّا کھیلنا ✦

گلے (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) گلا کی جمع۔ حلق گردن۔ گلو (۲) حروف مغیرہ کے آجانے سے الف کی یائے مجہول سے بدلی ہوئی صورت ✦

گلے باز (ہ) صفت (لکھنؤ) :۔ خوش گلو۔ خوش آواز۔ خوش الحان۔ اچھی آواز سے گانے یا پڑھنے والا ✦

گلے باندھنا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) سر کرنا۔ ذمہ ڈالنا۔ سر چیپکنا تھوپنا گلے منڈھنا۔ متعلق کرنا۔ بلا مرضی یا بلا خواہش کوئی چیز کسی کے سر چپکینا (۲) مناکحت کرنا۔ عقد کرنا۔ گٹھ جوڑا لگانا ✦ نامزد کرنا ✦

گلے بندھنا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) ذمہ پڑنا۔ ذمہ ہونا متعلق ہونا۔ چپنا۔ بلا مرضی یا بلا خواہش کسی چیز کا سر پڑنا۔ حوالہ ہونا۔ سپرد ہونا ؎

اب تو گلے بندھا ہے زنجیر و طوق ہونا　عشق و جنوں کے اپنے ناموس دار ہیں ہم　(میر)

گلے بندھا تھا جو عشق کی بیت کا جھگڑا　اجل سے پوُچھو کچھ فیصلہ کیا نہ کیا　(ظفر)

(۲) نکاح میں آنا۔ مناکحت ہونا۔ گٹھ جوڑا لگنا۔ زوجہ بننا ✦

گلے بندھوانا (ہ) گلے باندھنا کا متعدی المتعدی : (۱) ذمہ ڈلوانا سر کرانا۔ سر چپکوانا ✦ کراہنا کسی چیز کو اُلٹا سر مارنا۔ واپس کرنا ؎

تیغ کی اپنی صفت لکھتے جو کل وہ آ گیا　ہنسکے اُس بچے کو میرے ہی گلے بندھوا گیا　(میر)

(۲) بلا مرضی نکاح کرانا ✦

گلے پڑ کے سودا کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ زبردستی بیچنا خواہ مخواہ سر منڈھنا

گلے

سر ہو کے کوئی چیز دینا گاہک کی رضا و خواہش کے برخلاف اُس کے سر کوئی چیز چیپکنا ؎

گر نہ ہوتی طلب بوسہ تو زلفوں سے تری　جنس دل کا نہ گلے پڑکے میں سودا کرتا　(نصیر)

گلے پڑنا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) برگردن افتادن کا ترجمہ۔ ذمہ پڑنا۔ سر ہونا۔ گلوگیر ہونا۔ بلا رضا و رغبت کسی کام کا ذمہ پڑنا ✦ گلے کا ہار ہونا۔ زبردستی کوئی کام ذمہ ہونا ✦ خواہ نخواہ کوئی چیز دی جانا ✦ متعلق ہونا۔ وابستہ ہونا ✦ پیچھے پڑنا ؎

زلفِ خوباں کیوں گلے پڑتی ہے تُو　کوئی تیرے دام میں آتے ہیں ہم　(نصیر)

ہم اس لئے کسی کی نہیں پڑتے بات میں　ناحق بُری بھلی نہ ہمارے گلے پڑے　(ظفر)

دیکھو مانو دختر رز کو لگاؤ تم نہ مُنہ　یہ پڑے گی جب گلے مشکل ظفر بنجائیگی　(ایضاً)

دستِ جنوں سے ٹکڑے کرنے اسے بجا تھا　کیوں پیرہن ہمارے ناحق گلے پڑا تھا　(تنہا)

(۲) ناراض آدمی سے بجبر ملنا یا ملاقات کرنا۔ خواہ مخواہ کسی کے پیچھے لگے جانا۔ زبردستی لپٹنا۔ چمٹے جانا ؎

ہار کے شب گلے پڑے اُس کے　ہم بھی پھولوں کے ہار کی مانند　(میر)

زُلف بیوجہ گلے پڑتی ہے کب حضرتِ دل　اسکو تم اپنے نصیبوں ہی کی شامت سمجھو　(نصیر)

(۳) بے رضا و بلا خواہش نکاح ہونا ؎

ہنسلی گلے میں نوشہ کے ہر گز نہ جان تُو　یہ لعنتی کا طوق ہے جو رُو گلے پڑی　(لاعلم)

گلے پڑے کا سودا (ہ) اسم مذکر :۔ زبردستی کا سودا۔ زبردستی سر ہونیکا معاملہ۔ وہ سودا جو بلا رضا و رغبت یا جبراً سر کیا جائے۔ بار خاطر معاملہ۔ وہ معاملہ جو گرانِ خاطر ہو۔ مجبوری کا کام۔ جیسے کچھ گلے پڑیکا سودا نہیں ہے جی میں آئے لو نہ جی میں آئے نہ لو ؎

بوسہ ظفر نہ مانگو کیا فائدہ اڑیکا　دل پھیر تو نہیں یہ سودا گلے پڑیکا　(ظفر)

گلے پڑیکا ہے سودا یہی کہ مجنوں کی　کھنچی ہے ناقۂ لیلا کے رنگ پر تصویر　(جرأت)

گلے پڑ کر دینا (ہ) فعل متعدی :۔ سر ہو کے دینا۔ زبردستی دینا۔ بلا طلب اور بلا مرضی کوئی چیز سر کرنا ✦

گلے تک بھرنا (ہ) فعل متعدی :۔ مُنہا مُنہ بھرنا۔ لبریز کرنا۔ لبالب بھرنا۔ تا بگلو کردن کا ترجمہ ✦

گلے چیپکنا (ہ) فعل متعدی :۔ سر کرنا۔ ذمہ ڈالنا۔ سر منڈھنا ✦ کسی چیز کو بزور حوالہ کرنا۔ برگردن نہادن و برگلو بستن کا ترجمہ ✦

گلے ڈالنا (ہ) فعل متعدی :۔ دیکھو (گلے چیپکنا) ✦

گلے سے اُتارنا (ہ) فعل متعدی :- نگلنا - بحلق فرو بُردن کا ترجمہ ٭

گلے سے اُترنا (ہ) فعل لازم :- حلق سے نیچے جانا - حلق سے اُترنا - جیسے کڑوی دوا تو اُس کے گلے سے اُترتی ہی نہیں ؟

گلے سے لگانا (ہ) فعل متعدی :- چھاتی سے لگانا - معانقہ کرنا ، پیار کرنا ٭ تسلی دینا ٭ چمٹانا - لپٹانا ؎

ہم آغوشی کو دل جب لوٹنے لگتا ہے تب اُس کو نقشہ باندھ کر کیا کیا گلے سے میں لگاتا ہوں (جرأت)

گلے سے لگائے رکھنا (ہ) فعل متعدی :- نہایت پیار اور محبت کے سبب چھاتی سے چمٹائے رکھنا - اُلفت کے مارے جُدا نہ ہونے دینا ؎

میں لگائے جس کو رکھتا تھا گلے سے رات دن بار گردن ضعف سے وہی گریباں ہو گیا (ناظم)

گلے سے لگ جانا (ہ) فعل لازم :- چھاتی سے لگ جانا - مل جانا - بغلگیر ہو جانا - گردن سے چمٹ جانا ؎

قاتل تو مانتا ہی نہیں تو ہی رحم کر لگ جا گلے سے خنجر بُرّاں کبھی کبھی (عاشق)

گلے سے لگ جا سلطانِ عالم ہمارا تیر ابگاڑ کیا ہے (گیت)

گلے سے لگنا (ہ) فعل لازم :- بغلگیر ہونا - چھاتی سے لگنا ، ہم کنار ہونا - ہم آغوش ہونا ٭ ملنا - چمٹنا - لپٹنا ٭

گلے سے ملنا (ہ) فعل لازم : بغلگیر ہونا ، گلے لگنا ، معانقہ کرنا ؎

رخصت ہے تن زار سے اب جان حزیں کی مل جاؤ گلے سے کہ زمانہ ہے سفر کا (نسیم دہلوی)

گلے کا تعوِیذ (ا) ، اسم مذکر :- (۱) وہ تعویذ جو گلے میں ڈالتے ہیں (۲) گلے کا ہار - ہر وقت ساتھ رہنے والا - مثلِ ہمزاد ٭

گلے کا تعویذ بنانا (ا) فعل متعدی :- گلے کا ہار بنانا - ہمزاد بنانا - ہر وقت ساتھ رکھنا - ڈھولنا بنانا - گلے کا طوق بنا کر ساتھ رکھنا - جان کے برابر یا جان کے ساتھ رکھنا ، جُدا نہ ہونے دینا ؎

ضرور حفظ ہے نامہ کہ سے گرنہ پڑے گلے کا اپنے بنا اس کو نامہ بر تعوِیذ (اسیر)

گلے کا ڈھولنا (ہ) اسم مذکر (لکھنؤ) :- وہ تعویذ یا حمائل جو تانبے کے خول میں بند کر نظر گزر کے واسطے گلے میں عورتیں ڈالی رہتی ہیں ٭ گلے کا تعویذ - گنڈا (۲ - صفت) گلے کا ہار - دم کا ساتھی - جان کا ساتھی - مثلِ ہمزاد - ہر وقت ساتھ رہنے والا (۳) چھاتی کا جم پاؤں کی بیڑی - ناگوار خاطر - گرانِ خاطر بوجھ - بار خاطر ٭

گلے کا ہار (ا) اسم مذکر :- (۱) عقد - گریوارہ - موتیوں یا پھولوں کی مالا جو عورتیں گلے میں پہنتی ہیں - حمائل گُل ٭ ایک زیور کا نام جو گلے میں پہنا جاتا ہے - (۲) وہ بچہ جو ہمیشہ ماں سے چمٹا رہے - وہ بچہ جو ہر وقت گود میں چڑھا رہے (۳) چھاتی کا جم - گرانِ خاطر - اجیرن - ناگوار خاطر (۴) نہایت پستہ قد عورت جو طویل القامت کے ساتھ بیاہی جائے - یا عورت عمر کی چھوٹی اور مرد عمر کا بڑا ہو تو اُسے بھی ظرافتاً یا طنزاً کہتے ہیں - (۵) گرو - گرویدہ - سر ٭

گلے کا ہار بنانا (ا) فعل متعدی :- دیکھو (گلے کا تعویذ بنانا) ٭

گلے کا ہار بننا (ا) فعل لازم :- مثلِ ہمزاد بننا - چمٹا رہنا - ہر وقت ساتھ رہنا - کسی وقت پیچھا نہ چھوڑنا - اجیرن ہونا - ناگوار خاطر ہونا ٭

گلے کا ہار رہنا (ا) فعل لازم :- گلوگیر رہنا - گریباں گیر رہنا - وابستہ رہنا - پیچھا نہ چھوڑنا ، چمٹا رہنا - آویختہ بہ گلو رہنا - سر رہنا ؎

خیالِ یار جو شب مجھ سے ہمکنار رہا تمام شب میں اُسی کے گلے کا ہار رہا (مصحفی)

سہرے کہاں تک پڑیں آنسوؤں کے ہر پہر گریہ گلے ہی کا ہار دیکھئے کب تک رہے (میر)

طوق و زنجیر پہنے طفلی میں عشق تب بھی گلے کا ہار رہا (وزیر)

گلے کا ہار کر رکھنا (ا) فعل متعدی :- گرویدہ بنا رکھنا - گلے کا تعویذ بنا رکھنا - ہر وقت دم کے ساتھ رکھنا - آویختہ بہ گلو رکھنا ؎

تمہاری دم میں کفار تھے بس ہم ہی جاتے ہیں جسے چاہو اُسے اپنے گلے کا ہار کر رکھو (مصحفی)

تڑپتا ہوں گلے کا ہار کر رکھوں کوئی لائے مزے سے کروٹیں جس بستر گل پر وہ گلرو لے (جرأت)

گلے کا ہار کرنا (ا) فعل متعدی :- گلے کا تعویذ بنانا - گلوگیر کرنا - مثلِ ہمزاد بنانا - دم کا ساتھی بنانا - ایسا ہمدم و مونس بنانا کہ عمر بھر جُدا نہ ہو ؎

باغ تم جاتے تو ہو لیکن خدا کے واسطے گُل کو مت اپنے گلے کا کیجیو زنہار ہار (ہنر)

گلے کا ہار ہو جانا (ا) فعل لازم :- (۱) طوق گلو بنجانا - گلوگیر ہو جانا - گلے کا تعویذ بنجانا - سر ہو جانا - گرد ہو جانا - پیچھے لگ جانا یا پڑ جانا - آویختہ بگلو ہو جانا - پیچھا نہ چھوڑنا - پیچھے چمٹ جانا - درپے ہو جانا ؎

بُلبل ہمارے گُل پہ نہ گستاخ کر نظر ہو جائیگا گلے کا کہیں ہار دیکھنا (میر)

مجھے کیا چشم ہوئے آنسو ، نم سے میں تم کو بٹھوں آنکھوں میں اور تم یوں گلے کے ہار رہو ظفر (ظفر)

تعریف مجھ سے سنتے ہی اُس گلعذار کی جو پھول تھا گلے کا مرے ہار ہو گیا (مصحفی)

ایک دن ہو جاؤں گا تیرے گلے کا ہار میں سونگھنے کو مت لیا کر ہاتھ سے جس نسترن کے پھول (نصیر)

ہر کسی نے آنکھ جب ڈالی گلوئے صاف پر غسلے فرمایا گلے کا ہار آنکھیں ہوگئیں (وزیر)

پھولا نہیں سماتا ہوں مارے خوشی کے میں جب سے وہ گُل گلے کا مرے ہار ہوگیا (انور)

(۲) اجیرن ہو جانا - ناگوار ہو جانا ٭

گلے کا ہار ہونا (ہ) فعل لازم:- (۱) حمائل ہونا + طوق گلو ہونا + گلوگیر ہونا۔ آویختہ بگلو ہونا۔ دست بگریباں ہونا۔ سرہونا۔ چمٹنا + گلے کا تعویذ ہونا۔ پیچھا نہ چھوڑنا۔ زبردستی سرہونا۔ پیچھے پڑنا + دامنگیر ہونا + وابستہ ہونا۔ گرو ہونا۔ درپے ہونا۔ گرویدہ ہونا۔ گلے پڑنا ؎

دیکھئے ہار یہ ہوتا ہے گلے کا کس کے — دستِ گُل خوردہ کو رہتا ہے خیالِ گردن (غافل)

کیوں نہ گلے کا ہار ہو شوقِ اہلِ پردہ میں — پھول عدو کی خاک کے اُس نے گلے کے ہار ہیں (مومن)

خوں مرا ہار گلے کا نہ ہو کیوں اے قاتل — دستِ رنگیں مری گردن میں حمائل نہ ہوا (ایضاً)

اپنے سینے کے گُل جو دکھلاؤں — بُلبلیں ہوں گلے کا ہار ابھی (معروف)

سمجھا چکا ہوں تجھ کو میں سو بار طفلِ اشک — اتنا نہ ہو گلے کا مرے ہار طفلِ اشک (ایضاً)

بندِ قبا کو کھول کے گلشن میں تو نہ جا — ہووے نہ گُل گلے کا کہیں ہار دیکھنا (خود غرض)

رفتہ رفتہ ہوتے گلے کے ہار — طفلِ اشک اپنے ہیں نہایت شوخ (ظفر)

لگاتے دخترِ رز کو تو منہ ظفر تم ہو — گلے کا ہار تمہارے نہ یہ دبنگی ہو (ظفر)

ہاتھا پائی میں جو کل ٹوٹ گیا ہار اُن کا — اس قدر میرے گلے کے وہ ہوئے ہار کہ بس (ایضاً)

ہوں وہ گلے کے ہار اگر اُن سے پوچھئے — بکھرے ہوئے پڑے ہیں یہ کیوں ہار کے پھول (ایضاً)

چمن میں جاکے جو میں گرمِ وصفِ یار ہوا — گُل اشتیاق سے میرے گلے کا ہار ہوا (میر)

رات کا پہنا ہار جواب تک دن کو اُتارا اُن نے نہیں — شاید میر حمائل گُل بھی اُس کے گلے کا ہار ہے آج (ایضاً)

ہے جو مضموں کی بھی چسپیدگی — ہوگا قاصد کے گلے کا ہار خط (اسیر)

ہار اب میرے گلے کا نہ ہولے طوقِ گراں — جب تلک جسم میں طاقت تھی اُٹھائی تیری (ایضاً)

کسی سے اور تو کچھ بس چلا نہ اُس کا نظیر — وہ شوخ میرے ہی آکر گلے کا ہار ہوا (نظیر)

جانے کیا کان بھرے آن کے گلچیں نے — ہار میرے جو گلے کا سرِ بازار ہوا (نصیر)

کل جو ہوتا تھا سو ہم پر ہو چکا اے رشکِ گُل — آج کیوں ہے تو گلے کا ہار کل کی بات پر (ایضاً)

ہار پھولوں کے تِرے میرے گلے لگنے سے — تو جو کہتا ہے بتِ عربدہ جو ٹوٹ گئے (دست بگریبان)

دیکھ طوفان نہ ہے ہار گلے کا مت ہو — کون سے ہار بتادے مجھے تو ٹوٹ گئے (بحر)

جاں بلب ہوں مرا سوالِ عشق کا آزار ہے — رنج مُونس یاس ہمدم غم گلے کا ہار ہے (زار)

باتیں اس ڈر سے نہ گلشن میں تری یار کہیں — کہ نہ ہو جائیں گلے کے مرے گُل ہار کہیں (جرأت)

گلے کے ہوتے نہ ہار آنسو بھی میرے — گلے میں جو اُس شوخ نے ہار ڈالا (احمدی)

دکھا عارض کی خوبی اُس کو نت اے لالۂ زرد و شہ — گلے کا ہار ہووے گا تمہارے پنجۂ مرجاں (مہر)

کیونکر نہ میرے آنسو پھر ہار ہوا گلے کے — جب موتیوں کی مالا دلدار پہنے نکلے (ہوس)

خیالِ یار جو شب میرا ہمکنار رہا — تمام شب میں کسی کے گلے کا ہار رہا + (مصحفی)

(۲) وبالِ گردن ہونا۔ وبالِ جاں ہونا + درپئے آزار ہونا ؎

عشق گُل و یاں میں بلبل اور ہم ہم زباں ہیں — جس کو ہم سر پر چڑھاویں وہ گلے کا ہار ہو (شیفتہ)

وصفِ سپر تو کیا کروں جبکا ہر ایک پھول — ہو جاوے روزِ رزم عدو کے گلے کا ہار (سودا)

یہ جی جو میرے گلے کا ہے ہار تو ہی لے — تیرے گلے کے لئے میں یہ ہار لایا ہوں (میر)

پھیر ا ہوا ہے جنوں اسے تونے تو جان لے — تیرے گلے کا ہار مرا پیرہن ہوا (داغ)

(۳) اجیرن ہونا۔ بارِ خاطر ہونا۔ ناگوارِ طبع ہونا ؎

کل بزم میں اے ہمدمو اُس رشکِ چمن کی — جو گُل کی نمط چاک گریباں گئے ہم

ہنسکر وہ لگا کہنے کہ ہو ہار گلے کے — مکار ترے مکر کو پہچان گئے ہم (یکرنگ)

گلے کی رگیں پھلانا (ہ) فعل متعدّی:- غصّے ہونا۔ غصّے کی علامت ظاہر کرنا۔ رگِ گردن بلند کردن کا ترجمہ ؎

کبھی وہ گلے کی رگیں ہیں پھلاتے — کبھی جھاگ پر جھاگ ہیں منہ پہ آتے

کبھی خوک اور سگ ہیں اُس کو بتاتے — کبھی مارنے کو عصا ہیں اُٹھاتے

ستوں چشمِ بد دور ہیں آپ دیں کے — نمونہ ہیں خُلقِ رسولِ امیں کے (حالی)

گلے لگانا (ہ) فعل متعدّی:- (۱) ہمکنار کرنا۔ آغوش میں لینا۔ معانقہ کرنا۔ بغلگیر کرنا۔ چھاتی سے لگانا + پیار کرنا + چُمکارنا۔ تسلّی دینا + چمٹانا۔ لپٹانا ؎

پیار کرتا ہوں لگاتا ہوں گلے — ہو گیا اُس کی برابر نامہ بر (ناسخ)

خنجر تو نہ توڑ سخت جانی — پھر کس کو گلے لگائینگے ہم (مومن)

اک روز کہا یار کو میں پاکے اکیلا — مرتا ہوں مری جان گلے مجھ کو لگالے

مُنہ پھیر کے شرما کے لگا کہنے کہ اچھا — کہنا نہ کسی سے یہ قسم پہلے تو کھالے (بیخود)

ندی کنارے سارس بولے میں جانوں پیا مورا رے

آ پھر وا گلے لگالوں جگ میں جینا تھوڑا رے (دوہا)

(۲) لکھنؤ۔ پنجاب) سر منڈھنا۔ سر ڈالنا۔ سر کرنا۔ خواہش و طلب کے بغیر کوئی چیز ذمہ ڈالنا۔ زبردستی حوالہ کرنا۔ (پنجابی کہاوت) کس دے گلے لگائی نہ توا نہ کڑھائی۔ یعنی ایسے مفلس و نادار کو بیٹی دی جس کے گھر میں توا اور کڑھائی تک نہیں +

گلے لگ جانا (ہ) فعل لازم:- ہم آغوش ہونا۔ بغلگیر ہو جانا۔ ہمکنار ہو جانا۔ چھاتی سے لگ جانا۔ مل جانا۔ سلوک کر لینا۔ محبت سے لپٹ جانا ؎

جانِ من دُور کھڑے کیا مجھے ترساتے ہو — آؤ نزدیک گلے سے مرے لگ جاؤ بھی (مصحفی)

گلے لگ کے رونا یا گلے لگ لگ کر رونا (ہ) فعل لازم:- مل کے رونا۔ دو ہمدردوں یا دردمندوں کا باہم مل کر اظہارِ درد کرنا۔ خوب مل مل کے رونا۔ دو بچھڑے ہوؤں یا بچھڑنے والوں کا لپٹ لپٹ کے رونا۔

گل بیاں ڈال ڈال کر رونا ؎

تو جس رات کو غیر کے پاس سویا ۔ بہر نکیئے سے تیرے گلے لگ کے رویا
مجھے خواب آرام اُس رات آیا ۔ کہ خنجر ترا میرے پہلو میں سویا
(بیان یزدانی)

کہاوت ۔ نند کا نندوی گلے لاگ لاگ روئی ٭

گلے لگنا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) ہم آغوش ہونا ۔ بغلگیر ہونا ۔ ہمکنار رہونا ۔ چھاتی سے لگنا ۔ ہم بغل ہونا ۔ معانقہ کرنا ٭ ملنا پٹنا ۔ جھپٹنا ٭ گل بیاں ڈالنا ؎

فقط یہی ہوں کہ تو کر اُٹھ کے دربند ۔ گلے بھی لگ قبا کے کھول کر بند (ممنون)
وہ غیر سے جو سامنے میرے گلے لگے ۔ رشکِ عدو گلے کا مرے ہار ہو گیا (شاد)

(۲) ملاپ کرنا ۔ باہم سلوک کرنا ۔ ملجانا ۔ صفائی کرلینا ؎

ہے روزِ عید رنجشِ خاطر کو دو سلام ۔ آؤ گلے لگو میرے کیسی نہیں نہیں (آزردہ)

(۳ ۔ لکھنؤ) دیکھو (گلے پڑنا) ٭

گلے مل جانا (ہ) فعل لازم :۔ ملاپ کرلینا ۔ سلوک کرلینا ۔ باہم صفائی کرلینا ۔ من جانا ۔ رُوٹھا نہ رہنا ۔ خفا نہ رہنا ؎

کیوں ہوئے غمگیں نہ تھا کچھ مرتبہ ذکرِ رقیب ۔ آؤ ملجاؤ گلے بس اب ندامت ہو چکی (داغ)

گلے مل کے رونا (ہ) فعل لازم :۔ دیکھو (گلے لگ کے رونا) ؎

دُنیا میں ایسے لوگ مصیبت زدہ کہاں ۔ روئے ہم آج خوب گلے مل کے داغ سے (داغ)

گلے ملنا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) ہم بغل ہونا ۔ ہم آغوش ہونا ۔ ہمکنار رہونا چھاتی سے لگنا ۔ لپٹنا ۔ گلے لگنا ؎

کس نے بھیجا ہے تجھے رات گلے پیار سے مل ۔ سینہ پر نقش ہوا موتیوں کے ہار سے مل (ممنون)
سب سے ملتے تھے وہ محفل میں گلے عید کے دن ۔ پر مجھے اپنی طرف دیکھ کے مائل نہ ملے (معروف)

(۲) ملاپ کرنا ۔ سلوک کرنا ۔ منّنا ۔ صفائی کرنا ؎

بس اب تو جانے دو رنجش گلے سے ملجاؤ ۔ تڑپ رہا ہے یہ دل مرغِ نیم جاں کی طرح (ماہر)

(۳) ملاقات کرنا ٭ معانقہ کرنا ٭

گلے منڈھنا (ہ) فعل متعدی :۔ زبردستی کوئی چیز حوالہ کرنا ۔ سر ڈالنا ۔ گلے ڈالنا ۔ سر کرنا ۔ سر چپیکنا ٭

گلے میں اٹکنا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) گلے میں پھنسنا ۔ گلے میں رُکنا ۔ کھانے میں بُرا لگنا ۔ کسی بدمزہ یا ناپسند چیز کا حلق سے نہ اُترنا ۔ جیسے "جَو کی روٹی کیا گلے میں اٹکتی ہے"؟ (۲ ۔ عو) محبت یا مامتا کے باعث ماں کے حلق سے کسی عمدہ چیز کا اپنے بچّے کے بغیر نہ اُترنا ۔ بچّے کے بغیر کوئی چیز نہ کھانا ٭

گلے میں زنجیر پڑنا (۱) فعل لازم :۔ اوّل معلوم ۔ دوم پابندِ علائق ہونا ۔ جورُو پلّے بندھنا ۔ بیاہ ہونا ۔ پاؤں میں بیڑی پڑنا ۔ مُقیّد ہونا ٭

گلے میں کانٹے پڑنا (۱) فعل لازم :۔ حلق میں کانٹے پڑنا ۔ حلق خشک ہونا

کیا وصفِ مژہ کرتے ہیں تاثیر گلے میں ۔ پڑجاتے ہیں کانٹے دمِ تقریر گلے میں (عیش)

گلیا (ہ) اسم مذکر :۔ وہ بیل جو کام کرتے کرتے بیٹھ جائے ۔ تھکا بیل ۔ ہار بیل ۔ جی چھوڑ دو بیل ٭ (صفت) کام چور ۔ حیلہ جُو ۔ بہانہ جُو ٭

گلیارا (ہ) اسم مذکر (گنوار) :۔ گلی ۔ کوچہ ۔ محلہ ۔ ٹولہ ٭

گلیاں (ہ) اسم مؤنث :۔ گلی کی جمع ۔ کوچے ٭

گلیاں جھانکنا (ہ) فعل متعدی :۔ کوچہ گردی کرنا ۔ ہرزہ گردی کرنا ۔ آوارہ پھرنا ۔ سرگشتہ پھرنا ۔ گلی گلی پھرنا ٭

گلیاں جھنکانا (ہ) فعل متعدی :۔ آوارہ و سرگشتہ پھرانا ۔ کوچہ گرد کرنا ۔ گلی گلی پھرانا ۔ حیران و سرگرداں کرنا ۔ جگہ جگہ پھرانا (مگر رنگین نے گلی جھنکانا بھی باندھ دیا ہے جو بول چال کے خلاف ہے ؎

جب عشق نے مشکل آ دکھائی ہم کو ۔ تب سوچ بھلے بُرے کی آئی ہم کو
رنگین قائل ہوں اُس کی نیرنگی کا ۔ اُس نے کیا کیا گلی جھنکائی ہم کو
(رنگین)

گلیاں چھاننا (ہ) فعل متعدی :۔ کوچہ گردی کرنا ۔ سرگرداں پھرنا ۔ کسی کی نہایت تلاش و جستجو میں مارا مارا پھرنا ۔ گلی گلی اور کوچہ کوچہ ڈھونڈ مارنا ؎

بہت چھانی ہیں گلیاں مل ہمیں اے شوخ بے پروا ۔ تری خاطر جوانی خاک میں اپنی ملاتا ہوں (احمد)

گلیبڑ (ہ) صفت ۔ عوام :۔ (۱) گلا ہوا ۔ بوسیدہ ۔ آلم ٹالم ۔ سڑیل (۲) سُست کاہل ۔ آلکسیا (۳ ۔ بیگمات) پھوہڑ ۔ بے سلیقہ ٭ غلیظ ۔ کثیف الطبع ۔ گھوری جیسے "انت بنت نہ کرو ۔ تو کہینگی کیا گلیبڑ ہے اپنے آپے کی سُدھ نہیں جب دیکھو سر جھاڑ مُنہ پھاڑ ہے" (سگھڑ سہیلی) ٭

گلیم (ف) اسم مؤنث :۔ کمل ۔ کملی ۔ کنبل ۔ اُونی کپڑا ٭ لوئی ٭ دُسّہ ؎

نہ روزِ ہجر ہی کچھ خواب ہے نہ شامِ فراق ۔ گلیم بخت سیہ سیدھی ہوئی یا اُلٹی (آتش)

گُم (ف) صفت :۔ (۱) کھویا ہوا ٭ گیا ہوا (۲) ضائع شدہ ۔ تلف شدہ ۔ ضائع ۔ رائیگاں (۳) الوپ ۔ غائب ۔ پوشیدہ ۔ چھپا ہوا ۔ مخفی ٭ ناپید ۔ ناپدید (۴ ۔ ۱) مفرور ۔ بھاگا ہوا (۵ ۔ ۱) حیران پریشان ۔ حواس باختہ ۔ ہوش باختہ ٭

گمشدہ (ف) صفت :۔ کھویا ہوا ۔ گم گشتہ ٭ تلف شدہ ۔ ضائع شدہ ٭ مخفی شدہ ۔ نہاں شدہ ۔ چھپا ہوا ٭ مفرور ۔ فراری ۔ بھاگا ہوا ٭ حواس باختہ ٭ بہکا ہوا ۔ بھولا ہوا ٭

گم

گُم گردہ آشیاں (ف) صفت :- گھر سے بھٹکا ہوا۔ گھر بُھولا ہوا +

گُم کرنا (ا) فعل مُتعدی :- چھپانا + کھونا۔ ضائع کرنا + چُرانا + بُھلانا۔ بِسارنا + گنوانا۔ رائگاں کرنا +

گُم گشتہ (ف) صفت :- دیکھو (گم شدہ) +

گُم ہونا (ا) فعل لازم :- کھویا جانا + بِسرنا۔ جاتا رہنا + چوری جانا + ناپید ہونا۔ الوپ ہونا۔ معدُوم ہونا۔ نیست ہونا ؎

دربدر خاک بسر پھرتا ہوں ایسا دن رات   لوگ دُنیا سے ہوا جانتے ہیں گُم مجھ کو (رزمی)

گُمجا (ا) اسم مؤنث :- بہت بڑی اور موٹی اینٹ جو اکثر انگریزی عمارتوں میں لگتی ہے +

گُماشتہ (ف) صفت :- (۱) مقرر کردہ شدہ (۲- اسم مذکر) وہ شخص جس کے کوئی کام سپرد کیا گیا ہو۔ نائب۔ کارندہ۔ ایجنٹ۔ کار پرداز۔ کارکن مُنیم۔ عامل۔ قائم مقام۔ وکیل۔ مختار۔ منیجر +

گُماشتہ کرنا (ا) فعل متعدی :- نائب بنانا۔ منیجر مقرر کرنا۔ کارندہ قرار دینا۔ ایجنٹ بنانا +

گُماشتہ گری (ف) اسم مؤنث :- (۱) کارندگی۔ نیابت۔ ایجنٹی۔ ایجنسی۔ قائم مقامی۔ وکالت۔ مُختاری (۲) عہدۂ گماشتہ۔ منیجری +

گُمان (ف) اسم مذکر :- (۱) شک۔ شُبہ۔ ظن۔ دُبدھا۔ بھرم۔ احتمال ؎

خط آچکا تیرے اپنی گئی نہ سادہ دلی   کہ جھوٹے وعدوں پہ اب تک گمان باقی ہے (میر سوز)

(۲) وہم۔ وسواس۔ خیال۔ قیاس۔ رائے ؎

میں تو کہتا ہوں بہت ان سے کہ ہوں عاشق صاف   پر حسینوں کو مرے حق میں گماں اور ہی ہے (مصحفی)

گُمانِ غالب (ف + ع) اسم مذکر :- احتمال قوی۔ پکا خیال + یقینِ کامل +

گُمان کرنا (ا) فعل متعدی :- (۱) خیال کرنا۔ قیاس کرنا۔ تصوّر کرنا۔ (۲) احتمال کرنا۔ شُبہ کرنا۔ بھرم کرنا +

گُمان گُزرنا (ا) فعل لازم :- خیال گُزرنا + شُبہ ہونا۔ شک پڑنا ؎

سحر تک ہجر کی شب کو کھولا لاکھ بار اُٹھ کر   گماں ہر مرتبہ گُزرا ترے پاؤں کی آہٹ کا (رند)

گُمان ہونا (ا) فعل لازم :- (۱) شبہ گُزرنا۔ شک ہونا (۲) خیال ہونا۔ قیاس میں آنا +

گُمان ہے (ا) محاورہ :- اغلب ہے۔ یقین ہے +

گُمان (ہ) اسم مذکر :- اِبھمان۔ تکبر۔ مان۔ گرب۔ فخر۔ ناز۔ گھمنڈ۔ خود بینی۔ کِبر۔ نخوت۔ غُرور۔ گھر میں : دھان نہ پان بیوی کو بڑا گمان + (کہاوت)

گمر

گُمان کرنا (ا) فعل متعدی :- (۱) فخر کرنا۔ ناز کرنا۔ اترانا۔ اپنے کو بڑا جاننا۔ نخوت کرنا۔ تکبّر کرنا۔ مان کرنا۔ ابھمان کرنا۔ تمانت کرنا۔ گھمنڈ کرنا۔ غُرور کرنا ؎

اُوَرن سے سیاں ہنست بولت ہیں ہم سے کرت گمان
سانورا پیارے آتنی ارج موری مان } (گیت)

گوری مت کرے گورے رنگ کا گمان   مورا رنگ ناہیں ڈھونڈا پائیگا (گیت)

(۲) اینٹھنا۔ بل کرنا۔ زور دکھانا۔ جیسے "تاور یا پٹھان موسے کرت گمان" +

گُمانا (ا) فعل متعدی :- (۱) گم کرنا۔ کھونا (۲) آپے میں نہ رکھنا۔ بیخود بنانا۔ ہوش و حواس قائم نہ رکھنا ؎

میں قربان ہوں تیری نظروں کے یار   ملاتے ہی آنکھیں گمایا مجھے (نیاز)

گُمانی (ہ) صفت (بھجن) :- ابھمانی۔ متکبر۔ مغرور۔ گھمنڈی +

گمبھیر (س) صفت :- (۱) گہرا۔ عمیق۔ اتھاہ۔ متعر ؎

آگے راہ کٹھن ہے یارو ندیا ہیں گمبھیر   ناؤ نہ بیڑا نیر گنبھیرا کیسے ٹیا ہے پیر
وا دن کی تدبیر کر و رے من وا دن کی تدبیر }

(۲) متحمل۔ بُردبار۔ بھاری بھرکم۔ عالی ظرف۔ سمائی کا۔ دھیما۔ میٹھا + متین۔ اُستوار۔ محکم + مستقل مزاج۔ سنجیدہ (۳) منوچی۔ سوچنے والا فہیم۔ دُور اندیش (۴) بھاری۔ بوجھل۔ وزنی۔ گراں (۵- اسم مذکر) ایک قسم کا اندرونی پھوڑا جسے خنجر بیگ یا خنازیر بھی کہتے ہیں یہ پھوڑا اکثر پیٹھ یا گردن میں نکلتا۔ اور اس سے آدمی بہت کم جانبر ہوا کرتا ہے۔ اَڈھیبٹ پھوڑا وہ پھوڑا جسے مریض پشت یا گردن پر ہونیکی وجہ سے دیکھ نہ سکے +

گُمَت (ہ) اسم مؤنث (ہندو) :- (۱) منڈلی۔ جتھا۔ سوسائٹی۔ ٹولی۔ سنگت (۲) گوں۔ مطلب۔ غرض (۳) رائے + صلاح۔ مشورہ +

گُمٹ (ا) اسم مذکر۔ عوام (گنبد کا بگڑا ہوا) :- بُرج۔ گنبذ +

گُمٹی (ا) اسم مؤنث :- چھوٹا سا گُنبد۔ بُرجک۔ مٹھ +

گُمٹی (ا) اسم مؤنث (صحیح انگلش [illegible] ڈیمٹی) :- ایک قسم کا دوہرے تاگے کا مضبوط سفید سوتی لٹھا۔ ایک قسم کا پھولدار یا دھاری دار مضبوط کپڑا۔ بُلبُل چشم +

گُمر (ہ) اسم مذکر (بیگمات) :- مان۔ گمان۔ ابھمان۔ گھمنڈ۔ غرور۔ تکبر۔ نخوت۔ جیسے "آدمی کو ایسا بھی بُت گُمر نہ کرنا چاہیئے تم امیر ہو تو اپنے واسطے میں بیچاری فقیر ہوں تو اپنے لئے" (سگھڑ سہیلی)

گم

گمراہ (ف) صفت :- (۱) گم کردہ راہ - راستہ بھولا ہوا - بھٹکا ہوا + آوارہ گم گشتہ - بہکا ہوا - کج رو (۲) محروم - بدنصیب - (۳) خدا یا انسان سے نہ ڈرنے والا (۴) بددین - بدمذہب - بے راہ - آدھرمی - بدعتی - (۵) پھرا ہوا - برگشتہ - متمرد - سرکش - منحرف ؎

ہوس میں کعبے کی کیوں شیخ بتخانے سے گمراہ ہے
یہاں تو کوئی صورت بھی ہے واں اللہ ہی اللہ ہے (بیتاب)

(۶) مغرور - متکبر - ابھمانی - گھمنڈی - جیسے "تم کس بات پر ایسے گمراہ ہو" +

گمراہ کرنا (۱) فعل متعدی :- راستہ بھلانا - بھٹکانا - بے راہ کرنا + بددین کرنا - دین سے کھونا - بہکانا + بدعتی بنانا +

گمراہ ہونا (۱) فعل لازم :- (۱) راستہ بھول جانا - بھٹکنا - بہکنا - بے راہ ہونا (۲) بددین ہونا - بدمذہب ہونا - دین چھوڑنا - دین کے خلاف کرنا - آدھرمی ہونا - بھرشٹ ہونا - بدعتی ہونا (۳) پھرنا - منحرف ہونا - متمرد ہونا - روگردانی کرنا (۴-۵) مغرور ہونا - متکبر ہونا +

گمراہی (ف) اسم مؤنث :- (۱) بے راہی - کج روی (۲) انحراف - تمرد - روگردانی (۳) بددینی - الحاد - لامذہبی + بدعت - دھرم نشٹ +

گم صم (۱) صفت - صحیح (گُنگ صم) :- (۱) گونگا بہرا - (۲) خاموش - بے حس و حرکت - چپ چاپ + ششدر - حیران - ہکا بکا - بھچک +

گم صم رہ جانا (۱) فعل لازم :- خاموش اور چپ رہ جانا - حیران و ششدر رہ جانا - بھچک رہ جانا ؎

چاٹ لی صاف گلذنوں کی دم   رہ گئیں وہ بیچاریاں گم صم   (انشا)

گمک (ہ) اسم مؤنث - صحیح (بفتحتین) :- (۱) ڈھول کی آواز - طبلہ کی گونج - طبلے کی تھاپ - بائیں یا پکھاوج کی آواز + باجا بجنے کی آواز - جیسے "باجوں کی گمک زنبوروں کی کڑک طبل کی گونج - تُرہی کی دُھوتو - نوبت کی جھنکار سے کان پڑی آواز نہیں سنائی دیتی تھی" ؎

نہ ترے گھر میں کبھی ناچ میں ہوتے دیکھا   نہ ترے در پہ سُنی آکے پکھاوج کی گمک   (سودا)

صدا جاتی ہے دُور تک بائیں کی   فلک سن رہا ہے گمک دائیں کی   (نامعلوم)

(۲) گرج - بادل کی آواز - کڑک - گڑگڑاہٹ ؎

سُنائی اپنی گمک بادلوں نے اے ساقی   صاحبوں کے گلے کا بھی سُنوں کھٹکا   (بحر)

(۳) وہ گونج دار آواز جو گانے والوں کے منہ سے بھاری ہو کر نکلتی ہے - جیسے ملہار وغیرہ کے گانے میں (۴) تصادم - صدمہ - تھاپ - ذنک +

گن

گمن (س) اسم مذکر (اگلینوں میں) :- جانا - جاترا - سفر + رخصت - روانگی - چالا - جیسے "پیا گون کیسو کینو رے" + (ہندی میں گون آتا ہے) +

گمنا (۱) فعل لازم :- گم ہونا - کھو یا جانا ؎

گیا ہے بانگ میں دل جا کے میں ڈھونڈوں کدھر بلو   کہ آدھی رات ادھر اور آدھی رات اُدھر (منتظر)

گمنام (ف) صفت :- (۱) غیر مشہور - جس کا نام معلوم نہ ہو - مجہول الاسم - (۲) پوشیدہ - مخفی - گپت - نامعلوم (۳) اظہار نام کے بغیر - بغیر نام کے - جیسے "گمنام عرضی" (۴) معدوم - نیست و نابود +

گمنامی (ف) اسم مؤنث :- خمول - نامعلومی - اخفا - پوشیدگی - معدومی +

گن (ہ) اسم مذکر :- (۱) بان - سبھاؤ - عادت - خصلت - لپکا (۲) کرنی - اعمال + کرتوت - فعل - لچھن - جیسے "آپ کے صاحبزادے نے تو اب پیٹ سے پاؤں نکالے ہیں نئے نئے گن سیکھے ہیں" ؎

غیر کو پان دئیے اور جلے بُن ہم کو   آج معلوم ہوئے شوخ ترے گن ہم کو   (معروف)

(۳) وصف - صفت - جوہر - طبیعت - خاصہ - خاصیت + اثر - تاثیر (۵) تعریف - توصیف - حمد - مدح - ثنا - استتی - جیسے ؎

شاد پیا ہر کے گن گاؤ یا ہی سے سب تورے نجبیں کاج
سو رہی ڈگر چلت پت لینی آج (نامعلوم)

نج گن سنت شرون سکو چاہن   پر گن سنت ادھک ہرکھا ہن   (رامائن)

یعنی سنت لوگ اپنی تعریف سے کانوں میں انگلیاں دے لیتے تھے اور دوسروں کی تعریف سے نہایت خوش ہوتے تھے (۶) ہنر - کمال - فن - سلیقہ - جیسے "وہ سب گنوں پورا ہے یعنی ماہر کامل ہے" ؎

جہاں نہ اپنا گن چلے تہاں نہ اپنی ٹھاؤں   دھوبی رہ کے کیا کرے دگمبر کے گاؤں   (دوہا)

(۷) خوبی - عمدگی + نیکی - بھلائی - جیسے "گن سیکھ کے اوگن سیکھئے" (عریان) اچھی کرنی - اعمال نیک - سکرم ؎

نام جس کا رہ گیا کچھ اُس کا گن باقی رہا   ورنہ جو یاں سے گیا ساتھ اُسکے اُسکا گن گیا (ظفر)

سنگت ہی گن اپجے اور سنگت ہی گن جائے   بانس پھانس اور مصری ایک ہی بھاؤ بکائے   (دوہا)

(۸) لیاقت - قابلیت - فضیلت - شائستگی (۹) رسی - ڈوری - ہنجو (۱۰) وہ ریشمی رسے کا توڑا جس سے پھانسی دیتے ہیں - پھانسی دینے کی رسی جو ڈھائی ہاتھ کی ہوتی ہے (۱۱) کمان کا چلّا - زہ کمان - دھنک کی رسی - (۱۲) وہ موٹا رسا جس سے ناؤ کو بہاؤ کے برخلاف کھینچ کر لے جاتے ہیں ؎

نالہ ہو یا دبا کے آہوں کے گن کھنچیں   حسرت ہے بحر پار ہو بیڑا کسی طرح (بحر)

(۱۳۔ مجازاً) عنایت۔ مہربانی۔ کرپا۔ کرم۔ دیا۔ منت۔ احسان۔ اُپکار۔ جیسے "یہ کام ہو جائیگا تو بڑا گُن مانوں گا"۔ اُپکاری کا سب گُن مانتے ہیں (۱۴) نتیجہ۔ حاصل۔ پھل (۱۵) سبب۔ کارن۔ باعث۔ جیسے ؎

کون گُن گاری دینی رسیانے موری آلی (گیت)

(۱۵۔ حساب) ضرب (۱۶) ہیئت۔ ڈَول۔ پیکر۔ نقشہ۔ وضع۔ طرز۔ رُوپ (۱۷) علم و جہل۔ گیان واگیان (۱۸) بہادری۔ شجاعت۔ سورماپن۔ (۱۹) منطق میں عرض۔ قائم بالغیر۔ جیسے "الوان مختلفہ" (۲۰) حواس۔ اندری (۲۱۔ ہندسہ) قوس کا وتر (۲۲) فائدہ۔ منفعت۔ نفع۔ یعنی ضرر و نقصان کا نقیض ؎

ہم ان نہ دینگے ہنسکر بولا یہ کیا سخن ہے — ہم نے کہا حضرت اُس نے کہا کہ گُن ہے (نظیر)

جیسے "اس دوانے بڑا گُن کیا" ✤

گُن اَوگُن (ہ) اسم مذکر (ہندو):۔ عیب ہنر۔ عیب صواب۔ بھلائی بُرائی ✤

گُن باچک (س) اسم مذکر (دیاکرن):۔ صفت ✤

گُن کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) فائدہ بخشنا۔ شِفا بخشنا۔ صحت بخشنا۔ آرام کرنا (۲) اثر کرنا۔ تاثیر بخشنا۔ مؤثر ہونا (۳) بھلا کرنا۔ بھلائی کرنا۔ کسی کے ساتھ نیکی کرنا۔ نیک سلوک کرنا ✤

گُن گانا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) حمد و ثنا کرنا۔ تعریف و توصیف کرنا۔ مدح سرائی کرنا۔ استُتی کرنا۔ بڑائی کرنا۔ اوصاف بیان کرنا ؎

میں بھو بھنجن گُن گاؤں اپنے رام کو مناؤں
پات نہ توڑوں پھان نہ پوجوں دیو نہ دیہن جاؤں
پات پات میں آپ براجے واہی کو سیس نواؤں ✤ الآخرہ (کبیر جی)

(۲) بھجن گانا۔ مناجات پڑھنا ✤

گُن ماننا (ہ) فعل متعدی:۔ احسان ماننا۔ ممنون ہونا۔ مشکور ہونا۔ مرہونِ احسان ہونا۔ احسانمند ہونا ✤

گُنا (ہ) اسم مذکر (مرکبات میں):۔ چند۔ نوبت۔ مرتبہ۔ بار۔ جیسے دُگنا یعنی دوچند۔ چوگنا چہار چند۔ کئی گُنا۔ سو گُنا۔ وغیرہ ✤

گَنّا (ہ) اسم مذکر:۔ نیشکر۔ اِیکھ۔ گانڈا۔ رُوکھ ✤ پونڈا ازجا اوّل درجہ میں گرم و تر ✤

گِننا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) شمار کرنا۔ حساب کرنا۔ گنتی کرنا۔ حساب لگانا ؎

آج جو وعدۂ دیدار کیا ہے تُو نے — بیٹھے گھڑیاں ترے مشتاقِ لقا گنتے ہیں (ظفر)

(۲) خیال میں لانا۔ سمجھنا۔ تصوّر کرنا۔ خیال کرنا۔ خاطر میں لانا۔ جاننا۔ جیسے

"غریب کو کون گنتا ہے" ؎

جن کو ایمان ہم اپنا بخدا گنتے ہیں — پُوچھو وہ گبر کہ مومن ہمیں کیا گنتے ہیں (ظفر)
ہم بُرا گنتے نہیں اُن کو خدا ہی جانے — وہ بُرا گنتے ہیں ہم کو کہ بھلا گنتے ہیں (ایضاً)
درد و غم یاس الم رنج و تعب آہ و فغاں — ہم تو ساتھ اپنے انہیں کو رُفقا گنتے ہیں (ایضاً)
نفرت ایسی ہو گئی نظارہ بازی سے ہمیں — گِنتے ہیں تارِ نظر کو رشتۂ زنّار ہم (ناسخ)

گِنانا (ہ) فعل متعدی المتعدی (عوام):۔ گِنوانا۔ شمار کرانا۔ حساب لگوانا ✤

گُناہ (ف) اسم مذکر:۔ (۱) وہ کام جس کے کرنے سے آدمی کیفر کردار کا مستحق ہو۔ پاپ۔ اپرادھ۔ نافرمانیٔ خدا۔ عِصیان۔ معصیت (۲) جُرم۔ خلافِ ورزیٔ قانون (۳) خطا۔ قصور۔ اَوگُن۔ دوش ✤

گُناہ بخشنا (ا) فعل متعدی:۔ خطا معاف کرنا۔ قصور معاف کرنا۔ جیسے "تین گُناہ خدا بخشتا ہے ایک گُناہ تم بخشو" ✤

گُناہِ بے لذّت (ف + ع) اسم مذکر:۔ وہ گناہ جس کے کرنے میں کچھ حظ یا خوشی حاصل نہ ہو۔ گُناہ بے سُود۔ ناحق کا دوش۔ جیسے "جھوٹ گناہ بے لذّت ہے" ✤

گُناہِ صغیرہ (ف + ع) اسم مذکر:۔ ادنےٰ گُناہ۔ جُرم خفیف۔ انی چار وہ گناہ جس کو خدا تعالےٰ توبہ سے معاف کر دیگا۔ اخلاقی قابل عفو گُناہ۔ جیسے "کسی کو نظر بد یا نیّت بد سے دیکھنا۔ خیالات فاسدہ کا دل میں لانا" ✤

گُناہِ کبیرہ (ف + ع) اسم مذکر:۔ گُناہ سخت۔ بھاری جُرم۔ مہادوش مہا اپرادھ۔ جیسے "زناکاری شراب خواری وغیرہ" ✤

گُناہ کرنا (ا) فعل متعدی:۔ پاپ کمانا۔ قصور کرنا۔ خطاوار ہونا۔ مجرم ہونا ✤

گُناہ گار (ف) صفت:۔ (۱) پاپی۔ عاصی۔ آثم۔ اپرادھی۔ دوشی۔ گکرمی ✤ فاسق۔ بدکار (۲) قصورمند۔ خطادار (۳) مجرم۔ قانونی ملزم ✤

گُناہ گار ٹھیرانا (ا) فعل متعدی:۔ مجرم قرار دینا۔ قصوروار تجویز کرنا۔ ملزم ٹھیرانا ✤

گُناہ گار ہونا (ا) فعل لازم:۔ (۱) ایسے فعل کا مرتکب ہونا جو حلال و جائز نہ ہو (۲) مُجرم و قصوروار ہونا۔ ملزم ٹھیرنا۔ (۳) گرفتارِ بلا و مصیبت ہونا۔ عذاب میں پڑنا۔ مثال دیکھو (گنہگار ہو جانا) ✤

گُناہ گاری (ف) اسم مؤنث:۔ (۱) خطا۔ قصور۔ جرم۔ دوش اپرادھ (۲۔ ا) جُرمانہ۔ تاوان۔ چٹّی (۳۔ قانون) وہ آمدنی جو مالی عدالت کی طرف سے وصول کی جائے (۴۔ ہندو۔ ا) ٹوٹا۔ خسارہ کسیر

گُناہ گاری دینا (ہ) فعل متعدی :- (۱) جُرمانہ دینا چٹی بھرنا۔ تاوان دینا۔ (۲۔ ہندُو) ٹوٹا بھرنا خسارہ دینا۔ کسر دینا۔ "سودا کیا بیچا اُلٹے دس روپے گناہ گاری کے دیئے" ✤

گُنبد یا گُنبذ (ف) اسم مذکر:- (۱) بُرج۔ گُمٹ۔ مٹھ۔ قُبّہ۔ ایک قسم کی گول عمارت جس کی چھت لداؤ کی ہوتی اور اُس میں آواز گونجتی ہے ؎

طپش سے خاک میں بھی عاشقِ مدفون ٹھیرگا کہ گنبد قبر کا جوں گنبدِ گردوں نہ ٹھیریگا (مومن)

(۲۔ ظرافتاً۔ بازاری) حاملہ کا پیٹ ✤

گُنبد کی آواز یا صدا (ا) اسم مؤنث :- گنبد کی گونج۔ وہ آواز جو گنبد میں بولنے سے ہُوبہُو سرزد ہوتی ہے ✤ جیسا کہنا ویسا سُننا ؎

آوازِ گُنبد اُس سے شکایت عدو کی ہے ناچار چُپ ہیں صورتِ دیوار کی طرح (مومن)

بنہ بولے زیرِ گردوں گر کوئی میری سُنے ہے یہ گُنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سُنے (ذوق)

گُنبدِ آہُو (ف) اسم مذکر:- بیضوی شکل کا گنبد۔ وہ گنبد جو اوپر سے قبر نما بنا ہُوا ہو ؎

مر گیا تھا دیکھ کر کس چشمِ وحشی کو اسیر قبر پر بھی گُنبدِ آہو نظر آیا مجھے (اسیر)

گَنپَت (ہ) اسم مذکر۔ ہندُو:- لُغوی معنی سردار گروہ۔ اصطلاحی معنی دیوی دیوتاؤں کے گروہ کا سردار۔ گنیش جی کا لقب گنراج۔ گنادِھپ - گن نایک۔ گن ناتھ۔ شیوجی اور پاربتی کا بیٹا ✤ دانائی کا دیوتا۔ مُشکل کشا۔ اڑی کو نکالنے والا ✤

(گنیش جی کا قد چھوٹا اور سر ہاتھی کا سا مانا گیا ہے۔ یہ نہایت فربہ جسیم اور مختلف دیوتاؤں کے سردار خیال کئے گئے ہیں ان کے سر کی نسبت جو نقصہ مشہور ہے۔ وہ خلاف قیاس ہونے کی وجہ سے نہیں لکھا گیا) ✤

گِنِت (س) اسم مؤنث (ہندُو) :- علم حساب۔ انک بدیا۔ علم اعداد ✤

گِنِت بِدیا (س) اسم مؤنث :- علم ریاضی۔ علم ہندسہ ✤

گِنِت کار (س) اسم مذکر:- (۱) حساب داں۔ محاسب سیاق داں (۲) ریاضی داں ✤ مہندس (۳) منجم۔ جوتشی۔ نجومی۔ اختر شناس ✤

گِنتی (ہ) اسم مؤنث :- (۱) شمار۔ لیکھا ✤ اندازہ ✤ موجودات ✤ تعداد۔ حساب۔ جیسے "وہ کس گنتی میں ہے" (۲) مہینے کی اخیر اور اوّل تاریخ جس میں سپاہیوں کا معائنہ اور پڑتال کر کے تنخواہ دیجاتی ہے۔ یوم موجودات اسی سبب مجازاً مہینے کے اخیر اور پہلی تاریخ کو لشکری آدمی گنتی کہنے لگے (۳) حاضری کا رجسٹر اسم نامہ ✤

گِنتی کرنا (ہ) فعل متعدی :- شمار کرنا گننا ✤ سنبھالنا۔ جایزہ لینا۔ موجودات لینا ✤

گِنتی کے (ہ) صفت چند۔ تھوڑے سے۔ معتدد۔ معدودے چند۔ جیسے "وہاں تو گنتی کے آدمی تھے" ؎

گنتی کے لوگوں کی وہاں صف ہوویگی کھڑی تو میر کس شمار میں ہے کس قطار میں (میر)

گِنتی گِنوانا (ہ) فعل متعدی :- برائے نام شمار کرانا۔ نام کی تعداد ظاہر کرنا۔ درحقیقت کچھ نہیں اور بظاہر کام گنوا دینا ✤ خانہ پُری کر کے دکھا دینا۔ برائے نام حاضری دے جانا۔ برائے نام آنا ✤

گِنتی لینا (ہ) فعل متعدی :- شمار کرنا۔ تعداد معلوم کرنا گننا۔ جائزہ لینا پڑتال کرنا ✤ حاضری لینا۔ موجودات لینا۔ معائنہ کرنا ✤

گِنتی میں لانا (ہ) فعل متعدی :- شمار میں لانا ✤ حساب میں داخل کرنا ✤ بات پُوچھنا ✤ خاطر میں لانا ؎

مرتے ہیں ہزاروں کوئی پُوچھتا نہیں اے میری زندگی تجھے گنتی میں لائے کون (مؤلف)

گنج (ف) اسم مذکر:- (۱) مال کثیر۔ دولتِ عمیق۔ خزانہ۔ کنز کوش۔ دفینہ ؎

محبت ہوتی ہے معشوق کو بھی عشق کامل سے زمیں میں ساتھ قاروں کے گیا ہے گنج قاروں کا (آتش)

(۲) ذخیرہ۔ مودی خانہ۔ نعمت خانہ۔ گودام ✤ بھنڈار (۳) انبار خانہ مخزن کھاتا ✤ گنجینہ۔ کوٹھی۔ ٹھیکی غلہ خانہ۔ خزینہ (۴-۱) اناج منڈی - گولا۔ وہ بازار جہاں غلہ فروش غلہ جمع کر کے لوگوں کے ہاتھ اناج بیچتے ہیں۔ بازار غلہ فروشاں ✤ ہٹ۔ بازار (۵-۱) تودہ۔ انبار۔ ڈھیر (۶-۱) وہ زمین جس میں لوگوں کو آباد کرتے ہیں۔ جیسے پہاڑ گنج۔ کشن گنج۔ بالو گنج وغیرہ (۷-۱) وہ چیز جس میں کئی چیزیں جیسے چاقو۔ قینچی۔ موچنہ وغیرہ ایک جگہ جمع ہوں۔ ایک قسم کا چاقو جس میں مختلف اوزار ایک دستہ میں جمع ہوتے ہیں ✤

چونکہ فارسی تصانیف میں گنج خسرو کا اکثر ذکر آتا ہے اور اُردو کے اشعار میں بھی بعض مقامات پر اس کا اشارہ پایا جاتا ہے۔ اس وجہ سے یہاں اُس کے آٹھوں خزانوں کا مختصر حال لکھا جاتا ہے۔ خسرو کے پہلے خزانہ کا نام جسے اُس نے بذاتِ خود جمع کیا تھا گنج عروس تھا دوسرے کا نام **گنج باد آورد** تھا۔ جس کی وجہ تسمیہ اس طرح پر ہے کہ ایک دفعہ قیصر روم خسرو پرویز کے خوف سے اپنے باپ دادا کے خزانوں کو کشتیوں میں لاد کر کسی جزیرے میں بھیجتا تھا جب اتفاق باد مخالف اور طوفان کے آجانے سے وہ کشتیاں بہتی ہوئی وہاں پہنچیں۔ جہاں خسرو پرویز نے اپنی چھاؤنی بنائی تھی اس سبب سے یہ تمام خزانے اُس کے ہاتھ آ گئے اور اُس نے اس کا نام گنج باد آورد یا گنج باد رکھا اور اصطلاح میں اس کے معنی مال مُفت کے ہو گئے۔ تیسرے خزانے کا نام **گنج دیبا** چوتھے کا **گنج افراسیاب** جو اسی نام کے بادشاہ کا رکھا ہُوا پرویز کو مل گیا تھا۔ پانچویں کا **گنج سوختہ** یعنی سنجیدہ چھٹے کا **گنج خضرا**۔ ساتویں کا **گنج شادآورد**۔ آٹھویں کا **گنج بار** تھا جسے

گنج کاؤ بھی کہتے تھے۔ یہ وہ خزانہ تھا۔ جو خسرو کو ایک دہقان کے بتانے سے معلوم ہُوا تھا۔ اس خزانے میں زر و جواہر کے بھرے ہوئے گھڑے آفتابے تھے جسے سکندر ذوالقرنین کے دفینوں میں سے بیان کرتے ہیں)۔

گنجِ الٰہی (ف + ع) اسم مذکر:- قرآن مجید۔ مصحفِ عزیز۔ کلام اللہ۔

گنج بخش (ف) صفت:- (۱) بہت بڑا فیاض جو خزانے کے خزانے بخش دے۔ لکھ داتا۔ لکھ بخش۔

(۲) (قطب الدین ایبک کا لقب جو سلطنت اسلام کا سب سے پہلا تخت ہند پر جلوس فرمانے والا نہایت سخی فیاض اور حاتم وقت تھا۔ یہ بادشاہ ۶۰۷ھ مطابق ۱۲۱۰ء میں چوگان کھیلتے ہوئے گھوڑے سے گر کر راہیٔ ملک بقا ہوا۔ ہند کی ادنٰے قومیں اس کو پیر مانتی اور اس کے نام کی کشتیاں لڑوا کر شیرینی تقسیم کرتی ہیں۔ ہندوؤں میں سب سے زیادہ اسکے نام کی پرستش ہوتی ہے۔ جھینج اسی کے نام سے مشہور ہے جو مراد پوری ہونے پر ہندو لوگ کروایا کرتے ہیں۔ اس میں پہلوانوں کو بلوا کر کشتیاں لڑواتے باجا بجواتے اور کھانا کھلاتے ہیں۔ لاہور کے ایک مشہور صاحب تصانیف ولی اللہ کا نام جنکا مزار بھاٹی دروازہ کے باہر ہے اور انہیں داتا گنج بخش بھی کہتے ہیں)۔

گنجِ حکیم (ف + ع) اسم مذکر:- سورۂ فاتحہ یعنی الحمد کی طرف اشارہ ہے جو قرآن شریف کی سب سے پہلی سُورت ہے۔

گنج ڈالنا (۱) فعل متعدی (لکھنؤ):- گنج بنانا۔ اناج کی منڈی آباد کرنا۔ چھوٹے سے بازار یا ہاٹ کی بنیاد ڈالنا۔

عدم کی راہ میں اک گنج ڈالتے اے بحر — ہمارے پاس قارون کا خزانہ ہُوا (بحر)

گنجِ رواں (ف) اسم مذکر:- قارون کا خزانہ جو ہمیشہ زمین کے اندر دھنستا چلا جاتا ہے۔

گنجِ شایگاں (ف) اسم مذکر (مرکب از گنج - شاہ - گاں، خزانہ - بادشاہ - لائق):- (۱) بہت بڑا خزانہ جو بادشاہوں کے قابل ہو (۲) گنج باد آورد جو خسرو کا دوسرا اور بہت بڑا خزانہ تھا۔

کوشش سے جو ملے وہ نہیں ہے فتوحِ غیب — ہے گنج شایگاں بھی مجھے رائگاں پسند (ناظم)

(۳) عمدہ خوب اور بہتر چیز جو بادشاہوں کے لائق ہو۔

گنجِ شُہدا یا شہیداں (ف - ع) اسم مذکر:- (۱) وہ کھتا جس میں شہیدوں یا مقتولوں کو اوپر تلے بھر کر دفن کر دیتے ہیں۔ مدفنِ شہدا۔

جب کبھی تیغ نکالی ہے مرے قاتل نے — بیشتر گنج شہیداں میں میں جا بیٹھا ہوں (مصحفی)

لاشے اٹھوا کر نہ کر اس کو بھی اے قاتل اجاڑ — ہے فقط آباد اک گنجِ شہیداں رہ گیا (آتش)

چمن کا عالم آتا ہے نظر گنجِ شہیداں میں — قدم بادِ بہاری ہے میرے قاتل کے توسن کا (نصیر)

باغ میں جا کے ذرا دیکھ گلوں کے تختے — تجھ سے میں کیا کہوں گنج شہیداں کتنے (نصیر)

(۲) مقتولوں یا شہیدوں کے انبار۔ کُشتوں کے پشتے۔ مُردوں کا ڈھیر

(۳) بہت سی چیزوں کا ڈھیر۔ انبار۔ پُشتہ۔ تودہ۔ طومار۔

گنجِ قارُون (ف + ع) اسم مذکر:- (۱) قارون کا بہت بڑا خزانہ جس کی نسبت کتب تواریخ میں لکھا ہے کہ چالیس آدمی صرف اُس کے خزانوں کی کُنجیاں مل کر اُٹھاتے تھے اور ہر ایک کُنجی ایک ایک اُنگلی کے برابر تھی۔ امام شعبی سے منقول ہے کہ تعداد میں خزانۂ قارون کی چار لاکھ چالیس ہزار بڑی بڑی سونے اور چاندی کی بھری ہوئی بوریاں تھیں چونکہ یہ شخص از حد بخیل تھا۔ اور حضرت موسےٰ علیہ السلام کے کہنے پر بھی اس نے اپنے مال کی زکوٰۃ نہیں دی تھی۔ اس وجہ سے یہ اُن کی بددُعا اور حکم خدا سے اُس خزانہ سمیت زمین میں دھنسنا شروع ہو گیا۔ اور قیامت تک اسی طرح زمین میں دھنستا چلا جائیگا ہندی میں اسے کوبر کا خزانہ یا کوش خیال کرنا چاہئے (۲) بہت بڑا خزانہ۔

گنج لگانا (۱) فعل متعدی:- ڈھیر لگانا۔ انبار لگانا۔

گنج (ہ) اسم مذکر:- (۱) ایک مرض کا نام جس سے سر پر بال نہیں آتے۔ چائیں۔ چندلائی۔ کھلواٹ۔ بورکا۔ جیسے "چھتنی سر پر نہ رکھو گنج ہو جائیگا" (۲) بال خورا۔

گنجا (ہ) اسم مذکر:- وہ شخص جس کے سر پر بال نہ ہوں۔ گنجے سر والا۔ چندلا۔ کل۔ کچل۔ احصی۔ اقرع۔

گنجان (۱) صفت:- گھنکا۔ گھنا۔ گچ پچ۔ گھندار۔ پاس پاس سٹا ہوا۔ منصل۔

(یہ لفظ گنجیدن بمعنی سمانے سے بنایا گیا ہے جہاں تھوڑی سی جگہ میں بہت سی آبادی یا تھوڑے سے میدان میں بہت سے درخت سمائے ہوئے ہوں تو اُس مقام کی صفت میں گُنجان کہتے ہیں)۔

گنجائش (ف) اسم مؤنث:- (۱) سمائی۔ جگہ۔ ٹھور۔ ٹھکانا۔

آخر یہ ہو گیا دہنِ تنگ کا جواب — گنجائش اپنی آپ کے دل میں کہاں اب (داغ)

(۲ ا- ہندو) اوت۔ فائدہ۔ کفایت۔ بچت۔ منفعت۔ جیسے "اس سودا میں چار آنے کی گنجائش ہے" (۳-۱) بساط۔ مقدور۔ حوصلہ۔ جیسے "اپنی گنجائش سے زیادہ خرچ نہ کرو۔"

(۴- قانون) قابل وصول مال گزاری۔ وہ خراج جو وصول ہو سکے۔

گنجائی (ہ) اسم مؤنث (پورب):- ایک کیڑے کا نام جو اکثر برسات میں

پیدا ہو جاتا اور اُس کے تُہت سے پیر ہوتے ہیں۔ کنسلائی ٭ ہزار پا ٭

گنجفہ (ا) اسم مذکر:۔ صحیح گنجیفہ۔ ایک کھیل کا نام جو تاش کی طرح کھیلا جاتا ہے اس میں ۹۶ پتے اور آٹھ رنگ ہوتے اور تین کھلاڑی کھیلتے ہیں ٭

گنجفہ باز (ا) اسم مذکر:۔ (۱) گنجیفہ کا کھلاڑی۔ گنجیفہ کھیلنے والا (۲) چالباز۔ چالیا۔ حرّاف۔ فطرتی۔ چھلیا۔ مکّار۔ فریبی ٭ شعبدہ باز ٭

گُنجلک (ا) اسم مؤنث۔ صحیح (ت۔ گُنبلک):۔ (۱) چین۔ شکن۔ سِلوٹ۔ جُھرس (۲۔ا) گانٹھ۔ گرہ۔ عقدہ۔ جیسے "اِن کے دل میں گُنجلک پڑ گئی ہے" (۳ ا) پیچیدگی۔ عقدۂ مقدمات جو بمشکل حل ہو۔ اُلجھن۔ اُلجھاؤ ٭ جھگڑا بکھیڑا ٭ اُلجھیڑا ٭

گُنجلک پڑنا (ا) فعل لازم:۔ (۱) پیچیدگی عمل میں آنا۔ اُلجھاؤ پڑنا۔ اُلجھیڑا پڑنا۔ بکھیڑا پڑنا۔ معاملات یا مقدمات میں صفائی نہ رہنا (۲) فرق آنا۔ فرق پڑنا۔ کپٹ ہونا۔ نفاق ہونا۔ جیسے "دل میں گُنجلک پڑنا"۔ اس معنی میں دل کے ساتھ آتا ہے ٭

گُنجھیا (ہ) اسم مؤنث ہندو:۔ ایک قسم کا سموسہ۔ وہ سموسہ جس میں میوہ بھر کر تلتے ہیں ٭

گنجے (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) گنجا کی جمع (۲) حروف مغیّرہ کے آجانے سے الف کو یائے مجہول سے بدل کر بھی یہ صورت بنا لیتے ہیں ٭

گنجے کو خدا ناخن نہ دے جو سر کُھجائے (ا) کہاوت:۔ اول معلوم دوم خدا ظالم کو صاحب اختیار اور کمینے کو صاحب ثروت نہ کرے کسی نا اہل کو استعداد اور اس قدر قدرت نہ ہو کہ وہ شریفوں پر فخر کرے ٭

گنجی (ہ) اسم مؤنث:۔ وہ عورت جس کے سر پر بال نہ ہوں ٭

گنجی پنہاری اور گوکھرو کا اِینڈوا؟ (ہ) کہاوت:۔ اپنی حقیقت اور حیثیت سے بڑھ کر کام۔ یہ مُنہ اور مصالح؟

گنجی کبوتری محلوں میں ڈیرا؟ (ا) کہاوت:۔ بدقسمت اور بدصورت کا یہ رُتبہ؟ ٭ گدھے کو انگوری باغ ٭

گنجیا (ا) اسم مذکر (پورب):۔ گاڑی بان یا گھسیارے وغیرہ کے اوزاروں کا تھیلا ٭

گُنجیا (ہ) اسم مؤنث (ہند):۔ کان کے ایک زیور کا نام ٭

گَنجیفہ (ف) اسم مذکر:۔ دیکھو (گنجفہ) ٭

گنجینہ (ف) اسم مذکر:۔ (۱) منسوب بہ گنج وجائے گنج ٭ مال کثیر خزانہ۔

کوش۔ دفینہ (۲) وہ الماری جس میں کھانے پینے کے ظروف اور کھانا وغیرہ بحفاظت رکھا جاتا ہے۔ جیسے "دواؤں اور گرم مصالح کی ہنڈیاں ڈلیاں کس سُگھڑائی سے چِٹھیاں لگی ہوئیں مُنہ بندھی ہوئیں گنجینے میں رکھی ہیں کہ عطار کی دوکان اس پر قربان کی تھی" (سُگھڑ سہیلی) ٭ (۳) نعمت خانہ۔ بھنڈارا۔ سودی خانہ (۴) مال گودام۔ ذخیرہ گاہ۔ ذخیرہ خانہ ٭

گنجینہ دار (ف) اسم مذکر:۔ خزانچی ٭ فوطہ دار۔ خزینہ دار۔ تحویلدار۔ روکڑیا ٭

گَنْد (ف) اسم مؤنث:۔ (۱) بدبُو۔ بوئے بد۔ دُرگندھ ٭ عفونت تعفّن۔ بساند (۲) نجاست۔ غلاظت ٭ ناپاکی۔ پلیدی ؎

نہا کر معرکے میں آتش آبِ تیغ قاتل سے خُدا چاہے تو پاک اس زندگی کی گند کرتے ہیں (آتش)

(۳۔ پنجاب) خراب اور نکمی چیز۔ کوڑا۔ جیسے "کھتوں گند اُٹھا لے آیا" (۴۔ پنجاب) خس و خاشاک۔ کوڑا کرکٹ۔ جیسے "گند سُٹور دو یعنی کوڑا جھاڑ دو" ٭

گَنْد کاٹنا (ا) فعل متعدی:۔ جھگڑا پاک کرنا۔ قصہ نمٹانا۔ مصیبت دُور کرنا۔ پاپ کاٹنا ؎

اِس قید فرنگ کی بڑی تھی گھاٹی لی تھی تیرے غم میں خلق نے کھٹوائی
چھوٹا نہیں اس قید سے تو ایک فقط گویا کہ خُدا نے گند سب کی کاٹی (ماسٹر جی) ٭

گَنْد کٹنا (ا) فعل لازم:۔ پاپ کٹنا۔ جھگڑا پاک ہونا۔ قصہ نمٹنا۔ فیصلہ ہونا ٭ رنج و مصیبت یا محنت و مشقت کا دُور ہونا ٭

گَنْدا (ف) صفت:۔ ناپاک۔ نجس ٭ غلیظ۔ گھوری۔ میلا ٭

گَنْدا (ہ) اسم مذکر:۔ گاؤں کے قریب کی زمین ٭

گِنْدر (ہ) اسم مذکر:۔ ایک قسم کا کیڑا جو چنوں اور ارہر کو لگ جاتا ہے ڈھورا ٭

گَنْدک یا گَنْدھک (ف۔ ہ) اسم مؤنث:۔ گوگرد۔ کبریت۔ ایک کانی آتشی مادّہ کا نام جسے مہوس آتش بستہ خیال کرتے ہیں۔ مزاجاً سوم درجہ میں اور بقول بعض چہارم درجہ میں گرم و خشک ٭

(فارسی میں گندک بمعنی بارود بھی آتا ہے اور کندش صرف بمعنی گوگرد آیا ہے اس کی تین قسمیں ہیں ایک احمر یعنی سُرخ جو اکسیر کا جزو اعظم ہے دوسری ابیض یعنی سفید جو بارود کا ایک جزو ہے۔ تیسری زرد کہ وہ بھی بارود اور دیگر ادویات میں کار آمد ہے جو گندک صاف ہوتی ہے اُسے آنولہ سار اور جو غیر مصفا ہوتی ہے اُسے نلوے کی گندک کہتے ہیں ٭

گَنْدگی (ف) اسم مؤنث:۔ (۱) عفونت۔ بساند۔ سڑاند۔ بدبو۔ (۲) غلاظت۔ نجاست۔ ناپاکی۔ میلا۔ چرک۔ لید۔ گوبر وغیرہ ٭

گَنْدگی پھیلانا (ا) فعل متعدی:۔ (۱) بدبو پھیلانا۔ سڑاند پھیلانا

(۲) کسی جگہ کو میلا اور غلیظ کرنا (۳) نا مہذب گفتگو کرنا +

گَنْدُم (ف) اسم مذکر:- گیہوں - کنک - حِنطہ - مزاجاً اول درجہ میں حار گرم یُبس و رطوبت کے ساتھ +

گَنْدُم گُوں (ف) صفت:- گیہوں کے رنگ کا - گندمی + سانولا +

گَنْدُم نما (ف) صفت:- اول معلوم دوم دھوکے باز - مکار + چالاک عیار + دغاباز - ستفتی +

گَنْدُم نما جَو فروش (ف) اسم مذکر:- وہ شخص جو اپنے آپ یا کسی چیز کو ظاہری ٹیپ ٹاپ سے رکھے - اور در حقیقت ویسا نہ ہو - مکار - فریبی - دغاباز - عیار - چالاک - دھوکے باز +

گَنْدُم نمائی (ف) اسم مؤنث:- مکاری - فریب - دھوکا بازی - چالاکی - عیاری - دغابازی ؎

آخر فریب زاہدِ مکار کھل گیا   گندم نمائیاں نہ چلیں جو فروش کو (اسیر)

گَنْدُمی (ف) صفت:- گندم گوں - گیہوں کے رنگ کا + سانولا +

گَنْدُمی رنگ (ف) اسم مذکر:- سانولا رنگ +

گَنْدنا (ف) اسم مذکر:- ایک قسم کا سبزۂ خوردنی جو لہسن سے مشابہ ہے - عربی میں کرّات فارسی میں زبُودہ بھی کہتے ہیں - مزاجاً اول درجہ میں گرم دوم میں خشک (جو لہسن میں بونے سے جو سبزہ پیدا ہوتا ہے اصل میں اُسے گنڈنا کہتے ہیں) +

گَنْدَوڑا (ہ) اسم مذکر (ہندو):- نری کھانڈ کی ٹکیا یا روٹی جو شادیوں کی تقریب میں تقسیم ہوتی ہے - قرص شکر - جیسے "گوں گوں کرے گندوڑا کھانے بنیاں کرے بنا سے کھلائے رووے تو وہ تھپڑ کھائے" +

گَنْدھ (س) اسم مؤنث:- (۱) بو - باس - مہک (۲) خوشبو - سُگندھ (۳) صندل وغیرہ خوشبودار چیز جو گھس کر یا رگڑ کر دیوتا وغیرہ کو لگاتے یا اپنے ماتھے اور ڈنڈوں پر ہندو لوگ ملتے ہیں (۴) سُرخ صندل - گھسا ہوا صندل +

گُنْدَہ (ف) صفت:- موٹا - سطبر - دبیز - گاڑھا - غلیظ - سفت - عفص +

گَنْدہ یا **گَنْدا** (ف) صفت:- (۱) ناپاک - نجس - پلید (۲) غلیظ کثیف (۳) بدبودار - متعفن - سڑا ہوا - بُسا ہوا - اُبسا ہوا - سڑانڈ والا - سڑاندا بساندا (۴) میلا - گھوری (ف - ا) بد - بُرا - جیسے "گندہ مزاج" +

گندہ انڈا (ا) اسم مذکر:- سڑا ہوا انڈا - وہ انڈا جس کی زردی سڑ کر پتلی پڑ گئی ہو + وہ انڈا جس میں خون پڑ گیا ہو +

گَنْدہ بِروزہ (ا) اسم مذکر:- چیڑ کے درخت کا گوند - ایک سفید بدبودار مادہ جو چیڑ کے درخت سے نکلتا ہے - قینہ - بارزد - مزاجاً تیسرے درجہ میں حار دوسرے میں یابس - مفید بواسیر - ملین - مُفتّح اور محلّل ہے +

گَنْدہ بغل (ف) اسم مذکر:- وہ شخص جس کی بغلوں میں سے بدبو آئے - بغل گند والا - عربی مصِنّ +

گَنْدہ بہار (ف) اسم مؤنث:- لهاوٹ - موسم سرما کی بارش - بارانِ سرما +

گَنْدہ پانی (ا) اسم مذکر:- (۱) آب غلیظ - ناپاک اور میلا پانی - (۲ - بازاری) منی - بیرج - نطفہ - دھات (۳) بول - پیشاب - موت - (۴ - عو) بوتل والی - شراب - مے - بادہ - مل - مدھرا - مدھ - دارو ؎

کیا کہوں میں کہ کیا کام کیا   گندے پانی سے آکے دھار دیا (میر یار علی)

گَنْدہ پانی نکالنا (ا) فعل متعدی (بازاری):- مجامعت کرنا - طوعاً و کرہاً جماع کرنا - رفع ضرورت کرنا - شہوت مٹانا - بدصورت عورت سے جماع کرنا +

گَنْدہ دہن (ف) اسم مذکر:- وہ شخص جس کے منہ سے بدبو آئے - گُنگ - بباسنو +

گَنْدہ کام (ا) اسم مذکر:- (۱) ناپاک اور نجس کام - میلا کام - غلیظ کام (۲) خراب کام - بُرا کام + حرام - زنا - بدکاری +

گَنْدہ کرنا (ا) فعل متعدی:- (۱) ناپاک کرنا - نجس کرنا (۲ - بازاری) خراب کرنا + کلنک لگانا - داغ لگانا - آبرو میں بٹا لگانا + عفت میں داغ لگانا - پاکدامنی میں فرق لانا - بگاڑنا - عصمت میں بٹا لگانا - (۳) آلودۂ جُرم کرنا - کسی جُرم کی سزا میں قید یا جُرمانہ کرانا - کلنکی بنانا +

گَنْدہ کُس (ف) اسم مؤنث:- وہ عورت جس کے اندام نہانی سے پانی بہتے رہنے کے سبب مقام مخصوص متعفن رہے - وہ عورت جس کی فرج میں سے بدبو آتی رہے +

گَنْدھار (ہ) اسم مذکر:- (۱) علم موسیقی کی تیسری سُر کا نام جو رکھب سے ایک درجہ اونچا اور اُس کا مخرج سینہ ہے - جیسے "بھیڑ - مینڈھے یا بکری کی آواز" (۲) شہر قندھار +

گَنْدَھرب (س) اسم مذکر:- (۱) سُورگ کا گویا + راجہ اندر کے دربار کا

گوتا (۲) مجازاً ہر ایک گانے والا۔ مغنی۔ نغمہ سرا - ڈوم۔ قوال۔ گایک (۳) کوئل ایک پرند کا نام (۳ - ہ - صفت) سُندر۔ خوبصورت + جمیلہ۔ حسینہ شکیلہ۔ جیسے "گندھرپ کنیا بینا بجاؤ مہرو منوا (۴ - ہ صفت) اچھا راگ۔ نغمۂ خوش آیندہ۔ جیسے "گندھرپ راگ" +

گندھرپ بیاہ - (ہ) اسم مذکر :- عورت اور مرد کا اپنی رضا و رغبت کے موافق کسی رسم کے بغیر از خود بیاہ کر لینے کو گندھرپ بیاہ کہتے ہیں +

گندھک (ہ) اسم مؤنث :- گوگرد۔ کبریت۔ گندک + (مفصل دیکھو گندک)

گُندھنا (ہ) فعل لازم :- (۱) آٹا سننا۔ آٹے کا پانی اور نمی سے روٹی کے قابل ہونا (۲) بالوں یا ہار وغیرہ کا گُتھنا۔ پھولوں کا پرویا جانا۔ سر کے بالوں کا گوندھا جانا +

گُندھوانا (ہ) فعل متعدی المتعدی :- (۱) آٹا سنوانا (۲) بال یا ہار وغیرہ گُتھوانا +

گندھی یا گندی (ہ) اسم مذکر :- عطر فروش + پھلیل بیچنے والا۔ بو فروش۔ عطار + پھلیل + تیل۔ مسی۔ سُرمہ۔ کاجل اور عطریات بیچنے والا +

گندی (ا) صفت۔ گندہ کی تانیث :- (۱) پلید عورت۔ ناپاک عورت + غلیظ عورت۔ نفاست اور نظافت سے دور (۲) ایک قسم کی گالی جو اکثر لونڈی باندیوں کو دیتی ہیں (۳) فحش۔ غیر مہذب۔ بکنی۔ جیسے "گندی بات" (۴) خراب۔ نکمی۔ ناکارہ۔ جیسے "گندی بوٹی" +

گندی بات (ا) اسم مؤنث :- شرم کی بات۔ غیر مہذب بات۔ گالی۔ فحش بات۔ مغلظات +

گندی بولی کا گندا شوروا (ا) کہاوت :- بدوں کی بد ہی اولاد + بُرے کام کا بُرا نتیجہ + بُرے کام کا بُرا انجام +

گندی رُوح (ا) اسم مؤنث :- ناپاک روح۔ نجس روح + پلید مزاج وہ شخص جس کی طبیعت ہمیشہ نجس ناپاک اور گندی باتوں کی طرف مائل رہے وہ روح جو بدبو کی طرف مائل ہو ؎

وہ زُلف سُونگھ کے میں نے جو مشک بھر سونگھا تو بولے سُن کے تمہاری ہے کتنی گندی رُوح (معروف)

گندی زبان کرنا (ا) فعل متعدی :- فحش بکنا۔ غیر مہذب باتوں کو زبان پر لانا۔ گالیاں بکنا +

گندی گندی باتیں کرنا (ا) فعل متعدی :- بُری بُری باتیں زبان پر لانا۔ بکنی باتیں کرنا گالیاں بکنا فحش باتیں کرنا۔ شرم کی باتیں زبان پر لانا۔ مغلظات بکنا +

گُندیلا (ہ) صفت :- گوند پیدا کرنے والا (درخت) وہ درخت جس میں سے

گوند نکلتا ہے۔ جیسے ببکر۔ سُہنجنا۔ ڈھاک وغیرہ +

گُنڈا (ہ) صفت :- لُچہ۔ شہدا۔ بدمعاش۔ لُقندرا۔ رند۔ بد وضع۔ بدچلن سرہنگ + بدکار۔ اوباش۔ جیسے "نہ گُنڈا گانوں کو بھے اور نہ گانوں گُنڈے کو" +

گنڈا (ہ) اسم مذکر :- (۱) حلقہ۔ چھلا۔ کڑا + چوڑی (۲) چار عدد۔ اربعہ۔ چار کوڑیاں یا چار پیسے + آنہ + چار روپے یا چار اشرفیاں (۳) فاختہ یا توتے وغیرہ کے گلے کا طوق۔ کنٹھہ (۴) پٹا جو گھوڑوں کے گلے میں ڈالا جاتا ہے۔ نیز کوڑیوں اور گھنگروں وغیرہ کا حلقہ جو جانور کے گلے میں ڈالتے ہیں + ایک قسم کا ساز اسپ (۵) وہ بڑا ڈورا جس میں منتر یا کوئی عمل پڑھ پڑھ کر گرہ دیتے جاتے اور اُسے نظر گزر کے واسطے اکثر بچوں کے گلے میں ڈالتے یا بیمار کو پہناتے ہیں۔ رشتۂ تپ۔ یہ کچے تاگے یا کلاوے یا نیلے سوت کا ہوتا ہے۔ عورتوں کی کمر میں بھی بندھوایا جاتا ہے + وہ تعویذ جو بصورت طوق چمڑے میں منڈھ کر بچے کے گلے میں ڈالتے ہیں ؎

کھنچے جلاد ابن خط میری گردن پہ کہیں — یاد آیا ہے اب اُس طفل کا گنڈا مجھ کو (ناسخ)

سرمۂ منظور نظر ٹھیرا ہے چشم یار کو — نیلگوں گنڈا پہنا بامِ دُوم بیمار کو (آتش)

(۶) وہ نیلا ڈورا جسے بٹ کر ہاتھ میں باندھ لیتے ہیں (۷ - برج) انحصار۔ موقوف۔ منحصر۔ جیسے "اُنکے آنے پر کیا گنڈا ہے" (۸) فرق۔ تفاوت۔ بچھا + نشان + خط +

گنڈا تعویذ (ا) اسم مذکر :- منتر جنتر + جھاڑ پھونک۔ جادو ٹونا ؎

ترے بیمارِ محبت کا خدا حافظ ہے — کہ مُؤثر نہیں ہوتا کوئی گنڈا تعویذ (صابر)

گنڈا تعویذ کرنا (ا) فعل متعدی :- جادو و افسوں کرنا + گنڈے تعویذ کے وسیلہ سے علاج کرنا۔ منتر جنتر کرنا۔ جھاڑ پھونک کرنا۔ جادو ٹونا کرنا۔ ٹوٹکا کرنا +

گنڈاسا (ہ) اسم مذکر :- (۱) گُٹی کاٹنے کا اوزار۔ چارہ کاٹنے کا ہتھیار جس سے گنڈیریاں سی کاٹتے ہیں۔ پُولیاں کاٹنے کا اوزار (۲) تبر۔ بھرسا۔ لاٹھی میں لگا ہوا ہتھیار جسے اکثر مجاہدین پاس رکھتے ہیں +

گُنڈلی (ہ) اسم مؤنث :- حلقہ۔ گُنڈلی + حلقۂ مار۔ گینڈلی۔ سانپ کا دائرہ بنا کر بیٹھنا +

گُنڈلی مار کر بیٹھنا (ہ) فعل لازم :- سانپ کا حلقہ زن ہو کر بیٹھنا۔ گینڈلی مار کر بیٹھنا۔ حلقہ زدن مار کا ترجمہ ؎

رُخ پہ یُوں اُس سیمبر کے زُلفِ پیچاں ہے کہ جُوں
گنج پر مارِ سیاہ بیٹھے ہے گُنڈلی مار کے (برق)

گُنڈلی مار کر سونا (ہ) فعل لازم :- سُکڑ کر سونا۔ گٹھڑی بنکر سونا۔ ٹانگوں

مِیں سرد کر سونا - سمٹکر سونا + بطور حلقہ لیٹنا +

گنڈلی مارنا (ہ) فعل لازم :- سانپ کا حلقہ زن ہونا ے

نیش زنی میں یہ عقرب ہے کالا ہے وہ گنڈلی مارے
حضرتِ دل بازآؤ نہ چھیڑو کان کا بالا زُلف کا حلقہ (بیان)

گنڈی (ہ) صفت (گنوار) :- (۱) نابون - گانڈو - بولسیا - (۲) نامردہ ہین - ہیبر - ہیجڑا مخنث + ڈرپوک - بُزدلا جی کا گانڈو +

گنڈے (ہ) اسم مذکر :- گنڈا کی جمع (۱) حلقے جیسے جو ق جنتر وغیرہ (۲) فرق تفاوت بیچارہ (۳) نشان جو تاکید وغیرہ میں دئے جائیں (۳) حرف مغیرہ کے آجانے سے الف کی یائے مجہول سے بدلی ہوئی صورت +

گنڈے دار (ہ) صفت :- (۱) حلقہ دار + دھاری دار جیسے گنڈے دار سانپ (۲) بیچ بیچ میں سے سفید ہی چھوٹا ہوا - جیسے "کیا گنڈے دار مہندی لگائی ہے" (۳) بغیر تسلسل بے سلسلہ بیچ بیچ میں ناغہ کرکے - جیسے گنڈے دار حاضری یا نماز

گنڈے دار نماز پڑھنا (ہ) فعل متعدی :- ناغہ کرکے نماز پڑھنا متواتر یا تسلسل سے نماز نہ پڑھنا - روزمرّہ کی پابندی سے نماز نہ پڑھنا +

گنڈیری (ہ) اسم مؤنث :- (۱) گنّے کی چھوٹی سی پوری - پونڈے کے گول گول کٹے ہوئے ٹکڑے جیسے گلاب میں بسائی ہوئی گنڈیریاں پونڈے کی :- (آواز) (۲) پوری - پارہ بند +

گنڈیری دار (۱) لکھنؤ :- گنڈے دار - مختلف رنگ کے گنڈے پڑا ہوا +

گنڑ (ہ) اسم مؤنث :- گانڑ کا مخفف - گانڈ - مقعد - سُفرہ +

گنڑ پترا (ہ) اسم مذکر (بازاری) :- گانڑ سے جنا ہوا لڑکا جو خلافِ قیاس اور ناممکن امر ہے - جیسے "بیوی نہیں تھی تو کیا اُنکے گنڑ پترا ہوا" +

گنڑ جھپ (ہ) اسم مؤنث (بازاری) :- گانڑ کے بل جھکنے کا فعل - گانڑ کے رُخ کی کنّی - جیسے "گنڑ جھپ کھانا" یعنی گانڑ کے رُخ سے کنّی کھانا جانا کنیانا - شرمانا +

گنڑ چُتریاں لڑانا (ہ) فعل متعدی (بازاری) :- چوتڑ سے چوتڑ لڑانا باہم چوتڑوں کو ٹکرانا +

گنڑ سل (ہ) صفت (بازاری) :- گانڈو - نابون - لغوی معنی بڑی ہوئی گانڑ والا (حقارتاً بولتے ہیں) +

گنڑ غمزہ (۱) اسم مذکر (بازاری) :- بھونڈا نخرا +

گنڑ گھسنی (ہ) اسم مؤنث (بازاری) :- (۱) گنواروں کا بیچا نہ پھر کر زمین سے چوتڑوں کو رگڑنا تاکہ صاف ہو جائیں گھسنی کرنا (۲)

خوشامد درآمد - تلو پتو - چاپلوسی +

گنڑ گھسنی کرنا (ہ) فعل متعدی (بازاری) :- (۱) گانڑ گھسنا - چوتڑوں کو زمین سے رگڑ کر صاف کرنا - (۲) خوشامد کرنا - تلو پتو کرنا - ناک رگڑنا - عاجزی کرنا ے

پادیں ہیں اطبا سبھی پوں پوں مرے آگے گنڑ گھسنیاں کرتا ہے فلاطون مرے آگے (چرکین)

گنڑیل (ہ) صفت (بازاری) :- گانڈو - نابون + بودا - بزدلا +

گنگ (۱) اسم مذکر :- دریائے گنگا یا بھاگیرتی + اکبر کے زمانہ کا ایک مشہور کبیشر +

گنگ (ف) اسم مذکر :- (۱) لال - ابکم - گونگا - وہ شخص جو اشاروں سے بات کرے اور زباں سے نہ بول سکے (۲ - ا - مجازاً) ناشنوا - بہرا - کر - آگندہ گوش (چونکہ گونگا ہونے کے ساتھ بہرا ہونا بھی لازم ہے - شاید اسی وجہ سے یہ معنی بھی ہو گئے) (۳ - ا) کانوں کی وہ کیفیت جو پانی بھر جانے یا آواز توپ وغیرہ سے ظہور پذیر ہوتی ہے اور اُس میں کچھ نہیں سُنائی دیتا جیسے آج تو آپ ہی آپ کان گنگ ہو رہے ہیں یا ایک کان گنگ ہو رہا ہے) +

گنگ صُم (ف + ع) صفت :- (۱) گونگا بہرا (۲ - ۲) دیکھو گُم صُم +

گنگ محل (ف - ع) اسم مذکر :- جلال الدین اکبر کے اُس عالیشان مکان کا نام جو اُس نے انسان کی طبعی زبان معلوم کرنے کی غرض سے آبادی سے بہت فاصلہ پر جہاں آدمی کی آواز تک نہ سُنائی دے بنوا کر تُرت کے جنے ہوئے بچوں کو رکھا - اور اُن کی پرورش و خدمت کے واسطے گونگی دائیاں انائیں و دیگر اہلِ خدمت مقرر کئے تھے - چنانچہ جب وہ بچے پانچ پانچ سات سات برس کے ہو گئے تو ایک روز دربار میں بُلوا کر اُن کی بولی سُنی سب غائیں بائیں یعنی بے معنی اور غیر مفہوم الفاظ کے سوا کچھ نہ بول سکے +

گنگ ہو جانا (۱) فعل لازم :- کانوں کا بھر جانا - آگندہ گوش ہو جانا - کانوں میں ہر وقت ایک آواز سی سُنائی دینا +

گنگا (س) اسم مؤنث :- (ہندوستان کے سب سے نامی متبرک اور مقدس دریا کا نام جسے بھاگیرتی بھی کہتے ہیں - یہ دریا کوہ ہمالہ کے ایک پہاڑ گنگوتری نامی سے نکلا ہے اور اس کے نکلنے کی جگہ کو گو مکھ کہتے ہیں - اس جگہ اس کی دھار تقریباً نو گز چوڑی اور صرف گز بھر کے قریب گہری ہے - لیکن آگے بڑھکر دو ندیوں کے شامل ہو جانے سے بڑی ہو گئی ہے چنانچہ ہردوار تک آتے آتے جہاں یہ دریا پہاڑوں سے نکل کر میدان میں داخل ہوا بہت چوڑا ہو گیا - اور آگے بڑے بڑے دریاؤں کے ملجانے سے اس کا پاٹ اس قدر پھیلا ہے کہ سمندر میں سندربن کے پاس پانچ کوس کے پاٹ سے جا کر گرا ہے (۲)

گنگ

۱۵۶۰ میل اور نکاس سطح سمندر سے ۱۳۸۰۰ فیٹ اونچا ہے گنگوتری پہاڑ ہے اس کا پانی نہایت شفاف اور ہلکا ہے۔ کہتے ہیں کہ بعض بوٹیوں کے شامل جانے سے اُس کی یہ کیفیت ہوگئی ہے کہ اُس میں کبھی کیڑے نہیں پڑتے۔ بلکہ ہندوؤں کے نزدیک تو وہ خشک بھی نہیں ہوتا۔ ہندوؤں کا اعتقاد ہے کہ یہ ندی شیوجی کی جٹا یعنی لٹ سے نکلی ہے۔ اس میں نہانے سے پاپ دُور ہوتے ہیں۔ اُس کے قریب مردوں کا جلانا۔ یا اُس میں مردوں کی راکھ خواہ ہڈیوں کا ڈالنا باعث نجات ہوتا ہے۔ چنانچہ اکثر مردوں اور عورتوں کا نام بھی اسی وجہ سے یہی رکھتے ہیں ؎

ہم تو پیاسے ہے تے غیر کو دی پیر مغاں   اُلٹی اس شہر میں بہتی ہوئی گنگا دیکھی (اسیر)

گنگا نہائے مُکت ہوئے تو مینڈک مچھلیاں   مونڈ مُنڈائے سِدھ ہوئے تو بھیڑ کیا نہ (بھجن کبیر)

یعنی اگر گنگا نہانے سے نجات ہوتی ہے تو مینڈک اور مچھلیاں جو رات دن اُسی میں رہتی ہیں سب سے زیادہ بے گناہ اور مقدس ہیں۔ اور جو سر منڈانے سے سدھ یعنی نجات یافتہ ہوتا ہے۔ تو بھیڑ سب سے زیادہ سدھ ہے جس کے تمام بال اون کے لالچ سے مونڈے جاتے ہیں) +

گنگا اُٹھانا (ہ) فعل متعدی (لکھنؤ) :- دریائے گنگا کی قسم کھانا ؎

چاہئے ہم یار تو کیا کیا اُٹھائیے   قرآن سر سے آنکھوں سے گنگا اُٹھائیے (اسیر لکھنوی)

گنگا اِشنان (ہ) اسم مذکر :- (۱) گنگا نہان۔ گنگا کا غُسل (۲) ہردوار کا سالانہ میلہ جو کاتک کے اخیر دن ہوتا ہے۔ ہندو اس غُسل کا بہت بڑا ثواب خیال کرتے ہیں +

گنگا باسی (ہ) اسم مذکر :- دریائے گنگا کے مُتصل رہنے والا شخص جو متبرک خیال کیا جاتا ہے +

گنگا پار (ہ) اسم مذکر :- وہ مُلک جو دریائے گنگ کے اُس طرف واقع ہے +

گنگا پار اُتار دینا یا کر دینا یا دکھلا دینا (ہ) فعل متعدی :- کسی مورد تقصیر کو جلا وطن کر دینا۔ تقصیر وار کو دیس نکالا دینا ؎

کر دیا تھا جس کو گنگا پار کل کی بات پر   آج وہ ڈوبا سُنا اے یار کل کی بات پر (شاہ نصیر)

کہا جو میں نے کہ اُس آشنا کا قائل ہوں   جو بحرِ حُسن کا مجھ کو کنار دکھلا دے
بغل لپیٹ کے بولے تجھے ہے مدِ نظر   کہ اس لپیٹ میں اپنی کنار دکھلا دے
جو وارنے میں لگا دل کو تو بولے ہے کوئی   کہ اس کو آج ہی گنگا کا پار دکھلا دے (نظیر اکبر آبادی)

گنگا پُتر (س) اسم مذکر :- (۱) بھیشم۔ پانڈوں کا دادا۔ گنگا کا بیٹا (۲) وہ برہمن جو گنگا کے چند متبرک مقامات اور خاصکر بنارس پر جاتریوں کو پنڈ دان وغیرہ کراتے ہیں (۳) مخلوط النسل۔ دوغلے۔ کمینے۔ وہ ادنے ذات کے ہندو لوگ جن کا پیشہ لاشوں کو اُٹھا کر لے جانے اور جلانے کا ہے +

گنگا تیر (س) اسم مذکر :- (۱) ساحل گنگ۔ دریائے گنگا کنارہ۔ (۲) وہ مُلک جو سواحل گنگ پر آباد ہیں +

گنگا تیلی یا گانگلا تیلی (ہ) اسم مذکر :- (راجہ بھوج کے وقت کے ایک مشہور تیلی کا نام جس نے راجہ کو متبنے کر لیا تھا اور اس کا قصہ اس طرح پر مشہور ہے کہ جب راجہ بھوج پر ساڑھ ستی آئی۔ اور راج پاٹ جاتا رہا تو یہ مدتوں حیران و پریشان جنگلوں جنگلوں مارا ہوا پھرا۔ ایک دفعہ مانگتا کھاتا کسی رانی تک پہنچا محل میں بیٹھا ہوا تھا کہ دفعۃً ایک کاٹ کی مورتی رانی کا کھونٹی پر لٹکا ہوا ہار نگل گئی اُس نے اس کو چور سمجھ کر راجہ کے حوالہ کیا راجہ نے ہاتھ پاؤں کٹوا کر باہر پھکوا دیا یہ پڑا ہوا بلا رہا تھا کہ اُدھر سے گنگا تیلی آ نکلا۔ اس کی ہونہار صورت موہنی مورت دیکھ کر دل میں کہا کہ خدا نے اولاد تو دی ہی نہیں۔ آؤ اسی کو لے چلیں یہ سوچ کر گھر لے آیا۔ مرہم پٹی کی۔ وہ اچھا ہوگیا تو کولھو چلانے کی خدمت سپرد کی ایک دن کہیں رات کو کولھو پر بیٹھا ہوا دیپک راگ گا رہا تھا کہ حسب اتفاق کہیں اُسی وقت راجہ کی بیٹی نے چیلیوں کو چراغ گُل کر دینے کا حکم دیا تھا۔ لیکن جب وہ چراغ بجھاتیں جب ہی آگ کی لَوؤں کے ساتھ وہ جل اُٹھتے تحقیق سے معلوم ہوا کہ گنگا تیلی کے گھر میں کوئی دیپک گا رہا ہے۔ یہ سُن کر اس کے دل پر چوٹ لگی اور صبح کو راجہ کے مہر ہو کر اس نے شادی کا پیغام دلوایا۔ گنگا اس بات سے متعجب ہوا۔ اور ناچار شادی کر دی۔ بگر مُنہ پہ پسینے آنے لگا ہاتھ پاؤں نکل آئے۔ راج پاٹ از سرِ نو نصیب ہوا۔ اور اب کاٹ کی مورتی نے بھی ہار اُگل دیا۔ چنانچہ جب سے یہ مثل بنگئی کہ کہاں گنگا تیلی کہاں راجہ بھوج۔ یعنی گو امیر غریب کی نسبت نہیں مگر تقدیر سے سب نزدیک ہے۔ راجہ نے ہمیشہ اس کو اپنا باپ مانا اور مالا مال کر دیا) +

گنگا جل (س) اسم مذکر :- (۱) دریائے گنگ کا پانی۔ آب گنگ جو مقدس اور پوتر مانا جاتا اور اکثر تبرکاً یا مرتے وقت یا از سرِ نو مذہب میں داخل کرتے وقت ہندو لوگ پلاتے ہیں (۲-ہ) راجہ کے پینے کا پانی جس طرح آبِ حیات بادشاہ کے پینے کا پانی +

گنگا جلی (ہ) اسم مؤنث :- (۱) وہ برتن جس میں گنگا کا پانی رکھا جائے جس طرح مسلمانوں میں زمزمی (۲) وہ مُکلف برتن جس میں راجاؤں کے پینے کا پانی رکھا جاتا ہے۔ مجازاً راجہ لوگوں کے پینے کا پانی جس طرح بادشاہوں کے پینے کا آبحیات +

گنگا جلی اُٹھانا (ہ) فعل متعدی :- گنگا جل ہاتھ میں لے کر قسم کھانا سخت قسم کھانا۔ حلف اُٹھانا +

گنگ

گنگا جمنا (ہ) اسم مؤنث :- (۱) دو مقدس دریاؤں کے نام جن میں سے اوّل گنگوتری پہاڑ سے اور دوسرا جمنوتری سے نکلتا ہے۔ گنگا سے دوسرے درجہ پر جمنا کو مانا گیا ہے (۲) ملا جلا - آمیختہ + دو رنگا +

گنگا جمنی (ہ) صفت :- (۱) ملا جلا - ملواں جلواں - باہم آمیختہ + دو رنگا - دو رنگ یا دو وضع کا (۲) سونے اور چاندی کا بنا ہوا سنہری اور روپہلی + پیتل اور تانبے کا بنا ہوا + وہ چیز جس پر چاندی اور سونے کا کام ہو + (۳ - اسم مؤنث) ایک قسم کا کان کا زیور۔ (۴ - اسم مؤنث) بیلوں کی دو رنگی یعنی سیاہ و سفید بنی ہوئی جھول یا گھوڑے کی دو رنگی گردنی (۵) سیاہ اور سفید رنگ - ابلق (۶ - اسم مؤنث) کیو کی ڈال - ملی جلی دال + (چونکہ گنگا اور جمنا کے پانی کی صفائی اور رنگت میں کسی قدر تفاوت ہے اس وجہ سے یہ معنی ہو گئے ہیں) +

گنگا دُہائی (ہ) اسم مؤنث :- گنگا جی کی قسم گنگا جی کی فریاد - جیسے "گنگا کی دہائی ہے نہ مانے قسائی ہے" +

گنگا دھر (س) اسم مذکر :- شیو - مہادیو - شمبھو جنہوں نے پہلے گنگا کو اپنی جٹا میں رکھ لیا تھا +

گنگا رام (ہ) اسم مذکر :- ایک بہت بڑا تھ بھر کا لمبا جوتا جو اکثر تحصیلدار یا کوتوالوں کے پاس خراج ادا نہ کرنے والوں اور بدمعاشوں کو سزا دینے کے واسطے تحصیل یا کوتوالی میں رہا کرتا تھا جس جوتے سے ہندو خطاوار کو سزا دی جاتی اُسے گنگا رام جس سے مسلمانوں کو سزا دی جاتی اُسے مولا بخش کہا کرتے تھے اکبر کے زمانہ سے اس کا رواج ہوا تھا اور اب تک چلا آتا ہے +

گنگا ساگر (س) اسم مذکر (۱) وہ جگہ جہاں گنگا سمندر سے ملی ہے دہانۂ گنگ (۲) ہندوؤں کے استعمال کا سرپوش اور ٹونٹی دار لوٹہ - آفتابہ +

گنگا کا میلہ (ہ) اسم مذکر :- ہردوار کا میلہ - وہ بڑا بھاری مذہبی میلہ جو دریائے گنگ کے کنارے پر ہوتا ہے +

گنگا کس کی کھدائی ہے؟ (ہ) کہاوت :- (۱) یعنی یہ کام آپ ہی آپ ہوا ہے یا بے تدبیر ہوا ہے (۲) ایک بیوقوفی کا سوال - سوالِ بیجا +

گنگا کو آنا تھا بھاگیرت کے سر جس ہوا (ہ) کہاوت - یعنی ایک بات ہونے والی تھی مگر نامور ی قسمت نے مُفت میں اور کو دیدی (اس کی نسبت یہ افسانہ مشہور ہے کہ پنڈتوں نے راجہ بھاگیرت سے کہا کہ تیرے بیٹے دوزخ میں جائیں گے اگر تو گنگا جل لائے اور پنڈ چڑھائے تو وہ جنت کو جا سکتے ہیں پس اس نے بیٹوں کی محبت میں عبادت کرنی شروع کی تاکہ آسمان سے گنگا زمین پر آ جائے۔ اس کی عبادت مقبول ہوئی اور بشن نے خوش ہو کر مراد پوری کر دی۔ مگر زمین کانپی کہ اگر یہ دھار پڑی تو میں شق ہو جاؤنگی۔ اس سبب سے مہادیو نے اپنے سر پر لیا اور جٹا سے ایک قطرہ کمنڈل یعنی کجکول میں ڈال بھاگیرت کو دیا۔ وہ سوروں کے ورے اسے کھڑ گھر گیا کہ باجے گاجے اور دھوم دھام سے تجھے لے کر جاؤنگا - پیچھے ایک گڈریا اپنی گائے گنگا نامی کو پکارتا آیا اُس نے جانا بھاگیرت ہی بلاتا ہے۔ بہ نکلی جب بھاگیرت آیا تو متفکر ہوا۔ آواز آئی کہ جب میرا بہاؤ سوروں کی طرف ہوگا تو تیرا کام ہو جائیگا پس جب سے یہ مثل بنگئی) +

گنگا کی مائیں پینڈ بھرنا (ہ) فعل متعدی (ہندو) :- گنگا کی جانب قدم رکھ کر قسم کھانا - گنگا جی کی قسم کھانا - حلف اُٹھانا +

گنگا کے میلے میں چکتے رہے کا کیا کام (ہ) کہاوت :- بے محل اور بے موقع کام قدر کے قابل نہیں ہوتا - بڑوں میں ادنے کی کیا قدر ہے

گنگا کے میلے میں چکتے رہے کو کون پوچھے؟ (ہ) کہاوت :- بڑے لوگوں کے مجمع میں ادنے کو کوئی نہیں پوچھتا +

گنگا گئے مُنڈ آئے سدھ (ہ) جہاں سے آدمی بے نقصان اُٹھائے نہ آئے وہاں یہ کہاوت بولتے ہیں یعنی کچھ نہ کچھ کھو کر آئے - چنانچہ اس قبیل سے لڑکوں کا یہ فقرہ بھی ہے - گنگا نہا کر کیا پھل پائے مونچھ مُنڈا کر گھر کو آئے +

گنگا لابھ ہونا (ہ) فعل لازم (ہندو) :- دریائے گنگ کے کنارے جا کر مرنا - گنگا پر جا کر دم دینا - گنگا جی جا کر پران چھوڑنا + مکت ہونا - نجات پانا - بیکنٹھ کو سدھارنا +

گنگا نہانا (ہ) فعل متعدی (ہندو) :- (۱) گنگا میں اشنان کرنا - دریائے گنگ میں غسل کرنا (۲) کسی دشوار اور مشکل کام کو انصرام پہنچانا - محنت شاقہ سے فراغت حاصل کرنا - دامِ فکر و اندیشہ سے رہائی اور مخلصی پانا - (۳) پاک ہونا - پوتر ہونا - گناہ دُھلنا - پاپ دور ہونا - نجات پانا - (۴) پاپ کاٹنا - قرضہ یا گناہ سے سبکدوشی حاصل کرنا - بیٹی کے فرض سے [illegible] (ہ) ثواب کمانا - پُن کمانا +

گنگا نہائے! (ہ) محاورہ (ہندو) :- بڑا پاپ کٹا - بڑی مہم طے ہوئی - گڑھ جیتا + بڑا ثواب کمایا - بڑا پُن کمایا +

گنگال (ہ) اسم مذکر (ہندو) :- پانی رکھنے کا بڑا برتن۔ کلسا۔ اُوگنی۔ بگاگر ❊

گنگالہ (ہ) اسم مذکر (پورب) :- وہ زمین جس تک دریائے گنگا کا چڑھاؤ پہنچتا ہے ❊

گنگا شلجم (ہ) اسم مذکر :- وہ بڑا شلغم جو دریائے گنگا پر پیدا ہوتا ہے ❊

گنگنا (ہ) اسم مذکر :- (۱) غُنغُنا۔ ناک میں بولنے والا شخص (۲۔ صفت) دیکھو (گُنگنا) نیم گرم۔ سیل گرم۔ سم سُم ❊

گنگنا بولنا (ہ) فعل متعدی :- ناک میں بولنا۔ گنگنانا ❊

گنگنانا (ہ) فعل متعدی :- (۱) ناک میں بولنا۔ (۲) مُنہ ہی مُنہ میں گانا۔ اس طرح مدھم اور دھیمی آواز میں گانا کہ دوسرا نہ سمجھ سکے۔ لہر میں آکر گُن گُن کرنا۔ غُنغُنانا ❊

جاتا ہے کوئی لا۔ گاتا   ہے دیس میں کوئی گنگناتا   (حالی)

خوش الحان ایسے کہ کچھ گنگناویں   تو خود بھی رو دیں اور سب کو رُلا دیں (احمد)

گِن گِن کر یا گِن گِن کے (ہ) تابع فعل :- (۱) شمار کرکے ❊ ایک ایک کرکے (۲) سنبھال سنبھال کے (۳) چُن چُن کے۔ چھانٹ چھانٹ کے ❊

گِن گِن کے روز کرتے ہیں وہ عاشقوں کو قتل
ہر روز اُن کے کوچے میں روزِ شمار ہے   (؟)

(۴) بمشکل تمام۔ بدقت۔ جُوں تُوں کرکے ❊ جیسے "گِن گِن کے مصیبت کے دن کاٹے"۔

گِن گِن کر آوے ٹوٹا پاوے (ہ) کہاوت :- بہت احتیاط اور ہوشیاری بھی آخر کو نقصان پہنچاتی ہے ❊

گِن گِن کے دن کاٹنا (ہ) فعل متعدی :- بمشکل دن گزارنا۔ مصیبت سے دن پورے کرنا ❊

دیکھئے کیونکر کٹیں گے ہم وہ دن گِن گِن کے   ہم کو پہاڑ اِک گھڑی دل پر ہجر میں تیرے کٹھن تھی   (ظفر)

گِن گِن کے دن گزارنا (ہ) فعل متعدی :- بمشکل دن پورے کرنا۔ مصیبت سے دن کاٹنا۔ جُوں تُوں کرکے دن تمام کرنا ❊

تھا ہمیں ہجر میں ایک ایک مہینا برسوں   دن گزارے ہیں ترے سر کی قسم گِن گِن کر   (داغ)

گِن گِن کے سنانا (ہ) فعل متعدی :- تلملا کر گالیاں دینا یخوبی ظاہر کرکے یا بلاہچکے گالیاں دینا ❊

گر کچھ بھی منع کرتا ملنے سے پریرو کے   گِن گِن کے سناتا میں ناصح کو ابھی لاکھوں   (نامعلوم)

گِن گِن کے قدم رکھنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) آہستہ آہستہ خرام کرنا۔ سہج سہج چلنا۔ ہولے ہولے چلنا۔ چھوٹے چھوٹے قدم رکھنا ❊

رکھئے اب بہرِ عیادت نہ قدم گِن گِن کر   لے رہا ہے یہ مریض آپ کا دم گِن گِن کر   (داغ)

وہ راہ میں ہیں جاتا نہیں کہہ دے ہمدم   چلنے پہ ہے بیمارِ الم سوئے عدم   (رباعی معروف)

اب کیجے نہ دیر دم شماری ہے اُسے   جلدی چلئے نہ رکھئے گِن گِن کے قدم   (معروف)

(۲) پھونک پھونک کر پاؤں رکھنا۔ کمال احتیاط سے قدم رکھنا۔ ڈر ڈر کے چلنا۔ سنبھل سنبھل کے چلنا۔ نہایت نزاکت سے قدم اُٹھانا ❊

چلتے ہیں ساتھ جنازے کے جو چالیس قدم   تو نزاکت سے وہ رکھتے ہیں قدم گِن گِن کر   (داغ)

(۳) ہوشیاری اور عاقبت اندیشی سے کوئی کام کرنا ❊

گِن گِن کے گالیاں دینا (ہ) فعل متعدی :- کُنبہ کے ہر ایک آدمی کا نام لے لے کر گالیاں دینا۔ ایک ایک شخص کا بکھان کرنا ❊

گنگوتری (س) اسم مؤنث :- دریائے گنگ کے منبع کا نام جو کوہ ہمالہ میں واقع ہے ❊

گنگوٹی (ہ) اسم مؤنث :- دریا گنگ کا ریتا۔ گنگا کی رمینکا ❊

گنوار (ہ) اسم مذکر۔ اصل (گانوِوال) :- (۱) دہقان۔ گانو کا رہنے والا۔ دیہاتی۔ باشندۂ دِہ ❊ روستا ❊ کسان۔ زمیندار۔ جیسے "گنوار گو نکا یار" (۲۔ صفت) وحشی۔ جنگلی۔ بن مانس ❊

کریں ہیں دعوئے خوش چشمی آہوانِ دشت   ٹک ایک دیکھیے چل ملک اُن گنواروں کا   (میر)

(۳۔ صفت) کودن۔ مُورکھ۔ بیوقوف۔ نادان۔ احمق۔ کاٹھ کا اُلّو۔ چُغد۔ جیسے "گنوار گنّا نہ دے بھیلی دے"۔ "گنوار کو گانٹھ کا دیجئے پر عقل نہ دیجئے"

(س)
کس رُت ہونگے مینگنا اور کس رُت باغی نار
کیسے ہونگے رسیا اور کیسے ہونگے مُورکھ گنوار

(ج)
کاتک ہونگے مینگنا اور ساون باغی انار
پتلے ہونگے رسیا ہری گوری موٹے مُورکھ گنوار   (؟)

ہر گھڑی وعدہ کرکے بھلاتا   ہاں جی ایسا بھی میں گنوار نہیں   (میر سوز)

(۴) ٹھوٹ۔ اَن پڑھ۔ کُپڈھ۔ جاہل۔ بےعلم (۵) اُجڈ۔ اجہل۔ جاہلِ مطلق۔ اکھڑ۔ جیسے "گنوار ہانسا توڑ دے پانسا" (۶) گنندہ ناتراش۔ غیر مہذب۔ بےتمیز۔ ناشائستہ۔ ناتربیت یافتہ۔ ناہموار (۷) بےسلیقہ۔ پھوہڑ (۸) اناڑی۔ ناواقف۔ ناتجربہ کار۔ انجان۔ خام کار۔ ناپختہ کار ❊ سیکھتڑ ❊ جیسے (گیت) "موری مینڈ گنوائی تونے مُورکھ گنوار" ❊

گنوارپن (ہ) اسم مذکر :- (۱) بےسلیقگی۔ پھوہڑپن (۲) بیوقوفی۔ نادانی۔ احمق پن۔ حماقت (۳) جہالت۔ اناڑی پن (۴) بدتہذیبی۔ ناہمواری۔ ناشائستگی ❊

گنوار کا لٹھ (ہ) اسم مذکر :- (۱) دیہاتی کی موٹی لاٹھی جو نہایت بے موزوں

گنو

اور بدنما مگر مضبوط ہوتی ہے (۲ - صفت) مہذب - ناتراشیدہ - کندۂ ناتراشیدہ - ناشائستہ - ناہموار - بے تمیز + انگھڑ - لونگا (۳) بے سلیقہ پھوہڑ (۴) اُلّو - گدھا بیوقوف (۵) اُجڈ - اجہل - جاہل مطلق - اُجبک اکھڑ (۶) ناعاقبت اندیش نافہم - نادان - احمق (۷) کج خلق - بداخلاق +

گنوارُو (ہ) صفت :- گنواروں کا سا + بدنما - بھدّا - ناموزوں - بدزیب بدوضع - جیسے گنوارُو جوتا - گنوارُو گہنا +

گنواری (ہ) اسم مؤنث :- (۱) گانوں کی رہنے والی - زمیندارنی - (۲) صفت مؤنث و مذکر) بدنما - بدزیب - بدوضع - بھدّی - ناموزوں - جیسے گنواری جوتی ؎

بھاتا نہیں ہے مجھ کو گنواری ازاربند جاکر وہ دو کچھے کالاری ازاربند (رنگین)
کس کی ہے تجتا وری پہنے گنواری چوڑیاں رات مینا کی جیا مجھ کو تمہاری چوڑیاں (ایضاً)

(۳) منسوب بہ گنوار - گنوار کی +

گنواری بولی (ہ) اسم مؤنث :- گانوں والوں کی بولی - دہقانی زبان - شہری بولی کا نقیض +

گِنوانا (ہ) گننا کا متعدی المتعدی :- شمار کرانا +

گنوانا (ہ) فعل متعدی :- (۱) ضائع کرنا - برباد کرنا - کھونا - رائیگاں کھونا - مفت یا ناحق ضائع کرنا - یونہیں صرف کرنا - یونہی گزارنا ؎

کیوں مفت اپنی جان تمہارے لئے گنوائیں نقصان کے سوا ہمیں کچھ فائدہ بھی ہے (انور لکھنوی)
غزل اس بحر میں ایک اور بھی کہہ ڈال سنتا ہے تو آخر بیٹھے بیٹھے سوز ناحق دن گنواتا ہے (سوز)
سمن سانچ اندھیر مائی لال باٹ مت چال جان گنوائے ایک دن سنگ گنوائے لال (دوہا)

گُنونت یا گُنونتا (ہ) صفت :- (۱) گُنی - ہنرمند - صاحب فن - صاحب کمال - صاحب جوہر (۲) چتر - دانا + عالم - فاضل + پنڈت - بدیادان + ہوشیار - (۳) صاحب سلیقہ - سگھڑ +

گُنونتی (ہ) اسم مؤنث :- صاحب سلیقہ - عالمہ - سگھڑ - دانشمند - عاقلہ +

گُنہ (ف) اسم مذکر :- گناہ کا مخفف - قصور - خطا - جرم - دوش ؎

حسن کس روز ہم سے صاف ہوا گنہ عشق کب معاف ہوا (آتش)
الٰہی اور نہ تھی کیا مرے گنہ کی سزا کہ انتظار دیا ہے کسی کے آنے کا (انور دہلوی)

گنہگار (ف) صفت :- (۱) عاصی - خطاوار - قصوروار ؎

پہنچا میں سر جھکا کے گنہگار کی طرح مجھ کو جہاں جہاں مری تقدیر لیگئی (محزوں)

(۲) پاپی - اپرادھی + (۳) کلنکی - داغی - دوشی (۴) ملزم - مجرم - فاسق - ککرمی - ملزم یا قصور کا ذمہ دار

گنی

پی بھی جا شیخ کہ ساقی کی عنایت ہے شراب میں ترے بدلے قیامت میں گنہگار رہا (انور دہلوی)

گنہگار ہوجانا (ف) فعل لازم :- (۱) عاصی ہوجانا - اپرادھی ہوجانا - پاپی بنجانا ؎

کی ترک مے تو مائل پندار ہوگیا میں توبہ کرکے اور گنہگار ہوگیا (داغ)

(۲) قصوروار ہوجانا - ملزم ٹھیرجانا - خطادار ہوجانا + پکڑا جانا - چور بنجانا ؎

اک حرف آرزو پہ وہ مجھ سے خفا ہوئے اتنی سی بات کہہ کے گنہگار ہوگیا (داغ)

گنہگار ہونا (ف) فعل لازم :- دیکھو گنہگار ہوجانا ؎

لب ہلاتے ہی مرے مجھ سے جو بیزار ہوا بات کہہ کر ترے آگے میں گنہگار ہوا (مصحفی)

گِنی (انگلش Guinea گنی) اسم مؤنث :- (۱) شانگ کا سونے کا سکہ انگریزی اشرفی جو ساڑھے دس روپیہ کی ہوتی ہے +

گُنی (ہ) صفت :- (۱) دیکھو (گنونت) (۲) علم عروض کا کامل ماہر + (۳) کامل - ولی اللہ - خدارسیدہ - عارف شکتی مان (۴) لائق - فائق (۵) سانپ کا کھلاڑی - سانپ کا منتر جاننے والا - سپیرا (۶) سیانا - ملانا + جادوگر - فسوں ساز - ٹوٹکہایا - ٹونیا - جادو ٹونا کرنیوالا +

گُنّی (ہ) اسم مؤنث (گنوار - عو) :- وہ کپڑے کا بنا ہوا کوڑا جسے گنواریاں ہولی کے تہوار میں ایک دوسری کو مارتی ہیں +

گُنیا (ہ) اسم مذکر :- (۱) مضروب فیہ جس میں ضرب دیں (۲ - ف) بڑھئی کا کونیا - سادھن - قاعدہ - ایک لکڑی وغیرہ کے کونے کا نام جس سے لکڑی کو سُدھ کرتے ہیں - ٹیڑھی چیز کو سیدھا کرنے کا آلہ (۳ - ف) صاحب فرہنگ جہانگیری نے اس لفظ کو گونیا لکھ کر فارسی ٹھیرایا - اور اس کے معنی شاقول کے ڈورے کے دئے ہیں جس سے عمارت کی کجی اور سیدھ دیکھی جاتی ہے اسکے ثبوت میں حکیم قاآنی کا ایک شعر بھی لکھا ہے - جونسن صاحب نے بھی دوسرے اور تیسرے معنی میں فارسی قرار دیا ہے (۴ - ہ) ہنرمند - عقلمند - دانشمند - دانا جیسے گنیا تو گن کہے بڑ گنیا دیکھ گھبرائے +

گنی بوٹی مپا شوربا (ا) کہاوت :- کم نہ زیادہ - بقدر ضرورت - نہایت خست یا حساب کے ساتھ + قابل گزارہ +

گنیش (ہ) اسم مذکر (ہندو) :- شیو اور پاربتی جی کے بیٹے کا نام جو دانائی کا دیوتا اور مشکل کشا مانا جاتا ہے - چنانچہ اسی وجہ سے جب کوئی مشکل کام شروع کرتے یا کوئی مضمون خواہ کتاب لکھتے ہیں تو پہلے اُس کا نام تبرکاً لیتے یا لکھتے ہیں - ہنود میں اس کی بڑی تعظیم ہوتی ہے یہ شخص قد کا چھوٹا جسم کا نہایت موٹا اور ہاتھی کے سے سر کا مانا گیا ہے - اسے مختلف قسم کے چھوٹے دیوتاؤں کا جو ہر وقت اس کے ساتھ رہتے ہیں سردار بھی خیال کیا گیا ہے اسکی تصویر کے ساتھ

ایک چوہے کی تصویر بھی ضرور ہوتی ہے جو شاید گنیش کی سواری مانی گئی ہے ؎

جے گنیش جے گنیش جے گنیش دیوا　　ماتا دا کی پاربتی پتا مہا دیوام
پان چڑھے پھول چڑھے اور چڑھے میوا　　لڈّؤں کا بھوگ لگے سپھل تیری سیوا } (گیت)
چوتھ کردنگی برت گنیش　　جو کاتوں تو ہوئے کلیش　(دیہی مثال)

گنیش چوتھ (ہ) اسم مؤنث (ہندو) :- ایک ہندی تہوار کا نام جو چوتھی اگہن کو گنیش جی کے نام پر منایا جاتا۔ اور اُس روز کا برت چاند دیکھنے ۔ گنیش جی کے پوجا کرنے اور چندرما کو ارگھ دینے کے بعد کھولا جاتا ہے ۔ اس وقت برہمنی ایک بڑھیا اور اُس کے بیٹے کی کہانی سُناتی ہے جس سے اس برت رکھنے کے پھل ظاہر ہونے اور مشکل حل ہونے کا ثبوت پایا جاتا ہے اِس تہوار کو عورتیں سب سے زیادہ مانتی ہیں۔ چوتھ کرونگی برت گنیش جو کاتوں تو ہوئے کلیش ۔

گو (ف) حرف شرط :- (۱) گرچہ　اگرچہ ۔ بالفرض ۔ لو فرضنا ۔ مانا کہ ؎

گو واں نہیں پہ واں کے نکالے ہوئے تو ہیں　　کعبہ سے ان بُتوں کو بھی نسبت ہے دُور کی (غالب)
گو دل میں بال ہے ترے ہوجائیگا درست　　پہنچا اگر نہ شیشۂ کسی شیشہ گر تلک (مُصحفی)

(۲) گفتن کا امر جو مرکبات میں اسم فاعل ترکیبی کے معنی پیدا کرتا ہے جیسے پُرگو ۔ خوش گو ۔ بد گو ۔ سخن گو ۔ داستان گو وغیرہ ✤

گُو (ہ) اسم مذکر ۔ مخفف فارسی (گوہ) :- بمعنی براز ۔ چرک ۔ پیخانہ دیکھو (گُوہ) ✤

گُو (س) اسم مؤنث :- (۱) گؤ ۔ گائے ۔ بقر ۔ دھن ۔ گاؤ (یہ لفظ فارسی میں بفتح اوّل اسی معنی میں آیا ہے) ✤

گوپال (س) اسم مذکر :- (۱) گوالا ۔ اہیر ۔ گایوں کو پالنے والا ۔ گھوسی گوجر (۲) کرشن جی کا لقب ✤

گورس (س) اسم مذکر :- (۱) دُودھ ۔ شیر (۲) دہی ۔ جغرات (۳) چھاچھ ۔ دوغ ۔ چھا ✤

گورسا (ہ) اسم مذکر :- وہ بچہ جو گائے کے دُودھ سے پلا ہو ✤

گَؤ (ہ) اسم مؤنث :- (۱) گائے ۔ بقر ۔ دھن (۲ ۔ صفت) غریب ۔ مسکین حلیم ۔ مظلوم ✤ ۔ بیچارہ (۳ ۔ صفت) سادہ دل ۔ بھولا بھالا ۔ نرکپٹ ✤

گؤپتر (ہ) اسم مذکر :- (۱) گوسالہ ۔ گائے کا بچہ ۔ بچھڑا (۲ مجازاً) برہمن (۳ ۔ مجازاً) بیوقوف ۔ بیل ۔ مودھو ۔ گدھا ۔ گاؤدی ۔ سادہ لوح ✤

گؤدان (ہ) اسم مذکر :- گائے کا خیرات یا پُن کرنا جو مشکلات یا بیماری وغیرہ کے موقع پر ہوتا ہے ✤

گؤسالہ (ہ) اسم مذکر :- گایوں کے رہنے کی جگہ ۔ کھڑک ✤

گؤگھاٹ (ہ) اسم مذکر :- تالاب یا دریا کا وہ مقام جو ڈھوروں کے پانی پینے کے واسطے بنایا جاتا ہے ۔ مشرب ✤

گؤکوس (ہ) اسم مذکر :- ہندی کوس ۔ وہ بُعد یا فاصلہ جہاں تک گائے کے آدھی رات کی وقت کی آواز جائے ✤

گؤکھی یا گوکھی (ہ) اسم مؤنث :- گائے کے چمڑے کی بنی ہوئی جوتی ✤

گؤلوچن (ہ) اسم مذکر :- دیکھو (گائے رون) ✤

گؤمکھی (ہ) اسم مؤنث :- (۱) بانات کی وہ تھیلی جس میں ہندو لوگ مالا ڈال کر جپ کرتے ہیں (۲) ہمالہ پہاڑ کی ایک کھوہ کا نام جہاں سے گنگا نکلی ہے ۔ گنگوتری (۳ ۔ صفت) گاؤ چہرہ ۔ گائے کے چہرے سے مشابہ لمیوتری ✤

گؤہتیا (ہ) اسم مؤنث :- گائے کے ذبح کرنے یا مارنے کا پاپ ✤

گوآر (ہ) اسم مؤنث :- ایک قسم کے غلہ کا نام جو اکثر ڈھوروں کو زیادہ دودھ دینے کی غرض سے کھلایا جاتا اور نہایت نفاخ ہوتا ہے ✤

گوآر کی پھلی (ہ) اسم مؤنث :- وہ چھیمی جس میں سے گوآر نکلتی ہے اور کچی کو پکا کر کھاتے ہیں ✤

گُوارا (ف) صفت :- (۱) زود ہضم ۔ سریع الہضم ✤ جلد ہضم ہونیوالا پچنے جوگ ۔ رچنا ۔ پچنا ۔ انگ لگنے والا (۲) خوش ذائقہ ۔ خوش مزہ ۔ مرغوب الطبع ۔ من بھاتا (۳) قابل برداشت ۔ سہارنے کے لائق ۔ سُہاتا (۴ ۔ ا) پسند خاطر ۔ منظور خاطر ۔ منظور ✤

گُوارا کرنا (ا) فعل متعدی :- (۱) برداشت کرنا ۔ سہارنا ۔ سہنا ۔ انگیزنا (۲) ماننا ۔ منظور کرنا ۔ تسلیم کرنا ۔ قبول کرنا ؎

کس لئے مجھ سے خفا رہتے ہو کیا باعث ہے　　جو کہا تم نے سو کب میں نے گوارا نہ کیا (جرأت)

گُوارا ہونا (ا) فعل لازم :- (۱) برداشت ہونا (۲) منظور ہونا ۔ قبول ہونا ۔ تسلیم ہونا ✤ پسند ہونا ؎

کھانے پینے کی قسم کھائی ہے تجھ بن ہم نے　　ورنہ ہے زہر تو ہر طرح گوارا ہم کو (ذوق)
جیتے جی میرے کہے کوئی تجھے آدھی بات　　بات ہرگز یہ نہیں مجھ کو گوارا اتنا (رنگین)
کیوں کھنچے شمشیر لگتے نہیں اک نہ　　مر جاؤں میں یہ بھی تو گوارا نہیں ہوتا (نسیم دہلوی)

گوآل یا گوالا (ہ) اسم مذکر :- (۱) اہیر ۔ گایوں کو پالنے والا ۔ گھوسی (۲) شیر فروش ۔ گوجر ۔ دودھ بیچنے والا ✤

گوآلن (ہ) اسم مؤنث :- گھوسن ۔ گوپی ۔ گوجری ✤

گوا

گوانا (ہ) فعل متعدی۔ المتعدی گانا کا +

گواہ (ف) اسم مذکر:۔ شاہد۔ ساکھی۔ ثبوت پہنچانے والا +

گواہ بنانا (و) فعل متعدی:۔ (۱) گواہ قرار دینا۔ شاہد ٹھیرانا (۲) جھوٹا گواہ بنانا۔ گواہی کے واسطے جھوٹا شاہد تجویز کرنا۔ گواہی کیواسطے سکھانا پڑھانا

گواہ دینا (و) فعل متعدی:۔ اپنے دعوے کے ثبوت یا بریت کیواسطے شاہد پیش کرنا +

گواہِ رویت یا گواہ عینی (ف + ع):۔ وہ گواہ جس نے اپنی آنکھ سے کوئی معاملہ دیکھا ہو۔ اپنی آنکھ سے دیکھنے والا شاہد +

گواہ سماعی (ف + ع) اسم مذکر:۔ سُنی ہوئی بات کی گواہی دینے والا +

گواہ کرنا (و) فعل متعدی:۔ (۱) شاہد بنانا۔ ساکھی بنانا (۲) جتانا۔ آگاہ کرنا۔ واقف الحال کرنا +

گواہ کو پڑھانا یا سکھانا (و) فعل متعدی:۔ شاہد کو اپنے مفید مطلب ہدایات کرکے پختہ کرنا۔ گواہ کو تعلیم دینا +

گواہِ مرقوم الحاشیہ (ف + ع) اسم مذکر:۔ وہ گواہ جس نے کسی دستاویز کے حاشیہ پر اپنی گواہی ثبت کی ہو۔ حاشیہ کے گواہ +

گواہِ مندرجۂ دستاویز (ف + ع) اسم مذکر:۔ وہ گواہ جس کے دستخط کسی دستاویز کے اندر موجود ہوں +

گواہی (ف) اسم مؤنث:۔ شہادت۔ وجہ ثبوت۔ مدار ثبوت۔ شاہدی۔ ساکھ +

گواہی دینا (و) فعل متعدی:۔ شہادت دینا۔ اپنے بیان سے ثبوت پہنچانا + شہادت ادا کرنا۔ اظہار دینا ؎

دیگا نہ کوئی ٹھوکریں کھانے کی گواہی ہمراہ میرے حشر میں تربت نہیں جاتی (داغ)

گواہی کرنا یا لکھنا (و) فعل متعدی:۔ کسی دستاویز پر اپنی شہادت کے طور پر دستخط کرنا +

گوبر (ہ) اسم مذکر:۔ سرگین۔ پلیدئے گاؤ۔ گائے بھینس کا فضلہ۔ چوپایوں کا میلا +

گوبر کا چوتھ (ہ) اسم مذکر:۔ گوبر کا لوندا۔ گوبر کا ڈھیر جو ایک دفعہ میں نکلتا ہے + بے موزوں اور بھدّا +

گوبر کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ مویشی یا چوپائے کا ہگنا +

گوبر گنیش (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) گوبر کا بنا ہوا گنیش جو نہایت بھدّا اور موٹا زمین پر پوجنے کے واسطے جاٹنیاں یا اہیرنیاں بنا لیا کرتی ہیں۔ (۲۔ صفت) نہایت بدصورت۔ بدہیئت۔ بدقرینہ + بدنما۔ بے ڈول۔

گوپ

ناموزوں ؎

عجب گوبر گنیش اُسکی ہے شکل پُر کدورت ہے معاذ اللہ ایک ہاسیٹے مرانٹ کیسی صورت ہے (انشا)

(۳) نہایت فربہ۔ موٹا۔ گوبر کا سا چونہ۔ گل بھترا۔ سنڈ مسنڈ۔ بھینسا۔ مرابع۔ چوکور۔ گینڈا (۴) سُست۔ کاہل۔ آلکسیا۔ بہول۔ وہ شخص جو موٹاپے کے مارے ایک ہی جگہ پڑا رہے۔ احدی (۵) مُضغۂ گوشت + ہیولا + احمق۔ کوڑھ مغز +

گوبردھن (ہ) اسم مذکر۔ صحیح سنسکرت गोवर्धन گووردھن لغوی معنی گایوں کو بڑھانے والا:۔ (۱) ایک دیوتا کا نام جو مویشیوں کا محافظ اور ہندو اُس کی پرستش کرتے ہیں (۲) وہ تہوار جو دیوالی کے دوسرے دن منایا جاتا ہے اور اُس میں رات کو ہیرو نام راگ چوپایوں کے سامنے چراغ جلا کر گاتے اور اُن کے سینگ۔ کھر جسم کو مہندی وغیرہ سے رنگتے گلوں میں ہار پہناتے اور خوشیاں مناتے ہیں ؎

گوبردھن پر دیبک بلے اور بل بل مانگے تیل جس سپوتی نے پالیو اُسکی ہی بھوبیل (گیت)

جن لوگوں نے اس کو گوبر کے مشتقات میں لکھا ہے سخت غلطی کی ہے +

گوبری (ہ) اسم مؤنث:۔ بہت پتلی مٹی جس میں گوبر ملا کر پوتا پھیرتے ہیں + مرث گوبر کی پتلی لپائی یا پوتا یا کوچی جس کے بعد سفیدی پھیری جاتی ہے +

گوبری پھیرنا (ہ) فعل متعدی:۔ دیکھو (گوبری کرنا) +

گوبری کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ گوبر کا پتلا پوتا پھیرنا + پتلے گوبر کی کوچی کرنا +

گوبِند (س) اسم مذکر۔ اصل میں (گو + وِند) گائے + محافظ تھا:۔ (۱) لغوی معنی گو پالنے یا رکھنے والا اور نیز وید کی زبان جاننے والا کیونکہ گو بمعنی زبان وید اور وند بمعنی جاننے والا بھی آئے ہیں (۲) کرشن جی کا ایک مشہور لقب +

گوبھی (ہ) اسم مؤنث:۔ ایک قسم کا کرم کلّا۔ کرنب +

(ایک ترکاری کا نام جو دو قسم کی ہوتی ہے جس میں سے عمدہ قسم کو پھول گوبھی کہتے ہیں اس کے اندر بہت بڑا سفید پھول ہوتا ہے جسے کتر کر پکاتے ہیں۔ دوسری قسم کو بند گوبھی کہتے ہیں اس میں پتّے ہی پتّے پھول کی کلی کی مانند ہوتے ہیں۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ ترکاری تنبا کو کے ساتھ امریکہ سے اکبر کے زمانے میں آئی تھی) +

گوپ (س) اسم مذکر:۔ گوالا۔ اہیر۔ گوجر۔ گائے چرانے والا +

گوپ اشٹمی (س) اسم مؤنث:۔ گوالوں کے ایک تہوار کا نام جو کاتک سدی آٹھویں کو منایا جاتا۔ اور گایوں وغیرہ کو رنگ کر اُن کے گلے میں ہار ڈالتے اور اُن کی پوجا کرتے ہیں +

گوپال (ف) اسم مذکر:۔ لڑائی کے ایک ہتھیار کا نام۔ جو اُوپر سے موٹا یا سانپ کے پھن کی شکل کا ہوتا ہے۔ گُرز۔ گُدا +

گوپن یا گوپھن (ہ) اسم مذکر (پُورب):۔ گوپیا۔ فلاخن + ڈھیلوا۔ وہ رسّی کا بنا ہُوا ہتھیار جس میں پتھر یا مٹّی کے گولے رکھ کر جانوروں کو اُڑاتے ہیں +

گوپی (س) اسم مؤنث:۔ (۱) گوالن۔ اہیرنی۔ گھوسن۔ گوجری۔ گائے چرانے والی (۲) شیر فروش۔ دُودھ بیچنے والی (۳) کرشن جی کی سہیلیاں جو تعداد میں سولہ سو (۱۶۰۰) مشہور اور اُن کے دل کا بہلاوا تھیں۔ چنانچہ مثل بھی مشہور ہے کہ سہنسر گوپی ایک کنہیا۔ ان میں سے ۳۶۰ منظورِ نظر خیال کی جاتی ہیں ؎

گر صنم سے میرے ہم چشمی کا دعوےٰ ہو تو لا گوپیاں تیری کنہیا ہیں کئی دفتر زمیں سے تا سما (نصیر)

حقہ ہر کا لاڈو لا سب کا رکھے مان بھری سبھا میں یوں پھرے جوں گوپن میں کان (حقہ کی تعریف)

گوپی ناتھ (س) اسم مذکر:۔ گوپیوں کا سوامی یا پتی۔ گوپیوں کا خداوند + کرشن جی کا لقب +

گوپی نندن (س) اسم مذکر:۔ گوپیوں کو خوش کرنے والا۔ گوپیوں کو آنند کرنے والا۔ کرشن جی کا لقب +

گوپیا (ہ) اسم مذکر:۔ فلاخن۔ ڈھیلوا۔ گوپھن۔ قذّاف۔ گوپن + ایک رسّی کے ہتھیار کا نام جس میں غُلّہ رکھ کر جانور یا حریف کو مارتے ہیں +

گوپیا پھرانا یا چلانا (ہ) فعل متعدی:۔ فلاخن سے جانوروں کو اُڑانا گوپیے میں غُلّہ رکھ کر مارنا +

گوت (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) بنس۔ کُل۔ خاندان۔ گھرانا۔ تبار۔ خانوادہ + نسل۔ حسب نسب (۲) قوم۔ جنس۔ فرقہ۔ آشرم۔ قبیلہ (۳) کسی قوم کی فرع کسی فرقہ کی شاخ (۴) نسل کی اصل +

گوتر (س गोत्र) اسم مذکر:۔ دیکھو (گوت) + (۲) نسل کی اصل جیسے "دونو طرف کے پنڈتوں نے ساکھا اُچار پڑھا اور اُن کا گوتر بتایا" (رسوم ہند)

گوتم (س गोतम) اسم مذکر:۔ (۱) ایک رِشی یا مُنی کا نام جس نے نیائے شاستر (منطق) بنایا تھا (۲) بودھ مذہب کا بانی جسے ساکی مُنی بھی کہتے ہیں (۳) جین مت کے اخیر اوتار یعنی مہابیر سوامی کا پہلا چیلا (۴) برہمنوں کے ایک خاندان کا نام جو گوتم اوّل کی نسل سے ہیں +

(اوّل گوتم کی نسبت جو علم منطق کا بانی اور عقیدے میں ارسطو کا ہم اعتقاد تھا ہندی مذہبی کتابوں میں یہ قصہ لکھا ہے کہ گوتم اور اُس کی بیوی مسماۃ اہلیا دونوں ایک اُجاڑ جنگل میں رہا کرتے تھے اور اندر ان کے پاس آیا جایا کرتا تھا۔ لیکن اس آنے جانے کے سبب اہلیا پر فریفتہ ہو کر گوتم کے رُوپ میں اُس کے پاس آیا اور ہم بستر ہو گیا۔ مگر جب یہ بات گوتم پر کھل گئی تو اُس نے بد دعا دی۔ جس کے سبب سے اُس کے فوطے جو منبع شہوت ہیں

زمین پر گر گئے۔ لیکن برہما کی سفارش سے اس نے وہ خصیے تو نہیں مگر مینڈھے کے فوطے لگا دئیے۔ جس کی وجہ سے اندر کا نام میشان کوس मषाणाड یعنی مینڈھے کے خصیے والا ہو گیا۔ چونکہ اس میں اہلیا پر بھی شبہ گزرا تھا اس باعث سے اُس کو پتھر ہو جانے کا سراپ دیا۔ چنانچہ جب کہ سری رامچندر جی اور لچھمن جی دونوں اُس طرف سے گزرے یہ پتھر بنے رہے اور اُن کی دعا سے پھر اپنی اصلی حالت پر آ کر گوتم کے پاس رہنے سہنے لگے) +

گُوتھنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) پرونا۔ منسلک کرنا۔ منتظم کرنا۔ نتھی کرنا۔ لڑی بنانا۔ جیسے ہار گُوتھنا (۲) گُوندھنا۔ بالوں کی لڑیاں بنانا۔ بالوں کی لٹیں ملا کر جوڑنا +

گوتی (ہ) صفت:۔ ہم نسل۔ ہم خاندان۔ ایک کُل کے +

گوتی بھائی (ہ) اسم مذکر:۔ برادری کا بھائی۔ دینی بھائی +

گوٹ (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) سنجاف۔ حاشیہ۔ کنارہ۔ مغزی۔ کور۔ فراویز۔ لیس وہ کپڑے کی دھجّی جو دوپٹّہ۔ انگرکھے۔ رضائی وغیرہ کے گرداگرد لگاتے ہیں وہ گوٹہ یا دریائی جو دامن وغیرہ کے کنارے پر لگائی جاتی ہے ؎

گوری کچیں اور اُودی انگیا جس پہ سُنہری گوٹ لگی
ابر سے نکلا چاند کا ٹکڑا برق کے دل پر چوٹ لگی (نظیر)

دو رنگی گوٹ ہے رضائی کی طرز ٹپکے ہے بے وفائی کی (لااعلم)

(۲) چوسر کی نرد۔ بٹّی۔ گِٹّی۔ مُہرۂ چوسر۔ چوپڑ کا مُہرہ۔ فص (۳) صندوقچے وغیرہ کے گرداگرد کی لکڑی (۴۔ مارواڑ) ضیافت۔ دعوت۔ جیونار۔ کھانا۔ مہمانی۔ (۵) گاؤں۔ موضع۔ دِہ۔ قریہ۔ گرام (۶) جماعت۔ گروہ۔ جتھا۔ ٹولی منڈلی +

گوٹ بستی (ہ) اسم مؤنث:۔ وہ زمین جس پر گاؤں آباد ہو +

گوٹ مارنا (ہ) فعل متعدی:۔ نرد پیٹنا۔ بٹّی مارنا۔ جب چال کے وقت ایک نرد حریف کی دوسری نرد کے خانہ تک پہنچتی اور اُسے اُٹھا کے مار کر ہٹا دیتی ہے تو اسے گوٹ مارنا کہتے ہیں۔ فارسی میں لت زدن عربی میں ضرب الفص مستعمل ہے +

گوٹ مرنا (ہ) فعل لازم:۔ مُہرۂ نرد کا مضروب ہونا۔ بٹّی کا مرنا۔ گوٹ کا اپنے گھر سے دُوسری گوٹ کے آجانے کے سبب پٹ کر نکلنا۔ لت خوردن کا ترجمہ +

گوٹا (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) لچکا۔ پٹھا۔ کناری۔ دھنک۔ چاندی سونے کے تاروں کا کم عرض یافتہ جو ریشم کے بانے سے بُنا جاتا ہے۔ تاگ توڑ۔ پتلی لیس۔ تار توڑ (۲) مصالح۔ بُھنا دھنیا۔ خربُزے کے بیج کترا ہُوا کھوپرا۔ الائچی۔ بادام۔ چھالیا وغیرہ ڈال کر جو محرم کے دنوں میں پانوں کی بجائے کھاتے ہیں اُس کا نام گوٹا ہے۔ پنجاب میں اسی کو دھنیا کہتے ہیں +

گوٹا کناری (ہ) اسم مؤنث:۔ چاندی سونے کے تاروں کی لیس جو ریشم

کے بانے سے بُنی جاتی ہے۔ گوٹا پتلا اور کناری چوڑی ہوتی ہے +

گُوجَر (ہ) اسم مذکر:۔ راجپوتوں کی ایک قوم کا نام جس کا پیشہ اکثر چوری کمتر کھیتی باڑی یا ڈھور چرانے اور گائے بھینس چُرا کر لے جانے یا دُودھ بیچنے کا ہے چونکہ یہ قوم ابتدا میں گُرجر یعنی گجرات سے آکر بسی ہے اس وجہ سے اسی نام مشہور ہے۔ گوالا۔ گوپ۔ اہیر۔ جاٹ۔ گوپال۔ جیسے "گوجر کا پوت بارہ برس میں بدل لیتا ہے" یا جیسے "گھر بار ہے اُوجڑ اہاری رہے میں گوچر یعنی گائے چرانے والا اسکی اصل ہے)

گوجرا (ہ) اسم مذکر:۔ گیہوں اور جَو ملا ہوا اناج۔ وہ گیہوں اور جَو جن کو ملا کر بوتے ہیں +

گُوجَری (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) گوپی۔ گوالن۔ گھوسن۔ گُوجر قوم کی عورت۔ (۲) ہندو عورتوں کے ایک زیور کا نام جو ہاتھ میں پہنا جاتا ہے (۳) ایک مٹی کے کھلونے کا نام جو دیوالی میں بنایا جاتا اور بچے اُس سے کھیلا کرتے ہیں۔ (۴) میگھ راگ کی دُوسری راگنی کا نام جو ساون بھادوں مطابق جولائی اور اگست میں چاشت کے وقت یعنی دن کے ساڑھے نو بجے گائی جاتی ہے چونکہ گوجریاں اس موسم میں یہ راگ بہت گایا کرتی ہیں اس وجہ سے یہ نام رکھا گیا +

گوجھا (ہ) اسم مذکر (گنوار):۔ (۱) جیب۔ کیسہ۔ ڈب۔ پاکٹ۔ خریطہ۔ گوتھی۔ (۲) ایک قسم کی خاردار گھانس۔ گجھا (۳) ایک قسم کا پکوان۔ سموسہ۔ گُنجی +

گوچر (س) اسم مذکر:۔ (۱) وہ چیزیں جو حواس سے پہچانی جائیں۔ جیسے۔ رُوپ۔ رنگ۔ رس۔ گند۔ آواز۔ لمس وغیرہ (۲) چراگاہ۔ علف زار (۳) پنچھتر۔ گرہ۔ (۴) خیال۔ وہم۔ قیاس + تسلسل خیالات (۵۔ صفت) بوسیلۂ حواس معلوم کردہ شدہ۔ اندریوں سے جانا گیا +

گوبچری (ہ) اسم مؤنث:۔ بھیک۔ بھکشا۔ وہ بھیک جو گھر گھر پھر کر مانگی جائے بھیری۔ رامت +

گوچنا (ہ) فعل متعدی (ٹھنو):۔ کسی چیز کا ہوا کے رُخ پر اس طرح پکڑنا کہ زمین پر نہ گرنے پائے۔ ہوا کے رُخ لے کر کھڑا ہونا +

گوچنی (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) گیہوں اور چنوں کا ملا ہوا غلہ۔ جسے پنجاب میں بیڑرا کہتے ہیں (۲) باہم ملا کر گیہوں چنے بوئے ہوئے +

گود (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) آغوش۔ پہلو۔ کولی۔ کنار۔ بر۔ انکوار + بیٹھ کر اور دونو ہاتھ پھیلا کر کسی کو دونو زانوؤں پر بٹھانا۔ رانوں پر بٹھانا۔ جیسے "بچے کو گود میں لینا یا بٹھانا (۲) دامن۔ آنچل۔ جیسے "گود بھر کر ترکاری لینا" (۳) متبنےٰ کرنا۔ لے پالک بنانا۔ (۴) مٹھائی۔ ناریل۔ ازاربند کی جوڑی وغیرہ جو ہندوؤں میں

دُلہن کو مختلف تیوہاروں میں دیتے ہیں +

گود بھرنا (ہ) فعل متعدی:۔ ستواسے کی اُس رسم کا ادا کرنا جس میں کُنبے والے جمع ہو کر سہ پہر کے وقت حاملہ کو دُلہن بناتے اور اُس کی گود میں سات قسم کا میوہ ناریل۔ سات قسم کی ترکاریاں۔ پان کا بیڑا نقدی وغیرہ ایک رومال میں باندھ کر رکھتے ہیں جس سے یہ شگون لیا جاتا ہے کہ اس حاملہ کی گود ہمیشہ اولاد سے بھری پُری رہیگی۔ عورتوں کا خیال ہے کہ اگر ناریل اندر سے گلا ہوا نکلا تو بیٹا اور جو اچھا نکلا تو بیٹی ہوگی +

گود بھری جانا (ہ) فعل لازم:۔ گود کی رسم کا ادا ہونا۔ حاملہ کی اُس رسم کا ادا کیا جانا جو ساتویں مہینے خُوشی کے ساتھ ہوتی ہے ؎

آج دروازے پہ نوبت جو دھری جاتی ہے میری کوکا کی اچی گود بھری جاتی ہے (رنگین)

گود بھری (ہ) اسم مؤنث (ہندوؤں):۔ صاحب اولاد۔ بچے والی۔ آس اولاد والی +

گود بھری رہے (ہ) عو۔ دُعا:۔ اولاد زندہ و سلامت رہے گود میں ہر وقت بچہ رہے۔ صاحب اولاد رہے +

گود پسار کے کوسنا (ہ) فعل متعدی۔ عو:۔ گود یعنی پھیلا کے یا دامن اُٹھا کے کسی کے واسطے بددُعا کرنا جو اکثر مُستجاب خیال کی جاتی ہے۔ بُری طرح سے کوسنا +

گود پسارنا یا پھیلانا (ہ) فعل متعدی۔ عو:۔ دامن پھیلانا۔ کسی چیز کے لینے کو پلا پسارنا + مانگنا۔ سوال کرنا + آغوش کشادن کا ترجمہ +

گود پھیلا کے دعا مانگنا (ہ) فعل متعدی۔ عو:۔ نہایت عجز سے اور از حد شوق کے ساتھ دعا مانگنا۔ گڑ گڑا کر دعا مانگنا۔ دل سے دعا مانگنا +

گود دینا (ہ) فعل متعدی:۔ اپنا بچہ دوسرے کی گود میں ڈالنا۔ فرزندی میں دینا۔ اپنے بچے کو متبنےٰ کرنے یا لے پالک بننے کے واسطے دُوسرے کے سُپرد کرنا +

گودکا (ہ) صفت:۔ آغوش کا وہ بچہ جو گود میں ہو۔ گدیلا۔ گدیلوا + دُودھ پیتا۔ شیر خوار +

گود کا بچہ (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) پیٹ کے بچے کا نقیض۔ وہ بچہ جو گود میں ہو (۲) ننھا بچہ۔ دُودھ پیتا بچہ۔ شیر خوار بچہ (۳) وہ بچہ جسے گودیوں میں کھلایا ہو۔ گود کا کھلایا بچہ +

گود کا چھوڑ یا ڈال یا کھو کر پیٹ کی آس (ہ) محاورہ:۔ پاس کی

یا موجودہ چیز کو کھو کر آئندہ نفع کی اُمید کرنا ÷ اُدھار کے بھروسے پر نقدی کو گنوانا ÷

گود کا کِھلایا (ہ) صفت :- گود میں پالا ہوا - وہ بچہ جسے گودیوں میں کِھلایا ہو ÷

گود کا کِھلایا گود میں نہیں رہتا (ہ) کہاوت :- آدمی کا ہمیشہ یکساں حال اور ایک سی کیفیت نہیں رہتی ÷

گود کِھلانا (ہ) فعل متعدی :- (۱) بچّے کو گودی میں رکھ کر بہلانا (۲) گود میں پالنا - (۳) پرورش کرنا ÷ بچّے کی ماں بننا ÷ بچّے کی دایہ گری کرنا ÷ بچّے کو دُودھ پلانا ÷

گود لینا (ہ) فعل متعدی :- متبنّٰے بنانا - لے پالک بنانا - فرزندی میں لینا ÷

گود میں لینا (ہ) فعل متعدی :- (۱) گودی میں لینا - آغوش میں لینا - گولیے پر چڑھانا - درکنار گرفتن کا ترجمہ (۲) دونو رانوں پر ہاتھ پھیلا کر بٹھانا دونو زانوں پر بٹھانا ÷

گودا (ہ) اسم مذکر :- (۱) مغز - بھیجا - سار - ہڈی - نلی یا سر کی کھوپری کے اندر کی ملائم چربی - دماغ - مُخ (۲) گری - گُٹھلی کے اندر کا مغز (۳) بھیتری حصّہ - اندرُونی حصّہ - جیسے "تربُوز کا گودا - سہ کنٹے کا گودا - روٹی کا گُودا (۴) شحم - چربی - پنیری - جیسے "حنظل کا گودا - کھٹے کا گودا یعنی کسی پھل کے اندر کا وہ حصّہ جو چھلکا اُتارنے کے بعد نکلے (۵) لُبّ - خلاصہ - کسی چیز کا سب سے بہتر حصّہ (۶) پودوں کے بیچ کی نس ÷

گودا جھاڑنا (ہ) فعل متعدی : کسی چیز کے اندر سے جھٹک کر مغز یا بھیجا نکالنا

گودا نکالنا (ہ) فعل متعدی :- بھیجا یا مغز جدا کرنا - گری نکالنا ÷

گودام (ملایا - صحیح - گدونگ) اسم مذکر :- (۱) ذخیرہ - ڈھیر - انبار - کھلیان - تودہ - گنج (۲) مال خانہ - ذخیرہ خانہ - مال گھر - کوٹھی - بھنڈار (۳) مودی خانہ - گولا ÷

گُودڑ (ہ) اسم مذکر :- (۱) پھٹا پُرانا کپڑا - پُرانا اور ناکارہ کپڑا - کپڑوں کی دھجّیاں - چیتھڑے - لیرے ÷ (۲) پُرانے کپڑوں کی پوٹلی (۳) پُرانی روئی جو لحاف وغیرہ سے نکالی جائے - رُوڑ (۴) گرانیِ خواب و خمار - جیسے "آنکھوں میں گُودڑ بھر رہا ہے ÷

گُودڑ خیل (ہ) صفت (عورتوں کی نسبت) : خیلا - پھُوڑ - بدسلیقہ ÷

گُودڑ کا لال یا لعل (ہ) اسم مذکر :- (۱) باوصف ناداری عزیز دلہا شدن ÷ وہ شخص جو شریف و نجیب ہونے پر مبتلائے عسرت و کلفت ہو - وہ شخص جو غریبی میں تو ہو مگر ذات صفات اصل نسل یا صورت شکل کا اچھا ہو ÷ خوبصورت آدمی کا پھٹے حال یا بُرے لباس میں ہونا ؎

گُودڑ کا لال کیوں نہ کہوں اُس کے حُسن کو　　میلا ہے کس قدر رہے مگر خوشنما لباس (مُصحفی)

روا رکھ کلفتِ ایّام میں بھی قدر نیکوں کی　　پھٹے کپڑوں میں بھی ان کو سمجھ لے لعل گُودڑ کا (آتش)

(۲) وہ اہلِ جوہر یا صاحبِ کمال جس کا حال معلوم نہ ہو - چھپا رُستم ÷

گُودڑ کا لعل ہونا (ہ) فعل لازم :- باوصف ناداری عزیز دلہا ہونا - باوجود شرافت و نجابت مبتلائے عُسرت ہونا - خوبصورتی کی حالت میں بباعثِ افلاس میلا کچیلا ہونا ÷ بُروں کے ہاں اچھوں کا ہونا - جاہلوں کے ہاں عالم کا پیدا ہونا - شیطان کے گھر رحمان ہونا ÷ خوبصورت کا بُرے لباس میں بھی اچھا لگنا ÷

گُودڑ گادڑ (ہ) اسم مذکر :- پھٹا پُرانا کپڑا - چیتھڑے گودڑے - لیر کچیر ÷

گُودڑ گانٹھنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) پُرانے دُھرانے کپڑوں میں پیوند لگانا - پیوند پارہ کرنا - پھٹے پُرانے کپڑوں کو بُرا بھلا سینا - پُرانے کپڑوں کی مرمّت کرنا (۲) بُری طرح سینا - بھدا کر کے سینا - جھول جھال ڈال کر سینا ÷

گُودڑ میں سے گِندوڑا نکلنا (ہ) فعل لازم (ہنود) :- جاہلوں کے ہاں عالم کا پیدا ہونا - ادنٰے قوم میں اعلٰے مرتبہ کا شخص پیدا ہونا - بُروں میں اچھا نکلنا ÷ (چُونکہ ہندو عورتوں کا قاعدہ ہے کہ وہ اکثر گندوڑے یا حصّہ بخرہ کی آئی ہوئی مٹھائی وغیرہ کو اس نظر سے گُودڑ میں باندھ کر رکھ دیتی ہیں کہ کسی کا اُس طرف خیال بھی نہ جائے اور اُس میں سے گندوڑے کا نکل آنا ایک باعثِ تعجب ہوتا ہے پس اس نظر سے یہ محاورہ ہندوؤں میں رائج ہو گیا) ÷

گودنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) کچوکے لگانا - کوچہ دینا - نشتر یا کسی نوکدار چیز سے چھید چھید کرنا ÷ چبھونا - بیندھنا - زخم دینا - سپوختن - آجیدن - آژیدن آزردن کا ترجمہ - آر لگانا - آنکس مارنا - بینا (۲) جسم پر گودا لگانا - بدن چیننا - جسم پر سُوئی سے کھود کر نیل بھرنا - کھسنا - جسم کھود کر رنگ بھرنا - جیسے "ہاتھ گودنا - ہاتھ گودنا وغیرہ ؎

سُنا ہے غیر کا گودا ہے اُس نے ہاتھ پہ نام　　اگر یہ سچ ہے تو حرف اپنی زندگی پر ہے (معروف)

(۳) کنّدہ کرنا - کندیدن کا ترجمہ - پھاوڑے یا کدال سے تھوڑا تھوڑا کھودنا - کوڑھنا - جیسے "اکھاڑا گودنا - کیاری گودنا - کھیت گودنا (۴ - عو) طعنے مہنے دینا - باتوں سے دل دُکھاتے رہنا - باتوں کی نشتر سے دل کو زخمی کرتے رہنا - طعن و تشنیع سے دل چھلنی کرنا - چٹکیاں لینا - چھیڑنا - جلانا - جیسے "ایسی ساس بھی نہیں دیکھی جو آٹھ پہر گودتی رہے" ÷

گودنا (ہ) اسم مذکر :- (۱) گدائی - کندیدگی ÷ جسم کے وہ نشان جو نشتر وغیرہ سے دئیے گئے ہوں - سوزن زدہ گی (۲) ایک اوزار کا نام جس سے گنّوں کے کھیت کو گوداکرتے ہیں ÷ کھربی - پنجابی رمبا ÷

گودنا گودنا (ہ) فعل متعدی - عو :- بدن پر نشان ڈالنا - جسم کو سوزن زدہ بنانا ÷ طعنے مہنے دینا - جیسے "اُستانی اگر تم کچھ سکھا دو تو وہ بندی ساس نندوں

کے گودنا گودنے سے بچ جائے"+

گودہ (ہ) اسم مذکر (لکھنؤ):۔ کیلوں کی بھری ہوئی شاخ۔ کیلوں کا خوشہ۔ گیل+

گودی (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) گود کا مخفف۔ آغوش۔ کنار۔ بغل+ کولی+ کھیچی+ کولا۔ کھوا۔ کانکھ+ ؎

تو وہ حسین ہے دیکھ لے گر طفل بھی تجھے　　گودی میں چین اُسے ہو نہ آرام دوش پر (ناسخ)

(۲) پہلو۔ کوکھ (۳۔ مجازاً) پاس۔ قریب۔ جیسے "جس کی گودی میں بیٹھے اُسی کی ڈاڑھی نوچے (۴) دامن۔ پلا۔ آنچل۔ جیسے "گودی بھر کر بیر کہاں سے لائیں؟

گودی پھیلا پھیلا کر دعا دینا (ہ) فعل متعدی (بیگمات):۔ دل سے دُعا دینا۔ جی سے اسیس دینا۔ دامن پھیلا پھیلا کر خدا تعالےٰ سے کسی کے واسطے کچھ مانگنا۔ جیسے "ہاتھ اُٹھا اُٹھا گودی پھیلا پھیلا کے دل سے دُعا دی کہ الٰہی جس نے ہمیں ہنر سکھایا وہ بھی اس کا پھل پائے"+ (چتر بہیلی)

گودی لینا (ہ) فعل متعدی:۔ دیکھو (گود لینا)+

گودی میں آنا (ہ) فعل لازم:۔ کنار میں آنا۔ بغل میں آنا+ پہلو میں جھپنا۔ آغوش میں آنا ؎

تم کیا گئے یہاں سے شغل ہی مٹا گئے　　کس سے کہیں کہ گودی میں کمیں تو آئے کوئن (ناسخ)

گودی میں لینا (ہ) فعل متعدی:۔ دیکھو (گود میں لینا) بچہ کو کنار میں لینا+

گُودے دار (ا) صفت:۔ (۱) پُرمغز جس میں خوب گودا ہو جیسے گودے دار ہڈی (۲) گری دار

گُودے کی ہڈی (ہ) اسم مؤنث:۔ وہ نلی جس میں گودا ہو۔ پُرمغز نلی+

گوڈا (ہ) اسم مذکر (گنوار):۔ گھٹنا۔ زانو۔ رُکبہ۔ بند ساق+

گوڈنا (ہ) گنوار:۔ (۱) فلان کرنا۔ (۲۔ پنجاب) گودنا۔ کھودنا+

گوڈوں میں سر دینا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) کسی کے گھٹنوں میں سر گھسیڑ دینا۔ جیسے "اب کے بولا تو گوڈوں میں سر دے دونگا" (۲) غمگینی کی صورت بنانا۔ رنج و غم ظاہر کرنا۔ جیسے "گوڈوں میں سر دیئے کیوں بیٹھا ہے"+

گور (ف) اسم مؤنث:۔ (۱) قبر۔ گڑھا۔ سمادھ۔ تُربت۔ مزار۔ مرقد (۲) صحرا جنگل۔ وہ بیابان جہاں پانی نہ ہو (۳) گورخر۔ جنگلی گدھا (۴) ساسانیہ خاندان کے ایک ایرانی بادشاہ کا نام جسے گورخر کے شکار کا بہت شوق تھا اور اسی وجہ سے اُس کے نام کے ساتھ گور کا لفظ لگا کر بہرام گور کہتے تھے+

گور بنانا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) قبر تیار کرنا۔ گڑھا کھودنا۔ دفن بنانا۔ (۲ بازاری) قبر کھودنا۔ قبر میں دابنا۔ مار کر گاڑ دینا۔ خوب پیٹنا جیسے "مار کر تیری گور بنا دونگا"+

گور پر گور بنانا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) قبر پر قبر بنانا۔ مُردے پر مُردہ رکھنا (۲) ایک کے قابض ہوتے ہوئے دوسرے کا دخل چاہنا جو خلاف سرشتہ

اور ناممکن ہے۔ جیسے "گور پر گور نہیں ہوتی"+

گور پر گور کرنا (ہ) فعل متعدی (پُرانا محاورہ ہے):۔ بخلاف استحقاق دُوسرے کے مقام پر قائم ہونا۔ ایک شخص کے قابض ہوتے ہوئے دُوسرے کا دخل چاہنا ؎

نہ ہانا میں کوئی رہتا ہے اُس پر　　عبث کرنے گیا میں گور پر گور (ناجی)

گور جھانکنا (ہ) فعل متعدی:۔ قریب مرگ ہونا۔ جمنا کنارے پہنچنا۔ موت کا انتظار کرنا ؎

روزن در نہیں جو پاتا ہوں　　گور کو جھانک جھانک آتا ہوں (امانت)

گور جھنکانا یا جھنکانا (ہ) فعل متعدی:۔ مرنے کے قریب پہنچانا۔ قریب بہ ہلاکت کرنا۔ گور کے کنارے لگانا+ مار رکھنا ؎

بارہا گور۔ دل جھکا لایا　　اب کے شرطِ وفا بجا لایا (میر)

شوخیٔ ابلق ایام یہی ہے تو اسیر　　گور اک روز جھکائیگا یہ توسن مجھ کو (اسیر)

عشق میں کہ نہ زندگی کی امید　　یہ مرض گور ہی جھنکاتا ہے (رند)

گورِ غریباں (ف) اسم مؤنث:۔ وہ زمین کا ٹکڑا جسے مسافروں اور اجنبی لوگوں کے دفن کرنے کے واسطے وقف کر دیتے ہیں۔ مقبرۂ مسکیں۔ مسافروں کا قبرستان جہاں کوئی فاتحہ پڑھنے والا بھی نہیں جاتا۔ بیکسوں کا گورستان۔ عاشقانِ آوارہ و سرگشتہ کا مزار ؎

دو پھول گر کسی نے چڑھائے اُڑا دیئے　　بادِ صبا کو گورِ غریباں سے لاگ ہے (امراؤ)

کسے رحم آئے جز داغِ جگر حالِ پریشاں پر　　بغیر از شمع روتا کون ہے گورِ غریباں پر (رحیم)

آسماں خاک میں شاید کہ ملا کر رویا　　نظر آتی ہے گھٹا گورِ غریباں کی طرف (سالک)

گھر قبر ہو گیا جو مجھے ہجر یار میں　　گھبرا کے سُوئے گورِ غریباں نکل گیا (امانت)

داخل گورِ غریباں دلِ نالاں جو ہوا　　چین رہنے کا نہ اب شہرِ خموشاں میں رہا (جرأت)

دُھواں چھایا ہے ایسا آہ کا گورِ غریباں پہ　　فرشتوں کو نہیں ملتا ہے رستہ میرے مدفن کا (اسیر)

کبھی تو کھینچ لائے گی اُسے گورِ غریباں پر　　کہ مدت سے ہماری خاک دامنگیر پھرتی ہے (غافل)

اے صبا غیروں کی تربت پہ گُل افشانی چند　　جانبِ گورِ غریباں بھی کبھی آیا کر (مصحفی)

مل گئے خاک میں ایسے کہ نشاں تک نہ رہا　　پھر کوئی خاک کرے گورِ غریباں پہ نگاہ (ایضاً)

سمجھ کے گورِ غریباں پہ رکھ قدم مغرور　　کہ ہر قدم پہ ہے اک سر یہاں زمیں کے تلے (ایضاً)

مصحفی گورِ غریباں میں ہوا تھا کب دفن　　کوچۂ یار ہی میں اُس کی تو تربت نکلی (ایضاً)

لیگئی وحشتِ دل گورِ غریباں کی طرف　　ہم نے یارانِ گزشتہ کا بھی گھر دیکھ لیا (آتش)

اے شہسوار گورِ غریباں میں آنکل　　اپنی بھی مشت خاک ہو تیری رکاب میں (ایضاً)

گور

گور کا مُنہ جھانک کر آنا یا پھرنا (ہ) فعل لازم:- مر مر کر بچنا۔ از سرِ نو زندگی پانا۔ نئے جنم سے پیدا ہونا۔ مہلک بیماری سے نجات پانا۔

گور کا مُنہ جھانکنا (ہ) فعل لازم:- قریب مرگ ہونا۔ حالتِ نزع یا دم واپسیں ہونا۔

حلقۂ زانو میں سر ہے کیا تجھے رنجور کا ۔ زندگی سے تنگ ہے مُنہ جھانکتا ہے گور کا (منیر)

گورکفن یا گور گڑھا (ہ) اسم مذکر:- تجہیز و تکفین۔ سامانِ گور کفن۔ کریا کرم

گورکفن یا گور گڑھا کرنا (ہ) فعل متعدی:- تجہیز و تکفین کرنا۔ کریا کرم کرنا۔ قبر میں دفن کرنا۔ دابنا۔

گورکن (ف) اسم مذکر:- قبر کھودنے والا۔ وہ شخص جس کا پیشہ قبر کھودنے اور مردہ دفن کرنے کا ہو۔ حفار۔

گورکنارے (ہ) صفت:- قریب مرگ۔ قریب بہلاکت۔ جاں بلب۔ کوئی دم کا مہمان۔

نہ صحت نہ ہُوا ایک مریضِ فُرقت ۔ ایسے بیمار سدا گور کنارے دیکھے (رند)

گورکنارے آلگنا یا گور کنارے جا لگنا (ہ) فعل لازم:- مرنے کے لگ بھگ پہنچ جانا۔ قریب مرگ ہو جانا۔ نزع کے قریب پہنچ جانا۔

جُرأت یقین ہے تو بھی کنارہ کرے وہ شوخ ۔ گر غم سے اُس کے گور کنارے میں جا لگوں (جرأت)

ظلم ہوئے ہیں کیا کیا ہم پر صبر کیا ہے کیا کیا ہم ۔ آن لگے ہیں گور کنارے کسی کی گلی میں جا جا ہم (میر)

گور کنارے آجانا (ہ) فعل لازم:- مرنے کے قریب پہنچ جانا۔ نہایت بُڈھا ہو جانا۔ جیسا کنارے پہنچ جانا۔

پیری آئی آ گئے ہیں ہم کنارے گور کے ۔ اب تو ذوقِ ہمکناری سے کنارا کیجئے (جرأت)

گور کے کنارے پہنچانا (ہ) فعل متعدی:- مرنے کے قریب کر دینا۔ مار کر پار لگا دینا۔ مار کر پار اُتارنا۔ مار رکھنا۔

اس طرح کرتے ہیں ہم سے کیوں کنارہ کیا سبب ۔ گور کے ہم تو کنارے ہیں وہ گر پہنچائیں گے (ظفر)

وصل کی شب تم کو جب سے کنارا ہے نصیب ۔ گور کے اس کو کنارے تا کنو پہنچا کروں (ایضاً)

گور کے کنارے پہنچنا (ہ) فعل لازم:- (۱) مرنے کو تیار بیٹھنا۔ موت کے لگ بھگ ہونا۔ جیسا کنارے پہنچنا۔ قریب مرگ ہونا۔

جو وہاں جانے لگا پہنچا کنارے گور کے ۔ رہبر چشمِ ... ہم ہیں ہر دوان کبے دوست (ناسخ)

کمالِ عشق تب ہو جب کنارے گور کے پہنچیں ۔ خود کہتے ہیں جس کو ... کا کنارا ہے (وزیر)

(۲) نہایت بُڈھا ہونا۔

گور کے کنارے جا لگنا (ہ) فعل لازم:- دیکھو (دیکھو گور کنارے جا لگنا)۔

گور

جا لگے گور کے کنارے ہم ۔ کنج کی ٹھیری پا تراب کیا (وزیر)

مرتے رہتے تھے آپ یوں پر اب ۔ جا لگے گور کے کنارے ہم (میر)

لگ گئے جیتے ہی جی ہم تو کنارے گور کے ۔ ناتوانی تا سرِ منزل ہمیں پہنچا گئی (غافل)

چھوڑا جو حسرتِ ہم آغوشی ۔ لگ گئے گور کے کنارے ہیں (رند)

گور کے مردے اُکھیڑنا (ہ) فعل متعدی (لکھنؤ):- (۱) گزرے ہوئے لوگوں کا ذکر کرنا۔ اگلوں کو یاد کرنا۔ مُردوں کا بیان کرنا۔ پچھلی باتوں کو یاد کرنا۔

کہتے ہیں ذکرِ لیلیٰ و مجنوں جو چھیڑیے ۔ چپ رہئے بس نہ گور کے مردے اکھیڑیے (آتش)

(۲) پُرانے جھگڑے نکالنا۔ دبی ہوئی باتوں کو اُبھارنا۔ گئے گزرے قصوں کو یاد کرنا۔ گڑے کوئیلے اکھاڑنا۔ دبا فتنہ کھڑا کرنا۔

گور گڑھا (ہ) اسم مذکر:- تجہیز و تکفین۔ کریا کرم۔ سامان گور و کفن۔

گور گڑھا کرنا (ہ) فعل متعدی:- تجہیز و تکفین کرنا۔ گور و کفن کے سامان سے فراغت پانا۔ کفنانا۔ دفنانا۔ دابنا دوبنا۔ کریا کرم سے نمٹنا۔

گور گڑھا ہونا (ہ) فعل لازم:- سامان گور و کفن ہونا۔ تجہیز و تکفین ہونا۔ دفن ہونا۔

سنا ہے حال ترے کشتگاں بچاروں کا ۔ ہوا نہ گور گڑھا ان ستم کے ماروں کا (میر تقی)

گور میں انگارے بھرنا (ہ) فعل متعدی۔ عو:- دوزخ کے کام کرنا۔ عاقبت کا عذاب سر لینا۔ گنہگار ہونا۔ عذاب کمانا۔ غیبت کرنا۔ بدی کرنا۔ جیسے وہ اپنے کیا خدا کو جان دینی ہے آج زبان تر ہے کل خشک دیکھو اُن کا پیٹھ پیچھا ہے میں کیوں اپنی گور میں انگارے بھر دوں اور ناحق جھیر ... (جنز ہتھیلی)

گور میں پاؤں رکھنا (ہ) فعل متعدی (لکھنؤ):- مرنے کے قریب ہونا۔ مرنے کو بیٹھنا۔ اخیر عمر ہونا۔ نہایت بُڈھا ہونا۔ چند روز کا مہمان ہونا۔ کوئی دم کا مہمان ہونا۔

ہم تو اب گور میں ہیں پاؤں رکھے ۔ زندہ ... تجھے خدا رکھے (امانت)

گور میں پاؤں لٹکانا (ہ) فعل لازم:- نہایت ضعیف ہونا۔ مرنے کو بیٹھنا۔ اخیر عمر ہونا۔ قریب مرگ ہونا۔

گور میں پاؤں لٹکائے بیٹھے ہیں (ہ) محاورہ:- مرنے پر آمادہ اور مستعد بیٹھے ہیں۔ نہایت عمر رسیدہ ہیں۔ کوئی دن یا چند روز کے مہمان ہیں۔

بزمِ خوباں میں کیوں ... نہ ہوئے ۔ گور میں بیٹھے ہیں ہم تو پاؤں لٹکائے ہوئے (معروف)

گور میں دھواں اُٹھنا (ہ) فعل لازم:- عذاب قبر ہونا۔ قبر میں جلنا یا سلگنا۔

گور

گور میں کیڑے پڑیں (ہ) دعائے بد۔ عو:۔ (تیری) قبر سڑے جسم سڑکر قبر میں کیڑے بہے بہے پھیریں +

گور نہ پانا یا نہ ملنا (ہ) فعل لازم:۔ ایسا معدوم اور غائب ہونا کہ گور تک کا ٹھکانا نہ ملنا۔ قبر کا پتا نہ لگنا۔ بے ٹھکانے مزار ہونا ؎

سچ ہے منعم عمارت کا نو ہے مذکور کیا گور بھی ملتی نہیں دنیا میں کیکاؤس کی (ناسخ)

گورا (ہ) صفت:۔ (۱) چٹا۔ سُرخ و سُفید رنگ والا۔ سپید و شہاب۔ صبیح۔ اصبح۔ سفید۔ اُجلا۔ دھولا۔ ابیض۔ جیسے "کھتری گورا سو پنڈ روگی" ؎

گورے گورے مکھ پر کجرا سوہے اور رسجے نکبیسر مانگے سو ہے بندلی اور مانگ سجے ہے سیندُر (خیال)

(۲) خوبصورت۔ حسین۔ جمیلہ۔ صاحب جمال۔ صاحب حُسن۔ سُندر (۳۔ اسم مذکر) یُورپین سپاہی۔ انگریز سپاہی۔ ادنےٰ قوم کا فرنگی۔ گھٹیل انگریز + عوام فرنگی +

گورا بھبُوکا (ہ) صفت:۔ نہایت سفید رنگ کا۔ بُچّ +

گوراپن (ہ) اسم مذکر:۔ جسم کی سُرخی و سُفیدی۔ صباحت۔ چٹاپن۔ سفیدی +

گورا چٹا (ہ) صفت (ہر دو مترادف):۔ حسین۔ صبیح و ملیح۔ خوبصورت سُرخ و سفید۔ سپیدہ و شہاب ؎

گو حُسن پر ہیں نازاں یہ رُو یہ گورے چٹے لیکن کوئی بلا ہے وہ سانولا سلونا (جُرأت)

گورا چمڑا (ہ) اسم مذکر:۔ سفید چمڑا۔ حُسنِ بے نمک۔ چھلا ہُوا شلجم ؎

گورے چمڑے پر نہیں موقُوف خُوبی حُسن کی چاہتے اُس کو نہیں ہم جس میں رعنائی نہ ہو
دیکھنے کو اس کے آنکھیں چاہئیں قدر کیا جانے وہ تیری جس کو بینائی نہ ہو (۔۔۔)

گوراشاہی (ہ) اسم صفت:۔ گوروں کے استعمال کا۔ گوروں کے کام کے لائق مضبوط۔ گوروں کے پہننے کا انگریزی مضبوط جوتا +

گورخر (ف) اسم مذکر:۔ جنگلی گدھا۔ حمار دشتی۔ صحرائی گدھا (یہ لفظ گور بمعنی جنگل اور خر بمعنی حمار سے مرکب ہے) +

گورستان (ف) اسم مذکر:۔ قبرستان۔ تُربہ۔ تکیہ۔ مدفن۔ گورخانہ۔ مُردوں کے دفن ہونے کی جگہ + شہر خموشاں + مرگھٹ۔ مسان ؎

مژدہ اے گور گورستاں میری قالب سے زبان سدھارتی ہے (مولوی محمد سعید صاحب)

گورکھ دھندا (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) گرو گورکھ ناتھ کا ایک قسم کا ایجاد کیا ہوا قفل جس کا کھولنا عقل سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ قفل فقیروں کے پاس اکثر دل بہلانے اور شغل کرنے کے واسطے رہتا ہے۔ یہ لفظ گورکھ یعنی گورکھ ناتھ اور دھندا بمعنی شغل سے مرکب ہے۔ قفل وسواس۔ قفل ابجد (۲) ایک کھلونے کا نام جو بانسری کی شکل کا بنا ہوا اور اس میں زنجیریں ڈورا پڑا ہوا ہوتا ہے۔ ایک طرف سے کھینچو تو سُرخ یا کسی اور رنگ کا دُوسری طرف سے کھینچو تو دوسرے رنگ کا نکلتا ہے۔ عربی میں اسکو سحارہ کہتے ہیں (۳) ایک حلقہ دار چیز کا نام جس کا کھولنا اور بند کرنا ذرا مشکل ہے اور اسی طرح پر ایک قسم کی انگوٹھیاں۔ چھلے بنائے گئے ہیں جن کا کھولنا اور بند کرنا ذرا کام رکھتا ہے + شعبدہ کی قسم سے ایک چیز۔ (۴) بکھیڑے اور بکھیڑے کا کام۔ پیچیدہ معاملہ۔ عقدۂ لاینحل۔ وہ چیز جو آدمی کو مشکل اور دِقت میں ڈالے + بھُول بھلیاں +

گورکھا (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) باشندۂ گورکھپور علاقۂ نیپال جن کا پیشہ سپہ گری ہے۔ یہ لوگ پہاڑ کی لڑائی خوب لڑتے اور کھکھری جو ان کا اصل ہتھیار ہے اُسے خوب چلاتے۔ پستہ قد اور چپٹی ناک کے ہوتے ہیں۔ بلکہ بعض گورکھوں کے تو ناک معلوم ہی نہیں ہوتی اور وہی سب سے زیادہ اصیل گورکھے کہلاتے ہیں۔ شمالی آدمی (۲) چھوٹی کھونٹی کا آدمی۔ پستہ قد آدمی۔ ٹھنگنا۔ بونا +

گورنر (انگلش Governor) اسم مذکر:۔ کسی ملک یا ریاست میں کُلّی اختیار رکھنے والا۔ حاکم اعلےٰ یا مجسٹریٹ۔ فرمانروائے صوبہ۔ عامل۔ ناظم +

گورنر جنرل (انگلش Governor-General) اسم مذکر:۔ (اُردو والے گورنر جرنل بولتے ہیں) حاکم اعلےٰ جو گورنر کے اُوپر ہوتا اور ہندوستان میں وائسرائے یعنی نائب السلطنت کہلاتا ہے۔ مُلکی لاٹھ۔ بڑا لارڈ +

گورنمنٹ (انگلش Government) اسم مؤنث:۔ (۱) طاقت حکومت + سلطنت۔ راج۔ دولت۔ بادشاہی جیسے گورنمنٹ ہند یا ایران وغیرہ (۲) حکمرانی۔ حکمروائی۔ فرمانروائی۔ عملداری (۳) طرز حکومت۔ سیاست نظم و نسق کا قاعدہ۔ انتظام سلطنت (۴) عملداری۔ اختیار۔ اقتدار۔ (۵) پُورا اختیار رکھنے والا گروہ۔ جمہوری حکومت۔ جمہوری سلطنت۔ (۶) حکمران۔ فرمانروا۔ سرکار (۷) عمل۔ حکم +

گوری (ہ) اسم مؤنث (گیتوں میں):۔ (۱) معشوقہ۔ محبوبہ۔ حسینہ۔ جمیلہ۔ سندر ناری۔ خوبصورت عورت۔ معشوقۂ صبیح۔ جیسے ؎

ستاری گوری ری آج تو کہا میرو مان
سگری رین تڑپت بیتی تم بن سجنیا اکیلی سوپلو میری جان (۔۔۔)

(۲۔ صفت) گورا کی تانیث + صبیحہ۔ چٹی + دھولی۔ سفید جیسے گوری چمڑی +

گوری چمڑی (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) سفید چمڑی۔ گوری رنگت (۲) حُسن بے نمک۔ پھیکا شلجم ؎

گور

گوری ہے جیری تری اے شمع اور پھیکا نمک — لیک وہ کان ملاحت ہے نہ سرتا پا نمک (نکہت)

گوری کا جوبن چٹکیوں میں جانا (ہ) فعل لازم: کسی شخص کے حسن یا کسی چیز کی خوبی کا عبث رائیگاں جانا ✦ مفت خوروں کے ہاتھ مال کا ستیاناس جانا ✦ مونوں میں کسی چیز کا ختم ہو جانا ✦

گوری (س) اسم مؤنث:- (۱) گورا - پاربتی - مہادیو کی استری - گرجا جوا - حضرت آدمؑ کی بیوی - جیسے "گوری گنیس کا ٹوکلیس" (۲) آٹھ برس تک کی کنیا - باکرہ - دوشیزہ - کواری (۳) مالکوس راگ کی دوسری راگنی کا نام جسے آخر روز میں گاتے ہیں - ماگھ پھاگن یعنی جنوری - فروری اس کا موسم ہے ✦

گوری پُتر (س) اسم مذکر (ہندو) :- گنیش - گوری سُت - شنکر - مہادیو جی کے بیٹے کا نام ✦

گوریا (ہ) اسم مؤنث (پورب) :- (۱) گنجشک - چڑیا - گنجشک خانہ (۲) سرسری مٹی کا چھوٹا سا حقہ - ہداریا ✦

گوڑ (س) اسم مذکر :- (۱) ملک بنگالہ کا وسطی حصہ (۲) صوبۂ بنگال کے قدیم دار الخلافہ کا نام (۳) شہر گوڑ کا رہنے والا جس کے سبب سے گوڑ برہمن مشہور ہیں (۴) برہمنوں کی ایک اعلیٰ قوم ✦

گوڑ (ہ) اسم مذکر :- (۱) پاؤں - قدم - پیر (۲) پنڈلی - ٹانگ (۳) ٹخنا - شتالنگ - کعب ✦

گوڑا یا گوڈا (ہ) اسم مذکر (گنوار) :- (۱) گھٹنا - بندِ ساق - گھونٹا - رکبہ - زانو ✦ گھٹنے کی چپنی (۲) وہ رسی جو چوپایوں کے پاؤں میں باندھتے ہیں

گوڑنا (ہ) فعل متعدی (گنوار) :- (۱) تخم ریزی کے واسطے زمین گودنا ✦ کدالی سے کھودنا - ہل باہنا - ہل چلانا (۲) نلانا - نرانا - کھیت میں سے اڑاہ کا ٹنا - گُڈائی کرنا - گدائی کرنا (۳) گاہنا - اناج صاف کر کے بھُس سے نکالنا ✦

گوڑھ (س) صفت :- (۱) ادق - مشکل - کٹھن - دشوار (۲) مخفی - پوشیدہ - گپت - نہاں - پنہاں جیسے گوڑھ چار یعنی خفیہ تحقیقات کرنے والا - جاسوس - مخبر ✦

گوڑھ چال (س) اسم مذکر :- جاسوس - مخبر ✦ خفیہ پولیس - بھیدیا - بھیدی ✦

گوڑی (ہ) اسم مؤنث (ہندو) :- فائدہ - نفع ✦ لابھ - بُرد - یافت - حصول - مفت کی کمائی - وہ مال جو بے محنت و مشقت حاصل ہو (یہ لفظ سنسکرت گرہ بمعنی حصول سے بنایا گیا) ✦

گوڑی کرنا (ہ) فعل متعدی :- کمانا - بُرد حاصل کرنا - فائدہ اٹھانا - کھٹنا بٹنا - جیب میں ڈالنا ✦ کھٹن مٹن کرنا ✦

گور

گوڑی ہاتھ سے جانا (ہ) فعل لازم :- بُرد کا نکل جانا - کمائی نہ ہونا - کھٹی نہ ہونا - کچھ ہاتھ نہ لگنا - بیکار جانا رہنا ✦ کھٹن بٹن نہ ہونا ✦

گوڑے (ہ) اسم مذکر (گنوار) :- گوڈے - گھٹنے ✦ جیسے گوڑے گوڑے پانی تھا ✦

گوڑے پڑنا (ہ) فعل لازم (ہندو) :- پاؤں پڑنا - قدم لینا - قدمبوس ہونا - قدمبوسی کرنا - تعظیم و تکریم کرنا - پالاگنا ✦ پالاگن کرنا ✦

گوڑے پسار دینا (ہ) فعل لازم (ہندو) :- (۱) پاؤں پھیلا دینا - مر جانا - انتقال کر جانا (۲) ہمت ہار دینا - حوصلہ پست کر دینا - جی چھوڑ دینا ✦ کاہل بنجانا ✦

گوڑے پسارنا (ہ) فعل متعدی (ہندو) :- ٹانگیں پھیلانا ✦ ہمت ہارنا ✦ مرنا ✦

گوڑے توڑنا (ہ) فعل متعدی (ہندو) :- (۱) تھکانا - پھرانا - حیران کرنا - رگڑ گرانا (۲ - فعل لازم) تھکنا (۳) پیروڑی کرنا - کوشش کرنا (۴) مایوس کرنا - نراس کرنا ✦

گوڑے ٹوٹ جانا (ہ) فعل لازم (ہندو) :- (۱) گھٹنے ٹوٹ جانا (۲) چلتے چلتے ٹانگیں تھک جانا ✦ مطلق تھک جانا - ہار جانا - چلنے کی ہمت نہ رہنا - تھک کر چُور ہو جانا - پاؤں شل ہو جانا (۳) ہمت نہ رہنا - جی چھوٹ جانا - حوصلہ پست ہو جانا (۴) ناامید ہو جانا - مایوس ہو جانا - نراسا ہو جانا - آس نہ رہنا ✦

گوڑیا (ہ) اسم مذکر :- (۱) باشندۂ گوڑ (۲) حکیم چیتن ([illegible]) ساکن ندیا کے پیرو جو سمت ۱۵۴۲ شالباہن مطابق ۱۴۸۵ء میں وشنو مت کا اخیر رفارمر قوم برہمن میں پیدا ہوا - اور اس نے یہ اظہار کیا تھا کہ اب چونکہ وید کے علم کو کوئی اس کے حسب منشا نہیں سمجھتا - اس لئے جو میں طریقہ بتلاتا ہوں اس پر چلنا چاہئے - کیونکہ یہ بھی عین وید کے موافق ہے - پس اس کا پنتھ وشنو مت کی ایک شاخ قرار دیا گیا - کہتے ہیں کہ اس مذہب کے پیرو اگر ہندوستان کے تمام اضلاع سے اکٹھے کئے جائیں تو پچاس لاکھ سے کم نہ ہوں - وہ لوگ اسے کرشن کا اوتار خیال کرتے ہیں ✦

گوز (ف) اسم مذکر :- پاد - باؤ - ریح - وہ متعفن ہوا جو مقعد کی راہ سے بے آواز نکلے ✦ پھسکی - گندی ہوا ✦

گوز اُڑانا یا مارنا (ف) فعل متعدی :- پاد لگانا - باد مارنا - پادنا - بادی پھیلانا ✦

گوز

گوزِ شتر (ف) صفت :- بادہوائی۔ لغو۔ پوچ۔ بیہودہ + بے اثر۔ بے تاثیر۔ واہیات (چونکہ اونٹ کے گوز کی آواز اُس کے جسم کی حیثیت سے نہایت خفیف اور ایک بیسُری معلوم ہوتی ہے اس وجہ سے قابلِ پذیرائی نہ ہونے اور خیال میں گزرنے والی بات کی نسبت بولنے لگے۔ چنانچہ ایک اُردو مثل ہے کہ اونٹ پادیگا پادیگا جب پادا توبھُس اِس سے بھی یہی نتیجہ نکلا ؎

اکدن دل بھی نہ اس بت کہ پسیجا تھا ہے تھا مگر گوزِ شتر نالہ دلِ ناشاد کا (شیخ بلو علی)

گوزِ شتر بنا میری فرہاد کا خواص بدلا کبھی نہ اُس ستم ایجاد کا خواص (ایضاً)

گوزِ شتر سمجھنا (ف) فعل متعدی :- بادہوائی جاننا۔ لغو و پوچ سمجھنا۔ بے وقعت سمجھنا۔ خاطر میں نہ لانا۔ خیال میں نہ لانا۔ ذرا توجہ نہ کرنا +

گوزِ شتر کر دینا (ف) فعل متعدی :- کسی بات کو یونہیں اُڑا دینا۔ خیال میں نہ لانا۔ توجہ نہ کرنا ؎

سرکا نہ سُن کے ناقۂ لیلیٰ کے پہلو سے مجنوں نے کر دی گوزِ شتر ساربان کی بات (نصیر)

گوزمارا کرنا (ف) فعل متعدی :- نکما پڑا رہنا۔ بیکار بیٹھا رہنا۔ خالی پڑا رہنا ؎

گھر میں اے چرکین کب تک گوزمارا کیجئے دیکھئے اب جاکے گوگا پیر کی درگاہ کو (چرکین)

گوزاک (ف) اسم مذکر (لوطی) مرکب از (گوز پاد + کلمۂ نسبت اک) :- وہ سخت سوزاک جو اغلامیوں کو مفعول کے اثرِ گوز یا سُفرے کی گرمی سے اُن کے بقول ہو جاتا ہے +

گوسا (ہ) اسم مذکر (پورب) :- گوشمیا۔ گوہا۔ اُپلا۔ کنڈا +

گوسالہ (ف) اسم مذکر :- (۱) لغوی معنی خُرد سالہ کیونکہ گو بمعنی خُرد و بچہ آیا ہے اور نیز بمعنی گائے (۲) بچھڑا۔ گائے کا ایک سالہ بچہ + بچۂ شتر خیل + اُس سونے کے بچھڑے کا نام جسے سامری جادوگر نے موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں مُنہ سے بولتا ہوا بوسیلۂ سحر بنایا تھا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اُس نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے گھوڑے کے سُموں کی مٹی اُس میں بھر دی تھی اس سبب سے وہ بولنے لگتا تھا +

گوسفند یا گوسپند (ف) اسم مؤنث :- بھیڑ۔ بھیڑی + دُنبہ۔ مینڈھا۔ کھاڈو۔ بعض اوقات بمعنی بُز۔ بکری۔ بکرا۔ وغیرہ +

گوش (ف) اسم مذکر :- کان۔ کرن۔ سروَن + سَمَع۔ اُذن +

گوش برآواز یا گوش براہ (ف) محاورہ :- کسی بات کے سُننے کا منتظر۔ خبر کا مترصد۔ کسی خبر کے آنے کا امیدوار + منتظر۔ مترصّد ؎

بیٹھے ہیں ہم بھی گوش برآواز کہہ تو دو آتا ہے جس کو آئے یہاں امتحاں ہے اب (داغ)

گوش

گوش بھرنا (ف) فعل متعدی (متروک) :- دیکھو (کان بھرنا) ظفر نے باندھا ہے + پانچ سطروں کے بعد یہ شعر موجود ہے (نوٹ)

گوش زد ہونا (ف) فعل لازم :- سُننے میں آنا۔ سُنا جانا۔ اصغا ہونا +

گوش کرنا (ف) فعل متعدی (پرانا محاورہ ہے جو گوش کردن سے ترجمہ کیا گیا تھا) :- سُننا۔ سماعت کرنا ؎

کب اسکو گوش کرے تھا جہاں میں اہلِ کمال یہ سنگریزہ ہوا ہے دُرِ عدن مجھ سے (سودا)

گوش کھڑے ہونا (ف) فعل لازم (متروک) :- دیکھو (کان کھڑے ہونا) ؎

کیوں نہ یہ سُن کر کھڑے ہوں باغ میں بلبل کے گوش
صبح دم شبنم نے یکسر بھر دئیے ہیں گل کے گوش (ظفر)

گوش گزار کرنا (ف) فعل متعدی :- سُنانا۔ کان سے نکالنا۔ کان میں ڈالنا۔ جتانا۔ اطلاع کرنا۔ آگاہ کرنا۔ کہہ دینا۔ مطلع کر دینا +

گوش گزار ہونا (ف) فعل لازم :- کان میں پڑنا۔ سُننے میں آنا۔ خبر ہونا۔ اطلاع ہونا +

گوش گزاری (ف) اسم مؤنث :- اطلاع۔ خبر۔ رپورٹ +

گوشت (ف) اسم مذکر :- (۱) لحم۔ ماس۔ بوٹی۔ شکار ؎

نہ دانت مار و رقیبوں کے مُنہ پہ جانے دو ابھی یہ گوشت ہے بالکل حرام ہونٹوں کا (اختر)

(۲۔ ف) گودا۔ مغز۔ گری + پوست کے اندر کی لکڑی۔ پوست کے اندر کی چیز + شحم۔ چربی +

گوشت خوار (ف) صفت :- (۱) ماس اوہاری۔ ماساہاری۔ شکار کھانے والے (۲) درندہ۔ وہ۔ وہ حیوانات جو اور حیوانات کا شکار کرتے یا جن کا کھاجا صرف گوشت ہے + مُردار خوار +

گوشت سے ناخن جُدا کرنا (ف) فعل متعدی :- اپنوں کو چھڑانا جو ایک ناممکن بات ہے۔ وہ رشتہ داروں یا گھر سے دو عزیزوں میں تفرقہ اندازی کا ارادہ کرنا +

گوشت سے ناخن جُدا ہونا (ف) فعل لازم :- اپنوں کا چھوٹنا۔ رشتہ داری کا منقطع ہونا۔ چونکہ یہ امر دشوار اور ناممکن ہے اس وجہ سے امرِ محال و ناممکن اور دشوار کے حق میں بولنے لگے ؎

دل سے مٹنا تری انگشتِ حنائی کا خیال ہو گیا گوشت سے ناخن کا جُدا ہو جانا (غالب)

گوشت سے ناخن کا جدا نہ ہونا (ف) فعل لازم :- تفرقہ اندازی کی کوشش سے رشتہ اور قرابت میں فرق نہ آنا۔ کمال اتحاد و یگانگی ہونا

تیرے ابرو سے مرا دل نہ چھٹے گا ہرگز گوشت ناخن سے کہو کیونکہ جدا ہوتا ہے (عبد اللہ خاں)

گوشت کا لوتھڑا (۱) اسم مذکر:- (۱) مضغۂ گوشت۔ گوشت کا مُچا۔ ماس کا ٹکڑا۔ گوشت پارہ (۲ صفت) بالکل نکما جس سے کچھ نہ ہو سکے + اپاہج + احدی سُست۔ دیکھنے کا صرف نام کا + ہیولا۔ بیوقوف +

(ہم نہیں جانتے کہ فیلن صاحب نے اور اُن کے نقال یا مترجم صاحب نے اس لغت کے معنی بہت موٹا آدمی۔ نامرد آدمی کا عضو تناسل یعنی چھیچھڑا کہاں سے لکھے۔ مترجم صاحب نے جن کو ذاتی تجربہ نہیں یہ غضب اور ڈھایا ہے کہ اس معنی میں مسلمان عورتوں کا لفظ لکھا ہے سُبحان اللہ کیا عمدہ اور صحیح تحقیق ہے اگر اُن کو اتنی بھی تحقیق ہوتی کہ لوتھڑا کس قدر مقدار کے واسطے ہے تو ہرگز ایسی موٹی غلطی نہیں کرتے البتہ آدمی بن ہڈی کا ہوتا تو موٹے سے تشبیہ دینا جائز تھا یہ بھی محض غلط ہے۔ شاید یہ کوئی خاص دل سے تراشی ہوئی اُردو زبان کا لفظ ہے)+

گوشت کھائے گوشت لڑائے گوشت ہی پر سوئے (۱) عیاشوں کا مقولہ ہے یعنی طاقت کے واسطے اور ذائقہ کے واسطے گوشت کا کھانا حظِ نفسانی کے واسطے مجامعت کرنا اور استراحت کے واسطے انسان پر سونا اس سے بہتر دنیا میں کوئی کام نہیں ہے +

گوشمال (ف) اسم مؤنث:- سزائے گوش۔ کان اینٹھنے کی سزا جو اکثر مکتب کے اُستاد دیا کرتے ہیں۔ کان مروڑنا +

گوشمالی (۱) اسم مؤنث:- کان مروڑنے کی سزا۔ کان امیٹھنے کی سزا + سزا۔ تعزیر + تنبیہ۔ چشم نمائی +

گوشمالی کرنا (۱) فعل متعدی:- کان امیٹھنا۔ کان مروڑنا۔ سزا دینا۔ تعزیر دینا + تنبیہ کرنا۔ چشم نمائی کرنا +

گوشوارہ (ف) اسم مذکر:- (۱) کان کا بالا۔ حلقۂ گوش۔ کُنڈل۔ آویزہ۔

اے صبا کیا پوچھتی ہے تو شعاعِ مہر کو گوشِ گل پر صبح دم یہ گوشوارہ ہو نہ ہو (نصیر)

(۲) دُرِ یتیم۔ دُرِ یکدانہ۔ وہ بہت بڑا موتی جو سیپ کے اندر سے ایک ہی نکلتا ہے (۳) پگڑی کا طُرّا۔ پگڑی یا لُنگی کا سرا جو کلبتو سے بُنا ہوا ہوتا ہے (۴) جیغہ + طُرّہ۔ وہ زیورِ مرصع جو پگڑی پر باندھتے ہیں (۵۔ ۱) وہ کامدار پٹی جو چھٹی کے روز زچہ کے سر سے باندھ کر اور اُسے رانی بنا کر بٹھاتے ہیں۔ عصابۂ مرصع۔ مکٹ۔ تاج۔ اِکلیل۔ اکثر پہلے پہل کی چھٹی میں یہ سنگار ہوتا ہے (۶) خلاصۂ حساب۔ چٹھا بہی۔ انتخاب حساب + نقشۂ حساب۔ کسی کاغذ کا اختصار + میزان۔ جوڑ (۷) کنجھیدن + (۸) کسی نقشے یا رجسٹر کی پیشانی۔ زمینی +

گوشہ (ف) اسم مذکر:- (۱) زاویہ۔ کونہ۔ کھونٹ (۲) خلوت۔ تنہائی۔

کنارہ۔ علیحدگی۔ تخلیہ۔ (۳) طرف۔ جانب۔ پہلو۔ سمت۔ دِسا۔ کھونٹ۔ (۴) کمان کا سرا۔ کمان کی دونوں نوکیں جن میں دانت رہتے ہیں +

گوشۂ جنوب و مشرق (ف + ع) اسم مذکر:- اگنی کون۔ دکھن پورب کا کونہ + دکھن اور پورب کا زاویہ +

گوشۂ جنوب و مغرب (ف + ع) اسم مذکر:- نیرت کون۔ دکھن اور پچھم کا کونہ + دکھن اور پچھم کا زاویہ +

گوشۂ چشم (ف) اسم مذکر:- آنکھ کا کویا + کُنج یا پپوٹۂ چشم۔ ماق +

گوشۂ شمال و مشرق (ف + ع) اسم مذکر:- ایشان کون۔ اُتر پورب کا کونہ + اُتر اور پورب کا زاویہ +

گوشۂ شمال و مغرب (ف + ع) اسم مذکر:- وایو کون۔ اُتر پچھم کا کونہ + اُتر اور پچھم کا زاویہ +

گوشۂ عافیت (ف + ع) اسم مذکر:- گوشۂ تنہائی جہاں کچھ جھگڑا ٹنٹا نہیں ہو سکتا۔ بسم اللہ کا گنبد۔ گوشۂ امان +

گوشۂ کمان (ف) اسم مذکر:- کمان کی نوک جس میں تانت لگی رہتی ہے +

گوشہ میں (۱) تابع فعل:- خلوت میں۔ تنہائی میں۔ علیحدگی میں + غرفہ میں۔ کونے میں۔ الگ +

گوشہ نشین (ف) اسم مذکر:- خلوت نشین۔ تنہائی میں رہنے والا۔ سب سے علیحدہ رہنے والا۔ تجرد گزیں۔ تارک الدنیا +

گوشہ نشینی (ف) اسم مؤنث:- عُزلت۔ خلوت نشینی + تجرد۔ علیحدگی + تنہائی۔ اکانت + خانہ نشینی +

گوکُل (س) اسم مذکر (عوام بفتح کاف عربی بولتے ہیں):- (۱) گائیوں کا ریوڑ (۲) گوسالہ۔ باڑا (۳) برج (۴) اُس مشہور اور مقدس گانوں کا نام جو متھرا کے قریب دریائے جمنا کے متصل واقع ہے۔ یہ وہی گانوں ہے جہاں نند جی رہتے تھے اور سری کرشن جی نے وہاں اپنا بالپن بسر کیا اور وہیں پیدا ہوئے +

گوکھرو (ہ) اسم مذکر:- (۱) ایک قسم کے سہ گوشہ کانٹے کا نام جسے خسک بھی کہتے ہیں۔ پنجابی بھکھڑا بولتے ہیں۔ مزاجاً اول درجہ میں سرد و خشک (۲) گوکھرو کا پودا۔ گوکھرو کی بیل (۳) وہ آہنی کانٹے جو گوکھرو کی شکل کے بنا کر قلعوں کے نیچے باڑوں کے سامنے بکھیر دیتے ہیں۔ تاکہ دشمن کی فوج کے پاؤں اور گھوڑوں کے سموں میں چُبھ کر اُن کو آنے سے باز رکھیں (۴) ڈِیل۔ گٹا وہ کانٹا یا گوشت کی سخت گرہ جو اکثر تنگ جوتہ پہننے کے سبب یا رگڑ سے پیدا

گوگ

پیدا ہوکر چلنے پھرنے میں تکلیف دیتی اور جس قدر زیادہ شور بڑھتی جاتی ہے ۔
بچ کے کانٹوں سے چلے ہم نے یہی تدبیر پا　گوکھرو تلووں میں نکلے داد دے تقدیر پا (بحر)
(۵) کان کے ایک خاردار زیور کا نام جو منڈی وا کے مانند ہوتا اور اکثر گوجر یا گھاروں کے لڑکے پہنا کرتے ہیں (۶) ہندو عو، ہاتھ کے ایک زیور کا نام جسے چوہے دتیاں یا کنگن بھی کہتے ہیں (۷) مقیش یا دھنک وغیرہ کا گھونٹا موڑا ہوا گوٹا جو اکثر عورتوں کے دوپٹوں یا بچوں کی ٹوپیوں میں ٹانکا جاتا ہے

کام زیبائش سے کیا اے دادِ وحشت مجھے
میرے دامان قبا میں گوکھرو ٹانکا نہ کر ۔　ع

گوگا ۔ (ہ) اسم مذکر ۔ (خاکروبوں کے مشہور پیر کا نام جو اصل میں راجپوت قوم چوہان سے موضع ادریرہ تحصیل راجگڑھ علاقہ بیکانیر میں محمود غزنوی کے عہد سے پہلے پیدا ہوا تھا یہ شخص اپنے ماں باپ سے لڑکر پرگنہ توہر علاقہ بیکانیر میں آیا اور جہاں اب اُس کا مزار بنا ہوا ہے ۔ وہاں پہنچ کر ایک جوگی کا چیلا بن گیا ۔ اور چند مدت اسی حالت میں رہ کر آخرکار مشرف بہ اسلام ہو۔ ظاہر پیر کے نام سے مشہور ہوا ۔ اور اسلام لانے کے بعد اپنے گھوڑے اور ہتھیاروں سمیت زمین میں جوشق ہوگئی تھی سماگیا ۔ ایک عرصہ تک اس کی قبر بے نشان رہی مگر محمود غزنوی کے وقت میں اُس کی بہت سی کراماتوں کو دیکھ کر ایک عمدہ قبر اور قبر پر ایک عمارت بنوا دی گئی جو آج تک موجود ہے ۔ یہ عمارت نہایت مختصر گرجا یا گنبد کی طرح گاؤدم بنی ہوئی ہے ۔ اور کراماتوں کے علاوہ ایک یہ کرامات بھی اُس زمانے کے لوگوں نے دیکھی تھی کہ اکثر گائیں خود بخود آکر گوگا کے مزار پر دودھ کی دھاریں مار جایا کرتی تھیں ۔ غرض اُسی زمانہ سے آج تک اس مقام پر بھادوں سُدی اشٹمی و نومی کو بڑا بھاری میلہ ہوتا ہے ۔ ہزاروں کوس سے خلقت آتی ہے ۔ اس قبر کے پجاری مسلمان ہیں جو چاہل کہلاتے ۔ اور قصبہ کرن پورہ میں رہتے ہیں ۔ چڑھاوے کا نصف حصہ ہندو برہمن بھی لیتے ہیں ۔ نیاز میں ۔ پیاز ۔ پنکھا ۔ پوریہ ۔ دودھ ناریل وغیرہ چڑھایا جاتا ہے اور مراد مانگنے والے ایک ایک روپیہ بھی اُس کلس میں ڈالتے ہیں جو عمارت مذکور کے اوپر سنہری رنگ کا رکھا ہوا ہے ۔ ہر قسم کے مال کی دکانیں دور دور سے آتی ہیں بیلوں اور اونٹوں وغیرہ کی خرید فروخت بھی اس میلہ پر ہوتی ہے ۔ چنانچہ ناگور ۔ مارواڑ ۔ بیکانیر کے بیل اور اونٹ کثرت سے آتے ہیں ۔ اس گوگا پیر کو ہندو اور چاہل یعنی نومسلم مسلمان دونوں پوجتے ہیں ۔ گوگا کے بھگت ڈیرو کی آواز اور اُن کا گیت سُن کر وجد میں آجاتے اور آہنی زنجیروں سے اپنے سر اور جسم کو بڑے زور سے پیٹتے ہیں مگر چوٹ نہیں لگتی بلکہ اکثر سانپوں کو پکڑ کر گلوں میں لٹکا لیتے ہیں ۔ گویا یہ بھی ایک کرامات ہے (لیکن خاکروبوں میں گوگا پیر کی پیدائش اور حقیقت کی نسبت اس طرح مشہور ہے کہ دادریرہ علاقہ بیکانیر میں راجہ جیور کی ایک رانی مسماۃ باچھل اور اُس کی سالی کاچھل دونو بانجھ تھیں ۔ باچھل بڑی بہن تھی اور کاچھل چھوٹی ۔

گوگ

باچھل نے خداتعالیٰ سے اولاد کے واسطے دعا مانگی ۔ اُس کے قبول ہونے سے گورو گورکھناتھ وادیرہ میں آکر نولکھی باغ میں ٹھیرے باچھل نے خبر پاکر اُن کی سیوا شروع کی بارہ برس تک سیوا کرتی رہی ۔ تیرھویں برس گرو گورکھناتھ چلنے کو تیار ہوئے ۔ تو کاچھل نے آکر باچھل سے کہا کہ مجھے ذرا اپنی سیوا کے کپڑے مانگے دیدے اُس نے سیدھے سبھاؤ دیدئے ۔ یہ اس چھل سے کپڑے پہن کر باچھل کے بھیس میں اُن کے پاس گئی ۔ اور کانی پا چیلے کی معرفت عرض کیا کہ مہاراج میں نے اتنے دنوں آپ کی سیوا کی مگر کچھ پھل نہ پایا گرو گورکھناتھ نے چیلے کی طرف اشارہ کیا کہ اُسے کچھ دیدے ۔ اُس نے دو جو نکال کاچھل کے حوالے کئے اور کہا کہ جا تیرے دو جوڑواں بچے پیدا ہونگے ۔ وہاں سے رخصت ہوکر آئی اور اپنی بہن سے بیان کیا کہ تُو نے اتنی مدت جوگیوں کی خدمت کی اور کچھ حاصل نہ ہوا ۔ آخر کو دیکھ وہ آج چلے ہی گئے ۔ تیری ساری محنت اکارت گئی ۔ باچھل یہ بات سُنتے ہی اپنے کپڑے بدل اُن کی تلاش میں نکلی بارہ کوس پر جا پکڑا ۔ اور کہا کہ مہاراج مجھے کیا دے چلے ۔ اُنھوں نے خفا ہوکر فرمایا کہ دور کمبخت ہم تجھے دیکر تو آئے ہیں ۔ اُس نے کہا کہ وہ تو میری بہن چھل کرکے اپنا مطلب نکال گئی ہے گرو گورکھناتھ نے کانیپا بالکے سے کہا کہ یہ کیا بات ہے ۔ اُس نے کہا کہ واقعی اسی طرح ہے ۔ پس گرو گورکھناتھ نے اپنے ماتھے کا میل پونچھ کر اُس کے حوالہ کیا اور کہا کہ جا تیرے گوگا پیدا ہوگا ۔ اور وہ کاچھل کے دونو جوڑواں بچوں کو ہلاک کریگا ۔ چاروں کھونٹ میں اُسکی پیری ہوگی ۔ سب لوگ اُسے گوگا پیر سمجھ کر مانینگے ۔ باچھل نے وہ میل کھایا جس سے حمل ٹھیر گیا اور گوگا پیر تمام مرحلے طے کرکے بارہ برس میں پیدا ہوا ۔ کیونکہ جس وقت باچھل کو حمل رہا تو راجہ جیور بدگمان ہوگیا تھا ۔ اور اُس کی رانیاں بھی طعنے دینے لگیں تھیں جس کے سبب سے باچھل نکالی گئی اور وہ سیدھی اپنے بھائی باسک کی طرف روانہ ہوئی ابھی تک پہنچنے نہ پائی تھی اور گوگا پیٹ ہی میں تھا کہ اُس نے خواب میں جاکر راجہ باسک کو دے مارا ۔ اُس نے جوتشیوں کو بُلاکر دریافت کیا اُنھوں نے سارا حال من وعن بیان کردیا اور کہا کہ یہ آفت کا پرکالا اب تمہارے ملک میں آتا ہے پس اُس نے خائف ہوکر تمام سانپوں کو بلایا اور کہا کہ جو گوگا کو ماریگا اُسے آدھا راج پاٹ دیدونگا اس پر تارتیک ناگ نے بیڑا اُٹھایا ۔ اور وہ باشتی سانپ بن کر چلا ۔ آتے ہی پہلے تو باچھل کی گاڑی کے دونو بیلوں یعنی سوہنی سوہنی کو ڈسا پھر گاڑی بان کو کاٹا اور اپنے دل میں کہا کہ اگرچہ باچھل کو کاٹتا ہوں تو گوگا بچ جاتا ہے ۔ اس سے بہتر ہے کہ باچھل کے مُنہ کے رستے گھُس کر پہلے گوگا کو کاٹوں پس یہ باچھل کو سوتا پاکر اُس کے مُنہ میں گھُسنے کے ارادہ سے آیا تھا کہ گوگا نے پیٹ سے ہاتھ نکالکر اس کا پھن داب کر سارا زہر جذب کرلیا جس کے سبب سے وہ کیچوا بن گیا ۔ اُس وقت گوگا نے خواب میں اپنی ماں سے کہا کہ کس نیند سوتی ہے ذرا اُٹھ کر دیکھ بیل کہاں گئے ۔ گاڑھوالا کیا ہوا

جو نہیں وہ چونک کر اُٹھی تو خواب کو سچ پایا۔ اور افسوس سے کہا کہ اب اپنے بھائی تک کس طرح پہنچ نگی۔ گوگا نے پیٹ میں سے آواز دی کہ تو میری کرب کنڈوری یعنی بھیٹ مانے یہ سب زندہ ہو جائیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ غرض اسی طرح یہ راجہ باسک تک پہنچے اُس نے وہاں ایک تہ خانہ میں سانپ بچھو چھوڑ دیا کر۔ اُس کے اوپر کچے سوت کا پلنگ بچھوا دیا تاکہ یہ ہلاک ہو جائے۔ مگر وہ پلنگ سونے کا بن گیا۔ سانپ مر گئے۔ اور کچھ نہ ہوا۔ بارہ برس تک یہ وہاں رہی۔ لیکن گوگہ پیدا نہ ہوا۔ اور یہی کہا کہ میں یہاں پیدا ہو کر ننواں یعنی نانا کے گھر کا جنا ہوا نہیں کہلاؤں گا۔ اپنے باپ دادا کی سرزمین میں جا کر پیدا ہونگا۔ اس کی ماں نے کہا کہ راجہ جیو۔ وہاں گھسنے کب دیگا ایسی بات کر کہ وہ خود لینے آئے۔ چنانچہ اُس نے اُس کو بھی جا کر پلنگ سے گرا دیا اور کہا کہ میری ماں کو لے کر آ۔ حاصل کلام راجہ جیو رہا کر اُس کی ماں کو گھر لایا۔ اور یہاں آ کر گوگا پیدا ہوا۔ پس اپنے وطن میں آ کر ظاہر ہونے سے ظاہر پیر کہلایا۔ اور اخیر کو سمادھ میں از خود سما گیا۔ اس کی مزار پر سانپ بکثرت خاوند رہتے ہیں۔ اور خاکروب اس کی بہت سی کراماتیں بیان کرتے ہیں۔ جو بباعث تطویل چھوڑی گئیں ؎

یہ دعا ہے روز و شب جرکیں کی گوگا پیر سے　　میں بھی اب مہتر بنوں جا کر الہ آباد کا ✤ (جرکین)

گوگا پیر کی چھڑیاں یا میلا (ہ) اول مؤنث دوم اسم مذکر:۔ ظاہر پیر کے سمادھ لینے کا دن یا تاریخ جس میں اُس کی زیارت کے واسطے تمام ملک کے خاکروب اپنے اپنے شہروں میں جمع ہو کر چھڑیاں نکالتے اور گوگا کی مزار تک بھی مرادیں لے کر جاتے ہیں ؎

میلا ہے گوگا پیر کا چھڑیوں کی سیر ہے　　چلئے نواز جنگ کے بازار کی طرف (جرکین)

چلنے لگے دیکھنے جس روز گوگا پیر کا میلا　　بنے گا مہتروں کا تو گرا تخت رواں اپنا (ایضاً)

گوگل (ہ) اسم مذکر:۔ ایک درخت کے گوند کے نام جو ذائقہ میں تلخ اور بہت سی قسم کا ہوتا ہے۔ مزاجاً تیسرے درجہ میں حار دوم میں یابس اور بقول بعض اوّل درجہ میں گرم اور دوم درجہ کے اخیر میں خشک۔ جلانے میں اس کی بو دماغ کو ناگوار معلوم ہوتی ہے۔ مگر ہندو لوگ اکثر اپنے دیوتاؤں کو اس کی اور دھوپ کی دھونی دیا کرتے ہیں۔ بلکہ سفلی عمل والے بھی دھونی میں اسی کا استعمال کرتے ہیں ؎

گوگل جلا کے سینکڑوں سفلی عمل پڑھے　　اُس تک نہ دسترس کبھی مہر سے ہوا (شیخ باقر علی لکھنوی)

گول (ہ) صفت:۔ (۱) مدور۔ گرد۔ غلطاں۔ گردی۔ مستدیر۔ چکردار ؎

کیا انگشت ہیں اپنے بچشم پر آب گول　　دیکھے صدف میں ایسے نہ دُرِ خوشا گول
لاتا ہے اپنے پیچ میں ہر اہل بزم کو　　عمامہ سج کے شیخ فضیلت مآب گول　} بحر

(۲) مبہم۔ مشکوک۔ مشتبہ۔ محتمل۔ احتمالدار۔ مذبذب۔ وہ بات جو بخوبی سمجھ میں

نہ آئے ✤ پیچدار۔ پیچیدہ (۳) مجہول الحال۔ وہ شخص جس کا حال معلوم نہ ہو (۴) پُر گوشت۔ بھرا ہوا۔ بھرا بھرا (ہ۔ اسم مؤنث) مٹی کا بڑا مٹکا۔ گھڑا۔ خُم۔ سبُو ؎

جام و مینا و سبُو سے تو بجھی اپنی نہ پیاس　　ہم نے ساقی منہ سے اب بھر کر لگا دی گول ہے (ظفر)

(۴۔ ف) ابلہ۔ بیوقوف۔ نادان۔ احمق ✤

گول بات (ہ) اسم مؤنث:۔ مبہم بات۔ وہ بات جو سمجھ میں نہ آئے چند احتمال رکھنے والی بات۔ پردے کی بات۔ محتمل بات۔ مشکوک بات۔ مشتبہ بات۔ پیچدار بات ؎

اقرار وصل میں بخدا دیکھیو دلا ✤　　باتیں کرے ہے کیا ہی وہ خانہ خراب گول (ظفر)

پھرتی ہر پہلو پہ ہیں باتیں تمہاری گول گول　　گوہرِ غلطاں کہوں گا آپ کی تقریر کو (صابر)

گول بدن (ا) اسم مذکر:۔ بھرا ہوا بدن۔ بھرا بھرا جسم۔ پُر گوشت جسم ✤

گول گول (ہ) صفت:۔ مبہم۔ مشکوک۔ مشتبہ۔ صاف صاف کا نقیض۔ واشگاف کا نقیض ✤

گول گول بات (ہ) اسم مؤنث:۔ وہ بات جو چند احتمال رکھے۔ پہلودار بات ✤ مبہم بات۔ وہ بات جو واشگاف نہ ہو۔ مذبذب بات ✤

گول گول کہنا (ہ) فعل متعدی:۔ واشگاف نہ کہنا۔ صاف صاف نکہنا ابہام میں بیان کرنا۔ اس طرح بیان کرنا جس میں چند احتمال ہو سکیں ✤

گول مال (ہ) صفت (پورب):۔ (۱) رلا ملا۔ گڈمڈ۔ ملا جُلا (۲) سازش اٹ سٹ۔ آنٹ سانٹ (۳) خیانت۔ غبن۔ تغلب (۴) دال میں کالا۔ مشتبہ۔ مشکوک (۵) غائب ✤ الوپ ✤ غایب غلہ ✤ تلپٹ ✤

گول مال کرنا (ہ) فعل متعدی (پورب):۔ (۱) گڈمڈ کرنا۔ ملا جُلا دینا (۲) غبن کرنا۔ تغلب کرنا۔ خیانت کرنا (۳) غائب کرنا۔ گم کرنا۔ چرا لینا۔ اُڑا دینا۔ (۴) اٹ سٹ لڑانا۔ اٹ سٹ کرنا۔ سازباز کرنا۔ سازش کرنا ✤ تلپٹ کرنا ✤

گول مال ہونا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) گڈمڈ ہونا (۲) سازش ہونا (۳) غبن ہونا۔ تغلب ہونا (۴) چوری جانا۔ غائب ہونا (۵) دال میں کالا ہونا۔ شُبہ گزرنا ✤ تلپٹ ہونا ✤ پتا نہ لگنا۔ کھوج نہ پانا ✤

گول متھول (ہ) صفت:۔ بینگن سا۔ گول مول۔ پیٹے کی مانند میاسا۔ ایسا موٹا آدمی جس کے جسم کا ہر ایک عضو مٹاپے میں چھپا ہوا اور جسم کی گولائی میں دبا ہوا ہو۔ کوتاہ قامت و فربہ اندام ✤

گول مرچ (ہ) اسم مؤنث (پورب) سیاہ مرچ۔ کالی مرچ ✤ دکھنی مرچ ✤

گول مول (ہ) صفت :- (۱) مدوّر اور بے پہلو (چیز) نہایت ہی گول ؎

مُنہ دیکھو ماہ کا جو وہ لفتشا ترمسالائے صورت خدانے اُس کو بھی گول بنا دی (جرأت)

(۲) موٹا تازہ اور ٹھنگنا آدمی - فربہ اور کوتاہ قامت (۳) موٹا بیوقوف ✤

گول مُنہ (ہ) اسم مذکر :- چکلا مُنہ - آفتابی چہرا - طباقی سا مُنہ - چوڑا مُنہ ✤

گول نقشہ (ا) اسم مذکر (ع) :- دیکھو (گول مُنہ) ✤

گول ہو رہنا (ہ) فعل لازم :- ٹال جانا - خاموش ہو رہنا - چُپ سادھنا - جواب نہ دینا - بے خبر ہو جانا ✤

گولا (ہ) اسم مذکر :- (۱) گھیرا - منڈل ✤ گول کا مزید علیہ - پنڈا - جیسے "ڈور کا گولا" - گیند - کرہ ✤ گول پنڈ ✤ گلولۂ تفنگ و توپ وغیرہ (۲) ناریل کے اندر کی ثابت گری - مغز نارجیل - (۳) اناج کا کوٹھا - کھتّا ✤ اناج کی منڈی - گنج - (۴) گول شہتیر - بغیر گھڑی اور لمبی لکڑی جو چھت میں ڈالی جائے - لٹھّا (۵) پکّا کنواں - وہ کنواں جو اندر باہر سے پکّا اور استرکاری کا اُونچا منڈیر دار بنا ہُوا ہو (۶) گول پیچک - ولائتی پیچک - تاگوں کی پیچک (۷) قالب - تار - وہ لکڑی کا سر جس پر دستار بند پگڑی باندھا کرتے ہیں (۸) ایک قسم کا کبوتر جو کابلی اور پشاوری کے خلاف ہے - یہ نہ پر اُڑتا اور نیچی پرواز کا ہوتا ہے قد میں چھوٹا گول مٹول وزن میں بھاری اور سینہ کے بل اُڑنیوالا ہوتا ہے - (۹) پیل پایہ - ستون - کھم - تھم - چونے گچی کا کھمبا (۱۰) ستون کے گرداگرد کا اُبھرا ہُوا حلقہ - مرغول - مرغولہ - (۱۱) باد سُول - وہ ریح یا ہوا جو معدہ میں ہو کر پیٹ میں اُٹھتی اور تکلیف دیتی ہے - جسے بادگولہ بھی کہتے ہیں (۱۲) ریوڑ - رمہ - ڈھوروں کا غول (۱۳) سوجن - آماس - ورم ✤

گولا اُٹھانا (ہ) فعل متعدی :- اپنی صداقت اور بریت کے واسطے لوہے کے جلتے اور تپتے ہوئے گولے کو ہاتھ میں اُٹھا کر قسم کھانا - کہ اگر ہم سچے ہوں تو ہاتھ نہ جلے اور جھوٹے ہوں تو آگ اپنا کام کرے - پہلے لوگوں میں اس طرح کی قسموں کا ڈراوے کے واسطے دستور تھا تاکہ چور جھٹ قبول دے ؎

دزدی سے اِس نے گرم یہ گولا اُٹھایا ہے دستِ فلک میں صبح نہیں آفتاب گول (ظفر)

گولا چلانا (ہ) فعل متعدی :- گولا اندازی کرنا - گولہ مارنا - توپ چھوڑنا ✤

گولا دَن (ہ) صفت :- گول مٹول - نہایت موٹا تازہ - فربہ اندام - سُنڈ مُسنڈ - توپ کے گولہ کی مانند گول مول بنا ہُوا - چونکہ دن توپ کی آواز کو کہتے ہیں - اِس سبب سے یہاں مجازاً توپ کے معنی ہو گئے ہیں ✤

گولا دَن بنا ہُوا ہے - (محاورہ) :- نہایت موٹا تازہ ہے ✤

گولا دھار (ہ) صفت (ہندی) :- موسلا دھار - زور کی بارش ✤

گولا دھار برسنا (ہ) فعل لازم :- موسلا دھار پانی پڑنا - چھاجوں مینہ برسنا - خُوب زور شور سے برسنا ✤

گولا لاٹھی کرنا (ہ) فعل متعدی :- ہاتھ پاؤں باندھ کر اور گھٹنوں میں لاٹھی دیکر اُٹھانا - ایک سزا کا نام جو مکتب کے مُلّا سخت قصور پر دیتے ہیں اِس طرح بچہ بے قابو ہو جاتا اور مار کھانے سے بھاگ نہیں سکتا ہے ✤

گولائی (ہ) اسم مؤنث :- دَور - چکر - مُدوّری - گولپن ✤

گُولَر (ہ) اسم مذکر :- (۱) ایک درخت اور اُس کے پھل کا نام جو انجیر سے مشابہ مگر رنگ میں سُرخ ہوتا اور اُس کے اندر سے اکثر بُھنگے نکلتے ہیں - لوگوں کا گُمان ہے کہ وہ اِس کے اندر ہی پیدا ہوتے ہیں - مگر یہ بات غلط ہے کیونکہ جس پھل میں یہ کیڑے نکلتے ہیں اُس میں چھوٹے چھوٹے سوراخ ضرور ہوتے ہیں - جن میں سے یہ اندر چلے جاتے اور اُس کی شیرینی کو چُوستے ہیں - عوام اس گولر کو کیڑوں سمیت کھا جانا آنکھوں کا دُکھنے سے بچنا خیال کرتے ہیں عربی میں اسے رُقعہ کہتے ہیں - ڈومر - ٹیمر (۲) روئی کا ڈوڈا - ٹینٹ - کپاس ✤ ڈوڈا ✤

گُولَر کا پھُول (ہ) اسم مذکر :- اوّل معلُوم - دوم عنقا صفت - معدوم - کمیاب - نادر - نایاب - ناپید - نامُیسّر - چڑیا کا دُودھ - ناممکن الحصُول ؎

اے فکر کیا سبب جو یہ آتا نہیں ہے ہاتھ مضمونِ تازہ کیا کوئی گولر کا پھُول ہے (اسیر)

لاؤں کہاں سے داغ جگر قابل پسند گولر کا پھُول آپ کو درکار ہے تو ہو (ایضاً)

تیرے بغض لب کی دوا جب تلاش کی گولر کا پھول باغ میں عُناب ہو گیا (بحر)

گولر کا گر پھیل ہے اُس کا مُنہ زنگیں پایا نہ پتا ہم نے کبھی اُس کے نشاں کا (شیخ باقر علی)

(گولر کے پھُول کی نسبت یہ مشہُور ہے کہ اس کا پھُول نہیں ہوتا مگر دیوالی کے دن نکلتا ہے جو شخص اُسے دیکھ لے راجہ یا بادشاہ ہو جاتا ہے) ✤

گُولَر کا پیٹ پھڑوانا (ہ) فعل متعدی (ہندی - ع) :- پوشیدہ یا دبی ہوئی بات کو ظاہر کرانا - قلعی کھُلوانا - بھانڈا پھُڑوانا - بھید کھُلوانا ✤

گُولَر کا کیڑا (ہ) اسم مذکر :- (۱) گولر کا بُھنگا جو اُس کے اندر رہتا ہے (۲) وہ شخص جس نے گھر سے نکل کر باہر کی ہوا نہ کھائی ہو - گھر گھُسنا و چار دیواری سے باہر نہ نکلنے والا ✤ گھر گھُسنا جیسے گولر کے کیڑے کا گولر ہی جہان اور آسمان ہے -

گُولَر کباب (ہ) اسم مذکر :- ایک قسم کے کباب جو اُبلے اور پسے ہوئے گوشت کے اندر پودینہ - ادرک - پنیر وغیرہ بھر کر پکائے جاتے ہیں ✤

گولر گپکنا (ہ) فعل متعدی (ہندو):- چباچبا کر باتیں کرنا۔ ٹھہار ٹھہار کر باتیں کرنا۔ منہ میں گھنگنیاں بھر کر بولنا۔

گولک (ہ) اسم مؤنث:- (۱) غلہ گلہ۔ روزمرہ کی بکری رکھنے کا ظرف۔ غلک۔ بکری رکھنے کی گتھی (۲) وہ حرامی بچہ جو بیوہ کے ساتھ زنا کرنے سے پیدا ہوا ہو۔

گولنداز (ف) اسم مذکر:- گولہ انداز۔ توپچی۔ توپ چلانے والا۔

گولہ (ف) اسم مذکر:- گلولہ۔ گلولۂ توپ۔ گیند۔ انٹا۔ غلہ۔ گوپیے میں چلانے کا گولہ۔ کرہ۔

گولی (ہ) اسم مؤنث۔ گولا کی تصغیر۔ (۱) گلولۂ تفنگ۔ بندوق کی گولی۔ بندقِ تفنگ (۲) حب۔ دوا کی چھوٹی چھوٹی بٹیاں۔ بٹی۔ گٹکا (۳) بچوں کے کھیلنے کی لاکھ یا شیشے یا پتھر وغیرہ کی گولی۔ انٹا (۴) آٹے کی بٹیاں جس میں اسم ذات رکھ کر دریا میں ڈالتے ہیں (۵) گول دانہ۔ روا (۶) خم۔ پانی رکھنے کی بڑی ٹھلیا۔ مٹکا۔

گولی بارُود کہیں جائے طالب لینے سے کام (ہ) کہاوت:- کسی کا کام بگڑے یا سنورے اپنے فائدے سے غرض۔ کارگزاری ہو یا نہ ہو تنخواہ سے کام۔ مردہ دوزخ میں جائے یا بہشت میں اپنے حلوے مانڈے سے کام۔ عوام بارہت بولتے ہیں گو وہ بھی چونکہ ت اور د کا باہم بدل ہے غلط نہیں۔

گولی بچا جانا (ہ) فعل لازم:- کارِ دشوار یا مصیبت کے وقت بے کنارہ کر جانا۔ مشکل کام سے پہلوتہی کر جانا۔ کسی حیلہ یا بہانے سے آتی ہوئی آفت کو دیکھ کر صاف الگ ہو جانا ؎

لے بچا دل کو خدا جان جو لگنے ہے خال سوز کہتا ہے یہ گولی تو بچا جاؤں گا (میر سوز)
کیا کیا فریب کر کے مزے لوٹتے ہیں ہم گولی بچا گئے کبھی گولا اٹھا لیا۔ (بحر)

گولی بچانا (ہ) فعل متعدی:- مصیبت کے وقت حال پر خلل کا اثر نہ ہونا۔ یکہ کنارہ کشی اور پہلوتہی کرنا۔ کارِ دشوار و مشکل سے دھوکا دیکر بچاؤ نکال لینا ؎

یاد خال آئی تو میں فکرِ دہن میں گم ہوا سچ تو یوں ہے مجھ پہ بھی گولی بچانی ختم ہے (معروف)

گولی پلانا (ہ) فعل متعدی:- (۱) گولی مارنا۔ گولی چلانا (۲) بندوق بھرنا۔ بندوق میں گولی ڈالنا (۳) کسی کے جسم میں گولی اتارنا۔ بندوق کی گولی جسم کے اندر داخل کرنا۔

گولی دینا (ہ) فعل متعدی:- دوا کی بٹی کھلانا۔

گولی کان پر سے جانا (ہ) فعل لازم:- کسی آفت کا بالا بالا چلا جانا۔ کسی صدمہ یا مصیبت سے بال بال بچ جانا ؎

تفنگ اس کی چلی آواز پر ایک گئی ہے میرے گولی کان پر سے (میر)

گولی لگانا (ہ) فعل متعدی:- حریف یا نشانے یا شکار پر گولی چلانا۔ گولی مارنا۔ بھری بندوق چلانا۔

گولی لگنا (ہ) فعل لازم:- (۱) بندوق کا نشانہ لگنا (۲) جسم پر گولی کا صدمہ پہنچنا۔ گولی کی ضرب یا زخم آنا۔

گولی لگے (ہ) دعائے بد:- بندوق سے مارا جائے۔ (عو)

گولی مارنا (ہ) فعل متعدی:- (۱) گولی چلانا۔ گولی لگانا۔ بندوق سر کرنا۔ فیر کرنا۔ بندوق چھوڑنا (۲) گولی سے جان لینا۔ جان سے مارنا۔

گولی مارو (کلمۂ تنفر) محاورہ:- اول معلوم۔ دوم۔ آگ لگاؤ۔ بھاڑ میں ڈالو۔ کالا منہ کرو۔ دفع کرو۔ چولہے میں ڈالو۔ ایسے کا نام نہ لو۔ جانے دو۔ خیال نہ کرو۔ ایسے کا منہ کالا کرو۔

گولیاں (ہ) گولی کی جمع۔ حبوب۔ بٹیاں۔

گولیاں پھینکنا (ہ) فعل متعدی:- شریکوں کی رنگ برنگ کی گولیاں ملا کر بال نکال لینے اور داؤں چلنے کے واسطے زمین پر لڑھکانا۔

گولیاں کھیلنا (ہ) فعل متعدی:- (۱) گولیوں کی بازی کھیلنا۔ گولیوں کا جوا یا کھیل کھیلنا۔ انٹا بازی کرنا (۲) ہنوز طفل ہونا۔ طفلی کا زمانہ ہونا ؎

ہم زلف کیف تھا وہ تب ہی اس کے گرد تھے وہ جن دنوں میں کھیلنے تھا لڑکوں سے گولیاں (مصحفی)

گولیاں کھیلتے ہیں (ہ) محاورہ:- ابھی تک بچے ہیں۔ ہنوز طفل ہیں۔

گولے دار پگڑی (ہ) اسم مؤنث:- ایک قسم کی گول بندھی ہوئی پگڑی جس کا لگانے بادشاہوں کے وقت میں دربار میں باندھ کر جانے کا دستور تھا۔

گومڑا (ہ) اسم مذکر:- (۱) وہ سوجن کا ابھار جو سر وغیرہ میں ضرب آنے سے ظاہر ہو۔ ورم۔ آماس (۲) پھوڑا۔ دنبل۔

گومڑا پڑنا (ہ) فعل لازم:- چوٹ کے سبب سے ورم یا سوجن کا آ جانا۔

گومڑی (ہ) اسم مؤنث (گنوار):- دلدار پھنسی۔ مطلق پھنسی پھڑیا۔

گومگو (ا) صفت:- (۱) تذبذب۔ دھکڑ پکڑ۔ دبدھا۔ شک شبہ۔ کسی بات کے کہنے نہ کہنے کا سوچ۔ پس و پیش۔ وسوسہ ؎

ادب ہے اور یہی کشمکش تو کیا کیجے حیا ہے اور یہی گومگو تو کیونکر ہو (غالب)
گومگو نے عجب آفت میں پھنسا رکھا ہے گوشِ دل تم کو نہیں تاب تکلم مجھ کو (ادیب)

گوم

اُس صنم کو خدا کہوں نہ کہوں　　ہے سخن گو مگو خدا حافظ　　(وزیر)

(۲) مُبہم ۔ مشکوک ۔ مشتبہ ۔ مذبذب ۔ غیر مشخص ۔ گول مال (۳) نہاں ۔ پوشیدہ ۔ مخفی ۔ خفیہ ۔ پنہاں ۔ گُپت ؎

جو دل میں ہے وُہی مُنہ سے کہو خدا کے لئے　　ستے تو رہنے ہی دو گو مگو خدا کے لئے　　(ظفر)

بھلا کیا فائدہ کھولوں جو میں شکوے کے دفتر کو
یُونہیں رہنے دے اِس کو تو گو مگو اے یار جانے دے　　} (۔)

(۴) ناگفتہ بہ ۔ نہ کہنے کے قابل ۔ قابلِ خاموشی ۔ ناگفتنی ؎

سُننے نہیں کبھی جو نہ کہئے تو دم رُکے　　کچھ پُوچھئے نہ قصہ ہمارا ہے گو مگو　　(میر)

(۵) درپردہ ۔ چھپواں ۔ واشگاف کا نقیض ؎

گو مگو اب تو چلی جاتی ہے اُس سے ہمنشیں　　عرضِ مطلب میں ہے ڈر عیار کے انکار سے　　(عاشق)

گو مگو رکھنا (ہ) فعل متعدی :۔ پوشیدہ رکھنا ۔ خفیہ رکھنا ۔ چھپانا ۔ تذبذب میں رکھنا ۔ پردہ میں رکھنا ۔ واشگاف نہ کرنا ۔ کھول کر نہ کہنا ؎

نامہ بر اچھا نہ تھا دیتا کھُلا گر جواب　　حرفِ مطلب اُس نے رکھا گو مگو اچھا ہُوا　　(ظفر)

تم ایک بوسہ دو اور دل کا بیعہ لو سودا　　سنو لو غنچہ دہن رکھو گو مگو سودا　　(〃)

گوں (ف) اسم مذکر (مرکبات میں) :۔ رنگ ۔ لون ۔ برن جیسے "نیلگوں لالہ گوں وغیرہ" ۔

گون (ہ) اسم مؤنث :۔ وہ تھیلا جو بکری کے بالوں یا رسیوں وغیرہ سے بُنا ہُوا گدھوں یا بیلوں وغیرہ پر غلہ سے بھر کر لادا جاتا ہے ۔ ٹنگ ۔ خُرجین ۔ بیلوں وغیرہ پر لادنے کی بوری جو دو رُخی ہوتی ہے ۔

گوں (ہ) اسم مؤنث :۔ (۱) موقع ۔ فرصت ۔ گھات ۔ داؤں ۔ بیتا ۔ اوسر (۲) مطلب ۔ غرض ۔ واسطہ ۔ مقصد ۔ کام ۔ جیسے "گوں نکل گئی آنکھ بدل گئی" ؎

یہ اپنے بھی گوں کی باتیں ہیں　　آ ہی جاتا جدھر کو آنا ہے　　(درد)

(۳) لائق ۔ قابل ۔ جوگ ؎

عالم میں لوگ ملنے کی گوں اب نہیں رہے　　ہر چند ایسا ویسا تو عالم بہت ہے یاں　　(میر)

یہ کاسہ اں سرا تو رہنے کی گوں نہ نکلی　　ہر صبح یاں سے ہم کو عزمِ سفر رہا ہے　　(〃)

(۴) خواہش ۔ رغبت ۔ اچھا ۔ ضرورت ۔ حاجت ؎

ہم کو جُز بوسۂ لبِ میگوں　　نہیں صہبائے خوشگوار کی گوں　　(ظفر)

گوں پڑنا (ہ) فعل لازم :۔ کام پڑنا ۔ غرض متعلق ہونا ۔ مطلب پڑنا ۔ جیسے "ہمیں ایسی کیا گوں پڑی جو گھاٹے سے دیدیں" ۔

گوں کا (ہ) صفت : (۱) مطلب کا ۔ غرض کا ۔ ابن الوقت ۔ ابن الغرض ۔ خود کام ۔ خود غرض ۔ لوبھی ۔ لالچی ؎

یار تم کو دل نہیں دینے کا بوسہ بن لئے　　تم جو اپنی گوں کے ہو میں بھی ہُوں اپنی گھات کا　　(بحر)

(۲) کام کا ۔ کارآمد ۔ جیسے "یہ مال ہماری گوں کا نہیں ہے" ۔

گون

گوں کا یار (ہ) اسم مذکر :۔ خود غرض ۔ مطلب کا یار ۔ خود کام ۔ خود مطلبیا جیسے "گنوار گوں کا یار" ۔

گوں گانٹھنا (ہ) فعل متعدی (بقال) :۔ اپنا مطلب بنانا ۔ اپنی غرض نِکالنا ۔ اپنا کام نکالنا ۔

گوں گھات (ہ) اسم مؤنث (ہر دو مترادف) :۔ داؤں گھات ۔ موقع مطلب ۔

گوں گیر یا گوں گیرا (ہ) اسم مذکر :۔ خود غرض ۔ خود کام ۔ خود مطلب ابن الغرض ۔ ابن الوقت ۔

گوں نِکالنا (ہ) فعل متعدی :۔ کام نکالنا ۔ مطلب برآری کرنا ۔ غرض نکالنا ۔

گوں نکلنا (ہ) فعل لازم :۔ مطلب نکلنا ۔ کام پُورا ہونا ۔ مراد حاصل ہونا جیسے "گوں نکل گئی آنکھ بدل گئی" ۔

گاؤن (انگلش gown) اسم مذکر :۔ (۱) ایک قسم کا ڈھیلا ڈھالا انگریزی زنانہ بیرونی لباس جو پشواز سے کچھ کچھ مشابہ ہے ۔ ڈریس (۲) یونیورسٹی کے طلباء اُن کے اُستادوں ۔ بیرسٹروں اور سول افسروں کا جُبہ جو اور لوگوں سے تمیز ہونے کے واسطے پہنا جاتا ہے (۳) شریفوں کی وہ پوشاک جو اپنے گھروں میں پہنے رہتے ہیں ۔ (۴) عام پوشاک ۔ عام لباس ۔

گوٹا (ہ) اسم مذکر :۔ مرگان ۔ ایک قسم کا سُنہری رنگ جو سونے یا پیتل سے بنایا جاتا ۔ اور صندوقچوں یا شیشوں اور تلوار کی میانوں وغیرہ میں لگایا جاتا ہے ؎

کیا سُنہری رنگ ہے جو عکس سے　　صاف آئینہ پہ گوٹا ہو گیا　　(ناسخ)

گونا (ہ) اسم مذکر (ہندو) :۔ (۱) دُلھن کو لینے کے واسطے دُولھا کا اپنے سُسرال جا کر وداع کر کے لانا ۔ سِنِّ بلوغت کے بعد دُلھن کو گھر لانا ۔ مُکلاوا ۔ رَونا (۲) تخت کی رات ۔ سُہاگ رات ۔ شبِ زفاف ۔ دُولھا دُلھن کے ساتھ سونے کی پہلی رات ۔ خلوت ۔ شبِ عروسی ۔ ملاحظہ یہ لفظ سنسکرت گون بمعنی جانا سے مشتق ہے ۔

گونا کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ مُکلاوا کرنا ۔ دُلھن کو وداع کرنا ۔ دُلھن کو رخصت کرنا ۔ وداع کر کے لانا ۔

گونا کرنے جانا (ہ) فعل لازم :۔ بیاہ کے بعد دُولھا کا دُلھن کو گھر میں لانے کے واسطے بعد از بلوغ جانا ۔

گون

گَونا ہونا (ہ) فعل لازم:- مُکلاوا ہونا۔ دُولھا کے گھر جانا ٭ دُلھن کے گھر جانا۔ وداع کی رسم کا ادا ہونا ٭

گُوناگُوں (ف) صفت:- رنگ برنگ کا۔ رنگا رنگ کا۔ طرح بہ طرح کا۔ نوع بنوع کا۔ طرح طرح کا۔ انواع اقسام کا ٭

گُونتھنا (ہ) فعل مُتعدی:- دیکھو (گُوتھنا) ٭

گُونج (ہ) اسم مؤنث:- (۱) آواز کا دیر تک ہوا یا گنبد وغیرہ میں چکر کھاتا رہنا ٭ گرج ٭ تصادم آواز۔ آواز کا ٹکرانا۔ آوازِ بازگشت۔ آوازِ گنبد و کوہ وغیرہ جو تصادمِ باد سے سرزد ہوتی ہے۔ ڈھول دف۔ ڈھل نقارہ وغیرہ کی آواز جیسے طبل کی گونج سے کان پڑی آواز نہیں سُنائی دیتی تھی ٭ بھِن بھناہٹ طنین (۲) شیر کی آواز۔ شیر کا ڈُڈکنا (۳) کبوتر کی آواز یا قمری کی آواز ٭ کبوتر کی وہ آواز جو حالتِ مستی میں نکلتی ہے (۴) نتھ۔ بالی یا بالے اور بُندے وغیرہ کی مُڑی ہوئی نوک۔ حلقۂ گوش یا بینی کا سِرا ؎

شب جو اے مہوش نظر آئی ترے بالے کی گونج　　رشک سے کیا کیا نہ کھٹکی جان میں بالے کی گونج
بیخودی میں کھو نہ بیٹھے کان کا بالا کہیں　　موڑ دے اے مہ جبیں تُو میرے متوالے کی گونج
کیوں نہ بالا پھینک مارے چل کے جب عشرت کی رات　　ٹوٹکر کھو جائے اُس آتش کے پرکالے کی گونج　(نسیم دہلوی)

گونج ہے نیش ترے کان کا بالا ہے بچھو　　بچھوؤں سے ہے زمیں کے یہ نرالا بچھو (نُدرت)
کیا بوسۂ رُخ لُوں کہ یہ بالے کی ترے گونج　　ہے نیش زنی میں مجھے کژدم سے زیادہ (نصیر)
شاباش تجھے گو کا کہ تونے دیا مجھے　　گرنے میں سر ہاتھ آیا تھی گونج کھلی دُر کی (رنگین)

(۵) سانپ کی پھُنکار ؎

وقت گریہ آہِ عاشق کا ہے جیسا زور شور　　اے شہیدی یوں نہ ہو برسات میں کالے کی گونج (شہیدی)

گُونج اُٹھنا (ہ) فعل لازم:- شور و فغاں سے لبریز ہو جانا۔ آواز سے پُر ہو جانا۔ صدائے کوس یا بادل سے دشت و جبل کا بھر جانا۔ آواز ہی آواز سُنائی دینا ؎

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوتِ ہادی　　عرب کی زمیں جس نے ساری ہلا دی
نئی اک لگن دل میں سب کے لگا دی　　اِک آواز میں سوتی بستی جگا دی
پڑا ہر طرف غُل یہ پیغامِ حق سے
کہ گونج اُٹھے دشت و جبل نامِ حق سے　(حالی)

گُونجنا (ہ) فعل لازم:- (۱) آوازِ نقارہ و دُہل کا پُر ہونا۔ صدائے گنبد و کوہ کا سرزد ہونا ٭ صداہائے بلند کے سبب مکان کا پُر آواز ہونا ٭ آواز کا بھر جانا۔ آواز ہی آواز سُنائی دینا ؎

گوں

گاہ طوطی کا دے ہے ہُنکارا　　گہ یہ شدت کہ گونجے گھر سارا (سودا)
ضد پہ زہرہ کی ہوا وہ سبزۂ رد شب نغمہ سنج　　سبز طارم میں گئی آواز جو نالے کی گونج (شہیدی)

(۲) شیر کا ڈُڈکنا۔ شیر کا دہاڑنا۔ شیر کا گرجنا۔ چنگھاڑنا ؎

جیسے ہریالی میں ہو کر مست گونجے شیر نر　　آسمانِ سبز میں ہے یُوں مرے نالے کی گونج (شہیدی)
آئے مستی کے دِن ایّام بہاری آئے　　شیر کی طرح لگا گونجنے صحرا میرا (بحر)

(۳) کبوتر کا مستی میں غٹرغوں کرنا۔ کبوتر کا مستی میں بولنا (۴) سانپ کا پھُنکارنا ٭

گُونچ (ہ) اسم مؤنث (پورب):- (۱) چرمٹی۔ گھونگچی۔ گھُمچی۔ رتی۔ سُرخ (۲) ایک قسم کی مچھلی ٭

گوند (ہ) اسم مذکر:- (۱) ایک قسم کا چیپدار مادہ جو درختوں سے نکلتا ہے عربی صمغ۔ فارسی کَوَج۔ انزدی وغیرہ (۲) گھر میں بھُون کر کھانڈ کے قوام میں پکایا ہوا گوند جو اکثر زچہ کو طاقت کے واسطے کھلاتے ہیں ٭

گوند پنجیری یا گوند کھانے (ہ) اسم مذکر:- زچہ خانہ میں جو گوند اور آٹے کی پنجیری بنی ہوئی یا کھانے وغیرہ بجائے شیرینی تقسیم ہوتے یا زچہ کو طاقت کے واسطے کھلائے جاتے ہیں اُن سے مُراد ہے ٭

گوند پنجیری اَور ہی کھائیں جچا رانی پڑی کراہیں (ہ) کہاوت:- تکلیف کوئی سہے فائدہ کوئی اُٹھائے ٭

گونددانی (ہ) اسم مؤنث:- بھیگا ہوا گوند رہنے کا ظرف جس سے اکثر دفتروں وغیرہ میں کام پڑتا ہے ٭

گُوندا (ہ) اسم مذکر:- (۱) بھُنے ہوئے چنوں کا گُوندھا ہوا آٹا جو بُلبُل کو کھلایا جاتا ہے (۲۔ عو) گُلتھی۔ گُٹھلی سا۔ لوندا سا۔ (۲) مٹی کا لوندا۔ گُندھی ہوئی مٹی کا پنڈ ٭

گوندا دِکھانا (ہ) فعل متعدی:- بُلبُلوں کو باہم لڑانے کے واسطے اُن کا چارہ دکھا کر جھڑپانا۔ ایک پرند کو گوندا دکھا کر دُوسرے کو دے دینا۔ تاکہ وہ غُصہ میں آکر لڑے۔ مجازاً بھڑکانا۔ اُکسانا۔ جھڑپانا۔ باہم لڑوانا ٭ ڈبکانا ٭

گوندا کر دینا (ہ) فعل مُتعدی (بیگمات):- گُلتھی کر دینا۔ پکا کر لڈو سا کر دینا جیسے "کیسے ہی مہین چاول دو نگوڑی گوندا کر دیتی ہے" (سُگھڑ سہیلی) ٭

گوندنی (ہ) اسم مؤنث:- گُوندی ٭

(ایک مشہور درخت اور اُس کے پھل کا نام جو نہایت لیسدار اور شیریں ہوتا ہے۔ لکھنؤ میں اسے گوندی بولتے ہیں مگر دہلی والے غیر فصیح سمجھتے ہیں۔ اہل لکھنؤ کے نزدیک نون یہاں غلط ہے۔ مگر

ہمارے نزدیک لفظانی نو و حرف نسبت ہے۔ کیونکہ جس طرح چاند سے چاندنی بنایا گیا ہے اسی طرح لیہ دار ہونے کے باعث اِسے گونڈ سے نسبت دیکر گونڈنی بنالیا یا یوں کہو کہ نی جو علامت تانیث ہے اُسے لگاکر گونڈ سے گونڈنی کرلیا۔ جیسے مور سے مورنی۔ سانڈ سے سانڈنی وغیرہ بنایا گیا ہے) +

گونڈنی سالڈنا (ہ) فعل متعدی :۔ چیچکوں سے بخوبی پھیلنا + کثرت سے سیتلا نکلنا۔ خوب سیتلا بھرنا۔ کثرت سے آبلے پڑنا +

گُونڈھنا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) آٹا سانسنا۔ آٹا ماڈنا۔ روٹی پکانے کے واسطے آٹا سوندنا۔ آٹا ملنا۔ سرشتن کا ترجمہ (۲) مہندی گھولنا۔ ہاتھوں میں لگانے کے واسطے پسی ہوئی حنا کو سانٹنا ؎

گوندکر ہاتھ پاؤں میں رنگیں اُس نے مہندی مرے لگائی کب (رنگین)

(۳) سر کے بالوں کو گُونتھنا۔ مو بافیدن کا ترجمہ۔ سر کے بالوں کی لڑیاں بناکر باہم بُننا۔ مینڈھی کرنا۔ چوٹی کرنا (۴) موتیوں یا پھولوں وغیرہ کی لڑیاں بنانا یا منسلک کرنا۔ پرونا۔ جیسے "سہرا گُونڈھنا" +

گونڈی (ہ) اسم مؤنث (لکھنؤ) :۔ دیکھو (گونڈلی) +

گونڈے کا حلوا سوہن (ہ) اسم مذکر :۔ ایک قسم کا ملائم حلوا سوہن جو گونڈے سے مشابہ ہوتا ہے +

گونڈ (س) اسم مذکر :۔ (۱) وہ شخص جس کی ناف اُبھری ہوئی ہو۔ اُونچی سُونڈی والا (۲) ایک ادنےٰ ذات کے ہندو فرقہ کا نام۔ وہ لوگ جو دریائے نربدا اور کرشنا کے درمیان علاقہ **گونڈوانا** یعنی ہمالچل کے مشرقی حصے یعنی وسطِ ہند میں آباد ہیں۔ علاقہ ساگر کے پہاڑی لوگ جو ہند کے اصلی باشندے خیال کئے جاتے ہیں +

(اس قوم کا نام شاید اس سبب سے گونڈ رکھا گیا کہ اوّل ہی یہ لوگ وحشی اور جاہل ہونے کے سبب سے ناف کا تراشکر موڑوں کہنا نہیں جانتے تھے۔ جب بچہ پیدا ہوتا تھا تو اُس کی ناف بکری کے بچوں کی طرح یونہی سوکھنے دیا کرتے تھے جس کی وجہ سے وہ بڑی رہجاتی تھی۔ پس اس مناسبت سے یہ نام پڑگیا) +

گونڈا (ہ) اسم مذکر (گنوار) :۔ (۱) گانوں۔ گرام۔ موضع۔ دِہ۔ قریہ۔ کھیڑا بستی (۲) گاڑی کی سڑک۔ شاہراہ۔ بڑی سڑک (۳) صحن۔ چوک۔ آنگن۔ انگنائی (۴) وہ نچھاور جو دُلھن کے گھر پر برات کے پہنچنے کے وقت کی جاتی ہے۔ بکھیر۔ بُور۔ نثار +

گونڈا بیجنا (ہ) فعل متعدی (گنوار) شادی کے موقع پر خیرات کرنا۔ نچھاور کرنا۔ بکھیرنا۔ بُور بانٹنا +

گونڈا (ہ) اسم مذکر (پُورب) الٹھیہ وہ جگہ جو پہاڑوں یا جنگلوں خواہ آبادی وغیرہ میں چارپایوں کے بسیرا لینے کے واسطے بنادیتے ہیں۔ بھیڑ بکریوں کا باڑا کھڑک۔ فارسی آغال عربی خطیرہ + حیوانوں کے رکھنے کی جھونپڑی۔ گئوسالہ +

گُونگا (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) وہ شخص جو زبان سے بول نہ سکے۔ بے زبان۔ بے نطق۔ اَبکم۔ اَخرس۔ لال۔ گنگ (۲) صفت) چُپ چاپ۔ خاموش۔ بُز منہا۔ انبولا +

گُونگی (ہ) اسم مؤنث :۔ گُونگا کی تانیث۔ ابکم +

گُونگی پہیلی (ہ) اسم مؤنث :۔ (وہ پہیلی جو منہ سے نہ کہی جائے اور اشاروں سے پُوچھی جائے۔ مثلاً کسی شخص نے پہلے ہاتھ سے بُلانے کا اشارہ کیا اور پھر چار اُنگلیاں دکھادیں تو اس کی بُوجھ آچار ہوئی۔ اسی طرح پہلے کسی چیز پر ہاتھ مار کر کھٹ کی آواز نکالی اور پھر اُنگلیوں سے تنے کا اشارہ کیا تو اس کی بُوجھ کھٹمل ہوئی علےٰ ہذا القیاس اور بہت سی گُونگی پہیلیاں ہیں) +

گُونگے (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) گُونگا کی جمع (۲) حروفِ مغیرہ کے آجانے سے الف مقصورہ کے یائے مجہول سے بدل کر واحد کے واسطے بولیجانے کی صورت +

گُونگے کا اِشارہ گُونگا ہی سمجھے (ہ) کہاوت :۔ فراشن کو فراشن ہی پہچانتا ہے۔ ہر جنس اپنی ہی جنس سے خُوب میل کھاتی ہے ع

کند ہم جنس باہم جنس پرواز +

گُونگے کا خواب (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) وہ بات جسے آدمی دیکھے مگر زبان سے نہ کہہ سکے۔ کہنے میں نہ آنے کی بات۔ وہ رمزِ پُرلطف جو زبان سے بیان نہ ہوسکے ؎

اِک پردہ نشیں کا عشق جرأت گُونگے کا سا خواب ہوگیا ہے (جرأت)

تقریرِ لطفِ بوسہ میں دل لاجواب ہے گپ چپ کی ہے مٹھائی کہ گُونگے کا خواب ہے (نکہت)

(۲) حال پوشیدہ اور سخن مبہم جس کا سمجھنا دشوار ہو ؎

پوشیدہ دل کا حال ہے کہا سو چیئے آل تعبیر کیا کہے کوئی گُونگے کے خواب کی (اسیر)

گُونگے کا گُڑ کھانا (ہ) فعل متعدی :۔ کچھ بیان نہ کرسکنا۔ چُپ اختیار کرنا۔ چُپ سادھنا۔ گھُنّی سادھنا۔ جیسے "تم نے تو گُونگے کا گُڑ کھایا ہے کہ بات کا جواب ہی نہیں ملتا" +

گُونگے کا گُڑ کھٹّا نہ میٹھا (ہ) محاورہ :۔ ناقابلِ اظہار۔ بیان نہ کرسکنے کے قابل +

گُونگے کا گُڑ کھلانا (ہ) فعل متعدی :۔ قابلِ بیان نہ رکھنا۔ کہنے سے عاجز کردینا۔ خاموش کردینا۔ گپ چُپ کی مٹھائی کھلا دینا۔ بولنے سے مجبور کردینا

گوں

غنچہ دہن نہ بول اب ہم نے جتا دیا ہے گونگے کا گڑ حیا نے مجھ کو کھلا دیا ہے (شوق)

گونگے کی مٹھائی (ہ) اسم مؤنث :- اُس لطف لذّت کا حاصل ہونا جو بیان سے باہر ہو یا کہنے میں نہ آسکے ۔ وہ بات جس کے بیان کے واسطے لفظ نہ بن سکے ۔ وہ بیان جس کے کرنے میں زبان لال اور عاجز ہو ؎

گونگے کی ہے مٹھائی جانے ہے یہ وہ لذّت جس نے کسی صنم کی منہ میں زبان لی ہے (امیر حسن)

گونگے نے سپنا دیکھا من ہی من پچتائے ۔ کہاوت :- وہ بات جس کے بیان کرنے کو جی چاہے اور بیان نہ ہو سکے ۔ کسی بات کے اظہار اور بیان سے عاجز ہونے کے موقع پر بولتے ہیں ٭

گونہ (ف) اسم مذکر :- (۱) رنگ ۔ لون ۔ برن (۲) گلگونہ ۔ غازہ ۔ ایک قسم کے سرخ پوڈر کا نام جسے فارس کی عورتیں رخساروں پر لگاتی ہیں (۳) قسم ۔ نوع ۔ صنف ۔ جنس ۔ رقم ۔ ذات ۔ طرح ۔ پرکار (۴) طور ۔ طرز ۔ ڈھنگ ۔ وضع ۔ طریق ۔ اسلوب ۔ قاعدہ ٭

گونہ گونہ (ف) صفت :- طرح طرح کا ۔ انیک پرکار کا ۔ انواع اقسام کا ٭

گونہار (ہ) اسم مذکر (ہندو) :- وہ عورتیں جو دلہن کے ساتھ میکے سے سسرال میں آتی ہیں ۔ ساتھ والیاں ٭

گوہ (ہ) اسم مؤنث :- سوسمار ۔ ضبّ ۔ ایک قسم کے صحرائی جانور کا نام جو چھپکلی سے مشابہ اور دو زبانوں والا ہوتا ہے ۔ یہ جانور زمین میں بھٹ بنا کر رہتا اور نیولے سے بہت بڑا ہوتا ہے ۔ اس کی دو قسمیں ہیں ایک کو چندن گوہ کہتے ہیں جو دُبلی پتلی ہوتی ہے اور دوسری کو پٹڑا گوہ کہتے ہیں جو بہت چوڑی چکلی ہوتی ہے ۔ مزاجاً حار تیسرے درجہ میں یابس ۔ مقوّی باہ ۔ رافع بیاض عین ۔ اگر اس کے گوہ کا کوڑھ کے دھبوں پر لیپ کریں تو اُن کو دُور کر دیتا ہے ٭

گُوہ (ف) اسم مذکر :- (۱) براز ۔ پس افگندۂ حیوانات ۔ فضلہ ۔ پشٹا ۔ میلا ۔ چھی چھی ۔ پیخانہ ۔ نجاست ۔ پلیدی ۔ غلاظت (۲) چرک ۔ میل ٭ (یہ لفظ اردو والے ہائے ہوز حذف کر کے بھی بولنے لگے ہیں ۔ لیکن جو الفاظ اس سے بنائے گئے ہیں اُن میں ہائے مذکور برابر قائم ہے مثلاً گوہانجنی ۔ گوہ چھی چھی وغیرہ فارسی میں اس کا مخفف گہ آتا ہے) ٭

گُوہ اُٹھانا (ہ) فعل متعدی :- (۱) پیخانہ کمانا ۔ پشٹا اُٹھا کر پھینکنا ۔ نجاست ہٹانا (۲) بہت بڑی خدمت کرنا ۔ نہایت اعتقاد کے سبب گندا کام کرنا ؎

گوہ

اُٹھائے گوہ مرا کیونکر نہ مجنوں دشتِ وحشت میں
سعادتمند لڑکے خدمتِ اُستاد کرتے ہیں (بحر)

فخر ہو گا مرا میں عاشق ہوں گوہ بھی گر آپ کا اُٹھاؤں گا (〃)

گوہ اُچھالنا (ہ) فعل متعدی (عوام) :- (۱) بُری بات کی شہرت کرنا ۔ بدنام کرنا ۔ رسوا کرنا ۔ ذلیل کرنا ۔ تھیڑی پیٹنا ۔ گُڈّا بنانا ؎

سامنے اُس کے نہ کیجے گفتگو ہر ایک سے گوہ اُچھالیگا تہمت چرکیں ہے اپنے نام کا (چرکیں)

(۲) اپنے کو ذلیل کرنا ۔ بدنامی سر لینا ٭

گوہ اُچھلنا (ہ) فعل لازم (عوام) :- (۱) رسوائی ہونا ۔ بدنامی ہونا ۔ تکّا فضیحتی ہونا ۔ تھیڑی پٹنا ؎

ہر لحظہ ہر اک بات میں گوہ اُچھلے نہ کیونکر چاہت جسے کہتے ہیں اِدھر ہے نہ اُدھر ہے (شیخ باقر علی)

(۲) قابلِ شرم لڑائی ہونا ۔ گالی گلوج ہونا ۔ جوتی پیزار ہونا ۔ لڑائی ہونا ۔ جوتم جاتا ہونا ؎

کر بات نہ غیر فتنہ گر سے گوہ اُچھلیگا خوب اِدھر اُدھر سے (شیخ باقر علی)

گوہ اُچھلوانا (ہ) فعل متعدی المتعدی (عوام) :- (۱) رسوائی کرانا ۔ فضیحت کرانا ۔ بدنام کرانا ؎

دست بردار ہو اِن باتوں سے آجانے دے قتل چرکیں کو نہ کر گوہ نہ اُچھلوا قاتل (چرکیں)

(۲) رسوائی لینا ۔ بدنامی لینا ٭

گوہ تھاپتے پھرنا (ہ) فعل لازم (عوام) :- سودائی بنا پھرنا ۔ مجنونانہ حرکتیں کرتے پھرنا ۔ ننگے چُتنے پھرنا ۔ دیوانہ وار پھرنا ۔ دیوانہ اور پاگل ہو جانا ؎

گلیوں میں مثلِ قیس نہ گوہ تھاپتا پھرے چرکیں بنے جو یارِ پری زاد کا خواص (چرکیں)

دل دیکے اُس پری کو جو گوہ تھاپتا پھروں چرکیں تمہاری طرح سے سودا نہیں مجھے (ایضاً)

گوہ تھاپنا (ہ) فعل متعدی (عوام) :- نہایت پاگل اور دیوانہ ہونا ۔ ہوش میں نہ رہنا ؎

تھاپتا ہے گوہ ایسا ہو گیا ہے دیوانہ کس پری سے اے چرکیں آجکل جدائی ہے (چرکیں)

گُوہ در گُوہ (ہ) صفت (عوام) :- خراب سے خراب ۔ بُرے سے بُرا ۔ نہایت نجس ۔ نہایت پلید ۔ از حد غلیظ ۔ جیسے "گوہ در گوہ مرغی کا گوہ" ٭

گُوہ سے گھناؤنا کرنا (ہ) فعل متعدی (عوام) :- از حد ذلیل و رسوا کرنا ۔ از حد نفرت کے قابل سمجھنا ۔ نہایت اکراہ کرنا ۔ کراہیت کی نظر سے دیکھنا ٭

گُوہ کا ٹوکرا (ہ) اسم مذکر :- بدنامی کا ٹوکرا ۔ بدنامی کی ڈلیا ٭

گُوہ کا ٹوکرا سر پر اُٹھانا (ہ) فعل متعدی :- کسی بدنامی اور رسوائی

گوہ

کا کام اپنے ذمہ لینا۔ بُرائی سر لینا۔ کمینہ کام اختیار کرنا +

گُوہ کا ٹوکرا سر سے اُتارنا (ا) فعل متعدی:۔ بدنامی کا ٹوکرا سر سے پھینکنا۔ بدنامی کی بات دُور کرنا۔ رُسوائی کا عمامہ اُتارنا ۔

عمامہ جِل کے سر سے زاہد کے مارتے ہیں اِس گُوہ کے ٹوکرے کو سر سے اُتارتے ہیں (شیخ باقر علی)

گُوہ کا ٹوکرا سر سے پھینکنا (ا) فعل مُتعدی:۔ بدنامی یا رُسوائی کی بات سے بچنا۔ ذلّت سے بچنا ۔

ناداں اُٹھا نہ بارِ عصیاں یہ ٹوکرا گُوہ کا پھینک سر سے (شیخ باقر علی)

گُوہ کا چوتھ (ا) اسم مذکر:۔ اوّل معلوم۔ دوم ایک بدنما ڈھیر لونداسا۔ گوبر گنیش +

گُوہ کا کیڑا (ا) اسم مذکر:۔ (ا) وہ کیڑا جو گُوہ میں پیدا ہوتا ہے چُنچنا۔ کرم (۲۔ عو) بچۂ نوزائدہ۔ چند روز کا بچّہ۔ چھوٹا سا بچّہ جس کے مرجانے کا کم افسوس ہو +

گُوہ کر دینا (ا) فعل متعدی (عو):۔ نہایت مَیلا کر دینا۔ از حد چکٹ کر دینا۔ جیسے "بچّے نے چار دن میں انگرکھا گُوہ کر دیا + کیسے جلدی کپڑے گُوہ کر دیتا ہے" +

گُوہ کھانا (ا) اسم مذکر:۔ اغلامی۔ لُوطی مُغلم + جھک مارنیوالا۔ نہایت جُھوٹا +

گُوہ کھانا (ا) فعل مُتعدی:۔ برا زچٹ کرنا۔ نجاست کھانا۔ جیسے "گُوہ کھائے کال نہیں کٹتا یعنی ایمان بگاڑنے سے مُصیبت دُور نہیں ہوتی (۲) جھک مارنا۔ بیہُودہ بکنا۔ ژاژخائی کرنا۔ ہرزہ درائی کرنا ۔

سوائے رنج کچھ حاصل نہیں اے دلربا تجھ سے وہ گُوہ کھاتے ہیں جو رکھتے ہیں اُمید وفا تجھ سے (شیخ باقر علی)

(۳) جُھوٹ بولنا۔ دروغ گوئی کرنا۔ (۴) غیبت کرنا۔ نندا کرنا۔ بدی کرنا۔ (۵) اغلام کرنا۔ لواطت کرنا۔ (۶) زنا کرنا۔ حرام کرنا۔ مُنہ کالا کرنا (۷۔ چوسرباز) چوسر کی گوٹ کا پٹی کے اُس خانہ میں آجانا جہاں سے چال شروع ہوتی ہے اور پھر بغیر پو آئے نہ اُٹھنا یا دوسرے شخص کی پو آجانے سے مرجانا +

گُوہ کی طرح چُھپانا (ا) فعل متعدی:۔ نہایت چُھپانا۔ کمال احتیاط سے رکھنا۔ ڈھانکتے پھرنا ۔

رکھتا ہُوں گُوہ کی طرح سے اسواسطے چھپا دیکھے نہ غیر تا تری تصویر ہاتھ میں (شیخ باقر علی)

گُوہ مُوت کرنا (ا) فعل مُتعدی (عو):۔ چھوٹے بچّے کا گُوہ مُوت دھونا۔ بچّے کی خدمت کرنا۔ ننھے بچّے کی ٹہل کرنا +

گُوہ مُنہ میں دینا (ا) فعل مُتعدی:۔ جھوٹا ثابت کرکے ذلّت دینا۔ جُھوٹا ثابت کرنا۔ ذلیل کرنا۔ شرمانا۔ شرم دلانا +

گوہ

گُوہ میں ڈھیلا پھینکو نہ چھینٹیں اُڑیں / گُوہ میں ڈھیلا پھینکیگا سو چھینٹے کھائیگا (ا) کہاوت:۔ رزالے کو چھیڑیگا سو گالیاں سُنے گا۔ بُروں کے مُنہ نہ لگو نہ گندی باتیں سُنو ۔

گُوہ میں جو ڈالیگا ڈھیلا چھینٹے کھائیگا ضرور
شیخ صاحب بختنا رندوں سے کچھ بہتر نہیں (شیخ باقر علی)

گُوہ میں نہانا (ا) فعل لازم (عوام):۔ سخت رُسوا ہونا۔ از حد بدنام ہونا فضیحت ہونا +

گُوہ میں نہلانا (ا) فعل متعدی (عوام):۔ خُوب ذلیل کرنا۔ نہایت شرمندہ کرنا۔ آڑے ہاتھوں لینا ۔

مُوتنے تک کا مرے احوال جاناں سے کہا گُوہ میں نہلاؤں کہیں پاؤں اگر غماز کو (شیخ باقر علی)

گُوہ نہ کھا (ا) عوام۔ محاورہ:۔ (ا) جھک نہ مار۔ بیہُودہ مت بک۔ ژاژخائی نہ کر + بکواس نہ کر۔ بک بک مت کر ۔

سائل کو شہد لب کے وہ کہتا ہے گُوہ نہ کھا کس مُنہ سے بوسہ لینے کی ہم آرزو کریں (شیخ باقر علی)
کرتا ہوں عرض حال تو کہتا ہے گُوہ نہ کھا ہوتا ہے دردِ سر تری گفتار سے ہمیں (ایضاً)

(۲) جُھوٹ مت بول۔ جُھوٹا دعوے نہ کر + لاف نہ کر۔ شیخی مت مار ۔

گُوہ نہ کھا وضوئے بیجا ہے یا اک بک دری تیری رفتار الگ یار کی رفتار الگ (شیخ باقر علی)
گُوہ نہ کھا پوچ نہ رندوں کو سمجھ جُھوٹ نہ بول صوفیا ہوش میں آ عقل و خرد کر پیدا (ایضاً)

(۳) غیبت مت کر۔ طوفان نہ لے بُہتان مت لگا۔ تُہمت نہ دھر +

گُوہ ہو جانا (ا) فعل لازم (عو):۔ مَیلا ہو جانا۔ چکٹ ہو جانا۔ جیسے "سارے کپڑے گُوہ ہو گئے" +

گوہار (ہ) اسم مؤنث:۔ (ا) ہانک پُکار۔ داویلا۔ داد فریاد۔ دُہائی تہائی توبہ دھاڑ + فریاد۔ استغاثہ۔ سہائتا ۔

ہُوں اپرادھی جنم کا نِک سِک بھرا بکار تم داتا دُکھ بھنجن ہو موری سنو گوہار (دوہا)
(پاپی / پاپ)

(۲) غُل شور۔ غُل غپاڑا۔ رَولا۔ شور غوغا۔ رَول (۳) کاگا رول + لڑائی کا غُل شور۔ کائیں کائیں کرکے پیچھے پڑ جانے کی نسبت بولتے ہیں (۴۔ ا) ایک آدمی کا کئی آدمیوں سے مقابلہ۔ ایک آدمی کا کئی آدمیوں سے ڈٹ کر لڑنا (۵۔ ا) ایک آدمی کا کئی آدمیوں کو گالی گلوج کا جواب دینا۔ چھوٹ۔ ضلع جُگت میں کئی آدمیوں سے مقابلہ کرنا (۶) گالی گلوج + ضلع جُگت۔ ٹھٹھا۔ مذاق۔ پھکڑ (۷) گنواروں کا لاٹھیوں سے لڑنا (۸) آدمیوں کا وہ گروہ جو لڑنے کی مدد کے واسطے اِدھر اُدھر سے جمع کیا جائے + جلبہ

گوہ

پچریک - کمکی فوج - کمک - امدادی فوج ✤

گوہار لڑنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) چوکھا لڑنا جیسے "مجھ پر جدا منہ آتے ہو میاں داد خاں سے جدا لڑتے ہو - بھائی صاحب مغلبچہ پن پر آگئے گوہار لڑتے ہو (نامۂ غالب) (۲) گنواروں کا لاٹھیوں سے لڑنا (۳) ضلع جگت یا پھکڑ لڑنا ✤ ایک آدمی کا کئی آدمیوں سے پھکڑ میں مقابلہ کرنا - جھوٹ لڑنا ✤ گالی گلوچ کرنا ✤

گُوہا چھی چھی (۱) اسم مؤنث (ہر دو مترادف) (عوام) :- (۱) غلاظت نجاست - پلیدی - مثال دیکھو (چرکین کی اُس غزل میں جس کی ردیف الف اور رنگ قافیہ ہے یا وہ غزل جس میں ردیف الف اور کاغذ قافیہ ہے) (۲) بک بک - جھک جھک ✤ مُغلظات - گالی گُفتار - گالی گلوچ - بدتہذیبی ؎

گُوہا چھی چھی پہ مزاج یار خود مائل ہُوا　　غیر سگ سیرت کی پھر صُحبت میں وہ داخل ہوا (شیخ باقر علی)

(۳) کلیس - کِل کِل - دانتا کِلکِل - تکا فضیحتی - جھگڑا ٹنٹا - جُوتی پیزار - نفرت انگیز باتوں کی لڑائی ✤ مخمصہ ؎

تنگ آئے ہیں دُنیا کی گُوہا چھی چھی سے　　ہو قبض رُوح نجس چھوٹیں اس عذاب سے ہم (شیخ باقر علی)

کیا خطا چرکیں کی ثابت کی جو کہتے ہو بُرا　　ہر گھڑی کی گُوہا چھی چھی جان من بہتر نہیں (چرکیں)

(۴) رُسوائی - بدنامی - فضیحتی - ذلّت و خواری ؎

گُوہا چھی چھی کے سوا کچھ نہیں حاصل اُس سے　　گوہ وہ کھاتے ہیں جو اُمید وفا رکھتے ہیں (شیخ باقر علی)

(۵) بحث و تکرار - جبھم جبھا - صندم صندا ؎

گُوہا چھی چھی سے نہ مطلب اُلجھنے سے غرض　　خیر کے اُن سے چلن چلتے ہیں ہم شرکی عوض (شیخ باقر علی)

گوہا چھی چھی ہونا (۱) فعل لازم :- جھک جھک ہونا - تکرار ہونا - بدمزگی ہونا - جُوتی پیزار ہونا - کھٹا پٹی ہونا - گالی گفتار ؎

نہ کیونکر ہو آپس میں پھر گُوہا چھی چھی　　میں نازک مزاج اور وہ تُند خُو ہے (شیخ باقر علی)

گُوہانجنی (۱) اسم مؤنث :- آنکھ کے اُوپر کی وہ پھُنسی جو بہ شکل جَو اکثر پلک کے نیچے ہو جاتی ہے اور اُس کی نسبت عورتیں خیال کرتی ہیں کہ یہ گُوہ کے ٹوکنے سے ہو جاتی ہے عربی میں اس کو شعیرہ - ٹھیٹ ہندی میں انجنہاری یا گوہیری یا گوہائی کہتے ہیں - کچی دیوار کے کوٹلے - پلاؤ کی لونگ - چھوہارے کی گٹھلی وغیرہ کے گھِس کر لگانے سے اکثر آرام ہو جاتا ہے ✤

گوہانجنی نکلنا (۱) فعل متعدی :- گوہیری نکلنا - انجنہاری نکلنا - پلکوں کے نیچے پھُنسی نکلنا ؎

چشم بیمار صنم میں نکلی ہے گوہانجنی　　ٹوکا ہے کہتے دیکھ کر کیا عاشقِ رنجور کو (شیخ باقر علی)

گوء

گوہر (ف) اسم مذکر :- (۱) موتی - لُولُو - دُر - مروارید - صدف دانہ ؎

عرق آلودہ رُخ ہے چاندنی میں یُوں نمایاں اُن کا　　کہ گویا گوہر اک دریائے نُورانی میں ڈوبا ہے (ظفر)

(۲) جوہر - قیمتی پتھر - جیسے لال یاقوت ہیرا زمرّد وغیرہ ؎

یوں میرے دل میں چُبھتی ہے دنداں کی اُن کے تاب
ہیرے کی جُوں کنی کوئی گوہر میں گھر کرے } (ذوق)

(۳) ذاتِ شے و اصلِ ہر چیز - نژاد - مادّہ - ماہیت - اصل نسل - جڑ بنیاد ذات - جیسے "گوہرِ قابل" (۴) بیٹا - فرزند - (۵) ہنر نہانی و صفات پوشیدہ جو ظاہر ہو - اُردو میں اِس جگہ جوہر بولتے ہیں - جیسے "اب آپ کے جوہر کھُلے" (۶) عقل و فرہنگ (۷) جوہرِ شمشیر ✤

گوہرِ شب تاب یا شب چراغ (ف) اسم مذکر :- ایک قسم کا لعل جو رات کو مثل چراغ چمکتا ہے ✤

گویا (ف) صفت :- (۱) گویندہ - سخن کنندہ ✤ لسان - چرب زباں - خُوب بولنے والا - خُوش گُفتار - خُوش تقریر - جیسے "وہ بڑا گویا ہے" (۲ - تابع فعل) غالباً - ظاہراً - (۳ - حرف تشبیہ) جیسے مانند - مثل - ہوبہو - جُوں - ہُو بہو - عین بین - بعینہ - جیسے "گویا وہ ہی بیٹھا ہے" (۴ - ف) بالغرض - مانا کہ - لو فرضاً تسلیم کیا (۵ - اسم مذکر) حیوانِ ناطق ✤

گویا اِن تلوں میں تیل نہیں (۱) کہاوت :- یعنی بالکل رُوکھے اور بے مروّت ہیں - طوطا چشم اور نہایت بے مروّت کی نسبت بولتے ہیں ؎

تِل ہیں دِل لیکے یُوں بگڑتے ہو -　　گویا اِن تلوں میں تیل نہیں (منیر نعمان)

گوّیا (ہ) اسم مذکر :- گائک - رامشگر - مُغنّی - سرود گو - نغمہ سرا - گانے والا - قوّال - ڈوم - میراثی - کلاونت ✤

گوئیاں (ہ) اسم مؤنث (پُورب) :- (۱) سہیلی - سکھی - بھنیلی - آلی ✤ ہم عمر اور ہم جلیس لڑکی یا عورت - ہم صُحبت لڑکی - صواحب ؎

اے ری گوئیاں کیسے بھیجوں پاتی کدر کو میں　　(ٹھمری)

(۲) کھیل کا ساتھی - آڑی - جوٹ - جوڑ - انباز ✤

گویائی (ف) اسم مؤنث :- (۱) نُطق - طلاقت - گفتار - بول چال گفتگو کلام - بات چیت ؎

ہم ہیں مُشتاقِ سخن اور اُس میں گویائی نہیں　　اس لئے تصویرِ جاناں ہم نے کھنچوائی نہیں (لاادری)

(۲) گُفتگو کی طاقت - بولنے کی طاقت (۳) فصاحت - بلاغت - خُوش کلامی ✤

گوئٹھا (ہ) اسم مذکر (پُورب) :- اُپلا - کنڈا - گوسا - گوہا - پاچک - دستی ✤

گوبندہ (ف) اسم مذکر:- (۱) کہنے والا - گویا (۲) مجازاً مُخبر - جاسُوس - دُوت - بھیدی - بھیدیا - خبر دینے والا - خُفیہ نویس - کھُلی کرکا (۳) زبان - لسان - اِس معنی میں شاہنامہ وغیرہ پُرانی تصانیف میں آیا ہے +

گہ (ہ) اسم مؤنث :- (۱) کمرے کی بلندی - ارتفاع مکان - کوٹھے کی اُونچائی (۲) مکان کی منزل - طبقہ - درجہ - کھنڈ (۳) مُوٹھ - قبضہ - دستہ - ہتھیار کے پکڑنے کی جگہ +

(صاحب گلشن فیض نے جو اس جگہ جُرأت کا شعر دیا ہے ۔ وہ مثال غلط ہے کیونکہ لفظ گہ وہاں امر کا صیغہ گہنا مصدر سے ہے نہ کہ اسم ہاں شاعر نے اس لفظ کو ضرور تلوار کی رعایت سے استعمال کیا ہے چنانچہ ہم اُس شعر کو اس جگہ نقل کرتے ہیں ؎

مُجھ کو مارا ہے تری تیغ تغافل ہی نے جاں قتل کرنے کو مرے تیغ کا مت قبضہ گہ (یعنی پکڑ) +

گہ بیٹھنا (ہ) فعل لازم :- تلوار کے قبضہ کا ہاتھ میں جم جانا - مُوٹھ بیٹھ جانا -

تیز ہاتھ چڑھا اُس کے دل خُوں ہی کیا اُس کا
اُس پنجۂ رنگیں کی اے میر نہ گہ بیٹھے } (میر)

گھات (ہ) اسم مؤنث :- (۱) کمیں - داؤں - تاک - موقع ؎

کمر بار کھنی از بسکہ نہایت نازک سُوجھتی بندش مضموں کی کوئی گھات نہ تھی (آتش)

(۲) فند - فریب - دھوکا - جال - چھل - بھگل - چُھل - ٹھگ - بدیا - بُتا - پیچ - چال - چال بازی ؎

ہمارے سامنے شکوہ عدو کا ہماری گھات اے ظالم ہمیں سے (داغ)

مل کر تمام بھید کہوں گا رقیب سے آتا ہے خُوب توڑ تری گھات کا مجھے (ایضاً)

(۳) آن - انداز - ادا - سج دھج ؎

ہونگے حُورانِ بہشتی کے پُرانے انداز آپ کی بات نئی گھات نئی گات نئی (داغ)

(۴) قابُو - اختیار (۵) ارادہ - بچار - عندیہ + مقصد - مطلب - مدعا - مقصُود ؎

پڑا ہوں بسترِ غم پر فقط مریض نہیں مزاج پُوچھنے آئیں وہ گھات آتی ہے (امیر)

(۶) کمین گاہ - کمن - مرصاد - داؤں کی جگہ - وہ جگہ جہاں دُشمن یا شکار کے انتظار میں بیٹھیں - (۷ - ہندو) مجازاً جادُو - ٹونا - چھُو منتر - مُوٹھ چنانچہ گھات چلانا - ہندو مُوٹھ چلانا - جادُو کرنا کے موقع پر بولتے ہیں +

(۸ - سنسکرت) قتل - بدھ - تہیا - مارن (۹) قتل کرنے کی فکر - ارادۂ قتل ؎

اِس کی بغل میں کتی تیغ اُس کے ہاتھ میں ہے
یہ اُس کی فکر میں ہے وہ اِس کی گھات میں ہے } (نظیر)

(۱۰) ڈھب - ڈھنگ ؎

رکھ کے اوروں پہ بُرا مجھ کو کہا کرتے ہو گالیاں دینے کی اچھی تمہیں گھاتیں آئیں (اسیر)

(۱۱) عیاری - چالاکی - مثال (دیکھو گھات میں آنا) +

گھات پر چڑھنا (ہ) فعل لازم :- قابُو پر چڑھنا - داؤں پر چڑھنا - ڈھب پر چڑھنا - ہتھوں چڑھنا - قابُو میں آنا - داؤں میں آنا - جال میں آنا ؎

کیا چڑھو گے نہ کسی روز مری گھات پہ تُم آخر اس اینٹھ سے روز ہو آتے جاتے (رند)

گھات چلانا (ہ) فعل متعدی :- (۱) داؤں چلانا - وار کرنا - (۲ - ہندو) مُوٹھ چلانا - جادُو چلانا +

گھات کرنا (ہ) فعل متعدی (ہندو) :- (۱) داؤں لگانا - موقع تاکنا (۲) مارنا - ذبح کرنا - قتل کرنا - بدھنا - تہیا کرنا - مار ڈالنا - جیسے "چار جیو گھات کئے" +

گھات لگانا (ہ) فعل متعدی :- چُھپکے بیٹھنا - داؤں لگانا موقع تاکنا - فکر میں رہنا - تاک لگانا ؎

ہوں وہ دانا نہ کبھی دام میں آیا ہرگز گھات مُدت سے لگائے ہوئے صیاد ہیں سب (امانت)

بیٹھے لگا کے تاک ترے در پہ ہم تو کیا ملنے کی کچھ لگا نہ سکے گھات وہم سے (ظفر)

اجل لگائے ہوئے گھات ہر کسی پر ہے بہوش باش کہ عالم رہ داروی پر ہے (مصحفی)

گھات میں آنا (ہ) فعل لازم :- دم میں آنا - دھوکے میں آنا - جال میں آنا - فریب کھانا - عیاری یا چالاکی میں پھنسنا ؎

دل کچھ آگاہ تو ہو شیوۂ عیاری سے اس لئے آپ ہم آتے ہیں تری گھاتوں میں (داغ)

گھات میں بیٹھنا (ہ) فعل لازم :- دُشمن کے مارنے یا شکار کے صید کرنے کے واسطے چھپکر بیٹھنا - داؤں میں رہنا - موقع تاکنا - قابُو ڈھونڈنا ؎

نکلے تھے چمن سے کہ پھنسے کُنج قفس میں لو گھات ہی میں بیٹھا تھا صیاد ہماری (رند)

گھات میں پھرنا (ہ) فعل لازم :- تاک میں پھرنا - قابُو دیکھتے اور موقع ڈھونڈھتے پھرنا - داؤں میں رہنا ؎

کوئی بُت خانے کو جاتا ہے کوئی کعبے کو پھرتے ہیں گبر و مسلماں تری گھات میں کیا (آتش)

گھات میں رہنا (ہ) فعل لازم :- فکر میں رہنا - موقع تاکنا - قابُو ڈھونڈنا +

گھات میں ہونا (ہ) فعل لازم :- فکر میں ہونا - موقع تاکنا - داؤں لگانا - قابُو ڈھونڈنا +

گھاتا (ہ) اسم مذکر (لکھنؤ) :- رُوکن - منگنی - رُونگا - چُنگا - کوئی چیز خریدنے

کے بعد اُوپر سے مانگ لینے کو گانتھا کہتے ہیں۔ فارسی میں سر چکاوے یا بر سر کہتے ہیں *

گھاتک (س) اسم مذکر:- (۱) قاتل۔ ہتیارا۔ خُونی۔ سفّاک۔ جلّاد قصّاب۔ قسائی (۲) جانی دشمن۔ جان کا لاگو۔ لہُو کا پیاسا (۳ صفت) بیرحم۔ نردئی * ایذا دہندہ۔ دُکھ دائی * ظالم * خوانخوار۔ تُند مزاج (۴) منحُوس۔ نحس۔ سعد کا نقیض۔ اَشُبھ (طالعِ بد) بُرا ستارہ *

گھاتی (ہ) صفت (ہندو):- (۱) چھلیا۔ چھلبلیا (۲) داؤں گھات رکھنے والا۔ موقع تاکتا رہنے والا (۳) چالیا۔ چالباز (۴) قاتل۔ خُونی (۵) خود غرض۔ گونتگیرا *

گھاتیا (ہ) اسم مذکر:- (۱) وہ شخص جو کسی چیز یا کسی آدمی کی گھات میں رہے (۲) گونتگیرا۔ خود غرض۔ خود مطلب۔ گونتکا یار *

گھاتیں (ہ) اسم مؤنث:- گھات کی جمع ؎

مار دل کر دیا قابُو سے باہر نگاہِ ناز کی گھاتیں نہ پُوچھو (تجمّل)

گھاتیں بتانا (ہ) فعل متعدی:- چالیں بتانا۔ چالبازیاں سکھانا ؎

اب نہ مانینگے نہ مانینگے تُمہارا کہنا کبھی اِس قول سے پھر جائیں تو جھُوٹا کہنا
سیکھ آئے ہو کہو کس سے یہ فقرہ کہنا خوب ہے پر کی اُڑاتے ہو اجی کیا کہنا
ایسی گھاتیں تو بتا دیتے ہیں ہم اَوروں کو
جائیے جائیے بس دیجیئے دم اَوروں کو (جان صاحب)

گھاتیں یاد ہونا (ہ) فعل لازم:- موقعے معلوم ہونا۔ ڈھب یاد ہونا۔ داؤں جاننا۔ ڈھنگ جاننا ؎

جان لینے کی تو ہیں یاد ہزاروں گھاتیں دلفریبی کا بھی تُجھ کو کوئی ڈھنگ آتا ہے (غافل)

گھاٹ (ہ) اسم مذکر:- (۱) دریا خواہ تالاب یا کنوئیں وغیرہ کا ایک کنارا جہاں سے پانی بھرتے یا نہاتے دھوتے ہیں۔ وہ سیڑھیوں دار مقام جہاں دریا پر ہندو لوگ نہاتے ہیں * جانوروں کے پانی پینے کا مقام۔ مشرب۔ منہل۔ آبشخور (۲) پایاب۔ معبر۔ دریا خواہ ندی سے اُترنے کا مقام جہاں پانی کم اور چوڑائی زیادہ ہوتی ہے۔ دریا سے پار ہونے کی وہ ڈھلوان سطح جہاں سے کشتی وغیرہ پر سوار ہوتے ہیں۔ گُزرگاہِ دریا (۳) ساحلِ دریا۔ کنارۂ تالاب وغیرہ جہاں دھوبی کپڑے دھوتے ہیں۔ دھوبیوں کے کپڑے دھونے کی جگہ۔ جیسے دھوبی کا کُتّا گھر کا نہ گھاٹ کا (۴) تلوار کی وہ جگہ جہاں سے اُسکا خم شروع ہوتا ہے * باڑھ سے اُوپر کا حصّہ۔ خمِ شمشیر ؎

اغیار کے پُل بندھ گئے ہیں کُوچہ میں اے ترک
ہم تیغ کے گھاٹ اُن کو اُتارا نہیں کرتے (ناسخ)

وار کیا معلُوم ہو تیغِ نگاہِ یار کا ساحل بجز فنا ہے گھاٹ اِس تلوار کا (سلطان)

(۵) طرف۔ جانب۔ سمت۔ رُخ۔ دِشا۔ اور ؎

میں اپنا سرپرست سمجھ کر چلا گیا جس گھاٹ مُجھ کو یار کی شمشیر لے گئی (مخبر)

(۶) انگیا کا گریبان ؎

گھاٹ انگیا کا کم و بیش جو پایا اُس نے نس کے خیاط کو چڑیا کا بنایا اُس نے (امانت)

محرم میں اپنے یار نے ٹانکا ہے گوکھرو میلا لگا ہے چھُریوں کا انگیا کے گھاٹ پر (للا علم)

(۷) تراش خراش۔ قطع وضع * ڈول۔ رُوپ۔ صُورت * طرز۔ ڈھنگ۔ انداز (۸) راہ۔ راستہ ؎

دُو گھاٹ جان میں مطلب سے گھاٹ چلتی ہو کھلا ہے پان تو انگیا کروں رفو تیری (رلحت)

نہیں گھاٹ پر گو ترقی کے آتے نئی بات سے ناک بھوں ہیں چڑھاتے
نئی روشنی سے ہیں آنکھیں چُراتے مگر ساتھ ہی یہ بھی ہیں کہتے جاتے
کہ دُنیا نہیں گرچہ رہنے کے قابل
پر اِس طرح دُنیا میں رہنا ہے مُشکل (الطاف حسین)

(۸۔ ہندو) بجو کی تابت نکلی ہوئی گری جو نمی دیکر نکالی جاتی ہے (۹۔ ہندو) دُلھن کا لہنگا (۱۰) ناؤ کا کرایہ۔ اُجرتِ کشتی * گھاٹ اُترائی * پُل کا محصُول *

گھاٹ گھاٹ کا پانی پینا (ہ) فعل متعدی:- جہاں دیدہ اور کار آزمُودہ ہونا۔ جگہ جگہ کا سفر کرنا۔ مختلف مُلکوں میں پھرنا۔ مُلک و مُلک پھر کر تجربہ حاصل کرنا *

گھاٹ لگنا (ہ) فعل لازم:- بہُت سے آدمیوں کا دریا سے پار اُترنے کے واسطے کنارے پر اکٹھا ہونا۔ جسے پنجابی پُور بھرنا کہتے ہیں ؎

گھاٹ تو دریائے فانی کے بہ ساحل پر لگا یا دہاں لے تیرِ قاتل کشتیٔ دل پر لگا (نصیر)

کیوں نہ اُس چشم سے ہو قافلۂ اشک رواں یہ وہ دریا ہے جہاں گھاٹ سدا لگتا ہے (ایضاً)

گھاٹ مارنا (ہ) فعل متعدی:- پُل کا محصُول نہ دینا۔ اُترائی کا محصُول مار کر چلا جانا *

گھاٹ مانجھی (ہ) اسم مذکر:- وہ ملاح جو کشتیوں کے کرایہ کا انتظام اور سواریوں کی فراہمی کا کام کرتا ہے *

گھاٹ وال (ہ) اسم مذکر (ہندو):- گھاٹیا۔ وہ برہمن جو گھاٹوں پر اشنان کراتا اور ٹیکا لگاتا ہے *

گھاٹ

گھاٹ (ہ) صفت (گنوار):- کم۔ جیسے "تانے گھاٹ کر بانے گھاٹ"۔ یعنی نہ تانے میں کم نہ بانے میں ہر طرح مساوی اور برابر ہے +

گھاٹ تولنا (ہ) فعل متعدی (گنوار):- کم تولنا +

گھاٹا (ہ) اسم مذکر:- کمی۔ نقصان۔ خسارہ۔ ٹوٹا۔ زیاں (۲۔گنوار) آشِ جَو۔ کُٹے اور چھڑے ہوئے جَو کا شوربہ +

گھاٹا اُٹھانا (ہ) فعل متعدی:- خسارہ اُٹھانا۔ ٹوٹا اُٹھانا۔ گرہ سے دینا۔ پلّے سے دینا +

گھاٹا آنا (ہ) فعل لازم:- نقصان ہونا۔ کمی ہونا۔ ٹوٹا پڑنا۔ خسارہ ہونا۔ جیسے دس روپے میں کیا گھاٹا آجائیگا +

گھاٹا بھرنا (ہ) فعل متعدی:- (۱) ٹوٹا بھرنا۔ پلّے سے دینا۔ گرہ سے دینا (۲) کمی پوری کرنا۔ نقصان پورا کرنا +

گھاٹا پڑنا یا ہونا (ہ) فعل لازم:- دیکھو (گھاٹا آنا) +

گھاٹی (ہ) اسم مؤنث:- (۱) دو پہاڑوں کے بیچ کا راستہ۔ درۂ کوہ۔ پہاڑ پر چڑھنے کا سکڑا رستہ۔ پہاڑوں کے بیچ کی گلی خشکی کا وہ قطعہ جو پہاڑ یا پہاڑیوں کے درمیان واقع ہو ؎

اوگھٹ گھاٹی مشکل پینڈا گودی میں بالک یانا (بھجن)

(۲) رونہ۔ چالان۔ پروانۂ راہداری جو محصول ادا کرنے کے بعد دیا جاتا ہے (۳) حلق۔ گلا۔ جیسے "اُترا گھاٹی ہوا ماٹی" +

گھاٹی کرنا (ہ) فعل متعدی (گنوار):- گلا کرنا۔ گلا اُٹھانا +

گھاٹیا (ہ) اسم مذکر (ہندو):- گھاٹ پر بیٹھنے اور اشنان کرانے والا برہمن + گھاٹ پر رہنے والا برہمن +

گُھار (ہ) اسم مؤنث:- دیکھو (گُوہار) +

گھاس یا گھانس (ہ) اسم مؤنث:- (۱) کاہ۔ گیاہ۔ علف۔ گراس ؎

اے دل دوا ہو کیا مرض اہل دید کی بوٹی قبا کی گھاس نہیں ہے خوید کی (اسیر)

دانہ نہ گھاس کھیرا تین تین بار

(۲) پھونس۔ کانس۔ پولا (۳) کوڑا۔ کرکٹ۔ جیسے کیا گھانس اُٹھالایا؟۔ (۴) ایک قسم کا ریشمی کپڑا ؎

جو حسن سبز کی تاثیر اک ذری ہو جائے ترے دوپٹے کی گھانس اے صنم ہری ہو جائے (امانت)

(۵) کاغذ یا پنّی وغیرہ جو قینچی سے باریک باریک کتر کر تعزیہ وغیرہ پر کھڑی ہوئی جماتے ہیں (۶) چارہ۔ جانور کی خوراک جیسے "دانہ نہ گھاس گھوڑے تیری آس" +

گھال

(۷) بوٹی + ساگ پات + سبزی +

گھاس پھوس (ہ) اسم مذکر:- (۱) کوڑا کرکٹ۔ خس و خاشاک۔ (۲) ڈاڑھی۔ ڈاڑھی کے بال۔ مطلق بال + موئے زہار +

گھاس کاٹنا (ہ) فعل متعدی:- (۱) کاہ بریدن کا ترجمہ (۲) جلد جلد پڑھنا۔ اِس طرح پڑھنا۔ بولنا یا سُنانا کہ سمجھ میں نہ آسکے۔ بے سوچے سمجھے جلد جلد بولنا۔ بے لُطفی سے پڑھنا سُنانا یا باتیں کرنا۔ جلد جلد بے مزہ شعر کہنا + بے سلیقگی اور بیدلی سے کوئی کام کرنا۔ بیگار سی ٹالنا ؎

کہے ہے شعر جو معروف اتنی جلد دستی سے لکھے ہے شعر اب یا گھانس تو اے یار کاٹے ہے (معروف)

قصہ کیتے میں نظر جب آگیا مجھ کو وہ گُل گھانس کاٹی عارض رنگیں کا سبزہ دیکھ کر (امانت)

گھاس کھا گھاس (ہ) محاورہ:- جب کوئی گاہک نہایت سستی چیز مانگتا ہے تو دُکاندار اُس کے جواب میں کہتا ہے کہ یہ حیوانوں کے کھانے کی چیز نہیں ہے جو ارزاں مانگتا ہے تو اِس کی بجائے گھانس خرید کر کھالے + تو اِس کی قدر کیا جانے +

گھاس کھانا (ہ) فعل متعدی:- (۱) حیوانات کا چارہ چرنا۔ جیسے "کیسی بنی رے ہرداس گھوڑی دانہ کھائے نہ گھاس" (۲) حیوان بننا۔ حیوانوں میں شمار ہونا +

گھاس کھودنا (ہ) فعل متعدی:- زمین سے گھاس نکالنا۔ کاہ بریدن گیاہ کندن کا ترجمہ۔ گھاس تراشنا (۲) دیکھو (گھاس کاٹنا نمبر ۲) +

گھاس والی (ہ) اسم مؤنث:- گھسیاری۔ زنِ گیاہ فروش۔ گھانس لاکر بیچنے والی عورت +

گھاگ (ہ) صفت:- بوڑھا۔ خرانٹ۔ مرد پختہ کار۔ بوڑھا تجربہ کار + نہایت بوڑھا + جہاندیدہ۔ گرم و سرد دیدہ۔ کار آزمودہ + سیانا۔ چتر۔ ہوشیار +

گھاگرا (ہ) مذکر:- (۱) لہنگا + سایہ۔ گون۔ پیشواز (۲) ایک دریا کا نام جسے سرجو بھی کہتے ہیں (۳) ایک پودے کا نام (۴) ایک قسم کا کبوتر +

گھاگرا پلٹن (ا) اسم مذکر:- اسکاٹلنڈ کے پہاڑی گوروں کی پلٹن جن کی وردی گھاگرے سے مشابہ ہوتی ہے +

گھال میل (ہ) صفت (ہندو):- (۱) گڈمڈ۔ ملا جُلا۔ خلط ملط (۲) میل ملاپ ربط ضبط۔ ڈانڈا مینڈا +

گھال میل رکھنا (ہ) فعل متعدی:- ربط ضبط اور میل ملاپ رکھنا۔

گھال

ڈانڈا بینڈا رکھنا۔ اتحاد رکھنا ◆

گھال میل کر دینا (ہ) فعل متعدی :۔ گڈمڈ کر دینا۔ ملا جُلا دینا۔ کھچڑی کر دینا ◆ خلط ملط کر دینا ◆

گھالنا (ہ) فعل مُتعدی (گنوار) :۔ (۱) ڈالنا۔ انداختن کا ترجمہ (۲) برباد کرنا۔ تباہ کرنا۔ جیسے" گھر گھالنا"۔ مگر یہ لفظ اس معنی میں گھر کے بغیر نہیں آتا۔ (۳) گھُسیڑنا۔ دخول کرنا ◆

گھام (ہ) اسم مؤنث (گنوار) :۔ (۱) دُھوپ ◆ سُورج کی روشنی (۲) اُمس۔ گھُمس۔ گھمکا ◆ حِدت۔ گرمی۔ سُورج کی تیزی۔ تپش۔ جیسے "یا مارے ماجھی کا کام یا مارے بھادوں کی گھام" (۳۔ بنگال) پسینا۔ پسیو۔ سیت۔ عَرق (۴) گرمی دانے ◆

گھامڑ (ہ) صفت :۔ (۱) گھام یعنی گرمی کی ماری ہوئی (گائے) ◆ وہ بدحواس اور ہر وقت ہانپنے والی گائے جسے گرمی مار گئی ہو (۲) بدحواس۔ حواس باختہ۔ ہوش گم کردہ۔ بے اوسان (۳) احمق۔ سادہ لوح۔ گاؤدی۔ مودھو۔ بچھیا کا باوا (۴) پھوہڑ۔ بدسلیقہ۔ ناکردہ کار (۵) سُست۔ کاہل۔ آلکسیا۔ جھبُول۔ ڈھیلا ◆ احدی ◆

گھان (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) گور۔ چکّی کا لقمہ۔ گلہ۔ اناج کی وہ مقدار جو ایک دفعہ چکّی یا اوکھلی میں ڈالی جائے (۲) پکوان کی وہ مقدار جو ایک دفعہ کڑھائی میں ایک ساتھ تلی جانے کے واسطے ڈالی جائے۔ جیسے" پہلے گھان کے گلگلے اچھے نہیں اُترے" (۳) دفعہ۔ باری۔ دار۔ اوسرا۔ جیسے" اب کے گھان میں تمہیں کو دینگے" (۴) تلوں یا سرسُوں وغیرہ کی وہ مقدار جو ایک دفعہ کولھو میں ڈالی جائے (۵) گنّے کے رس کی وہ مقدار جو ایکبار گُڑ بنانے کے واسطے کڑاہے میں ڈالی جائے ◆

گھان اُتارنا (ہ) فعل متعدی :۔ تل کر نکالنا۔ تلنا جیسے" اِنکے واسطے کچوریوں کے دو گھان اُتار دو پھر دوسرے کو دینا ◆

گھان اُترنا (ہ) فعل لازم (۱) تل کر نکلنا پکوان کا کڑھائی سے نکلنا (۲) تیار ہونا

گھان پڑ جانا (ہ) فعل لازم: کسی کام کا بدھا لگ جانا۔ کوئی کام شروع ہو جانا۔ خمیر پڑ جانا ◆

گھان پڑنا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) بہت سی چیزوں کے ایک ساتھ تیار ہونے کا ڈھنگ پڑنا (۲) ایک دفعہ تلے جانے کے قابل پکوان کی مقدار کا کڑھائی میں ڈالا جانا۔ کڑھائی میں پڑنا ◆

گھان ڈالنا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) ایک دفعہ تلے جانے کی مقدار کڑھائی میں چھوڑنا (۲) کسی کام کو ہاتھ لگانا۔ بدھا لگانا۔ کوئی کام شروع کرنا

گھاء

کسی کام کا خمیر ڈالنا ◆

گھانس (ہ) اسم مؤنث :۔ دیکھو (گھاس) ◆

گھانی (ہ) اسم مؤنث :۔ (۱) تلوں خواہ سرسُوں وغیرہ کی وہ مقدار جو ایک بار کولھو کی اوکھلی میں پیلنے کے واسطے ڈالی جائے ؎

کیا تو کورے تل بھلے کیا رہیں تیل ملائے اوچھے کی گھانی بُری دونو دین سے جائے (دوہا)

(۲) کولھو۔ بیلن۔ چکّی۔ جاتا۔ تیل یا رس نکالنے کی کل (۳) گھان ڈالنے یا کولھو چلانے والا (۴۔ پنجاب) مٹّی کا تغار ◆

گھانی کرنا (ہ) فعل مُتعدی :۔ کولھو چلانا۔ تیل نکالنا۔ سرسوں یا تل پیلنا ◆

گھاؤ (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) زخم۔ ریش۔ جراحت۔ جرح خستگی۔ قرحہ۔ چیر (۲۔ مجازاً) نقصان۔ ہان۔ ٹوٹا۔ خسارہ ◆

گھاؤ بھرنا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) زخم کا اندمال پذیر ہونا۔ زخم کا اچھا ہو کر برابر ہونا۔ انگور بندھ جانا (۲۔ مجازاً) ٹوٹا پورا ہونا۔ جبرِ نقصان ہونا ◆

گھاؤ پڑنا (ہ) فعل لازم :۔ زخم ہونا ◆

گھاؤ سینا (ہ) فعل مُتعدی :۔ زخم کو ٹانکے لگانا ؎

رکھتے ہیں سینکڑوں وہ سوزنِ مژگاں لیکن کوئی پُوچھے کہ سیا آپ نے گھاؤ کس کا (ظفر)

گھاؤ گھپ (ہ) صفت :۔ (۱) نہایت فضول خرچ۔ لکھ لُٹ۔ مُسرف۔ کھاؤ لُٹاؤ۔ کھاؤ اُڑاؤ (۲) وہ گھر جس میں جو کچھ آئے صرف ہو جائے۔ جیسے" اُن کا گھر تو گھاؤ گھپ ہے جو کچھ آتا ہے اُٹھ جاتا ہے" (۳) بلاچٹ۔ بلا نوش۔ ہر کچھ کھا جانے والا۔ چٹورا۔ شکم خوارہ۔ شکم بندہ۔ (۴) غبن کرنے والا۔ تغلّب کرنے والا۔ خائن ◆

گھائی (ہ) اسم مؤنث (پُورب) :۔ بچّہ کا گوہ کیمبی ◆

گھائی (ہ) اسم مؤنث :۔ (۱) دو اُنگلیوں کے درمیان کی جگہ۔ انٹی۔ انگوٹھے اور اُنگلی کے درمیان کا زاویہ جسے پُورب میں گُستا عربی میں فُترہ وفوت کہتے ہیں ؎

دِل گھائیوں میں اُس نے لیکر چھپا ہی ڈالا ظاہر ہوئی نہ آخر دُزدِ حنا کی چوری (مُصحفی)

(۲) وہ زاویہ جو درخت کے تنہ اور شاخ سے پیدا ہو۔ (۳۔ پُورب) پانچ عدد۔ پنجہ (۴) چند مقررہ ضربوں کا نام جو پٹہ بازی یا پھکیتی میں مخصوص ہیں۔ مثلاً دو کی گھائی چار کی گھائی وغیرہ جس میں دو دو اور چار چار معیّن چوٹیں لگائی جاتی ہیں (۵۔ مجازاً) دھوکا۔ مغالطہ۔ وہ دھوکا جو پٹا باز حریف کو دیتا ہے جیسے سر کا وار دکھایا اور پاؤں پر ضرب لگائی۔ اسی سے مُطلق فریب۔ بُتا۔ چھل۔

جُل۔ وغیرہ کے معنی ہوگئے +

گھائیں (ہ) اسم مؤنث (پُورب) :- (۱) بائیں۔ طرف۔ اور۔ جانب۔ (۲) ساتھی۔ ہمراہی۔ طرف دار۔ حامی۔ مددگار (۳) تابع فعل۔ طرف سے۔ جانب سے۔ اور سے۔ جیسے "میری گھائیں جوا کو بیار دیجو (۴) اوسر۔ بار۔ دفعہ +

گھائیں مائیں کردینا (ہ) فعل متعدی (بیگمات) :- (۱) اِدھر اُدھر کردینا۔ اُڑا دینا۔ غائب کردینا۔ سرکا دینا۔ ایک طرف کردینا۔ جگہ سے ہٹا دینا۔ چُرا لینا۔ جیسے "خُوب تول جو تمھ کے سرکار کے سامنے پھیلائیں آنکھ بچا دش بیس ان میں سے گھائیں مائیں کیں (چتر بنہیلی) (۲) آرے بلے کردینا۔ ہاں ہاں کردینا۔ آج کل کردینا + ٹال ٹول کرنا ۔ وعدہ وعید کرنا۔ ٹال دینا +

گھائیاں (ہ) اسم مؤنث :- (۱) گھائی کی جمع (۲) چالاکیاں۔ عیاریاں۔ فریب۔ دھوکے +

گھائیاں بتانا (ہ) فعل متعدی :- (۱) دم دینا۔ فریب دینا۔ دھوکا دینا۔ چھل کرنا۔ بُتا دینا۔ جھانسا دینا (۲) ٹالنا۔ آلا بالا بتانا (۳) داؤ بچانا۔ حملہ بچانا۔ داؤں بچانا +

گھایل یا گھائل (ہ) صفت :- (۱) زخمی۔ مجرُوح۔ زخم رسیدہ۔ زخم خُوردہ۔ خراشیدہ۔ فگار۔ خستہ۔ بسمل (۲۔ مجازاً) عشق کا مارا۔ دلفگار۔ کشتۂ عشق (۳۔ لکھنو) کنکوے کے ایک رنگ کا نام ؎

دمبدم پڑتی ہے لئے ناسخ جو شمشیرِ نگاہ — جو پتنگ اُس نے اُڑایا بس وہ گھائل ہوگیا (ناسخ)

(اس لفظ کے تلفظ میں ذرا سا جھگڑا ہے وہ یہ ہے کہ حضرت ناسخ اور اکثر شعرائے لکھنو و دہلی تو اِسے سائل و مسائل کے وزن پر۔ دِل۔ تِل۔ بسمل۔ مشکل۔ قابل وغیرہ کے ساتھ قافیہ باندھنا فصیح سمجھتے ہیں۔ چنانچہ اُوپر جو شعر لکھا گیا اُس کی اور آیندہ کے اشعار کی بنائے قافیہ دل۔ بسمل اور حائل وغیرہ ہے ؎

اضطراب دُور ہے مجھے محبُوب سے معذور ہُوں — کیوں نہ تڑپے اس قدر قاتل سے گھائل دُور ہے (ناسخ)

نہ احباب کی تیغِ احساں سے گھائل — نہ بیٹے سے طالب نہ بھائی سے سائل
نہ دُکھ درد میں سوے آرام مائل — نہ دریا و کوہ اُن کے رستے میں حائل (حالی)

عشق کی چوٹیں پے درپے اُٹھائی گئیں گھائل ہے دل
یُوں بے دم ہے اب پہلو میں جُوں صیدِ بسمل ہے دل (میر)

رنگئیں آنکھیں اُٹھائی دل نے چوٹ — یہ تماشائی عبث گھائل ہُوا (ایضاً)

یہاں بنائے قافیہ مائل۔ قائل۔ سائل۔ حائل۔ زائل ہے۔ مگر بعض اہل دہلی اور ہندی لُغات والے بفتح تحتانی صحیح اور فصیح خیال کرتے ہیں۔ بلکہ شعرائے لکھنؤ میں سے بقول حضرت جلال شیخ امداد علی صاحب بحر نے بھی جو حضرتِ ناسخ کے شاگردِ رشید تھے بفتح ہی صحیح مانا۔ اور منزل ومحمل کے ساتھ اس کا قافیہ روا رکھا ہے۔ بہرحال دونو طرح جائز اور اوّل افصح سمجھنا چاہیے) +

گھایل کا سانگ (ہ) اسم مذکر :- ایک قسم کا سوانگ جس میں سوانگی اپنے تمام جسم پر چھُریاں کٹاریں وغیرہ حکمت عملی سے اس طرح لگا لیتا ہے کہ لوگ جانتے ہیں کہ اُس کے جسم کے اندر گھُسی ہوئی ہیں +

گھایل کرنا (ہ) فعل متعدی :- زخمی کرنا۔ مجرُوح کرنا +

گھایل کی گت گھائل جانے (ہ) کہاوت :- مصیبت زدہ کی قدر مصیبت زدہ ہی جانتا ہے +

گھایل ہونا (ہ) فعل لازم :- (۱) زخمی ہونا۔ مجرُوح ہونا۔ بسمل ہونا۔ (۲) عاشق ہونا۔ فریفتہ ہونا +

گھبرا جانا (ہ) فعل لازم :- مضطرب الحال ہوجانا۔ بوکھلا جانا۔ سٹ پٹا جانا۔ حواس باختہ ہوجانا۔ اوسانوں میں نہ رہنا۔ اَوسان خطا ہوجانا۔ سراسیمہ ہوجانا +

گھبرا کر (ہ) تابع فعل :- جلدی سے۔ تلملا کر۔ مضطرب ہوکر۔ سراسیمہ ہوکر +

گھبرا کر اُٹھنا (ہ) فعل لازم :- چونک کر کھڑا ہونا۔ بیاکُل ہوکر اُٹھنا۔ سراسیمہ ہوکر اُٹھنا ؎

خواب میں مجھ سے جو وہ شب ہم کے ہمبستر اُٹھا — وائے بیداری کہ میں سوتے سے گھبرا کر اُٹھا (نصیر)

گھبرانا (ہ) فعل لازم :- (۱) بولانا۔ بوکھلانا + سٹ پٹانا۔ ہڑبڑانا + حواس باختہ ہونا۔ بے اوسان ہونا + تلملانا۔ مضطرب ہونا۔ بیقرار ہونا۔ بیاکُل ہونا۔ سراسیمہ و سرگرداں ہونا۔ حیران و پریشان ہونا۔ دل قابُو میں نہ رہنا ؎

کُوچے میں جو عشاق بہت آئے ہوئے ہیں — وہ خوف سے بدنامی کے گھبرائے ہوئے ہیں (مُشتری)

(۲) خفقان ہونا۔ خفقان اُچھلنا (۳) عاجز اور بیچارہ ہونا (۴) ہکا بکا ہونا۔ جھجک رہنا (۵) ڈرنا۔ خائف ہونا۔ خوف زدہ ہونا۔ دہشت کرنا ؎

اُس نگری کا کہو نام ہے کیا جس جا سے یہ سب آتے ہیں
جب آتے ہیں شرماتے ہیں جب جاتے ہیں گھبراتے ہیں (نظیر)

(۶۔ متعدی) بے اوسان کرنا۔ حواس ٹھکانے نہ رکھنا۔ جیسے "تم نے تو مجھے گھبرا دیا (۷) مضطرب کرنا۔ سراسیمہ کرنا۔ بیاکُل کرنا۔ (۸) ڈرانا۔ خوف زدہ کرنا +

گھبراہٹ (ہ) اسم مؤنث :- (۱) اضطراب۔ بیقراری۔ اضطرار۔ ہڑبڑی۔ سراسیمگی۔ بے اوسانی۔ بے حواسی۔ بدحواسی۔ بے کلی۔ تلملاہٹ۔

ہلچل ۔ ہولاجولی ۔ بوکھلاہٹ (۲) خفقان ۔ گھبری ۔ تپاکِ قلب (۳) جلدی ۔ شتاب کاری ♦ شتاب زدگی ♦

گھبرایا ہوا پھرنا (ہ) فعل لازم :۔ پیٹ پکڑے پھرنا ۔ تلملاتا پھرنا ۔ بوکھلایا ہوا پھرنا ۔ بولایا ہوا پھرنا ۔ حیران و سرگرداں پھرنا ۔ سراسیمہ پھرنا ۔ شرکھایا ہوا پھرنا ؎

گھبرائے ہوئے پھرتے ہیں لبِ بام پہ وہ بھی ۔ اِتنا تو ہوا ہے مرے نالوں کے اثر سے (نامعلوم)
لگ رہی ہے خانۂ دل کو ہمارے آگ ہائے ۔ اور ہم چاروں طرف پھرتے ہیں گھبرائے ہوئے (مصحفی)

گھبرائی ڈومنی پھر پھر سُہیلے گائے (ہ) کہاوت :۔ گھبراہٹ میں عقل ٹھکانے نہیں رہتی ۔ یعنی جب ڈومنی گاتے گاتے یا بیل لیتے لیتے گھبرا جاتی ہے تو ہر پھر کر ایک ہی گیت گانے لگتی ہے اُسے یہ بھی خبر نہیں ہوتی کہ ابھی تو میں اس گیت کو گا چکی ہوں ۔ چونکہ سُہیلے تعریفیہ گیت ہوتے ہیں اس سبب سے یہاں زیادہ لطف ہو گیا ♦

گھبری (ہ) اسم مؤنث (عو) :۔ (۱) اضطراب ۔ گھبراہٹ ۔ اضطرار ۔ بیکلی ۔ بے قراری ♦ بدحواسی ۔ بے اوسانی ۔ سراسیمگی (۲) خفقان ۔ تپاکِ قلب (۳) جلدی ۔ شتابی ♦

گھُپ (ہ) صفت :۔ نہایت تاریکی کی تعریف میں یہ لفظ بولا جاتا ہے ۔ جیسے "اندھیرا گھُپ ہو رہا ہے کہ ہاتھ کو ہاتھ نہیں سوجھتا" ♦

گھپلا (ہ) اسم مذکر (ہندو) :۔ گڑبڑ ♦ السبٹ ۔ جھنجھٹ ۔ جھمیلا ۔ جھگڑا ♦ حساب کتاب کی غلطی ♦ شور و غل ♦

گھپلا پڑنا (ہ) فعل لازم (ہندو) :۔ حساب میں مغالطہ پڑنا ۔ چینٹ ہونا ۔ جھمیلا پڑنا ۔ السبٹ ہونا ♦

گھٹ (ہ) اسم مذکر (ہندو) :۔ (۱) دِل ۔ ہردہ ۔ ہیا ۔ من ۔ جی ۔ جیسے "گھٹ گھٹ بس رام بسے رگھورائی" (۲) گھاٹ بمعنی کم کا مخفف ۔ جیسے یہ کیا اُس سے گھٹ ہے" (۳) گھاٹ بمعنی ساحل کا مخفف جو اکثر مرکبات میں آتا ہے ۔ جیسے "پن گھٹ" (۴) جسم ۔ سریر ۔ دیہ ۔ بدن ۔ جیسے "گھٹ گھٹ میں رم رہا" (۵) گھڑا ۔ مٹکا ۔ سبوچہ ۔ ٹھلیا ♦ (۵ ۔ پنجاب) گھٹا ۔ بادل ۔ ابر ۔ ♦

گھٹ میں بیٹھنا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) من میں بسنا ۔ دل میں گھر کرنا جیسے "جس کے گھٹ میں رام بیٹھے گا اُسی سے دلوائیگا" (ہندو فقیر) (۲) ذہن نشین ہونا ۔ دل میں جمنا ۔ یاد ہونا ♦

گھٹّا (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) موکھا ۔ گونبھل ۔ نقب ۔ سیندھ (۲) رخنہ ۔ چھید ۔ (۳) دراڑ ۔ درز ۔ شگاف ۔ دریڑ (۴) ملتھے کا نشان جو سجدوں کی کثرت سے

پڑ جاتا ہے ۔ سجادہ ۔ دیکھو (گٹّا نمبر ۸) (۵ ۔ پنجاب) گرد و غبار ۔ خاک ۔ دھول ۔ ریگ ♦

گھٹّا کھُلنا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) شگاف ہونا ۔ درز پڑنا ۔ دراڑ ہونا ♦ کھلنا ۔ پھٹنا ۔ جیسے "مَیں نے ایسا پتھر مارا کہ گھٹّا کھُل گیا" (۲) سر پھوٹنا ۔ سر کا پھانک کی طرح کھُل جانا (۳) بڑا بھاری ٹوٹا آنا ۔ نقصان پڑنا ۔ خسارہ ہونا ۔ گھاٹا ہونا ♦

گھٹا (ہ) اسم مؤنث :۔ (۱) ابر ۔ بادل ۔ سحاب ♦ ابرِ سیاہ جو اُفق کو چھپالے ۔ میگھ ۔ گھن ۔ بدلی ؎

چشمِ پُر آب کی مری تر مژگانِ ترکو دیکھ ۔ دریا پہ دیکھی ہوگی کبھی ایسی کم گھٹا } (نسیم)
زنگِ مسی نہیں لبِ جاں بخش پر ترے ۔ جانے ہیں اِس کو چشمۂ حیواں پہ ہم گھٹا }

(۲ ۔ مجازاً) غبار ۔ کدورت ۔ جیسے "غم کی گھٹا" ♦

گھٹا اُٹھنا (ہ) فعل لازم :۔ ابر کا آسمان پر نُمایاں ہونا ۔ بادلوں کا آنا ۔ سحاب کا نُمودار ہونا ♦ بدلی چھانا ♦

گھٹا اُمڈنا یا اُمنڈنا (ہ) فعل لازم :۔ بادلوں کا گھر کر آنا ۔ ابر کا کثرت سے چھانا ۔ بادل گھِرنا ؎

ترشح آنسوؤں کا ہو رہا ہے ۔ گھٹا اُمڈی ہوئی ہے چشمِ تر کی (نسیم)

گھٹا آنا (ہ) فعل لازم :۔ ابر چھانا ۔ بادلوں کا نمودار ہونا ۔ سحاب کا نمایاں ہونا ♦

گھٹا جھُومنا (ہ) فعل لازم :۔ بادلوں کا چھانا ۔ بادلوں کا گھِرنا ؎

زُلف کا چھُٹنا ترے رُخسار پر ۔ ہے گھٹا کا جھُومنا گلزار پر (مصحفی)

گھٹا چھانا (ہ) فعل لازم :۔ ابر گھِرنا ۔ بادلوں کا آسمان پر پھیلنا ۔ ابر محیطِ آسمان ہونا ؎

اُس کے عارض پہ ہے یوں زُلفِ پریشاں کی بہار
چاند پر جیسے کہ چھا جائے گھٹا ساون کی } (مصحفی)

آج بیدِ طرب ہے ہمارے دِل میں کچھ آئی ہوئی
جام مے بھی سبز ہے اَور ہے گھٹا چھائی ہوئی } ([illegible])

گھٹا ٹوپ (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) وہ غلاف جو نالکی پالکی رتھ ۔ گھوڑا گاڑی ۔ بگی ۔ پینس ۔ ہودج ۔ سکھپال وغیرہ پر گرد و غبار اور بارش بارالہہ سے محفوظ رکھنے کے واسطے ڈالتے ہیں ؎

گھٹا ٹوپ اُس پری کی نالکی کا جو ہوا اُجلا ۔ تو پاٹا کُس میں لیکر چادرِ مہتاب کا جوڑا (انشا)
لازم اُس ماہ کی سواری میں گھٹا ٹوپ بھی ہے ۔ نہ بگوڑے کہیں سُکھپال کا سبب رنگ غلاف تو (ناسخ)

(۲) وہ اندھیرا جو بادلوں کے گھرے رہنے سے ہوتا ہے ۔ ہجومِ ابر ۔ اندھیرا گھُپ ؎

ؔ پھر سنگ اُٹھا جگر آہوں کی پھر چھائی گھٹا ♦ ہر سرِ طوفان پھر چشمِ تر آب آنے لگی (نواب سر جنگ بہادر ذوق)

گو مزا ابر میں ہے بادہ کشی کا پر جی — اِس گھٹا ٹوپ میں اے بادہ کشاں گھٹتا ہے (معروف)

گھٹانا (ہ) فعل متعدی:- (۱) کم کرنا۔ کمتی کرنا ✦ قیمت توڑنا ✿

نہ آیا اِس فلک کو آدر کچھ آیا تو یہ آیا — گھٹانا وصل کی شب کا بڑھانا روزِ ہجراں کا (نامعلوم)

لیتا ہے ایک بوسہ پہ بھی تو بنا کے مُنہ — دی اپنے قدر و قیمتِ دل اے صنم گھٹا (ممنون)

(۲) نرخ مندا کرنا۔ بھاؤ اُتارنا (۳) درجہ توڑنا۔ مرتبہ پست کرنا (۴) زائل کرنا دُور کرنا۔ کھونا (۵) حساب تفریق کرنا۔ منہا کرنا۔ وضع کرنا (۶) دُبلا کرنا۔ لاغر کرنا ✿

یہ دو ہفتہ کریگا ظاہر تمہارے آگے کمال آدھا — رُخِ منور کریگا آخر گھٹا گھٹا کر ہلال آدھا (ناسخ)

گھٹانا یا گھٹوانا (ہ) فعل متعدی:- (۱) سر مُنڈوانا۔ سر کے بال صاف کرانا۔ (۲) مُہرا کرانا۔ چکنا کرانا ✦

گھٹاؤ (ہ) اسم مذکر:- (۱) حبس۔ انقباض۔ تنگیٔ نفس۔ ضیق (۲) اُمس۔ گھمس۔ گھمکا ✦

گھٹاؤ (ہ) اسم مذکر:- (۱) کمی۔ کوتاہی۔ کسر۔ قلت۔ تخفیف۔ تنزل ✦ تفریق۔ منہائی (۲) دریا کا اُتار۔ چڑھاؤ کا نقیض ✦

گھٹاؤ بڑھاؤ (ہ) اسم مذکر:- (۱) کمی و بیشی۔ ترقی و تنزل (۲) صعود و نزول ✦

گھٹا ہوا (ہ) صفت:- پختہ کار۔ آٹھوں گانٹھ کمیت۔ تجربہ کار۔ آزمودہ کار ✦ چلتا ہوا۔ عیار۔ چالاک۔ ہوشیار۔ جیسے وہ کس کے دم میں آتا ہے بڑا گھٹا ہوا ہے ✦

گھٹائی (ہ) اسم مؤنث:- مُہرہ کاری ✦ رگڑائی ✦ پالش۔ ریگ مال کی صفائی ✦ سنگ پھٹکری یا چلیم خواہ کھپر وغیرہ کا ڈوبی یا کپچے وغیرہ کے ذریعے گھوٹا کر کے چکنا کرنا ✦

گھٹتی (ہ) اسم مؤنث:- (۱) کمی۔ نقص۔ تخفیف (۲) زوال۔ تنزل ✦ انحطاط ✦

گھٹتی کا پہرا (ہ) اسم مذکر:- زمانۂ تنزل۔ زوال کے دن ✦ کمی کا زمانہ۔ جیسے "اب تو دن بدن گھٹتی کا پہرا ہے" ✦

گھٹ گھٹ کے (ہ) تابع فعل:- رُک رُک کے ✦ منقبض ہو ہو کر چُپ رہ رہ کر ✦ دم بند ہو ہو کر۔ سانس رُک رُک کر ✦ جل جل کر۔ غم میں انقباض ہو ہو کر۔ ضیق سے۔ تنگیٔ نفس سے ✿

چُپ رہنے سے ترے مجھے یہ خوف ہے جُرأت — گھٹ گھٹ کے کہیں تجھ کو وہ آزار نہ ہو جائے (جُرأت)

گھٹ گھٹ کے رہجانا (ہ) فعل لازم:- بند ہو ہو کر رہجانا۔ رُک رُک کر رہجانا۔ منقبض ہو ہو کر رہجانا ✿

دل میں گھٹ گھٹ کے رہ گئی حسرت — لب پہ آ آ کے رہ گیا مطلب (داغ)

گھٹ گھٹ کے مرنا (ہ) فعل لازم:- چُپ رہ رہ کر مرنا۔ انقباضِ طبع کے باعث دم نکلنا۔ چُپ لگ کر مرنا۔ چُپ یا تنہا رہتے رہتے گھبرانا۔ نفس تنگ ہونا۔ ضیق میں دم ہونا ✿

مدت ہوئی گھٹ گھٹ کے ہمیں شہر میں مرتے — واقف نہ ہوا کوئی اِس اسرار سے اب تک (میر)

گھٹنا (ہ) اسم مذکر:- رُکبہ۔ چشمِ زانو۔ بندِ ساق۔ پنڈلی اور ران کے بیچ کا جوڑ۔ گوڈا۔ گوڑا۔ زانو ✦

گھٹنا (ہ) اسم مذکر:- (۱) گھٹنوں تک کا پیجامہ جو جانگیئے سے بڑا ہوتا ہے (۲) پوشش زیر پاجامہ جو اکثر ڈھیلے پیجامے کے نیچے عورتیں پہنتی ہیں ✦

گھٹنا (ہ) فعل لازم:- (۱) کم ہونا۔ تھوڑا ہونا۔ کاہیدن و کاستن کا ترجمہ جیسے تول میں گھٹنا ✿

دریا ظفر اُتر گیا اور ابر کھُل گیا — اپنا نہ زورِ طبع نہ زورِ قلم گھٹا (ظفر)

ناتوانی ہوئی دن رات کے غم کھانے سے — جس قدر بھوک بڑھی اور مرا زور گھٹا (ناسخ)

(۲) اُترنا۔ چڑھاؤ کم ہونا۔ جیسے "دریا گھٹنا" (۳) تنزل ہونا۔ زوال ہو جیسے "چاند گھٹنا۔ درجہ گھٹنا" (۴) دُبلا ہونا۔ لاغر ہونا۔ جیسے "بدن گھٹنا۔ ڈیل گھٹنا" (۵) چھوٹا ہونا۔ کوتاہ ہونا۔ جیسے "رات گھٹنا۔ دن گھٹنا۔" (۶) بھاؤ اُترنا۔ نرخ کم ہونا۔ مندا ہونا ✦

گھٹنا (ہ) فعل لازم:- (۱) کھرل ہونا۔ پسنا۔ حل ہونا۔ جیسے "دوا گھٹنا بھنگ گھٹنا" (۲) خُوب گھُل مل جانا۔ ایک جان ہونا۔ گل کر حریرہ ہو جانا۔ جیسے "دال گھٹنا" ✿

ایسا کیا مُنہ کا نوالہ ہے حریرہ کمنا — دم لے کیوں اتنی مری کھائی جان گھٹتا ہے (معروف)

(۳) مُہرہ ہونا۔ پالش ہونا۔ ریگ مال ہونا۔ رگڑا یا گھسا جانا۔ گھوٹا پھرنا (۴) سر مُنڈنا۔ صفایا ہونا۔ اُسترا پھرنا۔ جیسے "سر گھٹنا" (۵) دم رُکنا۔ سانس رُکنا۔ انقباض ہونا۔ کسی تنگ و تاریک جگہ میں دم اُلٹنا۔ جی گھبرانا نفس تنگ ہونا۔ ضیق میں ہونا ✿

جبکہ واں اُس کی خوشی سے یہ نہیں ہوں تنگ — کیا کہوں آہ کہ دم کیسے یہاں گھٹتا ہے (معروف)

(۶) بھرنا۔ سمانا۔ پُر ہونا۔ اٹنا۔ جیسے "مکان میں دُھواں گھٹنا" (۷) چُپ لگنا۔ خاموش رہنا (۸) گٹھوت ہونا ✦ گھُل مِل کر باتیں ہونا ✦ نبھنا۔ گزرنا۔ موافقت ہونا۔ جیسے "اِن کی اُن کی خوب گھٹتی ہے" (۹) مصروف ہونا۔ باتوں میں نہایت مشغول و مصروف ہونا۔ جیسے "بڑی دیر سے

اِن کی اُن کی گھُٹ رہی ہے" +

گھُٹنوں (ہ) اسم مذکر :- گھُٹنا بمعنی گوڈا کی جمع جو حرفِ مُغیرہ یا تابعِ مُغیرہ کے آجانے سے واؤ نون کے ساتھ بنالی جاتی ہے +

گھُٹنوں کے بَل چلنا (ہ) فعل لازم :- گوڈوں کے زور سے چلنا۔ زانُو کے بَل چلنا + رینگنا ۔ آہستہ آہستہ چلنا ؎

شہ زور اپنے زور میں گرتا ہے مثلِ برق وہ طفل کیا گریگا جو گھُٹنوں کے بل چلے (لا اعلم)

گھُٹنوں میں سر دیکے بیٹھنا (ہ) فعل لازم :- (۱) متفکر یا نہایت غمگین ہو کر بیٹھنا ۔ غم یا فکر کے مارے سر جُھکا کر بیٹھنا ۔ نہایت سوچ کرنا ۔ سوچ میں بیٹھنا (۲) مایُوس ہو کر بیٹھنا +

گھُٹنوں میں سر دینا (ہ) فعل مُتعدی ۔ عوام :- (۱) گردن پکڑ کر گھُٹنوں میں دبا دینا (۲ ۔ گنوار) مایُوس ہونا ۔ ہراس ہونا +

گھُٹنوں میں سر دے لینا (ہ) فعل مُتعدی (ہندُو) :- شرما جانا ۔ سرنگوں ہو جانا ۔ شرمندہ و خجل ہو جانا ۔ شرمندگی کے باعث گردن نیچی کر لینا +

گھُٹنے (ہ) اسم مذکر :- (گھُٹنا بمعنی گوڈا کی جمع) +

گھُٹنے پیٹ کو ہی نہرتے ہیں (ہ) کہاوت :- عزیز اپنے عزیز کی پاسداری ضرور ہی کرتا ہے ۔ اپنوں کی طرف سب ڈھلتے ہیں ۔ اپنوں کی رعایت سب کو منظور ہوتی ہے (بعض لوگ نیونا بعض نیوہرنا اس موقع پر بولتے ہیں مگر صحیح نہرنا بمعنی جُھکنا ۔ ڈُھلنا وغیرہ ہندی لُغات میں پایا جاتا ہے) +

گھُٹنے سے لگا کر بِٹھانا (ہ) فعل مُتعدی (عو) :- بیٹی کو پاس سے جُدا نہونے دینا ۔ دم سے جُدا نہ کرنا + پاس سے سرکنے نہ دینا ۔ آنکھ سے اوجھل نہ ہونے دینا"

گھُٹنے سے لگائے بیٹھے رہنا (ہ) فعل لازم ۔ عو :- پاس سے جُدا نہونے دینا ۔ دم کے ساتھ رکھنا + پہلو سے لگائے رکھنا ۔ دُوسری جگہ نہ جانے دینا جیسے "دادا دانش نے کہا آخر تمہیں بھی کہیں نہ کہیں کرنا ہے آج کے آج یا آج کے دس برس کو ساری عمر گھُٹنے سے لگائے تو بیٹھے رہنا ہی نہیں" (چتر بھنیلی) +

گھُٹنے سے لگ کر بیٹھنا (ہ) فعل لازم (عو) :- پاس سے نہ سرکنا ۔ ہر وقت پاس رہنا +

گھُٹنے سے لگی بیٹھی رہتی ہے (ہ) محاورہ :- ہر وقت پاس رہتی ہے ۔ کبھی پاس سے نہیں سرکتی ۔ چم چچڑ ہو گئی ہے +

گھُٹنیوں چلنا (ہ) فعل لازم :- (۱) بچوں یا پاؤں رہے ہوؤں کا

دونو ہاتھ ٹیک کر دونو زانُوؤں کے بل چلنا ۔ گوڈوں کے بل چلنا ۔ گھُٹنوں کے زور سے چلنا ۔ فارسی غژیدن (۲) رینگنا ۔ گھسٹ کر چلنا ۔ رُک رُک کر چلنا + (۳) سُستی کے ساتھ ترقی کرنا ۔ آہستہ آہستہ کوئی کام کرنا ۔ آہستگی اور ڈھیل سے کچھ کرنا ۔ دیر میں کرنا (۴) سچ بولنا ۔ جیسے "تمہارے بچے بھی کبھی گھُٹنیوں چلینگے یعنی تُم بھی کبھی سچے اور اقرار کے پُورے ہوگے" ؛ یہ معنی خاص اسی مثل کے ساتھ بولے جاتے ہیں +

گھُٹوانا (ہ) فعل متعدی المتعدی :- (۱) حل کرانا ۔ خُوب پسوانا ۔ کھرل کرانا ۔ خُوب رگڑوانا ۔ (۲) سر یا داڑھی مُونچھوں وغیرہ کو ایسا مُنڈوانا کہ کھونٹی تک نہ رہے ۔ خُوب صفایا کرانا ۔ اُسترا پھروانا +

گھُٹی (ہ) اسم مؤنث :- (۱) وہ دست آور دوائیں جو نوزائیدہ بچے کا پیٹ صاف کرنے کے واسطے دُودھ پلانے سے پہلے جوش دے کر اُس کے مُنہ میں ٹپکائی جاتی ہیں ۔ زرقہ ؎

گھُٹی میں دی ہے دایہ نے مجھ کو شراب ناب میں آشنائے دخترِ رز ہوں مدام سے (آتش)

(یہ لفظ اصل گھُونٹی تھا یعنی گھُونٹ گھُونٹ کر کے پلانے کی دوا کثرتِ استعمال سے واؤ اور نون گر کر گھُٹی ہو گیا +

گھُٹی دو قسم کی ہوتی ہے ایک تو سادی جس میں بادیان ۔ بائبڑنگ ۔ بادگھنبہ ۔ نرکچور ۔ چھوٹی بڑی ہڑ ۔ منقّی ۔ کالادانہ ۔ عُنّاب ۔ دوسری مُغلی جس میں املتاس ۔ گلاب کے پھول ۔ گلاب کا زیرہ ۔ انار کی کلی ۔ مصری ۔ پانچ چیزیں زیادہ ہیں اس کا رواج مُغلوں کے وقت اور اُن کے طبیبوں کی رائے سے ہند کے مُسلمانوں میں ہوا) +

(۲ ۔ مجازاً) خمیر ۔ سرشت ۔ جنم ۔ عادت ۔ طبیعت ۔ خلط ۔ سُبھاؤ ۔ بان ۔ نہاد ۔ خُو ۔ خصلت ۔ جیسے "یہ بات تو اُن کی گھُٹی میں پڑی ہوئی ہے" +

گھُٹی پلانا یا دینا (ہ) فعل متعدی :- بچے کو پیٹ صاف ہونے کی دوا پلانا

گھُٹی میں پڑنا (ہ) فعل لازم :- سرشت میں داخل ہونا ۔ عادت میں ہونا ۔ خمیر میں ہونا ۔ طبیعت میں مرکوز ہونا ۔ جنم میں پڑنا ۔ جیسے "جھُوٹ تو اِس کی گھُٹی میں پڑا ہوا ہے" +

گھٹیا یا گھٹیل (ہ) صفت :- (۱) بڑھیا کا نقیض ۔ کم درجہ کا ۔ کم قیمت کا + ادنےٰ قسم کا + ارزاں (۲) کمینہ ۔ نیچ ۔ ادنےٰ ذات کا ۔ کم اصل +

گھچا گھچ (ہ) اسم مؤنث (عوام) :- گوشت پر تلوار کے برابر پڑنے کی آواز گوشت کے اندر ہتھیار کے مُتواتر گھُسنے اور نکلنے کی آواز ۔ چقاچاقِ خنجر یا شمشیر ۔ غچاغچ ۔ گچاگچ +

گھنج

گھِچ پِچ (ہ) اسم مؤنث :- (۱) کثرت - انبوہ - ازدحام - بھیڑ - ٹھٹ - جمگھٹ (۲) بہت پاس پاس لکھا ہوا - رلواں لکھا ہوا - گنجان اور دراور لکھا ہوا ٭

گُہَر (ف) اسم مذکر (مخففِ گوہر) :- (۱) جوہر - قیمتی نگ یا پتھر - (۲) اصل - نسل - حسب نسب - ذات - خاندان ٭ اولاد - سنتان ٭ مادہ - اصلیت (۳) موتی - دُر - لؤلؤ ؎

ابھی یہ عرش معلّے کے گوشوارے کا | گہر کہاں سے تمہارے بلاق میں آیا (ناسخ)

گھر (ہ) اسم مذکر :- (۱) مکان - حویلی - گرہ - بیت - دار - کدہ - تانہ - سرا - (۲) مسکن - رہنے کا مکان - محلسرا - دولتسرا - شبستان - ڈیرا ؎

جی مرا تن سے سفر کر ہی گیا | وہ تو گھر میں ہے یاں گھر ہی گیا (گویا)

باہر میاں صوبے دار گھر میں بیوی جھونکیں بھاڑ (کہاوت)

(۳) جائے - جگہ - ٹھور - ٹھکانا ؎

صحرا میں پاؤں پڑکے مجھے خار رکھتے ہیں | ہے سب کے دل میں گھر ترے خانہ خراب کا (وزیر)

(۴) مقام - اسٹیشن - پڑاؤ - صدر ٭ آفس - جیسے - تارگھر - ڈاک گھر ٭ ریل گھر (۵) حجرہ - دالان - کوٹھا - مکانیت - کمرہ - جیسے "اس حویلی میں کئی گھر ہیں" (۶) چار دیواری - احاطہ - باڑہ - محاط (۷) چوسر یا شطرنج وغیرہ کا چوکھونٹا خانہ - کوٹھا ؎

کس طرح دیں وہ جگہ خانۂ دل میں مجھ کو | نرد کو بھی نہیں چوسر میں جو گھر دیتے ہیں (اسیر)

(۸) آئینہ کا خانہ - آئینہ کا خول - کیس - عینک گھڑی وغیرہ کا چھوٹا بکس ؎

الفت سے چھوٹ کر جو ملے دوسرے سے دل | یہ جان لے کہ آئینے کا گھر بدل گیا (صبا)

(۹) دراز - الماری یا میز وغیرہ کا خانہ (۱۰) نقشِ تعویذ ٭ خانۂ زائچہ - (۱۱) مقامِ سیارہ - راس - برج (۱۲) بھٹ - کھوہ - گپھا ٭ بل - بلا - جیسے "شیر یا چوہے کا گھر" (۱۳) گھونسلا - آشیانہ (۱۴) سوراخ - ہول - چھید - کاج - رخنہ - منہ - روزن - جیسے "بوتام کا گھر بڑھ گیا" (۱۵) گڑھا - غار - قعر - گہرائی - جیسے "پانی نے گھر کر لیا" (۱۶) میان - غلاف - نیام - جیسے "تلوار یا کٹار وغیرہ کا گھر" (۱۷) مقامِ سُر - راگ کا مقام - جیسے "گاتا تو ہے مگر گھر میں نہیں کہتا" (۱۸) خوش الحان پرند کی آواز - نغمۂ بلبل و طوطی وغیرہ - بول - بولی - چہچہا - ہانک - جیسے "یہ جانور سینکڑوں گھر کہتا ہے" - یعنی بولیاں بولتا ہے ؎

باغ سے جاؤ نگا سیدھا میں بیابان کیطرف | عاشقِ وحشی ہوں بلبل گھر سناتی ہے کسے (لا اعلم)

گھر

(۱۹) مولد - زاد بوم - جنم بھوم - مسقط الراس - جائے پیدائش - وطن - اپنا دیس (۲۰) خاندان - گھرانا - کنبہ - تبار - خانوادہ - کل - بنس - گوت جیسے "اونچا گھر اعلےٰ خاندان" (۲۱ - عو - مجازاً) گھر والی - زوجہ - بیوی - جورو - جیسے "اپنی زندگی میں بھائی حامد کے گھر کی تجویز کر لو ٭ بر کے ساتھ گھر ہے" ٭ "ان کے گھر سے کہاں گئے ہیں ٭ ان کے گھر سے بیمار ہیں" ٭ (۲۲ - عو - مجازاً) خاوند - بر - دولھا - جیسے "کل کو اپنے گھر کی ہو جائیگی تو کیا وہاں بھی ماں سمجھانے جائیگی" (۲۳) سبب - باعث - مبدا - بنیاد - جیسے "روگ کا گھر کھانسی لڑائی کا گھر ہانسی" ٭ "کھانسی کا گھر بیر ہے" (۲۴) مجازاً - گرہ - جیب - ڈب - جیسے "اپنے گھر سے کھوئیں تو آنکھیں ہوئیں ان کے گھر سے کیا جاتا ہے" (۲۵) خانہ داری - گرہست پن - جیسے "گھر کر ستر بلا سر دھر" (۲۶) گنجائش - سمائی - جیسے "پاؤں نے ابھی جوتی میں گھر نہیں کیا" (۲۷) سرکار - آقا - جیسے "ہم تو اسی گھر کے پلے ہوئے ہیں ٭ اس ایک گھر کے بگڑنے سے سیکڑوں کی روزی گئی" (۲۸) اسبابِ خانہ - اثاثہ - اثاث البیت - متاعِ خانہ - اٹالا - اس کی بدچلنی سے گھر برباد ہوا جاتا ہے (۲۹) بازاری - مجازاً) شفرہ - کون - مقعد ٭ فرج - جیسے "گھر پھٹنا" - "گھر چرنا" (۳۰) رونقِ خانہ ٭ اطلاقِ خانہ - جیسے "اسی کے دم سے گھر تھا" - (۳۱ - عو) ساز و سامان - اکھیڑا - بکھیڑا - اتراگ - کھڑاگ - جیسے "اسی کے لئے گھر لئے بیٹھی ہوں" (۳۲ - مجازاً) امن - سرن کی جگہ - امن کی جگہ - محفوظ جگہ - ملجا - ماوا - پناہ گاہ - جائے پناہ - بسم اللہ کا گنبد جیسے "اس دشت سے نکلتے ہی گویا گھر میں آ گئے" (۳۳ - مجازاً) قریب - پاس - نزدیک - دہلی سے پانی پت تو گھر ہے (۳۴) ٹھپوا - انگوٹھی کی وہ جگہ جہاں نگینہ رکھا جاتا ہے جیسے "نگینہ کا گھر" (۳۵ - پٹاباز) موقعِ ضرب - چوٹ مارنے کی جگہ - وار کی جگہ - حملہ کی جگہ - جیسے "گھر خالی ہے - گھر خالی دینا - چھوڑنا وغیرہ" (۳۶) حلقۂ چشم - چشم خانہ - حدقہ - کاسۂ چشم (۳۷) فریم - چوکھٹا - مرقع - جیسے تصویر کا گھر (۳۸) ضلع - دلا - وہ کھڑکی یا خانہ جس میں آئینہ جڑتے ہیں (۳۹ - مجازاً) مخزن - خانہ - گودام ٭ منبع - سرچشمہ - جیسے "پورب تو آموں کا گھر ہے" (۴۰ - مجازاً) بسیرا - جماؤ - ڈاٹو ٭ بستر بسترا - جیسے "جہاں ڈیرہ وہیں یاروں کا گھر" (۴۱) گھات - موقع - جیسے "اسے سب گھر یاد ہیں" - (۴۲) داؤ - پیچ - بندِ کشتی - جیسے "وہ کشتی کے سب گھروں سے واقف ہے" ٭

۱۱۶

گھر آباد کرنا (۱) فعل متعدی :- (۱) جورُو کرنا۔ بیوی لانا۔ گھر میں جورُو لانا۔ بیاہ کرنا۔ شادی کرنا۔ نکاح کرنا۔ جیسے "بیٹا اب تم جوان ہوگئے اپنا گھر آباد کرلو" (۲) مواصلت کرنا۔ گھر بسانا۔ ہم بستر ہونا۔ دُلھن کو ساتھ سُلانا۔ مُکلاوا کرنا۔ گونا کرنا ۔

لپٹ پہلو میں مِرے تجھ سے گھر آباد کروں تجھ کو لپٹا کے گلے وصل سے دل شاد کروں (امانت)

(۳) رہنا۔ بسنا۔ ٹھیرنا۔ مقام کرنا ۔

ہم جان گئے کلمۂ رُخصت کے اشارے اب اور کہیں جاکے گھر آباد کروگے (نسیم دہلوی)

گھر آباد ہونا (۱) فعل لازم :- (۱) جورُو کا گھر میں آنا۔ بیاہ ہونا۔ شادی ہونا۔ نکاح ہونا (۲) گھر بسنا۔ دُلھن کے ساتھ ہم بستری ہونا۔ صُحبت داری ہونا (۳) خاوند والا ہونا۔ سُہاگن ہونا۔ خاوند کا زندہ ہونا ۔

مُجھ سے مت پُوچھ وداتیرا گھر آباد بھی ہے اب سے دُور اگلی مصیبت کا مزا یاد بھی ہے (سید)

گھر اُٹھانا (ہ) فعل متعدی :- گھر کی خبرگیری کرنا۔ گھر کا خرچ اُٹھانا جیسے "اُس اکیلے دم نے سارا گھر اُٹھا رکھا ہے" +

گھر اُجاڑنا (ہ) فعل لازم :- خانہ ویرانی کرنا۔ گھر تباہ کرنا۔ گھر کھوج کھونا ۔

اے مرگ ہزار گھر اُجاڑے تو نے اچھے اچھے لباس پھاڑے تُونے
جو نخل کہ بارور ہوئے دُنیا میں جڑ پیڑ سے وہ سب اُکھاڑے تُونے } (راجہ رام نرائن موزوں)

گھر اُجڑنا (ہ) فعل لازم :- (۱) گھر تباہ ہونا۔ گھر برباد ہونا۔ خانہ ویرانی ہونا۔ خانہ خرابی ہونا ۔

انداز گریہی رہے ظالم ترے تو گھر اُجڑے گا آج کل کسی خانہ خراب کا (بسمل)

(۲) گھر لُٹنا۔ گھر مُسنا۔ گھر کا مال ضائع ہونا (۳) میاں بیوی میں نا اتفاقی ہونا (۴) خاوند یا جورُو کا مرجانا۔ رنڈوا ہونا + رانڈ ہونا (۵) گھر کا غیر آباد ہونا۔ گھر خالی ہونا۔ جیسے "حاکم کے ظُلم سے بہتیرے گھر اُجڑ گئے" +

گھر اُف ہوجانا (ہ) فعل لازم :- خانہ خراب اور برباد ہوجانا۔ گھر کا بالکل تباہ ہوجانا۔ گھر میں کچھ نہ رہنا۔ وِیران ہوجانا ۔

اُف کی تھی اتفاقاً گھر جل کے ہوگیا اُف حال آگے اب نہ پُوچھو اس سوزشِ جگر کا (معروف)

گھر اُکھڑوا کر پھکوانا (ہ) فعل متعدی :- اینٹ سے اینٹ بجوانا۔ جڑ بُنیاد سے گھر کھُدوا کر پھکوانا۔ مکان ڈھوانا۔ گھر وِیران کرنا۔ تباہ کرنا۔ گدھوں کے ہل چلوانا (سزائے سخت جو بادشاہ کی طرف سے دیجاتی تھی) +

گھر آئے کُتّے کو بھی نہیں نکالتے (ہ) کہاوت :- یعنی اپنے گھر پر اگر کوئی ذلیل سا ذلیل اور ادنٰے سے ادنٰے بھی آئے تو اُس کی بھی

خاطر و مدارات کیجاتی ہے + اپنے گھر پر کسی کی بے عزّتی نہیں کرتے +

گھر آئے کی شرم یا لاج (۱) اسم مؤنث :- گھر پر آنے کا لحاظ اور پاس ۔

ذرا گھر آئے کی کر شرم کیا ستم ہے یار نہ ہووے صاحبِ خانہ کو مہماں کی خبر (جُرأت)

گھر آئے ناگ نہ پُوجے بانبی پُوجن جائے (ہ) کہاوت :- موجُودہ نفع کو چھوڑ کر غائب کی اُمید پر جانا۔ گھر آئی دولت چھوڑ کر دوسری جگہ تلاش میں جانا اور اپنی حماقت ظاہر کرنا +

(چونکہ ساون سُدی پنچمی یعنی ناگ پنچمی کو ہندو لوگ سانپ کی بانبی پُوجنے جاتے ہیں اور گھر پر اُس کی اِس قدر قدر نہیں کرتے اس سبب سے یہ مثل ہوگئی) +

گھر بار (ہ) اسم مذکر (گھر۔ خانہ + بار بمعنی بالک) :- گھر۔ خانہ۔ مسکن۔ مکان + اثاث البیت۔ لتا پتا۔ اسبابِ خانہ داری۔ مال و متاعِ خانہ + عیال و اطفال۔ بال بچّے + کُنبہ۔ خاندان۔ کُٹم ۔

کُوچہ میں اُس کے میں جو کراہا تو بول اُٹھا کیا جانے اس مریض کا گھر بار کیا ہُوا (جُرأت)

لبوں پر ہے ہر لحظہ آہِ شرر بار جلا ہی پڑا ہے ہمارا تو گھر بار (میر)

گھر بار لُٹا بیٹھے ہیں تیرے لئے عاشق غارتگرِ عالم ترا جوبن نظر آیا (بحر)

گُوٹھے کُٹھلے کو ہاتھ نہ لگاؤ گھر بار تمہارا ہے۔ کہاوت +

گھر بار بسانا (ہ) فعل متعدی :- دیکھو (گھر آباد کرنا) +

گھر بار بسنا (ہ) فعل لازم :- دیکھو (گھر آباد ہونا) +

گھر بار کا ہونا (ہ) فعل لازم :- کتخدا ہونا۔ بیاہا جانا۔ جورُو والا ہونا۔ گرہستی ہونا۔ عیالدار ہونا +

گھر بار کی ہونا (ہ) فعل لازم :- کتخدا ہونا۔ خاوند والی ہونا۔ بیاہی جانا۔ شادی ہونا۔ گھر کا بوجھ سر پڑنا۔ خاوند کے پلّے بندھنا۔ گرہستن ہونا +

گھر باری (ہ) اسم مذکر (ہندو) :- (۱) صاحب خانہ۔ مالکِ مکان۔ گھر والا (۲۔ صفت) خانہ دار۔ عیالدار۔ بال بچّے دار۔ ٹبّر والا (۳۔ صفت) دنیادار۔ گرہستی +

گھر برباد کرنا (۱) فعل متعدی :- (۱) گھر اُجاڑنا۔ خانہ وِیرانی کرنا۔ گھر تباہ کرنا (۲) گھر کھونا۔ میاں بیوی کو چھُڑا دینا (۳) گھر لُٹانا۔ گھر کا پیسہ اور اسباب وغیرہ ضائع کرنا +

گھر برباد ہونا (۱) فعل لازم :- (۱) خانہ ویرانی ہونا۔ گھر تباہ ہونا۔ گھر اُجڑنا۔ خانہ خراب ہونا +

گھرب

کچھ بھی ترس آیا تجھے اے عشق ہے یہ کیا غضب
گھر بسے لاکھوں ہوئے برباد تیرے ہاتھ سے　(مومن)

(۲) جورُو یا خاوند کا مرجانا + کسی خاندان کے سرپرست اور مُربّی کا سر سے اُٹھ جانا +

گھر بسا (ہ) صفت۔ ہندُو عو:۔ (۱) خانہ آباد (۲۔ مجازاً) خانہ خراب اُجڑا۔ بگوڑا۔ (فالِ بد سے بچنے کی خاطر اچھے لفظ کو بُرے معنوں میں استعمال کرتے ہیں) +

گھر بسانا (ہ) فعل مُتعدّی:۔ دیکھو (گھر آباد کرنا) +

گھر بسنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) گھر آباد ہونا (۲) شادی ہونا۔ بیاہ ہونا جیسے "بستے بستے ہی گھر بستے ہیں" (۳) دُولھا دُلھن کا ہمبستر ہونا (۴۔ عو) گھر کا کام کاج چلنا۔ گھر کے کاموں کا انصرام ہونا۔ گھر کا خرچ چلنا۔ جیسے "اگر عورتوں کی کمائی سے گھر بسا کریں تو مرد کیوں ہوں" +

گھر بسی (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) سُہاگن۔ خاوند والی (۲۔ مجازاً) خانہ خراب۔ خانہ کن۔ گھر اُجاڑو۔ خانہ برانداز۔ رانڈ۔ بیوہ۔ نخصمی ؎

لاش نا اُٹھے ترے کُشتے کی کوچے سے ترے　تو بھی ٹک اے گھر بسی کوٹھے پہ چڑھ کے دیکھ لے (نصیر)

گھر بگاڑنا (ہ) فعل مُتعدّی:۔ (۱) گھر اُجاڑنا۔ خانہ ویرانی کرنا۔ خانہ خراب کرنا۔ گھر تباہ کرنا (۲۔ پنجاب) گھر میں نفاق ڈالنا۔ میاں بیوی میں لڑائی کرانا + کسی کی بیوی یا خاوند کو بہکانا۔ اِغوا کرنا۔ ورغلانا +

گھر بگڑنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) خانہ ویران ہونا۔ گھر تباہ ہونا۔ خانہ بربادی ہونا۔ گھر اُجڑنا (۲) بیوی خواہ میاں کا مرجانا۔ رانڈ یا رنڈوا ہوجانا۔ (۳) میاں بیوی میں نِفاق ہونا۔ اَن بَن ہونا۔ تکرار ہونا + میاں بیوی کا چھُوٹنا۔ طلاق ہونا ؎

مانی جان ہند میں مُفت میرا گھر بگڑتا ہے　نہ تم رُخصت کرو مجھ کو نہ دو دن مردوا ٹھہرے (رحمت)

گھر بگھر (ا) تابع فعل (عوام):۔ خانہ بخانہ۔ دربدر۔ گھر گھر (اس جگہ بائے الصاق خلافِ قاعدہ ہندی لفظ کے ساتھ عوام نے لگادی ہے) +

گھر بنانا (ہ) فعل مُتعدّی:۔ (۱) مکان بنانا۔ مکان کی تعمیر کرنا۔ مکان چُننا۔ عمارت بنانا ؎

گھر بناؤں خاک اس وحشت کدے میں ناصحا　آئے جب مزدور مجھ کو گورکن یاد آگیا (ناسخ)

(۲) قدم جمانا۔ پاؤں جمانا۔ اطمینان سے بیٹھنا۔ قیام پذیر ہونا ؎

اُس کے دل میں اثر کرلے گریہ　غیر کیا گھر بنائے بیٹھے ہیں　(سالک)

(۳) گھر بھرنا۔ گھر میں دولت جمع کرنا۔ دُوسرے کا مال مار مار کر دولتمند ہونا۔ (۴) گھر سنوارنا۔ گھر درست کرنا۔ گھر سجانا۔ گھر آراستہ کرنا جیسے "اس بچے کو ابھی سے گھر بنانے کا شوق ہے" (۵) گھونسلا بنانا۔ کسی جانور کا اپنے رہنے کے واسطے بھٹ خواہ بل خواہ بلا خواہ موکھا بنانا (۶) گھر کا انتظام کرنا۔ گھر کا بندوبست کرنا (۷۔ پنجاب) شادی کرنا۔ بیاہ کرنا۔ گھر میں جورُو لانا۔ گھر آباد کرنا (۸) ٹھکانا بنانا۔ ٹھکانا کرنا۔ جیسے "کسی سرکار دربار میں گھر بنانا" +

گھر بننا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) مکان تعمیر ہونا ؎

کاخِ دنیا جو ہے بازیچۂ طفلاں ہے نصیر　کہ کبھی گھر یہ بنا اور کبھو ٹُوٹ گیا (نصیر)

(۲) گھر درست ہونا۔ گھر آراستہ ہونا (۳) قیام ہونا۔ قدم جمنا۔ پاؤں جمنا (۴) گھر میں ثروت آنا۔ گھر بھرنا (۵۔ پنجاب) گھر میں جورُو آنا۔ ٹھکانا ہونا +

گھر بند ہونا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) گھر کو قفل لگنا۔ (۲) گھر کا کوئی والی وارث نہ رہنا (۳) شطرنج کے مُہرے یا چوسر وغیرہ کی گوٹ کو چلنے کا راستہ نہ رہنا (۴۔ پنجاب) جورُو کا مرجانا +

گھر بولنا (ہ) فعل لازم:۔ ہُنک بولنا۔ بُلبُل کا دستان سرا ہونا۔ خوش الحان پرند کا چہچہانا۔ چہکنا۔ بولی بولنا ؎

آتش گلزار جب بھڑکی نغمی لازم تھا یہی　خانۂ صیاد میں ققنس کا ہم گھر بولتے (بحر)

گھر بھر (ہ) تابع فعل:۔ تمام گھر۔ تمام گھر کے لوگ۔ سارا ٹبّر۔ جیسے "گھر بھر بیمار پڑا ہے" +

گھر بھر کر باہر بھرے (ہ) دعا۔ عو:۔ یعنی اس قدر دولت ہو کہ گھر میں رکھنے کو جگہ نہ ملے اور وہ باہر تک رکھی جائے +

گھر بھرنا (ہ) فعل متعدّی:۔ (۱) مکان کو اسباب یا غلّے وغیرہ سے پُر کرنا (۲) دُوسرے کی دولت چُرا چُرا کر اپنے ہاں جمع کرنا۔ مال مارنا۔ دولت گھسیٹنا۔ پیسہ سمیٹنا۔ اپنے گھر کو آسُودہ بنانا۔ (۳) گھاٹا پُورا ہونا جبرِ نُقصان ہونا (۴۔ فعل لازم) مہمانوں یا لوگوں کا مکان میں جمع ہونا۔ مکان اَٹنا + سُوراخ بند ہونا۔ چھید بند ہونا +

گھر بیٹھ جانا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) گھر کا بارش کے سبب گر پڑنا[1] ؎

روتے روتے جو مرے دیدۂ تر بیٹھ گئے　ایسی برسات ہوئی آہ کہ گھر بیٹھ گئے (فقیر اللہ)

جس سمت کو تُو نے آنکھ اُٹھا کر دیکھا　مانندِ حباب گھر کے گھر بیٹھ گئے (درد)

(۲) خانہ نشین ہوجانا + نوکری چھوڑ کر ہو بیٹھنا۔ بے روزگار ہوجانا۔ خانہ نشینی اختیار کرنا۔ (۳۔ بازاری) کسبی کسبی کا کسی کے گھر میں رہ پڑنا۔ مدخولہ ہونا (۴۔ پنجاب) عورت کا دُوسرے کے گھر جا بسنا۔ چادر ڈال لینا۔

[1] گھر ڈھیہ جانا۔ مکان آرہنا۔ گھر آرہنا۔ چہ حضرت طالب ؎ دیدۂ خونبار کھیو کچھ تمیز غیر بھی + دل کیا بیٹھ جائیگا کسی کے گھر کی بیٹھا

گھرب

اور سے شادی کرلینا۔ اوڑھنا ڈالنا ✦

گھر بیٹھنا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) خانہ نشین ہونا۔ خلوت گزیں ہونا۔ تنہائی اختیار کرنا (۲) بیکار رہنا۔ بے روزگار رہنا ✦ معطّل ہونا (۳) نوکری چھوڑنا۔ ترکِ روزگار کرنا (۴) پنشن لینا (۵) کام چھوڑنا۔ ملازمت سے دست کش ہونا جیسے "تم سے اب کام نہیں ہوسکتا اپنے گھر بیٹھو" (سگڑ سہیلی) (۶) مکان کا بارش یا سیلاب کے باعث گرنا۔ گھر ڈھینا۔ مسمار ہونا ؎

تیرے کوچے میں جو ہم بادِیدۂ تر بیٹھتے　　جوشِ طوفاں سے زمیں میں سینکڑوں گھر بیٹھتے (داغ)

(یہ معنی فارسی کتابوں میں بھی آئے ہیں چنانچہ خانہ نشستن اکثر اساتذہ کے کلام میں پایا جاتا ہے اور شاید یہ فارسی زبان سے ہی اس معنی میں ترجمہ ہُوا ہو ؎

از نشینندگاں کسے چو نماند　　عاقبت خود نشست خانۂ ما (سعیدائے اشرف)

خانہ ساختم برائے نشست　　خود نشست و مرا مسافر کرد) ✦

(۷۔ پنجاب) کسی رانڈ یا کسبی کا دُوسرے مرد کے گھر پڑنا۔ مدخولہ بننا۔ اوڑھنا ڈالنا ✦ جورو بننا۔ محل سرائے میں داخل ہونا ✦

گھر بیٹھے (ہ) تابع فعل :۔ (۱) گھر میں۔ اندرونِ خانہ۔ گھر کے اندر۔ خانہ نشینی کی حالت میں۔ جیسے "گھر بیٹھے باتیں کرتے ہو باہر جاؤ تو معلوم ہو" ؎

مزا کیا ہے قدح نوشی کا اے نوّاب گھر بیٹھے
یہ کارِ خیر مسجد میں کبھی بالائے ممبر ہو } (نوّاب)

(۲) کہیں آنے جانے کے بغیر۔ گھر کے گھر میں۔ گھر ہیں ہی۔ اپنے ہی مکان پر۔ جانے کی تکلیف بغیر۔ بلا تردّد ؎

سرِ رہ سیر کرنے کے لئے جب بام پر بیٹھے　　کیا تیغِ نگہ سے قتل اِک عالم کو گھر بیٹھے (شہیدی)

گھر بیٹھے بِیر دَوڑانا (ہ) فعل متعدّی (عو) :۔ گھر میں بیٹھ کر مُوکل دوڑانا۔ گھر میں بیٹھے جادُو کرنا۔ سحر و جادُو کے زور سے کسی کو اپنے گھر بلوانا۔ گھر میں بیٹھ کر تسخیر کا عمل کرنا ✦ مُوٹھ چلانا ؎

میں تجھ کو سمجھتی ہوں تو ایک ہی گھیلا ہے　　دوڑاتی ہے گھر بیٹھے کیا بیر میری چھو چھو
اِس ضد پہ نہ چل ہاں ہاں رنگیں سے ملُوگی میں　　آخیر تو کر بیجو جاگیر میری چھو چھو } (رنگین)

گھر بیٹھی روٹی (ہ) اسم مؤنث :۔ پنشن۔ علوفہ۔ مددِ معاش۔ وظیفہ۔ اَنگلس۔ سالانہ یا ماہانہ وظیفہ ✦

گھر بیٹھے کی تنخواہ یا نوکری (ا) اسم مؤنث :۔ وہ ملازمت جس میں کچھ کام نہ کرنا پڑے۔ بے فکری کی نوکری۔ مُفت کی تنخواہ ✦ پنشن۔ علوفہ۔ وظیفہ ✦

گھرت

گھر پڑنا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) مدخولہ ہونا۔ عورت کا کسی مرد کے گھر بیٹھنا ✦ نکاح میں آنا۔ محل میں داخل ہونا ؎

فکر ہے ہم کو یہی وہ بُت ہمارے گھر پڑے　　کیا کہیں ہم کیا ہماری عقل پر پتھر پڑے (عارف)

(۲) گھر میں آنا۔ گھر میں داخل ہونا (۳) لاگت بیٹھنا۔ خرچ پڑنا۔ گھر پہنچکر یا خرچہ پڑ کر قیمت ٹھیرنا۔ مثلاً "یہ چیز کیا بھاؤ گھر پڑی" ✦

گھر پکڑنا (ہ) فعل متعدّی :۔ جگہ پکڑنا۔ جمنا۔ قیام کرنا۔ قدم جمانا۔ جڑ پکڑنا ؎

آنکھ اپنی اُسکے لب پہ عجب گھر پکڑ گئی　　جُوں عنکبُوت برگِ گُلِ تر میں گھر کرے (ذوق)

گھر پھٹنا (ہ) فعل لازم (بازاری) :۔ (۱) مکان میں درز پڑنا۔ گھر کی عمارت میں شگاف آنا۔ دراڑ پڑنا (۲) شُفرہ چِرنا۔ گانڑ پھٹنا (۳) بچہ پیدا ہونا۔ (۴) ناگوار گزرنا۔ بُرا لگنا ✦ دُوبھر ہونا۔ بھاری ہونا۔ جیسے "لے لینا تو آسان ہے دیتی دفعہ گھر پھٹتا ہے" (۵) مُصیبت پڑنا (۶۔ پنجاب) اَن بَن ہونا۔ نفاق ہونا۔ بگڑنا۔ لڑائی ہونا۔ جیسے "سس بہو دا گھر پھٹا۔ کھسم دا دِل ماں وَلوں ہٹا" یعنی ساس بہو کی لڑائی کے سبب خصم کا دل ماں کی طرف سے ہٹ گیا ✦

گھر پھوڑنا (ہ) فعل متعدّی :۔ کُونبھل دینا۔ کوئل دینا۔ نقب دینا۔ سیندھ لگانا۔ گھٹا پھوڑنا ✦ چوری کرنا ✦

گھر پھونک تماشا دیکھنا (ا) فعل متعدّی :۔ نُقصان کرکے تجربہ حاصل کرنا۔ بہت کچھ کھو کر سیکھنا ✦ تباہ ہوکر کوئی بات پیدا کرنا ✦ اپنی تباہی اور خانہ ویرانی پر خوش ہونا ✦ رُوپیہ برباد کرکے آتشبازی چھوڑنا ✦ فضول خرچی سے خوش ہونا۔ گرہ کا کھو کر لُطف اُڑانا۔ گُلچھرّے اُڑانا۔ اتلے تللے کرنا۔ تباہ و برباد ہونا ؎

دل جلا کے رُخِ محبُوب کا جلوہ دیکھا　　ہم نے گھر پھونک کے کیا خُوب تماشا دیکھا (اسیر)

گھر پیچھے (ہ) تابع فعل :۔ گھر گَیل۔ فی گھر۔ فی مکان۔ گھر پڑتی ✦

گھر تجنا (ہ) فعل متعدّی :۔ (۱) گھر چھوڑنا۔ گھر تیاگنا۔ گھر سے تعلق نہ رکھنا۔ قطعِ تعلق کرنا (۲) گھر برباد کرنا۔ گھر تباہ کرنا۔ گھر ویران کرنا ؎

رنگیں معرُوف تو بہت ہے ذی ہوش　　کیا جانئے عشق کا ہُوا کیا جوش
جو واسطے خبرن کے تجا گھر اُس نے　　سو فی کُنوں اُس کو پاکہوں میں بیہوش } (رنگین)

گھر تک پہنچانا (ہ) فعل متعدّی :۔ اوّل معلوم۔ دوم انجام تک پہنچانا۔ دُھر تک پہنچانا۔ اخیر تک پہنچانا۔ ٹھکانے تک لیجانا۔ پُورا پُورا معقول کر دینا کوئی حجّت باقی نہ رکھنا۔ بالکل قائل کر دینا جیسے "جھوٹے کو گھر تک پہنچا دیا" ✦

گھر تک پہنچنا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) اوّل معلوم۔ دوم ماں بہن کی گالی

دنیا ۔ کنبے والوں کو کھانا +

گھر جاتا رہنا (ہ) فعل لازم (ع) :۔ خاوند سے قطع تعلق ہوجانا ۔ مطلقہ ہوجانا ۔ میاں سے چھوٹ جانا +

گھر جانا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) اوّل معلوم ۔ دوم گھر تباہ ہونا ۔ خانہ ویراں ہونا ۔ گھر اُجڑنا ۔ خانہ خراب ہونا ے

یار گھر جاتا ہے یارو کیا کروں　　آہ گھر جاتا ہے یارو کیا کروں　　(اُمید)

تیرے گھر جانے سے یاں اپنا تو گھر جاتا ہے　　اے مری جان کے دشمن تو کدھر جاتا ہے (امیر)

ہم پر ایام مصیبت آج پھر آنے لگا
یار گھر جانے لگا اے ول سے گھر جانے لگا

ناصح نہ رو ہمیں کیونکہ محبت کیے جی کو ہم　　اے خانماں خراب ہمارا تو گھر گیا (میر)

اگر اُٹھ کے تُو اپنے گھر جائیگا　　سمجھ لے مرا اس میں گھر جائیگا　　(شوق)

(۲) گھر بگڑنا ۔ میاں بیوی کا قطع تعلق ہونا ۔ مطلقہ ہونا ۔ خاوند سے چھوٹنا ۔ نکاح سے نکلنا + محبت چھوٹنا ۔ دوستی جانا ۔ تعلق نہ رہنا ۔ دو ٹوک ہونا ے

تو بلاتا ہے غیر کو گھر میں　　ایسی باتوں سے گھر نجائیگا ؟　　(ظفر)

گھر جگت (ہ) اسم مؤنث (ہندو) :۔ خانگی کفایت شعاری ۔ صرفہ ۔ امورِ خانہ داری میں جز رسی +

گھر جلے کسی کا تاپے کوئی (ہ) کہاوت :۔ کوئی دکھ اُٹھائے کوئی سکھ بھوگے ۔ کوئی نقصان اُٹھائے کوئی نفع کمائے ے

آنکھیں سینکے باغباں دل میں لگے بلبل کے آگ
گھر کسی کا باغ عالم میں جلے تاپے کوئی

گھر جمنا (ہ) فعل لازم :۔ گھر کا ساز و سامان سے درست ہونا ۔ جیسے "گھر جمتے ہی جمیگا" +

گھر جنوائی (ہ) اسم مذکر :۔ گھر داماد ۔ گھر میں رکھا ہوا داماد +

گھر جھکنی (ہ) صفت (لکھنؤ) :۔ خانہ گرد ۔ وہ عورت جو ایک جگہ نہ بیٹھی رہے اور پاس پڑوس کے گھر جھانکتی پھرے ۔ خانہ پیماں جلے پاؤں کی بلی +

گھر جوت (ہ) اسم مؤنث (کسان) :۔ ذاتی زراعت ۔ گھر کی کھیتی ۔ مالک اراضی کی اپنی کھیتی +

گھر چرنا (ہ) فعل لازم (بازاری) :۔ دیکھو گھر پھٹنا نمبر ۲ ۔ ۴ ۔ ۵ +

گھر چڑھ کر لڑنے آنا (ہ) فعل لازم :۔ کسی کے مکان پر آکر لڑنا ۔ خانہ جنگی کرنا ۔ مارنے چڑھ جانا + ازحد لڑاک ہونا ے

مرے خیال پہ وہ چشم فتنہ گر چڑھ کر　　یہ خانہ جنگ ہے آتی ہے لڑنے گھر چڑھ کر (ذوق)

گھر چلانا (ہ) فعل متعدی :۔ گھر کا خرچ اُٹھانا ۔ گھر کا کاروبار جاری رکھنا ۔ خرچ نباہنا + امورِ خانہ داری کا انتظام کرنا ۔ سلیقہ کے ساتھ گھر کا انصرام کرنا ۔ برتنا ۔ گھر کا برتاوا کرنا +

گھر چلنا (ہ) فعل لازم :۔ گھر کا کاروبار بند نہ ہونا ۔ گھر کا خرچ اُٹھنا +

گھر چھوڑ حظیرہ قائم (ا) کہاوت :۔ حویلی چھوڑ کر جھونپڑا اختیار کرنا ۔ نفع چھوڑ کر نقصان کی طرف دوڑنا +

گھر دار (ا) اسم مذکر (عو) :۔ دنیا دار ۔ گرہستی ۔ کنبہ والا ۔ بال بچے دار +

گھر داری (ا) اسم مؤنث :۔ خانہ داری ۔ دنیا داری ۔ گرہستی پن +

گھر دُآری (ہ) اسم مؤنث :۔ ایک قسم کا ٹیکس جو پہلے فی گھر ۔ فی دکان فی کس یعنی چولھے پیچھے لیا جاتا تھا +

گھر داماد لینا (ا) فعل متعدی :۔ بیٹی کو اس اقرار پر بیاہنا کہ اُس کا خاوند بھی ہمارے ہی گھر آن رہے ۔ داماد کو بیٹا بنا کر گھر رکھنا +

گھر دُور بھروٹا بھاری (ہ) کہاوت :۔ گھر فاصلہ پر اور بوجھ بھاری یعنی سخت مصیبت ہے +

گھر دیکھ لینا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) کسی کے گھر بار بار کچھ مانگنے یا لینے جانا (۲) راستہ جان لینا ۔ گھر سے واقف ہوجانا ۔ مکان جان لینا ۔ گھر جان جانا ۔ جیسے "بڑھیا مر گئی تو کچھ غم نہیں پر فرشتوں نے گھر دیکھ لیا" (۳) ہلجانا ۔ مانوس ہوجانا ۔ یار بنجانا +

گھر ڈبونا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) گھر تباہ کرنا ۔ گھر برباد کرنا ۔ گھر کھونا ۔ گھر بگاڑنا ۔ گھر اُجاڑنا (۲) خاندان کو داغ لگانا +

گھر ڈوبنا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) گھر کا تباہ اور برباد ہونا ۔ خانہ خراب ہونا ۔ خانہ ویراں ہونا ۔ گھر اُجڑنا (۲) خاندان کو کلنک لگنا ۔ کنبہ کو داغ لگنا +

گھر رویا (ہ) صفت (ہندو ع) :۔ نگوڑا ناٹھا ۔ گھر کھوج مٹا ۔ خانہ خراب ۔ کھوج جڑ سے مٹیا ۔ بے وارثا +

گھر روئی (ہ) صفت مؤنث :۔ گھر کھوج مٹی ۔ نگوڑی ناٹھی ۔ بے وارثی +

گھر سر پر اُٹھانا یا گھر کو سر پر اُٹھانا (ا) فعل متعدی :۔ (۱) نہایت شور و غل مچانا ۔ چیخم دھاڑ سے مکان کو پُر کر دینا ۔ بات نہ سننے دینا ۔ شور سے گھر کو نچا مارنا ۔ کان پڑی آواز نہ سننے دینا ۔ شور برپا کرنا ے

لے کے اُڑ جانے کی طاقت گر نہ پائے عندلیب
غُل سے گھر صیّاد کا سر پر اُٹھائے عندلیب ([illegible])

شورِ افغاں نے اُٹھایا سر پہ گھر ہر نفس نکلا لئے لختِ جگر (مومن)

(۲ - پنجاب) گھر کا انتظام اپنے سر لینا ٭

گھر سُکھ تو باہر چین (ہ) کہاوت :- گھر میں خوشی ہو تو باہر بھی خوشی - گھر میں آرام تو باہر بھی راحت - خوش اقبالی میں گھر باہر یکساں ہے ٭

گھر سے (ہ) تابع فعل :- (۱) از خانہ - مکان سے (۲) گرہ سے - پلّے سے - گانٹھ سے - ڈب سے - جیب سے - جیسے "تمہارے گھر سے کیا گیا جس کا نقصان ہُوا اُس کا ہُوا" (۳ - اسم مؤنّث - عوام - مجازاً) اہلِ خانہ - گھر والی - بیوی - جیسے "اُن کے گھر سے اپنے بھائی کے ہاں گئے ہیں" ٭

گھر سے باہر پاؤں نکالنا یا گھر سے پاؤں نکالنا (ہ) فعلِ مُتعدّی :- بساط سے بڑھ کر چلنا - حد سے باہر کام کرنا ٭

گھر سے باہر کرنا (ہ) فعلِ متعدّی :- گھر سے نکالنا - گھر میں نہ رکھنا - از خانہ بیروں کردن کا ترجمہ ؎

وہ آیا ہے اے مردُمِ دیدہ دیکھو نہیں چشم کے گھر سے باہر کرُونگا (نصیر)

گھر سے باہر نہ جانا (ہ) فعلِ لازم :- مکان سے باہر نہ نکلنا - گھر کے اندر بیٹھا رہنا - چار دیواری سے باہر قدم نہ رکھنا - ایک جگہ بیٹھا رہنا ؎

اشک رہتا ہے سدا دیدۂ تر سے باہر یا یہ جانا نہ تھا لڑکا کبھی گھر سے باہر (عاشق)

گھر سے بے گھر کرنا (ہ) فعلِ متعدّی :- بےگھر کرنا - رہنے کو گھر نہ چھوڑنا - گھر سے باہر نکالدینا ٭ خانمان خراب کرنا - خانہ خراب کرنا ٭

گھر سے پاؤں نکالنا (ہ) فعلِ لازم (عو) :- اپنے مکان سے باہر جانا - باہر پھرنے کی عادت ڈالنا - حد سے باہر جانے لگنا - جیسے "تُو نے بہُت گھر سے پاؤں نکالے ہیں دیکھ کیسا پٹتا ہے" ٭

گھر سے دینا (ہ) فعلِ مُتعدّی :- اپنے پلّے سے دینا - گرہ سے بُھگتنا - اپنے پاس سے بھرنا ٭ ڈنڈ دینا - تاوان دینا ٭ ٹوٹا بھرنا - نقصان اُٹھانا ٭

گھر سے کھونا (ہ) فعلِ مُتعدّی :- (۱) پلّے سے خرچ کرنا - گرہ سے رائیگاں کھونا جیسے - گھر سے کھوئیں تو آنکھیں ہوئیں (۲) نقصان اُٹھانا - ٹوٹا بھرنا

گھر سینا (ہ) فعلِ مُتعدّی (ہندُو) :- (۱) گھر میں پڑا رہنا - گھر سے باہر نہ نکلنا - ہر وقت گھر میں بیٹھا رہنا (۲) نکمّا بیٹھا رہنا - بیکار پڑا رہنا - خانہ نشینی اختیار کرنا (۳) سُست ہو جانا - کاہل ہو جانا - احدی بن جانا ٭

گھر کا (ہ) صفت :- (۱) منسُوب بخانہ - گھر کے متعلق - خانگی - جیسے گھر کا کام (۲) ذاتی - نِج کا - اپنا - آپتاہی - ذاتِ خاص کا - اپنی ملکیت کا ٭ زرِ خرید - جیسے "گھر گھر کا نام ہر کا ٭ گھر کا مکان ٭ گھر کا باغ ٭ گھر کا پیسہ وغیرہ - (۳) اپنا - آپس کا - جیسے "اُن سے تو گھر کا معاملہ ہے (۴) کُنبے کا - قبیلے کا - رشتہ کا - رشتہ دار - ناتہ دار - قرابتی - کُنبہ کا - جیسے ؎

تین بُلائے تیرہ آئے دیکھو یاں کی ریت باہر والے کھا گئے اور گھر کے گاویں گیت (کہاوت)

گھر کا آدمی (ا) اسم مذکّر :- (۱) رشتہ دار - کُنبے کا آدمی - اپنے گھرانے کا آدمی - اپنا بھائی بند - ٹبّر کا آدمی - اپنے خاندان کا آدمی کُنبہ کا آدمی (۲) نِج کا ملازم - ملازمِ خاص - اپنا ذاتی نوکر (۳) جان پہچان - واقف کار - (۴ لشکری) خاوند خصم - بھرتار پتی (۵ لشکری) بیوی - جورو - لُگائی - گھر والی - مہرارُو ٭

گھر کا آنگن ہو جانا (ہ) فعلِ لازم (ہندُو) :- (۱) مکان کا میدان بنجانا - گھر کا کھنڈر ہو جانا (۲) گھر کا تباہ ہو جانا - گھر ویران ہو جانا - خانہ ویرانی ہو جانا - (۳ - ظرافتاً) عورت کے بچّہ ہو جانا - بیا وڑ ہو جانا - بچّے دار ہو جانا ٭

گھر کا اُجالا (ہ) اسم مذکّر :- رونقِ خانہ - آبادئے خانہ ٭ نورِ عین - نورِ چشم - نہایت عزیز - نہایت لاڈلا - از حد پیارا ؎

سُن ری سہیلی میری پہیلی بابُل گھر میں رہی البیلی -
ماتا پتا نے لاڈ سے پالا سمجھا مجھ کو گھر کا اُجالا
ایک بہن تھی ایک سہیلی ([illegible])

گھر کا اسباب (ا) اسم مذکّر :- متاعِ خانہ - اثاث البیت - رختِ خانہ - لتا پتا - کالائے خانہ - اثالہ ٭ مال و منال ٭

گھر کا بامن (ہ) اسم مذکّر (ہندُو) :- پروہت - پیشوائے دین - گرُو - گرُ منتر داتا - پاندھا - دادا ٭

گھر کا بوجھ اُٹھانا یا سنبھالنا (ہ) فعلِ متعدّی (عو) :- (۱) امورِ خانہ داری کا سر انجام کرنا - گھر کا انتظام کرنا (۲) گھر کا صرف اپنے ذمّہ لینا - اخراجاتِ خانہ کا کفیل ہونا ٭

گھر کا بوجھ پڑنا (ہ) فعلِ لازم (عو) :- اُمورِ خانہ داری میں گرفتار ہونا - خانہ داری کا انتظام اپنے سر ہونا - جیسے "جب بال بچّے ہونگے گھر کا بوجھ پڑیگا تو آپ سیدھی ہو جائینگی" ٭

گھر کا بھاڑا (ہ) اسم مذکّر (ہندُو) :- کرائۂ مکان ٭

گھر کا بھولا (ہ) صفت:۔ اپنے خاندان میں سب سے بے وقوف۔ خاندانی احمق + بالکل سیدھا۔ نہایت نادان۔ جیسے "ایسا ہی تو گھر کا بھولا ہے نا کہ مُفت میں دیدیگا" +

گھر کا بھیدی (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) وہ شخص جو کُل گھر کے راز سے واقف ہو۔ رازداں۔ کُل امورِ خانہ سے آگاہ (۲) رازدار۔ ہمراز۔ بھیدیا۔ محرمِ کار۔ ہمدم۔ محرمِ اسرار +

گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے (ہ) کہاوت:۔ رازدار کی دشمنی بڑا نقصان پہنچاتی ہے + اکثر محرمِ اسرار ہی گھر کی تباہی اور چوری کا باعث ہُوا کرتا ہے۔ آپس کے نفاق سے حکومت جاتی رہتی ہے +

(اس کہاوت میں رامچندر جی اور بھبھیشن برادرِ راون کے قصے کی طرف تلمیح ہے۔ کیونکہ اُس نے رامچندر جی کو کُل راز کی باتیں بتا کر لنکا کا قلعہ فتح کرا دیا تھا جس کا مفصل حال رامائن میں موجود ہے۔ پس جب سے یہ کہاوت مشہور ہوئی اور ایسے موقع پر بولنے لگے جہاں کسی رازدار کے سبب بڑا نقصان پہنچے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ہنومان کی طرف جو راون کا بھانجا اور رامچندر جی کا سپہ سالار تھا یہ اشارہ ہے کیونکہ اُس نے بہت سے بھید لاکر دئے اور سیتا جی کو ہر قسم کی خبریں اس طرف سے اور رامچندر جی کو اُس طرف سے پہنچائیں) +

گھر کاٹ کھانے یا کاٹنے کو دوڑتا ہے (ہ) محاورہ:۔ یعنی گھر میں رہنا خوش نہیں آتا۔ اژدہے کی طرح ڈسنے یا شیر کی طرح پھاڑ کھانے کو دوڑتا ہے۔ یا یوں کہو کہ نہایت بھیانک اور ویران معلوم ہوتا ہے مطلق جی نہیں لگتا۔ جب اپنا کوئی عزیز کسی مکان سے چلا جاتا یا اُس گھر میں مر جاتا اور اُس کی باتیں یاد آ آکر دل گھبراتا ہے۔ تو اُس موقع پر یہ فقرہ زبان پر لایا کرتے ہیں جس سے یہ غرض ہوتی ہے کہ گھر پر اُس کے بغیر ویرانی برستی ہے + غیر آباد اور ویران مکان کی نسبت بھی جہاں آدمی کو ڈر لگے یا وحشت آئے یہ فقرہ بولا جاتا ہے ؎

جس جگہ کرتے تھے ہم آرام — وحشت آتی ہے دیکھ کر وہ مقام
سنگ گزیدہ کی طرح ہوں مضطر — کاٹ کھانے کو دوڑتا ہے گھر (جرأت)

گھر کا چراغ (۱) اسم مذکر:۔ گھر کی روشنی۔ رونقِ خانہ۔ گھر کا اُجالا + اولادِ عزیز۔ اپنے ہی مکان کا چراغ ؎ دل کے پھپھولے جل اُٹھے سینے کے داغ سے + اِس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

گھر کا حساب (۱) اسم مذکر:۔ (۱) نجی کا حساب کتاب۔ خانگی لین دین۔ ذاتی لین دین (۲) اپنی ہی مرضی کا لیکھا۔ اپنی ہی سمجھ کا حساب +

گھر کا خرچ (۱) اسم مذکر:۔ اخراجاتِ خانگی +

گھر کا دھندا (ہ) اسم مذکر:۔ اُمورِ خانگی۔ کاروبارِ خانہ داری +

گھر کا راستہ یا رستہ (۱) اسم مذکر:۔ (۱) راہِ خانہ (۲) کارِ سہل و آسان۔ ذاتی سڑک یا راہ۔ وہ زمین جو اپنی طرف سے آمد و رفت کے لئے چھوڑی گئی ہو

گھر کا راستہ سمجھنا (۱) فعل لازم:۔ کارِ سہل و آسان سمجھنا ؎

سنبھلو تو اب راہِ اُلفت میں — یہ بھی کیا گھر کا راستہ سمجھے (نواب)

گھر کا رستہ بتانا (۱) فعل متعدی:۔ بے نیلِ مرام گھر کو رخصت کرنا۔ ہوا بتانا۔ ٹالنا۔ رخصت کرنا جیسے "سب کچھ لے لوا کر گھر کا رستہ بتا دیا" +

گھر کا رستہ لو (۱) محاورہ:۔ چلتے پھرتے نظر آؤ۔ رخصت ہو۔ لمبے بنو۔ چمپت ہو۔ جاؤ۔ دفع ہو۔ مُنہ نہ دکھاؤ +

گھر کا رستہ لینا (۱) فعل متعدی:۔ گھر کو سدھارنا۔ بے نیلِ مرام کسی جگہ سے واپس جانا +

گھر کا گھر (ہ) تابع فعل:۔ (۱) تمام گھر۔ سارا گھر۔ گھر بھر۔ تمام مردمانِ خانہ۔ جیسے "گھر کا گھر بیمار پڑا ہے" (۲) تمام اسبابِ خانہ۔ جملہ اثاث البیت ؎

بن کو دل کو جگر کو آگ لگی — غمِ فراق مرے گھر کے گھر کو آگ لگی (حسرت)

(۳) جملہ عمارتِ خانہ۔ گھر کی ساری تعمیر۔ تمام مکانیت ؎

حقیقتِ جسم و دل کی کچھ نہ پوچھو — محبت نے وہ گھر کا گھر بٹھایا (جرأت)
گریہ نے تیرے کام کیا چشمِ تر تمام — مثلِ حباب بیٹھ گیا گھر کا گھر تمام (نکہت)

گھر کا گھر وا کر دینا (ہ) فعل متعدی (عو):۔ گھر کو تباہ و برباد کر دینا۔ گھر کا ناس ملا دینا۔ مُوس گھر کا تباہ کر دینا۔ لغوی معنی بڑے گھر کو چھوٹا گھر یا کھنڈر بنا دینا +

گھر کا گھر وا ہو جانا (ہ) فعل لازم (عو):۔ بڑے گھر کا چھوٹا گھر رہ جانا۔ گھر کا تباہ و برباد ہو جانا۔ گھر کا ستیاناس ہو جانا۔ جیسے "اینٹ سے اینٹ بج گئی تخت کا تختہ اور گھر کا گھر وا ہو گیا" (سگھڑ سہیلی)

جب مرا شوہر چھوڑا ہو گیا — لے دُگانا گھر کا گھر وا ہو گیا (نازنین)

(۲) غبن یا خیانت سے گھر تباہ ہو جانا +

گھر کا مال (۱) اسم مذکر:۔ دولتِ خانہ۔ مال و متاعِ خانہ (۲) ذاتی روپیہ۔ ذاتی دولت۔ (۳) اثاث البیت۔ اسبابِ خانہ۔ اثاثہ۔ خانمال (۴) ملکیت۔ مملوک۔ مِلک۔ مقبوضہ۔ عین المال +

گھر کا مالک (۱) اسم مذکر:۔ (۱) صاحبِ خانہ۔ مالکِ مکان۔ گھر والا۔ (۲) شوہر۔ خاوند۔ پتی۔ میاں۔ خصم +

گھرک

گھر کا مرد (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) خاوند۔ گھر والا۔ میاں خصم۔ پتی۔ سائیں (۲) خاندان یا کنبے قبیلے کا مرد۔ اپنا مرد۔ انس (۳۔ صفت) اپنے ہی گھر کا بہادر۔ گھر پر شیر۔ گلی کا کُتا۔ اپنی گلی میں شیر اور باہر بھیڑ؎

گھر کے ہی مرد ہو نرے واعظ　　آکے رندوں میں بھی ذرا چہڑ کو (مؤلف)

گھر کا نام اُچھالنا (ہ) فعل متعدی:۔ خاندان کو کلنک لگانا۔ گھر کا نام بد کرنا۔ گھر کے لوگوں کو بدنام اور رسوا کرنا ✤

گھر کا نام ڈبونا (ہ) فعل متعدی:۔ خاندانی عزت کو برباد کرنا۔ خاندان کو بٹا لگانا ✤

گھر کا نائی (ہ) اسم مذکر:۔ وہ نائی جو ہمیشہ ٹہل کرتا رہتا ہے۔ قدیمی حجام ✤

گھر کتّی کا (ہ) صفت (ہندو):۔ (۱) گھر کے کتے ہوئے کا۔ گھر کے کتے ہوئے سُوت کا۔ جیسے "گھر کتّی کا کپڑا" (۲) گھر کا کتا ہوا۔ گھر کا بنا ہوا سُوت (۳) مُفت برابر۔ مُفت کا۔ بن داموں کا ✤

گھر کر ستّر بلا سر دھر (ہ) کہاوت:۔ یعنی فقیری یا تجرّدی چھوڑ کر دُنیا دار بننا۔ طرح طرح کی آفتوں اور مختلف بلاؤں میں گرفتار ہونا ہے ✤

گھر کر گھر کر ستّر بلا سر دھر (ہ) کہاوت:۔ مثلہ یعنی گھر کرنے سے بڑی بڑی آفتیں اور مصیبتیں جھیلنی پڑتی ہیں ✤

گھر کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) گُنجائش کرنا۔ سمائی کرنا۔ اپنی گُنجائش نِکالنا۔ جگہ کرنا۔ جگہ نکالنا۔ جگہ پیدا کرنا؎

گھر کرو لونڈی کے دل میں حج کی کیا حاجت تمہیں
ہے حرم گھر میں میاں کعبہ نہ جانا چاہیئے　(بے نظیر)

جیسے "ابھی پاؤں نے جُوتی میں گھر نہیں کیا" (۲۔ عو) گھر بسا کر رہنا۔ خاوند کے گھر میں ٹکنا۔ گھر آباد کرنا۔ گھر میں رہنا۔ خاوند سے نباہ کرنا۔ جیسے "ایسی لاڈلی نے گھر کیا تو رہی بات" (۳) گُھسنا۔ بیٹھنا ✤ تصرّف کرنا۔ قبضہ کرنا ✤ گُھسنا۔ پیٹھنا۔ چُبھنا؎

تیر اُس نگہ کا گر دلِ مضطر میں گھر کرے　　ناسورِ عشق زخم کے پھر گھر میں گھر کرے (ذوق)

(۴) گھر بنانا۔ مسکن بنانا۔ رہنا۔ رہ پڑنا۔ بسنا۔ سکونت اختیار کرنا؎

پُتلی سیاہ دیکھیو اُس چشمِ مست کی　　بھونرا عجب ہے یُوں گُلِ عنبر میں گھر کرے
گُنبد میں گردباد کے مجنوں نے گھر کیا　　سرگشتہ ایسا کون کہ چکر میں گھر کرے (ذوق)

بنایا چاہتے ہیں دیر میرے خانۂ دل کو　　یہ بُت اللہ اکبر گھر خدا کے گھر میں کرتے ہیں (رند)

مسجد کے نہ ہونگے ساکن اے شیخ　　ہم گھر میں خدا کے گھر نہ کرینگے (سوز)

آتشِ عشق سے اُڑ جائیں سمندر کے حواس　　یہ ہمیں ہیں کہ جو اس آگ میں گھر کرتے ہیں (ظفر)

کہیں ہیں دل کو تو سب خانۂ خدا معروف　　بتوں نے اس میں کیا کیونکہ گھر خدا جانے (معروف)

تم نے ہمارے دل میں گھر کر لیا تو کیا ہے　　آباد کرتے آخر ویرانے آدمی ہیں (داغ)

(۵) بِل کھودنا۔ بِل بنانا۔ بِلا بنانا ✤ موکھا بنانا۔ بھٹ بنانا ✤ گھونسلا بنانا۔ گھونسلا رکھنا۔ آشیاں بنانا ✤ چھید کرنا۔ سوراخ کرنا؎

کیڑا ذرا سا اور وہ پتھر میں گھر کرے　　انساں وہ کیا نہ جو دلِ دلبر میں گھر کرے
یوں میرے دل میں چُبھتی ہے دنداں کی اُنکے تاب　　ہیرے کی جوں کنی کوئی گوہر میں گھر کرے (ذوق)

(۶) کفایت شعاری یا جز رسی سے گھر کا انتظام کرنا۔ امور خانہ داری کو سرانجام دینا۔ جیسے "گھر کرنا تو راحت زمانی پر ختم ہے" ✤ "گُھر کر گھر کر ستّر بلا سر دھر" ✤

(۷) مناکحت کرنا۔ مزاوجت کرنا۔ باہم عقد کرنا۔ باہم بیاہ کرنا۔ جوڑا لگانا؎

آمورا گھر کریں آیو ساون ماس　　بھیجن لاگی نِکُھری چھین لاگو ماس (دوہا)

(۸) جمنا۔ قیام کرنا۔ قیام پکڑنا ✤ قدم جمانا؎

قاتل میرے لہُو کو شتابی سے دھو کہیں　　جوں مورچہ نہ یہ تیرے خنجر میں گھر کرے (ذوق)

(۹) اثر کرنا۔ سرایت کرنا؎

شوخی میں اُنکی چھیڑ ہے کچھ اضطراب کی　　گھر کر گئی وفا کسی خانہ خراب کی (داغ)

(۱۰) چھید کرنا۔ سوراخ کرنا۔ جیسے "تسمہ میں دو گھر کر دو" ✤

گھر کھوج مِٹا (ہ) صفت:۔ خانہ خراب۔ خانہ ویراں۔ کھوجڑے پیٹا خانماں برباد۔ نِگھرا ✤ (مثلہ)

گھر کھوج مٹے (ہ) دعائے بد (عو):۔ خانہ برباد ہو۔ کھوجڑا جائے خانہ خراب ہو۔ گھر ویراں ہو جائے؎

آہ اِس عشق کا گھر کھوج مٹے　　اِس نے گھر دیکھیو کیا کیا گھالے (رنگین)

گھر کھوج مِٹی (ہ) اسم مؤنث:۔ وہ عورت جس کے گھر کا تباہی بربادی اور خرابی کے سبب سُراغ تک مٹ گیا ہو۔ خانہ خراب۔ خانماں برباد۔ نِگھری (عو)؎

کیوں یہ گھر کھوج مٹی آج کہا مان گئی　　دم تو لینے دے زنا خی ترے قربان گئی (رنگین)

ہو یہ گھر کھوج مٹی چاہ نصیبِ اعدا　　کرے اس دُکھڑے کو اللہ نصیبِ اعدا (انشا)

گھر کھو کر تماشا دیکھنا (ہ) فعل لازم:۔ گھر برباد کر کے عیش منانا۔ واہیات میں گھر تباہ اور برباد کرنا ✤

گھر کھونا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) گھر برباد کرنا۔ گھر اُجاڑنا۔ گھر تباہ کرنا (۲) خاوند سے بگاڑ کرنا ✤

گھر کی (ہ) صفت:۔ (۱) منسوب بخانہ۔ خانہ ساز۔ خانگی

گھر ک

منعلق بخانہ ۔ (۲) اپنی ۔ ذاتی ۔ نج کی ۔ جیسے "گھر کی کھیتی" (۳) آپس کی آپس داری کی جیسے "گھر کی بات" ÷

گھر کی آدھی نہ باہر کی ساری (ہ) کہاوت :۔ یعنی گھر کی کم آمدنی باہر کی زیادہ آمدنی سے بہتر ہے ۔ گھر میں آدھی روٹی کھانی پردیس میں جاکر ساری کھانے سے بہتر ہے ÷

گھر کی بیوی ہانڈنی گھر کُتّوں جوگا (ہ) کہاوت :۔ یعنی جب گھر کی بیوی اِدھر اُدھر پھریگی تو گھر میں کُتّے ہی لوٹینگے ÷

گھر کی بات (ہ) اسم مؤنث :۔ (۱) رازِ خانہ ۔ گھر کا بھید ۔ جیسے گھر کی بات جگہ جگہ کہتا پھرتا ہے (۲) آپس کی بات ۔ آپس داری کی بات معاملۂ واحد (۳) نہایت سہل یا آسان کام ۔ اپنے قبضہ اور اختیار کا کام ۔ اپنے ہاتھ کا کام ÷

گھر کی پُٹکی باسی ساگ (ہ) کہاوت :۔ بیجا شیخی بگھارنے والے کے حق میں کہتے ہیں یعنی صرف شیخی ہی شیخی ہے گھر میں دیکھو تو ایک ڈھوبرے اور باسی ساگ کے سوا کچھ بھی نہیں نکلیگا ÷

(لفظ پُٹکی کی اصل پُٹ خیال کرسکتے ہیں کیونکہ سنسکرت میں لفظ پُٹ بمعنی دَونا ۔ سرپوش ۔ یا وہ مٹّی کے دو پیالے جن کے بیچ میں دوا رکھ کر پکاتے ہیں پایا جاتا ہے یہاں خواہ تو یہ کہو کہ گھر میں باسی ساگ اور بجائے ظرف دَونے کے سوا کچھ بھی نہیں ۔ یا یوں کہو کہ دیکھینگے تو مٹّی کے ڈھوبرے اور ساگ کے سوا گھر میں کوئی تازہ ترکاری بھی پکّی ہوئی نہیں نکلے گی ۔ ہندؤں میں پُٹکی آلن کو بھی کہتے ہیں ۔ مگر وہ معنی اس جگہ تکلف سے خالی نہیں) ÷

گھر کی پُونجی (ہ) اسم مؤنث :۔ مال و متاع خانہ ۔ سرمایۂ ذاتی ۔ گھر کی کائنات ؎

جلد اچھّا ہو یہ تعالیٰ اللہ　　یہی انشا کے گھر کی پُونجی ہے
تیری بخشی ہوئی خداوندا　　میری یہ عمر بھر کی پُونجی ہے　　([illegible])

عاشقِ بے دل ہوئے لاویں کہاں سے دل کو ہم
گھر کی پُونجی پُوج بیٹھے اُس بُتِ قاتل کو ہم　　([illegible])

گھر کے پیروں کو تیل کا ملیدہ ؟ (ا) کہاوت :۔ حقداروں کے ساتھ کم سلوک کرنے اور غیروں سے بتعظیم و تکریم پیش آنے کے موقع پر بولتے ہیں ۔ گھر والے تیل کھائیں باہر والے گھی اُڑائیں ۔ اپنوں کی بے توقیری غیروں کی ثنا خوانی ؎

گھر ک

عجائب لوگ ہیں دہلی کے عارف　　خدا جانے کہاں کے ہیں کدھر کے
نہیں کچھ اس میں شک رہتے ہیں دشمن　　فلک سے بھی سوا اہلِ ہُنر کے
سخن سنجانِ پُورب ہی پہ غش ہیں　　سدا ہیں تشنہ اُن کے شعرِ تر کے
اُنھوں کا سست بھی گر شعر سُن لیں　　گریباں پھاڑتے ہیں آہ کر کے
ہمارا شعر ہو گر سب سے بہتر　　سُنیں اس کو نہ ہرگز کان دھر کے
مثل ان پر یہی آتی ہے صادق　　ملیدہ تیل کا پیروں کو گھر کے　　([illegible])

گھر کے جالے لینے پھرنا (ہ) فعل لازم :۔ گھر کے کونے کونے جھانکتے اور ہر ایک چیز ٹٹولتے پھرنا ÷

گھر کی جلی بَن میں گئی بَن میں لاگی آگ ۔ بَن بچارا کیا کرے جو ہین ہمارے بھاگ (ہ) کہاوت :۔ بدنصیب کا کہیں ٹھکانا نہیں جہاں جائیگا وہیں سختی اُٹھائیگا ÷

گھر کی جورو کی چوکسی کہاں تک (ہ) کہاوت :۔ گھر میں رہنے والے شخص کی نگہبانی یا گھر کے چور کی نگرانی مشکل ہے ÷

گھر کی طرح بیٹھنا (ا) فعل لازم :۔ (۱) کشادہ اور فراخ ہو کر بیٹھنا کھُل کر بیٹھنا ۔ پاؤں پسار کے بیٹھنا ۔ فراغت سے بیٹھنا ۔ آرام سے بیٹھنا ÷ بہت سی جگہ روک کر بیٹھنا ۔ پھیل کر بیٹھنا (۲ ۔ مجازاً) ذرا سُکڑ کر بیٹھنا ۔ سمٹ کر بیٹھنا ۔ بہت جگہ نہ روکنا ۔ جیسے "اے میاں ذرا گھر کی طرح بیٹھو دُوسری کو بھی تو جگہ دو" ÷

گھر کی طرح رہنا (ا) فعل لازم :۔ اپنا سا گھر سمجھ کر رہنا ۔ بے تکلفانہ برتاؤ رکھنا ۔ تکلّف نہ کرنا ۔ بے تکلف ہو کر رہنا ۔ بے تکلفی سے بسر کرنا ۔ شرم و حجاب نہ کرنا ؎

اِدھر اُدھر پڑے پھرتے ہو کیا نظر کی طرح　　جو آئے ہو تو رہو میرے گھر میں گھر کی طرح　　(رشک)

گھر کی عقل (ا) اسم مؤنث :۔ ذاتی عقل ۔ گرہ کی عقل ۔ اپنی ہی سمجھ ÷

گھر کی سوبھا گھر والے سے (ہ) کہاوت :۔ صاحبِ خانہ سے ہی گھر کی زیب و زینت ہوتی ہے ÷ مکان کی رونق مکین سے ہے ÷

گھر کی کھانڈ کرکری چوری کا گُڑ میٹھا (ہ) کہاوت :۔ گرہ کی قیمتی چیز کی نسبت مُفت کی چیز زیادہ پسند ہوتی ہے ÷

گھر کی کھیتی (ہ) اسم مؤنث :۔ (۱) اپنی کھیتی ۔ ذاتی کشت نج کی کھیتی باڑی (۲) اپنا مال و اسباب ۔ اپنا ہی مال ۔ اپنی ہی چیز ۔ موروثی مال ۔ (۳) ڈاڑھی اور مونچھوں کے بال جنھیں ہر وقت

گھر

منڈوا دینے اور رکھ لینے کا اختیار ہے۔ ف

سہرے تو شی اے زاہد اگر ہے ریش کو منڈوا
نکل آئیگی پھر ڈاڑھی کہ یہ تو گھر کی کھیتی ہے　(لا اعلم)

گھر کے گھر (ہ) تابع فعل :۔ (۱) گھر کے اندر۔ گھر ہی میں۔ تم نے تو گھر کے گھر بھاؤ کرلیا (۲) نفع میں نہ نقصان میں۔ برابر سرابر۔ جیسے "اُنکے ٹھیکے میں گھر کے گھر رہے"۔ (۳) برائے کثرت اسمِ مذکر) بہت سے گھر۔ بہت سے خاندان۔ بہت سے مکان۔ بہت سے لوگ۔ جیسے گھر کے گھر بیمار پڑے ہیں۔ گھر کے گھر ویران ہو گئے۔ ف

شہر تیرے ظلم سے اے فتنہ گر خالی ہوئے　　قافلے لاکھوں لُٹے اور گھر کے گھر خالی ہوئے (مصحفی)

ابرِ مژہ یہ چشم تو کیا ہے کہ گھر کے گھر
تو نے برس برس کے ہزاروں بٹھا دیئے　(درد)

گھر کے گھر بند ہو گئے (ا) محاورہ (۱) یعنی کثرت بیماری یا طوفان یا وبا سے اس قدر آدمی جیجے کہ مکانوں میں کوئی رہنے والا نہ رہا۔ بہت سے گھر بے وارثے اور غیر آباد ہو گئے۔ بہت سے گھر تباہ و برباد ہو گئے۔ (۲) حاکم کے ظلم سے گانو کے گانو ویران ہو کر دوسرے علاقہ میں جابسے +

گھر کے گھر بیٹھ گئے یا بیٹھے (ہ) محاورہ۔ کثرتِ بارش سے بہت سے مکانات گر پڑے ف

نہ پوچھو عشق کی سوزش نے عالم میں کیا کیا کیا
عجب طوفان اُٹھا ہے کہ جس سے گھر کے گھر بیٹھے　(درد)

گھر کے گھر رہنا (ہ) فعل لازم۔ برابر سرابر ہونا۔ نہ تو نفع ہی ہونا نہ نقصان۔ نہ تو کچھ کمانا اور نہ گرہ سے کھونا۔ نیو چھوٹنا +

گھر کے گھر صاف ہو جانا (ا) فعل لازم :۔ بہت سے گھروں کا ویران تباہ برباد اور خراب ہو جانا۔ ف

گھر کے گھر پھر تو معاذ اللہ ہو جاوینگے صاف
اور آہوں کی ہوا ہے گر گھڑی دو چار تیز　(معروف)

گھر کے لوگ یا گھر کے آدمی (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) مردمانِ خانہ۔ اہلیہ۔ بیوی۔ زوجہ (۲) بال بچے۔ کنبا۔ جورو بچے۔ عیال اطفال +

گھر کی مرغی دال برابر (ا) کہاوت۔ گھر کی قیمتی چیز بھی مفت برابر خیال کی جاتی ہے + گھر کی عمدہ چیز کی بھی قدر نہیں ہوتی۔

(یہ مثل دو موقعوں پر بولی جاتی ہے ایک تو وہاں کہ جب ہر وضع اور تماشبین شخص کو اپنی خوبصورت بیوی سے رغبت نہ ہو اور اُس سے کچھ لذت نہ پائے۔ دوسرے جب کوئی شخص اپنے عزیز یا فرزند یا دوست یا غلام باوفا یا ملازم باسلیقہ کی قدر تو نہ جانے اور غیروں کی تعریف کرے بلکہ اُن پر زیادہ صرف کرکے کام لینے پر متوجہ رہے)

گھر کے ہوئے نہ در کے (ا) محاورہ۔ کہیں کے نہ رہے۔ گھر کے ہی قابل رہے نہ باہر کے ف

اُس آستاں کی دوری اس دل کی ناصبوری
کیا کہئے آہ غم سے گھر کے ہوئے نہ در کے　(میر)

گھر گھاٹ (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) طور طریق۔ چال ڈھال۔ ٹھاٹ باٹ طرح وضع۔ رنگ ڈھنگ ف

تاڑ اُس کے مزاج کا گھر گھاٹ　　کھیل سے اُسکے لیجے دل کو اُچاٹ (انشا)

جو بھیجا ابر کو دریا نے نادر پاٹ کا جوڑا +
تو واں بجلی نے طوفاں اور ہی گھر گھاٹ کا جوڑا　(؟)

(۲) عادت۔ خو۔ خصلت۔ سبھاؤ۔ مزاج۔ طبیعت۔ جیسے یہ اور ہی گھر گھاٹ کا آدمی ہے۔ (۳) محلِ نزول۔ جائے سکونت۔ مقام۔ نشان۔ پتا۔ ٹھور۔ ٹھکانا

گھر گھاٹ معلوم ہونا (ا) فعل لازم۔ داؤں گھات معلوم ہونا۔ رنگ ڈھنگ طور طریق معلوم ہونا۔ ٹھاٹ باٹ معلوم ہونا۔ تمام باتوں کی واقفیت اور آگاہی ہونا۔ کوئی امر پوشیدہ اور مخفی نہ رہنا۔ سب بھید جاننا ف

بھلا حاصل جو دید سے دھوئے دھلائے سات پانی سے
کہ یہاں گھر گھاٹ سب معلوم ہے اُن کی صفائی کا　(انشا)

گھر گھالنا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) گھر برباد کرنا۔ گھر اُجاڑنا۔ خانہ ویرانی کرنا بیسوا کی طرح کچھ باقی نہ چھوڑنا۔ لوٹنا۔ موسنا۔ دھوکے اور فریب سے مال مارنا

آہ اِس عشق کا گھر کھوج مٹے　　اِس نے گھر دیکھ کیا کیا گھالے (رنگین)

(کہاوت) ایک تو گھر گھالوں اپنا دوسرے آس پاس۔ (۲) عاشق و شیدا کرنا۔ موہنا۔ فریفتہ کرنا۔ عاشق بنانا۔ ف

ابھی تو پردے ہی میں تم نے اک عالم کا گھر گھالا
مجھے یہ فکر ہے صورت دکھاؤ گے تو کیا ہو گا !　(جرأت)

پیٹے سے پاؤں اگر ایسے لگاؤں میں بھی　　ایک کیا دیکھنا گھر سینکڑوں گھالوں میں بھی (میر یار علی)

(کہاوت) لمبا گھونگٹ مدھری چال یہ آئیں کس کا گھر گھال +

گھر گھر (ہ) تابع فعل :۔ (۱) خانہ بخانہ + دربدر + ہر ایک گھر میں۔ ہر ایک مکان میں + سب گھروں میں۔ سب کے ہاں۔ سب جگہ۔ جیسے کوٹھے چڑھ کر دیکھا گھر گھر

گھر

ایک ہی لیکھا۔ کہاوت ؎

کس طرف جاؤں کہ ہو ان دو بلاؤں سے نجات
آسماں گھر گھر بھی ہے اور یہی گھر گھر زمیں۔ (وزیر)

جس دم کہ سوزِ عشق کی مجھ کو ہوا لگی   بھڑکی وہ دل میں آگ کہ گھر گھر کو جا لگی (عاشق)

(۲) ہر کس و ناکس کے ہاں۔ سب کے ہاں۔ سب کے گھروں میں۔ ادنے و اعلےٰ کے گھروں میں۔ جیسے گھر گھر شادی گھر گھر چین +

گھر گھر عید ہے (ل) محاورہ:۔ عالمگیر خوشی ہے۔ عام خوشی ہے +

گھر گھر کے جالے لینا (ہ) فعل لازم:۔ ہر ایک گھر میں جانا۔ گھر گھر پھرنا

گھر گھر لئے پھرنا (ہ) فعل لازم:۔ ہر ایک گھر جھنکاتے پھرنا۔ دربدر لئے پھرنا۔ کوچہ گردی کرانا + ؎

شوقِ نظارہ نے آئینہ بنایا ہے مجھے   حسرت دید لئے پھرتی ہے گھر گھر مجھ کو (اسیر)

گھر گھر مانگتے پھرنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) پھیری لگانا۔ ہر ایک گھر سے سوال کرتے پھرنا۔ گداگری یا گداگری کرتے پھرنا۔ (۲) قرض لیتے پھرنا۔ ستعار مانگتے پھرنا +

گھر گھر مٹیالے چولہے ہیں (ہ) کہاوت:۔ کوئی آسودہ حال اور فارغ البال نہیں۔ سب ایک حال میں مبتلا ہیں۔

جس قوم یا ملک یا شہر میں کسی کو بھی آسودگی نہ ہو اُس کی نسبت بولتے ہیں۔

گھر گھسڑو یا گھر گھسنا (ہ) اسم مذکر:۔ ہر وقت عورتوں میں بیٹھا رہنے والا شخص۔ خلوت گزیں۔ زن مرید۔ گھر سے باہر نہ نکلنے والا +

گھر گھوڑا نخاس مول (ل) کہاوت:۔ چیز تو گھر میں مول تول بازار میں جب کوئی شخص بن دکھائے کسی چیز کی تعریف کرتا ہے تو اُس کی نسبت کہتے ہیں۔ یعنی کار بیفایدہ اور حرکتِ لغو سے مراد ہے۔

نخاس کے اصطلاحی معنی غلاموں یا گھوڑوں کے بکنے کا بازار مستعمل ہیں۔

گھرگئی (ہ) اسم مؤنث عو:۔ گھر اُجڑی۔ خانہ خراب۔ نگھری۔ بن گھر کے + لاوارثی۔ ناٹھی۔ نگوڑی ناٹھی + رانڈ۔ بیوہ۔ نخصمی +

گھر گیا (ہ) صفت۔ عو۔ خانہ خراب۔ اُجڑا۔ نگوڑا۔ ناٹھا۔ خانماں برباد ؎

اندوہ سے تیرے مر گئے ہم   کیونکر روئیں نہ گھر گئے ہم (میر سوز)

گھر لینا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) مکان کرایہ پر لینا۔ مکان میں کرایہ پر رہنا آکر رہنا ؎

اُس نے ہمسائے میں آکر گھر لیا تو کیا ہوا   اب اُسے آواز اپنی میں سُناؤں دُور پار (رنگین)

گھر

(۲) مکان خریدنا۔ گھر مول لینا +

گھر مُوسنا (ہ) فعل متعدی۔ گھر لُوٹنا۔ گھر میں چوری کرنا۔ گھر پر جھاڑو پھیرنا۔ گھر کا صفایا کرنا ؎

آیا بڑھاپا اے سکھی اور جوبن چالا رُٹھ   دوڑو لوگو پکڑیو چور چلا گھر مُوس۔ (دوہا)

گھر میں آنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) مکان میں داخل ہونا + کسی ستارے کا اپنے اصلی مقام پر آنا۔ ستارہ کا بُرج میں داخل ہونا۔ (۲) اپنی ذات کو فایدہ پہنچنا۔ اپنے ہاتھ لگنا۔ جیسے اُن کے نقصان سے میرے کیا گھر میں آتا ہے۔

گھر میں آئی جوئے بہُرھی پگڑی سیدھی ہوئے (ہ) کہاوت:۔ بیوی کے آنے سے سارا بانکپن نکل جاتا ہے۔ بیاہ ہوتے ہی شیخی جھڑ جاتی ہے +

گھر میں بھُونی بھنگ نہیں اور باہر تیوتے سات (ہ) کہاوت:۔ مفلسی یہ کچھ اور حوصلہ یا شیخی وہ کچھ +

گھر میں بیٹھے شکار کرنا یا کھیلنا (ل) فعل متعدی:۔ گھر کے اندر مزے اُڑانا + باہر نہ جانا اور گھر میں ہی لوگوں کو مُوسنا۔ گھر بیٹھے مال مارنا + اپنے گھر میں چھُپ کر عیاشی کرنا + گھر میں ہی کام نکالنا ؎

ملنے جو گیا اُسے ہی مارا   گھر میں بیٹھا شکار کرتا ہے (میر سوز)

گھر میں بی بی لکھو اوتار باہر میاں تھانہ دار (ل) کہاوت:۔ (۱) گھر میں بیوی اوتار (ولی) بنکر مُوسیں باہر میاں حکومت جتا کر لُوٹیں۔ (۲) بیوی فقیرنی بنی بیٹھی ہے۔ میاں شیخی میں تھانہ دار بنے پھرتے ہیں +

گھر میں پڑنا (ہ) فعل لازم:۔ کسی عورت کا محل میں داخل ہونا۔ مدخولہ بننا۔ بیوی بننا۔ جورو بننا۔ ازدواج میں داخل ہونا + کسبی یا بیسوا کا کسی کے گھر میں پیشہ ترک کرکے بیٹھ جانا +

گھر میں جورو کا نام بہو بیگم رکھ لینے سے کیا ہوتا ہے (ل) کہاوت:۔ اپنے مُنہ سے اپنی عزت نہیں ہوا کرتی +

گھر میں چوہے لوٹتے یا قلابازیاں کھاتے ہیں (ہ) کہاوت:۔ یعنی نہایت مُفلسی ہے چوہوں تک کے کھانے کو نہیں ملتا +

گھر میں دھان نہ پان بیبی کو بڑا گمان (ل) کہاوت:۔ ناحق میں غرور کرنے اور ناحق اترانے کے موقع پر بولتے ہیں +

گھر میں ڈالنا (ہ) فعل متعدی۔ گھر میں داخل کرنا۔ مدخولہ بنانا۔ کسی کسبی یا کم ذات عورت کو بیوی بنانا۔ کسی بازاری عورت کو گھر میں بٹھا لینا +

گھر میں نہ سمانا (ہ) فعل لازم:۔ گنجایش مکان سے زیادہ ہو جانا۔ از حد پھول جانا۔ بڑھ جانا۔ گھر میں نہ آسکنا ؎

گھر

عدو کے گھر میں چلے ہو تو پھر رہو گے کہاں خوشی سے آپ وہ گھر میں نہیں سمانے کا (انور)

گھر میں نہیں تاگا البیلا تانگے پاگا (ہ) کہاوت۔ گو باپ مقیدوُر ہے مگر بیٹے کو چھیلا بننا ضرور ہے +

گھر نہ گھر بار میاں محلّے دار (ا) کہاوت۔ مُفت کی شیخی۔ ناحق کا اِترانا۔ بے بُنیاد شیخی +

گھر نہ ہونا۔ (ہ) فعل لازم۔ عو:۔ نباہ نہ ہونا + موافقت نہ ہونا۔ آپس میں نہ بنا۔ دل نہ مِلنا + گرہستی پن نہ ہونا۔ گھرداری نہ ہونا۔ بہو بیٹیوں کا سا کام نہ ہونا + گھر نہ بسنا ؎

دُنیا کی نکر تو خواستگاری اس سے کبھی بہرہ ور نہ ہو گا
آخانہ خرابی اپنی مت کر تجربہ ہے یہ اِس سے گھر نہ ہوگا } (قطعۂ میرا)

سونا کبھی شوہر کو میسّر نہیں ہوتا عورت انہیں باتوں سے ترا گھر نہیں ہوتا (نازنین)

گھر والا (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) مالکِ مکان۔ صاحبِ خانہ۔ (۲) خاوند۔ میاں۔ شوہر۔ خصم۔ پتی۔ پُرکھ۔ سائیں۔ سُوامی +

گھر والی (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) مالکِ مکان۔ صاحب خانہ۔ مالکنی۔ وہ عورت جو گھر کی مالک ہو۔ (۲) خاتُون خانہ۔ بیوی۔ بیگم۔ جورُو۔ اہلِ خانہ۔ اہلیہ۔ زوجۂ مجازی ؎

جسکی گھر والی سنے یہ دُھوم کہ لرزے ہے پڑا از شام تا رُوم (سودا)

گھر والے کا ایک گھر نگھرے کے سو گھر (ہ) کہاوت:۔ (۱) بے نام و ننگ اور بدمعاش کو کہیں روک نہیں۔ (۲) آزاد اور درویش کا جہاں ٹھہر گئے وہیں گھر +

گھر ویران ہونا (ا) فعل لازم:۔ (۱) گھر تباہ و برباد ہونا۔ گھر اُجڑنا (۲) میاں بیوی میں نااتّفاقی ہونا۔ (۳) بیوی کا مرنا۔ گھر والی کا گذر جانا +

گھر ہونا۔ (ہ) فعل لازم عو:۔ (۱) نباہ ہونا۔ نبھنا + آپس میں بنا۔ موافقت ہونا خاوند جورُو کا دل مِلنا۔ باہم ملاپ اور سلوک رہنا ؎

فاحشہ خانہ برانداز ہے ہرجائی ہے گھر میں دُنیا کو جوڑا تو نگا تو گھر کیا ہوگا (بحر)

(۲) گرہستی پن ہونا۔ بہو بیٹیوں کا سا کام ہونا۔ خانہ داری ہونا + انتظام و انصرام خانہ ہونا۔ (۳) چھید ہونا۔ سوراخ ہونا۔ (۴) گنجایش ہونا۔ سمائی ہونا۔ وسعت ہونا (۵) جمنا۔ قیام ہونا (۶) جگہ ہونا۔ جا ہونا ؎

کیا کیا نہ ہوئی میرے لئے خانہ خرابی پر اب بھی تو دل میں ترے گھر ہو نہیں سکتا (ظفر)

گھرّا (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) آنکھ کی ایک دوا کا نام جو مختلف اجزا یعنی افیوُن۔ پھٹکری۔ نیم کی پتّی۔ چراغ کی ٹیم ملا کر گھسنے اور گھی وغیرہ کے ملانے سے تیار کیجاتی ہے (۲) غرغرہ۔ وہ آواز جو حالتِ نزع میں گلے میں سانس کے رُک رُک کر نکلنے سے ظاہر ہوتی ہے گھونگرو بولنا +

گھرّا چلنا (ہ) فعل لازم (ہندو) مرتے وقت سانس کا رُک رُک کر نکلنا گھونگرو بولنا۔ اخیر دم ہونا۔ نزع ہونا +

گھرّا لگنا (ہ) فعل لازم۔ حالت نزع کے سانس کا نکلنا۔ گھونگرو بولنا۔ اخیر سانس چلنا۔ جاں کنی کا وقت ہونا۔ نزع کے وقت بلغم کا گلے میں آجانا قریبِ مرگ ہونا ؎

وہاں آنکھیں ہیں اُسکی دُکھنے آئیں ہمیں یاں مَوت کا گھرّا لگا ہے۔ (امانت)

کیوں نہ پہنچی نزع کی نوبت یہاں گھرّا لگے
آنکھیں آئیں یار کی تیار گھرّا ہو گیا } (اسیر)

آنکھیں تیری جو آئیں تو بیمار چشم کو مرنے کے انتظار میں گھرّا لگا رہا۔ (رشک)

گہرا (ہ) صفت:۔ (۱) عمیق۔ ژرف۔ مقعر۔ اگم۔ ڈُونگھا + عرقاب۔ ڈباؤ۔ سرڈوب۔ بے تھاہ ؎

جن ڈھونڈا تن پائیاں گہرے پانی پیٹھ میں بوری ڈوبن ڈری رہی کنارے بیٹھ (دوہا)

(۲) کھودا ہوا۔ غار۔ گڑھا۔ مغاک (۳) برائے اظہار کثرت و مبالغہ) گہہ گڑ۔ نہایت تیز جیسے گہرا نشہ (۴) شوخ۔ غلیظ۔ گاڑھا۔ گُوڑھا۔ جیسے گہرا رنگ (۵) بڑا بھاری۔ نہایت پکّا۔ گاڑھا جیسے گہرا یارانہ گہرا سُہاگ۔ گہرا اخلاص (۶) از حد۔ بہت۔ جیسے گہرا پردہ (۷) غائر۔ رسا۔ صائب۔ پُرمغز۔ دُور کا۔ غامض جیسے گہرا خیال ہے۔ (۸) بڑا۔ لمبا جیسے گہرا گھونگٹ +

گہرا پردہ (ا) اسم مذکر۔ نہایت حجاب۔ بہت بڑا لحاظ و شرم۔ بڑی بھاری اوٹ۔ ؎

اب تو اگلی سی طرح کا نہیں گہرا پردہ رہ گیا آپ میں اور ہم میں اِک ہرا پردہ (انشار)

گہرا رنگ (ا) اسم مذکر:۔ (۱) شوخ رنگ۔ گاڑھا رنگ۔ بوڑھا رنگ (۲۔ پنجاب) ہلکا یا پھیکا رنگ +

گہرا سُہاگ یا اخلاص۔ ا۔ اسم مذکر:۔ نہایت ارتباط۔ از حد تپاک۔ میاں بیوی کا از حد سلوک۔ زن و شوہر میں بہت پیار۔ محبت و موافقت۔

گہرا زخم (ا) اسم مذکر:۔ بھاری گھاؤ۔ زخمِ عمیق + زخم کاری +

گہرا ہاتھ لگانا۔ (ہ) فعل متعدی۔ زخم کاری یا عیب لگانا۔ بھاری ضرب مارنا۔ زور کا ہاتھ لگانا + ؎

ہاتھ گہرا لگا کوئی قاتل زور لذّت ہے زخم کاری میں۔ (انشار)

گہرا ہاتھ مارنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) دیکھو گہرا ہاتھ لگانا۔ (۲) خُوب ہاتھ رنگنا۔ بہت سا مال مارنا۔ بڑا بھاری غبن کرنا + بھاری چوری کرنا + نہایت نفع لینا۔ بہت سا منافع کمانا (۳) کسی عمدہ خاندان کی یا نہایت حسین عورت

گھر

کو بھگا کر لے جانا +

گھرایارانہ (ا) اسم مذکر - دانت کاٹی روٹی - پکا یارانہ - گہری دوستی - اتحاد قلبی +

گھرّاٹا (ہ) اسم مذکر: - (گنوار) دیکھو (خرّاٹا) +

گھرامی (ہ) اسم مذکر - (پورب) چھپر بند +

گھرّانا (ہ) فعل لازم - (گنوار) دیکھو - (غرّانا) +

گہرانا (ہ) فعل لازم - عمیق ہونا - گہرا ہونا - ڈونگھا ہونا - جیسے ندی تو گہراتی کیوں ہے میں پہلے ہی پاؤں نہیں رکھتا +

گھرانا (ہ) اسم مذکر - (۱) خاندان - دُودمان - کُل - جنس - خانوادہ - گھر ۵

آخر وہ اس گھرانے کا بندہ ہے زرخرید   بس کیوں نہ وہ کرے جسے اتنا ہو اقتدار (سودا)

(۲) کُنبہ - کٹم - ٹبّر - قبیلہ + (۳) سلسلہ - نسب - پیڑھی - پشت - (۴) نسل - اولاد - سنتان +

گھِر آنا (ہ) فعل لازم - اُمنڈ آنا - ہجوم کر لینا - جھوم کر آنا - چھا جانا - جیسے ابر کا گھِر آنا - ۵

گھِر آئے بادر کارے - اے ری سکھی ری جُھب گنے تارے
پیہو پیہو پیہا پُکارے - گھِر آئے بادر کارے (گیت)

گھراند (ہ) اسم مؤنث - (پورب) بدبو - دُرگند - پیشاب کی بُو +

گہراؤ (ہ) صفت - عمق - قعر - نشیب - ڈونگھا پن +

گہرائی (ہ) اسم مؤنث: - دیکھو (گہراؤ) +

گھِر کر آنا (ہ) فعل لازم: - حصار کرکے آنا - چھا کر آنا - ہجوم کرکے آنا - اُمنڈ گھمنڈ کر آنا جیسے مینہ کیا گھِر کر آیا ہے +

گھرائی (ہ) اسم مؤنث - (کسان) وہ اُجرت جو مویشیوں کے گھیر کر رکھنے اور چَرانے کی بابت دی جائے +

گھُرکنا (ہ) فعل متعدی: - گھُرکی دینا - گھُور کر آنکھیں دکھانا - ڈانٹنا - ڈپٹنا - دھمکانا - غرّانا - للکارنا - جھڑکنا - سرزنش کرنا - جھڑکی دینا - تیوری چڑھا کر دھمکانا - دھتکارنا +

گھُرکی (ہ) اسم مؤنث - جھڑکی - ڈانٹ - ڈپٹ - دھمکی - بھبکی - جیسے اُس کا ایک گھُرکی میں دم نکلتا ہے ۵

گھُرکیاں جو مغل تازہ ولایت کو ہیں یاد
غور کیجے تو وہ اصلا کسی ہند میں نہیں (انشاء)

گھُرکی دینا (ہ) فعل متعدی - جھڑکنا - گھُرکنا - ڈپٹنا - ڈانٹنا - بھبکی دینا

گھر

دھمکانا + ۵

سُنتی ہے میرے منہ سے جب نام تیرا رنگیں
دیتی ہے مجھے آ جا بندر کی طرح گھُرکی (رنگین)

گھرگھر (ہ) اسم مؤنث - (پورب) چکی کی آواز - گھمر گھمر +

گھِرنا (ہ) فعل لازم - (۱) بند ہونا - گھیرے میں آنا - احاطہ میں آنا - حصار میں آنا - محصور ہونا (۲) چھانا - اُمنڈنا - جھومنا - جیسے بادلوں کا گھِر کر آنا +

گھِرنی (ہ) اسم مؤنث - (۱) چرخی - گھمانے کا آلہ - پیا - (۲) رسّی بٹنے کی کل - (۳ - گنوار) گھمیر - دورانِ سر - سر کا چکر (۴) ایک آبی پرند کا نام جو اکثر دریا کے کنارے پر رہتا اور مچھلیاں پکڑ پکڑ کر کھاتا ہے - رام چڑیا - (۵) لوٹن کبوتر +

گھِرنی کھانا - (ہ) فعل لازم - چکر کھانا - لوٹنی لینا - گھومنا - چکھیری پھرنا - گھمڑیاں لینا + ۵

جب سُنی اُس بُت گلفام نے میری تقریر   ہنس کے فرمایا کہ اے عاشقِ شیدا دلگیر
دامِ اُلفت میں ہمارے ہوا اب تو اسیر   ہے میری زلف مسلسل تیرے پا کی زنجیر
چھُوٹ کر عشق کے پھندے سے کدھر جائیگا
گھِرنیاں چاہِ زنخدان میں میرے کھائیگا

گھروا (ہ) اسم مذکر - گھر کی تصغیر بالتحقیر - چھوٹا سا گھر - کُٹیا - جھونپڑا - کھنڈلا - جیسے گھر کا گھروا ہو گیا +

گھرواہا یا گھروایا (ہ) اسم مذکر - گھر کی تصغیر بالتحقیر - ڈِروایا - کھنڈلا ۵

لے کے ساجن تیرے گھروا ہے میں آئی ہُوں میں
آج تیاری مرے جوبوں کی تو کر و اسمہ حسن (رنگین)

گھروندا (ہ) اسم مذکر - بچوں کا گھر جو وہ گڑیاں کھیلنے کے واسطے بناتے ہیں گڑیوں کا گھر - چھوٹا سا مٹی کا بنایا ہوا گھر - وہ گھر جو بچے برسات کے دنوں میں پاؤں ریتے کے اندر بجائے قالب رکھ کر سوکھا سا بنا لیتے ہیں اور پھر اُسے کھیل کر توڑ ڈالتے ہیں - جیسے یہ بچوں کا گھروندا نہیں کہ گھڑی بنایا گھڑی توڑا ۵

جو مکاں ہے وہ گھروندے کی طرح ٹوٹ جائیگا   منعم شوقِ عمارت بازئ طفلانہ ہے (اسیر)

وہ بدخو طفلِ اشک اے چشمِ تر میں دیکھنا اک دن
گھروندے کی طرح سے گنبدِ چرخِ کہن بگڑا (آتش)

ہوں وہ ابتر طفل جس کو جان کھونا کھیل ہے   کُنجِ مرقد ہے گھروندا میری بازی گاہ کا - (بحر)
خانہ برباد کیا عشق نے طفلی سے ہمیں   کہ ٹٹا بیٹھے گھروندے کی طرح گھر اپنا - (بحر)

گہری (ہ) صفت مؤنث: - (۱) عمیق - مقعر - ژرف - اونڈی - ڈونگھی - گہرا کی

تانیث۔ اگم جیسے گہری ندی۔ (۲) گاڑھی۔ لبدڑی۔ غلیظ (۳)۔ برائے اظہار کثرت و مبالغہ، نہایت۔ ازحد۔ بہت بھاری۔ ات گت جیسے گہری دوستی (۴) شوخ گاڑھی جیسے گہری رنگت (۵) غائر۔ رسا۔ صائب۔ دُور کی۔ غامض پُرمغز جیسے گہری سمجھ۔ گہری بات +

گہری بات۔ (ہ) اسم مؤنث :۔ سخن پُرمغز۔ سخنِ رسا۔ رائے صائب۔ دُور کی بات۔ باریک خیال + دقیق اور مُشکل بات +

گہری چھننا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) خُوب گاڑھی بھنگ چھننا۔ (۲) نہایت اخلاص اور اتحاد ہونا۔ کمال ارتباط ہونا۔ غایت بےتکلفی ہونا۔ گاڑھی دوستی ہونا۔ نہایت پکا یارانہ اور ربط وضبط ہونا ؎

اِس بُڑھاپے میں بھی کم ہو وینگے لہری ہم سے
سبزہ رنگوں سے چھنا کرتی ہے گہری ہم سے } (معروف)

یاں لپٹے لگے زخم نہ کیوں رشک سے گہرا 	واں غیروں سے چھنتی ہے ہر اک بات میں گہری (نثار)

(۳) نہایت جنگ ہونا۔ ازحد لڑائی ہونا۔ خُوب ٹکا فضیحتی ہونا۔ بھاری تکرار یا بحث ہونا + مناظرہ ہونا ؎

کل کی سبزی تھی جو اے رنگین غضب گہری چھنی
تو نشے میں میری اور اُس کی غضب گہری چھنی } (رنگیں)

بلا سے تُو مرے قاتل کے کھا کر تیر چھن جاوے
پر اِک بار اُس سے گہری اے دلِ دلگیر چھن جاوے } (اسیر)

گہری چھنے گی آپ سے اور مجھ سے کسطرح 	ظاہر ہے خستگی میرے دامانِ حال سے (صابر)

بھر دے تُو ساقیا مرے کاسے کو بنگ سے 	گہری چھنے گی آج کسی سبزہ رنگ سے (لا اعلم)

گہری گھٹنا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) کثرت سے بھنگ کا رگڑا اور پیا جانا۔ (۲) نہایت تپاک اور ارتباط ہونا۔ بڑا بھاری سلوک اور اخلاص ہونا۔ کمال اتحاد اور بےتکلفی ہونا۔ گہرا اور پکا یارانہ ہونا +

گہری نیند سونا۔ (ہ) فعل لازم :۔ نہایت غافل اور بےخبر ہو کر سونا + خواب خرگوش میں ہونا + سکھ نیند سونا +

گہرے۔ (ہ) صفت :۔ (۱) گہرا کی جمع۔ جیسے گہرے سمندر۔ گہرے گہرے کنوئے گہرے دریا۔ گہرے تالاب وغیرہ (۲) حُروفِ مُغیّرہ کے آجانے کے باعث الف کی یائے مجہول سے بدلی ہُوئی صُورت +

گہرے چلو۔ (ہ) ٹھگوں کی اصطلاح (جاتے ہوئے مسافر کو مار دو۔ راہگیر کا کام تمام کر دو۔ لغوی معنی جلدی سے مار کر چلدو۔ یا جلدی جلدی چل کر مار ڈالو +

گہرے سانس بھرنا (ہ) فعل متعدی :۔ ٹھنڈے سانس لینا۔ آہ سرد نکالنا اُف اُف کرنا۔ دمِ سرد کھینچنا۔ دیر دیر میں سانس لینا۔ لمبے سانس کھینچنا + (بعض شعرائے لفظ سانس کے لحاظ سے مؤنث بھی باندھا ہے مگر بول چال میں مذکّر ہی بولا جاتا ہے + ؎

ٹک صہبا کی پھر پریاں دیکھو 	سانسیں یہ گہری گہریاں دیکھو (انشا)

گہرے کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ (بقال) نہایت نفع اُٹھانا۔ بخُوبی فائدہ حاصل کرنا۔ مال مارنا۔ خاطر خواہ فائدہ اُٹھانا ؎

کئے اے خضر تمنے خُوب نقدِ عمر کے گہرے 	خیال آیا نہ اے حضرت مگر آخر خسارے کا (داغ)

گہرے ہونا۔ (ہ) فعل لازم :۔ خُوب کمانا۔ نہایت نفع اور فایدہ ہونا۔ بخُوبی منافع اُٹھانا۔ خوب مال ہاتھ لگنا + بہت سالابھ ہونا +

گہرے یار ہیں یا گہرے دوست ہیں (ا) محاورہ :۔ جانی دوست ہیں دلی دوست ہیں۔ نہایت بےتکلف ہم پیالہ و ہم نوالہ ہیں کہ کسی طرح کا پردہ اور غیریت نہیں۔ ایک جان دو قالب ہیں۔ یکدل اور یک جہت دوست ہیں

ہمارے یار کہلاتے تھے تم گہرے میاں صاحب 	سو اب اس جان کے دشمن ہمیں ٹھہرے میاں صاحب (معروف)

گھریا (ہ) اسم مؤنث :۔ (پُورب) کٹھالی۔ چاندی سونا وغیرہ گلانے کی کُلھیا جو کھریا مٹی کی بنا لیتے ہیں بوتہ۔ بوتق +

گھریا (ہ) اسم مؤنث :۔ (عو) نرغہ +

گھریا میں گھرنا (ہ) فعل لازم :۔ (عو) نرغہ میں پھنسنا +

گھریلو (ہ) صفت :۔ (۱) منسُوب بہ گھر۔ گھر کا۔ خانگی (۲) گھر کا بنا ہوا۔ خانہ ساز۔ گھر کتی کا (۳) پالتو دست پروردہ۔ دست آموز (۴) گھر کا پلا ہوا۔ گھر کا نکلا ہوا پرند جو بازاری نہ ہو۔ طائر خانگی +

گھڑ۔ (ہ) اسم مذکر :۔ گھوڑا کا مخفف +

گھڑبہل (ہ) اسم مؤنث :۔ گھوڑوں کی رتھ۔ گھوڑا گاڑی جس کا پہلے ہندوستان کے راجاؤں میں دستُور تھا +

گھڑچڑھا (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) گھوڑے پر چڑھا ہوا (۲) سوار۔ پیدل کا نقیض + خود اسپہ۔ ترک سوار + (۳) عمدہ سواری کرنے اور گھوڑے پر خُوب بیٹھنے والا۔ سوار کار۔ فارسِ میدان۔ پکا سوار (۴) ایک قسم کا سوانگ جسمیں سوانگ کرنے والا اپنی کمر سے کاٹھ کے گھوڑے کا ڈھانچ اِس طرح باندھ لیتا ہے کہ گویا گھوڑے پر چڑھا ہوا ہے +

گھڑچڑھی (ہ) اسم مؤنث :۔ ہندو (۱) ایک ہندی رسم کا نام جس میں دُولہا گھوڑے پر سوار ہو کر دُلہن کے گھر پر جاتا ہے (۲) ایک قسم کی چھوٹی توپ

جیسے گھوڑے پر سوار ہو کر چلاتے ہیں۔ ڈاٹی کی وہ توپ جسے گھوڑے پر چڑھا کر آسانی سے ہر جگہ لے جا سکتے ہیں۔ رہکلہ۔ ضرب۔ جُھجر باتری۔ تفنگ اسپی (۲) رسالہ۔ سواروں کی فوج۔ سواروں کا ٹُرپ ✦

گھُڑ دَوڑ (ہ) اسم مؤنث :۔ (۱) گھوڑوں کی دوڑ۔ اسپ بازی۔ ریس گھوڑوں کا باہم شرط بد کر دوڑانا (۲) گھوڑوں کے دوڑنے کا میدان۔ وہ میدان جہاں گھُڑ دوڑ ہو ✦

گھُڑ دوڑ کا گھوڑا (ہ) اسم مذکر :۔ وہ گھوڑا جو اسپ بازی کے واسطے سدھایا ہوا ہو۔ گھُڑ دوڑ کے قابل گھوڑا ✦

گھُڑسال (ہ) اسم مذکر :۔ اصطبل۔ طویلہ ✦

گھُڑ مکھی (ہ) اسم مؤنث :۔ ایک قسم کی مکھی جو گھوڑے کو اکثر ستاتی رہتی ہے۔ بگھی ✦

گھُڑ منہا (ہ) صفت :۔ (۱) گھوڑے جیسے مُنہ والا۔ وہ شخص جس کا مُنہ گھوڑے کی مانند اور سارا جسم انسان کا سا ہو۔ ایک قسم کی خلقت جس کا منہ گھوڑے کا سا مشہور ہے (۲) لمبے مُنہ یا تھوتنی کا آدمی ✦

گھُڑنال (ہ) اسم مؤنث :۔ توپ۔ رہکلہ ✦

گھڑا (ہ) اسم مذکر :۔ سبوچہ۔ کلیزہ۔ جرہ۔ تُھلیا۔ مٹکا۔ کُمبھ۔ کمہار کا گھڑا ہوا مٹکا۔ گگری ✦

گھڑانا (ہ) فعل متعدی۔ گھڑوانا۔ بنوانا۔ جیسے گہنا گھڑانا ✦ راگ کہاسیاں گہنا گھڑادوں بھوز بھتے دکھانے لاگے انکھیاں نہ اٹوں رسے لبار تو۔ری بتیاں (گیت)

گھڑائی (ہ) اسم مؤنث :۔ (۱) گھڑنے کی اُجرت۔ زیور وغیرہ بنانے کی مزدوری (۲) (پنجاب) گھڑت۔ ساخت۔ بناوٹ ✦

گھڑت (ہ) اسم مؤنث :۔ (۱) بناوٹ۔ ساخت ✦ تصنع ؎

اللہ رے زیورِ ہمتِ بے بہر کی گھڑت | دیوانہ دل ہے دیکھ کے زنجیر کی گھڑت
ابرو تری نہ دیوے نمونہ اگر دکھا | شمشیر گر سے ہووے نہ شمشیر کی گھڑت (ظفر)
اے عشق تو بھڑا سے ہے لوہے سے موم کو | ہوتی ہے شمع کے لئے گُلگیر کی گھڑت

(۲) بنائی ہوئی بات۔ اصل کے برخلاف بات۔ جھوٹی بات ؎

ہم جانتے ہیں لائے ہو تم دل سے گھڑ کے بات
چھُپتی نہیں ہے آپ کی تقریر کی گھڑت (ظفر)

گھڑگھڑاہٹ (ہ) اسم مؤنث :۔ چکی یا گرج یا گاڑی وغیرہ کی آواز۔ غریو آسیا گھم گھم۔ گھُڑ گھُڑ ✦

گھڑنا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) ساختن کا ترجمہ۔ بنانا۔ ساخت کرنا۔ صنع کرنا۔ جیسے گھڑے کُمہار بھرے سنسار ؎

کہیں نہ داد ملی شبلِ نالۂ زنجیر | کچھ ایسے لفظ گھڑے ہیں میرے فغاں کے لئے (صابر)

(۲) اینٹ کو تراش کر درست کرنا۔ اینٹ کو بسولی سے درست کرنا جیسے گھڑ گھڑ کر اینٹ لگانا (۳) زرگری کرنا۔ سونے یا چاندی سے زیور بنانا (۴) جھوٹی بات یا جھوٹا قصہ گانٹھنا۔ بات بنانا۔ افسانہ تراشی کرنا (۵) مارنا۔ پیٹنا۔ زدوکوب کرنا۔ لکڑی یا جوتی سے خبر لینا ؎

سیم تن سے نہ مرے آنکھ لڑا ری بجلی | ایک دن تجھ کو گھڑونگا میں سُنار بجلی (حقیر)
معروف کہ جب ہے دھیان تیرا اے یار | کرتا نگین ہے یہ تیرے گوش گذار (نیم نامہ)
ہے جی میں گھڑوں تجھ کو کسی دن ایسا | زر کو گھڑتا ہے جیسے تا تا کے سنار

گھڑوں پانی پڑ جانا (ہ) فعل لازم :۔ عو۔ نہایت شرمندہ ہو جانا۔ شرم کے مارے پسینوں میں ڈوب جانا۔ شرم سے پسینے پسینے ہو جانا۔ عرقِ انفعال میں تر ہو جانا۔ جیسے اس بات سے میں ایسی شرمندہ ہوئی کہ گھڑوں پانی پڑ گیا

گھڑونچی (ہ) اسم مؤنث :۔ لکڑی کی بنی ہوئی ایک چیز جس پر پانی کے مٹکے رکھتے ہیں۔ لکڑی کا ٹکن۔ پانہنڈا ✦

گھڑی (ہ) اسم مؤنث :۔ (۱) رات دن کا ساٹھواں حصہ۔ ایک گھنٹہ کا ⅖ حصہ۔ ۲۴ منٹ کا وقفہ۔ ۶۰ پل ✦ ساعت۔ پارۂ از روز و شب۔ (۲) وقت۔ سما۔ کال۔ زمانہ۔ جیسے خدا بُری گھڑی نہ لائے۔ (۳) پیمانۂ وقت ایک آلہ کا نام جس سے وقت کی تمیز ہوتی ہے۔ واچ ✦ ٹائم پیس۔ وقت بتلانے کا آلہ ✦ گھنٹہ۔ کلوک ؎

شبِ وصال میں ڈنکا رہا ہی تا بصبح | گھڑی گھڑی نہ بجنے لگے گجر کی طرح (بحر)

گھڑی بنانا (ہ) فعل متعدی :۔ گھڑی درست کرنا۔ گھڑی صاف کرنا۔ گھڑی کے پرزوں کی مرمت کرنا ✦

گھڑی بھر (ہ) تابع فعل :۔ (۱) ایک گھڑی۔ یک ساعت۔ جیسے گھڑی بھر دن رہے سے چلے جاتے ہیں۔ (۲) لمحہ بھر۔ یک لمحہ۔ ذرا۔ یکدم۔ جیسے گھڑی بھر کی بے شرمی سارے دن کا آدھار ✦

گھڑی بھر میں (ہ) تابع فعل :۔ دم بھر میں۔ یک لمحہ میں آناً فاناً میں دم کے دم میں۔ فوراً۔ ترت۔ کھڑے کھڑے۔ ابھی۔ ذرا سی دیر میں۔ جیسے گھڑی بھر میں ڈب پکڑ کرے لونگا ✦

گھڑی پل کی آس نہیں کرے کال کی بات (گنواری۔ کہاوت) دم بھر کا

بھروسا نہیں کل کا بندوبست کرتا ہے +

گھڑی تولا گھڑی ماشا (ا) محاورہ:- کبھی کچھ کبھی کچھ۔ نہایت متلون مزاج۔ دم دم میں مزاج اور طبیعت کو بدل لینے والا۔ غیر مستقل مزاج ؎

گھڑی ہیں سیر دُنیا سے گھڑی تولہ گھڑی ماشا۔
میاں اِس سوز کا سودا گھڑی کچھ ہے گھڑی کچھ ہے (سوز)

گھڑی ٹھیک کرنا۔ (ہ) فعل متعدی:- گھڑی درست کرنا + گھڑی کا وقت دُرست کرنا +

گھڑی ساز (ا)، اسم مذکر:- گھڑی صاف کرنے بنانے اور درست کرنے والا۔ واچ میکر +

گھڑی ساعت پر ہونا (ا) فعل لازم عو:- قریب بمرگ ہونا۔ کوئی دم کا مہماں ہونا۔ دم شماری ہونا۔ جاں بلب ہونا۔ جاں کنی کی حالت میں ہونا۔ دم توڑنا +

گھڑی ساعت کا ہونا (ا) فعل لازم:- کوئی دم کا مہمان ہونا۔ اخیر سانس ہونا۔ جاں بلب ہونا۔ جان کنی میں ہونا ؎

ترے کوچے میں مُدّت سے ہے ہم پہ نزع کا عالم
گھڑی ساعت کا نقشہ ہم نے دیکھا ہے ہمیں لیلو (نواب)

گھڑی کوکنا (ہ) فعل متعدی:- گھڑی کو کنجی دینا۔ گھڑی میں چابی دینا۔ گھڑی کا چکر کسنا +

گھڑی گھڑی ۔ہ۔ تابع فعل:- (۱) دمبدم ساعت بساعت۔ لمحہ بلحظہ۔ لمحہ بلحہ + ہر وقت۔ ہر ساعت۔ (۲) بار بار۔ ہر دفعہ۔ پھر پھر کے + پے درپے۔ متواتر لگاتار +

گھڑی میں تولہ گھڑی میں ماشا (ا)، محاورہ:- دیکھو گھڑی تولا گھڑی ماشا۔

مزاج زرگر بچے کا ہم نے جو خوب دیکھا تو ہے تماشا۔
نہیں ہے اک حال پر وہ قائم گھڑی میں تولا گھڑی میں ماشا (ناسخ)

مزاج کیا ہے کہ اک تماشا		گھڑی میں تولا گھڑی میں ماشا۔ (لالا علم)

گھڑی میں گھڑیال ہے۔ (ہ)، کہاوت:- (ہندو) دم بھر میں کچھ سے کچھ ہے۔ زمانہ کا حال دگرگوں ہوتے دیر نہیں لگتی + آدمی کے مرنے میں کیا رکھا ہے۔ مرجاتے دیر نہیں لگتی۔ زمانہ کے انقلاب سے ڈرنا اور ناگہانی اتفاقات سے پناہ مانگنی چاہئے + ؎

ہر وقت دگرگوں ہے زمانے کا حال		دن سے جو مہینا تو مہینے سے ہے سال (رباعی بحر)

امید ترقی کی تنزل میں رہی		اے کشتۂ یاس ہے گھڑی میں گھڑیال

(یہ مثل ہندوؤں کی رسم رسمیت سے متعلق ہے کیونکہ جب اُن میں کوئی بُوڑھا مر جاتا ہے تو اُسے باجے گاجے سے گھنٹے بجاتے اور مور چھل کرتے ہوئے پھونکنے لے جاتے ہیں۔ پس اس سے غرض یہ ہے کہ دیکھو ابھی تو زندہ تھا ابھی مرگھٹ کی تیاری ہوگئی دُنیا کا بھروسا نہیں کرنا چاہئے گھڑی میں گھڑیال بجوا دیتی ہے) +

گھڑیا (ہ)، اسم مؤنث:- تصغیر بالتحقیر۔ چھوٹے قد کی گھوڑی۔ ٹائری +

گھڑیال (ہ)، اسم مؤنث:- (۱) پیتل کا گھنٹہ جو اکثر مندروں یا امیروں کے دروازوں پر لٹکا رہتا اور گھڑیوں کے حساب سے بجایا جاتا ہے۔ جرس + گھڑی + گھنٹی +

بس اک گھڑی میں بنا دیجئے انہیں گھڑیال
وہ کیجے آہ کریں ساتوں آسماں فریاد (وزیر)

ہر گھڑی ہے سینہ کوبی ہر گھڑی فریاد ہے		پوچھیں گھڑیالی سے کیوں گھڑیال ہم تُو ہوگئی (ظفر)

کل شبِ وصل میں کیا جلد بجی تھیں گھڑیاں		آج کیا مر گئے گھڑیال بجانے والے (شہیدی)

(۲) اسم مذکر) مگرمچھ۔ نہنگ۔ نکر ؎

وصل کی شب ہو چکی اے اشک بجتا ہے گجر
ہمنشیں گھڑیال اب ہو پانی کے گھڑیال کا (ناسخ)

بہا شب وصال جمعہ اُنکے دل میرا		گھڑیال اُنکے واسطے گھڑیال ہو گیا۔ (اسیر)

گھڑیالی (ہ) اسم مذکر:- گھڑیال بجانے والا۔ گھنٹہ بجانے والا۔ ساعت نواز ؎

وصل کی شب ہو چکی احسان کر		اک گھڑی گنتی میں گھڑیالی گھٹا (ناسخ)

گھڑیاں (ہ) اسم مؤنث:- (گھڑی کی جمع) +

گھڑیاں گننا (ہ)، فعل متعدی:- کسی کی انتظاری میں ساعت شماری کرنا۔ نہایت انتظار کرنا۔ از حد راہ دیکھنا + ؎

جبکہ ہر روز کٹے وعدہ پہ گھڑیاں گنتے		کیوں نہ ہر دن ہمیں یوں روزِ شمار آئے نظر (جرأت)

وعدے پہ کوئی تیرے لے شام سے سحر تک		آہیں بھر اکیلے گھڑیاں گنا کیا ہے (")

گھڑیاں ہی گنتے عمر گئی پر ہوئی نہ صبح		یارب شبِ فراق کہ روزِ شمار تھا۔ (محشر)

سلطاں خیال زلف و رخ یار میں مجھے		گھڑیاں ہی گنتے گذرے ہے لیل و نہار کی (سلطان)

گھڑے (ہ) اسم مذکر:- (۱) گھڑا کی جمع (۲) وہ صورت جو حروفِ تہجی کے اجتماع سے پیدا ہوتی ہے جیسے گھڑے کا پانی

گھڑے پانی کے پڑنا۔ (ہ)، فعل لازم:- پانی کے گھڑے بھرنا زیادہ بولتے ہیں۔ نہایت شرمندگی ہونا۔ شرم کے پسینوں میں نہانا ؎

ترے کانوں کے آگے کان گل اکثر پکڑتے ہیں
حضورِ چشمِ نرگس پر گھڑے پانی کے پڑتے ہیں (اسیر)

گھڑیوں (ہ) اسم مؤنث :- (۱) گھڑی کی وہ جمع جو حروف مغیّرہ کے آجانے کی حالت میں الف کو واو مجہول سے بدل کر بنائی جاتی ہے (۲۔ تابع فعل) عرصہ تک۔ دیر تک جیسے گھڑیوں روتا رہا۔ جب تک گھڑیوں خوشامد نہ کریں وہ کھانا نہیں کھاتی +

گھِسّا (ہ) اسم مذکر :- رگڑ۔ رگڑا + جیسے گھسّا لگتے ہی کنکوّا کٹ گیا +

گھِسّا بیٹھنا (ہ) فعل لازم :- گہرا رگڑا لگنا۔ رگڑ کا اندر تک پہنچنا جیسے ڈور کا گھسّا بیٹھا۔ تلوار کا گھسّا بیٹھا وغیرہ

گھِسّا پڑنا (ہ) فعل لازم :- رگڑ لگنا۔ رگڑ کا نشان ہونا +

گھِسّا جمنا (ہ) فعل لازم :- دیکھو (گھسّا بیٹھنا) +

گھِسّا لگنا (ہ) فعل لازم :- رگڑا لگنا۔ رگڑ آنا + گھِسنے کا نشان پڑنا۔ رگڑ کا نشان پڑنا جیسے تلوار یا ڈور کا گھسّا لگنا وغیرہ +

گھِسّا میری (ا) اسم مؤنث :- گھِسّم گھِسّا۔ باہم ڈور کے ٹکڑوں کو لے کر اور ڈور میں ڈور ڈال کر گھِسنا۔ بچّوں کا ایک کھیل ہے +

گِھسا (ہ) صفت :- گِھسا ہُوا۔ سائیدہ + سُودہ + فرسودہ + مستعمل + پُرانا۔ کُہنہ

گھَسا (ہ) صفت :- (بازاری) نائیدہ۔ جنا ہُوا۔ نُطفہ۔ جیسے اُوت کا گھسا یعنی بیوقُوف کا جنا۔ نہایت احمق۔ انمد مُورکھ۔ بڑا کودن +

(یہ لفظ گھِسنے بمعنی رگڑنے و مجامعت کرنے سے بہ تبدیلِ حرکت بنایا گیا ہے)

گھُس آنا (ہ) فعل لازم :- اندر چلا آنا۔ بلا اجازت مکان میں درآمد ہو جانا۔ دَرانہ چلا آنا +

گھُسانا (ہ) فعل متعدی :- گھُسیڑنا۔ اندر داخل کرنا۔ دُخول کرنا۔ باڑنا۔ اندر پہنچانا + اٹانا۔ اماتا۔ سمانا۔ بھرنا +

گِھساو (ہ) اسم مذکر :- رگڑ + فرسُودگی +

گِھسائی (ہ) اسم مؤنث :- گھِسنا کا حاصل بالمصدر۔ فرسُودگی + سائیدگی جیسے اس کام میں تو مُفت کی ہاتھ گھِسائی ہے +

گھُس بیٹھنا (ہ) فعلِ لازم :- (۱) اندر ہو بیٹھنا۔ اندر چھُپ جانا (۲) پاس پاس بیٹھنا۔ ایک دُوسرے سے لگ کر بیٹھنا جیسے بچّے کا ماں کے پاس گھُس بیٹھنا۔ بکھوے سے لگ بیٹھنا +

گھُس پڑنا (ہ) فعل لازم :- بے دھڑک اور بے فکر و اندیشہ کسی کام میں ہاتھ ڈال بیٹھنا۔ بے تامّل کسی کام میں شریک و دخیل ہو جانا +

گِھس پِس کر اُترنا (ہ) فعل لازم عوام :- کسی کپڑے کا نیگ لگنا کام میں آنا

لباس کا سزاوار ہونا۔ سازگار اور مبارک ہونا۔ جب اپنا کوئی عزیز نیا کپڑا یا عُمدہ لباس پہنتا یا خریدتا ہے تو از روئے دعا عورتیں کہتی ہیں یعنی یہ کپڑا انکو مبارک کہ لِنا بہنا ہو تمہارے جسم پر سے تمہاری سلامتی میں کُہنہ اور فرسُودہ ہو کر اُترے۔

(ہمارے نئے محاورہ داں نے اپنی ناواقفی سے اِس میں بھی اجتہاد کیا ہے اور جتایا ہے کہ بے تمیز کی نسبت کہا کرتے ہیں کوئی اُن سے پُوچھے کہ ذرا زبان بیتے بول کر تو دکھاؤ)

گھُس پَیٹھ (ہ) اسم مؤنث :- مرکّب از (گھُسنا + پَیٹھنا) ہر دو مترادف +

(۱) دخل۔ رسائی۔ پہنچ۔ مداخلت۔ باریابی ؎

رکھتے نہیں ہم صحبتِ اغیار میں گھُس پَیٹھ ۔۔۔ وہ اَور ہیں جو کرتے ہیں دو چار میں گھُس پَیٹھ۔ (ظفر)

(۲) تابع فعل یا لفظ کر محذُوف) رسائی پیدا کر کے۔ دخیل ہو کے۔ باریابی حاصل کر کے۔ گٹھ کے۔ یار بنا کے۔ راہ و رسم پیدا کر کے + ؎

شبِ عیش کیا ہم نے بہم دخترِ رز سے ۔۔۔ اے بادہ کشو خانۂ خمّار میں گھُس پَیٹھ۔ }(ظفر)

کاوش دلِ صد چاک سے اب کرتا ہے شانہ ۔۔۔ کاکل کے ظفر اُسکے ہر اک تار میں گھُس پَیٹھ }

(۳۔ تابع فعل) داخل ہو کر گھُس کر۔ بیٹھ کر۔ اندر بیٹھ کر۔ اندر پہنچ کر ؎

لے تاک کسی وجہ سے اُس پردہ نشیں کو ۔۔۔ اے مرغِ نظر روزنِ دیوار میں گھُس پَیٹھ (ظفر)

گھُس پَیٹھ کر یا گھُس پَیٹھ کے (ہ) تابع فعل :- رسائی اور راہ و رسم پیدا کر کے۔ یارانہ گانٹھ کے۔ یار بنا کے ؎

جس جگہ بزم میں دو چار حسیں بیٹھے ہیں ۔۔۔ ہم بھی گھُس پیٹھ کے البتہ وہیں بیٹھے ہیں (معروف)

گِھسٹنا (ہ) فعل لازم :-

(اہلِ لکھنؤ کافِ فارسی مفتوح و سین مہملہ مکسور بولتے ہیں مگر اہلِ دہلی اوّل کو سودوم مفتوح استعمال کرتے ہیں)

(۱) کھِنچنا۔ کھنچ کر آنا۔ (۲) زمین سے رگڑتا ہوا چلنا۔ زمین سے کشاں اور چسپاں چلنا ؎

کوئی گھسٹتا زمیں کے اُوپر کوئی خوشی سے فلک نشیں ہے }(نظیر)

یہ بھید اپنا وہ آپ ہی جانے کسی کو ہرگز خبر نہیں ہے }

گِھسٹے گِھسٹے پھرنا (ہ) فعل لازم :- کھنچے کھنچے پھرنا۔ پکڑے پکڑے پھرنا۔ جیسے ایک بات بھی خلافِ قانُون ہو جائے تو میاں گھسٹے گھسٹے پھریں

(جن محققوں نے اسکے معنی مارا مارا پھرنا لکھے ہیں۔ اسکی تصدیق انکو ہوگی)

گھُس کر بیٹھنا (ہ) فعل لازم :- (۱) گھر میں یا کسی اور جگہ میں چھُپ کر بیٹھنا۔ اندر ہو کر بیٹھنا۔ (۲) پاس پاس بیٹھنا۔ مل کر بیٹھنا + چمٹ کر بیٹھنا۔

گِھس گِھس کر چلنا (ہ) فعل لازم :- کپڑے کا خُوب اور مدّت تک کام دینا کپڑے کا اخیر تک مضبُوط اور دیرپا رہنا + جُوتے کا اچھی طرح ٹُوٹتے دم تک

کام دینا +

گھس لگانے کو نہیں (ہ) محاورہ:- اس قدر بھی نہیں کہ گھس کر دوا کی بجائے لگائیں۔ مجازاً بالکل نہیں۔ مطلق نہیں۔ ذرا نہیں۔ نام کو نہیں۔ نہایت کمیاب۔ نایاب۔ ناپید۔ اور عنقا ہے + سب صرف میں آگیا کچھ باقی نہیں۔ بالکل نہیں بچا + ع

کس سے سر پھوڑوں جنوں میں گھس لگانے کو نہیں
سنگ کوئے شوخ قاتل سنگ پارس ہو گیا (امانت)

دوش پر سر درد سر ہے عشق کے آزار میں — گھس لگانے کو کہیں صندل انھیں بازار میں (منصور)
اس کفِ پاکی جدائی سے حنا کا ہے یہ رنگ — گھس لگانے کو بھی اب دیکھا تو ہمیں ہے نہیں (بیتاب)

گھس کھدا (ہ) اسم مذکر:- (۱) گھانس کھودنے والا۔ گھسیارا۔ چرکٹا۔ گراسکٹ (۲) صفت: چرپوز۔ ادنے۔ کمینہ۔ رذیل۔ کم قدر۔ (۳) صفت: کم رُو۔ بدہیئت۔ بے حیثیت۔ بدرونق (۴) ") اناڑی۔ جاہلِ مطلق۔ ناشائستہ۔ غیر مہذب۔ ہیچ کارہ۔ ناکارہ۔ انگھڑ (ہ) نادان۔ احمق۔ ابلہ۔ بودھو۔ بیوقوف +

گھسنا (ہ) فعل لازم:- (۱) سودن یا سائیدن کا ترجمہ۔ رگڑ آنا۔ رگڑا لگنا۔ رگڑ کھانا جیسے کہتے ہوئے زبان تو نہیں گھسی جاتی؟ (۲) فرسودہ ہونا۔ پرانا ہونا۔ کام دیتے دیتے پتلا پڑ جانا۔ (۳) کم ہونا۔ وزن میں تھوڑا ہو جانا۔ جیسے بٹ گھسنا (۴) متعدی) رگڑنا۔ پیسنا۔ حل کرنا جیسے صندل گھسنا +

گھُسنا (ہ) فعل لازم:- (۱) خزیدن کا ترجمہ۔ اندر جانا۔ اندر بڑھنا۔ دخول ہونا۔ داخل ہونا۔ بھیتر جانا۔ (۲) مداخلت کرنا۔ دخل دینا۔ بیچ میں پڑنا۔ شریک ہونا جیسے ہر ایک کام میں گھس پڑتا ہے۔

گھسن پٹی (ہ) اسم مونث:- (لکھنؤ) زدوکوب۔ مارکوٹ۔ رگیدا رگادی۔

گھسیارا (ہ) اسم مذکر:- (۱) گھانس کھودنے والا۔ گراسکٹ۔ چرکٹا۔ علاف (۲) کاہ فروش۔ گھانس بیچنے والا۔ گھانس والا۔ (۳) دیکھو گھس کھدا ۲، ۳، ۴، ۵ +

گھسیاری (ہ) اسم مونث: گھانس کھودنے اور بیچنے والی عورت +

گھسیٹا گھساٹی (ہ) اسم مونث:- اینچا تانی۔ کھینچا کھانچی +

گھسیٹن (ہ) اسم مونث:- کسی چیز کے کھینچنے کا وہ نشان جو زمین پر پڑ جاتا ہے۔ گھسیٹنے کا نشان۔ ہکنا کشی جیسے انجن چھوڑ گھسیٹن میں پڑے +

گھسیٹنا (ہ) فعل متعدی:- (۱) کشیدن کا ترجمہ۔ اینچنا۔ کھینچنا۔ زمین سے رگڑتے ہوئے لے جانا۔ کشاں کشاں لے جانا۔ (۲) جلدی جلدی بُرا سُرا لکھ دینا۔ چلتا ہوا لکھ دینا۔ جیسے چار حرف گھسیٹ دو۔ (۳) شریک حال کرنا

مبتلائے آفت کرنا + پکڑوا کر بلوانا۔ (۴) چوسنا۔ جذب کرنا۔ سوکھنا +

گھُسیڑنا (ہ) فعل متعدی (دیکھو گھسانا) +

گہک کر بولنا (ہ) فعل لازم عو- نہایت گرمجوشی اور تپاک سے بولنا۔ للکار کر بولنا۔ ترش کر جواب دینا۔ سخت کلامی سے جواب دینا۔ تیز ہو کر بولنا۔ ترش ہو کر بولنا جیسے ذرا ایک دفعہ ہی گہک کر بولے۔ بسم اللہ حضرت لیجئے۔ اب کے اپنے ہی دست مبارک سے تنخواہ دیجئے (رنگیں بہیلی) +

گہکنا (ہ) فعل لازم عو:- تیز آواز سے بولنا + چہکنا۔ چمکنا + نہایت تپاک اور گرمجوشی سے کلام کرنا۔ خوشی میں آکر بہ آواز گفتگو کرنا +

گہمنڈ (ہ) صفت:- گہرا۔ گھنگھور۔ بھاری۔ مگر صرف نشہ کے حق میں بولتے ہیں جیسے گہمنڈ نشا ہو رہا ہے +

گھگری یا گھگریا (ہ) اسم مونث:- ہندو عو- گھاگھرا کی تصغیر۔ چھوٹا لہنگا

گھگریا پلٹن (ا) اسم مذکر:- دیکھو گھاگھرا پلٹن) +

گھگھو (ہ) اسم مذکر:- (۱) چغد۔ الّو۔ بوم۔ رات والا + (۲) پنجاب) مٹی کے ایک کھلونے کا نام جو پھونکنے سے بجتا ہے (۳) دخانی کارخانوں کے انجن کی آواز صبح۔

گھگّی (ہ) اسم مونث (گنوار) (۱) کمّل یا چادر کے اس طرح لپیٹ کر سر پر ڈالنے کو جس سے ایک چونچ سی نکل آتی ہے گھگّی کہتے ہیں یا یوں کہو کہ بارش میں جو لوئی یا کمل وغیرہ کو سنبوسہ سا بنا کر سر پر ڈال لیتے ہیں اُسے گھگّی یا گھونگی یا گونگری کہتے ہیں + چوٹ۔ جھمبھ (۲) فاختہ۔ ٹوٹرو۔ فاختوٹری +

گھگّی (ہ) اسم مونث:- (۱) ہچکی۔ ہچکی۔ روتے روتے سانس کا رک رک کر نکلنے لگنا۔ (۲) خوف یا دہشت کے مارے سکتہ کا عالم۔ دفعۃً خوف چھا جانے کے سبب منہ سے گھی گھی کی آواز نکلنا +

گھگّی بندھ جانا (ہ) فعل لازم:- (۱) روتے روتے آواز کا رک رک کر نکلنے لگنا۔ شدت گریہ سے دم کا گرفتہ ہونا۔ روتے روتے سانس بند ہونے لگنا ہچکی بندھ جانا۔ (۲) خوف یا دہشت کے مارے بول نہ سکنا۔ ڈر کے باعث سکتہ کا عالم ہو جانا۔ گھگیانے لگنا +

گھگیانا (ہ) فعل لازم:- (۱) گھگّی بندھ جانا۔ خوف یا ڈر کے مارے سکتہ کا عالم ہونا (۲) گڑگڑانا۔ عاجزی کرنا۔ منت سماجت کرنا۔ جیسے بندر کی طرح گھگیانے لگا۔

یوں کہا گھگیا کے اُس نے کیا کر ڈالا چارہ گو — بس نہیں چلتا تو روتی ہوں بڑے کی جان کو (رنگین)
نہ جانو غیر کے گھگیانے پر مفسد ہے وہ ڈونڈی — وہ قابو چڑھا ہے اُسکی یہ منت نہانی ہے (شمیم بار علی)

گھُلانا (ہ) فعل متعدی:- (۱) پگلانا۔ پگھلانا۔ گداز کرنا۔ پلپلانا۔ ملایم کرنا۔ (۲)

دُبلا کرنا۔ لاغر کرنا۔ گھٹانا جیسے غم نے گھلا دیا۔ (۳) مضمحل کرنا۔ ناتواں کرنا + تحلیل کرنا۔ جیسے روح گھلانا۔ ہ

مرحبا فتق کر تو نے مجھے مجنوں کی طرح — اُلفتِ لیلیٰ وشاں میں ہے گھلا کے مارا (ظفر)

(۴) کسی چیز کو منہ میں پلپلا کر رس لینا۔ چوسنا۔ (۵) رقیق کرنا۔ پتلا کرنا جیسے آم گھلانا برف کی قفلی گھلانا۔ (۶) لگانا۔ سارنا۔ دینا جیسے آنکھوں میں کاجل گھلانا۔ سُرمہ گھلانا (۷۔ عو) گزارنا۔ بتانا۔ جیسے برسوں گھلا دئے۔ مہینوں گھلا دئے +

(وہ کونسا نگوڑا سُنار ہے جس سے تم نے میری چیز بنوائی ہے شہر میں ہے یا اُڑ مر گیا۔ جو مہینوں گھلا دے اور دینے کا نام نہیں لیتا) سگھڑ سہیلی) +

گھلاوٹ (ہ) اسم مؤنث :۔ گدازپن۔ گدازگی۔ ملائمت۔ نرمی + پلپلاہٹ۔

گھلا ہوا (ہ) صفت :۔ (۱) پگلا ہوا۔ گداز۔ ملایم۔ پلپلا + پتلی رس کا جیسے گھلا ہوا آم۔ گھلا ہوا آڑو۔ (۲) صاف۔ چلتا ہوا۔ رواں جیسے گھلا ہوا قلم یا نب وغیرہ

گھل جانا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) پگل جانا۔ گل جانا + (۲) گداز ہو جانا۔ پلپلا ہو جانا۔ ملائم ہو جانا۔ نرم ہو جانا۔ (۳) پتلا ہو جانا۔ پانی ہو جانا۔ رقیق ہو جانا۔ بہ نکلنا بہ جانا۔ سیال ہو جانا۔ حل ہو جانا۔ تحلیل ہونا ہ

کن پر رکھے یہ حق نمک ہم نے تو — چکھا نہ خوانچہ فلک پیر سے نمک
پُرسوز دل ہے یوں اثر گریہ سے گداز — گھل جائے جیسے آب کی تاثیر سے نمک (ناظم مرحوم)

(۴) مضمحل ہو جانا۔ بیٹھ جانا + تھک جانا۔ نکما او معطل ہو جانا ہ

غم میں تیرے راحت و آرام سے جاتے رہے — گھل گئے ایسے کہ ہم ہر کام سے جاتے رہے (مصحفی)

(۵) دُبلا ہو جانا۔ لاغر ہو جانا۔ سُوکھ جانا۔ جسم پر گوشت نہ رہنا (۶) گھل مل جانا۔ مل جل جانا (۷) پتلا پڑ جانا جیسے برف کی ڈلی کا گھل جانا۔ (۸) گذر جانا۔ بیت جانا۔ جیسے برسوں گھل گئے جب چیز دی + (۹) جاتا رہنا۔ برابر ہو جانا۔ جیسے سب داؤں گھل گئے یعنی تمام داؤں جاتے رہے یا مٹ کر برابر ہو گئے +

گھل گھل کر یا گھل گھل کے۔ (ہ) تابع فعل تحلیل ہو ہو کر + دُبلا ہو ہو کر

گھل گھل کر یا گھل گھل کے مرنا (ہ) فعل لازم :۔ غم یا بیماری میں رنجھ رنجھ کر دم دینا۔ تحلیل ہو ہو کر جان دینا۔ نہایت دُبلا اور لاغر ہو کر مرنا۔ سُوکھ سُوکھ کر مرنا +

موئے گھل گھل کے گورے پنڈوں پر — ہو کفن برگ یاسمن اپنا +
مر گیا گھل گھل کے ناسخ آدمی کیا دیکھئے — لے گئے آخر ملک اُسکا جنازہ دوش پر
کس درجہ غمِ عشق سے گھل گھل کے مُوا ہے — اُنگلی سے ہیں کم ناسخ مغفور کے شانے
گھل گھل کے مر گیا ہوں نہیں دریائے عشق میں — کافی ہے میرے دفن کو کنبد حباب کا (ناسخ)
مرے جس سے گھل گھل کے مجنوں سے لاکھوں — ہمیں بھی وہ آزار پیدا ہوا ہے۔ (جرأت)

گھل گھل کر آخر یا تمام ہونا (۱) فعل لازم :۔ تحلیل ہو ہو کر مرنا۔ غم یا بیماری یا عشق سے رنجھ رنجھ کر دم دینا۔ دُبلا اور لاغر ہو ہو کر مر جانا۔ سوکھ سوکھ مر جانا + ہ

گھل گھل کے جو آخر ہوئی پروانے کے غم میں — تھا کچھ تو ظفر شمع شبستان پہ صدمہ (ظفر)
بہ گیا ہم کے لہویوں یہ دل زار تمام — آہ گھل گھل کے ہو جیسے کوئی بیمار تمام (جرأت)

گھل گھل کے کانٹا ہو جانا (ہ) فعل لازم :۔ غم یا بیماری کے باعث رنجھ رنجھ کر نہایت دُبلا ہو جانا۔ سُوکھ کر کانٹا ہو جانا ہ

تجھے بھی خبر ہے کہ او غیرت گُل — کوئی ہو گیا غم میں گھل گھل کے کانٹا (ظفر)

گھل مل جانا۔ (ہ) فعل لازم :۔ (۱) بالکل آمیز ہو جانا۔ ایک جان ہو جانا (۲) نہایت ارتباط اور اخلاص پیدا کر لینا۔ دوستی گانٹھ لینا +

گھل مل کر یا گھل مل کے۔ (ہ) تابع فعل :۔ نہایت ارتباط اور محبت سے۔ از حد اختلاط سے۔ مل جُل کے۔ پیار اخلاص سے +

گھل مل کر باتیں کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ پیار اخلاص اور محبت سے بولنا

گھل مل کر رہنا (ہ) فعل لازم :۔ پیار اخلاص سے رہنا۔ محبت سے بسر کرنا۔ کمال اتحاد اور ارتباط سے رہنا۔ مل جُل کر رہنا +

گھل مل کے بیٹھنا (ہ) فعل لازم عو :۔ مل جُل کر بیٹھنا۔ پیار اخلاص سے بیٹھ کر بات چیت کرنا۔ محبت سے پاس جا کر بیٹھنا جیسے بہت سا کسی میں گھل مل کے بیٹھو گی تو کہینگے کہ کیا چھچھوری ہے ہر کسی سے گھلو تھو ہو جاتی ہے (چتر سہیلی)

گھلنا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) پگلنا۔ نکلنا۔ گداختہ ہونا + گرمی عشق و محبت یا سوزِ جگر کے سبب رقیق ہو جانا ہ

عاشق و معشوق کی دل کی لگی میں ہے یہ فرق — شمع گھلتے ہی گھلی پروانہ پل میں خاک تھا (حضور آصف)

(۲) گداز ہونا۔ پلپلا ہونا۔ ملایم ہونا۔ نرم پڑنا (۳) پانی ہونا۔ بہ نکلنا۔ رقیق ہونا (۴) مضمحل ہونا۔ بیٹھ جانا۔ تحلیل ہونا

کھا کھا کے غم ہر ایک یاں تک گھلے کہ بس — دنیا ہی سے ہمیں غم احباب لے گیا (جرأت)

(۵) دُبلا ہونا۔ لاغر ہونا۔ جسم پر گوشت نہ رہنا۔ سُوکھ کر کانٹا ہونا (۶) حل ہونا نہایت آمیز ہونا (۷) پتلا پڑنا (۸) گزرنا۔ بیتنا۔ (۹) جاتا رہنا۔ برابر ہونا جیسے داؤں گھلنا۔ (۱۰۔ پنجاب) لڑنا۔ جھگڑنا۔ دنگا فساد کرنا۔ جیسے تم کیوں گھلدے ہو۔ (۱۱۔ ") پہلوانوں کا باہم گتھنا۔ گتھنا +

گھلنا ملنا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) نہایت آمیز ہونا۔ ایک جان ہونا۔ (۲ متعدی) پیار اخلاص محبت اور ارتباط پیدا کرنا۔ یارانہ گانٹھنا۔ یار بنانا۔ مربوط ہونا +

گھلوانا (ہ) (گھولنا کا متعدی المتعدی) آمیز کرانا۔ حل کرانا۔ ملوانا۔ جیسے کھانڈ گھلوانا +

گُھلو مِٹّھو ہو جانا (ہ) فعل لازم: (بیگمات) جلد مل جُل جانا۔ جلد اخلاص جوڑ لینا۔ مل جُل جانا۔ ارتباط پیدا کر لینا۔ آمیز گار ہو جانا۔ جیسے وہ تو ہر کسی سے گُھلو مِٹّھو ہو جاتی ہے ✦ نہ اتنا کسی سے گُھلو مِٹّھو ہو کہ اپنا وقر جائے نہ ایسی لکھ لُٹ بنو کہ جسمیں تباہی اور قرضداری ہو (چتر بھنیلی)

(اس لفظ کے لغوی معنی مٹھاس کی طرح گھل مل جانے کے ہیں) ✦

گَہما گَہم (ہ) اسم مؤنث ع و: چہل پہل۔ رَول چَول ✦ آبادی ✦ گرم بازاری۔ رونق ✦ دھوم دھام جیسے جب بہُو آتی ہے تو اُسکے دم سے سارے گھر میں گہما گہم ہو جاتی ہے ✦

گَہما گَہمی (ہ) اسم مؤنث ع و: دیکھو (گہما گہم) ✦

گُھمال (پنجابی) اسم مذکر:۔ دو بیگہ زمین کی تعداد ✦

گُھمانا (ہ) فعل متعدی: (عوام) (۱) پھرانا۔ چکر دینا (۲) گشت کرانا۔ سیر کرانا

گھماؤ (ہ) اسم مذکر:۔ (پورب) (۱) پھیر۔ چکر (۲) زمین کی وہ مقدار جسے بیلوں کی ایک جوٹ دن بھر میں جوت لے ✦

گُھمر گُھمر (ہ) اسم مؤنث: چکّی کے چلنے کی آواز۔ جیسے (اطفال) چلی چکی گھمر گھمر چکی گھمر گھمر (دریا بچہ)

گھمڑیاں لینا (ہ) فعل متعدی (پورب) چکھیریاں پھرنا۔ چکر کھانا ✦ گرد پھرنا گھرنیاں کھانا ؎

گھمڑیاں لیتے ہیں بہار چمن نکہت آتی ہے مُنہ پہ رکھ دامن۔ (انشا)

گھمسان (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) لڑائی۔ جُدھ۔ رن۔ جنگِ عظیم۔ مہابھارت رزم۔ جنگ۔ جدل۔ مکار زار جدال و قتال۔ معرکۂ عظیم۔ (۲) قتل عام۔ قتل۔ خُونریزی۔ کُشت و خون۔ کشش و کوشش (۳) مقتولوں کا ڈھیر۔ گنج شہیداں۔ مُردوں کا کھتا۔ لاشوں کے تودے۔ لاشوں کے انبار۔ کشتوں کے پُشتے ؎

مارے گئے اتنے کہ ہوئے لاشوں کے تودے گھمسان بڑا عشق کے میدان میں دیکھا (مصحفی)

(۴) انبوہ۔ بھیڑ۔ ہجوم۔ ازدحام (۵) تباہی۔ پامالی۔ بربادی۔ غارتگری۔ ویرانی (۶) کثرتِ جنگ اور خُونریزی کے اظہار کے واسطے جیسے گھمسان کا رَن پڑا یعنی بھاری لڑائی ہوئی (۷) صفت) تہ و بالا۔ زیر و زبر۔ اُوپر تلے ✦

گھمسان کا رَن پڑنا (ہ) فعل لازم:۔ بھاری لڑائی ہونا۔ جنگِ عظیم پیش آنا۔ کشتوں کے پُشتے لگنا ✦

گھمسان کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) خُونریزی کرنا۔ کشت و خون کرنا۔ قتل و قمع کرنا ؎

تیغ پکڑ ہاتھ میں سب سے ملاتا ہے آنکھ آج کریگا یہاں پھر کہیں گھمسان تُو (ظفر)

(۲) کٹ کر لڑنا۔ جان توڑ کر لڑنا۔ (۳) کُشتوں کے پُشتے لگانا۔ لاشوں کا

کھیت ڈالنا۔ مقتولوں کا ڈھیر اور انبار کے انبار لگانا۔ جیسے ؎

جب جھوجھن کو گئے کا ہم جی گھمسان کیورن میں ڈٹکے
دَل مار کے سارے ہٹائے دیو پگ باپچھے وہ دو نہ ہٹکے
تلواران سے تن جُو ربھیو پاگ کے بیچ گرے کٹ کے
مُکھ پر بکھرے لہراوت ہیں سب لوگ کہیں سہرا لٹکے
(ازواری کی ترانہ)

گھمسان کی لڑائی (ہ) اسم مؤنث:۔ بڑی بھاری لڑائی۔ جنگ عظیم انبوہ اور کشمکش کی لڑائی۔ گہری لڑائی ؎

خوب گھمسان کی لڑائی ہے دیکھیں اب کس طرف صفائی ہے (لا اعلم)

گھمسان ہو جانا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) کُشتوں کے پُشتے لگ جانا۔ لاشوں کے تودے اور انبار کے انبار لگ جانا۔ ہزاروں کا کھیت پڑ جانا۔ مقتولوں کا ڈھیر لگ جانا۔ (۲) فوج کا فراہم ہو جانا۔ فوج کا ہجوم ہو جانا سپاہ کا مجتمع ہو جانا۔ لشکر اکٹھا ہو جانا ؎

طبل وَغا کے بجتے ہی گھمسان ہو گیا دونو طرف لڑائی کا سامان ہو گیا (امانت)

گُھمکا (ہ) اِسم مذکر:۔ اُمس۔ گُھمس۔ حبس ✦ احتباس۔ انقباض۔ گُھٹاؤ۔ وہ کیفیت جو برسات میں ہوا کے رُکنے اور زمینی بخارات کے نکلنے سے پیدا ہوتی ہے۔

گُھم گُھم (ہ) اسم مؤنث:۔ رتھ کے چلنے کی آواز۔ جیسے رتھ میں بیٹھ گُھم گُھم کرتی خرد افروز کے ہاں چلیں (چتر بھنیلی)

گھمنڈ (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) غرور۔ ابھیمان۔ گرب۔ مان۔ گمان۔ نخوت۔ تکبر۔ عُجب۔ پندار۔ تمکنت۔ کبر ؎

گر مال پہ ہے تجھے گھمنڈ آج تو میں بھی نہیں کسی کی محتاج (رنگین)
واعظ بُرے ہیں رند چلے جاؤ تم شتاب اچھا نہیں ہے عزت و توقیر پر گھمنڈ۔ (ناظم)
عاشق ہیں گرد رہتے ستاروں کی طرح سے زیبا ہے تمکو چاند سے رخسار پر گھمنڈ۔ (آتش)
حُسن ظاہر پہ نہ بھُولو حسن باطن چاہیئے اے بتو بیفائدہ ہے خود نمائی کا گھمنڈ (اسیر)
یاں تو بے پردہ ہوئی جو کچھ ہوئی تھی گفتگو پھر کلیم حق کو کیا ہے لن ترانی پر گھمنڈ (تجمل)
ولے کیا کرے رسم دُنیا ہے یہ۔ وگرنہ گھمنڈ آپ کا کیا ہے یہ۔ (میر حسن)

(۲) خود نمائی۔ خودستائی۔ خود فروشی ✦ خود آرائی۔ نمود۔ دکھاوٹ ✦ نمائش۔ ٹیپ ٹاپ (۳) خود بینی۔ خود پسندی۔ خود رائی (۴) فخر۔ ناز۔ شیخی۔ مشیخت۔ بڑائی۔ اترانا ؎

باتوں میں کوئی کام نکلتا ہے ہمنشیں تھا نامہ بر کو خُوبیِ تقریر پر گھمنڈ۔ (ناظم)
دیکھا عدو کا جنبش ابرو نے کیا کیا ہے اب بھی تمکو برش شمشیر پر گھمنڈ۔ ""

دخترِ رز کو جو محفل میں تم آئے تو دو　　دیکھ لینگے آج سب کی پارسائی کا گھمنڈ (ظفر)
برہمن کو بتکدہ پر شیخ کو کعبہ پہ ناز　　ہمکو ہے اُس آستان کی جبہ سائی کا گھمنڈ (")
اجی سر اُٹھا کر ادھر دیکھنا　　اسی چشم و ابرو پر اتنا گھمنڈ (انشا)
دکھا تو ایک بوسہ پر اُسنے لیا نہ مول　　تھا کیا گھمنڈ اس دلِ پُر داغ پر مجھے (رنگین)
تھا گھمنڈ ابرِ بہاری کو بہت رونے کا　　پر نہ زیادہ میرے دیدۂ خوں بار کی طرح (مصحفی)

(۵) برتا۔ حمایت۔ پُرچک۔ بل۔ مقدور۔ طاقت جیسے کسی کے گھمنڈ میں نہ آنا ابھی سر توڑ دونگا۔ تو کس کے گھمنڈ پر اِتراتا ہے +

اے حنا شاباش باندھے تو نے اُسکے دست و پا۔
تھا بہت شوخی سے جسکو ہاتھا پائی کا گھمنڈ } (ظفر)

(۶) بھروسا۔ سہارا۔ آسرا۔ امید۔ سہاتا

وہ حُور ہے پری نہیں آجائے سامنے　　ہو جسکو سحر و دعوت تسخیر پر گھمنڈ
نظارگی ہُوں صورتِ بزمِ شہود کا　　تقدیر کا گلہ ہے نہ تدبیر پر گھمنڈ } (ناظم)
ناظم ہمیں تتبعِ غالب پہ ناز ہے　　ہو گا کسی کو پیرویٔ میر پر گھمنڈ
زہد پہ ہے نہ ہمیں تسبیح خوانی پر گھمنڈ　　ہمکو ہے خالق کی ہردم مہربانی پر گھمنڈ (تجمل)
ہو گیا دم میں مکدر دیکھو وہ آئینہ رُو　　حضرتِ دل تھا تمہیں جسکی صفائی کا گھمنڈ (ظفر)
ہوس ہیں کھاتیوں عشق شرابِ شاہد دوست　　مجھے گھمنڈ نہیں اپنی پارسائی کا (ہوس)

گھمنڈ پر آجانا (ہ) فعل لازم:۔ مغرور ہو جانا۔ متکبر ہو جانا۔ نازاں ہو جانا اِترانے لگنا۔ غرور کرنے لگنا + شیخی میں بھر جانا

کندن سے نورتن کی بھبن دیکھ ڈونڈ پر　　پھر آگیا ہے وہ بت کافر گھمنڈ پر (مصحفی)

گھمنڈ پر ہونا (ہ) فعل لازم:۔ مغرور ہونا۔ متکبر ہونا۔ نازاں ہونا۔ اِترانا

ہے زورِ حسن سے وہ نہایت گھمنڈ پر　　نامِ خدا نگاہ پڑے کیوں نہ ڈونڈ پر (انشا)

گھمنڈ رکھنا (ہ) فعل لازم:۔ غرور کرنا۔ تمکنت رکھنا۔ اِترانا۔ اپنے کو دور کھینچنا

رکھتا ہے یارا بروئے خمدار پر گھمنڈ　　اُس ترک تیغ زن کو ہے تلوار پر گھمنڈ (آتش)

گھمنڈ کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) غرور کرنا۔ تکبر کرنا۔ نخوت کرنا۔ ابھیمان کرنا مان کرنا۔ گرب کرنا۔ اِترانا

دل ہو تو کیجے آہ کی تاثیر پر گھمنڈ　　جاتی رہی کمان تو کیا تیر پر گھمنڈ (ناظم)
نشۂ حسن میں کرتے ہو جو ہر بار گھمنڈ　　سبزۂ آغاز ہے زیبا ہے تمہیں یار گھمنڈ (تجمل)
دولتِ حسن پہ کیونکر نہ کرے یار گھمنڈ　　اپنی دولت پہ کیا کرتے ہیں زردار گھمنڈ (ضمیر)
یہ آپ حُسن پہ اپنے گھمنڈ کرتے ہیں　　کہ آپ شیش محل ہی میں ڈنڈ کرتے ہیں (انشا)

(۲) شیخی کرنا۔ شیخی بگھارنا۔ لاف مارنا۔ ڈینگ ہانکنا۔ شیخت کرنا۔ ڈون کی لینا۔ ڈون ہانکنا۔

دانش پہ گھمنڈ اپنی جو کرتا ہے ابتدت　　واللہ کہ وہ شخص ہے مجنوں سے آگے (مصحفی)

(۳) فخر کرنا۔ ناز کرنا۔ نازاں ہونا۔

آشنا ہرگز نہیں بالکل ہے وہ ناآشنا　　اے ظفر کرتے ہو جسکی آشنائی کا گھمنڈ (ظفر)

گھمنڈ معلوم ہونا (۱) فعل لازم:۔ بڑا بول سامنے آنا بڑے بول کا سر نیچا ہونا

بے مثالی کا گھمنڈ آپ کو ہوتا معلوم　　بد یہ کہئے کہ خود آئینہ مقابل نہ ہوا (خلق)

گھمنڈ نکال دینا۔ (ہ) فعل متعدی۔ شیخی جھاڑ دینا۔ نیچا دکھا دینا۔ بل نکال دینا۔ زور ڈھا دینا۔ شیخی کرکری کر دینا

زلفِ جاناں سے کہو کرتی ہے کیوں اتنی کجی
شانہ دیگا سب نکال اس کج ادائی کا گھمنڈ } (ظفر)

گھمنڈ نکل جانا (ہ) فعل لازم:۔ تکبر جاتا رہنا۔ شیخی جھڑ جانا۔ بل نکل جانا زور ڈھیجانا

آخر ستم رسیدۂ ہجراں نکل گیا۔　　سارا گھمنڈ اے بتِ ناداں نکل گیا (بحر)

گھمنڈ ہونا (ہ) فعل لازم:۔ غرور ہونا۔ نخوت ہونا۔ ابھیمان ہونا۔ تکبر ہونا۔ ناز ہونا۔ فخر ہونا + شیخی ہونا۔

ہم کو ہے اِس رازداری پر گھمنڈ　　دوست کا ہے راز دشمن پر کھُلا۔ (غالب)

گھمنڈ (ہ) اسم مذکر۔ بادلوں کا ہجوم۔ بادلوں کا جمگھٹا۔ ابر کا گھرنا اور چھانا جیسے سکھی ری اُمنڈ گھمنڈ موہے بدرا ڈرا دے + جیارا ڈر ڈر جاوے +

گھمنڈنا (ہ) فعل لازم:۔ بادلوں کا اُمنڈنا۔ ابر چھانا۔ بادل گھرنا +

گھمنڈی (ہ) صفت:۔ (۱) مغرور۔ متکبر۔ ابھیمانی۔ مُدمغ۔ گربونت (۲) خود بین۔ خود پسند۔ خود رائے۔ خود نما۔ (۳) شیخی خورا۔ ڈینگیا۔ لاف زن۔ تعلی باز۔ (۴) نازاں۔ اترانے والا۔ فخر کرنے والا۔ مفتخر۔ افتخار کنندہ +

گھُمیر (ہ) اسم مؤنث:۔ (عوام) چکر۔ دورانِ سر۔ دردِ سر۔ سیس بیڑا +

گھُمیری (ہ) اسم مؤنث:۔ (پورب) چکر۔ دوران سر +

گھن (س) اسم مذکر:۔ (۱) ابر۔ گھٹا۔ میگھ۔ میغ۔ بادل۔ بادلوں کا ہجوم۔ (۲) بہت بڑا ہتھوڑا۔ پتک۔ مطرقہ۔ وہ ہتھوڑا جسے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر لُہار لوگ گرم لوہے پر ضرب مارتے ہیں +

پہلوان مانتے ہیں وہ کے تمہارا لوہا　　ہاتھ تلوار کا پڑتا ہے کہ گھن پڑتا ہے (اسیر)

(۳) نہائی۔ اہرن۔ سنداں

صدمۂ اُلفت اُٹھا ایداغِ دل تو بھی تو اُور　　نام جب بیمار پاوے جبکہ گھن سے لگ چلے (احسان)

(۴) حساب) کعب۔ کسی عدد کو فی نفسہ تین بار ضرب دینا (۵) ریاضی) مجسّم چیز۔ جسم دار چیز۔ وہ چیز جس میں عرض طول عمق یا ارتفاع ہو + جسامت۔ (۶) جسم۔ بدن۔ دیہہ۔ سریر۔ جُثّہ۔ تن۔ انگ۔ (۷) ایک قسم کی خوشبُودار گھانس۔ (۸) شمار۔ تعداد۔ گنتی۔ نمبر (۹) وسعت۔ فراخی۔ کشادگی پھیلاؤ (۱۰) مضبُوطی۔ استحکام (۱۱) بلغم۔ کف۔ کھنکھار۔ (۱۲) ابرق چیلچل بھوڈل۔ طلق (۱۳) گھنٹہ۔ گھڑیال۔ (۱۴) ایک قسم کا رقص (۱۶) صفت) موٹا۔ سطبر + گاڑھا۔ دبیز۔ گندہ۔ دَلدار + (۱۷) صفت) بھاری۔ ٹھوس۔ بوجھل۔ وزنی۔ (۱۸) سخت۔ کڑا۔ (۱۹) مضبُوط۔ مستحکم۔ (۲۰) برائے اظہار کثرت + بھرا ہُوا پُر۔ معمُور۔ ہجُوم۔ انبوہ۔ جیسے گھن کے بال گھن کے درخت گھن کا جنگل گھن کی چھاؤں (۲۱) کثیر۔ بہت۔ بافراط۔ (۲۲) مبارک۔ سعید۔ سُبھ۔ سازگار۔ (۲۳) مستقل دائمی۔ (۲۴) گُنجان۔ گھنا۔ تراکُم اشجار ؎

نخلبندانِ اجل لے گئے کیا کیا نہال　　اُن چمن میں اب لگینگے اِس چمن سے لگ چلے
باغبانانِ قضا نے اسقدر کی پرورش　　اللہ اللہ واں یہ پودے کیا ہی گھن سے لگ چلے (احسان)

گھن دار (۱) صفت :- گُنجان۔ گھنا۔ پاس پاس (درخت یا شاخیں وغیرہ) +

گھن چکر (ہ) صفت :- (۱) بہت چکر کھانے والا۔ بہت گردش کرنے اور پھرنے والا (۲) آوارہ گرد۔ ہرزہ گرد۔ ڈانواں ڈول پھرنے والا (۳) وہ شخص جسکی عقل ہمیشہ چکر میں رہے۔ مُورکھ۔ کَوڑ مغز۔ بیوقُوف۔ بودھو۔ کم عقل۔ نادان (۴) اسم مذکر) ایک قسم کا آتشبازی کا چکر جو آگ دینے سے خُوب گردش کرتا ہے (۵) سورج مُکھی کا پھول (۶) چرخی۔ چکّر (۷) گردش۔ چکّر +

گھن چکّر میں آنا (ہ) فعل لازم :- گردش میں آنا۔ مصیبت میں پھنسنا +

گھن شیام (س) اسم مذکر :- (۱) کالی گھٹا۔ ابر سیاہ (۲) سری کرشن کا لقب۔ کنھیا۔ (۳) صفت) کالے رنگ کا۔ سیہ فام +

گھن کا (ہ) صفت :- (۱) گُنجان۔ تراکُم (۲) شاخ در شاخ اور سایہ دار درخت

گھن کی چوٹ (ہ) اسم مؤنث :- ضربِ شدید + صدمۂ سخت۔ بھاری چوٹ گہری ضرب + ہتھوڑے کی دوہتّھی چوٹ +

گھن گرج (ہ) اسم مؤنث :- (۱) بادلوں کی کڑک۔ بجلی کی کڑک۔ آوازِ رعد + زور کی کڑک (۲) غوغائے عظیم۔ نہایت غُل۔ شور +

گھن گھور (ہ) اسم مؤنث :- مرکّب از (گھن + گھور) بادل گہرا ڈراؤنی اور نہایت گہری گھٹا۔ ابرِ مہیب۔ ابرِ تیرہ و تار۔ ابرِ غلیظ۔ ابرِ مطیر۔ ہولناک بادل +

گھن گھور گھٹا (ہ) اسم مؤنث :- نہایت گہری اور ڈراؤنی گھٹا۔ کالی اور مہیب گھٹا۔ بہت برسنے والی گھٹا۔ ابرِ مہیب و ہولناک۔ کالی پیلی گھٹا۔ ابرِ مطیر۔ بہت چھائی ہوئی گھٹا ؎

رعد ہے خاموش آگے نالۂ پُر شور کے　　دودِ دل سے ہوش اُڑتے ہیں گھٹا گھنگھور کے (ظفر)
آگ برسے تو نہیں جلنے عجب فرقت میں　　ہے یہ دودِ دل سوزاں نہیں گھنگھور گھٹا (ناسخ)
اُس رُخِ رنگیں پہ زلفیں دیکھ کر کہتے ہیں سب　　واہ کیا صحنِ گلستاں میں گھٹا گھنگھور ہے (اسیر)

(گھن گھور مرکّب ہے گھن بمعنی ابر و کثرت اور گھور بمعنی گھِرنا اور محیط ہونا سے چونکہ اکثر پیش زبر سے اور زیر پیش سے بدل جاتا ہے اِس وجہ سے گھِرنا بسبب گھور ہو گیا جس طرح کھُلانا سے کِھلانا چھُپانا سے چِھپانا۔ کِھلنا سے کھُلنا بمعنی زیب دینا۔ ٹٹ پونجیا سے ٹٹ پُونجیا۔ مُکھ سے مُکھّی یعنی مُنہ پر بیٹھنے والی۔ الّھو مُکّھو سے الکھو مکّھو وغیرہ الفاظ بن گئے)

گھن گھور گھٹا آنا (ہ) فعل لازم :- گہری گھٹا آنا۔ ابرِ تیرہ و تار کا نمایاں ہونا۔ بادلوں کا جھُوم کر آنا۔ خُوب گھٹا چھانا۔ بادلوں کا اُمڈ آنا ؎

سیکنتی شُدہ کہ گھنگھور گھٹائیں آئیں　　تم پہ رحمت ہوئی تو یہ بلائیں آئیں (داغ)

گھن گھور گھٹا چھانا (ہ) فعل لازم :- بھاری گھٹا چھانا۔ گہرا ابر محیط ہونا ؎

اے فلک ہجر میں گھنگھور گھٹا چھائی ہے　　دامن ابر بھی میرا ہی گریباں ہوتا (داغ)

گھن گھور لڑائی (ہ) اسم مؤنث :- (لکھنؤ) محاربۂ عظیم۔ بڑی بھاری لڑائی جیسے بڑی گھنگھور لڑائی ہوئی صفوں کی صفائی ہوئی +

گہن (ہ) اسم مذکر :- (۱) گرہن۔ کسُوف۔ خسُوف۔ گرفتگئے ماہ و خورشید۔ چاند یا سُورج یا کسی اور روشن اجرام کی روشنی کا کسی اور اجرام یا اجسام کے حایل یا مقابل ہو جانے سے رُک جانا۔ چنانچہ جب چاند گرہن ہوتا ہے تو اس میں چاند زمین کے سایہ کے قریب سے گزرتا ہے اور جب سورج گرہن ہوتا ہے تو چاند سُورج اور زمین کے درمیان ہو کر نکلتا ہے۔ (۲) مجازاً) داغ۔ عیب۔ کلنک +

(اگرچہ بول چال میں بفتح اوّل و کسرِ ثانی زبان زد ہے مگر شعرا نے بفتح اوّل و دوم یمن۔ کفن۔ ذقن۔ لگن۔ ہرن۔ چمن وغیرہ کے ساتھ اِس کا قافیہ باندھا ہے ؎

بکھری تیرے رخسار پہ جو زلف تو مجھ کو　　اک داغ ملا چاند گہن تدر پکڑ کر (انشاء)

گہن پڑنا (ہ) فعل لازم :- ہنوز کسُوف یا خسُوف کا ہونا۔ ؎

چاند سا رُخ ہے تو زلف تو بوسہ ہو عطا　　کیجئے صدقے کی تدبیر گہن پڑتا ہے (اسیر)

گہن لگنا (ہ) فعل لازم :- (۱) کسُوف یا خسُوف ہونا +

گہن

(مفصل کیفیت لفظ گہن یا کسوف خواہ خسوف میں دیکھو) +

(۲) عیب لگنا۔ داغ لگنا۔ کلنک لگنا۔ بدنامی یا رسوائی ہونا ؎

خطِ رُخ پہ تیرے آنے نظر گلبدن لگا ہو کیوں نہ شور دن دُئے مہ کو گہن لگا۔ (ظفر)

ہماری ہر اک بات میں سفلہ پن ہے کمینوں سے بدتر ہمارا چلن ہے
لگا نام آبا کو ہم سے گہن ہے ہمارا قدم ننگِ اہلِ وطن ہے
بزرگوں کی توقیر کھوئی ہے ہم نے
عرب کی شرافت ڈبوئی ہے ہم نے (مسدّس حالی)

چاند کہنے سے گہن لگتا ہے اِس صباحت کو دیکھتے ہیں ہم (نامعلوم)

گہن میں آنا (ہ) فعل لازم :- (۱) چاند یا سورج کے رُخِ روشن کا عکسِ زمین یا چاند کے سبب مدھم پڑنا۔ کسوف یا خسوف میں آنا ؎

جبین و رُخ کو نہیں زلف سے چھپایا ہے گہن میں ہے قمر و آفتاب آئے ہوئے (نیساں)

(۲) آدمی یا حیوانات کے کسی عضو کا ٹیڑھا یا بگڑا پیدا ہونا جس کی نسبت عوام کا خیال ہے کہ اگر پیدائش کے وقت گہن پڑے یا اُس کا اثر زچہ پر ہو تو بچّے کے کسی نہ کسی عضو میں فرق آجاتا ہے +

گہن ہونا (ہ) فعل لازم :- دیکھو (گہن پڑنا)

گِھن (ہ) اسم مؤنث :- (۱) کراہت۔ کراہیت۔ اِکراہ۔ نفرت۔ تنفّر۔ اَرُچی + کسی مکروہ چیز کو دیکھ کر طبیعت کا غثیان کرنا یا گھبرانا یا توحش کرنا (۲) متلی۔ غِثیان۔ اُلٹی۔ زمین دیکھنے یا جی تلے اُوپر ہونے کی سی کیفیت +

گِھن آنا (ہ) فعل لازم :- کراہیت آنا۔ اکراہ ہونا۔ نفرت ہونا۔ طبیعت کا متنفّر اور متوحش ہونا۔ کسی کریہ چیز کو دیکھ کر کراہت پیدا ہونا +

گِھن کھانا (ہ) فعل متعدی :- نفرت کرنا۔ کراہیت کرنا +

گھُن (ہ) اسم مذکر :- (۱) ایک قسم کے کیڑے کا نام جو اکثر لکڑی کو کھا کر آٹا آٹا کر دیتا ہے (۲) وہ کیڑا جو غلّہ میں لگ جاتا ہے جسے سُرسری دُھوراد وغیرہ کہتے ہیں۔ فارسی سبشہ۔ عربی سُوس (۳) وہ بُرادہ یا میدہ سا جو کیڑے کے کھا لینے کے بعد لکڑی وغیرہ سے جھڑتا ہے چنانچہ اُسے گھُن جھڑنا کہتے ہیں (۴) مجازاً مرضِ کہنہ یا تپِ مزمن جو گھُن کی طرح تاقیامِ جسم قائم رہے +

گھُن جانا (ہ) فعل لازم :- لکڑی یا غلّہ کا گھُن کے سبب سے گل سڑ جانا تھوتھا ہو جانا۔ بودا پڑ جانا +

گھُن جھڑنا (ہ) فعل لازم :- کرم خوردہ لکڑی کا بُرادہ چھن چھن کر گرنا۔ گھُن کھائی ہوئی لکڑی کا میدہ سا ہو ہو کر جھڑنا۔

گھن

گھُن جوانی کو لگنا (ہ) فعل لازم :- عالمِ شباب میں کسی ایسے مرض کا لگ جانا جس سے ساری رونقِ شباب جاتی رہے۔ آتشک کا مرض لگ جانا۔

گھُن دل کو لگنا (ہ) فعل لازم :- عشق کا آزار ہونا۔ دل کو مرضِ عشق ہو جانا۔ دل کا کسی فکر یا خیال میں ہر وقت مبتلا رہنا ؎

گھُن دل کو لگا قصد یہ ہے عید کو اُن سے میں ایک مِلوں تھوڑا سا گھن نذر پکڑ کر (انشا)

گھُن لگ جانا یا لگنا (ہ) فعل لازم :- (۱) لکڑی یا غلّے وغیرہ میں گھُن کیڑے کا پیدا ہو جانا۔ کیڑا لگنا۔ کرم خوردہ ہونا (۲) کسی مرض کا پیچھے پڑ جانا۔ دُکھڑا لگ جانا۔ روگ لگ جانا۔ ایسا آزار ہو جانا جو دم کے ساتھ جائے۔ دِق کا مرض ہو جانا۔ بڑا آزار ہو جانا + آتشک ہو جانا ؎

بھلی چنگی تھی میں گھُن لگ گیا ہے جوانی میں
نگوڑے چہرے والے نوج کھاؤں میں دوا تیری (جانِ صاحب)

(۳) غمِ جانکاہ یا فکر لگ جانا +

گھنا (ہ) صفت :- (گنوار) (۱) بہت سا۔ اَت گت۔ الغاروں۔ نہایت ازحد۔ ڈھیر سا۔ وافر۔ (۲) گنجان۔ گھن کا۔ گھندار (۳) وہ درخت جس میں بہت سی اور پاس پاس شاخیں ہوں +

گہنا (ہ) اسم مذکر :- (۱) زیور۔ ابھوکن۔ بھوشن۔ حلیہ۔ ٹُوم ؎

کثرتِ زخم ہے مردوں کے بدن کا گہنا بسرو چشم ہے منظور تمہارا کہنا (مؤلف)

(۲۔ پنجاب) گرو۔ رہن۔ گرویں جیسے گہنے رکھنا یعنی گرو رکھنا +

گہنا (ہ) فعل لازم :- (۱) گرہن میں آنا۔ گہن لگنا۔ کسوف یا خسوف ہونا۔ جیسے چاند گہنا یا سورج گہنا۔ (۲۔ گنوار) فعل متعدی :- لینا۔ پکڑنا۔ گرفت کرنا ؎

مجکو مارا ہے تری تیغِ تغافل ہی نے جان قتل کرنے کو مری تیغ کا مت قبضہ گہہ (جرأت)

باٹ چلت میرو اچرا گیے۔ میری سُنے نہ اپنی کہے
ناکچھ مو سے جھگڑا جھانٹا کیوں سکھی ساجن ناسکھی کانٹا (اکہ مکری)

میری اُنگلی گہہ لینی کا رے شام شام تم نٹ اناری۔ گردھاری یا برج ٹھمری
میں ایسی سگری ناری

گھُنا۔ (ہ) فعل لازم :- دیکھو (گھُن لگنا) کرم خوردہ ہونا ؎

یہ عمر جسے تم سمجھے ہو یہ ہر دم تن کو دُھنتی ہے۔
جس لکڑی کے بل بیٹھے ہو دن رات یہ لکڑی گھُنتی ہے (نظیر)

گھُنّا (ہ) صفت :- (۱) وہ شخص جو بات کو سمجھے اور بخوبی جانے مگر جواب نہ دے۔ اَن بولا۔ چُپ۔ مگرا۔ (۲) کینہ ور۔ کینہ توز۔ منافق۔ دل میں بات

رکھنے والا۔ کپٹی۔ دل میں بغض رکھنے والا۔ کپٹ باز +

گہنانا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) گہن لگنا۔ کسوف یا خسوف میں ہونا ؎

اندھیرا تواریخ پر چھا رہا تھا ستارہ روایت کا گہنا رہا تھا۔
درایت کے سورج پہ ابر آرہا تھا شہادت کا میدان دُھندلا رہا تھا } بندِ حالی
سرِ رہ چراغ اِک عرب نے جلایا ہر اک قافلے کا نشاں جس سے پایا

(۲) مدھم پڑنا۔ رونق گھٹنا۔ روشنی کم ہونا۔ تیرگی چھانا۔ تیرگی میں آنا ؎

جہاں سود ہے یاں وہیں ہے زیاں بھی جہاں روشنی ہے وہیں ہے دُھواں بھی
سقر بھی ہے یہ خاکداں اور جناں بھی بہاریں بھی ہیں اس چمن میں خزاں بھی } بندِ حالی
نکھرتے ہیں جو یاں وہ گدلاتے بھی ہیں چمکتے ہیں جو یاں وہ گہناتے بھی ہیں

(۳) کسی عضو کا پیدائشی خمیدہ اور ٹیڑھا ہونا جسے عام لوگ چاند یا سورج گرہن کے اثر سے خیال کرتے اور کہتے ہیں کہ گرہن کے وقت جو پیدا ہوتا ہے اُس کے عضو میں نقص آجاتا ہے +

گھناؤنا (ہ) صفت :۔ (۱) مکروہ۔ کریہ۔ نفرت انگیز۔ (۲) بھنکتا۔ گھن کھایا۔

گھناؤنا کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ قابلِ نفرت بنانا۔ گھن کھایا بنانا۔ جیسے گُو سے گھناؤنا کردیا

گہنایا ہوا (ہ) صفت :۔ بھدّا۔ بھرا ہوا۔ پیدائشی ٹیڑھا۔ ناقص الخلقت

گہنایا ہوا پاؤں (ہ) اسم مذکر :۔ بھرا ہوا یا پیدائشی بھدّا اور مُڑا ہوا پاؤں +

گہنایا ہوا ہاتھ (ہ) اسم مذکر :۔ پیدائشی مُڑا ہوا ہاتھ۔ خلقی خمیدہ ہاتھ۔

گھنٹا یا گھنٹہ (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) گھڑیال۔ برنجی توا جسے موگری سے بجاتے ہیں (۲) جرس۔ دَرا۔ زنگولہ۔ گلے میں لٹکانے کی ٹالی جو اکثر بیل یا اونٹ وغیرہ کے گلے میں ڈال دیتے ہیں (۳) وقت بتلانے کا بڑا آلہ۔ کلوک۔ ٹائمپیس۔ وقت نما۔ ساعت نما۔ (۴) ساٹھ منٹ یا ڈھائی گھڑی کا وقت (۵)۔ بازاری) عضوِ تناسل +

گھنٹا بجانا (ہ) فعل متعدی :۔ گھڑیال بجانا۔ گھنٹے پر چوٹ لگانا +

گھنٹا گھر (ہ) اسم مذکر :۔ وہ اونچا مینار جس کے چاروں طرف گھنٹے کی سوئی لگی ہوئی ہوتی ہے اور وہ تمام شہر و بازار میں وقت کی خبر دیتا ہے +

گھنٹا ہلانا (ہ) فعل متعدی :۔ (ہنود) (۱) گھنٹا ہلا کر پوجا کرنا۔ پوجا پاٹ کرنا۔ (۲) کارِ بے حصول کرنا۔ بےفایدہ کام کرنا۔ وقت گزارنا۔ وقت گذاری کرنا

گھنٹی (ہ) اسم مؤنث :۔ (۱) گھنٹا کی تانیث۔ ٹالی۔ ٹال۔ ٹلّی۔ درائے کوچک زنگلہ۔ جلجل۔ جرس کوچک۔ (۲) پیتل کی چھوٹی سی لٹیا جو اکثر پوجا کے وقت

کام آتی ہے۔

گھنٹے (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) گھنٹا کی جمع (۲) حروفِ مغیرہ کے آجانے کے سبب الف کی یائے مجہول سے بدلی ہوئی صورت جیسے گھنٹے پر چوٹ لگانا۔ گھنٹے بھر میں آنا +

گھنٹے مورچھل سے اُٹھانا (ہ) فعل متعدی :۔ (ہنود) بوڑھے آدمی کے جنازے کو نہایت دُھوم دھام یعنی باجے گاجے کے ساتھ مرگھٹ میں لے جانا +

گھُنڈی (ہ) اسم مؤنث :۔ (۱) کپڑے کی گول مول سلی ہوئی گولی جسے حلقہ میں لگا کر انگرکھے کا پردہ یا گریبان وغیرہ باہم ملا دیتے ہیں۔ گوئے گریبان تکمہ۔ گوپک + سوتی بٹن + بٹن۔ بوتام۔ (۲) دھان کی دوبارہ پھوٹی ہوئی جڑ۔ (۳۔ پنجاب) چنے کا بُھس نکال کر جو ڈنٹھل رہ جاتا ہے۔ (۴۔ پنجاب) گرہ۔ عقد۔ بندش۔ جیسے دل کی گھنڈی کھولو اور رام رام بولو۔ (۵۔ ") بل۔ فرق۔ کدورت۔ جیسے میری طرف سے تیرے دل وچ گھنڈی ہے (۶) مجازاً رُکاؤ۔ انقباض +

گھُنڈی دل کی کھولنا (ہ) فعل متعدی :۔ دلوں سے صاف ہونا۔ رنجش یا کدورت دُور کرنا۔ دل سے کینہ نکال ڈالنا +

گھُنڈی کھولنا (ہ) فعل متعدی :۔ بند کشادن کا ترجمہ۔ گرہ کھولنا بند کھولنا۔ بٹن کھولنا +

گھُنڈی لگانا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) بٹن لگانا۔ بند باندھنا۔ تکمہ کو حلقہ کے اندر داخل کرنا۔ (۲) گھنڈی ٹانکنا۔ بٹن ٹانکنا +

گھُنگچی (ہ) اسم مؤنث :۔ چرمٹی۔ سُرخ۔ رتی۔ رتک۔ ایک قسم کے سُرخ یا سفید دانے کا نام جس کا مُنہ سیاہ ہوتا ہے۔ گھمچی۔ گھونگچی۔ چشمِ خروس +

گھُنگرالے (ہ) صفت :۔ گھونگر والے (بال) مرغول۔ موئے پیچیدہ۔ تابیدہ بل کھائے ہوئے (بال) +

گھُنگرو (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) زنگلہ۔ قلقلہ۔ ایک قسم کے بجنے والے زیور کا نام جسے اکثر ناچنے والے پاؤں میں باندھتے یا عورتیں پہنتی ہیں (۲) گلے کی وہ آواز جو جانکنی کے وقت سانس کے اٹک کر نکلنے یا بلغم کے پھنس جانے سے نکلتی ہے۔ آوازِ جاں کندن (۳) وہ خول جس میں چنا رہتا ہے۔ ٹاٹ۔ چنے کا ڈوڈا۔ بوٹ کا چھلکا (۴) سَنی کا پھل جس کے اندر اُس کے بیج رہتے اور گھنگرو کی طرح بجتا ہے۔ اکثر بچے اُسے تاگے میں پرو کر اپنے پاؤں میں

باندھا کرتے ہیں +

گھنگرو باندھنا (ہ) فعل متعدی :- (کنچن) ناچنے میں شاگرد کرنا۔ ناچ سکھانے کا شاگرد بنانا (۲) ناچنے کو کھڑا ہونا۔ ناچنے کی تیاری کرنا +

گھنگرو بند بھائی (ہ) اسم مذکر :- (کنچن) کنچن بچّہ۔ لولی زادہ۔ ناچنے گانے والے آپس میں ایک دوسرے کو کہتے ہیں +

گھنگرو بولنا (ہ) فعل لازم :- (۱) جھانجھ یا پا کا صدا کرنا۔ گھنگروں کا چھن چھن کرنا (۲) گھرّا لگنا۔ گھرّا چلنا۔ جانکنی کے وقت سانس کا رُک رُک کر نکلنا۔ بلغم کا حلق میں بولنا۔ جانکنی ہونا۔ قریب مرگ ہونا + ؎

واں بزم رقص میں تو سرگرم ہے طربکا   یاں بولتا ہے گھنگرو اس تیرے جاں طلب کا (معروف)

رواں ہے کاروانِ عمر غافل تو کیوں چوکے ہے
جرس کے بھی وہ گھنگرو بولتا اندر گلو کے ہے (منیر)

جانکنی کے وقت مجکو دیکھنے آیا جو تو   شور گھنگرو سے ہوا پیدا مبارکباد کا (بحر)

گھنگرو سالدنا یا گھنگرو کی طرح لدنا (۱) فعل لازم :- کثرت سے پھنسیاں نکلنا۔ یا آبلے پڑنا۔ سیتلا کا خوب بھر کر نکلنا۔ گوندنی سالدنا ؎

یہ سوختہ آبلوں سے دیکھو   گھنگرو سا لدا ہوا کھڑا ہے۔ (احسان)

گھنگنیاں (ہ) اسم مؤنث :- باکلیاں۔ اُبلے ہوئے چنے یا جوار یا گیہوں وغیرہ

گھنگنیاں مُنہ میں بھر کر بیٹھنا (ہ) فعل لازم :- گُھنّی سادھ کر بیٹھنا چُپ نانڈھنا۔ خاموشی اختیار کرنا۔ چُپ لگانا +

گھنگولنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) کسی رقیق چیز یا پانی کے بھرے ہوئے برتن میں ہاتھ ڈال کر ہلانا۔ کسی رقیق چیز کو ہاتھوں سے درہم برہم کرنا + گدلا کرنا گدلا کرنا (۲) خوب ہلانا۔ گھولنا +

گھنگھنانا (ہ) فعل لازم :- کسی پہیّہ کے جلدی جلدی چکر کھانے کی آواز۔ چرخی کی وہ آواز جو زور کے چلنے سے سرزد ہوتی ہے +

گہنے (ہ) اسم مذکر :- (۱) گہنا بمعنی زیور کی جمع (۲) وہ صورت جو حروفِ مغیّرہ کے آجانے سے الف کو یائے مجہول سے بدل لینے میں واحد کے واسطے جائز ہے۔ جیسے میرے گہنے کو میلا کر دیا میرے گہنے کا ستیاناس کھو دیا وغیرہ (۳) گرو۔ گروی۔ رہن (پنجاب) +

گہنے رکھنا (ہ) فعل متعدی :- گرو رکھنا۔ رہن کرنا۔ بندھک رکھنا (پنجاب)

گہنی (ہ) اسم مؤنث (۱) گہنائی ہوئی گائے۔ وہ گائے جسکے اعضا میں خلقی نقص ہو۔ ناقص الخلقت گائے (۲) چھوٹے قد کی گائے۔ چھوٹی گائے +

گُھنّی (ہ) اسم مؤنث :- (۱) چُپ۔ خاموشی۔ (۲) مکری عورت۔ انبولا رانی جیسے سسرال میں نہ بولوگی تو کہینگے کیا گھنی مُٹھی ہے۔ اسکی زبان کو کوئی نکیگی دستگھنڑ سہیلی (۳) صفت: کینہ توز۔ کپٹن۔ کپٹ رکھنے والی۔ دل میں بات رکھنے والی +

گُھنّی سادھنا (ہ) فعل لازم :- چُپ نانڈھنا۔ خاموشی اختیار کرنا۔ گمرا پن کرنا۔ جان کر جواب نہ دینا۔ مکر و فریب سے چُپ رہنا +

گُھنّی مُٹھی (ہ) صفت :- گربہ مسکین۔ غریب صورت شیطان خصلت۔ غریب نما حرامزادی۔ چُپ حرامزادی مسکین صورت بدذاتنی +

گھوآ (ہ) اسم مذکر :- (۱) ایک قسم کے کیڑے کا نام جو اکثر پانی کے کنارے پر رہتا اور اُسے بلبل وغیرہ پرند بہت خوشی سے کھاتے ہیں (۲) سرکنڈے کے اُوپر کا پھول جو روئی کی مانند ہوتا ہے۔ بھُوئی +

گہوارہ (ف) اسم مذکر :- (۱) بچوں کے سُلانے کا جھولا۔ پالنا۔ پنگورا۔ مہد ہنڈولا۔ وہ کھٹولا جو دونوں طرف ڈوکم لگا کر اُنکے نیچے کی لکڑی میں لٹکا دیتے ہیں۔ ہنڈولنا +

عہد طفلی سے جنونِ عشق کامل ہے شفیق   شاخ نخل بید مجنوں سے مرا گہوارہ تھا
لوٹتا تھا اسمیں بدخوئی سے میں مانند اشک   شوخیِ طفلانہ سے جنباں میرا گہوارہ تھا (آتش)

(۲) وہ چارپائی جسپر عورتوں کے جنازے کے واسطے محراب نما لکڑیاں باندھ کر اُسکے اندر لاش رکھتے ہیں +

گھوٹا (ہ) اسم مذکر :- ہندو (۱) کاغذ گھوٹنے کا مُہرا خواہ ڈنڈی دار ہو خواہ حلقہ نما (۲) چار ابرو کا صفایا۔ سر کی اُسترے سے گھٹائی +

گھوٹا پھروانا (ہ) فعل متعدی المتعدی :- صفایا کرانا۔ سر ڈاڑھی مونچھوں وغیرہ کو اس طرح مُنڈوانا کہ کھونٹی تک نہ رہے +

گھوٹنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) رگڑنا۔ حل کرنا۔ کھرل یا کونڈی میں خوب باریک کرنا جیسے بھنگ گھوٹنا۔ (۲) مُہرا کرنا۔ مُہرے سے صفائی کرنا۔ (۳) خوب یاد کرنا۔ بار بار پڑھکر ذہن نشین کرنا۔ جیسے سبق گھوٹنا +

گھور (ہ) اسم مذکر :- (۱) میل۔ چرک۔ غلاظت۔ جیسے اسکے بدن پر چار چار انگل گھور چڑھا ہوا ہے۔ (۲۔ س) بھیانک۔ خوفناک۔ ڈراؤنا مہیب۔ دہشت انگیز۔ جیسے گھن گھور یعنی ڈراؤنی گھٹا۔ گھور شبد یعنی چنگھاڑ وغیرہ۔ (۳۔ ہ) گھوڑے کا گہرا رنگ (۴۔ س) رات۔ شب +

گھور نرک (س) اسم مذکر :- نہایت ڈراؤنا دوزخ۔ وہ دوزخ جسمیں سخت عذاب ہو +

گھورا (ہ) اسم مذکر :- (۱) کوڑی۔ ڈلاؤ۔ کوڑا گھیا۔ میلا اور کوڑا کرکٹ پھینکنے

کی جگہ۔ کھتا۔ کُناسہ۔ سُباط (۲) گوہ۔ گُوبر کوڑا کرکٹ وغیرہ جو خاکروب صاف کرکے لے جاتے ہیں (۳) گھُورنا مصدر سے ماضی مطلق کا صیغہ۔ غور سے دیکھا۔ ٹکٹکی باندھ کے دیکھا +

گھُور اگھاری (ہ) اسم مؤنث :۔ (۱) دیکھا دیکھی۔ نظر اندازی۔ دیکھنا بھالنا (۲) دید بازی۔ دیدار بازی۔ نظر بازی۔ آنکھیں لڑانا۔ ایک دوسرے کو نظر محبت سے باہم بغور دیکھنا ؎

گھُور اگھاری میں اُڑ گیا کاجل　　بچ رہا کیوں کسی کا یہ بادل　　(نامعلوم)

گھُورنا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) تاکنا۔ تکنا۔ ٹکٹکی باندھ کر دیکھنا۔ گُھورنا۔ غور سے دیکھنا۔ آنکھ گاڑ کر دیکھنا۔ تعمّق نظر سے دیکھنا + صرف دیکھنا + نظر ڈالنا ؎

تمام رات تجھے چاند اس طرح گھُورے　　نہ تو نے آنکھ ذرا رشکِ ماہ دکھائی (عارف)

کیا مرے آنے پہ تُو اے بُتِ مغرُور گیا　　کبھی اِس راہ سے نکلا تو تجھے گھُور گیا (میر)

رشک آتا ہے مجھے کہدو بتِ دلخواہ سے　　آسماں گھُورے ہے تجکو چشمِ مہر و ماہ سے (نکہت)

(۲) چشم غضب و قہر آلُود سے دیکھنا۔ تیز نگاہ سے دیکھنا۔ خفگی کی نظر سے دیکھنا ؎

جسنے دیں آنکھیں ملا اُس صنم کافر سے　　اتنا گھُورا کہ اُسے جان سے مارا آخر (مصحفی)

(۳) نظر بازی کرنا۔ نظارہ کرنا۔ دیدار بازی کرنا۔ نظر محبت سے دیکھنا۔ آنکھیں لڑانا۔ آنکھیں ملانا ؎

یہ رنگیں مُدّوا جو ہے کھڑا اس سے کوئی کہدے　　کہ میرا ہے تجھے گر گھُورنا منظور میلے میں
تو اک جالی کے پیچھے سے وہ یا چلون کے اندر سے　　بچا کر آنکھ سب کی شوق سے بس گھُور میلے میں (نظیر)

(۴) بُری طرح آنکھیں گاڑ کر دیکھنا۔ نظر بد سے دیکھنا + غضبناک نظر سے دیکھنا۔ بُرے تیوروں سے دیکھنا ؎

کہو تو کیا اے چارہ گر تجکو ہوا منظُور آج　　گھورتا ہے بے طرح کچھ دیدۂ ناسُور آج (نسیم دہلوی)

گھوری (ہ) صفت :۔ (۱) غچلی۔ غلیظ۔ میلا۔ گندا۔ وہ شخص جو نہانے دھونے سے کام نہ رکھے۔ (۲) اگھوری کا مخفف۔ سر بھنگی۔ سر بنگ +

گھوڑا (ہ) اسم مذکّر :۔ (۱) اسپ۔ تُرنگ۔ توسن۔ مرکب۔ فرس۔ (۲) شطرنج کے اُس مُہرے کا نام جو آڑا ڈھائی گھر چلتا ہے (۳) بندُوق کا کُتّا۔ فرضُول۔ چُٹکی۔ چانپ۔ وہ چٹخنی جس کے صدمہ سے پٹاخیدار یا پتھری دار بندوق چلتی ہے۔ بندوق کا طوطا +

(حیات الحیوان میں لکھا ہے کہ جس شخص نے اوّل گھوڑے کی سواری کی وہ اسمٰعیل ؑ تھے چنانچہ اسی وجہ سے تازی گھوڑے کا نام عراب رکھا گیا +)

گھوڑا اُٹھانا (ہ) فعل متعدی :۔ گھوڑے کو دوڑانا۔ گھوڑا ڈالنا۔ سرپٹ دوڑانا۔ گھوڑا بھگانا۔ گھوڑا لپکانا۔ گھوڑا ڈپٹانا۔ بگ ٹُٹ دوڑانا ؎

خامہ سے کام لیجئے ہنگامِ فکر شعر　　میدان کارزار میں گھوڑا اُٹھائیے (آتش)

گھوڑا اُلانگنا (ہ) فعل متعدی :۔ گھوڑے پر اوّل مرتبہ سواری کرکے

اُسکی جھجک نکالنا۔ نئے گھوڑے پر چڑھنا +

گھوڑا ابھر جانا (ہ) فعل لازم :۔ گھوڑے کا پسینے پسینے ہو کر جکڑ جانا۔ سینہ بند ہو جانا۔ گھوڑے کا بند بند تھک کر جکڑ جانا +

گھوڑا پائے پر چڑھانا (ہ) فعل متعدی :۔ بندوق کے کُتّے کو بندُوق چلانے کے واسطے اُٹھانا۔ بندُوق کی چانپ کو پٹاخے پر صدمہ پہنچانے کے واسطے اُٹھا کر اُسکے پائے پر لا رکھنا +

گھوڑا پلانا (ہ) فعل متعدی :۔ (پُورب) گھوڑے پر کاٹھی یا زین رکھنا۔ چار جامہ کسنا +

گھوڑا پھینکنا (ہ) فعل متعدی :۔ گھوڑا ڈالنا۔ گھوڑا ڈپٹانا۔ گھوڑا لپکانا +

گھوڑا چھوڑنا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) گھوڑے کو گھوڑی پر تخم لینے کیواسطے چڑھانا۔ اسپ نر کو مادیاں سے جفت کرانا۔ فارسی اسپ کشیدن (۲) گھوڑا دوڑانا (۳) گھوڑے کو اُسکی مرضی پر چلنے دینا۔ (۴) گھوڑا کھولنا۔ گھوڑے کا چار جامہ وغیرہ اُتار ڈالنا + جُتے ہُوئے گھوڑے کو گاڑی میں سے نکالنا (۵) خُونیہ پر چھوڑنا + چرائی پر ڈالنا (۶) اشو میدھ جگ کرنا۔ یہ پُرانا دستور تھا کہ زبردست راجہ گھوڑا چھوڑ کر دیکھتے تھے کہ کوئی راجہ اسکا پکڑنے والا ہے یا نہیں +

گھوڑا دوڑانا (ہ) فعل متعدی :۔ گھوڑا بھگانا۔ گھوڑے کو سرپٹ کرنا بگ ٹُٹ بھگانا۔ گھوڑا اپیلنا۔ تاختن کا ترجمہ +

گھوڑا دینا (ہ) فعل متعدی :۔ دیکھو گھوڑا چھوڑنا (پُورب) +

گھوڑا ڈالنا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) کسی رُخ پر گھوڑے کو دوڑانا + گھوڑا سرپٹ کرنا (۲) کسی کے پیچھے گھوڑا لپکانا۔ گھوڑے سے تعاقب کرنا +

گھوڑا گھاس سے آشنائی کرے تو بھُوکا مرے (۱) کہاوت :۔ یعنی اگر سوداگر مروت برتے یا نفع سے غرض نہ رکھّے تو بھُوکا مرے۔ مزدُور مزدُوری نہ لے تو بھُوکا مر جائے۔ اپنا مطلب کوئی نہیں چھوڑتا +

گھوڑا گھُڑسال ہی میں قیمت پاتا ہے (۱) کہاوت :۔ ہر ایک چیز کی قدر اُسی کے محل پر خُوب ہوتی ہے۔ ہر شخص اپنے ہی گھر پر بھاری بھر کم ہوتا ہے +

گھوڑا مارنا (ہ) فعل متعدّی :۔ گھوڑا ڈپٹانا۔ گھوڑا بھگانا۔ گھوڑے کو ایڑ یا مہمیز کرنا جیسے دم بھر میں گھوڑا مار کر پہنچتا ہوں +

گھوڑا نکالنا۔ (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) گھوڑے کو گاڑی کے واسطے سدھانا گھوڑے کو کھڑکھڑیے میں جوت کر گاڑی کا عادی بنانا + گھوڑے کو سواری کے واسطے سدھانا (۲) گھوڑا بڑھانا۔ گھوڑا آگے لیجانا ؎

رستم کی کیا ہے تاب کہ میدان جنگ میں گھوڑا نکالے اُس بت چابک سوار سے (مصحفی)
(۳) دُلدُل نکالنے کو بھی بعض جا گھوڑا نکالنا کہتے ہیں +

گھوڑوں (ہ) اسم مذکر:۔ گھوڑے کی وہ جمع جو حروف مغیرہ یا تابع مغیرہ کے آگے آجانے سے واو مجہول اور نون غنہ کے ساتھ بنائی جاتی ہے۔ جیسے گھوڑوں پر چڑھے۔ گھوڑوں سے اُترے گھوڑوں کو دوڑایا۔ گھوڑوں میں بیماری پھیلی وغیرہ

گھوڑوں کو گھر کتنی دور (ا) محاورہ:۔ یعنی گھوڑوں کے آگے مسافت اور فاصلہ کچھ نہیں + چست وچالاک آدمی کو مطلب حاصل کر لینا کچھ بڑی بات نہیں۔ کام کرنے والے کو سب آسان ہے +

گھوڑی (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) گھوڑا کی تانیث۔ اسپ مادیان۔ اسپ مادہ گھوڑے کی مادین گھُڑیا بمعنی ٹاری (۲) سویاں توڑنے کا آلہ جسپر کھڑے ہو کر یا بیٹھکر بوجھ ڈالنے کے سبب اُسکے توے میں سے سویاں نکلنے لگتی ہیں۔ (۳) وہ لکڑی جو گوٹا بُننے والیاں گوٹے کے تار تنے رہنے کے واسطے تانے کے نیچے کھڑی کردیتی ہیں۔ (۴) کپڑا ڈالنے کی چوبی تپائی یا الگنی جو زمین پر رکھی رہتی ہے (۵) وہ کھپچی کی بیچ میں سے چری ہوئی چھوٹی سی لکڑی جس سے ختنہ کے وقت کھال دبا کر کاٹتے ہیں تاکہ عضو مخصوص کی کھال پیچھے نہ سرک جائے (۶) بیاہ کے گیت جو دُلہن کی تعریف میں قبل از وداع گھروں میں گائے جاتے ہیں۔ ان کو سہاگ گھوڑیاں بھی کہتے ہیں سے

اِدھر کا تو یہ رنگ تھا اور راگ محل میں اُدھر گھوڑیاں اور سُہاگ (میرحسن)

(۷) چڈھی چڈھول۔ آنکھ مچولی یا چد رچپوّل وغیرہ میں جسپر سوار ہوں۔ یعنی جسکی چڈھی لیں اُسے گھوڑی کہتے ہیں چنانچہ پھول پان کی گھوڑی وہ لڑکا جو سب سے اوّل چور نکلے اور اُسپر سواری کی جائے +

گھوڑی چڑھانا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) ختنہ کی اُس رسم کا ادا کرنا جو نہلانے کے روز مسلمانوں میں مسجد یا کسی درگاہ پر مختون کو دھوم دھام سے دُولہا بنا کر لے جانے اور ملیدہ وغیرہ نیاز دلوا کر چڑھانے سے برتی جاتی ہے (۲) چری ہوئی لکڑی سے بچے کے مقام مخصوص کی کھال پکڑ کر ختنہ کرنا تاکہ کھال پیچھے نہ کھسک جائے۔ عضو تناسل کی کھال کو کھپچی سے کس دینا (۳۔ ہندو) برات چڑھانا

گھوڑی چڑھنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) مختون کا تندرست ہو کر کسی مقدس جگہ پر دھوم دھام سے شکریہ صحت ادا کرنے جانا۔ سُنت کی رسم کا ادا ہونا۔ (۲۔ ہندو) دولہا بننا۔ دولہا بنکر دُلہن کے مکان پر جانا +

گھوڑے (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) گھوڑا کی جمع (۲) وہ تبدیلی جو حروف مغیرہ یا تابع

مغیرہ کے آجانے سے الف کو یائے مجہول کے ساتھ بدل لینے سے ظہور میں آتی ہے +

گھوڑے بیچ کر سونا (ہ) فعل لازم:۔ بالکل فارغ بے پروا اور مطمئن ہو کر سونا۔ بے فکری سے پڑ کر سونا۔ پاؤں پھیلا کر سونا +
چونکہ گھوڑے کے سوداگر کو جب تک اُسکا مال نہیں بک لیتا سب سے زیادہ فکر اور تردد رہتا ہے اور بیچ لینے کے بعد وہ نہایت بےفکر ہو جاتا ہے اس وجہ سے معنے مذکورہ پر اطلاق ہونے لگا یعنی گھوڑوں کی فکر سے نجنت ہو جانیکے سبب پاؤں پھیلا کر سویا) +

گھوڑے جوڑے کی خیر (ا) دعا یعنی میاں بیوی اور سواری کا گھوڑا برقرار رہے

جو چاہے تو مجھ سے ہنوڑے کی خیر تو یوں دیکھ اس گھوڑے جوڑے کی خیر (انشا)

گھوڑے سوار (ا) اسم مذکر:۔ گھُڑ چڑھا۔ راکب۔ فارس۔ اسپ سوار۔ (۲) صفت۔ جلد باز۔ شتاب کار +

گھوڑے کی شادی کرنا (ا) فعل متعدی:۔ گھوڑے کو بیچنا۔ گھوڑا فروخت کرنا۔ (چونکہ گھوڑے کی نسبت بیچنے کا لفظ بُرا خیال کیا جاتا ہے اس وجہ سے شادی کرنا کہتے ہیں) +

گھوڑے کی دُم بڑھیگی تو اپنی ہی مکھی اُڑائیگا (ا) کہاوت:۔ ثروت ہونے سے اہل ثروت ہی فایدہ اُٹھائیگا۔ ہر شخص اپنا ہی فایدہ اور بھلا چاہتا ہے۔ اپنی ترقی سے اپنا ہی فایدہ ہوتا ہے +

گھوڑے گھوڑے لڑیں موچی کا زین ٹوٹے (ا) کہاوت:۔ زبردستوں میں جھگڑا ہو زیردستوں کی شامت آئے۔ کوئی کرے کوئی بھرے +

گھوڑے گئے گدھوں کا راج آیا (ہ) کہاوت:۔ شریف نابود ہوئے رذیل سر چڑھے۔ نامور جاتے رہے کمینے اُنکے قایمقام ہوئے +

گھوس (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) خرموش۔ ایک قسم کا بڑا چوہا جو اکثر دیواروں کی جڑیں کھود کر کھوکلی کر دیتا ہے۔ اسکو گھونس نون غنہ کے ساتھ بھی کہتے ہیں (۲۔ ہندی) رشوت۔ مُنہ بھرائی +

گھوس پیچر (ہ) اسم مذکر:۔ رشوت۔ مُنہ بھرائی +

گھوسم گھسانسا (ہ) اسم مذکر:۔ دُکّا ڈُکّی۔ مُکّا مُکّی۔ لپاڈکی۔ مُشت زنی۔ ڈُک بازی +

گھوسن (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) مسلمان گوالن + دودھ بیچنے والی (۲۔ پنجاب) گھسیارنی +

گھوسی (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) مسلمان گوالا۔ گائے بھینس رکھنے چرانے اور

اُن کا دودھ بیچنے والا (۲) پنجاب) گھسیارا +

گھوکنا (ہ) فعل متعدی :- (ہندو) سبق گھوٹنا۔ بار بار پڑھ کر یاد کرنا۔ رٹنا پُکار پُکار کر پڑھنا۔ بار بار جپنا +

گھوکش (ہ) اسم مذکر :- (عوام) بُرج فصیل۔ گرگج +

گھُوگی (ہ) اسم مؤنث :- (گنوار) (۱) جیب۔ پاکٹ۔ کیسہ۔ گوجھا۔ ڈب (۲) فاختہ۔ گھُگی۔ ٹوٹرو +

گھولا (ہ) اسم مذکر :- پانی میں حل کی ہوئی افیون جیسے آجکل گھولا بوتے ہیں ؎

رات تریاک کے نشہ نے الٹ ڈالا دماغ — کوئی گھولا تھا کہ تھا کاسۂ سم یا معبود (انشار)

گھول پینا (ہ) فعل متعدی :- (۱) شربت کی طرح پانی میں ڈالکر پی جانا۔ (۲) کچھ حقیقت نہ سمجھنا۔ کُچھ خیال نہ کرنا (۳) مار رکھنا۔ مار ڈالنا +

گھول کر پی جانا (ہ) فعل لازم :- نرم چارہ سمجھ کر جلدی سے نگل جانا۔ سہل سمجھ کر مار ڈالنا۔ کھا جانا۔ کچھ نہ گننا۔ کچھ حقیقت نہ سمجھنا۔ ذرا خیال میں نہ لانا۔ بالکل خاطر میں نہ لانا ؎

شربت صبل پہ یہ بدمزگی — کیا مجھے گھول کے پی جائیگا (مشتری)

گھولکر زہر پلانا یا زہر گھولکر پلانا (ا) فعل متعدی :- زہر دینا۔ جانی دشمن ہونا۔ جان کا لاگو ہونا۔ جان کا خواہاں ہونا ؎

کن کے پالے مجھے ڈالا ہے خدایا تونے — گھول کر زہر پلاتے ہیں دوا کہتے ہیں (حیا)

گھولنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) بشورانیدن کا ترجمہ۔ پانی یا کسی رقیق چیز میں کسی چیز کا آمیز کر دینا + پانی میں ملانا۔ (۲) بُلبُلانا۔ رس لینا۔ چوسنا +

گھولوا (ہ) اسم مذکر :- (۱) دیکھو گھولا (۲) کسی دوا کا عرق۔ یکسچر (۳) آش دلیا۔ شُلہ۔ شوربا + پیچ۔ مانڈی۔ پساؤ + حریرا۔ کوئی رقیق کی ہوئی چیز +

گھولوا پینا (ہ) فعل متعدی :- عو۔ کسی رقیق بدمزہ چیز کا پینا یا دوائی پینا جیسے مجھے تو گھولوا پیتے ہوئے کئی دن ہوگئے اب نہیں پیا جاتا +

گھولوا گھولنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) گھول کر پتلا کرنا۔ رقیق بنانا۔ شوربا سا کرنا۔ (۲) افیون کو پانی میں حل کرنا۔ افیم پینے کے واسطے گھولنا۔ (۳) دیر کرنا۔ دیر لگانا۔ تعویق میں ڈالنا۔ ڈھیل کرنا +

گھولے میں پڑنا (ہ) فعل لازم :- (لکھنو) کسی ایسے کام میں مصروف ہونا جو تمام نہ ہو۔ دِقت میں پڑنا۔ عذاب میں پھنسنا۔ الجھیڑے میں پڑنا +

گھولے میں ڈالنا (ہ) فعل متعدی :- (لکھنو) (۱) اُلجھاؤ میں ڈالنا۔ بکھیڑے میں پھنسانا۔ کسی ایسے کام میں لگانا جسکا سرانجام ناممکن ہو۔ کشش و پیچ میں ڈالنا (۲) حیران کرنا۔ ہیرے پھیرے کرانا۔ کسی کام کے وعدے پر دوڑانا۔ ٹال مٹول کرنا۔ لیت و لعل کرنا۔ آجکل کرنا۔ وعدہ وعید کرنا +

گھومنا (ہ) فعل لازم :- (عوام) (۱) گردش کرنا۔ پھرنا۔ چکرانا + چکر لگانا۔ چکر مارنا + گرد پھرنا (۲) درد ہونا۔ دوران ہونا۔ بخارات کا دماغ کو لگنا۔ جیسے سر گھومنا +

گھُومنی (ہ) اسم مؤنث :- (لکھنو) دورانِ سر +

گھُونا (ہ) صفت :- (لکھنو) ہوشیار۔ پختہ کار۔ تجربہ کار۔ خرانٹ۔ گرگ گُرگ کہن ؎

بچپنے سے اُسنے سیکھا ٹیک پنا — بھولا بھولا ہو کے گھُونا ہوگیا (اشک)

گھونپنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) بُری طرح سے سینا۔ ٹلنگے مارنا۔ ٹلنگے بھرنا گودر گانٹھنا۔ جیسے سینے پرونے کو جی چاہا تو وہ اناپ شناپ گھونپا کہ کپڑے کو گھونگا کر دیا (سگھڑ سہیلی) (۲) عوام) گھسیڑنا۔ ہُولنا۔ ہول مارنا۔ تلوار سنگین کی نوک گھسیڑنا + آر لگانا۔ آر کرنا +

گھُونٹ (ہ) اسم مذکر :- (۱) جُرعہ۔ کسی رقیق چیز یا پانی کی وہ مقدار جو ایک دفعہ حلق سے اُترے۔ دم آب۔ چُسکی + ؎

خوش ہو کے پی شراب محبت کے گھونٹ ہیں — اے دل کلام یار کے شربت کے گھونٹ ہیں
منت سے دی شراب تو احسان کیا رہا — ساقی دئے بھی تو مری محنت کے گھونٹ ہیں (مخبر)

سکندر آب بقا سے بھرا یا تشنہ دہاں — ملا نہ ایک بھی بعد اتنی جستجو کے گھونٹ۔ (ظفر)

نزع میں بوسہ لیا دے نہ گلا داب کے گھونٹ — دم آخر تو پلا شربت عناب کے گھونٹ (نصیر)

(۲) بہت قلیل پینے کی مقدار۔ بہت کم مقدار جو کسی رقیق چیز کی ہو۔ جیلو ؎

نہیں ہے فیض سے محروم کوئی ساقی کے — کسو کے جام نصیبوں میں ہے کسو کے گھونٹ (ظفر)

تمہارے شربت دیدار سے ہیں سب سیراب — نہیں نصیب ہیں پر اس پُر آرزو کے گھونٹ (")

(۳) حقہ کا دم۔ کش ؎

کریں ہزار غراروں سے منہ وہ اپنا صاف — جو ایک لیں مرے قلیاں کا بُھولے چُوکے گھونٹ (ظفر)

گھُونٹ بھرنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) جرعہ کشیدن کا ترجمہ۔ گھونٹ پینا۔ چُسکی بھرنا (۲) کش لگانا۔ حقہ کا دم لگانا +

گھُونٹ پھینکنا (ہ) فعل متعدی :- شراب بمقدار جُرعہ زمین پر ڈالنا تاکہ اُسکے نشہ میں فرق نہ آئے یا نظر نہ لگ جائے۔ شرابیوں کا دستور ہے کہ جب وہ شراب پیتے ہیں تو اُس میں سے ذرا سی زمین پر بھی گرا دیتے ہیں ؎

کیا خاک پر لُٹاتی ہیں ساقی کی شوخیاں — پھینکے زمین پہ میری نیت کے گھونٹ ہیں (مخبر)

گھونٹ پینا (ہ) فعل متعدی :- (۱) جُرعہ پینا۔ جُرعہ کشیدن کا ترجمہ + چُسکی لگانا جیسے دو گھونٹ پی کر رہگئے ؎

غیر پاؤں میں لگئے ترے مہندی ہیہات — ہم نہیں دیکھ کے خونِ دل اپنا کیے گھونٹ (نصیر)
تپ فرقت کا علاج اور ہے جانے دے طبیب — کس سے اے یار پئے جائینگے جُلاب کے گھونٹ (")

(۲) حقہ کا دم لینا۔ کش کھینچنا +

گھونٹ گھونٹ کرکے اُتارنا یا پینا (ہ) فعل متعدی :۔ تھوڑا تھوڑا کرکے پینا۔ ذرا ذرا پینا۔ قلیل مقدار میں نوش کرنا +

گھونٹ لہو کے پینا (ہ) فعل متعدی :۔ غم و غصہ کھانا۔ دل جلانا۔ دل ہی دل میں گھٹنا۔ طیش کھانا۔ ؎

پلانا غیر کو صہبائے مشکبو کے گھونٹ　　پئے گا رشک سے ظالم کوئی لہو کے گھونٹ (ظفر)
وہ یکشی تم کرو غیروں سے بہم تو اپنے　　گھونٹ لہو کے پئے کیوں نہ عشاغث عاشق (انشا)

گھونٹ لینا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) جرعہ کشیدن کا ترجمہ۔ چسکی لگانا۔ ایک دفعہ حلق سے اُتر جانے کی مقدار پینا۔ (۲) دم لگانا۔ کش لگانا +

گھونٹ گھونٹ کر مارنا (ہ) فعل متعدی :۔ عو۔ جلا جلا کر مارنا۔ رنج دے دے کر مارنا۔ چُٹکی مار دینا۔ اندرونی رنج دینا +

گھونٹنا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) گلا دبانا۔ دم روکنا۔ ٹیٹوا دبانا۔ گردن مروڑنا۔ خفہ کردن گلو۔ خنق۔ فشردن گلو۔ سانس بند کرنا۔ جیسے گلا گھونٹنا۔ دم گھونٹنا۔ (۲۔ عو۔) بند کرنا۔ منقبض کرنا۔ نفس تنگ کرنا۔ ضیق میں کرنا۔ تنگ کرنا +

گُھونٹنا (ہ) فعل متعدی :۔ دیکھو (گھوٹنا) +

گھونس (ہ) اسم مؤنث :۔ (۱) خرموش۔ بڑا چوہا جو اکثر دیواروں اور زمین کو کھود کر کھوکھلا کر دیتا ہے اِسکی اور بلّی کی خوب لڑائی ہوتی ہے۔ مگر گھونس قابو میں نہیں آتی (۲۔ ہندو) رشوت۔ مُنہ بھرائی +

گھونس پچڑ (ہ) اسم مؤنث۔ ہندو :۔ دیکھو (گھوس پچڑ دینا) +

گھونس دینا (ہ) فعل متعدی :۔ (ہندو) رشوت دینا۔ مُنہ بھرائی دینا +

گھونسا (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) مُکا۔ مُشت۔ ڈُک۔ دھوکا۔ (۲) صدمہ۔ ضرب چوٹ جیسے اس بات سے دل پر ایک گھونسا سا لگ گیا +

گھونسا پلانا (ہ) فعل متعدی :۔ (بازاری) ڈُک مارنا۔ مُکا لگانا۔ مُشت زدن کا ترجمہ +

گھونسا جڑنا یا سہی کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ (بازاری) دیکھو (گھونسا پلانا)

گھونسا لگانا یا مارنا (ہ) فعل متعدی :۔ ڈُک مارنا۔ مُکا لگانا +

گھونسلا (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) آشیانہ۔ پرندوں کا گھر۔ الانا۔ آلنا۔ خانۂ مرغاں۔ عُشہ۔ عُشش (۲۔ حقارتاً) چھوٹا سا یا چھپر کا گھر۔ گھنڈلا۔ جھونپڑا۔ گھروایا۔ گھرندا

گھونسلا اُجاڑنا (ہ) فعل متعدی :۔ پرندوں کا آشیانہ ویران کرنا۔ پرندوں کے گھر کا پھونس نوچ کر پھینک دینا +

گھونسلا بنانا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) کسی پرند کا کہیں گھر بنانا۔ آشیانہ بنانا (۲) گھنڈلا بنانا۔ چھوٹا سا گھر بنانا +

گھونسلا رکھنا (ہ) فعل متعدی :۔ پرند کا پھونس لا کر رکھنا۔ آشیان بستن یا نہادن کا ترجمہ۔ آشیانہ بنانا۔ باسا بنانا۔ بسیرے کی جگہ قرار دینا +

گھونسلا نوچنا (ہ) فعل متعدی :۔ آشیانہ ویران کرنا یا کھسوٹنا۔ پرند کا گھر اُجاڑنا۔ پرندے کے گھر کا پھونس نکال کر پھینک دینا +

گھونسم گھانسا (ہ) اسم مذکر :۔ دیکھو (گھوسم گھانسا) +

گھونسوں (ہ) اسم مذکر :۔ گھونسا کی جمع جو حروفِ مغیرہ کے آجانے سے تبدیل واؤ مجہول بالف اور نون غنہ سے بنائی جاتی ہے +

گھونسوں کا کیا اُدھار (ہ) کہاوت :۔ پاداش اور بدلہ میں کیا توقف مار کی عوض مار۔ پاداش جرم میں کیا توقف +

گھونسوں لڑنا (ہ) فعل لازم :۔ ڈُکبازی کرنا۔ مُشت زنی کرنا۔ مُکّوں سے لڑنا۔

گھونسیا (ہ) صفت :۔ (ہندو) رشوت خوار۔ راشی۔ مرتشی۔ رشوت کھاؤ۔ مُنہ بھرائی لینے والا۔ کھاؤ +

گھونگا (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) صدف پیچاک + گوشِ ماہی +

(ایک قسم کے دریائی کیڑے کا خول جو ہڈی کی مانند اور گنبد نما بیچدار ایک جانب سے کھلا ہوا اور دوسری جانب سے بند ہوتا ہے۔ بعض مخروطی بعض مدوّر دیکھنے میں آیا ہے اصل میں یہ سیپی اور سنکھ کی اقسام سے ہے برسات کے دنوں میں اکثر دیواروں پر بھی چھوٹے چھوٹے مخروطی اور لمبے پیدا ہو جاتے ہیں۔ ان کا چونا بھی بنایا جاتا ہے (۲) شمبک۔ شامک۔ سیپی۔ صدف۔ کوڑی۔ خرمُہرہ۔ سنکھ۔ کوڑا + چڑیا کی جوتی

گھونگٹ (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) دُلہن کے مُنہ کا پردہ جو تا بہ سینہ پڑا ہوا ہوتا ہے پردۂ روئے عروس۔ چادر کا مُنہ تک پڑا ہوا کپڑا۔ بُرقع۔ نقاب۔ پردۂ زنبوری مقنع + پردہ + ؎

پھر کس لئے گھونگٹ رُخ روشن پہ لیا ہے　　پھر کیوں نئے سر سے وُہی پہلی سی حیا ہے (مومن)
وہ مُنہ چھپاتے ہیں جبتک حجاب ہے شب وصل　　عذار صبح سے شب کا نہ دُور گھونگٹ ہو (ناسخ)

(۲) اوٹ۔ پردہ۔ حجاب۔ دروازہ کے سامنے کی اندرونی دیوار۔ پردۂ در۔ (۳) عضو تناسل کے آگے کا چمڑا جسکا ختنہ کیا جاتا ہے۔ غلاف۔ قلفہ۔ (۴۔ مجازاً) شرم۔ حیا۔ لاج۔ لحاظ۔ جیسے ناچنے نکلی تو گھونگٹ کیسا (ہ) اندھیری ستوں کی اندھیری یا گھوڑے کی اندھیری +

گھونگٹ اُٹھانا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) حجاب دُور کرنا۔ پردہ ترک کرنا

دُلہن کا سامنے ہونا جیسے چار دن کی بیاہی نے گھونگٹ اُٹھا دیا (۲) گھونگٹ اُونچا کرنا *

گھونگٹ اُلٹنا (ہ) فعل متعدی :۔ (لکھنؤ) دیکھو گھونگٹ اُٹھانا نمبر ا (۲) گھونگٹ مُنہ سے اُٹھا کر سر پر ڈال لینا *

گھونگٹ کاڑھنا (ہ) فعل متعدی :۔ (ہندو) دوپٹہ سے مُنہ ڈھانکنا۔ نقاب ڈالنا۔ مُنہ چھپانا * پردہ کرنا *

گھونگٹ کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) دوپٹہ سے مُنہ چھپانا۔ نقاب ڈالنا۔ مُنہ پر آنچل ڈالنا۔ پردہ کرنا۔ حجاب کرنا * شرم کرنا۔ لحاظ کرنا ؎

لو تو غنچہ بہار ہو لی ہے ہو تو بلبل نثا ہو لی ہے
ہم سے گھونگٹ نہ کر عروسِ عیش کُھل حجاب تو نگار ہو لی ہے
جبتک ہو دیں نہ یار محفل میں اپنی آنکھوں میں خار ہو لی ہے
([illegible])

(۲) گھوڑے کا اپنی گردن کو پیچھے کی طرف موڑنا۔ گردن کو خم کرنا *

گھونگٹ کھانا (ہ) فعل متعدی :۔ لشکر یا فوج کا مُڑ جانا یا رُخ بدلنا۔ شکست کھانا۔ زک اُٹھانا۔ مغلوب ہونا۔ فوج کا پیچھے ہٹنا۔ پیٹھ دکھلانا۔ مُنہ موڑنا۔ مُنہ پھیرنا۔ فوج کا بھاگنے کے ارادے سے رُوگرداں ہونا۔ فوج کا میدانِ کارزار سے فرار کرنا * ؎

حیدری نعرہ تو جب روزِ دغا میں کھینچے لشکرِ شام ترے آگے سے کھا دے گھونگٹ (انشا)
جھٹ نقاب اُسنے الٹ کر مُنہ سے کھلائی جو آنکھ فوجِ صبر و تاب و طاقت وہیں گھونگٹ کھا گئی (جراُت)
غصّے سے جو بل زلف سیاہ فام نے کھایا سو مرتبہ گھونگٹ سپہِ شام نے کھایا۔ (برق)

گھونگٹ کھولنا (ہ) فعل متعدی :۔ گھونگٹ اُٹھانا۔ مُنہ کا پردہ یا نقاب ہٹانا۔ حجاب دُور کرنا۔ بے حجاب ہونا۔ مُنہ سامنے کرنا۔ مُنہ دکھانا۔ مُنہ کھولکر سامنے ہونا ؎

ہمسے شرمانا بھلا غیروں سے گھونگٹ کھولنا تیغ چلوائیگی یہ حسن و حیا کی چھیڑ چھاڑ۔ (تجمل)

کھولے اُس چاند سے مُکھڑے کا جو گھونگٹ عاشق
کیوں نہ پھر لیوے بلائیں تیری چٹ چٹ عاشق } (انشا)

گھونگٹ کی دیوار (ا) اسم مؤنث :۔ پردے کی دیوار۔ دروازے کے اندر کی دیوار۔ وہ دیوار جو باغ یا گھر کے اندر آنے جانے والے دروازہ کے مقابل بنا دیتے ہیں تاکہ راہ گیروں کی نظر نہ پڑے *

گھونگٹ مارنا (ہ) فعل متعدی :۔ (گنوار) دیکھو گھونگٹ کاڑھنا)

گھونگٹ نکالنا (ہ) فعل متعدی :۔ گھونگٹ کرنا۔ مُنہ پر آنچل ڈالنا۔ پردہ کرنا۔ مُنہ چھپانا۔ سر کا دوپٹہ چھاتی تک ڈال کر مُنہ چھپانا *

گھونگٹ والی (ہ) اسم مؤنث :۔ (۱) پردہ دار یا بُرقع پوش عورت جو

کسی اجنبی شخص یا کسی اپنے بزرگ کے سامنے نہ آئے۔ حیا والی۔ باشرم۔ لاجونتی جیسے گھونگٹ والی نے توڑے ہیں بیر کھٹے اور میٹھے ہیں بیر (آوازِ میوہ فروش) لمبے گھونگٹ والی سے ڈریئے۔ (۲) دُلہن۔ عُروس۔ بنی۔ بنڑی۔ جیسے گھونگٹ والی گھونگٹ کھول۔ اے ہریالی گھونگٹ کھول (بیاہ کا گیت)

گھونگر والے یا گھونگریالے بال (ہ) اسم مذکر :۔ مرغول۔ مولے۔ مُرغولہ جعد۔ گرہ در گرہ اور پیچ در پیچ بال۔ مُڑے ہوئے بال۔ حبشیوں کیسے بال جیسے ؎ رہتا ہے سیّاں گھونگر والے بال * ات بھونرا سے کالے لٹ ناگن سی چال * من موہن کا جال (ٹھمری)

گھی (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) روغنِ زرد۔ تایا ہوا مکھن۔ روغنِ گاؤ و بز و میش وغیرہ عربی میں سَمن۔ گھرت سنسکرت میں کہتے ہیں (۲) صفت) نرم۔ ملایم۔ کومل۔

گھی داغ کرنا (ا) فعل متعدی :۔ گھی کڑکڑانا۔ چھونکنا۔ تڑکا لگانا *

گھی سا (ہ) صفت :۔ گھی کی مانند نرم ملایم چکنا اور سفید *

گھی سنوارے سالن کو اور بڑی بہو کا نام (ہ) کہاوت :۔ کام کسی کا اور نام کسی کا۔ کوئی کرے اور کسی کا نام ہو۔ لڑے فوج نام ہو سردار کا *

گھی کا ڈورا (ہ) اسم مذکر :۔ (باورچی) وہ گھی جو بڑے کرچھے سے کسی کھانے میں دھار باندھ کر ڈالا جائے۔ کڑکڑائے ہوئے گھی کو بڑے چمچے سے کسی کھانے میں ڈالنا جسے ڈورا دینا کہتے ہیں

گھی کا کُپّا لُڑھنا (ہ) فعل لازم :۔ اوّل معلوم دوم کسی بہت بڑے رئیس امیر یا بادشاہِ وقت کا مر جانا۔ جیسے آج گھی کا کُپّا لُڑھ گیا اب وبا دُور ہو جائیگی۔

گھی کہاں گیا کھچڑی میں (ہ) کہاوت :۔ جس نقصان یا خرچ یا صرف سے اپنوں کو فایدہ پہنچے اور اُس سے کچھ ملالِ خاطر نہ ہو تو کہتے ہیں کہ ہمارے پاس نہ رہا ہمارے یگانے کے پاس رہا۔ یعنی بیجا صرف نہیں ہوا بلکہ عزیزوں کے مصرف میں آیا جیسے گھی کہاں گیا کھچڑی میں اور کھچڑی کہاں گئی پیاروں کے پیٹ میں گویا ہمارا مال ہمارے ہی کام آیا *

گھی کھچڑی (ہ) صفت :۔ نہایت ملے جُلے۔ ہم نوالہ و ہم پیالہ۔ شیر و شکر گہرے یار۔ گہرے دوست۔ گھُلے ملے *

گھی کھچڑی ہونا (ہ) فعل لازم :۔ شیر و شکر ہونا۔ ازحد میل ملاپ ہونا۔ کمال اتحاد ہونا۔ گھُل مل جانا۔ یک جان دو قالب ہونا *

گھی کے جلنا (ہ) فعل لازم :۔ چیتے پُورے ہونا۔ مراد بر آنا۔ مراد پُوری ہونا۔ مقصد حاصل ہونا۔ خوشی حاصل ہونا۔ بن آنا۔ جیسے اُنکے تو گھی کے جل گئے (چونکہ ہندوستان میں دستور ہے کہ جب مراد پُوری ہوتی ہے تو گھی کے چراغ

دیوی دیوتا یا مزار بزرگاں وغیرہ پرلے جا کر جلاتے ہیں اس وجہ سے یہ معنی ہو گئے) +

گھی کے چراغ جلانا (۱) فعل متعدی :- مراد بر آنے کی خوشی میں کسی بزرگ کے مزار یا درگاہ یا مندر میں گھی کی روشنی کرنا۔ مجازاً خوشی منانا۔ نہایت خوشی کرنا۔ نذر چڑھانا۔ منت یا مانتا کا پورا کرنا ؎

انکھیں پری کرے جو سنور جمالِ یار　　گھی کے چراغ طور کے اوپر جلاؤں میں
کونسا بلبل پھنسا ہے دام میں صیاد کے　　باغباں گھی کے جلاتا ہے گلستاں میں چراغ (آتش)
وہ آئینگے شبِ وعدہ یقیں نہیں ایدل　　چراغ گھی کے جلاؤں یہ ایسی شام نہیں (داغ)
زبسکہ جوش خوشی ہے چمن میں ہر بلبل　　چراغ گھی کے جلاتی ہے روغنِ گل سے (نکہت)

گھی کے چراغ جلنا (۱) فعل لازم :- (۱) دل کی مراد پوری ہونا چاہیئے ہونا۔ حسبِ دلخواہ مراد بر آنا۔ نہایت خوشی حاصل ہونا۔ بن آنا۔ جشن اُڑنا۔ خوشیاں منانا۔ رنگ رلیاں ہونا۔ رنگ رس ہونا ؎

یہاں تو سینہ میں شبِ وصل کے دل داغ جلتے ہیں　　وہاں گھر اُنکے میں گھی کے چراغ جلتے ہیں (رنگیں)
کیوں دشمنوں کے گھر میں گھی کے جلیں چراغ　　دل ایسے دوستوں کے جو تُو نے جلا دیئے (انشاء)
بے شمع انجمن وہ مہِ آتشیں عذار　　گھی کے جلینگے آج دشمن کے گھر چراغ (شیفتہ)
جو آئے رات کو مہماں وہ ماہِ بزم افروز　　تو کیوں نہ گھی کے جلیں خانۂ ظفر میں چراغ
داغ پر داغ جو وہ دل پہ مرے دیکھتے ہیں　　گھر میں کیا گھی کے چراغ اُنکے ظفر جلتے ہیں (ظفر)

سفر سے وہ شمع رُو پھر آیا ہوئیں مرادیں جہاں کی حاصل
اسیر گھی کے چراغ کیا کیا ہر ایک مسجد میں جل رہے ہیں (اسیر)

وہ چاندنی میں جو ٹک سیر کو نکلتے ہیں　　نور کے طشت میں گھی کے چراغ جلتے ہیں (نظیر)

(۲) اسقدر دولتمندی و ثروت ہونا کہ بجائے تیل گھی کے چراغ جلنا۔ نہایت امیری اور فارغ البالی ہونا ؎

اس دور میں جو کرتے ہیں کچھ چرب زبانی　　جلتے ہیں ظفر گھی کے چراغ اُنکے گھروں میں (ظفر)

گھی کے ڈلے (ہ) اسم مذکر :- دہلی کے شلغم فروش کی آواز۔ شلغم بیچنے والے کی صدا +

گھی کیسے گھونٹ آتے ہیں (ہ) محاورہ :- یعنی اس چیز میں نہایت گھی پڑا ہوا اور پُر ذائقہ ہے ÷

گھی کے کُپّے سے جا لگنا (ہ) فعل لازم :- (ہندو) کسی دولتمند تک رسائی ہو جانا۔ دولت کی کھان ہاتھ لگ جانا۔ سونے کی چڑیا ہاتھ آجانا +

گھی گر پڑا انھیں رُوکھی ہی بھاتی ہے (ہ) کہاوت :- اخفائے مجبوری و اظہارِ شیخی کے موقع پر بولتے ہیں انگوروں تک پہنچا نہیں گیا کہ اخ تھو کھٹے ہوتے ہیں کون توڑے بس تو چلا نہیں کہ ہمنے رعایت کر دی +

گھی مصالح کام کرے اور بڑی بہو کا نام کرے (۱) کہاوت :- کوئی کام کرے کوئی نام پائے +

گھی والا (ہ) اسم مذکر :- روغن فروش۔ گھی بیچنے والا۔ سمّان +

گھیا (ہ) اسم مذکر :- کدو۔ لَوکی۔ قرع۔ اُج۔ بدمزاج۔ دوسرے درجہ میں سرد و تر +
(دو قسم کا گھیا ہوتا ہے ایک تو وہ جو کدوئے دراز یعنی لمبا گھیا کہلاتا ہے۔ دوسرا گول گھیا جسے میٹھا گھیا اور سیتا پھل بھی کہتے ہیں اسکے علاوہ اور بہت سی قسمیں مختلف ناموں سے مشہور ہیں)

گھیا تُرئی یا توری (ہ) اسم مؤنث :- کھرا تُرئی کا نقیض ایک قسم کی لمبی اور صاف تُرئی جو نہایت خوش ذائقہ پکتی اور مطلق تلخ نہیں ہوتی ہے۔

گھیاکش (۱) اسم مذکر :- کدوکش۔ ایک آلہ کا نام جسمیں رائتے وغیرہ کے واسطے گھیا کس کر باریک بناتے ہیں +

گھُئیاں (ہ) اسم مؤنث (پورب) اروِیاں۔ ایک قسم کی لیسدار ترکاری کا نام جو دراصل جڑ ہوتی ہے + گاگلیاں۔ بنڈے +

گھیپنا (ہ) فعل متعدی :- (پورب) (۱) لتھنا۔ ہاتھوں کی ہتھیلی یا پاؤں سے متھنا۔ خوب ملانا۔ آمیز کرنا (۲) کھرچنا۔ چھیلنا +

گھیتلا (ہ) اسم مذکر :- ایک قسم کا زنانہ جوتا جو آگے سے بہت سا مڑا ہوا ہوتا ہے۔ ایک قسم کی کف پائی۔ سلیپر۔ لمبی نوک کا بھدا جوتا +

گھیر (ہ) اسم مذکر :- (۱) محیط۔ دور۔ گردہ۔ گھماؤ۔ گھیرا۔ بدھی۔ چکر۔ گرداگرد ہر چیز عموماً اور انگرکھے یا چوغہ وغیرہ کا خصوصاً ؎

تیرے آنے سے جہاں اے گُل ہوا ہے غباغ　　دامنِ بادِ بہاری پیرہن کا گھیر ہے (برق)

(۲) حلقہ۔ دائرہ۔ احاطہ۔ صحن۔ آنگن + بگڑ +

گھیر دار (۱) صفت :- دوردار۔ گھوم گھُمیلا۔ فراخ۔ کشادہ۔ ڈھیلا ڈھالا۔

گھیر گھار (ہ) اسم مذکر :- اوّل معلوم دوم تابع مہمل۔ دور دار کشادگی وسعت۔

گھیر گھار کر لانا (ہ) فعل متعدی :- چاروں طرف سے اکھٹا کر کے لانا۔ ہر طرف سے سمیٹ سماٹ کر ایک جگہ لانا۔ جیسے شکار گھیر گھار کر لانا۔ کسی بیان کو ہر طرف سے گھیر گھار کر اپنے حسب مراد لا ڈالنا +

گھیرا (ہ) اسم مذکر :- (۱) حلقہ۔ گردہ۔ کُنڈل۔ دائرہ۔ وہ مدور چیز جو کسی چیز کو احاطہ کرے۔ مثلاً چنبرِ دف و غربال وغیرہ۔ عربی میں اطارہ۔ فارسی میں آخکم جیسے ہانڈی یا چھینکے کا گھیرا (۲) باڑا۔ محیط۔ دور۔ اِزارہ۔ چکر۔ منڈل (۳) حصار۔ چاردیواری۔ فصیل۔ (۴) محاصرہ۔ نرغہ۔ قلعہ بندی +

گھیر اڈالنا (ہ) فعل متعدی :- محاصرہ کرنا۔ نرغہ میں کرنا۔ چاروں طرف

سے گھیر لینا۔ حلقہ کرلینا۔ کسی شہر یا قلعہ کو ہر طرف سے قابُو کرلینا ✤

گھُیرا (ہ) اسم مذکر:۔ ایک چھوٹا سا زہردار ٹیلے رنگ کا مثلِ جر بالِ کیڑا جو اکثر جنگلوں کھنڈروں میں بِل بنا کر رہتا ہے (ایک قسم کے نہایت زہریلے گرگٹ کا نام جسکے بِل پر اکثر کنکر پڑے رہتے ہیں اور اِسکی وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ جب تک وہ مُنہ میں کنکر نہ دبائے اُسکا پیشاب نہیں اُترتا اسکے زہر کی نسبت مشہور ہے کہ یہ کاٹکر آدمی سے کہتا ہے مجھسے پرے گر یو) ✤

گھیر لینا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) درمیان گرفتن کا ترجمہ۔ محاصرہ کرلینا۔ چاروں طرف سے روک لینا (۲) پکڑ لینا۔ رستہ گھیر کر کھڑا ہو جانا۔ رستہ روک لینا ؎

آج کنہیا نے گھیر لئی کُنجن میں سکھیاں نہیں مو رے سنگ میں (ہولی)

گھیرنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) احاطہ کرنا۔ محصُور کرنا۔ گرد گرفتن یا درمیان گرفتن کا ترجمہ۔ حلقہ میں لینا۔ دائرے میں کرنا ؎

غیر گھیرے بیٹھے ہونگے جرأت اپنے یار کو
کُنجِ تنہائی میں بھی یہ غم ہمیں گھیرے رہا } (جرأت)

(۲) جگہ روکنا۔ باڑ کھینچنا۔ چار دیواری بنانا۔ جنگلہ لگانا۔ باڑ لگانا (۳) محاصرہ کرنا۔ نرغہ میں لینا۔ (۴۔ گنوار) کسی عورت کو گھر میں ڈال لینا۔ مدخُولہ بنانا ✤ بیوہ سے شادی کرنا۔ (۵) قبضہ کرنا۔ تصرف کرنا۔ مکان یا زمین وغیرہ کے واسطے بولتے ہیں (۶) ہیچھا لینا۔ سر رہنا۔ (۷۔ گنوار) چرائی کے واسطے لینا۔ مویشیوں کے چرانے کا ذِمّہ دار ہونا (۷) محدُود کرنا۔ حد بندی کرنا۔ حد باندھنا (۸) بند کرنا۔ روکنا۔ حبس کرنا (۹) دبانا۔ پکڑنا۔ جکڑنا۔ گھونٹنا ؎

جوڑ جوڑ دھن آونڈو گاڑے۔ جا کو کوئی لینے نہ پاوے۔ ہے کوئی بھولا من سمجھاوے
کنٹھ کبول آن جب گھیرد۔ ویدے سے تبلادے۔ ہے کوئی بھولا من سمجھاوے } (بھجن کبیر)

گھیرے میں آنا (ہ) فعل لازم:۔ گھِر جانا۔ محصُور ہو جانا۔ بند ہو جانا۔ نرغہ میں پھنس جانا۔ قلعہ بند ہونا۔ چاروں طرف سے مسدود ہو جانا ✤

گھِیکوار یا گھِیگوار (ہ) اسم مذکر:۔

(ایک قسم کے پودے کا نام جسکے پتّوں میں لیس ہوتا اور وہ آنکھ کی دوائی میں اکثر کام آتا ہے اسمیں تنا علیحدہ نہیں ہوتا البتہ اِسکے پٹھے کے کناروں پر کانٹے ہوتے ہیں اِسکا گُودا نہایت ملائم ہوتا ہے۔ چنانچہ اسی وجہ سے گھی اور کواری سے مشابہت دیگئی ہے)

گھینٹ (ہ) اسم مذکر (پوُرب) کنٹھ۔ گلا۔ گُلو۔ حلق ✤

گھینٹ کاڑھنا (ہ) فعل متعدی:۔ (گنوار) چلّانا۔ غُل مچانا۔ گلا پھاڑنا۔ چیخنا ✤

گھینٹا (ہ) اسم مذکر:۔ سؤر کا بچہ۔ بچۂ خوک۔ خنزیر کا بچہ۔ خوک بچہ۔ جیسے سؤر

گھینٹا یعنی بچۂ خوک ✤

گھینگا (ہ) اِسم مذکر:۔ گلھڑ۔ گلے کے ایک مرض کا نام جس سے وہ پھُولا ہوا رہتا ہے ✤

گھیور (ہ) اسم مذکر:۔ ایک قسم کی مٹھائی کا نام جو گھی اور میدے سے تل کر بنائی جاتی ہے۔ ذائقہ میں کھجلے سے مشابہ ہے۔ جیسے باڑکے پاڑ یا جیور کے گھیور ✤

گِی (ف) (۱) علامت حاصل بالمصدر جو فارسی میں آتی ہے جیسے بخشندگی۔ خواندگی۔ رفتگی وغیرہ۔ (۲) وہ علامت جو فارسی اسم یا کلمہ کے اخیر میں لگا کر مصدری معنی پیدا کرتے ہیں جیسے فرخندگی مردانگی ہمسائیگی وغیرہ ✤

گیا (س) اسم مونث:۔ صوبۂ بہار کے ایک پُرانے شہر کا نام جو ہندؤں کا بڑا تیرتھ مانا جاتا ہے چونکہ یہ گیا مُنی یعنی راج رشی کے عبادت کرنے کا مقام تھا اِس وجہ سے دشنو اوتار نے خوش ہو کر اس شہر کو بزرگی اور تقدس عطا فرمایا چنانچہ ہندو وہاں جا کر مرتے پنڈ دینے یعنی شرادھ کرانے کو باعثِ نجات تصوّر کرتے اور بہت کچھ خیر خیرات دان پن میں روپیہ اُٹھاتے ہیں پہلے زمانے میں یہ لوگ اپنا بلدان کیا کرتے اور آرے سے اپنے کو چروا دیا کرتے تھے اگر کوئی ہندو چار پائی پر مرجائے تو اُس کا بیٹا اس امر کا دوش دور کرنے کے واسطے وہاں ضرور جاتا ہے بلکہ اپنے پتروں یعنی ماں باپ کی نجات کے واسطے بھی۔ اُنکے مرنے کے بعد وہاں جا کر شرادھ کرانا فرض خیال کیا گیا ہے

گیاوال (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) گیا کا وہ برہمن جو وہاں کے مندروں کی خدمت کرتا ہے۔ گیا جی کا پجاری۔ گیا کے مندر کا مجاور (۲۔ صفت) گیا کا بنا ہوا۔

گَیا (ہ) صفت:۔ (۱) گذشتہ۔ گذرا ہوا۔ اگلا۔ رفتہ۔ بیتا ہوا۔ ماضی۔ سابقہ۔ نِکل گیا ہُوا (۲) رفت۔ چلا گیا۔ روانہ ہُوا۔ چلتا بنا۔ رخصت ہوا (۳) پچھلا اخیر۔ جیسے گئے ہفتے میں یہ بات ہوئی تھی۔ (۴) بیتا۔ گذرا۔ گذر گیا۔ تمام ہوا اخیر ہوا۔ ہو چکا۔ جاتا رہا۔ منقضی ہوا ✤

گیا بیتا - (ہ) صفت:۔ (۱) گذرا ہوا۔ رفتہ و گذشتہ ✤ پچھلا (۲۔ ہندوؤں) نکما۔ ناکارہ۔ از کار رفتہ۔ بیکار۔ مہمل ✤ (۳) بُرا۔ خراب ✤

گیا جان سے (ا) محاورہ:۔ یعنی جہان فانی سے چل بسا۔ راہئے ملک عدم ہُوا۔ مرگیا۔ فنا ہو گیا۔ جیتا نہ بچا۔ زندہ نہ رہا ✤ تباہ و برباد ہوا۔ خاک میں ملا (جان سے جانا زیادہ بولتے ہیں) ؎

گیا جان سے ایک عالم یہاں ولیکن نہ تیرا تغافل گیا . . . . (مصحفی)

گیا گزرا (ا) صفت:۔ (۱) رفتہ و گذشتہ۔ گذرا ہوا۔ بیتا ہوا (۲) کالعدم

گیا

نیست و نابُود۔ معدُوم۔ مفقوُد۔ عدم وجُود برابر۔ ہوئے نہوے یکساں + محض بے تعلّق۔ کچھ واسطہ نہ رہا۔ ؎

جب حرفِ محبّت کے باہم سے گئے گزرے   ہم تم سے گئے گزرے تم ہمسے گئے گزرے (نثار)

(۳) از کار رفتہ۔ عضو معطّل۔ مہمل + ازحد ناتواں۔ نہایت کمزور + مضمحل گوشت + ؎

ہرگز آنے نہ دینگے غیر کو جاں   ہونگے کیسے ہی ہم گئے گزرے۔ (میر سجاد)

(۴) نکما۔ ناکارہ۔ کم ہمت۔ کم حوصلہ۔ بودا۔ بزدل۔ نامرد ؎

سوز کے قتل پر کمر ست باندھ   ایسا جانا ہے کیا گیا گزرا ؎
سمجھا ہے بنتو ہمیں کو ہکن اور دشت میں مجنوں   میں ایسا گیا گزرا ہوں ہر دل میں سماؤنگا (میر سوز)

(۵) ناچیز۔ بیقدر۔ بے حیثیت۔ حقیر۔ سُبک۔ بے عزت۔ بے توقیر۔ ذلیل۔ رسوا۔ خوار بے شرم۔ بے غیرت۔ بے حیا۔ ؎

نہ پھیر رکھینگے تیری راہ میں پا ہم   گئے گزرے ہیں آخر ایسے کیا ہم۔ (میر)

غیر سے چھپکے جدا تُم سے جدا ملتے ہیں   ایسے لوگوں سے کوئی اہلِ وفا ملتے ہیں
کیسے اُلفت کے مزے نام خدا ملتے ہیں   جا نید پوچھنے والے نہیں کیا ملتے ہیں } بند ناظم

بیوفاؤں سے عبث قصدِ وفا کرتے ہو
گئے گزرے نہیں تم ایسے یہ کیا کرتے ہو

(۶) تباہی کی حالت میں خستہ حال۔ بربادی کی حالت میں خراب حالت میں بُرے حال میں۔ دُرگت میں ؎

کوچۂ یار سے نجائیں گے   کیسے ہی ہونگے ہم گئے گزرے (میر)

(۷) خراب۔ بُرا۔ زبُوں۔ (۸) نالایق۔ بدوضع۔ بداطوار۔ بدچلن (۹) مفلس مفلوک الحال۔ جیسے اُسے گیا گزرا نہ جانو اب بھی سینکڑوں روپے کا آدمی ہے۔ (۱۰) مفلسی میں۔ تنگدستی میں۔ افلاس میں۔ اِس گئے گزرے وقت میں بھی اَوروں سے اچھا ہے (۱۱) کم سے کم۔ گئے درجے۔ (۱۲) بٹّے کھاتے۔ ناقابلِ وصُول جیسے اُنکا روپیہ تو گیا گزرا ہوا۔ (۱۳) بحالت فعل ماضی (باز آیا سلام کیا۔ دست بردار ہوا۔ ہاتھ اُٹھایا۔ جیسے میں اِس اخلاص سے گیا گزرا (۱۴)۔ ″) کسی کام کا نہ رہا۔ کسی قابل نہ رہا۔ بگڑ گیا ؎

اگر راہ میں اُسکی رکھا ہے گام   گئے گزرے خضر علیہ السلام (میر تقی)

(۱۵) تباہ ہوگیا۔ برباد ہو گیا۔ جل کر خاک ہوگیا۔ جل بُجھا۔ کام تمام ہو گیا ؎

آتش عشق جاے چُولہے میں   جل گیا بھُن گیا گیا گزرا۔ (رشک)

گیا گزرا ہونا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) جاتا رہنا + نکما ہونا۔ بیکار ہونا۔ کام کا نہ رہنا + بگڑ جانا۔ خراب ہو جانا (۲) وصُول نہ ہونا۔ ڈُوب جانا۔ نہ پٹنا (۳)

گیا

کالعدم ہونا۔ (۴) تباہ و برباد ہونا۔ باقی معانی دیکھو گیا گزرا میں +

گیا وقت (ا) اِسم مذکر:۔ (۱) وقت گزشتہ۔ جلدی سے گزرا ہوا زمانہ ؎

مہرباں ہو کے بلا لو مجھے چاہو جسوقت   میں گیا وقت نہیں ہُوں کہ پھر آبھی نہ سکوں (غالب)

(۲) عیش رفتہ۔ لطفِ گزشتہ۔ خوشی کا گزرا ہوا زمانہ ؎

سدا دورِ دوراں دکھاتا نہیں   گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں۔ (میر حسن)

گیا وقت پھر ہاتھ نہیں آتا (ا) کہاوت:۔ جو دم گزر جاتا ہے پھر میسّر نہیں ہوتا۔ عیش رفتہ کا پھر ملنا دشوار ہے۔ گزرا سو گزرا + بار بار موقع ہاتھ نہیں لگتا۔ فرصت کو غنیمت سمجھو +

گیا گوایا (ہ) صفت:۔ (اوّل ماضی دوم تابع مہمل) جو گزر چکا ہو۔ گزرا اور بیتا ہوا۔ رفتہ و گزشتہ۔ جیسے گیا گوایا پھر آگیا +

گیابھ (ہ) اسم مذکر:۔ (گنوار) گابھ۔ حیوانوں کا حمل +

گیابھ ڈالنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) حمل گرانا۔ پیٹ گرانا۔ اسقاط کرنا + خوف کے مارے بے وقت بچّہ جن دینا (۲) نہایت رعب ماننا۔ ازحد ڈرنا۔ جیسے اُسکے نام سے گیابھنی گیابھ ڈالتی ہے +

گیابھن (ہ) صفت:۔ (گنوار) حاملہ۔ پیٹ والی۔ گربھونتی۔ دوجیا + حاملہ حیوان

گیابھنی (ہ) صفت:۔ دیکھو (گابھن) +

گیارہ (ہ) صفت:۔ ایکادش۔ ایک اور دس۔ دہ و یک۔ یازدہ۔ احد عشر۔ ۱۱

(کہاوت):۔ ایک اور ایک گیارہ یعنی دو کے اتفاق سے گیارہ آدمیوں کی طاقت دو آدمیوں میں ہو جاتی ہے چنانچہ ایک کے ہندسہ کو دو جگہ لکھیں تو وہ بھی گیارہ پڑھے جاتے ہیں +

گیارھواں (ہ) صفت:۔ یازدہم۔ گیارہ سے نسبت رکھنے والا متعلق بہ یازدہ

گیان س۔ ज्ञान اسم مذکر:۔ (۱) علم۔ دانش۔ واقفیت (۲) عقل۔ فہم۔ فراست دانائی۔ سمجھ۔ بُوجھ۔ بُدھ۔ بُدھی۔ ہوش۔ خرد۔ زیرکی۔ چترائی۔ (۳) علم معرفت علمِ الٰہی۔ وہ خاص مذہبی علم جو غور و فکر اور فلسفہ کے وسیلہ سے حاصل ہوتا ہے اِس سے خدا تعالےٰ کی قدرت اُسکا غیر مادّی ہونا جسمانی و دنیوی خوشیوں کی ناپائیداری فانی خوشیوں سے حذر اور اُخروی نجات کی کامل امید انسان کے ذہن میں سما جاتی ہے + (۴) حواس خمسۂ ظاہری۔ پانچوں اندریاں۔ جیسے سُرت گیان۔ اندری گیان۔ چکشو گیان وغیرہ +

گیان چرچا (س) اسم مذکر:۔ (۱) علمی بحث۔ مباحثۂ علمی۔ علمی ذکر اذکار۔ (۲) دینی یا مذہبی یعنی دھرم شاستر کا بکھان +

گیا

گیان چوسر (ہ) اسم مؤنث :- ایک قسم کی چوسر جو کاغذ پر چھپی ہوئی اور اُسمیں دو بڑے اور بہت سے چھوٹے چھوٹے سانپ بنے ہوئے ہوتے ہیں۔ کسی خانہ میں نرد کے جانے سے دوزخ میں جانا اور کسی میں گوٹ کے پہنچ جانے سے جنت میں جانا خیال کیا جاتا اور یہ کھیل صرف دو گوٹوں اور پانچ یا سات کوڑیوں سے عوام الناس میں کھیلا جاتا ہے +

گیان گدڑی (ہ) اسم مؤنث :- خرقۂ درویشاں۔ فقیروں کی گدڑی۔ برقعۂ درویشی۔ دلقِ درویشاں۔ عارفوں یا کاملوں کی گدڑی +

گیان وان (س) صفت :- گیانی۔ بدھی مان۔ پنڈت۔ ودوان۔ عالم۔ عقل۔ گنی۔ ہنرمند + دانشمند +

گیان ہوجانا (ہ) فعل لازم :- واقفیت ہوجانا۔ تبحّر ہوجانا۔ معرفت حاصل ہوجانا + عرفان حاصل ہوجانا + فنافی اللہ ہوجانا۔ فنافی الوحدت ہوجانا +

گیانی (س) صفت :- (۱) دیکھو (گیان وان) (۲) عارف +

گیاہ (ف) اسم مؤنث (۱) ہری گھانس۔ علف۔ گراس (۲) کاہ۔ خشک گھانس

گئی بُو بُودار کی اور رہی کھال کی کھال (۱) کہاوت :- رتبہ کھوکر جیسے تھے ویسے ہی رہ گئے۔ ہو ہوا کر بگڑ گئے۔ بن بنا کر بگڑ گئے +

گئے بیچارے روزے رہے ایک کم تیس (۱) کہاوت :- جب کسی مشکل کام کا کوئی حصّہ کر لیا تو وہ آسان نظر آنے لگا یعنی جب پہلا روزہ رکھ لیا تو باقی روزے بھی رکھے برابر سمجھو +

گیت (ہ) اسم مذکر :- سرود۔ راگ + بھجن + گانا۔ وہ تکرار اور باوزن فقرے جو سُروں میں گائے جاتے ہیں۔ جیسے خیال۔ دھرپد۔ بھجن۔ پد وغیرہ +

گیت گانا (ہ) فعل متعدی :- (۱) راگ الاپنا۔ سرود خوانی کرنا۔ نغمہ سرائی کرنا۔ بھجن کرنا۔ (۲) رام کہانی کہنا۔ طول طویل بیان کرنا (۳) گُن گانا۔ تعریف کرنا۔ مدح سرائی کرنا۔ مداحی کرنا جیسے خصم کی کمائی کھائی بھائی کے گیت گائے + کسی کے کھائے کسی کے گیت گائے +

گیتا (س) اسم مؤنث :- (۱) راگ۔ گیت۔ بھجن۔ نغمہ۔ سرود + (۲) چرچا۔ بحث۔ مباحثہ + ذکر۔ بکھان۔ تذکرہ (۳) مقولہ۔ ملفوظ۔ قول۔ (۴) ایک نام جو اکثر مباحثہ یا تذکرے یا ملفوظات وغیرہ اس قسم کی ہندی کتابوں کا رکھا جاتا ہے جیسے شیو گیتا۔ رام گیتا۔ گیتا گو بند۔ پانڈو گیتا۔ بھاگوت گیتا وغیرہ جسمیں معرفت الٰہی کا ذکر ہے اسمیں کرشن جی اور ارجن کے وہ سوال و جواب ہیں جو مشکل مسایل الٰہیات پر باہم طے ہوئے ہیں اور ارجن نے کرشن جی

گید

سے مہابھارت کے بعد سوال کئے ہیں اور اُنہوں نے اُسکے جواب دیئے ہیں اسکے مصنف کرشن جی ہیں اکثر جب گیتا کا ذکر ہوتا ہے تو وہاں اسی کتاب سے مراد لی جاتی ہے اور یہی گیتا سب سے زیادہ مشہور ہے -

گیتا گریاں (ہ) اسم مؤنث :- (گنوار عو) وہ گنوار عورتیں جو اکثر گیت جوڑا کرتی ہیں۔ گیت بنانے والی عورتیں +

گئے تھے نماز کو روزے گلے پڑے (۱) کہاوت :- ایک مشکل سے بچنا چاہا دوسری مشکل اور گلے پڑی - ایک کام سے عذر کیا دوسرا کام اور سپرد ہوا + اُلٹے لینے کے دینے پڑ گئے۔ امید کے برخلاف ظہور میں آیا +
(کہتے ہیں کوئی شخص پانچوں وقت کی نماز سے تنگ آکر اس پابندی سے بچنے کے واسطے کسی مولوی صاحب کے پاس گیا کہ میری نماز معاف کر دو۔ اُسنے کہا رمضان کے روزے بھی رکھا کرو تاکہ پورا فرض ادا ہو پس اُس وقت سے یہ مثل ہو گئی) +

گیتی (ف) اسم مؤنث :- دُنیا۔ عالم۔ جگت۔ سنسار۔ جہان۔ زمانہ۔ دہر +

گیتی آرا (ف) صفت :- (۱) جہاں آرا۔ دُنیا کو آراستہ اور مزیّن کرنے والی + نہایت خوبصورت (۲) ایک خوبصورت پھول کا نام جو بہت دنوں تک اور مدّت تک تازہ رہتا ہے۔ جب یہ سوکھ جاتا ہے تو لوگ اس کو کپڑوں میں رکھ کر اُنہیں بسا دیتے ہیں اسکی خوشبو مشک سے مشابہ ہے (۳) اکثر مغلیہ خاندان کی عورتوں اور شہزادیوں کا نام بھی ہوتا ہے چنانچہ شاہجہاں کی ایک بیٹی کا نام بھی تھا +

گیتی افروز (ف) صفت :- (۱) عالم کا روشن کرنے والا۔ عالمتاب (۲) اسم مذکر) آفتاب۔ خورشید۔ سُورج +

گیٹس۔ انگلش (Gaiters) اسم مذکر :- جمع گیٹر جو انگریزی کے موافق ہے (۱) چمڑے یا موٹے کپڑے کی بنی ہوئی ایک پٹی سی جسے اکثر سوار لوگ بوٹ پہنکر پنڈلیوں پر بٹنوں یا بندوں سے کس لیتے ہیں۔ ٹخنہ پوش۔ (۲) موزے کا بند وہ ربڑ یا سوت کا فیتہ جسے موزوں کے پنڈلیوں سے نیچے اُتر پڑنے کی احتیاط کے واسطے اوپر سے لگا لیتے ہیں +

گئے و رہے (۱) تابع فعل :- (۱) ہار کے۔ آخر کار۔ مجبوراً (۲) کم از کم۔ کم سے کم +

گیدڑ (ہ) اسم مذکر :- شغال۔ سیال۔ جمبو۔ شنغر۔ ایک درندہ کا نام جو کتے سے چھوٹا ہوتا اور رات کے وقت کبھی نو بجے کبھی آدھی رات کو کبھی صبح ہوتے اپنے گروہ کے ساتھ بولا کرتا ہے - (عربی) ابوالعرس۔ سُرحوب۔ وادی

گیدڑ رہ اچھلا اُچھلا جب انگور کے خوشے تک نہ پہنچا تو کہا آخ تھو

کھٹے ہوتے ہیں (ا) کہاوت:۔ بیتیری تدبیر کی جب نہ بن پڑی تو اَوروں ہی کا قصور بتایا۔ اپنی شرمندگی کو شرمندگی خیال نہ کرکے دل کی تسلّی دینے یا شیخی کے باعث قایل نہ ہونے کے موقع پر بولتے ہیں +

گیدڑ اَوروں کو شگون بتلائے آپ اپنی گردن کتّوں سے تڑوائے (ا) کہاوت:۔ یعنی اَوروں کو نصیحت اپنے کو فضیحت۔ اپنی خبر نہیں اَوروں کا شگون دیکھتے پھرتے ہیں +

گیدڑ بولنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) گیدڑوں کا بھونکنا۔ (۲) شگون بد ہونا۔ بدشگونی کی علامت ظاہر ہونا۔ چونکہ کسی کام کے شروع پر گیدڑ کا بولنا نحوس خیال کرتے ہیں۔ اس وجہ سے بدشگونی کے موقع پر ہندو لوگ بولتے اور نیز شگونیے اسکی آواز سے شگون نیک و بد لیتے ہیں (۳) ویران ہونا۔ اُجڑنا جنگل ہوجانا۔ گدھوں کا ہل چلنا۔ اُلّو بولنا۔ جیسے اب تو آدھے شہر میں گیدڑ بولنے لگے یعنی تباہ و ویران اور غیر آباد ہوگیا دہلی کی موجودہ حالت کی نسبت کہتے ہیں +

گیدڑ بھبکی (ہ) اِسم مؤنث:۔ گیدڑ کی طرح غرّا کر حملہ کرنیکا ڈراوا۔ اُوپری دھمکی۔ دکھاوے کی گھُرکی۔ غُرفش۔ ڈراوا۔ ہیبت بیجا۔ اکڑ بھُوں ؎

تا کجا اعدا کی گیدڑ بھبکیاں الغیاث اے شیرِ یزداں الغیاث (ناسخ)

(صاحبان لکھنؤ بھپکی بولتے ہیں)

گیدڑ جب جھیرے میں گرا تو کہا آج یہیں مقام ہے (ا) کہاوت مجبوری میں بھی شیخی نہ گئی۔ شرمندہ ہوئے مگر بات وہی رکھی +

(جب کوئی شخص اپنی تدبیر یا ارادہ پر کامیاب نہیں ہوتا اور اس ناکامی کو اپنی بیوقوفی کے سبب ناکامی خیال نہیں کرتا تو اُسکے چھیڑنے کو یہ کہاوت کہتے ہیں) +

گیدڑ کی کمبختی آئے تو گانو کو بھاگے (ا) کہاوت:۔ جب دن کھوٹے آتے ہیں تو اُلٹی ہی تدبیر سوجھتی ہے +

گیدی (ف) صفت:۔ وہ شخص جسے رجولیت غیرت اور حمیّت نہ ہو۔ بے غیرت۔ بے حمیّت۔ مجازاً دیوث۔ بھڑوا۔ قلتبان + مخنث۔ نامرد۔ ہیجڑا + بزدل۔ کم حوصلہ + احمق۔ نادان۔ بے وقوف۔ بے تمیز ؎

تنہا نہ ہمارا مضحک ہے تو اے ضیاء حک گیدی تری ڈاڑھی پر ہنستا ہے سدا شیخ (سودا)

ہلا کر بینگنی خرگوش کی چھتّے میں اے رندو پہ اُو شیخ افیونی کو وہ گیدی بڑا حرہے (شیخ باقر علی)

(اس محاورہ کا ماخذ لفظ گید ہے جسکے معنی چیل کے ہیں چونکہ چیل کی نسبت مشہور ہے کہ وہ چھ مہینے یا ایک سال نر اور سامی قدر مادہ رہتی ہے پس اس وجہ سے ایسے شخص کی نسبت بولنے لگے جسمیں عورت اور مرد کی صفت شامل ہو اور رفتہ رفتہ معانیِ مذکورہ پر اطلاق ہونے لگا) +

گیدی خر (ف) صفت:۔ بہت بڑا بیوقوف + نہایت بے غیرت۔ اُلّو۔ گدھا۔ بودھو۔ بھوندو۔ ماٹھو۔ خر نا مشخص +

غیر کو لے تو نہ ہمراہِ رکاب اے شہسوار لیئے اُٹھو انکے قابل بھی یہ گیدی خر نہیں ہے (باقر علی)

گیر (ف) امر از گرفتن جو اسم کے ساتھ ملکر اسم فاعل ترکیبی کے معنی دیتا ہے جیسے دستگیر۔ گُلگیر + جہانگیر۔ عالمگیر وغیرہ +

گیرودار (ف) اسم مؤنث:۔ پکڑ دھکڑ + جنگ و جدال۔ لڑائی + حکومت حکمرانی۔ سیاست + شان و شکوہ۔ تزک و احتشام +

(یہ دونوں امر کے صیغے ہیں چونکہ حکومت اور موقع جنگ میں پکڑنے جانے نہ دے لگاؤ کہ وغیرہ اس قسم کے کلمے زبان پر آتے ہیں لہذا معانیِ مذکورہ میں مستعمل ہوگیا) +

گیرائی (ا) اسم مؤنث:۔ (۱) گرفتگی۔ پکڑ۔ (۲) محکمہ ٹھگی۔ وہ محکمہ جسمیں ٹھگوں کے پکڑنے کا کام ہوتا ہے + نیز وہ محکمہ جس میں خفیہ پولیٹیکل راز کا دفتر اور افسر رہتا ہے۔

گیرنا (ہ) فعل متعدی:۔ (ہندو) (۱) دیکھو گرانا (۲) سارنا۔ لگانا۔ جیسے کاجل گیرنا۔ سُرمہ گیرنا۔ (۳) بنانا۔ ڈالنا۔ تیار کرنا جیسے اچار گیرنا (۴) داخل کرنا ڈالنا جیسے کسی چیز میں ہاتھ گیرنا + کنوئیں میں گیرنا وغیرہ +

گیرو (ہ) اِسم مذکر:۔ ایک قسم کی لال مٹی جس سے اکثر جوگی یا سپیرے وغیرہ اپنے کپڑے رنگتے ہیں۔ گلِ ارمنی + سندہ +

گیروا (ہ) صفت:۔ گیرو کے رنگ کا۔ لال رنگ کا۔ جوگیا۔ گہرا گُلابی۔ وہ رنگ جسے اکثر جوگی سنیاسی درویش وغیرہ پسند کرتے اور جیلخانوں کے قیدیوں کو بھی اِس رنگ کے کپڑے گرمی کے موسم میں دیئے جاتے ہیں

گیڑی (ہ) اِسم مؤنث:۔ وہ لکڑی جس سے لڑکے کھیلتے ہیں اسمیں کسی کا نام پنچی کسی کا نام لُگا کسی کا ٹِلوا ہوتا ہے۔ ایک لکیر کھینچکر اُس سے ایک معمولی فاصلہ پر لکڑی رکھتے اور دوسرا شخص اُس پر لکڑی کی چوٹ لگا کر لکیر سے پار کرتا اور جیت لیتا ہے +

گیڑیاں (ہ) گیڑی کی جمع + کھیلنے کی بہت سی لکڑیاں +

گیڑیاں کھیلنا (ہ) فعل متعدی:۔ لکڑیوں سے کھیلنا ؎

پانوں میں ڈالو نگی اُسکے میں جھنکتی بیڑیاں کھیلنے جاتی ہے لڑکوں میں یہ کوکا گیڑیاں (رنگین)

گیسو (ف) اسم مذکر:۔ لمبے بال۔ عورتوں کے لمبے بال + کاکُل۔ لٹ۔ بعض نے زُلف کا مرادف بھی لکھا ہے مگر یہ درست نہیں ہے۔ مرغولہ ؎

کھُل گیا گیسو چمن میں کس بُتِ گلفام کا موجِ بوئے گل میں عالم ہوگیا گلدام کا (گویا)

گئے کٹک رہے اٹک (ہ) کہاوت:۔ یعنی جو کٹک گیا وہ وہیں کا ہو رہا

چونکہ شہر کٹک سمندر کے کنارے پر جہاں جگناتھ جی کا مندر ہے۔ ایک ایسی جگہ آباد ہے کہ بُعدِ مسافت اور خرابیٔ آب و ہوا کے باعث وہاں سے تیرتھ کرکے صحیح سلامت اور تندرست آنا مشکل ہے اِسوجہ سے ایسے محل پر بولنے لگے جہاں واپس آنیکی امید بہت ہی بہت ہو لیکن اب سرکار انگریزی کی طفیل مسافت کی دقت دخانی جہاز اور ریل کے سبب سے جاتی رہی۔

گئی کرنا (ہ) فعل متعدی:- (۱) درگزر کرنا۔ طرح دینا۔ اغماض کرنا۔ چشم پوشی کرنا۔ باز رہنا۔ پہلو تہی کرنا۔ جانکر ٹالنا + کمی کرنا۔ فروگذاشت کرنا۔ جان کر چھوڑنا۔ کسر کرنا۔ کوتاہی کرنا ؎

اے ناوکِ نگاہِ بتاں گھر ہے دل ترا　　کرتا ہوں میں تواضعِ مہماں سے کب گئی (نصیر)

جو کبھی اُسنے ہگز کردہ کبھی میں سنے بھی　　آہنی مجھپہ تو پھر کی نہ گئی میں نے بھی (صابر)

عشق کیا صبر و تحمل کی اگر بات گئی　　ظلم ہیں تو بھی نکرا وہ بت بدذات گئی (رشک)

(۲) صبر کرنا۔ تحمل کرنا۔ برداشت کرنا۔ بُردباری کرنا۔ سہارنا۔ انگیزنا ؎

جگر منہ تک آتے نہیں بولتے　　غرض ہم بھی کرتے ہیں کیا کیا گئی (میر)

(۳) چوکنا۔ غفلت کرنا۔ تغافل فرمانا ؎

اُنکے ستم کی چاہیئے فریاد کچھ نہ کچھ　　روزِ جزا ہے آج تو اے دل گئی نکر (لاأعلم)

گئی نکرنا (ہ) فعل متعدی گئی کرنا کا نفی۔ درگزر نکرنا۔ کمی نکرنا۔ کوتاہی نکرنا۔ پاس و لحاظ نکرنا۔ رشک کا شعر دیکھو نمبر ا ماسبق۔ لاأعلم

گیگلا (ہ) صفت:- بھولا۔ سادہ لوح۔ بلّا۔ بودھو۔ احمق۔ بھونڈو۔ سڑ بیا۔ مرد احمق و طفل مزاج +

گیگلاپن (ہ) اسم مذکر:- بھولاپن۔ سادہ لوحی۔ حماقت۔ بیوقوفی۔ نادانی +

گیگلی (ہ) اسم مؤنث:- پھوہڑ عورت۔ بلّی۔ بودلی۔ بھشٹل۔ احمق۔ سٹلو۔ رہٹ بلی۔ ٹرخل +

گیل (ہ) اسم مؤنث: (ہندو) (۱) راہ باٹ۔ راستہ۔ ڈگر۔ مارگ۔ گمگ۔ سڑک۔ پگینڈا + پگ ڈنڈی۔ باٹ۔ بٹیا۔ روش +

نیر بھرن میں چلی دھام سے بیچ ملے پنگھٹ میں کان
وہ تو جانے دیں پنگھٹ کی گیل سند پیاز کھت ساری پنہاری　　(ٹھمری)
بیکا ڈگر چلت دینی گاری

(۲) کیلوں کا گچھا۔ کیلوں کا خوشہ۔ کیلوں کی ڈال۔ خوشۂ موز (۳) تابع فعل) ساتھ۔ ہمراہ۔ سنگ + ؎

منترا ایسا کیجئے جیسے بنجارے کا بیل　　بنانا تھ بن جیوڑا لاگا ڈولے گیل (دوہا)

گیل جانا (ہ) فعل لازم:- (ہندو) سنگ جانا۔ ساتھ جانا۔ ہمراہ جانا +

گیل کرنا (ہ) فعل متعدی:- (ہندو) ہمراہ کرنا۔ کسی کے ساتھ کرنا۔ سنگ کر دینا۔

گیل گیل (ہ) تابع فعل:- (ہندو) سنگ سنگ۔ ساتھ ساتھ +

گیل لگے پھرنا (ہ) فعل لازم:- (ہندو) پیچھے پیچھے پھرنا۔ ساتھ ساتھ رہنا۔ پیچھا لینا + درپے ہونا۔ درپے رہنا۔ پیچھا نہ چھوڑنا +

گیل لینا (ہ) فعل متعدی:- (ہندو) ہمراہ لینا۔ ساتھ لینا +

گیلا (ہ) صفت:- تر۔ نم۔ مرطوب۔ بھیگا ہوا۔ نمناک + سیلا۔ نم رسیدہ +

گیلا کرنا (ہ) فعل متعدی:- ترکرنا۔ بھگونا۔ نم کرنا۔ نمی پہنچانا +

گیلا ہونا (ہ) فعل لازم:- نم ہونا۔ بھیگنا۔ تر ہونا۔ نمناک ہونا +

گیلڑ (ہ) صفت:- ساتھ کا بچہ۔ پہلے خاوند کا وہ بچہ جسے عورت اپنے ساتھ دوسرے خاوند کے ہاں لائی ہو۔ ربیب +

گیلن۔ انگلش (GALLON) اسم مذکر:- کسی رقیق یا سیّال چیز کا پیمانہ جو چار کوارٹ یعنی چار بڑی بوتلوں کی برابر ہوتا ہے لیکن اندنوں میں جو گیلن رائج ہے وہ ۲۷۷،۲۷۴ مکعب انچ کے برابر ہے۔

گین (ف) صفت:- مخففِ آگین (۱) بھرا ہوا۔ پُر۔ مملو۔ معمور۔ آلودہ جیسے خشمگین۔ اندوہگین۔ غمگین + سُرمگین وغیرہ (۲) صاحب۔ والا۔ خداوند جیسے شرمگین یعنی شرم والا۔ صاحب شرم +

گینا (ہ) اسم مذکر:- چھوٹے قد کا بیل۔ ٹھنگنا بیل۔ گاوِ کوتاہ قد +

گینتی (ہ) اسم مؤنث:- کدال۔ کستی + زمین کھودنے کے ایک قسم کے آہنی اوزار کا نام +

گینڈ (ہ) اسم مذکر:- (ہندو) گج۔ ہاتھی۔ فیل۔ سونڈ والا + ناگ + بالفتح بالکسر بھی جائز ہے

گینْد (ہ) اسم مؤنث:- (۱) وہ کپڑے یا چمڑے کا چھوٹا سا گولہ جس سے لڑکے کھیلتے ہیں۔ گوے۔ سرگل۔ کُنچہ۔ کندک جسے کھِدو پنجاب میں کہتے ہیں + ؎

جی نزاکت سے کلائی کے دھڑکتا ہے مرا　　ہاتھ میں گیند اُٹھا تم نے اُچھالی بے سبب (ظفر)

(اہل لکھنؤ اور اہل پنجاب مذکر بولتے ہیں چنانچہ رشک نے بھی باندھا ہے ؎

بنا ہے ترے واسطے کاغذ بازی آسماں　　گیند تیرے کھیل کا یہ کُرۂ زمیں نہیں۔ (رشک)

(۲۔ تشبیہاً) جوان عورت کی سخت اور چھوٹی چھاتیاں (۳) ٹوپیوں کے رکھنے کا قالب۔ لکھنؤ (۴) جلانے کی گیند جسے اکثر دیوالی میں جلاتے ہیں اور اُسکے اندر سے ایک تار نکال کر تیل کی کُپّی تک لیجاتے ہیں۔ جسکے وسیلہ سے اُسمیں تیل پہنچتا رہتا ہے +

گیند بلّا (ہ) اسم مذکر:- گو و چوگان۔ کرکٹ۔ بیٹ اینڈ بول۔ ڈنڈے اور گیند کا کھیل +

گیند تڑی (ہ) اسم مؤنث:- بچوں کے ایک کھیل کا نام جسمیں ایک دوسرے

کے گیند مارتے ہیں۔ پس جسکے وہ گیند لگ جاتی ہے وہی چور ہوتا ہے ٭

گیند دھڑ کّا (ہ) اسم مذکر:۔ (لکھنؤ) گیند بازی۔ گیند کا کھیل ٭

گیند گھر (ہ) اسم مذکر: بڑا اونچا اور چوڑا مکان جسمیں صاحب لوگ گیند کھیلتے ہیں

گینڈا (ہ) اسم مذکر:۔ ایک قسم کے زرد پھول اور اُسکے پودے کا نام۔ گلِ صد برگ

گینڈئی (ہ) صفت:۔ گینڈے کے رنگ کا۔ سُرخی لئے ہوئے زرد رنگ کا

گینڈا (ہ) اسم مذکر:۔ (ایک جانور کا نام جو ہاتھی کے پاٹھے کی برابر ہوتا ہے۔ اسکی ناک پر ایک سینگ ہوتا ہے بلکہ بعض گینڈوں کے دو بھی سُننے میں آئے ہیں لیکن دو سینگوں کا گینڈا افریقہ کے سوا دوسری جگہ نہیں پایا جاتا۔ اسکی طاقت مشہور ہے۔ اور کھال ایسی مضبوط و سخت ہوتی ہے کہ اُسکی ڈھالیں بناتے ہیں۔ ہندو اسکی ہڈی کو مقدس سمجھکر اُسکے چھلے ہاتھ میں رکھتے ہیں فارسی میں اسے کرگدن۔ عربی میں مرمیز کہتے ہیں یہ چوپایہ دُودھ پلانے والے حیوانات میں سے ہے۔ اہلِ لغات نے لکھا ہے کہ اس کا بچہ پانچ برس تک ماں کے پیٹ میں رہتا ہے مگر ایک برس بعد سر نکال لیتا اور گھاس کھانی شروع کر دیتا ہے۔ جب اس طرح چار برس گذر جاتے ہیں تو ایک دفعہ ہی نکل پڑتا اور بھاگ جاتا ہے چار برس تک پیٹ کے اندر رہنے میں یہ حکمت ہے کہ اُسکی ماں جسکی زبان نہایت سخت ہوتی ہے وہ اُسے چاٹ نہیں سکتی۔ کیونکہ اس بچّے کی کھال نہایت ملایم ہوتی ہے جو اُسکے چاٹنے کی تاب نہیں لاسکتی ورنہ تمام کھال جگہ جگہ سے پھٹکر خونم خون ہوجاتی) ٭

گینڈلی (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) لچھی۔ سُوت کا لچھا۔ سُوت کی انٹی۔ حلقہ۔ (۲) حلقہ مار۔ سانپ کا حلقہ بناکر بیٹھنا۔ کُنڈلی۔ کُنڈل بناکر بیٹھنا (بکسر کاف فارسی)

گینڈلی مار کر بیٹھنا (ہ) فعل لازم: سانپ کا حلقہ زن ہوکر بیٹھنا۔ کنڈلی مار کر بیٹھنا۔ کُنڈل بناکر بیٹھنا ٭

گینگٹا (ہ) اسم مذکر:۔ (پُورب) کیکڑا۔ سرطان۔ کرک ٭

گینی (ہ) اسم مؤنث:۔ چھوٹے قد کی گائے۔ دانہ خور گائے۔ خوب گائے ٭

گیو (ف) اسم مذکر:۔ گودرز کے بیٹے کا نام جو ایران کے مشہور پہلوانوں میں ہوا ہے۔ کہتے ہیں کہ کیخسرو اسکو ترکستان سے ایران میں لایا تھا ٭ نام بادشاہ

گئے وہ دن (ہ) محاورہ:۔ وہ زمانہ جاتا رہا۔ وہ عیش و نشاط کے ایام چلے گئے۔ اب وہ اقبال وہ زور وہ دَور دورا گیا گذرا ہوا ہے

گئے وہ دن کہ شب گشتی تھی اپنی مہ جبینوں میں ۔ نظارہ دُور سے کرتے ہیں اب ہم بھی مہینوں میں (معروف)

گئے وہ دن جو خلیل خاں فاختہ مارتے تھے (ہ) کہاوت:۔ خوش اقبالی کا زمانہ جاتا رہا۔ اب ادبار کا زمانہ ہے ٭

گیہواں (ہ) صفت:۔ گندمی۔ گندم گون۔ کنک رنگا۔ نہ بہت کالا اور نہ گورا چمپئی ٭ سانولا۔ ملیح ٭

گیہوں (ہ) اسم مذکر:۔ گندم۔ کنک۔ حِنطہ۔ آدمی کے حق میں یہ سب سے عمدہ اور بہتر غلّہ ہے کیونکہ اسمیں غذائیت زیادہ اور گرمی و سردی میں معتدل ہے ٭ (یہ لفظ زبان سنسکرت میں गोधूम گودھوم تھا اُس سے گوہوں ہوا جو اب بھی پُورب علی الخصوص علاقہ بھوجپور میں بولا جاتا ہے رفتہ رفتہ گیہوں ہوگیا)

گیہوں کی بال نہیں دیکھی (ہ) محاورہ:۔ یعنی ابھی تک گھر کی چار دیواری سے نکل کر یہ بھی نہیں دیکھا کہ گیہوں کا پیڑ اور اُسکی بال کیسی ہوتی ہے۔ نہایت ناداں اور ناواقف کار ہے کہ اپنے گھر سے باہر قدم نہیں نکالا ہے

ہوا فریفتہ حُسن گندمی کیونکر ۔ کہ طفل اشک نے دیکھی گیہوں کی بال نہیں (نکہت)

گیہوں کی روٹی کو فولادی پیٹ چاہئے (ہ) کہاوت:۔ یعنی نعمت کھاکر پچانے کو بڑا حوصلہ چاہئے۔ گیہوں کی روٹی وہ کھائے جو آپے سے باہر نہ ہوجائے ٭

گیہوں کے ساتھ گھُن پس جاتا ہے (ہ) محاورہ:۔ امیروں کے ساتھ غریبوں کی شامت آجاتی ہے۔ شریروں کے ساتھ مسکین بھی خرابی میں آجاتے ہیں۔ خطاداروں کے ساتھ بے خطا بھی مصیبت میں پھنس جاتے ہیں ٭

ل

ل (ع) اسم مذکر:۔ (۱) عربی کا تیئسواں[23] فارسی کا ستائیسواں[27] سنسکرت یا ہندی کے حروفِ صحیح کا اٹھائیسواں[28] اردو کا تیسواں[30] حرف جسے لام کہتے ہیں (۲) حسابِ جمل میں اِسکے تیس عدد فرض کئے گئے ہیں (۳) یہ حرف فارسی میں صرف رائے مہملہ اور کاف تازی سے بدلتا ہے۔ مگر ہندی میں اپنے اپنے موقع پر حروفِ ذیل سے۔ کبھی اوّل کبھی وسط کبھی اخیر میں بدلا گیا ہے۔ آ ب پ ت ٹ ج چ د ڈ ر ڑ س ش گ ق ن و ی۔ انکی مثالیں ایک علیحدہ رسالہ میں لکھی جائینگی (۴) عربی میں واسطے لئے برائے کے معنی میں کلمہ کے اوّل آتا ہے جیسے للہ۔ خدا کے واسطے۔ لہٗ اُس کے واسطے ٭

لا (ہ) کلمۂ نسبت (۱) منسوب۔ نسبت رکھنے والا۔ کا۔ والا۔ دار وغیرہ جیسے اگلا۔ پچھلا۔ پچھلا۔ ورلا۔ پرلا۔ لاڈلا۔ بودلا۔ گٹھیلا (گرہ دار)۔ رنگیلا (رنگ دار)۔ رنگیلا۔ سیلا۔ ہیٹلا۔ باؤلا وغیرہ (۲) تصغیر (چھٹائی ظاہر کرنے کے واسطے) ۔ جیسے کوٹھی سے کُٹھلا۔ گھمنڈ سے گھمنڈلا۔ ناند سے نندولا۔ کھاٹ سے کھٹولا۔ وغیرہ (۳) تصغیر بالتحقیر (جیسے

موٹے سے موٹا مثلاً بھانڈ سے بھنڈیلا علیٰ ہذالقیاس کھنڈ لا چھوٹا سا مکان وغیرہ (۴) تصغیر بالمحبت یا عظمت) جیسے مور سے مُرلا یعنی پیارا مور چنانچہ گیتوں میں آیا ہے۔ مُرلا جھنگارے دریا کنارے باورکارے گھر آئے سارے وغیرہ سُریلا پیارے سُروالا چھبیلا اچھی چھب والا۔ رسیلا اچھے رس والا مزیدار۔ ہریالا سبزہ آغاز۔ نوعمر دُولہا۔ زہریلا نہایت زہردار۔ بھڑکیلا۔ نہایت بھڑک دار۔ چمکیلا نہایت چمکدار وغیرہ (۵۔ علامت ماضی) صرف بھوجپور اور گیّہ میں ہے جیسے آئیلا آیا گئیلا گیا کھائیلا کھایا کہلا کہا وغیرہ (۶۔ ف) پردہ۔ تہ۔ تو۔ جیسے لابرلا۔ یک لا دولا وغیرہ چنانچہ دُلائی اسی سے بنا ہے۔ لاف وگزاف کا مخفف بھی فارسی میں آیا ہے اور نیز بمعنی مقراض جو شاید صرف لا کی مشابہت سے اِس معنی میں مستعمل ہو گیا ہے +

لا (ع) حرفِ نفی :۔ (۱) نہ۔ نا۔ اَن۔ بغیر۔ بنا۔ (۲) نقیضِ نعم یا بلیٰ۔ نہیں۔ برائے انکار۔ (۳۔ جبر ومقابلہ) مقدارِ مجہول یا نامعلوم +

لااُبالی (ع) صفت :۔ اصل میں مضارع کا صیغہ واحد متکلم ہے جسکے معنی ہیں مجھے خوف نہیں ہے باک ندارم۔ اِس میں لا کے بعد ہمزہ بشکل الف ہے پس الف کی بجائے واؤ لکھنا یا پڑھنا غلطی میں داخل ہے گو لکھنے کا رواج واؤ سے ہی پڑ گیا ہے۔ اُردو اور فارسی والے معانیٔ ذیل پر اطلاق کرتے ہیں۔ (۱) نڈر۔ بے خوف۔ بے باک۔ دلیر ؎

ملادے لب سے لب ساقی لگادے مُنہ سے منہ ساقی
میں رندِ لااُبالی ہُوں تو مستِ لااُبالی ہے } (وزیر)

(۲) بے فکر۔ بیخبر۔ غافل۔ بے پروا۔ کچھ خبر نہ رکھنے والا + بیرحم بیدردی سنگدل کٹھور ؎

لااُبالی ہے وہ ایسا کہ سرِ قاتل کے | پیچھے زنگ زدہ ہیں ابھی خنجر میلے۔ (مصحفی)
تصوّر میں ترے کہیو صبا اُس لااُبالی سے | گلے لگ لگ کے رویا رات تصویرِ نہالی سے (لااعلم)
پروائے نفع ونقصان مطلق نہیں ہے اُسکو | اُسکی تو لااُبالی سرکار ہے ہمیشہ (میر تقی)
آئینہ لیتا تو ہے وہ لااُبالی دیکھنا | پھیر دیگا چار دن میں اے سکندر توڑ کر
کہانتک پردہ اے آتش کہو اُس لااُبالی سے | محبت کا تری ہم بھی دم اے محبوب بھرتے ہیں } (آتش)

(۳) آزاد منش۔ رند مشرب۔ آزاد کا سونٹا۔ دین ودنیا سے آزاد۔ لامذہب۔ منکرِ خدا اور رسول ؎

یہاں قُل کا پیالہ ہے وہاں مے کی پیالی ہے | مرا محبوب مے کش کیا ہی رندِ لااُبالی ہے
واعظا ہو نہ درپئے ناسخ | عاشق و رندِ لااُبالی ہے۔ } (ناسخ)
نشستِ شیخ نے مجلس میں چھاتی تو پکا ڈالی | لے آوے یاں کوئی اب جا کے سوزِ لااُبالی کو (میر سوز)

(۴) شوخ۔ گستاخ۔ بے شرم۔ بے لحاظ۔ نرچ۔ چالاک۔ دھویا دیدہ ؎

اُسنے غرفہ سے جب نکالی آنکھ | دیکھ لی ہمنے لااُبالی آنکھ۔ (ظفر)

(۵۔ اسم مؤنث) بے باکی + بے پروائی + آزادی + آزاد منشی + بیرحمی + سنگدلی + شوخی ؎

رحم آیا نہ خستہ حالی پر | ضد رہی اپنی لااُبالی پر
دعوئے غفلت سگالی کب تلک | لافہائے لااُبالی کب تلک } (مومن)

کُلاہِ کج سے ہر غنچے کی پیدا ہے گلستاں میں
کہ کیا کیا اس چمن میں دلبروں کی لااُبالی تھی } (میر تقی)

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ (ع) کلمۂ توحید۔ خدا کے سوا کوئی معبود (قابلِ پرستش) نہیں مسلمانوں کے نزدیک جسکی زبان سے مرتے وقت یہ کلمہ نکلتا ہے وہ بلاشبہ بخشا جاتا ہے پس اسی وجہ سے اہلِ اسلام مرتے وقت یہ کلمہ اکثر زبان پر لاتے اور اگر حالتِ نزع میں بے ہوش ہو جاتے ہیں تو آس پاس کے لوگ یہ کلمہ پُکار پُکار کر پڑھتے ہیں تاکہ مرنے والے کو اس کی خبر ہو جائے اور وہ بھی اپنی زبان سے نکال کر نجات پائے ؎

لے مُوا لا الٰہ الا اللہ | ہو کے میں تیری جان کے صدقے (میر سوز)

لااُمّتی (ع) صفت :۔ (۱) اُمّت سے خارج۔ منکرِ پیغمبر + لامذہب۔ محض بیدین ذات سے باہر + کافر۔ مُلحد۔ مُنکر + دینِ اسلام سے پھرا ہُوا۔ (۲) نگرا۔ بے پیر۔ بے مرشد + بے اُستاد۔ خود مُنڈا۔ ناقابلِ اعتبار +

لابُدّ (ع) تابع فعل :۔ مرکّب از (لا بغیر + بُدّ چارہ) ناچار۔ لاعلاج۔ ناگزیر۔ بالضرور لازم۔ الزم۔ بیشک۔ یقیناً۔ بالتحقیق قطعی + مجبوراً۔ چارناچار +

لابُدی (ع) اسم مؤنث :۔ ضروری۔ لازمی۔ یقینی +

لَاتُعَدُّ وَ لَاتُحْصیٰ (ع) صفت :۔ بے حد و نہایت۔ شمار و حساب سے باہر انگنت۔ بے حساب۔ بے شمار +

لاثانی (ع) صفت :۔ بے نظیر۔ اِکا۔ فرد۔ یکتا۔ بے مثل۔ یگانہ۔ جسکا دوسرا نہ ہو۔

لَاجَرَم (ع) تابع فعل :۔ (لا نہیں + جرم چارہ) دیکھو (لابُدّ) +

لاجُنب (ع + ف) صفت :۔ جو جنبش نہ کر سکے۔ غیر متحرک۔ ثابت۔ قایم۔ (اُردو والوں نے جُنبش کا مخفف جُنب کر لیا ہے)

لاجواب (ع) صفت :۔ (۱) جواب سے معذور۔ چُپکا۔ خاموش۔ ساکت چُپ۔ مُنہ بند۔ سکوت میں (۲) جسکا ثانی نہ ہو۔ بے نظیر۔ بے مثل۔ یکتا۔ یکا یگانہ۔ فرد۔ اپنی نظیر آپ۔ بے جواب۔ (۳) مات۔ ہارا ہوا۔ مغلوب۔ عاجز۔

(۴) جھوٹا۔ کاذب۔ باطل +

لاجواب کر دینا (۱) فعل متعدی :۔ بند کر دینا۔ مات کر دینا۔ ہرا دینا۔ جواب نہ بننے دینا۔ چپ کر دینا +

لاچار (۱) صفت :۔ (صحیح ناچار کیونکہ عربی لائے نافیہ کے ساتھ فارسی کی ترکیب جائز نہیں اس وجہ سے اسکو غیر فصیح مانا جاتا ہے گو بعض شعرا نے اس امر کا خیال نہیں کیا ہے چنانچہ شیخ قلندر بخش جرأت آزردہ اور نواب الٰہی بخش خاں معروف نے بھی ایک آدھ جگہ باندھ دیا ہے

دل جو اک پردہ نشیں پہ مبتلا ہے کیا کریں　دیکھ کر مضطر اُسے ہیں سخت در و لاچار سے　(جرأت)

نہ تو چھوڑے ہی بنے ہے اور نہ بُھلائے بنے　ہم تو قابو میں بھی لا کر اُنہیں لاچار ہوئے　(آزردہ)

غیر کو بھی کیا دراندازی ہے اے معروف یار　کچھ نہیں بنتی تو پھر لاچار جبلی کھاے ہے　(معروف)

(۱) لاعلاج۔ ناگزیر۔ ناچار جسکا چارہ نہ ہو + لابُد (۲) مجبور۔ بےبس۔ بےقابو۔ عاجز۔ مغلوب درماندہ۔ فرماندہ۔ (۳) اپاہج۔ محتاج۔ کام کاج سے معذور (۴) غریب۔ مفلس۔ کنگال۔ بیچارہ (۵) قدرت نہ رکھنے والا۔ ناقادر۔ دسترسی سے معذور۔ (۶) بےسروسامان۔ بےنوا۔ بیکس + بدنصیب۔ (۷۔ تابع فعل) ہار کر۔ مجبور ہو کر۔ ناچار ہو کر۔ مجبوراً۔ تھک کر۔ اخیر کے درجے۔ مثال دیکھو (شعر معروف اسی لفظ کے نوٹ میں) +

لاچار کرنا (۱) فعل متعدی :۔ عوام۔ (۱) مجبور کرنا۔ بےبس کرنا۔ عاجز کرنا۔ تھکانا (۲) اپاہج کرنا۔ محتاج کرنا۔ معذور کرنا۔ کام کا نہ رکھنا۔ نکما کرنا (۳) مفلس بنانا۔ تنگدست کرنا +

لاچارگی (۱) اسم مؤنث :۔ عوام۔ ناچاری۔ مجبوری۔ درماندگی۔ فرماندگی۔ بےبسی۔ بےکسی + بدنصیبی۔ محتاجی + غریبی۔ مفلسی۔ بےسروسامانی +

لاچار ہونا (۱) فعل لازم :۔ (۱) لاعلاج ہونا (۲) مجبور ہونا۔ بےبس ہونا۔ (۳) عاجز ہونا۔ مغلوب ہونا۔ تھکنا۔ ہارنا (۴) اپاہج ہونا۔ محتاج ہونا۔ نکما ہونا معطل ہونا۔ بیکار ہونا۔ معذور ہونا۔ (۵) مفلس اور کنگال ہونا۔ تنگدست ہونا۔

لاچاری (۱) اسم مؤنث :۔ عوام۔ بیچارگی۔ ناچاری۔ مجبوری۔ عاجزی فرماندگی۔ درماندگی۔ معذوری۔ بےبسی۔ بےکسی + محتاجی۔ مفلسی + بےمقدوری۔ بےسروسامانی + بدنصیبی + مصیبت۔ جیسے لاچاری پربت سے بھاری کہاوت :۔ (یعنی ادنےٰ مصیبت بھی بہت ہوتی ہے) + ؎

بس میں آیا جو تمہارے اُسے چاہو سو کرو　کیا تم آدمی سہتا نہیں لاچاری سے　(محمد یار خاں امیر)

لاحاصل (ع) تابع فعل :۔ (۱) بےسود۔ بےفایدہ۔ بےمنفعت۔ اکارت۔ برتھا۔ یونہیں۔ فضول۔ نکما۔ جیسے یہ ساری کوشش لاحاصل ہے (۲۔ صفت)

اپھل۔ بن پھل۔ غیر بارور۔ بےبر۔ (۳۔ صفت) بنجر۔ اوسر۔ (۴۔ ۷) ناکارگر +

لاحل (ع) صفت ا۔ جو حل نہ ہو سکے۔ مشکل۔ دشوار۔ کٹھن۔ مغلق۔ دقیق۔ غامض۔ گوڑھ +

لاحول (ع) کلمۂ نفرت :۔ (۱) نہیں ہے قوت۔ نہیں ہے زور و توانائی۔ (۲۔ ا۔ مجازاً) لعنت۔ دھرکار۔ پھٹکار (۳۔ ا) شیطان کے بھگانے کا منتر۔ بھوت پریت دور کرنے کا کلمہ +

لاحول بھیجنا (۱) فعل متعدی :۔ لعنت بھیجنا۔ لعنت کرنا۔ دھرکار کرنا۔ نفرت ظاہر کرنا جیسے ایسے کاموں پر لاحول بھیجتا ہوں ؎

لاحول بھیجتے ہیں مخیر شراب پر　حضرت ہمارے اتنو بڑے پارسا ہوئے　(مخیر)

لاحول پڑھنا (۱) فعل متعدی :۔ شیطان کے دور کرنے کے واسطے زبان سے لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہنا کیونکہ اہلِ اسلام کے اعتقاد کے موافق بھوت پریت اور شیطان اس کلمے سے بھاگتا اور نیز اُسے اذیت پہنچتی ہے پس حالت غیظ و غضب میں اکثر اس کلمہ کے پڑھنے کی ہدایت کیا کرتے ہیں تاکہ غصہ جو ایک جن یا دیو سے کم نہیں ہے دفع ہو + اور چڑ کے جاتے رہنے پر بھی +

لاحول و لاقوت (ع) کلمۂ تنفر :۔ یہ فقرۂ آئندہ کا مخفف ہے۔ اظہار نفرت اور نہایت بیزار ہونے کے موقع پر بولتے ہیں ؎

گر قتل ہی کرنا ہے قاتل کہیں جلد ہی ہو　لاحول و لاقوت کیا دیر لگائی ہے۔ (ذوق)

لاحول و لاقوۃ الا باللہ (ع) کلمۂ نفرت :۔ خدا تعالےٰ کے سوا کسی میں کچھ طاقت اور زور نہیں ہے یعنی تقدیر ازلی یا حکم ربی سے کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا یہ کلمہ بھوت پریت جن پری دیو اور شیطان وغیرہ کل خبیثوں کے دور کرنے اور بھگانے کے واسطے یا جب کوئی چیز جاتی رہے تو اُسکے پا جانیکی اُمید میں زبان پر لاتے ہیں اور بعض اوقات اسکا مخفف کر کے صرف لاحول یا لاحول و لا یا لاحول و لاقوۃ بھی کہہ دیتے ہیں ؎

واعظ مجھے کعبہ کی بتاتا ہے راہ　کرتا ہے صنم کدہ سے مجکو گمراہ
میں کب مانوں ہوں ایسے شیطان کا کہا　لاحول و لاقوۃ الا باللہ　} رباعی میر سوز

لاخراج (ع) صفت :۔ جسپر سرکاری محصول نہ ہو + وہ زمین جسکی مالگذاری سرکار میں نہ دینی پڑے۔ بےباج۔ معافی +

لادعوے (ع) اسم مذکر :۔ (قانون) بےدعوے۔ دست بردار۔ بےغرض دست برداری۔ درگذر + دستاویز عدم دعوے۔ فارغ خطی +

لادعوے لکھ دینا (۱) فعل متعدی :۔ دست برداری اور عدم دعوے کی دستاویز لکھ دینا۔ دست بردار ہو جانا۔ دعوے سے ہاتھ اُٹھا لینا +

لادَوا (ع) صفت:- لاعلاج جسکی دوا نہ ہوسکے۔ جو علاج پذیر نہو۔ بےنرآباؤ +

لاریب (ع) صفت:- بیشک۔ بلاشبہ۔ تحقیق۔ یقیناً +

لازوال (ع) صفت:- جسکو زوال نہ ہو۔ غیر فانی۔ اٹل۔ قدیم۔ ہمیشہ رہنے والا۔ مستقل۔ اننت۔ ازلی۔ ابدی +

لاسُخن (ع+ف) صفت:- (۱) خاموش۔ بے زبان۔ چُپکا۔ (۲)۔ اسم مذکر) نامُلایم بات۔ نامناسب اور بیجا بات۔ نازیبا کلام۔ گالی گلوج۔ بیہودہ کلام۔ ابے تبے۔ تُوتڑاق تو تکار۔ غیر مہذب کلام +

لاطائل (ع) صفت:- بے فائدہ۔ بے سُود۔ لاحاصل + غیر مُنتج +

لاعِلاج (ع) صفت (۱) دیکھو (لادوا) (۲) ناچار۔ لاچار۔ ناگزیر +

لاکلام (ع) صفت:- (۱) وہ بات جسمیں کُچھ گفتگو کی جگہ نہ رہی ہو۔ بیشک بلاشبہ۔ بے چون وچرا۔ لاریب۔ یقیناً + ضرور۔ مقرر۔ البتہ۔ لاکھوں میں ؎

محفل میں اُسکی جانا ٹھیرے اگر ہمارا   نوبت کلام کی بھی پھر لاکلام پہنچے (اسیر)

بھینوں صُورتِ قرآں سے ہم نہیں واقف   تمہارا مصحفِ رُخ لاکلام دیکھتے ہیں (امانت)

لامذہب (ع) صفت:- جسکا کچھ مذہب نہ ہو۔ بیدین۔ مُلحد۔ اَدھرمی + دہریہ۔ زندیق۔ کافر۔ بے ایمان۔ ناستِک +

لامکان (ع) صفت:- عالم آلہی جو مکان اور جہات سے مُبّرا ہے +

لاوارِث (ع) صفت:- (۱) جسکا کوئی والی وارث نہ ہو + نگوڑا۔ ناٹھا + بے وارثا۔ (۲) وہ چیز جسکا کوئی حقدار نہ ہو۔ وہ چیز جسپر کوئی دعوےٰ کرنے والا نہ ہو۔ مملُوکِ بے مالک +

لاوارثا (ا) صفت:- دیکھو (لاوارث) +

لاوارثی (ا) اسم مؤنث:- بے وارثی چیز۔ وہ مال جسپر کوئی دعوےٰ نکر سکے۔

لاوارثی مال (ا) اسم مذکر:- (قانُون) وہ مال جسکا کوئی والی وارث اور دعوایدار نہ ہو +

لاوَلَد (ع) صفت:- بے اولادا۔ نپُوتا۔ نرنبس۔ اُوت نپوتا۔ بے اولاد۔ جسکے اولاد نہ ہو +

لاونعم (ع) حرُوفِ ایجاب۔ اوّل حرف نفی کے واسطے ہے اور دوسرا اثبات کے لئے۔ ہاں نہیں۔ آرے بلے +

لاہُوت (ع) اسم مذکر:- (تصوّف) عالم ذات الٰہی جسمیں سالک کو فنافی اللہ کا مقام حاصل ہوتا ہے +

(لاہُوت فعلُوت کے وزن پر مصدر اور لفظ لاہ سے مشتق ہے جیسے رغبُوت ورحموت مگر

لاہ اصل میں لفظ اللہ ہے جو لفظ لیہ بمعنی پوشیدن ودر پردہ رفتن سے ماخُوذ ہے بعض کے نزدیک اسکی اصل لاہو الاہو درست ہے اور تا اسکے اخیر میں زائد کیونکہ اہل عرب کا دستور ہے کہ جب کلمات مغلقہ زبان پر لاتے ہیں تو اُن میں کبھی کچھ بڑھا دیتے اور کبھی گھٹا دیتے ہیں تاکہ نامحرم اُسکی حقیقت سے محرُوم رہیں پس لاہُو بھی اسی قسم کی نفی ہے یعنی نہیں ہے تجلّی صفات طایفہ افراد کے لئے مگر تجلّیٔ ذات۔ واللہ اعلم بالصواب۔

لایزال (ع) صفت:- زایل نہ ہونے والا۔ بیزوال۔ ہمیشہ رہنے والا + دائمی۔ قدیم (صفات الٰہی) +

لایعقِل (ع) صفت:- صیغۂ مضارع منفی جو استمرار کے واسطے آتا ہے۔ حیوانوں کی بے عقلی ونادانی کے سبب اُنکی صفت واقع ہوتا ہے مجازاً ہر ایک بیوقُوف ونادان کے لئے بھی آجاتا ہے +

لایَعْلَم (ع) صفت۔ جاہل وبے علم۔ حیوان کی صفت میں آتا ہے +

لایعنی (ع) صفت:- بیفایدہ۔ لغو۔ پُوچ۔ بیہودہ + غیر منتج۔ بے نتیجہ۔ لاحاصل +

لایمُوت (ع) صفت:- (۱) غیر فانی۔ نہ مرنے والا۔ امٹ۔ امر۔ (۲) جس سے مرنہ سکے۔ جیسے قُوت لایمُوت یعنی خوراک قابل زندگی۔ وہ خوراک جو جسم اور رُوح دونوں کے قایم رکھنے کے واسطے مکتفی ہو +

لابھ (س) اسم مذکر:- (۱) نفع۔ فائدہ۔ منفعت۔ حصُول۔ براپتی۔ سُود (۲) تحصیل اکتساب۔ حصُول (۳) یافت۔ بُرد۔ بالائی آمدنی۔ مفت کی آمد۔ رشوت۔ (۴) چاند کا گیارھواں نچھتر۔ چاند کا گیارھواں گھر۔ یازدھم منزل قمر۔ (۵) لالچ لوبھ۔ حرص۔ طمع۔ لالسا +

لابھ اُٹھانا (ہ) فعل متعدی:- فائدہ اُٹھانا۔ نفع حاصل کرنا۔ کمانا دھمانا +

لابھ بنا نہیں ہرکے (ہ) کہاوت:- اسکے دو معنی ہیں ایک تو یہ کہ خداتعالےٰ کی امداد بغیر فایدہ نہیں ہوسکتا۔ دوسرے یہ کہ لالچ کے بغیر کوئی خدا کو بھی نہیں پُوجتا +

لات (ع) اسم مذکر:- عرب کے تین مشہُور بتوں یعنی منات وعزّیٰ میں سے تیسرے بُت کا نام جسے شعیب علیہ السلام کی قوم پُوجتی تھی۔ اور زمانۂ جاہلیت تک اُسکی پرستش برابر جاری رہی +

لات (ہ) اسم مؤنث:- لکد۔ لت۔ لج۔ پاؤں کی ضرب۔ ٹھوکر + ؎

رفتار سے کرتے رہو پامال بتوں کو   چلتی سرِ عزّا پہ رہے لات تمہاری (صبا)

لات جانا (ہ) فعل لازم:- (گنوار) گائے بھینس کا دُودھ سے ہٹ جانا۔ (چونکہ جب دُودھ کم ہوجاتا ہے تو یہ جانور دُودھ نکالنے والے کو لات مار کر اپنے پاس سے ہٹاتے

ہیں اسوجہ سے یہ محاورہ ہوگیا) +

لات چلانا (ہ) فعل متعدی :۔ ٹھوکر مارنا۔ پاؤں کی ضرب لگانا۔ دولتی پھینکنا۔ دولتی مارنا۔ ٹھکرانا + لکدکوبی یا لکدبازی کرنا +

لات لگانا (ہ) فعل متعدی :۔ ٹھوکر مارنا۔ ٹھکرانا۔ لتیانا۔ لکدزنی کرنا + بے ادبی کرنا۔ گستاخی کرنا۔ ؎

ٹک جھک کر تو لگاؤ لات ہاں بہرِ خدا یہ کنشتِ دل ہے دیکھو اے بتاں بہرِ خدا (نصیر)

کیونکر نہ میرے کعبۂ دل پر لگائے لات عرش بریں پہ ہے بتِ عیار کا دماغ (ظفر)

لات مار کر کھڑا ہونا (ہ) فعل لازم :۔ عو۔ جن کر تندرستی کے ساتھ اُٹھنا۔ جنّے سے بخیریت فراغت پانا + چسل میں پلنگ کو لات مار کر کھڑا ہونا تھا (فقرہ) خدا نے یہ طاقت گنواریوں ہی کو دی ہے کہ ادھر جنا اُدھر پلنگ کو لات مار کر کھڑی ہوگئیں +

لات مارنا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) دیکھو لات چلانا + (۲) نفرت ظاہر کرنا۔ اظہار تنفر کرنا۔ بیزار ہونے کی علامت جتانا۔ خفگی سے ٹھوکر مارنا + بیقدری کرنا۔ بے عزتی کرنا۔ جیسے گھر آئی لچھمی کو لات مارتا ہے۔ کیوں روٹی کو لات مارتے ہو۔ بھلے چنگے روزگار کو لات مار کر چلا آیا ؎

مُوا ہوں جسکے لئے میں ہزار حیف وہ شوخ کبھی نہ لات بھی آکر مزار پر مارے (جرأت)

(۳) چھوڑنا۔ ترک کرنا۔ تیاگنا۔ غرض نہ رکھنا۔ باز آنا۔ ہاتھ اُٹھانا۔ کسی قسم کے آرام یا بہتری خواہ دولت و بہبودی سے جان بوجھ کر درگذر کرنا۔ جیسے بہشت میں لات مارنا یعنی بہشت سے نافرمانیٔ والدین کے سبب اپنے ہاتھوں باز رہنا۔ جنت سے ہاتھ اُٹھانا ؎

مع قارُوں زمیں میں دھس گیا گنج زرِ قارُوں کسی نے دولتِ دُنیا پہ ایسی لات ماری تھی (لااعلم)

(۴) بے ادبی کرنا۔ گستاخی کرنا +

لات مُکّی (ہ) اسم مؤنث :۔ جنگِ لکد و مُشت۔ وہ لڑائی جو لاتوں اور گھونسوں سے ہوتی ہے + لاتوں اور مُکّوں سے مارنے کی لڑائی۔ لپا ڈُکّی +

لاتوں (ہ) اسم مؤنث :۔ لات کی جمع جو حروف مغیرہ یا تابع مغیرہ کے آجانے کے سبب یائے مجہول کو واوِ مجہول سے بدل کر بنا لیتے ہیں +

لاتوں کا بھوت یا دیو باتوں سے نہیں مانتا (ہ) کہاوت :۔ جوتی خور از بانی سمجھانے سے نہیں سمجھتا۔ بدآدمی پٹے بغیر نہیں مانتا۔ شریر یا سرکش مارپیٹ سے ہی درست ہوتا ہے۔ رذالہ جوتے سے ہی ٹھیک رہتا ہے +

لاتیں (ہ) اسم مؤنث :۔ لات کی جمع + لکدہا۔ لتہا +

لاتیں چلانا (ہ) فعل متعدی :۔ لاتوں سے مارنا۔ ٹھوکریں لگانا۔ ٹھکرانا + دُلتیاں مارنا۔ لاتیں لگانا۔ پاؤں چلانا +

لاتیں کھانا (ہ) فعل متعدی :۔ لاتوں سے پٹنا۔ ٹھکرایا جانا۔ دُلتیاں کھانا۔ جیسے دُولہا دُلہن پاے شہ بالا لاتیں کھائے +

لاتیں مارنا (ہ) فعل متعدی :۔ دیکھو (لاتیں چلانا) +

لاٹ (ہ) اسم مؤنث بلا۔ دیکھو (لاٹھ) (۲) لَو۔ شعلہ + جو آگ کی بھی پہاڑوں کی لپٹ۔ زبانۂ آتش +

لاٹ (ا) صحیح انگلش (LORD) لارڈ۔ (۱) خداوند۔ صاحب۔ مالک۔ آقا + جواب دہ۔ ذمّہ دار۔ کفیل + امیر + مخدوم + سرتاج (۲) عامل۔ حاکمِ مُلک + جلیل القدر حاکموں کا لقب + (۳) ایک قسم کا اعزازی خطاب رائے۔ راؤ۔ و نواب۔ خان۔ (۴) نواب زادہ۔ رئیس زادہ۔ کنور (۵) وہ بشپ جو پارلیمنٹ کا ممبر ہو (۶) شوہر۔ سیاں۔ خصم۔ پتی۔ سوامی (۷) خداتعالےٰ۔ (۸) ہندوستان کا صوبہ یعنی لفٹنٹ گورنر + گورنر + گورنر جنرل +

(جب مُلکی لاٹ یا بڑا لاٹ کہینگے تو وہاں وائسرائے یعنی نائب السلطنت یا گورنر جنرل سے مراد ہوگی اور جنگی لاٹ کہینگے تو وہاں کمانڈر انچیف یعنی سپہ سالار ہند سے اور جب چھوٹا لاٹ کہینگے تو لفٹنٹ گورنر یعنی ہندوستان کے کسی احاطہ یا صوبہ کے حاکم اعلےٰ سے)

لاٹ پادری (ا) اسم مذکر :۔ لارڈ بشپ۔ پادریوں کا سب سے بڑا پادری۔ ہندوستانی مفصلات کے گرجا کا پادری +

لاٹ صاحب (ا) اسم مذکر :۔ گورنر جنرل یا کمانڈر انچیف کا ایڈی کیمپ سیناپتی۔ ایجوٹنٹ + مشیر سلطنت +

لاٹ انگلش۔ صحیح LOT (لوٹ) مجموعہ۔ مختلف چیزوں کا ڈھیر۔ نیلام کی وہ چیزیں جو کئی ملا کر بولی کے واسطے رکھی جائیں۔ اشیائے مختلفہ یا متعددہ کا مجموعہ + تھوک۔ گٹّا۔ گٹھا۔ گٹھی۔ بنڈل +

لاٹھ (ہ) اسم مؤنث :۔ (۱) کھمبا۔ مینار۔ ستون۔ کھم۔ تھم + کیلی + پتھر یا لوہے خواہ اینٹوں کا بنا ہوا یادگاری ستون (۲) لاٹھی۔ بانڈی۔ لٹھ۔ بیساکھی۔ چوبدستی۔ عصا۔ جریب (۳) چکّی کی کیلی + محور۔ دُھری (۴) کولھو کی لمبی اور موٹی لکڑی جسکے دباؤ سے تیل نکلتا ہے۔ کولھو کا لٹھا جیسے تیلی کے تینوں برس اوپر سے ٹوٹے لاٹھ + (۵) موسل۔ موسلی۔ دستۂ ہاون۔ موگری۔ دستہ۔ (۶) چرخے کی سب سے لمبی اور بیچ کی کھونٹی جسمیں سے مال آتی جاتی اور وہ دونوں گُڑیوں کے بیچ میں رہتی ہے (۷۔ ۱) دیکھو (لاٹ بمعنی خداوند جو انگریزی لارڈ سے بگڑا ہے) + تشبیہاً طویل القامت۔ لمبو۔ درازقد۔ سرا پنچے کا بانس +

لاٹھی (ہ) اسم مؤنث :۔ بیساکھی۔ بانڈی۔ عصا۔ جریب۔ چوبدستی۔ ہاتھ کی لکڑی

لاٹھی پاٹھی (ہ) اسم مؤنث :- (پُورب) زدوکوب۔ مار پیٹ۔ بانڈی بنڈول۔

لاٹھی پونگارہ (اسم مذکر :- (بنگال) (۱) لٹھ اور بانس۔ لاٹھی اور سونٹا (۲) بانڈی بنڈول۔ لاٹھی لٹھوّل۔ لٹھم لٹھا۔ لاٹھیوں اور بانڈیوں سے لڑنا۔ زدوکوب۔ مار پیٹ جُوتی پیزار۔ سر پھٹول جیسے بنگالیوں کی نسبت مشہور ہے کہ جب محلّے میں کسی سے لڑائی ہوتی ہے تو وہ لڑنے مرنے کی بجائے یہ فقرہ زبان پر لاتے ہیں "سر کا لڑو بار لڑو لاٹھی پونگے سے کیا لڑنا"۔

لاٹھی پونگا کرنا (ہ) فعل متعدی :- (پُورب) بانڈی بنڈول کرنا۔ لاٹھی لٹھوّل کرنا۔ سر پھٹول کرنا۔ جوتی پیزار کرنا +

لاٹھی ٹوٹے نہ باسن پھوٹے (ہ) کہاوت :- اس طرح کام لینا جس میں کسی کا نقصان نہ ہو۔ نرمی سے کام نکالنا چاہیئے +

لاٹھی ٹیک کے چلنا (ہ) فعل لازم :- لکڑی پکڑ کے چلنا۔ لکڑی کے سہارے سے رفتار کرنا + بوڑھوں کی طرح چلنا +

لاٹھی کپار سے بھیٹ نہیں جھوٹوں باپ باپ (ہ) کہاوت :- ناحق کی داویلا۔ بلا سبب دُہائی یعنی کھوپری اور لاٹھی سے ابھی تک مٹھ بھیڑ ہوئی نہیں کہ باپ کو پکارنا شروع کردیا + (پُوربی مثل ہے) +

لاٹھی کے ہاتھ مالگزاری بیباق (ا) کہاوت :- مار پیٹ سے جلدی دام وصول ہوتے ہیں۔ مار دھاڑ سے معاملہ جلدی وصول ہو جاتا ہے +

لاٹھی لٹھوّل (ہ) اسم مؤنث :- بانڈی بنڈول۔ سر پھٹوّل۔ جُوتم جاتا۔ جُوتی پیزار۔ مار پیٹ۔ زدوکوب +

لاٹھی مارے پانی نہیں جُدا ہوتا (ا) کہاوت :- بھائی بندوں میں فرق ڈلوانے سے فرق نہیں پڑتا۔ کسی کے بہکائے سکھائے سے قرابت یا رشتہ نہیں ٹُوٹ جاتا۔ گوشت سے ناخن جُدا نہیں ہوتا +

لاج (ہ) اسم مؤنث (۱) حیا۔ شرم۔ لحاظ۔ حجاب + ننگ + عار + خجالت شرمندگی۔ غیرت ؎

یہ چاہت ہوئی ایک کو ایک کی جو آنے لگی لاج کو بھی ہنسی (انشار)

جب سے سُندر صُورت وِشٹ پڑی جی چنچل اپنا ہو جو رہا ہے
بھوجن بھون سُہات نہیں اِن نینن سے جل جات بہا ہے
مات پتا سمجھائیں سبھی نیک نہ لاگے کا ہُو کہا ہے
لوگ کہت سکھی لاج کرو جب لاگ گئی تب لاج کہا ہے

(۲) عزت۔ آبرو۔ حُرمت۔ پت جیسے بڑوں کی لاج کھُونا بُروں کا کام ہے

لاج آنا (ہ) فعل لازم :- لحاظ آنا۔ شرم ہونا۔ شرم لگنا + غیرت آنا +

لاج رکھنا (ہ) فعل متعدی۔ عزت بنی رکھنا۔ آبرو نہ بگڑنے دینا + عزت بچانا۔ شرم رکھنا۔ رسُوخ قایم رکھنا۔ بات بنی رکھنا +

لاج سے مرنا (ہ) فعل لازم :- شرم و غیرت کے مارے بیٹھا جانا +

لاج کرنا (ہ) فعل متعدی :- شرم و لحاظ کرنا +

لاج کی آنکھ جہاز سے بھاری (ا) کہاوت :- یعنی جہاز اپنی جگہ سے چل سکتا ہے مگر لحاظ کی آنکھ اُونچی نہیں ہو سکتی۔ شرم والے کی مشکل ہے۔ شرمالُو ہر طرح سے نقصان اُٹھاتا ہے +

لاج ونت یا لاجونتا (ہ) اسم مذکر :- (ہندُو) حیا مند۔ شرم و لحاظ والا +

لاج ونتی (ہ) اسم مؤنث :- (ہندُو) شرم والی۔ غیرت مند۔ صاحبِ غیرت۔ عصمت والی۔ پاکدامن۔ ناک والی + نیک بخت +

لاجورد (ف) اسم مذکر :- (۱) لازورد۔ ایک قسم کا چمکدار نیلا پتھر جس کے نگینے بناتے اور پیس کر کتاب و تصویر وغیرہ پر اُس کا رنگ چڑھاتے یا جدول کرتے ہیں۔ یہ جس قدر دھویا جاتا ہے اُسی قدر نکھرتا اور خوشنما ہوتا ہے۔ لاجوردِ مغسُول کا مزاج اوّل درجہ میں بارد دوم میں یابس۔ رافع امراضِ سوداوی و توحش و غم وغیرہ ؎

کرتے مصوّر اُس کو تصویرِ خضر میں صرف ہوتا جو تیرے خط سا کچھ لاجورد پایا (آتش)

(۲) ولایتی نیل جو نہایت عمدہ ہوتا اور گندھک کی آمیزش سے بنتا ہے۔

لاجوردی (ف) صفت :- (۱) نیلا۔ نیلگُوں۔ لاجورد کے رنگ کا۔ (۲) اسم مذکر) وہ رنگ جو بُرادۂ مس عرق لیمو و جعزات سے تیار کیا جاتا ہے

لاجوں مرنا (ہ) فعل لازم :- نہایت شرم اور غیرت سے بیٹھا جانا۔ نہایت شرم و لحاظ کرنا۔ نہایت شرمندہ ہونا۔ شرم کے مارے زمین میں گڑ جانا۔ جیسے اپنی ٹانگیں کھولیئے اور آپ ہی لاجوں مریئے ؎

ران کی جھلکی دکھا دیں کس کو وہ ہے فی المثل
یعنی لاجوں آپ مریئے کھول اپنی ران کو

(اس جگہ واو جمع کا نہیں ہے مگر اظہارِ کثرت کے واسطے ضرور ہے جیسے بھُوکوں مرنا وغیرہ)

لاحق (ع) صفت :- پیچھے سے آکر ملنے والا۔ بعد میں شریک ہونے والا + پیوستہ۔ چسپاں۔ ملا ہوا۔ چمٹا ہوا۔ جُڑا ہوا۔ وابستہ + کسی چیز کے پیچھے لگا ہوا۔ ضمیمہ۔ تتمہ۔ تکملہ +

لاحق ہونا (ع) فعل لازم :- چمٹنا۔ وابستہ ہونا۔ لپٹنا۔ ملنا۔ جیسے مرض لاحق ہونا +

لاحقہ (ع) صفت:- ملحقہ + پیچھے لگا ہوا- چمٹا ہوا- وابستہ + موجود جیسے مرض لاحقہ +

لاد (ہ) اسم مؤنث:- (گنوار) گدھے یا خچر وغیرہ کا بھار- گھاس- لدا ہوا بوجھ جیسے لادہے اُپلوں کی + (آواز)

لادچلنا (ہ) فعل لازم (گنوار):- اسباب وغیرہ باندھ بوندھ کر رخصت ہونا- کوچ کرنا- جیسے سب ٹھاٹھ پڑا رہجائیگا جب لادچلیگا بنجارا +

لادنا (ہ) فعل متعدی:- (۱) کسی جانور پر بوجھ رکھنا- بھار رکھنا- گاڑی یا چھکڑے وغیرہ میں اسباب بھرنا جیسے لاددے لدادے لادنیوالا ساتھ دے (۲) کثرت سے بوجھ رکھنا- بہت سا بوجھ آدمی پر رکھ دینا- (۳- کُشتی) دُھڑ پر اُٹھالینا- کولہے پر اُٹھالینا +

لادناپھاندنا (ہ) فعل متعدی:- اسباب کو بار کرنا- رخت سفر باندھنا مسافرت کا قصد کرنا- استر بستر اُٹھانا- بدھنا بوریا سنبھالنا +

لادی (ہ) اسم مؤنث:- (۱) لیجانے کے قابل بوجھ- بوجھ- بھار- بوجھا- (۲) دھوبیوں کی گٹھڑی- پشتارہ گاذراں +

لادیا (ہ) اسم مذکر:- بوجھ لاد کر لیجانے والا- چھکڑے لاد کر لیجانے والا + باربردار- بارکش +

لاڈ (ہ) اسم مذکر:- ناز- لاڑ- پیار- اخلاص- محبت- ماتا- دُلار + غنج و دلال- چاؤ چوچلا +

لاڈپیار (ہ) اسم مذکر:- پیار اخلاص- لاڈ دُلار +

لاڈکرنا (ہ) فعل متعدی:- (۱) ناز کرنا- جیسے ماں باپ سے سب لاڈ کرتے ہیں (۲) پیار کرنا- چمکارنا- ماتا جتانا- دُلار کرنا +

لاڈلڈانا (ہ) فعل متعدی:- (ہندو) ناز و نعمت سے پالنا- چاؤ چوچلے میں پرورش کرنا +

لاڈا (ہ) اسم مذکر:- (گنوار) (۱) نیل کا کچا پودا- (۲) ایک سوانگ کا نام جسے لاڈا لاڈی کا سانگ بھی کہتے ہیں +

لاڈالاڈی (ہ) اسم مذکر:- (ہندو) لاڈا لاڈی دولہا دُلہن بنڑا بنڑی بنا بنی*

لاڈالاڈی کا سوانگ (ہ) اسم مذکر:- ایک قسم کا تماشا یا کھیل جس میں دولہا اور دُلہن کا سوانگ بناتے ہیں +

لاڈلا (ہ) صفت:- پیارا- عزیز از جاں- دُلارا- وہ بچہ جسے ماں باپ نے نہایت محنت اور محبت سے ناز و نعمت میں پرورش کیا ہو + نازپروردہ

چاہیتا- آنکھوں کا تارا- جاکِ دل کا پیوند- آنکھوں کی پتلی- کلیجے کی کور- لخت جگر- فرزند جگربند- وہ لڑکا جو ماں باپ کی محبت سے آوارہ اور بدراہ ہوگیا ہو جیسے لاڈلا پوت کٹورے ؎

تو ساتوں پریوں کا ہیگا وہ لاڈلا بھائی کہ تیری لیتی ہیں چٹ چٹ بلائیں وہ ہم (رنگین)

پوچھتے کیا ہو چشم پُرنم کو پوچھو تم اپنے لاڈلے غم کو (میر سوز)

تمہاری زلف کا شامت زدے کو سودا ہے بلائے عشق میں دل ناگہاں پھنسا میرا

نہ کیونکہ رونوں کہ ہیگا وہ جانکنی میں آہ رفیق میرا جگر میرا لاڈلا میرا (نظم احسان)

لاڈلی (ہ) اسم مؤنث:- پیاری- دُلاری- نازپروردہ- ناز و نعمت کی پلی ہوئی وہ لڑکی جو زیادہ محبت کے سبب کاہل سست- سرکش- غیر مہذب اور بدراہ ہوگئی ہو- محبت کے سبب بگڑی ہوئی + اکثر مسلمان عورتوں کا نام جیسے لاڈلی خانم لاڈلی بیگم وغیرہ

لاڈو (ہ) اسم مؤنث:- (۱) دیکھو لاڈلی (۲) دُلہن- عروس- بنی- بنڑی +

لار (ہ) اسم مؤنث:- (۱) قطار- صف + پرا- لنک + اونٹوں کی قطار + (۲- پورب) مُنہ کی رال- لعاب دہن + تھوک +

لاراِلیری (ہ) اسم مؤنث:- لیت و لعل- آرے بلے- آلا بالا- ٹال مٹول ٹالم ٹول- حیلہ حوالہ- جیسے لاراِلیری کا یار کبھی نہ اُترے پار + (اصل میں یہ لفظ لائے اور لے رے تھا جو لطایف الحیل کے واسطے مستعمل ہے کثرت استعمال سے یہ صورت ہوگئی) +

لاراِلیری لگانا (ہ) فعل متعدی:- ٹال مٹول کرنا- ٹالم ٹول کرنا- لیت و لعل کرنا- آرے بلے کرنا- ٹالنا- حیلہ حوالہ کرنا- آجکل آجکل کرنا +

لاڑ (ہ) اسم مذکر:- (گنوار) دیکھو (لاڈ) +

لاڑنا (ہ) فعل متعدی:- (گنوار) دیکھو (ڈالنا) +

لاڑھیا (ہ) اسم مذکر:- (لکھنؤ) جو فروش گندم نما- چھڑک کر بیچنے والا + بُری چیز کی تعریف کرکے بکوا دینے والا دلال- خریدار سے مل کر اُسے کٹوا دینے والا مکار- جھوٹا خریدار بن کر دھوکا دینے والا آدمی + مکار جعلساز فریبی- دغاباز +

لاڑھیاپن (ہ) اسم مذکر:- (لکھنؤ) مکاری- جعلسازی- دغابازی- چالاکی ہوشیاری- عیاری- یارماری +

لازم (ع) صفت:- (۱) چمٹا ہوا- چسپاں- لگا ہوا- ہمیشہ کسی چیز کے ساتھ لگا رہنے والا- وابستہ- ملحق (۲) واجب- ضرور- انسب- لابُد- فرض (۳- صرف و نحو) متعدی کا نقیض- وہ فعل جو صرف فاعل ہی پر ختم ہوجائے اور

مفعول کو نہ چاہے جیسے آنا جانا ڈرنا وغیرہ (۴-۱) سر۔ ذمہ تعلق۔ جیسے نیکی برباد گناہ لازم +

لازم آنا یا لازم ہونا (۱) فعل لازم :۔ واجب ہونا۔ لابد ہونا۔ وابستہ ہونا۔ متعلق ہونا۔ جیسے اس بات سے کفر لازم آتا ہے۔ تمہیں سلام کرنا لازم ہے +

لازم جاننا (۱) فعل متعدی :۔ فرض جاننا۔ ضروری سمجھنا۔ واجب خیال کرنا +

لازم ملزوم (ع) صفت :۔ (۱) ایک دوسرے کے متعلق۔ ایک دوسرے سے وابستہ۔ ایک دوسرے پر موقوف۔ وہ دو چیزیں جن میں ایک دوسرے کی جدائی ناممکن ہو جیسے سورج اور دھوپ آدمی اور پرچھائیں وغیرہ (۲-۱) لابد۔ واجب۔ ضرور +

لازم ملزوم ہونا (۱) فعل لازم :۔ ایک چیز کا دوسری چیز کے ساتھ تعلق رکھنا۔ ایک کا دوسرے سے وابستہ ہونا۔ باہم مناسبت رکھنا ؎

یہ لازم وہ ملزوم شکوہ کہاں کا　　ہے نسبت سدا کی وفا کو ہماری جفا کو تمہاری (مؤلف)

لازمہ (۱) اسم مذکر :۔ سامان۔ جوڑ میل +

لازمی (ع) صفت :۔ دیکھو (لازم) +

(چونکہ لازم خود اسم فاعل کا صیغہ ہے اس وجہ سے یائے فاعلیت کی ضرورت نہیں غلطی سے لازم کی بجائے لازمی بولنے لگے ہیں) +

لاسا (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) ایک نہایت لیسدار چیز جو اکثر پودوں کے دودھ اور علی الخصوص بڑ کے دودھ سے چھوٹے پرندوں کے پکڑنے کے واسطے تیار کیا جاتا ہے۔ سریشم + ایک قسم کا ریشم + تبت کا دارالخلافہ + کالکا اور شملہ کے ایک درمیانی مقام کا نام +

لاسا لگانا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) کسی چیز پر جانوروں کے پکڑنے کے واسطے چپدار چیز کا لگانا ؎

شاخِ گل پر باغ میں لاسا لگاتا ہے عبث　　بیٹ بلبل کی نہ بھر جائے کفِ صیاد میں (شیخ ناصر علی)

(۲) دو شخصوں کو بھڑدانا۔ فساد کا تخم بونا + جھگڑا چمٹانا۔ بلا پیچھے لگانا۔ (۳) پھانسنا۔ چپکانا۔ پھنسانا۔ پھندے میں لانا + دام میں لانا +

لاسا ہونا (ہ) فعل لازم :۔ چپکنا۔ چمٹنا۔ چسپاں ہونا۔ پیچھا نہ چھوڑنا۔ پیچھے ہونا۔ سر ہونا + ہمزاد بننا۔ پرچھائیں کی طرح ساتھ رہنا +

لاسٹک (۱) اسم مذکر :۔ صحیح انگلش (Elastic) (الیسٹک) لغوی معنی لچکدار چیز۔ اصطلاحی بوٹوں میں لگانے کا ربڑ +

لاسے پر لگانا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) ڈھب پر لگانا۔ ہلانا۔ مانوس کرنا۔ ڈور پر لگانا۔ (۲) گرویدہ بنانا + یار بنانا +

لاش (ت) اسم مؤنث :۔ تنِ مردہ۔ جسم مردہ۔ لوتھ۔ نعش۔ میت۔ مردہ جنازہ ؎

آتشِ ہجر سے جل بھن کے موا جو عاشق　　لاش اسکی تہ مدفن بھی جھلستی ہوگی۔ (رند)

بے رحم تجھ کو ایک نظر کرنی تھی ادھر　　کشتے کے تیرے ٹکڑے ہوئے لیگئے بھی لاش (میر)

لاش پر انکی شہرت شب غم دیتے ہیں　　اے پری ہم ملک الموت کو دم دیتے ہیں (للا اعلم)

لاش پٹی (۱) اسم مؤنث :۔ (قانون) خون یا سببِ موت کی اطلاعی رپورٹ +

لاش پڑنا (۱) فعل لازم :۔ ڈھیر ہونا۔ مردہ ہو کر گرنا۔ مارا جانا۔ خون ہونا۔ لوتھ پڑنا۔ ہلاک ہونا +

لاش ڈالنا۔ (۱) فعل متعدی :۔ مار کر ڈھیر کرنا۔ لوتھ ڈالنا۔ قتل کرنا۔ مار ڈالنا۔

لاشہ (ف) اسم مذکر :۔ (۱) زبون۔ لاغر۔ دبلا۔ ضعیف۔ تن کاہیدہ۔ قاق۔ (۲) جسم۔ تن۔ بدن جیسے ؎

واں پیر لاشہ را کہ سپردند زیرِ خاک　　خاکش چناں بخورد کزو استخواں نماند (سعدی)

(۳) دیکھو (لاش) ؎

ہوا ہے خون کی چھینٹوں سے پیرہن گلزار　　ترے شہید کا لاشہ بہار سے اٹھا۔ (داغ)

خارِ حسرت قبر تک دل میں کھٹکتا جائیگا　　مرغِ بسمل کی طرح لاشہ پھڑکتا جائیگا
مرگیا ہوں میں کسیکے حسرتِ دیدار میں　　قبر تک لاشہ بھی میرا راہ تکتا جائیگا } (بیخود)

سخت جانی کا اثر اسمیں ابھی باقی ہے　　موج دریا میرے لاشے کو بہانے کی نہیں (مصحفی)

پڑی ہے کیا ضد کو اڑکھو لو گیا وہ ستیہی جان سے لو۔
ذرا تو چلکر شریک ہو لو سنا ہے لاشہ اٹھا چکے ہیں } (نظم)

(۴۔ عوام) ہندی لاسا کو بگاڑ کر لاشہ کہتے ہیں +

لاغر (ف) صفت :۔ دبلا۔ قاق۔ ماڑا۔ پتلا۔ نحیف۔ زار۔ زبون۔ ضعیف۔ نزار۔ حقیر +

لاغری۔ (ف) اسم مؤنث :۔ دبلاہٹ۔ ماڑا پن۔ نحافت۔ زبونی۔ ضعف۔ کمزوری۔ ناتوانی۔ ناطاقتی +

لاف (ف) اسم مؤنث :۔ خودستائی۔ ڈینگ۔ شیخی۔ بڑائی۔ تعلّی۔ دون کی لترانی (اہل لکھنؤ مذکر بولتے ہیں۔ چنانچہ حضرت آتش کا شعر ہے ؎

وہ دہن ہوں نہ نکلا حرفِ غرور　　وہ زباں ہوں نہ جس سے لاف ہوا۔ (آتش)

لاف زن (ف) صفت :۔ شیخی باز۔ ڈینگیا۔ بڑبولا۔ گپی۔ خودستا۔ خودسرا +

لاف زنی (ف) اسم مؤنث :۔ دیکھو (لاف) +

لاف زنی کرنا (۱) فعل متعدی :۔ ڈینگ مارنا۔ شیخی بگھارنا۔ تعلّی کرنا۔ اترانا

لاف مارنا (۱) فعل متعدی :۔ دیکھو (لاف زنی کرنا) +

لاف وگزاف (ف) اسم مؤنث :۔ بیہودہ سرائی۔ ہرزہ سرائی۔ شیخی و تعلّی +

لاکِٹ۔ انگلش (Locket لوکٹ) اسم مذکر :- (۱) تکمہ۔ گھُنڈی۔ کانٹا۔ ہُک (۲) نقرئی یا طلائی خانہ جس میں اکثر اپنے دوست کے بال یا تصویر بطور یادداشت رکھتے ہیں۔ تعوِیذ۔ ڈھولنا۔ کیری۔ اب بطور زیور کے کام میں آتا ہے۔

لاکھ (ہ) اسم مذکر :- (۱) سو ہزار کی تعداد۔ لکھ۔ صد ہزار۔ ماۃ الف۔ سلام۔ ۱۰۰۰۰۰ جیسے جائے لاکھ رہے ساکھ ؎

تم کو تو حشر کے دن لاکھ میں پہچان لیا ۔۔ میں بھلا کون ہُوں میرا تو پتا دو مجھکو (داغ)

(۲ صفت) برائے اظہارِ کثرت۔ جیسے ہزار۔ بہتیرا۔ بہت سا۔ بہت۔ ازحد۔ نہایت۔ بہتیرے۔ بہت سے۔ کتنے ہی ؎

تدبیریں کریں لاکھ ملاقات کی لیکن ۔۔ تدبیر نہیں چلتی ہے تقدیر کے بدلے (کنہیا لال عاشق)

یہ جو چُپکے سے آئے بیٹھے ہیں ۔۔ لاکھ فتنے اُٹھائے بیٹھے ہیں۔ (مجروح)

لاکھ گھاتیں ہیں کہیں دل کے پھنسا لینے کی ۔۔ ہمیں صیّاد ہوں پالکے جو وہ صیّاد نہ ہو (داغ)

لاکھ وعدے کرو نہ مانے گا ۔۔ برق کے دل کو اعتبار نہیں (برق)

کیا غرض لاکھ خدائی میں ہوں دولت والے ۔۔ اُنکا بندہ ہُوں جو بندے ہیں محبّت والے (ذوق)

لالہ رخوں کے حُسن کا جُھوکا ہُوں اس قدر ۔۔ دل ہو نہ سیر لاکھ اگر داغ کھاؤں میں (آتش)

لاکھ کلفت کو دیکھتے ہیں ہم ۔۔ دُگنا اُلفت کو دیکھتے ہیں ہم (مؤلّف)

اے جان لاکھ جان سے ہے مجھ پہ فدا ۔۔ کیونکر نہ لاکھ جان سے ہوں میں فدا دلِ (صابر)

(۳۔ تابع فعل) ہر چند۔ کتنا ہی۔ بہتیرا۔ کتنا۔ کس قدر۔ کہاں تک۔ جیسے کوئی لاکھ سمجھائے وہ اپنی ہی کرتا ہے ؎

چارہ گر زنداں میں اُسکی آستاں سے لے گئے ۔۔ ایک بھی میری نہ مانی لاکھ سر پٹکا کیا۔ (نا معلوم)

نہیں اچھا ہے تیرے حق میں اے دل لاکھ سمجھایا ۔۔ بصد جاں مبتلا ہونا دو روزہ حسن خُوباں پر (کنہیا لال عاشق)

آدمیت اَور شے ہے علم ہے کچھ اَور چیز ۔۔ لاکھ طوطے کو پڑھایا پر وہ حیواں ہی رہا (ذوق)

دُور اتنا بھی بس اے منزلِ مقصود نہ کھینچ ۔۔ تھک گیا لاکھ میں ہمت تو نہیں ہاری ہے (آتش)

لاکھ لبسوے (ہ) تابع فعل :- اوّل معلوم دوم ضرور۔ بالضّرور۔ یقیناً۔ بلا شُبہ۔ بالتحقیق ؎

ہر قدم پہ پیش قدمی دل جواب کرنے لگا ۔۔ لاکھ بسوے یہ اُسی کے گھر کو رستہ جاکے ہے (معروف)

لاکھ پر بھاری ہے (ہ) محاورہ :- سب پر وزن ہے۔ سب پر غالب ہے کوئی مقابلہ اور ہمسری نہیں کرسکتا + بے بدل ہے۔ بے نظیر ہے۔ لاثانی ہے ؎

گرچہ ہے فکرِ سخن خاطرِ ناسخ کو گراں ۔۔ لاکھ پر تو بھی ہے یہ شاعرِ کامل بھاری (ناسخ)

اگرچہ مورد عینِ غضب ہے بیدید ۔۔ سُبک ہے آنکھ میں تیری ہے لاکھ پہ بھاری (نکہت)

لاکھ جی سے (ہ) تابع فعل :- ہزار دل سے۔ ہزار جان سے۔ بدل بجان ۔ بسر و چشم۔ بطیب خاطر۔ نہایت شوق سے۔ بڑی اُمنگ سے۔ بڑے چاؤ سے ؎

کوئی لاکھ جی سے ہو مجھ پر فدا ۔۔ میں تجھ پر فدا ہُوں مجھے اُس سے کیا (میر حسن)

لاکھ چُوہے کھا کر بلّی حج کو چلی (۱) محاورہ :- بہت سے گناہ اور فعلِ بد کر کے توبہ کا ارادہ کیا ؎

معرُوف یہ چاہتا ہے کعبہ جا کر ۔۔ حج کرکے یہاں کہا ہے حاجی آکر
یہ قطعہ اُسکا زنگیں نے کہا ۔۔ بلّی چلی حج کو لاکھ چُوہے کھا کر (زنگین)

لاکھ سر کا ہونا۔ (۱) فعل لازم :- بہت بڑا زبردست۔ قوی ہیکل۔ فولاد بازو پُر زور۔ دلیر۔ شجاع۔ زردار۔ کامل فن۔ کامل ہنر۔ یکتائے زمانہ وغیرہ ہونا + بھاری بھرکم۔ قابل اعتبار اور گمبھیر ہونا + ؎

سودائے دل نہ کیجئے گو لاکھ سر کا ہو ۔۔ جب تک نہ خُوب پاے طلبگار ٹوٹتے (آتش)

گر لاکھ سر کا ہو کے مسیحا کرے علاج ۔۔ تاہم نہ ہووے کشتۂ دیدار کا علاج (کنہیا لال عاشق)

(اس کے معنی میں فیلن صاحب نے ضد اور ہٹ کرنا لکھ کر بڑا دھوکا کھایا اور ساتھ ہی اُن کا مترجم مخزن المحاورات والا بھی پیروی کرکے گر ا بالا سے شعر سے نہ سہی کوئی فقرہ ہی اُسکے مثال میں لکھ کر موقع استعمال تو دکھاتے جس سے ظاہر ہوتا کہ یہ معنی درست بھی ہیں یا نری گھڑت ہے) +

لاکھ کا گھر خاک کر دینا (۱) فعل متعدی :- (۱) ساری جمع پُونجی برباد کر دینا۔ تمام دولت و ثروت کو خاک میں ملا دینا۔ بالکل تباہ و برباد ہو جانا + بڑا بھاری نقصان اُٹھانا۔ (۲) کی کرائی محنت اور مشقت برباد کر دینا +

لاکھ کا گھر خاک کرنا۔ (۱) فعل متعدی :- بنا بنایا کارخانہ تباہ کرنا۔ نہایت برباد کرنا۔ ضایع کرنا +

لاکھ کا گھر خاک ہو جانا یا ہونا (۱) فعل لازم :- (۱) بالکل تباہ و برباد ہو جانا۔ ساری جمع پُونجی پُوچ بیٹھنا۔ بگڑ جانا۔ برباد ہو جانا۔ نام کو دولت و ثروت نہ رہنا۔ نہایت مفلس اور کنگال ہو جانا ؎

ہم کہے دیتے ہیں اے دل عشق ہے خانہ خراب ۔۔ اسنے جب رکھا قدم پھر لاکھ کا گھر خاک تھا (جعفر آ)

(۲) کی کرائی محنت اور مشقت کا ضایع ہو جانا۔ بنا بنایا کام بگڑ جانا۔ کھیل بکھیڑا ہو جانا +

لاکھ لاکھ بناؤ دینا (ہ) فعل لازم :- عو۔ نہایت پھبنا۔ نہایت زیب دینا۔ نہایت بھلا لگنا۔ جیسے اُسے ایکپان لاکھ لاکھ بناؤ دیتا ہے +

لاکھ من کا ہونا (ہ) فعل لازم :- (۱) نہایت وزنی اور گراں ہونا۔ ازحد بھاری اور بوجھل ہونا + بوجھ کے مارے اپنی جگہ سے ہل نہ سکنا۔ (۲) بھاری بھرکم اور باوقعت ہونا۔ صاحب عزت اور والا منزلت ہونا۔ باتوقیر اور باوقر

ہونا۔ جیسے اپنی جگہ پہ پتھر بھی لاکھ من کا ہے ؎
کُوئے بُتاں میں جانا یوں بار بار کیا ہے اپنی جگہ پہ سالک پتھر ہے لاکھ من کا (سالک)

لاکھوں میں (ف) تابع فعل :- (۱) ہزاروں میں۔ سینکڑوں میں۔ کروڑوں میں۔ بہت سوں میں۔ اژدحام میں۔ انبوہ میں۔ بھیڑ بھاڑ اور جمِ غفیر میں ؎
نین چھپائے تا چُھپیں پٹ گھونگٹ کی اوٹ چتر نار اور شور کریں لاکھ میں چوٹ (دوہا)
(۲) سرِملا۔ ضرور (۳) بہت سوں کے سامنے ◆

لاکھ (ہ) اسم مؤنث :- لاک۔ لُک۔ لاہ۔ (ایک قسم کا سُرخ رنگ اور کیڑا جو قرمز کی مانند ہوتا ہے اور نیز وہ دانہ دار صمغی مادہ جو اکثر بیریوں اور پیپل کے درختوں پر ٹہنیوں کی جڑوں میں بڑیوں کی شکل کا برنگِ سیاہ جمع ہو جاتا ہے بعض کے نزدیک وہ ایک قسم کی شبنم ہے جو برودتِ ہوا کے سبب درختوں کی شاخوں پر جم جاتی ہے اُسے کُوٹ کر پکاتے صاف کرتے اور بتیاں یا پپڑیاں بنا کر کام میں لاتے ہیں مگر درحقیقت یہ اُس کیڑے کا گھر ہوتا ہے۔ ہم لوگ اُس کو اکثر بیری کا مَیل بھی کہتے ہیں۔ اِس سے نری ریشم وغیرہ سُرخ رنگتے چُوڑیاں بناتے دستے جوڑتے وارنش تیار کرتے اور بہت سے کام لیتے ہیں۔ علمِ کیمیا میں بھی اِس سے کام پڑتا ہے۔ غازہ بھی بنتا ہے۔ نقاشی اور مصوری میں بھی اِس کا رنگ کام دیتا ہے۔ ایک اَور محقق اِس طرح لکھتا ہے۔ لاکھ جسکی تجارت ہندوستان میں بکثرت ہوتی ہے۔ درختوں کا لُعاب نکالا ہوا ایک کیڑے کا ہے جو لوکس لاکھا مشہور ہے۔ وجہ تسمیہ اِس کی یہ معلوم ہوتی ہے کہ سنسکرت زبان میں لکش بمعنی لاکھ کے ہے اور چونکہ لاکھوں کیڑے اُس کے پیدا ہونے کے باعث ہوتے ہیں۔ اِس وجہ سے اُس کو لاکھ کہتے ہیں۔

دراصل کیفیت اُس کی یہ ہوتی ہے کہ وہ کیڑے پیڑوں کی نرم اور نازک ٹہنیوں میں چھوٹے چھوٹے سوراخ کرتے ہیں اور اِس وجہ سے اُن درختوں سے جو لُعاب نکلتا ہے وہ لاکھ ہوتا ہے۔ لاکھ پیپل۔ بیر برگد۔ کوشم وغیرہ کے درختوں سے نکلتی ہے اور اِس ملک میں کثرت سے مشہور ہے اصل پیداوار اِسکی ہندوستان برہما اور سیام اور آسام سے ہے۔ ولایت میں اِسکی بہت قیمت ہوتی ہے۔ اسٹرشیل صاحب ڈپٹی کانزرویٹر جنگلات ملک برہما کے جو کہ عرصے سے اُن اطراف میں رہتے ہیں جہاں لاکھ بکثرت پیدا ہوتی ہے یہ لکھتے ہیں کہ ان کیڑوں میں پانچ ہزار مادہ میں ایک نر ہوتا ہے یہ جانور جمع ہو کر نئی نئی شاخ پر لپٹتے ہیں اور درخت کے لُعاب اور کیڑوں کے اثر سے اُس لکڑی پر لاکھی جلد چڑھ جاتی ہے۔ کہ جس میں بہت سے باریک باریک خانے ہوتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک خانہ نئے کیڑوں کی پرورش اور پُرانے کیڑوں کے مر کر رہ جانے کی جگہ ہوتا ہے۔ کچی لاکھ کی لکڑیاں جو مشہور ہیں وہ وہی ہیں اور یہ رنگت جو لاکھ میں سے نکلتی ہے کیڑوں کے پوست کی ہوتی ہے جو خانوں کے اندر بھرے ہوئے ہوتے ہیں جب اُن کے انڈے پھوٹ جاتے ہیں تو بچے سوراخوں میں سے نکل کر بھاگ

جاتے ہیں اور اور شاخوں پر لپٹ جاتے ہیں اور اگر غور سے دیکھا جائے تو ہزاروں لاکھوں کیڑوں کا مجموعہ معلوم ہوتا ہے۔ جس لاکھ کی تجارت ہوتی ہے وہ پانچ قسم کی ہوتی ہے ◆
ایک لکڑی کی لاکھ۔ دوسرے دانہ دار لاکھ۔ تیسرے گُٹھیلی لاکھ۔ چوتھے چپڑا لاکھ۔ پانچویں گھُنڈی دار لاکھ۔ پہلی قسم وہ ہے جو لاکھا کیڑا درختوں کے لعاب سے بناتا ہے۔ جس کا ابھی بیان ہو چکا اور اُس کی صورت ہونگے کی پتلی شاخ کی مشابہ ہوتی ہے اور تخمیناً پندرہ بیس سیر ایک شاخ سے نکلتی ہے۔ دانہ دار لاکھ بھی ابتدائی بناوٹ کی ہوتی ہے۔ مگر وہ دانہ دار ہوتی ہے اور اُس میں رنگت نہیں ہوتی درحقیقت یہ لاکھ وہ ہے جسکو کیڑے بنا کر چھوڑ جاتے ہیں اُسکے خانوں کے اندر اُن کا جسم مردہ نہیں ہوتا لاکھ کو لکڑی میں سے اِس طریق سے چھڑاتے ہیں۔ کہ شاخوں کے اوپر جلد جلد بیلن گھماتے ہیں اِس طریق سے لاکھ جُدا ہو جاتی ہے پھر اُسکو صاف کرتے ہیں اور پھر تھوڑا اُچھل کر سرد پانی میں دھوتے ہیں اور پھر گرم پانی میں ڈبوتے ہیں تاکہ اُسکے کیڑے مر جاویں اور جو رنگت نکلتی ہے وہ چھان کر علیحدہ رکھ لیتے ہیں اور مردہ جو دانے رہ جاتے ہیں اُنکو سکھا لیتے ہیں ◆

گُٹھیلی لاکھ وہ ہوتی ہے کہ دانہ دار لاکھ جم کر اکٹھی ہو جاتی ہے وہ گُٹھیلی لاکھ کہلاتی ہے۔ چپڑا لاکھ اِس طرح سے بنتی ہے کہ دانہ دار لاکھ کو موٹے کپڑے کی تھیلیوں میں رکھ کر کوئلے کی آنچ دیتے ہیں۔ اور جو لاکھ نکلتی ہے اُس کو جما لیتے ہیں۔ وہ چوڑی چوڑی ٹکیاں ہو جاتی ہیں اُس میں جو موٹی اور گول ٹکیا ہوتی ہے وہ گھُنڈی کی لاکھ کہلاتی ہے۔ جب کہ دانہ دار لاکھ بطریق مذکورہ بالا بناتے ہیں تو پھٹکری اور ایک قسم کا نمک ڈال کر اُس میں سے رنگت نکالتے ہیں اور اُسکو درست کرکے نیل کی سی ٹکیاں بنا لیتے ہیں ◆

حضرت موسیٰ نے جو توریت میں طولا کا ذکر لکھا ہے۔ جس سے یہودیوں کے اماموں کی پوشاک رنگی جاتی تھی وہ درحقیقت لاکھ ہی ہے۔ ڈاکٹر برڈوڈ صاحب لکھتے ہیں کہ شہر سارڈس کی قرمزی یعنی لاکھی رنگت بہت عمدہ ہوتی ہے ◆

ہیروڈوٹس یونانی حکیم کی پوشاک جو بہت شوخ ناری رنگت کی تھی وہ بھی درحقیقت لاکھ کی ہی رنگت تھی۔ دیوس قوری دیس نامی حکیم لکھتا ہے کہ لاکھ دانہ دار پھل ہے جو ایشیا اور آرمینیا وغیرہ میں پیدا ہوتا ہے جہاں عورتیں اُسکو اپنے مُنہ سے جمع کرتی ہیں اور اُسکو کس کہتے ہیں ◆ بلیناس لکھتا ہے کہ لاکھ افریقہ اور عتیقہ اور لوسی طانیا میں پیدا ہوتی ہے ◆ عربی میں اس جانور کو قرمز کہتے ہیں۔ اِسی وجہ سے اُسکی رنگت کو قرمزی رنگت کہتے ہیں ◆ ہندوستان میں لاکھ بہت کام آتی ہے اِسکی چوڑیاں اور کرن پھول اور مالا اور کنٹھے وغیرہ بنتے ہیں اور سیاہی بھی اُس سے بنتی ہے اور جوڑنے میں بھی کام آتی ہے سنہری زیوروں کے اندر بھری جاتی ہے لاکھی برتن بھی اِسی سے بنتے ہیں اور ہوبہو پر رنگ بھی اِسی کا ہوتا ہے۔ برہما میں جوہری لوگ سونے پر لاکھ کی رنگت چڑھاتے ہیں ◆

لاکھ

لاکھ کی بتی (ہ) اسم مؤنث۔ لاکھ کی بنی ہوئی وہ بتی جس سے تھیلوں اور لفافوں پر مُہر لگاتے ہیں +

لاکھ کی چوڑیاں (ہ) اسم مؤنث:۔ وہ چوڑیاں جو لاکھ کو پگھلا کر بنائی جاتی ہیں۔ عورتیں اِن چوڑیوں کو سُہاگ کی علامت سمجھتی ہیں +

لاکھا (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) لاکھ کا سُرخ رنگ جسے عورتیں اپنے ہونٹوں پر خوبصورتی کے واسطے لگا لیتی ہیں بلکہ اب تو شہاب یا پان سے ہی لاکھا جمانے لگی ہیں ؎

لبِ لعلیں پہ اُسکے یہ نہیں ہے پان کا لاکھا   نِکل آیا ہے کھا کر جوش خوں لعل بدخشاں کا (وزیر)

(۲)۔ پنجاب) لاکھی رنگ کا گھوڑا +

لاکھا جمانا یا لگانا (ہ) فعل متعدی:۔ مِسّی کی دھڑی لگا کر اُسکے اوپر پان کی سُرخی جمانا۔ ہونٹوں پر شہاب یا پان کی لالی کا منجمد کرنا ؎

دیکھنا اے ذوق ہونگے آج پھر لاکھوں کے خُوں   پھر جمایا اُسنے لعل لب پہ لاکھا پان کا (ذوق)

صدقے اُس صورت کے ہیں بس لاکھ لاکھ اُسکے بناؤ   اک فقط مِسّی کو مل لاکھا جمانا پان کا (جرأت)

لاکھن (ہ) صفت:۔ (گنوار) لاکھ بمعنی صد ہزار کی جمع۔ لاکھوں جیسے گیت ؎

ناتا پیا سے لاکھن بار کہا

لاکھوں (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) لاکھ کی جمع (۲۔ صفت) ہزاروں۔ سینکڑوں + بہتیرے۔ بہت سے۔ بکثرت۔ ازحد۔ اَنگنت۔ بے شمار ؎

کیوں کر ہوں وصل کی شب تیری بلائیں لاکھوں   میں نے تیرے لئے مانگی ہیں دُعائیں لاکھوں } (ضمیر)
وائے قسمت کہ شفا ہم کو میسر نہ ہوتی   گرچہ کی ہیں مرضِ غم کی دوائیں لاکھوں }

چارہ گر نے جو مرے سینہ سے کھینچا پیکان   لختِ دل ساتھ نکل آئے لپٹ کر لاکھوں (حیا)

لاکھوں جوتیاں پڑنا (ہ) فعل لازم۔ عو۔ نہایت ذلیل و رسوا ہونا۔ نہایت شرمندہ اور منفعل ہونا

لاکھوں من کا (ہ) صفت:۔ (۱) نہایت وزنی اور گراں۔ بھاری۔ بوجھل (۲) نہایت بھاری بھرکم۔ ازحد باوقعت اور باتوقیر ؎

سب کے سب جائینگے گر جائینگے وہ بزمِ دشمن میں   کہ جبتک گھر میں بیٹھے ہیں تو لاکھوں من کے بیٹھے ہیں (داغ)

لاکھوں میں (ہ) تابع فعل۔ (۱) شرطی دعوے سے۔ ضرور بالضرور۔ یقیناً۔ بالتحقیق۔ بیشک۔ بلاشُبہ۔ البتہ جیسے وہ لاکھوں میں جیت کر رہیگا۔ ہم لاکھوں میں پہنچینگے۔ وہ لاکھوں میں آئیگا وغیرہ وغیرہ (۲) ہزاروں میں۔ سینکڑوں میں۔ سرِ بازار۔ سب کے سامنے۔ علانیہ ؎

دلدار و دلفریب دل آزار و دل ستاں   لاکھوں میں ہم کہینگے کہ ہاں تمہیں تو ہو (داغ)

لاکھی (ہ) صفت:۔ (۱) لاکھ کے رنگ کا۔ سُرخ۔ سُرخہ۔ گھوڑے کا ایک رنگ (۲) لاکھ کا بنا ہوا۔ لاکھ سے نسبت رکھنے والا +

لاگ (ہ) اسم مؤنث:۔ ازلگنا (۱) تعلق۔ لگاؤ۔ ربط۔ لگاوٹ۔ علاقہ۔ نسبت۔ مناسبت۔ میتگی۔ سمبندھ ؎

اے رو سیہ رقیب تو ڈر میری آہ سے   بجلی کو لاگ ہوتی ہے رنگِ سیاہ سے (ناسخ)

لاگ

ایک تو ڈر ہو بہت سی آگ سے   خوف کیجو اُسکی اندک لاگ سے (رنگیں)

لاگ ہو تو اُس کو ہم سمجھیں لگاؤ   جب نہ ہو کچھ بھی تو دھوکا کھائیں کیا (غالب)

یہ جانوں ہوں کہ دلکو ہے اُس رُو و مُو سے لاگ   کیا جانوں پیش آوے ہے اب صبح و شام کیا (میر)

آپ کی زلف کے حلقہ سے دل اے تُرک حسن   اس شناور کو ہے اِس حلقۂ گرداب سے لاگ } (ظفر)
آنکھ اُس رُخ سے لگی یوں میری   جیسے آگ جائے گل خورشید کی خورشید جہانتاب سے لاگ }

عشق کو کس کے دل سے لاگ نہیں   کونسا گھر ہے جسمیں آگ نہیں (ناسخ)

لاگ ہو یا لگاؤ ہو کچھ بھی نہ ہو تو کچھ نہیں   بنکے فرشتہ آدمی بزمِ جہاں میں آئے کیوں (داغ)

ازل کے روز سے اک لاگ حسن و عشق میں ہے   نہ ہے قصور ہمارا نہ ہے خطا اُن کی (اعلیٰحضرت آصف)

(۲) دلبستگی۔ تعلقِ خاطر۔ اُنس۔ محبت۔ موہ۔ چھوہ۔ لگن۔ عشق۔ تعشق ؎

شعر میرے سُنے ہیں رنگیں کے   تو جَ اُس سے کسی کی لاگ لگے } (رنگیں)
جو چلے اُسکی قتل کرتے ہیں   اُسکی اِس گفتگو کو آگ لگے }

دل لگے اور حسیں سے نہ مرا تیرے سوا   لگے جز شمع نہ پروانہ کی مہتاب سے لاگ (ظفر)

مہروشوں سے لاگ سے دل کو   گرم رکھے اک آگ سے دل کو (مومن)

(۳) چاٹ۔ چسکا۔ مزہ۔ لپکا ؎

جامِ کوثر کو بھی وہ منہ نہ لگادے ساقی   جسکے ہو لب کو لگی جامِ مئے ناب سے لاگ (ظفر)

(۴) چینک۔ چونپ۔ شوق۔ اُمنگ۔ چاؤ۔ خواہش۔ رغبت (۵) عداوت۔ بیر۔ دشمنی۔ بغض۔ کینہ۔ کپٹ۔ کُنس۔ کاوش۔ ڈاہ۔ مخالفت۔ حقد + چشمک۔ تکرار رنجی + ضد۔ نقیض ؎

تھی لاگ اُسکی تیغ کو ہم سے سو عشق نے   دونوں کو معرکہ میں گلے سے ملا دیا (میر)

میں کینے سے بھی خوش ہوں کہ سب تو کہتے ہیں   اُس فتنہ گر کو لاگ ہے اِس مبتلا کے ساتھ (مومن)

مصحفی سے تجھے کیا لاگ ہے چل جانے دو   اتنا درپے نہیں ہوتا ہے کوئی انساں کے (مصحفی)

سوزشِ عشق کی یوں ہے دل بیتاب سے لاگ   جسطرح آتشِ سوزاں کی ہو سیماب سے لاگ (ظفر)

دو پھول گر کسی نے چڑھائے اُڑا دئے   بادِ صبا کو گورِ غریباں سے لاگ ہے (امداد علی)

ہے لاگ کا مزا دلِ بے مدعا کے ساتھ   تم کیا کرو کسی کو اگر آرزو نہ ہو (داغ)

دن کو جلائے مہر تو شب کو ستائے ماہ   کس کس کو مجھسے لاگ نہیں تیرے واسطے (شہیدی)

(۶) عو۔ ضد۔ ہٹ۔ بیر۔ اڑ۔ جیسے اُسکو تو میرے ہی دم سے لاگ ہے۔ یہ جو کچھ کرتی ہے میری ہی لاگ سے کرتی ہے (۷) رشک۔ حسد۔ اِیرکھا۔ جلن ؎

آتشِ رشک عدو خاک کریگی ہمکو   لاگ کی آگ بُری ہوتی ہے جلنے کیلئے (داغ)

گرخدا مزے اُسکے نہیں تھی کچھ لاگ   پھر بھلا میر جی یہ زہر کا کھانا کیا تھا (میر)

(۸) کیمیائی عمل کا اثر + کرتب۔ شعبدہ + کسی چیز کی تاثیر یا آمیزش کے نتیجہ کا ظہور + طلسم۔ حیرت انگیز بات۔ جیسے سارا لاگ کا کھیل ہے بھانمتی مُنہ میں لاگ رکھ کر

آگ کھا لیتا ہے ؎

پانی کبھی ہوئی تو کبھی آگ ہوگئی اے شک وہ دل کی لگی لاگ ہوگئی (لا اعلم)

(۹) نفرت۔ وحشت۔ توحش۔ رمیدگی۔ گریز ؎

آنکھ کس طرح لگے میری کہ تجھ بن ہر شب خواب کو چشم سے ہے چشم کو ہے خواب سے لاگ (ظفر)

(۱۰) سازش۔ اَنٹ سانٹ۔ گٹھوت۔ ساز باز۔ رلی بھگت (۱۱۔ گنوار) ساتھ۔ سنگ۔ گیل جیسے تمہاری لاگ کا کہاں چلا گیا۔ (۱۲) پہنچ۔ دسترس۔ رسائی۔ گزر۔ دخل (۱۳) جادو۔ منتر۔ ٹونا سحر جیسے لاگ کروا کے مار ڈالا (۱۴) دوا۔ دارو۔ اوکھد۔ جیسے لاگ کھلانا (۱۵) گائے کے تھن کا وہ مادہ جو ٹیکا لگانے والے ٹیکے کے زخم پر لگاتے ہیں۔ چیچک کے آبلہ کا چیپ (۱۶) سہارا۔ ٹیک۔ ٹیکن آڑ۔ مدد۔ جیسے بسولے کی لاگ لگا کر ہتھوڑا مارو۔ ہاتھ کی لاگ سے یہ کام کیا (۱۷) دھیان۔ لَو۔ توجہ۔ خیال۔ چت جیسے جبتک دل کی لاگ نہو کام نہیں آتا ؎

کام مسجد سے مجھے کیا مگر اُس ابرو نے شوق میں اپنے لگادی مری محراب سے لاگ (ظفر)

(۱۸) راز۔ بھید۔ اسرار۔ پوشیدہ بات۔ مخفی اثر یا تعلق (۱۹) مدد۔ سہارا ؎

نہ اُڑیئے آپ جوگی جی ابھی ہم ہی جچا ہیں تو بچھا کر مرگ چھالا بیٹھ لیں بے لاگ بانی ہیں (انشا)

(۲۰۔ قلیل الاستعمال) مار۔ چوٹ۔ ضرب۔ صدمہ (۲۱۔ ہ) لاگت۔ خرچ۔ صرف (یہ پچھلے دونوں معنی ہندی کوش کی رعایت سے لکھے گئے ہیں) (۲۲) صفت ہانند۔ مثل۔ جُوں جیسے ؎

سُرتا کسی صیدی کا کبوتر ہر دم لاگ پروانہ کی سو بار اُٹھے اور بیٹھے (نصیر)

(اب متروک ہے) (۲۳۔ پنجاب) انعام وحق شادی جو کمین وغیرہ کو حسب معمول دیا جاتا ہے جیسے نائی کے چار لاگ ہیں کمہار کے دو (۲۴۔ پنجاب) کُشتہ۔ ماری ہوئی دھات۔ پُھنکی ہوئی دھات +

لاگ باندھنا (ہ) فعل متعدی:۔ بیر باندھنا۔ عداوت یا دشمنی کرنا۔ ضد اور مخالفت کو اپنا شِعار کرنا۔ بغض رکھنا۔ ضد باندھنا۔ حریف ہونا ؎

لگا نہ دامنِ دلدار سے کبھی افسوس صبا نے لاگ یہ باندھی مرے غبار کے ساتھ
آبرو رکھنی ہے دریا کو گر اپنی منظور کہو باندھے نہ مرے دیدۂ پُر آب سے لاگ (ظفر)
کی ہے جس روز سے اعدا نے لگاوٹ اُس سے اے ظفر باندھی ہے اُس شوخ نے اعدا سے لاگ

مُنہ دیکھ عاشقوں کے مقابل ہو رنگ میں باندھے ہے مجھ سے کس لئے تو لاگ اے بسنت (انشا)

لاگ دار (ا) اسم مذکر:۔ (ہندو) (۱) عزیز و اقارب۔ رشتہ دار۔ ناتہ رشتہ کا۔ سمبندھی۔ ناتہ دار (۲) بہنوئی۔ جیجا۔ شوہرِ خواہر۔ بہن کا خاوند (۳) دوست۔ یار۔ آشنا +

لاگ ڈانٹ (ہ) اسم مؤنث:۔ بیر اکھیری۔ بغض و عداوت۔ ان بن۔ نزاع و عداوتِ باطنی۔ عِناد۔ معاندت۔ چشمک ؎

ابروئے خمدار پر ہونے لگی ہے لاگ و ڈانٹ دیکھنا اک روز سر کٹجائیں گے دو چار کے (امانت)

لاگ رکھنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) تعلق رکھنا۔ نسبت رکھنا۔ علاقہ رکھنا (۲) دل میں کینہ حسد یا بغض رکھنا۔ عداوت رکھنا۔ دشمنی رکھنا۔ چشمک رکھنا۔ عناد رکھنا ؎

کیا آب لے جلوں سے جو برق لاگ رکھے دوزخ بھی ہو تو انکی جلوں پہ آگ رکھے (ذوق)

لاگ کھلانا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) کوئی جادو کی ہوئی چیز کھلانا۔ کوئی ایسی چیز کھلانا جس سے آدمی پاگل دیوانہ یا حواس باختہ ہوجائے (۲) جادو کرنا۔ ٹونا کرنا۔ موہنا۔ منتر جنتر سے فریفتہ کرنا (۳۔ پنجاب) کُشتہ کھلانا +

لاگ لپیٹ (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) زور رعایت۔ طرفداری۔ پاسداری۔ جانب داری۔ پچ۔ حمایت (۲) مکر۔ فریب۔ دغا۔ چھل بٹا +

لاگ لگنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) عشق ہونا۔ تعشق ہونا۔ تعلقِ خاطر ہونا۔ دلبستگی ہونا۔ لگن لگنا۔ پریت ہونا ؎

اُس لبِ لعل سے اب لاگ لگی ہے دلکو چشمۂ خضر سے اب آگ لگی ہے دل کو (مہجور)

جسکے دل کو تری زلفوں سے میاں لاگ لگے اُسکی آنکھوں میں جو رسّی بھی ہو تو ناگ لگے (میر)

مثل۔ لاگ لگی تب لاج کہاں (۲) چیٹک لگنا۔ چونپ ہونا۔ اُمنگ ہونا۔ شوق ہونا (۳۔ ہندو) نیا رستہ پڑنا۔ رستہ نکلنا۔ پاپ لگنا۔ کربندھنا۔ ٹیکس لگنا جیسے دینے دلانے کا ڈر نہیں مگر ہمیشہ کو لاگ لگتی ہے +

لاگت (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) خرچ۔ اُٹھاؤ۔ صرف۔ اصل خرچ جو کسی چیز کی تیاری پر بیٹھا ہو جیسے اس ٹوپی پر کیا لاگت آئی ؎

کہا دلکو پھیر دو تو بولے نہ دُونگا دمِ لے لو جو اِس میں ہو لاگت تمہاری (صابر)

(۲) قیمت۔ مُول۔ نرخ۔ بھاؤ +

لاگت آنا یا بیٹھنا (ہ) فعل لازم۔ خرچ اُٹھنا۔ دام لگنا۔ صرف بیٹھنا۔ خرچ ہونا

لاگت لگنا (ہ) فعل لازم:۔ دیکھو (لاگت آنا) +

لاگ جانا (ہ) فعل لازم:۔ (گنوار) لگ جانا + عشق ہوجانا۔ پریت ہوجانا۔ لگن لگ جانا۔ دلبستگی و تعلقِ خاطر ہوجانا + ؎

دن کو ہجوم نالہ و زاری شب کو وفورِ آہ و فغاں ہے فایدہ کیا اس پند سے ناصح لاگ گئی تب لاج کہاں ہے (نسیم دہلوی)

لاگنا (ہ) فعل لازم:۔ (گنوار) (۱) لگنا (۲) عشق ہونا +

لاگو (ہ) صفت:۔ (۱) ہوا خواہ۔ خواہشمند۔ خواہاں۔ چاہنے والا۔ (۲) ساتھی۔ ساتھ دینے والا۔ پُرسانِ حال۔ خبر گیر۔ شریکِ حال۔ معاون۔ دستگیر۔ حامی۔ مددگار۔ جیسے بُرے کا کوئی لاگو نہیں (۳) درپئے۔ سر پُھلگو۔ جیسے جان کا لاگو۔ عزت کا لاگو۔ (۴) دوست۔ یار۔ آشنا جیسے چار پیسے کے سب لاگو ہیں (۵) طرفدار

جانب دار (۶) خریدار۔ مشتری۔ گاہک +

لاگو ہونا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) ہواخواہ ہونا۔ خواہش مند ہونا۔ چاہنا۔ خواہاں ہونا + خواہش رکھنا + ؎

جسے کچھ کسی نے چھوا ہی نہ ہو کوئی لاگو اُس کا ہُوا ہی نہ ہو (انشا)

(۲) خریدار ہونا۔ گاہک ہونا ؎

نو لاگو نہیں جی کا تو لاچار ہیں ورنہ اِس جنسِ گراں مایہ سے گزرے نہیں کب ہم (میر)

(۳) سر ہونا۔ درپے ہونا۔ پیچھے پڑنا۔ آمادہ ہونا ؎

خونریزی کے تو لاگو ہوتے نہیں یکایک پہلے تو پوچھتے ہیں ظالم گناہ کو بھی (میر)

(۴) ساتھی ہونا۔ شریکِ حال ہونا (۵) معاون و مددگار رہنا۔ حامی ہونا + طرفدار ہونا۔ جانب دار ہونا ؎

کچھ گل صبا کا لاگو نہیں اِس چمن میں گو کرتے ہیں سب ہی اپنے طرفدار کی طرف (میر)

(۶) پُرسانِ حال ہونا۔ خبرگیر ہونا (۷) تعلق رکھنا۔ واسطہ رکھنا۔ غرض رکھنا۔ مطلب رکھنا +

اگر اب میں لاگو ہوں اُسکی کبھی تو پھر پھونک دیجو مجھے تم تبھی (میر)

(۸) دوست یا آشنا بنا۔ یار بننا (۹) مشتاق ہونا۔ آرزومند ہونا +

لال (ت) صفت:۔ گونگا۔ گنگ۔ بُکم۔ زباں گرفتہ۔ وہ شخص جو مُنہ سے بولنے اور کانوں سے سُننے کی قوت نہ رکھتا ہو ؎

جو دل میں میاں ہے نہ کُھلی ہے نہ کُھلے گی ہاں لال زباں ہے نہ کُھلی ہے نہ کھلیگی (نامعلوم)

لال (ف) اسم مذکر:۔ (۱) سُرخ رنگ۔ رنگ احمر۔ سُوہا رنگ (۲) ایک قسم کا بُرا یاقوت۔ یاقوت رمانی۔ مانک +

ایک بیش قیمت کانی جوہر کا نام جو کئی رنگ کا ہوتا ہے مگر سُرخ سب سے زیادہ قیمتی اور عمدہ مانا جاتا ہے لعل اسی کا معرب ہے۔ بدخشانی لعل عمدہ ہوتا ہے۔ ابوریحاں کا بیان ہے کہ پہلے یہ جوہر نہیں تھا ایک دفعہ جو ملک بدخشاں میں بڑا بھاری زلزلہ آیا تو وہاں کا ایک پہاڑ شق ہوگیا اور اُسمیں سے بہت سے گول گول بیضۂ مرغ سے بڑے کچھ پتھر نکل پڑے جب اُن میں سے ایک کو تراشا تو لعل نمایاں ہوا۔ اس فن کے اُستاد اُسکی جلا کرنے سے عاجز آگئے بہت سے تجربہ کے بعد ایک پتھر ایسا ملا کہ اُس سے اُسکی جلا ہوگئی۔ پادشاہِ وقت نے اُسکی چمک اور رنگ پر فریفتہ ہو کر تمام لعلوں کو ترشوا ڈالا جنمیں سے کوئی سبز کوئی زرد کوئی بنفشئی کوئی پیازی۔ کوئی سُرخ نکلا اور یہ اخیر رنگ سب سے بہتر اور عمدہ ثابت ہوا + اگرچہ ریحان کا یہ بیان بالکل ٹھیک ہے مگر ہم نہیں کہہ سکتے کہ اس سے پیشتر دُنیا کے پردے پر لعل نکلا ہی نہیں تھا۔ اگر یہ بات درست ہوتی تو اس کا نام اور ملکوں میں نہ پایا جاتا۔ سنسکرت میں اسکے لئے لفظ [illegible] لکا موجود ہے۔ فرانسیسی میں Rubis رُبس

پرتگال میں روبن Rubino اسپانیہ میں رُبی Rubi اٹلی میں روبنو Rubino لاطینی میں رُبینس Rubinus جرمن اور اسکاٹلنڈ میں رُبین Rubin ڈیمارک میں رُبین Rubin وغیرہ جنکا مادہ Rubeus بمعنی سرخ ہے) +

(۳) صفت مشترک۔ بفارسی) سُرخ۔ لال۔ سُوہا۔ احمر۔ رتا + چنانچہ گُل لالہ و لالہ اسی سے بنا ہے +

لال (ہ۔ ا) اسم مذکر:۔ (۱) لڑکا۔ بالک۔ چھوکرا۔ چھوکرا۔ طفل۔ کودک۔ منا۔ بچہ۔ مُنا۔ لالا۔ معصوم بچہ ؎

کچھ تو بھی بول غنچۂ گُل عندلیب سے کیوں چُپ کے لال کیا تیرے مُنہ میں زباں نہیں (ہدایت)

(۲) پسر۔ بیٹا۔ پُوت۔ پُتر۔ فرزند ؎

تریا تجھ میں تین گُن اور آوگن ہیں لاکھ چار منگل گاوے سِل رچے اور کوکھ اُپجے لال (دوہا)

سِل رچے یعنی گھر بنائے سنوارے (۳) ایک خوش آواز خوش رنگ چڑیا سے چھوٹے پرند کا نام جو چڑیا کی قسم سے ہے۔ اِسکی چونچ اور پر سرخ ہوتے ہیں اور اُن پر سفید و سیاہ قدرتی چھیتیاں نہایت خوشنما معلوم ہوتی ہیں۔ اِس پرند کی لڑائی قابل دید ہے۔ فارسی زبان میں اسکو سُرخ ہندی میں مُنیا اور مانک چوڑ کہتے۔ مسلمان اسکی آواز سے آیت صُمٌ بُکمٌ عُمیٌ فہم لایرجعون۔ کا تلفظ ادا ہونا خیال کرتے ہیں۔ برسات میں اِسکی سُرخی نہایت تیزی پر ہوجاتی ہے ؎

دلِ پُرخوں کو مٹھی میں دبا کر جنگجو تُو نے ہمارا کیا لڑائی کا بھبُوکا لال مارا ہے (شاعر)

رنگیں لب لعل کی صدا ہے کیا خوب یہ لال بولتا ہے (وزیر)

بنگیا سر پر وہ تیا جال جالی لوٹ کا لال انگیا کی نہیں چڑیا قفس میں لال ہے (برق)

(۴) گلی ڈنڈے میں پانچ ڈنڈے کے فاصلہ کا ایک لال اور بیس لال کا ایک مُنڈا شمار ہوتا ہے۔ مگر پنجاب میں بارہ چپے کا ایک لال مشہور ہے جو چِڈی ٹھپا یعنی بتّی سرشتہ کھیل میں مروّج ہے (۵) مشترک بفارسی) ایک مشہور کانی بیش قیمت پتھر کا نام جسکا مفصل حال فارسی لفظ لال میں لکھا گیا ؎

شائی موتیوں کی آب اُسکے دانتوں نے اُڑا دیا لب رنگیں نے رنگ لالوں کا (بحر)

(۶۔ اسم مؤنث) رال۔ لعاب دہن۔ آبِ دہن۔ کف۔ (۷) صفت مشترک بفارسی) سُرخ۔ سُوہا۔ احمر۔ رتا۔ چہچہا۔ گلفام۔ گلرنگ۔ میگوں ؎

چھلّے تصویر مچھلیاں بُراق چوڑیاں سبز ہاتھ لال پری (رنگیں)

(۸ ،،) سوزاں۔ تپاں۔ دہکتا ہوا۔ انگارا سا۔ خوب جلتا ہوا۔ بھبکتا ہوا۔

(۹ ،،) غضبناک۔ خشمناک۔ خشمگین۔ غصہ میں بھرا ہوا۔ خشم آلود۔ لال پیلا۔

(۱۰ ،،) پیارا۔ دُلارا۔ عزیز از جان۔ آنکھوں کا تارا۔ کلیجے کی ٹھنڈک۔ نازپروردہ لاڈلا ؎

اے مہ جمال تو کیوں پڑا ہے حال آنکھ تو کھول چونک میرے لال (میر سوز)

لال

بھلا تو مجھ سے تو کہہ کیا ہوا تجھے اے دل جو اس طرح سے تو رہتا ہے مرے لال پڑا (جرأت)

لال اُگلنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) سخنہائے عجیب و غریب کا زبان سے سرزد ہونا۔ خوش کلام و خوش گفتار ہونا۔ مُنہ سے موتی جھڑنا۔ (۲) فحش کلامی کرنا۔ گالی گلوچ بکنا۔ بدزبانی کرنا (مثال دیکھو لعل اُگلنا) ✦

لال انگارا (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) نہایت سرخ انگارا۔ اخگرِ سُرخ (۲) انگارا سا سرخ انگارے کی مانند سرخ۔ نہایت سرخ۔ نہایت شوخ۔ چہچہا (۳) غصہ میں بھرا ہوا خشمناک۔ غضبناک۔ لال پیلا ✦ ؎

اسکے سنتے ہی غضب ہو کے وہ لال انگارا لاٹھی پاٹھی جو نہ پائی تو یہ پھر جھنجھلایا (نظیر)
کھینچ مارا مرے سینہ پہ اُٹھا کر تربوز

لال بُجھکّڑ (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) سب کا پیارا عقلمند۔ وہ عقلمند جسکی عقل کو سب تسلیم کرتے ہوں۔ وہ سمجھ دار آدمی جو ہر ایک بات کو جھٹ سمجھ لے اور شُدنی امر کی سب سے پہلے خبر کر دے (۲) ایک اگلے زمانے کے فرضی عقلمند کا نام جو بیوقوفوں کی ہر ایک بات کا خلافِ عقل جواب دے کر اپنے آپ کو عاقلِ یگانہ اور فرزانۂ زمانہ کہا کرتا تھا اُس زمانہ کے مُورکھ ہر ایک مشکل بات کو اسی سے پُوچھنے جایا کرتے تھے چنانچہ مشہور ہے کہ ایک دفعہ کسی گاؤں سے رات کو کوئی ہاتھی نکل گیا۔ وہاں کے باشندوں نے چونکہ وہ گانو کے رہنے والے تھے ہاتھی خواب میں بھی نہیں دیکھا تھا۔ صبح کو اُسکے پاؤں کا چوڑا چوڑا نشان دیکھ کر حیران ہوئے کہ اتنے بڑے پاؤں کس کے تھے۔ سب نے عقل لڑائی جب بات کو نہ پہنچے تو میاں لال بجھکڑ کو بُلا کر دریافت کیا آپنے دیکھتے ہی فرمایا کہ ؎

یہ تو بُوجھے لال بجھکڑ اور نہ بُوجھے کوے پیرن چکّی باندھ کے کہیں ہرنا کودا ہوئے

یعنی یہ مشکل بات اور عقدۂ لاینحل تو تمہارا لال بجھکڑ ہی حل کر سکتا ہے اور کوئی اتنی عقل نہیں رکھتا یہ تو ہو نہ ہو ہرن پیروں سے چکّی باندھ کے کُودا ہو۔ اسی طرح ایک دفعہ کوئی لڑکا گھر کے تھم کی کولے بھرے کھڑا تھا اُس کا باپ باہر سے چنے لئے ہوئے آیا بچے نے اِسی حالت میں اُس سے چنے مانگے۔ باپ نے دونوں ہاتھوں کی مٹھی میں دیدئے جب وہ لے چکا تو حیران ہوا کہ ہاتھ نکالوں کیونکر باپ کے سامنے رونے لگا کہ ہاتھ نہیں کہ نکلتا۔ وہ بھی حیران ہوا کہ تھم توڑے بغیر کیونکر نکل سکتا ہے۔ دوڑا دوڑا جا کر لال بجھکڑ کو بلا لیا اُس سے دریافت کیا تو اُس نے یہ رائے دی ؎

لال بجھکڑ بُوجھیاں اور نہ بُوجھا کو کڑی بڑنگا تار کے اُوپر ہی کو لو۔

یعنی یہ بات تو لال بجھکڑ ہی سمجھا اور کسی کی بھی سمجھ میں نہیں آئی۔ اسکی ترکیب یہ ہے کہ چھت کی کڑیاں اُدھیڑ کے اُوپر سے لڑکے کو نکال لو۔ پس ان وجوہات سے بیوقوفوں کے سردار اور اُس شخص پر اِسکا اطلاق ہونے لگا جو اپنے آپ کو باوجودِ نادانی سب سے زیادہ عقلمند سمجھتا ہو۔ مثلاً طنزاً کہتے ہیں کہ یہ بھی اپنے زمانہ کے لال بجھکڑ ہیں یعنی عقل خاک نہیں مگر دعوئے دانشمندی سب سے بڑھا ہوا ہے ✦

لال بیگ (۱) اسم مذکر:۔ (۱) ایک پردار سُرخ رنگ کے کیڑے کا نام (۲) خاکروبوں کے پیغمبر کا نام جو معراج کے جاروب کش بال ہیک جی کے قائمقام اُس پیراہن سے پیدا ہوئے جو قدرتِ کاملہ نے اُنکے بوڑھے ہو جانے کے سبب عطا فرمایا تھا۔ یہ غزنی میں پیدا ہوئے تھے مفصل کیفیت فقرائے ہند میں دیکھو وہاں لکھی گئی ہے (ظاہراً ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی غزنی کا مُغل جو تعلیم یافتہ اور خواندہ آدمی تھا کسی خاص وجہ سے جیسے عشق یا ضد وغیرہ کے سبب خاکروب ہو گیا ہو اور اُس نے اپنی عزت اور تعظیم کے واسطے اپنے کو اُن کا پیغمبر مشہور کیا ہو کیونکہ کتب تواریخ سے اس کا پتا کہیں نہیں چلتا ✦)

لال بیگی یا لال بیگیا (ہ) اسم مذکر:۔ لال بیگ کا پیرو۔ مہتر۔ خاکروب۔ چوڑھا۔ حلال خور۔ بھنگی ✦

لال پانی (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) سُرخاب۔ وہ پانی کا چشمہ جو شعاعِ آفتاب یا زمین کی مٹی سرخ ہونے یا سُرخ کیڑوں کے سبب لال نظر آئے چنانچہ اس طرح اور اس نام کے اکثر پہاڑوں پر چشمے موجود ہیں (۲۔ عوام) خونِ حیض۔ (۳) مئے لالہ گُوں شرابِ سُرخ ✦

لال پردہ (۱) اسم مذکر:۔ وہ سُرخ پردہ جو خاص شاہی دردولت پر آویزاں رہتا ہے ؎

یہ شرف میں دردولت سے زمیں گردُوں ہے لال پردے سے ہویدا شفقِ گلگوں ہے (نکہت)
بادشاہ وقت ہے حسن جوانی نے کیا لال پردہ ہے لٹکتا اُنکے در پر اندنوں (آتش)

لال پری (۱) اسم مؤنث:۔ (۱) پرندۂ سرخ لباس۔ سرخ پوشاک پہننے والی پری ؎

ہے زنانخی مری وہ لال پری۔ ہو جسے دیکھ کر نڈھال پری (رنگین)

(۲) اندر سبھا کی ایک فرضی پری کا نام (۳) شرابِ سُرخ۔ مئے گلگوں۔ مئے گُلرنگ۔ مئے لالہ فام۔ لال شراب ؎

ساقیا بند تھی جو لال پری شیشے میں لے گیا آج اُسے رندِ قدح گیر اُڑا (نصیر)
رو زِ شیشہ میں اُترتی ہے یہاں لال پری ساقئ انجمنِ عیش بھی عامل ٹھیرا (لالہ علم)

لال پلکا (۱) اسم مذکر:۔ ایک قسم کا کبوتر جسکا رنگ لال پوٹا سفید کچھے دُم اور بازو سفید ہوتے ہیں ✦

لال پیارا تو اُسکا خیال بھی پیارا (ا) کہاوت:۔ اپنے دوست یا محب یا اقارب کا عیب بھی ہنر میں شمار ہوتا ہے۔ اگر دوست پیارا ہے تو اُس کی سب باتیں قابل پسند اور لایق تعریف ہیں ✦

لال

لال پیلا (ہ) صفت:- غصّے میں گرگٹ کیسے رنگ بدلنے والا غضبناک خشمناک +

لال پیلا ہونا (ہ) فعل لازم:- نہایت خفا ہونا۔ غصّہ میں بھرنا +

لال پیلی آنکھیں کرنا (ہ) فعل متعدی:- کالی پیلی آنکھیں کرنا۔ چشم قہر آلود سے دیکھنا +

لال جوڑا (ہ) اسم مذکر:- (۱) سُرخ رنگ کی پوشاک۔ لباسِ ارغوانی (۲) بادشاہوں کے عتاب کی پوشاک۔ وہ سُرخ پوشاک جسے اگلے بادشاہ پہنکر حکم قتل سُنایا کرتے تھے +

لال چندن (ہ) اسم مذکر:- سُرخ صندل۔ رکت چندن +

لال خاں کا لکڑ (ا) اسم مذکر:- کاٹھ۔ ایک قسم کا بڑا بھاری شہتیر جو بیچ میں سے چرا ہوا اور سوراخ دار رہتا ہے۔ اِس میں مجرم کے پاؤں رکھ کر دونوں ٹکڑوں کو ملا دیتے اور قفل جڑ دیتے ہیں جسکے سبب سے مجرم بھاگ نہیں سکتا۔ چونکہ اس کو ایک شخص لال خاں نامی ملازم پولس نے ایجاد کیا تھا اِس وجہ سے اُسی نام کے ساتھ مشہور ہوگیا +

لال خاں کے لکڑے سے باندھا جانا (ا) فعل لازم:- مجرم ہو کر کاٹھ میں پاؤں ٹھونکا جانا + (جن لوگوں نے ایک رنگین اور چہرہ ار لکڑی لکھ کر اس کے معنی خوب سزا دینا خوب کوڑے لگانا لکھے ہیں۔ اُنکو ذرا تحقیق بھی کرلینا واجب تھا کہ وہ کیا چیز ہے گھڑت کے معنی محاورہ والی نہیں ہیں) +

لال ڈورے (ہ) اسم مذکر:- (۱) سرخ تاگے۔ سُرخ تار (۲) لال لال رگیں ج وہ سرخ رگیں جو آنکھوں میں دکھائی دیتی ہیں ؎

لال ڈوروں سے اُس پری رُو کے　　ہے قیامت بہار آنکھوں میں　　(مصحفی)

لال رکابی (ا) اسم مؤنث:- ع۔ صحنک۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نیاز۔ جیسے خدا تمھیں لال رکابی کا شریک رکھے یعنی باعصمت بنی رہو +

لال رگ (ا) اسم مؤنث:- شریان۔ رگ جاں وہ رگ جس سے تمام جسم میں خون پہنچتا ہے۔ شہرگ۔ حبل الورید +

لال رہو (ہ) دعا۔ سُرخ و سفید رہو۔ خوش و خرم رہو۔ بنے رہو (آزاد فقیروں کی دعا ہے)

لال ساگ (ہ) اسم مذکر:- ایک قسم کا سُرخ ساگ جسے لال چولائی بھی کہتے ہیں +

لال سرا (ا) اسم مذکر:- ایک قسم کا کبوتر جسکا تمام رنگ سفید سر لال ہوتا اور بہت کم پایا جاتا ہے +

لال سوداگر (ا) اسم مذکر:- وہ تھوڑی پونجی والا سوداگر جو اِدھر مال لے اور اُدھر تھوڑے سے نفع پر جھٹ فروخت کردے۔ ٹٹ پونجیا سوداگر +

لال کتاب (ا) اسم مؤنث (۱) لال بجھکڑ کی وہ کتاب جس میں اُسنے اپنا فالنامہ اور دیگر یادداشتیں لکھ رکھی تھیں جسکے وسیلہ سے وہ ہر ایک بات جاہلوں کو دیکھ کر بتاتا اور اُنہیں سمجھاتا تھا کہ یہ تو کتابی بات ہے جو کبھی غلط نہیں ہوسکتی (۲) وہ کتاب جس سے جاہلوں کے نزدیک ہر ایک مشکل حل ہوجائے اور تمام باتوں کا جواب حسب مرضی یا حسب سوال ملجائے + بیوقوفوں کا فالنامہ (۳) وہ بیاض جس میں یادداشت لکھ رکھی ہو۔ کچکول + (۴) پٹواریوں یا قانون گویوں کی سرکاری کتاب جسمیں دیہات کے شجرہ اور خسرہ کی کیفیت مندرج رہتی ہے اور اُسکی جلد بھی لال ہی کھاروی کی ہوتی ہے۔

لال کُرتی (ا) اسم مؤنث:- گوروں کی وہ پلٹن جسکی وردی میں سُرخ کرتیاں ہوں۔ سُرخ پوش پلٹن +

لال گودڑ میں نہیں چھپتا (ہ) کہاوت:- اچھی چیز چھپائے نہیں چھپتی شرافت کو تنگدستی چھپا نہیں سکتی۔ جوہر پر خاک نہیں پڑتی +

لال لگنا (ہ) فعل لازم:- کوئی انوکھی اور عجیب بات ہونا۔ سُرخاب کا پر لگنا۔ شاخ زعفران ہونا۔ مثال دیکھو (لعل لگنا) +

لال لنگوٹ والا } (ہ) اسم مذکر:- (عوام) بندر۔ بوزنہ۔ شادی +
لال لنگوٹے والا } میموں۔ بانر +

لال مرچ (ہ) اسم مؤنث:- فلفل دراز۔ سرخ مرچ +

لال ہوجانا (ہ) فعل لازم:- (۱) سُرخ ہوجانا (۲) غضبناک ہوجانا + برافروختہ ہوجانا۔ آنکھوں میں خون اُتر آنا۔ خفا ہوجانا۔ ناراض ہوجانا (۳) پک جانا۔ پھل کا پختہ ہوجانا +

لال ہونا (ہ) فعل لازم:- (۱) سُرخ ہونا۔ بھبوکا ہونا + غصّے سے چہرا متغیر ہونا آنکھوں میں خون اُترنا۔ برافروختہ ہونا ؎

غصّے سے وہ گل جو لال ہوگا　　ہوجائیگی ساری انجمن زرد　　(ناسخ)

(۲) غضبناک ہونا۔ خشمناک ہونا۔ غصّے میں بھرنا + خفا ہونا۔ آزردہ ہونا + ؎

مجھ پہ کیوں لال ہوئے تم نہ ہوئے تھے جو لال　　تمکو لگوائی تھی جب تم نے حنا میں تو نہ تھا (معروف)

مینہ کے کھُلنے کی علامت ہے شفق کا پھُولنا　　لال وہ مجھپر ہوا رونا بھی کم ہوجائیگا (ناسخ)

کل مجھے دیکھ کر میرا گُل رُو　　اپنی محفل میں کیا ہی لال ہوا　　(راغب)

بوسہ جو لعل لب کا کل اُسنے طلب کیا　　کیا کیا ظفر وہ مجھپہ ہوئے انجمن میں لال (ظفر)

ہر روز لال ہوتا ہے وہ آفتاب رُو　　کیا کہئے اُس سے قابو میں رہتی زباں نہیں (اشرف)

(۳) کسی پھل کا پختگی پر آنا۔ پختہ ہونا۔ پھل پکنا +

لالٹین (ا) اسم مؤنث:- صحیح انگلش Lantern (لینٹرن) شیشے کی قندیل۔

فانُوس۔ فانُوسِ زُجاجی +

لالچ (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) حرص۔ آز۔ شرہ۔ طمع۔ لالسا۔ لوبھ۔ (۲) پُھسلاوا۔ بہلاوا۔ ترغیب

لالچ بُری بلا ہے (۱) کہاوت:۔ طمع سے بڑھکر کوئی آفت نہیں۔ حرص سے زیادہ مصیبت نہیں ؎

مکھی بیٹھی شہد پر اور پنکھ گئے لپٹائے ہاتھ ملے اور سر دُھنے لالچ بُری بلائے (دوہا)

لالچ دینا (ہ) فعل متعدی:۔ لوبھ دینا۔ طمع کے فریب میں لانا + پُھسلانا۔ ترغیب دینا۔ کسی بات کا وعدہ کرکے اپنے ڈھب پر لانا ؎

حسن بھی کیا چیز ہے زاہد ذرا انصاف کر اپنے بندوں کو خدا دیتا ہے لالچ حُور کا (ناسخ)

لالچ کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ لالسا کرنا۔ طمع کرنا۔ حرص کرنا + للچانا۔ حریص ہونا لوبھ کرنا۔ فایدہ تکنا +

لالچ میں آنا (ہ) فعل لازم:۔ دامِ حرص میں پھنسنا۔ طمع میں آنا۔ لوبھ میں آنا + دم میں آنا +

لالچ ہونا (ہ) فعل لازم:۔ طمع ہونا۔ لوبھ ہونا۔ حرص ہونا +

لالچی (ہ) صفت:۔ طامع۔ حریص۔ لوبھی ؎

رکھے اِس لالچی لڑکے کو کوئی کب تلک بہلا چلی جاتی ہے فرمایش کبھی یہ لا کبھی وہ لا (ناجی)

اے لالچی تو کیسہ غیروں کا مت ٹٹولے جو کچھ تو چاہے مجھ پاس یکمشت آکے سولے (سودا)

آشنا ہوتے ہیں مفلس کے کہاں یہ لالچی زر کی خواہش ان حسینوں کو ہے زیور سے غرض (آتش)

لالچی بندہ (ا) اسم مذکر:۔ بندۂ زر۔ مطلب کا یار۔ لوبھی۔ خود غرض۔ نہایت طامع +

لالڑی (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) چھوٹا لال۔ یاقوت (۲) تانڑا (۳) ایک قسم کا بنایا ہوا چھوٹا مُونگا (۴) لال پوتھ (ہ تشبیہاً) اُودی یا سُرخ کاجر جیسے شاہ مرداں کی لالڑیاں +

لالسا (س) اسم مؤنث:۔ نہایت خواہش۔ اِچھا۔ اَبھلاکھا + طمع۔ لالچ۔ حرص + آرزُو۔ تمنّا + آز +

لالوں (ہ) اسم مذکر:۔ (لال کی جمع) +

لالوں کا لال (ہ) صفت:۔ (۱) پیاروں کا پیارا۔ عزیزِ دِلہا۔ ہر دلعزیز۔ آرام دل و آرام جاں۔ نہایت پیارا۔ لاڈلا۔ دُلارا۔ جیسے اگر خاوند کی اطاعت کرو گی تو سدا لالوں کی لال ہوگی ہو (۲) سرخ و سفید رنگت روغن والا۔ موٹا تازہ۔ خوش بشاش +

لالوں لال (ہ) صفت:۔ نہایت سرخ و شاداب۔ نہایت سُرخ۔ چہچہاتا + خُونم خُون ؎

بھائے ہیں داغ دل خُوں گشتہ کا کیا حال ہے صبح دیکھو مطلع خورشید لالوں لال ہے (مُنیر)

کچھ یہ کھٹمل پڑے ہیں ابکے سال کہ زمیں سب ہوئی ہے لالوں لال (انشا)

کہتے ہیں ہنسکر وہ لعلِ لب کہ یہ دیکھو بہار پنکھڑی گُل کی بھی لالوں لال ہمسے ہوگئی (ظفر)

لالوں لال بنا پھرنا (ہ) فعل لازم:۔ سُرخ و سفید بنا پھرنا۔ خوب موٹا تازہ بنا پھرنا۔ خوش و خُرّم رہنا +

لالہ (ف) اسم مذکر:۔ (۱) ایک قسم کے سُرخ مشہور پھُول کا نام + پوست کا لال پھُول۔ گُل کوکنار + شقایق + گلِ نافرمان۔ ہر قسم کے سرخ خودرو پھُول۔ مطلق پھُول + وہ پھُول جسکے اندر داغ ہوتا ہے۔ واقعات بابری میں لکھا ہے کہ نواح کابل میں پچاس طرح کا لالہ نظر سے گزرا (۲۔ کنایۃً) لبِ معشوق (۳) عاشق بباعث داغ دل

لالہ رخ (ف) صفت:۔ سرخ چہرے اور رخساروں والا معشوق۔ دلبر۔ دلربا +

لالہ رخسار۔ لالہ رُو۔ لالہ عذار (ف) صفت:۔ دیکھو لالہ رُخ) ؎

غیر سمجھے ہیں لہو روتا ہوں او آنکھیں مری سُرخ رکھتا ہے سدا لالہ رخسار کا عکس (مجنوں)

تن پہ گُل کھلنے کا انداز بتایا مجھ کو لالہ رُویوں نے غرض داغ لگایا مجھ کو (امانت)

لالہ زار (ف) اسم مذکر:۔ تختۂ لالہ۔ لالہ کا کھیت + باغ۔ گلزار + چمن +

لالہ فام۔ لالہ گُوں (ف) صفت:۔ لال۔ سرخ۔ لال رنگ کا +

لالہ یا لالا (ہ) اسم مذکر:۔ ہندو) صحیح للا) (۱) صاحب۔ جناب۔ حضرت۔ میاں۔ مسٹر۔ بابُو + معزز ہندوؤں کا خطاب (۲) مہاجن۔ دُکاندار۔ بنیا۔ ساہوکار۔ دیش + (۳) والد کا خطاب۔ والد ماجد۔ پدر بزرگوار۔ باوا۔ ابا۔ پتا جیسے مکند لال کا لالہ باہر گیا ہے (۳۔ گنوار) عزیز۔ پیارا۔ ننا۔ مُنا۔ جیسے دیکھ لالہ مانجا ڈنگا نہ کرے ؎

نردئی سے پیت کرے نہ کوئی جاؤ للا جو بھئی سو بھئی (۴۔ ہندو) خسر۔ سُسرا سُسر۔ سُہرا (۵۔ پنجاب) کایستھ۔ کلال۔ کرال وغیرہ کا خطاب (۶۔ مسلمان) ہر ایک ہندو کا خطاب۔ ہندو۔ (۷۔ صفت) بودا۔ کمزور۔ ڈرپوک۔ بُزدل۔ تھُڑدلا ؎

وضع رکھتا ہے سپاہی کی وہ خالِ ہندو میرزائی پہ کمر باندھے ہے لالا ہوکر (بحر)

لالہ بھائی (ہ) اسم مذکر:۔ ہندو (۱) بنئے۔ بقال + عموماً قوم ہنود خصوصاً دیش (۲۔ صفت) بھلا مانس۔ شریف۔ ذی عزت۔ (۳۔ صفت۔ طنزاً) کفایت شعار۔ جزرس۔ کتر بیونت سے چلنے والا۔ چلن کا (۴۔ صفت) بودا۔ ڈرپوک۔ کمزور +

لالہ بھائی یا لالہ بھیا کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ (ہندو) پیار اور محبت کے الفاظ سے بولنا۔ خوش اخلاقی اور نرمی سے بات چیت کرنا۔ عزت کے الفاظ سے مخاطب کرنا۔ جیسے ہم تو لالہ بھائی لالہ بھیا کہتے جاتے ہیں اور وہ سر پر ہی چڑھتا چلا آتا ہے +

لالہ بھیا کرکے سُلانا (ہ) فعل متعدی:۔ (ہندو عو) تھپک کر چُمکار کر سُلانا۔ لوری دیکر سُلانا +

لالہ جی (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) دُکاندار بنیوں کا اعزازی لقب۔ ہندوؤں کا عزت

و آبرو کا خطاب (۲۔ ہندو) خسر۔ سسرا ✦

لالی (ہ) اسم مؤنث:۔ (گنوار) (۱) لال یعنی عزیز کی تانیث۔ دُلاری۔ پیاری۔ عزیزہ۔ ننی۔ مُنی (۲) بہن۔ ہمشیرہ۔ خواہر۔ بھگنی جیسے وہ تو اپنی لالی کے گھر گیا ہوا ہے۔ (رُسوم ہند) (۳۔ عام و خاص) سُرخی۔ حمرت جیسے سبزی میں سُرخی خبر لائے دُھر کی (انشا)

پہنچی اُس لب پہ پان کی لالی اب یہ لاکھوں میں سرخرو ہوگی (امانت)

(۴) پسی ہوئی اینٹیں جو چونے میں ملائی جاتی ہیں۔ بجری۔ سُرخی (۵) وہ سرخی جو بلبل وغیرہ کی دُم کے نیچے ہوتی ہے (۶۔ ہندو) حیض۔ ایام۔ کپڑے۔ (۷۔ ہندو) سرخروئی۔ عزت۔ آبرو جیسے ؎

میری کیسی بنی تو گھر والی میری کھودی جگت میں تیں لالی (چوبولہ)

(۸۔ ہندو) خونی دست۔ اسہالِ خونی۔ خون کے دست (۹۔ گنوار) بیٹی۔ دختر۔ لڑکی ✦

لالی رہجانا (ہ) فعل لازم:۔ (ہندو) عزت رہ جانا۔ بات بنی رہنا۔ آبرو بچ جانا۔ توقیر میں فرق نہ آنا ✦

لالے (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) تمنا۔ آرزو۔ اشتیاق۔ اَبلاکھا۔ اِچھا۔ ارمان۔ جیسے آج کے دن کے تو لالے تھے خدا نے یہ دن کیا کہ میری بچی کو کھانے پکانے کا شعور ہوا (سگھڑ سہیلی) ہمیں تو اُسکے جینے ہی کے لالے ہیں (۲) کمال مایوسی۔ نہایت نا امیدی ؎

تجھپہ اے رشکِ چمن نرگس اگر بیمار ہے باغ میں لالے کو اپنے زیست کے لالے ہوئے (ناسخ)

لالے پڑنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) تمنا ہونا۔ آرزو ہونا۔ کمال حسرت ہونا۔ ارمان ہونا۔ ابلاکھا ہونا ✦ تمنائے مقصود و حصول مقاصد میں حالت اضطراب و بیقراری کے سبب تھوڑی سی تدعا رسی کو بھی غنیمت جاننا ؎

اِس اسیری کے نہ کوئی اے صبا پالے پڑے اک نظر گل دیکھنے کے بھی ہمیں لالے پڑے (میر تقی)

کیسے قیدِ قفس میں یادِ گُل کی پڑے ہیں اب تو جینے ہی کے لالے (ایضاً)

آغازِ محبت میں ہوا ہجر کا بیمار دل دیتے ہی مجھ کو تو پڑے جان کے لالے (رند)

(۲) کمال مایوسی ہونا۔ نہایت نا اُمیدی ہونا ✦ آس ٹوٹنا۔ نراس ہونا ؎

نہ کیوں ہو جان کے لالے پڑے ہیں ایسے کے پالے کہ جو اقرار برسوں میں کرے انکار دم بھر میں (حیا)

عشق بتِ گلفام میں ایمان کا کیا ذکر ہمکو بخدا پڑ گئے ہیں جان کے لالے (عاشق)

دلکو بیٹھا جو وہ بے پرواہ لے پڑ گئے جان کے مجھکو لالے
دلکو کوئی کس طرح سنبھالے یاں جان کے پڑ رہے ہیں لالے (تسنیم)

دل کو تو کیا جان کے پڑ جائینگے لالے سکو آفتیں لائیگا اے جان نہ کیا کیا تعویذ (نسیم دہلوی)

ہائے صد افسوس کس کافر کے ہم پالے پڑے دل تو پہلے دے چکے اب جان کے لالے پڑے (نصیر)

زندگانی کے ہمیں لالے پڑے ہائے کس بیدرد کے پالے پڑے (مومن)

دل لگتی ہے یاں جان کے لالے پڑے حیرت آ دیگا ابھی دیکھئے کیا کیا مرے آگے (حیرت)

(۳) مصیبت میں پھنسنا۔ آفت میں آنا۔ بلا میں مبتلا ہونا ؎

کچھ اور لبِ یار کی تعریف کروں کیا وہ لعل کہ دیکھے سے پڑیں جان کے لالے (آتش)

(۴) از حد قلت ہونا۔ کمی ہونا۔ نا یُسری ہونا۔ گھاٹا ہونا۔ جیسے اب تو روٹیوں کے بھی لالے پڑتے نظر آتے ہیں۔ (۵) دوبھر ہونا۔ دشوار ہونا۔ مشکل پڑنا۔ لینے کے دینے پڑنا ؎

کسی کا تو کچھ بھی نہ جا دیگا لیکن پڑینگے مجھے اپنے جینے کے لالے (نظیر)

لام (فرنچ) اسم مذکر:۔ صحیح (Larmé) (لارم) وہ فوج کا دستہ جو کسی بڑے افسر کے زیر حکم ہو۔ برگیڈ۔ برگڈ۔ سوار۔ پیدل وغیرہ کی فوج اور توپ خانہ۔ پلٹنوں کا مجموعہ وغیرہ ✦

لام باندھنا (۱) فعل متعدی:۔ چڑھائی کے واسطے فوج جمع کرنا۔ چاروں طرف سے لشکر جمع کرنا۔ لڑائی کا سامان کرنا۔ جنگی تیاریاں کرنا ؎

جانتا ہوں کنگھے گیسو کے میں اے جنگجو لام باندھا ہے جو اُسنے ہے چڑھائی شام پر (اسیر)

نجد کو آتے ہیں اطفال کہو مجنوں سے لام تجھپر ہے یہ شیطان کا لشکر باندھے (صابر)

لام بندھنا (۱) فعل لازم:۔ فوج و سپاہ وغیرہ کا مع سامان چڑھائی کیواسطے جمع ہونا ؎

چڑھائی ہو ختن پر یا خطا پر دیکھئے کیا ہو کئی دن سے بندھا ہے لام اُس زلفِ پریشاں کا (اسیر)

لام (ع) اسم مذکر:۔ (۱) عربی کا تیئسواں[۲۳] فارسی کا ستائیسواں[۲۷] اُردو کا تیسواں[۳۰] سنسکرت یا ہندی کا اٹھائیسواں[۲۸] حرف (۲) فارسی والے معشوق کی زلف کو اِس سے تشبیہ دیتے ہیں (۳۔ ف) لاف و گزاف ✦

لام اَلِف (ع) اسم مذکر:۔ عربی کا انتیسواں[۲۹] حرف جو لام اور الف سے بدینوجہ مرکب ہو کر بنایا گیا کہ کلامِ عرب میں چونکہ ابتدا بساکن مُحال ہے اور الف ہمیشہ ساکن مانا گیا ہے علیحدہ نہیں لکھا جا سکتا تھا پس اُسکے واسطے یہ شکل مقرر کر کے لا۔ لام الف ایک حرف ہی قرار دے لیا۔ عربی حروف تہجی میں جو اوّل حرف ہے اُسکو اسی واسطے عرب والے ہمزہ کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ بذاتہ متحرک ہے۔ جن لوگوں نے اسمیں انکار کیا اُنکو رسول مقبول نے مردود کہا ✦

لام کاف (ع) اسم مذکر:۔ لام ✦ کاف۔ کسی پر لعنت کرنا اور اُسے کافر کہنا۔ لعنت ملامت۔ طعن و تشنیع ✦ گالی گفتار۔ بُرا بھلا۔ گالی گلوج۔ لاف و گزاف۔ فحش کلامی۔ واہی تباہی۔ ؎

کب وہ گزرتے ہیں سر لاف و گزاف سے جنکی کہ آشنا ہے زباں لاف و کاف سے (ذوق)

لام کاف بکنا (۱) فعل متعدی:۔ گالی گلوج بکنا۔ واہی تباہی بولنا۔ بدزبانی کرنا۔ فحش بکنا

لام کاف کرنا (۱) فعل متعدی:۔ گالی گلوج کرنا۔ گالی گفتار کرنا۔ بادر خواہی کرنا۔

لام کاف کہنا (۱) فعل متعدی :- بُرا بھلا کہنا۔ لعنت ملامت کرنا۔ گالی گلوچ بکنا ؎
لام وکاف اب جُو تُو لگا کہنے　　تجھ کو ایسا پڑھا دیا کسنے　　(معروف)

لام کاف نکالنا (۱) فعل متعدی :- بدزبانی کرنا۔ فحش کلامی کرنا۔ بُرا بھلا کہنا۔ گالی گلوج کرنا *

لامسہ (ع) صفت :- چھُونے والی (قوت) مَس کرنیکی قوّت۔ انسان کے بدن کی جلد میں ایک قوت ہے جو کسی چیز کے چھُونے سے اُسکی نرمی سختی کو معلوم کرتی ہے *

لاما گُرو (ہ) اسم مذکر :- تبت والوں کا پیشوا جسکی نسبت اُن لوگوں کا اعتقاد ہے کہ وہ مرتا نہیں صرف چولا بدلتا اور سارے گزشتہ حالات بتاتا ہے (جام جہاں نما میں لکھا ہے کہ بودھ مذہب والے اپنے گرو اور پیشوائے مذہب کو لاما کہتے ہیں اور سب سے بڑا لامہ شہر لہاسہ دار الحکومت ملک تبت میں رہتا ہے اور تبت و چین کے وہ لوگ جو بودھ مذہب رکھتے ہیں لامہ کے بڑے لاما کو مجسّم بودھ جانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ حیات ابدی رکھتا ہے اور جب کبر سن کے باعث اُسکا جسم بوسیدہ ہوجاتا ہے تب نئے قالب میں چلا جاتا ہے لیکن یورپین سیاح اُسکی نسبت یہ خیال کرتے ہیں کہ جب لاما مرجاتا ہے تو اُسکے کارپرداز مخفی طور سے کسی تُرت کے پیدا ہوئے لڑکے کو لاکر لاما کی مسند پر بٹھادیتے ہیں اور اُسے ایسے طور پر پالتے پوستے اور سکھاتے پڑھاتے ہیں کہ وہ تمام باتیں پہلے لاماؤں کے وقت کی بتانے لگتا ہے اور اُسکے ناواقف جاہل پیرو اسے لاما کے کشف و کرامات کا کرشمہ سمجھکر یقین کرلیتے ہیں۔ لاما جب قالب تبدیل کرتا ہے تو اُسکے مُردہ جسم کو سُکھاکر اور چاندی سے منڈھ کر مندر میں پرستش کے واسطے رکھ دیتے ہیں *)

لانا (ہ) فعل متعدی :- (۱) آوردن کا ترجمہ۔ لے آنا۔ لیکر آنا (۲) پیش کرنا۔ حاضر کرنا موجود کرنا۔ سامنے کرنا۔ روبرو کرنا (۳) کرنا۔ اُٹھانا۔ برپا کرنا۔ جیسے فیل لانا۔ جھگڑا لانا۔ رنگ لانا۔ ڈھب پر لانا (۴۔ بازاری) رنڈی ملانا۔ کُٹنا پا کرنا۔ دُلّہ پن کرنا۔ (۵) خریدنا۔ مول لینا جیسے جس بھاؤ لائے اُسی بھاؤ بیچا (۶۔ ہندو۔ گنوار) چھُونا۔ لگانا مس کرنا۔ (۷۔ پرانی ہندی) کرنا۔ جوڑنا۔ لگانا ؎
ساجن وہ دن کون تھے کہ تُمکو سے لائی پریت　　اب دُکھ دے نیارے بھئے کہو ن دیس کی ریت (دوہا)

لانا بندی (۱) اسم مؤنث :- ہلوں کی تعداد کے موافق لگان۔ ہلوں کی تعداد پر جو خراج لگایا جائے۔ معاملہ مالگزاری *

لانا لگانا (ہ) فعل متعدی :- قرضدار کا زر قرض کے عوض مویشی لے لینا۔ وصول قرضہ میں کچھ لگالینا

لانبا (ہ) صفت :- (گنوار) لمبا * طویل * درازقد۔ طویل القامت۔ (۲-۱) اسم مذکر) ماچین یا تبت کا باشندہ۔ لامہ گُرو کا پیرو *

لانڈ (ہ) اسم مذکر :- (گنوار) لنڈ۔ ذکر۔ قضیب۔ کوڑا۔ عضوِ تناسل۔ اندری۔ کیر۔ لنگ

لانک (ہ) اسم مؤنث :- (۱) کٹے ہوئے اناج کا ڈھیر۔ اناج کا وہ ڈھیر جسمیں سے ابھی تک اناج نہ نکالا ہو۔ کھلیان۔ خرمن * (۲) بھس۔ بھوسا * چوکر۔ بھوسی۔ سبُوس (۳۔ پورب) کمر۔ صُلب۔ لک۔ میان (۴) چیپ۔ لزوجت۔ لیس۔ لاسا (۵) مقدار۔ اندازہ۔ تعداد *

لانک ڈالنا (ہ) فعل متعدی :- اناج کا کاٹ کر ڈھیر لگانا *

لانگ (ہ) اسم مؤنث :- (ہندو) (۱) دھوتی کا وہ لپٹا اور چُنا ہوا حصّہ جو آگے لٹکتا رہتا ہے۔ پنجابی۔ لڑ۔ (۲۔ چابکسوار) صد۔ سو *

لانگ ماسا (ہ) اسم مذکر :- (چابکسوار) سو روپے *

لانگ مالی ریکھے (ہ) اسم مذکر :- (چابکسوار) سات روپے *

لانگاٹیر (ہ) اسم مؤنث :- (۱) لار۔ ڈار۔ قطار۔ پرا۔ صف۔ (۲) تسلسل۔ سلسلہ *

لانگن یا لانگھن (ہ) اسم مؤنث :- عو۔ اُلانگن کا مخفف *

لانگن میں آنا (ہ) فعل لازم :- عو۔ اُلانگا جانا۔ اُلانگنے میں آنا۔ جیسے دیکھو بچے کو اُٹھالو لانگن میں آتا ہے۔ لانگن میں آئی چیز نہ کھاؤ *

لانگنا یا لانگھنا (ہ) فعل لازم :- (۱) اُوپر سے جانا۔ اُوپر سے گزر جانا۔ اُترنا۔ عبور کرنا۔ ڈانکنا ؎
اے شوق یہ خون مصحفی ہے　　چل بچ کے نہ آتے جاتے تو لانگھ　　(مصحفی)
(۲) گھوڑے یا گھوڑی پر پہلے پہل سواری ہونا *

لاؤ (ہ) اسم مؤنث :- (۱) چرس کھینچنے کی موٹی رسّی۔ موٹا رسّا۔ لاس۔ رسّا۔ جیسے لاؤ کنوئے پر۔ (جب کوئی شخص کسی چیز کو کہتا ہے کہ لاؤ تو دینے والا بصورتِ انکار یہ جواب دیتا ہے) (۲) اسقدر زمین جو ایک دن میں ایک لاؤ کے ذریعہ سے بھری جائے جسکی تعداد ۱۵ ایکڑ ہوتی ہے (۳) تاکید۔ مطالبہ۔ طلب جیسے تمہاری لاؤ لاؤ نے تو ناک میں دم کردیا (۵۔ ہندو) وہ قرضہ جو کسی چیز کو رہن کرکے لیا ہو (۶) ناؤ کا رسّا۔ گُن *

لاؤ اُٹھانا (ہ) فعل متعدی :- کسانوں کو تقاوی دینا۔ لاؤ کا خرچ اُٹھانا۔ بونے جوتنے کے واسطے قرض دینا *

لاؤ چلانا (ہ) فعل متعدی :- چرس کے ذریعہ سے پانی نکالنا۔ کنُواں چلانا۔ بیلوں کے ذریعہ سے آبپاشی کرنا۔ کُنواں جوتنا *

لاؤبالی (۱) اسم مؤنث :- دیکھو (لااُبالی مشتقات لا بمعنی نہیں میں) ؎
دلِ وحشی کا بھی کیا کارخانہ لاؤبالی ہے　　نہ داغ جنوں کا خرچ ہے سرکار عالی ہے　　(سیاح)

لاؤبالی پن (۱) اسم مذکر :- الھڑپن۔ بے پروائی۔ بے باکی۔ آزادمنشی۔ گستاخی۔ بے ادبی * ادب و تہذیب کے برخلاف برتاؤ ؎

تمہارا لاڈبالی پن تمہارا حسن ہے گویا + پری کیونکر کہیں تمکو جو تم میں آدمیت ہو (مرزا صابر)

لاوڑہ (ہ) اسم مذکر۔ (۱) ایک قصبہ کا نام جو میرٹھ کے علاقہ میں واقع ہے اور اُسکا گڑ نہایت عمدہ صاف و قابلِ تعریف ہوتا ہے چنانچہ اسی وجہ سے عمدہ گڑ کو بھی لاوڑ کہنے لگے (۲۔ پورب) تمباکو یا دھان کی پود جو ایک جگہ سے دوسری جگہ لگائی جائے

لاؤ لاگ (ہ) اسم مؤنث (متروک) دشمنی۔ عداوت۔ خصومت۔ لاگ ڈانٹ۔ بغض ؎

دستوا اسکو جو پکڑا ہے تو تم چھوڑ دو مت　　لاؤ لاگ اپنے تئیں بھی اُسی کافر سے ہے (مصحفی)

لاؤ لشکر (ا) اسم مذکر۔ فوج مع سامان۔ لشکر اور اُسکے ہمراہی و ملازمان افسر وغیرہ فوج بھیڑا۔ فوجی بھیڑ بھاڑ۔ انبوہ سپاہ۔ بھیڑ بنگاہ و بھیڑ بھڑکا۔ ازدحام۔ ہجوم انبوہِ خلائق

لاون (ہ) اسم مذکر۔ (۱) وہ چیز جس سے روٹی لگا کر کھائیں جیسے دال سالن۔ ترکاری وغیرہ (۲۔ پورب) دامن۔ ذیل +

لاونی (ہ) اسم مؤنث۔ (پورب) (۱) مرہٹی۔ ایک قسم کے گیت جنمیں بڑے بڑے قصے یا بیان ہوتے ہیں۔ (۲) لائی۔ فصل کا کاٹنا۔ درو۔ باڑی (۳) لائی کی اُجرت فصل کاٹنے کی مزدوری (۴) معاملہ۔ مالگزاری۔ خراج +

لاہا (ہ) اسم مذکر۔ (ہندو) لابھ۔ فایدہ۔ نفع۔ حصول۔ حاصل پھل۔ جیسے وہ تو لاہا گننے نہ ٹوٹا ؎

رادھا کرشن منائے کے جت چاہے اُت جا　　لاہا ہوگا چوگنا کانٹا لگے نہ پا (جو بولے کا ٹکڑا)

لاہاتھ (ہ) محاورہ۔ کسی کام کی داد دینے کے واسطے زبان پر لاتے ہیں یعنی اس خوشی میں ہاتھ ملا اور پوری پوری داد دے + کیا کہنا ہے۔ واہ واہ۔ سبحان اللہ ؎

کیا ہاتھ لگایا ہے کہ دو ٹکڑے ہوا غیر　　قربان صفائی پہ ترے ہاتھ کی لاہاتھ (کفایت علی)

دیکھ عقد ثریا ہمیں انگور کی سوجھی　　لاہاتھ ادھر دے کہ بہت دور کی سوجھی (نظیر)

لاہن (ہ) اسم مذکر۔ خمیر شراب جو بیری پیپل اور بڑ کے درختوں کی چھال سے اُٹھایا جاتا ہے

لاہوت (ع) اسم مذکر۔ دیکھو (مشتقات لاہبنی نہیں میں) +

لاہی (ہ) اسم مؤنث۔ (۱) ایک قسم کے پودے کا نام (۲) ایک قسم کی سرسوں (۳) ایک قسم کا نہایت باریک اور نفیس ریشمی کپڑا +

لائی (ہ) اسم مؤنث۔ (گنوار) (۱) درو۔ فصل کا کاٹنا۔ باڑی (۲۔ پورب) خودرو دھان (۳۔ ۔۔) مُرمُرے۔ بھنے ہوئے چاول۔ غلہ بریاں۔ بھنا ہوا اناج +

لائی (ف) اسم مؤنث۔ (۱) ایک قسم کا ریشمی کپڑا جو کہ چین سے آکر فروخت ہوتا ہے۔ گجرات میں بھی اس نام کا کپڑا تیار کیا جاتا ہے جو ایک طرح کا الوان ہے (۲) کیچڑ۔ وہ کیچڑ جو حوض یا تالاب کی تہ میں بیٹھ جاتی ہے مجازاً دُرد شراب۔ شراب کی تلچھٹ۔ تہہ کی شراب ؎

مصحفی کو رات ساقی نے جو دی لائی تہ آب　　اُٹھ گیا جھنجھلا کے وہ شیشہ پہ ساغر مار کے (مصحفی)

لائق (ع) تابع فعل۔ (۱) واجب۔ سزاوار۔ قابل۔ شایاں۔ زیبا۔ مناسب۔ جوگ۔ موزوں (۲) روا۔ جائز۔ بجا (۳) ٹھیک۔ بجا۔ درست۔ (۴۔ ا) کافی۔ مکتفی۔ بس۔ وافی۔ جتنا چاہئے۔ حسب ضرورت۔ جیسے بچے کے لائق کھانا لاؤ (۵) صفت) ذی جوہر۔ ذی ہنر۔ لیئق۔ گنی۔ گن والا۔ ہنرمند + مستعد + اہل + دانا۔ ہوشیار + گرامی قدر۔ والا منزلت +

لائق کرنا (ا) فعل متعدی۔ (۱) قابل بنانا۔ ہوشیار کرنا۔ چاق چوبند بنانا (۲) مقدرت دینا۔ مقدور بخشنا جیسے خدا نے تمکو سب لائق کیا ہے +

لائق ہونا (ا) فعل لازم۔ (۱) قابل ہونا۔ سزاوار ہونا۔ مستحق ہونا۔ مستوجب ہونا۔ مقتضی ہونا (۲) موزوں ہونا۔ زیبا ہونا۔ پھبنا۔ سجنا۔ زیب دینا (۳) دانا اور ہوشیار ہونا۔ صاحب جوہر ہونا۔ گنی ہونا + گرامی قدر رہنا۔ والا مقدرت ہونا (۴) کافی ہونا۔ مکتفی ہونا +

لُب (ع) اسم مذکر۔ مغز۔ خلاصہ۔ تت۔ عطر۔ ست +

لُبِ لُباب (ع) اسم مذکر۔ خلاصہ کا خلاصہ۔ نہایت خالص مغز۔ مغزی مغز + مغز گری۔ خلاصہ۔ عطر۔ تت۔ ست۔ اصلی مادہ +

لَب (ف) اسم مذکر۔ (۱) ہونٹھ۔ شفت۔ یک طبق از دو طبقِ دہان ؎

بوسۂ لب جو مینے مانگا اُسنے ظفر تو کہنے لگے　　حد سے زیادہ بڑھ چلے دیکھو چھتے ہوئے تنے ہو (ظفر)

(۲) کنارہ + طرف۔ جانب۔ تیر۔ چھور۔ لب سڑک ؎

مُنہ نہیں کیسا خُم بھا کے بھرآیا پانی　　تیرے لب سے جو لب ساغر سرشار لگا (مومن)

(۳) ساحل۔ کراڑا۔ جیسے لب دریا (۴) حاشیہ۔ دور۔ کور۔ پلو + کنی + (۵) لگر۔ منڈیر۔ چھجا۔ جیسے لب بام (۶۔ ا) تھوک۔ لعاب دہن۔ رال۔ جیسے لب لگا کر ورق اُٹھانا۔ لب لگا کر مُہر لگانا۔ (۷۔ ا) ہونٹوں کے اوپر کے بال۔ مونچھوں کے بال۔ مونچھیں۔ اس معنی میں جمع کے ساتھ اور مونث بولتے ہیں جیسے لبیں بہت بڑھ گئی ہیں

لب بند ہو جانا (ا) فعل لازم۔ ہونٹھوں کا از حد شیرینی یا کسی چپچپدار چیز کے سبب چسپاں ہو جانا۔ ہونٹھ چپک جانا۔ ہونٹوں کا جڑ جانا۔ منہ بند ہو جانا۔ خاموش ہو جانا ؎

کیونکر پوچھے حال کوئی عاشق دلگیر سے　　ہوگئے ہیں بند لب شیرینیِ تقریر سے (مومن)

لب بند ہونا (ا) فعل لازم۔ شیرینی سے ہونٹھوں کا چپکنا + خاموش ہونا۔ منہ بند ہونا

لبِ دریا (ف) اسم مذکر۔ ساحل دریا۔ کنارۂ رود۔ کراڑا +

لبِ شیریں (ف) اسم مذکر۔ میٹھے ہونٹھ۔ معشوق کے ہونٹھ جنکی حلاوت مشہور ہے۔

لب کھولنا (ا) فعل متعدی:- بولنا۔ بات چیت کرنا۔ کلام کرنا ؎

کم بولنا ادا ہے ہر چند پر نہ اتنا　　مُند جائے چشمِ عاشق تو بھی وہ لب نہ کھولے (سودا)

لبِ گور ہونا (ا) فعلِ لازم:- گور کنارے پہنچنا۔ مرنے کے قریب ہونا۔ قبر میں پاؤں لٹکانا ✣

لب لگانا (ا) فعل متعدی:- تھوک لگانا۔ دہن کا لعاب ملنا ✣

لبِ معشوق ہونا (ا) فعل لازم:- (لکھنؤ) تیر کا نشانہ پر جا کر سوفار تک دھنس جانا سارا تیر گڑ جانا۔ مع سوفار گھس جانا۔ پورا تیر بیٹھنا۔ (ہم نہیں جانتے جن لوگوں نے اسکے معنی تیر کا سوفار تک پہنچنا لکھے ہیں۔ اُنہوں نے کیا مفہوم رکھا ہے) ✣

لبِ نوشیں (ف) اسم مذکر:- لبِ شیریں۔ معشوق کے لبِ لعلیں ؎

ناصح نہ سُنیںگے لبِ نوشیں کی قسم ہے　　شیریں سخنی تیری ہمارے لئے سم ہے (مفتون)

لب نہ ہلانا (ا) فعل متعدی:- زبان نہ ہلانا۔ چپ رہنا۔ خاموش رہنا۔ اُف نہ نکالنا۔ خاموشی اختیار کرنا۔ بات نہ کرنا ؎

بھرے ہیں دل میں شکوے سینکڑوں گو روبرو تیرے　　کبھی لب بھی نہیں ہم اے بُتِ پُرفن ہلاتے ہیں (ظفر)

لب و لہجہ (ف) اسم مذکر:- تلفظ۔ اُچارن۔ خوش کلامی۔ خوش گفتاری۔ طرزِ کلام۔ طرزِ گفتگو۔ طرزِ تکلم ؎

بادِ صبا نے اہلِ چمن میں اُس سے جو کی چلائی بات　　اِس لب و لہجہ پر بلبل کو اُسکی آگے نہ آئی بات (میر)

لبادہ (ف) اسم مذکر:- دگلہ۔ فرگل۔ فرغل۔ روئیدار چوغہ۔ اوور کوٹ۔ جُبّہ ✣

لباڑ (ہ) صفت:- (گنبتوں میں) جھوٹا۔ دروغ گو۔ بطال ✣

لباڑی (ہ) صفت:- جھوٹا۔ لپاٹی ✣

لباس (ع) اسم مذکر:- (۱) پوشاک۔ بستر۔ چولا۔ پوشش۔ جامہ ؎

کب لباسِ دنیوی میں چھپتے ہیں روشن ضمیر　　جامۂ فانوس میں بھی شعلہ عریاں ہی رہا (ذوق)

تن کی عریانی سے بہتر نہیں دُنیا میں لباس　　یہ وہ جامہ ہے کہ جسکا نہیں سیدھا اُلٹا (آتش)

نہ ہوویں سوسن و نسرین خجل کیونکر کہ ہے زیبا　　لباس اُس ماہ پیکر کا سیہ ایسا سفید ایسا (ظفر)

(۲) بھیس۔ رُوپ۔ شکل۔ بُرقع ✣

لباسی (ا) صفت:- پوشاکی۔ ظاہر دار صورت کا۔ بھیسیا۔ دکھاوے کا ✣ لفافہ

لبالب (ف) صفت:- مُنہا مُنہ۔ لبریز۔ پُر۔ بھرا ہوا۔ منہ تک بھرا ہوا۔ کناروں تک بھرا ہوا

لبالب ہونا (ا) فعل لازم:- مُنہا مُنہ بھرنا۔ پُر ہونا ✣ لبریز ہونا ✣

لُبدی (ہ) اسم مؤنث:- (لکھنؤ) لگدی۔ پُڑی ثقلِ بنگ۔ پلیس جیسے بھنگ کی لبدی

لُبدی باندھنا (ہ) فعل متعدی:- (لکھنؤ) پلٹس باندھنا۔ پُڑی باندھنا ✣

لِبرٹی (انگلش Liberty) اسم مؤنث:- آزادی۔ پابندی کا نقیض۔ حریت ✣

لِبرل (انگلش Liberal) صفت:- (۱) آزاد۔ پابند کا نقیض۔ کھلا ہوا وارستہ۔ کُھلے بند۔ مطلق العنان۔ خود مختار۔ بے لاگ۔ صاف۔ خود رائے (۲)

عام لوگوں کا خیر خواہ۔ خیر خواہِ خلائق۔ سب کا بھلا چاہنے والا۔ رفاہِ عام اور فائدہ عوام کا طرفدار۔ وہ شخص جسکی رائے انتظامِ مُلک کی بابت اُمورِ فائدۂ عام کی ترویج میں ہو ✣

لبریز (ف) صفت:- دیکھو (لبالب) ✣

لبڑ خندہ (ا) صفت:- جھوٹا۔ لپاٹی ✣ بیہودہ گو۔ واہی باتیں کرنے والا ✣ خوشامدی ✣

لبڑ خندی (ا) اسم مؤنث:- بیہودہ عورت ✣ پھوہڑ عورت ✣ نابکار عورت ✣ للو پتو کرنے والی عورت۔ خوشامد گو۔ جیسے ؎

جن لبڑ خندیوں کو تم نے مُنہ لگا رکھا ہے اُنکا چاٹا ہوا درخت کبھی ہرا نہیں ہوا (چیز بیلی)

لبڑ دھوں دھوں (ہ) اسم مؤنث:- (۱) غل غپاڑا۔ غل شور۔ ہنگامہ۔ جیسے یہ کیا لبڑ دھوں دھوں مچا رکھی ہے (۲) جھینپڑ۔ روٹ۔ بے ایمانی (۳) بدنظمی۔ بدانتظامی۔ ناپرساں حالی۔ بدعملی جیسے وہاں تو ایک لبڑ دھوں دھوں ہے کوئی بھی کسیکو نہیں پوچھتا ✣

لبڑ سبڑ (ہ) اسم مؤنث:- بیہودگی۔ گپڑ چوتھ ✣ بدسلیقگی۔ پھوہڑ پن ✣

لبڑو (ہ) صفت:- جھوٹی۔ لباڑ۔ بطالہ۔ بیہودہ گو اور واہی باتیں کرنے والی ✣ بکواسن۔ بک بک کرنے والی۔ باتُون۔ چرب زبان۔ لسان ؎

میری کوکا جو ہے یاروں میں　　تو وہ ایک لبڑو ہے یاروں میں (رنگین)

لبکا (ہ) اسم مذکر:- عادت۔ بان۔ خو۔ ڈھب۔ علت۔ لت۔ وصف۔ خوئے بد ✣ مزہ۔ چسکا۔ چاٹ ✣ ؎

دھیان اُس بوسہ کا لبکا نہ گیا　　لب پہ جان آئی پہ لبکا نہ گیا (نصیر)

بے صید ذبح کردہ وہ کھاتا نہیں ہے گوشت　　لبکا ہے اُسکے سگ کو بھی رزقِ حلال کا (مصحفی)

(یہ لفظ آجکل بلبے فارسی سے بولا جاتا ہے۔ قدیم شعرا نے بے کے ساتھ اسکا قافیہ اکثر باندھا ہے)

لبلبا (ہ) صفت:- (پورب) (۱) چپچپا۔ لیس دار۔ چپکنے والا (۲) لچکدار ✣

لبلبی (ہ) اسم مؤنث:- بندوق کی کمانی ✣

لبنی (ہ) اسم مؤنث:- (پورب) وہ چھنی یا مٹی کی چھوٹی سی ٹھلیا جسمیں تاڑی یا سیندھی رس رس کر جمع ہوتی ہے ✣

لُبوب (ع) اسم مذکر:- (۱) لُب بمعنی مغز کی جمع (۲) ایک قسم کی معجونِ مغزیات وغیرہ ✣

لبوں (ا) اسم مذکر:- لب کی جمع جو حروفِ مغیرہ تابع مغیرہ کے آنے سے یائے تحتانی کو واو مجہول سے بدل کر بنی ہے ✣

لبوں پر جان آنا (ا) فعل لازم:- ہونٹھوں پر دم آنا۔ جانکنی کا وقت ہونا۔ دم واپسیں ہونا۔ گور کے کنارے لگنا ✣ نہایت تنگ آنا ؎

جان ستم والوں کی واعظ لبوں پر آگئی　　وہ کیا کہتا ہے حضرت آپ کی گفتار کا (امیر)

لبوں پر جان یا دم ہونا (۱) فعل لازم: (۱) گور کے کنارے ہونا۔ مرنے کے قریب ہونا۔ جانکنی میں ہونا۔ لبوں پر دم پہنچنا بھی بولا جاتا ہے ؎

پیام جلد یا وصلِ یار کا پہنچا — کہ دم لبوں پہ ہے اس بیقرار کا پہنچا (جرأت)

لوگ کہتے تجھے ہے لبوں پر جان — مَر کے صدقے تو جھوٹ کے قربان (شوق)

(۲) نہایت تنگ و عاجز ہونا +

لبوں پر ہونا (۱) فعل لازم: کنارہ پر پہنچنا۔ اختتام پر ہونا۔ کسی کام کا خاتمہ پر ہونا

لُبھانا (ہ) فعل متعدی: (۱) لوبھ دینا۔ لالچ دینا۔ پرچانا۔ للچانا۔ رغبت دینا (۲) فریفتہ کرنا۔ مائل کرنا۔ راغب کرنا۔ موہنا۔ گرویدہ کرنا۔ عاشق بنانا ؎

آنکھیں لڑاکے پہلے پھر منہ چھپا لیا ہے — کس کس ادا سے اُسنے دلکو لُبھا لیا ہے (جرأت)

اپنی جانب کو جسے تو نے لبھایا ہوگا — کوئی اور اُسکو سوا تیرے نہ بھایا ہوگا (ظفر)

منہ دوپٹے میں چھپایا اُس نے — دل کو پردے میں لبھایا اُسنے (مرزا سبحان قلی بیگ آزاد)

لبھاتا ہے نہایت دلکو خطِ رخسارِ جاناں کا — گھسیٹیگا مجھے کانٹوں میں سبزہ اس گلستاں کا (آتش)

وہ جوگن بھی سو سو طرح کر ادا — ہر اک آن میں اُسکو لیتی لبھا (میر حسن)

دل میرا لُبھاتا ہے اسی ڈھب سے وہ عیار — ہر آن نیا غمزہ ہے ہر لحظہ ادا اَور (فیاض الملک ادیب)

(۳) بہکانا۔ اکسانا۔ ورغلانا۔ پارنا۔ پھسلانا۔ بہلانا۔ ترغیب دینا +

لُبھاؤ (ہ) اسم مذکر: (پورب) رُدکن منستی رُولنگا کچھ سودا خریدکر اُسکے بعد اُوپر سے مانگ لیتے

لُبی (ہ) اسم مؤنث: گنّے کا اُبلا ہوا رس جس سے گُڑ شکر وغیرہ بناتے ہیں +

لبیدا (ہ) اسم مذکر: سونٹا۔ گتکا۔ باٹھی۔ لٹھ۔ ختکا۔ جیسے آے آم جائے لبیدا (کہاوت) یعنی حصولِ مقاصد میں کچھ نقصان بھی ہو تو پروا نہیں +

لبیرا (ہ) اسم مذکر: چیتھڑا۔ لیر۔ دھجی +

لبیرے لگنا (ہ) فعل لازم: (بیگمات) چیتھڑے لگنا۔ دھجیاں لگنا۔ کپڑوں کا لیر لیر ہوجانا جیسے نئے نئے کپڑوں کے لبیرے لگ جائیں دھجیاں ہو جائیں کیا مقدور جو ٹانکا بھرا جائے (سگھڑ سہیلی)

لبیک (ع) کلمۂ ایجاب۔ کھڑا ہوں حاضر ہوں۔ حاضر۔ جی۔ ہاں۔ خداوند جناب عالی یعنی آپ کی خدمت میں جیسا کھڑا ہونا چاہئے اُس طرح مؤدبانہ کھڑا ہوں جب مخدوم اپنے خادم یا آقا اپنے ملازم کو پکارتا ہے تو خادم جواب میں یہ لفظ کہتا ہے۔ جیسے اردو میں حاضر۔ خداوند۔ جی۔ حضور وغیرہ بولتے ہیں۔ اسی طرح حاجی لوگ مقام عرفات میں بار بار یہ کلمہ زبان پر لاتے ہیں جس سے نہایت اطاعت و انقیاد کا اظہار منظور رہتا ہے۔

(حالی)

لئے علم و فن اُن سے نصرانیوں نے — کیا کسب اخلاق رُوحانیوں نے

ادب اُن سے سیکھا صفاہانیوں نے — کہا بڑھکے لبیک یزدانیوں نے

ہر اک دل سے رشتہ جہالت کا توڑا — کوئی گھر نہ دُنیا میں تاریک چھوڑا

لبیں (ا) اسم مؤنث: (لب کی جمع) (۱) ہونٹھ۔ دونوں لب جیسے لبیں بند ہونا (۲) مونچھیں۔ مونچھوں کے وہ بال جو ہونٹھوں پر سے کتروائے جاتے ہیں جیسے کتنی لبیں بڑھ گئی ہیں (اگرچہ لب مذکر ہے مگر اُردو کے محاورے میں ان الفاظ کے ساتھ جو ذیل میں درج ہوتے ہیں اُسکی جمع مؤنث ہی بولی جاتی ہے) +

لبیں بڑھ جانا (ا) فعل لازم: مونچھیں بڑھ جانا۔ ہونٹوں سے اُوپر کے بالوں کا بڑا ہو جانا

لبیں بند ہونا (ا) فعل لازم: کسی چیز کے نہایت شیریں ہونے کی تعریف میں کہتے ہیں۔ جیسے ان خربزوں سے لبیں بند ہوتی ہیں +

لبیں لینا (ا) فعل متعدی: ہونٹھوں کے اُوپر کے بال کتروانا۔ مونچھیں منڈوانا۔ ہونٹوں کے کناروں سے بال مونڈنا +

لَپ (ہ) اسم مؤنث: مٹھی بھر + دونوں ہاتھوں کو باہم ملاکر جو پیالہ سا بنجاتا ہے۔ یک کفِ دست۔ حفنہ۔ حفنہ۔ بکٹا۔ پسر +

لپ کاٹھ کلے (ہ) تابع فعل: (گنوار) مٹھی بھر کم کرکے (اکثر دیہات میں اناج کا سودا لیا کرتے ہیں کیونکہ ان غریبوں کے پاس نقدی کہاں سے آئی جو روپیہ پیسہ دے کر ترتر کاری خریدیں پس ترکاری فروش یا کاچھیں وغیرہ جو ترکاری وہاں بیچنے جاتے ہیں وہ کسی چیز کو اناج کے برابر تول کر فروخت کرتے ہیں کسی کو دو حصے اناج لیکر ایک حصہ کی برابر دیتے ہیں کسی میں صرف ایک۔ لپ نکالکر تول دیتے ہیں کوئی چیز دو سیر کوئی چیز ایک سیر کرکے بیچتے ہیں)

لپا (ہ) اسم مذکر: (۱) لپڑ۔ تھپڑ۔ چانٹا۔ سیلی جیسے لپاڈکی (۲) گیری کا خمیدہ حصہ۔ گیری کا ٹکا۔ جیسے لپا نہ ٹوٹے (۳۔ پورب) گوٹا۔ کناری۔ لپکا +

لپاڈکی (ہ) اسم مؤنث: ڈک اور تھپڑ کی لڑائی۔ جوتی پیزار۔ چانٹا جتول۔ گھوسم گھاسا۔ جوتم جاتا۔ مارپیٹ۔ ڈکم ڈکا +

لپاٹی (ہ) صفت: جھوٹا کا مترادف۔ لباڑ۔ دروغگو۔ بطّال۔ کاذب ؎

کسکا ہے کوئی عاشق جھوٹے ہیں لپاٹی سب — کہتے ہو یہ تم صاحب بندے کے سنانے کو (جرأت)

لپاٹیا (ہ) صفت: تصغیر بالتحقیر۔ نہایت جھوٹا۔ بطّال۔ کذاب +

لپالپ (ہ) تابع فعل: جلد جلد۔ جھپا جھپ۔ جیسے لپالپ گولر کھا رہی ہے +

لپائی (ہ) اسم مؤنث: (۱) استر کاری۔ کہگل۔ گوبری۔ پلستر۔ پتائی + لیپنے کا حاصل بالمصدر۔ (۲) لیپنے کی اُجرت۔ استر کاری کی مزدوری (۳۔ ظرافتاً) بیچ بیچ لکھا ہوا پاس پاس لکھا ہوا جیسے یہ لکھائی نہیں لپائی ہے +

لپٹ (ہ) اسم مؤنث: (۱) شعلہ۔ لَو۔ آنچ۔ بھبک۔ لاٹ۔ جوت۔ گرمی۔ حرارت۔ تپک جیسے آگ کی لپٹ (۲) گرمی ؎

اُس حنائی دستِ نازک پر لپٹ آخر لگی　　ہاتھ کہتا تھا دل پُر سوز پر دھر دیکھ کر (ممنون)
(۲) ہوا کا جھونکا۔ ہوا کی لہر۔ سرسراہٹ (۳۔ گنوار) لُو۔ بادِ سموم۔ گرم ہوا۔ جیسے لپٹ یعنی لُو لگ گئی (۴) خوشبو جو ہوا کے ساتھ آئے۔ مہک۔ باس۔ شمیم۔ نگہت۔ خوشبو

سحر بہار کی خوشبو میں آگئی یہ لپٹ　　کہ صاف چاند سے مکھڑے کے کھل گئے گھونگھٹ (انشا)
گر آئی زلفِ الفتِ محبوب کی تو کیا　　دیگا نہ پیٹ قبر یہ میری اگر ایسی (اختر)
نہیں ہوا میں یہ بُو نافۂ ختن کیسی　　لپٹ ہے یہ تو کسی زلف پُر شکن کیسی (نظیر)

لپٹ آنا (ہ) فعل لازم:۔ جھونکا آنا + خوشبو ناک ہوا کا آنا۔ خوشبو کی لہر آنا +

لپٹا (ہ) اسم مذکر:۔ (تصغیر بالتحقیر) (۱) لپسی۔ سوئے آٹے کا حلوا (۲) ایک قسم کا پتلا شیرہ۔ راب۔ لاٹ۔ پتلا گڑ (۳) ایک قسم کی گھاس (۴۔ گنوار) رشتہ۔ ناتہ قرابت۔ سمبندھ +

لپٹانا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) چمٹانا + بدن سے چمٹانا۔ جوشِ محبت میں چھاتی سے لگانا گلے لگانا۔ پیار کرنا + مساس کرنا (۲) اُلجھانا۔ لپیٹنا۔ چڑھانا جیسے درخت سے بیل کا لپٹانا (۳) ساتھ لگانا۔ ساتھ ملانا (۴) چپکانا۔ چیپکنا۔ پیچیدن کا ترجمہ جیسے کسی چیز پر ورق لپٹانا (۵) سر کرنا۔ بھڑانا۔ جٹانا۔ پیچھے لگانا۔ جیسے شہدوں کو لپٹا دیا (۶) کسی مقدمہ یا علت میں پھنسانا۔ سانا۔ آلودہ کرنا (۷) مصروف کرنا۔ مشغول کرنا لگانا۔ جیسے کسی کام میں لپٹانا (۸) کشتی کرانا۔ چمٹوانا (۹) لپیٹنا۔ پیچک بنانا۔ (۱۰) ملفوف کرنا (۱۱) کنکوا اُلجھانا۔ پتنگ کا پتنگ سے اُلجھانا (۱۲۔ گنوار) شادی کرانا۔ جورو کرانا۔ متاہل کرنا +

لپٹنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) چسپیدہ ہونا۔ پیچیدہ ہونا۔ لف ہونا ؎

چارہ گر نے جو مرے سینہ سے کھینچا پیکاں　　لختِ دل ساتھ نکل آئے لپٹ کر لاکھوں (حیا)

(۲) چمٹنا۔ سر ہونا۔ پیچھے لگنا ؎

ہم نہ سمجھے تھے کہ جنجال پڑیگا سر پہ　　لپٹی کاکل تری سو پیچ سے جادو ہو کر (عاشق)
لپٹتا ہے غبار اُڑ کر کسی کا　　بچائیگا کوئی دامن کہاں تک (انور)

(۳) چپکنا۔ چسپاں ہونا۔ سٹنا (۴) ہم آغوش ہونا۔ گلے سے لگنا۔ چھاتی سے لگنا۔ بدن سے بدن ملانا (۵) گرویدہ ہونا۔ پیچھے پڑنا۔ مبتلائے عشق ہونا۔ فریفتہ ہونا۔ شیفتہ ہونا۔ مفتون ہونا۔ عاشق ہونا (۶) آشنائی ہونا۔ دوستی ہونا۔ عشق ہونا پھنسنا۔ اُلجھنا (۷) بھڑنا۔ گتھنا۔ جٹنا (۸) کسی مقدمہ میں آنا۔ لپیٹے میں آنا۔ سنا۔ مبتلا ہونا (۹) مشغول ہونا۔ مصروف ہونا۔ کسی کام میں ہمہ تن مشغول ہونا۔ (۱۰) کشتی کرنا (۱۱) بل کھانا۔ پیچ کھانا۔ سانپ کی طرح لپٹنا (۱۲) پتنگ کا پتنگ سے اُلجھنا (۱۳۔ گنوار) شادی ہونا۔ بیاہ ہونا۔ کتخدا ہونا۔ جورو والا ہونا (۱۴) بند ہونا ملفوف ہونا (۱۵) تہ ہونا جیسے بستر لپٹنا (۱۶) ساتھ ہونا۔ ہمراہ ہونا۔ ہم آہنگ ہونا۔ ساتھ لگنا (۱۷) مصیبت یا آفت میں پھنسنا۔ مبتلائے بلا ہونا +

لپٹنت (ہ) اسم مؤنث:۔ لپٹنے کا حاصل بالمصدر (۱) ہم آغوشی۔ بغل گیری۔ (۲) کشتی۔ لڑنت۔ گاؤزوری۔ زور آزمائی۔ کشتم کشتا +

لپ جھپ (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) تیزی۔ پھرتی۔ چالاکدستی۔ تیز دستی + جلدی + شتابکاری۔ جلدکاری۔ جلدی کا کام (۲۔ عو) ہاتھ چالاکی۔ چوری۔ دزدی جیسے مغلانیاں اپنی لپ جھپ سے باز نہیں آتیں　ماں کے کفن میں سے بھی کپڑا چُرا لیتی ہیں (۳) چالاکی۔ عیاری + شوخی + طراری + فریب۔ مکاری۔ دھوکا بازی

ہر امر میں دُنیا کے موجود جہاں دیکھو　　آدم کو کیا حیران شیطان کی لپ جھپ نے (انشا)
خدا بچائے اِن لٹیروں کو یادِ لپ جھپ ہے ہاتھ کی　　کہ لئے جاتے ہیں دین و ایماں کو لوٹ کر صنم جھپا جھپ (ظفر)

(۴) زود رفتاری۔ تیز رفتاری جیسے کیسی لپ جھپ سے وہاں پہنچا کہ سب حیران رہ گئے (۴) صفت: تیز۔ چالاک۔ ہوشیار + پھرتی باز۔ پھرتیلا جیسے باپ جیسے پُوت لپ جھپ۔ (ہندو) (۵) تابع فعل: تُرت۔ فوراً۔ جلد۔ شتاب۔ فی الفور۔ جھٹ پٹ۔ پھرتی سے۔ جھپاکے سے۔ جھٹا جھٹ۔ جھپا جھپ مثلاً جیسا ہم بابا لپ جھپ کام کرتی ہے کوئی نہ کرتا ہوگا +

لپچخنی (ہ) اسم مؤنث:۔ زٹلو۔ بیہودہ گو۔ خوشامد گو۔ خوشامد کرنیوالی جیسے دو چار لپچخنیاں خوشامد چوٹیاں ناک کا بال بنی ہوئی ہیں (چنبیلی) +

لپڑ (ہ) اسم مذکر:۔ تھپڑ۔ چانٹا۔ تماچہ۔ طپانچہ + پنجابی چپڑ +

لپڑ شپڑ (ہ) اسم مؤنث۔ (عوام) (۱) ایسی بات جو سمجھ میں نہ آئے۔ جلدی جلدی بولنا۔ گپڑ شپڑ۔ جلدی کی بات (۲) گھال میل۔ گڈمڈ۔ خلط ملط (۳) آلا بالا۔ نا معقول آرے۔ بلے۔ ہیرا پھیری +

لپڑ لپڑ کرنا (ہ) فعل متعدی۔ (ہندو) بیہودہ بکنا۔ بکواس کرنا۔ کان کھانا۔ چپڑ چپڑ کرنا۔ ہرزہ درائی کرنا +

لُپڑی (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) روغنی آٹے کی گولی جس سے نوزائیدہ بچوں کے بدن کا میل صاف کرتے ہیں (۲) پلٹس۔ بھرتا۔ لیپ۔ ضماد۔ پلستر۔ لگدی۔ لُبدی (۳) میوے وغیرہ کی پوٹلی جس سے ٹکور دیتے یا سینکتے ہیں (۴) حقارتاً ٹوپی۔ لُپتو۔ ٹپو۔ ٹپیا تحقیراً سر کا پھینٹا +

لُپڑی باندھنا (ہ) فعل متعدی:۔ لگدی باندھنا۔ بھرتا باندھنا۔ ضماد کرنا۔ پلٹس باندھنا۔ پھینٹا باندھنا +

لُپڑی (ہ) اسم مؤنث:۔ پورب (۱) کپڑا۔ جامہ۔ بستر (۲) پھٹا پرانا۔ گڑی مندا سا

لپسی (ہ) اسم مؤنث:- (۱) لپٹی گیہوں کے آٹے کا کم گھی کا حلوا۔ سیرہ (۲) نہایت بُوڑھا جسکا گوشت بڑھاپے کے سبب لٹک گیا ہو۔ بُوڑھا کھُونس۔ پیر فرتوت +

لپک (ہ) اسم مؤنث:- (۱) چمک۔ کوند۔ چمکارا۔ لمعہ۔ روشنی (۲) شعلہ۔ لو۔ لپٹ۔ لاٹ (۳) جُنبش۔ پھڑکنا۔ پھُدکی۔ دھڑکن۔ تڑپ۔ دھڑک جیسے نبض کی لپک (۴) دوڑ۔ جھپٹ۔ چھلانگ جیسے چیتے کیسی لپک ہے

چیتے سے کچھ کمر کو تری ہے مناسبت ‌ صورت نہیں اگرچہ میاں پر لپک تو ہے (نصیر)

(۵) پھوڑے کی کھولن۔ سوزشِ زخم۔ حرارہ۔ ٹیس۔ جیس۔ چبک (۶) لچک۔ مُڑنے تڑنے وبنے اُچھلنے کی طاقت +

لپک جھپک (ہ) اسم مؤنث:- تیزی۔ طرّاری۔ چُستی۔ چالاکی۔ چابکی۔ پھُرتی۔ تیزدستی۔ شتاب کاری۔ جلدبازی۔ چابکدستی +

لپک جھپک سے (ہ) تابع فعل:- طرّاری سے۔ چالاکی سے۔ پھُرتی سے۔ چابکدستی سے۔ تُرت پھُرت +

لپکا (ہ) اسم مذکر:- (۱) خُوئے بد۔ عادتِ بد۔ خُو۔ عادت۔ ڈھب۔ لت۔ دھت۔ بانِ شُگونی ہے

جسکو چوری کا پڑگیا لپکا ‌ ساہ کی قدر کب وہ جانے ہے
خُوباں کے دیکھنے کا وہ لپکا نہیں گیا ‌ پیری میں گرچہ خُوب بصارت نہیں رہی
ربطِ خوبانِ عشوہ گر چھُوٹا ‌ دیکھنے کا لپکا پر چھُوٹا

چشم پوشی کا مری جان تمہیں لپکا ہے ‌ کھاتے ہو دیدہ درائی سے قسم کا ہمکو (میر)
جان جب تک ہے یہ لپکا ہے نظربازی کا ‌ کہ رگِ جاں ہے جسے تارِ نظر کہتے ہیں (ناسخ)
آئینہ کو ہے پریشاں نظری کا لپکا ‌ اور ہوتی ہے میاں چشمِ مروّت دیکھو (نصیر)
چشمِ لیلی کو یہ لپکا تھا نظربازی کا ‌ دشت میں قیس کو دیکھ آتی تھی آہو ہوکر (خواجہ وزیر)
جھانکنے تاکنے کا رکھتی ہیں لپکا آنکھیں ‌ نکریں اپنی طرح سے مجھے رسوا آنکھیں (عبدالرحیم خاں رحیم)
نہ رہُوں میں کبھی نظروں میں حسینوں کی ذلیل ‌ چھوڑدیں حسن پرستی کا جو لپکا آنکھیں (ارشد علی سالک)

(۲) چاٹ۔ مزہ۔ چسکا + ہے

بوسۂ لبِ شیریں کا ترے جسنے لیا ہے ‌ کھانے کا اُسے قند کا لپکا نہیں ہوتا (نصیر)
تجھکو اُسکے بوسۂ لب کا ہے لپکا اے ظفر ‌ لب ترا مثلِ لبِ پیمانہ واں پہنچے ہی گا (ظفر)
ہے وہی جنبشِ لبہائے جراحت بسمل ‌ کس لبِ تیغ کے بوسہ کا ہے لپکا ہمکو (ذوق)
خونِ عاشق کا پڑا ہے اسے بدڑھب لپکا ‌ زلفِ پُرپیچ نہ کاٹے کہیں ناگن ہوکر (منتری)

لپکا اُس بات کا (ہ) محاورہ عو:- خواہشِ جماع کی عادت۔ جماع کا مزہ۔ روز روز ہمبستر ہونے کی دھت۔

لپکا پڑنا (ہ) فعل لازم:- بُری عادت پڑنا۔ لت لگنا۔ دھت ہونا۔ مزہ پڑنا۔ چسکا لگنا۔ چاٹ لگنا + ہے

ہے مین وصل میں بھی مری آنکھ سوئے در ‌ لپکا جو پڑگیا ہے مجھے انتظار کا (ذوق)
پایا نہ بوسہ پر نہ مٹی مانگنے کی خُو ‌ بیہودہ پڑگیا مجھے لپکا سوال کا (ناظم)
آو مت ناکام رکھو تم اُسے بُت ترسا نہ مجھے ‌ بوسۂ لب کا پڑا ہے بطرح لپکا مجھے (نصیر)
چھُٹتا نہیں ہے آئینہ ہیہات ہاتھ سے ‌ لپکا بُرا پڑا ہے یہ اُس خود پسند کو (نصیر)
کرتا تھا دل کو تو میں تصور سے بھی خوشی ‌ پر دیکھنے کا چشم کو لپکا بُرا پڑا (انگبین)

لپکا لگنا (ہ) فعل لازم:- دیکھو (لپکا پڑنا) ہے

دوڑ دوڑ اُسکی گلی میں کیوں نہ جرأت جائیں ہم ‌ بات چھُٹتی نہیں جس بات کا لپکا لگے (جرأت)

لپکانا (ہ) فعل متعدی:- (۱) دوڑانا۔ جھپٹانا۔ بھگانا۔ سرپٹ ڈالنا (۲) جلدی سے بڑھانا۔ پھیلانا۔ آگے کرنا۔ جیسے ہاتھ لپکانا یعنی کسی چیز کے لینے کو جلدی سے ہاتھ بڑھانا۔

لپک جانا (ہ) فعل لازم:- دوڑ جانا۔ جھپٹ جانا +

لپک کر (ہ) تابع فعل:- دوڑ کر۔ جلدی سے۔ بھاگ کر۔ تُرت۔ فوراً۔ جھٹ سے۔ جھپاکے سے

زاہد بتاؤں بات سمجھ میں ثواب کی ‌ بوتل لپک کے لائے اگر تو شراب کی (محمود)

لپک کر آنا (ہ) فعل لازم:- دوڑ کر آنا۔ جلدی سے آنا +

لپک لینا (ہ) فعل متعدی:- (۱) اُچک لینا۔ جھپٹ لینا جیسے گیند کو لپک لینا۔ (۲) راستہ سے چھین لینا۔ اُڑا لینا +

لپکنا (ہ) فعل لازم:- (۱) دوڑنا۔ جھپٹنا۔ سپاٹا بھرنا (۲) اُچکنا۔ نیچے نہ گرنے دینا جیسے گیند لپکنا (۳) راستہ میں لے لینا۔ بیچ میں اُچک لینا۔ چھیننا (۴) پھوڑے کا ٹیس مارنا۔ چسکنا۔ کھولنا۔ تپنا۔ جلنا۔ چبک مارنا ہے

دُکھ درد میں جلنا رہ رہ کے پھر لپکنا ‌ پھوڑا ہے دل نہیں ہے تجکو سُنائیں کیا کیا (امیر)

(۵) بجلی کوندنا۔ چمکنا۔ لہکنا (۶) دھڑکنا۔ دھک دھک کرنا۔ اُچھلنا۔ پھڑکنا۔ پھُدکنا۔ کُودنا۔ جیسے نبض کا لپکنا (۷) چھلانگ مارنا۔ جست کرنا۔ زقند مارنا۔ چوکڑی بھرنا۔ پھاندنا۔ پھلانگنا (۸) کسی چیز کے لینے کو دوڑنا۔ بھاگ کر جانا۔ (۹) چلاجانا۔ سرعت سے جانا۔ دوڑ کر جانا (۱۰) حملہ کرنا۔ حربہ کرنا +

لپکی (ہ) اسم مؤنث:- عو۔ (۱) تیپچی۔ شلنگا۔ کچی سلائی۔ ٹانکا۔ سیون۔ ٹوبا (۲) گوٹ۔ کنارہ

لپکی بھرنا یا مارنا (ہ) فعل متعدی:- ٹوبا بھرنا۔ تیپچی بھرنا۔ ٹانکا لگانا۔ کچی سلائی کرنا۔ تگیانا +

لپ لپ (ہ) اسم مؤنث:- (۱) زبان سے چاٹنے یا پوپلے مُنہ سے کھانے کی آواز۔ بغیر چبائے نگلنے کی آواز۔ جیسے لپ لپ پسی کھائے مُنہ دُکھے نہ جیب پرائی۔
(۲) تابع فعل) جلد جلد۔ جھپ جھپ (صرف کھانے کے واسطے بولتے ہیں)

لپ لپ کرنا (ہ) فعل متعدی:- (۱) پوپلوں کی طرح کھانا۔ ہپ ہپ کرنا (۲) بیہودہ

لپل

بکنا۔ بکواس کرنا +

لپ لپ کھانا (ہ) فعل متعدی :۔ جلدی جلدی کھانا۔ بغیر چبائے اندھے بگلے کی طرح نگلے جانا + جیسے ۔ بھینس چڑھی ببول پے لپ لپ گولر کھائے (مَثَل)

لُپ لُپ (ہ) اسم مؤنث :۔ کسی ملایم چیز کے بند ہونے اور کھُلنے کی آواز۔ جنبش کرنیکی آواز۔ مقعد کے بند ہونے اور کھُلنے کی آواز +

لُپ لُپ کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ (بازاری) دھک دھک کرنا۔ دھڑکنا۔ خوف کے مارے کپکپی ہونا۔ کانپنا + سُکڑنا اور کھُلنا +

لُپلُپانا (ہ) فعل متعدی :۔ (بازاری) لُپ لُپ کرنا کھُلنا مُندنا گھڑی بند ہونا گھڑی کھُلنا۔ بیل یا گھوڑے کی مقعد کی طرح بند ہونا اور کھُلنا۔ ڈر کے مارے گانڑ سُکیڑنا + ڈرنا۔ خوف کھانا +

لِپنا (ہ) فعل لازم :۔ پلستر ہونا۔ پوتا پھرنا۔ استرکاری ہونا +

لُپتو (ہ) اسم مؤنث :۔ (بازاری) پُتَّھ۔ ٹیپا + پگڑی۔ دستار۔ (حقارتاً) +

لِپوانا (ہ) فعل متعدی المتعدی :۔ استرکاری کرانا۔ پوتا پھروانا۔ پلستر کرانا +

لپوائی (ہ) اسم مؤنث :۔ دیکھو لپائی نمبر۲) +

لپیٹ (ہ) اسم مؤنث :۔ (۱) پیچ۔ بل۔ طے۔ تہ۔ نورد۔ لپیٹنے کا حاصل بالمصدر۔ جیسے اِس بیسٹ کی لپیٹ میں نہ آجانا (۲) مکر۔ فریب۔ دغا۔ دم۔ جھانسا۔ چھل بتا۔ جُل۔ فند۔ چال ؎

صاف جُوں آئینہ مُنہ پر کہو جو دل میں ہو　　کچھ یہ اچھی نہیں ہر بات میں اے یار لپیٹ (عاشق)

وصل کی شب نہیں عاشق سے سزاوار لپیٹ　　بند کا حیلہ نہ کر منہ کو نہ اے یار لپیٹ
طرہ کی طرح سے دل عاشق کو پیچ میں　　کس کس لپیٹ سے تری دستار نے کیا　(آتش)

جُوڑے کو یہ لپیٹ نہ آتی تھی جان جاں　　زلف دُوتا کو پیچ میں لانیکا ڈھب تھا (بحر)

(۳) دَور۔ محیط۔ منڈلا۔ گردہ۔ گھیرا (۴) پوشش۔ غلاف۔ بیٹھن۔ بندھن۔ گوز۔ کسنا (۵) پہلو دار۔ ذو معنی پیچدار بات (۶) اُلجھیڑا۔ اُلجھاؤ۔ جنجال (۷) مصیبت۔ بپتا۔ سنکٹ۔ بلا۔ آفت (۸) جھپیٹ +

لپیٹ جھپیٹ (ہ) اسم مؤنث :۔ فند فریب۔ داؤں پیچ +

لپیٹ سپیٹ (ہ) اسم مؤنث :۔ فند فریب۔ داؤں پیچ +

لپیٹ لینا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) تہ کرلینا۔ پیچیدہ کرلینا + لگالینا۔ اُلجھالینا ؎
(۲) سان لینا۔ شریک جُرم کرلینا۔ شریک کرلینا ؎

جان پر بنتی ہے ہوجاتا ہے اک سودا سا　　دلکو لیتی ہے تری گیسوئے خمدار لپیٹ (آتش)

لپیٹن (ہ) اسم مؤنث :۔ (۱) لپیٹنے کا حاصل بالمصدر۔ پیچ (۲) چرخ ۔ وہ گول لکڑی جس پر اُونی کپڑا لپیٹ کر صاف کرتے ہیں (۳) روئی اوٹنے کی چرخی کے

لت

اندر کا آہنی پیچ جس کے ذریعہ سے بنولے علیحدہ اور روئی علیحدہ نکلتی جاتی ہے (۴) بیلن۔ تُر۔ جسپر جولاہے بُن بُن کر کپڑا لپیٹتے جاتے ہیں +

لپیٹنا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) پیچیدن یا نوردیدن کا ترجمہ۔ طے کرنا۔ تہ کرنا۔ باندھنا۔ کسنا ؎

قتل پر میرے اُٹھایا ہے جو بیڑا تُونے　　خُوب کس کر کمر اے ترک جفا کار لپیٹ (آتش)

آیا ہے میرے مرنیکی سُنکر وہ بدگماں　　کوئی لپیٹ دو مجھے زندہ کفن کے ساتھ (انور)

(۲) سانَنا۔ لتھیڑنا۔ آلودہ کرنا۔ ملوث کرنا ؎

کافی ابرو کا اشارہ ہے مجھے اے قاتل　　خونِ ناحق میں مرے اپنی نہ تلوار لپیٹ (آتش)

(۳) ساتھ لینا۔ اُلجھانا + ؎

داغ عشق آپ ہی کھا اُسکو نہ کھلا واللہ　　ساتھ اپنے نہ جگر کو بھی دل زار لپیٹ (آتش)

(۴) پیچ میں لانا۔ فریب میں لانا (۵) اپنے اُوپر فریفتہ کرنا۔ دام فریب یا عشق میں لانا۔ موہنا۔ عاشق بنانا۔ مائل کرنا ؎

چاند سے مُنہ پہ دکھا ابر سیہ سے زلفیں　　کبک و طاؤس کو بھی اپنی طرف یار لپیٹ (آتش)

(۶) ڈھانکنا۔ چھپانا۔ پوشیدہ کرنا ؎

آمد آمد کی اطبا کی جو سُنتے ہیں خبر　　مُنہ کو لیتے ہیں کفن سے ترے بیمار لپیٹ (آتش)

(۷) آمادہ کرنا۔ راضی کرنا ؎

شانِ مریخ بھی دکھلا اب جکے قاتل مجھ کو　　اُس خوش اندام کو اے جامۂ گلنار لپیٹ (آتش)

لپیٹواں (ہ) صفت :۔ (۱) پیچیدہ۔ لپٹی ہوئی۔ ملفوف۔ (۲) ملا ہوا۔ ساتھ لگا ہوا (۳) پوشیدہ۔ درپردہ۔ چُھپواں۔ گُپت (۴) پیچدار۔ بل دار۔ خمیدہ۔ (۵) تابع فعل۔ کنایتہً۔ اشارتاً۔ ایچ پیچ سے۔ فند فریب سے +

لپیٹواں بات (ہ) اسم مؤنث :۔ گول بات۔ پیچیدہ بات۔ چال کی بات۔ فریب کی بات۔ وہ بات جو صاف نہ ہو +

لت (ہ) اسم مؤنث :۔ (۱) لات کا مخفف۔ لکد۔ لات۔ دُلتی +

لُت خورا (ہ) صفت :۔ (۱) لاتیں کھانے والا۔ جوتی خورا۔ ڈِھیٹ۔ حقیر۔ کمینہ۔ ذلیل (۲) غلام۔ بندہ۔ بردہ (۳) آستانہ۔ دہلیز۔ سنگ آستاں (۴) پا انداز + کمل۔ نمدہ +

لت روندن (ہ) اسم مؤنث :۔ (لکھنو) پائمالی +

لت (ہ) اسم مؤنث :۔ (۱) بُری عادت۔ خصلت۔ خُو۔ بان۔ دھت + ڈھب۔ علّت۔ لپکا۔ سُبھاؤ +

شریفوں کی اولاد بے تربیت ہے　　تباہ اُنکی حالت بُری اُنکی گت ہے
کسی کو کبوتر اُڑانے کی لت ہے　　کسی کو بٹیریں لڑانے کی دھت ہے
چرس اور گانجے پہ شیدا ہے کوئی
مدک اور چنڈو کا رسیا ہے کوئی　(حالی)

پاؤں میرا کلبۂ احزاں میں اب ہٹتا نہیں رفتہ رفتہ اُس طرف جانیکی مجھ کو لت ہوئی (میر)

(۲) لتر۔ لتا۔ بیل +

لت پڑنا (ہ) فعل لازم :۔ بان پڑنا۔ بُری عادت ہونا۔ دھت لگنا۔ چسکا پڑنا + علت لگنا + ڈھب پڑنا +

لت لگنا (ہ) فعل لازم :۔ دیکھو (لت پڑنا) +

لتا (ہ) اسم مؤنث :۔ (پُورب) بیل۔ تاک۔ لتر بیارہ۔ وہ درخت جسکی ساقیں زمین پر پھیلتی ہیں

لتا پتا (ہ) صفت :۔ (لکھنؤ) نزار و نزار۔ دُبلا پتلا +

لتا پتا (ہ) اسم مذکر :۔ استر بستر۔ مال تال۔ اسباب و سباب۔ اثالہ۔ اثاثہ + (پُورب)

لتاڑ (ہ) اسم مؤنث :۔ لغوی معنی لگد زنی ملا) لعنت ملامت۔ سرزنش فضیحت۔ (۲) تکلیف۔ دُکھ۔ عذاب۔ آفت۔ وقت مُصیبت۔ دردسری۔ سنکٹ کشٹ ؎

آمد و شد رہی نہ انشا جو گلی میں اُنکی اب خُوب ہوا کہ بچ گئے روز کی لتاڑ سے (انشا)

(۳) کام کی زیادتی۔ کام کی فراوانی۔ کثرتِ کار۔ کام کاج کی بہتات۔ لے دے۔ مارا مار۔ (۴) دھتکار۔ دھرکار۔ پھٹکار (۵) بھاگ دوڑ۔ دوڑ دھوپ۔ ربڑ۔ (۶) روندن۔ پامالی +

لتاڑ میں آنا (ہ) فعل لازم :۔ مصیبت اور بلا میں مبتلا ہونا۔ چکّر میں آنا۔ گردش میں آنا۔ ریوڑی کے پھیر میں آنا + ؎

نہ اپنی جاں کو مضمحل ارے انشا اُنسے لگا یہ دل تو دگر نہ ہو بگا منفعل کہیں آگیا جو لتاڑ میں (انشا)

لتاڑ میں رہنا (ہ) فعل لازم :۔ زیرِ مشق رہنا۔ زیرِ استعمال رہنا۔ روندن میں رہنا۔ پامالی میں رہنا۔ کام کاج کی لے دے میں رہنا ؎

کریں رقم ہم اگر حالِ پائمالئے دل رہے ہمیشہ قلم کی لتاڑ میں کاغذ (ظفر)

لتاڑنا (ہ) فعل متعدی :۔ لاتوں سے بھگانا۔ لتیانا۔ لاتیں مارنا۔ ٹھکرانا۔ روندنا۔ کھوندنا۔ پامال کرنا ؎

ذبح کرکے نعش عاشق ہے لتاڑی پاؤں سے اُسنے کب رنگیں کئے مہندی میں بھر کے ہاتھ پاؤں (ظفر)

دھتکارنا۔ دُور دُور کرنا۔ کھیدنا۔ نکالنا۔ للکارنا۔ آڑے ہاتھوں لینا۔ سرزنش کرنا۔ ملامت کرنا۔ خُوب خبر لینا۔ فضیحت کرنا۔ چشم نمائی کرنا۔ ذلیل کرنا۔ زجر و توبیخ کرنا۔ لعنت ملامت کرنا۔ قایل کرنا۔ سخت سست کہنا۔ دھمکانا۔ دھمکی دینا ؎

ہے ہے انشا ہمارے دل کو بیطرح گیا لتاڑ کر عشق۔ (انشا)

تنگ اس وحشتکدے میں ہُوں میں اے جوشِ جنوں عرش کی سقفِ محدب کو لتاڑا چاہیے (ناسخ)

کہاں اُسمیں تیری سی محشر خرامی لتاڑا ہوا تیرا کبکِ دری ہے (داغ)

لُترا (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) چغل خور۔ غماز۔ ادھر کی اُودھر کہنے والا۔ سخن چیں۔ نمام۔

(۲۔ پنجاب) بکواسی۔ بکّی۔ خوردلی۔ (۳۔ ۔) طوطا چشم۔ بے وفا۔ بے مروّت +

لُترا پا (ہ) اسم مذکر :۔ عو۔ چغل خوری۔ غمازی۔ سخن چینی۔ لگائی بجھائی۔ غیبت۔ نندا +

لُترا پن (ہ) اسم مذکر :۔ غمازی۔ نمامی۔ چغل خوری۔ سخن چینی۔ کہانی۔ نندا۔ غیبت +

لُتری (ہ) اسم مؤنث :۔ وہ عورت جو اِدھر کی اُدھر اور اُدھر کی اِدھر باتیں لگائے۔ تِرِنگ بچھری۔ چُغلخور۔ جیسے کسی کی بات کو دُہراؤگی تو کہینگے کیا لُتری ہے کیا پیٹ کی ہلکی ہے ذرا سی بات پیٹ میں نہیں ٹکی۔ (اگھڑ سہیلی)

لُتری کان کُتری (ہ) اسم مؤنث :۔ حقارتاً وہ عورت جو اپنے لتراپے کے سبب کان کاٹ دینے کے لایق ہو یا جسکے کان کاٹ دئے گئے ہوں۔ بوچی غمازہ +

لتھ یا لت (ہ) اسم مؤنث :۔ آمیزش + آلودگی +

لتھ کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ ملانا۔ آمیز کرنا۔ لتھنا +

لتھ ہونا (ہ) فعل لازم :۔ ملنا۔ آمیز ہونا۔ گڈمڈ ہونا۔ سننا۔ گندھنا ؎

انگشت آرزو سے دوا آج لت ہوئی بارے مریضِ عشق میں اتنی سکت ہوئی (رشک)

لتھ پتھ یا لت پت (ہ) صفت :۔ (۱) آلودہ۔ مُلوث۔ بھرا ہوا۔ سنا ہوا۔ شرابور۔ شرابور۔ (۲) خراب حالی۔ خستہ حالی +

لتھ پتھ کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ ساننا۔ لتھیڑنا۔ بھرنا۔ آلودہ کرنا۔ شرابور کرنا +

لتھ پتھ ہونا (ہ) فعل لازم :۔ شرابور ہونا۔ بھرنا۔ سننا۔ آلودہ ہونا۔ ملوّث ہونا +

لتھڑ پتھڑ (ہ) صفت :۔ دیکھو (لتھ پتھ) +

لتھڑنا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) آمیز ہونا۔ ملنا۔ مخلوط ہونا (۲) سننا۔ آلودہ ہونا۔ ملوّث ہونا۔ بھرنا

لتھیڑنا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) ساننا۔ بھرنا۔ آلودہ کرنا۔ شرابور کرنا (۲) آمیز کرنا۔ ملانا۔ مخلوط کرنا (۳) لیپ کرنا۔ لیپ لگانا +

لتّہ (ف) اسم مذکر :۔ (۱) چیتھڑا۔ گودڑا۔ (۲) کپڑا۔ بستر۔ جامہ پوشیدنی۔ پارچہ جیسے تن پہ نہیں لتہ پان کھائیں البتہ +

لتّے (ہ) اسم مذکر :۔ لتہ کی جمع +

لتّے لینا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) کپڑے اُتارنا۔ کپڑے کھوسنا (۲) دھجیاں اُڑانا۔ پرزے اُڑانا۔ پرخچے اُڑانا + نہایت ملامت و سرزنش کرنا + نہایت تنگ و عاجز کرنا + خبر لینا۔ آڑے ہاتھوں لینا۔ جھاڑنا۔ لتاڑنا + ؎

لتّے لے ڈالو نگا سُن لے نام میرا اے رنگ بخیہ گر سینا مرا چاک گریباں دیکھ کر (رنگ)

لئے یہ دستِ جنوں نے لباس کے لتّے کہ آستیں نہیں دامن نہیں ہے جیب نہیں (اسیر)

چلیں جیب پر کیوں نہ ہتھے ہمارے جنوں نے لئے خوب لتّے ہمارے (معروف)

آفریں صد آفریں دستِ جنوں خُوب ہی لتّے لئے پوشاک کے (آتش)

لتّے ذلّت نے لئے جامۂ زیبائی کے حوصلے پست ہوئے انجمن آرائی کے (ناظم)

لتّی (ہ) اسم مؤنّث:- (۱) لٹّو کی ڈوری (۲) تیرنے میں لاتیں چلانے کی حرکت۔ (۳) وہ کپڑا جو بانس کے چھڑ پر کبوتروں کے بلانے کو لگایا جاتا ہے (۴) مُوباف سربند۔ چوٹی بند۔ سر کا ڈورا (۵۔ پورب) لیسری۔ وہ لمبی دھجّی جو کنکوّے کے پنچھالے میں باندھ دیتے ہیں (۶۔ پورب) پگڑی۔ دستار۔ پٹڑی۔ (۷) منسُوب بہ لات جیسے دولتّی +

لتیا (ہ) صفت:- دھتیا۔ بُری عادت والا + عادی۔ خوگر۔ خوگرفتہ + علّتی +

لتیانا (ہ) فعل متعدی:- لاتیں مارنا۔ لاتوں سے خبر لینا +

لٹ (ہ) اسم مؤنّث:- (۱) موئے چند زلف کہ باہم پیچیدہ ہو گئے ہوں۔ چند موئے پیچیدہ و دراز۔ شاخ گیسُو + جٹا۔ بالوں کی لڑی ؎

نہ میرے پاؤں ہوں زنجیر کے کبھی شاکی جو اُسکی کاکلِ پیچاں کی ہاتھ میں لٹ ہو (ناسخ)

(۲) لاٹ کا مخفف۔ شعلہ۔ جوالہ۔ لو (۳) وہ بال جو مدت تک کنگھی نہ ہونے یا چیکٹ جانے سے بہم بستہ و پیوستہ ہو جائیں جنہیں فارسی میں موئے سر فتیلہ کہتے ہیں (۴۔ پورب) مینڈک کا بچہ (۵) رسّی۔ ڈوری۔ لڑ +

لٹ دبنا (ہ) فعل لازم:- (ہندُو) کور دبنا۔ کنّی دبنا + ڈوری ہاتھ ہونا۔ تکمیل ہاتھ ہونا۔ قابُو میں ہونا۔ بس میں ہونا +

لٹ دھونا (ہ) فعل متعدی:- (۱) بالوں کے لڑ کو پانی سے صاف کرنا (۲) شادی اور جننے کی ایک رسم جسمیں دُودھ سے لٹ دھوئی جاتی اور اُس کا حقداروں کو نیگ ملتا ہے +

لٹ دُھلائی (ہ) اسم مؤنّث:- وہ نیگ جو دُولھا کی بہن کو لٹ دُھلانے کی بابت شادی تو لید یعنی چھٹی میں دیا جاتا ہے +

لٹ کترنا (ہ) فعل متعدی:- ایک ٹوٹکا ہے جو بانجھ عورتیں کسی عورت کے بچے کے بال کتر کر کیا کرتی ہیں جس سے اُنکے خیال میں وہ بچہ مر جاتا اور اُنکے اولاد ہو جاتی ہے۔ کہتے ہیں وہ ان بالوں کو جلا کر گُڑ کے ساتھ یا کسی اور طرح سے کھا لیتی ہیں +

لٹا (ہ) صفت:- (۱) دُبلا۔ لاغر۔ مارا۔ نحیف و نزار۔ بیماری کے سبب جھٹکا ہوا (۲) جٹا۔ لٹ +

لٹا دھاری (ہ) اسم مذکر:- جوگی۔ جٹا دھاری۔ وہ ہندو فقیر جو بڑے بڑے بال لٹکائے رہتے ہیں +

لٹا ہاتھی بہوُرا سا (ہ) کہاوت:- امیر تباہی اور خرابی کی حالت میں بھی بہت کچھ سہارا رکھتا ہے۔

لٹا ہاتھی سوا لاکھ ٹکے کا (ہ) کہاوت:- گیا گزرا امیر بھی غریبوں سے بہتر ہے +

لٹاپٹا (ہ) اسم مذکر:- (ہندُو) بدھنا بوریہ۔ انگڑ کھنگڑ۔ استر بستر۔ الجھیڑا بکھیڑا۔ اٹالا +

لُٹا لُٹا کر مارنا (ہ) فعل متعدی:- زمین پر گرا گرا کر مارنا۔ خُوب پٹکنیاں دینا۔ بید دی سے مارنا۔ خُوب مارنا۔ نہایت زدوکوب کرنا۔ از حد پیٹنا۔ نہایت ذلّت سے سزا دینا۔ کمال تشدد اور تنبیہ کرنا ؎

نخچیر گہیں تجھ سے جو نیم کُشتہ چھُوٹا۔ حسرت نے اُسکو مارا آخر لُٹا لُٹا کر (میر)

لِٹانا (ہ) فعل متعدی:- (۱) کسی کھڑی ہوئی چیز کو سیدھا کرکے زمین پر ڈالنا۔ دراز کرنا۔ پسارنا۔ پھیلانا۔ بچھانا۔ فرش یا چارپائی پر ڈالنا (۲) بچّے کو سُلانا۔ خوابیدن کا ترجمہ (۳) قبر میں ڈالنا (۴) چت ڈالنا۔ پچھاڑنا۔ زمین پر گرانا +

لُٹانا (ہ) فعل متعدی:- (۱) اپنا مال ضایع کرنا۔ روپیہ برباد کرنا۔ اُڑانا (۲) بکھیر کرنا۔ روپیہ پیسہ پھینکنا + (۳) غارت کرنا۔ غارت میں دینا۔ فضُول خرچی کرنا۔ اسراف کرنا (۴) زمین پر گرانا۔ زمین پر ٹپکنا جیسے لُٹا لُٹا کر مارنا ؎

قتل کرنیکے بھی انداز نئے ہیں اُن کے تیغ کھینچنے نہیں پاتی کہ لٹا دیتے ہیں (نسیم بھرتپوری)

(۵) مضطرب و بیقرار کرنا۔ تڑپانا۔ بیتاب رکھنا ؎

کھائی ہے وعدۂ فردا پہ قسم کیا جھٹ پٹ آج اِس حرفِ تسلّی نے لٹا رکھا ہے (داغ)

(۶) پھڑکانا۔ ہنسی کے مارے پیٹ میں بل ڈالنا۔ خُوب ہنسانا ؎

کیا کیا لٹاتی ہیں مجھے ساقی کی شوخیاں پھینکے زمین پر میری نیت کے گھونٹ ہیں (محشر)

لُٹاؤ (ہ) صفت:- مُسرِف۔ اُڑاؤ۔ فضُول خرچ۔ لکھ لُٹ۔ خُوب لُٹانے والا +

لَٹ پَٹ (ہ) صفت:- (ہندُو) (۱) بانکا۔ رنگیلا چھیل چھبیلا۔ بانکا ترچھا۔ البیلا (۲) متوالا۔ سرمست۔ سرشار۔ نشیلا جیسے لٹ پٹ پنچھی چتر سُجان + سب کا داتا سری بھگوان (۳) الٹ پلٹ۔ تتر بتر۔ اُلٹ پُلٹ۔ کج و اکج + (۴) ڈگمگاتا ہوا۔ لڑکھڑاتا ہوا (۵) ہکلاتا ہوا۔ تُتلاتا ہوا۔ خوف کے باعث زبان کا لڑکھڑانا +

لٹ پٹا (ہ) صفت:- متروک (۱) کج و اکج۔ پیچ در پیچ۔ درنگارنگ۔ پرپیچ۔ کشادہ و تاب دادہ۔ ہر طرف لٹکتا ہوا۔ جھُومتا ہوا۔ وارستہ۔ کھُلا ہوا ؎

خدا جانے ترا کس پیچ میں اُلجھا ہے دلِ اشرف وہ چیرا لٹ پٹا رہ رہ کے تجھکو یاد آتا ہے (اشرف)

کسی اغیار نے شاید دیا پیچ کہ ہے جوڑے کا تیرے لٹ پٹا پیچ (عاشق)

(۲) البیلا۔ رنگیلا۔ چھبیلا چھیل (۳) خوش مزاج۔ خوش طبع۔ ظریف۔ ٹھٹول۔ (۴) چٹخارا۔ ریدار۔ خُوب نمک مرچ پڑا ہوا۔ چٹ پٹا (۵) گھُلا مِلا + گاڑھا۔ (۶) ہکلا۔ توتلا۔ الکن +

لٹ پٹانا (ہ) فعل لازم:- (متروک) (۱) لڑکھڑانا۔ ڈگمگانا + لرزنا۔ کانپنا + اٹھکھیلیوں سے چلنا۔ خراماں خراماں چلنا۔ خرام کرنا + (۲۔ متعدی):- دیر کرنا۔ ٹالنا۔ ڈھیل

لٹپ

کرنا (۳) ہکلانا۔ لُکنت کرنا۔ تتلانا +

لٹ پٹی (ہ) اسم مؤنث:۔ لٹ پٹا کی تانیث +

لٹ پٹی پگڑی (ہ) اسم مؤنث:۔ دستارِ آشفتہ و پیچ در پیچ و زنگارنگ۔ کج و واکج دستار۔ اِدھر اُدھر لٹکی ہوئی پگڑی۔ بے پیچ کشادہ پگڑی ص

لٹ پٹی پگڑی سے اُس قاتل کی کیا تشبیہ دوں　　داغ کا دھبا لگا ہے لالے کی دستار میں (آتش)

لٹ پٹی چال (ہ) اسم مؤنث:۔ مستانہ چال۔ جھومتی چال +

لٹ پٹی دستار (ا) اسم مؤنث:۔ دیکھو (لٹ پٹی پگڑی) ص

ہوگیا آشفتہ سر ہر ایک اُسکو دیکھکر　　باندھ کر نکلا نہ کر یہ لٹ پٹی دستار تُو (امیر مینا۔)

حق تعالےٰ نے جو چاہا تو دکھا دینگی ہم　　زلف بے پیچ ترے لٹ پٹی دستار جُدا
کرینگے افترا شاعر قبائے یار پر کیا کیا　　بندھینگے باندھنوں اُس لٹ پٹی دستار پر کیا کیا (غنی)

لٹ پٹے دن (ہ) اسم مذکر:۔ کڑوے کسیلے دن۔ بُرے بھلے دن۔ مصیبت کا زمانہ۔ سختی کے دن۔ ایامِ ادبار ص

لٹ پٹے دن کاٹتے رہتے گھاس میں سوئے　　واکے تلے نہ بیٹھے ہاپیڑ پات نہ ہوئے اگر دھر لی

لٹ جانا (ہ) فعل لازم:۔ جھڑنگ جانا۔ دُبلا ہو جانا۔ نحیف و ناتواں ہو جانا۔ لاغر ہو جانا ص

شب میر سے ملے ہم اک وہم رہگیا ہے　　اُنکے خیال میں بے اب تو گیا بہت لٹ (میر)

لٹر (ہ) اسم مذکر:۔ (لکھنؤ) مردِ بیہودہ۔ لغو +

لُٹس (ہ) اسم مؤنث:۔ لوٹ کا حاصل بالمصدر۔ لوٹ۔ غارت۔ غارتگری + چھینا جھپٹی لوٹ مار۔ لوٹ کھسوٹ +

لُٹس ڈالنا (ہ) فعل متعدی:۔ لوٹ مچانا +

لُٹس مچانا (ہ) فعل متعدی:۔ لوٹنا کھسوٹنا۔ غارتگری کرنا۔ تاخت و تاراج کرنا۔ لوٹ مچانا۔ چھینا جھپٹی کرنا +

لُٹس مچنا (ہ) فعل لازم:۔ لوٹ ہونا۔ لوٹ پڑنا +

لٹک (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) لٹکنے کا حاصل بالمصدر۔ آویزش۔ لٹکاؤ ص

اُس کان کے جھمکے کی لٹک دیکھ لے شاید　　ہر خوشہ اسی تاک میں رہتا ہے عنب کا (نظیر)

(۲) ناز و ادا۔ چٹک مٹک۔ آن بان۔ آن و انداز ص

ناگنی پیچ میں آ اُسکے نہ مانگے پانی　　کھیل جائے وہیں کالا جوڑے سے اُسکی لٹک (سودا)

گیا شباب مگر زلف کی لٹک نہ گئی　　ابھی ہے حسنِ دل آویز مُو بمُو باقی (بحر)

(۳) لہر۔ موج۔ ترنگ جیسے لٹک میں آ کر گھر پھونک دیا۔ (۴) اثرِ جن و پری۔ سایہ بھوت پریت یا سید وغیرہ کا اثر۔ جھونج۔ کھوڑ۔ جسے پنجاب میں وباؤ کہتے ہیں + دیوانگی یا جنون کا اثر۔ سودائی پنے کی علامت۔ اثر ص

لٹک

پکڑی لٹ اُسکی زلف کی مینے تو یہ کہا　　دیوانگی سے آپ میں بھی اک لٹک تو ہے (معروف)

جاتی رہے غزلوں کی لٹک دل سے ہمارے　　افسوس کچھ ایسا ہمیں لٹکا نہیں آتا (ذوق)

(بعض ناواقف غیر ملک والوں نے لٹکنے کی مناسبت سے اسکے معنی پردہ۔ جھالر۔ بے پروائی۔ کاہلی وغیرہ لکھ دئے ہیں جنسے نہ تو ہمارے کان آشنا اور نہ کوئی اہلِ لغات واقف) +

لٹک چال (ہ) اسم مؤنث:۔ مستانہ چال۔ جھومتی ہوئی چال۔ خرامِ ناز۔ نخرے کی چال۔ مٹک چال۔ رفتار کج و واکج ص

نہیں دیکھی لٹک کی چال اُس شمشاد قامت کی　　کہ دعوےٰ ہے تجھے اے سرو اپنی خوشخرامی کا (بیدار)

لٹک کر چلنا (ہ) فعل لازم:۔ جھوم کر چلنا۔ مستانہ رفتار سے چلنا۔ مٹک کر چلنا۔ معشوقانہ انداز سے قدم اُٹھانا + ص

سرو و تدرو دونوں پھر آپ میں نہ آئے　　گلزار میں چلا تھا وہ شوخ لٹک کر (میر)

لٹکا (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) موہنی۔ کسی کو اپنی سے اُلجھا لینے کا منتر۔ عملِ حُب۔ عملِ تسخیر + چلتا ہوا عمل۔ سحر۔ جادو۔ افسون۔ منتر۔ ٹونا۔ لاگ۔ ٹوٹکا۔ جادو کی مُوٹھ +

چشمِ جادوگر سے دل اُچٹا تو جا اُسمیں پھنسا　　زلف نے اُسکی خدا جانے کہ کیا لٹکا کیا (نصیر)

گر چھپنا بھی کھل جاویگا تو ملکر افسوں سازوں سے　　کچھ اور ہی لٹکا سحر بھرا اُسوقت بہم پہنچاوینگے ہم (نظیر)

نہ آنکھوں میں تری جادو نہ ہر گز سحر لفظوں میں　　یہ دل جس سے ہے دیوانہ محبت کا ہے وہ لٹکا (سودا)

اُس زلف کی لٹوں پہ کوئی چلے نہ لٹکا　　جن بھی اگر جو ہو تو بھاگے ان منتروں کے آگے (ظفر)

(۲) شعبدہ۔ کرتب۔ امرِ عجیب حیرت انگیز۔ چھل بِدیا۔ جادو کا کھیل + ہاتھ چالاکی۔ چلتر۔ عیاری + ص

ہمارے ڈسنے کو مارِ سیاہ بنتی ہے　　تمہاری زلف کا ادنےٰ یہ ایک ہے لٹکا (صبا)

(۳) چٹکلہ۔ گُن۔ ہنر جیسے فقیری لٹکا۔ خوب خوب لٹکے یاد ہیں ص

ساری سیکھے بنت وہ فسوں ساز آ کے　　چٹکلے سینکڑوں یاد اُسکو ہیں لٹکے لاکھوں
لٹ کو اُس زلف کی ہیں یاد وہ لٹکے لاکھوں　　جنسے ہر بال میں دل رہتے ہیں لٹکے لاکھوں
شاخِ گل میں چاہئے لٹکانا اِسکا اے ظفر　　بڑھتی اِس لٹکے سے ہے بلبل کے توقیر قفس (تضمین)

(۴) داؤں پیچ۔ گھات + طور۔ طریقہ۔ ڈھنگ۔ جتن۔ تدبیر۔ اُپائے ص

دل ملنگنے کے ہیں یاد سے لٹکے　　وہ کاکل مشکبو بلا ہے (مجروح رامپوری)

دل تجھے یار کی کیوں زلف کا سودا ہوتا　　تو اگر آج کو سیکھا کوئی لٹکا ہوتا (نصیر)

ہر اک کو پیچ سے کیا ڈسکے مار رکھتا ہے　　مگر یہ سانپ نے سیکھا ہے زلف کا لٹکا (امانت)

(۵) مشغلہ۔ مشغولہ۔ شغل۔ دل بہلاوا۔ دھندا۔ کھیل ص

زلف کا کیا اُسکی چسکا لگ گیا　　زور دل کے ہاتھ لٹکا لگ گیا (نصیر)

اے جنوں گیسوئے شبرنگ کا سودا لٹکا　　ہاتھ آیا ترے دیوانے کو اچھا لٹکا (اسیر)

(۶) مکر۔ فن۔ فریب۔ دم۔ جھانسا۔ بُتّا۔ چال۔ چھل۔ بھگل ؎

کوئی لٹکا یاد کیونکر زلف کی لٹ کو نہیں   خود بخود دل سینکڑوں لٹکے چلے جاتے ہیں تو بھی (ظفر)

(۷) تیر بہدف دوا۔ اکسیر۔ حکمی دوا۔ چلتا ہوا نسخہ +

لٹکانا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) آویزاں کرنا۔ معلق کرنا۔ آویختہ کرنا۔ ٹانگنا۔ اُدھر کرنا۔ (۲) بردار کشیدن کا ترجمہ۔ پھانسی دینا۔ گل دینا۔ سُولی چڑھانا۔ گلے میں پھندا ڈالکر کھینچ لینا (۳) اٹکائے رکھنا۔ جُھلانا۔ تعویق میں ڈالنا۔ اُلجھانا۔ اُلجھائے رکھنا۔ جیسے مقدمہ لٹکانا۔ ایک ہی کتاب میں لٹکائے رکھنا (۴) انتظار میں رکھنا۔ امید میں رکھنا۔ منتظر رکھنا +

لٹکن (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) چھوٹی گھڑونچی۔ ٹھلیا رکھنے کی تپائی۔ حباب (۲) ناک کے ایک زیور کا نام جو نتھ میں ڈال کر پہنا جاتا ہے۔ بُلاق۔ بُندا + جُھمکا۔ کان کے ایک زیور کا نام۔ کرن پھول۔ آویزہ (۳) ایک بیل کا نام جس سے زرد رنگ نکلتا ہے (۴) گھنٹے کا لنگر۔ پنڈلم + شاقول (۵) جھاڑ۔ فانوس کی بلوریں قلمیں۔ آویزے۔ (۶) جھولا۔ لٹکتی ہوئی چیز۔ جھومتی ہوئی چیز +

لٹکنا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) آویزاں ہونا۔ معلق ہونا۔ آودھر ہونا۔ ٹنگنا (۲) دار پر کھنچنا۔ سُولی پر چڑھنا۔ پھانسی لگنا (۳) اٹکنا۔ التوا میں رہنا۔ رُکنا۔ تعویق میں پڑنا۔ جھولنا۔ اُلجھنا ؎

میر لیں شاید اُس کی زلف سے کام   برسوں سے تو لٹک رہے ہیں ہم (میر تقی)

(۴) منتظر رہنا۔ راہ تکنا + امیدوار رہنا۔ آسا رکھنا ؎

تو طُرۂ جاناں سے چاہے ہے ابھی مقصد   برسوں سے پڑے ہم تو اسے میر لٹکتے ہیں (میر)

(۵) مدتوں بیمار رہنا۔ بیماری میں اُلجھا رہنا۔ ریجھنا۔ کھٹیا سینا۔ (۶) دُبلا ہونا۔ لاغر ہونا۔ جھٹک جانا (۷) پیچھے رہنا۔ آگے نہ بڑھنا +

لَٹنا (ہ) فعل لازم :۔ لاغر ہونا۔ دُبلا ہونا۔ قاق ہونا۔ ماڑا ہونا۔ کمزور ہونا۔ جھٹکنا۔ نحیف ہونا۔ نزار ہونا ؎

نہیں پہچانتے ہم اپنے تئیں آپ   زیادہ کیا کوئی اس سے لٹے گا۔ (جرات)

شمشاد شرم قامتِ موزوں سے کٹ گیا   سنبل ہوائے گیسوئے پیچاں میں لٹ گیا (اسیر)

ہزار ہاتھی لٹے پھر بھی سوا لاکھ ٹکے کا +

لُٹنا یا لُٹجانا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) مُسنا۔ غارت ہونا۔ تاراج ہونا۔ تباہ ہونا۔ برباد ہونا + چوری ہونا + صفایا پھرنا۔ کچھ باقی نہ رہنا۔ خاک میں ملنا + ؎

وہ گھر نہیں ہے جو ترے پیچھے لُٹا نہیں   وہ دل نہیں ہے جو ترے غم سے لہو نہ ہو (عارف)

(۲) ٹھگا یا جانا۔ دھوکا کھانا۔ خرید و فروخت میں نقصان اُٹھانا (۳) خانہ ویرانی ہونا۔ گھر اُجڑنا۔ گھر کی رونق نہ رہنا۔ ویران ہونا +

لٹّو (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) بنگی۔ پھرکی۔ ہاتھی دانت یا سینگ یا لکڑی کے ایک گول کھلونے کا نام جو پھرانے سے دیر تک پھرتا چکر کھاتا اور گونجتا رہتا ہے۔ عربی دُوّامہ۔ فارسی گردنا۔ لاٹو۔ جو لچھوا یا لبوترا لٹو ہو اُسے بنگی کہتے ہیں ؎

بناؤ لیکے لٹّو استخواں کو اپنے عاشق کے   تمہیں کیا کام ہے ہاتھی کے ان مردار دانتوں سے
طوطی: نہیں ہرگز ہوں آشنا فغاں کا   لٹّو یہ تیرا بنگی ہے میرے استخواں کا (مینا)

(۲) ساقول۔ ساہول۔ عمارت کی سیدھ معلوم کرنے کا گولہ۔ (۳) گول بنی ہوئی چیز جیسے ہرن کے سینگوں کا لٹّو +

لٹّو ہونا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) عاشق و فریفتہ ہونا۔ دل دادہ ہونا۔ شیدا و والہ ہونا۔ مفتوں ہونا۔ موہا جانا ؎

جو ہیں اُسنے وہ بچہ آہ یار واک نظر دیکھا   وہیں لٹّو ہو کر بولا یہی لونگا یہی لونگا (نظیر)

محتسب لاکھ پھرے کب یہ جُدا ہوتا ہے   دُختر رز پہ جو دیکھا تو ہے لٹّو شیشہ (معروف)

(۲) محو ہونا۔ مستغرق ہونا۔ (۳) چکرانا۔ چکر کھانا + گھرنی ہونا۔ پھرکی بنا +

لُٹوانا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) تاراج کرانا۔ کھسوانا۔ غارت کرانا (۲) برباد کرانا۔ اُجڑوانا۔ ویران کرانا (۳) مہنگا سودا دِلوانا۔ کٹوانا + نقصان کرانا۔ صرف کرانا +

لٹورا (ہ) اسم مذکر :۔ (بواؤ مجہول) ایک ابلق رنگ کے شکاری پرند کا نام جو فاختہ سے چھوٹا ہوتا اور چڑیا کا شکار کرتا ہے۔ عربی میں اُسے صُرَد فارسی میں شیرِ کنجشک کہتے ہیں +

لَٹُورا (ہ) اسم مذکر :۔ عو۔ تصغیر بالتحقیر۔ لٹ اُلجھے ہوئے بالوں کی لٹ + جھنڈولا جٹا۔ چونڈا سر +

لٹُورے (ہ) اسم مذکر :۔ عو۔ لٹورا بمعنی لٹ کی جمع۔ بال۔ جھنڈولے۔ لٹیں +

لٹُورے اُتروانا (ہ) فعل متعدی :۔ عو۔ بچے کے بال اُتروانا۔ مُونڈن کرانا + بچے کے پیٹ کے بال مُنڈوانا +

لٹُورے کھولے پھرنا (ہ) فعل لازم :۔ عو۔ ننگے سر پھرنا۔ بال کھولے پھرنا جو عیب اور بدتمیزی میں داخل ہے۔ جھنڈولے کھولے پھرنا۔ چونڈا کھولے پھرنا +

لٹُورے لے ڈالنا (ہ) فعل متعدی :۔ عو۔ سر مُونڈ ڈالنا۔ بال نوچ لینا۔ چونڈا مُونڈنا +

لٹُوریا (ہ) اسم مذکر :۔ جٹا دھاری۔ لٹوں والا جوگی۔ بڑے بڑے بالوں والا جوگی۔ گیسو دراز +

لٹُوروں والی یا لٹُوریوں والی (ہ) اسم مؤنث :۔ ڈاین۔ چڑیل۔ پچھل پائی۔ جناتنی۔ بھوتنی + ساحرہ۔ جادوگرنی۔ ٹونہائی +

لٹھ (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) ہاتھ کی موٹی لکڑی۔ بیساکھی۔ بانڈی۔ سونٹا۔ موٹی اور لمبی لاٹھی ؎

بولا وہ کہ یہ جو لٹھ مرا ہے   موسیٰ کا عصا ہے اژدہا ہے (نسیم لکھنوی)

(۲۔ پنجاب) چرخے کی لاٹھ (۳) کلام سخت و درشت +

لٹھ باز (ا) اسم مذکر:۔ لٹھیت۔ لاٹھیوں سے لڑنے والا۔ بانڈی باز۔ شورہ پشت +

لٹھ بازی (ا) اسم مؤنث:۔ لٹھم لٹھا۔ لاٹھم لاٹھی۔ لاٹھیوں کی لڑائی +

لٹھ چلانا (ہ) فعل متعدی:۔ بانڈی مارنا۔ لاٹھی لگانا +

لٹھ چلنا (ہ) فعل لازم:۔ لاٹھیوں کی لڑائی ہونا +

لٹھ سا ماردینا (ہ) فعل متعدی:۔ نہایت سخت جواب دیدینا۔ پتھر سا ماردینا۔ سخت بات کہدینا +

لٹھ ماربات (ہ) اسم مؤنث:۔ کلامِ سخت و درشت۔ کڑی بات۔ کڑا بول +

لٹھ مارنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) لاٹھی مارنا (۲) سخت جواب دینا +

لٹّھا (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) شہتیر۔ گولا۔ تیر سقف۔ کڑی۔ واسا۔ لکڑ (۲) سلیپر۔ برگہ۔ وہ لکڑی کے چوڑے چوڑے ٹکڑے جو ریل کی سڑک پر بچھے رہتے ہیں (۳) جریب کا دسواں حصہ جو دس کڑی کے برابر ہوتا ہے +

لٹّھا (ا) اسم مذکر:۔ صحیح انگلش LONGCLOTH (لونگ کلوتھ) پُورب میں کلوٹ ایک قسم کا سُوتی نہایت غفص کپڑا جو شہر گلاسگو اور مانچسٹر واقع انگلستان سے آتا ہے۔

لٹھیا (ہ) اسم مؤنث:۔ لاٹھی کی تصغیر۔ چھوٹی لاٹھی۔ بیساکھی۔ بانڈی۔ ہاتھ کی لکڑی چوب دستی۔ چھڑی +

لٹھیانا (ہ) فعل متعدی:۔ لاٹھیوں سے خبر لینا۔ بجوڑنا پیٹنا۔ بانڈیاں مارنا +

لٹھیت (ہ) صفت:۔ (۱) لاٹھیوں سے لڑنے والا۔ لٹھ باز (۲) سینہ زور۔ شہ زور۔ زبردست

لٹّی (ہ) اسم مؤنث:۔ (پُورب) پتُریا۔ بازاری عورت۔ کسبی۔ پاتر۔ بیسوا۔ جیسے لٹی کا بمعنی حرامی۔ ولد الحرام +

لُٹیا (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) چھوٹا سا لوٹا۔ پیتل کی گُھنٹی (۲) پانی پینے کی چھوٹی سی ٹونٹی دار ٹُتی +

لُٹیا ڈبونا (ہ) فعل متعدی:۔ (ہندو) (۱) پانی بھرنے کا لوٹا کنوے میں گرا دینا۔ لُٹیا غرق کرنا (۲) ناکامیاب ہونا۔ فیل ہونا۔ نامرادی حاصل کرنا (۳) پت کھونا بات بگاڑنا۔ اپنے آپ کو کلنک کا ٹیکا لگانا۔ بات کھونا۔ (۴) نقصان اُٹھانا۔ گھاٹا بھرنا۔ اپنا دوالہ نکالنا (۵) ہمت ہارنا۔ جی چھوڑنا +

لُٹیا ڈُوبنا (ہ) فعل لازم:۔ (ہندو) (۱) تباہی آنا۔ بربادی ہونا + گھاٹا آنا۔ نقصان ہونا + بات بگڑنا۔ پت جانا + کام بگڑنا۔ کارخانہ تباہ ہونا + تیتر اُلٹنا + دوالہ نکلنا + ناکامیابی ہونا۔ جیسے لُٹیا ڈوبی رہے ہرداس + گھوڑی دانہ کھائے نہ گھاس +

لٹے پٹے دن کاٹنا (ہ) فعل متعدی:۔ (ہندو) مشکل سے گزرِ اوقات کرنا + کڑوے کسیلے دن بھوگنا۔ مصیبت برداشت کرنا۔ بپتا کاٹنا +

لُٹیرا (ہ) صفت:۔ (۱) لوٹ مار کرنے والا۔ لُوٹ لینے والا۔ غارتگر۔ غنام۔ راہزن قزاق۔ دھاڑی۔ ڈاکو۔ ٹھگ۔ بٹمار (۲) کم تولا۔ اڑے مار۔ ٹھگیا۔ دغاباز۔ چور +

لجا (ہ) اسم مؤنث (ہندو) لاج کا مخفف یا تصغیر۔ شرم۔ حیا۔ غیرت +

لجامان (ہ) صفت:۔ (ہندو) شرمالو۔ شرم والا۔ حیامند۔ غیرت والا۔ صاحبِ غیرت +

لَجاجَت (ع) اسم مؤنث:۔ (۱) لڑائی۔ ستیزہ۔ خصومت۔ جھگڑا۔ ٹنٹا + اصرار۔ مبالغہ (۲-۱) عاجزی۔ منت۔ سماجت۔ چاپلوسی۔ خوشامد۔ درآمد + (یہ معنی عربی دانایان ہندی نژاد کے اختراعات سے ہیں جو صرف مبالغہ کے لگاوٹ سے لگائے ہیں) +

لجالُو (ہ) صفت:۔ (۱) باحیا۔ حیامند۔ شرم والا۔ صاحبِ غیرت (۲۔ اسم مذکر) ایک پودے کا نام جو آدمی کے ہاتھ لگنے یا گرم ہوا کے مس کرنے سے مُرجھا جاتا ہے لجولی۔ چھُوئی مُوئی۔ لاجونتی ~

شرمِ حسن ایسی ہے میں ہاتھ لگاؤں جو کبھی ۔۔۔ گل مجھکو دیکھتے ہی لجالو کی طرح سے
دامن اُس گل کا سمٹ جائے لجالو ہوکر ۔۔۔ یکبارگی سمٹ گئی اس انجمن کی بیل

(اہلِ دہلی اس لفظ کو نہیں بولتے)

لَجام (معرب لگام) اسم مؤنث:۔ باگ۔ عنان ~

گردش ہے آسمان کو میری دعا کے ساتھ ۔۔۔ ہاتھ آگئی ہے یہ ہے لجام اُس کبُود کی (رند)

لَجانا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) شرمانا۔ شرمگیں ہونا۔ خجل ہونا۔ شرمندہ ہونا۔ نادم اور منفعل ہونا ~

عارضِ گل پر نہیں شبنم عرق ہے شرم کا ۔۔۔ دیکھ کر میرا جنُوں یار و لجاتی ہے بہار (سودا)
عاشق سے جھپکتی ہیں لجائی ہوئی آنکھیں ۔۔۔ باہر وہ کبھی شرم کے مارے نہیں آتے (بحر)

(۲۔ فعل متعدی) شرمندہ کرنا۔ خجل کرنا۔ منفعل کرنا۔ نادم کرنا۔ ندامت دینا۔ جیسے جن جالی اُنہیں لجائی یعنی جسنے جنا اُسی کو ندامت دی +

لجاؤُ (ہ) صفت:۔ شرمگیں۔ شرم والا۔ حیامند۔ صاحبِ حیا۔ لاجونت + صاحبِ غیرت۔ غیرتمند۔ غیرت والا۔ ناک والا۔ جیسے لجاؤ مرے ڈھیٹا ؤ جیئے گنگا جل ہماریئے +

لُجلُجا (ا) صفت:۔ لِگلِگا + پلپلا + لچکدار۔ ملائم + پیپدار۔ لسدار۔ لزج + (یہ لفظ اصل میں لزج سے بگڑا ہوا ہے) +

لَجوَنتی (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) صاحبِ غیرت۔ لاج والی۔ شرم والی۔ حیامند (۲) چھوئی موئی۔ لجالُو

لُجّہ (ع) اسم مذکر:۔ دریا۔ رود۔ ندی +

لُچ (ف) صفت:۔ مخفف لُوچ (۱) ننگا۔ عریاں۔ برہنہ۔ (۲-۱) بدوضع۔ بداطوار۔ بدچلن۔ اَوباش۔ رند۔ آوارہ۔ بدکار۔ بدمعاش۔ خراباتی + بے نام و ننگ۔ شہدا۔ بیباک +

لُچ بہادر (ا) صفت:۔ نہایت شہدا۔ گُنڈوں کا سردار۔ بڑا شورہ پشت +

لُچّا (ا) صفت:۔ ف (لُچہ بمعنی عریاں) (۱) بے ننگ و نام۔ نرلج۔ بے شرم۔ بے باک۔ آزاد طبع + (۲) بدمعاش۔ شہدا۔ اَوباش گُنڈا۔ بدوضع۔ بدچلن۔ بدکار۔ رند مشرب۔ بداطوار۔ بدراہ۔ خراباتی۔ (۳) فطرتی۔ فتنہ انگیز۔ فساد ی۔ دنگئی۔ جھگڑالو

فساد کی جڑ۔ لڑاکا۔ بِس کی گانٹھ۔ شریر۔ بدذات (۴) جواری۔ قمارباز (۵) اُٹھائی گیرا۔ اُچکا۔ ٹھگ (۶) بازاری۔ اسم مذکر) حقہ۔ نلیان (۷) عیبی۔ عیب دار۔ پُرعیب +

لُچّاپن (ا) اسم مذکر: شُہدپن۔ بیحیائی۔ بیغیرتی۔ بےشرمی + بدچلنی۔ بدراہی + فساد۔ شرارت بدکرداری۔ بدافعالی۔ بدکاری۔ گُنڈاپن +

لُچّاگُنڈا (ا) صفت: (ہر دو مترادف) شریر و بدمعاش + شہدا۔ بدوضع۔ بدچلن۔ بدراہ۔ بداطوار + بےننگ نام +

لچانا (ہ) فعل متعدی: (پورب) ٹیڑھا کرنا۔ لچکانا۔ جُھکانا +

لُچّین (ا) اسم مذکر: دیکھو (لُچّاپن) +

لچر (ا) صفت: (۱) پوچ۔ لغو۔ مہمل۔ بیہودہ۔ جیسے لچر خیال ؎

اہلِ ہنر سمجھتے ہیں اہلِ ہنر مجھے باقر وہ خود لچر ہے جو سمجھے لچر مجھے (شیخ باقر علی)

(۲) اناڑی۔ بیوقوف۔ احمق۔ سادہ لوح (۳) بے ربط۔ بےمعنی۔ مجذوب کی بڑ۔ بےتُکی جیسے لچر عبارت۔ لچر تحریر +

لچک (ہ) اسم مؤنث: (۱) جنبش۔ لرزش۔ پیچ و خم۔ کسی چیز کا نزاکت سے جُنبش کرنا + لپکپاہٹ۔ لہر ؎

آج اپنی کمر کی تم تنہا نہ لچک دیکھو آہو ہے یہ دل اس پہ چیتے کی لپک دیکھو (نصیر)
گو شاخِ بید یہ قد نازک نہیں ترا اے سرو ناز چلتے ہوئے پر لچک تو ہے

گر اُس کمر کی نظر آئے پیرہن میں لچک تو شاخ گل کی نہ دیکھوں کبھی چمن میں لچک (سرور)
نوخیز کُچیں دو غنچے ہیں ہے نرم شکم اک خرمنِ گل باریک کمر جوں شاخِ گل رکھتی ہے لچک پھر ویسی ہی (ظفر)

(۲) جھٹکا۔ چِک۔ ضرب۔ ہچکولا۔ (مثال دیکھو لچک آجانا میں) (۳) خم۔ کجی۔ خمیدگی۔ جُھکاؤ (۴) ملائمت۔ نرمی +

لچک آجانا (ہ) فعل لازم: جھٹکا آجانا۔ ضرب آجانا۔ چِک آجانا + ؎

جی دھڑکتا ہے کہ پہنچے میں نہ آجائے لچک ہاتھ سے چھوڑ دیا میں نے ترا جان کے ہاتھ (اُمی)

لچک جانا (ہ) فعل لازم: بل کھا جانا۔ مُڑ جانا + ہل جانا۔ لرز جانا۔ کانپ جانا۔ جنبش کھا جانا ؎

کیا نزاکت ہے کہ پھولوں کے دلا گجرے سے ہاتھ کی اُسکے کلائی بھی لچک جاتی ہے (نصیر)

لچکدار (ا) صفت: لرزاں۔ جُنباں۔ وہ چیز جو حرکت سے جنبش کرے۔ لہردار +

لچکا (ہ) اسم مذکر: (۱) جھٹکا۔ ضرب۔ ہچکولا۔ دھکا۔ جھونک (۲) موچ + چِک (۳) ایک قسم کا پتلا گوٹا۔ دھنک ؎

کیا عجب جوش جوانی میں یہ جوبن چمکے پٹھا پٹھا تنِ پُر تو میں یہ لچکا ہو جائے (برق)

(۴) بجرا۔ نواڑا۔ کشتی۔ مور پنکھی (۵) جُنبش۔ لرزش ؎

لباسِ نازکی آراستہ ہے اُسکے قامت پر کمر میں کیوں نہ ہو لچکا اگر دامن میں ہیک ہے (سحر)

لچکا کھانا (ہ) فعل متعدی: جھٹکا کھانا۔ بل کھانا۔ مُڑنا ؎

چلنے میں تھر تھراتی ہے جو سر بسر کمر لچکا نہ کھائے او بُتِ نازک کمر کمر (محمد بخش رسا)

لچکانا (ہ) فعل متعدی: جنبش دینا۔ ہلانا۔ لرزاں کرنا۔ لرزش دینا۔ لچک دینا +

لچکنا (ہ) فعل لازم: (۱) بوجھ یا نزاکت کے سبب خمیدہ ہونا۔ نرمی و نازکی سے دُوتا ہونا۔ جُھکنا۔ مُڑنا۔ بل کھانا ؎

دیکھیے رشتال کیا اُسے تارِ نگاہ سے نازک کمر وہ لچکے ہے بارِ نگاہ سے (نکہت)
ہوں یہ لاغر جُھک کے قامت ایک خس کے بوجھ سے جوں کماں وہ لچکے ہے پائے مگس کے بوجھ سے (ذوق)

(اس شعر کے اوّل مصرع میں شبہ ہے کیونکہ ایک بیاض کہنہ میں جو حضرت ذوق کے زمانے کی ہے یہ مصرع اور طرح پر ہے اور دیوان ذوق میں جو حضرت دیوان نے اپنی یادداشت پر جمع فرمایا ہے دوسری طرح پر۔ عجب نہیں جو یادداشت میں غلطی واقع ہوئی ہو۔ چنانچہ ہم اُس مصرع کو اس جگہ نقل کرتے ہیں ؎ کیوں نہ بل کھاوے کمر دست ہوس کے بوجھ سے) +

(۲) داب کا اثر قبول کرنا۔ کسی صدمہ یا بوجھ سے دبنا اور اُسکے ہٹتے ہی پھر اپنی اصلی حالت پر آجانا۔ کسی چیز میں دبنے اور اُبھرنے کی قوت ہونا (۳) ہلنا جُلنا۔ لرزنا۔ کانپنا۔ جیسے تیری لچکتی چارپائی نکلے (عود عاے بد) +

لچلچ (ہ) اسم مؤنث: لچکنے کی آواز +

لُچلچا (ہ) اسم مذکر: لبدڑا سالن۔ لُعابدار سالن + وہ سالن جو نہ تو شوربے دار ہو اور نہ نرا خشک بلکہ گھی کے شوربے یا صرف لعاب پر اُتار لیا جائے +

لچنا (ہ) فعل لازم: (لکھنؤ) (۱) جُھکنا۔ خمیدہ ہونا۔ ٹیڑھا ہونا (۲) فروتنی کرنا۔ متواضع ہونا +

لچھّا (ہ) اسم مذکر: (۱) سُوت کی انٹی (۲) ریشم یا سُوت کے بہت سے تاگوں کا بنا ہوا حلقہ جو اکثر بچوں کے ہاتھوں میں ڈال دیتے ہیں (۳) ایک قسم کے زیور کا نام جیسے پیروں کے لچھے ہاتھوں کے لچھے وغیرہ (۴) باریک مثل تار کتری ہوئی چیز۔ جیسے کیرے کا لچھا۔ ادرک کا لچھا۔ پیاز کا لچھا (۵) پیچیدہ و مسلسل تار لپٹے ہوئے تاگے جیسے ڈور کا لچھا (۶) مسلسل چیز۔ پیچیدہ چیز۔ ڈورے + گٹکری۔ آواز کی پھیری کرنے لگتا ہوں میں فرقت میں مسلسل نالے لچھے یاد آتے ہیں مجکو جو تری تانوں کے (ناسخ)

(۷) اُلجھی ہوئی ڈور +

لچھمی (ہ) اسم مؤنث: (۱) دھن کی دیوی۔ دولت کی مالک۔ ملکۂ دولت۔ (یہ دراصل سمندر کی بیٹی اور وشنو کی بیوی مانی گئی ہے جو اسمائے ذیل سے پکاری جاتی ہے۔ پدما۔ کملا۔ شری۔ اندرا۔ لوک ماتا۔ رما وغیرہ) (۲) دولت۔ ثروت۔ مال و زر۔ دھن ؎

لچھمی ہمارے یار کے قدموں کے ساتھ ہے لچھمی وہاں گئی یہ جہاں میہماں گیا (بحر)

(۳) جاہ و جلال۔ شان و شوکت حشمت۔ دبدبہ (۴) خوبصورتی۔ سُندرتا۔ حُسن۔ جمال (۵) بہو بیٹے کی بیوی (۶) اولاد اُناث۔ لڑکیاں۔ بیٹیاں۔ بیٹی کی ذات (۷) سیتا۔ رامچندر جی کی بیوی (۸) ایک جڑی کا نام جسے وِردھی بھی کہتے ہیں اور نیز ہر قسمی نام ایک اور جڑی کو بھی اِسی نام سے موسوم کرتے ہیں (۹) بہادُر کی جورو (۱۰) ہلدی۔ زرد چوب (۱۱) مُوتی۔ دُر۔ مروارید +

لچھمی بن آدر کون کرے (ہ) کہاوت :۔ دولت کے بغیر کوئی نہیں پُوچھتا + جورو کے سوا کوئی خاطرداری نہیں کرتا + روپے کی سب عزت کرتے ہیں +

لچھمی گھر میں آنا (ہ) فعل لازم :۔ دولت کا گھر میں آنا۔ کسی صاحبِ اقبال کا گھر میں آنا۔ نو بندھ بارہ سدھ ہونا۔ صاحب اقبال ہونا۔ دھن دولت کا گھر میں آجانا۔ مبارک قدم بہو کا گھر میں آنا + گھر میں بیٹی کا پیدا ہونا +

لچھمی نارائن کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ (ہندو) بسم اللہ کرنا۔ کھانا شروع کرنا۔ سدھ داتا گنیش کرنا (یہ لفظ کایستوں میں کھانا شروع کرنیکے موقع پر یا کھانا کھانیکی اجازت دینے پر بولتے ہیں) +

لچھن (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) نشانی۔ علامت + ظاہراسامان۔ آثار۔ انداز ؎

گردش سے رُو سیہ کیا کیا بلائیں آئیں جانے ہی کے ہیں لچھن سارے اس آسمان کے (میر)

(۲) چال ڈھال۔ طور طریق۔ رنگ ڈھنگ (۳) کوتک۔ کرتُوت۔ افعال۔ قول فعل۔ کام۔ (۴) عادت خصلت۔ سُبھاؤ۔ سیرت۔ کردار (۵) عیب۔ کلنک۔ اوگن بدنامی۔ جیسے ہاتھوں مہندی پاؤں مہندی اپنے لچھن اوروں دینڈی (۶) حال۔ حالت۔ کیفیت۔ برتاؤ۔ عمل۔ جیسے اُتر جاؤ کہ دکھن وہی کرم کے لچھن۔ (۷) اعمال۔ کرنی۔ کرم۔ کریا ؎

بخشیگا خدا بحر کو کس حُسن عمل پر ہمکو تو نہ اچھا کوئی لچھن نظر آیا (بحر)

(۸) پہچان۔ گُن۔ تعریف۔ اوصاف۔ توصیف (۹) رُوپ۔ رنگ۔ روغن۔ رونق۔ (۱۰) لچھمن۔ رامچندر جی کا چھوٹا بھائی جو سومترا کے پیٹ سے تھا (۱۱) اقبال +

لچھن جھڑنا یا جھڑ جانا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) پہلی سی رونق نہ رہنا۔ مُنہ کا نُور اُڑ جانا۔ رنگ رُوپ جاتا رہنا۔ حسن کا زوال پذیر ہوجانا۔ بدنما ہوجانا۔ چہرے پر تازگی نہ رہنا ؎

روزِ وصال آنکھوں کو اپنی دکھائیگا روزِ شبِ فراق کے لچھن جھڑے ہوئے (آتش)

(۲) بگڑنا۔ خراب ہونا۔ اُترنا۔ زوال پذیر ہونا۔ گھٹنا۔ (۳) بیقدر رہونا۔ توقیر گھٹنا۔ نظروں سے گرنا (۴) ادبار آنا۔ بداقبالی ہونا۔ کھوٹے دن آنا +

لچھن سے جھڑ پڑنا (ہ) فعل لازم :۔ بے رونق ہوجانا۔ تر و تازگی کا جاتا رہنا۔ خوشحالی میں فرق آجانا۔ رنگ رُوپ نہ رہنا ؎

پھولوں کے اندنوں میں لچھن سے جھڑ پڑے ہیں شاید کہ اُس پری کے دامن سے جھڑ پڑے ہیں (انشا)

لچھن سے جھڑ جانا (ہ) فعل لازم :۔ رونق نہ رہنا۔ رنگ و روغن جاتا رہنا۔ بیرونقی ہوجانا۔ مُنہ کا نُور اُڑ جانا۔ پہلا سا حسن و جمال نہ رہنا + پہلی سی بات نہ رہنا۔ توقیر گھٹ جانا۔ وہ بات نہ رہنا ؎

مژہ تر سے نکرنی تھی مری ہم چشمی اے رگِ ابر ترے جھڑ گئے کچھ لچھن سے
ہوتے ہی سامنے میری چشم پر آب کے اے ابر آج کچھ ترے لچھن سے جھڑ گئے } (مصحفی)

چہرہ اُتر گیا ہے نقشے بگڑ گئے ہیں پھر اندنوں تو سیرے لچھن سے جھڑ گئے ہیں (مصحفی)

لچھن سیکھنا یا پکڑنا (ہ) فعل متعدی :۔ کسی کے ڈھنگ سیکھنا۔ کسی کے ڈھنگوں پر آنا۔ بُری عادت پکڑنا۔ اوگن سیکھنا +

لچھے (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) لچھا کی جمع (۲) حروفِ مغیرہ کے آجانے سے الف کی یائے مجہول سے بدلی ہوئی صُورت جیسے ہاتھ کے لچھے میں چھلا اُلجھ گیا +

لچھے دار (ا) صفت :۔ (۱) حلقہ دار۔ پرت دار (۲) ڈوریدار (۳) مسلسل۔ سلسلہ وار۔ علی الاتصال۔ پے در پے۔ متواتر۔ برابر (۴) پیچواں۔ پیچ در پیچ۔ پیچیدہ (۵) خوش آیندہ۔ مزیدار +

لچھے دار باتیں (ا) اسم مؤنث :۔ مسلسل اور مزیدار باتیں + پیچواں باتیں +

لچھے سے (ہ) تابع فعل :۔ لچھوں کی مانند۔ ملایم۔ نرم +

لچھے کا ازار بند (ا) اسم مذکر :۔ ایک خاص قسم کا ریشمی ازار بند جسے عورتیں ڈالا کرتی ہیں ؎

ازار بند کے لچھے کا واہ رے عالم گداز رانوں پہ پاجامہ کی شکن کیا خوب (بحر)

لچی (ہ) اسم مؤنث :۔ ایک قسم کی نہایت باریک لچلچی اور ملایم میدے کی پُوری جیسے براٹھے ہیں تو وہ نرم نرم جیسے لُچی روغنی روٹی ہے تو وہ کراری کُرم کُرم جیسے تنکی (گھر سلی)

لُچی سا پیٹ (ہ) اسم مذکر :۔ نہایت ملایم پیٹ +

لُچی (ا) اسم مؤنث :۔ لُچا کی تانیث۔ شُہدی عورت۔ بے باک اور بے شرم عورت۔ زن بد وضع + فضول خرچ۔ چٹوری + بدخُو۔ ترشرو + لڑاک۔ جنگجو۔ بے لحاظ۔ بیہودہ کلام اور بدنام عورت + ؎

سب زنوں سے بدترین زن ہے یہ دُنیائے دنی وہ مجب نادان ہے جو ایسی زن سے لگ چلے
ہیں تمہارے عقل پر دیوانہ ہوں تم کیوں دلا اس دوانی باؤلی لُچی شتر ن سے لگ چلے } (ظفر جان)

لچیلا (ہ) صفت :۔ لوچدار۔ لسدار۔ لیس دار۔ لزج + نرم۔ ملائم۔ کومل + نازک +

لحاظ (ع) اسم مذکر :۔ (۱) لغوی معنی چشم نیم باز یا کن انکھیوں سے دیکھنا + کسی چیز کا آنکھ میں خیال رکھنا۔ دیکھنا (۲) نظر۔ نگہ۔ ورشٹی۔ (۳) پاس ادب۔ حفظِ مراتب ؎

فلک پہ کیوں نہ رہے ہر ماہ سر فرو سیر نو۔ جو ہو نہ اُسکو ترے نعل کفش پا کا لحاظ (ظفر)

لحا

تھوڑی سی پی ہی لی ہے بہت حجتوں کے بعد　آہی گیا ہے پیرِ خرابات کا لحاظ (داغ)

(۴-ا) شرم۔ حیا۔ سنکوچ۔ حجاب۔ پردہ۔

ظفر پلادے اُسے بھر کے ساغرِ مئے ناب　اگر اُٹھانا ہے منظور دلربا کا لحاظ
اُٹھا کے آنکھ نہ دیکھا چمن میں نرگس نے　رہا جو اُسکو تری چشمِ پُرحیا کا لحاظ } (ظفر)

دیکھو ادھر اُٹھاؤ نظر ہو چکی حیاء　کیا جانتا نہیں کوئی اس گھات کا لحاظ
کل غیر کے بھی سامنے جھپکے گی تیری آنکھ　دن کو مزہ دکھائیگا اِس رات کا لحاظ
اے داغ میکدہ میں گئے ہیں جنابِ شیخ　ٹوٹا ہے آج قبلۂ حاجات کا لحاظ } (داغ)

گالیاں دیتے ہیں تمکو نہیں زنہار لحاظ　پوچھئے بات تو ہے مانعِ گفتار لحاظ (ناظم)

(۵-ا) مروت۔ پاسِ خاطر۔ طرفداری۔ جانبداری۔ پاس۔ ملاحظہ۔

رکھیں ہم اُس سے ولا چشم آشنائی کیا　نہ پاس یار کا جسکو نہ آشنا کا لحاظ
کرے ہے فتنہ تری چشم فتنہ زا کا لحاظ　یہ وہ بلا ہے بلا کو ہے اس بلا کا لحاظ } (ظفر)

دامن جھٹک جھٹک کے چھڑایا ہزار بار　تمکو ہوا نہ خاک مرے ہاتھ کا لحاظ (داغ)

(۶-ا) خیال۔ دھیان۔

فرشِ رہ ہیں بسرِ راہ گزر دیدہ و دل　چاہئے تمکو بھی اسکا دمِ رفتار لحاظ (ناظم)

نہ کی شکایت ظلم و ستم کبھی مینے　رہا سدا مجھے اُس شوخِ پُرجفا کا لحاظ
ملوں میں ترے کفِ پا سے اپنے دیدۂ تر　مگر ہے مجھ کو ذرا سرخیٔ حنا کا لحاظ } (ظفر)

قول و قسم کی شرم ملاقات کا لحاظ　انسان کو ضرور ہے ہر بات کا لحاظ
اقرار بھی ہے وصل پر انکار بھی نہیں　اِس بات کا لحاظ نہ اُس بات کا لحاظ } (داغ)

(۷-ا) پرہیز۔ احتیاط۔ اجتناب۔ حذر۔

دل اُسکی جنبشِ مژگاں سے کیوں حذر نکرے　کہ اس مریض کو ہاں چاہئے ہوا کا لحاظ
نہ توڑو دل کو مرے اے بتانِ سنگیں دل　ڈرو خدا سے کرو خانۂ خدا کا لحاظ (احتیاط) } (ظفر)

(۸-ا) توجہ۔ رجحان۔ میلِ خاطر۔ التفات (۹۔ پنجاب) ملاقات۔ واقفیت۔ جان پہچان۔ شناسائی (۱۰) حمیت۔ غیرت۔

لحاظ اُٹھا دینا (ا) فعل متعدی:۔ بے شرم و بے حجاب ہوجانا۔ نرا بے حیا بنجانا۔ نرلج ہوجانا۔ بے غیرت ہوجانا۔ غیرت نہ رکھنا۔

لحاظ آنا (ا) فعل لازم:۔ (۱) شرم آنا۔ شرم لگنا۔

سچ ہی تھا عہدِ وفا لیکے دل اُسکو دینا　آگیا وقت پہ کرتے ہوئے تکرار لحاظ (ناظم)

(۲) خیال آنا۔ دھیان آنا۔

جیب و دامن کو کیا سر بسر آلودۂ خوں　کچھ نہ آیا تجھے اے دیدۂ خونبار لحاظ (ناظم)

لحاظ ٹوٹنا (ا) فعل لازم:۔ حجاب اُٹھنا۔ شرم دور ہونا۔ جھجک مٹنا۔

لحظ

اے داغ میکدہ میں گئے ہیں جنابِ شیخ　ٹوٹا ہے آج قبلۂ حاجات کا لحاظ (داغ)

لحاظ رکھنا (ا) فعل متعدی:۔ (۱) خیال رکھنا۔ دھیان رکھنا (۲) پاسِ ادب کرنا۔ بڑائی رکھنا (۳) شرم و حیا کرنا۔ حجاب رکھنا (۴) پرہیز رکھنا۔ احتیاط رکھنا۔

لحاظ کرنا (ا) فعل متعدی:۔ (۱) پاس کرنا۔ ملاحظہ کرنا۔ مروت سے پیش آنا۔ پاسِ ادب کرنا۔

وہ خجل اپنی جفاؤں سے ہے میں خوش ہوں کہ میں　کچھ تو ایسا ہوں کہ کرتا ہے مرا یار لحاظ
ایک بوسہ پہ کبھی دُوں دل و جاں دونوں　کیوں کرے سول چکانے میں خریدار لحاظ } (ناظم)

(۲) شرم کرنا۔ حیا کرنا۔

ہمسے چھٹتی ہے کہیں بادہ پرستی ناظم　مُنہ پہ واعظ کے کیا کرتے ہیں ناچار لحاظ
کیوں تمہیں غیر سے خلوت میں وہ صورت پیش آئی　جسکے ہونے سے کرے صورتِ دیوار لحاظ } (ناظم)

(۳) پردہ کرنا۔ حجاب کرنا۔ مُنہ چھپانا (۴) خیال کرنا۔ دھیان کرنا (۵) پرہیز کرنا۔ اجتناب کرنا۔ بچنا۔

چاہئے تجھسے رہیں بندہ و آزاد ملول۔　چاہئے مجھسے کریں کافر و دیندار لحاظ
نہ تجھے حشر کا اے فتنۂ ایام خیال　نہ تجھے خلق کا اے شوخِ ستمگار لحاظ } (نامعلوم)

لحاظ کے قابل (ا) صفت:۔ توجہ دینے کے لایق۔ قابلِ التفات۔ قابلِ خیال۔

لحاظ نہ کرنا (ا) فعل متعدی:۔ (۱) ادب نہ کرنا۔ حفظِ مراتب کا خیال نہ رکھنا (۲) شرم نہ کرنا۔ حیا نہ کرنا (۳) ملاحظہ نہ کرنا۔ مروت سے پیش نہ آنا۔ بیمروتی کرنا۔ خیال میں نہ لانا۔

لحاظ والا (ا) صفت:۔ (۱) بامروت۔ مروت والا (۲) شرم و حیا والا۔ لاجونت۔ باحمیت (۳۔ پنجاب) جان پہچان۔ ملاقاتی۔ آشنا۔

لحاف (ع) اسم مذکر:۔ رات کے سونے کا روئی دار کپڑا۔ سوڑ۔ بالاپوش۔ رضائی جسمیں بہت سی روئی ہو۔ قزاگند۔

نالوں نے وہی چڑھا جو تپِ لرزہ مہر کو　کھولی نہ آنکھ ابر سیہ کے لحاف سے (ذوق)

لَحَد (ع) اسم مؤنث:۔ (۱) وہ بغلی کھو جو قبر کے ایک پہلو میں مردہ دفن کرنیکے واسطے کھودی جاتی ہے۔ قبر کا گڑھا۔ مجازاً قبر۔ مزار۔ تربت۔ گور (لحد صرف تحت زمین ہی کھودی جاتی ہے)

عشق اُس چاہِ زنخداں کا ہوا جسدن سے　مینے سمجھا کہ لحد میں دلِ بیتاب اُترا (آتش)

لحد میں بھی ترے مضطر نے آرام
خدا جانے کہ پایا یا نہ پایا } (ذوق)

عبرت کا ہے مقام زمانے کا انقلاب　تکیہ فقیر کا ہے لحد بادشاہ کی (اسیر)

(۲-ا) وہ کم گہرا گڑھا جو مُردہ نہلانے کے واسطے گھر میں کھود لیتے ہیں تاکہ اُسکی آلائش اور پانی تمام گھر میں نہ پھیلے۔ عوام اسے لہر کہتے ہیں۔

لحظہ (ع) اسم مذکر:۔ ایک دفعہ کن انکھیوں سے دیکھنے کا وقفہ۔ ایک جھپکی۔ پلک مارنے کا وقفہ۔ پل۔ لمحہ۔ آن۔ عاصد۔ طرفۃ العین۔ دم کے دم۔ دم بھر۔

لحظ

لحظہ بہ لحظہ (ع) تابع فعل:۔ دمبدم۔ ساعت بساعت۔ لمحہ بلمحہ۔ ہردم۔ ہر گھڑی +

لحظہ بھر (ا) تابع فعل:۔ دم بھر۔ لمحے کے واسطے۔ دم کے دم کو جیسے اُسکی ماں لحظہ بھر

تو چھوڑتی ہی نہیں کہ بچہ کہیں آئے جائے +

لَحم (ع) اسم مذکر:۔ گوشت۔ ماس + شکار۔ مٹی +

لَحن (ع) اسم مذکر:۔ (۱) آواز۔ شبد (۲) آوازِ خوش۔ موزوں آواز۔ سُریلی آواز۔ اچھی

آواز۔ سُر۔ لے (۳) خوش نوائی۔ آہنگ۔ ترانہ۔ نغمہ۔ راگ (۴) خوشخوانی + خوش

گفتاری + قرآن شریف کو خوش الحانی اور قرأت کے ساتھ پڑھنا (۵) تلفظ

کی غلطی (۶) ایک قسم کا معیوب قافیہ +

لخت (ف) اسم مذکر:۔ (۱) پارہ۔ ٹکڑا۔ حِصّہ۔ کھنڈ (۲) مقدارِ قلیل (۳) لوہے کا گُرز +

لختِ جگر (ف) اسم مذکر:۔ (۱) جگر کا ٹکڑا۔ کلیجے کی کور ؎

بڑے ثابت قدم یارانِ ایذا دوست نکلے ہیں کہ اشکِ دیدہ سے لختِ جگر ہو کر بہم نکلا (نسیم)

اے دل کس سے بگڑی کہ آتی ہے فوجِ اشک لختِ جگر کی لاش کو آگے دھرے ہوئے (سودا)

(۲) اولاد۔ بیٹا۔ بیٹی + (۳) شعر۔ نظم۔ سخن۔ بیت وغیرہ +

لخلخ (ف) صفت:۔ (۱) دُبلا۔ پتلا۔ نحیف۔ لاغر۔ ضعیف (۲۔ اسم مؤنث) بھوک یا پیاس

کی وہ آواز جو حلق کی خشکی کے باعث حلق سے نکلتی ہے +

لخلخ کرنا (ا) فعل متعدی:۔ بھوک یا پیاس سے نڈھال ہونا۔ بھوک میں پھڑکنا۔

حلق خشک ہونا۔ جیسے۔ بچہ بھوک سے لخلخ کر رہا ہے +

لخلخانا (ا) فعل لازم:۔ بھوک پیاس سے تڑپنا۔ بھوک سے نڈھال ہوا جانا +

لَخلَخہ (ف) اسم مذکر:۔ (۱) وہ دوا جو تقویتِ دماغ کے واسطے ترکیب دیکر بنائی جاتی ہے

کئی خوشبوؤں کا مجموعہ جسے ملا کر سونگھتے ہیں۔ وہ ٹکڑی جو عنبر۔ مشک۔ عودِ قماری[1]

دکا فور وغیرہ کو باہم آمیز کر کے بناتے اور دماغ پر رکھتے یا سُنگھاتے ہیں ؎

ملے مجھ بلبل کے سن کر غش ہوا تھا باغ میں نکہتِ گل نے سُنگھایا لخلخہ صیاد کو (نواب بیگم حجاب)

کرتی ہے صبا آکے کبھی غالیہ بیزی کرتی ہے نسیم آکے کبھی لخلخہ سائی (ذوق)

(۲۔ ا۔ عوام) قمقمہ۔ قندیل +

لداپھندا (ہ) صفت:۔ خوب لدا ہوا۔ نہایت بھرا ہوا۔ اٹاٹٹ۔ بوجھ میں دبا ہوا +

لدادینا (ہ) فعل متعدی:۔ لدوا دینا۔ بار کرا دینا۔ اسباب رکھوانے میں مدد کرنا

چھکڑے وغیرہ پر اسباب بھروا دینا جیسے لادو۔ لدا دے لادنے والا ساتھ دے +

لدانا (ہ) فعل متعدی المتعدی:۔ لدوانا۔ بار کرانا۔ گاڑی یا چھکڑے وغیرہ پر اسباب بھروانا

لداؤ (ہ) اسم مذکر:۔ وہ بوجھ جو کسی چیز پر لادا جائے۔ بار۔ بھار۔ لادنے کا اسباب۔ بوجھ +

لداؤ کی چھت (ہ) اسم مؤنث:۔ ریختہ کی چھت۔ وہ چھت جسپر کڑیاں نہ ڈالیں

لدّو

اور صرف چونے سے ڈاٹ وغیرہ لگا کر پاٹ دیں + گنبد نما چھت +

لداوا (ہ) اسم مذکر:۔ بھار۔ بوجھ۔ بار +

لداوالادنا (ہ) فعل متعدی:۔ بوجھ اٹھانا۔ بوجھ لادنا۔ جیسے جاڑوں سے پہلے ہی

رضائی کا لدا دالا دلیا +

لدجانا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) بوجھ رکھا جانا۔ بوجھ سے پُر ہو جانا۔ اسباب بھرا جانا (۲)

بھر جانا۔ پھلوں یا پھولوں یا پھُنسیوں وغیرہ سے پُر ہو جانا۔ اٹ جانا (۳) چُپ چپ ہو جانا

چلا جانا۔ بیت جانا۔ گزر جانا۔ جاتا رہنا۔ جیسے وہ زمانہ لد گیا کہ خلیل خاں فاختہ

مارتے تھے (۴۔ پنجاب) مر جانا۔ انتقال کر جانا۔ دنیا سے گزر جانا +

لدنا[2] (ہ) فعل لازم:۔ (۱) بار ہونا۔ اسباب یا بوجھ کا دھرا جانا۔ اسباب بھرنا۔ بوجھ رکھا جانا

اے جاں نکل کہ مصحفی کا اسباب لدا ہوا کھڑا ہے (مصحفی)

(۲) بھرنا۔ پُر ہونا۔ چھانا۔ بہت سا پھل پھول آنا ؎

ہے موسمِ گل چمن میں ہر نخل پھولوں سے لدا کھڑا ہے۔ (مصحفی)

لدّو (ہ) صفت (۱) باربرداری کے لائق۔ بوجھ اٹھانے کے قابل (۲) وہ حیوان جو بار

برداری کے کام آئے جیسے بیل۔ گدھا۔ گھوڑا۔ اُونٹ۔ ٹٹو۔ خچر وغیرہ +

لدّو کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ باربرداری کے قابل بنانا۔ سواری کے قابل نہ رکھنا +

لدّی پھندی (ہ) اسم مؤنث:۔ گہنے پاتے میں اٹاٹٹ۔ بوجھ میں دبی ہوئی +

جیسے سونے جھپنے میں لدی پھندی اتراتی پھرتی ہیں (ہ۔ حسن تہیلی)

لدّھڑ (ہ) صفت:۔ بھاری۔ بوجھل۔ موٹا اور بد وضع۔ بھدا۔ اپنی مقدار اور اپنے معمول

سے زیادہ بھاری + وہ چیز جو بہت سی چیپیوں یا پیوندوں کے سبب بھاری

اور بد نما ہو گئی ہو +

لڈّو (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) ڈھیلا۔ پنڈ۔ ڈلا۔ گلولہ (۲) ایک قسم کی مٹھائی جو بیسن یا مونگ

کے آٹے وغیرہ سے بشکل مدور بنائی جاتی ہے۔ گلولۂ شیریں (۳۔ مجازاً۔ ہندو)۔

نفع۔ فائدہ۔ لابھ۔ جیسے لڑائی میں لڈو نہیں بٹتے (۴۔ ہندو) مُول۔ اصل۔ پونجی

سرمایہ جیسے لڈو نہ توڑ دو چورا جھاڑ کھاؤ (جب ٹھگ کے لڈو کھینگے تو ان زہر آمیز

لڈوؤں سے مراد ہوگی جنہیں ٹھگ لوگ مسافروں کو دھوکے سے کھلا کر مار ڈالتے اور لوٹ لیتے ہیں۔

اسی وجہ سے ٹھگ کے لڈو کھا بیٹھنا دھوکے میں آجانا اور بیوقوف ہو جانا کے موقع پر بولتے ہیں۔

مثلاً وہ تو ٹھگ کے لڈو کھا بیٹھا ہے۔ یعنی بیوقوف ہو گیا ہے اور جب من کے لڈو کھینگے تو وہاں خیالی

پلاؤ پکانے سے مراد ہوگی۔ یہ محاورہ خاص ہندوؤں کا ہے جیسے وہ تو من کے لڈو پھوڑتا یا لڑھاتا

ہے یعنی خیالی پلاؤ پکا رہا ہے) +

لڈو بانٹنا (ہ) فعل متعدی:۔ کسی خوشی یا منت یا نذر میں لوگوں کو شیرینی تقسیم کرنا۔ مٹھائی تقسیم کرنا

[1] عودِ قماری۔ وہ عود جو راس کماری سے آتا اور نہایت عمدہ ہوتا ہے +

[2] لدوانا (ہ) فعل متعدی المتعدی:۔ دیکھو (لدانا) +

لڈو

لڈو باندھنا یا بنانا (ہ) فعل متعدی :- لڈو بنانا۔ پنڈ بنانا +

لڈو بٹنا (ہ) فعل لازم :- (۱) شیرینی تقسیم ہونا۔ مٹھائی تقسیم ہونا۔ جیسے لڑائی میں لڈو نہیں بٹتے ہیں (۲۔ پنجاب) لڈو بنانا۔ باندھنا +

لڈو کھلانا (ہ) فعل متعدی :- (۱) شیرینی کی ضیافت کرنا۔ مٹھائی کھلانا + مُنہ میٹھا کرنا (۲) رشوت دینا۔ گھوس دینا۔ مُنہ بھرنا۔ مُنہ بھرائی دینا +

لڈو کہے سے مُنہ نہیں میٹھا ہوتا (ہ) کہاوت :- یعنی خالی باتوں ہی باتوں اور نری چاپلوسی سے مطلب برآری نہیں ہوتی کچھ خرچ کرنا بھی پڑتا ہے۔ بے دیئے لئے کام نہیں چلتا +

لڈو ملنا (ہ) فعل لازم :- (ہندو) فایدہ حاصل ہونا۔ کچھ ہاتھ لگنا۔ لابھ ہونا جیسے کسی کی بُرائی میں تمہیں کیا لڈو ملینگے +

لڈوا (ہ) اسم مذکر :- لڈو کی تصغیر۔ چھوٹا لڈو۔ جیسے پال ہے لڈوے کی یعنی یہ چھوٹے چھوٹے پال کے آم ہیں۔ رام نام لڈوا گوپال نام گھی۔ ہر کا نام مصری تو گھول گھول پی۔

لذائذ (ع) اسم مؤنث :- لذت کی جمع۔ مزے۔ ذائقے لذّات +

لذائذِ نفسانی (ع + ف) اسم مؤنث :- حظِ نفسانی۔ نفس کے مزے۔ نفس کی خوشی۔ اندری بھوگ۔ شہوت پرستی +

لذّت (ع) اسم مؤنث :- (۱) لغوی معنی خوش مزہ اور خوش ذایقہ ہونا۔ مزہ۔ ذائقہ۔ سواد۔ چسکہ (۲) لطف۔ آنند۔ خوشی۔ سرج عیش و نشاط + حظ +

لذّت اُٹھانا (ا) فعل متعدی :- مزہ لینا۔ لطف حاصل کرنا۔ حظ اُٹھانا۔ ذایقہ لینا۔ سواد پانا

لذّت آشنا (ع + ف) صفت :- مزہ سے واقف۔ مزہ پایا ہوا۔ مزہ چکھا ہوا ؎

جو لذت آشنائے مرگ ہوتا خضر تو ہرگز نہ پیتا آبِ حیواں ڈوب مرتا آبِ حیواں میں (ذوق)

لذّت پانا (ا) فعل متعدی :- مزہ پانا۔ لطف حاصل کرنا۔ حظ اُٹھانا +

لذّت چکھنا (ا) فعل متعدی :- مزہ چکھنا۔ مزہ لینا۔ ذایقہ لینا۔ سواد پانا۔ لطف حاصل کرنا۔ مزہ اُڑانا + ؎

لذتِ غمِ فراق کی چکھا کیا کرے۔ اسیرِ مرگ میں شبِ ہجراں جیا کرے (محسن)

لذیذ (ع) صفت :- (۱) خوش مزہ۔ خوش ذایقہ۔ مزیدار۔ پُر مزہ۔ مزیلا۔ لذت بخش ؎

خونِ دل لختِ جگر کے عشق میں لذت ہے اور گو کہ اکل و شرب سب ہیں اہلِ دنیا کے لذیذ (کنہیا لال عاشق)

(۲۔ ا) خوشگوار۔ خوش آیندہ۔ لطف انگیز۔ پُر لطف ؎

گو وصالِ یار میں ہے عیش کا ساماں لذیذ ہر جدائی میں بھی ہے ہمکو غمِ ہجراں لذیذ
ہجر میں رحمت بھی زحمت سے زیادہ سخت ہے یار ہو ساغر ہو مے ہو پھر یہ ہے باراں لذیذ
عاشقِ شوریدہ سر کو سن بقول اوستاد تذکرہ تیرا ہے ہر دم اے مرے جاناں لذیذ (مؤلف)

لڑا

(۳۔ ا) عزیز۔ پیارا۔ دلپسند۔ من بھاتا ؎

جذبۂ عشقِ زلیخا گر نہ تھا فرمائیے مصر کے بازار میں کیا تھا مہِ کنعاں لذیذ (عاشق)

لُراف صفت :- احمق۔ بے خرد۔ بے تمیز۔ بے عقل۔ بے شعور۔ بدسلیقہ۔ بونگا۔ بچپا کا باوا ؎

لینی ہے خبر اب ایک لڑکی تُرکی کا جواب بھی ہے تُرکی (عاشق)

(اصل میں صحرانشینوں کے ایک فرقہ کا نام ہے۔ چونکہ وہ شخص گنوار اور اجڈ ہوتے ہیں اس وجہ سے اس معنی میں مستعمل ہو گیا) +

لرز جانا (ا) فعل لازم :- کانپ جانا۔ تھرا جانا۔ کانپ اُٹھنا۔ تھر تھرا جانا + ڈر یا خوف سے رعشہ آجانا۔ خائف ہو جانا ؎

نگاہ یاس میری دل ہلا دیتی ہے قاتل کا لرز جاتے ہیں بازو ہاتھ سے تلوار گرتی ہے (اسیر)

لرزش (ف) اسم مؤنث :- کپکپی۔ تھرتھراہٹ۔ کپکپاہٹ۔ رعشہ۔ جنبش +

لرزنا (ا) فعل لازم :- از لرزیدن (۱) کانپنا۔ تھرانا۔ کپکپانا۔ تھرتھری چھوٹنا۔ سردی یا خوف یا رعب سے بدن میں رعشہ آنا + ؎

ہوائے زلف کو چھیڑا اور اپنا دل لرزتا ہے کہیں ایسا نہ ہووے ہم سے وہ کافر ادا سمجھے (ذوق)

(۲) ہلنا۔ جنبش کرنا۔ ڈولنا +

لرزہ (ف) اسم مذکر :- (۱) رعشہ۔ تھرتھراہٹ۔ کپکپاہٹ۔ جُھر جُھری۔ کپکپی۔ جنبش۔ لرزش۔ دھڑکن (۲) بھونچال۔ زلزلہ۔ ہالن ڈولن۔ امن چین +

لرزہ آنا (ا) فعل لازم :- رعشہ آنا۔ کپکپی چھوٹنا۔ کانپنا۔ کپکپانا + خوف خدا ہونا۔ ایمان کانپنا + زلزلہ آنا۔ بھونچال آنا + خوف چھانا۔ رعب چھانا +

لڑ (ہ) اسم مؤنث :- (۱) لڑی۔ سِلک + ہار۔ سلسلہ + ڈور۔ طناب۔ ڈوری۔ تار۔ رسن۔ (۲) رسّی کا بل۔ بھانج (۳) قطار۔ صف۔ لائن۔ (۴) زنجیر۔ زنجیرہ۔ چین۔ (۵) وسیلہ۔ تعلق۔ رشتہ (۶) ٹولی۔ جماعت۔ پرا + تھوک۔ (۷۔ پنجاب) دامن یا کنارہ (۸۔ ") گرہ۔ گانٹھ +

لڑ لگانا (ہ) فعل متعدی :- (۱) وسیلہ و تعلق پیدا کرنا۔ ہتّیس جمانا۔ ڈھنگ لگانا۔ (۲۔ پنجاب) زوجیت میں دینا۔ نکاح میں دینا۔ بیاہنا +

لڑ ملانا (ہ) فعل متعدی :- (۱) سلسلہ ملانا۔ تعلق پیدا کرنا۔ ربط کرنا۔ پلول ملانا۔ دوستی کرنا۔ یارانہ گانٹھنا + (۲۔ پنجاب) سینے کے واسطے دونوں کپڑوں کے کناروں کو ملانا

لڑ میں رہنا (ہ) فعل لازم :- (۱) کسی کے کہنے میں رہنا۔ کسی کا طرفدار بنا رہنا۔ ساتھ دینا۔ ساتھی رہنا۔ (۲۔ پنجاب) گرہ میں رہنا۔ گانٹھ میں ہونا۔ جیب میں ہونا۔ پلے ہونا۔ پاس ہونا +

لڑاک (ہ) صفت :- جنگجو۔ ستیزہ کار۔ مفسد۔ جھگڑالو +

لڑاکا (ہ) صفت :۔ (۱) لوگوں سے نہایت لڑنے بھڑنے والا۔ جنگجو۔ ستیزہ کار۔ بِس کی گانٹھ۔ فسادی۔ فتنہ انگیز۔ جھگڑالو۔ دنگئی۔ شریر۔ (۲) بدمزاج۔ بدخُو۔ درشت طبع۔ تندخُو۔ جھلّا۔ غضبناک۔ غضبی۔ ترتڑو۔ ع

ناسازئ طبیعت کیا ہے جواں ہوئے پر اوباش وہ ستمگر لڑکا ہی تھا لڑاکا (میر)

(۳) جنگی۔ بہادر۔ سُور بیر۔ مردکاری۔ شیر مرد (۴۔ اسم مونث) فتنہ انگیز عورت۔ مفسدہ پرداز عورت۔ شریر عورت۔ بدمزاج عورت۔ زنِ تندخُو۔ لڑنے بھڑنے والی عورت۔ ع

زالِ دُنیانے صلح کی کس دن یہ لڑاکا سدا سے لڑتی ہے (ذوق)

لڑاکا کے چار کان (ہ) کہاوت :۔ جس عورت کو لڑنے جھگڑنے کا مزہ ہوتا ہے وہ ہرطرف اور ہربات پر کان لگائے رہتی اور بہانہ ڈھونڈتی پھرتی ہے +

لڑانا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) لڑائی کرانا۔ جنگ کرانا۔ بھڑانا۔ کُشتی کرانا۔ جُٹانا (۲) ملانا۔ شریک کرنا۔ ساجھا ملانا۔ جیسے چار چار پیسے لڑاکر سودا کھایا (۳) پیچ کرانا۔ گھستا بازی کرانا۔ جیسے پتنگ لڑانا (۴) متوجہ کرنا۔ لگانا۔ مصروف کرنا جیسے جان لڑانا طبیعت لڑانا (۵۔ قمارباز) داؤں پر رکھنا۔ داؤں پر لگانا۔ (۶) سامنے کرنا۔ ملانا۔ گھورنا جیسے نظر لڑانا۔ آنکھ لڑانا (۷) اٹکرانا۔ ٹکر لگانا (۸) زور کرنا۔ زور آزمائی کرنا جیسے پنجہ لڑانا +

لڑائی (ہ) اسم مونث :۔ (۱) جنگ۔ جدل۔ رزم۔ جُدھ۔ کارزار۔ حرب۔ معرکہ آرائی۔ مصاف۔ مہم (۲) تکرار۔ دنگا۔ فساد۔ جھگڑا۔ ٹنٹا۔ ستیزہ + راڑ۔ جُوتی پیزار + گالی گلوچ + مارکٹائی۔ مارپیٹ۔ گتھم گتھا (۳) مقابلہ۔ مٹھ بھیڑ۔ سامنا (۴) کُشتی لڑنت۔ پٹنت۔ زور آزمائی۔ کاوُنڈری (۵) خصومت۔ دشمنی۔ نزاع۔ بیر۔ عداوت بغض۔ کینہ۔ حسد۔ (۶) شکر رنجی۔ بدمزگی۔ ان بن۔ کدورتِ خاطر۔ ناموافقت۔ خفگی۔ رنجش۔ بگاڑ۔ ع

صلح کی ٹھیرایئے اب تو لڑائی ہوچکی ہوچکی صاحب محبت آزمائی ہوچکی (ظفر)

کون کہتا ہے کہ ہم تم میں لڑائی ہوگی کسی دشمن نے اڑائی یہ اُڑائی ہوگی (لااعلم)

لڑائی باندھنا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) جنگ کی ٹھیرانا۔ دعوت جنگ کرنا (۲) دشمنی ٹھاننا۔ خصومت اختیار کرنا۔ بیر باندھنا۔ دشمنی کرنا (۳) جھگڑا مول لینا۔ جھگڑا کھڑا کرنا

لڑائی بڑھانا (ہ) فعل متعدی :۔ خصومت یا عداوت کو ترقی دینا۔ جھگڑا بڑھانا۔ تکرار کو طول دینا +

لڑائی بگڑ جانا (ہ) فعل لازم :۔ (لکھنؤ) جنگ میں حریف سے شکست کھانا۔ شکست یاب ہونا۔

لڑائی بھڑائی (ہ) اسم مونث :۔ جنگ۔ ستیزہ۔ دنگہ و فساد +

لڑائی پرجانا یا چڑھنا (ہ) فعل لازم :۔ مہم پر جانا۔ معرکہ آرائی کے واسطے روانہ ہونا۔ جنگ و جدل پر جانا +

لڑائی پلے باندھنا (ہ) فعل متعدی :۔ (ہنود) جھگڑا مول لینا۔ جھگڑے میں پڑنا۔ بیر باندھنا۔ بگاڑ کرنا + عذاب مول لینا +

لڑائی تلجانا (ہ) فعل لازم :۔ موقع جنگ کا قریب آجانا۔ معرکہ ٹھن جانا۔ جنگ کا قریب الوقوع ہوجانا۔ مہم سر پر آجانا۔ جنگ و جدل پر مستعد و آمادہ ہوجانا۔ ع

جب تُل گئی لڑائی ترازو کی تول پر باتوں سے بات چھوٹے دھڑوں سے دھڑ لگے (انشاء)

لڑائی ٹھاننا (ہ) فعل لازم :۔ دیکھو (لڑائی باندھنا) ع

صلح کُل ہے مذہب اپنا اپنی کسی سے جنگ نہیں معرکہ آرا ہو کے لڑائی ٹھاننے والے اور ہی ہیں (ظفر)

(۲) بیر باندھنا۔ دشمنی اختیار کرنا +

لڑائی ڈالنا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) جھگڑا ڈالنا۔ ٹنٹا کھڑا کرنا + لڑنا + جنگ کرنا۔ جدھ کرنا (۲) جُٹانا۔ بھڑانا۔ دو آدمیوں یا پرندوں کو لڑوانا +

لڑائی سر پر مول لینا (ا) فعل متعدی :۔ اپنے ذمہ جھگڑا لینا۔ عذاب مول لینا۔ قضیے میں پڑنا +

ہمسری کرکے یہاں تونے عبث شانے سے مول لی اے دل صد چاک لڑائی سر پر (نصیر)

لڑائی سر کرنا (ا) فعل متعدی :۔ دیکھو (لڑائی مارنا) +

لڑائی سی لڑائی (ہ) اسم مونث :۔ بہت ہی لڑائی۔ ازحد جھگڑا۔ ع

آج پھر تھا بے حمیت میر واں کل لڑائی سی لڑائی ہوچکی (میر)

لڑائی کا باجا (ہ) اسم مذکر :۔ طبلِ جنگ + جنگ کے وقت کا مست باجا۔ جنگی باجا +

لڑائی کا جہاز (ا) اسم مذکر :۔ جنگی جہاز۔ وہ جہاز جو سمندری جنگ کا کام دے + وہ جہاز جس میں بیٹھکر سمندر کی لڑائی لڑیں اور سامانِ جنگ وغیرہ سے آراستہ ہو +

لڑائی کا سامان (ا) اسم مذکر :۔ سامانِ جنگ۔ اسبابِ حرب جیسے آلاتِ جنگ و گولہ و بارود وغیرہ +

لڑائی کا گھر (ہ) صفت :۔ (۱) بانیٔ فساد۔ بِس کی گانٹھ۔ فساد کی جڑ۔ بنائے فساد فتنہ پرواز۔ فتنہ انگیز۔ باعثِ فتنہ۔ باعث فساد۔ جیسے لڑائی کا گھر ہانسی روگ کا گھر کھانسی (۲) فساد کرنے والا۔ جھگڑا ڈالنے والا۔ آگ لگاؤ۔ تپنگ چھری +

لڑائی کا کھیت (ہ) اسم مذکر :۔ میدانِ جنگ +

لڑائی کا گیت (ہ) اسم مذکر :۔ ساکھا۔ وہ گیت جو بوقت جنگ بہادروں کی تعریف میں گا کر سنایا جاتا ہے + رجز + رزمیہ اشعار +

لڑائی کا میدان (ا) اسم مذکر :۔ میدانِ جنگ۔ جُدھ استھان۔ مقامِ کارزار۔ معرکہ۔ کھیت +

لڑائی کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) جھگڑنا۔ دنگا کرنا۔ تکرار کرنا۔ راڑ کرنا۔ کلکل کرنا۔ لڑنا (۲) خصومت کرنا۔ نزاع کرنا۔ دشمنی رکھنا۔ عداوت رکھنا (۳) جنگ کرنا۔ معرکہ آرائی کرنا +

لڑائی لڑنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) جنگ کرنا۔ میدان کارزار میں ہتیاروں سے قتل و قمع کرنا۔ معرکہ آرائی کرنا (۲) جھگڑا کرنا۔ جھگڑنا۔ تکرار کرنا جیسے کیا عورتوں کیسی لڑائی لڑتے ہو ✦

لڑائی مارنا (ہ) فعل متعدی : شکست دینا۔ پس پا کرنا۔ حریف کو میدانِ جنگ میں مغلوب کرنا۔ غنیم کو ہرانا۔ لڑائی سر کرنا۔ میدان جیتنا ؎

حیرت کی جگہ یہ معرکہ ہے بارے　　کیا پوچھتے ہو مرتے ہیں عاشق سارے
مشہور ہے عشق نے لڑائی ماری　　اسیر کہ گئے لوگ سب اُسکے مارے　　(رباعی)

لڑائی مول لینا (ہ) فعل متعدی :- (۱) خواہ مخواہ جھگڑے میں پڑنا ✦ پاپ بسانا۔ عذاب مول لینا۔ ناحق وقت اور مصیبت میں پڑنا جیسے اپنا دیکر لڑائی مول لی (دھا دینا اور لڑائی مول لینا برابر ہے (۲) خواہ نخواہ دوسرے سے لڑنا۔ چھیڑ خانی کرنا۔ خود جھگڑا نکال لینا۔ خواہ نخواہ اُلجھنا ؎

ہوا سے بندیہ مژگاں سے ظاہر　　لڑائی لیں وہ آنکھیں ڈھونڈ کر مول　　(آتش)

لڑائی میں لڈو نہیں بٹتے (ہ) کہاوت :- یعنی لڑائی کچھ خوشی کا مقام نہیں ہے۔ دیکھو لڑائی میں مٹھائی نہیں بٹتی) ✦

لڑائی میں مٹھائی نہیں بٹتی (ہ) کہاوت : یعنی لڑائی کا پھل تلخ کلامی مار پیٹ اور کشت و خون ہوتا ہے۔ لڑائی خوشی کی جگہ نہیں ہے۔ لڑائی شیرینی تقسیم ہونے کا مقام نہیں ہے ؎

کلام تلخ بھی ہوں گر لڑائی ہے صاحب　　لڑائی میں نہیں بٹتی مٹھائی ہے صاحب　　(ظفر)

لڑائی ہونا (ہ) فعل لازم :- (۱) تکرار ہونا۔ جھگڑا ہونا۔ قضیہ ہونا۔ فساد ہونا۔ دنگہ ہونا (۲) جنگ ہونا۔ معرکہ آرائی ہونا۔ جدھ ہونا۔ کارزار ہونا (۳) پھوٹ پڑنا۔ بیر ہونا۔ دشمنی ہونا۔ اَن بن ہونا۔ شکر رنجی ہونا۔ یاری کٹ ہونا۔ یارانہ چھوٹنا ✦

لڑباؤلا (ہ) صفت :- (پورب) احمق۔ ابلہ۔ بیوقوف۔ مورکھ ✦

لڑبڑا (ہ) صفت :- (۱) لزج۔ لجلجا۔ لزوجت دار ✦ بندھی بوٹی کا نقیض۔ پتلا اور لزج جیسے کیا لڑبڑا گوشت اُٹھا لائے (۲) ڈھیلا۔ ہیجڑا۔ زنخہ۔ نامرد۔ ہیز۔ کم ہمت ✦

لڑبڑانا (ہ) فعل لازم :- (پورب) (۱) ہکلانا۔ تتلانا۔ زبان میں لکنت ہونا۔ رک رک کر بولنا (۲) لڑکھڑانا۔ ڈگمگانا ✦

لڑت (ہ) اسم مؤنث :- لکھنؤ (لڑنت) ✦

لڑکا (ہ) اسم مذکر :- (۱) طفل۔ کودک۔ چھورا۔ چھوکرا۔ مُنڈا۔ صبی (۲) بالک۔ بچہ۔ مولود۔ کمسن بچہ۔ معصوم بچہ (۳) پوت۔ پتر۔ پسر۔ بیٹا۔ ابن۔ خلف۔ فرزند۔ (۴ صفت) ننا۔ منا۔ چھوٹا۔ ننکا۔ کمسن۔ بالا (۵) ناتجربہ کار۔ بے سمجھ۔ نادان۔ ان سمجھ۔ بھولا ؎

لڑکا ہی تھا نہ قاتل ناکردہ خوں ہنوز　　کپڑے گلے کے سارے مرے خوں میں بھر چلا　　(میر)
ناداں کی محبت میں ہے سو طرح کا دھڑکا　　دل دوں کسی ناداں کو میں ایسا نہیں لڑکا　　(سید انشا حسن امانت)

لڑکا بالا (ہ) اسم مذکر : (۱) بال بچہ۔ اولاد۔ بیٹا بیٹی۔ چھورا چھوری۔ بچہ وچہ کوئی بچہ۔ (۲ صفت) کمسن۔ چھوٹی عمر کا۔ بالا جیسے ابھی تو وہ آپ ہی لڑکا بالا ہے ✦

لڑکا جنتے بیوی اور ہلدی باندھیں میاں (ہ) کہاوت :- دُکھ بھرے کوئی اور فائدہ اُٹھائے کوئی۔ ایک تکلیف اُٹھائے دوسرا مزا اُڑائے ✦

لڑکا روے بالوں کو نائی روے منڈائی کو (ہ) کہاوت :- ہر شخص اپنا ہی دُکھ روتا ہے۔ اپنا اپنا دکھڑا سب بیان کرتے ہیں ✦

لڑکا گود لینا (ہ) فعل متعدی :- متبنیٰ بنانا۔ بیٹا بنانا۔ گودی لینا۔ فرزندی میں لینا ✦

لڑک بُدھ (ہ) اسم مؤنث :- بچپن کی سمجھ۔ بال بدھ۔ بچوں کی سی عقل۔ عقل ناقص۔ عقل خام ✦

لڑکپن (ہ) اسم مذکر :- (۱) بچپن۔ طفولیت۔ طفلی۔ بچگی۔ خردسالی۔ صغر سنی۔ لڑکائی بالپن۔ کودکی ✦ (۲) ہنگام طفلی۔ اوانِ صبی۔ کمسنی کا زمانہ ؎

مرے قاتل کا لڑکپن دیکھو　　دیکھ کر خوں کو مرے ڈر ہی گیا　　(گویا)

(۳) چھچھور پن۔ چلبلاپن۔ چھچھور پن۔ سبک وضعی۔ سبک سری۔ ہلکا پن۔ اوچھا پن۔ ناسنجیدگی ؎

آلپٹ چھاتی سے میری در کی چلون چھوڑ دے　　ہر کسو سے لگ کے چلنا یہ لڑکپن چھوڑ دے　　(نظیر)

لڑکوری (ہ) اسم مؤنث :- (پورب) بچے والی۔ بچہ دار۔ معتبیہ۔ بچے کی ماں۔ اولاد والی ✦

لڑکوں (ہ) اسم مذکر :- لڑکا کی جمع۔ جمع کی وہ بدلی ہوئی صورت جو حروف مغیرہ کے آملنے سے بجائے یائے مجہول واؤ مجہول اور نون غنہ سے بدل کر پیدا ہوگئی ہے

لڑکوں کا باوا (ہ) اسم مذکر :- شریروں کا سردار۔ شیطان کے کان کاٹنے والا ✦ نہایت حرامزادہ۔ بڑا ہی شریر۔ کھیل بھنڈ کرنیوالا۔ کھنڈت ڈالنے والا۔ کام بگاڑو۔

جہاں بلند ہو ناصح وہاں آوے خلل کرنے　　رقیب نادلنا جی گویا لڑکوں کا باوا ہے　　(ناجی)

لڑکوں کا کھیل (ہ) اسم مذکر :- (۱) بچوں کا کھیل۔ بازیٔ طفلاں۔ بازیچۂ اطفال (۲) بچوں کا دل بہلاوا۔ بچوں کا تماشا۔ بچوں کی ہنسی۔ بچوں کے خوش ہونیکی بات جیسے لڑکوں کا کھیل چڑیوں کا مرن (۳) منہ کا نوالہ۔ کار آسان۔ کار سہل و ادنےٰ (۴) ناستقل بات۔ وہ بات جسمیں استقلال نہ ہو ؎

ہم وحشیوں کا گھر ہے کہ لڑکوں کا کھیل ہے　　دن میں ہزار بار بنا اور بگڑ گیا　　(آشفتہ)

لڑکوں کا کھیل چڑیوں کا مرن (ہ) کہاوت :- ناسمجھ کے آگے جانبازی اور جاں نثاری کی کچھ قدر نہیں ✦ (مرن اس مثل کے سوا ہر جگہ مؤنث بولتے ہیں) ✦

لڑکھڑا کر چلنا (ہ) فعل لازم :- ڈگمگا کر چلنا۔ اٹھلا کر چلنا۔ مستانہ چال سے چلنا ✦ ٹھوکریں کھاتا چلنا۔ گرتا پڑتا لڑھکتا پڑھکتا جانا۔ افتان و خیزاں چلنا ؎

کچھ بے سبب نہیں ہے یہ لڑکھڑا کے چلنا   جاتے کہاں ہو ہم سے آنکھوں کو تم چرائے (عارف)

لڑکھڑانا (ہ) فعل لازم۔ ضعف خواہ مستی سے پاؤں وغیرہ کا کانپنا۔ لرزنا۔ تھرانا۔ تزلزل ہونا۔ تھر تھرانا لغزش کرنا۔ ہلنا۔ جنبش کرنا۔ ڈِگمگانا۔ ڈگڈگانا۔ لغزیدن کا ترجمہ پاؤں کا جگہ پر نہ پڑنا + مستانہ چال سے چلنا + لپکپانا۔ مجازاً چوکنا۔ دھوکا کھا بے راہ ہونا۔ گمراہ ہونا۔ بہکنا۔ نیت ڈانواں ڈول ہونا۔ نیت بگڑنا۔ ایمان یا نیت میں فرق آنا ٭

کل جو ہمنے منیچہ کے ساتھ سیر دیر کی   لڑکھڑایا تھا ہی پا لیکن خدا نے خیر کی (امیر)

آتی ہے کوئے یار سے مستانہ کسقدر   کیا لڑکھڑائے جاتے ہیں باد سحر کے پاؤں
الٰہی قاصد کی خیر گذرے کہ آج کوچے سے فتنہ گر کے   صبا نکلتی ہے لڑکھڑا کر نسیم چلتی ہے تھرتھرا کر (داغ)

لڑکھڑاتا ہے مرے سرو خراماں کے حضور   پاؤں کس نے ترا اے سروگلستاں توڑا (امانت)

ہر قدم پر ہے مجھے یوں رہِ دیں میں لغزش   لڑکھڑاتا ہوا جیسے کوئی میخوار چلے
ہیں وہ میکش کہ لڑکھڑائینگے اگر ستی میں ہم   دستگیر اپنا وہیں دست سبو ہو جائیگا (ناسخ)

لڑکھڑاتے ہیں قدم کیوں نہ دیں میں اُسکے   زاہد خشک تو ساقی نہیں میخواروں میں (امیر)

جانب خانۂ خمار سے کیا آتی ہے۔   لڑکھڑاتی ہوئی جو باد صبا آتی ہے (رند)

جھوم جھوم ایسے بادل آنے لگے   پاؤں توبہ کے لڑکھڑانے لگے (ذوق)

ٹھوکریں کھانے لگی صحن گلستاں میں نسیم   لڑکھڑاتا ہوا جسدم بتِ میکش آیا (ہوس)

کل جو ہمنے منیچے کے ساتھ سیر دیر کی   لڑکھڑایا پاؤں تھا لیکن خدا نے خیر کی (یاس)

لڑکی (ہ) اسم مؤنث۔ (۱) چھوری۔ چھوکری۔ کنیا۔ طفلہ (۲) بیٹی۔ دختر۔ صبیہ۔ پتری۔ بِنت (۳) بالی۔ کم سِن۔ کم عمر۔ ناداں (۴) کنواری۔ بن بیاہی + دوشیزہ۔ باکرہ۔ (۵) ناتجربہ کار۔ ناسمجھ۔ نافہم (۶) عروس۔ دُلہن ٭

لڑکی کا باپ (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) بیٹی کا باپ۔ (۲) دُلہن کا باپ۔ پدرِ عروس ٭ (۳۔ حقارتاً) مردِ کم ہمت۔ کم زور۔ بزدل ٭

لڑکی والا (ہ) اسم مذکر۔ لڑکی کا باپ۔ پدر عروس ٭

لڑکے (ہ) اسم مذکر۔ اول لڑکا کی جمع دوسرے حروف مغیرہ یا تابع مغیرہ کے آجانے سے الف کو یائے مجہول سے بدل کر تلفظ اور اسکی صورت جیسے لڑکے کو۔ لڑکے میں۔ لڑکے کا۔ لڑکے سے وغیرہ۔

لڑکے بالے (ہ) اسم مذکر۔ بال بچے۔ اہل و عیال۔ عیال و اطفال۔ جورو بچے۔ بیوی بچے۔ کنبہ۔ کُنبہ ٭

لڑکے والا (ہ) اسم مذکر۔ دولہا کا باپ۔ پدرِ داماد ٭

لڑکیاں (ہ) اسم مؤنث۔ لڑکی کی جمع بیٹیاں ٭

لڑمرنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) لڑکر جان دیدینا۔ لڑکر مرجانا۔ لڑکر مارا جانا۔ آپس میں تکرار کرکے جان سے گزر جانا ٭

انگوٹھی لعل کی رکتی قیامت آج گر ہوتی   جنہوں کی آنکھ بھی لڑ ہو گئے ایک نگینے پر (ناجی)

(۲) لڑ پڑنا۔ باہم تکرار یا جھگڑا کر بیٹھنا۔ گتھ جانا۔ پِسٹ پڑنا۔ بھڑ جانا ٭

لڑنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) جھگڑنا۔ تکرار کرنا۔ رار کرنا۔ ٹنٹا کرنا۔ نزاع کرنا۔ خصومت کرنا ٭

شورِ قلقل یہ کیوں ہے دخترِ رز   کیا کسی آشنا سے لڑتی ہے
ترے بیمار کے سرِ بالیں   موت کیا کیا شفا سے لڑتی ہے (ذوق)

(۲۔ متعدی) مار پیٹ کرنا۔ جوتی پیزار کرنا۔ کُشتم کُشتا کرنا۔ (۳) بھڑنا۔ جُٹنا۔ گتھنا۔ گتھم گتھا ہونا (۴۔ متعدی) مقابلہ کرنا۔ سامنا کرنا ٭

قسمت اُس بت سے جا لڑی اپنی   دیکھو احمق خدا سے لڑتی ہے
نہیں مژگاں کی دو صفیں گویا   اک بلا اک بلا سے لڑتی ہے (ذوق)

(۵۔ لازم) بھڑنا۔ مقابل ہونا۔ سامنے ہونا۔ رُوکش ہونا۔ جُٹنا۔ سنگھ ہونا + ٭

دیکھو اُس چشم مست کی شوخی   جب کسی پارسا سے لڑتی ہے (ذوق)

(۶۔ متعدی) جنگ و جدل کرنا۔ جُدھ کرنا۔ کارزار کرنا۔ رزم آرا ہونا۔ معرکہ آرائی کرنا۔ ہتیاروں سے مقابلہ کرنا + وار کرنا۔ حملہ کرنا۔ حربہ کرنا۔ جیسے لڑتوں کے پیچھے بھاگتوں کے آگے۔ دلڑیں نہ بھڑیں زرہ بکتر پہنے پھریں ٭

سچ ہے الحرب خدعۃ اے ذوق   نگہ اُسکی دغا سے لڑتی ہے (ذوق)

(۷۔ لازم) ٹکرانا۔ ٹکر کھانا جیسے ریل کا لڑنا ٭

ہم فراق میں لڑتے ہیں شیشہ و ساغر   کیا نہ فیصلہ ساقی نے اِس لڑائی کا (لااعلم)

(۸۔ عو۔ لازم) خفا ہونا۔ ناراض ہونا۔ رُوٹھنا جیسے ٭

سونی سیجڑیاں اکیلے پڑے ہو بلم تم ہمسے لڑے ہو (گیت)

(۹۔ لازم) مطابق ہونا۔ یکساں ہونا۔ جوڑ برابر آنا۔ میزان کھانا۔ میزان ملنا۔ جیسے حساب لڑنا (۱۰۔ ") شرکت ہونا۔ ساجھا ملنا۔ جیسے آؤ بھئی دو دو پیسے لڑیں (۱۱۔ ") یاور ہونا۔ مددگار ہونا۔ یاری دینا۔ یاری کرنا جیسے قسمت لڑنا۔ نصیبا لڑنا (۱۲۔ ") ملنا۔ موافق ہونا۔ یکساں ہونا جیسے مضمون لڑنا۔ خیال لڑنا۔ شعر لڑنا (۱۳۔ ") گڈمڈ ہونا۔ غت پٹ ہونا۔ باہم بھڑ جانا۔ رل مل جانا جیسے کبوتروں کا لڑنا (۱۴۔ ") مصروف ہونا۔ متوجہ ہونا۔ ملتفت ہونا + پہنچنا۔ جمنا ٭

واہ کیا کیا طبیعت اپنی بھی   عشق میں ابتدا سے لڑتی ہے (ذوق)

دیکھوں کسی کو آنکھ ہے اُس سے لڑی ہوئی   بیٹھوں کہیں مگر ہے دل اُس سے لڑا ہوا (عارف)

(۱۵۔ ") باہم ضدنا۔ ضد کرنا۔ اڑنا۔ پیچ کرنا۔ جیسے کیوں آپس میں لڑکر دام بڑھاتے ہو (نیلام) (۱۶۔ ") کُشتی کرنا۔ لپٹنت کرنا۔ زور آزمائی کرنا (۱۷۔ ") مباحثہ کرنا۔ بحثنا۔ مناظرہ کرنا (۱۸۔ پنجاب و پورب) ڈنک مارنا۔ کاٹنا + ڈسنا۔ جیسے تتیا

لڑنا۔ پچھڑ لڑنا۔ بھڑ لڑنا۔ سانپ لڑنا وغیرہ +

لڑنا بھڑنا (ہ) فعل متعدی:۔ باہم جنگ و جدل کرنا۔ آپس میں جھگڑا ٹنٹا کرنا۔ بحث و تکرار کرنا ؎

لڑنے بھڑنے کا ذوق رکھتے ہیں مرغبازی کا شوق رکھتے ہیں (انشاء)

جس سے بچاتے تھے لڑ بھڑ کے وہ آزار نہیں آپ کی ترک و فا سے تو دشوار نہیں (مومن)

لڑنا جھگڑنا (ہ) فعل متعدی:۔ آپس میں بحث و تکرار کرنا + جھگڑا ٹنٹا کرنا۔

لڑنت (ہ) اسم مؤنث:۔ کشتی۔ زور آزمائی۔ پہلوانی ؎

ترے سائے تلے ہے تو وہ ہمت پشہ کرے دیو و دد سے لڑنت (سودا)

لڑنتیا (ہ) صفت:۔ کشتی گیر۔ پہلوان۔ کشتی کرنے والا + کسرتی +

لُڑھانا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) لُڑکانا۔ غلطاں کرنا۔ ڈھلکانا۔ پھسلانا (۲) بہانا۔ گرانا۔ نیچے ڈالنا۔ اوندھانا۔ لنڈھانا جیسے پانی لُڑھانا (۳) مار کر گرا دینا۔ بندوق یا توپ سے گرانا۔ مار ڈالنا۔ نشانہ بنانا۔ جیسے ایک وار میں دس کو لُڑھا دیا +

لُڑھ پُڑھ کر (ہ) تابع فعل:۔ لوٹ پیٹ کر۔ گر پڑ کر۔ اُفتاں و خیزاں۔ جوں توں کر کے۔ خدا خدا کر کے ؎

بچ تو گیا ہے لُڑھ پُڑھ اُس زلف عنبریں سے پر کاٹے ہے کلیجا اُس چشم شرگیں سے (میر سوز)

لُڑھتا پُڑھتا (ہ) صفت:۔ لڑکتا پڑکتا۔ لوٹتا پوٹتا۔ لڑکنیاں کھاتا ہوا۔ اُفتاں و خیزاں گرتا پڑتا جیسے لُڑھتا پُڑھتا لوٹتا آیا۔ احسن کے گھر بیٹا آیا + لُڑھتی پُڑھتی چھنتی آئی احسن کے گھر بنی آئی (پسو الونی سیں)

لُڑھکنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) غلطاں ہونا۔ ڈھلکنا۔ لڑکنی کھانا۔ پھسلنا۔ لڑھنا (۲) لیٹنا پڑنا سونا۔ لوٹنا۔ لوٹ لگانا جیسے آج زمین ہی پر لڑھک رہو (۳) مرنا۔ دنیا سے اُٹھنا۔ جان سے جانا۔ انتقال کرنا۔ جیسے آج وہ بھی لڑھک گئے + (عوام)

لڑھکنی (ہ) اسم مؤنث:۔ لوٹنی۔ غلطیدگی + لوٹ +

لڑھکنی کھانا (ہ) فعل متعدی:۔ لوٹنی کھانا۔ لُڑھکنا۔ پھسل جانا۔ قلابازی کھانا +

لُڑھنا (ہ) فعل لازم:۔ دیکھو (لُڑھکنا) +

لُڑھنا پُڑھنا (ہ) فعل لازم:۔ گرنا پڑنا۔ لوٹنا پوٹنا ؎

دست و پا گم شدہ دل طعنۂ عالم زدہ دل ترے کوچے کو چلا آئے ہے لُڑھتے پُڑھتے (میر سوز)

لُڑھیانا (ہ) فعل متعدی:۔ مروڑی دیکر سینا۔ منہ مارنا۔ سیون سے کور دبانا۔ کنارہ سینا۔ رسی کر کر کنارہ بتانا +

لڑی (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) لڑ۔ سلک۔ نظم لآلی۔ موتیوں کی مالا۔ ہار (۲) جھڑی۔ سلسلہ۔ تسلسل۔ جیسے آنسوؤں کی لڑی +

لڑیانا (ہ) فعل متعدی:۔ لڑی پرونا۔ ہار گوندھنا +

لڑے فوج نام سردار کا۔ کاٹے باڑھ نام تلوار کا (ا) کہاوت:۔ ماتحت کام کرتے ہیں افسر نام پاتے ہیں۔ چھوٹوں کا کام بڑوں کا نام۔ کام کسی کا نام وری کسی کی ؎

قتل کرتی ہے مژہ شہرہ ہے چشم یار کا جنگ کرتا ہے سپاہی نام ہے سردار کا (امیر)

شہرہ ہے سفاک شہرہ ہے نگاہِ یار کا سچ کہا ہے باڑھ کاٹے نام ہو تلوار کا (ذوق)

لَزِج (ع) صفت:۔ چیپدار۔ لیسدار۔ لُعابدار۔ چپکتا ہوا۔ سریش کی مانند چپچپا +

لُزُوجت (ع) اسم مؤنث:۔ چسپیدگی۔ لیس۔ چیپ۔ لُعاب۔ چپچپاہٹ +

لُزُوم (ع) اسم مذکر:۔ لازم ہونا۔ ملزوم۔ وجوب۔ واجب۔ لازم۔ ضرور +

لَس (ہ) اسم مذکر:۔ لیس۔ لُعاب۔ چیپ۔ چسپیدگی۔ چپچپاہٹ۔ لزوق +

لس دار (ا) صفت:۔ لُعابدار۔ چیپدار۔ چپچپا +

لِسَان (ع) اسم مؤنث:۔ (۱) جیبھ۔ زبان۔ رسنا۔ للو (۲) بولی۔ بھاشا۔ بھاکھا۔ بانی +

لِسانُ الغیب (ع) اسم مؤنث:۔ اکاش بانی۔ صدائے غیب۔ غیب کی آواز + (حافظ شیراز کا لقب۔ جو صحیح فال نکلنے کے سبب پڑ گیا ہے) +

لَسّان (ع) صفت:۔ (۱) زباندراز۔ بہت بولنے والا۔ بکی۔ جھکی۔ (۲) فصیح الکلام۔ تیز زبان۔ خوشگو۔ خوش گفتار۔ میٹھ بولا۔ شیریں زبان (۳) چرب زبان۔ چکنی چپڑی باتیں بنانے والا۔ خوشامد و رآمد اور اپنی طرّاری سے لوگوں کا دل اپنی طرف مائل کرنے والا +

لَسّانیت (ع) اسم مؤنث:۔ (۱) زباندرازی۔ چرب زبانی۔ بکواس۔ (۲) تیز زبانی فصاحت۔ خوش کلامی +

لسرکا (ہ) اسم مذکر:۔ (لکھنؤ) واسطہ۔ سبب۔ تعلق۔ علاقہ۔ سروکار ؎

تعلقات جہاں قطع کر چکا ہوں مگر ہنوز الفت احباب کے لسرکے ہیں (بحر)

لَسلَسا (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) ایک نہایت چیپدار پھل کا نام۔ لسوڑا۔ سپستان۔ مخاط مخیط۔ لیسوا۔ لبھیڑا۔ مزاجاً معتدل مانا گیا ہے (۲) صفت: لیسدار۔ لُعابدار۔ چیپدار +

لَسلَسانا (ہ) فعل لازم:۔ چپکنا۔ چپچپانا +

لَسَن (ہ) اسم مذکر (۱) لہسن۔ برادر پیاز۔ سیر۔ ثوم۔ تُوم۔ مزاجاً تیسرے درجہ میں گرم و خشک (۲) سُرخ یا سیاہ داغ جو اکثر گردن یا رخسار خواہ جسم پر ہو جاتا ہے +

لِسنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) لتھڑنا۔ آلودہ ہونا۔ لِپنا (۲) ٹھیک بیٹھنا۔ چسپاں ہونا۔ جمنا نہایت موزوں ہونا جیسے یہ پھبتی تو اُس پر لس گئی اب دھونے دھوئے نہیں چھوٹ سکتی

لِسوڑا (ہ) اسم مذکر:۔ (گنوار) دیکھو (لَسلَسا نمبر ۱) +

لَسّی (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) بہت سا پانی ملا ہوا کچا دودھ۔ غربی صُواح (۲۔ پُورب) آلا زخم۔ آلا گھاؤ۔ کچا زخم +

لش (ا) اسم مؤنث:۔ کتے کو کسی پر جھپٹنے کا اشارہ کرنیکی آواز + (عربی میں لش بمعنی ہانکنا آیا ہے۔ اُسی سے یہ لفظ بنایا ہے) +

لش پش ہونا (ا) فعل لازم:۔ تھک کر چُور رہونا۔ مضمحل ہونا۔ چُور چُور رہونا +

لشت

کام یا سفر کے باعث نہایت تھک جانا +

(دہلی میں بکسرِ لام وہائے فارسی لکھنؤ میں بفتح ہر دو بولتے ہیں +)

لَشتم پَشتم (ا) صفت :۔ جوں توں کبھی اچھی طرح کبھی بُری طرح بسر اوقات ہونا۔ بُری بھلی طرح۔ بہر طور۔ بہر حال جس طرح بنا جس طرح ہو سکا۔ جیسے میاں لشتم پشتم گذر ہی جائیگی (تائے ہندی کے ساتھ بھی مستعمل ہے بلکہ عورتیں تو اکثر لشٹم پشٹم ہی بولتے ہیں)

لشکارنا (ا) فعل متعدی :۔ شکاری کا اپنے کُتّے کو شکار پر جھپٹانے کے واسطے لفظِ لَش کہکر اشارہ کرنا (عربی میں لَش بمعنی ہانکنا آیا ہے اور مسلمان شکاریوں نے اسی سے یہ لفظ بنایا ہے۔ واللہ اَعلَم بالصّوَاب) +

لشکر (ف) اسم مذکر :۔ (۱) عسکر۔ فوج۔ سپاہ۔ سینا۔ کٹک۔ اُردو۔ قشُون ؎

اے پری شیفتہ ہوتے ترے جن و انساں عشقبازوں سے سلیمان کا لشکر ملتا (آتش)

(۲-۱) بھیڑ۔ ہجوم۔ ازدحام۔ دَل۔ بھیڑ بھاڑ (۳-۱) کیمپ۔ کمپو۔ چھاؤنی۔ لشکر گاہ۔ فوج کا پڑاؤ +

لشکر اکٹھا کرنا (ا) فعل متعدی :۔ (۱) فوج جمع کرنا۔ سپاہ فراہم کرنا۔ (۲) بہت سے آدمی جمع کرنا۔ بھیڑ لگانا۔ جیسے تُم نے تو ایک لشکر اکٹھا کر رکھا ہے +

لشکر خلاص (ا) اسم مؤنث (بازاری ولشکری) پاتر۔ پتریا۔ بیسوا۔ قحبہ۔ کسبی۔ ہزاروں کو پار اُتارنے والی۔ سینکڑوں سے فارغ کرانے والی +

لشکر کشی (ف) اسم مؤنث :۔ (۱) فوج کشی۔ چڑھائی۔ حملہ۔ دھاوا۔ الیغار (۲) بھرتی۔ فراہمیٔ سپاہ

لشکر کی بولی (ا) اسم مؤنث :۔ لشکری زبان۔ وہ بولی جس میں بھانت بھانت کی بھاکھا مل گئی ہو

لشکر گاہ (ف) اسم مذکر :۔ (۱) کیمپ۔ چھاؤنی۔ کیمپو۔ معسکر۔ (۲) سپاہ کا پڑاؤ۔ فرودگاہِ لشکر +

لشکر والا (ا) اسم مذکر :۔ (بیگمات) بادشاہ۔ صاحبِ احتشام۔ راجہ۔ نواب۔ حاکم۔ سلطان ؎

نکلا عید کا چاند جو گھر سے لشکر والا نکلا آج کیوں نہ پھروں میں اٹھلی گہلی اُوپر والا نکلا آج (رنگین)

لشکری (ف) اسم مذکر :۔ (۱) سپاہی۔ فوجی ملازم۔ عسکری۔ تلنگا (۲) منسوب بہ لشکر۔ لشکر سے نسبت رکھنے والا + جنگی۔ ملٹری۔ فوجی (۲-۱) بازاری + چھاؤنی کے رہنے والے۔ وہ لوگ جنکی قوم زبان وغیرہ کا ٹھیک نہ ہو + لُچّے۔ شُہدے +

لشکری بولی (ا) اسم مؤنث :۔ وہ غیر معتبر بے قاعدہ غلط ملط اور غلط زبان جو اہل لشکر بولتے ہیں۔ سست۔ بچھڑی بولی +

لشتی پشتی ہونا (ا) فعل لازم :۔ تھک تھکا کر چُور ہونا۔ نہایت مضمحل ہونا۔ کام یا سفر سے تھک جانا +

لطافت (ع) اسم مؤنث :۔ (۱) باریکی + پتلاپن۔ رقت (۱) عمدگی۔ خوبی۔ تحفگی۔ نکوئی ؎

ترے پسینے کی بُو کا عالم بیان کرنے سے ہے خود بیخ لطافت بوئے عطر میں ہے لطافت گلاب میں ہے (جرات)

لطی

(۳) نرمی۔ ملایمت (۴) کثافت کا نقیض۔ صفائی۔ پاکیزگی۔ نفاست۔ ستھرائی + شفاف پن۔ شفافی (۵) نازکی۔ نزاکت۔ خوبصورتی۔ (۶) رونق۔ بہار۔ جوبن + طراوت۔ تازگی۔ (۷-۱) ذایقہ۔ مزہ۔ لذت۔ حلاوت۔ لطف (۸-۱) باریکی۔ نکتہ۔ (۹-۱) فصاحت۔ سلاست۔ (۱۰-۱) خوش اسلوبی۔ خوش وضعی۔ خوش قطعی۔ شائستگی۔ سلیقہ۔

لطائف (ع) اسم مذکر :۔ لطیفہ کی جمع۔ چُٹکلے + خُوبیاں۔ مزے۔ ظرافت کی باتیں +

لطایف الحیل (ع) اسم مذکر :۔ لغوی معنی حیلوں کی خُوبیاں۔ اچھے حیلے۔ خوش آیندہ حیلے۔ وہ بہانے جو دوسرے کو ناگوار خاطر نہ گزریں۔ جیسے لطایف الحیل سے فُلاں کام کرنے سے روک دیا +

لطایفِ غیبی (ع) اسم مذکر :۔ وہ مہربانیاں اور عنایتیں جو خاص خدا تعالےٰ کی طرف سے بلاواسطہ پہنچیں +

لُطف (ع) اسم مذکر :۔ (۱) عنایت۔ مہربانی۔ ملطُوفت۔ کرپا۔ دَیا (۲) خُوبی۔ بھلائی۔ عمدگی۔ نکوئی۔ تحفگی (۳) نرمی۔ ملائمت (۴) تازگی۔ طراوت۔ تر و تازگی۔ (۵) مزہ۔ لذت۔ بہار + خوشی۔ فرحت ؎

افسردہ دل کے واسطے کیا چاندنی کا لُطف لپٹا پڑا ہے مُردہ سا گویا کفن کے ساتھ (ذوق)

(۶) حظ۔ ذایقہ۔ حلاوت ؎

جو لطف سوز میں ہے کہاں تر ہِ خشک میں لذت ہی اَور ہوتی ہے دل کے کباب کی (مؤلف)

(۷) ظرافت۔ خوش طبعی۔ مزاح جیسے لطف کی باتیں (۸) کیفیت۔ حلاوت + حظِ طبع۔ حظِ نفس ؎

یہ تو ظاہر ہے کہ وصل اُنکا کہاں اور ہم کہاں لیکن اس پیغام میں کچھ لُطف ہے تکرار کا (انور)

لطف یہ ہے (ا) ندا (۱) خُوبی یہ ہے۔ عُمدگی یہ ہے۔ (۲-طنزاً) طُرّہ یہ ہے۔ حاشیہ یہ ہے۔ یہ اور بڑھکی دانائی ہے (۳) تعجب یہ ہے +

لُطفی (ع) صفت :۔ متبنّیٰ۔ لے پالک۔ گود لیا ہوا +

لَطیف (ع) صفت :۔ (۱) باریک۔ مہین۔ دقیق + پتلا۔ رقیق + (۲) نازک۔ کومل۔ نرم۔ (۳) ہلکا۔ سُبک۔ ملایم۔ زودہضم جیسے غذائے لطیف (۴) کثیف کا نقیض + صاف۔ شفاف۔ نرمل (۵) نفیس۔ پاکیزہ۔ ستھرا (۶) لذیذ۔ مزہ دار۔ مزے کا۔ خوش ذایقہ۔ خوشگوار (۷) خُوب۔ عُمدہ۔ تحفہ (۸) نکوکا۔ پاک۔ مقدس +

لطیف الطبع (ع) صفت :۔ سُبک روح۔ خوشدل۔ زندہ دل۔ خوش طبع + اچھی سمجھ کا۔ عمدہ طبیعت کا + حلیم المزاج۔ رحم دل۔ دَیاونت۔ دَیا والا۔ سلیم الطبع۔ بے شر + غریب۔ مسکین +

لطیفہ (ع) اسم مذکر :۔ (۱) خوبی۔ نکوئی۔ نازک اور عمدہ چیز (۲) چٹکلا۔ لُطف آمیز

لعا

بات۔ بذلہ۔ ظرافت کی بات۔ چھوٹی سی معنی خیز اور خوش آئندہ بات۔ دلچسپ بات۔ (۳-۱) اعجوبہ۔ انوکھا۔ طرفہ معجون۔ عجیب + (۴-۱) تعجب انگیز بات۔ شگوفہ۔ تازہ گھڑت +

لطیفہ چھوڑنا (۱) فعل متعدی۔ چٹکلا چھوڑنا۔ کوئی انوکھی بات بناکر بیان کرنا۔ شگوفہ چھوڑنا۔ تعجب انگیز یا فتنہ انگیز بات بیان کرنا +

لطیفہ گو (ع۔ف) صفت۔ بذلہ سنج۔ بذلہ گو۔ ظریف۔ خوش طبع۔ خوش مزاج۔ ٹھٹول۔ خوش دل +

لُعاب (ع) اسم مذکر۔ (۱) آبِ دہن۔ تھوک + کف۔ رال۔ بچے کے منہ سے بہنے والا رقیق اور لزج مادہ۔ منہ کی رطوبت ؎

شیریں سخنی ایسی کہاں پائی کسی نے　　چھوٹا ہے مرے منہ میں لعاب اسکے وہاں کا (ناسخ)

(۲) چیپ۔ لزوجت۔ لیس ؎

نگوڑی بھنڈیاں ایسی بری یہ ہوتی ہیں　　کسی جتن سے پکاؤ لعاب رہتا ہے (جان صاحب)

(۳) ہر ایک چیز کا رس یا عرق جس میں چیپ اور غلظت ہو۔ لبدڑا +

لعاب دار (ع+ف) صفت۔ لیسدار۔ چیپدار۔ چپچپا۔ لسلسا۔ لجلجا۔ لبدڑا +

لَعِب (ع) اسم مذکر۔ (۱) کھیل کود۔ بازی۔ کرتب۔ لہو۔ دل بہلاوا (۲-۱) سیر تماشا۔ لیلا +

لُعبَت (ع) اسم مؤنث۔ (۱) گڑیا۔ گڈا۔ پتلا۔ پتلی + صورت۔ بت۔ مورتی (۲) تصویر۔ چتر کاری (۳) کھیل۔ بازیچہ۔ کھلونا۔ کھیلنے کی چیز +

لَعْل معرب لال۔ اسم مذکر۔ (۱) دیکھو لال نمبر ۵ (۲) معشوق کا ہونٹھ۔ لبِ یار ؎

یاقوت لعل یار سے بہتر نہیں ولے　　ہر جوہری کو اسکی پرکھ کی نظر نہیں (میر سوز)

(۳ صفت) لال۔ سرخ۔ احمر۔ یاقوتی +

لعل اُگلنا (۱) فعل متعدی۔ (۱) سخنہائے عجیب و غریب کا زبان سے سرزد ہونا۔ خوش کلام و خوش گفتار ہونا۔ موتی اگلنا۔ زبان سے دُرفشانی کرنا۔ منہ سے پھول جھڑنا ؎

رنگیں لبوں کے وصف دہن سے نکل چکے　　ہم لعل اُس صنم کی بدولت اُگل چکے (محمد)

کرتے ہیں صفت جب ہم لعل لب جاناں کی　　تب کوئی ہمیں دیکھے کیا لعل اُگلتے ہیں (میر تقی)

وصف کرتا ہے اُن لبوں کا جب　　غافل اُسوقت لعل اُگلتا ہے (راجہ سنگھ غافل)

(۲۔ مجازاً) بدکلامی کرنا۔ بدزبانی کرنا۔ فحش کلامی کرنا۔ گالی گلوج بکنا۔ نامہذب الفاظ زبان سے نکالنا جیسے بس اب زیادہ لعل نہ اُگلیئے معاف رکھیئے ورنہ ادھر سے بھی کچھ سنیئگا (۳) باتوں سے فیض پہنچانا + دولت بخشنا۔ فایدہ پہنچانا۔ جیسے ایسے ہی وہ لعل اُگلتے ہیں کہ انکی خوشامد درآمد کرتے پھریں +

لعل توڑنا (۱) فعل متعدی۔ (طنزاً) نقصان دینا کسی بیش قیمت چیز کو چرالینا۔ جواہرات اکھاڑ لینا۔ شان میں جھتی ڈالنا۔ شان گھٹانا۔ جیسے تم آؤ گے تو ایسے ہی ہم تمہارے لعل توڑ لینگے یعنی کیا تمہاری شان میں بٹا لگیگا +

لعن

لعل گُودڑ کا (۱) اسم مذکر۔ دیکھو گُودڑ کا لعل ؎

روا رکھ کلفتِ ایام میں بھی قدر نیکوں کی　　پھٹے کپڑوں میں بھی انکو سمجھ لے لعل گودڑ کا (آتش)

(دہلی والے گودڑ کا لعل بولتے ہیں) +

لعل لب (ع۔ف) صفت (۱) لب سرخ۔ لب رنگیں۔ لال ہونٹھ۔ یاقوت کے رنگ کے ہونٹھ ؎

بوسہ جو لعل لب کا کل اُنسے طلب کیا　　کیا کیا ظفر وہ مجھ پہ ہوئے انجمن میں لال (ظفر)

(۲۔ اسم مذکر) رنگین لب۔ یاقوت لب۔ لال ہونٹھوں والا معشوق +

لعل لگنا (۱) فعل لازم۔ (۱) جواہرات سے مرصع ہونا۔ قیمتی ہونا۔ بیش قیمت ہونا۔ انمول ہونا (۲) ندرت ہونا۔ نادر پن ہونا۔ انوکھا پن ہونا۔ سرخاب کا پر لگنا۔ علوِ جاہ کو پہنچنا۔ کوئی عجیب بات ہونا ؎

بوسہ کے مانگتے ہی پھیرنے چتون کو لگے　　ایسے کیا لعل لب غیرت گلشن کو لگے (ذوق)

ہم اب سے لینگے بوسہ گل تیرے سامنے　　کیا ایسا لعل ہے ترے لب میں لگا ہوا (داغ)

لَعْن (ع) اسم مؤنث۔ (۱) پھٹکار۔ دھتکار۔ نفرین۔ کوسنا ؎

رو کیئے سجدہ نکروایئے ان ہاتھوں سے　　بر زباں لعن پئے لات و منات آپہنچی (اختر)

(۲) سرزنش۔ ملامت۔ سخت و سست بات۔ جھڑکی۔ زجر و توبیخ (۳) سراپ۔ دعائے بد

لعن طَعْن (ع) اسم مؤنث۔ لعنت ملامت۔ طعنہ دینا۔ طعن و تشنیع۔ نفرین۔ دھتکار۔ پھٹکار + دھتکار۔ دور دور۔ سرزنش۔ زجر و توبیخ +

لعن طعن کرنا (۱) فعل متعدی۔ برا بھلا کہنا۔ دھتکارنا۔ جھڑکنا۔ سرزنش کرنا۔ زجر و توبیخ کرنا۔ پھٹکارنا۔ خبر لینا +

لعنت (ع) اسم مؤنث۔ (۱) دھتکار۔ پھٹکار۔ نفرین۔ کوسنا۔ ملامت (۲) سرزنش۔ زجر و توبیخ۔ دھتکار۔ دور دور (۳) برا بھلا۔ سخت و سست +

لعنت بھیجنا (۱) فعل متعدی۔ (۱) نفرین کرنا۔ برا بھلا کہنا (۲) نفرت سے ترک کرنا۔ چھوڑنا۔ کنارہ کرنا۔ اجتناب کرنا۔ پرہیز کرنا۔ حذر کرنا (۳) کوسنا۔ بددعا دینا۔ سراپ دینا

لعنت کا شوربا پھٹ پھٹ کی روٹی (۱) اسم مؤنث۔ نہایت بے قدری اور بے عزتی کی روٹی +

لعنت کا مارا (۱) صفت۔ (۱) مردود۔ ملعون۔ لعنتی۔ راندۂ درگاہ۔ نفرین کردہ شدہ۔ لعین (۲) بدبخت۔ بدنصیب۔ شامت زدہ +

لعنت کرنا (۱) فعل متعدی۔ دیکھو لعنت بھیجنا ؎

کیا ہنسی آتی ہے مجکو حضرتِ انسان پر　　فعل بد تو اِنسے ہوں لعنت کریں شیطان پر (انشا)

لعنت کی روٹی پھٹ کا شوربا (۱) اسم مذکر۔ عو۔ نہایت بے عزتی اور بے وقری کی روٹی۔ وہ روٹی جو سینکڑوں باتیں سناکر اور طعنے مہنے دے کر

لعن

کھلائی جائے۔ جیسے ہمارا کہنا تمہاری سمجھ میں نہ آیا اب یہ لعنت کی روٹی پھٹ کا شوروا اچھا (سگھڑ سہیلی) +

لعنت ملامت کرنا (ا) فعل متعدی :- بُرا بھلا کہنا۔ سرزنش کرنا۔ زجر و توبیخ کرنا۔ سخت سُست کہنا + ذلیل کرنا۔ شرمندہ کرنا + دھتکارنا۔ خبر لینا۔ پھٹکارنا +

لعنتی (ا) صفت :- ملعون۔ مردود۔ لعین + بدبخت۔ بدنصیب۔ شامت زدہ +

لَعُوق (ع) اسم مذکر :- چاٹنے کی لیسدار دوا۔ جیسے لعوق سپستاں +

لَعِین (ع) صفت :- مردود۔ ملعون۔ لعنت کا مارا۔ لعنتی۔ راندہ۔ پھٹکار کا مارا۔ دھتکارا ہوا۔ پھٹکارا ہوا۔ نکالا ہوا۔ زبوں۔ بدبخت + دوزخی۔ جہنمی۔ برزگی +

لُغات (ع) اسم مذکر :- لُغت کی جمع (۱) الفاظ۔ شبد + زبانیں۔ بولیاں (۲) ڈکشنری۔ کوش۔ فرہنگ۔ وہ کتاب جس میں زبان کے الفاظ کے معانی ایک جگہ جمع ہوں +

لغایت (ع) تابع فعل :- صحیح (الغایتہ) اُس سرے تک۔ اخیر تک۔ انجام تک۔ انتہا تک (۲-ا) شمول۔ شامل۔ مشتمل۔ داخل۔ ملا ہوا +

لغام (ف) اسم مؤنث :- لگام۔ عنان۔ لجام۔ باگ۔ دہنہ اسپ۔ دہانہ +

لُغت (ع) اسم مذکر :- (۱) کسی قوم کی زبان۔ بولی۔ بھاشا۔ وہ اصوات و کلمات جسکے وسیلہ سے آدمی اپنے مطالب و اغراض کو بیان کریں + (۲) وہ الفاظ جنکے معنی مشہور نہ ہوں (۳) لفظ۔ شبد۔ کلمۂ مفرد۔ ورڈ۔ (۴) ڈکشنری۔ کوش۔ کتاب لغت۔ فرہنگ +

لغت تراش (ع + ف) صفت :- افاظ۔ لسان + لُغت جھاڑنے اور گھڑنے والا۔

لغت تراشنا یا گھڑنا (ا) فعل متعدی :- بڑے بڑے مشکل اور دقیق الفاظ اپنی بول چال یا طرز تحریر میں داخل کرنا جسکا سمجھنا دشوار اور دقّت طلب ہو۔ لفاظی کرنا + غیر مانوس اور زبان نا آشنا الفاظ زبان پر لانا۔

لغت تراشی (ا) اسم مؤنث :- الفاظ مشکل و دقیق کا استعمال۔ لفاظی +

لغت جھاڑنا (ا) فعل متعدی :- اپنا علم ظاہر کرنے کے واسطے غیر مشہور اور مشکل الفاظ کا زبان پر لانا۔ لفاظی کرنا +

لُغز (ع) اسم مؤنث :- (۱) لغوی معنی جنگلی چوہے یا گُبریے یا خرگوش کا بھٹ (۲) معمّا۔ پہیلی۔ چیستاں۔ بُجھوّل۔ بُجھارت +

لغزش (ف) اسم مؤنث :- (۱) پھسلن۔ رپٹن۔ پھسلاہٹ (۲) ڈگمگاہٹ۔ لڑکھڑاہٹ + جُنبش۔ لرزہ۔ لرزش۔ کپکپاہٹ۔ کپکپی۔ (۳) بے ثباتی۔ بے استقلالی۔ ناپائداری۔ بے قیامی (۴) خطا۔ سہو۔ بھول چوک۔ غلطی (۵) گمراہی۔ ضلالت (۶) خلاف بیانی

لغزش آنا (ا) فعل لازم :- پھسلنا۔ رپٹنا + بہکنا۔ ڈگمگانا۔ لڑکھڑانا۔ کانپنا۔

لغو

کپکپانا + ثبات رائے و استقلال میں فرق آنا + گمراہ ہونا + اظہار یا بیان میں فرق پڑنا

لغزش کرنا (ا) فعل متعدی :- کانپنا۔ ڈگمگانا۔ پھسلنا + بہکنا + گمراہ ہونا۔ پھرنا +

لغو (ع) صفت :- (۱) بیہودہ۔ پُوچ۔ یاوہ۔ ہرزہ۔ باطل۔ واہیات + اُوٹ پٹانگ بعید القیاس۔ نامعقول + بےمعنی۔ مہمل + بیفائدہ۔ بیکار (۲-اسم مذکر) بیہودہ آدمی۔ جیسے وہ تو بالکل لغو ہے اُسکی بات پر نجاؤ۔ (۳-اسم مؤنث) بیہودہ بات۔ زٹل۔ جھک۔ بیہودہ گوئی۔ واہی تباہی بات۔ بکواس۔ بکواد۔ سخنِ باطل +

لغو بکنا (ا) فعل متعدی :- بیہودہ بکنا۔ واہیات باتیں زبان پر لانا۔ اُوٹ پٹانگ بولنا۔ بے سُود و بے معنی باتیں کرنا۔ ہرزہ گوئی کرنا +

لُغَوِی (ع) صفت :- لغت سے منسوب۔ اصلی۔ وضعی۔ جیسے لغوی معنی یعنی اصل معنی +

لَغوِیات (ع) اسم مؤنث :- لغو کی جمع +

لَفّ (ع) صفت :- لپٹا ہوا۔ لپیٹا ہوا۔ تہ کیا ہوا۔ شامل۔ مُنسلک + لپیٹنا۔ ملفوف کرنا۔ پیچیدہ کرنا +

لفّ حریر (ع) اسم مذکر :- (متعصب سُنّیوں کا ایک گھڑا ہوا مسئلہ جو اپنے فریق مخالف کی طرف محض چڑانے کی نظر سے بجواب تبرّا منسوب کرتے ہیں یہ مسئلہ بھی ایسا ہی ہے جیسا گز گن کا مسئلہ گھڑ لیا ہے چُونکہ ہمارے نزدیک یہ ایک غیر مہذب دل دکھانے والی بات ہے اِس سبب سے ہم اِس کا بیان نہیں لکھتے مگر لُغت صرف اس نظر سے لکھ دیتے ہیں کہ مؤلف کی واقفیت پر اسمیں عجز لازم نہ آئے اور اگر عدالت میں ایسے الفاظ کی نسبت کبھی ناحق کی نالش ہو یا لائبل قایم کیا جائے تو وہ بجا اور درست متصور ہو کیونکہ جہانتک اس امر کی بابت ہمنے کتب سے تحقیق کی ہیں کوئی بات پایۂ ثبوت کو پہنچتی ہوئی نظر نہیں آئی) +

لفّ و نَشر (ع) اسم مذکر :- پراگندہ اور مُنتشر چیزوں کو لپیٹنا + (علم بیان کی اصطلاح میں وہ صنعت کہ جسمیں اوّل چند چیزوں کا مفصل یا مجمل ذکر کریں اور پھر اُسکے بعد چند اور چیزیں بیان کریں جو پہلی چیزوں سے نسبت رکھتی ہوں۔ مگر اس طرح کہ ہر ایک کی نسبت اپنے منسوب الیہ سے ملجائے اِسکی دو قسمیں ہیں جنکا بیان ترتیب سے آگے لکھا جائیگا)

لفّ و نشر غیر مرتّب (ع) اسم مذکر :- علم بیان کی وہ صنعت جسمیں لف کے موافق نشر نہ ہو بلکہ اُسکی ترتیب میں بمقابلہ لف اختلاف ہوا کرتا ہے۔ جیسے منشی سید غلام حسین صاحب قدر کے اِس شعر میں ؎

رونے پیٹنے مرے ماتم میں وہ اِتنا اے قدر ہاتھ کی مہندی چھُٹی آنکھ کا سُرمہ چھُوٹا (قدر)

یعنی رونے سے آنکھوں کا سرمہ بہا اور پیٹنے سے ہاتھوں کی مہندی چھُوٹی اگر مصرع ثانی میں پہلے سُرمہ اور بعد میں مہندی کا لفظ آجاتا تو یہی لف و نشر مرتب ہوجاتا۔ اسی طرح منشی جگن ناتھ صاحب خوشتر نے راجہ رامچندر جی

کے بن باس ہونے کے مقام پر لکھا ہے ؎

اودھ میں زاغ نالاں بن میں بلبل ۔ اُوگے کانٹے یہاں پھولے وہاں گُل (خوشتر)

یعنی اجودھیا پوری میں رامچندر جی کی جدائی سے کوّے بول گئے اور جنگل میں اُنکے آنے سے منگل ہو گیا یعنی بہار آگئی اور وہ خارستان اور جنگل مثلِ گلستان بن گیا تھا گویا شہر اجودھیا ویران تھا اور بن آباد +

لف و نشرِ مرتّب (ع) اسم مذکر:۔ علم بیان کی وہ صنعت جسکا نشر اپنے لف کے موافق ہو اور اُسمیں کچھ بھی اُلٹ پھیر نکرنا پڑے جیسے نصیر دہلوی ؎

دوپٹہ سر پہ ہے بادلے کا گلابِ پاش اُسکے ہاتھ میں ہے ۔ نہ کیونکر چمکے نہ کیونکر برسے فلک پہ بجلی زمیں پہ باراں (نصیر)

لب و چشم کا جس کو بیمار دیکھا ۔ کئی بار پوچھا کئی بار دیکھا (میر رشک)

یہاں لب کے موافق پوچھنا اور چشم کے موافق دیکھنا علی الترتیب لکھا ہے +

لفّاظ (ع) صفت:۔ (۱) خوش الفاظ بولنے والا۔ خوش گفتار۔ خوشگو۔ خوش تقریر۔ خوش بیان۔ شیریں زبان۔ فصیح اللّسان + (۲۔ ۱) لسّان۔ بہت باتیں بنانے والا۔ چرب زباں۔ زیادہ گو۔ باتونی۔ باتوُن۔ لغت تراش +

لفّاظی (ع) اسم مؤنث:۔ (۱) فصاحت۔ خوش بیانی (۲۔ ۱) لسّانی۔ زیادہ گوئی۔ طول کلامی۔ بکواس۔ بکواد۔ بک بک (۳۔ ۱) ڈینگ۔ شیخی۔ نمود۔ تعلّی +

لِفافہ (ع) اسم مذکر:۔ (۱) اُوپر کا خول۔ جامہ۔ بیرونی جو مُردہ وغیرہ پر لپیٹتے ہیں + لپٹا ہوا کاغذ۔ کاغذ کی تھیلی۔ کاغذ کا غلاف + کور۔ پوشش ؎

یوں لفافے میں ہمارا ہے کلام شیریں ۔ جس طرح باندھتے ہیں قند کے اُوپر کاغذ (ناسخ)

(۲۔ ۱) ظاہری سامان۔ دکھاوا۔ بناوٹ۔ ظاہری ٹیپ ٹاپ۔ بیرونی نمایش۔ (۳۔ ۱) دھوکے کی ٹٹی۔ دھوکا (۴۔ ۱) ملمع قلعی۔ جھول (۵۔ ۱ صفت) کاجو بھوجو نازک + جلد ٹوٹ جانے والی چیز (۶۔ ۱) بھید۔ راز۔ حسن و قبح عیب و صواب + پوشیدہ امر

لفافہ بنا رکھنا (۱) فعل متعدی:۔ (۱) ظاہر سامان دُرست رکھنا۔ ٹھاٹ بنا رکھنا ظاہری ٹیپ ٹاپ بنا لینا (۲) دھوکا دینا۔ دھوکے کی ٹٹی بنا رکھنا +

لفافہ بنانا (۱) فعل متعدی:۔ (۱) چٹھی کا غلاف تیار کرنا۔ تھیلی سینا۔ کور یا پوشش تیار کرنا۔ (۲) لفافے کا کام بنانا۔ ٹیپ ٹاپ کا کام کرنا + کاجو بھوجو کام کرنا +

لفافہ کرنا (۱) فعل متعدی:۔ (۱) چٹھی کو لفافہ میں رکھنا۔ خط کو تھیلی میں ڈالنا۔ خط بند کرنا (۲) ہلکا سا طمع کرنا۔ ہلکا سا خول چڑھانا +

لفافہ کھُل جانا (۱) فعل لازم:۔ (۱) خط کا ظاہر ہو جانا۔ چٹھی کے مضمون کا معلوم ہو جانا (۲) بھید نکل جانا۔ راز فاش ہو جانا۔ قلعی کھُل جانا۔ حقیقت کھُل جانا۔ حسن و قبح ظاہر ہو جانا۔ فریب کھُل جانا۔ چال معلوم ہو جانا۔ کچّا چٹّھا معلوم ہو جانا

صاف لکھ بھیجا جواب اُسنے مری تحریر کا ۔ لو لفافہ کھُل گیا سارا خطِ تقدیر کا (قلق)

حسنِ عارض عارضی تھا کھُل گیا ۔ خط کے آنے سے لفافہ کھُل گیا (خواجہ وزیر)

لفافہ کھُلنا (۱) فعل لازم:۔ چالاکی ظاہر ہونا۔ پوشیدہ بات معلوم ہونا۔ بھید کھُلنا۔ فریب ظاہر ہونا۔ چال معلوم ہو جانا ؎

قاصد کھُلا لفافہ یہ تیرا فریب ہے ۔ اُسکے تو دستخط نہیں خط کی رسید پر (اسیر)

لفظ (ع) اسم مذکر:۔ لغوی معنی مُنہ سے باہر پھینکنا اور بات کہنا۔ اصطلاحی شبد۔ کلمہ۔ بات۔ لغت۔ بول جو مُنہ سے نکلے + وہ بامعنی کلمہ جو آدمی کے مُنہ سے نکلے + (بعض لغت نگاروں نے لغوی معنی صرف پھینکنا بھی لکھے ہیں) +

لفظ بلفظ (ع) تابعِ فعل:۔ حرف بحرف۔ ایک ایک لفظ۔ ایک ایک کلمہ۔ ہُو بہو۔ جوں کا توں۔ ایک ایک بات۔ صاف صاف تفصیل وار۔ بالتصریح +

لفظاً (ع) تابعِ فعل:۔ از روئے لفظ + صاف صاف تفصیل وار +

لفظی (ع) صفت:۔ (۱) لغوی۔ اصلی حقیقی۔ ٹھیک۔ جیسے لفظی معنی (۲) باتوں کی۔ الفاظ کی۔ جیسے لفظی بحث۔ لفظی تکرار +

لفظی ترجمہ (ع) اسم مذکر:۔ بے محاورہ اور لفظ بلفظ ترجمہ۔ وہ ترجمہ جو لفظوں کے اصلی معانی کے ساتھ تقدیم و تاخیر کے بغیر کیا جائے +

لفظی معنی (ع) اسم مذکر:۔ لغوی معنی۔ حقیقی معنی +

لفنگ (۱) صفت:۔ بدوضع۔ بد اطوار۔ لُچّہ۔ شُہدا۔ اوباش وضع۔ گُنڈا۔ رِند۔ قلندرا ننگ۔ بے غیرت۔ آزاد وضع۔ بے نام و ننگ + ڈینگیا۔ شیخی باز۔ لاف زن +

لفنگانہ (۱) تابعِ فعل:۔ رِندانہ۔ شُہدوں کی مانند جیسے لفنگانہ وضع۔ لفنگانہ برتاؤ +

لفنگیا (۱) صفت:۔ ڈینگیا۔ شیخی باز +

لِقا (ع) اِسم مؤنث:۔ (۱) دید۔ دیدار۔ درشن۔ ملاقات۔ نظارہ (۲۔ ف) چہرا۔ مُہرا۔ صورت شکل۔ جیسے ماہ لقا۔ حور لقا۔ خورشید لقا وغیرہ جیسے عطلقے تو بہ لقائے تو +

لَقّا (۱) اسم مذکر:۔ ایک قسم کا کبوتر جو اکثر گردن اُونچی رکھتا ہے یہ کبوتر سب سے نرالا ہے اِسکی دُم کاغذی پنکھے یا تاڑ کے پتے کی مانند ہوتی ہے۔ بیٹھنے کا انداز یہ ہے کہ دُم اور سر دونوں ملجاتے ہیں اور دُم سے سر اُسوقت جُدا ہوتا ہے جب وہ دانہ اُٹھانیکو جھکتا ہے

لَقات (۱) صفت۔ عو:۔ نہایت دُبلا۔ لاغر۔ کانٹا۔ انجور جیسے سُوکھکر لقات ہو گیا +

لَقَب (ع) اسم مذکر:۔ وہ نام جسمیں مُسمّٰی کی مدح یا ذم ہو۔ وہ نام جو مدح اور ذم پر دلالت کرے۔ یا نام۔ وہ وصفی نام جو کسی صفتِ خاص یا عزت وغیرہ کے سبب پڑ گیا ہو جیسے کلیم اللہ موسیٰ علیہ السلام کا لقب خدا تعالےٰ کے ساتھ ہمکلام ہونے کے باعث پڑ گیا ؎

یہ اُسکے ساعدوں کا عالم کہ جنے دیکھے ہوا وہ بیدم ۔ نیامِ تیغِ قضائے مُبرم لقب ہے قاتل کی آستیں کا (ناسخ)

لقل

لقلقہ[1] (ا) اسم مذکر:- (۱) جھجا۔ حوصلہ۔ ظرف۔ ہمت۔ رُعب۔ رُعب داب۔ جیسے خرد افروز ایک بڑے لقلقے حوصلے سلیقے کی بیوی تھی۔ (چتر بھنیلی) (۲) لہجہ۔ خوش الحانی لب ولہجہ۔ قوت بیانی وطاقت لسانی جیسے کس لقلقے سے پڑھتا ہے کہ جی تڑپ جاتا ہے +

لُقمان (ع) اسم مذکر:- (ایک مشہور حکیم کا نام جو باعور کا بیٹا اور حکیم ایوب کا یا اُن کا خالہ زاد بھائی تھا۔ بعض نے اِسے حضرت داؤد علیہ السلام کا شاگرد بھی لکھا ہے اور بعض کے نزدیک قوم بنی اسرائیل کا قاضی بھی ہے یہ شخص ملک نوبہ واقع افریقہ کا رہنے والا اور ایک آزاد شدہ غلام تھا۔ اس نے ملکِ شام میں علم حاصل کیا اور شہر رملہ علاقہ فلسطین میں دفن ہوا۔ مشہور ہے کہ خدا تعالےٰ نے اسکو نبوت خواہ حکمت لینے کا اختیار دیا تھا۔ مگر اسنے حکمت قبول کی۔ یہ حکیم چند عربی قصص کا مؤلف اور بڑا صاحب الرائے شخص تھا اسکے اقوال اور نصائح مشہور ہیں)

مجھ میں کیا باقی ہے جو دیکھے ہے تو آکے پاس　　بدگمان وہم کی دارُو نہیں لقمان کے پاس (ذوق)

(۲۔ مجازاً) نہایت دانا۔ ازحد عقیل۔ بڑا تجربہ کار +

لقمان کو حکمت سکھانا (ا) فعل متعدی:- کسی عقلمند اور ہوشیار کو تدبیر بتانا صاحب الرائے کو رائے دیکر خود بیوقوف بننا +

لُقمہ[2] (ع) اسم مذکر:- (۱) طعام کی وہ مقدار جو ایکبار مُنہ میں ڈالیں۔ نوالہ۔ گراس۔ کور

دیکھنے عمر دو روزہ میں ہو گیا صورت نسیم　　ایک ہی لقمہ میں غم سارا کلیجہ کھا گیا (نسیم دہلوی)

(۲) وہ مقدار جو ایکبار کسی چیز کے اندر ڈالی جائے جیسے حمام گرم کرنے کے واسطے لکڑیوں کا لقمہ دینا۔ یا انجن میں ایک بار کوئلہ ڈالنا +

لقمہ دینا (ا) فعل متعدی:- (۱) نوالہ دینا۔ نوالہ کھلانا مُنہ میں گراس دینا (۲) دوسرے کی بات میں بولنا۔ بات کاٹنا۔ دخل در معقولات کرنا۔ (۳) حافظ کو بتانا۔ قرآن سُناتے وقت جو بھول ہو اُسے جتانا (۴) توپ میں تھیلی ڈالنا۔ بارُود بھرنا۔ گولہ ڈالنا (۵) حمام میں لکڑیاں ڈالنا۔ بھاڑ یا تنور جھونکنا (۶) مُنہ بھرائی دینا۔ رشوت دینا۔ گھُونس بیچ دینا (۷۔ بازاری) کسی چھید یا سُوراخ میں میخ ٹھونکنا +

لُقمہ کر جانا (ا) فعل لازم:- ہڑپ کر جانا۔ نگل جانا۔ حلق سے اُتار جانا۔ نوالہ کر جانا چٹ کر جانا۔ اُڑا جانا۔ ڈکا جانا۔ کھا جانا +

لُقندرا (ا) اسم مذکر:- (قلندر کا بگڑا ہوا لفظ) لُقہ۔ اوباش۔ بدمعاش۔ شہدا۔ لُچہ رند۔ گُنڈا۔ بد وضع۔ بدچلن۔ یادہ۔ ہرزہ۔ بیہودہ +

لُقندری (ا) لقندرا کی تانیث۔ لُچّی۔ شہدی +

لق ودق (ع) صفت:- وہ سخت وہموار زمین جسمیں نہ تو درخت ہوں اور نہ گھانس پات۔ یہ لفظ اصل میں لغ ودغ تھا۔ چٹیل میدان۔ صحرا۔ بیابان۔ ہُو کا مقام۔ وہ میدان جہاں دُور تک یکساں زمین چلی گئی ہو اور آدمی ہو نہ آدم زاد بلکہ درخت تک بھی نہ ہوں۔ ویران زمین۔ ویرانہ۔ خرابہ۔ اُجاڑ بیابان۔ سُنسان صحرا[3]

صحرائے لق ودق میں سلگتا ہُوں آپ ہی آپ　　وہ آگ ہُوں گیا ہو جسے کاروان چھوڑ (انشا)

ہے مخوف یہ راہ وادیِ عشق　　جرس وکاروان کچھ بھی نہیں
لق ودق ایک مکان ہے ہُو کا　　نقشِ پا تک نشان کچھ بھی نہیں (ناسخ)

لق ودق میدان (ا) اسم مذکر:- وہ ہموار میدان جہاں گھانس پات اور درخت وغیرہ کا نام ونشان نہ ہو چٹیل میدان +

لقوہ (ع) اسم مذکر:- ایک مرض کا نام جس میں مُنہ ٹیڑھا ہو جاتا اور چہرا پھر جاتا ہے یہ مرض غلبۂ بلغم سے لاحق ہوتا ہے ایک عصبانی مرض متعلقہ گردن و چہرہ کا نام جو ہوا سرد یا گرم کے اثر لاحق ہو جاتا ہے

لقوہ مار جانا (ا) فعل لازم:- غلبۂ بلغم سے مُنہ کا ٹیڑھا ہو جانا۔ لقوے کے اثر سے مُنہ پھر جانا

لقوہ ہو جانا (ا) فعل لازم:- (۱) لقوے کے مرض کا لاحق ہو جانا (۲) مُنہ پھر جانا۔ مُنہ ٹیڑھا ہو جانا۔ جیسے ایسا لپٹر مارُوں گا لقوہ ہو جائیگا +

لُقّہ (ا) صفت:- (۱) لُقندرا۔ بدمعاش۔ اوباش۔ لُچّہ۔ شہدا۔ بے نام ونگ۔ رند مشرب۔ گُنڈا (یہ لفظ اس معنی میں شاید فارسی لُق بمعنی فریب وبازی دادن سے بنایا گیا ہے یا یوں کہو کہ لُکّہ بمعنی مخل و برہم زن صحبت سے لقہ کر لیا گیا۔ لکّہ بجائے اس معنی میں آیا ہے)

(۲) دھوئیں کی وہ مقدار جو ایک دفعہ ہی بلند ہو۔ لکّہ + ابر کا ٹکڑا +

لُک (ہ) اسم مذکر:- (۱) لُو کا شُعلہ۔ لو۔ لٹ۔ جوت۔ جوالہ (۲) وارنش۔ روغن۔ چلا رُوپ۔ مُہرا (۳) شہابہ۔ وہ تارا جو رات کو ٹوٹتا ہوا دکھائی دیتا ہے (۴ پنجاب) خواہشِ جماع۔ جھل۔ آگ +

لکانا (ہ) فعل متعدی:- (ہندُو) چھپانا۔ مخفی کرنا۔ پوشیدہ کرنا۔ گُپت کرنا +

لُکٹی (ہ) اسم مؤنث:- (ہندُو) (۱) جلی ہوئی لکڑی۔ ادھ جلی لکڑی۔ چھتلا۔ سوختہ + ہیزم نیم سوختہ + جلتی ہوئی لکڑی (۲) آگ لگانے والی عورت چغل خور عورت۔ لڑائی کرا دینے والی عورت۔ غماز (۳) آگ کُریلنی۔ کرچھا۔ کونچا۔ آگ کرید نیکا اوزار +

لُکٹیا (ہ) اسم مؤنث:- لُکٹی کی تصغیر +

لکچر انگلش (Lecture) اسم مذکر:- درس۔ سبق + وعظ۔ درس زبانی + ویاکھیان۔ اُپدیش۔ زبانی مضمون +

لکچرار انگلش (Lecturer) اسم مذکر:- واعظ۔ درس گو۔ درس کہنے والا زبانی مضمون سُنانے والا۔ اُپدیشک +

لکد (ف) اسم مؤنث:- لات + ٹھوکر + دُلتی +

لکڑ (ہ) اسم مذکر:- (۱) شہتیر۔ کڑی۔ کُندہ۔ لٹھا۔ چوب کلاں گندہ۔ پورا۔ بُوٹا۔ بڑی لکڑی (۲ پنجاب) کاٹھ کا اُلّو۔ کندۂ ناتراش۔ بیوقوف (۳ ...) سنگ دل۔ سنگین دل کٹھور

[1] لقلقہ عربی میں لگ لگ پرندکے زور کے ساتھ بولنے کو کہتے ہیں +

لکڑ

لکڑپھوڑ (ہ) اسم مذکر:- ہُدہُد۔ کھٹ بڑھئی۔ مُرغ سلیمان۔ چکّی رہا + کٹھ پھوڑا +

لکڑسان (ہ) اسم مذکر:- لکڑیوں کا ڈھیر۔ انبارِ ہیزم۔ لکڑیوں کی ٹال۔ لکڑ تِنکا ذخیرہ +

لکڑا (ہ) اسم مذکر:- (۱) لکڑ کی تصغیر۔ بڑی لکڑی۔ کُندہ۔ لٹھا۔ جیسے لال خاں کا لکڑا۔ (۲۔ صفت) نہایت سُوکھا ہوا۔ نہایت سخت و کرخت +

لکڑہارا (ہ) اسم مذکر (۱) لکڑیاں لاکر بیچنے والا۔ ہیزم فروش۔ خارکش۔ حطّاب۔ جلانے کی لکڑیاں لاکر بیچنے والا (۲) لکڑیاں پھاڑنے والا۔ لکڑیاں چیرنے والا۔ چوب تراش

لکڑی (ہ) اسم مؤنث:- (۱) ہیزم۔ ہیمہ۔ کاٹھ۔ چوب۔ حطب۔ خشب (۲) چھڑی۔ بانڈی چوب دستی۔ ہاتھ میں رکھنے کی لکڑی۔ عصا۔ لاٹھی۔ سونٹا (۳) گیڑی (۴۔ مجازاً) سہارا۔ ٹیک۔ آسرا۔ جیسے اندھے کی لکڑی (۵۔ ۔) چوب بازی۔ پھکیتی۔ پٹا + اَلِنگ + (۶) ڈانڈ + گدکا + (۷۔ صفت) سنگیں دل۔ سخت دل۔ کٹھور + (۸۔ ۔) سخت۔ کرخت۔ نہایت سُوکھا ہوا۔ اینٹھا ہوا۔ کھنگڑ (۹۔ ۔) نہایت دُبلا پتلا

لکڑی پھینکنا (ہ) فعل متعدی:- چوب بازی کرنا۔ پٹا کھیلنا۔ پھکیتی کرنا + اَلِنگ کھیلنا ؎

لڑے ہرگز نہ ترکِ چشم وہ مژگاں کا گدکا لے جو دیکھے پھینکتے میرے دلِ بیتاب کی لکڑی (نصیر)

لکڑی کھیلنا (ہ) فعل متعدی:- پٹا کھیلنا۔ پٹا بازی کرنا +

لکڑی کے بل مکڑی یا بندری ناچے (ہ) کہاوت:- (۱) حمایتی کے بھروسے پر ہر ایک کُودتا ہے + (۲) ڈر کے مارے سب کچھ کرنا پڑتا ہے +

لکڑی لیئے پیرِ خاک (۱) کہاوت:- آوارہ گرد۔ ہرزہ گرد۔ ہاتھ میں لکڑی پیروں پر خاک پڑی ہوئی حالت سے پھرنا +

لکڑی والا (ہ) اسم مذکر:- (۱) ہیزم فروش۔ ہیمہ فروش۔ جلانے کی لکڑیاں بیچنے والا (۲) چوب فروش۔ کڑے تختے بیچنے والا +

لکڑیاں (ہ) اسم مؤنث:- لکڑی کی جمع + حطُوب۔

لکڑیاں دینا (ہ) فعل متعدی:- (ہنود) (۱) رشتہ داروں کا مُردے کی چِتا میں ایک ایک لکڑی رکھنا۔ مُردے کو جلانا۔ چِتا میں آگ دینا۔ مُردے کا سنسکار کرنا (۲) کِریا کرم کرنا۔ کِریا کرنا +

لکڑیاں کھانا (ہ) فعل لازم:- لکڑیوں سے پٹنا۔ لاٹھیاں کھانا۔ بانڈیاں کھانا +

لکشمی (س) اسم مؤنث:- دیکھو (لچھمی) +

لکشمی پُوجا (ہ) اسم مؤنث:- (۱) وہ پُوجا جو کاتک کے اندھیرے پاکھ کے اخیر دن یعنی دیوالی کی رات کو کی جاتی ہے (۲) وہ لچھمی کے نام کی پُوجا جو دُلہن کے بیاہ کر لانے پر دُولہا دُلہن کرتے ہیں +

لکشمی نارایَن کرنا (ہ) فعل متعدی:- (ہنود) (۱) لکشمی نارایَن کو بھوگ لگانا۔ کھانا کھاتے وقت پہلے لکشمی نارایَن کے نام کا نکال لینا (۲) بسم اللہ کرکے کھانا شروع کرنا

لکہ

لُکنا (ہ) فعل لازم:- (ہنود) چُھپنا۔ پوشیدہ ہونا۔ مخفی ہونا۔ الوپ ہونا۔ گُپت ہونا۔ نظر سے غایب ہونا +

لُکنت (ع) اسم مؤنث:- ہکلاپن۔ تُتلاہٹ۔ توتلاپن۔ رُک رُک کر بولنے کی حالت ؎

ہمکو قسم ہے یار کی لکنت کی مصحفی گر اُسکے مُنہ سے ہمنے سنا ہو سخن تمام (مصحفی)

لُکنت آنا (۱) فعل لازم:- ہکلاپن ہونا۔ تتلاہٹ آنا + خوف کے مارے زبان سے صاف لفظ نہ نکلنا۔ زبان لڑکھڑانا۔ زبان تُتلانا ؎

اوّل تو تھوڑی تھوڑی باتیں تھیں درمیاں میں چھایا یہ رعب لکنت آنے لگی زباں میں (مصحفی)

لکھ (ہ) اسم مذکر:- (۱) لاکھ کا مخفف۔ لاکھ۔ لک۔ سو ہزار کی تعداد۔ صد ہزار (۲) لاکھ بمعنی صمغِ معروف کا مخفف جیسے لکھیرا لاکھ کا کام کرنے والا +

لکھ بخش یا لکھ داتا (۱) صفت:- نہایت سخی۔ داتا۔ فیاض۔ لاکھوں روپیہ بخش دینے والا۔ لاکھوں لُٹا دینے والا۔ حاتمِ وقت + (۲) اسم مذکر:- (قطب الدین ایبک کا لقب جسکی فیاضی کے سبب آجتک ہنود پوجتے اور اُسکے نام کی چھینج کراتے ہیں۔ اکثر لوگ اُسکے نام پر روٹی کھاتے اُسکے مجاور کہلاتے اور جا بجا تھان بناکر لوگوں سے پوجا کراتے ہیں۔ یہ شخص پہلے شہاب الدین محمد غوری کا غلام تھا اُسکے مرنے پر خود بادشاہ ہوکر سلطنت غلامان کا بانی اور ہندوستان کا اوّل بادشاہ ہوا یعنی سلطنت اسلامیہ نے ہندوستان میں اسی کے وقت سے جڑ پکڑی اور ۱۲۰۶ء میں محمد غوری کی وفات کے بعد قطب الدین ہی ہندوستان کا سلطان قرار پایا اور شہر دہلی اسکا پایہ تخت ہوا۔ یہ شخص ایسا فیاض تھا کہ اسکا لقب لکھ بخش یا لکھ داتا پڑ گیا اکبر کے زمانے تک جب کبھی کسی کی فیاضی یا سخاوت کی نظیر دی جاتی تھی تو اُسے قطب الدین ثانی کہا کرتے تھے جس طرح اب اخیر زمانے میں آصف الدولہ مشہور ہوا)

لکھ پتی (ہ) اسم مذکر:- (۱) وہ سوداگر جسکے پاس لاکھ روپیہ کا سرمایہ ہو۔ لاکھ روپے کی حیثیت والا۔ لاکھ روپے کی اسامی (۲۔ صفت) نہایت امیر۔ دھنی۔ دولتمند +

لکھ پیڑا (ہ) اسم مذکر:- وہ باغ جسمیں بہت سے پیڑ ہوں۔ آموں کا وہ باغ جہاں کثرت سے آم ہوں +

لکھ لُٹ (ہ) صفت:- بہت بڑا فضول خرچ۔ مُسرف۔ کھاؤ اُڑاؤ جیسے نہ تو ایسے لکھ لُٹ بنو کہ جس میں تباہی اور قرضداری ہو اور نہ ایسے خسیس ہو جاؤ کہ مکھی چُوس اور دانہ زد کہلاؤ +

لکھاں (ہ) اسم مذکر (پنجاب) لاکھوں ؎

سائیں انکھیاں پھیریاں بیری ملک جہان تک اک جھانکی مہر کی لکھاں کریں سلام (دوہا)

لُکّہ (ف) اسم مذکر:- ابر کا ٹکڑا۔ بدلی۔ ابر پارہ + دھوئیں کا بھبکا ؎

دل بیٹھ گیا فرقتِ ساقی میں ہمارا + لکہ ہوا اٹھا ابر کا کہسار سے کوئی (اسیر)

لِکھّا (ہ) اسم مذکر :- (۱) نوشتہ۔ تحریر شدہ۔ لکھا ہوا۔ لکھت۔ رقم زدہ۔ مرقوم۔ (۲) حکم ازلی۔ قضا۔ سرنوشت۔ کتاب اللہ۔ للاٹ۔ بھاگ۔ تقدیر۔ پرالبدھ۔ قسمت مقدر۔ تقدیری اور شدنی امر ~

جوابِ نامہ تونے جاکر لکھوایا نہ اے قاصد　　تری تقصیر کیا اے یار پر لکھا ہمارا ہے (میر سوز)

لکھے کی کیا خبر تھی یہ کون جانتا تھا　　لیلی کے ساتھ پڑھکر مجنوں خراب ہے گا (صبا)

(۳۔عو) درجہ۔ حالت۔ حال۔ گت۔ جیسے کیا بُرا لکھا کر رکھا ہے۔ اُسکا بُرا لکھا کیا۔ گھر کا کیا لکھا ہو رہا ہے (۴) خط۔ دستخط۔ حرفوں کی صفائی۔ رائٹنگ جیسے اسکا لکھا اُسکے لکھے کو نہیں پہنچتا +

لکھا پڑھا (ہ) صفت : تعلیم یافتہ۔ خواندہ۔ ذی علم۔ ودیا وان۔ دست قلم۔ تحریری اقرار۔

لِکھّا پُورا کرنا (ہ) فعل متعدی :- عو۔ کرم بھوگنا + قسمت بِھگتنا۔ بپتا بھوگنا۔ مصیبت بھرنا۔ بُرے دن کاٹنا۔ تقدیر کے لکھے کو پُورا کرنا۔ مصیبت کے دن پُورے کرنا

لکھا پورا ہونا (ہ) فعل لازم : عو۔ (۱) قسمت کا لکھی سامنے آنا۔ تقدیری امر کا ظاہر ہونا (۲) نکاح بندھنا۔ آسمانی نکاح ہونا + پلّے بندھنا۔ جیسے جس مرد کے ساتھ میرا لکھا پُورا ہوا ہے۔ وہ بھی ستاتی سے دُنیا کے مردوں کی طرح چالاک نہیں (مجالس النسا) (۳) دُرگت ہونا۔ بُرا درجہ ہونا +

لکھا (ہ) صفت مؤنث :- (۱) غمّاز۔ چغل خور۔ لکھیا۔ لکھٹی۔ نندک۔ غیبت کرنیوالی۔ (۲) ایک مشہور بیسوا جسکا ذکر گل بکاؤلی کے قصہ میں ہے جو آشناؤں کو مار مار کر لاکھوں روپے کی مالک ہو گئی تھی۔ یہ بیسوا جان اور مال کی بازی لگا کر چوسر کھیلا کرتی اور ایک سدھائے ہوئے چوہے کے وسیلہ سے ہمیشہ جیت جایا کرتی تھی۔ پس اس وجہ سے بڑی بھاری بیسوا کو لکھا یا لکھیا کہنے لگے ~

میں مجھ کو سمجھتی ہوں تو ایک ہی لکھا ہے　　دوڑاتی ہے گھر بیٹھے کیا بیر بیری جھجو (رنگین)

لِکھانا (ہ) فعل متعدی :- (۱) لکھوانا۔ تحریر کرانا۔ نوشت کرانا (۲) دستاویز کرانا۔ نوشتہ لینا۔ تحریری اقرار لینا۔ تمسک کرانا (۳) اپنے نام کرانا۔ جیسے دُکان لکھانا وغیرہ (۴) اِملا تحریر کرانا۔ عبارت لکھوانا + مشق کرانا + کتابت کرانا +

لِکھائی (ہ) اسم مؤنث :- (۱) کارِ تحریر۔ کار نوشت (۲) اُجرتِ تحریر۔ لکھنے کی مزدوری (۳) لکھنے کی محنت +

لِکھت (ہ) اسم مؤنث :- (۱) تحریر۔ نوشت (۲) دستاویز۔ اقرارنامہ۔ تمسک +

لکھت پڑھت ہونا (ہ) فعل لازم :- باہمی تحریری اقرار و مدار ہونا۔ عہد نامہ لکھا جانا۔ دستاویز لکھی جانا۔ تحریری عہد و پیمان ہونا +

لِکھتم (ہ) اسم مؤنث :- (ہندو) تحریر۔ نوشت۔ جیسے لکھتم کے آگے بکتم نہیں چلتی۔ یعنی تحریر کا زیادہ اعتبار ہوتا ہے +

لکھنا (ہ) فعل متعدی :- (گیتوں میں) (۱) دیکھنا۔ بھالنا۔ نظر کرنا ~

سادھ سادھ کی گت لکھے چور چور کے سین　　انتر گھٹ کی کو لکھے کہے دیت ہیں نین ⎫
سبھی جات چتا کی بنا چام نہیں کوے　　بنا چام وہ آپ ہے جسے لکھے نہ کوئے ⎭ (دوہا)

(۲) فعل لازم) دکھائی دینا۔ نظر آنا۔ دیکھنے میں آنا ~

بابا میرے رام کی ہر دے رہی سمائے　　جوں مہندی کے پات میں لالی لکھی نہ جائے (دوہا)

لِکھنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) تحریر کرنا۔ نوشت کرنا۔ ارقام کرنا (۲) لکھائی کرنا۔ کارِ تحریر کرنا (۳) درج رجسٹر کرنا۔ بہی میں چڑھانا۔ کتاب میں درج کرنا۔ فہرست میں داخل کرنا۔ روزنامچہ پر چڑھانا (۴) رچنا۔ بنانا۔ تصنیف کرنا جیسے ظفر نے اپنی عمر میں چار دیوان لکھے۔ امیر خسرو نے ۹۹ کتابیں لکھیں (۵) مضمون بنانا۔ انشا تحریر کرنا (۶) خاکہ اُتارنا۔ ڈول ڈالنا۔ لکیرنا۔ مخطط کرنا۔ مسودہ کرنا (۷) قلم کاری کرنا (۸) خط کی مشق کرنا۔ خوشنویسی کرنا (۹) تحریری عہد کرنا۔ نوشتہ دینا۔ تمسک کر دینا۔ (۱۰) خط بھیجنا۔ تحریری اطلاع دینا۔ چٹھی بھیجنا (۱۱) اسم مذکر) نوشت۔ تحریر۔ دستخط۔ خط۔ ہینڈ رائٹنگ۔ جیسے اِنکا لکھنا ہمارے پسند نہیں۔ انکا لکھنا بڑا خراب ہے

لِکھنا پڑھنا (ہ) اسم مذکر :- نوشت خواند + لکھائی پڑھائی + تعلیم و تربیت +

لکھنی یا لیکھنی (ہ) اسم مؤنث :- قلم۔ کلک۔ خامہ +

لِکھوانا (ہ) لکھنا کا متعدی المتعدی :- دیکھو لکھانا +

لکھو بندریا جابے پان اُڑ گئی چٹیا رہ گئے کان (ہ) (اطفال) بندریا کو دیکھ کر چڑانے کا فقرہ جو بچے پکار پکار کر کہا کرتے ہیں اور اُسے چھیڑتے ہیں

لکھوٹا (ہ) اسم مذکر :- لاکھا کی تصغیر (۱) پان یا شہاب وغیرہ کی وہ سُرخی جو خوبصورت عورتیں مسّی ملنے کے بعد ہونٹھوں پر لگا لیتی ہیں ~

پانوں کے لکھوٹے سے کب خون نہیں ہوتے　　مسّی کی دھڑی پر کب تلوار نہیں چلتی (مصحفی)

شہر آشوب دھڑی جس پہ لکھوٹا کافر　　بن جو چھوٹا ہے تو ہے مُنہ پہ بھلاوٹ ناجی ⎫
ستھرا جو ہے تو نے پان کھایا　　تو میرا لکھوٹا ہے سوایا ⎭ (رنگین)

گاہ مسّی کی دھڑی ہے گاہ لکھوٹا پان کا　　رنگ عاشق سے تمہارے لعل لب نے لیا لگے (آتش)

(۲۔ لکھنؤ) لاکھ کی مُہر جو لفافوں یا پارسلوں وغیرہ پر کی جاتی ہے ~

واں لبِ گوہر فشاں پر پان کا لاکھا نہیں　　ہے حفاظت کو لکھوٹا دُرجِ مروارید پر (ناسخ)

لکھّی (ہ) صفت :- لاکھ روپے کی حیثیت والا۔ لاکھ کی اسامی۔ لکھ پتی۔ بڑا دھنوان جیسے لکھی سوداگر یا لکھی بنجارا +

لکھّی گھوڑا (ہ) اسم مذکر :- نہایت قیمتی گھوڑا۔ لاکھ کی قیمت کا گھوڑا۔ بیش قیمت گھوڑا +

لکھیا (ہ) اسم مؤنث :- (۱) چغل خور۔ غمّاز۔ لُتّی۔ اِدھر کی اُدھر لگانے والی۔ لگھا (۲) جیسوا پتریا۔ پاتر۔ کسبی۔ رنڈی۔ پیشہ کمانے والی۔ فاحشہ۔ بدکار۔ قحبہ (۳) آوارہ پھرنے والی عورت۔ ہرزہ گرد عورت۔ باؤ ڈنڈی (۴) نہایت چالاک اور عیار عورت۔ چاتر۔ چاتر بازہ

لکھیرا (ہ) اسم مذکر :- لاکھ چڑھانے والا۔ لاکھ کا کام کرنے والا۔ لاکھ کی چیزیں بنانے یا بنا کر بیچنے والا +

لکھّے موسیٰ پڑھے خُدا (۱) کہاوت :- (۱) ایسا باریک یا بدخط لکھنا کہ جسے اپنے سوا دوسرا نہ پڑھ سکے (۲) موسیٰ ع پیغمبر کا لکھا خدا کے سوا جو اُسکا ہمراز تھا دوسرا نہیں پڑھ سکتا چونکہ موسیٰ علیہ السلام خدا سے ہمکلام ہوتے اور اکثر بھید کی باتیں اشاروں وکنایوں میں باہم ادا ہوا کرتی تھیں اس سبب سے طنزاً ایسے بدخط کو کہنے لگے کہ جسکا خط وہی پڑھ سکے جسے اِلقا ہو۔ اوّل معنی میں مُو سا یعنی بال کی مانند اور خود آ یعنی آپ آکر سمجھنا چاہیے اور دوسرے میں موسیٰ ع پیغمبر اور خدا کی طرف اشارہ خیال کرنا چاہیے مگر املاءِ دوسرے معنی کے موافق رواج ہے اور زیادہ تر لوگ اسی طرف تلمیح کرتے ہیں پس اس وجہ سے یہی املا لکھا گیا ورنہ اِس طرح لکھنا غلط تھا ~

تصویرِ صنم میں کمر اے کلکِ ازل ۔۔۔ پنہاں ہے نگہ سے یا نگہ کا ہے خلل
جز عالمِ غیب کون جانے یہ راز ۔۔۔ لکھے موسیٰ پڑھے خدا سچ ہے مثل (رباعی)

لکھے نہ پڑھے نام محمد فاضل (۱) کہاوت :- لکھنا آئے نہ پڑھنا جانے محمد فاضل نام بتاوے۔ عالمانہ وضع رکھنے والے جاہل کی نسبت بولتے ہیں +

لکیر (ہ) اسم مؤنث :- (۱) لیک۔ ریکھا۔ خط۔ دھاری۔ ڈنڈیر۔ لائن + وہ نشان جو بشکل خط کسی سر تیز چیز سے زمین یا اور کسی شے میں پڑ جائے (۲) قطار۔ لار۔ سلسلہ (۳) سطر۔ پنکتی (۴۔ مجازاً) رسم قدیم۔ پُرانا دستور (۵) سانپ کے چلنے کا نشان +

لکیر پر چلنا (ہ) فعل لازم :- پڑے ہوئے رستہ پر چلنا۔ آبا و اجداد کے طریقے پر کام کرنا۔ رسم فرسودہ و قدیم کا پابند رہنا۔ پُرانے دستور کو ہاتھ سے نہ دینا +

لکیر پر فقیر ہونا (۱) فعل لازم :- (۱) پُرانی رسم کو پیٹنا۔ پُرانے دستور پر مٹنا۔ پُرانی لیک پر چلنا۔ رسم قدیم کو ہاتھ سے نہ دینا (۲) کسی دوست یا معشوق کی نشانی پر جوگ رما بیٹھنا۔ کسی کے عشق میں دُھونی رما بیٹھنا۔ کسی کے عشق میں جوگ لینا :- سر رہنا گرویدہ رہنا ~

مانگ کو دیکھے دل کسی کی ظفر ۔۔۔ تم بھی بیٹھے لکیر پہ ہو فقیر ۔ ۔ ۔ ۔ (ظفر)
ہو رہا ہے مدتوں سے ان لکیروں پر فقیر ۔۔۔ ہاتھ دکھلاؤ تو نکلے برہمن کی آرزو (اسیر)
فلک نے سہم کے بھی یہ نہ سرکشی چھوڑی ۔۔۔ اگرچہ ناک میں بھی کہکشاں کا تیر ہوا (قطعہ)

شش سنی ہے کہ ہوتے لکیر پر ہیں فقیر ۔۔۔ سو اس لکیر پہ ہاں یہ بھی اب فقیر ہوا (شاہ نصیر)

لکیر پیٹنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) سانپ کے نکل جانے پر جو اُسکے پیروں کے نشان کو پیٹیں اُسے لکیر پیٹنا کہتے تھے مگر اب اصطلاح میں رسم فرسودہ پر چلنے کو کہتے ہیں۔ رسم قدیم کو ہاتھ سے نہ دینا۔ پُرانے دستور پر چلنا۔ پُرانی لیک پر چلنا۔ رسم فرسودہ و کُہنہ کا پابند رہنا (۲) افسوس کرنا۔ پچتانا۔ ہاتھ ملنا۔ وقت نکل جانے کا افسوس کرنا (اس معنی میں سانپ کے ساتھ مخصوص ہے) + ~

خیال زلف میں سر اے نصیر پیٹا کر ۔۔۔ نکل کے سانپ گیا ہے لکیر پیٹا کر (نصیر)

سر دھرت پاؤں پہ تو منہ نہ لگاؤں تجھکو ۔۔۔ آئینہ اُسکے کف پا کا دکھاؤں تجھکو
گرمیاں اُس سے کروں خوب جلاؤں تجھکو ۔۔۔ اگلی باتیں جو ہیں سب یاد دلاؤں تجھکو
روے تو میں کہوں چل دُور ہو مُنہ ڈھانپ نکل
بیٹ سر ہا کے لکیر اب کہ گیا سانپ نکل (مخمس)

لکیر کا فقیر ہونا (۱) فعل لازم :- (۱) پُرانی رسم کا پابند ہونا۔ قدیم دستور پر چلنا (۲) سر رہنا۔ گرویدہ رہنا۔ عاشق ہونا۔ معشوق کے کسی نشان پر فقیر ہونا۔ جوگ لینا۔ کسی پر مٹنا ~

کیا خطِ استقیم ہے ناک اُس شریر کی ۔۔۔ خوشبوئیاں فقیر ہوئیں اِس لکیر کی (رشک)
سب گو شکن میں زلفِ صنم کے اسیر ہیں ۔۔۔ ہم مانگ کی لکیر کے اے دل فقیر ہیں (لا اعلم)

لکیر کھچنا -(ہ) فعل لازم :- (۱) خط کھچنا۔ خط پڑنا۔ مخطط ہونا۔ دھاری پڑنا۔ دھاری بنا ~

جب لکیریں سی تری جبینِ جبیں کی کھچ گئیں ۔۔۔ سر پہ تلواریں مرے سو بغض و کیں کی کھچ گئیں (ظفر)

(۲) حد بندی ہونا۔ حد وبست ہونا (۳) قلم پھرنا۔ کاٹا جانا +

لکیر کھینچنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) خط کھینچنا۔ لیک کاڑھنا + رُول کرنا۔ دھاری بنانا۔ لکیرنا (۲) نشان لگانا۔ حد بندی کرنا۔ حد باندھنا۔ حد بست کرنا (۳) قلم سے کاٹ دینا۔ قلم پھیرنا۔ مٹانا (۴۔ ہندو) توبہ کرنا۔ کان پکڑنا + عہد کرنا۔ سوگند کھانا۔ قسم کھانا + (چونکہ ہندوؤں میں اور سب سے زیادہ پنجاب میں یہ دستور ہے کہ جب بچے سے کوئی قصور ہو جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ ناک سے لکیر کھینچ کہ اب میں ایسا نہیں کرونگا۔ پس اُس سے یہ محاورہ ہو گیا ہے۔ ہمارے ہاں ناک رگڑوانا عجز کرانے کے موقع پر بولا جاتا ہے اور وہ بھی ابتدا میں ایک ایسی ہی حرکت سے نکلا ہے) +

لکیرنا (ہ) فعل متعدی :- (ہندو) (۱) خط کھینچنا۔ لائن کھینچنا۔ رُول کرنا۔ دھاری بنانا۔ (۲) کیلنا۔ منتر سے محدود کرنا۔ گھیرنا۔ (۳) خاکہ ڈالنا۔ ڈول بنانا۔ ڈھچر بنانا۔ مخطط کرنا۔

لگ (ہ) حرف جر (گنوار) تک۔ تو ڑی۔ تلک۔ تا۔ لوں + پاس۔ قریب +

لگ بھگ (ہ) تابع فعل :- (۱) قریب قریب۔ عنقریب۔ قریب۔ پاس۔ نزدیک

جیسے عید کی سواری لگ بھگ ہے گھر میں کھانے تک کو نہیں (سگھڑ سہیلی)

(۴) ملتا جلتا۔ انومان۔ مشابہ۔ متشکل۔ مماثل + غیر تحقیق کی نسبت بھی بولتے ہیں جیسے اندازہ سے تخمیناً۔ اٹکل سے +

لگ پڑنا (ہ) فعل لازم :۔ (متروک) مسر ہو جانا۔ پیچھے لگ جانا۔ گرویدہ ہو جانا۔ محبت جتانا

کیا کچھ ہمسے ضد ہے تمکو بات ہماری اُڑا دو ہو | لگ پڑتے ہیں ہم تمسے تو تم اوروں کو لگا دو ہو (جرأت)

لگ چلنا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) ساتھ ہو لینا۔ ساتھ لگ لینا۔ ہمراہ ہو جانا۔ سنگ ہو لینا + ساتھ چلنا۔ ہمراہ چلنا۔ لگا پھرنا۔ پیچھے پھرنا ؎

باغ سے وہ چلا تو مرغِ چمن | لگ چلے ساتھ گلستاں کو چھوڑ (جرأت)

سایہ ساں لگ چلو آتش نہ بہت یار سے تم | دشمن و دوست کی آنکھوں میں سماتے ہو عبث (آتش)

(۲) بھڑ کر چلنا۔ اڑکر چلنا۔ چھو کر جانا۔ پاس ہو کر چلنا۔ پاس ہو کر نکلنا ؎

گرچہ آوارہ جوں صبا ہیں ہم | لیک لگ چلنے کو بلا ہیں ہم

حذر کر تو نہ لگ چل اے صبا اُس زلف سے اتنا | بلا آویگی تیرے سر جو اُسکا ایک مو ٹوٹا

دلا اُسکے گیسو سے کیوں لگ چلا تو | یہ اک اپنے جی کی بلا کیا نکالی

لگ نہ چل اے نسیم باغ کہ میں | رہ گیا ہوں چراغ سا گُل ہو

(میر)

(۳) مخلط ہونا۔ گرمِ اختلاط ہونا۔ مل چلنا۔ ملکر چلنا۔ ملا جلا رہنا۔ مربوط و مانوس رہنا + خلاص میں آنا۔ لاڈ میں آنا۔ چاؤ میں آنا۔ اخلاص سے بولنا + یار بننا۔ مُنہ لگنا۔ مصاحب بننا + کمال آمیزش و اختلاط پیدا کرنا۔ رسم و ملاقات پیدا کرنا۔ ربط ضبط بڑھانا۔ دوستی بڑھانا۔ یارانہ گانٹھنا۔ میل جول بہم پہنچانا۔ گرم اختلاطی کرنا۔ گہرا یار بنانا۔ یار بنانا۔ مُنہ لگانا + ؎

تجھسے وہ لگ چلے کہانی ہو جسے لات کوئی | ہاتھ کس طرح لگا دے تجھے ہیہات کوئی (رنگین)

کہا جو مینے کہ اک بوسہ دو تو یوں بولے | نہ لگ چل اتنا بے ابس بہت تو یار ہوا (ہوس)

لگ چلا میں تو بول اُٹھا چل بے | مُنہ لگانا ترا قیامت ہے ...... (جرأت)

ذرا ہم اُس سے لگ چلنے کو سو ڈھب لگاتے ہیں | رسائی جو نہیں پاتے تو کیا کیا تلملاتے ہیں

اے وردیاں کسو سے نہ دل کو پھنسائیو | لگ چلیو یوں تو سب سے پہ یہ جی مت لگائیو (د.و)

ہائے غضب کہ جتنا میں اُس سے زیادہ لگ چلوں | اُتنا ہی مجھسے وہ رہے میرا صنم الگ الگ (ظفر)

لگ چلا اُنسے میں باتوں میں تو جھنجلا کے کہا | سر پھرا ہیں نہ مرا آپ بھی گھر جائیں کہیں (مصحفی)

وہ زود رنج ہے اے دل بہت نہ لگ چلنا | نہ ہووے یہ کہ کہیں جوتیوں میں دال بٹے (معروف)

ٹک بھی لگ چلئے تو یوں کہتا ہے وہ کم اختلاط | اُنسے یہ خلط رہے جنسے ہے ہر دم اختلاط (میر ممنون)

مرے نزدیک اے دل اُس سے لگ چلنا نہیں اچھا | ابھی تو تیری اُسکی دُور کی صاحب سلامت ہے (عاشق)

صبا کی طرح ہر اک غیرتِ گل سے ہیں لگ چلتے | محبت ہے سرشت اپنی ہمیں یارانہ آتا ہے (آتش)

(۴) محبت ظاہر کرنا۔ عشق جتانا۔ الفت جتانا۔ عاشقی کا اظہار کرنا۔ دعوے دوستی کرنا

عشق کرنا۔ دوستی کرنا ؎

عاشقِ مفلس کی کیا بازار خوباں میں ہو قدر | جو کوئی زردار ہو اُس سیمتن سے لگ چلے (نصیر)

تم نے رقیبوں سے ملاقات بڑھائی | لگ چلتے ہیں اب ہم بھی کسی اور پری سے (رند)

کل لگ چلے جو ہمدم ہم یار سے زیادہ | دشنام دیکے جھڑکا ہر بار سے زیادہ (نظیر)

(۵) لپٹنا۔ چمٹنا + ؎

گرچہ لگ چلنا مرا تمکو تو لگتا ہے بُرا | پر کروں کیا بے طرح دل تم سے جاناں لگ گیا (جرأت)

لگ نہ لگنا (ہ) فعل لازم :۔ عو۔ پاس نہ پھٹکنا۔ قریب نہ آنا۔ مانوس نہ ہونا۔ الگ الگ رہنا۔ ملکر نہ چلنا۔ متنفر رہنا۔ یار نہ بننا۔ اخلاص نہ رکھنا۔ مل کر نہ بیٹھنا ؎

لگ نہیں لگتا وہ جرأت لیک بس لاچار ہوں | کیا کروں جی لگ گیا اس سے لگا جاتا ہوں میں (جرأت)

اب جو میسر وہ لگ نہیں لگتا | یا رب ایسا لگا دیا کس نے (معروف)

کیا کہوں اے ہمدمو میرا کہاں دل لگ گیا | لگ نہیں لگتا کسی کے جو وہاں دل لگ گیا (سبقت)

لگ نہ لگنے دینا (ہ) فعل لازم :۔ پاس نہ پھٹکنے دینا۔ قریب نہ آنے دینا۔ الگ تھلگ رکھنا۔ مختلط نہ ہونے دینا۔ اخلاص نہ ہونے دینا ؎

ہم پہ کھینچے تیغ تو غیروں کو لگ لگنے نہ دے | وہ اگر ہو وینگے اُسکے درمیاں تو ہم نہیں (شاعر)

ہوتی جو کچھ عشق کی غیرت بھی اگر بلبل کو | صبح کی باد سے لگ لگنے نہ دیتی گل کو (میر)

جوں سایہ ولا یار کے ہمراہ پڑا پھر | ہر چند وہ لگ لگنے نہ دے ساتھ لگا پھر (معروف)

لگّا (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) لاگ۔ لگن۔ پریم۔ پیار۔ محبت۔ عشق۔ اُلفت۔ نیہ۔ سنیہ۔ پریت + دوستی۔ آشنائی + ؎

اے دوگانا گر زناخی ہے نہیں لگّا تیرا | تو نے ایک اپنا لہو پانی کیا کس واسطے (رنگین)

(۲) تعلق۔ نسبت۔ علاقہ۔ لگاؤ۔ رابطہ۔ اتحاد۔ وابستگی۔ پوشیدہ آمیزش۔ اندرونی سازش + ربط۔ ارتباط ؎

بزمِ خوباں میں وہ اک دم جو ہیں آنکلا تو بس | لگّے والے جتنے تھے سب کو لگا کر لے گئے (جرأت)

(۳) مناسبت۔ مشابہت۔ برابری۔ ہمسری۔ ٹکر۔ مطابقت۔ ہمتائی + میل۔ نظیر۔ ثانی + ؎

بیاں کیا ہو سکے عمرِ رواں کی تجھسے چالاکی | کہ اس توسن سے لگّا ہے نہ ترکی کو نہ تازی کو

ماہ بے پرواغ کیا نسبت ہے اُسکی گال سے | ہے زحل منحوس کیا لگّا ہے اُسکی چال سے

(ذوق)

سرو کو لگّا نہیں قامتِ دلچسپ سے | یار کے رخسار سا گُل نہیں گلزار میں (آتش)

(۴۔ لکھنؤ) لگّی۔ لمبی چھڑ۔ سرانچے کا بانس۔ (۵) ناؤ کھینے کا چپّو۔ ڈانڈ (۶) ناؤ کی بلّی۔ ناؤ کا لمبا بانس (۷) ڈھنگ۔ ڈول جیسے ہماری نوکری کا بھی کہیں لگّا لگاؤ۔ (۸) شروع۔ آغاز۔ بدھا۔ آرمبھ۔ جیسے آج سے ہمارے کام کا بھی

لگا

لگا لگا دو (۹) رسید۔ پہنچ۔ رسائی۔ دخل۔ مداخلت +

لگا سگا (ہ) اسم مذکر:۔ (ہر دو مترادف) (۱) محبت۔ علاقہ + رابطہ۔ آنٹ سانٹ۔ حساب کتاب۔ میل جول۔ میل ملاپ۔ ربط ضبط۔ سٹ۔ ڈھب۔ موقع + آرجار۔ واقفیت۔ رسائی۔ جیسے انکا بھی وہاں لگا سگا ہے +

لگا کھانا (ہ) فعل متعدی:۔ ٹکر کھانا۔ برابری کرنا۔ ہمسری کرنا۔ مقابلہ کرنا۔ ہمتا ہونا۔ جوڑ ہونا۔ پلّے کا ہونا۔ ہم پلہ ہونا۔ مقابلہ کا ہونا + مقابل ہونا۔ ہمسر ہونا۔ برابر ہونا ؎

باطن سے ترے کھائے نہ بباطنی لگا ظاہر کی بدی ہے تری آفاق میں تشہیر (مصحفی)

لگا لگانا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) دوستی پیدا کرنا۔ آشنائی کرنا۔ حساب کتاب لگانا۔ یارانہ گانٹھنا۔ ربط ضبط پیدا کرنا۔ اخلاص جوڑنا۔ میل ملاپ پیدا کرنا۔ سٹ لڑانا ؎

کیونکہ جرأت لگائیں ہم لگا کہ فرشتے کا واں لگاؤ نہیں (جرأت)

(۲) شروع کرنا۔ بدّھا لگانا۔ کسی کام کو ہاتھ لگانا۔ جیسے آج سے اس دیوار کا بھی لگا لگا دیا (۳) ڈھنگ ڈالنا۔ ڈول ڈالنا۔ ڈھنگ لگانا۔ موقع نکالنا۔ جیسے کسی کی نوکری یا شادی کا لگا لگانا +

لگا لگ جانا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) حساب کتاب بنجانا۔ ربط ضبط کی صورت نکل آنا۔ رسائی ہو جانا۔ کام بنجانا۔ موقع نکل آنا۔ ڈھنگ لگ جانا۔ ڈھب لگ جانا۔ سٹ لڑ جانا + ؎

شاید ظفر کچھ اسمیں لگ جائے اپنا لگا پھرتے لگے ہوئے ہیں اب ہم عدو کے پیچھے (ظفر)

(۲) کام شروع ہو جانا۔ ہاتھ لگ جانا + بنیاد پڑ جانا۔ نیو ڈل جانا +

لگا لگنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) کام شروع ہونا۔ بدّھا لگنا۔ کسی کام کو ہاتھ لگنا (۲) مشابہ ہونا۔ ہمتا ہونا۔ ہمسر ہونا۔ (۳) ربط ضبط ہونا۔ میل ملاپ ہونا۔ میل جول ہونا۔ حساب کتاب لگنا۔ تعلق ہونا۔ دوستی ہونا۔ سٹ لڑنا +

لگا نہ لگنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) نسبت نہ کھانا۔ مناسبت نہ رکھنا۔ ہمسری نکرنا۔ ٹکر نہ کھانا (۲) ہمسر نہونا۔ ہمتا نہ ہونا۔ ثانی یا نظیر نہ پانا۔ بے مثل و بے ہمتا ہونا۔ نسبت نہ ہونا۔ مناسبت نہ ہونا ؎

بھلا کوئی ایسے کو کیونکر لکھے کہ جس سے کسی کا نہ لگا لگے (انشاء)

(۳) کام کو ہاتھ نہ لگنا۔ کام شروع نہ ہونا۔ بدّھا نہ لگنا +

لگا نہ ہونا (ہ) فعل لازم:۔ کچھ مناسبت نہ ہونا۔ ذرا تناسب نہ ہونا۔ کچھ نسبت نہ ہونا۔ زمین و آسمان کاہ و کوہ ذرہ و خورشید کا فرق ہونا۔ بہت بڑا فرق ہونا ؎

ہجر میں گرم ہے اُس داغ سے پہلو میرا جس سے لگا نہیں دوزخ کے بھی انگاروں کو (ناسخ)

لگا ہونا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) مناسبت ہونا۔ تناسب ہونا۔ نسبت ہونا (۲) تعلق ہونا۔ ربط ہونا۔ آشنائی ہونا۔ دوستی ہونا۔ حساب کتاب ہونا۔ سٹ لڑنا۔ محبت ہونا۔ عشق ہونا ؎

حسن و خوبی کی بھی کم بے اعتباری سے ہو قدر ہو سبک رقاص گر لگا سپردائی سے ہو (جرأت)

لگا (ہ) صفت:۔ (۱) سٹا۔ سٹا ہوا۔ ملا ہوا۔ ساتھ۔ ہمراہ۔ سنگ (۲) ملحق۔ ساتھ ملواں۔ ملصق۔ پیوستہ۔ چسپ۔ چسپاں (۳) گلا۔ سڑا۔ دغیلا۔ کانڑا۔ کرکھایا جیسے لگے لگے پھل جدا کر دو اور اچھے اچھے جدا۔ (۴) جلا ہوا۔ داغ لگا ہوا۔ جیسے لگا سالن لگا پلاؤ جب کھاؤ جب مزانہ پاؤ (۵) لگنا مصدر کا ماضی مطلق +

لگا بندھا (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) ملازم قدیم۔ محکوم۔ مطیع۔ فرماں بردار۔ (۲) وہ شخص جس سے لین دین اور حساب کتاب ہو۔ مقرر کیا ہوا۔ ٹھیرایا ہوا (۳) آشنائے قدیم۔ آشنا۔ لگوار۔ لگو۔ یار (۴) متعلق۔ وابستہ ؎

مرید سلسلۂ مُو ہے بالکا ہے دِل کمندِ زلف دوتا سے لگا بندھا ہے دل (نکہت)

(۵) اسیر۔ قیدی + پابند + نظر بند + مبتلا۔ گرفتار ؎ دباؤ۔ تابڑ توڑ +

گو ہیں مارے مہندی کے رنگوں فلک والے چھوٹے نہ اُس سے اُسکا لگا اور بندھا ہوا (میر)

لگاتار (۱) تابع فعل:۔ پیاپے۔ پے در پے۔ برابر۔ متواتر۔ پیہم۔ زنز نتر۔ بلا فرق۔ بلا فصل۔ علی الاتصال۔ متصل۔ پاس پاس + دباؤ۔ تابڑ توڑ +

لگا تو تیر نہیں تو تکا (۱) کہاوت:۔ ہوا تو اچھا نہ ہوا تو اچھا + کام ہو یا نہ ہو مگر ہمت بندھی رہے +

لگا جانا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) تعاقب کئے جانا۔ پیچھے پیچھے چلا جانا۔ ساتھ ساتھ چلا جانا۔ پیچھا کرنا۔ پیچھا لینا (۲) سر ہوئے جانا۔ پیچھے پڑے رہنا۔ پیچھا نہ چھوڑنا۔ ساتھ نہ چھوڑنا۔ چمٹے جانا + ؎

اُسطرف سے تو لگاوٹ کی نہیں ایک بھی بات نہیں معلوم کہ پھر کیوں میں لگا جاتا ہوں (مصحفی)

جو پھر بھر بھر کے ٹھنڈے سانس میں تجھسے لگا جاؤں تو میری گرمیٔ صحبت سے تو اے جان گھبرانا (جرأت)

لگ نہیں لگتا وہ جرأت لیک میں لاچار ہوں کیا کروں جی لگ گیا اس سے لگا جاتا ہوں (جرأت)

لگا چلنا (ہ) فعل لازم:۔ ساتھ ساتھ چلنا۔ ہمراہ چلنا۔ سنگ سنگ جانا +

لگا دینا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) لیپ کر دینا۔ پلستر کر دینا۔ لتھیڑ دینا۔ لیس دینا۔ (۲) مل دینا۔ مالش کر دینا + دوا یا مرہم وغیرہ کا زخم پر رکھ دینا۔ (۳) شامل کر دینا نتھی کر دینا۔ منسلک کر دینا (۴) چمٹا دینا۔ چسپاں کر دینا۔ چپکا دینا (۵) بہکا دینا درغلان دینا + برانگیختہ کر دینا۔ سنکار دینا۔ اکسا دینا۔ اُبھار دینا ؎

کیا کچھ ہمسے ضد ہے تمکو بات ہماری اُڑا دو ہو لگ پڑتے ہیں ہم تمسے تو تم اور دن کو لگا دو ہو (جرأت)

(۶) داؤں پر رکھ دینا۔ اڑ دینا۔ بازی پر رکھ دینا (۷) ہار دینا یا مقابلہ میں دینا۔ دیدینا۔ بیچ دینا ؎

لگا

سر لگا دوں ابروئے خمدار کی قیمت میں آج　　اس فقیری میں بھی یاں تک شوق ہے تلوار کا (معروف)

(۸) ترتیب سے رکھ دینا۔ چن دینا۔ سجا دینا۔ ڈھنگ سے رکھ دینا۔ سلیقہ سے رکھ دینا۔ (۹) مقرر کردینا۔ ٹھیرا دینا۔ سر منڈھ دینا۔ ذمہ ڈال دینا۔ جیسے ٹیکس یا عذاب لگا دینا۔ سر لگا دینا (۱۰) کھڑا کر دینا۔ نصب کر دینا۔ گاڑ دینا جیسے ڈیرہ لگا دینا۔ بمبا لگا دینا (۱۱) مشغول کر دینا۔ کوئی شغل تجویز کر دینا (۱۲) پار اتار دینا۔ پہنچا دینا۔ کنارے سے بھڑا دینا (۱۳) تقسیم کر دینا۔ بانٹ دینا (۱۴) تھوپ دینا۔ متہم کر دینا۔ عشق کا الزام دھر دینا۔ آشنائی سے ملوث کر دینا۔ تہمت دھر دینا۔ لگا مارنا ؎

دھوم دیوانے اڑاتے ہیں پریزادوں کی　　شمع محفل کو لگا دیتے ہیں پروانے براز کی (مرادآبادی)

(باقی معانی دیکھو لگانا میں) +

لگا رکھنا یا لگائے رکھنا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) وقت بے وقت کے لئے رکھ چھوڑنا۔ بچا رکھنا۔ سینت رکھنا۔ اٹھا رکھنا ؎

وبال دوش ہے اس ناتواں کو پر لیکن　　لگا رکھا ہے ترے خنجر و سناں کے لئے
سر تو ہے تن پہ مرے تیغ ستم کے واسطے　　پر لگا رکھتے ہیں وہ جھوٹی قسم کے واسطے (ذوق)

(۲) امیدوار رکھنا۔ آسا میں رکھنا۔ آس میں رکھنا (۳) مشغول رکھنا۔ مصروف رکھنا جیسے تم اسے لگائے رکھو میں اسے پکڑ لیتا ہوں (۴) چمٹائے رکھنا۔ ٹھیرائے رکھنا۔ پاس سے جدا نہ ہونے دینا ؎

میں لگائے جسکو رکھتا تھا گلے سے رات دن　　بار گردن ضعف سے وہ ہی گریباں ہو گیا (لا اعلم)

لگا رہنا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) ساتھ رہنا۔ ہمراہ رہنا۔ پیچھے رہنا (۲) لپٹا رہنا۔ چمٹا رہنا۔ چپکا رہنا ؎

کیا رنگ یہ دکھاتی ہے عالم کو دیکھئے　　رہتی ہے اسکے پاؤں سے ہر دم حنا لگی (عارف)

(۳) مصروف رہنا۔ مشغول رہنا۔ سرگرم رہنا۔ (۴) جاری رہنا۔ ہوتا رہنا۔ جیسے اسکے ہاں ایک نہ ایک کام لگا رہتا ہے (۵) جما رہنا۔ ٹکا رہنا۔ برقرار رہنا۔ مستقل رہنا (۶) مقرب بنا رہنا۔ مصاحب بنا رہنا (باقی دیکھو صفحہ ۲۰۱۔ کالم اول)

لگا سو بھگا (ہ) کہاوت :۔ یعنی جو کام شروع ہوا پھر وہ انتہا کو پہنچا۔ زمانے کو گزرتے دیر نہیں لگتی +

لگا کر لے آنا (ہ) فعل متعدی :۔ بھگا کر لے آنا۔ ورغلا کر لے آنا۔ بھگا لانا + باتوں میں لے آنا۔ ساتھ ساتھ لے آنا +

لگا کر لے جانا (ہ) فعل متعدی :۔ بھگا کر ساتھ لے جانا۔ گھر سے نکال کر لے جانا۔ ورغلا کر لے جانا۔ ساتھ لے جانا۔ ہمراہ لے جانا ؎

بزم خوباں میں وہ اک دم کو جو آ نکلے تو بس　　لگنے والے جتنے تھے انکو لگا کر لے گئے (جرأت)

دیکھئے کس ابلہ گرفتہ کو　　آج قاتل لگا کے لیجائے (ظفر)

لگا لانا (ہ) فعل متعدی :۔ بھگا کر لے آنا۔ ورغلا کر لے آنا۔ بہانے سے لے آنا۔ ساتھ لے آنا۔ پھسلا کر لے آنا۔ دم دلاسا دیکر لے آنا۔ اپنا گرویدہ بنا کر ہمراہ لے آنا ؎

لگا لاتی ہو روز اک مردوے کو　　الٰہی تم ہو باجی اور جہاں ہو (نازنین)

وحشی وہ ہیں کہ ہم کو لگا لائی بوئے گل　　پوچھی بہار میں نہ کسی سے چمن کی راہ (نا معلوم)

(۲) سدھائے ہوئے حیوانات کا اپنے ہم جنس کو شکاری کی گھات پر لا کر ساتھ لے آنا +

لگا لگایا (ہ) صفت :۔ (۱) جڑا جڑایا + بنا بنایا۔ لگا ہوا جیسے لگا لگایا روزگار چھوڑ دیا (۲) ہوا ہوا۔ جما جمایا جیسے لگا لگایا درخت گر پڑا (۳) صرف شدہ۔ خرچ میں آیا ہوا جیسے لگا لگایا روپیہ اکارت گیا (۴) مقرر شدہ۔ لگا بندھا۔ جیسے لگا لگایا دھوبی چھڑا دیا (۵) درست کیا کرایا۔ بنا سنوارا۔ آراستہ۔ درست +

لگا لینا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) ساتھ کر لینا۔ ہمراہ لے لینا (۲) مانوس کر لینا۔ مالوف کر لینا۔ ہلا لینا۔ یار بنا لینا۔ مائل کر لینا۔ گرویدہ بنا لینا۔ پرچا لینا۔ ڈھب پر لے آنا ؎

ہے لگا لینے کو وہ فتنۂ دوراں تو بلا　　پر طبیعت بھی غضب ہے مری لگ جاتی ہے (جرأت)

خوب آتا ہے لگا لینا نگاہ یار کو　　ایک سے ان بن ہوئی تو دوسرا گرویدہ ہے (داغ)

کبھی مجکو کبھی غیروں کو لگا لیتے ہیں　　خوب سیکھی ہیں لگاوٹ کے اشارے آنکھیں (ناظم)

(۳) مشغول کر لینا۔ مصروف کر لینا۔ رجوع کر لینا۔ متوجہ اور مخاطب کر لینا۔ (۴) اپنا کر لینا۔ اپنے مطلب کا بنا لینا۔ ڈھب پر لے آنا ؎

داغ دل ہے صفت مہر سلیمان اپنا　　جو پری رو ہے وہ ہے تابع فرمان اپنا
ہیں وہ بلبل کہ گل اپنا ہے گلستاں اپنا　　حوریں اپنی ہیں جناں اپنا ہے رضواں اپنا
دوں کی ہم جو یہ لیتے ہیں بجا لیتے ہیں
چار باتوں میں فرشتوں کو لگا لیتے ہیں (منیر)

(۵) شروع کر لینا۔ جیسے کام لگا لینا (باقی معانی لگانا میں دیکھو) +

لگا مارنا (ہ) فعل متعدی :۔ تہمت دھر دینا۔ عیب لگا دینا۔ دوش دینا۔ تہمت تھوپنا۔ کسی کے عشق یا محبت میں ملوث کر دینا۔ اتہام رکھنا۔ کلنک لگانا۔ الزام رکھنا۔ بدنام کرنا + ؎

آہ وہ کون تھا خدا مارا　　جسنے اس سے مجھے لگا مارا (معروف)

لگا ہوا (ہ) صفت :۔ (۱) پیوستہ۔ ملا ہوا۔ سٹا ہوا + بھڑا ہوا۔ متصل۔ نزدیک۔ قریب + چسپاں (۲) مصروف۔ مشغول۔ جٹا ہوا (۳) ہلا ہوا۔ سدھا ہوا۔ مانوس جیسے آواز پر لگا ہوا۔ بچہ کھچڑی پر لگا ہوا ہے (۴) عادی۔ خوگر۔

لگا

خُوگرفتہ۔ مزا پڑا ہوا +

لگام (ف) اسم مؤنث :۔ عنان۔ باگ۔ لغام۔ لجام + دہانہ۔ وہ لوہے کی بنی ہوئی چیز جس میں تسمہ باندھ کر گھوڑے کے مُنہ میں اُسے قابُو رکھنے کے واسطے لگا دیتے ہیں

لگام اُتارنا (۱) فعل متعدی :۔ (۱) گھوڑے کے مُنہ سے لغام نکال لینا۔ گھوڑا کھولنا +

لگام چڑھانا یا دینا (۱) فعل متعدی (۱) گھوڑے یا ٹٹُو کے مُنہ میں لغام رکھنا۔ دہانہ چڑھانا۔ لگام بر گردن اسپ نہادن یا لگام بر اسپ کردن وکشیدن کا ترجمہ (۲) روکنا۔ بند کرنا۔ ڈانٹنا۔ تھامنا۔ قابُو کرنا۔ چپ کرنا جیسے زبان کو لگام دینا (۳۔ بازاری) ڈھاٹا کسنا + لنگوٹ کسنا۔ کسکر لنگوٹ باندھنا +

لگام لئے پھرنا (۱) فعل لازم :۔ رسّی لئے پھرنا۔ کسی کے پکڑنے کو ڈوری لئے پھرنا + پیچھے پیچھے پھرنا۔ ڈھونڈتے پھرنا۔ پکڑنے اور قابُو کرنے کو پھرنا +

لگان (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) پڑتہ۔ پوتہ۔ بریج۔ بھیج۔ لگتی۔ معاملہ۔ خراج زمین۔ باج کر۔ جمع۔ جمع بندی۔ سرکاری محصُول۔ تحصیل (۲) تشخیص جمع۔ بندوبست (۳) کشتی کے لنگر کرنے کی جگہ۔ ناؤ کا گھاٹ۔ کشتی گاہ۔ وہ مقام جہاں آکر کشتی لگے۔ ساحل۔ کنارہ +

لگا رہنا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) مشغول رہنا۔ مصرُوف رہنا۔ گُتھا رہنا۔ (۲) چمٹا رہنا۔ چسپاں رہنا۔ ؎

ہر چند ہے وصال مگر چاہتا ہے شوق تصویرِ یار گھر میں ہے جا بجا لگی (رند)

(۳) ساتھ رہنا۔ ہمراہ رہنا (۴) پیچھے پڑا رہنا۔ سر رہنا۔ سر ہوئے جانا۔ جیسے بلا سا پیچھے لگا ہی رہتا ہے (۵) باقی رہنا۔ بچا رہنا۔ ثابت رہنا۔ محفُوظ رہنا۔ موجُود رہنا۔ قایم رہنا + ؎

تیرے ہاتھوں سے اے جنُوں نہ رہا جیب و دامن میں ایک تار لگا (ظفر)

لگانا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) جوڑنا۔ سٹانا۔ چپکانا۔ چسپاں کرنا + وصل کرنا۔ پیوستہ کرنا۔ (۲) بھڑانا۔ پاس لانا جیسے گاڑی دروازے سے لگانا (۳) ٹانکنا۔ سینا۔ دوخت کرنا۔ جیسے کنارہ لگانا۔ گوٹ یا گوٹا لگانا وغیرہ۔ (۴) شامل کرنا۔ نتھی کرنا۔ مُنسلک کرنا۔ ساتھ جوڑنا۔ ملحق کرنا۔ جیسے مِثل کے ساتھ کاغذ لگانا (۵) بونا + کِشت کرنا جیسے اب کے تمنے کھیت میں کیا کیا لگایا ہے (۶) جمانا۔ پودا نصب کرنا۔ مثلاً جیسا درخت لگاؤ گے ویسا پھل کھاؤ گے + (۷) ٹکانا۔ سہی کرنا۔ جڑنا۔ مارنا۔ ضرب کرنا جیسے چانٹا لگانا۔ جُوتا لگانا۔ لکڑی لگانا وغیرہ ؎

اپنا جوڑا دکھا کر تُو + + دلیہ ٹُگّے نہ بار بار لگا . . . . . . (ظفر)

(۸) چغلی کھانا۔ غمازی کرنا + ورغلانا۔ اُکسانا۔ بھڑکانا۔ اُبھارنا۔ اشتعالک دینا۔ بہکانا۔ جیسے آٹھ پہر ساس کو لگاتی رہتی ہے ؎

نہ مانا کرو میری جانب سے اب تُم	لگانا کسی کا لگانا کسی کا
مری جانب سے غیروں نے لگایا کچُھ نہ کچُھ ہوگا	نہ آیا وہ تو اُسکے دل میں آیا کچُھ نہ کچُھ ہوگا
کسی نے کچھ تو لگایا مری طرف سے ظفر	جو بات بات میں ہیں مجھسے وہ قسم لیتے

(ظفر)

وہ آگ ہو رہا ہے خدا جانے غیر نے میری طرف سے اُسکی تئیں کیا لگا دیا (میر)

مفسدوں نے کی عجب طور سے رنجش برپا میری جا تجھسے کہی مجھسے لگائی تیری (انیس)

میں بھی سُناؤں گا تجھے صلواتیں سینکڑوں گر اب صبا وہ تیرے لگانے سے اُٹھ گیا (مؤلف)

(۹) ڈالنا۔ سارنا۔ گھالنا۔ دینا جیسے سُرمہ لگانا۔ کاجل لگانا۔ دوا لگانا وغیرہ۔ (۱۰) ملنا۔ جمانا۔ لیسنا۔ جیسے مسّی لگانا۔ لاکھا لگانا وغیرہ (۱۱) ترتیب سے رکھنا۔ سجانا۔ قاعدے سے لگانا۔ ٹھکانے سے رکھنا۔ چُننا۔ اپنے اپنے موقع پر رکھنا۔ جیسے اسباب لگانا۔ چیزیں لگانا (۱۲) مشغُول رکھنا۔ مصرُوف رکھنا۔ متوجہ رکھنا۔ مائل رکھنا ؎

اے ظفر کب سنے ہے وہ میری اُسکو باتوں میں تو ہزار لگا . . . . (ظفر)

(۱۳) سودا پھیلا کر رکھنا۔ فروختنی اشیا کو نکال کر رکھنا۔ جیسے دوکان لگانا۔ بازار لگانا۔ ہٹ لگانا وغیرہ (۱۴) رجُوع کرنا۔ متوجہ کرنا۔ مصرُوف کرنا۔ مائل کرنا جیسے دھیان لگانا۔ چت لگانا۔ دل لگانا (۱۵) مالُوف کرنا۔ مانُوس کرنا۔ پرچانا۔ ہلانا۔ سدھانا جیسے ڈور پر لگانا۔ اشارہ پر لگانا۔ لاسہ پر لگانا وغیرہ (۱۶) الکانا۔ پھنسانا۔ اُلجھانا۔ جیسے طبیعت یا دل کسی شخص سے لگانا (۱۷) چمٹانا۔ لپٹانا۔ چسپاں کرنا ؎

وہ نہیں ہیں تو درد کو اُن کے سینے سے ہم لگائے بیٹھے ہیں (مجروح)

(۱۸) اتہام رکھنا۔ تہمت دھرنا۔ دوش دینا۔ عیب دھرنا۔ متہم کرنا۔ تھوپنا۔ جیسے نام لگانا۔ لونڈی کو میاں سے لگانا۔ (۱۹) مقرر کرنا۔ ذِمّہ دھرنا۔ سر کرنا۔ جیسے کر لگانا۔ ٹیکس لگانا۔ وغیرہ (۲۰) کام دینا۔ کام پر بھیجنا۔ کام لینا۔ کام میں مشغُول کرنا۔ جیسے مزدُور لگانا۔ مدد لگانا (۲۱) جلانا۔ سلگانا۔ بالنا۔ روشن کرنا۔ بھڑکانا۔ آگ لگانا۔ بتّی لگانا وغیرہ (۲۲) گھونپنا۔ چبونا۔ کوچنا۔ کچو کا دینا۔ کوچہ دینا۔ جیسے نشتر لگانا (۲۳) تیز کرنا۔ دھار رکھنا۔ چٹانا۔ دھار بنانا۔ سان چڑھانا۔ پتھری چٹانا۔ جیسے اُسترا لگانا۔ قینچی لگانا وغیرہ (۲۴) کنارے پر لانا + لنگر ڈالنا۔ لنگر کرنا۔ جیسے ناؤ یا کشتی لگانا (۲۵) سر منڈھنا۔ سر کرنا۔ سر ڈالنا۔ چپکنا + پیچھے چمٹانا۔ جیسے بلا لگانا۔ عذاب لگانا (۲۶) بچھانا۔ پھیلانا + جمانا جیسے بستر لگانا۔ جال لگانا۔ پھندا لگانا ؎

بے یار میکدہ میں نہ بستر لگائیے ٹھوکر سبُو کو جام کو پتھر لگائیے (امیر اللہ حسن فوق)

(۲۷) گھات میں بٹھانا۔ تاک میں بٹھانا۔ شکار کے واسطے خبر لینے کو بٹھانا (۲۸)

لہ یہ لفظ یہاں بے ترتیب دوبارہ لکھا گیا ہے صفحہ ۲۰۰۔ کالم اوّل میں دیکھو +

لگا

اُٹھانا۔ صرف کرنا۔ خرچ کرنا۔ جیسے کسی کام پر روپیہ لگانا۔ دولت لگانا۔ مال لگانا وغیرہ۔ (۲۹) قیمت لینا۔ مول لینا۔ چارج کرنا۔ محسُوب کرنا۔ دام لینا۔ جیسے اس چیز کا کیا لگایا۔ اُس کا تم کیا لگاتے ہو۔ (۳۰) قیمت دینا۔ مول تجویز کرنا۔ دام دینا۔ جیسے ہماری چیز کے اُسنے کچھ بھی دام نہیں لگائے (۳۱) کھپانا۔ صرف کرنا۔ بیچنا۔ جیسے ہزاروں کا مال سرکار میں لگا دیا (۳۲) بند کرنا۔ بھیڑنا۔ مُونْدنا۔ دینا۔ جیسے کواڑ لگانا۔ کُنڈی لگانا (۳۳) کھڑا کرنا۔ نصب کرنا۔ جیسے چوکھٹ لگانا۔ بمبا لگانا (۳۴) داؤں پر رکھنا۔ بازی پر رکھنا۔ اڑنا ؎

سب گھر کو لگاتے ہیں بس ایک جرعۂ ساقی کچھ تجھ سے طلب ہم خُمِ صہبا نہیں کرتے (عارف)

ہے اشتیاق بوس وکنار اسقدر کہ یار جی تک تواب لگاتے ہیں ہر اک دار پر (انشا)

(۳۵) قایم کرنا۔ تجویز کرنا۔ ٹھیرانا۔ لڑانا۔ ہلانا۔ جیسے رائے لگانا۔ عقل لگانا + (۳۶) شرُوع کرنا۔ آغاز کرنا جیسے کب سے کام لگاؤ گے (۳۷) برتنا۔ کام میں لانا۔ مصرف میں لانا جیسے جب چیز آ ہی گئی تو کہیں نہ کہیں لگا بھی دینگے (۳۸) جوڑنا۔ اکٹھا کرنا۔ جمع کرنا۔ جیسے پنچایت لگانا۔ سبھا لگانا (۳۹) آویزاں کرنا۔ لٹکانا جیسے اشتہار لگانا (۴۰) ڈالنا۔ عادی بنانا۔ جیسے بچّے کو کھچڑی پر لگانا۔ روٹی پر لگانا۔ (۴۱) سدھانا۔ ربط ڈالنا۔ عادت ڈالنا ؎

اگر منظُور قاصد طایرِ جاں کو بنانا ہے ہوا پر اس کبُوتر کو لگایا چاہئے پہلے (اسیر)

(۴۲) خریدنا۔ مول لینا۔ بِسانا۔ سر لینا جیسے اپنے پیچھے عذاب لگا لیا۔ روگ لگالیا وغیرہ ؎

لگایا روگ جوانی میں کیوں میاں جرأت ابھی تو کھیل تماشے کے تھے تمہارے دن (جرأت)

(۴۳) بنانا۔ نشان ڈالنا۔ قائم کرنا ؎

لگا دُنہ کاجل کے تل اپنے مُنہ پر ابھی خاک میں گر کے اختر ملینگے (نامعلُوم)

(۴۴) لیسنا۔ تھوپنا۔ جیسے مہندی لگانا۔ لیپ لگانا۔ صندل لگانا وغیرہ۔ (۴۵) لیپنا۔ پوتنا + مرمّت کرنا + جیسے چُولہے کو مٹّی لگانا۔ دیوار کو مٹّی لگانا۔ (۴۶) ہتیار کا وار کرنا۔ ضرب لگانا۔ ہاتھ لگانا۔ مارنا۔ چلانا۔ جیسے تلوار یا تیر لگانا ؎

لگاؤ تیغ یہ دل یہ جگر یہ سینہ ہے کہ عاشقوں کو کرے زخمِ امتحاں محظُوظ (ممنُون)

ہم کو سیراب کر شہادت سے قاتل اک تیغ آبدار لگا + +
دلپہ عاشق کے ایک تیرِ نگاہ آنکھیں ہوتے ہی جب دو چار لگا
خوش ہوا دل میں وہ شکار افگن کہ مرے ہاتھ اک شکار لگا۔ (ظفر) قطعہ بند

(۴۷) آیا گیا کرنا۔ مجرے کرنا۔ محسُوب کرنا۔ حساب میں برابر کر کے اپنا کر لینا ؎

نصیب سب جا اُڑا چکے ہیں خسارے کیا کیا اُٹھا چکے ہیں وہ مُفت دل کو لگا چکے ہیں ہم اپنی قیمت یہ پا چکے ہیں (مؤلف)

(۴۸) سر کرنا۔ چھوڑنا۔ چلانا۔ داغنا جیسے بندُوق یا تپنچہ لگانا (۴۹) رکھنا۔ دھرنا۔

لگا

کھڑا کرنا۔ قائم کرنا۔ جیسے شہر یا قلعہ کے سامنے توپ لگانا (۵۰) چُپیڑنا۔ مَلنا۔ جیسے گھی لگانا۔ مرہم لگانا (۵۱) تنُور میں دوڑانا۔ تنُور کے اندر روٹی چپکانا۔ مثلاً انکی روٹی بھی لگا دو (۵۲) عاید کرنا۔ قرار دینا۔ تجویز کرنا۔ جیسے فرد لگانا۔ دفعہ لگانا۔ حد لگانا۔ حکم لگانا وغیرہ (۵۳) پھنسانا۔ بجھانا۔ پھانسنا جیسے مچھلی لگانا (۵۴) بات ٹھیرانا۔ نسبت ٹھیرانا۔ سگائی کرانا۔ (۵۵) جڑنا + مرصّع کرنا۔ بٹھانا جیسے نگینہ لگانا۔ کُندن لگانا وغیرہ (۵۶) بیچنا۔ فروخت کرنا جیسے کیا سیر لگا رکھّا ہے (۵۷) ساجھا ملانا۔ شراکت کرنا جیسے دس دس روپے لگا کر حلوا سوہن بنایا (۵۸) نر و مادہ ملانا۔ جفت کرنا۔ جیسے جوڑا لگانا۔ کبُوتر کو کبُوتری سے لگانا (۵۹) ٹھونکنا۔ باندھنا۔ جڑنا جیسے نعل لگانا (۶۰) کرنا۔ جیسے پیت لگانا۔ ہمّت لگانا۔ ڈھیر لگانا (۶۱) نقش اُٹھانا۔ چھاپہ اُبھارنا جیسے مُہر لگانا۔ چھاپ لگانا۔ چانک لگانا +

(چونکہ یہ لفظ مرکّب ہو کر اپنے اپنے موقع پر سینکڑوں مختلف معنی پیدا کر لیتا ہے اس سبب سے اُن سب کا لکھنا موجب تطوِیل خیال کر کے اُن موقعوں ہی پر موقوف رکھّا ہے)

لگانا بجُھانا (ہ) فعل متعدّی۔ ۱۔ اوّل بھڑکا کر پھر دھیما کرنا۔ لڑائی کرا کر ثالث بننا۔ منافقوں کی طرح آتش افشانی کرنا۔ آتشِ فتنہ کو بھڑکا کر آبِ صلح سے بجھانا۔ کسی کی طرف سے بدگوئی کر کے دل میں فرق ڈالنا۔ لڑائی جھگڑا کرانا۔ آتش افروزی کرنا۔ غیبت اور بدگوئی کرنا۔ دراندازی و غمّازی کرنا + بہکانا۔ کان بھرنا۔ کسی کو کسی کا مخالف بنانا۔ دشمنی کرانا ؎

نہ ہنس بولو چمن میں تم کسی سے آہ جانے دو ذرا غنچوں کو کھلنے دو گلوں کو کھل کھلانے دو
لگاتی ہیں یہ آنکھیں آگ اشکِ تر بجھاتا ہے ہماری خوش گزرتی ہے لگانے دو بجھانے دو (بیخود)

اس لگانے سے ترے اور بجھانے سے ترے ترے تالُو میں الٰہی پڑے ناسُور دوا۔
جو باتیں بری لگا دے بجھا دے باجی تے نہ رہنے پائے وہ بستی میں لے وہ راہ عدم (نسیم)

کیا لگائیگا بجھائیگا مری جانب سے ڈر یہی ہے مجھے پاس اُنکے عدُو ہے تاکنصیر الدین نصیر)

اے بادِ صبا شمع سے پروانے کی باتیں آتی ہیں بہت تجھکو لگانی و بجھانی (رسید)

چشم تر اور آہ دونوں پردہ در اپنے ہوئے کچھ نہ سمجھا یہ لگانا اور بجھانا منع ہے (زار)

لگا آتش جگر کو سوزِ الفت اب رُلاتا ہے لگانا اِسکو کہتے ہیں بجھانا اِسکو کہتے ہیں (جرأت)

ہوا دولت سے آنکھوں ہی کی اب بیزار مجھسے دل کہ یہی اُسکو اب کچھ کچھ لگاتی اور بجھاتی ہیں (امرزا خان طپش)

لگانے والے (ہ) اسم مذکر۔ ۱۔ لگانے والا کی جمع۔ دراندازی۔ غمّاز۔ چغل خور۔ غیبت کرنیوالے ؎

روز رنگیں سے بھڑاتے ہیں مجھے یارب اُڑ جائیں لگانے والے (رنگیں)

عشق پاک اپنا تو بے لاگ ہے پر ڈرتے ہیں کہ بُرے ہوتے ہیں کمبخت لگانے والے (رفعت)

لگاؤ (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) تعلق۔ نسبت۔ علاقہ + ؎

لگاؤ اگر ہو تو اتنا تو ہو + وہاں بات کی یاں خبر ہو گئی (مجروح)
کیوں نہ قاتل مرے گلے سے لگے تیغ تیری لگاؤ رکھتی ہے (نکہت)

(۲) رسائی۔ پہنچ۔ دخل۔ مداخلت۔ باریابی۔ گزر ؎

واں لگا دل جہاں لگاؤ نہیں بات بنے کا کچھ بناؤ نہیں
کیونکہ جرأت لگائیں ہم لگا + کہ فرشتے کا واں لگاؤ نہیں } (جرأت)

(۳) راہ و رسم۔ میل ملاپ۔ ربط ضبط۔ میل جول + صحبت۔ اختلاط۔ پیار۔ اخلاص۔ ربط ؎

میرا لگاؤ غیر سے ثابت ہوا نہیں لو بدمزاجیوں کا کھلا اب سبب مجھے (رند)

(۴) رشتہ۔ ناتہ۔ سمبندھ۔ قرابت۔ یگانگت۔ سگارت (۵) مناسبت۔ مطابقت۔ مشابہت + جوڑ۔ ہمسری۔ ہمتائی (۶) ملاؤ۔ آمیزش۔ لاگ۔ (۷) شراکت۔ مشارکت۔ شرکت۔ (۸) میلانِ طبع۔ رُجحان۔ میلِ خاطر ؎

میں تو ملتا نہیں ہوں اُنسے مگر نہیں جاتا ہنوز دل کا لگاؤ (مصحفی)

(۹) ایما۔ اشارہ۔ جیسے اِس بات میں اُن کا بھی کچھ نہ کچھ لگاؤ ہے (۱۰) تہمت عشق۔ اتہام محبت ؎

یہ لگاؤ تو مجھے اُس کا مزا دیتا ہے مجکو ہر ایک سے ناحق جو لگا دیتا ہے (عالی)

لگاوٹ (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) لگاؤ۔ تعلق۔ علاقہ۔ نسبت۔ لاگ (۲) معشوقوں کا کسی کو اپنی خوش اختلاطی آمیز گاری اور انداز ہائے سازش و ارتباط سے اپنی جانب مائل کرنا۔ وہ معاملہ جو موجب اُنس اتحاد و التفات ہو + میلان۔ رُجحان۔ میلِ خاطر۔ اُنس۔ سرگرمی اخلاص و محبت۔ خوش اختلاطی۔ چاہت چاؤ۔ محبت آمیز باتوں سے اپنی طرف مائل کرنیکا انداز۔ تالیف قلوب ؎

گردن عشاق کو دم میں لگا لیتی ہے آہ ہے لگاوٹ یا وہ تیغ بُتِ سفاک کو (نکہت)

لگاوٹ سے لگاتا ہے خا غیر اُنکے ہاتھوں میں وہ مجھسے رنگ کیوں لاتے ہیں میں نے کیا لگا ہا
اے ظفر کرتے ہیں سب اُنسے لگاوٹ لیکن کس کا لگا ہو وہاں اور لگاؤ کسکا } (ظفر)

صورت کبھی دکھلائی تو اُسمیں بھی لگاوٹ باتوں کی جو ٹھہرائی تو اُسمیں بھی لگاوٹ (نظیر)

(۳) ربط ضبط۔ میل ملاپ۔ میل جول۔ اتحاد + لگا۔ سازش (۴) دوستی آشنائی۔ یارانہ۔ اٹ سٹ + (۵) لاڈ۔ غمزہ۔ ناز۔ معشوقانہ چھیڑ۔ نخرہ ؎

یہ صاف قحبہ دنیا کی اک لگاوٹ تھی کہ شب کو رکھ کے میرے پاس ہار بھول گئی (مصحفی)
بوسہ کا جو اقرار کیا وہ بھی فقط چھل اور ہنس کے قسم کھائی تو اُسمیں بھی لگاوٹ (نظیر)
نہ لگ چلوں میں یہی اپنے دل میں ٹھانی ہے تری طرف سے ہزار اے پری لگاوٹ ہو (ناسخ)
سر جدا تن سے کسی روز کرائے خنجر یار یہ لگاوٹ تری ہر بار نہیں اچھی ہے (امیر)

لگاوٹ کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) محبت جتانا۔ اُنس ظاہر کرنا۔ خوش اختلاطی سے پیش آنا (۲) غمزہ جتانا۔ غمزہ کرنا۔ ناز کرنا (۳) دوستی ظاہر کرنا۔ آشنائی جتانا +

لُگائی (ہ) اسم مؤنث:۔ لوگ کی تانیث (گنوار) (۱) عورت۔ استری۔ زن۔ بتربانی۔ (۲) بیوی۔ زوجہ۔ گھر والی۔ اہلیہ۔ پتنی (۳) پاتر۔ پتریا۔ بیسوا۔ کسبی۔ رنڈی۔ قحبہ۔ بہاڑی میں لُگی +

لُگائی کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ (گنوار) (۱) بیوہ سے نکاح کرنا۔ رانڈ کو گھر میں ڈالنا (۲) استری کرنا۔ عورت کرنا + اکیلے سے دُکیلا ہونا +

لُگائی والا (ہ) اسم مذکر:۔ (گنوار) متاہل۔ بیوی والا۔ بیاہا۔ گھر باری۔ گرہستی +

لگائی بُجھائی (ہ) اسم مؤنث:۔ لگائی لُتری۔ غمازی۔ چغل خوری۔ بدگوئی۔ فطرت۔ فتنہ انگیزی۔ فتنہ پردازی۔ افترا پردازی۔ تہمت۔ بہتان۔ اتہام + آتش افروزی۔ آتش افشانی۔ دراندازی ؎

مری آہ سوزاں نے اور آنسوؤں نے عجب ہی لگائی بجھائی دکھائی (ظفر)

فقرہ۔ لوگوں کی لگائی بجھائی نے خاوند جورو میں لڑائی کرا دی +

لگائی بجھائی کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ لگانا بجھانا۔ اِدھر کی اُدھر اور اُدھر کی اِدھر کہکر نفاق ڈلوانا۔ بدی کرنا۔ غیبت کرنا۔ آگ لگانا۔ کبھی لڑانا کبھی صلح کرانا +

لگائی لُتری (ہ) اسم مؤنث:۔ لگائی بجھائی۔ غمازی۔ چغل خوری۔ بدی۔ غیبت۔ اِدھر کی اُدھر اور اُدھر کی اِدھر کہنا۔ ایک کی بُرائی دوسرے سے کرنا +

لگاتار (۱) تابع فعل:۔ لگاتار۔ پیہم۔ متواتر۔ برابر۔ پے در پے۔ متصل ؎

ہوا قائل ہمارے ابرِ دریا بار رونے کا جو لگتا تار باندھا چشم تر نے تار رونے کا (نکہت)

لگتی (ہ) صفت:۔ (۱) چُبھتی۔ کُھبتی۔ کٹتی۔ کاٹ کرنے والی۔ زخم ڈالنے والی (۲) مشابہ۔ ہمشکل۔ ملتی۔ ملتی جُلتی۔ لگا کھاتی ہوئی۔ ہمسر۔ ہمتا (۳) مؤثر۔ اثر کرنیوالی +

لگتی کہنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) چُبھتی کہنا۔ کٹتی کہنا۔ (۲) مؤثر بات کہنا۔ (۳) بھاتی ہوئی کہنا۔ پسندیدہ کہنا۔ ٹھیک ٹھیک کہنا۔ مثلاً خدا لگتی کہنا۔ ایمان لگتی کہنا +

لگتے ہاتھ (ہ) تابع فعل:۔ ساتھ کے ساتھ۔ کسی کام کے ساتھ میں +

لگ جانا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) مائل ہو جانا۔ رجوع ہو جانا۔ اِس معنی میں دل یا طبیعت کے ساتھ آتا ہے ؎

دل کا لگ جانا بھی گویا دوستو ایک دُکھ ہے آہ مجکو روتے دیکھ اُسکو مسکرانا لگ گیا (جرأت)

(۲) شروع ہو جانا۔ مثال دیکھو نمبر اوّل کے دوسرے مصرعہ میں (۳) اثر کر جانا۔ کُھب جانا۔ چوٹ کر جانا۔ بیٹھ جانا۔ چُبھ جانا۔ کھٹک جانا + خارِ زنا۔ گوا گزرنا ؎

اچھی کبھی اچھا نہیں کچھ دل کا لگانا یہ لگ گئی ہے ناصحِ ناداں مرے دل کو (داغ)

لگ چلنا (ہ) فعل لازم :- بھڑ چلنا ۔ بل کے چلنا + ارتباط و اخلاص رکھنا ۔ اخلاص بڑھانا ۔ دوستی کرنا ۔ یارانہ رکھنا ۔ ربط رکھنا ؎

اے دیدیاں کسی سے نہ دلکو پھنسائیو ۔ لگ چلیو سب سے یُوں تو پہ جی مت لگائیو (درد)
پھر پھر کے پیچھے دیکھ مجھے اُسنے یُوں کہا ۔ اتنا بھی لگ نہ چل تو مرے ساتھ راہ میں (مصحفی)

لُگدی (ہ) اسم مؤنث :- کسی گیلی پسی ہوئی چیز کی گولی یا ٹکیا +

لُگدی بنانا (ہ) فعل متعدی :- کسی چیز کو گیلا پیسکر گولی یا گولہ سا بنانا ۔ جیسے بھنگ کی لُگدی

لگڑ (ہ) اسم مذکر :- ایک قسم کا شکرا ۔ ایک قسم کا باز +

لگڑا (ہ) اسم مذکر ۔ (گنوار) (۱) پھٹا پُرانا کپڑا ۔ چیتھڑا (۲) بستہ ۔ بیٹھن +

لگڑ بھگا (ہ) اسم مذکر :- تیندوا ۔ پلنگ بگھیلا ۔ ایک قسم کا چیتا جو اکثر کُتوں کو اُٹھا کر لے جاتا ہے کہتے ہیں کہ یہ شیرنی اور بھیڑیے کے میل سے پیدا ہوتا ہے ۔

لگمات یا لگماتر (ہ) اسم مؤنث :- دیکھو (لگماترا نمبر اول) +

لگماترا (ہ) اسم مذکر :- (۱) اعراب یعنی حرکات جیسے زیر زبر پیش ۔ حروفِ اعراب کی علامات یعنی سُور کی وہ علامت جو حروفِ صحیح کے وسط یا اخیر میں پُورے سُور لکھنے کی بجائے لگائی جاتی ہے ۔ حروف علت ۔ واول ماترے
(۲) (بازاری) دھگڑ ۔ دھگڑا ۔ لگواڑ ۔ لگّو ۔ یار ۔ آشنا ؎

اپنے ہی کئے ڈھونڈ کے پیدا یہ دو گانا ۔ لگماترے دونوں ہیں طرحدار تمہارے (میر یار علی)

لگن (ف) اسم مذکر :- (۱) طشت ۔ تسلا ۔ طاس ۔ آٹا گوندھنے کا مسی ظرف ۔ ٹب وہ برتن جسمیں پاؤں رکھکر دھوتے ہیں ۔ طشت آفتابہ ۔ سلپچی ۔ چلمچی ؎

دھوتا ہوں جب میں پینے کو اُس سیمتن کے پاؤں ۔ رکھتا ہے ضد سے کھینچ کے باہر لگن کے پاؤں (غالب)
شیشوں میں مہندی ملی جا حباب آسا ہیں ۔ آپ کے پاؤں تو نازک ہیں لگن پتھر کے (اختر)

(۲) طاسِ شمع ۔ شمع کی تھالی جسمیں چربی پگل پگل کر گرتی ہے ۔ شمعدان ؎

پروانہ سر پٹک کے لگن ہی میں مر گیا ۔ ایسے کہاں نصیب کہ ہو ہمکنار شمع (مصحفی)
رواج سرقہ یہی ہے تو کیا عجب اسکا ۔ جو چور شمع کا بھی تاکنے لگن کو لگے (رند)

(۳) عود سوز ۔ مجمر ۔ اگردان +

لگن (ہ) اسم مؤنث :- (۱) نسبت ۔ لگاؤ ۔ تعلق ۔ وابستگی (۲) دُھن ۔ لَو ۔ خیال ۔ دھیان ۔ چیت ؎

بھو کے غریب دل کی خدا اسی لگن نہو ۔ سچ ہے کہا کسی نے کہ بھوکے بھجن نہ ہو (نظیر)

(۳) شوق ۔ اشتیاق ۔ اُمنگ ۔ چاؤ ۔ چاہ ۔ کامنا ۔ آرزو ۔ تمنا ۔ خواہش ۔ اِچھا + ولولہ ۔ جوش و خروش ؎

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ہادی ۔ عرب کی زمیں جسنے ساری ہلادی
نئی اک لگن دل میں سب کے لگادی ۔ اک آواز میں سوتی بستی جگادی (حالی)

پڑا ہر طرف غُل یہ پیغامِ حق سے
کہ گونج اُٹھے دشت و جبل نامِ حق سے

(۴) پریت ۔ محبت ۔ عشق ۔ اُنس ۔ پیار ۔ اُلفت ۔ حُب ۔ دوستی ۔ میلانِ خاطر ؎

آہ ہوتی ہے لگن آخر وبال سر یہاں ۔ عشق پروانہ سے سیکھے شمع بھی سر پیٹنا (ظفر)

(۵ ۔ مذکر) ۔ گھڑی ۔ ساعت ۔ مہورت ۔ وقت ۔ سماں ۔ جیسے شُبھ لگن یعنی مبارک وقت (۶ ۔ ہندو) دُلہن کے باپ کا دُولہا کے باپ کو شادی کی تاریخ اور اُسکا وقت مقرر کرکے چٹھی لکھنا ۔ پیغامِ شادی ۔ نکاح کے وقت کا تقرر ۔
(۷ ۔ س ۔ مذ) سورج کے راس منڈل میں جانے یا منطقۃ البروج میں آنے کا وقت ۔ میکھ راس کے اُدے ہونے کا سماں ۔ آفتاب عالمتاب کے برج حمل میں تحویل کرنیکی ساعت ۔

لگن دھرنا (ہ) فعل متعدی :- (ہندو) شادی کا روز مقرر کرنا +

لگن کُنڈلی (ہ) اسم مؤنث :- جنم پترا ۔ زائچہ +

لگن لگانا (ہ) فعل متعدی :- عشق کرنا ۔ لو لگانا ۔ محبت کرنا ؎

پروا نہیں پروانہ کے جلنے کی تجھے آہ ۔ اے شمع کوئی خاک لگن تجھسے لگادے (نصیر)

لگن لگنا (ہ) فعل لازم :- (۱) تعشق ہونا ۔ محبت ہونا ۔ پریت ہونا ۔ نیہ لگنا ۔ نیہا لگنا ۔ دل لگنا + ؎

لگ گئی جسکی لگن کیا وہ پھر افسوس جئے ۔ شمع جلتی ہے سراپا در فانوس لئے (شاہ نصیر)
ہمارے من ایسی آوے تی ملے تو جیا جب سے موری توری لگن لگی ہے ۔ رام جانے یا گستیاں ہمارے من) گیت ۔

(۲) لو لگنا ۔ دھیان لگنا ۔ تصور بندھنا ۔ خیال بندھنا +

لگنا (ہ) فعل لازم :- (۱) جُڑنا ۔ سٹنا + چپکنا ۔ چسپاں ہونا + پیوستہ ہونا ۔ ملنا (۲) ٹنکنا ۔ سلنا ۔ ٹانکا جانا جیسے گوٹ یا کنارہ لگنا ۔ بٹن لگنا ۔ بند لگنا ۔ (۳) شامل ہونا ۔ نتھی ہونا ۔ منسلک ہونا ۔ ساتھ جُڑنا ۔ شاملِ مثل ہونا (۴) ملحق ہونا ۔ ملصق ہونا ۔ متصل ہونا ۔ قریب ہونا (۵) جمنا ۔ قائم ہونا ۔ کھڑا ہونا ۔ جڑ پکڑنا ۔ جیسے درخت لگنا (۶) اُگنا ۔ اُبنا ۔ پیدا ہونا ؎

جو ہوا تیر اکشتہ قامت ۔ سرو اُسکے سرِ مزار لگا ۔ (ظفر)

(۷) بچنا ۔ انداز ہونا ۔ اٹکل یا قیاس میں آنا ۔ جیسے ہمیں تو یہ چیز دس سیر نہیں لگتی (۸) آنا ۔ پیدا ہونا ۔ ظاہر ہونا ۔ پھرنا جیسے پھل آنا ۔ پھول آنا ۔ (۹) نصب ہونا ۔ کھڑا ہونا ۔ قائم ہونا ۔ جیسے بمبا لگنا ۔ تھم لگنا ۔ کھمبا لگنا وغیرہ ۔ (۱۰) رشتہ یا ناتہ کا ہونا جیسے یہ تمہارا کیا لگتا ہے (۱۱) پڑنا ۔ مارا جانا ۔ پٹیا جانا جیسے چانٹا لگنا ۔ دھول لگنا ۔ جوتا لگنا ؎

کیا تھا گلبدنوں سے مقابلہ شاید ۔ طمانچے خُوب سے نسرین و یاسمن کو لگے (رند)

لگن

(۱۲) کسی ہتیار کا صدمہ پہنچنا۔ ضرب پہنچنا۔ چوٹ آنا۔ کسی ہتیا سے ضرب آنا پڑنا۔ جیسے تلوار لگنا۔ گولی لگنا۔ بندوق لگنا ؎

ملاتا نہیں نوں سے آنکھ ہے یہ صحرائی ۔۔۔ میں کیسا شاد ہوں گولی اگر ہرن کو لگے (رند)

(۱۳) ٹکرانا۔ ٹکر کھانا۔ بھڑنا جیسے دیوار سے گیند لگنا۔ چھت سے سر لگنا۔ فصیل سے گولہ لگنا (۱۴) کلا جانا۔ لیپ کیا جانا۔ لیسا جانا۔ جیسے مہندی لگنا۔ دوا لگ جانا ؎

اللہ حسن و عشق میں کیا اختلاف ہے ۔۔۔ یاں دل میں چھالے پڑ گئے جب اُن کے حنا لگی
ٹیسیں گئیں نہ دل کی دوا بارہا لگی + ۔۔۔ کوساتھا کسنے کس کی اسے بددعا لگی + (رند)

(۱۵) ڈلنا۔ دیا جانا۔ سارا جانا۔ جیسے سرمہ یا کاجل لگنا + ملا جانا۔ جمایا جانا۔ جیسے مسی یا لاکھا لگنا (۱۶) آلودہ ہونا۔ چمٹنا۔ جیسے خاک لگنا۔ کیچڑ لگنا ؎

آسکتے ہیں لحد میں فرشتے عذاب کے ۔۔۔ دیکھینگے جب کفن میں ہے خاکِ شفا لگی (رند)

(۱۷) سیا جانا۔ بھرا جانا۔ گھوپا جانا ؎

فسردگی نے یہ خاموش کردیا مجکو ۔۔۔ کہے تو گویا کہ ٹانکے مرے دہن کو لگے (رند)

(۱۸) محسوس ہونا۔ حس میں آنا + چھوا جانا۔ مس ہونا۔ جیسے کسی چیز کا ہاتھ یا پاؤں کو لگنا۔ لمس ہونا ؎

یہی دعا ہے ہماری الٰہی سانپ ڈسے ۔۔۔ جو دست غیر تری زلف پرشکن کو لگے (رند)

(۱۹) ہونا۔ پڑنا۔ جیسے چاٹ لگنا۔ دھت لگنا + گہن لگنا۔ دھبا لگنا۔ عرصہ لگنا۔ نام لگنا۔ دیر لگنا وغیرہ + ؎

وہ زلف رخ پہ رہے دیر تک تو ہو اندھیر ۔۔۔ جہاں سیاہ ہو جو مہ اگر گہن کو لگے
لگائیں کھوٹ نہ رفتار میں کہیں نظری ۔۔۔ بڑا غضب ہے جو بتا ترے چلن کو لگے (رند)

(۲۰) گزرنا۔ معلوم دینا جیسے بُرا لگنا یعنی ناگوار گزرنا۔ بھلا لگنا۔ یعنی اچھا معلوم دینا ؎

سنو نہ ایک کی بکنے دو سب کو تم اے رند ۔۔۔ سخن وہی ہے جو خوش ساری انجمن کو لگے
میں وصفِ لعل لب یار اور بڑھکے کروں ۔۔۔ بُرا نہ گر کسی باشندۂ یمن کو لگے۔
بے لطف ہوگئی نمکینی کباب کی ۔۔۔ تجھ بن شراب ناب مجھے بدمزا لگی
جو دل پسند نہ ہو آگ اُس سخن کو لگے ۔۔۔ کلام وہ ہے کہ خوش ساری انجمن کو لگے (رند)

(۲۱) مقابل ہونا۔ برابر ہونا۔ ہمسر ہونا۔ پہنچنا۔ لگا کھانا۔ ٹکر کھانا۔ ہمتا ہونا ؎

لگے ہے جعد کو کب اُسکے ہر کہیں کا سانپ ۔۔۔ کہ ملک شام کی ہے دل وہ سرزمیں کا سانپ (شاہ نصیر)
طرز سخن کا اپنی ظفر بادشاہ ہے ۔۔۔ اسکے سخن سے یاں نہ کسیکا سخن لگا (ظفر)
یقیں ہے بندی کو جس گھر میں جا ترا قدم ۔۔۔ لگے بہشت نہ اُس گھر کو اور نہ باغ ارم (رنگین)
رُخ کو تیرے قمر لگے نہ لگے ۔۔۔ اور لبوں کو شکر لگے نہ لگے (رضا)

(۲۲) لاحق ہونا۔ چمٹنا۔ وابستہ ہونا۔ پیچھے پڑنا۔ جیسے دُکھڑا لگنا۔ روگ لگنا۔ مرض لگنا وغیرہ ؎

عشق کا مہلک جو سُنتے تھے کہانی میں مرض ۔۔۔ ہائے وُہ ہی لگ گیا ہمکو جوانی میں مرض (ممنون)

(۲۳) شروع ہونا۔ آغاز ہونا۔ جیسے دُوج لگنا۔ برسات لگنا۔ دن لگنا۔ رات لگنا۔ کام لگنا جیسے لگا سو بھگا۔ کوتھا برس لگا ؎

کچھ اُٹھائی ہے عشق نے آفت ۔۔۔ پھر جو دل ہونے بیقرار لگا (ظفر)
لازم ہے اب تو تجکو عیادت دمِ اخیر ۔۔۔ ہچکی ترے مریض کو او بیوفا لگی (رند)

(۲۴ متعدی) شروع کرنا۔ آغاز کرنا۔ کسی کام میں ہاتھ ڈالنا ؎

سو پیچ و تاب کھائے اگر چھو لیا کبھی ۔۔۔ مجھسے بھی بل کی لینے وہ زلف رسا لگی۔
پایا نہ جب کہ اُس گلِ رعنا کو باغ میں ۔۔۔ گلشن میں سر پہ خاک اُڑانے صبا لگی
لحد میں نالے وہ مانندِ صورِ حشر کئے ۔۔۔ کہ مُردے کانپ گئے پھاڑنے کفن کو لگے (رند)

(جب یہ لفظ کسی متعدی فعل کے ساتھ مرکب ہوکر آتا ہے تو وہاں اسکے معنی بھی متعدی کے ہوجاتے ہیں چنانچہ اشعار بالا سے واضح ہے کہ لینا اُڑانا اور پھاڑنا کے ساتھ آکر یہ بھی متعدی ہوگیا ہے) +

(۲۵) معلوم دینا۔ نظر آنا۔ دکھائی دینا۔ سُوجھنا + معلوم ہونا ؎

دولت حسنِ رُخِ یار پہ کیا زلف ہے سانپ ۔۔۔ داغِ چیچک بھی دوالی کا دیا لگتا ہے (نصیر)
ہے مرے پیش نظر ایسی کسی کی صورت ۔۔۔ دیو سی لگتی ہے آنکھوں میں پری کی صورت (معروف)
کہنے دے شاعروں کو جو سنبل بتاتے ہیں ۔۔۔ میری نظر میں زلف تری اژدہا لگی + (رند)

(۲۶) باہم آشنائی ہونا۔ اٹ سٹ ہونا۔ اُلجھنا۔ اِلجھنا۔ پھنسنا۔ آلودۂ فسق ہونا۔ اٹکنا۔ دل لگی ہونا + ؎

کرتی ہے زیر برقعِ فانُوس تاک جھانک ۔۔۔ پروانے سے ہے شمع مقرر لگی ہوئی (ذوق)

(۲۷) مُؤثر ہونا۔ کارگر ہونا + اثر کرنا + مفید ہونا۔ فائدہ مند ہونا + موافق پڑنا۔ راس آنا۔ جیسے جڑی لگی نہ بوٹی ؎

اس رنگ سے جو چاک گلوں کا جگر ہوا ۔۔۔ کیا آہ تیری بلبلِ خونیں نوا لگی (عارف)
بس اے طبیبو ہاتھ تم اب سوزِ سے اُٹھاؤ ۔۔۔ اتنے دنوں میں کونسی اُسکو دوا لگی (امیر سوز)

آخر ترے مریض محبت نے جان دی ۔۔۔ تاثیر کی دعا نے نہ کوئی دوا لگی +
ہر ایک فصل میں پھولے پھلے رہے سرسبز ۔۔۔ نظر کسی کی الٰہی نہ اس چمن کو لگے (رند)

(۲۸) جلنا۔ سُلگنا۔ بھڑکنا۔ مشتعل ہونا۔ بلنا + ؎

جلا ہوں اپنے پرائے سے بسکہ او غربت ۔۔۔ نہ دیکھوں پھر کے اگر آگ بھی وطن کو لگے
کیونکر بجھائے دیدۂ گریاں اس آگ کو ۔۔۔ دل جل چکا نہ تھا کہ جگر کو بھی جا لگی (رند)

(۲۹) سرایت کرنا۔ گھُسنا۔ اندر بیٹھنا۔ اثر دکھانا۔ تاثیر کرنا۔ تیزی کرنا جیسے اتنی دیر بعد جا کر اب دوا لگی ہے (۳۰) جزو بدن ہونا۔ رچنا پچنا۔ ہضم ہونا۔ انگ لگنا

غمِ فراق نے کھایا ہے مجھ کو گھن کی طرح　　غذا بتاؤ تو کیونکر مرے بدن کو لگے　　(رند)

(۳۱) ہم بستر ہونا۔ ہم خواب ہونا۔ ساتھ سونا۔ جماع کرنا۔ مجامعت کرنا۔ بھوگ کرنا۔ وشی کرنا۔ بھوگ بلاس کرنا۔ صحبت داری کرنا۔ ملنا ؎

مٹیگی ڈھیل کمردں سے نہ خواہشِ ڈینا　　کڑا جوان کوئی ایسی قحبہ زن کو لگے　　(رند)

(۳۲) سر ہونا۔ پیچھے پڑنا۔ چمٹنا۔ گلے کا ہار ہونا۔ گلے پڑنا ؎

دل کیوں تجھے وہ زلفِ سیہ خوشنما لگی　　بیٹھے بٹھائے جان کے پیچھے بلا لگی　　(رند)

(۳۳) بند ہونا۔ مُندنا۔ بھڑنا جیسے کواڑ لگنا۔ آنکھ نہ لگنا ؎

فرقت کی رات آنکھ نہ دم بھر ذرا لگی　　کیسی بُری گھڑی تھی جو آنکھ اے خدا لگی　　(رند)

(۳۴) قبول ہونا۔ مستجاب ہونا۔ جیسے دعا یا بد دعا لگنا ؎

پڑجائیگا کہیں کسی عاشق کا کوسنا　　مرجاؤگے جوان اگر بد دعا لگی　　(رند)

(۳۵) ترتیب سے رکھا جانا۔ سجایا جانا۔ چُنا جانا جیسے اسباب لگنا۔ (۳۶) مشغول ہونا۔ مصروف ہونا۔ توجہ ہونا۔ جیسے اپنے کام سے لگو باتوں میں نہ لگو (۳۷) بکری کی چیزوں کا پھیلنا یا سجا کر رکھا جانا۔ جیسے دوکان لگنا۔ بازار لگنا۔ (۳۸) رجوع ہونا۔ مائل ہونا۔ میلان ہونا + جمنا جیسے دل لگنا۔ طبیعت لگنا (۳۹) مقرر ہونا۔ ذمّہ پڑنا۔ سر پڑنا۔ تھپنا جیسے کر لگنا ٹیکس لگنا (۴۰) گھسنا۔ چُبنا۔ بِندھنا۔ گُھپنا۔ جیسے پھانس لگنا۔ نشتر لگنا۔ کانٹا لگنا وغیرہ (۴۱) تیز ہونا۔ دھار رکھا جانا۔ چٹایا جانا جیسے اُسترا لگنا۔ کھُرپا لگنا (۴۲) کنارے پر پہنچنا۔ آنا۔ جیسے کشتی کا گھاٹ پر لگنا (۴۳) بُجھنا۔ پھیلنا جیسے جال لگنا (۴۴) گھات میں بیٹھنا۔ تاک میں رہنا جیسے دو چار آدمی ہر وقت شکار گاہ پر لگے رہتے ہیں (۴۴) اُٹھنا۔ صرف ہونا۔ خرچ ہونا۔ جیسے شادی میں اتنا روپیہ لگا۔ یا آنے جانے میں اتنا وقت لگا + لاگت آنا۔ صرف بیٹھنا۔ جیسے سو روپے لگ کر انگرکھا تیار ہوا۔ اسمیں کیا لگا۔ (۴۵) داؤں پر رکھا جانا۔ بازی پر اڑ جانا (۴۶) قیمت اُٹھنا۔ مول اُٹھنا۔ دام حاصل ہونا۔ جیسے اُس چیز کے سب جگہ دس ہی روپے لگتے ہیں (۴۷) بکنا۔ فروخت ہونا۔ کھپنا جیسے ہزار کی کتابیں ہر سال سرکار میں لگ جاتی ہیں (۴۸) قائم ہونا۔ لڑنا جیسے رائے لگنا (۴۹) استعمال میں آنا۔ برتا جانا۔ مصرف میں آنا (۵۰) عادی ہونا۔ ڈھب پڑنا۔ سبھاؤ پڑنا جیسے بچہ کھچڑی پر لگ گیا ہے (۵۱) آیا گیا ہونا۔ حساب میں برابر ہونا۔ محسوب ہونا جیسے جائداد کا قرض میں لگ جانا (۵۲) چُپڑا جانا۔ مَلا جانا جیسے گھی یا مرہم لگنا۔ (۵۳) جڑا جانا۔ مرصّع کیا جانا جیسے نگینہ لگنا۔ لعل لگنا (۵۴) بات ٹھیرنا۔

نسبت ٹھیرنا (۵۵) زیب دینا۔ پھبنا۔ جیسے اُسے پان کیا اچھا لگتا ہے۔ ہمیں یہ رنگ اچھا لگتا ہے (۵۶) لگن ہونا۔ عشق ہونا (۵۷) کاٹ کرنا۔ سوزش کرنا جیسے دوا کا لگنا۔ آنکھوں کو دھوئیں کا لگنا وغیرہ (۵۸) داغ آنا۔ جلنا۔ جیسے کھچڑی لگ گئی (۵۹) زخمی ہونا۔ پک جانا جیسے گھوڑے کی کمر کا لگ جانا (۶۰) اجتماع ہونا۔ ہجوم ہونا۔ جڑنا۔ اکٹھا ہونا جیسے دربار لگنا۔ سبھا لگنا۔ بھیڑ لگنا۔ (۶۱) کھُبنا۔ بیٹھنا۔ جیسے کسی بات کا دل کو لگ جانا۔ (۶۲) گزر ہونا۔ آمد و رفت ہونا۔ آر جار ہونا۔ جیسے یہاں شیر لگتا ہے (۶۳) کھپنا۔ صرف ہونا بیٹھنا۔ جیسے اس رسّی کو چار سیر سن لگ گیا۔ (۶۴۔ پُورب) ڈاک میں پڑنا جیسے چھٹّی لگنا (۶۵) اثر بد کرنا۔ موافق نہ آنا۔ جیسے اِس شہر کا پانی لگتا ہے۔ (۶۶) سمٹنا۔ سکڑنا۔ بیٹھنا جیسے کوک لگنا۔ پیٹ لگنا۔ (۶۷) دغیلا ہونا۔ کاٹڑا ہونا۔ جیسے لگا ہوا آم یا خربزہ وغیرہ (۶۸) موافق آنا۔ راس آنا جیسے پانی گھی ہو کر لگا (۶۹) ٹھیک آنا۔ درست ہونا جیسے عینک کا آنکھ کو لگنا (۷۰) جُتنا۔ جوڑا جانا۔ جُڑنا۔ لگایا جانا جیسے گاڑی میں بیل یا گھوڑے لگنا (۷۱) معلوم ہونا۔ محسوس ہونا جیسے جاڑا لگنا۔ گرمی لگنا۔ پیاس لگنا۔ بھُوک لگنا۔ (۷۲) عمل کرنا۔ اثر کرنا جیسے جادو لگنا۔ ٹونا لگنا (۷۳) بھرنا۔ لتھڑنا جیسے ایڑی کو گُوہ لگنا (۷۴) اَٹکنا۔ پھنسنا جیسے مچھلی لگنا (۷۵) تیزی یا تُندی دکھانا جیسے شراب لگنا۔ زردے (تمباکو) کا نہار مُنہ لگنا (۷۶) تجویز پانا۔ قرار پانا۔ جمنا۔ جیسے فرد لگنا۔ دفعہ لگنا۔ حکم لگنا۔ حد لگنا (۷۷) ملنا پانا۔ جیسے پتا لگنا۔ سراغ لگنا۔ (۷۸) بیٹھنا۔ بڑت پھیلنا جیسے فی آدمی کیا لگا۔ (۷۹) بندھنا۔ جیسے دُھن لگنا۔ خیال لگنا (۸۰) عائد ہونا۔ جیسے سود لگنا۔ بیاج لگنا (۸۱) نقش ہونا۔ نقش اُبھرنا۔ چھاپہ ہونا جیسے مُہر لگنا۔ چانک لگنا۔ ٹھپا لگنا۔ (۸۲۔ پُورب) پہنچنا۔ جیسے پانچ روز میں وہاں چھٹّی لگتی ہے (۸۳) سدھنا۔ ہلنا۔ مانُوس ہونا۔ مالُوف ہونا۔ جیسے اشارہ پر لگنا۔ ڈور پر لگنا لاسہ پر لگنا۔ (۸۴) چپکنا۔ لسنا۔ پیوستہ ہونا۔ لپٹنا جیسے مہندی لگنا۔ کیچڑ لگنا۔ (۸۵) ٹنگنا۔ لٹکایا جانا۔ آویزاں کیا جانا۔ جیسے پنکھا لگنا۔ اشتہار لگنا (۸۶) چکنا۔ مقرر ہونا۔ قرار پانا۔ ٹھیرنا۔ جیسے قیمت لگنا + (یہ لفظ بھی کثیر المعانی ہے ہر جگہ مرکب ہو کر حسبِ موقع معنی پیدا کر لیتا ہے)

لگنت (ہ) اسم مؤنث:۔ (بازاری) مجامعت۔ جماع۔ بھوگ +

لگنت بِدیا (ہ) اسم مؤنث:۔ (بازاری) کوک شاستر۔ وہ ہندی علم جسمیں مجامعت کے طریق اور ڈھنگ بتائے گئے ہیں +

لگنی (۱) اسم مؤنث:۔ (۱) چھوٹا لگن۔ آٹا گوندھنے کا چھوٹا سا ظرف (۲) پان

لگو

رکھنے کی تھالی جو اندر سے گہری ہوتی ہے جیسے پان دان کہیں لگنی کہیں لگن (سیلچی)

لگو (ہ) صفت :- (بازاری) لگواڑ - دھگڑ - یار +

لگواڑ (ہ) صفت :- (بازاری) یار - آشنا - دھگڑ - دھگڑا - عاشق - چاہنے والا ؎

ساتھ اپنے شکل غیر نہ کھنچوائے کیونکر | تصویر میں بھی چاہیئے لگواڑ کی شبیہ (جرأت)

تھا اتفاقاً اُسکے کل ساتھ ساتھ میں بھی | پیکر چڑھے وہ کیفی سرشار گھر سے نکلا
توچپکے سے بس اُس سے کہنے لگا کوئی | پیچھے لگا یہ اچھا لگوار گھر سے نکلا (رنگین)

(دلی میں رائے ثقلہ کے ساتھ اور پورب میں رائے مہملہ کے ساتھ بولتے ہیں) +

لگوانا (ہ) فعل متعدی المتعدی لگانا کا - (۱) دیکھو لگانا کے نمبر ۱-۲-۳-۴-۵-۶
۷-۹-۱۰-۱۱-۱۲-۱۳-۱۹-۲۰-۲۱-۲۲-۲۳-۲۴-۲۵-۲۶-۲۸-۳۰-۳۱
۳۲-۳۳-۳۴-۳۸-۳۹-۴۲-۴۳-۴۴-۴۸-۴۹-۵۰-۵۳-۵۸-۶۰
کے معانی کو متعدی المتعدی بناکر (۲) مجامعت کرانا - جماع کرانا +

لگوبندھو (ہ) اسم مذکر :- (عوام) دوست - آشنا - یار - دھگڑا - دھگڑ - عورت کا دوست +

لگوا (ہ) صفت :- لکھنؤ (۱) دھگڑا - یار - آشنا - (۲) مطلب کا یار - ابن الوقت - خودغرض - وہ شخص جو کسی طمع یا فائدے کے سبب یار بنا ہو +

لگی (ہ) اسم مؤنث :- (۱) بنسی - مچھلی پکڑنے کی لچک دار چھڑی (۲) وہ لمبی بانس کی چھڑ جسمیں لوٹنے والے کنکوا اُلجھانیا کرتے ہیں (۳) لیری - وہ لمبی کھچی جو کنکوے کے پچھالے میں باندھ دیتے ہیں (۴) ناؤ کے بلی جس سے ناؤ کو پانی میں ٹھیرا لیتے ہیں + لمبا بانس +

لگی (ہ) اسم مؤنث :- (۱) خواہش - نہایت آرزو - کمال تمنا - اِچھا - کامنا - چاؤ - شوق (۲) عشق - لگن - پریت - نیہا - پریم - چاہت - چاہ - (۳) بھوک - کھدیا - گرسنگی - اِشتہا - آتشِ معدہ - جیسے ہے کوئی داتا کا سخی جو لگی کو بجھادے - (۴) لاگ لپیٹ - السیٹ - پاسِ خاطر - طرفداری ؎

جو دل میں ہے زباں سے کہتے ہیں صاف صاف | ہم رند لوگ رکھتے نہیں ہیں ذرا لگی (رند)

(۵) بنی - بنی ہوئی - برقرار ؎

کچھ بھی لگی نہ رکھتی ڈبو دی رہی سہی | دل کو نہ ڈالنا تھا سوال و جواب میں (آزردہ)

(۶) آگ - آتش - تپش - سوز - سوزِ محبت - تپشِ دل ؎

عاشق و معشوق کی دل کی لگی میں ہے فرق | شمع گھلتے ہی گھلی پروانہ پل میں خاک تھا (حضورِ آصف)

لگی بجھنا (ہ) فعل لازم :- (۱) آرزو یا آتشِ شوق کا فرو ہونا - اِچھا پورن ہونا - خواہش پوری ہونا ؎

سوزِ فراق یار کہوں کس کنیل سے | میری لگی بجھیگی نہ ہرگز نیل سے (بحر)

لگی

(۲) پیٹ میں روٹی پڑنا - آتشِ معدہ کا فرو ہونا - بھوک دبنا (۳) غصّہ فرو ہونا - غصّے کی آگ کا دِھیما ہونا +

لگی بُری ہوتی ہے یا لگی ہوئی بُری ہوتی ہے یا لگی بُری ہے (ہ) محاورہ :- دل کی آگ بُری ہے عشق بُری بلا ہے - محبت میں اچھا بُرا کچھ نہیں سوجھتا - اُلفت میں آدمی اندھا ہوتا ہے - عاشقی بد بلا شے ہے ؎

یہ چاہ نہیں بھلی بُری ہوتی ہے | جی لیتی ہے دوستی بری ہوتی ہے
لگتا نہیں جی کہیں بھی اُسکے بن آہ | سچ کہتے ہیں یہ لگی بُری ہوتی ہے (امیر مینائی)

اب یہ سمجھے کہ لگی آہ بُری ہوتی ہے | نہ لگی آنکھ کسی سے جو لگائیں آنکھیں (احمدی)

لگی نہ آنکھ نہ تا تُوسے آ زبان لگی | مثل ہے سچ بری ہوتی ہے میری جان لگی (نصیر)

جی کے لگ جانے کا کچھ پایا دلا تُونے مزا | ہم نہ کہتے تھے بُری ہوتی ہے دیوانے لگی (جرأت)

تُم بن مجھے جبکہ بیکلی ہوتی ہے | کیا کیا اُسپر مری ہنسی ہوتی ہے
لگ جائیگی آنکھ جب تمہاری بھی کہیں | تب جانوگے ہاں لگی بُری ہوتی ہے (رباعی عرش)

ہوتا ہے کیوں خفا مرے آنے سے بار بار | ہوتی بُری ہے کیوں بُت کافر لگی ہوئی (اکا)

لگی کو بجھانا (ہ) فعل متعدی :- (۱) آتشِ افروختہ کو فرو کرنا + عشق کی آگ کو دبانا - خواہشِ دل کو بر لانا - اِچھا پورن کرنا - آرزو پوری کرنا ؎

لگے لاگ اُس سے کسی کو نہ یارب | ہماری لگی کو نہ جسنے بجھایا -
غرض یہ آتشِ دل اور بھی بھڑکے ہے تاسے | لگی کو گرچہ اشکِ چشم کتنا ہی بجھاتے ہیں
چلو اب بھی سمجھ جاؤ لگی کو کچھ بجھاؤ تم | ارادہ گر نہیں ہے آپ کو اُلفت گھٹانے کا (جرأت)

تمہارا نام تھا جیسا کہ سوز ویسے جلے | وہ لے کریم لگی کو تری بجھاوےگا (سوز)

یہ اشک گرم آپ تو ہو لیویں پہلے سرد | کیا خاک میرے دل کی لگی کو بجھائینگے (میر)

جلیگا آپ جو ہر شعلہ رُو کی فرقت میں | کسی کے دل کی لگی کو بجھائیگا پھر کیا (امانت)

کیا بجھائی ہمارے دل کی لگی | صدقے اُس آبدار خنجر کے (وزیر)

(۲) آتشِ معدہ کو سرد کرنا - پیٹ کی کُھدیا مٹانا - پیٹ میں ڈالنا - پیٹ بھرنا - بھوک مٹانا + ؎

نفس کی شامت سے یوں جو چاہے کر فسق و فجور | ایک فقیرِ فاقہ کش کی تُو لگی کو پر بجھا (معروف)

کوئی بندہ خدا کا ایسا آئے | مجھ سے بیکس کی اب لگی کو بجھائے (سودا)

(۳) غصّہ فرو کرنا - آتشِ غضب کو دبانا - فتنہ و فساد کو مٹانا +

لگی کہنا (ہ) فعل متعدی :- خوشامد کی کہنا + موافق کہنا - طرفداری کی کہنا - پاس داری کی کہنا - رُخ کی کہنا ؎

قسمت کے ساتھ یہ بھی مگر مجھ سے پھر گئے | کہتی ہیں اب تو اُسکی مرے آشنا لگی (عارف)

لگی

لگی لپٹی (ہ) صفت۔ طرفداری کی۔ رُخ کی۔ پاسداری کی۔ خوشامد کی۔ کسی کے موافق۔ کسی کے دل کی سی +

لگی لپٹی رکھنا (ہ) فعل متعدی:۔(۱) طرفداری کرنا۔ رعایت کرنا۔ جانبداری کرنا (۲) صاف نہ کہنا۔ حق نہ کہنا۔ شک و شبہ میں رکھنا۔ دبدھا میں رکھنا +

لگی لپٹی کہنا (ہ) فعل متعدی۔ طرفداری کی کہنا۔ رعایت کی کہنا + صاف نہ کہنا۔ دبدھا میں رکھنا۔ انصاف کی نہ کہنا +

لگی نہ رکھنا (ہ) فعل متعدی:۔(۱) لاگ لپیٹ نہ رکھنا۔ السیٹ نہ رکھنا۔ (۲) طرفداری نہ کرنا۔ پاس نہ رکھنا۔ رُو رعایت کرنا۔ ذرا مروت نہ رکھنا ؎

بے لاگ ہے تیغ جنگجُو کی ۔ رکھتی نہیں لگی گُو کی (داغ)

(۳) ذرا سا تعلق باقی نہ رکھنا۔ بنی نہ رکھنا۔ بالکل بگاڑ کر لینا۔ قطع تعلق کر لینا ؎

کچھ بھی لگی نہ رکھی ڈُبو دی رہی سہی ۔ دل کو نہ ڈالنا تھا سوال وجواب میں (آزردہ)

ہے کان تیرے زلفِ عنبر لگی ہوئی ۔ رکھیگی یہ بال برابر لگی ہوئی (ذوق)

لگی ہوئی کہنا (ہ) فعل متعدی۔ رُو رعایت کی کہنا۔ طرفداری کی کہنا۔ کسی کے دل کے موافق کہنا۔ حق نہ کہنا۔ صاف نہ کہنا۔ لاگ لپیٹ کی کہنا ؎

اب جائیں کس کے پاس کہو اُنکے داد خواہ ۔ کہتا ہے اُسکی داورِ محشر لگی ہوئی (عارف)

لگے (ہ) صفت:۔(۱) متصل۔ قریب۔ پاس۔ نزدیک۔ ملے ہوئے (۲) ساتھ۔ ہمراہ سلسلہ کے ساتھ میں۔ سلسلہ کے ساتھ (۳) پڑے۔ جوتی یا تھپڑ مارنے کا اشارہ جیسے لگے دیکھتا کیا ہے +

لگے جانا (ہ) فعل لازم:۔(۱) متصل اور برابر۔ جماع واحد کئے جانا۔ مجامعت کئے چلے جانا۔ لگنے سے نہ ہٹنا۔ ملے جانا (۲) پیچھے پیچھے چلا جانا۔ ساتھ ساتھ جانا۔ ساتھ نہ چھوڑنا۔ ہمراہ چلے جانا ؎

یاد کیا آتا ہے وہ مرا لگے جانا اور آہ ۔ اُسکا پیچھے ہٹ کے یہ کہنا کوئی آجائیگا (جرأت)

(۳) سر ہوئے جانا۔ پیچھے پڑے جانا۔ چین نہ لینے دینا۔ پیچھا نہ چھوڑنا +

لگے رہنا (ہ) فعل لازم:۔ ساتھ رہنا۔ پیچھے رہنا۔ پیچھا نہ چھوڑنا۔ ہمراہ رہنا +

لگے لگے (ہ) صفت:۔(۱) پاس پاس۔ متصل۔ قریب قریب۔ پہلو بہ پہلو۔ (۲۔ محاورہ) بندروں وغیرہ کے ڈرانے یا بھگانے کا کلمہ۔ یعنی مارو مارو۔ لیجو لیجو۔ (۳۔ پنجاب) (تابع فعل) جلد جلد۔ جلدی جلدی۔ شتابی سے جیسے لگے لگے اس کو پُورا کر لو +

لگے ہاتھ (ہ) تابع فعل:۔ ساتھ کے ساتھ۔ لگتے ہاتھ۔ اسی سلسلہ میں۔ ابھی وقت

لگے والے (ہ) صفت:۔ یار۔ دھگڑ۔ دھگڑے۔ آشنا۔ لگوار۔ عاشق۔ چاہنے والا

للک

بزمِ خُوباں میں وہ ایک دم کو جو آنکلے تو بس ۔ لگے والے جتنے تھے اُنکو لگا کر لے گئے (جرأت)

للا (ہ) اسم مذکر:۔ لالہ کا مخفف۔(۱) لال۔ بال۔ بالک۔ بالا۔ بچہ۔ طفل۔ لڑکا۔ کودک۔ ببوا۔ للوا (۲) پیارا۔ عزیز۔ دُلارا۔ لاڈلا۔ نازپروردہ (۳) بالا۔ نادان کم سن۔ نوعمر۔ نوخیز۔ جیسے ؎ بزرگی سے پیت کرئے نہ کوئی اے للا جو بھی سو بھی (۴) احمق۔ بے وقوف۔ بودھو۔ کودن۔ گاؤدی ۔ جیسے بداؤں کے للا۔ (۵) کرشن جی کا لقب۔ (۶) پُوت۔ بیٹا +

للا بداؤں کے (ہ) صفت:۔ بدایوں کے احمق + مطلق احمق۔ نرا گاؤدی۔ بڑا کودن۔ جانگلو۔ نہایت بیوقوف (یہ ایک مشہور روایت کی طرف تلمیح ہے۔ جسے سب جانتے ہیں مگر مختصر یہ ہے کہ زمانہ سابق میں شہر بدایوں کے لوگ ایسے احمق اور بیوُقوف ہوا کرتے تھے کہ وہ بالغ ہوجانے پر بھی خُرد سال اطفال کی طرح دایہ کے ساتھ پھرا کرتے تھے اگر کوئی اُنسے اُنکا نام پُوچھتا تھا تو شرم سے آپ نہ بتاتے تھے بلکہ دایہ کے حوالے کر دیتے اور اکثر اوقات بچّوں کی سی ہٹ کیا کرتے تھے مثلاً ہاتھی کو دیکھتے تو مچل جاتے کہ ہم تو یہی لینگے پھر کوئی بہتیرا سمجھاے بہلائے مگر یہ ایک کی نہ سنتے تھے) بداؤں کے للا زیادہ بولتے ہیں

للاٹ (ہ) اسم مؤنث:۔(ہندو) (۱) ماتھا۔ پیشانی۔ جبین۔ مستک۔ سیما (۲) پرالبد۔ بھاگ۔ نصیب۔ تقدیر۔ پیشانی کا لکھا۔ قسمت۔ سرنوشت +

للت (ہ) صفتِ مؤنث:۔(۱) مرغوب۔ مطلوب۔ پسندِ خاطر۔ منوہر (۲) خوبصورت۔ سُندر۔ جمیلہ۔ سجیلہ۔ حسینہ (۳) چنچل۔ شوخ۔ چُلبلی۔ اچپل (۴۔ اسم مؤنث)۔ للک۔ جذبۂ محبت۔ ولولۂ عشق (۵۔۔) عورت استری۔ بیتر بالی۔ تریا (۶)۔ ہنڈول راگ کی دوسری راگنی کا نام جو چیت بیساکھ یعنی مارچ اپریل میں صبح کے وقت گائی جاتی ہے + (یہ لفظ زبان سنسکرت میں بفتح اول و بکسر دوم مستعمل و صحیح ہے)

للچانا (ہ) فعل متعدی:۔(۱) لالچ کرنا۔ لالسا کرنا۔ لابھ کرنا۔ حرص کرنا۔ طمع کرنا۔ لابھ میں آنا ؎

زیست وہ تلخ کریگا اے دل ۔ میٹھی باتوں پہ نہ للچائیے آپ (عاشق)

(۲) آرزو کرنا۔ تمنا کرنا۔ دل کا بے اختیار راغب اور نہایت خواہشمند ہونا۔ آرزو مند ہونا۔ چاہنا۔ رغبت کرنا۔ مائل ہونا۔ رال ٹپکانا۔ جی چلنا ؎

جی تو للچائے ہے اپنا کہ میسر ہو کہیں ۔ ہاتھ کا بازو کا زانو کا کمر کا تکیہ (انشا)

پردیسی کی پیت کو سب کا جی للچائے ۔ ایک بات کا کھوٹ ہے رہے نہ سنگ لیجائے (دوہا)

(۳) ڈہکانا۔ لبھانا۔ طمع دینا۔ ترغیب دینا +

للک (ہ) اسم مؤنث:۔(۱) شوق۔ چوٹپ۔ اُمنگ۔ (۲) جوش۔ ولولہ (۳) لالچ۔ لالسا۔ لوبھ۔ طمع۔ حرص (۴) دُھن۔ لو۔ جیت۔ خیال۔ تصور۔ (۵) لہر۔ موج۔ ترنگ +

للک

للکار (ہ) اِسم مؤنث :- (۱) نعرہ۔ ہلہلہ۔ آوازِ سخت (۲) ہانک۔ پُکار۔ (۳) شکار کو اُٹھانے اور ہوشیار کرنیکی آواز۔ (۴) کمک کے واسطے پُکارنے کی آواز (۵) ڈپٹ۔ دھمکی۔ جھڑکی۔ رُعب کی آواز۔ ڈراؤنی آواز سے پکارنا +

للکارنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) نعرہ مارنا۔ آواز لگانا ؎

خاموش جب تلک تھی کہ تھے بے نوا ظفر ۔ للکارتے ہیں اب تو کہ ہم بانوا بنے (ظفر)

(۲) ہانک مارنا۔ ہانک لگانا۔ پکارنا (۳) رعبناک آواز سے پکارنا۔ دھمکانا۔ دھمکی دینا۔ دھتکارنا۔ آوازِ سخت سے پکارنا۔ کڑک کر بولنا ؎

مست اے ساقی کب رعد کی للکار سے ہشیار ہوئے ۔ مردمِ رندۂ بزم مے نقاعے سے ہشیار ہوئے (ظفر)

(۴) شیر یا شکار وغیرہ کو ہشیار کرنا۔ شیر کو آواز دینا۔ سوتے شکار کو اُٹھانا +

للو (ہ) اِسم مؤنث :- عو۔ (۱) جیب۔ زبان۔ رسنا۔ لِسان۔ تُوتُو جیسے ہاتھ بھر کی للو ہے (۲) بولی۔ بول چال۔ زبان۔ گفتگو ؎

اِس تری للو کے صدقے میں گئی رنگیں ترے ۔ مجکو بھاتا ہے غزل جھٹ سے کہلا نا ترا (رنگیں)

(۳) چٹورپن۔ زبان کا مزہ۔ چاٹ۔ جیسے للو کو سنبھالو نہیں تو بچھڑ بچھڑ جاؤ گے +

للو بند ہونا (ہ) فعل لازم :- زبان بند ہونا۔ بول نہ سکنا۔ کسی کے حق میں کچھ نہ کہہ سکنا ؎

میں تیرے صدقے گئی میرے نوری شہزادے ۔ طفیل شاہ سکندر کے کر کچھ ایسا کرم
کہ ہووے میری طرف سے یہ سب کی للو بند ۔ کرے نہ جور کوئی مجھ پہ دوستنی ہمدم } (بیگم جان صاحبہ)

للو پتو (ہ) اسم مؤنث :- زبانی بڑھاوا چڑھاوا۔ زبانی عزت۔ خوشامد درآمد تملق۔ چاپلوسی۔ لبو شبو۔ چرب زبانی چکنی چپڑی اور میٹھی باتیں۔ سخن سازی جیسے چونکہ آدمی نے کچا شیر پیا ہے میں اُنکی للو پتو میں آگئی (سگھڑ سہیلی)

للو پتو کرنا (ہ) فعل متعدی :- عو۔ لغوی معنی زبانی عزت کرنا۔ اصطلاحی حرفہائے خوشامد کا زبان پر لانا۔ چاپلوسی کرنا۔ خوشامد درآمد کرنا۔ چرب زبانی سے لبھانا۔ چکنی چپڑی باتیں بنانا۔ سخن سازی کرنا +

للو میں سانپ ڈسے (ہ) عو۔ دعائے بد۔ بدشگون۔ بدفال یا جھوٹے کے حق میں بولتے ہیں یعنی ایسے الفاظ بولنے والے کی زبان کو سانپ کاٹے۔

للو نہ رہنا (ہ) فعل لازم :- عو۔ زبان تالو سے نہ لگنا۔ برابر بولے چلے جانا۔ بن بولے نہ رہنا۔

لُلّو کا باپ جگدھر (ہ) کہاوت :- (۱) المک ڈھمک۔ امکا ڈھمکا۔ ایرا غیرا۔ فُلاں ابن فُلاں + (یہ فقرہ اصل میں یوں تھا کہ دھی کا ٹٹاں مراوے للو کا باپ جگدھر یعنی ہمکو للو اور اُسکے باپ جگدھر سے کچھ کام نہیں۔ یہ قصہ بیوہ کی شادی کرنے پر مبنی ہے جسکی وجہ اس طرح پر زباں زد خلائق ہے کہ آگرہ میں سیٹھ للو جگدھر نے

لمچھ

پُنر بواہ کی تجویز نکال کر ایک سبھا کی تھی اور اُسمیں اس امر کو پیش کرکے بیوہ کی شادی نہ کرنے کی رسم کو اُٹھا دینا چاہا تھا اثنائے تقریر میں ایک مہاراج نے خفا ہو کر فقرۂ مذکورہ کہا اور اُٹھ کر چلے گئے کہ ہمکو اس سے کام نہ اُس سے جب سے یہ مثل نکلی) +

لِلّٰہ (ع) ندا :- (۱) برائے خدا۔ خدارا۔ خدا کے واسطے۔ خدا کے لئے۔ خدا کو مانکر ؎

قیدئے ہجر ہُوں دے حکم قدمبوسی کا ۔ سرو قد قید سے لِلّٰہ کر آزاد مجھے (عاشق)

فقرہ لِلّٰہ مجھے نہ چھیڑو۔ (۲۔ تابع فعل) نام خدا۔ خدا کے نام پر۔ خیر خیرات۔ دان پُن۔ جیسے کبھی تو کچھ للّٰہ بھی دیا کرو۔ وہ تو لِلّٰہ فی اللّٰہ کا کھانے والا ہے۔ (۳۔ کلمۂ انکسار) ؎

خوبانِ ظلم دوست کو میں نے بُرا کہا ۔ تم کیوں خفا ہوئے تمہیں لِلّٰہ کیا کہا (سالک)

لِلّٰہِ الحمد (ع) ندا :- (۱) سب تعریف خدا کے لایق ہے۔ خدا تعالےٰ ہی سب تعریف کے قابل ہے (۲) خدا کا شکر ہے۔ خدا کا احسان ہے۔ خدا کی مہربانی ہے ؎

الحمد للہ ٹھکانے لگی محنت میری ۔ طے ہوئی آج کی منزل ہی مسافت میری (لااعلم)

لِلّٰہِ الحمد و المِنّتہ (ع) ندا :- خدا تعالےٰ کا شکر اور احسان ہے۔ خدا کا شکر ہے۔ خدا کا احسان ہے +

لَلی (ہ) اسم مؤنث :- (۱) لالی کا مخفف۔ لڑکی۔ چھوری۔ چھوکری (۲۔ صفت)۔ نامرد۔ کمر کا ڈھیلا۔ وہ شخص جو عورت پر قادر نہ ہو۔ عِنّین۔ ہیز۔ ہیجڑا۔ زنخہ + (یہ لفظ دہلی میں نہیں بولا جاتا۔ لکھنو اور اطراف مشرق میں بولا جاتا ہے) +

لم (ہ) صفت :- لمبا کا مخفف۔ طویل۔ دراز۔ لانبا +

لم بوت (ا) اِسم مؤنث :- لمبی کشتی۔ لمبی ناؤ + (یہ لفظ انگریزی بوٹ سے مرکب ہے۔ جس طرح اگن بوٹ ایک ہندی ایک انگریزی لفظ ملاکر بنا لیا ہے اِسی طرح لمبوت بھی بن گیا ہے یا یوں کہو کہ لونگ بوٹ کا لمبوٹ کر لیا ہے) +

لم بوترا (ہ) صفت :- بیضوی۔ لم چھوا۔ بیچ میں سے گول اور موٹا مگر دونوں سروں پر سے سکڑا ہوا۔ کتابی +

لم پری (ہ) اِسم مؤنث :- (بازاری) لمبی دُم والی پری۔ دُم دراز پری۔ گدھی یا دُہ خر۔

لم تڑنگا (ہ) صفت :- طویل القامت۔ درازقد۔ سراچہ کا بانس۔ وہ شخص جس کا قد لمبا ہو۔ لمبُو +

لم ٹنگا (ہ) صفت :- بڑی بڑی اور لمبی لمبی ٹانگوں والا +

لم ٹنگو (ہ) صفت :- (۱) دیکھو (لم ٹنگا) (۲۔ اسم مذکر) گُلنگ۔ لک لک سارس۔ لگ لگ۔ لمبی ٹانگوں کا گِدھ۔ لم ڈھینک +

لم چھڑ (ہ) صفت :- (۱) لمبا۔ درازقد۔ طویل القامت (۲۔ اسم مؤنث) لمبی چھڑ

لمچھ

لمبا بانس۔ وہ لمبی چھڑی جس سے کبوتر اڑاتے ہیں (۲)۔ لمبی بانبق۔ کبوتر کا ارہنہ پن

لم چھوآ (ہ) صفت:۔ دیکھو (لمبوترا) ؎

چینی رنگت تھی ستواں ناک لم چھوئے آنکھ ہے نہایت خوبصورت خوب صورت یاد ہے (معروف)

لم ڈڑھیا (ہ) صفت:۔ دراز ریش۔ ریشائیل۔ لمبی ڈاڑھی والا +

لم ڈور (ہ) صفت:۔ (۱) وہ لمبی ڈوری جس سے مچھلی پکڑتے ہیں۔ ڈگن۔ (۲) لمبی دُم والا پرند +

لم ڈھینک (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) دیکھو لم ٹنگو نمبر ۲۔ (۲) صفت) دیکھو (لمٹنگو ٹ)

لم قد (ا) صفت:۔ دراز بالا طویل القامت + لمبو۔ لمبوا +

لم کنا (ہ) صفت (۱) دراز گوش۔ لمبے لمبے کان والا (۲) خرگوش۔ سُستا۔ گرہا + ازبک

لم گرونا (ا) صفت:۔ دراز گردن لمبی گردن والا۔ صراحی گردن +

لِم (ع) اسم مذکر:۔ (۱) سبب۔ علت۔ باعث۔ وجہ + سبب پرسی۔ اعتراض حجت بازپرس (۲-۱) تہمت۔ بہتان۔ اتہام۔ دوش + چھدا +

لم رکھنا یا دھرنا (ا) فعل متعدی:۔ تہمت دھرنا۔ دوش لگانا۔ الزام لگانا۔ نام لگانا۔ متہم کرنا۔ عیب لگانا۔ کلنک لگانا +

لِم لگانا (ا) فعل متعدی:۔ دیکھو (لِم رکھنا یا دھرنا) +

لمبا (ہ) صفت:۔ (۱) دراز۔ طویل۔ دور تک گیا ہوا۔ (۲) بلند۔ اونچا۔ مرتفع۔ (۳) درازقد۔ طویل القامت (۴) بہت۔ کثیر۔ وافر۔ زیادہ۔ جیسے انکا بڑا لمبا خرچ ہے (۵) احمق۔ بیوقوف۔ نادان (اسکا املا لنبا بھی صحیح ہے) +

لمبا بنا (ہ) فعل لازم:۔ چلدینا۔ رفوچکر ہونا۔ رخصت ہونا۔ کافور ہونا۔ بھاگ جانا۔ مفرور ہونا۔ فرار ہونا۔ ہوا کھانا۔ ٹہلنا۔ ڈولی بنا۔ سدھارنا۔ جانا +

لمبا چوڑا (ہ) صفت:۔ طویل و عریض۔ دراز و وسیع + فراخ۔ کشادہ۔ کھلا ہوا۔ وسیع + طول طویل جیسے لمبا چوڑا خط +

لمبا سفر (ا) اسم مذکر:۔ (۱) دور کی مسافت۔ مسافت بعیدہ۔ بڑا سفر۔ دور کا سفر۔ سفر دراز (۲) سفر عقبیٰ۔ دنیا سے رحلت یا کوچ +

لمبا سفر کرنا (ا) فعل متعدی:۔ بڑی مسافت طے کرنا۔ دور کا سفر کرنا۔ رحلت کرنا۔ دنیا سے کوچ کرنا۔ مرجانا +

لمبا کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) طول میں بڑھانا۔ دراز کرنا۔ (۲) روانہ کرنا۔ رخصت کرنا۔ ٹہلانا۔ ڈولی کرنا +

لمبا ہونا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) دراز ہونا۔ طویل ہونا (۲) چلدینا۔ رفوچکر ہونا۔ ہوا کھانا۔ ٹہل جانا۔ رخصت ہونا۔ ڈولی ہونا۔ سدھارنا ؎

لمب

قیامت شہرہ ہے بالائے موزوں کی بلندی کا سنے طوبےٰ جو اسکو گلشن جنت سے لمبا ہے (رشک)

لمبان (ہ) اسم مؤنث:۔ درازی۔ لمبائی۔ طول + طوالت +

لمباؤ (ہ) اسم مذکر:۔ طول۔ درازی۔ لمبائی۔ بڑائی +

لمبائی (ہ) اسم مؤنث:۔ درازی۔ طوالت۔ بڑائی + بلندی۔ ارتفاع +

لمبائی چوڑائی (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) لمبان چوڑان۔ عرض و طول۔ (۲) قد و قامت + جسامت +

لمبر (ا) اسم مذکر:۔ صحیح (انگریزی number نمبر) (۱) آنک۔ ہندسہ۔ عدد۔ رقم (۲) وہ فرضی نمبروں کی تعداد جو ممتحن لگا کر پاس یا فیل کرتا ہے (۳) درجہ۔ رتبہ۔ گریڈ۔ عہدہ۔ منصب (۴) باری۔ وار۔ نوبت۔ دفعہ + وقت ؎

بھیجا جو ہنسنے لکھ کے فرنگی پسر کو خط یہ بھی لکھا کہ ڈاک میں لمبر بدل گیا (اسیر)

(۵) مارک۔ سوداگری یا کارخانے کا مقرری نشان۔ علامت (۶) شمار۔ گنتی۔ تعداد۔ تھوسنکھیا۔ مقدار (۷)۔ بازاری) خردنٹ کھیل۔ ڈولا +

لمبر آنا (ا) فعل لازم:۔ وار آنا۔ باری آنا۔ نوبت پہنچنا +

لمبر چڑھانا (ا) فعل متعدی:۔ (۱) درجہ بڑھانا۔ منصب بڑھانا۔ عہدہ بڑھانا۔ ترقی دینا (۲) امتحان کے نمبروں کو درج رجسٹر کرنا +

لمبردار (ا) اسم مذکر:۔ گانوں کا عہدہ دار۔ گانوں کا چودھری۔ دِہ خدا۔ مقدم وہ شخص جو سرکاری مالگزاری کو زمینداروں سے وصول کرکے داخل سرکار کرتا ہے

لمبرداری (ا) اسم مؤنث:۔ زمینداری۔ چودھرایت +

لمبر دینا یا لگانا (ا) فعل متعدی:۔ امتحان دہندہ کی لیاقت کے موافق مارک دینا +

لمبر سے خارج ہونا (ا) فعل لازم:۔ (قانون) مثل سے خارج ہونا۔ فہرست سے خارج ہونا۔ داخل دفتر ہونا +

لمبر قایم رہنا (ا) فعل لازم:۔ (قانون) پہلی ہی مثل قایم رہنا پہلی مثل پر بحالی ہونا

لمبر کھینچنا (ا) فعل لازم:۔ (۱) مقدمہ کا طول پکڑنا۔ مقدمہ بڑھنا (۲) مقدمہ کی تاریخ بڑھنا۔ مقدمہ ملتوی ہونا۔ پیشی کی تاریخ بڑھنا +

لمبروار (ا) تابع فعل:۔ سلسلہ وار۔ باری باری سے۔ نوبت بہ نوبت۔ درجہ بدرجہ +

لمبری (ا) صفت:۔ (۱) نمبر کا۔ نمبر لگا ہوا۔ نمبر والا۔ حسب نمبر۔ نمبر وار۔ نمبر کے مطابق (۲) نشان لگا ہوا۔ مارک دیا ہوا۔ جیسے لمبری گھوڑا یا توپ خانہ کا بیل وغیرہ۔ (۳) سرکار کیطرف سے مقرر کیا ہوا پیمانہ۔ سرکاری پیمانہ۔ جیسے لمبری گز۔ لمبری بٹ وغیرہ (۴) احمق۔ بیوقوف سیکا مانا ہوا مودھو جیسے انکی باتوں پر کیوں جاتے ہو وہ تو لمبری ہے (۵) جب لمبری احمق کہینگے تو اس سے یہ غرض ہوگی کہ رجسٹری شدہ

لمب

احمق۔ ہے جسمیں کسی کو کام نہیں (۶) پولیس کے رجسٹر پر چڑھا ہوا بدمعاش +

لمبری دعوے یا نالش (ف) اوّل مذکر دوم مؤنث:۔ نالشِ عام۔ دعوئے عام سلسلہ دار نالش۔ ابتدائے مقدمہ سے حسب سلسلہ نالش +

لمبُو (ہ) صفت:۔ لمبا۔ دراز قد۔ طویل القامت +

لمبی (ہ) لمبا کی تانیث:۔ (۱) دراز۔ طویل + دُور تک گئی ہوئی (۲) اُونچی۔ مرتفع۔ بلند (۳) بڑی۔ (۴) اسم مؤنث) گھوڑے کا لمبا قدم۔ شتر گام۔ شہگام +

لمبی تاننا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) دراز ہونا۔ بیخبر ہو کر دیر تک سونا۔ بے فکری سے سو جانا۔ پڑ کر سو رہنا (۲) سفر دراز کرنا۔ دُور کا سفر کرنا۔ اپنے وطن سے بہت دُور نکل جانا + مدت تک باہر رہنا۔ برسوں اپنے ملک میں نہ آنا۔ سفر دراز کرنا۔ (۳) مرجانا۔ فوت ہوجانا۔ دنیا سے گزر جانا۔ آخرت کا سفر کرنا +

لمبی چوڑی ہانکنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) دُون کی لینا۔ تعلّی کی لینا۔ شیخی بگھارنا۔ ڈینگ مارنا۔ (۲) بڑی داستان سنانا۔ بڑا قصہ بیان کرنا۔ قصہ باندھنا +

لمبے (ہ) صفت:۔ (۱) لمبا کی جمع (۲) حروف مغیّرہ کے آجانے سے الف کی یائے مجہول سے بدلی ہوئی صورت جیسے لمبے سفر میں کون جائے۔ لمبے ہاتھ سے دو +

لمبے بننا (ہ) فعل لازم:۔ دیکھو (لمبا بننا) +

لمبے بنو (ہ) محاورہ:۔ چلدو۔ رہو الکھاؤ۔ رخصت ہو۔ سدھارو۔ چمپت بنو۔ چلتے پھرتے نظر آؤ۔ چال دکھاؤ۔ ہٹو۔ دُور ہو۔ ڈولی ہو +

لمبے سانس بھرنا یا لمبے لمبے سانس بھرنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) بڑے بڑے سانس لینا۔ گہرے سانس لینا + (۲) آہ کھینچنا۔ آہ سرد بھرنا۔ ٹھنڈے سانس لینا۔ (۳) مرتے وقت بڑے بڑے سانس بھرنا۔ دم توڑنا۔ (۴)۔ نہایت افسوس کرنا۔ کمال تاسّف کرنا +

لمبے ہونا (ہ) فعل لازم:۔ دیکھو (لمبا ہونا۔ نمبر۲) جیسے بس اب روپیہ لیکر لمبے ہو۔

لمبیان کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ (لکھنؤ) (۱) پرندوں کا بلند پروازی کرکے نظر سے غایب ہوجانا۔ تارا ہوجانا۔ نہایت اُونچا اُڑنا (۲) گھوڑے کا نہایت زور میں اتنی دُور نکل جانا کہ دکھائی نہ دے +

لمپٹ (س) صفت:۔ (ہندو) (۱) لگرمی۔ بدکار۔ بدفعل۔ زانی۔ زناکار۔ بدراہ بدچلن (۲) لُچا۔ شہدا۔ آوارہ۔ گنڈا۔ لُنگارا۔ بدمعاش۔ بدرویہ۔ (۳) جھوٹا۔ باطل۔ دروغ گو۔ لپاٹی +

لمپٹی (ہ) صفت:۔ (ہندو) دیکھو (لمپٹ) +

لمحہ (ع) اسم مذکر:۔ (۱) بجلی کی چمک۔ کوندا (۲) قدرِ چشم زدن۔ یک نظر + آنکھ کی جھپکی۔ آنکھ کا پلکارا۔ پلک مارنے

لنت

کا وقفہ۔ چشم زدن۔ طرفۃ العین (۳) مجازاً زمانۂ اندک۔ بہت تھوڑا سا وقت۔ ثانیہ۔ پل۔ دقیقہ۔ سیکنڈ۔ منٹ کا ساٹھواں حصّہ

لمحہ بھر (۱) تابع فعل:۔ ذرا سی دیر۔ پل چھِن۔ ٹک۔ اک نظر +

لمحہ لمحہ میں (ا) تابع فعل:۔ پل پل میں۔ منٹ منٹ میں۔ دمبدم +

لَمس (ع) اسم مذکر:۔ (۱) مَس۔ کسی چیز کو ہاتھ یا کسی عضو سے چھُونا۔ ہاتھ لگانا۔ (۲) قوّت لامسہ۔ کسی چیز کو چھُو کر معلوم کرنے کی قوّت۔ گیان اندری۔ سپرش اندری وہ قوّت جس سے نرمی سختی۔ سردی گرمی وغیرہ کو محسُوس کرسکیں +

لُمعہ (ع) اسم مذکر:۔ (۱) چمکارا۔ چمک۔ ذرا سی روشنی + روشنی۔ نُور۔ (۲)۔ شعاع۔ کرن۔ رشمی۔ سُوکھہ +

لمکنا (ہ) فعل لازم:۔ (پُورب) لپکنا۔ جھپٹنا۔ دوڑنا۔ لپک کر جانا۔ لمبے لمبے ڈگ یا قدم رکھنا +

لَمْیَزَلی (ع) صفت:۔ لازوال۔ اَمِٹ۔ اٹل۔ قدیم۔ ہمیشہ رہنے والا۔ غیر فانی +

لنبا (ہ) صفت:۔ دیکھو (لمبا مع مشتقات) +

لنبان (ہ) اسم مؤنث:۔ طول۔ لمبائی۔ درازی +

لنبائی (ہ) اسم مؤنث:۔ درازی۔ طوالت +

لنترانی (ع) اسم مؤنث:۔ (۱) لغوی معنی تو مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکیگا ؎

چشمِ مردم کہاں کہاں وہ جمال۔ ہے بجا شور لنترانی کا (مجروح رامپوری)

جو دیکھی فال بینے بہر دیدار تو قرآں میں بھی نکلا لنترانی (نواب محمد تقی خاں صولت)

لنترانی کے سوا اُسکی زباں پر کچھ نہیں اُس ستمگر نے سُنا ہے جب سے قصہ طُور کا (نواب ہوش یار جنگ تمکین)

(یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصّہ کی طرف تلمیح ہے۔ کیونکہ جب اُنہوں نے خدا تعالے سے فرمایا تھا کہ رَبِّ اَرِنِی اَنْظُرْ اِلَیْکَ یعنی اے میرے پروردگار تُو مجھے اپنا دیدار دکھا تاکہ میں اُس کا نظارہ کرُوں تو اسکے جواب میں حق تعالے سے ارشاد ہوا تھا کہ لَنْ تَرَانِی یعنی تو میرے دیدار کی ہرگز تاب نہ لائیگا۔ چُونکہ یہ کلمہ ذات باری کے سوا دوسرے کو شایاں نہیں اور نہ کوئی ایسا دعوے کرسکتا ہے پس اسی سے مجازاً انسان کے حق میں اسکے معنی مفصلہ ذیل ہوگئے) +

(۲) خودستائی۔ انانیت۔ تعلّی۔ خودنمائی۔ بڑائی۔ دُون۔ شیخی۔ ڈینگ وغیرہ ؎ +

پیمبر میں نہیں عاشق ہُوں جانی رہے موسیٰ ہی سے یہ لنترانی
جلاتی ہے دلِ آتش کو طُور کی طرح کسی پردہ نشیں کی لنترانی } (آتش)

ہزاروں عاشق و معشوق سے ہوں نازکی باتیں خطاب اے بیخبر تجھسے نہیں کچھ لنترانی کا (رشیدی)

خواب میں تیری تجلّی دیکھ لی لن ترانی کا مزا جاتا رہا
سن سکے تیرے مُنہ سے کیا اتنا لنترانی کی جو صدا نہ سُنے } (داغ)

ہے بجائے شعلۂ آواز شعلہ طُور کا لنترانی اُس مغنّی کا ترانہ ہوگیا (ناسخ)

ہوگیا قرآن کا پڑھنا غضب — اُسکو وِردِ لنترانی ہوگیا
منزلت اپنی تو اے آتش کے پرکالے نہ بھول — بندہ عاجز ہے خدا کو لنترانی چاہئے۔ } (ناسخ)
لنترانی سنتے ہی دیدار سے محروم ہیں — یعنی اس حیرت کدہ میں کو ہیں ہم کر نہیں

کب دکھاتا ہے بھلا دیدار وہ طرب سپہر — مُنہ سے جو نکلا ترا ان لن ترانی ہوگیا
یہ گھبرائے ترانی منہ سے نکلا حرف لن بھولے — بنانا بھی نہ آیا تمکو فقرہ لن ترانی کا } (ذوق)
کہو کلیم سے کیا طور پر کریں آکر — سنی نہ جائیگی آوازِ لنترانی کی

شور ہے اُس کی لنترانی کا — حشر برپا ہوا جدھر دیکھا۔ (شیریں)

لنترانی کرنا (ا) فعل متعدی: شیخی کرنا۔ ڈینگ مارنا۔ اِترانا۔ تعلّی کرنا +

لنترانی کی لینا (ا) فعل متعدی: شدون کی لینا۔ تعلّی کی لینا۔ شیخی بگھارنا۔ ڈینگ مارنا ہے

لنترانی کی نہ لیجئے ہم سے — بس یہ موسیٰ ہی سے فرمائیگا (مشتری)

لنترانیاں (ا) اسم مؤنث: لنترانی کی جمع۔ (ا) اوّل معلوم۔ دوم شیخیاں۔ ڈینگیں۔ تعلّیاں ہے

پردہ تو پردہ اور سنو لنترانیاں — آتے نہیں ہیں خواب میں شرما کے سامنے (مرزا محمد رضا خان برق)
ایسی سنی ہیں ہمنے بہت لنترانیاں — روکے سے کب ہوئی ہے زبان کلیم بند (داغ)
عاشق سے کیا ضرور ہیں یہ لنترانیاں — موسیٰ نہیں ہیں آپ نہ یہ گفتگو کریں (امیر مینائی)
بیتاب ہوں سنوں گا نہیں لنترانیاں — گستاخ ہوں ڈرونگا تری اس نہیں سے کب (اشرف بلگرامی)

لُنج (ف) اسم مذکر:۔ (۱) وہ شخص جسکے ہاتھ کی اُنگلیاں کج ہوں اور اُس کے سبب اُسکے پنجہ سے کوئی کام نہ ہوسکے + (۲) اشل۔ ہاتھ پاؤں سے معذور۔ ٹُنٹا + دست بریدہ (۳) لنگڑا۔ لُولا۔ پا بریدہ۔ پیروں سے معذور (۴-۱) ہاتھ پاؤں کی معذوری۔ اُنگلیوں یا ہاتھ کی کجی۔ ٹُنٹ +

لُنجا (ا) صفت:۔ وہ شخص جو پاؤں ہوتے کے باوجود رفتار سے عاجز ہو دیکھو لُنج (۲-۳)

لُنجھاڑا یا لُنجھیڑا (ہ) اسم مذکر:۔ اسبابِ تعلقات دنیاوی۔ دُنیوی پھنساؤ۔ بکھیڑا +

لُنجی (ہ) اسم مؤنث:۔ لُنجا کی تانیث۔ ہاتھ یا پاؤں سے محتاج۔ لُولی لنگڑی۔ شل دست و پا۔ معذور + وہ عورت جسکے ہاتھ کی اُنگلیاں کام نہ دیسکتی ہوں +

لِنجی (ا) صحیح انگلش۔ (Linsey لنزی) ایک قسم کا روئی اور سن کا بُنا ہوا کپڑا۔ یا اُونی سُوتی کپڑا +

لَنڈے پھندے (ا) اسم مذکر:۔ (عوام) فند فریب۔ مکروفریب۔ ہیر پھیر +

لَنڈ (ہ) اسم مذکر:۔ عضوِ تناسل۔ ذکر۔ کیر۔ لِنگ۔ اندری۔ قضیب +

لُنڈ (ہ) صفت:۔ اصل سنسکرت (رُنڈ रुण्ड) بے سر کا تڑپتا ہوا جسم۔ بن سر کا دھڑ۔ سر کٹا ہوا دھڑ + (۲) کٹا ہوا (۳) ٹھُنٹ۔ بن پتّوں اور بن شاخوں کا درخت یا سُوکھا ہوا ٹھہنا +

لُنڈ مُنڈ (ہ) صفت:۔ (۱) صفا چٹ۔ چار ابرُو کا صفایا + وہ شخص جس کا سر ڈاڑھی مُوچھیں منڈی ہوئی ہوں (۲) بے تعلّق۔ نِگوڑا ناٹھا۔ مرد بے سروپا (۳) ٹھُنٹ۔ بن پتّوں اور بن شاخوں کا درخت۔ جیسے پت جھڑ کا موسم آیا اور درخت لُنڈ مُنڈ ہوگیا (۴) بے سروسامان۔ مفلس۔ تنگدست۔ بے پروبال۔ ناتاش۔ قلّاش جیسے وہ آپ لُنڈ مُنڈ ہے اُسکے پاس کیا دھرا ہے (یہ لفظ لُنڈ بمعنی لُنڈا اور مُنڈ بمعنی مُنڈا ہوا سے مرکب ہے) +

لُنڈا (ہ) صفت:۔ (۱) دُم بریدہ۔ بانڈا۔ لنڈورا۔ بن دُم کا۔ دُم کٹا۔ کلّہ۔ ابتر۔ (۲) درختِ بے برگ۔ وہ پیڑ جسمیں شاخیں اور پتّے نہ ہوں (۳) بے یار و آشنا نگوڑا ناٹھا۔ وہ شخص جسکا کوئی ساتھی نہ ہو۔ بیکس (۴) چھوٹے چھوٹے دامنوں کا انگرکھا۔ اُونچے اونچے دامنوں کا انگرکھا (۵۔ پورب) جُونا۔ برتن مانجھنے یا صاف کرنے کا گھاس پھونس یا مُونجھ کا مٹھا +

لنڈورا (ہ) صفت:۔ (۱) مُرغِ دم بریدہ۔ بن دُم کا پرند + لُنڈا (۲) بے یار و آشنا۔ بےکس۔ (۳۔ مجازاً) گنجا +

لنڈوری (ہ) صفت:۔ لنڈورا کی تانیث +

لنڈوری فاختہ (ا) اسم مؤنث:۔ (عو) وہ عورت جسکا کوئی شریک دہواخواہ نہ ہو۔ زن بیکس۔ نگوڑی ناٹھی (۲) گنجی +

لُنڈھانا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) اَوندھانا۔ بہانا۔ لُڑھانا۔ بر زمیں ریختن کا ترجمہ۔ کسی رقیق چیز کے برتن سے زمین پر گرا دینے کو کہتے ہیں۔ (۲) لُڑکانا۔ + غلطانیدن کا ترجمہ (۳) گرانا۔ پچھاڑنا۔ جان سے مارنا۔ (اس معنی میں لڑھانا زیادہ بولتے ہیں)

لُنڈھنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) بہنا۔ اَوندھنا۔ لُڑھنا۔ کسی برتن کے لُڑک جانے سے کسی رقیق چیز کا بہجانا۔ ریختہ شدن کا ترجمہ + ہے

لنڈھتی ہے کوئے یار میں زاہد بجا شراب — جنّت میں کیوں نہ چشمۂ کوثر رواں رہے (لااعلم)

(۲) لُڑکنا۔ غلطیدہ ہونا۔ غلطیدن کا ترجمہ (۳) مرنا۔ گرنا۔ پچھڑنا۔ اِس معنی میں لُڑھنا زیادہ مستعمل ہے +

لَنڈھی (ہ) اسم مؤنث:۔ ہنُدو فقیر حالت نفرت یا حقارت میں عورت کو اس لفظ سے خطاب کرتے ہیں۔ جیسے جالنڈھی۔ دُر لنڈی وغیرہ۔ کُتیا۔ غیبانی۔ مُوئی۔ قطامہ جیسے ہے

سن لنڈی کے بھرتری بنے گیا سدا ابھوگ — رکھدے مال اُتار کے تیرا نہیں سہیگا جوگ (از قصۂ بھرتری)

لَنڈیت (ہ) صفت:۔ (بازاری) (۱) کیر خرا۔ ذکرور از۔ بڑے لنگ والا (۲)

نہایت تماشبین - بڑا بھاری زانی + نہایت زناکار + پُرشہوت - شہوت پرست +

لنک (ہ) اسم مذکر :- لانک کا مخفف - عو - ڈھیر - انبار - تودہ - اٹم جیسے پیسہ ہی پیسہ جمع کرو تو لنک لگتا ہے - تھوڑا تھوڑا کرکے لنک ہو جاتا ہے

لنک لگنا (ہ) فعل لازم :- عو - اٹم لگنا - انبار لگنا - ڈھیر ہونا +

لنک (ہ) اسم مؤنث :- (پورب) (۱) باگ - عِنان - لغام - لجام (۲) کمر - میان +

لنکا (س) اسم مؤنث :- (۱) راون کی راجدھانی کا نام - دارالخلافہ راون اور اُسکا قلعہ جو جزیرۂ سیلون میں واقع ہے مگر اندنوں میں شہر کولمبو اُس کا دارالسلطنت ٹھیرایا گیا ہے + وہ مشہور قلعہ جسپر رام اور راون کی لڑائی ہوئی اور ہنومان سپہ سالار نے اُسے پھونکا تھا (۲) جزیرۂ سیلون - سنگل دیپ - سراندیپ راون کا ٹاپو - (۳) شاکنی دیوں میں سے جو شیو اور رودر گن کے ہمراہ رہتے ہیں - ایک دیوی کا نام شاید یہ وہی دیوی ہے جو شہر لنکا کی محافظ تسلیم کیگئی ہے + (۴) دیوں اور پریوں کے ایک موہومی مقام کا نام (۵) قحبہ عورت - فاحشہ عورت مگر اردو میں آجکل عیار چالاک - چلتر باز - متفنی - فتنہ انگیز - فتنہ پرداز - چپرباتک ہوشیار - شریر - شوخ - شوخ چشم اور اگ لگاؤ عورت کی نسبت صرف عورتیں بولتی ہیں - جیسے وہ بڑی لنکا ہے اُس سے خدا بچائے - کیوں ری لنکا تو نہیں مانتی - یہ لڑکی تو بڑی لنکا ہے (چنانچہ سٹنیوں میں بھی اس طرح عورتیں گاتی ہیں جن میں سے صرف ایک مصرعہ کچھ بچا ہوا دیکھکر لکھا جاتا ہے ؎

اری اے ری سمدھن تیری جھاں تیری جھانجن کی سو باری لنکا میں گاڑ رنگی دیٹینی (

یہ تمام گیت ذومعنی ہے ہر ایک مصرع کے اول آدھا لفظ کہکر چھوڑ دیتے ہیں جو درحقیقت کلام فحش نہیں ہے مگر خیال فوراً فحش لفظ کی طرف جاتا ہے لیکن جب دوسرا حصہ گاتی ہیں - تو وہ خیال بالکل باطل ہوجاتا ہے + ؎ مثلاً

اری اے ری سمدھن تیرے بھو تیرے بھولے سے جوبن کی لنکا میں گاڑ رنگی (سٹین)

علیٰ ہذا القیاس اور بھی ایسے ہی فقرے ہیں) + (۶) عو) آفت کا ٹکڑا - قہر - غضب + مبدأ فساد و فتنہ - فساد کی جڑ ؎

ہے یہ گھر لنکا یہاں ہے کوئی باون گز سے کم ایک سے ایک آہ بندی کی سہیلی قہر ہے (رنگیں)

(یہ جزیرہ ہندوؤں کی رائے کے مطابق بہت لمبا چوڑا اور اصل کے برخلاف ایشیا کے تمام براعظم سے بڑا ہے جو زمین کے خط استوا کے محیط کے ۱/۴ حصے کی برابر ہے اور یہ اُن مقامات میں سے ہے جو نصف النہار اول میں واقع - اور جہاں سے طولِ بلد شمار کیا جاتا ہے یہ مقام بحرِ ہند میں سیلون کے جنوب میں واقع ہے لیکن ولفرڈ صاحب کی تحقیقات کے موافق مالاکا کا جزیرہ نما ہے اور بعض ہندی حساب کے مطابق بھی یہ سیلون سے علیحدہ ہے جہاں سے کہتے ہیں کہ جزیرہ لنکا بخوبی نظر آتا ہے - ہندوؤں کا اعتقاد ہے کہ جس لنکا پر رامچندر جی کی لڑائی ہوئی وہ ایک دیوؤں یعنی راکشسوں کا مقام ہے جہاں سونے کا قلعہ بنا ہوا ہے - مگر اب وہ غائب ہوگیا - بعض اہل تاریخ نے لکھا ہے کہ لنکا ایک قلعہ کا نام ہے جسپر راون قابض تھا - اور وہ مہادیو جی کے حکم سے ہندوستان کے دکن سمت جزیرۂ سیلون میں بسوکرمان نام ایک معمار کے ہاتھ سے بنوایا گیا تھا +

اس جزیرہ میں ایک پہاڑ بنام کوہ آدم مشہور اور اب تک زیارت گاہ خلائق ہے مسلمان اُسے حضرت آدم علیہ السلام کے جنت سے نکل کر اُترنے کا مقام بیان کرتے ہیں - جغرافیہ حال میں تازہ تحقیقات کے موافق یوں لکھا ہے - کہ یہ جزیرہ ہندوستان سے ۵۲ کوس کے فاصلہ پر جانبِ جنوب بحر ہند میں واقع ہے اسکا طول ۲۷۰ عرض ۱۴۰ میل ہے - جزیرۂ سیلون اور سنگل دیپ کا ٹاپو بھی یہی ہے - یہاں کے اصلی باشندے سنگھالی ہیں - جو بودھ مذہب کے پیرو ہیں - یہاں کی زمین عمدہ ہے اُس میں گرم مصالح خوب پیدا ہوتے ہیں اور ہاتھی دانت موتی لعل لوہا پارا عقیق - پکھراج - نیلم - بلور بھی بافراط ملتا ہے - سنگ یشب کی کان اور دارچینی کے درخت بھی یہاں پائے جاتے ہیں +

ساحل کرناٹک اور اس جزیرے کے شمالی حصے کے درمیان جو سمندر کی شاخ ہے اُسے خلیج منار کہتے ہیں - اِس خلیج میں ساحل ہند کے قریب جزیرۂ رامیشور اور لنکا کے پاس ایک ٹاپو منار نام ہے ان دونوں کے بیچ میں ریتلے پتھروں کا ایک ٹاپو سا ہے اُسے سیت یعنی پُل کہتے ہیں - چنانچہ سیت بند رامیشور اس کا نام مشہور ہے - ہندو اس پُل کو راجہ رامچندر جی کا باندھا ہوا بتلاتے ہیں اور مسلمانوں کے نزدیک وہ حضرت آدم کا بنایا ہوا ہے - بہت سے لوگ مدت تک اس جزیرے کو راون کا ٹاپو کہتے رہے - ڈھائی ہزار برس گزرے کہ راجہ بجے نے اُسپر اپنا عمل کر لیا تھا - ۱۵۰۵ء میں پرتگیزوں نے قبضہ کیا ۱۶۵۶ء میں ولندیزوں نے چھینا اور ۱۷۹۶ء میں انگریزوں کے ہاتھ آکر ۱۸۱۵ء سے تمام جزیرے پر قطعی قبضہ ہوگیا +)

لنکا میں جو چھوٹا سو باون ہی گز کا (ہ) کہاوت :- یہ کہاوت ایسے مقام یا مجلس کے حق میں بولی جاتی ہے جہاں سب کے سب شیخی باز لاف زن مغرور - متکبر یا نہایت مفسد شریر - فتنہ انگیز فتنہ پرداز اور آفتِ روزگار ہوں یا یوں کہو کہ جنکا بچہ بچہ فسادی متفنی ہو اُن لوگوں کی نسبت بولتے ہیں - مثال اول دیکھو لنکا نمبر ۶ - مثال دوم دیکھو نوٹ کے اخیر پر +

(چونکہ لنکا دیوؤں اور جنوں کا مقام مانا گیا ہے - اس سبب سے وہاں کے لوگ بڑے بڑے قد کے اور اُنکے بچے باون باون گز کے خیال کئے گئے ہیں جس سے مراد یہ ہے کہ ایسے شہر کا چھوٹے سے چھوٹا بھی اور جگہ کے بڑوں سے بڑا یعنی سب گنوں پورا ہوتا ہے - یہ مثل

لنگ

تین طرح پر بولی جاتی ہے اوّل تو جس طرح اُوپر لکھی گئی اور دوم سوم طرح یہ ہے۔ لنکا میں
چھوٹا سو باون گز کا۔ لنکا میں جسے دیکھا وہ باون گز کا ؎
کسے سرکش نہ پایا ان بتانِ سرو بالا میں   جسے دیکھا نظر آیا وہ باون گز کا لنکا میں (نامعلوم)

لنگ (ف) صفت :۔ (۱) لنگڑا۔ لُولا۔ اپاہج۔ پِنگل۔ اَعرَج۔ معیوب الرِّجل۔
پِنگا جیسے تیمور لنگ۔ تمر لنگ۔ اسپ کہنہ لنگ (۲) لنگڑاپن۔ پِنگاپن
نقص پا۔ جیسے اُسکے پاؤں میں لنگ ہے۔ گھوڑا لنگ کرتا ہے +

لنگ کرنا (۱) فعل متعدی :۔ لنگڑانا۔ پاؤں کا سیدھا نہ پڑنا۔ پورا پاؤں نہ ٹکنا

لَنگ (ہ) اسم مؤنث :۔ (۱) صف۔ قطار۔ سلسلہ۔ لار۔ باڑ (۲) جانب۔
طرف۔ سمت۔ سِرا۔ کنارہ۔ (۳۔ پنجاب) دیوار۔ جدار + قنات + اوٹ۔
پردہ (۴) دھوتی کی لانگ۔ دھوتی کی آنٹ۔ پاٹا۔ دھوتی کا وہ حصہ جو آگے لٹکا رہتا ہے +

لِنگ (س) اسم مذکر :۔ (ف۔ لنگ) (۱) عضوِ تناسل۔ اندری۔ ذکر۔ کیر
قضیب (۲) شیو کی مورتی جیسے شیو لنگ (۳۔ ہندی۔ دیاکرن) جنس۔ جاتی
قسم۔ صنف جیسے پُرلنگ یعنی ازجنس مذکر۔ استری لنگ یعنی ازجنس مؤنث +
نپنسلنگ یعنی نہ مذکر نہ مؤنث۔ مخنث (۴) دیکھو لنگ ہ نمبر ۴) +

لِنگ اَرچَن (ہ) اسم مؤنث :۔ (ہندو) لنگ کی پُوجا۔ مہادیوجی کے ذکر کی پرستش +

لُنگارا (۱) صفت :۔ (لُونگر کی تصغیر بالتحقیر) (۱) لنگوا۔ بے ننگ و نام۔ بے
شرم و بے حیا۔ ڈھیٹ۔ رند لاابالی + (۲) لُچّا۔ شہدا۔ گُنڈا (۳) شریر۔ بدذات +
(۴) دنگئی۔ فسادی + (یہ لفظ فارسی لُنگ بمعنی فوطہ و لُنگی سے ماخوذ ہوا ہے جس سے
بے شرم و بےحیا ہونا صاف ظاہر ہے یعنی وہ شخص جو لنگوٹ بند یا ننگ مُننگ یعنی بے پردہ
ہو چنانچہ فارسی میں لُنگوتہ بمعنی لنگوٹہ خواہ لنگوٹی اسی وجہ سے آیا ہے یا یوں کہو کہ فارسی
لنگر بمعنی مکار۔ حیلہ گر و سرکش سے بنالیا ہے) +

لُنگاراپن (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) لُچپن۔ شہدپن۔ گُنڈاپن + (۲) بدذاتی۔ شرارت
حرامزدگی۔ (۳) بےغیرتی۔ بےحیائی +

لَنگر (ف) اسم مذکر :۔ از (لنگ بمعنی ایستادن و رائے مہملہ نسبت) مجازاً جہاز یا قافلہ
کا ٹھیرنا۔ (۱) لوہے کا بھاری وزن یا وزنی پتھر خواہ زنجیر جو کشتی ٹھیرانے کے واسطے
رسّوں میں باندھ کر لٹکا دیتے ہیں تاکہ ناؤ کا بوجھ زیادہ ہو کر پانی اُسے بہا نہ سکے
ناؤ یا جہاز کو ٹھیرانے کا وسیلہ۔ اَنجَر یا لَنجَر۔ ہرساہ ؎
دہشت ہمیں تلاطم دریائے غم سے کیا   دل ہے جہاز صبر ہے لنگر جہاز کا   (اسیر)
جی اُٹھا دھیان جو زلفوں کا دمِ گریہ آیا   کشتیِ عمرِ رواں کو ہوئے لنگر گیسو (اشرف لکھنوی)
(۲) تمکین۔ وقار۔ بھاری بھرکم پن۔ (۳) وہ جگہ یا مکان جہاں ہر روز کھانا

لنگ

تقسیم کیا جائے۔ مساکین و فقرا کو روز مرّہ کھانا تقسیم ہونے کی جگہ۔ لنگر خانہ۔
خیرات خانہ۔ خیرات گھر۔ سدابرت بٹنے کی جگہ۔ محتاج خانہ + خانقاہ۔ امام باڑہ
(۴) ضریح۔ محجّر۔ بزرگوں کے مزار کے گرد کی چاردیواری (۵) مکار۔ حیلہ گر +
سرکش + ناگوار طبع۔ بارِ خاطر۔ برخلافِ بادبان جو سبکروح و یارِ شاطر کے معنی میں آتا
ہے یہ خاص فارسی میں مستعمل ہے (۶-۱) سدابرت۔ خیرات۔ روزینہ فقرا۔ وہ طعام
جو فقرا اور مساکین کو دیا جائے جیسے اُنکے ہاں لنگر بٹتا ہے یا لنگر جاری ہے
(۷-۱ مجازاً) پناہ۔ پشت پناہ۔ پشتی بان۔ محافظ۔ نگہبان۔ معاون و مددگار ؎
بہت نوعِ انساں کے غمخوار یاور   ہوا خواہ ملت و اندیشِ کشور
شدائد کے دریائے خوں میں شناور   جہاں کی پُرآشوب کشتی کی لنگر
ہر اک قوم کی ہست و بُود اِنسے ہے یاں
سب اس انجمن کی نمود اِنسے ہے یاں   (حالی)
(۸-۱) بڑے آدمیوں کا باورچی خانہ جہاں اُنکے متعلقین اور نوکر چاکر وغیرہ
کھانا کھاتے ہیں (۹-۱) رسّا۔ لاؤ۔ ناؤ کا رسّا + خیمہ کھڑا کرنے کا موٹا رسّا۔
(۱۰-۱) پہلوانوں کا لنگوٹ۔ وہ لمبا کم چوڑا اسلا ہوا کپڑا جسے اکثر پہلوان
کشتی کے وقت باندھتے ہیں (۱۱-۱) دھڑ کے نیچے کا حصہ۔ کولے۔ چوتڑ وغیرہ
جیسے اس پہلوان کا لنگر بھاری ہے (۱۲-۱) بوجھ۔ بھار۔ وزن + پاسنگ
جیسے ترازو کا لنگر (۱۳-۱) وہ پتھر کا ٹکڑا اور ڈور جسے بچّے آپس میں لڑاتے
ہیں۔ (۱۴-۱) سیون۔ وہ رگ جو مقعد اور عضوِ تناسل کے درمیان اُبھری
ہوئی نظر آتی ہے (۱۵) گھنٹے کا لنکن۔ پینڈلم + شاقول۔ ساھُول +

لنگر اُٹھانا (۱) فعل متعدی :۔ جہاز یا کشتی کے لنگر کو پانی سے نکالنا۔ کشتی
یا جہاز چھوڑنا۔ کشتی کو آگے چلانا۔ جہاز روانہ کرنا +

لنگر باندھنا (۱) فعل متعدی :۔ (۱) پہلوانوں کا جھاکسنا۔ لنگوٹ باندھنا
(۲) تجرد اختیار کرنا۔ عورت کی صحبت سے پرہیز کرنا۔ مجامعت سے باز رہنے پر کمر باندھنا +

لنگر بٹنا (۱) فعل لازم :۔ سدابرت بٹنا۔ روزمرّہ کھانا تقسیم ہونا +

لنگر جاری کرنا (۱) فعل متعدی :۔ سدابرت جاری کرنا۔ خیرات خانہ کھولنا۔
محتاج خانہ جاری کرنا۔ خیرات تقسیم کرنا +

لنگر خانہ (ف) اسم مذکر :۔ (۱) سدابرت۔ فقرا کو روزمرّہ کھانا تقسیم ہونے کی
جگہ۔ خیرات خانہ۔ محتاج خانہ (۲) خانقاہ۔ امام باڑا۔ (۳) رسوئی بیٹھنے
کی جگہ۔ باورچی خانہ۔ کانسہ۔ مطبخ

لنگر ڈالنا (۱) فعل متعدی :۔ (۱) جہاز یا کشتی ٹھیرانا۔ جہاز کھڑا کرنا (۲)

لنگ

قیام کرنا۔ مقام کرنا۔ ٹھیرنا۔ قرار پکڑنا +

لنگر گاہ (ف) اسم مذکر:- جہازوں کے لنگر کرنے یعنی ٹھیرنے کی جگہ۔ بندرگاہ۔

لنگر لنگوٹا (ہ) اسم مذکر:- کاچھا اور لنگر جو پہلوانی کا جامہ ہے +

لنگر لنگوٹا باندھنا یا کسنا (ہ) فعل متعدی:- کشتی کرنے کو مستعد ہونا۔ کشتی کرنے کا جامہ پہننا +

لنگر لنگوٹہ دینا یا آگے رکھنا (ہ) فعل متعدی:- کسی پہلوان کی شاگردی اختیار کرنا۔ پہلوان کا شاگرد ہونا +

لنگروا (ہ) صفت:- لونگر کی تصغیر (گیتوں میں) ڈھیٹ۔ بیحیا۔ بے غیرت + نرلج + نڈر۔ بے باک۔ شوخ چشم + بانک شہدا۔ نپٹ لچہ۔ اوباش۔ بدچلن۔ بدراہ۔ رند لاابالی جیسے ؎ لنگروا کو دیڑو موہے پائی اکیلی جان۔ دیگر ؎ سن رے لنگروا میں گاری دونگی توکو موری بتیاں نہ پکڑ گھروا جان دے موکو۔ دیگر ؎ سکھی ری کہا کروں نہ مانے ری موری مکٹ والو ڈھیٹ لنگروا۔ ڈگر چلت پنیاں بھرت موسی کرت ٹھٹھوری۔ دیگر ؎ چھاڑ لنگروا مور کھہ موری باہیں رے۔ ایسو ڈھیٹ بھیو نہیں مانت کنہائی رے +

لنگری (ا) اسم مذکر:- (۱) وہ شخص جو محتاجوں کو لنگر خانے میں کھانا تقسیم کرتا ہے (۲-ف) ایک قسم کا طشت (۳-ا) لگنی۔ پانون کے رکھنے کی چھوٹی سی گہری تھالی +

لنگڑا (ا) صفت:- (۱) ایک ٹانگ سے اپاہج۔ پنگل۔ پنگا۔ اعرج۔ پاشکستہ۔ وہ شخص جو چلنے میں سیدھی طرح نہ چل سکے۔ ناقص رفتار۔ ٹانگ ٹوٹا جیسے لنگڑے نے جو بکرا دوڑیو سب واندھو + (۲) اسم مذکر ایک قسم کا مشہور بنارس کا آم جو نہایت عمدہ ہوتا ہے

لنگڑا کر چلنا (ا) فعل لازم:- لنگ کر کے چلنا۔ سیدھی طرح نہ چلنا۔ پاؤں برابر نہ پڑنا +

لنگڑانا (ہ) فعل لازم:- لنگ کرنا۔ لنگ کر کے چلنا +

لنگڑی (ہ) لنگڑا کی تانیث +

لنگڑی کنڈو آسمان پہ گھونسلا (ا) کہاوت:- چونکہ لنگڑی گلہری کا نہایت بلندی پر گھر بنانا اپنی طاقت سے باہر کام کرنا ہے اس سبب سے اپنی لیاقت سے بڑھکر حوصلہ کرنے والے کی نسبت بولتے ہیں +

لنگوٹ (ا) اسم مذکر:- (۱) کاچھا۔ کوپین۔ کچھنی۔ کچھنا۔ قیزہ۔ لنگوتہ۔ وہ کم عرض کپڑا جو فقرا یا پہلوان لوگ اکثر باندھتے ہیں ؎

کیا چھین لیگا ہم سے جو پھر جائیگا فلک دولت فقیر کی کفنی ہے لنگوٹ ہے (بحر)

(۲) وہ رنگین مثلثی یا دراز کاغذ جو کنکوے کے نیچے کی طرف لگا دیتے ہیں +

لنگ

لنگوٹ باندھنا یا کسنا (ا) فعل متعدی:- (۱) کاچھا کسنا۔ کوپین لگانا۔ (۲) کشتی کے واسطے لنگر کسنا۔ کشتی کرنے کو مستعد ہونا +

لنگوٹ بند (ا) صفت:- (۱) لنگوٹ باندھے رہنے والا۔ (۲) جتی۔ مجرد وہ شخص جو بیاہ نہ کرے۔ کوارا رہنے والا۔ جتی ستی۔ عورت سے بچا رہنے والا

لنگوٹ پھل (ا) اسم مذکر:- (بازاری) قضیب۔ کیر۔ ذکر +

لنگوٹ وار (ا) صفت:- وہ پتنگ کنکوا جسکے نیچے کیطرف رنگین مثلثی یا دراز کاغذ لگا ہوا ہو۔

لنگوٹ کا سچا (ا) صفت:- (۱) وہ شخص جو غیر عورت پر لنگوٹ نہ کھولے۔ زنا سے بچا رہنے والا۔ کسی پر ازار بند نہ کھولنے والا (۲) جتی۔ مجرد۔ سنت زاہد۔ پارسا۔ پرہیزگار۔ برہم چاری۔ متقی۔ پاکدامن وغیرہ +

لنگوٹ کھولنا (ا) فعل متعدی:- (۱) کسا ہوا لنگر یا لنگوٹا اتارنا (۲) کشتی کرنے کو موقوف رکھنا (۳- بازاری) جماع کرنا۔ مجامعت کرنا (۴) ننگا کرنا۔ عریاں کرنا

لنگوٹا (ا) اسم مذکر:- وہ کپڑا جس سے ستر عورت کریں۔ وہ چھوٹا سا کم عرض کپڑا جسے اکثر غربا فقرا مساکین۔ زمیندار۔ پہلوان وارازل وغیرہ باندھتے ہیں کاچھا کوپین۔ لنگوٹی۔ پشٹی + دھوتی۔ تہبند +

لنگوٹا باندھنا یا کسنا (ا) فعل متعدی:- دیکھو لنگوٹ باندھنا ؎

ہمنے جب قطع علایق پر ارادا باندھا پھاڑ کر خلعت شاہی کو لنگوٹا باندھا (بحر)

لنگوٹا کھینچنا (ا) فعل متعدی:- دیکھو لنگوٹ باندھنا ؎

جی میں ہے فقیروں کی طرح کھینچ لنگوٹا اور باندھ کے تہمت
جا کنج خرابات میں اک گھونٹ کے سبزا یوں کیجے عبادت (ناسخ)

لنگوٹی (ا) لنگوٹا کی تانیث:- کوپین۔ کچھنی۔ پشٹی۔ وہ کم عرض چھوٹا سا کپڑا یا دھجی جس سے ستر عورت کریں +

لنگوٹی باندھے پھرنا (ا) فعل لازم:- (۱) نہایت غریبی اور افلاس کے سبب ننگا پھرنا + رزالوں کی طرح ننگا دھڑنگا پھرنا (۲) حالت طفولیت میں پھرنا

لنگوٹی بندھوا دینا (ا) فعل متعدی:- ننگا کر دینا۔ کچھ پاس نہ چھوڑنا۔ بالکل لوٹ لینا۔ مفلس کر دینا۔ فقیر بنا دینا۔ محتاج کر دینا +

(چونکہ ٹھگوں اور راہزنوں کا قاعدہ ہے کہ وہ جب سب مال اسباب کپڑا لتا اتار لیتے ہیں تو از راہِ ترحم ستر عورت کے واسطے ایک دھجی پھاڑ کر دیدیتے ہیں۔ پس اس وجہ سے معانی مذکورہ پر اطلاق ہونے لگا۔ رنڈی اور چور کے حق میں زیادہ بولتے ہیں۔) +

لنگوٹی کھلنا (ا) فعل لازم:- اول معلوم دوم پردے کی دیوار یا زنان خانہ کی اوٹ کا گر پڑنا +

لنگ

لنگوٹی میں پھاگ کھیلنا (۱) فعل متعدی: مفلسی میں شوق نباہنا۔ تنگدستی میں مزے اڑانا۔ نہوت میں رنگ رلیاں کرنا +

لنگوٹے (۱) اسم مذکر۔ (۱) لنگوٹا کی جمع (۲) حروف مبترہ کے آجانے سے الف کی بجائے بھول سے بدلی ہوئی صورت +

لنگوٹے کا ڈھیلا (۱) صفت مذکر: زانی۔ زناکار۔ وہ شخص جو ہر ایک عورت کے ساتھ صحبت کرنے کو مستعد ہو جائے۔ ازار بند کا ڈھیلا۔ مغلوب شہوت +

لنگوٹے کا سچا (۱) صفت: دیکھو (لنگوٹ کا سچا) +

لنگوٹیا (۱) صفت: (۱) لنگوٹ بند (۲) دیکھو (لنگوٹ دار) (۳) ساتھ کا کھیلا بچپن کا یار۔ گہرا یار۔ گاڑھا دوست +

لنگوٹیا یار (۱) اسم مذکر: وہ شخص جس سے عہد طفولیت سے یارانہ ہو۔ بچپن کا یار۔ ہمجولی۔ برابر کا پرانا یار۔ قدیمی دوست۔ آشنائے قدیم یار دیرین
نہیں جس آدمی کے پاس ازار ۔ اسکو سمجھے ہے لنگوٹیا یار (سودا)

لنگوچا (۱) اسم مذکر: جانور کی آنت مصالحہ دار قیمہ سے بھری ہوئی جسے تل کر کھاتے ہیں۔ کلما۔ گلما +

لنگور (ہ) اسم مذکر: ایک قسم کا بندر جسکا منہ کالا اور دُم دراز ہوتی ہے یہ جانور طاقت میں بندر سے بہت بڑھا ہوا ہے چنانچہ جہاں لنگور ہوتا ہے وہاں سے بندر بھاگ جاتا ہے۔ ہنومان۔ پہنا۔ بیتر۔ بڑے منہ کا بندر۔ بوزنہ

لنگوری (ہ) اسم مؤنث (۱) چوری پکڑوانے یا نکالنے کی کشتی (۲) گھوڑے کی پچھاڑی پاؤں ایک قسم کی چال

لنگھانا (ہ) فعل متعدی: پار اتارنا۔ عبور کرانا۔ ندی سے پار کر دینا ؎
ندیا کا ہیکو بیرن بھئی ری سیاں پرے دا اوہلے سن رے ملاح کے رے چھوکرا رے سیاں لنگھائے پار
ہاتھ کا دونگی تو ہے کنگنا میں اور گلے کا ہار (گیت پوربی)

لنگھن (س) اسم مذکر: (ہندی) (۱) عبور۔ دریا سے لانگھنا۔ پار اترنا (۲) فاقہ۔ اُپاس
بی کارن بیری بھئی لوگ کہیں منڈرگ ۔ چھپ چھپ لنگھن میں کئے پیا ملن کے جوگ (دوہا)
(۳) وہ آتشک جو اس مرض والے کے پیشاب پر سے گزر جانے سے ہو جائے۔

لنگھن پڑنا (ہ) فعل لازم: (ہندی) جاری ہونا۔ آغاز ہونا۔ شروع ہونا۔ رستہ پڑنا۔ بنیاد پڑنا۔ بری رسم پڑنا +

لنگھن کرنا (ہ) فعل متعدی: فاقہ کشی کرنا۔ اُپاس کرنا۔ بھوکا رہنا۔ گرسنہ رہنا جیسے یا ہنسا موتی چگیں یا لنگھن کر جائیں +

لنگھنا (ہ) فعل لازم: (۱) پار ہونا۔ عبور کرنا۔ پار اترنا (۲) الانگھنا۔ کسی چیز کے اوپر سے پھلانگ جانا +

لو

لنگی (ہ) اسم مؤنث: (ہندو) پیشاب۔ بول۔ شاشہ۔ موت۔ موتر +
(یہ لفظ پاٹھ شالاؤں کے لڑکے اپنے استاد سے پیشاب کی اجازت کے واسطے بولا کرتے ہیں) +

لنگی (ہ) اسم مذکر: (ہندو) شیو لنگ کی پوجا کرنے والا۔ مہادیو کی پوجا کرنے والا +

لنگی (۱) اسم مؤنث: (۱) تہبند۔ تہمت۔ دھوتی۔ لنگ۔ فوطہ۔ وہ کپڑا جو کمر سے لیکر گھٹنوں یا پنڈلیوں تک باندھتے ہیں (۲) سر سے باندھنے کا رنگین یا دھاری دار لمبا دوپٹہ جسکے اکثر اول آخر سروں پر کلابتو بھی ہوتا ہے جسے طلا بولتے ہیں۔ صافہ۔ اسکا دستور اکثر کابل پشاور کی طرف زیادہ ہے +

لنیاں پنیاں ہوکے دوڑنا (ہ) فعل لازم: (بیگمات قلعہ) خوشی میں اُڑتے پڑتے جانا۔ سر پاؤں بیر گاڑے کر کے دوڑنا۔ بیتابانہ دوڑنا۔ کسی کے اشتیاق میں دوڑا ہوا جانا۔ جیسے دربان نے پکار کے اندر باریدار سے کہا، بڑی بیگم صاحبہ کی سواری آئی ہے سنتے ہی اندر سے سب لنیاں پنیاں ہوکے دوڑیں (رحیمہ ہنیلی صفحہ ۵۴) +

لو (ہ) لینا مصدر سے امر کا صیغہ (۱) بگیرید کا ترجمہ۔ پکڑو۔ سنبھالو۔ گرفت کرو۔ گرفت میں لاؤ۔ قابو کرو۔ وصول کرو جیسے قیمت لو اور دیدو۔ تم اس بچے کو لو میں اسے لیتی ہوں (۲) برائے خطاب یا ندا۔ کسی شخص کو اپنی طرف متوجہ یا مخاطب کرنے کا کلمہ۔ سنو۔ دیکھو۔ خیال کرو۔ متوجہ ہو۔ ادھر دیکھو۔ ادھر سنو۔ کان دو۔ مخاطب ہو۔ فارسی میں بیا کا لفظ ایسے ہی موقع پر آتا ہے جیسے ؎
بیا تا زبید او شویم دست ۔ کہ بیداد نتواں زبید ادرست (نظامی)
دشمن کچ ہٹاتے ہیں اب مجکو بلاتے ہیں ۔ لو اور نئی سوجھی منہ دیکھ کے خنجر کا
آؤ قبل از حشر ملکر فیصلہ کرلیں ہم ۔ زندہ کر لینا ہمیں لو تم پہ مر جاتے ہیں (مائل دہلوی)
(۳) آؤ۔ اٹھو۔ کھڑے ہو۔ تیار ہو جیسے لو چلو یعنی آؤ چلو ؎
ٹھیرا ہے وہاں مشورۂ قتل ہمارا ۔ لو حضرت دل ایک سنو تازہ خبر اور (داغ)
جو اوقات اس تنگدستی سے گزرے ۔ تو لو جان ہم ایسی ہستی سے گزرے (امیر سوز)
بزم میں بیٹھے ہو کیا بات چلی جاتی ہے ۔ لو ہمیں اب کہیں سلوائے اور سو رہئے (انشاء)
(۴) برائے شہادت طلبی اپنے قول کی دوسرے شخص سے تصدیق کرانے کے واسطے۔ جیسے لو میں نے انہیں کیا کہا تھا۔ لو آپ یہ وہاں کب تھا (۵) گواہی دلوانے کے واسطے اشارہ۔ گواہ رکھنے یا کرنے کا کلمہ۔ جیسے لو سنتے جاؤ یہ کیا کہتا ہے۔ لو دیکھتے جاؤ میں کچھ نہیں کہتا ہوں۔ یعنی گواہ رہو (۶) برائے تعجب و حیرت۔ جیسے لو ابھی بیٹھے بیٹھے مرگیا۔ لو کیا سے کیا ہو گا ؎
لو دولگی رہی دل ہی میں حسرت نہ بر آئی ۔ ساغر نہ بھرا تھا کہ اجل کی خبر آئی (نسیم دہلوی)

دم ہوگیا فنا لبِ جاں بخش کے حضور   لو مر گیا مریضِ مسیحا کے سامنے (امانت)

مجنوں ست بنے پھرتے ہیں لو دشت میں سید   بھاتا ہے ہمیں کہنا یہ دیوانہ کسیکا (سید)

(اس معنی میں ایلو کا مخفف بھی ہے) +

(۷) استفسار کے واسطے۔ کوئی بات دریافت کرنے یا پوچھنے کا کلمہ ؎

لب خشک ہو رہے ہیں کف دست سرخ ہیں   لو سچ کہو کہ قول رقیبوں کو کیا دیا (داغ)

تنبیہ اور آگاہی کے واسطے۔ جتانے اور آگاہ کرنے کا کلمہ۔ ہوشیار کر دینے کا کلمہ ؎

تم خفا ہو سے بہت تجھے یہ خبر کرتے ہیں   لو مبارک ہو تمہیں ہم تو سفر کرتے ہیں (مصحفی)

داغ شب کو زہر کھا کر مر گیا   لو اٹھو بیٹھے ہوئے ہو شاد کیا (داغ)

کہے ہے جب وہ محفل میں کہ لو اب گھر کو جاتا ہوں   تو میں ایک ایک کو کیا کیا اشاروں سے جتاتا ہوں (جرأت)

(۹) کلمۂ ادعا۔ دعویٰ سے کوئی بات کہنے کا کلمہ جیسے ؎

لو ہم مریضِ عشق کے تیماردار ہیں (مصرعہ)

(۱۰) تحسینِ کلام کے واسطے۔ کلام کو خوبصورت بنانے کا کلمہ۔ بعض لوگوں کا تکیہ کلام یا سخن تکیہ بھی ہوتا ہے ؎

اغیار سے دیکھ کر ترا ربط   دل مرا جو بے قرار ہوگا
جا بیٹھو نگا در پر اور کے میں   کیا یہ بھی نہ ناگوار ہوگا۔
ہوگا ایسا کہ دشمنوں کے   ایک تیر جگر کے پار ہوگا
لو آؤ چلو خدا کو مانو   کہنا تجھے بار بار ہوگا (بطرز ایہام)

لو (ہ) حرفِ جر (گنوار) تک۔ تلک۔ لگ۔ لوں جیسے ؎

ندیا لو ہمارے سنگ چلو   یا ندیا میں چور البست میں
ڈھل تلو ریا باندھے چلو۔ ندیا لو ہمارے سنگ چلو (گیت)

لُو (ہ) اسم مؤنث:۔ ہوائے گرم۔ بادِ سموم۔ وہ گرم ہوا جو موسم گرما میں چلتی ہے۔ بادِ گرم۔ حرور۔ سموم ؎

پھر گئی رُت چمن اب سیر کے قابل نہ رہا   وہ کہاں ٹھنڈی ہوائیں کہ ہوئی لو پیدا (بحر)

بعض شعرائے لوں بھی باندھا ہے۔ بلکہ دہلی میں بھی جہاں اور اکثر الفاظ میں نون بڑھا کر بولتے ہیں۔ وہاں یہ لفظ بھی اُن میں داخل ہے۔ چنانچہ لفظ لوں میں میر تقی اور شاہ نصیر کے شعر درج ہیں + ؎

لگے جلنے پتھر چلی ایسی لوں   لگے جوش کھانے جوانوں کے خوں (لا اعلم)

لُو چلنا (ہ) فعل لازم:۔ وزیدنِ بادِ گرم۔ بادِ سموم کا چلنا۔ گرم ہوا چلنا +

لُو لگنا (ہ) فعل لازم:۔ بادِ سموم سے ضرر پہنچنا۔ گرم ہوا کے اثر سے بیمار پڑنا یا مر جانا۔

لُو مار جانا (ہ) فعل لازم:۔ بادِ سموم کا اثر کر جانا۔ بادِ گرم سے ضرر پہنچنا +

لَو (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) شعلہ۔ لپٹ۔ لٹ۔ جوالہ۔ لات۔ بھبوکا۔ جوت۔ لہب زبانۂ آتش + زبانِ شمع و چراغ ؎

دکھاؤں آہ سے گر اپنے دل کے داغ کی لو   نہ نکلے روزنِ فانوس سے چراغ کی لو
خجل ہے شعلۂ دل سے مرے چراغ کی لو   نہ کیونکہ دیکھ کے کانپے ایاغ کی لو
ہلائے ہے پر پروانہ بادکش اے شمع   فروہ کیونکہ ترے سوزشِ دماغ کی لو (بنظیر)

(۲) دھیان۔ توجہ۔ خیال۔ سُدھ + تعلقِ خاطر۔ دل کا لگاؤ (۳) آس۔ امید آسا۔ توقع۔ آرزو۔ خواہش۔ اِچھا۔ شوق۔ محبت۔ اشتیاق ؎

بدن میں دیکھ کے اُسکے قبائے پھلکاری   ہمارے دل سے لگی تختہ ہائے باغ کی لو (ظفر)

(۴) نرمۂ گوش۔ بناگوش۔ لُچیا۔ کان کی جڑ۔ کان کے نیچے کے رُخ کی نوک جسمیں گوشت ہی گوشت ہے + ؎

بغور دیکھ ولا آب دُر سے کیا یکسر   چمک رہی ہے عجب گوش خوش دماغ کی لو (ظفر)

(۵) یکسوئی۔ یک جہتی۔ یک طرفی +

لَو اُٹھانا (ہ) فعل متعدی:۔ شعلہ بلند کرنا + چرس اُڑانا۔ چرس کا دم لگانا +

لَو اُٹھنا (ہ) فعل لازم:۔ شعلہ کا نمایاں ہونا۔ شعلہ کا بلند ہونا +

لَو بجھنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) شعلہ فرو ہونا۔ (۲) خواہش ہٹنا۔ جی بجھنا +

لو چراغ کی اُڑا۔ (۱) محاورۂ (نباریاں) جب کوئی شخص کسی بات کے جواب میں بجائے انکار ل وڑا کہتا ہے تو اُسکے جواب میں وہ لوگ یہ کلمہ زبان پر لاتے ہیں +

لَو لگانا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) دھن باندھنا۔ تصور باندھنا۔ خیال باندھنا۔ سُدھ باندھنا + ؎

ذرا خیال رہے سوختہ دلوں کا بھی   جھلستے ہیں پہ تری لو لگائے بیٹھے ہیں (رند)

(۲) ہر وقت دھیان لگانا۔ چت لگانا۔ توجہ دینا۔ دل کو متوجہ کرنا۔ رجوع ہونا۔ لولین ہونا ؎

جو شکل دید کیجئے اُسکی لگائیے لو   وہ اک چراغ لاکھوں قندیل میں ہے چمکا (صفیر)

کوئی نہیں آشنا کسی کا   بہتر ہے خدا سے لو لگانی (جرأت)

لبوں پہ دم ہے گھلتا ہوں مثالِ شمع فرقت میں   بتوں کے غم میں جل جل کر خدا سے لو لگائی ہے (امانت)

ہمیشہ کیونکہ نہ روشن رہے وہ شمع جمال   ہم اُسپہ رہتے ہیں ہر وقت لو لگائے ہوئے (صابر)

(۳) عبادت میں غرق رہنا۔ ذکرِ خدا میں مشغول و مصروف رہنا۔ (۴) محبت کرنا۔ عشق کرنا۔ دل لگانا۔ پریت جوڑنا۔ عاشق ہونا۔ محو ہونا ؎

لگائے اور سے پروانہ لو پروا نہیں اُسکو   جلا دیگی محبت جو کہ ہے شمع شبستاں میں (اعبد اللہ تمنا)

اب اور سے لو لگائینگے ہم   جوں شمع تجھے جلائینگے ہم (مومن)

لول

اُس شعلہ خُو سے بزمِ جہاں میں لگا کے لو — مانندِ شمع آپ کو ہمنے گھُلا دیا (ظفر)

نہ واقف تھے انساں قضا اور جزا سے — نہ آگاہ تھے مبدا و منتہا سے
لگائی تھی اک اک نے لو ماسوا سے — پڑے تھے بہت دُور بندے خدا سے
یہ سنتے ہی تھرّا گیا گلّہ سارا
یہ راعی نے للکار کر جب پکارا (مسدّسِ حالی)

(۵) خواہش کرنا۔ اِچھا کرنا۔ آرزُومند ہونا +

لو لگنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) دُھن بندھنا۔ تصوّر بندھنا۔ خیال بندھنا۔ بُندھ بندھنا

دل اگر لاکھ رکھے اب تک وہ اور طرف — پھر بھی جُوں شمع لگے چاہئے لو اور طرف
کچھ آپ سے پروانہ نہیں آگ میں جلتا — لگ جاتی ہے جب شمع کی لو بن نہیں آتی (ظفر)

لگی ہے تیرے چشمِ مست کے کیفی کو لو تیری — جو دل میں بات ہو آخر وہ مُنہ پر آوے ہی آوے (معروف)

اے اوج اسکو جان وسیلہ نجات کا — دل کو ترے لگی ہے جو خیر البشر کی لو (امام الدین اوج)

(۲) دھیان بندھنا۔ چِت لگنا۔ توجّہ ہونا۔ تعلّقِ خاطر ہونا۔ لو لین ہونا۔
محو ہونا۔ مستغرق ہونا۔ کسی چیز کا متواتر تصوّر یا خیال رہنا ؎

حاضر ہے یہ غلام جو بلواؤ یا امام — ہے رند کی بھی لو طرفِ کربلا لگی (رند)

لگ رہی ہے شمع اُسکو تیری دلسوزی کی لو — عشق کا دعویٰ کوئی کرتا ہے پروانہ دروغ
ظفر نہیں ہے خطِ پشتِ لب اُسکے خال — لگی ہے طوطیِ شکر شکن سے زاغ کی لو (ظفر)

لو لگ رہی ہے جس سے وہ شمع رُو نہ آیا — بل بے تری شرارت یاں تک کبھو نہ آیا
میری لگ رہی اُسکی طرف کو تھی لو شبِ ہجر مثالِ چراغِ سحر۔
یہی کہتے تھے لوگ کہ بار خدایا شتاب کشاکش دم سے چھُٹے
رشتۂ اُلفت نہیں ہے ہم کو شمع طور سے — لگ رہی ہے اپنی لو یارو چراغِ گور سے (ظفر)

کانوں سے گو کہ ذکرِ خدا کا سُنیں مگر — تیری طرف ہے لو بتِ کافر لگی ہوئی (عارف)

گو فکر دل کے ساتھ تری سو لگی رہے — آصف یہ شرط ہے کہ اُدھر لو لگی رہے (آصف)

(۳) کمال مصرُوفیت ہونا۔ محویّت ہونا۔ عبادت یا ذکرِ خدا میں مصرُوف و مشغُول
رہنا۔ (۴) عشق لگنا۔ تعشّق ہونا۔ دل لگنا ؎

سوائے کاہشِ جاں اور کچھ نہیں حاصل — عبث ہے شمع سے لو تیری اے پتنگ لگی (اسیر)

اُسی پہ غش ہے وہ جسکی لگی ہے جس سے لو — پتنگ ماہ کے صدقے نہ ہو سوائے چراغ (معرُوف)

شعلہ رُو کو مری دلسوزی پہ آیا نہ خیال — دلگداز اپنا ہے اُنکی لگی لو اور طرف (ظفر)

لگے ہے جب کسی سے لو تو کچھ ایسی ہی سُوجھے ہے — نہ پوچھو ڈھیر کیوں جل کر ہوئے پروانے کیا سُوجھی
لو تری اے شعلہ خُو دلکو اگر لگ جائیگی — آگ سی سینہ میں دل سے تا جگر لگ جائیگی (ظفر)

(۵) خواہش ہونا۔ خواہشمند ہونا۔ شوق لگنا۔ اشتیاق ہونا۔ کمال آرزُو و تمنّا ہونا

لوب

بھری ہے تو نے شراب دو آتشہ ساقی — نہ کیونکہ دل کو لگے اپنے اب ایاغ کی لو (ظفر)

اور جو کھانے کی لگے اُسکو لو — اور نہ کچھ دیجیو جز آتشِ جو (سودا)

(۶) امید بندھنا۔ آس بندھنا۔ آس لگنا۔ متوقّع ہونا (۷) جپنی لگنا۔ رٹ لگنا۔
نام کی یا کسی بات کی تسبیح ہو جانا + ؎

لو لگی تھی مجھے اے شمع ترے نام کی آہ — خامشی میں بھی تو یہ ذکر فراموش نہ تھا (جرأت)

(۸) آگ لگنا۔ جلنا۔ سوز و گداز ہونا۔ جلن ہونا ؎

ہمارے جلنے سے کیا تجکو کیوں لگی ہے لو — سنیں تو ایک تری ہی تو بنائے باتیں سو
یہاں نہیں کوئی دیوانہ جو کرے تک و دو — نصیب ماست بہشت اے خدا شناس برو
کہ مستحقِ کرامت گنہگار انند (مومن)

(۹) کسی چیز کا بار بار ذکر کرنا۔ دیر تک ذکر کئے جانا۔ بار بار نام لینا۔ اس میں خواہ
معشوق کا نام ہو خواہ یادِ الٰہی بیمار کی زبان پر بوقت نزع یا حالتِ تحیّر جیسے اللہ اللہ وغیرہ

جوں شمع سحر حسن بتوں کے غم میں — اللہ رے اب تو لو لگی ہے اپنی (میر حسن)

لو نکلنا (ہ) فعل لازم:۔ شعلہ اُٹھنا۔ لاٹ نکلنا +

لوا (ہ) اسم مذکر:۔ ایک قسم کی بٹیر۔ ایک بٹیر سے مشابہ اور اُس سے چھوٹا پرند۔ جو
نہایت لذیذ ہوتا اور اکثر جھاڑیوں میں رہتا ہے۔ عربی میں اسے سلویٰ جسکے
سبب سے من سلوا مشہُور رہوا۔ فارسی میں وَرتیج اور سمانی کہتے ہیں +

لِوا (ع) اسم مذکر:۔ عَلَم۔ جھنڈا۔ طوغ۔ دھجا۔ رایت۔ فوج کا نشان + نیزہ ؎

نوبتِ فتح و ظفر سے سینہ کُوبی ہونگے رقیب — اب لوائے عشق فوجِ حسن پر خم ہو گیا (اختر)

لَواحِق (ع) اسم مذکر:۔ لاحق کی جمع (۱) متعلّقین۔ رشتہ دار۔ خویش و اقربا۔
بھائی بند۔ یگانے (۲) نوکر چاکر +

لَوارا (ہ) اسم مذکر:۔ گائے کا بچّہ۔ گوسالہ۔ بچھڑا +

لَوازِم (ع) اسم مذکر:۔ لازم کی جمع۔ ضرُوری چیزیں۔ سر و سامان۔ اسباب۔ سامگری +

لوازمات (ع) اسم مذکر:۔ لازم کی جمع الجمع۔ سامان۔ اسباب۔ سامگری +

لوازمہ (ع) اسم مذکر:۔ لازم کی جمع۔ سامان۔ ضروری چیزیں +

لِواطت (ع) اسم مؤنث:۔ امرد بازی۔ اِغلام +

لِوا لے جانا (ہ) فعل متعدی:۔ اُٹھوا لے جانا۔ ہمراہ لے جانا۔ ساتھ لے جانا +

لِوانا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) مول دلوانا۔ خرید کروانا۔ خرید دینا۔ مول لے دینا +
(۲) اُٹھوانا جیسے مزدور پر لوا لاؤ +

لوبان (ع) اسم مذکر:۔ ایک درخت کا خوشبُودار گوند جو آگ پر رکھنے سے عُود
کی طرح خوشبُو دیتا ہے۔ کوڑیا لوبان عمدہ ہوتا ہے + اِسکی پیدائش جاط۔ درخت

لوبھ (س) اسم مذکر:- حرص ۔ لالچ ۔ طمع ۔ لالسا ۔ پرائی دولت کی خواہش ترشنا ۔ اِچھا ۔ تمنّا ۔ چوکا ۔ زیادہ طلبی جیسے جتنی آمد اُتنا ہی لوبھ +

لوبھ کرنا (ہ) فعل متعدی:- لالچ کرنا ۔ طمع کرنا ۔ چوکا کرنا ۔ زیادہ طلبی کرنا ۔ حرص کرنا

لوبھی (ہ) صفت:- ہندو۔ (۱) حریص ۔ طامع ۔ لالچی (۲) خواہشمند ۔ مشتاق ۔ متمنی ۔ کسی بات کا بھوکا ۔ کمال آرزومند ۔ جیسے درشن کے نینا لوبھی ۔ (۳) کنجوس ۔ بخیل ۔ سُوم +

لوبیا (ع) اسم مذکر:- ایک قسم کا غلّہ جو ماش کی قسم سے رنگ کا سفید ہوتا ہے اسکی کچّی پھلیاں گوشت میں پکاتے اور دانوں کو گھنگنیاں کرکے کھاتے ہیں +

لوپ (س) صفت:- (۱) مخفی ۔ پوشیدہ ۔ چھپا ہوا ۔ گُپت ۔ پنہاں ۔ غایب از نظر (ہندی گرامر) حذف ۔ (۳) معدوم ۔ نیست ونابود +

لوتھ (ہ) اسم مؤنث:- جسد مُردہ ۔ تنِ مُردہ ۔ لاش ۔ نعش ۔ لاشہ ۔ کشتہ ۔ جُثّہ +

لوتھ پڑنا (ہ) فعل لازم:- لاش پڑنا ۔ مُردہ ہو کر گرنا +

لوتھ پوتھ (ہ) صفت:- تھک کر چُور ۔ جسد بیجاں کی مانند ۔ مثل مُردہ ۔ مثل نعش جیسے بخار میں لوتھ پوتھ پڑا ہے ۔ تھک کر لوتھ پوتھ ہوگیا +

لوتھ ڈالنا یا ڈالدینا (ہ) فعل متعدی:- مار کر گرا دینا ۔ جان نکال لینا ۔ مار کر ڈھیر کردینا ۔ لاش ڈال دینا +

لوتھڑا (ہ) اسم مذکر:- گوشت کا بڑا ٹکڑا جسمیں ہڈی نہ ہو ۔ مضغہ ۔ گوشت پارہ ۔ پارچہ ۔ مُتّی +

لوٹ (۱) اسم مذکر:- صحیح انگلش NOTE (نوٹ) کرنسی نوٹ ۔ درشنی ہنڈی ۔ وہ سرکاری کاغذ جو بجائے سکّہ رائج الوقت کام دیتا ہے +

لوٹ (ہ) اسم مؤنث:- (۱) لوٹنا کا حاصل بالمصدر ۔ لوٹنی ۔ لڑکنی ۔ سُنڈکری ۔ غلطیدگی (۲) عاشق ۔ غش ۔ فریفتہ ۔ مفتون ۔ دلدادہ ۔ مِٹا ہوا ۔ محوِ الفت کسی چیز کی خواہش میں نہایت مضطرب اور بیقرار (۳) کروٹ +

لوٹ پوٹ (ہ) صفت:- (۱) غلطاں ۔ زناں ۔ لڑکتا پڑکتا ۔ لوٹنیاں کھاتا ہوا (۲) عاشق ۔ فریفتہ ۔ غش ۔ مفتون (اس جگہ لفظ پوٹ تابع مہمل ہے) + (۳) مضطرب ۔ بیقرار ۔ تڑپتا ہوا (۴) اُلٹ پلٹ ۔ اُوپر تلے ۔ اُتھل پُتھل ۔ (دُودھ دہی گھی چھاچھ کی پہیلی)

پہلے تاں کے ہم ہوے پیچھے بڑا بھائی ۔ لوٹ پوٹ کے بابا جایا پیچھے جائی مائی (پہیلی)

یعنی بلونے سے گھی نکلا +

لوٹ پوٹ ہونا یا ہوجانا (ہ) فعل لازم:- (۱) غلطاں وپیچاں ہونا ۔ (۲) دفعتہ تڑپنے لگنا ۔ تڑپ جانا ۔ پھڑک جانا (۳) عاشق زار ہوجانا ۔ فریفتہ

ہوجانا ۔ غش ہوجانا ۔ عاشق ہوجانا ۔ مرجانا ۔ مفتون ہونا ؎

کیا کہیں کہنے کی کچھ منزل نہیں باقی رہی ۔ ہوگئے ہم لوٹ پوٹ اُنکی ادا دُون پر (انشار)

میں کس حساب میں ہُوں صنم لوٹ پوٹ ہے ۔ بجلی کی کوند بھی تری طرز نگاہ پر (مصحفی)

(۴) دفعتہ مرجانا ۔ پھڑک کر دم نکل جانا ۔ تڑپ کر مرجانا ۔ جس طرح زہر قاتل سے آدمی پھڑکا نہیں کھاتا اس طرح مرجانا (۵) مضطرب اور بیقرار ہوجانا ۔ بیچین ہونا ۔ تڑپنا ۔ پھڑکنا ؎

اک چاند کی جھلک تھی جو یہ پٹ کی اوٹ ہے ۔ کیونکر اُدھر نہ دیکھوں کہ دل لوٹ پوٹ ہے (جرأت)

لوٹ جانا (ہ) فعل لازم:- (۱) مچل جانا ۔ زمین پر لوٹنے لگنا ۔ پچھاڑیں کھانا ۔ غلطک مانا ۔ لڑکنیاں کھانے لگنا ۔ لوٹنیاں لگانا (۲) غش ہوجانا ۔ غش کرجانا ۔ عاشق ہوجانا ۔ مرجانا ۔ فریفتہ ہوجانا ۔ دل قابو میں نہ رہنا ۔ کسی عمدہ چیز کو دیکھ کر پھڑک جانا ۔ موہ جانا ؎

تنہا نہ اُسکو دیکھ کے محفل نے غش کیا ۔ اپنی بھی جان لوٹ گئی دل نے غش کیا (انشار)

(۳) بے تاب ہوجانا ۔ بیقرار ہوجانا ۔ پھڑک جانا ۔ تڑپ جانا ۔ مضطرب ہوجانا ۔ تاب نہ رہنا ؎

فغاں وہ ٹسکے مرے ہنستے ہنستے لوٹ گئے ۔ گُل کے مُنہ سے بنی شاخ زعفراں فریاد (وزیر)

(۴) مُکرجانا ۔ نامُقر ہوجانا ۔ انکار کرجانا ۔ بے ایمان ہوجانا جیسے اُسکے سو روپے لیکر لوٹ گیا (۵) پھرجانا ۔ برگشتہ ہوجانا جیسے قسمت لوٹ جانا (۶) لُٹ جانا ۔ دیوالہ نکلنا ۔ کام بگڑنا ۔ جیسے کوٹھی لوٹ گئی ۔ (۷) نہایت محظوظ اور مسرور ہوجانا ۔ ازحد پسند کرنا ۔ ازحد خوش ہونا ؎

ہمارے نالے پہ مرغ چمن تو لوٹ گئے ۔ بلا سے جو نہ لگی کلسرے کا لاغ کو چوٹ

قصور اس میں میاں تانسین کا کیا ہے ۔ نہ پہنچے اُنکے جو گانے سے کچھ الاغ کو چوٹ

(چونکہ اطفال خُردسال کو جب چیز پسند آجاتی ہے تو اُسکے حصُول کے واسطے ضد یا ہٹ کرتے اور اس ضد میں زمین پر لوٹنے بلکہ مچلنے لگتے ہیں ۔ پس مجازاً بہت پسند کرنے کے معنی ہوگئے ۔ بلکہ اکثر ایسے ہی محل میں استعمال کرتے ہیں کہ پسند کرنے والا اُسکی طلب میں اصرار کرے اور چاہے کہ وہ شے خواہی نخواہی حاصل ہوجائے چنانچہ کہتے ہیں کہ وہ اُس چیز کو دیکھ کر لوٹ گیا ۔)

لوٹ لگانا یا مارنا (ہ) فعل متعدی:- لوٹنی لگانا ۔ لوٹنا پوٹنا ۔ لڑکنا پڑکنا ۔ غلطیدن کا ترجمہ ۔ لیٹنا ۔ سو رہنا ۔ پڑ رہنا ۔ دراز ہوجانا ۔ اینڈنا +

لوٹ ہوجانا (ہ) فعل لازم:- غش ہوجانا ۔ فریفتہ ہوجانا ۔ نہایت پسند کرنا ۔ کسی پر مرجانا ۔ عاشق ہوجانا ۔ دل دے بیٹھنا ۔ دلدادہ ہوجانا ؎

ہر اک یاں بھی دیکھ تجھے لوٹ ہوگیا ۔ محشر میں بھی سنی نہ ترے دادخواہ کی (مرزا حاجی شہرت)

لوٹ ہونا (ہ) فعل لازم:- (۱) عاشق ہونا ۔ فریفتہ ہونا ۔ مرنا ۔ غش ہونا ؎

جنکی آرائش پہ ہے دل لوٹ اپنا مصحفیؔ ۔ ہائے انکو اب تلک مستی لگا نا منع ہے (مصحفی)

جسپہ عاشق ہے صبا اُس خاک کا ذرہ ہوں میں ۔ برق جسپر لوٹ ہے اُس کھیت کا دیوانہ ہوں میں (داغ)

(۲) ریجھنا ۔ مائل ہونا ۔ للچانا ۔ نہایت پسند کرنا ۔

زعفرانی جوڑ دو پٹے پر رُپہلی گوٹ ہو ۔ دیکھ کر اُسکو حیا بندی نہ کیونکر لوٹ ہو (رنگین)

لوٹ ہے دل نہ ہو اُس شوخ کے رخسار پہ کیوں ۔ مفت میں جل نہ دکھتے ہوئے انگاروں پر (اسیر لکھنوی)

(۳) قربان ہونا ۔ نثار ہونا ۔ صدقے جانا ۔ فدا ہونا ۔ تصدق ہونا ۔

قدم اِس وجہ سے کچھ پڑتا ہے اُس غارت گرِ جاں کا ۔ کہ دل ہر ہر قدم پر لوٹ ہے گبر و مسلماں کا (مصحفی)

قدوسیوں سے اسکو تعلق نہیں ذرا ۔ معروف ہی پہ لوٹ ہے غش ہے فدا ہے غم (معروف)

لُوٹ (ہ) اسم مؤنث :- (۱) غارت ۔ غنیمت ۔ یغما ۔ وہ اسباب جو غنیم یا کسی اور شخص سے چھین جھپٹ کر لائیں (۲) غارتگری ۔ تاراج ۔ نہب ۔ لوٹ کھسوٹ ۔ چھینا جھپٹی جیسے لوٹ ہولوں کی گھاؤ گدھیا کا (کہاوت) ۔

رام نام کی لوٹ ہے لوٹی جائے سو لوٹ ۔ انت کال پچھتائیگا جب پران جائینگے چھوٹ (دوہا)

تری برقِ تجلی گر ٹھہر جاتی تو کیا ہوتا ۔ کہ ان بیتابیوں پر لُوٹ ہے امیدواروں میں (داغ)

(۳) ظلم ۔ اندھیر ۔ ناپرساں حالی ۔ ایسی کیا لُوٹ ہے کہ مفت لے جاؤ گے (۴) زیادہ ستانی ۔ زیادہ طلبی ۔ حصول بالجبر ۔ رشوت ۔

لُوٹ پڑنا (ہ) فعل لازم :- (۱) غارت گری ہونا ۔ لوٹ ہونا ۔ لُٹنا ۔ (۲) ناپرساں حالی ہونا ۔ اندھیر مچنا ۔ ظلم ہونا ۔

لُوٹ کا مال (۱) اسم مذکر :- (۱) مالِ غنیمت ۔ یغما (۲) چوری کا مال (۳) مفت کا مال ۔

لُوٹ کھسوٹ یا لُوٹ مار (ہ) اسم مؤنث :- غارت و نہب ۔ ڈاکہ ۔ قزاقی ۔ رہزنی ۔ غارت گری ۔

لُوٹ کے موسل بھی بھلے (ہ) کہاوت :- مفت کی ادنےٰ چیز بھی اچھی ہے ۔

لُوٹ میں چرخہ بھی غنیمت ہے (۱) کہاوت :- بڑا ہوں کی ادنےٰ چیز بھی اچھی ہوتی ہے ۔

لُوٹ لینا (ہ) فعل متعدی :- (۱) کھسوٹ لینا ۔ مال چھین لینا (۲) عاشق کر لینا ۔ فریفتہ کر لینا ۔ موہ لینا (۳) مال مار لینا ۔ چوری کر لینا (۴) تباہ و برباد کر دینا ۔ ننگا کر دینا ۔

لُوٹ ہونا (ہ) فعل لازم :- غارت گری ہونا ۔ تاراج ہونا ۔ ہاتھ پڑنا ۔

کہتی ہے فوج آرزو دل کی ۔ لُوٹ قاروں کے مال کی ہوتی (صبا)

لُوٹ مچانا یا ڈالنا (ہ) فعل متعدی :- چھینا جھپٹی کرنا ۔ زبردستی کرنا ۔ غارت گری کرنا ۔ لوٹنا مارنا ۔ ہاتھ ڈالنا ۔

لُوٹا (ہ) اسم مذکر :- (۱) ایک قسم کا ٹونٹی دار برتن خواہ مسی ہو خواہ گلی جو اکثر وضو طہارت وغیرہ کے کام آتا ہے ۔ مطہرہ ۔ آبریز ۔ ابریق ۔ چھاگل ۔ آفتابہ ۔ (۲) ہندو پیتل کا گڑوا ۔ بڑی لٹیا ۔

لوٹا اُٹھانا یا رکھنا (ہ) فعل متعدی :- ادنےٰ درجہ کی خدمتگاری کرنا ۔ منت ۔ ہاتھ دُھلانے کی نوکری کرنا ۔ بیخانہ میں لوٹا رکھنے کی ملازمت کرنا ۔

لوٹا سجی یا لوٹن سجی (ہ) اسم مؤنث :- ایک قسم کی عمدہ اور سفید یا گلابی رنگ کی سجی جو اکثر مربے وغیرہ میں گلانے کا کام دیتی ہے ۔ لوٹا سجی اس وجہ سے کہتے ہیں کہ جس حوضہ میں سجی کے درخت جلائے جاتے ہیں اُسکے اندر گڑھے کر کر کے لوٹے رکھدیتے ہیں درختوں کا پانی اُن میں آ کر جمع ہوتا اور اس سجی کے لوٹے سے جم کر بنجاتے ہیں ۔ سجی کے درخت حصار کے ضلع میں بہت پائے جاتے ہیں ۔

لوٹا نہ اُٹھوانا یا نہ رکھوانا (ہ) فعل متعدی (۱) عو ۔ ادنےٰ درجہ کی خدمت بھی نہ لینا کسی سے اس قدر ناگوار کرنا کہ اُس سے ادنےٰ کام لینا بھی ناگوار طبع ہو جیسے وہ تو ایسی خُوبصورت ہے کہ اُس سے لوٹا بھی نہ اُٹھواؤں ۔

لُوٹا کھسوٹا (ہ) صفت :- غارت زدہ ۔ غارت خُردہ وہ شخص جسکا مال لُوٹ لیا ہو یا گیا ہو ۔

لُوٹا لُوٹ (ہ) اسم مؤنث :- (۱) لوٹ مار ۔ لُوٹ کھسوٹ ۔ قزاقی ۔ رہزنی ۔ ہاتھا چھانٹی ۔ غارتگری ۔

خوب دل کھول کر تماشا لُوٹ ۔ حسن کی اندلوں ہے لُوٹا لُوٹ (ناسخ)

(۲) اندھیر ۔ ناپرساں حالی ۔

بوسے وعدے سے جب زیادہ لئے ۔ بولے کیا خوب کیا ہے لُوٹا لُوٹ (کنہیا لال عاشق)

لوٹا لوٹا پھرنا (ہ) فعل لازم :- بے تابانہ پچھاڑیں کھانا ۔ مضطربانہ پٹخنیاں کھانا ۔ کسی درد یا صدمہ کے باعث تڑپنا ۔ ازحد پھڑکنا ۔

لُوٹانا (ہ) فعل متعدی :- (عوام) (۱) واپس کرنا ۔ پھیرنا ۔ ہٹانا ۔ کسی چیز کو مسترد کرنا (۲) کسی آدمی کو اُلٹا پھیرنا (۳) اُلٹنا ۔ زیر و زبر کرنا ۔ نیچے کا اُوپر یا اُوپر کا کپڑا نیچے کرنا ۔

لُوٹ پوٹ (ہ) اسم مؤنث :- دوُ رُخی ۔ ساتھ کے ساتھ دوپشتہ چھپائی ۔ (چھاپنے والوں کا قاعدہ ہے کہ پہلے کاغذوں کو ایک پشتہ کر لیتے ہیں جب وہ سُوکھ جاتا ہے تو دوپشتہ کرتے ہیں مگر جب کسی ضرورت کے باعث ساتھ کے ساتھ دوپشتہ کرنا ہوتا ہے تو اُسے لوٹ پوٹ کہتے ہیں ۔ یعنی ایک رُخ چھاپکر اُسی وقت دوسرے رخ کو بھی چھاپ دینا ۔ اس صورت میں کاپیاں بھی دوسرے انداز سے لکھی جاتی ہے ۔

لوٹنا پھرنا (ہ) فعل لازم :- بے تابانہ پھرنا ۔ مضطربانہ پھرنا ۔ پچھاڑیں کھاتا ہوا پھرنا ۔ نہایت تڑپنا ۔ ازحد پھڑکنا ۔ بے قرار رہنا ۔

دل کا سا ہوتا گر دُرِ غلطاں کو اضطراب   پھرتا تمام دامنِ ساحل میں لوٹتا (ذوق)

لُوٹم لاٹ یا لُوٹم لُوٹ (ہ) اسم مؤنث:- عو- ہاتھا چھانٹی- سرزوری اور بے باکی کے ساتھ چوری- اندھیر کھاتا- غارت گری- ناپرساں حالی- اندھیر کیال بد انتظامی- جیسے- جہاں ایسی لُوٹم لاٹ ہو اِنکا بس چلے تو چندیا پر بال تک نہ چھوڑیں جہانتک ہوسکے خُوب سر مُونڈیں (از سگھڑ سہیلی)

اس لُوٹم لُوٹ اور آپا دھاپی کا کہنا کیا توسے کی بیری ہاتھ کی میری (از جستر بہنیلی)

لوٹن (ہ) صفت:- (۱) لوٹنے والا- تڑپنے والا- پھڑکنے والا- قلابازیاں کھانے والا- پچھاڑیں کھانے والا (۲- اسم مؤنث) ایک قسم کی عمدہ گلابی رنگ کی سجی لوٹا سجی

لوٹن سجّی (ہ) اسم مؤنث:- دیکھو (لوٹا سجی) +

لوٹن کبُوتر (۱) اسم مذکر:- گرہ باز کبوتر- قلابازیاں- کھانے والا کبوتر- ایک قسم کا سفید رنگ کا کبُوتر جس میں یہ صفت ہے کہ جہاں اُسکے سر کو ہاتھ لگا کر چھوڑا اور وہ لوٹنیاں کھانے لگا- کہتے ہیں اسکا دماغ نہایت نازک ہوتا ہے ذرا سے صدمہ کی تاب نہیں لاسکتا ؎

طپش پر بلبلوں کی رشک ہے لوٹن کبوتر کو   ہوا کس طفل خُو کو عزم بازیگاہِ مقتل کا (شہیدی)

لَوٹنا (ہ) فعل لازم:- (عوام) (۱) پھرنا- واپس ہونا- مراجعت کرنا- ہٹنا- واپس پھرنا- بازگشت کرنا- (۲- متعدی-) اُلٹنا- پلٹنا- رُوگردان کرنا- ابرے کو استر یا استر کو ابرہ بنانا- کپڑے کا رُخ بدلنا +

لوٹنا (ہ) فعل لازم:- (۱) از پہلو بہ پہلو غلطیدن یا گردیدن کا ترجمہ- غلطاں ہونا- کروٹیں بدلنا- کروٹیں لینا- لُڑکنا- لڑکنیاں کھانا + خاک یا مٹی میں لیٹنا جیسے مرغی یا تیتر وغیرہ کا زمین پر لوٹنا ؎

لیلی کے شوقِ وصل میں مجنوں کو دیکھنا   کیا کیا ہے راہ ناقہ محمل میں لوٹتا
دل کا سا ہوتا گر دُرِ غلطاں کو اضطراب   پھرتا تمام دامنِ ساحل میں لوٹتا (ذوق)

بسترِ گل پر وہ سوئے غیر کو جب لیکے ساتھ   کیوں نہ میں لوٹوں بچھا کر آہ اخگر تہ بہ تہ (نفیر)

(۲) مچلنا- پچھاڑیں کھانا- بچے کا ضد یا ہٹ کرنا (۳) حالت مستی یا نشہ میں زمین پر لیٹ لیٹ جانا- زمین پر لڑ کا لڑ کا پھرنا ؎

دیکھ کر وہ چشم میگوں بر میں لوں ہے حال دل   جُوں شرابی کوئی لوٹے ہے پڑا بازار میں (نفیر)

(۴) کسی صدمہ یا درد سے تڑپنا + پھڑکنا- بیقرار ہونا- تلملانا- مضطرب رہنا یا ہونا بے چین ہونا- بے تاب رہنا + بے اختیار اور بے قابُو ہونا- آپ میں نہ رہنا- تھرتھرانا ؎

سیماب سینہ میں ہے کہ پہلو میں برق ہے   اللہ رے لوٹنا دلِ پُر اضطراب کا (حضورِ آصف)

نہ لوٹنا دل پُر اضطراب سے چھوٹا   بلا سے جان گئی میں عذاب سے چھوٹا (جرأت)

دیکھ کر اے ہمنشیں فرقت کی بھاری رات ہم   لوٹتے ہیں کروٹیں لیلے کے ساری رات ہم (جرأت)

درد دل سے لوٹتا ہوں میرا کسکو درد ہے   ہوں میں حرف درد جس پہلو سے اُلٹو دے (ذوق)

تڑپئے لوٹیئے تاب و تواں تک   نہ پوچھینگے نہ دیکھینگے کہاں تک (انور)

کیا شب فرقت میں صدمے ہیں دلِ بیتاب پر   مثلِ زخمی لوٹتا ہوں چادرِ مہتاب پر (ناسخ)

کعبہ کا رُخ ہے اَور ترے دردِ فراق سے   میں اے صنم ہوں پہلی ہی منزل میں لوٹتا
بے آب تیغ ماہیِ بے آب کی طرح   اے ذوق دل ہے سینۂ بسمل میں لوٹتا (ذوق)

(۵) عاشق ہونا- فریفتہ ہونا- شیفتہ ہونا- غش ہونا- مفتُون و شیدا ہونا- دل دے بیٹھنا- موہت ہونا ؎

نہ دل اِن شُعلہ رخساروں پہ لوٹے   بلا سے گرچہ انگاروں پہ لوٹے (ظفر)

چھپاتا ہے گلِ نرگس سے تُو جو اپنے گھُنگرو کو   تری اِس بات پر کیا کیا ترا حیران لوٹے ہے (جرأت)

(۶) لیٹنا- پڑنا- سونا- لوٹ لگانا- آرام لینا- سستانا (۷) گرنا- پڑنا- بچھنا جیسے پیروں میں لوٹنا (۸) دفعتہً مرجانا- مرگِ مفاجات کا آجانا (۹) مکر جانا- انکار کرجانا- لوٹنی لے جانا- نامقر ہوجانا جیسے پرایا روپیہ لیکر لوٹ گیا + لیتی ہے اور لوٹ جاتی ہے (۱۰) پھرنا- برگشتہ ہونا- پھُوٹنا- بگڑنا جیسے قسمت لوٹنا- نصیب لوٹنا (۱۱) دیوالہ نکلنا- ٹوٹا آنا- تباہی آنا- کام بگڑنا جیسے کوٹھی لوٹنا- بنک کا لوٹ جانا (۱۲) وجد میں آنا- وجد کرنا + مزے میں آ کر ناچنے لگنا- رقص کرنا- حال آنا- حالت آنا ؎

یُوں تو تڑپا کئے سب مقتل میں   میں یہ تڑپا کہ قضا لوٹ گئی (لا اعلم)

(۱۳) نہایت خوش ہونا- نہایت محظوظ ہونا- پھڑک جانا- انحد پسند کرنا- ؎

کہے اشعار بے تابی کے تو نے ایسے ہی جرأت   کہ پڑھ پڑھ ہر سخنداں اب ترے اشعار لوٹے ہے (جرأت)

لوٹ جاتے جو مجھے دیکھتے آ کر لبِ بام   رقصِ بسمل کا سرِ کُوچہ تماشا ہوتا (برق)

(۱۴) عش عش کرنا- سراہنا- واہ واہ کرنا + مرحبا کہنا- کسی کے ہنر کا قائل ہونا + رشک کرنا- حسد کرنا ؎

جب نیم جاں ہُوں کوچہ قاتل میں لوٹتا   قاتل ہے لوٹنے پہ مرے دل میں لوٹتا (ذوق)

لوٹنا پوٹنا (ہ) فعل لازم:- سونا سُلانا- لیٹنا لِٹانا- بے تکلفانہ جا بجا جہاں پڑ رہنا- لیٹنا پوٹنا بھی کہتے ہیں ؎

ابجوان فضل الٰہی ہو چکے کیا ڈر تمہیں   آؤ بیٹھو کھیلو کودو لوٹو پوٹو سو رہو (انشاء)

(پوٹنا تابع مہمل ہے) +

لُوٹنا (ہ) فعل متعدی:- (۱) غارتگری کرنا- تاراج کرنا- جبراً یا زبردستی چھیننا- لُوٹ کھسوٹ کرنا جیسے لُوٹو رے گھر کوئی نہیں بنڈیا ہے تو ڈوئی نہیں- کہاوت

یعنی بگڑے ہوئے کا کوئی سامان درست نہیں چاہو سو لوے
وہ شہرِ دلکو لوٹے جاتے ہے ادمیں یہ کہتا ہوں کہ وہ جاتا ہے وہ جاتا ہے وہ تاراج گرد دیکھو (ممنون)
(۲) تباہ کرنا۔ برباد کرنا (۳) اُجاڑنا۔ ویران کرنا (۴) عاشق بنانا۔ فریفتہ کرنا۔ اپنا شیدا و والہ کرنا ؎
جا کبھو تو بھی تو بازار کو ہولے ہولے لوٹ ہر ایک خریدار کو ہولے ہولے (عارف)
(۵) اُڑانا۔ حاصل کرنا۔ بھوگنا جیسے مزا لوٹنا۔ بہار لوٹنا۔ جوبن لوٹنا (۶) مہنگا فروخت کرنا۔ گراں بیچنا۔ زیادہ قیمت لینا۔ ٹھگنا۔ سر مونڈنا۔ کورے اُسترے سے حجامت بنانا (۵) مال مارنا۔ غبن کرنا۔ ہاتھ رنگنا۔ ناجائز طریقے سے روپیہ لینا +

لوٹنی (ہ) اسم مؤنث :۔ لڑکنی۔ قلابازی + صاف انکار۔ صاف جواب +

لوٹنی لینا (ہ) فعل متعدی :۔ بالکل انکار کرنا۔ صاف مکرنا۔ کوئی چیز لے کر کانوں پر ہاتھ دھر جانا۔ بے ایمانی کرنا + لے لوٹ بتا +

لوٹنیاں (ہ) اسم مؤنث :۔ لوٹنی کی جمع +

لوٹنیاں کھانا (ہ) فعل متعدی :۔ قلابازیاں کھانا۔ تڑپنا۔ بیقرار ہونا۔ پھڑکنا۔ پچھاڑیں کھانا جیسے وہ مارے درد کے لوٹنیاں کھا رہا تھا +

لوٹنے کی جائے ہے (۱) محاورہ :۔ (۱) یعنی عجب سیر و تماشا ہے۔ بڑی کیفیت ہے۔ عجب لطف ہے + (جا اور جائے دونوں طرح جائز ہے) ؎
یہ لوٹنے کی جا ہے گدھے پر سوار ہو زاہد نے عزمِ کعبہ بایں ریش و فش کیا (انشاؔ)
(۲) تڑپنے کی جگہ ہے۔ پھڑکنے کا موقع ہے + پھڑ پھڑانے کی جگہ ہے + قربان ہونے کی جگہ ہے۔ فدا ہوجانے کا مقام ہے ؎
سرِ وقتِ ذبح اپنا اُسکے زیرِ پا ہے یہ نصیب اللہ اکبر لوٹنے کی جائے ہے (ذوقؔ)

لوٹھا (ہ) صفت :۔ عو۔ موٹا سٹنڈا۔ سنڈ مسنڈ۔ مردِ جوان و فربہ۔ ہٹا کٹا ؎
اور تو کیا کسی لوٹھے سے تجھے دونگی بیاہ لاوے گر اُسکا تو پیغام زبانی باندی (رنگینؔ)
یاں تو آ او چونٹی کس لوٹھے پہ بھولی ہے تو اپنی خشتک میں چراتی کھیرے او بولی ہے تو (انشاؔ)

لوٹھی (ہ) لوٹھا کی تانیث +

لوٹے (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) لوٹا کی جمع۔ (۲) حروفِ مغیرہ کے آجانے سے الف کی یائے مجہول سے بدلی ہوئی صورت +

لوٹے ڈالنا (ہ) فعل متعدی :۔ عو۔ نہا کرنا پاکی اُتارنا۔ نہا کر پاک ہونا۔ پاک ہونے کے واسطے نہانا۔ غسلِ جنابت کرنا + پنڈا دھونا۔ غسل کرنا۔ نہانا +

لوٹے میں نمک ڈالنا یا گھلانا (۱) فعل متعدی :۔ (ہنود) سخت عہد کرنا۔ سخت قسم کھانا۔ قسمیہ عہد کرنا +

(جب ہندو لوگ کسی معاملہ پر اتفاق کرتے ہیں تو پنچایت کرکے پانی کے بھرے ہوئے لوٹے میں ایک ایک کنکری باہم مل کر ڈالتے ہیں جس سے غرض یہ ہوتی ہے کہ جو کوئی آج کے عہد سے پھرے وہ نون کی طرح گھل گھل کر مرے) +

لوث (ع) اسم مذکر :۔ (۱) آمیزش۔ ملونی۔ ملاؤ۔ رلاؤ۔ غش (۲) آلودگی (۳) میل۔ داغ۔ دھبہ۔ عیب۔ کلنک +

لوچ (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) چپچپاہٹ۔ چیپ۔ لیس۔ لس۔ لزوجت۔ چپچپاہٹ۔ (۲) نرمی۔ ملائمت۔ نزاکت + لچک + حسن و خوبی (۳۔ اسم مؤنث) جیسی مٹھ والو سر کے بال ہاتھ سے راکھ لگا کر اکھاڑنے کو کہتے ہیں۔ بالوں کا نوچنا +

لوچ دار (۱) صفت :۔ (۱) لسدار۔ لیس دار۔ لزج (۲) نرم۔ ملائم + نازک + لچکدار۔ لچیلا +

لوچ دینا (ہ) فعل متعدی :۔ مکی دے دے کر آٹے میں لس پیدا کرنا + آٹے کو گوندھنے کے بعد پانی دیکر مکیاں لگانا +

لوچرا (ہ) صفت :۔ نامرد۔ ڈھیلا۔ وہ شخص جسے سستی ہو (علت اُبنے والے بولتے ہیں)

لوچن (س) اسم مذکر :۔ رگیتوں میں) نین۔ نیتر۔ چشم۔ عین۔ آنکھ۔ دیدہ۔ جیسے مرگ لوچن یعنی آہو چشم +

لوح (ع) اسم مؤنث :۔ (۱) لکھنے کی تختی۔ تختۂ چوب و سنگ۔ پٹی + ؎
بُہت اُس سیمتن کی مدح کے مضمون سوجھتے ہیں مجھے درکار ہیں لوحیں پئے تحریر چاندی کی (ناسخؔ)
(۲) وہ چوڑی سِل جو پتھر کی بنا کر قبر کے سرہانے مدفون کی تاریخِ وفات و آیات وغیرہ لکھ کر لگا دیتے ہیں۔ لوحِ مزار ؎
جو مر جاؤں تو لوحِ قبر پر میری یہ کھدوانا سوا یہ دردِ فرقت سے قضا کا اک بہانا تھا (رندؔ)
(۳) سرورق۔ کتاب کا پہلا صفحہ۔ صفحۂ اول۔ ٹیٹر۔ ٹائٹل پیج + سرنامہ۔ عنوان + وہ بیل بوٹہ جو کسی کتاب کے شروع یا اول ورق پر بنا دیتے ہیں۔ لوحہ ؎
زر وہ ہے اہلِ حق کو بھی دیتا ہے آبرو لوحِ طلا سے صفحۂ قرآں چمک گیا (امیرؔ)

لوحِ پاک یا سادہ (ع ف) صفت :۔ تختۂ سادہ + کوری تختی۔ وہ پٹی جسپر ابھی تک کچھ لکھا یا نقش نہ کیا گیا ہو +

لوحِ تعلیم یا لوحِ مشق (ع ف) اسم مؤنث :۔ (۱) تختۂ مشق۔ وہ تختی جسپر بچے مشق کرتے ہیں۔ پٹی (۲) وہ چیز جو بکثرت استعمال میں آئے۔ زیرِ مشق +

لوحِ طلسم (ع) اسم مؤنث :۔ تانبے یا پیتل یا کاغذ وغیرہ کی وہ تختی جس میں طلسم کے کھولنے کا طریق یا اُسکی حقیقت لکھ کر خواہ کندہ کرکے دفن کر دیتے ہیں +

لوحِ محفوظ (ع) اسم مؤنث :۔ وہ مصئون و محفوظ یعنی لازوال تختی جس پر

خدا تعالےٰ نے انسان کے تمام افعال شروع سے لیکر اخیر تک لکھ رکھے ہیں اور اُسی کے موافق ہوتا ہے +

لوحِ مزار یا تربت یا مرقد و قبر (ع) اسم مؤنث:- وہ سل جسپر آیت وابیات خواہ تاریخ وفات وغیرہ کندہ کر کے قبر کے سرہانے لگا دیتے ہیں۔ بعض اوقات صرف سادہ اور بے نقش پتھر بھی کھڑا کر دیتے ہیں +

لوح نویس (ع+ف) اسم مذکر:- وہ شخص جو کتاب کے سرورقوں کو منقش کرتا ہے۔ نقاش۔ مصور + چھاپہ کی کتابوں کا سرورق بنانے والا +

لوح و قلم (ع) اسم مذکر۔ (۱) تختی اور خامہ (۲) لوحِ محفوظ اور قلمِ قدرت۔ احکامِ الٰہی کی تختی اور اُسکے لکھنے کی قلمِ قدرت +

لودھ (س) اسم مذکر:- (۱) لودھ درخت کی چھال جو اکثر آنکھ کی دوا کے کام آتی ہے (۲) ایک قسم کی بوٹی جو رنگنے کے کام آتی ہے +

لودھا (ہ) اسم مذکر:- ایک نومسلم مسلمان فرقہ کا نام جس کا پیشہ کاشتکاری اور کسانی ہے +

لودھی یا لودی (ہ) اسم مذکر:- پٹھانوں کے ایک زبردست فرقہ کا نام جس میں بہلول لودھی سکندر لودھی وغیرہ مشہور بادشاہ سنہ ۱۴۵۰ء سے سنہ ۱۵۲۶ء تک حکمراں رہے۔ کایستھوں نے اسی سکندر لودھی کے وقت میں فارسی پڑھنا شروع کیا تھا +

لوئر۔ انگلش (Lower) صفت:- ادنےٰ۔ چھوٹا۔ گھٹیل۔ اسفل۔ صغرا۔ تحت۔ ابتدائی

لوئر سکول انگلش۔ اسم مذکر:- ابتدائی اسکول۔ مدرسۂ ادنےٰ۔ برنچ اسکول +

لوئر کلاس انگلش۔ اسم مؤنث:- جماعتِ ادنےٰ۔ ابتدائی جماعت +

لوری (ہ) اسم مؤنث:- از (لا یعنی لاڈ جسے لاڈ کہتے ہیں) وہ پیارے اور میٹھے الفاظ جو بچے کے سُلانے کے واسطے گیت کے طور پر دھیمے دھیمے سُروں میں عورتیں گاتی ہیں۔ مُناغات۔ بنگرہ۔ نانو جیسے ؎

آجا ری نندیا تو آ کیوں نہ جا ۔ میرے بالے کی آنکھوں میں گھُل مل جا
آتی ہوں بوا آتی ہوں ۔ دو چار بالے کھلاتی ہوں (لوری)

لوری دینا (ہ) فعل متعدی:- بچے کو لوری سنا کر سُلانا۔ سُلانے کا گیت گانا +

لوڑ (ہ) اسم مؤنث:- (پنجاب) خواہش۔ ضرورت۔ حاجت۔ طلب۔ درکار۔ چاہ جیسے ہمیں اس کی لوڑ نہیں +

لوڑا (ہ) اسم مذکر (بازاری) آلۂ تناسل ہو کر تضیب۔ لنگ۔ لنگ +

لوڑا پیلا کرنا (ہ) فعل متعدی:- (بازاری) (پیلا از پیلڑ بمعنی خایہ) گالی گلوچ

بکنا۔ فحش بکنا۔ گالیاں دینا۔ بدزبانی کرنا۔ بدسخن نکالنا +

لوڑا جھوڑی (ہ) اسم مؤنث:- (بازاری) بھینا جھپٹی۔ لڑائی جھگڑا۔ بھگڑ (غالباً) فحش کلامی کے ساتھ تکرار۔ بدتہذیبی کی تکرار +

لوڑھا (ہ) اسم مذکر پورب (۱) سِل بٹا۔ (۲) اوسوال مہاجنوں کا ایک گوت +

لوڑھی (ہ) اسم مؤنث:- (پنجابی) ہندوؤں کا ایک تیوہار جس میں کالی دیوی کے نام پر وہ شخص جسکے ہاں اُس سال لڑکا پیدا ہوتا ہے لکڑیاں جلاتا ہے +

(شاید ابتدا میں یہ تیوہار کابھا یعنی لڑکا پیدا ہونے کی خوشی کا تھا۔ مگر رفتہ رفتہ پنجاب کے ہندوؤں کا ایک سالانہ تیوہار ہو گیا جس میں پوس کے مہینے میں ۲۹ تاریخ کو کالی دیوی کے نام پر رات بھر لکڑیاں جلاتے اور کالی دیوی کے بھیلے گاتے ہیں۔ اسی تیوہار میں کنواری لڑکیاں اُپلے جیسے ریوڑیاں وغیرہ گیت گا کر مانگتی پھرتی ہیں لیکن یہ تیوہار جس شخص کے ہاں اُس سال لڑکا پیدا ہوتا ہے وہ سب سے زیادہ مناتا اور رات بھر عورتوں سے گیت گواتا ہے) +

لوز (ع) اسم مؤنث:- (۱) بادام۔ (۲) ایک قسم کی معرف تراشی ہوئی بادام کی شیرینی مثلثی وضع یا شبیہ بعین کے مانند ترشی ہوئی مٹھائی ؎

حسن کی لوز جب نظر آئی ۔ عشق میں بوسئے نیشکر آئی (اختر)

لوزات (۱) اسم مؤنث:- دیکھو (لوز) لوزیات کی بجائے لوزات کر لیا ہے +

لوزات کی گوٹ (۱) اسم مؤنث:- ایک قسم کی گوٹ یموسے کی گوٹ +

لوزیات (ع) اسم مؤنث:- (لوز کی جمع) +

لوزینہ (ع) اسم مذکر:- بادام کا حلوا +

لوس (۱) اسم مؤنث:- (لشکری) لیس کا بگڑا ہوا لفظ ہے۔ رُپہلی خواہ سنہری فیتہ۔ کلابتو یا تاروں کا جوڑا فیتہ +

لوط (ع) اسم مذکر:- (۱) ایک مشہور پیغمبر کا نام جو ہاران کے بیٹے اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے بھتیجے تھے یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ایمان لا کر ملک شام تک اُنکے ساتھ گئے تھے۔ جب شہر سدوم اور اُسکے آس پاس کے رہنے والے نہایت گمراہ ہو گئے اور اُنہوں نے بُت پرستی کے علاوہ امرد بازی و دیگر افعال ناشائستہ اختیار کئے تو خدا تعالےٰ نے حضرت لوط کو اُنکی ہدایت کے واسطے بھیجا مگر وہ راہِ راست پر نہ آئے اس سبب سے اُس شہر پر غضب الٰہی نازل ہوا یعنی شہر اُلٹ گیا۔ اُنکی بیوی کافرہ تھی (۲) ایک کھاری جھیل کا نام جو ملک شام میں واقع اور جھیل مردار کے نام سے مشہور ہے +

لوطی (ع) اسم مذکر:- (۱) لوط پیغمبر کی قوم۔ باشندگانِ سدوم (۲۔ مجازاً) اغلامی۔ مُغلِم۔ امرد باز۔ کودک باز +

لوک (س) اسم مذکر :- (۱) لوگ مُنش - اشخاص - بشر - انسان - آدمی - (۲) طبقہ - بھون - پردہ - یہ تین لوک سب سے زیادہ مشہور ہیں اوّل **سورگ لوک** سے دیولوک بھی کہتے ہیں یعنی قدسیوں کے رہنے کا مقام - عالمِ ارواح - دوم **مرتو لوک** دُنیا - سنسار - عالَم - جہان - گیتی - سوم **پاتال لوک** یعنی نیچے کا طبقہ - تحت الثریٰ ۔ (اکثر ہندی کتابوں میں سات لوک بہ تفصیل ذیل لکھے ہیں - (۱) بھورلوک یعنی دُنیا (۲) بھوَرلوک جس میں رشی مُنی سِدھ وغیرہ رہتے ہیں اور وہ آفتاب وزمین کے درمیان واقع ہے (۳) سُور لوک - یعنی سورگ جس میں اندر اور دیوتا رہتے ہیں یہ مقام سُورج اور قطب یعنی دُھرو تارے کے درمیان واقع ہے (۴) مَہر لوک جس میں بھرگو رشی وغیرہ بستے اور برہما کے جینے تک زندہ رہتے ہیں - لیکن جب تینوں لوک میں قیامت آتی ہے اور اس کا اثر مَہر لوک تک پہنچتا ہے تو وہ سب رشی پانچویں لوک یعنی جَن لوک میں چلے جاتے ہیں - جہاں برہما کے بیٹے سَنَک - سندن سناتن اور سنت کمار رہتے ہیں - (۶) تپ لوک جہاں تپشی یعنی مرتاض لوگ رہتے ہیں (۷) ست لوک یعنی برہم لوک +

ان ساتوں لوکوں میں سے اوّل تین لوک کلپ یعنی برہما کے ہر دن کے اخیر میں فنا ہو جاتے ہیں اور پچھلے تین لوک یعنی ۵ - ۶ - ۷ - برہما کے جینے تک یعنی برہما کے سو برس تک رہتے ہیں بلکہ چوتھا مَہر لوک بھی جب ہی تک قایم رہتا ہے - بعض کتابوں میں چودہ لوک لکھے ہیں جنمیں سات لوک یہی ہیں اور سات پاتال یعنی اتل - وتل - سُتل - تلاتل - مہاتل - نہتل - رساتل شامل ہیں ۔

لوک آچار یا لوک بیوہار (ہ) اسم مذکر :- (ہندو) ریساچال - ملکی رسوم - مُلک کا دستور - دیس کی ریت +

لوک پال (س) اسم مذکر :- بھوپتی - راجہ - بادشاہ - بھوپال - جہاں پناہ +

لوک ناتھ (س) اسم مذکر :- (ہندو) (۱) راجا - بادشاہ - (۲) شیو - مہادیو - (۳) برہما - (۴) وشنو +

لُوکا (ہ) اسم مذکر :- (۱) شعلۂ آتش - زبانۂ آتش - لپٹ - لو - لاٹ (۲) جُھلسا - لکڑی کا جلتا ہوا لکڑا + لکٹی - ہیزم نیم سوختہ + چَنلا - جلتی ہوئی لکڑی ۔

لوکا لگا دینا (ہ) فعل متعدی - عو - بتی لگا دینا - آگ لگا دینا - جلا دینا - جُھلس دینا - پھونک دینا ؎

بن ترے آئے جو اوبتِ قابل بلول ہے وہ لوکا ہی لگا دینے کے قابل بادل (رافت)

لوکا لگانا (ہ) فعل متعدی - عو - (۱) جلانا - آگ لگانا - جُھلسا لگا دینا - بتی دینا - بتی لگانا - جُھلسنا - جیسے ایسے خاوند کے مُنہ کو لُوکا لگاؤں (نہایت نفرت وخفگی کے موقع پر بولتے ہیں) (۲) چھوڑنا - ترک کرنا - تیاگنا - قطع تعلق کرنا +

لُوکا لگاؤں (ہ) دعائے بد و کلمۂ تنفر - عو - آگ لگاؤں چُولہے میں دُوں جُھلسا لگاؤں - جُھلسوں - نام نہ لوں - بات نہ پوچھوں +

لُوکا لگ جائے یا لگے (ہ) دعائے بد و کلمۂ تنفر :- آگ لگے - چولہے میں جائے بھاڑ میں پڑے - غارت ہو - جُھلسا لگے - ناپید ہو - فغان ہو ؎

چولہے میں جائے اُلفت لگ جائے اُسکو لوکا جس واسطے ہوئی ہے دلگیر میری باجی (رنگیں)

یہ بُت نہ چین کا ہے نہ یہ ہند کا صنم لُوکا لگے فرنگ کو کار فرنگ ہے (امیر سوز)

جگر میں آگ بھڑکے ہے جلی جاتی ہوں نہیں ہے بُوا لُوکا لگے اُلفت کو مُنہ کالا محبت کا (راحت)

(یہ محاورہ اصل میں اہل پنجاب سے لیا گیا ہے جہاں آجکل چَپّے لگے بھی اِسکی بجائے بولا جاتا ہے بعض لوگوں نے لوکا پڑے بھی باندھا ہے - مگر یہ بول چال کے خلاف ہے) +

لُوکا لگنا (ہ) فعل لازم :- آگ لگنا - جُھلسا لگنا - بتی لگنا - جلنا + غارت ہونا - برباد ہونا

لوکاٹ (ملایا) اسم مذکر :- ایک قسم کا زرد رنگ کا میوہ جو زرد آلو سے مُشابہ اور کھٹ مٹھا ہوتا ہے +

لَوکارِتھم (ع) اسم مذکر :- ایک قسم کا حساب جو حساب کے پھیلاؤ کو مختصر کر لینے کے واسطے ایجاد کیا گیا ہے - اسمیں ضرب و تقسیم کی بجائے صرف جمع و تفریق سے کام لیا جاتا اور تناسب اعداد سے بحث ہوتی ہے - لوکارتھم بھی کہتے ہیں +

لوکالوک (س) اسم مذکر :- (ہندو) پہاڑ کا وہ فرضی سلسلہ جو ساتوں سمندروں کے گرداگرد مانا گیا اور دُنیا کی حد خیال کیا گیا ہے - جس طرح اہل اسلام نے کوہ قاف کو تصور کیا ہے +

لَوکَٹ (ہ) اسم مؤنث :- ہیزم نیم سوختہ - ادھ جلی لکڑی - لکٹی - چَنلا +

لوکڑا (ہ) اسم مذکر :- (۱) لڑکا - طفل - کودک + معصوم (۲) وہ چھوٹی عمر کا لڑکا جو دُرگا دیوی کی خدمت میں حاضر باش خیال کیا جاتا ہے (۳) وہ لڑکا جسے دُرگا دیوی کی پوجا کرنیکے بعد اُسکے نام کا کھانا کھلاتے ہیں + (ہندو بولتے ہیں)

لَوکی (ہ) اسم مؤنث :- (پورب) کدو - لمبا گھیا مزاجاً درجہ دوم میں سرد و تر +

لوگ (ہ) اسم مذکر :- (۱) مردم - اناس - اشخاص - خلایق - خلق اللہ - خلقت - بہت سے آدمی - (۲) گنوار - عو - خاوند - خصم - پتی - شوہر (۳) ذات - قوم - برن - جیسے تُم کون لوگ ہو +

لوگ لگائی (ہ) اسم مذکر :- (ہندو) زن و مرد - عورت مرد +

لوگ ہنسائی (ہ) اسم مؤنث :- (ہندو) جگت ہنسائی - شماتت - تضحیک رسوائی - رسوائی عام یا خلائق +

لونگ چڑے (ہ) اسم مذکر:- ایک قسم کے کباب جو بیسن کی آمیزش سے بنائے جاتے ہیں۔ نیز پھلکیوں کو بھی کہتے ہیں جیسے لونگ چڑے مصالحہ کے بھئی لونگ چڑے مصالحہ کے دو سسرے کے دو سالے کے ؎

آج کل زیرِ فلک گرم ہے مطبخ اُسکا ۔ بیچتا لونگ چڑے تھا جو سڑے پانی کے (جرأت)

وہ لونگ چڑے تھے زعفرانی ۔ جو دیکھے بھر آئے مُنہ میں پانی (للّا علم)

لُونی (ہ) اسم مؤنث:- شور۔ کھار۔ وہ نمناک مٹی جو شوریت کے سبب دیوار وغیرہ سے جھڑ جھڑ پڑتی ہے۔ ریہ ✦

لُونی لگنا (ہ) فعل لازم:- شور پیدا ہونا۔ کھار ہونا ؎

خاک میں ملتا ہے پیری سے جوانی کا مزا ۔ کُہنہ ہوتی ہے تو لُونی لگتی ہے دیوار کو (مصحفی)

لُونیا (ہ) اسم مذکر:- (۱) ایک قسم کا ساگ جو نمکین اور کسی قدر تُرش ہوتا ہے اُسکا پھول نہایت خوبصورت اور رنگ برنگ کا ہوتا ہے۔ خُرفہ۔ کوپک۔ بَقلۃُ الحُمقا۔ چنانچہ سودا نے اپنی مخمس میں بھی جو شیخ کی ہجو میں ہے یہ مصرع لکھا ہے

دُولہا نمک بھرا ہے جُوں لُونیے کا ساگ (سودا)

ایسی ہے ملاحت اُسکے مُنہ پر ۔ رُخسار کا سبزہ لونیا ہے (بحر)

(۲) نمک ساز۔ نمک بنانے والا ✦ (۳) وہ بنجارہ جو صرف نمک کی سوداگری کرتا ہے۔ نمک فروش جیسے لونیے کا لون گرا دُونا ہوا تیلی کا تیل گرا ہینا ہوا ✦

لوہ (ہ) اسم مذکر:- لوہے کا مخفف۔ آہن۔ حدید۔ (۲) ریلوے کی لکڑی (۳) پنجاب وہ بڑا توا جسپر کئی کئی روٹیاں ایک ساتھ پکتی ہیں ✧

لوہ چُون (ہ) اسم مذکر:- برادۂ آہن۔ لوہے کا چُورا ✦

لوہ سار (ہ) اسم مؤنث:- (ہندو) لوہے کی کان ✧

لوہا (ہ) اسم مذکر:- (۱) آہن۔ حدید جیسے ٹھنڈا لوہا گرم لوہے کو کاٹتا ہے۔ لوہا کرے اپنی بڑائی۔ ہم بھی ہیں مہادیو کے بھائی ؎

خشم اعدا نہیں رہنے کا تحمل سے ترے ۔ آہنِ گرم کو کاٹے گا یہ لوہا ٹھنڈا (اسیر)

(۲۔ صفت) مضبوط۔ مستحکم ✦ سخت ✦ بھاری ✧

(یہ لفظ سنسکرت لوہ بمعنی سُرخ سے جسکا مادہ لوہُ ہے نکلا ہے چُونکہ لوہا ہی پانی سے سُرخ رنگ لے آتا ہے اسلئے اسکا یہ نام رکھا بلکہ لال بمعنی سُرخ بھی اسی طرح ہوا ہے)

لوہا بجانا (ہ) فعل متعدی:- تلوار چلانا۔ تیغ زنی کرنا ✦

لوہا برسنا (ہ) فعل لازم:- (لکھنؤ) تیغ باری یا کشت و خوں ہونا۔ تلوار چلنا ؎

بھوں بالوں سے ہیں شمشیر ابری ۔ کہیں عُشاق میں لوہا نہ برسے (بحر)

لوہا تیز ہونا (ہ) فعل لازم:- (۱) تلوار تیز ہونا۔ چُھری تیز ہونا ✦ بس چلنا قابو چلنا ✦ غصہ چلنا۔ زور چلنا جیسے غریب پر سب کا لوہا تیز ہوتا ہے ✦ تُمہارا لوہا بھی ہمارے ہی اُوپر تیز ہے (۲) غالب ہونا۔ ورہونا ؎

توڑیئے زنجیرِ ہستی مثلِ تارِ عنکبوت ۔ آجکل جوشِ جنوں کا اپنے لوہا تیز ہے (آتش)

یہ تیز ہے اُس نشترِ مژگان کا لوہا ۔ کٹ جائے جس سے دیکھ کے پیکان کا لوہا (جرأت)

لوہا دینا یا کرنا (ہ) فعل متعدی:- (دھوبی و درزی) استری کرنا۔ استری پھیرنا لوہے کو گرم کرکے ٹانکے بٹھانا ✦ دُھلے کپڑے کو لوہے کی گرمی سے صاف کرنا۔ شکن مٹانا ✦

لوہا لاٹھ (ہ) صفت:- (۱) نہایت مضبوط۔ نہایت مستحکم۔ نہایت سخت۔ (۲۔ تابع فعل) سنگلاخ زمین میں یعنی مشکل زمین میں مشکل قافیہ یا ردیف میں ؎

کیا ہی لوہا لاٹھ غزل یہ تُونے لکھی ہے ظفر ۔ ہوتے ہیں ٹوں آہ قلم سنگ و آتش آہن آب (ظفر)

لوہا لاٹھ ہوجانا (ہ) فعل لازم:- کسی چیز کا نہایت سخت ہوجانا ✦ ازحد جمجانا۔ نہایت پیوست ہوکر مستحکم ہوجانا ✦

لوہا لوٹ جانا (ہ) فعل لازم:- (۱) تلوار کا مُڑجانا۔ شمشیر کا خمیدہ ہوجانا۔ (۲) تلوار کا دوہرا ہوکر کچھ کاٹ نہ کرنا۔ تلوار کا کارگر نہ ہونا۔ شمشیر کا کام نہ دینا۔ بھرپُور ہاتھ نہ پڑنا۔ پُورا ہاتھ نہ بیٹھنا۔ وار خالی جانا (۳) قسمت لوٹ جانا تقدیر پھُوٹ جانا۔ نصیبا بگڑ جانا۔ کام بگڑ جانا۔ نصیب بد ہوجانا ؎

ٹوٹ گئی شمشیرِ دودم جب قاتل کرنے چوٹ گیا ۔ ہائے نہ لوٹا وقتِ شہادت ایسا لوہا لوٹ گیا (نکہت)

(بعض شعرا نے آہن لوٹنا بھی باندھ دیا ہے ؎

گلا کٹتا نہیں تیغِ نگہ سے ۔ کہ ہے لوٹا ہوا آہن کسی کا (مرزا صابر)

لوہا ماننا یا مان جانا (ہ) فعل لازم:- کسی کی تلوار کے ہاتھ یا وار سے ڈرنا۔ جنگی طاقت کو تسلیم کرنا۔ کسی کی شجاعت۔ بہادری دلیری اور سخت دلی کا قائل ہونا۔ رُعب ماننا۔ عجز اختیار کرنا۔ دبنا۔ ڈرنا۔ خوف ماننا۔ زبردست تسلیم کرنا۔ ہار ماننا۔ چیں بولنا۔ عاجز ہونا۔ بول جانا ؎

کس نے اُس ناوکِ مژگاں کا نہ مانا لوہا ۔ ہر کماندار کبادے کی طرح دب نکلا
پہلواں ملتے ہیں اب کے تُمہارا لوہا ۔ ہاتھ تلوار پہ پڑتا ہے کہ گھِس پڑتا ہے (اسیر)

وحشتِ دل کیوں نہ جُنُوں ہاتھ میں حد اُسکے ۔ مانتا ہے قیس بھی لوہا مرے زنجیر کا (للّا علم)

رہے ہے سینہ سپر دم بہ دم جو ہر ہے محبت کا ۔ کبھی لوہا نہ مانا یار کی تیغِ عداوت کا (بحر)

سخت جانی تھی یہ کہ مان گئی ۔ تیغ لوہا تمہارے بسمل کا (ذوق)

سخت جانی کی آس ٹوٹ گئی ۔ لوہا مانا تمہارے خنجر کا (صدعلی حسرت)

لوہ

لوہار (ہ) اسم مذکر:۔ آہنگر۔ حدّاد۔ لوہے کی چیزیں بنانے والا +

لوہارخانہ (۱) اسم مذکر:۔ کارخانۂ آہن۔ وہ کارخانہ جہاں لوہار کام کرتے ہیں +

لوہارخانے میں سُوئیاں بیچنا (۱) فعل متعدی:۔ اُلٹے بانس بریلی کو بھیجنا۔ جو چیز جہاں خود تیار ہوتی ہو وہیں لے جانا۔ اُلٹی گنگا پہاڑ کو چڑھانا۔ بیوقوفی کا کام کرنا +

لوہار کی بھٹّی (ہ) اسم مؤنث:۔ کورۂ آہنگر۔ لوہارخانہ +

لوہارنی (ہ) اسم مؤنث:۔ دیکھو (لوہاری) +

لُوہاری (ہ) اسم مؤنث:۔ زنِ آہنگر۔ لوہار کی بیوی۔ وہ عورت جو قوم کی لوہارنی ہو +

لوہو (ہ) اسم مذکر:۔ دیکھو۔ لُہو۔ خُون۔ رَکت۔ رودر۔ دم +
(چونکہ امتحاناً ثابت ہوا ہے کہ خُون میں لوہے کا مادہ چونہ وغیرہ کی نسبت زیادہ ہے بلکہ خُون سے اکثر لوہا نکلتا بھی ہے شاید اسی وجہ سے یہ نام رکھا گیا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ علم کیمیا نے کچھ ابھی رواج نہیں پایا مدت سے ہے) +

لوہیا (ہ) اسم مذکر:۔ آہن فروش۔ لوہے کی بنی ہوئی یا آہنی چیزیں فروخت کرنے والا +

لوہے (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) لوہا کی جمع (۲) حُروفِ مغیّرہ کے سبب الف کی یائے مجہول سے بدلی ہوئی صُورت +

لوہے کا پُل (ف) اسم مذکر:۔ جسرِ آہنی۔ وہ پُل جو لکڑی کی بجائے لوہے کے شہتیروں کھمبوں وغیرہ سے نہایت مضبوط بنایا گیا ہو۔ قنطرۃ الحدید۔ ؎
دریائے غم سے میرے گزرنے کیواسطے تیغِ خمیدہ یار کی لوہے کا پُل ہوا (ذوق)

لوہے کے چنے (ہ) اسم مذکر:۔ نہایت سخت اور کٹھن کام۔ کارِ دشوار۔ امرِ صعب +

لوہے کے چنے چبانا (ہ) فعل متعدی:۔ نہایت کٹھن اور سخت کام کرنا۔ کارِ دشوار و صعب ترین مصروف ہونا جیسے قرآن کا حفظ کرنا لوہے کے چنے چبانا ہے ؎
باس مرہاں ہیں جو لوہے کے چنے بھی تو چباؤ نعمتِ عشق کے قابل لبُ و دنداں مانگوں (آتش)

لوہے کی چھاتی کرلینا (ہ) فعل متعدی:۔ پتھر کا جگر کرلینا۔ پتھر کی چھاتی بنالینا۔ نہایت سخت دل اور کٹھور ہوجانا + دل سخت کرلینا۔ نہایت سخت کاموں کی برداشت کرنے کے قابل ہوجانا۔ مصیبت جھیلنے کے لائق ہوجانا۔ نہایت متحمّل ہوجانا۔ جیسے (اگر تم سگھڑ صاحب شعور سلیقہ مند ہوگی تو اپنے پتّے کو مار دگی۔ سب باتیں انگیز وگے لوہے کی چھاتی پتھر کا جگرا کردگی۔ اپنی جان کو جان نہ سمجھوگی۔ کچھ سگھڑاپا کرکے دکھاؤگی ساس نندوں کے دل میں گھر کردگی میاں کا دل ہاتھ میں لاؤگی جب ساس نندیں آنکھیں بچھائینگی) (از سگھڑ سہیلی) +

لہٹ

لوہے کے گھاٹ اُتارنا (ہ) فعل متعدی:۔ مایوس کرنا۔ نراس کرنا۔ ناامید کرنا۔ دل توڑنا۔ دل شکستہ کرنا + مار ڈالنا۔ قتل کردینا +

لوئی (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) اُونی چادر۔ اُونی باریک پٹّو۔ ایک قسم کا باریک کمبل جو اکثر کشمیر یا سرد ملکوں میں بُنا جاتا ہے (۲) گُندھے ہوئے آٹے کا پیڑا۔ (۳) عزت کا کپڑا جیسے پگڑی عمامہ۔ دوپٹہ وغیرہ مجازاً عزت۔ آبرو۔ مثلاً اُتر گئی لوئی تو کیا کریگا کوئی۔ (۴ پنجاب) مُنہ اندھیرے۔ راجہ کرن کے پہرے۔ صبح سویرے۔ علی الصباح جیسے میں تجھے لوئی لوئی جاؤنگا +

لِوے (ہ) تابع فعل:۔ (ہندو) قریب متصل۔ پاس + نزدیک۔ دھورے + لوا کی تذ +

لوے لگنا (ہ) فعل لازم:۔ (ہندو) دل کو لگنا۔ باور آنا یقین ہونا۔ اعتبار ہونا +

لُہار (ہ) اسم مذکر:۔ آہنگر۔ حداد۔ لوہے کے ہتیار وغیرہ بنانے والا +
(مشتقات دیکھو لفظ لوہار میں) +

لُہارن (ہ) اسم مؤنث:۔ (پورب) لُہاری۔ زنِ آہنگر۔ آہنگر کی بیوی + لوہار قوم کی عورت +

لُہاری (ہ) اسم مؤنث:۔ دیکھو (لُہارن) +

لِہاڑا (ہ) صفت:۔ (ہنود و بقال) نادہند۔ لین دین کا کھوٹا۔ وہ شخص جو ہاتھ کا سچا نہ ہو + لے لوٹ + لے کر نہ دینے والا + پیچھڑ۔ مشکل سے قرض کے دام ادا کرنے والا۔ دیر میں دینے والا +

لَہاس (ہ) اسم مذکر:۔ رگنواں (۱) لاؤ کا رسا۔ موٹا رسا۔ وہ رسا جس سے چرس کھینچتے ہیں (۲) جہاز کا رسا۔ وہ موٹا اور بہت بڑا رسا جو جہاز یا ناؤ پر لنگر وغیرہ لٹکانے ناؤ کھینچنے باندھنے کے کام آتا ہے۔ قلس۔ یقود (۳۔ پورب) بڑا ٹوکرا۔ جھلّی۔ جھال +

لُہان (ہ) صفت:۔ خُون آلودہ۔ لہو سے لتھڑا ہوا۔ خُونم خُون۔ خُون سے بھرا ہُوا۔ (یہ لفظ لہو کے ساتھ مستعمل ہے جیسے لہو لہان) +

لَہَبَر (ہ) اسم مذکر:۔ (پورب) (۱) لمبی اور ڈھیلی پوشاک۔ چوغہ۔ لبادہ۔ جُبّہ (۲) ایک قسم کا لمبا طوطا جو گردن کو خُوب ہلاتا ہے اور اُسکی گردن بھی لمبی ہوتی ہے (۳) پھریرا۔ نیزہ + عَلَم۔ جھنڈا:۔ نشان۔ رایت۔ دھجا۔ +

لَہَبَری (ہ) اسم مذکر:۔ ایک قسم کا دراز قد لمبی گردن کا طوطا جسکی گردن ایک خاص انداز سے بولتے وقت جُنبش کرتی ہے +

لہٹی ہے (ہ):۔ (محاورۂ عور۔ لکھنؤ) فریفتہ ہے۔ عاشق ہے۔ مفتوں ہے۔ شیفتہ ہے +

لوگ

لوگا (ہ) اسم مذکر:- (گنوار) ا- کپڑا- لتّہ- پارچہ (۲) منڈھن- لپیٹن +

لوگوں (ہ) اسم مذکر:- لوگ کی جمع + جیسے ما بیٹوں میں لڑائی ہوئی لوگوں نے جانا بیر پڑا +

لولا (ہ) اسم مذکر (۱) ٹنٹا جو اکثر نالیوں گھنٹیوں وغیرہ کے اندر لٹکتا رہتا ہے اور اُسکی جنبش سے ٹکرا کر آواز پیدا ہوتی ہے (۲) کان کے ایک زیور کا نام جسے اکثر کمہاروں کے بچے پہنتے ہیں۔ لٹکن۔ لٹک (۳) بچے کا عضو تناسل۔ نُنّو +

لُولا (ہ) صفت:- (۱- پُورب) لُنجا۔ ٹُنڈا۔ جسکے ہاتھ بیکار ہوگئے ہوں (۲- پچھم) لنگڑا کا مترادف۔ پیروں سے اپاہج +

لُولُو (ع) اسم مذکر:- دُرِ موتی۔ گوہر۔ مانک۔ مروارید +

لُولُو (ف) اسم مذکر:- (۱) فارس کی ایک خوبصورت قوم کا نام جسے گُرجی بھی کہتے ہیں (۲) وہ مہیب اور ڈراؤنی صُورت جو بچوں کے ڈرانے کے واسطے بناتے اور اُسے اُردو میں ہیّا کہتے ہیں۔ نرہ طفل۔ مجازاً بھُوت پریت جن۔ دیو ہوّا۔ آسیب۔ ہّا + وہ مہیب آواز جس سے بچوں کو ڈراتے ہیں وغیرہ ؎

کان کا موتی چھپا و طفلِ ناداں ہے یہ دل اسکو لُولُو سے ہمیشہ کیوں ڈرا جاتے ہو تم
اے بتو دل کو دُرِ گوش دکھاتے کیوں ہو ہے یہ لڑکا اسے لُولُو سے ڈراتے کیوں ہو } (...)

گر خمِ زلف کو اُسکے کبھی چھیڑوں ہوں نصیر حلقۂ مارِ سیاہ اُسکو بتاتا ہے مجھے
اور کبھی ہاتھ جو پہنچے ہے دُرِ گوش تلک تو وہ مُنہ پھیر کے لُولُو سے ڈراتا ہے مجھے } (قطعہ)

(۳- ۱) ایک قسم کی بڑی چیچک۔ اس معنی میں صرف جُرأت نے باندھا ہے جو صرف موتیا کی رعایت پر دلالت کرتا ہے ورنہ بول چال میں نہیں ہے ؎

کوئی تو اُس سے پوچھے ہو کے بدرو اری تو موتیا ہے یا کہ لُولُو (جُرأت در ہجو چیچک)

(۴- ۱) اُلّو۔ احمق۔ پاگل۔ باؤلا۔ سودائی۔ خبطی۔ دیوانہ جیسے لُولُو ہے +

لُولُو بنانا (۱) فعل متعدی:- احمق بنانا۔ پاگل بنانا۔ سودائی بنانا۔ لُولُو کہکر چھیڑنا۔

لولی (ف) اسم مؤنث:- (۱) لغوی معنی عمدہ نازک + خوبصورت۔ خوش مزاج۔ (۲) ناچنے گانے والی عورت۔ کنچنی۔ رنڈی۔ رقاصہ (۳) فاحشہ۔ پاتر۔ بیسوا۔ پتُریا کسبی۔ ؎

چوک چوراہے کی صُورت خوانچے صد قونکی شکل ڈومنیں ہیں لولیاں بھیلیے کا نپو۔ (مخیر در ہجو کانپور)

(۴) ایک خوبصورت قوم کا نام جسے گُرجی بھی کہتے ہیں +

لولیِ فلک (ف + ع) اسم مؤنث:- زہرہ۔ ناہید۔ مُطربۂ فلک۔ سُکر۔ شُوک ایک مشہور ستارے کا نام جسے آسمان کی ڈومنی بھی کہتے ہیں +

لولین (ہ) صفت:- مستغرق۔ محو کسی بات کے خیال میں ڈوبا ہوا۔ غرق +

لون

لولین ہونا (ہ) فعل لازم:- کسی خیال میں نہایت مستغرق ہونا۔ تصوّر میں ڈوبنا۔ لو لگانا +

لومڑی (ہ) اسم مؤنث:- (۱) لوکھڑی۔ ثعلب۔ رُوباہ۔ ایک چھوٹے سے جانور کا نام جو بلّی کی برابر ہوتا اور اکثر شیر کے آنے سے چلّاتا پھرتا ہے (۲) عیّار۔ مکّار۔ گُربہ مسکیں۔ بگلا بھگت +

لومڑی کے شکار کو جائیے تو شیر کا سامان کر لیجئے (۱) کہاوت:- تھوڑا سا یا چھوٹا سا کام بھی ہو تو اُسکا معقول سامان کرنا چاہئے +

لون (ہ) اسم مذکر:- (س) (लवण لَوَن) کھار۔ نمک۔ نون۔ مِح۔ کھارا + (محاورۂ حال میں حسبِ قاعدۂ زبان اِسکا لام نُون سے بدل کر نون مستعمل ہو گیا ہے جو لوگ نون کو غلط لون کو صحیح خیال کرتے ہیں وہ خود غلطی پر ہیں کیونکہ اگر صحیح ہے تو سنسکرت کے تلفظ کے موافق لَوَن بولو نہ کہ لون ورنہ دونوں غلط ہیں) +

لون مرچ لگانا (ہ) فعل متعدی:- اپنی طرف سے کوئی بات بڑھانا۔ حاشیہ چڑھانا۔ آگ بھڑکانا + بات کو مزیدار یا زوردار بنانا +

لوں (ہ) حرف جر (گنوار) تک۔ تلک۔ لگ + جیسے گھر لوں تو چل +

لُوں (ہ) اسم مؤنث:- بادِ گرم۔ سَمُوم۔ وہ گرم ہوا جو وسطِ گرمی میں چلتی اور جسم کو جھُلسے دیتی ہے۔ لُو +

لُوں چلنا (ہ) فعل لازم:- ہوائے گرم کا چلنا۔ سموم چلنا ؎

دشت میں ڈھونڈنے لیلی تجھے مجنوں چلتی نالۂ گرم سے تیرے نہ اگر لُوں چلتی (نصیر)
جل گیا دل مگر ایسی جو بلا نکلے ہے جیسے لُوں چلتی مرے مُنہ سے ہوا نکلے ہے (میر)

لونا (ہ) صفت:- (ہندو) (۱) اَلونا کا نقیض۔ سلونا۔ نمکین۔ (۲) کھاری۔ شور۔ کڑوا جیسے لونا پانی۔ (۳) تیز۔ تیتا۔ (رامائن میں یہ معنی آئے ہیں) +

لوناچماری (ہ) اسم مؤنث:- بنگالے کی ایک مشہور جادوگرنی کا نام جسکی نسبت عالمگیر نامہ میں لکھا ہے کہ ہندوستان کے جادوگروں کی جگت اُستانی لوناچماری اور اُسکے گرو گھنٹال میاں اسمٰعیل جوگی کے مندر جنکے شیطانی نام جادو ٹونے کے منتروں میں کامروپ دیس کے ساتھ ایسی باتوں کے معتقد اکثر جپا کرتے ہیں قلعہ ناندو واقع مُلک آسام مقام کوچ بہار کے متصل پہاڑ کی چوٹی پر نیچے سے اُوپر تک ابتک بنے ہوئے موجود ہیں جنکی سیڑھیاں ایک ہزار کے قریب ہونگی +

لونار (ہ) اسم مذکر:- (گنوار) نمک سار۔ کان نمک + نمک کی کیاری۔ نمک کی جھیل +

لُونبڑ (ہ) صفت:- (لکھنؤ) طویل القامت احمق۔ لمبا اُوت۔ وہ شخص جو دراز قد۔

اور احمق ہو +

لونجی (ہ) اسم مؤنث:- کچے آم کی پھانکوں کا اچار + کیریوں کی وہ پھانکیں جو اچار کے واسطے تیار کی جاتی ہیں + کچومر +

لوند (ہ) اسم مذکر:- (۱) ملماس- اَدِھک مہینا- وہ تیرھواں مہینہ جو تیسرے سال ہر سال کی کسرات کو جمع کر کے بڑھایا جاتا ہے- سالِ کبیسہ-کبیسہ- وہ مہینا جو ہر تیسرے برس شمسی حساب سے بڑھایا جاتا ہے (۲) زاید- فضول- زیادہ- فاضل +

لوندا (ہ) اسم مذکر:- گیلی چیز کا ڈلا + لگدی- لُبدی +

لوند سودا خصم خدائی (۱) کہاوت:- عو یعنی لوند سودا اقرار کرتی ہے کہ خدا میرا خصم ہے- جس عورت کا کوئی روکنے ٹوکنے والا نہ ہو اور وہ آزاد و خود مختار ہو تو اُسکی نسبت طنزاً بولتے ہیں +

لونڈا (ہ) اسم مذکر:- (۱) سادہ رُو- نورسیدہ- لونچہ- امرد- وہ لڑکا جسکے ڈارھی مُوچھ نہ نکلی ہو- لڑکا- چھوکرا- کودک- طفل- (۲) بیٹا- پسر- ابن- پُتر- پُوت- (۳) داس- غلام- چیلا + بردہ (۴) ردنہ- کام کاج کرنے والا لڑکا- ٹہلا- ہرکارہ (۵) معشوق- شاہد- یار + مفعول- بدفعلی کرانے والا چھوکرا- غلام بارہ- کنگالہ- جیسے "ہاتھی کو پونڈا پہلوان کو لونڈا" (کہاوت) (۶ صفت) نادان- ناتجربہ کار- بچہ- بچونگڑا- نافہم جیسے تم لونڈے ہو ان باتوں کو کیا جانو (۷ صفت) سفلہ- چھچھورا +

لونڈاپن (ہ) اسم مذکر:- چھوکراپن + سفلہ پن- چھچھوراپن +

لونڈوں (ہ) اسم مذکر:- لونڈا کی جمع جو حروفِ مغیرہ کے آجانے سے وَن کے ساتھ ہو جاتی ہے +

لونڈوں کھدیڑی (ہ) صفت:- عو- زنِ بچہ باز- چوزے باز- وہ عورت جسے لڑکوں کے ساتھ فعل کرانے کا مزہ ہو- بدکارہ- وہ عورت جو لونڈوں کے پیچھے پیچھے پھرے + ؏

کیوں نہیں گھستی مرے پاؤں کی ایڑی باندی ٭ توکدھر اُڑگئی او لونڈوں کھدیڑی باندی (انشا)

لونڈوں گھیری (ہ) صفت:- وہ عورت جو لڑکوں سے رغبت رکھے- زنِ بچہ باز + وہ عورت جو لڑکوں کو ساتھ لگائے رہے یا لڑکے اُسے گھیرے رہیں ؏

دیکھے ہے اُجالا نہ اندھیری ٭ غضب یہ ستیا ہے لونڈوں گھیری (جرأت)

مدھ میں حسن کے بھری ہیں یہ جو لونڈوں گھیریاں ٭ بیٹھیاں ہیں صحن اور کوٹھوں پہ سو چاک پھیریاں (انشا)

لونڈوں ہائی (ہ) صفت:- لڑکوں سے رغبت رکھنے والی- لڑکوں میں بیٹھنے اُٹھنے والی- لڑکوں سے صحبت رکھنے والی- طفل مزاج +

لونڈہایا (ہ) صفت:- لڑکوں سے صحبت رکھنے والا- لڑکوں سے رغبت رکھنے والا- طفل مزاج +

لونڈہایا کارخانہ (۱) اسم مذکر:- سفلہ کارخانہ- ابتر کارخانہ- بے انتظامی- بچوں اور چھوکروں کے ہاتھ پڑا ہوا کام +

لونڈے (ہ) اسم مذکر:- (۱) لونڈا کی جمع (۲) حروفِ مغیرہ کے آجانے سے الف کی یائے مجہول سے بدلی ہوئی صورت- جیسے لونڈے کا یار رسیلا رنڈی کا یار اَجلا +

لونڈے باز (۱) اسم مذکر:- امرد پرست- شاہد باز- بچہ باز- کودک باز- لوطی- مُغلِم- اِغلامی- غلام بارہ- کنگال +

لونڈے بازی (۱) اسم مؤنث:- اغلام- لواطت- شاہد بازی- بچہ بازی +

لونڈے بازی کرنا (۱) فعل متعدی:- بچہ بازی کرنا- کودک بازی کرنا- امرد پرستی کرنا + اغلام کرنا- شاہد بازی کرنا +

لونڈی (ہ) اسم مؤنث:- (۱) باندی- چیری- داسی- کنیز- کنیزک- امتہ- پرستار- (۲) ٹہلنی- خدمت کرنے والی- خادمہ- سیوک- دائی- خواص +

لونڈی اَور کے پیر دھوئے اپنے پیر دھوتی لجائے (ہ) کہاوت:- اَوروں کے کام میں چستی اپنے میں سستی- اُس کاہل وجود آدمی کی نسبت بولتے ہیں جو اَوروں کا کام کرتا پھرے اور اپنی خبر نہ رکھے +

لونڈی بچہ (۱) اسم مذکر:- پرستار زادہ- خانہ زاد غلام- داسی پُتر- وہ شخص جو لونڈی کے پیٹ سے ہو- لونڈی کا جنا- باندی کا جام- کنیزک زادہ +

لونڈی کا جنا یا لونڈی کے پیٹ کا (ہ) اسم مذکر:- دیکھو (لونڈی بچہ)

لونڈی کو لونڈی کہا رو دی بیوی کو لونڈی کہا ہنس دی (ہ) کہاوت:- شریف اور رذیل میں یہی فرق ہے کہ اُسکا ظرف بڑا ہوتا ہے اسکا چھوٹا +

لونڈی کی خوشامد سے سسرال میں باس (۱) کہاوت:- کارندوں کے خوش رکھنے سے آقا بھی راضی رہتا ہے +

لونڈی ہو کر کمانا بیوی بنکر کھانا (۱) کہاوت:- جو شخص محنت میں شرم نہیں کرتا وہ اپنی گزران امیرانہ کرتا ہے +

لونڈیا (ہ) اسم مؤنث:- (۱) لڑکی- چھوری- چھوکری- صبیہ- (۲- عوام) بیٹی- دُختر- پُتری +

لونگ (ہ) اسم مؤنث:- (۱) قرنفل- کرن پھل- بہنگ- گرم مصالحہ کے ایک درخت کا شگوفہ- ایک خوشبودار درخت کی کلی جو نہایت تیز اور خوشبودار ہوتی ہے- مزاجاً دوم درجہ میں گرم و خشک (۲) ناک کے ایک زیور کا نام جو لونگ کی شکل کا ہوتا ہے- ناک کی کیل +

لہج

لہجہ (ع) اسم مذکر۔ (۱) تلفظ۔ اُچارن۔ الفاظ کی آواز ✦ وضعِ تکلم۔ طرزِ کلام۔ (۲) زبان۔ محاورہ۔ بول چال (۳) آوازِ خوش۔ الحانِ خوش (۴) لے۔ سُر ✦

لہٰذا (ع) تابع فعل ✦۔ اسی واسطے۔ اسی لیئے ✦ بنا براں۔ اس واسطے۔ بنا بریں۔ پس۔ الحاصل۔ الغرض۔ قصہ کوتہ۔ قطعِ کلام ✦

لہر (ہ) اسم مؤنث ✦۔ (۱) موجِ دریا ✦ ہلکورا۔ ہلورا۔ جنبشِ آب۔ تلاطُم۔ ترنگ۔ وہ سلسلۂ آب جو تحریکِ ہوا سے سطحِ آب پر نمودار ہوتا ہے ✦ جوار بھاٹا۔ جذر و مد ؎

شغل رونے کا ہے تیرے عشق میں اے بحرِ حُسن — رات دن بیٹھا گنا کرتا ہوں لہریں آب کی (ناسخ)

(۲) اُمنگ۔ اُپنگ۔ جذبۂ دل۔ شوقِ دل۔ من کی موج۔ ترنگ ✦ جوشِ طبع۔ ولولہ ؎

عشقِ پیری میں پھر کہاں ناصح — یہ بھی اِک لہر ہے جوانی کی (محیّر)

(۳) حال۔ وجد۔ جذبہ (۴) وہم۔ خیال (۵) دیوانگی۔ سودا۔ خبط۔ جنوں۔ پاگل پن (۶) کسی مرض یا اثرِ زہر وغیرہ کا دَور۔ غلبۂ مرض۔ مرض کا اُبھار۔ ہڑک۔ نوبت۔ جسم کی لرزش جو کسی زہر کے اثر سے ہوتی ہے۔ سانپ کا زہر چڑھنے سے جسم کا لہرانا یا پیچ و تاب کھانا۔ جیسے گُنّے یا سانپ کے کاٹے کی لہر۔ کالے کی سی لہر ؎

ذرّیتِ ساقی میں یہ سوجِ شراب — سانپ کے کاٹے کی ناسخ لہر ہے (ناسخ)

(۷۔ پُورب) سوزش۔ جلن۔ چرچراہٹ۔ تیزی ✦ چنچناہٹ۔ چنچناہٹ۔ ٹیس۔ چیس۔ چبک (۸۔ گنوار) جوشِ شہوت۔ خرمستی۔ جھل۔ چُل۔ خواہشِ جماع جیسے ؎

آدھی رات لہر ہے چھوٹی — جل گیا جنگل جل گئی بُوٹی (گیت)

(۹) کشیدہ کی دھاری۔ چھینٹ وغیرہ کی پٹڑی۔ بیل (۱۰) ہرے پودوں کی جنبش۔ لہلہاہٹ جیسے کھڑے کھیت کی لہر (۱۱) ایکھ کے پودے۔ چھوٹے چھوٹے گنّے۔ (۱۲) کسی کی یاد یا خیال کا دل میں آنا۔ دھیان ✦ رو۔ راہٹ (۱۳) لہریا۔ وہ گوٹے یا لچکہ وغیرہ کی ٹیڑھی ٹنکائی جو اکثر عورتیں رضائی یا دوپٹے وغیرہ پر ٹانکتی ہیں۔ درخت کج و اِرکج ✦

لہر اُٹھنا (ہ) فعل لازم ✦۔ (۱) موج آنا۔ ترنگ آنا۔ تموج ہونا (۲) دلولہ اُٹھنا۔ جوش اُٹھنا۔ شوق پیدا ہونا۔ اُمنگ اُٹھنا (۳) ارادہ ہونا۔ ٹھنتا۔ خیال بندھنا۔

لہر آجانا (ہ) فعل لازم ✦۔ خواہش کا غلبہ کرنا۔ دفعتہً ارادہ یا قصد ہوجانا۔ دل کا بے اختیار ہوجانا ✦ ٹھنتا۔ دُھن بندھ جانا۔ خیال آجانا ؎

آ بنائے اُسکو لہرا دھر آنیکی کہیں — لہریں گنا کروں میں کہاں تک کنارِ گنگ (ناسخ)

اے خضر میخانہ میں عارف کا کب تک انتظار — یاں چلے آتے ہیں جب وہ وقت لہر آجاتی ہے (عارف)

رونے کی جو آجاتی ہے دوانے کو تیرے لہر — لہرائے فلک پر گھڑی دو چار میں پانی (جرأت)

لہر آنا (ہ) فعل لازم ✦۔ (۱) موج آنا۔ ترنگ آنا ✦ (۲) تموّج ہونا۔ تلاطم ہونا۔

لہر

(۳) دفعتہً ارادہ یا قصد ہونا۔ ٹھنتا۔ دُھن بندھنا۔ خیال بندھنا۔ تصوّر بندھنا۔ خیال آنا ؎

ہ چلا چشم سے ایکبار جو یہ دریا سا — بیٹھے بیٹھے مجھے کیا جانیے لہر آئی کیا (جرأت)

وہ بحرِ حسن جب فرقت کی شب میں یاد آتا ہے — یہی لہر آتی ہے دل میں کہ چلکر ڈوب جایا (آتش)

دل میں اب اُسکے لہر آئی ہے گھر جانے کی — تو بھی رونے کی جھڑی اے دیدۂ خونبار لگا (جرأت)

(۴) شوق پیدا ہونا۔ اُمنگ اُٹھنا۔ غلبۂ شوق ہونا ؎

مرے یوسف کو لہر آئے اگر اُسمیں نہانے کی — حباب ایک ایک ہو گا دیدۂ یعقوب دریا میں (آتش)

(۵) سانپ کے زہر کا اثر ہو کر جسم کا لہرانے لگنا۔ زہر کے اثر سے پیچ و تاب کھانا ؎

کالے کے کاٹے کی لہر آنے لگی بے اختیار — سونگھتا اُس گیسوئے مشکیں کا مجھ کو سم ہوا (آتش)

لہر بہر (ہ) اسم مؤنث ✦۔ (۱) اوج موج۔ خوش اقبالی۔ اقبالمندی۔ خوشحالی ✦ طالع مندی (۲) کسی چیز کی کثرت یا افراط۔ جیسے وہی آمدنی اور وہی گھر اب ہے کہ سب چیز کی لہر بہر ہے (از چتر بھنیلی) ✦

(۳) خوشی۔ آنند۔ خرسندی۔ جیسے ایک آنکھ میں لہر بہر۔ ایک آنکھ میں خدا کا قہر یعنی ایک بچے سے خوش دوسرے سے ناراض۔ ایک آنکھ کو اچھا سمجھ کر خوش ہونا۔ دوسری سے نفرت کرنا۔ جب کانے کی نسبت یہ فقرہ کہتے ہیں تو وہاں یہ غرض ہوتی ہے کہ ایک آنکھ میں رونق دوسری میں اندھیرا۔ ایک بازار آباد دوسرا اُجاڑ (۴) برکت۔ بہبودی جیسے شیر جی کردے لہر بہر ایک گھڑی سوا پہر۔ دُکاندار لوگ بکری کے واسطے یہ دُعا مانگتے ہیں ✦

لہر بہر ہوجانا (ہ) فعل لازم ✦۔ (۱) اوج موج ہوجانا۔ خوشی و خرسندی کا حاصل ہوجانا۔ موج آجانا۔ کام بن جانا۔ اقبال یاور ہوجانا (۲) خوب بارش ہوجانا۔ کھُل کر برس جانا۔ رحمتِ الٰہی کا نازل ہوجانا ؎

ہوگئی دم میں لہر بہر ایسی — ساری حسرت نکل گئی جی کی (ادیب)

(۳) فراغبالی ہوجانا۔ عُسرت اور تنگی کا زمانہ نکل جانا۔ کسی چیز کی کمی نہ رہنا ✦

لہر چڑھنا (ہ) فعل لازم ✦۔ سانپ کا زہر چڑھنا۔ مارگزیدہ کا لہرانا۔ زہر کا دورہ ہونا

لہر چھوٹنا (ہ) فعل لازم ✦۔ (ہندُو۔ عو) غلبۂ شہوت ہونا۔ مستی چھوٹنا۔ چُل اُٹھنا۔ جھل ہونا۔ جماع کے واسطے جی چاہنا جیسے ؎

کوئی ہوے گیا یار جنتر بُوٹی — مرے آدھی رات لہر چھوٹی

لہر لینا (ہ) فعل متعدی ✦۔ دریا کا موج مارنا۔ موجزن ہونا ✦

لہرا (ہ) اسم مذکر ✦۔ (۱) موج افزا اثر۔ طبیعت میں جوش پیدا کرنے والا اثر۔ چلتی ہوئی لے۔ سارنگی کی وہ گت جو طبیعت میں ایک لہر پیدا کرتی ہے ✦ کسی

سارنگیوں کی ملی ہوئی آواز ؎

کا فرستار ہاہے سارنگیوں کا لہرا طبلے کی تال دم کے ہر ہر بدن کے اندر } (نظیر)
سو چلونوں کے باہر مضطرب جوگا رہاہے آتی ہے کس مزے سے آواز چمن کے اندر }

جان قالب میں نہ ٹھہری رقصِ جاناں دیکھ کر مجھ کو گھنگرو اُس کی سارنگی کا لہرا ہو گیا (بحر)

(۲) سُر۔ آواز۔ لَے۔ زمزمہ۔ ترانہ۔ نغمہ (۳) متواتر زدوکوب۔ ضربِ پیہم۔ تڑاتڑ۔ جوتیوں کی آواز +

لہرا اُڑانا (ہ) فعل متعدی :۔ (بازاری) جُتیانا۔ زدوکوب کرنا۔ خُوب جُوتیاں لگانا۔ متواتر پیٹنا۔ تڑاتڑ لگانا +

لہرا بجانا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) سارنگی کے جوش افزا سُر نکالنا۔ سارنگی بجانا۔ (۲) دیکھو (لہرا اُڑانا) +

لہرا لگانا (ہ) فعل متعدی :۔ (بیگمات) آواز سے کہنا۔ پکار کر بولنا + سُریلی آواز سے بات کہنا۔ سنوار کے کہنا۔ پُراثر کلام کرنا۔ طبیعت کو اُبھارنے والے الفاظ زبان پر لانا۔ گہک کر بولنا جیسے "ایک نے بیٹھے بیٹھے ہُمسایا اہا ہاہا ! دیکھنا کیا ابر آیا ہے جی چاہتا ہے جُھولا پڑے کڑاہی چڑھے۔ دُوسری نے اُکسایا پوچھاتے جوڑے بھی تو گلے میں ہوں جب بہانہ ہے۔ تیسری نے لہرا لگایا۔ ودئی۔ بُوا سادے سُودے کس کام کے مصالحہ بھی تو اُن پر ٹکے جو ذرا جھم جھم ہووے " (چتر بہیلی)

لہرا لینا (ہ) فعل متعدی :۔ عو۔ خُوب خبر لینا۔ آڑے ہاتھوں لینا۔ لتے لینا۔ چیتھاڑنا۔ ذلیل کرنا۔ قایل معقول کرنا +

لہرانا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) موج مارنا۔ ہلورے لینا۔ ہلکورے لینا۔ ہلکورنا۔ پانی کا دریا نہر تالاب وغیرہ میں لہریں لینا۔ موج زن ہونا۔ بہا بہا پھرنا۔ پانی پھر جانا۔

رونے کی جو آجائے دوانے کو ترے لہر لہرانے فلک پر گھڑی دو چار میں پانی (جرأت)

(۲) لہلہانا۔ ٹھنڈھانا۔ ہلنا۔ جُنبش کرنا + جیسے ہری کھیتی کا لہرانا ؎

ساقیا خالی نہ رکھ جام زمرد فام کو سبزۂ صحنِ چمن کس کس روش لہرائے ہے (جرأت)

(۳) فرّاٹے بھرنا۔ اُڑنا۔ جیسے پھریرا لہرانا۔ بادٹا لہرانا (۴) بھُر بھُرانا۔ دل چلانا۔ مائل ہونا۔ للچانا۔ راغب ہونا ؎

نشاط و عیشِ جہاں پر نہ جی لہرانا کہ باغِ سبز گلستاں ہے اور سراب شراب (بحر)

(۵) سانپ یا زلف خواہ گیسُو کا جُنبش کرنا۔ سانپ کا چلنا۔ بل مارنا۔ زلف کا رُخساروں پر ہلنا ؎

رُوئے صبیح پر نہیں لہرا رہی ہے زلف بُوئے سمن کو پا کے ہے بے اختیار سانپ (آتش)

(۶) شعلہ زن ہونا۔ بھڑکنا۔ شعلہ مارنا۔ دہکنا +

لَہری (ہ) صفت :۔ (۱) موجی۔ من موجی۔ دل کا بادشاہ۔ دل چلا۔ لااُبالی مزاج۔ بے پروا۔ ترنگی (۲) خوش طبع۔ زندہ دل۔ ظریف۔ ٹھٹول۔ بے رنج۔ رنگین۔ خوشدل۔ عاشق مزاج ؎

اس بڑھاپے میں بھی کم ہو دینگے لہری ہیں ہمیں سبزہ رنگوں سے چھینا کرتی ہے گہری ہمیں (معروف)

(۳) اسم مذکر :۔ ریچھ۔ بھالو۔ خرس۔ جھمورا جیسے ناچ لے لہری آؤ تو میرے لہری +

لَہریا (ہ) صفت :۔ (۱) لہردار۔ آڑی ترچھی دھاریوں کا۔ خنجری دار۔ (۲) اسم مذکر۔ وہ خنجر نما نشان جو متواتر بنے ہوئے ہوں مثلثی۔ پے در پے نشان (۳) اسم مذکر۔ ایک قسم کا کپڑا جس میں کج وہ اکج نشان یا آڑی ترچھی پٹڑیاں ہوتی ہیں +

لَہریں (ہ) اسم مؤنث :۔ لہر کی جمع۔ موجیں +

لہریں گِننا (ہ) فعل متعدی :۔ مجازاً بیکاری و بے شغلی میں رہنا۔ نکما کام کرنا۔ وقت گنوانا۔ وقت ضایع کرنا۔ تضیعِ اوقات کرنا۔ بیفایدہ کام کرنا۔ بیکار رہنا

آجائے اُس کو لہر اِدھر آنے کی کہیں لہریں گنا کروں میں کہاں تک کنارِ گنگ (ناسخ)

لہریں لینا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) جھُومنا۔ جھُولنا۔ لہرانا۔ ہلنا جنبش کرنا ؎

ہاں ترے خاصا رے گھوڑا ۔ پاکھر لہریں ہی لے مرے بنرے }
بنو مانگے گی رس بتیاں ۔ سر تیرے بھاری سہرا } (رسم عرس)
طرّا لہریں ہی لے مرے بنرے بنو مانگے گی رس بتیاں }

(۲) دریا کا موجیں مارنا۔ ہلورے لینا (۳) دل ہی دل میں مزے لیا۔ آپ ہی آپ خوش ہونا +

لَہسَن (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) سیر۔ برادر پیاز۔ دیکھو (لسن نمبر ۱-۲) +

لہسنی ہینگ (ہ) اسم مؤنث :۔ وہ ساختہ ہینگ جو لہسن کی آمیزش سے بنائی جاتی ہے۔ نقلی ہینگ +

لَہسُنیا (ہ) اسم مذکر :۔ ایک قسم کے بیش قیمت جواہر کا نام جو لہسن اور چشم گربہ سے مشابہ ہے۔ عین الہر +

لَہَک (ہ) اسم مؤنث :۔ (۱) شعلہ۔ لہر۔ لپٹ۔ لاٹ۔ زبانۂ آتش۔ (۲) جوشِ سرسبزی۔ لہلہاہٹ۔ نموے سبزہ و ریاحین۔ بہار۔ جوبن ؎

گلگشتِ چمن کیا ہے لو ہاتھ میں آئینہ اس اپنے خط رُخ کے سبزے کی لہک دیکھو (نظیر)

(۳) چمک۔ درخشندگی +

لہک کر بولنا (ہ) فعل متعدی عو :۔ گہک کر بولنا۔ بے باکانہ کلام کرنا زور سے بولنا۔ تڑخ کر بولنا +

لہک

لہکا (ہ) اسم مذکر:- پتلا گوٹا + لچکا۔ دھنک +

لہکارنا (ہ) فعل متعدی:- (ق رب) گھوڑے کو چمکارنا۔ تھپکی دینا۔ تھپکنا۔ پٹھے پر ہاتھ پھیرنا +

لہکانا (ہ) فعل متعدی:- (۱) اُکسانا۔ بھڑکانا۔ اشتعال دینا۔ برانگیختہ کرنا۔ اُبھارنا۔ بہکانا۔ سنکارنا (۲) آگ دہکانا۔ آگ سُلگانا۔ آگ مشتعل کرنا (۳) لشکارنا۔ شکاری کُتّے کو شکار پر دوڑانا۔ (۴) چمکوانا۔ اُجلوانا۔ صیقل کرانا (۵) چہکوانا۔ ٹانک دلوانا۔ کسی پرند کو بُلوانا۔ آواز لگوانا +

لہکنا (ہ) فعل لازم:- (۱) چہکنا۔ چہچہانا۔ ریز کرنا۔ پرند کا خوش آوازی سے نغمہ نغمہ سرا ہونا (۲) مشتعل ہونا۔ شعلہ زن ہونا۔ بھڑکنا۔ دہکنا۔ جلنا جیسے آگ لہکنا (۳) لہلہانا۔ لہرانا۔ موج مارنا۔ سبزہ و ریاحین کا لہر مارنا۔ جوشِ سرسبزی و نمُوِّ سبزہ کا نمودار ہونا۔ حکیم قدرت اللہ خاں قاسم دہلوی ؎

خطِ پُشتِ لبِ جاناں کو تُونے دیکھا ہے آ ناکام — سوادِ چشمۂ حیواں میں کیا سبزہ لہکتا تھا (قاسم)

بہار کا جو موسم آیا لہک رہا ہے ہر ایک تختا — گلاب کی ڈالیوں پہ کیا کیا چہک رہے ہیں ہزار پٹھے (بحر)

(۴) چمکنا۔ روشن ہونا۔ دمکنا۔ درخشاں ہونا۔ جھلکنا۔ جھمجھمانا۔ چھمکنا +

لہلوٹ (ہ) صفت:- (لکھنؤ) لیلوٹ۔ ریجھ۔ ناد ہند + وہ شخص جو کسی چیز کو دیکھ کر بیتاب و بے قرار ہو جائے اور جس طرح بنے لیکر رہے اور مُطلق قیمت تک نہ دے +

لہلہا (ہ) صفت:- (۱) ڈہڈہا۔ لہراتا ہوا۔ موجیں مارتا ہوا۔ ہلورے لیتا ہوا۔ لہر مارتا ہوا ؎

اپنی آنکھوں میں طراوت آگئی یکبارگی — دیکھ کر یہ لہلہی پوشاک دھانی آپ کی (انشا)

خطِ سبز اپنا دکھلائے نہ جب تک گلستاں رُو — مرا دل شاد سبزے لہلہے سے کچھ نہیں ہوتا (ظفر)

(۲) سرسبز۔ تر و تازہ۔ شگفتہ۔ کھلا ہوا۔ ہرا بھرا۔ شاداب۔ پھلا پھولا ؎

محل میں عجائب ہوئے چہچہے — وہ مرجھائے گُل پھر ہوئے لہلہے (میر حسن)

لہلہاتا (ہ) صفت:- (۱) لچکتا۔ جنبش کرتا ہوا۔ جھومتا ہوا۔ جُنبان۔ لہراتا ہوا۔ لچکتا ہوا جیسے تیرا لہلہاتا جنازہ نکلے۔ (عو) (۲) سرسبز۔ شاداب۔ ہرا بھرا۔ تر و تازہ + شگفتہ + پھلا پھولا ؎

برقِ خرمن سوز دانائی ہے نافہمی تری — ورنہ کیا کیا لہلہاتے کھیت ہیں ہر دانے میں پہلا (ذوق)

(۳۔ عو) جان جوان۔ جوانی میں بھرا ہوا۔ نوعمر۔ نوخیز جیسے تو لہلہاتا جائے یعنی جوان مرے +

لہلہانا (ہ) فعل لازم:- (۱) موج مارنا۔ موجزن ہونا۔ لہرانا۔ سبزہ زار کا تحریکِ

لہن

نسیم سحری سے متحرک ہونا۔ سرسبزی و شادابی کا جوش مارنا۔ سبزہ و ریاحین کا لہریں مارنا۔ ہری کھیتی یا درخت کا ہوا سے ہلنا۔ جھومنا + حضور نظام آصف ؎

انقلابِ دہر کے نیرنگ دیکھو تو سہی — لہلہاتا سبزہ ہے جس جا خس و خاشاک تھا (حضور آصف)

بُرے اُنپہ وقت آکے پڑنے لگے اب — وہ دُنیا میں بس کر اُجڑنے لگے اب
بھرے اُنکے میلے بچھڑنے لگے اب — بنے تھے وہ جیسے بگڑنے لگے اب
ہری کھیتیاں جل گئیں لہلہا کر
گھٹا کُھل گئی سارے عالم میں چھا کر (حالی)

(۲) سرسبز و شاداب ہونا۔ تر و تازہ ہونا + شگفتہ ہونا۔ کِھلنا۔ پھلنا پھولنا +

لہلہاہٹ (ہ) اسم مؤنث:- لہر۔ موج + سرسبزی۔ شادابی۔ تر و تازگی ؎

ہیں اس ہوا میں کیا کیا برسات کی بہاریں — سبزوں کی لہلہاہٹ باغات کی بہاریں (نظیر)

لہنا (ہ) اسم مذکر:- (۱) نصیب۔ قسمت۔ بھاگ۔ بہرہ۔ بخت جیسے ہُوا تمہارا لہنا اچھا ہے گھر بیٹھے خدا من سلونے بھیجتا ہے (سگھڑ سہیلی) ؎

دل لے بھی وہاں نہ ساتھ جُرأت — کیا دوس کسی کو دیجے لہنا (جرأت)

کس کا ہے کون کیا کسی سے کہنا — اپنا اپنا ہر ایک کا ہے لہنا
گزرے ہے اب اس طرح سے اپنی ٹُنٹے — رونا چپکے پڑے اکیلے رہنا (رباعئ اردو)

(۲) تمتع۔ نفع۔ فائدہ۔ حاصل حصول ؎

اُلفت سے ہو خاک ہمکو لہنا — قسمت میں تو ہے عذاب سہنا (جرأت)

یہ سرگرم کوشش میں جور و زو شب ہیں — اُٹھاتے سدا بار رنج و تعب ہیں
ترقی کے میداں میں سبقت طلب ہیں — نمایش پہ دُنیا کی بھولے یہ سب ہیں
نہیں انکو کچھ اپنی محنت سے لہنا
بناتے ہیں وہ گھر نہیں جنمیں رہنا (حالی)

چاہئے تھے یہی نیکی کے ہمارے بدلے — سچ کہیں خُوب ہی ہم اپنی سزا کو پہنچے
کچھ گِلا ہے نہ شکایت ہے نہ شکوہ تم سے — سارے انداز یہ سب ڈھنگ ہیں دیکھے بھالے
جو کیا آپ کیا تم سے یہی تھا لہنا
خُو خطا دار ہو انسان تو پھر کیا کہنا ([illegible])

(۳) ساجھا۔ شراکت۔ حصّہ۔ قسمت کا ساجھا ؎

مرتے مرتے بچ گیا ہے اور بھی دو چار روز — کچھ جو عطاروں کا لہنا ہے ترے بیمار سے (معروف)

لہنا بہنا (ہ) اسم مذکر:- (۱) قسمت کا ساجھا + (۲) حاصل حصول + (۳) نصیب۔ جیسے خدا تمہیں یہ چیز لہنی بہنی کرے +

لہنگا (ہ) اسم مذکر:- (ہندو) گھاگرا۔ گھگرا۔ گون۔ دھبلا۔ ہندو عورتوں کا پاجامہ +

لہنگا پہننا (ہ) فعل متعدی:- (ہندوؤ) زنانہ لباس پہننا۔ زنانی پوشاک پہننا۔ چوڑیاں پہننا۔ عورت بننا۔ عورت کا بھیس بدلنا۔ عورت کی جُون میں آنا۔ جیسے کیا یاد تھا یا نہیں جاتا تو لہنگا پہن لے +

لہنگا لگرا اتارنا (ہ) فعل متعدی:- (بیگمات) ذلیل پوشاک اُتار کر شریفانہ لباس پہنانا۔ عزت بخشنا۔ مرتبہ بڑھانا۔ ادنےٰ درجہ سے اعلےٰ درجہ پر پہنچانا موری کی اینٹ چوبارے چڑھانا جیسے (سچے مُوچ کوئی میں کسی کی لونڈی ہُوں یا کسی بات کی کونڈی ہُوں کسی نے مجھپر دمڑے خرچے تھے۔ یا میرا لہنگا لگرا اُتارا تھا جو میں کسی کی دبیل ہُوں اور سڑی لُچی باتیں سُنوں (از سگھڑ سہیلی) +

لہُو (ہ) اسم مذکر:- لُہو کا مخفف (مادہ لوہ بمعنی لوہا) (۱) خُون۔ دم۔ رکت۔ رُدر۔ اخلاط اربعہ میں سے ایک خلط کا نام (۲۔ مجازاً) اپنا۔ یگانہ۔ ایک دادا کی اولاد۔ ایک باپ کی اولاد۔ وہ شخص جو قریب کا رشتہ دار ہو۔ (کڑوا لہو کہینگے تو وہاں ایسے لہُو سے مراد ہوگی جسے خُون پینے والے جانور یعنی کھٹمل مچھر پسّو۔ وغیرہ بھی پسند نہ کریں یعنی غلیظ اور خراب لہُو جو جونکوں یا پچھنوں کے بعد رہجائے اور اُسے دُوسری دفعہ نکالیں اور جب میٹھا لہُو کہینگے تو وہاں اُس لہُو سے عبارت ہوگی جسے خُون پینے والے جانور نہایت شوق سے پئیں یعنی خُوب کاٹیں اسی طرح ہلکا لہُو وہ کہلائیگا جو جلد اثر قبول کرے مثلاً جسکو خُون دیکھ کر غش آجائے یا جسکی رنگت پہ جلد نظر لگ جائے تو کہینگے اسکا ہلکا لہُو ہے یہ محاورہ خاص عورتوں کا ہے)

لہُو اُتر آنا (ہ) فعل لازم:- (۱) خُون کا مقام اسفل یا نیچے کی طرف نزول کرنا۔ (۲) خُون بھر آنا خُون جمع ہوجانا۔ (۳) سُرخ ہوجانا۔ لال ہوجانا۔ جیسے آنکھوں میں لہُو اُتر آنا +

لہُو اُترنا (ہ) فعل لازم:- (۱) خُون کا مقام اسفل کی طرف رجوع کرنا۔ نیچے آنا۔ بھر آنا (۲) سُرخ ہونا۔ لال ہونا +

لہُو آنا (ہ) فعل لازم:- (۱) خُون نکلنا۔ خُون جاری ہونا (۲) خُون کے دست آنا۔

لہُو اَوٹانا (ہ) فعل متعدی:- عو۔ لہُو کھولانا۔ لہُو میں متواتر غصّے یا غم کے باعث جوش پیدا کرنا۔ نہایت جلانا +

لہُو اَوٹنا (ہ) فعل لازم:- عو۔ لہُو کھولنا۔ خُون میں آٹھ پہر کے غم یا غصّے کے سبب جوش آنا۔ نہایت جلنا +

لہُو برسنا (ہ) فعل لازم:- خُون ٹپکنا۔ خُون کا نمایاں ہونا۔ خُون جھلکنا جیسے اُس کی آنکھوں سے لہو برستا ہے + خُون کی بارش ہونا +

لہُو بگڑ جانا (ہ) فعل لازم:- خُون میں فساد آجانا۔ خون کا قوام بگڑ جانا۔

خُون کی اصلی حالت میں فرق آجانا۔ کوڑھ ہوجانا۔ جذام ہوجانا۔ آتشک ہوجانا + خُون میں حدّت آجانا +

لہُو بہانا (ہ) فعل متعدی:- (۱) خُون نکالنا۔ خُون جاری کرنا (۲) خُونریزی کرنا۔ قتل کرنا۔ جان سے مارنا۔ ہلاک کرنا (۳) جان دینا۔ خُون کرنا ہلاک ہونا ؎

ست لال کر آنکھ اشک خُوں بہ دیکھ اپنا لہو بہائینگے ہم —— (مومن)

لہُو بھرا (ہ) صفت:- خُون آلود۔ خُون میں لتھ پتھ۔ خُون سے لتھڑا ہوا +

لہُو بھرنا (ہ) فعل لازم:- خُون لگ جانا۔ خُون میں آلودہ ہوجانا ؎

محضر ہمارے خُون کا ہوگا یہ حشر کو اچھا ہوا لہُو ترے دامن میں بھر گیا (صبا)

لہُو پانی ایک کرنا (ہ) فعل متعدی:- (۱) خُون اور پانی ملانا خوننابہ بنانا۔

فلک نے ایک کیا ہے مرا لہُو پانی ذخیرہ چاہیئے تھا چشم خُوں فشاں کے لئے (صابر)

(۲) اتنی محنت و مشقت کرنا کہ اُس کی گرمی سے لہُو کا نہایت رقیق ہوجانا محنت شاقّہ سے جسم کے لہُو پانی کو ملا کر ایک کردینا + سخت محنت اٹھانا چوٹی کا پسینا ایڑی تک لانا۔ پسینا بہانا۔ پسینوں میں نہانا + کسی کام میں نہایت سرگرمی دکھانا۔ کمال جدّ و جہد فرمانا۔ ازحد جستجو کرنا ؎

ملے سرشک میں کس رنگ خُونِ دل عارف عجب تلک کہ کرُوں ایک میں لہُو پانی
کرے نہ ایک یہ اپنا اگر لہو پانی تو اُسکے پاؤں تلک کس طرح حنا پہنچے (عارف)

چشمِ خُونبار سے برسے نہ کبھی پانی ایک ابر ہر چند کرے اپنا لہُو پانی ایک (غافل)

کرتا ہے ابر اپنا لہُو پانی ایک کیوں کب رو سکیگا دیدۂ خُونبار کی طرح (مومن)

ایک کرنے سے لہُو پانی کہیں ہوتا ہے ایک قطرۂ خون جگر ہے اور آنسو اور ہے (لا اعلم)

(۳) جان ہلکان کرنا۔ اپنے کو ہلاکت میں ڈالنا۔ اپنا حال قریب بہ مرگ پہنچانا اپنی جان کو نہایت تکلیف دینا۔ ازحد رنج اُٹھانا ؎

ہمنے کیا رو رو کے جو اپنا تجھ بن لہُو پانی ایک پھر تو اشک گلگوں نکلے اپنی کیا کیا آنکھوں سے (ظفر)

رو کے کیونکر نہ کریں اب لہُو پانی ہم سُنتے ہیں غیر سے وہ شیر و شکر رہتا ہے (اسیر)

لہُو پانی کیا رو رو کے تمنے ایک کیوں سالک مٹاتے ہو کہیں گریہ سے لکھا اپنی قسمت کا (سالک)

رات جو بات نہ مطلب کی مری مانی ایک شمع ساں میں کیا رو کے لہو پانی ایک (نکہت)

تونے ڈھرکے جو رنگیں۔ مجھے کل لب کا بوسہ نہ دیا جانی ایک
سینے اس سر کی قسم ہے اپنا کیا رو رو کے لہو پانی ایک (قطعہ رنگین)

(۴۔ عو) نہایت طیش کھانا۔ نہایت غضب ہونا۔ ازحد غصّہ کرنا۔ نہایت بگڑنا خفا ہونا۔ ناراض ہونا ؎

اے دوگانا گر زناخی سے نہیں لگا ترا — تو نے ایک اپنا لہو پانی کیا کس واسطے (رنگین)

(۵) کسی کو نہایت غصہ دلانا۔ جلانا۔ جلا کر کباب کرنا۔ غضبناک کرنا + نہایت رنج دینا۔ تکلیف دینا۔ ستانا۔

لہو پانی ایک وہ دونوں نے کیا میرا اب — یعنی دل لہو ہوا سب چشم پانی ہو گئی (میر)

لہو پانی ایک ہونا (۵) فعل لازم:۔ عو۔ غصے کے مارے کھایا پیا انگ نہ لگنا +

لہو پانی کرنا (۵) فعل متعدی:۔ (۱) لہو پانی ایک کرنے کا مخفف۔ جان ہلکان کرنا۔ کثرتِ اشکباری سے خون کو خوننابہ بنا دینا۔ کمال مشقت کرنا۔

شوقِ وصلت میں ہے شغل اشک افشانی مجھے — ہجر میں کرنا پڑا آخر لہو پانی مجھے
رلاتا ہے وصالِ یار کا شوق — فراق اپنا لہو کرتا ہے پانی } (آتش)

انکا وہ نا ترسے کہنا کہ عبث رو رو کر — پانی کرنا تمہیں خوب اپنا لہو آتا ہے (احمد نصیر خان)

(۲) کسی مرض کے سبب لہو میں پانی کا بڑھ جانا۔ لہو کی سرخی کا زائل ہو جانا +

لہو پانی ہونا (۵) فعل لازم:۔ (۱) خون کا رقیق ہونا۔ خون کا پتلا پڑنا + خون میں رطوبت کا بڑھ جانا (۲) جان ہلکان ہونا۔ جان پر بنا۔ جان جانا۔ آفت آنا۔ نہایت رنج ہونا۔ غم و ہم کا سامنا ہونا۔ جی جلنا۔ پیچ و تاب کھانا۔

نہیں معلوم کس کس کا لہو پانی ہوا ہوگا — قیامت ہے سرشک آلودہ ہونا تیری مژگاں کا (غالب)

لہو پسینا ایک ہونا (۵) فعل لازم:۔ نہایت محنت و مشقت میں پڑنا۔ سختی اٹھانا۔ مصیبت جھیلنا۔ کشٹ اٹھانا۔

یہ اک خارکش صبر و ہمت میں کامل — یہ کہتا تھا محنت سے گھٹتا تھا جب دل
کہ جن سختیوں کا اٹھانا ہے مشکل — وہی ہیں کچھ اے دل اٹھانے کے قابل
حلال آدمی کو ہے کھانا نہ پینا
نہ ہو ایک جب تک لہو اور پسینا } (حالی)

لہو پی پی کر رہنا (۵) فعل لازم:۔ نہایت غصہ کی برداشت کر کے خاموش رہنا۔ غصہ مار مار کر رہنا۔ آپ ہی آپ کھول کر رہنا۔ جی ہی جی میں جلنا۔ اندر ہی اندر غصہ کھانا۔ اندر ہی اندر گھٹنا۔ غم کھانا۔

پی پی کے اپنا لہو رہیں گو کہ ہم ضعیف — جوں رینگتے نہیں ہے انہوں کے تو کان پر (میر)

جب میں کچھ کو نخرے سے کہتا ہوں — لہو پی پی کے اپنا رہتا ہوں (سودا)

لہو پی جانا (۵) فعل لازم:۔ مار کر خون پی جانا۔ مار ڈالنا۔ قتل کر دینا۔ خون چوس لینا۔

یکر گردن لہو پی جاؤں میں ایک گھونٹ میں سالے — نہیں چلتا ہے بجواروں سے کچھ مقدور ششے کا (سوز)

اسکا ہوں مشتاق گر پاوے تو پی جاوے لہو — جسکو اتنی ضد ہے اپنے تشنۂ دیدار سے (معروف)

لہو پینا (۵) فعل متعدی:۔ (۱) خون آشامیدن کا ترجمہ۔ خون پینا۔ خون چوسنا۔

قاتل یہ رنگ پان ہے لبِ لعل پر ترے — یا تو نے ذبح کر کے کسی کا لہو پیا
تو بھی کبھی عیادتِ بیمارِ عشق کر — کہتے ہیں تیرے واسطے مر مر کے وہ جیا } (نصیر)

ہمارا پی کے لہو تیرے تیر کا سوفار — یہ چپ ہوا ہے کہ گویا نہیں زباں منہ میں (ذوق)

اب وہ جگر تپش سے تڑپتا ہے تشنہ لب — مدت تلک جو میر کا لہو پیا کیا (میر)

(۲) نہایت دق کرنا۔ جان مارنا۔ ستانا۔ جان کھانا۔ تکلیف دینا۔ جیسے اس لڑکے نے تو ہمارا لہو پی لیا۔ وہ روز آ کر لہو پیتا ہے۔

جو کچھ کہ میرے تن میں لہو تھا سوا یک سال — عامل نے خیر آباد کے پیکر کیا تمام (سودا)

رنگین ہم تو تجھ کو ایسا نہ جانتے تھے — تو نے تو عاشقوں کا لہو پی لیا ہے پیارے
کوئی آشنا جا کے پوچھوا اس نگوڑی چاہ سے — چاہ کر اس کو لہو میرا پیا کس واسطے } (رنگین)

(۳) قتل کرنا۔ مارنا۔ ذبح کرنا۔ جان لینا۔ خون بہانا۔

سچ بتا مجھ کو تو سوفار خدنگِ قاتل — لہو کس کس کا پئیگا دہنِ سرخ ترا (نصیر)

لہو پیئے (۵) (قسم سخت) خون پیئے۔ مارے۔ جنازہ دیکھے جو ہے کرے۔ نام کرے پیٹے (یہ وہ قسم ہے جو عزیز عزیز کو دوست دوست کو عاشق معشوق کو یا معشوق عاشق کو اپنے اس اعتبار پر دلاتا ہے جو اُسے اس کا خیر خواہ ثابت کرتا ہے۔ جیسے ہمارا لہو پیئے جو پان نہ کھائے۔

کہتے ہے خنجر قاتل سے یہ گلو میرا — کمی جو مجھ سے کرنے تو پیئے لہو میرا (ذوق)

فصاد خوں فساد پہ ہے مجھ سے اندنوں — نشتر نہ تو لگائے تو میرا لہو پیئے (میر)

لہو تھوکنا (۵) فعل متعدی:۔ خون ڈالنا۔ خون کی قے کرنا + سِل کا آزار ہونا۔ پھیپھڑے میں غم یا رنج کے باعث زخم پڑ کر منہ سے لہو آنے لگنا اور اسی میں تحلیل ہو جانا۔ وقت قریب پہنچنا۔

پان وہ کھاتے ہیں میں تھوکتا ہوں غم لیے — انکے ہونٹوں پہ ہے سرخی مرے لب پہ دم ہے (امانت)

وہ لب کیا دیکھ کر گلبرگ لختِ دل یہ تھوکے ہے — کہ پیسکر پائے رنگیں پر حنا بھی تو لہو تھوکے ہے (میر)

عشق کہتے ہیں اسے یہ نیمچۂ ابرو کا — صورتِ زخم لہو تا دم آخر تھو کا (آتش)

لہو ٹپکنا یا چونا (۵) فعل لازم:۔ (۱) لہو گرنا۔ لہو بہنا (۲) نہایت سرخ و سفید ہونا۔ چقندر بنا۔ جسم سے خون جھلکنا۔ جسم میں خون افراط سے ہونا۔ جیسے آجکل تو اُسکے گالوں سے لہو ٹپک رہا ہے یعنی خوب سرخ و سفید ہو رہا ہے (۳) کوڑھ ہونا۔ جلدی امراض کے سبب مواد ٹپکنا +

لہو خشک ہو جانا یا ہونا (۵) فعل لازم:۔ (۱) خون سوکھ جانا۔ غم یا خوف سے جسم میں خون نہ رہنا۔ دم خشک ہو جانا۔ ڈر جانا۔ خوف چھا جانا۔ رعب بیٹھ جانا۔ دم بند ہونا۔ خون کی حرکت بند ہونا۔ خوف کے مارے دم فنا ہونا۔ جان نکلنے لگنا۔

مرنے کی بھی امید نہیں خُوب ہے تقدیر　پہلے ہی لہُو خشک ہے جو تیغ دو دم کا (نسیم دہلوی)

(۲) نہایت رنج وصدمہ پہنچنا۔ دم پر بننا۔ جان پر بننا۔ ف

غسلِ صحت کی خبر سُن کے ہوا خشک لہُو　خُوں میں نہلانے کو فوراً مجھے جلاد آیا (امانت)

خُشک ہوجاتا ہے حاسد کا لہُو سُننے کے ساتھ　کوئی ناسخ کا جو مجکو شعرِ تر آتا ہے یاد (ناسخ)

لہُو دینا (ہ) فعل متعدی:۔ خُون چھوڑنا۔ فصد کھلتے وقت رگ سے خُون نِکلنا۔ خُون برآمد ہونا۔ جیسے اُن کی فصد نے خُون نہیں دیا +

لہُو ڈالنا (ہ) فعل متعدی:۔ دیکھو (لہُو تھوکنا)۔ مرض سِل میں مُبتلا ہونا دِق ہونا۔ راج روگ ہونا ف

کیا کیا مزے اُڑائے ہیں اُسکے اُگال کے　مرمر گئے رقیب لہُو ڈال ڈال کے (مجیز)

لُوٹے مزے جو ہم نے تمہارے اگال کے　مرمر گئے رقیب لہُو ڈال ڈال کے (قلق)

لہُو رونا (ہ) فعل لازم:۔ خُوں گریستن کا ترجمہ۔ بجائے اشک آنکھوں سے خُون نکلنا۔ نہایت رونا۔ روتے روتے آنسُو باقی نہ رکھنا۔

(شعرا کا خیال ہے کہ جب آنکھوں کے آنسُو کثرتِ گریہ سے خشک ہوجاتے ہیں تو اُن کی بجائے خُون ٹپکنے لگتا ہے) +

لہُو سفید ہوجانا یا ہونا (۱) فعل لازم:۔ خُون کی حرارت کا زائل ہوکر سفیدی لے آنا + محبت کا وصال ہوجانا۔ محبت نہ رہنا۔ سرد مہری و بے مہری کا زور پکڑنا + اپنایت اور محبت کا اُٹھ جانا + رحم نہ رہنا۔ دیا نہ رہنا۔ مروّت نہ رہنا ف

دوست جب دشمن ہوئے اور آشنا نا آشنا　ہوگیا لوہو جہاں کا ہمنے جانا ہاں سفید ｝
سرخرُو ہوں اے ظفر کیونکر عزیزوں سے عزیز　بے مروّت ہے زمانہ ہوگئے لوہو سفید ｝ (ظفر)

کیوں ہو نہ جائے اہلِ جہاں کا لہُو سفید　اُلفت کا کر گیا ہے جہاں سے فرار رنگ (ناسخ)

قطرۂ اشک میں سُرخی کا کہیں نام نہیں　لہُو تیرا بھی ہوا اے دلِ ناکام سفید (آتش)

لہُو سُوکھ جانا یا سُوکھنا (ہ) فعل لازم:۔ دیکھو (لہُو خشک ہوجانا) ف

سُناتا ہے مجھے تو کیوں کہ پیاسا ہوں ترے خُوں کا　لہو میرا تو اے قاتل یہ سنکر سُوکھ جاتا ہے (ظفر)

لہُو کا بِگاڑ (ہ) اسم مذکر:۔ خُون کی بیکاری۔ فسادِ خوں +

لہُو کا پیاسا (ہ) صفت:۔ تشنۂ خُون۔ جانی دُشمن۔ دشمنِ جان۔ جان کا لاگو۔ جان کا خواہاں۔ جان کا لیوا + ف

گرچہ خُونی ٹک بھی ہے تو خاک سی مُنہ پر اُڑتی ہے　شام و سحر رہتے ہیں یعنی اپنے لہُو کے پیاسے ہم (میر)

مقتل میں نکلے ہے زبانِ یار کی شمشیر　کس مرتبہ پیاسی ہے شہیدی کے لہُو کی (شہیدی)

خُون اپنا گراؤں جو گرے اُنکا پسینا　اور ہائے ستم وہ مرے لوہو کے ہوں پیاسے (ظفر)

جو بہنے دیگا نہ محتسب تو یہ مے خوار　رہینگے اُسکے لہُو کے پیاسے کچھ بھی نہ ہو ｝
کھلے نہیں اب سُوفار میری جانب کو　لہُو کے پیاسے وہ دو دو سے ہیں مُنہ پسارے تیر ｝ (ظفر)

لہُو کا پیاسا ہونا یا رہنا (ہ) فعل لازم:۔ جانی دشمن ہونا۔ جان کا لاگو ہونا دشمنِ جاں ہونا۔ خُون کا تشنہ ہونا۔ قتل کی تاک میں رہنا۔ مارنے کی فکر میں رہنا۔

جانتا ہُوں کہ غم ترا پیاسا مرے لہُو کا ہے　پر نہ جگر میں ہو مرے قطرۂ خُوں تو کیا کرُوں (ظفر)

شوق پیدا اُن گلرخانِ بوستاں کا مجکو ہے　لہُو کے پیاسے ہیں جو مجھ تشنۂ دیدار کے (جرأت)

سرِشک سُرخ کو جاتا ہُوں جو پیتے ہر دم　لہُو کا پیاسا ملے الاتصال اپنا ہُوں ｝
رات پیاسا تھا مرے لہُو کا　ہونا دیوانہ ترے سگِ کُو کا ｝ (میر)
اسیر لہُو کے پیاسے ہیں تیرے لبوں کے شکل　اک نام کو رہی ہے عقیق یمن میں آب ｝

پیاسی مرے لہُو کی وہ رہتی ہے دمبدم　برلائیے کبھو تو میاں آرزوئے تیغ (درد)

عاشقوں کے لہُو کی پیاسی ہیں　مچھلیاں اُس کفِ حنائی کی (وزیر)

تیشے کے جو دہن سے نکل آئی ہے زباں　پیاسا ترے لہُو کا تو اے کوہکن نہ ہو (غافل)

لہُو کا جوش (۱) اسم مذکر:۔ ولولۂ مہر و محبت۔ مامتا۔ ایک خُون ہونے کی محبت خاندانی اُلفت۔ مادری محبت۔ خواہری محبت۔ برادرانہ اُلفت۔ پدری محبت وغیرہ

دم نکل جاتا ہے میرا دیکھ کر اندا ات غیر　آدمی سب ایک ہیں یہ بھی لہُو کا جوش ہے (برق)

لہُو کا جوش کرنا (۱) فعل متعدی:۔ رگِ محبت کا حرکت کرنا۔ مامتا کا زور کرنا۔ مامتا اُچھلنا۔ مہر و محبت کا ولولہ اُٹھنا۔ جیسے بھائی کی مصیبت سُنتے ہی لہُو نے جوش کیا بہن ننگے پاؤں ننگے سر نکل کھڑی ہوئی +

لہُو کا جوش کھانا (۱) فعل متعدی:۔ (۱) خُون کا اونٹنا۔ خُون کا چکر کھانا خُون کا تاؤ کھانا۔ خُون میں حرارت کا زیادہ ہونا۔ خُون کی حدت کا بڑھجانا (۲) دیکھو (لہو کا جوش کرنا) +

لہُو کا کڑوا ہونا (ہ) فعل لازم:۔ خُون کا تلخ ہونا جسکے باعث پسو کھٹمل مچھر وغیرہ آدمی کو نہیں کاٹتے +

لہُو کا میٹھا ہونا (ہ) فعل لازم:۔ خُون کا شیریں ہونا۔ جسکے باعث کھٹمل پسو مچھر وغیرہ خُوب کاٹتے ہیں +

لہُو کا ہلکا (ہ) صفت:۔ عو۔ وہ شخص جو کسی کا صدمہ یا خُون دیکھکر غش کھاجائے نہائت نرم دل۔ لطیف الدم۔ لطیف اور صاف خون والا۔ وہ شخص جسکا خُون جلد اثر قبول کرے

لہُو کا ہلکا ہونا (ہ) فعل لازم:۔ عو۔ نہایت نرم دل ہونا۔ از حد رحم دل ہونا۔ دل کا کچا ہونا۔ کسی کا خُون یا صدمہ دیکھکر غش آجانا ف

اُس سُرخرو دوپٹے کی طرف دیکھ نہ اے دل　ناحق سُبکی ہوگی لہُو تیرا ہلکا ہے (بحر)

لہو کٹنا یا کٹ پڑنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) خُون کے دست آنا۔ پیخانہ کی راہ خُون لِٹّلنا (۲) فرج کے راستے خون کا بافراط بہنا۔ پیر چُھوٹنا +

لہو کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ع۔ خُون میں ڈبونا۔ تلخ کرنا۔ غصہ دلا کر مزہ کھونا۔ انگ نہ لگنے دینا۔ جزوبدن نہ ہونے دینا ؎

لال پیلی مجھے غصّے کی دکھا کر آنکھیں   کھانا پینا مرا کیوں آپ لہُو کرتے ہیں (میر یار علی)

لہو کو پانی کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) کسی مرض سخت کا آدمی کے خُون کو پانی کر دینا۔ خُون کی سُرخی کا جاتا رہنا۔ خُون میں حرارت کا نہ رہنا (۲) دق کرنا۔ ستانا۔ ازحد تکلیف دینا ؎

فرصت ملی نہ گریہ سے ایک لحظہ عشق میں   پانی مرے لہُو کو اِس آزار نے کیا (آتش)

لہُو کے سے گھُونٹ پینا (ہ) فعل متعدی:۔ غم و رنج یا خشم و غضب کی برداشت کرنا۔ غصّے کو مار کر رہ جانا۔ غم کھانا۔ برداشت کرنا۔ بردباری کو کام میں لانا۔ سخت تکلیف یا صدمہ کو جھیلنا۔ جبر و صبر اختیار کرنا۔ غم و غصّہ کو ضبط کرنا + تیہا مارنا ؎

جب وہ آبِ تیغ وقفِ ہر گلُو ہونے لگا   گھُونٹ لہُو کیسے پی پی کر یہ گھائل ہو گیا (ممنون)

لہُو کی قسم (۱) اسم مؤنث:۔ع۔ جان کی قسم۔ جیسے "تمھیں ہمارے لہُو کی قسم جو وہاں جاؤ" +

لہُو کے گھُونٹ (ہ) اسم مذکر:۔ جرعۂ خُون۔ خُون کے گھُونٹ۔ مجازاً زہر کے گھُونٹ ؎

پیاس میں یاد جو شبّیر کی آئی ناسخ   گھُونٹ کیونکر نہ لہُو کے ہوں دمِ آب مجھے (ناسخ)

لہُو کے گھُونٹ پینا (ہ) فعل متعدی:۔ اوّل معلوم دوم نہایت رنج و غم کھانا۔ غصّے یا غضب کی برداشت کرنا۔ جبر و صبر اختیار کرنا۔ غم و غصّہ کو ضبط کرنا ؎

گلے پر غیر کے چلتی ہے تیغِ تیز روز اُسکی   لہُو کے گھُونٹ کس دن عاشقِ شیدا نہیں پیتا (مصحفی)

پلانا غیر کو صہبائے مشکبُو کے گھُونٹ   پئیگا رشک سے ظالم کوئی لہُو کے گھُونٹ (ظفر)

دل کہتا ہے کیوں پیتے ہو تم گھُونٹ لہُو کے   خالی کرو رو رو کے اگر چشم بھر آئے (رند)

لہُو کے گھُونٹ گھوٹنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) صبر و جبر کرنا۔ غم و غصّہ کھانا۔ باوجود تکلیف و صدمہ شکوہ و شکایت زبان پر نہ لانا۔ غصّے کو ضبط کرنا۔ (۲) جلنا۔ انگاروں پر لوٹنا۔ رشک کرنا۔ حسد کرنا۔ تلملانا ؎

گلے کو کاٹ کر اپنے شہیدانِ محبت نے   لہُو کے گھُونٹ گھوٹے ہیں حنائے پا پر کیا (آتش)

گھونٹا کریں ہم ایسے برس یوں لہُو کے گھُونٹ   اور بادہ خواری میں کٹے برسات آپ کی (رند)

لہُو کے نالے بہا دینا (ہ) فعل متعدی:۔ نہایت خُونریزی اور کُشت و خُون کرنا +

لہُو کی ندیاں بہ گئیں (ہ) محاورہ:۔ (۱) کثرت سے خُون جاری ہوا۔ (۲) نہایت کُشت و خُون ہوا +

لہُو گھونٹنا (ہ) فعل متعدی:۔ رنج کرنا۔ غم کھانا۔ رائی گھن ڈالنا +

لہُو لگا کر شہیدوں میں مِلنا یا داخل ہونا (۱) فعل لازم:۔ تھوڑی مناسبت سے اپنے کو پُورا مستحق سمجھنا۔ ذرا سا کام کرکے اپنے کو بڑا کام کرنے والوں میں شمار کرنا۔ کسی رنگ میں ملنا۔ پانچویں سواروں میں داخل ہونا۔ کسی کی وضع اور صُورت اُس میں شامل ہونے کے واسطے اختیار کر لینا۔ زبردستی یا دھینگا دھینگی سے ناموروں میں شریک ہونا۔ کسی کام میں تھوڑا سا شریک ہو کر اپنا نام کر دینا۔ کسی صحبت یا جلسہ میں شریک ہونے کی وجہ سے اُسکے کچھ رنگ ڈھنگ اختیار کر لینا + بے سبب اور بلا وجہ اپنے کو خرابی میں ڈالنا۔ آفت میں پڑنا۔ بلا سر لینا ؎

لہُو لگا کے شہیدوں میں کیوں ملا گلچین   تجھے یہ کِس نے کہا تھا کہ کوُے یار میں جا (رنگین)

گل اُس نگہ کے زخم رسیدوں میں مل گیا   یہ بھی لہُو لگا کے شہیدوں میں مل گیا (ذوق)

لگتے ہی پاپے یار کے بسمل ہوئی حنا   لو لہُو لگا شہیدوں میں داخل ہوئی حنا (نکہت)

داخل شہیدوں میں تو لُو ہو لگا کے سب تھے   شمشیر ناز سے پر انگار تھا سو میں تھا (سوز)

ناخُن سے بوالہوس کا گلا یوں نہیں چھل گیا   لو ہُو لگا کے وہ بھی شہیدوں میں مل گیا (میر)

قاتل کو مینے خط نہیں شنگرف سے لکھا   جسو جہ سے ہوا ہے تُو اے سرخرو قلم
یعنی کہ اُسکے عشق میں اسدم ملا ہے یاں   منّہ سے لہُو لگا کے شہیدوں میں تو قلم (ناظم)

کھا نیسے پان کے لب جان بخش چھل گئے   عیسے لہُو لگا کے شہیدوں میں مل گئے (نامعلوم)

(بعض اوقات عاشقوں میں داخل ہونے سے بھی مراد ہوا کرتی ہے) +

لہُو لوانا (ہ) فعل متعدی:۔ فصد کھُلوانا۔ خُون نکلوانا +

لہُو لُہان (ہ) صفت:۔ خُون آلُودہ۔ لہُو میں لتھ پتھ۔ خُون میں لتھڑا ہوا۔ خُونم خُون۔ آغشتہ بخُوں + وہ شخص جسکا تمام بدن مجروح ہونے کے سبب خُون سے آلُودہ ہو گیا ہو +

لہُو لُہان کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ ایسا زخمی یا گھایل کرنا کہ سر سے پاؤں تک خُون آلُودہ ہو جائے۔ بخُون آغشتن و آلُودہ کردن کا ترجمہ۔ خُونم خُون کرنا۔ خُون کی ندیاں بہانا +

لہُو لُہان ہو جانا (ہ) فعل لازم:۔ خُونم خون ہو جانا۔ خُون میں لتھ پتھ ہو جانا۔ خُون میں لتھڑ جانا۔ خُون میں بھر جانا ؎

آغوش غیر ہو گئے سارے لہُو لُہان   آساں نہیں ہے آپکے بسمل کا تھامنا (انشا)

لہو لہان ہونا (ہ) فعل لازم:۔ خون میں لتھ پتھ ہونا۔ خون میں شور بور ہونا۔ خون میں ڈوبنا۔ خون میں لتھڑنا۔ آلودہ ہونا۔ آغشتہ ہونا نہانا وغیرہ۔

گر پڑ کے پہنچے ہم تیرے کوچے میں اس طرح سارے لہو لہان ہیں شمع لگن کے تھم پانی (ظفر)

کر ذبح مجکو قاتل اپنی گلی سے باہر ناحق زمیں یہ ہوگی لوہو لہان گندی (معروف)

لہو لینا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) خون لینا۔ نشتر مارنا۔ نصد کھولنا۔ رگ زدن کا ترجمہ۔ لہو نکالنا۔ خون کم کرنا۔ صفرائے جوشیدہ کو نکالنا۔

ہے برخلاف سارے جہاں سے مرا مزاج کم کیجیئے لہو کو تو سودا زیادہ ہو — (غافل)

(۲) فصد کھلوانا۔ گندا خون نکلوانا + خون کم کرانا +

لہو موتنا (ہ) فعل متعدی:۔ پیشاب کے راستے خون آنا۔ خون کا پیشاب آنا۔ سوزاک یا پتھری یا حرارت جگر کے باعث پیشاب میں خون آنے لگنا۔

لہو موتا کرے کب تک مریض غم ترا او بت خبر لے ہے خلل پتھری کا حال اسکا دگرگوں ہے (شیخ باقر علی لکھنوی)

لہو میں ڈوبنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) خون میں غرق ہونا + خون میں آلودہ ہونا (۲) ہنگ لگنا۔ جزو بدن نہ ہونا جیسے کھاتے میں مت رُلاؤ سارا کھایا پیا لہو میں ڈوبتا ہے +

لہو میں لتھیڑنا (ہ) فعل متعدی:۔ خون میں بھرنا۔ خون آلودہ کرنا۔ خون میں سانا

اس صید مضطرب کو تامل سے ذبح کر داماں و آستیں نہ لہو میں لتھیڑ تو (ذوق)

لہو میں نہلانا (ہ) فعل متعدی:۔ دیکھو (لہو لہان کرنا)۔

نہلا دیا عدو کو لہو میں بسانِ تیغ میری زباں کے آگے چلے کیا زبانِ تیغ (مومن)

لہو میں ہاتھ رنگنا (ہ) فعل متعدی:۔ کسی کے خون سے ہاتھوں کو رنگین کرنا۔ قتل کرنا۔ خون کرنا۔ ذبح کرنا۔ ہلاک کرنا +

لہو نکالنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) لہو لینا۔ نشتر مارنا۔ فصد کھولنا (۲) لہو جاری کرنا۔ خون بہانا۔

لہو نکلوانا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) خون نکلوانا۔ فصد کھلوانا (۲) خون جاری کرانا۔

لہو ہو کر بہ جانا (ہ) فعل لازم:۔ کسی گوشتین عضو کا رقیق ہو کر یا خون ہو کر بہ جانا +

لہو ہو بہ گیا آنکھوں سے اے سوز یہی تھی کیا مگر تقدیر دل کی — (سوز)

لہو ہونا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) زخمی ہونا۔ خونم خون ہونا۔ لہو لہان ہونا۔ مجروح ہونا۔ گھائل ہونا۔

دل جگر سینہ ہوا لوہو تمام عاشقی کا یا خدا اُرجائے داغ (ممنون)

(۲) نہایت سُرخ ہونا۔ لال ہونا +

لَہو (ع) اسم مذکر:۔ (۱) کھیل۔ بازی۔ کریڑا (۲) جماع۔ مجامعت۔ بھوگ بلاس۔ مباشرت۔ صحبت + (۱-۲-۱) واہیات +

لَہو و لعب (ع) اسم مذکر:۔ کھیل کود۔ سیر و تماشا + عیش و نشاط۔ دل لگی تفریح۔ ہنسی مذاق + اشغال بے سود +

لَے (ہ) اسم مونث:۔ (۱) آوازِ موزون۔ سُر۔ آہنگ + لہجہ۔ لحن جیسے لَے سے خفا سُر سے برخلاف (کہاوت) (۲) شوق۔ آرزو۔ تمنا۔ اِشتیاق (۳) دُھن۔ خیال۔ رٹ۔ رٹنا (۴) سلسلہ۔ تسلسل +

لَے بڑھانا (ہ) فعل متعدی:۔ شوق بڑھانا۔ زیادہ مزہ ڈالنا۔ لت لگانا۔ عادت ڈالنا۔ چسکا ڈالنا +

لَے بڑھنا (ہ) فعل لازم:۔ شوق زیادہ ہونا۔ مزہ پڑنا۔ لت لگنا۔ چسکا لگنا۔ عادت پڑ جانا۔ عادی ہو جانا +

لَے لگا دینا (ہ) فعل متعدی:۔ شوق لگا دینا۔ بات سمجھا دینا۔ جیسے جو کسی نے لے لگا دی اُسی کی دُھن لگ گئی +

لَے کھلنا (ہ) فعل لازم:۔ چھپی بات کا معلوم ہونا۔ بھید کھلنا۔ قلعی کھلنا۔ حال معلوم ہونا +

لَے لگنا (ہ) فعل لازم:۔ رٹ لگنا۔ دُھن بندھنا۔ شوق لگنا۔ رٹنا لگنا +

لَے لینا (ہ) فعل متعدی:۔ سُر نکالنا۔ تان لینا۔ الاپنا۔ گانا۔ سُر نکالنا۔

تُمنے بجا دُنے کو جب ہاتھ ریچ تنے لی مجنوں ہو گئے سب یہ اس طرح کی لے لی (آبرو)

لے (ہ) صیغۂ امر از لینا (۱) پکڑ۔ پکڑ۔ گرفت کر (۲) سنبھال۔ قابو کر (۳) + تابع فعل (حرفِ جر) لیکر کا مخفف۔ اِبتدائیہ از کی بجائے۔ شروع سے۔ آغاز سے۔ اوائل۔ ابتدا سے۔ جیسے ایک سے لے سو تک۔ بازار سے لے گھر تک۔ ہاتھ سے لے پاؤں تک وغیرہ (۴) حرفِ تنبیہ و خطاب۔ سُن۔ متوجہ ہو۔ جان۔ معلوم کر۔ آگاہ باش۔ مظفر یار جنگ اشرف۔

کہتے نہ تھے ہم شکوہ بیداد نہ کرنا لے اے دلِ مضطر وہ ہوئے تجھسے خفا اور (اشرف)

لے اُڑنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) لیکر چل دینا۔ لیکر رفو چکر ہو جانا۔ لیکر بھاگ جانا۔ بھگا لے جانا + اپنے ساتھ لیکر اُڑ جانا (۲) بڑھا دینا۔ تیز کر دینا۔ بھڑکا دینا + نہایت مدہوش اور متوالا کر دینا۔ سرمست کر دینا۔ بیخود کر دینا۔ دماغ کو چکرا دینا۔ نشہ میں غرقاب کر دینا۔ ہوش و حواس کھو دینا۔

وہ نگاہِ مست دل کو لے اُڑی کہ دیکھنا کب ہوا ہمسے تحمل اِس شرابِ تیز کا (معروف)

لے اُڑا باد کی مانند یہ پانی ساقی کشتی مے ہوئی جوں تختِ سلیماں پیدا (مغفور)

ایک قطرۂ مے لے اُڑا سودا کو جگہ سے بارود کے تو دے کو ہے بس ایک تل آتش (سودا)

(۳) مزہ دوبالا کر دینا۔ لطف بڑھا دینا۔ مزیدار بنا دینا۔ چٹکیلا کر دینا۔ جیسے اس سالن کو کھٹائی لے اُڑا (۴) زیادہ مزیدار کر دینا۔ خوب موزون کر دینا۔

لے

پھلا دینا۔ رونق بڑھا دینا۔ جیسے "یہ گوٹ تو رضائی کو لے اُڑی" ۔

باعثِ اَوج ہے عشقِ بُتِ ترسا مجکو لے اُڑا نالۂ ناقُوس کلیسا مجکو (صابر)

(۵) لے پہنچنا۔ لے جانا۔ پہنچا دینا ۔

اُس بزمِ دِلکُشا میں بِٹھا ہی دیا مجھے دیکھو مرا خیال کہاں لے اُڑا مجھے (نامعلوم)

(۶) طرز یا ڈھنگ حاصل کر لینا۔ نقل اُڑا لینا۔ اُچک لینا۔ محمد اسد اللہ مظفر ۔

لے اُڑی طرزِ فغانِ بلبلِ نالاں ہمسے گُل نے سیکھی۔ روشِ چاکِ گریباں ہمسے (مظفر)

لے آنا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) لانا۔ آوردن کا ترجمہ + اُٹھا لانا + جا کر لانا۔

(۲) باہر سے لانا۔ دُوسرے مُلک سے لیکر آنا +

لے بھاگنا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) در ربودن کا ترجمہ۔ لیکر چل دینا۔ کسی چیز کو لیکر فرار ہو جانا (۲) بھگا کر لے جانا۔ کسی عورت کو نکال کر لیجانا۔ کسی عورت کو نکال لانا (۳) کسی کی طرز کو اُڑا لانا۔ بغیر سیکھے کوئی بات حاصل کر لینا + کسی کام کے نکات سے واقف نہ ہونا۔ ادھر میں رہنا +

لے بھاگو (ہ) صفت :۔ طرز اُڑا لینے والا۔ کسی کام کو بغیر سکھائے سیکھکر چل دینے والا۔ عطائی۔ بے اُستادا۔ نگرا۔ وہ شخص جسنے قاعدہ و ترتیب سے سیکھے بغیر کوئی کام اختیار کر لیا ہو +

لے بھائی (ہ) برائے ندا و خطاب :۔ (۱) سنو بھائی۔ دیکھو بھائی۔ جیسے لے بھائی ہم تو چلے (۲) تکیۂ کلام (۳) برائے تعجب +

لے بیٹھنا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) لے ڈوبنا۔ کسی کو لیکر پانی کی تہ میں جا بیٹھنا + اپنے ساتھ دوسرے کو بھی تباہ کر دینا۔ جیسے اپنا تو دیوالہ نکالا ہی تھا دوسرے کو بھی لے بیٹھے (۲) لے گرنا۔ اپنے ساتھ گرانا۔ جیسے یہ دیوار اُس دیوار کو بھی لے بیٹھی (۳) دبا بیٹھنا۔ دبا لینا۔ آسن کس لینا۔ آسنوں میں دبا لینا (۴) کسی عورت کو گھر میں ڈال لینا +

لے پالک (ہ) اسم مذکر :۔ وہ بچہ جسے لیکر پال لیا ہو۔ گود لیا ہوا۔ متبنّا۔ متبنیہ۔ فرزندی میں لیا ہوا۔ پسر خواندہ۔ دھرم کا بیٹا۔ دھرم کی بیٹی۔ گود لی ہوئی لڑکی ۔

خواستگاری جو کرے اُسکے نسب میں شک ہے دُخترِ رزپیرِ خرابات کی لے پالک ہے (اسیر)

رائج اتنی ہے مروت کہ غزالہ کو پلنگ اِس طرح سمجھے کہ فرزند گویا لے پالک (سودا)

لے پالنا (ہ) فعل متعدی :۔ گود لیکر پرورش کرنا۔ فرزندی میں لے لینا۔ متبنّیٰ کر لینا۔

لے پڑنا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) کسی بچّے کو ساتھ لیکر لیٹ جانا (۲) کسی عورت سے زبردستی ہمبستر ہو جانا۔ کسی عورت سے زبردستی لپٹ جانا۔ کسی عورت کو گرا کر اُس پر سوار ہو چلنا +

لے

لے جانا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) ٹھیرنے نہ دینا۔ جیتنے یا رہنے نہ دینا ۔

سکن کیا تھا دل لئے جو گیسُوئے یار میں سو شانہ ہاتھوں ہاتھ اُسے یہاں لے گیا (جُرأت)

(۲) لیکر چلے جانا۔ اُبھار کر لے جانا۔ بہکا کر لے جانا ۔

مُدت کے بعد گھر مرے آیا تو کیا کہُوں کچھ کہہ کے کان میں کوئی بدذات لے گیا (جُرأت)

(۳) ایک مُلک سے دُوسرے مُلک میں لیکر روانہ ہونا۔ دُوسرے ملک کو مال لادنا (۴) لے ڈوبنا۔ برباد کر دینا۔ جیسے "اپنے ساتھ اُسے بھی لے گئے"۔

(۵) مار ڈالنا۔ اُٹھا دینا۔ قائم نہ رکھنا۔ جینے نہ دینا ۔

کھا کھا کے غم ہر اک کا یا نتک گھُلے کہ بس دُنیا ہی سے ہمیں غمِ احباب لے گیا (جُرأت)

(۶) بہا دینا۔ گرا دینا۔ ڈھا دینا ۔

باقی ہے جوشِ گریہ سے ابتو خُدا کا نام سب گھر کے گھر کو موسم برسات لے گیا (جُرأت)

(۷) سلب کر لینا۔ لے لینا۔ چھین لینا ۔

بہُوت اُسکو دیکھ کے کیوں شیخ جی بنے یکون اُنکی کشف و کرامات لے گیا (جُرأت)

لے چلنا (ہ) فعل لازم :۔ ساتھ لے جانا۔ ہمراہ لے جانا۔ ساتھ لے لینا۔ معیت میں لے لینا۔ ساتھ کر لینا۔ سنگ لے لینا +

لے دوڑنا (ہ) فعل لازم :۔ عو۔ (۱) جلدی سے لیکر آ جانا۔ بھاگ کر لے آنا جیسے "بن بُلائی احمق لے دوڑی صحنک + کاتا اور لے دوڑی" (کہاوت)۔

(۲) بھاگ کر لے جانا۔ جلد لیکر چلا جانا (۳) بیان کرنے لگنا۔ مُنہ سے بات توڑ لینا۔ ذکر کرنے لگنا۔ ذکر چھیڑ دینا (۴) کسی کی نسبت گمان کر لینا +

لے دے (ہ) اسم مؤنث :۔ لینا دینا (۱) جلد لینا اور جلد دینا۔ مجازاً نہایت سعی و کوشش۔ دوڑ دھوپ۔ جد و جہد۔ مارا مار (۲) زجر و توبیخ۔ سرزنش لعنت ملامت۔ لتاڑ۔ جیسے "آج اُن پر بڑی لے دے ہوئی ہے"

لے دے کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) خُوب کوشش کرنا۔ نہایت دوڑ دھوپ اور جد و جہد کرنا۔ تندہی کرنا۔ مارا مار کرنا جیسے ابتو وہ بھی بہت سنبھل گئی ہیں۔ ہر بات کی لے دے کرتی ہیں بچوں کو پڑھنے لکھنے کی تاکید ہے نوکروں پر تقید ہے (چتر بھیلی) (۲) زجر و توبیخ کرنا۔ سرزنش کرنا۔ لعنت ملامت کرنا۔ تنبیہ کرنا۔ ڈانٹنا۔ ڈپٹنا۔ آڑے ہاتھوں لینا۔ خبر لینا۔ لتاڑنا جیسے اگر کسی سے بے ادبی ہوتی تو میرے سامنے اُسپر لے دے کرتیں کہ سُنو صاحب جھُوٹ میری چڑ ہے (مجالس النسا) (۳) مار پیٹ کرنا جیسے "جبتک زمیندار دوں پر لے دے نکرو کوڑی نہیں دیتے" +

لے دے ہونا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) خوب کوشش اور مارا مار ہونا (۲) مار پیٹ ہونا (۳) سرزنش ہونا لتاڑ ہونا

لے دے ہوئی رقیبوں پہ وہ شد و مد سے آج لے لے کے اپنا منہ وہ گریباں میں رہ گئے (نامعلوم)

لے دے کے (ہ) تابع فعل :۔ (۱) کمال کوشش سے۔ نہایت سعی اور

۱ ۴ ۲

جدّ و جہد سے (۲) بمشکل تمام۔ نہایت مشکل سے۔ بہزار دِقّت (۳) دے دلا کر کاٹ کُوٹ کر۔ چُکا چکُو کر۔ لینا لیکر دینا دیکر۔ بے باق کر کے۔ تمام وضعات کے بعد جیسے لے دے کے دس روپے بچے ہیں (۴) کُلُّھُم۔ صرف۔ فقط۔ اکیلا۔ تنہا جیسے اُنکے لے دیکے یہی بچہ ہے اور آگے خدا کا نام (۵) سب میں سے۔ منجملہ۔ (۶) ہمگی۔ تمام۔ سارا (۷) کلمۂ حصر۔ بچا کُھچا۔ باقی ساقی ؎

لے دے کے یہاں جسم میں اک جان ہے باقی کِس کِس کو تری دیکھیئے لُوٹیگی ادا اَور (قدرت اللہ مضطر)

۳

لے دینا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) دلوا دینا۔ لوا دینا (۲) خرید وا دینا۔ مُول لے دینا خرید دینا۔ خرید کر دینا۔ مول لیکر دینا +

لے ڈالنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) خرید لینا۔ خرید ڈالنا۔ مُول لے لینا جیسے اِنکی دفعہ گڑ بھی لے ڈالو (۲) ہرا دینا۔ عاجز کر دینا۔ چِیں بُلوا دینا۔ مات کر دینا۔ تھکا دینا (۳) جھنجھوڑ ڈالنا۔ کھڑ کھڑا ڈالنا۔ خبر لے ڈالنا۔ آڑے ہاتھوں لینا (۴) لے لینا۔ باقی نہ چھوڑنا جیسے تمنے تو اُسکی جان لے ڈالی (۵) انجام پر پُہنچا دینا۔ تمام کر دینا جیسے آج اِس کام کو بھی لے ڈالونگا (۶) مُضمحل کر دینا۔ جیسے دو روز کے بُخار نے لے ڈالا (۷) مار رکھنا۔ مار ڈالنا جیسے فُلاں مرض نے غریب کو لے ڈالا۔ (۸) جیت لینا۔ جیت جانا +

لے ڈوبنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) لے بیٹھنا۔ اپنے ساتھ دُوسرے کو بھی تباہ کر دینا۔ حالِ بد کا شریک کر لینا۔ اپنے ساتھ دُوسرے کو بھی نقصان پُہنچانا۔ (۲) پانی میں بٹھا دینا۔ دریائے فنا میں غرق کر دینا۔ ڈبو دینا ؎

سُنا جسدم کہ موجِ گل در و دیوار لے ڈوبی اسیرانِ قفس کو حسرتِ دیدار لے ڈُوبی (قائم)

خدا آنکھوں سے سمجھے لِلکو بھی ساتھ اپنے لے ڈوبیں نہیں تو پار تھا بیڑا غریقِ بحرِ اُلفت کا (نامعلوم)

لے رکھنا (ہ) فعل مُتعدّی:۔ خرید کر رکھ چھوڑنا۔ مُول لے رکھنا۔ خرید لینا +

لے رہنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) لے ڈُوبنا۔ لے مرنا۔ اپنے ساتھ سان لینا۔ جیسے تُم تو اپنے ساتھ دُوسرے کو بھی لے رہے (۲) کما لینا۔ حاصل کر لینا۔ جیسے اِس سَودے میں بھی کچھ نہ کچھ لے ہی رہیگا (۳) سیکھ لینا۔ ہنر حاصل کر لینا

لے لوٹ (ہ) صفت:۔ نادہند۔ قرض لیکر نہ دینے والا۔ نالوٹ۔ دام مار رکھنے والا + لیکر مُکر جانے والا + ریلچڑ +

لے لینا (ہ) فعل متعدّی:۔ (۱) چھین لینا۔ زبردستی لے لینا۔ غصب کر لینا مار لینا۔ دبا لینا (۲) خرید لینا۔ اپنا کر لینا۔ آیا گیا کر لینا۔ لگا لینا (۳) گرفت کر لینا قابو کر لینا۔ سنبھال لینا (۴) پھیر لینا۔ لوٹا لینا۔ واپس کر لینا۔ ہٹا لینا (۵) منزل طے کر لینا۔ جا پہنچنا (۶) پکڑ لینا۔ جا لینا۔ جیسے دو ہی کوس پر لے لیا

(۷) حاصل کر لینا۔ بہم پُہنچا لینا +

لے مرنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) لے ڈُوبنا۔ لے بیٹھنا۔ لے رہنا۔ حال بد کا شریک کر لینا۔ اپنے ساتھ سان لینا (۲) بہتان لگانا۔ الزام دھرنا۔ تُہمت دھرنا۔ نام لگانا۔ چوری لگانا۔ اتہام رکھنا۔ متہم کرنا ؎

چشم و نگہ کو تیری بدنام کیوں کریگا مرگ و قضا کو تیرا عاشق نہ لے مریگا (ذوق)

کیا قہر ہے جو ہمکو کفن بھی ہوا نصیب وہ لے مرے کہ میرا دوپٹا اُٹھا لیا (بحر)

(۳) غصب کر لینا۔ دبا لینا۔ مار لینا جیسے اُسکا روپیہ بھی لے مرا (۴) کھسوٹ لینا حاصل کر لینا۔ کما لینا جیسے روز کچھ نہ کچھ لے ہی مرتا ہے + (حقارتاً)

لے نکلنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) لے اُڑنا۔ لے جانا۔ لے بھاگنا (۲) کامیاب ہو جانا حاصل کر لینا + سیکھ جانا۔ پڑھ جانا +

لیئے (ہ) (برائے سبب، مفعول لہ):۔ (۱) برائے۔ واسطے۔ کارن۔ جہت (۲) تکمیل فعل کے واسطے جیسے کھالیئے پیلیئے وغیرہ +

لیئی (ہ) اسم مؤنث:۔ لیٹی۔ میدہ کو جو پتلا کر کے کاغذ وغیرہ جوڑنے کو پکا لیتے ہیں اُسے لیئی کہتے ہیں + سریش۔ لزاق +

لیئے (ہ) تابع فعل:۔ (۱) لئے ہوئے۔ لیکر۔ گرفتہ۔ (۲) مجبوراً۔ ناچار (مرکبات میں) +

لیئے پھرنا (ہ) فعل لازم:۔ ساتھ لیئے پھرنا۔ ہمراہ لیئے جانا جیسے ؎

لئے پھرتی ہے بلبل چونچ میں گُل اُس شہیدِ ناز کی تُربت کہاں ہے (نامعلوم)

لیئے جانا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) مجبور ہونا۔ ناچار ہونا (۲) شرمندہ ہونا۔ قائل ہونا۔ خجل ہونا۔ ذلیل ہونا۔ لجانا۔ کٹنا ؎

یُوں تو ہزاروں عذر وہ ہمسے کیئے گئے لیکن خمارِ چشم سے دل میں لئے گئے (نامعلوم)

کہ جو ہوا ہے ملاقات تو بدلا لے لیں جس سے وہ خُوب لئے جائیں وہ طعنے دیئے ہیں (مومن)

کل بزم میں جو ہم تجھے پُرفن لئے گئے کیا کیا دلوں میں رشک سے دشمن لئے گئے (صابر)

(۳) لیکر جانا جیسے ؎

لئے جاتا ہے نامۂ بیکس بال بیکا نہ ہو کبُوتر کا (نامعلوم)

لیئے مرنا (ہ) فعل متعدی:۔ ناحق نام لگانا۔ بلا سبب ملزم ٹھیرانا۔ بُہتان رکھنا۔ تہمت دھرنا۔ اتہام رکھنا۔ دوش دینا۔ الزام لگانا۔ جھوٹا نام لینا ؎

آپ کو میں ہلاک کرتا ہُوں لئے مرتے ہو کس پہ مرتا ہُوں (مومن)

اگرچہ مصحف رُوئے بتاں پہ ہاتھ دھرتا ہوں لئے مرتے ہیں کب تو سے لئے ہیں اسپہ مرتا ہُوں (نکہت)

لیا (ہ) (لینا مصدر کا ماضی مُطلق) (۱) پکڑا۔ گرفت کیا (۲) حاصل کیا۔ وصول کیا۔ (۳) شرمندہ کیا۔ لجایا (۴) خریدا۔ مُول لیا۔ (۵) کمایا۔ کھٹا۔ باقی معانی اسکے مصدر میں دیکھو

لیا

لِیادِیا[۵۷] (ہ) اسم مذکر:۔ ثمرۂ افعالِ نیک۔ کیا کرایا۔ وہ نیکی جو کبھی کی ہو۔ کرنی کا پھل
لیادِیا آگے آجانا (ہ) فعل لازم:۔ نیکی کا آڑے آجانا۔ کرنی کا پھل ملنا۔ افعال و کردارِ نیک کا ثمرہ حاصل ہونا۔ نیکی کا نتیجہ ملنا ؎

نالے سے گرتے گرتے رہا سر پہ آسماں   کچھ آج آگیا مرے آگے لیا دیا   (عارف)

لیا گیا (ہ) محاورہ:۔ شرمندہ ہوا۔ خجل ہوا۔ لجایا۔ محجوب ہوا + ذلیل ہوا۔ رسوا ہوا۔
لیا ہی نہیں جاتا (ہ) محاورہ:۔ (۱) سامان میں ہی نہیں آتا۔ کسی طرح قابو پر نہیں چڑھتا۔ سنبھالے نہیں سنبھلتا۔ منائے نہیں منتا۔ کسی کی نہیں سنتا (۲) دھوکے میں نہیں آتا۔ دھوکا نہیں کھاتا +
لیاقت (ع) اسم مؤنث:۔ (۱) استعداد۔ قابلیت (۲) وصف۔ گُن۔ ہُنر۔ جوہر۔ خُوبی۔ عمدگی۔ فضیلت (۳) حوصلہ۔ ظرف۔ سمائی (۴) شائستگی۔ تہذیب۔ سزاواری (۵) دانائی۔ ہوشیاری۔ چترائی (۶) کسی چیز کے حاصل کرنے کا مادہ (۷۔۱) مقدور۔ مقدرت۔ استطاعت +
لیپ (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) ضماد۔ پلستر۔ وہ دوا جو پانی یا روغن میں ملا کر ملی جائے اگر غلیظ ہو تو ضماد اور رقیق ہو تو طلا کہتے ہیں (۲) کہگل۔ ریختہ +
لیپ چڑھانا (ہ) فعل متعدی:۔ پلستر کرنا۔ لیپنا۔ ضماد کرنا۔ چپڑنا +
لیپ کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ ضماد کرنا۔ پلستر کرنا۔ چُپڑنا +
لیپ لگانا (ہ) فعل متعدی:۔ ضماد کرنا۔ چُپڑنا +
لِیپا پوتا (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) لیپا اور پوتا ہوا۔ پلستر۔ قلعی (۲) کیا کرایا۔ بنا بنایا۔ جیسے سارا لیپا پوتا بہ گیا +
لے پالک (ہ) اسم مذکر:۔ متبنّٰے۔ گود لیا ہوا + متبنیہ۔ گود لی ہُوئی۔
لیپا لیپا پھر دیکھا تو ہاتھ ہی کالے (ہ) کہاوت۔ محنت کی اور کچھ ثمرہ پایا۔
لیپنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) پوتنا۔ کہگل کرنا۔ قلعی کرنا + گوبری پھیرنا۔ پچارا کرنا۔ پچارا پھیرنا۔ + پلستر کرنا (۲) چوکا دینا۔ چوکا کرنا (۳ عو) چھپانا۔ دبانا۔ مخفی کرنا۔ جیسے اُسکی باتوں کو کہاں تک لیپوں اپنے عیب سب لیپتے ہیں (ہندو دعو) (۴ لکھنؤ) آموختہ بھول جانا +
لیپنا پوتنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) پلستر کرنا اور پوتا پھیرنا (۲) اسم مذکر۔ لپائی پُتائی +
لیپنے کا نہ پوتنے کا (ہ) محاورہ:۔ محض نکما۔ محض بیکار۔ کسی کام کا نہیں جیسے بلی کا گوہ لیپنے کا نہ پوتنے کا +
لیپے میں آجانا (ہ) فعل لازم:۔ (عوام) آٹے کے ساتھ گھن پس جانا۔ سنا۔ آلودہ ہوجانا۔ دُوسرے کی مصیبت یا بلا میں آپ بھی مبتلا ہوجانا۔ ناگہانی آفت میں آجانا جیسے پڑوسن نے کوسنے دیئے میں لیپے میں آگئی + کیا کہیں اُسکے ساتھ

لیت

ہم بھی لیپے میں آگئے (چونکہ جو چیز لیپنے کی مٹی میں ملجاتی ہے وہ بھی ساتھ کے ساتھ لیپنے میں آجاتی ہے اس وجہ سے معانیٔ مذکورہ پر اطلاق ہونے لگا۔ ہمارے دوست نے جو اس کی وجہ تسمیہ لکھی ہے کہ لیپی ہوئی جگہ میں سیلن کی وجہ سے چلنا دشوار ہوتا ہے وہ ہماری سمجھ میں اس موقع پر نہیں آتی۔ اسی طرح دم میں آجانے کے معنی بھی ہمارے کانوں نے دہلی میں نہیں سُنے اَور جگہ کی خبر نہیں) +
لیتا بھُولے نہ دیتا (ہ) محاورہ:۔ سیدھا حساب۔ وہ حساب جو ایچ پیچ کا نہ ہو + نقد کا لین دین۔ ہاتھوں ہاتھ کا سودا +
لِیتڑا (ہ) اسم مذکر:۔ کھونسڑا۔ پُرانا ٹوٹا جُوتا +
لِیتڑے (ہ) اسم مذکر (۔۱) لیتڑا کی جمع (۲) حرُوف مغیرہ کے آجانے سے الف کی یائے مجہُول سے بدلی ہوئی صُورت +
لیتڑے پڑنا (ہ) فعل لازم:۔ جُوتیاں پڑنا۔ کھونسڑے لگنا۔ نہایت ذلیل ہونا۔
لِیتڑے چیتھڑے (ہ) اسم مذکر:۔ عو۔ ٹوٹی جُوتی پھٹے کپڑے۔ جیسے چار دن پھر صاحبِ عالم بنگئے خوب گلچھرے اُڑا لئے آخر کو پھر وہی لنگوٹی چپو تی لیتڑے چیتھڑے فاقہ نقر در بدر خاک بسر ہیں (از گنگھر سہیلی) +
لِیتڑے کھانا (ہ) فعل متعدی:۔ جُوتیاں کھانا۔ نہایت ذلت سے پٹنا۔ کھونسڑے کھانا +
لِیتڑے لگانا یا مارنا (ہ) فعل متعدی:۔ کھونسڑے مارنا۔ جُتیانا۔ جُوتیاں لگانا۔ جوتیوں سے خبر لینا +
لیت و لعل (ع) اسم مؤنث:۔ (لیت و لعل عربی زبان میں اُن حرفوں میں سے ہیں جو فعل کے مشابہ اور آرزو و تمنا کے مقام پر بولے جاتے ہیں جیسے فارسی میں کاشکے ہندی میں کیا اچھا ہوتا وغیرہ۔ بعض فرہنگ نگاروں نے لکھا ہے کہ لیت اُس چیز کی آرزو کو کہتے ہیں جس کا حاصل ہونا خارج از امکان ہو اور لعل اسکے برخلاف اُس چیز کی تمنا جس کا حصُول ممکن ہو۔ پس مجازی معنی ممکن و ناممکن ہوئے مگر اُردو میں ٹالمٹول ٹال ٹول۔ امروز و فردا۔ آجکل۔ وعدہ وعید۔ بہانہ بتانا۔ حیلہ حوالہ۔ بہانہ۔ ضد۔ وغیرہ کے موقع پر بولتے ہیں) + ؎

جی گیا میر کا اس لیت و لعل میں لیکن   نہ گیا ظلم ہی تیرا نہ بہانا ہی گیا   (میر تقی)
وعدۂ وصل کہاں عاشق بے صبر کہاں   کام محتاج کا ہے لیت و لعل میں ہوتا   (آتش)
گر یہی لیت و لعل ہے اور یہی دار و مدار   مار رکھیگا تمہارا وعدۂ فردا مجھے   (مصحفی)
بھاتی ہے سب کو تری لیت و لعل   تُو نے کہاں سیکھی ہے یہ آجکل   (نامعلوم)

لیت و لعل کرنا (۱) فعل متعدی:۔ ٹالمٹول کرنا۔ حیلہ حوالہ بتانا۔

[۵۷] لینے سے دعا و ثواب دینے سے خیر خیرات مراد ہے

آجکل کرنا۔ امروز و فردا کرنا۔ بالا بتانا +

لیت و لعل میں ڈالنا (ہ) فعل متعدی :۔ جھمیلے میں ڈالنا۔ بکھیڑے میں ڈالنا۔ کسی کام کو اُلجھیڑے میں ڈالنا۔ دقتہ میں ڈالنا۔ ٹالنا۔ ٹالمٹول کرنا۔

ہجر و قلق سے جان پہ تازہ عذاب ہے ۔ لیت و لعل میں ڈالو نہ کارِ ثواب کو (معروف)

لیٹ (انگلش LATE) تابع فعل :۔ (۱) دیر کر کے۔ معمولی وقت کے بعد۔ بے وقت۔ اوپر کر کے۔ پیچھے۔ بعد میں (۲ صفت) پچھیتا۔ غیر وقت یا غیر موسم کا + پیچھے۔ بعد +

لیٹ جانا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) پسر جانا۔ پڑ جانا۔ دراز ہو جانا (۲۔ عوام) تھک کر بیٹھ جانا۔ آگے نہ چل سکنا۔ پیچھے رہ جانا (۳) ہمت ہار دینا۔ کم ہمت ہو جانا۔ جی چھوڑ دینا (۴) قدموں میں گر پڑنا۔ عاجزی کرنا۔ خوشامد کرنا۔ کسی کے آگے عجز و انکسار کرنا۔ گڑگڑانا۔ (۵) کھانا (ہ۔ پُورب) پتلا ہو جانا۔ بیٹھ جانا جیسے گڑ لیٹ گیا (۶) پچھوانا +

لیٹنا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) بستر پر دراز ہونا۔ سیدھا ہو کر پڑنا + پسرنا۔ پڑنا + سونا۔ آرام کرنا۔ استراحت فرمانا (۲) بچھنا۔ پودوں کا زمین پر گرنا۔ جیسے تمام کھیتی بارش یا ہوا سے لیٹ گئی (۳) قدموں میں گرنا۔ پیروں پڑنا (۴) عجز کرنا خوشامد کرنا۔ گڑگڑانا (۵) اوندھا پڑنا۔ پٹ پڑنا (۶) ہارنا۔ مغلوب ہونا (۷۔ پورب) بیٹھنا۔ پتلا پڑنا۔ جیسے گڑ کا لیٹنا +

لیٹے جانا (ہ) فعل لازم :۔ (عوام) پسرے جانا۔ جھکتے جانا۔ پڑے جانا + کم ہمت ہو جانا۔ ہمت چھوڑے دینا۔ ہمت ہارے دینا + نہایت خوشامد درآمد کرنا +

لیٹی (ہ) اسم مؤنث :۔ (ہندو) (۱) لپٹی۔ کاغذ جوڑنے کی چیز جو میدہ سے بنائی جاتی ہے۔ سریش (۲) پتلی لپسی۔ لپٹی پتلا اور کچا حلوا +

لیج (ہ) اسم مؤنث :۔ (گنوار) پانی بھرنے کی رسی۔ ڈوری +

لیجو یا لینجو (ہ) اسم مؤنث :۔ (گنوار) دیکھو (لیج) +

لیجیو (ہ) ندا۔ پکڑیو۔ پکڑنا۔ لینا۔ جانے نہ دینا۔ روکنا۔ تھامنا + گرفتار کرنا ؎

ہم ایک نظر دیکھ نظیر اُسکو جو بھاگے ۔ بولا کہ اسے لیجیو ہاں جانے نہ پاوے (نظیر)

لیچڑ (ہ) صفت :۔ (۱) نادہند۔ دیر میں قرضہ ادا کرنے والا۔ لے لوٹ (۲) منحوس۔ بخیل۔ کنجوس۔ کنگال +

لیچی (چین) اسم مؤنث :۔ ایک پھل کا نام جو ملک چین سے ہندوستان میں لایا گیا ہے۔ یہ پھل خاردار قد میں رائے جامن سے بڑا صورت میں وضع سے مشابہ رنگ میں سُرخی لئے ہوئے مزے میں شیریں و ترش ہوتا ہے جب اسکو جھیلتے ہیں تو اُبلے ہوئے انڈے کی مانند اسکا گودا دکھائی دیتا ہے۔ پورب میں بکثرت ہونے لگا ہے۔ بلکہ اب سہارنپور تک نوبت پہنچ گئی ہے +

لید (ہ) اسم مؤنث :۔ سرگین خر و اسپ و امثالِ آں۔ گھوڑے۔ گدھے۔ ٹٹو خچر۔ ہاتھی وغیرہ کا فضلہ + گوبر +

لید کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) گوبر کرنا۔ ہگنا۔ گھوڑے۔ گدھے وغیرہ کا فضلہ کرنا (۲۔ عوام) کوڑا پھیلانا۔ کوڑا کرنا۔ جیسے ہٹ کے لید کرو +

لیر (ہ) اسم مؤنث :۔ دھجی۔ کتر۔ کترن۔ کپڑے کی پتلی اور لمبی پٹی + چیتھڑا۔

لیر لیر کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ پرزے اُڑانا۔ دھجیاں کرنا۔ پھاڑ ڈالنا۔

لیر لیر ہو جانا (ہ) فعل لازم :۔ پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جانا۔ دھجیاں لگ جانا + چیتھڑے لگ جانا۔

لیرے (ہ) اسم مذکر :۔ چیتھڑے۔ پرزے +

لیرے لگنا (ہ) فعل لازم :۔ چیتھڑے لگنا۔ کپڑے پھٹ جانا۔ کپڑوں کا پُور پُور ہو جانا +

لیری (ہ) اسم مؤنث :۔ وہ لمبی دھجی جو کنکوے کے پچھالے میں باندھ دیتے ہیں۔

لیزم (ف) اسم مؤنث :۔ ایک قسم کی نرم اور لچکدار کمان جس پر کمان کھینچنے کی مشق کرتے ہیں نیز وہ کمان جس میں لوہے کی زنجیر اور بہت سی کٹوریاں پڑی ہوتی ہیں پہلوان اور کسرتی آدمی اُس سے جسمانی کثرت کیا کرتے ہیں۔ اس سے تھوڑی سی دیر میں ڈنٹر اُبھر آتے ہیں (کباوہ) کمانِ فولاد +

لیزم ہلانا (ہ) فعل متعدی :۔ لیزم کی کسرت کرنا +

لیس (ا) صفت :۔ (۱) وردی اور ہتیاروں سے درست + کمر کسا ہوا کمربستہ۔ کیل کانٹے سے درست + تیار۔ مستعد۔ آمادہ۔ موجود ؎

لڑنے کو لیس حضرتِ دل ہر بلا سے ہیں ۔ اُلجھے ہوئے جو یار کی زلفِ دوتا سے ہیں (منیر)

کب سے ہیں چلّہ کھینچوں کر گزر اپنا دِلا ۔ شاخسانے مت نکال اب لیس سب سامان ہے (ظفر)

(یہ لفظ اس معنی میں انگریزی Laced لیسڈ سے بگڑا ہوا ہے جسکی معنی وردی لباس پوشاک کے ہیں جو نوکری پر جاتے وقت پہنی جاتی ہے) +

(۲۔ ہ۔ اسم مذکر۔ پورب) ایک قسم کا تیر جسکی نوک لمبی اور بڑی ہوتی ہے چنانچہ شیخ امداد علی بحر لکھنوی نے بھی اس معنی کی رعایت سے اول معنی میں یہ لفظ باندھا ہے ؎

تیری مژہ بھی لیس رہی میرے قتل پر ۔ ابرو کی تیغ نے تو ہے بیڑا اٹھالیا (بحر)

(۳) ایک قسم کا سرکہ (۴) کمانی۔ حرکت دینے والی چیز +

لیس

لیس ہونا (ہ) فعل لازم :- آراستہ ہوجانا۔ کیل کانٹے سے درست ہونا + کمربستہ ہونا۔ کمر باندھنا۔ مستعد ہونا۔ آمادہ ہونا۔ تیار ہونا +

لَیس (ا) اسم مؤنث :- صحیح انگلش LACE ریس) ڈوری۔ فیتلون + چوڑی بُنی ہوئی پیچک۔ کلابتّو یا تار بنانے کا گوٹا۔ لشکری اسے لوس بھی بولتے ہیں +

لیس (ف) لیسیدن کا حاصل بالمصدر جیسے کاسہ لیس یعنی پیالہ چاٹنے والا +

لیس (ہ) اسم مذکر :- چیپ۔ لزوجت۔ لزوجیت۔ لس چپچپاہٹ + بکسر اول ہے

لیسدار (ا) صفت :- لزج۔ چپچپا۔ لسدار +

لیسنا (ہ) فعل متعدی :- لیپنا۔ پلاستر کرنا +

لِیک (ہ) اسم مؤنث :- (۱) پگڈنڈی۔ راہ۔ سڑک۔ باٹ۔ بیٹا (۲) گاڑی کے پہیّے کا نشان + ہل باہنے کا نشان۔ خطِ جادہ۔ نشانِ راہ + سانپ یا چیونٹیوں کے چلنے کا نشان۔ لکیر۔ دھاری۔ پٹڑی (۳) کمینوں کا نیگ۔ خدمتیوں کا انعامِ خدمت جو حسبِ دستور دیا جاتا ہے (۴) رسم۔ رواج۔ ریت۔ دستور۔ قاعدہ۔ مرجاد (۵) کلنک۔ داغ۔ عیب (۶) جُوں کا انڈا۔ بیضۂ سپش +

لِیک پیٹنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) لکیر پیٹنا۔ پُرانے دستور اور پُرانی رسم پر چلنا۔ ریت پر مرنا۔ لکیر کا فقیر ہونا (۲) ایک ہی بات پر قایم رہنا۔ ایک ہی بحث پر اڑنا۔ کسی بات کو بار بار دُھرانا +

لِیک سے بے لِیک ہونا (ا) فعل لازم :- گمراہ ہونا۔ بیراہ ہونا۔ سیدھا راستہ چھوڑنا۔ مرجاد باہر چلنا۔ قدیم رسم و رواج کو ترک کرنا۔

لِیک لِیک چلنا (ہ) فعل لازم :- راہ راہ چلنا۔ رستے سے چلنا۔ سڑک سڑک جانا۔ پگڈنڈی سے جانا۔ مرجاد پر چلنا۔ پُرانے رسم و رواج کا پابند رہنا۔

لیک لیک گاڑی چلے اور لیک سپوت   لیک چھوڑ تین ہی چلیں کوی سنگھ کپوت (دوہا)

لیک (ف) حرف استثنا۔ لیکن کا مخفف جو فارسی والوں نے کر لیا ہے +

لیکن (ع) حرفِ استثنا :- پر۔ مگر۔ پرانتو۔ اِلّا۔ امّا۔ و لے۔ ولیکن۔ بَل +

لِیکھ (ہ) اسم مؤنث :- (۱) جُوں کا انڈا۔ بیضۂ سپش۔ صواب۔ رِشک (۲) دھک۔ چھوٹی جُوں (۳) آمد و رفت کا نشان۔ لکیر۔ گاڑی کی لکیر۔ جادہ +

لیکھا (ہ) اسم مذکر :- (۱) حساب۔ گنت۔ حساب کتاب۔ لین دین ؎

ٹھاکر دوارے برہمن کہے حضرت کہ تیناں   کت کبیر سنو بھئی سادھو دو میں لکھی لیکھا
یہ ہیں ہر کو دکھا رے سادھو ہر میں ہر کو دیکھا   صاحب میرا بھیا گوُنتا جلنے ہین بیکھا (کبیر)

لیل

(۲) پکّی بہی۔ کھاتہ بہی۔ پکا حساب (۳) حال۔ حالت۔ درجہ۔ احوال۔ کیفیت جیسے اُونچے چڑھ کے دیکھا تو گھر گھر ایک ہی لیکھا (۴۔عو) عادت۔ سبھاؤ۔ لپکا لت۔ دھت۔ یہ معنی سعادت یار خان رنگین کی ریختی سے ہی ثابت ہوتے ہیں

لگاتی اور بجھاتی ہے مری جانب سے جس تس کو   یہ لیکھا چھوٹ جاوے یا الٰہی دائی سوسن کا (رنگین)

(۵) معاملہ۔ برتاؤ ؎

اے درد بہت کیا پڑھا ہم نے   دیکھا یہ عجب یہاں کا لیکھا ہم نے
بینائی نہ تھی تو دیکھتے تھے سب کچھ   جب آنکھ کھلی تو کچھ نہ دیکھا ہم نے (دردؔ)

(۶) طریقہ۔ دستور +

لیکھا بہی (ہ) اسم مؤنث :- (۱) کتابِ حساب۔ لین دین کی بہی (۲) خاص وہ کتاب جسمیں کسی کا حساب کتاب جاری ہو +

لیکھا پُورا کرنا یا لیکھا پھر چیا کرنا (ہ) فعل متعدی :- (بقّال) حساب چکانا۔ حساب نمٹانا۔ روپیہ بے باق کرنا۔ حساب کا فیصلہ کر دینا +

لیکھا جوکھا (ہ) اسم مذکر :- ہر دو باہم مترادف۔ حساب کتاب۔ لین دین۔ جیسے لیکھا جوکھا برابر ہوا +

لیکھا ڈالنا (ہ) فعل متعدی :- (بقّال) حساب شروع کرنا۔ کسی کا حساب جاری کرنا۔

لیکھا ڈیوڑھا برابر کرنا (ا) فعل متعدی :- حساب چُکا دینا۔ حساب صاف کر دینا۔ حساب بے باق کر دینا۔ ادا کر دینا۔ لین کا فیصلہ کر دینا۔ (چونکہ مہاجنوں کا دستور ہے کہ جب ترت کا حساب اُتارتے اُتارتے تھک جاتے ہیں اور اُسے برابر سرابر کرنا منظور ہوتا ہے تو وہ اُس لیکھے کو جو ڈیوڑھا ہٹتا ہے دوسری طرف باقی یا فاضل جمع کر کے آمد و خرچ برابر کر دیتے ہیں تاکہ آمد و خرچ کی میزان میں جھمیلا نہ پڑے پس اس وجہ سے حساب برابر کر دینے کے موقع پر بولنے لگے +

لیکھا کرنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) حساب کرنا۔ حساب دیکھنا۔ لین دین کی مطابقت کرنا۔ باقی ساقی نکالکر ایک رقم معلوم کرنا (۲۔عو) معاملہ کرنا۔ جیسے آؤ میاں لیکھا کریں، بیوی کا مُنہ دیکھا کریں (کہاوت) +

لیکھنی (ہ) اسم مؤنث :- (ہندو) قلم۔ خامہ۔ کلک +

لیکھے (ہ) اسم مذکر :- (ہندو) (۱) لیکھا کی جمع (۲) ور۔ نزدیک۔ بھاؤ۔ جیسے تیرہ کے لیکھے کھانڈ بکے تو ہمکو بھی دینا (۳) تابع فعل (حسابوں) نزدیک۔ جیسے اُسکے لیکھے کچھ ہی ہو۔ ہمارے لیکھے تو وہ مر گیا۔ اندھے کے لیکھے رات دن برابر۔

لَیل (ع) اسم مؤنث :- شب۔ رات۔ راتری۔ نس +

لیل و نہار (ع) اسم مذکر :- رات دن۔ روز و شب۔ شب و روز۔

لیل

دنبات۔ رنس دن + غالب در عرضِ حال ؎

رات کو آگ اور دِنکو دُھوپ بھاڑ میں جائیں ایسے لیل و نہار
آگ تاپے کہاں تلک انساں دُھوپ کھاوے کہاں تلک جاندار } (غالب)

لیلا (ہ) بیائے مجہول :۔ اسم مذکر :۔ (پنجاب) بکری یا بھیڑ کا بچّہ۔ برہ۔ لیرو +

لیلا (س) اسم مؤنث :۔ (ہندو) (۱) کھیل۔ کریڑا۔ بلاس۔ لہو و لعب وغیرہ۔ (۲) بلاس۔ کلول۔ رہس۔ رنگ رس۔ عیش و نشاط۔ سیر و تماشا جیسے کرشن لیلا دان لیلا۔ وغیرہ (۳) تماشائے قدرت۔ کرتب۔ مظہر قدرت جیسے رام لیلا +

لیلادھاری (ہ) اسم مذکر :۔ تماشاگر۔ تماشا کرنے والا۔ ایکٹر۔ کھلاڑی۔ تماشا دِکھلانے والا۔ رُوپ بھرنے والا +

لیلا کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ تماشا کرنا۔ کھیلنا۔ نظارہ دکھانا۔ جھانکی دکھانا +

لیلاوتی (س) اسم مؤنث :۔ (۱) بلاس کرنیوالی عورت۔ عیش و نشاط منانیوالی عورت۔ کھلنڈری عورت۔ زن بازیچہ پسند۔ کھلاڑ۔ کھلاڑن (۲) بھاسکر آچارج کی بیٹی کا نام جس سے ہندوستان کے ہندو مُسلمان سب واقف ہی نہیں بلکہ جو لوگ حساب اور ہندسہ کے شوقین ہیں اُنھیں تو اِسکے نام کی چیٹک ہے۔ بہاسکر آچارج ہندوستان میں بڑا نامی ہیئت دان گزرا ہے۔ یہ لیلاوتی اُسی کی بیٹی تھی۔ بھاسکر کا زمانہ بعض کے قول سے محمد غوری کا وقت یعنی ۱۱۹۴ء پایا جاتا ہے اور بعض اس سے پیشتر بیان کرتے ہیں۔ لیلاوتی ایسی بدنصیب پیدا ہوئی تھی کہ جنم پترے سے اُسکا سدا کوارا رہنا سمجھا جاتا تھا۔ بھاسکر آچارج کے دل میں یہ بات ہمیشہ کانٹے کی طرح کھٹکتی رہتی تھی۔ بہت سی اُدھیڑ بُن کے بعد یہ بات خیال میں آئی کہ پھیروں کے لئے کوئی ایسی شُبھ گھڑی مقرر کرنی چاہیئے جس سے گرہ کی سختی جاتی رہے ظاہر ہے کہ ایسا وقت اِتفاق ہی سے ملتا ہے مدّتوں بھاسکر آچارج اس ساعت کا منتظر رہا جب وہ دن آیا اور وہ شُبھ گھڑی قریب آ پہنچی تو اُسنے ایک ہوشیار منجّم کو گھڑی کے کٹورے پر نگہبانی کے لئے کھڑا کر دیا اور نہایت تاکید کے ساتھ یہ کہدیا کہ جس وقت کٹورا ڈوبے اُسی وقت آکر ہمکو اطلاع دو۔ مگر تقدیر کا لکھا کب مِٹتا ہے جو گھڑی بھاسکر نے اتنی مدت سے سادھ رکھی تھی وہ ایک آن کی آن میں ہاتھ سے نکل گئی اور سب ہاتھ ملتے رہگئے۔ بچّوں کا قاعدہ ہے کہ نئی چیز کو بڑے چاؤ سے دیکھا کرتے ہیں لیلاوتی گو سمجھدار تھی مگر پھر بھی بچّہ ہی تھی جس ناند میں کٹورا ڈال رکھا تھا اُسکے پاس بار بار جاتی تھی اور جھک جھک کر کٹورے کو دیکھتی تھی ایکبار جُھکنے میں اُسکی چُوڑی کا ایک موتی جھڑ گیا اور وہ کٹورے کے عین سُوراخ پر جاکر ٹھیرا۔ فوراً پانی آنے کا رستہ بند ہو گیا جب اندازہ سے زیادہ دیر لگی اور منجّم نے آکر کچھ خبر نہ دی تو بھاسکر آچارج کا ماتھا ٹھنکا دل میں سمجھا کہ لیلاوتی کے ستارے نے شاید کچھ کرشمہ دکھایا اُسنے کٹورے کو آکر جو دیکھا یہاں ابھی کٹورے کے بھرنے میں بہت دیر تھی اُس کا پانی نکالکر دیکھا تو معلوم ہوا کہ ایک چھوٹے سے موتی نے اُس کا روزن بند کر رکھا ہے۔ اب کیا ہو سکتا تھا۔ بھاسکر نے اپنے جی میں کہا کہ یہ ہمارے منصُوبے باندھنے بالکل عبث تھے۔ پرمیشر کے حکم بغیر پتّا نہیں ہلتا۔ پھر اپنی بدنصیب بیٹی سے کہا سُنو پیاری! بیاہ شادی اِس واسطے کرتے ہیں کہ اولاد ہو اور اُس سے دُنیا میں نام چلے سو میں تیرے نام کی ایک ایسی کتاب بناتا ہُوں کہ جب تک دُنیا قائم ہے اُس سے جہان میں تیرا نام روشن رہیگا۔ حقیقت میں اُسنے جو اقرار کیا تھا اُسے پُورا کیا۔ حساب اور ہندسہ علمی میں ایک نہایت عُمدہ کتاب لکھی اور لیلاوتی اُس کا نام رکھا جس سے آجتک لیلاوتی کا نام زبانزد خاص و عام ہے۔ غرض جب یہ بات ٹھہر گئی کہ لیلاوتی کو ساری عمر کنوارے پن میں رہنا پڑیگا تو باپ نے بڑی محنت اور جانفشانی سے اُسے ہرطرح کے علم سکھائے اور سچ یہ ہے کہ اُسنے بیٹی کی تنہائی کا ایسا عُمدہ علاج کیا کہ اُس سے بہتر ہو نہیں سکتا۔ کہتے ہیں کہ لیلاوتی نے حساب میں وہ مشق بہم پہنچائی تھی کہ ایک نگاہ ڈالکر بڑے سے بڑے درخت کے پھل اور پتّوں کا شمار بتا دیتی تھی جسے مساوات جاننے والے خوب سمجھ سکتے ہیں اس مہارت کے سبب سکو یہی یقین ہو گیا تھا کہ وہ کتاب خاص اِسی کی لکھی ہوئی ہے چنانچہ ابتک بھی اکثر لوگوں کا یہی خیال ہے۔ کتاب لیلاوتی کی ترتیب اس عنوان پر رکھی ہے کہ اوّل سے آخر تک باپ بیٹی سے سوال کرتا چلا گیا ہے۔ ڈاکٹر ہنٹن صاحب کو اِس کتاب کے ترجمہ کے چند اوراق مل گئے تھے وہ دیکھکر اُنہوں نے اِس کتاب کی نہایت تعریف کی۔ فارسی میں اِسکا ترجمہ فیضی نے اور انگریزی میں ڈاکٹر ٹیلر صاحب اور مسٹر کولبرک صاحب نے کیا ہے +

لیلۃ البدر (ع) اسم مؤنث :۔ چودھویں رات جسمیں چاند پُورا ہو جاتا ہے اور اُسکی روشنی کمال کو پُہنچ جاتی ہے +

لیلۃ القدر (ع) اسم مؤنث :۔ شبِ قدر۔ ایک قابل قدر رات کا نام جو سال میں ایکبار آتی ہے مگر اسکے تعیّن میں مختلف روائتیں ہیں لیکن اکثروں کے نزدیک رمضان المبارک کی ۲۷ تاریخ ہے۔ چُونکہ اس ایک رات کی عبادت ہزار ماہ کے برابر ہے اس سبب سے اس کی سب سے زیادہ قدر کرتے ہیں۔

لَیلیٰ۔ لَیلے۔ لیلا (ع) اسم مؤنث :۔ (۱) لغوی معنی شبرنگ۔ سیاہ فام۔ سانولی + قیس یعنی مجنُوں کی معشوقہ کا نام جو عامر کی بیٹی نجد واقع عرب کے رہنے والے خلفائے بنی اُمیّہ کے عہد ۹۶ھ میں موجود تھی۔ ؎

وحشت پہ ہم جو کبھی اپنی آئینگے مجنُوں بنینگے ہم تمہیں لیلی بنائینگے (نامعلوم)

(۲۔ مجازاً) ہر ایک معشوقہ (۳۔ مجازاً) پری۔ پری تمثال۔ خُوبصورت حسینہ جمیلہ

لیلیٰ زادہ (ف) صفت :۔ معشُوق۔ ماہوش ؎

لیل

دست خواہم زد بداماں سکندر روز حشر ... زانکہ لیلیٰ زادہ ام رازنگہ مجنوں کردہ است (نامعلوم)

لیلیٰ وش (ف) صفت:- ماہوش۔ حسین۔ خوبصورت + لغوی معنی لیلیٰ کی مانند +

لئیم (ع) صفت:- (۱) کمینہ۔ سفلہ۔ ناکس۔ فرومایہ (۲) خسیس۔ نہایت بخیل۔ ازحد کنجوس۔ کنتک۔ سوم۔ اصطلاح میں لئیم وہ ہے جو آپ کھائے نہ دوسرے کو کھانے دے اور بخیل وہ جو اپنے اوپر تو اٹھائے مگر دوسرے پر صرف نہ کرے۔

لئیم الطبع (ع) صفت:- خسیس الطبع۔ اوچھا۔ کمظرف + وہ شخص جسکی طبیعت میں بخل ہو +

لیمپ۔ انگلش (LAMP) اردو میں لمپ کہتے ہیں۔ ظرف روشنی چراغ۔ ایک قسم کی کپی مع بتی اور چمنی وغیرہ + (لیمپ اصل میں لاطینی زبان کے لیمپس سے مشتق ہے تھوڑی مدت پیشتر اسکی یہ تعریف تھی کہ یہ ایک روشنی کا ظرف مع تیل اور بتی ہے۔ گو تاریخ سے یہ پتا نہیں چلتا کہ ابتدا میں اسکی کیا قطع وضع تھی البتہ اتنا معلوم ہوتا ہے کہ قدمائے مصر یونان اور یہود میں جس ظرف کا استعمال ہوتا تھا وہ یا تو چپٹا یا مدور اور مستطیل شکل کا ہوا کرتا تھا جسکے ایک طرف دستی دوسری جانب ٹونٹی لگا دیا کرتے تھے اکثر نباتی تیل جلایا کرتے تھے مگر پلینی محقق کی تحریر سے پایا جاتا ہے کہ روغن نفط کا استعمال بھی ہوتا تھا اُس زمانہ کے چراغ خوش وضع اور خوشنما نیز نقش ونگار سے مزین بھی ہوا کرتے تھے۔ بڑے بڑے چراغ زنجیروں میں لٹکا کر روشن کئے جاتے تھے۔ نارنٹم اور اجینا اس قسم کے خوبصورت چراغ بنانے میں مشہور تھے چنانچہ کاادین ایک فرانسیسی فرقہ کے استعمال میں ابتک اس قسم کے چراغ چلے آتے ہیں +

یہودیوں میں تمام شب چراغ جلانے کا دستور تھا بلکہ ابتک بھی دمشق اور مصر کے یہودیوں میں یہ رواج پایا جاتا ہے زمانۂ سلف سے لیکر حال کی وسط صدی تک قریب قریب ایسے ہی چراغ جلائے جاتے تھے۔ مصنوعی روشنی کا ایجاد ایم۔ آر۔ جی۔ آرگینٹ نے سنہ ۱۷۸۰ء میں گول بتی بنا کر ظاہر کیا اس ترکیب سے لو کو اندرونی اور بیرونی ہوا پہنچنے لگی ارگنٹ ہی چمنی کا بھی موجد اول ہے۔ گول بتی کے لیمپ میں تیل بھرنے کا ظرف بھی مجوف ہوا کرتا تھا اور جس مقام پر بتی لگاتے تھے وہ اس ظرف کے بیچوں بیچ ہوا کرتا تھا۔ کارسل نامی ایک شخص نے لیمپ کے پیندے کے متصل ایک پرزہ لگایا جس سے تیل بتی تک برابر پہنچنے لگا۔ بعدازاں لیمپ میں خفیف خفیف تغیر و تبدل ہوتے رہے جو پہلی تمام ترمیموں سے بہتر رہے لیکن گراں ہونیکے سبب عام استعمال نہ ہوسکا اس صدی میں ڈی آگن نے جو کارسل کے لیمپ میں ترمیم کرکے جدید لیمپ بنایا اُسکی بہت شہرت رہی +

بگلر نے سنہ ۱۸۰۰ء میں لیمپ میں بہت کچھ ایجاد کیا اور اُسی زمانہ سے لیمپ کے رواج و استعمال نے روز افزوں ترقی میں قدم رکھا +

لین

آڈلنس نے بتی تک برابر تیل پہنچنے کی غرض سے ایک ایسا مرکب ایجاد کیا جس سے تیل کا وزن متناسب زیادہ بڑھ گیا یہ مرکب دراصل یہی معمولی نمک اور پانی تھا +

سنہ ۱۸۰۳ء میں پورڈر کے اتفاقیہ ایجاد کی ازبس قدر ہوئی۔ لیمپ ایک طور پر آویزاں کیا جاتا اور ایک مساوی الوزن لنگر اُسکی دوسری جانب باندھ دیا جاتا تھا جسقدر بتی جلتی اور تیل کم ہوتا تھا اُسی قدر بتی خود بخود نیچے اُترتی جاتی تھی۔

سنہ ۱۸۲۰ء میں سموئیل پارکر نے نہایت ضروری ایجاد کیا وہ یہ ہے کہ چمنی کو دھاتی حلقہ یعنی چوڑی میں لگایا حال کے لیمپوں اور اُس سے پہلے لیمپوں میں باعتبار اصول چنداں فرق نہ تھا لیکن سنہ ۱۸۶۵ء میں کروسین یعنی مٹی کے تیل کے ظاہر ہونے سے لیمپ کے اصول میں ایک تغیر عظیم واقع ہو گیا بلکہ گیس اور برقی روشنی کے ایجاد نے بھی کچھ کم تغیر پیدا نہیں کیا۔

لیمپ کے متعلق سب سے زیادہ عجیب اور حیرت افزا ایجاد ھیرو ساکن اسکندریہ نے کئے تھے پانی کی آمیزش سے تیل اوپر چڑھ جاتا تھا) +

لیمو (ف) اسم مذکر:- نیبو۔ ترنج۔ ایک ترش پھل کا نام + مزاجاً سرد و تر +

لیمو کے چور کا ہاتھ کٹتا ہے (۱) محاورۂ قدیم:- یعنی شہر نا پرساں ہے اور بازار ظلم و جفا گرم ہے۔ اندھیر نگری چوپٹ راج ؎

کیا ہوا یار وہ فسق ہیہات ... لیمو کے چور کا کٹے ہے ہات (سودا)

لیموں (ع) اسم مذکر:- نیبو + ترنج + کلنگل + مزاجاً سرد و تر +

لین (۱) صحیح انگلش (LINE) (لائن) اسم مؤنث:- (۱) ڈوری۔ رسی۔ رسن (۲) لکیر۔ خط۔ دھاری۔ ڈنڈیر۔ جدول۔ رُول۔ ریکھا (۳) حد۔ سوانہ۔ سینڈا۔ (۴) جنتری۔ چین۔ شکن (۵) لنگ۔ قطار۔ صف۔ باڑ (۶) سطر۔ پنکتی (۷) بد۔ مصرعہ۔ فرد (۸) لوہے کی سڑک۔ لوہے کی پٹڑی۔ ریلوے لیکھ۔ ریل کی سڑک۔ (۹-۱۰) چھاؤنی۔ کیمپ۔ بارگ۔ لشکر گاہ۔ فوجی پڑاؤ +

لین ڈوری (۱) اسم مؤنث:- (۱) ڈیرہ خیمہ نوکر چاکر وغیرہ جو لشکر کے آگے آگے جاکر اُترنے کا سامان درست کرتے ہیں۔ پیش خیمہ۔ وہ خیمہ جو آگے جاکے کھڑا کیا جاتا ہے۔ وہ فوجی سامان جو کوچ سے پیشتر روانہ کیا جاتا ہے + بھیر بنگاہ (۲) آثار۔ نمود۔ علامت۔ نشان +

لین کلیر انگلش اسم مؤنث:- (۱) صفائی راہ۔ سڑک کا صاف اور قابل آمد و رفت ہونا (۲) وہ پرچہ جو اسٹیشن ماسٹر انجن ڈرائیور کو صفائی سڑک کی بابت لکھ دیتا ہے +

لینا (۵) اسم مذکر:- قرضہ۔ آتا۔ آنا ہوا۔ وہ روپیہ جو لینا ہو۔ گرفتنی۔ یافتنی +

لین

اِجارہ ۔ دعوےٰ ۔

وہ جس طرح سے چاہے اُسی طرح پالے کسی کا کچھ نہیں پروردگار پر لینا (ناظم)

لینا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) گرفتن کا ترجمہ ۔ گرفت کرنا ۔ پکڑنا ۔ گرہن کرنا (۲) ستاندن کا ترجمہ ۔ حاصل کرنا + اخذ کرنا ۔

بچے نہ سیم و زر اُنسے نہ دین و دل چھوٹے کچھ اَور خاک نہیں جانتے مگر لینا (ناظم)

(۳) تھامنا ۔ پکڑنا ۔ گرفتار کرنا ۔ جانے نہ دینا ۔ روکنا ۔ کسی بھاگتے گرتے دوڑتے ذی رُوح یا غیر ذی رُوح کو پکڑنا ۔ جیسے لینا جانے نہ پائے ۔ لینا چور جاتا ہے ۔

کوئی تہا وُکہیں اُسکے پاس کیا جاؤں کہے جو دُور ہی سے مجکو دیکھکر لینا (ناظم)

(۴) سنبھالنا ۔ سہارنا + لپکنا + تھامنا ۔ جیسے ارے میاں لینا میں گرا ۔

بغیر ختم ہوئے یار اُڑ چلا نامہ پکارتا ہی رہا میں کہ نامہ بر لینا (ظفر)

(۵) چُننا ۔ اِستنباط کرنا ۔ اقتباس کرنا ۔ انتخاب کرنا ۔ چھانٹنا جیسے کتاب میں سے کوئی مضمون لینا (۶) خریدنا ۔ خرید کرنا ۔ بِسانا جیسے کوئی چیز لینا ۔ مثلاً دس میں بیل لیا اور سو میں گھوڑا (۷) وام گرفتن کا ترجمہ ۔ قرض کرنا ۔ اُدھار کرنا ۔ قرض لینا جیسے سو روپے مہاجن سے لئے جب کام چلا (۸) فتح کرنا ۔ تسخیر کرنا ۔ جیتنا + قبضہ کرنا ۔ تصرف کرنا جیسے قلعہ لینا ۔ توپ لینا ۔ ملک لینا ۔ مورچہ لینا وغیرہ ۔ (۹) فرض کرنا ۔ ماننا ۔ تسلیم کرنا ۔ جیسے ہم اس سے یہ عبارت یا مراد لیتے ہیں ۔ (۱۰) پہنچنا ۔ پکڑنا ۔ داخل ہونا ۔ جیسے آندھی میں گھر لینا مشکل پڑ گیا (۱۱) وصول کرنا ۔ تحصیل کرنا ۔ اُگاہنا ۔ اُگاہی کرنا جیسے مالگزاری لینا ۔ ٹیکس لینا ۔ جزیہ لینا ۔ بھینٹ لینا ۔ نذر لینا (۱۲) اختیار کرنا ۔ دھارن کرنا ۔ سادھنا جیسے جوگ لینا ۔ فقیری لینا ۔ کوئی پیشہ لینا (۱۳) سہارنا ۔ برداشت کرنا ۔ جھیلنا ۔ اُٹھانا جیسے بوجھ لینا ۔ ناحق کا دُکھ لینا (۱۴) درکنار گرفتن کا ترجمہ ۔ گودی چڑھانا ۔ جیسے بچّے کو لے لو (۱۵) رکھنا ۔ بہلانا جیسے تم بچّے کو لو میں روٹی پکاؤں (۱۶) مار ڈالنا ۔ فنا کردینا ۔ دُنیا سے کھونا ۔ اُٹھانا جیسے سیتلا نے اُسکا دوسرا بچّہ بھی لے لیا (۱۷) غصب کرنا ۔ ہرنا ۔ مار لینا ۔ دبا لینا ۔ جیسے کسی کا مال لے لینا ۔ مکان لے لینا وغیرہ (۱۸) کھلانا ۔ کھلوانا ۔ یاد کرانا ۔ لوانا جیسے قسم لینا ۔ سوگند لینا ۔ عہد لینا (۱۹) ملانا ۔ شریک کرنا ۔ جیسے اُسے بھی پارٹی میں لے لو (۲۰) رشوت کھانا ۔ گھوس کھانا جیسے یہ تھانہ دار یا سررشتہ دار تو خُوب لیتا ہے (۲۱) کاٹنا ۔ تراشنا ۔ مُونڈنا ۔ چھانٹنا جیسے بال لینا ۔ ناخن لینا ۔ اُوپر اُوپر کی گھانس لیڈالو (۲۲) نکالنا ۔ کھینچنا ۔ جیسے خُون لینا (۲۳) لتاڑنا ۔ ذلیل کرنا ۔ شرمندہ کرنا ۔ شرم دلانا ۔ قائل مَعقول کرنا جیسے آج اُسے خُوب ہی لیا (۲۴) کسی فعل کی تکمیل کرنا ۔ کوئی کام پُورا کردینے کے واسطے جس طرح کہ لفظ ڈالنا ۔ جانا ۔ پڑنا وغیرہ آتے ہیں ۔ جیسے اُتارنا سے اُتار لینا ۔ کھانا سے کھا لینا علیٰ ہٰذا القیاس گن لینا ۔ سنبھال لینا ۔ سنوار لینا ۔ پکڑ لینا وغیرہ + ۔

صنم کے در پہ مُبارک ہو مجکو مر لینا رہا ہوں کھیت نہ میری کوئی خبر لینا
کُھلا درِ قفس آئے فراغبالی کے دن بشرطیکہ پَروں کا نہو کتر لینا
وہ کون ہے جو نہیں چاہتا کہ کام بنے پر اختیار میں بھی ہو درست کر لینا
کہاں کی نیند اد جب یہ اُسکی یاد آئے اُٹھا کے تکیہ سے بازو پہ سر کو دھر لینا
چلے ہو دشت کو ناظم اگر ملے مجنوں ذرا ہماری طرف سے بھی پیار کر لینا
(ناظم)

(۲۵ ۔ بازاری) جماع کرنا ۔ بھوگ بلاس کرنا ۔ مباشرت کرنا (۲۶) بازی جیتنا +

سودا قمار عشق میں شیریں سے کوہکن بازی اگرچہ لے نہ سکا سر تو کھو سکا (سودا)

(۲۷) بہم پہنچانا ۔ سیکھنا ۔ حاصل کرنا ۔ جیسے ہر جگہ سے کوئی نہ کوئی بات لی اور عقلمند بن گئے (۲۸) قابو کرنا ۔ بس میں کرنا ۔ قبضے میں لانا (۲۹) دبوچنا ۔ دابنا ۔ دبانا ۔ پکڑنا ۔ جیسے ٹینٹوا لینا ۔ ٹانگ لینا (۳۰) نکالنا ۔ کاڑھنا ۔ بھرنا جیسے بدلہ لینا ۔ دشمنی لینا ۔ انتقام لینا ۔

بے گنہ انتقام لیتے ہو دل نہ دینے کے طعنے دیتے ہو (مومن)

مُجھی کو تُم پہ مُسلّط کرے تو دیکھو سیر ستم کا چاہیے خُدا انتقام گر لینا (ناظم)

(۳۱) سلب کرنا ۔ کھینچنا ۔ قبض کرنا ۔ نکالنا جیسے جان لینا ۔ جی لینا (۳۲) کرایہ پر لینا ۔ کرایہ کرنا ۔ جیسے دُکان لینا ۔ مکان لینا ۔

اُسنے ہمسائے میں آکر گھر لیا تو کیا ہُوا اب اُسے آواز میں اپنے سناؤں تو پیار (رنگین)

(۳۳) پینا ۔ نوش کرنا ۔ چُسکی بھرنا ۔ جیسے گھونٹ لینا ۔ حُقّہ کا دم لینا ۔

جامِ اُلفت ہے خُونِ ناب و ہلاہل سے ہے پُر جسکو لینا ہے سو لے اس ساغرِ لبریز کو (ممنون)

(۳۴) طے کرنا ۔ مسافت پُوری کرنا ۔ پکڑنا ۔ پہنچنا جیسے منزل لینا ۔

نہ رہ غافل سرائے دہر میں ہے آخری پہرا مسافر جلد لے منزل کہ دن باقی ہے تھوڑا سا (جرأت)

(۳۵) بھرنا ۔ کھینچنا ۔ نکالنا ۔ جیسے سانس لینا ۔ دم لینا (۳۶) کرنا ۔ عمل میں لانا ۔ جیسے آرام لینا ۔ صبر لینا ۔ دم کر لینا (۳۷) کھٹنا ۔ کمانا ۔ حاصل کرنا + اینٹھنا ۔ جیسے ثواب لینا ۔ عذاب لینا + مال لینا ۔

بچے نہ سیم و زر اُنسے نہ دین و دل چھوٹے کچھ اَور خاک نہیں جانتے مگر لینا (ناظم)

(۳۸) لگانا ۔ دھرنا ۔ منسوب کرنا ۔ جیسے بُہتان لینا ۔ الزام لینا ۔ تہمت لینا ۔ نام لینا وغیرہ (۳۹) فایدہ اُٹھانا ۔ فلاح کو پہنچنا ۔ جیسے غریب کو نذر کر کیا لوگے (۴۰) پانا ۔ حاصل کرنا ۔ جیسے نمبر لینا ۔ عُہدہ لینا ۔ درجہ لینا (۴۱) کھا جانا ۔

مار رکھنا۔ جیسے بابا یا آسیب نے لے لیا (۴۲) اختیار کرنا۔ منظور کرنا۔ جیسے امتحان میں کوئی مضمون لینا (۴۳) روکنا۔ مزاحم ہونا۔ سدِّ راہ ہونا جیسے آگا لینا۔ ناکہ لینا۔ (۴۴) جپنا۔ رٹنا۔ یاد کرنا۔ جیسے خدا کا نام لینا (۴۵) کروانا۔ کنانیدن کا ترجمہ جیسے نوکری لینا۔ خدمت لینا (۴۶) چھیننا۔ تعلق اُٹھانا جیسے کسی سے اُسکا کام لے لینا (۴۷) قبول کرنا۔ منظور کرنا۔ مقرون بہ اجابت کرنا جیسے سلام لینا۔ مجرا لینا۔ (۴۸) کام میں لانا۔ خرچ میں لانا۔ استعمال میں لانا۔ خرچ کرنا اُٹھانا جیسے تمنے اس میں سے کتنا آٹا لیا (۴۹) گزارنا۔ بتانا جیسے چار دن اور لے تو پُورے دنوں ہو جائے (۵۰) بگاڑنا۔ نقصان کرنا + جیسے اِس بچے نے تُمہارا کیا لیا تھا جو اتنا مارا (۵۱) چُرانا۔ چوری کرنا۔ جیسے آقا کا مال لینا (۵۲) ہٹانا۔ سرکانا۔ پرے کرنا۔ اُڑانا جیسے ہوا کا بادل کو لے جانا (۵۳) گھیرنا۔ محصُور کرنا۔ احاطہ کرنا (۵۴) واپس کرنا۔ ہٹانا جیسے اپنی چیز لے لو ہمارے دام پھیر دو (۵۵) کرانا جیسے تحریر لینا۔ مُچلکہ لینا۔ اقرار لینا وغیرہ (۵۶) ساتھ یا معیت میں لانا۔ ساتھ لگانا جیسے فوج لیکر چڑھنا۔ (۵۷) کترنا۔ کاٹنا۔ تراشنا۔ جیسے ناخن لینا۔ بال لینا وغیرہ (۵۸) مُونڈنا۔ استردن کا ترجمہ جیسے سر کے بال لینا (۵۹) منظور کرنا۔ جیسے سلام لینا (۶۰) مُوسنا۔ لُوٹنا جیسے غریب کے سارے روپے لے لئے +

لینا ایک نہ دینا دو (ہ) محاورہ :۔ نہ کسی سے ایک لینگے نہ دو دینے پڑینگے + حاصل نہ حصُول۔ فائدہ نہ مطلب۔ غرض نہ مطلب + ناحق کی مصیبت۔ مُفت کی علّت ؎

کوئی پھُول کے بیٹھے مسند پر کوئی رووے اپنی دولت کو
جو اپنا ہو سو مجھ سے لو اور میرا ہو سو مجھ کو دو۔
کوئی لڑتا ہے کوئی مرتا ہے کوئی جھگڑے حق پر ناحق کو
جو دیکھا خُوب تو آخر کو کچھ لینا ایک نہ دینا دو
(نظیر)

(اس محاورے کی نسبت ایک کہانی بھی مشہور ہے کہ ایک مینڈک اور مور کی دوستی تھی ایک روز مور مینڈک کو باغ کی سیر کرانے لے گیا۔ مینڈک نے کہا کہ یار میں تو تھک گیا میرے گھر پہنچا دو۔ مور نے پیٹھ پر بٹھا جھٹ دریا کنارے پہنچا دیا۔ جب واپس آیا تو ایک چڑی مار نے جال بچھا رکھا تھا یہ دانے کے لالچ سے جا پھنسا مور نے کہا کہ مجھے کیوں پکڑا اُسنے کہا کہ داموں کے لالچ سے اُسنے کہا کہ چلو میرا ایک دوست یہاں سے قریب ہے اُس سے کچھ دلوا دوں وہ مان گیا یہ مینڈک کے پاس لایا اور کہا کہ اِسے کچھ دیکر میرا پیچھا چھڑا دو اُسنے ایک لعل لاکر چڑی مار کو دیا چڑی مار نے کہا کہ میں تو دو لُونگا مینڈک نے کہا کہ تم مور کو تو چھوڑ دو میں دوسرا بھی لاتا ہوں اُسنے کہا اچھا مور کے رہا ہوتے ہی مینڈک نے اپنے یار سے کہا کہ لو یار اُڑ جاؤ۔ اب تو لینا ایک نہ دینا دو یعنی نہ تو میں اس سے اب وہ ایک لعل واپس لیتا ہوں اور نہ دو دیتا ہوں کام بن ہی گیا پس اسی کے نتیجہ سے یہ فقرہ بطور ضرب المثل مشہور ہو گیا) +

لینا دینا (ہ) فعل متعدی :۔ لین دین کرنا۔ داد وستد کرنا (۲)۔ اسم مذکر) لین دین۔ داد وستد۔ حساب کتاب (۳) معاملہ۔ برتاؤ جیسے یہ شخص لینے دینے کا کھرا ہے +

لینا نہ دینا باتوں کا جمع خرچ (۱) کہاوت :۔ یعنی باتوں ہی میں ٹالتے ہیں۔ نِری باتیں ہی باتیں ہیں +

لینا نہ دینا کا رے نہ مسئلے (۱) کہاوت :۔ کچھ حاصل نہ حصول +

لین دین (ہ) اسم مذکر :۔ (۱) داد وستد۔ لینا دینا + حساب کتاب (۲) معاملہ۔ بیوہار۔ برتاؤ (۳) خرید و فروخت (۴) تعلق۔ واسطہ۔ سروکار۔ جیسے ہما۔ اُنکا کیا لین دین (۵) سوداگری۔ تجارت۔ کاروبار +

لین دین کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) داد وستد کرنا + حساب کتاب کرنا۔ (۲) معاملہ کرنا۔ بیوہار کرنا۔ اُدھار لینا دینا (۳) کاروبار کرنا۔ تجارت کرنا سوداگری کرنا۔ بنج بیوپار کرنا +

لینڈ (ہ) اسم مذکر :۔ براز گندہ۔ سندہ۔ موٹی لینڈی ؎

چاندنی کے کھیت میں گھنے لگا جو ماہرو لینڈ بل کھا کر ہلالِ چرخِ گردُوں ہو گیا (رنگین)

لینڈی (ہ) اسم مؤنث :۔ (۱) چھوٹا لینڈ۔ آدمی کا بندھا ہوا پیخانہ۔ کُتّے کا بندھا ہوا پیخانہ۔ قبضیت کی حالت میں جو سوکھا ہوا بشکل شکر قند پیخانہ نکلتا ہے۔ (۲) ایک قسم کا کتا جو شکار کے قابل نہیں ہوتا۔ دیسی کُتّا۔ گلی کُوچہ کا کُتّا۔ عام کُتّا (۳۔ گنوار) بُزدلا۔ ڈرپوک۔ ہیز۔ نامرد + (۴) مُیدہ +

لینڈی جُڑنا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) کُتّے اور کُتیا کا جفتی کھانے کے سبب جُڑ جانا۔ بال کھانا (۲۔ بازاری) اٹھنجا لڑنا۔ آشنائی ہونا۔ گہری دوستی ہونا۔ اتحاد ہونا۔

لینڈی تر ہونا (ہ) فعل لازم (عوام) اترانا۔ نازاں ہونا۔ غرور بڑھنا۔ مغز چلنا۔ دماغ چلنا۔ گھمنڈ بڑھنا۔ جیسے جوں جوں خوشامد کرتے ہیں میاں کی لینڈی تر ہوتی ہے یعنی زیادہ اتراتے ہیں + (چونکہ لینڈی تر ہونے سے بآسانی نکل آتی ہے۔ پس اِسی طرح خوشامد سے غرور میں آسانی ہو جاتی ہے اور آدمی زیادہ اترانے لگتا ہے۔ لطیفہ۔ چونکہ فیلن ڈکشنری میں لینڈی تر ہونے کی جگہ ستر ہونا چھپ گیا تھا پس ہمارے دوست کو بھی یہی ٹھیک معلوم ہوا اور اُنہوں نے جھٹ لینڈی ستر ہونا

لین

پھاپ دیا اگر یہ محاورہ سنا ہی نہ تھا تو لکھنا ہی کیا ضرور تھا) +

لینڈی کُتّا (ہ) اسم مذکر:۔ شکاری کُتّے کا نقیض۔ بازاری کتا۔ گلی کوچہ کا عام کُتّا + بودا اور ڈرپوک کتّا +

لینڈی کُتّے کی موت مارنا (۱) فعل متعدی:۔ نہایت ذلّت اور خواری سے مارنا۔ نہایت آسانی کے ساتھ مار ڈالنا ؎

گرگ و شیر و پلنگ کو وہ ترک   لینڈی کتّے کی موت مار آیا (شیخ باقر علی)

لینڈی کُتّے کی موت مرنا (۱) فعل لازم:۔ نہایت خواری اور ذلّت سے مرنا۔ نہایت تکلیف سے جان دینا +

لینی (ہ) اسم مؤنث:۔ (گنوار) وہ رسم جو بچّے کو دایہ سے واپس لینے میں برتی جاتی ہے جیسے اب چھورے کی لینی کرلو پر اُسکا پرچنا مشکل ہے (رسُوم ہند)۔

لینے کو مچھلی دینے کو کانٹا (ہ) کہاوت:۔ جو لیتے وقت نرم دیتے وقت گرم۔

لینے کے دینے پڑ جانا یا پڑنا (ہ) فعل لازم:۔ لینے کی بجائے دینا پڑ جانا نفع کی بجائے نقصان اٹھانا۔ جو کام فایدہ کے واسطے کیا جائے اُسمیں اُلٹا نقصان و ضرر پہنچنا + آس کا مبدّل بہ یاس ہونا + سلامتی میں خلل پڑنا۔ جان پر بنا۔ جان کے لالے پڑ جانا۔ مصیبت پڑ جانا + ؎

دیکھ وہ زلفِ دوتا لینے کے دینے پڑ گئے   سر پہ جب آئی بلا لینے کے دینے پڑ گئے
زہر ہو جاتی ہے حق میں اُس مریضِ عشق کے   جب بلائی کچھ دوا لینے کے دینے پڑ گئے (نامعلوم)

پڑ گئے لینے کے دینے جان ہی اپنی بچی مُنت   قاصد اُس سفاک کی اچھی خبر لینے گیا (معروف)

کٹی رات داد و ستد میں عجب   جو بوسہ کو اُس شوخ سے جا اڑے
لگاتے ہی بس لب سے لب جی دیا   حسن ابتو لینے کے دینے پڑے (میر حسن)

لینے دینے میں نہ ہونا (ہ) فعل لازم:۔ محض بے تعلّق اور بے غرض ہونا کسی کے معاملہ سے کام نہ رکھنا۔ بے سروکار رہنا ؎

کسی کے لینے دینے میں نہیں کوئے زمیں بیٹھے ہیں   تمہارا غم سنا تا ہے اسے سمجھائیے صاحب (نامعلوم)

لینے میں نہ دینے میں (ہ) محاورہ:۔ محض بے تعلّق۔ محض بے سروکار۔ بُرے میں نہ بھلے۔ نفع میں نہ نقصان میں ؎

ناسخ نہ لینے میں ہوں کسی کے نہ دینے میں   مفلس سے کچھ غرض ہے نہ زردار سے غرض (ناسخ)
کسی کے نہ لینے میں دینے میں تھے   غریبوں کو ناحق ستا کر چلے (سوز)

لیو (ہ) اسم مذکر:۔ دیوار کا پلستر جو سوکھ کر گر جائے لیپے ہوے کی تہ جیسے حمام کا دیوبھیت کا لیو +

لیو چڑھنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) دیوار پر پلستر ہونا جیسے بھیت ہوگی تو لیو بہتیرے چڑھ رہینگے (۲) موٹا ہونا۔ گوشت چڑھنا۔ فربہ ہونا +

م

لیوا (ہ) صفت:۔ (۱) لینے والا۔ لین ہار + مستعمل جیسے جان لیوا۔ پران لیوا (۲)۔ اسم مذکر) گائے بھینس کا تھن۔ بکری کا تھن (۳) ہانڈی جو تلا دیا جاتا ہے۔

لیوا دیوی (ہ) اسم مؤنث:۔ (پُورب) دیکھو لین دین) +

لیوڑا (ہ) اسم مذکر:۔ لیو کی تصغیر بالتحقیر۔ پلستر +

لیویا (ہ) صفت:۔ (پُورب) دیکھو لیوا نبرا) +

لیہی (ہ) اسم مؤنث:۔ (پُورب) لیٹی + سریش۔ پُلٹس +

لیہی چیہی (ہ) اسم مؤنث:۔ (پُورب) سرمایہ۔ پونجی۔ مال و متاع۔ روپیہ پیسہ۔ کاٹھ کباڑ۔

لیئے (ہ) (برائے سبب و مفعول لہ) واسطے۔ خاطر۔ کارن۔ سبب +

لیئے مرنا (ہ) فعل لازم:۔ تہمت لگانا۔ الزام دھرنا۔ پھانسنا۔ سانا۔ لپیٹنا۔ نام لگانا۔ متّہم کرنا۔ اتّہام لگانا۔ نسیم بھرتپوری ؎

پھوٹی قسمت کا گلہ ہے نہ اجل کا شکوہ   تیغِ قاتل کو لیئے مرتے ہیں مرنے والے (نسیم)

م

م (ع) اسم مذکر:۔ (۱) عربی کا چوبیسواں[24] فارسی کا اٹھائیسواں[28] سنسکرت یا ہندی کے حروفِ صحیح کا پچیسواں[25] اردو کا اکتیسواں حرف جسے میم کہتے ہیں + یہ شفتی یعنی ہونٹوں سے تعلق رکھنے والا حرف ہے جسکی ہندی میں یہ شکل ہے म (۲) حسابِ جُمل میں اسکے چالیس[40] عدد فرض کئے گئے ہیں (۳) وہ مخصوص دستخط جو سلطنت مغلیہ کے زمانہ میں دیوانِ سلطنت۔ معافی یا جاگیر پر اس حرف کو لکھ کر کیا کرتا تھا (۳۔ف۔ مجازاً) دہنِ معشوق باعتبار نقطۂ موہوم یا شکل غنچہ (۴۔ف) جنتریوں یعنی تقویموں میں یہ اتوار کے روز کی علامت ہے اور نیز ماہِ محرّم کے اختصار میں بھی یہ حرف لکھا جاتا ہے اگر اسکے پہلے حرفِ عین ہو تو علیہ السلام کا مخفف سمجھا جاتا ہے (۵۔ف) علامت نہی جو دعا وغیرہ کی ممانعت کے واسطے آتی ہے۔ جیسے مبادا۔ مکن وغیرہ (۶۔ف) جب اسکے ماقبل پیش ہو تو اعداد میں فاعلیت کے واسطے آتا ہے جیسے ہشتُم۔ یکُم۔ دوُم وغیرہ (۷۔ف) علامت تانیث۔ جیسے بیگم خانم (۸۔ع) جب کسی اسم کے اوّل میں بفتح آتا ہے تو وہاں ظرف مکاں یا مفعول۔ کے معنی دیتا ہے جیسے مقبرہ۔ مجلس۔ مسکن۔ مسجد + مظلوم۔ مفرور۔ مفہوم وغیرہ (۹۔ع) جب کسی اسم کے اوّل میں یہ حرف بالضم آتا ہے تو فاعلیت کا کام دیتا ہے جیسے مُفرح۔ مُحافظ۔ مُعاون۔ مُجرم وغیرہ (۱۰۔ف) برائے نسبت جیسے نیلم (۱۱) یہ حرف اپنے اپنے موقع پر فارسی ہندی میں حروف ذیل سے بدلتا ہے +

ما

ب پ ٹ ج غ گ ل ن و ہ ے +

ما (ع) حرفِ نفی:- (۱) نہ۔ نہیں۔ مت۔ نیست۔ لا۔ ہز۔ اَن۔ بے (۲) کلمۂ استفہام) کیا چیز۔ کیا + کون۔ کُدام + کیوں۔ کیونکر۔ کیسے۔ کس طرح (۳۔ اسم موصُول) جو کہ۔ اُنچہ۔ جو کچھ۔ جو۔ ہرچہ۔ ہر سبکھ۔ کوئی چیز +

مابعد (ع) صفت:- ماقبل کا نقیض۔ جو کچُھ بعد میں آوے۔ پیچھے آنیوالا۔ پچھلا۔ پیچھے کا +

مابقا (ع) صفت:- (۱) بچا ہوا۔ باقی۔ بقایا۔ جو کچُھ باقی رہگیا ہو۔ (۲) پس خُردہ۔ جھُوٹا کھانا۔ اُلش +

مابہ الاحتیاج (ع) اسم مذکر:- جسکی ضرورت پڑے۔ ضُرورت کی چیزیں۔ جسکی حاجت ہو۔ جو کچُھ ضرُوریات سے ہو +

مابہ الامتیاز (ع) اسم مذکر:- وہ چیز یا سبب جس سے کسی امر کی تمیز کی جائے۔ باعثِ امتیاز۔ وہ چیز جس سے شناخت ہو سکے +

مابہ النزاع (ع) اسم مذکر:- وہ بات جسپر نزاع واقع ہوئی ہو۔ باعثِ خصُومت۔ جھگڑے کی بِنا۔ بنائے فساد +

مابین (ع) تابع فعل:- (۱) درمیان میں۔ وسط میں۔ بیچ میں۔ اثنا میں (۲۔ اسم مذکر) وسط + درمیان۔ بیچ (۳۔ صفت) درمیانی۔ وسطی بیچ کا۔ بچلا +

ماتحت (ع) صفت:- (۱) جو نیچے ہو۔ زیرِ حکُم۔ زیرِ فرمان (۲۔ اسم مذکر) نائب۔ مددگار۔ اسسٹنٹ۔ معاوِن۔ کام بٹانے والا۔ ہاتھ بٹانے والا سہارا لگانے والا + منشی۔ بابُو۔ کرانی +

ماتقدم (ع) صفت:- اوّل کا۔ پہلے کا + جو پہلے گزرے۔ مذکورۂ بالا +

ماحصل (ع) اسم مذکر:- (۱) جو کچُھ کہ حاصل ہو۔ محصُول۔ حاصل شدہ + نتیجہ۔ حصُول۔ پھل۔ ثمرہ (۲) فایدہ۔ نفع۔ سُود۔ منافع۔ لابھ۔ پراپتی۔ (۳) پیداوار۔ پیدا + اناج۔ غلہ۔ جنس۔ ان وغیرہ +

ماحضر (ع) اسم مذکر:- جو کچھ حاضر ہو + جو کچھ کھانا موجُود ہو + موجُودہ + دال دلیا +

ماسبق (ع) صفت:- جو پہلے گزر چکا ہو۔ گزشتہ۔ گزرا ہوا۔ ماقبل کا نقیض۔ اوّل الذکر +

ماسلف (ع) صفت:- بیتا ہُوا۔ گزرا ہوا۔ گزشتہ +

ماسوا (ع) حرفِ استثنا، (۱) اُسکے علاوہ۔ جو کچُھ کہ سوا ہو۔ بجز۔ ماورا

امی

عِلاوہ (۲) صُوفیوں کی اصطلاح میں ذات باری تعالےٰ کے سوا جو کچُھ ہے اُسے ماسوا کہتے ہیں یعنی موجُودات۔ مخلُوقات مگر بعض جگہ معشُوق مجازی سے بھی مراد لی گئی ہے ؎

نہ واقف تھے انساں قضا و جزا سے نہ آگاہ تھے مبداؑ و منتہےٰ سے
لگائی تھی ایک اک نے لو ماسوا سے پڑے تھے بہت دور بندے خدا سے
یہ سُنتے ہی تھرّا گیا گلہ سارا
یہ راعی نے للکار کر جب پُکارا
(حالی)

ماشاءاللہ (ع) کلمۂ دعا:- جو خدا چاہے + اگر خُدا نے چاہا + خدا کرے رام کرے + خُدا کی مرضی سے۔ خدا کے چاہنے سے۔ جب کسی اپنے عزیز یا حبیب کی تعریف کرتے ہیں تو دفعیۂ چشم بد کے واسطے تعریف سے پیشتر یہ کلمۂ زبان پر لاتے ہیں جس سے چشم بد دُور حفظ نظر مراد ہوتی ہے۔ جیسے ماشاءاللہ وہ سب سے خُوبصُورت اور خُوب سیرت ہے۔ یا اب تو ماشاءاللہ تم بھی جوان ہو گئے۔ نصیر الدین قناعت ؎

آگے آفت قیامت ہوگے ڈھنگ یہی ہیں آپ کے گر
ماشاءاللہ آپ ابھی سے اتنی شرارت رکھتے ہیں۔
(قناعت)

مافات (ع) صفت:- جو گزر گیا۔ جو فوت ہوا۔ ماضی۔

مافوق (ع) صفت:- جو اُوپر ہو۔ جو فوقیت رکھتا ہو۔ بڑھکا۔ اعلےٰ۔ ممتاز بالا۔ اُونچا۔ بلند۔ برتر۔ اُوپر کا + فائق + بزرگ تر۔ معظم +

مافی الضمیر (ع) اسم مذکر:- جو کچُھ دل میں ہو۔ دل کی بات منشا۔ ارادہ نیت۔ غرض۔ مراد۔ مطلب۔ مدعا۔ مقصد۔ عندیہ۔ پرچوجن۔ منورتھ۔ ارتھ۔

مافیہا (ع) اسم مذکر:- جو کچھ اُسمیں ہے جیسے دُنیا و مافیہا سے کچھ تعلق نہیں +

ماقبل (ع) اسم مذکر:- جو پہلے ہو۔ مابعد کا نقیض۔ پہلے کا +

ماقبل الذکر (ع) اسم مذکر:- جسکا پہلے ذکر ہو چکا ہو +

مالایطاق (ع) اسم مذکر:- وہ جو کسی کی قُدرت اور طاقت سے باہر ہو۔

مالاینحل (ع) اسم مذکر:- جو حل نہ ہو سکے۔ جو کھُل نہ سکے۔ نہایت مشکل یا ادق مسئلہ جو حل ہونے کے قابل نہ ہو۔

ماضی (ع) اسم مذکر:- جو گزر گیا۔ گزشتہ۔ زمانۂ گزشتہ۔ جو کچُھ ہو چکا +

ماورا (ع) حرفِ استثنا:- بجز۔ سوا۔ اُسکے علاوہ +

مایحتاج (ع) اسم مذکر:- وہ شئے جسکی انسان کو حاجت پڑتی ہے۔ ضرُوریات (اصل میں مایحتاج الیہ تھا۔ کثرتِ استعمال سے سا محذُوف ہو گیا) +

ماء

ماء (ع) اسم مذکر:- (۱) آب- پانی- جل- نیر (۲) رس- عرق +

ماءُ الجُبن (ع) اسم مذکر:- آبِ شیر- وہ پانی جو دُودھ کو پھاڑ کر سفیدی جُدا کرنے کے بعد رہجاتا ہے اگر یہ پانی بکری کا ہو تو بہت سے امراض میں کام آتا ہے- عوام اِسکو غلطی سے مال جوبن کہتے ہیں +

ماءُ اللحم (ع) اسم مذکر:- گوشتابہ- حلوان کی یخنی جو بذریعۂ کشید نکالی جاتی ہے- آبِ گوشت- شوربہ +

ما (ہ) اسم مؤنث:- (۱) مادر- ماں- اماں- ماتا- مہتاری- میا- والدہ- جننی- (۲) ایک کلمۂ محبت جو ماں اپنے بچّے سے خطاب کرتے وقت گویا اُسی کی زبان میں ادا کرتی ہے جیسے نہیں ما تجھے کون مار سکتا ہے- دیکھ ما ان جا دنگا نہ کر- کیوں ما؛ بیٹے تُم سے کہا نہیں تھا؟ + دہلی کے اخیر بادشاہ کا تکیہ کلام جو اکثر باہمی گفتگو میں بلحاظِ محبت زبان پر آیا کرتا تھا- (۳) والدہ کو پکارنے کا لفظ- حرفِ ندا جو گنواروں میں ماں کے واسطے مخصوص ہے-

ما اِلی باپ تیلی بیٹا شاخِ زعفران (۱) کہاوت:- مجہول النسب یا کمینہ شیخی باز کے حق میں بولتے ہیں اور نیز جب کوئی ادنٰے فخرِ خاندان ہوجائے تو اُسکی نسبت بھی کہتے ہیں +

ماباپ (ہ) اسم مذکر:- والدین- ماتا پتا- مات پتا- مادر پدر +

ماباپ کا لاڈلا (ہ) اسم مذکر:- وہ لڑکا جسے والدین نے ناز سے پالا ہو- نازپروردہ- دُلارا- والدین کا بگاڑا ہُوا +

مابہن (ہ) اسم مؤنث:- والدہ و ہمشیرہ +

مابہن کرنا (ہ) فعل متعدی:- عوام- کسی کی مابہن کو گالی دینا- مادر خواہی کرنا- گھر تک جانا +

مابیٹوں میں لڑائی ہوئی لوگوں نے جانا بیر پڑا (ہ) کہاوت:- اپنوں کی لڑائی لڑائی میں داخل نہیں ہے +

مابیٹوں میں چھنالا نہیں چھپتا (ہ) کہاوت:- پاس رہنے والوں سے عیب نہیں چھپ سکتا +

ماپسنہاری بھلی باپ ہفت ہزاری بُرا (۱) کہاوت:- ماکی محبت باپ سے زیادہ ہونے کی نسبت بولتے ہیں +

ماٹینی باپ گلنگ بچے نکلے رنگ برنگ (۱) کہاوت:- نالائق خاندان اور بد اطوار اولاد کی نسبت بولتے ہیں +

ماجائی (ہ) اسم مؤنث:- سگی بہن- خواہر- ہمشیرہ- جی جی +

ماپ

ماجایا (ہ) اسم مذکر:- سگا بھائی- برادرِ حقیقی +

ماسارنگی باپ تنبورا (ہ) اسم مذکر:- ڈومنی بچہ- میراثی- وہ شخص جسکی ماں ڈومنی اور باپ ڈوم ہو- کلاونت بچہ +

ماسے سوا چاہے سو کٹنی (۱) کہاوت:- والدہ سے زیادہ محبت جتانا خالی از علت نہیں ہوتا +

مافقیرنی پوت فتح خاں (۱) کہاوت:- کم قدر- مجہول النسب مغرور آدمی کی نسبت بولتے ہیں +

ماکا پیٹ کمہار کا آوا کوئی کالا کوئی گورا (ہ) کہاوت:- یعنی جسطرح کمہار کے آوے میں سب برتن سُرخ نہیں نکلتے اِسی طرح ما کے پیٹ سے ہر ایک گورا ہی نہیں پیدا ہوتا +

ماکا دُودھ (ہ) اسم مذکر:- (۱) شیرِ مادر (۲) ہر طرح سے مفید اور مزاج کے موافق- نہایت مفید (۳) حلال- مباح- جائز +

ماکو نہ باپ کو جو بنے گی سو آپ کو (ہ) کہاوت:- ہر شخص اپنے اعمال کا جوابدہ اور کرنی کا بھوگی ہے +

ماکے پیٹ سے لیکر نکلنا (ہ) فعل لازم:- سیکھا سکھایا پیدا ہونا- ساتھ لیکر پیدا ہونا- سیکھے بغیر کچھ حاصل کرنا جو محال امر ہے-

ماکے پیٹ سے لیکر کوئی نہیں آتا- (ہ) کہاوت:- سیکھا سکھایا کوئی پیدا نہیں ہوتا (کم شوق کی توجہ اور ترغیب کے واسطے کہتے ہیں) +

مامارے اور ماہی ماپکارے (ہ) کہاوت:- اپنوں کی سختی بھی بُری نہیں لگتی- اپنا کتنی ہی تکلیف دے پھر اپنا ہی کہلائیگا جس طرح بچّہ ماسے کیسا ہی پٹے مگر ماہی ماہی کہتا جائیگا +

مامرے مَوسی جیئے (ہ) کہاوت:- یعنی ما مر جائیگی تو خالہ پال لیگی- یعنی ما اور خالہ میں کچھ فرق نہیں ہے +

مانہ ماکا جایا سبھی لوگ پرایا (ہ) کہاوت:- اجنبی مقام کی نسبت بولتے ہیں- جہاں کوئی بھی اپنا واقف کار نہ ہو +

مابُون (ع) اسم مذکر:- وہ شخص جسے علت اُبنہ ہو- بولسیا- وہ شخص جسے اِغلام کرانے کی بیماری ہو- علتیا +

ماپ (ہ) اسم مؤنث:- (۱) پیمایش- پیمان- ناپ + جریب کشی- رقبہ بندی- (۲) پیمانہ- میانہ- کیل (۳) جانچ- اندازہ- کُوت- طُول و عرض کا تخمینہ +

ماپ تول (ہ) اسم مؤنث:- ساحت- عرض طُول کی پیمایش + رقبہ +

ماپ

تول جوکھ۔ جانچ پرتال +

ماپ کا پُورا (ہ) اسم مذکر:۔ وہ گھوڑا یا سپاہی جو لمبائی اور اُنچائی میں جنگی قاعدہ کے موافق پُورا ہو۔ چنانچہ سپاہی کا قد کم از کم پانچ فیٹ چھے انچہ اور گھوڑے کا چودہ دو ہونا چاہیئے جب وہ پُورا خیال کیا جائیگا +

ماپک (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) ماپ۔ ناپ۔ پیمائش۔ رقبہ بندی۔ جریب کشی۔ (۲) جریب کش۔ مسّاح۔ پیمائش کنندہ۔ ناپنے والا +

ماپنا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) پیمائش کرنا۔ طول یا عرض کا اندازہ کرنا۔ رقبہ جانچنا۔ ناپنا (۲) اندازہ کرنا۔ جانچنا۔

مات (ہ) اسم مونث (گیتوں میں) (۱) ماتا کا مخفف۔ ما۔ مادر۔ والدہ (۲) ماترا کا مخفف۔ لگمات۔ ماترا۔ حروفِ علّت کا حروفِ صحیح کے ساتھ ملان۔

مات پِتا (ہ) اسم مذکر:۔ ماتا پتا۔ ماباپ۔ والدین۔ مادر پدر۔ جیسے
مات پتا اور بھائی بندھو کوئی نہ سنگ جاون ہارا۔ کیوں من بھولا رے سنسارا +

مات (ع) اسم مونث:۔ (۱) ہر گیا۔ ہار گیا۔ اگرچہ ماضی کا صیغہ ہے مگر بجائے اسم مستعمل ہے (۲) شکست۔ ہزیمت۔ زک۔ ہار (۳) شطرنج (اصطلاح) زچ کرشت

مات دینا (۱) فعل متعدی:۔ (۱) بازی دینا۔ بازی لے جانا۔ جیتنا۔ ہرانا۔ شکست دینا۔ زک دینا۔ ہزیمت دینا۔ مغلوب کرنا۔ عاجز کرنا۔ پست کرنا

چالاکیوں سے اپنی بچے سیہرے ہاتھ سے ۔ درنہ میں دیکھ چکا تھا انہیں کل تو مات صاف (جعفر)

(۲) نیچا دکھانا۔ شرمندہ کرنا۔ خجل کرنا۔ نادم کرنا۔ منفعل کرنا۔ بیرونق اور ماند کرنا۔

مات کرنا (۱) فعل متعدی:۔ (۱) شکست دینا۔ مغلوب کرنا۔ پست کرنا۔ ہرانا۔ زک دینا۔ حریف سے بازی جیتنا۔ بازی لے جانا۔ خلال کرنا۔ زچ کرنا۔ تھکانا۔ جی چھڑانا (۲) شرمندہ کرنا۔ خجل کرنا۔ منفعل کرنا۔ نادم کرنا۔ بیرونق کرنا۔ رُوپ کھونا

زلفوں نے تیری پھینکی ہے خورشید پر کمند ۔ رُخ نے تیرے کیا ہے مہ چاردہ کو مات (مصحفی)

کوئی معشوق گرماگرم ایسا کسنے دیکھا ہے ۔ کیا ہے مات پریوں کو بھی تمنے اپنی چھل بل سے (سحر)

(۳) کسی کام میں بڑھ جانا۔ سبقت لیجانا۔ فوق لیجانا۔ جیسے اُسنے تو مجھ کوں کو بھی مات کیا۔

مات کھانا (۱) فعل متعدی:۔ شکست کھانا۔ زک اُٹھانا۔ ہارنا۔ مغلوب ہونا۔ عاجز ہونا + شرمندگی اُٹھانا۔ ندامت اُٹھانا +

مات ہونا یا ہو جانا (۱) فعل لازم:۔ (۱) مغلوب ہونا۔ عاجز ہو جانا۔ ہارنا۔ شکست کھانا۔ ہزیمت اُٹھانا۔ بازی سر لینا۔ زچ ہونا۔ زک پانا۔ پچھڑنا۔ ہار ہونا۔ بازی ہاتھ سے جانا۔

یاں تو آتی نہیں شطرنجِ زمانے کی چال ۔ اور واں بازی ہوئی مات چلی جاتی ہے (میر)

(۲) شرمندہ ہونا۔ خجل ہونا۔ منفعل ہونا۔ نادم ہونا + بیرونق ہونا۔ ماند ہونا۔ مدھم پڑنا۔ بیرونق ہو جانا

زلفیں ہی دیکھ کر نہ خجل رات ہو گئی ۔ مکھڑا جو کھل گیا تو سحر مات ہو گئی (اسد)

مات

نور وز کو چہرے نے ترے یار ہرا یا ۔ زلفوں سے شب قدر بھی اب مات ہوئی ہے (میر سوز)

ماتا (ہ) اسم مونث:۔ (ہندو) (۱) ماں۔ والدہ۔ اماں۔ مہتاری جیسے ماتا پلے کر کے لاڈ۔ سا سو چاہے تو ڑدوں ہاڈ

سرانے بیٹھی ماتا جھرے کیس کھنڈائے گوری ۔ کیوں جھرے بندے صاحب کے جن جوڑی اُن توڑی (بھجن)

(۲) چیچک۔ سیتلا۔ ٹھنڈی + سیتلا دیوی (۳) صفت۔ مذکر۔ مست۔ بدمست۔ متوالا۔ سکران۔ مخمور۔ نشے میں چُور

ٹیڑھی کر کے کلاہ آتے تھے مے ناخوردہ ماتے تھے (مصرعہ میر تقی)

(۴۔ شملہ) مہتا کا بگڑا ہوا لفظ۔ چودھری۔ مقدم۔ ذی عزت۔ پینڈار +

ماتا پِتا (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) والدین (۲) بزرگ۔ مُربّی۔ پرتھی پال۔ آقا۔ خداوند۔ مالک

ماتا پُوجنا (ہ) فعل متعدی:۔ سیتلا دیوی کی پرستش کرنا۔ سیتلا کی پُوجن کرنا۔

ماتا کا منڈھا (ہ) اسم مذکر:۔ چھوٹا سا مٹھ یا گنبد جو سیتلا دیوی کے نام کا بنا دیا جاتا ہے +

ماتا نکلنا (ہ) فعل لازم:۔ بدن پر چیچک کے دانے اُبھرنا۔ سیتلا کا نمایاں ہونا۔

ماتر (س) मात्र اسم مونث:۔ (ہندو) (۱) کیول۔ اکیلا۔ صرف۔ فقط۔ تنہا۔ جریدہ + تھوڑا سا۔ کسیقدر۔ کچھ + اتنا ہی۔ اُسیقدر (۲۔ مرکبات میں) اندازہ۔ مقدار۔ قلیل جیسے چھن ماتر +

ماترا (س) मात्रा اسم مونث:۔ (ہندو) (۱) ناپ۔ ماپ۔ پرمان۔ کسی دوا کی مقدار یا اندازہ (۲) ہندی کے حروفِ اعراب یا علّت خواہ ہرسو ہوں خواہ دیرگھ جیسے ا۔ آ۔ ای۔ اُ۔ اُو۔ اے۔ ائی۔ او۔ آو۔ انگ۔ اہ وغیرہ

अआइईउऊएऐओऔअंअः انہیں کا نام لگماترا ہے جنکا اس طرح

اختصار کیا گیا ہے ा ि ी ु ू े ै ो ौ ं ः (۳) دوا کا اندازہ۔ مقدار دوا۔ اوکھد کا پرمان (۴) دھن۔ دولت۔ مایا۔ زر۔ ثروت +

ماترا لگانا (ہ) فعل متعدی:۔ لگ مات لگانا۔ اعراب دینا۔ حروفِ علّت کو حروفِ صحیح کے ساتھ ملا کر آواز پیدا کرنا۔

ماتم (ع) اسم مذکر:۔ (۱) بپتا۔ مصیبت۔ بلا۔ آفت (۲) عورتوں کا کسی رنج یا خوشی میں اجتماع (۳) (۱) سوگ۔ سیاپا۔ شیون

تمہیں آنکھوں سے ہے منظور ماتم اپنے نالاں کا ۔ کہ پیراہن سیہ ہے مردمانِ چشمِ فتّاں کا (صابر)

(۴۔ ۱) غم۔ رنج۔ الم۔ ملال۔ اندوہ (۵۔ ۱) نوحہ۔ بلاپ۔ گریہ وزاری۔ کہرام۔ آہ و نالہ۔ پیٹک۔ سیاپا۔

چھوٹے نہ غم و رنج سے ہم بعد فنا بھی ۔ ہے تعزیتِ عشق لو ماتم ہے وفا کا (رشادان)

(۶۔ اہل تشیعہ) سینہ زنی۔ سینہ کوبی۔ چھاتی پیٹنے کا فعل +

ماتم پُرسی (ع + ف) اسم مونث:۔ تعزیت۔ پُرسہ۔ سیاپا۔ میّت کی غمخواری و ہمدردی +

ماتم پُرسی کرنا (۱) فعل متعدی:۔ تعزیت کرنا۔ پُرسہ دینا۔ میّت کی غمخواری و ہمدردی ظاہر کرنا۔ مقام دینا۔ بیٹھانا

ماتم خانہ یا کدہ یا سرا (ف) اسم مذکر:۔ غمی کا گھر۔ سوگ کا گھر۔ وہ گھر جسمیں غمی ہو گئی ہو +

ماتم دار (ع + ف) صفت:۔ ماتمی۔ سوگی۔ سوگوار۔

جونک ہم سانس بھرتے تو کلیجے پر دھمکے تھے ۔ تم اب سر پیٹتے ہو آہ ماتم دار کسکے ہو (میر سوز)

ماتم داری (ع + ف) اسم مونث:۔ سوگ۔ غم۔ شیون۔ سیاپا + اندوہ۔ رنج و الم۔ کہرام۔ آہ و نالہ۔ گریہ و زاری

ماتم زدہ (ف) صفت:۔ سوگوار۔ ماتمی۔ سوگی + اندوہگین۔ غمین۔ غمگین۔ رنجور۔

ما ت

ماتم کرنا (ع) فعل متعدی :- (۱) غم کرنا ۔ رنج کرنا (۲) سوگ کرنا ۔ شیون کرنا مُردے کو رونا ۔ عزاداری کرنا (۳) نوحہ کرنا ۔ گریہ و زاری کرنا ۔ آہ و ماتم کرنا ۔ رونا پیٹنا (۴) مرثیہ خوانی کرنا + سینہ زنی کرنا ۔ سینہ کوبی کرنا ۔ چھاتی یا سر پیٹنا

شہیدی ؎ نہیں واقف ہیں یہاں اتنے واقف ہیں کوئی راتوں کو یاں کرتا ہوا ماتم نکلتا ہے (شہیدی)

ماتم ہونا (ع) فعل لازم :- کہرام ہونا ۔ پِٹنا پڑنا ۔ نوحہ ہونا + سیاپا پڑنا ۔ سوگ ہونا شیون ہونا ۔ سینہ زنی و سینہ کوبی ہونا + رنج والم ہونا ۔ غم ہونا ۔ پیٹک پیا ہونا رونا پیٹنا ۔ ؎

بعد میرے روئیگا سارا زمانہ دیکھنا دُھوم سے ہوگا مرا ماتم تمہارے سامنے (داغ)

کیا کہیں مرگِ احبا میں جو ہمکو غم ہوا گر موا دشمن کوئی اُسکا بھی اک ماتم ہوا (ناسخ)

ماتمی (ع) صفت :- ماتم کرنے والا ۔ سوگوار ۔ سوگ رکھنے والا ۔ شیون کرنے والا ۔ ماتم و غم رکھنے والا ۔ سوگی

ماتمی لباس (ع) اسم مذکر :- نیلے یا سیاہ کپڑے ۔ جامۂ آبی + زرد میلے کچیلے کپڑے جو حالت سوگ میں پہنتے ہیں

ماتھا (ہ) اسم مذکر :- (۱) پیشانی ۔ ناصیہ ۔ جبہ ۔ جبین + لِلاٹ + مستک + کپال کھوپری ۔ سر کا اگلا حصّہ (۲) جہاز کا مُہرا ۔ ناؤ کا اگلا حصّہ +

ماتھا بھڑکنا (ہ) فعل لازم :- (۱) پیشانی گرم ہونا ۔ پیشانی کا جلنا (۲) سر میں درد ہونا

ماتھا پٹن کرنا (ہ) فعل متعدی :- (ہندو) (۱) سر مغز زنی کرنا ۔ سر مارنا ۔ مغز زنی کرنا ۔ دیر تک سمجھانا (۲ ۔ طنزاً) سلام کرنا ۔ رام رام کرنا (۳) محنت و مشقت کرنا

ماتھا پیٹنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) سر پیٹنا ۔ ماتم کرنا (۲) افسوس کرنا ۔ پچھتانا ۔ ؎

رکھ کے اُس در پہ جبیں اسلئے ماتھا پیٹا سر سے ہم پاؤں تلک یعنی جبیں کیوں نہ ہوئے (معروف)

ماتھا پیٹی (ہ) اسم مؤنث :- وہ عورت جسکا ماتھا چپٹا اور بدنما ہو ۔ ماتھا کچلی +

ماتھا ٹکانا (ہ) فعل متعدی :- سر جُھکانا ۔ سجدہ کرنا ۔ ڈنڈوت کرنا ۔ آداب بجالانا +

ماتھا ٹھنکنا (ہ) فعل لازم :- کسی فعل کے صادر ہونے سے پیشتر واقفیت ہوجانا ۔ کسی کام کا انجام و آغاز کسی علامت متعلقہ سے معلوم ہوجانا ۔ کسی بات کا کسی علامت سے خطور کرنا ۔ ماتھے گولی لگنا ۔ کسی تقریب سے اُس چیز یا بات کا دل میں گزر جانا جس سے کچھ اندیشہ و خطر ہو ۔ اندیشہ کا گمان ہونا ۔ خیال بد گزرنا ۔ مثلاً کوئی شخص کسی سے کوئی ایسی بات سُنے جو فحوائے کلام سے اسکے یا اُسکے کسی عزیز کے مُضر ہو اور پھر ویسا ہی ظہور میں آئے تو وہ کہیگا کہ میرا ماتھا جبھی ٹھنکا تھا ۔ ؎

ہم آگے ہی سمجھے تھے تم گھر کو سدھارو گے جسوقت گجر باجا ماتھا وہیں ٹھنکا تھا (نثار)

زناخی سچ کہوں اُس دم ہی ماتھا میرا ٹھنکا تھا بڑی روٹی کو تونے بید مشک جسدم اُٹھایا تھا (رنگین)

جسدن کہ بھوؤں تک تم سج نکلے تھے اک بیجا اُس دن ہی تمہیں دیکھے ماتھا مرا ٹھنکا تھا (میر)

ہو خیر دُلہن دُولہا کی ماتھا مرا ٹھنکا اچھا نہیں یہ ٹوٹنا سہرے کی لڑی کا (جان صاحب)

ماتھا رگڑنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) پیشانی گھسنا ۔ جبین سائی کرنا ۔ جبہ سائی کرنا

ما ت

ماتھا رگڑ رہا ہوں تری آستان سے لکھا مٹا رہا ہوں میں اپنے نصیب کا (شفق)

(۲) نہایت عاجزی کرنا ۔ ناک رگڑنا ۔ منت و سماجت کرنا ۔ ہا ہا کھانا + خوشامد و درآمد کرنا ۔

ماتھا کوٹنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) حالتِ غم یا غصہ میں سر پیٹنا (۲) افسوس کرنا ۔ سر دُھننا ۔ ہاتھ ملنا ۔

مصحفی مرہی گیا دیکھ کے اُسکی یہ ادا جب ہتیلی سے کل اُس شوخ نے ماتھا کوٹا (مصحفی)

مستعد اُٹھنے پہ بیٹھا تھا مرے گھر سے وہ رات بوندیں پڑنے لگیں اور سا برسا کچھ چھا آیا
تب لگا کوٹ کے ماتھے کو یہ کہنے ہے ہے مجھے رہنا ہی پڑا قہر یہ کیسا آیا
کیا برسنا تھا اسے میرے ہی گھر جاتے وقت
اے دوا کس لئے بادل یہ نگوڑا آیا

(۳) ماتم کرنا + سر پیٹنا ۔ سینہ زنی کرنا ۔ سینہ کوبی کرنا +

ماتھا گودنا (ہ) فعل متعدی :- عمر قیدی یا غلام کی پیشانی کو نشانی کے واسطے کچھو کر نیل وغیرہ بھرنا + پیشانی کو سوزن زدہ بنانا +

ماتھر (س) اسم مذکر :- माथुर (۱) متھرا کا رہنے والا ۔ متھرا باسی ۔ متھرا کا باشندہ (۲) کایستوں کی ایک ذات (۳) متھرا کے برہمنوں کی ایک ذات ۔ چوبے

ماتھے (ہ) اسم مذکر :- (۱) ماتھا کی جمع (۲) ماتھا کی حروفِ مغیرہ کے سبب بدلی ہوئی صُورت جیسے ماتھے پر مونڑی بسنت کے گیت +

ماتھے ٹیکا ہونا (ہ) فعل لازم :- عو ۔ کسی خاص قسم کا فخر ہونا ۔ سُرخاب کا پر ہونا جیسے کیا تمہارے ماتھے ٹیکا ہے " ؎

اڑد کہے میرے ماتھے ٹیکا مجھ بن بیاہ نہ ہووے نیکا (دوہا)

ماتھے جانا (ہ) فعل لازم :- (لکھنؤ) الزام لگنا ۔ سر پڑنا ۔ تھپنا ۔ سر لگنا ۔

ماتھے چاند ٹھوڑی تارا (ہ) محاورۂ عورات :- (کہانیوں میں) خوبصورتی کی تعریف میں یہ فقرہ آتا ہے یعنی ماتھے کا یہ عالم تھا کہ گویا چاند اُتر آیا ہے اور ٹھوڑی کی یہ کیفیت تھی کہ جیسے ستارہ چمک رہا ہے +

ماتھے رولی چاول چڑھانا (ہ) فعل متعدی :- (ہندو) (۱) تِلک کرنا ۔ تِلک لگانا ۔ ٹیکا لگانا ۔ قشقہ کھینچنا (۲) گدی پر بٹھانا ۔ مسند نشین کرنا ۔ راج تِلک لگانا ۔ تخت پر بٹھانا (۳) کام سپرد کرنا ۔ کام سونپنا +

ماتھے مارنا (ہ) فعل متعدی :- (ہندو) سر سے مارنا ۔ پھیرنا ۔ واپس کرنا ۔ لوٹانا جیسے یہ اُسی کے ماتھے مارو ۔ متھے مارنا بھی بولتے ہیں +

ماتی (ہ) صفت تانیث :- (۱) پُر ۔ سرشار ۔ مست ۔ متوالی ۔ مخمور ۔ مدہوش ۔ جیسے مدھ ماتی (۲) بالغہ ۔ جوان ۔ نوجوان ۔ نوخاستہ (۳) شاداب ۔ شگفتہ ۔ تر و تازہ ۔ (۴) بھرپور ۔ کامل ۔ پُورا +

ماٹ

ماٹ (ہ) اسم مذکر :- (گنوار) (۱) مٹکا۔ گول۔ خُم (۲) نیل کا حوض۔ نیل کا ہودہ (حوض)

ماٹ بگڑنا (ہ) فعل لازم :- (۱) نیل کا مٹکا خراب ہوجانا۔ نیل بگڑ جانا (۲۔ پنجاب) کسی راجہ کا مرجانا (۳) افواہ اُڑنا۔ غلط خبر مشہور ہونا ؎

چرچا بہت دروغ کا ہے زیرِ آسمان　　شاید کہ ماٹ نیل کا کوئی بگڑ گیا　(اسیر)

(چونکہ نیل خراب ہوجانے پر غلط خبر اُڑانا اُسکی دُرستی کا ٹوٹکا خیال کرتے ہیں اِسوجہ سے یہ معنی ہوگئے) +

ماٹ کا ماٹ بگڑنا (ہ) فعل لازم :- آوے کا آوا خراب ہوجانا۔ سارے خاندان کا ایک ہی حال ہونا۔ سبکی عقل جاتی رہنا۔ سارے خاندان کو داغ لگنا +

ماٹ کی بھاجی (ہ) اسم مونث :- (ہندو) ایک قسم کی ترکاری جو ہمیشہ سرسبز رہتی ہے

ماٹھو (ہ) اسم مذکر :- (۱) بندر۔ بانند۔ بازمیمون۔ بوزنہ (۲) مسخرہ۔ ٹھٹھول۔ ظریف۔ مُضحک۔ بھانڈ جیسے تُم بھی نِرے ماٹھو ہی ہو +

ماٹی (ہ) اسم مونث :- (گنوار) (۱) مٹی۔ خاک۔ دُھول۔ گرد۔ غبار۔ ریت۔ ؎

اٹی ہیں ماٹی ملی اور ملی پون ہیں پون　　میں تو سے پُوچھوں اے سکھی دو میں موا کون (دوہا)

(۲) زمین۔ دھرتی۔ بھُوم +

ماٹی بھانکنا (ہ) فعل متعدی :- (گنوار) حسد کرنا۔ دشمنی کرنا۔ جلنا۔ بیر رکھنا +

ماٹی میں رُلنا (ہ) فعل لازم :- (گنوار) (۱) خاک میں ملنا۔ زمین کا پیوند ہونا۔ مرنا۔ گڑنا۔ دفن ہونا ؎

ہر ذرہ خاک تیری گلی کا ہے بے قرار　　یاں کونسا ستم زدہ ماٹی میں رُل گیا (اسیر)

(۲) برباد ہونا۔ ویران ہونا۔ خراب ہونا۔ تباہ ہونا +

ماجِد (ع) اسم مذکر :- مردِ بزرگوار۔ بزرگ +

ماجِدہ (ع) اسم مونث :- زنِ بزرگوار۔ معظمہ۔ مخدومہ +

ماجَرا (ع) اسم مذکر :- (۱) لغوی معنی جو چیز کہ جاری ہو۔ اصطلاحی جو کچھ کہ گزر گیا ہو۔ سرگزشت۔ احوال۔ بیتی + احوالِ زمانہ + حال چال۔ حال احوال۔ خیر خبر۔ ذکر اذکار۔

دیدہ و دل میں اِسلئے ہے فرق　　ایک کا ایک ماجرا نہ سُنے　(داغ)

دھوبی کمھار کے گدھے اُس دن ہوئے تھے گُم　　اِس ماجرے کو سُن کیا دونوں نے وہاں گزر (سودا)

(۲) واقعہ۔ قضیہ۔ واردات۔ حادثہ۔ سانحہ (۳) گت۔ گتی۔ حالت۔ درجہ کیفیت

جوشِ گرمی کا مرے تم کچھ نہ پُوچھو ماجرا　　چادرِ آب رواں مُنہ پر مرے رومال ہے (ذوق)

ماجنا (ہ) اسم مذکر :- (ہندو ع) وقر۔ وقار۔ عزت۔ پت۔ آبرو جیسے ہمارا دو کوڑی کا ماجنا کر دیا +

ماجُو (ہ) اسم مذکر :- صحیح ف (مازو) مائیں۔ ایک تخم کا نام جو مزہ میں چرپرا اور نہایت کسا وُدار ہوتا ہے۔ عربی میں اسکو عفص کہتے ہیں۔ مزاجاً دوم درجہ میں سرد و خشک + ؎

مستی خراب ہوتی ہے کو کا تو ڈھونڈلا　　سوسن کو طاق میں نہیں ماجو نظر پڑا رجا نصاحب

لج

ماجُوج سُریانی۔ اسم مذکر :- حضرت یافث ابن نوح علیہ السلام کے ایک بیٹے کا نام جسے منشج بھی کہتے ہیں اِنکی اولاد آجتک منگولیا یعنی مغلستان وغیرہ میں آباد ہے۔ فی زمانناً یہ لوگ قلماق کے نام سے مشہور ہیں جو چین کے شمال یا چین کے اُس شرقی حصے میں رہتے ہیں جسے انگریزی میں منگولیا اور فارسی میں مغلستان کہتے ہیں اس قوم کی نسبت جیسے جیسے مذہبی خیالات ہیں اُنکو ہم لفظ یاجوج میں ظاہر کرینگے اور تازہ تحقیقات کا حال لفظ سکندر میں لکھ آئے ہیں +

یافث ابن نوح کی اولاد تاتاری لوگ چینی تاتار کے آدمی + مولوی سید احمد خان صاحب نے اس لفظ کی تحقیقات میں لکھا ہے کہ ہمارے بعض علماء نے یاجوج ماجوج کو عربی بنانا چاہا مگر اس کی کوئی وجہ موجہ نہ بیان کر سکے بیشک یہ دونوں لفظ عجمی زبان کے ہیں۔ توریت کتاب پیدائش باب دہم آیت دوم میں یافث کے ایک بیٹے کا نام ماغوغ آیا ہے چونکہ عبرانی زبان میں غین کا تلفظ گاف کی آواز سے ہوتا ہے پس ماغوغ کو ماگوگ بولا گیا اور جب اسے عربی زبان میں لائے تو گاف کو حسب قاعدہ جیم سے بدل کر ماجوج کر لیا۔ بیبل کا عربی ترجمہ جو پوپ کے حکم سے ہوا اور ۱۶۷۹ء میں چھپا اُسمیں بھی ماغوغ کو عربی میں ماجوج لکھا ہے۔ یُورپ کی زبانوں میں واؤ کا تلفظ ایسی آواز سے ہوتا ہے جو آواز مابین حرفِ الف اور حرفِ واؤ یا واؤ منقلب بہ الف ہو اس وجہ سے جب توریت کا ترجمہ یونانی زبان میں ہوا تو ماغوغ کا تلفظ ماگوگ یا میگاگ لکھا گیا۔ اور میگاگ کی نسل یعنی اس قوم کا جو میگاگ سے نکلی گوگ یا گاگ نام ہوا اور پھر اُس ملک پر بھی جہاں وہ آباد تھی گاگ کا استعمال ہونے لگا مگر استعمال میں یہ دونوں لفظ ساتھ ساتھ بولے جاتے تھے جیسے گاگ میگاگ اور ایک کا دوسرے لفظ پر اطلاق ہوتا تھا۔ عربی زبان میں بجائے گاگ میگاگ کے یاجوج ماجوج کا استعمال ہوا لیکن یہ دونوں لفظ عجمی ہیں اور عَلَم کے طور پر مستعمل ہوتے ہیں اور اسی سبب سے عربی زبان میں غیر منصرف مستعمل ہوتے ہیں۔ کتاب حزقیل نبی باب ۳۸ درس ۲ میں گوگ کا لفظ قوم پر اور ماگوگ کا لفظ ملک پر بولا گیا ہے۔ لیکن جب ثابت ہوگیا کہ یاجوج ماجوج گاگ میگاگ سے معرب ہوگیا ہے اور اُن میں سے ایک ملک کا دوسرے قوم کا نام ہے تو یاجوج اور ماجوج کو دو شخص سمجھنا جیسے کہ ہمارے مورخوں اور مفسروں نے سمجھا ہے صحیح نہیں ہو سکتا بلکہ اِنسے وہی مطلب سمجھا جائیگا جو گوگ اور ماگوگ سے سمجھا جاتا ہے جو ملک کہ اب بھی تبت کی شمال میں واقع ہے اور جو قدیم زمانہ میں ستھیا اور تاتار کہلاتا تھا اب حال کے نقشوں میں چینی تاتار کے نام سے لکھا جاتا ہے۔

اس قوم کے رہنے کی جگہ تھی اور تاتاری اُنہیں کی نسل سے ہیں۔ بہت سے لوگوں نے تاتاریوں کو دیکھا ہوگا وہ مثل و تمام انسانوں کے ہیں اُن میں کوئی بھی عجیب بات نہیں ہے البتہ کھوت ضرور رہوتے ہیں باقی سب انسانی گھڑت ہے +

ماجھی یا مانجھی (ہ) اسم مذکر:۔ مانجی۔ ناؤ چلانے والا + (کشمیری زبان کا لفظ ہے)

ماچا (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) بڑا پلنگ۔ بہت بڑی اور اُونچی چار پائی۔ کھاٹ (۲) وہ اُونچی جگہ جہاں سے کھیت کے پرندوں کی اُڑاتے ہیں۔ ٹانڈ۔ پہاڑ میں جنگلی

ماچا توڑ (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) وہ شخص جسے پلنگ پر پڑے ہوئے چارپائی توڑنے کے سوا دوسرا کام نہ ہو + احدی۔ کاہل وجود۔ سُست۔ مجہول

وہ شخص کہ جس جا پر جم کر بیٹھے پھر نہ اُٹھے ؎

اب تو وہ جانکے نہیں بیٹھے ہیں بنکے ماچاتوڑ اپنی سی میں تو کر چکا صاف کہوں ہوں نہ کہو تو (انشا)

(۲) وہ راجپوت سپاہی جو ہمیشہ افیون کھانے کے سبب سُست معلوم دے مگر جوش میں آکر سب سے زیادہ بہادری دکھائے +

(زمانہ سابق میں اکثر ہندوستانی رجواڑوں میں ماچا توڑ راجپوت نوکر ہوتے تھے اور اکبر کے زمانہ میں وہی احدی کے نام سے مشہور ہوئے) +

ماچی (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) چارپائی۔ چھوٹا پلنگ۔ ماچا کی تانیث (۲) وہ سُتلی یا رسّی کا جالیدار تھیلا جو گاڑی کے پیچھے اسباب وغیرہ کے واسطے لگا رہتا ہے سانگی کا نقیض (۳) گاڑی کے پیچھے کی وہ جگہ جسمیں نوکر یا بچہ بیٹھ جاتا ہے۔ (۴) ممیڑا۔ ہینگا۔ سرادن۔ پٹڑا (۵) دکنی زبان میں مکھی۔ مگس (۶) جُوا۔ وہ دو لکڑیاں جو ہل کے بیلوں کی گردن پر رکھی جاتی ہیں +

ماخذ (ع) اسم مذکر:۔ (۱) اخذ کرنے یعنی لینے کی جگہ۔ منبع۔ نکاس۔ چشمہ وہ جگہ جہاں سے کوئی چیز نکلے (۲) اصل۔ بُنیاد۔ جڑ۔ بیخ۔ مُول (۳) مادّہ + مبدا۔ دھاتو۔

ماخُوذ (ع) صفت:۔ (۱) گرفتار۔ پھنسا ہوا۔ پکڑا ہوا (۲) مبتلا۔ لپٹا ہوا۔ پیچ میں آیا ہوا (۳) محاسبہ طلب۔ مواخذہ طلب + جواب طلب۔ بازپُرس میں مُبتلا۔

ماخُوذ کرنا (۱) فعل متعدی:۔ (۱) پکڑنا۔ گرفتار کرنا (۲) پھنسانا۔ لپیٹنا (۳) دوش لگانا۔ الزام دھرنا۔ مجرم قرار دینا (۴) محاسبہ طلب کرنا۔ مواخذہ کرنا +

ماخُوذ ہونا (۱) فعل لازم:۔ گرفتار ہونا۔ پکڑا جانا۔ مواخذہ میں آنا۔ محاسبہ طلب ہونا۔

ماخُولیا (یونانی) اسم مذکر:۔ دیوانہ۔ باؤلا۔ پاگل۔ مجنُوں۔ سودائی + ابلہ۔ بیوقُوف + سنکلہ (اصل میں مالیخولیا کا مخفف ہے جسکے لغوی معنی خلط سیاہ اور اصطلاحی جنون و مرض دماغ کے ہیں چُونکہ مرض مذکور سوداوی ہے لہٰذا یہ نام رکھا گیا لیکن اردو میں اس کا استعمال غلط ہے) +

مادام (ع) تابع فعل:۔ (۱) جب تک۔ تا وقتیکہ (۲) ہمیشہ۔ مُدام۔ نت۔ سدا + (اس معنی میں دراصل مُدام تھا میم میں الف زاید لگاکر مادام کرلیا) +

مادام الحیات (ع) تابع فعل:۔ تا بزندگی۔ تمام عمر۔ جنم بھر۔ عمر بھر۔ تا بہ زیست۔ ہمیشہ۔ سدا +

مادام العُمر (ع) تابع فعل:۔ دیکھو (مادام الحیات)

مادر (ف) اسم مؤنث:۔ ما۔ ماں۔ والدہ۔ امّاں۔ مانا۔ مہتاری۔ میّا۔ انگریزی مدر۔

مادر بخطا (ف + ع) اسم مذکر:۔ ایک سخت گالی یعنی تیری ماں حرامکار تھی حرامی۔ نطفۂ حرام۔ حرامکا۔ ولدالزنا۔ کموت + (عوام اسکو مادر بخطا بالتشدید بولتے ہیں) +

مادر چود (۱) صفت:۔ (بازاری) دشنام سخت (۱) اپنی ماں کے ساتھ فلاں کرنے والا (۲) شریر۔ حرامزادہ۔ بدذات +

مادر خواہی کرنا (۱) فعل متعدی:۔ ماں کی گالی دینا۔ ماں کا نام لے کر بُرا بھلا کہنا۔ ماہن کرنا +

مادر زاد (ف) صفت:۔ (۱) جنم کا۔ اصل کا۔ پیدائشی جیسے مادر زاد اندھا یا مادر زاد نامرد وغیرہ (۲) وہ بچہ جو اپنی ماں کا جنا ہوا ہو +

مادر زاد اندھا یا نابینا (۱) صفت:۔ جنم کا اندھا۔ کورِ مادر زاد + سُورداس +

مادرِ مادر (ف) اسم مؤنث:۔ نانی۔ ماں کی والدہ +

مادری (ف) صفت:۔ منسُوب بہ مادر۔ مادرانہ۔ ماں کا یا ماں کی۔ جیسے مادری زبان مادری الفت۔ مادری حق وغیرہ +

مادری زبان (ف) اسم مؤنث:۔ ماں کی زبان۔ ماں باپ کی زبان۔ گھر کی زبان۔ ذاتی زبان۔ مدرٹنگ۔ خاندانی بولی۔ اپنی بولی۔ ماتری بھاشا +

مادہ (ف) صفت:۔ (ژند۔ مایہ) زن۔ مادین۔ عورت۔ نر کا نقیض۔ استری۔ مؤنث۔ مذکر کا نقیض +

مادّہ (ع) اسم مذکر:۔ (۱) اصلِ ہر چیز۔ ہر شے کے بنانے کا مصالحہ۔ ہر چیز کا سامانِ ترکیب۔ جوہر۔ گوہر۔ گُن۔ ہیُولا + موجود بالذات۔ وہ شے جس سے کوئی چیز بنائی جائے (۲) استعداد۔ قابلیت۔ صلاحیت (۳) باب۔ مقدمہ۔ بابت جیسے در مادہ مسمّیٰ فلاں و در مادہ ارسالِ رسل رسایل وغیرہ (۴) دھاتو۔ دُوٹ۔ ماخذ۔ اصل۔ جڑ۔ مُول۔ نکاس۔ منبع۔ مصدر (۵) کسی بات کے سمجھنے کی قوت۔ مغز دماغ۔ قوتِ فہم۔ سُبدھ۔ بُدھی۔ عقل۔ تمیز (۶) جسم۔ دیہ۔ وجُود۔ وہ چیز جو محسُوس ہو سکے (۷) مواد۔ پیپ۔ راد +

مادھو (س) (माधव) اسم مذکر:- کرشن جی کا لقب جیسے اُودھو کا لینا مادھو کا دینا-

مادّی (ع) صفت:- منسوب بہ مادہ- ذاتی- اصلی- قدرتی- خِلقی- جبلی- طبعی- سرشتی- طینتی +

مادیاں (ف) اسم مؤنث:- گھوڑی- اسپ مادہ- ٹٹوانی- ترنگنی- (یہ لفظ مفرد ہے اور خاص گھوڑی کے واسطے مستعمل ہے) +

مادّیت (ع) اسم مؤنث:- جسمانیت- جسمیت +

مادین (ف) اسم مؤنث:- ضدِ نر- نر کا نقیض- مادہ حیوانات وغیرہ +

مار (ف) اسم مذکر:- سانپ- ناگ- افعی- اژدھا- اجگر- سرپ- کیڑا ؎

موئے سر مارانِ سیہ کا ایک سرا سر لشکر ہے مانگ جو ہے اک مارِ سفید اُس لشکر کا سر لشکر ہے (ذوق)

کاکلِ پیچانِ جاناں کا اگر غم ہے یہی سُوکھ کر مارِ سیہ مانند مُو ہو جائیگا (ناسخ)

مار پیچ (ف) اسم مذکر:- (۱) پرچم- سیاہ ریشم کا گُپھا جو جھنڈے کے سر پر لگا دیتے ہیں- جعد- جھنڈے کی چوٹی (۲) سانپ کیسی لہر (۳) کئی سانپوں کی مانند باہم پیچیدہ تصویر (۴) راہِ پُرپیچ- پیچدار رستہ- ٹیڑھا راستہ- چکر کی سڑک- پرکشنا- ہیر پھیر کا راستہ +

مار پیچ کی راہ (۱) اسم مؤنث:- ٹیڑھا راستہ- راہ کج و ناکج- ہیر پھیر کی راہ- گھوم گھمیلا رستہ- چکر کا رستہ + ؎

رکھتا ہے زلف یار کا رستہ ہزار پیچ اے دل سمجھ کے جائیو ہے راہِ مار پیچ (کلیم)

مار گزیدہ (ف) اسم مذکر:- سانپ کا ڈسا ہوا- وہ شخص جسکو سانپ نے کاٹ کھایا ہو- جیسے مارگزیدہ از ریسماں مے ترسد +

مارگیر (ف) اسم مذکر:- (۱) سانپ پکڑنے والا- سانپ کا کھلاڑی- سپیرا- (۲- ف) مکّار- حیلہ ساز- فریبی- دغاباز +

مارِ گیسو (ف) اسم مذکر:- زلف کی ناگن- معشوق کی لٹ- کاکلِ معشوق- معشوق کی زلفِ پیچ دار +

مار (ہ) اسم مؤنث:- (۱) مارنا کا حاصل بالمصدر- چوٹ- ضرب + زد و کوب- کوبکاری جیسے وہ مار ماروں کہ یاد کرے + چار چوٹ کی مار + مار کے آگے بھوت بھاگتا ہے + لوہے کی منڈی میں مار ہی مار ؎

نہیں تلوار کی حاجت جو دشمن ہو اُنہیں ڈر ہے زیادہ ہوتی ہے لوہے سے لئے ل مار سنٹو کی (ناسخ)

(۲- مارنا مصدر سے امر کا صیغہ) بزن- ضرب لگا- چوٹ لگا + قتل کر + وار لگا- پیٹ- دُھونس- کُوٹ- جیسے مار سوے مار تیری ہتڑی پر اے میری عادت نہ جائے- کہاوت (۳- عو) صدمہ- دھکا- آسیب- جیسے تجھے از غیب کی مار- خدا کی مار- رسول کی مار وغیرہ + اُسپر دوہری مار پڑی بچہ بھی مُوا آپ چوری بھی ہوئی (۴) کوفت- عذاب- رنج- دُکھ- درد- تکلیف + مصیبت- بپتا- تنگی- مفلسی جیسے خُدا پیٹ کی مار دشمن کو بھی نہ دے + سب کچھ سہا جاتا ہے روٹی کپڑے کی مار نہیں بُھگتی جاتی (۵) نقصان- ٹوٹا- خسارہ + غصب- خیانت- حق تلفی- جیسے یہ وہ سرکار نہیں ہے جہاں تمہارا روپیہ مار ہیں جائے (۶) مرادفِ لوٹ- غارت- دستبرد- جیسے لُوٹ مار نہ کرو اپنا اپنا حصہ لے لو- میرے پاس مار کا روپیہ نہیں آتا جو مُفت خوروں کو دیدوں (۶- عو) سزا- تعزیر- مکافاتِ عمل- شامت جیسے اسکو پیٹ کی مار دو آپ درست ہو جائیگی- جیسا ماباپ کو ستایا ویسی ہی مار پڑی (۷- عو) وبال- آفت- بلا- عذاب- شامت- غضبِ الٰہی- جیسے بچے اتنا سر اُٹھاتا نہ مار میں آتا (۸- عو) تہدید- تخویف- دھمکی- ڈراوا- جیسے بچے کو آنکھ کی مار بہت ہے (۹- عو) لعنت- دھتکار- پھٹکار- سراپ- بددُعا (جیسے اُسے کسی فقیر کی مار ہے اس سے مارا مارا پھرتا ہے + جو ماباپ پر ہاتھ اٹھائیگا اُسے خدا کی مار ہوگی + اسے کیا خدا کی مار ہے کہ پڑھنے نہیں جاتا + بچہ جہاں جاتا ہے وہیں مار مار ہوتی ہے) (۱۰- عو) صرف- خرچ- اُٹھاؤ- جیسے بوا جتنی میرے ہاں پانوں کی مار رہتی ہے اتنی تو کسی کے ہاں بھی نہ ہوگی- پھر مار بھی اسی معنی میں ہے وہاں دونوں مترادف جمع ہو گئے ہیں (۱۱- عو) کاروبار- کام کاج- دو گھروں کی مار میں بچہ کا منہ نکل آیا (۱۲- عو) سعی- کوشش- جلدی- تاکید جیسے اپنی جانب سے تو بہتیری مار کرتے ہیں آگے قسمت + اپنی طرف سے تو مار مار کئے جاؤ (۱۳- عو) کثرت- بہتات- شدت- زیادتی- جیسے چار آدمیوں پر بھی وہ کام کی مار ہے کہ پُورا ہی نہیں پڑتا- فصد لی ہے تو گھی کی مار رکھنا- مچھلی پکانے میں فقط آنچ کا کھیل ہے دہی اور گھی کی مار ہے (سگھڑ سہیلی) (۱۴) بدرقہ- مارگ- مصلح- جیسے کھجلی اور گندک کی مار گھی ہے (۱۵) توڑ- زد- پلہ- ٹپہ- جیسے دو سو قدم کی مار کا رفل- اس بندوق کی بڑی مار ہے (۱۶) فریب- دھوکا- چال جیسے کس مار سے بلبل کو پکڑا ہے (۱۷- مرکبات میں) اسم فاعل ترکیبی ہو کر ہلاک کرنے والے کے معنی ہو جاتے ہیں جیسے مردمار عورت یعنی مرد کو ہلاک کر دینے والی عورت (۱۸- بندیل کھنڈ) بنڈول مٹی- ایک قسم کی عمدہ مٹی- پوتنی مٹی (۱۹) چکنی دھرتی جسمیں اکثر دھان پیدا ہوتا ہے- چکنوٹ- دھانی مٹیا

مار اُتار نا (ہ) فعل متعدی:- کام تمام کر دینا- ہلاک کر دینا- کھیت رکھنا- جیتا نہ چھوڑنا- قتل کر دینا + تباہ کر دینا- ستیاناس کھو دینا- برباد کر دینا + ٹھور رکھنا + موہ لینا- فریفتہ کر لینا- عاشق بنا لینا + ؎

سرتن سے یہ تُو نے ستمگار اُتارا — آخر کو محبت نے مجھے مار اُتارا (جرأت)
شب سر سے جو زلفوں کا سیہ مار اُتارا — کس پیچ سے عالم کے تئیں مار اُتارا (شوق)
اِس کو شیشہ میں اُتارے ہے جو — مار اُتارے ہے یہ اُلٹا اُس کو (معروف)

مار بھگانا (ہ) فعل متعدی:- مار کر بھگانا- حملہ آوری سے شکست دینا- بھگانا- مارتے ہوئے دُور تک لے جانا +

مار بیٹھنا (ہ) فعل لازم:- (۱) ٹھونک دینا- پیٹ دینا- گت بنا دینا- تھپڑ لگا دینا- لکڑی سے پیٹ دینا جیسے اندھے کی داد نہ فریاد اندھا مار بیٹھیگا- (۲) کسی کا مال دبا بیٹھنا- مال مار لینا- غصب کرلینا- خیانت کرلینا- قبضہ کر بیٹھنا-

مار پڑنا (ہ) فعل لازم:- (۱) زدوکوب ہونا- کوبہ کاری ہونا- جوتا کاری ہونا- شلاق کیا جانا- پٹنا- پیٹا جانا- جیسے آج اُس پر چار چوٹ کی مار پڑی-
اختو نے پکائیں بڑیاں بختو نے پکائی دال- اختو کی جل گئیں بڑیاں تو بختو پہ پڑی مار (بازیگر)
ہوں وہ آزردہ کسی اور سے ہم کو تے جاتیں — کوئی تقصیر کرے اُنکی ہمیں مار پڑے (رند)
(۲) قہرِ الٰہی نازل ہونا- خدا کا غضب ٹُوٹنا- آفت آنا- صدمہ پہنچنا جیسے کوئی دن جاتا ہے کہ اُس پر خدا کی مار پڑتی ہے ؎
اُنکی نوچندی میں آئے نہ زیارت کو اگر — عِلم حضرتِ عباس ہی کی مار پڑے (رند)
(۳) سراپ لگنا- بددعا لگنا- کوسا پڑنا جیسے اسے تو فقیر کی مار پڑ گئی +

مار پیٹ (ہ) اسم مؤنث:- زدوکوب- مار کُٹائی- ٹھونکا ٹھانکی- جُوتی پیزار +کرائی جھگڑا + بانڈی بنڈول +

مار پیچھے سنوار (ہ) کہاوت:- جنگ کے بعد انتقام مشکل ہی سے لیا جاتا ہے +کام بگڑ جانے یا عزت میں فرق آجانے کے بعد صلح و آشتی بیکار ہے ؎
لڑتے بھڑتے ہیں پیار ہے سو ہے — مار پیچھے سنوار ہے سو ہے (درد)
دلِ عشاق پر بتاں پہلے — مارِ گیسُو کی مار ہوتی ہے
چشم کرتی ہے عذر خواہی پھر — مار پیچھے سنوار ہوتی ہے (بیخود)

مار دلوانا (ہ) فعل متعدی:- عو- پٹوانا- زدوکوب کرانا +

مار دھاڑ (ہ) اسم مؤنث:- زدوکوب- مار پیٹ- مار کُٹائی- ضرب و شلاق + جنگ و جدل + ؎
آہی خیر دو پکڑا گیا ہے واں قاصد — قبول دے نہ کہیں مار دھاڑ میں کاغذ (ظفر)
بہ کیف یاں تنگ ہے کہ اُسکی گلی کے بیچ — گا ہے صدا سنی نہ بجز مار دھاڑ باندھ (انشاء)
(۲) زجر و توبیخ (اس جگہ لفظ دھاڑ تابع مہمل ہے جو تحسینِ کلام کے واسطے لاتے ہیں جیسے پھیر پھار، بھیڑ بھاڑ، توبہ دھاڑ وغیرہ میں) +

مار دھاڑ کرنا (ہ) فعل متعدی:- مار پیٹ کرنا- زدوکوب کرنا- جوتا کاری کرنا- پیٹنا- ؎
نہ پہنچے یار تلک تُمُ چھین لیں اغیار — ہمیشہ راہ میں قاصد کو مار دھاڑ کے خط (ظفر)

مار دینا (ہ) فعل متعدی:- (۱) قتل کردینا- ہلاک کردینا- جان نکال ڈالنا- جیسے گولی یا تلوار سے مار دینا (۲) مار بیٹھنا- ہاتھ چلا بیٹھنا- دست درازی کر بیٹھنا- جیسے چار جُوتے مار دئے دو تھپڑ مار دئے وغیرہ +

مار ڈالنا (ہ) فعل متعدی:- (۱) ہلاک کردینا- خُون کردینا- قتل کردینا + ذبح کردینا (۲) تباہ کردینا- برباد کردینا- کہیں کا نہ رکھنا- ستیاناس کھودینا-
کیا غضب ہے کہ وہ اُلفت کو سمجھتا ہی نہیں + مارے ڈالے ہے ہمیں آہ محبت جسکی (جرأت)
(۳) فریفتہ کرلینا- عاشق بنا لینا- موہ لینا- گرویدہ کرلینا ؎
انگڑائی لیکے اپنا مجھ پر خُمار ڈالا — کافر کی اِس ادا نے بس مجکو مار ڈالا (مصحفی)
(۴) ہنساتے ہنساتے لٹا دینا- پھڑکا دینا- بیتاب کردینا- جیسے یار تیری باتوں نے تو ہنساتے ہنساتے مار ڈالا- مشتاق دہلوی ؎
مار ڈالا ہمکو اِس خالی کماں نے بے خدنگ — جب اُٹھا کر ہاتھ وہ انگڑائیاں لینے لگا (مشتاق)

مار ذبح کرنا (ہ) فعل متعدی:- قتل و غارت کرنا- مار کر کام تمام کرنا- مار رکھنا- مار ڈالنا- جیتا نہ چھوڑنا ؎
ہمکو تو مار ذبح کیا اُسکے ہجر نے — قاصد تو کہہ کہ لایا ہے قاتل سے کیا خبر (مصحفی)

مار رکھنا (ہ) فعل متعدی:- (۱) ٹھور رکھنا- کھیت رکھنا- کام تمام کردینا- بچکر نہ جانے دینا- قتل کردینا- جیتا نہ چھوڑنا- جان لے ڈالنا- اردوئے معلٰی غالب میاں بغل بچے بھی غضب ہوتے ہیں جسپر مرتے ہیں اُسے مار رکھتے ہیں ؎
زُلف اُس کی سیاہ ناگن ہے — مار رکھتی ہے جسکو ڈستی ہے (رند)
غمِ ہجراں نے مجھے مار رکھا آخر کار — ایک مدت سے یہ دشمن مری تدبیر میں تھا (غافل)
(۲) فریفتہ کرلینا- عاشق بنا لینا- موہ لینا + مائل کرلینا- رجوع کرلینا ؎
خوب واسوخت کہا آپنے واللہ سحر — اپنے غصہ سے کیا خوب اُنہیں آگاہ سحر
اُس سے ملنے کی نکالی یہ نئی راہ سحر — ور کے بند کہے حیلے غلے واہ سحر
دل جلانے کی یہ تدبیر نکالی تُم نے
مار رکھنے کی یہ تقریر نکالی تُم نے (سحر)
دیکھنا تُم کو نہ آتا تھا دکھانا کیسا — یہ نہ معلوم تھا ہوتا ہے نشانا کیسا
جھڑکی قسمیں کسے کہتے ہیں بہانا کیسا — مُنہ سے آواز نکلتی نہ تھی گانا کیسا
دل کے لینے کی کوئی گھات بھی معلوم نہ تھی (ایضاً)

مار

مار رکھنے کی کوئی گھات بھی معلوم نہ تھی

عالم کو مار رکھا ہے نیں با قد و دتا   زاہد یہ کاٹ ہے تری تیغِ دو نیم کا (میر تقی)

(۳) تباہ کر دینا۔ برباد کر دینا۔ ستیا ناس کھو دینا۔ اُجاڑ دینا۔ ویران کر دینا ؎

پیچ میں جسکو لیا ڈسکے اُسے مار رکھا   گھر بہت کر چکی ہے زلف کی ناگن خالی (امانت)

(۴) پرایا مال دبا لینا۔ دبا بیٹھنا غصب کر لینا۔ ہتیا لینا۔ ناجائز طور سے قبضہ کر لینا۔ مُفت کا مالک بن جانا۔ اینٹھ لینا۔ امانت میں خیانت کر لینا۔ قرضہ مار لینا۔ آتا ہوا نہ دینا +

مار سکنا (ہ) فعل لازم :۔ مارنے کے قابل ہونا۔ مارنے کے لایق ہونا +

مار سے بھاگنا (ہ) فعل لازم :۔ پٹنے کے خوف سے رفوچکر ہونا۔ زد و کوب کے سبب گھبرانہ رہنا چوٹ کے ڈر سے چلدینا ؎

جُوتیاں کھا کر نہ آیا پھر رقیب   سچ مثل ہے بھُوت بھاگے مار سے (شہیدی)

مار سے بھوت بھاگتا ہے (ہ) کہاوت :۔ مار کے آگے بھُوت بھی ساری سرکشی بھول جاتا ہے۔ مار سب کو سیدھا بنا لیتی ہے ۔

مار کُٹائی (ہ) اسم مؤنث :۔ زد و کوب۔ مار پیٹ۔ مار دھاڑ۔ جوتم جاتا۔ باندی بند بدل

مار کھانا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) پٹنا۔ سزا پانا۔ جُوتیاں لگنا۔ دھن کُتی بنّا ضرب کھانا۔ تھپڑ کھانا ؎

کروں ہوں قصد ہاتھ اُس زلف کے جب ہیں لگانے کا   تو دل کہتا ہے یہ کام مُنہ پر مار کھانے کا (نصیر)

(۲۔ فعل متعدی) ٹھگ۔ بدیا سے کچھ کما لینا۔ فریب یا دھوکے سے کچھ حاصل کر لینا۔ بچا لینا۔ چُرا کر کھانا۔ جیسے وہ سودا سلف میں بھی دو چار پیسے روز مار کھاتا ہے +

مار کے (ہ) تابع فعل :۔ (۱) برائے اظہار کثرت۔ جیسے مار کے بچھا دیا۔ مار کے لُٹا دیا۔ مار کے تباہ کر دیا۔ مار کے پٹرا کر دیا وغیرہ (۲) ضرب لگا کے چوٹ لگا کے ۔ زد و کوب کر کے جیسے مار کے بھگا دیا +

مار کے مرنا (ہ) فعل لازم :۔ دُوسرے کی جان لیکے اپنی جان دینا۔ پہلے مار ڈالنا پھر خود مر جانا +

مار گرانا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) ہلاک کر دینا۔ خُون کر دینا۔ مار ڈالنا۔ لاش ڈال دینا۔ لوتھ ڈال دینا (۲) پچھاڑ دینا پٹک دینا۔ دے مارنا +

مار لانا (ہ) فعل لازم :۔ چُرا لانا۔ ڈاکا ڈال کر لے آنا۔ لُوٹ کھسوٹ کر لے آنا + دغا و فریب سے لے آنا۔ غبن کر کے لے آنا +

مار لینا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) دبا لینا۔ غصب کر لینا دبا بیٹھنا۔ ہتیا لینا۔

مار

قبضہ کر بیٹھنا۔ ناجائز طور سے کسی چیز کا مالک بن جانا (۲) پیٹ لینا۔ تھپڑ یا جوتہ لگا لینا۔ (۳) غالب آجانا۔ مغلوب کر لینا + فتح کر لینا۔ (۴) تباہ کر دینا۔ برباد کر دینا۔ جیسے اس ٹیکس نے تو مار لیا (۵) ٹھور رکھنا (۶) صید ی کا کبوتر پکڑ لینا (۷) لُوٹ لینا۔ غارت کر لینا +

مار مار کئے جانا (ہ) فعل لازم :۔ کوشش کئے جانا۔ کوشش میں کسر نہ رکھنا۔ جیسے فتح و شکست تو خدا کے ہاتھ ہے مگر اپنی طرف سے تو مار مار کئے جاؤ +

مار مارنا (ہ) فعل متعدی :۔ پیٹنا۔ ٹھونکنا۔ زد و کوب کرنا۔ چوٹ لگانا۔ ضرب لگانا جیسے مجھسے بولے تو وہ مار ماروں کہ یاد کرے +

مار مرنا (ہ) فعل لازم :۔ اپنے تئیں خنجر وغیرہ سے ہلاک کرنا۔ خودکشی کرنا۔ آتم گھات کرنا۔ آپ گھاتی کرنا۔ جان دیدینا ۔ دوسرے کو قتل کر کے اپنے آپ کو ہلاک کرنا ۔ مرزا امیر بیگ امیر ؎

کب تلک رو کے کہو کوئی کہ تمکو تو امیر   مار مرنا سہل ہے اور زہر کھانا بات ہے (امیر)

مینے کہا تنگ ہوں مار مروں کیا کروں ہنسکے لگے کہنے ہاں کچھ تو کیا چاہئے (نامعلوم)

(۲) دُوسرے کو مار کے مر جانا +

مار میں جانا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) روپیہ ڈوبنا ضائع ہونا کھویا جانا۔ رائیگاں جانا۔ جاتا رہنا۔ روپیہ مارا جانا۔ جیسے تمہارا روپیہ کچھ مار میں تو نہیں جاتا (۲۔ پنجاب) لٹنا۔ غارت جانا۔ تاراج ہونا + (۳) بٹّے کھاتے پڑنا۔ وصُول نہ ہونا +

مار ہٹانا (ہ) فعل متعدی :۔ پس پا کرنا۔ مار کر بھگا دینا۔ بدانا۔ ہزیمت دینا۔ شکست دینا +

مارا (ہ) اسم مؤنث :۔ (پُورب) (۱) بارانی زمین۔ وہ زمین جس میں صرف بارش کے پانی سے پیداوار ہو۔ پہاڑی کیار کہتے ہیں۔ وہ زمین جسکا تردد بارش پر منحصر ہے (۲۔ پنجاب) میڑا +

مارا (ہ) صفت :۔ (۱) مقتول۔ قتل شدہ۔ کُشتہ۔ جاں دادہ + مذبُوح + ذبح شدہ (۲) ڈسا ہوا۔ گزیدہ ؎

ڈسا ہو کالے نے جسکا فقط وہ فسُوں کے اثر سے کھیلے
دہن و گیسو کا تیرے مارا نہ مُنہ سے بولے نہ سر سے کھیلے (بحر)

وہ سرو مہریاں تری نظروں میں ہیں بھری   پانی بھی مانگتا نہیں مارا نگاہ کا ۔ (سالک)

(۳) تباہ شدہ۔ برباد شدہ۔ خراب شدہ جیسے کال کا مارا۔ عشق کا مارا باقی کا مارا۔ گاؤں اور آگ کا مارا چولہا نہیں پھنکتا۔ لالچ کا مارا (۴) تکلیف رسیدہ رنج کشیدہ۔ دکھی۔ ستایا ہوا۔ جیسے سردی کا مارا۔ غم کا مارا بھوک کا مارا پیاس کا مارا

مار

پریشاں دیکھکر اُن لٹ کو دل کی یہ حالت ہے کہ جیسے دُھوپ کا مارا تکے ہے دم بدم سایا (معروف)

(۵) مارا ہوا۔ زدہ۔ جیسے خوف کا مارا۔ ڈر کا مارا۔ دہشت کا مارا وغیرہ ۵

وصل کی شب میں بھی نہ سویا آہ روزِ ہجراں کے خوف کا مارا (معروف)

مارا پڑنا (ہ) فعل لازم :۔ مارا جانا۔ قتل ہونا + ذبح ہونا + کُشتہ ہونا۔ مرنا۔ مقتول ہونا + ۵

مُرغِ دل مارا پڑا چشمِ سیاہ یار سے پنجۂ مژگاں اُسے شاہیں کا چنگل ہو گیا
مارا پڑا ہیں جنبشِ ابرو سے بے گناہ رُتبہ شہید کا تری شمشیر سے ہوا } (آتش)

مارا پڑا جہاں میں اپنے نصیب سے بختِ سیاہ مجکو سے یہ مار ہو گیا۔ (اسیر)

تیغِ ابرو کی جو دریافت کرے بُرائی پڑے ایسا ہی تو مارا کہ نہ مانگے پانی (جرات)

مارا پڑا ہوں دیکھ کے اک سیمیں تن سا رنگ لازم جریدہ نین کو ہے نسترن کی شاخ (آتش)

مارا پڑا ہوں خنجرِ غفلت شعار سے ٹانکو دہانِ زخم کو سونے کے تار سے (وحشت)

فرقہ کوئی بچا نہیں اُس ترک چشم سے مارے بہت پڑے ہیں مسلماں علی الخصوص (حسرت)

(۲) تباہ ہونا۔ برباد ہونا +

مارا پھرنا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) واہی تباہی پھرنا۔ خراب وخستہ پھرنا۔ ذلیل وخوار پھرنا + ڈانواں ڈول پھرنا۔ آوارہ پھرنا ۵

یا خُدا پہنچے تجمّل کو مدینہ کی طرف ہند میں مارا پھرے بے زور و بے زر کب تلک (تجمّل)

(۲) دھکّے کھاتے پھرنا۔ ٹھوکریں کھاتے پھرنا۔ دربدر پھرنا۔ بیقدری ہونا ۵

جب سے ہے مجبور روزِ ہجر پسند ماری پھرتی ہے دربدر شبِ وصل (ناسخ)

جنسِ زبوں کی طرح سے مارا پھرا ہوں میں ہر کوچے ہر گلی میں خریدار کے لئے (غافل)

مارا جانا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) قتل ہونا۔ ہلاک ہونا۔ کام تمام ہونا۔ جان سے جانا۔

مصحفی وادیٔ اُلفت میں سمجھ کر چلنا آدمی جاتا ہے اس راہ میں اکثر مارا (مصحفی)

آنکھ سے آنکھ ہے لڑتی مجھے ڈر ہے دل کا کہیں یہ جائے نہ اس جنگ و جدل میں مارا
دل کو اُس کا کلِ پیچاں سے نہ بل کرنا تھا یہ سیہ بخت گیا اپنے ہی بل میں مارا } (نامعلوم)

(۲) ڈوبنا۔ ضایع ہونا۔ اکارت جانا۔ رائیگاں ہونا جیسے روپیہ مارا جانا۔ (۳) تباہ ہونا۔ برباد جانا۔ ویران ہونا۔ اُجڑنا جیسے بیج مارا جانا۔ اگلے اولوں سے چنا مارا گیا (۴) کھویا جانا۔ تلف ہونا جیسے حق مارا جانا (۵) کٹ جانا۔ قتل ہو جانا۔ کھیت رہنا جیسے فوج کا مارا جانا (۶) شامت آنا۔ خرابی میں آنا۔ آفت میں پڑنا۔ بلا میں پھنسنا۔ مُبتلائے آفت ہونا جیسے وہ غریب تو مُفت مارا گیا

چُپکے سے مل مجھ سے دگا نا ترے واری جاؤں مُفت میں سانہ ہو میں کہیں ماری جاؤں (رنگین)

(۷) (کلمۂ تنفّر) غائب ہو جانا۔ اُڑ جانا۔ ناپید ہو جانا۔ غارت ہو جانا۔ فنا ہو جانا۔ نیست و نابود ہو جانا۔ جاتا رہنا۔ گم ہو جانا جیسے آج سب کے سب ملازم کہاں مارے گئے (۸) لُٹ جانا۔ مُس جانا۔ چوری ہو جانا + (۹)۔ اسم مذکر۔ عو۔ (مُوا) موت

مارا مار (ہ) اسم مؤنث :۔ (۱)۔ برائے اظہار کثرت) کثرت۔ بہتات۔ افراط۔ افزونی۔ زیادتی جیسے آجکل کام کی مارا مار ہے (۲) نہایت کوشش۔ از حد سعی۔ دوڑ دھوپ۔ تگاپو۔ جدّ و جہد۔ تندہی۔ مثلاً جیسی بننے اِس کام میں مارا مار کی ہے کوئی کیا کریگا۔ (۳) کشاکش۔ دھکا پیل۔ اینچا تانی + لتاڑ + کش مکش (۴) زد و کوب۔ مار دھاڑ۔ چاروں طرف سے مار مار جُوتی پیزار۔ دہ تیرے کی دہ تیرے کی + از حد جور و جفا ۵

کوچۂ گیسو میں کیوں جاؤں ہیں سودائی نہیں پیچ ہیں اندھیر ہیں غوغا ہے مارا مار ہے (رشک)

(۵) ہل چل۔ افراتفری۔ بھاگڑ۔ (۶) کمال محنت۔ جانفشانی۔ زحمت کشی۔ جفا کشی

مارا مارا پھرنا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) واہی تباہی پھرنا۔ خستہ وخراب پھرنا۔ دربدر پھرنا۔ دربدر خاک بسر پھرنا۔ آوارہ پھرنا۔ ہرزہ گردی کرنا۔ ذلیل و رسوا ہوتا ہوا پھرنا۔ ڈانواں ڈول پھرنا۔ خدائی خوار پھرنا۔ تباہ اور خراب ہوتا ہوا پھرنا۔ بے قدری اور نابرساں حالی کے ساتھ پھرنا ۵

جو مر رہے ہیں اُسیر اُنکا نہیں ٹھکانا کیا جانیئے کہاں وہ پھرتے ہیں مارے مارے (امیر تقی)

دوستدار اُسکا جو مجھسا اُٹھ گیا دُنیا سے ہے بیکسی پھرتی ہے کیسی ماری ماری اندنوں (آتش)

دربدر اپنی نگہ پھرتی ہے ماری ماری بیٹھے رہنا کبھی سائل کے مقدر میں نہیں (ناسخ)

(۲) ٹھوکریں کھاتا پھرنا۔ رُلتا ہوا پھرنا + لُڑکتا ہوا پھرنا + ۵

میں وہ سنگِ رہ ہوں کہ جو ٹھوکروں میں پھرے ہر طرف مارا مارا زمیں پر (مصحفی)

(۳) بھٹکتا پھرنا۔ بھُولا بھُولا پھرنا۔ بسرایا ہوا پھرنا۔ بھُولا بھٹکا پھرنا ۵

کیا اجابت کے ہوا ذکر خُداوند آہ ماری ماری جو دعائے سحری پھرتی ہے (مرزا سلیمان)

پھرُوں ہوں بیخودانہ جا بجا یُوں تجھے ہی ڈھونڈتا رشکِ قمر رات
کہ جیسے بھُول کر رستہ کوئی شخص پھرے ہے مارا مارا دربدر رات } (مصحفی)

مارا مار کر کے (ہ) تابع فعل :۔ عو۔ جلدی کر کے۔ نہایت کوشش سے + بمشکل تمام۔ جیسے مارا مار کر کے تمہارا دو پٹا نجار میں ہی ٹانکا (سگھڑ سہیلی)

مارا مار کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ (۱) نہایت سعی و کوشش کرنا۔ خُوب دوڑ دُھوپ کرنا۔ از حد لے دے کرنا (۲) نہایت محنت و مُشقت کرنا۔ کمال جانفشانی کرنا (۳) جلدی کرنا۔ شتابی کرنا۔ شتاب کاری کرنا +

مارا چہ ازیں قصّہ کہ گاؤ آمد و خر رفت (ف) ضرب المثل :۔ ہمیں کسی کے معاملہ سے کیا واسطہ +

مار

مارتا (ہ) اسم مذکر:- (۱) مارنے والا۔ ضرب لگانے یا وار کرنے والا + (۲) مارتا ہوا پیٹتا ہوا۔ شلاق کرتا ہوا۔ جیسے مارتے کا ہاتھ پکڑا جاتا ہے۔ کہتے کی زبان نہیں پکڑی جاتی + مارتے کے آگے بھاگتے کے پیچھے +

مارتول (پُرتگالی) اسم مذکر۔ (Martells) ٹھونکنے کا آلہ۔ ہتوڑی۔ ہتوڑا + موگرا۔ موگری +

مارتے خاں (۱) اسم مذکر:- ظالم۔ ستمگر۔ سفاک + زبردست۔ زورآور۔ رُستم۔

مارتے مارتے بھورکردینا (ہ) فعل متعدی:- اتنا مارنا کہ دن نکل آئے + اتنا مارنا کہ آنکھوں کے آگے تیورا کر جانا ہوجائے۔ خُوب مارنا۔ ازحد زدوکوب کرنا

مارتے مارتے گُٹھڑی بنادینا (ہ) فعل متعدی:- اتنا مارنا کہ آدمی لوتھ ہوجائے۔ مارکر تھیلا بنادینا +

مارمار (ہ) اسم مؤنث:- (۱) بزن بزن + لگالگا۔ پیٹو پیٹو۔ جیسے مارمار کئے جا فتح دادالٰہی ہے (۲) تابع فعل) پیٹ پیٹ کے۔ مارمار کے جیسے مارمار دُھول اُڑادی (۳) لتاڑ۔ سرزنش۔ زجروتوبیخ۔ لے دے۔ خرابی ؎

سودائی ہونا زلفِ سیہ فام کچھ نہیں ہے مارمار ہرطرف انجام کچھ نہیں (امان)

(۴) کوشش۔ سعی۔ (۵) شامت آفت۔ مارپیٹ۔ ماردھاڑ۔ زدوکوب ؎

قہرسرکش یہ زلفِ یارہے اب ہرطرف دل کو مارمار ہے اب (شاہ نصیر)

مارمارکر بھُرکس نکالدینا (ہ) فعل متعدی:- خُوب زدوکوب کرنا۔ اَپار کردینا کچومر نکالدینا + (مارے مارکر بھی بولتے ہیں +

مارمارکر سیدھا کرنا (ہ) فعل متعدی:- سزائے جسمانی سے ٹھیک بنانا۔ پیٹ پیٹ کر درست کرنا ؎

شانہ نے بل نکالدیئے زلفِ یار کے سیدھا کیا ہے مُوذیوں کو مارمار کے (حقیر)

مارمارکرنا (ہ) فعل متعدی:- (۱) تاکید کے ساتھ پیٹنے کی اجازت دینا۔ دے تیرے دے تیرے کی کرنا۔ لگے لگے کہنا۔ (۲) لتاڑ کرنا۔ لے دے کرنا سرزنش کرنا۔ زجروتوبیخ کرنا (۳) نہایت کوشش کرنا۔ ازحد بیردوڑی کرنا۔ کمال تندہی کرنا۔ خُوب جدوجہد کرنا (۴) کمال محنت ومشقت کرنا (۵) نہایت جلدی کرنا۔ شتابی کرنا (۶) دھتکارنا۔ دورورکرنا۔ پاس نہ پھٹکنے دینا۔ پھٹکارنا۔ مارپیٹ کرنا ؎

یُوں ہم تو تیری کاکلِ مُشکیں پہ جان دیں وہ سب طرف سے ہمپہ کرے مارمار حیف (جعفر)

مارنا (ہ) فعل متعدی:- (۱) زدن کا ترجمہ۔ پیٹنا۔ زدوکوب کرنا۔ کُوٹنا۔ بجوڑنا۔ شلاق کرنا۔ کوڑے لگانا۔ بید لگانا۔ کوبہ کاری کرنا + لتیانا۔ جُتیانا۔ لٹھیانا۔

مار

جُوتی کاری کرنا۔ دُھو تسنا۔ ڈکیانا جیسے کوئی مجھے نہ مارے تو میں سارے جہان کو مار اُوں۔ مارے نہ کُوٹے دل ہی دل میں گھُونٹے ؎

خطا تو دل کی تھی قابل بہت سی مار کھانیکے تری زلفوں نے مشکیں باندھکر ناتوکیا مارا (ذوق)

(۲) ضرب لگانا۔ چوٹ لگانا ؎

ہمنے جانا وہیں اِس عشق نے مارا اُسکو تیشہ فرہاد نے جسوقت جبل میں مارا (ذوق)

صعزسن کی ہیں یہ باتیں کہ وہ روٹھ گئے ہمنے زانو پہ جو ہیں ہاتھ اُٹھاکے مارا (ظفر)

(۳) لگانا۔ ٹکانا۔ سہی کرنا۔ جڑنا۔ دھرنا۔ جیسے غوطہ۔ چکرہ۔ دھول۔ جُوتا۔ چانٹا۔ لٹھ باٹڈی۔ مُکا۔ تھپڑ وغیرہ مارنا ؎

پاس آنے نہ دیا آہِ شرر افشاں نے دُور سے پھینک کے جلاد نے خنجر مارا
قلزمِ عشق میں ہے گوہرِ مقصود اے دل تُونے غوطہ کبھی اُس میں شناور مارا
ستمِ چرخ نے مارا ہے یہ ظاہر ہوجائے اسلئے اُڑکے مری خاک نے چکر مارا (مؤلف)

نیند اُڑجاتی ہے جب آتا ہے یاد مُنہ پہ اُس کافر کا تکیہ مارنا (معروف)

جگر دل دونوں پہلوؤں میں زخمی اُسنے کیا جانے اِدھر مارا تو کیا مارا اُدھر مارا تو کیا مارا (ذوق)

دلِ سنگینِ خسرو پر بھی ضرب اے کوہکن پہنچا اگر تیشہ سرِ کہسار پر مارا تو کیا مارا (〃)

طرزِ نظارہ مری اُنسے ہے کچھ مت پوچھو مرغ دل پر مرے اک دام بھراکے مارا (ظفر)

دہن لالہ جو ہوا پُرخُوں چٹخنا تُونے کیوں صبا مارا (معروف)

تیشہ فرہاد نے جب سر پہ اُٹھا کر مارا مُشکِ شیریں نے نہ کیوں سینہ پہ پتھر مارا
بسکہ دیوانہ نزاکت کا تری تھا مجکو گل بھی مارا جو کسی شخص نے پتھر مارا (مؤلف)

(۴) وار کرنا۔ حربہ کرنا۔ ہاتھ اُٹھانا۔ ہاتھ چلانا ؎

کھینچکر عشق جفا پیشہ نے شمشیرِ جفا پہلے اک ہاتھ مجھی پر تھا ازل میں مارا (ذوق)

داد دیتے ظفر اُس غمزۂ پنہانی کی جسکو مارا اُسے کافر نے جتاکے مارا (ظفر)

قتلِ عشاق کا جب قصد کریں وہ آنکھیں پہلے تیغ ابروئے پُرخم کی اشارت مارے (〃)

(۵) حملہ کرنا۔ ہلہ کرنا۔ دھاوا کرنا جیسے چھاپہ یا شبخُون مارنا ؎

آجگایا خفتگانِ خاک کو کس سے تم سیکھے ہو چھاپہ مارنا (معروف)

(۶) قتل کرنا۔ ہلاک کرنا۔ شہید کرنا۔ جیو گھات کرنا۔ جان لینا۔ کام تمام کرنا۔ ٹھور رکھنا۔ فنا کرنا۔ نیست کرنا۔ نابود کرنا۔ معدُوم کرنا ؎

مری آنکھوں سے ہے عیاں پس مرگ نرگسِ نیم خواب نے مارا۔ (داغ)

اقرارِ وصل خوگرِ ہجراں کو زہر تھا مارا بھی اس طرح کہ شکایت نہیں رہی (مشتاق علی)

جیسے گئے فلک پہ دوا اب بتائے کون مارا ہے جنکو آپ نے انکو جلائے کون (مؤلف)

چشم کافر کی رہی بحث لبِ معجز سے کہ مرے مُردے کو سوبار جلاکر مارا (داغ)

مار مارکر۔ ہ۔ تابع فعل۔ کثرت زدوکوب سے۔ جیسے استاد نے مار مارکر بھیلا بنادیا۔

دوست دشمن کو تیرے ناز نے اکثر مارا ایک ہی وار میں دونوں کو برابر مارا
سخت جانی سے یقیں تھا نہ مرے مرنیکا موت سے پوچھتے ہیں وہ اسے کیونکر مارا
رنگتی قتل گہ عام میں عزت میری آج قاتل نے مجھے لاکھ میں چنکر مارا (داغ)
جان بچتی نظر نہیں آتی - اب نگاہِ عتاب نے مارا
مری میت پہ کیوں نہ برسے نور غیرتِ آفتاب نے مارا
دیکھکر جلوہ غش ہوئے موسےٰ داغ مجھ کو حجاب نے مارا
لہو میں بھر کے جو دامن کو اپنے یار آیا یقین ہے آج کسی بے گناہ کو مار آیا (زیب)
تھام رکھتی ہے تری امیدِ وصل ورنہ کیا مشکل ہے اپنا مارنا - (معروف)
جسکی غیروں سے لڑ رہی ہے نگاہ ہمیں اُس کی کٹار نے مارا - (عاشق)
قاتل نے کیا قتل نہ جلاد نے مارا کافر ترے اِس حسنِ خداداد نے مارا (رند)
اجل آئی نہ شبِ ہجر میں اور تو نے فلک بے اجل ہم کو تمنائے اجل میں مارا -
عشق کے ہاتھ سے نہ قیس بچا نے فرہاد اُسکو گردشت میں تو اِسکو جبل میں مارا
اُس لب و چشم پہ ہے زندگی و مرگ اپنی کہ کبھی دم میں جلایا کبھی پل میں مارا (ذوق)
کسی بیکس کو اے بیداد گر مارا تو کیا مارا جو آپ ہی مر رہا ہو اُسکو گر مارا تو کیا مارا
میت کا میرے منہ نہ لحد میں بھی کھولنا مارا ہے مجکو یار نے تیغِ حجاب سے (غافل)
کیونکہ انکار پہ بوسے کے نکل جائے نہ دم تو نے تو ناز سے گردوں کو ہلا کے مارا
مرحبا عشق کہ تو نے مجھے مجنوں کیطرح الفتِ لیلی وشاں میں ہی گھلا کے مارا
نالہ بھی کرنے نہ پائے کہ نکلتی حسرت ہمکو اے عشق گلا تو نے دبا کے مارا (ظفر)
نہ سُنے نہ کسی ہمدم سے کہ دم کب نکلا چپکے چپکے مجھے ایسا غمِ فرقت مارے

(۷) حلال کرنا - ذبح کرنا + گردن اُڑانا - کاٹنا - جیسے بکرا مارنا ؎
آنکھوں آنکھوں میں ہمیں اُس بُتِ بیدرد نے آہ تیغ سے ناز کی خنجر سے ادا کے مارا (ظفر)

(۸) سزا دینا - تعزیر دینا - ڈانٹنا - جیسے اُستاد کا شاگرد کو مارنا (۹) فتح کرنا - جیتنا - سر کرنا - تسخیر کرنا + نصرت پانا جیسے میدان مارنا - معرکہ مارنا - ملک مارنا ؎
جنسِ صبر و خرد لُٹی معروف ملکِ دل فوجِ غم نے آ مارا - (معروف)
مدعی کوئی بھی میدانِ سخن میں نہ رہا تو نے کیا معرکہ اے داغ سخنور مارا (داغ)

(۱۰) جیتنا - بازی لینا + کُشتی جیتنا + حریف کے مُہرے یا نرد یا گوٹ کو پیٹنا - جیسے پیادہ کا گھوڑے کو - مُرغ کا مرغ کو - پہلوان کا پہلوان کو مارنا (۱۱) ہنکانا - دور کرنا - دھتکارنا - ہٹانا - سرکانا - پرے کرنا - جیسے کُتے کو مارنا - مرغی کو مارنا - کھیت سے گائے کو مارنا وغیرہ (۱۲) اُڑانا - بھگانا - جیسے کھیت کے جانوروں کو مارنا - کوّے کو مارنا وغیرہ (۱۳) پکڑنا + پھنسانا - بجھانا - پھانسنا - دوسرے کا کبوتر پکڑنا جیسے دو کبوتر مارے + دس مچھلیاں مار کر لائے ؎
طائر نامہ بر اپنا تو نہ ہوا سے تقدیر آج سنتا ہوں کوئی اُسنے کبوتر مارا (داغ)
جس کبوتر کو کہ خط لیکے وہاں بھیجا تھا غیر نے راہ میں وہ ضد سے کبوتر مارا (مصحفی)
پنجۂ فکر سے چھوٹا نہ دہن کا مضموں کیا کبوتر کیطرح ہاتھ سے عنقا مارا (برق)

(۱۴) خورد برد کرنا - غبن کرنا - تیر کرنا - الگ کرنا - بے ایمانی سے لینا - کھا جانا - اُڑا دینا - جیسے مال مارنا ؎
اُس نے غضب مال بہت رد و بدل میں مارا جسنے دل اپنا اُٹھا اپنی بغل میں مارا (ذوق)

(۱۵) پھینکنا - گرانا - ڈالنا - لگانا جیسے جادو کی کنکری مارنا - ماش پڑھ کر مارنا - (۱۶) پٹخنا - سُنانا - بھدکنا دینا - پٹکنا - پچھاڑنا - نیچے گرانا - چت کرنا - جیسے اُس پہلوان کو دو دفعہ مارا ؎
ہمیں سے گھر میں پڑے کرتے تھے باتیں دل سے وحشتِ عشق نے دے ہمکو اُٹھا کے مارا (ظفر)

(۱۷) چلانا - چھوڑنا + سر کرنا - فیر کرنا - لگانا جیسے بندوق مارنا - توپ مارنا - تیر مارنا - غُلّہ مارنا وغیرہ ؎
چرخِ بدبیں کی کبھی آنکھ نہ پھوٹی سو بار تیر نالے نے مرے چشمِ زحل میں مارا
دلِ بدخواہ میں تھا مارنا یا چشمِ بدبیں میں فلک پر ذوق تیرِ آہ گر مارا تو کیا مارا (ذوق)

(۱۸) راکھ کرنا - پھونکنا - کُشتہ کرنا - جلا کر خاک کرنا - خاکستر کرنا ؎
قتلِ عالم کرتے ہیں بیرحم کیونکر بہرِ زر ہمتو پارا بھی نہ ماریں کیمیا کے واسطے (فرخ)
نہ مارا آپ کو جو خاک ہو اکسیر بنجاتا اگر پارے کو اے اکسیر گر مارا تو کیا مارا (ذوق)

(۱۹) غصب کرنا - دبانا - ہتیانا - ناجائز قبضہ کرنا - امانت میں خیانت کرنا - جیسے حق مارنا - جائداد مارنا - (۲۰) لیکے نہ دینا - مکر جانا - لے نوٹ ہو جانا - جیسے قرضہ مارنا - آآ ہوا) رلینا - (۲۱) لوٹنا - کھسوٹنا - غارت کرنا + موسنا - ڈاکا ڈالنا - جیسے دھاڑ مارنا - رستہ مارنا - اُسنے بڑے بڑے گھر مارے ہیں (پنجاب)

(۲۲) روکنا - مانع آنا - مزاحم ہونا - سدِ راہ ہونا - جیسے راہ مارنا (۲۳) نشانہ لگانا - ہدف بنانا - شست لگانا - جیسے گولی پر گولی مارنا ؎
تفنگ و تیر تو ظاہر نہ تھا کچھ پاس قاتل کے الٰہی پھر جو دل پر تاک کر مارا تو کیا مارا (ذوق)

(۲۴) دبانا - زیر کرنا - مغلوب کرنا - کم کرنا جیسے پیاز یا لہسن کی بو مارنا (۲۵) تیزی کم کرنا - جھال گھٹانا - چرپراہٹ دبانا جیسے گھی سے مرچ کی تیزی ماردی ہوتی - (۲۶) کم کرنا - گھٹانا - کھونا جیسے زیادہ گھی بھوک ماردیتا ہے (۲۷) اثر کم کرنا - زور توڑنا - دبانا - جیسے آگ کو آگ مارتی ہے - (۲۸) ستانا - تنگ کرنا - دق کرنا - ناک میں دم کرنا - ضیق میں جان کرنا + رنج دینا - جلانا - کوفت دینا -

مار

رنج پہنچانا۔ دُکھی کرنا ؎

بیمار کیا اور بھی اِس کم نظری نے ظالم ہمیں مارا تری بیدادگری نے (ناثیر)

کھا گیا مغز ناصح نادان مجھ کو اِس خیرخواہ نے مارا
ضبط کر درد عشق کو اے دل اس تری آہ آہ نے مارا
یاد کرتے ہو غیر کے اشعار ہائے اس انتخاب نے مارا (داغ)
جسکو ڈھونڈا ملا نہ کعبہ میں ایسے خالی ثواب نے مارا
تھک گئے ہاتھ لکھتے لکھتے خط اس سوال وجواب نے مارا
مجھکو بیتاب دیکھ کر بولے آپ کے اضطراب نے مارا

(۲۹) تباہ کرنا۔ برباد کرنا۔ کہیں کا نہ رکھنا۔ ستیاناس کھونا۔ حضور نظامِ آصف ؎

دواسے لُوٹ لیا دل، فراق نے مارا نہ ابتدا ہے کچھ اچھی نہ انتہا اُنکی (حضورِ آصف)

دلِ پر اضطراب نے مارا اِسی خانہ خراب نے مارا
جا چکیں خُلد میں کہ دوزخ میں طول روزِ حساب نے مارا (داغ)
مرگئے ہم تو وضعداری میں دوستی کے نباہ نے مارا
جب کھنچے اُنسے ہوئے اور زیادہ مضطر مرضِ عشق کے پرہیز نے مارا ہم کو

کیا کہیئے ہمیں تیرے تغافل نے تو مارا لے ابتو خبر اسے بُتِ بیداد ہماری (جُرأت)

کوتاہیئے نصیب نے مارا ہے مصحفی ورنہ نتھی دراز تو چنداں شبِ فراق (مصحفی)

شامیانہ بھی نہیں قبر پر اُنکی پسِ مرگ تیرے مارے ہوئے اے چرخِ کہن جتنے ہیں (فراق)

مجھے اے دل تری جلدی نے مارا نہیں تقصیر اُسس دیر آشنا کی (مومن)

ہمکو لیل ونہار نے مارا گردشِ روزگار نے مارا (مبارک)

سوتے تھے چین سے ہم خوابِ عدم میں لیکن شورِ ہستی نے ہمیں آہ جگا کے مارا
ہے کفن چادرِ مہتاب سے میرا لازم کہ مجھے جلوہ نے اُس ماہ لقا کے مارا (ظفر)

مجکو مارا ہے پر خجالت سے وہ بھی گردن جُھکائے بیٹھے ہیں (مجروح)

(۳۰) اُجاڑنا۔ ویران کرنا۔ خراب کرنا۔ جیسے پانی کا لنے گانو کو مار دیا ؎

مری کشتِ تمنا پر تو آفت ہی برستی ہے کبھی بجلی گری ہے اور کبھی پانی نے مارا ہے (عمل)

(۳۱) شرمندہ کرنا۔ احسانمند کرنا۔ خجل کرنا۔ نادم کرنا + احسان میں دبانا ؎

خُوب روکا شکایتوں سے مجھے تُونے مارا عنایتوں سے مجھے (ذوق)

(۳۲) کُند کرنا۔ گھنڈا کرنا۔ بُترا کرنا۔ جیسے دھار مارنا (۳۳) نکالنا۔ بھرنا۔ سر کرنا باہر لانا۔ جیسے آہ مارنا۔ نعرہ مارنا ؎

جاکے چوری سے اُسے شب یُوں جگایا ہمنے کہیں چیخ نہ وہ باعثِ دہشت مارے (ظفر)

(۳۴۔ پنجاب) حک کرنا۔ چھیلنا۔ دُور کرنا۔ مٹانا۔ کھُرچنا جیسے حرف مارنا (۳۵) کمانا۔

مار

حاصل کرنا۔ کھٹنا۔ جیسے آج بھی سودے میں اُسنے چار پیسے مار ہی لیئے (۳۶ پنجاب) نثار کرنا۔ نچھاور کرنا۔ بکھیر کرنا۔ پھینکنا (۳۷) موہنا۔ لُبھانا۔ فریفتہ کرنا۔ عاشق بنانا۔ فریفتہ کرکے ہلاک کرنا جیسے بندی آن سے مارے تان سے مارے اور ابہر بھی بچے تو ران سے مارے ؎

شعلۂ حسن تو اَوروں کو دکھا کے مارا تُونے ظالم ہمیں بے آگ جلا کے مارا (ظفر)

مجھے اُسکی نگاہِ مصلحت اندیش نے مارا لڑیں آنکھیں عدو سے مجھسے مِل کر جھک گئیں کیا کیا (انور)

(۳۸) پژمردہ کرنا۔ مُرجھا دینا جیسے لُوؤں نے پودوں کو مار دیا۔ صدموں نے اُس کا دل مار دیا (۳۹۔ پنجاب) جڑنا۔ لگانا۔ جیسے تالا مارنا یعنی قفل لگانا یا مقفل کرنا۔ (۴۰۔ ہندو) بھیڑنا۔ بند کرنا۔ مُوندنا جیسے کُنڈا مارنا۔ پنجاب میں بُوہا مارنا بمعنی کواڑ بند کرنا (۴۱) گھسکانا۔ کھڑکنا۔ جیسے کوئی کُنڈی مار رہا ہے (۴۲) بھونکنا۔ گھسیڑنا گھُسانا۔ جیسے خنجر مارنا۔ نشتر مارنا (۴۳) دینا۔ لگانا۔ جیسے جھٹکا مارنا ؎

ڈالنی پہلے تو گردن میں کمند اور پھر اُس کا وہ جھٹکا مارنا (معروف)

(۴۴) خواہشوں سے روکنا۔ خواہشوں سے باز رکھنا۔ ضبط کرنا ؎

بڑے موذی کو مارا نفسِ امّارہ کو گر مارا نہنگ و اژدہا و شیرِ نر مارا تو کیا مارا (ذوق)

مارنا دل کا سمجھتا ہُوں جہادِ اکبر وہی غازی ہے بڑا جسنے یہ کافر مارا (داغ)

(۴۵) بجانا + ڈنکا لگانا۔ چوب لگانا + آواز نکالنا۔ لگانا۔ ران پر ہاتھ مارنا۔ گھنٹہ مارنا۔ گھنٹی مارنا وغیرہ ؎

نہیں وہ قول کا سچا ہمیشہ قول دے دیکر جو اُسنے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا (ذوق)

(۴۶) کرنا۔ عمل میں لانا۔ لگانا۔ ہانکنا جیسے شیخی مارنا۔ ڈینگ مارنا۔ قہقہہ مارنا۔ ٹھٹھا مارنا۔ گپ مارنا۔ آواز مارنا۔ غوطہ مارنا ؎

ہنسی کے ساتھ یاں رونا ہے مثلِ قُلقُلِ مینا کسی نے قہقہہ اے بیخبر مارا تو کیا مارا
نہ ہوا پہ نہ ہوا میر کا انداز نصیب ذوق یاروں نے بہت زور غزل میں مارا (ذوق)

قُلزمِ عشق میں ہے گوہرِ مقصود اے دل تُونے غوطہ نہ کبھی اُس میں سِشناور مارا
سِتم چرخ نے مارا ہے یہ ظاہر ہو جائے اسلئے اُڑ کے میری خاک نے چکر مارا (داغ)

(۴۷) رگڑنا۔ گھسنا + ٹکرانا۔ پٹخنا۔ پٹکنا۔ دے دے مارنا۔ پھوڑنا۔ جیسے سجدے میں سر مارنا ؎

گیا شیطان مارا ایک سجدہ کے نکرنے میں اگر لاکھوں برس سجدے میں سر مارا تو کیا مارا (ذوق)

دیکھے اُس جلوۂ قامت کو جو کوئی لبِ بام در و دیوار سے سر تا بہ قیامت مارے (ظفر)

(۴۸) ڈسنا۔ کاٹنا۔ ڈنک مارنا ؎

ڈسا ہو کالے نے جسکو کا فر تو وہ فسوں کے اثر سے کھیلے وہاں گیسو کا تیرے مارا مُنہ سے بولے نہ سر سے کھیلے (ذوق)

مار

دم نہ لے اُس کی زلفوں کا مارا　ہیر کاٹا جیئے نہ کالوں کا　(میر)

کالے کا یہ ڈسا نہیں پھیلے جو بید ھڑک　مارا ہے زلف نے جسے اُسکو کھلائے کون (مؤلف)

(۴۹) دبانا۔ دبوچنا + لینا سنبھالنا ۔

نیمچہ جب مرے قاتل نے بغل میں مارا　بڑھ کے منہ اُسنے میدانِ اجل میں مارا
اُسنے جب مال بہت ردّو بدل میں مارا　ہمنے دل اپنا اُٹھا اپنی بغل میں مارا　(ناسخ)

(۵۰) گھائل کرنا۔ زخمی کرنا۔ مجروح کرنا ۔

دل لگاوٹ نے کر دیا بسمل　اور پھر اجتناب نے مارا　(داغ)

(۵۱) سینا۔ دوخت کرنا۔ جیسے ٹانکا مارنا۔ کھونپ مارنا۔ شلنگا مارنا۔ سوئی مارنا وغیرہ

(۵۲) فریب دینا۔ دھوکا دینا۔ دغا دینا۔ دھوکے سے لُوٹنا ۔

کیا کہیں خاک کہیں عشوہ گردوں نے مارا　جانکر سیدھا سا بیچارہ مسلماں ہم کو　(نامعلوم)

(۵۳۔ مرکبات میں) کھانا۔ نگلنا۔ حلق میں اُتارنا جیسے نوالہ مارنا (۵۴) رینا۔ گھسنا۔ رگڑ کر برابر کرنا۔ جیسے کور مارنا (۵۵) برائے تکمیل فعل جیسے ڈالنا۔ دینا وغیرہ مثلاً پیس مارنا۔ ستا مارنا۔ لگا مارنا وغیرہ ۔

ایک ہے تو بھی بد بلا اے چشم　دل کو پھر زلف میں پھنسا مارا　(معروف)

(۵۶) بجھانا۔ فرو کرنا۔ زور گھٹانا جیسے شہوت مارنا۔ شوق مارنا (۵۷) جھپکانا۔ جنبش دینا۔ پھڑکانا۔ مٹکانا جیسے آنکھ مارنا (۵۸) جھٹکانا۔ جھونک دینا جیسے تول میں ڈنڈی مارنا (۵۹) کاٹنا۔ چھپکانا۔ رد کرنا۔ مٹانا۔ لکیر پھیرنا جیسے لکھنے پر قلم مارنا + اسپر بھی قلم مار دو (۶۰) شکار کرنا۔ صید پکڑنا۔ صید کرنا جیسے وہ ہرن روز شکار مار لاتا ہے + آج بہت سی مچھلیاں ماریں (۶۱) ٹھپا لگانا۔ نقش اُبھارنا۔ چھاپ لگانا جیسے سکّہ مارنا (۶۲) کم کرنا۔ تدھم کرنا۔ مندا کرنا۔ کھونا۔ جیسے جھوٹے کام نے سچّے کام کی تجارت ماردی (۶۳) بھرنا۔ دبانا۔ جیسے مُٹھیاں مارنا (۶۴) دبانا۔ چھپانا۔ دبو تو کر دینا جیسے بدنامی کی بات مار دینا (۶۵) پینا۔ روکنا ہضم کرنا۔ جیسے غصہ مارنا (۶۶) بے ایمانی کرنا۔ دبانا۔ رکھ لینا جیسے قُلی کے چار دن مار لئے (۶۷) بچھانا۔ پھیلانا۔ جیسے جال مارنا ۔

جال زلفِ سیہ نے مارا　تیر کا فر نگاہ نے مارا　(داغ)

(۶۸) نکالنا۔ سر کرنا۔ جیسے دم مارنا۔ سانس مارنا ۔

زیرِ خنجر بھی ضبطِ عشق رہا　دم نہ اُس بے گناہ نے مارا　(داغ)

(۶۹) ہرانا + تھکانا۔ مغلوب کرنا۔ زیر کرنا۔ جتانا کا نقیض جیسے بڑھاپے نے مار دیا

پھر گیا روزِ حشر دل مجھ سے　مجکو ملِ گر گواہ نے مارا　(داغ)

(۷۰) رسوا کرنا۔ ذلیل کرنا۔ پت کھونا۔ تضحیک کرنا۔ تفضیحت کرنا ۔

مار

دیکھ اے داغ اہلِ دُنیا کو　ہوسِ عزّو جاہ نے مارا　(داغ)

(۷۱) ڈالنا۔ بھاری کرنا۔ جیسے لنگر مارنا ۔

آسماں سے ترے کوچے میں بہت زور ہوئے　نہ ہٹے ایک قدم ہمنے جو لنگر مارا　(داغ)

(۷۲) اغلام کرنا۔ مردوں کا امردوں کے ساتھ فعلِ شنیع کرنا (۷۳) آنا۔ معلوم دینا محسوس ہونا۔ جیسے یہاں تو بُو مارتی ہے (۷۴) فریفتہ کرنا۔ شیفتہ کرنا۔ عاشق بنانا

ہلا کر سر کیا کر بات تو مجھسے نہ ہنس ہنس کر　زنانی مارتا ہے مجھ کو ڈورا تیری گردن کا　(رنگین)

مارگ س ماژگ اسم مذکّر۔ (۱) راہ۔ باٹ۔ راستہ + طریق۔ سبیل + پنتھ مسلک + شارع۔ سڑک۔ ڈگر + پینڈا (۲) طرح۔ طور۔ طریقہ۔ ڈھنگ۔ ڈھنگ ڈھب۔ روش۔ چال (۳) ہدرقہ۔ اُتار (۴) چارہ۔ علاج۔ تدبیر۔ اُپائے +

مارُو (ہ) اسم مذکّر:۔ (۱) لڑائی کا باجہ۔ نقّارۂ جنگ۔ طبلِ جنگ (۲) ایک قسم کا راگ جسے مارو ڈھولا بھی کہتے ہیں + سری راگ کی تیسری راگنی کا نام جو اگہن پھُوس یعنی نومبر و دسمبر میں دن کے اخیر وقت گائی جاتی ہے (۳) راگنی جو لڑائی کے وقت گاتے ہیں (۴) ایک قسم کا ہتیار جو ہرن کے دونوں سینگوں کا بنا ہوا ہوتا اور نوکوں پر فولاد یا لوہا چڑھا رہتا ہے (۵) مارنے والا + ہلاک کرنیوالا (۶) ایک قسم کا گول اور بڑا اینگن جو ریتی میں پیدا ہوتا ہے (۷) سری راگ کی راگنی

مارُو بینگن (ہ) اسم مذکّر:۔ ایک قسم کا گول اودا بڑا اینگن جو دریا کے کنارے یا ریتی میں پیدا ہوتا اور بھُرتا وغیرہ بنانے کے کام آتا ہے +

مارواڑ (ہ) اسم مذکّر:۔ (۱) علاقہ جودھپور کا نام (۲) ایک قسم کے گیت جو راجپوتانہ میں گائے جاتے ہیں (۳) ایک قسم کے فساوری کبوتر سبز رنگ سبز جن کے پروں پر کچھ سفید پتیاں اور پریاں بنی ہوئی ہوتی ہیں +

مارُوت (ع) اسم مذکّر۔ اُن دو فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کا نام جو چاہِ بابل میں اُوندھے لٹکے ہوئے عذابِ الٰہی میں گرفتار ہیں اگر کوئی شخص جادو سیکھنے جاتا ہے تو وہ اُسے تعلیم بھی کرتے ہیں یہ دونوں فرشتے کہتے ہیں کہ ایک حسین طوائف مسماۃ زُہرہ پر عاشق ہونے کے سبب بابل کے کنوئیں میں قید کئے گئے تھے۔ (جسکا قصہ اس طرح پر مشہور ہے کہ جب وہ طوائف مذکور پر عاشق و شیدا ہو گئے تو زُہرہ نے اُنسے علوی یعنی آسمان پر چڑھنے کا علم سیکھا اور اُنکو اپنا سفلی علم یعنی جادو سکھا دینے کے دم سے کنوئے میں لٹکا آپ آسمان پر اُنکی جگہ زُہرہ تارا بنگئی +) ۔

زُہرہ کی جیب آئی کفِ ہاروت میں انگلی　کی رشک نے تب دیدۂ ماروت میں اُنگلی　(مصحفی)

مارے (ہ) حرفِ علّت) (۱) سبب۔ باعث۔ لئے۔ وجہ۔ خاطر۔ واسطے۔ کارن بسبب جیسے سردی کے مارے مرگیا۔ اُسکے مارے سب بے چین ہیں ۔

اُس گل تر کو نکراو نکہتِ گل بد دماغ مارے غصّے کے ابھی آجائیگا خم تاک میں (ناسخ)
جاری ہے جسم سے پسینہ جلتا ہے تپش کے مارے سینہ (ارشد و شکایت گرمی)
دلکو فرصت نہیں تو آیئے پیارے شب کو ہم تو آسکتے نہیں غیر کے مارے شب کو (غضنفر)
ڈر سے تری کاکل کے نہیں پلتے ہیں رستے دم بند ہے اس سانپ کے مارے کئی دن سے (شوق)

(۹) صیغہ مضارع واحد غائب) لگائے۔ ٹکائے۔ پیٹے۔ ضرب لگائے + زند کا ترجمہ زدہ جیسے شامت کے مارے نے پھر تصور کیا یعنی شامت زدہ نے ۵

زلف کا پیچ جو وہ کانِ ملاحت مارے ہوں گرفتار بلا سینکڑوں شامت مارے
جوڑا وہ غیر سے بند ہوا نہیں بال سے اُن کی ٹکے چھاتی پہ کوئی صاحبِ غیرت مارے (بحر)

(۳) تباہ۔ خراب و خستہ۔ دربدر (۴) قتل کرے۔ ہلاک کرے۔ جان لے۔ پران نکالے۔

مارے پھرنا (ہ) فعل لازم:۔ دھکّے کھاتے پھرنا۔ خراب و خستہ پھرنا۔ آوارہ پھرنا۔ حیران و سرگردان رہنا۔ خدائی خوار پھرنا۔ دربدر پھرنا جیسے تم کیوں ایسے پھرتے ہو

ہم تو اے غیرتِ لیلیٰ تیری خاطر اب تک قیس کی طرح پڑے پھرتے ہیں بن بن مارے (مصحفی)

مارے مار کر یا مارے مار کے (ہ) تابع فعل:۔ نہایت پیٹ کر۔ پیٹ پیٹ کر۔ خوب زد و کوب کر کے +

مارے مار کر بچھا دینا (ہ) فعل متعدی:۔ پیٹتے پیٹتے زمین پر لٹا دینا۔ مارتے مارتے فرش کر دینا۔ خوب دُھونسنا۔ نہایت پیٹنا ۵

اتنا کہا تھا فرش تری رہ کے ہم ہوں کاش سو تُو نے مارے مار کے آکر بچھا دیا (میر)

مارے مارے پھرنا (ہ) فعل لازم:۔ دربدر خاک بسر پھرنا۔ آوارہ و سرگرداں پھرنا۔ دھکّے کھاتے پھرنا۔ خدائی خوار پھرنا۔ نہایت خراب و خستہ پھرنا ۵

بے ظفر عشق کے ہاتھوں سے ہوئے خاک بسر مارے مارے پھریں دُنیا میں صیبت مارے (ظفر)
جو مرے ہیں اُسیراُن کا نہیں ٹھکانا کیا جانئے کہاں وہ پھرتے ہیں مارے مارے (میر)

ماری پڑنا (ہ) فعل لازم:۔ (بازاری) شامت آنا۔ صدمہ گزرنا۔ صدمہ پہنچنا۔ پھٹتی نظر آنا۔ خرابی ہونا۔ جان پر بننا +

ماڑا (ہ) صفت:۔ (پنجابی) (۱) بودا۔ کمزور۔ ناتواں۔ کم طاقت۔ نحیف۔ زار۔ (۲) لاغر۔ دُبلا۔ پتلا۔ (۳) بُوڑھا۔ ضعیف۔ پیرِ فرتوت (۴) غریب۔ مسکین۔ بیچارہ جیسے ماڑے کو ہر ایک دبا لیتا ہے (۵) مُفلس۔ زردھن۔ نادار۔ کنگال۔ تنگدست (۶) نکما۔ خراب۔ بُرا۔ کھوٹا۔ جیسے ماڑا گھی (۷) حقیر۔ ناچیز۔ بیقدر۔ سُبک۔ خفیف۔ ہیچ (۸) کمینہ۔ دُونا۔ کم درجہ کا۔ ادنےٰ (۹) علیل۔ بیمار۔ مریض۔ ناخوش۔ اُمنا جیسے ماڑا جی ہے (۱۰) تھوڑا سا۔ ذرا سا۔ رتّی بھر۔ مقدارِ قلیل +

ماڑی (ہ) اسم مؤنث:۔ (گنوار) (۱) ماڑا کی تانیث۔ نحیفہ۔ ضعیفہ وغیرہ (۲) ماندی

پیچ۔ مانڈ۔ اُبلے ہوئے چاولوں کا پانی (۳) کلف۔ اہار۔ مانڈی (۴۔ پنجاب) اٹاری۔ کوٹھا۔ بام۔ اُوپر کی منزل +

مازُو (ف) اسم مذکر:۔ ماجو۔ مائیں (مفصل کیفیت دیکھو ماجو میں) +

ماس (س) اسم مذکر:۔ (۱) ماہ۔ مہینا۔ شہر۔ چاند (۲) چاند۔ چندرما۔ ماہ۔ قمر (۳) گوشت۔ لحم۔ مٹّی۔ شکار۔ سالن۔ قلیہ۔ بیڑا جیسے ماس بنا سب گھاس ہوئی +

ماس اَدھاری (ہ) صفت:۔ گوشت خوار۔ قتی۔ جکش کرنے والا +

ماس سب کوئی کھاتا ہے ہڈّی گلے میں کوئی نہیں باندھتا (ہ) کہاوت:۔ اچھی چیز یعنی لایق آدمی سے سب کو محبت ہوتی ہے نالایق اور نکمّے کو کوئی نہیں پُوچھتا۔ اچھے کے سب لاگو ہیں بُرے کا کوئی خواہاں نہیں +

ماس کبار (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) ماہواری نقشہ + ماہواری گوشوارہ۔ برآورد۔ پُورے مہینے کا حساب + توضیح (۲) مہینے کا اخیر دن +

ماس نماس (ہ) تابع فعل:۔ (ہندو) (۱) ماہ بماہ۔ ماہوار۔ مہینے کے مہینے (۲) سُود جو زرِ اصل پر زیادہ کیا جاتا اور اُس سے وہ سود در سود ہوتا جاتا ہے۔

ماس نوچنا (ہ) فعل متعدی:۔ بوٹیاں کاٹنا۔ بھنبوڑنا۔ گوشت اُتارنا +

ماسی (ہ) اسم مؤنث:۔ (گنوار۔ ہندو) ماؤسی۔ ماں کی بہن۔ خالہ۔ خواہرِ مادر +

ماش (س) माष اسم مذکر:۔ اُڑد۔ ماہ۔ حب القلت۔ (ایک قسم کا غلّہ جو نہایت لیسدار اور مُونگ سے بڑا ہوتا ہے اس کی دو قسمیں ہیں ایک سیاہ اور ایک سبز فارسی میں اسکو بنوماش یا بنو سیاہ کہتے ہیں اور بعض قراین و کُتب لُغات سے فارسی بھی پایا جاتا ہے۔ شاید توافق لسانین ہو مگر غالباً ہندی ہے کیونکہ بعض جگہ اسے ماش ہندی لکھا ہے)

ماش مارنا (ہ) فعل متعدی:۔ اُڑدوں پر منتر پڑھ کر جادو کرنے کے واسطے کسی آدمی یا کسی چیز پر پھینکنا۔ جادو کرنا۔ ٹونا کرنا۔ سحر کرنا ۵

پھنسا جو مولوی کیا پڑھ کے جادو ماش مارا ہے پری خانم نے پکے جن کو شیشے میں اُتارا ہے
مل گئی گر کوئی بنگالے کی اوباش تمہیں بھیڑ بنجاؤ گے ماریگی جو وہ ماش تمہیں (جان صاحب)

ماشا (ہ) صحیح (महाशय مہاشا) اسم مذکر:۔ (بنگالی) مسٹر۔ حضرت۔ جناب۔ میاں صاحب۔ حضور۔ بابُو (۲) پھرکی۔ ریل۔ گھٹی۔ وہ گول پھرکی جس پر دبکنے کے واسطے تار لپیٹتے ہیں +

ماشا اللہ (ع) ندا[1] حرف نظر۔ چشم بد دُور۔ خدا چشم زخم و چشم بد سے محفوظ رکھے (۲) کیا کہنا ہے۔ سبحان اللہ۔ بطور طنز یا ہجو ملیح ۵

ظاہر میں تو ایسے ہیں کہ ماشاء اللہ سب کہتے ہیں زیادہ ہونگے انشاء اللہ
باطن میں جو دیکھا انہیں اتنے ہیں ہیچ لا حول و لا قوة الا باللہ (حکیم مومن خان)

(تحقیق میں دیکھو لفظ ماد مو مشرلہ کے مشتقات ہیں) +

ماشہ (ف) اسم مذکر :- (پرانی فارسی ماسہ۔ ژند۔ ماہچہ۔ ماہ) (۱) تولہ کا بارھواں حصّہ آٹھ رتی کا وزن (۲-۱، دلالوں کی اصطلاح میں چوتی۔ پا۔ آنے پھوک آلنے (۲-۱) بھوئی کیل۔ کوکہ۔ پریک + تار کی بندش۔ چنانچہ چینی یا شیشے کا برتن ٹوٹ جانے پر ماشے لگواتے ہیں +

ماشہ بھر (۱) صفت :- (۱) ایک ماشہ کی مقدار۔ پورا آٹھ رتی (۲) ذرا سا۔ رتی بھر۔ یک حبّہ۔ شمّہ بھر +

ماشہ تولہ ہونا (۱) فعل لازم :- متلوّن مزاج ہونا۔ رنگ برنگی طبیعت ہونا ایک حال پر نہ رہنا۔ بیت ؎

مزاج کیا ہے کہ اک تماشا گھڑی میں تولہ گھڑی میں ماشا

مصرعہ ؎ اتنا گھڑی میں تولہ ہے زردار کا مزاج

ماشی (ہ) صفت :- ماش کے رنگ کا۔ سبز کاہی۔ سیاہی مائل سبز۔ جیسے ماشی چادر جو کیس ناسپال ہلدی پھٹکری میں بہ ترکیب معروف رنگا جاتا ہے۔

ماضی (ع) صفت :- (۱) گزشتہ۔ گزرا ہوا۔ بیتا ہوا۔ (۲) صرف ونحو میں۔ اسم مؤنث) وہ فعلی صورت جو زمانۂ گزشتہ سے تعلق رکھے۔ بھوت کال +

(کتب صرف کے موافق چھ بتفصیل ذیل ماضیاں ہیں۔ گرنا رسی والوں نے ایک ماضی معطوفہ اور زیادہ کی ہے)

ماضی احتمالی یا شکیہ (ع + ف) اسم مؤنث :- وہ ماضی جس سے زمانۂ گزشتہ میں کسی فعل کے صادر ہونے کا احتمال پایا جائے۔ جیسے گیا ہوگا۔

ماضی استمراری یا ناتمام (ع) اسم مؤنث :- وہ ماضی جس سے زمانہ گزشتہ میں فعل کا تواتر مفہوم ہو +

ماضی بعید (ع) اسم مؤنث :- وہ ماضی جس سے زیادہ گزرا ہوا زمانہ سمجھا جائے جیسے گیا تھا +

ماضی تمنائی یا شرطی (ع) اسم مؤنث :- وہ ماضی جسکے پہلے تمنا یا شرط کا کلمہ ہو جیسے کاش آتا یا اگر آتا +

ماضی قریب (ع) اسم مؤنث :- وہ ماضی جس سے قریب کا گزرا ہوا زمانہ سمجھا جائے جیسے کھایا ہے +

ماضی مطلق (ع) اسم مؤنث :- وہ ماضی جس سے مطلق گزرا ہوا زمانہ کسی قید کے بغیر سمجھا جائے جیسے آیا۔ گیا +

ماضی معطوفہ (ع) اسم مؤنث :- وہ ماضی جو دو ماضی مطلق سے ملکر حرفِ

عاطفہ کے ساتھ بنائی جائے جیسے آمد و رفت۔ نشست۔ برخواست وغیرہ۔

ماضیہ (ع) صفت :- گزشتہ۔ بیتا ہوا۔ اگلا۔ پچھلا۔ سابق کا۔ اب سے پہلے کا۔ جیسے زمانۂ ماضیہ +

ماکھن (ہ) اسم مذکر :- (گیتوں میں) (۱) مکھن۔ مسکہ۔ کچا گھی۔ بغیر تایا ہوا گھی۔ نونی (۲) ربڑی۔ جنا ہوا دودھ۔ پکا کر خوب گاڑھا کیا ہوا دودھ۔ گنوار بولتے ہیں۔

ماکھو (ہ) اسم مؤنث :- (از مکھ) افواہ۔ چرچا۔ شہرت۔ مذکورہ لوگوں کے منہ میں کسی بات کا پڑ جانا (۲۔ پنجاب) شہد کی مکھی +

ماکھو دوڑنا (ہ) فعل لازم :- چرچا ہونا۔ افواہ ہونا۔ کسی بات کا لوگوں کے منہ میں پڑ جانا۔ شہرت ہونا +

ماکیاں (ف) اسم مؤنث :- مرغی +

ماگدھ (ہ) اسم مذکر :- (۱) مگدھ دیش یا بہار کا باشندہ (۲) بھاٹ۔ کڑکیت۔ وہ لوگ جنکا پیشہ راجاؤں کی مدح خوانی کرنے نسب نامہ رکھنے۔ ساکھی گانے اور بوقت جنگ دکرچ فوج کے ہمراہ رہنے کا ہے +

ماگھ (س) اسم مذکر :- (۱) ہندی کا گیارھواں مہینا۔ ۵ اجنوری سے ۵ افروری تک کا عرصہ جیسے ماگھ کا جاڑا جیٹھ کی دھوپ۔ بڑے کشٹ سے اُبجے رُدکھ (۲) ایک نچھتر کا نام جسے مگھا کہتے ہیں۔ اس مہینے میں پورا چاند اس نچھتر کے قریب رہتا اور اس مہینے کی پونوں کے دن یہ نچھتر ہوتا ہے +

ماگھ ننگی جیسا کھد بھوکی (ہ) کہاوت :- مفلس ہمیشہ محتاج +

مال (ہ) اسم مؤنث :- وہ ڈور جو چرخے میں تکلے کو متحرک کرنے کے واسطے لگی رہتی ہے۔ مالا۔ ہار ؎

تار نفس ہے سینہ میں گردش کیواسطے ڈورا کمر میں چرخ کی ڈالا ہے مال کا (مرزا مہابر)

مآل (ع) اسم مذکر :- (۱) مرجع۔ جائے رجوع۔ جائے بازگشت۔ لوٹنے کی جگہ (۲) انجام کار۔ نتیجہ۔ انجام۔ اخیر۔ پھل۔ انت۔ آخر۔ خاتمہ ؎

قطرۂ دریا میں جو مل جائے تو دریا ہو جائے کام اچھا ہے وہ جسکا کہ مآل اچھا ہے (غالب)

روسیاہی خطِ عارض کی بنی پیری میں کیا قیامت ہے کہ کافر کا مآل اچھا ہے
کبھی کہتا ہوں محبت کا مآل اچھا ہے کبھی کہتا ہوں جواب بھی مآل اچھا ہے
کیا وہ غارت گرِ دین حشر سے اُڑ جائیگا ہر مسلمان کا سنتے ہیں مآل اچھا ہے
لوگ کہتے ہیں بھلائی کا زمانہ نہ رہا یہ بھی کہدیں کہ برائی کا مآل اچھا ہے (داغ)

دیر و حرم بچشمِ حقیقت نہیں جدا یعنی مآلِ سبحہ و زنار ایک ہے (مصحفی)

(یہ لفظ اول بروزن قول مصدر سے اسم ظرف کا صیغہ ہے جسکے معنی بازگشت کرنیکے ہیں) +

مآل اندیش (ع + ف) صفت:- انجام بیں۔ دور اندیش۔ کسی بات کے انجام کو سوچنے والا۔ اخیر نتیجہ کا سوچ بچار کرنے والا +

مآل اندیشی (ع + ف) اسم مؤنث: انجام بینی۔ دُور اندیشی۔ سوچ بچار +

مآلِ کار (ع + ف) تابع فعل:- (۱) انجام کا۔ اخیر کو۔ انت کو (۲) انجامِ کار نتیجۂ کار۔ کرنی بھرنی ~

مآل کار کا اپنے نہیں ہے خیال آہ ملا کرتے ہیں مٹی میں گو کن مٹی (آتش)

بیکار نہ ہوں یہ ڈر ہے اے کاش ناکام مآلِ کار رہوتا .... (مومن)

مال (ع) اسم مذکر:- (۱) زر و خواستہ۔ دھن۔ دولت۔ مایہ۔ پونجی۔ نقدی۔ (کہتے ہیں چونکہ طبع انسانی اسکی طرف مائل ہوتی ہے اس وجہ سے یہ نام رکھا گیا مگر اصل بات یہ ہے کہ عربی زبان میں مال بمعنی شتر ہے کیونکہ جس طرح ہندوستان میں گائے بھینس دھن کے لفظ سے تعبیر کئے جاتے ہیں اسی طرح وہاں بھی چوپائے دولت سمجھے جاتے ہیں اسلئے کہ زمین کی پیداوار کم اور یہی ان کی دولت تھی) + ~

افسوس ہے انسان نہو علم کا جویا وہ مال ہے یہ صرف سے جو کم نہیں ہوتا (آتش)

(۲) اسباب۔ متاع + ملک۔ املاک۔ جائداد + لتا پتا۔ اٹالا۔ چیز بست۔ اثاثہ۔ سامان۔ انگڑ کھنگڑ (۳) جنس۔ چیز۔ اشیا۔ رقم۔ سوداگری مال ~

بوسہ دیتے نہیں اور دل پہ ہے ہر لحظہ نگاہ جی میں کہتے ہیں کہ مفت آئے تو مال اچھا ہے (غالب)

جھان لی ہمنے جہانِ گزراں کی گزری سارے بازار میں ایک تو ہی تو مال اچھا ہے
اک دکاں میں ابھی رکھ آتے ہیں ہم دل اپنا دو دمڑے سب کہ بتاتے ہیں وہ مال اچھا ہے
تم نہیں اور سہی دل کے طلبگار بہت سو خریدار ہیں جو جو دو مال اچھا ہے

کوئی ہستی میں لے جنس جزا اعمال نکو کہ یہی مال سوئے ملکِ عدم چڑھتا ہے (ظفر)

(۴-۱) جمع۔ مالگزاری۔ لگان۔ خراج۔ کر۔ معاملہ۔ محصول۔ وہ محصول جو سرکار زمینداروں پر لگائے۔ آمدنی ملک۔ محاصل۔ مداخل + تحصیل (د۔ قانون) زراعت۔ پیداوار۔ آمد۔ آمدنی جیسے محکمۂ مال یعنی صیغۂ زراعت یا پیداوار یا آمد۔ (۶-۱) اصل۔ حقیقت۔ کائنات۔ وجود۔ ہستی ~

یاوری طالع کریں تو کیمیا کیا مال ہے سنگریزہ ہاتھ میں لونگا تو زر ہو جائیگا (رند)

لب تیرے سے زیادہ یاقوت لال کیا ہے دانتوں کے آگے تیرے الماس مال کیا ہے (ظفر)

الجرت میں مال تو ہے کیا مال ہے جاں فدائے قاصد یار (ناسخ)

کیا مال تھا دربان کہ کبھی در سے اٹھاتا یہ تمنے اٹھایا ہے کہیں کچھ نہیں کہتا (معروف)

ہے بڑا مال کیا بڑا دونا وہ جو آوے تو دوں کھرا دونا (رنگین)

یاد خدا میں سیمتنوں کا خیال کیا عقبیٰ ملے تو دولتِ دنیا ہے مال کیا (امانت)

مسند ہے بوریا مرا داغ جنوں ہے تاج میں تختِ سلطنت کو سمجھتا ہوں مال کیا
بتانِ سیمتن اے دل ہیں کیا مال ندیں بوسہ فقیروں کا خدا ہے
} (امانت)

تیس کیا مال ہے پلے میں ہمارے جو تلے کو ہکن بھی نہیں پاسنگِ ترازو اپنا (اسیر)

مال کیا مال ہے اور دل کی ہے کیا اصل بھلا گو ہر جان بھی ہو وہ مانگے تو پیار انکریں (حجاب)

(۷-۱) وہ چیز جسپر چٹھی پڑے + لاٹری کا انعام + حاصل۔ برد (۸-۱) نفیس اور خوش مزہ کھانا۔ قیمتی طعام۔ بڑھیا کھانا۔ عمدہ کھانا۔ امیرانہ خوراک۔ حلوا پوری ملائی وغیرہ جیسے سسرال میں جاکر تو خوب مال اڑاتے ہوگے (۹۔ حساب) مجذور مربع۔ کسی عدد کے فی نفسہ ضرب کھانے سے جو حاصل ضرب ہو۔ جیسے ۴ دو کا مال ہے (۱۰) ڈاک کی تھیلی۔ ڈاک کا بیگ۔ کام (۱۱) وہ دانہ دار نیل کی گاد جو نیل کے مٹ میں گرمی پہنچانے اور پانی خشک کرنیکے بعد باقی رہجاتی ہے (۱۲۔ پنجاب) سونا چاندی۔ روپا۔ کانسی وغیرہ (۱۳۔ بازاری) خوبصورت اور نو عمر نوچی۔ توم۔ رقم قابل قدر عورت۔ حسین آدمی۔ خوبصورت آدمی ~

عرصۂ حشر میں سب ہوگئے خواہاں اس کے لوگ کہتے ہیں اشاروں سے یہ مال اچھا ہے (داغ)

(۱۴۔ پنجاب) گڑ۔ شکر۔ کھانڈ وغیرہ۔

مال اڑانا (ہ) فعل متعدی:- (۱) روپیہ صرف کرنا۔ روپیہ برباد کرنا۔ روپیہ لٹانا۔ فضول خرچی کرنا۔ اسراف کرنا (۲) تر مال کھانا۔ نفیس کھانے اور لذیذ و قیمتی چیزیں کھانا۔ دو دنے چٹ کرنا۔ مٹھائی کھانا۔ عمدہ غذا اچٹ کرنا + چٹور پن کرنا۔ (۳) روپیہ خورد برد کرنا۔ غبن کرنا۔ تغلب کرنا۔ کسی کے مال پر ہاتھ مارنا۔ کسی کا روپیہ غائب کرنا۔ خیانت کرنا (۴) روپیہ صرف کرکے مزے اڑانا۔ عیش منانا +

مال اڑجانا (ہ) فعل لازم:- مال خرچ ہوجانا۔ دولت کا صرف میں آجانا۔ روپیہ برباد اور غارت ہوجانا ~

یہی دولت کا مزا ہے کہ اڑیں گلچھرے ہاتھ آتے ہی جو اڑجائے وہ مال اچھا ہے (داغ)

مال المال (ع) اسم مذکر:- (حساب) کسی عدد کی چوتھی قوت۔ چوتھا چڑھاؤ۔ جیسے ۲۵۶ = ۴ × ۴ × ۴ × ۴ کا مال المال ہے۔

مالِ اموات (ع) اسم مذکر:- (قانون) وہ اثاثہ اور نقدی وغیرہ جو کوئی شخص متوفی اپنے پیچھے چھوڑ جائے۔ پنجابی اُتی (۲) لاوارثی مال۔ وہ مال جسکا کوئی والی وارث نہ ہو +

مالِ برآمد (ع + ف) اسم مذکر:- (قانون) (۱) وہ مال جو دِساور کو بھیجا جائے بھرتی۔ اپنے ملک سے دوسرے ملک میں لیجا کر فروخت کرنیکی جنس۔ تجارتی مال و منال۔ سوداگری اسباب (۲) وہ مالِ مسروقہ جو پایا گیا ہو۔ بازیافتہ مسروقہ مال

چوری کا لیکا ہوا مال۔ (۳) وہ مال جو مجرم چھوڑ جائے۔ مال گزاشتۂ مجرم +

مال پچنا (۱) فعل لازم :۔ کسی کی دولت کا ہضم ہونا۔ کسی کے مال کا قبضہ اور تصرف میں آجانا۔ کسی کا مال اپنا ہو جانا ۔

بو اُسکی غنچہ نے جو چُرائی تو کھل گئی ۔ کیونکر کسی کا مال کسی کو بھلا پچے (معروف)

مال پر زکوٰۃ ہے (۱) کہاوت :۔ آمد پر خیرات بھی موقوف ہے۔ جوت کی جوت ہے +

مال تال (۱) اسم مذکر :۔ (لفظ دوم تابع مہمل) مال و متاع۔ مال و منال۔ روپیہ پیسہ

راہ عدم میں کوئی کسی کا نہیں معین ۔ خالی ہیں مال تال سے ہر ہمسفر کے ساتھ (برق)

مال چکھنا (۱) فعل متعدی :۔ پرایا روپیہ اپنے صرف میں لانا + تر نوالے کھانا۔ دوسرے کی بدولت مزے اُڑانا۔ چکھوتیاں کرنا ۔

باقی ہے نہ دل کا کوئی ٹکڑا نہ جگر کا ۔ چکھا غم دلدار نے سب مال ہمارا (لااعلم)

مال چیرنا (۱) فعل متعدی :۔ (عوام) مال مارنا۔ غبن کرنا۔ چوری کرنا۔ خیانت کرنا۔ ہاتھ مارنا۔ خورد بُرد کرنا۔ تغلّب کرنا۔ روپیہ کھا جانا +

مالِ حرام (ع) اسم مذکر :۔ (۱) بُری کمائی۔ چوری کا مال۔ ناجائز مال۔ وہ مال جو شرعاً و عرفاً مباح نہ ہو۔ مفت کا مال + خرچی۔ ناجائز کمائی +

مالِ حرام بُود بجائے حرام رفت (ف) مثل جیسی بُری کمائی تھی ویسی ہی بُری جگہ صرف ہوئی۔ جیسا بے محنت آیا ویسا ہی اُڑا۔ بُری کمائی یوں ہی اُڑتی ہے +

مالِ حصہ داری (۱) اسم مؤنث (قانون) حصہ داروں کا سرمایہ۔ ساجھے کی پونجی۔ ساجھے کا دھن۔ شراکت کا مال +

مال خانہ (ع + ف) اسم مذکر :۔ (۱) جنس خانہ۔ جنس گھر۔ وہ جگہ جہاں ہر قسم کا مال رہے۔ گودام۔ ذخیرہ۔ بھنڈار۔ کوٹھا۔ کوٹھی۔ انبار خانہ۔ گولا۔ (۲-۱)۔ ریلوے اسٹیشن کا وہ بڑا گودام جہاں مال گاڑی سے اسباب اُتار کر رکھا جاتا ہے۔ مال گھر۔ مال گودام + (۳) کوٹھار + گنجینہ +

مال دار (ع + ف) صفت :۔ وارندۂ مال۔ دولتمند۔ صاحبِ دولت۔ تونگر۔ دھنی۔ مُنعم۔ امیر۔ دھنونت +

مالداری (ع + ف) اسم مؤنث :۔ (عوام) دولتمندی۔ ثروت +

مال زادہ (ع + ف) اسم مذکر (۱) رنڈی کا جنا۔ کنچن بچہ۔ کسبی کا جنا۔ پاتر کا جام (۲) صفت) حرامی۔ حرامزادہ + حرامی مُوت۔ نطفۂ بے تحقیق۔ ایک قسم کی سخت گالی (۳) ظرافتاً) مالدار۔ کوڑیالا (۴) قرمساق۔ بھڑوا۔ قلتبان +

مال زادی (۱) اسم مؤنث :۔ (۱) کسبی۔ قحبہ۔ رنڈی۔ پتریا۔ پاتر۔ لولی۔ زنِ بازاری ۔

تم مال مست ہو گئے مرے جہیز سے ۔ کھا نیکو مالزادیوں کی گالیاں چلے (راحت)

(۲) چھنال۔ فاحشہ۔ بدکار۔ قطامہ۔ حرامزادی۔ ایک قسم کی سخت گالی۔ (۳) کٹنی۔ دلالہ۔ نائکہ +

مالِ سائر (ع) اسم مذکر :۔ (قانون) مالگزاری کے علاوہ تمام متفرق محاصل بیت چنگی۔ کر۔ محصول۔ رسوم۔ ٹولابارہ۔ ٹول۔ سڑک و مدرسہ وغیرہ +

مالِ شراکت (ع) اسم مذکر :۔ ساجھے کا مال + ساجھے کی پونجی +

مال ضامن (ع) اسم مذکر :۔ حاضر ضامن کا نقیض۔ وہ شخص جو اس طرح پر ضامن ہو کہ اگر یہ شخص چلا جائیگا تو اس قدر مال سرکار میں حاضر کر دُنگا۔ نقدی کی ضمانت دینے والا۔ ادائے زرِ مطالبہ کا ضامن۔ روپیہ ادا کرنیکا ذمہ دار۔

مال ضامنی (ع) اسم مؤنث :۔ روپیہ بھر دینے کی ضمانت۔ حاضر ضامنی کا نقیض۔ نقدی کی کفالت۔ روپیہ کی ذمہ داری +

مال ضامنی داخل کرنا (۱) فعل متعدی :۔ سرکاری خزانہ میں ضمانت کا روپیہ پہنچا دینا۔ ضمانت کا روپیہ ادا کرنا +

مال ضامنی دینا (۱) فعل متعدی :۔ روپیہ بھر دینے کا ذمہ دار ہونا۔ نقدی کی ضمانت دینا ۔

پُوچھو اگر کرے کوئی اقبال ضامنی ۔ ہم دیویں دل جو دیوے کوئی مال ضامنی (معروف)

مال ضبطی (ع) اسم مذکر :۔ قُرق شدہ مال۔ قُرق کیا ہوا مال۔ سرکاری حکم سے قبضہ کیا ہوا مال +

مالِ طیّب (ع) اسم مذکر :۔ عمدہ مال۔ اچھا مال + نیک کمائی کا مال۔ حق حلال کا مال + تر مال + مجازاً بُری کمائی اور مال حرام کو بھی کہدیتے ہیں۔

مالِ عرب پیشِ عرب (ع + ف) کہاوت :۔ اپنا مال اپنی ہی آنکھوں کے سامنے خوب رہتا ہے +

مالِ غنیمت (ع + ف) اسم مذکر :۔ (۱) لوٹ کا مال۔ لوٹ کھسوٹ کا مال۔ وہ مال جو غارت گری سے لایا گیا ہو۔ لوٹ (۲) وہ مباح مال جو کافروں سے زبردستی چھینکر یا لوٹ کر لائے ہوں۔ کافروں کا مال جو لڑائی میں ہاتھ آئے۔

مالِ غیر منقولہ (ع) اسم مذکر :۔ اٹل دھن۔ وہ جائداد جو اپنی جگہ سے نہ سرک سکے جیسے مکانات زمین کھیت۔ کنواں وغیرہ +

مال فرود (ع + ف) اسم مذکر :۔ (قانون) (۱) مال اُترنے کی جگہ۔ آڑت۔ گولہ

منڈی + اُتارے کا مال گودام (۲) اُتارے کا مال + مودی خانہ کا مال۔ کوٹھے یا دکان کا مال

مال کا بندوبست (۱) اسم مذکر:۔ (قانون) انتظامِ خراج۔ بندوبست پیداوار کے خراج کا انصرام +

مال کاٹنا (۱) فعل متعدی:۔ (۱) چلتی گاڑی میں سے اسباب نکال لینا گاڑی میں سے چوری کرنا (۲) بہت سا مال فروخت کر دینا +

مال کٹنا (۱) فعل لازم:۔ (۱) گاڑی میں سے مال چوری جانا۔ گاڑی میں سے بہت سا مال نکل جانا۔ گاڑی میں چوری ہو جانا (۲) بہت سا مال بِک جانا۔ بِنجوبی مال بِکنا۔ جیسے اِس منڈی میں بڑا مال کٹتا ہے +

مال کی رسید (۱) اسم مؤنث:۔ اسباب کی بلٹی۔ بل۔ مال پہنچ جانے کی سند یا دستاویز +

مال گزار (ع + ف) اسم مذکر:۔ باجگزار۔ زمین کا خراج یا ٹیکس ادا کرنے والا۔ معاملہ دینے والا۔ زراعت یا گانوں کے معاملہ کا مہتمم۔ وہ شخص جو زمینداروں سے سرکاری روپیہ فراہم کر کے داخل سرکار کرے۔ نمبردار۔ پٹی دار۔ اجرادار۔ گانوں کا چودھری +

مال گزاری (ع + ف) اسم مؤنث:۔ خراج۔ معاملہ۔ پڑتی۔ جمع۔ سرکاری مطالبہ محصولِ زمین کی

مالِ لاوارث (ع) اسم مذکر:۔ وہ مال جسکا کوئی دعویدار یا والی وارث نہ ہو لاوارثی مال۔ خالصہ +

مال لٹے سرکار کا مرزا کھیلے پھاگ (۱) کہاوت:۔ پرائے مال پر عیش منانا۔ دوسرے کا مال برباد کر کے آپ رنگ رلیاں کرنا +

مال مارنا (۱) فعل متعدی:۔ دولت لوٹنا۔ ہاتھ مارنا۔ غبن کرنا۔ امانت میں خیانت کرنا۔ تغلّب کرنا۔ لوٹنا۔ موسنا۔ چوری کرنا۔ کورے اُسترے سے سر مونڈنا دوسرے کا روپیہ ہتیانا۔ ٹھگنا۔ دھوکے سے لینا۔ فریب سے لینا۔ ہضم کرنا۔ خورد بُرد کرنا + دوسرے کے مال پر گزارہ کرنا۔ مال چیرنا۔ مال گھسیٹنا ؎

سامنے آنکھوں کے پہروں ہی بٹھایا یار کو مال مارا ہمنے لوٹا دولتِ دیدار کو (آتش)

دل مرا لیکے مُکرنے لگے معلوم ہوا مال اِسطرح سے ہے آپنے سب کا مارا (ظفر)

مال مارو (۱) صفت:۔ خائن۔ تغلّب کرنے والا۔ غبن کرنے والا۔ خورد بُرد کرنے والا۔ دوسرے کا مال اُڑا جانے والا۔ تصرف بیجا کرنے والا + غاصب۔ دوسرے کی دولت دبا بیٹھنے والا +

مالِ مجرم (ع) اسم مذکر:۔ (قانون) چور۔ مال کا مجرم۔ دھن چرا کر لانے والا۔

مالِ محمولہ (ع) اسم مذکر:۔ جہاز پر لدا ہوا مال۔ بارِ جہاز۔ کھیپ + باردانہ + بھرتی۔ وہ مال جو لاد کر بذریعۂ جہاز یا ناؤ یا گاڑی وغیرہ دوسری جگہ لیجائیں +

مال مست (ع + ف) صفت:۔ مال کے نشہ میں مخمور۔ دولت پر مغرور۔ دولت کا گھمنڈی۔ دھن ابھمانی + دولت کے سبب بے فکر۔ جیسے "کوئی حال مست کوئی مال مست" ؎

خیریت چاہے تو سیدھی چال چل او مال مست گرتے ہیں نشہ میں چلتے ہیں اگر میخوار کج (ناسخ)

مال مستی (۱) اسم مؤنث:۔ غرورِ دولت۔ دولت کا تکبر۔ دھن کا ابھیمان + دولت کی مستی + دولت کا مان +

مالِ مفت (۱) اسم مذکر:۔ وہ دولت خواہ اسباب جو کسی محنت اور کوشش یا خرچ کے بغیر حاصل ہوا ہو +

مالِ مفت دلِ بے رحم (۱) کہاوت:۔ مفت کا روپیہ بیدردی اور بیقدری سے صرف کیا جاتا ہے۔ دوسرے کے روپیہ کی قدر نہیں ہوتی۔ پرائی چیز عزیز نہیں ہوتی

مالِ منقولہ (ع) اسم مذکر:۔ (قانون) وہ مال ومتاع یا چیز جو ایک جگہ سے دوسری جگہ جا سکے جیسے برتن کپڑا لتا زیور وغیرہ +

مالِ وقف (ع) اسم مذکر:۔ سنکلپ کیا ہوا مال۔ خدا کے نام پر چھوڑا ہوا مال۔ وہ اسباب یا مکان یا چیز وغیرہ جو کسی شخص نے اپنے دھرم یا رفاہِ عام کے لئے اپنی ملکیت سے خارج کر دی ہو جیسے مسجد۔ مندر وغیرہ +

مال (ف) مالیدن مصدر سے امر کا صیغہ جو مرکبات میں آتا ہے۔ مالش۔ رگڑ۔ جیسے رومال جس سے مُنہ پوچھا جائے۔ دست مال جس سے ہاتھ پوچھیں +

مالا (ہ) اسم مذکر و مؤنث:۔ (۱) پھولوں کا ہار۔ سونے یا موتی وغیرہ کا ہار۔ عقد۔ حمائل گلوبند۔ سلک مروارید۔ بدھی۔ گجرا (دہلی میں مؤنث ہی بولتے ہیں) + ؎

ابر نیساں کی پڑیں بوندیں جو تیری زلف پر موتیوں کا گردنِ افعی میں مالا ہو گیا (نسیم دہلوی)

سینے پہ تو بنا نا اِک موتیوں کا مالا۔ نقاش کھینچنا یوں تصویر اشکِ جاناں (مصحفی)

ہر بار شُبہ ہے ترے دانتوں کے عکس پر مالا گلے کا ٹوٹ کے موتی بکھر گئے (بحر)

(۲) سُمرن۔ جپ مالا۔ تسبیح۔ سبحہ ؎

جوں شمع مجھے شرم ہے زنار کی اے شیخ مالا نہ جپوں رات کو بے اشک فشانی (سودا)

(۳) قطار۔ سلک۔ پنکتی۔ پانت (۴) وہ نشان جو تیغِ فولادی یا شمشیرِ ہندی کے دونوں طرف پڑا ہوا ہوتا ہے + ؎

تیرا مالا موتیوں کا قتل کرتا ہے مجھے اے پری مالا سروہی کا یہ مالا ہو گیا (ناسخ)

(۵) ایک درخت کا نام جسکے سُرخ سُرخ پھول بشکلِ مرجان ہوتے اور اُنکے ہار بنا کر پہنا کرتے ہیں اور نیز ایک اور درخت کا نام جسکے پھولوں کو گل تسبیح کہتے اور اُسکے سیاہ سیاہ بیجوں کی تسبیح بناتے ہیں ہندو لوگ اِنہیں بیجوں کو مالا پھل کہتے ہیں۔

مالا پھل (ہ) اسم مذکر:- ایک درخت کے بیج جنکی تسبیح بناتے ہیں +

مالا پھیرنا یا جپنا (ہ) فعل متعدی:- سُمرن کے ایک ایک منکے کو ہاتھ میں لیکر کوئی منتر پڑھنا- سُمرن جپنا- پرمیشور کا پاٹھ کرنا- سُمرن کرنا- تسبیح پڑھنا

اَینڈی بینڈی دھوتی باندھے لمبی مالا جپیا ☆ من میں کپٹ ترے ہاتھ کترنی یوں کیا دیشور ملتا ہے (دوہا کبیر)

مالامال (ع) صفت:- (۱) بہت- کثیر- بسیار- وافر- بافراط- فراواں- اتنگت ریل پیل- انیک- ادھک (۲- مجازاً) بھرا ہوا- پُر- معمور- لبریز- لبالب- لبتب- مُنہا منہ- بھرا ہُوا- مملوء ؎

دولتِ ساقی سے مالامال ہے پیمانہ آج ☆ بادشاہِ وقت ہے اپنا دلِ دیوانہ آج (آتش)

(۳) نہال- خُوشحال- دولتمند- غنی- توانگر- مُستغنی- بھراپُرا جیسے نوکر چاکر نہال مالامال ہیں (چترِ بھیلی) ؎

دیکھئے جس بے ہنر کو آج مالامال ہے ☆ تھا غلط مشہور دولت بے ہنر ملتی نہیں (رند)

(اسکی اصل میں اختلاف ہے بعض لوگ تو کہتے ہیں کہ اصل میں مال مال تھا الفِ اتصال ملاکر مالامال کرلیا اور اسجگہ مال اہلِ حساب کی اصطلاح کے موافق بمعنی مجذور تھا یعنی مجذور کا مجذور- جیسے ۲۰ × ۲۰ = ۴۰۰ اور ۴۰۰ × ۴۰۰ = ۱۶۰۰۰۰ علےٰ ہذا القیاس رقم بڑھتی چلی جائیگی پس اسوجہ سے کثرت کے معنی ہوئے اور بعض کے نزدیک یہ لفظ اصل میں مالی کا مخفف ہے جسکا مادہ ملا بمعنی پُر ہے الفِ اتصال کے لانے سے مالامال ہوگیا-)

مالامال کردینا (۱) فعل متعدی:- (۱) نہال کردینا- امیر یا دولتمند بنا دینا- تونگر کردینا- گھر بھر کر باہر بھر دینا (۲) نہایت زرخیز آباد یا قابلِ پیداوار کردینا +

مالامال ہوجانا (۱) فعل لازم:- نہایت دولتمند اور امیر کبیر ہوجانا- نہال ہوجانا

مال پُوا (ہ) اسم مذکر:- گلگلا- مال پُوڑا +

مالتی (س) اسم مؤنث:- (۱) ایک قسم کی بیل- ایک بُوٹی کا نام (۲) ایک قسم کے پھُول کا نام- چنبیلی- یاسمن (۳) جوان عورت (۴) چاندنی رات (۵) دریا +

مالتی بسنت (س) اسم مؤنث:- ایک قسم کا کُشتہ جو سونے کے ورقوں اور موتیوں سے تیار کیا جاتا ہے اسے تپِ دق یا تپ کہنہ کے واسطے بہت مفید بیان کرتے ہیں +

مالسری (س) اسم مؤنث:- سری راگ کی پانچویں راگنی کا نام جو دوپہر کے بعد اگہن پُوس مطابق نومبر دسمبر میں گائی جاتی ہے +

مالش (ف) اسم مؤنث:- (۱) مالیدگی- ملنا- رگڑنا (۲) غثیان- متلی- جی کا متلانا جیسے طبیعت مالش کررہی ہے (۳) صیقل- جِلا- اوپ- پالش (۴) کھریرا کرنا- کھریرا پھیرنا (۵) کسی چیز کو جسم پر ملکر جذب کرنا جیسے تیل کی مالش کرنا +

مالش کرنا (۱) فعل متعدی:- (۱) ملنا- رگڑنا (۲) مانجھنا- صاف کرنا- جِلا کرنا- صیقل کرنا- پالش کرنا (۳) متلانا- اُبکائی آنا- غثیان ہونا +

مالِک (ع) اسم مذکر:- (۱) صاحب- خُداوند- آقا (۲) خدا تعالےٰ- رب- سائیں کرتار- ایشور- (۳) ملکیت رکھنے والا- کسی چیز کا خداوند- والی- مِلک والا- ملکی وارث- جیسے مالکِ مکان (۴) خاوند- شوہر- سیاں- خصم- پتی- سُوامی (۵) ایک سوداگر کا نام جسنے یوسف علیہ السلام کو اُنکے بھائیوں سے خریدا تھا (۶) ایک فرشتہ کا نام جو دوزخ کا موکل ہے اور نیز دوزخ کے دربان کا نام (۷) قابض متصرف (۸) صاحبِ اختیار- مختار- خودمختار- اَدھیکاری (۹) حاکم- افسر- سردار- عامل (۱۰) سُنّت جماعتوں کے چار اماموں میں سے ایک مشہور امام کا نام جو تیسرے امام مانے اور اُنکے اکثر پیرو عرب میں پائے جاتے ہیں- بیت اللہ شریف میں اُن کا بھی مصلےٰ بنا ہُوا ہے +

مالِکِ اراضی یا زمین (ع) اسم مذکر:- زمیندار- جاگیردار- ٹھاکر- دھرتی پت

مالِکُ المُلک (ع) اسم مذکر:- ملک کا مالک- دیش پتی- بھوپال- بادشاہ شہنشاہ (کبھی خدا تعالےٰ اور کبھی بادشاہ کو بھی اس لفظ سے خطاب کرتے ہیں) +

مالِکِ دِہ (ع + ف) اسم مذکر:- گانوں کا سُوامی- صاحبِ دِہ- مقدّم- پردھان گرام ادھیکار- نمبردار- زمیندار +

مالک کرنا (۱) فعل متعدی:- مالک بنانا- قابض کرنا- قبضہ دینا- مختار کرنا- اختیار دینا- ذی اختیار کردینا- خود مختار بنانا +

مالِکِ مکان (ع) اسم مذکر:- (۱) صاحبِ خانہ- گھر والا- مکاندار +

مالک ہونا (۱) فعل لازم:- (۱) وارث ہونا- والی ہونا- قابض ہونا- متصرف ہونا- قبضہ یا ملکیت میں کسی چیز یا جائداد کو لانا (۲) مختار ہونا- مجاز ہونا (۳) مربی ہونا- سردھرا ہونا- سرپرست ہونا +

مالِکانہ (ع + ف) اسم مذکر:- (۱) حقِ زمیندار- حقِ جاگیردار- زمینداری کا حق سالانہ یا ماہواری نقدی یا جنس جو کاشتکار زمیندار کو ادا کرتا ہے (۲- تابع فعل) بطورِ مالک- مالک کے طور پر- مثلِ مالک +

مالکانۂ خانگی (ع + ف) اسم مذکر:- (قانون) وہ فیس جو زمیندار اپنے خانگی اخراجات کے واسطے کاشتکاروں پر لگاتا ہے- خانگی اخراجات کا ٹیکس +

مالکانہ رسُوم (ع) اسم مؤنث:- ملکیت کا حق- حقیقت کا روپیہ +

مالکنگنی (ہ) اسم مؤنث:- ایک مشہور سہ پہلو خوشبودار دانہ کا نام جو مزاجاً تیسرے درجہ میں حار دوم میں یابس مقوی دماغ و باہ و قوت حافظہ و ذہن و لقوہ و فالج

وغیرہ خیال کیا گیا ہے +

مالکوس (ہ) اسم مذکر:- ایک مشہور راگ کا نام جو ماگھ پھاگن یعنی جنوری فروری میں گایا جاتا ہے +

مالکی (ع) اسم مذکر:- امام مالک کا پیرو +

مالن (ہ) اسم مؤنث:- مالی کی بیوی۔ زنِ باغبان + مالی قوم کی عورت + پھول بیچنے والی + کابچھن +

مالنیا (ہ) اسم مؤنث:- مالن کی تصغیر (گیتوں میں) جیسے گوندھ لاؤ ری بنے کا سہرا مالنیا

مالوف (ع) صفت:- اُلفت گرفتہ شدہ۔ اُلفت کردہ شدہ + خوگرفتہ شدہ۔ خوگر + اُنس گرفتہ۔ مانوس + دوستی کردہ شدہ۔ انیس۔ عزیز۔ پیارا جیسے وطنِ مالوف

مالی (ع) صفت:- (۱) منسوب بہ مال (۲) منسوب بہ مالگزاری۔ فنانشلی جیسے اُس مُلک کی مالی حالت اچھی نہیں ہے +

مالی پیشکار (ا) اسم مذکر:- (قانون) محاسب خراج و اصل باقی نویس۔ مالگزاری یا زمین کے معاملہ کا جمع خرچ لکھنے والا۔ محررِ مالگزاری +

مالی کام (ا) اسم مذکر:- (قانون) معاملاتِ مالی + مالی کاروبار۔ مالگزاری یا معاملۂ زمین کے متعلق کام کاج +

مالی (ہ) اسم مذکر:- (۱) باغبان۔ نخل بند۔ ناظورِ چمن ساز۔ چمن آرا۔ گلچیں گلشن آرا چمن ساز (۲) ایک خاص قوم کا نام جسکا کام باغبانی اور کھیتی باڑی کرنا ہے ؎

مالی چاہے برسنا دھوبی چاہے دُھپ + ساہ چاہے بولنا چور چاہے چُپ (کہاوت)

ساہوکار

مالیت (ع) اسم مؤنث:- (۱) جمع۔ پونجی۔ مایہ۔ سرمایہ (۲) دھن۔ دولت۔ (۳) قیمت۔ مول۔ در۔ (۴-۱) قدر و منزلت۔ وقعت (۵) مالیّن (۶-۱) مُول اصل (۷-۱) تشخیصِ قیمت۔ آنک۔ جانچ +

مالیت جانچنا (ا) فعل متعدی:- قیمت کی تشخیص کرنا۔ مول لگانا۔ تخمینہ کرنا۔ آنکنا

مالیخولیا (یونانی) اسم مذکر:- لغوی معنی صفرائے سیاہ۔ اصطلاحی خللِ دماغ۔ سودا۔ خیالِ خام۔ خفقان۔ جنون۔ وحشت +

مالیدہ (ف) (۱) ملا ہوا (۲) اسم مذکر:- ایک قسم کا پشمینہ کا کپڑا جو ملکر ملائم کیا جاتا ہے (۳) ملیدہ۔ چُورما۔ روغنی۔ روٹی کو چُورا چُورا کرکے کھانڈ ملانے سے جو چیز تیار ہوتی ہے اُسے مالیدہ یا ملیدہ کہتے ہیں +

مام (ہ) اسم مذکر:- عو۔ مقدور۔ مقدرت۔ استطاعت۔ قدرت۔ بساط۔ مایہ۔ جیسے مجھ میں اتنا مام نہیں کہ اُسکی شادی کردوں بدا ب خلقت میں مام نہیں رہا (۲) بوتا۔ طاقت۔ حوصلہ + حسیب الدین سوزاں ؎

خوبوں میں گرچہ اب وہی خود کام رہ گیا پر کیا کریں کہ اپنے میں کیا مام رہ گیا (سوزاں)

ماما (ہ) اسم مذکر:- (ہندی) ماں کا بھائی۔ ماموں۔ برادرِ مادر جیسے سات ماما کا بھانجا نپوتا ہی ہوتا ہے

ماما (ف) اسم مؤنث:- (۱) مادر۔ والدہ۔ ماتا (۲) بڑھیا۔ بڑھیا عورت (۳-۱) کھانا پکانے والی عورت۔ باورچن۔ وہ عورت جو باورچی گری کا پیشہ کرے (۴-۱) خادمہ۔ ملازمہ۔ دائی۔ مہری۔ مسلمانوں کے ہاں جو عورت خدمت کے واسطے نوکر ہو ماما کہلاتی ہے (۵-۱) اصیل۔ کنیز۔ لونڈی۔ باندی۔ پرستار۔ لیکن اس معنی میں اصیل کا مرادف ہوکر یہ لفظ بولا جاتا ہے +

ماما اصیل (ا) اسم مؤنث:- لونڈی۔ باندی۔ کنیز و پرستار + چیلی +

ماما پختریاں (ا) اسم مؤنث:- ماما کے ہاتھ کی پکی ہوئی روٹیاں + بے مشقت ہاتھ آئی ہوئی روٹیاں + مُفت کی روٹیاں + وہ روٹیاں جو ملازم عورتیں امیروں کے گھر سے اپنے بچوں کے واسطے بھیجتی ہیں +

ماما پختریاں کھانا (ا) فعل متعدی:- ناز و نعمت میں پلنا۔ پکی پکائی روٹیاں توڑنا۔ بے محنت و مشقت مال چٹ کرنا + مُفت کا مال اُڑانا ؎

چکنی باتیں تھیں سب اے نیک نظر بھول گئے ماما پختریوں کا کھانا وہ مگر بھول گئے (جان صاحب)

ماما حوا (ا) اسم مؤنث:- (ع) حضرت آدم علیہ السلام کی بیوی کو بلحاظ ادب ماما حوا کہتے ہیں۔ گورا پاربتی +

ماماگری (ا) اسم مؤنث:- (ع) روٹی پکانے کی خدمت۔ کھانا پکانے کی ملازمت۔ باورچی گری۔ پیشۂ ملازمت۔ جیسے ماں اپنے بچے کو چرخہ کات کے ماماگری کرکے جسطرح ہو پال لیتی ہے (جاہل عورتیں ماماگیری بولتی ہیں) +

ماماگری کرنا (ا) فعل متعدی:- کھانا پکانے کی نوکری کرنا۔ باورچی گری کرنا +

ماتا (ا) اسم مؤنث:- (۱) اُلفت۔ محبت۔ پیار۔ کالکود۔ پریم جیسے بھائی کی ماتا + مہر و محبت مادری۔ مادرانہ محبت جیسے ماں کی ماتا۔ (چونکہ مام فارسی زبان میں والدہ کو کہتے ہیں لہذا اُردو والوں نے تا کلمۂ نسبت لگا کر ماتا کر لیا جیسے دھی سے دھیتا۔ ایکلا سے اکلوتا وغیرہ)

مامن (ع) اسم مذکر:- جائے امن۔ آرام کی جگہ۔ ٹھکانا۔ پناہ گاہ +

ماموں یا ماموں (ہ) اسم مذکر:- (۱) ماما۔ ماں کا بھائی۔ برادرِ مادر۔ خال جیسے ماموں کے کان میں انٹی بھانجا اینڈا اینڈا پھرے (۲-ع) سانپ۔ مار۔ سرپ۔ ناگ۔ چونکہ عورتیں شب کے وقت خوف کے مارے سانپ کا نام نہیں لیتی ہیں اسوجہ سے ماموں یا رسی کہکر جتاتی خواہ ذکر کرتی ہیں ؎

جو بڑھ کے باجی سے میں ہوں بولی تو میری تو تو میں ماموں لپٹے
نہیں ہے باور تو اُس سے پوچھو چیلا ہے میری گواہ بُو بُو
(جیمن)

مام

اُوہی نانی جان پہ دھڑکا کیسا دل میں جو گیا   اتنا جیسا ہُوا سارا ماموں بل میں بیٹھ گیا (انشاء)

ماموا اللہ بخش (۱) اسم مذکر :- ایک جِن کا نام جسے اکثر مسلمان عورتیں مانتی اور اُسکے نام کی نذر نیاز کرتی ہیں +

مامُور (ع) صفت :- (۱) امر کیا گیا۔ حکم کیا گیا۔ اجازت دیا گیا۔ اگیا دیا گیا (۲) مقرر کیا گیا۔ متعین کیا گیا +

مامُور کرنا (۱) فعل متعدّی :- مقرر کرنا۔ متعین کرنا۔ تعینات کرنا۔ کوئی کام سپرد کرنا کسی کام پر نوکر رکھنا + چہرا لکھنا۔ دفتر میں نام چڑھانا۔ ملازموں کی فہرست میں داخل کرنا +

مامُور ہونا (۱) فعل لازم :- (۱) کسی عہدے یا کام پر مقرر ہونا۔ کوئی کام سپرد کیا جانا +

مامُوں (ہ) اسم مذکر :- دیکھو (مامُو) +

مامُون (ع) صفت :- (۱) امن کیا گیا۔ مصئون کا مرادف۔ محفوظ۔ بیخوف (۲) اسم مذکر۔ ہارون رشید خلیفہ بغداد کے بیٹے کا نام

مامی (ہ) اسم مونث :- (ہندی) ماما کی بیوی۔ ماموں کی جورو۔ ممانی +

مامی (۱) اسم مونث :- (عو) ماں کیسی طرفداری۔ مادرانہ حمایت + حمایت۔ جانب داری۔ طرفداری۔ پُرچک۔ پاسداری۔ پَچ۔ رُو رعایت +

(یہ لفظ ماں بمعنی والدہ اور یائے نسبت سے مرکب ہے) +

مامی پینا (۱) فعل متعدّی :- عو۔ پُرچک لینا۔ حمایت لینا۔ طرفداری کرنا۔ پچ کرنا۔ پاسداری کرنا۔ رُو رعایت کرنا۔ جانب داری کرنا جیسے اپنے اپنے بچّے کی سب مامی پیتے ہیں +

مامیران (ف) اسم مذکر :- (مشہور ممیرا) ایک قسم کی زرد جڑ جو مائل بہ سبزی جو ہلدی کی طرح گرہ دار مگر پتلی پتلی ہوتی اور آنکھ کی دوا میں اکثر پڑتی ہے مزاجاً چوتھے درجہ میں گرم وخشک بعض لوگوں نے یرقان کے واسطے بھی نہایت مفید لکھا ہے عربی میں اسے بقلۃ الخطاطیف وشجرۃ الخطاطیف کے نام سے نامزد کرتے اور کہتے ہیں کہ جب ابابیل کا بچہ گھونسلے میں اندھا ہو جاتا ہے تو اُسکی ماں ممیرے کی ایک ٹہنی لاکر آشیانہ میں رکھ دیتی ہے چنانچہ اس سے اُسکے بچّے کی آنکھیں روشن ہو جاتی ہیں + ایک قسم کی ہلدی +

ماں (ہ) نونِ غنہ :- ظرفِ مکان (کنوار) (۱) اندر۔ بھیتر۔ بیچ۔ میں۔ جیسے مجھ ماں کے کھوٹ ملگیو ہے (۲)۔ اسم مونث) دیکھو ما بمعنی والدہ اماں کا مخفف +

مان (ف) اسم مذکر :- (۱) گھر خانہ۔ مکان۔ بیت۔ حکیم اسدی نے بھی اس معنی میں باندھا ہے (۲) اسباب خانہ۔ اثاثہ۔ مولوی معنوی نے بھی اِس معنی میں باندھا ہے لفظ خانمان اسی سے مرکب ہے +

مان (ہ) صیغۂ امر از ماننا :- (۱) تسلیم کر۔ قبول کر + مقر ہو۔ اقرار کر جیسے آ خدا کو مان

مان

(۲) راضی ہو۔ اجازت دے۔ جیسے مان نہ مان میں تیرا مہمان +

مان جانا (ہ) فعل لازم :- تسلیم کر لینا۔ قائل ہو جانا۔ قبول کر لینا۔ مقر ہو جانا۔ کامل یا اُستاد سمجھ لینا ؎

ایسے تنگ مزاج کو اپنا بنا لیا   حق تو یہ ہے کہ وہ بھی ہمیں مان تو گیا (ظہیر)

مان لینا (ہ) فعل لازم :- (۱) منظور کر لینا۔ تسلیم کر لینا۔ قبول کر لینا ؎

کیا چیز دل ہے چاہیئے تو جان لیجیئے   پر بات کوئی میں جو کہوں مان لیجیئے (مصحفی)

(۲) راضی ہو جانا۔ اقرار کر لینا +

مان (س) اسم مذکر :- (۱) آدر۔ عزت۔ قدر و منزلت۔ پت۔ سنمان ؎

الطاف و کرم غیروں پہ رہتا ہے تمہارا   تم جانتے ذرہ بھی نہیں مان کسی کا (ظفر)

(۲) خاطر۔ تواضع۔ مدارات۔ آؤ بھگت جیسے مان کا بیڑا ہیرا اسمان ہمان کا پان بہت ہے (۳) گھمنڈ۔ ابھمان۔ غرور۔ تکبر۔ نخوت۔ کبر۔ غرّہ۔ دماغ۔ مزاج۔ مرادف گمان ؎

اتنا ستم نہ کیجے مری جان   جان جان + یکساں نہیں رہیگا ترا مان   مان مان (میر سوز)

لائی انگیا جو مرے واسطے سی مُغلانی   اپنے سُگھڑاپے پہ اِترا کے جو ہنسی مُغلانی
اُسکا تب مان گھٹانے کو کہا یوں میں نے   بات سُنجا ہیو یاں آئیو لی مُغلانی
کیسا اس انگیا کے پچھاڑی کو بُرا کترا ہے   بھول مٹتا ہی نہیں کتنا کسی مُغلانی
(انشاء رنگین)

(۴) ناز۔ نخرہ۔ نازِ بیجا + نخرِ نازیبا۔ تمکنت (۵) غمزہ۔ چوچلا (۶-۱) ارمان۔ چاؤ آرزو۔ تمنا۔ شوق۔ چاہنا (۷) رس بتیاں۔ رس کی باتیں۔ عشقیہ باتیں۔ محبت کی باتیں (۸) ماپ۔ انداز۔ پریمان۔ پیمانہ۔ کیل +

مان بھری (۱) صفت :- عو۔ (۱) پُر ارمان۔ آرزو مند۔ مشتاق۔ اشتیاق مند۔ (۲) متکبر۔ مغرور۔ دماغدار۔ مزاج دار۔ مُدتمغ +

مان ڈھینا (ہ) فعل لازم :- غرّہ ڈھینا۔ غرور ڈھینا۔ گھمنڈ نکلنا۔ نخوت یا تکبر نہ رہنا۔

مان رکھنا (ہ) فعل متعدّی :- (۱) بات رکھنا۔ پت رکھنا۔ عزت رکھنا۔ توقیر کرنا۔ آدر کرنا۔ ستکار کرنا + خاطر تواضع کرنا۔ خاطر و مدارت کرنا۔ تعظیم و تکریم کرنا۔ آؤ بھگت کرنا ؎

حقہ ہر کا لاڈلا سب کا رکھتے مان   بھری سبھا میں یوں پھرے جُوں گوپیوں میں کان (دوہا)

(۲) آرزو بر لانا۔ تمنا پوری کرنا۔ مُراد بر لانا (۳) حکم بجا لانا۔ بات ماننا۔ کہا ماننا۔ کہنا کرنا۔ ارشاد کی تعمیل کرنا جیسے خدا اباجان کو سلامت رکھے وہی میرا مان رکھتے ہیں عو

مان رہنا (ہ) فعل لازم :- (۱) عزت رہنا۔ بات رہنا۔ حرمت قایم رہنا۔ بات بنی رہنا (۲- ہندو عو) زیر سایہ رہنا۔ ماتحت رہنا۔ متعلق رہنا۔ تابع رہنا۔ ادھین رہنا جیسے میرے سر کا سردار جیتا تو میں کسکے مان رہتی +

مان کرنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) آؤ بھگت کرنا۔ ستکار کرنا۔ تکریم و تعظیم کرنا۔ آؤ بھگت کرنا۔ خاطر و مدارات کرنا (۲) تکبر کرنا۔ غرور کرنا۔ گمان کرنا۔ ابھمان کرنا۔ گھمنڈ کرنا۔ دماغ کرنا۔ مزاج کرنا۔ غرہ کرنا۔ اِترانا۔ گرب کرنا۔ کسی کو اپنے ہمسر اور برابر نہ سمجھنا۔

مان گمان (ہ) اسم مذکر :- کبر و ناز۔ غرور و نخوت۔ ابھمان۔ گھمنڈ۔ گرب۔ تمکنت۔

مان گون (ہ) اسم مذکر :- عو (اصل مان گمان) (۱) چاؤ چوچلا۔ ناز و نیاز۔ راؤ چاؤ + ارمان۔ ناز برداری + (۲) عزت۔ آدر +

مان گون رکھنا (ہ) فعل متعدی :- عو۔ حسب خواہش مراد بر لانا۔ ارمان پورا کرنا۔ دل رکھنا۔ جی رکھنا۔ ناز اُٹھانا۔ ناز برداری کرنا۔ حکم بجا لانا۔ عزت رکھنا۔ بات کہنا جیسے ماں باپ ہر طرح سے اپنی بیٹی کا مان گون رکھتے ہیں +

مان گون والی (ہ) اسم مؤنث :- عو۔ آن تان والی + نازنخرہ والی۔ عزت آدر والی۔ چاؤ چوچلے والی

مان گھٹانا (ہ) فعل متعدی :- عو۔ غرہ ڈھانا۔ دماغ جھاڑنا۔ غرور توڑنا۔ ترکی تمام کرنا۔ گھمنڈ دور کرنا جیسے پہلی مغلانی کا مان گھٹانے کو دوسری بلائی +

مان گھٹنا (ہ) فعل لازم :- غرور ڈھینا۔ دماغ جھڑنا۔ تمکنت دُور ہونا +

مان مرجانا (ہ) فعل لازم :- (۱) غرور ڈھینا۔ غرہ ڈھینا۔ تکبر نہ رہنا۔ ترکی تمام ہونا گھمنڈ جاتا رہنا۔ شیخی جھڑ جانا (۲) دل ٹوٹ جانا۔ دل مرجانا۔ وہ دل نہ رہنا۔ اُمنگ نہ رہنا (۳) عاجز ہو جانا۔ ہامی نہ رہنا۔ جو امر باعثِ فخر ہو وہ جاتا رہنا۔

مان مہت (س) اسم مذکر :- عو (۱) ہر دو مترادف بمعنی مان گمان۔ ناز و نخرہ۔ ناز و غمزہ + غرور و تمکنت (۲-۵) آن تان (۳-۵) راؤ چاؤ۔ چاؤ چوچلا (۴-۵) نازِ بیجا۔ غمزہ نازیبا جیسے مجھے کسی کا مان مہت نہیں اُٹھتا (۵) قدر و منزلت تعظیم و تکریم (دلی میں بکسرہا لکھنؤ میں بفتح ہا بولتے ہیں مگر صحیح ہا موقوف ہے) +

مان مہت والی (ہ) اسم مؤنث :- ناز و نخرے والی + غرور و تمکنت والی۔ ناک والی + آن تان والی۔ قدر و منزلت والی + راؤ چاؤ والی۔ چاؤ چوچلے والی +

مانا (ہ) صیغہ ماضی :- فرض کیا۔ تسلیم کیا۔ منظور کیا۔ قیاس کیا۔ جانا +

ماناکہ (ہ) تابع فعل :- فرض کیا کہ۔ تسلیم کیا کہ + بالفرض۔ کو فرضنا + منظور کیا کہ جانا کہ۔ قیاس کیا کہ ؎

غالب تمہیں کہو کہ ملیگا جواب کیا ماناکہ تم کہا کیئے اور وہ سنا کیئے (غالب)

ماناکہ تغافل نہ کرو گے لیکن خاک ہو جائینگے ہم تمکو خبر ہوتے تک (")

ماناکہ دل لیکر تو مجھ سے وفا کرتا پر دل کی تسلّی کو وعدہ تو کیا کرتا (ظفر)

آزردہ ہونٹھ تک نہ ہلے اُسکے روبرو ماناکہ آپ سا کوئی جادو بیاں نہیں (آزردہ)

ماناکہ ہمسے آپ کو نفرت ہے پر اسے کیا کیجئے کہ ہمکو محبت ہے آپ سے (مرزا خرم)

ماناکہ ستم تم نہیں کرتے ہو کسی پر غیروں پہ کرم ہو یہ ستم بھی نہیں تھوڑا (مرزا خضر سلطان)

ماناکہ لطف عشق میں ہے ہم مگر کہاں کیا سوجھتا نہیں کہ لڑی ہے نظر کہاں
نہ کروں نالہ تو کس شغل میں کاٹوں اوقات یہ تو ماناکہ یہ مانوسِ اثر کچھ بھی نہیں } (ذوق)

مانتا (ہ) اسم مؤنث :- (ہندو) (۱) مَنّت۔ اپنے اُوپر کسی بات کا فرض کر لینا۔ آن۔ پرتگیا۔ پرن۔ نیم (۲) عقیدہ۔ اعتقاد۔ (۳) نیّت۔ سنکلپ۔ احرام۔ عہد۔ (۴) تعظیم و تکریم۔ آؤ بھگت۔ قدر دانی۔ جیسے وہاں جاتے ہی اُس جوگی کی بڑی مانتا ہوئی۔

مانتا ہوں (۱) محاورہ :- قائل ہوں۔ مقر ہوں۔ تمہاری اُستادی ہوشیاری عیاری تسلیم کرتا ہوں + کیا کہنا ہے۔ کیا بات ہے ؎

اک زمانہ میں پڑ گئی ہل چل مانتا ہوں تمہاری چتوں کو
جیسے ارے واہ دوست مانتا ہوں لاہتھ }

مانج (ہ) اسم مؤنث :- (پورب) (۱) دلدل کی زمین (۲) ترائی۔ کچھار۔ کچھوا (۳) گنگ برار۔ دریا برار۔ دیارا +

مانجنا (ہ) فعل متعدی :- (لکھنؤ و پنجاب) (۱) صاف کرنا۔ برتن ملنا + اُجالنا + جلا کرنا صیقل کرنا (۲) سونتنا۔ بٹی ہوئی ڈوری تاگے کو تر کپڑے سے صاف کرنا +

مانجھ (ہ) اسم مؤنث :- (۱) میگھ راگ کی ساتویں بھارجا یعنی کا ہنڑا کی بیوی۔ ایک راگنی کا نام (۲) وسط۔ بیچوں بیچ۔ مدھ۔ بیچ۔ عین وسط +

مانجھ دھار (ہ) اسم مؤنث :- ندی یا دریا کی دھار۔ دریا کا عین متوسط۔ منجھدھار۔ جیسے بیچ مانجھدھار میں ناؤ اٹک گئی +

مانجھا (ہ) اسم مذکر :- (۱) وہ کلف جو ڈور پر پسا ہوا شیشہ۔ پکے ہوئے چاول اور گیرو وغیرہ ملا کر کنکوے لڑانے کے واسطے پھیرا جاتا ہے تاکہ اُسمیں تیزی اور برّانی آجائے (۲۔ پنجاب) پلنگ۔ چارپائی۔ اچا۔ کھاٹ۔ کھٹیا جیسے مرے نہ مانجھا لے (کہاوت) (یعنی نہ تو مرتا ہی ہے کہ مرگھٹ کو لیجائیں اور نہ تندرست ہی ہوتا ہے کہ پھر چارپائی پر ڈال دیں۔ چونکہ ہندوؤں میں چارپائی پر مرنا بُرا خیال کرتے ہیں اس وجہ سے جب آدمی مرنے کو ہوتا یا اُسکی زیست سے ناامید ہو جاتے ہیں تو اُسے چارپائی سے اتار لیتے اور زمین پر ڈال دیتے ہیں) (۳) پنجاب کے ایک علاقہ کا نام جو دوابہ باری کے درمیان واقع ہے اور اُس میں امرت سر جنڈیالہ ترنتارن بٹالہ وغیرہ شامل ہیں اس علاقہ کے آدمی بڑے مضبوط اور قوی ہیکل ہوتے ہیں (۴۔ پنجاب) گؤ کا نقیض بھینس کا گاؤمیش کا جیسے مانجھا دودھ یا گھی۔ (۵۔ پنجاب) وہ ضیافت جو دولہا کیطرف سے شادی سے پیشتر کی جاتی ہے (۶۔ پنجاب) درخت کا تنہ۔ منڈلا (۷۔ لکھنؤ) وہ زرد پوشاک جو مائیوں میں دولہا دولہن کو پہنائی جاتی ہے۔ مائیوں کا زرد جوڑا۔

مان

مانیوں کا زرد لباس +

مانجھی (ہ) اسم مؤنث :- (پوُرب کشمیر) ملّاح۔ کشتی بان۔ ناؤ چلانے یا کھینے والا۔ کھیوَیا۔ کھیوٹیا۔ ڈانڈی ؎

بتاؤ مانجھیو تم کو قسم ہے گنگا کی کدھر وہ میل رہے ہیں شکار مچھلی کا (ناسخ)

مانڈ (ہ) اسم مؤنث :- (۱) گوبر کا ڈھیر۔ سرگین برہم بستہ جو خشک ہو جاتا اور اُسے اُپلوں کی طرح جلاتے ہیں لیکن اس کا شعلہ اچھا نہیں ہوتا ؎

ہونٹھ سوٹے ہیں کہ اُپلے مانڈ کے یا کہ ہیں ٹوٹے کنارے ناند کے (دوہا)

(۲۔ پوُرب) غار۔ بھٹ۔ گپھا۔ کھوہ (۳) بے رُوپ۔ بدرُوپ۔ کُند۔ بے آب وتاب بے رونق۔ غیر مصفا۔ غیر مجلا ؎

یہاں جو تشریف آپ لائے کدھر سے یہ آج چاند نکلا کہ اوکنعاں بھی جسکے آگے جو خوب سوچو تو ماند نکلا (انشاء)

بنایا ہے کبختی نے ماند کنسنا نہ لے ایسا کوئی خریدار جوتا (رنگین)

(۴) ہلکا۔ پھیکا۔ شوخ کا نقیض۔ مدہم رنگ۔ اُترا ہوا رنگ ٭

ماند پڑجانا (ہ) فعل لازم :- بدرُوپ ہو جانا۔ آب وتاب نہ رہنا۔ مدھم ہو جانا۔ پھیکا پڑ جانا ٭

ماند کرنا (ہ) فعل متعدی :- بے رُوپ کرنا۔ آب وتاب کھونا۔ بدرُوپ کرنا۔ چمک دمک زائل کرنا۔ بے رونق کرنا ؎

اُس آئینہ رُو کا کروں کیا بیاں صفا رکھے ہے اور ایکے وہاں
کرے حسن کو کوئی کس طرح ماند چھپے ہے کہیں خاک ڈالے سے چاند } (قطعہ میرحسن)

ماند ہو جانا (ہ) فعل لازم :- (۱) بدرُوپ ہو جانا۔ آب وتاب کا نہ رہنا۔ مدہم پڑ جانا۔

لہروں میں ایک چاند کے لاکھوں چاند جنہیں دیکھ کر دھوپ ہو جائے ماند (سوہن لال)

(۲) رنگ کا پھیکا پڑ جانا۔ ہلکا رنگ ہو جانا۔ رنگ اُتر جانا +

ماندا (ہ) اسم مذکر :- سقیم۔ بیمار۔ مریض۔ علیل۔ روگی۔ آزاری + ناسانہ۔ اننا +

ماندگی (ف) اسم مؤنث :- (۱) تکان۔ تھکان۔ کسل۔ سُستی۔ خستگی ؎

مرگ اک ماندگی کا وقفہ ہے یعنی آگے چلینگے دم لیکر . . . . (میر)

(۲) ایک قسم کا جنوں (۳۔ ف) علالت۔ بیماری۔ ناسازی۔ روگ۔ آزار +

ماندہ (ف) صفت :- (۱) تھکا ہُوا۔ خستہ (۲) بچا ہوا۔ رہا ہوا۔ باقی رہا ہوا۔ پیچھے رہا ہوا (۳۔ و۔ اسم مذکر :-) دیکھو (ماندا) +

مانڈ (ہ) اسم مذکر :- (۱) پیچ۔ مانڈی۔ کانجی۔ گجی۔ اُبلے ہوئے چاولوں کا پانی (۲) کلف۔ آہار (۳) ایک قسم کے مارواڑی گیت ٭

مانڈا (ہ) اسم مذکر :- (۱) نانِ تُنک۔ ایک قسم کی نہایت پتلی اکھری بڑی روٹی جو میدہ میں گھی ملا کر تنور میں پکائی جاتی ہے ٭ پوُ۔ پوری۔ پکّی جیسے سموسے بن رہے ہیں مانڈے پک رہے ہیں (چیز بھنیلی) (۲) سفید جالا جو آنکھ کی پتلی پر آجاتا ہے۔ غشاوہ۔ آنکھ کی پُتلی پر کی جھلی ٭

مانڈل (ہ) اسم مؤنث :- حلقۂ آہنی جو پانی کے چرس کے مُنہ پر لگا رہتا ہے۔ (اصل میں منڈل بمعنی حلقہ تھا) ٭

مانڈنا (ہ) فعل متعدی :- (ہندو) (۱) ملنا۔ مَسلنا۔ پاؤں کے نیچے روندنا۔ پامال کرنا۔ کچلنا (۲) گوندھنا۔ سانا۔ سوندنا۔ اُسنا (۳) بنانا۔ چلتا کرنا۔ رچانا۔ مچانا۔ جیسے کھیل مانڈنا (۴) لکھنا۔ تحریر کرنا۔ رقم کرنا جیسے چٹھی مانڈنا (۵) ٹھاننا۔ مصمم ارادہ کرنا۔ عزم بالجزم کرنا +

مانڈی (ہ) اسم مؤنث :- پیچ۔ کانجی۔ کلف۔ ماوا +

مانس (ہ) اسم مذکر :- انسان۔ آدمی۔ مَنش۔ منکھ۔ بشر ؎

مانس کیسے ہاتھ پاؤں مانس کیسی کایا چار مہینے برکھا بیتی چھپر کیوں نہیں چھایا (دوہا)

(فصحائے دہلی اس لفظ کو علیحدہ استعمال نہیں کرتے بھلا مانس البتہ بولتے ہیں۔ جب بن مانس کہینگے تو جنگلی آدمی یا بندر سے مراد ہوگی)

مانع (ع) اسم مذکر :- منع کرنے والا۔ روکنے والا۔ مزاحم ہونے والا۔ باز رکھنے والا۔ سدِّراہ

مانع آنا (ا) فعل لازم :- مزاحم ہونا۔ معترض ہونا۔ روکنا۔ برجنا۔ سدِّراہ ہونا۔

مانع ہونا (ا) فعل لازم :- مزاحم ہونا۔ سدِّراہ ہونا۔ معترض ہونا ؎

گلی سے تری ہم تو اُٹھ کر چلے تھے ہوا ضعف مانع تو ناچار ٹھیرے (مصحفی)

مانک (س) ~~माणक~~ اسم مذکر :- (عوام مانک) رتن۔ جواہر۔ گوہر۔ منی +

مانک ٹیکا (ہ) اسم مذکر :- ایک قسم کا موتی جڑا ہوا زیور جسے امیر عورتیں ماتھے پر لٹکاتی ہیں ٭

مانگ (ہ) اسم مؤنث :- (اصل مارگ بمعنی راہ) (۱) بالوں کے بیچ کی لکیر یا لیکھ۔ فرقِ سر۔ وہ بالوں کے بیچ کی لکیر جو عورتیں پٹیاں جمانے میں نکال لیتی ہیں۔ مفرق فارسی میں گیوار کہتے ہیں ؎

ہمنے دی تیری مانگ سے جو مثال رتبۂ کہکشاں بلند ہوا + + (ناسخ)

مانگ کیا زلفوں میں ظاہر ہے بتِ مغرور کی صبح نکلی پھاڑ کر چھاتی شبِ دیجور کی (ظفر)

بھری تھی دلوں سے زلبس اُسکی مانگ بہت دل لیئے اُس سے شانہ نے مانگ (میرحسن)

گُما ہے مانگ میں دل جاکے اب میں ڈھونڈھوں کدھر کہ آدھی رات ادھر ہے اور آدھی رات اُدھر (منتظر)

(۲۔ از مانگنا) منگیتر۔ وہ کنواری لڑکی جسکی نسبت ہو گئی ہو (۳۔ صیغۂ امر) طلب کر (۴۔ عو) مجازاً خاوند۔ سر کا وارث۔ میاں۔ شوہر ٭

مان

مانگ اُجڑنا (ہ) فعل لازم:- عو- بیوہ ہونا- رانڈ ہونا- بدھوا ہونا +

مانگ بھرنا (ہ) فعل متعدی:- (ہندو) (۱) مانگ میں موتی یا سیندور بھرنا جو اکثر شادی کے موقع پر بھرتے ہیں (۲) شادی کردینا- بیاہ دینا + (ہندو- عو)

مانگ بھری (ہ) اسم مؤنث:- (۱) سہاگن- خاوندوالی (۲) پیاری- عزیزہ- جورو- بیوی-

مانگ پٹی (ہ) اسم مؤنث:- آرایشِ مُو- بالوں کی درستی- کنگھی چوٹی +

مانگ پٹی میں لگا رہنا (ہ) فعل لازم:- کنگھی چوٹی میں مصروف رہنا- بناؤ سنگار میں مشغول رہنا ÷

مانگ جلی (ہ) اسم مؤنث:- (عو) رانڈ- بیوہ- وہ عورت جسکا خاوند مرگیا ہو ؎

دل جلی مانگ جلی کو کہ جلی ہوں بنتو   کیا ہوا منہ سے نکلتا جو دھواں ہے آہ (میر یار علی)

مانگ چیرنا (ہ) فعل لازم:- (زنانِ بازاری یا طوائف) ازالۂ بکر ہونا- سر ڈھکا جانا- چیر اُگھٹنا ÷ مینڈھی کھلنا +

مانگ سنوارنا (ہ) فعل متعدی:- پٹیاں جمانا- بالوں کو درست کرنا- کنگھی چوٹی کرنا

مانگ کیا بیٹھا سنوارے ہے گلے لگ جا مرے   رات باقی اے بُت بے پیر آدھی رہ گئی (ظفر)

مانگ سے ٹھنڈی رہے (ہ) (دُعا- عو) خاوند جیتا رہے- سہاگن- سہاگ بنا رہے-

مانگ سے ٹھنڈی ہے (ہ) محاورۂ عو- سہاگن ہے- خاوند زندہ وسلامت ہے ÷

مانگ کھلنا (ہ) فعل لازم:- (ہندو- عو) (۱) منگیتر لڑکی یا لڑکے کے مرجانے سے رشتہ نہ رہنا (۲) بیاہی ہوئی عورت کا مرجانا +

مانگ نکالنا (ہ) فعل متعدی:- بالوں کے بیچ میں لکیر یا لیکھ بنانا- پٹیوں کے بیچ میں سیدھی لکیر نکالنا ؎

آئینہ لیکر ہاتھ میں اپنے مانگ بُت بے پیر نکال   طرفہ تماشا ہمکو دکھا ظلمات میں جُوئے شیر نکال (مغفور)

دکھا دو گر مانگ اپنی شبکو تو حشر برپا ہو کہکشاں پر   جو جبیں پہ کبھی جو افشاں تو نکلیں تارے نہ آسماں پر (نصیر)

جو مانگ تُونے نکالی ہے سرِ جبین سیدھی   وہ رہتی ہے کہاں خطِ کہکشاں کے لئے (ظفر)

مانگ (ہ) اسم مؤنث:- (۱) خواہش- چاہ- طلب- چاہت- ضرورت- حاجت + گاہکی- خریداری (۲- صیغۂ امر) طلب کر- چاہ (۳) لاؤ لاؤ کی پکار- زود طلبی- شتاب طلبی

میخانہ میں کیا لطف ہے کیا مانگ ہے ساقی   آواز چلی آتی ہے لا اَور پلا اور (حضور نظام- آصف)

مانگ تانگ کر کام چلانا (ہ) فعل متعدی:- اِدھر اُدھر سے لے لوا کر کام نکالنا اِدھر اُدھر سے گزارہ کرنا- قرض دام سے کام نکالنا +

مانگ تانگ کر کھانا (ہ) فعل متعدی:- بھیک مانگ کر گزارہ کرنا- گدائی کر کے کھانا

مانگ لینا (ہ) فعل متعدی:- عاریتاً لے لینا- مستعار لے لینا- اُدھار لے لینا +

مانگا (ہ) صفت:- خواستہ شدہ- مستعار لیا ہوا + مطلوبہ +

مان

مانگا تانگا (ہ) صفت:- اوّل بمعنی مانگا ہوا دوم تابع مہمل- قرض لیا ہوا- اُدھار لیا ہوا- مستعار لیا ہوا- عاریتاً لیا ہوا +

مانگنا (ہ) فعل متعدی:- (۱) چاہنا- طلب کرنا- درخواست کرنا- سوال کرنا- استدعا کرنا- خواستگاری کرنا (۲) سگائی چاہنا- نسبت کی درخواست کرنا (۳) دُعا کرنا- دُعا کے واسطے ہاتھ اُٹھانا- التجا کرنا (۴) اُدھار چاہنا- قرض طلب کرنا- (۵) تقاضا کرنا- اَڑانا +

مانگے (ہ) تابع فعل:- مستعار + اُدھار +

مانگے پر تانگا اور بڑھیا کی برات (ہ) کہاوت:- کوئی بات درست نہیں خود محتاج ہیں اور اِدھر اُدھر سے کام نکال لیتے ہیں- جب کوئی شخص ایک چیز خود مانگ کر لایا ہو اور دوسرا اُس سے وہی چیز مانگ کر کام نکالے تو اُسوقت کہتے ہیں

مانگے دینا (ہ) فعل متعدی:- مستعار دینا- عاریتاً دینا + اُدھار دینا ÷

مانگے کا یا مانگے کی (ہ) صفت:- مستعار لیا ہوا- وام گرفتہ- عاریتاً لی ہوئی +

مانگے کا تانگا بڑھیا کی برات (ہ) کہاوت:- پرائی چیز پر شیخی مارنے والے کے حق میں بولتے ہیں +

مانگے تانگے (ہ) تابع فعل:- مانگے مونگے- مانگ تانگ کر- مستعار لے لوا کر- اُدھار لے لوا کر- جیسے مانگے تانگے کام چلے تو بیاہ کرے بلا- یعنی کام جب ہی چلتا ہے جب اپنی گرہ سے صرف کیا جائے +

ماتَمَت (ہ) اسم مؤنث:- (عو لکھنؤ) قیامت شور و شر- واویلا- توبہ دھاڑ- وادفریاد- چیخ دھاڑ- چیخ چاخ- غل غپاڑا- غل شور- دھوم- ہنگامہ +

ماتَمَت مچانا (ہ) فعل متعدی:- غل شور کرنا- واویلا کرنا- قیامت برپا کرنا- حشر برپا کرنا- دھوم مچانا- ہنگامہ برپا کرنا- دھوم دھڑکا مچانا- پھبک پیا ڈالنا- فضیحتی کرنا ؎ +

دیکھنا گھر اگر نہ جاؤنگی   کیسی پھر ماتَمَت مچاؤنگی (شوق)

ماننا (ہ) فعل متعدی:- (۱) تسلیم کرنا- قبول کرنا- منظور کرنا ؎

کہیئے اعدا کی بھی کچھ دلشکنی ہے منظور   یہ تو مانا کہ تمہیں خاطرِ احباب نہیں (شیفتہ)

(۲) فرض کرنا- ٹھیرانا- قیاس کرنا- (۳) خیال کرنا- اثر قبول کرنا جیسے یہ جانور گرمی بہت مانتا ہے (۴) کاہلی کرنا- سستی کرنا (۵) بزرگ جاننا- تعظیم وتکریم کرنا- ادب کرنا- عزت کرنا- قدر ومنزلت کرنا- آدر کرنا (۶) لحاظ کرنا- پاس خاطر کرنا- پاسداری کرنا- (۷) کسی کے ہنر یا کمال کا مُقر ہونا- اُستاد جاننا- کمالیت کا اقرار کرنا (۸) بھینٹ یا نذر کا اقرار کرنا- بزرگوں کی ارواح کے واسطے کچھ دینے کا عہد کرنا-

(۹) پرستش کرنا۔ اعتقاد رکھنا جیسے دیوی یا دیوتا یا پیر پیغمبر کو ماننا جیسے مانو تو دیو نہیں تو بھیت کا لیو۔ مانو تو ایشر نہیں تو پتھر (کہاوت) (۱۰) خاطر میں لانا۔ سمجھنا۔ گِننا۔ جیسے وہ کسی کو بھی نہیں مانتا (۱۱۔ لازم) راضی ہونا۔ رضامند ہونا۔ خوش ہونا جیسے مان نہ مان میں تیرا مہمان (۱۲) اقرار کرنا۔ مقر ہونا۔ اقبال کرنا (۱۳) مطیع ہونا تابع ہونا۔ (۱۴۔ پنجاب) منانا۔ رچانا۔ عمل میں لانا۔ جیسے تم جنم اشٹمی کب مانوگے۔ (۱۴) کہا کرنا۔ کہنا کرنا۔ حکم بجالانا۔ حکم کی تعمیل کرنا۔ سُننا۔ عمل میں لانا جیسے یہ تو کسی کی بھی نہیں مانتا (۱۵) جاننا۔ خیال کرنا جیسے بُرا ماننا بھلا ماننا وغیرہ +

مَانِنْدْ (ف) حرفِ تشبیہ۔ (عوام مانندِ) جیسا۔ نظیر۔ مثل۔ سا۔ مشابہ۔ سماننا۔ جُوں۔ ہُوَا۔ مطابق + ہُو بہُو۔ بعینہٖ +

ماننے جوگ (ہ) صفت۔ (ہندُو) قابلِ اعتقاد۔ پرتیت جوگ۔ پرمان جوگ۔ قابلِ بزیرا۔ لائقِ اعتماد۔ معتمد +

مانو (ہ) حرفِ تشبیہ۔ (گیتوں میں) (۱) جیسا۔ گویا۔ مثلاً (۲۔ صیغہ امر از ماننا) تسلیم کرو۔ قبول کرو (۳) فرض کرو۔ جانو ؎

گورے گورے ہاتھ میں چوڑی لہک رہی تھی مانو چندن ڈار ناگ رہو لپٹائے (دوہا)

(۴) عمل کرو۔ تعمیل کرو۔ منظور کرو جیسے ؎

بلم کہا مانو چھوڑو سوتنیا کی پیت　　اوچھے کی پیت دار ایسی جیسے ہے بالو کی بھیت (دوہا)

مانُوس (ع) صفت۔ مالوف۔ اُنس کردہ شدہ۔ اُنس گرفتہ۔ مائل۔ راغب۔ خُوگر۔ خُوکردہ شدہ + پسند۔ مرغوب + ہلا ہوا۔ ہلا ہلا۔ شیر و شکر +

مانہ (ہ) حرفِ جر (گنوار) اندر۔ میں۔ بھیتر۔ بیچ۔ درمیان ؎

بڑے نہ بُوڑن دیت ہیں جا کی پکڑی بانہہ　　جیسے لوہا ناؤ سنگ تیرت ہے جل مانہہ (دوہا)

مانہیں (ہ) اسم مؤنث۔ (گنوار) جانب۔ طرف۔ ادھر +

مانی (ف) اسم مذکر۔ ایک مشہور رومی نقاش کا نام جو جھوٹا نبوت کا دعوے کرتا اور نقاشی اپنا معجزہ قرار دیکر لوگوں کو اپنی طرف رجوع کیا کرتا تھا۔ کتاب ارژنگ اُسکی تصنیف ہے بعض کے نزدیک اردشیر کے زمانہ میں بعض کی رائے میں بہرام شاہ کے وقت میں بعد آنحضرت صلعم اس شخص نے ظہور کیا چنانچہ بہرام شاہ بن ہرمز شاہ نے دعوے پیغمبری کے سبب اُسے قتل کرا دیا +

خاکے پر اُسکے نقشہ یُوسف نہ کھینچنا　　اتنا کہُوں ضرور جو مانی سے میں ملُوں (مصحفی)

مانی (ا) اسم مؤنث۔ (بیگماتِ قلعہ) بچّے کو پالنے والی عورت۔ بچّے کو رکھنے اور کپڑا پہنانے والی عورت۔ بچہ کی خادمہ۔ آیا۔ دایہ +

مانی (ہ) صفت۔ (ہندُو) ابھمانی۔ مغرور۔ متکبر۔ گھمنڈی (ابھمانی کا مخفف ہے)

مانی (ہ) اسم مؤنث۔ وہ چھوٹی سی سوراخدار لکڑی جو چکّی کی کیلی میں ڈالی جاتی اور اُس سے چکّی کا پاٹ بآسانی پھرتا ہے ؎

چلتی چاکی دیکھ کے دیا کبیرا روئے　　دو پاٹن کے بیچ میں ثابت رہا نہ کوئے (دوہا)

چاکی چاکی سب کہیں مانی کہے نہ کوئے　　جو مانی سے لگ رہا اُسکا بال نہ بیکا ہوئے (جواب دوہا)

مانیاں (ہ) اسم مؤنث۔ (۱) ماں کی جمع (۲) غریب عورتیں۔ مسکین عورتیں جیسے مانیاں تو بہتیری ملی ہیں بابُو کوئی نہیں ملا (۳۔ از مانجھا) شادی کی ایک رسم جس میں بیاہ سے کچھ دن پیشتر دُولہا اور دُلہن کو زرد کپڑے پہنا کر گھر میں بٹھا دیتے ہیں +

مانیٹر انگلش۔ صحیح (Monitor) مونیٹر۔ مکتب یا مدرسہ کا خلیفہ +

مانیُوں بٹھانا (ہ) فعل متعدی۔ مانجھے بٹھانا۔ شادی کی ایک رسم کا نام جسمیں دُولہا کو زرد کپڑے پہنا کر چوکی پر بٹھاتے اور پنڈیاں اُسکے ہاتھ میں دیتے ہیں مگر دُلہن کو ایک کوٹھڑی میں تنہا رکھتے ہیں تاکہ کوئی مرد اُسکے پاس تک آ جا نہ سکے اور اُسکا تصور دُولہا کی طرف بندھے +

مانیُوں بیٹھنا (ہ) فعل لازم۔ (۱) مانجھے بیٹھنا۔ ایک رسم ہے جو شادی سے چند روز پیشتر برتی جاتی ہے (۲) مجازاً چلّے بیٹھنا۔ اعتکاف کرنا۔ خلوت نشین ہونا۔ گوشہ نشین ہونا۔ گوشہ گزین ہونا جیسے تم کیا مانیوں بیٹھے ہو جو گھر سے نہیں نکلتے + (اصل میں یہ لفظ مانجھے بمعنی پلنگ سے بنایا گیا ہے)

ماوا (ع) اسم مذکر۔ جائے بازگشت۔ جائے پناہ۔ گھر۔ ٹھکانا +

ماوا (ہ) اسم مذکر۔ (۱) مادّہ۔ اصل۔ جوہر۔ مائع جیسے مرغی ماوا جمع کرکے انڈے دیتی ہے (۲) کھویا۔ کندہ۔ بھنا ہوا دُودھ (۳) سامان۔ مصالح (۴) مانڈی۔ کلف آہار۔ کانجی (۵) سرشت۔ خمیر (۶) دُودھ۔ نشاستہ (۷) عطّاروں کی اصطلاح میں صندل کا عطر (۸) انڈے کی زردی +

ماوا نکالنا (ہ) فعل متعدی۔ (۱) نشاستہ نکالنا (۲۔ بازاری) مارتے مارتے کچومر نکالنا۔ بھُرکس کرنا۔ ایتا کرنا۔ خوب پیٹنا جیسے میرے ہتّھے چڑھے تو مارتے مارتے ماوا نکالدُونگا۔

ماوس (ہ) اسم مؤنث۔ صحیح (اماوس) (۱) سُورج اور چاند کا ملاپ۔ چاند کی تبدیلی + نیا چاند۔ اندھیرے پاکھ پندرھویں تتھ۔ بدی کی اخیر تاریخ +

ماوسا (ہ) اسم مذکر۔ (گنوار) موسا۔ خالو۔ ماں کی بہن کا خاوند۔ پنجاب میں ماسڑ +

ماوسی (ہ) اسم مؤنث۔ (گنوار) خالہ۔ ماں کی بہن۔ پنجابی ماسی +

ماہ (ف) اسم مذکر۔ (۱) چاند۔ قمر۔ سوم۔ چندرما۔ ماہتاب ؎

دل میں شوقِ رُخِ روشن نہ چھپیگا ہرگز　　ماہ پردے میں کتاں کے کوئی نہاں ہوگا (مومن)

ڈر ہے چشمِ ماہ کی تمکو نہ لگ جائے نظر　　دیکھو کوٹھے پر چڑھو اپنے نہ تنہا رات کو (ظفر)

(۲) ماس۔ مہینا۔ ایک چاند کے دیکھنے سے دُوسرے چاند کے دیکھنے تک کا وقفہ جو کبھی ۲۹ اور کبھی تیس روز کا ہوتا ہے +

ماہ

ماہ بَماہ (ف) تابع فعل :- ماہوار- ہر مہینے پر- ہر مہینے- مہینے کے مہینے +

ماہ پارہ (ف) اسم مذکر :- چاند کا ٹکڑا- خوبرو- صاحبِ جمال +

ماہ جَبین- ماہ رُو- ماہ لقا (ف) صفت :- چاند کی سی پیشانی یا صورت والا- نہایت خوبصورت- حسین- چندرمکھی + معشوق- من موہن- دلفریب ؎

ہوش رُبا ستمگرا ماہ لقا تو کون ہے؟ صبر و قرار لے چلا سچ تو بتا تو کون ہے (ظفر)

ماہِ کامل (ف+ع) اسم مذکر :- پورا چاند- چودھویں رات کا چاند- پُورنماشی کا چاند +

آئینہ جب روئے جاناں کے مقابل ہو گیا ماہِ کامل کے مقابل ماہِ کامل ہو گیا (وفا)

ماہِ کنعاں (ف+ع) اسم مذکر :- حضرت یوسف علیہ السلام سے مراد ہے +

ماہِ نخشب (ف) اسم مذکر :- (وہ چاند جو حکیم ابن عطا معروف بہ مقنع نے چند اجزائے سیمابی کی ترکیب سے بنا کر روشن کیا تھا یہ چاند چار مہینے تک رات کو اُس کنوئے سے جو کوہِ سیام کے دامن میں واقع تھا نکلا کرتا اور چار فرسنگ تک اُسکی روشنی پہنچا کرتی تھی ماہ نخشب اسوجہ سے کہتے ہیں کہ نخشب ماوراءالنہر کے ایک شہر کا نام ہے جہاں یہ چاند بنایا گیا تھا ماوراءالنہر سمرقند سے تین روز کے راستہ پر اور وہاں سے نخشب دو فرسنگ کے فاصلہ پر ہے

کیا چمک خال کی ہے واہ لبِ چاہِ ذقن چاہِ نخشب سے یہ گویا مہ نخشب نکلا (اسیر)

ماہتاب (ف) اسم مذکر :- (۱) چاندنی- چاند کی روشنی- نورِ ماہ (۲- مجازاً) چاند قمر- چندرما- سوم ؎

یہ وہ فلک ہے کہ جسکے سبب سے عالم میں نہ ایک چال پہ دو روز ماہتاب رہا (صبا)

نکر یہ وعدہ کہ میں چاندنی میں آؤنگا ترے مقابلہ کب ماہتاب نکلے گا (میرسوز)

ماہتابی (ف) اسم مؤنث :- (۱) پورب- ایک قسم کا تربوز (۲- پورب) چکوترہ- (۳) ایک قسم کے کپڑے کا نام جسپر اجرامِ فلکیہ کی رُپہلی یا سُنہری شکلیں منقوش ہوتی ہیں (۴) ایک قسم کی آتشبازی جسکے اندھیری رات کے وقت چھوڑنے سے چاند کیسی روشنی ہو جاتی ہے (۵) اونچا کھلا ہوا پکا چبوترا جو دالان یا صحنِ خانہ یا صحنِ باغ میں رات کو بیٹھکر چاندنی کی بہار دیکھنے کے واسطے بنا دیتے ہیں- تختِ ماہتابی (۶) وہ چیز جس تک چاندنی پہنچی ہو +

ماہَر (ہ) اسم مذکر :- (ہندو) زہر- بِس- سم- ہلاہل- جیسے مان کا ماہر اچھا اور ایمان کا لڈو کچھ نہیں +

ماہِر (ع) صفت :- (۱) اُستاد- حاذق + اُستادِ کار- کسی کام میں اُستاد + کاملِ فن + تیز فہم- زیرک- سگھڑ- سلیقہ شعار- صاحبِ شعور- ہنرمند + لائق فائق (۲-۱) واقف- آگاہ- جاننے والا- تجربہ کار +

ماہُو (ہ) اسم مذکر :- (پورب) کنسلائی- ایک برساتی کیڑے کا نام جو اکثر کان میں

ماہی

گھس جاتا ہے- ہزار پا- گنجائی- کنکول +

ماہوار (ف) تابع فعل :- (۱) ماہ بماہ- ہر مہینے- مہینے کے مہینے- مہینے میں- فیماہ ماہانہ- ماہ در ماہ (۲) درماہہ- مشاہرہ- تنخواہ +

ماہواری (ف) صفت :- (۱) مہینے کا- پورے مہینے کا- چاند کا- چاند کے چاند کا جیسے ماہواری حساب +

ماہُوں (ہ) اسم مذکر :- ایک کیڑے کا نام جو کپاس کو کھا جاتا ہے +

ماہِی (ف) اسم مؤنث :- (۱) مچھلی- حوت- مچھی- مین- جل توری (۲) وہ مچھلی جسپر زمین ٹھیری ہوئی فرض کرتے ہیں +

ماہی پشت (ف) صفت :- (۱) اُبھرواں- قبہ دار- گنبدی- مرغ سینہ- محدب (۲) ایک قسم کا کارچوب جو پشتِ ماہی سے مشابہ ہوتا ہے +

ماہی توا (ا) اسم مذکر :- ماہی تابہ- ایک قسم کا گہرا توا جسمیں مچھلی تلتے ہیں- کڑھائی- فری پان +

ماہی خوار (ف) اسم مذکر :- بگلا- بوتیمار +

ماہی فروش (ف) اسم مذکر :- مچھلی والا- مچھوا- مچھلی بیچنے والا +

ماہی گیر (ف) اسم مذکر :- دھیمر- ماچھی- مچھوا- مچھلیاں پکڑنے والا +

ماہی مراتب (ف) اسم مذکر :- وہ اعزازی نشان جو بادشاہوں کی سواری کے آگے آگے ہاتھیوں پر چلتے ہیں اصل میں یہ سات شکلیں باعتبار سیارات بہ تفصیل ذیل ہوا کرتی ہیں- ہیکلِ آفتاب یعنی سورج کا نشان- نشانِ پنجہ نشانِ میزان- اژدہا پیکر- شوبرج مکھی- مچھلی- گولہ یعنی کرہ +

ماہیانہ (ف) اسم مذکر :- (۱) مہینا- مشاہرہ- تنخواہ (۲) صفت) مہینے کا- ماہواری +

ماہیت (ع) اسم مؤنث :- (اصل میں تھا ماہی یعنی یہ کیا ہے تائے مصدری بڑھاکر ماہیت کر لیا-) (۱) حقیقت- چگونگی- کیفیت (۲) اصل مادہ- جوہر- مغز- تت- ہیولا- (۳) حقیقتِ حال +

مائی (ع) اسم مؤنث :- آبی- پانی سے نسبت رکھنے والا- پانی کا جیسے بخاراتِ مائی یعنی آبی +

مائی (ہ) اسم مؤنث :- ماں- والدہ- مادر- اماں- ماتا- بڑھیا- ضعیفہ- بڑی بی +

مائی باپ (ہ) اسم مذکر :- (اراذل) (۱) والدین- ماتا پتا- مادر و پدر- (۲) خداوندِ نعمت- پالن ہار- ولی النعمت- پرت پال- حاکم- سردار- ان داتا ؎

لئے تھی چتیک جو وہ تو آپ تھی اپنی تو یارو وہ مائی باپ تھی (مرزا فیضو کی چتیک کا)

مائی کا پوت (ہ) اسم مذکر :- ماں کا بیٹا- ماں کا لاڈلا- ناز کا پلا ہوا +

مائی کا لال (ہ) اسم مذکر:- (۱) اپنی ماں کا پیارا بیٹا۔ ماں کا لاڈلا بیٹا (۲) بہادُر۔ سُورما۔ سُوربیر +

مایا (س) اسم مؤنث:- (۱) قدرتِ حق تعالےٰ۔ اِیشور کی شکتی (۲) ظہُورِ قدرت۔ نیچر۔ فطرت۔ رچنا۔ جیسے "سب اِیشور کی مایا ہے" ؎

مایا مورت رام کی اور دھرنی دھر آپ ‏ پُونجی ساہوکار کی جس کو ئی کرلے (دوہا)

(۳) کرپا۔ رحم۔ دَیا (۴) موہ۔ پیار۔ سنیہ (۵) چھل۔ کپٹ۔ دھوکا۔ فریب جیسے مایا چار یعنی دھوکے باز + اِس مایا رُوپی سنسار میں کیوں بھرم رہا ہے۔ (۶) دھن۔ دولت۔ مایہ جیسے "مایا تیرے تین نام پرسا پرسُو۔ پرسرام" ؎

مایا کو مایا ملے کر کے لمبے ہات ‏ تلسی داس گریب کی کوئی نہ پُوچھے بات
مایا ہُوئی تو کیا ہوا ہردا ہوا کٹھور ‏ نو نیزے پانی چڑھا تو بھی نہ بھیگی کور (دوہا)
مُنیسر کیسی مایا کو اپنی بتلادے ‏ سوئے جانے پرانی دھن دولت کو یاد دے (بھجن کبیر)

(۷) اندرجال۔ نادر الظہُور۔ عجیب۔ اعجُوبہ (۸) رونق۔ کرشمہ۔ کرامت۔ روشنی۔ بہار۔ کیفیت۔ لُطف جیسے سب چار پنے کی مایا ہے۔ (۹) رُوح۔ آتما۔ پران۔ جان (۱۰) دستگاہ۔ سامان (۱۱) سرشٹی۔ خلقت۔ دنیا۔ مخلُوق جیسے آپ رُوپی مایا ہے۔

مایا پاتر (س) اسم مذکر:- دھنی۔ دولتمند۔ دھنونت۔ مالدار +

مایا پتی (س) اسم مذکر:- اِیشور۔ پرمیشور۔ خدا تعالےٰ +

مایا جوڑنا (ہ) فعل متعدی:- دھن جوڑنا۔ روپیہ پیسہ جمع کرنا جیسے مایا کا کیا جوڑنا کھل کھانا کمبل اوڑھنا +

مایا چار (س) صفت:- فریبی۔ ریاکار۔ کپٹی۔ دھوکے باز +

مایا رُوپی (س) صفت:- پُر فریب۔ جھُوٹی۔ دھوکے کی ٹٹی جیسے مایا رُوپی سنسار ہے۔

مائع (ع) اسم مؤنث:- رقیق شے۔ بہنے والی چیز جیسے پانی شہد۔ سرکہ تیل وغیرہ +

مایحتاج (ع) اسم مؤنث:- وہ شے جسکی طرف انسان کو حاجت پڑتی ہے۔ ضرُوریات + (اصل میں مایحتاج الیہ تھا لفظ الیہ اُس کا صلہ حذف کردیا ہے)

مایُقرا (ع) اسم مذکر:- ایسا لکھا ہوا جسکو آدمی پڑھ سکے۔ پڑھنے جوگ +

مائل (ع) صفت:- (۱) میل رکھنے والا۔ متوجّہ۔ راغب (۲) شائق۔ مالُوف۔ مُلتفت۔ عاشق۔ میلان رکھنے والا (۳) خمیدہ۔ جھُکا ہوا (۴) ڈھلوان جیسے سطح مائل (۵) لئے ہوئے۔ کسیقدر۔ تھوڑا سا جیسے سُرخی مائل زردی مائل وغیرہ

مائل کرنا (ا) فعل متعدی:- (۱) رجُوع کرنا۔ راغب کرنا۔ متوجّہ کرنا۔ توجّہ دلانا۔ (۲) جھُکانا۔ ڈھلانا۔ خمیدہ کرنا۔ خم کرنا۔ سلامی کرنا +

مائل ہونا (و) فعل لازم:- راغب ہونا۔ متوجّہ ہونا۔ رجُوع ہونا۔ رغبت کرنا + ڈھلنا۔ جھُکنا۔ پھسلنا + مفتُون ہونا۔ فریفتہ ہونا +

مائیں (ہ) اسم مؤنث:- ایک درخت کے پھل کا نام جو مازُو سے مشابہ ہے مائیں دو قسم کی ہوتی ہے ایک بڑی مائیں جو درخت گز کا پھل ہے۔ فارسی میں اسکو گزمازج عربی میں ثمرۃ الطرفا کہتے ہیں اوّل درجہ میں گرم ہے دوم میں خشک بعض کے نزدیک دوم میں بارد و یابس + دُوسری چھوٹی مائیں جسے عربی میں ثمرۃ الاثل کہتے ہیں یہ دُوسرے درجہ میں سرد اور تیسرے میں خشک ہے مگر بعض نے دوم میں بارد دوم میں یابس لکھا ہے +

مایُوس (ع) صفت:- (۱) بے آس۔ نا اُمید۔ نراسا۔ بے توقع + (۲-۱) ناکام نامراد۔ بے نیلِ مرام (۳) دل شکستہ (بقول بہارِ عجم وہ چیز جس سے امید منقطع ہوگئی ہو۔ مگر اہلِ فارس نا امید کے معنی میں استعمال کرتے ہیں اصل میں یہ مأخوذ از یاس تھا مائے موصُول کے آنے سے مایُوس ہوگیا لیکن صاحب نفائس کے نزدیک یہ ایس مقلُوب یئس ہے جو فارسیوں کے تصرّفات سے ہے کیونکہ فعل لازم سے مفعُول نہیں آتا پس عربی یئس سے تھا)

مایُوس کرنا (ا) فعل متعدی:- آس توڑنا۔ نا امید کرنا۔ نراس کرنا + ناکام کرنا۔ دِل توڑنا +

مایُوس ہونا (ا) فعل لازم:- نا اُمید ہونا۔ نراس ہونا۔ بے آس ہونا۔ آس ٹُوٹنا۔ ناکام ہونا۔ دل ٹُوٹنا + حضُور نظامِ آصف ؎

مایُوس نہ ہو کوئی زمانہ میں خدا سے ‏ ہونے کے لئے غیب سے سامان بہت ہیں (حضُور آصف)

مایُوسی (ع) اسم مؤنث:- نا امیدی۔ نراس + ناکامی۔ نامرادی۔ شکستہ دلی +

مایہ (ف) اسم مؤنث:- (۱) پُونجی۔ سرمایہ۔ جمع (۲) اَصل۔ راس المال (۳) مادّہ۔ ہیولا (۴۔ مجازاً) مقدار و کمیّت۔ اندازہ جیسے چہ مایہ (۵) دستگاہ۔ سامان (۶) واسطہ۔ سبب + درباب۔ دربارہ۔ برائے (۷) اُس گائے کا نام جسنے فریدُون کو دودھ پلایا تھا (۸) بازین۔ نر کا نقیض۔ مادہ (۹) بنیادِ ہر چیز۔ نیو۔ بنا (۱۰) دولت۔ زر۔ جیسے مرد بے مایہ بمعنی مفلس +

مایہ دار (ا) صفت:- دولتمند۔ مالدار۔ دھنونت۔ دھنی ؎

موتی ہیں آج بحر میں یا میری کلک میں ‏ مشہُور ہیں جہان میں یہ مایہ دار دو (عارف)

مُباح (ع) صفت:- (۱) جائز۔ روا + حلال۔ حلال داشتہ شدہ۔ دُرست + مسنُون۔ شریعت کے موافق (۲) پاک۔ شُدھ۔ پوتر (بھنگڑ) آؤ تو سبز سبز کیا ہے عاشقوں کو مُباح ہے + قاضی پُوچھے کیا ہے تو کہہ تیری بیٹی کا نکاح ہے (۳) مذبُوح۔ ذبیحہ۔ ذبح کیا گیا +

مُباح رکھنا (۹) فعلِ متعدی:- جائز رکھنا۔ روا رکھنا۔ درست تصوّر کرنا۔ حلال جاننا

مُباح کرنا (ا) فعل متعدی:۔ جائز کرنا۔ روا ٹھیرانا۔ حلال جاننا۔ درست تصوّر کرنا۔

مُباحثہ (ع) اسم مذکر:۔ بحث۔ مناظرہ۔ باہم بحث کرنا۔ تکرار۔ جواب سوال۔ ردّ و بدل +

مباحثہ کرنا (ا) فعل متعدی:۔ بحث کرنا۔ بحثنا۔ مناظرہ کرنا۔ باہم ردّ و بدل یا تکرار کرنا

مَبادا (ف) کلمۂ دُعا:۔ ایسا نہ ہو۔ خدا نہ کرے۔ خدا نخواستہ۔ دُور پار + قضاءً۔ کداچت۔ کبھی ؎

غریبوں پر نہ کیجئے جور کچھ خوفِ خدا بھی ہے　　مجھے ڈر ہے کسی دل سے مبادا بد دعا نکلے (امیر سوز)

ہمنے اُس بُت میں جو دیکھا ہے نہیں کہہ سکتے　　کہ مبادا کہیں سُن پائیں شریعت والے (ظفر)

مُبادَرَت (ع) اسم مؤنث:۔ (۱) جلدی۔ شتابی۔ تیزی۔ تعجیل۔ سرعت۔ عُجلت۔ (۲) سبقت۔ پیشی (۳) دلیری۔ جرأت۔ چالاکی۔ چُستی۔ بے باکی +

مُبادَرَت کرنا (ا) فعل متعدی:۔ سبقت کرنا۔ پیشی کرنا + دلیری کرنا۔ جُرأت کرنا + چستی یا چالاکی کو عمل میں لانا +

مَبادَلہ (ع) اسم مذکر:۔ باہم بدل کرنا۔ بدلہ۔ عوضہ۔ معاوضہ۔ پلٹا۔ پلٹی۔ ادلہ بدلہ۔ الٹا پلٹا۔ بدلائی + ہنڈاون +

مبادلہ کرنا (ا) فعل متعدی:۔ بدلنا۔ پلٹنا۔ تبدیل کرنا۔ ادلہ بدلہ کرنا۔ باہم تبادلہ کرنا۔ ایک ملک کے سکّہ سے دوسرے ملک کا سکہ بدلنا +

مبادلہ ہونا (ا) فعل لازم:۔ الٹا پلٹا ہونا۔ عوض معاوضہ ہونا۔ ادلہ بدلہ ہونا +

مَبادی (ع) اسم مؤنث:۔ اصل۔ بُنیاد + ابتدا۔ آغاز۔ شروع۔ آرمبھ۔ مبدا۔ جیسے مبادی الحساب۔ مبادی العلوم +

مُبارِز (ع) صفت:۔ آگے بڑھ کر لڑنے والا سپاہی۔ مقابلہ پر آنے والا سپاہی۔ جنگجو۔ جنگی۔ بہادر۔ دل چلا۔ دلاور۔ سُوربیر۔ لڑاکا +

مُبارَک (ع) صفت:۔ (۱) نحس کا نقیض۔ برکت کردہ شدہ۔ خجستہ۔ باعث برکت۔ بزرگ کردہ شدہ۔ فرخ۔ یُمن۔ بابرکت (۲) خوش نصیب۔ خوش قسمت۔ بھاگوان (۳) شُبھ۔ شُبھ۔ نیک۔ سعید۔ سعد۔ اچھا۔ موافق۔ مسعود۔ لایق۔ سزاوار۔ سازگار۔ لَنا بہنا۔

اے جواں بخت مبارک تجھے سر پہ سہرا　　آج ہے یُمن و سعادت کا ترے سر سہرا (ذوق)

(۴) مبارکباد۔ جے جے کار۔ خوش آمدی۔ سو آگتم۔ مرحبا۔ خوشا جیسے ناک کاٹی مبارک کان کاٹے سلامت (۵) تہنیت۔ مژدہ۔ خوشخبری۔ بدھائی۔ منگل چار۔ بدھاوا۔

مبارکباد (ع + ف) دُعا:۔ (۱) سعید ہو۔ نیک ہو۔ سازگار ہو۔ برکت نصیب ہو۔ خدا برکت دے (۲۔ اسم مونث):۔ تہنیت۔ خوشخبری۔ مژدہ۔ شادی کی تہنیت۔ بدھائی۔ بدھاوا۔ منگل چار۔ شادیانہ ؎

[illegible]سے کچھ کم نہ تھا مرنا ترے ناشاد کا　　گرم تھا ہر سمت ہنگامہ مُبارکباد کا (مرزا صابر)

(۳) اشیرباد۔ کلیان۔ دعائے خیر +

مبارکباد دینا (ا) فعل متعدی:۔ بدھائی دینا۔ شادی کی تہنیت کرنا +

مبارکبادی (ا) اسم مؤنث:۔ مبارکی۔ بدھائی۔ بدھاوا۔ تہنیت۔ مژدہ۔ خوشی۔ خوشخبری۔ شادیانہ +

مبارکبادی دینا (ا) فعل متعدی:۔ بدھائی دینا۔ بدھاوا دینا +

مبارکبادی گانا (ا) فعل متعدی:۔ شادیانہ گانا۔ شادی کے گیت گانا۔ بدھائی گانا +

مبارکباد کہنا (ا) فعل متعدی:۔ تہنیت دینا۔ بدھائی دینا +

مبارک سلامت (ع) اسم مؤنث:۔ بدھائی اور شکریہ۔ گُن باد شادی کی باہمی تہنیت +

مبارک ہو (ا) کلمۂ دعا:۔ (۱) جب کسی دوست کو کوئی چیز ملتی ہے تو بطریقِ دعا یہ کلمہ کہتے ہیں یعنی خدا الہنا بہنا کرے۔ سازگار ہو ؎

کہا شاہِ دو عالم نے زہے بخت　　مُبارک ہو بھرت کو افسر و تخت (خوشتر)

(۲) بطریق طنز و طعن بھی یہ کلمہ زبان پر لاتے ہیں جیسے کان کٹے مُبارک ناک کٹی سلامت +

مبارک سلامت ہونا (ا) فعل لازم:۔ باہمی تہنیت ہونا۔ ایک دُوسرے کو باہم تہنیت سُنانا +

مبارَکی (ا) اسم مؤنث:۔ (۱) مبارکبادی۔ برکت۔ یمن۔ تہنیت۔ بدھائی۔ (۲) دعائے خیر۔ دعائے نیک۔ اشیرباد۔ کلیان (۳) نیکی۔ سعادت +

مُباشَرَت (ع) اسم مؤنث:۔ جماع۔ صحبت۔ صحبت داری۔ خلوت۔ مجامعت۔ بھوگ۔ وِشے۔ رنگ رس۔ ہم بستری۔ ہمخوابی +

مباشرت کرنا (ا) فعل متعدی:۔ صحبت کرنا۔ صحبت داری کرنا۔ وِشے کرنا۔ بھوگ کرنا۔ جماع کرنا۔ مجامعت کرنا۔ ہمبستر ہونا +

مُباف (ا) اسم مذکر:۔ (مُوباف کا مخفف) وہ کپڑے کی دھجی یا پٹی جو عورتیں سر گوندھکر چوٹی میں گوندھ لیتی ہیں +

مَبالِغ (ع) اسم مذکر:۔ مبلغ کی جمع۔ روپے۔ رقمیں۔ رقوم نقدی۔ رقوماتِ زر +

مُبالَغہ (ع) اسم مذکر:۔ کسی کام میں سخت کوشش کرنا۔ ایسی تعریف یا ہجو جو محال معلوم دے۔ زیادہ گوئی۔ طول طویل یا لمبی چوڑی بات۔ حد سے بڑھکر بولنا۔

مبالغہ کرنا (ا) فعل متعدی:۔ زیادہ گوئی کرنا۔ حد سے زیادہ تعریف یا مذمت کرنا۔ بڑھا کر بیان کرنا۔ اصل کے خلاف کہنا۔ ترجیح بلا مرجّح +

مُباہات (ع) اسم مؤنث:۔ فخر۔ شیخی۔ بڑائی۔ کسی بات پر تفاخر کرنا +

مبت

مُبْتَدَا (ع) اسم مؤنث :- (۱) اوّل شروع - آغاز - ابتدا - آرمبھ (۲- گریمر) جملۂ اسمیہ کا پہلا جُزو - خبر کا نقیض - مسند الیہ +

مبتدا و خبر (ع) اسم مؤنث :- اوّل اخیر - مسند الیہ اور مسند - اسم اور اُس کی خبر - بات کی ابتدا اور انتہا - سرپیر +

مبتدا و خبر ندارد (۱) محاورہ :- بے سروپا بات - وہ بات جسکا سرپیر نہ ہو +

مُبْتَدِی (ع) اسم مذکر :- شروع کرنے والا - نو آموز - سیکھتڑ - ابجد خواں +

مُبْتَذَل (ع) صفت :- ذلیل - خوار - خفیف - حقیر - رسوا - بدنام - سفلہ - کمینہ - بیقدر +

مُبْتَلَا (ع) صفت :- گرفتار - ماخوذ - پکڑا ہوا (۲) پھنسا ہوا - لپٹا ہوا - اُلجھا ہوا + غلطان - پیچان - کسی بلا یا آفت میں پڑا ہوا - تریچ میں آیا ہوا - گھرا ہوا (۳) عاشق - فریفتہ - دل دادہ - اٹکا ہوا - دل آیا ہوا - لٹو - مفتوں - گرویدہ - موہت - لوبھن - (۴) مصروف - مشغول - لگا ہوا +

مبتلائے آفت (ف) صفت :- گرفتار بلا - مصیبت میں پھنسا ہوا - بپتا میں پڑا ہوا + آفت زدہ - مصیبت زدہ +

مبتلائے بلا (ع) صفت :- دیکھو (مبتلائے آفت) +

مبتلائے عشق (ع) صفت :- کسی کے دام عشق میں اُلجھا ہوا - شیدا - دلدادہ - فریفتہ - مفتونِ اُلفت +

مبتلا کرنا (۱) فعل متعدی :- پھانسنا - گرفتار کرنا - پھنسانا - عذاب میں ڈالنا - اُلجھانا + مائل کرنا - فریفتہ کرنا - مفتوں کرنا +

مبتلا ہونا (۱) فعل لازم :- (۱) پھنسنا - گرفتار ہونا - (۲) اُلجھنا - اٹکنا - عشق میں گرفتار ہونا - عاشق ہونا - فریفتہ ہونا ؎

شکوۂ جور کیا میں نے جو اُن سے تو کہا مبتلا آپ بھلا اور کہیں کیوں نہ ہوئے (معروف)

مَبْدَاء (ع) اسم مذکر :- جائے شروع - ظاہر ہونے کی جگہ - آغاز - شروع - ابتدا - آرمبھ - نکاس - مُول - منبع - مصدر - بنا - اصل - بنیاد - مادہ - جڑ جیسے مبدائے فساد +

مُبَدَّل (ع) صفت :- (۱) بدلا ہوا - تبدیل شدہ - متغیر - پلٹا ہوا - بدلا گیا (۲ - اسم مذکر - گریمر) مبدل منہ - وہ اسم جسکے بعد ایک اسم اُسکا بدل واقع ہو اور معنی میں جو مقصود مبدل منہ سے ہے وہی بدل سے ہوتا ہے مثلاً زید تیرا بھائی آیا - زید مبدل منہ اور بھائی اُسکا بدل ہے +

مُبَرَّا (ع) صفت :- (۱) بری - صاف - آزاد - پاک - ستھرا - نیارا (۲) بزدوکھی - معصوم - بے قصور - بے عیب - بے گناہ (۳) بیزار - دُور شدہ - متنفر +

مَبْرَز (ع) اسم مؤنث :- مقعد - گانڈ - پیخانہ نکلنے کی جگہ - سفرہ - دُبر - کُون + پیخانہ

مبن

مُبْرَم (ع) صفت :- محکم - اُستوار - مضبوط - مستحکم - سخت - ضروری - لابُد - ناقابل مرافعت - اٹل - اہٹ جیسے قضائے مُبرم +

مَبْرُور (ع) صفت :- نکوئی کردہ شدہ - نیکی کیا گیا - مقبول - گناہوں سے بری کیا گیا - مغفور - مرحوم - بیکنٹھ باشی + جنتی - پاک - مقدس +

مُبَشِّر (ع) صفت :- خوش خبری پہنچانے والا - مژدہ رساں - بشارت دہندہ +

مُبْصِر (ع) صفت :- (۱) بینائی والا - بینا - دیکھنے والا - سُجاکھا (۲) پرکھنے والا - پرکھیا - کھرا کھوٹا دیکھنے والا - جوہری - صراف - نگاہ باز ؎

ابرو کو اُسکی دیکھ کے حیران رہ گئے تھے جن مبصروں کو کہ تلوار کی نگاہ (مصحفی)

مَبْعُوث (ع) صفت :- اٹھایا گیا - برانگیختہ کیا گیا - پیدا کیا گیا - بھیجا گیا +

مَبْعُوث ہونا (۱) فعل لازم :- نبی کا بھیجا جانا +

مَبْلَغ (ع) صفت :- مصدر میمی جو زرِ نقد کی صفت میں بمعنی اسم مفعول آتا ہے - (۱) کامل - ستھرا + کھرا - پرکھا ہوا (۲) مقدار - کیفیت (۳) اندک - تھوڑا - جیسے مبلغ راہ (۴) بسیار - بہت (۵) روپیہ کی رقم - تعداد زر +

مَبْنِی (ع) صفت :- بنا کی جگہ - بُنیاد - جسکے اُوپر کسی بات کی بنا ہو - بنا کیا گیا - بنا رکھا گیا +

مبنی ہونا (۱) فعل لازم :- کسی بات کی کسی بات پر بنا ہونا - موقوف ہونا - منحصر ہونا +

مُبْہَم (ع) صفت :- ابہام کیا گیا - دربستہ - کار فروبستہ + مشتبہ - مشکوک - وہ کلام جسکا مطلب کسی طرح دریافت نہ ہو سکے - گول - گول گول - مذبذب +

مَبْہُوت (ع) صفت :- (۱) حیران - بھوچکا - متحیر - ہکّا بکّا + گنگ صم (۲-۱) نشہ میں چُور - سرشار - مخمور - دیوانہ - باؤلا +

مُبِیْن (ع) صفت :- ظاہر - آشکار + صاف + صریح + کُھلا ہوا - پرگھٹ - روشن - مبرہن - ظاہر و باہر +

مُبَیَّن (ع) اسم مذکر :- (۱) بیان کیا گیا - برنن کیا گیا - جتایا گیا - پرکاش کیا گیا - (۲ - نحو میں) وہ اسم جسکے بعد ایک جملہ اُسکی تفسیر میں واقع ہو - اس جملہ کو جملۂ بیانیہ کہتے ہیں +

مَپان (ہ) اسم مؤنث :- ناپ - نپت - مپائی - ماپ - پیمایش - پیموُدگی +

مَپانا (ہ) اسم مذکر :- پیمانہ - کیل - ماپنے کی چیز - مقیاس جیسے جُوتی کا مپانا لیجاؤ اور اُسکے موافق بنا لاؤ +

مپانا (ہ) فعل متعدی :- (عوام) نپوانا - پیمایش کرانا +

مپت (ہ) اسم مؤنث :- پیمایش - ناپ - مقیاس +

مپنا (ہ) فعل لازم :- ناپا جانا - پیمایش ہونا - مپائی ہونا - گز یا جریب سے اندازہ کیا جانا -

مپہ

مپنوانا (ہ) فعل متعدی :۔ نپوانا۔ پیمائش کرانا۔ ناپ کرانا +

مَت (ہ) کلمۂ نفی جو امر کے ساتھ آتا ہے :۔ لا۔ نہ۔ نہیں۔ متی :۔ جیسے مت کرو اور جو بھگتے نرکار۔ مت لا۔ مت کھا وغیرہ ؎

میرے تغییر حال پر مت جا　　اتفاقات ہیں زمانے کے　　(میر)

مت رکھ روا یہ مجھ پہ کہ عمال کے تئیں　　تیری سلامتی میں کروں مجرا سلام　　(سودا)

مت پوچھو (محاورہ) قابل بیان نہیں۔ تعریف سے باہر ہے ؎

ڈوم کی چھوری کی مت پوچھو　　رہبر راتجھے تو ہائے گاوے ہے کے　　(دریبر)

مت کر ساس بُرائی تیرے بھی آگے جائی (ہ) کہاوت عجو :۔ بدی کا نتیجہ بدی ہی ہوتا ہے + جیسا تو پرائی بیٹی کے ساتھ کرے گی ویسا ہی کوئی تیری بیٹی کے ساتھ کریگا

مت (ہ) اسم مؤنث :۔ (۱) سمجھ۔ بوجھ۔ بُدھی۔ گیان۔ ہوش۔ فہم۔ ادراک۔ فہم و فراست۔ عقل۔ زیرکی۔ خرد۔ دانائی۔ چترائی۔ ہوشیاری + رائے + عادت +

اے جان لڑکپن کی تری مت نہیں جاتی　　ہاں سچ ہے کہ بگڑی ہوئی عادت نہیں جاتی (نسیم)

اُلٹی ہے مت اُنکی تجھے بوسہ ہی ملیگا　　آتش حرکت قابل دشنام کئے جا　　(آتش)

(۲) اسم مذکر :۔ مذہب۔ ملت۔ دھرم۔ فرقہ۔ پنتھ + عقیدہ۔ اعتقاد + یقین۔ نشچے۔

مت پھرنا (ہ) فعل لازم :۔ (۱) رائے بدلنا۔ رائے قائم نہ رہنا۔ رائے پلٹنا۔

اُلٹی تقدیر مری قسمت اغیار پھری　　ہائے کیسی تری مت اے بت اغیار پھری (صبا)

(۲) سمجھ اُلٹنا۔ اوندھی سمجھ ہونا۔ عقل ماری جانا +

مت دینا (ہ) فعل متعدی :۔ رائے دینا۔ تدبیر بتانا۔ صلاح دینا۔ مشورہ دینا۔ عقل کی بات بتانا + نصیحت کرنا۔ اپدیش دینا۔ سیکھ دینا +

مت ماری جانا (ہ) فعل لازم :۔ (عو) عقل ماری جانا۔ عقل زائل ہونا۔ مت گُم ہونا۔ عقل سے خارج ہونا۔ عقل کا جاتا رہنا۔ بیوقوف بننا۔ ہوش و حواس یا سُدھ بُدھ نہ رہنا۔ یہ اہل پنجاب کا محاورہ ہے مگر اب اور لوگ بھی بولنے لگے ہیں

کل زنانخی کیا کہوں کیا میری مت ماری گئی　　لے گیا رنگیں مجھے دیکر بتو لابو غبند　　(رنگین)

بکھٹ کو ہماری اگر اسواری گئی ہے　　تو ساں بھی لگی ساتھ ہی خواری گئی ہے
سنتے ہیں کہ کہتی ہوئی پنہیاری گئی ہے　　لو دیکھو بڑھاپے میں یہ مت ماری گئی ہے
سب چیز کو ہوتا ہے بُرا ہائے بڑھاپا
عاشق کو تو اللہ نہ دکھلائے بڑھاپا　　(نظیر)

مت ہین (ہ) صفت :۔ (ہندو) عقل سے خارج۔ بے عقل۔ بیخرد۔ مورکھ۔ بُدھو (۲) لامذہب۔ بے دین۔ ملحد۔ اور عربی (اس معنی میں یہ لفظ مت بمعنی مذہب سے متعلق ہے)

متا (ہ) اسم مذکر :۔ (ہندو) رائے۔ خیال + صلاح۔ مشورہ (یہ لفظ مت کا مزید علیہ ہے)

متّا

متا کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ (ہندو) صلاح و مشورہ کرنا + باہم سازش کرنا +

مُتابَعت (ع) اسم مؤنث :۔ (۱) پیروی۔ تقلید (۲) تابعداری۔ اطاعت۔ فرمانبرداری۔ بجا آوریٔ حکم +

مُتاثِر (ع) صفت :۔ (۱) اثر پذیر۔ اثر قبول کرنے والا۔ مؤثر۔ کارگر۔ (۲) دل میں بیٹھنے والا۔ دلگداز۔ جگرسوز۔ رقت انگیز۔ دل کو لگ جانے والا +

متاخِرین (ع) اسم مذکر :۔ متاخر کی جمع۔ پچھلے زمانے والے۔ اخیر کے زمانے والے اس زمانے کے۔ اب کے۔ حال کے زمانہ کے لوگ۔ پچھلے لوگ۔ متقدمین کا نقیض +

مُتاس (ہ) اسم مؤنث :۔ (عوام) موتنے یا پیشاب کرنے کی حاجت۔ بول کرنے کی خواہش۔ احتیاج بول +

متاس لگنا (ہ) فعل لازم :۔ پیشاب لگنا۔ موتنے کی حاجت ہونا۔ بول کی احتیاج ہونا

مُتاسا (ہ) اسم مذکر :۔ وہ شخص جسے پیشاب کرنے کی سخت حاجت ہو۔ بول کرنے کا خواہاں۔ بول گرفتہ +

مُتاع (ع) اسم مذکر :۔ پونجی۔ سوداگری کا مال اسباب۔ رخت۔ اثاثہ۔ چیز۔ بست + وہ چیز جس سے نفع حاصل ہو جیسے تجارت کا مال +

(اہل دہلی مؤنث اور اہل لکھنؤ مذکر بولتے ہیں ؎

بلا نما تنگری آتی ہے ظالم تیرے غمزے کو　　متاع صبر و طاقت سب مری اک پل میں غارت کی (ظفر)

کی گھر ریزی ہمارے آبلوں نے ٹوٹ کر　　تھا متاع عمر جو وقف بیاباں ہو گیا　　(نسیم لکھنوی)

مُتالی (ہ) اسم مؤنث :۔ (۱) وہ جگہ جو گھوڑے کے پیشاب کرنے کے واسطے مختص ہو گھوڑے کے موتنے کی جگہ ؎

سڑتے تھے پھول جوش تھا گند و بہار کا　　کچھ کم متالی سے روش بوستاں تھی (رنگین)

(۲) اخور۔ کوڑا کرکٹ۔ طویلہ کی وہ گھانس جس پر گھوڑوں نے موتا ہو +

مُتاعی (ع) اسم مؤنث :۔ ملازمتہ۔ اہل تشیع میں وہ عورت جس سے متعہ کیا گیا ہو۔ چند روزہ بیوی۔ نکاحی سے کم درجہ کی بیوی ؎

نکاحی بیوی کرلے نکالا متاعی رنڈی کو گھر میں نے الا　　بنایا صاحب امام باڑا خدا کی مسجد کو تم نے ڈھا کر (میر یار علی)

مُتانا (ہ) فعل متعدی :۔ موتانا (۱) بچے کو پیشاب کرانا + کسی جانور کو مُدر ادویات سے پیشاب کرانا (۲) اسم مذکر :۔ مثانہ۔ پھکنا۔ پیشاب رہنے کی جگہ (۳) اندری۔ ذکر۔ پیشاب گاہ۔ پہاڑی لوگ اسے موتنا کہتے ہیں +

مَتانَت (ع) اسم مؤنث :۔ مضبوطی۔ محکمی۔ استواری۔ سنگینی۔ وزن۔ پختگی۔ جیسے متانت کلام +

مُتاہِّل (ع) صفت :۔ اہل یا اہلیہ کرنے والا۔ جورو کرنے والا۔ کنبہ دار۔ قبیلہ دار۔

متنب

جو اُدھیڑنے والا + بیاہا ہوا۔ کوارا کا نقیض +

مُتَبایِن (ع) صفت:۔ باہم جدا۔ باہم مختلف۔ متناقض۔ دو ایسے مخالف کہ ایک دُوسرے پر صادق نہ آسکیں۔ انمیل +

مُتَبَحِّر (ع) صفت:۔ بہت بڑا عالم۔ فاضلِ اجل + علم کا دریا۔ دریائے علم۔ بحرالعلوم۔

مُتَبَرَّک (ع) صفت:۔ (۱) پاک صاف۔ مقدس۔ پوتر۔ منزہ۔ مبرا + برکت یافتہ۔ برکت دار۔ (۲) قابلِ تعظیم۔ معزز۔ بزرگوار۔ بزرگ۔ آدر جوگ + فرشتہ خُو۔ فرشتہ خصلت۔ ملکی صفات +

مُتَبَسِّم (ع) صفت:۔ (از تبسم) (۱) مُسکرانے والا۔ آہستہ ہنسنے والا (۲) شگفتہ۔ کھلا ہوا +

مُتَبَنّٰے (ع) صفت:۔ گود لیا ہوا۔ فرزند بنایا ہوا۔ پِسرِ خواندہ۔ فرزندی میں لیا ہوا۔ لے پالک۔ پالا ہوا + بالک پُتر۔ دھرم پتر +

مُتَبَنّٰے کرنا (۱) فعل متعدی:۔ گود لینا۔ فرزندی میں لینا۔ بیٹا بنانا۔ بیٹا کرلینا +

مُتَجاوِز (ع) صفت:۔ تجاوز کرنے والا۔ گزرنے والا۔ اپنی حد سے گزر جانے والا +

مُتَّحِد (ع) صفت:۔ اتحاد کیا گیا۔ ایک کیا گیا۔ ایک + ملا ہوا + متفق۔ شامل۔ مشمول + مخلوط۔ پیوستہ +

مُتَحَرِّک (ع) صفت:۔ (۱) قابلِ حرکت۔ حرکت کرنے والا۔ چلتا پھرتا۔ جُنبان۔ ہِلتا پھرتا۔ چلتا ہوا۔ رمتا۔ رواں۔ جاری۔ متدائر۔ حرکت پذیر + منقول۔ (۲۔ نحو) وہ حرف جو زیر یا زبر یا پیش رکھتا ہو +

مُتَحَقَّق (ع) صفت:۔ تحقیق کیا گیا۔ درست۔ ٹھیک۔ صحیح۔ تحقیق + مصدّقہ +

مُتَحَقَّق کرنا (۱) فعل متعدی:۔ تحقیق کرنا۔ ثابت کرنا۔ تصدیق کرنا۔ جانچنا۔ امتحان کرنا۔ پرکھنا کرنا۔ تجربہ سے معلوم کرنا +

مُتَحَمِّل (ع) صفت:۔ برداشت کرنے والا۔ صابر۔ بُردبار۔ سنتوکھی۔ گمبھیر۔ مستقل مزاج۔ ثابت قدم +

مُتَحَیِّر (ع) صفت:۔ حیران۔ بھچک۔ متعجب۔ بھوچکا۔ حیران و پریشان۔ حیرت زدہ۔ دنگ۔ حواس باختہ۔ سراسیمہ۔ ہکا بکا۔ بہوت +

مُتَخاصِم (ع) صفت:۔ خصومت کرنے والا۔ جھگڑالُو۔ دشمن۔ مخالف + مدعی۔ لڑنیوالا

مُتَخاصِمَین (ع) اسم مذکر:۔ مدعی اور مدعا علیہ۔ طرفین جو جھگڑا کریں۔ باہم مخالف فریقین

مُتَخَلخَل (ع) صفت:۔ (۱) اندر سے خالی۔ پولا جو ٹھوس نہ ہو۔ (۲۔ ا) ڈھیلا۔ ڈھیلا ڈھالا۔ جیسے یہ انگرکھا تو متخلخل ہوگیا +

مُتَخَلِّص (ع) صفت:۔ تخلص رکھنے والا۔ ملقب۔ موسوم۔ مسمیٰ۔ نامزد۔ مخاطب۔ معروف

متر

مُتَخَیَّل (ع) صفت:۔ خیال کیا گیا + موہوم +

مُتَخَیِّلہ (ع) اسم مذکر:۔ (۱) خیال کیا گیا + محلِ خیال یعنی دماغ (۲) بکسرِ یائے تحتانی قوتِ خیالی۔ قوتِ متصورہ + خیال۔ تصور۔ وہم۔ گمان۔ قیاس۔ سوچ بچار۔ دماغ کی اُس قوت کا نام جو بعض صُورتوں کو بعض معنی سے ملاتی اور کبھی دیکھی یا اَن دیکھی سچی خواہ جھوٹی چیزوں کو منقوش کرتی ہے +

مُتَداوَل (ع) صفت:۔ ہاتھوں ہاتھ پُہنچی ہوئی چیز۔ دست بدست پھری ہوئی چیز۔ نوبت بہ نوبت گرفتہ شدہ۔ مروج +

مُتَدَیِّن (ع) صفت:۔ (۱) دیندار۔ مومن (۲) امانت دار۔ امین۔ دیانتدار۔ دھرم آتما۔ دھرمی۔ ایماندار۔ سچا۔ کھرا۔ کھرتل۔ معاملہ کا سچا۔ راست معاملہ۔ راست بازی۔ ایماندار۔ راسخ الاعتقاد۔ بات کا پورا +

مُتَذَکِّرہ (ع) صفت:۔ ذکر کیا گیا۔ بیان کیا گیا۔ مذکورہ مصرحہ +

مُتَذَکِّرۂ بالا (ع + ف) صفت:۔ جسکا اُوپر ذکر آچکا ہو۔ مرقومۂ بالا +

مِتْر (س) اسم مذکر:۔ (ہندو) (۱) دوست مخلص۔ یار۔ منتر۔ میت۔ محب۔ حبیب۔ اخلاص مند۔ آشنا۔ ہتو۔ (۲) خیرخواہ۔ خیر اندیش۔ بہی خواہ (۳) یاور۔ مددگار۔ ساتھی۔ جانی۔ سہایک (۴) مصاحب۔ ہمنشین۔ جلیس +

مِتَّر (د) اسم مذکر:۔ (گنوار متّر) (۱) کھیل کا افسر۔ وہ لڑکا جو کھیل میں سردار بنایا جائے۔ سرگروہ۔ سرغنہ۔ کپتان۔ صوبہ دار +

مُتَرادِف (ع) صفت:۔ ہم ردیف۔ ایک دُوسرے کے پیچھے سوار ہونیوالا۔ ہم معنی۔ متحد المعنی۔ سمارتھی۔ دو ایسے لفظ جنکے معنی ایک ہی ہوں باہم مترادف کہلاتے ہیں۔ سمرتھی +

مُتَرْجِم (ع) اسم مذکر:۔ ترجمہ کرنے والا۔ ایک زبان سے دُوسری زبان میں بیان کرنے والا۔ ترجمان۔ دوبھاشیا + شارح۔ ٹرنیس لیٹر۔ ترجمہ نویس۔ سنگرہ کاری +

مُتَرَدِّد (ع) صفت:۔ (۱) آنے جانے والا۔ تردد کرنے والا۔ (۲) متفکر۔ فکرمند۔ چنتاوان۔ مشوش۔ سوچ میں رہنے والا۔ سوچ کرنیوالا (۳) پس و پیش میں سوچنے والا۔ پس و پیش کرنیوالا۔ دُبدھا میں رہنے والا (۴) مضطرب۔ بیقرار۔ آشفتہ۔ پریشان

مُتَرَشِّح (ع) صفت:۔ تراویدہ۔ ٹپکنے والا + مجازاً ظاہر ہونے والا۔ ظاہر عیاں۔ آشکارا جیسے "اُنکے مضمون سے مترشح ہوتا ہے" +

مُتَرَصِّد (ع) صفت:۔ امیدوار۔ متوقع۔ امید رکھنے والا۔ آس رکھنے والا۔

مَتْرُوک (ع) صفت:۔ ترک کردہ شدہ۔ چھوڑا گیا + منسوخ۔ خارج شدہ۔

متز

مخرّج - باطل معطّل - بیرداج + رد کیا گیا + ٹکسال باہر - تجدیا گیا + نامنظور - دل سے اترا ہوا +

مُتزائد (ع) صفت:- بڑھنے والا - زاید ہونے والا - زیادہ ہونے والا - جیسے حرکت متزائد جو دمبدم بڑھتی جائے +

مُتزلزِل - (ع) صفت:- ڈگمگانے والا - لرزندہ - لرزاں - جُنبش کرنیوالا - لڑکھڑانے والا - کانپنے والا +

مُتساوی (ع) صفت:- باہم برابر - ایک دُوسرے کے مساوی - برابر - ایک پرمان - ہموزن - ہمرنگ - ہم مقدار - ہمسر - مقابل ہمتا - ہم قدر - ہم قیمت +

مُتسلِّط (ع) صفت:- غالب ہونے والا - غالب - غلبہ کرنے والا + قبضہ کرنے والا قابض - مختارِ کُل - کُل مختار +

مُتشابہ (ع) صفت:- (۱) ہمشکل - ہم صُورت - ہمتا - ہم مثل - نظیر - سمان - موافق - یکساں - مقابل - برابر - مانند - سمانتا (۲) جسکے معنی میں کچھ شُبہ ہو - مخفی المعنی - مشتبہ - مشکوک (۳ - اسم مذکر) بھُول - چُوک - شبہ - جیسے قرآن شریف میں بعض آیات کے یکساں آجانے سے شبہ پڑکر کہیں سے کہیں پڑھجاتے ہیں +

مُتشابہ لگنا (۱) فعل لازم:- شُبہ پڑنا - کہیں سے کہیں پڑھنے لگنا - بھُول میں پڑنا - چُوکنا (یہ محاورہ خاص قرآن شریف کے واسطے ہے کیونکہ اُس میں بعض آیات کے مختلف موقعوں پر آجانے سے حافظ لوگ کہیں سے کہیں پڑھجاتے ہیں جس سے سُوقِ عبارت میں فرق آجاتا ہے)

مُتشرِّع (ع) صفت:- پابندِ شریعت - بھگت - پارسا - پرہیزگار - پکّا دیندار - سادھو - سنت +

مُتشکِّل (ع) صفت:- تشکل اختیار کرنے والا - کوئی صُورت قبُول کرنے والا +

مُتصاعِد (ع) صفت:- صعُود کرنے والا - اُوپر چڑھنے والا - اُوپر ہونے والا +

مُتصدِّع (ع) صفت:- دردسر کرنے والا - دردسر دینے والا - تصدیعہ دینے والا - تکلیف دہندہ - متکلف +

مُتصدّی (ع) صفت:- (۱) پیش آنے والا + پیشکار + دیوان (۲) ذمّہ دار - کفیل (۳) منتظم - انتظام کرنے والا (۴) منشی - محرر - کاتب - دبیر - نقلنویس - کاتب - کاپی کرنے والا (۵) مُشرف - محاسب - حساب داں - جمع خرچ نویس + پٹواری (۶) نائب - مُنیم - گماشتہ - ایجنٹ +

مُتصرِّف (ع) صفت:- قابض - تصرف کرنے والا - قبضہ کرنے والا +

مُتصِف (ع) صفت:- جسکے ساتھ کوئی وصف لگا ہو - موصُوف - تعریف کیا گیا - صفت کردہ شدہ +

متع

مُتّصِل (ع) صفت:- اتّصال رکھنے والا - پاس - قریب - لگا ہوا - لگوان - جُڑوان - پیوستہ - نزدیک - ملحق - مماس - بھڑوان + برابر - متواتر - لگاتار - پے درپے - تابڑتوڑ - پیاپے - وباوب ؎

اب نہ ہے بزمِ طرب ہوگیا گانا رونا - رات بھر سارے محلے کو جگانا رونا

صحن میں گھر کے دالان میں آنا رونا - خون دل متّصل آنکھوں سے بہانا رونا

خاک پر لیٹ کے ہر شام سحر کرتی ہُوں

زندگی مردہ کی مانند بسر کرتی ہُوں

مُتصوَّر (ع) صفت:- تصوّر کیا گیا + خیال کیا گیا - بچارا ہوا - سوچا ہوا +

مُتضاد (ع) صفت:- (۱) باہم مخالفت کرنے والا - متبائن - متناقض - منافی - مخالف - برعکس - اُلٹا - ناموافق (۲) ایک صنعت کا نام جسمیں مخالف اور متضاد معانی کے الفاظ لائے جاتے ہیں - جیسے زمین آسمان - ٹھنڈا گرم وغیرہ +

مُتضمِّن (ع) صفت:- درضمن گیرندہ - پیٹ میں لینے والا + شامل - مشتمل - مندرج - داخل - مشمُولہ +

مُتعارِف (ع) صفت:- معرُوف - مشہُور - آپسمیں تعارف رکھنے والا - جان پہچان - جسمیں کچھ پوچھنے کی حاجت نہ پڑے +

مُتعارفہ (ع) صفت:- مشہُورہ - مشہُور - جو قابلِ اعتراض نہ ہو - قابلِ تسلیم - بدیہہ - ظاہر - جیسے علُوم مُتعارفہ (تحریر اقلیدس) +

مُتعاقِب (ع) صفت:- (۱) پیچھے سے آنے والا - مترادف - پس روندہ - تعاقب کرنے والا (۲) جانشین - ولیعہد + اولاد +

مُتعال (ع) صفت:- بلند - عالی - برتر - بزرگ - جیسے ایزد متعال + (اصل میں متعالی تھا جو تعالی کا صیغہ اسم فاعل اور باب تفاعُل سے ناقص واوی ہے تعلیل کے بعد متعال رہ گیا ہے یعنی بلند ہونے والا)

مُتعجِّب (ع) صفت:- تعجب کرنے والا - حیرت میں رہنے والا - دنگ - ہک دک - حیران - حیرت زدہ - متحیّر +

مُتعدِّد (ع) صفت:- (۱) گنے ہوئے - گنتی کے - چند - شمار کردہ شدہ - تھوڑے (۲) بہت - بہت سے - بہتیرے (۳) مختلف - متفرق - جدا جدا +

مُتعدّی (ع) صفت:- (۱) تجاوز کرنے والا (۲) اُڑکر لگنے والی بیماری - ایک سے دُوسرے کو تُرت ہوجانے والی بیماری (۳ - نحو) وہ فعل جو مفعُول کو بھی چاہے

مُتعرِّض (ع) صفت:- آگے آنے والا - روکنے والا - مزاحم ہونے والا - اعتراض کرنے والا

مُتعصِّب (ع) صفت:- تعصب کرنے والا - دین کی ترجیح کرنے والا - مذہب کا پکا

مُتعفِّن (ع) صفت:- (۱) عفونت رکھنے والا - سڑا ہوا - بُسا ہُوا - جسمیں سڑاند آئے

بدبُودار (۲- مجازاً) مہلک - فاسد +

مُتَعَلِّق (ع) صفت :- (۱) تعلق رکھنے والا - لگاؤ رکھنے والا - علاقہ رکھنے والا + (۲) سمبندھی - رشتہ دار - قرابتی (۳) شامل - متضمن - مشمولہ - منسلک (۴) تابع ماتحت - وابستہ - آذِمین +

مُتَعَلِّق کرنا (۱) فعل متعدی :- (۱) لگانا - ملانا - ملحق کرنا - شامل کرنا + پیوستہ کرنا - سانٹنا (۲) ساتھ لگانا - جوڑنا - ٹانکنا - چسپاں کرنا - نتھی کرنا (۳) سپرد کرنا - سونپنا -

مُتَعَلِّقات (ع) (متعلق کی جمع) بال بچے - کنبہ قبیلہ +

مُتَعَلِّقِین (ع) صفت :- (۱) (متعلّق کی جمع) تعلق رکھنے والے - لواحق - مجازاً بال بچے گھر کے لوگ - وابستگان (۲) نوکر چاکر - شاگرد پیشہ +

مُتَعَلِّم (ع) صفت :- تعلیم پانے والا - طالب علم - مبتدی - تلمیذ - شاگرد - چیلا - چٹّا +

مُتعَہ (ع) اسم مذکر :- چند روزہ نکاح جو شیعہ مذہب میں جائز رکھا گیا ہے یعنی کچھ مُدت کے واسطے عورت سے نکاح کر لینا +

مُتَعَہِّد (ع) صفت :- (۱) ذمہ دار + کام میں مشغول (۲) جس سے عہد کیا گیا ہو - عہد کردہ شدہ - وہ سرکاری یورپین ملازم جو ولایت سے عہد نامہ دے کے آتے ہیں - (۳) ہمعصر - ہم عہد - ایک زمانہ کے (۴) ٹھیکہ دار - مستاجر - کنگنے دار +

مُتَعَیَّن (ع) صفت :- مقرر کیا گیا - کسی کام پر لگایا گیا - تعین کردہ شدہ +

مُتَعَیَّن کرنا (۱) فعل متعدی :- مقرر کرنا - نوکر رکھنا - کام پر لگانا - تعینات کرنا - نامزد کرنا - نامور کرنا +

مُتَعَیَّن ہونا (۱) فعل لازم :- مقرر ہونا - نوکر ہونا - کام پر لگنا - تعینات ہونا - نامزد ہونا - ملازم ہونا - چہرہ لکھا جانا - مامور ہونا +

مُتَغَیِّر (ع) صفت :- (۱) متبدل - تبدیل ہونے والا - تغیر پزیر - پلٹ جوگ - قابل تغیر (۲) غیر مستقل - بے ثبات - اکھڑ +

مُتَغَیَّر (ع) صفت :- تغیر کیا گیا - بدلا گیا + تبدیل شدہ - پلٹا ہوا - انقلاب شدہ - انحراف کردہ شدہ - منحرف +

مُتَفاوَت (ع) صفت :- تفاوت کیا گیا - فرق کیا گیا - بعید - دُور دراز - فرق کردہ شدہ + متباین - متضاد - نیارا - مخالف +

مُتَفَحِّص (ع) صفت :- ڈھونڈنے والا - تلاش کرنے والا - کاوندہ - جستجو کرنے والا - متلاشی - کھوجنے والا - محقق - تجسس کرنے والا - تحقیق کنندہ - تگ و دو کرنے والا +

مُتَفَرِّق (ع) صفت :- فرق کیا گیا - جدا جدا - الگ الگ - مختلف - بھانت بھانت کا - علیحدہ علیحدہ - نیارا - انیارا - فرق فرق سے - منفصل - پراگندہ - منتشر - پریشان - تتر بتر - بکھرا ہوا

مُتَفَرِّق کرنا (۱) فعل متعدی :- جدا کرنا - نیارا کرنا - پراگندہ کرنا - تتر بتر کرنا - منتشر کرنا - بکھیرنا - پھیلانا - الگ الگ کرنا +

مُتَفَرِّقات (ع) اسم مؤنث :- (۱) مختلف چیزیں - اشیائے مختلف - متفرق چیزیں (۲) حساب کی مختلف رقمیں - رقوم مختلفہ - (۳) زمین کے وہ جدا جدا اور مختلف حصے جو ایک گانو یا املاک میں شامل ہوں +

مُتَّفِق (ع) صفت :- (۱) اتفاق کرنے والا + ملا ہوا - شامل - جُڑا ہوا - لگا ہوا + (۲) راضی - رضامند - موافق (۳) ایک دل - ایک رائے - ایک زبان - ہمرائے - یک رنگ - ہمدل - ہمزبان - ہم صلاح - ہم مشورہ - ایک مُنہ +

مُتَّفِقُ الرّائے (ع) صفت :- ہمرائے - ہم صلاح - ہم مشورہ - شریک الرائے - ایک چت +

مُتَّفِق الکلمہ (ع) صفت :- یکزبان - ایک مُنہ - ہمزبان - ہمرائے - ہم صلاح - ہم مشورہ +

مُتّفِق اللفظ (ع) صفت :- دیکھو (متفق الکلمہ) +

مُتَّفَق علیہ (ع) صفت :- جس پر اتفاق کیا گیا ہو - جس پر سب اتفاق کرنے والے ہوں - سب کی رائے اور مرضی کے موافق +

مُتَّفِق ہونا (۱) فعل لازم :- (۱) موافق ہونا - شریک الرائے ہونا - ہمزبان ہونا - (۲) ایک دل ہونا +

مُتَفَکِّر (ع) صفت :- فکر مند - جس کو فکر ہو - چنتا وان - مغموم - دلگیر - اُداس - سُست +

مُتَفَنِّن صفت :- ذو فنون - عیار - فن فریب جاننے والا - فطرتی - حیلہ باز - چھلیا - دغا باز - فریبی - چالاک +

مُتَفَنِّی (ع) صفت :- حکمتی + فن فریب جاننے والا - مکار - حیلہ باز - فریبی - دھوکے باز - فیلسوف - عیار +

مُتَقاضی (ع) صفت :- تقاضا کرنے والا - طلب کرنے والا - مطالبہ کرنے والا - مانگنے والا +

مُتَقَدِّم (ع) صفت :- پیش ہونے والا - آگے بڑھنے والا + اگلا - پہلے کا - سلف کا - سابق کا - پُرانا - پراچین - پہلے زمانہ کا +

مُتَقَدِّمِین (ع) اسم مذکر :- (متقدم کی جمع) پہلے زمانے کے لوگ - پراچین +

مُتَّقی (ع) صفت :- پرہیزگار - گناہوں سے بچنے والا - خلاف شرع سے پرہیز کرنے والا - زاہد - عابد - پارسا - خدا پرست - بھگت - دیندار - دھرمی - ستی - جتی - صوفی صافی +

مُتَکَبِّر (ع) صفت :- تکبر کرنے والا - مغرور - گھمنڈی - خود پسند - اِترانے والا +

مُتَکَفِّل (ع) صفت :- ضامن - کفیل - ذمہ دار - متعہد + آڑ کرنے والا +

متکیف (ع) صفت:۔ (۱) تکییف کرنے والا + کوشش کرنے والا۔ (۲) تکییف دہندہ۔ تصدیعہ دینے والا +

متکلم (ع) صفت:۔ بولنے والا۔ کلام کرنے والا۔ بات کرنے والا۔ تقریر کرنے والا +

متکلمین (ع) اسم مذکر:۔ (۱) کلام کرنے والے (۲) علم کلام جاننے والے۔ مذہبی باتوں کو عقلی دلیلوں سے ثابت کرنے والے۔ (۳۔ صفت) خوش گفتار۔ شیریں زبان۔ خوش بیان۔ خوش تقریر +

متلاشی (ع) صفت:۔ (۱) سرگرداں۔ پریشاں۔ خراب و خستہ (۲) نیست و نابود معدوم۔ فنا ہونے والا۔ مٹنے والا (۳۔ ۱) تلاش کرنے والا۔ ڈھونڈنے والا۔ کھوجی (اخیر معنی میں یہ لفظ ترکی تلاش سے اُن لوگوں نے جن کو عربی و ترکی کی خبر نہیں بنایا ہے جو محض غلط ہے کیونکہ عربی قاعدہ یہاں جاری نہیں ہو سکتا تلاشی البتہ تلاش کرنیوالا بقاعدۂ فارسی بن سکتا ہے اوّل و دوم معنی میں عربی ہے جو تلاشے سے مشتق ہے)

متلذذ (ع) صفت:۔ لذت اُٹھانے والا۔ مزا لینے والا۔ ذائقہ چکھنے والا۔ سواد پانے والا۔ محظوظ ہونے والا۔ لطف اُٹھانے والا +

متلون (ع) صفت:۔ رنگ برنگ ہونیوالا۔ رنگ اختیار کرنے والا۔ وہ شخص جسکے مزاج میں استقلال نہ ہو۔ تغیر پذیر۔ تبدل پذیر۔ متغیر۔ گھڑی میں تولہ گھڑی میں ماشہ + وہمی۔ وسواسی + موم کی ناک۔ طرح طرح کا۔ رنگ برنگ کا +

متلون مزاج (ع) صفت:۔ جسکے مزاج میں استقلال نہ ہو۔ اوچھا۔ وہمی۔ وسواسی۔ خفقانی۔ تولہ ماشہ +

متلی (ہ) اسم مونث:۔ غثیان۔ مالش۔ دلشوری۔ طبیعت کا غذا یا خلط ٹھوڑی کے معدہ سے دفع کرنے کے واسطے تقاضا کرنا + اُبکائی +

متمادی (ع) صفت:۔ دراز۔ لمبا۔ طویل۔ بعید +

متمتع (ع) صفت:۔ تمتع اُٹھانے والا۔ فایدہ اُٹھانے والا۔ برخوردار۔ مستفید +

متمرد (ع) صفت:۔ سرکش۔ نافرمان۔ باغی۔ منحرف۔ پھرا ہوا۔ اُپادھی۔ نٹ کھٹ۔ نٹ کھٹی کرنے والا +

متملق (ع) صفت:۔ تملق کرنے والا۔ خوشامدی۔ چاپلوسی کرنے والا۔ لَلّو پَتّو کرنے والا۔ ست بچنی۔ ہاں میں ہاں ملانے والا۔ کھیسے سیلانے والا +

متمکن (ع) صفت:۔ جاگزیں۔ جگہ پکڑنے والا + قایم +

متمم (ع) صفت:۔ (۱) تمام کرنے والا۔ کامل کرنیوالا۔ پورا کرنے والا۔ ختم کرنے والا۔ (۲۔ اقلیدس۔ اسم مذکر) جو سطح متوازی الاضلاع کسی سطح متوازی الاضلاع کو تمام کرے اُسے اُس سطح کا متمم کہتے ہیں۔ کسی سطح متوازی الاضلاع کے علَم کا حصّہ

متمنی (ع) صفت:۔ تمنا کرنے والا۔ آرزو رکھنے والا۔ آرزومند۔ خواہشمند۔ مشتاق۔ ارمان رکھنے والا +

متمول (ع) صفت:۔ دولتمند۔ مالدار۔ دھنی۔ تونگر۔ امیر +

متن (ع) اسم مذکر:۔ (۱) پشت۔ پیٹھ (۲) مضبوط۔ اُستوار۔ مستحکم (۳) سخت اور اونچی زمین (۴۔ مجازاً) کتاب کی اصل عبارت جسکی شرح کی جائے۔ وہ عبارت جو کتاب کے بیچ میں ہو (۵) بیچ۔ درمیان۔ وسط + درمیانی حصّہ + ہو دہ جیسے دوشالے کا متن۔ کتاب کا متن (یہ نسخہ تائے مثناۃ پڑھنا غلط ہے) +

متنا (ہ) اسم مذکر:۔ (مرکبات) مُوتنے والا۔ جیسے نین مُتنا +

متنازع (ع) صفت:۔ جھگڑا کیا گیا + وہ چیز جسپر جھگڑا ہو +

متناسب (ع) صفت:۔ نسبت رکھنے والا۔ تناسب رکھنے والا +

متناقص (ع) صفت:۔ نقص رکھنے والا۔ کم۔ ناقص۔ ناتمام +

متناقض (ع) صفت:۔ نقیض رکھنے والا۔ مخالف۔ متضاد۔ برعکس۔ اُلٹا متباین۔ منافی +

متناہی (ع) صفت:۔ انتہا کو پہنچنے والا۔ انت کو پہنچنے والا جیسے فیض نامتناہی وغیرہ

متنبہ (ع) صفت:۔ (۱) تنبیہ کیا گیا + خبردار کیا گیا۔ جتایا گیا۔ خبردار۔ ہوشیار چوکس (۲) آگاہ۔ واقف۔ مطلع +

متنبہ کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ جتانا۔ آگاہ کرنا۔ خبردار کرنا۔ ہوشیار کرنا۔ چوکس کرنا +

متنجن (ف) اسم مذکر:۔ وہ مزعفر جسمیں گوشت بھی ڈالا جائے۔ ایک قسم کا میٹھا پلاؤ جس میں نیبو کی ترشی بھی پڑتی ہے +

متنفر (ع) صفت:۔ نفرت کرنے والا۔ گھن کھانے والا + وحشت کرکے بھاگنے والا۔ کراہیت کرنے والا + بیزار ہونے والا۔ بیزار۔ رمندہ +

متنفس (ع) صفت:۔ (۱) جاندار۔ روح انسانی رکھنے والا + نفس رکھنے والا۔ (۲) شخص واحد۔ نفر۔ بشر۔ آدمی۔ انسان + فرد +

متواتر (ع) صفت:۔ پے درپے آنے والا۔ یکے بعد دیگرے۔ لگاتار + جاری۔ سلسلہ وار۔ علی الاتصال۔ متسلسل +

متوازی (ع) صفت:۔ باہم برابر ہونے والا + باہم برابر فاصلہ پر رہنے والا۔ جیسے خطوط متوازی جو آپسمیں نہیں مل سکتے +

متواضع (ع) صفت:۔ تواضع کرنے والا۔ فروتن۔ عاجزی کرنیوالا + خاطر و مدارات کرنیوالا۔

متوالا (ہ) صفت:۔ (۱) مست۔ مدہوش۔ نشہ میں چُور۔ مخمور۔ مدھ ماتا۔ خراب۔ سکران۔ ستانہ ۵

خاق ابرو میں گم اس شیشۂ دل کو بکھرے — جھومتا جاتا ہے اب اے مرے متوالے تو (الفیرا)

محفلِ دشمن سے مری بیخودائی کے لئے — جھوم کر آنا وہ ترا ہائے متوالے مرے (داغ)

چھوڑتے دخترِ رز کو ہیں کوئی متوالے — ضدا ہی فاحشہ سے کرتے ہیں حرمت والے (ظفر)

(۲- مجازاً) گھمنڈ کرنے والا۔ اترانے والا۔ فخر کرنے والا۔ جیسے جیجا کے مال پر سالا متوالا (۳) وہ بڑا گول پتھر جو پہاڑ کے اوپر سے دشمن کو دفع کرنے کے واسطے لڑھکا دیتے ہیں رفتہ رفتہ۔ پہاڑی لوگ ایسے پتھر کو دان کہتے ہیں سے

میکشو خوب آج متوالے لگانا چاہیئے — محتسب آتا تو ہے دُرہ لئے تعزیر کو (ناسخ)

متوالا ہونا (ہ) فعل لازم :- مست ہونا۔ مدماتا ہونا۔ مخمور ہونا +

مُتَوالی (ع) صفت :- پے درپے آنے والا + وہ عدد جو بار بار آئے +

مُتَوَجِّہ (ع) صفت :- (۱) توجہ کرنے والا۔ دھیان دینے والا + ملتفت۔ ساوادھان۔ راغب۔ مائل۔ رجوع۔ مخاطب (۲-۱) مہربان۔ کرپا کاری۔ نظرِ عنایت رکھنے والا +

مُتَوَجِّہ ہونا (ہ) فعل لازم :- رجوع ہونا۔ مخاطب ہونا۔ ملتفت ہونا +

مُتَوَحِّش (ع) صفت :- وحشت اختیار کرنے والا۔ رمندہ۔ غیر مانوس۔ بھاگنے والا۔ متنفر

طفلی میں بھی شادی متوحش رہی ہمسے — چھٹی نہ ملی جمعہ کو بھی ہفتہ کے غم سے (نامعلوم)

مُتَوَرِّع (ع) صفت :- پارسا۔ پرہیزگار۔ پارسائی اختیار کرنے والا +

مُتوڑا (ہ) اسم مذکر :- بستر پر موت دینے والا۔ موال +

مُتوڑی (ہ) اسم مؤنث :- بستر پر موت دینے والی عورت۔ موالہ +

مُتَوَسِّط (ع) صفت :- (۱) بیچ کا۔ درمیانی۔ بیچ ساس کا۔ میانہ۔ اوسط درجہ کا (۲) معمولی۔ رواجی۔ بجا زبھلا۔ رسمی +

مُتَوَسِّل (ع) صفت :- (۱) وسیلہ ڈھونڈنے والا + وسیلہ ہونے والا یعنی مربی (۲) رغبت کرنے والا۔ نزدیکی چاہنے والا۔ سبب ڈھونڈنے والا۔ وسیلہ بنانے والا +

مُتَوَطِّن (ع) صفت :- رہنے والا۔ باشندہ۔ وطن رکھنے والا۔ ساکن + مقیم۔ مکین +

مُتَوَفّیٰ (ع) صفت :- وفات یافتہ۔ مرا ہوا۔ انتقال کردہ شدہ۔ ہوا جہان سے گزرا ہوا

مُتَوَقِّع (ع) صفت :- توقع رکھنے والا۔ امیدوار۔ آس رکھنے والا۔ مترصد +

مُتَوَقِّف (ع) صفت :- توقف کرنے والا۔ ٹھیرنے والا۔ دیر کرنے والا۔ تساہل کرنیوالا +

مُتَوَکِّل (ع) صفت :- توکل پر رہنے والا۔ بھروسا کرنیوالا۔ خدا کی مرضی پر شاکر رہنے والا +

مُتَوَلّی (ع) صفت :- کام پر رہنے والا۔ مہتمم۔ منصرم۔ سپرنٹنڈنٹ + نگرانِ کار والی۔ سرپرست +

مُتَوَہِّم (ع) صفت :- وہم کرنے والا۔ وسواسی +

متھانی (ہ) اسم مؤنث :- (پورب) بلونی۔ رئی۔ دہی بلونے کے ایک اوزار کا نام

جسے متھنی بھی کہتے ہیں۔ مدھانی +

متھرا (س) اسم مذکر :- (از متھ بمعنی کشتن) وہ جگہ جہاں بہت سے راکشس مارے گئے ہوں + کرشن کی جائے ولادت۔ کنہیا جی کی جنم بھوم۔ برج کے ایک مشہور شہر کا نام جو قسمت آگرہ میں واقع اور ہندوؤں کا مشہور تیرتھ دریائے جمنا کے کنارے پر بستا ہے +

مُتَّہَم (ع) اسم مذکر :- وہ شخص جسپر تہمت لگائی گئی ہو۔ دوشی۔ اپرادھی۔ بھری۔

متھن (س) اسم مذکر :- آسمان کا تیسرا برج۔ جوزا۔ اس برج میں ۲۵ مئی کے قریب آفتاب داخل ہوتا ہے اسکے لئے ک چھ ق حروف مخصوص ہیں جن کو راس کہتے ہیں +

متھنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) بلونا۔ رئی پھیرنا۔ رڑکنا۔ مسکہ نکالنے کے واسطے دہی کو بلونا۔ شیر زدن کا ترجمہ (۲) مارنا پیٹنا۔ (۳) کسی بات کو کھود کھود کر پوچھنا۔ بار بار کہنا +

متھنی (ہ) اسم مؤنث :- بلونی۔ رئی۔ وہ لکڑی جس سے دہی بلوتے ہیں مدھانی +

مِتّی (ہ) اسم مؤنث :- (۱) تیتھی۔ تاریخ۔ مرتبہ۔ پرودشٹی۔ (۲) سود کی تاریخ۔ وہ تاریخ جس سے سود لگایا جائے (۳) روپیہ ادا کرنے کا وقفہ جیسے اس ہنڈی میں دس دن کی مدتی ہے (۴) سود۔ نفع۔ بیاج +

متی اُگنا (ہ) فعل لازم :- روپیہ ادا کرنے کی تاریخ کا پورا ہوجانا۔ ہنڈی کی میعاد کا ختم ہوجانا +

متی چڑھانا (ہ) فعل متعدی :- ہندو۔ تاریخ ڈالنا۔ تاریخ لکھنا +

متی کاٹا (ہ) اسم مذکر :- وہ حساب جسکے موافق صراف لوگ مدت معینہ کا سود ہنڈی پر لیتے ہیں۔ کٹوتی +

متی کاٹنا (ہ) فعل متعدی :- سود وضع کرنا۔ کٹوتی کرنا +

متی وار (ہ) صفت :- (ہندو) تاریخوار۔ تاریخ کے بموجب +

مِتیرا (ہ) اسم مذکر :- چھوٹا تربوز + ہندوانہ خرد + ایک قسم کا تربوز +

مَتیسا (ف) صفت :- دوغلا۔ دونسلا۔ لاف کا سٹ۔ وہ غلے آنگریز۔ فارسی میں اسے میتسا استعمال کیا ہے (یہ لفظ فرنچ زبان کے *matise* متیس سے بنایا گیا ہے

دوش دیدم بکلیسا بتِ میتیسائے — ہر لبش مریم و ہر جنبش لب عیسائے (عاصم)

مُتَیَقَّن (ع) صفت :- یقین کیا گیا۔ وہ امر جسکا یقین ہو +

مَتین (ع) صفت :- (۱) استوار۔ مضبوط۔ محکم (۲) ٹھوس۔ پُر۔ نگر۔ (۳) گمبھیر۔ مستقل مزاج (۴-ف باصطلاح تازہ) بولیسا۔ علت مشائخ والا (۵) دقیق۔ مشکل۔

جیسے ''رنگین عبارت'' +

مُٹاپا (ہ) اسم مذکر:۔ فربہی۔ مُٹائی۔ پُھلاوٹ۔ جسیم پن۔ تیاری جیسے سُکھ بڑھے مٹاپا چڑھے۔ ؎

مٹاپا سراپا نکل جائیگا — گرا پنا عہدہ وار جل جائیگا (مؤلف)

مُٹاپا چڑھنا (ہ) فعل لازم:۔ تیاری آنا۔ فربہ ہونا۔ جسم کا پُھول جانا +

مِٹانا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) ناپدید کرنا۔ معدوم کرنا۔ نابود کرنا۔ ناپید کرنا ؎

نقشِ پا خالقِ گیتی نے بنایا ہم کو — جسکے قدموں سے لگے اُسنے مٹایا ہمکو (ذوق)

(۲) محو کرنا۔ زائل کرنا۔ حک کرنا۔ کُھرچنا۔ چھیلنا۔ دُور کرنا ؎

ازل سے یاں خطِ قسمت کی جا ہے نقشِ قدم — مٹے ہوئے کو قدر مٹائیگا پھر کیا (امانت)

گھر سُونا ہو گیا مرا بچوں کی موت سے — اس داغِ دل کو تیرے سوا اب مٹائے کون (مؤلف)

(۳) کھونا۔ برباد کرنا۔ تباہ کرنا۔ جیسے اِسنے اپنے تئیں اُس کے پیچھے مٹا دیا (۴) منسوخ کرنا۔ رد کرنا +

مُٹائی (ہ) اسم مؤنث:۔ فربہی۔ تیاری۔ پُھلاوٹ + جسامت + سطبری۔ گندگی۔ دبیز پن۔ دَل +

مِٹائے نہ مِٹنا (ہ) فعل لازم:۔ مٹانے سے بھی نہ مٹنا۔ کسی طرح نہ مٹنا۔ کسی ڈھب زائل نہ ہونا۔ حضور نظام آصف ؎

زاہد کی کبھی حرص مٹائے نہ مٹیگی — چاہیگا ملے کچھ مجھے جنت کے سوا اور (حضور پُر نور)

مٹر (ہ) اسم مؤنث:۔ ایک قسم کا غلہ جسکے گول گول دانے ہوتے ہیں۔ عربی میں اُسکو کرسنہ فارسی میں کسنک طبرستان میں کشنہ کہتے ہیں مزاجاً دُوسرے درجہ میں گرم و خشک +

مٹر سی آنکھیں۔ (ہ) اسم مؤنث:۔ } چھوٹی چھوٹی آنکھیں۔
مٹر سے دیدے۔ (ہ) اسم مذکر:۔ } ننھی ننھی آنکھیں ؎

چربانکیاں دیکھو کوئی لونڈی کی ہماری — مٹکاتی ہے کیا کیا موئی دیدے یہ مٹر سے (نازنین)

مٹر گشت (ا) اسم مذکر:۔ آوارہ گردی۔ کوچہ گردی۔ ہرزہ گردی + گشتِ تفریح

مٹر گشت کرنا (ا) فعل متعدی:۔ آوارہ پھرنا۔ آوارہ گردی کرنا۔ ہرزہ گردی کرنا۔ بیہودہ پھرنا + گشت لگانا۔ ہواخوری کرنا +

مٹرالا یا مٹریالا (ہ) اسم مذکر:۔ (پُورب) جسطرح جو یکنے ملا کر بیجھڑ کہتے ہیں اسیطرح مٹر اور جو کو مٹرالا بولتے ہیں +

مُٹ بھیڑ یا مُٹھ بھیڑ (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) آمنا سامنا۔ مقابلہ۔ بھیٹ۔ (۲) مقابلہ و مجادلہ۔ راہ۔ رُوکشی راہ۔ (بعض پُرانے شاعروں نے اسکو مٹھ بھیڑ

اور بعض نے مُنہ بھیڑ اپنے اشعار میں باندھ دیا ہے اور انہیں کی پیروی کر کے فیلن جیسے لغت تراشوں نے بھی غلطی کھائی ہے بلکہ اُسکے مترجموں نے بھی نظیر اکبرآبادی کے شعر کو دیکھ کر اسی طرف ندر دیا ہے لیکن یہ محض غلط ہے اگر علم زبان کے قاعدے سے دیکھا جائے تو صاف ثابت ہے کہ یہ لفظ ابتدا میں مُونڈ بھیٹ تھا مونڈ بمعنی سر اور بھیٹ بمعنی ملنا۔ مُونڈ سے واؤ گر کر مُنڈ ہوا اور مُنڈ سے نون گر کر مُڈ ہو گیا چونکہ ڈ اور ٹ کا ہندی میں باہم بدل ہے جیسے کانٹا۔ کانٹا ڈُونڈی اور ٹُونڈی اڈّا اور اٹّا۔ ٹھاڈا اور ٹھاٹ وغیرہ۔ پس مُڈ کا مُٹ بن گیا۔ کہ مُٹھ علی ہذا القیاس بھیٹ سے بھیڑ ہو گیا۔ کیونکہ ٹ اور ڑ کا بھی اسی طرح باہم بدل پایا جاتا ہے جیسے ہٹتال کا ہڑتال مُٹنا کا مُڑنا۔ چُھڑانا کا چھٹانا۔ پٹا کا پڑا کا لہذا اس لفظ کے مرکب معنی دو مختلف سروں کا ملنا یا ٹکرانا ہوئے +

ہم اسجگہ نظیر کا ایک بند لکھکر کہلاتے ہیں کہ اُسنے جو مُٹ بھیڑ کو مٹھ بھیڑ باندھ دیا۔ اِسکی بڑی وجہ یہ ہے کہ وہ زبان اور اُسکی تحقیق یا فصیح و غیر فصیح الفاظ کا پابند نہیں اُسی بند میں کئی ٹکسال باہر گھڑے ہوئے لفظ موجود ہیں جس سے وہ حافظ الاعتبار رہ سکتا ہے

بیتاب ہوا دل سینے میں گو رکنے میں کچھ دیر ہوئی — گھبرا کے نکلے بے بس ہوا اور شوق کی گھبراہٹ گھیر گئی
بازار گلی اور کوچوں میں ہر ساعت سیرا پھیر ہوئی — تھی چاہ نظارہ دیکھنے کی جس جاگہ مُنھ بھیڑ ہوئی
(ٹک دیکھ لیا دل شاد کیا خوش وقت ہوئے اور چل نکلے) (نظیر)

(۳) اتفاقیہ ملاقات

مُٹ بھیڑ ہونا (ہ) فعل لازم:۔ راہ میں دوچار ہونا۔ راستے میں بھیٹ ہو جانا۔ سنمکھ ہونا۔ مقابل ہونا۔ چار چشم ہونا۔ آمنا سامنا ہو جانا ؎

مٹ بھیڑ ہو رستے میں مری تنگ عار سے — مُنہ پھیرے اِدھر کو جو تا تیر دہا کا (مصحفی)

(۲) راہ میں مقابلہ اور مجادلہ ہونا ؎

کٹ کر گرینگے راہ میں مشتاق علف سے — مُٹھ بھیڑ اگر ہو گئی اُس تیغ بکف سے (میر تقی)

مِٹ جانا (ہ) فعل لازم:۔ بے نشان ہو جانا۔ معدوم ہو جانا۔ تباہ و برباد ہو جانا + عاشق ہو جانا۔ فریفتہ ہو جانا + محو ہو جانا + زائل ہو جانا +

مُٹر مُٹر کام کرنا (ہ) فعل متعدی:۔ جو چھوٹی لڑکی یا بچے کا اپنے بساط کے موافق جلد جلد کام کرنا +

مُٹر مُٹر دیکھنا (ہ) فعل متعدی:۔ ع۔ چھوٹے بچے کا ٹکٹکی و تعجب یا حیرت سے نظر کرنا۔ چُپکے پڑے ہوئے اِدھر اُدھر دیکھنا +

مُٹھڑی یا مُٹھری (ہ) اسم مؤنث:۔ گٹھڑی کا مترادف یا تابع مہمل جو اُس سے جُدا نہیں بولا جاتا ہے۔ اوّل صورت میں مٹھا بمعنی بنڈل سے مٹھڑی ہوا ہے اور دُوسری صورت میں صرف تحسین کلام کے واسطے آگیا ہے +

مٹک (ا) اسم مؤنث:۔ (مٹکنا کا حاصل بالمصدر جو مرکبات میں آتا ہے جیسے چٹک مٹک

مٹک

ناز و نخرہ۔ نخرہ بازی۔ چوچلا۔ عشوہ گری۔ کرشمہ سازی۔ چم و خم +

مٹک چٹک (ہ) اسم مؤنث:۔ (لکھنؤ) چم و خم، چٹک مٹک زیادہ بولتے ہیں +

مٹکا (ہ) اسم مذکر:۔ خُم کلاں۔ بڑا گھڑا۔ گول مٹکا۔ تُلّہ۔ گگرا +

مٹکانا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) جنبش دینا۔ حرکت دینا۔ گھمانا۔ گردش دینا۔ ملکانا، چمکانا جیسے آنکھیں مٹکانا (۲) نچانا۔ ہلانا۔ جیسے ہاتھ مٹکانا (۳۔ع) دکھاوا کو پہننا۔ زیب تن کرنا۔ کوئی چیز پہنکر اترانا جیسے سب سے پہلے تمہیں کپڑے مٹکا بیٹھیں (۴) بھاؤ بتانا۔ نزہد کرنا +

مٹکنا (ہ) فعل لازم:۔ نخرہ کرنا۔ سر یا دیگر اعضا کو غضب خواہ تعجب یا تمسخر کی حالت میں جنبش دینا۔ ہاتھوں کو نچانا۔ غمزہ دکھانا + معشوقانہ ادا دکھلانا +

مٹکنا (ہ) اسم مذکر:۔ (ہندو) مٹکینا۔ چھوٹا آبخورا۔ کلھڑا +

مُٹکُنا (ہ) صفت:۔ (بیگمات قلعہ) میانہ، چھوٹا، پستہ، متوسط، چھوٹا اور بہت خوبصورت۔

مُٹکُنا سا باغ (ہ) اسم مذکر:۔ چھوٹا سا نہایت خوشنما اور گنجان باغ۔ باغیچہ۔ چمن +

آخری ہے چار شنبہ چل کے دوادن جس جگہ مٹکنا سا باغ ہو اور ننھی ننھی کیاریاں (رنگین)

مُٹکُنا سا قد (ا) اسم مذکر:۔ ع۔ پُوٹا سا قد۔ ننّا سا قد۔ میانہ اور موزوں قد۔ قدِ زیبون +

مٹکو (ہ) اسم مؤنث:۔ مٹکنے والی عورت۔ وہ عورت جو ہمیشہ ناز سے اترا کر چلے۔ وہ عورت جو ہاتھ نچا نچا اور آنکھیں مٹکا مٹکا کر باتیں کرے جیسے وہ تو بڑی مٹکو ہے + کانی مٹکو +

مٹکی (ہ) اسم مؤنث:۔ (پورب) (۱) تھلیا۔ چھوٹا مٹکا۔ چھوٹا گھڑا (۲) خُم شراب۔ شراب کا گھڑا (۳) وہ مٹی کا برتن جسمیں دہی بلوتے ہیں۔ چاٹی + دہی جمانے کا برتن۔ دہینڈی +

مٹکینا (ہ) اسم مذکر:۔ (ہندو) مٹی کا آبخورا۔ کلھڑا۔ کُوزہ +

مِٹ گیا (ہ) اسم مذکر:۔ ع۔ بجائے دعائے بد۔ اُجڑا۔ خانہ خراب۔ نوج۔ ناس گیا۔ مرنے جوگ۔ مرنے جوگا۔ مُوا جیسے مٹ گیا روز آ آکر ستاتا ہے + مٹ گئے ان جا۔ وغیرہ۔

مُٹلا (ہ) صفت:۔ موٹا کی تصغیر بالتحقیر۔ فربہ اندام۔ جسیم۔ تیار۔ بھدا۔ موٹلا +

مِٹنا (ہ) فعل لازم:۔ (۱) بے نشان اور محو ہونا۔ ناپید ہونا۔ معدوم ہونا۔ نابود ہونا۔ (۲) حک ہونا۔ پھیلا جانا۔ زائل ہونا۔ کھرچا جانا۔ (۳) برباد ہونا۔ تباہ ہونا۔ خاک میں ملنا (۴) فریفتہ ہونا۔ مفتوں ہونا۔ عاشق ہونا ؎

اپنا سا حال جان نے تو سب کا واعظا بیٹھا ہے کیوں مٹا ہوا جنت کے نام پر (مؤلف)

(۵) منسوخ ہونا۔ رد ہونا (۶) فرو ہونا۔ بجھنا۔ کم ہونا۔ انطفا ہونا ؎

مٹی نہ سوزشِ دل اشک کے بہانے سے یہ آگ وہ ہے کہ بجھتی نہیں بجھانے سے (برکت)

مٹھ

مَٹھ (ہ) اسم مذکر:۔ (ہندو) (۱) خانقاہ۔ صومعہ۔ دھرم سالا۔ منڈھ۔ منڈھی۔ جیسے بہت ارتیت مٹھ خراب یعنی بہت سے فقیروں کے ہو جانے سے مٹھ بھی خراب ہو جاتا ہے (۲) کُٹی۔ ہندو فقیروں کے رہنے کا مکان۔ گسائیوں کے رہنے کا گھر پوجا پرستش کرنیکا مقام (۳) پاٹ شالا۔ مذہبی مدرسہ (۴) ماٹھ بمعنی ظرف کا مخفف بڑا مٹکا + نیل کا حوض۔ حوضۂ نیل +

مَٹھ دھاری (ہ) اسم مذکر:۔ (ہندو) مہنت۔ سجادہ نشین + زاہد۔ جوگی۔ تپسّی۔ بیراگی۔ قلندر۔ مُنی +

مٹھ مارا جانا (ہ) فعل لازم:۔ (اصل میں ماٹھ مارا جانا تھا) نیل کا حوضہ بگڑ جانا۔ نیل بگڑ جانا + مجازاً خراب ہو جانا۔ بگڑ جانا۔ ستیا ناس ہو جانا جیسے تعلیم اور تہذیب کا تو مٹھ مارا گیا + (ہمارے تازہ محقق نے حسب عادت اسکی اصل میں بھی بڑی غلطی کھائی ہے) +

مٹھ مار دینا (ہ) فعل متعدی:۔ خراب کر دینا۔ بگاڑ دینا۔ ستیاناس کھو دینا +

مِٹھ (ہ) اسم مذکر:۔ (میٹھا کا مخفف) شیریں۔ مرغوب۔ میٹھا +

مِٹھ بولا یا مِٹھ بولنا (ہ) اسم مذکر:۔ (ہندو) شیریں کلام۔ میٹھی میٹھی باتیں کرنے والا۔ جیسے۔ جہاں بارک تہاں پھیکنا + جہاں گورس تہاں گھور یہ جہاں راجا میٹھ بولنا بسیں گھنیرے لوگ +

مِٹھ لونا یا مِٹھلونا (ہ) صفت:۔ کم نمک کا۔ پھیکے نمک کا۔ سیٹھا۔ جسمیں سلونے پن کی بجائے کچھ میٹھا پن ہو +

مُٹھ (ہ) اسم مؤنث:۔ مُوٹھ کا مخفف (۱) مُشت + مُکا۔ گھونسا + ضربِ دست (۲) مٹھی۔ پنجہ۔ چنگل۔ مُگتا (۳) قبضہ۔ دستہ۔ گرفت۔ پکڑ (۴) پنجاب۔ مٹھولا جلق۔ ہتھرس +

مُٹھ مارنا (ہ) فعل متعدی:۔ (پنجاب) مٹھولے مارنا۔ جلق زنی کرنا۔ ہتھرس کرنا +

مُٹھ مرد (ا) اسم مذکر:۔ (عوام) (۱) مضبوط آدمی۔ ٹھاڈا آدمی۔ قوی ہیکل۔ زبردست تکڑا۔ زور آور + سخت۔ کڑا (۲) چور۔ دزد۔ رہزن۔ بٹمار۔ وکیٹ۔ لٹیرا۔ حرامی۔ چلّا۔

مُٹھ مردی (ا) اسم مؤنث:۔ زور آوری۔ باراجوری۔ سینہ زوری۔ شہزوری۔ زبردستی + جبر و تعدی + جور و ستم۔ ظلم۔ جفاکاری + تندی۔ سختی + اندھیر۔ غضب +

مُٹھّا (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) مٹھی بھر۔ لپ بھر۔ لپ۔ مُٹھی (۲) بنڈل۔ گٹھا۔ گڈا۔ گڈی + گٹھو۔ کاغذوں کا جُنگ۔ پشتارہ (۳) قبضہ۔ دستہ۔ موٹھ۔ گرفت۔ بیٹا۔ ہل کا وہ حصہ جس جگہ سے تھامے رہتے ہیں (۴) ندافوں کا وہ چوبی اوزار جسے تانت پر مار مار کر روئی دھنتے ہیں (۵) کپڑے کی گدی جو اکثر پہلوان یا جوان ڈنڈوں پر زیبی دکھانے اور جسم کے خوشنما معلوم دینے کے واسطے باندھتے ہیں +

مُٹھا باندھنا (ہ) فعل متعدی:- (۱) گٹھڑی یا بنڈل بنانا + گٹھا باندھنا (۲) ڈنڈوں پر گدی باندھنا تاکہ موٹے دکھائی دیں +

مَٹھا (ہ) اسم مذکر:- (۱) متھا ہوا دہی۔ چھاچ۔ پتلا دہی جو مسکہ نکالنے کے بعد رہجاتا ہے۔ دوغ۔ ماست۔ عربی میں اسکو مخیض کہتے ہیں (۲) اسپ کم رو۔ وہ گھوڑا جو تیزی کے ساتھ نہ چلے۔ سست رو گھوڑا (۳۔ پنجاب) ایک قسم کا پکوان (۴۔ صفت) تھکا ہوا سست۔ دِھیما۔ ڈِھیلا۔ کاہل۔ کاہل وجود۔ مجہول۔ ٹھنڈا + سُست گفتار۔ سُست کردار۔ (۵) کند ذہن۔ غبی۔ بھدّی سمجھ کا۔ موٹی سمجھ کا (۶) کُند۔ بُترا گھِسا ہوا۔ جیسے مٹھا سوہن یا مٹھی ریتی +

مَٹھاپن (ہ) اسم مذکر:- مجہولپن۔ سُستی۔ کاہلی + کُند ذہنی +

مٹھار مٹھار کر باتیں کرنا (ہ) فعل متعدی:- چبا چبا کر باتیں کرنا۔ مزے لے لیکر باتیں کرنا۔ تمکنت کے ساتھ بولنا +

مٹھارنا (ہ) فعل متعدی:- (عوام) (۱) گول کرنا۔ مدوّر بنانا + کوریا دھار مارنا۔ کوردبانا۔ کُند کرنا۔ بُترا کرنا (۲) آٹے کو لوچ دینا۔ لیس پیدا کرنا۔ متھنا۔ ٹکّی دینا۔ (۳) مزے لے لے کر باتیں کرنا۔ بنا بنا کر باتیں کرنا۔ بن بن کر بولنا۔ باتیں بنانا۔ باتیں بگھارنا۔ باتیں مٹکانا (۴) پھیلانا۔ کھولنا۔ فراخ کرنا۔ چوڑا کرنا۔ وسعت دینا۔ کشادہ کرنا + شرح کرنا۔ تفسیر کرنا۔ مفصل بیان کرنا +

مِٹھاس (ہ) اسم مؤنث:- حلاوت۔ شیرینی۔ میٹھائی۔ رس۔ کھٹاس کا نقیض ؎

بوسہ لیا تھا خواب میں مَت ہوئی ایسے اب تک لبوں میں اُنکے لبوں کی مٹھاس ہے (بحر)

مِٹھائی (ہ) اسم مؤنث:- (۱) شیرینی۔ جیسے لڈو۔ پیڑا۔ حلوا۔ برفی۔ جلابی وغیرہ وغیرہ۔ مثلاً لڑائی میں مٹھائی نہیں بٹتی (۲۔ گنوار) گڑ۔ قند سیاہ + راب۔ سیرا۔ مٹکے کا گڑ۔ پتلا گڑ +

مُٹھ بھیڑ (ہ) اسم مؤنث:- دیکھو (مُٹ بھیڑ) اتفاقیہ ملاقات +

مَٹھڑی (ہ) اسم مؤنث:- (۱) مٹھی۔ نمکین خستہ تلی ہوئی ٹکیا۔ ایک قسم کا سلونا سُہال (۲۔ بکسر میم) میٹھی خستہ تلی ہوئی ٹکیا +

مُٹھری (ہ) اسم مؤنث:- گٹھڑی کا مترادف۔ جیسے گٹھڑی مُٹھڑی لیکر سدھارو۔ (یہ لفظ علیحدہ نہیں آتا اگرچہ از روئے اصل مُٹھا سے بنا ہے مگر تابع مہمل بھی ہو سکتا ہے) +

مِٹھلونا (ہ) صفت:- دیکھو (مِٹھ مخفف میٹھا کے مشتقات میں) +

مِٹھو (ہ) اسم مؤنث:- (بواوِ مجہول) بوسۂ اطفال۔ میٹھی۔ میٹھا پیار۔ بَپّی۔ چُوما۔ مچھی۔ بہار میں پُکّا۔ بچی۔ پھائیں بولتے ہیں +

مِٹھو (ہ) اسم مذکر:- لغوی معنی مِٹھ بولا۔ شیریں گفتار۔ اصطلاحی توتا۔ سُوا۔ طوطے

ہندوستان جو اپنی خوش گفتاری کے سبب ہر دلعزیز ہے۔ مجاز آپیارا بچہ۔ پیارا +

مُٹھو سا (ہ) اسم مذکر:- (بواوِ معروف) وہ شخص جو کسی فکر یا رنج کے سبب خاموش بیٹھا ہو اور کسی سے بات چیت نہ کرے لیکن اطفال کی نسبت زیادہ بولتے ہیں بعض لوگوں نے گُھنے آدمی کو بھی لکھا ہے جو خاموش رہے اور اپنے دل کا حال کسی سے نہ کہے +

مُٹھولا (ہ) اسم مذکر:- جلق۔ زلق۔ پنجاب میں مُٹھ۔ ہتھرس +

مُٹھولے (ہ) اسم مذکر:- مٹھولا کی جمع +

مُٹھولے مارنا یا لگانا (ہ) فعل متعدی:- جلق لگانا۔ ہاتھ کی استعانت سے منی نکالنا۔ ہتھرس کرنا +

مِٹھی (ہ) اسم مؤنث:- بوسۂ اطفال۔ پیار۔ بپّی۔ چُوما +

مُٹھی (ہ) اسم مؤنث:- (۱) بند ہاتھ + مُشت۔ پنجۂ گرد کردہ شدہ۔ قبضہ۔ چنگل۔ (۲) اَنکی (۳) مقدار یک مشت۔ بمقدار یک کف۔ لپ بھر۔ کھونچ + جیسے چنوں کی مُٹھی (۴) گرفت۔ پکڑ (۵) بند ہاتھ کے مقدار جو ماپنے میں مستعمل ہے جیسے مٹھی بھر اونچا۔ دو مُٹھی پانی ہے وغیرہ (۶) چُسنی۔ ایک چھوٹی سی صاف لکڑی جو بچے کو چُسنے کے واسطے دیدیتے ہیں (۷) گھوڑے کے سُم اور ٹخنے کے بیچ کا جوڑ + گھوڑے کے ٹخنے کی الٹی طرف کے بال (۸) دَلک۔ مالش +

مُٹھی باندھنا (ہ) فعل متعدی:- پنجہ گرد کردن کا یا کف غنچہ کردن کا ترجمہ ہاتھ بند کرنا۔ اُنگلیاں بند کرنا۔ جمع الکف +

مُٹھی باندھے (ہ) صفت:- مٹھی بند کیئے ہوئے + مٹھی میں کچھ لیئے ہوئے + بندھی مٹھی۔ مشت بستہ ؎

ناکوئی سنگ آیا ہے نہ کوئی سنگ جائے مٹھی باندھے آیا ہے ہاتھ پسارے جائے (دوہا)

مُٹھی بند ہونا (ہ) فعل لازم:- اوّل معلوم دوم ہاتھ میں کچھ چھپا ہوا ہونا ؎

کھولو تو ہاتھ دیکھیں تو کیوں مٹھی بند ہے دل لے گیا اُڑا کے جو دزد حنا نہیں (حیا)

مُٹھی بھر (ہ) صفت:- بمقدار یک کف۔ لپ بھر۔ کُنجا۔ کھونچ بھر۔ مقدار یک مُشت۔ جیسے کبھی گھی گھنا کبھی مٹھی بھر چنا +

مُٹھی بھرنا (ہ) فعل متعدی:- (مُٹھیاں بھرنا زیادہ بولتے ہیں) چپّی کرنا پاؤں دبانا۔ مکّی مارنا۔ دلک زنی کرنا۔ بدن کی مالش کرنا ؎

کہے تو مٹھی بھروں اور تجھے تو مکّی ماروں لیک مکّی سے ہے آرام سوا مٹھی میں (معروف)

مُٹھی گرم کرنا (ہ) فعل متعدی:- کسیکی مٹھی میں نقدی دینا۔ رشوت دینا۔ گھوس دینا۔ منہ بھرائی دینا۔ چٹانا +

مُٹھی میں آنا (ہ) فعل لازم :- قابُو میں آنا۔ قبضہ میں آنا +

مُٹھی میں دھرا ہونا (ہ) فعل لازم :- بہت پاس ہونا۔ نزدیک ہونا۔ تیار اور موجود ہونا۔ ہاتھ میں ہونا۔ مُٹھی میں ہونا۔ لیئے بیٹھا ہونا۔ لیئے بیٹھنا ؎

مُٹھی میں کیا دھری تھی کہ جُھپکے سے سونپ دی جانِ عزیز و بیش کش نامہ بر غلط (ناظم)

مُٹھی میں دینا (ہ) فعل متعدی :- ہاتھ میں دینا۔ ہاتھ میں پکڑانا +

مُٹھی میں ہونا (ہ) فعل لازم :- قابُو میں ہونا۔ قبضہ میں ہونا۔ اختیار میں ہونا۔ بس میں ہونا جیسے وہ تو ہماری مُٹھی میں ہے +

مُٹھیا (ہ) اسم مذکر :- (۱) ہل کا دستہ۔ ہل کی مُوٹھ۔ مُتھا۔ مقوَم (۲) قبضۂ کمان۔ کمان کی وہ جگہ جہاں پر ہاتھ رہتا ہے (۳) مُوٹھ۔ قبضہ۔ چوبدستی کی مُوٹھ۔ (۴۔ لکھنؤ) سونے یا چاندی کا ڈھولنا جسمیں تعویذ رکھکر بازو پر باندھتے ہیں۔ (۵) گڑ کا پنڈ۔ گڑ کی پنی (۶) وہ شخص جو کولھو میں گنّے کی گنڈیریاں ڈالتا جاتا ہے۔

مُٹھیا قلم (ا) اسم مذکر :- وہ قلم جو مُٹھی بھر سے زیادہ لمبی نہ ہو۔ چھوٹی قلم جس سے لکھنا خوش خیال کرتے اور اُستاد برکتے ہیں کہ گالی پڑتی ہے +

مُٹھیانا (ہ) فعل متعدی :- (۱) مُٹھی میں پکڑنا۔ ہاتھ میں پکڑنا۔ مُٹھی میں رکھنا جیسے بٹیر کو مُٹھیانا (۲۔ بازاری) عضو تناسل پکڑنا۔ جلق مارنا۔ مُٹھ مارنا۔ آلت ہاتھ میں لینا (۳۔ پُورب) ہتھیانا۔ قبضہ میں لانا۔ قبضہ کرنا +

مُٹھیاں (ہ) اسم مونث :- مُٹھی کی جمع +

مُٹھیاں بھرنا (ہ) فعل متعدی :- چپّی کرنا۔ پاؤں دبانا۔ ولک زنی کرنا۔ مُکیاں لگانا +

مَٹّی (ہ) اسم مونث :- (س मृत्तिका مرِتکا) گنوار ماٹی (عوام مَٹّی بفتح میم) (۱) زمین۔ ارض۔ بھوم۔ بھُومی۔ دھرتی۔ تُراب۔ یکے از عناصر اربعہ (۲) گیلی مٹّی۔ گِل۔ گارا۔ کیچڑ۔ کیچ۔ دلدل (۳) دُنیا۔ پرتھوی۔ کُرۂ زمین + پرتھی۔ سنسار (۴) خاک۔ دُھول۔ گرد۔ غبار + ریگ۔ ریت جیسے آنکھوں میں مٹّی پڑگئی (۵) راکھ۔ خاکستر۔ کُشتہ۔ جیسے پارے کی مٹّی (۶) مکان بنانے کی چکنی مٹّی جیسے بورے ہیں مٹّی کے (مٹّی بیچنے والے کی آواز) (۷) خمیر۔ سرشت۔ مادہ۔ ترکیب عناصر خلط۔ عنصر خاکی ؎

جہاں کی ہو مری مٹّی وہیں مجھے پہنچا وہ سرزمیں مجھے اے آسماں نہیں معلوم
اے آسمان کیا مری مٹّی یہیں کی ہے ہوتا نہیں جو کوچۂ قاتل سے دل اُچاٹ (رند)

کعبے کی ہے ہوس کبھی کوئے بتاں کی ہے مجکو خبر نہیں مری مٹّی کہاں کی ہے (داغ)

(۸۔ ہندُو) لاش۔ نعش۔ لاشہ۔ لوتھ۔ جسمِ مردہ۔ میّت جیسے لوگ کسی کی مٹّی لئے جاتے ہیں (۹۔ ہندو) گوشت۔ ماس۔ شکار۔ قلیہ (۱۰) مزاج۔ طبیعت۔ جیسے اُس کی

ٹھنڈی مٹّی ہے (۱۱) وہ تین تین مُٹھی خاک جو مردے کو دفن کرنے کے بعد اُسکی قبر میں تمام حاضرین ڈالتے ہیں ؎

مٹّی نہ پائی دستِ احبا کی یا نصیب مارا فلک نے کرکے غریب الوطن مجھے (رند)

(۱۲) صندل کی تہ جو عطر کے واسطے دیجاتی ہے (۱۳) گوہ۔ براز جیسے کھایا پیا مٹّی ہوگیا۔ اُترا اُکھائی ہوا ماٹی (۱۴۔ صفت) ٹھنڈا۔ سرد۔ جیسے دھرے دھرے کھانا مٹّی ہوگیا (۱۵) خاک آلود۔ گرد آلود۔ میلا۔ چرک آلود۔ جیسے چار دن میں کپڑے مٹّی کردیئے +

مٹّی برباد کرنا (ا) فعل متعدی :- میّت کو رسوا کرنا۔ رسوائے عام کرنا۔ کسی کو بدنام کرنا۔ ذلیل و خوار کرنا۔ کسی کی خاک اُڑانا ؎

آباد ہیں حضرتِ دل اُنسے یقین ہے یہ خوب ہی مٹّی مری برباد کرینگے (داغ)

نہ اذنِ دفن دیتے ہیں خود آتے ہیں لاشہ پر وہ گھر بیٹھے ہوئے مٹّی مری برباد کرتے ہیں (نامعلوم)

مٹّی پر لڑنا (ہ) فعل متعدی :- زمین پر جھگڑنا۔ زمین کا جھگڑا کرنا +

مٹّی پکڑنا (ہ) فعل لازم :- زمین پکڑنا۔ جگہ پکڑنا۔ جم جانا۔ ڈٹ جانا۔ جم ہوجانا ؎

فنا ہو کر بھی کوئے یار سے اُٹھنا نہ تھا لازم ہمیں مٹّی پکڑ کر پشتۂ دیوار ہونا تھا (بحر)

مٹّی پکڑے سونا ہوتا ہے (ہ) محاورہ :- یعنی ایسا خوش اقبال ہے کہ اگر مٹّی پر ہاتھ ڈالتا ہے تو وہ بھی سونے کا کام دیتی ہے +

مٹّی پلید کرنا (ا) فعل متعدی :- (۱) مٹّی خوار کرنا۔ دُرگت کرنا۔ ذلیل و رسوا کرنا۔ خستہ حال کرنا (۲) ستانا۔ دِق کرنا۔ حیران کرنا۔ ہنسی اُڑانا۔ مسخرہ بنانا۔ تضحیک کرنا + کریا خراب کرنا (۳) لاش نہ اُٹھانا۔ لاش کی بُری گت کرنا۔ تجہیز و تکفین نہ کرنا۔ کریا کرم نہ کرنا +

مٹّی پلید ہونا (ا) فعل لازم :- (۱) بخوبی کریا کرم نہ ہونا۔ تجہیز و تکفین کی رسم ادا نہ کی جانا۔ کریا خراب ہونا (۲) ذلیل و خوار ہونا۔ رسوا ہونا۔ خستہ حال ہونا (۳) ستایا جانا۔ ہنسی اُڑنا۔ تضحیک ہونا۔ دُرگت ہونا (۴) تباہ و برباد ہونا +

مٹّی تھوپنا (ہ) فعل متعدی :- مٹّی لیسنا۔ پلستر کرنا۔ کہگل کرنا۔ مٹّی چڑھانا +

مٹّی ٹھکانے لگانا (ہ) فعل متعدی :- حسب قاعدہ یا حسب رسم تجہیز و تکفین کرنا۔ کریا کرم کرنا۔ اچھی طرح سے دفن کرنا۔ بخوبی گور گڑھا کرنا۔ مرنے کی رسم اور درود و فاتحہ بجالانا +

مٹّی ٹھکانے لگنا (ہ) فعل لازم :- گور گڑھا ہونا۔ کفن کاٹھی ہونا۔ تجہیز و تکفین اور درود و فاتحہ ہونا۔ اطمینان کے ساتھ مرنا +

مٹّی خرابہ (ا) اسم مذکر :- (عوام) (۱) تباہی۔ خرابی۔ بربادی۔ پائمالی +

مٹّی

خانہ خرابی۔ ستیاناس (۲) بیقدری بے وقری۔ بے عزتی۔ ذلّت۔ رسوائی۔ بدنامی۔ فضیحتی +

مٹّی خراب رہنا (۱) فعل لازم :۔ بے عزتی ہونا۔ رسوائی ہونا۔ ندامت ہونا۔ شرمندگی ہونا۔ واجد علی شاہ اختر ؎

رہے نہ حشر میں مٹّی خراب اختر کی بلائیں ہاتھ سے بھر بھر کے بو تراب تُراب (اختر)

مٹّی خراب کرنا (۱) فعل متعدّی :۔ (۱) تجہیز و تکفین نہ کرنا۔ گور گڑھانہ کرنا + میّت کو اچھّی طرح نہ اُٹھانا + کریا کرم نہ کرنا + کریا خراب کرنا ؎

مٹّی مری خراب نہ کر گا ڑچک کہیں دو گز کفن تو مجھسے نہ کر آسماں عزیز }
کی پس از مرگ فلک نے مری مٹّی بھی خراب گو رہی دی مجھے اُسنے نہ کفن مجکو دیا } (رند)

(۲) ذلیل کرنا۔ رسوا کرنا۔ دُرگت کرنا۔ خوار کرنا۔ بُرا درجہ یا بُرا لکھّا کرنا۔ بدنام کرنا۔ کیچڑ میں گھسیٹنا جیسے کیوں اُس غریب کی مٹّی خراب کر رکھّی ہے ؎

جوہر تھے مجھ میں سب ملکوتی خصال کے انساں بنا کے کیوں مری مٹّی خراب کی (دھید علی زکی)
آرام تھا گلی میں تری نقشِ پا کی طرح ظالم اُٹھا کے کیوں مری مٹّی خراب کی (صفدر)
ضد سے کیا جانیں وہ کیا کرتا مری مٹّی خراب گر زمیں تھوڑی فلک سے بھر تُربت مانگتا (قلق)
زمیں پہ خاک اُڑی ہے کہاں کہاں میری خراب کرتا ہے مٹّی یہ آسماں میری (امانت)
بنتا جو جامِ بادہ تو ہوتا میں رند شاد مسجد بنا کے کیوں مری مٹّی خراب کی (ناسخ)
در در پھرایا خاک بسر عشقِ یار نے اس کوچہ گرد ہی نے مری مٹّی خراب کی (امانت)

(۳) ستانا۔ دِق کرنا۔ حیران کرنا۔ تکلیف دینا۔ ناک میں دم کرنا ؎

بنتا جو جامِ بادہ تو ہوتا میں رند شاد مسجد بنا کے کیوں مری مٹّی خراب کی (امام بخش)

(۴) ہنسی اُڑانا۔ خاکہ اُڑانا۔ احمق بنانا۔ مسخرہ بنانا ؎

کی مری مٹّی عزیزوں نے خراب لائے لاکر خانۂ خمار میں + + (غمگین)

(۵) تباہ کرنا۔ برباد کرنا + خانماں خراب۔ آوارہ و پریشان کرنا۔ خانہ خراب پھرانا (۶) کسی چیز کو خراب کرنا۔ بگاڑنا۔ رُوپ کھونا۔ ستیاناس کرنا ::

مٹّی خراب ہونا (۱) فعل لازم :۔ (۱) گور گڑھانہ ہونا۔ تجہیز و تکفین نہ ہونا۔ میّت کا اچھّی طرح سے نہ اُٹھایا جانا + کریا کرم نہ ہونا۔ کریا خراب ہونا (۲) ذلیل و رسوا ہونا۔ خوار ہونا۔ بدنام ہونا۔ ذلّت و رسوائی میں پھنسنا۔ خرابی ہونا

جاہل کی ہر طرح یہاں مٹّی خراب ہے اے دل ہنر کو کرتے ہیں اہلِ جہاں پسند (سخن)
اچھّے وہ ہیں جو مر کے تری خاک راہ ہوں مٹّی خراب طالبِ گور و کفن کی ہے (تمیز)
پہنچے عدو کے گھر میں تو دامن جھٹک دیا ہم خاک بھی ہوئے ہیں تو مٹّی خراب ہے (سالک)
لیلیٰ کی جستجو میں سہے کتنا تباہ قیس صحرا میں اس جوان کی مٹّی خراب ہے (مصحفی)

مٹّی

(۳) دُرگت ہونا۔ بُرا درجہ ہونا۔ بُرا لکھّا ہونا ؎

دُنیا میں فکرِ نان۔ ہے عدم میں عذاب ہے ہر طرح سے غریب کی مٹّی خراب ہے (عرش)
اس خانہ خراب دل میں اے داغ مٹّی ہے خراب آرزو کی + + (داغ)
پاؤں کو کیا رہئے گردش میں ہے مٹّی خراب کاسۂ سر میں ہے عالم کوزہ گر کے چاک کا (بحر)
اک بُت بنایا خاک سے اُسکی کمال نے زاہد کی بعدِ مرگ بھی مٹّی خراب ہے (صابر)

(۴) دِق ہونا۔ حیران ہونا ؎

دُنیا میں فکرِ نان ہے عدم میں عذاب ہے ہر طرح سے غریب کی مٹّی خراب ہے (عرش)

(۵) تباہ ہونا۔ برباد ہونا۔ خانماں خراب ہونا۔ خرابی و بربادی ہونا ؎

برباد ہو رہے ہو کچھ آتش تمہیں نہیں مٹّی خراب اپنی بھی ہے اس دیار میں (آتش)
عاشق کی بعدِ مرگ بھی مٹّی خراب ہے خاکِ مزار کا بھی تو ملتا نشاں نہیں (صبا)

(۶) آوارہ ہونا۔ پریشان ہونا۔ سرگرداں ہونا۔ خراب و خستہ ہونا۔ آوارگی و پریشانی ہونا۔ سرگردانی ہونا ؎

تنہا نہ آسمان کی مٹّی خراب ہے عالم میں اک جہان کی مٹّی خراب ہے (مصحفی)
پھرتا ہے گردباد سا آوارہ جا بجا مٹّی خراب ہے غرض اپنے غبار کی (میر غلام علی)
پھرتا ہے بعدِ مرگ غبار اپنا کُو بہ کُو گو خاک ہو گئے ہیں پہ مٹّی خراب ہے (عرش)
کیوں نہ مٹّی خراب ہو اپنی اس خرابات کی بنا ہیں ہم (معروف)

(۷) بیقدری ہونا۔ پُوچھا نہ جانا۔ قدر نہ ہونا ؎

زُلال نوش ہیں مست دور میں میرے رہیگی دُرد کی مٹّی خراب شیشہ میں (آتش)

مٹّی خوار کرنا (۱) فعل متعدّی :۔ دیکھو مٹّی خراب کرنا ؎

اِس کوچہ سے ظالم تو مجھے لے تو چلا ہے اے عشق کہیں خوار نہ کیجو مری مٹّی (مصحفی)

مٹّی خوار ہونا (۱) فعل لازم :۔ (۱) دیکھو (مٹّی خراب ہونا) (۲) دِقّت ہونا مُشکل ہونا۔ ضیق میں ہونا ؎

دل اُدھر سینے میں تڑپے جی اِدھر بیزار ہے کہاں کہیں اب تو بہت مٹّی ہماری خوار ہے (نظیر)

مٹّی دینا (۱) فعل متعدّی :۔ دفن کرتے وقت مُردے کی قبر میں تین تین مُٹّھی خاک ڈالنا + قبر میں دفن کرنا۔ قبر میں گاڑنا + (چونکہ مردے کی قبر میں مٹّی ڈالنے سے دونوں کو ثواب حاصل ہوتا ہے اس سبب سے یہ عمل ظہور میں آتا ہے) +

ساتھ آئے تھے جنازے کے تو مٹّی دیتے خاک میں عاشقِ شیدا کو ملاتے جاتے (امانت)
سو حسرتیں ملی ہیں مرے ساتھ خاک میں مٹّی بھی دی تو اُنکو اسی خاکسار نے (داغ)
احبا کو نہ آیا رحم میری ناتوانی پر کہ مٹّی دے کے ناحق بوجھ ڈالا سینکڑوں منکا (اسیر)
پریزادوں نے دی مٹّی جو مجکو بعد مرنے کے کوئی تختہ لحد میں تھا مگر تختِ سلیماں کا (وزیر)

مٹی

کل نہ دیگا کوئی مٹی بھی اُنہیں   آج زر جو کہ دیا کرتے ہیں + (ناسخ)

مبتِ تُو شیریں پہ مرتا تھا آخرش پسِ مرگ   نہ آئی وہ تجھے دینے کو کوہکن مٹی (مصحفی)

میں مرگیا ہُوں تری چشمِ سُرمہ سا کو دیکھ   ذرا تو ہاتھ سے دے آکے گلبدن مٹی (نصیر)

کس نے چاہنے والے کو دیتے آتے ہو مٹی   پاؤں پہ بھی کچھ گرد ہے اور چشم بھی تر ہے (نواب احمد علیخاں رونق)

مٹی ڈالنا (ہ) فعل متعدی:- (۱) جب کسی کی کوئی چیز جاتی رہتی ہے تو جسقدر آدمیوں پر شبہ ہوتا ہے اُنسے کہتا ہے کہ سب ملکر ایک جگہ تھوڑی تھوڑی سی مٹی ڈال آؤ اسمیں اگر کوئی ہماری چیز بھی ڈالدیگا تو اُسکا پردہ ڈھکا رہیگا پس اس طریقہ کا نام بھی مٹی ڈالنا ہے ؎

کسی نے کچھ تو چُرایا ہے رشکِ مہ تیرا   جو سب کو ڈالتے ہیں اہلِ انجمن مٹی (نصیر)

(۲) کسی بات پر خاک ڈالنا۔ چھپانا۔ پردہ پوشی کرنا + درگزر کرنا۔ ٹالنا۔ معاف کرنا +

مٹی ڈلوانا (ہ) فعل متعدی:- (۱) مٹی بھروانا۔ کسی جگہ مٹی کا اکٹھا کرانا (۲) چوری نکلوانے کے لئے مشتبہ اور غیر مشتبہ موجود شخاص سے کسی خاص جگہ میں ایک ایک مُٹھی خاک ڈلوانا تاکہ جسنے چیز چُرائی ہو وہ چپکے سے بدیں خیال ڈالدے کہ پردہ رہجائیگا اور میرا نام بھی نہ ہوگا اِس ترکیب سے اکثر کچا چور مال ڈال دیا کرتا ہے +

مٹی ڈھونا (ہ) فعل متعدی:- مٹی کا بوجھ اُٹھانا۔ مٹی اُٹھانے کی مزدوری کرنا قلی کا کام کرنا + سخت مصیبت اُٹھانا جیسے بڑے گھر پڑ کے مٹی ڈھو ڈھو مریئے +

مٹی ڈھیجانا (ہ) فعل لازم:- جسم کا سکت جاتا رہنا۔ بدن قابو میں نہ رہنا۔ کایا کا بے سکت ہو جانا + مرنے کے دن قریب آجانا۔ جسم کا گوشت مرجانا۔ روح کا جسم کو چھوڑ دینا۔ جسم کا دم نکل جانا +

مٹی عزیز کرنا (ہ) فعل متعدی:- (۱) کسی مُردے کے دفن میں شریک ہونا یا اپنے ہاتھوں سے دفن کرنا۔ گور گڑھا اور مُردود فاتحہ کرنا۔ مٹی ٹھکانے لگانا ؎

قبولِ خاطرِ مردم ہو تو تیا کی طرح   عزیز تیری کریں شیخ و برہمن مٹی (آتش)

(۲) گاڑنا۔ دابنا۔ زمین کو سونپنا۔ مارنا۔ دُنیا سے کھونا ؎

یہ مشتِ خاک ہو کہیں مقبولِ بارگاہ   مٹی ہماری کر بھی چکے آسماں عزیز (رند)

(۳) دیکھو (مٹی خراب کرنا) (چونکہ بعض اوقات فالِ بد کی بجائے بھی الفاظِ نیک مستعمل ہوتے ہیں اس وجہ سے اس معنی میں یہ محاورہ مروّج ہوگیا) +

مٹی عزیز ہونا (ہ) فعل لازم:- (۱) اپنے عزیز و اقارب کے ہاتھوں سے دفن کیا جانا۔ گور گڑھا ہونا۔ مٹی ٹھکانے لگنا۔ دولہ رئیس بھوپال ؎

اُسکے خنجر سے ہماری ہوگئی مٹی عزیز   ہوں مفیدِ خلق میں جو کشتہ فولاد تھا (دولہ)

(۲) دیکھو مٹی خراب ہونا۔ فالِ نیک بجائے فالِ بد +

مٹی

مٹی کا برتن (ہ) اسم مذکر:- ظرفِ گلی۔ کاسۂ گلی +

مٹی کا پُتلا (ہ) اسم مذکر:- جسمِ خاکی۔ قالبِ خاکی + مجازاً انسان ضعیف البنیان +

مٹی کا پنجر (ہ) اسم مذکر:- قالبِ خاکی + خاک کا پُتلا +

مٹی کا تیل (ہ) اسم مذکر:- قرینِ تیل۔ کروسین آئل۔ ایک قسم کا نہایت تیز شفاف تیل جو پُرانے مقامات کے کنوؤں سے نکلتا اور لیمپ وغیرہ میں جلایا جاتا ہے۔ اس تیل میں گندک اور کاربن کا مادہ زیادہ ہے + نفط +

مٹی کا عطر (ہ) اسم مذکر:- عطرِ گل۔ ایک قسم کا عطر جسکا جزو اعظم ملتانی یا پنڈول مٹی ہے

مٹی کا گھڑا بھی ٹھونک بجاکر لیتے ہیں (ہ) کہاوت:- آدمی کو ادنےٰ چیز بھی خوب دیکھ بھال کر لینی چاہیئے +

مٹی کرنا (ہ) فعل متعدی:- (۱) خاک میں ملانا۔ خراب کرنا۔ بگاڑنا۔ سڑ گرا کرنا۔ جیسے مزہ مٹی کرنا (۲) میلا کرنا۔ مٹی کے رنگ کرنا جیسے دو دن میں سارے کپڑے مٹی کردیئے (۳) ٹھنڈا کرنا۔ بے لطف کرنا جیسے کھانا مٹی کرنا۔ (۴) برباد کرنا۔ لُٹانا جیسے روپیہ مٹی کرنا +

مٹی کی ٹکیا (ہ) اسم مؤنث:- قرصِ گلی۔ چکنی مٹی کی پکائی ہوئی ٹکیا جسے اکثر حاملہ عورتیں کھایا کرتی ہیں +

مٹی کے مادھو (ہ) اسم مذکر:- (ہندی) مُورکھ۔ بودھو۔ کُندہ ناتراش بیوقوف جیسے تم بھی نرے مٹی کے مادھو ہو +

مٹی کی مُورت (ہ) اسم مؤنث:- (۱) مٹی کا پُتلا۔ مٹی کی بنی ہوئی مُورتی۔ بُتِ خاکی + قالبِ انسانی۔ جسم۔ کایا۔ قالبِ خاکی۔ دیہہ۔ بدن ؎

بیسرت کے ہم غلام ہیں صورت ہوئی تو کیا   سُرخ و سفید مٹی کی مُورت ہوئی تو کیا (نامعلوم)

(۲) مردابلہ۔ بیوقوف آدمی۔ کٹھ پُتلی۔ صرف صورت کا آدمی +

مٹی کے مول (ہ) صفت:- نہایت ارزاں۔ کوڑیوں کے مول۔ نہایت سستا۔ مُفت

مٹی کے مول بھی تو کوئی پُوچھتا نہیں   بگڑی ہوئی ہے آجکل اعظم ہوائے دل (اعظم)

مٹی گرجانا (ہ) فعل لازم:- دیکھو (مٹی ڈھیجانا) +

مٹی ماس کھانے والے (ہ) اسم مذکر:- (ہندی) گوشت خوار۔ شکار کھانے والے۔ مجازاً مُسلمان +

مٹی میں لوٹنا (ہ) فعل لازم:- درخاک غلطیدن کا ترجمہ۔ خاک میں رُلنا +

مٹی میں مٹی ملنا یا ماٹی میں ماٹی ملنا (ہ) فعل لازم:- خاک میں خاک ملنا۔ خاک کے ساتھ خاک ہوجانا۔ مرکر خاک ہوجانا۔ جسم کا خاک ہوجانا۔ فنا ہوجانا۔ جیسے ماٹی میں ماٹی ملی پون میں پون + میں تو تجے پوچھوں اے سکھی دونوں میں مواکون

مٹّی میں ملانا (ہ) فعل متعدی :- (۱) خاک میں ملانا۔ زمین کا پیوند کرنا۔ مٹانا۔ ناپید کرنا۔ بے نشان کرنا۔ معدوم کرنا + دفن کرنا۔ دابنا ؎

نسیم اعدا سے شکوہ کیا ہیں از مرگ ہمیں یاروں نے مٹّی میں ملایا (نسیم دہلوی)

(۲) بے لطف کرنا۔ بے مزہ کرنا۔ کرکرا کرنا جیسے ساری خوشی مٹّی میں ملادی +

(۳) برباد کرنا۔ ضائع کرنا۔ کھونا ؎

بے صرفہ چشم تر سے آنسو بہا دیئے ہیں مٹّی میں ہمنے کیا کیا موتی ملادیئے ہیں (غافل)

مٹّی میں ملجانا (ہ) فعل لازم :- (۱) خاک میں ملجانا (۲) خاک ہوجانا جسم کا خاک بنجانا (۳) خراب ہوجانا۔ بگڑجانا۔ ستیاناس ہونا +

مٹّی ہوجانا (ہ) فعل لازم :- (۱) خاک ہوجانا۔ خاک میں ملجانا۔ خاکستر ہوجانا راکھ ہوجانا۔ بھسم ہوجانا (۲) بوسیدہ ہوجانا۔ گل جانا۔ سڑجانا۔ بگڑجانا۔ خراب ہوجانا۔ کوڑی کے کام کا نہ رہنا۔ نکمّا ہوجانا۔ بیکار ہوجانا ؎

زنبہ سنبل کو بہم پہنچا خس و خاشاک کا بیش زلفِ یار مٹّی مشک و عنبر ہوگیا (آتش)

(۳) بے رونق ہوجانا۔ ماند ہوجانا۔ آب و تاب نہ رہنا۔ چمک دمک نہ رہنا۔

(۴) افسردہ دل اور مردہ طبیعت ہوجانا (۵) شرمندہ ہوجانا۔ شرما جانا ؎

یہ جو لپٹی غرض کہ ہو مٹّی گُلِ مختوم ہوگیا مٹّی (انشا)

(۶) پاٹھا مارجانا۔ ٹھنڈا ہوکر بگڑ جانا جیسے "کھچڑی دھری دھری مٹّی ہوگئی"۔

مٹّی ہونا (ہ) فعل لازم :- (۱) خاک ہونا۔ خاک میں ملنا۔ بھسم ہونا۔ راکھ ہونا (۲) خراب ہونا۔ بگڑنا۔ نکمّا ہوجانا۔ بیکار ہونا۔ کام کا نہ رہنا ؎

بہرِ نثار زلف منگا لی نہ آپنے مٹّی دھرے دھرے ہوئے نافے غزال کے (اسیر)

(۳) گلنا۔ سڑنا۔ بوسیدہ ہونا ؎

خدا کے واسطے اسے آسماں حوالے کر دھرے دھرے نہ کہیں ہو مرا کفن مٹّی (آتش)

(۴) مٹنا۔ خاک میں ملنا۔ زمین کا پیوند ہونا۔ فنا ہونا۔ دفن ہونا۔ گڑنا۔ دبنا ؎

بنائیں آدمی اس خاک سے جب حال ظاہر ہو کہ کیا کیا حسرتیں مٹّی ہوئی ہیں کوئے جاناں کی (سالک)

(۵) ماند ہونا۔ بے رونق ہونا۔ پھیکا پڑنا۔ آب و تاب یا چمک دمک نہ رہنا۔ پست ہونا ؎

ترے گلے میں وہ چنپا کلی ہے سونے کی کہ جسکو دیکھ کے سورج کی ہو کرن مٹّی (نصیر)

مَٹِّیا (ہ) صفت :- (مرکبات میں) (۱) مٹّی کا۔ گلی + مٹّی کے رنگ کا + مٹّی سے منسوب۔ سفالی (۲) چکنی مٹّی کی زمین جسمیں اکثر دھان پیدا ہوتے ہیں۔ چکنوٹ۔ دھانی +

مٹّیا پھوس (ہ) اسم مذکر :- (۱) نہایت بوڑھا جسکی ہڈّی یعنی جسم پھوس کی مانند بھس بھسا ہوگیا ہو۔ وہ شخص جسکی ہڈّی گرگئی ہو۔ ایسا بوڑھا جیسا ڈھیری کا پھوس گلا ہوا اور بیجان ہوتا ہے۔ بوڑھا پیسی + نہایت ناتواں۔ نہایت کمزور۔ از حد ضعیف و نحیف۔ دُربل۔ نِربل۔ نقیہ۔ مفلس قلّاش +

مٹّیا پھوس صاحب (ل) اسم مذکر :- (ظرافتاً) بوڑھا انگریز یا کرسٹان + وہ غلا بوڑھا انگریز + مفلس انگریز +

مٹّیا ٹھس (ہ) صفت :- مٹّی کی طرح ایک جگہ پڑا رہنے والا۔ کاہل۔ سست احدی۔ مٹّھا۔ کام چور + کم رو۔ سست رفتار +

مٹّیا سانپ (ہ) اسم مذکر :- مٹّی کے رنگ کا سانپ۔ وہ سانپ جس پر کالی کالی چتّیاں ہوں +

مٹّیا محل (ا) اسم مذکر :- (۱) چکنی مٹّی کا بنا ہوا مکان۔ دہلی کے ایک محلہ کا نام جسکی نسبت مشہور ہے کہ شاہجہانی اُمرا نے جب دہلی کو بنوانا شروع کیا تو چند روز کے واسطے عارضی رہنے کو یہاں کچّی مٹّی کے مکانات بنوالئے تھے اور بعض کا قول ہے کہ خود بادشاہ نے یہاں رہنے کے واسطے قلعہ تیار ہونے سے پیشتر اپنے کچّے محل بنوائے تھے +

مٹّیارہ (ہ) پوربی۔ اسم مؤنث :- (۱) دیکھو (مٹّیا نمبر ۲) (۲) گدلا۔ مکدّر +

مٹّیالا (ہ) صفت :- (۱) مٹّی کا۔ مٹّی کا بنا ہوا۔ گلی۔ جیسے گھر گھر مٹّیالے چولہے ہیں یعنی سب کا ایک حال ہے (۲) مٹّی کے رنگ۔ بھورا۔ بھُوسلا۔ پیلا۔ (۳) گِل آلودہ۔ مٹّی میں بھرا ہوا۔ مٹّی میں لتھڑا ہوا +

مٹّیانا (ہ) فعل لازم :- (پوربی) (۱) سنکر ٹال جانا۔ نگر اپن کرنا + اغماض کرنا۔ سُون کھینچنا۔ چُپ ناندھنا (۲) چراغ گل ہوجانا۔ بجھ جانا۔ بجھنا +

مثابہ (ع) (لفظ تشبیہ) مانند۔ مشابہ (یہ لفظ درحقیقت اسم ظرف ہے جو ثوب بمعنی بازگشت سے مشتق ہے) +

مثال (ع) اسم مؤنث :- (۱) مانند۔ نظیر۔ شبیہ۔ تمثیل۔ مشابہت۔ شباہت۔ ردیف۔

دی جو تیرے پیارے پیارے رنے گیسو سے مثال منہ ہے پیارا صبح کا گیسو ہے پیارا شام کا (ناسخ)

(۲) صورت۔ مورت۔ تصویر۔ تمثال (۳) نمونہ۔ بانگی (۴) حکم۔ فرمانِ بادشاہی + پروانہ۔ حکم نامہ۔ حکمنامہ قاضی (۵) حکایت۔ کہانی (۶) کہاوت۔ مثل۔ بیان (۷) ایک عالم کا نام جو عالم ارواح سے نیچے ہے جو کچھ اس عالم ظاہری میں پایا جاتا ہے اُسکی مثال اُس عالم میں موجود ہے + عالم خواب +

مثال دینا (۱) فعل متعدی :- نظیر دینا۔ تمثیل دینا۔ مشابہت ظاہر کرنا +

مثانہ (ع) اسم مذکر :- وہ پھُکنا جسکے اندر پیشاب رہتا ہے۔ پیشاب کی

تمیلی۔ کیسنہ۔ بول +

مُثبَت (ع) صفت:۔ (۱) قایم کیا گیا۔ ساکن کیا گیا۔ اثبات کردہ شدہ۔ نفی کا نقیض۔ وہ جو منفی نہ ہو۔ (۲) ثبت کیا گیا۔ لکھا گیا۔ مرقوم شدہ۔ نوشتہ شدہ (۳) ثابت کیا گیا۔ تصدیق کیا گیا۔ مُصدقہ۔ برقرار رکھا گیا +

مُثبَتَہ۔ مُثبَتہ (ع) صفت:۔ (۱) قائم کیا گیا + ثبت کیا گیا + لکھا گیا (۲) چھاپا گیا۔ مُہر کیا گیا۔ نشان لگایا گیا۔ اسٹامپ لگایا گیا۔ اسٹام لگایا گیا +

مثبتہ اسٹام (ا) اسم مذکر:۔ وہ کاغذ جسپر اسٹام لگایا گیا ہو + (قانون)

مِثقال (ع) اسم مذکر:۔ (۱) ساڑھے چار ماشہ کا وزن ۴½ ماشہ (۲) ایک سونے کے سکّہ کا نام جو عرب میں رائج ہے +

مِثْل (ع) صفت:۔ (۱) مانند۔ موافق۔ برابر۔ سب صفتوں میں مساوی۔ ویسا ہی جیسا۔ ہمشکل۔ متشابہ۔ ملتا ہوا۔ یکساں۔ نظیر۔ عدیل۔ ہم جنس۔ ہمرنگ۔ (۲۔ ا۔ اسم مؤنث) روئیدادِ مقدمہ۔ مقدمہ کی کیفیت یا کارروائی +

(چونکہ اس لفظ کا اُن کاغذات پر اطلاق کیا جاتا ہے جو باہم متماثل اور ایک ہی مقدمہ یا معاملہ سے متعلق ہوں لہذا ثائے مثلّثہ سے لکھنا چاہئے جو لوگ سوال کو اسکا ماخذ خیال کرکے سین مہلہ سے لکھتے اور اسکو اصل میں مسئلہ خیال کرتے ہیں وہ محض غلطی پر ہیں) +

مِثل مرتّب کرنا (ا) فعل متعدی:۔ مقدمہ کی روئداد کو ترتیب دینا۔ مقدمہ کے کاغذات کو ترتیب وار لگانا +

مِثل مرتّب ہونا یا بنا (ا) فعل لازم:۔ کسی مقدمہ کی کُل کارروائی کے کاغذات کا اکٹھا ہوکر جمع کیا جانا +

مَثَل (ع) اسم مؤنث:۔ (۱) مثال۔ کہاوت + وصفِ حال + کہانی۔ داستان +

مَثَلاً (ع) صفت:۔ جیسے۔ یعنی۔ گویا۔ جانو۔ ارتھات۔ جسطرح +

مُثَلَّث (ع) اسم مذکر:۔ لغوی معنی سہ کردہ شدہ (۱) وہ سطح جو تین خطوط مستقیم سے محاط ہو + تین ضلعوں کی شکل۔ تکھونٹ۔ جیسے یہ △ (۲) تین تین مصرعوں کا بند۔ (۳) سہ گوشہ۔ تکونا (۴) ایک خوشبو کا نام جسکے سہ گوشہ قرص ہوتے ہیں اور وہ مشک۔ صندل۔ کافور۔ ان تین ہی چیزوں سے تیار کی جاتی ہے (۵) شراب سہ آتشہ۔ تیکی (۶) علم تعویذات کی ایک شکل کا نام جسکے سہ در سہ کُل نو خانے ہوتے اور اُسے مربّع کی نسبت زیادہ مؤثر خیال کرتے ہیں (۷) وہ علم جس میں مثلّثات کی پیمایش کا ذکر ہے۔ تکھونٹ ماپ۔ زاویوں کی پیمایش کا علم۔ وہ علم جس میں مثلث بنا کر سطح کی پیمایش کی جاتی ہے +

مُثَلَّثِ حادّ الزّاویہ (ع) اسم مذکر:۔ وہ مثلّث جسکے سب زاویے حادّے ہوں۔ چھُٹ کونیا تکھونٹ +

مثلّثِ قایم الزّاویہ (ع) اسم مذکر:۔ وہ مثلّث جس میں ایک زاویہ قائمہ ہو۔ پر کونیا تکھونٹ +

مثلّثِ متساوی الاضلاع (ع) اسم مذکر:۔ وہ مثلّث جسکے تینوں ضلعے آپسمیں برابر ہوں △ تین بھُج برابر تکھونٹ +

مثلّث متساوی السّاقین (ع) اسم مذکر:۔ وہ مثلّث جسکے دو ضلعے آپسمیں برابر ہوں۔ دو بھُج برابر تکھونٹ +

مثلّثِ مختلف الاضلاع (ع) اسم مذکر:۔ وہ مثلّث جسکے تینوں ضلعے آپس میں نابرابر ہوں۔ نابرابر بھُج تکھونٹ +

مثلّثِ مُنفرجہ الزّاویہ (ع) اسم مذکر:۔ وہ مثلّث جسمیں ایک زاویہ منفرجہ ہو۔ بڑھ کونیا تکھونٹ +

مُثلّثی (ع) صفت:۔ تکونیا۔ تکھونٹا۔ جیسے مثلّثی شیشہ +

مِثلی (ا) اسم مذکر:۔ (۱) وہ شخص جسکی مثل بنی ہوئی ہو۔ سزایافتہ (۲) پُرانا مجرم نامی چور یا بدمعاش +

مِثلی اُچکا چور یا بدمعاش (ا) اسم مذکر:۔ وہ چور یا اُچکا یا بدمعاش جو بار بار سزا پا چکا ہو۔ سزایافتہ چور۔ سزایاب بدمعاش۔ نامی بدمعاش +

مُثمّن (ع) صفت:۔ (۱) ہشت پہلو۔ آٹھ ضلعوں کا۔ آٹھ حصّے کیا گیا۔ اٹھ کونیا۔ جیسے مُثمّن بُرج + اٹھ کونا (۲۔ ا۔ اسم مذکر) آٹھ ضلعوں کی شکل +

مُثنّیٰ (ع) صفت:۔ (۱) تثنیہ۔ دوسرا + دوبارہ کردہ شدہ۔ دوم کیا گیا (۲۔ اسم مذکر:۔) نقل مطابق اصل۔ دُوسری نقل + بیٹھ۔ مکرّر نقل۔ اُتار (۳۔ اسم مذکر:۔) جوڑا۔ جفت۔ جوڑ +

مثنّیٰ ا بہ (ع) اسم مذکر:۔ منقول عنہ۔ جس سے نقل کی گئی ہو۔ اصل +

مَثنَوی (ع) اسم مؤنث:۔ منسوب بہ مثنّیٰ۔ دو دو کیا گیا۔ چونکہ مثنوی کے بیتوں میں ہر ایک بیت کے دو قافیہ علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں لہذا ابیات مختلف القوافی کو مثنوی کہنے لگے یا یُوں کہو کہ ایسے اشعار جنکے ہر بیت کا قافیہ جدا اور دو مصرعوں کا متفق ہو۔ ایک مثنوی کل ایک ہی وزن میں ہوتی ہے اور وہ بحر ہزج۔ رمل سریع۔ خفیف۔ متقارب۔ متدارک کے سوا اور بحروں میں بھی کہی جاتی ہے اسکے اشعار کی خاص تعداد نہیں +

مُجادَلہ (ع) اسم مذکر:۔ (۱) جنگ۔ پیکار۔ لڑائی + جُدھ + ہنگامہ۔ خونریزی۔ (۲) جھگڑا۔ ٹنٹا۔ قضیہ۔ بکھیڑا۔ راڑ۔ مناقشہ (۳) دشمنی۔ خصومت۔ منازعت

نزاع (۴) تکرار۔ مباحثہ۔ مُکابرہ۔ حجت +

مُجارِیہ (ع) صفت :۔ (قانُون) اجرا یافتہ۔ جاری شدہ۔ رواں شدہ۔ پاس شدہ (قانُون) مروّجہ۔ مصدرہ۔ نافذہ۔ مجریّہ +

مَجاز (ع) صفت :۔ جوز (۱) گُزرنے کی جگہ۔ راہ (۲) حقیقت کا نقیض۔ جو حقیقت نہ ہو (۳۔ اسم مذکر) وہ کلمہ جو اپنے حقیقی معنی کے خلاف مستعمل ہو مگر اُسکے حقیقی موضوع معنی متروک نہ ہوگئے ہوں بلکہ معنی موضوع اور غیر موضوع لہٗ میں مشابہت یا ظرفیت یا سببیت وغیرہ کا علاقہ پایا جائے یا یُوں سمجھو جب کسی لفظ کو اُس معنی میں استعمال کرتے ہیں جس کے واسطے وہ لفظ بنایا گیا ہے تو اُسکو حقیقت کہتے ہیں اور اُس معنی کو حقیقی جیسے دست کے معنی ہاتھ اور جب ایسے معنی میں استعمال کرتے ہیں جسکے واسطے وہ لفظ بنایا نہیں گیا تو مجاز کہتے ہیں اور اس معنی کو مجازی جیسے دست بمعنی قابو غلبہ وغیرہ مگر یہ ضرور ہے کہ حقیقی اور مجازی معنی میں کوئی علاقہ و مناسبت ضرور ہو۔ پس اگر وہ علاقہ تشبیہ سے متعلق ہے تو اُسے استعارہ کہینگے جیسے شیر کہنا اور بہادر آدمی سے مراد لینا اور اگر تشبیہ کے سوا کوئی اور علاقہ ہوگا تو مجاز مرسل کہینگے جیسے دست کے معنی قدرت کے لئے جائیں کہ اُس میں علاقہ سبب اور مسبب کا ہے اسی طرح لازم کہکر ملزوم ظرف کہکر مظروف اور کُل کہکر جزو اور کسی کا ذکر کرکے صاحب سے مراد لینی اسی کو ہمارے ایک کرم فرما اپنی تصنیف میں اس طرح لکھتے ہیں کہ مجاز کا مضاف اور مضاف الیہ کی ترکیب اضافی سے بنا ظاہر ہے پس جب کسی جملہ میں ترکیب اضافی واقع ہو اور اُسکے مضاف کی قوت اصلی حقیقی کو ترک کریں یعنی مضاف کی رعایت سے کچھ غرض نہ رکھیں اور معنی بیان کرنے میں فقط مضاف الیہ کا کام رہجائے یعنی اگر مضاف کو نکال بھی ڈالیں تو بھی جملہ بے معنی نہ ہوسکے۔ پس ایسے مضاف کو مجاز کہتے ہیں مثلاً ہم تیغ ابرُو پر عاشق ہیں۔ اس سے مراد نہیں کہ ہم تیغ پر عاشق ہیں بلکہ تیغ جو مضاف ہے اُسکی قوت اصلی حقیقی سے کچھ غرض نہ رہی فقط برائے نام ہے اگر غرض ہے تو ابرُو سے غرض ہے جو مضاف الیہ ہے یعنی متکلم کا عشق ابرُو پر ثابت ہوتا ہے۔ اس حالت میں لفظ تیغ مجاز ہے۔ مجاز کی دو قسمیں ہیں ایک استعارہ دوسری مجاز مرسل جب مضاف سے مضاف الیہ کو کچھ تشبیہ کا لگاؤ ہو جیسے گُلِ رخسار یا تیغ ابرُو یا مارِ زلف یا جامِ چشم تو اُس مضاف کو استعارہ کہتے ہیں یہاں رخسار کو پھول سے ابرُو کو تلوار سے زُلف کو سانپ سے اور آنکھ کو پیالے سے تشبیہ کامل ہے پس گل تیغ مار اور جام یہ چاروں الفاظ استعارہ ہیں اگر مضاف اور مضاف الیہ سے کچھ تشبیہ کا لگاؤ نہ ہو مگر دونوں میں باہم کسیقدر نسبت ہو جیسے چشم دولت یا ابر کرم یا باغ دانش یا چمن انصاف تو اُس مضاف کو مجاز مرسل کہتے ہیں۔ یہاں دولت کی صورت آنکھ کی مثل نہیں کرم کی شکل بادل کی مانند نہیں دانش کی تشبیہ باغ سے نہیں انصاف کی صورت کچھ چمن کیسی نہیں ہے جو اِن چاروں کی اپنے اپنے مضاف سے تشبیہ ہو سکے پس ایسے مضاف یعنی چشم ابر باغ اور چمن چاروں مجاز مرسل کہلائینگے **تنبیہ** استعارہ اور مجاز مرسل بالکل بیکار بھی نہیں ہوتے اُنکا اثر اُنکے افعال یا اُنکی خبر سے ثابت ہوا کرتا ہے جیسے مصرعہ تیغ ابرُو نے ہمکو قتل کیا۔ اگرچہ قتل کرنے کا فعل یہاں ابرُو سے متعلق ہے مگر ابرُو بھوں کے چند بال ہیں اُنسے قتل انسان کیونکر ہوسکے لہذا تیغ کا لفظ گویا مستعار مانگ کر لفظ ابرُو کے ماقبل لگا دیا تاکہ قتل کا فعل اُس سے بخوبی ثابت ہوسکے علیٰ ہذا القیاس ؎ مارِ گیسوئے یار موذی ہے۔ اگرچہ لفظ موذی گیسوئے مبتدا کی خبر ہے اور گیسو سے متعلق ہے لیکن گیسو بھی چند بال ہیں وہ کیا مُوذی ہونگے لہذا لفظ گیسو کے ماقبل مار کا لفظ لگا دیا تاکہ مُوذی ہونے کی خبر بخوبی اُس سے ثابت ہوسکے۔ (۴۔۱) با اختیار جائز کیا گیا۔ مختار جیسے حاکم مجاز وہ حاکم جسے ازروئے قانون سزا دینے یا چھوڑ دینے وغیرہ کا اختیار ہو۔ حاکم با اختیار +

مجازِ مُرسَل (ع) اسم مذکر :۔ علم بیان میں اُس مجاز یا صنعت بیانیہ سے مراد ہے جسمیں سبب سے مسبب ظرف سے مظروف کل سے جزو لازم سے ملزوم ذکر سے صاحب ذکر مراد لے سکتے ہیں +

مجاز ہونا (ہ) فعل لازم :۔ با اختیار ہونا۔ مختار ہونا۔ کسی امر کا اختیار رکھنا ازرُوے شرع یا قانون با اختیار ہونا +

مَجازاً (ع) تابع فعل :۔ (۱) فرضاً۔ مراداً (۲) قانوناً۔ حسب قانون۔ جوازاً + ازروئے شرع +

مَجازی (ع) اسم مؤنث :۔ (۱) غیر حقیقی۔ غیر اصلی (۲) فرضی۔ مرادی۔ فرض کیا ہوا جیسے مجازی معنی (۳) مصنوعی۔ ساختہ۔ جعلی۔ نقلی +

مَجال (ع) اسم مؤنث :۔ (۱) جولانگاہ۔ چوگان پھرانے کا میدان۔ چکر دینے کا میدان (۲۔ مجازاً) قُدرت۔ طاقت۔ حوصلہ۔ تاب + بس۔ قابُو + مقدُور۔ سامرتھ۔ پرکرم۔ ؎

ہر ایک مُو ہو بدن پر مری زباں گویا مجال ہو جو ترے آگے گفتگو کی مجھے (ظفر)

اُستادشہ سے ہو مجھے پرخاش کا خیال یہ تاب یہ مجال یہ طاقت نہیں مجھے (غالب)

مَجالِس (ع) اسم مؤنث :۔ جمع مجلس بمعنی بیٹھنے کی جگہ۔ محافل۔ سبھائیں۔ سوسائٹیاں۔ مجلسیں + مجلس خانہ +

مُجامَعَت (ع) اسم مونث :۔ مباشرت۔ جماع۔ صحبت داری۔ ہم بستری۔ ہمخوابی۔ وِشے۔ بھوگ بلاس۔ وہ بات +

مجامعت کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ بھوگ بلاس کرنا۔ بھوگ کرنا۔ لگنا +

مجا

مُجاوِر (ع) اسم مذکر:- (۱) ہمسایہ۔ پڑوسی۔ پاس رہنے والا (۲-۱) محافظ درگاہ یا معبد۔ پجاری۔ پانڈا۔ مقدس مقامات کا خدمتی + جاروب کش +

مُجاہِد (ع) اسم مذکر:- (۱) کوشش کرنے والا۔ جہد کرنے والا۔ ساعی (۲) کافروں سے لڑنے والا۔ غازی مرد +

مُجاہَدہ (ع) اسم مذکر:- (۱) سعی۔ کوشش۔ جدّ و جہد۔ جانفشانی (۲) ریاضت محنت۔ مشقّت۔ کشت (۳) کافروں سے لڑنا۔ مذہبی جنگ +

مُجاہِدین (ع) اسم مذکر:- مذہب پر لڑنے والے۔ مذہب کے لئے جانفشانی کرنے والے + والنٹیر۔ تبشیر +

مَجبُور (ع) صفت:- جبر کیا گیا۔ ناچار۔ دِق۔ تنگ۔ دبا ہوا۔ بے بس +

مَجبُور کرنا (۱) فعل متعدی:- ناچار کرنا۔ لاچار کرنا۔ بے بس کرنا۔ دِق کرنا۔ تنگ کرنا۔ ستانا۔ دبانا۔ زبردستی روکنا۔ جبراً باز رکھنا +

مَجبُور ہونا (۱) فعل لازم:- لاچار ہونا۔ ہارنا۔ تھکنا۔ تنگ ہونا۔ دِق ہونا۔ بے بس ہونا۔ عاجز ہونا ؎

یاں تک میں دل کے ہاتھوں سے مجبور ہو گیا   جو جسنے کہدیا مجھے منظور ہو گیا (حیا)

مَجبُوراً (ع) تابع فعل:- جبر سے۔ ناچاری سے۔ ہار کر۔ تھک کر۔ عاجز ہو کر +

مَجبُوری (۱) اسم مؤنث:- ناچاری۔ بے بسی +

مُجتَبیٰ (ع) صفت:- برگزیدہ۔ پسندیدہ۔ چُنا گیا۔ چُنا ہوا۔ چھانٹا ہوا۔ مُنتخب +

مُجتَمِع (ع) صفت:- (۱) جمع کیا گیا۔ اکٹھا کیا گیا۔ فراہم کردہ شدہ (۲) جمع ہونے کی جگہ۔ مجلس۔ سبھا۔ انجمن۔ محفل۔ سوسائٹی +

مُجتَنِب (ع) صفت:- اجتناب کرنے والا۔ پرہیز کرنے والا۔ دُور رہنے والا۔ علیحدگی اختیار کرنے والا +

مُجتَہِد (ع) صفت:- (۱) کوشش کرنے والا۔ جدّ و جہد کرنے والا (۲) راہِ صواب پیدا کرنے والا۔ ٹھیک اور عمدہ رستہ نکال لینے والا (۳) منکروں سے جہاد کرنے والا۔ (۴- اسم مذکر:-) اہلِ تشیعہ کا فاضل۔ امامیہ مذہب کا فقیہہ + امام۔ پیشوائے مذہب +

مُجَدَّداً (ع) تابع فعل:- از سرِ نو۔ نئے سرے سے +

مَجذُوب (ع) صفت:- (۱) کھینچا گیا۔ جذب کیا گیا (۲) محبّت خدا میں کھینچا ہُوا۔ یادِ الٰہی میں غرق + صاحبِ جذبہ (۳-۱) مست۔ بیہوش۔ حواس گُم کردہ + بے خبر + آپے سے باہر (۴-۱) سڑی۔ پاگل۔ دیوانہ +

مَجذُوب کی بڑ (۱) اسم مؤنث:- مجنونانہ بکواس۔ وہ بے معنی اور غیر مربُوط

مجر

باتیں جو اکثر مجذوب یا مست فقیر بکتے رہتے اور اسی میں سائل کی بات کا جواب دیدیتے ہیں۔ بے معنی باتیں۔ بے سروپا باتیں سچی نہ جھوٹی باتیں جسے سمجھ لیتے ہیں مطلب اپنے اپنے طور پر سامع   اثر رکھتی ہے آتش کی غزل مجذوب کی بڑ کا (آتش)

مَجذُور (ع) اسم مذکر:- فی نفسہٖ ضرب کھایا ہوا۔ مربّع۔ دوہرا چڑھاؤ۔ کسی عدد کو فی نفسہٖ ضرب دینے سے جو حاصل ضرب پیدا ہو اُسے مجذور یا اُس عدد کا مربّع کہتے ہیں اور اُس عدد کو جذر۔ جیسے ۳۶ مجذور ہے ۶ کا یعنی ۶×۶=۳۶ کے

مَجذُوم (ع) اسم مذکر:- جذامی۔ کوڑھی۔ ابیت بران۔ سبر دس۔ وہ شخص جسکا جسم آتشکی مادّے سے بگڑ گیا ہو اور ٹپک ٹپک کر گرے +

مُجرا (ع) اسم مذکر:- (۱) رواں کردہ شدہ۔ جاری کیا گیا (۲) محسوب۔ کٹوتی۔ محسوب کیا گیا۔ منہائی (۳-۱) ڈنڈوت۔ پرنام۔ نمش کار۔ آداب۔ بندگی۔ کورنش۔ سلام۔ تسلیمات۔ ملاقاتِ اُمرا۔ جیسے ۔ دادا حضرت میرا مجرا دو گھڑی مت رکھو روا یہ مجھپہ کہ عُمّال کے تئیں   تیری سلامتی میں کرنا مجرا و سلام (سودا)

سوز کچھ منہ بنائے آتا ہے   آج مجرے کا پھر جواب ہوا + + (میر سوز)

(۳-۱) رقص و سماع۔ ناچ گانا جو بطورِ سلام امرا کے روبرو یا بیاہ شادی میں کیا جاتا ہے + آدھا ناچ۔ صرف صبح یا شام کا ناچ ؎

بحر اگر چمکا ستارا عشق کا   لوٹئے گردوں کا مجرا دیکھئیے (بحر)

(۴-۱) وہ مرثیہ جو رباعی یا غزل یا قطعہ و قصیدہ کی طرز پر کہا جاتا اور اُسکے مطلع یا اوّل شعر میں لفظ مجرا یا سلام لایا جاتا ہے (۵-۱) باریابی۔ ملازمت۔

مُجرا پانا (۱) فعل متعدی:- (۱) روپیہ وصُول پانا۔ بھر پانا۔ چڑھا ہوا روپیہ لے لینا (۲) باریابی پانا۔ روپیہ بہی میں جمع ہونا +

مُجرا الطلبی (۱) اسم مؤنث:- (قانُون) دعوٰے بالمقابل۔ اُلٹا دعوٰے +

مُجرا دینا (۱) فعل متعدی:- حساب میں محسُوب کر دینا۔ وضع کر دینا۔ حساب میں لگا دینا۔ کاٹ دینا +

مُجرا کرنا (۱) فعل متعدی:- (۱) محسُوب کرنا۔ حساب میں لگانا (۲) وضع کرنا منہا کرنا۔ کاٹ دینا (۳) بادب سلام کرنا۔ آداب بجالانا۔ کورنش یا تسلیمات ادا کرنا (۴) کسی امیر یا نوشہ وغیرہ کے روبرو بطورِ سلام ناچنا گانا ؎

ارادہ تھا یہی مدت سے میرا   کریں یہ سامنے حضرت کے مجرا (جرأت)

مُجرا لینا (۱) فعل متعدی:- کاٹ لینا۔ محسُوب کر لینا۔ حساب میں لگا لینا۔

مُجرا ہونا (۱) فعل لازم:- (۱) محسُوب ہونا۔ وضع ہونا۔ حساب میں لگایا جانا + وصول ہونا۔ بھر پایا لکھا جانا (۲) کسی امیر یا نوشہ کے روبرو

مجر

ناچ ہونا۔ محفل میں ناچ ہونا +

مُجرائی (ع) اسم مذکّر:۔ (عوام مجرئی) (۱) سلام کرنے والا۔ سلامی۔ مجرا بجا لانے والا۔ کورنش کنندہ۔ وہ شخص جو اپنے خداوند نعمت کا آداب بجا لایا ہو۔ (۲) وہ لوگ جو صرف سلام کرنے کی تنخواہ پاتے ہوں۔ امتیازی۔ کیّے منصبدار درباری (۳) گھاٹ جمع یا لگان۔ منہائی۔ کمی (۴)؛ مرثیہ کا سلام پڑھنے یا کہنے والا + مرثیہ خواں +

مُجَرَّب (ع) صفت:۔ تجربہ کیا گیا۔ آزمایا گیا۔ آزمُودہ۔ امتحان کردہ + کارگر۔ مؤثر۔ تیر بہدف۔ ایک بر ایک +

مُجرّبات (ع) اسم مذکّر:۔ آزمائے ہوئے نُسخے۔ تجربہ کی ہوئی چیزیں جیسے مجربات اکبری مجرّبات بوعلی سینا وغیرہ + وہ کتابیں جنمیں اُنکے آزمائش کئے ہوئے نسخے جمع ہیں +

مُجَرَّد (ع) صفت:۔ (۱) جریدہ۔ تنہا۔ اکیلا۔ چھڑا چھٹانک۔ اکانت + وہ شے جو مادّہ سے پاک ہو۔ (۳) بن بیاہا۔ مردِ بے زن۔ ناکتخدا + بے جورُو والا۔ بے زن و فرزند۔ آزاد۔ مخلص جیسے مجرّد سب سے اعلےٰ جسکے لڑکا نہ بالا + مجرد سب سے اعلےٰ جسکے سُسرا نہ سالا (۴) جتی۔ یوگی۔ جیت اندریا سنّیاسی۔ وہ شخص جو دُنیا سے الگ ہو گیا ہو +

مُجرّد رہنا (ا) فعل لازم:۔ اکانت رہنا۔ آزاد رہنا۔ عورت کے بغیر رہنا۔ بن بیاہا رہنا۔ شادی نہ کرنا۔ جتی رہنا۔ جتی ستی رہنا +

مُجرّدات (ع) اسم مذکّر:۔ (۱) وجودِ بے جسم۔ غیر مادّی وجُود۔ غیر محسوس۔ (۲) عقول عشرہ۔ ملائکِ ارواح +

مُجرّدی (ع) اسم مؤنث:۔ تجرّد۔ تنہائی۔ آزادی۔ جتی پن۔ کوارا پن +

مُجرِم (ع) اسم مذکّر:۔ گنہگار۔ اپرادھی۔ پاپی۔ جرم کرنے والا۔ قصُوروار۔ خطاوار + سرکاری چور + اسامی + مُلزم +

مُجرم ٹھیرانا یا قرار دینا (ا) فعل متعدی:۔ (قانون) قصُوروار ٹھیرانا۔ قابل بازپرس یا سزا قرار دینا۔ الزام ثابت کرنا۔ ملزم ٹھیرانا +

مُجرم ہونا (ا) فعل لازم:۔ قصُوروار ہونا۔ ملزم ہونا۔ خطاوار ہونا۔ قابلِ بازپُرس ہونا +

مَجرُوح (ع) صفت:۔ (۱) گھائل۔ زخمی۔ وہ شخص جسکے زخم لگا ہو + چوٹ کھایا ہوا (۲) تخلصِ حضرت میر مہدی حسین صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ خلف الصدق جناب میر حسن صاحب متخلص بہ افگار دہلوی جو فی زمانا

مجر

اساتذۂ دہلی کی ایک چراغ سحری روح پر فتوح اور خاندانی شاعر ہیں۔ آپ ہی نے سب سے زیادہ جناب اسد اللہ خان غالب علیہ الرحمۃ کی صحبت اور صلاح سے فیض پایا ہے۔ حضرت غالب کو آپ پر بڑا ناز تھا۔ اُردوے معلّےٰ میں جابجا آپکے نام کے خط ہیں۔ اسی انشائے غالب کا دیباچہ بھی آپ ہی کا لکھا ہوا ہے۔ ریاست الور سے تحصیلداری کی پنشن پاتے اور اُسی میں گزر فرماتے ہیں اس بڑھاپے میں افسوس کہ یارانِ صحبت کی طرح اُنکی آنکھوں کی بینائی نے بھی مفارقت اختیار کرلی ہے بطور یادگار اُنکی ایک حسرت بھری غزل اس جگہ نقل کر دینی مناسب سمجھی گئی اور اکثر اشعار اپنے اپنے موقع پر نظیروں میں دیئے گئے ہیں + وھوہذا +

حرف تُم اپنی نزاکت پہ نہ لانا ہرگز　ہاتھ بیدادو ستم سے نہ اُٹھانا ہرگز
تُم بھی پُوری کو یقیں ہے نہ کہوگے اچھا　اب ہمیں دیکھ کے آنکھیں نہ چُرانا ہرگز
عشق ہے ایک مگر آفتِ نو ہے ہر دم　یہ وہ مضموں ہے کہ ہوگا نہ پُرانا ہرگز
یہی انداز تو ہیں دل کے اُڑا لینے کے　اُنکی تُم نیچی نگاہوں پہ نہ جانا ہرگز
سبب قتل محبت ہے اگر اے ظالم　تو میرا جرم کسی کو نہ بتانا ہرگز
جنسِ نایاب کے پھرتے ہیں خریدار گلی گلی　تم پتا اپنا کسی کو نہ بتانا ہرگز
جو چلا تیرِ ستم دل سے وہ گزرا اے چرخ　تیرا خالی نہ گیا کوئی نشانا ہرگز
ذکر بربادیٔ دہلی کا سنا کر ہمدم　نیشترِ زخمِ کہن پر نہ لگانا ہرگز
آب رفتہ نہیں پھر بحر میں پھر کر آتا　دہلی آباد ہو یہ دھیان نہ لانا ہرگز
نہ تو کچھ دیکھ چکے اُس سے بھی افزوں دیکھے　اہل دہلی کو نہ محشر سے ڈرانا ہرگز
وہ تو باقی ہی نہیں جسسے کہ دہلی تھی مراد　دھوکا اب نام پہ دہلی کے نہ کھانا ہرگز
گیتی افروز اگر حضرتِ نیّر رہتے　اپنا تاریک تو ہوتا نہ زمانا ہرگز
اب تو یہ شہر ہے ایک قالب بیجاں ہمدم　کچھ یہاں رہنے کی خوشیاں نہ منانا ہرگز
در میخانہ ہوا بند و صدا ہے یہ بلند　یاں حریفانِ قدح خوار نہ آنا ہرگز
رہی یارانِ گزشتہ کی کہانی باقی　یہ تو بھولا ہے نہ بھولیگا فسانا ہرگز
اللہ اللہ وہ نوابِ علائی کا کلام　جس سے رنگیں نہیں بلبل کا ترانا ہرگز
تُو تو ہے انور و سالک کی جدائی کا نشاں　دلِ پُر درد سے اے داغ نہ جانا ہرگز
صوت بلبل طرب انگیز سہی پر ہمدم　درد فرسودہ دلوں کو نہ سُنانا ہرگز
میں ہُوں اک مجمع احباب کا بچھڑا گُلچیں　مجکو گلدستۂ رنگیں نہ دکھانا ہرگز
جمع ہے مجمع احباب مضامیں تیرے　اے تصوّر یہ مرقع نہ مٹانا ہرگز
دلمیں ہیں حسرت و اندوہ کے انبار لگے　اتنا یکجا نہ کہیں ہوگا خزانا ہرگز

مجن

سلتیئے بزم میں تیرے تغافل کے نثار   دُردوٹ کا بھی اِدھر جام نہ لانا ہرگز
کاکُل و زلفِ بتاں تک ہیں پریشاں خاطر   نہیں جمعیتِ دل کا یہ زمانا ہرگز
قہر لائینگے یہ طالع جو ذرا بھی چیتے   اے فلک خواب سے اِنکو نہ جگانا ہرگز
محفلِ عیش سے گر حظ ہوا ُٹھانا اید دست   ہم سے آزردہ دلوں کو نہ بُلانا ہرگز
دارِ فانی میں نہ کر فکر قیام اے ناداں   گزرِ سیل ہے یاں گھر نہ بنانا ہرگز
جنکے ایوان تھے ہم پلۂ قصرِ قیصر   اُن کو ملتا نہیں چھپروں کا ٹھکانا ہرگز
وہ گئے دن جو چمن زار میں دل لگتا تھا   سچ ہے یکساں نہیں رہتا ہے زمانا ہرگز
ہم صفیران چمن بہت ہوئے گرم پرواز   اب خوش آتا نہیں گلزار میں جانا ہرگز
زغن و زاغ کی گلشن میں صدا ہے ہرسُو   مرغِ خوش نغمہ نہ آواز سنانا ہرگز
قصرِ حالی کے حوالی ہیں ذرا تم مجروح   اپنی ڈیرھ اینٹ کی مسجد نہ بنانا ہرگز

مجرُوح کرنا (ا) فعل متعدی:۔ زخمی کرنا۔ گھائل کرنا۔ زخم لگانا +

مجرُوح ہونا (ا) فعل لازم:۔ گھائل ہونا۔ زخمی ہونا + چوٹ کھانا۔

مجِسٹریٹ (انگلش Magistrate) اسم مذکر:۔ حاکم مجاز۔ با اختیار حاکم + فوجداری یا دیوانی کا حاکم + منصف۔ جج + سپردکنندہ +

مجسٹریٹی (ا) اسم مؤنث:۔ (۱) حکومت۔ اختیار (۲) مجسٹریٹ کا عہدہ۔ مجسٹریٹ کی اسامی +

مُجسّم (ع) صفت:۔ جسم دار۔ جس میں طُول عرض عمق ہو + مسطح۔ دیہ بندھی جسمی۔ اکاری +

مُجسّمات (ع) اسم مذکر:۔ مجسّم کی جمع + مسطّحات + ڈول ناپ۔ وہ اجسام جنمیں عرض طُول عمق پایا جائے +

مُجکو (ہ) ضمیر:۔ مُجھ کو کا مخفف۔ میرے تئیں۔ مجھے۔ مرا۔ مارا +

مجکو پاتا ہے تو تلوار کو نہیں پاتا (ہ) محاورہ:۔ (چھُری کو نہیں پاتا زیادہ بولتے ہیں) یعنی دشمن جان ہے کیا کرے کہ بس نہیں چلتا ؎

ہے عداوت مجھسے ایسی اُس بُتِ خونخوار کو   مجکو پاتا ہے تو وہ پاتا نہیں تلوار کو (صنعت)
اللہ یہ دشمن ہے اے شوخ تو مرا اب   جب مجکو تُو پاتا ہے تلوار نہیں پاتا (انشا)

مجکو پیٹیے (ہ) قسم (عو):۔ میرا ماتم کرے مُوا نئہ دیکھے۔ ہے ہے کرے ہمیں کھائے ہمارا جنازہ دیکھے

میں کہا دل میں درد ہے میرے   ہنسکے بلا کہ چل خُدا نہ کرے
پھر جو کچھ دھیان آگیا تو کہا   مجکو پیٹے اگر دوا نہ کرے
} (جان صاحب)

مرے ہی سر کی قسم ہے نام جانیکا نہ لو   مجکو پیٹو آج اگر تم اپنے گھر جاؤ رہو (انشا)

مُجلّا (ع) صفت:۔ جِلا کیا گیا۔ جِلا کیا ہوا۔ چمکایا گیا۔ صیقل کیا گیا + روشن صاف۔ ظاہر آشکارا۔

مجم

مُجلّد (ع) صفت:۔ (۱) جلد باندھا ہوا۔ جلد بندی کیا ہوا (۲) کتاب۔ جلد۔ نسخہ +

مَجلِس (ع) اسم مؤنث:۔ (۱) بیٹھنے کی جگہ + وہ مقام جہاں پر آدمیوں کا گروہ جمع ہو۔ بزم۔ سبھا۔ انجمن۔ مجمع۔ سوسائٹی + سماج۔ کونسل۔ کانفرنس جلسہ (۲-۱) انجمن عزائے سید الشہدا حضرتِ امام حسنین علیہم السلام شہدائے کربلا کے ماتم اور فاتحہ کا مجمع +

مجلسِ حیراں (ا) اسم مؤنث:۔ (لکھنؤ) ایک قسم کی نہایت عمدہ مسی +

مجلس خانہ (ع + ف) اسم مذکر:۔ مجلس جمع ہونے کا مقام۔ بزم گاہ وہ جگہ جہاں مجلس کے لوگ جمع ہوتے ہیں۔ کسی بزرگ کے آستانہ کا وہ مقام جہاں بیٹھکر مشایخ لوگ قوّالی سُنتے ہیں + ٹون ہال۔ دیوانِ عام۔ دربار +

مجلسِ رقص وسرود (ع + ف) اسم مونث:۔ یہ لفظ ناواقفوں نے اپنی ڈکشنریوں میں لکھا ہے ورنہ بول چال میں محفلِ رقص وسرود آتا ہے مجلس خاص انجمن عزا کے واسطے مخصوص ہے +

مجلسِ علمی (ع) اسم مؤنث:۔ علمی سوسائٹی۔ انجمنِ علُوم +

مجلس کرنا (ا) فعل متعدی:۔ (۱) لوگوں کو جمع کرنا۔ سبھا کرنا (۲) امام حسنین علیہم السلام کی عزاداری کے واسطے لوگوں کو جمع کرنا۔ مرثیہ خوانی کرنا +

مجلسِ ہوائی (ا) اسم مؤنث:۔ ایک تماشے کا نام جسمیں پریوں کا اکھاڑا ادھر میں جمع ہوتا ہے +

مَجلِسی (ع) اسم مذکر:۔ وہ شخص جو شریکِ مجلس ہو۔ اہلِ مجلس۔ وہ شخص جسے کسی مجلس کا بُلاوا بھیجکر بُلایا ہو +

مَجمَع (ع) اسم مذکر:۔ (۱) مجلس۔ لوگوں کے جمع ہونے کی جگہ (۲-۱) اکھاڑا۔ ہجوم۔ انبوہ۔ ازدحام۔ بھیڑ۔ ہنگامہ۔ جمگھٹ +

مجمع البحرین (ع) اسم مذکر:۔ دو دریاؤں کا ملاپ۔ وہ جگہ جہاں دو سمندر یا دریا ملے ہوں + وہ مقام جہاں فارس اور روم کے سمندر ملے ہیں۔ وہ جگہ جہاں خضر اور موسیٰ کی ملاقات ہوئی تھی۔ بعض کے نزدیک حضرت موسیٰ اور خضر کی ملاقات ہی علم کے دو دریاؤں کا ملنا تھا +

مجمع الجزائر (ع) اسم مذکر:۔ ٹاپوؤں کا جھُنڈ +

مجمع خلافِ قانُون (ع) اسم مذکر:۔ (قانون) ناجائز ازدحام۔ ہنگامۂ خلاف قانُون +

مجمع عام (ع) صفت:۔ عام لوگوں کا ازدحام۔ میلا۔ ہنگامۂ عام۔ پبلک میٹنگ +

مجمعِ عام میں مُخِل ہونا (۱) فعل لازم :- عام لوگوں کی پنچایت یا بھیڑ بھاڑ میں خلل ڈالنا۔ میلا کھنڈت کرنا۔ میلا درہم برہم کرنا +

مُجمَل (ع) صفت :- اجمال کیا گیا + مفصّل کا نقیض جو تفصیل کا محتاج ہو۔ انتخاب۔ خلاصہ۔ اختصار۔ سنکشیپ + سرسری۔ رواردی + ملا ہوا۔ ملاجُلا +

مُجمَل حساب (ع) اسم مذکر :- خلاصۂ حساب۔ وہ حساب جو تفصیل کے ساتھ نہو۔ اکھٹا جڑا ہوا حساب۔ حساب کا چٹھا یا گوشوارہ۔ چٹھا بہی +

مُجمَلاً (ع) تابع فعل :- اجمالاً۔ خلاصہ کے طور پر۔ بطورِ خلاصہ۔ بطورِ انتخاب۔ انتخاباً۔ از روئے اجمال + فی الجملہ۔ اختصاراً + سرسری۔ رواروی +

مجمُوعہ (ع) صفت :- (۱) جمع کردہ شدہ۔ اکٹھا کیا ہوا۔ فراہم کردہ شدہ۔ جمع کیا گیا (۲- اسم مذکر) جُملہ۔ کلّیات + ذخیرہ۔ خزینہ۔ خزانہ۔ مخزن (۳- اسم مذکر) جُنگ۔ پشتارہ (۴- ،،) مرکب عطر۔ وہ عطر جسمیں بہت سے عطر یا مختلف خوشبوئیں ملی ہوئی ہوں +

مجمُوعۂ قوانین (ع) اسم مذکر :- قوانین کا ذخیرہ +

مجمُوعہ کا عطر (۱) اسم مذکر :- ایک قسم کا عطر جسمیں اور اور عطر بھی شامل ہوتے ہیں +

مَجمُوعی (ع) صفت :- جملگی۔ تمام۔ اجمالی جیسے مجموعی حیثیت + مجموعی رپورٹ

مجمُوعی قیمت (ع) اسم مؤنث :- اجمالی قیمت۔ اکٹھی قیمت +

مجمُوعی نمبر (۱) اسم مذکر :- کل نمبر۔ کل حاصل شدہ نمبر +

مجنُون (ع) اسم مذکر :- (۱) دیوانہ۔ باؤلا۔ پاگل۔ سڑی۔ جُنُونی۔ رسڑا۔ بورا۔ سودائی + خبطی۔ مخبوط الحواس (۲) قیس عامری جو لیلائے عامرہ کا عاشق تھا چنانچہ اُسکا مختصر قصہ یہ ہے۔ **مجنُوں کا مختصر قصّہ** (اس موقع پر اخیر کا نون غنہ ہے)

مجنُوں کا نام قیس تھا مگر عشق کی دیوانگی کے سبب مجنُوں مجنُوں کہا کرتے تھے۔ یہ کوئی ایسا ویسا آدمی نہ تھا۔ ملُوح بنِ فراخم عامری جو قبیلۂ بنی عامر کا رئیس و سردار مانا جاتا تھا اس کا باپ تھا اور یہ نجد واقع عرب کا باشندہ تھا اس کی قسمت میں ریاست کی بجائے عشق کی وراثت آئی۔ یہ آگ اِس کے پڑوس سے اُٹھ کر سر میں جمی جس کی مختصر کیفیت یہ ہے کہ مجنُوں ابھی سات ہی برس کا تھا کہ اُس کے گھر چند مہمان آئے چونکہ لیلا اور قیس دونوں کے گھر پاس پاس تھے اور دونوں گھرانوں میں کمال ارتباط و اتحاد تھا۔ اِس وجہ سے قیس کی ماں نے اُسے لیلا کے گھر بھیجا کہ اُنکی ماں سے چھاچ کی ہانڈی بھر لا۔ جب قیس اُسکے گھر میں گیا تو لیلا کی ماں نے اپنی لڑکی سے کہا کہ بیٹی کوٹھڑی میں سے ہنڈا لاکر قیس کی ہانڈی بھر دے۔ جب وہ ہنڈا لیکر آئی اور اُسکی ہانڈی میں چھاچ ڈالنے لگی تو اِس نے ہانڈی کو نیچے رکھ دیا۔ اور اُس کی بھولی بھولی صورت اور

الّھڑ پن کو تکنے لگا۔ اُس نے بھی ٹکٹکی باندھ دی۔ دونوں اِس کھیل میں ایسے محو ہوئے کہ ہانڈی چھاچ بھر کر چھلک بھی گئی مگر وہ ڈالے ہی چلی گئی۔ یہاں تک کہ چھاچ کا ہنڈا خالی ہو گیا۔ مگر انہیں محویت سے فرصت نہ ہوئی۔ لیلی کی ماں نے دیکھکر کہا کہ لڑکی دیوانی تو نہیں ہو گئی؟ کہ ساری چھاچ اُنڈیل کر زمین پر دیا بہا دیا اور ابھی تک دونوں میں سے ایک کو بھی خبر نہیں۔ یہ سنتے ہی دونوں شرما گئے۔ مجنُوں بھری ہانڈی لے اپنے گھر چلا آیا لیلی دوڑ کر کوٹھڑی میں چھپ گئی۔ بڑھیا تاڑ گئی کہ خدا خیر کرے بچپن کی لگی بُری ہوتی ہے ایسا نہ ہو کہ یہ کھیل کچھ گُل کھلائے۔ اُس نے لیلی کو پُکارا وہ بڑی دیر کے بعد نیچے آنکھیں کئے ہوئے کوٹھڑی سے باہر نکلی ؎ یہ نیچی نیچی نظریں کیا کیا نہ رنگ لائیں + اندازِ بھی غضب ہے ظالم تری حیا کا۔ لیلی کی ماں نے مجنُوں کا گھر میں آنا جانا بند کر دیا اور لڑکی سے کہا کہ اگر تُونے کبھی اِس سے بات کی تو تُو ہی جائیگی۔ مگر عشقِ خانہ خراب دونوں کے دلوں میں گھر کر چکا تھا اِدھر لیلی کو چیٹک تھی اُدھر مجنُوں کو لٹک ہو گئی ؎ سنبھالا ہوش تو مرنے لگے حسینوں پر + ہمیں تو موت ہی آئی شباب کے بدلے + مگر مجنُوں غریب نے تو ابھی ہوش ہی نہیں سنبھالا تھا کہ بیچارے پر محبت کا آسمان ٹُوٹ پڑا۔ چنانچہ وہ خود اپنے ایک شعر میں کہتا ہے کہ ”میں لیلی پر اُس وقت عاشق ہوا کہ وہ بھولی بھولی اور کمسن سی اور میں سات برس کا لڑکا تھا۔ مجھے ابھی اٹکنا برس بھی نہیں لگا تھا کہ عشق نے مار لیا“ +

لیلائے عامرہ۔ بنت عامر بھی ایک عزّت دار اور پاکدامن نیک بخت لڑکی تھی۔ ہاں طبیعت کی چلبلی اور پرلے درجہ کی شوخ ضرور تھی قیس بھی عشق کے زمانہ سے پیشتر بڑا ہی غیرت دار صورت شکل کا اچھا اور ایک طرحدار لڑکا تھا۔ ہمیشہ خوش پوشاک رہتا اور عمدہ سے عمدہ لباس پہنا کرتا تھا۔ ایک دن اسی سج دھج سے ایک خوبصورت سانڈنی پر سوار ہو کر گھر سے نکلا۔ راستہ میں ایک ایسی جگہ سے گزرا کہ جہاں اُسی قبیلہ کی کریمہ نامی ایک لڑکی اپنی ہمجولیوں سے بیٹھی باتیں کر رہی تھی۔ اور اُسکی سہیلی لیلا بھی وہاں موجود تھی سجیلے قیس کی دلربا ادا اور اُس کی بانکی وضع کا جادو ان پر چل گیا۔ سب نے مل کر کہا کہ قیس ہم سے باتیں نہیں کرتے! آؤ دیکھو کس مزے کی باتیں ہو رہی ہیں۔ یہ تو خدا سے چاہتے ہی تھے جھٹ ناقہ سے اُتر پڑے اور یہاں تک مزے میں آئے کہ غلام کو وہی اُونٹنی ذبح کر کے کباب بنا ڈالنے کا حکم دیا اور سب نے مل کر اُنہیں چٹ کیا۔ تمام دن اسی شغل میں گزار دیا۔ اِدھر اُدھر کی وہ وہ گپّیں اُڑائیں کہ آسمان زمین کے قلابے ملا دئے۔ جُھٹ پٹا ہو چلا تھا کہ اتنے میں منازل نام ایک نوجوان کہ وہ بھی بنی عامر ہی کے قبیلہ کا تھا آ نکلا۔ سب کی سب لڑکیاں قیس کو چھوڑ کر اُسکی باتوں میں جا گھُسیں۔ قیس کو یہ حرکت نہایت ہی ناگوار گزری۔ یہ جھنجھلا کر اُٹھ کھڑا ہوا اور اِس مضمون کا شعر پڑھتا ہوا چلدیا۔ ”واہ میں نے اپنی اُونٹنی اسی لئے ذبح کی تھی کہ میرے عیش میں منازل شریک و مُخِل ہو اور اُس کی صُورت دیکھتے ہی سب کی سب چھُن چھُن کرتی

مجن

ہوئی اُسکے پاس دوڑ جائیں۔ اور مجھے گھنگرؤں کی یہ آواز صدائے صُور ہوجائے" ؎ بھر بھر کے جو دیتے ہیں وہ جام اور کسی کو + لے لے کے مزے پیتے ہیں ہاں خونِ جگر آذر + اس جلسہ کی اور سب ہنیں تو دل لگی ہی میں ٹل گئیں۔ مگر لیلیٰ کے دل پر قیس کے حسن وجمال نے اپنا سکہ جمالیا۔ قیس کو اِس بات کی خبر بھی نہیں ہوئی۔ اور لیلیٰ اُسکی اندرُونی محبّت میں اندر ہی اندر لوٹ پوٹ ہوگئی۔ یہ تو جاتا آیا مگر لیلیٰ کی رات جس اُدھیڑ بُن میں تارے گنتے گزری ایسے کوئی اُسی معصوم کے دل سے پوچھے ؎ کہوں کس سے میں کہ کیا ہے شبِ غم بُری بَلا ہے + مجھے کیا بُرا تھا مرنا اگر ایک بار ہوتا + میاں قیس بھی کل کے مزے کو یاد کرکے دوسرے روز اُسی ٹھاٹ پر پھر ایک اور اُونٹنی پر سوار ہو کل سے بھی زیادہ بن ٹھن بنی عامر کے خیموں میں چکّر لگانے چلے منڈلاتے منڈلاتے کہاں پہنچے کہ لیلیٰ کے خیمہ کے پاس۔ اُس وقت لیلیٰ بھی اپنی دو ایک سہیلیوں کے ساتھ بیٹھی ہوئی دل بہلا رہی تھی اِسنے اُسے دیکھ کر اپنی اُونٹنی ٹھیرائی اور سب سے صاحب سلامت کی لیلیٰ کی ہمجولیوں نے اپنی سہیلی کا اشارہ پاکر قیس سے کہا کہ آپ بھی آیئے اور دم بھر بیٹھ کر لطفِ صحبت اُٹھایئے۔ جب یہ اُتر کر آ بیٹھے تو اُن میں سے ایک بولی کہ کیوں جی! ایک ایسی لڑکی سے تمہارا جی باتیں کرنے کو چاہتا ہے جو تمہیں چھوڑ کے زمنازل کی طرف متوجہ ہو اور نہ کسی اَور کی جانب دیکھے" قیس نے کہا ہاں بی خدا کی قسم میں یہی بھی چاہتا ہُوں" لیلیٰ ایک عقلمند لڑکی تھی۔ اُس نے اس بات کا اندازہ شرُوع کیا کہ آیا میرے دل کی طاقت اور حالت نے قیس کے دل پر بھی کچھ اپنا اثر کیا ہے یا نہیں۔ اُس کی ہمجولیاں تو قیس سے باتیں کرتی تھیں اور یہ اُنہیں کاٹ کر کسی اور کا ذکر چھیڑ چھیڑ دیتی تھی اور ساتھ ہی کن انکھیوں سے دیکھتی بھی جاتی تھی کہ اس کا اثر قیس پر کیا ہوتا ہے ؎ نکلیگی بھلا کس طرح یہ دل سے ہمارے + گھر کرتی ہے چھُپ چھُپ کے جو رفتارِ محبت۔ لیکن عشق کے غمّاز دونوں کی آنکھوں سے نازو انداز کے سوال وجواب کرتے جاتے تھے ؎ میانِ عاشق ومعشوق رمزیست + کراماً کاتبیں راہم خبر نیست۔ عشق کی جڑیں دونوں دلوں میں جگہ پکڑ رہی تھیں کہ لیلیٰ نے ایک بہت سخت امتحان کیا۔ وہ کیا تھا کہ جب اتّفاق سے بنی عامر کے قبیلہ کا ایک اَور لڑکا آگیا۔ لیلیٰ نے قیس کے چھیڑنے اور اُسے جلانے کے لئے اُس لڑکے کو الگ لیجا کر دیر تک کانا پھُوسی کی ؎ وائے ناکامئے مجنونِ سیہ بختِ زبُون + جسے لیلا بھی یہ کہتی ہے کہ سودائی ہے۔ جب بہت عرصہ ہوگیا تو اُسے رخصت کرکے چلی آئی۔ اور قیس کی صُورت دیکھنے لگی۔ کیا دیکھتی ہے کہ قیس کا تو عجب حال ہے غصّے کے مارے چہرہ تمتما یا ہوا ہے اور شدّتِ غیرت سے یہ عالم ہے کہ ایک رنگ آتا ہے اور ایک جاتا ہے۔ لیلیٰ کے دل میں تو عشق کی آگ بھڑک ہی رہی تھی ضبط نہ کرسکی اور از خود رفتہ ہو کر یہ دو شعر زبان پر لائی جس کا خلاصہ یہ ہے۔ "ہم دونوں کے دلوں میں عشق جوش مار رہا ہے اور دونوں نے ایک دُوسرے کے دل میں گھر کرلیا ہے" ؎ من تو شدم تو من شدی من جاں شدم تو تن شدی + تاکس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

مجن

؎ اک حشر بپا تھا دمِ اظہارِ محبت + رفتارِ قیامت ہوئی گفتارِ محبت + یہ اشعار سنتے ہی قیس کے رہے سہے ہوش جاتے رہے۔ تڑا تا کھا کر بے ہوش ہو زمین پر گر پڑا۔ لیلیٰ کی ہمجولیاں گھبرا کر۔ اے ہے! کیا ہوا۔ اے ہے کیا ہوا کہتی ہوئی دوڑیں۔ کسی نے منہ پر پانی چھڑکا کسی نے گلاب کا عطر سُنگھایا۔ کوئی کیوڑا لے دوڑی کسی نے تلوے سہلائے کسی نے کانوں میں تیل ڈالا جب جا کر ذرا ہوش آیا۔ غرض قیس اور لیلیٰ کے عشق کی یہی ابتدا اور یہی درسِ عشق کا مدرسہ تھا نہ کہ وہ مکتب جو عام لوگوں نے مشہور عالم کر رکھا ہے ؎ عقل کے مدرسہ سے اُٹھ عشق کے میکدہ میں آ + جامِ فنا۔ وبیخُودی اب تو پیا جو ہو سو ہو۔ اسی محبت نے دونوں کے دلوں کو گرفتارِ الفت کردیا۔ لیلیٰ چُونکہ گھر کی بیٹھنے والی اور ایک نجیبا وشریف طینت لڑکی تھی۔ اُس نے دل پر ہزار کوفت اُٹھائی مگر ننگِ خاندان کے لحاظ سے قدم باہر نہ نکالا لیکن قیس پر یہ اثر ہوا کہ وہ اپنا آپ رقیب بنکر ماں باپ عزیز واقارب گھربار سب کو چھوڑ چھاڑ صحرا النورد ہوگیا۔ قبیلۂ بنی عامر کے فرودگاہ کے آس پاس جو ریت کے ٹیلے تھے اُنہیں میں پڑا رہتا اور رات دن ہائے لیلیٰ ہائے لیلیٰ پکارا کرتا۔ عریانی کا لباس پہنا ننگِ خاندان سے ننگا ہوا ؎ تن کی عریانی سے بہتر نہیں دُنیا میں لباس + یہ وہ جامہ ہے کہ جس کا نہیں سیدھا اُلٹا۔ کھانا چھوڑا پینا چھوڑا۔ جو قافلہ اُدھر سے نکلتا اُسے ننگا دُھڑنگا اور بھُوکا پیاسا پاتا گو صحرا اور ریگستان ہی میں رہتا تھا مگر لیلیٰ کی کشش نے وادیِ نجد کو مرکز بنا دیا تھا۔ جہاں بنی عامر کے قبیلہ کا مسکن اور ٹھکانا تھا وہیں قیس کا رہنا اور چکّر لگانا۔ کوئی راہگیر کیوں نہ ملجائے اُسی کے ہاتھ لیلیٰ کو پیغام محبّت بھیجتا ؎ مُوئی نے قیس سے عاشق کو تنکے چنوائے + قربان کی تھی چھگّا نا وہ کلمُوئی لیلا + اگر کوئی اُس سے بات چیت کرتا تو مطلق جواب نہ دیتا۔ ہاں اگر کوئی لیلیٰ کا ذکر چھیڑ دیتا تو پھر مجنوں سے پیچھا چھڑانا مشکل ہوجاتا اُس وقت باتیں بھی ٹھکانے کی کرنے لگتا +

اُس زمانہ میں اسلامی حکُومت کا یہ قاعدہ تھا کہ جس طرح کُفّار سے جزیہ لیا کرتے تھے۔ اُسی طرح مسلمانوں سے بھی وصُول کرتے تھے جس سے مراد زکوۃ ہے اس ٹیکس کو ایک سرکاری عہدہ دار وصُول کیا کرتا تھا۔ ان دنوں میں نوفل بن مساحق نام ایک شخص بنی عامر سے زکوۃ وصُول کرنے پر مامُور تھا۔ جب نوفل اُدھر سے گزرا تو مجنوں کو ریگستان میں آہ وبُکا کرتے دیکھکر لوگوں سے پُوچھنے لگا کہ یہ کون ہے اور کیوں روتا ہے لوگوں نے اُس کا سارا حال کہہ سنایا نوفل کو اُس کے حالِ زار پر ترس آیا اور پاس جاکر حال پُوچھنا چاہا۔ اُسکے ساتھیوں نے کہا کہ جب تک لیلیٰ کا ذکر نہ چھیڑوگے یہ بات نہیں کریگا۔ نوفل نے مجنُوں کے سامنے اگر لیلیٰ کا ذکر چھیڑا۔ مجنُوں فوراً مخاطب ہوگیا ۔ نوفل سے خُوب باتیں کیں اور نہایت تڑپتے ہوئے آپ بیتے اشعار سُنائے۔ نوفل نے کہا۔ اچھا آپ کی مرضی ہے؟ کہ میں لیلیٰ کے ساتھ آپ کی شادی کرادُوں؟ مجنُوں کی اس سے زیادہ تمنا ہی کیا تھی کہا "ہاں" مگر یہ

کیونکر ممکن ہے" نوفل نے کہا کپڑے پہنو اور میرے ساتھ ہو لو۔ غرض نوفل نے اُسے کپڑے پہنائے اور اپنے ہمراہ لیکر بنی عامر کے قبیلہ کی طرف روانہ ہوا +

جب بنی عامر کو اس امر کی اطلاع ہوئی۔ تو سب کے سب ہتھیار باندھ کر لڑنے مرنے کو مستعد ہو گئے۔ اور نوفل سے کہا کہ قسم ہے خدا کی یہ ہرگز ہرگز نہ ہوگا کہ مجنوں ہمارے گھروں میں قدم رکھے۔ پہلے تو نوفل نے سب کو دھمکایا اور اپنی طرف سے لڑائی کی تیاری دکھائی ؛ مگر جب دیکھا کہ بنی عامر جان دینے تک آمادہ ہیں تو مجنوں کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا "کہ بھئی میرے نزدیک تمہارا ناکام ہی واپس جانا صدہا آدمیوں کے مارے جانے سے بہتر ہے۔ لہٰذا میں مجبور ہوں اور تم کو اجازت دیتا ہوں کہ جدھر جی چاہے اُدھر چلے جاؤ" نوفل کی یہ تقریر سُن کر مجنوں نہایت برہم ہوا اور غضب آلودہ لہجہ میں کچھ اشعار پڑھتا ہوا انہیں ریگستانی ٹیلوں پر جا بیٹھا +

جب یہاں تک نوبت پہنچی اور لیلی کے باپ کو کسی طرح رحم نہ آیا تو مجنوں کے والد نے اپنے تمام اعزہ و اقربا کو جمع کیا۔ لیلی کے باپ کے پاس لے گیا اور درخواست کی کہ خدا کے واسطے اب تو اس دیوانے باؤلے مجنوں کے حال پر رحم کھاؤ جس قدر مہر منظور ہو بندھوا لو بلکہ اسی وقت پر کھالو مگر مجنوں کے ساتھ لیلی کا عقد کر دو۔ اس درخواست نے رحم کی بجائے لیلی کے باپ کو اور بھی بھڑکا دیا۔ اُس نے کہا کہ میری جو کچھ رسوائی ہوئی ہے وہ کچھ تھوڑی نہیں ہے۔ جواَب اور بھی زیادہ رسوائی کو اپنے سر آپ تھوپوں میں قسم کھاتا ہوں کہ چاہے ادھر کی دُنیا اُدھر ہو جائے مگر لیلی کا نکاح مجنوں کے ساتھ ہوا ہے اور نہ ہوگا۔ اِدھر مجنوں کے رشتہ دار مایوس ہو کر واپس آئے اُدھر لیلی کے باپ نے اپنی قوم کے ایک شخص کے ساتھ لیلی کا عقد کر دیا۔ اس خبر کے پھیلنے سے مجنوں کی مایوسیاں اور بھی زیادہ ہو گئیں حتّٰے کہ ریگستان میں بھی ماہیٔ بے آب کی طرح چین نہ پڑا اور جا بجا مارا مارا پھرا۔ مجنوں کی یہ حالت دیکھ کر اُس کے بھائی بندوں سے کسی طرح خاموش نہیں بیٹھا جاتا تھا۔ آخر کار سب نے مل کر مجنوں کے باپ سے کہا کہ اب تو اُس کی حالت کسی طرح نہیں دیکھی جاتی۔ اب کی دفعہ ایام حج میں اُسے ساتھ لے جا کر حج کراؤ۔ اور وہاں درگاہِ الٰہی میں دعا مانگو شاید قبول ہو جائے اور یہ اس بلا سے نجات پائے۔ چنانچہ مجنوں مارے باندھے اپنے باپ کے ساتھ مکّے شریف گیا +

بعد فراغتِ حج شب کو میدانِ منےٰ میں جب تمام حاجی جمع ہوئے تو کسی عورت نے دُوسری عورت کو کہ اُس کا نام بھی لیلی تھا پکارا۔ اس آواز نے مجنوں کے سینہ میں پھر آگ بھڑکا دی۔ اس نام کے سنتے ہی ایک ایسی چیخ ماری کہ لوگوں کو خیال ہو گیا کہ شاید اس چیخ کے ساتھ ہی اُس کا دم بھی نکل گیا۔ مجنوں نعرہ مارتے ہی غش کھا کر زمین پر گر پڑا۔ تمام رات بیہوش پڑا رہا۔ صبح کو ہوش آیا تو اُٹھ کھڑا ہوا اور اپنے جذبات دل کے نغموں سے غزل خوانی شروع کر دی۔ باپ نے جان لیا کہ اب اس مرض کے لئے کوئی علاج کارگر نہیں ؎ مجھ سے مریض کو طبیب ہاتھ تو اپنا مت لگا + اس کو خدا پہ چھوڑ دے بہرِ خدا جو ہو سو ہو + الحق ؎ جو چارہ گر آیا میری بالیں پہ یہ بولا + اللہ کو سونپا تجھے بیمارِ محبت + پس وہاں سے واپس لے آیا۔ یہاں پہنچتے ہی وُہی مجنوں تھا اور وہی اُس کا نجد کا ریگستانی ٹیلا + ؎ عشق میں تیرے کوہِ غم سر پہ لیا جو ہو سو ہو + عیش و نشاطِ زندگی چھوڑ دیا جو ہو سو ہو +

کہتے ہیں کہ مجنوں صحرائے نجد میں پھرتے پھرتے ایک دفعہ لیلی کے خاوند سے جا ملا۔ اُسے پہچان کر دو پُر درد اشعار پڑھے جن کا یہ مضمون تھا "کہ تجھے اپنے خدا کی قسم سچ سچ بتا کہ کبھی صبح سے پہلے تُو نے لیلی کو اپنے گلے سے لگایا ہے یا اُسکے مُنہ کا بوسہ لیا ہے؟ کبھی تیرے جسم پر اُسکی زلفیں لہرائی ہیں"؟ یہ اشعار سُن کر اُس کا خاوند شرم سے پسینے پسینے ہو گیا اور ندامت کے لہجہ سے کہا کہ اگر تسمیہ پُوچھتا ہے تو ہاں ایسا ہوا ہے یہ جملہ سنتے ہی مجنوں کی طیش میں آیا اور لپک کر دونوں ہاتھوں میں دو دہکتے ہوئے انگارے اُٹھا لئے۔ گوشت چرچرا کر جلنے کی آواز لیلی کے خاوند کے کانوں تک آئی اور اُس نے حیرت سے دیکھا کہ انگاروں کے ساتھ مجنوں کی ہتھیلیوں کی کھال چربی کی طرح بہ کر گر پڑی چنانچہ وہ گھبرا کر اُٹھ کھڑا ہوا۔ سچ ہے ؎ بوسے دیئے غیروں کو ہمیں اتنا نہ پُوچھا + بیٹھا ہے کوئی اور بھی حقدارِ محبت + مجنوں کے اشعار بہت ہیں اور ہر شعر سے اُسکی از خود رفتگی و پاکِ محبت کی بُو آتی ہے آخر ش اُسکی یہ کیفیت ہو گئی کہ انسان سے کچھ تعلق نہ رکھا۔ حیوانات سے یہانتک ربط بڑھایا کہ وحوشِ صحرا اُس کو اپنا دوست سمجھنے لگے۔ یہ اُن میں پھرا کرتا تھا اور وہ بھاگنا کیسا کہ بھڑکتے بھی نہ تھے۔ مجنوں کو سب سے زیادہ اُنس ہرنیوں سے تھا۔ اُسے اِنکی آنکھوں سے معشوقیت برستی ہوئی معلوم ہوتی تھی۔ وہ اکثر ہرنیوں کو تصویرِ لیلی کہا کرتا تھا + بلکہ اپنے ایک شعر میں تو صحرا کی ہرنیوں کی طرف مخاطب ہو کر یہ کہتا ہے "کہ اے ہرنیو! مجھے خدا کے لئے بتاؤ کہ لیلی تم میں سے ہے یا آدمیوں میں سے" کہتے ہیں کہ مجنوں اِنہیں جنوں انگیز ولولوں میں جنگل و صحرا اور کوہ و بیابان کی خاک اُڑاتا پھرتا تھا کہ لیلی اُسکے غم میں کُڑھتے کُڑھتے مر گئی۔ لوگوں نے دفن کر دیا اور مجنوں کو خبر بھی نہ ہوئی۔ دو چار روز بعد جب اُس کے گوش گزار ہوا کہ لیلی مر گئی تو بنی عامر کے قبرستان کی طرف پہنچا اور لوگوں سے پُوچھا کہ لیلی کی قبر کہاں ہے لوگوں نے اِس خوف سے کہ کہیں یہ بھی نہ مر جائے قبر بتلانے میں تامل کیا۔ مجنوں نے قبروں کی مٹّی اُٹھا اُٹھا کر سُونگھنی شروع کی۔ جب لیلی کی قبر کی مٹّی ہاتھ آئی تو اُسے سُونگھ کر یہ شعر پڑھا "لوگ چاہتے ہیں کہ اُس کے عاشق سے اُس کی قبر چھپائیں۔ مگر خود اُس کی قبر کی مٹّی بتا رہی ہے کہ یہ اُسکی قبر ہے" یہی شعر پڑھتے پڑھتے گرا اور مر گیا +

لیکن معتبر ذریعوں سے جو معلوم ہوا وہ یہ ہے کہ مجنوں ریگستانی تودوں پر پھرتے پھرتے

وہیں مراہوا ملا۔ اُسکی موت کے وقت کوئی شخص موجود نہ تھا۔ ایک وادی میں جہاں پتھر کی چٹانیں بکثرت تھیں اُس کی لاش پڑی ہوئی ملی۔ جس شخص کی نظر پہلے پہل اُسکی لاش پر پڑی۔ وہ قبیلۂ بنی عامر کا ایک شخص تھا جو کسی ضرورت سے اُس وادی میں ہو کر گزرا تھا۔

خوب روئے آج ہم سُنسان ہاموں دیکھ کر ÷ یاد آیا ہم کو مجنوں بیدِ مجنوں دیکھ کر

مجنوں کی لاش دیکھتے ہی وہ بنی عامر میں آیا اور مجنوں کے اعزہ کو اسکے مرنیکا پیغام سنایا بنی عامر کے لوگ روتے پیٹتے اُس مقام پر پہنچے اور اُسکی لاش کو غسل دیکر کفنا دفنا دیا۔

بیاباں مرگ ہے مجنونِ خاک آلودہ تن کس کا ÷ سیئے ہے سوزنِ خارِ مغیلاں تو کفن کس کا +

لوگوں کا بیان ہے کہ بنی عامر کو کسی نے کبھی اس قدر روتے اور ماتم کرتے نہیں دیکھا تھا جس قدر کہ وہ مجنوں کے تجہیز و تکفین کرتے وقت رو پیٹ رہے تھے۔ ایک عام ماتم اور کہرام تھا جس میں عورتیں اور مرد سب شریک تھے۔ یہاں تک کہ بچے بھی اپنی باریک اور سُریلی آواز سے ہائے مجنوں ہائے مجنوں پکار رہے تھے۔

ہوئے مرکے ہم جو رسوا ہوئے کیوں نہ غرقِ دریا ÷ نہ کبھی جنازہ اُٹھتا نہ کہیں مزار ہوتا

لیکن یہ امر یقینی معلوم ہوتا ہے کہ لیلیٰ مجنوں سے پہلے ہی گزر گئی تھی۔ مجنوں ۸۰ھ میں مرا ہے جبکہ خلفائے بنی اُمیہ کا دور دورا اور اُن کی سطوت و جبروت کا چار دانگِ عالم میں ڈنکا بج رہا تھا۔

بخاکِ مرقدِ مجنوں گزشتم و دیدم ÷ کہ آشنا بہ تمنائے آشنا خفت است۔ درحقیقت

تھی وہ مجنوں کے دم ہی تک رونق ÷ خاک اُڑتی ہے اب بیاباں میں +

یہ وہی مجنوں ہے جس کے جوشِ عشق کے متعلق اسلامی دنیا میں بڑے بڑے افسانے گھڑے گئے ہیں جیسے شعرائے کہیں محمل لیلا کے ساتھ دوڑایا ہے۔ کہیں صحرائے نجد کا دیوانہ بنایا ہے کبھی اُسکی تصویر اُڑتے ہوئے بگولے میں دکھائی ہے۔ کبھی مجنون کا خون نکلوانے کو لیلی کی فصد کھلوائی ہے۔ عورتوں کا مسئلہ ہے کہ لیلی مجنوں کی شادی میں وہی شخص شریک ہوگا جسکی ڈارھی پر کبھی اُسترا نہ پھرا ہوگا +

نوٹ۔ یہ دھوکا ہے کہ مجنوں حضرت امام حسن علیہ السلام کا رضاعی بھائی تھا۔ وہ ایک اور قیس بن ذریح قبیلۂ کنانہ میں سے تھا جو بنی کعب کی ایک بیٹی لبنیٰ بنت حباب پر عاشق تھا اور جناب امام حسن علیہ السلام نے سفارش کر کے اُسکی معشوقہ کے ماں باپ کو راضی کر دیا تھا۔ عقد کے بعد جب کچھ عرصہ تک اولاد نہ ہوئی تو ذریح نے بمشکل قیس کا دوسرا نکاح کر دیا۔ جس کے سبب اُسے اپنی معشوقہ کو چھوڑنا اور ایک ہی غم میں دونو کو تڑپ تڑپ کر مرنا پڑا۔

ہوتا ہے بُرا ملئے یہ آزارِ محبت ÷ بچتا ہی نہیں کوئی بھی بیمارِ محبت

(۲) عاشق۔ شیدا۔ والہ و شیفتہ۔ مفتوں۔ دل دادہ۔

جل ہی جائیگا اگر گورِ بہ مجنوں کی ترے ÷ بید مجنوں کے سوا کوئی نہال اور لگا (ظفر)

(۴) نہایت دُبلا پتلا آدمی۔ سُوکھا ہوا القات آدمی (۵) ایک درخت کا نام جسکی شاخیں جُھکی ہوئی ہوتی ہیں اور اُسے بیدِ مجنوں بھی کہتے ہیں +

مجنُوں بنانا۔ (فعل متعدی):۔ دیوانہ باؤلا بنانا۔ پاگل بنانا۔ سودائی بنانا۔

میں دیوانہ سا پھرتا ہوں تو وحشی بن کے کہتے ہیں ÷ اِسے مجنوں بنایا ہے کسی لیلی شمائل نے (دیا شنکر نسیم)

مجنُوں کا ٹیلا (ا) اسم مذکر:۔ نواحِ شاہجہان آباد یعنی دہلی میں ایک پہاڑ کا ٹکڑا ہے جو اس نام سے مشہور ہو گیا ہے۔ شاید وہاں کوئی اس نام کا فقیر آ کر رہا ہو۔

بید مجنوں سا کانپتا تھا وقتِ مرگ ÷ میر کو رکھیو مجنوں کے یار ٹیلے پر (میر)

مُجَوَّز (ع) صفت:۔ تجویز کیا گیا ÷ جائز کیا گیا +

مُجَوِّز (ع) صفت:۔ (۱) تجویز کرنے والا (۲) جائز رکھنے والا ÷ (۳-۱) اصرار کرنے والا۔ مُصر +

مُجَوِّزانِ قانُون (ع) اسم مذکر:۔ قانون بنانے والے۔ مُوجدانِ قانون قانون تجویز کرنے والے۔ لیجس لیٹو کونسل۔ قانون بنانے کی مجاز جماعت۔ واضع آئین۔ واضعان قانون +

مُجَوَّزَہ (ع) صفت:۔ (۱) تجویز کردہ شدہ۔ تجویز کیا گیا ÷ پیش کیا گیا + ٹھہرایا گیا۔ مقرر کیا گیا۔ معینہ +

مَجُوس (ف) اسم مذکر:۔ (مجوسی کی جمع) زردشت کا پیرو۔ آتش پرست۔ آتش پرست کی قوم جو زردشت کی تابع ہے +

مجُوسی (ف) اسم مذکر:۔ مجوس کا واحد۔ آتش پرست۔ زردشت کا پیرو۔ زردشت کو ماننے والا ÷ چاند سُورج کی پُوجا کرنے والا +

مُجَوَّف (ع) صفت:۔ جوف کیا گیا۔ کھوکلا۔ اندر سے خالی۔ پولا۔ تھوتھا +

مجھ (ہ) ضمیر:۔ ایک کلمہ ہے جو اپنے نفس پر اطلاق کیا جاتا ہے اور جب یہ اور کلمے سے ملتا ہے تو ہائے مخلوط کے بغیر بھی لکھنے اور بولنے میں آتا ہے جیسے مجکو۔ مجمیں وغیرہ خطاب بذات خود +

مُجھ سے (ہ) تابع فعل:۔ (۱) میری ذات سے۔ از من۔ جیسے مجھ سے اُمید نہ رکھنا (۲) مجھ جیسے۔ میرے سے۔

مجھ سے دیوانے کی تصویر تو لے لیلا ÷ پھر کہاں مجنوں صفت قیس ادا میرے بعد (مؤلف)

مجھ جیسے کو یا مجکو (ہ) مفعول:۔ میرے تئیں۔ مجھے۔ مرا۔ مینو۔ تو مجکو تو میں تجکو +

مُجھ میں (ہ) میرے میں۔ میری ذات میں۔ جیسے مجھ میں دم نہیں +

مُجھ میں آیا (ہ) محاورہ:۔ میں ضامن ہوں۔ میں ذمہ وار ہوں میں ڈونگا۔ میں نے اوٹا۔ میں نے اوٹ لیا

مُجَھلا (ہ) اسم مذکر (پُورب) جھمیلا۔ بکھیڑا۔ کسی معاملہ کا دشوار ہو جانا +

مَجہُول (ع) صفت:۔ (۱) نادانستہ شدہ۔ نامعلوم۔ غیر معلوم (۲) وہ فعل جسکا فاعل معلوم نہ ہو (۳)۔ (۱) کاہل۔ سُست۔ احدی۔ مِٹّھا۔ آرام طلب۔ نکمّا۔ نِکھٹّو۔ حیلہ جُو۔ بہانہ جُو۔

نکر تُو دیر کار نیک میں کیا جانے کیا ہوگا   اگر اس کام میں کچھ عرصہ اے مجہول کھینچیگا (ظفر)

(۴۔ جبر و مقابلہ) وہ مقادیر جنکی قیمت معلوم کرنی ہو۔ نامعلوم رقم +

مَجہُول النسب (ع) اسم مذکر:۔ وہ شخص جسکا نسب معلوم نہ ہو۔ ایسا آدمی جسکے حسب و نسب اور اصل و نسل میں شبہ ہو +

مجھولا (ہ) صفت:۔ درمیانی۔ وسطی۔ بیچ کا۔ منجھلا۔ میانہ۔ متوسّط۔ جیسے مجھولا درجہ یا ازاربند + (اہلِ دہلی ایک نون زیادہ کرکے منجھولا بولتے ہیں اور یہی صحیح ہے)

مجھولی (ہ) اسم مؤنث:۔ (۱) منجھلی۔ وسطی۔ درمیانی (۲) ایک قسم کی ہندوستانی چھوٹی گاڑی + (اہلِ دہلی ایک نون زیادہ کرکے منجھولی بولتے ہیں)

مُجھے (ہ) مفعول:۔ میرے تئیں۔ میری ذات کے واسطے۔ مرا۔ مجھ کو۔ مینو۔ جیسے مجھے کوئی نہ مارے تو میں سب کو مار آؤں (نامرد کی نسبت بولتے ہیں) +

مُجھے اور نہ تجھے ٹھور (ہ) کہاوت:۔ نہ تو مجھ کو ہی تیرا سا ملیگا اور نہ تجھکو ہی دُوسری جگہ پسند آئیگی۔ تیرے بغیر مجھے اور میرے بغیر تجھے نہیں بنیگا

مُجھے مُنْہ نہ دکھا (ہ) کلمۂ تنفر:۔ میرے سامنے مت آ۔ مجھے اپنی صُورت پرکھے

مجھیلا (ہ) اسم مذکر:۔ جھگڑا۔ ٹنٹا۔ قضیہ۔ جھمیلا ؎

ہوتا نہیں ہے یار کا جور و ستم تمام   ہوجائیں کاش اس ہی مجھیلے میں ہم تمام (مصحفی)

مجھیلا پڑنا (ہ) فعل لازم۔ جھمیلا پڑنا۔ قضیہ کا طُول پکڑنا۔ کسی مقدمہ یا معاملہ کا پیچ در پیچ ہونا ؎

کبھی صبا سے کبھی شانہ سے کشاکش ہے   پڑا ہے زلف سے اُسکی مجھیلا کیا دل کا (میر ممنون)

مَجّی ۔ (ہ) اسم مذکر:۔ مرزا کا بگڑا ہوا لفظ ہے جو عورتیں پیار سے قوم مغل کے لڑکے کو کہتی ہیں مثلاً بھوٹے مرزا جیسے نام خدا میں اپنی ایڑی دیکھوں میرا مجّی ہشیار ہوا پہننے اوڑھنے کا شعور ہوا (جیجر بہنیلی)

مُجِیب (ع) صفت:۔ (۱) جواب دینے والا (۲) قبُول کرنے والا +

مُجِیب الدّعوات (ع) صفت:۔ دعائیں قبُول کرنے والا۔ خدا تعالےٰ۔

مَجِیٹھ (ہ) اسم مؤنث:۔ ایک قسم کی لکڑی جسکے سُرخ رنگ سے کپڑے رنگے جاتے ہیں۔ عربی فوہ۔ فارسی رُوناس۔ مزاجاً اوّل درجہ میں گرم و خشک +

مَجِید (ع) صفت:۔ بزرگوار۔ گرامی۔ بزرگ۔ جیسے قرآن مجید +

مجیرا (ہ) اسم مذکر:۔ زنگولہ۔ برنجی۔ وہ چھوٹی چھوٹی پیتل کی کٹوریاں جو طبلے کے ساتھ میں تال دینے کے واسطے دونوں ہاتھوں سے بجاتے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے جھانجن

مُچّا (ہ) اسم مذکر:۔ گوشت کا بڑا اور بن ہڈی کا ٹکڑا۔ عربی فدرہ + مضغہ۔ لوتھڑا +

مچا مچ (ہ) اسم مؤنث:۔ (پُورب) (۱) کھچا کھچ۔ لبریز۔ مُنھا منہ۔ بھرپُور۔ لبالب (۲) چارپائی کے چرچر انے کی آواز۔ چارپائی کے چُوں چُوں کرنے کی آواز +

مچان (ہ) اسم مذکر:۔ ٹانڈ۔ ٹانٹر۔ وہ تختے یا لکڑیاں جو دیواروں میں اسباب وغیرہ رکھنے کے واسطے زمین سے اونچی لگا دیتے ہیں۔ عربی رف +

مچانا (ہ) فعل متعدی:۔ رچانا۔ کرنا۔ عمل میں لانا جیسے غُل مچانا۔ دنگا مچانا۔ ہولی مچانا۔ دُند مچانا۔ اندھیر مچانا۔ راڑ مچانا +

مچک (ہ) اسم مؤنث:۔ (پُورب) لچک۔ لرزش +

مچکا (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) مندا۔ ارزانی۔ سستاپن۔ (۲۔ پُورب) فرق۔ تفاوت۔ بچھاؤ۔ وقفہ۔ ڈھیل۔ جیسے چار روز کا مچکا پڑ گیا +

مچکا پڑنا یا کھا جانا (ہ) فعل لازم:۔ (دُکاندار) (۱) بازار کا مندا پڑ جانا۔ سستا ہو جانا۔ قدر گھٹ جانا (۲) آمد کا کم ہو جانا۔ کسی چیز کی آمدنی کا رُک جانا (۳) وقفہ پڑ جانا۔ ڈھیل پڑ جانا۔ بچھاؤ پڑ جانا +

مچکانا (ہ) فعل متعدی:۔ جھپکانا۔ آنکھ مارنا۔ آنکھ دبانا۔ پلک مارنا۔ آنکھ کا مُوندنا اور کھولنا +

مچکانا (ہ) فعل متعدی:۔ (پُورب) لچکانا۔ جُنبش دینا۔ ہلانا۔ جھٹکانا۔ لرزاں کرنا + جھکانا +

مچکنا (ہ) فعل لازم:۔ (عو) (۱) لچکنا۔ لرزنا۔ کانپنا۔ تھرّانا (۲) چارپائی کا بولنا۔ چرچرانا۔ چُوں چُوں کرنا +

مَچلا (ہ) صفت:۔ مکرا۔ گھُنا۔ ڈھیٹ + ضدی۔ ہٹی۔ ہٹیلا + نٹ کھٹ۔ شوخ جیسے سو گاڑی نہ ایک چھکڑا۔ سو سوتے نہ ایک مچلا +

مَچلاپن (ہ) اسم مذکر:۔ ضد۔ ہٹ۔ اڑ۔ مکراپن۔ گھُناپن۔ ڈھٹائی +

مِچلانا (ہ) فعل متعدی:۔ (ہندو) متلانا۔ غثیان کرنا۔ مالش کرنا + اُبکائی آنا۔ جی اُوپر تلے ہونا۔ قے آنا۔ قے کی حاجت ہونا جیسے جی مچلانا +

مَچلانا (ہ) فعل متعدی:۔ (۱) مکرانا۔ مکراپن کرنا۔ ٹالنا۔ ٹال مٹول کرنا۔ بہانہ کرنا۔ حیلہ و حوالہ کرنا ؎

برق چشمک زن ہے ساقی ابر ہے آیا ہوا   جام مے دے تو کدھر جاتا ہے مچلایا ہوا (انشاء)

(۲) ضد کرنا۔ ہٹ کرنا۔ اڑنا۔ اصرار کرنا۔ ڈھٹائی کرنا ؎

گوری تیرا گونا نگچیانا۔ گونے کے باجے باج رہے ہیں اب ناچلے ترا مچلانا
لاج سرم کی اوڑھ لے چُنری۔ کھول گھونگٹ پیا کو مکھ دکھلانا؟ (جوگ)

مچلائی (ہ) اسم مؤنث :- ڈھٹائی ۔ ڈھیٹ پن ۔ ضد ۔ ہٹ + شوخی +

مچل پڑنا (ہ) فعل لازم :- ضد پر آجانا ۔ ہٹ پر آجانا ۔ اڑجانا ۔ پھر جانا ۔ لوٹ جانا ☙

رہتا نہیں ہے آنکھ سے آنسو ترے لئے   دیکھی جو اچھی شے تو یہ لڑکا مچل پڑا (میر)

ہوا ایک طفلِ اشک تو کچھ زور چل سکے   روکیں کسے کسے کہ ہزاروں مچل پڑے (نسیم دہلوی)

مچل جانا (ہ) فعل لازم :- پھر جانا ۔ لوٹ جانا ۔ ضد پر آجانا ۔ ضد کر بیٹھنا ۔ ہٹ پر آجانا ۔ اڑجانا ۔ سر ہو جانا ۔ کسی چیز کے لینے کی ہٹ کرنا ☙

روئے خوش حشر میں بھی گر نظر آئیگا تو میں   سامنے داورِ محشر کے مچل جاؤنگا
خونریزی بڑی ہے یہ طفلانِ اشک کی   دیکھا جب اچھی چیز کو اُس پر مچل گئے } (مصحفی)

بیزار جس سے تھے یہ وہی دل ہے میری جاں   اب کیا ہوا کہ دیکھتے ہی تم مچل گئے
گلی سے یار کی ہم اٹھکے چل چکے تھے مگر   مچل گیا دلِ پُر اضطراب رستے میں
دیکھنا حشر میں جب تم پہ مچل جاؤنگا   میں بھی کیا وعدہ تمہارا ہوں کہ ٹل جاؤنگا } (داغ)

دل یہ کہتا ہے کہ تو ساتھ نہ لے چل مجھکو   ورنہ میں جاکے وہاں دیکھ مچل جاؤنگا (ذوق)

جُوں توں اسد کو لائے تھے اُسکی گلی سے ہم   خانہ خراب راہ میں آکر مچل گیا (میر امانی اسد)

کمبخت دل کے ہاتھوں سے ایسا ہوا ہوں تنگ   جس خوبرو کو دیکھ لیا بس مچل گیا (صدیق احمد آزاد)

مُچَلکا (ت) اسم مذکر :- عہدنامہ ۔ اقرارنامہ ۔ کسی کام کے نہ کرنے کا تحریری عہد + عہدنامۂ مجرماں + پرتگیا ۔ قول ۔ قرار ۔ بچن ۔ جیسے نیک چلنی کا مچلکا ۔ حفظ امن کا مچلکا وغیرہ جو سرکار کی جانب سے تحریری لیا جاتا ہے +

مُچلکا دینا (ہ) فعل متعدی :- عہدنامہ لکھ دینا ۔ کسی بات کے نہ کرنے کا اقرارنامہ لکھ دینا ۔ کسی امر سے باز رہنے کا تحریری عہد کرنا + قول دینا ۔ بچن دینا ☙

میں نہ ملنے کو لکھوں ہائے سے لاحول ولا   جان دوں اپنی مگر دوں نہ مچلکا اُنکا (برق)

مُچلکا لکھانا یا لکھوالینا (ہ) فعل متعدی :- اقرارنامہ تحریر کرانا ۔ عہدنامہ لکھوالینا ۔ کسی بات کے نہ کرنے کا تحریری اقرار لے لینا ☙

جاؤ بلم جہاں رین گنوائی ۔ نہ ہوری کھیلوں نہ کھیلن دونگی ۔ چٹ ہو کوٹھے دونگی وہاں پاؤں پلنگیا پہ دھرنے نہ دونگی ۔ لونگی مچلکا لکھائی بلم تم تو ہو ہرجائی (ہولی)

افسوس ہم نے خطِ غلامی دیا اُسے   لکھوا لیا نہ اُس سے مچلکا رقیب کا (بحر)

مُچلکا لینا (ہ) فعل متعدی :- کسی امر کے نہ کرنے کا تحریری عہدنامہ لینا ۔ اقرارنامہ لینا ۔ تحریری قول یا بچن لینا ☙

ایک عاشق ہو تو فریاد کروں حاکم سے
کون لے سارے زمانے سے مچلکا اُن کا } (برق)

مچلنا (ہ) فعل لازم :- (۱) ضد کرنا ۔ ہٹ کرنا ۔ ضد پر آنا ۔ کسی چیز کے لینے پر اڑنا ۔ اصرار کرنا + ڈھٹائی کرنا + ضد سے لوٹنا ۔ پھرنا ۔ جیسے بچہ ذرا سا مچلا بلکا کچھ سودا یا چنے دلوا دئے (انگھڑ سہیلی) ☙

دُنیا سے ایک روز سفر تجھ کو ہے ضرور   سیدھی طرح سے جا ہے تو چاہے مچل کے چل
اے طفلِ اشک آنکھوں سے چلنی ہے راہِ عشق   اس راہ میں خوشی سے تو چل یا مچل کے چل } (ذوق)

سوجھی تدبیر نہ تقدیر کو بہلانے کی   جب تجھے قتل پہ عاشق کے مچلتے دیکھا (سودا)

مرے دل کو باتوں سے بہلائے رکھنا   قیامت کریگا یہ فتنہ مچل کر
چھین لیتا اُسے میں حشر کے دن ضد کر کے   کیا کروں مجھ کو فرشتوں نے مچلنے نہ دیا } (داغ)

دل مچلتا ہے جدا اور دم اُلٹتا ہے جدا   گھر کو جب چلتا ہوں اُلٹا کوچۂ دلدار سے (معروف)

گرم رو گرچہ رہ کعبہ میں ہم ہیں اے شیخ   لیکن اس پر بھی جو مچلیں تو مچل سکتے ہیں (انشا)

ہر ایک بات پہ ایسا تو مچل لے دل   ستم میں تیرے اُٹھاؤنگا یا جفا اُنکی (معشوق نظام آصف)

غضب میں جان آئی ہے جہاں دیکھی کوئی صورت   دلِ ناداں مچلتا ہے کہ بس میں تو یہی لونگا (نامعلوم)

(۲) مکرا پن کرنا ۔ گھنا پن کرنا ۔ ٹال مٹول کرنا ۔ ٹالنا ۔ لیت و لعل کرنا ۔ جان کر انجان بننا ۔ تجاہلِ عارفانہ کرنا ۔ جیسے کیا مچلے پڑے ہیں گویا سچ مچ سوتے ہیں ۔ (۳) رونا بلکنا ۔ گریہ کرنا (۴) کسی چیز کے نہ دینے کی ہٹ کرنا ۔ مطلق انکار کرنا ☙

لیکے دل کہتے ہو کیوں دیں اسے جلنے کیلئے   مل گیا خوب بہانا یہ مچلنے کے لئے (داغ)

مچلی (ہ) اسم مؤنث :- (۱) ضدن ۔ ہٹیلی ۔ شوخ ۔ ڈھیٹ (۲) مکری حیلہ باز ۔ گھنّی +

مچمچانا (ہ) فعل لازم :- کچکچانا + مرد خواہ عورت کا زورِ جوانی کے سبب پُر شہوت و مست ہونا ۔ شہوت کے زور یا مستی میں آکر کچکچی باندھنا ۔ مستی کے جوش میں آنا ۔ مستانا ۔ گرمانا ۔ زورِ شہوت میں دانت پیسنا ۔ بکرے کی طرح بغبغانا ☙

ایک بوسہ مچمچا کر بیچ سے ہونٹھوں کے دے
پھر اگر دل تجھ سے مانگوں جان بھی تاوان ہے } ([illegible])

مچمچائی تو تھی یا میں تھی زناخی تو ہی کہہ   ہے میانی کس کی اچھی اور ہے کسکی بھری (رنگین)

مچمچا کے لپٹنا (ہ) فعل لازم :- مستی کے جوش میں کچکچا کے یا کچکچی باندھ کے چمٹ جانا ۔ مزے میں دانت پیس کر لپٹنا +

مچمچاہٹ (ہ) اسم مؤنث :- کچکچاہٹ ۔ مستی یا شہوت کے زور میں دانت پیسنے کی حالت ۔ عاشق کی بوس و کنار کے واسطے کمال خواہش ۔ زورِ شہوت ۔ بغبغاہٹ +

مچنا (ہ) فعل لازم :- بند ہونا ۔ مُندنا ۔ جیسے آنکھ مچنا +

مَچنا (ہ) فعل لازم :- (۱) ہونا ۔ عمل میں آنا ۔ کیا جانا ۔ جیسے دھوم مچنا ۔ غل مچنا ۔

مچن

توبہ دھاڑ مچنا (۲ - پہاڑ) رچنا۔ بسنا جیسے گھی کے برتن کا مچنا یعنی چکنا جانا۔ رچ جانا۔ اس چیز میں اُسکی بُو مچ گئی +

مُچنگڑ (ہ) (مُچا کی تصغیر بالتحقیر) موٹا مچا سا + نہایت موٹی روٹی جیسے کیسا ہی لوچدار آٹا ہو دست جب دیکھو موٹے موٹے مُچنگڑ پکا آگے رکھ دیوے (سگھڑ پھوہڑ)

مِچوانا (ہ) فعل متعدی:- بند کرانا مُندوانا جیسے آنکھیں مچوانا +

مَچوانا (ہ) فعل متعدی:- کرانا کروانا جیسے غُل مچوانا۔ شور مچوانا +

مچھ (ہ) اسم مذکر:- (۱) بڑی مچھلی۔ مچھلی کی تذکیر ؎

پیا مچھ کچھ نے موہے گھیر لیا کوئی ایسا نہیں دے پی کو ملا (گیت)

(۲) وشنو کا پانچواں اوتار جسنے پہلے چھوٹی سی مچھلی کی صورت میں ظاہر ہو کر ستیاورت رشی کو جو مسیح سے تین ہزار برس پہلے ہوا ہے عام طوفان کے آنے کی خبر دی اور چاروں دیدوں کے کشتی میں رکھ لینے کی ہدایت کی تاکہ وہ انکو بچالے۔ اوّل اول یہ مچھلی ایسی چھوٹی تھی کہ ستیاورت نے اشنان کرتے وقت اُسے اپنے ہاتھ میں اُٹھا لیا تھا لیکن پھر اس قدر بڑی ہو گئی تھی کہ اُسنے تمام سمندر پر پھیل کر اپنے سینگ سے کشتی کو بچا لیا +

مچھر (ہ) اسم مذکر:- ایک نیشدار چھوٹے سے اُڑنے والے جانور کا نام جو اکثر جسم کا خُون پیتا اور بھِن بھِن کرکے اُڑتا ہے۔ پشّہ۔ گُنگی +

مچھر کی جھُول (ہ) اسم مؤنث:- نہایت ادنےٰ حقیر اور کم قیمت چیز۔ کم قدر اور ناچیز شے۔ خفیف چیز +

مچھر کی جھُول کا چور (ہ) اسم مذکر:- ادنےٰ چور۔ اُٹھائی گیرا +

مچھرنگا (ہ) اسم مذکر:- (پوُرب) رام چڑیا۔ ماہی گیر۔ ایک آبی پرند کا نام جو اکثر مچھلیاں پکڑ پکڑ کر کھاتا ہے +

مچھلی (ہ) اسم مؤنث:- (۱) مچھری - مچھتی - ماہی - مین - حوت - جل توری - سمک جیسے تازی مچھلی ہے دریاؤ کی (آواز)، (۲) عضلۂ بازو وساق - پنجاب اور پہاڑ پر اِسے چوہا بھی کہتے ہیں۔ گوشت بازو و ہتھیلی کا اندرونی گوشت یا عُضلہ + ؎

بوٹی بوٹی ہے پھڑکتی واہ رے شوخی تری دست رنگیں کی بھی مچھلی کو قرار اکدم نہیں (وزیر)

ہماری آنکھوں سے دریائے اشک ہے جاری خیال ہے ترے بازو کی یار مچھلی کا
دونوں حنائی ہاتھ دہکتے ہیں آگ سے مچھلی کفِ صنم میں سمندر سے کم نہیں (ناسخ)

(۳) عضلہ کا گوشت جسے عوام ادلہ کہتے ہیں۔ ساق حیوانات کا گوشت (۴) ایک قسم کا کان کا طلائی زیور جو مچھلی کی صورت کا بنا ہوا اور اکثر جڑاؤ ہوتا ہے

مچھن

محاورۂ حال میں اسی کو نگ بھی کہتے ہیں ؎

بوسہ لیتی ہے ترے بالے کی مچھلی اے صنم ہے ہمارے دل میں عالم ماہیِ بے آب کا (ناسخ)

(۵ - پہاڑ) ناک کا بلاق +

مچھلی پکڑنا (ہ) فعل متعدی:- مچھلی کا شکار کرنا۔ بنسی لگانا +

مچھلی پکڑنے کا کانٹا (ہ) اسم مذکر:- ایک طرح کا کنٹے نما آنکڑا جس میں چارہ لگا کر مچھلی پکڑتے ہیں +

مچھلی تو نہیں کہ سڑ جائیگی (ہ) کہاوت:- یعنی ایسی کیا جلدی ہے کونسا کام بگڑا جاتا ہے۔ اکثر اوقات بیٹی کی شادی کی نسبت بولتے ہیں جس سے یہ مراد ہوتی ہے کہ جبتک اچھا گھر اور اچھا بر نہیں ملیگا ہم شادی نہیں کرینگے بیٹی ہے کچھ مچھلی نہیں ہے کہ سڑ کر بگڑ جائیگی +

مچھلی کا پر (ہ) اسم مذکر:- بازوئے ماہی۔ مچھلی کا پنکھ +

مچھلی کا تیل (ہ) اسم مذکر:- ایک خاص قسم کی مچھلی کے کلیجہ کا تیل جسے انگریزی میں کوڈلیور آئل کہتے ہیں۔ کوڈ مچھلی اکثر بحرِ شمالی اور خاصکر نیوفون لنڈ کے کناروں پر پائی جاتی ہے۔ امراض سینہ، سِل دق کے واسطے مفید خیال کیا جاتا ہے +

مچھلی کا کانٹا (ہ) اسم مذکر:- استخوانِ ماہی۔ خارِ ماہی مچھلی کی ہڈیاں پسلیاں وغیرہ +

مچھلی کا گلپھڑا (ہ) اسم مذکر:- مچھلی کا وہ مقام جہاں سے وہ سانس لیتی ہے۔ کنپٹی۔ کنکھلا +

مچھلی کے جائے کو تیرنا کون سکھائے (ہ) کہاوت:- اپنے خاندانی کام سے ہر شخص واقف ہوتا ہے +

مچھلی کی طرح تڑپنا (ہ) فعل لازم:- نہایت تڑپنا۔ ازحد بیقرار اور مضطرب ہونا۔ بیاکُل ہونا۔ بےچین ہونا۔ لوٹا لوٹا پھرنا +

مچھلی والا (ہ) اسم مذکر:- دھینور۔ جھینور۔ مچھوا۔ ماہی فروش۔ ماہی گیر +

مچھلیاں (ہ) اسم مؤنث:- مچھلی کی جمع +

مچھلیاں پڑنا (ہ) فعل لازم:- ڈنٹروں پر تیاری کے سبب عضلوں کا اُبھر آنا۔ کسرت یا ورزش کے باعث رانوں یا بازوؤں کا پھر جانا +

مُچھندر (ہ) اسم مذکر:- (۱) بڑی بڑی مُوچھوں والا جیسے ؎

چل چل بے مچھندر تجھے کس ہم نے گھیرا ڈاڑھی کو منڈا ڈال تو مُوچھوں کا بکھیڑا (اطفال)

(۲) چوہا۔ مُوش (۳) بدوضع اور واہی آدمی۔ بادا اور مسخرا آدمی۔ شخص بیوقوف ؎

دیکھ کل اُنکی طرف شیخ رہا تو بولے خوبی قسمت کی ہوا ہمیہ مچھندر عاشق (انشا)

مچھ

مچھوا (ہ) اسم مذکر:۔ (پورب) ماہی فروش + ماہی گیر۔ مچھلیاں پکڑنے والا۔

مچھی (ہ) اسم مونث:۔ (پورب) (۱) مچھلی۔ ماہی (۲) بوسۂ اطفال۔ بچی۔ چُوما۔ چمّو۔ بچھی۔ ؎

اس کتابی منہ کی اک مچھی دوگانا جان دو میں نہا دھو کے ہوں آئی جو منہ قرآن دو (میر یار علی)

لب دو ایسے کہ جان دیدیجے دہن ایسا کہ مچھیاں لیجے (شوق)

مچھی یا مچھیاں لینا (ہ) فعل متعدی:۔ (پورب) بوسہ لینا۔ بچیاں لینا

پڑ گئے لینے کے دینے تو مزہ آجائیگا میں یہ کہکر اُسکے منہ کی مچھیاں لینے لگا (رشک)

مچھی بھون (ہ) اسم مذکر:۔ وہ تالاب جو امرا یا بادشاہ اور راجاؤں کے محلوں میں ہوتا ہے اور اُسمیں اکثر مچھلیاں چھوڑی ہوئی رہتی ہیں۔ ؎

جس خط میں اُنکو لکھتا ہوں بوسہ کی آرزو سُنکر وہ جھینپ جاتے ہیں مچھی بھون ایسے وحرف (؟)

لیتا ہے بڑا مچھی بھون آئینہ میں جو تم لے تو بھی بھلا اپنا دہن آئینہ میں
مانگا جو میں نے بوسہ اُنسے چمن کے اندر بولا کہ یاں نہیں چل تیتی بھون کے اندر (نسیم)

مچھیل (ہ) اسم مذکر:۔ بڑی بڑی مونچھوں والا + سُبلت دراز +

محابا (ع) اسم مذکر:۔ مروت۔ لحاظ۔ درگزاشت + صلح + اعانت + نگہداشت

محاذی (ع) صفت:۔ برابر ہونے والا + مقابل۔ برابر۔ آمنے سامنے + سنمکھ۔ روبرو +

محاربہ (ع) اسم مذکر:۔ باہم جنگ کرنا۔ جدھ۔ یدھ۔ لڑائی۔ گھمسان معرکہ۔ مجادلہ۔ کارزار۔ جنگ و جدال +

محاسب (ع) اسم مذکر:۔ (۱) حساب داں۔ علم حساب سے واقف۔ (۲) حساب کرنے والا۔ پڑتال کرنے والا۔ جانچنے والا۔ پرتالیا۔ اگزمینر۔ اکونٹینٹ +

محاسب دِہ (ع + ف) اسم مذکر:۔ گاؤں کا حساب کتاب لکھنے والا۔ پٹواری +

محاسبہ (ع) اسم مذکر:۔ (۱) حساب۔ شمار۔ کسی سے حساب لینا یا کرنا (۲) مجازاً بازپرس۔ مواخذہ۔ اخراجات +

محاسبہ طلب ہونا (۱) فعل لازم:۔ حساب طلب کیا جانا۔ حساب مانگا جانا +

محاسبہ کرنا (۱) فعل متعدی:۔ حساب طلب کرنا۔ حساب مانگنا۔ روپیہ کی بازپرس کرنا + مطالبہ کرنا۔

محاسن (ع) اسم مونث:۔ جمع حُسن خلافِ قیاس (۱) خوبیاں۔ بھلائیاں۔ نیکیاں (۲) خصائل۔ ہنر (۳) مردوں کی ڈاڑھی یا مونچھیں +

محاصر (ع) صفت:۔ محاصرہ کرنے والا۔ حصار کرنے والا۔ گھیرنے والا +

محاصرہ (ع) اسم مذکر:۔ کسی کو گرداگرد سے بند کرنا۔ چاروں طرف سے بند کر دینا۔ گھیرا ڈالنا + ناکہ بندی۔ قلعہ بندی۔ انحصار۔ تسخیر۔ گھیرا +

محاصرہ اُٹھانا (۱) فعل متعدی:۔ تسخیر سے باز آنا۔ ناکہ بندی چھوڑ دینا۔ افواج محاصرہ کو بلا لینا +

محاصرہ کرنا (۱) فعل متعدی:۔ گھیرنا۔ گھیرا ڈالنا۔ تسخیر کرنا۔ ناکہ بندی کرنا۔ قلعہ بندی کرنا +

محاصرین (ع) اسم مذکر:۔ محاصرہ کرنے والے۔ گھیرنے والے۔ گھیرا ڈالنے والے۔ ناکہ بندی کرنے والے +

محاصل (ع) اسم مونث:۔ (۱) آمدنی۔ نفع۔ فائدہ۔ یافت۔ حاصل۔ پیداوار۔ زرِ حاصل + خراج۔ باج (۲) بکری کا روپیہ۔ بکری۔ فروخت +

محاصلِ خام (ع + ف) اسم مونث:۔ کچی نکاسی۔ تحصیلِ خام کچی آمدنی۔ غیر مستقل آمدنی۔ معاملۂ خام +

محاصلِ دِہ (ع + ف) اسم مونث:۔ گاؤں کی آمدنی۔ زرِ لگان۔ زرِ معاملہ +

محاطہ (ع) صفت:۔ (۱) احاطہ کیا گیا۔ گھیر لیا گیا (۲) جانا گیا۔ سمجھا گیا۔ معلوم کیا گیا +

محافظ (ع) صفت:۔ (۱) حفاظت کرنے والا۔ نگراں۔ رکھوالا۔ چوکیدار۔ پاسبان۔ نگہبان۔ دربان۔ (۲) ولی۔ مربی۔ سرپرست۔ امین۔ مہتمم۔ (۳۔ اسم مذکر) وہ سپاہی جو کراچیوں پر رہتے ہیں۔ کراچی کا چوکیدار +

محافظِ تن (ع + ف) اسم مذکر:۔ محافظ ذات۔ وہ سپاہی جو امرا یا سرداروں کی جان کے محافظ ہوتے اور ہر وقت ساتھ رہتے ہیں۔ بوڈی گارڈ +

محافظ حقیقی (ع) صفت:۔ اصل حفاظت کرنے والا۔ خدا تعالیٰ +

محافظ خانہ (ع + ف) اسم مذکر:۔ وہ دفتر جس میں فیصلہ شدہ مثلیں رہتی ہیں + مثلوں کا دفتر۔ دفتر خانہ۔ وہ مکان یا کمرہ جسمیں عدالت کے متعلق کاغذات رہتے ہیں +

محافظ دفتر (۱) اسم مذکر:۔ نگرانِ دفتر۔ عدالت کے کاغذات کا ذمہ وار۔ مثلیں رکھنے والا +

محافظِ محبس (ع) اسم مذکر:۔ داروغۂ جیل۔ جیلخانہ کا داروغہ +

محافظت (ع) اسم مونث:۔ (۱) نگاہبانی۔ حفاظت۔ نگرانی۔ چوکیداری۔ پاسبانی۔ رکھوالی (۲) اہتمام + سرپرستی +

محافل (ع) اسم مونث:۔ محفل کی جمع۔ مجلسیں۔ انجمنیں +

محافہ (ع) اسم مذکر:۔ ڈولا۔ ڈولی۔ پالکی۔ چنڈول۔ نالکی۔ پینس۔ دُلہن کا

محا

ڈولا۔ وہ پردہ دار سواری جسمیں عورتیں بیٹھتی، اور کہار اُسے اُٹھا کر لے چلتے ہیں (عربی میں یہ لفظ مَحَفّہ تھا۔ فارسی والوں نے تصرّف کر کے محافہ بنا لیا) +

مُحاکَمہ (ع) اسم مذکر :- (۱) جھگڑا چکوانے کے لئے حاکم کے پاس جانا۔ رفع خصومت کے لئے جج کے پاس جانا + دعوے۔ انصاف طلبی۔ فیصلہ۔ (۲) منصف بنکر قضیہ چکانا +

مَحال (ع) اسم مذکر۔ محل کی جمع :- (۱) مقامات۔ مکانات۔ منازل + فرودگاہا۔ (۲) جاگیریں + پرگنے + ضلعے + جائداد غیر منقولہ + (یہ اصل میں محالل تھا لام کو لام میں ادغام کر کے محال کر لیا) +

مُحال (ع) صفت :- (۱) ناممکن۔ غیر ممکن۔ اَنْ ہونی۔ ان ہوت (۲-۱) دشوار۔ دقت طلب۔ مشکل۔ کٹھن۔ سخت +

ایک مندر کے ستّر در ہر در میں تریا کا گھر } مُہال کے چھتے
بیچ میں ور کے امرت تال بُوجھ ہے اُسکی بڑی محال } کی پہیلی

(۲-۱) اسم مؤنث، شہد کی مکھیوں کا چھتا۔ مگڑھی (یہ لفظ اس معنی میں غلط مستعمل ہو گیا ہے کیونکہ وہ کوئی ہندی لفظ ہے جسکے معنی شہد کا چھتا ہیں اسکے متعلق اور بھی جتنے لفظ ہیں وہ میم سے پائے جاتے ہیں مثلاً پہاڑ میں شہد کی مکھی کو ماہُلتے ہیں۔ دیس میں موآ۔ اسی طرح مرہٹی میں شہد کے چھتے کو مہوک اور سنسکرت میں شہد کو مدھو چھتے کو مدھو کرم یا مدھو کوکھ کہتے ہیں شاید مہوک بھی اسی سے بنا لیا ہوگا پس عجب نہیں کہ مہال بھی کوئی لفظ اسی قبیل سے ہو یا یوں کہو کہ مُہال عربی بمعنی جائے خوفناک سے مسلمانوں نے یہ لغت تراش لیا ہو) +

مُحالات (ع) اسم مؤنث :- (مُحال کی جمع) ناممکنات۔ غیر ممکن باتیں۔ غیر ممکن چیزیں + دشواریاں +

مَحامِد (ع) اسم مؤنث :- محمدت کی جمع :- تعریفیں۔ نیک خصلتیں۔ عمدہ سیرتیں اوصافِ حمیدہ۔ خصائلِ پسندیدہ +

مُحاوَرات (ع) اسم مؤنث :- (محاورہ کی جمع)

مُحاوَرہ (ع) اسم مذکر :- (۱) ہمکلامی۔ باہمی گفتگو۔ بول چال۔ بات چیت سوال جواب (۲) اصطلاح عام۔ روزمرہ۔ وہ کلمہ یا کلام جسے چند ثقات نے لغوی معنی کی مناسبت یا غیر مناسبت سے کسی خاص معنی کے واسطے مختص کر لیا ہو جیسے حیوان۔ سے کُل جاندار مقصود ہیں مگر محاورے میں غیر ذوی العقول پر اسکا اطلاق ہوتا ہے اور ذوی العقول کو انسان کہتے ہیں (۳-۱) عادت لپکا + مہارت۔ مشق۔ ربط۔ ابھیاس جیسے مجھے اب اسبات کا محاورہ نہیں رہا۔

محب

مُحاورہ پڑنا (۱) فعل لازم :- روزمرہ پڑنا + عادت ہو جانا۔ سبھاؤ پڑ جانا۔ لپکا پڑ جانا۔ بان پڑنا +

مُحاورہ ڈالنا (۱) فعل متعدی :- عادت ڈالنا۔ کسی بات کا عادی بنانا مہارت پیدا کرنا۔ مشق بہم پہنچانا۔ ربط ڈالنا +

مُحِبّ (ع) اسم مذکر :- پیار رکھنے والا۔ دوستی رکھنے والا۔ یار۔ دوست مشفق۔ مہربان۔ آشنا +

مَحَبّت (ع) اسم مؤنث :- (۱) پریت۔ پریم۔ اُلفت۔ چاہ۔ موہ۔ پیار + لاڈ + دوستی۔ اخلاص۔ یارانہ۔ آشنائی۔ ملاپ (۲) عشق۔ سنیہ + لگن۔ لَو +

محبت چاہئے باہم ہمیں بھی ہو تمہیں بھی ہو خوشی ہو اسمیں یا ہو غم ہمیں بھی ہو تمہیں بھی ہو (ظفر)

(اس لفظ کے موقع پر مؤلف اپنی ایک تازہ غزل کے فرمائشی چند اشعار لکھ دینے بطور یادگار مناسب جانتا ہے :-

مطلع

ہوتا ہے بُرا مانے یہ آزارِ محبت   بچتا ہی نہیں کوئی بھی بیمارِ محبت
کہتے ہیں بُرا ہوتا ہے آزارِ محبت   پوچھے کوئی اُنسے جو ہیں بیمارِ محبت
ہیں قتل پہ راضی مگر اسبات کے دشمن   اقرارِ محبت ہے نہ انکارِ محبت
کترا کے نکل جاتے ہیں رستہ میں بھی ملکر   کیوں ہمسے ہوا ہائے رے انکارِ محبت
بوسے دئیے غیروں کو ہمیں اتنا نہ پوچھا   بیٹھا ہے کوئی اور بھی حقدارِ محبت
بوسہ کی طلب میں اسے جو چاہو سزا دو   آبیٹھا ہے مقتل پہ سزاوارِ محبت
بس دیکھ لی ہیسے یہ تری چارہ گری بھی   لے ہاتھ سے جاتا ہے وہ بیمارِ محبت
دنیا سے چھپے پھرتے ہیں اک بات پر انکی   دیکھو گے ابھی خفتہ تم اسرارِ محبت
غم کھاتے ہیں پیتے ہیں سدا خونِ جگر وہ   اس طرح بسر کرتے ہیں غم خوارِ محبت
فرہاد جوئے شیر کے لانے پہ یہ غرّہ   ہیں سر پہ اُٹھا لاتا ہوں کہسارِ محبت
دیکھینگے وہاں چل کے ذرا ہم بھی کہ کیا ہے   ہے آج بڑی دھوم سے دربارِ محبت
کی خوب درستی مرے اخلاق کی تونے   گالی کو سمجھنے لگا گفتارِ محبت
دل ٹوٹ کے گرتے ہیں تڑپ اسکی خلش پر   اس اطلس کی کہتے ہے کہتا خارِ محبت
اس عشق کی عزّت ہی نرالی ہے جہاں میں   جو طوقِ ملامت ہے وہی ہار محبت
ہے عقل یہ حیران کہ قابو کرے کس طرح   رکتا ہی نہیں روکے سے رہوارِ محبت
سیّد کو کبھی جھوٹوں بھی تم منہ نہ لگانا   کر دیگا ابھی غیروں میں اظہارِ محبت

مَحَبّت اُچھلنا (۱) فعل لازم :- عو۔ مامتا اچھلنا۔ محبت کا جوش مارنا۔ جوش محبت ہونا۔ دوستی یا اُنسیت کا ولولہ اُٹھنا جیسے بھائی کی وہ محبت اچھلی کہ اچھائی بُرائی کی خبر نہ رہی +

محب

مُحبّت آمیز (ع + ف) صفت :- پیار سے ملی ہوئی۔ محبت کی۔ الفت کی محبانہ جیسے محبت آمیز باتوں سے یار بنالیا +

مُحبّت رکھنا (۱) فعل لازم :- اخلاص رکھنا۔ دوستی رکھنا۔ چاہنا۔ پیار کرنا۔ عزیز رکھنا +

مُحبّت کا جوش (۱) اسم مذکر :- ولولۂ عشق ؎

نہ کھانے کی سدھ اور نہ پینے کا ہوش بھرا ان میں اسکے محبت کا جوش (میر حسن)

مُحبّت کا دم بھرنا (۱) فعل لازم :- محبت کا اقرار کرنا۔ محبت کا دعوے کرنا۔ محبت کا نام لینا۔ محبت کا نام جپنا + عشق ظاہر کرنا۔ عشق جتانا +

مُحبّت کا دم مارنا (۱) فعل متعدی :- دعوئے الفت کرنا۔ عاشقی کا دعوے کرنا +

مُحبّت کرنا (۱) فعل متعدی :- پیار کرنا۔ اخلاص کرنا۔ الفت رکھنا۔ چاہنا +

مُحبّتِ کُل (ع) اسم مؤنث :- (تصوف) صوفیوں کی اصطلاح میں ایک مرتبہ کا نام جس میں آدمی سب کو دوست ہی دوست خیال کرتا اور صلحِ کُل پر رہتا ہے۔ سب سے یکساں محبت کرنیکا مرتبہ +

مُحبّت کی نظر یا نگاہ ڈالنا (۱) فعل متعدی :- الفت کی نظر سے دیکھنا نظرِ التفات کرنا۔ توجہ کی نگاہ ڈالنا +

مَحبَس (ع) اسم مذکر :- جیل خانہ۔ بندی خانہ۔ زنداں۔ قید خانہ۔ بندت خانہ۔ بڑا گھر +

مَحبُوب (ع) اسم مذکر :- پیارا۔ عزیز۔ حُب۔ دوست + معشوق + چاہیتا + دلارام۔ دلدار۔ دلپسند۔ منظورِ نظر +

مَحبُوبِ الٰہی (ع) اسم مذکر :- حضرت نظام الدین اولیا قدس اللہ سرالعزیز کا لقب۔ خدا کا پیارا۔ خدا تعالےٰ کا منظورِ نظر +

مَحبُوبہ (ع) اسم مؤنث :- معشوقہ۔ پیاری +

مَحبُوس (ع) اسم مذکر :- مقید۔ قیدی۔ بندھوا۔ قید کیا گیا۔ اسیر +

مُحتاج (ع) صفت :- (۱) حاجتمند۔ ضرورتمند۔ خواہش مند۔ آرزومند۔ متمنی۔ خواہاں۔ بھوکا ؎

پھل ہمیشہ ہمیں کیا سرو قد دلسے عاشق سرو ہوتے ہیں ہمیشہ سے ثمر کے محتاج
دل شبِ ہجر میں کوسوں ہی اُڑا پھرتا ہے گھر میں ہم گوشہ نشیں کب ہیں سفر کے محتاج } (ناسخ)

(۲-۱) دست نگر۔ دوسرے کا ہاتھ تکنے والا۔ ہاتھ تکو (۳-۱) تنگدست مفلس غریب۔ کنگال + زدہ حال۔ تہی دست۔ نادار۔ نردھن۔ دھن ہین (۴-۱) ناقص الخلقت۔ وہ شخص جسکے کسی عضو میں نقص آگیا ہو۔ اپاہج۔ کنونڈا۔

محذ

دست و پا وغیرہ سے معذور جیسے ہاتھ یا پاؤں یا آنکھوں سے محتاج ؎

کس طرح حرفِ تسلی پہ کمر وہ باندھے ہیچمہ خود ہیں دہن اور کمر کے محتاج (عاشق)

(۵-۱) پابند۔ منحصر۔ موقوف۔ وابستہ۔ نواب فصیح الملک بہادر دہلوی ؎

دُنیا میں کب انسان کی حاجت نکلی حسرت ہی رہی کوئی نہ حسرت نکلی
جیتے جیتے قیامت کی توقع پر ہم خود وقت کی محتاج قیامت نکلی } (داغ)

(۶-۱) اسم مذکر) فقیر۔ بھکاری۔ منگتا۔ گدا۔ کنگلا +

مُحتاج خانہ (۱) اسم مذکر :- غریب خانہ۔ وہ جگہ جہاں قحط زدہ یا مفلس یا لاوارث بچے وغیرہ رہتے اور پرورش پاتے ہیں +

مُحتاج کرنا (۱) فعل متعدی :- (۱) غریب کرنا۔ مفلس بنانا + دست نگر بنانا جیسے خدا انسان کو انسان کا محتاج نہ کرے (۲) کسی عضو سے بیکار اور معطل کرنا۔ اپاہج بنانا۔ جیسے مار کر ہاتھ سے محتاج کر دیا +

مُحتاج ہونا (۱) فعل لازم :- (۱) حاجتمند ہونا (۲) دست نگر ہونا (۳) مفلس اور کنگال یا تنگدست ہونا جیسے کوڑی کوڑی کو محتاج ہے (۴) اپاہج ہونا۔ کنونڈا ہونا +

مُحتاجگی یا مُحتاجی (۱) اسم مؤنث :- (۱) ناچاری۔ مجبوری (۲) حاجت ضرورتمندی۔ ضرورت (۳) مفلسی۔ غریبی۔ تنگدستی۔ افلاس۔ بے نوائی۔ عسرت تنگی۔ ناداری (۴) دست نگری۔ دوسرے کا ہاتھ تکنا +

مُحتاط (ع) صفت :- احتیاط کردہ شدہ۔ وہ شخص جو بہت احتیاط رکھے +

مُحتَرَم (ع) صفت :- عزت کیا گیا۔ حرمت کیا گیا۔ معزز۔ واجب التعظیم۔ بزرگوار۔ آدر جوگ +

مُحتَسِب (ع) اسم مذکر :- حساب گیرندہ۔ حساب لینے والا + وہ حاکم جو خلافِ شرع باتوں کی ممانعت کرے + مفتی۔ قاضی۔ شیخ۔ مجسٹریٹ + کوتوال ؎

محتسب گرچہ دل آزار ہے میخواروں کا دیجے اک جام تو ہے یارا بھی یاروں کا (ذوق)
دروازہ میکدہ کا نہ کر بند محتسب ظالم خدا سے ڈر کہ در توبہ باز ہے (")

مُحتَشِم (ع) صفت :- صاحب خدم و حشم + لاؤ لشکر والا۔ بہت سے نوکروں چاکروں والا + نواب۔ امیر۔ دولتمند۔ رئیس +

مُحتَمَل (ع) صفت :- احتمال کیا گیا۔ گمان کیا گیا + مشتبہ +

مَحجُوب (ع) صفت :- پوشیدہ۔ حجاب کردہ شدہ۔ مخفی +

مُحَدَّب (ع) صفت :- ابھرا ہوا مقعر کا نقیض۔ کبھ دار۔ قبہ دار۔ ابھروان ماہی پشت۔ مرغ سینہ +

محد

مُحَدِّث (ع) اسم مذکر :۔ علم حدیث جاننے والا۔ اخبار نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے واقف + فقیہ + راوی۔ حدیث گو +

مَحدُود (ع) صفت :۔ حد کیا گیا۔ انتہا کیا گیا۔ حدبندی کیا گیا۔ گھیرا گیا۔ احاطہ کیا گیا۔ محصور۔ مقید +

محدود کرنا (۱) فعل متعدی :۔ حدبندی کرنا۔ حد باندھنا۔ روکنا۔ احاطہ کرنا +

مَحذُوف (ع) صفت :۔ حذف کیا گیا۔ گرایا گیا۔ نکالا گیا۔ علیحدہ کیا گیا + وہ لفظ یا حرف جو گرا دیا گیا ہو +

مِحراب (ع) اسم مؤنث :۔ (۱) لغوی معنی ہتھیار۔ سلاح (اصطلاحی) وہ قوس یا کمان جو مسجد میں کعبہ کی طرف امام کے کھڑے ہونے کے واسطے بنی ہوئی ہوتی ہے چونکہ یہ شیطان کی لڑائی کا ایک آلہ ہے اس وجہ سے محراب نام رکھا گیا (۲) گھر۔ خانہ (۳) صدر مجلس + طاق۔ طاقچہ۔ کمانچہ + ڈاٹ۔ گول دروازہ (۴) شاہی خلوت گاہ + خلوت خانہ۔ حجرہ ف

صحتِ سوزشِ دل کی جو دعا کرتا ہوں آگ اُٹھتی ہے محراب دعا جلتی ہے (صبا)

محراب دار (ع + ف) صفت :۔ قوس نما۔ کمان کی مانند +

مُحَرِّر (ع) اسم مذکر :۔ کاتب۔ نویسندہ۔ راقم۔ لکھنے والا۔ تحریر کنندہ۔ منشی +

مُحرَّرَہ (ع) صفت :۔ لکھا ہوا۔ مرقومہ جیسے محررۂ بست و ہفتم اپریل ۱۸۸۹ء

مُحرِّری (ع) اسم مؤنث :۔ منشی گری۔ متصدی گری۔ کارِ تحریر کا عہدہ +

مُحرَّف (ع) صفت :۔ راستی سے پھیرا گیا۔ کج۔ ٹیڑھا۔ اُلٹا۔ مقام سے ہٹا ہوا +

مُحرِق یا مُحرِقہ (ع) اسم مؤنث :۔ جلا دینے والی شے جیسے تپ محرقہ وغیرہ +

مُحرِّک (ع) صفت :۔ (۱) حرکت دینے والا۔ تحریک کرنے والا۔ ہلانے والا۔ جنبش دینے والا (۲) اُکسانے والا۔ بہکانے والا۔ اُبھارنے والا +

مَحرَم (ع) اسم مذکر :۔ وہ شخص جسکے ہمراہ نکاح کرنا درست نہ ہو۔ بہت قریب کا رشتہ دار۔ وہ مرد جس سے شادی جائز نہ ہو۔ جیسے۔ باپ۔ بھائی۔ چچا۔ تایا۔ خالو۔ نانا۔ دادا وغیرہ (۲) واقف اسرار۔ رازدار۔ ہمراز۔ دمساز۔ ہمدم + واقف الحال + وہ شخص جس سے پردہ جائز نہ ہو جیسے خاوند۔ دیور وغیرہ + جان پہچان۔ واقف۔ روشناس۔ صورت آشنا۔

اُس سے ملتے جو ہیں یہ آج کہا مجھ سے بندِ صبا الو بندِ محرم بھی
کُھل کے دشنام پر دیا یہ جواب میں تو تجھ سے نہیں ہوں محرم بھی

ابتک حرمِ وصل سے محرم نہ ہوئے ہم کعبے میں حجاب در و دیوار غضب ہے (مصحفی)

(۲)۔ (۱۔ اسم مؤنث) انگیا کا ملکٹ۔ انگیا کی کٹوری۔ چونکہ اس کا بدن کی عورت

محر

پر پردے واجب ہے اور یہ کپڑا گویا محرم راز ہے اسوجہ سے یہ نام رکھا گیا ف

تری محرم پہ ہو دل شمع رو کیونکر نہ پروانہ کہ بے چولے یہ دونوں صورتِ فانوس ہیں گویا (شاہ نصیر)

کیوں نہ اس غم سے رہیں اُلٹو پہ سرکو ہم دھرے ہاتھ محرم پر تری ہیہات نامحرم دھرے (انشا)

(۲۔۱۔ اسم مؤنث) انگیا۔ سینہ بندِ زناں ف

مجھسا محرم تیری محرم کا نہ ہوگا کوئی بیشتر کھولدیئے بند اور اکثر باندھے (رند)

وہ ہاتھا پائی رات کو کی مجھسے بند خاں محرم کتاں کی تمنے مری تار تار کی (جان صاحب)

محرمِ اسرار (ع) صفت :۔ واقف الحال۔ رازدار۔ ہمراز۔ دلی دوست جگری دوست۔ گاڑھا یار + ف

عاشق ہوا اُس آفتِ جاں پر مرا ندیم جب خوب میرا محرمِ اسرار ہو چکا (ناظم)

محرمِ راز (ع + ف) صفت :۔ دیکھو (محرم اسرار) +

محرمِ کار (ع + ف) صفت :۔ واقفِ کار۔ کسی کام سے واقف +

محرم کُرتی (۱) اسم مؤنث :۔ انگیا کرتی +

محرم ہونا (۱) فعل لازم :۔ واقف ہونا۔ واقف الحال ہونا +

مُحَرَّم (ع) اسم مذکر :۔ (۱) حرام کیا گیا۔ حرام رکھا گیا + حرمت کیا گیا۔ تعظیم کیا گیا (۲) اُن تین مہینوں میں سے ایک مہینا جنمیں ایام جاہلیت میں جدال و قتال۔ مارنا لوٹنا حرام تھا چنانچہ وہ تینوں مہینے یہ ہیں (ذوالقعدہ ذوالحجہ۔ محرم) + عربی سال کا پہلا مہینہ۔ (۳) + وہ مہینا جسمیں امام حسین علیہ السلام اپنے کُنبہ سمیت یزید پلید کے حکم سے بھوکے پیاسے شہید ہوئے تھے + شہدائے کربلا کے سوگ کا مہینا۔ ماتم کا مہینا +

محرم رہنا (۱) فعل لازم :۔ سوگ رہنا۔ ماتم رہنا۔ جیسے اِن کے ہاں تو بارہ مہینے محرم رہتا ہے +

محرم کا سپاہی (۱) اسم مذکر :۔ چند روزہ سپاہی۔ دو دن کا بہادر (چونکہ محرم میں ہر ایک مسلمان شہدائے کربلا کی مصیبت یاد کرکے لڑنے مرنے پر مستعد رہتا ہے اسوجہ سے چند روزہ سپاہی پر اطلاق ہونے لگا جیسے "رمضان کے نمازی۔ محرم کے سپاہی - (کہاوت)

محرم کی پیدائش (۱) اسم مؤنث :۔ وہ شخص جو ماہ محرم یعنی اس غم و الم کے مہینے میں پیدا ہوا ہو مجازاً روتی صورت۔ رونی صورت۔ ماتمی شکل۔ سوگواروں کی مانند۔ وہ شخص جو ہر وقت رنجیدہ و مغموم نظر آئے +

مُحرَّمات (ع) اسم مؤنث :۔ فارسی والے بالتشدید بروزن متقدمات استعمال کرتے ہیں۔ ایک قسم کا کپڑا جسپر لال لال دھاریاں ہوتی ہیں +

محر

وہ کپڑا جسپر اوّل سے اخیر تک گوٹے کا پشت ماہی جال بنا ہوا اور گوکھرو لہریا سلما ستارا وغیرہ لگا ہوا ہو ۔

نامحرموں کے آگے نہ آیا کرو میاں پاجامہ اِس کچپن سے پہن محرمات کا (مصحفی)

مَحْرُور (ع) صفت :۔ حرارت کیا گیا + گرم ۔ تتا +

محرُور المزاج (ع) صفت :۔ گرم مزاج ۔ وہ شخص جسکے مزاج میں حرارت ہو +

مَحْرُوسہ (ع) صفت :۔ نگاہبانی کیا گیا ۔ حراست کیا گیا ۔ نگرانی اور محافظت کیا گیا + تحت کیا گیا ۔ جیسے ممالک محرُوسہ ۔ ریاستہائے محرُوسہ +

مَحْرُوم (ع) صفت :۔ (۱) حرام کیا گیا + روکا گیا ۔ باز رکھا گیا ۔ منع کیا گیا ۔ (۲) بے نصیب ۔ بے بہرہ ۔ مایُوس ۔ ناکام ۔ نامراد ۔ نا امید ۔ بے نیل مرام ۔ بدبخت ۔ بدنصیب ۔ اَبھاگی +

محرُوم رکھنا (ہ) فعل لازم :۔ باز رکھنا ۔ روک رکھنا ۔ ناکامیاب رکھنا ۔ بے بہرہ اور بدنصیب رکھنا + حق نہ دینا + مایُوس رکھنا ۔ بیمراد اور ناشاد رکھنا ۔

سر و تن دیدہ و دل جان و جگر حاضر ہیں آج محروم نہ رکھ کچھ تو کرا اے یار پسند (نسیم دہلوی)

محرُوم رہنا (ہ) فعل لازم :۔ ناکامیاب رہنا ۔ بدنصیب رہنا + مایُوس رہنا ۔ نا امید رہنا + خالی رہنا ۔

محتسب تھرہے تو شوق سے بگھے انگور اور محرُوم رہیں بادۂ انگور سے ہم (احسان)

محرُوم کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ حق نہ دینا ۔ حق مار لینا +

محرُومی ۔ } (ع) اسم مؤنث :۔ بدنصیبی ۔ بدطالعی + یاس ۔ نا امیدی ۔
محرُومیت } مایوسی ۔ ناکامی ۔ حرمان +

مُحْزُون (ع) صفت :۔ اندوہگیں ۔ غمگیں ۔ ملُول ۔ آزردہ ۔ رنجیدہ ۔ دلگیر ۔ مغموم +

مُحْسِن (ع) صفت :۔ (۱) احسان کرنے والا + بھلائی کرنے والا + سلُوک کرنے والا + مسلُوک ہونے والا ۔ داتا ۔ اُپکاری + سخی ۔ فیاض + دیاوان ۔ (۲) مربّی ۔ پشت پناہ ۔ سرپرست ۔ سہایک ۔ دستگیر ۔ حامی ۔ مددگار +

مُحْسِن کُش (ع + ف) صفت :۔ بے احسانا ۔ وہ شخص جو اپنے محسن کے ساتھ بُرائی کرے ۔ ناشکرگزار ۔ ناشکرا ۔ ناسپاس ۔ حق ناشناس ۔ کافر نعمت +

مُحْسَنات (ع) جمع محسنہ :۔ نیکیاں ۔ خُوبیاں ۔ بھلائیاں + سلُوک ۔ احسان ۔

مَحْسُوب (ع) صفت :۔ (۱) حساب کیا گیا ۔ شمار کردہ شدہ (۲) حساب میں لگا لیا گیا ۔ وضع کیا گیا ۔ مجرا کیا گیا +

محسُوب ہونا (ہ) فعل لازم :۔ مجرا ہونا ۔ وضع ہونا ۔ حساب میں لگنا +

محسُود (ع) صفت :۔ حسد کیا گیا ۔ رشک کردہ شدہ جیسے محاسد سے محسود بنا اچھا +

محض

محسُوس (ع) صفت :۔ حس کیا گیا ۔ وہ شے جو حس میں آئی ہو ۔ جو کچھ پانچوں حواسوں میں سے کسی کے ذریعہ سے معلوم ہو + ظاہر ۔ معلُوم ۔ آشکارا ۔ پہچانا گیا +

محسُوس ہونا (ہ) فعل لازم :۔ معلُوم ہونا + پہچانا جانا +

محسوسات (ع) اسم مؤنث :۔ (محسوسہ کی جمع) وہ چیزیں جو محسُوس ہو سکیں +

مَحْشَر (ع) اسم مذکر :۔ قیامت کے روز لوگوں کے اکٹھا جمع ہونے کی جگہ ۔ مجازاً روزِ قیامت ۔ حشر ۔ پرلو ۔ روزِ رستخیز ۔

اے فلک اب تو شبِ وصل کا ہونا معلُوم صبح محشر کی طرح چاکِ گریباں ہو نہیں (وزیر)

مُحَشّٰے (ع) صفت :۔ حاشیہ چڑھا ہوا ۔ شرح لکھا ہوا ۔ ٹیکا سہت +

مُحَصِّل (ع) صفت :۔ تحصیل کرنے والا ۔ حاصل کرنے والا + وصُول کرنیوالا اُگاہنے والا ۔ محصُول وصُول کرنے والا ۔ ٹیکس اُگاہنے والا ۔ تحصیلدار جیسے

اپنے دمڑے پر کھلانے کو تو خاصے محصّل بنکر آ بیٹھتے ہو (سگھڑ سہیلی) +

محصُور (ع) صفت :۔ حصر کیا گیا ۔ گھیرا گیا + گھیرا ہوا ۔ گھرا ہوا ۔ قلعہ بند ۔ گھیرے میں آیا ہوا +

محصُور کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ گھیرنا ۔ گھیرا ڈالنا ۔ قلعہ بند کرنا +

محصُور ہونا (ہ) فعل لازم :۔ گھر جانا ۔ گھیرے میں آجانا ۔ قلعہ بند ہونا +

محصُورین (ع) اسم مذکر :۔ محصُور کی جمع ۔ گھرے ہوئے ۔ گھیرے میں آئے ہوئے قلعہ بند

محصُول (ع) صفت :۔ (۱) حاصل کیا گیا ۔ حاصل کردہ شدہ (۲ ۔ اسم مذکر) حاصل ۔ خراج ۔ مالگزاری + کر + لگان ۔ ڈنڈ ۔ ٹیکس + کرایہ ۔ اُجرت ۔ ٹول ۔ پوسٹیج + آمدنی ۔

محصُولی (ع) اسم مؤنث :۔ (۱) وہ زمین جسکی سرکار میں مالگزاری ادا کی جاتی ہے ۔ خراجی (۲ ۔ صفت :۔) قابلِ محصُول ۔ محصُول لینے کے قابل + بیرنگ +

مَحْض (ع) صفت :۔ (۱) شیرِ خالص + بے غش + خالص + نرا (۲) فقط ۔ صرف (۳ ۔ تابع فعل) بالکل ۔ سرتاسر ۔ تمام جیسے محض غلط ہے +

مَحْضَر (ع) اسم مذکر :۔ (۱) حاضر ہونے کی جگہ (۲) قبالۂ شرعی + حکمنامۂ شرعی ۔ وہ نامہ جو قاضی کی مُہر سے مزیّن کیا گیا ہو (۳) وہ نوشتہ جو اثبات دعوے کے واسطے باشندگانِ شہر یا واقفانِ معاملہ کی مُہروں اور دستخطوں سے تیار کیا جائے + عرضداشت ۔ وہ کاغذ جس میں عوام کسی بات کی شہادت لکھیں ۔

دکھائے لاکھ وہ شاہ و وزیر کا محضر سند نہ رکھیگا کوئی فقیر کا محضر (ظفر)

(۴ ۔ صفت) روبرو ۔ سامنے ۔ حضُور میں ۔ بالمواجہ ۔ فارسی میں اس معنی میں آیا ہے جیسے " آنکہ بزرگانِ ایران را یک یک و دو دو در محضرِ خویش طلب داشتہ"

(جب نیک محضر کہینگے تو اُس شخص سے مراد ہوگی جو غائب کو نیکی کے ساتھ یاد کرے) +

محضرِ خُون (ع + ف) اسم مذکر :- وہ محضر جسکے اُوپر کسی کے واجب القتل ہونے کی تصدیق کی گئی ہو یا جس سے کسی کا قتل کیا جانا ثابت کیا جائے۔ شہادت نامۂ خُون ؎

شعلۂ اُسکا محضرِ خوں لاکھ پروانوں کا تھا دیکھتا گر ڈال کر مُنہ کو گریباں میں چراغ (مصحفی)

محضر نامہ (ع + ف) اسم مذکر :- سجل۔ ثقات وغیرہ کی مہروں اور دستخطوں سے تصدیق کیا ہوا نوشتہ یا عرض حال +

محظُوظ (ع) صفت :- (۱) بہرہ مند۔ بختاور۔ صاحب نصیب (۲۔ ف) خوش۔ خرم۔ مگن۔ آنند۔ شادمان۔ باغ باغ (۳۔ ا) حلاوت یاب +

محظوظ ہونا (ا) فعل لازم :- خوش ہونا۔ باغ باغ ہونا۔ شاداں ہونا + حلاوت پانا۔ مزہ پانا۔ لُطف اُٹھانا +

مَحفِل (ع) اسم مؤنث :- آدمیوں کے جمع ہونے کی جگہ۔ مجمع احباب۔ مجلس۔ انجمن۔ سبھا۔ سماج۔ سوسائٹی ؎

کرشیخ پاکدامن طالب ہو ریا کا + رندوں کی محفلوں میں اُسکا اُڑے نہ خاکا (راجہ ماسٹر پیارے لال آشوب)

جتنا ہے عیش اُس قدر اُس کو نہیں ثبات برہم شتاب کیوں نہ ہو محفل شراب کی (ناسخ)

آتے آتے رہ گیا محفل میں مجھ تک دورِ جام پھر گئی ساقی کی چشم لُطف بھی ساغر کے ساتھ (شاداں)

محفلِ رقص و سرود (ع + ف) اسم مؤنث :- ناچ گانے کی مجلس۔ ناچ رنگ کی مجلس +

محفل کرنا (ا) فعل متعدی :- (۱) سبھا جوڑنا۔ مجلس کرنا۔ لوگوں کو جمع کرنا (۲) ناچ کرنا۔ ناچ کی مجلس کرنا +

محفُوظ (ع) صفت :- حفاظت کیا گیا۔ بچایا گیا۔ مصئُون و مامُون + حفاظت میں رکھا ہوا۔ بچا ہوا +

محفُوظ رکھّے (ا) دُعائے خیر :- بچائے۔ امن میں رکھّے۔ سلامت رکھے۔ جیسے ؎ خدا محفُوظ رکھے ہر بلا سے +

مُحقّق (ع) اسم مذکر :- تحقیق کرنے والا۔ حکیم۔ فلاسفر۔ فیلسُوف۔ وہ شخص جو بات کو دلیل سے ثابت کرے +

مَحَک (ع) اسم مؤنث :- کسوٹی۔ وہ سیاہ پتّھر جس پر سونے کی بُرائی بھلائی دیکھتے ہیں۔ سونے کا کس دیکھنے کا پتھر۔ عیار + ؎

نفاق اُس سے نہاں کیا ہو چھپے شرک خفی کیونکر محک ہے اُسکا سنگِ آستانہ نیک اور بد کا (ناسخ)

مُحکَم (ع) صفت :- مضبُوط۔ پائدار۔ مستحکم۔ اٹل۔ مستقل۔ ٹھہر۔ ثابت قدم۔ برقرار +

مَحکَمہ (ع) اسم مذکر :- (۱) انصاف کرنے کی جگہ۔ عدالت۔ کچہری۔ دربار (۲) سررشتہ۔ صیغہ۔ ڈپارٹمنٹ +

مَحکُوم (ع) صفت :- (۱) حکم کیا گیا (۲) ماتحت۔ زیرِ حکم۔ زیرِ فرمان۔ تابع۔ (۳۔ مذکر) رعیت۔ رعایا۔ پرجا + نوکر۔ چاکر۔ ملازم۔ جیسے حاکم محکوم کی لڑائی کیا۔

مَحکُومہ (ع) صفت :- حکم کیا گیا۔ حکم دیا گیا +

مَحَل (ع) اسم مذکر :- (بول چال میں بالتخفیف) (۱) اُترنے کی جگہ۔ منزل + مکان۔ ٹھکانا۔ گھر۔ جگہ (۲) موقع۔ وقت۔ اَوسر۔ جگہ ؎

سلطان کا جو عہد بےخلل تھا گھر والوں کو خوف کا محل تھا (گلزار نسیم)

دشمن بھی گر مرے تو خوشی کا نہیں محل کوئی جہاں سے آج گیا کوئی کل گیا }
رہنے نہ پائے قصر میں جی بھر کے منعمو پیغام کیا اجل کا تمہیں بر محل گیا } (؟)

(۳) ایوانِ امراو سلطان و سلاطین۔ قصر۔ محلسرا۔ راج مندر۔ راج بھون آرام منزل۔ دولتسرا۔ بارگاہ۔ رنواس۔ بادشاہ یا راجہ یا امیروں کے رہنے کا زنانہ مکان۔ جیسے کبھی محل میں میّا مانگے بھیک ملے رُوپیا ؎

بوقتِ شب ہوا شاہِ نکو روز محل میں کیکئی کے رونق افروز (خوشتر)

(۴۔ ا) بیگم۔ رانی۔ ملکہ۔ زنِ امراو سلاطین جیسے غازی الدین حیدر کے چار محل تھے +

محلِّ خاص (ا) اسم مؤنث :- پٹ رانی۔ ملکہ۔ خاص محل۔ سب بیگموں میں افضل اور سردار +

محل دار (ع + ف) اسم مذکر :- محافظ محل۔ پاسبانِ محل +

محل دارنی (ا) اسم مؤنث :- (۱) وہ ملازمہ یا خادمہ جو محل کا کام کاج کرتی ہے۔ محافظِ محل۔ چوکیدارنی۔ بار ی دارنی (۲) چکلے کی چودھرن۔ وہ کسبی یا نائکہ جسکے ذمہ اُسکے محلہ کی بازپُرس ہو + دکھائی کے ہسپتال کی سپرنٹنڈنٹ +

محل سرا (ع + ف) اسم مؤنث :- دولت سرا۔ وہ قصر یا ایوان جو امراد سلاطین کی سکونت کے واسطے مختص ہو۔ امرا کا زنان خانہ۔ حرم سرا۔ زنانہ۔ رنواس۔ محل ؎

دل بر نام ایک بیسوا تھی اُس ماہ کی وہاں محل سرا تھی (گلزار نسیم)

مَحلّات (ع) اسم مذکر :- (محلّہ کی جمع) +

مُحَلِّل (ع) صفت :- حل کر دینے والی چیز۔ گلا دینے والی چیز +

مَحلُول (ع) صفت :- حل کیا ہوا۔ حل کردہ شدہ +

مَحلّہ (ع) اسم مذکر :- (۱) اُترنے کی جگہ۔ منزل۔ فرودگاہ + آدمیوں کا مقام۔ مسکن (۲) مجازاً شہر کا کوئی حصہ۔ شہر کا کونہ۔ کوچہ۔ ٹولہ۔ بکھل۔ ٹوپا۔ پاڑا۔ پاکھل۔ پُورہ۔ بگڑ گلی۔ گنج جیسے محلّے میں آئی برات پڑوس کو ہوئی گھبراہٹ

مُحل

(۳-۱) خاکروب کا علاقہ +

محلہ دار (ع + ف) اسم مذکر :- میر محلہ - میر کوچہ - محلہ کا چودھری جیسے گھر نہ بار میاں محلہ دار (۲) مہتر - خاکروب - چوڑھا +

محلہ دیکھنا (۱) فعل متعدی :- (خاکروب) محلہ کمانا - علاقہ میں جاکر صفائی کرنا +

مُخَنَّث (۱) اسم مذکر :- خواجہ سرا - خوجہ - مخنث + ناظر - وہ نامرد یا مخنث آدمی جو بادشاہوں کے محلوں میں آنے جانے کا مجاز ہوتا ہے +

مُحَمَّد (ع) صفت :- (۱) نہایت تعریف کیا گیا - بسیار ستودہ (۲ - اسم مذکر) پیغمبر آخر الزمان حضرت احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک - احمد مختار - خاتم المرسلین پیدائش ۵۷۰ء وفات ۶۳۳ء

مَحمَدَت (ع) اسم مؤنث :- حمد + تعریف - ستائش - نعت +

مُحَمَّدِی (ع) صفت :- وہ شخص جو اُمت محمدؐ سے ہے - محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پیرو +

مَحمِل (ع) اسم مذکر :- کجاوہ - اُونٹ کا ہودہ + لیلی کی سواری ؎

دلوں میں نفس چند کے تا فرصت عمر　کچھ دلوں میں نہ یہ لیلی نہ محمل ہوگا (نسیم دہلوی)

مَحمُود (ع) صفت :- (۱) مستحسن - قابل تعریف - سراہا گیا - تعریف کیا گیا (۲) سلطان ناصر الدین ابن سبکتگین کا نام جو ایک بڑا فتاح بادشاہ دسویں عیسوی صدی کے اندر غزنی میں گزرا اور ہندوستان کو بائیس مرتبہ آ آکر اپنے حملوں سے کامیابی کے ساتھ فتح کر گیا ہے +

مَحمُودِی (ع) اسم مؤنث :- (۱) ایک قسم کی باریک ململ (۲) ایک چاندی کا سکہ جو ڈھائی آنے کے قریب ہوتا اور عرب میں چلتا ہے +

مَحمُول (ع) صفت :- (۱) لادا گیا - اُٹھایا گیا - لدا ہوا (۲) گمان کیا گیا - مظنون (۳ - منطق) وہ خبر جو مبتدا کے مقابل واقع ہوتی ہے +

مَحمُولہ (ع) صفت :- لدا ہوا - بار کردہ +

مِحَن (ع) اسم مؤنث :- محنت کی جمع +

مِحنَت (ع) اسم مؤنث :- (۱) رنج - دُکھ - کشٹ - زحمت - تکلیف - جفا (۲-۱) مشقت - ریاضت - جانفشانی (۳-۱) مزدوری + کام - کاج - دستکاری (۴-۱) سعی - کوشش - تندہی - سرگرمی (۵-۱) اُجرتِ کار - مزدوری - دھیانگی - روز - روزینہ - اجورہ +

محنت اُٹھانا (۱) فعل لازم :- تکلیف برداشت کرنا - زحمت اُٹھانا - دُکھ سہنا + دردسری کرنا - خونِ جگر پینا - جان مارنا +

محنت ٹھکانے لگنا (۱) فعل لازم :- محنت کام آنا - زحمت کام آنا - محنت کا پھل ملنا - سعی یا کوشش میں کامیاب ہونا ؎

مُحی

طے ہوئی آج کی منزل میں مسافت میری　الحمدﷲ ٹھکانے لگی محنت میری (نامعلوم)

محنتِ شاقہ (ع) اسم مؤنث :- سخت محنت - سخت جانفشانی - کار دشوار و مشکل - کٹھن کام +

محنت کرنا (۱) فعل متعدی :- (۱) کوشش کرنا - تندہی کرنا - سرگرمی کرنا - (۲) مزدوری کرنا (۳) کاشت کرنا - بونا جوتنا - تردد کرنا +

محنت مزدوری (۱) اسم مؤنث :- (ہر دو مترادف) کار دبار - محنت مشقت کا کام +

محنت نہ ملنا (۱) فعل متعدی :- مزدوری نہ ملنا + کام نہ ملنا + ؎

فرہاد سے کچھ کم نہیں میں کوہکنی میں　پھرتا ہوں بہت پر کہیں محنت نہیں ملتی (عارف)

مِحنَتانہ (ع + ف) اسم مذکر :- حق السعی + اجورہ - اُجرت - مزدوری + صلہ - پھل - عوضانہ +

مِحنَتی (ع) صفت :- (۱) زحمت کش - سختی برداشت کرنے والا - تندہ - کشٹ اُٹھانے والا - جفاکش (۲ - اسم مذکر) کمیرا - مزدور - قُلی +

مَحو (ع) صفت :- (۱) زائل + حرفوں کو چھیل ڈالنا - نقش مٹانا - حک کرنا - کھرچنا - اُڑانا - دھو ڈالنا (۲ - تصوف) بھولا ہوا - گم + نابود کرنا - نیست کرنا - معدوم کرنا - مٹانا - فنا کرنا - ناپید کرنا (۳ - ف) شیفتہ - والہ - فریفتہ + عاشق +

محو کر دینا (۱) فعل متعدی :- (۱) مٹا دینا - زائل کر دینا (۲) گم کر دینا - گُنگ صُم کر دینا - بُت بنا دینا - متحیر کر دینا (۳) موہ لینا - عاشق بنا لینا - فریفتہ کر لینا +

محو ہو جانا (۱) فعل لازم :- (۱) مٹ جانا - زائل ہو جانا - جاتا رہنا - اُڑ جانا - (۲) گم ہو جانا - غائب ہو جانا (۳) مر مٹنا - فنا ہو جانا + نہایت عاشق اور فریفتہ ہو جانا ؎

صحبت میں ایک رات کی کیا محو ہو گئی　اُس بزم میں سحر کو نہ پایا نشانِ شمع (نامعلوم)

(۴) متحیر ہو جانا - بھوچکا ہو جانا - بُت بنجانا - بت ہو جانا - مبہوت ہو جانا - کچھ خبر نہ رہنا - گُنگ صم ہو جانا +

مِحوَر (ع) اسم مذکر :- دُھرا - دھری جس پر پہیا گردش کرتا ہے - کیلی +

محورِ زمین (ع + ف) اسم مذکر :- زمین کا دُھرا - قطبین کے بیچ کا وہ خط جس پر زمین گھومتی ہے - میرو - قطب - زمین کا وہ خط وہمی جو اُسکے مرکز سے گزرتا اور زمین اُس پر گردش کرتی ہے +

مَحوِیَّت (ع) اسم مؤنث :- گم شدگی - اغراق + شیفتگی - فریفتگی +

مُحِیط (ع) صفت :- (۱) احاطہ کرنے والا - گھیرنے والا (۲ - اسم مذکر :-) گھیرا - احاطہ - دائرہ کا گول خط - چکر - گھماؤ - دور - گردہ +

محی

مُحِیط ہونا - ف - فعل لازم :- (۱) احاطہ کرنے والا ہونا - گھیرنے والا ہونا (۲) غالب ہونا - حاوی ہونا - چھانا - جیسے وہ اُسکی طبیعت پر ایسا محیط ہے کہ کچھ کام نہیں کرنے دیتا +

مَخَارِج (ع) اسم مذکر :- مخرج کی جمع - خارج ہونے کی جگہ - نکلنے کی جگہ - نکاس +

مُخَاصَمَت (ع) اسم مؤنث :- بیر - دشمنی - عداوت - لاگ - خصومت - مخالفت +

مُخَاطِب (ع) اسم مذکر - (۱) خطاب کرنے والا - بات کرنے والا - سامنے بولنے والا - برُو گفتگو کرنے والا (۲) عتاب کرنے والا - شفقت ہونے والا +

مُخَاطِب ہونا (ف) فعل لازم :- بات کرنا - متوجّہ ہونا - رجُوع ہونا +

مُخَاطَب (ع) اسم مذکر - (۱) وہ شخص جسکی طرف خطاب کیا جائے - جس سے بات کی جائے (۲ - صفت) معاتب - عتاب کیا گیا (۳ - ۰) خطاب کیا گیا +

مُخَاطَرَہ (ع) اسم مذکر :- (۱) خطرہ - اندیشہ - ڈر - خوف - بجھے + جوکھوں - چنتا - (۲) وہ بات جو ذہن میں آجائے - ذہن میں خُطور کر جانے والی بات +

مُخَافَات (ع) اسم مؤنث :- (مُخافَت کی جمع) +

مُخَافَت (ع) اسم مؤنث :- جائے خوف - خطرہ - اندیشہ - ڈر - بجھے +

مُخَالَطَت (ع) اسم مؤنث :- اختلاط - میل جول - دوستی - میل ملاپ - اتحاد +

مُخَالِف (ع) اسم مذکر - (۱) وہ شخص جو خلاف پر ہو - عدو - دشمن - مخاصم - مُقابل - بیری - پرودھی - مدّعی - طرفِ ثانی (۲) صفت :- برخلاف - برعکس - متناقض - نقیض - اُلٹا +

مُخَالِف ہونا - ف - فعل لازم :- برخلاف ہونا - پھرنا + باغی ہونا +

مُخَالَفَت (ع) اسم مؤنث :- خلاف - دشمنی - عداوت - رُو گردانی + ضد + خائرت + کشیدگی + اختلاف +

مُخَالَفَت کرنا (ف) فعل متعدی :- اختلاف کرنا - برخلاف ہونا - اعتراض کرنا +

مُخْبِر (ع) اسم مذکر :- خبر دینے والا - جاسُوس - دُوت - گوئندہ + خُفیہ نویس +

مُخْبِری (ف) اسم مؤنث :- جاسُوسی - گوئندگی - دُوت پن + خفیہ نویسی - خبر رسانی -

مَخْبُوط (ع) صفت :- خبط کردہ شدہ + با جنُون آمیختہ شدہ - بدحواس - جنُونی +

مَخْبُوطُ الحواس (ع) اسم مذکر :- وہ شخص جسکے حواس باطل یا جنُون آمیز ہو گئے ہوں - دیوانہ - باؤلا - سڑی - پاگل - بورا - سودائی - خبطی - مجنُون +

مُخْتَار (ع) صفت :- (۱) اختیار کیا گیا - چُنا گیا - چھانٹا گیا - پسند کیا گیا (۲) آزاد - باختیار - مالک - مجاز (۳) - اسم مذکر) ایجنٹ - گماشتہ + وکیل + کارکُن - سربراہ کار - متولّی +

مُخْتَارِ عام (ع) اسم مذکر :- (قانُون) وہ گماشتہ جسے عام باتوں کا اختیار دیا گیا ہو +

مخد

مُخْتَار کار (ع + ف) اسم مذکر :- سربراہ کار - متولّی - سپرنٹنڈنٹ - مُہتمم - منصرم +

مُخْتَار کاری (ف) اسم مؤنث :- سربراہی - انصرام - اہتمام +

مُخْتَار کرنا (ف) فعل متعدی :- اختیار دینا - گماشتہ بنانا - مالک بنانا - اجازت دینا +

مُخْتَارِ کُل یا مُطلق (ع) اسم مذکر :- وہ شخص جسے پُورا پُورا کُل اختیار دیا گیا ہو - مدار المہام - راج دُوت - وکیل مطلق +

مُخْتَار نامہ (ع + ف) اسم مذکر :- وہ نوشتہ جسکے ذریعہ سے اختیار دیا گیا ہو +

مُخْتَار نامۂ خاص (ع) اسم مذکر :- کسی خاص کام یا خاص امر کی بابت نوشتہ یا رُقعہ +

مُخْتَار نامۂ عام (ع) اسم مذکر :- مختار نامہ مطلق - عام امور کی نسبت مختار کر دینے کا نوشتہ

مُخْتَار ہونا (ف) فعل لازم :- باختیار ہونا - مالک ہونا - کسی کا گماشتہ ہونا + مجاز ہونا +

مُخْتَرِع (ع) اسم مذکر :- ایجاد کرنے والا - اختراع کرنے والا - نئی بات یا نئی چیز نکالنے والا - بانی - موُجد - واضع +

مُخْتَرَعَات (ع) اسم مؤنث :- وہ چیزیں جو نئی نکالی گئی ہوں - ایجاد کی گئیں چیزیں +

مُخْتَصَر (ع) صفت :- (۱) اختصار کیا گیا - خلاصہ - انتخاب - جو طویل نہ ہو - جو دراز نہ ہو - مجمل + تھوڑا - ذرا سا - کسیقدر سے

مختصر حال چشم و دل یہ ہے ۔۔۔ اسکو آرام اُسکو خواب نہیں + + (آزردہ)

(۲) چھوٹا - خُرد +

مُخْتَصَر کرنا (ف) فعل متعدی :- کم کرنا - گھٹانا - چھانٹنا + چھوٹا کرنا + مجمل کرنا - اختصار کرنا

مُخْتَصّ (ع) صفت :- خاص کیا گیا - مخصُوص +

مُخْتَفِی (ع) صفت :- پوشیدہ - چھپا ہوا - اختفا کیا ہوا - خفیہ +

مُخْتَل (ع) صفت :- پریشان - درہم برہم - بگڑا ہوا - خلل پذیر +

مُخْتَل حواس (ع) صفت :- بدحواس - بے اوسان - حواس باختہ + وہ شخص جسکے حواسوں میں فتور آگیا ہو - فاتر العقل - سترا بہترا - مخبُوط الحواس +

مُخْتَلِف (ع) صفت :- (۱) اختلاف کرنے والا - جو یکساں نہ ہو - ناموافق + انمیل - بے میل - غیر جنس - مخالف - بے جوڑ + غیر مشابہ + جدا - نیارا - علیحدہ - متبائن - (۲) بھانت بھانت کا - قسم قسم کا - نوع بہ نوع +

مَخْتُوم (ع) صفت :- (۱) مُہر لگایا گیا - دستخط کیا گیا (۲) مقفل - بند کیا ہوا + (۳) لپٹا ہوا - گِل حکمت کیا ہوا - کپرَوٹی کیا ہوا +

مَخْتُون (ع) صفت :- ختنہ کیا ہوا - ختنہ کیا گیا - سُنّت کیا گیا +

مُخَدَّرَہ (ع) صفت :- (۱) پردہ نشین - پردہ میں بیٹھنے والی - پردہ دار (۲) اُنس کرنے والی

بے حس و حرکت کر دینے والی + خواب آور۔ نیند لانے والی +

مُخدّرات (ع) اسم مؤنث :- (مُخدّر کی جمع) بیحس کرنے والی دوائیاں +

مَخدُوم (ع) اسم مذکر :- خدمت کیا گیا۔ قابل تعظیم۔ بزرگ۔ مربّی۔ آقا و ولی نعمت۔ مولوی آدمی

مَخدُومہ (ع) اسم مؤنث۔ مخدوم کی تانیث +

مَخرَج (ع) اسم مذکر۔ نکلنے کی جگہ۔ منبع۔ مصدر۔ نکاس + اصل جڑ۔ مادہ۔ اُردٹ

مخرُوط (ع) صفت :- خراط کیا گیا۔ تراشا گیا۔ چھیلا گیا + گاجر کے ڈول کا +

مخرُوطی (ع) صفت :- گاجر کی شکل کا۔ گاجر کے ڈول کا۔ گاؤدُم +

مخزن (ع) اسم مذکر :- خزانہ کی جگہ۔ جمع کرنے کی جگہ۔ گودام۔ مال گودام۔ گودام گھر۔ میگزین + گنج۔ ذخیرہ +

مخصُوص (ع) صفت :- خاص کیا گیا + نامزد کیا گیا +

مخصُوص کرنا (ں) فعل متعدی :- خاص کرنا۔ نامزد کرنا +

مُخطّط (ع) صفت :- (۱) لکیروں والا۔ خط دار۔ وہ شے جس پر لکیریں پڑی ہوئی ہوں + ڈوریا۔ دھاریدار۔ سینکیا۔ (۲) خط نکلا ہوا۔ ڈاڑھی آیا ہوا + وہ شخص جسکے ڈاڑھی نکلتی آتی ہو +

مخطُور (ع) صفت :- (۱) خطرہ کیا گیا۔ اندیشہ کیا گیا۔ وہ چیزیں جنمیں خوف و اندیشہ ہو (۲) وہ بات جو دل میں گزرے۔ دل میں پیدا ہونے والا خیال۔ دل میں گزرنے والا خیال +

مخفّف (ع) صفت :- تخفیف کیا گیا۔ گھٹایا گیا۔ ہلکا کیا گیا۔ اختصار کیا گیا۔ کم کیا گیا + وہ لفظ جسمیں سے کوئی حرف کم کیا جائے جیسے بُد بود کا مخفف ہے +

مخفی (ع) صفت :- پوشیدہ۔ چھپا ہوا۔ گپت۔ خفیہ + شہزادی زیب النسا کا تخلص (اس کا قابل عبرت مقبرہ لاہور کے پاس موضع نواں کوٹ میں بندہ نے دیکھا ہے)

مخفی رکھنا یا کرنا (ں) فعل متعدی :- پردہ رکھنا۔ چھپانا۔ ظاہر نہ کرنا +

مخفی نہ رہے کہ (ں) فقرہ۔ واضح ہو کہ۔ واضح رہے کہ۔ معلوم ہو کہ +

مُخِل (ع) صفت :- خلل انداز۔ خلل ڈالنے والا۔ مُفسد۔ رخنہ انداز۔ فتنہ پرداز۔ فتور ڈالنے والا +

مُخِل ہونا (ں) فعل لازم۔ خلل انداز ہونا۔ رخنہ انداز ہونا +

مُخلِص (ع) صفت :- (۱) اخلاص کنندہ۔ خالص۔ بے تہا۔ صادق۔ سیدھا سچا۔ کھرا۔ بے کپٹ۔ بیریا۔ وفادار۔ باوفا (۲۔ لشکری) مجرد۔ بن بیاہا۔ کوارا۔ بے زن و فرزند۔ بنیاپا کا نقیض (۳۔ اسم مذکر) دوست صادق۔ یار غار۔ سچا دوست۔ پکا دوست + بضم و کسر لام اخلاص کرنے والا و بضم میم و فتح لام خالص کیا گیا۔ رہا کیا گیا۔ پاک کیا گیا۔ خلاصہ کیا گیا و بضم میم و فتح لام جائے اخلاص و محل اتمام و نیز مصدر میمی ہے جسکے معنی رہائی۔ خلاصی۔ آزادی کے آتے ہیں)

مُخلصی (ع) اسم مؤنث :- خلاصی۔ رہائی۔ نجات۔ چھٹکارا۔ آزادی۔ چھٹی +

مخلُوط (ع) صفت :- گڈمڈ۔ ملا جلا۔ باہم آمیختہ۔ آمیختہ شدہ +

مخلُوط النسل (ع) اسم مذکر :- دوغلا۔ دونسلا۔ مجنس۔ وہ شخص جسکی نسل میں میل ہو

مَخلُوق (ع) صفت :- (۱) پیدا کیا گیا۔ پیدا کیا ہوا۔ رچا ہوا۔ اُتپن کیا ہوا۔ (۲) اسم مؤنث) خلق۔ دنیا۔ سنسار۔ اُتپتی۔ چراچر۔ سرشٹی۔ ہستی۔ کائنات عالم کون و فساد خلقت +

مخلُوقات (ع) اسم مؤنث :- (مخلوق کی جمع)

مُخلّیٰ (ع) صفت :- خالی کیا گیا۔ رہا کیا گیا۔ چھوڑا گیا۔ آزاد کیا گیا +

مُخلّیٰ بالطبع (ع) صفت :- رہا کردہ شدہ بالطبیعت۔ طبیعت پر چھوڑا گیا باہم بے تکلف۔ باہم آزاد۔ جیسے یہ دونوں نہایت مخلّیٰ بالطبع ہیں +

مُخمّر (ع) صفت :- خمیر اُٹھایا ہوا۔ خمیر کردہ شدہ +

مُخمّس (ع) صفت :- (۱) پنج گوشہ کردہ شدہ (۲۔ اسم مذکر) پنج گوشہ۔ پنج کونا۔ پانچ ضلعوں کی شکل (۳۔ ") ایک قسم کی نظم جس میں پانچ پانچ مصرعوں کا ایک ایک بند ہوتا ہے +

مُخمّسات (ع) اسم مذکر۔ مخمّس کی جمع +

مَخمَصہ (ع) اسم مذکر :- (۱) بھوک۔ گرسنگی۔ کھُدیا۔ بھوک کی آگ۔ بھوک کی جھانجھ (۲۔ مجازاً) غم عظیم اضطراب انگیز۔ نہایت غم و الم جس سے بیقراری ہوجائے (۳۔ ") مشکل۔ تردد + عذاب۔ فکر + ضیق + جھمیلا۔ بکھیڑا۔ دقت۔ جھگڑا + مبداء فساد۔ جھنجھٹ ؎

نظر آجائیں اگر مصحف رُخ کے جلوے ۔ نہ رہے مخمصہ بہر میں اضداد بطلی (نسیم دہلوی)

دم ناک میں ہے گبر و مسلماں کی سمجھ سے ۔ یارب چھٹینگے مخمصہ کفر و دیں سے کب (ساحل)

عجب طرح کا یہ مخمصہ ہے حصول کیونکر ہو کار اپنا (مصرعہ)

مَخمصے (ں) اسم مذکر :- (۱) مخمصہ کی جمع (۲) حروف مغیّرہ کے آجانے کے سبب ہائے مختفی کی یائے مجہول سے بدلی ہوئی صورت +

مخمصے میں پڑنا (ں) فعل لازم :- جھمیلے میں پڑنا۔ جھگڑے بکھیڑے میں پڑنا۔ دقت اور تردد میں پڑنا +

مخمصے میں ہونا (ں) فعل لازم :- عذاب میں ہونا۔ دیکھو (مخمصے میں پڑنا)

عجب مخمصے میں ہُوں جور فلک سے ۔ حوادث کے تیروں کا سینہ نشاں ہے (میر)

مخمل (ع) اسم مؤنث :- (۱) ایک نہایت نرم اور ملائم کم رُوئیں دار ریشمی یا سوتی ریشمی کپڑے کا نام ؎

غافل مری طرف سے ہے شمشیر یار کی ۔ جب دیکھیے ہے خواب میں مخمل نیام کا (اسیر)

(شعرائے لکھنؤ نے اسکو مذکر باندھا ہے چنانچہ اسیر کے شعر سے بھی ثابت ہے)

(۲) ایک قسم کی مخمل کا نام جو سُرخ اور نہایت ملائم ہوتا ہے +

مخمل سا (اُ) صفت :- نہایت ملائم۔ گُدگُدا۔ گُداز۔ گالا سا۔ رُوئی کی مانند۔ نہایت نرم۔

مخمور (ع) صفت :- مست۔ متوالا۔ بدمست۔ نشہ میں چُور۔ شراب نوشیدہ۔ مدہوش۔ مدھ ماتا۔

وہ مخمور آنکھیں ذرا دیکھنا ٭ یہ مستی کہاں بادۂ ناب میں (مجروح)

مخنث (ع) اسم مذکر :- لغوی معنی خنثےٰ بنایا ہوا۔ زنانہ۔ ہیجڑا۔ زنخہ۔ وہ شخص جسکو نامرد بنایا ہو۔ نپنسک۔ زن صفت۔ جا ہوا۔ +

مخول (اُ) اسم مؤنث :- (عوام) (اصل میں ٹھول تھا جو ٹھٹھہ اور کھلی بمعنی مزاح سے مرکب ہے) مُنہ کی ہنسی۔ ٹھٹھا۔ مذاق۔ مزاح۔ چھیڑ خانی +

مخول کرنا (اُ) فعل متعدی :- ہنسی کرنا۔ ٹھٹھا کرنا۔ کھلی کرنا۔ چھیڑ خانی کرنا +

مخولیا (اُ) اسم مذکر :- ٹھٹھے باز۔ ہنسی باز۔ مسخرا۔ ظریف۔ ٹھٹول +

مُخیّر (ع) صفت :- (۱) نہایت نیک۔ (۲) خیرات کرنے والا۔ سخی۔ فیاض۔ داتا (۳) منشی احسان اللہ صاحب شاگردِ ذوقؔ کا تخلص +

(اردو والے اکثر یائے مفتوح کے ساتھ بولتے ہیں) +

مُخیّلہ (ع) اسم مذکر :- قوتِ خیالی۔ خیالی قوت +

مُخیّم (ع) اسم مذکر :- (از باب تفعیل) خیمہ کھڑا کرنے کی جگہ۔ پڑاؤ۔ خیمہ لگانے کی جگہ۔ مجازاً قیام و مقام کرنے کی جگہ ٭ خیمہ گاہ۔ کیمپ +

مُخیِم (ع) اسم مذکر :- (از باب افعال) دیکھو (مُخَیّم) +

مد (ع) اسم مؤنث :- (۱) کشش۔ کھنچاؤ ٭ بھاٹا کا نقیض۔ جوار۔ جذر کا خلاف + افزونی۔ درازی۔ پھیلاؤ ۔

شب معراج چڑھکر عرش پر دم میں اُتر آیا ٭ بیاں اُس قلزمِ معنی کے ہو کیا جذر اور مد کا (شہیدی)

(۲) عرضی خط۔ بڑا خط۔ وہ دراز اور لمبا خط جو حساب یا عرضی میں کھینچا جاتا اور اُسکے نیچے سے حساب یا مطلب شروع کیا جاتا ہے ۔

قاصد یہ کہیو غور سے عرضی کو دیکھئے ٭ مد ہے شبیہ آپ کے زار و نزار کی (ناسخ)

(۳-ا) نوکری کا صیغہ۔ صیغۂ ملازمت۔ محکمہ۔ سررشتہ۔ دفتر ۔

نہ مطلب نگاری کا اِنکو سلیقہ ٭ نہ دربارداری کا اِنکو سلیقہ
نہ امیدواری کا اِن کو سلیقہ ٭ نہ خدمتگزاری کا اِنکو سلیقہ
قلی یا نفر ہو تو کچھ کام آئے
مگر ان کو کس مد میں کوئی کھپائے (حالی)

(۴) نیا حساب شروع کرنے کی علامت جو بطورِ خط ہوتی ہے + عُنوان۔ پیشانی۔ سُرخی۔ سرنامہ (۵-ا) باب۔ فصل (۶) رقم (۷- اسم مذکر) وہ الف ممدودہ کی

علامت جو اُسکی درازی ظاہر کرنے کے واسطے لکھی جاتی ہے جسکی شکل یہ ہے آ +

خط ہوا روشن جو لکھا عارضِ جاناں کا صفت ٭ دائرہ مہتاب رشکِ کہکشاں ہو گیا (اسیر)

مدِ امانت (ع) اسم مؤنث :- بصیغۂ امانت۔ رقمِ امانت۔ حسابِ امانت +

مدِ سُرمہ (ع + ف) اسم مذکر :- تحریرِ سُرمہ۔ سرمہ کا خط جو آنکھوں میں کھینچا جاتا ہے +

مدِ مقابل (ع) اسم مذکر :- (۱) برابر کا خط۔ جمع اور خرچ کی مد جو ایک دوسرے کے محاذی ہوتی ہے (۲) حریف۔ مخالف۔ ہمسر۔ برابر کا دعویدار۔ رُوکش ۔

صورت دکھا کے آئینہ کو نام بھی بتاؤ ٭ ہو جائے خُوب مدِمقابل کو اطلاع
آئینہ دیکھ کر تمہیں مشتاق کیا ہوئے ٭ تمسے سوا ہے مدِمقابل کی آرزو (داغ)

طوبائے جناں سرو کے گلزار کے ہوتے ٭ کب مدِمقابل قدِ دلدار کے ہوتے (اسیر)

(۳) برابر کی چوٹ۔ برابر کی جوڑ ۔

مہ نو کو اشارہ بھی نہیں کرتے ہو ابرو سے ٭ گرانا ہے نظر سے یوں کوئی مدِمقابل کو (اسیر)

یوسف زمیں میں گڑ گیا شیریں ہوئی تمام ٭ مدِمقابل آپکے ہو ہو کے آئے کون (مؤلف)

(۴) رقیب۔ عدو۔ (۵) دو سوداگروں کا باہمی کھاتا +

مدِ نظر (ع) اسم مؤنث :- (۱) مدِ نگاہ۔ پیشِ نظر۔ وہ چیز جو نظر کے سامنے ہو۔ (۲-ا) قصد۔ ارادہ۔ مقصد۔ منصوبہ ٭ پیش نہادِ خاطر ٭ منظور۔ منظورِ نظر ۔

سینے عریاں تجھے اے رشکِ قمر دیکھ لیا ٭ دیدہ و دل کو جو تھا مدِنظر دیکھ لیا (آتش)

تعظیم لینی اتنی ہر وقت فایدہ کیا ٭ ابتک ہے ہمسے تمکو مدِنظر تکلف (انشاء)

یاں دل میں خیال اور ہے واں مدِنظر اور ٭ ہے حال طبیعت کا اِدھر اَور اُدھر اَور (داغ)

مردم آنکھوں میں ہمیں رکھینگے پتلی کی طرح ٭ خوش نگاہوں کے اگر مدِنظر ہو جائینگے (امانت)

رسوائی گر اپنی نہ اُسے مدِنظر ہو ٭ تو پیچ کے تیرے ڈر سے نکل جائے قیامت (مجروح)

کیوں تیغ دو دم آج تری زیبِ کمر ہے ٭ خُونریزیِ عشّاق مگر مدِنظر ہے
کچھ ہجر کے ماروں کی بھی لیجان خبر ہے ٭ فرمایئے تو آپ کو کیا مدِنظر ہے (آسی)

مُدام (س) اسم مؤنث :- (۱) شراب۔ بادہ۔ مدرا۔ بنت العنب۔ دارو۔ مے۔ صہبا۔ مُل (۲) نشہ۔ مستی۔ سُکر۔ خُمار۔ متوالاپن۔ سرشاری۔ مدہوشی۔ بدمستی۔ مخموری۔ کیف (۳) آنند۔ خوشی۔ فرحت۔ انبساط۔ تفریح۔ مسرت (۴) ہاتھی کی کنپٹی یا گالوں سے ٹپکتا ہوا پانی جو حالتِ مستی میں ٹپکا کرتا ہے (۵) غرور۔ گھمنڈ۔ گرب۔ مان۔ تکبر۔ کبر۔ غرہ۔ ابھمان۔ خودبینی (۶) دیوانگی۔ جنوں۔ سودا۔ مالیخولیا (۷) دریا۔ بحر۔ ندی۔ رود۔ جُو (۸) خواہشِ نفسانی۔ شہوت۔ جوش۔ جذبہ۔ ولولہ۔ شوق (۹) منی۔ آبِ پشت۔ نطفہ (۱۰-ا) وہ پانی جو حالتِ مستی میں ٹپکتا ہے جیسے نیم کا مَد۔ مَدٹپکنے لگی چھینٹیں ہیں (۱۱-ا) شہد۔ انگبین۔ ماچھک۔ کھیر

مدپرآنا۔ (ہ) فعل لازم: مستی پرآنا۔ مست ہونا + گرمانا + آننگ پرآنا۔ اُٹھنا + شباب پرآنا۔ بلوغت کو پہنچنا۔ سیانا ہونا۔ جوان ہونا۔ جوبن پرآنا۔ مو پرآنا ؎

ایک پُرکھ جب مدپرآوے ۔ لاکھوں ناری سنگ لپٹاوے }
جب وہ ناری مدپرآوے ۔ تب وہ ناری نر کہلاوے } (پہیلی)

(مدپرآنا دھاکے ساتھ محض غلط ہے)

مدماتا (ہ) صفت :۔ (۱) متوالا۔ بدمست۔ سرشار۔ مخمور۔ نشہ میں چُور + جوانی کے نشہ میں مست۔ جوانی میں سرشار (۲) مغرور۔ اِبھمانی۔ متکبر۔ گربوان۔ مدمتغ۔ خودبیں۔ گھمنڈی (۳) شگفتہ۔ پھولا ہوا (۴) جوبن پر آیا ہوا۔ بہار پر آیا ہوا۔ جوان۔ بالغ (۵) پُرشہوت۔ نفس پرست۔ کامی +

مدکی ماتی (ہ) صفت :۔ (۱) شہوت کی بھری ہوئی (۲) بدمست۔ متوالی۔ (۳) نشہ میں چُور۔ مخمور۔ خمار میں بھری ہوئی + (ٹھمری) ؎

گوری توہے متوارے رس بھرے نین ۔ رین کی جاگی مدکی ماتی کہت کدربن دیکھنا ہیں چین

مدماتی (ہ) صفت :۔ (۱) شہوت میں بھری ہوئی۔ پُرشہوت۔ مستی پرآئی ہوئی۔ مستانی ہوئی (۲) متوالی۔ مست۔ نشہ میں بھری ہوئی۔ مخمور۔ سرشار۔ خمار آلودہ (۳) کمال خواہشمند۔ نہایت ولولہ میں بھری ہوئی۔ شوق میں پُر + عاشق ؎

میں مدماتی پیو کی اندرکس پر ٹوار دل جی ۔ جوبن مدوا اینک ہو توسے رے پیا پی پی (دوہا)

(۴) اِبھمانی۔ مغرور +

مدماتے (ہ) صفت :۔ (مدماتا کی جمع) مدبھرے۔ مست۔ مخمور۔ نشہ میں چُور ؎

ہوگوری توہے مدماتے رس بھرے نینا ۔ اک نجریں من موہلینو ری گدرکہت میں کیا کہنا (ٹھمری)

مدّاح (ع) صفت :۔ مدح کرنے والا۔ تعریف کرنے والا۔ ثناخواں + استتی گانے والا + بھاٹ + قصیدہ گو (۲۔ ۱) بھٹی کیسے والا۔ خوشامدی +

مدّاحی (ع) اسم مؤنث :۔ مدح سرائی + بھٹی +

مَداخِل (ع) اسم مؤنث :۔ (۱) مخارج کا نقیض۔ جائے دخل + آمدنی۔ زرِ درآمد زر۔ آمدنی۔ خراج۔ معاملہ۔ محاصل۔ پراپت (۲) مخمل وغیرہ پر کیا ہوا طلائی کام جو اکثر آستینوں مونڈھوں پر خوشنمائی کے واسطے ٹانکتے ہیں۔ تُرنج۔ بان۔ سموسہ۔ زین کے گوشوں وغیرہ پر بھی اس قسم کا کام بنایا جاتا ہے +

(یہ لفظ اگرچہ مدخل کی جمع ہے مگر فارسی والے مفرد استعمال کرتے ہیں)

مَداخِل مَخارِج (ع) اسم مؤنث :۔ آمدنی و خرچ۔ درآمد و برآمد زر +

مُداخَلَت (ع) اسم مؤنث :۔ (۱) دخل۔ درک۔ دست اندازی + تعرض۔ مزاحمت (۲) قبضہ۔ تصرف۔ قابو۔ تحت +

مُداخَلَتِ بلامرضی (ع) اسم مؤنث :۔ (قانون) بلا اجازت دخل کرنا۔ کسی کے مکان میں گھس جانا +

مُداخَلَتِ بیجا (ع + ف) اسم مؤنث :۔ خلاف ورزی۔ ناواجب دست اندازی۔ دخلِ بیجا

مُداخَلَتِ بیجا بخانہ (ع + ف) اسم مؤنث :۔ بلا اجازت گھر میں گھس جانا +

مُداخَلَتِ صریح (ع) اسم مؤنث :۔ کھُلم کھُلا دست اندازی۔ کسی کے گھر میں دترانہ گھس جانا +

مُداخَلَت کرنا (ہ) فعل متعدی :۔ دخل دینا۔ درک دینا۔ بیچ میں بولنا + دست اندازی کرنا +

مِداد (ع) اسم مؤنث :۔ (۱) دوات کی سیاہی۔ مرکب۔ روشنائی (۲۔ ف) فاسس والے آجکل پنسل کو بھی مداد کہتے ہیں پہلے قلم سُرمہ یا کلکِ فرنگی کہتے تھے +

مَدار (د) اسم مذکر :۔ (۱) آکھ کا درخت۔ آکین کا درخت۔ آکوڑا۔ اکوا۔ ایک صحرائی درخت کا نام جس میں سے دودھ نکلتا اور اُس کے ڈوڈوں میں سے رُوئی کی مانند روئیں نکلتے ہیں (۲۔ ۱) مدار شاہ کا مخفف (کہتے ہیں کہ یہ ایک مجذوب اور درویش کامل میاں روشن شاہ کے مریدوں میں سے تھے۔ ہمیشہ گنگوانہ میں جو اجمیر شریف سے چار کوس کے فاصلہ پر ہے رہا کرتے تھے۔ اکثر لوگ ان کے دیکھنے والے ان کی کرامات کے قائل ہیں۔ ان کی قبر پر ایک بہت بڑا جال کا درخت کھڑا ہے، اس کی نسبت مشہور ہے کہ پہلے سوکھا تھا۔ جب آپ وہاں بیٹھنے لگے تو سرسبز ہوگیا یہاں تک کہ اُس کی شاخیں زمین سے جا لگیں اور بعد از انتقال اسی جگہ دفن ہوئے۔ جُہلا ان کو بہت مانتے ہیں)

مدار کی بُڑھیا (ہ) اسم مؤنث :۔ (دُوریب) آک کی بُڑھیا جو اُس کے ڈوڈے میں سے نکلتی ہے ؎

آوارہ یوں ہوا و ہوس میں ہیں شیخ جی ۔ جس طرح اُڑتی پھرتی ہے بُڑھیا مدار کی (ناسخ)

مَدار (ع) اسم مذکر :۔ (۱) ستارے کے دورہ کرنیکی جگہ۔ دورہ کرنیکی جگہ۔ جائے دور۔ جائے گردش + کیلی۔ دُھری۔ قُطب۔ چُول (۲) مجازاً جس پر کوئی بات ٹھیری ہوئی ہو۔ انحصار۔ موقوف کیا گیا۔ منحصر کیا گیا۔ موقوف علیہ ؎

دُکاں اُنکی ہے اور بازار اُنکا ۔ بنج اُن کا ہے اور بیوپار اُنکا
زمانہ میں پھیلا ہے بیوپار اُنکا ۔ ہے پیر و جواں برسرِ کار اُنکا
مدار اہلکاری کا ہے اب اُنہیں پر
اُنہیں کے ہیں اوفس اُنہیں کے ہیں دفتر (ابو علی)

(۳) دائرہ۔ دورہ۔ حلقہ (۴) قیام۔ قرار۔ ٹھیراؤ۔ ٹکاؤ ؎

اِس میں طولِ امل ہزار ہزار ۔ زندگی کا مدار ایک نفس (مجروح)

مدارُالمہام (ع) اسم مذکر :۔ وہ شخص جس پر امورِ سلطنت کا دارمدار ہو یا جسکے

متعلّق سلطنت کے کاروبار ہوں۔ وزیرِ اعظم۔ منتری۔ نائب السلطنت۔ مختار الملک ✣ عامل۔ حاکم۔ ناظم ✣ فوج کا حاکم ✣ رُکنِ سلطنت ✣

مدارِ کار ۔ع ✣ ف۔ اسم مذکر۔ کسی کام کا انحصار ✣ موقوف علیہ ✣

مُدارا ۔ع۔ اسم مؤنّث:۔ از (مُدارات) صلح۔ آشتی۔ رعایت۔ خاطر تواضع ظاہری آؤ بھگت (فارسی والوں نے اِسکی تے گرادی ہے)

مُدارات ۔ع۔ اسم مؤنّث:۔ (۱) رعایت۔ صلح۔ آشتی۔ (۲) خاطر۔ تواضع۔ آؤ بھگت تکریم و تعظیم۔ ظاہری خاطر داری ✣ اخلاقِ ظاہری ✣ ۔

وصل کیسا وہ کسی طرح بہلتے ہی نہ تھے   شام سے صبح ہوئی اُنکی مُداراتوں میں۔ (داغ)
گھر اُسکو بُلا نذر کیا دل تو وہ جرأت   بولا کہ یہ بس کیجئے مُدارات کہیں اور۔ (جرأت)
نہ وہ صحبت نہ وہ الفت نہ مُدارات رہی   آٹھویں ساتویں کی مُجھ سے ملاقات رہی۔ (رند)
کہو میر صاحب یہ کیا بات ہے   کہ ظاہر خلافِ مُدارات ہے (مؤلّف)

مدارِج ۔ع۔ اسم مذکر:۔ (مدرج کی جمع)۔ درجے۔ رُتبے۔ منصب۔ مناصب ✣

مَدارِس ۔ع۔ اسم مذکّر:۔ (مدرسہ کی جمع) مکاتب ✣

مداری ۔(۱۔ اسم مذکّر:۔ (۱) ایک قسم کے شعبدہ باز یا فقیر جو اکثر ریچھ بندر وغیرہ نچاتے اور اپنے ہاتھ کی چالاکیوں سے عجیب عجیب تماشے دکھاتے پھرتے ہیں۔ یہ لوگ شاہ مدار کے پیرو ہیں جیسے ناچی کودے باندرا مال مداری کھائے۔ (۲) حقّہ باز۔ بیٹّے باز۔ بازیگر۔ نظر بند۔ ڈِھٹ بند ✣

مداریا ۔ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) ایک قسم کے درویش جو اپنے سلسلہ کو شاہ مدار تک پہنچاتے ہیں
یوں بیٹھے اُسکے در پہ تو مقصُودِ دل ملے   جیسے پلچے ہیں سرِ دکاں مدار بیٹھے۔ (میر)
(۲) ایک قسم کا چھوٹا سا حقّہ جو اکثر درویشوں کے پاس رہتا ہے۔ سُرسُری ✣

مُدافعت ۔ع۔ اسم مؤنّث:۔ ایک دُوسرے کو دفع کرنا۔ تردید۔ اندفاع۔ دفعیہ۔ روک۔ ہزیمت۔ شکست ✣

مُدام ۔ع۔ تابع فعل:۔ (۱) ہمیشہ رکّھا گیا ✣ ہمیشہ۔ نِت۔ سدا۔ دائم۔ برابر۔ بلا ناغہ۔ علی الدوام۔ مُتواتر۔ (۲) شراب۔ دارُو۔ مے ✣

مُداوا ۔ع۔ اسم مذکر:۔ (مداوات کا مخفّف) دوا درمن۔ دوا دارُو۔ علاج معالجہ۔ اوکھد درماں ✣ چارہ۔ تدبیر۔ اُپائے۔ جتن۔ ۔

ہے دردِ عشق اِسکا مداوا کروں میں کیا   اُسکا علاج ہی نہیں جو دل کی چوٹ ہے۔ (مصحفی)
مریضِ عشق ہُوں میرا مُداوا اُسنے کیا ہوگا   مسیحا تُم ہو مُجھ کو عیسیٰ مریم سے کیا ہوگا (احسن)

مُداوات ۔ع۔ اسم مذکر:۔ دیکھو (مُداوا) ✣

مُداومت ۔ع۔ اسم مؤنّث:۔ ہمیشگی ✣ مُدام۔ استمرار۔ قیام۔ ثبات ✣ وِرد ✣

مُدبِر ۔ع۔ صفت:۔ لُغوی معنی پُشت دیا گیا یعنی وہ شخص جسکو اُسکے نصیب نے پیٹھ دکھائی ہو۔ واژُوں بخت۔ بد نصیب۔ برگشتہ بخت۔ کرم ہین۔ اَبھاگی۔ نِبختا۔ ادبار والا ✣

مُدبّر ۔ع۔ صفت:۔ (۱) تدبیر کرنے والا۔ صاحبِ تدبیر۔ ناصح (۲۔ اسم مذکّر) منتری۔ صلاح کار۔ کونسلی۔ مُشیر ✣

مُدبّرانِ سلطنت ۔ع۔ اسم مذکّر:۔ کا مدارانِ سلطنت۔ کارپردازانِ مملکت۔ وزرائے سلطنت۔ مدار المہام۔ ارکینِ سلطنت ✣

مُدّت ۔ع۔ اسم مؤنّث:۔ (۱) عرصہ۔ دیر۔ ۔

مدت ہوئی کہ ہمنے بھی کچھ تھا لکھا پڑھا   پر عاشقی میں بُھول گئے سب محاورا
کل سے جو آیا نامۂ الطاف آپ کا   ایک ایک سے میں پھرتا ہُوں القاب پوچھتا
خط کے ترے جوابنے رُسوا کیا مُجھے

(۲) میعاد۔ ہتی۔ مُہلت۔ (۳) وقت۔ زمانہ۔ کال۔ اَوسر (۴) وقفہ۔ ڈھیل (۵۔ ا) قرن۔ جُگ۔ عرصۂ دراز ✣

مدّت العمر ۔ع۔ تابع فعل:۔ تمام عُمر۔ عُمر بھر۔ جنم بھر۔ مادام الحیات۔ تا بہ زیست ✣

مدّتِ عدّت ۔ع۔ اسم مؤنّث:۔ طلاق کے بعد کی میعاد کہ اُس میں عورت کو نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔ مثلاً مطلقہ کے واسطے تین حیض یا تین مہینے تک بیٹھا رہنا تاکہ اولاد پر جھگڑا نہ پڑے اور بیوہ کے لئے چار ماہ دس یوم تک نامحرم سے چھپنا تاکہ پُورا پُورا ماتم رہے۔ حاملہ کی عدّت وضعِ حمل تک محدُود ہے ✣

مدّت کا ۔ا۔ تابع فعل:۔ پُرانا۔ برسوں کا۔ عرصۂ دراز کا ✣

مدّت گُزرنا ۔ا۔ فعل لازم:۔ عرصہ گُزرنا۔ دیر ہونا۔ زمانہ بیتنا۔ ۔

قابل دید نہ دیکھیں آنکھیں   مدت اے نرگسِ شہلا گُزری۔ (رند)

مدّتِ مَدید ۔ع۔ اسم مؤنّث:۔ عرصۂ دراز ✣

مدّتِ مقرّرہ ۔ع۔ اسم مؤنّث:۔ میعادِ مقررہ۔ بندھی ہوئی میعاد۔ معمُولی وقت ✣

مدّت ہوئی ۔ا۔ (محاورہ):۔ عرصہ گُزرا۔ زمانہ ہوا۔ جُگ بیتا ✣

مَدح ۔ع۔ اسم مؤنّث:۔ (۱) تعریف۔ ستائش۔ توصیف۔ تحسین و آفرین ✣ بھٹّئی۔ ثنا۔ اَستُتی ✣ (۲) وہ نظمیہ تعریف جو بطورِ قصیدہ کوئی شاعر اپنے ممدُوح کے حق میں لکھے ✣

مدح خواں ۔ع ✣ ف۔ اسم مذکّر:۔ تعریفیہ اشعار پڑھنے والا ✣ ڈوم۔ بھاٹ۔ میراثی ✣

مدح خوانی ۔ع ✣ ف۔ اسم مؤنّث:۔ مدح سرائی۔ ثنا خوانی۔ حمد سرائی ✣ بھٹّئی ✣

مدح سرائی ۔ع ✣ ف۔ اسم مؤنّث:۔ دیکھو (مدح خوانی)

مدحت ۔ع۔ اسم مؤنّث:۔ ستائش۔ صفت و ثنا۔ تعریف و توصیف۔ حمد و ثنا ✣

مَدخل ۔ع۔ اسم مؤنّث:۔ داخل ہونے کی جگہ۔ آمدنی۔ درآمد۔ مالگُزاری۔ معاملہ ✣

مخ

مدخولہ ع - اسم مؤنث - وہ عورت جس سے صحبت کی گئی ہو - زنِ جماع کردہ شدہ - وہ عورت جسے گھر میں ڈال لیا ہو + حرم + آشنا +

مَدَد ع - اسم مؤنث - (۱) کمک - سہائتا - سہارا - دستگیری - امداد - اعانت - تائید - معاونت - یاری - پُشتی - حمایت - پُرچک - جیسے ہمتِ مرداں مددِ خدا - ؎
ناسخ فلک نے خاک میں لیکر ملا دیا - اب چاہئے ہے مجکو مددِ بُوتراب کی (ناسخ)
(۲ - ا) خوراک - رسد - راتبہ - (۳ - ۹) راج - مزدور + کارِ تعمیر +

مدد اللہ ع - اسم مؤنث - عشق اللہ کا جواب جو آزاد فقیر وعلیکم السلام کی بجائے استعمال کرتے ہیں +

مدد بانٹنا - ۱ - فعل متعدی - قُلیوں کی مزدوری تقسیم کرنا - راج مزدوروں کی اُجرت دینا - روزانہ تقسیم کرنا - روز بانٹنا +

مدد پہنچانا - ۱ - فعل متعدی - کمک پہنچانا - سہارا دینا - سہائتا کرنا - دستگیری کرنا +

مدد خرچ - ع + ف - اسم مؤنث - بطور امداد کچھ دینا - خرچ میں مدد کرنا + چندہ - بیہری - باچھ - (۲) پیشگی روپیہ دینا + تقاوی +

مدد دینا - ۱ - فعل متعدی - کمک دینا - دستگیری کرنا - معاونت کرنا - سہارا دینا +

مدد کرنا - ۱ - فعل متعدی - یاری کرنا - دستگیری کرنا - کمک دینا - سہارا دینا - پُشتی کرنا +

مددگار - ع + ف - اسم مذکر - معاون - سہایک - حمایتی - پُشتی بان - مدد کرنیوالا - معاون +

مدد مانگنا - ۱ - فعل متعدی - استعانت چاہنا - امداد کا خواہاں ہونا - کمک طلب کرنا +

مدد محرّر - ع - اسم مذکر - نائب محرر - اسسٹنٹ - وہ شخص جو کار تحریر میں اپنے افسر محرر کی مدد کرے +

مدد معاش - ع - اسم مؤنث - (۱) کھانے پینے کا سہارا - پرورش کا وسیلہ - (۲) پنشن - انگلش - سالانہ خواہ ماہواری وظیفہ - علوفہ - (۳) وہ جاگیر جو فضلا - یا اولیاء اللہ وغیرہ کے واسطے وقف کر دی جائے +

مُدِر - ع - صفت - ادرار کرنے والی - پیشاب لانے والی (دوا) پیشاب جاری کرنے والی چیز +

مُدرا - ہ - اسم مؤنث - (سنسکرت) (۱) انگوٹھی - چھلّا - خاتم + مُہردار انگوٹھی - مُندری + چھاپ مُہر (۲) وہ حلقہ جو ہیں جسے جوگی لوگ اپنے کان میں پہنے رہتے ہیں - جوگیوں کے کانوں کے کُنڈل - (۳) سندھیا پوجا میں انگلیوں کو آپس میں ملانا - جیسے دھنو مُدرا - یونی مدرا وغیرہ + شُقدانا پل - (۴) ایک قدیمی چاندی کا سکہ (۵) تمغہ - موڈل +

مُدِرّات - ع - اسم مؤنث - (مُدِر کی جمع) اِدرار کرنے والی دوائیں - بہانے والی دوائیں - پیشاب لانے اور نکالنے والی دوائیں +

مُدَرِّس - ع - اسم مذکر - درس دینے والا + پڑھانے والا - مُلّائے مکتبی - پنڈت - معلّم - اُستادِ طلبا - مولوی - منشی + ادیب - اتالیق +

مع

مَدرَسہ - ع - اسم مذکر - جائے درس - پڑھانے کی جگہ - مکتب - دبستان - پاٹ شالا - چٹ سال - سکول +

مدرسۂ ابتدائی - ع - اسم مذکر - پرائمری اسکول - وہ مدرسہ جس میں شروع کی تعلیم اور ابجد خوانی ہو +

مدرسۂ وسطیٰ ع - اسم مذکر - مڈل سکول - متوسط درجہ کی تعلیم کا مدرسہ - انٹرینس سے نیچے کی تعلیم کا مدرسہ +

مُدرِسی - ع - اسم مؤنث - معلّمی - پڑھانے کا پیشہ - لڑکے پڑھانے کا کام +

مُدرِک - ع - صفت - سمجھنے والا - مطلب کو پہنچنے والا - بات کی تہ کو پانے والا + ذہین - فہیم - بُدھ وان - زکی - زیرک +

مُدرِکہ - ع - اسم مؤنث - وہ قوت جس سے انسان اشیا کی حقیقت دریافت کر سکے - عقل - ذہن - ذکا - قوتِ دماغیہ - فہم و ادراک کے متعلق قوت +

مُدّعا - ع - اسم مذکر + (۱) مقصود - مقصد - غرض - مطلب - مراد - منورتھ - ارادہ - منشا - ارتھ - خواہش - مرضی - پریوجن - دلی منشا - دلی مقصد - ؎

یہاں تو اَور کسی چیز سے نہیں مطلب	ہمارا جام تو مطلب ہے مُدّعا ساقی
بے عذر وعدہ قتل کا نہوا	ظلم بھی حسبِ مدّعا نہوا
جو مدّعیوں کا مدّعا تھا	موقع وہ ملا تو کیا بُرا تھا - (گلزارِ نسیم)
سُنتے ہیں مٹ گیا ہے کُوئے نقش	وہ ہمارا ہی مدّعا ہو گا (ناظم)
مُدّعا یہ تھا کہ ہم دیکھیں تجھے	ورنہ کیوں نُورِ نظر پیدا کیا (داغ)
زلف کا کھولنا بہانا تھا	مدّعا ہم سے مُنہ چھپانا تھا (نامعلوم)

(۲ - ۹) مال - مالِ مسروقہ - وہ چیز جسپر دعوے تھا - ملکیت (۳ - بازاری) مطلوبہ وہ عورت جسکی خواہش ہو +

مُدّعا بہا - ع - اسم مذکر - وہ چیز جسپر دعوے کیا گیا ہو + (قانون)

مُدّعا پکڑنا - ۱ - فعل متعدی - چوری پکڑنا - مال مسروقہ برآمد کرنا - چوری نکالنا +

مُدّعا حاصل ہونا - ۱ - فعل لازم - مطلب برآری ہونا - مراد بر آنا - مقصود کو پہنچنا +

مُدّعا علیہ - ع - اسم مذکر - وہ شخص جسپر دعوے کیا گیا ہو - وہ شخص جس پر نالش کی گئی ہو - جوابدہ - فریقِ مخالف - فریقِ ثانی - پرتی بادی - اُتر بادی +

مدعا علیہ گردانا - ۱ - فعل متعدی - ملزم ٹھیرانا - الزام دھرنا - مجرم قرار دینا - مُرتکب ٹھیرانا - مدعا علیہ قرار دینا +

مدعا نکلنا - ۱ - فعل لازم - چوری برآمد ہونا - مالِ مسروقہ پکڑا جانا + (قانون)

مُدّعی - ع - اسم مذکر - (۱) دعویدار - دعوے کرنے والا - نالش کرنے والا -

مطالبہ کرنے والا۔ فریادی۔ دادخواہ۔ نالشی۔ مُستغیث + پیروی کرنے والا۔
سائل۔ بادِی۔ جیسے مدّعی سُست گواہ چُست۔ (کہاوت) ؎

ہرجائی پن سے تیرے تو اے شوخ بدشعار واللہ مدّعی ہُوا ہیں سارے جہان کا (جُرأت)

(۲-۱) جھوٹا دعوےٰ کرنے والا۔ جھوٹا دعویدار۔ (۳-۱) عدو۔ دشمن۔ بَیری۔ بیٹو۔
مُخالف۔ ؎

اجل خفا ہے فلک مدّعی زمیں دشمن مرا جہان میں کوئی نظر نہیں آتا (تسلیم)
جو دیکھتا مری حالت کو ہجرِ جاناں میں دُعائے بد نہ مرے حق میں مدّعی کرتا (مصحفی)
کیا خط میں مدعا لکھوں اپنا کہ مدّعی پہلے ہی اُنکو میری طرف سے پڑھا چکے
آج اُنسے مدّعی کچھ مدعا کہنے کو ہیں پر نہیں معلوم کیا کہوینگے کیا کہنے کو ہیں } ذوق

(۴-۱) رقیب + ہم ریف۔ ہم عشق۔ غیر۔ ؎

مدّعی کو شراب ہمکو زہر عاقبت دوستدار ہیں ہم بھی۔ (میر تقی)
دل لیکے اُس کی بزم میں جایا نہ جائیگا یہ مدّعی بغل میں چھپایا نہ جائیگا۔ (داغ)
قیامت ہے کہ ہووے مدّعی کا ہمسفر غالبؔ وہ کافر جو خدا کو بھی نہ سونپا جائے ہے مجھسے (غالب)
اُن پہ دل آیا بڑی مُشکل پڑی مدّعی پہلو میں پیدا ہو گیا۔ (نسیم دہلوی)
جُرأت بدل کے قافیہ پُرسوز کہ غزل تا سب کہیں کہ مدّعی دیکھا نہ جل گیا (جُرأت)
مدّعی کی عیب گیری سے ہمیں کیا باک ہے پاک طینت ہیں محبت بھی ہماری پاک ہے (غافل)

مدّعی مدّعا علیہ ع۔ اسم مذکر۔ مُتخاصمین۔ فریقین۔ مُخالفین۔ وہ دونوں فریق جن میں باہم کسی معاملہ پر عدالتاً عدالتی ہو +

مدّعی مدّعا علیہ ناؤ میں شاہد تیرتے جائیں (۱-کہاوت) اپنے حمایتی کی بیقدری کرنے کے موقع پر بولتے ہیں +

مدّعی ہونا ا۔ فعل لازم۔ دعویدار ہونا۔ نالشی ہونا + دامنگیر ہونا کسی بات کا پرساں ہونا

مدّعیہ ع۔ اسم مؤنث۔ دعویدار عورت۔ دعویٰ کرنے والی عورت۔ مُستغیثہ +

مُدغَم ع۔ اسم مذکر۔ ایک جنس کے دو حرف جو باہم ادغام کئے گئے ہوں +

مَدفَن ع۔ اسم مذکر۔ جائے دفن۔ قبر۔ گور۔ مقبرہ۔ مزار۔ وہ گڑھا جسمیں مُردہ دفن کیا جائے ؎

غبار آلودہ ہیں پائے حنائی مٹا کر آئے ہو مدفن کسی کا (داغ)
گذر تھا جب سرِ مدفن کسی کا چراغِ گور تھا روشن کسی کا + (وحید)
سینہ میں دلِ مُردہ کو میں خاک پُکاروں آواز بھی دِی ہے کہیں مدفن سے کسی نے (اشک)

مَدفُون ع۔ صفت۔ (۱) دفن کیا ہوا۔ گاڑا ہوا۔ دفنایا ہوا۔ (۲) پوشیدہ۔ نہاں۔ مخفی +

مَدقُوق ع۔ صفت۔ تپ دق والا۔ مریض دق کا مریض۔ وہ شخص جسے دق ہو گئی ہو۔ چھٹا روگی +

مَدَک ہ۔ اسم مؤنث۔ ایک قسم کا نشہ جسمیں پانوں کو باریک کتر کر افیون کے قطرہ میں ڈالتے اور خوب پکا کر چنے چنے برابر گولیاں بنا کر سکھا لیتے اور جب چاہتے تمباکو کی طرح چلم میں بھر کر اُڑاتے ہیں +

مدک باز ا۔ اسم مذکر۔ مدک کا نشہ کرنے والا۔ مدک کا عادی +

مَدَکی ہ۔ اسم مذکر۔ مدک باز۔ مدک پینے والا +

مُدَلَّل ع۔ صفت۔ دلیل سے ثابت کیا ہوا۔ بدلیل ثابت شدہ۔ جسپر دلیل قائم کیگئی ہو۔ معقول۔ قرینِ قیاس۔ ٹھیک۔ درست +

مُدَمَّغ ع۔ صفت۔ دماغدار۔ مُتکبّر۔ مغرور۔ ابھمانی۔ گربوان خود بیں۔ خود رائے +
(یہ لفظ جن لوگوں نے اِس ہیئت پر عربی خیال کیا وہ غلطی پر ہیں کیونکہ صحیح حسبِ قاعدہ دِمِیغ یا مدموغ ہے نکہ مدمّغ۔ پس اسے اُردو خیال کرنا چاہئے۔ اور میم دوم مکسور جیسا کہ زباں زدِ عام ہے اُسے بھی صحیح نہیں کہہ سکتے لیکن بصُورتِ عربی ہے)

مَدَن بان ہ۔ اسم مذکر۔ (۱) کام دیو یعنی شہوت کا تیر۔ (۲) ایک مشہور پھول کا نام جو بیلے کی قسم سے ہے۔ جیسے بہار ہے مدن بان موتیا کی + (آوازِ گلفروش)

مُدُّو ہ۔ اسم مذکر۔ (۱) کُبہ۔ کہان۔ اُونٹ یا سانڈ کی پیٹھ کا اُبھرا ہوا حصّہ۔ (۲) وہ زخم جو گھوڑے کے دوش پر ہو۔ چارجامہ کے اُوپر کی طرف کا زخم +

مُدُّو پکنا یا آنا ہ۔ فعل لازم۔ گھوڑے کے دوش یعنی کندھے پر زخم ہوجانا +

مُدَوّر ع۔ صفت۔ گول۔ دائرہ نما +

مُدوکڑی یا مُدھوکڑی ہ۔ اسم مؤنث۔ (ہندو فقیر) روٹی۔ نان۔ ٹکی۔ ؎

دودو مدوکڑی سانجھ سویرے مجکو دے گوپالا اسمیں بھی کچھ چُوک پڑے تو یہ لے اپنی مالا
ہم سے بھُوکے بھجن نہوے دِیالا (بھجن)

مدھ س۔ تابع فعل (۱) وسط۔ درمیان۔ بیچ۔ جیسے مدھواڑ یعنی وسطی ملک۔ (۲) اسم مؤنث۔ شراب۔ دارُو۔ مدرا۔ (۳) دیکھو (مد سنسکرت) +

مَدھُر س۔ صفت۔ (ہندو) (۱) میٹھا۔ شیریں + رسیلا۔ مزیدار۔ (۲) سُریلا۔ لے دار + (۳) مرغُوب الطبع۔ دلپسند۔ من مانا۔ پیارا (۴) خراماں۔ مٹک چال۔ لچک چال۔ (۵) دِھیما۔ مُتوسّط درجہ کا + نرم۔ ملائم +

مَدھُربانی ہ۔ اسم مؤنث۔ شیریں کلامی۔ شیریں زبانی۔ میٹھا بول +

مَدھُر بولنا ہ۔ فعل لازم۔ میٹھا بولنا۔ رس کی باتیں کرنا۔ شیریں کلامی سے پیش آنا +

مدھرا ہ۔ صفت۔ میانہ۔ مُتوسّط۔ درمیانی۔ بیچ کی راس کا۔ چھوٹا نہ بڑا جیسے مدھرا قد +

مَدھُری ہ۔ اسم مؤنث۔ میٹھی۔ رسیلی۔ سُہانی + لُبھانی۔ مرغُوب +

مدھری چال ہ۔ اسم مؤنث۔ خرام۔ خرامِ ناز۔ مٹک چال۔ لچک چال +

مَدھم ہ۔ صفت۔ (۱) دِھیما۔ دِھیرج۔ آہستہ۔ جیسے اُتّم گانا۔ مدھم بجانا یعنی گانے کے سُر سے باجے کا سُر نیچا ہونا چاہئے تاکہ آواز دب نہ جائے ؎

رات ہمسایوں نے اُٹھ اُٹھ کے دعائیں مانگیں   شور و نالہ مرا مدھم نہ ہوا پر نہ ہوا (ظفر)

(۲) اوسط درجہ کا۔ متوسط۔ میانہ۔ معتدل۔ مدھیانہ۔ بیچ کی راس کا۔ اچھا نہ بُرا۔ مثلاً اِس مہینے کا چلن مدھم ہے ÷ جیسے اُتّم کھیتی مدھم بیوپار نکھد نوکری بھیک ندان

(۳) نیچا۔ کم۔ اُونچا کا نقیض۔ ادنےٰ۔ کمینہ۔ کمتر جیسے یہ جات کا مدھم میں جات کا اُتّم

(۴) ہلکا۔ خفیف ÷ بے آب۔ بے رُوپ۔ بدرُوپ۔ شوخ کا نقیض۔ پھیکا۔ ماند۔ جیسے رنگ مدھم پڑگیا ؎

کس درجہ شوخ ہے لبِ غنچہ دہن کا رنگ   مدھم ہے جسکے سامنے لعلِ یمن کا رنگ (حجاب)

(۵) سُست۔ کاہل۔ ڈھیلا۔ جھول۔ (۶) مندا۔ گھٹا ہوا۔ گرا ہوا جیسے بازار مدھم ہے یعنی نرخ گرا ہوا ہے ÷

مدھم بیچنا۔ ہ۔ فعل متعدّی:۔ سستا بیچنا۔ ارزاں کردینا۔ قیمت سے گرا کر دینا۔ اَونے پَونے بیچنا

مدھم ٹھاٹھ۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) کاہل آدمی (۲۔ ستار) وہ ٹھاٹھ جو مدھم سُر پر قائم کیا جائے ÷

مدھم سُر۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ دھیما سُر۔ راگ کا چوتھا سُر جو گندھار سے ایک درجہ بلند اور اُسکا مخرج معدہ ہے ÷

مدھم کرنا۔ ہ۔ فعل متعدّی:۔ (۱) کم کرنا۔ گھٹانا۔ (۲) دھیما کرنا۔ آہستہ کرنا۔ (۳) پھیکا اور بے رونق کرنا۔ بے رُوپ کرنا۔ ؎

تیرے ناخن کی برابر ہو سکیں کیا ماہرُو   حُسن میں کرتا ہے مدھم یہ ستارہ چاند کو (ناسخ)

مُدھو۔ س۔ اسم مذکر:۔ (ہندو) (۱) شہد۔ انگبین۔ مکھیر۔ مد۔ ماچھک۔ پھولوں کا رس۔ (۲) شراب۔ مدرا سے۔ دارو۔ انگوری شراب (۳) بسنت رُت۔ موسم بہار۔ چیت کا مہینا۔ (۴) ایک راکشس کا نام جسے کرشن جی نے ہلاک کیا تھا۔ (۵) دُودھ۔ شیر۔ جبن۔ (۶) پانی۔ آب۔ جل۔ (۷) میٹھا رس (۸) ایک درخت کا نام جسے اشوک بھی کہتے ہیں۔ (۹) میٹھا۔ شیریں ÷ مٹھاس۔ (۱۰) مہوے کا درخت ÷

مُدھوبن۔ ہ۔ اسم مذکر۔ مدھو راکشس کے رہنے کا مقام جو متھرا کے قریب واقع ہے ÷ سگریو کے باغ کا نام ÷

مُدھوپُری۔ س۔ اسم مؤنث:۔ مدھو راکشس کی نگری۔ متھرا برج کے ایک شہر کا نام جو کرشن جی کی جائے ولادت ہے ÷

مُدھو مَاکھی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ شہد کی مکھی۔ نحل ÷

مدہوش۔ ع۔ صفت:۔ (مشتق از دہش) (۱) متحیر۔ سرگشتہ۔ حیران۔ ہکا بکا۔ بھوچکا ÷ دہشت زدہ۔ خوف زدہ۔ (۲۔ مجازاً) اردو اور فارسی والے بمعنی بیہوش۔ متوالا۔ بے سُدھ۔ بدمست۔ سرمست۔ مخمور مُستعمل کرتے ہیں ÷

(یہ لفظ عربی میں بواو معروف بروزن منفوش یا مسرور مروّج ہے مگر فارسی میں بروزن سرپوش اور بمعنی بیہوش مُستعمل۔ پس اِس لحاظ سے یہ ایک قسم کی تفریس ہے) ÷

مدہوشی۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ بے ہوشی۔ بدمستی۔ متوالاپن ÷

مدّے۔ ف۔ اسم مذکر:۔ (بقال) بابت۔ حساب۔ جیسے بھاڑے کے مدّے اُجابت کے مدّے اتنے روپے ہوئے ÷

مدید۔ ع۔ صفت:۔ لمبا۔ دراز۔ طویل۔ جیسے عرصۂ مدید ÷

مدینہ۔ ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) شہر۔ نگر۔ نگری۔ بلدہ۔ (۲) عرب کے ایک مشہور شہر کا نام جہاں حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مرقد مبارک بنا ہوا ہے ÷

مدیُون۔ ع۔ اسم مذکر:۔ قرضدار۔ دیندار۔ مقروض ÷

مُڈاسا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (صحیح مُونڈاسا از مُونڈ) سرکا پھینٹا ÷ دستار۔ پگڑی ÷ دوپٹا۔ صافہ ÷

مڈلچی۔ ۔ صفت:۔ حقارتاً۔ مڈل پاس کردہ۔ وہ شخص جس نے صرف مڈل پاس کیا ہو ÷

مُڈھ۔ ہ۔ صفت:۔ (۱) مردِ معمر۔ کُہن سال۔ بڑا بوڑھا (۲) سرگروہ۔ سرغنہ۔ سردار۔ سرخیل۔ چودھری

مُڈھا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱۔ لکھنؤ) پتنگ کا سر۔ کنکوے کا سر۔ (۲۔ پنجاب) لکڑی جو تکلے پر بنتی ہے ÷

مُڈھ بھیڑ۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ دیکھو (مُٹھ بھیڑ) وہ ملاقات جو اثناء راہ میں ہو جائے

کٹ کر گر پڑینگے راہ میں مشتاق عاشق سے   مڈبھیڑ اگر ہوگئی اُس تیغ بکف سے (میر تقی)

مذاق۔ ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) چکھنا ÷ چکھنے کی جگہہ۔ محلِ ذائقہ۔ (۲) چاٹ ÷ مزہ سواد۔ چسکا۔ لذت (۳) قوّتِ ذائقہ۔ (۴۔ ف) باہمی اختلاط۔ آپسکی چُہل ؎

لگے کیونکر نہ بات اے نکتہ چیں لب زہر میں بجھکر   کرے ہے تو رقیبوں کو مرے شامل مذاقوں میں (ظفر)

(۵۔ ف) رغبت۔ میلان۔ رجحان (۶۔ ف) سلیقہ ÷ لطف ÷ مادہ۔ ؎

وہ کیا لطفِ سخن جانیں مذاق اسکا نہ ہو جنکو   مزا ہے شعر خوانی کا ظفر کامل مذاقوں میں (ظفر)

(۷۔ ف) ہنسی۔ ٹھٹھا۔ ظرافت۔ تمسخر۔ مزاح۔ دل لگی۔ چہل۔ ؎

لیا پہلا کے اوّل اُسنے میرا دل مذاقوں میں   ہوا پھر دُشمن جاں میرا وہ قاتل مذاقوں میں
تری موجِ تبسم کم نہیں شمشیر و خنجر سے   کرے ہے ہنستے ہنستے دل کو تو بسمل مذاقوں میں

مذاق سے۔ ف۔ تابع فعل:۔ ہنسی سے۔ ٹھٹھے سے۔ ظرافتاً۔ مزاحاً۔ دل لگی سے ÷

مذاق کا آدمی۔ ف۔ اسم مذکر۔ دل لگی کا آدمی۔ ظریف۔ خوش طبع۔ زندہ دل ÷

مذاقیہ۔ ف۔ تابع فعل:۔ مذاق کے طور پر۔ ہنسی سے۔ ٹھٹھے سے ÷

مُذبذب۔ ع۔ صفت:۔ بریک حال و یک جا قرار نگرفتہ۔ متردّد۔ وہ شخص جسکو ایک حال اور ایک جگہہ پر قرار نہ ہو۔ دھڑکا پکڑ کرنے والا ÷ وہ شخص جسکا ارادہ مصمم نہ ہو۔ کشمکش و پیچ کرنے والا۔ پس و پیش سوچنے والا۔ غیر مستقل مزاج ÷

مذبُوح ۔ع۔ صفت۔ ذبح کیا ہوا۔ حلال کیا ہوا۔ کاٹا ہوا۔ قتل کیا ہوا۔ مقتُول +

مُذکّر ۔ع۔ صفت۔ صاحب ذکر۔ نر۔ مرد +

مذکُور ۔ع۔ صفت (۱) ذکر کیا گیا۔ ذکر کردہ شدہ (۲) بات۔ ذکر گفتگُو۔ بات چیت۔ ہمکلامی +

کیا حُور کا مذکُور تو کرتا ہے ہمیشہ | خاموش ہو زاہد ہوسِ حُور کسے ہے (مصحفی)

مذکُور تیری بزم میں کس کا نہیں آتا | پر ذکر ہمارا نہیں آتا نہیں آتا (ذوق)

کہیئے کہیئے غیر سے اسوقت کیا مذکُور تھا | دیکھکر مجکو زباں اپنی لگے کیوں داہنے (ظفر)

تُمہاری شوخیِ انداز پر کُچھ شک گزرتے ہیں | جہاں کچھ کُشتگانِ ناز کا مذکُور ہوتا ہے (ظہیر)

(۳) چرچا۔ افواہ۔ شہرت۔ شُہرہ۔ سو

گلیوں میں اب تلک بھی مذکُور ہے ہمارا | افسانۂ محبت مشہُور ہے ہمارا (میر)

کب ہے شجاع مُضطر نالے بھرتے ہے آکر | کُوچہ میں اُسکے گھر گھر مذکُور ہے تو یہ ہے (شجاع)

مذکورہ ۔ع۔ صفت۔ ذکر کیا ہوا۔ ذکر کردہ شدہ +

مذکورۂ بالا یا مذکورۃ الصدر ۔ع۔ تابع فعل جسکا اُوپر ذکر آچکا ہو۔ اُوپر ذکر کیا ہوا۔ وہ شخص جسکا اُوپر کی عبارت میں بیان آچکا ہو +

مذکُوری ۔۱۔ اسم مذکر۔ وہ بلاتنخواہ سپاہی یا چپراسی جو مالگزاری اُگاہنے پر مقرر ہو۔ جمع اُگاہ کرلانے والا سپاہی جسے طلبانہ سے اُجرت دیجاتی ہے +

(چُونکہ اس قسم کے اُجرتی سپاہیوں کا حکام سے صرف ذکر کردینا کافی ہوتا ہے اور اُن کا نام رجسٹرِ ملازمت میں درج نہیں ہوتا لہٰذا یہ نام اہلِ عدالت نے مقرر کردیا)

مَذلّت ۔ع۔ اسم مؤنث۔ ذلّت۔ رسوائی۔ بدنامی۔ تحقیر۔ خفت۔ اہانت۔ خواری +

مذمّت ۔ع۔ اسم مؤنث۔ ہجو۔ بدی۔ بُرائی۔ نندا +

مذمُوم ۔ع۔ صفت۔ وہ شے جسکی بُرائی کیجائے۔ نندا کیا گیا۔ بُرا۔ خراب۔ ہجو کیا گیا۔ قبیح۔ بد۔ زشت +

مذمُومہ ۔ع۔ اسم مؤنث۔ ہجو کی گئی۔ بُری۔ خراب۔ نندا کی گئی۔ بد۔ زشت +

مذنبین ۔ع۔ اسم مذکر۔ جمع مُذنب۔ گُنہگار لوگ۔ معاصی +

مذہب ۔ع۔ اسم مذکر (۱) جائے رفتن۔ راہ۔ راستہ۔ پنتھ۔ طریقہ۔ (۲) دین۔ دھرم۔ ایمان۔ آئین۔ عقیدہ۔ (۳) ملّت۔ کیش۔ مشرب۔ مت (۴) رائے۔ جیسے کسی دوا کے نسبت کہتے ہیں کہ اسمیں حکمائے یونان کا یہ مذہب ہے +

مذہب بدلنا ۔ ف۔ فعل متعدّی۔ دُوسرا مذہب اختیار کرنا۔ دُوسرے پنتھ میں آنا +

مذہب پھیلانا ۔ ف۔ فعل متعدّی۔ پنتھ بڑھانا۔ دین کو ترقّی دینا +

مذہب میں ملانا ۔ ف۔ فعل متعدّی۔ پنتھ میں داخل کرنا۔ دین میں شامل کرنا +

مذہبی۔ یا مذہبی ۔۱۔ اسم مذکر۔ ہتر سکھ۔ چُوہڑا سکھ۔ بھنگی سکھ +

مذہبی ۔ع۔ صفت۔ منسُوب بہ مذہب۔ مذہب سے نسبت رکھنے والا۔ مذہب کے متعلق دینی۔ جیسے مذہبی جھگڑا۔ مذہبی معاملہ۔ مذہبی لڑائی وغیرہ +

مِرأت ۔ع۔ اسم مذکر۔ آئینہ۔ مُنہ دیکھنے کا شیشہ + آرسی۔ درپن +

مراتب ۔ع۔ اسم مذکر۔ مرتبہ کی جمع۔ درجے۔ رُتبے۔ مناصب +

مراتب طے کرنا ۔ ف۔ فعل متعدّی۔ سارے مرحلے اور درجوں کا فیصلہ کرنا۔ امُورِ مُستفسرہ کا فیصلہ کرنا۔ جو باتیں دریافت طلب ہوں اُنہیں طے کرنا +

مُراجعت ۔ع۔ اسم مؤنث۔ واپسی۔ بازگشت + رجُوع + لوٹنا۔ اُلٹا پھرنا۔ واپس آنا +

مراجعت کرنا ۔ ف۔ فعل متعدّی۔ اُلٹا پھرنا۔ لوٹنا۔ واپس آنا +

مراحِل ۔ع۔ اسم مذکر۔ مرحلہ کی جمع۔ منازل۔ منزلیں۔ درجے +

مراحِم ۔ع۔ اسم مؤنث۔ (مرحمت کی جمع) مہربانیاں +

مُراد ۔ع۔ اسم مؤنث۔ (۱) لغوی معنی ارادہ کیا گیا۔ تلاش کیا گیا + مطلب۔ مقصد۔ ارادہ۔ مدعا۔ نا تپرج۔ آس۔ غرض۔ آسا۔ خواہش + چاہ۔ منورتھ۔ ابھلاکھا۔ تمنّا۔ آرزُو۔ لالسا۔ کامنا۔ اِچھا۔ چاؤ۔ (۲) ہ۔ عو (مَنّت۔ ماننا + نذر۔ بھینٹ۔ یہ معنی مُراد ماننا کے ساتھ عورتیں بولتی ہیں مگر دراصل غلط ہیں (۳) منشا۔ مفہوم۔ (۴) مذکر۔ صُوفیہ کی اصطلاح میں مُراد وہ شخص ہے جس نے جاذبۂ الٰہی کے بعد درویشی اور سلُوک اختیار کیا ہو اور مُرید وہ جو سلُوک کے بعد جذب کے مرتبے کو پہنچا ہو +

مُراد آنا ۔ ف۔ فعل لازم۔ مطلب حاصل ہونا۔ مقصد برآنا۔ کام بننا۔ منشا پُوری ہونا +

کِھلیگا لالے کا تختہ سبھا میں لے یارو | نہال ہوکہ مُراد اب تمہاری آتی ہے (امانت)

مُراد پانا ۔ ف۔ فعل متعدّی۔ مُراد کو پہنچنا۔ مطلب برآنا۔ مقصد نکلنا۔ منشا پُوری ہونا۔ جیسے۔ اللہ دے اللہ دلائے۔ بندہ دے مُراد پائے +

مُراد پُوری کرنا ۔ ف۔ فعل متعدّی۔ مطلب برلانا۔ مقصد پُورا کرنا۔ کام نکالنا +

مُرادِ دعوی ۔۱۔ اسم مذکر۔ (قانُون) نالش کا مقصد۔ نالش کرنے کی اصلی غرض۔ منشائے نالش۔ مدعائے نالش +

مُراد حاصل ہونا ۔ ف۔ فعل لازم۔ مقصد پُورا ہونا۔ مطلب برآنا۔ کام بننا۔ کام سُدھرنا +

فروغِ مے سے نہ کیونکر ہووے ایاغ روشن مُراد حاصل
مثل یہ مشہور ہے جہاں میں چراغ روشن مُراد حاصل
چراغِ روشن مُراد حاصل مزار پر دل جلوں کے مت کہہ
یہاں یہ لازم ہے تجکو کہنا کہ داغ روشن مُراد حاصل (ناسخ)

مُرادِ دلی ۔ف۔ اسم مؤنث۔ دلی مقصد۔ من کی کامنا۔ دلی مطلب +

مُرادر کھنا - ۱ - فعل متعدی - قیاس کرنا - غرض رکھنا - معنی لینا - نتیجہ نکالنا - انومان کرنا جیسے ہم اِس بیان سے یہ مراد رکھتے ہیں +

مُراد لینا - ۱ - فعل متعدی - (۱) غرض رکھنا - استخراج کرنا - نتیجہ نکالنا - معنی لینا - قیاس کرنا - جیسے ہم اِس سے یہ مُراد لیتے ہیں - (۲) مطلب پُورا کرانا - مقصد پُورا کرانا - کام بنوانا + ہ

آڑکے بیٹھے ہیں اسلئے در پر　　لیکے اب تو مُراد اُٹھیں گے　　(مؤلف)

مُراد مانگنا - ۱ - فعل متعدی - (عو) منورتھ چاہنا - مطلب یا مقصود برآری کی التجا کرنا - مُراد چاہنا + دُعا مانگنا +

مُراد ماننا - ۱ - فعل متعدی - (عو) منت ماننا - نیت کرنا - سنکلپ کرنا - نذر و نیاز ماننا - عہد کرنا +

مُراد مند - ع + ف - صفت - مُراد و نتا - خواہشمند - حاجت مند - محتاج - درماندہ +

مُراد ہے - ۱ - محاورہ - منشا ہے - غرض ہے - مطلب ہے - مفہوم ہے +

مرادوں کے دن - ۱ - اسم مذکر - حسب منشاء ایام - ایام جوانی - جوبن کا موسم - بہار کے دن - شباب کا زمانہ ہ

برس پندرہ یا کہ سولہ کا سن　　جوانی کی راتیں مُرادوں کے دِن　　(میر حسن)

مُرادی - ۱ - صفت - (۱) حسبِ منشا - منشا کے مطابق - مُراد کے موافق (۲) مجازی اصطلاحی - مفہومی - فرضی (۳) آنوں کی تعداد ظاہر کرنے کے واسطے بجائے موازی بعض شہروں میں یہ لفظ مُستعمل ہے +

مُرادات - ع - اسم مؤنث (مُراد کی جمع)

مُرادِف - ع - اسم مذکر - کسی کے پیچھے بیٹھنے یا سوار ہونے والا - ہم معنی - مُترادف - سمرتھی - جیسے فرق مرادف ہے سر کا اور دست مُرادف ہے ید کا +

مُراری - س - اسم مذکر - मुरारी ॥ मुर + अरि ॥ (۱) لغوی معنی مُر راکشس کا دشمن + کرشن جی کا لقب - (۲) وشنو کا نام +

مُراسِلات - ع - اسم مذکر - مُراسلہ کی جمع (۱) خُطُوط - چٹھیاں - وہ مکتوب جو باہر والوں کو لکھے جائیں - (۲) خط و کتابت - چٹھی چپاٹی - چٹھی پتری +

مُراسَلت - ع - اسم مؤنث - (۱) باہمی نامہ و پیغام - خط و کتابت + تحریر - (۲ - قانُون) اطلاعنامہ - دستک - طلبی - سمن +

مُراسَلہ - ع - اسم مذکر - برابر والے کا خط - چٹھی - نامہ - رُقعہ - شُقّہ - پیغام +

مراسِم - ع - اسم مؤنث - (مرسم یا مرسُوم کی جمع) (۱) رسمیں - رسومات + نشانیاں (۲) برتاؤ - رِیت - قاعدہ - ضابطہ - معمُول - دستُور +

مُراعات - ع - اسم مؤنث - از (رعی) لغوی معنی جانوروں کا باہم مِلکر چرنا + نگاہ رکھنا - کن انکھیوں سے دیکھنا - اصطلاحی رعایت - سلُوک - لحاظ - مروت - توجّہ +

مُرافعہ - ع - اسم مذکر - حاکم کے روبرُو اپنا دعوے پیش کرنا + اپیل - استغاثہ - ایک حاکم سے ہار کر دُوسرے حاکم کے پاس داد خواہی چاہنا - نظرِ ثانی - دوبارہ نالش +

مرافعہ کرنا - ۱ - فعل متعدی - اپیل کرنا - ایک حاکم کی عدالت سے مقدمہ ہار کر دُوسرے بالادست حاکم کے روبرُو پیش کرنا +

مُرافقت - ع - اسم مؤنث - باہمی رفاقت - باہمی میل جول - سنگت - ہمنشینی - ہمجلیسی - باہمی مددگاری - اتحاد +

مِراق - ع - اسم مذکر - عوام میراق - خواص مِراق بالتشدید (۱) ایک پردۂ غشائی یعنی جھلّی کا نام جو جلد کے نیچے محسُوس شکم ہے جسکے نیچے صفاق اور اُسکے نیچے پردۂ ثرب ہے جو معدہ - جگر - طحال اور امعا پر چھایا ہوا ہے - جب سوداوی مادہ معدے یا طحال میں جمع ہو کر پردۂ مراق میں نفخ کا باعث ہوتا ہے تو اُس سے جو بخرے اُٹھتے ہیں وہ دماغ کو لگ کر حواس میں اختلال اور خیالات میں پریشانی و فساد پیدا کرتے ہیں جن سے ایک جنُوں کی سی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے - (۲) مجازاً ایک قسم کا مالیخُولیا جنُوں + سودا جو اکثر دماغی محنت - خوف - جریان یا کسی ناکامی کی وجہ سے عارض ہو جاتا ہے +

مُراقبہ - ع - اسم مذکر - دھیان - گیان - سوچ - بچار - غور - تصور - گردن جُھکا کر فکر کرنا - حضوریٔ دل سے خدا کا دھیان کرنا - استغراق - سب چیزوں کا خیال چھوڑ کر خدا کا دھیان لگانا +

مرام - ع - اسم مذکر - مطلب - مقصد - مُراد +

مرانا - ہ - فعل متعدی - بدفعلی کرانا - اغلام کرانا +

مراہم - ع - اسم مذکر - مرہم کی جمع +

مُربّع - ع - اسم مذکر - چوگوشہ - چوکھونٹا - وہ سطح جسکے چاروں ضلع باہم برابر اور چاروں زاویئے قائمے ہوں +

مربّع یا چار زانُو بیٹھنا - (فعل لازم) آلتی پالتی مار کر بیٹھنا - چوکڑی مار کر بیٹھنا

مَربُوط - ع - صفت - ربط کیا گیا - بندھا ہوا - لگایا گیا + وابستہ +

مربھُوکا یا مربھُکا - ہ - صفت - اکال - اگول - شکم خوار - وہ شخص جو کھانے سے کبھی سیر نہ ہو - کال کا ٹوٹا - پیٹو + قحط زدہ - بھُوکوں کا مارا - کنگال +

مُربّیٰ یا مربّا - ع - اسم مذکر - پروردہ شدہ - پالا ہوا - وہ میوہ جو قند یا شکر کے شیرہ میں ڈالکر پالا گیا ہو - جام +

مُرَبّے ڈالنا - ۱- فعل متعدّی - کسی میوے کو قند یا مصری وغیرہ میں پروردہ کرنا - جام بنانا +

مُرَبّی - ع - اسم مذکر - پرورش کرنے والا - تربیت کرنے والا + سرپرست - پُشت پناہ - رکھا - سہایک - دستگیر - حامی - مددگار - ولی نعمت - پیشرن - جیسے مربّی پیارو مربّے بخور +

مُرَبّی بنانا - ۱- فعل متعدّی - پیشرن بنانا - سرپرست قرار دینا - پُشت پناہ ٹھیرانا

مُرَبّی بننا - ۱- فعل لازم - سرپرستی اختیار کرنا - حامی ہونا - پشت پناہ بننا - پیشرن بننا

مُرَبّی ہونا - ۱- فعل لازم - سرپرست ہونا - پشت پناہ ہونا - پیشرن ہونا - حامی و مددگار ہونا

مرے چور پرائے دھن پر - ہ - کہاوت - یعنی پرائی دولت کی خاطر جان دینا کمال حماقت ہے - بیگانہ مال مارنا آسان نہیں +

مرپٹ کر - ہ - تابع فعل - بمشکل تمام - بڑی محنت اور مشقت سے - کمال دقت سے نہایت کوشش سے - کمال محنت سے - جیسے مرپٹ کر تمام دن میں چار آنے کمائے +

مرپچنا - ہ - فعل لازم - نہایت جانفشانی کرنا - سخت محنت اٹھانا - کمال مشقت کرنا - جان توڑ کر کوشش کرنا

مِرت - س - [illegible] اسم مؤنث - موت - مرگ - کال - مرن +

مرت اشنان - ہ - اسم مذکر - (ہندو) غسلِ میّت - مُردے کا اشنان +

مرت بیائی - ہ - اسم مؤنث - بیگمات - وہ عورت جس کے سب بچے مرگئے صرف ایک زندہ رہے - ع

اے دوا لے خبر تو آئے گی کہ وہ ماندی ہے مرت بیائی کی　(رنگین)

(چونکہ مرت بمعنی مرنا اور بیانا بمعنی جننا آیا ہے اس وجہ سے جس عورت کے بچے جننے کے بعد مر جاتے ہوں اُسے مرت بیائی کہتے ہیں) +

مرت دان - ہ - اسم مذکر - مرتے وقت کی خیرات +

مرت کال - ہ - اسم مذکر - وقتِ مرگ +

مرت کال سنکشا - ہ - اسم مؤنث - وصیت +

مرت لوک - ہ - اسم مذکر - جہانِ فانی - دنیائے فانی +

مُرتاض - ع - اسم مذکر - ریاضت کرنے والا - کشٹ اُٹھانے والا - اصطلاح تصوف میں نفس سرکش کو تابعدار بنانے والا + علم و ہنر یا عبادت میں مشقت اُٹھانے والا + زاہد - تپسّی +

مرتا کیا نہ کرتا - ہ - کہاوت - جسکی جان پر آبنتی ہے وہ سب کچھ کر گزرتا ہے - ع

بلکہ بوسے پہ تو قاتل سے نہ جھگڑا کرتا　سچ ہے یہ بات کہ کیا نہیں مرتا کرتا　(نصیر)

کہاں تک رازِ عشق افسانہ کرتا　مثل یہ ہے کہ مرتا کیا نہ کرتا　(معروف)

مُرتّب - ع - صفت (۱) ترتیب کیا گیا - ڈھنگ یا قرینہ سے لگایا گیا + درست -

باقاعدہ + (۲) لیس - تیّار - (۳) تالیف کیا گیا - اکٹھا کیا گیا +

مُرتّب کرنا - ۱- فعل متعدّی - تیّار کرنا - درست کرنا - ترتیب دینا + تالیف کرنا + ڈھنگ سے لگانا - قرینہ سے رکھنا + بنانا + تصنیف کرنا +

مُرتّب ہونا - ۱- فعل لازم - درست ہونا - تیّار ہونا - باترتیب ہونا + تالیف ہونا - تصنیف ہونا - بننا +

مرتبان - ہ - اسم مذکر - چینی یا مٹی کا روغن کیا ہوا ظرف جس میں اچار مربّے یا گھی وغیرہ رکھتے ہیں +

مرتبت - ع - اسم مذکر - دیکھو (مرتبہ) درجہ +

مَرتبہ - ع - اسم مذکر - (۱) درجہ - رتبہ - پدوی - منصب + عہدہ (۲) دفعہ - بار - جیسے کئی مرتبہ +

مُرتَد - ع - اسم مذکر - کافر - مذہبِ اسلام سے پھرا ہوا - منکرِ اسلام - منحرف + آدھرمی + ملعون - مردود + بیدین - ملحد - ملیچھ +

مُرتد ہوجانا - ۱- فعل لازم - دین سے پھر جانا - ملحد ہوجانا - کافر ہوجانا +

مُرتشی - ع - صفت - رشوت لینے والا - گھوس لینے والا - راشی +

مُرتضٰی - ع - اسم مذکر - (۱) پسندیدہ - مقبول (۲) حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا لقب +

مُرتفع - ع - صفت - اُٹھایا گیا - رفع کیا گیا + دور کیا گیا + اونچا - بلند - جیسے سطح مرتفع +

مُرتکب - ع - صفت - ارتکاب کرنے والا - کسی فعل کا اختیار کرنے والا - کسی بات کا پسند کرنے والا + قصور کرنے والا - قصوروار - مجرم - گنہگار +

مُرتہِن - ع - اسم مذکر - زیور یا کسی چیز کا گرو رکھنے والا - رہن لینے والا - گہنے رکھنے والا +

مرتہن قابض - ع - اسم مذکر - مال یا جائداد مرہونہ پر قبضہ رکھنے والا - گرودار +

مرتیو - س - [illegible] اسم مؤنث - قضا - مرن - یم - جم - کال - موت +

مرتے - ہ - صفت - (۱) مرتا بمعنی مرتا ہوا کی جمع - (۲) مرتا کی وہ صورت جس میں حرف مغیّرہ کے آجانے سے الف کو یائے مجہول سے بدل لیتے ہیں +

مرتے جیتے - ہ - تابع فعل - رنج خواہ راحت سے - بُری بھلی طرح جس طرح بنا - جوں توں - ع

بسر ہوگئی زندگی مرتے جیتے　ہمیں راس آئیں جفائیں تمہاری　(ظہیر)

مرتے دم - ۱- تابع فعل - اخیر دم - بوقتِ مرگ - مرتے وقت - بوقتِ نزع - حالتِ نزع میں

مرتے کو ماریں شاہ مدار - ۱- کہاوت - غریب ہی کو ہر ایک شخص ستاتا ہے + مصیبت پر مصیبت آتی ہے +

مرتے رہنا - ہ - فعل لازم - عاشق ہوتے رہنا - کسی پر جان دیتے رہنا - شیفتہ و دلدادہ رہنا + ع

کہتے ہیں ہو وفا مجھے میں نے جو یہ کہا　مرتے رہینگے آپ پہ جیتے ہیں جب تلک　(شیفتہ)

جنبشِ دل مائل تھا آگے سو ہجرت کہتے ہیں　اک زمانہ وہ بھی تھا جو ہم یہ مرتے رہے　(جرأت)

مرتے کو مارنا - ہ - فعل متعدّی - مُوئے کو مارنا - مصیبت زدہ کو اور مصیبت میں ڈالنا

تکلیف پر تکلیف دینا۔ ؎

پامال نہ کر قبر مری مار کے ٹھوکر مرتے کو تو مارا ہے مٹے کو نہ مٹا اور (بارق)

مرتے وقت۔ اُ۔ تابع فعل۔ دیکھو (مرتے دم) +

مرتے مرتے۔ اُ۔ تابع فعل۔ حالت مرگ میں۔ حالتِ نزع میں۔ اخیر وقت میں۔ مرنے کے وقت۔ دم واپسین + جیسے یہ تو مرتے مرتے بھی دو کولے رہیگا + ؎

موت کو بھی دم دیا آئے نہ دمبازی سے باز دیکھ صابر مرتے مرتے بھی رہے ہشیار ہم (مرزا صابر)

نزع کے وقت بھی مُنہ کرکے اُدھر دیکھ لیا مرتے مرتے بھی اُسے ایک نظر دیکھ لیا۔ (مصحفی)

مرتیلیا۔ ہ۔ صفت۔ مرجیونا۔ دُبلا۔ لاغر۔ نہایت نحیف و ضعیف۔ از حد کمزور۔ مرتا ہوا + مُردہ دل۔ نہایت کاہل وسست +

مَرْثِیَہ۔ ع۔ اسم مذکر۔ از (رثی بمعنی درد و رحم) (۱) مُردے کا وہ بیان جس سے رحم اور درد پیدا ہو۔ اوصافِ مُردہ۔ میّت کی صفت (۲) ماتم۔ سیاپا۔ رونا پیٹنا (۳) (وہ نظم یا اشعار جنمیں کسی شخص کی وفات یا شہادت کا حال اور اُسکے رنج و غم کا بیان درج ہو۔ مجازاً وہ اشعار جنمیں حضرت امام حسن امام حسین علیہما السلام کی شہادت۔ اہلِ بیت کی مصیبت۔ کربلا کے واقعات اور حادثات کا غم انگیز بیان کیا جائے۔ یہ نظم خواہ کسی قسم کی ہو اگر وہ نظم رباعی یا قطعہ یا غزل یا قصیدے کی طرز پر ہوگی تو اُسے مُجرا یا سلام کہینگے اور یہ التزام ضرور رکھینگے کہ اُسکے مطلع یعنی اوّل شعر میں لفظ مُجرا یا سلام۔ سلامی۔ یا مُجرائی ضرور لائینگے اور اگر مستزاد کی وضع پر ہوں تو اُسے نوحہ کہینگے اور جو مسمط یا ترجیع یا ترکیب بند کے طور پر ہوگی تو اُسے مرثیہ۔ ؎

روتے ہیں جو سُنتے سب مرا حال ہے مرثیہ یا کتاب کیا ہے۔ (مصحفی)

مرثیہ پڑھنا۔ اُ۔ فعل متعدی۔ مرثیہ خوانی کرنا۔ ماتم کرنا۔ رونا پیٹنا۔ مرے کے اوصاف بیان کرکے رونا۔ نوحہ پڑھنا۔ ؎

کشتگانِ وفا شہید ہوئے اب پڑھیں آپ مرثیہ بیٹھے (رند)

مرثیہ خواں۔ ع + ف۔ اسم مذکر۔ وہ شخص جو مجلس عزا میں جاکر مرثیہ پڑھتا اور اُسی کو اپنا پیشہ اختیار کرتا ہے۔ نوحہ خواں +

مرثیہ خوانی۔ ع + ف۔ اسم مؤنث۔ مرثیے پڑھنا۔ نوحہ خوانی +

مرثیہ خوانی کرنا۔ اُ۔ فعل متعدی۔ دیکھو (مرثیہ پڑھنا) نوحہ خوانی کرنا +

مرثیے۔ اُ۔ اسم مذکر۔ مرثیہ کی جمع۔ نوحے + ؎

مرثیے دل کے لیئے کہہ کے دیئے لوگوں کو شہر دلّی میں ہے سب پاس نشانی اُسکی (میر)

مَرَج۔ ع۔ اسم مذکر۔ مرادف ہَرَج + تباہی۔ خرابی۔ بربادی + بے آرامی۔ بیچینی۔ جب یہ لفظ ہرج کے ساتھ بولا جاتا ہے تو رے ساکن ہو جاتی ہے۔ یعنی ہَرْج مَرْج کہینگے اور غلط ملط یا اضطراب اور نقصان و ضرر کے معنی لیتے ہیں +

مَرْجَاد۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ ریت۔ رسم۔ چال۔ روش۔ برتاؤ۔ ضابطہ۔ طور۔ طریقہ۔ ڈھنگ۔ سررشتہ۔ چلن۔ رویہ۔ رواج +

مَرْجَان۔ ع۔ اسم مذکر۔ مُونگا۔ حجر البحر۔ ایک قسم کا سُور اخدار بحری درخت جسے سمندری کیڑے بناتے ہیں۔ یہ اکثر سُرخ یا سفید رنگ کا ہوتا اور بحرِ روم۔ ساحلِ سسلی جنُوبی اٹلی میں پایا جاتا ہے۔ یہ درخت نبات اور سنگ میں شامل ہے فارسی میں اسکو خُردہ نگ کہتے ہیں۔ مزاجاً دُوسرے درجہ میں سرد و خشک مانا گیا ہے۔ بعض کے نزدیک دُوسرے درجہ میں بارد یابس (عربی میں چھوٹے موتی اور جوہر سُرخ کو بھی مرجان لکھا ہے شاید مُونگے کے معنی فارسی والوں نے قرار دیئے ہیں) +

مرجانا۔ ہ۔ فعل لازم۔ (۱) فوت ہوجانا۔ فنا ہوجانا۔ گُزر جانا۔ دنیا سے چلا جانا۔ انتقال فرمانا۔ دم نکل جانا۔ ہوچکنا۔ ہلاک ہوجانا۔ ؎

گُھلتے گُھلتے عاشقِ بیمار تیرا مرگیا دل میں زہرِ عشق آخر کام اپنا کرگیا۔
مینے جب کی ہے شبِ ہجراں میں فریاد و فغاں پُوچھتے ہیں لوگ اس گھر میں کوئی کیا مرگیا
یہ صدا آئیگی میری قبر سے بھی بعدِ مرگ وہ رہے زندہ سلامت میں بلا سے مرگیا
اُس ستمگر نے مرے اہلِ عزا سے یہ کہا جان پر کھیلے ہوئے تھا مر گیا تو مرگیا
(نصیر الدین نظام)

اگر تم مجھ سے رُوٹھو گے تو بس میں مر ہی جاؤنگا
مری چھاتی کہاں ایسی کہ یہ صدمہ اُٹھاؤنگا (ضیا)

(۲) خاکستر ہوجانا۔ خاک ہوجانا۔ راکھ ہوجانا۔ کُشتہ ہوجانا۔ جیسے کسی دھات کا مرجانا۔ (۳) مُرجھا جانا۔ کُملا جانا۔ بکس جانا۔ پژمردہ ہوجانا۔ جیسے پھولوں کا مرجانا۔ پان کا مرجانا (۴) بے سکت ہوجانا۔ طاقت نہ رہنا۔ بگڑ جانا۔ اصلی حالت پر نہ رہنا۔ خراب ہوجانا۔ جیسے چونہ مرجانا۔ سہاگہ مرجانا۔ ہاتھو تھا مرجانا وغیرہ (۵) فریفتہ ہوجانا۔ مر مٹنا۔ عاشق ہوجانا۔ مٹ جانا۔ پس جانا۔ محو ہوجانا۔ ؎

ملک الموت سے کچھ کم نہیں خونخوار کی شکل مرگیا جسکو نظر آئی مرے یار کی شکل۔ (آتش)

جسنے دیکھا تمہیں وہ مر ہی گیا حُسن سے تیغ بے پناہ ہو تم (〃)

وہ وقت تو آنے دے بتا دینگے شہیدی بن آئی کسی شخص پہ مرجاتے ہیں کیسے۔ (شہید)

جب سُنتے ہیں کہ آپ پہ دو چار مرگئے دلواتے ہیں رقیبوں کی اپنے بنا زہم۔ (داغ)

سُنبل پیچاں اُگے کیونکر نہ اُسکی خاک سے مرگیا جو دیکھکر اُس زلفِ عنبر بُو کے بل۔ (ظفر)

مرگئے ہیں دیکھکر ہم جس پری کے ناز کو حُور جنت میں کہاں اُسکی برابر ناز ہے (〃)

(۶) لُٹ جانا۔ برباد ہوجانا۔ تباہ ہوجانا۔ ٹوٹا آجانا۔ نقصان ہوجانا۔ جیسے

گھر کیا جلا کہ وہ غریب تو مرگیا + اس کام کے پیچھے وہ تو مرگیا (۸) مُردار ہوجانا۔ جان نہ رہنا۔ حس نہ رہنا جیسے جسم کی کھلڑی مرجانا (۹) شرم سے زمین میں گڑ جانا۔ نہایت شرمندہ ہوجانا ؎

غیرجب کہتا ہے اُسپر میں بھی مرتا ہوں تب آہ وہ تو کیا مرتا ہے بس غیرت سے مرجاتا ہوں میں (ناسخ)

(۹) ہار جانا۔ کھیل نہ سکنا جیسے کبڈّی میں مرجانا۔ (۱۰) پِٹ جانا جیسے مُہرہ مرجانا۔ (۱۱) جاتا رہنا۔ دب جانا۔ خواہش نہ رہنا جیسے بھوک مرجانا + (۱۲) بُجھ جانا۔ فرو ہوجانا۔ جیسے پیاس مرجانا +

مُرَجَّح۔ ع۔ صفت۔ ترجیح دیا گیا۔ غلبہ دیا گیا۔ فوق دیا گیا + اُتم۔ افضل۔ سفائق۔ غالب۔ بڑھ کا +

مَرْجِع۔ ع۔ اسم مذکّر۔ جائے رجوع۔ جائے بازگشت۔ ٹھکانا۔ دار الامن۔ ملجا۔ ماوا۔ سرن استھان۔ مامن + جائے پناہ۔ پناہ گاہ +

مرجعِ خلائق یا مرجعِ عام۔ ع۔ اسم مذکر۔ تمام خلقت کا ٹھکانا۔ وہ جگہ یا وہ شخص جہاں سب دوڑ دوڑ کر جائیں۔ لوگوں کی مرجعِ خلائق کا آسرا +

مَرْجُوع۔ ع۔ صفت۔ رجوع کیا گیا + لوٹایا گیا +

مَرْجُوعہ۔ ع۔ صفت۔ دیکھو (مرجوع)

مُرجھانا۔ ہ۔ فعل متعدّی (۱) سبزے کا بے رونق اور افسردہ ہونا۔ پژمردہ ہونا۔ کُملانا۔ تازگی نہ رہنا + ؎

کہاں غنچے سے مُرجھا کر یہ گُل نے ہمیشہ کب رہا جوبن کسی کا + + (داغ)

(۲) دُبلا ہونا۔ گُھٹنا۔ لاغر ہونا۔ جھڑنا۔ جیسے گالوں کا مُرجھا جانا (۳) سُوکھنا خشک ہونا۔ جیسے۔ جو بھادوں ماں کھاتک چھلکھا وے + ہرا کھیت چھن ماں مُرجھا وے۔ (۴) غمگین ہونا۔ کُڑھنا۔ افسوس کرنا۔ متاسّف ہونا۔ ملول ہونا۔ دوہا ؎

آوت ہیں تو ہنس ملے اور چلت رہے مُرجھائے + تُلسی ایسے مِتر کے کوٹ پھاند کے جائیے

مرجیا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ (۱) وہ شخص جو مُردہ دل نہایت ضعیف۔ سُست اور کاہل ہو مرمر کر بچنے والا۔ وہ شخص جو مر کر بچا ہو۔ مرجیونا زیادہ بولتے ہیں۔ مصرعۂ میر تقی ؎

پایانِ کارِ عشق میں ہم مرجیئے ہوتے (۲۔ پُورب) غوطہ خور۔ غوّاص۔ ڈُبکی مارنے والا۔ پن ڈُبّا +

مرجیوتا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ مرتے مرتے بچا ہوا۔ مر کر بچا ہوا۔ نہایت لاغر اور دُبلا پتلا آدمی۔ سادھ مُوا آدمی۔ نہایت ضعیف و نحیف۔ ضعیف القوا +

مِرْچ۔ ہ۔ اسم مؤنث (۱) فلفل + فلفل سُرخ جو ہندوستان میں ہوتی ہے۔ فلفل سیاہ یعنی کالی مرچ۔ فلفل سفید یعنی دکھنی مرچ (۲۔ صفت) بہت گرما گرم۔ نہایت تیز۔ نہایت تُند + قیامت۔ آفت۔ غضب ؎

جسکے بوسہ کے تصوّر سے زباں جلجائے ہے مرچ ہے کوئی قیامت ہے نہیں خالِ سیاہ (آتش)

مُرچڑا۔ ہ۔ صفت۔ اصل منڈچڑا۔ (۱) اپنا سر پھاڑ ڈالنے والا۔ اپنا سر چیر دینے والا + ضدّی۔ ہٹیلا + (۲) ایک قسم کے فقیر جو اپنا سر چیر کر بھیک مانگتے ہیں +

مرچڑاپن۔ ہ۔ اسم مذکر۔ سرزوری۔ سینہ زوری + مرچڑے فقیر کی سی ضد۔ ہٹیلاپن +

مُرچڑاپن دکھانا یا کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ منڈچڑے فقیروں کی سی حرکت کرنا۔ سینہ زوری دکھانا۔ سرزوری کرنا +

مرچلنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ مرنے لگنا۔ مرنے کے قریب ہونا۔ مرنے کو ہونا۔ مرجانا۔ مرکر رخصت ہونا ؎

جتنی اپنی آرزو تھی سب پُوری کرچلے اِس لئے تُم پہ مرے تھے آج دیکھو مرچلے

مرچلا یا دلِ لب جاں بخش سے الغیاث اے آبِ حیواں الغیاث۔ (ناسخ)

مِرچن۔ ہ۔ اسم مذکّر۔ صحیح (مِرچن) جھاڑی بُوٹی کے بیروں کا چُورن جسمیں نمک مرچ ملا کر بیچا کرتے ہیں چنانچہ مرچن والے کی آواز ہے ؎ تیرے من چلے کا سودا ہے کھٹا اور میٹھا +

مُرچنگ۔ ف۔ اسم مذکّر۔ ایک باجے کا نام جسے مُنہ میں پکڑ کر انگلیوں سے بجاتے ہیں۔ اٹلی کے ایک باجے کا نام ہے جسے سِیدی لوگ اور گورے اکثر بجایا کرتے ہیں۔ فارسی میں اسکو لبان یا چنگِ دہن۔ عربی کے محاورۂ حال میں جُنگ کہتے ہیں۔ اسکا دستہ بائیں ہاتھ میں لیکر اور مُنہ سے مرچنگ لگا کر اُسکے تار پیچیدہ کو دائیں ہاتھ کے مِضراب سے چھیڑتے ہیں اور مُنہ سے بآوازِ خفیف ڈار ڈار ڈِر ڈِر کہتے جاتے ہیں +

مرچیادیو۔ ف۔ اسم مذکر:۔ لکھنٔو۔ خُرد اور پستہ قد دیو۔ بونا۔ یا ٹھنگنا دیو +

مِرچیں۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ مرچ کی جمع +

مرچیں سی لگ اُٹھنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ آگ سی لگ جانا۔ پتنگے لگ جانا۔ آتشِ رشک سے جل جانا۔ بُھن جانا۔ کباب ہوجانا۔ جھلّا جانا۔ ؎

دیکھتے ہی لگ اُٹھیں مرچیں سی تن میں لعل کے یار کا تخالِ لب جب دانۂ فلفل ہوا۔ (نصیر)

مرچیں سی لگنا یا لگ جانا۔ ہ۔ فعل لازم کسی بات کا نہایت ناگوار گزرنا۔ آتشِ رشک سے جل جانا۔ کباب ہوجانا۔ پتنگے لگ جانا۔ آگ لگ جانا۔ جھنجلا جانا۔ بھبک اُٹھنا۔ جھلّا جانا ؎

لگتی مرچیں سی کبابوں کو ہیں کیا کیا نمکر دلِ بریاں سے مرے سوزِ محبت کے مزے (ذوق)

مرچیں لگنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ کوئی بات ناگوار گزرنا۔ کسی بات پر جل جانا۔ آگ لگنا۔ بُرا لگنا۔ رشک سے جل جانا۔ حسد میں جلنا۔ جلنا۔ ؎

قاتل نمک لگا مرے دل کے کباب کو مرچیں لگینگی حاسدِ خانہ خراب کو۔ (نکہت)

سُنتے ہی اضطرابِ دلِ دردمند کو بے اختیار لگ گئیں مرچیں سپند کو (معروف)

مرح

ہند کی پہنچیں اگر لال بن میں مرچیں   رشک سے لگ اُٹھیں یاقوت کے تن میں مرچیں

مَرحَبا - ع - ندا - شاباش - آفریں - صد رحمت - کیا کہنا ہے - واہ وا - سبحان اللہ - بل بے - دھن - دھن دھن ؛ ہو - ص

خوبی جسنے اسکو سُنا یہ کہا   حسن آفریں مرحبا مرحبا (میرحسن)

(اس جگہہ مرحبا مصدر میمی کے آگے علامتِ نصب کا الیف بڑھا دیا ہے یعنی فراخ ہوا - (تیرے لئے بارا گھر) عرب والے یہ کلمہ مہمان کی تعظیم کے لئے بجائے خوش آمدید کہتے ہیں مگر فارسی والے آفریں اور شاباش کے محل پر اسکا اطلاق کرنے لگے) +

مَرحَلہ - ع - اسم مذکر - (۱) منزل کی جگہہ + کوچ کی جگہہ + منزل - جائے رخت - جائے اسباب (۲) درجہ - مرتبہ - (۳) سفر - کوچ - ایک دن کا سفر +

مرحلہ طے کرنا - ف - فعل متعدی - منزل پوری کرنا + درجہ طے کرنا + معاملہ نمٹانا - کام نبٹانا +

مَرحَمَت - ع - اسم مؤنث - رحم - مہربانی - دَیا - کرپا - کرم - الطاف - عنایت - نوازش - انوگرہ +

مَرحَمَت کرنا - ف - فعل متعدی - عطا فرمانا - عنایت کرنا - بخشنا - دینا +

مَرحُوم - ع - صفت - (۱) رحمت کردہ شدہ - بخشا گیا - مغفور - بیکنٹھ باشی - جنتی - سُرگباشی - (۲) مجازاً متوفی - فوت شدہ - مرا ہوا +

مرخّص - ع - صفت - رخصت کیا گیا - اجازت دیا گیا - روانہ کیا گیا + رخصت

مرخّص ہونا - ف - فعل لازم - (۱) رخصت ہونا - چل پڑنا - اجازت پانا - سدھارنا - روانہ ہونا - کوچ کرنا +

مُرَخَّم - ع - صفت - نرم کیا گیا - وہ کلمہ جسکا اخیر حرف گرا دیا گیا ہو جیسے گوز مرخم ہے گوزن کا اور ماں مرخم ہے مانند کا +

مَرد - ف - اسم مذکر - (۱) نر - مادہ کا نقیض - مذکر - جیسے مرد کی صورت ہو کر ڈرتے ہو + (۲) آدمی - آدم زاد - بشر - متنفس - شخص - منش - منکھ - مانس - جیسے دیئے بلے مرد مانس گھڑی بھلے (ہندو عو) (۳ - ف) خاوند - شوہر - پتی - سوامی - بھرتار - خصم - کنتھ - (۴ - ہندو) قوم - بذات + کل - آتم - تبار - برن - جیسے تم کون مرد ہو یعنی کس قوم یا ذات سے ہو - (۵ - صفت) شریف - خاندانی - عالی خاندان - عالی نسب - اونچے گھر کا - بڑے گھرانے کا - اشراف - جنٹلمین - جیسے مرد کی بات اور گاڑی کا پہیہ آگے کو چلتا ہے (کہاوت) یعنی شریف کا اقرار روز بروز پختہ ہوتا جاتا ہے + مرد مرے نام کو نامرد مرے نان کو - (۶ - ف) بہادر - شجاع - سورما - سورویر - (یہ لفظ سنسکرت مرتیہ मरतब سے ملتا ہوا ہے) +

مرد

مردِ آدمی - ف - صفت - شریف - اشراف - مہذب - جنٹلمین + بھلا مانس +

مرد باز - ف - صفت - (بازاری) وہ عورت جسے مردوں سے رغبت ہو - پُر شہوت - مستانی - شہوت پرست +

مردِ خدا - ف - اسم مذکر - (۱) خدا شناس - عارف - پارسا - (۲) بندۂ خدا - ص

جب داغ کو ڈھونڈھا کبھی بتخانہ میں پایا   گھر میں کبھی اس مردِ خدا کو نہیں دیکھا - (داغ)

مرد روغن - ف - اسم مذکر - (بازاری) منی - نطفہ - آبِ پشت +

مرد کار آمد یا مرد کاری - ف - اسم مذکر - وہ شخص جو کاموں کو باحسن وجوہ سرانجام دے - کامی آدمی - کام کا آدمی - لائق آدمی - تجربہ کار آدمی +

مرد کی ذات - ف - اسم مذکر - نر - مذکر + ذکور - مرد کی جنس +

مرد کی صورت - ف - اسم مؤنث - عو - مجازاً مرد - پُرش - پرکھ - مانس + مرد کی ذات +

مرد کی صورت نہ دیکھنا - ف - فعل لازم - عورت کا مجرد یا اچھوتی رہنا - مرد کے پاس تک نہ جانا - مرد سے واقف نہ ہونا +

مرد مانس - ف - اسم مذکر (ہندو عو) ہر دو مترادف - مرد - جیسے مرد مانس گھڑی بھلے

مردِ معقول - ف - ع - صفت - بھلا مانس - شریف - وضع - اشراف - مہذب - شائستہ + ذی فہم - سمجھدار - دانا - دانشمند +

مردِ میداں - ف - اسم مذکر - سورما - بہادر - دلیر - جری - مبارز + حریف - مقابل

مُردار - ف - صفت - (۱) اپنی موت سے مرا ہوا - (۲) ناپاک - نجس - ناجائز - حرام - غیر مباح - (۳) بیجان - مُردہ - جیسے پاؤں کی کھال مُردار ہو گئی (۴ - اسم مذکر) جانور مُردہ - وہ جانور جو اپنی موت سے مرا ہو (۵ - کلمۂ تنفر و عتاب) نہایت حقیر و ذلیل مثل کنیز عورت + بدبخت - بدنصیب - نالائق + پلید - نابکار - قطامہ - قحبہ - ناکارہ - فاحشہ - غیبانی - جیسے مُردار کو اتنا سمجھایا مگر نہ مانی پر نہ مانی - اس مُردار نے میری چیز برباد کر دی + ص

سب کو دنیا کی ہوس خوار لئے پھرتی ہے   کون پھرتا ہے یہ مُردار لئے پھرتی ہے (ذوق)

دخترِ رز کو نہ منہ ہم تو لگاتے زاہد   کیا کریں آگے پڑا ہے اسی مُردار سے کام (نصیر)

دنیا وہ فاحشہ ہے کسی سے نہیں بچی   دیکھا جسے تو لگ کے یہ مُردار ساتھ ہے (درد)

مُردار سنگ - ف - اسم مذکر - ایک دوا کا نام جو سرب سوختہ یعنی پھکے ہوئے سیسے اور سیندور سے بنائی جاتی ہے - عربی میں مُرداسنج - فارسی میں مُردہ سنگ بھی کہتے ہیں - ابن بیطار کے قول کے موافق اوّل درجہ میں سرد - بعض کے نزدیک اوّل میں بارد - تیسرے میں یابس +

مُردار مال - ف - اسم مذکر - خلاف شرع حاصل کیا ہوا مال - ناجائز مال - حرام مال -

جیسے رشوت یا رِبا خوری وغیرہ +

مُردار ہڈی پر لڑنا - ۱ - فعل لازم - حرام مال پر تکرار کرنا +

مُردار ہو جانا - ۱ - فعل لازم - حرام ہو جانا - ناجائز ہو جانا - حلال کرنے کے قابل نہ رہنا - قابل ذبح نہ رہنا - ع

کر ذبح اُسکو جلد کہ مُردار ہو نہ جائے ۔ یہ تیرے ناوکِ ستم وجور کا شکار (ظفر)

مُرداری - ۱ - اسم مؤنث - عورچھپکلی - چاپاسہ - کرفش - وزغ - بیجابی کوڑھ کرلی ع

شیخ صاحب کی ہیں جو ناڑیں پیوستہ یہیں ۔ سرِ ناک جسطرح لڑتی ہیں دو مُرداریاں (نکہت)

کوکرکی ٹوپی بھوں پر جو سجی ہے پیچھتی تجھے ۔ بھویں اُسکی نہیں لڑتی ہیں دو مُرداریاں

مُردا مُردی - ۱ - اسم مؤنث (عوام) زور آوری - زبردستی - دھینگا دھینگی - سرزوری

مَردانا - ۱ - اسم مذکر (۱) زنانا کا نقیض - وہ جگہہ جہاں مرد جمع ہوں - نامحرم لوگوں کا مجمع (۲) دیوان خانہ - بیٹھک - مردانہ نشستگاہ +

مردانا کرانا - ۱ - فعل متعدی - عورتوں کو ہٹا کر مردوں کو بُلانا - نامحرم مردوں کا گھر میں پردہ ہوکر آنا - جیسے وعظ کے لئے مردانہ کرادو +

مردانا ہونا - ۱ - فعل لازم - عورتوں کا پردہ میں جاکر مردوں کا آنا +

مَردانگی - ف - اسم مؤنث - مردپن - مردانیت - مردمزاجی - مردی - مرُدمی - بہادری - جوانمردی + دلیری - جُرأت +

مردانہ - ف - صفت (۱) مرد سے نسبت رکھنے والا - منسوب بہ مرد - جیسے ہمّت مردانہ غیرت مردانہ (۲ - تابع فعل) مردوار - مرد کی مانند - دلیرانہ - مردی سے جرأت سے دلیری سے (۳ - تابع فعل) مرد کاسا - ذکور کی مانند مثل مذکر - جیسے چال ثانی بھیس مردانہ - (۴) - ۱ - اسم مذکر دیکھو (مردانا)

مردانہ بھیس - ۱ - اسم مذکر - مردوں کا سا رُوپ - مردانہ لباس یا صورت - مرد کا سا بھیس - جیسے مردانہ بھیس میں جاکر سارے لشکر کی خبر لے آئی +

مردانہ جوڑا - ۱ - اسم مذکر - مردوں کے پہننے کا لباس یا جُوتا +

مردانہ چال - ۱ - اسم مؤنث - مردوں کی سی رفتار +

مردانہ مکان - ۱ - اسم مذکر - وہ مکان جس میں مرد جمع ہوں - مردوں کے بیٹھنے کا مکان - دیوان خانہ - بیٹھک +

مردانہ وار - ف - تابع فعل - مردوں کی مانند - بہادرانہ - دلیرانہ +

مردانی - ۱ - اسم مؤنث - (۱) وہ عورت جو آپ کو مردوں کے مُشابہ بنائے - فارسی مردانہ (۲ - اسم مؤنث) چالاک عورت - مردوں کے سے کام کرنے والی عورت + (۳ - صفت) مرد سے نسبت رکھنے والی - منسوب بہ مرد - جیسے مردانی جوتی - مردانی پوشاک

مُردک - ف - اسم مذکر (مرد کی تصغیر بالتحقیر) لغوی معنی چھوٹا مرد - مردوا + ٹھنگنا - ٹھگنا - پستہ قد + - ادنیٰ ذلیل اور خوار آدمی - حقیر آدمی - کلمۂ حقارت جو بطور دشنام زبان پر لاتے ہیں (قطعۂ معروف در بیانِ جن) ع

اِس طرح کا ہے غضب یہ مردک ۔ پڑھ کے دیوے جو کوئی یاں مُسنک

تالیاں اُسپہ بجاتا ہے یہ ۔ چٹکیوں میں ہی اُڑاتا ہے اُسے

(قطعۂ معروف)

مُردگاں - ف - اسم مذکر - مُردہ کی جمع - مُردے - مرے ہوئے لوگ +

مردُم - ف - اسم مذکر - چونکہ یہ اسم جنس ہے لہذا مفرد اور جمع دونوں کے واسطے آتا ہے (۱) عام لوگ - مرد - آدمی - مانس - منش - انسان - آدم (۲) شائستہ آدمی - مہذب آدمی - تہذیب یافتہ آدمی - اہل آدمی - چنانچہ نامردم نااہل کو اسی وجہ سے کہتے ہیں - (۳ - اسم مؤنث) مردمِ چشم یا مردُمکِ چشم کا مخفف - آنکھ کی پُتلی - مینک +

مردُم آبی - ف - اسم مذکر - آدم آبی - جل مانس - دریائی آدمی - ایک قسم کے آدمی کی صورت کے حیوانات جو سمندر میں ہوتے ہیں + ع

دُوبتے دیکھو مردُم آبی ۔ میری ان اشکبار آنکھوں میں (عاشق)

(عجائب المخلوقات میں لکھا ہے کہ اکثر اوقات ساحل دریاے شام پر مردم آبی یعنی جل مانس پانی سے باہر نکلتے اور آدمیوں پر دفعۃً حملہ کرتے ہیں اُن کی شکل بعینہ انسان سے مشابہ ہے مگر دُم کی علامت سے حیوانیت ثابت ہوتی ہے - ہماری راے میں جسطرح دریائی گھوڑے ہیں اُسی طرح یہ بھی ہونگے - آدمی کی شکل کی مچھلی تو مؤلف نے بھی دیکھی ہے)+

مردم آزار - ف - صفت - لوگوں کو ستانے والا - ظالم - جلّاد - ستمگر - مُوذی - بیرحم - نردئی - جفاکار + اَنیائی +

مردُم خوار - ف - اسم مذکر (۱) آدم خور - منش بھکشی - راکشس - وحشی - بہائم سیرت - وہ لوگ جو آدمیوں کو کھا جاتے ہیں (۲ - ۱) بیرحم +

مردم خیز - ف - صفت - اچھے آدمی پیدا کرنے والی جگہہ - وہ مقام جہاں عمدہ لائق اور بہادر آدمی پیدا ہوں + وہ جگہہ جہاں آدمی کثرت سے پیدا ہوتے ہوں +

مردم شماری - ف - اسم مؤنث - منش گنتی - آدمیوں کی تعداد +

مردم گیا - ف - اسم مؤنث - (۱) ایک قسم کا پودا جو حدود چین میں بشکل مردم پیدا ہوتا اور اُسکے پتّے آفتاب کے مقابل رہتے ہیں - کہتے ہیں کہ اگر کوئی اُسے اُکھاڑے تو فوراً مر جائے (۲) تزک جہانگیری میں بمعنی حنظل آیا ہے +

مردُمک - ف - اسم مؤنث (تصغیر مردم) آنکھ کی پُتلی - مینک ع

مردُمک بنکے رہے دیدۂ بیدار میں روح ۔ کہ مزا پائے سوا حسرتِ دیدار میں روح (ارشد)

مردُمی - ف - اسم مؤنث (۱) انسانیت - وفا - رعایت - مروّت - ملاحظہ - خُلق -

اخلاق۔اہلیت۔(۲) بہادری۔شجاعت۔جوانمردی۔ ○

ہاں دل پہ ضرب ہو کوئی تیغِ نگاہ کی دیکھیں تو مردمی تیری چشمِ سیاہ کی (مُخبّر)

مِرْدَنگ۔ہ۔اسم مؤنث۔(۱) ایک قسم کی ڈھولک جو طبلہ نما ہوتی ہے ○

یاں تلک شیخ و برہمن ہیں طرب میں مصروف دیر میں بجتی ہے مردنگ حرم میں ڈھولک (سودا)

(۲) ایک قسم کا شیشہ کا فانوس جو بشکل مِردنگ ہوتا اور شمع روشن کرکے اُس کے اُوپر رکھدیا جاتا ہے ○

شمع روشن پرتوِ رخسار سے ہے اللہ رے حُسن آئینہ بھی کم نہیں اے شعلہ رُو مِردنگ سے (برق)

کیا شبِ تارِ لحد سے غم کہ پہلو میں ہے دل ساتھ لیکر جائینگے ہمراہ یہ ہم مِردنگ و شمع (صابر)

مِرْدَنْگی۔ہ۔اسم مذکر۔(۱) مِردنگ بجانے والا (۲۔اسم مؤنث لکھنؤ) مِردنگ۔

مُرْدَنی۔ف۔اسم مؤنث (۱) موت کے آثار۔علامتِ مرگ جو چہرے پر خون کے خشک ہوجانے سے پائی جاتی ہے۔چہرے کی زردی جو بوقتِ مرگ نمایاں ہوتی ہے۔

(۲۔ہندو) موتا۔میت۔مرنا + موت۔قضا +

مُرْدَنی پھِر جانا یا پھِرنا۔ف۔فعلِ لازم۔علامتِ مرگ و آثارِ موت کا چہرے پر نمایاں ہوجانا۔چہرے کا رنگ زرد پڑ جانا + زندگی سے مایوس ہوجانا ○

یہ جب یقیں ہو مجھے اُسپہ کوئی مرتا ہے تو میرے مُنہ پہ نہ کیوں مُردنی بھلا پھر جائے (جرأت)

بزم میں تُو آ ابھو چل اے رشکِ صُبح شمع کے مُنہ پر پھری ہے مُردنی (میر)

تیرے جانے سے وہ بنا ہے تماشا گاہِ مرگ مُردنی پھرتی ہے روئے عاشقِ دلگیر پر (صابر)

مُرْدَنی چھانا یا چھا جانا۔ف۔فعل لازم۔دیکھو (مُردنی پھر جانا) ○

کیوں نہو چہرے پہ میرے مُردنی چھائی ہوئی تیغِ قاتل رہ گئی گردن تلک آئی ہوئی (معروف)

دیکھکر قاتل کی آمد داغ دل میں شاد شاد اور غمخواروں کے مُنہ پر مُردنی چھائی ہوئی (داغ)

دن تو ہو جاتا تھا بر طور سے چل پھر کے بسر لاتی تھی آفت تازہ شبِ فرقت دل پر

مُردنی شام سے چھا جاتی تھی میرے مُنہ پر روز کرتا تھا شبِ ہجر کی مر مر کے سحر

ایک جا پر نہ قرار آتا تھا سیماب کی طرح

لوٹا کرتا تھا پڑا ماہیٔ بے آب کی طرح

مُرْدَنی میں جانا۔ف۔فعل لازم۔(ہندو) میت کے لیجانے میں شریک ہونا کریا کرم یا تجہیز و تکفین میں جانا۔مُردے کو دفنانے جانا۔مرنے میں جانا +

مردُوا۔ف۔اسم مذکر:۔(۱۔عو) مرد کی تصغیر بالتحقیر۔مردک۔جیسے مردُوے مان جا (۲) مرد بیگانہ۔جیسے بوا وہاں تو کوئی مردُوا گھر آیا ہے (۳) پیار سے ننھے لڑکے کو بھی کہتی ہیں جیسے مردُوا ننگا کھڑا ہے شرم نہیں آتی؟

مردُود۔ع۔صفت۔(۱) رد کیا گیا۔نکالا گیا۔کسی جگہ سے باہر کیا گیا۔خارج کیا گیا۔بے عزت کیا گیا + ملعون۔نابکار۔راندا گیا ○

میں وہ مردُود ہوں کہ ڈر ہے مجھے قبر سے پھینکدے زمیں نہ کہیں (میر مجروح)

(۲) نالائق۔کمبخت۔بدنصیب۔پاجی۔نکما + بے نام و نشان۔جیسے مر گئے مردُود جنکی فاتحہ نہ درُود ○

مدعا حشر کے ہونے سے ہے تیرا دیدار کوئی مردُود ہی انصاف کا خواہاں ہوگا (جرأت)

مردُود ہو جانا۔ف۔فعل لازم۔نکالا جانا۔راندا جانا۔باہر کیا جانا + ملعون ہوجانا +

مُرْدوں۔ف۔اسم مذکر۔(مُردہ کی جمع) مُردے +

مُرْدوں کو اَوندھا ڈال رکھنا۔ف۔فعل متعدی۔عو۔مُردوں کی فاتحہ درود نہ کرنا۔شب برات کا تہوار نہ منانا۔جیسے شب برات کو فاتحہ درود کہاں سے کریں۔مُردوں کو اوندھا ڈال رکھیں؟ (سگھڑ سہیلی)

مُرْدوں کی ہڈیاں اُکھیڑنا۔ف۔فعل متعدی۔(۱) اساتذۂ سلف کے کلام میں نقص نکالنا۔(۲) مُردوں کو بُرائی کے ساتھ یاد کرنا (۳) اگلے لوگوں کا تتبع کرنا + پُرانے مضامین باندھنا + اگلے لوگوں کی باتوں کو بُرا کہنا + مرے ہوئے لوگوں کا عیب ظاہر کرنا + مُردوں کو یاد کرنا ○

ہمارے آگے ہے ذکر اگلے دوستداروں کا پرائے مُردوں کی وہ ہڈیاں اُکھاڑتے ہیں (ظفر)

مَرْدُوئیں۔ا۔اسم مؤنث۔مردُوئے کی جمع ○

مردُوں کو جو کھلینے کرمت جھانک مُوئی تو وُہیں زہر کی پڑیا کو دوا پھانک مُوئی (رنگین)

مُرْدُوئے۔ا۔اسم مذکر۔عو۔(۱) مردُوا کی جمع۔بہت سے مرد۔جیسے ڈھیر مردُوئے بیٹھے ہیں (۲) حروفِ مُغیّرہ کے آجانے سے الف کی یائے مجہول سے بدلی ہوئی صورت جیسے اِس مردُوئے نے تو ستا مارا۔اِس مردُوے سے خدا بچائے +

مُرْدہ۔ف۔صفت۔(یہ لفظ سنسکرت مِرتک [illegible] سے ملتا ہوا ہے جسکی بجائے مِرت [illegible] بھی آیا ہے) (۱) مُقابِلِ زندہ۔بیجان۔بے رُوح + مرا ہوا۔مُوا ہوا۔مُتوفی۔جیسے مُردہ دوزخ میں جائے یا بہشت میں اپنے حلوے مانڈے سے کام۔خلقت مُردہ پسند ہے + (۲۔ف۔ہ) مجازاً دُربل۔ناتواں۔کمزور۔مارا سُشت بودا۔ضعیف۔نحیف۔جیسے وہ تو نرا مُردہ ہے۔اُس مُردے سے کیا ہوسکتا ہے۔

(۳۔ف۔ہ) عمر رسیدہ۔عُمر کا پکا۔نہایت بوڑھا۔(۴۔ہ) مُرجھایا ہوا۔افسردہ۔پژمردہ۔کُملایا ہوا جیسے مُردہ پان۔مُردہ پھول وغیرہ۔(۵۔اعو) بجائے کمبخت بدنصیب۔ناشاد۔نامُراد۔مری لیا۔مرنے جوگا۔جیسے مُردہ جاکر وہیں بیٹھ رہا + (حالتِ خفگی میں اپنے نوکر یا لڑکے کی نسبت کہتی ہیں) (۶۔اسم مذکر) میت لاش۔لاشہ۔لوتھ۔جنازہ۔(۷) کُشتہ۔مری ہوئی دھات جیسے سیماب مُردہ۔

(۸) افسردہ دل۔پژمردہ دل۔زندہ دل کا نقیض ○

مُردے نہ تھے ہم ایسے دریا پہ جب تھا تکیہ　اِس گھاٹ گاہ دیگہ رہنے لگا تھا جمگھٹ (میر)

مُردہ اُٹھانا۔ ف۔ فعل متعدی:۔(۱) تجہیز و تکفین کرنا۔ کسی کا گور گڑھا کرنا (۲) میّت کی رسمیں ادا کرنا مثلاً تیجا سوم پھُول دسواں بیسواں چالیسواں وغیرہ۔

مُردہ بدست زندہ۔ ف۔ کہاوت: یعنی جب آدمی مرگیا تو زندہ چاہے سو اُسکا حال کرے یہ ناچار اور اُسے اختیار ہے۔ مجازاً بے بس بیکس مجبور اور مظلوم کے حق میں بولتے ہیں ؎

کیوں نہ پامال ہو مُردہ ہے بدستِ زندہ　جسم دوزخ میں ہے فردوس میں جانِ ہلی (ظہیرا)

مُردہ بھاری ہونا۔ ف۔ فعل لازم:۔(۱) میّت کا بوجھل اور وزنی ہونا۔ لاشہ کا بھاری ہونا ؎

کرتے رہے نت فغان و آہ و زاری　اندوہ میں اپنی عُمر گزری ساری
جُرأت از بسکہ بارِ غم دل پہ رہا　تھا بعدِ فنا بھی اپنا مُردہ بھاری (جرأت)

(۲) نہایت بے استطاعتی پر بھی اپنے با استطاعت حریف پر غالب ہونا ؎

بوالہوس سامنا کس مُنہ سے کریگا میرا　ایسے ویسے پہ تو مُردہ بھی مرا بھاری ہے (رند)

(۳) عوام میں مشہور ہے کہ جو نہایت گُنہگار مرتا ہے تو اُسکا مُردہ وزنی اور بوجھل ہوجاتا ہے۔ چنانچہ اسی وجہ سے نہایت گنہگار مرنے پر اطلاق ہونے لگا: (یہ محاورہ فارسی اس مثل سے لیا گیا ہے۔ مردہ او بر زندہ تو بار است جسکی اصل ایک فاضل خراسانی اور ملا حسین خوند ساری کے قصہ سے متعلق ہے)

مُردہ پسند۔ ف۔ صفت:۔ مرنے کے بعد قدر کرنے والا۔ مُردے کو پسند کرنیوالا ؎

وائے قسمت اہلِ دنیا ہوتے ہیں مُردہ پسند　اُٹھ گئے جب ہم تو اپنا قدرداں پیدا ہوا (نسیم دہلوی)

مردہ جلانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (ہندو) میّت کو پھُونکنا۔ مُردے کو داغ دینا +

مردہ خراب ہونا۔ ہ۔ فعل لازم۔ مُردے کی مٹی عزیز یا پلید ہونا۔ میّت کا رُسوا ہونا۔ مُردے کا گُدڑ آبنا۔ سوائے خلائق ہونا ؎

دکھلاتے پھرتے ہیں وہ زمانے کو میری لاش　کیسا گلی گلی مرا مُردہ خراب ہے۔ (حیا)

مُردہ دل۔ ف۔ صفت:۔ افسردہ دل۔ اُداس۔ آزردہ۔ رنجیدہ۔ مغموم۔ دل شکستہ۔ بیدل۔ دلگیر۔ غمگین۔ محزوں۔ اندوہگیں + کم ہمت۔ سُست ؎

مُردہ دل قدرِ زیست کیا جانے　بخدا زندگی عجب شے ہے (معروف)

مُردہ دیکھنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ عو۔ قسم سخت۔ مرا ہوا دیکھنا جنازہ دیکھنا جیسے ہمارا مُردہ دیکھے جو وہاں جائے۔ ہمارا مُردہ دیکھو جو اُس سے ملو ہمارے کے ساتھ بولتی ہیں

مُردہ شُو۔ ف۔ اسم مذکر۔ مُردے کو نہلانے والا میّت کو غسل دینے والا۔ غسّال +

مُردہ شُو کے حوالے / مردہ شُو لے جائے ہ۔ محاورہ عو۔ دعائے بد۔ موت کے حوالے۔ مرجائے۔ غسّال کے سپرد ہو۔ دنیا سے جاتا رہے۔ غارت ہو۔ اُٹھ جائے۔ ناپید ہوجائے۔ درگور ہو ؎

کام اُسکے ایک بن تجھے بنت العنب سے کیا　ہے آبِ زندگی بھی تو لے جائے مُردہ شو۔ (میر)

مردہ کردینا یا کر ڈالنا۔ ف۔ فعل متعدی۔(۱) نہایت ضعیف و نحیف کردینا۔ کمزور کردینا۔ مرنے کے قریب کردینا۔ مُردہ سا بنا دینا۔ جیسے دوہی فاقوں نے مُردہ کردیا (۲) مار ڈالنا۔ ذبح کردینا۔ حلال کرنا ؎

برس آن کے گلے پچھاڑ گلا کاٹ جب آپ لیا　جیوتے کو مردہ کر ڈارت وا کو کیسے حلال کیا (بھجن کبیر)

مِردھا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ اصل میر دھا یعنی سر دھا۔(۱) مقدم۔ مکھیا۔ چودھری۔ جریب کش۔ پیادہ کا افسر۔ (۲) ایک ادنیٰ قوم جیسے بادشاہی مردھے جو پیادوں کا کام دیا کرتے تھے +

مردی۔ ف۔ اسم مؤنث (۱) مردانیت۔ مردپن + انسانیت۔ آدمیت (۲) بہادری۔ مردانگی۔ (۳) رجولیت۔ قوّتِ تولید۔ قوّتِ باہ +

مُردے۔ ہ۔ اسم مذکر۔ (۱) مُردہ کی جمع۔ (۲) حروفِ مغیرہ کے آجانے سے ہائے ہوز کی یائے مجہول سے بدلی ہوئی صُورت۔ جیسے مُردے مجھے مت ستا۔ (ع)

مُردے پر جیسے سو من مٹّی ویسے ہزار من۔ ہ۔ کہاوت۔ جب مصیبت ہی ہے تو جیسی تھوڑی ویسی بہت۔ جہاں سو وہاں سوا سو +

مُردے سے یا مُردوں سے شرط باندھکر سونا۔ ہ۔ فعل لازم۔ ایسا سونا کہ قیامت کی خبر لانا۔ قیامت تک سونا + جاگنے کا نام نہ لینا + کثرت سے سونا۔ بہت سونا۔ غفلت کی نیند سونا ؎

مُردے سے شرط باندھ کے سوئے مرے نصیب　آنکھیں ہیں اُنکی قہر مگر بختِ خواب کو (صابر)

مُردے کا مال۔ ہ۔ اسم مذکر۔(۱) وہ متروکہ مال جو ارزاں فروخت ہو (۲) لاوارثی مال۔ وہ مال جسکا کوئی والی وارث نہ ہو۔ سستا مال۔ بہت ارزاں مال جیسے یہ کچھ مُردے کا مال نہیں ہے کہ مُفت اُٹھا دیں ؎ نقدِ دل اپنا لگا یوں بتِ عیّار

مُردے کو بیٹھکر روتے ہیں اور روزی کو کھڑے ہوکر۔ ہ۔ کہاوت:۔ روزگار کا غم میّت کے غم سے زیادہ ہوتا ہے۔ روٹی کا ماتم مُردے کے ماتم سے زیادہ ہوتا ہے +

مر رہنا۔ ہ۔ فعل لازم۔(۱) مرجانا۔ زندہ نہ رہنا۔ موت آجانا۔ (۲) مجازاً بیٹھ رہنا۔ جہاں جانا وہیں کا ہو رہنا۔ دیر لگا دینا ؎

کیا تھا کہ کہ اب آتا ہوں قاصد کو تو موت آئی　دلِ بیتاب واں جاکر کہیں تو بھی نہ مر رہنا۔ (داغ)

(۳) سو جانا۔ سو رہنا۔ بے خبر ہوجانا۔ سُون کی لے رہنا۔ پڑ رہنا۔ لیٹ رہنا جیسے تو تو شام ہی سے مر رہتا ہے ؎

ہمیشہ شام سے ہمسائے مر رہے آتش　ہمارا نالۂ دل گوش کو فسانہ ہوا۔ (آتش)

مِرزا۔ ف۔ اسم مذکر۔ اصل میرزا یعنی امیرزادہ تھا (۱) سردارزادہ۔ امیرزادہ۔ شہزادہ۔ کنور۔ راجکمار۔ (۲) مُرشدزادہ۔ ملک زادہ۔ (۳) مُغلوں کا لقب۔ مغل زادہ۔ مغلوں کے نام کا اکثر اوّل جز کبھی اخیر جیسے مرزا امیر بیگ۔ مرزا فاضل بیگ۔ احمد مرزا۔ سلطان مرزا

عباس مرزا۔ وغیرہ۔ لیکن جب اخیر میں لگاتے ہیں تو وہاں پیارا منظور نظر اس
رقبیل کے معنی ہوتے ہیں اور پیار سے ہی اخیر میں یہ لفظ لگایا جاتا ہے (۳)
خاندانِ تیموریہ کے شہزادوں کا لقب + صاحب عالم۔ (۴۔۱) نازک۔ نازک مزاج
مرزا بے پروا۔۱۔ اسم مذکر۔ نہایت بے پروا آدمی۔ نہایت غافل آدمی۔ ازحد
بے فکر آدمی +
مرزا پھویا۔۱۔ اسم مذکر۔ نہایت نازک اندام آدمی۔ نہایت نازک چھوئی موئی +
+ آرام طلب آدمی۔ تن آسان آدمی + زحمت سے بچنے والا آدمی + بیوقوف شہزادہ +
(جس طرح عورت کی نسبت موم کی مریم ہے اسی طرح مردوں کے لئے یہ لفظ ہے)
مرزا مزاج۔۱۔ صفت۔ شہزادوں کے سے مزاج والا۔ بڑا نازک مزاج۔ تنک مزاج
نازک طبع۔ ناک چڑھا۔ دماغدار۔ نازک دماغ +
مرزا منش۔ ف۔ صفت۔ نازک مزاج۔ نازک طبع۔ تنک مزاج + سہ
لیتے نہیں مرزا منش جس چیز میں ہوئے خلش   تو کیا کریگا چھینک کر میرے دلِ صد چاک کو (میر سوز)
مرزائی۔ ف۔ اسم مؤنث۔ (۱) بزرگی۔ شہزادگی۔ بزرگ منشی۔ (۲۔۱) بڑے حکومت۔
حاکمانہ مزاج + تکبر نخوت۔ (۳۔۱) سرداری۔ حکومت۔ حاکمی۔ (۴۔۱) نیم جامہ
نیمہ آستین۔ کُرتی + صدری۔ جاکٹ۔ واسکٹ + آدھی یا پوری آستینوں کی
کُرتی۔ (مرزا لوگوں کا ایجاد ہے +)
مرزئی۔۱۔ اسم مؤنث۔ مخفف مرزائی بمعنی نیم جامہ +
مُرسَل ع۔ اسم مذکر۔ بھیجا ہوا۔ رسول۔ پیغمبر۔ نبی + وہ نبی جسے خدا کی طرف سے کتاب
ملی ہو + ارسال کیا گیا۔ فرستادہ شدہ +
مُرسِل ع۔ اسم مذکر۔ نامہ بھیجنے والا۔ بھیجنے والا۔ ارسال کرنے والا +
مُرسَلَہ ع۔ صفت۔ بھیجا ہوا۔ فرستادہ۔ روانہ کردہ شدہ۔ ارسال کیا ہوا +
مُرسَلین ع۔ اسم مذکر۔ مُرسَل کی جمع بہت سے رسول۔ بہت سے پیغمبر +
مرسُوم ع۔ صفت۔ قاعدہ باندھا گیا۔ رسم ڈالا گیا۔ مقرر کیا گیا (۲) نشان کیا گیا
(۳۔ مجازاً) مشاہرہ۔ تنخواہ۔ وظیفہ۔ روزینہ +
مُرشِد ع۔ اسم مذکر (۱) ہدایت کرنے والا۔ راہ نیک بتانے والا۔ پیروہت۔ رہنمائی
کرنے والا۔ رہنما۔ پیر۔ ہادی۔ گرُو۔ مہنت۔ سہ
زاہد کمال پیر مغاں تجھ سے کیا کہوں   مُرشد وہاں خطاب ہے ادنٰے مُرید کا (داغ)
(۲۔۱) اُستاد۔ چالاک۔ ہُشیار۔ عیار۔ شریر۔ حرامزادہ۔ فریبی۔ دغاباز۔
پاکھنڈی۔ حیلہ باز۔ گرُو گھنٹال +
مُرشد اللہ ع۔ اسم مذکر (آزاد فقیر) ہادی اللہ۔ ہادی۔ رہنما۔ پیر مُرشد۔ گرُو جی۔

مُرشد اللہ شب مراقب میں یہ رونے لگے کربا   بالکوں نے دُھوپ میں اُنکا سکھایا بستر (انشا)
مُرصّع ع۔ صفت۔ (۱) جڑاؤ۔ نگینے جڑا ہوا جواہرات جڑا ہوا + آراستہ (۲۔ اسم مؤنث)
وہ نظم یا نثر جس میں ہر ایک لفظ کے مقابل میں دوسرا لفظ اُسی وزن اور قافیہ کا آیا ہو
مُرصّع ساز یا کار ع + ف۔ اسم مذکر۔ جڑیا۔ زیور میں نگینے یا جواہرات جڑنے والا
مرصّع کاری ع + ف۔ اسم مؤنث۔ جڑت۔ جڑنے کا کام +
مَرَض ع۔ اسم مذکر۔ روگ۔ دُکھ۔ آزار۔ بیماری۔ علالت۔ کسی عضو کی ساخت
یا افعال میں فرق پڑجانے کا نام مرض ہے۔ سہ
ظاہر آزار کچھ غم مرض نہ رہا   لاغری کے سوا مَرَض نہ رہا (مومن)
(۲۔۱) لت۔ دھت۔ عادت۔ جیسے اُسکو بھی بکنے کا مرض ہے۔ تم کیا
کرو تم کو لڑنے کا مرض پڑگیا ہے + بحر۔ ۶۔ ۵ بادہ خواری کا مرض ہے اپنی آپ دوا
مَرَض الموت ع۔ اسم مذکر۔ اخیر بیماری جو آدمی کو اپنے ساتھ لیکر جائے مُہلک مرض +
مرض خانہ ع + ف۔ اسم مذکر۔ بیماری کا گھر + بیماروں کے رہنے کا مکان
سچ کہتے ہیں دنیا کو مرض خانہ ہے دیکھ   جبتک میں جیا ایک دن اچھا نہ رہا ہیں (میر سوز)
مرض لاحقہ۔ ع۔ اسم مذکر۔ آزار موجودہ +
مرض متعدی ع۔ اسم مذکر۔ چھوت کی بیماری۔ لگنی بیماری۔ وہ بیماری جو ایک سے دوسرے کو ہو جائے
مرض مُہلک ع۔ اسم مذکر۔ خوفناک بیماری۔ خطرناک آزار۔ وہ بیماری جس میں جان کا اندیشہ ہو +
مَرضا ع۔ اسم مذکر۔ صحیح (مرضیٰ) مریض کی جمع +
مَرضی ع۔ اسم مؤنث۔ (۱) رضا۔ رضامندی۔ خوشی۔ پسندیدگی۔ قبولیت۔
منظوری۔ انگیکاری + ہامی۔ اقرار + اتفاق رائے + (۲۔۱) اجازت۔ پروانگی
(۳۔۱) خواہش۔ ضرورت۔ اچھا +
مرضی پٹنا۔۱۔ فعل لازم۔ (ہندو) میزان پٹنا۔ اتفاق رائے ہونا +
مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ ع + ف۔ محاورہ۔ مالک کی رائے سب سے بہتر ہے +
خدا جو چاہے سو کرے +
مرضی کے موافق۔۱۔ تابع فعل۔ خاطرخواہ۔ حسب اطمینان +
مرضی ملنا۔۱۔ فعل لازم۔ باہم رضامند ہونا۔ ایک من ہونا۔ دل ملنا۔
اتفاق رائے ہونا۔ بلول ملنا۔ میزان پٹنا +
مرضی ملے کا سودا ہے۔۱۔ محاورہ۔ رضامندی کا معاملہ ہے۔ رضامندی
پر موقوف ہے۔ باہم راضی ہوجانے کی بات ہے +
مرضی میں آنا۔۱۔ فعل لازم۔ رائے میں آنا۔ رائے کے موافق آنا۔ پسند ہونا +
مرطوب ع۔ صفت۔ ترگیلا۔ بھیگا ہوا۔ نم۔ رطوبت دار۔ سیلا ہوا +

مُرغ - ف - اسم مذکر - (۱) پرند - پکھیرو - طیر - پنچھی - پکشی - اُڑنے والا جانور ؎

رگِ جاں جانتا ہوں میں ترے ہر موئے مشکیں کو * کہ مرغ رُوح دامِ کاکلِ پیچاں میں پھنستا ہے ([illegible])

(۱-۲) خروس - نر ماکیاں - کُکڑ - مُرغا (۳) تشبیہاً متحرک شے مثلاً مرغِ دل - مرغِ رُوح - مرغِ قبلہ نما - ؎

اے کماندار تجھے شست کی حاجت کیا تھی * مرغِ دل آپ ترے تیر پہ قرباں ہوتا ([illegible])

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں * تڑپے ہے مرغِ قبلہ نما آشیانے میں - (سودا)

مُرغ باز - ف - اسم مذکر - مُرغ لڑانے والا - مُرغ کا کھلاڑی +

مرغ بازی - ف - اسم مؤنث - مُرغ لڑانا +

مُرغِ چمن[۱] - ف - اسم مذکر - بلبل - ہزار داستاں - عندلیب - گُلدم +

مُرغِ خانگی - ف - اسم مذکر - گھر کا پلا ہوا مرغ - پالتو مرغ +

مُرغِ دست آموز - ف - اسم مذکر - ہاتھ پر پلا یا ہوا پرند - وہ سدھایا ہوا پرند جو چھوڑنے کے بعد ہاتھ پر آبیٹھے +

مُرغِ سبزوار - ف - اسم مذکر - ایک قسم کا مرغ اور مُرغیاں جنکے حلق کے نیچے سُرخ گوشت اور اُنکے رنگ رنگ کے پر ہوتے ہیں - اسکے انڈے نوکدار اور سب مُرغیوں کے انڈوں سے زیادہ مضبوط ہوتے اور بیضہ بازی میں نہایت کار آمد خیال کیئے جاتے ہیں +

مرغِ سَحَر یا صُبح - ف + ع - اسم مذکر - (۱) خروس - کُکڑ - نرماکیاں جو صبح کو اذان دیتا ہے ؎

ذبح کرڈالونگا گر اب کے تُو بولا شبِ وصل * میں نے سو بار تجھے مرغِ سحر چھوڑ دیا - (صہبائی)

(۲) بلبل - عندلیب - ہزار داستان - گُلدُم + قمری - فاختہ وغیرہ وہ پرند جو اکثر صبح کو چہچہاتے ہیں - ؎

مینے جو کی گجر کی مناہی شبِ وصال * نالہ گلوئے مرغِ سحر سے نکل گیا - (امانت)

مرغِ سُلیماں - ف + ع - اسم مذکر - ہُدہُد - ہُکّی رہا - کُٹھ بڑھئی - ایک چوٹی دار خوشنما پرند کا نام جو اکثر درخت کھود کر اُسمیں گھر بناتا ہے - کہتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا قاصد بنکر بلقیس کی خبر لینے گیا تھا اسوجہ سے یہ نام پڑ گیا ؎

عاشق اُس غیرتِ بلقیس کا ہُوں اے آتش * بام تک جسکے کبھی مرغِ سلیماں نہ گیا (آتش)

تیرے ہاتھوں میں پری رُتبہ دوچنداں ہوگا * طائرِ رنگِ حنا مرغِ سلیماں ہوگا - (نذیر)

مرغِ عرشی - ف + ع - اسم مذکر - جبرئیل علیہ السلام کیونکہ مرغانِ عرشی فرشتوں کو کہتے ہیں ؎

نہ گیا تیر نامہ سوئے رقیب * مرغِ عرشی شکار ہونا تھا - (مومن)

مرغِ عیسٰے یا مسیحا - ف + ع - اسم مذکر - شب پرہ - چمگادڑ - چمگدڑ - یہ جانور دن کو ضعف بصر کے سبب نابینا اور رات کو بینا ہوتا ہے - مرغِ عیسٰے اس مشہور حکایت کی وجہ سے کہتے ہیں کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کے حکم سے بطور معجزہ اسکو بنا کر زندہ کیا تھا مگر اُسکی مقعد بنانی بھول گئے تھے جسکے سبب سے وہ مرگیا تھا لیکن پھر فوراً خدا تعالےٰ نے اُسی کی مانند ایک اور بنا کر زندہ کیا - اسکی کلاں و خُرد دو قسمیں ہیں - اس جانور کے چار پاؤں ہوتے ہیں اور بلوہ کو حیض آتا ہے

مُرغِ قبلہ نما - ف + ع - اسم مذکر - طائر قبلہ نما - وہ مرغ جو قبلہ نما کے اندر سمت قبلہ ظاہر کرنے کے واسطے بنا رہتا ہے - اسکا مُنہ قبلہ کی طرف ہوتا ہے اور جب پھیر تا ہے اُدھر ہی کو مُنہ رہتا ہے - ؎

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں * تڑپے ہے مرغِ قبلہ نما آشیانے میں (سودا)

زاہد نہ مرغِ قبلہ نما کی طرح بھٹک * ناداں دوئی چھوڑ دے دل ایک سو لگا (دیا شنکر نسیم)

مرغ کی ایک ٹانگ - ۱ - کہاوت - اپنی بات کی ہٹ - اپنے جھوٹے قول کی پچ - بیجا بات کی اڑ (اس کی نسبت قصّے تو بہت سے مشہور ہیں مگر مآل سب کا ایک ہی ہے - اسوجہ سے انتخاباً لکھا جاتا ہے کہ کسی شخص کا باورچی بدنیت تھا ایک روز جو اُسکے آقا نے مرغ پکوایا تو یہ اُسکی ایک ٹانگ نکال کر کھا گیا جب دسترخوان چُنا گیا تو آقا نے کہا کہ دوسری ٹانگ کیا ہوئی - باورچی نے جواب دیا کہ یہ ایک ہی ٹانگ کی نسل کا مرغا تھا ہر چند اسکو دلائل سے سمجھایا اور قبولوانا چاہا مگر وہ یہی کہے گیا - اتفاق سے ایک روز آقا اور باورچی کہیں جا رہے تھے ایک کوڑی پر کوئی مرغ حسبِ عادت ایک ٹانگ اُٹھائے کھڑا تھا نوکر نے کہا کہ دیکھ لیجئے یہ بھی ایک ہی ٹانگ کا مرغ ہے - آقا نے جو رومال ہلا کر ہش ہش کیا تو وہ دونوں ٹانگوں سے بھاگا - اسوقت آقا نے کہا کہ اب اسکی دو ٹانگیں کیونکر ہو گئیں - نوکر بولا کہ اگر اُسوقت ہش ہش کرتے تو اُسکی بھی دو ہی ٹانگیں ہو جاتیں - غرض وہ اپنے قول سے نہ پھرا - پس اس تمام مثل کا ماحصل نکالکر معانیٔ مذکورہ پر اطلاق ہونے لگا) +

مرغ لڑانا - ۱ - فعل متعدی - (۱) مرغوں کی لڑائی کرانا - جنگانیدنِ خروساں - (۲) دو شخصوں میں لڑائی کرانا جیسے انہیں تو خُوب مرغ لڑانے آتے ہیں +

مرغِ مُصلّی - ف + ع - اسم مذکر - وہ شخص جو ظاہر میں نمازی و پرہیزگار مگر باطن میں کینہ ور اور مکّار ہو ؎

ہے مؤذن جو بڑا مرغ مصلّی اُس کی * مستوں سے نوک ہی کی بات چلی جاتی ہے
پاؤں رُکتا نہیں مسجد سے دمِ آخر بھی * مرنے پر آیا ہے پر لات چلی جاتی ہے
ہر سحر ورد ہے آزارئے آشاماں سے (?) * مکر و طامات کی اک گھات چلی جاتی ہے
ایک ہم ہی سے تفاوت ہے سلوکوں میں اُمیر * یوں تو اوروں کی مدارات چلی جاتی ہے
([illegible])

مرغِ نامہ بر - ف - اسم مذکر - وہ سدھایا اور ہلایا ہوا کبوتر جسکے بازو یا گلے میں خط

۱ مرغِ پا - ف - اسم مذکر - بالکل سیدھی ٹانگوں کا گھوڑا +

باندھ کر ایک شہر سے دوسرے شہر میں بھیجتے ہیں۔ جنگِ فرانس و جرمنی میں اُنسے خوب کام نکلا تھا +

مُرغا۔ ا۔ اسم مذکر۔ (۱) خُروس۔ کُکڑ۔ مرغ۔ نرِ ماکیاں (۲۔ مجازاً) مروک۔ نامعقول +

مُرغابی۔ ف۔ اسم مؤنث۔ قاز۔ جَل کُکڑ۔ ایک مشہور پرند کا نام جو اکثر دریا میں تیر تا رہتا اور مچھلیاں پکڑ کر کھاتا ہے +

مرغاں۔ ف۔ اسم مذکر۔ مرغ کی جمع بہت سے پرند۔ پکھیرو۔ طیور +

مَرغزار۔ ف۔ اسم مذکر۔ وہ جگہہ جہاں دُوب گھاس بکثرت کھڑی ہو کیونکہ مرغ بمعنی دُوب ہے مجازاً سبزہ زار۔ چراگاہ +

مرغُوب۔ ع۔ صفت۔ (۱) رغبت کیا گیا۔ من بھاؤنا۔ دلپسند۔ من بھاتا۔ پسندیدہ ومعقول۔ قابلِ رغبت۔ دلچسپی کے لائق۔ پسند ؎

قتل ہے مرغُوب اُنکو مجکو جینا شاق ہے — میں اِدھر مشتاق ہُوں اور وہ اُدھر مشتاق ہے (؟)

(۲) دلکش۔ دلبر۔ دلربا۔ دلفریب۔ عشق انگیز۔ محبُوب۔ نیکا۔ سہاؤنا۔ پیارا۔ خُوبصُورت۔ سُندر (۳) مزیدار۔ لذیذ +

مرغُوب الطبع۔ ع۔ صفت (۱) دلپسند۔ من بھاؤنا۔ من بھاتا۔ وہ چیز جسپر رغبت ہو (۲) منظورِ نظر۔ محبُوب +

مرغُولہ یا مرغُول۔ ف۔ صفت (۱) پیچدار۔ پیچیدہ۔ تابیدہ۔ مُڑا ہوا۔ بَل دیا ہوا۔ بلدار۔ گھنگرالا۔ پیچ در پیچ۔ (۲۔ اسم مذکر) مدوّر بنا ہوا گھم۔ گول تھم۔ کنگرے دار محراب۔ ڈنڈی دار محراب (۳) گٹکری۔ پیچیدہ آواز +

مُرغوں۔ ا۔ اسم مذکر۔ مُرغ و مُرغا کی جمع +

مُرغوں کی پالی۔ ا۔ اسم مؤنث (۱) مُرغوں کا اکھاڑا۔ وہ جگہہ جہاں مرغ لڑاتے ہیں (۲) پرندوں کی لڑائی۔ مرغوں کی لڑائی +

مُرغوں کی پالی بندھنا۔ ا۔ فعل لازم۔ مرغوں کا اکھاڑا جمنا۔ مرغوں کی لڑائی ہونا۔ جیسے اُنکے ہاں ہر جمعہ کو مرغوں کی پالی بندھتی ہے +

مُرغوں کے خواب میں دانہ ہی دانہ۔ ا۔ کہاوت۔ من میں بسے سو سپنے دِسے۔ جو دل میں ہوتا ہے وہی خواب میں دکھائی دیتا ہے +

مُرغے۔ ا۔ اسم مذکر۔ (۱) مرغا کی جمع (۲) حرُوفِ مغیّرہ کے آجانے سے الف کی یائے مجہول سے بدلی ہوئی صُورت۔ جیسے او مرغے کہاں جاتا ہے۔ اس مرغے کو مت لڑاؤ

مُرغی۔ ا۔ اسم مؤنث۔ ماکیاں۔ کُکڑی۔ مادہ خُرُوس۔ مادہ مرغ۔ مُرغے کی مادہ +

مرغی اپنی جان سے گئی کھانیوالے کو مزا نہ آیا۔ ا۔ کہاوت۔ غریب نے تو اپنی جان مار کر کوئی کام کیا مگر دُوسرے کی خاطر میں نہ آیا۔ جانفشانی کی قدر نہونے اور احسان نہ ماننے کے موقع پر بولتے ہیں +

مرغی انڈے کی بحث۔ ا۔ اسم مؤنث۔ غیر منتج بحث۔ بے نتیجہ گفتگو جیسے پہلے مرغی تھی یا انڈا +

مُرغی کا۔ ا۔ اسم مذکر (بجائے دشنام) چڑیا کا۔ جھانپو کا۔ چڑیا والا۔ مرغی کا جنا + نیز ایسے شخص کی طرف بھی یہ خطاب ہوتا ہے جسکو اپنے گمان میں احمق خیال کرتے ہیں

مُرغی کا گُوہ۔ ا۔ اسم مذکر۔ (۱) بالکل نکما۔ محض ناکارہ۔ کسی کام کا نہیں۔ سب سے بُرا جیسے گوہ در گوہ مرغی کا گُوہ (۲) بے فیض آدمی +

مرغی کو تکلے کا گھاؤ یا داغ بہت ہے۔ ا۔ کہاوت۔ یعنی مفلس کو ذرا سا نقصان بھی بہت ہے۔ غریب کو تھوڑا نقصان بھی بہت ہے ؎

معرُوف کا ہے چرخِ چہارم پہ دماغ — اُسکو تو نہیں دماغ سے اپنے فراغ
رنگین کے آگے ورنہ کیا مال ہے وہ — مُرغی کو ہے کافی ایک تکلے کا داغ
(رنگین)

مرغی کی اذان یا بانگ۔ ا۔ اسم مؤنث۔ بانگِ ماکیاں۔ وہ اذان جو خلافِ قاعدہ یا خلافِ فطرت مُرغی دے بیٹھتی ہے اور لوگ اس امر کو منحُوس خیال کر کے اُسے ذبح کر ڈالتے ہیں۔ مثال۔ مُرغی کی اذان اور عورت کی گواہی کا اعتبار نہیں +

مرغی کی بانگ کون سُنتا ہے۔ ا۔ کہاوت۔ عورت کی بات قابلِ اعتماد نہیں ہوتی۔ عورت کی ڈینگ کا کیا اعتبار +

مرغی میجر۔ ا۔ اسم مذکر ظرافتاً۔ مرغیوں کی سوداگری کرنے والا۔ مرغیاں پالنے والا +

مرغی نچاؤنی کا۔ ا۔ اسم مذکر۔ (بازاری) بجائے دشنام چڑیا کا +

مرغی والا۔ ا۔ اسم مذکر۔ (۱) چڑیا کا۔ جھانپو کا بجائے دشنام مُستعمل ہے (۲) ماکیاں فروش۔ وہ شخص جو مُرغیاں بیچتا ہے +

مرفُوع۔ ع۔ صفت۔ (۱) بلند کیا گیا۔ اُٹھایا گیا۔ رفع کیا گیا۔ (۲۔ نحو) وہ حرف جسپر پیش ہو۔ مضمُوم۔ پیش کی حرکت دیا گیا حرف +

مرفوع القلم۔ ع۔ اسم مذکر۔ وہ شخص جسکا گُناہ قابلِ گرفت یا تحریر نہ ہو۔ لکھنے سے باز رکھا گیا۔ معذُور جیسے مست یا دیوانے کی حرکت۔ پاگل آدمی کا گناہ + ؎

چشمِ مخمورِ بُتاں سے ہو دیں روکش کسکے پُھول — جبکہ مرفُوع القلم ہوں یک قلم نرگس کے پُھول (؟)
مُشابہ کوئی اُن آنکھوں سے کم ہے — یہ نرگس ہے سو مرفوع القلم ہے۔ (درد)

مَرفہ۔ ف۔ اسم مذکر۔ ڈھول۔ طبل جیسے تاشے مرفے والے +

مُرَفَّہ۔ ع۔ صفت۔ آسُودہ۔ خوش معاش۔ دال روٹی سے خوش۔ معاش سے بیفکر۔ خوش حال + کھاتا پیتا۔ پیٹ بھرا +

مرفّہ حال۔ ع۔ صفت۔ خوش حال۔ فکرِ معاش سے آسُودہ + فارغ بال +

مرقد۔ ع۔ اسم مذکر و مؤنث۔ از رقُود بمعنی خواب (۱) خوابگاہ۔ سونے کی جگہہ۔ آرام گاہ۔ مقام

مرق

استراحت۔(۲۔ مجازاً) قبر۔ تربت۔ مزار۔ گور۔ ؎

بعدِ مردن بھی یہاں دستِ تمنّا ہے بلند بیخبر یوں مرے مرقد پہ نہ آنا صاحب۔ (مجروح)

مُرَقَّع۔ ع۔ اسم مذکر۔ (۱) تصویروں کی کتاب۔ البم۔ ؎

ہستیٔ نقاش قدرت صاف ظاہر ہوگئی موسمِ گل میں مرقع دیکھکر گلزار کا۔ (اسیر)

مرقع میں حسینانِ جہاں کی صورتیں دیکھیں ہر اک تصویر سے اے جاں تری تصویر بہتر ہے

کیسی کیسی صورتوں کے اپنے دل میں داغ ہیں اس مرقع میں بھی کیا کیا ہے ورق تصویر کا (داغ)

(۲) قطعات رکھنے کی کتاب (۳) فقیروں کی گدڑی +

مَرقُوم۔ ع۔ صفت۔ لکھا ہوا۔ نوشتہ شدہ۔ لکھا گیا +

مَرقُوم الحاشیہ۔ ع۔ صفت۔ (قانون) حاشیہ پر لکھا ہوا (گواہ)

مَرقُومہ۔ ع۔ صفت۔ لکھا ہوا۔ تحریر کیا ہوا۔ نوشتہ شدہ +

مَرقُومۂ بالا۔ ع + ف۔ اسم مذکر۔ اُوپر لکھا ہوا۔ مسطورۂ بالا +

مُرکانا۔ ہ۔ فعل متعدی (گیتوں میں) مروڑنا۔ بلدینا۔ موڑنا +

مَرکَب۔ ع۔ اسم مذکر۔ سواری جسپر سوار ہوں جیسے گھوڑا۔ کشتی۔ سفینہ وغیرہ +

مُرَکَّب۔ ع۔ صفت۔ (۱) ترکیب دیا ہوا۔ ملایا ہوا۔ ملا ہوا۔ کئی چیزوں سے ملکر بنا ہوا۔ مخلوط۔ آمیختہ۔ (۲) مداد۔ دوات کی سیاہی۔ روشنائی +

مرکّب کرنا۔ ا۔ فعل متعدی۔ ملانا۔ ترکیب دینا۔ مخلوط کرنا۔ آمیز کرنا +

مرکّبات۔ ع۔ اسم مذکر۔ (مرکّب کی جمع۔ ملی ہوئی دوائیں +

مرکر یا مر کے۔ ہ۔ تابع فعل۔ (۱) نہایت جانفشانی سے۔ جان جوکھوں سے بمشکل تمام۔ دشواری سے۔ نہایت دقت سے۔ کشٹ اُٹھاکر۔ ؎

عشق میں منزلِ اول ہی بڑی منزل تھی واں تلک پہنچے تو ہم یار پہ مرکر پہنچے۔ (مصحفی)

خلوت سرانہ پائی تھی رند ایسی عمر بھر مرکر لگا ہے گوشۂ کنجِ مزار ہاتھ۔ (رند)

(۲) قریب بمرگ ہوکر مرنے کی نوبت پہنچکر۔ ہلاکت کے قریب پہنچکر +

مرکر بچنا یا مر کے بچنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ مشکل سے جانبر ہونا۔ ہلاکت کے قریب پہنچکر بچنا۔ مرتے مرتے بچنا۔ خدا کے گھر سے پھرنا۔ نئے سر سے زندگی پانا۔ از سرِ نو پیدا ہونا۔ پھر کے سے جنم لینا۔ دوبارہ جنم لینا۔

مرکر چھوٹنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ مرکر نجات پانا۔ موت کے سبب چھٹکارا پانا۔ مرنے کے بعد مخلصی پانا

مَرکَز۔ ع۔ اسم مذکر۔ (۱) کسی چیز کے کھڑا کرنے کی جگہ۔ نوکدار چیز جیسے نیزہ وغیرہ کے گاڑنے کی جگہ (۲) کسی چیز کا بیچوں بیچ۔ عین وسط۔ منجھ۔ درمیان۔ قلب۔ سنٹر۔ ناف۔ (۳۔ اقلیدس) پرکار سے دائرہ کے بیچوں بیچ کا وہ نقطہ کہ اُس سے محیط تک جتنے خطوط مستقیم کھینچے جائیں سب آپس میں برابر ہوں۔ (۴) صدر مقام۔ کیمپ۔ دار السلطنت۔ ٹھہرنے کی جگہ۔ مقام۔ جائے سکونت۔ جائے قرار جیسے مرکزِ آفتاب یعنی چوتھا آسمان جو آفتاب کا مقام ہے + (۵) وہ آڑی لکیر جو کاف یا گاف پر کھینچی جاتی ہے (۶) مدار۔ دورہ کرنے کی جگہ + کیلی۔ دُھری۔ مانی۔ وہ چیز جسکے گرد کوئی چیز گھومے (اصل میں یہ مرکز بمعنی نوکدار چیز زمین میں گاڑنے سے اسم ظرف کا صیغہ ہے۔ پس پرکاری دائرے کے نقطے کو اسی وجہ سے مرکز کہتے ہیں کہ وہ ایسی جگہ ہے جہاں پرکار کے ایک پرہ کی نوک گاڑکر دوسرے پرے سے دائرہ کھینچتے ہیں)

مرک

مرکزِ ثقل۔ ع۔ اسم مذکر۔ وہ نقطہ جسکے گرد کسی جسم کے تمام اجزاء اس صورت سے کہ جسم مذکور اُسی نقطے پر سہارا جائے ہر طور سے تُلے رہیں اور وہ جسم گرنے نہ پائے +

مرکزِ دولت۔ ع۔ اسم مذکر۔ سلطنت کا بیچوں بیچ۔ دار السلطنت۔ دار الامارت۔ دار الخلافہ۔ راجدھانی۔ راجہ یا بادشاہ کا صدر مقام +

مرکزِ زمین۔ ع + ف۔ اسم مذکر۔ وسطِ کرۂ ارض۔ مدارِ ارضی +

مُرگنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ (پورب) ٹوٹنا + مُڑنا۔ بل کھانا۔ بل پڑنا۔ ؎

کیس جھٹک مورا سیس نوا ایسی کینی مُرکھائی برجوری موری چھینی نند ریا ناجا۔ مُرکی کلائی

مشتری پیا کو لاج نہ آئی۔ (ہولی کا انترہ)

مَرکُوز۔ ع۔ صفت۔ گڑا ہوا + محکم کیا ہوا + مجازاً منظور کیا گیا + پوشیدہ کیا گیا + دلنشین۔ جیسے مرکوزِ خاطر۔ جو بات دل میں بیٹھی ہوئی ہو۔ (یہ لفظ رکز بمعنی زمین میں نیزہ گاڑنے سے مشتق ہے) +

مَرکھپنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ مرکر تمام ہوجانا۔ مر مرا جانا۔ زمین کا پیوند ہوجانا۔ مرکر خاک میں مل جانا جیسے اس سرزمین میں بہتیرے مرکھپ گئے +

مَرکھنا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ سینگ مارنے والا جانور۔ مارنے کا عادی۔ شریر جانور مرکھنا جانور۔ فارسی کلب شاخ زن۔ (یہ لفظ مرمخفف مارنا اور کھن بمعنی کرنے کرنا سے مرکب ہے)

مر کہیں۔ ہ۔ محاورہ (کلمۂ تنفر و بد دعا) کہیں مر بھی چُک۔ کسی طرح مر بھی جا۔ خدا کرے مر جائے۔ غارت ہو۔ ناپید ہو۔ اُجڑ جا۔ وفان ہو۔ ؎

وہ لب اور اُن سے مجکو جلانے کی آرزو
جنکو دعا بھی دوں تو کہیں یوں کہ مر کہیں (مجروح)

مُرکی۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ کان کی چھولدار کیل۔ کان کے ایک زیور کا نام جسے دُربچہ یا گوکھرو بھی کہتے ہیں + کان کی لو + جیسے تمہاری مُرکیاں ابھی نہیں جُڑی گئیں +

مُرکیاں۔ ہ۔ اسم مذکر۔ مُرکی کی جمع۔ ؎

صبح کا تارا اجل ہے دیکھ بندے کی اٹک دیکھیو سُرخ یہ جڑاؤ مُرکیاں ٹھہرائے ہے (جرأت)

خوش آیند ہیں نیوے کانوں کی مُرکیاں کیا خوب صدف سے ہونگے نہ ایسے دُر نہیں پیدا۔ (میر)

مَرگ ۔ ف ۔ اسم مؤنث ۔ موت ۔ کال ۔ قضا ۔ اجل ۔ مرتو + س

بُجھی جو شمع تو پروانوں پر ہوا روشن کہ بعد مرگ کوئی آشنا نہیں رہتا ۔ (احسان)

خبر کیا سُنی مرگِ مجروح کی اُداسی ہے کچھ بزمِ احباب میں (میر مجروح)

جتنا کہ رشکِ غیر سے مشتاقِ مرگ ہوں اُتنا تو اشتیاق تمہارا نہیں مجھے (")

مرگ اتّفاقی ۔ ف + ع ۔ اسم مؤنث ۔ ناگہانی موت ۔ وہ موت جو اچانچک آجائے ۔ قضائے ناگہانی ۔ اکال مِرت ۔ بے وقت کی موت +

مرگِ آساں ۔ ف ۔ اسم مؤنث ۔ موت جو آسانی سے آجائے ۔ جلدی سے دم نکل جانے سے مرتو س

سیر دیکھی نہ تڑپنے کی مرے مرگِ آساں نے پشیمان کیا ۔ (صبر)

مرگِ طبعی ۔ ف + ع ۔ اسم مؤنّث ۔ قدرتی موت ۔ اپنی موت +

مرگِ مفاجات ۔ ف + ع ۔ اسم مؤنث ۔ دیکھو (مرگِ اتّفاقی) س

تدبیر سے تو موت نہ آئی شبِ فراق ہے انتظار مرگِ مفاجات کا مجھے (داغ)

مرگِ ناگہانی یا ناگہاں ۔ ف ۔ اسم مؤنث ۔ وہ موت جو اچانچک آجائے ۔ مرگِ مفاجات ۔ مرگ اتّفاقی س

ہونگیں غالب بلائیں سب تمام ایک مرگِ ناگہانی اور ہے ۔ (غالب)

مشکل ہماری کیسی آسان ہجر میں کی احسان مانتے ہیں ہم مرگِ ناگہاں کا ۔ (مسرور)

مرگِ نو یا تازہ ۔ ف ۔ اسم مؤنّث ۔ نئی موت + فتنۂ تازہ + عشقِ تازہ +

مِرگ ۔ ہ ۔ اسم مذکّر ۔ (۱) ہرن ۔ آہو ۔ چکارا ۔ جیسے مِرگ بندرا تیتر مور یہ چاروں کھیت کے چور (۲) پانچواں نچھتر ۔ (۳) چوپایہ ۔ حیوان +

مِرگ ترِشنا ۔ ہ ۔ اسم مذکر ۔ سُراب +

مِرگ چِڑا ۔ ہ ۔ اسم مذکر ۔ ایک چھوٹے سے پرند کا نام جو کسیقدر مِرگ سے مُشابہ ہے +[سلہ]

مِرگ چھالا ۔ ہ ۔ اسم مذکر ۔ پوستِ آہو ۔ ہرن کی مع بال کھال جسے اکثر جوگی یا عابد یا تپشی بستر کے کام میں لاتے اور مُتبرک سمجھکر پوجا کے وقت اُس سے آسن کا کام لیتے ہیں مسلمان بھی اسکی جانماز بناتے ہیں س

دریہ آہو چشم کے جا بیٹھے ہیں مثلِ فقیر آہوؤں کو سایہ اپنا مِرگ چھالا ہوگیا ۔ (وزیر)

غم ہوا اس وجہ مجھ وحشی کی صورت دیکھکر جو ہرن تھا خشک ہو کر مِرگ چھالا ہوگیا ۔ (ناسخ)

نہ اُٹھیے آپ جوگی جی ابھی جو چاہیں تو ہم بھی بچھا کر مِرگ چھالا بیٹھ لیں بسبے آگ پانی پر (انشا)

مِرگ راج یا مِرگ پتی ۔ ہ ۔ اسم مذکر ۔ حیوانات کا بادشاہ ۔ شیر ۔ سِنگھ ۔ اسد ۔ باگھ +

مِرگ سالا ۔ ہ ۔ اسم مذکر ۔ ہرنوں کے رہنے کی جگہہ ۔ رمنا ۔ ہرنوں کا کھیت +

مِرگ شِرا یا سِرا ۔ ہ ۔ اسم مذکر ۔ ہرن کے سر کیسی شکل والا ایک نچھتر کا نام +

مِرگ لوچنی ۔ ہ ۔ صفت ۔ آہو چشم ۔ ہرن کی سی آنکھوں والا ۔ بڑی بڑی آنکھوں والا ۔

غزال چشم + سُندر استری ۔ رُوپ وتی ۔ رُوپ ونتی +

مِرگ مارنا ۔ ہ ۔ فعل متعدّی ۔ (۱) ہرن کا شکار کرنا ۔ ہرن مارنا ۔ (۲) ایک رسم ہے جسمیں لڑکا پیدا ہونے کی خوشی میں لڑکے کا باپ زچہ کی چارپائی پر کھڑا ہوکر چھت میں تیر لگاتا اور اسے شگون نیک خیال کرتا ہے +

وہیں پھر شاہ نے یہ رسم کی وا چھپر کھٹ پر قدم رکھ ہو کے شاداں

ادا کر حرفِ بسم اللہ سارا کمان و تیر لے کر مِرگ مارا

ہُوا اِس طرح تھا سقف میں تیر فلک پر کہکشاں کی جیسے تحریر

مِرگ مد ۔ ہ ۔ اسم مؤنث ۔ کستوری ۔ مُشک +

مِرگ نابھ ۔ ہ ۔ اسم مذکر ۔ ہرن کی ناف + نافہ ۔ مُشک نافہ ۔ مینا +

مِرگ نَین ۔ ہ ۔ صفت ۔ دیکھو (مرگ لوچنی) + [سلہ] مثلِ آہو دوسری آنکھوں کے نشان والا گھوڑا

مَرگھٹ ۔ ہ ۔ اسم مذکّر ۔ (۱) مُردہ گھٹی ۔ مُردوں کا گھاٹ ۔ ہندوؤں کے مُردوں کے جلانے کی جگہہ ۔ مسان ۔ پنجابی ۔ مڑھیاں ۔ سِوے +

جلاؤ غیروں کو مجھ سے گرمیاں کر کے تمہاری کوچے میں تیارا ایک مرگھٹ ہو (ناسخ)

(۲ ۔ بازاری) منحوس ۔ کمبخت ۔ بدنصیب ۔ دلدّری جیسے ابے ہٹ ا مرگھٹ +

مرگھٹ کا بُھتنا ۔ ہ ۔ اسم مذکر ۔ مسان کا آسیب ۔ پریت ۔ سایہ + کودجا ۔ ہمزاد

بُتوں کے دھیان سے مرگھٹ میں کون منکر ہو نکیر آئے تو بُھتنا سمجھیئے مرگھٹ کا ۔

مِرگی ۔ ہ ۔ اسم مؤنث ۔ (۱) صرع ۔ ایک مرض کا نام جس سے دفعتہً آدمی کے مُنہ سے جھاگ جانے لگتے ہاتھ پانوں ٹیڑھے ہو جاتے اور زمین پر بیہوش ہو کر گر جاتا ہے (۲) ام الصّبیان ۔ مسان کی بیماری (دردِ سر یا کمزوری ہو کر یا مختلف شکلیں نظر آکر یا کانوں میں آواز یا کسی حصّۂ جسم میں درد یا سردی اُوپر کو چڑھتی ہوئی معلوم ہو کر یا اچانک چیخ مار کر جو مریض بیہوش ہو جاتا ہے اُسے مرگی کہتے ہیں)

مِرگی آنا ۔ ہ ۔ فعل لازم ۔ اوّل معلوم ۔ دوم غشی آنا ۔ غش آنا +

مِرگیا ۔ ہ ۔ اسم مذکر ۔ وہ شخص جسکو صرع کی بیماری ہو ۔ مصروع +

مُرلا ۔ ہ ۔ اسم مذکر (۱) مور کی تصغیر ۔ پیارا مور ۔ پیارا طاؤس ۔ جیسے مُرلا جھنگارے تال کنارے + دیگر ۔ مُرلا جھنگارے بادر کارے بُندیاں پڑیں مُھیتاں مُھیتاں جُھولا کن ڈالو رے امریاں + (برسات کا گیت)

(۲ ۔ پورب) پوپلا ۔ جسکے دانت نہوں + پنجابی ۔ پھپھا +

مُرلی ۔ ہ ۔ اسم مؤنث ۔ بانسلی ۔ بانسری ۔ نے ۔ الغوزہ + ونجلی +

مُرلی بجانا ۔ ہ ۔ فعل متعدّی ۔ بانسلی بجانا +

مُرلی بجنا ۔ ہ ۔ فعل لازم ۔ (ہندو) (۱) بانسلی بجنا (۲) طوطی بولنا ۔ اقبال یاور

[سلہ] اسے بچّوں کی بیماری کیواسطے گلے میں بھی ڈال دیتے ہیں +

[سلہ] مِرگا ۔ ہ ۔ اسم مذکر ۔ ہمرنگِ آہو گھوڑا ۔ غزالی منحوس مانا گیا ہے

مرل

ہونا۔ دور دورا رہنا۔ عیش کے ساتھ گزرنا۔ جیسے اُس کی اچھّی مُرلی بجگئی۔ یعنی خوب گزر گئی (۲) دست آنا۔ پڑ پڑ بولنا۔ گانڑ چلنا +

مُرلی دھر ۔ ہ۔ اسم مذکّر:۔ مُرلی دھرنے والا کرشن جی کا لقب جو بانسلی کے شوق کے سبب پڑ گیا تھا + جنسی کا بجیا۔ کانا۔ کنھیّا۔ شام +

مُرلی دُھن ۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ بانسلی کی دلکش آواز + بانسلی کی سُریلی آواز +

مُرلیا ۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ مُرلی کی تصغیر (گیتوں میں) ؎

مُرلیا رے یاں نہ بجاؤ شام
ہرے ہرے بانس کی بنی رے مُرلیا نکسو ہے جات پران (گیت)

مُرلیا باجنا ۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (گنوار) اوّل معلوم۔ دوم۔ گانڑ چلنا۔ دست آنا۔ پڑ پڑ بولنا۔ جیسے اب کوئی دم کو مُرلیا باجیگی +

مُرّ ۔ ع۔ اسم مذکّر:۔ ایک قسم کے تلخ گوند اور اُس کے درخت کا نام جو ملک عرب نیز ابی سینیا میں خاصکر پایا جاتا اور ہندی میں بول بروزن گول کہلاتا ہے۔ مزاجاً دوم درجہ میں گرم وخشک۔ تسکین کرتا دست لاتا مادّہ فاسد کو پکاتا اور ریاح کو تحلیل کرتا ہے۔ یُونانی عبرانی۔ لاطینی وغیرہ سب زبانوں میں ذرا ذرا سے فرق یا اعراب کے تغیر و تبدّل سے مگر زیادہ تر بفتح یہ لفظ پایا جاتا ہے لیکن اصلاً عربی ہے۔ کیونکہ عربی میں مُرّ بمعنی تلخ آیا اور اسی سے یہ نام پایا ہے + (اگر کسی برتن یا بورے پر اس گوند کو جمع کریں اور زمین پر ٹپکنے نہ دیں تو اُسے مُرصاف کہتے ہیں)

مُرّمکّی ۔ ع۔ اسم مذکّر:۔ وہی مُرّ ہے جس کا اُوپر بیان ہوا۔ چونکہ نواح مکّہ معظمہ میں اعلیٰ قسم کا پیدا ہوتا ہے اِس وجہ سے اطبّاء یُونانی اپنے نسخوں میں تخصیص کے ساتھ مُرّمکّی لکھا کرتے ہیں جس طرح سناء مکّی حُضُض مکّی وغیرہ +

مَرَم ۔ س۔ اسم مذکّر:۔ (ہندی بفتح اوّل و ثانی) (۱) علم۔ دانش۔ ودیا۔ گیان بُدھ۔ بچار۔ (۲) مقصد۔ مطلب۔ غرض۔ مدعا۔ منورتھ (۳) حال۔ احوال۔ کیفیت۔ بیتی۔ سرگزشت + تعلّقات (۴) راز۔ بھید + دل کی حقیقت۔ حقیقتِ حال۔ (میراں بائی کا بھجن)

میں تو رام دِوانی میرو مرم نہ جانے کوئے گھائل کی گت گھائل جانے جو کوئی گھائل ہوئے
بندرابن کے برج کو مرم نہ جانے کوئے ڈال ڈال اور پات پات میں ہر کی چرچا ہوئے (بھجن)

نرت ارتھ کو بوجھت ناہیں ناچت ہے کبیرا
راگ تال کا مرم نہ جانے دونوں ہاتھ مجیرا (دوہا)

(۵) مجازاً باطن۔ دل۔ بطون۔ اندرونہ۔ بھیتر۔ اندر ؎

ماتا تیرے راج یاں سُکھی رہے دن رات اب کوئی ایسا نہیں جو سُنے مرم کی بات۔ (دوہا)

مرم

دھراُدھکا سب پُوچھن لاگے کِتنم پیر پوارا
دو مرم کا کوئی نہ پوچھے مطلب کا جگ سارا (بھجن)

مُرَم ۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ وہ چکنی مٹّی جو کنکروں میں سے جھاڑ جھاڑ کر نکالتے اور چھتوں پر بارش کے دنوں میں درزیں بھر جانے کے واسطے ڈالتے ہیں + کنکریلی مٹّی + پتھریلی مٹّی۔ کنکروں کی چھَنن +

مَرَمّت ۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ (۱) اصلاح۔ درستی۔ ٹوٹی پھوٹی چیز کو سنوارنا کسی چیز کے نقص یا خلل کی درستی + ترمیم + پیوند پارا۔ پھٹے پُرانے کپڑے کی درستی۔ (۲)۔ (بازاری) گوشمالی۔ سزا۔ جُوتا کاری + مارپیٹ۔ ماردھاڑ +

مَرَمّت طلب ۔ ع۔ صفت:۔ (۱) قابلِ درستی۔ ناقص۔ ٹوٹا پھوٹا۔ اصلاح طلب۔ نادرست۔ درستی طلب +

مرمّت کرانا ۔ ا۔ فعل متعدّی:۔ (۱) درُست کرانا۔ درستی کرانا۔ پیوند پارہ کرانا۔ چیپا چاپی کرانا۔ نقص دُور کرانا۔ سنوروانا +

مَرَمّت کرنا ۔ ا۔ فعل متعدّی:۔ (۱) سنوارنا۔ درست کرنا۔ اصلاح دینا۔ نقص دُور کرنا۔ درستی کرنا۔ پیوند پارہ اور چیپا چاپی کرنا (۲)۔ بازاری (خُوب پیٹنا۔ گوشمالی کرنا۔ کان اینٹھنا۔ گت بنانا۔ ٹھیک بنانا۔ جُوتا کاری کرنا +

مَرمِٹنا ۔ ہ۔ فعل لازم۔ (۱) مرکر بے نام ونشان اور بے نمود ہوجانا۔ معدُوم ہوجانا۔ فنا ہوجانا۔ زمین کا پیوند ہوجانا۔ مرکر تمام ہوجانا۔ نیست ونابُود ہوجانا۔ ناپید و ناپدید ہوجانا ؎

واہ رے عشق اور واہ رے چاہ مرمٹے ہم نہ پائی تیری تھاہ (سید)

(۲) تباہ وبرباد ہوجانا۔ جان دیدینا۔ کسی پر اپنی جان کھونا + عاشق وشیدا ہونا ؎

ستم پر مرمٹینگے اب ہوس کار غضب تم نے سُنادی امتحاں کی۔
کیا پھر کسی حسین پہ کہیں مرمٹے ظہیر کیوں مُردنی سی چہرے پہ چھائی ہوئی سی ہے (ظہیر)

مَرمَر ۔ یونانی الاصل۔ اسم مذکّر:۔ (ایک قسم کے نرمے سفید یا نیلگوں اور ملائم پتھر کا نام جو زیادہ تر علاقہ جبلپور و جیلپور میں پایا جاتا اور کم کم زرد و سُرخ رنگ کا بھی سُنا جاتا ہے۔ جس وقت اس پتھر کو پالش کرتے ہیں تو نہایت چمکدار اور مصفّا ہوجاتا ہے۔ لوگوں کا یہ خیال غلط ہے کہ مدّت مدید کے بعد برف سے یہ پتھر بنجاتا ہے کیونکہ کیمیائی تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ دراصل چُونہ اور کاربن کی آمیزش سے یہ پتھر کانوں میں پیدا ہوجاتا ہے۔ بعض فرہنگ نویسوں نے جو اسے عربی الاصل قرار دیا ہے محض تحقیق سے معرا ہے۔ البتہ یُونانی الاصل ثابت ہوتا ہے۔ انگریزی میں اسکو ماربل اور عربی میں رُخام کہتے ہیں۔ یُونانی کے علاوہ فرنچ میں مرمری۔ پرشیا میں مرمی۔ ہسپانیہ میں مارمول۔ جرمنی میں مارمور کہلاتا ہے ؎

میں مرمر کے یہیں بروں پہ ہُوا ہُوں   ہو مرقد بھی مرمر کے پتھر کا یارو۔ (سید)

مرمر- / مرمرکر / مرمرکے ۔ تابع فعل۔ بمشکل تمام۔ بڑی محنت اور جاں کاہی سے۔ جان جوکھوں اُٹھاکر۔ جان جوکھوں سے۔ ہلاک ہو ہو کر + جان توڑ توڑ کر۔ جیسے مرمر ڈُوم گیت گاوے ڈنار کو ہانسی آوے (کہاوت) مثالیہ فقرے جیسے مرمر کے شام کپڑی ہے۔ مرمر کے صبح کی ہے۔ مرمر کے گھر گیا ہے یعنی بمشکل سے گھر تک پہنچے ہیں مصرعہ نظیر۔ منشی کپل دیوال مرجاتو پھر کیا

پہنچے ہیں گام گام پہ کھا کھا کے ٹھوکریں   آتے ہیں جان بیچ کے مرمر کے سامنے (ظہیر)

شکر اللہ کہ آستاں کا تری   اب تو پکڑا ہے سنگ مرمر کے (نامعلوم)

کیا پوچھتے ہو عمر بھلا کیونکہ بسر کی   ڈر ڈر کے ہوئی شام تو مرمر کے سحر کی (احمد)

مرمر جانا۔ ہ۔ فعل لازم۔ ہلاک ہو ہو جانا۔ جان پر بن بن جانا۔ ہلاکت کے قریب پہنچ پہنچ جانا۔ جیسے صبح سے شام تک مرمر جاتے ہیں جب جاکر چار پیسے کماتے ہیں۔ مرزا عبد الرشید بیگ رشید ؎

آساں نہیں ہے بحر محبت کا کاٹنا   مرمر گیا ہے نہر کے لانے میں کوہ کن (رشید)

مرمر کے بچنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ مرض مُہلک یا بیماریٔ سخت سے نجات پانا۔ نئے جنم سے پیدا ہونا۔ قبر کا مُنہ جھانک کر آنا۔ بمشکل سے جانبر ہونا ؎

مرمر کے بچے فرقت دلدار کے ہاتھوں   گر صبر نہ ہوتا تو غضب آہی گیا تھا (سید)

ایک آفت سے تو مرمر کے ہوا تھا جینا   پڑ گئی اور یہ کیسی مرے اللہ نئی (نامعلوم)

مرمر کے جینا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ بمشکل جانبر ہونا۔ نئے جنم سے پیدا ہونا۔ مُہلک مرض یا بیماریٔ سخت سے نجات پانا ؎

املا دے ذرا مسیحا لب   دیکھ مرمر کے ہم جیئے ہیں اب (عزیز)

جاتی ہے کہیں جان بھلا عشق میں ناصح
اس در کی بدولت ہمیں مرمر کے جیئے ہیں (مؤلف)

مُرمُرا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ وہ بھاڑ کا بھُنا ہوا کرارا اور تھوتھا چاول جس کے چبانے سے مُرمُر کی مانند آواز نکلتی ہے۔ چِڑوے کا نقیض۔ چاولوں کو بھگو کر بھاڑ میں بھُون لینے سے مُرمُرے تیار ہوتے۔ لطیف۔ سُبک اور زود ہضم غذا خیال کئے جاتے ہیں +

مَرمَرانا۔ س۔ اسم مذکر:۔ نئی جُوتی کی چُوں چُوں۔ جُوتے کی وہ آواز جو چلنے میں برآمد ہوتی ہے (یہ لفظ صرف ہندی کتابوں میں آتا اور قلیل الاستعمال ہے) +

مُرمُرانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ چُرمُر کرنا۔ دو سخت جسموں کے ٹکرانے سے آواز نکلنا

(یہ لفظ بھی صرف ہندی کتابوں میں آتا ہے) +

مُرمُروں۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ مُرمُرا کی جمع جو حروف مغیرہ کے آجانے سے (و۔ن) کے ساتھ بنائی جاتی ہے۔ بہت سے مُرمُرے +

مُرمُروں کا تھیلا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) مُرمُروں کی بوری۔ مُرمُروں کی گون (۲۔ صفت) موٹا بھُسّ۔ گول مٹھول + نہایت فربہ اور بھولا بھالا آدمی) تن و توش والا (آدمی) ؎

کیسا کھا کھا کے شیخ پھیلا ہے   مُرمُروں کا بنا یہ تھیلا ہے۔ (ظریف)

مُرمُروں کے ستو۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ پسے ہوئے مُرمُرے جنہیں پانی میں کھانڈ یا چینی کے ساتھ گھول کر حالت بیماری میں لطیف غذا سمجھ کر دیتے ہیں۔ عربی میں سویق الارز کہہ سکتے ہیں +

مَرمَری۔ س۔ اسم مؤنث:۔ ایک قسم کا صنوبر (ہندی کتابوں میں)

مُرمُرے۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ مُرمُرا کی جمع +

مُرمُرے کا گوکھرو۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ ایک قسم کا پتلا اور مُڑا ہوا گوکھرو جو بشکل مُرمُرا سیدھا اجاتا ہے

مُرَمَّم۔ ع۔ صفت:۔ (۱) ترمیم شدہ۔ ترمیم کیا گیا۔ مرمت کیا گیا۔ اصلاح کیا گیا۔ (۲) درست کیا گیا۔ ٹھیک کیا گیا۔ سنوارا گیا۔ مرتب کیا گیا +

مَرمُستھان۔ س۔ اسم مذکر:۔ (۱) جسم کا وہ حصہ جہاں مُہلک زخم ہو (۲) عضو ماؤف۔ عضو معطل۔ از کار رفتہ عضو۔ (۳) اندرونی زخم۔ ناسور +

مُرَمَّمہ۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ (۱) ترمیم کی ہوئی چیز۔ درست کی ہوئی چیز۔ (۲) اصلاح کی ہوئی چیز۔ مرمت کی ہوئی چیز +

مَرموئے!۔ ہ۔ محاورۂ عو:۔ دعائے بد وکلمۂ تنفر جو حالت اکراہ معشوقانہ وغیرہ کے موقع پر عورتوں کی زبان سے سرزد ہوتا ہے۔ اس جگہ موئے کا لفظ صرف حقارت کے لئے آیا ہے۔ غارت ہو کم بخت۔ مرمٹو کے۔ موئے نابکار۔ تجھے خدا کی سنوار (پھٹکار)

یار بوسے لپٹ لپٹ لیا ہی کئے   مرموئے مرموئے کہا ہی کیئے۔ (اکبر)

مَرگیہا / مَرموئیدی } س۔ اسم مذکر:۔ عالم۔ فاضل۔ بخوبی پڑھا لکھا۔ گیانی۔ بُدھ وان۔ ودیاوان +

مَرَن۔ ہ۔ اسم مذکر و مؤنث حسب موقع) (۱) قضا۔ موت۔ مرگ۔ مرتو جیسے اپنا مرن جگت کی ہانسی (کہاوت) اُسے اس بات کی مرن ہے یعنی اس بات سے موت آتی ہے یا یوں کہو کہ اُسکے نزدیک اس کام کا کرنا اور مرنا برابر ہے (عو) (۲) مرنے کا وقت۔ وقت مرگ۔ مرت کال (۳) جان دینا۔ مرنا۔ چولا چھوڑنا جیسے مرن چلی اور سوگ سامنے یعنی مرنے کے واسطے بھی شگون دیکھتی ہے جو عین حماقت ہے (کہاوت)

مرن

مَرنا - ہ - فعلِ لازم - (۱) فوت ہونا - دُنیا سے گزرنا - دم نکلنا - پران چھوٹنا - سانس پُورے ہونا - وفات پانا - گُزرنا - چل بسنا + جان دینا - انتقال کرنا - جیسے اوّل مرنا آخر مرنا پھر مرنے سے کیسا ڈرنا - چوبے مریں تو بندر ہوں اور بندر مریں تو چوبے ہوں ؎

وُہی درد فرقت وہی انتظار　　بھلا مر کے کیا چین پائینگے ہم - (میر مجرُوح)
مرنے کو تو اک آن بھی کافی تھی فلک پر　　کیوں تُونے بنائی ہے جُدائی کی بڑی رات (نواب)
مینے کہا جور و کرم مرتا ہُوں تُم نہ جاؤ　　اک ناز اور ادا سے کہنے لگے وہ کب سے - (وفا)
یاقُوت نہیں ہے وہ ترے لعل سے اے شوخ　　جاؤ دب مُوئی آگ میں ہو کر خجل آتش - (سودا)
مر گیا میں تو کسی نے کہا اُس سے جا کر　　اب تو چلیئے کہ وہاں آئے اُٹھانے والے } (قطعہ)
بولے دم ساد ھ گیا ہوگا تمہارے آگے　　ہم کبھی اُسکے فریبوں میں نہیں آنے والے "

(۲) جان کو جوکھوں میں ڈالنا - ہلاک ہونا - جان دینا - جان سے گزرنا ؎

ہیں یہ سارے جیتے جی کے واسطے　　کون مرتا ہے کسی کے واسطے - (رند)

(۳) عشق ہونا - لوٹ ہونا - لٹّو ہونا - نہایت مائل یا راغب ہونا - مُتوجہ ہونا - ملتفت ہونا - مائل رہنا ؎

طاؤُس کی طرح ہیں خراماں یہ اہلِ کبر　　انسان ہو کے مرتے ہیں حیواں کی چال پر (ظفر)
فراقِ یار میں ہمکو تو مرنا زندگانی ہے　　بشر وہ کون ہے یارب کہ جو جینے پہ مرتا ہے (")
غیر کہتا ہے اُنپہ مرتا ہُوں　　مر بھی جائے خدا کرے کوئی - (نسیم بھرتپوری)
میں تو قاتل کی ہُوں اس رحمدلی پر مرتا　　مغفرت کی مرے مانگی ہے دُعا میرے بعد (منیر)
کہتے ہو وقتِ نزع یہ چُپکے سے آپ سے　　مرتا ہُوں میں تو جان تمہارے گُمان پہ (جرأت)
جنپہ دل مائل تھا آگے سو بحسرت کہتے ہیں　　اک زمانہ وہ بھی تھا جو تجھ پہ یہ مرتے رہے (")
تُو لطف کرے یا نہ کرے خوش ہو کہ ناخوش　　اِسبات پہ مرتا ہُوں کہ عاشق ہُوں ترا میں (تعیش)
کسی کی مرگ پہ اے دل نہ کیجے چشم تر ہرگز　　بہت سا رو ئیے اُس پر جو اس جینے پہ مرتے ہیں (سودا)
گُزر اُسکا ہے کوئے غیر میں جی سے گزرتا ہوں　　رقیبوں پر وہ مرتا ہے ستم ہے جسپہ مرتا ہُوں (نکہت)

(۴) عاشق ہونا - فریفتہ ہونا - شیفتہ ہونا + مِٹنا - محو ہونا - پسنا + شیدا ہونا - مفتُوں ہونا + دل دینا + دل آنا - طبیعت آنا ؎

تجھپہ کیوں اک جہان مرتا ہے　　یہ تو مانا کہ تُم مسیحا ہو + + + + (مجرُوح)
مرد تم پری پر وہ تم پر مرے　　ذرا مجھسے اب ہٹ کے بیٹھو پرے - (میر حسن)
میرے مرنے سے مُوئی اُسپر خلق　　میں نہ مرتا تو پھر نہ مرتا کوئی - (معروف)
بُھولے اللہ کو تقصیر اسے کہتے ہیں　　بُت پہ ہم مرتے ہیں تعزیر اسے کہتے ہیں (ناسخ)
پروانہ وار جلنا دستور ہے ہمارا　　اُس شمع رُو پہ مرنا مشہور ہے ہمارا - } شیفتہ
تجھپہ اے دلبرِ عالم جو ہر اک مرتا ہے　　اسلئے مرنے سے میرے کوئی غمناک نہیں

مرن

تم جانتے تو ہُے کہ مروّت نہیں ذرا　　مرنا تمہیں بُتوں پہ شرر کیا ضرور تھا - (شرر)
ہم اُسپہ مرتے ہیں مدت سے اور وہ کہتا ہے　　قسم خدا کی ہمیں تو یہ اب ہوا معلُوم - (نظیر)
پھر اُسی بیوفا پہ مرتے ہیں　　پھر وہی زندگی ہماری ہے - (غالب)
شائد کسی پہ تُو بھی مرنے لگا ہے شیدا　　درد و الم عیاں ہے تیری جو گفتگو سے (شیدا)
سانولے رنگ پہ مرنا نہیں اچھا صابر　　چور ہے وہ جو اندھیرے کو ہے چاہا کرتا (مرزا صابر)
مرتے ہیں ایسے قاتلِ بیدرد پر کہ ہائے　　ہم موت ہی سمجھتے ہیں عہدِ شباب کو (مُبین)
سنبھالا ہوش تو مرنے لگے حسینوں پر　　ہمیں تو موت ہی آئی شباب کے بدلے (سخن)
جب اُن سے عشق میں روتا ہُوں میں ہنس ہنس کے کہتے ہیں
بتاؤ کس پہ مرتے ہو طبیعت کس پہ آئی ہے - (امانت)
جان دینے کی فکر کرتے ہیں　　حق تو یہ ہے کہ تم پہ مرتے ہیں (")
مرتا ہے جہاں تجھپہ اے قاتلِ عالم　　اب زندہ بھی پہنے ہوئے پھرتے ہیں کفن کو (وزیر)
کیا سُناتے ہو کہ ہے ہجر میں جینا مُشکل　　تم سے بیرحم پہ مرنے سے تو آساں ہو گا (مومن)
مرتے ہیں ہم نہ جیتے ہیں بیٹھے ہیں یاں دیں　　جھوٹے قسم کہ مرتے ہیں تجھ پر یہ کھائے کون (مؤلف)

(۵) کمال مشقت کرنا - از حد محنت کرنا - پچنا - کشٹ اُٹھانا - لہُو پانی ایک کرنا - جان مارنا - جیسے مرے تو کسان اور کوٹھے بھرے پدھان (۶) طرفداری کرنا - پچنا - جیسے مرد مرے نام کو - نامرد مرے نان کو (۷) پسند ہونا - مرغوب ہونا - بھانا ؎

مرتا ہُوں اس آواز پہ ہر چند سر اُڑ جائے　　جلاّد کو لیکن وہ کہے جائیں کہ ہاں اور (غالب)

(۸) کوشش کرنا - سعی کرنا - ہاتھ پاؤں مارنا - تندہی کرنا ؎

مرتے ہیں لوگ دولتِ دنیا کے واسطے　　کتّوں کی طرح لڑتے ہیں مُردار کے لیئے (رند)

(۹) مُرجھانا - کُملانا - پژمردہ ہو جانا - کِس جانا - سُوکھ جانا - جیسے پھول مرنا - پان مرنا - پودا مرنا - وغیرہ (۱۰) افسردہ ہونا - ٹھٹھرنا - بُجھنا - جیسے دل مرنا - طبیعت مرنا - بیجلب - آگ مرنا (۱۱) طاقت نہ رہنا - سکت نہ رہنا + بگڑ جانا + سُوکھ کر خراب ہو جانا - جیسے چُونا مرنا - سُہاگہ مرنا وغیرہ (۱۲) ڈُوبنا - بٹّے کھاتے لکھا جانا - مارا جانا - مار میں آنا - وصُول نہ ہونا - مثلاً اسامی مرنا - روپیہ مرنا وغیرہ - جیسے وہ غریب بھی ہزار روپے کو مرا - (۱۳) دیوالیا ہونا - ٹوٹا آنا - نقصان بیٹھنا - خسارہ ہونا - جیسے اس ٹھیکہ میں بہت سے مرے (۱۴) قمار بازوں کی اصطلاح میں ہارنا (۱۵) افعال کھیلنے کے قابل نہ رہنا - ہارنا - جیسے کبڈی میں مرنا - گینہ تڑی میں مرنا وغیرہ (۱۶) خاکستر ہونا - دھات کا جلکر راکھ ہونا - کُشتہ ہونا - خاک ہونا - جیسے پارہ مرنا - (۱۷) تباہ ہونا - برباد ہونا - جیسے سُود دیتے دیتے کسان مرے جاتے ہیں (۱۸) سونا - آنکھ جھپکانا - نیند لینا - خوابیدن کا ترجمہ ؎

مرن

سودا تیری فریاد سے آنکھوں میں کٹی رات   ہونے کو سحر آئی ہے ٹک تو کہیں مر بھی (سودا)

(غصے کی حالت میں کہتے ہیں) (۱۹) شرم سے زمین میں گڑنا۔ نہایت شرمندہ ہونا۔ ازحد منفعل ہونا ؎

غیر جب کہتا ہے اُس پر میں بھی مرتا ہُوں تب آہ   وہ تو کیا مرتا ہے بس غیرت سے مرجاتا ہُوں میں (؟)

(۲۰) نہایت بیزاری اور خفگی ظاہر کرنے کے موقع پر بھی یہ لفظ آتا ہے۔ جیسے جاؤ مرو۔ وہ بھی جاکر مر رہا ؎

آپ اے حضرتِ دل جائیں وہیں مرنے کو   مجھے لیجا کے نہ مٹی مری برباد کریں (مطلب)

(۲۱ مرکبات میں) جذب ہونا۔ اندر جانا۔ جیسے چھت۔ بُنیاد یا دیوار وغیرہ میں پانی مرنا (۲۲) پِٹنا۔ جیسے نرد یا گوٹ یا مُہرے یا رنگ کا مرنا (۲۳) جاتا رہنا۔ دب جانا۔ خواہش نہ رہنا۔ جیسے بھُوک مرنا۔ (۲۴) مُردار ہونا۔ جان نہ رہنا جیسے جسم کی کھال مرنا۔ (۲۵) حسد سے جان دینا۔ حسد کرنا۔ جلنا۔ جلے مرنا۔ رشک کرنا۔ جیسے پرائے دھن پر مرے چور + اُسکی دولت دیکھ دیکھ کر کیوں مرتا ہے (۲۶) افسوس کرنا رونا پیٹنا۔ مصیبت ہونا ؎

مرتا ہُوں یوں کہ بستۂ فتراک کیوں نہیں   میں ہُوں وہی کہ تم جسے نخچیر کر چکے۔ (انور)

ہمکو کچھ اور غم نہیں اے مہرباں مگر   مرنا یہ ہے کہ ہستی میں آئے عدم سے کیوں (آغا)

(۲۷) بجھنا۔ سرد ہونا۔ جیسے پیاس مرنا ؎

تشنہ کو آبِ خنجرِ قاتل ملا نہ ہائے   آخر کو پیاس مر گئی گھُٹ گھُٹ کے شوق میں (تشنہ)

***مرنا بھرنا**۔ ہ۔ فعل لازم:۔ مرتے دم تک نباہنا۔ اخیر تک نباہ کرنا ؎

مرجائینگے بلا سے پر تیرا دم بھرینگے   ہم تو سمجھ چکے ہیں مرنا اب اور بھرنا۔ (ظفر)

مرنا جینا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ موت اور زیست ہونا + شادی و غمی ہونا +

مرنا جینا لگ رہا ہے۔ ہ۔ محاورہ:۔ یعنی شادی و غم توام ہے۔ حیاتِ بے ثبات کا کچھ اعتبار نہیں ہے۔ دم میں کچھ ہے اور گھڑی میں کچھ ہے ؎

ٹھیرا ہے یہی جو دن بھرنا جینا   ایسا مجکو تو کیا ہے کرنا جینا } (رباعی انشا)

جو دم کہ کٹے خوشی سے سو بہتر ہے   آخر تو یہ لگ رہا ہے مرنا جینا }

مرنا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ موت ہونا۔ جیسے وہ اُنکے مرنے میں گئے ہیں۔ سرناسب کے ساتھ لگا ہوا ہے +

مرنا جینا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ موت زیست +

مُرنڈا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) گڑدھانی۔ گیہوں کو بھُونکر گرم گرم میں گڑ ملاکر جو لڈو سے بنا لیتے اور اکثر بچوں کے دانت نکلنے میں تقسیم کرتے ہیں اُنہیں مُرنڈا کہتے ہیں (۲) صفت) سوکھا ہوا۔ چُرمُر۔ کھنک

مُرنڈا کر ڈالنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) گھُٹری بنا دینا۔ توڑ مروڑ کر لڈو سا کر دینا (۲) بھُون ڈالنا (۳) چُرمُر کر دینا۔ سکھا دینا (۴) موہ لینا۔ فریفتہ کر ڈالنا۔ عاشق بنا لینا +

مرن

مُرنڈا کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) پنڈ بنانا۔ گٹھڑی بنانا۔ جیسے مار کر مرنڈا کرنا۔ (۲) بھُوننا۔ (۳) چُرمُر کرنا۔ اچُور کرنا۔ مروڑنا۔ (۴) فریفتہ کرنا۔ شیفتہ کرنا۔ شیدا بنانا + مسوسنا + لٹو کرنا ؎

گردن پہ وبال اپنی نہ لے باندھ کے جُوڑا   ہکر دل کو مرنڈا نہ مرے تُو نئے سر سے } (نصیر)

کچھ سمجھکر نہیں باندھا ترے جوڑے کا خیال + ورنہ کا فر یہ مرے دل کو مرنڈا کرتا }

مرنڈا ہونا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) چُرمُر ہونا۔ سُوکھکر اچُور ہونا۔ جیسے بچہ دو ہی دن کے بخار میں مرنڈا ہوگیا (۲) لٹو ہونا۔ عاشق ہونا۔ فریفتہ ہونا +

مرنے۔ ہ۔ مرنا کی حروفِ مغیرہ کے سبب بدلی ہوئی صُورت +

مرنے تک کی فرصت نہیں یا مرنے کی بھی فرصت نہیں۔ ۹۔ محاورہ:۔ یعنی بہت کم فرصت ہے۔ بالکل چھُوٹ نہیں۔ ذرا چھُٹکارا نہیں۔ دم بھر کی مُہلت نہیں۔ کثرتِ کار و مصرُوفیت کے مبالغہ میں بولتے ہیں ؎

یہاں تک دیکھتے ہیں روز و شب تیرے مریضوں کو   کہ مرنے تک کی بھی فرصت نہیں ہے اب طبیبوں کو (معروف)

اُس غیرتِ عیسےٰ کے جو غم میں ہُوں گرفتار   دُولہ مجھے مرنے کی بھی فرصت نہیں ملتی (دولہ)

باجی یہ نہ ملنے کے گلے سچ ہیں ولیکن   مرنے کی بھی فرصت نہیں ہوتی مجھے گھر سے (نازنین)

مرنے جائیں ملار گائیں۔ ہ۔ کہاوت:۔ آفتوں سے بے پروا ہونے والے کی نسبت بولتے ہیں۔ یعنی ایسے آزاد طبع اور بے فکر ہیں کہ مرنے کو بھی ہنسی کھیل سمجھکر گیت گاتے ہیں

مرنے جوگ یا مرنے جوگا۔ ہ۔ صفت:۔ (عو) مرن ہار۔ مرنے کے قابل۔ جان ہار ؎

کس پہ افیون اُسنے کھائی ہے   مرنے جوگے کی شامت آئی ہے (شوق)

(مسلمان عورتیں حالت خفگی میں مرنے جوگا بولتی ہیں)

مرنے سے بدتر ہو جانا۔ ا۔ فعل لازم:۔ نہایت تکلیف اُٹھانا۔ موت سے زیادہ تکلیف اُٹھانا۔ نہایت مضمحل ہو جانا ؎

مُنہ چھُپا کر آپ جب پردے کے اندر ہو گئے   مر گئے کیا بلکہ ہم مرنے سے بدتر ہو گئے (مصحفی)

مرنے کو۔ ہ۔ تابع فعل:۔ (۱) آمادۂ مرگ۔ مرنے پر مستعد (۲) قریب بمرگ۔ مرنے کو تیار۔ مرتاؤ۔ گور کنارے۔ قبر میں پاؤں لٹکائے +

مرنے کو بیٹھا ہے۔ ہ۔ محاورہ:۔ مرنے والا ہے۔ نہایت بُوڑھا اور کوئی دن کا مہمان ہے۔ قبر میں پاؤں لٹکائے بیٹھا ہے +

مرنے کو چلے کفن کا ٹوٹا۔ ا۔ کہاوت:۔ حیلہ جو کی نسبت بولتے ہیں یعنی باوجودیکہ مرنے کو جاتا ہے مگر کفن کے نہ ملنے کا بہانہ کرتا ہے +

مرنے کی ٹھاننا۔ ا۔ فعل لازم:۔ جان دینے پر مستعد ہونا۔ آمادۂ مرگ ہونا ؎

* جب ملیگا نہ وقت پہ پانی   پیاس سے آپ ہی مریگی غبانی (ظریف)

مرنے کی جو ٹھانوں گا تو میں اُس پہ مرُونگا — اے موت تجھے کیا تُو نہ اتنا مرے سر ہو۔ (حیا)

مرنے کی فُرصت نہ ملنا یا نہ ہونا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ بالکل فرصت نہ ہونا۔ بالکل چُھوٹ نہ ہونا۔ کثرتِ کار اور کمالِ مصرُوفیت کے موقع پر بولتے ہیں ؎

ہجُومِ غم سے اب تک مر نہ جاتا — مُجھے مرنے کی بھی فرصت کبھی تھی (داغ)

مرنے لگنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ فریفتہ ہوجانا۔ عاشق ہوجانا۔ جان دینے لگنا ؎

تم اترائے کہ بس مرنے لگا داغ — بناوٹ تھی جو وہ حالت کبھی تھی۔ (داغ)

مرنے والا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱۔ عو) وہ شخص جو مر گیا ہو۔ مُتوفّی۔ مغفور۔ مرحُوم جیسے مرنے والے نے تو بہتیری کوشش کی تھی پھر بھی کچھ نہ بڑھا ؎

یہ تو پُوچھیں مرے مرقد پہ گُزرنے والے — کیا گُزرتی ہے تری جان پہ مرنے والے
مدفنِ اہلِ وفا پر یہ دعا کی اُس نے — حشر کے دن بھی نہ پیدا ہوں یہ مرنیوالے
عُمر بھر عالمِ مستی میں جو معدُوم رہے — حضرتِ خضر نے دیکھے نہیں مرنے والے } داغ

(۲) عاشق۔ شیدا۔ والہ۔ مفتُونِ اُلفت۔ دل دادہ ؎

نہ ملی روزِ قیامت بھی حیاتِ جاوید — ہمنے دیکھے بہت اُس شوخ پہ مرنے والے
داغ کہتے ہیں جنہیں دیکھئے وہ بیٹھے ہیں — آپ کی جان سے دُور آپ پہ مرنے والے
حشر میں لطف ہو جب اُنسے ہوں دو دو باتیں — وہ کہیں کون ہو تم ہم کہیں مرنے والے } داغ

(۳۔ صفت) جانباز۔ سرباز۔ جان پر کھیلنے والا۔ جان کو جوکھوں میں ڈالنے والا۔ بہادر۔ شجاع۔ سُورما۔ دل چلا ؎

سُنتے نہ پھیرا جگر و دل نے صفِ مژگاں سے — سچ تو یہ دو بھی بڑے ہوتے ہیں مرنے والے (داغ)

(۴۔ صفت) آمادۂ مرگ۔ موت پر آمادہ۔ مرنے پر مُستعد ؎

قتل ہونگے ترے ہاتھوں سے خوشی اسکی ہے — آج اِترائے ہوئے پھرتے ہیں مرنے والے (داغ)

مَرْوا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ ایک خوشبُودار پودا + ایک قسم کی خوشبُودار کڑوی گھانس +

مَرْوارِید۔ ف۔ اسم مذکر:۔ موتی۔ دُر۔ گوہر۔ لُولُو۔ وہ گول گول دانے جو سیپی کے اندر سے نکلتے ہیں +

مرواریدِ ناسُفتہ۔ ف۔ صفت:۔ اَن بِندھا موتی۔ وہ چھوٹے چھوٹے موتی جو بغیر بندھے ہوتے اور ادویات میں پڑتے ہیں۔ دُرِ ناسُفتہ +

مَرْوانا۔ ہ۔ فعل متعدّی:۔ (۱) قتل کرانا۔ ہلاک کرانا۔ (۲) فعلِ بد کرانا +

مُرُوَّت۔ ع۔ اسم مؤنّث (۱) مردی۔ مردانگی۔ مردمی۔ بہادری۔ جوانمردی۔ (۲۔ ا) رعایت۔ لحاظ۔ پاسِ خاطر۔ (۳۔ ا) خُلق۔ اخلاق + انسانیت۔ بھلمنسائی۔ بھلمناہٹ۔ نیک نہادی۔ جیسے وہ بڑا مروّت کا آدمی ہے ؎

آنا ترا یہاں نہ مُروّت سے دُور تھا — ذرّے کو آفتاب بنانا ضرُور تھا۔ (میر مجرُوح)

(۴) سخاوت۔ فیاضی۔ عالی ہمّتی۔ کُشادہ دلی۔ توفیق۔ دریادلی۔ داد و دہش۔ دان پُن +

مُرُوَّت بَرَتنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ آدمیّت سے پیش آنا۔ انسانیت کا برتاؤ کرنا۔ خُلق سے پیش آنا۔ رعایت اور لحاظ رکھنا +

مُرُوَّت توڑنا۔ ا۔ فعل متعدّی:۔ رُکھائی برتنا۔ رعایت نہ کرنا۔ رُوکھا ہوجانا۔ بداخلاقی سے پیش آنا۔ پاسداری نہ کرنا۔ انسانیت ملحُوظ نہ رکھنا +

مُرُوَّت کرنا۔ ا۔ فعل متعدّی:۔ رعایت کرنا۔ لحاظ کرنا۔ ملاحظہ کرنا +

مُرُوَّت والا۔ ا۔ صفت:۔ بااخلاق۔ ملاحظہ کا + رحم دل۔ دیالُو۔ دیاونت +

مَرُوَٹ۔ ہ۔ اسم مؤنّث (ہندو) وہ رولی کی لکیر جو ہندؤں میں دُولھا دُلہن کے ماتھے اور رخساروں پر ٹھوڑی کے نیچے تک کھینچ دیا کرتے ہیں۔ مسلمان عورتوں نے اسی سے مروج کرلیا ہے کیونکہ وہ اُن خوشبودار چیزوں کو کہتے ہیں جن سے دُلہن کی مانگ بھری جاتی ہے +

مَرُوج۔ ہ۔ اسم مؤنّث۔ (عو) سُہاگ پڑے کی وہ چیزیں جو رِیت رسم کے دن دُولھا اور سات سُہاگنوں سے پسوا کر دُلہن کے مانگ میں بھری جاتی ہیں (اس لفظ کے سنسکرت میں لغوی معنی چھیل چھبیلا اور خوشبُو کے ہیں۔ چُونکہ سُہاگ پڑے میں بھی یہ چیزیں ہوتی ہیں اِسوجہ سے عورتوں نے یہ نام رکھ لیا) +

مُرَوَّج۔ ع۔ صفت:۔ رائج کیا گیا۔ رواج دیا گیا۔ ترویج دیا گیا۔ چلایا گیا۔ چلتا + رائج الوقت۔ زمانۂ حال کا۔ جاری + معمُولی۔ رسمی۔ مُستعمل +

مُرُوُر۔ ع۔ اسم مذکر۔ گزرنا۔ چلا جانا + انقضا۔ مُنقضی +

مَروڑ۔ ہ۔ اسم مؤنّث (عوام مڑوڑ) (۱) پیچ۔ پیچ و تاب + خم۔ بل ؎

شکنِ زُلف کی مانند تری اے نوخط — لکھ سکے کب قلمِ مانیٔ ارژنگ مروڑ۔ (ظفر)
پرچھائیں اپنی چال کی تُو مُنہ کو موڑ دیکھ — گردن کی یہ لچک تو کمر کی مروڑ دیکھ۔ (انشا)

(۲۔ عو) پیچش۔ زحیر۔ جیسے اِس بچّے کو آج کئی کئی دن سے مروڑ ہے (۳۔ عو) اینٹھ۔ اکڑ۔ بل۔ زور + تمکنت۔ نخوت۔ مڑک۔ جیسے وہ اپنی مروڑ میں رہتی ہے۔ (۴) تشنج۔ اینٹھن۔ کھنچاوے (۵) موڑ توڑ۔ توڑ موڑ۔ (۶) قراقُر۔ گُڑگُڑی۔ (۷۔ عو) غصّہ۔ تیہا۔ جیسے وہ اپنے مروڑ میں مری جاتی ہے +

مروڑباز۔ ہ۔ صفت:۔ اکڑباز۔ اینٹھو۔ اینٹھے خاں +

مروڑپھلی۔ ہ۔ اسم مؤنّث:۔ ایک قسم کی بلدار پھلی جو اکثر پیچش کی دوا میں پڑتی ہے +

مروڑ پھینکنا۔ ہ۔ فعل متعدّی:۔ موڑ توڑ کر پھینکدینا۔ مُوس ماس کر پھینکدینا ؎

ہمنے جوں طفلِ دبستانِ محبّت میں ظفر — پھینکا آخر ورقِ دانش و فرہنگ مروڑ (ظفر)

مروڑ دینا۔ ہ۔ فعل متعدّی:۔ موڑ دینا۔ مُرکا دینا۔ پھیر دینا ؎

قضا کے پنجہ سے ہرگز چھڑا سکے نہ وہ ہاتھ اگرچہ شیر کا دے پنجہ پہلوان مروڑ } ظفر
زباں دراز جو ہو دے نہ شمع تو گلگیر پکڑ کے چٹکی سے کیوں اُسکی دے زبان مروڑ }

مروڑ ڈالنا - ہ - فعل متعدی :- موڑ دینا - پھیر دینا - مُرکا دینا ؎

گماں نہ ہوتا کچھ اُسکو تو لیکے قاصد سے ظفر نہ ڈالتا خط کو وہ بدگمان مروڑ } ظفر
دل مرا ڈالے بلِ عشق نہ کس رنگ مروڑ پنجہ رستم کا بھی جو دیوے دمِ جنگ مروڑ }

مروڑ کر پھینکدینا - ہ - فعل متعدی :- توڑ موڑ کر پھینکدینا - چرمُر کرکے پھینکدینا - مسوس کر پھینکدینا ؎

گلوری ہمنے جو مانگی تو یہ ہوئے وہ خفا کہ پاندان سے دیئے پھینک سارے پان مروڑ } ظفر
تری بھووں سے ہے ہمسر اگر ہو مجھ میں نہ زور تو پھینکدوں ابھی ہاتھوں سے میں کمان مروڑ }

مروڑ کی بات - ہ - اسم مؤنث - اینچ پیچ کی بات + اکڑ پنے کی بات + طعنے مہنے کی بات - طنز کی بات + مُرک کی بات +

مَروڑا - ہ - اسم مذکر - (۱) پیچش + اینٹھن (۲) وہ درد جو دفع براز میں پیچ و تاب کے ساتھ ہو + و - پیچش - پیچشِ شکم - مغص ؎

یہ ہے تغیر رنگِ آسماں سے دمبدم ظاہر کہ شاید پیٹ میں کچھ اُسکے اُٹھتا ہے مروڑا سا (؟)

مروڑا اُٹھنا - ہ - فعل لازم :- پیچش کا درد ہونا - پیٹ میں پیچ و تاب ہونا - قراقُر ہونا - گُرگُری ہونا +

مروڑنا - ہ - فعل متعدی :- (۱) بل دینا - موڑنا + پھیرنا - جیسے پنجہ مروڑنا - گردن مروڑنا ؎

ذبح کرتا ہے تو کر لیکے چھُری اے صیاد لیک مت گردنِ مرغانِ خوش آہنگ مروڑ } ظفر
ہاتھ پکڑوں جو تصور سے بھی تو وہ کہوے تو مرے ہاتھ کو اتنا بھی نہ بے ڈھنگ مروڑ }

(۲) امیٹھنا - اینٹھنا - جیسے کان مروڑنا - (۳) دبوچنا - بھیچنا - دبانا - جیسے بلّی کا کبوتر کو مروڑنا - (۴) نچوڑنا - دھر کر نچوڑنا - مسوسنا - جیسے بچے کو بخار نے دو ہی دن میں مروڑلیا (۵ - عو) توڑنا - کھانا - جیسے مُفت کی روٹیاں مروڑنا +

مروڑی - ہ - اسم مؤنث :- (۱) آٹے کی وہ بتّی جو روٹی پکاتے وقت ہاتھوں کی ہتیلیوں اور اُنگلیوں سے چھٹا کر ہاتھ صاف کرتے ہیں - میل وغیرہ کی بتّی (۲) بل - پیچ - تابیدہ (۳) چوڑی دار چیز - پیچدار چیز جیسے کیل وغیرہ (۴) گُلجھٹی - گُنجلک - گرہ جیسی ڈور میں پڑجاتی ہے +

مروڑی دیکر دھونا - ہ - فعل متعدی :- بل دیکر دھونا ؎

دھوئی ہے دیکھو بطرح سے کیا اُجلی نے کچھ کی میری نئی دیکے مروڑی انگیا - (رنگین)

مروڑی دیکر سینا - ہ - فعل متعدی :- اڑھیا کر سینا - موڑ کر سینا بل دیکر دوخت کرنا ؎

کل جو مُغلانی نے سی دیکے مروڑی انگیا ہو گئی تنگ پچھاووں سے نگوڑی انگیا - (رنگین)

مڑوری کھانا - ہ - فعل متعدی :- بل کھانا - پیچ کھانا +

مروڑے - ہ - اسم مذکر :- مروڑا کی جمع +

مروڑے اُٹھنا - ہ - فعل لازم :- پیچ اُٹھنا - پیچ سے درد ہونا - پیچشِ شکم ہونا - شیخ باز علی ؎

ہے دل کو اُلفتِ زلفِ بُتاں یہ ہیں معلوم مروڑے اُٹھتے ہیں کیوں ہر زماں نہیں معلوم

مروڑے کے درد کھانا - ہ - فعل متعدی :- پیچ و تاب کے درد کھانا جو جننے کے وقت ہوتے ہیں ؎

درد کھاتی نہوں میں مروڑے کے غم نہیں کچھ مرا جنائی کو - (رنگین)

مُرَوَّق - ع - صفت :- مصفّا - صاف کیا ہوا - مُقطّر - چھنا ہوا - ٹپکایا ہوا - خالص +

مَرْوَہ - ع - اسم مذکر :- مکّہ معظمہ کی ایک پہاڑی کا نام جو صفا پہاڑی سے دو سو قدم کے فاصلہ پر ہے جنکے درمیان حاجیوں کا دوڑنا حج کے لوازمات سے ہے +

مَرْوِی - ع - صفت :- روایت کیا گیا - منقول - مذکور - ذکر کیا گیا - بیان کیا گیا - جیسے فلاں شخص سے مروی ہے یعنی منقول ہے +

مُرہا - ہ - اسم مذکر :- ہندو عو (پُورب - گیتوں میں آتا ہے) (۱) یتیم - ویسیر - وہ شخص جسکے ماں باپ مرگئے ہوں (۲) نگوڑا نا ٹھا (۳) مُوا - نگوڑا (۴) نٹ کھٹ - شریر - ڈنگئی - ٹونگر - جیسے مُرہا گاری دیگھو گُتیاں کون ناتے (گیت)

مَرَہٹّا یا مرہٹہ - ہ - اسم مذکر :- ایک بہادر قوم کا نام جو اصل میں مہاراشٹر کی رہنے والی ہے + مہاراشٹر کا باشندہ + مرہٹا قوم کا آدمی +

مَرَہٹی - ہ - اسم مؤنث :- (۱) مرہٹوں کے مُلک سے متعلق (۲) مرہٹوں کی بولی - مرہٹی زبان (۳) ایک قسم کا گیت - لاؤنی - (۴) مرہٹوں کی عملداری جسمیں نہایت بدانتظامی خیال کیگئی ہے + مجازاً بدانتظامی - ناپُرساں حالی - بدعملی - ابتری +

مرہٹی گھس گھس - ہ - اسم مؤنث :- بادشاہ گردی - افراتفری - بلوہ - فساد - ہلچل - ہنگامہ - کھل بلی - سکھا شاہی - شاہ جی کی عملداری - بدعملی - بدنظمی - ناپُرساں حالی - اندھیر +

مرہم - ع - اسم مذکر :- (۱) ایک قسم کی گاڑھی اور چکنی دوا جو زخم میں بھری یا اُسکے اُوپر چیتھڑے یا کپڑے کی پٹی خواہ بھاہے پر لگا کر چپکائی جاتی ہے (۲) مجازاً لیپ - ضماد - پٹی - پلاستر ؎

سوزش اپنے داغ میں بھی ہے برنگِ آفتاب چاہئے جرّاح مرہم صبح کے کافور کا - (راسخ)

شکل مرہم دیکھکر ڈرتا ہے میرا زخمِ دل کھول کر آنکھ اپنی دیکھا ہے جو مُنہ سوفار کا - (ظہیر)

مرہم پٹی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ زخم کا علاج معالجہ۔ زخم کی دوا دارو۔ زخم کی درستی +

مرہم پٹی کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ زخم کا علاج معالجہ کرنا۔ زخم کی دوا دارو کرنا۔ زخم کا علاج کرنا + مرہم لگا کر پٹی باندھنا +

مرہم پٹی ہونا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ زخمی کا علاج معالجہ ہونا + زخم کی دوا دارو ہونا۔ زخم پر لیپ یا ضماد کیا جانا ٥

گو زخمی ہیں ہم پر اُسے کیا غم ہے ہمارا   اب تک بھی نہ پٹی ہے نہ مرہم ہے ہمارا۔ (مصحفی)

مرہم دان۔ ع + ف۔ اسم مذکر:۔ مرہم رکھنے کا ڈبا۔ مرہم کا بکس +

مرہم لگانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ مرہم چپڑنا۔ مرہم کا لیپ کرنا۔ زخم کی دوا لگانا +

مرہن۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ سوکھا اکٹا ہوا تمباکو۔ تمباکو کا چورا + بھوک +

مرہون۔ ع۔ صفت:۔ رہن کیا گیا۔ گرو رکھا گیا +

مرہونِ منت۔ ع۔ صفت:۔ احسان کی عوض گرو۔ ممنون۔ احسانمند۔ شکر گزار۔ مشکور +

مرہونہ۔ ع + ف۔ صفت:۔ رہن کردہ شدہ۔ گرو رکھی ہوئی۔ جیسے جائداد مرہونہ +

مُرّی۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ (پورب) گُھنڈی۔ گنجلک۔ گرہ۔ پھندا + وہ مروڑسی جو ڈور بٹتے وقت پڑجاتی ہے ٥

ہم بھی کم ملتے تھے جب تک جی میں بل رکھتے تھے تم
اب وہ مُرّی کھل گئی اُلفت کا ڈورا بڑھ گیا (ہجر)

مری۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ وبا۔ طاعون۔ مرگ و میر۔ وبائے عام۔ مرضِ عام + جیسے ہیضہ۔ چیچک وغیرہ + مرگِ عام (۲) وبائے حیوانات۔ مرگا مرگ۔ (۳۔ صفت مؤنث) مُردہ۔ کُشتہ۔ موئی۔ (۴) کُشتہ ہوئی۔ مُردہ ہوئی۔ ماری گئی +

مری پڑنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ وبا ہونا۔ وبا پھیلنا۔ کثرت سے موتیں ہونا +

مری جون۔ ہ۔ صفت:۔ نہایت سست رفتار + انہد کاہل + مُردہ صفت +

مری لیا۔ ہ۔ اسم صفت:۔ عوام۔ مرنے جوگا۔ موت لیا۔ قابلِ مرگ + (ع)

مری مٹی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (گنوار عو) دیکھو (موئی مٹی) +

مُری۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ (۱) چینی ہڈی۔ استخوانِ نرم + گلے سے معدہ تک کی نلی۔ نرخرہ +

مری جان۔ ا۔ کلمۂ محبت:۔ (صحیح میری جان کا مخفف) جانِ من۔ میرے پیارے۔ عزیزِ من۔ مائی ڈیئر ٥

رکھے چُپ جان مری مت دلِ بیمار نکال   کچھ تو اب منہ سے مری جان تو سکار نکال (جرأت)

بیگانگیِ خلق سے بیدل نہ ہو غالب   کوئی نہیں تیرا تو مری جان خدا ہے (غالب)

مرّیخ۔ ع۔ اسم مذکر:۔ مشہور ستارہ۔ جلادِ فلک۔ جنگ کا دیوتا۔ ایک آتش مزاج یا منحس

ستارے کا نام جو ساتویں آسمان پر ہے ٥

بلباسِ سرخ پہنکر جو وہ جوان نکلا   پناہ مانگتا مریخ آسمان نکلا۔ (آتش)

مُرید۔ ع۔ صفت:۔ (۱) ارادہ کرنے والا۔ ارادت رکھنے والا۔ پیرو۔ مُعتقد ٥

ہے طریق اپنا رندانہ   پیر و مُرشد کا میں مُرید نہیں۔ (رند)

(۲) مطیع۔ فرماں بردار۔ جیسے زن مُرید۔ (۳۔ اسم مذکر) دینی شاگرد۔ چیلا۔ بالکا۔ گرگا۔ مُرشد +

مُرید کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ (۱) مونڈنا۔ چیلا بنانا۔ بالکا بنانا (۲) تابع کرنا۔ فرمانبردار بنانا +

مَرِیض۔ ع۔ اسم مذکر:۔ علیل۔ بیمار۔ روگی +

مریَل۔ ہ۔ صفت:۔ نہایت دُبلا۔ لاغر۔ ضعیف و زار۔ نحیف و ضعیف۔ مرتیلا +

مریَل ٹٹو۔ ہ۔ صفت:۔ نہایت سست +

مَریَم۔ ع۔ صفت:۔ (۱) لغوی معنی۔ کُواری۔ کنیا۔ دوشیزہ۔ باکرہ۔ (۲) پارسا۔ پتی برتا۔ پاک دامن۔ باعصمت۔ اچھوتی (۳۔ اسم مؤنث) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کا نام جنکو کسی مرد کی قربت کے بغیر قدرتِ خدا سے حمل رہا اور اُس سے حضرت ممدوح پیدا ہوئے +

مریم کا پنجہ۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ ایک خوشبودار گھانس کا نام جو بشکل پنجہ ہوتی ہے اُسکی نسبت مشہور ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے جنتے وقت اُسپر ہاتھ رکھا تھا اور اسی سبب سے اُسکی یہ شکل ہوگئی تھی کہتے ہیں جبہی سے اُسکا یہ خاصہ ہوگیا تھا کہ جہاں اُس گھانس کو پانی میں ڈال کر حاملہ کے آگے رکھا اور بچہ آسانی سے پیدا ہوگیا۔ بعض نے لکھا ہے کہ اِس گھانس کی خاصیت بھی یہی ہے اور اسکو بخورِ مریم بھی کہتے ہیں۔ ہندوستان میں چرچٹے کے جڑ کی بھی یہی خاصیت ہے کہ جہاں اُسے عورت کے پیٹ سے باندھا اور بچہ آسانی سے پیدا ہوگیا ٥

اُس زلفِ فتنہ زا کے لئے اے مسیح دم   کچھ دستِ شانہ پنجۂ مریم سے کم نہیں (ذوق)

یہاں باعتبارِ تقدس و بزرگی شاعر نے شانہ سے تشبیہ دی ہے +

مرینہ۔ انگلش۔ MERINO میرینو۔ اسم مذکر:۔ اصل میں میرینو ایک قسم کے پہاڑی بھیڑ کا نام ہے جو ہسپانیہ میں پایا جاتا اور اُسکی اُون نہایت ملائم ہونے کے سبب اُس سے جو کپڑا بنایا جاتا ہے اُسکو بھی میرینو کہنے لگے ہندوستان والوں نے اسی کو مرینہ بنا لیا +

مُڑ آنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ لوٹ آنا۔ واپس آجانا۔ اُلٹا چلا آنا +

مُڑ

مُڑجانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ خمیدہ ہوجانا + پھرجانا + واپس ہوجانا +

مَڑَک۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (۱۔ عو) بل۔ کجی۔ ٹیڑھ + مروڑ + اینٹھ۔ اکڑ۔ تمکنت۔ جیسے اپنی مڑک نہیں چھوڑتی + اُسکی مڑک چلی ہی جاتی ہے (۲) کُلیہ قاعدہ۔ نتیجۂ کُلّی۔ گُر۔ (۳) حکمتِ عملی۔ لطائف الحیل۔ داؤں گھات۔ توڑجوڑ۔ جگت۔ ساز باز۔ آنٹ سانٹ +

مُڑکرنہ دیکھنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ پھرکرنہ دیکھنا۔ مُنہ موڑکرنہ دیکھنا۔ دوبارہ نہ دیکھنا + بات نہ پوچھنا۔ خاطر میں نہ لانا ؎

نہیں رُخ سے نقاب اُسکی اگر محفل میں اُٹھ جائے   تو پروانے کبھی مُڑکر نہ دیکھیں شمع روشن کو (مُبین)

مُجھے چلتے دم تُونے مُڑکر نہ دیکھا   گلہ تجھسے اے تیغ قاتل یہی ہے۔ (حامد)

مُڑمُڑکر دیکھنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ پھرپھرکر دیکھنا۔ اپنے کسی عزیز کا جاتے وقت اپنے عزیزوں کو باربار دیکھنا۔ جُدائی کا افسوس ظاہر کرنا +

مُڑکنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (پُورب) چٹکنا۔ ٹُوٹنا۔ چٹ چٹ ٹُوٹنا۔ جیسے چوڑیاں مُڑکنا +

مُڑنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) بل کھانا۔ خم کھانا۔ خمیدہ ہونا۔ (۲) پھرنا۔ واپس ہونا۔ لوٹنا۔ رجعت کرنا۔ اُلٹا پھرنا +

مُڑوانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) بل دلوانا۔ خمیدہ کرانا۔ جیسے گوکھرو مُڑوانا۔ (۲) واپس کرانا۔ اُلٹا پھروانا + لوٹانا۔ رجعت قہقری کرانا +

مَڑورا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (عوام) دیکھو (مروڑا) +

مَڑورنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (عوام) دیکھو (مروڑنا) +

مَڑوڑی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (عوام) دیکھو (مروڑی)

مَڑھنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (ہندو) منڈھنا۔ نقارے پر کھال چڑھانا + پوشش کرنا +

مَڑھی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (ہندو) کُٹی۔ فقیر کی جھونپڑی۔ صومعہ + معبد۔ مندر +

مزا۔ ف۔ اسم مذکر:۔ (صحیح ف۔ مزہ) اگرچہ اُردو میں الف سے بھی بعض بعض موقع پر بہ لحاظ قافیہ بعض موقع پر باعتبار بول چال لکھتے ہیں مگر ہم نے صحت پر خیال کرکے اِس لُغت کو اپنی جگہ پر لکھا ہے +

مِزاج۔ ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) آمیزش۔ ترکیب۔ امتزاج + بناوٹ۔ ساخت + میل جول۔ (۲) باصطلاح اطبّا وہ کیفیت جو مختلف چیزوں یا اربعہ عناصر کے ملنے سے پیدا ہو چنانچہ اسی وجہ سے انسان کی سرشت طبیعت اور خمیر پر اسکا اطلاق ہونے لگا کیونکہ وہ اربع عناصر کے امتزاج سے پیدا ہوئی ہے (۳) گُن۔ خاصیت۔ خاصّہ۔ طبیعت۔ اثرِ عناصر۔ کیفیت ؎

آتے ہی فصل گُل کے جنوں ہوگیا ہمیں   بدلی جو رُت مزاج برابر بدل گیا۔ (صبا)

مزا

(۴) عادت۔ خُو۔ خصلت۔ سبھاؤ۔ طینت ؎

بیکلی بیخودی کچھ آج نہیں   ایک مدت سے وہ مزاج نہیں۔ (میر)

کس مُنہ سے کہتے ہو کہ ترا وقت ٹل گیا   کچھ آپ کا مزاج نہ تھا جو بدل گیا (نسیم دہلوی)

(۵) مادّہ۔ ماہیت۔ اصلیت۔ جوہر۔ حقیقت۔ بہار (۶۔ ع) غرور۔ دماغ۔ کبر۔ نخوت۔ تمکنت (۷۔ ع) دل۔ طبیعت۔ جیسے مزاج مُبارک۔ آپ کا مزاج کیسا ہے ؎

جب گھونگٹ اُسکا ہے کیونکر مزاج   وہ کہیگا مجکو ہے تخفیف آج۔ (حسن)

(۸۔ ع) ناز۔ نخرہ۔ چوچلا۔ جیسے رنڈی کا سا مزاج کرتے ہو +

مِزاج آنا۔ ع۔ فعل لازم:۔ تمکنت آنا۔ نخوت ہونا۔ دماغ ہونا ؎

نادم ہوئے تھے ہم سے بہت گل بگڑ کے تم   بیوجہ آج آپ کو پھر آگیا مزاج۔ (شہیر)

(یہ محاورہ خاص بھوپال کا معلوم ہوتا ہے کیونکہ مزاج آنا اور کہیں نہیں سُنا گیا)

مِزاج برہم ہونا۔ ع۔ فعل لازم:۔ طبیعت بگڑنا۔ دل ناراض ہونا۔ مزاج خراب ہونا۔ بدمزاج ہونا۔ مزاج پر غصے یا خفگی کا طاری ہونا ؎

کہتے ہو کچھ کہو کہوں کیا خاک   جانتا ہوں مزاج برہم ہے (داغ)

مِزاج بگاڑنا۔ ع۔ فعل متعدی:۔ عادت بگاڑنا۔ عادت خراب کرنا۔ مزاج میں غصہ اور خشونت پیدا کردینا ؎

غصہ اُٹھا اُٹھا کے یُونہیں بار بار کا   اے دل مزاج تُونے بگاڑا ہے یار کا۔ (تپش)

مِزاج بگڑنا۔ ع۔ فعل متعدی:۔ (۱) دیکھو (مزاج برہم ہونا) ؎

آئینہ دیکھنا تجھے مدنظر نہ تھا   بگڑا ہوا مزاج ترا پیشتر نہ تھا۔ (تشنہ)

(۲) مزاج کے اعتدال میں فرق آنا۔ ایک حالت پر مزاج نہ رہنا +

مِزاج بے مزہ ہونا۔ ع۔ فعل لازم:۔ طبیعت کا علیل و ناساز ہونا۔

ہے لبِ نمکیں علاج میرا   پر بے مزہ ہے مزاج میرا۔ (میر تقی)

مِزاج پانا۔ ع۔ فعل متعدی:۔ رُخ پانا۔ توجّہ پانا۔ جیسے مزاج پاتے ہیں تو کچھ کہتے ہیں + (عورتوں کا محاورہ ہے)

مِزاج پُرسی۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ چگونگیِ مزاج +

مِزاج پُرسی کرنا۔ ع۔ فعل متعدی:۔ خیروعافیت دریافت کرنا +

مِزاج پُوچھنا۔ ع۔ فعل متعدی:۔ (۱) مزاج پُرسی کرنا۔ طبیعت کا حال دریافت کرنا۔ خیریت پُوچھنا۔ خیروعافیت دریافت کرنا ؎

پُوچھے کوئی مزاج تو اللہ رے غرور   کہتے نہیں وہ شکر ہے پروردگار کا (داغ)

(۲) خبر لینا۔ لتاڑنا۔ سزا دینا۔ کیفرِ کردار کو پہنچانا ؎

باتِ حسرت کرے آزادِ دیوانہ مزاج پوچھتی ہے بوالہوس کا تیغ جانا نہ مزاج (آزاد)

مزاج پیٹی ۔ اِ ۔ صفت :۔ عو ۔ دماغدار ۔ مُدمّغ ۔ نک چڑھی ✤

مزاج دار ۔ ف ۔ صفت :۔ تمکنت والا ۔ خود پسند ۔ مغرور ۔ مُتکبّر ۔ بانخوت ۔ دماغدار ۔ نازک طبع ۔ مُدمّغ ۔ پُر تمکنت ✤

مزاج داں ۔ ف ۔ صفت :۔ مزاج سے واقف ۔ طبیعت سے واقف ۔ مزاج شناس ۔ عادت سے واقف ۔ دخیل مزاج ۔ وہ شخص جو کسی کے مزاج اور سبھاؤ پر تصرّف رکھے اور اُسکی نیکی و بدی سے بخُوبی واقف ہو ؎

جفا رقیب کے بدلے بھی ہم پہ ہونے لگی مزاجداں جو ہم اُس شوخِ نازنیں کے ہوئے (حیا)

جسکو در تک نہ بار تھا گل تک آپ کا وہ مزاجداں ہے آج
نازِ بیجا تو اُٹھ نہیں سکتے غیر تیرا مزاجداں ہی سہی } مجروح

غضب میں آئے تمہارے مزاجداں بنکر کہ بات بات میں رنجش کا ڈر ہے کیا کہیئے (ظہیر)

مزاج سامان میں نہونا ۔ ف ۔ فعل لازم :۔ عو ۔ مزاج درست نہونا ۔ مزاج بگڑنا ✤

مزاج سیدھا ہونا ۔ ف ۔ فعل لازم :۔ مزاج درست ہونا ۔ مزاج سامان میں ہونا ۔ مزاج باہم موافق ہونا ۔ راس ملنا ✤ خفگی دُور ہونا ۔ سیدھا رُخ ہونا ۔ رُخ دیکر بات کرنا

لاکھوں دُعائیں سینکڑوں کیں ہمنے منّتیں لیکن نہ ہے آپ کا سیدھا ہوا مزاج (شیریں)

مزاج شریف یا مزاجِ مُبارک ۔ اِ ۔ محاورہ :۔ آپ کے مزاج اچھے ہیں آپ کی طبیعت اچھّی ہے؟ آپ خیریت سے ہیں ہم (مزاج پُرسی کا شریفانہ محاورہ ہے)

مزاجِ عالی ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ دیکھو (مزاجِ شریف) ✤

مزاجِ عالی نہ توشک نہ نہالی ۔ اِ ۔ کہاوت :۔ جب کوئی شخص تہیدستی میں مزاج کرتا ہے تو اُسکی نسبت طنزًا یہ فقرہ کہا جاتا ہے ۔ یعنی مزاج تو امیرانہ رکھتے ہیں مگر بچھانے کے واسطے ذراسی توشک یا نہالچہ تک میسّر نہیں ہے ✤

مزاج کرنا ۔ ف ۔ فعل متعدّی :۔ دماغ کرنا ۔ اترانا ۔ اغماز کرنا ۔ تمکنت کرنا ۔ نخوت کرنا ۔ اپنے کو دُور کھینچنا ۔ ناک چڑھانا ۔ جیسے یہ مزاج اُسپر کرو جو اُٹھائے ؎

بلبلے کس سبب سے نہایت ترا مزاج سچ کہہ کہ مجھ سے کس لیئے تُونے کیا مزاج (شیریں)

ٹھائیں جا کے گُلستاں میں ناز کِس کِس کا مزاج کرتا ہے گلچیں بھی باغباں کی طرح (شرر)

مزاج کے مارے ۔ ف ۔ محاورہ :۔ غرور و نخوت کے سبب تمکنت کے باعث ۔ جیسے وہ تو مزاج کے مارے مرے جاتے ہیں ✤

مزاج میں آنا ۔ ف ۔ فعل لازم :۔ (۱) طبیعت میں آنا ۔ دل میں آنا ۔ سمجھ میں آنا ۔ خیال میں آنا ۔ جیسے مزاج میں آئے تو لے لو ورنہ اختیار ہے ؎

اگر بخشے زہے رحمت نہ بخشے تو شکایت کیا سرِ تسلیم خم ہے جو مزاجِ یار میں آئے ۔ (نامعلوم)

(۲) نخوت میں آنا ۔ تمکنت میں آنا ۔ تمکنت کرنا ۔ اترانا جیسے ایسے مزاج میں آئے کہ اپنے افسر کو بھی کچھ نہ سمجھا ✤

مزاج نہ پانا یا مزاج نہ ملنا ۔ ف ۔ فعل متعدّی :۔ دماغ نہ پانا ۔ دماغ نہ ملنا ۔ نہایت مغرور یا متکبّر ہونا ۔ از حد اترانا ۔ اپنے کو دُور کھینچنا ✤ مارے غرور کے طبیعت کا حال معلوم نہ ہو سکنا ۔ مزاج سمجھ میں نہ آنا ؎

پیراہن اُس جواں نے جو پہنا ہے چھال کا ملتا نہیں چمن میں مزاج اک نہال کا ۔ (آتش)

مزاج والا ۔ ف ۔ صفت :۔ مردُم پُر تمکنت و بانخوت ۔ مغرور ۔ متکبّر ؎

غلام ہم تو ہیں ایسے مزاج والوں کے کہ جنکے ساتھ کسی ڈھب کی جنکو راہ نہیں (انشا)

مزاج والی ۔ ف ۔ صفت :۔ مؤنث (دیکھو مزاج والا) ✤

مزاج ہونا ۔ اِ ۔ فعل لازم :۔ غرور ہونا ۔ تمکنت ہونا ۔ دماغ ہونا جیسے گرمی میں سقّوں کے بھی مزاج ہو جاتے ہیں ؎

ہوتا ہے بُوئے صحبتِ ظاہر سے بد دماغ کچھ اَور ہی مزاج ہے تیرے علیل کا ۔ (انور)

مزاجاً ۔ ع ۔ تابع فعل :۔ (۱) از روئے مزاج ۔ از روئے طبیعت (۲) بالخاصیت ۔ بالخواص ✤

مزاجن ۔ اِ ۔ صفت :۔ (ہندُو عو مگر زیادہ مِجاجن) مدمّغہ ۔ مزاجدار ۔ خود پسند تمکنت والی ۔ جیسے دوئے رے مجاجن ؟ سیدھے مُنہ سے بات بھی نہیں کرتی

مزاجو ۔ اِ ۔ صفت :۔ (ہندُو عو ۔ زیادہ مجاجو) دیکھو (مزاجن)

مِزاح ۔ ع ۔ اسم مؤنث :۔ خوش طبعی ۔ ہنسی ۔ ٹھٹّا ۔ ظرافت ۔ مذاق ۔ چُہل ✤

مُزاحِم ۔ ع ۔ صفت :۔ روکنے والا ۔ مزاحمت کرنے والا ۔ اٹکانے والا ۔ سدِّ راہ ۔ مانع ۔ حائل ۔ حارج ۔ متعرّض ✤ صدمہ روکنے والا ۔ ٹکر جھیلنے والا ✤

مُزاحم ہونا ۔ ف ۔ فعل لازم :۔ سدِّ راہ ہونا ۔ مانع ہونا ۔ حائل ہونا ۔ متعرّض ہونا ۔ خارج ہونا ✤ چلتی گاڑی میں روڑا اٹکانا ۔ ہوتے ہوئے کام کو روکنا ✤

مُزاحمت ۔ ع ۔ اسم مؤنث :۔ روک ۔ تعرّض ۔ اٹکاؤ ۔ مُمانعت ✤ روک ٹوک ✤

مَزار ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ (۱) زیارت کرنے کی جگہ ۔ بزرگوں کا مقبرہ ۔ درگاہ ۔ آستانہ ۔ مرقدِ بزرگاں ۔ پیر یا سیّد یا ولی کا تھان (۲) قبر ۔ تُربت ۔ گور ۔ مرقد ✤

نازنے دی نہ رخصت آگے اُسے دو قدم جب مرا مزار رہا ۔ (وزیر)

(۳ ۔ ظرافتاً) ٹھکانا ۔ مکان ۔ جائے سکونت ۔ مسکن ۔ جیسے ہم آپ کے مزار پر دو دفعہ گئے مگر آپ نہ پائے ✤ (اب سے سو برس پہلے میر تقی نے مزار کو مؤنث باندھا تھا اب مذکر بولتے ہیں ؎

کیا ظلم ہے اُس خُوبیِٔ عالم کی گلی میں جب ہم گئے دو چار نئی دیکھیں مزاریں ۔ (میر تقی)

رشک نے بھی ایک جگہ مؤنث باندھا ہے +

مُزارِع ۔ع۔ اسم مذکر:۔ کھیتی کرنے والا۔ کسان۔ کشاورز۔ کاشتکار۔ زراعت کرنے والا۔ جوتا +

مزامیر ۔ع۔ اسم مذکر:۔ (مزمور کی جمع) (۱) عبرانی سارنگیاں یا بانسریاں + بانسلی۔ الغوزہ۔ نے۔ مرلی۔ (۲) راگ۔ گیت۔ سرود۔ مجازاً مطربوں کے سب ساز (۳) بھجن۔ وہ دعا جو راگ میں کی جائے۔ استتی + داؤد کا گیت زبور۔ بعض نے حضرت سلیمان کا راگ یا بھجن بھی لکھا ہے +

مزامیرِ داؤد ۔ع۔ اسم مذکر:۔ کتابِ زبور جو داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی +

مُزاوجت ۔ع۔ اسم مؤنث:۔ زوج ہونا۔ جوڑا لگنا۔ مناکحت۔ بیاہ۔ شادی۔ گٹھ جوڑا + میاں بیوی کا رشتہ ہونا +

مُزاولت ۔ع۔ اسم مؤنث:۔ کسی کام کو ہمیشہ کرنا۔ وِرد۔ استعمال۔ روزمرّہ برتاؤ + مشق + سعی و کوشش +

مزبور ۔ع۔ صفت:۔ لکھا ہوا۔ مرقوم الصدر +

مُزجات ۔ع۔ صفت:۔ تھوڑا۔ اندک۔ بے اعتبار۔ ہیچ پوچ۔ ناچیز۔ ادنےٰ

مُزخرف ۔ع۔ اسم مؤنث:۔ (زر اندودہ) جھوٹی بات۔ وہ جھوٹی بات جو سچی بات کی مانند آراستہ ہو۔ زر اندودہ بات۔ ملمع کی ہوئی بات۔ بناوٹ کی بات۔ جعلی بات +

مُزخرفات ۔ع۔ اسم مؤنث:۔ (مزخرف کی جمع) جھوٹی باتیں۔ واہیات باتیں۔ بیہودہ باتیں۔ لغو باتیں + چکنی چپڑی اور ظاہری ٹیپ ٹاپ کی باتیں +

مُزد ۔ف۔ اسم مؤنث:۔ مزدوری۔ اجرت + (وَین خواہ دَین کا اجورہ) + طلب۔ تنخواہ۔ مشاہرہ۔ محنتانہ + بدلہ۔ جزا۔ صلہ۔ پاداش +

مزدور ۔ف۔ اسم مذکر:۔ بیگاری کا نقیض۔ مزدوری کرنے والا۔ اجرت پر کام کرنے والا۔ قلی۔ کمیرا۔ فالتُو۔ باربردار۔ بارکش۔ بوجھا اٹھانیوالا۔ بیلے دار +

تجھ دی کوہکن و قیس سے مجکو نسبت کوئی دیوانہ نہیں میں کوئی مزدور نہیں (داغ)

زاہد کو کعبہ کی جانب کھینچتے ہو کیوں مجھے جی نہیں لگتا کسی مزدور کا بیگار میں۔ (آغا)

مشتاق اسقدر نہیں بندے جمال کے اُٹھے نظر تو پھینکدیں پُتلی نکال کے
تیور ہی اور ہوتے ہیں اہلِ کمال کے آنکھیں نکالیئے گا ذرا دیکھ بھال کے
نوکر کسی کو رکھ لو ستانے کے واسطے
مزدور ڈھونڈ و ناز اٹھانے کے واسطے (بندۂ خوش فکر)

مزدوری ۔ف۔ اسم مؤنث:۔ (۱) اجرت۔ محنتانہ۔ اجورہ۔ کام کا صلہ۔ پائے مزد پاتے رنج (۲) محنت۔ مشقت۔ کام۔ قلی گیری۔ ٹہل۔ خدمت۔ جیسے غریب محنت مزدوری کرکے کھاتا ہے۔ مزدوری پر گیا ہے +

مزدوری پر جانا ۔ ۔ فعل لازم:۔ کام پر جانا۔ محنت کو جانا +

مزدوری کرنا ۔ ۔ فعل متعدی:۔ محنت کرنا۔ کام کرنا +

مزدوری لنڈوری ۔ ۔ محاورہ:۔ مزدوری کو قیام نہیں ہوتا کبھی ملتی ہے کبھی نہیں ملتی +

مَزرَع ۔ع۔ اسم مؤنث:۔ کھیتی۔ کھیت۔ کِشت ؎

آبیاری ابرِ رحمت نے نکی اک برس مزرعِ اُمید اپنی خشک، بے پانی ہوئی (رند)

مزرعِ آخرت ۔ع۔ اسم مؤنث:۔ آخرت کی کھیتی۔ نیکی۔ بھلائی۔ باقیاتِ صالحات۔ کارِ عقبےٰ +

مزروعہ ۔ع۔ صفت:۔ بویا ہوا۔ جوتا ہوا۔ کِشت کیا ہوا +

مُزعفر ۔ع۔ اسم مذکر:۔ زرد۔ زعفرانی + ایک قسم کا میٹھا پلاؤ جسمیں زعفران پڑتی اور نہایت زرد ہوتا ہے +

مُزمِن ۔ع۔ صفت:۔ پرانا۔ کُہنہ۔ اکثر امراض پر اسکا اطلاق ہوتا ہے جیسے تپِ مزمن +

مُزمّہ ۔ع۔ اسم مذکر:۔ وہ چمڑے یا رسّی کا حلقہ جو گھوڑے کی گامچی یا موہڑے میں پچھاڑی کے رسّی کے ساتھ لگا رہتا ہے تاکہ گھوڑا آگے نہ بڑھ سکے +

مزمّہ لگانا ۔ ۔ فعل متعدی:۔ (۱) پچھاڑی باندھنا۔ (۲) بازاری) روک لگانا۔ ڈاٹ لگانا۔ ایک چیز کھاکر اوپر سے دوسری چیز کھانا +

مزمّہ لینا یا مزمّے لینا ۔ ۔ فعل متعدی:۔ تنگ پکڑنا۔ تنگ میں کرنا۔ آڑے ہاتھوں لینا۔ لہر لینا۔ خبر لینا۔ ٹھیک بنانا ؎

بھول کر شاید قدم لینے کے بدلے جانِ من جان نثاروں کے مزمّے پاسباں لینے لگا (مشتاق)

مزُور ۔ د۔ اسم مذکر:۔ (عوام) مزدور کا مخفف۔ بارکش قلی۔ کمیرا ؎

یاکسی کے بنگلے خدمتگار یا ہو کے مزور جب گیا میں دیکھنے اسکو اسی عنوان گیا (میر سوز)

مزہ ۔ف۔ اسم مذکر:۔ (۱) مزا۔ طعم۔ ذائقہ۔ لذّت۔ سُواد۔ وہ کیفیت جو کسی چیز کے چکھنے سے محسوس ہو ؎

ناصح کو خبر کیا ہے لذّت سے غمِ دل کی ہے حق بطرف اُسکی چکھے تو مزا جانے (میر)

(۲) چاٹ۔ چسکا۔ (۳-۴) لطف۔ حظ۔ رَس۔ بہار۔ جیسے چار پیسے بگاڑ کر تو یہ مزہ دیکھا ؎

سرو مینا ہے سبُو غنچہ ہے ساغر گُل ہے ساقیا بادہ کشی کا ہے مزہ گلشن میں۔ (نصیر)

مزہ

سارے دُنیا کے مزے کھوتا ہے جاناں دل کا   سچ تو یہ ہے کہ بُرا ہوتا ہے آنا دل کا (نواب)
دل کو وہ خُوگرِ آزار بنا رکھا ہے   درد کا نام محبت نے مزا رکھا ہے۔ (بیدار)

(۴-ا) جوبن۔ شباب۔ جیسے مزے پر آنا۔ (۵-ا) عیش و نشاط۔ عیش و عشرت۔ موج۔ خوشی۔ خرّمی۔ آنند۔ رنگ رس + بھوگ بلاس۔ حظِّ نفسانی (۶-ا) لت۔ دھت۔ عادت۔ خو۔ لپکا۔ جیسے مزہ پڑنا۔ (۷-ا) سیر۔ تماشا۔

ابر و مے و مُطرب چمن و آبِ رواں ہے   وہ آئے تو پھر اِن کا مزا دیکھئے کیا ہو
کیا خُوب تماشا ہو نمک کچھ جو چھڑکیئے   پھر میرے تڑپنے کا مزا دیکھئے کیا ہو۔ } عاشق

مزا برسات کا چاہو تو بیٹھو میری آنکھوں میں   سفیدی ہے سیاہی ہے شفق ہے ابر و باراں ہے (نامعلوم)

(۸-ا) حالت۔ کیفیت۔ گت۔ درجہ۔ ڈھنگ۔

اچھا جو ستاتا ہے دلا اور ستا لے   دیکھیگا مزا جبکہ پڑا غیر کے پالے۔ (عاشق)

(۹-ا) سزا۔ جزا۔ تعزیر۔ پاداش۔ مُکافات۔ (اُردو میں اور نیز قافیہ کے موقع پر الف سے بھی لکھتے ہیں) +

مزہ اُٹھانا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ (۱) حظ اُٹھانا۔ لُطف حاصل کرنا۔ (۲) سزا پانا۔ بُرے کام کی پاداش پانا + رنج اُٹھانا + تکلیف برداشت کرنا +

مزہ آجانا۔ ا۔ فعل لازم:۔ (۱) لُطف حاصل ہو جانا (۲) حقیقت کُھل جانا۔ لینے کے دینے پڑ جانا۔ آفت میں مبتلا ہو جانا۔

پڑ گئے لینے کے دینے تو مزہ آجائے گا   میں یہ کہکر اُس کے مُنہ کی مچھیاں لینے لگا (مُشتاق)

مزہ اُڑانا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ (۱) لُطف حاصل کرنا۔ حظ اُٹھانا۔ عیش منانا۔ عیش و عشرت کرنا۔ (۲) بہار لُوٹنا۔ جوبن لُوٹنا۔ خُوبیِ گُل کا مزا خُوب اُڑایا ہمنے (میر)

مزہ آنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ (۱) لُطف حاصل ہونا۔ حظ اُٹھنا۔ لذت آنا۔

بوسہ لینے سے خفا ہوتے ہو کیوں مُشفقِ من   بوسہ وہ شے ہے کہ دونوں کو مزا آتا ہے (مقصُود)

(۲) حقیقت کُھلنا + کیفیت معلوم ہونا۔ مُصیبت یا آفت کا ذائقہ آنا +

مزہ پانا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ (۱) لُطف حاصل کرنا۔ حظ اُٹھانا۔ جیسے یہ کام کرکے کچھ مزہ نہ پایا۔ اپنے ہاتھ سے پکا کر وہ مزہ پایا جسکا حق تھا۔

وصال کو ہم ترس رہے تھے جو اَب ہوا تو مزا نہ پایا
عدو کے مرنے کی جب خوشی تھی کہ اُسکو رنج و الم نہ ہوتا } مومن

(۲) کیئے کی سزا پانا۔ کیفرِ کردار کو پہنچنا + رنج اُٹھانا +

مزہ پڑنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ عادت پڑنا۔ چسکا پڑنا۔ چاٹ لگنا۔ لپکا پڑنا۔ خُوگر ہونا۔

نصیحت کام کیا آتی ہے ہر دم کی خدا حافظ   مزا تجکو پڑا ہے دیدۂ خوں بار رونے کا (مُصحفی)

مزہ چکھانا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ (۱) ذائقہ چکھانا۔ (۲) کیفرِ کردار کو پہنچانا۔ سزا دینا۔ کسی امر کی پاداش دینا۔ کیئے کو پہنچانا۔ کیئے کے پاس بٹھانا۔

لبِ جاناں کو چکھائینگے مزا وصل کی شب   ہوتی آئی ہے کہ جُھوٹے کو سزا دیتے ہیں (حضورِ صف)
ابھی زاہد نہیں آیا ہے میخواروں کے قابُو میں   چکھائینگے مزا گر آگیا یاروں کے قابُو میں (ظفر)
بُرا کہتا ہے اکثر غیر مجکو دیکھنا میں بھی   بُرائی کا مزا کیا کچھ چکھاتا ہوں بھلا آوے (معرُوف)
شیخ مے کو بُرا بتاتے ہو   اِسکا تم کو مزہ چکھائینگے + + (بسمل)
سختیِ دل کا مزہ تجکو چکھاتا کافر   پر کروں کیا کہ خدا تیرا نگہباں نکلا۔ (داغ)
چکھائینگے تجھے نازک مزاجوں کا مزا   اگر ذرا ہمیں دل پر کچھ اختیار رہا (سیر باقر علی قمر)
کرکے یار اُسکو چکھاؤں رنڈی بازی کا مزا   لیکن اسے خیر نہیں آتا بڑھا ناشر مجھے (راحت)

مزہ چکھنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ (۱) ذائقہ دیکھنا۔ ذائقہ لینا۔ مزا لینا۔ لُطف معلوم کرنا۔

حلاوت کچھ تو ہے جو دیکے اپنی جانِ شیریں کو   مزا چکھتے ہیں مرحُوم جاں کنی کی تلخکامی کا (نامعلوم)

(۲) سزا پانا۔ کیا بھوگنا۔ کیفرِ کردار کو پہنچنا + رنج اُٹھانا۔ تکلیف اُٹھانا۔ مصیبت جھیلنا۔

مدت سے نمک چھڑکے ہے ہر زخم پہ قاتل   ہم چاہ کے چکھتے ہیں مزے دیکھئے کبتک (مسرُور)

مزہ دکھانا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ (۱) لُطف دکھانا۔ بہار دکھانا۔

جو دل دکھا رہا ہے مزہ ہر گھڑی مجھے   آنکھوں سے سو برس بھی دکھایا نہ جائیگا (داغ)

(۲) سزا دینا۔ کیفرِ کردار کو پہنچانا۔

مزا دکھاؤں تجھے تیری بے وفائی کا   اگر نہ ہووے مجھے پاس آشنائی کا (جوشش)

مزہ دیکھنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ (۱) ذائقہ معلوم کرنا۔ (۲) سیر دیکھنا۔ تماشا دیکھنا

مثل نے ناک میں دم لائینگے نالے میرے   مُنہ لگانے کا مرے آپ مزا دیکھینگے (نکہت)

(۳) سزا پانا۔ پاداش کو پہنچنا۔ کیا بھوگنا۔ مزہ چکھنا۔

ناصح تو کسی شوخ سے دل جا کے لگا دیکھ   میرا بھی کہا مان محبت کا مزا دیکھ۔ (میر سوز)

مزہ دینا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ لُطف دینا۔ ذائقہ بخشنا۔ لذت دینا۔

کیا عجب جدوار کی تاثیر گر رکھے زقوم   کیا عجب گر آبِ حنظل دیوے شربت کا مزا (ذوق)

مزہ کِرکِرا کرنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ بے لُطفی کرنا۔ لُطف کھونا۔ رنگ بھنگ کرنا۔ کُرکُری میں غلّہ لگانا۔ مخلِ عیش و نشاط ہونا +

مزہ کرنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ (پنجاب) تماشا دکھانا۔ تماشا کرنا۔ لُطف دکھانا۔ جیسے مزہ کرو بھانڈو +

مزہ کھنڈت کرنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ رنگ بھنگ کرنا۔ رنگ میں بھنگ ڈالنا۔ لُطف کھونا۔ بے لُطفی کرنا +

مزہ کھنڈت ہونا۔ ا۔ فعل لازم:۔ بے لُطفی ہونا۔ رنگ بھنگ ہونا۔ عیش میں خلل آنا۔ کُرکُری میں غلّہ لگنا +

مزہ لُوٹنا۔ ۔ فعل متعدی:۔ عیش منانا۔ لُطف حاصل کرنا + بہار لُوٹنا۔ جوبن لُوٹنا + لذّت حاصل کرنا ؎

ہم مُنہ کو دیکھ دیکھ کے رہجائیں یا نصیب لوٹے اُگالدان مزا اُس اُگال کا۔ (وزیر)

ہم ترستے رہیں اور غیر مزہ یوں لُوٹیں اے میاں مار ہی ڈالو تو بلا سے چھوٹیں (جانی بیگ)

کبتک اِس غم میں میاں سینے کو اپنے کُوٹیں ہم ترستے رہیں اور غیر مزا یوں لُوٹیں (سودا)

سرکو پٹکا ہے کبھو سینہ کبھو کُوٹا ہے ہمنے شب ہجر کی دولت سے مزا لُوٹا ہے (حاتم)

مزہ لینا۔ د۔ فعل متعدی:۔ لذّت حاصل کرنا۔ لُطف اٹھانا۔ حظ اُٹھانا + عیش منانا۔ عیش وعشرت کرنا +

مزہ مِلنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ لُطف حاصل ہونا۔ حظ اُٹھنا۔ لذّت آنا ؎

بوسہ لینے میں خفا ہوتے ہو کیوں مُشفقِ من بوسہ وہ شے ہے کہ دونوں کو مزا ملتا ہے (مقصود)

مزہ ہونا۔ ا۔ فعل لازم:۔ لُطف ہونا۔ تماشہ ہونا۔ سَیر ہونا۔ جیسے مزا ہو جو وہ اسوقت آجائیں۔ مزہ ہے جو یہ داؤں بھی نہ آئے ؎

پھر جائے جو تُجھسے دلِ دُشمن تو مزا ہو پھر تمکو دکھادیں ابھی کیا تھے ابھی کیا ہیں (ظہیر)

مزہ ہے یا مزا ہے۔ ا۔ محاورہ:۔ بڑا لُطف ہے۔ عجب کیفیّت ہے ؎

مزا ہے جان دینے کا کسی پر نہ لے عاشق حیاتِ جاوداں تک (میرزا انور)

کہا پتنگ نے یہ دارِ شمع پر چڑھکر بڑا مزا ہے جو مرئیے کسی کے سر چڑھکر (ذوق)

مزے۔ ا۔ اسم مذکر:۔ (۱) مزہ کی جمع ؎

تجکو کچھ یاد بھی ہیں پہلی وہ اُلفت کے مزے بے مزہ ہونے کے لُطف اور شکایت کے مزے (ذوق)

(۲) حرُوفِ مغیّرہ کے سبب الف کی یائے مجہُول سے بدلی ہوئی صُورت۔ جیسے مزے کا۔ مزے میں۔ وغیرہ +

مزے اُڑانا۔ د۔ فعل متعدی:۔ گلچھرّے اُڑانا۔ عیش منانا۔ عیش وعشرت کرنا + ہوس نکالنا۔ ہوس پُوری کرنا ؎

مزے اِنکے اُڑا لیکن نہ یہ سمجھیں تو بہتر ہے کہ خُوباں بھی بہت اپنے تئیں عیار کہتے ہیں (میر)

ہمیں رقیبوں سے مِل مِل کے تم جلاتے ہو ترستے ہم رہیں اور تم مزے اُڑاتے ہو (ذوق)

نظر آئے ہے جبکہ اے وائے ہمکو کوئی طائر اُڑتا ہوا اُسکے گھر پر
تو کیا دیکھکر کہتے ہیں ہم بحسرت اُڑاتے مزے ہم بھی ہوتے اگر پر } قطعۂ جرأت

ترے شہیدِ محبّت کا سر تو اے قاتل اُڑا رہا ہے عجب طرح کے سناں پہ مزے (ظفر)

تیغِ عشق میں ہو کاش تناسُخ ہی سہی کہ اُڑائیں ترے سرباز شہادت کے مزے
ابرِ دباراں سے نہ کیوں لُطف اُٹھائیں میخوار کہ اُڑاتے ہیں گنہگار ہی رحمت کے مزے } ذوق

مزے آنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ لُطف آنا۔ لذّت حاصل ہونا ؎

کھائے کُوچے میں ترے آکے جو سنگِ طفلاں آئے مجنُوں کو ترے میوۂ جنّت کے مزے (ذوق)

مزے چکھانا۔ د۔ فعل متعدی:۔ دیکھو (مزہ چکھانا) ؎

ترے ستم نے ستمگار تیرے عاشق کو چکھائے خُوب محبّت کے امتحاں پہ مزے (ظفر)

کچھ جتاؤں جو محبّت تو کہے ہے کہ تجھے دیکھ تو کیسے چکھاتا ہُوں محبّت کے مزے (ذوق)

مزے چکھنا۔ د۔ فعل لازم:۔ دیکھو (مزہ چکھنا) مزے لینا۔ ذائقہ پانا ؎

کُچھ پیا خُونِ جگر دل کا لہُو کچھ چاٹا چکھتی پھرتی ہیں نگاہیں تری گھر گھر کے مزے (داغ)

مزے دار۔ د۔ صفت:۔ پُر لُطف۔ باذائقہ۔ بالذّت۔ لذیذ + ؎

ترا سخن وہ مزیدار ہے کہ حشر تلک رہینگے اسکے ظفر طبعِ نکتہ داں پہ مزے (ظفر)

نہیں جُز بے مزگی کوئی مزا دُنیا میں پر مزیدار بنادیتے ہیں غفلت کے مزے (ذوق)

مزے داری۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ لُطف۔ کیفیّت۔ مزہ۔ لذّت۔ حلاوت۔ حظ۔ جیسے آپس کی جُھوٹ میں مزیداری نہیں۔ اسمیں کیا مزیداری نکلی +

مزے داری سے۔ ا۔ تابع فعل:۔ لُطف سے۔ لذّت کے ساتھ۔ کیفیّت کے ساتھ ؎

میرے ہر زخمِ جگر کو یہ تمنّا ہے کہ لُوں اُس لبِ شمشیر کے بوسے مزیداری سے پھر (ظفر)

مزے دینا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ لُطف دینا۔ ذائقہ دینا۔ لذّت دینا۔ مزہ چکھانا ؎

ذائقہ چاشنئِ عشق کا کامل ہو تو دیں شادیِٔ وصل کی لذّت غمِ فرقت کے مزے (ذوق)

مزے دیکھنا۔ د۔ فعل لازم:۔ دنیا کا عیش دیکھنا۔ لُطف حاصل کرنا +

مزے کرنا۔ د۔ فعل متعدی:۔ لُطف اُڑانا۔ عیش منانا۔ موج مارنا۔ چین کرنا۔ عیش وعشرت کرنا +

مزے کی بات۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ تماشے کی بات۔ ہنسی کی بات۔ قابلِ مضحکہ۔ لُطف کی بات۔ کیا مزے کی بات ہے خود ہی کریں خود ہی نام دھریں +

مزے کے مارے۔ ا۔ تابع فعل:۔ لُطف کے باعث۔ لذّت کے سبب ؎

حالت ہی اور تھی کچھ مارے مزے کے اُسدم ڈھکا نہائے اپنے مُنہ کی مُجھے ڈلی سے (انشا)

مزے لُوٹنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ (۱) لُطف اُڑانا۔ لذّت حاصل کرنا۔ حظ اُٹھانا ؎

کھل جائے کہیں ہمسے وہ جلدی کہ ظفر ہم باتوں کے مزے اُس بُتِ مغرُور سے لُوٹیں (ظفر)

صرفِ ہر زخمِ جگر تا نہو صد کانِ نمک لُوٹے کیا عشق میں اُس کانِ ملاحت کے مزے (ذوق)

لُوٹے مزے جو ہمنے تمہارے اُگال کے مر مر گئے رقیب لہُو ڈال ڈال کے۔ (قلق)

خواب میں سارے مزے وصل کے ہم لُوٹتے ہیں بند آنکھیں ہیں مگر بند کوئی کام نہیں (ناسخ)

(۲) عیش منانا۔ عیش وعشرت کرنا ؎

مزے خُوب لُوٹینگے کیوں شیخ صاحب ملینگے بہشتِ بریں میں اگر پر۔ (انشا)

مزی

الگ ہمسے یُوں رہنا اور چھُوٹنا یہ اُوپر ہی اُوپر مزے لُوٹنا - (میرحسن)

(۲) جوبن لُوٹنا - جوبن کا لُطف اُڑانا - بہار لُوٹنا ٥

اُڑائیں دھجیاں دامن کی دیوانوں نے وحشت میں مزے رل مِل کے لُوٹے دشت پیمائی کے غُربت میں (منشُور)

مزے لینا - ل - فعل لازم :- لُطف اُٹھانا - حظ اُٹھانا - کیفیت حاصل کرنا - لذت پانا - ذائقہ لینا - چٹخارے بھرنا + جوبن لُوٹنا - بہار لُوٹنا ٥

خنجرِ ناز نے کیا چاٹ لگائی دل کو چاٹتا ہونٹ ہے لے لے کے جراحت کے مزے (ذوق)

مزے میں آنا - ل - فعل لازم :- چاؤ میں آنا - نہایت خوش ہونا - خوشی میں آنا + اترانا - ناز کرنا - لاڈ میں آنا ٥

چھیڑ آتے ہی اختلاط بڑھائے خُوب نامِ خدا مزے میں آئے (شوق)

مُنہ لگاتے ہی سر چڑھی دیکھو دُختِ رز کیا مزے میں آئی ہے (گوری شنکر قہر)

مزید - ع - اسم مذکر :- (۱) زیادتی - افزُونی - بیشی - اضافہ - بڑھوتری (۲) صفت) زیادہ کیا ہوا - بڑھایا ہوا - افزُوں کردہ شدہ - زیادہ کیا گیا (پہلے معنی میں مصدر میمی دُوسرے میں اسمِ مفعُول ہے) +

مزید برآں - ف - تابع فعل :- علاوہ ازیں - اسکے علاوہ - اِسپر - ماسوا اِسکے +

مزید علیہ - ع - اسم مذکر :- اُوپر بڑھایا گیا - زیادہ کیا گیا - جیسے صُبحگاہاں مزید علیہ ہے صُبحگاہ کا ہجراں مزید علیہ ہے ہجر کا - بہاراں مزید علیہ ہے بہار کا

مزیَّن - ع - صفت :- زِینت دیا گیا - سجایا گیا - سنوارا گیا - ٹیپ ٹاپ کیا گیا - آراستہ کیا گیا + آرائش دیا گیا + آراستہ پیراستہ - سجا سجایا - مُکلّف +

مژدہ - ف - اسم مذکر :- (۱) خوشخبری - بشارت - نوید (۲) مُبارکباد + مُبارک ہو + مُبارک ہو +

مژدہ اے گور اور گورستاں میرے قالب سے جاں سدھاری ہے (سعید)

نمک پاشِ جراحت ہے تسلّی اُنکی مژدۂ وصل سے دیتے ہیں دلاسے مجکو (ظہیر)

مژدہ پہنچانا - ل - فعل متعدی :- خوشخبری دینا - بشارت دینا ٥

اجل ہوئی کیوں دیر اتنی دم نکلنے میں قضا کیا مژدہ پہنچانے گئی ہے میرے دشمن کو (داغ)

مژدہ سُنانا - ل - فعل متعدی :- خوشخبری لاکر دینا + خوشخبری دینا +

مژگاں - ف - اسم مؤنث :- مژہ کی جمع - پلکیں + اصل میں زائے مفتُوح سے ہے مگر مُستعمل ساکن ہے ٥

[illegible] بھیگی نہیں ہیں اے وزیر اُس آئنہ رُو کی نمایاں پُشتِ لعلِ لب پہ ہے یہ عکسِ مژگاں کا (وزیر)

[illegible] نے واحد بھی باندھا ہے ٥

[illegible] اشک سے مژگاں اگر اُونچی نہیں ہوتی تعجب کیا کہ شاخِ پُر ثمر اُونچی نہیں ہوتی - (ظفر)

مژہ - ف - اسم مؤنث :- پلک - پپنی - برنی ٥

مسا

کیا کہُوں جسدم مژہ اُس فتنہ گر کی ہِل گئی نوک سی گویا جگر میں نیشتر کی ہِل گئی - (ظفر)

مِس - ف - اسم مذکر :- تانبا - نُحاس - ایک کانی جوہر کا نام جسکے ظروف بنائے جاتے ہیں +

مِسِ خام - ف - اسم مذکر :- کان سے نکلا ہوا تانبا جو صاف نہ کیا گیا ہو - کچّا تانبا +

مِس گر - ف - اسم مذکر :- ٹھٹھیرا - تانبے کے برتن بنانے والا + کسیرا +

مِس - ہ - اسم مذکر :- (ہندی) بہانہ - حیلہ - جیسے پُھوپی مِس لیجئے - بھتیجے مِس دیجئے +

میرے بھاگن بھاگن آیوری + ہوری کے مِس آیو ساٗنورو سکھی سے میں ورشن پایوری - (ہولی)

مَس - ہ - اسم مؤنث :- مُوچھوں کا رُواں - سبزۂ بروت + مُوچھوں کا پھٹاؤ +

مِس - ہ - اسم مؤنث :- سیاہی - روشنائی - مرکّب - مسی ٥

کنک مول کاگج بھیو (کاغذ) مِس (سیاہی) ہوئی ہانک مول (ہیرا) کلم (قلم) بھیو کے لاکھ کو تو کیوں نا لکھے دوبول (دوہا)

مِس - انگلش - Miss, اسم مؤنث :- (۱) باکرہ - دوشیزہ - کنیا (۲) جوان لڑکی - لڑکی - (۳) کواری - بن بیاہی +

مَسّ - ع - اسم مذکر :- (۱) چھُونے کا فعل - لمس - چھُونا - ہاتھ لگانا - ہاتھ پھیرنا (۲) بھوگ - جماع - پرسنگ (۳) لگاؤ - میل - رغبت - رُجحان جیسے اُنکو نظم سے ذرا مس نہیں + (اُردو اور فارسی میں بلاتشدید مُستعمل ہے) +

مَس کرنا - ل - فعل متعدی :- چھُونا - ہاتھ لگانا - لمس کرنا - ٹٹولنا - معلُوم کرنا +

مَس ہونا - ل - فعل لازم :- لگاؤ ہونا + میلِ خاطر ہونا +

مَسا - ع - اسم مذکر :- صُبح کا نقیض - شام کا وقت - شام - سنجھا - سانجھ +

مَسّا یا مَسا - ہ - اسم مذکر :- سنسکرت مَشا मशा (بتشدید و بلاتشدید جائز مگر مُستعمل بالتشدید ماخُوذ از ماس بمعنی گوشت) (۱) وہ سخت کالا سا بقدر نخُود بڑھا ہوا دانہ جو اکثر جسمِ انسان پر ہوجاتا اور کچھ تکلیف نہیں دیتا ہے - اسے اکثر بال باندھکر کاٹ دیا کرتے ہیں - عربی میں ثُولُول - فارسی میں گندمہ - آزخ - خالِ کلاں - پُورب میں اِلّا کہتے ہیں - گوشت زائد ٥

اس نزاکت پہ نظر کرنا کہ وہ رشکِ پری بال بھی باندھے جو مسّے پہ تو زُلفِ حُور کا (ذوق)

اندازے سے زیادہ نپٹ ناز خوش نہیں جو خال اپنی حد سے بڑھا وہ مسا ہوا (شاہ مبارک آبرو)

(۲) وہ بدگوشت جو بواسیر کے سبب مقعد میں پیدا ہوجاتا اور پنجاب میں موکا کہلاتا ہے (۳) مگس بندوق - بندُوق کی مکھی (۴) گھُنڈی - اُبھرا ہوا مسی یا آہنی دانہ سا جو گھڑیوں کے ڈھکنوں یا ڈبیوں وغیرہ میں ہوتا ہے +

مسا کرکے - ہ - تابع فعل :- (۱) حد کے درجے - انتہا کے درجے - غایت الغایت بہت سے بہت - زیادہ سے زیادہ یعنی بہت تھوڑا سا - بمقدار قلیل ٥

لبِ نازک کے پاس رہنے دو تِل برابر ہے دل مسا کرکے (اپنڈت باشنکر نسیم)

(۲) کھینچ تان کے ۔ بمشکل تمام ۔ جیسے مسا کرکے پاؤ سیر ہوگا +

مِسَا ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ (۱) موٹا اناج ۔ غریبوں کے کھانے کا اناج جسکا اطلاق خاصکر موٹھ ۔ مُونگ ۔ اُڑد ۔ چنے ۔ لوبیے ۔ مسُر پر جو اکثر نمک کے ساتھ کھایا جاتا ہے کرتے ہیں (۲) سستا اناج +

مِسَاکُستَا ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ موٹا جھوٹا اناج +

مَسَاجِد ۔ ع ۔ اسم مؤنث :۔ مسجد کی جمع +

مَسّاح ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ پیمایش کرنے والا +

مِساحَت ۔ ع ۔ اسم مؤنث :۔ پیمایش زمین ۔ زمین کی ماپ +

مَسَاس ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ (۱) چھونا ۔ ہاتھ پھیرنا ۔ ہاتھ سے مَلنا + ہتھ پھیری ۔ دستمالی + شہوت پیدا کرنے کے واسطے گدگدی یا آہستگی کے ساتھ دستمالی ۔

رہ گیا میں مسوس کرول کو کب میسّر مجھے مساس ہوا (ناسخ)

(۲) جماع + بھوگ بلاس +

مساس کرنا ۔ ف ۔ فعل متعدی :۔ ہتھ پھیری کرنا ۔ ہاتھ پھیرنا ۔ سہلانا +

مُسَاعِد ۔ ع ۔ صفت :۔ مُعاوِن ۔ مددگار ۔ یاری دہندہ ۔ یاور ۔ مجازاً موافق ۔ حسبِ مُراد ۔ جیسے زمانہ مُساعد +

مُسَاعَدَت ۔ ع ۔ اسم مؤنث :۔ یاری ۔ یاوری ۔ مدد ۔ مُعاونت +

مَسَاعِی ۔ ع ۔ اسم مؤنث :۔ مسعاۃ کی جمع ۔ کوششیں ۔ جیسے مساعی جمیلہ یعنی نیک کوششیں +

مَسَافَت ۔ ع ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) بیابان کی دُوری ۔ منزل کا فاصلہ + بُعد + دُوری + سفر ۔ عرصہ ۔ (۲ ۔ ف) سفر کی تکان جیسے بڑی مسافت اُٹھائی یعنی بہت تھکے +

مُسَافِر ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ سفر کرنے والا ۔ بٹاؤ ۔ راہگیر ۔ سیّاح ۔ جاتری ۔ بٹوہی ۔ سالک ۔ ابن السّبیل ۔ پردیسی +

مُسافر اُترا ہے ۔ ف ۔ محاورۂ عوام :۔ جب کسی کی بیوی حاملہ ہوجاتی ہے تو کہتے ہیں ۔ مُسافر اُترا ہے یعنی حاملہ ہوگئی ہے +

مُسافرخانہ ۔ ع + ف ۔ اسم مذکر :۔ سرائے ۔ مُسافروں کے ٹھہرنے کی جگہ ۔ فرودگاہِ مُسافراں ۔ کارواں سرائے +

مُسافرانہ ۔ ع ۔ تابع فعل :۔ پردیسیوں کی مثل مُسافروں کی طرح ۔ مُسافروں کی مانند +

مُسافرانہ گزران ۔ ف ۔ اسم مؤنث :۔ پردیسیوں کا سا گزارہ ۔ چلتاؤ + گزرِ اوقات +

مُسافرت ۔ ع ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) مُسافری ۔ سفر ۔ سیّاحی ۔ سفر کرنا (۲) پردیس +

مُسافری ۔ ف ۔ اسم مؤنث :۔ سفر ۔ سیاحی + پردیس +

مَسَاکِن ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ مسکن کی جمع ۔ مقاماتِ سکونت ۔ مکانات +

مَسَاکِین ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ مسکین کی جمع ۔ غریب ۔ مُحتاج ۔ مُفلس ۔ کنگال ۔ فقیر ۔ غربا ۔ نردھن ہین +

مسالا ۔ ف ۔ اسم مذکر :۔ صحیح (مصالح) (۱) سامان ۔ ہر ایک چیز کی تیاری کی ضروریات ۔ (۲) ابازیر + نمک مرچ لہسن پیاز دھنیا وغیرہ جو سالن میں ڈالا جاتا ہے ۔ (۳) گوٹا کناری ۔ گوکھرو ۔ ٹھپّا وغیرہ +

مَسَالِک ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ مسلک کی جمع ۔ راہیں ۔ رستے ۔ سڑکیں +

مَسَام ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ بدن کا سُوراخ ۔ منفذ جسمیں سے پسینا نکلتا ہے ۔ جسم کے چھوٹے چھوٹے سُوراخ جو کھال میں ہوتے ہیں +

مَسَامات ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ مسام کی جمع ۔ بدن کے چھوٹے چھوٹے سُوراخ جن میں سے پسینہ نکلا کرتا ہے + جسم کے علاوہ اور چیزوں میں بھی ہوتے ہیں ۔ مثلاً گلی ظروف میں +

مَسَان ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ (۱) مرگھٹ ۔ مُردہ گھاٹ شمشان ۔ وہ جگہ جہاں ہندؤں کے مُردے جلائے جاتے ہیں (۲) ایک بیماری کا نام جو اکثر مثلِ صرع بچّوں کو ہوجاتی اور اُسمیں ہاتھ پاؤں ٹیڑھے ہوجاتے ہیں ۔ پسلی آزار ۔ پسلی کا خلل ۔ اُمّ الصّبیان (۳) ایک سفلی علم کا نام جس کے وسیلہ سے شیاطین وخبائث کی رُوح کو تابع کرلیتے ہیں ۔ بھوت پڑیا +

مَسَانی ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ سیتلا دیوی کی سات بہنوں میں سے ایک بہن کا نام ۔ کھسرا ۔ چھوٹی ماتا +

مسانیا ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ (۱) مُردے کی راکھ اُٹھانے والا جسے پُورب میں ڈُونڈا کہتے ہیں ۔ ایک قسم کے خاکروب ۔ (۲) بھوت پریت اُتارنے والا ۔ سیانا +

مُساوات ۔ ع ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) برابری ۔ ہمسری ۔ باہم برابر کرنا یکساں حال کا سمانتا ۔ تعدیل (۲ ۔ جبر ومقابلہ) سمی کرن جب دو جُملوں میں علامتِ مُساوات سے ربط دیا جاتا ہے تو جُملۂ سالم کو مُساوات بولتے ہیں اور جو جُملے اس طرح ربط دیئے گئے ہوں اُنکو اطراف یا ارکانِ مُساوات کہتے ہیں ۔ علامتِ مُساوات یہ ہے = (۳ ۔ ف) بے پروائی ۔ لااُبالی ۔ لاپروائی ۔ کسی بات کے کرنے نہ کرنے کو یکساں جاننا ۔ کم توجُّہی ؎

آئے یا آئے نہ تم ہم بھی گئے یا نہ گئے ۔ یہ مُساوات ہیں ہے وہ مُساوات تمہیں (ظفر)

اے مُصحفی عشرت میں کہ عُسرت میں بسر ہو ۔ ہے اپنے تو نزدیک مُساوات کا عالم (مُصحفی)

(۴) کاہلی۔ سُستی۔ تساہل۔ جیسے اُنکے مزاج میں بڑی مساوات ہے
(پچھلے دونوں معنوں میں بفتح میم مستعمل ہے) +

مُساواتِ ذاتی۔ ع۔ اسمِ مؤنث:۔ (جبر و مُقابلہ) وہ مُساوات جسمیں حرفِ مجہُول کی کوئی سی قیمت کیوں نہ ہو ہر حالت میں مُساوات کی طرفیں برابر رہتی ہیں +

مساواتِ شرطی۔ ع۔ اسمِ مؤنث:۔ (جبر و مُقابلہ) وہ مُساوات کہ اُسمیں جبتک حرفِ مجہُول کی کوئی خاص قیمت مقرر نہ کریں کبھی مُساوات کی شرط پُوری نہ ہو +

مُساوات کا درجہ۔ ا۔ اسمِ مذکر:۔ (جبر و مُقابلہ) مُساوات کا درجہ اسکے عددِ مجہُول کی بڑی سی بڑی قوت پر منحصر ہوتا ہے یعنی اگر عددِ مجہول کا وہ قوت نما ہوگا تو دوم درجہ کی مُساوات کہلائیگی اور اگر تین تو سوم درجہ کی علیٰ ہٰذا القیاس +

مُساوی۔ ع۔ اسمِ صفت:۔ برابر۔ ہمتا۔ یکساں۔ عدیل۔ ہموزن +

مسائل۔ ع۔ اسمِ مذکر:۔ (مسئلہ کی جمع) (۱) سوال۔ پُوچھی ہوئی باتیں۔ مسئلے۔ امرِ دریافت طلب۔ پرشن (۲) اُصولِ مذہب۔ مذہبی قاعدہ (۳) مقدماتِ عقلی و نقلی کے استفسار +

مُسَبَّب۔ ع۔ صفت:۔ سبب کیا گیا۔ باعث۔ سبب +

مُسَبِّب۔ ع۔ اسمِ مذکر:۔ سبب پیدا کرنے والا۔ وجہ نکالنے والا +

مُسَبِّبُ الاسباب۔ ع۔ اسمِ مذکر:۔ کسی کام کے بننے کا سبب پیدا کر دینے والا۔ کوئی سبب نکال دینے والا۔ خدا تعالیٰ +

مُسَبِّبِ حقیقی۔ ع۔ اسمِ مذکر:۔ اصلی مُسَبِّب۔ خدا تعالیٰ۔ قادرِ مطلق +

مَسبُوق۔ ع۔ صفت:۔ گزشتہ۔ گزرا ہوا۔ سابق +

مَسبُوق الذکر۔ ع۔ صفت:۔ جسکا سابق ذکر آچکا ہو۔ ذکر کردہ شدہ۔ جسکا پہلے بیان کر چکے ہوں +

مست۔ ف۔ صفت:۔ (۱) متوالا۔ مدھ ماتا۔ سرمست۔ نشہ میں چُور۔ شرابی۔ خمر خورد

بارے کل شیخ جی یُوں کہتے گئے ہوکے خجل   جاوے مستوں میں وہی مار جسے کھانی ہو (جرأت)

(۲) پُرشہوت۔ نفس پرست۔ کامی + مد پر آیا ہوا۔ جوانی میں بھرا ہوا (۳) مدہوش۔ بیخود۔ سرشار۔ بیہوش

یک ہی ہے جلوہ گریاں عاشق و معشوق میں   شوق میں اُسکے ہیں دونوں بلبل و گلزار مست (عاشق)

(۴) نشیلا۔ مخمُور

چشم تیری ہے اگرچہ اے بُتِ عیار مست   دل کے لینے کو ہے پھر کس درجہ ہشیار مست (عاشق)

تیری آنکھیں دونوں اور عاشق کی تیر سے دونوں چشم   کیسی صحبت ہو اگر ملجائیں یہ دوچار مست (عاشق)

(۵) سرمد۔ مجنُون۔ مجذُوب۔ دیوانہ

مست ہوتے ہیں ہمیشہ صاف مثلِ آئنہ   پر تری چشمِ سیہ کیسی ہے اے دلدار مست (عاشق)

(۶) خوش۔ مگن۔ آنند۔ بشاش۔ جیسے کوئی کھال میں مست۔ کوئی مال میں مست

کون پُوجے بُت کو کس سے ہو سکے یادِ خدا   اپنے اپنے حال میں ہے کافر و دیندار مست (آتش)

(۷) مُستغنی۔ بے پروا۔ لاپروا۔ (۸) مُتکبر۔ مغرُور۔ مدمغ۔ جیسے کوئی مال میں مست کوئی کھال میں مست

وہ حُسن سے ہیں مست تو ہم عشق میں بیخود   پروائے دو عالم نہ اِدھر ہے نہ اُدھر ہے (باغ حیدرآبادی)

(۹) فارغ البال۔ غیر محتاج جیسے رزالہ مست ہوا اور خدا کو بھول گیا +

مستِ اَلَست۔ ف۔ ع۔ اسمِ مذکر:۔ مجازاً مستِ ازل۔ اُس روز کا مست جس روز خدا تعالیٰ نے قبل از ظہورِ مخلوق تمام ارواحوں کو جمع فرماکر اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ فرمایا تھا اور سبنے اُسکے جواب میں بلٰی کہا تھا۔ قُدرتی مست۔ اَنادی مست

بادۂ صاف سے ہیں ہم تو دلا مستِ الست   کس طرح سے نہ کریں طالبِ دیدار گھمنڈ (تجمل)

مستِ ازل۔ ف۔ ع۔ اسمِ مذکر:۔ وہی مستِ الست

جُھکا ساقیا اک اِدھر سبز جام   چھلکتی ہو جس سے مئے لالہ فام
چھلکتا ہوا مجکو بھر دے ایاغ   لگے جس سے قوسِ قزح تک کو داغ
ہر اک گھونٹ سے اُسکے چھک جاؤں میں   غرض ایک ساغر میں تھک جاؤں میں (مؤلف)
دُعائیں تجھے یاں سے دیتا چلوں   مزے زندگانی کے لیتا چلوں
یہ سُنتے ہی ساقی نے ساغر دیا   نگاہوں میں مستِ ازل کر دیا

مست بوک۔ ہ۔ اسمِ مذکر:۔ وہ بکرا جو مستی میں بھرا ہوا ہو +

مست مہینا۔ ہ۔ اسمِ مذکر:۔ پھاگن کا مہینا۔ ہولی کا مہینا +

مستِ مولا۔ ہ۔ اسمِ مذکر:۔ بے سُدھ آدمی۔ لاپروا آدمی +

مست ہوجانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) شہوت میں بھر جانا۔ مستا جانا۔ (۲) مغرور ہوجانا۔ اترا جانا۔ پُھول جانا۔ (۳) مخمُور ہوجانا۔ سرشار ہوجانا۔ مدھ ماتا ہوجانا۔ بے ہوش ہوجانا۔ بے سُدھ ہوجانا۔ سُدھ نہ رہنا

ذائقہ سے بھی زیادہ ہے اثر دیدار سے   دیکھ چشمِ مست میں کیا ہوگیا اکبار مست (عاشق)

(۴) مگن ہوجانا۔ آنند ہوجانا +

مست ہونا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) مخمُور ہونا۔ متوالا ہونا۔ نشے میں چُور ہونا۔ سرشار ہونا (۲) مدہوش ہونا۔ بے سُدھ ہونا۔ (۳) پُھولنا۔ اترانا۔ مغرُور ہونا۔ گھمنڈ کرنا

بادۂ اُلفت نے تجھکو تو پی کر مست ہو   دولتِ دُنیا پہ ہونا پر نہ تُو زنہار مست (عاشق)

(۶) شہوت میں بھرا مستانا۔ مدہ ماتا ہونا (۵) جوبن میں بھرنا جوانی میں بھرنا (۹) خوش ہونا

مگن ہونا۔ انند ہونا۔ (۷) مجذوب ہونا۔ مجنون ہونا۔ دیوانہ ہونا +

مُستاجِر ع۔ اسم مذکر۔ کاشتکار۔ زمیندار۔ آسامی۔ پٹی دار + ٹھیکہ دار۔ اجارہ دار +

مستان ف۔ اسم مذکر: مست ولایعقل آدمی۔ مجذوب۔ سڑی +

مستان شاہ ف۔ اسم مذکر: مست فقیر۔ درویش مجذوب ولایعقل +

مستانا یا مستاجانا ف۔ فعل لازم: مست ہونا۔ مستی میں بھرنا۔ مدھ پر آنا + گرمانا۔ اَلنگ پر آنا۔ اُمنگنا۔ مدماتا ہوجانا +

مستانہ ف۔ صفت: (۱) مست کی مانند۔ مست وار۔ متوالے کے مانند ؎

مستانہ اک اک پہ گرتی ہے دیکھ لو   جاتی ہے آپسے نگہِ سحر فن کہاں (انور)

(۲) اسم مذکر) وہ شخص جسکی حرکات و سکنات مستوں سے مشابہ ہو۔ یعنی

جسمیں لغزش مستانہ۔ رفتارِ مستانہ پائی جائے ؎

اے ستو سنبھل بیٹھو ذرا ہشیار ہو جاؤ   اُڑاتا خاک سر پر جھومتا مستانہ آتا ہے (نامعلوم)

مستانہ چال ف۔ اسم مؤنث: کج و مج رفتار۔ مستانہ رفتار۔ جھومتی چال متوالے کی مانند چال۔ لڑکھڑاتی ہوئی رفتار +

مستانی ف۔ اسم مؤنث: (۱) زنِ پر شہوت۔ مدماتی عورت۔ مد میں بھری ہوئی عورت مرد کی خواہشمند عورت۔ مستائی ہوئی عورت (۲) دیوانی۔ باؤلی۔ مجنونہ +

مُستَتِر ع۔ صفت: چھپنے والا۔ پردے میں ہونے والا۔ (مُستَتَر کہنا غلط ہے کیونکہ اسکا مصدر استتار لازمی ہے جس سے اسم مفعول نہیں بن سکتا) +

مُستَثنیٰ ع۔ صفت: (۱) مستثنا کیا گیا۔ الگ کیا گیا۔ چُنا گیا۔ چھانٹا گیا۔ چھُٹ چھُٹا ہوا + اسوا۔ بجز۔ اِلّا۔ مگر (۲) نحو میں وہ اسم جو لفظ استثنا کے بعد واقع ہو۔ وہ چیز یا وہ شخص جسے الگ کیا ہو + -

مستثنیٰ کرنا ف۔ فعل متعدی: الگ کرنا۔ کئی چیزوں میں سے جُدا کرنا +

مُستثنیٰ منہ ع۔ اسم مذکر: وہ چیز یا وہ شخص جسمیں سے مستثنیٰ کو الگ کیا ہو +

مُستَجاب ع۔ صفت: جواب دیا گیا۔ مجازاً قبول کیا گیا۔ مانا گیا +

مُستجاب الدعوات ع۔ صفت: جسکی دُعا مقبول ہو۔ جسکی دُعا درگاہِ خدا میں سُنی جائے + مقبول الدعا +

مُستَجمَع ع۔ اسم مؤنث: جمع ہونے کی جگہ۔ جائے جمع +

مُستَحَب ع۔ صفت: (۱) دوست داشتہ شدہ۔ محبت کیا گیا۔ پسند کیا گیا۔ پسندیدہ

(۲۔ اسم مذکر) فقہا کی اصطلاح میں عبادات میں سے وہ فعل کہ جسے رسول صلّی اللہ

علیہ وآلہ وسلّم نے پسند فرماکر کبھی خود کیا ہو یا اُسکا ثواب بیان فرمایا ہو +

مُستَحسَن ع۔ صفت: نیک کیا گیا۔ پسند کیا گیا۔ نیک۔ پسندیدہ۔ خوب۔ بہتر +

مُستَحِق ع۔ صفت: (۱) حقدار۔ حق رکھنے والا۔ دعویدار۔ اُدھکاری۔ (۲) لائق۔ مستوجب۔ قابل۔ سزاوار۔ (۳) مُفلس۔ درویش۔ مسکین۔ نادار + محتاج۔ فقیر۔ مستحقِ زکوٰۃ و خیرات۔ بھوکا۔ جیسے چار مستحق کھانا نے کی منت مانی ہے +

مُستحق ٹھیرانا ف۔ فعل متعدی: حقدار قرار دینا +

مُستحق ہونا ف۔ فعل لازم: حقدار ہونا + سزاوار ہونا۔ لائق ہونا +

مُستَحکَم ع۔ صفت: مضبوط۔ اُستوار۔ سخت۔ پائدار۔ پکا + اٹل۔ اچل۔ تھر۔ قایم رہنے والا +

مُستَدعی ع۔ صفت: استدعا کرنے والا۔ خواہش کرنے والا۔ خواہشمند۔ درخواست کنندہ۔ کسی بات کا چاہنے والا +

مُستَدِیر ع۔ صفت: گول۔ مُدَوَّر +

مُستَرَد ع۔ صفت: رد کیا گیا + واپس کیا گیا +

مِستَری ف۔ صحیح (انگلش MASTER ماسٹر) اسم مذکر: (۱) اہلِ حرفہ کا افسر۔ دستکاروں کا سردار (۲) میرِ عمارت + (۳) ہر ایک کاریگر۔ کسی پیشہ کا کاریگر۔ اہلِ حرفہ۔ لوہار۔ بڑھئی۔ معمار وغیرہ +

مُستَزاد ع۔ اسم مذکر: (۱) لُغوی معنی بڑھایا گیا۔ زیادہ کیا گیا۔ طُرّہ۔ افزُودہ ؎

سرمگیں آنکھ کی تعریف میں مصرع لکھکر   مُستزاد اور لگا دیتے ہیں دُنبالے کا (اسیر)

(۲) عروض میں وہ شعر جسکے ہر مصرع یا بیت کے بعد ایسا ٹکڑا لگا ہو جو اسی مصرع کے رُکنِ اوّل اور رُکنِ آخر کی برابر ہو۔ مگر خوبی یہ ہے کہ جس مصرع یا بیت کے بعد آئے کلام اور معنی میں ربط بھی رکھے اور زائد بھی ایسا ہو کہ مصرع یا بیت معنی میں اُسکی محتاج نہو جیسے ؎

اے طبیبو مرے جینے کے کچھ آثار نہیں   نہ کرو فکرِ دوا

اُس مسیحا کو دکھادو تو کچھ آزار نہیں   ابھی ہوجائے شفا

مُستَسقی ع۔ صفت: سیرابی کی طلب کرنے والا۔ استسقا کی بیماری والا + پیاسا۔ تشنہ + وہ شخص جسے جلندر ہو۔ جلوری۔ جلندری +

مُستَطاب ع۔ صفت: خوش آمدہ۔ پاک آمدہ + خوش۔ بامزہ + اچھا۔ عمدہ۔ خوب + جمیل۔ مبارک۔ خجستہ +

مُستَطِیل ع۔ اسم مذکر: جسم دراز۔ طویل جسم یا سطح + وہ دراز جسم جسکا طول عرض برابر نہو۔ وہ چار ضلعوں کی شکل جسکے چاروں زاویئے قائمے اور مقابل کے

ضلعے برابر ہوں +

مُستَظہِر - ع - صفت :- (۱) مدد چاہنے والا - خواہانِ امداد + قوی پُشت - پُشت پناہ کی طلب کرنے والا - (۲) ظہُور کے طلب کرنے والا - ظہُور چاہنے والا (۳) بعض موقع پر یاد کے معنی میں بھی آیا ہے +

مُستَعَار - ع - صفت :- مانگے کو لیا ہوا - مانگا ہوا - اُدھار لیا ہوا + چندروزہ جیسے حیاتِ مُستعار +

مُستعار دینا - د - فعل متعدی :- مانگے دینا - اُدھار دینا - چندروز کیواسطے بنا

مُستَعَار لینا - د - فعل لازم :- مانگے لینا - اُدھار لینا +

مُستَعجِل - ع - صفت :- تعجیل کرنے والا - جلدی کرنے والا - جلد باز +

مُستَعِد - ع - صفت :- (۱) تیار - آمادہ - موجود - مہیا + کمربستہ (۲) چُست چالاک - تیز - ہوشیار - چتر - (۳) لائق - قابل - پڑھا لکھا + (۴) لیس - کیل کانٹے سے درست

مُستعد رہنا - د - فعل لازم :- تیار رہنا - آمادہ رہنا - موجود رہنا - کمربستہ رہنا + ہوشیار رہنا + کیل کانٹے سے درست اور لیس رہنا +

مُستَعِد کرنا - د - فعل لازم :- آمادہ کرنا - موجود کرنا - تیار کرنا + لیس کرنا +

مُستَعِد ہونا - د - فعل لازم :- (۱) آمادہ ہونا - تیار ہونا - کمربستہ ہونا - جیسے لڑنے کو مُستعد ہونا (۲) موجود ہونا - (۳) لائق ہونا - قابل ہونا +

مُستَعفِی - ع - صفت :- استعفا دینے والا + نوکری چھوڑنے والا + عفو چاہنے والا + برطرفی چاہنے والا +

مُستَعمَل - ع - صفت :- عمل میں لایا ہوا - کام میں لایا ہوا - برتا ہوا + جاری - مُروّج - چلتا - کام دیتا ہوا + ڈوایچ - سکنڈ ہینڈ +

مُستَعمَل ہونا - د - فعل لازم :- برتا ہوا ہونا - کام میں آنا - برتنے میں آنا + مروّج ہونا +

مُستَغَاث - ع - اسم مذکر :- وہ شخص جس سے فریاد چاہیں +

مُستَغرَق - ع - صفت :- ڈوبا ہوا - غرق شدہ + نہایت مصرُوف +

مُستَغنِی - ع - صفت :- (۱) آزاد - بری + بے پروا - لاپروا + (۲) دولتمند - غنی - مالدار - (۳) مُطمئن - فارغ البال - آسُودہ حال - غیر محتاج +

مُستَغنِی مزاج - ع - صفت :- وہ شخص جسکی طبیعت میں بے پروائی ہو - آزاد مزاج - آزاد طبع - مُطلق العنان - خودمختار + فارغ البال + فارغ الحال +

مُستَغِیث - ع - اسم مذکر :- (از غوث) ۱- استغاثہ کرنے والا - فریادی - نالشی دادخواہ - (۲) مدعی - دعویدار - سائل + اپیلانٹ +

مُستَغِیث اِلیہ - ع - اسم مذکر :- جسکی طرف دعوےٰ کیا گیا ہو - مدعا علیہ - طرف ثانی - جوابدہ - فریقِ مخالف + رسپانڈنٹ +

مُستَفَاد - ع - صفت :- فائدہ حاصل کیا ہوا - جو چیز فائدے میں حاصل ہو - بطور فائدہ حاصل شدہ +

مُستَفسِر - ع - صفت :- استفسار کرنے والا - پُوچھنے والا - تحقیق کرنے والا - مُحقّق کنِفوجی

مُستَفِید - ع - صفت :- فائدہ چاہنے والا - فائدہ کی طلب کرنے والا +

مُستَفِیض - ع - صفت :- فیض چاہنے والا - فیض کا خواہاں +

مُستَقبِل - ع - صفت :- (۱) سامنے آنے والا - آگے آنے والا - آیندہ (۲) زمانۂ آیندہ - استقبال کا زمانہ - وہ فعل جو آنیوالے زمانہ سے تعلق رکھے بحیثیت کال

مُستَقَر - ع - اسم مذکر :- جائے قرار - ٹھہرنے کی جگہ - ٹھکانا - مقرّ + بکسرِ قاف قرار پانیدہ جیسے دائم مستقر

مُستَقَرُّ الخلافہ - ع - اسم مذکر :- دارالخلافہ - دارالسلطنت - راج دھانی - دارالامارت - دارالحکُومت - جلال الدین اکبر کے وقت میں آگرہ کا یہی لقب تھا +

مُستَقِل - ع - صفت :- مضبُوط - مُستحکم - اٹل - اچل - ٹھہر - برقرار - پائدار - پکّا - ٹھہرا - قایم + دوام - ہمیشہ - مُدام - استمرار +

مُستَقِل ارادہ - د - اسم مذکر - پکّا ارادہ - عزم بالجزم - مصمّم ارادہ +

مُستَقِل اسامی - د - اسم مؤنث :- پکّی اسامی - پائدار نوکری - منظُوری کی اسامی

مُستَقِل رہنا - د - فعل لازم :- قایم رہنا - برقرار رہنا - جما رہنا - جیسے اپنی رائے یا ارادہ پر مُستقل رہنا +

مُستَقِل مزاج - د - صفت :- گمبھیر - وہ شخص جسکے مزاج میں تلوّن نہو - وہ شخص جسکے مزاج میں استقلال ہو - متین - دھیما - ثابت قدم +

مُستَقِیم - ع - صفت :- سیدھا - راست - کج کا نقیض + سیدھا کھڑا ہوا - عمُودوار جیسے خطِ مُستقیم - صراطِ مُستقیم - وغیرہ +

مَستَک - س - اسم مؤنث :- (۱) پیشانی - ماتھا - (۲) ہاتھی کا ماتھا - پیشانیٔ فیل +

مُستَکبِر - ع - صفت :- مُتکبّر - مُدّعی - مغرور - گردنکش - گھمنڈی +

مُستَلزِم - ع - صفت :- لازم پکڑنے والا - کوئی کام اپنے اُوپر لازم کرنے والا +

مُستَلزِم سزا - ع + ف - صفت :- (قانُون) مستوجب سزا - قابل سزا - واجب التعزیر +

مُستَمِر - ع - صفت :- ہمیشہ رہنے والا - مدّت رہنے والا - دائم - مضبُوط - پائدار - مُستقل اُستوار + رواں - پیوستہ +

مُستمند - ف - صفت :- مرکّب از (مُست بمعنی غم و مند بمعنی صاحب) لُغوی معنی غمگین - مجازاً احتجمند +

مست

مُسْتَنَد - ع - صفت :- سند یافتہ - سند پایا ہوا + مصدّقہ - تصدیق کیا ہوا + سندی ٹھیک - قابلِ اعتبار - قابلِ اعتماد - معتبر - جیسے مُستند کتاب - مُستند قول - مُستند آدمی - مُستند عالم - مُستند فاضل - مُستند شاعر وغیرہ +

مُسْتَنْبَط - ع - صفت :- باہر لایا گیا - کسی چیز میں سے باہر نکالا گیا - اخذ کیا گیا - چُنا گیا +

مُسْتَوجِب - ع - صفت :- واجب کرنے والا + واجب - لائق - سزاوار - قابل - عائد ہونے والا + لازم ہونے والا +

مَسْتُور - ع - صفت :- چُھپا ہوا - پوشیدہ - مخفی ؎

مدعائے دلِ حسرت زدہ مستور نہیں   وہ تمنا ہے مری جو نہیں منظور نہیں (ظہیر)

مَسْتُورات - ع - اسم مؤنث :- پردہ نشین عورتیں - پردے میں بیٹھنے والی عورتیں - مجازاً عورتیں - بیّ بانی +

مَسْتُورہ - ع - صفت :- پوشیدہ - شدہ - چُھپا ہوا +

مُسْتَوفی - ع - اسم مذکر :- لغوی معنی پُورا لینے والا - مجازاً وہ عہدے دار جو اپنے ماتحت محاسبوں کے حساب کی جانچ پڑتال کرے - محکمۂ حساب کا حاکم - اکونٹنٹ جنرل + دیوان - بخشی - تنخواہ تقسیم کرنے والا + خزانچی +

مَسْتُول - پُرتگالی - اسم مذکر :- بادبان - ستونِ کشتی یا جہاز - تیرِ کشتی +

مُسْتَوِی - ع - صفت :- برابر - ہموار - جیسے سطحِ مُستوی +

مَسْتی - ف - اسم مذکر :- (۱) نشہ - خمار - مدہ - کیف - وہ کیفیت جو مُسکرات سے حاصل ہو - سُکر - (۲) مدہوشی - بے ہوشی - بدمستی - متوالا پن - (۳) رغبتِ جماع - جوشِ شہوت - جھل - آگ - باہ - چُل + اُدماد - اُدمات + خواہشِ نفسانی + وہ حالت یا کیفیت جو پرندوں یا دیگر حیوانات کو ہیجانِ شہوت کے وقت عارض ہو - جیسے کبوتر - شیر - ہاتھی وغیرہ کی مستی - (۴) حرکاتِ خوشی - مگنتا - آنند (۵) حیوانات کی منی - آبِ منی - (۶) وہ مائیت جو بعض درخت سے ٹپکے - مدہ - جیسے نیم کی مستی - پہاڑ کی مستی - وہ پانی جو محض حیوانات کے کان یا گردن یا آنکھ کے قریب سے ٹپکتا ہے جیسے اُونٹ کی مستی - مینڈک کی مستی - ہاتھی کی مستی (پہاڑوں کی مستی سلاجیت ہے) +

مستی آنا - د - فعل لازم :- مستانا - شہوت میں بھرنا - مدماتا ہونا +

مستی اُٹھنا - د - فعل لازم :- شہوت کا زور کرنا - جماع کی رغبت ہونا - مجامعت کو جی چاہنا - آننگ پر آنا + اُٹھنا +

مستی ٹپکنا - د - فعل لازم :- (۱) آبِ مستی کا حیوانات کے کانوں کے قریب یا گردن سے رس رس کر گرنا - پہاڑ یا درخت سے مدہ چُونا (۲) مستی کا نمایاں ہونا - خمار ظاہر ہونا - نشیلا پن پایا جانا ؎

خدا جانے طلوعِ نشہ میں کیا غضب لائیں   ٹپکتی ہے پڑی مستی تری مخمور آنکھوں سے (مصحفی)

مسج

مستی چڑھنا - د - فعل لازم :- مستی میں بھرنا - شہوت کا جوش مارنا - مدماتا ہونا - متوالا ہونا - مدہرا آنا +

مستی چُھوٹنا - د - فعل لازم :- دیکھو (مستی اُٹھنا) +

مستی لگنا - د - فعل لازم :- مستی میں آنا - مست ہونا + حرام سر پر چڑھنا + شہوت میں بھرنا + آپے سے باہر ہونا - اُدماد لگنا +

مستی جھاڑنا - د - فعل متعدی :- مستی نکالنا + نشہ ہرن کرنا - نشہ اُتارنا - خمار دُور کرنا + شرارت نکالنا +

مستی جھڑنا - د - فعل لازم :- نشہ ہرن ہونا - نشہ کرکرا ہونا + شرارت نکلنا - حرمزدگی دُور ہونا + اوسان درست ہونا - آپے میں آنا +

مستی میں آنا - د - فعل لازم :- دیکھو (مستانا)

مستی نکالنا - د - فعل متعدی (۱) شہوت بجھانا + (۲) منی نکالنا (۳) دیکھو (مستی جھاڑنا) + ٹھیک بنانا - درست کرنا +

مستی نکلنا - د - فعل لازم :- دیکھو (مستی جھڑنا) +

مستی ہونا - د - فعل لازم :- دیکھو (مستی چُھوٹنا)

مِسْٹر - انگلش - MISTER - اسم مذکر :- صاحب - خواجہ - میاں - مانا - لالہ - حضرت - جناب +

مُسٹنڈا - ہ - صفت :- عو (حقارتاً) بہت موٹا - فربہ اندام - خنگا - خنگر ایسنڈ مُسنڈ - سنڈیا یا ہوا جسیم - تیار + مُسنڈ - ہٹا کٹا - ڈھینگرا +

مُسٹنڈی - ہ - اسم مؤنث :- موٹی عورت + ہٹی کٹی +

مَسْجِد - ع - اسم مؤنث :- جائے سجدہ - سر جھکانے کی جگہ + خانۂ خدا + نماز پڑھنے کی جگہ - عبادت خانہ - مسلمانوں کی عبادت گاہ - مسیت - خدا کا گھر - مجیت جیسے ٹکے کے لئے مسجد ڈھاتے ہیں - کہاوت - ؎

تصوّر ہوت ہمیں بدن کا بھی نمازوں میں   ہوا واجب کروں مسجد کوئی تعمیر چاندی کی (ناسخ)

مسجد ٹھنڈی کرنا - د - فعل متعدی :- مسجد کو منہدم کرنا - یا گرانا +

مسجد ٹھنڈی ہونا - د - فعل لازم :- مسجد گرنا یا منہدم ہونا +

مسجد ڈھانا - د - فعل متعدی :- مسجد گرانا - خدا کا گھر گرانا + گناہ عظیم کرنا +

مسجد ڈھے گئی محراب رہ گئی - د - کہاوت :- کُل میں سے جزو باقی رہ گیا - اصل میں سے نشانی باقی رہ گئی - اعلیٰ جاتے رہے ادنے رہ گئے - اصل چلی گئی اور نام رہ گیا

مسجد کا مینڈھا۔ ا۔ اسم مذکر:۔ مفت کی روٹیاں توڑنے والا۔ مُلّا نا قُل اعوذیہ

مسجد میں اینٹ اُلٹکر یا اوندھا کر رکھنا۔ د۔ فعل متعدی:۔ (عو) خانۂ خدا کی سخت قسم کھانا جس سے یہ غرض ہوتی ہے کہ جس طرح میں اینٹ اُلٹکر رکھتا ہوں اگر میں جھوٹ بولتا ہوں تو اس طرح یہ گھر اُلٹ جائے +

مسجد میں چُونہ لگانا۔ د۔ فعل متعدی:۔ (عو) آنکھوں کی قسم مسجد میں جاکر کھانا۔ کیونکہ عورتوں کا خیال ہے کہ اگر کوئی مسجد میں چُونہ لگاکر جھوٹ بولے تو اُسکی آنکھیں سفید ہوجاتی ہیں یعنی وہ اندھا ہوجاتا ہے پس اِس خیال سے معنیٔ مذکورہ پر اطلاق ہونے لگا

مسجد کا مُلّانہ۔ ا۔ اسم مذکر:۔ مُلّائے مسجد۔ وہ مُلّا جو مسجد کی روٹیوں پر پڑا ہو +

مُسَجَّع۔ ع۔ صفت:۔ باسجع۔ مُقفّیٰ عبارت۔ قافیہ بند + باقافیہ بات۔ وہ بات جسمیں تُک ہو + (ا) ایک صنعت کا نام جسمیں شاعر شعر کے چار حصّے کرکے حصّۂ چہارم کو اُس شعر کے بنائے قافیہ پر تمام کردیتا ہے علےٰ ہٰذا مُنشی بھی مسجّع عبارت میں ہر فقرہ میں چند سجع کی رعایت رکھتا ہے مثال دیکھو صفحہ ۲۰ کالم دوم سطر ہا میں

مُسجّل۔ ع۔ اسم مذکر:۔ وہ نامہ یا کاغذ جسپر حاکم یا قاضی کی مُہر ثبت ہو +

مَسجُود۔ ع۔ صفت:۔ سجدہ کیا گیا۔ جسے سجدہ کریں۔ جیسے مسجودِ خلائق جسے خلقت سجدہ کرے +

مَسح۔ ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) ہاتھ ملنا۔ ہاتھ پھیرنا + وضُو کے وقت دونوں ہاتھوں میں پانی لیکر ناک سے سر تک لگانا۔ غسل یا وضُو کے وقت ہاتھ کو کسی خاص عضو پر پھیرنا +

مَسحی۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ صابر یا چمڑے کا موزہ جسپر مسح جائز اور اکثر صلحا و اُمراء پہنتے ہیں (اسکے املا میں تمام انگریزی و ہندوستانی ڈکشنریوں نے غلطی کی ہے)

مَسخ۔ ع۔ صفت:۔ اچھی صُورت بدل کر بُری صُورت ہوجانا جیسے آدمی کی صُورت سے بندر یا حیوان کی صُورت میں ہوجانا + مزیدار چیز کا بدمزہ ہوجانا۔ اعلےٰ صُورت سے ادنےٰ صُورت میں آجانا +

مسخ ہوجانا۔ د۔ فعل لازم:۔ صُورت بگڑنا۔ اعلےٰ صُورت سے ادنےٰ صُورت میں آجانا۔ چہرہ پلٹ جانا + کایا پلٹنا یا کایا پلٹ ہوجانا +

مُسَخَّر۔ ع۔ صفت:۔ تابع کیا گیا۔ تسخیر کیا گیا + فتح کیا گیا۔ قبضہ کیا گیا +

مسخر الکذی۔ د۔ صفت:۔ غلط العوام۔ احمق۔ بیوقُوف۔ مسخرہ +

مَسخَرَہ۔ ع۔ اسم مذکر:۔ ٹھٹول۔ وہ شخص جسپر ٹھٹّا کیا جائے۔ ٹھٹّے باز۔ ظریف۔ وہ شخص کہ جسپر لوگ اور وہ لوگوں پر ہنسے +

مسخرہ پن۔ د۔ اسم مذکر:۔ تمسخر۔ ہنسی۔ ٹھٹّا۔ ٹھٹولی۔ ٹھٹّے بازی +

مَسخَرگی۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ تمسخر۔ ہنسی۔ ٹھٹّا۔ تاخرہ۔ مسخرہ پن۔ ٹھٹولی۔ سخریہ ؎

خالی نہیں یہ مسخرگی حظ اُٹھانے سے معشوق چھیڑتے ہیں ہمیں اِس بہانے سے (مؤلف)

مُسَدَّس۔ ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) شش پہلو۔ چھے کونیا + چھے ضلعوں کی شکل (۲) ایک قسم کی نظم جسمیں اصل بیت پر چار مصرع اور بڑھادئیے جاتے ہیں یا یُوں کہو کہ وہ نظم جسکے چار مصرع ہم قافیہ اور آخری بیت بطور گرہ نئے قافیہ کے ساتھ ہو۔ جیسے مسدّس حالی کا بند ؎

کسی نے یہ بقراط سے جاکے پُوچھا مرض تیرے نزدیک مُہلک ہیں کیا کیا
کہا دُکھ جہاں میں نہیں کوئی ایسا کہ جسکی دوا حق نے کی ہو نہ پیدا
مگر وہ مرض جسکو آسان سمجھیں
کہے جو طبیب اُسکو ہزیان سمجھیں

مَسدُود۔ ع۔ صفت:۔ (از سد) بند کیا گیا۔ روکا گیا۔ بند۔ رُکا ہوا + دو چیزوں میں حائل کیا گیا

مَسَرَّت۔ ع۔ اسم مؤنث۔ خوشی۔ خرّمی۔ انبساط۔ خُرسندی۔ فرحت۔ آنند۔ نشاط۔ شادمانی۔ مگنتا +

مُسرِف۔ ع۔ صفت:۔ بیہودہ خرچ کرنے والا۔ فضُول خرچ۔ لکھ لُٹ۔ کھاؤ اُڑاؤ۔ بیجا خرچ کرنے والا۔ بے اندازہ خرچ کرنے والا +

مسرُور۔ ع۔ صفت:۔ خوش۔ شادماں خُرسند۔ مگن ؎

رشک ہے حالِ زلیخا پہ کہ ہمسے بدبخت خواب میں بھی نہ کبھی وصل سے مسرُور ہوئے (مصحفی)

مُسطَّح۔ ع۔ صفت:۔ پھیلا ہوا۔ بچھا ہوا۔ سطح کیا گیا۔ چوڑا۔ کھلا +

مِسطَر۔ ع۔ اسم مذکر:۔ وہ کاغذ کی وصلی جسپر سطریں کھینچنے کیواسطے ڈورے سی لیتے ہیں۔ بلیک لائن ؎

زخم اُس تیغ کے ہیں میرے تنِ لاغر پر جیسے پرکار سے خط کھینچے کوئی مسطر پر (مصحفی)

مِسطر کرنا۔ د۔ فعل متعدی:۔ لکیریں کھینچنا۔ رُول کرنا۔ ایک دوسرے کے محاذی خط کھینچنا یا نشان ڈالنا ؎

یہ تارِ سرشک اسلیئے اب بندھا ہے کہ صفحہ پہ سینہ کے مسطر کرونگا۔ (نصیر)

مسطُور۔ ع۔ صفت:۔ سطر بندی کیا گیا۔ سطر کیا گیا + مرقُومہ بالا۔ اوپر لکھا گیا۔ لکھا گیا۔ تحریر کیا گیا۔ مرقُوم +

مسعُود۔ ع۔ صفت:۔ نیک۔ نیک بخت۔ سعید۔ بختاور۔ سعادتمند +

مَسقَط۔ ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) گرنے کی جگہہ۔ (۲) ایشیائے رُوم کے مشہُور شہر کا نام +

مَسقِطُ الرّاس۔ ع۔ اسم مذکر:۔ پیدا ہونے کی جگہہ۔ جنم بھُوم۔ جنم استھان۔ زاد بُوم۔ جائے پیدائش۔ مولد۔ وطن۔ (اسکے لُغوی معنی سر گرنے کی جگہہ ہیں چونکہ بچے کے پیدا ہونے کے وقت پہلے اُسکا سر زمین پر آتا ہے اسلیئے مولد اور وطن کے معنی میں مستعمل ہوگیا) +

مسقط کا حلوا:۔ اسم مذکر:۔ ایک قسم کا نہایت آبدار چکنا ہوا حلوا جو اُونٹنی کے دُودھ سے تیار کیا جاتا اور اکثر شہرِ مسقط سے آتا ہے +

مُسَقَّف - ع - صفت :- چھت ڈالا گیا - پاٹا گیا - پٹا ہوا +

مَسَک - ہ - اسم مؤنث :- کپڑے کی دریدگی یا ترقیدگی - کسی زور کے سبب کپڑے کا ذرا سا چل جانا - یونہیں سا پھٹ جانا - چولی کی نسبت زیادہ بولتے ہیں ؎

سچ کہہ وہ تمہیں کہنے آغوش میں کھینچا ہے کیوں مجھسے بگڑتے ہو چولی کی مسک دیکھو (نصیر)

مَسَک جانا - ہ - فعل لازم :- تڑق جانا - پھٹ جانا - چل جانا - دریدہ ہو جانا - چاک ہو جانا - چولی کے ساتھ زیادہ موزوں ہے ؎

دامن تلا - گیا تھا کہیں اُسکے دستِ ہم اللہ رے نازکی وہیں چولی مسک گئی (فراق)

کس شوخ بدمزاج سے تمامت ہوئی نصیب لیتے لئے مرے جو دوپٹا مسک گیا - (بحر)

چلو ہولے ہولے دھمک سے بجتی گئی سب مسک میری چولی کہارو (رنگین)

مُسْکا - ہ - اسم مذکر :- وہ چھینکا جو چوپایوں کے مُنہ پر اس غرض سے چڑھا دیتے ہیں کہ وہ کھڑی کھیتی یا لانک کے اناج پر مُنہ نہ ڈالیں - مُنہ چھینکا +

مُسْکانا - ہ - فعل متعدی :- (پُورب گیتوں میں) (۱) ٹوٹنا - چٹ چٹ ہو جانا - جیسے چوڑیاں مُسکا گئیں (۲ - لازم) مُسکرانا - جیسے گوئے کی سن مُسکانی +

مُسَک جانا - ہ - فعل لازم :- (پُورب) ٹوٹ جانا - ٹکڑے ٹکڑے ہو جانا - چٹ چٹ ہو جانا - جیسے ؎

بارا جو رہی موری بتیاں مروری + ہاں ہاں دیکھو دیکھو چوریاں مُسک گئیں - ایسی ناکر ڈھٹولی (ٹھمری)

مُسْکِر - ع - اسم مؤنث :- نشہ پیدا کرنے والی چیز - مستی لانے والی چیز +

مُسْکِرات - ع - اسم مؤنث :- وہ چیزیں جو نشہ کریں جیسے افیون - چرس - بھنگ وغیرہ

مُسْکرانا - ہ - فعل لازم :- مُتبسم ہونا - تبسم کرنا - ہونٹوں ہی ہونٹوں میں ہنسنا - آہستہ ہنسنا - کم کم ہنسنا - خندۂ زیرِ لب کرنا ؎

جراحتِ دلِ عاشق سے پُوچھ غنچہ دہن یہ لُطف ہونٹوں ہی ہونٹوں میں مُسکرانے کا (انور)

میری نظروں نے کیا کہا یا رب کہ وہ شرما کے مُسکرانے لگے - (مجروح)

برباد کرنا اُنکو عالم کا اک ہنسی ہے سو بجلیاں گرینگی جبدم وہ مُسکرائے (عارف)

گماں نہ کیونکہ کروں تجھپہ دل چرانے کا جُھکا کے آنکھ سبب کیا ہے مُسکرانے کا (میر ممنون)

کل ذکر مرا تھا کیا یہ ہے سچ بولے ہاں سچ ہے مُسکرا کر - (عاشق)

بولتا ہے کوئی رونا چشمِ تر کا یاد ہے مُسکرانا بھی لبِ زخمِ جگر کا یاد ہے (نکہت)

آئی نظر کل ایک مرقع میں ناتواں مجنوں سے بھی فزوں کسی بیمار کی شبیہ
وہ ہنسکے مُسکرا کے کہا چتونوں میں یُوں لو تم بھی دیکھ لو یہ ہے سرکار کی شبیہ } (نامعلوم)

مُسْکراہٹ - ہ - اسم مؤنث :- خندۂ زیرِ لب - تبسم - وہ ہنسی جسمیں دانت نہ کھلیں - ہونٹوں میں ہنسنا +

مَسْکَن - ع - اسم مذکر :- جائے سکُونت - رہنے کی جگہ - باس - گھر - مکان - محل - خانہ - ٹھور - ٹھاؤں - ٹھکانا - مقام - قیام گاہ ؎

دلِ ویراں کو جب دیکھا تو بولے یہ ہے اُجڑا ہوا مسکن کسی کا - (داغ)

(اصل میں صیغۂ اسمِ ظرف خلافِ قیاس ہے کیونکہ باب نصر ینصر سے جائے سکُونت اور رہنے کی جگہ کے معنوں میں ہے لیکن قاعدہ کے مُوافق بفتح بھی درست ہے) +

مُسَکْنا - ہ - فعل لازم :- (پُورب) ٹُوٹنا - تڑقنا - کڑکنا - چٹ چٹ ہونا - جیسے چُوڑیاں مُسکنا +

مَسَکْنا - ہ - فعل لازم :- (۱) چاک ہونا - پھٹنا - چِرنا - چلنا - دریدہ ہونا - یُونہیں سا پھٹنا - چولی کے ساتھ زیادہ مُستعمل زیبا اور موزوں ہے ؎

وہ اُٹھی ہوئی چین پشواز کی وہ مسکی ہوئی چولی انداز کی (میر حسن)

اندامِ گل پہ ہو نہ قبا اس مزے سے چاک جُوں خوش قدوں کے تن پہ مسکتی ہیں چولیاں (سودا)

اِدھر تو مسکی ہے چولی اُدھر کھلے ہیں بند نہ جانے کسنے یہ لُوٹی بہار ساری رات (بہادر شاہ)

اپنی مسکی ہوئی چولی کا ذرا رنگ تو دیکھ یہ ستم اسپہ ہوا ہے ترے خمیازے سے (مصحفی)

بیٹھے جو سامنے وہ دوپٹا اُتار کے پُھولا میں اسقدر کہ انگرکھا مسک گیا (خورشید)

جامہ سے اپنے باہر یکبار ہو گئے وہ مَس کرنے میں جو ہمسے چولی اُنہوں کی مَسکی (معروف)

اپنا تو بدگمانی سے بس کام ہو گیا گو اور طرح اسکی ہو چولی مسک گئی (لطف)

شبِ وصال میں جو ہاتھا پائی تھی مجھسے مسک گئی ہے ہر اک جا سے قبا اُنکی (حضور نظام آصف)

یہ فقرے چلتے ہوئے ہمیں سے پسینہ پونچھو ذرا جبیں سے
نہیں تم آئے اگر کہیں سے تو کیوں یہ انگیا مسک رہی ہے (محمد رفیع)

(۲ - پُورب) پکڑنا - دبوچنا - کولی بھرنا - جیسے دھر مسکارات مری ہوتی +

مِسْکوٹ - ا - اسم مؤنث :- صحیح (انگلش MESS مس) (۱) کھانا - طعام (۲) گروہ - جماعت + ایک دسترخوان پر کھانے والے - ہم طعام - ہم پیالہ ہم نوالہ (۳) صلاح - مشورہ - جیسے آج تمہارے ہاں کیا مسکوٹ ہو رہی تھی +

مسکوٹ کرنا - ا - فعل متعدی :- صلاح کرنا - مشورہ کرنا + پنچایت جوڑنا +

مسکوٹ ہونا - ا - فعل لازم :- پنچایت جوڑ کر صلاح و مشورہ ہونا +

مسکوڑا - ہ - اسم مذکر :- کروٹ کا دھچکا + (کاف مضموم بواو مجہول) +

مسکوڑا لینا - ہ - فعل لازم :- دھچکے سے کروٹ لینا - دفعتہً پہلو بدلنا جیسے ایک ہی مسکوڑے میں اکڑ کر نکل گیا +

مسکوڑا مارنا - ا - فعل متعدی :- دیکھو (مسکوڑا لینا)

مسکُوک - ع - صفت :- سکہ کیا ہوا - ٹھپا لگا ہوا + وہ سونا یا چاندی یا تانبا

مسک

جسپر سکہ لگا یا گیا ہو۔ سرکاری چھاپ کا سکہ ✤

مَسْکہ - ف - اسم مذکر:- (۱) تازہ نکلا ہوا خوشبودار کچا گھی۔ نونی ✤ جھاگ ✤ وہ گھی جسے ابھی تک تایا نہو مکھن (۲) کیمیاگروں کی اصطلاح میں ادویات سے بستہ کیا ہوا پارہ سیماب بستہ۔ بوٹی سے بیٹھا ہوا پارہ۔ زیبقِ منجمد ۔

دل ترے آنے سے ٹھیرا عاشقِ بیتاب کا کان کے پتے سے مسکہ بنگیا سیماب کا (بحر)

مِسْکِین - ع - صفت :- (۱) غریب۔ عاجز۔ بیچارہ گئو۔ نمانا۔ خاکسار۔ فروتن۔ ناتواں۔ آدِھین (۲) مُفلِس۔ نادار۔ (۳) بھوکا۔ کنگال۔ فاقہ زدہ۔ (۴) حلیم۔ بُردبار۔ (اصل میں مِفعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ یعنی بہت ہی بے حرکت اور ناطاقت۔ صاحبِ قاموس نے لکھا ہے کہ وہ شخص جسے تنگدستی اور فقیری نے بے حرکت اور ناطاقت کردیا ہو۔ اہلِ شرع کی اصطلاح میں مسکین وہ شخص ہے جسکے پاس کچھ بھی نہ ہو اور بالکل نادار ہو لیکن فقیر وہ ہے جسکے پاس اتنا مال نہو کہ اُسپر زکوٰۃ واجب آئے)

مسکین صُورت - ا - اسم مذکر:- وہ شخص جسکی صورت پر مسکینی اور غربت برستی ہو مگر درحقیقت بڑا حرامزادہ ہو۔ گُربہ مسکین۔ مُسمسی صُورت کا شخص۔ غریب حرامزادہ ✤ قابلِ رحم صُورت والا ✤

مسکین طبع - ا - اسم مذکر:- حلیم الطبع۔ نہایت غریب اور متواضع شخص وہ شخص جسکی طبیعت میں بالکل شر نہو۔ فروتن ✤

مِسْکِینی - ع - اسم مؤنث :- غریبی۔ حلیمی۔ عاجزی۔ فروتنی۔ انکسار ✤ غُربت ✤ مُفلسی۔ ناداری۔ عُسرت ✤

مِسَل - د - اسم مذکر:- دیکھو (مِثل بمعنی روئداد مقدمہ) ✤

مَسَل ڈالنا - ہ - فعل متعدی :- مَل ڈالنا ✤ کچل ڈالنا ✤ روند ڈالنا پائمال کردینا ✤ پیس ڈالنا۔ توڑ مروڑ ڈالنا۔ مَل دَل ڈالنا۔ مروڑ ڈالنا چُرمُر کر ڈالنا ✤

مَسَل کر - ہ - تابع فعل :- توڑ مروڑ کر ✤ کچل کچلا کر۔ روند کر۔ مَل دَل کر چُرمُر کرکے۔ پیس پسا کر ۔

رو کمبخت نے کی تھی خرامِ ناز کی دیدیا اُسنے مرے دل کو مَسَل کر زیرِ پا (داغ)

مَسَل کر رکھ دینا - ہ - فعل متعدی :- توڑ مروڑ کر رکھدینا۔ کچل کچلا کر رکھدینا ۔

پریزاد کا مجھ پہ سایہ پڑا ہے وہ رکھدیگا چُٹکی میں مُجکو مَسَل کر (اختر)

روند ڈالنا پیس کر رکھدینا (جب آٹے کے ساتھ کہینگے تو گُوندھنے سے مُراد ہوگی) ✤

مُسَلَّح - ع - صفت :- ہتیار بند۔ شستر دھاری۔ کمربستہ ✤

مسلحِ جنگ - ع + ف - صفت :- لڑائی کے واسطے کمربستہ ✤

مسلح ہونا - د - فعل لازم :- ہتیار باندھنا۔ کمربستہ ہونا کمر بندی کرنا ہتیار لگانا

مسل

لڑنے کو مستعد ہونا ✤ کیل کانٹے سے درست اور لیس ہونا ✤

مَسْلَخ - ع - اسم مذکر:- کمیلا۔ جانوروں کے کھال اُتارنے کی جگہہ۔ جانوروں کو ذبح کرکے صاف کرنے کا مقام۔ مجازاً۔ مذبح۔ بوچڑ خانہ ✤

مُسَلْسَل - ع - صفت :- سلسلہ بندی کیا گیا۔ زنجیرہ بند۔ لڑی بند۔ مجازاً مُتواتر۔ مُتصل۔ پے درپے۔ پیہم۔ یکے بعد دیگرے ✤

مُسَلَّط - ع - صفت :- تسلُّط کرنے والا۔ قبضہ کرنے والا۔ قابض ✤ غالب۔ زورآور۔ طاقتور۔ جیسے فلاں شخص اپنے آقا کی طبیعت پر مسلط ہے۔ یعنی چھایا ہوا ہے۔ یا یُوں کہو کہ قابو یافتہ و چیرہ دست ہے ✤

مَسْلَک - ع - اسم مذکر:- (۱) راہ۔ راستہ۔ رستہ۔ چلنے کی جگہہ (۲) قاعدہ۔ طریقہ

مُسَلَّم - ع - صفت :- (۱) سالم رکھا گیا۔ برقرار رکھا گیا۔ پُورا۔ کامل۔ ثابت سمُوچا سمُچا۔ سگرا۔ سب۔ سارا۔ (۲) تسلیم کیا گیا۔ مانا گیا۔ واجب التسلیم۔ ماننے کے قابل۔ اعتراض سے بری ۔

دوں میں تشبیہ رگِ گُل کو کمر سے تری کیا نازکی اُسمیں مسلم ہے مگر نازکہاں (مصحفی)

زہد واعظ میں کچھ کلام نہیں سب مسلم مگر شباب بھی ہے؟ (ظہیر)

(۳ - ا) بیشک۔ درست۔ ٹھیک۔ بجا ۔

نہوئی بات یں اے حضرتِ واعظ تاثیر یہ مسلم کہ پڑھا آپ نے قرآن بہت (داغ)

(۴ - ا) چھت پاٹنے کا تختہ (۵ - ا) ضرور۔ واجب۔ فرض۔ جیسے وہاں جانا تو مسلم ہے (۶ - د) بحال۔ برقرار۔ (۷) اعتبار کیا گیا۔ باور کیا گیا (۸) سپرد کیا گیا ✤ سونپا گیا۔ ودیعت کیا گیا ✤

مُسْلِم - ع - صفت :- (۱) اسلام رکھنے والا مسلمان۔ محمدی۔ اہلِ اسلام۔ جیسے نومسلم۔ نیا مسلمان (۲) حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کے بھتیجے کا نام جو کربلائے مُعلےٰ کے مشہور شہیدوں میں سے ہیں ✤

مُسَلمان - ف - اسم مذکر:- جو شخص مذہبِ اسلام میں ہو۔ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیرو۔ محمدی۔ دینِ احمد کا پیرو۔ مومن ✤ تُرک ✤ (اگرچہ یہ لفظ بسکونِ سین و بفتح لام صحیح ہے مگر بول چال میں بسکونِ لام مستعمل) ✤

مسلمان کرنا - د - فعل متعدی :- اسلام میں لانا۔ دینِ محمدی میں شامل کرنا محمدی بنانا ✤

مُسلمان ہونا - د - فعل لازم :- اسلام لانا۔ دینِ محمدی میں شامل ہونا۔ اسلام پر ایمان لانا ۔

لیگئے کھینچ کے بتخانہ سے ہم مسجد میں گل ہوا داغ مسلمان بڑی مُشکل سے (داغ)

ہوا مسلماں میں اور ڈر سے نہ درس واعظ کو سُنکے مومن
بنی تھی دوزخ بلا سے بنتی عذابِ ہجرِ صنم نہ ہوتا (مومن)

مُسَلمانی۔ ف۔ صفت:۔ (۱) مسلمان سے منسوب۔ مسلمان سے نسبت رکھنے والا (۲) اسلام۔ اسلامیت۔ اہلِ اسلام کے شرائط ؎
زبانیں تیزان کی اُسترے سے بھی زیادہ ہیں ابھی جڑ سے اُڑا دینگے مری ساری مسلمانی (مرزا رشید)
(۳۔ ا۔) سنت۔ ختنہ۔ (۴۔ ا۔ ہنود) مسلمان کی عورت + زنِ مسلمان۔ مسلمان عورت +

مسلمانی اور آنا کانی۔ ا۔ کہاوت:۔ مسلمان ہونے کے باوجود ہمدردی سے پہلوتہی۔ اپنی جنس سے پہلوتہی +

مسلمانی آبادانی۔ ا۔ کہاوت:۔ مسلمانی باعثِ برکت ہے +

مسلمانی کرنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ ختنہ کرنا۔ سنت کرنا۔ (دہلی میں مسلمانیاں کرنا زیادہ بولتے ہیں) +

مسلمانیاں۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ (۱) ختنہ۔ سُنتیں (واحد کے واسطے بولتے ہیں) (۲۔ ہنود) مسلمان عورتیں +

مَسَلنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) ہاتھوں سے مَلنا۔ ہاتھوں سے رگڑنا۔ ملنا۔ ٹانٹنا
یا لگ جو آغوش میں میں تو بولا ابے چھوڑ کب تک مَسلتا رہیگا۔ (وصل)
حنا دستِ نگاریں سے کسی کے کوئی مَلتا ہے کوئی اندرہی اندر سینہ کے دل کو مسلتا ہے (انور)
(۲) کچلنا۔ روندنا۔ پائمال کرنا ؎
مشتاق نے کئے ہیں دل و دیدہ فرشِ راہ کا فرخدا کے واسطے اُنکو مسل کے چل۔ (عاشق)
رحم کر رحم کر او ناز سے چلنے والے ٹھوکروں میں دلِ عاشق کے مسلنے والے (ظہیر)
(۳) پیسنا + دبانا +

مُسلِمین۔ ع۔ اسم مذکر:۔ مُسلم کی جمع۔ مسلمان لوگ +

مَسلُوب۔ ع۔ صفت:۔ سلب کیا گیا۔ ربُودہ شدہ۔ چھین لیا گیا۔ نیست کیا گیا۔ نابود کیا گیا + مٹایا ہوا۔ مٹایا گیا +

مَسلُوب الحواس۔ ع۔ صفت:۔ سترا بہترا۔ وہ شخص جسکے حواس سلب ہوگئے ہوں۔ جسکے اوسان ٹھکانے نہ ہوں + مجنون۔ دیوانہ۔ پاگل۔ مخبوط الحواس

مَسلُوب العقل۔ ع۔ صفت:۔ جسکی عقل سلب ہوگئی ہو۔ بے عقل۔ باؤلا۔ سِڑی۔ پاگل۔ لایعقل۔ سودائی۔ مجنون۔ دیوانہ۔ فاترالعقل +

مَسلُوک۔ ع۔ صفت:۔ (۱) جاری کیا گیا۔ آمد و رفت کیا گیا (۲) سلوک کیا گیا + احسان کیا گیا +

مسلُوک ہونا۔ ا۔ فعل لازم:۔ سلوک کرنیوالا ہونا۔ سلوک کرنا۔ احسان کرنا۔ دینا۔ خبر لینا۔ خبرگیری کرنا۔ روپیہ پیسہ سے دستگیری کرنا +

مَسلُول۔ ع۔ صفت:۔ (۱) سِل کی بیماری والا۔ (۲۔ اسم مذکر) وہ شخص جسے مرض سِل یا تپِ دق ہوگئی ہو۔ وہ شخص جسکے پھیپھڑے میں نقص آجانے کے سبب منہ سے خون نکلتا ہو۔ (۳۔ صفت) کھینچا ہوا۔ باہر نکالا ہوا جیسے سیفِ مسلول

مَسئلہ۔ ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) کوئی پُوچھی ہوئی بات۔ سوال۔ (۲۔ ا۔) مذہبی اصول۔ دینی قانون کی بات + مُقدماتِ عقلی و نقلی کے استفسار کا محل +

مسئلہ بگھارنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ (حقارتاً) مذہبی باتیں بیان کرنا۔ (ایسے شخص کی نسبت بولتے ہیں جو خود تو دینی مسائل کا عامل نہو مگر دُوسروں کو نصیحت کرتا پھرے) +

مُسَمّاۃ۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ (۱) وہ لفظ یا خطاب جو عورت کا نام ظاہر کرنے کے واسطے اُسکے نام کے پہلے لگایا جاتا ہے۔ علامتِ تانیث (۲) نام رکھّی گئی +

مِسمار۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ (۱) میخ۔ کھُونٹی۔ کیل۔ کیلی (۲) انہدام۔ تخریب۔ گرانا۔ کھودنا + مُنہدم۔ قلع و قمع +

مسمار کرنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ اینٹ سے اینٹ بجانا۔ منہدم کرنا۔ ڈھانا۔ ویران کرنا۔ تباہ کرنا۔ برباد کرنا۔ اُجاڑنا + قلع و قمع کرنا +

مِسمار ہونا۔ ا۔ فعل لازم:۔ منہدم ہونا۔ گرنا۔ ویران ہونا۔ ڈھینا۔ اُجڑنا۔ برباد ہونا۔ اینٹ سے اینٹ بجنا۔ ٹوٹنا پھوٹنا ؎
گھر میں دیکھونگا نہ جب اُسکو تو غم کے ہاتھوں آہ مسمار مرے دل کی عمارت ہوگی (جرأت)

مُسْمُسی۔ ہ۔ صفت:۔ بظاہر مسکین۔ دیکھنے کی غریب۔ گھنّی۔ چپ۔ حرامزادی +

مُسْمُسی صُورت۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ غریب صورت۔ گربہ مسکین +

مَسمُوع۔ ع۔ صفت:۔ سماعت کیا گیا۔ سُنا گیا + قبول کیا گیا +

مَسمُوم۔ ع۔ اسم مذکر:۔ زہر دیا گیا۔ وہ شخص جسکو زہر کھلا دیا ہو +

مُسمّٰی۔ ع۔ صفت:۔ نام رکھا گیا۔ پکارا گیا۔ موسُوم۔ نامی +

مِسمیرزم۔ انگلش۔ MESMERISM۔ اسم مذکر:۔ ڈاکٹر فریڈرک میزمر صاحب باشندہ میزبرگ واقع ملک آسٹریا کا ایجاد کیا ہوا علم جسے خوابِ مقناطیس حیوانی یا تاثیر الانظار کہنا چاہئے۔ اس علم میں آدمی کے حواس ظاہری کو برابر افزونی ادراکِ باطنی و اظہارِ کمالِ نفسِ ناطقہ معطل کرکے دُنیا کے خُفیہ آیندہ موجودہ گزشتہ حالات کی معلومات بہ شرکتِ خیالاتِ عامل و معمول بہم پہنچانے کی ترکیبیں بتائی گئی ہیں۔ یہ عمل ٹکٹکی باندھکر دیکھنے یا اُنگلیوں کے آنکھوں کے سامنے متواتر ہلانے سے کیا جاتا ہے بحکمائے

مسن

اشراقین اِس عمل کو صرف تصور کے ذریعہ سے کیا کرتے تھے +

ڈاکٹر مسمر صاحب ۱۷۳۳ء میں پیدا ہوئے اور اوّل دفعہ ۱۷۶۶ء میں جبکہ اُنکی عمر ۳۲ برس کی تھی اِس علم پر وائنا میں ایک کتاب چھاپ کر مشتہر کی ۔ ۱۷۷۸ء میں پیرس گئے ۔ وہاں اُسکا چرچا پھیلایا اور اخیر کو ۱۸۱۵ء میں راہی مُلکِ بقا ہوئے +

صاحبِ موصوف نے کسی بلّی کو چوہے پر صرف نگاہ کی ٹکٹکی سے مدہوش کرکے غالب آتے ہوئے دیکھکر یہ علم نکالا تھا ۔ بند واسوخت منشی شیو پرشاد صاحب برہمن

بھر نظر مجکو پھر اُس شوخ نظر نے دیکھا ۔ مسمریزم کا اک عالم ہوا مجھ میں پیدا
دیکھئے ہوش و خرد ایک قلم استعفا ۔ آگیا دفتر اوراک میں سنّاٹا سا } برہمن
یک بیک چہرۂ گلفام پہ زردی چھائی
وہ غش آیا کہ بدن میں نہیں حرکت آئی

مُسِنّ ۔ ع ۔ صفت :- (۱) سن رسیدہ ۔ عمر رسیدہ ۔ بوڑھا ۔ سال خوردہ ۔ معمر ۔ (۲) پُرانا ۔ کہنہ ۔ پراچین (۳) دانا ۔ کارداں ۔ تجربہ کار (اُردو اور فارسی میں بلاتشدید بولتے ہیں) +

مُسنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :- (۱) مُلاوَلا جانا ۔ ملا جانا ۔ مَلنے میں آجانا ۔ جیسے گوٹا مُس جانا ۔ (۲ ۔ عو) لُٹنا ۔ غارتگری میں آنا ۔ جیسے وہ بیچاری تورات کو مُسگئی +

مَسنَد ۔ ع ۔ اسم مؤنث :- (۱) لغوی معنی تکیہ + گاؤ تکیہ (۲) تکیہ گاہ ۔ تکیہ لگاکر بیٹھنے کی جگہہ ۔ (۳) امیرانہ گدّی ۔ چار بالش ۔ نہالی ۔ ایک قسم کا مکلّف بستر جسپر امیر لوگ پُشت اور دونوں پہلوؤں میں تکیہ لگاکر بیٹھتے ہیں + سنگھاسن ۔ تخت ۔ صدر ؎

یاد آتے ہیں امیری میں فقیری کے مزے ۔ بوریا خوب تھا مسند ہمیں درکار نہ تھی (اسیر)

مسند آرا ۔ ع + ف ۔ اسم مذکر :- مسند کو آراستہ کرنے والا ۔ مسند نشین +

مسند تکیہ ۔ ع + ف ۔ اسم مذکر :- گدّی اور تکیہ +

مسند کا گدھا ۔ اُ ۔ اسم مذکر :- بیوقوف امیر ۔ کاٹھ کا اُلّو ۔ کٹھ پُتلی +

مسند نشین ہونا ۔ اُ ۔ فعل لازم :- گدّی پر بیٹھنا ۔ تخت نشین ہونا ۔ کسی گدّی یا تخت کا وارث ہونا +

مسند نشینی ۔ ع + ف ۔ اسم مؤنث ۔ راج گدّی ۔ تخت نشینی ۔ راج تلک ۔ جلُوس +

مُسنَد ۔ ع ۔ اسم مذکر :- پیٹھ لگاکر بیٹھنے کی چیز ۔ نحویوں کی اصطلاح میں خبر جو مبتدا کا نقیض ہے +

مُسنَد الیہ ۔ ع ۔ اسم مذکر :- نحویوں کی اصطلاح میں مبتدا +

مَسنُون ۔ ع ۔ صفت :- سُنت کی گئی ۔ جائز ۔ وہ فعل جو قانون شریعت سے جائز

مسو

اور رسول مقبول سے منسوب ہو +

مِسواک ۔ ع ۔ اسم مؤنث :- دانت صاف کرنے کی لکڑی ۔ دَتون ۔ دانتن ۔ دَتون

مِسواک کرنا ۔ اُ ۔ فعل متعدی :- دتون کرنا ۔ دانتوں کو لکڑی سے صاف کرنا

مُسوانا ۔ ہ ۔ فعل متعدّی :- (عو) لٹوانا ۔ غارت کرانا ۔ چوری کرانا ۔ آنکھوں میں خاک ڈلوانا ۔ جیسے ایسے مُوذی اور نابکاروں سے اپنے تئیں مُسوانا جو دیدۂ و دانستہ آنکھوں میں خاک ڈالیں کے رکعت کا ثواب ہے ۔ (چتر بہیلی) (۲) مَسلوانا ۔ مَلوانا ۔ جیسے بچے سے گوٹا مُسوا کر رکھ دیا یہ نہوا کہ آگے سے اُٹھالیں + (عو)

مُسَوَّدَہ ۔ ع ۔ اسم مذکر :- (۱) لُغوی معنی لکھا ہوا ۔ اصطلاحی وہ عبارت یا تحریر جو پہلی دفعہ سرسری طور لکھی گئی ہو اور ابھی تک دوبارہ صاف نہوئی ہو ۔ وہ عبارت جو بطور خاکہ لکھی ہو ۔ پہلی کاپی ۔ رف کاپی ۔ (۲ ۔ بازاری) بیٹا ۔ پسر ۔ (۳ ۔ اُ) مضمون + منصوبہ ۔ ارادہ ۔ مدعا ۔ مطلب ؎

دل میں کتنے مسودے تھے ولے ۔ ایک پیش اُسکے روبرو نہ گیا ۔ (میر)

مسودہ کرنا ۔ اُ ۔ فعل متعدی :- اوّل دفعہ بطور سرسری لکھنا ۔ کسی عبارت کا خاکہ کرنا

مسودہ گانٹھنا ۔ اُ ۔ فعل متعدی :- مضمون بنانا ۔ مضمون سوچنا + منصوبہ گانٹھنا +

مَسُور ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :- عدس ۔ ایک قسم کا غلّہ جسکی دال پکائی جاتی ہے ۔ مزاجاً مُعتدل ۔ مگر بعض کے نزدیک دوم درجہ میں خُشک +

مَسُوڑا ۔ ہ ۔ اسم مذکر :- وہ گوشت جسمیں سے دانت نکلتے ہیں ۔ دانتوں سے اُوپر کا گوشت ۔ لِثہ ۔ جائے دنداں ۔ گوشتِ بُنِ دنداں +

مَسُوسا ۔ ہ ۔ اسم مذکر :- (متروک) ۔ ۱ ۔ افسوس ۔ پچتاوا ۔ لولا ۔ دریغ + ملال ۔ آزردگی ۔ رنج ؎

زندگانی کا بھروسا ہے عبث ۔ مالِ دنیا کا مسوسا ہے عبث ۔ (رنگین)

(۲ ۔ ہنود) دباؤ ۔ دبانا ۔ دبوچنا ۔ جیسے من کی ماری کا سے کہوں پیٹ مسوسا دے دے رہوں (۳ ۔ ہنود) چُپ ۔ ضبط ۔ خاموشی ۔ جیسے سوکوسا اور ایک مسوسا برابر ہے) +

مسوسنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :- (۱) اینٹھنا ۔ مروڑنا ۔ بل دینا ۔ ملنا ۔ (۲) دبانا ۔ نچوڑنا ۔ (۳) جذبہ یا ولولہ کو ضبط کرنا ۔ روکنا ۔ تھامنا ۔ شکوہ و شکایت نہ کرنا ۔ (۴) افسوس کرنا ۔ پچتانا + غم کرنا ۔ رنج کرنا ۔ دل میں رنج کرنا ۔ غم کھانا ۔ کُڑھنا ۔ کلپنا ۔ صدمہ کے باعث دل پر ہاتھ رکھنا ۔ صبر و جبر اختیار کرنا ۔ دل و جگر کو بزور تھامنا ۔ جبراً صبر گوارا کرنا ؎

بیٹھے ہیں ہم تو دل کو مسوسے ہوئے میاں ۔ تو جان اُسکو دیکھ تجھے جس نے غش کیا
کیا کیجے کہ بن بولے رہا ہی نہیں جاتا ۔ اللہ کہاں تک کوئی اس دل کو مسوسے } (انشا)

لیجے لبِ خیال سے بوسے کہاں تلک بیتاب دل کو کوئی مسوسے کہاں تلک (نکہت)

دیوے وعادہ غیر کو جب مجھکو کوس کے رہجاؤں کیوں نہ اپنا کلیجا مسوس کے (مغفور)

مسوں کا سبزہ ۔ ا۔ اسم مذکر:۔ سبزۂ بروت۔ مونچھوں کے روئیں سہ

ہوکیوں نہ تشنۂ خوں ہمسے وہ بیکسوں کا ہے تیغ کا جوجوہر سبزہ تری مسوں کا (مصحفی)

مَسَہری ۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ ایک قسم کا پردہ دار پلنگ جو مکھیوں مچھروں وغیرہ سے محفوظ ہوکر سونے کے لیئے بنایا جاتا ہے۔ چھپر کھٹ۔ کلۂ خوابگاہ سہ

اجل کے آتے ہی سونا پڑا ہے خاک میں غافل بس اکدم میں مسہری ہوگئی بیکار سونے کی۔ (ناسخ)

وصل کے بعد مرگ ٹھہری ہے اس لئے قبر پر مسہری ہے (امان علی سحر)

(یہ لفظ اصل میں بزبان سنسکرت مشی मशक بمعنی مچھر اور ہری ہر بمعنی دُور کرنے یا ہٹانے سے مرکب ہے یعنی مچھروں سے محفوظ رکھنے والی چیز) +

مُسْہِل ۔ ع۔ صفت:۔ (۱) اسہال لانے والا۔ دست آور + وہ دوا جس سے دست آئیں (۲) اسم مذکر:۔ جُلاب۔ جیسے آج انہوں نے مسہل لیا ہے +

مُسہِل دینا ۔ د۔ فعل متعدی:۔ جلاب دینا۔ دست آور دوا کھلانا +

مُسہِل لینا ۔ د۔ فعل متعدی:۔ جلاب لینا۔ دست آور دوا کھانا +

مَسی ۔ س۔ اسم مؤنث:۔ سیاہی۔ روشنائی۔ انک۔ مداد +

مِسی ۔ ف۔ صفت:۔ مِس کا بنا ہوا۔ تانبے کا بنا ہوا۔ مِس کا +

مِسی جوش ۔ ا۔ صفت:۔ پکا جھال۔ وہ جھال جو تانبے یا پکے ٹانکے سے لگایا جائے۔

مِسی جوش کرانا ۔ د۔ فعل متعدی:۔ پکا ٹانکا لگوانا۔ مضبوط جھلوانا +

مِسّی ۔ ہ۔ صفت:۔ موٹے جھوٹے اناج کی مونگ ارد یا موٹھ چنے وغیرہ کی جیسے مسی روٹی

مِسّی کُسّی ۔ ہ۔ صفت:۔ غریبوں کے کھانے کی روٹی۔ موٹے اناج کی روٹی۔ دال دلیا + مونگ موٹھ۔ چنے ارد وغیرہ کی روٹی +

مِسّی یا مِسی ۔ اوّل اُردو دوم فارسی۔ اسم مؤنث:۔ (۱) ایک قسم کا منجن جو مازو پھل۔ لوہ چون ہلیلہ طیا وغیرہ سے تیار کیا جاتا اور ہندوستان کی عورتیں شادی ہوجانے پر جب تک سہاگن رہتی ہیں اُسے لگاتی ہیں۔ اگرچہ اس سے دانتوں پر سیاہ ریخیں جم جاتی ہیں مگر یہ ایک سنگار خیال کیا جاتا ہے۔ جیسے مسی کاجل کسکو میاں چلے بجس کو (چونکہ اسکا جزوِ اعظم تانبا ہے اسلیئے یہ نام رکھا گیا سہ

مسی ہے مثلِ سرکہ لب اسکا انگبیں ہے بوسہ جو آج لیجے لطفِ سکنجبیں ہے۔ (نادر)

(۲۔ طوائف) کنچنیوں کی ایک رسم اور شادی جسمیں تمام قوم کی ضیافت اور ناچ رنگ ہوکر یہ رسم ادا کی جاتی ہے چنانچہ اسی وجہ سے ہر ایک کسبی مسی نہیں لگا سکتی کہ اِسمیں خرچ بہت پڑتا ہے۔ اِس رسم میں کسبی کو مثلِ عروس آراستہ کرتے ہیں +

مسّی کاجل کرنا ۔ د۔ فعل متعدی:۔ (عو) سُرمہ مسّی لگانا سنگار کرنا کنگھی چوٹی کرنا

مسّی کی دھڑی ۔ د۔ اسم مؤنث:۔ عو۔ مسّی کی تہ جو عورتیں خوبصورتی کے لیئے ہونٹوں پر جماتی ہیں سہ

چال اٹکھیلی خوش آواز چھریرا وہ بدن لاکھا ہونٹوں پہ جما پان کا مدھ پر جوبن
جل کے کوئلہ ہوئی مسّی کی دھڑی پر سوسن کنوئیں جھکواتے ہزاروں کو وہ سیب ذقن
دہنِ تنگ کی تعریف نے خاموش کیا شوخیِ دیدۂ میگوں نے ہرن ہوش کیا
([illegible])

مسّی کی دھڑی آپ نے غضب پان کا لاکھا دل خوں کیئے دیتا ہے اُدھر رنگِ حنا اَور (ادب)

مسّی کی دھڑی جمانا ۔ د۔ فعل متعدی:۔ مسّی کی تہ ہونٹوں پر جمانا +

مسّی لگانا ۔ د۔ فعل متعدی:۔ مسّی ملنا۔ دھڑی جمانا +

مسّی مَلنا ۔ د۔ فعل متعدی:۔ مسّی لگانا +

مسّی ہونا ۔ د۔ فعل لازم:۔ طوائف کی ایک مشہور رسم کا نام جسکی کیفیت مسّی۲ میں دیکھو سہ

ہمکو عاشق لبِ دنداں کا سمجھکر اُسنے رقعہ بھیجا ہے کہ ہے آج ہماری مسّی۔ (نامعلوم)

مسیت ۔ د۔ اسم مؤنث:۔ (گنوار) مسجد +

مَسیح ۔ ع۔ اسم مذکر:۔ مسح کیا گیا۔ ملا گیا۔ چونکہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کے سر پر فرشتوں نے تیل ملا تھا۔ اسوجہ سے یہ لقب پڑگیا۔ چونکہ مُردے کو زندہ کردینا آپ کا معجزہ تھا اسوجہ سے اکثر شعرا معشوق کی لنترانی یا لبہائے حیات بخش کے ساتھ اسکو ضرور لاتے ہیں سہ

ہے کون مسیح تمکو جلائے تو یہاں پر کرتا ہے غضب کہنا یہ رندانہ کسی کا (بدر)

مسیحا ۔ ف۔ اسم مذکر:۔ مسیح عیسٰی علیہ السلام کا لقب۔ ایک مشہور پیغمبر کا نام جنکا مُردے کو جلا دینا معجزہ تھا۔ اسمیں الف زائد ہے نہ کہ ندائیہ سہ

تیرا بیمار نہ سنبھلا جو سنبھالا لے کر چپکے ہی بیٹھ رہے دم کو مسیحا لے کر (ذوق)

(قرآن شریف میں لفظ مسیح آیا ہے پس الف کی زیادتی فارس والوں کا تصرّف ہے اور بعض نے یہ بھی لکھا ہے کہ یہ لفظ سُریانی زبان میں مشیخا بمعنی مبارک تھا اُس سے مسیحا کر لیا۔ واللہ اعلم بالصواب

مسیحائی ۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ کارِ مسیح مسیح کے معجزے والی طاقت + اعجاز نمائی۔ حیات بخشی سہ

کُشتۂ عشق کے حق میں تو تمہاری بھی مسیح کام آئی نہ مسیحائی کہو کیا باعث (عاشق)

مسیحائی کرنا ۔ د۔ فعل متعدی:۔ (۱) کارِ مسیحا کرنا۔ اِعجاز نمائی کرنا۔ اعجاز کرنا۔ جلانا۔ حیات بخشنا۔ (۲) مرتے کو بچانا۔ نہایت بیمار کو تندرست کرنا +

مَسیں ۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ مونچھوں کے روئیں جو ابتدا میں نکلتے ہیں۔ سبزہ آغاز سہ

چہرۂ رنگیں کوئی دیوانِ رنگیں ہے مگر حُسن مطلع ہیں مسیں مطلع ہے صاف ابروئے دوست (آتش)

مسیں بھیگنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ مُوچھوں کے روئیں نکلنا۔ مُوچھوں کی علامت کا نمایاں ہونا۔ سبزہ آغاز ہونا۔ آغازِ شباب ہونا ؎

پرگئیں آہیں ہماری وہ مسیں بھیگتی ہیں   چار بوسے نہ دئیے اس سے ہوا چار ابرُو (اشک)

داں مسیں بھیگیں لگا ہونے عبورِ خطِّ سبز   مژدہ باد اے مرگ آبِ زندگانی کم ہوا۔ (مرزا صابر)

سہرے کا ہے عبور مسیں بھیگنے لگیں   بگڑا ہے اپنے آپ سے وہ آبدار رُخ
بھیگتی اپنی مسوں پر دمبدم پھیرے ہے ہاتھ   ہیں یہی دو چار مُوجب دیکھکر وہ لیلے } انشا

مَسینہ۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ موٹا اناج۔ جیسے مسُور۔ مٹر۔ اڑد۔ مونگ۔ موٹھ۔ کھساری وغیرہ

مُشابِہ۔ ع۔ کلمۂ تشبیہ :۔ مانند۔ مثل۔ نظیر۔ جُوں۔ جیسا + ہمتا۔ ہمشکل۔ مطابق۔ یکساں

مُشابَہَت۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ مُطابقت۔ مُوافقت + شکل۔ رُوپ۔ شبیہ۔ تشبیہ +

مُشارٌ۔ ع۔ صفت :۔ اشارہ کیا گیا۔ بتایا گیا۔ جتایا گیا +

مُشارٌ اِلَیہ۔ ع۔ اسم مذکر :۔ وہ شخص یا چیز جسکی طرف اشارہ کیا گیا ہو + جسکا اُوپر اشارہ آچکا ہو۔ مذکُور القدر +

مَشّاطہ۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ (۱) وہ عورت جو دُلہن کے سر میں کنگھی چوٹی کرے سُرمہ لگائے اُبٹنا ملے اور بنا سنوار کر بٹھائے + وہ عورت جسکا پیشہ لوگوں کے گھروں میں جا کر کنگھی چوٹی کرنے کا ہو ؎

ہر پیچ و خم میں اُلجھے ہوئے ہیں ہزار دل   مشاطہ سے کہو کہ سمجھکر بنائے زُلف (ناظم)

(۲۔ ۵) وہ عورت جو بیاہ شادی کرانے کا پیشہ رکھے۔ نائن۔ عورتوں اور مردوں کی باہم نسبت کرانے والی عورت۔ بیچ والی + دلّالہ۔ کُٹنی عورت۔ مرد کو ملانے والی عورت ؎

ہے تلاش ان روزنوں کس نورِ مجسّم کی اُسے   صُورتِ مشّاطہ پھرتا ہے جو گھر گھر آفتاب (ناسخ)

(یہ لفظ مُشط بمعنی کنگھی سے مُشتق ہے اُردو والے عوام الناس بضمِ میم و بہ تخفیف تشدید بولتے ہیں)

مُشاعَرَہ۔ ع۔ اسم مذکر :۔ شاعروں کا باہم جمع ہو کر شعر خوانی کرنا۔ شعر خوانی +

مَشاغِل۔ ع۔ اسم مذکر :۔ مشغل کی جمع۔ مشغلے۔ شغل۔ کام +

مُشافَہَہ۔ ع۔ اسم مذکر :۔ رُوبرُو۔ سامنے۔ سنمکھ مُنہ در مُنہ جیسے بالمشافہ بات کہنا۔ رُوبرُو بات کہنا + (اُردو بول چال میں ہائے ہوز کو ساکن کر دیتے ہیں) +

مَشّاق۔ ع۔ صفت :۔ کسی کام میں نہایت مشق رکھنے والا۔ بہت مشق کرنے والا۔ ماہر۔ تجربہ کار۔ کامل مہارت رکھنے والا۔ خُوب واقف۔ آزمودہ کار + چالاک +

مَشّاقی۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ نہایت مشق۔ مہارت۔ دسترس۔ تجربہ +

مَشام۔ ع۔ اسم مذکر :۔ محلِ قوّتِ شامہ۔ دماغ۔ سُونگھنے کی جگہ (اصل میں بتشدید میم و دم تھا مگر فارسی اور اُردو میں بہ تخفیف میم مستعمل ہے۔ درحقیقت یہ لفظ جمع کا صیغہ بمعنی دا۔ مُروّج ہو گیا ہے۔ کیونکہ مشم صیغۂ اسمِ ظرف کی جمع مشامم ہے جو شم مصدر سے ماخُوذ ہے پس میم کو میم میں ادغام کر کے مشم و مشام بنا لیا۔)

مُشاوَرَت۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ مشورت کرنا۔ آپس میں مِل کر مشورہ کرنا۔ باہم صلاح کرنا۔ باہمی مصلحت + مسکوٹ۔ پنچایت۔ کونسل +

مُشاہَدَہ۔ ع۔ اسم مذکر :۔ دیکھنا۔ نظارہ۔ دِید۔ مُعائنہ۔ درشن + عینی تجربہ۔ تجلیِ بصری۔ عینی ثبوت۔ صُوفیوں کی اصطلاح میں انوارِ الٰہی کا نظارہ +

مُشاہَدَہ کرنا۔ د۔ فعل متعدی :۔ دیکھنا۔ مُعائنہ کرنا۔ دیکھنا بھالنا + دیکھکر تجربہ کرنا۔ صُوفیوں کی اصطلاح میں انوارِ الٰہی کا نظارہ کرنا +

مُشاہَدَہ ہونا۔ د۔ فعل لازم :۔ دیکھنے میں آنا +

مُشاہَرَہ۔ ع۔ اسم مذکر :۔ ماہیانہ۔ تنخواہ۔ طلب۔ مرسُوم + وظیفہ +

مَشاہِیر۔ ع۔ اسم مذکر :۔ (۱۔ شہر بمعنی ماہ) مشہُور کی جمع خلافِ قیاس۔ نامور اور مشہُور آدمی۔ بزرگ آدمی۔ صنادِید +

مَشائخ۔ ع۔ اسم مذکر :۔ شیخ کی جمع۔ بزرگ آدمی + اکابرِ دین۔ عالم۔ صُوفی + پارسا۔ پاک دامن۔ نیک بخت آدمی + مجتہد +

مُشایَعَت۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ (۱) پیروی۔ تقلید (۲) کسی کو تھوڑی دُور پہنچانے جانا۔ کسی کو رُخصت کرنے کے واسطے تھوڑی دُور تک جانا +

مَشّائین۔ ع۔ اسم مذکر :۔ (مشّائی کی جمع) چلنے والے + اصطلاح میں حکیموں کا وہ گروہ جو حقائقِ اشیا کا ادراک دلیل کے بغیر نہیں کر سکتا یعنی وہ حکیم جو دلائل اور علامات کے ذریعہ سے مقصد تک پہنچتے اور ہر امر کی دلیل پر چلتے ہیں یا یُوں کہو کہ وہ حکیم جو دریافتِ حقائق کے لئے مُلک در مُلک پھرا کرتے تھے یا یہ کہ ایک دُوسرے کے پاس جا کر علم حاصل کیا کرتے تھے +

مُشَبَّک۔ ع۔ صفت :۔ جالیدار۔ وہ شے جسمیں سُوراخ سُوراخ ہوں +

مُشَبَّہ۔ ع۔ صفت :۔ (۱) تشبیہ دیا گیا۔ تمثیل دیا گیا + نسبت دیا گیا۔ مُقابلہ کیا گیا۔ (۲۔ نحو) وہ چیز جسکے ساتھ تشبیہ دیں +

مُشَبَّہ بِہ۔ ع۔ اسم مذکر :۔ وہ چیز جسکے ساتھ تشبیہ دیں۔ وہ شے جس سے تشبیہ دی جائے +

مُشت۔ ف۔ اسم مذکر :۔ (سنسکرت) مُشٹ و مُشٹِک [illegible] (۱) مُکّا۔ گھونسا۔ ڈُک (۲۔ اسم مؤنث) مُٹھی۔ جیسے یک مُشت (۳۔ ۱۔ و ال) پانچ۔ خمس۔ پنج + کھمّس۔ کمنہ۔ فائیو +

مُشتِ اُستُخواں۔ ف۔ اسم مذکر :۔ مُٹھی بھر ہڈیاں۔ تھوڑی سی ہڈی گُڈیاں ؎

دل دیں جان و ایماں صبر و طاقت کھو چکے کب کے   یہ مُشتِ استخواں باقی ہے کِسکا اِسکو اب غم ہے (میر سوز)

مُشتِ خاک - ف - اسم مؤنث :- خاک کی مٹھی - خاک کی چٹکی + انسان ضعیف البنیان +

مُشت زن - ف - اسم مذکر :- (۱) مُکّہ باز - گھونسے باز - گھونسوں سے لڑنے والا (۲) پہلوان - یل - کشتی گیر - لڑنتیا (چونکہ کشتی سے بیشتر پہلوان اپنے ڈنڑوں پر مُکّے مارتے ہیں اسی سبب سے یا اس سبب سے کہ اپنی جوڑ کے مُنہ پر کشتی کے وقت تھپڑ مارے جاتے ہیں یہ نام رکھا گیا) +

مُشت زنی - ف - اسم مؤنث :- مُکّہ بازی - گھونسم گھونسا - مکم مُکّا - پہلوانی - جلق زنی +

مُشت مال یا مُشت مالی - ف - اسم مؤنث :- مَلا دَلی - چپی - مالش جسم جو حمامی لوگ حماموں میں کیا کرتے ہیں - دلّاکی +

مُشت مالی کرنا - ف - فعل متعدی :- بدن کو غُسل سے پیشتر مَلنا دَلنا - جسم کی مالش کرنا - چپی کرنا + حمامیوں کا غسل کرانے سے پیشتر دلّاکی وغیرہ کرنا +

مُشتاق - ع - صفت :- (۱) آرزومند - متمنی - اشتیاق رکھنے والا - شائق - خواہشمند - طالب - خواہاں - مُستدعی - (۲) مُنتظر - انتظار کرنے والا ؎

خط نہیں جا چکا کہ گھبرایا   پھر رہا ہوں جواب کا مُشتاق - (میر ممنون)

مُشتاق ہونا - ف - فعل لازم :- (۱) آرزومند ہونا - متمنی ہونا - خواہشمند ہونا - طالب ہونا - خواہاں ہونا - (۲) مُنتظر ہونا - راہ دیکھنا +

مُشتاقانہ - ع + ف - تابع فعل :- خواہشمندانہ - آرزومندانہ - مُشتاق کی مانند +

مُشتَبَہ - ع - صفت :- مشکوک - جس میں شبہ ہو - احتمال کردہ شدہ - مُذبذب - مُبہم شک کیا گیا - شبہ کیا گیا +

مُشتَرَک - ع - صفت :- (۱) ساجھے کا - ملا ہوا - شرکت کا - شاملات کا - شامل + دو میں شریک پتی کا - (۲) وہ لفظ جو دو معنی کے واسطے بنایا گیا ہو یعنی ہر ایک کے واسطے علیحدہ علیحدہ موضوع ہو +

مُشتَرَکہ - ع - صفت :- ساجھے کا - شراکت کا - شاملات کا - ملا ہوا - شریک - مشمولہ +

مُشتَرِی - ع - اسم مذکر :- (۱) خریدار - گاہک - مول لینے والا شخص - لیوا - لیوا - (۲) ایک ستارے کا نام جو چھٹے آسمان پر ہے منجم اسے سعد اکبر مانتے ہیں - برہسپت - قاضیٔ فلک - برجیس (۳) کیمیاگروں کی اصطلاح میں رانگ - قلعی - رصاص - ارزیز + (۴) لکھنؤ کی ایک مشہور شاعرہ رنڈی کا نام و تخلص +

مُشتَعِل - ع - صفت :- شعلہ زن - سوزاں - بھڑکتا ہوا - شعلہ مارنے والا - بھڑکنے والا +

مُشتعل ہونا - ف - فعل لازم :- بھڑکنا - شعلہ مارنا +

مُشتَغِل - ع - صفت :- (۱ جبکہ بہ صلہ ہو) مشغول ہونے والا - راغب - متوجہ مصروف (۲ - جبکہ از صلہ ہو) مُنہ پھیر لینے والا - متنفر - نفرت کرنے والا - بے پروا

گریزاں - چنانچہ سعدی علیہ الرحمۃ کے اس شعر میں دونوں مثالیں موجود ہیں ؎

زسودائے جاناں بجاں مُشتغل   بذکرِ حبیب از جہاں مُشتغل - (سعدی)

مُشتَق - ع - صفت :- نکلا ہوا وہ لفظ جو کسی دُوسرے لفظ سے بنایا گیا ہو - ماخوذ + وہ صیغہ جو مصدر سے بنا ہو +

مُشتَمِل - ع - صفت :- شامل ہونے والا - مُحیط ہونے والا و بفتح میم شامل کیا گیا - مشمولہ - مُشترکہ - شامل - شریک +

مُشتَہَر - ع - صفت :- شُہرت دیا گیا - مشہور کیا گیا - منادی کیا گیا +

مُشتہر کرنا - ف - فعل متعدی :- شہرت دینا - مشہور کرنا - ڈھنڈورا یا ڈونڈی پیٹنا +

مُشتَہِر - ع - صفت :- منادی کرنے والا - ڈھنڈورا پیٹنے والا - ڈونڈی پیٹنے والا + اشتہار دینے والا - شہرت دینے والا - مشہور کرنے والا +

مُشتَہی - ع - صفت :- (۱) خواہش کرنے والا - آرزومند - رغبت کرنے والا (۲ - ۱) اشتہا پیدا کرنے والا - بھوک لگانے والا - یہ معنی عربی کے قاعدے سے غلط ہیں کیونکہ یہ متعدی بیک مفعول ہے - اس معنی میں مُشہّی کہنا چاہئے

مُشتے کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلّۂ خود باید زد - ف - مثل :- موقع نکل جانے پر پچھتانا بیفائدہ ہے + مار پیچھے سنوار مشکل ہے +

مُشتے نمونۂ از خروارے - ف - کہاوت :- دیگ میں سے ایک ہی چاول ٹٹولتے ہیں - ڈھیر میں سے مٹھی بھر نمونہ کافی ہوتا ہے +

مَشٹ - ہ - اسم مؤنث : ہندُو (پُورب) چُپ - خاموشی - کم گوئی - (یہ لفظ بفتح میم صحیح ہے - اگرچہ فیلن صاحب نے بضم لکھدیا ہے) +

مَشٹ مارنا - ہ - فعل لازم :- (ہندُو) چُپ رہنا - خاموش رہنا - گھنّی سادھنا - چُپ سادھنا - دم کو لے رہنا - سُنی اَن سُنی کرنا +

مَشٹ مارے جانا - ہ - فعل لازم :- ہندُو (پُورب) اپنی دُھن میں چُپ چاپ چلے جانا +

مِشٹ - س - صفت :- (ہندُو) میٹھا - شیریں - شکّریں +

مِشٹان - س - اسم مذکر :- ہندو - (مرکب از مشٹ بمعنی میٹھا ان بمعنی اناج) مٹھائی - شیرینی - پکوان - جیسے میوہ مشٹان +

مُشٹنڈا - ہ - اسم مذکر :- نہایت موٹا آدمی - فربہ اندام - قوی ہیکل - ہٹا کٹا - زور آور - بلی - جیسے میں ہی بال کیا مُشٹنڈا   موکو ہی مارے سلے کے ڈنڈا +

مُشَجَّر - ع - اسم مذکر :- وہ کپڑا جس پر بیل بوٹے بنے ہوئے ہوں - بوٹیدار کپڑا - پھولدار کپڑا ؎

یہ تو کہاں کہ فرش مشجر ہے اور ہم   انجام کار خاک کا بستر ہے اور ہم - (مصحفی)

مشخ

مُشَخَّص - ع - صفت :- تشخیص کیا گیا - جانچا گیا - آنکا گیا - تجویز کیا گیا - پرتا لا گیا + جکوتا کیا گیا + تخمینہ کیا گیا - تکمہ کیا گیا - اسٹمٹ کیا گیا - اندازہ کیا گیا +

مُشَدَّد - ع - صفت :- تشدید دیا گیا + وہ حرف جسپر تشدید ہو - دو دفعہ پڑھا جانیوالا حرف - وہ حرف جو تشدید سے پڑھا جائے - شدّ و الاحرف + خوب کس کر باندھا گیا جکڑ کر باندھا گیا ٥

اُدھر اللہ سے واصل اِدھر مخلوق میں شامل خواص اُس برزخِ کُبرے میں ہے حرفِ مشدّد کا (ذوق)

مِشَّر - س - اسم مذکّر :- ہندو (۱) مخلوط - ملا ہوا - گڈمڈ - (۲) معزز آدمی - عزت دار آدمی - شریف - عمدہ - (۳) حکیم - بَید - طبیب + پنڈت (۴) برہمنوں کا خطاب - برہمنوں کا لقب - برہمن کے نام کا جزو - (۵) ایک خاص مُلک جو افریقہ میں واقع اور مصر کے نام سے مشہور ہے + شاکادیپ + میتھل - جنک پور - تِرہُت (۶) وہ برہمن جنکو کرشن جی اپنے بیٹے سانبھا کی کوڑھ کے علاج کرنے کو ساکادیپ سے لائے تھے اور نیز اُن چند برہمنوں کا خطاب جو میتھل یعنی جنک پُری عُرف تِرہُت سے آئے تھے - رسوئی کرنے - پیاؤ پر پانی پلانیوالا برہمن - جیسے مِشّرجی مِشرانی لاؤ ہم جیمیں تُم پانی لاؤ

مِشرانی - ہ - اسم مؤنّث :- برہمنی + پنڈتانی - مِشّر کی بیوی +

مَشرَب - ع - اسم مذکّر :- (۱) پانی پینے کی جگہ + چشمہ + جھیل - جوہڑ - حوض - تالاب - چو یا وغیرہ (۲ - مجازاً) دین - مذہب - پنتھ - مِلّت ٥

غضب صفائی مشرب ہے واہ کیا کہنا کہ رند بھی ہے صبا پارسا بھی ہے (مظفر حسین صبا)

(۴ - ") طور - طریق - ڈھنگ - جیسے صوفی مشرب - رند مشرب +

مُشَرَّح - ع - صفت :- تشریح کیا گیا - تفصیل کیا گیا - تفسیر کیا گیا - صاف - مفصّل - کُھلا ہوا - پرگھٹ - صاف صاف - تفصیل وار - واضح +

مُشَرَّف - ع - صفت :- شرف دیا گیا - عزت دیا گیا - بزرگ - معزز - مختار +

مُشَرَّف بہ اسلام ہونا - د - فعل لازم :- اسلام میں آنے کی عزت پانا - مسلمان ہونے کی عزت حاصل کرنا - مسلمان ہونا - دینِ محمدی قبول کرنا +

مُشَرَّف ہونا - د - فعل لازم :- مختار ہونا - امتیاز پانا - عزت حاصل کرنا +

مُشرِف - ع - اسم مذکّر :- (۱) بلند جگہ - اُونچی جگہ جہاں سے نیچے مقامات و مکانات نظر آئیں (۲) بلندی پر چڑھنے والا - بلند ہونے والا - (۳) خبردار - نگراں - ناظر - صدر محرّر - میر محرّر - مشاہدہ کرنے والا - چیف محرّر - میر منشی وہ شخص جو اپنے ماتحت محرّروں کے حال کی خبر رکھے جیسے مشرفِ عدالت (۴) کسی بُرے یا بھلے کام کے قریب پہنچنے والا +

مَشرِق - ع - اسم مؤنّث :- (۱) جائے شرق یعنی روشنی نکلنے کی جگہ - طلوع ہونے کا مقام اُدے ہونے کی جگہ + سورج نکلنے کی جگہ - پُورب - سورج کے اُدے ہونے کی جگہ - مغرب کا نقیض - حضرتِ ناسخ لکھنوی نے اِسکو مذکّر بھی باندھا ہے ٥

مرا سینہ ہے مشرق آفتابِ داغ ہجراں کا طلوعِ صُبحِ محشر چاک ہے میرے گریباں کا (ناسخ)

مَشرِقی - ع - صفت :- منسوب بہ مشرق - پُوربی + چونکہ ایشیا کا برِّاعظم یورپ سے جانب شرق ہے اِسوجہ سے انگریز لوگ اِسکا اطلاق اُن تمام ممالک پر کرتے ہیں جو اُسسے جانبِ شرق یا ایشیا میں واقع ہیں +

مشرقی زبان - ع + ف - اسم مؤنّث :- اُن مُلکوں کی زبان جو یورپ سے جانب شرق واقع ہیں - جیسے ہندی - فارسی - عربی - ترکی - سنسکرت وغیرہ +

مشرقی خیالات - ع - اسم مذکّر :- ایشیائی خیالات - مجازاً پُرانے خیالات - دقیانوسی خیالات - پُرانی روشنی والوں کیسے خیالات +

مُشرِک - ع - صفت :- شریک کرنے والا - وہ شخص جو ایک خدا کا قائل نہو بلکہ کسی اور کو بھی خدا کے ساتھ شریک کرے + بُت پرست - قبر پرست +

مَشرُوط - ع - صفت :- شرط کیا گیا - کسی شرط پر موقوف - مجازاً محدود +

مَشرُوع - ع - صفت :- (۱) جائز - شرع کے موافق - (۲ - اسم مذکّر) ایک قسم کا ریشمی سوتی عُمدہ کپڑا جو شرعاً مرد کو بھی پہننا جائز ہے اور اُس سے نماز ہوسکتی ہے +

مُشعِر - ع - صفت :- خبر دینے والا - خبر دہندہ +

مَشعَل - ع - اسم مؤنّث :- (عوام مشال یا مَشّل) لُغوی معنی جائے شعلہ - روشنی کی جگہ - اصطلاحی موٹا فلیتہ - بڑی موٹی بتّی - دامر + شمع ٥

فروغِ شعلۂ رُخسار آتش ناک کیا کم تھا دمِ رقص تم نے مشعل زبردستی ہی روشن کی (امانت)

مشعل جلانا - د - فعل متعدّی :- شمع روشن کرنا - فلیتہ جلانا +

مشعل جلا کر ڈھونڈھنا - د - فعل متعدّی :- چراغ جلا کر ڈھونڈھنا - چراغ لیکر ڈھونڈھنا - نہایت تلاش کرنا - راتوں کو تلاش کرتے پھرنا + ٥

اِس تیرہ روزگار میں تجھ سا جگر گداز مشعل جلا کے ڈھونڈھئے اگر تو نہ پائیے شمع (شیفتہ)

مشعل دکھانا - د - فعل متعدّی :- روشنی دکھانا - شمع دکھانا - ناچنے یا تماشا کرنے والے کے ساتھ ساتھ مشعل لیکر پھرنا +

مشعل کی بُو دماغ میں سمائی ہے - د - محاورہ :- غریبی میں تمکنت ہے - رسّی جل گئی بل نہیں گیا + مفلس ابیگ ہیں - فاقہ مست ہیں +

مشعل لیکر ڈھونڈھنا - د - فعل متعدّی :- چراغ لیکر ڈھونڈھنا - نہایت ہی تلاش کرنا - از حد تلاش کرنا + نظام سا فیاض مشعل لیکر ڈھونڈھو گے تو بھی نہیں پاؤ گے

مَشعَلچی - ع + ف - اسم مذکّر :- (عوام مشالچی) (۱) مشعل جلانے یا دکھانے والا - مشعل بردار جیسے تیلی کا تیل جلے مشالچی کا دم سوکھے + (۲ - د - انگریزی) انگریزی کے

مشغ

کے برتنوں کا مانجھنے والا۔ برتن صاف کرنے والا۔ جھوٹے برتن دھونے والا +

مشعلچی اندھا ہوتا ہے ۔ ہ۔ کہاوت :۔ یعنی مشعل دکھانے والے کو اُس کی قُربت کے سبب نہیں دکھائی دیتا۔ دُوسروں کے حق میں رہنما اپنے لئے گمراہ +

مشعلچی آپ ہی اندھا ہے ۔ ہ۔ کہاوت :۔ جو شخص اَوروں کی رہبری کرے اور خود گمراہ ہو اُسکی نسبت بولتے ہیں۔ عقلمند ہی دھوکا کھاتا ہے + دیگراں را نصیحت خودرا فضیحت +

مَشْغَلہ ع۔ اسم مذکر :۔ (۱) کام۔ شغل۔ تفنُّن۔ دل بہلاوا۔ دل لگی۔ تفریح۔ تفرج ؎

بادہ خواری نہ چھوڑ تو اے یاس یہ بھی اِک مشغلہ ہے یاروں کا۔ (یاس)

مشغلہ ہے یہ جنابِ داغ کا ہو رہا ہے آج کل دیوان صاف (داغ)

(۲) کھیل۔ لیلا۔ تماشا۔ بازیچہ ؎

تھا روزِ بختیں غمِ شبہاے دراز آہ طفلی سے ہے اختر شمری مشغلہ اپنا۔ (اسیر)

(۳۔ ہ) ہنسی۔ ٹھٹّا۔ چہل۔ جیسے تمکو تو ایک مشغلہ ہاتھ آگیا یعنی ہنسی اُڑانے کا موقع مل گیا +

مشغُول ع۔ صفت :۔ شغل میں لگا ہوا۔ کام میں لگا ہوا۔ معرُوف +

مشغُولہ ہ۔ اسم مذکر :۔ (عوام) مشغلہ کو بگاڑ لیا ہے +

مشغُولی ع + ف۔ اسم مؤنث :۔ مصرُوفیت۔ بیکاری یا بے شغلی کا نقیض + (فارسی والوں نے مصدری ی لگا کر یہ لفظ بنا لیا ہے) +

مُشْفِق ع۔ صفت :۔ شفقت کرنے والا۔ مہربان۔ شفیق۔ رفیق۔ دوست۔ کرپالُو۔ پیارا۔ دردمند۔ ترس کھانے والا۔ رحمدل۔ دیاونت +

مُشْفِقِ من ع + ف۔ اسم مذکر :۔ مہربانِ بندہ میرے دوست۔ میرے پیارے۔ مائی ڈیر سر +

مُشْفِقَانہ ع + ف۔ تابع فعل :۔ مثلِ مُشفق۔ مُحبانہ۔ دردمندانہ +

مَشْق ع۔ اسم مؤنث :۔ (۱) لُغوی معنی لگاتار سینا + پیا پے دوڑنا + متواتر کھانا یا لکھنا۔ اصطلاحی کسی کام کی مداومت۔ مُزاولت۔ مُمارست (۲) ربط۔ مہارت ابھیاس۔ عادت۔ (۳) بار بار لکھنا۔ (۴) وہ تختہ یا کاغذ جس پر مشق کی ہو۔ وصلی تختی۔

مشق کرنا ہ۔ فعل متعدی :۔ (۱) ربط کرنا۔ مہارت پیدا کرنا۔ (۲) بار بار لکھنا۔ متواتر لکھنا۔ لگاتار کوئی کام کئے جانا ؎

مشق کی یہ اُلفتِ زلفِ بتِ خودکام کی ہو گیا قد جھکتے جھکتے صاف صورت لام کی (اسیر)

مُشْقاب ت۔ اسم مذکر :۔ بڑی قاب۔ بڑا طباق + چاول کھانے کا بڑا برتن +

مَشَقَّت ع۔ اسم مؤنث :۔ (۱) محنت۔ تکلیف۔ ریاضت۔ دُکھ۔ ریاض کشٹ

مشک

جانفشانی۔ (۲) کام۔ کاج۔ دھندا۔ مزدُوری +

مَشْقی ع۔ اسم مؤنث :۔ وصلی۔ مشق کرنے کا موٹا اور آہار کیا ہوا کاغذ +

مَشْک ف۔ اسم مؤنث :۔ پانی بھرنے کی کھال۔ چھاگل۔ وہ بکری کی سلی ہوئی کھال جسمیں سقّے پانی بھرتے ہیں۔ زِق ؎

تیروں سے مَشک چھد گئی مُجھ حق شناس کی پیاسی بہن سے لیا قسم اپنی پیاس کی (دبیر)

مَشک چھوڑنا ہ۔ فعل متعدی :۔ مَشک بہانا۔ مشک کا پانی کسی کے نام پر بہانا۔ مثلاً تعزیہ کے نیچے یا سیتلا کے مٹھ یا بھون یا دُولہن کے آگے مَشک چھوڑنا

مشک سے دریاؤ کی ۔ ہ۔ (فقرۂ اطفال) بچّوں کا ایک کھیل ہے کہ وہ چھوٹے بچّے کو مشک کی طرح کمر پر لٹکا کر یہ لفظ کہتے ہیں اور جب کوئی بچّہ پانی مانگتا ہے تو کہتے ہیں ہاتھوں کی اوک کر۔ جہاں اُس نے اوک بنائی اور اُس چھوٹے بچّے نے جو مشک بنا ہوا تھا اُسکے اوک میں تھُوک دیا +

مُشْک ف۔ اسم مذکر :۔ (۱) مِسک۔ کستُوری۔ وہ خوشبُودار مادہ جو ایک قسم کے بغیر سینگ والے ہرن کی ناف میں رہتا۔ رنگ میں سیاہ یا سُنہری ہوتا ہے یہ ہرن اکثر مُلک نیپال اور خُتن میں پایا جاتا ہے ؎

رہیگا زخمِ دلِ ناکام لطفِ بیقراری کیوں کہ مُشک افشاں ہے ہر سُو بوئے جعدِ عنبریں کیا کیا (انور)

صبح تک بچنا نہیں ممکن شبِ فرقت میں آج میرے زخموں میں بھرا ہے مُشک سارا شام کا (ناسخ)

(۲۔ تشبیہًا) سیاہ۔ کالا۔ (شاعر لوگ معشُوق کے زُلف کی سیاہی کو اِس سے تشبیہ دیتے اور بیان کرتے ہیں کہ جس زخم میں مُشک لگ جاتا ہے وہ کبھی التیام یا اندمال پذیر نہیں ہوتا۔ فارسی کتابوں میں لکھنے کی سیاہی کے معنی میں بھی آیا ہے۔ درحقیقت اسکی کھلیں سیاہ اور چورا سُنہری یا اُودے رنگ کا ہوتا ہے) +

مُشک بِلاؤ یا مشکِ بِلائی :۔ اوّل اسم مذکّر دوم مؤنّث۔ ایک قسم کا جنگلی بِلا جسکے خُصیوں کا پسینہ نہایت خوشبُودار ہوتا اور اُسے عربی میں زُباد کہتے ہیں۔ فرہنگ نویسوں نے لکھا ہے کہ گربۂ زُباد گربۂ شہری سے کچھ ہی بڑی ہوتی ہے اُسکی دُم کے نیچے نافہ ہوتا ہے کہ وہ جوز خرد کی برابر ہوتا اور اُسمیں سے سفید زردی مائل مستی مثل شہد ٹپکتی رہتی ہے۔ بعض نے اِس مستی کا رنگ سیاہ بھی لکھا ہے +

مُشک بُو ف۔ صفت :۔ مُشک کیسی خوشبُو والا۔ مُعنبر۔ خوشبُودار۔ معطّر ؎

کسی مست کے آنے کی آرزو ہے کہ ساقی لیئے ساغرِ مُشک بُو ہے۔ (نیاز)

مُشک کا ہرن ہ۔ اسم مذکر :۔ کستُورا :۔ ایک قسم کا چکارا جسکے پاؤں اور دُم ہرن سے مُشابہ ہیں مگر قد میں اُسکی نسبت بہت چھوٹا بال بڑے بڑے اور بارہ سنگے کی مانند موٹے ہوتے ہیں۔ سینگ ندارد ہیں رنگ زرد و سُرخی مائل

ہوتا ہے۔ گردن کے نیچے حلقوم کے پاس دو سفید دھاریاں ہوتی ہیں اُسکی ناف میں
کھال اور گوشت کے درمیان ایک تھوتھا غدد یا چھالہ سا ہوتا ہے جسمیں گاڑھا گاڑھا خُون سا کچھ
مینگنیوں کی شکل میں کچھ بُرادہ سا بھرا رہتا ہے چڑھے چاند میں یہ غدد پُر ہو جاتا ہے اُسوقت
شکاریوں کو اسکی تلاش ہوتی ہے اِسکے مُنہ میں فقط اُوپر کے جبڑے میں دو
کچلیاں ہوتی ہیں جو تین انچ لمبی نہایت تیز اور باریک آگے کو نکلی ہوئی رہتی ہیں
اسکا گوشت بھی خوشبودار ہوتا ہے اسکے سوا مادہ میں مُشک نہیں ہوتا۔ برفانی
پہاڑوں پر رہتا اور برف گرنے کے دنوں میں آسانی سے ہاتھ آجاتا ہے۔ دوڑنے
میں ہرن سے زیادہ دوڑتا اور سُنبل کی گھاس اکثر کھاتا ہے +

مُشک نافہ۔ ف۔ اسم مذکّر:۔ کستُورے کی ناف جسکے اندر مُشک رہتا ہے
مشک کے ہرن کی ناف کی وہ تھیلی جسمیں کستُوری رہتی ہے پہاڑی اُسے بینا کہتے ہیں ؎
بتائے آپکے جُوڑے کو مشک نافہ کون   تُمہیں کہو کہ خریدے بھلا یہ سودا کون (ضیا)

مُشکِل ع۔ صفت:۔ (۱) سخت۔ کٹھن۔ دُشوار (۲۔ اسم مؤنث) سختی۔ کٹھنائی
دُشواری۔ دِقّت۔ صعُوبت۔ مُصیبت۔ بپتا۔ سنکٹ۔ اڑی ؎
دست کِسکا کوئی مُشکل میں بھلا ہوتا ہے   ہاں بُرے وقت میں بندے کا خدا ہوتا ہے (حجاب)
(۳۔ تابع فعل) دِقّت طلب۔ پیچیدہ۔ دقیق۔ اُلجھا ہوا۔ جیسے یہ مُشکل معاملہ ہے +

مُشکل آسان کرنا۔ د۔ فعل متعدی:۔ (۱) مُشکل حل کرنا۔ سختی دُور کرنا۔
صعُوبت سے بچانا۔ اڑی نکالنا۔ جیسے یا اللہ میری مُشکل آسان کر (۲) جانکنی
سے چُھڑانا + دم نکالنا + پران چُھڑانا + جان کندن سے نجات دینا۔ جان لینا ؎
کل آساں اُسکی اب جلدی سے کر دیوے خدا   کیا دعا اس سے سوا دیجے ترے بیمار کو (عارف)
وہ زُلف نہیں عُقدۂ تقدیر نہیں   ناخنِ تیغ سے مشکل مری آساں کیجے (ظہیر)
دینے کو بیٹھے ہیں بہت جان سے بیزار   مُشکل کر دآساں کبھی اللہ کسی کی۔ (رند)

مُشکل آسان ہونا۔ د۔ فعل لازم:۔ (۱) مُشکل حل ہونا۔ مصیبت دُور
ہونا۔ سختی سے نجات پانا۔ اڑی نکلنا + پیچیدگی دُور ہونا + عذاب سے چُھوٹنا۔
(۲) پران چُھوٹنا۔ جان نکلنا۔ جانکنی سے نجات پانا۔ مرنا۔ دم نکلنا ؎
قاتل مجکو ظالم سے ہے اس میں کیا بُرائی   ہوتی ہے مُشکل آساں اک بندۂ خدا کی (معروف)
ہاتھ پاؤں توڑتا ہُوں نزع میں   مُشکل آساں ہو مری جلد آئیے (رند)
سینہ ہے تہِ زانوئے قاتل کئی دن سے   آساں نہیں ہوتی مری مُشکل کئی دن سے (نسیم دہلوی)
جاناں میں گئی جان بڑی مُشکل سے   مری مُشکل ہوئی آسان بڑی مُشکل سے (داغ)

مُشکل آنا۔ د۔ فعل لازم:۔ مصیبت آنا۔ دِقّت پیش آنا۔ کم بختی آنا۔

مُشکل بات۔ د۔ اسم مؤنث:۔ پیچیدہ معاملہ۔ دِقّت طلب بات +

مُشکل بننا۔ د۔ فعل لازم:۔ دُشوار ہونا۔ مصیبت پڑنا۔ دِقّت پیش آنا +

مُشکل پڑنا۔ د۔ فعل لازم:۔ دِقّت پیش آنا۔ مصیبت پڑنا۔ بپتا پڑنا۔ مُبتلائے
آفت و بلا ہونا۔ اڑی پڑنا۔ دُشواری پیش آنا۔ دم پر بننا۔ جان پر بننا ؎
مُصیبت محبّت میں اے دل پڑے گی   ابھی سہل ہے آگے مُشکل پڑے گی (رند)

مُشکل پسند ع۔ ف۔ صفت:۔ دقّت پسند۔ ادق الفاظ برتنے والا۔ وہ شخص جو
دِقّت طلب مضمُون یا الفاظ یا اشعار کو پسند کرتا ہو +

مُشکل سے۔ د۔ تابع فعل:۔ بدِقّت۔ بدُشواری + جُوں تُوں کرکے +

مُشکل سے نکالنا۔ د۔ فعل متعدی:۔ مُصیبت سے بچانا۔ تکلیف سے رہائی دینا +

مُشکل کام۔ د۔ اسم مذکّر:۔ سخت کام۔ کارِ دُشوار۔ بھاری کام۔ کٹھن کام +

مُشکل کُشا ع۔ صفت:۔ (۱) مُشکل حل کرنے والا۔ عُقدہ کُشا۔ مصیبت دُور
کرنے والا۔ دُکھ درد کھونے والا۔ اڑی نکالنے والا۔ بپتا میں کام آنے والا (۲۔ اسم مذکّر)
حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کا لقب (۳۔ ف) وہ چیز جو مُشکل اور دُشواری سے کُھلے +

مُشکل کُشائی کرنا۔ د۔ فعل متعدی:۔ عُقدہ کُشائی فرمانا۔ کسی کی اڑی نکالنا
کسی کا کام بنانا +

مُشکل میں پڑنا۔ د۔ فعل لازم:۔ دِقّت میں پڑنا۔ بکھیڑے میں پھنسنا۔ آفت یا بلا میں پھنسنا +

مُشکِلات ع۔ اسم مؤنث:۔ (مُشکل کی جمع) +

مَشکُور ع۔ صفت:۔ (۱) پسندیدہ۔ ستُودہ۔ (۲۔ ف) شُکر گزار۔ ممنُون۔ احسانمند۔
شاکر + (دُوسرے معنی میں یہ لفظ غلط مشہور ہو گیا ہے کیونکہ مشکُور کی نسبت اُس شخص
کی طرف ہو سکتی ہے جسنے احسان کیا ہے نہ کہ جسپر احسان ہوا ہے اگر ممنُون و مشکُور کی بجائے
ممنُون و شاکر کہیں تو بجا ہے) +

مَشکُوک ع۔ صفت:۔ شک کیا گیا۔ مُشتبہ۔ مُحتمل۔ احتمال کیا گیا۔ گُمان کیا گیا۔ بھرم
کیا گیا +

مُشکُوئے یا مُشکُو۔ ت۔ اسم مذکّر:۔ (۱) لُغوی معنی بُتخانہ۔ اصطلاحی اُمرا و سلاطین
ورؤسا کا دولت خانہ۔ محلسرائے شاہاں چنانچہ جب کسی بادشاہ کے ہاں لڑکا بالا ہوگا
تو کہینگے کہ اُنکے مشکوئے معلّٰی میں فرزند اقبالمند پیدا ہوا (۲) خلوتخانۂ شیریں خسرو۔
(۳) محل۔ کوشک + بالاخانہ۔ کوٹھا +

مُشکی ف۔ صفت:۔ (۱) سیاہ رنگ۔ مُشک کے رنگ کا۔ کالا۔ سیاہ (۲۔ اسم مذکّر) کالے رنگ کا گھوڑا
اسپِ شبرنگ (وہ گھوڑا جسکا تمام جسم مع ایال دجبّہ و دختۂ خُصیہ گوشہ ہائے چشم و ہر دو چشم نیز گوش و بینی و سُم سیاہ ہوں)

مُشکی رنگ۔ د۔ اسم مذکّر:۔ سیاہ رنگ۔ کالا رنگ۔ سیاہ فام۔ سیام برن +

مشکیزہ ف۔ اسم مذکّر:۔ مَشک کی تصغیر۔ چھوٹی سی مَشک۔ کھالٹو۔ مَشک کوچک +

مشک

مُشکیں - ف - صفت :- (۱) مُشک کے رنگ کا سیاہ (۲) مُشک کی سی خوشبو کا - مُعطّر - مُعنبر - خوشبودار +

مُشکیں - ا - اسم مؤنث :- مَشک کی جمع +

مشکیں چھوٹنا - ا - فعل لازم :- (۱) دست لگنا - کثرت سے دست آنا + پیٹ چلنا - ہُڑلیا باجنا - (۲) عورت کا پیر چھوٹنا - یعنی کثرت سے خُون جانا +

مُشکیں - ا - اسم مؤنث :- دونوں شانے - دونو بازو - ہر دو کتف +

مُشکیں باندھکر مارنا - ا - فعل متعدی :- دونوں شانے پیچھے باندھکر اول بےبس کرنا اور پھر خوب جوت لگانا +

مُشکیں باندھنا - ا - فعل متعدی :- مُجرم کی ٹنڈیاں کسنا - دست بر کتف بستن کا ترجمہ - دونوں شانوں کو جانبِ پُشت ملا کر جکڑنا + پکڑنا - گرفتار کرنا ؎

خطا تو دل کی تھی قابل بہت سی مار کھانے کے — تری زُلفوں نے مشکیں باندھکر ناحق کیا مارا (ذوق)

مُشکیں بندھوانا - ا - فعل متعدی :- ٹنڈیاں کھنچوانا - بندھوانا - گرفتار کرانا ؎

بے حکم جو بھی لی تری زُلف دوتا کی — مُشکیں مری بندھوائیے ہاں مینے خطا کی (مرشد حسن کامل)

مُشکیں کسنا - ا - فعل متعدی :- (دیکھو مُشکیں باندھنا) ؎

گنہگار اب جو میرا حال بال آیا نظر ناسخ — وہ اپنی کاکُلِ مُشکیں سے مُشکیں میری کستا ہے (ناسخ)

مشمُول - ع - صفت :- شامل کیا گیا + احاطہ کیا گیا - سب طرف سے گھیرا گیا - چاروں طرف سے مُحاصرہ کیا گیا +

مشمُولہ - ع - صفت :- شامل - شریک - ملا ہوا + مُلحق - مُلصق +

مِشن - انگلش - MISSION اسم مذکر :- (۱) پیغمبری - رسالت + (۲) پادری - (۳) پادریوں کے رہنے کی جگہ - (۴) سفارت - ایلچی گری کمیشن

مِشن سکول - انگلش :- پادریوں کا اسکول - عیسائی مذہب کا مدرسہ +

مِشنری - انگلش - MISSIONARY - اسم مذکر :- پادری لوگ جو مذہب پھیلانے کے واسطے بھیجے جاتے ہیں +

مَشوَرَت - ع - اسم مؤنث (۱) صلاح - مشورہ - کنگاش - باہمی تجویز (۲-۱) سازش - گٹھوت + پنچایت - کمیٹی - مسکوٹ - کونسل +

مشورت کرنا - ا - فعل متعدی :- صلاح کرنا - تجویز کرنا - گٹھوت کرنا - سازش کرنا

مشورہ - ع - اسم مذکر :- صلاح - مشورت - کنگاش +

مشورہ کرنا - ا - فعل متعدی :- صلاح کرنا - تجویز کرنا - سازش کرنا - گٹھنا - گٹھوت کرنا

مشورہ لینا - ا - فعل لازم :- رائے لینا - مشورہ لینا - مصلحت پُوچھنا - تدبیر پُوچھنا +

مُشَوَّش - ع - صفت :- پریشان کیا گیا - تشویش میں ڈالا گیا - پریشان - مُضطرب - حیران

مُشَوِّش - ع - صفت :- پریشان کرنے والا - جیسے مُشوّش خبر جو پریشان کرے +

مشی

مَشہَد - ع - اسم مذکر :- (۱) حاضر ہونے کی جگہ (۲) شہادت گاہ - شہیدوں کا قبرستان (۳) ایران کے ایک مشہور شہر کا نام جسے پیشتر طُوس کہتے تھے چونکہ وہاں حضرت علی مُوسیٰ رضا علیہ السلام کا مزار شریف ہے اسلئے اُسکو مشہدِ مُقدّس کہتے ہیں +

مشہُود - ع - صفت :- حاضر کیا گیا - موجود + پرگٹ - ظاہر + مُتحقق کیا گیا - ثابت کیا گیا +

مَشہُور - ع - صفت :- شُہرت کیا گیا - معرُوف - نامی - نامور + اَلَم نشرح - طشت از بام +

مشہُور کرنا - ا - فعل متعدی :- شُہرت دینا - منادی کرنا - ڈھونڈی پیٹنا - رسوا کرنا +

مشہُور ہونا - ا - فعل لازم :- زبان زدِ خلائق ہونا - شُہرت پانا - نام پانا - ناموری حاصل کرنا + ظاہر ہونا - پرگٹ ہونا - طشت از بام ہونا +

مشہُور و معرُوف - ع - صفت :- نامی + نامدار + جانا بُوجھا +

مشہُور ہے - ا - مُحاورہ :- افواہ ہے - چرچا ہے - کہتے ہیں - زبانزدِ خلایق ہے +

مَشِیَّت - ع - اسم مؤنث :- (۱) خواہش - مرضی - ارادہ - (۲) خدا تعالیٰ کی مرضی و خواہش - ارادۂ الٰہی + تقدیر - بعض لوگوں نے لکّھا ہے کہ مَشیّت، خدا تعالےٰ کا وہ ارادہ جسکی خبر انبیا اور اولیا کو بھی نہ ہو +

مَشِیَّتِ ایزدی - ع + ف - اسم مؤنث :- تقدیرِ الٰہی - حُکمِ الٰہی - خواہشِ ربّانی +

مَشیخَت - ع - اسم مؤنث :- (۱) بزرگی - (۲) شیخی - گھمنڈ - غرُور +

مَشیخَت مآب - ع - اسم مذکر :- مشیخت پناہ + مرجعِ نخوت و کبر +

مُشِیر - ع - اسم مذکر :- (۱) مشورہ دینے والا - صلاح کار - اشارہ کرنے والا - رائے دینے والا - تدبیر بتانے والا - منتری - کارکُن - کارپرداز - وزیر - دیوان - مصاحب - (۲) جناب اُستاذی حافظ قطب الدّین صاحب دہلوی شاگرد رشید و خلیفہ شاہ نصیر کا تخلّص جو مؤلّف کے ابتدائی اُستاد - نہایت خوشنویس اور ایک لائق بزرگوار تھے ۱۸۷۵ء میں وفات پائی آپ بادشاہ اخیر کے مُصاحبوں میں بھی تھے

مُشیرُ الدَّولہ - ع - اسم مذکر :- وہ شاہی خطاب جو وزرا اور اُمرائے جلیل القدر کو دیا جاتا ہے - صلاح کارِ سلطنت +

مُشیرِ خاص - ع - اسم مذکر :- مصاحبِ خاص - راج کا مصاحب - پرائیویٹ سکریٹری - دیوانِ خاص - راج منتری +

مُشیرِ مال - ع - اسم مذکر :- وزیرِ مال - وہ شخص جسکے متعلق مال کا کام ہو - وزیرِ محاصل +

مُشیران - ف - اسم مذکر - جمع مُشیر بقاعدۂ فارسی - وزرا - اُمرا - ارکین +

مُشیرانِ سلطنت - ف - اسم مذکر :- راج منتری - ارکینِ سلطنت - وزرائے شاہی +

مُشَیَّن - ع - صفت :- شاندار - تمکنت والا - اکڑ و فر - رُعب داب والا - دبدبہ والا - وجیہ - خوبصورت - خوش وضع - خوش اندام - شکیل و جمیل +

مِشِین۔ انگلش Machine. اسمِ مؤنث ؛۔ کل + پُرزہ + جنتر + چرخی آلہ جرِ ثقیل +

مُصَاحِب ۔ ع ۔ اسمِ مذکر ؛۔ ساتھی ۔ جلیس ہمنشین ۔ خاص دوست + ہمصحبت + رفیق + سیناپتی ۔ سہایک + ندیم +

مُصَاحَبَت ۔ ع ۔ اسمِ مؤنث ؛۔ باہم صُحبت کرنا ۔ پاس اُٹھنا بیٹھنا ہمنشینی ۔ سنگت ساتھ ۔ رفاقت + ہم جلیسی +

مَصَادِر ۔ ع ۔ اسمِ مذکر ؛۔ مصدر کی جمع +

مَصَارِف ۔ ع ۔ اسمِ مذکر ؛۔ (۱) مصرف کی جمع ۔ اخراجات ۔ بہت سے خرچ +

جمع طوفان وچشمِ تر مُسرِف — اب مصارف کا کچھ حساب نہیں ۔ (آزردہ)

(۲) خرچ کی جگہ ۔ خرچ کے موقعے +

مصارفِ بیجا ۔ ع + ف ۔ اسم مذکر ؛۔ بیجا اخراجات ۔ ناواجب خرچ ۔ غیر ضروری خرچ ۔ فضول خرچی +

مَصَاف ۔ ع ۔ اسمِ مؤنث ؛۔ مصف کی جمع ۔ صف باندھنے کی جگہیں ۔ پرے جمانے کی جگہیں + میدانِ جنگ ۔ معرکہ ۔ مقامِ جنگ ۔ جُدھ بھوم ۔ رزمگاہ ۔ لڑائی کا میدان ۔ رن بھوم ۔ مجازاً جنگ ۔ لڑائی ۔ رزم + (اصل میں یہ لفظ مصافّ تھا لیکن چونکہ فارسی میں کوئی لفظ ایسا نہیں جسکا آخر متحرک یا مشدد ہو پس وہ اس قسم کے الفاظ کے اخیر حرف کو ہمیشہ ساکن کر لیتے اور تشدید و حرکت کو قائم نہیں رکھتے ہیں)

مُصَافَحَہ ۔ ع ۔ اسمِ مذکر ؛۔ مُلاقات کے وقت ہاتھ سے ہاتھ ملانا + دست بوسی +

مصافحہ کرنا ۔ ا ۔ فعل متعدی ؛۔ بروقتِ مُلاقات ہاتھ سے ہاتھ ملانا ۔ تپاک ظاہر کرنا

مَصَالِح ۔ ع ۔ اسمِ مؤنث ؛۔ (۱) مصلحت کی جمع ۔ بھلائیاں ۔ نیکیاں ۔ نکوئیاں ۔ (۲ ۔ ف ۔ ا ۔ اسم مذکر) سامانِ عمارت جیسے مٹی گارا وغیرہ + مُطلق سامانِ ہر چیز (۳ ۔ ا ۔ اسم مذکر) پیاز ۔ لہسن ادرک دھنیا وغیرہ جو گوشت میں ڈالا جاتا ہے وہ مصالح کہلاتا ہے اور جب لونگ الائچی زیرہ سیاہ مرچ وغیرہ ڈالتے ہیں تو اُسے گرم مصالح کہتے ہیں (۴ ۔ ا ۔ اسم مذکر) گوٹہ کناری (۵ ۔ ا ۔ اسم مذکر) گونا یعنی دھنیا خربزے کے بیج وغیرہ جو محرم میں کھاتے ہیں اس معنی میں پُورب میں بولتے سُنا ہے + (۶ ۔ ا ۔ بازاری ۔ مذکر) نوخیز عورت ۔ تیخہ ۔ پٹاخا ۔ طبنچہ ۔ (۷ ۔ ا ۔ اسم مذکر) مزیدار اور چٹ پٹا بنا دینے والی چیزیں + (اُردو اور فارسی والے اسکو مفرد استعمال کرتے ہیں بلکہ اُردو میں تو یہ لفظ کہیں بفتح لام کہیں بکسرِ لام مستعمل ہے ۔ بعض محقق اسکو مَصَالَہ کا مخفف خیال فرماتے ہیں چنانچہ حضرتِ آزاد نے بھی آبِ حیات میں رقم فرمایا ہے) +

مصالح بنانا ۔ ا ۔ فعل متعدی ؛۔ ع و ۔ مصالح مرکب کرنا ۔ مصالح تیار کرنا +

مصالح ٹانکنا ۔ ا ۔ فعل متعدی ؛۔ گوٹہ کناری ٹانکنا ۔ یہاں بفتح لام آیا +

مَصَالِح دار ۔ ع + ف ۔ اسم مذکر ؛۔ (۱) مصالح دینے والا ۔ اینٹیں گارا پہنچانے والا ۔ قُلی ۔ مزدُور ۔ بیلدار (۲ ۔ ا ۔ صفت) مصالح پٹا ہوا ۔ چٹ پٹا ۔ نمک مرچ پڑا ہوا ۔ (۳ ۔ ا ۔ صفت) کامدار ۔ گوٹہ کناری کی ۔ جیسے مصالح دار ٹوپی ۔ مصالح دار جُوتی وغیرہ (اس لفظ کو اُردو والے بھی بکسرِ لام بولتے ہیں) +

مَصَالِح رگڑنا ۔ ا ۔ فعل متعدی ؛۔ (ع) مصالح پیسنا ۔ نمک مرچ وغیرہ پیسکر تیار کرنا ۔ یہاں بھی بفتح لام مُستعمل ہے +

مصالح کا تیل ۔ ا ۔ اسم مذکر ؛۔ وہ تیل جو بالچھڑ کپور کچری چھیل چھبیلا صندل وغیرہ ڈال کر تیار کیا جاتا ہے +

مصالح کی سِل ۔ ا ۔ اسم مؤنث ؛۔ (بکسرِ لامِ اول) دوائی کی سِل کا نقیض ۔ وہ پتھر جسپر گوشت وغیرہ کا مصالحہ پیسا جاتا ہے +

مُصَالَحَت ۔ ع ۔ اسمِ مؤنث ؛۔ باہمی صُلح ۔ آپس میں صُلح کرنا ۔ میل ملاپ +

مَصَائِب ۔ ع ۔ اسمِ مؤنث ؛۔ (مصیبت کی جمع) سختیاں ۔ تکلیفیں مصیبتیں مکروہات ۔ بلائیں ۔ آفتیں +

مِصْبَاح ۔ ع ۔ اسمِ مؤنث ؛۔ (۱) چراغ ۔ دیا ۔ دیوا ۔ لیمپ (۲) صُبح کے وقت شراب پینے کا پیالہ ۔ جامِ صبُوحی +

مُصَحِّح ۔ ع ۔ اسمِ مذکر ؛۔ صحت کرنے والا ۔ صحیح کرنے والا ۔ اگزیمنر ۔ کاپی کا مُقابلہ اور پرُوف پڑھکر دیکھنے والا +

مُصْحَف ۔ ع ۔ اسمِ مذکر ؛۔ (۱) وہ کتاب جسمیں رسالے اور صحیفے جمع ہوں ۔ چُونکہ قرآن شریف میں بھی سُورتیں صحیفے اور کُتبِ سماوی سابقہ جمع ہیں اسوجہ سے یہ نام رکھا گیا (۲) مجازاً رُخسارِ معشُوق + بوسہ دینے کے قابل کتاب ؎

ہیں سدا مُصحفِ رُخسار پہ آثارِ غضب — کیا کوئی آیۂ رحمت ترے قرآں میں نہیں (میر مجروح)

مُصحفِ مجید ۔ ع ۔ اسم مذکر ؛۔ مقدس کتاب بزرگ کتاب قرآن شریف ۔ کلام اللہ +

مُصْحَفی ۔ ع ۔ اسم مذکر ؛۔ غلام ہمدانی ولد ولی محمد ساکن امروہہ ضلع مرادآباد کا تخلص جو شروع جوانی میں دہلی میں رہے اور اخیر میں لکھنؤ جا کر ۱۲۴۰ھ میں وفات پائی ۔ نہایت پُرگو شاعر تھے + (لغوی معنی منسوب بمصحف)

مَصْحُوب ۔ ع ۔ اسم مذکر ؛۔ ساتھ کیا گیا ۔ ہمراہ ۔ ساتھ + ہمدست ۔ ہاتھ +

مِصْداق ۔ ع ۔ اسم مذکر ؛۔ آلۂ صدق + ثبوتِ صداقت ۔ تصدیق کنندہ ۔ معنی صادق آنے کا اوزار یعنی وہ شے جسپر کوئی معنی بولے جاسکیں جیسے انسان کے معنی زید عمرو وغیرہ پر بولے جاسکتے ہیں تو انسان کے معنی کا زید مصداق ہے ۔ عمر مصداق ہے ۔ علیٰ ہذا القیاس ۔ مجازاً مُوافق ۔ گواہ + گواہی ۔ شہادت +

دلیل۔ راستی سخن وہ بات جسے آدمی سچ سمجھیں +

مَصدر ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) جائے صدور۔ صادر ہونے کی جگہہ۔ نکلنے کی جگہہ۔ منبع۔ سرچشمہ + جڑ۔ بنیاد۔ اصل (۲) پھرنا۔ پھر کے آنے کی جگہہ (۳۔ ف) سبب۔ باعث (۴۔ نحو) وہ کلمہ جس سے افعال وصفات نکالیں۔ کریا۔ وہ کلمہ جس سے فعل اور صیغے مُشتق ہوں۔ یعنی مصدر وہ ہے جس سے کرنا ہونا۔ سہنا زمانے کے تعلق کے بغیر سمجھا جائے جیسے مارنا ہونا مارا جانا وغیرہ +

مصدرِ غیر وضعی ع۔ اسم مذکر:۔ وہ مصدر جسکے الفاظ فارسی یا عربی پر مصدر ہندی یا مصدر کی علامت زیادہ کرکے یا الفاظِ ہندی پر جو مصدر نہوں علامت مصدر بڑھا کر مصدر بنالیں جیسے طلب سے طلبیدن فارسی میں شور یدن سے شور کرنا ہندی میں۔ علٰے ہٰذا القیاس غصّے ہونا۔ بدلنا وغیرہ +

مصدرِ لازم ع۔ اسم مذکر:۔ وہ مصدر جو صرف فاعل پر تمام ہو جائے یعنی فقط فاعل کو چاہے +

مصدرِ متعدی ع۔ اسم مذکر:۔ وہ مصدر جو فاعل اور مفعول دونوں کو چاہے +

مصدرِ وضعی ع۔ اسم مذکر:۔ وہ مصدر جو در اصل مصدری معنی کیواسطے موضوع ہوا ہو +

مُصَدِّع ع۔ صفت:۔ دردِ سر پہنچانے والا۔ دردِ سر دینے والا۔ تکلیف دہندہ۔ تصدیعہ پر داز +

مُصَدِّق ع۔ صفت:۔ تصدیق کرنے والا + برقرار رکھنے والا۔ راست ہونے کی گواہی دینے والا + ثبوت دینے والا۔ ثابت کرنے والا +

مُصَدَّق ع۔ صفت:۔ تصدیق کیا گیا۔ جانچا گیا۔ پرتالا گیا۔ آزمایش کیا گیا۔ تصدیق کیا ہوا +

مُصَدَّقہ ع۔ صفت:۔ تصدیق کیا ہوا۔ جسکی تصدیق ہوگئی ہو۔ جیسے مُصدّقۂ عدالت جسکی بذریعۂ عدالت تصدیق ہوئی ہو +

مِصر ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) شہر۔ بلدہ۔ نگر۔ نگری۔ امصار جمع (۲) ایک مشہور شہر کا نام جسے مصر بن نوح نے آباد کیا تھا اور اُس نے فرعون کی حکومت اور حضرت یوسف علیہ السّلام کی سلطنت کے باعث بڑی شہرت پائی (۳۔ ف) تیزی (۴۔ ف) تلوار۔ شمشیر (۵۔ ف) دو چیزوں کے بیچ کی حد۔ حدِ فاصل۔ (۶) افریقہ کے ایک مُلک کا نام جسمیں شہر مصر بھی واقع ہے۔ اِس مُلک کی ترقی ہند اور فارس کے سوا تمام دُنیا سے مُقدّم مانی گئی ہے۔ چنانچہ یونان بھی مصر ہی کے پرتوے سے روشن ہوا تھا۔ یہاں کے مخروطی مینار نہایت مشہور ہیں +

مصر کی روشنی۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ مجازاً مصر کے علوم وفنون +

مُصِر ع۔ صفت:۔ اصرار کرنے والا۔ ہٹیلا۔ ضدی۔ اڑیل + ایک کام یا بات پر اَڑ جانے والا +

مِصراع و مِصرع ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) لُغوی معنی ایک کواڑ۔ ایک پٹ (۲۔ عروض) پوری بیت کا نصف۔ آدھی بیت یا آدھی فرد۔ آدھا شعر۔ پد +

مِصراع لگانا۔ ف۔ فعل متعدی:۔ گرہ لگانا۔ ایک مصرعے میں دوسرا مصراع لگاکر پورا شعر کرنا +

مِصرعہ ع۔ اسم مذکر:۔ دیکھو (مصراع) +

مَصرَف ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) خرچ کرنے کی جگہہ۔ خرچ کا موقع۔ خرچ (۲۔ ا) کام۔ مطلب۔ غرض جیسے میرے کس مَصرف کا ہے یعنی کس کام کا ہے +

مُصرِف ع۔ صفت:۔ صَرف کرنے والا۔ خرچ کرنے والا۔ (جسکے معنی فضول خرچ کے ہیں وہ سین مہملہ سے لکھنا چاہیئے کیونکہ اُسکے معنی حد سے زیادہ اور بے موقع خرچ کرنے والے کے ہیں اُڑاؤ۔ لُٹاؤ۔ وغیرہ) +

مَصرُوع ع۔ اسم مذکر:۔ مرگی کا بیمار۔ مرگیا۔ وہ شخص جسے مرگی کا آزار ہو۔ صرع والا +

مَصرُوف ع۔ صفت:۔ (۱) صَرف کیا گیا + پھیر اگیا۔ بازگردانیدہ شدہ (۲۔ ا) مشغول۔ کام میں لگا ہوا۔ دھیان لگایا ہوا ؎

ہو گئے مصروف صیقل میں فقط سادۂ وشفاف گردُوں کی نمط۔ (حسن)

مَصرُوف کرنا۔ ف۔ فعل متعدی:۔ کسی کام میں لگانا۔ کسی شغل میں پھنسانا +

مَصرُوف ہونا۔ ف۔ فعل لازم:۔ مشغول ہونا۔ کسی کام میں لگنا +

مِصری ع۔ صفت:۔ (۱) مصر کا۔ مصر سے منسوب (۲۔ اسم مذکر) مصر کا باشندہ مصر کا رہنے والا۔ (۳۔ اسم مؤنث) قلم۔ کالک۔ لکھنی۔ (۴۔ اسم مؤنث) تلوار۔ تیغ + شکار کا چُھرا۔ (۵۔ اسم مؤنث) شیرہ۔ راب۔ (۶۔ ف۔ اسم مؤنث) نبات دانہ دار اور سخت قوام کا جمایا ہوا قند (اگرچہ اِس معنی میں ہندوستان کے سوا دُوسرے مُلک کی تصانیف میں یہ لفظ نہیں پایا جاتا مگر اسکی اصل مصر سے ہی ثابت ہوتی ہے اول تو اسوجہ سے کہ شیرہ کے معنی میں یہ لفظ آیا ہے۔ دُوسرے یوں کہ عرب میں جو مصری فروخت ہوتی ہے وہ تمام مُلکوں سے آتی ہے مگر بہتر اور افضل مصر کی بلحاظ لطافت وصفائی تسلیم کی جاتی ہے۔ چونکہ یہ ایک عام قاعدہ ہے کہ جب کوئی چیز اپنی خُوبی کے سبب کسی مُلک یا شہر سے مخصوص ہوتی ہے تو اُس کا بھی وہی نام پڑ جاتا ہے۔ جیسے سروہی بجائے مقام تلوار کے معنی میں بولنے لگے۔ چینی بجائے ملک سفید شکر کے معنی میں مُستعمل ہوگیا۔ پس اسی طرح اسکو بھی خیال کرنا چاہیئے) +

مصری کا کوزہ۔ ف۔ اسم مذکر:۔ (۱) کوزۂ نبات۔ مصری کا بنایا ہوا گول ڈلا۔ (۲۔ تشبیہاً) نہایت شیریں خربزہ جس سے لب بندھوں +

مصری کھلانا۔ ف۔ فعل متعدی:۔ (۱) خنجر مارنا۔ کٹار مارنا۔ تلوار یا پیش قبض سے

مصط

قتل کرنا۔ (۲) نسبت کرنا منگنی کی رسم ادا کرنا۔ مُنہ میٹھا کرنا۔ ہندؤں میں اِس موقع پر شربت پانا بولتے ہیں +

مصری کی ڈلی ۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) مصری کا ٹکڑا۔ ریزۂ نبات۔ نبات ریزہ (۲۔ صفت) نہایت شیریں۔ قند کے مزے کا +

مُصطَفٰے ۔ ع۔ صفت :۔ (۱) برگزیدہ خصائل بد سے پاک صاف کیا گیا۔ مُجتبیٰ۔ مُنتخب۔ چیدہ۔ پسندیدہ۔ مقبول۔ منظورِ نظر۔ (۲) حضرت رسُولِ مقبول احمدِ مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلّم کا لقب ۔

قاصد ایسا ہو کہ جیسے تھے جنابِ مُصطفٰے ۔ مِنْ وعَنْ بندوں کو پہنچایا کلام اللہ کا (اسیر)

مَصطَگی ۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ (مشہور مصطگی) ایک قسم کا زرد گوند علک الروم مزاجاً دوسرے درجہ میں حار یابس۔ مُفید ہاضمہ وجاذبِ رطوباتِ دماغیہ۔ بعض نے گرم بھی لکھا ہے۔

مُصطَلَح ۔ ع۔ صفت :۔ اصطلاح کردہ شدہ۔ بطورِ مجاز +

مُصطَلَحات ۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ مُصطلح کی جمع۔ اصطلاحیں + محاورے +

مُصَفّا ۔ ع۔ صفت :۔ پاک۔ صاف۔ زرل۔ صاف کیا ہوا۔ نتھرا ہوا۔ نترا ہوا +

مُصَفّی ۔ ع۔ صفت :۔ صاف کرنے والا۔ نتھارنے والا +

مُصَفّیِ خُون ۔ ع + ف۔ اسم مذکر :۔ خُون صاف کرنے والا +

مِصقَلَہ ۔ ع۔ اسم مذکر :۔ صیقل کرنے کا اوزار + ریتی +

مُصَلّا یا مُصَلّٰے ۔ ع۔ اسم مذکر :۔ (۱) نماز پڑھنے کی جگہ۔ مسجد۔ عبادتگاہ + عیدگاہ۔ خصوصاً عیدگاہ شیراز جو نہایت پُرفضا میدان میں ہے (۲) جانماز۔ وہ دری یا کپڑا وغیرہ جس پر نماز پڑھتے ہیں + آسن ۔ بس ہو چکی نماز مصلّا اُٹھائیے ۔

میکشوں میں نہ کوئی مُجھ سا نمازی ہوگا ۔ درِ میخانہ پہ بچھتا ہے مصلّا میرا ۔ (آغا)

کیسی نماز کیسا مصلّے کہاں کا زُہد ۔ رحمت پہ اُسکی رکھتا بھروسا غفور ہے (غفور)

مُصلِح ۔ ع۔ اسم مذکر :۔ (۱) اصلاح کرنے والا۔ درست کرنے والا۔ نیکی کی طرف لانے والا۔ عیُوب دُور کرنے والا ۔ راستی پر لانے والا۔ نقص دُور کرنے والا۔ رفارمر جیسے مُصلحِ قوم + (۲۔ طب) مُضر کا نقیض۔ ضرر سے بچانے والا +

مَصلَحَت ۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ (۱) صلاحِ نیک۔ نیک صلاح۔ مُناسب تجویز۔ نیک تجویز + (۲) خُوبی۔ بھلائی۔ عُمدگی + صلاح۔ مشورہ + (۳) مُناسب + پالیسی

مصلحت کرنا ۔ ف۔ فعل متعدی :۔ صلاح کرنا۔ مشورہ کرنا۔ کونسل کرنا۔ سکوت کرنا +

مصلحتِ مُلکی ۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ معاملاتِ سلطنت کے مُناسب۔ تدبیرِ مملکت۔ راج نیتی۔ پالیسی +

معنی

مصلحتِ وقت ۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ مُناسبِ وقت۔ مُقتضائے وقت +

مَصلَحَتاً ۔ ع۔ تابع فعل :۔ ازروئے مصلحت۔ بمقتضائے وقت +

مَصلُوب ۔ ع۔ صفت :۔ صلیب پر چڑھایا گیا۔ دار پر کھینچا گیا۔ سُولی پر چڑھایا گیا +

مُصَلّی ۔ ع۔ صفت :۔ (۱) نماز پڑھنے والا۔ نمازگزار۔ نمازی۔ نبی پر درود بھیجنے والا (۲۔ پنجاب) نَومُسلم خاکروب جو مسلمان ہو جانے کی وجہ سے میلا اُٹھانا چھوڑ دیتے اور صرف صفائی کا کام اپنے ذمّہ رکھتے ہیں۔ شیخ۔ شیخڑا۔ (۳۔ د) وہ مساکین جو مُردے کے دسویں بیسویں۔ چہلم وغیرہ کا کھانا کھاتے ہیں۔ فاتحہ کا کھانا کھانے والے۔ لِلّٰہ فی اللہ کا لینے والے + (جب مُرغ مصلّی کہینگے تو اُس شخص سے مُراد ہوگی جو بظاہر نمازی مگر در باطن مکّار ہو)

مُصَمَّم ۔ ع۔ صفت :۔ (از صمم بمعنی پختہ) پکّا۔ مُستقیم۔ اُستوار۔ مُحکم۔ پُختہ + ۔

مُصمّم کیا تُونے اب دل میں کیا ۔ ارادہ لڑائی کا یا صُلح کا (مُنشی)

مُصمّم ارادہ ۔ ع۔ اسم مذکر :۔ عزم بالجزم۔ پکّا ارادہ۔ پُختہ قصد +

مُصَنِّف ۔ ع۔ اسم مذکر :۔ کتاب تصنیف کرنے والا۔ کتاب بنانے والا۔ گرنتھ کرتا۔ مجازاً مؤلّف +

مصنُوع ۔ ع۔ صفت :۔ بنائی ہوئی۔ صنعت کی ہوئی + کاریگری سے بنی ہوئی۔ رچی ہوئی۔ جیسے مصنُوع سے صانع کو پہچانتے ہیں +

مصنُوعی ۔ ع۔ صفت :۔ (۱) ساختہ۔ بنائی ہوئی + (۲۔ قانُون) بناوٹی۔ جعلی۔ اصلی کے برخلاف۔ جیسے مصنُوعی دستخط۔ مصنُوعی سکّہ وغیرہ +

مُصَوِّر ۔ ع۔ اسم مذکر :۔ (۱) تصویر بنانے یا کھینچنے یا اُتارنے والا + نقّاش (۲) رنگ ساز۔ رنگ بھریا۔ رنگ آمیزی کرنے والا۔ بیل بوٹہ بنانے والا +

مُصَوِّری ۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ نقّاشی۔ تصویر کشی +

مَصُون یا مَصُونہ ۔ ع۔ صفت :۔ محفُوظ۔ صیانت کردہ شدہ۔ نگہبانی کیا گیا۔ بچا ہوا (مصئُون کہنا غلط ہے کیونکہ یہ اجوف واوی ہے کچھ مہموز نہیں ہے)

مُصِیبت ۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ اندوہ۔ رنج۔ درد۔ دُکھ۔ تکلیف۔ کشٹ + بپتا۔ آفت۔ بلا۔ شامت + حادثہ۔ صدمہ + ادبار۔ نحُوست۔ بداقبالی + مُشکل۔ وقت۔ دُشواری۔ سختی +

مُصِیبت اُٹھانا ۔ ف۔ فعل متعدی :۔ کشٹ اُٹھانا۔ سختی اُٹھانا۔ تکلیف برداشت کرنا۔ دُکھ بھوگنا +

مُصِیبت بن جانا ۔ ف۔ فعل لازم :۔ بپتا پڑ جانا۔ مُبتلائے آفت ہو جانا۔ عذابِ جاں ہو جانا + ۔

ہو گئی جان کو آزار محبّت کیسی ۔ بن گئی اے مرے اللہ مُصیبت کیسی ۔ (ظہیر)

مُصِیبت بھرنا - ا - فعل متعدی :- (عو) تکلیف اُٹھانا - کشٹ اُٹھانا بپتا بھوگنا - دُکھ برداشت کرنا - سختی جھیلنا +

مُصِیبت بُھگتنا - ا - فعل لازم :- عو (دیکھو) مُصیبت بھرنا + ؎
بھلا اِس عیش یک لمحہ کو سید چھوڑتے کیوں ہو ابھی تو عُمر باقی ہے مُصِیبت کے بُھگتنے کو (مؤلف)

مُصِیبت پڑنا - ا - فعل لازم :- بپت پڑنا - آفت آنا - سختی میں مُبتلا ہونا کوئی صدمہ یا حادثہ پیش آنا +

مُصِیبت پیٹنا - ا - فعل لازم :- پاپڑ بیلنا - سختی اُٹھانا + تنگی سے گُزرِ اوقات کرنا - عُسرت سے گزارنا - بپتا میں رہنا - بمشکل بسر کرنا - دُکھڑا پیٹنا - دُکھ بھوگنا - سخت محنت کرنا +

مُصِیبت جھیلنا - ا - فعل لازم :- عو - سختی برداشت کرنا - کشٹ اُٹھانا - دُکھ بھوگنا - دُکھ سہنا - آفت و صدمہ برداشت کرنا +

مُصِیبت زدہ - ع + ف - صفت :- آفت زدہ - آفت کا مارا - بدبخت - بدنصیب - تباہ - خستہ حال مُفلس - مفلوک - خراب خستہ +

مُصِیبت کا مارا - ا - صفت :- آفت زدہ - دیکھو (مصیبت زدہ) ؎
نہ لو تم دلِ زار بہتر نہیں ہے کہ ہو یہ مصیبت کا مارا تُمہارا - (مُضطر)

مُصِیبت کے دن کاٹنا - ا - فعل متعدی :- ایامِ غم و اندوہ کو بسر کرنا - زمانۂ فلاکت کو بسر کرنا - سختی کے دن گزارنا +

مصِیبت میں پڑنا - ا - فعل لازم :- آفت میں مُبتلا ہونا - بپتا میں پڑنا - بلا میں پھنسنا + مُشکل یا دقت میں مُبتلا ہونا +

مُصِیبتِ ناگہانی - ا - اسم مؤنث :- بلائے ناگہانی - آفتِ ناگہاں - وہ صدمہ یا حادثہ جو دفعتہً حالتِ بیخبری میں پیش آئے +

مُضَارِع - ع - اسم مذکر :- (۱) مُشابہ - مانند + مُشارک (۲ - نحو) وہ فعل جسمیں حال اور استقبال دونوں زمانے مفہوم ہوں (۳) عرُوض کی ایک بحر کا نام جو مُنسرح یا بحرِ ہزج سے مُشابہ ہے +

مُضَاعَف - ع - صفت :- (۱) دُگنا - دوچند - دُونا - دوہرا - ڈبل (۲ - صرف) علمِ صرف کی اصطلاح میں وہ کلمہ جسکے آخر میں ایک جنس کے دو حرف آئیں +

مُضَاف - ع - صفت :- (۱) جُڑا ہوا - لگا ہوا - سٹا ہوا - پیوستہ - نتھی کیا ہوا - مُنسلک - مُلحق - شامل - مشمول (۲ - اسم مذکر - نحو میں) منسوب - مُتعلق - وہ اسم جو کسی دُوسرے اسم کے ساتھ لگا یا جائے +

مُضَافٌ اِلَیہ - ع - اسم مذکر :- وہ اسم جسکے ساتھ کوئی دُوسرا اسم لگا یا جائے

جیسے غلامِ زید میں غلام مضاف اور زید مضاف الیہ ہے +

مُضافات - ع - اسم مؤنث :- (مُضاف کی جمع) (۱) مُتعلقات - منسُوبات - یعنی جو کسی سے مُتعلق و منسُوب ہوں + ضمیمہ - تتمہ (۲) گرد نواح - قُرب و جوار - اطراف - حوالی - جوانب - مضافات - شہر کے آس پاس کے قصبے اور گاؤں +

مُضافاتِ شہر - ع - اسم مؤنث :- سوادِ شہر - حوالیٔ شہر + کسی شہر کے آس پاس کے گانو گوٹھ - دامنِ شہر - پائینِ شہر +

مضامِین - ع - اسم مذکر :- مضمُون کی جمع - معانی - مطالب +

مُضَایَقہ - ع - اسم مذکر :- (۱) تنگی - دُشواری - ایک دُوسرے کو تنگ کرنا - آپس میں دُشواری کرنا - تنگ گیری کرنی + (۲ - ا) قباحت - حرج - جیسے قرض کا مضایقہ نہیں اگر دینے کی نیت سے لے (۳ - ا) پروا - ڈر - خوف - جیسے کیا مضایقہ ہے، سمجھ لُونگا (اِس لفظ کی ی کو جو چوتھا حرف ہے کسُور نہ پڑھنا چاہیئے کیونکہ مُفَاعَلَہ کے وزن پر ہے - بعض بے پروا آدمی اِس وزن کے سارے لفظوں کے چوتھے حرف کو مکسُور ہی پڑھتے ہیں جیسے مُباشرت - مُطابقت - مُخالفت - مُعالجہ - مُعانقہ - مُکالمہ - ملاحظہ - وغیرہ - مگر یہ بڑی غلطی ہے مفتوح پڑھنا چاہیئے) +

مضبُوط - ع - صفت :- (۱) ضبط کیا گیا - قبضہ کیا گیا - (۲) مُستحکم - راسخ - پکّا - اٹل - اچل - بھر - اُستوار - اَمِٹ - دیرپا - پائیدار - (۳) قوی - شہ زور - سخت - تناور - تگڑا - ہٹّا کٹّا - بلی - کڑا - طاقت ور جیسے مضبُوط آدمی (۴) توانا - تندرست - ہٹّا کٹّا - (۵) ثابت قدم - قائم مزاج - متین - بھاری بھرکم - گمبھیر - مُستقل مزاج جیسے قول کا مضبُوط - بات کا پکّا +

مضبُوط رہنا - ا - فعل لازم :- قوی دل رہنا - ڈھارس باندھے رہنا + مُستقل رہنا - قائم رہنا - جما رہنا - ثابت قدم رہنا +

مضبُوط کرنا - ا - فعل متعدی :- جمانا - پکّا کرنا + آمادہ کرنا +

مضبُوطی - ا - اسم مؤنث :- (۱) اُستواری - استحکام - استقلال - پائداری - پُختگی - توانائی - طاقت + ہمت - جُرأت + جماؤ + متانت + (۲) دلجمعی - اطمینان خاطر جمع - تسلّی - جیسے اپنی مضبُوطی کرلو جب روپیہ دینا +

مَضحَکہ - ع - اسم مذکر :- (۱) ہنسی - ٹھٹّا - تمسخر - مذاق - پھبتی (۲) وہ شخص جسپر ہنسیں - وہ شخص جسکا ٹھٹّا اُڑائیں - مسخرہ +

مَضحکہ اُڑانا - ا - فعل متعدی :- ٹھٹّا کرنا - قہقہ اُڑانا + ہنسنا - ذلیل کرنا - مسخرہ بنانا +

مَضحکہ کرنا - ا - فعل متعدی :- کسی پر ہنسنا - کسی کا ٹھٹّا کرنا - مسخرہ بنانا +

مُضِر - ع - صفت :- (۱) ضرر پہنچانے والا - نقصان دِہ - ضرر رساں - نقصان رساں +

مضر

دُکھدائی۔ (٢) غیرمُفید۔ زبُوں۔ (٣) زہریلا۔ زہردار۔ فاسد۔ سمّی۔ سمّیت پیدا کرنیوالا +

مُضر ہونا۔ ف۔ فعل لازم:۔ غیرمُفید ہونا۔ نقصان دِہ ہونا۔ زبُوں ہونا +

مِضراب ۔ع۔ اسم مؤنّث:۔ آلۂ ضرب۔ وہ لوہے کا مُثلثی تار جسے اُنگلی میں پہنکر ستار بجاتے ہیں۔ زخمہ۔ ساز بجانے کا آلہ + ڈنکا + ناخُنہ +

مُضرّات ۔ع۔ اسم مؤنّث:۔ ضرر دینے والی چیزیں۔ نقصان پہنچانے والی چیزیں +

مَضرّت ۔ع۔ اسم مؤنّث:۔ نقصان۔ ضرر۔ زیاں +

مَضرّت پہنچانا۔ ف۔ فعل متعدی:۔ ضرر پہنچانا۔ تکلیف دینا۔ نقصان دینا۔ صدمہ پہنچانا +

مَضرّت رسانی ۔ع + ف۔ اسم مؤنّث:۔ (قانُون) تکلیف دہی۔ ضرر رسانی۔ ایذارسانی +

مَضرُوب ۔ع۔ صفت:۔ (١-حساب) ضرب دیا گیا۔ ضرب کھایا گیا۔ جس عدد کو کئی بار جوڑنا منظور ہو اُسے مضرُوب کہتے ہیں۔ (٢- قانُون) وہ شخص جسپر ضرب پڑی ہو وہ شخص جسکے چوٹ لگی ہو۔ ضرب رسیدہ۔ چوٹ کھایا ہوا + مجرُوح۔ گھائل۔ زخمی +

مَضرُوب فیہ ۔ع۔ اسم مذکّر:۔ وہ عدد جسمیں ضرب دیں + جس عدد کو جتنی دفعہ جوڑنا منظور ہو وہ مَضرُوب فیہ ہے۔ مثلاً ٣ × ٤ = ١٢۔ اسمیں ٣ مضرُوب ٤ مضرُوب فیہ اور ١٢ حاصل ضرب ہے +

مُضطر[۴] ۔ع۔ صفت:۔ (١) ضرر رسیدہ۔ مُبتلائے تکلیف۔ مجازاً۔ بے بس۔ بیچارہ۔ بے اختیار۔ (٢-١) بے چین۔ بے تاب۔ بے قرار۔ بے آرام۔ بے کل۔ مُضطرب بیاکُل۔ پریشان۔ مصرع۔ ہجر میں ماہئے بیتاب دِلِ مُضطر ہے ؎

لاگ اِس ظالم کو ہے ہر عاشقِ مُضطر کے ساتھ گردشیں گردُونِ دُوں کی ہیں ہمارے سر کے ساتھ (شاداں)

مُضطرِب ۔ع۔ صفت:۔ اضطراب والا۔ بے چین۔ بے قرار۔ بے کل۔ بے آرام بیاکُل۔ بے تاب۔ مُضطر۔ گھبرایا ہوا + حیران۔ پریشان۔ ہکّا بکّا +

مُضطرِبُ الحال ۔ع۔ صفت:۔ پریشان حال۔ خستہ احوال۔ گھبرایا ہوا +

مُضطرِب رہنا۔ ف۔ فعل لازم:۔ بیقرار رہنا۔ بے چین رہنا۔ آرام نہ پانا۔ بیاکُل رہنا۔ تڑپتا رہنا۔ بے تاب رہنا۔ بے قرار رہنا +

مُضغہ ۔ع۔ اسم مذکّر:۔ (١) پارۂ گوشت۔ گوشت پارہ۔ مُچّہ + کسی چیز کی وہ مقدار جو ایک دفعہ چبائی جائے۔ لُقمہ۔ کور۔ نوالہ۔ گراس۔ گرہ۔ گستا۔ (٢) لوتھڑا۔ کچا بچہ۔ پیٹ کا وہ بچہ جس میں ہنُوز جان نہ پڑی ہو۔ جنین + ہیُولا +

مُضغۂ گوشت ۔ع + ف۔ اسم مذکّر:۔ گوشت کا لوتھڑا + بے حس وحرکت آدمی۔ نکمّا اور بے کار آدمی + لوتھ پوتھ +

مِضمار ۔ع۔ اسم مذکّر:۔ میدان۔ ہموار اور وسیع زمین۔ چوک + رزمگاہ۔ میدانِ جنگ +

مُضمحِل ۔ع۔ صفت:۔ (١) محو ہونے والا۔ گم ہونے والا۔ (٢) ناچیز۔ سُست (٣) نحیف۔ ناتواں۔ کمزور۔ تھکا ہوا۔ تھکا ماندہ۔ ماڑا۔ (٤) دُبلا۔ لاغر۔ (٥-١) اُداس۔ غمگین۔ دلگیر۔ مغمُوم +

مطا

مُضمحِل کر دینا۔ ف۔ فعل متعدی:۔ ناتواں کر دینا۔ نحیف وزار کر دینا۔ تھکا دینا +

مُضمَر ۔ع۔ صفت:۔ دل میں رکھا گیا۔ پوشیدہ۔ مخفی۔ مُستتر۔ گُپت ؎

مری تعمیر میں مُضمر ہے اک صُورت خرابی کی ہیولیٰ برق خرمن کا ہے خُونِ گرم دہقاں کا (غالب)

مری آب وگل میں ہے مُضمر خرابی مٹانے کو میرے بنایا ہے مجکو۔ (ظہیر)

مَضمُوم ۔ع۔ صفت:۔ پیش دیا گیا۔ مرفُوع۔ وہ حرف جسپر پیش ہو جیسے دُم کی دال مضمُوم ہے +

مضمُون ۔ع۔ اسم مذکّر:۔ (١) لُغوی معنی ضمن میں لیا ہوا۔ درمیان میں ڈالی ہوئی چیز (٢) معنی۔ مطلب۔ بیان۔ عبارت۔ تقریر۔ تات پرج (٣) آرٹیکل جواب مضمُون انشا + ایڈیٹوریل (٤) بات۔ سخن۔ بچن۔ قول ؎

کہا تب رام سے ماں نے یہ مضمُوں بھرت سے مجکو تم پیارے ہو افزُوں (خوشتر)

مَضمُون لڑنا۔ ف۔ فعل لازم:۔ مضمُون ملنا۔ مضمُون کا مُطابق ہونا۔ معنی یا مطلب کا مُتحد ہو جانا + ؎

وہ واں سے چلے ہیں ہم یہاں سے مضمُوں کیا صُلح کا لڑا ہے (فرزند احمد صفیر)

مضمُون نگار ۔ع + ف۔ اسم مذکّر:۔ مضمُون نویس + انشا پرداز + اڈیٹر۔ جواب مضمُون لکھنے والا +

مضمُون نگاری ۔ع + ف۔ اسم مؤنّث:۔ مضمُون نویسی۔ اڈیٹری +

مضمُونِ واحد ہونا۔ ف۔ فعل لازم:۔ ہم مُدعا۔ ہم مطلب ہونا۔ ہم مقصُود۔ ہم مطلُوب ہونا۔ شریکِ حال ہونا۔ ایک حال میں گرفتار ہونا۔ ایک ہی غرض میں دو شخصوں کا مُبتلا ہونا۔ جیسے اِنکا اُنکا مضمُون واحد ہے +

مَضے ۔ع۔ صفت:۔ گُزرا ہوا۔ گُزر گیا ہوا + گُزر گیا۔ بیت گیا۔ بیتیت ہوا +

مَضے ما مَضے ۔ع۔ (فقرہ) ہوا سو ہوا۔ گُزشت آنچہ گُزشت۔ گُزر گئی گُزران کیا جھونپڑی کیا میدان +

مُطابِق ۔ع۔ صفت (١) مُوافق۔ برابر۔ یکساں۔ ہمرنگ۔ ہم صُورت۔ مانند۔ مُشابہ (٢- تابع فعل) بموجب۔ حسب۔ مُناسب۔ بہ لحاظ +

مُطابِق کرنا۔ ف۔ فعل متعدی:۔ مُوافق کرنا۔ ملانا۔ ایک جیسا کرنا۔ مُقابلہ کرنا۔ میلان کرنا۔ مانند کرنا۔ یکساں کرنا +

مُطابِق ہونا۔ ف۔ فعل لازم:۔ مُوافق ہونا + مُشابہ ہونا + ملنا۔ لڑنا۔ ٹکر کھانا + ہمرنگ ہونا۔ یکساں ہونا۔ برابر ہونا +

[۴] طائرِ جاں اِسقدر مُضطر نہو + یہ گرفتاری ہے کچھ دن کے لیئے (زکی)

مُطَابَقَت ع۔ اسم مؤنث :۔ برابری۔ مُوافقت۔ مُشابہت۔ تطابُق +

مُطَاع ع۔ صفت :۔ اطاعت کیا گیا۔ سردار۔ مخدُوم۔ بزرگ۔ مُربّی + وہ شخص جسکی لوگ اطاعت کریں +

مَطَالِب ع۔ اسم مذکر :۔ مطلب کی جمع۔ مُرادیں۔ مقاصد +

مُطَالَبَہ ع۔ اسم مذکر :۔ اپنا حق چاہنا۔ اپنے حق کی جُستجُو۔ مجازاً۔ عامِلوں تحصیلداروں محصّلوں وغیرہ سے سرکاری روپیہ کی طلب اور بازپُرس + دعوے۔ نالش۔ استغاثہ۔ درخواستِ وصُولیت + قرضہ۔ واجب الطلب روپیہ۔ مانگ۔ طلبی۔ تقاضا + مؤاخذہ۔ مُحاسبہ +

مُطَالَبۂ خفیفہ ع۔ اسم مذکر :۔ عدالتِ خفیفہ۔ سمال کازکورٹ۔ ججی +

مُطَالَبَہ کرنا۔ د۔ فعل متعدی :۔ مانگنا۔ طلب کرنا۔ تقاضا کرنا + دعوے کرنا۔ استغاثہ کرنا + مُؤاخذہ کرنا۔ دعوِیدار ہونا +

مُطَالَعَہ۔ ع۔ اسم مذکر :۔ کسی چیز کو اُس سے واقفیت پیدا کرنے کے واسطے دیکھنا۔ غور۔ توجّہ۔ دھیان۔ خیال + پڑھنا + خوض۔ تامُّل۔ بچار + کتاب بینی +

مُطَالَعَہ کرنا۔ د۔ فعل متعدی :۔ پڑھنا۔ کتاب دیکھنا + آگے سبق نکالنا +

مُطَایَبَہ ع۔ اسم مذکر :۔ خوش طبعی۔ مزاح۔ ہنسی۔ مذاق۔ ٹھٹّھا۔ چُہل۔ ظرافت +

مَطَبّ۔ ع۔ اسم مذکر :۔ وہ جگہہ یا مکان جہاں بیٹھکر طبیب بیماروں کا علاج کرتا ہے حکیم کا دِیوان خانہ (اگرچہ بائے موحدہ مشدد ہے مگر فارسی والے اپنے دستُور کے مُوافق ساکن پڑھتے اور اُسی کی پیروی اُردو والے کرتے ہیں)

مَطْبَخ ع۔ اسم مذکر :۔ کھانا پکانے کی جگہہ۔ باورچی خانہ۔ رسوئی گھر +

مَطْبَع ع۔ اسم مذکر :۔ جائے طبع۔ چھاپنے کی جگہہ۔ چھاپہ خانہ۔ پریس +

مَطْبُوخ ع۔ صفت :۔ (۱) آگ پر پکّی ہوئی۔ پکائی ہوئی۔ جوش دی ہوئی (۲) اسم مذکر) جوشاندہ جوش کی

مطبُوع ع۔ صفت :۔ (۱) طبع کردہ شدہ۔ چھاپا ہوا (۲) پسندیدہ۔ مرغُوب۔ پسند کی گئی + پسند خاطر۔ دلپسند۔ منظُورِ نظر ؎

ہوئی مطبُوع جھومر کی لڑی ہے طبیعت بھی کہاں جاکر لڑی ہے (فغاں)

مَطْبُوعَہ ع۔ صفت :۔ چھپا ہوا۔ طبع شدہ +

مُطْرِب ع۔ اسم مذکر :۔ (۱) خوش کرنیوالا (۲) گویّا۔ گانے والا۔ ڈوم۔ کلاونت۔ میراثی۔ مُغنّی۔ قوّال ؎

کسکے ناموس نے کیا بزم کو روشن مُطرب آج کیوں شعلۂ آوازترا مدھم ہے۔ (امانت)

(۳) صُوفیوں کی اصطلاح میں مُرشدِ کامل۔ پیرِ روشن ضمیر +

مَطْعُون ع۔ صفت :۔ نیزہ مارا گیا۔ برچھی لگا یا گیا۔ برچھی کا کوچا کھائے ہوئے مجازاً۔ عیب لگا یا گیا۔ طعنہ دیا گیا۔ معیُوب۔ الزام دیا گیا۔ رسوا۔ خوار۔ بدنام۔ ملامتی۔ ملامت کیا گیا +

مطعُونِ خلائق ع۔ اسم مذکر :۔ وہ شخص جسے خلقت لعنت ملامت کرے راندۂ خلائق۔ رسوائے عام +

مُطَلّا ع۔ صفت :۔ زراندُودہ۔ طلا کیا گیا۔ ملمع کیا گیا۔ سُنہری۔ زرّیں +

مَطْلَب ع۔ اسم مذکر :۔ (۱) طلب کی جگہہ + غرض۔ گوں۔ مُراد۔ خواہش۔ منشا۔ ارتھ۔ معنی۔ مقصد۔ ارادہ۔ جیسے کِس مطلب سے آئے + دنیا ہے اور مطلب + خودغرضی۔ نفسانفسی۔ نفسانیت ؎

قاصد سے یہ کہا مرے خط کے جواب میں مطلب کا ہوش خُوب رہا اضطراب میں (شاہی)

مطلب برآری ع + ف۔ اسم مؤنث :۔ کاربرآری۔ کام نکالنا۔ مُراد برلانا۔ حاجت روائی۔ کاراجرائی۔ حصُولِ مُدعا ؎

کبھی سر پاؤں پر رکھنا کبھی قُربان کہہ اُٹھنا ہمیں تھوڑا سا ڈھب آتا تو ہے مطلب برآری کا (میر مجروح)

مطلب برآری کرنا۔ د۔ فعل متعدی :۔ کام نکالنا۔ مقصد پُورا کرنا۔ مُراد برلانا۔ منشا پُورن کرنا + اجرائے کار کرنا +

مطلب برلانا۔ د۔ فعل متعدی :۔ دیکھو (مطلب برآری کرنا) +

مطلب رکھنا۔ د۔ فعل لازم :۔ غرض رکھنا۔ واسطہ رکھنا +

مطلب کا یار۔ د۔ اسم مذکر :۔ گوں کا یار۔ گونگیرا۔ خودغرض۔ ابن الغرض +

مطلب کا غرضی۔ د۔ اسم مذکر :۔ دیکھو (مطلب کا یار)

مطلب کو پہنچانا۔ د۔ فعل متعدی :۔ دیکھو (مطلب برلانا) + مُراد کو پہنچانا۔ کامیابی دینا + کام برلانا۔ کاربرآری کرنا +

مطلب کی گھات چلنا۔ د۔ فعل لازم :۔ غرض کی ڈگر چلنا۔ اپنا نفع تکنا۔ اپنا فائدہ دیکھنا۔ اپنے فائدے کی طرف نظر رکھنا ؎

دُوگانا جان ہیں مطلب کی گھات چلتی ہو کھلاتے پان تو مانگیا کرُوں رفُو تیری۔ (رنگین)

مطلب نکالنا۔ د۔ فعل متعدی :۔ گوں نکالنا۔ غرض پُوری کرنا +

مطلب ہوجانا۔ د۔ فعل لازم :۔ (۱) غرض کا حاصل ہوجانا۔ کام بن جانا۔ منشا پُوری ہوجانا۔ کامیاب ہوجانا۔ مُراد برآنا۔ مُراد پُوری ہوجانا ؎

منزلِ گور میں وصال ہوا گوشے میں چھپ کے ہوگیا مطلب۔ (آتش)

مرمٹے یار کی گلی میں ہم دل میں جو تھا وہ ہوگیا مطلب۔ (حیا)

(۲۔ بازاری) قتل ہوجانا۔ کام تمام ہوجانا۔ دم نکلجانا۔ پتلا حال ہوجانا۔ بُرا حال ہوجانا۔ کام ہوجانا۔ جیسے تمہاری تو ہنسی ٹھیری یہاں مطلب ہوگیا۔ بھوک کے مارے مطلب ہوگیا

مطلبی د۔ صفت :۔ گونگیرا۔ خودغرض۔ مطلب کا یار +

مَطْلَبْیَا ۔ ﺩ۔ صفت :۔ دیکھو (مطلبی) جیسے تو بھی بڑا مطلبیا ہے ؛

مَطْلَعْ ۔ ع۔ اسم مذکر :۔ (۱) طلوع ہونے کی جگہہ۔ اُدے ہونے کی جگہہ۔ ستاروں کے نکلنے کی جگہہ۔ چاند سُورج کے اُدے ہونے کی جگہہ مشرق۔ پُورب۔ (۲) غزل یا قصیدے کے شرُوع کی بیت جسکے دونوں مصرعوں میں قافیے ہوں ؛ دو ہموزن وہم قافیہ مصرعے جو غزل یا قصیدے کے اول یا وسط میں واقع ہوں۔ ایسا پہلا شعر مطلعِ اول اور دوسرا مطلعِ ثانی تیسرا ثالث وغیرہ کہلاتا ہے۔ (۳) مجازاً۔ شرُوع۔ آغاز۔ (جب حُسنِ مطلع یا زیبِ مطلع کہیں گے تو اُس شعر سے مُراد ہوگی جو مطلع کے بعد واقع ہو۔ بعض لوگوں نے حُسنِ مطلع میں دونوں مصرعوں کے ہم قافیہ ہونے کی شرط بھی لگائی ہے) +

مطلع صاف ہونا ۔ ﺩ۔ فعل لازم :۔ (۱) آسمان کا ہلال دکھائی دینے کی جگہہ سے ابر و غبار وغیرہ سے صاف ہونا۔ کسی چیز کا مقام یا اُسکی جگہہ کا صاف ہونا ؎

اُنہیں ہٹ تھی مجھے خواہش رہا جھگڑا نہیں ہاں کا ۔ وہاں امن نہیں یاں صاف تھا مطلع گریباں کا (نسیم دہلوی)

خط بنایا ہے تو دکھلائینگے وہ ابرِ جنسرُور ۔ کیا ہیگا ماہِ نو پنہاں کہ مطلع صاف ہے۔ (اسیر)

(۲) آسمان کا کُھلا ہوا اور صاف ہونا۔ ابر کا پتا نہ ہونا۔ گرد و غبار نہ ہونا ؎

قاصدا جلدی رواں ہو صاف مطلع ہے ابھی ۔ تار بارش کا ہے دم میں باندھنے والی گھٹا۔ (اسیر)

(۳) حریفوں رقیبوں اور مدعیوں سے جگہہ خالی ہونا۔ دُشمنوں سے مقام پاک ہونا۔ کچھ روک ٹوک نہ رہنا۔ کوئی مانع نہ رہنا۔ بالکل صفائی ہو جانا + کسی کا زندہ نہ رہنا جھگڑا پاک ہونا۔ صفایا ہونا۔ صفاً صفاً ہونا + ؎

بسملو کیوں قافیہ ہے تنگ اُسے آنے تو دو ۔ مصرعۂ شمشیر سے دم بھر میں مطلع صاف ہے (اسیر)

حُسن پہ اپنے ہر اک مہ پارہ گرم لاف تھا ۔ گھر سے وہ خورشید رُو نکلا تو مطلع صاف تھا (میر احسن)

مُطَّلَعْ ۔ ع۔ صفت :۔ اطلاع دیا گیا۔ خبر دیا گیا۔ واقف۔ محرم۔ جتایا ہوا +

مُطَّلِع کرنا ۔ ﺩ۔ فعل متعدی :۔ واقف کرنا۔ آگاہ کرنا۔ خبر دینا۔ رپورٹ کرنا۔ جتانا

مُطَّلِعْ ہونا ۔ ﺩ۔ فعل لازم :۔ واقف ہونا۔ آگاہ ہونا۔ خبردار ہونا +

مُطْلَقْ ۔ ع۔ صفت :۔ (۱) رواں کیا گیا۔ جاری کیا گیا + بالکل۔ قطعی۔ (۲) آزاد۔ بے قید۔ خود مختار۔ وہ شخص جو کسی کا غلام یا تابعدار نہ ہو + بے تعلق جیسے ماضی مطلق (۳۔ اسم مذکر) آیتِ مطلق۔ قرآن شریف کی وہ آیت جہاں ٹھیرنے کا اطلاق کیا گیا ہے یعنی وہاں ٹھہرنا واجب ہے + علامتِ مُطلق جو حرف (ط) بنی ہوئی ہوتی ہے ؎

سُورۂ صاد ہے چشم اُسکی کہ جس پر یہ ظفر ۔ خال سے کاتبِ قُدرت نے بنایا مُطلق (ظفر)

مُطْلَقُ الرِّجْلَیْن ۔ ع۔ اسم مذکر :۔ وہ گھوڑا جسکے دونوں پاؤں سفید ہوں۔ یا پاؤں کا رنگ بدن کے رنگ کے خلاف ہو +

مُطْلَقُ الْعِنَان ۔ ع۔ صفت :۔ جسکی باگ چھوٹی ہوئی ہو۔ بے لگام۔ مجازاً۔ آزاد۔ خود مُختار۔ بے قید۔ من موجی۔ اپنے دل کا مُختار۔ ذی اختیار۔ خود سر۔ خود رائے +

مُطْلَقُ الْیَدَیْن ۔ ع۔ اسم مذکر :۔ وہ گھوڑا جسکے دونوں اگلے پاؤں یعنی ہاتھ سفید ہوں +

مُطْلَقُ الْیَسَار ۔ ع۔ اسم مذکر :۔ وہ گھوڑا جسکا ایک ایک بایاں ہاتھ پاؤں سفید ہو +

مُطْلَقُ الْیَمِیْن ۔ ع۔ اسم مذکر :۔ وہ گھوڑا جسکا دایاں ہاتھ پاؤں سفید ہو +

مُطْلَقاً ۔ ع۔ تابع فعل :۔ بالکل۔ قطعی۔ نپٹ۔ اصلاً +

مُطَلَّقَہ ۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ طلاق دی ہوئی۔ وہ عورت جسے خاوند نے بقاعدۂ شرعی چھوڑ دیا ہو۔ طلاقن۔ آزاد کر دی ہوئی عورت +

مَطْلُوب ۔ ع۔ صفت :۔ طلب کیا گیا۔ خواہش کیا گیا۔ مانگا گیا + مقصود۔ مدعا

مَطْمَح ۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ نظر پڑنے کی جگہہ۔ طمع کرنے کی جگہہ۔ لالچ کی جگہہ +

مُطْمَئِن ۔ ع۔ صفت :۔ اطمینان پانے یا رکھنے والا۔ آرمیدہ۔ سکون گیرندہ۔ آرام و تسکین پانے والا۔ خاطر جمع رکھنے والا۔ نچنت۔ بے کھٹکے۔ بیفکر۔ آسُودہ +

مُطَوَّق ۔ ع۔ صفت :۔ طوق پڑا ہوا۔ طوق لگا ہوا۔ کنڈا پڑا ہوا۔ کنڈے دار۔ حلقہ دار +

مُطَوَّقَہ ۔ ع۔ صفت :۔ وہ پرند جنکی گردنوں میں قُدرتی طوق یا کنڈا بنا ہوا ہو۔ جیسے کبُوتر۔ قُمری۔ طوطا وغیرہ۔ انوارِ سُہیلی میں ایک کبُوتر کا فرضی نام جو اسی وجہ سے تجویز کیا گیا ہے۔ کاتبوں نے غلطی سے لکھتے لکھتے اُسکا نام منطُوقہ کر دیا ہے +

مُطَہِّر ۔ ع۔ صفت :۔ پاک کرنے والا۔ پوِتر کرنے والا +

مُطَہَّر ۔ ع۔ صفت :۔ پاک۔ صاف۔ پوِتر۔ نرمل + مبرا۔ معصوم۔ نردوشی +

مُطَّہِّر ۔ ع۔ صفت :۔ (از طہر) پاک کرنیوالا۔ مبرا کرنیوالا + صاف کرنے والا + پوتر کرنیوالا +

مِطْہَرَہ ۔ ع۔ اسم مذکر :۔ وضُو کرنے کا لوٹا۔ آفتابہ۔ چھاگل +

مُطَیَّب ۔ ع۔ صفت :۔ (۱) خوشبُو دینے والا۔ خوشبودار۔ معطر۔ سُگندی (۲) پاک ہونے والا +

مَطِیر ۔ ع۔ صفت :۔ (مطر سے مُشتق ہے) برسنے والا۔ بارندہ۔ بارش کرنیوالا۔ برسن ہار جیسے ابرِ مطیر +

مُطِیع ۔ ع۔ صفت :۔ اطاعت کرنے والا۔ فرمانبردار۔ تابعدار۔ حُکم ماننے اور بجالانے والا۔ حُکم بردار۔ اَدِھین۔ آگیامان + ماتحت +

مُطِیع کرنا ۔ ﺩ۔ فعل متعدی :۔ تابعدار بنانا۔ زیرِ فرمان کرنا۔ زیر کرنا + ماتحت بنانا۔ قابُو میں لانا۔ سر کرنا۔ فتح کرنا۔ مغلُوب کرنا۔ تابع کرنا +

مَظَالِم ۔ ع۔ اسم مذکر :۔ (مظلمہ کی جمع) ستم۔ بے انصافیاں۔ سختیاں۔ جفا کاریاں۔ اَنیتیاں (۲) وہ مقامات جہاں ظالموں کو سزا دی جائے۔ عدالتیں۔ کچہریاں +

مَظَاہِر ۔ ع۔ اسم مذکر :۔ مظہر کی جمع۔ نظارے +

مُظَفَّر ۔ ع۔ صفت :۔ ظفریاب۔ فتحیاب۔ فتحمند۔ منصُور۔ جیتا ہوا۔ مُلک گیر۔

منظل

فیروزمند - غالب - فتح نصیب (چونکہ مسلمانوں کی فتح ہمیشہ منجانب اللہ فرشتوں کی مدد سے متیقن اور مانی ہوئی تھی اِس سبب سے مفعول کا صیغہ فاعل کے واسطے مستعمل ہوگیا - نیز فال نیک بھی ہے بجائے منصور +

مَظلَمَہ - ع - اسم مذکر :- ظلم - ستم - جور - جفا - انیاؤ بے انصافی - اندھیر + دادخواہی

مظلُوم - ع - صفت :- ظلم رسیدہ - ستم رسیدہ - جسپر بے انصافی ہوئی ہو - دُکھی - ستایا ہوا - ستمکش - ستم زدہ +

مَظنُون - ع - صفت :- ظن کیا گیا - گمان کیا گیا - مشکوک - مشتبہ +

مَظِنَّہ - ع - اسم مذکر :- (۱) گمان لیجانے کی جگہ - شبہہ کرنے کی جگہہ - (۲) گمان - خیال - قیاس - احتمال - رائے +

مَظہَر - ع - اسم مذکر :- جائے ظہور - ظاہر ہونے کی جگہہ + تماشا گاہ - تماشا دکھانے کا چبوترہ + اسٹیج + اکھاڑا + جھانکی کی جگہہ + (۲) حضرت مرزا جانجاناں دہلوی خلف مرزا جان جانی

مُظہِر - ع - صفت :- اظہار دہندہ - بیان کرنے والا + شاہد - گواہ + خبر دہندہ - خبر رساں - مخبر - جاسوس +

مَعَ - ع - تابع فعل :- ساتھ - ہمراہ - سنگ - گیل + سمیت + نال - سُدّاں - بشمول +

مَعَ الحَدِیث یا مع القصّہ - ع - تابع فعل :- الحاصل - القصہ - الغرض - (از کتب تعلیمی)

مَعَ الخَیر - ع - تابع فعل :- ساتھ خیر کے - خیریت سے - سلامتی سے - بخیر و عافیت +

مع ہٰذا - معہٰذا - ع - تابع فعل :- ساتھ اسکے - ساتھ اِس بات کے - علاوہ ازیں - ماسوا - علاوہ - علاوہ بریں + باوجود اسکے +

مَعًا - ع - تابع فعل :- (۱) ایک ساتھ - مِل کر - باہمدِگر - ساتھ - بشمول - (۲) فوراً - فی الفور - تُرت اُسی وقت - دفعۃً - یکبارگی - ایک دفعہ ہی - ایک ہی وقت میں +

مَعَابِد - ع - اسم مذکر :- معبد کی جمع - عبادت خانے - عبادت گاہیں - مسجدیں + ٹھاکر دوارے - شوالے - مندر - وغیرہ + گرجا +

مَعَابِر - ع - اسم مؤنث :- دریا سے پار اُترنے کی جگہیں - رہگزر - گھاٹ - پُل + کشتیاں - ناو +

مُعَاتِب - ع - صفت :- عتاب کرنے والا - خفا ہونے والا - سرزنش کرنے والا +

مُعَاتَب - ع - صفت :- عتاب کیا گیا - وہ شخص جسپر خفگی ہو - معتوب +

مَعَاد - ع - اسم مؤنث :- جائے بازگشت - لَوٹ کر جانے کی جگہہ - واپس جانے کا مقام - پھر کر جانے کی جگہہ - مجازاً - عالمِ آخرت - قیامت - عُقبےٰ +

مُعَادِل - ع - صفت :- برابر - مساوی +

مُعَادَلَت - ع - اسم مؤنث :- برابری - مساوات + انصاف - نیاؤ +

مَعَادِن - ع - اسم مؤنث :- معدن کی جمع - کانیں - کھانیں +

معا

مَعَاذ - ع - اسم مؤنث :- جائے پناہ - سرن کی جگہہ - بچاؤ کی جگہہ +

مَعَاذَ اللہ - ع - ندا - خدا کی پناہ - خدا بچائے - توبہ - خدا محفوظ رکھے ؎

تمہارا شکوہ اور میری زبان سے   معاذ اللہ کتنے بدگماں ہو
شبِ فراق کی بے چینیاں معاذ اللہ   کہ ایک آن میں مرتا ہزار بار ہُوں میں

(اصل میں اَعُوذُ مَعَاذَ اللہِ تھا یعنی میں پناہ چاہتا ہوں خدا سے پناہ چاہنی - مطلب یہ ہے کہ خدا تعالےٰ سے جیسی پناہ مانگنی چاہیئے ویسی پناہ مانگتا ہُوں) +

مَعَارِج - ع - اسم مؤنث :- معراج کی جمع - سیڑھیاں - زینے - نردبانہا +

مُعَارِض - ع - صفت :- معترض - جھگڑا کرنے والا - بِرودھی - مخالف - مخاصم - مدعی - حریف - مقابل +

مُعَارَضَہ - ع - اسم مذکر :- جھگڑا - ٹنٹا - مناقشہ +

مَعَارِک - ع - اسم مؤنث :- معرکہ کی جمع - لڑائی کے میدان +

مُعَارِکہ - ع - اسم مذکر :- لڑائی - جنگ - جدل - جُدھ +

مَعَاش - ع - اسم مؤنث :- (از عیش) (۱) روزی - خوراک - رزق - بسر اوقات - گزران - اوقات بسری - گزر اوقات - وہ شے جس سے زندگانی کیجاتی ہے + (۲) جائے زندگانی - دُنیا (۳) اراضی - زمین - جائداد - (پُورب میں یہ معنی مستعمل ہیں)

مُعَاشَرَت - ع - اسم مؤنث :- (از عشر) آپس میں مل جُل کر زندگانی کرنا - کسی کے ہمراہ عیش کرنا - اوقات بسری +

مُعَاصِر - ع - صفت :- ہم عصر - ہم زمانہ - ہم عہد - اپنے زمانے کا +

مُعَاصِرِین - ع - اسم مؤنث :- (معاصر کی جمع)

مُعَاصِی - ع - صفت :- گنہگار - مجرم - پاپی - اپرادھی +

مَعَاصِی - ع - اسم مذکر :- گنہ - معصیت - جُرم - پاپ +

مُعَاطَفَت - ع - اسم مؤنث :- مہربانی - الطاف - دیا - کرپا - نوازش - عنایت - کرم +

مُعَاف - ع - صفت :- بخشا گیا - عفو کیا گیا - بری - آزاد + درگزر - عفو - بخشش - چھما - جیسے تعظیمِ کاریگراں معاف +

مُعَاف کرنا - ف - فعل متعدی :- (۱) عفو کرنا - بخشنا - نجات دینا - درگزر کرنا - آمرزش کرنا - چھوڑنا - (۲) جانا - پیچھا چھوڑنا - رخصت ہونا - تشریف لیجانا جیسے اب معاف کیجئے یعنی مہلت دیجئے اور تشریف لیجائیے +

مُعَاف کرو - ف - محاورہ :- (۱) جاؤ - سدھارو - رخصت ہو - دال - فے عین ہو - رے واؤ زبر رَو ہو - دفان ہو (۲ - فقیر کو) اور طرف جاؤ آگے دیکھو - دُوسری جگہہ سے مانگو - اَور گھر سے مانگو - اَور طرف توجّہ کرو جیسے جاؤ

معا

بابا معاف کرو + (زیادہ تر صرف معاف کرو کہتے ہیں)

مُعاف ہونا - ۔فعل لازم :- عفو ہونا - عفوِ تقصیر ہونا - نجات پانا - رہا ہونا - چھوٹنا - آزاد ہونا - بری ہونا - خلاصی پانا +

مُعافی - ع - اسم مؤنث :- (عفو سے اسم مفعول جو باب مُفاعلَہ سے ہے) (۱) بخشا گیا - عفو کیا گیا + بخشش - شانتی - رہائی - خلاصی - نجات - مکت - عفو - مغفرت - (۲) وہ زمین جس کا معاملہ سرکار سے معاف ہو - زمین لاخراج - چھوٹ - چھوٹی - مجرائی - بادھ - وہ جائداد جو سرکار سے بطور پنشن عطا ہو - انعامی جاگیر - مِلک - جاگیر - آلتمغا + ارامنیٔ معاف شدہ - واگزاشت +

معافی چاہنا - ۔فعل متعدی :- عفوِ تقصیر چاہنا - معذرت کرنا - عذر خواہی کرنا - قصور کا مُقِر ہو کر اُس سے درگزر نے کی درخواست کرنا +

معافیِ حینِ حیات - ع - اسم مؤنث :- وہ زمین جو تا دمِ زیست معاف کی جائے - حینِ حیات کی جاگیر +

مُعافی دار - ع + ف - اسم مذکر :- مُعاف شدہ یا عطا شدہ زمین کا مالک + جاگیردار - مِلکی - موہوب لہٗ +

مُعافیِ دائمی یا اِستمراری - ع - اسم مؤنث :- وہ جاگیر جو نسلاً بعد نسلٍ کے واسطے دی جائے - دوامی جاگیر +

مُعافی مانگنا - ۔فعل متعدی :- عُذر معذرت کرنا - عفوِ تقصیر کا خواستگار ہونا - درگزر چاہنا +

مُعَالِج - ع - اسم مذکر :- علاج کرنے والا - حکیم - طبیب - ڈاکٹر - بید +

مُعَالَجَہ - ع - اسم مذکر :- علاج - دوا درمن - دوا دارُو +

مُعَالَجَہ کرنا - ۔فعل متعدی :- علاج کرنا - دوا دارُو کرنا - دوا درمن کرنا - اوکھد کرنا

مُعَامَلَات - ع - اسم مؤنث :- مُعاملہ کی جمع - کاروبار +

مُعَامَلَاتِ مُلکی - ع - اسم مذکر :- اُمورِ سلطنت - شاہی کاروبار - پولیٹیکل اُمور +

مُعَامَلَت - ع - اسم مؤنث :- کسی کام کی تکلیف دینی + لین دین - بیوپار - باہمی مُعاملہ - کاروبار +

مُعَامَلَہ - ع - اسم مذکر :- (از عمل) (۱) باہم مل کر کوئی کام کرنا - عمل - کاروبار - کام کاج - دھندا - (۲) بنج بیوپار - لین دین - داد و ستد + سوداگری - تجارت - خرید و فروخت - بیع و شرا (۳ - ا) عہد و پیمان - قول و قرار + فیصلہ چکوتا جیسے اِنکا مُعاملہ بھی کرادیا - (۴ - ا) بات - قضیہ - جھگڑا - قصّہ - جیسے یہ کیا مُعاملہ تھا (۵ - ا) مالگزاری - جمع - خراج - کر - پٹّا - محاصل - مداخل - بھیج - لگان (۶ - ا) خاص بات - خاص امر + حساب کتاب - تعلق - واسطہ جیسے اپنا اپنا مُعاملہ الگ ہے (۷ - ا - بازاری) مطلوبہ - خواہستہ - معشوقہ - منظورِ نظر - (۸ - ا - بازاری) زنِ نوخواستہ - جوان لڑکی + رنڈی - کسبی - نوچی - (۹ - ا - بازاری) مُباشرت - کھیل - جماع - بھوگ - جیسے مُعاملہ بنانا +

معاملہ بنانا - ۔فعل متعدی :- (۱) کام بنانا - کام درست کرنا - مطلب حاصل کرنا - کام ٹھیک کرنا + سودا بنانا - چکانا - کوتہ کرنا - (۲ - بازاری) کھیل بنانا - ڈولا بنانا - مُباشرت کرنا - (۳) راضی کرنا

معاملہ بننا - ۔فعل لازم :- (۱) کام بننا - کام دُرست ہونا - بات ٹھیک ہونا - سودا بننا - راضی رضا ہونا - بات چیت ہونا ؎

وہ بگڑے ایسے کہ پھر کچھ معاملہ نہ بنا رہی نہ جائے سخن موقع گِلا نہ بنا - (ظفر)

(۲ - بازاری) کھیل بننا - ڈولا بننا - مُباشرت ہونا (۳) کوتہ ہونا - چکنا - منقطع ہونا

معاملہ پڑنا - ۔فعل لازم - کام پڑنا - واسطہ پڑنا - تعلق ہونا +

معاملہ پکا کرنا - ۔فعل متعدی - سودا پختہ کرنا - بات کو تہ کرنا - قطعی فیصلہ کرنا - بات ٹھیک کرنا - بات طے کرنا

معاملہ داں - ع + ف - صفت - معاملہ فہم - بات کو پہنچنے والا - تجربہ کار - کاروبار سے واقف - ڈھنگ سے واقف +

معاملہ شناس - ع + ف - صفت :- دیکھو (معاملہ داں) +

معاملہ فہم - ع - صفت :- دیکھو (معاملہ داں) نکتہ رس - بات کی تہ کو پہنچنے والا +

معاملہ کا سچّا یا کھرا - ۔صفت :- مُتدیّن - دیانتدار - بات کا پُورا - لین دین کا کھرا

معاملہ کا کھوٹا - ۔صفت :- بے ایمان - دغاباز - بات کا کچّا - ہاتھ کا جھوٹا - خائن - امانت میں خیانت کرنے والا - لین دین کا کھوٹا +

معاملہ کرنا - ۔فعل متعدی :- (۱) بات چیت کرنا - کسی امر کی بابت گفتگو طے کرنا - بات ٹھیک کرنا - (۲) لین دین کرنا - سودا بنانا - سودا ٹھہرانا - (۳) فیصلہ کرنا - باہمی گفتگو سے فیصلہ کرنا - (۴) عہد و پیمان کرنا - قول و قرار کرنا - (۵) باہم مِلکر کوئی کام کرنا - مِل جُل کر کام کرنا - (۶) مُوصلت کرنا - کھیل بنانا - مُباشرت کرنا - صُحبت داری کرنا ؎

عُذرِ جفا کے کب تلک تم کرو ہم گلہ کریں وصل کی رات کم رہی آؤ مُعاملہ کریں - (آشوب)

معاملہ ہونا - ۔فعل لازم :- (۱) بات چیت ہونا - کام بننا - کام درست ہونا - کام ٹھیک ہونا - (۲) کارروائی ہونا - اجرائے کار ہونا - کام نکلنا + ؎

ہووے تو ہو وے کیونکر اُنھوں سے معاملہ واللہ یہ غضب ہے کہ خود نوجوان ہے - (عارف)

(۳) لین دین ہونا - سودا بننا - بھاؤ چکنا - نرخ بننا - (۴) صفائی ہونا - فیصلہ ہونا - کسی امر کا کوتہ ہونا - بات طے ہونا - (۵) وصل ہونا - مواصلت ہونا +

مُعَانِد - ع - اسم مذکر :- عناد کرنے والا - دُشمن - مُخاصم - مُخالف +

معا

مُعَانَدَت - ع - اسم مؤنث :- دُشمنی - عداوت + جھگڑا - ٹنٹا +

مُعَانَقَہ - ع - اسم مذکر :- گلے مِلنا - گلے لگنا - بغلگیر ہونا +

مَعَانی - ع - اسم مؤنث :- معنی کی جمع - (۱) مطالب - مقاصد - (۲) وہ علم جس سے عربی وغیرہ الفاظ کا احوال اِس طرح معلوم کیا جاتا ہے کہ اُس کے سبب سے لفظ مُقتضائے حال کے مُطابق ہو جاتا ہے یعنی وہ علم جو ادائے معنیٔ مطلوبہ میں وقوعِ خطا سے محفوظ رکھے اور نیز عبارت کی بداسلوبی - سختی - دُشواری سے بچائے - بلاغتِ کلام اسی سے حاصل ہوتی ہے - علمِ بیان - علمِ بدیع وغیرہ اسی کی شاخ ہے +

مُعَاوَدَت - ع - اسم مؤنث :- واپسی - واپس آنا - پھر کر آنا - لوٹنا - لوٹ آنا +

مُعَاوَدَت کرنا - ہ - فعل مُتعدی :- لوٹنا - واپس آنا - پھرنا +

مُعَاوَضَت - ع - اسم مؤنث :- بدلہ - عوضہ - پلٹا - تاوان +

مُعَاوَضَہ - ع - اسم مذکر :- بدلا - پلٹا - تاوان - عوض - مُبادلہ +

مُعَاوَضَہ دلانا - ہ - فعل مُتعدی :- عوض دلوانا - پلٹے میں کچھ دینا - ہرجہ دینا +

مُعَاوِن - ع - اسم مذکر :- (۱) مددگار - مدد دینے والا - سہایک - دستگیر + حمایت کرنے والا - پُشتی کرنے والا + سہارا دینے والا (۲) وہ دریا جو دُوسرے دریا میں آکر شریک ہو +

مُعَاوِنِ جُرم - ع - اسم مذکر :- (قانون) شریکِ جُرم - مُلزم کا مددگار +

مُعَاوَنَت - ع - اسم مؤنث :- مدد - حمایت - دستگیری - پُشتی - سہایتا - سہارا - امداد - تائید - پرچک +

مُعَاوَنَت کرنا - ہ - فعل مُتعدی :- ساتھ دینا - حمایت کرنا - پُشتی کرنا - سہارا دینا - تائید کرنا + دستگیری کرنا - امداد کرنا - مدد کرنا +

مُعَاہِد - ع - اسم مذکر :- عہد کرنے والا + پیمان اور قول قرار کرنے والا +

مُعَاہَدَہ - ع - اسم مذکر :- باہم عہد و پیمان - قول و قرار - بچن + اقرار نامہ - لکھتم - تحریر - عہد نامہ + قسما قسمی - سوگند اسوگندی +

معائب - ع - اسم مذکر :- (مَعیَب کی جمع - مصدر میمی) بہت سے عیب - عیوب - نقائص + خرابیاں - بُرائیاں - کھوٹ - اَسقام +

مُعَاینہ - ع - اسم مذکر :- اپنی آنکھوں سے دیکھنا - دوچار ہونا - بہم دیکھنا + ملاحظہ - نظر - جانچ - پڑتال - مُشاہدہ +

مُعَاینہ کرنا - ہ - فعل مُتعدی (۱) دیکھنا - نظر ڈالنا - ملاحظہ کرنا - نظر کرنا - (۲) پرکھنا - پڑتالنا + امتحان کرنا - آزمانا - امتحان لینا + مطالعہ کرنا - مُشاہدہ کرنا - ؎

طرزِ سوال میں ہے نہاں آتشِ فنا کرنے کی معاینہ دستِ چنار سے (زکی)

معت

مَعْبَد - ع - اسم مذکر :- عبادت گاہ - جائے پرستش - مسجد - مندر - گرجا - کلیسا - ٹھاکر دوارا - شِوالا + پُوجا پاٹ کرنے کی جگہ +

مَعْبَر - ع - اسم مذکر :- دریا سے عبور کرنے کی جگہ - گھاٹ - رہ گُزر - پایاب - پُل +

مِعْبَر - ع - اسم مؤنث :- دریا سے پار اُترنے کی سواری - کشتی - ناؤ - ڈونگا - ڈونگی +

مُعَبِّر - ع - اسم مذکر :- خواب کی تعبیر بیان کرنے والا - سُپنے کا پھل بتلانے والا - تعبیر گو +

مَعْبُود - ع - اسم مذکر :- عبادت کیا گیا - پُوجا کیا گیا - قابلِ پرستش - خدا تعالیٰ - اللہ جل شانہٗ

مُعْتَاد - ع - صفت :- (۱) عادت کیا گیا + خُوگر - عادی (۲) اسم مؤنث) مقدارِ خوراک - خوراک کا اندازہ - مقدارِ خورش - ہر روز کی عادت کے مُوافق مقدار - جیسے ایک مُعتاد افیون

مُعْتَبَر - ع - صفت :- (۱) اعتبار کیا گیا - بھروسا کیا گیا - مُعتمد علیہ - قابلِ اعتبار - ؎

حال میرا ز پُوچھیئے مجھ سے بات میری جو مُعتبر ہی نہیں (اثر دہلوی)

(۲) ٹھیک - درست - راست - قابلِ وثوق - جیسے مُعتبر خبر - ؎

رُخسار پر یہ خالِ سیاہ بے سبب نہیں خط پڑ رہ ہو جو مُہر تو خط مُعتبر نہیں (مُشتاق)

مُعْتَد - ع - صفت :- گنا گیا - شُمار کیا گیا + حساب کیا گیا +

مُعْتَدٌ بِہٖ - ع - صفت :- شمار میں آیا ہوا - مُعتبر - مُعتمد - قابلِ اعتبار - بھروسے کا +

مُعْتَدِل - ع - صفت :- اعتدال والا - مُتساوی المزاج - جس میں افراط اور تفریط نہو - اوسط درجہ کا - مُتوسّط - مدّھم - دھیما - منجھلا - درمیانی + گرم نہ سرد - سمویا ہوا - مُوافق +

مُعْتَدِلُ المِزاج - ع - صفت :- جس کے مزاج میں حرارت - برودت - یبوست و رطوبت اندازۂ مُناسب پر ہو +

معتدل ہونا - ہ - فعل لازم :- مُتساوی ہونا - برابر ہونا - اوسط درجہ پر ہونا + مُوافق ہونا - یکساں ہونا + مدّھم یا دھیما ہونا +

مُعْتَرِض - ع - اسم مذکر :- اعتراض کرنے والا - روک ٹوک کرنے والا - قباحت نکالنے والا - حُجّت پیش کرنے والا - گرفت کرنے والا - زبان پکڑنے والا - مزاحم +

مُعْتَرِض ہونا - ہ - فعل لازم :- مزاحم ہونا + سدّراہ ہونا +

مُعْتَرِف - ع - اسم مذکر :- مُقِر - اقرار کرنے والا - اعتراف کرنے والا - ہامی بھرنے والا - اقبال کرنے والا + اقبالی - اقراری +

مُعْتَرِف ہونا - ہ - فعل لازم :- مُقِر ہونا - اقبال کرنا - اقرار کرنا - ہامی بھرنا +

مُعْتَقِد - ع - اسم مذکر :- اعتقاد رکھنے والا - دل سے بھروسا رکھنے والا - ماننے والا - اُپاسک - پیرو - مُرید - چیلا - بالکا +

مُعتقد ہونا - ہ - فعل لازم :- اعتقاد لانا - ایمان لانا - پیروی کرنا - ماننا +

مُعْتَکِف - ع - اسم مذکر :- اعتکاف میں بیٹھنے والا - گوشہ نشین - مسجد میں عبادت کے

معت

واسطے بیٹھنے اور وہاں سے باہر نہ نکلنے والا۔ عبادت کے لئے کونے میں بیٹھنے والا + دُنیا سے کنارہ کرنے والا + گوشہ گیر۔ کنارہ کش +

مُعتمِد ع۔ صفت :۔ اعتماد رکھنے والا۔ بھروسا رکھنے والا +

مُعتَمَد ع۔ صفت :۔ اعتماد کیا گیا۔ بھروسا کیا گیا۔ قابلِ اعتبار +

مُعتَمَد علیہ ع۔ اسم مذکر :۔ وہ شخص جس پر بھروسا کیا گیا ہو۔ معتبر آدمی۔ اعتبار دار۔ بھروسے کا + قابلِ وثوق +

مُعَجِّب ع۔ صفت :۔ تعجب میں ڈالنے والا۔ متحیر کرنے والا۔ ہکا بکا بنانے والا +

مُعجِب ع۔ صفت :۔ عُجب کرنے والا۔ مغرور۔ متکبر۔ خود پسند + گھمنڈی +

مُعجِز ع۔ صفت :۔ عاجز کرنے والا + طاقتِ بشری سے باہر۔ فوق العادت +

مُعجِزات ع۔ اسم مؤنث :۔ معجزہ کی جمع +

مُعجِزہ ع۔ اسم مذکر :۔ عاجز کرنے والا۔ وہ بات جسکے کرنے پر انسان قادر نہو۔ خرقِ عادت۔ کرامات۔ قانونِ قدرت سے بڑھکر واقعہ۔ اعجاز۔ نبیوں کے کرشمے۔ کرشمہ + حیرت میں ڈالنے والی بات۔ انوکھی بات (وہ خرقِ عادت جسکے موافق نبی کے سوا دوسرا نہ کرسکے معجزہ اور اگر ولی اللہ سے ظاہر ہو تو کرامات اور جو کافر سے سرزد ہو تو استدراج) +

معجزہ دکھانا ف۔ فعل متعدی: کسی نبی یا پیغمبر کا قانونِ قدرت سے بڑھکر کوئی کرشمہ دکھانا +

مُعجِّل ع۔ صفت :۔ جلدی کرنے والا۔ تعجیل کرنے والا۔ جلد باز +

مُعَجَّل ع۔ صفت :۔ جلدی کیا گیا۔ فوراً۔ ہاتھوں ہاتھ۔ دست بدست جب مہر معجّل کہینگے تو وہاں اُس مہر سے مراد ہوگی جو دولہن کی خلوت کے وقت ادا کر دیا جائے +

مُعجَمہ ع۔ صفت :۔ نقطہ دار۔ نقطہ والا (حرف) منقوطہ۔ وہ حرف جو نقطہ رکھتا ہو جیسے ب ت ج وغیرہ (چونکہ اعجام کے لغوی معنی اشتباہ دُور کرنے کے ہیں اور نقطہ سے اشتباہ رفع ہوجاتا ہے لہٰذا یہ نام رکھا گیا) +

معجون ع۔ اسم مؤنث :۔ (۱) گوندھا ہوا۔ وہ کُٹی دوائیں جو پیسکر اور ملا کر آٹے کی طرح گوندھی جائیں معجون کہلاتی ہیں + خمیر کی ہوئی چیز۔ گوندھی ہوئی چیز + (۲) مرکب۔ ملی ہوئی۔ باہم آمیختہ۔ (۳) وہ قوام جو بھنگ اور کھانڈ سے تیار کرکے مثل لوز جما یا جائے (طبیبوں کی اصطلاح میں اُن مختلف پسی ہوئی دواؤں کو معجون کہتے ہیں جنکو شہد یا قند کے قوام میں ملا کر کھاتے ہیں۔ معجون میں خوش مزہ ہونے کی قید نہیں ہے اگر تلخ بھی ہوگی تو بھی معجون ہی کہلائیگی مگر جوارش کا البتہ خوش مزہ ہونا لازم ہے) +

معجونِ فلاسفہ ع۔ اسم مؤنث :۔ ایک قسم کی خاص نہایت گرم معجون جو امراضِ باردہ اور کہن سالی کے واسطے مفید ہے +

معجون کش ع۔ ف۔ اسم مذکر :۔ معجون نکالنے کی کھرپنی۔ معجون کا چمچہ +

معر

مَعدِلَت ع۔ اسم مؤنث :۔ عدل۔ انصاف۔ نیاؤ +

مَعدِن ع۔ اسم مذکر :۔ کان۔ کھان۔ چاندی سونے وغیرہ کے نکلنے کی جگہ +

مَعدَنی ع۔ صفت :۔ معدن سے منسوب۔ کانی۔ کھانی۔ فلزاتی۔ دھاتی +

مَعدَنیات ع۔ اسم مؤنث :۔ کانی چیزیں + فلزات۔ دھات (جب علمِ معدنیات کہینگے تو وہاں اُس جدید علم سے مراد ہوگی جسکے ذریعہ سے معدن کا حال جانا جاتا ہے) +

مَعدُود ع۔ صفت :۔ (۱) شمار کیا گیا۔ گنا گیا۔ حساب کیا گیا (۲) قلیل۔ چند۔ گنتی کے۔ تھوڑے۔ کچھ +

مَعدُولہ ع۔ اسم مذکر :۔ وہ حرف جو لکھنے میں تو آئے مگر پڑھنے میں نہ آئے لیکن یہ بات خاص واؤ کے واسطے مخصوص ہے جیسے خویش خود کی واؤ ہے جسے واوِ معدولہ کہتے ہیں +

مَعدُوم ع۔ صفت :۔ نیست و نابود کیا گیا۔ عدم کیا گیا۔ نیست کیا گیا۔ مٹایا گیا۔ فنا کیا گیا + ناپید۔ کالعدم + عنقا صفت۔ موہوم۔ نام ہی نام ؎

عشاق کے بھی ہوش اسی طرح سے گم ہیں   جس طرح سے معدوم حسینوں کی کمر ہے (عبدالحی تاباں)

معدوم البصر ع۔ صفت :۔ نابینا۔ اندھا۔ کور۔ ؎

موذیوں کو حق نہ دے آنکھیں کہ تا او ہیں بلا   عین حکمت تھی کہ معدوم البصر عقرب بنے (ذوق)

مَعدُوم کرنا ف۔ فعل متعدی :۔ مٹانا۔ ناپید کرنا۔ فنا کرنا۔ نیست و نابود کرنا +

معدوم ہونا ف۔ فعل لازم :۔ مٹنا۔ فنا ہونا۔ نیست ہونا۔ ناپید ہونا +

مِعدَہ ع۔ اسم مذکر :۔ اوجھ جس میں کھانا ہضم ہوتا ہے۔ پیٹ میں کھانا رہنے اور ہضم ہونے کی جگہ + اوجھڑی۔ پیٹا +

مَعذِرَت ع۔ اسم مؤنث :۔ عُذر + حیلہ۔ بہانہ۔ بس +

مَعذُور ع۔ صفت :۔ (۱) عُذر کیا گیا۔ بہانہ کیا گیا + مجبور۔ ناچار۔ بےبس + بند رُکا ہوا + اٹکا ہوا۔ اٹکاؤ رکھنے والا +

واں نمایش کا گزر ہے نہ ستایش مقبول   وہ ستمگار کسی ننگ میں معذور نہیں
کیا کہیں حُسن محبت کا یہ دستور نہیں   تم تغافل سے تو ہم شکوہ سے معذور نہیں (ظہیر)

(۲) معاف کیا گیا۔ قابلِ عفو۔ مرفوع القلم۔ (۳۔ل) اپاہج۔ ناقص الخلقت۔ کنوٹڈا۔ محتاج۔ جیسے ہاتھ پاؤں سے معذور۔ آنکھوں سے معذور ؎

نہ پہنچیں نرگس و شمشاد ہرگز چشم و قامت کو   وہ ہے رفتار سے مجبور یہ معذور آنکھوں سے (شعور)

مَعذُورُ الخدمت ع۔ صفت :۔ وہ شخص جو خدمت سے معذور ہو ضعیف نکما۔ وہ شخص جو کام کے قابل نہ رہا ہو +

مَعذُور رکھنا ف۔ فعل لازم :۔ معاف رکھنا۔ قابلِ عذر سمجھنا +

مُعَرّا ع۔ صفت :۔ (۱) ننگا۔ برہنہ۔ عریاں۔ (۲) خالی۔ سادہ + وہ کتاب جس پر حاشیہ نہ چڑھا ہو۔ مُحشّٰی کا نقیض۔ (۳) پاک۔ صاف۔ (۴) آزاد + کھلا ہوا +

مِعراج ع۔ اسم مؤنث :۔ (۱) سیڑھی۔ زینہ۔ نردبان۔ اوپر چڑھنے کی چیز۔ نسبتی

معر

آنا۔ عروج (۲)۔ رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے بسواریٔ بُراق عالمِ ملکوت کی سیر فرمانے تجلیاتِ الٰہی کا نظارہ کرنے اور اسرارِ ربانی کے انکشاف سے عروج پانے کا وقت (۳) درجۂ اعلےٰ۔ مرتبۂ اعلےٰ۔ رتبۂ بلند وہ مرتبہ اور درجہ کہ اُس سے زیادہ تصوّر نہ ہو سکے۔ کافی و وافی مرتبہ۔ علوے جاہ ؎

ایک نالہ پہ ہے معاش اپنی ہم غریبوں کی ہے یہی معراج (مصحفی)

غنیمت جان لیدل جنبش ابروئے قاتل کو بڑی معراج ہے تلوار سے مرنا سپاہی کا (آتش)

معراج کی رات۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ رجب کی ستائیسویں شب جسمیں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی تھی +

مُعَرَّب۔ ع۔ اسم مذکر:۔ وہ لفظ جسکو عربی بنالیا ہو اور اصل میں کسی اور زبان کا ہو جیسے پیل کو فیل بنالیا۔ یا زیب سے مزیّب اور نازک سے نزاکت وغیرہ

مَعْرِفَت۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ (۱) شناخت۔ پہچان۔ (۲) علم الٰہی + قانونِ قدرت یا فطرتی اشیا کی واقفیت (۳) خداشناسی (۴)۔ ا۔ تابع فعل) وسیلہ سے توسّل سے۔ بوساطت۔ ذریعہ سے جیسے اُنکی معرفت یہ کام خوب بنے گا۔ اُنکی معرفت لو۔ کسی اور کی معرفت خریدو +

مَعْرِفَہ۔ ع۔ اسم مذکر:۔ وہ اسم جو ایک معیّن شے کے واسطے وضع کیا گیا ہو احمد۔ دہلی وغیرہ کہ پہلا ایک مُعیّن شخص کا نام ہے دُوسرا ایک معیّن شہر کا +

مَعْرَکَہ۔ ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) رزمگاہ۔ جنگ گاہ۔ دنگل۔ میدانِ کارزار۔ میدانِ جنگ۔ جُدھ بھُوم۔ رن بھُوم۔ لڑائی کا کھیت (۲۔ مجازاً) لڑائی جنگ۔ جدل۔ مُجادلہ۔ رن۔ جُدھ۔ ساکا۔ بھارت جیسے بڑا معرکہ ہوا معرکہ آرائی یعنی تیاریٔ جنگ (۳۔ ا) نزاع۔ جھگڑا۔ ٹنٹا۔ قضیہ۔ قصّہ۔ (۴) ہنگامہ۔ ہجُوم۔ بھیڑ۔ ازدہام۔ انبوہِ خلائق ؎

حشر میں قتل سے اپنے کیا میں نے انکار معرکہ میں اُنھیں کسطرح سے جھُوٹا کرتا (مرزا صابر)

(معرکہ اصل میں عرک مصدر سے اسم ظرف کا صیغہ ہے جسکے معنی کان اینٹھنے۔ گوشمالی کرنے اور رگڑنے کے ہیں چونکہ بہادر لڑائی میں ایک دُوسرے کو خُوب رگڑتے اور گوشمالی دیتے ہیں اسوجہ سے جنگ گاہ کو معرکہ کہنے لگے) +

معرکہ آرا۔ ع۔ ف۔ صفت:۔ (۱) صف آرا۔ ہنگامہ پرداز۔ جنگ آور + جنگجو + (۲) معرکہ کو رونق دینے والا۔ زینتِ میدانِ جنگ۔ ہنگامہ زیب۔ دنگل جمانے والا۔ ہنگامہ نما ؎

دل سینہ میں ہے معرکہ آرائے قیامت آئینہ ہے ہنگامۂ صحرائے قیامت (انور)

معرکہ آرائی۔ ع۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ ہنگامہ آرائی جنگ آرائی صف آرائی +

معس

لڑائی۔ جنگ + جنگ آزمائی +

معرکہ کا۔ ا۔ صفت:۔ اہم۔ مُشکل۔ دُشوار + بھاری عظیم + قابلِ توجہ۔ قابلِ غور + دھڑلّے کا + دُھوم دھام کا جیسے معرکہ کا مُقدمہ۔ معرکہ کا مُباحثہ +

معرکہ کا آدمی۔ ا۔ اسم مذکر:۔ جنگ آزمُودہ آدمی + بڑی لیاقت کا آدمی۔ نہایت رعب داب کا آدمی + بہادر آدمی۔ جری آدمی۔ دلیر آدمی + بڑا آدمی +

مَعْرُوض۔ ع۔ صفت۔ عرض کیا گیا۔ پیش کیا گیا + عرض۔ درخواست۔ التماس گزارش۔ پرارتھنا +

مَعْرُوضَہ۔ ع۔ صفت:۔ (۱) عرض کیا گیا + گزارش (۲) عرضی۔ عریضہ (۳) عرضی کرنے یا عرضی لکھنے کی تاریخ + مورخہ۔ مُحررہ۔ مرقُومہ +

مَعْرُوف۔ ع۔ صفت:۔ (۱) مشہُور۔ معلُوم۔ پرگھٹ۔ ظاہر۔ المنشرح (۲) وہ فعل جسکا فاعل معلُوم ہو۔ مجہُول کا نقیض۔ جیسے احمد نے محمُود کو مارا اسجگہ مارا فعل معرُوف ہے (۳) وہ حرف جسکے پہلے ضمۂ خالص یا کسرۂ خالص ہو اور خُوب ظاہر پڑھا جائے مثلاً واؤ معرُوف جسکے ماقبل ضمۂ خالص ہو اور کھینچکر پڑھی جائے جیسے نُور طُور کی واو۔ اسی طرح یائے معرُوف جسکے ماقبل ضمۂ خالص ہو اور خُوب کھینچکر پڑھی جائے جیسے عید۔ دِید۔ رسید وغیرہ کی یائے تحتانی۔ معرُوف کا اطلاق اِنہیں دو حرفوں کے واسطے مخصُوص ہے (۴) نوّاب الٰہی بخش خاں خلفِ مرزا عارف جان دہلوی کا تخلّص جنکے اشعار بامزہ اور بامحاورہ قابلِ داد ہوتے تھے سنہ ۱۲۶۳ ہجری میں وفات پائی +

مُعَزَّز۔ ع۔ صفت:۔ عزّت کردہ شدہ۔ عزّت دار۔ بزرگ۔ بڑا۔ صاحبِ آبرُو۔ ذی عزّت۔ شریف۔ ساکھ والا + وقیع۔ باوقعت +

مُعَزَّز عُہدہ۔ ع۔ اسم مذکر:۔ عزّت کا عُہدہ۔ بڑا عُہدہ +

مَعْزُول۔ ع۔ صفت:۔ عُہدے سے اُتارا گیا۔ نوکری سے برطرف کیا گیا۔ موقُوف کیا گیا۔ جواب دیا گیا۔ بیکار۔ بے روزگار۔ معطّل + تخت یا گدّی سے اُتارا گیا۔ مخرُوج + جیسے جہاں آدمی معزُول ہوا معقُول ہوا +

مَعْزُول کرنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ موقُوف کرنا۔ برطرف کرنا۔ نوکری سے چھُڑانا + معطّل کرنا + گدّی سے اُتارنا۔ تخت سے اُتارنا + خارج کرنا +

معزُول ہونا۔ ا۔ فعل لازم:۔ موقُوف ہونا۔ برطرف ہونا + خارج ہونا + معطّل ہونا + تخت یا گدّی سے اُترنا +

معزُولی۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ موقُوفی۔ برطرفی معطّلی۔ اخراج۔ تخت یا گدّی سے علیحدگی

مُعَسْکَر۔ ع۔ اسم مذکر:۔ لشکر اُترنے کی جگہ۔ پڑاؤ۔ چھاؤنی۔ کیمپ۔ لشکرگاہ۔

معش

بالفتح پڑھنا غلط ہے۔ کیونکہ رباعی کا اسم ظرف مضموم ہوا کرتا ہے +

مَعشُوق ۔ع ۔ اسم مذکر :۔ (۱) عشق کیا گیا۔ یعنی وہ شخص جس پر کوئی دوسرا شخص عاشق ہو۔ پیارا ۔ عزیز۔ محبوب ۔ من موہن ۔ دلدار ۔ چت چور ۔ من ہرن ۔ دلبر۔ دلربا۔ یار + صنم ۔ جانی + جیسے معشوق کی ذات بیوفا ہے (۲) صفت) نازنین ۔ نازک اندام +

معشُوقانہ ۔ع + ف ۔ صفت :۔ معشوق کی مانند۔ معشوق سے مناسب ۔ دلکش۔ عشق انگیز۔ سوہنا موہنا۔ دلفریب ۔ دلآویز۔ فسوں ساز +

معشوقانہ انداز ۔ ۔ اسم مذکر :۔ اندازِ دلفریب ۔ دِل لُبھانے والی الوٹ +

معشُوقہ ۔ع ۔ اسم مؤنث :۔ محبوبہ ۔ پیاری ۔ عزیزہ + آشنا +

معشُوقی ۔ع ۔ اسم مؤنث :۔ دوستی ۔ محبت ۔ محبوبیت + دلفریبی ۔ دِلرُبائی + معشوق پن ۔ معشوقیت ۔ جیسے لیلا مجنوں کی عاشقی معشوقی مشہور ہے +

معشُوقیّت ۔ع ۔ اسم مؤنث :۔ معشوق پن ۔ دِلرُبائی ۔ دِلفریبی +

مَعصُوم ۔ع ۔ صفت :۔ (۱) گناہ سے بچا ہوا ۔ بیگناہ ۔ نردوکھی ۔ بے قصور ۔ پاکدامن جیسے نبی ۔ رسُول (۲ ۔ ۵) بھولا ۔ سادہ دل ۔ سیدھا سادا ۔ (۳ ۔ اسم مذکر) چھوٹا بچہ ۔ کم سن بچہ ۔ ناسمجھ بچہ ۔ جیسے دو روز سے میرے معصوم بھوکے ہیں (عو) اسی برس کی عمر نام میاں معصوم +

مَعصُومیت ۔ع ۔ اسم مؤنث :۔ معصومی ۔ بیگناہی + پاک دامنی + بھولا پن سادگی + طفولیت ۔ بچپن ۔ بالپن ۔ چھٹپن +

مَعصِیَت ۔ع ۔ اسم مؤنث :۔ گناہ + خطا ۔ قصور ۔ اپرادھ ۔ پاپ + نافرمانی + حکم عدولی ۔ انحراف +

مُعَطَّر ۔ع ۔ صفت :۔ خوشبودار ۔ خوشبو میں بسا ہوا ۔ مہکتا ہوا +

مُعَطَّل ۔ع ۔ صفت :۔ (۱) بیکار ۔ کام سے خالی ۔ بے شغل ۔ (۲) ڈھیلا سُست ۔ کاہل ۔ خالی ۔ (۳) نکما جس سے کام نہو سکے جیسے عضو معطل ۔ (۴) ایامِ مقررہ تک بیکار ۔ کچھ دنوں کے لئے کام سے علیحدہ (۵) بنجر زمین غیر مزروعہ ۔ اُفتادہ ۔ بن باہی +

مُعَطَّل کرنا ۔ د ۔ فعل متعدی :۔ کچھ دنوں کے لئے کسی کام سے چھڑا دینا کچھ عرصہ کے واسطے بیکار کر دینا +

مُعَطَّل ہونا ۔ د ۔ فعل لازم :۔ کچھ دنوں کے لئے کام سے موقوف ہونا کچھ عرصہ کے واسطے کوئی کام نے لیا جانا +

مُعَطَّلی ۔ع ۔ اسم مؤنث :۔ بیکاری ۔ بے روزگاری ۔ بے شغلی ۔ چند روزہ

معق

موقوفی ۔ التوا ۔ معزولی +

مَعطُوف ۔ع ۔ صفت :۔ (۱) لپٹا ہوا ۔ لپیٹا ہوا ۔ کسی طرف موڑا گیا ۔ پھیرا گیا (۲ ۔ اسم مذکر) (نحو) وہ کلمہ یا کلام جو حرفِ عطف کے بعد واقع ہو ۔ یا یوں کہو کہ حرفِ وصل یا تردید کے مابعد کا کلمہ یا کلام +

معطُوف علیہ ۔ع ۔ اسم مذکر :۔ (نحو) وہ کلمہ یا کلام جو حرفِ عطف سے پہلے واقع ہو یا یوں کہو کہ حرفِ وصل یا تردید کے ماقبل کا کلمہ یا کلام +

مُعَظَّم ۔ع ۔ صفت :۔ بزرگی دیا گیا ۔ بزرگ ۔ بڑا ۔ واجب التعظیم شریف +

مَعقُول ۔ع ۔ صفت :۔ (۱) عقل میں لایا گیا ۔ پسندیدۂ عقل + قرین عقل ۔ مناسب واجب + ٹھیک ۔ بجا ۔ درست ۔ طنزاً کیا خوب ۔ قابلِ تسلیم ۔ جیسے معقول کہتے ہو تمہیں نے تو شیر مارا ہے (۲) بھلا ۔ اچھا ۔ پسندیدہ (۳) لایق ۔ قابل لیئق تعلیم یافتہ (۴) حسبِ اطمینان ۔ خاطر خواہ ۔ من مانتا ۔ من چاہتا ۔ اطمینان کے قابل ۔ کافی وافی ۔ جیسے جس وقت گئے تو اُنکے پاس معقول خرچ تھا (۵ ۔ ۱) موزوں ۔ زیبا ۔ پھبتا ہوا ۔ سجا ہوا ۔ شایاں جیسے معقول لباس ؎

اظہارِ تمنا پر آئینہ دکھاتے ہیں ہرگز نہ سُنا ہوگا معقول جواب ایسا (ظہیر)

(۶ ۔ ۱) شایستہ ۔ فہمیدہ ۔ مہذب ۔ ثقہ ۔ مردِ آدمی ۔ سنجیدہ ۔ متین ؎

اب نامہ بر بنائینگے ناصح کو جی میں ہے معقول آدمی تو کوئی ہو جواب کو (تنہا)

(۷ ۔ ۱) قائل ۔ تسلیم کرنے والا ۔ ماننے والا ۔ (راے جواہر سنگھ جوہر) ؎

معقول اُسکا جو نہیں معقول خود نہیں حکم خدا میں دخل نہیں ہے دلیل کا (جوہر)

(۸ ۔ ۱) بند ۔ لاجواب ۔ جیسے معقول ہونا ۔ معقول کرنا (۹ ۔ ۱) فلاسفہ ۔ فلسفہ فلاسفی ۔ علمِ حکمت ۔ گیان ودیا ۔ منقول کا نقیض + منطق (۱۰ ۔ ۱) محسوسات کا نقیض ۔ وہ چیز جو حواس پنجگانہ سے مُدرک نہو +

معقُول آدمی ۔ د ۔ اسم مذکر :۔ مرد آدمی ۔ بھلا آدمی ۔ مہذب آدمی ۔ سمجھدار آدمی ۔ شایستہ آدمی +

معقُول تنخواہ ۔ع ۔ ف ۔ اسم مؤنث :۔ بھرپور تنخواہ ۔ خاطر خواہ تنخواہ ۔ عہدے کے مُناسب تنخواہ ۔ اچھی تنخواہ +

معقُول کرنا ۔ د ۔ فعل متعدی :۔ قائل کرنا ۔ لاجواب کرنا ۔ بند کرنا ۔ عاجز کرنا +

معقُول ہونا ۔ د ۔ فعل لازم :۔ قائل ہونا ۔ لاجواب ہونا ۔ بند ہونا + تسلیم کرنا ؎

مجروح اُسکو دیکھ کے معقول ہو گئے حضرت گیا وہ آپ کا دیوانہ پن کہاں (مجروح)

معقُولات ۔ع ۔ اسم مؤنث :۔ (معقول کی جمع) علوم حکمت ۔ علوم فلسفہ + علم منطق + محسوسات کا نقیض +

معقُولیت ۔ع ۔ اسم مؤنث :۔ انسانیت ۔ سمجھ بوجھ + مُناسبت ۔ پسندیدگی +

معک

مَعکُوس۔ ع۔ صفت :۔ اُلٹا۔ اَوندھا۔ ٹیڑھا۔ عکس کیا گیا جیسے ترقیٔ معکوس یعنی تنزل +

مُعَلّا۔ مُعَلّٰی۔ ع۔ صفت :۔ بلند کیا گیا۔ عالی۔ بلند۔ رفیع۔ اُونچا + بزرگ۔ معظم جیسے مزاجِ مُعلّٰے۔ اُردوئے معلّٰے۔ مشکوئے معلّٰے وغیرہ +

مُعَلّق۔ ع۔ صفت :۔ لٹکایا ہوا۔ اَدھر۔ آویزاں۔ لٹکا ہوا +

مُعَلِّم۔ ع۔ اسم مذکر :۔ علم سکھانے والا۔ اخوند۔ اُستاد۔ ادیب۔ گُرو۔ پانڈے۔ پنڈت۔ پادھا۔ مُلّا۔ مولوی۔ ٹیچر۔ منشی۔ مدرس۔ میاں جی +

مُعَلِّمُ المَلَکُوت۔ ع۔ اسم مذکر :۔ شیطانِ رجیم جو پہلے فرشتوں کو تعلیم دیا کرتا تھا +

مُعَلِّمِ اوّل۔ ع۔ اسم مذکر :۔ ارسطو۔ چونکہ علمِ حکمت کو سب سے پہلے حکیم ارسطو نے قیدِ کتابت میں لاکر پڑھانا شروع کیا تھا اور اُس سے پیشتر تمام حکما علمِ حکمت کو زبانی سکھایا کرتے تھے پس اس وجہ سے معلمِ اوّل اُسکا لقب پڑ گیا۔ منطق کا موجد بھی حکیم ہے +

مُعَلِّمِ ثانی۔ ع۔ اسم مذکر :۔ حکیم ابُو نصر فاریابی کا لقب کیونکہ اِسنے یونانی کُتبِ حکمت کا جنہیں ارسطو وغیرہ تصنیف کر گئے تھے عربی میں ترجمہ کرکے تعلیم دینی شروع کی تھی +

مُعَلِّمِ ثالث۔ ع۔ اسم مذکر :۔ حکیم بُو علی سینا مصنفِ قانون کا لقب جسنے فارابی کے بعد سب سے زیادہ تصنیف کی بلکہ اُسکی تصانیف کو بھی بہم پہنچاکر ترتیب دیا۔ اس شخص کی تصنیف سے سو کتابوں کے قریب ہیں۔ یہ حکیم ۳۷۰ھ میں پیدا ہوکر ۵۸ برس کے بعد ۴۲۸ھ میں اِس دارِ فانی سے رُخصت ہوا +

مُعَلِّمَہ۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ پڑھانے والی عورت۔ اُستانی۔ آتُو +

مُعَلِّمی۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ معلم گری۔ مدرسی۔ لڑکوں کے پڑھانے کا پیشہ + اتالیقی

مَعلُول۔ ع۔ صفت :۔ علت کیا گیا۔ (۱) وہ شے جسکا کوئی باعث اور سبب ہو وہ چیز جسے علت اور سببوں سے ثابت کریں۔ فارسی والے اسے علیل اور بیمار کے معنی میں بخلافِ عربی استعمال کرتے ہیں (۲) علمِ منطق میں نتیجہ۔ ثمرہ پھل۔ حاصل +

مَعلُوم۔ ع۔ صفت :۔ (۱) جانا گیا۔ علم کیا گیا۔ تمیز کیا گیا۔ (۲) اُگھڑا۔ نمودار۔ ظاہر پرگھٹ۔ آشکارا۔ روشن۔ واضح (۳) مشہور۔ معروف (۴) بجائے نفی نہیں + ختم شد۔ ہو چکا ؎

ایک ہی بار سے دم ناک میں آیا ہے کہیں زیست معلوم اگر ایسے ہی دو چار سٹے (حکیم کبیر علی کبیر)

ترے آگے تو فروغِ رُخِ روشن معلوم دیکھیے نقطۂ شک یوسف کنعانی پر (نسیم دہلوی)

ربط جو چاہئے بیدار سو اُس سے معلوم گمرا تنا کہ مُلاقات چلی جاتی ہے + (بیدار)

مم

(۵) مجہول کا نقیض۔ معرُوف وہ فعل جسکا فاعل معلوم ہو + وہ عدد جسکی قیمت معلوم ہو۔ جانی ہوئی مقدار +

معلُوم کرنا۔ ۱۔ فعل متعدی :۔ (۱) دریافت کرنا۔ کھوج لگانا۔ پتا لگانا (۲) سمجھنا۔ جاننا۔ بوجھنا۔ خیال میں لانا۔ (۳) تاڑنا۔ پہچاننا۔ شناخت کرنا تمیز کرنا (۴) آزمایش کرنا۔ امتحان کرنا۔ جانچنا۔ پرتالنا +

معلُوم نہیں۔ ۱۔ محاورہ :۔ خدا جانے۔ خبر نہیں۔ کیا جانے۔ کیا معلوم۔ کیا خبر۔ میں نہیں جانتا +

معلُوم نہیں تم کون ہو۔ ۱۔ محاورہ :۔ تجاہُلِ عارفانہ یعنی بہت خُوب آپ وہی ہیں +

معلُوم ہوتا ہے۔ ۱۔ محاورہ :۔ نظر آتا ہے۔ دکھائی دیتا ہے۔ سُوجھتا ہے۔ خیال گُزرتا ہے۔ قیاس کہتا ہے +

معلُوم ہونا۔ ۱۔ فعل لازم :۔ (۱) ظاہر ہونا۔ چال کھیلنا۔ واقفیت ہونا۔ بھید کُھلنا۔ قلعی کُھلنا + ؎

دل مرا لیکے مُکرنے لگے معلوم ہوا حال اِس طرح سے یہ آپنے سب کا مارا (ظفر)

(۲) خبر پڑنا۔ وِقت پیش آنا۔ قدرِ عافیت کُھلنا جیسے وہاں جاؤ تو معلوم ہو (۳) سزا ملنا۔ پاداش کو پہنچنا جیسے ؎ معلوم ہوگا حشر کو پینا شراب کا (۴) سُوجھنا۔ دکھائی دینا۔ نظر آنا۔ سُوجھ پڑنا۔ جان پڑنا جیسے ان باتوں سے یہی معلُوم ہوتا ہے کہ ایک دن نفع کو رو بیٹھیں گے (۵) پہچان میں آنا۔ شناخت ہونا۔ تمیز ہونا۔ (۶) آنکھوں سے دکھائی دینا۔ بصارت ہونا (۷) محسوس ہونا۔ حس میں آنا۔ حواسِ خمسہ کے وسیلہ سے جانا جانا۔ (۸) خیال گُزرنا۔ خیال میں آنا۔ (۹) قیافہ یا تجربہ سے دل میں نتیجہ پیدا ہونا +

معلُومات۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ (معلوم کی جمع) واقفیت + تجربہ + علمی لیاقت تجربہ + محسُوسات + علم۔ گیان۔ ودیا +

مَعلُومَہ۔ ع۔ صفت :۔ جانی گئی۔ جس کا حال پہلے سے معلوم ہو +

مُعَلّٰے۔ ع۔ صفت :۔ دیکھو (مُعلّا) جیسے مزاجِ معلّٰے۔ اُردوئے معلّٰے +

مُعَلّیِ القاب۔ ع۔ صفت :۔ بڑے القاب والا۔ عالی مرتبہ۔ عالیجاہ جیسے نواب معلّے القاب +

مُعَمّا۔ ع۔ اسم مذکر :۔ (۱) لُغوی معنی پوشیدہ شدہ۔ مخفی۔ مُبہم + کور و نابینا کردہ شدہ (۲) چیستان۔ پہیلی۔ لغز۔ نغز۔ وہ بات جو بطریقِ رمز بیان کی جائے + وہ کلام جسمیں کسی کا نام بطورِ ایہام بیان کریں اور الفاظ کے معانی اُسپر دلالت نکریں۔ رمزِ پوشیدہ ؎

اسیرِ زُلفِ خُوباں خضر بھی ہیں مُعمّا ہے یہ عُمرِ جاوداں میں (زکی)

(۳) پیچیدہ بات۔ پیچیدہ مُعاملہ۔ پیچیدہ مسئلہ۔ اُلجھا ہوا مسئلہ۔ عُقدۂ سربستہ +

اسم

مُعمّا حل کرنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔(۱) پہیلی کی بُوجھ بتانا (۲) پیچیدہ بات کو سُلجھا (۳) عُقدہ کُشائی کرنا

مُعمّا حل ہونا۔ ا۔ فعل لازم:۔(۱) پہیلی یا چیستاں کا جواب ملنا یا بیان ہونا (۲) کوئی مُشکل و پیچیدہ مسئلہ یا اہم معاملہ سُلجھنا + پوشیدہ رمز پر آگاہی ہونا۔ بھید کُھلنا +

مُعمّا کُھلنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ عُقدہ کُھلنا۔ راز افشا ہونا۔ پوشیدہ رمز ظاہر ہونا۔ مُشکل حل ہونا۔ عُقدۂ لاینحل کا حل ہونا ؎

دل کہے: کُھلنے سے یہ مُعمّا کُھلا مجھے لکھی تھی ایک یہ مری تقدیر میں گرہ + (زکی)

صُحبتِ زُلف سے ہو دل صد چاک یہ مُعمّا کُھلا ہے شانہ سے + (ر)

مِعمار۔ ع۔ اسم مذکر:۔ عمارت بنانے والا۔ راج۔ مستری۔ میر عمارت +

مِعماری۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ (۱) عمارت سازی۔ راجگیری۔ خانہ سازی۔ تعمیر (۲) دُرستی۔ تزئین ؎

ہرچند کہ ہیں خانہ برانداز وہ آنکھیں پر شکر کہ غافل نہیں معماریِ دل سے + (مُصحفی)

مُعمّر۔ ع۔ صفت:۔ عُمر رسیدہ۔ بُوڑھا۔ کُہن سال +

معمُور۔ ع۔ صفت:۔(۱) آباد۔ بسا ہوا + گُلزار (۲) پُر۔ بھرا ہوا۔ لبالب۔ لبریز۔ بھرپُور۔ بھرا پُرا۔ مالا مال ؎

معمُور ہوں شوخی سے شرارت سے بھری ہوں دھانی مری پوشاک ہے میں سبز پری ہوں (امانت)

کیا عیش سے معمُور تھی وہ انجمنِ ناز ہنسنے تو وہاں شمع کو گریاں نہیں دیکھا (داغ)

(۳) بند۔ مُقفّل (غیر مُلک کے صاحب لوگوں نے اسے ماٗمور خیال فرما کر ڈکشنریوں میں مُقرّر ہوئے کے معنی بھی لکھدیئے ہیں)

معمُور کرنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ بھرنا۔ پُر کرنا + آباد کرنا۔ بسانا + بند کرنا۔ مُوندنا۔ بھیڑنا۔ کُنڈی لگانا +

معمُور ہو جانا۔ ا۔ فعل لازم:۔ بند ہو جانا۔ بھڑ جانا۔ مُند جانا۔ کُنڈی لگ جانا (دروازہ کے ساتھ بولتے ہیں) ؎

قسمت تو دیکھ شیخ کہ جب لہر آئی تب دروازہ شعر خوانی کا معمُور ہو گیا + (میر)

بھٹکی پھرے ہے کب سے خدایا مری دُعا دروازہ کیا قبُول کا معمُور ہو گیا + (ر)

معمُورہ۔ ع۔ اسم مذکر:۔(۱) آبادی۔ بستی (۲) زمینِ مزرُوعہ۔ کاشت کی ہوئی زمین۔ بوئی ہوئی زمین

معمُول۔ ع۔ صفت:۔(۱) عمل کیا گیا (۲) و۔ د۔ نیم۔ وہ بات جو روزمرّہ کی جائے (۳) ا۔ اسم مذکر) عادت۔ سُبھاؤ۔ محاورہ۔ ربط (۴) ا۔ اسم مذکر) دستُور۔ قاعدہ + ریت۔ رسم۔ مرجاد۔ ضابطہ۔ مدوّیہ۔ سررشتہ۔ رواج +

معمُول باندھنا۔ و۔ فعل متعدی:۔ دستُور باندھنا۔ روتیا اختیار کرنا + وِرد باندھنا +

معمُول بندھنا۔ و۔ فعل لازم:۔ دستُور بندھنا + وِرد ہونا +

معمُول کے دن۔ و۔ اسم مذکر:۔ (عو) ایّام کے دن۔ حیض آنے کے دن۔ کپڑوں سے ہونے کے دن + پُھول آنے کے دن +

معمُول کے دن ٹل جانا۔ و۔ فعل لازم:۔(عو) حیض کے دن کا ٹل جانا۔ حیض نہ آنا + پیٹ رہ جانا۔ پیٹ رہ جانے کی علامت ظاہر ہونا +

ہر مہینے ہیں گُزر جاتے تھے مجھ پھُول کے دن ہائے اب کے تو مرے ٹل گئے معمُول کے دن (رنگین)

معنی

معمُولی۔ ع۔ صفت:۔ مُقرّرہ + رسمی + مروّجہ + حسبِ عادت +

معمُولی خرچ۔ و۔ اسم مذکر:۔ مُقرّرہ خرچ۔ روزمرّہ کا خرچ۔ بندھا ہوا خرچ +

معمُولی کارروائی۔ و۔ اسم مؤنث:۔ سررشتہ کی کارروائی۔ بندھی ہوئی کارروائی۔ ضابطہ کی کارروائی +

مُعنبر۔ ع۔ صفت:۔ عنبر کیا گیا۔ عنبر آمیز + عنبر کی خوشبُو سے بسا ہوا۔ معطّر۔ خوشبُودار۔ جیسے زُلفِ مُعنبر +

مَعنوی۔ ع۔ صفت:۔(۱) منسُوب بہ معنی۔ باطنی + اندرُونی + ذاتی۔ حقیقی۔ اصلی + مجازی کا نقیض۔ واقعی۔ تحقیقی۔ یقینی + مفہُومی۔ تصوّری۔ ابہامی (۲) علم بدیع کی دُوسری قسم جس میں صنعتِ ابہام۔ محتمل الضدّین۔ تاکید المدح بمایشبہ الذم۔ حُسن التعلیل۔ تجاہل العارف۔ مُبالغہ۔ لف ونشر۔ تلمیح۔ التفات۔ معمّا۔ لغز۔ مراعات النظیر وغیرہ صنعتیں داخل ہیں +

مَعنی یا معنٰے۔ ع۔ اسم مؤنث:۔(۱) لُغوی معنی قصد کردہ شدہ۔ جائے قصد کردن۔ جائے خواستن + مقصد۔ ارادہ۔ مطلب۔ منشا۔ ارتھ۔ مدّعا۔ پرایوجن۔ مُراد۔ غرض۔ منورتھ۔ مرم (۲) علمِ بیان (۳۔ و) سبب۔ وجہ۔ باعث۔ جیسے کیا معنی کہ تم نہیں آئے یعنی کیا سبب (۴) باطن۔ اندرُونہ (۵) حقیقت۔ اصلیت۔ ماہیت۔ مجاز کا نقیض۔ جب اربابِ معنی کہینگے تو صاحبِ باطن یا عارف یا حقیقت شناس سے مُراد ہوگی (یہ لفظ عربی میں الف مقصُورہ بصُورت یائے لکھا پڑھا اور بولا جاتا ہے مگر اردو اور فارسی والے یائے معرُوف کے ساتھ استعمال کرتے ہیں)

معنی بیان کرنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ مطلب بیان کرنا۔ ارتھ کرنا۔ ترجمہ کرنا۔ سمجھانا۔ بتلانا +

معنی دینا۔ ا۔ فعل متعدی:۔(۱) معنی لکھنا (۲) دلالت کرنا۔ جتانا۔ جیسے یہاں یہ لفظ فلاں معنی دیتا ہے +

معنیں۔ و۔ اسم مذکر:۔ معنی کی جمع۔ بیانات۔ مطالب۔ مقاصد۔ جیسے اس لفظ کے بہت سے معنیں ہیں +

مَعہُود۔ ع۔ صفت:۔(۱) عہد کیا گیا۔ اقرار کیا گیا۔ مشرُوط۔ ٹھہرایا گیا۔ بالمقطع قول و قرار کے موافق (۲) معمُولی۔ مقرّری۔ جیسے مسکنِ معہُود (۳) قدیم پُرانا۔ (۴) مشہُور۔ معرُوف۔ نامور۔ نامی۔ نامزد +

مِعیار۔ ع۔ اسم مؤنث:۔(۱) کسوٹی۔ محک۔ کھرا کھوٹا دیکھنے کا پتھر (۲) سونا چاندی تولنے کا کانٹا (۳) اندازہ۔ قاعدہ۔ پیمانہ۔ نِصاب (۴) پرکھ۔ جانچ

مَعیّت۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ ہمراہی۔ ساتھ + پارکابی +

مَعیشت۔ ع۔ اسم مؤنث:۔(۱) زندگی۔ زندگانی۔ جینا۔ زیست + عیش +

معی

(۲) وجہ معاش۔ روزگار۔ روزی۔ وہ چیزیں جس سے زندگی گزاریں ؎
یاں بفکرِ معیشت ہے وہاں دغدغۂ حشر ۔ آسودگی حرفیست یہاں ہے نہ وہاں ہے (سودا)

مُعِین۔ ع۔ صفت:۔ مددگار۔ مُعاوِن۔ مدد کرنے والا +

مُعِین و مددگار۔ ع+ف۔ صفت۔ (ہر دو مترادف) ہمدرد و مُعاون +

مُعَیَّن۔ ع۔ صفت:۔ (۱) مُقرر کیا گیا۔ ٹھہرایا گیا۔ معہود۔ معمول کیا گیا جیسے مقدارِ معین (۲) مقررہ۔ مفروضہ (۳۔ اقلیدس) وہ شکل جسکے چاروں اضلاع تو برابر ہوں لیکن زاویے قائمے نہ ہوں گویا پچکا ہوا مربع +

مُعَیَّن کرنا۔ ف۔ فعل متعدی:۔ مقرر کرنا۔ ٹھہرانا۔ قائم کرنا +

مُعَیَّن ہونا۔ ف۔ فعل لازم:۔ ٹھہرنا۔ قرار پانا۔ مقرر ہونا جیسے وقت کا معین ہونا۔ تنخواہ کا معین ہونا +

مَعیُوب۔ ع۔ صفت:۔ عیب دار۔ عیب کیا گیا + بُرا۔ عیبی۔ نکھد۔ نکما + ناقص الخلقت۔ کنونڈا + ہجو کیا گیا۔ عیب دار۔ قابلِ شرم۔ باعثِ خِفّت۔ موجبِ سُبکی +

مُغ۔ ف۔ اسم مذکر:۔ آتش پرست۔ مجوس +

مُغ بچہ۔ ف۔ اسم مذکر:۔ (۱) مجوسی لڑکا۔ آتش پرست کا بچہ (۲) خوبصورت لڑکا (۳) کلال کا لڑکا۔ کلال کا بچہ۔ مے فروش کا بیٹا (۴۔ و) بھنگ نوشوں کی اصطلاح میں بھنگ کا بیج۔ تخمِ بنگ +

مُغار۔ ع۔ اسم مذکر:۔ غار۔ گڑھا + پہاڑ کی کھوہ + گپھا۔ گوہا۔ کھڈ + گھاٹی۔ جھیرا بیڑھا۔ گھاٹی +

مُغاک۔ ف۔ اسم مذکر:۔ مرکب از (مُغ بمعنی گڑھا و اک کلمۂ نسبت) دیکھو (مُغار) (یہ لفظ حسبِ قاعدہ بفتح میم ہونا چاہئے کیونکہ مَغ بفتح میم کے معنی گڑھا ہیں لیکن فارسی ائمہ و کتابوں میں زیادہ تر بضمِ میم پایا جاتا ہے) +

مُغالَطہ۔ ع۔ اسم مذکر:۔ غلطی میں ڈالنا۔ دھوکا۔ فریب۔ دغا۔ چھل بٹا۔ مکر فند۔ دم جھانسا۔ بُتا۔ جُل + بھول + سہو۔ بھول چوک +

مُغالطہ دینا۔ ف۔ فعل متعدی:۔ دھوکا دینا۔ گمراہ کرنا۔ بُتا دینا +

مُغالطہ ڈالنا۔ ف۔ فعل متعدی:۔ غلطی ڈالنا۔ شبہ ڈالنا جیسے عید کے چاند میں ہمیشہ لوگ مغالطہ ڈال دیتے ہیں +

مُغاں۔ ف۔ اسم مذکر:۔ (۱) مُغ کی جمع۔ آتش پرست لوگ (۲) واحد بھی آتا ہے ؎
کیا مُغاں بھی ہے خبر کا پتلا ۔ مے پیا مے پلائے جاتا ہے (میر مہدی حسن مجروح)
(۳) آذربائیجان کے ایک مُلک کا نام +

مُغایرت۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ غیریت۔ دُوئی۔ اجنبیت۔ باہم غیر ہونا۔ مُخالفت + جُدائی۔ فراق +

مغز

مُغتَنَم یا مُغتَنَمہ۔ ع۔ صفت:۔ غنیمت سمجھا گیا + غنیمت جانا گیا۔ غنیمت + نعمتِ غیر مترقبہ + مالِ مُفت + قابلِ قدر۔ نانہ سے نانہ + نہ ہونے سے ہونا بہتر +

مُغتَنَمات۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ مُغتنم کی جمع +

مَغرِب۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ (۱) سورج کے چھپنے کی جگہ۔ پچھم۔ غرب (۲) افریقہ کا شمالی ساحل جس میں مراکو۔ بربر۔ واقع ہے + مُلکِ شام (۳۔ ۱) سورج چھپنے کا وقت۔ شام سنجا۔ جُھٹ پُٹا جیسے مغرب ہوتے ہی آنا۔ مغرب کو ملنا +

مغرب کی نماز۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ نمازِ شام۔ وہ نماز جو مسلمان لوگ سورج چھپنے کے وقت تین رکعت میں ادا کرتے ہیں +

مَغرِبی۔ ع۔ صفت:۔ (۱) مغرب کا۔ پچھم کا۔ پچھمی۔ شامی + جیسے مغربی ساحل۔ مغربی ہوا۔ مغربی باشندہ (۲) کھرا اشرفی (چونکہ مغرب کا سونا خالص و عمدہ ہوتا ہے اسی سبب سے یہ نام رکھا گیا)

مُغَرَّق۔ ع۔ صفت:۔ غرق یعنی پانی میں ڈوبا ہوا + جگمگاتا ہوا۔ چمکیلا۔ سونے یا چاندی میں لپا ہوا۔ سونے کا لدا۔ دمکتا ہوا +

مَغرُور۔ ع۔ صفت۔ متکبر۔ ابھمانی۔ گربوان۔ مدمغ۔ نخوت شعار۔ خود بین۔ خود پرست۔ گھمنڈی ؎
غیر کی بات پہ چلتا ہے وہ ابتو رات دن ۔ کب زمیں پر پاؤں پڑتا ہے مرے مغرور کا (مرزا رضا)

مغرور ہونا۔ ف۔ فعل لازم۔ متکبر ہونا۔ گھمنڈ میں آنا۔ اترانا۔ شیخی میں آنا۔ مدمغ ہونا۔ دماغدار بننا۔ گربان ہونا ؎
فرطِ الفت سے مری بات بگڑتی ہی گئی ۔ جوں جوں چاہا نہیں وہ اور بھی مغرور ہوئے (مصحفی)

مغرُوری۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ (عوام) غرور۔ تکبر۔ نخوت۔ گھمنڈ۔ دماغ۔ ابھمان۔ جیسے بیوی بیٹیاں چھپر کھٹ میں لیٹیاں مارے مغروری کے جواب دیتیاں (لڑکیوں کے کھلانے کا فقرہ) +

مَغز۔ ف۔ اسم مذکر:۔ (۱) بھیجا۔ دماغ (عوام بفتح ثانی بولتے اور مرکبات میں بھی یونہی بولتے ہیں) ؎
اُس گُل کے داغِ عشق نے ایسا کیا گداز ۔ گھل گھل کے مغزِ شمع کے سر سے نکل گیا (صبا)
(۲) گری + کسی چیز کا اندرونی حصہ + گودا۔ جیسے مغزِ فلوس (۳۔ مجازاً) عقل۔ سمجھ۔ فہم۔ گیان۔ بُدھ۔ فراست۔ جیسے اُنکو ذرا بات سمجھنے کا مغز نہیں (۴۔ ۱) تہ۔ انجام۔ جڑ۔ اصل۔ تت۔ خلاصہ۔ مادہ ۔ مغزِ سخن جیسے بات کے مغز کو پہنچنا دشوار ہے (۵۔ ۱) تکبر۔ نخوت۔ مغرور۔ دماغ۔ گھمنڈ۔ گرب۔ عُجب۔ ابھمان (۶) ایک قسم کا عمدہ موتی +

مغز اُڑا جانا۔ ف۔ فعل لازم:۔ دماغ پریشان ہو جانا۔ بدبو یا شور سے دماغ پریشان ہونا +

مغز اُڑانا۔ ف۔ فعل متعدی:۔ دماغ پریشان کرنا۔ بکبک سے مغز چاٹنا +

مغز اُڑنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ دماغ پریشان ہونا۔ دماغ پھٹنا۔ غُل یا شور سے اَوسان ٹھکانے نہ رہنا +

مغز بھنّانا۔ ا۔ فعل متعدّی:۔ دماغ چکرانا۔ سر چکرانا۔ کسی بدبو یا تیز خوشبو سے دماغ پریشان ہونا +

مغز بھونکانا۔ ا۔ فعل متعدّی:۔ سر مارنا۔ دیر تک سمجھانا۔ سر پھرانا۔ بھیجے جانا +

مغز پچانا۔ ا۔ فعل متعدّی:۔ دیکھو (مغز پچّی کرنا) +

مغز پچّی کرنا۔ ا۔ فعل متعدّی:۔ مغز پھرانا۔ دیر تک سمجھانا۔ سر مارنا۔ بہت کچھ بک بک کرنا۔ مغز مارنا۔ بحث و تکرار کرنا +

مغز پھرانا۔ ا۔ فعل متعدّی:۔ دیکھو (مغز بھونکانا)

مغز چاٹنا۔ ا۔ فعل متعدّی:۔ دماغ کھانا۔ بک بک کرنا۔ چبڑ چبڑ کر کے دماغ خالی کر دینا۔ جان کھانا۔ باتوں سے دق کرنا +

مغز چٹ۔ ا۔ اسم مذکّر:۔ بکّی۔ بکواسی۔ بک بک کرنے والا۔ بکوادی +

مغز چٹّی۔ ا۔ اسم مؤنّث:۔ بکواس۔ بک بک۔ جھک جھک +

مغز چٹّی کرنا۔ ا۔ فعل متعدّی:۔ دیکھو (مغز چاٹنا) +

مغز چلانا۔ ا۔ فعل متعدّی:۔ پھسلانا۔ دماغ چلانا۔ مدمّغ بنانا۔ بہکانا۔ بڑھانا۔ جیسے تُم نے تعریف کر کر کے اُسکے مغز چلا دیئے +

مغز چلنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ (۱) اِترانا۔ بہکنا۔ بڑھکر چلنا۔ مدمّغ ہونا (۲) دیوانہ ہونا۔ پاگل ہونا +

مغز خالی کرنا۔ ا۔ فعل متعدّی:۔ دیکھو (مغز بھونکانا) +

مغز سے اُتارنا۔ ا۔ فعل متعدّی:۔ دماغ سے نئی بات پیدا کرنا۔ دماغ سے بات نکالنا۔ دُور کی کہنا۔ سوچکر عمدہ بات نکالنا +

مغز سے نکالنا۔ ا۔ فعل متعدّی:۔ (۱) دیکھو (مغز سے اُتارنا) (۲) منی دفع کرنا (۳) کوئی بات دماغ سے دُور کرنا +

مغز کا۔ ا۔ صفت:۔ دماغ سے منسُوب + دماغ کا + دماغدار۔ جیسے وہ بڑے مغز کا آدمی ہے + سمجھدار۔ عالی دماغ +

مغز کو چڑھ جانا۔ ا۔ فعل لازم:۔ (۱) کسی نشہ یا تمباکو وغیرہ کا دماغ میں جاکر تیزی کرنا۔ (۲) مدمّغ ہوجانا۔ اِترا جانا۔ (۳) پاگل ہوجانا۔ دماغ کو بخار لگنا +

مغز کو چڑھنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ (۱) نشہ ہونا۔ خمار ہونا + مستی ہونا (۲) نخوت ہونا۔ مغرور ہونا۔ دماغ میں سمانا۔ (۳) پاگل ہونا۔ باؤلا ہونا + دماغ کو بخارات چڑھنا +

مغز کھانا۔ ا۔ فعل متعدّی:۔ بک بک سے دماغ پریشان کرنا۔ بکواس کرنا۔ بکواد کرنا۔ بیہودہ باتوں سے دق کرنا۔ لاطائل باتیں بنانا۔ مغز چاٹنا ؎

ناصحا مغز کھا نہ بک بک کے ٭ بات کرتا نہیں میں جاہل سے۔ (امانت)

سامنے سے مرے ٹلتا نہیں ناصح جبتک ٭ مغز کھاتا مرا دو چار گھڑی خُوب نہیں (ذوق)

مغز کے کیڑے اُڑانا۔ ا۔ فعل متعدّی:۔ دماغ پریشان کرنا۔ سر پھرانا۔ بک بک سے دردِ سر کرنا۔ بکواس کرنا ؎

مرے مغز کے بس اڑاؤ نہ کیڑے ٭ سُناؤ نہ اپنی یہ بولی کہاروں + (رنگین)

مغز کے کیڑے جھڑنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ دماغ جھڑنا۔ غرور ڈھینا۔ مغز کی کیل نکلنا۔ سزا پانا۔ ٹھیک بننا۔ سیدھا ہونا۔ درست ہونا +

مغز کے کیڑے نہ اُڑاؤ۔ ا۔ محاورہ:۔ ع۔ دماغ نہ کھاؤ۔ بک بک مت کرو۔ بہت مت بولو۔ دماغ پریشان نہ کرو +

مغز کی کیل نکلنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ دماغ جھڑنا۔ غرور ڈھینا +

مغز کی نکلنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ منی کا دماغ سے خارج ہونا۔ جوشِ شہوت فرو ہونا + سارا جوش اور ولولہ جاتا رہنا +

مغزی۔ ا۔ اسم مؤنّث:۔ پتلی گوٹ + کور +

مِغفَر۔ ع۔ اسم مذکّر:۔ خودِ آہنی۔ لوہے کا ٹوپ جو لڑائی کے وقت پہنایا جاتا ہے +

مَغفِرَت۔ ع۔ اسم مؤنّث:۔ بخششِ گناہ۔ عفوِ تقصیر۔ نجات۔ چھٹکارا۔ رستگاری۔ رہائی۔ خلاصی۔ معافی۔ بریّت۔ مخلصی ؎

یہی تو وسیلہ ہے اک مغفرت کا ٭ ہمیشہ گُنہگار اللہ رکھئے + (مؤلف)

مَغفُور۔ ع۔ صفت:۔ بخشا گیا۔ مغفرت کیا گیا۔ مرحُوم۔ مبرُور۔ بیکنٹھ باشی۔ جنّتی۔ بہشتی + مجازاً متوفّی۔ فوت شدہ +

مُغَل۔ ف۔ اسم مذکّر:۔ صحیح (بواؤ معدُولہ مغُول) (۱) سادہ دل (۲) ترکوں کے ایک عمدہ فرقہ کا نام۔ تاتاری (۳) بعض فرہنگ نویسوں نے شریر کے معنی بھی لکھے ہیں۔ (۴) مسُلمانوں کا تیسرا فرقہ جو پٹھانوں سے افضل خیال کیا جاتا ہے (کشف اللغات نے بفتحتین ایک درشت خلقت سنگدل۔ بیرحم۔ کینہ کش بلکہ مسلمان کُش قوم کا نام لکھا ہے جن میں سے اکثر مسلمان ہوکر محمد مصطفےٰ صلّے اللہ علیہ وسلّم پر ایمان لائے ہیں۔ اُردو والے بفتح دوم استعمال کرتے ہیں جیسے کھائی مُغل کی ظاہری اب کہاں جائیگی باہری +

مُغل پٹھان۔ ا۔ اسم مذکّر:۔ اوّل معلُوم دوم ایک کھیل کا نام جو خانے کھینچکر سولہ کنکریوں سے کھیلا جاتا ہے +

مُغل پٹھان لڑنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ (اطفال) پکتی ہانڈی میں سے جو آواز نکلتی ہے اُسے مُغل پٹھان لڑنا کہتے ہیں۔ مجازاً۔ کھدر بدر ہونا۔ کھد بد ہونا +

مُغلا۔ ا۔ اسم مذکّر:۔ مُغل کی تصغیر بالتحقیر جیسے مار لیا ہے مُغلے کو۔ بھنگڑوں کا وہ فقرہ جو اُنہوں نے نادرشاہ کے مرجانے کی نسبت غلط بیان کرکے لوگوں کو دھوکے میں ڈالا تھا جس سے اُسنے جل کر قتلِ عام کا حکم دیا +

مغل

مُغلانی - ۱ - اسم مؤنث (۱) قوم مُغل کی عورت (۲) درزن - کپڑے سینے والی عورت خیاطہ - ؎

لائی انگیا جھرے واسطے بی مغلانی اپنے سنگھڑاپے پہ اتراکے ہنسی مُغلانی + (رنگین)

(۳) ماما - ملازمہ - خادمہ - حرم سرائے میں رہنے والی ملازمہ +

(اصل میں اُس عورت کو کہا کرتے تھے جو خاندانِ مُغلیہ میں اُنکی خاص وضع اور تراش کے حسب

زیب و زینت یعنی ترکستانی کپڑے سیا کرتی تھی رفتہ رفتہ اُن عورتوں کو کہنے لگے جو اُمرا کے گھروں

میں صرف کپڑے سینے پر نوکر رہتی ہیں) +

مُغلانیاں - ۱ - اسم مؤنث :- مُغلانی کی جمع (۱) قوم مُغل کی عورتیں (۲) کپڑے سینے

کی نوکری کرنے والی عورتیں - درزنیں +

مُغلائی - ۱ - تابع فعل :- (۱) مُغلوں کی طرز یا فیشن کا (۲) مُغلوں کی روش اور طرز کی چیز +

مُغَلَّظ - ع - صفت :- (۱) موٹا - سطبر + درشت - سخت - گندہ + دبیز - (۲)

مَیلا - گدلا - گندا - (۳) رقیق کا نقیض - گاڑھا - جما ہوا - (۴) نجس - ناپاک +

مُغَلَّظات - ع - اسم مؤنث :- مُغَلَّظ کی جمع - قابلِ شرم باتیں - موٹی موٹی گالیاں

فحش باتیں - خراب باتیں - بکنی باتیں - بُری باتیں - رذالی باتیں +

مغلّظات بکنا - ۱ - فعل لازم :- گالیاں بکنا - فحش باتیں زبان پر لانا - رذالی

باتیں کرنا - مادر خواہی کرنا +

مغلّظات سُنانا - ۱ - فعل متعدی :- فحش گالیاں دینا - موٹی موٹی گالیاں

دینا - مادر خواہی کرنا - کُھلی کُھلی گالیاں دینا + تہتک کرنا +

مُغلَق - ع - صفت :- (۱) بند کیا ہوا دروازہ - دربستہ + مُقفل - تالا لگایا ہوا

(۲) ادق - وہ کلام جسکے معنی مشکل سے سمجھ میں آئیں - مشکل کلام - پیچیدہ بات -

دقیق بات - سخت اور دُور از فہم الفاظ جیسے مُغلق عبارت - مُغلق اشعار وغیرہ +

مُغلِم - ع - صفت :- اغلامی - اغلام کرنے والا - لوطی + شاہد باز +

مغلُوب - ع - صفت :- غلبہ کیا گیا + عاجز - ہارا ہوا - زیر - مفتوح + دبا ہوا +

مغلُوبُ الغضب - ع - صفت :- غصّے کے بس میں آیا ہوا - وہ شخص جو جلد

غصّے ہو جائے - وہ شخص جسکی ناک پر غصّہ دھرا ہوا ہو - ذرا ذرا سی بات پر خفا

ہو جانے والا + بد مزاج - غصیل - غضبناک - تیز مزاج - تُند مزاج - وہ شخص

جسکی طبیعت میں خشونت ہو +

مغلُوب کرنا - ۱ - فعل متعدی :- عاجز کرنا - دبانا - ہرانا + زیر کرنا - مُطیع کرنا -

تابع کرنا - بس میں کرنا - فتح کرنا + تھکانا +

مغلُوبیت - ع - اسم مؤنث :- عاجزی - دباؤ - اطاعت - محکومیت - فرماں برداری +

مُغلئی - ۱ - صفت :- (۱) مغلائی کا مخفف - مُغل سے منسوب - مُغلوں کی وضع کا (۱) لیسدار - وہ چیز جیسے لیس کی ہوتی ہے

مغی

(۲) مغلیہ خاندان کی حکومت - تیموریہ حکومت کا زمانہ (۳) حیدرآباد دکن کی ریاست - وہاں کی حکومت و طرز و روش جیسے مُغلئی کھانا - مغلئی پیٹ

مُغلئی ٹوپی - ۱ - اسم مؤنث :- ایک قسم کی خاص گوشہ دار ٹوپی - ایک قسم کی

کُلاہ - اُونچے اُونچے گوشوں کی ٹوپی +

مُغلئی ہاڑ - ۱ - اسم مذکر :- زبردست ہڈی - مضبوط ہڈی - چوڑی چکلی ہڈی جیسے

اس شخص کے تو مُغلئی ہاڑ ہیں یعنی چوڑی چکلی اور مضبوط ہڈی کا آدمی ہے +

مُغلی - ۱ - صفت :- (۱) مُغلوں سے منسوب - مُغلوں کی طرز کا (۲) اسم مؤنث

ایک مرض کا نام جو اکثر بچوں کو ہوتا اور اُس سے ہاتھ پاؤں ٹیڑھے ہو کر غش

آجاتا ہے کمیڑے آنے کا مرض + پسلی کا خلل - اُمّ الصبیاں +

مُغلی بیماری - ۱ - اسم مؤنث :- وہ بیماری جسمیں بچّے کے ہاتھ پاؤں ٹیڑھے

ہو جاتے ہیں - اُمّ الصبیاں - ایک قسم کی مرگی + پسلی کا خلل - کمیڑے آنے کا

مرض - مسان کا روگ +

مُغلی پیچ - ۱ - اسم مذکر :- مُغلیہ داؤ گھات مُغلوں کی سی عیّاری - مُغلوں کی سی چالاکی +

مُغلی گھٹّی - ۱ - اسم مؤنث :- ایک قسم کی خاص گھٹّی جو مُغلوں میں بچّہ پیدا

ہونے پر اُسکا پیٹ صاف کرنے کے واسطے دی جاتی تھی - ہندوستانی گھٹّی

میں بہت سی الم غلم چیزیں ہوتی ہیں مگر اسمیں صرف ادویاتِ ذیل سے کام

لیتے ہیں - بڑی ہڑ - چھوٹی ہڑ - مُنقّے - باؤ بڑنگ - باؤ گھبہ - عنّاب - سونف -

گلاب کے پُھول - گلاب کا زیرہ - نرکچور - انار کلی - املتاس - مصری - بعض

لوگ بڑی چھوٹی ہڑ کی بجائے بادام اور اجوائن ڈال دیتے ہیں اور اگر گرمی کا

موسم ہوتا ہے تو نرکچور اور اجوائن یہ دو چیزیں نکال ڈالتے ہیں +

مُغلیہ - ف - صفت :- (۱) مُغلوں کے خاندان سے منسوب - مُغلوں سے متعلق -

جیسے مُغلیہ خاندان - مُغلیہ سلطنت وغیرہ - (۲) مُغل قوم کے آدمی +

مَغمُوم - ع - صفت :- غمگین - دلگیر - ملول - رنجیدہ - حزین - محزون - آزردہ -

دردمند - غم زدہ + اُداس - پریشان خاطر +

مُغنّی - ع - اسم مذکر :- گانے والا - گویّا - ڈوم - کلاونت +

مُغنّیہ - ع - اسم مؤنث :- گانے والی - ڈومنی - میراثن +

مُغیلاں - ع - اسم مذکر :- کیکر - ببول - ایک قسم کے خاردار درخت کا نام

ہمارے دوست سیاحِ فارس نے لکھا ہے کہ ہمنے ایران میں جو اس نام کا درخت

دیکھا تو وہ ببول اور کیکر کے علاوہ ہے (یہ لفظ مشہور ہے مُغیل کی جمع نہیں ہے البتہ بعض

فرہنگ نویسوں کی رائے ہیں اُمّ بمعنی ماں جو مُقارنت و مجاورت کے سبب بھی آتا ہے - اور

غیلان جمع غُول بمعنی بھوت سے مرکب ہے یعنی بھوتوں کی ماں یا بھوتوں کے رہنے کی جگہہ کثرتِ استعمال

مفا

استعمال سے الف گر پڑا اور اسکا پیش میم پر آگیا چونکہ یہ درخت اکثر بیابانوں میں ہوتے ہیں اس سبب سے بعض قوموں کا یہ خیال ہے کہ اسپر بھوت پریت رہا کرتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب)

مَفَاتِیح۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ مفتاح کی جمع۔ کنجیاں۔ تالیاں۔ چابیاں +

مُفَاجات۔ ع۔ صفت :۔ ناگاہ۔ یکایک۔ اچانچک۔ اچانک۔ دفعۃً۔ یکبارگی۔ جیسے مرگِ مفاجات +

مُفَاخَرَت۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ فخر و نازش۔ بڑائی۔ شیخی۔ لن ترانی۔ تعلّی۔ لاف زنی۔ ڈینگ۔ دُون + کسی ہُنر پر اترانا +

مُفَارَقَت۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ جُدائی۔ بچھوا۔ بِرہ۔ مُہاجرت۔ فرقت۔ علیحدگی +

مَفَاسِد۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ مُفسد کی جمع۔ فساد۔ خرابیاں۔ بُرائیاں۔ فتنہ۔ جھگڑا +

مَفَاصِل۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ مفصل کی جمع۔ بدن کے جوڑ۔ جوڑ بند۔ ہاتھ پاؤں کے بند۔ پیوند۔ گانٹھ۔ گرہ۔ پوری عضو +

مُفَاصَلَہ۔ ع۔ اسم مذکر :۔ (۱) باہمی فرق۔ بُعد۔ دُوری۔ مسافت۔ انتر۔ فاصلہ (۲۔ل) وقفہ۔ دیر۔ وقت۔ عرصہ +

مُفَاوَضَات۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ مفاوضہ کی جمع۔ مکتوبات۔ مراسلات۔ وہ خطوط جو بزرگوں یا برابر والوں کو لکھے جائیں۔ وہ خطوط جو اعلےٰ کی طرف سے ادنےٰ کو لکھے جائیں برخلافِ مُراسلات +

مُفَاوَضَہ۔ ع۔ اسم مذکر :۔ خط۔ مکتوب۔ چھٹّی۔ نامہ۔ وہ خط جو اعلےٰ کی طرف سے ادنےٰ کو لکھا گیا ہو +

مُفْت۔ ف۔ تابع فعل :۔ (۱) بلاقیمت۔ بے مزد۔ بِن داموں۔ پھوکٹ۔ بلاعوض۔ سنیت۔ جیسے مُفت کا مال کسے نہیں سُہاتا۔ تم سے مُفت خیرات تو کام نہیں لیتے جو تم اپنے ہاتھوں کا صدقہ بلا ایسی بیگار ٹالدیتی ہو (گھر سہیلی)

وکتاہوں ہیں اگر وہ مہربان مول لے کیا مُفت جنس ہے یہ مری جان مول لے (میر سوز)

(۲) ناحق۔ بے فائدہ۔ بے سُود۔ یونہیں۔ لاحاصل۔ ناحق۔ جیسے وہاں جاکر تو مُفت تھکے۔ تم نے تو اپنی عُمر مُفت گنوائی (۳) اکارت۔ ضائع۔ اَیگاں۔ برتھا (۴) بلاوجہ۔ بلاسبب۔ بلاقصُور۔ جیسے مُفت بدنام ہوئے (۵) بے محنت۔ بلامشقت۔ جیسے مالِ مُفت وہ مال جو بلامحنت حاصل ہوا ہو +

مُفت بر۔ ف۔ صفت :۔ بلاعوض لیجانے والا۔ یونہیں سے لینے والا۔ مُفت خور۔

دل لیا پھر جان کے گاہک ہوئے بل بے تیری مُفت بر طسرز نظر (مصحفی)

وہ گو تاک میں ہے پر اُس مُفت بر سے ابھی تک تو ہم دل بچائے ہوئے ہیں (مجروح)

مُفت خور یا مُفت خورا۔ ا۔ صفت :۔ بلامحنت و بلااُجرت مال چٹ کرنے والا

مفت

بِن داموں کھانے والا + بلاخرچی مزا اُڑانے والا۔ طعام تلاش۔ ہڑپی۔ چمچہ۔ بُھبُو بچوڑ۔ رکابی مذہب۔ طفیلی۔ روٹ کھاوا +

مُفت دینا۔ ا۔ فعل متعدی :۔ بلاقیمت دینا۔ یونہیں دیدالنا۔ بغیر مول لئے دینا۔

دل ہا یہ بساط ہے اور تم ہو راہزن کیوں مُفت دیں تمہیں کوئی چوری کا مال ہے (ظہیر)

مُفت کی شراب۔ ا۔ اسم مؤنث :۔ مالِ مُفت۔ بِن داموں کی چیز۔

زاہد پیالہ تھام جھجکتا ہے کس لئے اس مُفت کی شراب کے پینے کا ڈر نہیں (مجروح)

مُفت کی شراب قاضی کو بھی حلال ہے یا قاضی نے بھی حلال کی ہے۔ ا۔ کہاوت :۔ یعنی بِن داموں ملنے میں باشرع یا مُتشرع کو بھی حلال حرام کا خیال نہیں رہتا +

مُفت میں۔ ا۔ تابع فعل :۔ (۱) بلااُجرت۔ بلاقیمت۔ بن داموں۔ یونہیں۔ جیسے آج تو مُفت میں روٹی کھائی (۲) ناحق۔ بلاسبب۔ بلاقصور جیسے وہ غریب تو مُفت میں مارا گیا (۳) بیگار میں (۴) ناحق۔ بے سُود۔ ضائع۔ اکارت۔

جان بھی مُفت میں گئی مجروح دل لگانے کا کچھ مزا دیکھا؟ (میر مجروح)

مُفت میں کام کرانا۔ ا۔ فعل متعدی :۔ دباؤ سے کام لینا۔ بیگار میں کام لینا +

مُفت ہاتھ آنا۔ ا۔ فعل لازم :۔ بلامحنت و بلاکوشش حاصل ہونا۔ یونہیں مل جانا + بِن داموں ہاتھ لگنا۔

مینے مانا کہ کچھ نہیں غالب مُفت ہاتھ آئے تو بُرا کیا ہے (غالب)

قاضئے شہر بھی پی جائے مثل ہے مشہور مُفت آجائے اگر بے درم و دام شراب (نصیر)

مِفْتَاح۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ کُنجی۔ تالی۔ چابی۔ قُفل کھولنے کا آلہ +

مُفَتِّح۔ ع۔ صفت :۔ (۱) فاتح۔ فتح کرنے والا۔ جیتنے والا۔ (۲) کھولنے والا + انشراح کرنے والا۔ وہ دوا جو سُدوں کو رفع کرے جیسے مُفتّح سُدۂ طحال +

مُفَتِّحات۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ وہ دوائیاں جو پتھری سُدے وغیرہ کو گُھلادیتی ہیں۔ مُحلّلات +

مُفْتَخِر۔ ع۔ صفت :۔ فخر کرنے والا۔ شیخی کرنے والا۔ شیخی باز۔ ڈینگیا۔ لباڑیا +

مُفْتَرِی۔ ع۔ صفت :۔ (۱) بہتان لگانے والا۔ اتہام رکھنے والا۔ الزام دھرنے والا۔ دوش دینے والا (۲) شریر۔ مُفسد۔ حرّاف۔ دغاباز۔ فریبی۔ جھوٹی حدیثیں بنانے والا +

مَفْتُوح۔ ع۔ صفت :۔ (۱) کھولا گیا۔ وا کردہ شدہ۔ باز کیا گیا (۲) جیتا گیا۔ فتح کیا گیا۔ (۳) زبر کیا گیا۔ وہ حرف جسپر زبر دیا گیا ہو۔ منصُوب +

مَفْتُون۔ ع۔ صفت :۔ فتنہ میں ڈالا ہوا + شیفتہ۔ والہ۔ مُبتلا۔ عاشق۔ شیدا۔ فریفتہ۔ فدا۔ قربان۔ جیسے مفتونِ اُلفت یعنی فدائے اُلفت +

مفتُون کرنا۔ ا۔ فعل متعدی :۔ فریفتہ کرنا۔ عاشق بنانا +

مفت

مفتوں ہونا - ا - فعل لازم :- عاشق ہونا - شیفتہ ہونا - فریفتہ ہونا - فدا ہونا
مُفتی - ع - اسم مذکر :- فتوے دینے والا - شرعی حاکم - فقیہ + دھرم شاستری + قاضی سے اُوپر کا عہدے دار - قانونِ محمدی کا حاکم + مجازاً قاضی - جج +
مُفتخر - ع - صفت :- فخر کیا گیا - بہت بزرگ - جلیل القدر - معزز +
مَفَر - ع - صفت :- فرارگاہ - بھاگنے کی جگہہ - بھاگ جانے کی جگہہ +
مُفرّح - ع - صفت :- فرحت بخشنے والا - خوش کرنے والا - فرحت بخش - وہ دوا جو طبیعت کو فرحت بخشے +
مُفرّحِ قلب - ع - اسم مؤنث :- وہ دوا جو دل کو فرحت اور تقویت بخشے +
مُفرّحات - ع - اسم مؤنث :- وہ دوائیاں جن سے طبیعت کو فرحت اور انشراح و انبساط حاصل ہو +
مُفرد - ع - صفت :- (۱) اکیلا - تنہا - علیحدہ + (۲) واحد - ایک (۳) غیر مرکب - کیول + یگانہ - یکتا - منفرد +
مُفرد سوار - ع + ف - صفت :- یکہ تاز - وہ سوار جو اکیلا میدانِ جنگ میں لڑے اور کسی کی مدد کا محتاج نہ ہو +
مُفردات - ع - اسم مؤنث :- (۱) مُفرد کی جمع (۲) وہ کتاب جسمیں مُفرد دواؤں کا حال لکھا ہوا ہو جیسے مُفرداتِ سکندری - مفرداتِ غنی محمد - مُفرداتِ ناصری وغیرہ +
مُفرِط - ع - صفت :- زیادتی میں حد سے گزرنے والا - مجازاً کثیر - بسیار - زیادہ - لغو
مَفرُور - ع - اسم مذکر :- بھاگا ہوا - فراری - رُوپوشش +
مَفرُوض - ع - صفت :- فرض کیا گیا - مانا گیا - تسلیم کیا گیا - فرضی - قیاسی +
مَفرُوق - ع - صفت :- (۱) فرق کیا گیا - جُدا کیا گیا - تمیز کیا گیا (۲) وہ عدد جو مفروق منہ سے تفریق کیا گیا ہو - وہ عدد جسے کسی عدد میں سے خارج یا منہا کیا ہو +
مَفرُوق منہ - ع - اسم مذکر :- وہ عدد جسمیں سے کوئی عدد تفریق کیا گیا ہو - وہ بڑے اعداد جنہیں سے چھوٹے اعداد تفریق کریں +
مُفسِد - ع - صفت :- (۱) فساد کرنے والا - فسادی - جھگڑالو - فتنہ انگیز - ہنگامہ پرداز - مفتری - سرکش - متمرد - خرابی ڈالنے والا - ذنگئی - (۲ - اسم مذکر) باغی - بغاوت کرنے والا - مُنحرف (۳) آگ لگاؤ - آتش زن - دو شخصوں کو لڑوا دینے والا +
مُفسِدانہ - ع + ف - تابع فعل :- مُفسدوں کی مانند - متمردانہ - باغیانہ +
مَفسَدہ - ع - اسم مذکر :- بدی - تباہی - خلافِ مصلحت + فساد - جھگڑا - ہنگامہ - خلفشار - غدر - بلوہ - دنگا - بگاڑ +
مفسدہ برپا کرنا - د - فعل متعدی :- فساد اُٹھانا - جھگڑا کھڑا کرنا - ہنگامہ برپا کرنا +

مفع

مفسدہ پرداز - ع + ف - صفت :- فسادی - جھگڑالو - دنگئی - آگ لگاؤ - فتنہ انگیز +
مُفسِّر - ع - صفت :- تفسیر کرنے والا - معنی بیان کرنے والا - شارح - مترجم - تعبیر گو + کسی کتاب کے ابہامات کو دُور کرنے والا +
مَفصِل - ع - اسم مذکر :- اعضا کا جوڑ - بدن کا جوڑ - پیوندگاہِ اندام +
مُفصّل - ع - صفت :- تفصیل کیا گیا - مُشرح - تفصیل وار - بالتفصیل + واشگاف - کھلا ہوا
مفصّل بیان کرنا یا کہنا - د - فعل لازم :- تفصیل وار بیان کرنا - جُدا جُدا کہنا - شرح وار کہنا + واشگاف کہنا - کھول کر بیان کرنا +
مُفصّلات - ع - اسم مذکر :- دیہات - قصبات - مُضافات - اگر دو کے گاؤں +
مَفعُول - ع - صفت :- (۱) فعل کیا گیا - کام کیا گیا - کردہ شدہ (۲ - اسم مذکر) وہ اسم جسپر کوئی فعل واقع ہوا ہو (۳ - بازاری) بدفعلی کرانے والا - بُرا کام کرانے والا - مابُون - علت اُبنہ والا سہ

میکدہ میں گر سراسر فعل نامعقول ہے ؎ مدرسہ دیکھا تو واں بھی فاعل و مفعول ہے (نامعلوم)

(۴ - صرف) جب اسم مفعول کہینگے تو وہاں اُس مفعول سے مُراد ہوگی جو فعلِ مُشتق ہو اور اُس ذات پر دلالت کرے جسپر فعل مذکور واقع ہوا ہے +
مفعُولِ بہ - ع - اسم مذکر :- وہ مفعول جسپر کوئی فعل واقع ہو جیسے زید نے بکر کو مارا اسمیں بکر مفعول بہ ہے کیونکہ مار کا فعل اُسپر واقع ہوا +
مفعُولِ ثانی - ع - اسم مذکر :- فعل کا دُوسرا مفعول یا کرم +
مفعُول فیہ - ع - اسم مذکر :- وہ مفعول یا لفظ جو وقوعِ فعل کے مکان یا زمانے پر دلالت کرے - یعنی جسمیں فاعل کا فعل واقع ہو - وہ مفعول فیہ یا ظرف کہلاتا ہے - اَدھی کرن +
مفعُول لہٗ - ع - اسم مذکر :- جو لفظ فعل کے سبب پر دلالت کرے وہ مفعول لہٗ کہلاتا ہے - آپادان +
مفعُولِ مُطلق - ع - اسم مذکر :- وہ مفعول جو ہمیشہ فعل کے واقع ہونے کی تاکید یا وضع یا تعداد پر دلالت کرتا ہے اور ہمیشہ یہ مفعول اپنے فعل کا مصدر یا حاصلِ مصدر ہوا کرتا ہے یا یُوں کہو کہ وہ حاصل مصدر جو بطور مفعول کے فعل کے ساتھ ذکر کیا جائے +
مفعُول معہٗ - ع - اسم مذکر :- وہ مفعول جو ہمیشہ مفعول بہ کا شریکِ حال ہو جیسے احمد کو محمود کے ساتھ مارا +
مفعُول منہُ - ع - اسم مذکر :- جو لفظ یا مفعول فعل کے آلہ ہونے پر دلالت کرے - جیسے چُھری سے کاٹا - چاقو سے چھیلا وغیرہ +

مفق

مَفقُود ۔ع۔ صفت :۔ (۱) کھویا گیا۔ کھویا ہوا۔ گُم شدہ۔ جو پایا نہ جائے۔ ناپید۔ الوپ۔ غائب (۲)۔ اسم مذکّر (شرع محمّدی) وہ شخص جسکے مُوئے جیتے کی خبر نہو۔

مفقُودُالخَبَر ۔ع۔ صفت :۔ جسکا پتا نہ لگے۔ وہ شخص جسکی کچھ خبر نہو۔ گُم شدہ۔

مفقُود ہونا ۔ ا۔ فعل لازم :۔ گُم ہونا۔ کھویا جانا۔ سُراغ نہ ملنا۔ غائب ہونا۔ الوپ ہونا۔ ناپید ہونا + معدُوم ہونا۔ نیست ہونا +

مُفلِس ۔ع۔ صفت :۔ (۱) جسکے پاس پیسہ نہو۔ مُحتاج۔ نادار۔ بے زر۔ تہیدست + فاقہ کش + غریب + فقیر۔ مسکین۔ بے نوا ؎

کب لگاتا ہے کوئی اِس دِل بیحال کا مول سب گھٹا دیتے ہیں مُفلس کے غرض مال کا مول (سرور)

(۲) (عام انساماں) اِنبیانہ کا نقیض۔ وہ انگریز جسکی شادی نہوئی ہو۔ مجرد۔ چرندا۔ کوارا۔ سیج مخاص (۳)۔ (۔) دیوالیہ۔ وہ شخص جسکا دیوالہ نکل گیا ہو +

مُفلس بنا دینا ۔ ۔ د۔ فعل متعدّی :۔ غریب کر دینا۔ فقیر بنا دینا۔ کوڑی پاس نچھوڑنا۔ لُوٹ کر کھا جانا۔ محتاج کر دینا +

مُفلس سے سوال حرام ہے ۔ (کہاوت) :۔ غریب کو تکلیف دینا جائز نہیں +

مُفلس کا مال ہے ۔ ۔ د۔ (بیچنے والوں کی آواز) یعنی سستا مال ہے۔ ارزاں مال ہے + کوڑیوں کے مول ہے۔ مُفت ہے +

مُفلس کر دینا ۔ د۔ فعل متعدّی :۔ دیکھو (مُفلس بنا دینا)

مُفلسا یگ ۔ ۔ ا۔ صفت :۔ نہایت مُفلس۔ قلّاش۔ پھکڑ۔ بُھکّڑ۔ بھُوکا۔ نادار۔ تہیدست۔ فاقہ کش۔ نہایت مُحتاج۔ ازحد قلّاش ؎

میم بھی یہ نہیں ہے اور نُون کے اندر نقطہ مُفلسا یگ ہے یہ واو بھی اوچھوٹی ہے (انشا)

مُفلِسی ۔ف۔ اسم مؤنث :۔ ناداری۔ تہیدستی۔ تنگ حالی۔ افلاس۔ غریبی۔ مُحتاجی۔ فاقہ کشی۔ ناہوت +

مُفلسی چھانا ۔ ا۔ فعل لازم :۔ مُفلسی میں گھرنا۔ ناداری میں پھنسنا۔ فلاکت میں گرفتار ہونا ؎

مُفلسی ایسی مُجھپہ چھائی ہے سر پہ ٹوپی بھی تو پرائی ہے (نامعلوم)

مُفلسی میں آٹا گیلا ہونا ۔ د۔ فعل لازم :۔ ناداری اور غریبی میں صرف کا موقع نکل آنا۔ تکلیف میں تکلیف ہونا۔ تہیدستی میں نقصان ہونا۔ مصیبت پر مصیبت آنا۔ مشکل میں پڑنا۔ وقت میں پھنسنا۔ حالتِ افلاس میں ایسے مصارف کا پیش آنا جس سے گُریز محال ہو + ناداری میں کثیرالاولاد ہونا +

مفلسی میں شوق نباہنا ۔ د۔ فعل لازم :۔ لنگوٹی میں پھاگ کھیلنا۔ ناہوت میں اِسراف کا حوصلہ کرنا +

مقا

مَفلُوج ۔ع۔ صفت :۔ فالج زدہ۔ وہ شخص جسکو فالج کی بیماری ہو۔ سٹنگ کا مارا ہوا۔ جھولا مارا ہوا۔ ادھرنگی۔ سُن بہری والا۔ پچھا گھاتی۔ وہ شخص جسکا آدھا بدن غلبۂ بلغم کے سبب ڈھیلا پڑ گیا ہو +

مَفلُوک ۔ع۔ صفت :۔ فلک زدہ۔ مفلس۔ تباہ حال۔ خستہ حال۔ (یہ لفظ دراصل فلاکت مصدر جعلی یعنی بناوٹی کا اسم مفعول ہے۔ چُونکہ گردشِ افلاک اور ستاروں کے ہیر پھیر سے دنیا میں بُرائی بھلائی کا ہونا خیال کرتے ہیں اور خاص کر بُرائیوں کے وقوع کا الزام تو فلک ہی پر لگاتے ہیں پس اس لحاظ سے تباہ حالی اور مُفلسی کو فلاکت اور تباہ حال و مفلس شخص کو فلک زدہ یا مفلُوک کہتے ہیں) +

مفلُوک الحال ۔ع۔ صفت :۔ خستہ حال۔ تباہ حال۔ زدہ حال +

مُفَوَّض یا مُفَوَّضَہ ۔ع۔ صفت :۔ سپرد کیا ہوا۔ سونپا ہوا۔ سپرد شدہ۔ حوالہ کیا ہوا۔ تفویض کیا ہوا + ودیعت کیا ہوا۔ امانت رکھا ہوا +

مَفہُوم ۔ع۔ صفت :۔ (۱) سمجھا گیا۔ جو سمجھ میں آجائے۔ (۲)۔ اسم مذکّر۔ معنا۔ منشا۔ ارادہ۔ مُدّعا۔ (۳) سمجھ۔ عقل۔ رائے +

مفہُوم ہونا ۔ د۔ فعل لازم :۔ سمجھا جانا۔ خیال میں آنا + معلوم ہونا +

مُفِید ۔ع۔ صفت :۔ فائدہ مند۔ فائدہ دینے والا۔ سُپھل۔ سُود مند۔ پھل دایک +

مُفید پڑنا ۔ د۔ فعل لازم :۔ سُود مند ہونا۔ فائدہ بخش ہونا + موافق پڑنا +

مُفید ہونا ۔ د۔ فعل لازم :۔ دیکھو (مُفید پڑنا)

مَقَابِر ۔ع۔ اسم مذکّر :۔ مقبرہ کی جمع۔ وہ جگہ جہاں بہت سے مقبرے یا قبریں ہوں +

مُقَابِل ۔ع۔ صفت :۔ (۱) سامنے والا + آمنے سامنے۔ سنمکھ۔ رُوبرُو۔ (۲) حریف۔ دُشمن۔ مُخالف۔ (۳) برابر۔ مُساوی۔ (۴) مانند۔ نظیر۔ مثل۔ مُطابق +

مُقابل ہوجانا ۔ د۔ فعل لازم :۔ لڑنے کو سامنے کھڑا ہو جانا۔ سامنا کر بیٹھنا۔ برسرِ پرخاش ہو جانا۔ خم ٹھونک کر سامنے آجانا۔ بھڑ جانا۔ سنمکھ ہو جانا ؎

اہلِ وحشت کو مری شورش سے لازم ہے خطر میں وہ مجنُوں ہوں کہ مجنُوں کے مقابل ہو گیا (شیفتہ)

ہو جاتے ہیں اُسکی صفِ مژگاں کے مُقابل ہر چند کہ ہم جان و جگر کچھ نہیں رکھتے (مُصحفی)

مُقابل ہونا ۔ د۔ فعل لازم :۔ سامنے ہونا۔ سنمکھ ہونا۔ برابری کرنا۔ مُنہ چڑھنا۔ گستاخی سے پیش آنا۔ رُوبرُو ہونا۔ دُوبدُو ہونا ؎

بھلا غیر یُوں ہمسے ہوتا مُقابل نہوتا اُسے گر سہارا تمہارا + (مضطر)

مُقَابَلَہ ۔ع۔ اسم مذکّر :۔ (۱) آمنا سامنا۔ مُنھ بھیڑ۔ مورچہ۔ (۲) برابری۔ ہمسری۔ رُوکشی۔ (۳) حُسنِ الفت۔ ضد۔ اختلاف۔ (۴) کاپی یا پُروف وغیرہ کو مِلانا + تطبیق۔ مُطابقت + جانچ۔ پرتال (۵) مجادلہ۔ جدھ۔ جنگ و جدل (۶)

بحث و تکرار۔ (۷۔ نجوم) ایک ستارے کی دوسرے ستارے کی طرف نصف دورِ فلک یعنی ایک سو اسّی درجہ کے فاصلہ سے نظر۔ چھ برجوں کا فاصلہ مثلاً قمر سرطان کے چوتھے درجہ میں اور مشتری جدی کے پانچویں درجہ میں ہو تو یہ مقابلہ کہلائیگا اور یہ صورت سراسر دشمنی کی دلیل خیال کی جائے گی +

مُقابلہ کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ (۱) تطبیق کرنا۔ ملانا۔ مطابقت کرنا (۲) رُوکشی کرنا۔ ہمسری کرنا۔ سامنے آنا۔ برابری کرنا۔ ریس کرنا ؎

وہاں میں نہ گرفتار ہوں کہیں مہ و مہر　　خدا کرے ترے رُخ سے مقابلہ نہ کریں (میر)

(۳) سامنا کرنا۔ سنمکھ ہونا۔ گستاخی کرنا۔ (۴) پڑتال کرنا۔ جانچنا۔ پڑتالنا۔ بدد ملانا۔ (۵) مخالفت کرنا۔ ضد کرنا۔ اڑنا۔ ہٹ کرنا۔ اپنی والی پہ آنا۔ ہونا (۶) تکرار کرنا۔ بحث کرنا۔ (۷) دھڑا باندھنا۔ دو تھوک ہونا۔ (۸) دو فوجوں کا باہم لڑنا۔ جنگ و جدل کرنا۔ مجادلہ کرنا۔ جدھ کرنا +

مُقابلہ ہونا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ (۱) مواجہہ ہونا۔ سامنا ہونا۔ (۲) تطابق ہونا۔ تطبیق ہونا۔ ملایا جانا۔ گُپیر ہونا۔ (۳) آمنا سامنا ہونا۔ سنمکھ ہونا۔ رُوبرُو ہونا۔ (۴) جانچ پڑتال ہونا۔ بدد ملایا جانا۔ (۵) مخالفت ہونا۔ ضد ہونا۔ (۶) تکرار ہونا۔ بحث ہونا۔ (۷) دھڑا بندھنا۔ دو تھوک ہونا۔ (۸) دو لشکروں کا باہم لڑنا۔ مجادلہ ہونا + مُٹھ بھیڑ ہونا + کھٹ پٹ ہونا +

مُقابلے۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ (۱) مقابلہ کی جمع (۲) حروفِ مغیرہ کے سبب ہائے مختفی کی یائے مجہول سے بدلی ہوئی صورت ؎

خوبی و دلکشی میں ہے چند ہے تو اُس سے　　تیرے مقابلے کو کس منہ سے ماہ نکلے (میر)

مُقابلے پر آنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ (۱) فوج کا لڑنے کے واسطے سامنے آنا (۲) سامنے ہونا۔ سنمکھ ہونا۔ لڑنے کو کھڑا ہونا (۳) مزاحم ہونا۔ سدِّ راہ ہونا۔ معترض ہونا + سرکشی پہ آمادہ ہونا +

مُقابلے پر مستعد ہونا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ لڑنے کو تیار ہونا۔ سوگ بُو ہونے کے واسطے موجود ہونا + خم ٹھونک کر سامنے آنا۔ لڑنے کی ٹھاننا +

مُقابلے میں آنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ سامنے آنا۔ سامنے پڑنا۔ سامنے کھڑا ہونا۔ مقابل ہونا۔ سنمکھ ہونا۔ رُوبرُو ہونا ؎

اُس پنجہ کو کہتے ہیں نازک بدن تو سب　　آوے مقابلے میں اگر کوئی مرد ہے (عارف)

مُقابا۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ سنگاردان۔ سنگار بکس۔ وہ صندوقچہ جس میں سُرمہ کنگھی مسّی وغیرہ رکھکر دُلہن کو دیتے ہیں ؎

مقابا کوئی کھول مسّی لگا کے　　لبوں پہ دھڑی کوئی اپنے جمائے (حسن)

مُقاتَلہ۔ ع۔ اسم مذکر :۔ باہم قتل کرنا۔ خونریزی۔ قتل۔ گھمسان۔ جُدھ۔ کشت و خون۔ جدال قتال +

مَقادِیر۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ مقدار کی جمع۔ اندازے۔ تعداد۔ شمار +

مَقادِیرِ غیر متماثلہ۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ (جبر و مقابلہ) وہ مقداریں جنکے حروف مختلف ہوں +

مقادِیرِ متماثلہ۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ (جبر و مقابلہ) وہ مقداریں جنکے حروف یکساں اور اعداد مختلف ہوں +

مقادِیرِ مجہولہ۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ جبر و مقابلہ غیر معلوم مقداریں۔ نامعلوم مقادیر +

مقادِیرِ معلومہ۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ (جبر و مقابلہ) جانی ہوئی مقداریں +

مُقارَبت۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ قُرب + نزدیکی + قُربت۔ پاس + خلوت۔ صحبت۔ ہم بستری +

مُقارَنت۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ قرین ہونا۔ نزدیک ہونا۔ قُربت۔ نزدیکی +

مَقاصِد۔ ع۔ اسم مذکر :۔ مقصد کی جمع۔ مطالب +

مَقال۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ گفتگو۔ کلام۔ بات چیت +

مَقالہ۔ ع۔ اسم مذکر :۔ (۱) کہی ہوئی بات۔ قول۔ مقولہ (۲۔ اقلیدس) تحریرِ اقلیدس کے ہر ایک حصّہ کا نام جس میں اقلیدس کے دعوے اُنکے ثبوت اور شکلیں وغیرہ درج ہیں (۳) کتاب کا باب۔ حصّہ۔ فصل +

مَقام۔ ع۔ اسم مذکر :۔ (۱) جائے قیام۔ ٹھہرنے کی جگہہ + مکان۔ مسکن۔ استھان۔ ٹھور۔ ٹھکانا۔ گھر۔ (۲) منزل۔ اترنے کی جگہہ۔ پڑاؤ۔ (۳) کُوچ کا نقیض۔ قیام۔ ٹھہراؤ۔ حالت۔ آثار (۴۔) موقع۔ محل۔ وقت۔ جیسے گفتگو کا مقام (۵) صوفیوں کی اصطلاح میں مرتبۂ فقر و فنا۔ سلوک کے آغاز میں بندہ کا عبادت میں قیام کرکے درجہ بدرجہ ترقی حاصل کرنا۔ (۶۔ موسیقی) پردہائے سرود۔ ٹھاٹ۔ سُندری +

مقامِ ابراہیم یا مُصلّے۔ ع۔ اسم مذکر :۔ مکّہ معظمہ کے اُس مقام کا نام جہاں حضرت ابراہیم خلیل اللہ اپنی بیوی سارہ سے عہد کرکے آئے تھے کہ اونٹ سے نہیں اُترونگا اور چڑھا ہی چڑھا اپنی دوسری بیوی ہاجرہ و اسمٰعیل کو دیکھکر چلا آؤنگا جسوقت یہ اس جگہہ پہنچے تو ہاجرہ نے پاؤں دھلانے کے واسطے اُترنے کو کہا۔ لیکن یہ اپنے عہد کے سبب مجبور ہوئے تو انہوں نے ایک پتھر اِس پاؤں کی طرف دوسرا اُس پاؤں کی طرف لاکر رکھا اور اِس طرح حضرت کے ہاتھ پاؤں دُھلائے۔ پس جس پتھر پہ حضرت نے پاؤں رکھا تھا اب وہ مقام نمازیوں کا مصلّے ہے اور اسی کو مقامِ ابراہیم یا مقامِ مصلّے کہتے ہیں +

مقام بولنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ (لشکری) ہالٹ کرنا۔ ٹھہرنے کا حکم دینا۔ ٹھہرنا۔ رہنا

مقام دینا - ا۔ فعل متعدی :- (ہندو ع) سیاپے جانا - تعزیت کو جانا - ماتم پُرسی کے واسطے کسی کے گھر جانا +

مقام کرنا - ا۔ فعل متعدی :- ٹھہرنا - قیام کرنا - ڈیرہ ڈالنا - ہالٹ کرنا - اترنا +

مقامِ محمود - ع - اسم مذکر :- (۱) حسنات کا سب سے اعلےٰ درجہ (۲) اُس مقام کا نام جہاں آنحضرت شبِ معراج میں پہنچے تھے +

مقامِ مُصلّٰے - ع - اسم مذکر :- ایک مقام کا نام جہاں حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے پاؤں دُھلائے گئے تھے +

مقامِ مُعیّن - ع - اسم مذکر :- خاص مقام - مقامِ مقررہ +

مقام ہونا - ا۔ فعل لازم :- ہالٹ ہونا - ٹھہرنا - قیام ہونا - اُترا ہونا +

مُقامِر - ع - اسم مذکر :- قمار باز - جوئے باز - جُواری +

مَقامی - ع - صفت :- (۱) سفری کا نقیض - ٹھہرا ہوا - (۲) قیامی کسی خاص جگہ کے متعلق - لوکل - جیسے مقامی بیماری - مقامی ہیضہ - مقامی عدالت (۳) ساکن - قائم +

مَقبَرَہ - ع - اسم مذکر :- جائے قبر - گورِ مُردہ + روضہ - آستانہ - مزار + گور - گورستان - تُربت - تُربہ - مرقد - درگاہ +

مُقبِل - ع - صفت :- حق کا فرمان قبول کرنے والا - سامنے ہونے والا + رُوبرو ہونے والا + اقبالمند - دولتمند - بھاگوان +

مُقبَل - ع - صفت :- قبول کیا گیا - مقبول - کسی کے مُنہ چڑھا - عزت دار - جسکی بات حاکم مانے +

مَقبُوضہ - ع - صفت :- قبضہ کیا گیا + وہ چیز جس پر قبضہ کیا جائے +

مَقبُول - ع - صفت :- قبول کیا گیا - مانا گیا - منظور کیا گیا - پسند کیا گیا - مرغوب - پسندیدہ - من بھاونا - برگزیدہ + پیارا + بھگت + محبوب +

مَقبُولِ بارگاہ - ع + ف - صفت :- برگزیدۂ الٰہی - خدا کا پیارا - محبوبِ الٰہی - منظورِ بارگاہ

مَقبُول کرنا - ا۔ فعل متعدی :- قبول کرنا - منظور کرنا - پسند کرنا +

مَقبُول ہونا - ا۔ فعل لازم :- (۱) قبول ہونا - منظور ہونا - مقرون باجابت ہونا -

مانگے جائینگے دُعا ہوگی نہ کب تک مقبول ‖ بے لیئے جو کبھی ٹلتا نہ ہو سائل ہے وہی (داغ)

(۲) پسند ہونا - پسندیدہ ہونا - منظورِ نظر ہونا +

مَقبُولیت - ع - اسم مؤنث :- قبولیت - اجابت - منظوری +

مُقتَبِس - ع - صفت (۱) روشنی چننے والا - اقتباس کرنے والا - روشنی لینے والا - آتش گیرندہ (۲) دوسرے کا قول نقل کرنے والا - دوسرے شخص سے فائدہ اُٹھانے والا +

مُقتَدا - ع - اسم مذکر :- پیروی کیا گیا - وہ شخص جسکی پیروی اور لوگ کریں - پیشوا - امام - اگوا - پیشرو - پیش امام - رہنما -

تبارک اللہ جناب عشق کی شان ‖ ہمارے مُقتدا ہیں پیشوا ہیں (ذکی)

مُقتَدِر - ع - صفت :- اقتدار رکھنے والا - قدرت رکھنے والا - طاقتور - قوی - بلی - بلوان - بلونت - زور آور - زبردست - ٹھاڑا +

مُقتَدی - ع - اسم مذکر :- (۱) پیروی کرنے والا - پیرو - نقل کرنے والا - مقلد - (۲) امام کے پیچھے کھڑا ہونے والا +

مُقتَصِر - ع - صفت :- تھوڑے پر صبر کرنے والا + مختصر کرنے والا +

مُقتَضا - ع - صفت :- تقاضا کیا گیا - چاہا گیا - خواہش کیا گیا + مجازاً مراد - موقع - مطلب - منشا + مصلحت +

مُقتضائے انصاف - ع - تابع فعل :- حسبِ انصاف - انصاف کے موافق + نتیجۂ انصاف +

مُقتضائے وقت - ع - تابع فعل :- حسبِ تقاضائے وقت - مناسبِ وقت - مصلحتِ وقت + پولیسی +

مُقتَضی - ع - صفت :- خواہش کرنے والا - چاہنے والا - تقاضا کرنے والا +

مَقتَل - ع - اسم مذکر :- (۱) قتل کرنے کی جگہ - مذبح + مسلخ - کیلا - بدھ استھان -

مقتل میں لائی جب مجھے تقدیر کھینچکر ‖ جلاد سر پہ آگیا شمشیر کھینچکر + (مصحفی)

عاشقِ بسمل پڑا رہتا ہے مقتل میں مگر ‖ قتل کرتا ہی نہیں وہ قاتلِ خنجر بکف (عاشق)

خدا جانے کہ کیا لذت ملی دونو کو مقتل میں ‖ ادھر حیرت ہے بسمل کو اُدھر سکتا ہے قاتل کو (صفدر)

دمِ خنجر پہ اُسکے رکھیئے مقتل میں گلا اپنا ‖ تماشا گاہِ عالم کو شش مردانہ ہو جائے (ذکی)

مقتل میں خدا جانے کہ کیا گزری ذکی پہ ‖ آزردہ بہت آتے ہیں احباب اُدھر سے (ایضاً)

(۲) آدمی کے جسم کی وہ جگہ جہاں زخم لگنے سے آدمی زندہ نہ رہ سکے چنانچہ عرب کا قول ہے مَقتَلُ الرَّجُلِ بَینَ فَکَّیۃِ یعنی آدمی کا مقتل دونوں جبڑوں کے درمیان ہے +

مَقتُول - ع - صفت :- (۱) قتل کیا گیا - کُشتہ - مارا گیا - ہنسا کیا گیا (۲) مجازاً - اسم مذکر - عاشق - فریفتہ + قتیل - مذبوح +

مِقدار - ع - اسم مذکر :- اندازہ - شمار + وزن - تول + جسامت - ڈیل ڈول + تعداد + مجموعہ - جوڑ - میزان - حاصل +

مقدارِ مُثبَتہ - ع - اسم مؤنث :- (جبر و مقابلہ) وہ مقدار جسکی داہنی طرف جمع کی علامت ہو +

مقدارِ مجہول - ع - اسم مؤنث :- (جبر و مقابلہ) وہ مقدار جسکی قیمت معلوم نہو - غیر مقدار - تعداد - نامعلوم رقم +

مقدارِ مرکب - ع - اسم مؤنث :- (جبر و مقابلہ) جب ایک مقدار کے کئی اجزا ہوں اور ہر ایک مقدارِ جزو کے داہنی طرف علامتِ اثبات یا نفی لگی ہوئی ہو تو مقدارِ کل کو مقدارِ مرکب کہیں گے +

مقدارِ معروف - ع - اسم مؤنث :- (جبر و مقابلہ) مقدارِ معلومہ - رقمِ معلومہ +

مقدارِ معروف ۔ع۔ اسم مؤنث :۔ (جبر و مقابلہ) مقدارِ معلوم۔ رقم معلوم +

مقدارِ مقرّرہ ع۔ اسم مؤنث :۔ مقرر کی ہوئی مقدار۔ معمولی یا تجویز کی ہوئی مقدار۔ بالمقطع رقم +

مقدارِ منفیہ ع۔ اسم مؤنث :۔ (جبر و مقابلہ) وہ مقدار جسکی داہنی طرف نفی کی علامت ہو +

مقدّر ۔ع۔ صفت :۔ (۱) پہلے سے لکھا گیا + حکمِ ازلی۔ مشیّتِ ایزدی۔ نوشتہ ۔ ؎

بجا ہو اُنکو خاک ہو ناکہ تھا مقدر میں یونہی لکھا رقم ہی خطِ غبار سے تھا نوشتہ گرد یکھتے جبیں کا (انور)

تمکو ندامت ملی رندوں کے برا کہنے کی تیری تقدیر میں تھا یہ ہی مقدر واعظ + (زکی)

(۲) وہ لفظ یا کلمہ جو کسی کلام کے اوّل سے محذوف ہو + وہ حرف جو عبارت میں نہ ہو مگر اُسکے معنی لیئے جائیں (۳۔ اسم مذکّر) مقسوم۔ قسمت کا لکھا۔ نصیب۔ پرالبدہ۔ تقدیر۔ بھاگ۔ ہونی۔ ہونہار۔ کرم ریکھ۔ سرنوشت۔ رتی قضا ۔ ؎

مقدر استراحت کا کہاں دیتا تو ہم لیتے زمین کوتے جاناں آسماں دیتا تو ہم لیتے (اسیر)

اب نہ جاتے ہیں اُس گلی میں نسیم ہو رہے گا جو کچھ مقدر ہے (دیا شنکر نسیم)

پھر مقدر نے کیا دیوانہ لا کر قید میں ہم لیئے پھرتے تھے اپنے دل کو بہلائے ہوئے (زکی)

مقدّر آزمانا ۔ د۔ فعل لازم :۔ قسمت کا امتحان کرنا۔ تقدیر کی آزمایش کرنا ۔ ؎

گھر بیٹھا سمجھ کے بیٹھ جائیں ہم لو مقدر نہ آزمائیں ہم + ؛ (نامعلوم)

مقدّر آزمائی ۔ د۔ اسم مؤنث :۔ قسمت آزمائی۔ تقدیر کا امتحان + آزمایشِ بخت ۔ ؎

مقدّر برگشتہ ہونا ۔ د۔ فعل لازم :۔ تقدیر کا برگشتہ ہونا۔ قسمت پلٹنا۔ قسمت بگڑنا ۔ ؎

مجھسے بیرحم پہ کیونکر کوئی شیدا ہو جائے ظالم آساں نہیں برگشتہ مقدر ہونا (سالک)

مقدّر چمکنا ۔ د۔ فعل لازم :۔ اقبال کا یاور ہونا۔ نصیبا جاگنا۔ دن پھرنا۔ اچھے دن آنا۔ نواب میر صفدر علی خاں صاحب۔ صفدر ۔ ؎

دریا اک دھوم ہوئی بخت کا اختر چمکا دن پھرے عاشقِ شیدا کا مقدر چمکا (صفدر)

مقدّر ساتھ ہونا ۔ د۔ فعل لازم :۔ طالع یاور ہونا۔ تقدیر موافق ہونا۔ اقبال یاور ہونا ۔ ؎

کچھ یا اپنا خوش ہے نہ مقدر ہی ساتھ تیری لگی کو پھر دلِ مضطر بجھائے کون (نامعلوم)

مُقَدَّس ۔ع۔ صفت :۔ (۱) پاک کیا گیا۔ پوتر کیا گیا۔ طہارت کیا گیا + مبرا۔ منزہ وکھی۔ مطہر۔ معصوم۔ بیگناہ۔ (۲۔ اسم مذکّر) فرشتہ خصلت آدمی۔ نیک سیرت آدمی۔ بزرگ آدمی۔ پارسا آدمی +

مقدس کتاب ۔ع۔ اسم مؤنث :۔ پاک کتاب۔ آسمانی کتاب۔ جیسے توریت۔ زبور۔ انجیل۔ فرقانِ مجید + شاستر۔ وید +

مُقَدَّسَہ ع۔ اسم مؤنث :۔ پاک عورت +

مُقَدَّم ۔ع۔ صفت :۔ (۱) پیش کیا گیا۔ آگے کیا گیا + آگے بڑھا ہوا (۲) پہلا۔ اگلا۔ گزشتہ۔ سابقہ۔ قدیم۔ (۳) برتر۔ اعلےٰ۔ اونچا۔ معزز۔ بزرگ (۴۔ ف) واجب۔ فرض۔ ضروری۔ لازم + مناسب + (۵۔ اسم مذکّر) جسم کا اگلا حصّہ۔ آگے کا حصّہ (۶۔ ہ) گاؤں کا چودھری۔ نمبردار۔ مکھیا۔ سرگروہ + پیشوا۔ ... (۸۔ گنوار) ایک عزّت کا لقب جس سے اکثر زمینداروں کو مخاطب کیا جاتا ہے (۹۔ قصّاب) ران کا وہ حصّہ جو چڈھے سے ملحق ہے۔ (۹۔ ...) حساب کی پہلی رقم (۱۰۔ نحو) مجہول (۱۱۔ منطق) قضیۂ شرطیہ کا جزوِ اوّل۔ تالی یعنی جزوِ ثانی کا نقیض (۱۲۔ نجوم) قمر کی پچیسویں منزل جو دراصل ایک دو روشن ستارے برجِ دلو میں ہیں +

مقدّم جاننا یا سمجھنا ۔ د۔ فعل لازم :۔ کسی کام کو سب سے اوّل خیال کرنا۔ قابلِ ترجیح خیال کرنا۔ اچھا جاننا۔ مناسب سمجھنا۔ مستحسن جاننا۔ واجب جاننا۔ لازم سمجھنا +

مُقَدَّم ہونا ۔ د۔ فعل لازم :۔ کسی کام کا پیش کرنا فرض اور واجب ہونا +

مَقْدَم ۔ع۔ اسم مذکّر :۔ سفر یا کسی جگہ سے تشریف آوری + ورود + رونق افروزی۔ مقدم نجر قربانی۔ قدم رکھنے کا وقت + قدم رکھنے کی جگہ۔ پاؤں رکھنے کی جگہ ۔ ؎

مقدمِ بادشہِ عشق ہوا دل میرا عقل عزّت سے تو جا اب مرے سر سے باہر (عاشق)

مُقَدَّمات ۔ع۔ اسم مذکّر :۔ مقدمہ کی جمع۔ مقدمے۔ معاملات +

مُقَدَّمہ ۔ع۔ اسم مذکّر :۔ (۱) آغاز۔ شروع۔ ابتدا + تمہید۔ دیباچہ۔ عنوان۔ سرنامہ۔ کچھ عبارت جو مضمونِ کتاب شروع کرنے سے پہلے اُسکے متعلق لکھی جائے (۲) نالش۔ دعوے۔ فریاد۔ استغاثہ۔ (۳۔ مجازاً) واردات حادثہ۔ وقوعہ۔ ماجرا۔ واقعہ۔ (۴۔ ف) معاملہ۔ موقع۔ جیسے رات کا مقدمہ بے نہتے نہ چلو ۔ ؎

نازک مقدمہ ہے نہایت حیات کا جزدم نہیں دلا کوئی اِس بے ثبات کا (جوہر)

(۵۔ ف) مسئلہ + بات +

مقدمہ بازی ۔ د۔ اسم مؤنث :۔ نالش نویسی +

مقدمہ بنانا یا اٹھانا ۔ د۔ فعل متعدّی :۔ جھگڑا کھڑا کرنا۔ جھوٹا دعوے بنانا +

مقدمہ جیتنا ۔ د۔ فعل لازم :۔ دعوے پر کامیاب ہونا +

مقدمہ کھڑا کرنا ۔ د۔ فعل متعدّی :۔ دعوے پیدا کرنا۔ جھگڑا اُٹھانا +

مقدمہ لڑانا ۔ د۔ فعل متعدّی :۔ دعوے پیش کرنا۔ استغاثہ کرنا +

مقدمہ ہارنا ۔ د۔ فعل لازم :۔ دعوے سے ناکامیاب ہونا +

مُقَدِّمَہ ع۔ صفت :۔ (۱) آگے چلنے والا۔ آگے جانیوالا۔ اگوا۔ (۲) لشکر کا کچھ حصّہ جو آگے بھیجدیا جائے (۳) وہ مضمون جو فہمِ مطالب کی آسانی کے واسطے بطورِ تمہید پہلے بیان کیا جائے +

مُقَدِّمَۃُ الْجَیش ۔ع۔ اسم مذکّر :۔ (۱) وہ لشکر جو آگے بھیجدیا گیا ہو + پیش خیمہ +

مقد

وہ تھوڑا سا لشکر جو اُترنے کی جگہ تلاش اور تجویز کرنے کو آگے آگے بھیجا جائے (۲) وہ شخص جو نہایت بہادری کے سبب لشکر کا پیشرو ہو (۳) آگے کی فوج۔ ہراول۔ (۴) سپہ سالار۔ کمانڈر انچیف جنگی لارڈ۔ بزرگ لشکر۔ سپاہ کا اعلیٰ افسر ✤

مقدُور ۔ع ۔اسم مذکر :۔ (۱) قُدرت دیا گیا۔ وہ چیز جس پر قُدرت اور توانائی ہو۔ سامرتھ۔ تاب۔ طاقت۔ مجال۔ شکتی۔ بل۔ زور۔ قوت۔ حوصلہ۔ جہاں تک۔ جیسے میرا کیا مقدور تھا ✤

مقدور ہمیں کب ترے وصفوں کی رقم کا حقّا کہ خداوند ہے تو لوح و قلم کا (میر درد)

مقدور کسکو حمدِ خدائے جلیل کا اس جا پہ بے زباں ہے دہنِ قال و قیل کا (ظفر)

جب کہا ہم تو تمہیں اُٹھنے نہ دینگے بزم سے ہنسکے فرمایا کسی کی تاب کیا مقدور کیا (نظیر)

(۲) بس۔ قابو۔ دسترس۔ زور۔ پہنچ۔ رسائی۔ دستیاری ✤

ایذائیں یہ پائی ہیں مقدور اگر ہوتا میں رسمِ تعشق کو دُنیا سے اُٹھا دیتا (مجروح)

پھٹ گیا ہے ترے ہاتھوں سے کلیجا میرا تجکو دُوں چیلوں کو گر ہو مرا مقدور دوا (جگمین)

(۳) ظرف۔ سمائی۔ گنجایش۔ بساط۔ قابلیت۔ حیثیت۔ جیسے خرچ میں اپنا اپنا مقدور ہے۔ جتنا مقدور دیکھو اُتنا اُٹھاؤ۔ (۴) دولت۔ مایہ۔ ثروت۔ پُونجی۔ ہوت جیسے وہ بڑا مقدور والا ہے (۵) چارہ۔ گزیر۔ علاج۔ تدبیر۔ اُپائے۔ (۶) جُرأت۔ دلیری۔ مُبادرت ✤

بُلوایا اپنے دوست کو اُسنے وہاں جہاں مقدور پر زدن نہ ہوا جبرئیل کا (آتش)

(۷) وسیلہ۔ ذریعہ۔ سہارا۔ سہائتا ✤

مقدُور بھر ۔تابع فعل :۔ تا بمقدور۔ حتی الوسع۔ تا بہ امکان۔ جہاں تک بس چلے ✤

مقدُور چلنا ۔فعل لازم :۔ بس چلنا۔ قابو چلنا۔ زور چلنا ✤

حضرتِ دل صبر ہی کیجے کہ اُس بے مہر پر زور چلتا ہے نہ میرا اور نہ مقدور آپ کا (ظفر)

مقدُور سے باہر پاؤں رکھنا ۔فعل متعدی :۔ بڑھکر چلنا۔ بساط سے باہر قدم رکھنا۔ آمد اور گنجایش سے زیادہ خرچ کرنا ✤

مقدُور کی بات ۔اسم مؤنث :۔ ہوت کی بات۔ روپیہ کا کھیل۔ دولت کا کام ✤ بس آپ کا کام نہیں ہے ۔

میں عزیزو سبب زر مجھ میں مقدور نہیں یہ تو ہے مقدور کی بات (ظفر)

مقدُور نہ رکھنا ۔فعل لازم :۔ (۱) تاب نہ رکھنا۔ مجال نہ ہونا۔ (۲) حوصلہ نہ رکھنا۔ (۳) بے زر ہونا۔ نادار ہونا۔ (۴) قابو نہ رکھنا۔ بس نہ رکھنا۔ لاچار ہونا ✤

مقدُور نہ ہونا ۔فعل لازم :۔ (۱) حوصلہ نہ ہونا۔ جرأت نہ ہونا۔ (۲) حیثیت نہ ہونا۔ مقدرت نہ ہونا۔ پلّے نہ ہونا ✤

مقر

دل لیکے نہ کچھ مانگ صنم اور زیادہ مقدور نہیں تیری قسم اور زیادہ (داغ)

(۳) مجال نہ ہونا۔ تاب نہ ہونا ✤

مقدُور والا ۔صفت :۔ ہوت والا۔ دولتمند۔ تونگر۔ غنی۔ مالدار۔ ثروت والا۔ خوشحال۔ زردار۔ پُونجی والا۔ مُتموّل۔ امیر۔ دھنوت۔ سمپت وان ✤ دھنتر

مقدُور ہونا ۔فعل لازم :۔ (۱) حوصلہ ہونا۔ جہاں ہونا۔ ظرف ہونا ✤

ہیں مُشتِ خاک لیکن جو کچھ ہیں میر ہم ہیں مقدور سے زیادہ مقدور ہے ہمارا (میر)

(۲) تاب ہونا۔ مجال ہونا۔ (۳) دسترس ہونا۔ قابو ہونا۔ بس ہونا۔ (۴) حیثیت ہونا۔ بساط ہونا۔ (۵) ہوت ہونا۔ قدرت ہونا۔ زر ہونا۔ مال ہونا۔ ثروت ہونا ✤

بخت وہ حال پہ کیونکر ہو مجھے وصل بُتا یہ تو جب ہو کہ مقدر بھی ہو مقدور بھی ہو (سالک)

(۶) بل ہونا۔ زور ہونا۔ طاقت ہونا۔ (۷) گنجایش ہونا۔ سمائی ہونا ✤

مُقِر ۔ع ۔صفت :۔ اقرار کرنے والا۔ ہامی کار۔ اقراری۔ اعتراف کرنے والا۔ مُعترف۔ تسلیم کرنے والا۔ اقبالی۔ ماننے والا۔ مُقبِل۔ (فارسی و اردو والے رائے مُہملہ ساکن سے استعمال کرتے ہیں) ✤

مُقِرِّ جُرم ۔ع ۔صفت :۔ مُجرم کا اقراری۔ وہ مُجرم جسنے اپنے قصُور کا اقرار کیا ہو ✤

مُقِر ہونا ۔فعل لازم :۔ مُعترف ہونا۔ اقرار کرنا۔ اقبال کرنا۔ ماننا۔ تسلیم کرنا ✤

مَقَرّ ۔ع ۔اسم مذکر :۔ جائے قرار۔ ٹھیرنے کی جگہ۔ مسکن۔ مقام۔ قرارگاہ۔ آرامگاہ۔ جائے بُود و باش۔ استھان ✤

مقرِّ خلافت ۔ع ۔اسم مؤنث :۔ دارالسّلطنت۔ دارالحکومت۔ دارالخلافہ۔ راج دھانی۔ دارالامارت ✤ دارالرّیاست۔ پایۂ تخت۔ صدر مقام ✤

مِقْراض ۔ع ۔اسم مؤنث :۔ قینچی۔ کترنی۔ کترنے کا اوزار ✤

پکڑنے کو جو صیّاد نے چاہی مقراض ہاتھ ملتی تھی مرے حال پہ کیا ہی مقراض
رشتۂ عُمر کیا قطع سراسر اے ذوق کھو سکی شمع کے مل کی نہ سیاہی مقراض (ذوق)

مِقْراضہ ۔ع ۔اسم مذکر :۔ (۱) ایک قسم کا تیر جسکا پیکان مقراض یعنی قینچی کی طرح دو شاخہ ہوتا ہے (۲) گُلتراش۔ گُلگیر ✤ (۳) ایک قسم کا حلوا جو تراش کر رکھا جاتا ہے

مُقَرَّب ۔ع ۔صفت :۔ (۱) نزدیک کیا گیا۔ قریب کیا گیا۔ بزرگی دیا گیا۔ (۲) اسم مذکر :۔ وہ شخص جسے قُربت حاصل ہو۔ مصاحب۔ خاص دوست ہمراز۔ مُنہ چڑھا۔ مُنہ لگا۔ ناک کا بال ✤ محرم راز۔ ہمراز ✤

مُقرّبِ بارگاہ ۔ع + ف ۔اسم مذکر :۔ وہ شخص جسکو دربار میں آنے جانے کی اجازت ہو۔ باریابِ حضُوری۔ بادشاہ کے پاس بیٹھنے والا۔ نزدیکی کا فخر رکھنے والا۔ معزّز درباری

مقدارِ معروف ع۔ اسم مؤنث:۔ (جبر و مقابلہ) مقدارِ معلوم۔ رقمِ معلوم +

مقدارِ مقرّرہ ع۔ اسم مؤنث:۔ مقرّر کی ہوئی مقدار۔ معمولی یا تجویز کی ہوئی مقدار۔ بالمقطع رقم +

مقدارِ منفیہ ع۔ اسم مؤنث:۔ (جبر و مقابلہ) وہ مقدار جسکی داہنی طرف نفی کی علامت ہو +

مقدّر ع۔ صفت:۔ (۱) پہلے سے لکھا گیا + حکم ازلی۔ مشیّت ایزدی۔ نوشتہ ؎

بجا ہوا مجکو خاک ہونا کہ تھا مقدر میں یونہی لکھا رقم ہی خطِ غبار سے تھا نوشتہ گرد یکھتے جبیں کا (انور)

تجکو ندامت ملی رندوں کے بُرا کہنے کی تیری تقدیر میں تھا یہ ہی مقدّر واعظ + (زکی)

(۲) وہ لفظ یا کلمہ جو کسی کلام کے اوّل سے محذوف ہو + وہ حرف جو عبارت میں نہ ہو مگر اُسکے معنی لیئے جائیں (۳۔ اسم مذکر) مقسوم۔ قسمت کا لکھا نصیب۔ بالبہ۔ تقدیر۔ بھاگ۔ ہونی۔ ہونہار۔ کرم ریکھ۔ سرنوشت۔ ردّی قضا ؎

مقدر استراحت کا کہاں دیتا تو ہم لیتے زمیں کو تے جاناں آسماں دیتا تو ہم لیتے (اسیر)

اب نہ جاتے ہیں اُس گلی میں نسیم ہو رہے گا جو کچھ مقدر ہے (دیا شنکر نسیم)

پھر مقدر نے کیا دیوانہ لاکر قید میں ہم لیئے پھرتے تھے اپنے دل کو بہلائے ہوئے (زکی)

مقدّر آزمانا ۔ ا۔ فعل لازم:۔ قسمت کا امتحان کرنا۔ تقدیر کی آزمایش کرنا ؎

گھر بیٹھے یا صبح کے بیٹھ جائیں ہم وہ مقدّر نہ آزمائیں ہم + (نامعلوم)

مقدّر آزمائی ۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ قسمت آزمائی۔ تقدیر کا امتحان + آزمایشِ بخت ؎

مقدّر برگشتہ ہونا ۔ ا۔ فعل لازم:۔ تقدیر کا برگشتہ ہونا۔ قسمت پلٹنا۔ قسمت بگڑنا ؎

تجھسے بیرحم پہ کیونکر کوئی شیدا ہو جائے ظالم آساں نہیں برگشتہ مقدر ہونا (سالک)

مقدّر چمکنا ۔ ا۔ فعل لازم:۔ اقبال کا یاور ہونا۔ نصیبا جاگنا۔ دن پھرنا۔ اچھے دن آنا۔ نواب میر صفدر علی خاں صاحب۔ صفدر ؎

در پہ اک دھوم ہوئی بخت کا اختر چمکا دن بھرے عاشقِ شیدا کا مقدّر چمکا (صفدر)

مقدّر سامنے ہونا ۔ ا۔ فعل لازم:۔ طالع یاور ہونا۔ تقدیر موافق ہونا۔ اقبال یاور ہونا ؎

کچھ اپنا خوش ہے نہ مقدّر ہی سامنے تیری لگی کو پھر دلِ مضطر بجھائے کون (نامعلوم)

مُقدّس ع۔ صفت:۔ (۱) پاک کیا گیا۔ پوتر کیا گیا۔ طہارت کیا گیا + مبرّا۔ نردوکھی۔ مطہر۔ معصوم۔ بیگناہ۔ (۲۔ اسم مذکر) فرشتہ خصلت آدمی۔ نیک سیرت آدمی۔ بزرگ آدمی۔ پارسا آدمی +

مقدّس کتاب ع۔ اسم مؤنث:۔ پاک کتاب۔ آسمانی کتاب۔ جیسے توریت۔ زبور۔ انجیل۔ فرقانِ مجید + شاستر۔ وید +

مُقدّسہ ع۔ اسم مؤنث:۔ پاک عورت +

مُقدّم ع۔ صفت:۔ (۱) پیش کیا گیا۔ آگے کیا گیا + آگے بڑھا ہوا (۲) پہلا۔ اگلا۔ گزشتہ۔ سابقہ۔ قدیم۔ (۳) برتر۔ اعلےٰ۔ اُونچا۔ معزز۔ بزرگ (۴۔ ف) واجب۔ فرض۔ ضروری۔ لازم + مناسب ہو (۵۔ اسم مذکر) جسم کا اگلا حصّہ۔ آگے کا حصّہ (۶۔ ۷) گاؤں کا چودھری۔ نمبردار۔ مکھیا۔ سرگروہ + پٹواری۔ نمبردار۔ دہ خدا۔ (۸۔ ۔ گنوار) ایک ذات کا لقب جس سے اکثر زمینداروں کو مخاطب کیا جاتا ہے (۹۔ قصّاب) ران کا وہ حصّہ جو چڈے سے ملحق ہے۔ (۹۔) حساب کی پہلی رقم (۱۰۔ نحو) مؤخر (۱۱۔ منطق) قضیۂ شرطیہ کا جزوِ اوّل۔ تالی یعنی جزوِ ثانی کا نقیض (۱۲۔ نجوم) قمر کی چھبیسویں منزل جو دراصل ایک دو روشن ستارے برجِ دلو میں ہیں +

مقدّم جاننا یا سمجھنا ۔ ا۔ فعل لازم:۔ کسی کام کو سب سے اوّل خیال کرنا۔ قابلِ ترجیح خیال کرنا۔ اچھا جاننا۔ مناسب سمجھنا۔ مستحسن جاننا۔ واجب جاننا۔ لازم سمجھنا +

مُقدّم ہونا ۔ ا۔ فعل لازم:۔ کسی کام کا پہلے کرنا فرض اور واجب ہونا +

مَقدَم ع۔ اسم مذکر:۔ سفر یا کسی جگہ سے تشریف آوری + ورود۔ رونق افروزی۔ قدم رنجہ فرمائی۔ قدم رکھنے کا وقت + قدم رکھنے کی جگہ۔ پاؤں رکھنے کی جگہ ؎

مَقدمِ بادشہِ عشق ہوا دل میرا عقل عزّت سے تو جا باہر مرے سر سے باہر (ناسخ)

مُقدّمات ع۔ اسم مذکر:۔ مقدّمہ کی جمع۔ مقدّمے۔ معاملات +

مُقدّمہ ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) آغاز۔ شروع۔ ابتدا + تمہید۔ دیباچہ۔ عنوان۔ سرنامہ۔ کچھ عبارت جو مضمونِ کتاب شروع کرنے سے پہلے اُسکے متعلق لکھی جائے (۲) نالش۔ دعوے۔ فریاد۔ استغاثہ۔ (۳۔ مجازاً) واردات۔ حادثہ۔ وقوعہ۔ ماجرا۔ واقعہ۔ (۴۔ ف) معاملہ۔ موقع۔ جیسی رات کا مقدمہ بے نہتے نہ چلو ؎

نازک مقدّمہ ہے نہایت حیات کا جز دم نہیں دلا کوئی اس بے ثبات کا (جوہر)

(۵۔ ا) مسئلہ + بات +

مُقدّمہ بازی ۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ نالشا نالشی +

مُقدّمہ بنانا یا اُٹھانا ۔ ا۔ فعل متعدّی:۔ جھگڑا کھڑا کرنا۔ جھوٹا دعوے بنانا +

مُقدّمہ جیتنا ۔ ا۔ فعل لازم:۔ دعوے پر کامیاب ہونا +

مُقدّمہ کھڑا کرنا ۔ ا۔ فعل متعدّی:۔ دعوے پیدا کرنا۔ جھگڑا اُٹھانا +

مُقدّمہ لڑانا ۔ ا۔ فعل متعدّی:۔ دعوے پیش کرنا۔ استغاثہ کرنا +

مُقدّمہ ہارنا ۔ ا۔ فعل لازم:۔ دعوے سے ناکامیاب ہونا +

مُقدّمِہ ع۔ صفت:۔ (۱) آگے چلنے والا۔ آگے جانیوالا۔ اگوا۔ (۲) لشکر کا کچھ حصّہ جو آگے بھیجدیا جائے (۳) وہ مضمون جو فہمِ مطالب کی آسانی کے واسطے بطورِ تمہید پہلے بیان کیا جائے +

مُقدّمۃ الجیش ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) وہ لشکر جو آگے بھیجدیا گیا ہو + پیش خیمہ +

مقد

وہ تھوڑا سا لشکر جو اُترنے کی جگہہ تلاش اور تجویز کرنے کو آگے آگے بھیجدیا جائے (۲) وہ شخص جو نہایت بہادری کے سبب لشکر کا پیشرو ہو (۳) آگے کی فوج۔ ہراوُل۔ (۴) سپہ سالار۔ کمانڈر انچیف۔ جنگی لارڈ۔ بزرگِ لشکر۔ سپاہ کا اعلےٰ افسر ✣

مقدُور ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) قُدرت دیا گیا۔ وہ چیز جسپر قُدرت اور توانائی ہو۔ سامرتھ۔ تاب۔ طاقت۔ مجال۔ شکتی۔ بل۔ زور۔ قوّت۔ حوصلہ۔ جہا۔ بُوتا جیسے میرا کیا مقدُور تھا ۵

مقدُور ہمیں کب ترے وصفوں کی رقم کا	حقّا کہ خداوند ہے تو لوح و قلم کا (میر درد)

مقدُور کسکو حمدِ خدائے جلیل کا	اِس جا ہے بیزباں ہے دہن قال و قیل کا (ظفر)

جب کہا ہم تو تمہیں اُٹھنے نہ دینگے بزم سے	ہنسکے فرمایا کسی کی تاب کیا مقدُور کیا (نظیر)

(۲) بس۔ قابُو۔ دسترس۔ زور۔ پہنچ۔ رسائی۔ دستیاری ✣

اِیذائیں یہ پائی ہیں مقدُور اگر ہوتا	میں رسمِ تعشق کو دُنیا سے اُٹھا دیتا (مجرُوح)

پھٹ گیا ہے ترے ہاتھوں سے کلیجا میرا	تجکو دُوں چیلوں کو گر ہو مرا مقدُور دوا (رنگین)

(۳) ظرف۔ سمائی۔ گنجایش۔ بساط۔ قابلیت۔ حیثیت۔ جیسے خرچ میں اپنا اپنا مقدُور ہے۔ جتنا مقدُور دیکھو اُتنا اُٹھاؤ۔ (۴۔ ل) دولت۔ مایہ۔ ثروت۔ پُونجی۔ ہوت۔ جیسے وہ بڑا مقدُور والا ہے (۵۔ ل) چارہ۔ گزیر۔ علاج۔ تدبیر۔ اُپائے۔ (۶۔ ل) جُرأت۔ دلیری۔ مُبادرت ۵

بُلوایا اپنے دوست کو اُسنے وہاں جہاں	مقدُور پر زدن نہ ہوا جبرئیل کا (تاب)

(۷۔ ل) وسیلہ۔ ذریعہ۔ سہارا۔ سہائتا ✣

مقدُور بھر۔ د۔ تابع فعل:۔ تا بمقدُور۔ حتّی الوسع۔ تا بہ امکان۔ جہانتک بس چلیگا ✣

مقدُور چلنا۔ ل۔ فعل لازم:۔ بس چلنا۔ قابُو چلنا۔ زور چلنا ۵

حضرتِ دل صبری کیجے کہ اُس بےمہر پر	زور چلتا ہے نہ میرا اور نہ مقدُور آپ کا (ظفر)

مقدُور سے باہر پاؤں رکھنا۔ ا۔ فعل متعدّی:۔ بڑھکر چلنا۔ بساط سے باہر قدم رکھنا۔ آمد اور گنجایش سے زیادہ خرچ کرنا ✣

مقدُور کی بات۔ ا۔ اسم مؤنّث:۔ ہوت کی بات۔ روپیہ کا کھیل۔ دولت کی بات سیمبر آتا نہیں ہے۔ میں عزیز وسے زر	مجھ میں مقدُور نہیں یہ تو ہے مقدُور کی بات (ظفر)

مقدُور نہ رکھنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ (۱) تاب نہ رکھنا۔ مجال نہ ہونا۔ (۲) حوصلہ نہ رکھنا۔ (۳) بے زر ہونا۔ نادار ہونا۔ (۴) قابُو نہ رکھنا۔ بس نہ رکھنا۔ لاچار ہونا ✣

مقدُور نہونا۔ ا۔ فعل لازم:۔ (۱) حوصلہ نہونا۔ جرأت نہ ہونا۔ (۲) حیثیت نہونا۔ مقدرت نہونا۔ پلّے نہونا ۵

مقر

دل لیکے نہ کچھ مانگ صنم اَور زیادہ	مقدُور نہیں تیری قسم اور زیادہ (داغ)

(۳) مجال نہ ہونا۔ تاب نہ ہونا ✣

مقدُور والا۔ ا۔ صفت:۔ ہوت والا۔ دولتمند۔ تونگر۔ غنی۔ مالدار۔ ثروت والا خوشحال۔ زردار۔ پُونجی والا۔ مُتموّل۔ امیر۔ دھنوت۔ سمپت وان ✣ دھنتر

مقدُور ہونا۔ ا۔ فعل لازم:۔ (۱) حوصلہ ہونا۔ جہا ہونا۔ ظرف ہونا ۵

ہیں مُشتِ خاک لیکن جو کُچھ ہیں میر ہم ہیں	مقدُور سے زیادہ مقدُور ہے ہمارا (میر)

(۲) تاب ہونا۔ مجال ہونا۔ (۳) دسترس ہونا۔ قابُو ہونا۔ بس ہونا۔ (۴) حیثیت ہونا۔ بساط ہونا۔ (۵) ہوت ہونا۔ قدرت ہونا۔ زر ہونا۔ مال ہونا ثروت ہونا ۵

بخت وہ حال پہ کیونکر ہو مجھے وصل بُتاں	یہ تو جب ہو کہ مقدّر بھی ہو مقدُور بھی ہو (سالک)

(۶) بل ہونا۔ زور ہونا۔ طاقت ہونا۔ (۷) گنجایش ہونا۔ سمائی ہونا ✣

مُقِر ع۔ صفت:۔ اقرار کرنے والا۔ ہامی کار۔ اقراری۔ اعتراف کرنے والا۔ مُعترف۔ تسلیم کرنے والا۔ اقبالی۔ ماننے والا۔ مُقبل۔ (فارسی و اُردو والے رائے مُہملہ ساکن سے استعمال کرتے ہیں) ✣

مُقِرِّ جُرم ع۔ صفت: مُجرم کا اقراری۔ وہ مُجرم جسنے اپنے قصُور کا اقرار کیا ہو ✣

مقر ہونا۔ ا۔ فعل لازم: مُعترف ہونا۔ اقرار کرنا۔ اقبال کرنا۔ ماننا۔ تسلیم کرنا ✣

مَقَرّ ع۔ اسم مذکر:۔ جائے قرار۔ ٹھیرنے کی جگہہ۔ مسکن۔ مقام۔ قرارگاہ۔ آرامگاہ۔ جائے بود و باش۔ استھان ✣

مقرِّ خلافت ع۔ اسم مؤنّث:۔ دارالسّلطنت۔ دارالحکُومت۔ دارالخلافہ۔ راج دھانی۔ دارالامارت ✣ دارالرّیاست۔ پایۂ تخت۔ صدر مقام ✣

مِقراض ع۔ اسم مؤنّث: قینچی۔ کترنی۔ کترنے کا اوزار ۵

پر کترنے کو جو صیّاد نے چاہی مقراض	ہاتھ کٹتی تھی مرے حال پہ کیا ہی مقراض
رشتۂ عُمر کیا قطع سراسر اسنے ذوق	کھو سکی شمع کے دل کی نہ سیاہی مقراض (ذوق)

مِقراضہ ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) ایک قسم کا تیر جسکا پھل مقراض یعنی قینچی کی طرح دو شاخہ ہوتا ہے (۲) گُلتراش۔ گُلگیر ✣ (۳) ایک قسم کا حلوا جو تراش کر کھایا جاتا ہے

مُقرَّب ع۔ صفت:۔ (۱) نزدیک کیا گیا۔ قریب کیا گیا۔ بزرگی دیا گیا۔ (۲۔ اسم مذکر) وہ شخص جسے قُربت حاصل ہو۔ مصاحب۔ خاص دوست ہمراز۔ مُنہ چڑھا۔ مُنہ لگا۔ ناک کا بال ✣ محرمِ راز۔ ہمراز ✣

مقرّبِ بارگاہ ع + ف۔ اسم مذکر:۔ وہ شخص جسکو دربار میں آنے جانے کی اجازت ہو۔ باریاب حضُوری۔ بادشاہ کے پاس بیٹھنے والا۔ نزدیکی کا فخر رکھنے والا۔ معزز درباری

مُقرّر ع۔ صفت:۔ (۱) قرار کیا گیا۔ ٹھیرایا گیا (۲) چکایا گیا۔ کوتہ کیا گیا مُنقطع کیا گیا۔ بالقطع۔ (۳) مُتعین کیا گیا۔ مُعیّن۔ تعینات۔ مامُور (۴) معہُود۔ عہد کیا گیا۔ قول دیا گیا۔ اقرار مدار کیا گیا۔ (۵) ۔ تابع فعل) ضرُور بالضرُور بلاشُبہ۔ لاشک۔ یقیناً۔ بالیقین۔ بالتحقیق۔ لاکلام۔ شرطی ✤ ؎

مارا ہے پھانسی دیکے مجھے زُلفِ یارنے ہوگا عذابِ قبر مقرر تمام رات (آتش)

نشاطِ وصل کا حاصل مقرر ہجر کا غم ہے تلافی عیدِ اضحیٰ کی غمِ ماہ محرّم ہے (سالک)

اے صنم کل تک تو تجھ میں کج ادائی یہ نہ تھی ہے مقرر آج تُو غیروں کا بہکایا ہوا (کاشف)

آتش رشک میں وہ آج نہیں ہے تیزی خانۂ یار سے اغیار مقرر نکلے (عارف)

تھا شبِ وصل یہ احوال کہ ہر کھٹکے پر چونک پڑتا تھا کہ اب کے وہ مقرر آیا (معروف)

ساتھ اُس یار کے ہوں کیونکہ نہ اغیار مدام پاس ہوتے ہیں ظفر گُل کے مقرر کانٹے (ظفر)

تجھ سے وہ جو کُھلتے کُھلتے ہوگیا بند اے ظفر عشق پوشیدہ ترا اُس پر مقرر کُھلگیا (ایضاً)

تابِ رُخسار سے دالان ہے سارا روشن ہیں وہ بیٹھے ہوئے چلمن کے مقرر اندر (ایضاً)

ہوگئی مدت پھر اابتک نہ کچھ لیکر جواب ہاتھ سے قاصد کے خط میرا مقرر گر پڑا (امانت)

ہمسایوں میں کسی سے راہ اُنکو ہے مقرر پایا جو وقتِ فرصت بالائے بام پہنچے (اسیر)

مقرر غیر کے زانو میں لی اُس شوخ نے چٹکی ہمارے دل کو کوئی آج چٹکی میں مسلتا ہے (تصویر)

مُقرر آج کچھ دُشمن میں اُسمیں ساز ٹھیرا ہے جو دم بھر بھی مرے پہلو میں وہ مبازٹھیرا ہے (زکی)

شب حیا نے رُخصتِ بے پردگی اُسکو نہ دی ورنہ کُھل جاتا ترا پردہ مقرر چاندنی (مجنُوں)

یہ کہتی ہے اے داغ چتون تمہاری کہ تم چاہتے ہو مقرر کسی کو (داغ)

جو کر لیتے نہیں ہیں میرا نام وہ لکھینگے مجھے مقرر خط (ناظم)

مُقرّر کرنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ (۱) قرار دینا۔ ٹھیرانا۔ قائم کرنا۔ مُتعین کرنا جیسے تاریخ مقرر کرنا ؎ نرخ مقرر کرنا ؎

غُربت میں وطن گرچہ کیا میں نے مقرر اسیر بھی نہ نکلا میں غمِ بیوطنی سے (مُصحفی)

(۲) جگہہ دینا۔ نوکر رکھنا۔ اسامی دینا (۳) باندھنا۔ جاری کرنا۔ جیسے رُوٹی کپڑا مقرر کرنا۔ (۴) چکانا۔ قیمت کوتہ کرنا۔ (۵) لگانا۔ تشخیص کرنا۔ تجویز کرنا۔ جیسے ٹیکس مقرر کرنا۔ جمع مقرر کرنا ✤

مُقرّر ہونا۔ ا۔ فعل لازم:۔ (۱) ٹھہرنا۔ مُعیّن ہونا۔ قرار پانا ؎

ایکدن میں دلِ ہنگامہ طلب کیا بہلے چاہیئے حشر کئی روز مقرّر ہونا ✤ (سالک)

(۲) تعیّن ہونا۔ تعینات ہونا۔ نوکر ہونا۔ اسامی ملنا۔ (۳) تشخیص ہونا۔ لگنا۔ تجویز ہونا جیسے ٹیکس مقرر ہونا۔ (۴) چُکنا۔ کوتہ ہونا۔ مُنقطع ہونا (۵) معہُود ہونا

مُقرّرہ ع۔ صفت:۔ مقرر کردہ شدہ۔ قرار دیا گیا۔ قرار یافتہ۔ قائم کیا گیا۔ ٹھیرایا گیا ✤ معمُول باندھا گیا۔ تجویز کیا گیا۔ معمُولی ✤ معیّنہ ✤ مجوّزہ ✤

حسبِ دستُور۔ مروّجہ ✤

مقرّری ع۔ اسم مؤنث:۔ (پُورب) (۱) تقرّری (۲) معمُولی لگان۔ جمع۔ مُعاملہ۔ مالگُزاری۔ زرِ خراج (۳) معمُولی وظیفہ۔ عُلوفہ ✤ مُشاہرہ درماہہ ✤ طلب۔ تنخواہ۔ پیٹھا ✤

مقرُوض ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) قرض دیا ہوا۔ قرضہ۔ وام دادہ۔ آنا۔ اُدھار دیا ہوا۔ (۲) قرضدار۔ وہ شخص جسپر قرض ہو۔ دیندار۔ قرض گیرندہ مدیُون۔ وامدار۔ وہ شخص جسنے اُدھار لیا ہو ✤

مقرُوض ہونا۔ ا۔ فعل لازم:۔ قرضدار ہونا۔ دیندار ہونا۔ مدیُون ہونا ✤

مقرُون ع۔ صفت:۔ نزدیک کیا گیا۔ قریب۔ پاس۔ نزدیک ✤

مقسُوم ع۔ صفت:۔ (۱) تقسیم کیا گیا۔ بانٹا گیا۔ بانٹا ہوا۔ قسمت کیا گیا (۲۔ اسم مذکر۔ حساب) وہ عدد جسکو تقسیم کیا ہو۔ وہ عدد جو تقسیم کیا جائے (۳۔ اسم مذکر) حصّہ۔ بخرہ۔ بہرہ (۴۔ اسم مذکر) نصیب۔ بھاگ۔ تقدیر۔ مقدر۔ سرنوشت۔ پرالبد۔ رتی۔ کرم۔ بخت ✤

مقسُوم جاگنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ عو۔ اقبال یاور ہونا۔ نصیبا جاگنا۔ دن پھرنا۔ بخت کا بیدار ہونا۔ بن آنا ✤ دَور دَورا ہونا ✤

مقسُوم چمکنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ دیکھو (مقسُوم جاگنا) ؎

چشم بدوُور ہے آفاق میں آپکی دھوم چاہنے والوں کا کُوچے میں تمہارے ہجُوم
شہر اُلٹا ہے کہ ہوتا ہے کدھر فیضِ قدُوم نقشے کھنچنے لگے نقّاشوں کا چمکا مقسُوم
جمع خلقت سرِ بازار رہا کرتی ہے
بھیڑ در پر پسِ دیوار رہا کرتی ہے
([illegible])

مقسُوم علیہ ع۔ اسم مذکر:۔ بانٹنے والا عدد۔ وہ عدد جسپر تقسیم کیا ہو۔ قسمت کنندہ

مقسُوم کا لکھا۔ ا۔ اسم مذکر:۔ سرنوشت۔ نوشتۂ تقدیر۔ کرم لیکھ ✤ کرم ریکھا ✤

مُقشّر ع۔ صفت:۔ پوست کشیدہ۔ چھلکا اُتارا ہوا۔ چھیلا ہوا۔ پوست اُتارا ہوا

مَقصِد ع۔ اسم مذکر:۔ قصد کرنے کی جگہہ۔ وہ جگہہ جہاں کا ارادہ کیا جائے مقصُود۔ مُراد۔ مطلب۔ ارادہ۔ غرض۔ نیّت۔ عزم۔ منصُوبہ۔ منشا۔ منورتھ پریوجن ✤ ارتھ۔ معنی ✤ (اُردُو میں بفتح صادِ مہملہ غلط مستعمل ہے)

مقصد بر آنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ مطلب پُورا ہونا۔ مُراد حاصل ہونا ✤

مقصد ہونا۔ ا۔ فعل لازم:۔ کام بننا۔ مدعا حاصل ہونا ✤ مطلب بر آنا ✤

مُقصّر ع۔ صفت:۔ قصُور کرنیوالا ✤ کم رہنے والا ✤ تقصیر کرنیوالا۔ کوتاہی کرنے والا ✤

مقصُود ع۔ صفت:۔ قصد کیا گیا۔ ارادہ کیا گیا۔ مجازاً مطلب۔ مُراد۔ غرض۔ مدعا۔

مُنحصر رکھا گیا۔ موقوف رکھا گیا +

مقصُور ۔ع۔ صفت :۔ کم کیا گیا۔ قصر کیا گیا۔ چھوٹا کیا گیا +

مقصُورہ ۔ع۔ صفت :۔ (۱) کم کیا گیا۔ گھٹایا گیا۔ قصر کیا گیا۔ چھوٹا کیا گیا۔ (۲) وہ الف جسپر مد نہو +

مُقطّر ۔ع۔ صفت :۔ ٹپکایا ہوا۔ چُوآیا ہوا + قطرہ قطرہ کرکے ڈالا ہوا۔ بُوند بُوند کرکے ٹپکایا اور صاف کیا ہوا جیسے آبِ مقطّر +

مَقطَع ۔ع۔ اسم مذکر :۔ محلِّ انتہا و اتمام + غزل یا قصیدے کا آخری شعر جسمیں شاعر کا تخلّص واقع ہو۔ قدما مثلاً سعدیؔ، امیر خسروؔ وغیرہ اخیر شعر سے اوّل میں بھی تخلّص ڈالدیا کرتے تھے۔ کبھی کبھی فارسی و اُردو میں مطلع کو بھی مقطع بناڈالتے ہیں جیسے ؎

صائبا خجلتِ سائل بزمینم در کرد   بیزری کرد من اُنچہ بقارُون زرکرد (صائب)

ہم ہوئے تم ہوئے کہ میرؔ ہوئے   اُسکی زُلفوں میں سب اسیر ہوئے (میر)

مقطع کا بند ۔ا۔ اسم مذکر :۔ (۱) نظم کا اخیر بند جسمیں شاعر کا تخلّص آتا ہے (۲۔ مجازاً) شیخی باز کا وہ تکیۂ کلام یا فقرہ جو ہر بات کے بعد اپنی تعریف کی تائید میں خواہ مخواہ اور بلا موقع اظہارِ شیخی کے واسطے لایا جائے۔ وہ فخریہ کلام جو بار بار زبان پر لایا جائے (ہمارے تازہ محاورہ دانی نادافقیت سے یہاں بھی دھوکا کھایا) +

مُقطّع ۔ع۔ صفت :۔ (۱) بُریدہ شدہ۔ نائد اطراف تراشا ہوا۔ چھانٹا ہوا۔ زوائد سے پاک کیا گیا + قطع و بُرید یا تراش خراش سے سجایا گیا۔ (۲) ثقہ۔ مُہذّب۔ شائستہ۔ سنجیدہ۔ گمبھیر۔ متین + مُعتمد۔ قابلِ اعتماد +

مُقطّع ڈاڑھی ۔ا۔ اسم مؤنث :۔ شرع کے مُوافق قطع کی ہوئی ڈاڑھی ثقہ ڈاڑھی۔ بزرگانہ ریش۔ لمبی ڈاڑھی۔ ریش دراز +

مُقطّعات ۔ع۔ اسم مذکر :۔ (۱) چھوٹے چھوٹے ریشمی کپڑے۔ موٹے ریشم کے ٹکڑے + چھپے ہوئے کپڑے (۲) شعرہائے سُبک وزن و اشعارِ بحرِ رجز +

مَقعَد ۔ع۔ اسم مؤنث :۔ جائے نشستگاہ۔ پینڈی۔ پینڈا۔ گُد۔ اگاڑ۔ مبرز۔ دُبر۔ بھگون +

مُقعّر ۔ع۔ صفت :۔ قعر کیا گیا + گہرا۔ ڈونگا۔ کھودا ہوا۔ گڑھا +

مُقفّل ۔ع۔ صفت :۔ قفل لگا یا ہوا۔ تالا دیا ہوا۔ بند +

مُقفّل کرنا ۔ا۔ فعل متعدّی :۔ قفل لگانا۔ تالا بند کرنا۔ تالا دینا۔ جندرا مارنا

مُقفّیٰ ۔ع۔ صفت :۔ قافیہ کیا گیا۔ قافیہ دار۔ تُک بندی کیا گیا۔ مسجّع +

مُقلّب ۔ع۔ صفت :۔ بدلنے والا۔ پلٹنے والا۔ پھیرنے والا۔ ہٹا دینے والا +

مُقلِّبُ القلُوب ۔ع۔ صفت :۔ دلوں کو پھیر دینے والا۔ دلوں کو پلٹ دینے والا + ارادہ بدل دینے والا۔ خدا تعالیٰ +

مُقلّد ۔ع۔ صفت :۔ (۱) تقلید کرنے والا۔ کسی قول پر دلیل کے بغیر عمل کرنیوالا (۲) پَیرو۔ مُرید۔ مُعتقد۔ مُسلمانوں کا وہ فرقہ جو چاروں اماموں کو مانتا ہے۔ غیر مُقلّد کا نقیض +

مقلُوب ۔ع۔ صفت :۔ (۱) پلٹا گیا۔ اُلٹا کیا گیا۔ اُلٹا ہوا (۲) علم بیان کی ایک صنعت کا نام جسکی عبارت اُلٹی سیدھی یکساں پڑھی جائے +

مقلُوبِ بعض ۔ع۔ اسم مذکر :۔ (علمِ بیان) وہ صنعتِ مقلُوب جسمیں کہیں کہیں کے کہیں حرُوف ملا کر عبارت موزُوں کرلیں جیسے رشک سے شکر بن سکتا ہے۔

مقلُوبِ کُل ۔ع۔ اسم مذکر :۔ (علمِ بیان) وہ صنعتِ مقلُوب جسمیں لفظ کی تبدیلی باترتیب ہو جیسے تاب بات۔ حُور رُوح۔ ناتھ تھان وغیرہ ؎

قاتل کو دیکھکر نہ رہی تاب بات کی (سالک)

مقلُوبِ مُستوی ۔ع۔ اسم مذکر :۔ (علمِ بیان) وہ صنعتِ مقلُوب جسمیں لفظ یا کلام کو تمام و کمال اُلٹ کر پڑھ سکیں اور ہر طرح وُہی عبارت یا لفظ بنجائے مثلاً درد۔ داد۔ دید۔ نُون میم۔ قلق + شاباش۔ کاواک۔ تارات + مُراد سے دارم + برآید یارب وغیرہ ؎

دردِ دل سے لُوٹتا ہُوں میر اُسکو درد ہے   ہُوں میں حریفِ دردجس پہلُو پہ اُلٹو درد ہے (ذوق)

رات یہ گرم زورِ دردو قلق   قلق و دردو روزِ مرگ ہے تار (ہوشیار)

مِقناطیس ۔یُونانی (دراصل مغناطیس تھا) اسم مذکر :۔ چمک پتھر۔ سنگِ آہن رُبا۔ ایک قسم کا پتھر جو اپنی کشش سے لوہے کو اُٹھا لیتا ہے +

مِقنَعَہ ۔ع۔ اسم مذکر :۔ ایک عرض کی باریک چادر۔ مجازاً بُرقع یُمنہ پر ڈالنے کا کپڑا۔ نِقاب۔ گھُونگٹ۔ جیسے اُٹھاؤ میرا مقنعہ میں گھر سنبھالوں اپنا۔ (یہ لفظ بفتح میم غلط مشہُور ہے بلکہ عوام تو اسکو کھنا بولتے ہیں اور بعض لوگ سہرے سے بھی مُراد لیا کرتے ہیں) +

مِقوَد ۔ع۔ اسم مؤنث :۔ تاگا۔ ریسمان۔ رسّی۔ ڈوری۔ پالہنگ + جہاز کی رسّی کشتی کا رسّا +

مقُولہ ۔ع۔ اسم مذکر :۔ بات۔ کہاوت۔ قول۔ بچن۔ کہن۔ سخن۔ ضرب المثل + دُوسرے کا قول +

مُقوّی ۔ع۔ صفت :۔ قوّت دینے والا۔ طاقت بخشنے والا +

مُقوّیِ باہ ۔ع۔ اسم مؤنث :۔ وہ دوا جو باہ کو قوّت بخشے۔ شہوت بڑھانے والی دوا +

مُقَوِّیِٔ بدن ع - اسم مؤنث :- جسم کو قوت بخشنے والی دوا +

مُقَوِّیِٔ دِل ع + ف - اسم مؤنث :- دل کو تقویت بخشنے والی دوا +

مُقَوِّیِٔ دماغ ع - اسم مؤنث :- دماغ کو تقویت دینے والی دوا +

مُقَوِّیِٔ معِدہ ع - اسم مؤنث :- معدے کو قوت دینے والی دوا - ہاضمہ بڑھانے والی دوا +

مقہُور ع - صفت :- قہر کیا گیا - وہ شخص جسپر بادشاہ یا خدا کا غضب نازل ہوا ہو - معتوب + مردُود - راندۂ درگاہ +

مُقِیٔ ع - صفت :- قے لانے والی دوا - قے آور +

مِقیاس ع - اسم مذکر :- اندازہ + وہ آلہ جس سے کسی چیز کا اندازہ کریں + گھڑی کی سُوئی + کیل - پیمانہ +

مِقیاسُ الحرارت - ع - اسم مذکر :- گرمی معلوم کرنے کا آلہ - گرمی ناپ تھرمامیٹر

مِقیاسُ الماء ع - اسم مذکر :- پانی ناپنے کا آلہ - بِنسال - پانی ناپ - وہ آلہ جس سے پانی کے اُتار چڑھاؤ کا اندازہ کیا جاتا ہے +

مِقیاسُ الموسم ع - اسم مذکر :- رُت یا موسم کی حالت دریافت کرنے کا آلہ - بیرومیٹر + ہوا کا وزن یا موسم کے تغیر و تبدل معلوم کرنے کا آلہ +

مِقیاسُ الہوا - ع - اسم مذکر :- ہوا ناپ - وہ آلہ جسکے ذریعہ سے ہوا کی رطُوبت - طُوفان کی علامت وغیرہ معلوم کی جاتی ہے +

مُقَیَّد - ع - صفت :- قید کیا گیا + پابند - قیدی - بندھوا - اسیر +

مُقَیَّش - ا - اسم مذکر :- تارہائے زر و نقرہ - چاندی یا سونے کے تار - وبٹا ہوا تار - بادلہ ؎

آنچلوں سے کہو مُقَیّش کہاں جھڑتا تھا کب دوپٹہ یہ مری طرح گرا پڑتا تھا - (مومن)

چاہئیے مُقیّش اُس مہ رُو کی چوٹی کیلیٔے　چرخِ گرداں پر اُسلئے خورشید تارِ زر ہیں کھینچ (ناسخ)

گوٹا کناری بادلہ مقیّش کے سوا　تھے چار تولے موتی جو تو لا ازار بند (نظیر)

(۲) تمامی - زری - تاش - زربفت - سونے چاندی کے تاروں کا بُنا ہوا کپڑا ؎

وہ فیلوں کی اور میگ ڈمبر کی شان　جھلکتے وہ مقیّش کے سائبان
کَسے اُسپہ کَسنے وہ مُقیّش کے　کہ جُھولوں ہیں تھے جسکے موتی لگے
اور ایک اوڑھنی جالی مقیّش کی　پڑی چاندنی سی مہ عیش کی
(میرحسن)

(اِس لفظ کی اصل میں فرہنگ نویسوں نے بڑی بڑی رائیں لگائی ہیں کسی نے آنکھیں بند کرکے عربی لکھدیا ہے اور جو اِسکا مادّہ قرار دیا ہے وہ بالکل عربی معانی کے مُخالف ہے - بعض تُرکی ہی لکھ گئے ہیں - جونسن جیسے محقق نے بھی اسے عربی لکھکر دھوکا

کھایا ہے اور اِسکی وجہ بڑی یہ ہے کہ بعض فارس کے شعراء نے اہلِ ہند کا تتبع کرکے اُسے بتغییرِ حرکات یعنی مُقَیَّش باندھ دیا ہے یہ لفظ حقیقت میں ہندی ہے اُردو والوں نے فصاحتِ کلام کے خیال سے کاف کو قاف سے بدل لیا ہے اور ایسا فارسی زبان میں بھی پایا جاتا ہے - مثلاً قلاقند اصل میں کلاکند تھا - قلابازی اصل میں کلابازی تھا - قندھار اصل میں کندھار تھا - چنانچہ ہمارے ایک دوست نے جو مرضِ تحقیق کے بیمار اور ایک بہت بڑے لائق آدمی ہیں ہمکو لکھا تھا کہ اسکی اصل کش بمعنی کرن یعنی شعاع اور کیش بمعنی بال ہے - بیشک یہ مادّہ قابلِ تسلیم ہے کیونکہ کیش زبان سنسکرت میں بالوں کو کہتے ہیں مگر لفظ کش کا پتا کسی سنسکرت ڈکشنری میں نہیں ملا - پنڈتوں کے مؤلفہ کوشوں میں ہمنے دیکھا - اہلِ فرنگ کی سنسکرت ڈکشنریوں میں ہمنے ڈھونڈھا لیکن کہیں اسکا سُراغ نہیں چلا - اگرچہ ہمارے دوست نے بھی کسی پنڈت سے ہی معلوم کیا ہے مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پنڈت صاحب نے صرف اپنے تبحّر کے اعتبار سے بلا تحقیق فرمادیا ہے بہرحال اسکی ہندی اور لفظ کیش سے مرکب ہونے میں کچھ شُبہ نہیں گو اوّل لفظ ابھی تک زیرِ تحقیق ہے اور عجب نہیں کہ وہ حرفِ میم म ہو کیونکہ سنسکرت میں اِس مُفرد حرف کے معنی چاند کے بھی آتے ہیں پس چاندی کے تار کے معنی ہوگئے لیکن اس سے بھی بہتر یہ مادّہ خیال میں آتا ہے کہ اوّل کا لفظ ماکشِک माक्षिक ہوگا کیونکہ اسکے معنی زبانِ سنسکرت میں دھاتی چیز کے آتے ہیں اور اسی وجہ سے سُورن ماکشک सर्णमाक्षिक سونے کا یعنی سُنہری اور رُوپ ماکشک रूपमाक्षिक چاندی کا یعنی رُپہلی کہلاتا ہے پس اوّل سُورن یا رُوپ کا لفظ حذف ہوگیا پھر کثرتِ استعمال سے ماکشک کا آخری کاف گر کے ماکش مُطلق سونے یا چاندی یعنی چمکدار دھات کے معنی میں رہا اور رفتہ رفتہ وہی ماکش مکش ہوا پھر مکیش ہوگیا اِس صورت میں لفظ کیش بمعنی بال سے مرکب کرنے کی بھی چنداں ضرورت نہ رہی اور یہی قرینِ قیاس معلوم ہوتا ہے ہمارے مولانا آزاد اس لفظ کی نسبت اپنے رسالہ سُخندانِ پارس میں اِسطرح تحقیق فرماتے ہیں کہ "یہ لفظ دراصل سنسکرت میں مَیکُش کیش मयखकेश تھا - اِسمیں مَیکُش मयख سُورج کی کرن اور کیش केश بال - دونوں ملکر موٹے شعاعی ہوگئے - تعجب ہے مُحقّقِ ہند صاحبِ بہارِ عجم سے کہ وہ اسے عربی کا لفظ مان کر کہتے ہیں کہ مُقَیّش ہے لیکن یہ نہیں لکھتے کہ عربی میں اِسکا ماخذ اور اصل کیا ہے - صاحبِ غیاثُ اللغات اِسکا حوالہ لکھتے اور توضیح میں اِن سے زیادہ زور دیتے ہیں - جب اصل نہیں تو زور کیا چل سکتا ہے" واللہ اعلم بالصواب) +

مُقَیَّشی - ا - صفت :- چاندی یا سونے کے تاروں کا + بادلہ کا + تمامی کا + زری کا - تاش کا +

مقیشی گوکھرو - ا - اسم مذکر :- ایک قسم کا باریک گوکھرو جو صرف تاروں کو

مقی

موثر کرنا پایا جاتا ہے ۔

مُقیم ع ۔ صفت :۔ (۱) اِقامت کرنے والا ۔ رہنے والا ۔ ٹھہرنے والا ۔ فروکش ہونے والا ۔ اُترنے والا ۔ قیام پذیر ۔ منزل گزیں ۔ (۲) ۔ ہ ۔ اسم مذکر) وہ شخص جو کسانوں اور باغبانوں کی سبزی ترکاری پھل پھول وغیرہ آڑتی کے طور پر نیلام کر کے فروخت کرتا ہے ۔ سبزی کا تھوک فروش ۔

مُقیم ہونا ۔ ہ ۔ فعل لازم : ٹھہرنا ۔ اِقامت کرنا ۔ فروکش ہونا ۔ رہنا ۔ اُترنا ۔ بسنا

مَکّا ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ (گنوار) مکئی ۔ بڑی جوار ۔

مُکّا ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ مُشت ۔ گھونسا ۔ ڈُک ۔ دھموکا ۔

مُکّا چلنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ ڈُک چلنا ۔ گھونسوں کی لڑائی ہونا ۔ گھوسم گھاسا ہونا

مُکّا سا لگنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ ایک صدمہ سا گزرنا ۔ دل پر چوٹ لگنا ۔

مُکّا سا مارنا یا لگانا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ ایک صدمہ سا پہنچانا ۔ دل پر صدمہ سا گزارنا ۔ دل پر چوٹ لگانا ۔

جبکہ وہ دستِ حنا بستہ مجھے آتا ہے یاد ۔ کوئی مُکّا سا کلیجے پہ لگے ہے مارنے (معروف)

مُکّا لگنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ گھونسا لگنا ۔ دھموکا لگنا ۔ ضرب لگنا ۔ صدمہ پہنچنا ۔ آنچ پہنچنا

مُکّا لگانا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ (دیکھو مُکّا مارنا) ۔

مُکّا مارنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی : مُشت زنی کرنا ۔ ڈُک لگانا ۔ گھونسا سی کرنا ۔

مُکابَرہ ع ۔ اسم مذکر :۔ (۱) غرور ۔ گھمنڈ ۔ شیخی ۔ (۲) لڑائی جھگڑا ۔ قضیہ ٹنٹا ۔ (۳) مُقابلہ ۔ مُجادلہ ۔

مَکاتِب ع ۔ اسم مذکر :۔ مکتب کی جمع ۔ بہت سے مکتب یا مدرسے ۔

مُکاتَبَت ع ۔ اسم مؤنث :۔ باہم خط و کتابت کرنا ۔ کارسپانڈنس چٹھی پتری ۔ مُراسلت ۔ خط و کتابت ۔ لکھت پڑھت ۔

مَکّار ع ۔ صفت :۔ مکر کرنے والا ۔ فریبی ۔ دغاباز ۔ چھلیا ۔ عیار ۔ نیلسوف ۔ متفنی ۔ دھوکے باز ۔ ٹھگ ۔ بھگلیا ۔ جھوٹا ۔ منافق ۔ دو بھیبیا ۔ بھروپیا ۔ پاکھنڈی ۔

مَکارِم ع ۔ اسم مذکر :۔ مکرمت کی جمع ۔ بزرگیاں ۔ نوازشیں ۔ عنایتیں ۔ مہربانیاں ۔ محاسن ۔ قابلِ تعریف کام ۔ اوصافِ حمیدہ ۔ خوبیاں ۔

مَکّارہ ع ۔ اسم مؤنث :۔ مکر کرنے والی عورت ۔ فریب کرنے والی ۔ عیارہ ۔

مَکّاری ع ۔ اسم مؤنث :۔ فریب ۔ دغابازی ۔ عیاری ۔ دھوکے بازی ۔ چالاکی ۔ پاکھنڈ ۔ چترائی ۔ چلتر بازی ۔

مُکاشَفَت ع ۔ اسم مؤنث :۔ راز کا آشکارا کرنا ۔ بھید کھولنا ۔ اِنکشاف ۔ اظہار ۔ افشا ۔ افشائے راز ۔ امورِ غیبی کا انکشاف ۔ معلوماتِ اسرارِ غیب ۔

مکت

مُکاشَفہ ع ۔ اسم مذکر :۔ انکشافِ اسرار ۔ رازوں کا اظہار ۔ ولی اللہ کو امورِ غیبی کا معلوم ہو جانا ۔ کشف ۔ کرامات ۔

مُکافات ع ۔ اسم مؤنث :۔ (از کفی) باہم برابر ہونا ۔ عوض ۔ عوضہ ۔ بدلا ۔ تاوان ۔ ڈنڈ ۔ اجر ۔ جزا ۔ پاداش ۔ سزا ۔ کرنی کا پھل ۔ انتقام ۔

عاشق ہوئے ہیں آپ بھی اک اور شخص پر ۔ آخر ستم کی کچھ تو مُکافات چاہیئے (غالب)

ترک کرنی تجھے اے شوخ ملاقات نہ تھی ۔ گُنہِ عشق کی میرے یہ مُکافات نہ تھی (رند)

(یہ مصدر حاصل مصدر کے معنی میں بھی مستعمل ہے) ۔

مُکافات مِلنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ سزا ملنا ۔ کیئے کو پہنچنا ۔ پھل پانا ۔

غیر نے کی جو بُرائی تو بھلائی ٹھیری ۔ یہ ملی ہے عملِ بد کی مُکافات نئی (داغ)

مُکالَمہ ع ۔ اسم مذکر :۔ ہم کلامی ۔ گفتگو ۔ بات چیت ۔ زبانی سوال و جواب ۔ ناٹک ۔ ڈراما

مَکان ع ۔ اسم مذکر :۔ گھر ۔ مسکن ۔ رہنے کی جگہ ۔ خانہ ۔ مقامِ بود و باش ۔

اے ضعف دیکھ بھال کے مجھکو گرائیو ۔ غیروں کے بھی مکان قریب اُس مکاں کے ہیں (رشا داں)

(۲ ۔ مجازاً) اہلِ خانہ جیسے تمہارے مکان میں خیریت ہے ۔

مکان بدلنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ تبدیلِ مقام کرنا ۔ جگہ بدلنا ۔ ایک جگہ سے تبدیلِ ہوا کے واسطے دوسری جگہ یا مکان میں جانا ۔

کچھ بھی مزاج تیرا اے بدگمان بدلا ۔ تیرے مریضِ غم نے سو جا مکان بدلا (جرأت)

مکان بیٹھنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ بارش کے سبب مکان گرنا ۔ مینہ سے گھر کا گر پڑنا وغیرہ

اے ظفر بارشِ گریہ ترا کیا طوفان ہے ۔ آج اُس کوچے میں کتنے ہی مکان بیٹھے ہیں (ظفر)

مکان دار ع + ف ۔ اسم مذکر :۔ مالکِ مکان ۔ گھر کا مالک ۔ گھر والا ۔

مکان دینا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ (۱) گھر کو کرایہ پر دینا ۔ گھر کو مانگے دینا ۔ (۲) ٹھہرانا ۔ اتارنا ۔ ٹکانا ۔ جیسے سرائے میں بھٹیاری کا کسی کو مکان دینا ۔

مکان لینا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ (۱) گھر کرایہ لینا ۔ گھر مانگے لینا ۔ (۲) مکان خریدنا ۔ گھر مول لینا ۔

مکانات ع ۔ اسم مذکر :۔ مکان کی جمع ۔ بہت سے گھر ۔ حویلیاں ۔

مَکائد ع ۔ اسم مذکر :۔ مکیدہ کی جمع ۔ مکر ۔ فریب ۔ چھل بل ۔ مُغالطہ ۔ بداندیشیاں

مُکت یا مُکتی ہ ۔ اسم مذکر :۔ سنسکرت (مُکتی) نجات ۔ مغفرت ۔ رہائی ۔ چھٹکارا ۔ موکش ۔ بخشش ۔ آواگون سے رہائی ۔

مُکت پانا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ نجات حاصل کرنا ۔ چھوٹنا ۔ چھٹکارا پانا ۔ رہائی پانا ۔ مخلصی ہونا ۔ نجات پانا ۔ آزاد و بےفکر ہونا ۔

مکت

مُکت داتا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ نجات دہندہ۔ شفیع۔ شفاعت کنندہ +

مُکت ہونا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ نجات ہونا۔ مخلصی ہونا۔ مغفرت ہونا +

مُکتا۔ ہ۔ صفت:۔ بہت سا۔ من مانتا۔ کافی۔ بخوبی۔ بافراط۔ بکثرت +

مُکتا۔ س۔ اسم مذکر:۔ موتی۔ دُر۔ مروارید۔ گوہر +

مَکتب۔ ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) لکھنے کی جگہ + کتاب پڑھنے کی جگہ۔ مدرسہ سال۔ پاٹ شالا۔ اسکول۔ دبستان۔ (۲۔ پُورب) وہ تقریب جو بچّے کے اوّل ہی اوّل پڑھنے کو بٹھانے میں کی جاتی ہے + تقریبِ بسم اللہ۔ رسمِ مکتب نشینی ؎

جز شیر اور کچھ نہیں انکی غذا ابھی نے گھٹنیوں چلے ہیں نہ مکتب ہوا ابھی (دبیر)

مکتب پڑھانا۔ ۱۔ فعل متعدی:۔ مُلّاگری کرنا۔ مدرسہ میں تعلیم دینا۔ لڑکوں کو پڑھانا

مکتب خانہ۔ ع + ف۔ اسم مذکر:۔ (۱) لڑکوں کے پڑھانے کی جگہ۔ مکتب گاہ دبستان۔ پاٹ شالا۔ سال۔ مدرسہ۔ اسکول۔ تعلیم گاہ (۲۔ قمارباز) جُوا کھیلنے کی جگہ۔ وہ مکان جسمیں قماربازی ہو۔ پنڈت خانہ (بعض لوگوں کی رائے ہے کہ یہاں خانہ مکتب کا مزید علیہ ہے۔ کیونکہ مکتب خود اسمِ ظرف ہے لیکن یہ انکی غلطی ہے کس لیئے کہ لفظ گاہ اور خانہ کلماتِ مصدریہ ہیں جسطرح اُردو میں پن۔ پنا وغیرہ آتا ہے پس اس صورت میں یہ لفظ زائد نہیں ہے) +

مُکتسِب۔ ع۔ صفت:۔ (۱) کسب کرنے والا۔ اپنی کوشش سے حاصل کرنے والا اکتساب کرنیوالا (۲۔ قانون) فائدہ اُٹھانے والا۔ نفع حاصل کرنے والا +

مُکتفی۔ ع۔ صفت:۔ کافی کرنے والا۔ بس کرنے والا۔ کافی۔ وافی +

مَکتُوب۔ ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) لکھا ہوا۔ لکھا گیا۔ مرقوم۔ خط۔ چٹھی۔ مراسلہ (۲۔ اسم مذکر) خطوط کا طُومار۔ یا ایک لمبا کاغذ۔ بہت سے اکٹھے خط جو لڑکوں کو پڑھانے کے واسطے جوڑ دیتے ہیں۔ ترسُّل +

مکتُوب الیہ۔ ع۔ اسم مذکر:۔ جسکو خط بھیجا گیا ہو۔ وہ شخص جسکے نام خط جائے کاتب کا نقیض + چٹھی پانے والا +

مکتُوم۔ ع۔ صفت:۔ پوشیدہ۔ چھپا ہوا۔ مخفی۔ مجازاً۔ راز۔ بھید +

مُکٹ یا مُکُٹ۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ مَوَر۔ تاج۔ دیہیم۔ افسر۔ اِکلیل۔ عصابہ + وہ کُلاہ یا تاج جو ہندوؤں میں دُولہا کے سر پر رکھتے ہیں +

مُکٹا۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ پُوجا کرنے کی ریشمی دھوتی۔ پیتمبر +

مُکث۔ ع۔ اسم مذکر:۔ تامُّل۔ دیر۔ توقف۔ وقفہ۔ ڈھیل۔ ہچر مچر۔ تاخیر۔ سہل انگاری۔ التوا + انتظار +

مُکَدَّر۔ ع۔ صفت:۔ (۱) کدورت آمیز۔ گدلا۔ مُنغّص۔ دُھندلا۔ میلا۔ جو صاف نہو (۲) ملُول۔ ناراض۔ غمگین۔ رنجیدہ ؎

مکر

بن مکدّر جو کبھی مسجدِ جامع میں گیا مری پرچھائیں سے ہو جائینگے پتھر میلے (مصحفی)

جائے ہے بزم میں گو بارہ کو تہ ہووے کہ کو خوش آئے اگر طبع مکدّر ہووے (میر سوز)

مَکَر۔ س۔ اسم مذکر:۔ (۱) گھڑیال ایک دریائی جانور کا نام جو شیرِ دریا ہے۔ ناکُو۔ نہنگ اور مگرمچھ کہلاتا ہے (۲) آسمان کے دسویں بُرج کا نام جسکی دُم مچھلی سے اگلے پاؤں گردن اور سر ہرن سے مُشابہ ہے یعنی اس طرح پہ ستارے واقع ہوتے ہیں جنکی یہ صورت بنگئی ہے۔ ۲۱۔ دسمبر کو اسمیں سُورج داخل ہوتا ہے۔ عربی میں اُسے جدی۔ فارسی میں بُزغالہ کہتے ہیں۔ کیونکہ اُنکے نزدیک وہ پہاڑی بکری کے بچّہ سے مُشابہ ہے +

مکر منڈل یا چکّر۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ خط جدی +

مَکر۔ ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) دھوکا۔ فریب۔ دغا۔ کید۔ چھل۔ بُتا + حیلہ۔ بہانہ ؎

اہلِ دم ہیں کی اور خصلت طرزِ دنیا اور ہے مکر ان شیر دلوں سے کب ہو سکتا ہے روباہ کا (اسیر)

(۲) تلبیسِ لباس۔ بہرُوپ بھیس۔ بھگل۔ پاکھنڈ (۳) کذب۔ جُھوٹ خلافِ واقع۔ (۴) ریا۔ نفاق۔ دورنگی (۵) چالاکی۔ عیّاری۔ چال +

مکر چاندنی۔ ۱۔ اسم مؤنث:۔ پچھلی رات کی ملگجی یا دُھندلی چاندنی جو صُبح ہو جانے کا دھوکا دیتی ہے۔ صُبحِ کاذب۔ جُھوٹی چاندنی ؎

ریشِ سفید شیخ میں ہے ظلمتِ فریب اس مکر چاندنی پہ نہ کرنا گُمانِ صبح (ذوق)

جیخو شبِ وصالِ عدو ہیں وہ مست ہے اب مکر چاندنی جو کھلی بھی تو کیا کھلی (داغ)

مکر چکر۔ ۱۔ اسم مؤنث:۔ دغا و فریب۔ حیلہ و بہانہ۔ دھوکا دھڑی۔ چھل بتّا فند فریب۔ جیسے کسی کے مکر چکر میں نہ آؤ (چتر بھیلی)۔ مکر چکر کی کہانی آدھا تیل آدھا پانی۔ یعنی فریب کی باتوں میں آدھا جُھوٹ آدھا سچ ہوتا ہے +

مکر کرنا۔ ۱۔ فعل متعدی:۔ بھگل گانٹھنا۔ فریب کرنا۔ دھوکا دینا۔ پاکھنڈ کرنا

مُکرانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ سچّے کو جُھوٹا بنانا۔ چندرانا۔ جُھوٹا یا باطل ثابت کرنا۔ جُھٹلانا +

مُکر جانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) انکار کر جانا۔ مُنکر ہو جانا۔ قول سے پھر جانا۔ لوٹ جانا۔ نٹ جانا ؎

مکر جانے کا قاتل نے مرے کیا ڈھب نکالا ہے حشر کو پُوچھتا ہے کِسنے اسکو مار ڈالا ہے (میر سوز)

کاہے کو گھورتا ہے ظالم کچھ لیکے تراُ مکر گئے ہم + + (ءِ)

دادخواہی سے قیامت میں ہوا کچھ نہ حصُول میں تو پہلے ہی سمجھتا تھا مکر جائینگے (صابر)

وہ پردہ ستم ہے پہ وہ کرجاتے ہیں کیسے گر کیجے گلا صاف مکر جاتے ہیں کیسے (شہیدی)

ہم نہیں وہ جو کریں خُون کا دعوےٰ تجھسے بلکہ پُوچھیگا خدا بھی تو مکر جائینگے (ذوق)

مکر

کہا تھا مجھے کل تجھے وہ نگی چھٹی ۔۔۔ کروں کیا جواب یوں مکر جائے اتوں (رنگین)

غضب ہے انتظارِ وعدۂ حشر ۔۔۔ یہیں کہکر مکر جائے تو اچھا (داغ)

(۲) بے لوٹ ہوجانا - مال مارلینا - بے ایمانی کرجانا - امانت میں خیانت کر بیٹھنا - دوسرے کا مال دبا بیٹھنا ٥

آڑے ہاتھوں ہیں اُنہیں دیکھو تو کیا لیتا ہے جو ۔۔۔ دل تو اک دن وہ مرا لیکے مکر جائیں کہیں (مصحفی)

جو دل لینا ہے تو شاہد ابھی لے لو ۔۔۔ کہ تمکو ہے مکر جانے کی عادت (مجروح)

نہیں کچھ وہ داد و ستد کے کھرے ۔۔۔ نہ دینا انہیں دل مکر جائینگے (؍؍)

مُکَرَّر - ع - تابع فعل :- دوبارہ - بارِ دیگر - پھر +

مُکَرَّر سِکَرَّر - ا - تابع فعل :- دوبارہ تبارا + باربار - کئی بار - کئی کئی دفعہ - پھر پھر کر - پھر پھر کر +

مُکَرَّم - ع - صفت :- عزت دیا گیا - بزرگی کیا گیا - قابلِ تعظیم - بزرگ - معظّم - محترم - معزّز + کرمفرما - عنایت فرما +

مُکَرَّمِ بندہ - ع + ف - اسم مذکر :- جنابِ من - حضرت سلامت - جنابِ والا - بزرگوں کا القاب + بندہ پرور - بندہ نواز +

مَکرُمَت - ع - اسم مؤنث :- بزرگی - نوازش - عنایت - مہربانی - عظمت +

مُکرنا - ہ - فعل لازم :- (۱) اپنے قول سے پھرنا - اقرار سے انکار کرنا - جھوٹ بولنا

بوسہ گر لیتے تو کھاتے ہاں قسم ۔۔۔ راستی سے کیا مکرنا تھا ہمیں (نسیم دہلوی)

حشر میں آپ نہیں قول کے سچے کیا خوب ۔۔۔ اُنگلیاں اُٹھینگی وہ آئے مکرنیوالے (راسخ دہلوی)

(۲) بے لوٹ ہونا - بے ایمانی کرنا ٥

بوسہ لیکر جو مکرتا ہوں تم کہتا ہے وہ شوخ ۔۔۔ شاعری کا ہے اثر جھوٹ کی عادت گئی (لا اعلم)

مَکرُوہ - ع - صفت :- (۱) کراہت کیا گیا - کریہ - نفرت انگیز (۲) گھناؤنا - بھونڈا - زشت - بُرا - بدنما - ناپسند - نامرغوب (۳ - اسم مذکر) قابلِ کراہت چیز - مذہباً ناجائز چیز - وہ چیزیں جو بعض اماموں کے نزدیک حلال - بعض کے نزدیک ناجائز یا کریہ ہیں +

مکروہِ تحریمیہ - ع - اسم مذکر :- وہ مکروہ جو قریب بحرام ہو - بالکل ناجائز +

مکروہات - ع - اسم مؤنث :- (مکروہ کی جمع) (۱) وہ چیزیں جنسے کراہت آئے - نفرت انگیز چیزیں - گھناؤنی چیزیں (۲) واہیات - بیہودہ کام یا باتیں - دُنیوی بکھیڑے - جھگڑے بکھیڑے - دنیوی مخمصے ٥

روز و شب پیشِ نظر رہتے ہیں کیوں مکروہات ۔۔۔ زندگانی ہے کہ خوابِ پریشان کوئی (زکی)

مُکرِی - ہ - اسم مؤنث :- کہہ مکری - ایک قسم کی ہندی چو مصرعی پہیلی جسکے دو مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہیں - اسکے اول تین مصرعوں میں جو بیان ہوتا ہے وہ عاشق پر صادق آتا ہوا معلوم دیتا ہے مگر اخیر مصرع میں قائل ایک

مکڑ

ایسا مضمون لاتا ہے جو اُن سب کو اُلٹ دیتا ہے - اسکے موجد حضرت امیر خسرو دہلوی ہیں جنہوں نے عورتوں کی زبان سے اس قسم کی باتیں بیان کی ہیں - اہلِ قلعہ انکو سکھیاں بھی کہتے ہیں کیونکہ اخیر مصرعوں میں ہمیشہ سکھی کا لفظ آتا ہے

مثلاً - وابن موکو چین نہ آوے ۔۔۔ وہ میری تِس آن بجھاوے
ہے وہ سب گُن بارہ بانی ۔۔۔ اے سکھی ساجن نا سکھی پانی (خسرو)

دیگر - آپ ہلے اور موہے ہلاوے ۔۔۔ واکا ہلنا مورے من بھاوے
ہل ہلا کے جبیو نسنا چاہ ۔۔۔ اے سکھی ساجن نا سکھی پنکھا (خسرو)

دیگر - اونچی اٹاری پلنگ بچھایو ۔۔۔ میں سوئی میرے سِر پر آیو
کھل گئیں انکھیاں بھئی آنند ۔۔۔ اے سکھی ساجن نا سکھی چند (خسرو)

دیگر - وہ آوے تب شادی ہوے ۔۔۔ اُس بن دُوجا اور نہ کوے
میٹھے لاگیں واکے بول ۔۔۔ اے سکھی ساجن نا سکھی ڈھول (خسرو)

مُکرِیاں - ہ - اسم مؤنث :- مکری کی جمع - کہہ مکریاں - سکھیاں +

مَکڑ - ہ - اسم مذکر :- (۱) بڑی مکڑی - مکڑی کا نر - نر مکڑی - عنکبوتِ کلاں - عربی میں خدرنق - فارسی میں دیوپا کہتے ہیں جیسے سومن کا مکڑ اُسپر بیٹھا مکڑ - سی بھی بھر کھائے تو کتنے دنوں میں کھائیگا - (۲ - تشبیہاً) لمبی لمبی ٹانگوں کا اور دبلا پتلا آدمی جیسے حاجی مکڑ اٹھا لائے لکڑ +

مکڑا کر چلنا - ا - فعل لازم :- اینٹھ کر چلنا - اترا کر چلنا - ٹیڑھا ہو کر چلنا ٥

بہت ہر ایک سے مکڑا کے چلے تھا کالا ۔۔۔ ہو گیا دیکھ تری زلفِ سیہ فام سفید (یقین)

کیوں نہ افعی چلے ہر ایک جگہ مکڑا کر ۔۔۔ نہ پڑا اسکو تری زلفِ سیہ فام سے کام (سودا)

مکڑانا - ہ - فعل متعدی :- اترانا - غرور کرنا - نخوت کرنا - دماغ کرنا - آپ کو دُور کھینچنا - کج وضعی اختیار کرنا - ملاقات کو باعثِ ننگ و عار جاننا + مکث کرنا - رُکنا ٥

میرے رُکنے سے یہ چتون میں کہا ۔۔۔ بس جی بس اب آپ نہ مکڑائیگا (جرأت)

مکڑنا - ہ - فعل لازم :- اینٹھنا - اکڑنا + کنارہ کرنا - کھینچنا - مکث کرنا ٥

بے طلب ہو جو وصال اُسمیں مزا ہی کیا ہے ۔۔۔ کچھ مکڑتے رہو کچھ غیر ہوسناک رہے (ظہیر)

مکڑی - ہ - اسم مؤنث :- مکڑ کی مادہ - مکڑ کی مادین - عنکبوت - مگس گیر - کلاش - تارتنگ - ایک قسم کے کیڑے کا نام جو مکھیاں پکڑکر کھاتا اور اپنے لعاب سے جالا تنتا ہے (اصل میں مکھڑی تھا یعنی مکھی پکڑنے والا کیڑا) ٥

پھوہڑ سے مکڑی بھلی جو جالا دیوے پور ۔۔۔ سُور کھ سے گدھا بھلا جو بوجھ پہنچائے دُور (دوہا)

مکڑی کا جالا - ہ - اسم مذکر :- (۱) تارِ عنکبوت + وہ سفید جھلی سا مکڑی کا گھر جسمیں اُسکے انڈے رہتے ہیں - اور نیز مکڑی کا پورا ہوا تار جو اکثر کالا ہوتا ہے

مکس

نسجِ عنکبوت - جھِل (۲) باریک اور ملائم بنا ہوا کپڑا +

مکڑی لگ جانا - ہ - فعل لازم: - مکڑی کا بدن پر پس جانے کے سبب چیپ لگ جانا اور اُس سے جسم کا پھل جانا +

مُکسَّر - ع - صفت: - (۱) ٹوٹا ہوا - شکستہ - کسر کیا گیا - (۲) حساب) مکعب + عرض طول ارتفاع یا مُوٹائی خواہ گہرائی کا حاصلِ ضرب - جمع مکسّر وہ جمع جسمیں انچ فیٹ - گز وغیرہ سب جمع کیئے جائیں +

مکسور یا مکسورہ - ع - اسم مذکر: (۱) وہ حرف جسکے نیچے زیر ہو - زیر دیا گیا حرف (۲) مکسّر مفرد +

مکشوف - ع - صفت: - کھولا گیا - ظاہر کیا گیا - واضح - ظاہر +

مکفول - ع - صفت: - کفالت میں دیا گیا - ضمانت میں محفوظ کیا گیا - مرہون - گرو رکھا گیا - آڑ رکھا گیا - آڑ میں دیا گیا - اول میں دیا گیا +

مکفول کرنا - فعل متعدی: ضمانت میں دینا - آڑ میں کردینا - اول میں رکھ دینا +

مُکلاوہ - ہ - اسم مذکر (ہندو) گونا - دُلہن کی رخصت جو شادی کے بعد ہو - وداع - رونا - عورت کا خاوند کے گھر جانا - بہوڑا - چالا +

مُکلّف - ع - صفت: - (۱) تکلّف کا - ٹیپ ٹاپ کا - مزین - بھڑکیلا - آراستہ پیراستہ - سجا سجایا - خوش اسلوب - سجا ہوا - (۲) تکلیف دیا گیا +

مُکلِّف - ع - صفت: - (۱) تکلیف دہندہ - تکلیف دینے والا - تکلیف وہ (۲) داعی - بلانے والا - دعوت کرنے والا - تقریب میں شریک ہونے کی تکلیف دینے والا +

مُکلّل - ع - صفت: - سر پر تاج رکھا گیا - تاجدار - مُلمّع کیا گیا - چمکایا گیا - چمکدار - چمکیلا - بھڑکیلا - جگمگاتا ہوا - مرصّع - جڑاؤ +

مُکمَّل - ع - صفت: - کامل کیا گیا - پورا کیا گیا - تمام - کامل - سنپورن - سموچا - پورا - کل - ثابت +

مُکنت - ع - اسم مؤنث: - قدرت - طاقت - توانگری - توانائی - شکتی +

مکُند - س - اسم مذکر: مشہور بفتح دوم - (۱) وشنو - بھگوان جیسے مکند لال یعنی بھگوان کا پیارا - (۲) ایک قسم کا گوند (۳) پارہ - سیماب - زیبق +

مکنون - ع - صفت: - پوشیدہ کیا ہوا - مخفی - سربستہ - ڈھکا ہوا - خُفیہ - چھپا ہوا - جب دُرِّ مکنون کہینگے تو وہاں بڑے اور بیش قیمت موتی سے مراد ہوگی کیونکہ ایسے موتی کو حفاظت سے چھپا کر رکھا کرتے ہیں - نیز دل کی عمدہ باتوں سے بھی مراد ہوتی ہے +

مکنونِ خاطر - ع - اسم مؤنث: - دل کی پوشیدہ باتیں - مرکوزِ خاطر - دلی عندیہ - دلی منصوبہ +

مکھ

مکو - ہ - اسم مؤنث: - ایک بُوٹی اور اُسکے پھل کا نام جو اکثر حالتِ ورم میں کام دیتی ہے - عنب الثعلب - انگور - فناہ - اول درجہ میں بارد - دوسرے درجہ میں یابس +

مکوکی بھجیا - ہ - اسم مؤنث: - مکو کے اُبلے ہوئے پتے جو اکثر بیماروں کو کھلائے جاتے ہیں +

مکوڑا - ہ - اسم مؤنث: - بڑا مکڑ - بڑا کیڑا + بڑا چیونٹا - مور چہ دراز پا + نیز کیڑے کا مُرادف - جیسے کیڑے مکوڑے +

مکول - ہ - اسم مؤنث: - ایک قسم کی پہاڑی سفید کھریا جو پتھر کی شکل میں پہاڑ سے نکلتی اور آگ میں رکھنے سے سفید ہو جاتی ہے - سونے چاندی کے ورق بنانیوالے اُسکے ذریعہ سے ورق بڑھاتے اور اُنکی جھلی یعنی اوزاروں کو صاف کرتے ہیں +

مُکھ - ہ - اسم مذکر: - (۱) فم - فوہ - مُنہ - مُونہ - دہن - دہانہ سے

موتی کوکیوں کنبیاں اور کہا دُکھ پڑ گیا تو نے — اُٹھ بہر چونٹھ گھڑی مُکھ پر اکھوں تو نے
شکر کارن ساگر تجو اور آن بڑھایو اُننگ — موتی زیوں کنبیاں اُترنی اُونچے سنگ

مکھ بند - ہ - اسم مذکر: - گھوڑے کے ایک مرض کا نام جسمیں نیچے اُوپر کے دونوں جبڑے سخت ہو کر بیٹھ جاتے اور مُنہ سے لُعاب جاری رہتا ہے - یہ مرض سردی سے لاحق ہوتا فارسی میں اسے بستہ دہن یا دہن بستگی کہتے ہیں +

مکھ بھیڑ - ہ - اسم مؤنث: - مُنہ بھیڑ - آمنا سامنا + سنگھ - بالمواجہ - رُو برو - سامنے +

مکھ پان - ہ - اسم مذکر: - وہ مثلثی پیتل یا دھات کا ٹکڑا جو صندوق - صندوقچی - الماری وغیرہ کے قفل کے سُوراخ پر خوبصورتی کیواسطے شکلِ پان بناکر جڑ دیتے ہیں کُنجی کے گھر کے اُوپر کا پیتل یا لوہا +

مکھ تال - ہ - اسم مذکر: - انترہ - استھائی - ٹیپ - ٹیک +

مکھ منتری - ہ - اسم مذکر: - وزیرِ اعظم - مدار المہام +

مکھ میں رام بغل میں چھُری - ہ - کہاوت: - ظاہر کچھ باطن کچھ - ظاہر نیک باطن بد

مکّہ - ع - اسم مذکر: - عرب کے ایک مقدس اور مشہور شہر کے دار الخلافہ کا نام جسمیں محمد صلے اللہ علیہ وسلم نبیِ آخر الزماں پیدا ہوئے - کعبہ - کعبۃ اللہ - بیت اللہ شریف - جیسے مکے گئے نہ مدینے گئے بیچ ہی بیچ میں حاجی بنے + مکّے میں رہتے ہیں پر حج نہیں کیا (کہتے ہیں کہ مہ آباد پارسیوں کے پیغمبر کا گھر تھا اور اُسے مہ کہ یعنے ہیکل و پیکر ماہ کا گھر کہتے تھے کیونکہ پارسی لوگ اپنے معبدوں میں چاندی سونے کے پتھر وغیرہ کی ستارے یعنی گرہ آتش کے طور پر رکھا کرتے تھے - بندہ کُشمر مہا دیو کا استھان بتاتے ہیں - اہلِ مسلمان ہر سال عید الضحیٰ میں یہاں جا کر حج کرنا فرض سمجھتے ہیں)

مکّھا - ہ - اسم مذکر: - خرمگس - بڑی مکھی - ایک نیلے رنگ کی بڑی مکھی جو اکثر اُونٹوں اور گدھوں پر بیٹھتی ہے +

مکھانا - ہ - اسم مذکر :- کنول کے پھول کا شو کھا ہوا بیج - کنول کا بیج جو بھوننے سے بہت پھول جاتا ہے جیسے جنے کوئی گوند مکھانے کھائے کوئی +

مُکھڑا - ہ - اسم مذکر :- مکھ کی تصغیر بالمحبت - پیارا منہ - پیارا پیارا چہرہ - جیسے چاند سا مکھڑا + دیا دھرم نہیں من میں مکھڑا کیا دیکھے درپن میں ؎

زُلفیں سُنبل ہیں تو پھر نرگسِ شہلا آنکھیں جسنے دیکھا تیرے مکھڑے کو وہ گلشن سمجھا (آتش)

مکّھن - ہ - اسم مذکر :- مسکہ - کچّا گھی - روغنِ تازہ - نونی گھی - بِن تایا گھی - دہی یا کچے دُودھ سے نکالا ہوا گھی جسے تایا نہو - (۲) ربڑی - کھویا - ماوا - جیسے مکھن ہے ملائی سے میٹھا (آواز) +

مکّھن نکالنا - ہ - فعل متعدی :- دہی یا کچّے دُودھ کو بلوکر مسکہ نکالنا +

مکھنا - ہ - اسم مذکر :- (۱) بن دانت کا ہاتھی (۲) مستانہ رفتار کا بڑا ہاتھی - ایک قسم کا بڑا ہاتھی جو جھُوم جھُوم کر چلتا ہے جیسے آویگی سیری چھین چھبیلی کام کریگی تارا آویگا مکھنا ہاتھی گھنگرُوں سے لادا - (۳) مُرغ بچارہ و مُرغ جسکے ابھی تک خار نہ نکلے ہوں یا ٹُوٹ گئے ہوں +

مکھنیا - ہ - اسم مذکر :- (لشکری) مکّھن فروش - مکھن نکالکر بیچنے والا +

مُکھی - ہ - اسم مذکر :- ایک قسم کا کبُوتر جو ذرا گردن کو کسا رکھتا گولے کبُوتروں سے ملتا ہُوا ہوتا اور اکثر اُن کے ساتھ اُڑتا ہے - وُہ کبُوتر جو کالا خواہ سبز یا سُرخ یا کاسنی ہو مگر اُسکا سر اور بازُوؤں کے ایک ایک یا دو دو پر سفید ہوں +

اِس ناتواں کی حالت واں جا کہے ہے اُڑکر میرا یہ رنگِ رُو ہے گویا مُکھی کبُوتر + (آبرُو)

مکّھی - ہ - اسم مذکر :- از مکھ یعنی مُنہ پر بیٹھنے والی) (۱) مگس + نحل - ذباب - ایک اُڑنے والے کیڑے کا نام جو اکثر کھانے پر بیٹھتا ہے (۲) بندُوق کا متا جس سے شست باندھتے ہیں - بندُوق کی شست - وہ اُبھرا ہوا نشان جو بندُوق کے مُنہ کے قریب نظر سُدھ کرنے کی غرض سے بنا ہوا ہوتا ہے ؎

پروانے ہیں نہیں تو نہیں پر ہُوں شعلہ دوست مکھی بھی ہُوں تو خالِ دہانِ تفنگ ہُوں (ذوق)

مکّھی جھلنا - ہ - فعل لازم :- (مکّھیاں جھلنا زیادہ بولتے ہیں) مکّھی اُڑانا - مکھی ہٹانا - چنور کرنا - مورچھل ہلانا - چَوری کرنا +

کیا اُس غریب کو ہو سرِ سایۂ ہما جو اپنی بید ماغی سے مکّھی نہ جھل سکے (میر تقی)

مکّھی چُوس - ہ - اسم مذکر :- ایسا بخیل کہ اگر اُسکے سالن میں مکّھی گر پڑے تو اُسے بھی مُنہ سے چُوس کر پھینکے تاکہ اُسمیں کچھ لگا ہوا نہ رہ جائے - نہایت کنجُوس - از حد کنجُوس - شُوم بخیل - مُمسک - تنگدل ؎

مسئلہ لب کا مجھے بوسہ دے ہو نا ہو سو ہو یہ بھی کہہ لیجو فلانا ایک مکّھی چُوس ہے (میر سوز)

یا اُس خالِ لب کا جو ہیں بوسہ شیخ صاحب لئے تو رندوں نے کہا حضرت بھی مکّھی چُوس ہیں گویا (نصیر)

مکھیاں گر نکلتی ہیں گھر سے کون صرفہ کرے ہے یاں زر سے
پاس جو ہو سو دینگے جُز ناموس یہ کہے ہے ہر ایک مکّھی چُوس } (وحشت)

مکّھی چھوڑنا اور ہاتھی نگلنا - ہ - فعل متعدی :- چھوٹی باتوں میں ایمانداری اور بڑی باتوں میں بے ایمانی کرنا +

مکّھی کا چھینک جانا - ہ - فعل لازم :- (مسخرًا) کسی بدشگُونی کا پیش آجانا - بدشگُونی ہو جانا - جیسے کیا کہیں مکّھی چھینک گئی جو کام چھوڑ بیٹھے -

مکّھی کی طرح نکال ڈالنا - ہ - فعل متعدی :- بالکل بے تعلّق کر دینا - بالکل واسطہ نہ رکھنا - دُودھ کی مکّھی کی طرح نکالکر پھینکدینا +

مکّھی کی مکّھی مارنا - ہ - فعل متعدی :- جُوں کی توں نقل کرنا - بے سمجھے نقل کرنا - سیاہی کے دھبّے تک کی نقل کرنا (کسی کاتب نے کتابت کرتے وقت منقُول عنہ کے صفحے پر مکّھی مری ہوئی دیکھکر خود بھی ایک مکّھی مار کر اُسی طرح لگا دی تھی پس جب سے یہ مُحاورہ ہو گیا) +

مکّھی مار - ہ - اسم مذکر :- (۱) مکّھی جان سے مارنے والا - جیسے مکّھی مار بڑا چمار - (اطفال) (۲) گھناؤنا آدمی - وہ شخص جسے دیکھکر کراہت آئے - مکرُوہ - کریہ منظر - (۳) جُوں کی توں نقل کر دینے والا - بِن سمجھے نقل کرنے والا - اَن سمجھ کاتب (۴) ایک جانور کا نام جو مکّھیاں مار مار کر کھاتا اور اس سے بہت چھوٹا ہوتا ہے - مکّھی کا شیر - شیرِ مگس (۵) مکّھیاں اُڑانے کی چھڑی جسکے ایک سرے پر جوتے کے مانند چمڑا لگا ہوا ہوتا ہے +

مکّھی ناک پر نہیں بیٹھنے دیتے - ہ - محاورہ :- بڑے صاحبِ غیرت ہیں نہایت بیدماغ اور نازک مزاج ہیں کسی کا احسان نہیں اُٹھاتے ؎

اب بناتے ہو خزاں ہیں خال عارضِ پاک پر بیٹھنے یا تم نہیں دیتے تھے مکّھی ناک پر (مُنیر)

نہ دیتے تھے کبھی یا بیٹھنے ہم ناک پر مکّھی جھلا کرتے ہیں اب یا آپ کی دو دو پہر مکّھی (معرُوف)

مکّھی نگلنا - ہ - فعل متعدی :- آفت میں پھنسنا - عذاب مول لینا - اپنے کو بلا میں ڈالنا + جان بُوجھکر کوئی نامعقُول یا بیجا حرکت کرنا + بیٹی کو بُرے گھرانے یا بدچلن لڑکے سے منسُوب کر کے پچتانیکا موقع آنے دینا - جیسے جان بُوجھکر مکّھی نہیں نگلی جاتی بی حشامیہ تم اپنا رقعہ اُٹھا لے جاؤ (عو) +

مُکھیا - ہ - صفت :- (۱) سردار - سرغنہ - سرگروہ (۲) بانی مبانی - جڑ - مبدا - (۳) اگوا - پیشوا + اقدام کرنے والا - پیش قدمی کرنے والا - جیسے یہی اخبار اِس بات کے ظاہر کرنے میں مُکھیا تھا کہ مہاراجہ صاحب کی چٹھیاں پکڑی گئیں (اخبار عام - ۴ - جُون ۱۹۰۶ء)

مکھ

مکھیاں۔ ہ۔ اسم مونث :۔ (مکھی کی جمع) مگساں +

مکھیاں اُڑانا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ (۱) چہرے یا کسی چیز کے اُوپر سے مکھیوں کو ہٹانا۔ مکھیاں دُور کرنا۔ مکھیاں ہانکنا ٥

اُسنے اُڑائیں مکھیاں بینے کیا جھک کر سلام — آج ہماری اُنکی یوں صاحب سلامت ہوگئی (نامعلوم)

(۲) خوشامد کرنا۔ خوشامد سے مکھیاں جھلنا (۳) خالی بیٹھے مکھیاں مارنا۔ خالی رہنا۔ بیکار رہنا۔ محض بے شغل رہنا۔ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہنا۔ مندا ہونا۔ (۴) نیم کی ٹہنی ہاتھ میں لینا۔ مرضِ آتشک میں مُبتلا ہونا۔ (۵) مکھی پر نشانہ لگانا۔ بال باندھا نشانہ مارنا +

مکھیاں بِھنکنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ (۱) مکھیوں کا کسی چیز پر بھِن بھِن کرنا۔ مکھیوں کا ہجوم ہونا + کسی چیز کے بیچنے کا موقع نہ آنا جس کے سبب اُسکے اُوپر سے مکھی اُڑ نہ سکے۔ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہنا۔ کساد بازاری ہونا۔ سرد بازاری ہونا۔ مندا ہونا۔ نہایت مُبتذل اور خراب ہونا + حُسن کی گرم بازاری کا سرد ہونا۔ پُرسانِ حال نہ ہونا ٥

پھر مری طرح ناز اُٹھائے کون — پاس اپنے تجھے بٹھائے کون
ہے فسوں لیک دم میں آئے کون — لبِ شیریں کو مُنہ لگائے کون
طعنہ زن ہو اور انگلیں لب پر
مکھیاں بھنکیں ست کریں لب پر

(۲) قابلِ نفرت اور گھناؤنا ہونا۔ کریہ منظر ہونا۔ بھنکتی صورت ہونا +

مکھیاں جھلنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ (۱) کسی چیز کے اُوپر سے مکھیوں کو اُڑانا۔ مگس رانی کرنا۔ مکھیاں ہٹانا۔ چنور کرنا۔ چوری ہلانا (۲) خالی رہنا۔ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہنا۔ سرد بازاری ہونا۔ کساد بازاری ہونا + بے شغل رہنا (۳) مرضِ آتشک میں مُبتلا ہونا۔ نیم کی ٹہنی ہلانا۔ ٹہنی ہلانا +

مکھیاں مارنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ (۱) دیکھو (مکھیاں جھلنا نمبر ۲)

مکھیاں ہانکنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ مگس رانی کرنا۔ مکھیاں ہٹانا +

مکھیر۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ (ضلع شملہ) شہد۔ انگبین۔ مد +

مکھیوں۔ ہ۔ اسم مونث :۔ مکھی کی جمع جو حروفِ مغیرہ یا تابع مغیرہ کے آجانے سے واو مجہول اور نونِ غنہ کے ساتھ بنائی جاتی ہے +

مکھیوں کا چھتّا۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ ہجومِ مگس۔ کثرتِ مگس۔ بہت سی مکھیوں کا جھنڈ

اب درختوں پہ جتنے چھتے ہیں — شہد کی مکھیوں کے چھتے ہیں + (انشا)

مکی۔ ہ۔ اسم مونث :۔ مُکا کی تانیث۔ مُشت۔ مُٹھی + دکک + مالشِ جسم +

مگد

مُکی دینا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ آٹا گوندھنا۔ آٹا گوندھکر اُسے مُکی سے ملائم کرنا +

مُکی لگانا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ (۱) آٹے کو مُکیانا۔ آٹا گوندھکر مُکی سے ملائم کرنا (۲) لکھنؤ۔ چپی کرنا۔ مٹھیاں بھرنا۔ ہاتھ پاؤں دبانا +

مکئی۔ ہ۔ اسم مونث :۔ بڑی جوار۔ ایک قسم کے غلّہ کا نام جو بھُٹے میں سے نکلتا ہے

مُکیانا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ مُکی لگانا +

مکینکس۔ انگلش۔ Mechanics اسم مذکر۔ علم جر ثقیل۔ کلوں کا علم + بل بوتا

مکین۔ ع۔ اسم مذکر :۔ (۱) مکاندار۔ صاحب خانہ + مکان میں رہنے والا + ٥

کہتا ہوں اُسکا جلوہ رہے دل ہیں ستوار — مہماں سمجھ رہا ہوں خدایا مکیں کو میں + (رنگ)

(۲) استقلال سے ٹھہرا ہوا۔ قایم۔ مُقیم۔ ساکن +

مکین ہونا۔ و۔ فعل لازم :۔ ٹھہرنا۔ مقام کرنا۔ رہنا۔ بسنا ٥

یاں تم اے پردہ نشیں خانہ نشیں کیوں نہ ہوئے — تھا تو پر دل کا مکاں دل میں مکیں کیوں نہ ہوئے (معروف)

مگ۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ (ہندو) (۱) رستہ۔ راستہ۔ راہ۔ سڑک۔ باٹ۔ ڈگر ٥

نیر بھرن چلی میں تو گاگر سے پیچ سکھی گھاٹ ڈگ میں چھیل
پنگھٹ کی گیل موہے جانے نہ دے } ٹھمری

(۲) انتظار۔ (۳) وہ کبوتر جو عماراتِ تختہ پر جاکر جنگلی کبوتروں کی ہارین کو اپنے گھر لے آئے +

مگ دیکھنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ (پُورب) راہ دیکھنا۔ منتظر رہنا۔ انتظار کرنا +

مگد۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ (ہندو) ایک قسم کے لڈو جو گھی میدے کھانڈ سے بنا کر کثر مرنے میں تقسیم کئے جاتے ہیں +

مگد کے لڈو۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ میدے کے لڈو۔ وہ لڈو جو میدا گھی میں بھونکر کھانڈ کی لاگ سے بنائے جاتے ہیں +

مگدر۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ وہ گاؤدُم بھاری لکڑی کی موگری جس سے پہلوان ورزش کرتے ہیں اس سے ڈنڑوں پر جلدی تیاری آتی ہے۔ بیل۔ میل گیری +

مگدر ہلانا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ مگدروں کی جوڑی گھمانا۔ موگری ہلانا۔ موگری پھرانا ٥

تُو نے مگدر ہلائے کیوں نہ کریں — باغ عالم میں افتخار درخت + (ناسخ)

مگدھ۔ س۔ اسم مذکر :۔ مگھا۔ صوبۂ بہار کا جنوبی حصہ۔ ہندوستان کا وہ احاطہ جسمیں پٹنہ بہار شامل ہے +

مگدھ بھاشا۔ ہ۔ اسم مونث :۔ مگھا کی زبان جو خاصکر گیا صوبۂ بہار پٹنہ میں نیز سہسرام۔ نکابر، ہار وغیرہ میں بولی جاتی اور پالی زبان کے نام سے مشہور ہے +

گمد

مَگَدھی ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ (۱) مگدھ دیش کا رہنے والا ۔ مگھا کا رہنے والا ۔ باشندۂ صوبۂ بہار (۲) بکسانوں کی ایک قوم کا نام جو صوبۂ بہار میں پائی جاتی ہے (۳) برہمنوں کی ایک قوم

مگر ۔ ف ۔ حرفِ استثنا :۔ (۱) ماسوا ۔ بجز ۔ ماورا ۔ الّا ۔ پر ۔ لیکن (نواب ابراہیم خاں بہادر خلیل)

یہ نو مثلِ ابرُو ہے پرابرُو ہو نہیں سکتا قمر ہے صاف شکلِ رُو مگر رُو ہو نہیں سکتا (خلیل الٰہ آبادی)

دل رکھکے کہیں ذوق کا ہم بھول گئے تھے تھا گم وہ کئی دن سے مگر ہاں نکل آیا (ذوق)

ہیں قتل پہ راضی مگر اُس بات کے دُشمن اقرارِ محبت ہے نہ انکارِ محبت + (مؤلف)

(۲) شاید ۔ حرفِ اشتباہ ۔ شُبہ کا حرف بطورِ استفسار ؎

دل میں ہر ایک کے سودا ہے خریداری کا یُوسفِ مصر مگر تو ہی ہے اے یارِ عزیز (دانا)

میں نے کہا کہ دعویٔ اُلفت مگر غلط کہنے لگے کہ ہاں غلط اور کس قدر غلط (ناظم)

(۳) ہاں ۔ البتّہ ۔ بیشک ۔ ضرور ؎

کہاں ہم اور کہاں غم ہمکو غم سے کچھ غرض مطلب مگر اے حضرتِ دل آپنے یہ مہربانی کی (ذوق)

مگر ۔ ہ ۔ اسم مذکّر :۔ (۱) مگرمچھ ۔ نہنگ ۔ ناکو ۔ گھڑیال ۔ شیرِ آبی ۔ سنسار (۲) ایک قسم کا کان کا زیور جو بشکلِ مگر ہوتا اور آویزۂ گوش کیا جاتا ہے ۔ آویزہ ؎

بلے ہیں ترے حُسن کے دریا میں بھنور دو اور اُسپہ غضب یہ ہے کہ ہیں اُنمیں مگر دو (ظفر)

مگرا ۔ صفت :۔ (۱) گھُنّا ۔ مکّار ۔ چندرا ۔ وہ شخص جو اپنے غرور اور تکبر کے سبب کسی کی بات نہ سُنے + (۲) کام چور ۔ کاہل ۔ احدی (۳) مغرُور ۔ متکبّر ۔ خود پسند (۴) ڈھیٹ ہٹیلا ۔ ہٹّی ۔ ضدی (۵) سرکش ۔ متمرّد ۔ کج بحث +

مگراپن ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ گھُنّاپن ۔ مکّاری + ڈھٹائی ۔ سرکشی ۔ تمرّدی ۔ کاہلی + غرور ۔ تکبّر +

مگرمچھ ۔ ا ۔ اسم مذکّر :۔ (۱) گھڑیال ۔ نہنگ ۔ ناکو (۲ ۔ عو) موٹا تازہ بچہ ۔ بچھیرا ۔ گلگوتھنا (فارسی میں مگرمچ ۔ سنسکرت میں مَکرمتس मकर मत्स्य ہے

مگری ۔ ہ ۔ اسم مؤنّث :۔ چھپّر کا بالائی حصہ ۔ چھپّر کا وہ حصہ جو سب سے اُوپر اور ماہی پُشت ہوتا ہے جیسے ادلتی کا پانی مگری چڑھا ہے (کہاوت) +

مگس ۔ ف ۔ اسم مؤنّث :۔ مکھی ۔ ماکھی ۔ ماچھی ۔ بخل (سنسکرت میں مکشکا मक्षिका آتا ہے +

مگس راں ۔ ف ۔ اسم مذکر :۔ چَوری ۔ چنور ۔ مورچھل +

مگس رانی ۔ ف ۔ اسم مؤنّث :۔ مکھیاں اُڑانے کی خدمت چنور کرنے کی خدمت ۔ چنور برداری +

عجب ناداں ہیں وہ جنکو ہے عُجب تاجِ سُلطانی فلک بالِ ہُما کو پل میں سونپے ہے مگس رانی (سودا)

مگسی ۔ ف ۔ صفت :۔ (۱) مگس کے رنگ کا ۔ مکھی کے رنگ کا ۔ سیاہی مائل رنگ (۲ ۔ اسم مذکّر) وہ گھوڑا جسکے تمام جسم کے بال سفید اور سارے بدن پر سُرخی کا چھینٹا ۔ دُم اور یال سبز رنگ ہو ۔ اصل بات یہ ہے کہ گھوڑے کا جسقدر سن بسال بڑھتا جاتا ہے اسیقدر صاف ہوتا جاتا ہے مثلاً اوّل کا سنی پھر گلدار بعد ازاں یکرنگ سفید اور جب بلے بخ ہوتا ہے تو تمام جسم پر چھوٹے چھوٹے داغ یعنی مکھی کے قد برابر چتّیاں چتّیاں ہو جاتی ہیں جسکی وجہ سے مگسی نام پڑ گیا (۳ ۔ صفت) مگس سے منسُوب ۔ مکھیوں سے نسبت رکھنے والا ۔ بھنکتا ہوا ۔ بھِنّاؤ نا ؎

ہر زخم پر زبسکہ بھنکتی ہیں مکھیاں کہتے ہیں اُسکے رنگ کو مگسی اہلِ اعتبار (سودا در ہجوِ اسپ)

ملا

مگن ۔ س ۔ صفت :۔ (۱) ڈُوبا ہوا ۔ غرق ۔ مُستغرق (۲) خوشی میں سرشار ۔ پرسن ۔ آنند ۔ خوش ۔ شاد ۔ خُرّم ۔ مسرُور + مُنبسط (۳) مست ۔ بیخُود +

مگنتا ۔ ہ ۔ اسم مؤنّث :۔ (ہندو) خوشی ۔ انبساط ۔ خُرّمی ۔ شادمانی +

مُگھم ۔ ا ۔ صفت : عوام ۔ مُبہم ۔ چھپی یا ذومعنی بات + مخفی ۔ پوشیدہ ۔ خُفیہ ۔ درپردہ (۲) جواریوں کی اصطلاح میں برابر سرابر ۔ گھر کے گھر ۔ ہار نہ جیت (یہ لفظ مُبہم سے مُگھم کر لیا ہے) +

مُگھّم رہنا ۔ ا ۔ فعل لازم :۔ (جواری) پردہ ڈھکا رہنا ۔ راز فاش نہ ہونا ۔ عزّت بنی رہنا ۔ بات بنی رہنا ۔ برابر سرابر رہنا ۔ گھر کے گھر رہنا ۔ ہارنا نہ جیتنا ۔ ہار جیت کچھ نہ ہونا +

مُگھّم میں ۔ ا ۔ تابع فعل : پیرایہ میں ۔ رمز میں ۔ اشارۃً کنایۃً جیسے اُسے مُگھّم میں سمجھا دینا +

مُل ۔ ف ۔ اسم مؤنّث :۔ شراب ۔ انگوری شراب +

مُل ۔ ہ ۔ (حرفِ استثنا) (بقّال) (۱) مگر ۔ پر ۔ لیکن ۔ الّا ۔ جیسے بہتیرا سمجھایا مُل وہ نہ مانا + (تکیۂ کلام بھی ہے) + ؎

واہ کیا پیرِ مُغاں کا ہے تصرُّف میکشو مُحتسب کا اب سخن تکیہ ہی مُل مُل ہو گیا (ناسخ)

(۲ ۔ تابع فعل) الغرض ۔ الحاصل ۔ قصّہ کوتاہ ۔ قصّہ مُختصر ۔ جیسے مُل نانواں ٹھک گیا (بقّال) +

مَل ۔ س ۔ اسم مذکّر :۔ (۱) فُضلہ ۔ پیخانہ ۔ غلاظت ۔ میلا ۔ براز ۔ چرک (۲) زور آور ۔ طاقتور ۔ شہزور ۔ بلونت ۔ بلی + (۳) پہلوان ۔ کُشتی گیر ۔ مُشٹ سن (۴) دو نملا کھتری (۵) بنیے بقّالوں کا خطاب ۔ لالہ جی ۔ رائے صاحب ۔ ایک عزّت کا خطاب جو اکثر وشنیوں کے نام کے اخیر میں لگایا جاتا ہے جس طرح مُسلمانوں میں بیگ ۔ خاں وغیرہ (۶) تلچھٹ ۔ گاد ۔ دُرد + (۷ ۔ صفت) عُمدہ ۔ اچھا ۔ بہتر ۔ اعلےٰ + اُتّم ۔ سُندر ۔ نادر ۔ فائق + برگُزیدہ ۔ مستثنےٰ ۔ (۸ ۔ ۹) بہادر ۔ شجاع ۔ سُورما ۔ سُور بیر +

مَل جُدھ ۔ س ۔ اسم مذکر :۔ پہلوانوں کی کُشتی +

مَل جی ۔ ہ ۔ اسم مذکّر :۔ لالہ صاحب ۔ رائے صاحب ۔ لالہ جی + مہمل و مسخرہ آدمی ۔ جیسے آئے مَل جی آئے +

مَل مُوتر ۔ س ۔ اسم مذکّر :۔ بول براز + گُوہ مُوت +

ملا ۔ ع ۔ اسم مذکّر :۔ گروہ + اشراف لوگ +

مَلَا ۔ ع ۔ صفت :۔ خلا کا نقیض (۱) بھرا ہوا ۔ پُر ۔ مالا مال ۔ پُری ۔ مملُو (۲) ظاہر ۔ آشکارا ۔ واضح ۔ (کبھی محفل اور انجمن کے معنی میں بھی آیا ہے) +

ملا

مُلّا۔ ع۔ صفت :۔ (۱) بہت اِملا کرنے والا۔ نہایت لکھنے والا۔ (۲) بہت پڑھا ہوا۔ عالم۔ فاضل۔ (۳) فقیہ۔ شاستری جیسے ملاجی کیا کہیں آخوند جی پہلے ہی سمجھے بیٹھے ہیں (۴۔ ا) مسجد میں رہنے والا۔ نماز پڑھانے اور اذان دینے والا۔ بچّوں کو پڑھانے والا۔ جیسے مُلّا کی دَوڑ مسیت۔ مُلّا نہو گا تو کیا مسجد میں اذان نہو گی ؎

ذوق جو مدرسہ کے بگڑے ہوئے ہیں مُلّا ۔ اُنکو میخانے میں لے آؤ سنور جائینگے (ذوق)

(۵۔ ا) ذبح کرنے والا۔ وہ شخص جو مذبح میں جا کر قصابوں کے جانوروں کو ذبح کرتا ہے (۶۔ ف) وہ جانور جو اور جانوروں کے پکڑنے کے واسطے جال میں پاؤں باندھکر ڈال دیا جاتا ہے چنانچہ اکثر بلبل پکڑنے والے ایک گُدُم کو باندھکر اَور بلبل اُسکے وسیلہ سے پکڑا کرتے ہیں۔ تلہ۔ کُٹّا +

مُلّا دوپیازہ۔ ا۔ اسم مذکر :۔ ایک مشہور اکبری زمانے کے ظریف کا لقب جسکا نام ابوالحسن بن ابو محاسن بن ابوالمکارم تھا۔ مُلّا اصل میں طائف واقع عرب میں سنہ ۱۵۴۰ء میں پیدا ہوا۔ یہ شخص ایامِ طفولیت سے خوش طبع خوش مزاج اور ظریف تھا۔ جب اِسکا باپ اِسکی دُوسری ماں سے خفا ہو کر نکل گیا اور اِسپر مُصیبت پڑی تو یہ اُسکی تلاش میں قافلہ در قافلہ پھرنے لگا اور آخر کار ایک ایرانی قافلہ کے ہمراہ جسکا سردار جرنیل اکبر علی تھا اِیران پہنچا یہ وہ زمانہ ہے کہ ہمایوں شیر شاہ سے شکست کھاکر امداد مانگنے یہاں آیا ہے کرنیل بخش اللہ خاں جو ہمایوں کے ساتھ تھا اُسکا اور جرنیل اکبر علی کا بہت گہرا دوستانہ ہو گیا تھا۔ اُسنے ابوالحسن کے طور طریق۔ عادات اطوار خوش مزاجی۔ بذلہ سنجی لطیفہ گوئی کو پسند فرماکر اپنے دوست سے بطورِ یادگار اسے مانگ لیا اور ہندوستان میں اپنے ساتھ لے آیا۔ مگر افسوس کہ اسکا مربّی بخش اللہ خاں کابل کے ایک محاصرے میں مارا گیا لیکن مُلّا فوج کے ساتھ ساتھ ہندوستان تک پہنچا۔ سنہ ۱۵۵۵ء یعنی ماچھی واڑے کی لڑائی کے بعد سے اِسنے دہلی کی بُود و باش اختیار کر لی۔ اِسوقت ابوالحسن کی عمر پندرہ سولہ برس کی تھی لیکن علم بخُوبی تھا۔ مُلّا نے دُنیا سے بیزار ہو کر شمس الامرا محمد خاں لُودی کی مسجد میں رہنا پسند کیا۔ چُونکہ ایک تو عالم دُوسرے خوش الحانی سے قرآن شریف پڑھا کرتا تھا۔ سب لوگ اِسکو مُلّاجی مُلّاجی کہنے لگے اور اِسکی لطیفہ گوئی نے تمام شہر میں ایک دُھوم ڈال رکھی تھی۔ ایک روز مُلّاجی ایک امیر کے ہاں دعوت میں گئے وہاں اُنکو ایک قسم کا پُلاؤ بہت پسند آیا جو شخص اِنکے برابر دسترخوان پر بیٹھا تھا اِنہوں نے اُس سے کہا کہ اِس کھانے کا نام کیا ہے اُسنے جواب دیا کہ اسے دو پیازہ پُلاؤ کہتے ہیں۔ آپ اِس نام سے بہت خوش ہوئے اور یاد کر لیا بلکہ دل میں عہد کر لیا کہ جب تک دو پیازہ پُلاؤ دسترخوان پر نہ چُنوںگا میں بھی آیندہ کسی کی ضیافت نہیں قبول کرونگا چنانچہ اپنے قول کو یہاں تک نباہا کہ جب کوئی ضیافت کرنے آتا تو پُوچھ لیتے کہ بتاؤ دسترخوان پر دو پیازہ پُلاؤ بھی چُنا جائیگا یا نہیں اگر کسی نے انکار کیا تو دعوت منظور نہیں کی پس لوگوں نے اُنکے اصرار کو دیکھکر مُلّاجی کا نام ہی مُلّا دوپیازہ رکھدیا اور اسی نام سے یہ مشہور ہو گئے۔ ابوالفضل اور علی الخصوص فیضی تو ان کی باتوں پر لٹو تھا۔ مُلّا صاحب کو اپنے گھر بھی بُلاتا اور اِنکے پاس بھی مسجد میں جاکر بیٹھا کرتا تھا یہاں تک ربط بڑھا کہ فیضی فیّاضی نے عبادت خانۂ الٰہی کا اہتمام بھی اِنکے سپرد کر دیا۔ اور بادشاہ تک پہنچا دیا۔ بادشاہ کا یہ حال ہوا کہ وہ ہر دم اور ہر حالت میں اِنکو پاس رکھنے لگے یہاں تک کہ لڑائی پر بھی جاتے تو مُلّا صاحب ساتھ ہوتے +

مُلّا دو پیازے اور لالہ بیربل صاحب کی جو ایک خوش مسخرے آدمی تھے نہایت نوک چوک رہا کرتی تھی۔ بادشاہ کو بھی اِنکا ایک شغل ہاتھ لگ گیا تھا وہ خود بھی چھیڑ دیا کرتے تھے اور اِن غیر مُہذّب لطیفوں کے برعکس جو اُن دنوں میں اِن دونوں صاحبوں کے نام سے گھڑ لیئے گئے تھے لُطف انگیز۔ ملاحت آمیز لطیفے چٹکلے دونوں کے زبان سے اپنے اپنے موقع پر سرزد ہوا کرتے تھے۔ مثلاً مہربان اور فیلبان کا لطیفہ۔ پگڑی باندھنے کا چُٹکلہ۔ نیکی کیئے بدی حاصل ہونے کا بدلہ وغیرہ خاص انہیں کے طبعزاد ہیں۔ یہ شخص ساٹھ برس کی عمر میں اکبر بادشاہ کے ساتھ احمد نگر کے مُحاصرے سے واپس آتے وقت مہینا بھر کے قریب بیمار رہ کر ۱۵۔ رمضان المبارک سنہ ۱۶۰۰ء میں قصبۂ ہنڈیا میں رحلت فرما ہوا چنانچہ کسی ظریف نے اُسوقت یہ لطیفہ کہا کہ ”واہ بھئی مُلّا دو پیازے مر کر بھی ہنڈیا کا پیچھا نہ چھوڑا۔ چاندبی بی کے مُقابلہ سے اسی شخص کے لطیفے نے بادشاہ کو واپس کر دیا تھا۔ ہمنے یہ حال اُنکی سوانح عُمری مؤلفۂ ہندوستانی سپیکولیٹر سے انتخاب کر کے لکھا ہے +

مُلّا کی دَوڑ مسجد تک۔ ا۔ کہاوت :۔ جہاں تک آدمی کی دسترس ہوتی ہے وہیں تک جاسکتا ہے۔ اپنے مقدُور اور حوصلہ کے مُوافق کام کیا جاتا ہے۔ ہر شخص کی رسائی وہاں تک ہوتی ہے جہاں سے تجاوز نہیں کر سکتا +

مُلّا کی ڈاڑھی تبرّک ہی میں گئی - ا- کہاوت :- بیفائدہ اور بے سُود خرچ ہونے کے موقع پر بولتے ہیں جیسے گوری کا جوبن چُٹکیوں میں گیا۔ (کوئی مقدّس مُلّا کسی نیک تقریب میں شیرینی تقسیم کر رہا تھا۔ کسی مسخرے نے تبرّکاً اُنکی ڈاڑھی کا ایک بال لیکر گرہ میں باندھ لیا اور لوگوں نے جو دیکھا کہ اس سے بہتر کیا تبرّک ہوگا سب نے اسی طرح ایک ایک بال نوچکر غریب کی ڈاڑھی کا صفایا کر دیا۔ پس جب سے یہ فقرہ مشہور ہو گیا) +

مُلّا کی ماری حلال - ا- کہاوت :- یعنی بڑے لوگوں کا بُرا کام بھی اچھا جسکو مُلّا حلال کر دے وہ تو درست اور جو بغیر حلال کیئے مرجائے یا خود موت آجائے وہ حرام + جیسے مُلّا کی ماری حلال۔ خدا کی ماری حرام + (عوام)

مُلّاگری - ع + ف - اسم مؤنث :- (عوام مُلّاگیری) مُعلّمی - مدرّسی - مکتب پڑھانا - تعلیم و تعلّم کا کام + میانجی گری +

مِلاپ - ہ - اسم مذکّر :- (۱) آمیزش + اختلاط - میل جول - اتّفاق - (۲) صُلح - آشتی - لڑائی کے بعد دوستی - باہم رضامندی - صفائی - (۳) مُوافقت - سازگاری - سنجوگ - ایکا - اتّحاد - (۴) مُلاقات - مُواصلت - وصال وصل - مثال دیکھو (ملاپ ہونا نمبر ۲ میں جُرأت کا شعر) (۵) دوستی محبّت میل جول - ربط ضبط - ارتباط ۔

جتنی بُرائیاں ہیں وہ سب ہیں ملاپ میں گر یہ نہو تو کون کسی کا گِلا کرے + (ظہیر)

(۶) مُعانقہ جسمانی - بغلگیری - گلے لگنا - جیسے بھرت ملاپ یعنی رامچندرجی اور بھرت جی کا ایک مدّت کے بعد باہم مُعانقہ کرنا (۷) اخلاص - سلوک (۸) سازوں کی ہم آوازی - ہم آہنگی +

ملاپ دار - ا- اسم مذکّر :- عو - مُلاقاتی - واقفکار - جان پہچان - دوست - آشنا

ملاپ رکھنا - ا- فعل لازم :- صُلح رکھنا - آشتی رکھنا - سلوک رکھنا +

ملاپ کرنا - ہ - فعل متعدّی :- صُلح کرنا - ملنا - آشتی کرنا - صفائی کرنا +

ملاپ کروانا - ہ - فعل متعدّی :- صُلح کرانا - دو کو باہم ملوانا - آشتی کرانا - صفائی کرانا - تصدیہ کرانا - گلے ملوانا

ملاپ ہونا - ا- فعل لازم :- (۱) صُلح ہونا - آشتی ہونا - صفائی ہونا (۲) مُلاقات ہونا - مُواصلت ہونا - وصال ہونا ۔

ملاپ کیونکہ ہو دونوں کے مل قفس میں ہیں جنھوں کے بس میں ہیں ہم وہ پرائے بس میں ہیں (جرأت)

مِلا جُلا - ہ - صفت :- باہم آمیختہ - رلا ملا - مخلُوط +

مِلا جُلا رہنا - ہ - فعل لازم :- رلا ملا رہنا - سلوک سے رہنا - پیار اخلاص سے رہنا - محبّت سے رہنا - اکٹھا رہنا + مِل جُل کر رہنا +

مَلّاح - ع - اسم مذکّر :- ناخدا - ناؤ چلانے والا - کھیوٹیا - کشتی بان - مانجھی - مانجی - (اسکا مادّہ مَلح ہے جسکے معنی پرندے کے پھڑپھڑانے یا دونوں بازوؤں سے اُڑنے کے آتے ہیں - پس کشتی بان بھی کشتی کے دونوں پر اور بازو ہیں) +

مَلاحت - ع - اسم مؤنث :- (۱) نمکینی - سلونا پن (۲) سانولا پن (۳) خُوبصُورتی - جوبن + نمک +

مُلاحظہ - ع - اسم مذکّر :- (۱) کن انکھیوں سے دیکھنا - التفات کرنا - (۲) معائنہ - دیکھنا - مُشاہدہ - (۳) غور - توجّہ - (۴) لحاظ - پاسداری - طرفداری - مروّت پاس - پاسِ خاطر - جیسے مُلاحظہ کی جگہہ ملاخطہ ہوتا ہے (۵) پیش - سامنے - زیرِ نظر +

ملاخطہ سے گُزرنا - ا- فعل متعدّی :- نظر سے گُزرنا - دیکھنے میں آنا +

ملاحظہ شد - ع + ف - محاورہ :- دیکھا گیا - دیکھ لیا گیا - نظر کر لیا گیا - (اہلِ عملہ اس لفظ کو اُن کاغذات پر لکھتے ہیں جو حسبِ قاعدہ اُنکے پاس دستخط ہونے کو آتے ہیں اور اس سے اُنکی ذمّہ داری اور حسب سررشتہ ہونے کی تصدیق ہوتی ہے) +

ملاحظہ کا - ا- صفت :- بامروّت - لحاظ کا - مروّت والا - جیسے وہ ملاحظہ کا آدمی ہے + (ایسے موقع پر بجبر جائے مُتعلّق مُستعمل ہے + سفارشی - سفارش کا +

مُلاحظہ کرنا - ا- فعل متعدّی :- (۱) معائنہ کرنا - دیکھنا - نظر ڈالنا - (۲) لحاظ کرنا - پاس کرنا - طرفداری کرنا - (۳) جانچنا - پرتال کرنا - جیسے حساب کتاب مُلاحظہ کرنا - (۴) مُطالعہ کرنا - غور سے پڑھنا - جیسے کاغذ مُلاحظہ کرنا +

مُلاحظہ میں آنا - ا- فعل لازم :- (۱) نظر سے گُزرنا - پیش ہونا - کسی حاکم یا افسر یا امیر کی نظر سے گُزرنا (۲) مروّت میں دینا - لحاظ میں آجانا +

مُلاحظہ میں ہونا - ا- فعل لازم :- کاغذات کا زیرِ نظر یا پیشیِ حکام میں ہونا +

مُلاحظہ والا - ا- صفت :- دیکھو (مُلاحظہ کا) +

مُلاحظہ ہونا - ا- فعل لازم :- (۱) معائنہ ہونا - دیکھا جانا - نظر سے گُزرنا - (۲) پیش ہونا - (۳) پرتال ہونا - جانچ ہونا (۴) مروّت ہونا - لحاظ ہونا +

مَلّاحی - ع - اسم مؤنث :- (۱) ناؤ کی مزدوری - پار اُترائی جیسے ملّاحی کی ملّاحی دی باتیں کے باتیں کھائے (۲) کشتی بانی - ملّاح گری - ملّاح کا کام + جہازرانی (۳ - د) گالی گلوچ - لعنت - ملامت - بغیر نام لیئے گالی - (چونکہ ملّاح اور مُلاحاۃ ملحی کا ایک ہی مادّہ یعنی لَحی ہے جسکے معنی کشتی چلانے والا گالی گلوچ اور لعنت ملامت کے آتے ہیں پس اُردو والوں نے اسی سے یہ معنی لیلیئے ہیں) +

ملّاحی سُنانا - ا- فعل متعدّی :- گالی دینا - مغلّظات سُنانا + گالی گلوچ کرنا + لعنت ملامت کرنا + بغیر نام لیئے گالی دینا +

ملا

ملاحی گالی ۔ ؕ۔ اسم مؤنث :۔ مغلظات گالی ۔ سخت گالی ۔ دُشنامِ سخت ۔ بغیر نام لئے گالی ۔ بازاری گالی +

ملاحی ہاتھ ۔ ؕ۔ اسم مذکر :۔ تیرنے کا ایک خاص طریق جسمیں لمبے لمبے ہاتھ مارکر آدمی جلد دریا کا راستہ طے کرلیتا ہے +

ملاولاہوا ۔ ہ۔ صفت :۔ مُستعمل ۔ کام میں لایا ہوا ۔ مساس کیا ہوا + مَسلا مَسلایا ہوا ؎

لے دُبے ہوئے آئے تھے اسطرف کہ تھی تمہارے اُنگلی سی زیور میں آبداری رات (ایجاد)

ملاذ ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ جائے پناہ ۔ بچاؤ کی جگہہ ۔ سرن کی جگہہ ۔ امن کی جگہہ ۔ ماْمن

ملار ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ ملہار ۔ برسات کے موسم کا گیت + میگھ راگ کی چوتھی راگنی جو ساون بھادوں مُطابق جولائی اگست میں گائی جاتی ہے ۔ بول چال میں مذکر مُروّج ہے جیسے امیر پادسے سو ملار + خُوب ملار گایا +

ملار گانا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ اوّل معلُوم دوم خوشی منانا ۔ آنند کرنا ۔ آنند کے تار بجانا ۔ جیسے کوئی مرے کوئی ملار گائے + مرنے جائیں ملار گائیں +

مُلازم ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ (۱) پیوستہ رہنے والا ۔ پاس رہنے والا ۔ حاضر باش ۔ مصاحب (۲) نوکر چاکر ۔ خادم ۔ ٹہلوا ۔ خدمتگار ۔ اہلکار ۔ پیشخدمت یعنی خدمتمیں حاضر رہنے والا جیسے نام نوتیزنڈ

ملازمِ خاص ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ ذاتی ملازم ۔ نج کا نوکر ۔ اپنا خاص آدمی +

ملازمِ سرکار ۔ ع + ف ۔ اسم مذکر :۔ گورنمنٹ کا نوکر ۔ حاکم کا ملازم ۔ شاہی نوکر ۔ شاہی ملازم +

مُلازمت ۔ ع ۔ اسم مؤنث :۔ کسی جگہہ پیشہ ہونا ۔ کسی کے پاس ہمیشہ رہنا + حاضرباشی + خدمت ۔ نوکری ۔ چاکری ۔ ٹہل ۔ سیوا +

ملازمت اختیار کرنا ۔ ا ۔ فعل متعدی :۔ نوکری قبول کرنا ۔ نوکر ہونا +

ملازمت پیشہ ۔ ع + ف ۔ اسم مذکر :۔ وہ شخص جسکا پیشہ ملازمت ہو ۔ نوکری پیشہ ۔ نوکریاں کرنے والا +

مُلازمت حاصل کرنا ۔ ا ۔ فعل متعدی :۔ کسی امیر کی خدمت میں حاضر ہونا ۔ باریابی حاصل کرنا ۔ باریاب ہونا ۔ ملنا ۔ مُلاقات کرنا ۔ حاضر ہونا ۔ جیسے چھوٹے صاحب سے ملازمت حاصل کرتا ہوا بڑے صاحب کی خدمت میں جاؤنگا

مُلاطفت ۔ ع ۔ اسم مؤنث :۔ نیکی بھلائی + الطاف ۔ مہربانی ۔ شفقت ۔ عنایت ۔ کرم ۔ تُلطف ۔ نوازش ۔ کرپا ۔ دَیا +

مُلاطفہ ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ (۱) نیکی ۔ بھلائی ۔ مجازاً عنایت نامہ ۔ خطِ عنایت ۔ مراسلہ ۔ چھٹی ۔ رقعہ ۔ مہربانی نامہ (۲) مکتوب ۔ باہم جُڑے ہوئے خطُوط جو نوآموزوں کو مشق بہم پہنچانے کے واسطے پڑھائے جاتے ہیں +

ملا

مُلاقات ۔ ع ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) باہم ملنا ۔ ایک دُوسرے سے ملنا بھینٹ + صُحبت (۲) میل ملاپ ۔ ربط ضبط ۔ آنا جانا ۔ مُصاحبت ؎

کس و ناکس کی مُلاقات کے قابل نہ رہے کیسے مُنہ جاکے لگیں بات کے قابل نہ رہے (بحر)

(۳) وصل ۔ مُباشرت ۔ ہم بستری ۔ صُحبت داری (۴) ہم جلیسی ۔ ہم نشینی ۔ مُجالست ۔ باہمی صحبت ؎

راہ پر اُنکو لگالائے تو ہیں باتوں میں اور کھل جائینگے دو چار مُلاقاتوں میں (داغ)

(۵) ملنا جُلنا ۔ بات چیت ۔ میل ملاپ ؎

یہ بھی تُم جانتے ہو چند مُلاقاتوں میں آزمایا ہے تُمہیں ہمنے کئی باتوں میں (داغ)

(۶) صاحب سلامت ۔ سلام علیک ۔ واقفیت + جان پہچان ۔ شناسائی

مُلاقاتِ بازدید ۔ ع + ف ۔ اسم مؤنث :۔ واپسی مُلاقات ۔ دُوسری ملاقات ۔ اخیر مُلاقات ۔ وہ مُلاقات جو اپنے ہاں مِل لینے کے بعد کسی دُوسرے ہم رُتبہ جلیل القدر شخص کے مکان پر جاکر کیجائے ۔ مُلاقات کا مُعاوضہ +

مُلاقات پیدا کرنا ۔ ا ۔ فعل متعدی :۔ ربط ضبط حاصل کرنا ۔ میل ملاپ بڑھانا ۔ ربط پیدا کرنا ۔ دوستی بڑھانا ۔ شناسائی بہم پہنچانا ۔ دوستی کرنا ۔ آشنائی کرنا ۔ صاحب سلامت حاصل کرنا +

مُلاقاتِ چندروزہ ۔ ع + ف ۔ اسم مؤنث :۔ دوچار روز کی مُلاقات ۔ ناپائدار دوستی ۔ عارضی مُلاقات ۔ غیر مُستقل مُلاقات +

مُلاقات رکھنا ۔ ا ۔ فعل لازم :۔ ربط رکھنا ۔ آشنائی رکھنا ۔ ملاپ رکھنا ۔ صاحب سلامت رکھنا +

مُلاقات کرنا ۔ ا ۔ فعل متعدی :۔ (۱) ملنا ۔ دوستی کرنا ۔ ربط پیدا کرنا ۔ (۲) باہم ملنا ۔ درشن کرنا ۔ زیارت کرنا ۔ صاحب سلامت کرنا ۔ (۳) مباشرت کرنا ۔ وصل کرنا ۔ بھوگ بلاس کرنا ۔ ہم بستری کرنا ۔ مواصلت کرنا ؎

مُجھے گھر کے لوگوں کا ڈر ہے کمال کروں کس طرح میں ملاقات روز (رنگین)

مُلاقات کروانا ۔ ا ۔ فعل متعدی :۔ (۱) شناسائی کرانا ۔ باہم ملوانا + دوستی کرانا ۔ ربط کرانا ۔ (۲) ملوانا ۔ مرد کو عورت سے یا عورت کو مرد سے جُٹوانا ۔ ساتھ سُلوانا ۔ ہم بستر کرانا +

مُلاقاتی ۔ ا ۔ اسم مذکر :۔ ملنے والا ۔ مُلاقات رکھنے والا ۔ یار ۔ آشنا ۔ صاحب سلامتی ۔ جان پہچان ۔ جانا بُوجھا +

مُلاقی ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ ملنے والا ۔ مُلاقات کرنے والا +

مُلاقی ہونا ۔ ا ۔ فعل لازم :۔ ملنا ۔ مُلاقات کرنا +

ملاگیر ۔ ہ ۔ اسم مذکر ۔ صحیح (ملا + گر) ۔ (۱) دکن کے ایک مشہور پہاڑ کا نام جہاں کا صندل قابلِ تعریف ہوتا ہے ۔ مغربی گھاٹ ۔ ملایاگر (۲) ۔ اسم مؤنث لونڈیوں کا نام جسطرح کیتکی سیوتی چنبیلی وغیرہ ہوتا ہے اُسیطرح یہ نام بھی رکھتے ہیں جیسے برات چڑھنے کی دُھوم دھام ہوئی چھم چاخ بجی اری ملاگیر گہنے کا خوانچہ لا ۔ اری کیتکی عطر کا خوانچہ دے ۔ اری سیوتی جامدانی نکال ۔ (جتر بہیلی) (۳) ۔ مذکر ۔ ایک پہاڑی پرند کا نام +

ملاگیری ۔ ہ ۔ صفت :۔ (۱) ملاگیر کا + صندلی ۔ صندل کے رنگ کا ؎

حنائی دی ہے نہ اُسنے ملاگیری دوپٹے ہیں ۔ کہ تا عاشق کا جی ٹھنڈا کرے تاثیر ہندی کی (مصحفی)

(۲) اگرئی ۔ ایک خوشبودار رنگ کا رنگا ہوا جو بالچھڑ چھبل چھبیلا ۔ ناگرموتھا صندل کپور کچری وغیرہ اشیائے خوشبودار سے تیار کیا جاتا ہے ؎

اگرئی کا ہے گُماں تک سے ملاگیری کا ۔ رنگ لایا ہے دوپٹا ترا میلا ہوکر (رند)

(اسکی اصل ملاگیر ہے یعنی منسوب بہ ملاگیر بطریقِ مجاز یہ معنی ہو گئے ہیں) +

ملال ع ۔ اسم مذکر :۔ رنج ۔ غم ۔ اندوہ ۔ اُداسی ۔ افسردگی ۔ غمگینی ۔ دلگیری + طبیعت کا اکتا جانا + انقباضِ خاطر ۔ طبیعت کا گھٹاؤ + ؎

نہ گھوریئے مجھے بوسہ اگر لیا تو لیا ۔ رقیب دل میں سمجھ لو اگر ملال ہوا (نسیم دہلوی)

شروع شکوہٗ اعدا ہیں اسقدر خفگی ۔ یہ ایسی بات تھی کیا جسکا یہ ملال ہوا (مجروح)

ملالت ع ۔ اسم مؤنث :۔ رنج + اُداسی + کلفت +

ملا لینا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ (۱) سانٹ لینا ۔ گانٹھ لینا ۔ یار و ہمراز بنا لینا ۔ (۲) شریک کرلینا ۔ شامل کرلینا ۔ داخل کرلینا ۔ جیسے ذات میں ملا لینا ۔ (۳) گواہ توڑ لینا ۔ مخالف کے آدمی کو اپنی طرف کرلینا ۔ (۴) سان لینا ۔ گوندھ لینا ۔ آمیز کرلینا ۔ مخلوط کرلینا + مرکب کرلینا ۔ (۵) ملحق کرلینا ۔ شامل کرلینا ۔ منسلک کرلینا (۶) مقابلہ کرلینا ۔ تطابق کرلینا + پرتال لینا +

ملام ع ۔ اسم مذکر :۔ ملامت ۔ سرزنش ۔ دھتکار ۔ پھٹکار ۔ طعن تشنیع یعنی تعرض

ملامت ع ۔ اسم مؤنث :۔ بُرا بھلا ۔ جھڑکی ۔ ڈانٹ ڈپٹ ۔ سرزنش + لعن طعن + الاہنا ۔ فضیحت ۔ دھتکار ۔ دور دبک +

ملامت کرنا ۔ ف ۔ فعل متعدی :۔ بُرا بھلا کہنا ۔ جھڑکنا ۔ دھتکارنا ۔ ڈانٹنا ۔ ڈپٹنا ۔ دور دبک کرنا ۔ گھرکنا ۔ گھرکی دینا +

ملامتی ع ۔ صفت :۔ (۱) ملامت کردہ شدہ ۔ سرزنش کیا گیا + تقصیر وار ۔ گنہگار + مردود ۔ لعنتی (۲) فقرا کے ایک فرقہ کا نام جسے ملامتیہ بھی کہتے ہیں ۔ ایک قسم کے فقیر جو پوشیدہ عبادت میں مصروف رہتے اور اپنا ظاہر

بالکل خراب رکھتے ہیں تاکہ لوگ انکو بُرا کہیں ۔ یہ لوگ اپنے عیب چھپاتے نہیں اور ہنر دکھاتے نہیں ۔ قلندر +

ملان ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ (۱) مقابلہ ۔ تقابل ۔ تطبیق ۔ (۲) ملاپ ۔ آمیزگاری ۔ آمیزش + اتحاد ۔ اتفاق ۔ (۳) تصفیہ ۔ فیصلہ (۴) میزان +

ملانا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ (۱) مطابق کرنا ۔ مقابلہ کرنا + ملان کرنا ۔ فرق نکالنا ۔ (۲) آمیز کرنا ۔ مخلوط کرنا ۔ مرکب کرنا ۔ گڈمڈ کرنا ۔ساننا (۳) گلے سے لگوانا ۔ ملاپ کرانا ۔ معانقہ کرانا (۴) مرد سے عورت کو اور عورت کو مرد سے واقف کرانا ۔ ملاقات کرانا ۔ آشنائی کرانا ؎

اُس پری پوش سے ملا دو مجھے اے حضرتِ شیخ ۔ آپ تو حور کو انساں سے ملا دیتے ہیں (ظہیر)

(۵) ملاقات کرانا ۔ واقفیت کرانا ۔ شناسائی کرانا (۶) شامل کرنا ۔ ملحق کرنا ۔ جیسے مکان یا زمین ملانا ۔ (۷) نتھی کرنا ۔ منسلک کرنا ۔ شاملِ مثل کرنا ۔ (۸) متفق کرنا ۔ متحد کرنا ۔ ایک کرنا ۔ (۹) ہمراز بنانا ۔ رازدار کرنا ۔ سانٹنا ۔ گانٹھنا ۔ ساز باز کرنا ۔ یار بنانا ؎

نہ ملے وہ کسی طرح نہ ملے ۔ غیر کو بھی ملا کے دیکھ لیا + + (ظہیر)

(۱۰) چپکانا ۔ سٹانا ۔ جوڑنا ۔ پیوستہ کرنا ۔ چسپاں کرنا ؎

یاد ہیں جوڑ قیامت کے پریزادوں کو ۔ دل کے ٹکڑے ہوئے ہیں تم ٹکڑے انکو ملا دیتے ہیں (ظہیر)

(۱۱) بھڑانا ۔ لڑانا ۔ پیوستہ کرنا ۔ (۱۲) صفائی کرانا ۔ صلح کرانا ۔ منوانا ؎

جب وہ رُوٹھا تب ہی لا تُو نے ملا مجھ سے دیا ۔ مینے کچھ قدر تیری ہائے نہ جانی آجا + + (رنگین)

(۱۳) ٹکرانا ۔ لڑانا ۔ بھڑانا ۔ مقابلہ کرانا ۔ جُٹانا ۔ مٹھ بھیڑ کرانا ؎

اُس سنگدل سے آج ملاتا ہوں اپنا دل ۔ شیشہ مرا مقابلہ کرتا ہے سنگ کا (ہاشمی)

(۱۴) وصل کرانا ۔ وصال کرانا ۔ مواصلت کرانا ؎

چشمِ حق بیں سے حسینوں کو نظر کر زاہد ۔ یہ وہ بندے ہیں خدا سے جو ملا دیتے ہیں (ظہیر)

مُلّانہ ۔ ف ۔ اسم مذکر :۔ مُلّا کی تصغیر بالتحقیر (۱) مثلِ مُلّا ۔ مُلّا کی مانند + مسجد کا بیٹھنے والا ۔ مسجد کی روٹیاں کھانے والا ۔ (۲) سیدھا سادا آدمی ۔ سادہ لوح بیوقوف ۔ صرف دین کی باتیں جاننے والا ۔ دُنیا کی باتوں سے ناواقف آدمی ۔ جیسے مصرعہ ؎ کیا جانے شیخ صاحب مُلّانہ آدمی ہے ۔ (۳) پکا دیندار ۔ کٹّا مسلمان ۔ متعصب مسلمان ۔ پابندِ شرع مسلمان +

مُلّانے ۔ ف ۔ اسم مذکر :۔ مُلّانہ کی جمع ۔ بہت سے مُلّا +

مُلّانے کھلانا ۔ ف ۔ فعل متعدی :۔ مستحق کھلانا ۔ مساکین کو کھلانا ۔ فقرا کو کھلانا ۔ پند کھلانا +

مُلّانی ۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) مُلّانہ کی تانیث ۔ مُلّا کی بیوی۔ (۲) معلّمہ۔ اُستانی۔ آتُون +

مِلاؤ ۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ (۱) میل۔ آمیزش۔ رَلاؤ۔ ملونی (۲) کھوٹ۔ غش +

مَلوانا ۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ مالش کرانا +

مِلوانا ۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ (۱) گلے لگوانا۔ معانقہ کرانا (۲) صفائی کرانا۔ رنجش دُور کرانا۔ باہم سلوک کرانا ۔ (۳) مُلاقات کرانا۔ شناسائی کرانا واقفیت کرانا۔ تعارُف کرانا ۔ (۵) آشنائی کرانا+ دوستی کرانا+ بھڑوانا +

ملاہی ۔ ع۔ اسم مؤنث (ملہی کی جمع) کھیل کُود۔ بازیاں۔ لہو ولعب +

مَلائی ۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ سرشیر+ سرجُھرات ۔ دُودھ کا جوہر جو گرم کرنے سے اُسکے اُوپر کائی کے مانند جم آتا ہے۔ دُودھ کے اُوپر کی پپڑی۔ بالائی (نواب سعادت علی خاں مرحوم نے ملائی کا نام بالائی رکھا تھا چنانچہ یہ لفظ لکھنؤ میں عام اور دہلی میں کم رائج ہے۔ مذاق سلیم دونوں میں امتیاز کر سکتا ہے) +

ملائی پڑنا ۔ ہ۔ فعل لازم :۔ ملائی جمنا۔ ملائی کی پپڑی جمنے لگنا۔ دُودھ پر ملائی آنے لگنا۔ سرشیر کا بستہ ہونا +

مَلائی ۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ گھوڑے وغیرہ کی مالش +

ملائیاں ۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ ملائی کی جمع بالائیاں۔ سرشیر +

ملائیاں اُڑانا ۔ چٹ کرنا۔ کھانا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ مال اُڑانا۔ تر مال کھانا۔ دونے چٹ کرنا۔ کسی کا مال کھانا۔ چٹورپن کرنا+ چکھوتیاں کرنا+

ملائک ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ (مَلَک کی جمع) فرشتے ۔ مفرد بھی باندھا ہے ؎

ہوگیا بندہ ملائک بھی ترے انداز کا ۔ کیا بیاں کیجے خُداوندِ دو عالم ناز کا (اختر)

ملائکہ ۔ ع۔ اسم مذکر :۔ مَلَک کی جمع (فرشتے) (لفظ ملائک میں تاکید معنی جمع کیواسطے حرف تا بصورت ہا زیادہ کردیا ہے)

مُلائم ۔ ع ۔ صفت :۔ (۱) لُغوی معنی مُناسب ۔ لائق۔ جوگ ۔ سزاوار ۔ زیبا (۲ ۔ مجازاً) نرم۔ کومل+ پلپلا + گدگدا+ موم سا ۔ (۳) حلیم ۔ بُردبار۔ سلیم الطبع ۔ رحمدل ۔ دیاوان ۔ سیل سُبھاؤ ۔ میٹھا (۴ ۔ ا۔ بقّال) ہلکا ۔ مندا ۔ دِھیما ۔ ڈِھیلا ۔ تیز کا نقیض جیسے فلاں چیز کا بھاؤ ملائم ہے یا آجکل فلاں چیز ملائم ہے۔ (۵۔ ا۔ بقّال) جُھکتا ہوا ۔ کھنچتا کا نقیض جیسے ذرا ملائم تولو۔ اُسکی تول ملائم ہے (۶ ۔ ا) نازک + کومل گات ۔ پتلا +

مُلائم چارہ ۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ نرم چارہ ۔ ہلکی خُوراک + حلوا۔ کھچڑی وغیرہ +

مُلائم کرنا ۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ (۱) دِھیما کرنا۔ ٹھنڈا کرنا ۔ تیزی دُور کرنا کسی کی طبیعت کو راستی اور اصلاح پر لانا۔ غصّہ فرو کرنا ۔ (۲) نرم کرنا+ موم کرنا۔ نرمانا۔ پلپلا کرنا (۳) بھاؤ گھٹانا۔ مندا کرنا۔ سستا کرنا۔ تخفیف کرنا۔ بھاؤ کم کرنا+ نرخ گھٹانا۔ قیمت کم کرنا ۔ بھاؤ اُتارنا +

مُلائم ہونا ۔ ہ۔ فعل لازم :۔ (۱) نرم ہونا۔ موم ہونا ۔ (۲) دِھیما ہونا۔ ٹھنڈا ہونا۔ اصلاح پر آنا۔ تیزی دُور ہونا۔ غصّہ نہ رہنا ۔ (۳) بھاؤ گھٹنا۔ مندا ہونا۔ سستا ہونا ۔ (۴) دبنا۔ زیر ہونا ۔ (۵) تخفیف ہونا۔ کمی ہونا +

مُلائمت ۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ (۱) مُناسبت ۔ مُوافقت ۔ مُطابقت (۲۔ مجازاً) نرمی۔ کوملتا ۔ (۳) نزاکت ۔ لاغری + سُبکی +

مَلْبا ۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ (۱) کُوڑا کرکٹ خس وخاشاک ۔ جھاڑن بُہارن ۔ خار وخس + میل مٹی ۔ (۲) گرے ہوئے مکان کی اینٹیں پتھر وغیرہ۔ گرے ہوئے مکان کی مٹی (۳) وہ آمدنی جو گاؤں کی کھاد وغیرہ بیچکر نمبردار کاشتکاروں سے جمع کرکے سرکاری مُلازموں یعنی تحصیلداروں حاکموں وغیرہ کی آؤ بھگت میں صرف کرتا ہے۔ غرض زمینداروں نے مدّ فضول کے واسطے یہ فنڈ مقرر کر رکھا ہے

ملبا خرچ ۔ ا۔ اسم مذکر : ساخراجات دِہ ۔ وہ فنڈ جو حکّام کی خاطر ومُدارات کے واسطے گاؤں کے لوگ جمع رکھتے ہیں +

مُلَبَّب ۔ ع۔ صفت :۔ لبریز۔ مُنہا مُنہ۔ لبالب ۔ پُر۔ بھرا ہوا+ چھلکتا ہوا۔ اُبلتا ہوا

مَلْبُوس ۔ ع ۔ اسم مذکر : پہنے ہوئے کپڑے ۔ اُتارے ہوئے کپڑے ۔ اُترن + پہننے کے کپڑے جیسے جوڑا۔ انگرکھا۔ پائجامہ ۔ چوغہ۔ قبا۔ ٹوپی ۔ دستار وغیرہ لباس۔ پوشاک ۔ بستر ؎

یہ آب ورنگ کہاں لعل اور زمرّد کو ۔ مگر دیا ہے گُل وسبزہ نے انہیں ملبوس (مومن)

ملبُوسات ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ (ملبُوس کی جمع) پوشاکیں۔ جوڑے +

مِل بیٹھنا ۔ ہ۔ فعل لازم :۔ سلوک سے بیٹھنا۔ محبّت سے سرجوڑ بیٹھنا ؎

صاف دل سے کبھی نہ مِل بیٹھے ۔ انکو مُجھ سے سدا رہی کھٹ پٹ (مجروح)

مِلَّت ۔ ع ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) دین۔ مذہب ۔ شریعت ۔ طریق ۔ مشرب ۔ مت ؎

کسکی ملّت میں گِنوں آپ کو بتلا اے شیخ ۔ تو کہے گبر مجھے گبر مُسلماں مُجھکو + (ناسخ)

کبھی تھا عقل پہ مذہب مرا مانند حکیم ۔ کبھی مثلِ مُتکلّم مجھے پاس ملّت (ذوق)

(۲) گروہ۔ فرقہ ۔ پنتھ ۔ قوم ۔ ذات ۔ برن +

مِلَّت ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) ملاپ ۔ میل جول ۔ ربط ضبط ۔ راہ ورسم ۔ جیسے مُوافقت سے ملّت ہے۔ تم ایک دفعہ مُجھسے مُجھکو گی میں ہزار دفعہ تمہاری پاؤں خاک ہونگی (سنگھار سہیلی)

نہ قوموں میں عزّت نہ جلسوں میں وقعت ۔ نہ اپنوں سے اُلفت نہ غیروں سے ملّت (حالی)

ملت

(نظیر) مزاجوں میں سُستی دماغوں میں نخوت ۔ خیالوں میں پستی کمالوں سے نفرت
عداوت نہاں دوستی آشکارا
غرض کی تواضع غرض کی مُدارا

(۲) سَنگت ۔ صُحبت ۔ جتھا ۔ منڈلی ۔ اپنے میل کے آدمی ۔ (۳) ملنساری +

مِلّت کا آدمی ۔ ۔ اسم مذکّر :۔ سَنگت کا آدمی + ملنسار آدمی + میل کا آدمی +

مَلَت ۔ ہ ۔ صفت :۔ گِھسا ہوا ۔ مِٹا ہوا ۔ وہ سکّہ جسکے حرف مِٹ گئے ہوں ۔ سپاٹ ۔ جیسے ملت پیسہ ۔ ملت روپیہ وغیرہ +

مُلتانی ۔ ہ ۔ اسم مؤنّث :۔ (۱) ایک قسم کی چکنی مٹی جو اکثر مُلتان سے آتی ہے ۔ سر دھونے کی مٹّی ۔ گاچنی ۔ چِکنی مٹّی ۔ (۲) باشندۂ مُلتان (۳) مُلتان سے منسوب جیسے مُلتانی کپڑا ۔ مُلتانی رنگ وغیرہ (۴) ایک راگنی کا نام جو دُھرپد سے متعلق ہے +

مُلتَجی ۔ ع ۔ صفت :۔ (۱) التجا کرنے والا + ڈھونڈنے والا + سرنگت + مُلتمس ۔ درخواست کنندہ ۔ مُستدعی ۔ آرزومند ۔ متمنّی ۔ (۲) انکسار کرنے والا ۔ عاجزی کرنے والا ۔ منّت سماجت کرنے والا + ناک کھانے والا +

مُلتَزَم ۔ ع ۔ صفت :۔ (۱) التزام کرنے والا ۔ اپنے پر لازم پکڑنے والا ۔ ساتھ رہنے والا ۔ (۲ ۔ اسم مذکّر) ٹول وصول کرنے والا ۔ محصول اُگاہنے والا + گھاٹ یا سڑک کا محصول + (۳ ۔ اسم مذکّر) وہ مقام جو رُکن یمانی کے پاس خانۂ کعبہ کے سامنے واقع ہے ۔ کہتے ہیں یہاں حاجتمندوں کی دُعائیں قبول ہوتی ہیں +

مُلتَصِق ۔ ع ۔ صفت :۔ ملا ہوا ۔ لگا ہوا ۔ پیوستہ +

مُلتَفِت ۔ ع ۔ صفت : التفات کرنے والا ۔ توجّہ کرنے والا +

مُلتَمِس ۔ ع ۔ اسم مذکّر :۔ التماس کرنے والا ۔ عرض کرنے والا ۔ گُزارش پرداز ۔ عرض رساں + درخواست کنندہ + سائل ۔ سوال کنندہ +

مُلتَوِی ۔ ع ۔ صفت :۔ (۱) التوا کرنے والا ۔ دیر کرنے والا + لپٹنے والا ۔ (۲) رُکنے والا ۔ ٹھہرنے والا ۔ توقّف کرنے والا + پیچ درپیچ ہونے والا + نبض کی پیچیدہ حرکت +

مُلتوی رکھنا ۔ ۔ فعل متعدّی :۔ موقُوف رکھنا ۔ پھر پر رکھنا ۔ روکنا ۔ ٹھہرانا ۔ ہٹانا +

مُلتوی رہنا ۔ ۔ فعل لازم :۔ موقُوف رہنا ۔ رُک جانا ۔ تھم جانا ۔ ہٹنا +

مُلتوی کرنا ۔ ۔ فعل متعدّی :۔ روکنا ۔ ٹھہرانا ۔ باز رکھنا ۔ ڈھیل میں ڈالنا ۔ کچھ دنوں کے واسطے موقُوف رکھنا ۔ ہٹانا +

مُلتوی ہونا ۔ ۔ فعل لازم :۔ رُکنا ۔ توقّف میں پڑنا ۔ ہٹنا +

مُلتَہَب ۔ ع ۔ صفت :۔ بھڑکا ہوا ۔ شُعلہ زن ۔ بھڑکی ہوئی آگ +

مُلتَہِب ۔ ع ۔ صفت :۔ بھڑکانے والا ۔ شُعلہ زن ۔ بھڑکنے والا +

ملج

مَلَٹ ۔ ۔ اسم مذکّر :۔ کتاب کا پٹھا ۔ وصلی ۔ دفتی ۔ موٹا کاغذ ۔ میٹھن کا کاغذ +

مَلجا ۔ ع ۔ اسم مذکّر :۔ (۱) جائے پناہ ۔ پناہ ملنے کی جگہہ ۔ مامن ۔ وہ جگہہ جہاں آدمی اپنی جان بچانے کو جاکر ٹھہرے ۔ سرن کی جگہہ (۲) ماوا ۔ جائے بازگشت +

مِلجانا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ (۱) سٹ جانا ۔ پیوستہ ہوجانا ۔ (۲) مَن جانا ۔ صُلح ہوجانا ۔ صفائی ہوجانا ۔ (۳) آمیز ہوجانا ۔ آمیختہ ہوجانا ۔ گڈمڈ ہوجانا ۔ ایک جان ہوجانا (۴) شامل ہوجانا ۔ شریک ہوجانا ۔ جیسے ذات میں ملجانا ۔ (۵) دوچار ہوجانا ۔ بھینٹ ہوجانا ۔ (۶) گلے لگ جانا ۔ گلے سے لگ جانا ۔ بغلگیر ہوجانا ؎

کہتے ہیں رنجش ظاہریں مزہ ہوتا ہے ۔ تم یونہیں مجھسے خفا ہوکے ذرا مل جانا (لا اعلم)

(۷) ملحق ہوجانا + کسی سلطنت کا ضمیمہ ہوجانا ۔ (۸) وصول ہوجانا ۔ حاصل ہوجانا (۹) پاجانا ۔ دستیاب ہوجانا ۔ جیسے گیا ہوا روپیہ ملجانا +

مِل جُل کر یا مِل جُل کے ۔ ہ ۔ تابع فعل :۔ (۱) شریک ہوکر ۔ مل ملا کر ۔ متّفق ہوکر ۔ اکٹھے ہوکر ۔ سر جوڑ کر ۔ پہلو بہ پہلو ۔ جمع ہوکر ؎

جو بیٹھیں دشت میں ہم اور مجنُوں ۔ نکالیں پاؤں سے مل جُل کے کانٹے (ظفر)

(۲) بالاتفاق ۔ بالاشتراک ؎

اُڑائیں دھجیاں دامن کی دیوانوں نے دشت میں ۔ مزے مل جل کے لوٹے دشت پیمائی کے غربت میں (شور)

(۳) سلوک سے ۔ اتحاد سے ۔ اخلاص و محبّت سے جیسے بچّو مل جُل کر کھاؤ ۔ مل جُل کے رہو +

مِل چلنا ۔ ۔ فعل لازم :۔ سلوک اور محبّت سے رہنا + رسم و راہ پیدا کرنا ۔ ربط ضبط رکھنا ۔ ملنساری سے رہنا ۔ لگ چلنا ۔ مصرعہ ۔ مے عنبر سرشت سے مل چلے ہو مستِ شراب ہوکر ؎

مل نہیں چلتے ہیں کچھ طبعوں سے ہرگز رہتا ہُوں ۔ چین پیشانی سے ابرو سے الف آزاد کا (آتش)

مَلِیچھ ۔ ہ ۔ صفت :۔ (۱) میلا ۔ غلیظ ۔ ناپاک ۔ اگھوری + ناپاک قوم (۲) جنگلی آدمی ۔ وحشی آدمی ۔ وہ لوگ جو بُری بھلی چیز میں تمیز نہ کرسکیں + بلاچٹ ۔ بلانوش +

مِلح ۔ ع ۔ اسم مذکّر :۔ نمک ۔ نون ۔ لون ۔ رام رس + کھار ۔ شور +

مُلحِد ۔ ع ۔ اسم مذکّر :۔ راہِ حق سے پھرنے والا ۔ فاسق ۔ ناستک ۔ بیدین ۔ کافر ۔ ملیچھ +

مُلحَق ۔ ع ۔ صفت :۔ جُڑا ہوا ۔ لگا ہوا + متّصل ۔ سٹا ہوا ۔ منسلک ۔ نزدیک +

مُلحِق ۔ ع ۔ صفت :۔ شامل ۔ پیچھے لگ جانے والا ۔ داخل ۔ شریک +

مُلحق کرنا ۔ ۔ فعل متعدّی :۔ شامل کرنا ۔ ملانا ۔ داخل کرنا ۔ ضمیمہ بنانا +

مُلحق ہونا ۔ ۔ فعل لازم :۔ شامل ہونا ۔ ملنا + شریک ہونا + ضمیمہ بننا +

مَلحُوظ ۔ ع ۔ صفت :۔ لحاظ کیا گیا ۔ دیکھا گیا ۔ کن انکھیوں سے دیکھا گیا ۔ خیال کیا گیا ۔ خیال رکھا گیا ۔ غور کیا گیا ۔ دھیان کیا گیا +

ملغ

ملحُوظِ خاطر ۔ع ۔صفت :۔ توجہِ خاطر۔ پیشِ نہادِ خاطر۔ دلی خیال۔ دلی توجہ۔ دل میں یاد رکھنا۔ خیال رکھنا +

ملحُوظ رکھنا ۔ا۔ فعل متعدی :۔ لحاظ رکھنا۔ خیال رکھنا۔ یاد رکھنا۔ پیشِ نہادِ خاطر رکھنا + مصرعہ ؎ میری عرض کو بھی تو ملحُوظ رکھنا +

مَلخ ۔ف۔ اسم مؤنث :۔ ٹڈّی۔ ٹیڑی +

مُلخص ۔ع۔ صفت :۔ (۱) خالص کیا گیا۔ پاک کیا گیا۔ خالص۔ پاک (۲) خُلاصہ کیا گیا۔ خلاصہ۔ مختصر +

مُلذّذ ۔ع۔ صفت :۔ لذیذ۔ مزیدار۔ خوش ذائقہ۔ لذّت دار۔ مزے کا۔ بجز لذّت مندہ

مُلر مُلر ۔ا۔ تابع فعل :۔ غریبی اور مسکینی سے۔ مُٹر مُٹر۔ بھولے پن سے۔ جیسے برس کے برس دن نئے نئے بھائی آپ کی سلامتی میں ننگے بُچے رہیں۔ ایک ایک کا مُلر مُلر بیٹھے مُنہ تکیں (سُگھڑ سہیلی) +

مُلزَم ۔ع۔ صفت :۔ الزام لگایا گیا۔ دُوش لگایا گیا۔ قصور وار۔ گُنہگار۔ مُجرم +

مَلزُوم ۔ع۔ صفت :۔ لازم کیا گیا جو جُدا نہو سکے۔ غیر مُنفک۔ شریک حال۔ مُتعلق +

مُلصَق ۔ع۔ صفت :۔ لگایا گیا۔ پیوستہ کیا گیا۔ جُڑواں۔ سٹا ہوا۔ مِلا ہوا۔ قریب۔ متّصل + پیوستہ۔ چسپّ +

مُلطِّف ۔ع۔ اسم مؤنث :۔ رقیق کرنے والی دوا۔ پتلا کرنے والی دوا۔ لطیف کر دینے والی دوا۔ تلیّین کرنے والی دوا +

مُلطِّفات ۔ع۔ اسم مؤنث :۔ (مُلطِّف کی جمع) +

مَلعُون ۔ع۔ صفت :۔ (۱) لعنت کیا گیا۔ مردُود۔ راندہ گیا۔ راندہ شدہ۔ نفرین کیا گیا۔ نکالا گیا۔ دھتکار کیا گیا + سراپ دیا گیا + رجیم۔ لعین + (۲) شیطان۔ دیو۔ ابلیس۔ خنّاس۔ عزازیل +

مَلغوبا ۔ف۔ اسم مذکّر :۔ (۱) خس و خاشاک۔ کوڑا کرکٹ۔ الم غلم + یُونانی ادویات کا فوج۔ (۲) دُرد۔ تلچھٹ۔ (۳) مکان کی ٹوٹی پھوٹی چیز۔ بیچ لمبا (۴) آلائش۔ آلُودگی + جسم کے اندر کی آلائش جیسے انتڑیاں۔ اوجھ۔ اوجھڑی وغیرہ (۵) مواد۔ پیپ۔ راد + (۶) گودڑ گاودڑ۔ چیتھڑے گودڑے + جھیچھڑے + ریج۔ گُودا وغیرہ +

مَلفُوظ ۔ع۔ اسم مذکّر :۔ بزرگوں کا کلام۔ حدیثِ بزرگاں۔ اولیاء اللہ کا کلام + وہ کتاب جسمیں کسی بزرگ کی کیفیت انکی زبانی لکھی گئی ہو +

مَلفُوظات ۔ع۔ اسم مذکّر :۔ (ملفُوظ کی جمع) +

مَلفُوف ۔ع۔ صفت :۔ لپیٹا ہوا۔ لفافہ کیا گیا۔ ڈھکا ہوا۔ لفافہ میں بند کیا ہوا۔ سربند۔ بند + خریطہ میں رکھا ہوا +

ملک

مُلقّب ۔ع۔ صفت :۔ لقب دیا گیا۔ پدوی دیا گیا۔ بامعنی وصفی نام دیا گیا۔ خطاب دیا گیا۔ مُخاطَب۔ نامزد۔ معرُوف۔ عُرف +

مَلَک ۔ع۔ اسم مذکّر :۔ فرشتہ۔ ہاتف۔ دیوتا۔ اسُر۔ دُوت + دیُت +

ملک الموت ۔ع۔ اسم مذکّر :۔ موت کا فرشتہ۔ جان نکالنے والا فرشتہ۔ جم راج۔ جم دُوت۔ عزرائیل۔ جم +

مُسک بن نہیں جان تلک اپنی کھلاؤں ۔ مہماں ملک الموت مرے گھر نہیں آتا (اسیر)

غیر کو ساتھ ہے وہ بہرِ عیادت آیا ۔ لو مسیحا ملک الموت کو آیا لیکر (ظہیر)

لب پر ہے یہاں جان وہی آئے نہ قاصد ۔ اُسپر ملک الموت کی تاخیر کو دیکھو (ذکی)

ملکُ خصلت ۔ ملک سیرت ۔ع۔ صفت :۔ معصوم۔ عفیف۔ نیک۔ بیگناہ

مِلک ۔ع۔ اسم مؤنث :۔ (۱) بھوم دان۔ زمینداری۔ ملکیت + جاگیر + معافی + جائداد۔ (۲) مال۔ اسباب۔ شئے مقبوضہ۔ دھن۔ (۳) حق۔ حقیّت +

مُلک ۔ع۔ اسم مذکّر :۔ (۱) دیس۔ بھوم۔ ولایت۔ کشور۔ دیار۔ اقلیم + (۲) ریاست۔ راج۔ سلطنت۔ بادشاہت۔ علاقہ۔ عملداری۔ قلمرو۔ مملکت۔ حکمرانی۔ (۳) صُوبہ۔ احاطہ۔ پرگنہ۔ سرکار۔ علاقہ (۴ ۔ل) شہر۔ نگر۔ نگری۔ بلدہ ؎

گھر اپنا حادثوں سے جو برباد ہو گیا ۔ اندوہِ غم سے مُلکِ دل آباد ہو گیا (ناسخ)

(۵ ۔ل) پرتھمی۔ خلقت۔ لوگ۔ سنسار۔ جیسے اشارے کے ساتھ سارا مُلک اُمنڈ آیا۔ (۶ ۔ا ۔عو ۔ صفت) بہت۔ الغاروں۔ ات گت۔ نہایت۔ ازحد اٹم جیسے تم تو ایک مُلک اُٹھا لائے یعنی بہت سالے آئے۔ وہاں تو مُلک اسباب پڑا ہے (عورتیں بفتحِ ثانی استعمال کرتی ہیں) +

مُلک ستانی ۔ع + ف۔ اسم مؤنث :۔ دیکھو (مُلک گیری) +

مُلک سے خارج کرنا ۔ا۔ فعل متعدی :۔ دیس نکالا دینا۔ بنوباس دینا۔ جلاوطن کرنا + شہر بدر کرنا۔ تارکِ وطن کرنا +

مُلک گیری ۔ع + ف۔ اسم مؤنث :۔ مُلک لینا۔ مُلک ستانی۔ کشور کُشائی۔ فتح۔ جیت۔ تسخیر + فتحیابی + بادشاہی۔ حکمرانی +

مَلِک ۔ع۔ اسم مذکّر :۔ بادشاہ۔ سُلطان۔ شہریار۔ راجا۔ بھوپال۔ راؤ۔ فرمانروا +

مَلِکُ التُّجّار ۔ع۔ اسم مذکّر :۔ سوداگروں کا بادشاہ۔ بہت بڑا سوداگر۔ وہ خطاب جو بادشاہوں کی طرف سے اعلےٰ درجہ کے سوداگروں کو دیا جاتا ہے +

مَلِکُ الشُّعرا ۔ع۔ اسم مذکّر :۔ شاعروں کا بادشاہ۔ راج کوی۔ بہت بڑا شاعر۔ سُلطان الشعرا۔ وہ خطاب جو بادشاہ کی طرف سے اعلےٰ درجہ کے شاعر کو دیا جاتا ہے +

مَلِک زادہ ۔ع + ف۔ اسم مذکّر :۔ شاہزادہ۔ راج کوار۔ کنور۔ صاحبِ عالم +

مَلَکات ۔ع۔ اسم مذکّر :۔ جمع مَلَکہ جو طبیعت میں ہر ایک شئے کے حاصل کرنے کی قوّت

ہوتی ہے + سیرتیں - عادتیں - صفات - خصلتیں - خاصہ - سُبھاؤ - گُن + طبیعت - مزاج - جوہر - سرشت + لیاقت - قابلیّت +

ملکاتِ ردیّہ - ع - اسم مذکر :- بُری قوتیں - بُری عادتیں - وہ آٹھ بُری خصلتیں جو اخلاق کی کتابوں میں بہ تفصیلِ ذیل لکھی ہیں - حَسد - بُغض - بُخل - حرص - کذب - غضب - کبر - بیحیائی +

ملکاتِ فاضلہ - ع - اسم مذکر :- عُمدہ قوتیں - نیک عادتیں - وہ چار خصلتیں جو اخلاقی کتابوں میں بہ تفصیلِ ذیل درج ہیں - حکمت - شجاعت - عفت - عدالت +

مُلکانا - ہ - فعل متعدی :- عو (۱) بنا بنا کر بولنا - جیسے وہ تو میٹھے باتیں ملکاتے ہیں (باتوں کے ساتھ آتا ہے) (۲) ایک نومُسلم قوم +

مُلکٹ - ہ - اسم مذکر :- انگیا کی کٹوری - انگیا کی وہ تھیلی جسمیں چھاتی رہتی ہے ؎
کُچوں کو دیکھکر ملکٹ میں محرم کے تاُمّل ہے　نہاں غُنچہ میں گُل ہوتا ہے یہ غُنچہ تہِ گُل ہے (حکمت)
کیوں نہ پیراہن طاقتکے ہوں ٹکڑے ٹکڑے　دیکھے ملکٹ تری محرم کےہیں بن جھول کے خوب ؎

مَلَک مَلَک کریا مَلَکٹ مَلَکٹ - ہ - تابع فعل :- (عو) خراماں خراماں - مٹک مٹک کر - اِترا اِترا کر + مستانہ چال سے - جُھوم جُھوم کر - جیسے ملک ملک کر چلنا - ملک ملک کر باتیں کرنا + براتیوں کا ملک ملک کر چلنا سمدھنوں کا مٹک مٹک کر اُترنا عجب کیفیت دکھا رہا تھا + جب دیکھو جب ملک ملک چلی آتی ہے +

مِل کر چلنا - ہ - فعل لازم :- (۱) شریک ہوکر چلنا - ہمراہ چلنا - ساتھ چلنا (۲) سلوک سے رہنا - باہم سلوک کھنا ؎

مَلکنا - ہ - فعل لازم :- عو - اِترانا - مٹکنا + اٹھلانا +

مَلکُوت - ع - اسم مذکر :- (۱) سلطنت - بادشاہی + پروردگاری + حکمرانی + قبضہ - تصرف (۲) فرشتوں کا عالم - فرشتوں کا جہان - فرشتوں کے رہنے کا مقام - فرشتے + ملائکہ (۳ - صُوفیان) عالمِ ارواح - عالمِ معنی + عالمِ غیب (بعض تصوف کے رسالوں میں لکھا ہے کہ ملکوت فرشتوں کی عبادت کا مقام ہے یعنی وہ جگہ جہاں طاعت بے قصُور و بے فتُور حاصل ہوتی ہے) +

مَلکُوتی صفات - ع - اسم مؤنث :- فرشتوں کے سے خصائل - فرشتہ خصائل ؎
جو ہر تو مجھ میں تھے ملکُوتی صفات کے　انساں بنا کے کیوں مری مٹی خراب کی (نامعلوم)

مَلَکہ - ع - اسم مذکر :- قوّتِ حصُولِ شے - وہ قوت جو انسان میں علم یا ہُنر کے حاصل کرنے کی آجاتی ہے - مہارت - کمال - لیاقت - استعداد - قابلیت - تجربہ - ہُنر - اُستادی - عقل - تجربہ + ذکا - فہم - ادراک (اگرچہ اصل میں بفتحاتِ ثلاثہ ہے لیکن بہ تصرفِ فارسیاں بسکُونِ دوم بھی جائز ہے چنانچہ انوری کا شعر موجود ہے ؎
از سیرتِ شاں رشک ملک آمد ملکہ　حاصل نتواں کرد چنیں سیرت و شاں ما (انوری)

ملکہ حاصل ہونا - ا - فعل لازم :- قُدرت یا مہارت حاصل ہونا - نہایت تجربہ ہونا - کسی چیز کی شناخت کا کمال ہونا +

ملکہ ہونا - فعل لازم :- کسی بات کا کمال ہونا - مہارت ہونا +

مَلِکَہ - ع - اسم مؤنث :- (۱) مَلِک کی تانیث - رانی - پٹ رانی - بادشاہ کی بیوی - قیصرہ - سُلطانہ - شاہ بیگم - بادشاہ بیگم + وہ عورت جو سریرِ سلطنت پر متمکن ہو - حکومت کرنے والی عورت - (۲) شہزادی - بادشاہزادی (۳) مُہال کی سب سے بڑی مکھی جسکے ساتھ اور تمام مکھیاں رہتی ہیں +

ملکہ مسُور - ا - اسم مؤنث :- (پُورب) بڑی مسُور - بڑی قسم کی مسُور +

مَلِکہ مُعظّمہ - ع - صفت :- ملکۂ بزرگ - بڑی ملکہ - قیصرہ - سب سے بڑی سُلطانہ ؎

مَلِکۂ وِکٹوریا - ا - اسم مؤنث :- ہماری قیصرۂ ہند ملکہ معظّمہ دام اقبالہا کا نامِ مُبارک جنکی خوش اقبالی رعایا پروری - معدلت گستری - رحمدلی - فراخ حوصلگی - مُلک گیری تمام دُنیا میں مشہور ہے - جیسا اِنکے زمانہ میں امن ہے کبھی نہیں ہوا - آپ ۲۴ مئی سنہ ۱۸۱۹ء میں پیدا ہوئیں - ۲۰ - جُون سنہ ۱۸۳۷ء میں تخت پر بیٹھیں - یکم جنوری سنہ ۱۸۷۷ء کو قیصرۂ ہند بنیں - ۲۰ - جُون سنہ ۱۸۸۷ء کو آپکا اوّل جیوبلی جشن ہوا - اِسوقت کہ میں یہ لفظ لکھ رہا ہُوں آپ کی عمر ستر برس سوّلہ دن کی ہے - الٰہی تو ہماری ملکۂ وکٹوریا کو جسکے زمانے میں ہر قسم کے علم و ہُنر کا چرچا اور مُصنّفوں کو اطمینان کا موقع حاصل ہے عرصۂ دراز تک سلامت اور بر سرِ حکومت رکھ آمین - سید احمد دہلوی مؤلفِ لغاتِ ہذا ۹ - جُون سنہ ۱۸۸۹ء مقامِ شملہ ؎

مِلکی - ع - اسم مذکر :- مِلک والا - جاگیردار - صاحبِ جائداد - زمیندار - مُعافی دار - حقیت دار - جیسے مِلکی نہ کہے دل کی - یعنی زمیندار دل کا بھید نہیں دیتا +

ملکی کیا جانے پرائے دل کی - ا - کہاوت :- یعنی ملکی لوگ خود غرض ہوتے ہیں دُوسرے کی پروا نہیں کرتے +

مُلکی - ع - صفت :- مُلک کا - مُلک والا - مُلک سے تعلق رکھنے والا - (۲) قومی - باشندگانِ مُلک سے متعلق - دیس یا وطن سے علاقہ رکھنے والا (۳) متعلق بہ سلطنت - حکمرانی کے متعلق (۴ - پُورب) وہ سمت جو بعض مقامات بُرنیا وغیرہ میں مُستعمل ہے - یہ سمت فصلی سال سے ایک ماہ پیشتر یعنی پہلی ساون سے شروع ہوتا ہے +

ملک

مُلکی لارڈ یا لاٹ - ا - اسم مذکر :- نائب السلطنت - وائسرائے - گورنر جنرل - ناظم الملک - صوبہ دار - نواب + مدار المہام سلطنت +

مَلَکی - ع - صفت :- منسوب بہ مَلَک - فرشتہ کی سی - فرشتہ والی - فرشتہ جیسی - جیسے فلاں کی مَلَکی صفات +

مِلکِیَت - ع - اسم مؤنث :- حقیت - املاک - زمینداری - جائداد - قبضہ - تصرف + مال - اسباب + اثاثہ - اثالہ +

مَلگجا - ہ - صفت :- کچھ میلا کچھ اُجلا - نہ بہت میلا نہ اُجلا + میلا - غبار آلود ؎

میں تو میں سچ تو یہ ہے دشمن نہ بدلے آفلک   ملگجا اُسکا دوپٹہ چادرِ مہتاب سے + (وحشت)

ملگجے کپڑوں میں نکلا اُسکے مکھڑے کا یہ روپ   جسطرح ابر سیہ سے چاند اور اُجلا لگے + (ناسخ)

گلشنِ دہر میں سمجھے اُسے پیراہنِ گُل   ملگجا کوئی اگر جسم سے جاما اُترا + + (برق)

ملگجی - ہ - اسم مؤنث :- ملگجا کی تانیث ؎

بھاتا ہے ہمارے داغِ دل پر   ٹوپی جو تمہاری ملگجی ہے + + (ناسخ)

کلفتِ ایام سے پروا نہیں کچھ حُسن کو   خوبرویوں کو مزیّب ملگجی پوشاک ہے (آتش)

مِلَل - ع - اسم مذکر :- ملت کی جمع - مذاہب - ادیان +

مَلماس - ہ - اسم مذکر :- ہندو (۱) نحس مہینا - منحوس مہینا جسمیں خوشی کی رسمیں منع ہیں (۲) لوند کا مہینا - کبیسہ +

مُلمّاں یا مُلمّہ - ا - اسم مذکر :- (بیگماتِ قلعہ) اقسام جنس غلہ وغیرہ جیسے گھی گیہوں نمک آٹا دال چاول - کھانڈ مصالح وغیرہ جو ایک مہینے کے واسطے اکٹھا مول لیکر مودی خانہ میں - رکھدیا جائے جیسے اب کے مُلمّاں آئے تو گھی زیادہ منگوانا + لاو لینے کو تو خاصے محصّل بنکر آ بیٹھتے ہو اور ملمّاں دیتے وقت یہ وائے وائے (منگھڑ سہیلی) +

مُلمّع - ع - صفت :- (۱) روشن کیا گیا - درخشاں - چمکول - چمکتا ہوا - دمکتا ہوا - (۲) گلٹ کیا ہوا - سونا یا چاندی چڑھایا ہوا - سونے کا جھول پھرا ہوا - سونا چڑھا ہوا - (۳ - اسم مذکر) جھول - گلٹ سونے کا ورق خواہ پترا یا پانی جو کسی چیز پر چڑھایا جائے - (۴ - اسم مذکر) ایک قسم کے اشعار جنمیں ایک مصرعہ یا ایک بیت عربی اور ایک فارسی ہو (۵) قلعی - دکھاوا - ظاہری ٹیپ ٹاپ - بناوٹ (جب ٹھنڈا ملمع کہینگے تو وہاں اُس ملمع سے مراد لی جائیگی جو آگ بغیر یا بارتوں کے وسیلہ سے کیا جائے - اور جب گرم ملمع کہینگے تو وہاں اُس ملمع سے عبارت ہوگی جو آگ کے وسیلہ سے گرمائی پہنچاکر چڑھایا جائے - ٹھنڈے کی نسبت گرم زیادہ دیرپا ہوتا ہے) +

مُلمّع ساز - ع - ف - اسم مذکر :- ملمع کرنیوالا - سونا یا چاندی چڑھانیوالا - گلٹ کرنیوالا +

ملن

مُلمّع کرنا - ا - فعل متعدی :- (۱) گلٹ کرنا - سونا یا چاندی چڑھانا - (۲) مکلّف بنانا - چمکانا - آب دینا - ٹیپ ٹاپ کرنا - قلعی کرنا - جلا کرنا - گھوٹنا - زیب کرنا

مَلمَل - ہ - اسم مؤنث :- ایک قسم کا نہایت باریک کپڑا - تنزیب - رفل - سری صاف - زرپ

دو دو پٹا تم اپنا مَلمَل کا   ناتواں ہوں کفن بھی ہو ہلکا   (ناسخ)

مَلمَلا - ہ - صفت :- (۱) کھریاتا - کسی قدر کھاری + نمکین - شور - کھاری - کھارا + جیسے اِس کنوئیں کا پانی بالکل کھاری تو نہیں مگر ململا ہے (۲ - ہندو) اُداس - غمگین - پریشان - آشفتہ - دلگیر - جیسے آج کچھ جی ململا سا ہے +

مَلمَلانا - ہ - فعل متعدی :- (ہندو عو) افسوس کرنا - پچتانا +

مَلمَلاہٹ - ہ - اسم مؤنث :- (ہندو) (۱) اُداسی - آشفتگی (۲) افسوس پچتاوا - ملولا - دریغ - حسرت - غم - ارمان - تاسّف +

ململاہٹ آنا - ا - فعل لازم :- (ہندو عو) افسوس آنا - پچتانا - دریغ آنا +

مِل مِل کر رونا - ہ - فعل لازم :- گلے لگ لگ کر رونا - بغلگیر ہو ہو کر رونا - لپٹ لپٹ کر رونا ؎

ہے جی میں شاخِ گُل سے مِل مِل کے خوب روؤں   نے جنوں کی میرے تدبیر ہے تو یہ ہے (مصحفی)

مِل گئے کی بات ہے - ہ - محاورہ :- یعنی مساوات ہے کچھ تلاش و جستجو نہیں ہے جب مل گئے تو ملاقات اور نہ ملے تو پروا نہیں اتفاقیہ امر ہے - ندی ناؤ سنجوگ ہے ؎

اُسکو تو غیروں سے صحبت گرم اب دن رات ہے   ہے اب صاحب سلامت مل گئے کی بات ہے (سائل)

مِلَن - ہ - اسم مؤنث :- (اپنا تا لفظ ہے) - ملنا کا حاصل بالمصدر + ملاقات جیسے

مِلَن سے ملے ہیرے کیسی دل میں پھانکیں پھیرے کیسی (کہاوت) ؎

مورے سیاں کا ملنوا کیسے ہو - (گیت کا ٹکڑا) +

مِلنا - ہ - فعل لازم :- (۱) جڑنا - سٹنا - چسپاں ہونا + ملحق ہونا - ملصق ہونا + پیوستہ ہونا - ایک ہونا - متحد ہونا - جیسے دونوں ایسے مِل گئے جوں چکی کے پاٹ ؎

ہوئی نہ دید میسّر نہ دل کو چین ہوا   گھر سے گھر ملا اک بعد مشرقین ہوا (نامعلوم)

اثر کہاں ہے ملے جب پُھوٹ ہو باہم   الگ الگ ہے دونوں حرف آہ ملے (داغ)

معلوم ہوا بینی و ابروئے بتاں سے   اک تیر ہے گویا کہ ملا ہے دو کماں سے (ذوق)

(۲) آمیختہ ہونا - آمیز ہونا - مخلوط ہونا - مرکب ہونا - ایک جان ہونا + گھلنا گداختہ ہونا - پگلنا - سودہ ہونا - جیسے پانی میں نمک یا شکر کا ملنا + دودھ میں پانی کا ملنا ؎

آب ظاہر گندہ ہے لیکن   خود بخود ہوسشہ اب میں دل کے (مجروح)

(۳) گدّمڈ ہونا - گھال میل ہونا - خلط ملط ہونا + رَلنا ؎

نہ اسکو صبر نہ تیسر کا پتا یارب   جلادیا ہے مجھے خاک میں یہ آہ ملے (داغ)

مِلن

نوید بخششِ عصیاں اُسے سُنا دینا جو شرمسار کہیں داغِ رُوسیاہ ملے (داغ)

(۴) مُلاقات ہونا۔ بھیٹ ہونا۔ دوچار ہونا۔ سنگھ ہونا۔ سامنا ہونا۔ مُٹھ بھیڑ ہونا + اِکٹھا ہونا۔ جمع ہونا۔ سامنے ہونا۔ مُقابل ہونا ؎

جو ملتے ہیں بچھڑے ہوئے ایک جا اُنہیں نیند باتوں میں آئی ہے کیا (میر حسن)

مثل سُنی ہے کہ ملتے سے کوئی ملتا ہے ملو تو آنکھ سے دل سے نگاہ سے ملے (داغ)

(۵) حاصل ہونا۔ وصول ہونا۔ حصول ہونا۔ ہاتھ میں آنا۔ پلّے پڑنا۔ جیسے کتنا روپیہ ملا اور کتنا باقی رہا۔ (۶) ہاتھ لگنا۔ بہم پہنچنا۔ دستیاب ہونا۔ مُیسّر آنا ؎ مصرعہ ؎ خدا ملے تو ملے آشنا نہیں ملتا ؎

لگا کے پاؤں میں اُسکے اُڑاؤں قاصد کو اگر تجھے ترے توسن کی گردِ راہ ملے (داغ)

تُمہارے کُوچے میں ہر روز وہ قیامت ہے کہ سایہ ڈھونڈھ رہا ہے کہیں پناہ ملے (ایضاً)

ملنا ترا اگر نہیں آساں تو سہل ہے دُشوار تو یہی ہے کہ دُشوار بھی نہیں (غالب)

اُسکا ملنا محال ہے لیکن شوقِ ہمّت بڑھائے جاتا ہے (مجروح)

(۷) فائدہ ہونا۔ نفع پہنچنا۔ جیسے غریب کو ستاکر کیا ملا (۸) بغلگیر ہونا۔ ہم آغوش ہونا۔ گلے لگنا۔ ہمکنار ہونا۔ مُعانقہ کرنا۔ چھاتی سے لگنا۔ لپٹنا۔

(۹) ہم بستر ہونا۔ پاس جانا۔ پاس آنا۔ وصل ہونا۔ مُلاقات کرنا + بھوگ کرانا۔ مُباشرت کرانا + جماع کرانا۔ وہ بات کرانا۔ جیسے روز کے ملنے سے مُجھے چڑ ہے (عو) ؎

دو دن میں ترے سب یہ پیچ جائینگے کلّے رنگیں سے ملا کر نہ تُو لے جان دوگانا (رنگین)

جب اُسنے کہا کہ مجکو تم سے ملنے کا ہے اشتیاق بیحد
اکبار وہ کھِل کھلا کے رنگیں بولی کہ چہ خوش چرا نباشد } قطعۂ رنگیں

ملنے سے تصوّر میں کُچھ کم نہ مزا دیکھا گر وہ نہوا اُسکی تصویر ہے اور میں ہوں (ذوق)

(۱۰) صفائی ہونا۔ صُلح ہونا۔ آشتی ہونا۔ رضامندی ہونا۔ باہم سلوک ہونا صفائی کرنا۔ صلح کرنا۔ آشتی کرنا۔ رنجش دُور کرنا۔ جیسے اب تو مل لو + شکر ہے، دونوں مل گئے۔ (۱۱) اٹ سٹ ہونا۔ سازش ہونا + گٹھنا۔ سازش کرنا۔ سازش رکھنا۔ ساز باز رکھنا۔ ملی بھگت ہونا ؎

بلا سے دعویِ اُلفت نہ پیش کرتے ہم ملے ہوئے ہیں جو دُشمن سے وہ گواہ ملے (داغ)

(۱۲) شریک ہونا۔ شامل ہونا۔ داخل ہونا۔ جیسے ذات میں ملنا۔ (۱۳) سازوں کا ہم آواز اور ہم آہنگ ہونا۔ سُروں کا گٹھنا۔ سُروں کا یکساں ہونا۔ (۱۴) میل جول ہونا۔ ربط ضبط ہونا۔ راہ و رسم رکھنا۔ دوستانہ پیدا کرنا۔ دوستی کرنا۔ یارانہ گانٹھنا۔ جیسے یہ اُنسے ملتے ہیں وہ اِنسے ملتے ہیں ؎

مِلن

یا مل کے غیر سے تری عادت بگڑ گئی یا صبر کرکے ہو گئے اے یار در ہم (حیا)

مل گیا تُو غیر سے یاں دل کی حسرت مٹ گئی اب ترا ملنا نہ ملنا ہمکو یکساں ہو گیا (ایضاً)

(۱۵) مُطابق ہونا۔ مُوافق ہونا + مُشابہ ہونا۔ مثابہ ہونا۔ ہمشکل ہونا + لگّا کھانا۔ ٹکّر کھانا۔ ہمسری کرنا۔ رُوکش ہونا ؎

ہے کسی کا تو انتظار تجھے آنکھ ملتی ہے تیری نرگس میں (داغ)

رُخِ روشن سے ترے مہرِ درخشاں نہ ملا لبِ رنگیں سے ذرا لعلِ بدخشاں نہ ملا (تجمّل)

(۱۶) متفق الرائے ہونا۔ ہم رائے ہونا۔ رائے میں شریک ہونا۔ (۱۷) قابو میں آنا۔ بس میں آنا۔ ہتھے چڑھنا۔ ہاتھ لگنا۔ جیسے دُشمن اور روزگار بار بار نہیں ملتا۔ (۱۸) پانا۔ کھوج لگنا۔ سُراغ لگنا۔ پتا لگنا + دریافت ہونا معلوم ہونا۔ پتا چلنا ؎

ناکامیِ جاوید کی ہم مانتے منّت افسوس شہیدی تری تُربت نہیں ملتی (شہیدی)

ہوا ہے دُودِ جگر سے یہ گھر مرا تاریک کہ موت ڈھونڈھتی پھرتی ہے کوئی راہ ملے (داغ)

(۱۹) ربط رکھنا۔ ڈھب رکھنا۔ آشنائی رکھنا۔ مُلاقات رکھنا۔ سابقہ رکھنا۔ واسطہ رکھنا ؎

ہم تو ہرگز نہ کہینگے نہ ملو دُشمن سے دیکھو دیکھو کوئی دن اور تماشا دیکھو (ظہیر)

ملتی ہے باغبانوں سے ہے شوق ہار کا گُلزار پھول جائے نہ ڈھینڈا بہار کا (جرأت)

ملتے ہی دیو سے سب میں اُڑ دُو اُڑ دُو ہو گئی ہیں اُنکے عیب چھپینگے بی جو لوگ کہ دولت میں ہیں (نازنین)

(۲۰) دیا جانا۔ دادہ شُدن کا ترجمہ ؎

گروں میں عرض اگر جان کی اماں پاؤں کہوں پتے کی اگر قہر سے پناہ ملے
ٹھہر نہ آہ مری جان لیکے چلتی ہو سفر کرے جو مُسافر کو زادِ راہ ملے } داغ

ایسی ہمسے ہوئی خطا کیا رب جسکے باعث یہ کچھ عذاب ملا
مے کے بدلے ملا جو خونِ دل تو جلا کر جگر کباب ملا } قطعۂ مؤلّف

(۲۱) عطا ہونا۔ مرحمت ہونا۔ عنایت ہونا ؎

فلک کی طرح جفائیں نہ کیجئے ہر روز اُسی کی قدر ہے نعمت جو گاہ گاہ ملے (داغ)

غیر کو ساغرِ شراب ملا اور ہمیں دیدۂ پُر آب ملا + (نامعلوم)

تمھیں دُنیا کا سب حجاب ملا ہمیں قسمت سے اضطراب ملا + (مؤلّف)

(۲۲) طبق زنی کرنا۔ مساحقت کرنا۔ چپٹی لڑنا۔ عضو سے عضو گھسنا ؎

تجھسے ملنے کا دوگانا مجھے ارماں ہو نوج تو ہے بیدید ترے گھر کوئی مہماں ہو نوج (رنگین)

(۲۳) مس ہونا۔ چھوا جانا۔ لگنا (۲۴) سنمکھ ہونا۔ مُقابل ہونا۔ سامنے ہونا ؎

مجھے اُسکی نگاہِ مصلحت اندیش نے مارا لڑیں آنکھیں عدو سے مجھسے ملکر جھک گئیں کیا کیا (؟)

(۵ - متعدّی) ملاقات کرنا۔ تعارف پیدا کرنا۔ رسم و راہ پیدا کرنا۔ راہ و رسم ہونا۔ حاصل کرنا

ایک آزاد طبع ہے مجرُوح ہم بہت اُس سے خوش ہوئے مِلکے (مجرُوح)

تُمہیں مہرباں ہو کے مِل لو تو مِل لو یہاں کیا دھرا ہے دُعا کے اثر میں (ظہیر)

(۶ - اسم مذکر) میل جول۔ راہ و رسم۔ ربط ضبط۔ مُلاقات ؎

اتنا مِلنا بھی ترک کر دو گے یہ نہ پُوچھو کہ مدّعا کیا ہے + + (مجرُوح)

مِلنا جُلنا - ۔ اسم مذکر:- میل جول۔ میل ملاپ۔ راہ و رسم۔ ربط ضبط۔ جیسے اُنکے کُنبے سے ہمارا بھی مِلنا جُلنا تھا (مجالس النساء) مِلنا جُلنا ترک کر دیا +

مَلنا - ہ۔ فعل متعدّی:- (۱) مالیدن کا ترجمہ۔ رگڑنا۔ مِیندنا۔ مسلنا + گھِسنا۔ سعی کرنا۔ (۲) مالش کرنا۔ لیپ کرنا۔ انضماد کرنا۔ (۳) مانجھنا۔ صیقل کرنا۔ صاف کرنا۔ چمکانا۔ (۴) مالیدہ کرنا۔ جیسے لوئی ملنا۔ پٹّو ملنا ملنا (۵) کھریرا کرنا۔ ہاتھ پھیرنا۔ جیسے گھوڑا ملنا۔ (۶) مروڑنا۔ اینٹھنا۔ امیٹھنا۔ جیسے کان ملنا +

مَلنا دَلنا - ہ۔ فعل متعدّی:- ہتھ پھیری کرنا۔ دستمالی کرنا۔ مسلنا۔ مساس کرنا + لپٹانا + مُستعمل کرنا۔ استعمال میں لانا +

مِلنسار - ہ۔ صفت:- ہر ایک سے ملنے والا۔ ہر ایک سے ربط ضبط اور راہ و رسم رکھنے والا۔ خوش خُو۔ خوش اخلاق۔ خلیق۔ مردم آمیز۔ آمیزگار۔ سب سے نرمی اور صلح و آشتی سے پیش آنے والا۔ ہِلا مِلا۔ مدنی الطبع۔ محبّت والا۔ اُلفت رکھنے والا۔ خلا ملا سب سے میل جول رکھنے والا۔ آشنا مزاج۔ مانُوس مالُوف ؎

دل میں ہر دم تری یاد آئے ہے کوئی بھلا یاد میں اپنی مِلنسار نہ دیکھا ہم نے (معرُوف)

(در اصل مِلن ہار تھا چونکہ ہ ی کا باہم بدل ہے اسوجہ سے ملنسار بہ نظرِ فصاحت کر لیا) +

مِلنساری - ہ۔ اسم مؤنث:- خوش اختلاطی۔ ارتباط۔ رسائی۔ خوش خُلقی۔ راہ و رسم۔ ربط ضبط۔ میل جول۔ مردم آمیزی۔ آشنا پرستی۔ آشنا مزاجی۔ محبّت۔ اخلاص

مَلَنگ - ف۔ اسم مذکر:- (۱) بیخود۔ بیہوش۔ از خود رفتہ۔ آپے سے باہر۔ مرد مجرّد و سر و پا برہنہ (۲) فقرا کا ایک مجرّد اور سر و پا برہنہ گروہ جسکا سلسلہ زندہ شاہ مدار شامی سے چلا ہے انکا مزار مکن پور واقع اودھ میں ہے یہ گروہ اکثر بارہ وفات میں قدم شریف کے میلے پر دہلی میں آتا اور دھم قلندر دُو دُھرطیمہ کہکر دھمال کیا کرتا ہے + (۳ - صفت) بیخود۔ بے ہوش + مستِ الٰہی ؎

زہا جستہ چوں آتشے بیدرنگ دل از بادۂ عشق مست و ملنگ (استاد لبیبی)

مثالِ کاتبی از سنگلاخ وادیٔ فقر ملنگ وار بیاباں بریں طریق ملنگ (کاتبی)

(۴ - ہ) ایک پرند کا نام (ہم متعجب میں ہیں کہ فیلن صاحب نے اول معنی میں کیونکر

ہندی لکھدیا البتہ اُردو میں تشبیہاً موٹا مسٹنڈا آدمی ہو سکتا ہے) +

مِلنی - ہ۔ اسم مؤنث:- (ہندو) (۱) مُلاقات۔ درشن۔ بھینٹ (۲) اگوانی۔ استقبال۔ پیشوائی۔ (۳) شادی کے بعد کی رسم جسمیں سمدھی سمدھی سے مع دیگر اقارب آپسمیں ملتے اور دُلہن والے اُنکو بطریقِ بھینٹ حسبِ مقدور نذر گذرانتے ہیں۔ ملاوا (۴) وہ روپیہ جو دُلہن والے دُولہا والوں کو ملنے کے وقت دیتے ہیں جیسے اُسنے کتنے کی ملنی کی +

مِلنی کو جانا - ہ۔ فعل لازم:- مُلاقات کو جانا +

مَلُّو یا مَلھُو - ہ۔ اسم مذکر:- (۱) ریچھ۔ بھالُو۔ خرس (۲) بندر۔ بوزنہ۔ میمون۔ نر جھمُونہ

مَلُّو - ۔ اسم مذکر:- (بواو مجہول۔ الکھنئو) گُتّا۔ مُلّا۔ وہ پرند جسکے پاؤں باندھکر جال میں ڈالدیں تاکہ اور پرندے اُسے دیکھکر آن پھنسیں + پاندام +

مَلوانا - ہ۔ فعل متعدّی:- (۱) مالش کرانا (۲) صاف کرانا۔ منجھوانا۔ صیقل کرانا۔ رگڑوانا۔ پالش کرانا۔ (۳) کُچلوانا۔ مسلوانا۔ روندوانا۔ پامال کرانا۔ جیسے ہاتھی کے پاؤں تلے ملوانا۔ آنکھیں تلووں سے ملوانا

مِلوانا - ہ۔ ملنا کا متعدّی المتعدّی۔ مُلاقات کرانا۔ صلح کرانا + شریک کرانا + مواصلت کرانا۔ وغیرہ +

مُلوَّث - ع۔ صفت:- لتھڑا ہوا۔ آلُودہ۔ بھرا ہوا۔ سنا ہوا + ناپاک۔ نجس۔ پلید۔ گُنہگار۔ تردامن + رشوت خوار + قصور وار +

مَلوخِیا یا مَلوخیہ - ف۔ اسم مذکر:- گیلانی زبان میں ایک قسم کی خبازی کو کہتے ہیں اور اُسی کو شیرازی زبان میں خطمی کوچک کے نام سے موسُوم کرتے ہیں۔ لیکن عرب میں ایک خاص قسم کے ساگ کا نام ہے جو ہندوستان کے چونک کے درخت پھل اور پتوں بلکہ بیس تک سے مُشابہ ہے یہ نہایت خوش ذائقہ اور بڑی لاگت سے پکتا ہے۔ اسکا پکانا عربوں سے بہتر کسی کو نہیں آتا کیونکہ یخنی اور دہی کی لاگ سے تیّار ہوتا ہے۔ مؤلّف نے کھایا ہے +

مَلُوک - ہ۔ صفت:- (گنواری) سُندر۔ نیکا۔ خوبصورت۔ رُوپ ونت۔ سُہانا۔ شکیل۔ حسین۔ جمیل + عُمدہ + اچّھا۔ (۲ - اسم مذکر) ایک قسم کا کپڑا +

مُلُوک - ع۔ اسم مذکر:- (مَلِک بمعنی بادشاہ کی جمع) سلاطین۔ بہت سے بادشاہ +

مُلوکانہ - ع + ف۔ صفت:- شاہانہ۔ خُسروانہ + قیصرانہ +

مَلُول - ع۔ صفت:- رنجیدہ۔ غمگین۔ اُداس۔ اندُوہگیں +

مَلُولا - ۔ اسم مذکر:- ملال۔ رنج۔ غم۔ اندوہ۔ دلگیری + حسرت۔ افسوس۔ پچھتاوا۔ تأسّف۔ ارمان۔ تلملاہٹ۔ جیسے خیر جسکا رنج ہمارے ساتھ ملا ہوا ہے وہ ہر طرح لیتا ہے۔ اسکا ملولا کیا ہے (جہ بنیلی) + (بضمّ لام و واو مجہول پڑھو)

مَلولا آنا - ۔ فعل لازم:- ارمان آنا۔ افسوس آنا۔ رنج ہونا۔ تلملاہٹ آنا +

ملو

ملولے ۔ ا ۔ اسم مذکر :۔ (ملولا کی جمع) ارمان ۔ افسوس ۔ حسرتیں ✣ تملاہٹ ؎

باغ جہاں میں اگرچہ ہمنے پھل نہ پایا اِک دل ملا کہ جسمیں ہیں سینکڑوں ملولے (سودا)

ہے یہ کہ بھرے ہیں سو ملولے اِس میرے اُمیدوارجی میں ✣ (مصحفی)

دل کے دل ہی میں رہے آہ ملولے دل کے چھوٹے اُس شوخ کے آگے نہ پھپھولے دل کے (مسرور)

ملولے آنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ افسوس آنا ۔ تاسف ہونا ۔ تملاہٹ آنا ۔ پچھتاوا آنا ✣

مُلَوَّن ۔ ع ۔ صفت :۔ رنگ برنگ کا ۔ گوناگوں ۔ بوقلموں ✣

مِلَونی ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ آمیزش ۔ ملاوٹ ۔ ملاؤ ۔ کھوٹ ✣

مَلّہ ۔ ف ۔ اسم مذکر :۔ اُتّا ۔ وہ پرند جسکے پاؤں باندھکر جال میں چھوڑ دیتے ہیں تاکہ اور پرند اُسے دیکھکر جال میں پھنسیں ۔ عربی میں اُسے راہق فارسی میں پادام کہتے ہیں اور اگر اُلّو کے پاؤں باندھکر باز یا شکرے کے پکڑنے کو باندھیں تو اُسے مِلواح کے لفظ سے نامزد کرتے ہیں ✣

مُلہٹی یا مُلیٹھی ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ (از مول بمعنی جڑ) اصل السوس ۔ چرمٹی کی جڑ ۔ گھونچی کے درخت کی جڑ ۔ بیخ مہک ۔ مزاجاً معتدل نافعِ سُرفہ ۔ بعض کے نزدیک دُوسرے درجہ میں حار اوّل میں یابس ✣

مُلہِم ۔ ع ۔ صفت :۔ الہام کرنے والا ۔ دل میں کوئی بات ڈالنے والا ۔ خدائے تعالےٰ ✣

مُلہمِ غیب ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ غیب سے کوئی بات دل میں ڈالنے والا ۔ غیب کی خبر دینے والا ۔ سروشِ غیب ۔ فرشتۂ غیب ۔ ہاتف ✣

مُلہَم ۔ ع ۔ صفت :۔ الہام کیا گیا ۔ وہ شخص جسکے دل میں غیب سے کوئی بات پڑے ۔ اکثر اچھی بات کے واسطے مستعمل ہے ✣

ملیامیٹ ۔ ہ ۔ صفت :۔ (عو) ملا اور مٹا ہوا ۔ تلپٹ ۔ پامال شدہ ۔ رونْدا ہوا ۔ ناپید ۔ معدوم ۔ نیست و نابود ۔ تاخت و تاراج ۔ تباہ و برباد ۔ ویران ۔ ناس ویران ۔ ستیاناس ✣

ملیامیٹ کرنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ عو ۔ مسمار کرنا ۔ برباد کرنا ۔ تلپٹ کرنا ۔ ستیاناس کرنا ۔ منہدم کرنا ۔ پامال کرنا ۔ ڈھانا ۔ ناپید کرنا ۔ اینٹ سے اینٹ بجانا ۔ معدوم کرنا ۔ ویران کرنا ۔ اُجاڑنا ۔ نام نشان نہ رکھنا ۔ خاک میں ملانا ۔ زمین کا پیوند کرنا ✣ غارت کرنا ۔ دنیا سے کھونا ✣

ملیامیٹ ہونا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ عو ۔ تباہ ہونا ۔ خاک میں ملنا ۔ زمین کا پیوند ہونا ۔ تلپٹ ہونا ۔ برباد ہونا ۔ اُجڑنا ۔ منہدم ہونا ۔ مسمار ہونا ۔ نیست و نابود ہونا ۔ ناپید ہونا ۔ معدوم ہونا ✣ خراب خستہ ہونا ۔ سرگردان و پریشان ہونا ؎

جُنّتی تم میرے سو وہ ہوویں ملیامیٹ ہمیشہ گھر میں رہے اُنکے اِک نیا ماتم (رنگین)

ملی

ملی بھگت ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ (عو) سازش ۔ اٹ سٹ ✣ گٹھ ۔ گنٹھ ✣ ہمرازی ✣ ایکا جیسے نوکروں کا یہ حال کہ آپس میں گٹھوتی اور سبکی ملی بھگت ۔

چاہیں سیاہ کریں چاہیں سفید (جیتر بہنیلی)

مَلّے پنج ۔ ف ۔ صفت :۔ (چابک سوار) عمر رسیدہ گھوڑا ۔ عمر سے اُترا ہوا گھوڑا ۔ بُوڑھا ۔ آٹھ برس سے زیادہ عمر کا گھوڑا ۔ وہ گھوڑا جو سیاہی چاٹ گیا ہو یعنی جسکے دانتوں میں سیاہی نہ رہی ہو ۔ کہن سال گھوڑا ؎

ہے اسکی بدرکابی سے شش و پنج کہ ہے یہ ابلقِ گردوں ملے پنج (نکہت)

مِلیٹری ۔ انگلش Military ملٹری ۔ صفت :۔ جنگی ۔ حربی ۔ فوجی ۔ لشکری ۔ عسکری ✣ سول کا نقیض ✣

مِلیچھ ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ (۱) نجس آدمی ۔ پلید آدمی ۔ میلی جاتی کے لوگ ۔ اگھوری ۔ گندے لوگ ✣ (۲) جنگلی ۔ وحشی ۔ غیر مہذب (۳) وہ لوگ جنکی بولی سنسکرت نہیں ہے اور نہ وہ ہندوؤں کے شاستر کو مانتے ہیں ۔ غیر مذہب (۴) کافر بیدین (۵) صفت ۔ ہندو (عو) ٹرمیٹو ۔ بہت کھانے والا ۔ اکال ۔ (۶ صفت) نجس ۔ ناپاک ۔ پلید ۔ گندا ۔ اگھوری ✣

مِلیچھ بھاشا ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ جنگلی آدمیوں کی بولی ۔ وہ زبان جو سنسکرت نہو ۔ مخلوط زبان ✣ اجنبی لوگوں کی بولی ۔ غیر مُلک کے آدمیوں کی بولی ✣

مِلیچھ دیش ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ وہ مُلک جو ہندوستان کے گرد و نواح یعنی سرحد میں واقع ہیں ✣ غیر قوموں کا مُلک ۔ ہند کے علاوہ مُلک ✣

مَلیح ۔ ع ۔ صفت :۔ (۱) نمکین ۔ نمک آلودہ ۔ سلونا ۔ (۲) سانولا سلونا خوبصورت صبیح کا نقیض ؎

ہے تولوں میں سوتے میں اک بوسۂ دہنِ ملیح خوف ہے وہ رشکِ شیریں بدمزہ ہو جائیگا (کاشف)

مَلیدہ ۔ (ہندوستانی فارسی) اسم مذکر :۔ (مخفف مالیدہ) (۱) چورما ۔ چوری ۔ روغنی روٹی کو ریزہ ریزہ کرکے جو شکر ملا لیتے ہیں اُسے مالیدہ یا ملیدہ بولتے ہیں اور اہلِ فارس اِسے چنگمالی کہتے ہیں (۲) ایک قسم کا ملائم پشمینہ جو مل کر نرم کیا جاتا ہے ✣

مُلَیِّن ۔ ع ۔ صفت :۔ نرمی کرنے والا ۔ تلیین کرنے والا ۔ ملائم کرنے والا ۔ مُنضِج قبض دُور کرنے والی دوا ۔ رافعِ قبض ۔ ریچک ✣

مَلین ۔ س ۔ صفت :۔ (ہندو) (۱) میلا چیکٹ ✣ ملگجا ۔ (۲) نجس ۔ ناپاک ۔ پلید ✣ غلیظ ۔ گھناؤنا ۔ (۳) سُست ۔ اُداس جیسے آج مہاراج کا بھی ملین ۔ ندو ہوئے نگوڑی آوے کس بیرن نے دیدی ایہیم (گیت) (۴) آلودہ ۔ مُنغّص (۵) تاریک ۔ روشن یا اُجلے کا نقیض ۔ کور ۔ گُند ۔ چنانچہ بدھی ملین ہونا ۔ یعنی گُندذہن ہونا ۔ گوڑھ مغز ہونا ۔ کور باطن ہونا ۔ گھناؤنا ہونا ✣

مل

مِلین ۔ انگلش ۔ Million ۔ اسم مذکر :۔ دس لاکھ ۔ ۱۰۰۰۰۰۰ +

مِلینہ ۔ ا ۔ اسم مذکر :۔ دیکھو (مرینہ)

مَم ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ (۱) (اطفالِ خُردسال) پانی ۔ مما (۲) چھاتی ۔ دُودھی ۔ پستانِ زن ۔ چُوچی +

مَمّا ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ (۱) (اطفالِ خُردسال) پانی (۲) پستانِ زن چھاتی ۔ جی جی ۔ دُودھی ۔ چُوچی +

مَمات ۔ ع ۔ اسم مؤنث :۔ موت ۔ مرنا ۔ مرگ ۔ مرن +

مُماثِل ۔ ع ۔ صفت :۔ مانند ۔ ہمتا ۔ مُشابہ ۔ برابر ۔ نظیر ۔ مُقابل ۔ ہم شکل ۔ اُس جیسا +

مُماس ۔ ع ۔ اسم مؤنث :۔ (از مَس) لغوی معنی باہم سائیدہ شدہ ۔ آپس میں گھسا ہوا + باہم سائیدہ + وہ خط جو دُوسرے خط کو چھوتا ہوا گُزرے +

مَمالِک ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ مملکت کی جمع ۔ مُلک ۔ مقامات + سلطنت ۔ بادشاہی +

ممالکِ غیر ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ وہ مُلک جو اپنی سلطنت سے باہر ہوں ۔ دُولِ خارجہ +

ممالکِ غیر آئین ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ وہ مُلک جنہیں کچھ قانون کی پابندی نہ ہو +

ممالکِ محرُوسہ ۔ ع ۔ صفت :۔ صُوبجاتِ محفوظہ + مُلک ہائے محفُوظ + وہ مُلک جو بادشاہ کی اپنی حراست یعنی قبضے و تحت میں ہوں ۔ وہ مُلک جو کسی بادشاہ کے تابع ہوں ۔ ممالکِ ماتحت +

ممالکِ مُفوَّضہ ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ سپرد کئے ہوئے صُوبے ۔ صُوبجاتِ تفویض شدہ +

ممالیک ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ مملوک کی جمع ۔ بندے ۔ غلام +

مُمانعت ۔ ع ۔ اسم مؤنث :۔ از منع ۔ مناہی ۔ روک ۔ مزاحمت ۔ روک ٹوک بندی ۔ بندش ۔ بازداشت ۔ بازرکھنا ۔ منع کرنا +

مُمانی ۔ ا ۔ اسم مؤنث :۔ ماموں کی بیوی ۔ مامی ۔ ماں کے بھائی کی بیوی ۔ ماں کی بھاوج جیسے مُنہ پر ممانی پیٹھ پیچھے غیبانی +

ممبر ۔ انگلش ۔ Member ۔ اسم مذکر :۔ (۱) عضو ۔ جوڑ ۔ بند (۲) رُکن مجلس + اہل ۔ صاحب + پنچ ۔ اہلِ جلسہ ۔ شریکِ مجلس (۳) حصّہ دار ۔ شریک + ساجھی ۔ پتی کا مالک ۔ پتی دار +

مُمتاز ۔ ع ۔ صفت :۔ امتیاز دیا گیا ۔ جُدا کیا گیا ۔ مجازاً ۔ عام لوگوں سے جُدا کیا گیا انتخاب کیا گیا ۔ چُنا گیا ۔ عزت دیا گیا ۔ شریف ۔ ذی شان ۔ والا قدر ۔ نامی نامور ۔ مشہور + اعلےٰ ۔ افضل ۔ برتر ۔ برگزیدہ ۔ عالی رتبہ ۔ بڑھ کا ۔ اعلےٰ درجہ کا ۔ سرفراز ۔ مُفتخر ۔

مُصحفی کی قدر اس محفل میں اتنی تو نہیں ۔ لیکن اتنا ہے کہ ہمرادوں میں یہ ممتاز ہے (مُصحفی)

مم

مُمتاز فرمانا ۔ ا ۔ فعل متعدی :۔ امتیاز بخشنا ۔ مرتبہ بڑھانا ۔ معزز کرنا ۔ عزت بخشنا ۔ مُفتخر فرمانا ۔ سرفراز کرنا +

مُمتاز کرنا ۔ ا ۔ فعل متعدی :۔ دیکھو (مُمتاز فرمانا) +

مُمتحِن ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ امتحان لینے والا + جانچنے والا ۔ پرکھنے والا ۔ پرکھیا ۔ جانچو + پرتال کرنے والا ۔ محاسب +

مُمتحَن ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ (۱) تجربہ کار ۔ آزمُودہ کار (۲) وہ شخص جسنے امتحان دیا ہو ۔ امتحان دہندہ ۔ +

مُمتَد ۔ ع ۔ صفت :۔ دراز کیا گیا ۔ لمبا ۔ دراز ۔ کھینچا گیا ۔ تانا گیا +

مُمتَلی ۔ ع ۔ صفت :۔ بھرا ہوا ۔ پُر ۔ اٹا ہوا ۔ لبریز ۔ معمُور +

مُمتَنِع ۔ ع ۔ صفت :۔ منع کیا گیا ۔ روکا گیا ۔ بازرکھا گیا +

مُمِد ۔ ع ۔ صفت :۔ مدد کرنے والا ۔ مددگار ۔ مُعاون ۔ ساتھی ۔ یار ۔ تائید کرنے والا ۔

ممدُوح ۔ ع ۔ صفت :۔ مدح کیا گیا ۔ تعریف کیا گیا + موصُوف + وہ شخص جسکی تعریف کی ہو ۔ وہ شخص جسکی تعریف میں کسی شاعر نے قصیدہ لکھا ہو +

وہی محسُودِ شاہاں تھا وہی ممدُوحِ دوراں تھا ۔ یہاں کا جو حزیں پایا یہاں کا جو گدا دیکھا (زکی)

مَمدُود ۔ ع ۔ صفت :۔ دراز کیا گیا ۔ بڑھایا گیا ۔ لمبا کیا گیا + پھیلایا گیا ۔ وسیع کیا گیا +

مَمدُودہ ۔ ع ۔ صفت :۔ مد والا ۔ مد کیا گیا + وہ الف جسپر مد ہو ۔ لمبی آواز کا الف +

مَمَر ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ گُزرنے کی جگہ ۔ رہگُزر ۔ راہ ۔ رستہ ۔ طور طریق ۔ مجازاً سبب جیسے ازیں ممر یعنی اس سبب سے +

مَمیزہ ۔ ا ۔ اسم مؤنث :۔ (عوام) ممیز کانٹا ۔ وہ لوہے کی دندانے دار پھرکی جو سواروں کے بُوٹ کی ایڑی میں چابک کا کام دینے کے واسطے لگی رہتی ہے +

مَمزُوج ۔ ع ۔ صفت :۔ ملایا ہوا ۔ آمیختہ ۔ مخلوط کیا ہوا ۔ وہ شراب جسمیں پانی یا عرق ملا کر ہیں +

مُمسِک ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ نکلنے سے روکنے والا ۔ خرچ نہ کرنے والا ۔ کنجوس ۔ سُوم ۔ مکھی چُوس ۔ تنگ دل ۔ کنٹک + بخیل +

مُمکِن ۔ ع ۔ صفت :۔ (۱) جو ہوسکے ۔ ہونے جوگ ۔ جو بات ہوسکے ۔ ہونیوالی بات ۔ قابلِ حصُول شدنی ۔ ہونہار ۔ مُحتمل ۔ قابلِ امکان + آسان ۔ سہل + پیدا شوندہ ۔ وہ شے جو اپنے وجُود میں غیر کی محتاج ہو ۔ (۲) وہ چیز جو دُوسرے کے بغیر قائم نہ رہ سکے جیسے مخلُوقات ۔ موجُودات (۳ ۔ ۱) مجال ۔ مقدُور ۔ طاقت ۔ جیسے کیا ممکن +

مُمکِنُ الحصُول یا وصُول ۔ ع ۔ صفت :۔ پانے جوگ ۔ حاصل ہونے کے قابل وصُول ہوجانے کے لائق ۔ وہ رقم جو پٹنے والی ہو +

مُمکِنُ الوجُود ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ جسکا عدم وجود برابر ہو جسکا ہونا نہونا یکساں ہو جسکا وجُود ہی لازم ہو اور نہ عدم ہی ضرُور ہو ۔ مخلُوقات +

مُمکِنُ الوقُوع ۔ ع ۔ صفت :۔ ہونہار ۔ ہونی ۔ ہونے جوگ +

ممک

مُمکِنات - ع - اسم مؤنث :- (۱) مُمکن کی جمع (۲) ہستی - وجود + کائنات مخلوق قابل الحصول مُمکن الحصول - قابلِ امکان ؎

حسرتِ صدفے آنکھ کے ملتے ہی کُھل گیا دہ کچھ کہ مُمکنات سے جسکا بیاں نہ تھا (انور)

مُمَلکَت - ع - اسم مؤنث :- سلطنت - بادشاہت - حُکمرانی - حکومت - راج - خلافت - فرمانروائی - ریاست +

مَملُو - ع - صفت :- پُر - بھرا ہوا - معمور - اٹا ہوا +

مَملُوک - ع - اسم مذکر :- مِلک - غُلام - بندہ + زرخرید +

مَملُوکہ - ع - صفت :- مقبُوضہ - قبضہ کیا گیا - متصرّفہ - خرید کیا - مِلک میں آیا ہوا +

مَملُوکہ مقبُوضہ - ع - صفت :- خریدا اور قبضہ کیا ہوا +

مَمنُوع - ع - صفت :- (۱) منع کیا گیا - رد کیا گیا - بازداشتہ شدہ - (۲) خلافِ قانون ناجائز - مُمتنع + ناروا - غیر مُباح + قابلِ بازپُرس - مُواخذہ طلب +

مَمنُون - ع - صفت :- (۱) نعمت دیا گیا + احسان کیا گیا - احسانمند - شکرگزار - (۲) - اسم مذکر) میر نظام الدّین دہلوی اُستادِ اکبر بادشاہِ ثانی ولد میر قمر الدّین منّت کا تخلّص جنہوں نے سنہ ۱۲۶۰ھ میں وفات پائی +

مَمنُون ہونا - ف - فعل لازم :- احسانمند ہونا - شُکرگزار ہونا +

مَمولا - ہ - اسم مذکر :- (۱) ایک چھوٹے سے پرند کا نام جو چڑیا کی برابر ہوتا ہے اسکے پیٹ پر کالی کالی دھاریاں ہوتی ہیں اور اپنی دُم کو زمین پر مارتا رہتا ہے - ممولہ - سرپچہ - جھانپو - دھوبن - (۲ - ع) پیارا بچّہ بالضّم ثانی واؤ مجہول

ممولے چُننا - ہ - فعل متعدی :- (بیگمات) خاطر کے مارے بچھے جانا - نہایت خاطر و تواضع کرنا - آنکھوں پر رکھنا - آنکھیں بچھانا - بہت پیار و اخلاص کرنا - جیسے خصم اچھے گنوں سے سدا پاؤں مُرید رہیگا ہمیشہ ممولے چُنے گا (سُگھڑ سہیلی) ؎

صدمۂ ہجر بہت اُسنے اُٹھائے ہیں یہاں اسلیئے اپنے میں چُنتا ہُوں ممولے دل کے (نامعلوم)

مَمیا خُسر - ل - اسم مذکر :- مولسرا - خاوند کا ماموں +

مَمیا ساس - ہ - اسم مؤنث :- خاوند کی مُمانی - خاوند کے ماموں کی بیوی - مولس +

مِمیانا - ہ - فعل متعدی :- بکری کا میں میں کرنا - بکری کا بولنا جیسے رات بھر ممیانی اد - ایک ہی بچّہ بیانی (کہاوت) +

مَمیرا - ل - اسم مذکر :- صحیح فارسی (مامیران) ایک جڑ کا نام جو گٹھیلی اور ہلدی سے مشابہ ہوتی ہے یہ آنکھ کے واسطے نہایت مُفید ہے - کہتے ہیں جب ابابیل کا بچّہ اندھا ہو جاتا ہے تو وہ اسے لاکر گھونسلے میں رکھتی ہے جسکے اثر سے اُسکی آنکھیں روشن ہو جاتی ہیں - موٹی گرہ کو ممیرا اور پتلی کو ممیری کہتے ہیں - یہ صرف ہندوستانی

من

کی کثرت ہے ورنہ دونوں ایک ہی چیز ہیں - سوزاک وغیرہ کی دواؤں میں بھی کام آتا ہے + چینی خُراسانی مشہور ہے اور شملہ کے پہاڑ پر بھی دیکھا گیا ہے +

مَمیرا - ہ - صفت : ماموں کا - ماموں زادہ +

مَمیرا بھائی - ہ - اسم مذکر :- ماموں کا بیٹا بھائی - ماموں زاد بھائی +

مُمَیِّز - ع - صفت :- بُرے کو بھلے سے اور نیک کو بد سے تمیز کرنے والا - بُرے بھلے کو پہچاننے والا - شناسا - تاڑیا - تاڑو - بھانپُو +

مُمَیِّزَہ - ع - صفت :- تمیز کرنے والی - پہچاننے والی - جیسے قوّتِ ممیزہ یعنی قوّتِ تمیز +

مَن - ہ - ف - اسم مذکر :- (۱) دل - ہردہ - ہیا - خاطر - ضمیر - جی - قلب جیسے من کے ہارے ہار من کے جیتے جیت - کہاوتیں من بھاتا - بھینٹے جگ بھاتا - من من کائے رُٹس رُٹس روئے + (۲ - ف) سیر - اسّی تولہ کا وزن - دو رطل کا وزن (۳ - ہ) چالیس سیر کا وزن آٹھ دھڑی کا وزن جیسے من موتیوں بیاہ من چاولوں بیاہ ؎

بینیم ہم تم ایک ہیں دیکھت کے ہیں دو من کو من سے تول لے دو من کبھی نہ ہو (دوہا) فقرہ - تم کون ؟ ہم من تم دھون - (۴ - ہ) مار مہرہ - مُہرۂ جاندار - ایک جواہر کا نام جو سانپ میں سے نکلتا اور اُسکی نسبت اس طرح مشہور کرتے ہیں کہ اندھیری رات میں سانپ اُسے اپنے مُنہ سے نکال کر باہر رکھدیتا اور اُسکی روشنی میں دُور تک پھرا کرتا ہے لیکن محققوں کا بیان ہے کہ وہ ایک سبز یا خاکستری رنگ کا پتھر ہوتا ہے جسپر تین دھاریاں ہوتی ہیں اور یہ اکثر بڈھے سانپ کے مغز یا کھوپری سے نکلا کرتا ہے ؎

مُنہ کھول کے سانپ اک نکالا اُس کالے نے من زمیں پہ ڈالا (گلزار نسیم)

سمجھ نہ حلقۂ کاکل میں کان کا موتی یہ من نکال کے بیٹھا ہے ماہتاب ہیں آج (انشا)

زلف میں موتی نہیں بالے کا یہ اژدہا بیٹھا ہے من چھوڑے ہوئے (شعر عاشق)

یُوں زلف کے حلقے سے رُخسار نمایاں ہے جُوں مارِ سیہ مُنہ میں پکڑے ہوئے من نکلے (نظیر)

میں اُسکے خالِ رُخ کو دیکھ کر زلفوں میں حیراں ہو خدا جانے کہ دہ مارِ سیاہ میں ہے یہ من کس کا (شاہ نصیر)

(۵ - پنجاب) کنوے کی بینڈ +

من اٹکنا - ہ - فعل لازم :- (ہندو) دل آنا - دل پھنسنا - آنکھ لگنا - پریت ہونا - جیسے من اٹکا تن جھٹکا +

من اُلجھنا - ہ - فعل لازم :- (گیتوں میں) دیکھو (من اٹکنا) +

من اُکتانا - ہ - فعل متعدی :- (ہندو) دل بیزار ہونا - جی بیزار ہونا - دل گھبرانا +

من اُگلنا - ہ - فعل متعدی :- سانپ کا اپنے مُہرے کو مُنہ سے نکال کر باہر رکھنا ؎

دل نکلتا ہے اُسکی زلفوں سے ناگنی دیکھو من اُگلتی ہے + (مرزا برق)

من

من اُتر گو کرم دل اتری ۔ ہ ۔ کہاوت :۔ دل میں امارت مگر اقبال یاور نہیں

من بسنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ دل میں سمانا ۔ دل میں رہنا ۔ جیسے چورواکے من بسے ککڑی کا کھیت + جو من میں بسے وہ سپنے دسے + (ہندو)

من بھاتا ۔ ہ ۔ صفت :۔ دلپسند ۔ دلپذیر ۔ مرغوبِ خاطر ۔ خوشگوار جیسے من بھاتا کھائیے جگ بھاتا پہنیئے +

من بھاری کرنا ۔ ا ۔ فعل لازم :۔ (ہندو و ع) جی بھاری کرنا ۔ غمگین ہونا اُداس ہونا ۔ کڑھنا ۔ دل میلا کرنا +

من بھاون ۔ ہ ۔ صفت :۔ (۱) دیکھو (من بھاتا) (۲) پیارا ۔ محبوب ۔ عزیز ۔ ساجن ۔ دلدار +

من بھاؤنا ۔ ہ ۔ صفت :۔ دیکھو (من بھاون) +

من بھلائے مُنڈیا ہلائے یا من چاہے مُنڈیا ہلائے ۔ ہ ۔ کہاوت :۔ انکار بمنزلِ اقرار ۔ گو دل چاہتا ہے مگر اوپری دل سے انکار ہے ۔ ظاہر میں نفرت باطن میں رغبت +

من بھر ۔ ہ ۔ صفت :۔ (۱) پورا چالیس سیر ۔ چالیس سیر کے انداز کا ۔ جیسے من بھر کا سر ہلاتے ہیں پیسہ بھر کی زبان نہیں ہلائی جاتی ۔ (۲) تابع فعل خاطر خواہ ۔ من مانتا ۔ جی بھر کر +

من بھر جانا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ (ہندو) دل سیر ہو جانا ۔ چھک جانا ۔ اگھا جانا

من بہلانا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ (ہندو) دیکھو (جی بہلانا) +

من پھٹ جانا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ (ہندو) دل میں فرق آجانا ۔ دل بیزار ہو جانا + نفرت ہو جانا +

من جیتنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ (ہندو) اندریوں کو بس کرنا ۔ خواہش نفسانی پر غالب آنا ۔ اپنے دل کو قابو کرنا +

من چلنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ (ہندو ل) دل چلنا ۔ دل چاہنا ۔ جی چلنا ۔ کسی چیز کی طرف دل کا رغبت کرنا ۔ جیسے من چلتا ہے پر ٹٹو نہیں چلتا + گانٹھ گرہ میں کوڑی نہیں من چلے بتوں کو (۲) دیوانہ ہونا ۔ دل قابو میں نہ رہنا دل اُلٹ جانا +

من چلا ۔ ہ ۔ صفت :۔ دل چلا ۔ بہادر ۔ سورما ۔ دلیر ۔ دلاور ۔ مبارز ۔ جری ۔ نڈر ۔ بےخوف ۔ بےباک + باہمت ۔

خنجرِ قاتل پہ رکھو دونگی گلا ۔ جی چلا دیکھو نگاہوں میں من چلا (رند)
کھلا تیغِ قاتل سے رگڑا کیا ۔ نہ پوچھو کچھ ذرا واہ رے من چلے (ناسخ)

من

وہ جنگجو جو معرکہ آرا ہوا کبھی ۔ جی اُنکے چھوٹ چھوٹ گئے تھے بڑے من چلے (اسیر)
لگ جاتا ہے جرأت اس بت سے مُونہہ آپ سے ۔ یہی دم عشق کا مارے جوا بسا من چلا ہو (جرأت)

من چنگا تو کٹھوتی میں گنگا ۔ ہ ۔ کہاوت :۔ اگر دل درست اور اعتقاد پکا ہے تو سب جگہ خدا ہے (اسکی نسبت یہ قصہ مشہور ہے کہ کوئی برہمن گنگا اشنان کو جاتا تھا ۔ راستہ میں جوتا ٹوٹ گیا تو ایک چمار ریداس نامی کے پاس لیگیا اور اسکو گانٹھ دے مجھے سنان تک وہاں پہنچنا ہے اُسنے کہا کہ جو چیز میں دوں وہ وہاں گنگا کو اُس وقت جبکہ وہ ہاتھ پسار کر دیوے تو سب سے پہلے تیرا جوتا گانٹھ دوں اسنے وعدہ کرلیا اور اُسنے جوتا گانٹھ کر جلد دیدیا ۔ جونہیں اسنے وہاں پہنچکر غوطہ لگایا تو اُسے ریداس کا اقرار یاد آیا اسنے انٹی میں سے وہ کوڑیاں نکال جا کہ گنگا بس ڈالوں تو وہاں سے ایک ہاتھ نکلا اُسنے وہ کوڑیاں توے لیں اور اپنی طرف سے ریداس کے واسطے ایک جڑاؤ بیش قیمت کنگن دیدیا جب وہ کنگن ریداس کے پاس آیا تو اُس وقت کے راجہ نے چھین لیا اور اپنی رانی کو دیا ۔ رانی نے کہا کہ جب تک اسکے ساتھ کی جوڑی نہو کس کام کا ۔ بس ریداس پر مار پڑی کہ جسطرح ہو دوسرا کنگن بہم پہنچا ۔ اُسنے یہ فقرہ کہہ کر من چنگا تو کٹھوتی میں گنگا جو نہیں کٹھوتی میں ہاتھ ڈالا دوسرا کنگن نکل آیا پس راجہ بھی معتقد ہو گیا اور ریداس نے بھی شہرت حاصل کی) +

من سمجھوتی ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ (ہندو) دل کا سمجھا لینا ۔ تسکینِ خاطر ۔ اطمینانِ خاطر

من سمجھوتی کرنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ دل کو سمجھا لینا ۔ دل کو تسکین دے لینا ۔ اپنی تسلی کر لینا ۔ اطمینان کر لینا +

من کا چیتا ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ (ہندو) دل کا چاہا ۔ خواہشِ دل جیسے من کا چیتا ہو ئے رام کا چیتا ہو +

من کامنا ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ خواہشِ نفس ۔ نفسانی خواہش + اچھا ۔ چاہ ۔ والسا ۔ شوق ۔ ہوس +

من کا میلا ۔ ہ ۔ صفت :۔ کپٹی ۔ کینہ توز ۔ بدباطن ۔ ریاکار ۔ منافق ۔ دل کا کھوٹا

من کرنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ (ہندو) جی چاہنا ۔ خواہش کرنا ۔ رغبت کرنا +

من کے چیتے ہونا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ (ہندو) دل کی خواہش کا بر آنا ۔ مراد پوری ہونا ۔ مراد بر آنا ۔ منشا پورا ہونا +

من کے لڈو پھوڑنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ (ہندو) خیالی پلاؤ پکانا ۔ دل ہی دل میں خوش ہونا ۔ خیالِ خام باندھنا + دھول کی رسی بٹنا +

من کی ماری ۔ ہ ۔ صفت :۔ افسردہ خاطر ۔ مردہ دل ۔ جیسے من کی ماری کس سے کہوں بیٹھ مسوسے دیے رہوں + (ہندو ع)

من کی من میں رہنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ دل میں حسرت رہنا ۔ ارمان رہنا ۔ ارمان پورا نہ ہونا ۔ شوق اور اُمنگ کا بے سود جانا +

من کی موج ۔ ہ ۔ اسم مونث :۔ دل کی لہر ۔ دل کی ترنگ ۔ ولولۂ خاطر ۔ اُپنگ +

من کے ہارے ہار ہے من کے جیتے جیت ۔ ہ ۔ کہاوت :۔ دل کی تقویت سے کام بنتا اور دل کے چھوٹ جانے سے بگڑتا ہے +

من لبھانا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ (ہندو) دل کو مائل کرنا ۔ دل کو مالوف کرنا ۔ من کو موہنا ۔ دل کو فریفتہ کرنا +

من للچانا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ (ہندو) دل چاہنا ۔ دل کا راغب ہونا ۔ دل کا خواہش کرنا ۔ دل چلنا ۔ رال ٹپکنا ؎

پردیسی کی پریت کو سب کا من للچائے　　وہی بات کا کھوٹ ہے ہے نہ سنگ سا لیجائے (دوہا)

من لینا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ (ہندو) دل لینا ۔ دل کو موہ لینا ۔ عاشق بنا لینا فریفتہ کر لینا ۔ گرویدہ بنا لینا ۔ بس کر لینا ۔ دل چھین لینا ؎

یا سنولیا ئیں تو من لینو رے　　توری سانوری صورت مورے من ہی بھاوے (ٹھمری)
چلو چلو کان جوبن رس لینو رے　　سنولیا ئیں تو من لیو رے + +

من مار رہنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ (ہندو) دل مسوس کر رہنا ۔ دل کی خواہش مجبوراً دبانا ۔ مجبوراً صبر اختیار کرنا + ؎

نہیں رہتا ہے اسکی زلف بغیر　　میں بہت اپنے من کو مار رہا　　(ہدایت)

من مار کے بیٹھ رہنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ جی مار کر بیٹھ رہنا ۔ صبر کر بیٹھنا ۔ مایوس ہو کر رہ جانا + کبیدہ خاطر ہو کر بیٹھ رہنا ۔ بیکسی اور بے بسی کے عالم میں بیٹھنا +

من مارنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ (ہندو) کسی مرغوب چیز سے اپنے دل کو باز رکھنا ۔ صبر اختیار کرنا ۔ دل کی خواہش کو دبانا ؎

زردار ہے تو ہر گز مت مار اپنے من کو　　تو زہب تن پوشاکوں سے ترسا نہ اپنے تن کو (نظیر)

من مانتا ۔ صفت ۔ حسبِ دلخواہ ۔ من بھاتا ۔ خاطر خواہ ۔ حسبِ خواہش ۔ [illegible] ؎

دل ملا ہو جو معشوق کا تو بھی عاشق　　چین من مانتا ہر حال میں کر لیتا ہے (جرأت)

چھٹنا یا تام و ننگ و صبر و طاقت قول و جھیٹا　　کیا کرے کسی کا عشق نے من مانتا لوٹا　　(میر سوز)

من مانی ۔ ہ ۔ اسم مونث :۔ (ہندو) خود مختاری ۔ جیسے من مانی گھر جانی +

من مانے ۔ ہ ۔ تابع فعل :۔ (ہندو) دل چاہے ۔ دل میں آئے ۔ جیسے بارہ برس کی کنیا اور چھٹی رات کا بین ملے سو کر + (کہاوت)

من ملنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ (ہندو) دل ملنا ۔ دل کا موافق ہونا ۔ ہر طرح اور ہم طریق کی نسبت بولتے ہیں + جیسے من ملے کا میلا ۔ چِت ملے کا چیلا +

من مست ۔ ہ ۔ صفت :۔ (ہندو) زندہ دل ۔ من موجی +

من میں آنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ (ہندو) دل میں خطور کرنا ۔ جی میں گزرنا ۔ دل میں سمانا ۔ جیسے گرمنا دیکھو نہ ٹھوکر من میں آئے سو کر +

من میں شیخ فرید بغل میں اینٹیں ۔ ہ ۔ کہاوت :۔ ظاہر میں کچھ باطن میں کچھ ۔ ظاہر اچھا باطن خراب ۔ ظاہر میں پارسا باطن میں خبیث +

من منا دینا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ (لکھنؤ) من کو راضی کر دینا ۔ خوش کر دینا ؎

تو لیلے مول ہمت کو بہا ہے یک نگہ اُسکا　　غلامِ بیوفا نکلے تو اُسکا من منا دوں میں (ہمت)

من موجی ۔ ہ ۔ صفت :۔ من مست ۔ دل کا بادشاہ ۔ خود مختار ۔ آزاد طبع + زندہ دل ۔ دل کا رسیا + آوارہ مزاج ؎

نندی دیکھو بلم کی بتیاں　　آپ آویں نہ بھیجیں پتیاں
پیا پیا بولے پپیہا بیری　　بھر بھر آویں ہماری چھتیاں　　} ٹھمری
ہیں اکرام پیا بڑے من موجی　　دن کہوں ڈولیں بسیں کہوں رتیاں

من موہن ۔ ہ ۔ صفت :۔ (ہندو) دل کو موہ لینے والا ۔ دلربا ۔ چِت چور ۔ دل فریفتہ کر لینے والا ۔ معشوق ۔ محبوب ۔ پیارا ۔ من بھاون ؎

کچھ دوش نہیں من موہن کا باتیں بُرے جنگی جھسری
سکھ سے بنس کے باتیں کرتے تھے وہ جہاں کچھ بیرن ٹھہری
سوتی تھی اپنے مندر میں انکھ لگ گئی تن کی سنسری　　} گیت
جتنے منی کی بیتر شٹی میری پھرکت ہے بائیں بھری
بنسی من موہن پیارے کی شن سکھی وہ پھیر بجی
کچھ دوش نہیں من موہن کا

من ہرن ۔ ہ ۔ صفت :۔ (ہندو) چِت چور ۔ دل چرا لینے والا ۔ دل کا چور ۔ دل چھین لینے والا ۔ دل لے لینے والا ۔ معشوق ۔ محبوب +

من ہرنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ دل چرانا ۔ دل چھیننا +

مَن ۔ ع ۔ کلمہ ۔ اکس ۔ وہ شخص + کوئی ۔ کسے + کون ہے ۔ کدام است ۔ (اس معنی میں جمع و مفرد دونوں کے واسطے آتا ہے) +

مَنّ ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ (۱) احسان ۔ منت ۔ (۲) ضرر ۔ نقصان ۔ کمی ۔ (۳) ترانگبین ۔ ترنجبین ۔ ہر ایک شیریں رطوبت جو بعض درختوں پر جم جاتی ہے جیسے بیدانگبین ۔ یعنی شیر خشت + غیرہ و ترنجبین جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم پر برستی تھی من و سلوے اسی مَن سے مرکب ہے ۔ مجازاً شہد ۔ انگبین ۔ شیرینی ۔ (۴) ایک معین وزن کا نام جو دو رطل یعنی سیر بھر کا ہوتا ہے +

مَنّ و سلوےٰ ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ ترنجبین اور بٹیریں (تواریخ انبیاء و تاریخ جہاں وغیرہ) میں لکھا ہے کہ وہ خوان نعمت جو بنی اسرائیل پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے بھوک پیاس کے زمانے میں دیارِ شام کے ایک دشت پُر خار میں نازل ہوا تھا یعنی اس جنگل خاندار پر شبنم کچھ

من

رگوبت۔ اپنے دار شاخ شاخ ترنجبین کے مشابہ جمع ہوتی تھی اور بٹیر کی صورت کے ہزاروں جانور پیدا ہو گئے تھے۔ بنی اسرائیل ترنجبین کو شہد و شکر کی بجائے کام میں لاتے اور اُن پرندوں کو جو کثرت کی وجہ سے خود بخود ہاتھ آجاتے تھے پکڑ پکڑ کر کباب بناتے اور خوب اُڑاتے۔ چونکہ عربی زبان میں مجازاً شہد کو من اور بٹیر کو سلوےٰ کہتے ہیں۔ پس اسوجہ سے اُس عطیۂ الٰہی کا نام منّ و سلوےٰ ہو گیا۔ فی زماننا ایک نفیس کھانے کا نام بھی اسی مناسبت سے رکھدیا ہے جو مُرغ کا گوشت ہڈیوں سے جُدا کر کے ایک خاص وضع پر پکایا جاتا ہے۔ مجازاً خوانِ نعمت) ؎

سیر رکھتا ہے طبیعت کو کلامِ شیریں من و سلوےٰ ہے یہ اپنے لیئے گویا اُترا (آتش)

لب آپکے شیریں بھی ہیں اور ہیں نمکیں بھی اُترا من و سلوےٰ مجھے اللہ کے گھر سے (مرزا صابر)

مَن۔ ف۔ ضمیر:۔ (۱) واحد متکلم کی ضمیر جو کبھی غائب کے واسطے بھی آجاتی ہے ؎

مجروح ہوئے مائل کس آفتِ دوراں پر اے حضرتِ من تُمنے دل بھی نہ لگا جانا (مجروح)

(۲۔ نسبت کے واسطے) نسبت رکھنے والا۔ جیسے دُشمن یعنی منسوب بہ دُش یعنی وہ شخص جسکی ذات میں بدی اور شرارت ہو۔ (۳۔ اسم مذکر) تودہ۔ ڈھیر۔ انبار۔ جیسے خرمن یعنی تودۂ کلاں۔ انبارِ کلاں۔ (۴۔ اسم مذکر) ترازو کا وہ بڑا سوراخ جو ڈنڈی کے بیچ میں مُوٹھ کے واسطے کیا جاتا ہے +

مِن۔ ع۔ حرفِ جر:۔ (۱) از۔ سے۔ کا۔ پر + (۲) ماسوا۔ بمقابلہ اسکے۔ بسبب (۳) مانند۔ بمشابہ + یعنی (۴) ساتھ۔ مع + (۵) در۔ بیچ میں۔

مِن اَوَّلِہٖ اِلیٰ آخِرِہٖ۔ ع۔ تابع فعل:۔ اوّل سے اخیر تک۔ از سرتا پا۔ از ابتدا تا انتہا۔ آد سے انت تک +

مِن بَعد۔ ع۔ تابع فعل:۔ (۱) بعد ازاں۔ پس ازاں۔ بعد سے۔ اب سے آیندہ۔ آگے کو۔ پھر۔ (۲) فوراً۔ فی الفور۔ تُرت۔ ابھی +

مِن جانبِ اللہ۔ ع۔ تابع فعل:۔ (۱) خدا کی طرف سے + غیب سے ؎

یہ تیری جفا سے جو کچھ مجھپہ گُزرا میں سب جانتا ہُوں منجانب اللہ + (میر سوز)

(۲) خود بخود۔ بے کوشش و جستجو۔ از خود۔ آپ ہی آپ +

مِن جُملہ۔ ع۔ تابع فعل:۔ سب میں سے۔ کُل میں سے۔ تمام میں سے +

مِن کُلِّ وُجُوہ۔ ع۔ تابع فعل:۔ ہر طرح کی وجوہات سے۔ ہر طرح سے۔ ہر پہلو سے۔ ہر ڈھنگ سے۔ ہر صورت سے + بہر حال۔ بہر کیف۔ بہر صورت +

مِن کُلِّ وَجہٍ۔ ع۔ تابع فعل:۔ ہر طرح سے۔ ہر حالت میں۔ بہر حال۔ بہر کیف۔ بہر صورت +

مِن وَجہٍ۔ ع۔ تابع فعل:۔ ایک طرح سے۔ ایک صورت سے۔ ایک صورت میں +

مِن وَ عَن۔ ع۔ تابع فعل:۔ (۱) حرف بحرف۔ مفصل۔ مشرح۔ تفصیل وار۔

من

بیورے وار (۲) ہُو بہُو۔ ہو بہو۔ جُوں کا تُوں +

مُنْ۔ س۔ मुनि مُنی۔ اسم مذکر:۔ رِشی۔ رِکھی۔ تپشی۔ تپی۔ مرتاض گیانی و دھیانی۔ زاہد۔ سادھو۔ جوگی۔ ولی۔ اولیا +

مَنْ۔ س۔ मणि منی۔ رتن۔ جواہر۔ قیمتی پتھر + نگ +

مَنّا۔ ہ۔ فعل لازم (۱) راضی ہونا۔ خفگی دُور ہونا۔ خُوش ہونا۔ کدورت دُور ہونا۔ رنجیدگی رفع ہونا ؎

کوئی رُوٹھے تو منتے ہیں وہ کب آتے ہیں کہیں بگڑی ہوئی تقدیر مناکرتی ہے (انور)

گستاخی۔ چھیڑ اچھی نہیں ہے اے دلِ زار ابھی پھر رُوٹھ جائینگے ابھی وہ من کے بیٹھے ہیں (داغ)

من جاتے ہو رُوٹھ رُوٹھ کے تم دُنیا سے یہ ناز ہے نرالا + + (ء ء)

(۲) رچنا۔ ہونا۔ جیسے عیش منا۔ عید منا۔ ہولی یا شبرات منا +

مُنّا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (پیار سے کہتے ہیں) (۱) چھوٹا بچہ۔ پیارا و چھوٹا لڑکا۔ لاڈلا۔ دُلارا۔ بابا۔ چاہیتا۔ عزیز۔ چشم و چراغ + بیرا۔ للا۔ ننا۔ جیسے مانجا منا! نا منا ایسا کام نہیں کرتے! آ منا بیٹھ جا! (۲) اِس قسم کے نام بھی ہوتے ہیں جیسے مرزا منا۔ منا جان وغیرہ (اس لفظ کو گنوار۔ ہنود عورتیں زیادہ مگر مسلمان کم بولتے ہیں۔ مؤلف کے چھوٹے بھائی ڈاکٹر سید حسین کو بھی اسی نام سے پکارا کرتے تھے)

مَنابِر۔ ع۔ اسم مذکر:۔ منبر کی جمع۔ سیڑھی دار لکڑی جسپر بیٹھکر خطبہ پڑھا جاتا ہے۔ وہ سیڑھی دار جگہ جو مسجد میں جمعہ کے روز امام کے خطبہ پڑھنے کے واسطے بنی ہوئی ہوتی ہے +

مَنات۔ ع۔ اسم مذکر:۔ عرب کے تین مشہور بتوں میں سے ایک بُت کا نام جسکو ہذیل اور خزاعہ کے قبیلہ کے لوگ زمانۂ جاہلیت میں پوجا کرتے تھے +

مُناجات۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ (۱) سرگوشی۔ کانا پھوسی۔ کسی سے اپنا بھید کہنا مجازاً طلبِ نجات کے واسطے خدا کی درگاہ میں اُسے حاضر جانکر اس طرح دُعا کرنا جسطرح سامنے بیٹھکر باتیں کیا کرتے ہیں۔ یا یُوں کہو چونکہ دُعا میں خدا سے آدمی اپنے دل کے راز بیان کر کے اُنکے حسبِ منشا ہونے کے واسطے درخواست کرتا ہے اسلیئے مجازاً دُعا کے معنی ہو گئے۔ دُعا۔ التجا۔ بنتی ؎

وہ گئے دن جو رہے یاد بُتوں کی اے داغ رات بھر اب تو گزرتی ہے مناجاتوں میں (داغ)

(۲) وہ نظم جسمیں خدا تعالیٰ کی تعریف اپنی بیکسی اور عاجزی کا بیان نجات طلبی کے ساتھ ہو +

مُناجات پڑھنا۔ ا۔ فعل لازم: خدا تعالیٰ کی نظمیہ تعریف پڑھنا۔ بھجن گانا۔ گُن گانا +

مُناجاتی۔ ع۔ اسم مذکر:۔ مناجات پڑھنے والا۔ بھجن گانے والا۔ خدا تعالیٰ کا گُن گانے والا + ؎

مصحفی کی کوئی اُمید تو بر لا یارب مدتوں سے یہ ترے در کا مناجاتی ہے (مصحفی)

مُنادَمَت۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ ہمنشینی۔ باہم ندیم یا ہم صحبت ہونا۔ مصاحبت

مُنادیٰ۔ ع۔ اسم مذکر:۔ وہ شخص جسے پُکاریں۔ ندا کیا گیا۔ بلایا گیا۔ پکارا گیا +

مُنادی۔ ع۔ اسم مذکر:۔ حاکم کا حکم ظاہر کرنے کے واسطے آواز دینے والا۔ ڈونڈی

منا

پیٹنے والا۔ ڈھنڈورچی۔ ندا دہندہ۔ لیکن فارسی والے ڈھنڈورے کے معنی میں استعمال کرتے اور اسکے آگے فاعلیت کا گر لگا کر مُنادی گر بولتے ہیں ٭
مَنادی۔ ۔ (۱) ڈھنڈورا۔ ڈُگڈُگی۔ ڈونڈی (۲) کسی کام کی ممانعت کا حاکمانہ اعلان۔ اشتہارِ ممانعت ؎
وہاں کیونکر رہیئے کہ منادی جہاں ہے۔ زانو کو سر پہ دھر کے نہ بیٹھا کرے کوئی (رفاقت)
(۳) اُپدیش۔ وعظ۔ دین کی زبانی تلقین۔ کتھا بارتا (۴) حاکمانہ اطلاع جو ڈگڈگی یا ڈھول کے ذریعے دی جائے ٭
مَنادی پھِرنا۔ ۔ فعل لازم :۔ اعلان ہونا۔ ڈھنڈورا پٹنا۔ ڈونڈی پٹنا ؎
کسی سے دل نہ لگائے کوئی زمانے میں　میں چاہتا ہوں منادی یہ جا بجا پھر جائے (مصحفی)
مَنادی پھیرنا۔ فعل متعدی :۔ ڈھنڈورا پیٹنا۔ اعلان کرنا۔ ڈگڈگی پیٹنا ٭
مَنادی کرانا۔ فعل متعدی :۔ ڈھنڈورا پٹوانا۔ ڈونڈی پٹوانا۔ اعلان کرانا ٭
مُنادی کرنا۔ فعل متعدی :۔ (۱) اعلان دینا۔ اعلان کرنا۔ مشہور کرنا۔ شہرت دینا۔ پھیلانا ٭ ڈھنڈورا پیٹنا۔ ڈونڈی پیٹنا (۲) وعظ سنانا۔ اُپدیش کرنا۔ مذہبی تلقین کرنا ٭
مَنادِیل۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ مندیل کی جمع ٭
مَنار۔ منارہ۔ ع۔ اسم مذکر :۔ (۱) نور کی جگہ۔ لالٹین۔ چراغدان (۲) اونچا ستون (۳) لاٹھ۔ میل پایہ۔ کھمب۔ تھم ٭ مسجد کا وہ اونچا اور لمبا ستون جس پر چڑھ کر مُلّا اذان دیتا ہے ٭ مسجد کے دونوں پہلوؤں کے ستون جو آدمی کے ہاتھوں کی مانند تعمیر کئے جاتے ہیں۔ (۴) میل۔ کوس۔ وہ شاہی ستون جو سڑکوں پر فاصلہ ظاہر کرنے کے واسطے ایک ایک کوس پر بنائے جاتے تھے۔ (۵) وہ اونچا ستون جو بندرگاہوں پر رات کے وقت جہاز کو روشنی دکھانے کی مُراد سے بنایا جاتا ہے۔ نیز راستے کا وہ ستون جس پر رات کو مسافروں کے لیے چراغ روشن کیا جائے۔ مجازاً ہر ایک لاٹھ کو کہنے لگے ہیں یہاں تک کہ دشمنوں کے بہت سے سر جو اوپر تلے چُن دیتے ہیں اُسکو بھی کلہ منار کہتے ہیں۔ مینار اسی کا بگڑا ہوا ہے ٭
مُنازَعت۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ باہم جھگڑا کرنا۔ جھگڑا۔ قضیہ۔ ٹنٹا۔ تکرار۔ بکھیڑا۔ مُناقشہ ٭
مُنازَع فیہ۔ ع۔ اسم مذکر :۔ وہ امر جسکے لیے جھگڑا ہو۔ باہم متنازعہ امر ٭
مَنازِل۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ (منزل کی جمع) اُترنے کی جگہیں۔ فرودگاہیں۔ مقامات۔ مسکن۔ مکانات ٭
مَنازِلِ قمر۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ نچھتر۔ مقاماتِ قمر۔ چاند کے ستائیس گھر

منا

جنکی تفصیل یہ ہے :۔
(اوّل[1] اسونی یعنی شرطین۔ دوم[2] بھرنی یعنی بطین۔ سوم[3] کرتکا یعنی ثریا۔ چہارم[4] روہنی یعنی دبران۔ پنجم[5] مرگ شر یعنی ہقعہ۔ ششم[6] اردرا یعنی ہنعہ۔ ہفتم[7] پنربس یعنی ذراع۔ ہشتم[8] پکھ یعنی نثرہ۔ نہم[9] اشلیکھا یعنی طرفہ۔ دہم[10] مگھا یعنی جبہ۔ یازدہم[11] پُوربا پھالگنی یعنی زبرہ۔ دوازدہم[12] اُترا پھالگنی یعنی صرفہ۔ سیزدہم[13] ہست یعنی عوا۔ چہاردہم[14] چترا یعنی سماک۔ پانزدہم[15] سواتی یعنی غفرہ۔ شانزدہم[16] بساکھا یعنی زبانا۔ ہفدہم[17] انورادھا یعنی اکلیل۔ ہیژدہم[18] جیشٹا یعنی قلب۔ نوزدہم[19] مول یعنی شولہ۔ بستم[20] پوربا کھاڑ یعنی نعائم۔ بست و یکم[21] اُترا کھاڑ یعنی بلدہ۔ بست و دوم[22] سرون یعنی سعد ذابح۔ بست و سوم[23] دھنشٹا یعنی بلع۔ بست و چہارم[24] ست بھکھا یعنی اخبیہ۔ بست و پنجم[25] پوربا بھادر پد یعنی سعود۔ بست و ششم[26] اُترا بھادر پد یعنی مقدم۔ بست و ہفتم[27] ریوتی یعنی مؤخر۔ خیال رہے آسمان کے بارہ بُرجوں میں سے ہر ایک دو منزلوں یعنی زیر و بالا سے مرکب ہے) ٭
مُناسِب۔ ع۔ صفت :۔ (۱) نسبت رکھنے والا۔ لگاؤ رکھنے والا ٭ موزوں۔ لائق۔ واجب۔ موافق۔ سزاوار۔ شایاں۔ زیبا ٭ (۲) ٹھیک۔ درست۔ معقول۔ بہتر ؎
یہ تو سنا کس نے ہے جانِ حزیں تم پہ مُناسب ہے دل میں کہیں آ کر یہاں ہو جائے (زکی)
(۳) لازم۔ روا۔ جائز ؎
مُناسب یہ پیری میں غفلت نہیں　اُٹھو سونے والو سحر ہو گئی (نامعلوم)
مُناسَبت۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ باہمی لگاؤ۔ باہمی نسبت۔ علاقہ۔ تعلق۔ موزونیت ٭
مَناصِب۔ ع۔ اسم مذکر :۔ (منصب کی جمع) کھڑا ہونے کے مقامات مجازاً۔ رُتبے۔ مرتبے۔ عہدے ٭
مُناصَفَۃً۔ ع۔ تابع فعل :۔ نصفا نصفی۔ آدھوں آدھ۔ آدھوں آدھ برابر کے دو حصے ٭ دو ٹوک برابر ٭
مُناظِر۔ ع۔ صفت :۔ بحث اور مناظرہ کرنے والا ٭ مباحث۔ حجتی۔ تکراری۔ جھگڑالو۔ مُعترِض ٭
مَناظِر۔ ع۔ اسم مذکر :۔ منظر کی جمع۔ نظارے۔ تماشا گاہیں ٭
مُناظَرہ۔ ع۔ اسم مذکر :۔ (۱) کسی کی مانند ہونا۔ مشابہ ہونا (۲) باہم نظر کرنا۔ آنکھ لڑانا۔ آنکھ لڑانا۔ آنکھ میں آنکھ ڈالنا (۳) جدائی کرنا (۴) باہم بحث کرنا۔ بحث مباحثہ۔ تکرار۔ نیز مطلب یا نتیجہ کے لیے بحث (۵) کسی چیز کی حقیقت و ماہیت کے واسطے باہم فکر کرنا (۶) وہ علم جس میں مباحثہ کے قوانین بیان ہوں ٭
مَنافِذ۔ ع۔ اسم مذکر :۔ منفذ کی جمع۔ نفوذ کی جگہیں۔ جاری ہونے کی جگہیں ٭

راہ۔ راستہ۔ آمد و رفت کی راہ۔ گزر۔ گزرگاہ۔ نکاس کی جگہہ +

مُنَافِع ع۔ صفت :۔ فائدہ دینے والا۔ نفع دینے والا +

مَنَافِع ع۔ اسم مذکر :۔ منفعت کی جمع۔ فائدے +

مُنَافِق ع۔ اسم مذکر :۔ (۱) نفاق رکھنے والا۔ کپٹی۔ وہ شخص جسکے دل میں کچھ اور ہو اور ظاہر اُسکے خلاف کرے۔ ریاکار۔ مکار (۲) مُلحد۔ کافر۔ بیدین۔ ناستک

مَنَاقِب ع۔ اسم مؤنث :۔ منقبت کی جمع۔ اوصافِ حمیدہ۔ تعریف۔ خوبیاں بھلائیاں۔ اوصاف۔ محامد + مجازاً اہلِ بیت و اصحابِ کبار کی ثنا +

مُنَاقَبَت ع۔ اسم مؤنث :۔ صفت و ثنا۔ حمد و تعریف۔ مجازاً۔ اہلِ بیت و اصحابِ کبار کی توصیف +

مُنَاقَشَہ ع۔ اسم مذکر :۔ جھگڑا۔ ٹنٹا۔ قضیہ قصہ۔ نزاع +

مُنَاقِض ع۔ صفت :۔ توڑنے والا۔ مخالف۔ مُتَبائن۔ ناموافق +

مُنَاکَحَت ع۔ اسم مؤنث :۔ باہم نکاح ہونا۔ عورت و مرد کا نکاح۔ ازدواج۔ انعقاد۔ عقد + گٹھ بندھن +

مَنَال ع۔ اسم مذکر :۔ جائے یافت۔ کسی چیز کے حاصل ہونے کی جگہہ۔ روپیہ وصول کرنے کی جگہہ۔ مثلاً ملک۔ جاگیر۔ جائداد۔ باغ۔ کھیتی۔ باڑی وغیرہ مجازاً اُمراد و مال۔ مایہ۔ زر +

مُنَال۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ ایک نہایت خوشنما مور کی مانند پرند کا نام جسکی چونچ کوے یا چیل سے مشابہ پر سبز گردن پر لاجوردی کنٹھا اور سر پر تاج ہوتا ہے۔ یہ جانور برفانی پہاڑوں پر رہتا ہے۔ فرانس اور یورپ میں بڑی قدر کے ساتھ فروخت ہوتا ہے۔ اسکے پر میموں کی ٹوپیوں پر لگتے ہیں + مرغ زریں +

مَنانا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ (۱) روٹھے کو راضی کرنا۔ رنجیدہ کو خوشنود کرنا۔ خوشنود کرنا۔ دل ہاتھ میں لینا۔ رضامند کرنا ؎

رہتا ہے دمِ خام سے سینہ میں ہر گھڑی　روٹھے ہوئے کو ہائے کہانتک منائے دل (داغ)

خدا کا ملنا بہت ہے آسان بُتوں کا ملنا ہے سخت مشکل
یقیں نہیں گر کسی کو ہمدم تو کوئی لائے اُسے مناکر　}　"

گلے اپنے لگاؤ باجی جان　آ گئے مجکو مناؤ باجی جان + + (رنگین)

روٹھنے کو تو چلے روٹھ کے ہم وائے شرمندہ　مرگئے نکلتے تھے کہ اب کوئی مناکر لیجائے (معروف)

جوڑ و جیب ہم تو بوسہ بیدلی سے تم کو آملا　اِدھر کر دیکھنا کیوں جی منانا اسکو کہتے ہیں (جرأت)

جو بات بات پہ روٹھے علاج کیا اُسکا　کہاں تلک اُسے ہر روز ہم منا پھرینگے (عاشق)

کیسے نخروں سے تجمل نے منایا اُسکو　سخت مشکل سے ہوا وہ ستم آرا سیدھا (تجمل)

میں اِس زود رنجی کے قربان جاؤں　کہ روٹھے ہیں خود اور منایا ہے مجکو (ظہیر)

جب روز کا ہی روٹھنا ٹھہرا تو ہار کر　نوکر رکھینگے ایک منانے کے واسطے (مؤلف)

مُردہ کسی کا سر ہو کسی کے اُٹھائے کون　تُمہیں روٹھاؤ ہمکو تو آکر منائے کون (")

گر تجسے اپنی ہٹ کو ہٹایا نہ جائیگا　روٹھا ہوا یہ دل بھی منایا نہ جائیگا (")

(۲) رچانا۔ کرنا۔ عمل میں لانا۔ جیسے عیش منانا۔ عید منانا۔ خوشی منانا ؎

دریا پہ بھی لوگ جا رہے ہیں　او عیدیں واں منا رہے ہیں (ابوالاسلام شائق)

(۳) منت ماننا۔ چاہنا۔ دُعا کرنا۔ جیسے ہم تو خدا سے مناتے ہیں کہ تم پڑھنا ختم کردو۔ (۴) نام لینا۔ یاد کرنا۔ بھجنا سُمرنا جیسے خدا کو منانا (۵) بھیسٹ چڑھانا منت ماننا + اعتقاد کرنا۔ اعتقاد رکھنا + پرستش کرنا۔ بھیسٹ پوجا چڑھانا۔ ماننا۔ مانتا کرنا ؎

او موئے بیدین کیا جانے تو ہوہی پیر کو　تو منا تو نا جاری اور کلو اسیر کو (راحت)

مَنّان ع۔ صفت :۔ بہت احسان کرنے والا۔ نیکوئی کرنے والا۔ مراد اخدا تعالےٰ +

مَنَاہِج ع۔ اسم مؤنث :۔ منہج کی جمع۔ راہیں۔ راستے +

مَنَاہِی ع۔ اسم مؤنث :۔ (۱) منہی کی جمع۔ منع کی ہوئی چیز۔ غیر شرع یا ناجائز باتیں خلافِ شرع اُمور (۲) ممانعت۔ روک ٹوک۔ بندی۔ امتناع ؎

طبیعت اُسکی مائدی اپنے جانے کی مناہی ہے　بھلا پھر کسطرح سے جاکے ہوں غمخوار کیا کیجے (جرأت)

میں نے جو کی گجر کی مناہی شبِ وصال　نالہ گلوئے مرغِ سحر سے نکل گیا + (امانت)

مَنائی۔ ا۔ اسم مذکر :۔ صحیح (مناہی) ممانعت۔ روک ٹوک۔ امتناع +

مُنبَّت ع۔ صفت :۔ (۱) اُگایا ہوا۔ اُبایا ہوا۔ روئیدہ شدہ (۲) مصطلح نقاشانِ ہند) وہ نقش جو اپنی زمین سے ذرا اونچا ہو۔ اُبھرا ہوا۔ اُوپر اُٹھا ہوا۔ وہ نقش جو اپنی سطح سے اُبھرا ہوا ہو جسطرح سکّے کے حروف +

مِنبَر ع۔ اسم مذکر :۔ مقام بلند۔ اونچی جگہہ۔ کاٹ یا چونے وغیرہ کا سیڑھی دار بنا ہوا اونچا مقام جسپر خطیب کھڑا ہو کر خطبہ سُناتا ہے + وعظ کہنے کا مقام۔ اسٹیج کا چبوترہ۔ سٹیج کا چبوترہ + مسجد کا وہ اونچا مقام جہاں امام جمعہ کے روز کھڑا ہو کر خطبہ سُناتا ہے ؎

بادشاہِ حسن نے اے یار بنایا ہے تجھے　خطبہ پڑھتا ہوں ترا میں جو ہے منبر ملتا (آتش)

مُنبَسِط ع۔ صفت :۔ پھیلنے والا۔ بچھنے والا + مجازاً خوش۔ خوش حال۔ مسرور۔ بشّاش۔ آنند +

مَنبَع ع۔ اسم مذکر :۔ (۱) پانی کے نکلنے کی جگہہ۔ چشمہ۔ سوتا۔ مجازاً مطلق نکلنے کی جگہہ۔ مصدر۔ جائے صدور۔ جائے ظہور (۲) بمبا۔ پمپ۔ پانی کا خزانہ

پانی کاٹل۔ پانی کی بم۔ دکش +

مِنّت ع۔ اسم مؤنث :۔ (۱) نکوئی۔ احسان۔ بھلائی۔ سلوک۔ نعمت دینا (۲۔ ف) عاجزی۔ بنتی۔ ہاہا۔ تضرّع + خوشامد۔ چاپلوسی۔ للوپتو۔ تملّق عجز و التجا ؎

بصد منت بُلایا سرِ سُستی کو کہا حال او وہ سب اُس سے رو رو (خوشتر)
شوق میں تنہا تجھے پاکر وہ میری منتیں اور ترا گھبرا کے یہ کہنا کوئی آجائیگا (تصویر)
میرا تو منتوں سے وہ بوسہ کا مانگنا اور کہنا اُنکا ناز سے لب کو ہلا کے ہیں! (آغا)

وہ بنانا چہرہ عتاب کا وہ نہ دینا مُنہ سے جواب کا
وہ کسی کی منت و التجا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو } ظہیر

(بعض لوگوں کی رائے ہے کہ فارسی تصانیف میں یہ معنی نہیں پائے جاتے مگر حضرت امیر خسرو کا شعر ہمیں یہ بات تسلیم نہیں کرنے دیتا چنانچہ آپ ایک غزل میں فرماتے ہیں ؎

بیچارہ خسرو خستہ را خوں ریختن فرمودۂ خلقے بمنت یک طرف شاں شوخ تنہا یکطرف (امیر خسرو)

(۳) شکر۔ شکریہ۔ تھینکس۔ تھینک یو + شکرگزاری +

مِنّت اُٹھانا ۔ ا۔ فعل متعدی :۔ احسان اُٹھانا۔ ممنون ہونا ؎

منت دلا کسی کی نہ اصلاً اُٹھائیے مرجائیے نہ نازِ مسیحا اُٹھائیے (دیا شنکر نسیم)
ہلاکِ جاں کو صرف افسردگی دم بھر کی کافی ہے اُٹھائے کس لیئے منت کوئی دلگیر قاتل کی (زکی)

مِنّت دار ۔ ا۔ صفت :۔ (۱) ممنون۔ احسانمند۔ (۲) عاجزی کرنے والا۔ گڑگڑانے والا + (عورتوں کا محاورہ ہے) +

مِنّت دار کرنا ۔ ا۔ فعل متعدی :۔ ع۔ احسانمند کرنا۔ ممنون بنانا +

مِنّت سماجت ۔ ع ۔ اسم مؤنث :۔ خوشامد درآمد۔ للوپتو ؎

جھکو کمظرف سے تو اور پتنگے کی طرح پھولے نہ اُٹھّے فائدہ کمبخت سے منت سماجت کا (فغاں)

مِنّت کرنا ۔ ا۔ فعل متعدی :۔ عاجزی کرنا۔ ہاہا کھانا۔ گڑگڑانا۔ تضرّع کرنا۔ انکسار کرنا۔ بنتی کرنا۔ التجا کرنا۔ ناک رگڑنا ؎

اور بھی دیتا جو حق سے کرکے منت مانگتا پر فزوں قسمت سے کیا من اہلِ غیرت مانگتا (شہیدی)

مِنّت کش ہونا ۔ ا۔ فعل لازم :۔ کسی کا شرمندہ ہونا۔ ممنون ہونا۔ احسانمند ہونا۔ مرہونِ منت ہونا ؎

اپنے جامہ سے ہُوں باہر دم جوشِ گریہ یہ نہو بھیسے کہ منت کشِ داماں ہُوں میں (وزیر)
درد منت کشِ دوا نہوا میں نہ اچھا ہوا بُرا نہوا + (غالب)
حسرتِ زخم ہیں دشوار نہ تھا جی دینا بس اسی واسطے منت کشِ قاتل نہوا (شہیدی)

مَنّت ۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ (ہندو و جہلائے اسلام) ماننا۔ نیّت۔ عہد۔ نذر۔ بھیٹ۔ نیاز۔ سُکھنا۔ وہ وعدہ جو کسی بزرگ یا خدا تعالےٰ سے کیا جائے۔ عہد باندھنا ؎

چھوٹے کوئی کسی کے لیئے جسطرح سے کچھ ہمنے منت میں تری کون و مکاں چھوڑ دیا (حسن)
میں رکھتا و ش پہ زنارِ منت یہاں تک وہ صنم آیا تو ہوتا + (تجمل)
ہنسلیاں پہنی ہیں منت کی حسینوں نے عبث ہنسلیاں ڈھاتک کے خلقت کے گریبانوں میں (عاشق)

مَنّت بڑھانا ۔ ا۔ فعل متعدی :۔ بھیٹ دینا۔ جات دینا۔ عہد پورا کرنا۔ مانتا کو ادا کرنا۔ کسی بزرگ کے نام پر جو کچھ دینے یا کسی کام کے کرنے کا وعدہ کیا ہو اُسے پورا کرنا + مُراد یا میعاد کے پورا ہونے پر کوئی کام کرنا۔ گنڈا تعویذ طوق بیڑی اُتارنا۔ مانتا کے بال مُنڈوانا + ؎

مرنے کے بعد آن کے کنوائیں بیڑیاں آج آپ اپنے کشتے کی منت بڑھا چلے (احسان)

کرے گا کیا تو مسیح آکر وہیں سے بیٹھا ہوا دُعا کر
گلی میں اُسکی یہ سر چڑھا کر ابھی تو منت بڑھا چکے ہیں } مؤلف

منتیں ہم وحشیوں کی بڑھتی ہیں روزِ مقاتل طوق ہر سال و ربہناتے کبو حداد ہے (ناسخ)

مَنّت کا طوق ۔ ا۔ اسم مذکر :۔ وہ گنڈا جو بچے کے گلے میں کسی پیر یا دیوتا وغیرہ کے نام کا کسی میعادِ مقررہ تک ڈالا جاتا ہے +

مَنّت کے بال یا چوٹی ۔ ہ۔ اوّل۔ اسم مذکر۔ دوم مؤنث :۔ وہ بال یا چوٹی جو کسی بزرگ کے نام پر کچھ عرصہ کے واسطے چھوڑ دی جاتی ہے ؎

مُنڈائے آپنے منت کے بال جبدن سے برنگِ طائرِ بے آشیاں ہے دل میرا (اصغر)

مَنّت کی بیڑی ۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ وہ حلقہ جو بچے کے پاؤں میں کسی بزرگ کے نام کا میعادِ مقررہ کے واسطے ڈال دیتے ہیں +

مَنّت ماننا ۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ (ع و) عہد کرنا۔ نیّت کرنا۔ کسی بزرگ کے نام کی کوئی بات ماننا۔ نذر ماننا۔ نیاز ماننا۔ بھیٹ ماننا۔ مانتا کرنا۔ چڑھاوا ماننا۔ کسی کی درگاہ میں روشنی کرنے یا چڑھاوا چڑھانے کا عہد کرنا ؎

کیا عشق نے یہ مانی تھی منت بسانِ شمع روشن جو کر دیا مرے ہر اُستخوان کو (جرأت)
پالا کس کس طرح تمہیں جانی کون منت تھی جو نہیں مانی + (شوق)

مُنتِج ع۔ صفت :۔ نتیجہ دینے والا۔ ثمرہ دینے والا۔ پھل دایک +

مُنتَج ۔ ع۔ صفت :۔ با نتیجہ +

مُنتَخَب ع۔ صفت :۔ (۱) انتخاب کیا گیا۔ خلاصہ کیا گیا۔ چھانٹا ہوا۔ چیدہ۔ برگزیدہ۔ پسندیدہ۔ چُنا ہوا (۲) نایاب۔ عجیب۔ یکتا۔ یکا۔ طُرفہ۔ جیسے یہ منتخب آدمی ہیں (۳) خال خال۔ بہلا +

مُنتَخَب کرنا ۔ ا۔ فعل متعدی :۔ چھانٹنا۔ خلاصہ کرنا۔ چُننا۔ انتخاب کرنا۔

منت

پسند کرنا۔ اختیار کرنا + اخذ کرنا +

مُنتخب ہونا۔ ا۔ فعل لازم :۔ (۱) چُنا جانا۔ چھانٹا جانا + علیحدہ کیا جانا۔ (۲) نادر ہونا۔ کمیاب ہونا۔ یکتا ہونا۔ طُرفہ ہونا +

مِنتر۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ (۱) پیارا۔ ہِتو۔ سنیہی + محب۔ عزیز (۲) یار۔ دوست۔ آشنا + بندھو۔ رشتہ دار۔ سمبندھی +

منتر۔ س۔ اسم مذکر :۔ (۱) سحر۔ جادو۔ ٹونا۔ افسوں۔ مُوٹھ۔ ٹوٹکا۔ لغوی معنی تنہائی میں کچھ کہنا۔ علاج کرنا۔ مجازی وہ منتر جو کسی کے دینے کیلئے تاثیر کرنے۔ مارنے وغیرہ کے واسطے پڑھکر پھونکتے ہیں۔ جیسے بچھو کا منتر۔ جانے سانپ کے بل میں ہاتھ ڈالے سے

کیا ہاتھ میں اُس اپنی گیسو کو لگاؤں ‏ افسوں نہیں آتا مجھے منتر نہیں آتا (اسیر)

باندھوں اُس زُلف کا مضمون جو میں تحریر میں ‏ شعر میں سانپ کا منتر ہو جائے (ناسخ)

(۲) وید کے ایک حصہ کا نام جس میں دیوتاؤں کی تعریف و توصیف کا بیان ہے (۳۔ ہ) عمل۔ ودیا۔ جیسے اُسکے پاس فلاں بات کا منتر ہے۔ گر جب گرُ منتر کہیں گے تو وہاں پیر و مرشد کی تلقین سے مُراد ہوگی۔ پند و نصائح مرشد +

منتر پڑھنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ افسوں خوانی کرنا۔ عمل پڑھنا +

منتر پھونکنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ جادو پڑھکر دم کرنا۔ افسوں پڑھکر پھونکنا +

منتر جنتر۔ س۔ اسم مذکر :۔ جادو۔ ٹونا۔ گنڈا۔ تعویذ + سیانا پن۔ جھاڑ پھونک۔ اوجھائی +

منتر چلانا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ جادو دینا۔ مُوٹھ چلانا۔ عمل کرنا۔ ٹوٹکا کرنا۔ ٹونا کرنا +

منتر دینا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ تلقین کرنا۔ مُرید کرنا۔ دینی ہدایت کرنا + چیلا بنانا۔ مُرید بنانا +

منتر مارنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ جادو چلانا۔ مُوٹھ مارنا۔ ٹونا کرنا۔ جیسے ایک ایسا منتر مارا کہ سب اندھے ہو گئے +

مَنتری۔ س۔ اسم مذکر :۔ (۱) اُپدیشک۔ تلقین کرنے والا۔ ہدایت کرنیوالا۔ ہادی۔ رہبر۔ پیر۔ مُرشد۔ ہادی اللہ۔ گُرو۔ اُپدیشی۔ گُر منتر دینے والا۔ (۲) نیک صلاح بتانے والا۔ مُشیر۔ صلاح کار۔ وزیر۔ کونسلر۔ کونسلی۔ جیسے راجا ہوئے منتری مان پکھشی ہو کے سُنو پران۔ یعنی راجا کو مُشیر کی سُننی چاہیئے اور دولتمند کو پران پر نظر رکھنی چاہیئے۔ (۳) نائب السلطنت۔ وائسرائے۔ گورنر جنرل۔ مُلکی لاٹ (۴) فسوں ساز

منت

فسونگر۔ سحر ساز۔ ساحر۔ جادوگر۔ ٹونہایا +

مُنتَسِب۔ ع۔ صفت :۔ نسبت رکھنے والا۔ لگاؤ رکھنے والا +

مُنتَشِر۔ ع۔ صفت :۔ بکھرنے والا۔ پراگندہ ہونے والا۔ پھیلنے والا۔ تتر بتر ہونے والا + پراگندہ۔ تتر بتر۔ مُتفرق +

مُنتشر کرنا۔ ا۔ فعل متعدی :۔ گھنڈانا۔ بکھیرنا۔ پراگندہ کرنا۔ تتر بتر کرنا +

مُنتَظِر۔ ع۔ صفت :۔ انتظار کرنے والا۔ راہ دیکھنے والا۔ راہ تکنے والا۔ مُتوقع۔ اُمیدوار۔ آس تکنے والا +

مُنتظرِ حُکم۔ ع۔ صفت :۔ نہایت فرمانبردار۔ فرماں پذیر۔ حکم کا منتظر رہنے والا +

مُنتظر رکھنا۔ ا۔ فعل متعدی :۔ اُمید میں رکھنا۔ انتظار میں رکھنا۔ راہ دکھانا۔ آس میں رکھنا +

مُنتظر رہنا۔ ا۔ فعل لازم :۔ راہ دیکھنا۔ باٹ دیکھنا۔ اُمید میں رہنا۔ چشم براہ ہونا

مُنتَظِم۔ ع۔ صفت :۔ (۱) انتظام کرنے والا۔ اہتمام کرنے والا۔ انصرام کرنیوالا (۲) پرو یا جانے والا۔ بندھنے والا۔ (۳۔ صفت) کفایت شعار۔ جُز رس (۴۔ اسم مذکر) مہتمم۔ مُنصرم۔ مُنتصرم۔ مُہتمم۔ سربراہ کار۔ مدار المہام۔ گماشتہ۔ کارندہ۔ کارکن۔ کار دار۔ کارپرداز۔ مُقیم +

مُنتَفِع۔ ع۔ صفت :۔ نفع اُٹھانے والا۔ فائدہ حاصل کرنے والا +

مُنتَفِی۔ ع۔ صفت :۔ نیست ہونے والا۔ فنا ہونے والا۔ دور پھینکنے والا +

مُنتَقِل۔ ع۔ صفت :۔ انتقال کرنے والا۔ ایک مکان سے دوسرے مکان میں چلا جانے والا۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ بدلنے والا۔ مکان بدلنے والا۔ تبدیل مکان کرنے والا +

مُنتقل اِلَیہ۔ ع۔ اسم مذکر :۔ (قانون) وہ شخص جسکے نام پر کوئی چیز منتقل کیجائے

مُنتقل کرنا۔ ا۔ فعل متعدی :۔ بدلنا۔ ایک کے نام سے دوسرے کے نام پر کرنا۔ دوسرے کو دینا۔ حوالہ کرنا۔ دینا۔ سونپنا۔ بیع کرنا۔ بیچنا +

مُنتَقِم۔ ع۔ صفت :۔ بدلہ لینے والا۔ کینہ کش۔ انتقام لینے والا۔ بُرائی کے بدلے بُرائی کرنے والا۔ عوض لینے والا +

مُنتقمِ حقیقی۔ ع۔ اسم مذکر :۔ حقیقی سزا دینے والا۔ اصل حاکم۔ اصلی سزا دینے والا۔ خدا تعالےٰ۔ قادرِ مطلق +

مُنتقمِ مجازی۔ ع۔ اسم مذکر :۔ حاکم۔ بادشاہ۔ دُنیوی حاکم +

مُنتَہا۔ ع۔ صفت :۔ (۱) انتہا کیا گیا۔ انتہا کو پہنچا ہوا۔ انجام کو پہنچا ہوا۔ پورا۔ کامل۔ تمام۔ نہایت۔ مکمل جیسے سدرۃ المنتہےٰ۔ یعنی وہ بیری کا درخت

جو ساتویں آسمان پر ہے (منتہائے اعمال و منتہائے علمِ خلق و منتہائے رسیدن جبرئیل علیہ السلام ہے جس سے آگے رسولِ مقبول کے سوا کوئی نہیں گیا)۔ نتیجہ۔ انجام۔ حاصل۔ ثمرہ۔ پھل +

مُنتَہی ع۔ صفت :۔ انتہا کو پہنچنے والا۔ انجام تک پہنچنے والا + کامل۔ لائق۔ عالم۔ فاضل + وہ شخص جسکو فضیلت کی دستار بندھ چکی ہو۔ وہ شخص جو علم کی تحصیل پوری کر چکا ہو +

مِنتی ہ۔ اسم مؤنث :۔ (صحیح۔ ہ۔ بنتی) حال کے ٹھمری بازوں نے اس میں فصاحت خیال کی ہے اور بجائے بنتی اسکو باندھا ہے۔ شاید وہ منت کی طرف اسکے مادے اور اصل کو لے گئے ہیں جو ایک قسم کی دھینگا دھینگی ہو سکتی ہے۔
بنتی۔ عاجزی۔ خوشامد درآمد۔ للو پتو (قدر کی ٹھمری) ؎
منتی توری نہ مانوں نہ پوچھوں توری بات رات کدر کا ہے سوتن سنگ سوئے اور بہے کہیں گھات
چلو مورے سیاں بدیسوا منتی کر کدر لگت ہوں گروا (دادرا)

مِنّتیں۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ منت بمعنی عہد کی جمع۔ مانتائیں۔ مواثیق۔ مواعید۔ معاہدے +

منتیں ماننا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ نذریں ماننا۔ بھینٹ دینے کے وعدے کرنا ؎
منتوں سے گروہ کہنا ماننا منتیں ہم مانتے کس واسطے + (نکہت)

مِنتیں ہ۔ اسم مؤنث :۔ منت بمعنی عاجزی کی جمع + بنتیاں۔ عاجزیاں +

منتیں کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ ہاہا کھانا + عاجزیاں کرنا۔ بنتیاں کرنا۔ خوشامدیں کرنا۔ ہاتھ جوڑنا۔ ہاہا کھانا ؎
جبکہ اس نے ہزاروں قسمیں دیں منتیں کیں بہت بلائیں لیں + (قلق)
توبہ کرتا ہوں مگر پھر بھی مرے ہم مشرب منتیں کرکے مجھے روز پلا دیتے ہیں (حسرت)

مِنٹ ہ۔ انگلش Minute، اسم مذکر :۔ لحظہ۔ پل۔ دقیقہ + گھنٹے کا ساٹھواں حصہ۔ ساٹھ سکنڈ یا ثانیہ کا ایک منٹ ہوتا ہے ؎
منٹ سے بڑھ فرقت بازیں گھڑی بھی شب غم میں پھرتی نہیں (برق)

مَنثور ع۔ اسم مؤنث :۔ بکھرا ہوا۔ پراگندہ + نثر۔ منظوم کا نقیض +

مَنجا۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ پنجاب میں پلنگ کو کہتے ہیں۔ جیسے مرے نہ منجالے۔
جواری آیا ہار منجا اک جواری چار + جواری آیا جت منجے چار جواری اک +

من جانا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ راضی ہو جانا۔ روٹھا نہ رہنا ؎
شب غم میں کس کسکی ہو روک تھام جو دل من گیا دم خفا ہو گیا (انور)

مُنجَلی ع۔ صفت :۔ روشن۔ ظاہر۔ آشکارا۔ مجازاً حل جیسے سعدی نے لکھا ہے ؎
کسے مشکلے برد پیش علی مگر مشکلش را کند منجلی + (سعدی)

مُنَجِّم ع۔ اسم مذکر :۔ (۱) نجوم جاننے والا۔ ستاروں کا علم جاننے والا۔ نجومی۔

جوتشی۔ خبر شناس۔ نیت داں۔ رمال۔ رصاد۔ رصدخانے ؎ معلوم نہیں تجھکو منجم خبر غیب + ہے ہند کاس ہے نہ نکلی ہے نہ نکلے گی + (۲) جنتری بنانے والا۔ تیر بنانے والا + تقویم بنانے والا +

مُنجَمِد ع۔ صفت :۔ سردی سے جما ہوا۔ بستہ + ٹھٹھرا ہوا + غلیظ (قطبین کے قریب کا سمندر جو آفتاب کے وہاں تک نہ پہنچنے اور سردی ہونے کے سبب جما ہوا رہتا اور بحرِ منجمد کہلاتا ہے)

منجمد ہونا۔ ف۔ فعل لازم :۔ جمنا۔ بستہ ہونا +

مَنجَن۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ دانتوں میں ملنے کا سفوف۔ دانتوں کے مانجنے یا صاف کرنے کی دوا۔ دانتوں کا پوڈر۔ ٹوتھ پوڈر + ؎
تیز دنداں طمع رہتے ہیں چشم یار پر چاہیئے منجن مجھے خاکستر بادام کا (اسیر)

مَنجھنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ (پورب) تانبے یا پیتل کے برتنوں کا صاف ہونا + صیقل ہونا + کسی علم یا ہنر میں مشّاق ہونا +

مَنجَنیق۔ معرب (منجنیک یا من چہ نیک) ایک بڑے بڑے پتھر مار کر دیوار قلعہ توڑنے کی کل۔ ایک قسم کی ڈھینکلی یا مشین جسکے وسیلہ سے قلعے کی دیوار توڑتے ہیں۔ بعض کے نزدیک ایک قسم کا فلاخن یعنی گوپیا جسمیں بڑے بڑے پتھر رکھکر علمِ جرِ ثقیل کے وسیلہ سے دیوار کو مارتے ہیں (یہ آلہ بشکل کمان ہوتا ہے جو پہلے زمانے میں بوقتِ جنگ کار آمد ہوا کرتا تھا۔ کہتے ہیں چونکہ قلعہ گیری میں مفید ہے اس وجہ سے تفاخراً اسکا یہ نام ہوا) +

منجھ۔ ہ۔ صفت :۔ بیچ۔ وسط۔ درمیان + بیچوں بیچ + جیسے وہ تو منجھ میں رہتے ہیں

منجھ دھار۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ درمیانی دھار + دریا کا بیچ۔ وسط دریا + میانِ دریا ؎
کس موج میں ہے بحر ذرا اپنی خبر لو منجدھار میں جاتے ہو کنارے نہیں آتے (اکبر)
ہیں منجھ دھار میں ڈوبتا ہوں الٰہی وہ دل لیکے میرا کنارے ہوتے ہیں (آغا)

منجھ دھار میں پڑنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ دریا یا سمندر کی بیچ دھار میں پھنسنا + ایسی سخت مصیبت یا بلا میں گرفتار ہونا کہ جس سے نکلنا دشوار ہو +

منجھا۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ (۱) تختِ چوبیں۔ لکڑی کا تختہ۔ چوکی۔ سنگھاسن (۲) چرخے کا وہ درمیانی حصہ جسکے اوپر مال رہتی ہے۔ چرخے کا منڈلا + منجھیرو۔ منڈل۔ مینڈ + اٹیرن کے بیچ کی لکڑی + (۳۔ پنجاب) پلنگ۔ (۴۔ لکھنؤ) سوز خوانوں کی اصطلاح میں مسدّس مرثیہ کا تیسرا مصرعہ +

منجھلا۔ ہ۔ صفت :۔ بیچ کا۔ بچلا۔ درمیان کا۔ میانہ۔ بڑے اور چھوٹے کے بیچ کا جیسے منجھلا بھائی۔ منجھلا ماموں وغیرہ + وہ لڑکا جو اوّل اور سوم کے بیچ میں پیدا ہوا ہو۔ درمیانہ لڑکا +

منجھلی۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ منجھلا کی تانیث + بیچ کی۔ درمیانی +

مَنجھنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ (۱) صاف ہونا۔ اُجلا ہونا۔ اُجلنا۔ مسی یا برنجی ظروف کا چمکایا جانا (۲) صیقل ہونا۔ زنگ دُور کیا جانا (۳) شایستہ ہونا۔ (۴) مشاق ہونا۔ کسی ہُنر یا کام میں کامل مہارت ہونا۔ تجربہ کار ہونا +

مَنْجھو۔ ہ۔ اسم مذکّر :۔ دیکھو (منجھلا) جیسے مرزا منجھو +

مَنجھو۔ ہ۔ اسم مؤنّث :۔ بواوِ مجہول۔ منجھلی کی تصغیر دیکھو (منجھلی) جیسے منجھو بیگم۔ منجھو خانم +

مَنجھولا۔ ہ۔ صفت :۔ میانہ۔ درمیانہ۔ بچلا + مدھم۔ متوسط۔ بیچ کی راس۔ بڑا نہ چھوٹا۔ جیسے منجھولا ازار بند۔ منجھولا بوغبند وغیرہ ؎

کیا کیا میر الحاف اُسمیں بند تھا تھالے جو ٹی تھا جو میکے سے مرے آیا منجھولا بوغبند (رنگین)

مَنجھولی۔ ہ۔ اسم مؤنّث :۔ (۱) ایک قسم کی چھوٹی بہلی جو خوش وضع اور ہلکی پھلکی ہوتی ہے (۲۔ لکھنئو) پستہ قد عورت۔ میانہ قد عورت۔ چھوٹے قد کی عورت

مَنجھیلا۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ دیر۔ تعویق۔ ڈھیل۔ التوا۔ وقفہ۔ درنگ۔ کسی کام میں خواہ مخواہ دیر لگانا +

مَنجھیلا پڑنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ ڈھیل پڑنا۔ وقفہ ہونا۔ دیر لگنا۔ تعویق ہونا +

مَنجھیلا ڈالنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ کسی کام میں دیر لگانا۔ کسی کام کو تعویق اور وقفہ میں ڈالنا +

مَنجھیلی۔ ہ۔ اسم مؤنّث :۔ (۱) دوپہر۔ نیمروز۔ (۲۔ مجازاً) سُنسان چُپ چاپ

مَنجھیلی رات۔ ہ۔ اسم مؤنّث :۔ (گیتوں میں) سُنسان رات۔ چُپ چاپ رات + ڈراؤنی رات جیسے برسات کا گیت ؎

منجھیلی رات کاری پیا بن لاگے بُوند کٹاری
پیا بن لاکے رین بھاری (منجھیلی رات کاری)
ایک تو میں اکیلی ڈروں دُوجے ٹھنڈے سانس بھروں
شوق رنگ کہندی کہندی میں ہاری پیا بن لاگے بوند کٹاری

(برسات کا گیت)

مَنجھیلے میں ڈالنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ تعویق میں ڈالنا۔ کھٹائی میں ڈالنا۔ کسی کام کو التوا میں ڈالنا۔ ڈھیل میں ڈالنا۔ دیر لگانا +

مَنجیرا۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ وہ دو پیتل کی کٹوریاں جو طبلے کے ساتھ بجائی جاتی ہیں۔ جوڑی + جیسے بن تال منجیرے ناچے +

مَنچلا۔ ہ۔ صفت :۔ دلیر۔ شجاع۔ بہادر۔ حربی۔ سُورما + نڈر۔ بیباک۔ بیدھڑک۔ بہمل۔ باہمت۔ ہمت والا۔ مبارز۔ (تفصیل دیکھو مشتقاتِ مَن بمعنی دل میں) ؎

بے کلیجے تو سب آ ما جگہِ یار ہیں ہیں منچلا ہے وہی بڑھکر جو نشانا ہو جاتے (نامعلوم)

مُنْحَرِف۔ ع۔ صفت :۔ (۱) پھرنے والا۔ پھرا ہوا۔ خم کھایا ہوا۔ ترچھا۔ محرّف۔ ٹیڑھا۔ (۲) سرکش۔ مُتمرد۔ برگشتہ۔ باغی + غدار +

مُنحرف ہونا۔ ا۔ فعل لازم :۔ پھرنا۔ برگشتہ ہونا۔ باغی ہونا۔ متمرد ہونا۔ سرکش ہونا + بغاوت کرنا۔ غدار بننا +

مُنْحَصِر۔ ع۔ صفت :۔ (۱) گھیرا ہوا۔ احاطہ کیا ہوا۔ محدود (۲) موقوف۔ مشروط۔ حصر کیا گیا۔ وابستہ۔ متعلق +

مُنْحَنی۔ ع۔ صفت :۔ (۱) خمیدہ۔ کبڑا۔ جُھکا ہوا۔ قوس نُما۔ ٹیڑھا + بانکا + کوزہ پُشت + قوسی جیسے خطِ منحنی (۲) دُبلا۔ لاغر + کمزور۔ نحیف ؎

فکرِ باریکِ کمر نے ترے عاشق کو میاں منحنی ایسا بنایا ہے کہ جی جانے ہے (عاشق)

مَنْحُوس۔ ع۔ صفت :۔ (۱) بدبخت۔ بدنصیب۔ شُوم۔ بدطالع۔ نجنا بجنوں جلا (۲) زبُون۔ بُرا۔ بد۔ زشت۔ سزاوار کا نقیض۔ (۳۔ ا) مکروہ۔ گھناؤنا۔ جیسے منحوس صُورت +

مِنْخَر۔ ع۔ اسم مذکر :۔ نتھنا۔ سوراخِ بینی۔ ناک کا چھید۔ جب دونوں نتھنے کہنے منظور ہونگے تو منخرین کہینگے +

مَنْد۔ ف۔ علامتِ فاعل۔ خداوند۔ مالک۔ صاحب۔ والا۔ جیسے خردمند۔ ہُنرمند۔ دولتمند۔ اقبالمند۔ حاجتمند (یہ لفظ اسم کے ساتھ مل کر صفتی معنی پیدا کرتا ہے) +

مندا۔ ا۔ صفت :۔ کساد۔ ناروانی بازار۔ کم۔ ہلکا۔ خفیف۔ دھیما۔ مدھم + سستا۔ ارزاں + اُترا ہوا (یہ لفظ فارسی الاصل ہے کیونکہ فارسی میں مندہ اور مندک یہ دونوں لفظ کسادی و ناروائے اسباب وکالا کے معنی میں آیا ہے یا سنسکرت مند मन्द سے مندا بنالیا ہے جو قریب قریب ہم معنی ہیں) +

مندا بیچنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ (ہندو) سستا بیچنا۔ ارزاں فروخت کرنا +

مندا پڑنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ (ہندو) دھیما ہونا۔ دھیما پڑنا۔ سُست ہونا۔ ڈھیلا ہونا۔ مدھم پڑنا۔ ماند ہونا۔ کم ہونا۔ سستا ہونا۔ ارزاں ہونا +

مندا ہونا۔ ا۔ فعل لازم :۔ (۱) سستا ہونا۔ ارزاں ہونا (۲) بلارونق ہونا۔ مدھم ہونا۔ ماند ہونا۔ کساد بازاری ہونا۔ بیقدری ہونا ؎

چھوتا نہیں دُنیا میں کوئی مہر و وفا کو کیا آگے یہ مندا ہوا بازارِ محبت (مؤلف)

مَنْدِر۔ س۔ मन्दिर اسم مذکر :۔ (مشہور بفتح دال) (۱) گھر۔ خانہ۔ محل۔ مکان جیسے گیت ؎

سوتی تھی میں اپنے مندر میں نکس گئی تن کی سُنری کچھ دوش نہیں من موہن کا بانس بُرے جنگی بنسری

(۲) معبد۔ دیواستھان۔ ٹھاکردوارا۔ بُتخانہ۔ بُت کدہ۔ بیت الصنم۔ دیول شوالہ۔ دَیر۔ پرستشگاہِ ہنُود۔ مٹھ۔ مُڑھی۔ مثلاً کیسی مسجد کیسا مندر جو دیکھو سو دل کے اندر (۳) مجازاً قالب خاکی جسم۔ دیہ۔ جیسے اِس مندر کے دس دروازے (جب راج مندر کہینگے تو شاہی محل سے مُراد ہوگی) +

مَنْدَرْ۔ س ۔ اسم مذکر:۔ ہندوستان کے ایک پہاڑ کا نام جس سے دیوتا اور راکشسوں نے مقدس گُم شدہ چیزوں کے ڈھونڈنے کو سمندر متھا تھا اِسکو مندراچل بھی کہتے ہیں (۲) جنّت کے ایک درخت کا نام سورگ کے پانچ درختوں میں سے ایک درخت کا نام (۳) جنّت۔ سورگ۔ (۴) ایک خاص ہار (۵) شیشہ۔ آرسی۔ درپن۔ آئینہ +

مُنْدرا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ س۔ (مُدرا) (۱) سکّہ۔ روپیہ + مُہر۔ چھاپ۔ (۲) جوگیوں کے کان کا کُنڈل ؎

ہوگیا جوگی وہ قاتل پر سے خُونریزی تُہی بدلے مُندروں کے پڑے رہتے ہیں چکر کان میں (ناسخ)

انگ بھبُوت رمائے جوگیا کانوں میں مُندرے ڈارے (گیت)

(۳) ایک قسم کا گول اور مدوّر زیور۔ حلقۂ گوش +

مُنْدَرَجْ۔ ع ۔ صفت:۔ درج کیا ہوا۔ داخل کیا ہوا۔ لکھا گیا۔ درج کیا گیا + مُندمج

مُنْدَرَجْ کرنا۔ ا۔ فعل متعدّی:۔ داخل کرنا۔ درج کرنا۔ لکھنا +

مُنْدَرِسْ۔ ع ۔ اسم مؤنث:۔ (مشہور مُنْدَرَسْ) پُرانے کپڑے۔ بھیگے ہوئے کپڑے اُترے ہوئے کپڑے۔ اُترن۔ جیسے اُنکے نوکر چاکر نہال مالامال ہیں جاڑے کی جڑاول گرمی کی مُنْدُرس خاصے میں سے بات بات پر انعام اکرام ملتا ہے۔ (چتر بنیلی)

مُنْدَرِی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (ہندی) (۱) انگُوٹھی + چھلّا۔ خاتم۔ انگشتری۔ مُہرِ کوچک۔ مُہرِ شاہی جو خاص ہو۔ (۲) چھاپ۔ مُہر +

مُنْدَرِیا۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ مُندری کی تصغیر۔ چھوٹی انگوٹھی۔ انگشتریٔ کوچک ؎

موری لال مُندریا نگینے کی گئی گئی رے بلم توری سیج رے
سونے کی مُندریا گئی رے گئی رے کنگنوا کے کیل } ٹھمری

مُنْدَفِعْ۔ ع ۔ صفت:۔ دفع ہونے والا۔ دُور ہونے والا +

مَنْدَلْ۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (ہندی) (۱) ڈھول۔ طبل۔ پکھاوج۔ طبلہ۔ دھونسا۔ (۲) چشمہ۔ منبع۔ سوتا۔ (۳) چرخے کا وہ بیچ کا حصّہ جسپر مال پھرتی ہے (۴) بندرگاہ (۵ س) وہ حلقہ یا کُنڈل جو منتر پڑھتے وقت عامل یا جادوگر اپنے گرداگرد کھینچ لیتے ہیں +

مندلا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) درخت کا تنہ۔ درخت کا وہ موٹا حصّہ جو جڑ سے ٹہنوں تک ہوتا ہے (۲) دھڑ۔ جسم کا وہ حصّہ جو ناف سے گلے تک ہے۔ جیسے ؎

نہ اُسکے ہاتھ تھے واں پاؤں نے مندلا بدن کا تھا
پڑا تھا سوز کا لاشہ اُدھر کو ہم جو جا نکلے } میر سوز

مُنْدْنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (ہندی) (۱) بند ہونا۔ مچنا۔ جیسے آنکھیں مُندنا (۲) بھرنا۔ معمُور ہونا۔ جیسے گڑھا مُندنا۔ دروازہ مُندنا (۳) چُھپنا۔ غائب ہونا۔ الوپ ہونا جیسے سُورج مُندنا +

مُنْدَمِجْ۔ ع ۔ صفت:۔ داخل شدہ۔ گھُسا ہوا۔ درج شدہ۔ مُندرج کا مُرادف

مُنْدَمِلْ۔ ع ۔ صفت:۔ گھاؤ بھرنے والا۔ زخم جو انگور کر لائے +

مندی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (ہندی) (۱) دھیمی۔ مدّھم۔ ہلکی۔ کم (۲) سستی۔ ارزاں +

مندی آنچ۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ دھیمی آنچ۔ مدّھم آنچ۔ کم کم آنچ +

مندی بُدھ۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ کمزور عقل +

مَنْدِیلْ۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ (۱) رُومال۔ انگوچھا۔ تولیہ (۲) کمر کا پٹکا۔ پیٹی (۳) بن سِلا کپڑا۔ (۴) ایک قسم کی قیمتی پگڑی۔ طلائی پگڑی۔ دستار۔ دستارچہ۔ عمامہ۔ شملہ ؎

نہ جایا کرو بزمِ رنداں میں اے شیخ یہ مندیل اک دن اُچھل جائے گی (رند)

مُنْڈ۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) سَر۔ سرمُونڈ۔ کپال۔ کھوپری۔ (۲) ایک راکشس کا نام جسکو دُرگا دیوی نے مارا تھا۔ (۳) پردھان۔ مُکھیا۔ مُکھ۔ سرگروہ۔ سرغنہ۔ سردار۔ گرُو گھنٹال۔ پیر۔ اُستاد۔ سربراہ کار ؎

انشا نے سُن کے قصّۂ فرہاد یوں کہا کرتا ہے عشق چوٹ تو ایسے ہی مُنڈ پر (انشا)

مُنْڈ بھیڑ۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ دیکھو مُٹھ بھیڑ۔ بھیٹ۔ آمنا سامنا ؎

تیرے کُوچہ ہی میں ہوجائیگی اکدن مُنڈ بھیڑ ہم کہیں جاتے ہیں یا تُسے نا اجل جاتی ہے (آغا)

مُنْڈچِرا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) فقیروں کا ایک گروہ جسکا ہر ایک فقیر اپنا سرا زر چہرہ اُسترے وغیرہ سے زخمی کرکے مانگتا پھرتا ہے اگر کوئی دُکاندار نہ دے تو وہیں اَڑ کر بیٹھ جاتا اور اپنے جسم کو لہُولہان کر ڈالتا ہے ؎

قبر پہ نمیرہ ہی لیجاوے اگر انصاف ہو مُنڈچرا شاگرد ہووے کوہکن اُستاد کا (آتش)

(۲۔ صفت) ضدّی۔ ہٹیلا + دھمکانے والا +

مُنْڈچِراپن۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ ہٹ۔ ضد + دھینگا دھینگی۔ زبردستی۔ تقاضائے بالجبر

مُنْڈمال۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (ہندی) کھوپریوں کا ہار جو مہادیو مہاراج زیبِ

منڈ

فرمایا کرتے تھے۔ سروں کا ہار +

مُنڈا ۔ ہ۔ صفت :۔ (۱) سر منڈا ہوا۔ گھوٹ موٹ۔ صفاچٹ۔ وہ شخص جسکے سر کے بال مُنڈے ہوئے ہوں۔ (۲۔ اسم مذکر) بغیر نوک کا جوتا نکا جوتا۔ ایک قسم کا بوٹ جسے اکثر سپاہی لوگ پہنتے ہیں (۳۔ اسم مذکر پنجاب) لڑکا۔ طفل۔ لونڈا۔ چھوکرا۔ چھورا۔ (۴۔ اسم مذکر۔ پنجاب) چیلا مُرید۔ بالکا + شاگرد۔ تلمیذ (۵) بن سینگوں کا جانور جیسے مُنڈا بیل۔ مُنڈا بکرا وغیرہ۔ (۶) وہ ہندی حرف جسپر اعراب نہیں دیتے (۷) لُنڈا درخت۔ بن پتوں اور بغیر شاخوں کا درخت +

مَنڈا ۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ (۱) بنگالہ کی ایک خاص قسم کی عمدہ مٹھائی (۲) مانڈا کا مخفف۔ ایک قسم کی چپاتی۔ ایک قسم کی پتلی روٹی۔ پھلکا۔ (۳) آنکھوں کا جالا۔ پردہ۔ آنکھ کی جھلی +

مُنڈا ۔ صفت :۔ مونڈا ہوا۔ گھوٹ موٹ۔ مونڈا ہوا۔ حجامت شدہ جسکا سر منڈا ہوا ہو۔ جیسے منڈا جوگی اور بیبی دو انہیں پہچانی جاتی۔ مُنڈے سر پر پانی پڑا ڈھل گیا

مُنڈاسا ۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ پھینٹا۔ عمامہ + شملہ + پگڑی۔ دستار +

مُنڈاسا باندھنا ۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ (۱) پگڑی باندھنا۔ پھینٹا کسنا۔ (۲۔ عو) سر چڑھنا۔ سر اٹھانا۔ جیسے کھڑا تو رہ تو نے بڑا مُنڈاسا باندھا ہے (یہ محاورہ دہلی کا نہیں ہے) +

مُنڈاسا بند ۔ ف۔ اسم مذکر :۔ دستار بند۔ عمامہ بند + مرد +

مُنڈاسا کسنا ۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ پھینٹا باندھنا۔ دوپٹہ باندھنا +

مُنڈانا ۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ مونڈن کرانا۔ سر گھٹوانا۔ سر پہ اُسترا پھروانا ؎

گر ستانا ہے تو شکوہ نہیں اسکا کرتے اُسکے ہم در پہ مُنڈا سر کے تئیں ہیں بیٹھے (نظیر)

مُنڈائی ۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ حجامت بنوائی۔ سر منڈوانے کی اُجرت۔ جیسے نائی روئے مُنڈائی کو اور لڑکا روئے بالوں کو +

مَنڈَپ ۔ س۔ اسم مذکر :۔ (۱) ایک کھلا ہوا مکان جسے بیاہ یا کسی تقریب خواہ میلے کے موقع پر پھولوں سے آراستہ کرتے ہیں + وہ جگہ جہاں بیاہ کا کام کاج ہو (۲) مندر۔ دیول۔ دیواستھان۔ دَیر۔ معبد۔ شوالہ۔ مٹھ۔ گرجا +

مَنڈک ۔ س۔ اسم مذکر :۔ (ہندو) نائی۔ حجام +

مُنڈکڑی مارنا ۔ ہ۔ فعل لازم :۔ گھٹنوں میں سر دیکے سونا۔ اٹواٹی کھٹواٹی لیکر پڑ رہنا۔ غمگین حالت میں سونا ؎

گئی مُنڈکڑی مار آخر کو لیٹ چھپر کھٹ کے کونے میں سر منہ لپیٹ (میر حسن)

منڈ

منڈل ۔ س۔ اسم مذکر :۔ (۱) دائرہ۔ گھیرا۔ گول جگہ۔ چکر۔ گولا۔ (۲) گول خیمہ۔ گول تنبو۔ (۳) چاند یا سورج کا گھیرا۔ ہالۂ ماہ۔ خرمنِ ماہ۔ ہالۂ خورشید (۴) گول مکان۔ گول بنا ہوا برج جیسے شیر منڈل (۵) احاطہ۔ صوبہ۔ ضلع پرگنہ۔ وہ صوبہ جو اسّی یا ۱۰۰ کوس کے پھیلاؤ میں ہو جیسے برج منڈل۔ کارومنڈل وغیرہ۔ (۶) گانو کا چودھری۔ مُقدم۔ نمبردار۔ مُحاسب وہ +

منڈل باندھنا ۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ (۱) حلقہ باندھنا۔ جھرمٹ باندھنا (۲) اندھیرا چھانا۔ تاریکی چھانا +

منڈلاتے پھرنا یا منڈلائے پھرنا ۔ فعل لازم :۔ ڈانواں ڈول پھرنا۔ کسی کی تلاش یا جستجو میں کسی مقام کے چکر لگانا۔ چکر کاٹنا۔ کہیں پہنچنے کی اُمید میں بار بار آنا جانا مگر باریابی سے محروم رہنا ؎

کچھ کر دیاں سے تو اب یاں نہیں جانے کے ہم جو پھرتے ہیں ترے کوچے میں منڈلائے ہوئے (مومن)

منڈلانا ۔ فعل لازم :۔ چیلوں کا کسی مُردار کے گرد اُڑتے پھرنا + چکر لگانا۔ گھومنا۔ چکر کھانا۔ اِدھر سے اُدھر اُدھر سے اِدھر پھرنا۔ گرد پھرنا۔ حلقہ باندھکر پھرنا۔ جیسے چیل کا قصائی کی دوکان یا مُردار پر منڈلانا ؎

منڈلانا ادھا تو تنِ زار کے لیئے یہ مُشتِ اُستخواں ہے سگِ یار کے لیئے (رند)

منڈلا رہے ہیں کیوں یہ ہما چیل کی طرح شاید دہن سگ سے مرا استخواں گرا (آتش)

گھٹا سر پہ ادبار کی چھا رہی ہے فلاکت سماں اپنا دکھلا رہی ہے
نحوست پس و پیش منڈلا رہی ہے چپ و راست سے یہ صدا آ رہی ہے
کہ کل کون تھے آج کیا ہو گئے تم
ابھی جاگتے تھے ابھی سو گئے تم
(بدحالی)

منڈلی ۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ گروہ۔ جتھا۔ مجمع۔ ٹولی۔ جماعت۔ سبھا۔ مجلس۔ جھنڈ جیسے فقیروں کی منڈلی۔ یاروں کی منڈلی +

مُنڈنا ۔ ہ۔ فعل لازم :۔ (۱) سترُدہ ہونا۔ حجامت بنا۔ بال مونڈے جانا۔ (۲) مُسنا۔ لُٹنا۔ صفایا ہونا۔ چوری جانا۔ (۳) ٹھگا یا جانا۔ دھوکے میں آکر نقصان اُٹھا بیٹھنا + زیر بار ہونا۔ جیسے بہتیرے فال گنڈوں تعویذ گنڈوں (ملّا سیانوں نجومی پنڈتوں) میں لُٹتے ہیں۔ بہتیرے اپنے بے ہودہ رسموں بیجا خرچوں میں مُنڈتے ہیں (حیرت بینیلی)

مُنڈو ۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) سر مُونڈی۔ وہ عورت جسکا سر مونڈا گیا ہو۔ (۲) کلمۂ تحقیر جو عورتیں حالتِ خفگی میں اپنے یا دُوسری عورت کے لیئے بجائے کم بخت۔ بدنصیب استعمال کرتی ہیں۔ جیسے مجھ مُنڈو نے کب کہا تھا

منڈ

کاتنے کا کپڑا اُٹھا لاؤ گھر دیا نہ باتی۔ منڈ دیکھ رے اتراتی (۳۔ ہندو) بیوہ بدھوا۔ وہ عورت جس کا خاوند مر گیا ہو۔ نخصمی۔ رانڈ +

مُنڈوکا۔ ہ۔ صفت:۔ (بازاری) ولدالزنا۔ حرام کا۔ وہ شخص جو ماں کے رانڈ ہو جانے پر حرام سے پیدا ہوا ہو۔ سرمُنڈی کا (منڈ بمعنی بیوہ سے یہ محاورہ بنایا گیا ہے) +

مُنڈووالا۔ ہ۔ صفت:۔ دیکھو (مُنڈوکا) +

مَنڈوا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) ایک ادنےٰ قسم کا غلہ مثل کودوں کودا سا مک وغیرہ۔ مزاجاً سرد خشک۔ قابض۔ مولد ریاح اور قلیل الغذا جیسے منڈوے کے آٹے میں شرط کیا (۲) دیکھو (منڈپ) +

مُنڈوانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) حجامت بنوانا۔ سر گھٹوانا۔ بال اُتروانا۔ سر پر اُسترا پھروانا ؎

حفظِ رُخ منظور گر ہے تو نہ منڈوائیے خط باغباں رکھتا ہے کانٹے باغ کی دیوار پر (نصیر)

بڑھائے ہیں اسے کیوں بال تُونے قید نے سمجھے تو سر مُنڈوا میں دیدہ دگی تو سمجھے جامت کا (راحت)

(۲) لُٹوانا۔ مُسوانا۔ چوری کرانا (۳) ٹھگوانا۔ دھوکے سے خرچ کرانا +

مَنڈھا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (ہندو) (۱) منڈپ۔ نگیرہ یا سائبان یا شامیانہ جو ہندوؤں میں شادی کے روز بطورِ رسم تانا جاتا اور اُسکے نیچے خالی ٹھلیاں رکھی جاتی ہیں جنکو وداع کے روز برادری کے آدمی آکر پانی سے بھرتے اور نیوتا دیتے ہیں۔ پھیرے اسی کے نیچے ہوتے ہیں اسکو ہرے پتوں اور پانوں وغیرہ سے آراستہ بھی کرتے ہیں (۲) ایک قسم کے گیت جو دُلہن کے وداع ہونے کے وقت گائے جاتے ہیں مگر چونکہ پہلے وہ منڈھے کے نیچے گائے جاتے تھے اِس وجہ سے یہ نام پڑ گیا جیسے ؎

ہرے ہرے بانس کٹا مورے بابل نیر کا منڈھا چھوا اُورے +

پانوں منڈھا چھوا رے

بھائی کو دینی بابل اُونچی اٹریا ہمکو دینا بدیس +

طاق بھری گُڑیاں چھوڑیں اور چھوڑیں سنگ سہیلیاں +

مَنڈھا چھوانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ شادی کا شامیانہ تنوانا۔ نگیرہ کسوانا +

مَنڈھ جانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ کسی کام پر جُت جانا۔ جُٹ جانا۔ کسی کام کے سر ہو جانا۔ پوری پوری ہمت سے کام شروع کر دینا +

مَنڈھنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) پوشش کرنا۔ کپڑا یا کاغذ چڑھانا + طبلے یا ڈھولک پر کھال چڑھانا + ڈھانپنا۔ ڈھانکنا۔ ڈھنکنا۔ اُڑھانا + پاٹنا۔ چھانا (۲) کسی کے سر چپکانا۔ سر ڈالنا۔ ذمہ ڈالنا۔ سر کرنا۔ گلے ڈالنا جیسے یہ خراب عطر تُمنے بھی ہمارے ہی سر منڈھا (۳۔ فعل لازم) رچنا۔ مچنا۔ ہونا جیسے

منڈ

کھیل منڈھنا۔ چلو آج کبڈی منڈھے کی (اطفال)

منڈھوانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ منڈھنا کا (متعدی المتعدی) +

منڈھوائی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ منڈھنے کی مزدوری + پوشش کرائی کی اُجرت +

مَنڈھی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ وہ چھوٹا سا گنبد نما مکان جسمیں جوگی رہتے ہیں۔ کُٹی۔ مڑھی + جھونپڑی +

مَنڈھیا۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ منڈھی کی تصغیر۔ چھوٹی سی کُٹی۔ جوگی کے رہنے کا چھوٹا سا مکان۔ کُٹیا۔ جھونپڑیا ؎

جوگی بِنا منڈھیا سُونی
چیلے رُدھن کے بِن منڈ میں سر دیدے مار بِن چھتنی کہیں کبیر سنو بھئی سادھو اُبے نہیں جوا بھونی } کبیر
جوگی بنا منڈھیا سُونی

مُنڈھیا۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ چھوٹا سا مونڈھا +

مَنڈی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ وہ جگہ جہاں تھوک فروشی ہو۔ بڑا بازار + بازار ہاٹ۔ پینٹھ۔ مخزنِ سوداگری۔ تجارت گاہ +

منڈی لگنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ منڈی کا کاروبار شروع ہونا۔ ہاٹ لگنا +

مُنڈی۔ ہ۔ صفت:۔ (۱) لُنڈی + بِن بالوں کی + بِن شاخوں کی + سر مُونڈی ہوئی۔ اُسترہ (۲۔ اسم مؤنث) وہ گائے جسکے سینگ نہوں۔ بِن سینگوں کی گائے (۳۔ اسم مؤنث) ایک قسم کی جُوتی۔ بُوٹ۔ بِن نوک کی جُوتی۔ گُرگابی (۴۔ اسم مؤنث) ایک نباتاتی ثمر کا نام جو مُصفّیِ خون اور دُوسرے درجہ میں گرم تر ہے +

مُنڈی مسجد۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ وہ مسجد جسکے کنگرے یا مینار گر پڑے ہوں + لُنڈی مسجد۔ بغیر بُرج کی مسجد +

مُنڈیا۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ مُونڈ بمعنی سر کی تصغیر۔ جیسے آ جا ری نِندیا صُبح کٹے گی مُنڈیا (کہانی) تیری مُنڈیا کٹوا دُوں کھڑا تو رہ (عو) +

مَنڈیانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ مانڈنا۔ مانڈی لگانا۔ کلف لگانا۔ کلف دینا۔ ماڑ چڑھانا۔ چاولوں کی پیچ یا نشاستہ سے کپڑے یا کاغذ کو کرخت بنا کر صفائی کرنا +

مُنڈیر۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (۱) سرِ دیوار۔ دیوار کا وہ بالائی حصہ جو ڈھلوان بنا ہوا ہوتا ہے تاکہ پانی اُوپر سے دیوار کے اندر سرایت نہ کرسکے۔ سرِ ادہ۔ سرپوش (۲) پُشتہ۔ بند۔ ڈولا۔ کیاری یا کھیت کی اُونچی حد +

مُنڈیر باندھنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ پُشتہ باندھنا۔ مینڈ بنانا +

مُنڈیری۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ مُنڈیر کی تصغیر۔ (۱) سرِ دیوار۔ دیوار کا سر جو ڈھلوان بنا دیتے ہیں (۲) کھیت کی مینڈ۔ ڈولا۔ پُشتہ +

مُنڈیری باندھنا۔ فعل متعدی:۔ دیکھو مُنڈیر باندھنا ٭

مَنزِل۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ (۱) جائے نُزول۔ اُترنے کی جگہ ٭ ٹھہرنے کی جگہ۔ سرائے۔ مہماں سرائے۔ کارواں سرائے ٭ پڑاؤ۔ ٹھکانا۔ مسافرخانہ ؎

حسرت پہ اُس مسافرِ بیکس کے روئیے ٭ جو رہ گیا ہو بیٹھ کے منزل کے سامنے (مُصحفی)

روتا پھروں نہ کیونکر میں قافلے میں ہر سُو ٭ منزل پہ میرے ساتھی مجھ سے بچھڑ گئے ہیں (ایضاً)

سفرِ زیست میں قیام کہاں ٭ کہ عناں کش ہے شوقِ منزل کا (زکی)

(۲) مسافتِ یک روزہ۔ ایک دن کا سفر۔ مرحلہ ؎

رکھنا قدم اے دل رہِ وحشت میں سمجھ کر ٭ زنجیر کا ہے سامنا منزل یہ کڑی ہے (امانت)

(۳) گھر۔ خانہ۔ جائے۔ مکان۔ مسکن۔ مقام (۴) مکان کا درجہ۔ کھنڈ۔ کھن۔ جیسے دو منزلہ مکان ٭ مکان کی منزل۔ (۵) نچھتر۔ چاند کا گھر۔ مقامِ قمر۔ (۶) مکان یا کشتی وغیرہ کی تعداد ظاہر کرنے کا لفظ جو نام کے اول رکھا جاتا ہے۔ عدد۔ گنتی۔ شمار۔ جیسے یک منزل مکان دو منزل کشتی وغیرہ (۷۔ و) انزال۔ اخراجِ منی (۸) قرآن شریف کی جو سات منزلیں یعنی حصّے یا مقام مقرر ہوئے ہیں اُن میں سے ہر ایک حصّہ کا نام منزل رکھا گیا کیونکہ اصل قرآن مجید میں سورتیں اور آیتیں تھیں پارے اور منزلیں بعد قرار دی گئیں جس دلیل سے تیس پارے اور سات منزلیں مقرر ہوئیں وہ سرورِ کائنات کی ایک حدیث ہے کہ ایک صحابی نے رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں قرآن شریف کے روز میں ختم کیا کروں آپ نے ارشاد فرمایا کہ مہینا بھر میں۔ پھر اُسنے عرض کیا کہ میں اس سے زیادہ بھی پڑھ سکتا ہوں آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہفتہ بھر میں پس اس لحاظ سے تیس پارے اور سات منزلیں مُقرر کی گئیں۔ منازل کی کمی و بیشی اس وجہ سے ہے کہ ہر منزل سورت کے اختتام پر مقرر کی گئی ہے۔ چونکہ سورتیں بڑی چھوٹی ہیں اس سبب سے منزلوں میں بھی فرق ہے ٭

منزلِ اوّل یا پہلی منزل۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ مجازاً موت۔ سفرِ آخرت ٭ قبر ؎

اب لحدِ تنگ ہوئی منزلِ اول دیکھوں ٭ آگے لیجائے مجھے گردشِ ایام کہاں (زکی)

موسم ہے گویا قدم رکھنا ہی راہِ عشق میں ٭ ہمسفر ہونے لگے پہلی ہی منزل سے الگ (ایضاً)

منزل بہ منزل۔ ع۔ تابع فعل:۔ (۱) پڑاؤ در پڑاؤ۔ مرحلہ در مرحلہ۔ ایک ایک پڑاؤ ؎

دوڑ چلنا راہِ اُلفت میں کب اے دل چاہیے ٭ رفتہ رفتہ چاہیے منزل بمنزل چاہیے (صبا)

(۲) درجہ بدرجہ۔ سیڑھی بہ سیڑھی۔ علےٰ قدرِ مراتب ٭

منزل بہ منزل جانا۔ فعل لازم:۔ پڑاؤ پڑاؤ جانا۔ مقام کرتے ہوئے جانا۔ ایک ایک پڑاؤ جانا ٭ دس دس یا بارہ بارہ کوس کا سفر کرنا ٭

منزل پر پہنچانا۔ فعل لازم:۔ ٹھکانے پر پہنچانا۔ اصل مقام پر پہنچانا ٭

منزل دینا۔ فعل متعدی:۔ جنازے کو لیجاتے وقت ذرا سی دیر کے لیئے رکھدینا۔ راستہ میں جنازہ کو ٹھیرانا۔ بسرام دینا۔ مُردے کو آرام دینا ٭

منزل طے ہونا۔ فعل لازم:۔ مسافت طے ہونا۔ سفر پورا ہونا۔ ٹھکانے پر پہنچنا۔ پڑاؤ پر پہنچنا ؎

ضعف سے اک قدم بھی ہے مُشکل ٭ کس طرح ہوگی طے مری منزل (ابجگل)

بہتر طریقے کیئے اختیار ٭ کسی راہ سے طے نہ منزل ہوئی (صبا)

الحمد ٹھکانے لگی محنت میری ٭ طے ہوئی آجکی منزل میں مسافت میری (نامعلوم)

منزل کاٹنا۔ فعل متعدی:۔ مرحلہ طے کرنا ٭ مسافت پوری کرنا ٭

منزل کٹنا۔ فعل لازم:۔ سفر طے ہونا۔ مسافت طے ہونا ٭

منزل کرنا۔ فعل متعدی:۔ (۱) سفر کرنا۔ ایک پڑاؤ جانا۔ بارہ کوس کا رستہ چلنا (۲۔ بازاری) جھڑوانا۔ انزال کرانا ٭

منزل کھوٹی کرنا۔ فعل متعدی:۔ چلنے میں اتنی دیر کرنا کہ منزل تک نہ پہنچ سکے۔ دیر لگانا۔ مسافت پوری نہ کرنے دینا۔ رستہ کھوٹا کرنا ٭

منزل کھوٹی ہونا۔ فعل لازم:۔ رستے میں اتنا عرصہ لگنا کہ منزل تک وقتِ معین پر نہ پہنچ سکنا۔ دیر ہونا۔ دیر لگنا۔ مسافت طے نہ ہونا۔ پڑاؤ تک نہ پہنچ سکنا ٭ مقامِ مقصود تک پہنچنے سے رہ جانا ٭

منزل مارنا۔ فعل متعدی:۔ مُہم طے کرنا۔ مشکل حل کرنا۔ مسافت طے کرنا۔ مسافت کرنا۔ سفر کرنا۔ جیسے بڑی منزل مار کر آیا ہے ٭

منزلِ مقصود۔ ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) مقامِ مقصود۔ ٹھکانا ٭ علتِ غائی ٭ وہ جگہ جہاں پہنچنے کا ارادہ ہو ؎

چاہیئے بہرِ تلاش یار از خود رفتگی ٭ منزلِ مقصود بے قصدِ سفر ملتی نہیں (صبا)

نہیں ملتا نشانِ منزلِ مقصود رہرو کو ٭ مگر جبتک نہ پہلے رہروِ منزل سے ملتا ہے (فغاں)

(۲) مُراد۔ مقصد۔ مطلب ٭

منزلِ مقصود کو پہنچنا۔ فعل لازم:۔ مُراد کو پہنچنا۔ مقصد کو پہنچنا۔ مطلب کو پہنچنا۔ ٹھکانے کو پہنچنا ٭

منزل ہونا۔ فعل لازم:۔ (بازاری) انزال ہونا۔ جھڑنا۔ منی نکلنا ٭

مَنزِلَت۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ جاہ۔ رُتبہ۔ درجہ۔ مرتبہ۔ پایہ۔ منصب ٭ قدر۔ وقر۔ عزت۔ توقیر۔ عُہدہ ٭ اعزاز۔ وقعت ٭

مَنزِلَہ۔ ع۔ صفت:۔ (۱) درجہ کا۔ کھنڈ والا۔ جیسے دو منزلہ مکان۔ سہ منزلہ مکان وغیرہ

منز

(۲) جائے۔ مقام۔ جیسے بمنزلہ بمعنی بجائے یا قائم مقام +

مُنزَوِی ع۔ صفت:۔ گوشہ نشین۔ گوشہ گیر۔ خلوت گزیں۔ گوشہ اختیار کرنے والا۔ اکانتی + زاویہ نشیں۔ تجرّد گزیں +

مُنَزَّہ ع۔ صفت:۔ بری۔ آزاد + پاک + بیلاگ + صاف + مُقدّس۔ مُتبرّک۔ مُبرّا۔ نرود۔ کھی +
منزّہ وہ تو ہے کون و مکاں سے مکاں اُس کا کہاں جو لامکاں ہو (نامعلوم)

مَنسَا۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (انس۔ ۔۔۔ ۔ نانس ۔) اِچّھا۔ خواہش۔ مطلب۔ مُراد۔ مقصد۔ چاہ۔ آس۔ آسا۔ یہ لفظ عربی منشا سے ملتا ہوا ہے +

مَنسَا پُورن کرنا۔ ہ۔ فعل متعدّی:۔ (ہندو) مُراد برلانا۔ کام نکالنا۔ غرض نکالنا + من کی کامنا پُوری کرنا +

مَنسَا پُورن ہونا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (ہندو) مُراد برآنا۔ مقصد پُورا ہونا۔ آس پُوری ہونا + من کی کامنا پُوری ہونا +

مَنسَا دیوی ۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ سانپ قوم کی دیوی۔ وہ دیوی جو سانپ کے کاٹنے کے واسطے منائی جاتی اور باعتقادِ صاحبانِ ہنود اُس کی مہربانی سے زہر نہیں چڑھتا ہے +

مَنسَک ع۔ اسم مذکر:۔ عبادتگاہ۔ مکّہ کی وہ جگہہ جہاں حاجی لوگ قُربانیاں کرتے ہیں۔ موضعِ منا +

مُنسَلِک ع۔ صفت:۔ پرویا ہوا۔ لڑی میں پرویا ہوا۔ مُنتظم۔ منظُوم + نتھی کیا ہوا۔ شامل۔ مشمُول۔ نتھی شدہ +

مُنسَلِک کرنا۔ ا۔ فعل متعدّی:۔ نتھی کرنا۔ شاملِ مثل کرنا۔ شامل کرنا +

مَنسُوب ع۔ صفت:۔ (۱) نسبت کیا گیا۔ مُتعلّق (۲) جس سے نسبت یعنی منگنی ہوئی ہو +

منسُوب کرنا۔ ا۔ فعل متعدّی:۔ (۱) نسبت کرنا۔ نسبت دینا۔ علاقہ جتانا + (۲) منگنی کرنا۔ سگائی کرنا (۳) نکاح کرنا۔ نکاح میں لانا۔ بیاہنا۔
مُحتسب نے تو دی تھی دُخترِ رز کو طلاق پر یہی ضد ہے وہ ہی ساتھ اپنے پھر منسُوب کی (میر سوز)

منسُوخ ع۔ صفت:۔ فسخ کیا گیا۔ نیست کیا گیا۔ رد کیا گیا۔ متروک۔ ناجائز +

منسُوخ کرنا۔ ا۔ فعل متعدّی:۔ رد کرنا۔ نیست کرنا۔ مٹانا۔ متروک کرنا۔ جائز نہ رکھنا + باطل کرنا + فسخ۔ باطل قرار دینا +

منسُوخ ہونا۔ ا۔ فعل لازم:۔ رد ہونا۔ موقُوف ہونا۔ رواج نہ ہونا۔ متروک ہونا۔ ناجائز ہونا + باطل ہونا +

مَنِش۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ خُو۔ طبیعت۔ مزاج جیسے آزادمنش +

منص

مَنُش س۔ اسم مذکر:۔ (ہندو) (۱) آدمی۔ پُرش۔ مرد۔ شخص۔ متنفّس۔ مانس۔ بشر (۲) خاوند۔ بھرتار۔ شوہر۔ پتی۔ سُوامی۔ گھر والا۔ خصم +

مَنشَا ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) پیدا ہونے کی جگہہ۔ نشو و نما کی جگہہ + پرورش پانے کی جگہہ۔ ہوش سنبھالنے کی جگہہ + (۲) مجازاً سبب۔ باعث (۳۔ ا) ارادہ۔ مقصد۔ مُدّعا۔ مُراد۔ منصُوبہ۔ مفہُوم۔ عندیہ۔ جیسے اپنا منشا ابھی تو ظاہر کرو۔ حسبِ منشا۔ (۴۔ ا) معنی۔ مطلب۔ ارتھ۔ جیسے اِس عبارت کا کیا منشا ہے + اِس قانونی دفعہ کا منشا اور ہی ہے +

مِنشَار ع۔ اسم مذکر:۔ آرہ۔ ارہ۔ لکڑی تراشنے کا اوزار۔ کرونت۔ لکڑی چیرنے کا آلہ۔ بہت بڑی آری +

مُنشَرِح ع۔ صفت:۔ کُھلا ہوا۔ آشکارا۔ خوش۔ بشّاش +

مُنشَعِب ع۔ صفت:۔ شاخ در شاخ ہونے والا۔ پراگندہ۔ پھیلا ہوا۔ مُنقسم +

مَنشُور ع۔ صفت:۔ (۱) پراگندہ شدہ۔ تتر بتر۔ بکھرا ہوا۔ (۲۔ اسم مذکر) فرمانِ شاہی۔ پروانہ (۳۔ صفت) مجازاً مشہُور۔ مُرادف معرُوف جیسے
منشور در فواہی دمشہُور در جہاں آوازۂ تعبّد و خوف و رجائے تو (سعدی)
(۴۔ اسم مذکر) آلتمغا جاگیر۔ معافی +

مَنشُورِ مُثلّثی ع۔ اسم مذکر:۔ مخرُوطِ مُستوی۔ سہ پہلو شیشہ جس سے آفتاب کی رنگ برنگی شعاعیں نظر آتی ہیں +

مُنشِی ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) آغاز کرنے والا۔ پیدا کرنے والا۔ اپنی دل سے بات نکالنے والا۔ (۲) محرّر۔ نویسندہ۔ کاتب۔ مُتصدّی۔ قبالہ نویس (۳) انشاپرداز۔ مضمُون نگار۔ خوش تحریر۔ خوش قلم۔ اہلِ فارس میرزا کہتے ہیں۔ (۴) اہلِ قلم کا اعزازی خطاب +

مُنشِی خانہ ع + ف۔ اسم مذکر:۔ دفترِ فارسی + اردو کا دفتر + دیسی دفتر +

مُنشِی گری ع + ف۔ اسم مؤنث:۔ مُحرّری۔ کتابت۔ کارِ تحریر + انشاپردازی۔ مضمُون نگاری +

مُنشِیانہ ع + ف۔ تابع فعل:۔ (۱) مُنشیوں کا سا۔ مُنشیوں کی مانند۔ جیسے مُنشیانہ خط۔ مُنشیانہ عبارت + وہ جاہرانہ گزر جو کا۔ کہ مُنشی مُوقّل سے مُقدّمہ کی فیس اُن شکرانہ کے ساتھ رکھ لیتے ہیں +

مَنصِب ع۔ اسم مذکر:۔ (عامۂ عوام بفتح صادِ مہملہ) (۱) قایم ہونے کی جگہہ۔ (۲۔ مجازاً) رُتبہ۔ جلیل القدر عہدہ۔ پدوی۔ اُونچا مرتبہ + وہ بڑا عہدہ جو اُمرا کو دیا جاتا ہے (۳) خدمت۔ کام۔ ڈیوٹی۔ کارفرمائی۔ (۴) عمل۔ حکُومت۔ عاملی۔ (۵) درجہ۔ حد۔ حدِ ادب + حوصلہ۔ مجال۔ طاقت۔ مقدرت

جیسے ہمارا منصب اُنکے سامنے بولنے کا نہیں ہے ۔ تُمھیں کیا منصب تھا کہ تُم اُنسے بلا اجازت جا ملے (۳) وظیفہ ۔ وہ مدِ خرچ جو بڑی سرکار یا دربار یا علو شُرفا پروری یا قدردانی کے لحاظ سے مدتِ حیات یا نسلاً بعد نسلٍ مقرر ہو جاتا ہے مگر ریاست نظام میں نسلاً بعد نسلٍ منصب اور حینِ حیات وظیفہ کہلاتا ہے جسکا وظیفہ خوار یہ بندۂ مؤلف بھی ہے +

مَنصب دار ۔ ع + ف ۔ اسم مذکّر :۔ (۱) عُہدہ دار ۔ عامل ۔ کارکُن ۔ کا فرما ۔ کامدار ۔ ادھکاری ۔ حاکم ۔ عملدار ۔ مجسٹریٹ (۲) وظیفہ خوار حسبِ قاعدۂ ریاستِ نظام نسلاً بعد نسلٍ وظیفہ پانے والا شریف و عزت دار جسکا بندہ بھی اُمیدوار ہے +

مُنصرِف ۔ ع ۔ صفت :۔ ایک حال سے دُوسرے حال پر لوٹ جانیوالا ۔ پھر جانے والا +

مُنصرِم ۔ ع ۔ اسم مذکّر :۔ (۱) انصرام کرنے والا ۔ مُنتظِم ۔ منیجر ۔ سربراہ کار ۔ مُہتمم ۔ مدارالمہام ۔ گُماشتہ ۔ پیشکار ۔ مُنیم ۔ کامدار ۔ (۲) بندوبست کے محکمہ کا سرکاری عُہدہ دار + عدالتِ بندوبست یا ججی کا سر دفتر (۳) پٹواریوں کو کام سکھانے والا عُہدہ دار (۴) باصطلاحِ دفاترِ سرکارِ نظام قائمقام عوضِ عُہدہ مستقل عارضی عُہدہ

مُنصِف ۔ ع ۔ اسم مذکّر :۔ (۱) انصاف کرنے والا ۔ نیاؤ کرنے والا ۔ نیائی ۔ عادِل ۔ جج ۔ مجسٹریٹ ۔ قاضی ۔ مُفتی ۔ (۲) محکمۂ دیوانی کا عُہدہ دار ۔ جج کا ماتحت عُہدہ دار ۔ (۳) ثالث ۔ پنچ ۔ فیصلہ کُنندہ ۔ بچولیا ۔ سرپنچ ۔ بیچ میں پڑکر تصفیہ کرا دینے والا +

مُنصِف مزاج ۔ ع ۔ صفت :۔ کھرا ۔ کھرتل ۔ صاف گو ۔ آزاد طبع ۔ بے لگاؤ ۔ وہ شخص جو انصاف پسند کرتا ہو ۔ جسکی طبیعت میں انصاف ہو +

مُنصِفانہ ۔ ع + ف ۔ تابع فعل :۔ انصافاً ۔ از رُوئے انصاف ۔ نیاؤ سے ۔ انصاف سے ۔ ٹھیک ٹھیک ۔ عادلانہ +

مُنصِفی ۔ ع ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) انصاف ۔ نیاؤ ۔ فیصلہ ۔ تصفیہ ۔ جیسے اپنے دل میں مُنصفی کرو (۲) مُنصف کی عدالت ۔ نائب جج کی کچہری جسمیں دیوانی کے مقدمات رجوع اور فیصل ہوں (۳) مُنصف کا عُہدہ +

مُنصفی کرنا ۔ اُ ۔ فعل متعدّی :۔ انصاف کرنا ۔ نیاؤ کرنا + فیصلہ کرنا ۔ تصفیہ کرنا

مَنصُوب ۔ ع ۔ صفت :۔ (۱) کھڑا کیا گیا ۔ نصب کیا گیا ۔ کھڑا ۔ استادہ ۔ سیدھا ۔ قائم ۔ (۲) فتحہ دیا گیا وہ حرف جسپر زبر ہو ۔ مفتُوح +

مَنصُوبہ ۔ ع ۔ اسم مذکّر :۔ (۱) برپا کی ہوئی چیز ۔ کھڑی کی ہوئی چیز ۔ (۲) تدبیر ۔ حکمت ۔ دانائی ۔ توڑ جوڑ ۔ جُگت ۔ اُپاے ۔ (۳) قصد ۔ ارادہ ۔ منشاء ۔ خواہش دلی ۔ عندیہ +

منصُوبہ باز ۔ اُ ۔ صفت :۔ دُور اندیش ۔ مُدبّر ۔ ہچار دان +

منصُوبہ باندھنا ۔ اُ ۔ فعل متعدّی :۔ ارادہ کرنا ۔ ٹھاننا ۔ کسی بات کا دل یا ذہن میں پُختہ کرنا ۔ عزم بالجزم کرنا +

منصُوبہ ٹھہرانا یا کرنا ۔ اُ ۔ فعل متعدّی :۔ دیکھو (منصُوبہ باندھنا) +

منصُوبہ کرنا ۔ اُ ۔ فعل متعدّی :۔ ارادہ کرنا ۔ قصد کرنا ۔ ٹھہرانا + تدبیر کرنا ؎

منصُوبہ مارنے کا مرے کرتے ہیں حریف ۔ اور مُجھ میں مثلِ بازیِ شطرنج دم نہیں (ذ ۔ ق)

مَنصُور ۔ ع ۔ صفت :۔ (۱) یاری دیا گیا ۔ مدد دیا گیا ۔ نُصرت دیا گیا ۔ مُظفّر ۔ فیروزمند ۔ فتحمند ۔ فتحیاب ۔ جیونت (۲) ایک فقیرِ کامل کا نام جو باپ کے نام سے مشہور ہو گیا تھا کیونکہ اُسکا اصل نام حُسین بن منصُور تھا جسکا لقب حلاج پڑ گیا تھا چنانچہ اِس لقب کی وجہ کُتبِ تواریخ میں یہ لکھی ہے کہ منصُور ایک روز کسی حلاج یعنی دُھنیے کی دُکان پر بیٹھا ہوا تھا اِس نے اُس سے کسی کام کو کہا اُسنے جواب دیا کہ تیرا کام کرونگا تو میرا کام حرج ہو گا ۔ منصُور نے کہا کہ تیرا کام میں کرُونگا پس وہ اُس کام کو چلا گیا ۔ جب تھوڑی سی دیر کے بعد آیا تو تمام دُکان کی رُوئی دُھنی ہوئی پائی وہ نہایت مُتعجب ہوا اور جب ہی سے یہ لقب پڑ گیا ۔ اِس درویش نے حالتِ جذبہ میں اَنَا الحق یعنی خدا میں ہُوں کہدیا تھا جسکی پاداش میں بحکمِ شرع وہ سُولی چڑھایا گیا مگر اُسنے اپنے قول سے انکار نہیں کیا ؎

چڑھا منصُور سُولی پہ پُکار اعشقبازوں کو ۔ یہ اُسکے بام کا زینہ ہے آئے جسکا جی چاہے (معلوم)

جو بات نہ تھی کہنے کی منصُور نے کہدی ۔ یُوں خانہ برانداز ہوا جوشِ محبّت + (ذکی)

منصُور و مُظفّر ۔ ع ۔ صفت :۔ فتحمند اور فتحیاب ۔ فیروزمند اور فتح نصیب ۔ (چونکہ مُسلمانوں کی فتح منجانب اللہ فرشتوں کی مدد سے مُتعلّق تھی اِسوجہ سے مفعُول کا صیغہ فاعل کے واسطے مُستعمل ہو گیا) +

مِنَصّہ ۔ ع ۔ اسم مذکّر :۔ کسی چیز کے ظاہر ہونے کی جگہہ + جلوہ گاہ + وہ تخت یا چوکی جسپر دُلہن کو بٹھا کر جلوہ کراتے ہیں ۔ جلوہ گاہ عرُوس +

مُنضِج ۔ ع ۔ اسم مذکّر :۔ پکانے والی دوا ۔ وہ دوا جو مواد کو پکا کر قابلِ اخراج کر دے ۔ خلط کو پکانے والی دوا ۔ پیشاب کا قوام مُعتدل کر دینے والی دوا ۔ کُتبِ طب میں اسکی تعریف یوں لکھی ہے ۔ پختہ کنندۂ اورام و صلابات + اخلاطِ غلیظہ را رقیق و رقیقہ را غلیظ و بستہ را نرم کردہ قابلِ اخراج کنندہ دوا +

مُنضَم ۔ ع ۔ صفت :۔ ملایا گیا ۔ شامل کیا گیا ۔ ملا ہوا ۔ پیوستہ ۔ شامل ۔ مُلحق +

مُنطبِع ۔ ع ۔ صفت :۔ منقُوش ہونے والا ۔ چھپنے والا ۔ مجازاً طبع بمعنی چھاپ +

مُنطبِق ۔ ع ۔ صفت :۔ برابر ۔ مُوافق ۔ مُطابقت کیا گیا ۔ باہم اُوپر تلے رکھا ہوا

مُطابق آنے والا۔ یکساں۔ ہموار۔ مُستوی +

مُنْطَفِی ع۔ صفت :۔ بُجھنے والا۔ فرو ہونے والا + بُجھا ہوا +

مَنْطِق ع۔ اسم مؤنّث :۔ (۱) نُطق۔ گویائی۔ بات۔ گفتگو۔ سخن۔ گفتار۔ بات چیت بول چال + تلفّظ۔ لہجہ (۲) فصاحت۔ خوش کلامی۔ خوش بیانی + طلاقتِ لسانی (۳) علمِ معقول۔ وہ علم جو کلام کی صحت اور اُسکے اُبطلان میں عقلی دلائل سے مدد بخشتا۔ حق کو حق ناحق کو ناحق ثابت کر دیتا ہے۔ علم دلیل۔ جھوٹ سچ میں تمیز کرنے کا علم۔ نیاے شاستر۔ علمِ مُناظرہ۔ علمِ حکمت کی ایک شاخ جس سے آدمی میں معقول گفتگو کرنے کا مادّہ پیدا ہو جاتا ہے۔ وہمی خیالات کا تصفیہ اور ذہن کی آراستگی کرنے والا علم۔ خیالات کو ٹھیک اور درست کرنے والا علم۔ مسائلِ مُشکلہ کو حل کر دینے والا علم (یہ علم اوّل زمانے میں یُونانیوں اور ہندیوں میں تھا۔ انہیں دونو پُرانے اور قدیم مُلکوں سے دیگر ممالک میں پہنچا۔ اگرچہ مُحقّق یہ نہیں بیان کرتے کہ اوّل ہند میں یا خاص یُونان میں اس علم کا ایجاد ہوا مگر ہماری رائے میں چُونکہ ہندوستان بہ لحاظِ قدامت بہت پُرانا مُلک اُن مُلکوں میں سے ہے جو اوّل اوّل انسان سے آباد ہوئے چنانچہ حضرتِ آدم بھی اسی کے ایک پہاڑ پر ظاہر ہوئے تھے۔ اِس سبب سے قیاسِ غالب ہے کہ دِیگر علُوم کی طرح اِس علم کے ایجاد کا مُستحق بھی ہندوستان ہی ہو۔ کیونکہ علم ہندسہ بھی جو ایسے علُوم کی بُنیاد ہے اسی مُلک سے اوّل میں نکلا اور ہند کی مُناسبت سے اُسکا نام ہندسہ رکھّا گیا لیکن اسمیں شُبہ نہیں کہ ہندوستان کے اوّلین مُوجدانِ منطق کا نام نہیں معلُوم ہوتا کیونکہ یہاں اِس قسم کی تاریخ قلم بند کرنے کا دستُور ہی نہ تھا۔ نیا شاستر وغیرہ کا زمانہ اُس زمانے سے بہت بعد کا ہے جبکہ یُونان میں اسکا چرچا ہو چکا تھا۔ ایک یُونانی کتاب میں لکھا ہے کہ اوّل اوّل اِس علم کی کتابیں **زینو** نام ایک یُونانی حکیم نے تصنیف فرمائیں اور اُسی نے اِسکی تعلیم بھی دی۔ یہ حکیم حضرتِ مسیح سے ۰۸۴۴ برس بیشتر یُونان میں موجُود تھا اسکے بعد سُقراط۔ اقلیدس۔ انٹیس تھنیز۔ اکیناس۔ افلاطُون۔ ارسطاطالیس وغیرہ اِس علم کے بڑے ماہر اور مُصنّف پیدا ہوئے۔ زینو کے بعد سُقراط حکیم نے ناموری حاصل کی۔ یہ حکیم حضرت عیسٰے سے ۹۶۴ برس بیشتر یُونان کا سرتاج بنا۔ یہ شخص علمِ منطق کا عاشق تھا۔ اِسکے وقت میں منطق کا بہت بڑا چرچا رہا۔ اِسکے بعد ارسطاطالیس نے جو حضرتِ مسیح سے ۳۸۴ سال بیشتر پیدا ہوا۔ اِسکی تکمیل میں بہت کچھ کوشش فرمائی۔ اور اِس علم کے متعلق ایسی کتابیں لکھّیں کہ اِسکی تصانیف پر کسی نے اعتراض نہیں کیا۔ آجکل جو یورپ میں منطق پڑھائی جاتی ہے وہ ارسطاطالیس ہی کی تصنیفات سے ہے۔ جب یُونان میں بلحاظِ تصانیف اِس علم نے شباب حاصل کیا تو رُوم اور عرب میں دھُوم مچگئی۔ دونوں مُلکوں کے طالب یُونان میں آئے اور اِس علم کے منطقی تحفہ سے حظ حاصل کیا یعنی اِس علم میں پُوری دستگاہ بہم پہنچا اور کتابیں لے لوا اپنے اپنے مُلکوں میں چلے گئے۔ چنانچہ اِسکی مشق سے اِن دونوں مُلکوں میں بھی ایسے ایسے عالم پیدا ہوئے کہ وہ یُونانیوں پر سبقت لیگئے۔ جب رُوم کے مُتعدّد غیر شہروں میں اس علم کی درس تدریس شروع ہو گئی تو یُورپ کے مُلکوں میں اِسکا چرچا ہوا چنانچہ مُختلف سلطنتوں کے جوق جوق آدمی آکر اِس علم کو حاصل کرنے اور بہت خوشی کے ساتھ اپنے مُلکوں میں پھیلانے پر مصرُوف ہوئے۔ یہاں تک کہ رفتہ رفتہ تمام یُورپ میں یہ علم پھیل گیا۔ دُوسری صدی محمدیّہ میں عرب کے لوگوں میں اِس علم نے ہر دلعزیزی پیدا کی۔ جتنی یُونانی زبان میں منطق کی کتابیں موجُود تھیں اُن سب کا عربی زبان میں ترجمہ ہوا اور تمام دار العلُوموں میں منطق ہی منطق کی کتابیں نظر آنے لگیں۔ یہ تصانیف جو عرب میں پھیلیں یہ بھی ارسطاطالیس ہی کی تصنیف تھی۔ غرض یہ علم ایک بہت بڑا انسانی جوہر ہے جسکے بغیر آدمی آدمی نہیں بن سکتا۔ حیوان ناطق اُسی صُورت میں ہے کہ منطق سے ماہر ہو) +

منطق بگھارنا ۔ ف۔ فعل متعدّی :۔ (عوام) تقریر چھانٹنا۔ حجّت کرنا۔ باتیں بنانا۔ چُناں چُنیں کرنا +

منطق چھانٹنا ۔ ف۔ فعل متعدّی :۔ دلیل کرنا۔ حجّت کرنا۔ باتیں بنانا۔ چُناں اور چُنیں کرنا + مین میکھ نکالنا +

مِنْطَقَہ ع۔ اسم مذکّر :۔ پٹکا۔ کمر بند۔ پیٹی۔ وہ خط جو زمین کے گرداگرد مثل پٹکے کے واقع ہے (سطح زمین پانچ منطقوں پر مُنقسم ہے چنانچہ ہر ایک منطقہ کا بیان ترتیب وار اپنے اپنے موقع پر کیا جاتا ہے +

مِنطقۃ البرُوج ع۔ اسم مذکّر :۔ وہ بڑا دایرہ جسپر آسمانی بارہ بُرج واقع ہیں۔ راس منڈل۔ راس چکر +

مِنطقۂ باردۂ جنُوبی ع۔ اسم مذکّر :۔ جنُوبی ٹھنڈا منطقہ یا گھیرا جہاں آفتاب کے بعض ایام میں نہ پہنچنے کے سبب ہمیشہ برف مُنجمد رہتی ہے۔ یہ نصف کُرۂ جنُوبی کا باقی حصّہ ہے اِسکا حال منطقۂ باردہ شمالی کا سا ہے۔ یعنی یہاں بھی آفتاب کبھی بالکُل نظر سے غائب ہو جاتا ہے اور سردی شدّت سے پڑتی ہے +

مِنطقۂ باردۂ شمالی ع۔ اسم مذکّر :۔ شمالی سرد منطقہ یا گھیرا۔ جہاں بعض اوقات آفتاب کے نہ پہنچنے سے ہمیشہ برف جمی رہتی ہے۔ یہ منطقہ نصف کُرۂ شمالی کے باقی حصّے میں یعنی دائرۂ قطب شمالی سے قطب شمالی تک ۱۴۰۰ میل پھیلتا ہے اور برس کے بعض ایام میں آفتاب اس منطقے کے حدُود سے بالکل چھُپ جاتا ہے

یہاں کی آب و ہوا نہایت سرد ہے اور تقریباً سال بھر وہاں کی خشکی و تری دونوں پر برف اور پالا جما رہتا ہے۔ ایشیا اور شمالی امریکہ کے شمالی اضلاع اسی منطقے میں واقع ہیں +

مِنطقہ حارّہ یا محُرقہ ع۔ اسم مذکر:۔ گرم پٹکا۔ گرم کھنڈ۔ سطح زمین کا بیچلی حصّہ جو خطِ سرطان سے خطِ جدی تک یعنی خطِ استوا سے ۲۰۰۰ میل شمال کی طرف اور اسی قدر جنوب کی جانب پھیلا ہوا ہے۔ جو لوگ اس منطقہ میں آباد ہیں سال میں خاص وقت پر آفتاب انکے عین سمت الراس پر آجاتا ہے اور وہاں گرمی کی بہت شدّت رہتی ہے اور رات دن تقریباً برابر رہتے ہیں۔ یعنی آفتاب تمام سال چھے بجے کے قریب نکلتا اور چھے بجے ہی غروب ہوتا ہے۔ افریقہ اور جنوبی امریکہ کے اکثر شہر اسی منطقہ میں واقع ہیں +

مِنطقۂ مُعتدِلہ ع۔ اسم مذکر:۔ سرد و گرم پٹکا وہ منطقہ جس میں گرمی اور سردی آئے۔

مِنطقۂ مُعتدِلۂ جنُوبی ع۔ اسم مذکر:۔ زمین کا جنوبی معتدل حصّہ۔ یہ منطقہ منطقۂ حارّہ سے تین ہزار میل جانبِ جنوب یعنی خطِ جنوبی سے دائرۂ قطب جنوبی تک پھیلتا ہے۔ یہاں کی آب و ہوا تقریباً ویسی ہی ہے جیسی منطقۂ معتدلۂ شمالی کی۔ ½ حصّے کے قریب افریقہ اور ½ حصّہ جنوبی امریکہ اور ¾ حصّہ اسٹریلیا کا اس منطقہ میں واقع ہے +

مِنطقۂ مُعتدِلۂ شمالی ع۔ اسم مذکر:۔ شمالی معتدل منطقہ۔ یہ منطقہ منطقۂ حارّہ سے تین ہزار میل شمال کی جانب پھیلا ہوا ہے یعنی خطِ سرطان سے دائرۂ قطب شمالی تک واقع ہے۔ اس منطقہ میں آفتاب سمت الراس پر کبھی نہیں دکھائی دیتا اور اسی سبب سے وہاں گرمی اسقدر نہیں پڑتی جسقدر منطقۂ حارّہ میں ہوتی ہے۔ تقریباً تمام یورپ اور ایشیا کا ⅔ حصّہ اور اسیقدر شمالی امریکہ منطقۂ معتدلۂ شمالی میں واقع ہے۔ دونوں معتدل منطقے سطح زمین کے نصف حصّے کو گھیرے ہوئے ہیں +

مَنطِقی ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) منطق داں۔ علم منطق سے واقف۔ معقولی۔ نیایک۔ پتریا بلاسی (۲) خوش تقریر۔ خوش کلام۔ فصیح۔ خوشگو۔ (۳)۔ (ل) حُجتی۔ تقریریا۔ مُعترض۔ بادی۔ مُباحث۔ لسّان۔ بات بات پر تقریر چھانٹنے والا۔ جھگڑالو۔ بکھیڑیا۔ قضیہ کرنے والا +

منطِقیا۔ ل۔ اسم مذکر:۔ دیکھو (منطقی) معقولیا + حُجّتی

مَنطُوق ع۔ اسم مذکر:۔ قول۔ سخن۔ کلام۔ بات چیت + مضمون +

مُنطوِی ع۔ صفت:۔ لپٹا ہوا۔ ملفوف۔ پیچیدہ +

مَنظَر ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) جائے نظر۔ آنکھ۔ چشم۔ نظر + خانۂ چشم۔ مقامِ نظر۔ نظرگاہ ؎

زیبا نہیں بت او رمکاں اُنکے واسطے اچھا ہوا کہ منظرِ چشم آشیاں ہوا (زکی)
منزلِ دل میں وہ آتے ہیں مثالِ آرام منظرِ چشم سے جاتے ہیں نظر کی صورت (ء)

(۲) چہرہ۔ رُخ۔ صورت۔ شکل۔ (۳) نظرگاہ۔ سیرگاہ۔ جلوہ گاہ۔ تماشاگاہ۔ نظارہ۔ دید۔ مطمحِ نظر۔ نظر پڑنے کی جگہ ؎

رہ گئی دیدۂ خُونبار کو حسرت باقی یار کا جلوہ گہ ناز ہوا منظرِ گُل + (زکی)

(۴)۔ حدِ نگاہ۔ حدِّ نظر۔ انتہائے نظر ؎

آنکھوں کو خُونِ دل سے مینے بنالیا ہے اُس حُور وش کا منظر باغ نعیم کا سا + (زکی)

(۵) کھڑکی۔ دریچہ۔ غُرفہ۔ روزن۔ سُوراخ (۶) عمارتِ بلند۔ اُونچی عمارت۔ وہ اُونچی جگہہ جہاں سے دُور تک دیکھ سکیں۔ مینارہ۔ الخ +

منظرِ عام ع۔ اسم مذکر:۔ کھُلی جگہہ + گُزرِ عام۔ نظرگاہِ عام۔ شارعِ عام +

منظُور ع۔ صفت:۔ (۱) نظر کیا گیا۔ دیکھا گیا۔ (۲) پسند۔ مقبول۔ پسندیدہ (۳) قول تسلیم کردہ شدہ۔ مانا گیا۔ اجازت دیا گیا +

منظُورِ خدا ع + ف۔ اسم مذکر:۔ مرضیٔ مولا۔ مشیّت ایزدی +

منظُور کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ قبُول کرنا۔ ماننا۔ تسلیم کرنا + اجازت دینا +

منظُورِ نظر ع۔ صفت:۔ (۱) پسندیدۂ نظر۔ مقبول۔ پسند + دلپسند۔ منظورِ خاطر۔ پسندِ خاطر۔ مرغُوبِ خاطر۔ مرغوبِ دل + ؎

لے لیجئے جو آپ کے منظورِ نظر ہے یہ جان یہ ایمان ہے یہ دل یہ جگر ہے (داغ)

(۲۔ اسم مذکر) محبُوب۔ عزیز۔ پیارا۔ مرغُوب (۳) وہ شخص جسپر کسی افسر یا حاکم کی نظرِ عنایت ہو۔ رعایتی۔ رعایت کیا گیا +

منظُورِ نظر ہونا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ نظر پر چڑھنا۔ دل کو بھانا۔ دل کو پسند آنا۔ مرغُوب الطبع ہونا۔ دل میں کھُبنا ؎

کیا دیکھتے ہم یوسفِ کنعاں کو کہ اپنا منظورِ نظر ایک حسیں ہو ہی چُکا تھا (ذوق)

دونوں آنکھیں دل کے دو ٹکڑے اگر ہوتیں نہیں
ایسے منظورِ نظر کیوں ہو کہ گویا دل میں ہو } زکی

منظُوری ع۔ اسم مؤنث:۔ رضا۔ رضامندی۔ مرضی۔ قبُولیت۔ اجابت + اجازت۔ آگیا۔ پروانگی۔ اختیار +

منظُوری کی اسامی ع۔ اسم مؤنث:۔ وہ نوکری جسکی گورنمنٹ سے منظُوری ہوئی ہو اور اُسمیں پنشن کا بھی استحقاق ہو +

منظ

مَنظُوم - ع - صفت :- (۱) پرویا گیا - مُنسلک کیا گیا (۲) نظم کیا گیا نظم - منثُور کا نقیض - اشعار میں لایا گیا عروضی بحر یا وزن میں لایا ہوا +

مَنظُومہ - ع - صفت :- نظم کیا ہوا +

مَنع - ع - اسم مذکّر :- ممنُوع - روکا گیا - مُمانعت کیا گیا - باز رکھا گیا - برجا گیا - مزاحمت کیا گیا + بُرا - زبُون - نامُبارک جیسے عشرے کو سُرمہ لگانا منع ہے + ناجائز - ناروا - نادرست + نامُناسب - بیجا + خلافِ شرع خلافِ قانُون - خلافِ رسم و رواج + خلافِ حکمت وغیرہ - اِن سب معنوں کی مثالیں بلکہ اکثر بالترتیب مُصحفی کی اِس غزل میں پائی جاتی ہیں ؎

دیکھنا کیسا کہ واں در تک بھی جانا منع ہے — روزنِ دیوار سے آنکھیں ملانا منع ہے
قصد کر کے جنکے ملنے کے لئے جاتے ہیں ہم — وائے ناکامی اُنہیں در تک بھی آنا منع ہے
بستم تو موسمِ گُل میں نہ کر اے باغباں — آشیاں بُلبُل کا اِن روزوں جلانا منع ہے
بیٹھکر بالیں پہ میری تو نہ رو اے شمع رُو — سامنے بیمار کے آنسو بہانا منع ہے
طاقِ ابرُو پر نہ رکھوا دل لگانے میں جبیں — یعنی قبلے کی طرف رکھنا نشانا منع ہے
آکے بالیں پہ مرے غوغا نہ کر اے شورِ حشر — مجکو سونے دے کہ سوتے کا جگانا منع ہے
مر گئے ہم جب تو اُسنے اہلِ زینت سے کہا — اب ہمیں چالیس دن مہندی لگانا منع ہے
جنکی آرایش پہ ہے دل لوٹ اپنا مُصحفی — ہائے اُنکو اب تلک مسّی لگانا منع ہے
(مصحفی)

منع کرنا - ا - فعل متعدی :- (۱) روکنا - باز رکھنا - برجنا - مُمانعت کرنا (۲ - پہاڑی) انکار کرنا - نٹنا - صاف جواب دینا - مُنکر ہونا +

مُنعَدِم - ع - صفت :- نیست و نابُود ہونے والا - نیست و نابُود - ناپید - فنا - کالعدم +

مُنعَطِف - ع - صفت :- پھرنے والا - واپس پہنچنے والا - مُڑنے والا - خم کھانے والا +

مُنعَقِد - ع - صفت :- (۱) بندھنے والا - انعقاد پانے والا - (۲ - مجازاً) ٹھہرنے والا مقرّر ہونے والا - مُتعیّن ہونے والا +

مُنعَقِد ہونا - ا - فعل لازم :- ٹھہرنا - قرار پانا - قائم ہونا - مُتعیّن ہونا - جُڑنا - اکٹھا ہونا جیسے جلسہ مُنعقد ہونا - تاریخ مُنعقد ہونا +

مُنعَکِس - ع - صفت :- عکس قبُول کرنے والا - وہ شعاع جو اُلٹ کر آئی ہو - واژگُوں - اُلٹا - اوندھا - مقلُوب - سرنگُوں - پلٹا ہوا +

مُنعِم - ع - صفت :- (۱) نعمت دینے والا - مالدار - مُتموّل - دھنوان - نعمت رکھنے والا - زردار - تونگر - غنی - (۲) مُربّی - ولی نعمت - آقا (۳) فیّاض - سخی - مخیّر + دریادل - داتا - داد و دہش کرنے والا +

مُنَغَّص - ع - صفت :- مُکدّر - تیرہ - گدلا + ناراض - رنجیدہ - افسُردہ - ملُول - حزیں +

منق

مَنفَذ - ع - اسم مذکّر :- راہ - راستہ - گُزرنے کی جگہ - گُزرگاہ - اندر گُھس جانے کی جگہ - سُوراخ - مسام - چھید - رخنہ - روزن +

مُنفَرِج - ع - صفت :- کُشادہ - کُھلا ہوا - وسیع +

مُنفَرِجَہ - ع - صفت :- پھیلا ہوا - کُشادہ - وسیع +

منفرجہ زاویہ - ع - اسم مذکّر :- قائمہ سے بڑا زاویہ - اودھک نوک - بڑا کونا +

مُنفَرِح - ع - صفت :- انفراح بخشنے والا - خوشی دینے والا - خوش - شاد +

مُنفَرِد - ع - صفت :- تنہا - اکیلا - مُفرد - فرد + یکّا - یکتا - وحید +

مُنفَصَل - ع - صفت :- فصل کیا گیا - الگ - جُدا - علیحدہ - انفصال یافتہ +

مُنفَصِل - ع - صفت :- جُدا ہونے والا - الگ ہونے والا - علیحدہ ہونے والا +

مُنفَصَلَہ - ع - صفت :- (۱) فیصل شدہ - انفصال یافتہ - تصفیہ شدہ - (۲) جُدا شدہ - الگ کیا گیا - علیحدہ شدہ +

مَنفَعَت - ع - اسم مؤنّث :- نفع - سُود - فائدہ - حاصل - لابھ - یافت - اوت - بچت + بالائی یافت + توفیر - بڑھوتری - بیشی +

مُنفَعِل - ع - صفت :- (۱) اثر قبُول کرنے والا - (۲) خجل - نادم - شرمندہ - شرمسار

مُنفَک - ع - صفت :- جُدا کیا گیا - الگ کیا گیا +

مَنفِی - ع - صفت :- نیست کیا گیا - نفی کیا گیا - سالبہ - ممنُوع - انکار شدہ - برجت - روکیا گیا + طرح کیا گیا - خارج کیا گیا - نکالا گیا - تفریق کیا گیا جیسے ۴-۴=۴

مُنقَاد - ع - صفت :- مُطیع - فرمانبردار - تابع - عاجزی کرنے والا - آگیا کاری ؎

یہ سر سے چلائے تو چلوں تا دمِ آخر — مُنقادِ محبت ہوں رضا کوشِ محبت (ذکی)

مِنقَار - ع - اسم مؤنّث :- پرندکی چونچ - ٹھونگ ؎

زرِ گُل کے تصوّر میں ہوئی ہے اسقدر نالاں — کہ بُلبُل کی قفس میں ہو گئی منقار سونے کی (ناسخ)

مَنقَبَت - ع - اسم مؤنّث :- ہنر - ستودگی - صفت و ثنا - حمد و ثنا - بندگانِ دین کی تعریف - مدح ائمۂ کبار و اصحابِ رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم +

مُنقَبِض - ع - صفت :- (۱) بھچا ہوا - گرفتہ شدہ - تنگ کر کے باندھا ہوا - کس کر باندھا ہوا - سمٹا ہوا - سُکڑا ہوا (۲) مُکدّر - ناراض - ناخوش - افسُردہ جیسے طبیعت کا مُنقبض ہونا +

مُنَقَّح - ع - صفت :- جُھوٹ سے پاک کیا گیا - وہ بات جسمیں دروغ نہو +

مُنقَسَم - ع - صفت :- تقسیم شدہ - تقسیم کیا گیا - بانٹا ہوا +

مُنقَسِم - ع - صفت :- تقسیم ہونے والا +

مُنَقَّش - ع - صفت :- نقش و نگار کیا گیا - چتر کاری کیا گیا - نقشین +

منق

مُنْقَضِی ع - صفت :- گزرنے والا - گزرا ہوا - گزشتہ - بیتا ہوا - قضا شدہ +

مُنْقَطِع ع - صفت :- قطع کیا گیا - کاٹا گیا - انقطاع یافتہ + اختتام کو پہنچا ہوا + فیصل شدہ - تصفیہ شدہ - کوتہ شدہ +

مُنْقَطِع ہونا - فعل لازم :- (۱) دو ٹوک ہونا - فیصل ہونا - چکنا - تصفیہ پانا - کوتہ ہونا - انجام کو پہنچنا (۲) ٹوٹنا - جاتا رہنا - جیسے امید منقطع ہونا +

مِنْقَلا ع - اسم مذکر :- ہراول - لشکر پیشیں - فوج کا وہ حصہ جو لشکر کے آگے رہتے +

مُنْقَلِب ع - صفت :- گردش کھانے والا - اُلٹنے والا - برگردیدہ - واژگون شدہ

مَنْقُوش ع - صفت :- نقش کیا گیا - نقش و نگار کیا ہوا + کھدا ہوا - کندہ کیا ہوا +

مَنْقُوط یا مَنْقُوطَہ ع - صفت :- (۱) نقطہ دار - نقطہ والا + وہ حرف جس پر نقطہ ہو (۲) ایک صنعت کا نام جسمیں عبارت یا اشعار کے تمام حروف نقطہ دار آئیں +

مَنْقُول ع - صفت :- (۱) نقل کیا گیا - ایک کاغذ سے دوسرے کاغذ پر لکھا گیا - اُتارا گیا (۲) ذکر کیا گیا - بیان کیا گیا (۳) ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جایا گیا +

مَنْقُول عَنْہُ ع - اسم مذکر :- جس سے نقل کریں - جس کتاب یا تحریر سے نقل کی ہو +

مَنْقُولَہ ع - صفت :- اُٹھاؤ - ایک جگہ سے دوسری جگہ لیجانے کے قابل - قابلِ انتقال

منقولہ جائداد - اسم مونث :- (قانون) وہ چیزیں جو ایک جگہ سے دوسری جگہ جاسکیں - اُٹھاؤ دھن جیسے مال - اسباب وغیرہ - (جب غیر منقولہ جائداد کہینگے تو وہاں مکان - زمین - عمارت وغیرہ سے مراد ہوگی) +

مُنَقّٰی ع - صفت :- (۱) صاف کیا ہوا - مصفا - بیج نکالا ہوا - جیسے مویزِ منقٰی - آملۂ منقٰی وغیرہ - (۲-۱) ایک قسم کی بڑی کشمش (اس معنی میں یہ لفظ غلط مشہور ہوگیا ہے)

مُنَقِّی ع - صفت :- صاف کرنے والا - صاف کنندہ جیسے منقّیِ دماغ +

مَنْکَا - ہ - اسم مذکر :- (۱) دانۂ تسبیح - مالا کا دانہ + وہ مُہرہ جو فقیر گلے میں ڈالتے ہیں ؎

نہ پوچھ ضعف سے تارِ نگہ میں اے مردم ‍ ‍ ‍ ہر ایک اشک کا منکا ہے ہکو سومن کا (عشق)

کہو کچھ اے بحر حال اپنا فقیر کس نے تمہیں بنایا
جبیں پہ قشقہ کمر میں تسمہ بغل میں بہنا گلے میں منکا } بحر

سمجھ کر من کو منکا اور رگِ تن کے تئیں رشتہ ‍ ‍ ‍ اُٹھا کر سنگ سے پھر ہے چکنا چور کی تسبیح (نصیر)

مالا پھیرت جُگ گیا پایا نہ من کا پھیر ‍ ‍ ‍ کر کا منکا چھوڑ کے من کا منکا پھیر (دوہا)

جو تم کہے تھے منکے اُنہیں کر درست ‍ ‍ ‍ پہن اپنے موقع پہ چالاک چست (میرحسن)

(۲) کانچ کا موتی - سلیمانی دانہ - عقیق کا موتی - نگینہ کا موتی - پتھر کے گول گول لمبے لمبے دانے جو اکثر فقرا گردن میں ڈالے رہتے ہیں - انمیں بعض بڑا بیش قیمت ہوتا ہے (۳) مالا تسبیح

منک

سُمرنی - سُمرن کنٹھا - (۴) مُہرۂ گردن - فقرۂ عنق - فقارہ - سفرہ - گریوہ کی ہڈی ؎

ناتواں ہوں - گلے میں مرے باندھو تعویذ ‍ ‍ ‍ توڑ ڈالے مری گردن کا نہ منکا کاغذ (داغ)

(۵) ریڑھ کا اُوپری حصہ - مُہرۂ پشت +

منکا ٹھنکا - ہ - اسم مذکر :- (لفظ دوم تابع مہمل) تسبیح - سُمرن - مالا + غوری و سلیمانی دانے یا عقیق و بلّور کے مُہرے جو اکثر بینوا اور آزاد فقیر ہاتھوں میں ڈالے رہتے یا گلے میں پہنتے ہیں ؎

منکا ٹھنکا سیلی تاگا ہوگیا بس منت سبب ‍ ‍ ‍ آہ کی دھونی سے لیکر سب جا بایا بستر (انشا)

منکا ڈھل جانا - ہ - فعل لازم :- گردن کا ایک طرف لُڑھک جانا - گردن کا مرتے وقت خم کھا جانا - گردن کا گر پڑنا - گردن کا قابو میں نہ رہنا - گردن کا ٹوٹ جانا - گردن مُڑ جانا - مرنے کے قریب ہو جانا - مرنے میں کچھ باقی نہ رہنا - دم توڑ دینا - گردن کا بیدم اور بے سکت ہو جانا + ؎

جھوٹی تسلیوں کی توقع گزر گئی ‍ ‍ ‍ جلد آ ترے مریض کا منکا بھی ڈھل گیا (نسیم دہلوی)

منکا ڈھلکنا - ہ - فعل لازم :- گردن کا ایک طرف لُڑھک جانا - گردن مُڑ جانا - گردن ٹوٹنا - گردن کا خم کھانا - مُہرۂ گردن کا گر پڑنا - مرنے کے قریب ہونا - مرنے میں کچھ باقی نہ رہنا - دم ٹوٹنا - سانس ٹوٹنا - سانس اُکھڑنا - دم توڑ دینے اور گردن کے بیدم ہو جانے سے مراد ہے ؎

ڈھلکتا ہے مثالِ دانۂ تسبیح کیوں منکا ‍ ‍ ‍ کہ جب ٹھہرا سفر دنیا سے کیا کام استخارے کا (ذوق)

مرغانِ قفس سارے تسبیح میں تھے گُل کی ‍ ‍ ‍ ہر چند کہ ہر ایک کا ڈھلکا ہوا منکا تھا (میر)

نہ گئی تسبیح اُسکی نزع میں بھی میرے ہرگز ‍ ‍ ‍ اُسی کے نام کی سمرن تھی جب منکا ڈھلکتا تھا (")

منکا ڈھلنا - ہ - فعل لازم :- مُہرۂ گردن کا خمیدہ ہونا - گردن کا گر پڑنا - علامتِ مرگ کا ظاہر ہونا - دم نزع ہونا ؎

کہا جو تُو نے کہ منکا ڈھلا تو آ ؤنگا ‍ ‍ ‍ ہے بات کچھ نہ کچھ اسمیں بھی مکر و فن کی سی (نظیر)

اسیر اُمید اب باقی نہیں ہے اُسکے آنے کی ‍ ‍ ‍ اُدھر ڈھلنے لگا دن اور اِدھر ڈھلنے لگا منکا (اسیر)

مُنْکَر ع - صفت :- (۱) انکار کیا گیا - مکروہ - خراب - ناشائستہ - قبیح - کھوٹا - معیوب - زبوں + نامشروع + جسکو دیکھکر ہر ایک انکار کرے (۲) اُن دو فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کا نام جو قبر میں مُردوں سے سوال کرینگے کہ تیرا رب کون ہے - تیرا رسول کون ہے تو نے کیا کیا کیا وغیرہ +

مُنْکَر نَکِیر ع - اسم مذکر :- وہ دونوں فرشتے جو قبر میں مُردے سے سوال کرینگے +

مُنْکِر ع - صفت :- (۱) انکار کرنیوالا - مکرنیوالا - مکر جانیوالا - نہ ماننے والا - رد کرنیوالا - خدا کی خدائی کو نہ ماننے والا ؎

کافر ہے منکر اُسکی کریمی کی شان کا ‍ ‍ ‍ خالی پیالہ کب کفِ سائل میں رہ گیا (نامعلوم)

(۲)- اسم مذکّر) ناستک - بیدین - لامذہب - کافر - مُلحد - دہریہ ✣

مُنکِرِ نعمت - ع - اسم مذکّر :- کافرِ نعمت - ناشکرا - ناشکر گزار - بے احسان - احسان نہ ماننے والا ✣

مُنکِر ہونا - ؤ - فعل لازم :- انکاری ہونا - نابر ہونا - مُکرنا - قول سے پھرنا - ناٹنا ✣ انکار کرنا ✣ نہ ماننا - مُقِر نہونا - قائل نہونا ✣

مُنکَسِر - ع - صفت :- شکستہ - ٹوٹا ہوا ✣ عاجز - مسکین ✣

مُنکَسِرُ المِزاج - ع - صفت :- مسکین طبع - غریب مزاج - خاکسار ✣

مُنکَشِف - ع - صفت :- انکشاف ہونے والا - کُھلنے والا - کُشادہ ہونے والا - برہنہ - کُھلا ہوا - ظاہر - آشکارا ✣

مَنکنا - ہ - فعل متعدّی :- (لکھنؤ) اد نے مُخالفت و سرتابی کرنا ✣

مَنکُوحہ - ع - اسم مؤنّث :- نکاحی - نکاح کی ہوئی - وہ عورت جس سے ازروئے شرع نکاح ہوا ہو - بیوی - زوجہ - جورُو - استری - بہو - لُگائی - اہلیہ - گھروالی - مہری - مہارُو - مہریا ✣

منگانا - ہ - فعل متعدّی :- منگوانا - طلب کرنا ✣

منگتا - ہ - اسم مذکر :- بھیک مانگنے والا - بھکاری - بھک منگا - فقیر - گدا - کنگلا - کنگال - جیسے آپ ہی میاں منگتے باہر کھڑے درویش ؎

نہیں حصر کنگلوں پہ گداگری یاں کوئی دے تو منگتوں کی کیا ہے کمی بابا (حالی)

منگسر - ہ - اسم مذکر :- اگھن - ہندی آٹھواں مہینا جو اکتوبر ۱۵ نومبر سے پندرہ دسمبر تک رہتا ہے ✣

منگل - س - اسم مذکر :- (۱) خوشی - کلیان - چین چان - کُشل - آنند - (۲) خوشی کا گیت (۳) تیسرا گرہ - مرّیخ - ایک ستارہ کا نام جو پانچویں ستارے پر واقع ہے - جدھ کا دیوتا - جلّادِ فلک - بہرام - تُرکِ فلک (۴) وہ دن جو پیر کے بعد آتا ہے - سہ شنبہ - یوم الثلثاء ؎

منگل کا دن ہے صاحب ہو جاؤ گی وُبلی بچی کو بیری دیکھو مارو نہ تم تھپیڑے (جان صاحب)

(۵) اچھا - شُبھ - سعید - نیک - مُبارک - خوش طالعی (۶) رونق - آبادی - گہما گہم - چہل پہل - جشن - سامانِ عیش و نشاط ؎

آیا اپنے پاس وہ ماہِ دو ہفتہ شہر سے اے جنوں بے دن پھرے جنگل میں منگل ہو گیا (صبا)

(۷) صحت - تندرستی - سلامتی - خیریت - عافیت (۸) خبرداری - چوکسی - ہوشیاری - چترائی (۹) شِو جی کی استری کا نام جسے اُما بھی کہتے ہیں ✣

منگل گانا - ہ - فعل متعدّی :- (۱) خوشی کے گیت گانا ✣ مُبارکباد گانا ✣ خوشی منانا - رنگ رلیاں کرنا - خوشی کی دھوم مچانا ✣

تریا تجھ میں تین گُن اوگُن ہیں لکھ چار منگل گا دے سل بچے کوکن آنچے لال (دوہا)

منگلاچار - س - اسم مذکر :- بدھاوا - مُبارکباد - تہنیت - نوید - خوشی ✣

منگلا مکھی - س - اسم مذکر :- اربابِ نشاط - خوشی منانے والے - شادی کے موقع پر آنے والے - بھاٹ - ڈوم - بھانڈ - بھگتیے - مطرب - مُغنّی و رقاصہ وغیرہ (وہ شخص جس کی صُورت خوشی یا شادی کے موقع پر دیکھنے میں آتی ہے یا یُوں کہو کہ جن کے دیکھنے سے خوشی حاصل ہوتی ہے) ✣

منگلی - ہ - اسم مؤنّث :- (ہنود و ع) مرّیخ کی پیدائش تُند مزاج غصیل لڑکی جیسے یہ لڑکی منگلی ہے ✣

منگنی - ہ - اسم مؤنّث :- (۱) نسبت - سگائی - ایک تقریب و رسم کا نام جس میں شادی سے پیشتر عورت کو مرد کے اور مرد کو عورت کے نام نہاد کر دیتے ہیں - قرار دادِ نکاح جیسے چٹ منگنی پٹ بیاہ ✣ (۲ - پُورب) رُوکن - رُونگا - جُھنگا - کوئی چیز خریدنے کے بعد جو اُوپر سے کچھ مانگ کر لیتے ہیں (۳ - پُورب) اُدھار - قرض - وام - مانگے - مُستعار - عاریۃً ✣

منگوانا - ہ - فعل متعدّی :- (۱) منگانا - طلب کرانا - (۲) بُلوانا جیسے عورت منگوانا - (۳) سوال کرانا - جیسے بھیک منگوانا (۴) کرانا جیسے دُعا منگوانا ✣

منگوچی - ہ - اسم مؤنّث :- مُونگ کی بھیگی دال کو پیسکر جو بڑیاں سی تل کر بناتے ہیں اُسے منگوچیاں کہتے ہیں ✣

منگیتر - ہ - اسم مذکر و مؤنّث :- وہ عورت یا مرد جس کے ساتھ نسبت کی گئی ہو - منسُوب - منسُوبہ - شادی کے واسطے نامزد یا نام نہاد - سگائی کی ہوئی عورت یا مرد - وہ عورت یا مرد جس کے متعلق باہم عقد ہونے کی گفتگو طے ہو گئی ہو ✣

مِن مِن - ہ - تابع فعل :- (۱) سج سج - آہستگی سے ✣ سُستی سے ✣ ہولے ہولے ڈھیل سے - دیر سے - جیسے مِن مِن کھانا - مِن مِن کوئی کام کرنا ✣

مِن مِن کرنا - ہ - فعل متعدّی :- سُستی کرنا - مکھیاں سی مارنا - جوئیں سی مارنا - بڑی سُستی سے کام کرنا - جیسے کیا مِن مِن کر رہے ہو جلدی سے کیوں نہیں کھا لیتے ✣

مُن مُن - ہ - اسم مؤنّث :- (ترنّم میں بولتے ہیں) بلی کی آواز - پھِس پھِس - پُس پُس - پیش پیش ✣

مُنمُنا - ہ - اسم مذکر :- (۱) ایک قسم کے چھوٹے سے کالے رنگ کے دانے کا نام جو مزہ میں تلخ خشخاش سے بڑا اور اکثر گیہوں کے ساتھ پیدا ہو جاتا ہے - اسکے سبب سے آٹا بھی سنولا جاتا اور روٹی بھی بدرُوپ ہو جاتی ہے - عربی میں اسکو زُوان فارسی میں کنترہ کہتے ہیں پنجاب میں ہاجی اسیکا نام ہے -

(۲۔ تشبیہاً۔ صفت) نہایت چھوٹا سا۔ رائی برابر۔ باجرے برابر۔ جیسے بچے کو مُنّے برابر افیم کھلا دیا کرو ؟ +

مُنْمُنا سا۔ ہ۔ صفت :۔ بہت چھوٹا سا مُنمُنے کی برابر۔ رائی برابر۔ باجرے کی برابر + نہایت حقیر و پستہ قد جیسے مُنمُنا سا آدمی +

مَن مَنا دینا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ (پُرانا محاورہ لکھنؤ ہے) راضی رضا کر دینا۔ خوشنود کر دینا۔ مرضی کے موافق راضی اور خوش کر دینا ہ

تو کیلے سو ل ہمت کو بہاہے اک نگہ اُسکا غلام بیوفا نکلے تو اُسکا من مناؤں میں (ہمت)

مِنمِنانا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ (۱) آہستگی سے کھانا۔ سُستی سے کھانا + جوئیں سی مارنا مکھیاں سی مارنا۔ (۲۔ پوُرب) بھنبھنانا + بڑبڑانا + گُڑگُڑانا +

مُنمُنی۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ نہایت چھوٹی۔ ننّی مُنّی۔ نہایت حقیر۔ نہایت پستہ قد

مُنمُنی سی۔ ہ۔ صفت :۔ نہایت چھوٹی سی۔ بہت ذری سی۔ اِتّی سی۔ ننّی سی۔ جیسے یہ مُنمُنی سی گڑیا کس کی ہے + (لڑکیاں بولتی ہیں) +

مِنمِنی۔ ہ۔ صفت :۔ (عو) نہایت سُست۔ سِسکتی بھنکتی۔ کاہل وجود مرتیلی۔ بے سکت۔ دیر میں اور سُستی سے کام کرنے والی۔ جیسے ایسی مِنمِنی مغلانی بھی نہیں دیکھی جس نے آجتک ایک انگیا بھی نہیں اُٹھائی یعنی سیکر تیار نہیں کی +

مَنُو۔ س۔ اسم مذکر :۔ (۱) برہما کا بیٹا یعنی منوں کا پُرکھا (۲) ایک بہت بڑے فاضل مُقنّن مذہب ہنود کا نام جسکا منو شاستر مشہور اور صاحبانِ ہنود میں معمول ہے۔ منو سمرتی کا بنانے والا +

مَنّو۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ (۱) بندر۔ میموں۔ بوزنہ۔ مرکٹ۔ بنجر (۲) محملا کا نام بھی ہوتا ہے جیسے منّو خاں شیخ منّو

مَنْوا۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ (من بمعنی دل کی تصغیر) دل۔ ہردہ۔ ہیا۔ رُوح + آتما۔ پران ہ

میں نا لڑی تھی منوا نکس گیو + اِس نگری کے دس درواجے
نا جانوں کون سی کھڑکی کُھلی تھی منوا نکس گیو } بھجن

منوا کے چھوڑنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ اپنی بات تسلیم کرائے بغیر پیچھا نہ چھوڑنا۔ اقرار لیکر جانے دینا۔ اقرار کرا لینا۔ کہلوا چھوڑنا ہ

{ وہ جب کر چکے ختم تحصیلِ حکمت بندھی سر پہ دستارِ علم و فضیلت
اگر رکھتے ہیں کچھ طبیعت میں حدّت تو ہے سب سے اُنکی بڑی یہ لیاقت
کہ گردن کو وہ رات کہدیں زباں سے
تو منوا کے چھوڑیں اُسے اک جہاں سے } حالی

مِنوال۔ ع۔ اسم مذکر :۔ جُلاہے کا تُر۔ جولاہے کا بیلن۔ وہ لکڑی جسپر جولاہا

کپڑا بُن بُن کر لپیٹتا جاتا ہے۔ مجازاً۔ طور طریق۔ ڈھنگ۔ طرز۔ وضع۔ رسم سیوہ

مَنْواں۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ مُنّوں بمعنی بندر کی تصغیر جیسے منواں منواں روٹی لے میرے بیرن کی چوٹی دے +

مَنْوانا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ (ماننا کا متعدی المتعدی) تسلیم کرانا۔ ہامی بھروانا اقرار کرانا۔ زبان سے کہلوانا۔ قبول کرانا۔ منظور کرانا +

{ بہت لوگ بنکر ہوا خواہِ اُمّت سفیہوں سے منوا کے اپنی فضیلت
سدا گاؤں در گاؤں نوبت بنوبت پڑے پھرتے ہیں کرتے تحصیلِ دولت
یہ ٹھہرے ہیں اسلام کے رہنما اب
لقب اِنکا ہے وارثِ انبیا اب } حالی

مُنَوَّر۔ ع۔ صفت :۔ نُور دیا گیا۔ روشنی دیا گیا۔ نُورانی۔ اُجاگر + چمکتا ہوا۔ دمکتا ہوا۔ چمکیلا۔ روشن۔ تاباں۔ درخشاں ہ

لازم رُوئے منوّر ہے ترا خالِ سیاہ داغ ہوتا ہی نہیں ہے مہِ کامل سے الگ (نسکی)

ہر مکاں آئینہ خانہ ہے مجھے جب عالم اُسکے نورِ رُخِ روشن سے منوّر جانا + (،،)

منورتھ۔ س۔ اسم مذکر :۔ (ہندی) من کا ارتھ۔ مطلب۔ مدّعا۔ مقصد۔ اِچھا۔ ابلاکھا۔ کامنا۔ خواہش۔ ارادہ۔ جیسے من کے منورتھ پورے ہونا +

منورتھ سِدھ یا سُپھل ہوں۔ ہ۔ دعا :۔ مُراد بر آئے۔ مقصد پورا ہو +

مَنوہر۔ س۔ صفت :۔ من ہرن۔ دلرُبا۔ من موہن۔ من کو موہ لینے والا۔ حسین۔ خوبصورت۔ خوبرو۔ سُندر۔ سوہنا۔ من بھاؤنا۔ مرغوبِ دل۔ محبوب۔ رُوپ ونت۔ نُموک۔ تشکیل۔ جمیل۔ قبول صورت +

مُنہ یا مُونھ۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ (۱) بِل۔ بِلا + چھید۔ روزن۔ بیہ۔ سُوراخ۔ جیسے پھوڑے کا مُنہ۔ شیشے کا مُنہ وغیرہ۔ (۲) موری۔ موکھا + دریچہ۔ کھڑکی۔ غُرفہ۔ (۳) در۔ دروازہ۔ دُوار۔ بار۔ دُوارا۔ (۴) غار۔ گڑھا۔ قعر۔ عمق۔ گہراؤ۔ گہرائی + تہ (۵) منفذ۔ راہ۔ رستہ۔ گزر۔ نکاس۔ گزرگاہ۔ آمد و رفت کی جگہہ۔ (۶) مُکھ۔ دہن۔ فم۔ فوہ۔ دہانہ۔ مُہانہ۔ موتھ۔ جیسے مُنہ سُوئی پیٹ کوئی + آگ کہنے سے مُنہ نہیں جلتا + مُنہ چلے ستّر بلا ٹلے (۵) رُخ۔ رُو۔ چہرہ۔ مُہرہ۔ لقا۔ وجہ۔ جیسے بلّی بھی لڑتی ہے تو اپنے مُنہ پنجہ رکھ لیتی ہے ہ

رُو داری اپنی اتنی ہے اُس شوخ کو کہاں غُرفہ سے تا دکھائے وہ آئینہ وار مُنہ (جرأت)

چل پرے ہٹ مجھے نہ دکھلا مُنہ اے شبِ ہجر تیرا کالا مُنہ (مومن)

(۸) عارض۔ رُخسار۔ رُخسارہ + گال۔ کلّا۔ جبڑا۔ جیسے طمانچہ مارے مُنہ لال رکھتے ہیں + زبردست مُنہ ہی مُنہ مارے اور رونے نہ دے۔ مُنہ پر

منہ

کھائے مُنہ پر دے (۹) صُورت۔ شکل + دیدار + مُنہ دیکھے بغیر نہیں رہا جاتا +
اپنا مُنہ تو دکھاؤ (۱۰) پاس۔ لحاظ۔ خیال۔ مُلاحظہ۔ خاطر۔ مروّت۔
پاسِ خاطر + بیچ۔ پاسداری جیسے پیسے والے کا سب کو مُنہ ہوتا ہے +
کُتّے تیرا مُنہ نہیں تیرے سائیں کا مُنہ ہے ؎

کیا غیر کا کھٹکا ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا — یہ مُنہ مجھے تیرا ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا (مُصحفی)
تجھے دکھاؤں تماشا میں بیوفائی کا — پہ کیا کرُوں کہ مُجھے مُنہ ہے آشنائی کا (شر)
جھُوٹ بولیں ہیں بہت کیا تِرے آگے بولیں — کہ نہ انکار کا مُنہ اور نہ اقرار کا مُنہ (صابر)
ساری محفل کی کجرُخی دیکھی — اک فقط تھا ہمیں تُمہارا مُنہ (مجرُوح)
مرگ نے ہجراں میں چھپایا ہے مُنہ — مُونہ اُس پردہ نشیں کا کیسا (مومن)

(۱۱۔ع) توجہ۔ التفات۔ میلِ خاطر۔ جیسے اُسکا مُنہ پاتے ہیں تو دو چار باتیں
کرلیتے ہیں (۱۲) عزت۔ حُرمت۔ قدر و منزلت (۱۳) تاب۔ مجال۔ طاقت
لیاقت۔ حوصلہ۔ یارا۔ جگرا۔ مقدُور۔ قُدرت۔ جُرأت۔ مجالِ سخن + قابُو
بس۔ دخل۔ اختیار۔ دسترس جیسے اُسکا کیا مُنہ ہے جو میرے سامنے بات کرے

نازاُٹھائے نہ ترے کیا جو یہ تو کہتا ہے — چاہنے والوں کے مُنہ اور ہوا کرتے ہیں (حیا)
فلک کا مُنہ نہیں اِس فتنہ کے اُٹھانے کا — ستم شریک ترا ناز ہے زمانے کا (امیر)
مُنہ ہے کیا ہمکو تری زُلفِ مُعنبر باندھے — اپنے ہم قول کے ہیں اے بُتِ کافر باندھے (صابر)
مرے آنسُو تھے لہُو اُسکے تھے آنسُو پانی — مُنہ تھا کیا ابر کا جو میرے برابر روتا (ظفر)
کھینچ لیں پل میں تصور سے جو ہم تصویر یار — مُنہ ہے کیا گر وہ مُصوّر سو برس میں کھینچ لیں (〃)

ترے کُوچے میں کیا مُنہ ہے کوئی جا کر ذرا ٹھیرے — اگر ٹھیرے تو فتنہ بھی کوئی چلتا ہوا ٹھیرے
کسیکا مُنہ ہے کہہ سکتا ہے کوئی بیوفا تمکو — کہ جتنے بیوفا ٹھیرے تمہارے آشنا ٹھیرے } ظہیر

یہ مُنہ کہاں جو یار سے بوسہ طلب کریں — حسرت ہزار ہو دلِ امّیدوار میں (مُشفق)
کس شکل سے اب تجھسے بھلا آنکھ ملادے — آئینہ کا کیا مُنہ ہے جو مُنہ تجکو دکھادے (نصیر)
محتسب تجکو کرے چشم نمائی ساغر — مُنہ ہے تیرا جو کہے ساقیِ گُلفام کو تُو (نامعلوم)
وہ زخمی ہُوں ترے غم سے گریباں چاک ہے جسکے — کرے بخیہ ترے زخمِ جگر کو مُنہ ہے سوزن کا (اسیر)
قیس و فرہاد کا مُنہ مجھ سے مُقابل ہونگے — مردُمِ وادیِ کُہسار کی افواہیں ہیں (شیفتہ)
اغیار کا مُنہ تھا مُجھے محفل سے اُٹھاتے — سچ یُوں ہے تری رنجش بیجا نے اُٹھایا (شہیدی)
مُنہ ہے کیا سوسن کا خود بیٹھی ہے وہ — گفتگو غنچہ دہن چھوڑے ہوئے (عاشق)
غیر کا مُنہ ہے جو لے بوسہ ترا اے ظالم — نیلگُوں ہو گئے ہونٹگے یہ عذاب آپ سے آپ (ناسخ)
سنگِ اسود نہیں ہے چشمِ بُتاں — بوسہ مومن طلب کرے کیا مُنہ (مومن)
کیا جو ہے نے ظالم کیا کریگا غیر مُنہ کیا ہے — کرے تو صبر ایسا آدمی سے ہو نہیں سکتا (داغ)

منہ

(۱۴) خواہش۔ لوبھ۔ لالچ۔ طمع۔ جیسے اُس وکیل یا رنڈی کا بڑا مُنہ ہے۔
(۱۵) زبان۔ لسان۔ جیب + کلمہ۔ کلام + قول۔ بچن۔ جیسے سب ایک
مُنہ ہوگئے + جتنے مُنہ اُتنی باتیں + ایک مُنہ دو باتیں ؎

کیا خفا کر دیا جوانی کو — کوسُوں کس مُنہ سے ناتوانی کو (امیر سوز)
تقصیر ہے وفا کی جفا کا نہیں گُناہ — کس مُنہ سے کرتے ہم کہیں فریاد جانکی (〃)
وہ تو نہیں واقف پہ ہمیں دل میں خجل ہیں — کس مُنہ سے کہیں تمنے قسم کھائی ہے کمبخت (نظیر)
ارشاد مشیر آپ کا جو کچھ ہے بجا ہے — کس مُنہ سے یہ فرماتے ہو چاہا نہ کرینگے (مشیر)
اے نہ آنا تم مگر اقرار تو مُنہ سے کرو — صبر تو آئے مجھے جھُوٹا ہی پیماں چاہیئے (حیا)
آگیا لب پہ دم اور بات نہ پُوچھی تُمنے — بوسہ دینے کا اسی مُنہ پہ کیا تھا اقرار (مومن)
آپ ہی کو پالیا زاہد نے تو سب کچھ ملا — کہئے کس مُنہ سے کہ اپنی سعی ناشکور ہے (انور)

تصوّر میں یہ کہتا ہُوں کہ وہ میتل دیکھا ہے — اگر دیکھُوں تو پھر مُنہ سے خدا جانے کہ کیا نکلے
بُتوں کا ہر سخن نامِ خدا مقبُولِ عالم ہے — کسی کو جو بُرا بھی یہ کہیں مُنہ سے بھلا نکلے } زکی

(۱۶) رُوبرُو۔ سامنے۔ بالمواجہہ۔ حضُوری میں۔ موجُودگی میں۔
جیسے میرے مُنہ پر میری سی۔ تیرے مُنہ پہ تیری سی (۱۷) سبب
باعث۔ واسطہ۔ کارن۔ لیئے۔ وجہ۔ جیسے تیرے مُنہ سے
سب کا مان اُٹھایا جاتا ہے + میرے ہی مُنہ سے سب اُس کے
ساتھی ہیں ؎

کبھی زُلفوں کو دل نہ دیں اپنا — پیچ میں گر نہ ہو تُمہارا مُنہ + (مجرُوح)

(۱۸) لیاقت۔ سزاواری۔ قابلیت + ہُنر۔ جوہر۔ خُوبی + حقیقت۔ حیثیت۔
کائنات + وصف۔ گُن + رُتبہ۔ مرتبہ + پہنچ۔ رسائی + ؎

شہر میں کس مُنہ سے آوے سامنے تیرے کہ شوخ
چھائیوں سے بھر رہا ہے سارا چہرہ ماہ کا } میر

اُنکی رنجش کا کریں شکوہ ہمارا کیا مُنہ — بوسہ لینے کے لیئے ہم بھی تو اڑجاتے ہیں (زکی)
دہن سے اُسکے دعوے ہمسری کا کرے غنچہ جواب کہتا ہے کیا مُنہ + (معرُوف)
نہ یہ لب اور نہ یہ بات نہ غمزہ نہ نگاہ — چاند کس مُنہ سے ترے مُنہ کے برابر ہوگا (مرزا)
کس مُنہ سے چاہتا ہے تُو عالم میں آبرو — آوارگی کے ہیں ترے اطوار طفلِ اشک (معرُوف)
اِسی مُنہ پر تُمہیں دعوے ہے مسیحائی کا — اپنے بیمار کا احوال تو چل کر دیکھو + (اسیر)
کھینچے کس مُنہ سے تری مانی شبیہ — سر بجیب آگے ترے بہزاد ہے (نصیر)

(۱۹۔ مجازاً) جوشش دہن۔ آبلہائے دہن۔ چنانچہ مُنہ آنا جوشش دہن سے مراد ہے
(۲۰) نوک۔ سناں۔ انی + دھار۔ باڑھ ؎

کیا مُنہ جو کوئی آئے ترے تیر کے مُنہ پر — یہ ہم ہیں کہ مُنہ رکھتے ہیں شمشیر کے مُنہ پر (تسلّی)

(۲۱) لب۔ ہونٹھ۔ شفت۔ کنارہ۔ جیسے مُنہا مُنہ بمعنی لبالب + مُنہ پر بمعنی ہونٹھ پر۔ مُنہ پر آئی بات نہیں رہتی ؎

واقعی بات کی مُشکل ہے سمائی دل میں — مُنہ پہ آئی وُہیں جس وقت کہ آئی دل میں (ظفر)

(۲۲) ناصیہ۔ پیشانی + سامنے کا حصّہ + دیباچہ۔ عنوان۔ ہر چیز کا اوّل۔ ہیڈ ٹنگ۔ آغاز۔ شروع۔ آرمبھ (۲۳-ع) بکارت۔ چِیرہ۔ دوشیزگی۔ کوارپن۔ مثال مُنہ کُھلوانا میں دیکھو (۲۴) قول۔ کہنا۔ بات۔ جیسے تم کس کے مُنہ پر جاتے ہو (۲۵) طرف۔ جانب۔ رُخ۔ سمت ؎

پڑا ہوں میں کُوچہ میں رہنے دے مُجکو — الٰہی اِدھر مُنہ نہ ہووے صبا کا (میر سوز)

مُنہ اپنا سا لیکر پھر جانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ شرمندہ ہوکر چلا جانا۔ ندامت اُٹھاکر جانا۔ اپنا سا مُنہ زیادہ بولتے ہیں ؎

کیوں آتے ہو پھر جاؤگے مُنہ اپنا سا لیکر — کیا جانئے تم کمکا سوزِشِ جاں خاک (عاشق)

مُنہ اپنا سا لیکر رہ جانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ شرمندہ ہوکر رہ جانا۔ ندامت اُٹھانا کسی بات کے منظور نہ ہونے سے شرمندگی یا خجالت اُٹھانا (اپنا سا مُنہ لیکر رہ جانا زیادہ بولتے ہیں) +

مُنہ اُترنا یا اُتر جانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ مُنہ نکل آنا۔ چہرہ سُست جانا۔ چہرہ بے رونق ہو جانا۔ چہرہ دُبلا پڑ جانا۔ رُخ کا پژمُردہ ہو جانا۔ رنگ و روغن جاتا رہنا۔ وہ حالت جو نقاہت کی زیادتی اور فکر کی فراوانی سے بشرہ پر ظاہر ہو۔ چہرے سے رنج و ملال کے آثار ظاہر ہونا۔ رنگ روغن نہ رہنا لاغر اور دُبلا ہو جانا۔ کسی خاص سبب سے چہرا اُتر جانا ؎

یہ کون تیرے چھت پہ چڑھا ہے مجھے بتا — جُرأت کچھ اِن دنوں میں ترا مُنہ اُتر گیا (جُرأت)

اُتر گیا مہِ نَو کی طرح ہمارا مُنہ — نہ دیکھا دیکھ کے اُسکو اگر تمہارا مُنہ (ناصر)

تُجھے کیا غیر سے تھا کام تب بھر دیکھ آئینہ — چڑھی آنکھیں ہیں اُترا مُنہ ہے طرّۂ پُرشکن کسکا (ممنون)

مرا مُنہ اُترا ہوا دیکھ کے کہتی ہے حِیا — آج تو کر کے نہ رکھ منّت و زاری رونہ (رنگین)

بتاؤ رند ہمکو دل پہ کیا صدمہ گُزرتا ہے — کئی دن سے ہے مُنہ اُترا تمہارا اور بدن جھٹکا (رند)

تیرے شبِ چہاردہم کے بناؤ سے — دو دن میں ماہتاب کا کچھ مُنہ اُتر گیا (صبا)

آنکھیں بھی چڑھ رہی ہیں مُنہ بھی اُتر رہا ہے — کچھ رنگ ان دنوں میں اپنا بگھر رہا ہے (میر)

اب چھیڑ یہ رکھی ہے کہ پُوچھے ہے بار بار — کچھ وجہ بھی کہ آپ کا مُنہ ہے اُتر رہا (رر)

کِس کی نظر سے وقتِ تماشا اُتر گیا — مُنہ آئینہ کا دیکھو تو کیسا اُتر گیا (مغفور)

خیر ہے دل کہیں لگا بیٹھے — کیوں ہے اُترا ہوا تمہارا مُنہ (مجروح)

کیسا شبِ وصال سے وہ ماہ ڈر گیا — خورشید جب غرُوب ہوا مُنہ اُتر گیا (عاشق)

گِر کر تمہارے کان سے بے آب ہے گہر — اُترا ہے دروہجر سے مُنہ اِس یتیم کا (رنگی)

مُنہ اِتنا سا نکل آنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ مُنہ اُتر جانا۔ مُنہ سُست جانا۔ لاغر اور دُبلا ہو جانا۔ رنگ و روغن نہ رہنا ؎

ہوئی بلبل ثناخوانِ دہانِ تنگ کس گُل کی — کہ فردوس میں مُنہ غنچہ کا اتنا سا نکل آیا (مومن)

اُٹھا وہ رشک سے کیا پردۂ حامل نکل آیا — جو مُنہ اتنا سا دو دن میں مہِ کامل نکل آیا (نکہت)

دیکھکر بزم میں شب زُہرہ جبیں تیرا مُنہ — تا سحر شمع کا اتنا سا نکل آیا مُنہ + (مغفور)

مُنہ اُٹھاکر چلنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ بے خبر اور بیہوش ہوکر چلنا۔ رستہ دیکھکر نہ چلنا۔ بے غور و تأمّل راہ چلنا اور کچھ پس و پیش نہ کرنا۔ شترِ بے مُہار کی طرح جانا۔ اندھا دُھند چلنا۔ سر اونچا کر کے اندھوں کی طرح چلنا۔ بے پروائی سے چلنا ؎

مُنہ اُٹھاکر نہ چلو اُونٹ کی چال اے بتو — کھاتی اندھوں کی طرح راہ میں ٹھوکر کیوں ہو (رحمت)

مُنہ اُٹھاکے کہنا۔ ہ۔ فعل متعدّی:۔ بے سوچے سمجھے کہنا۔ یونہیں بکدینا ؎

کہتا ہے مُنہ اُٹھاکے جو آئے زبان پر — کمبخت پند گو بھی بڑا بدلگام ہے + (ظہیر)

مُنہ اُٹھانا۔ ہ۔ فعل متعدّی:۔ کسی طرف رُخ کرنا۔ کسی طرف جانا۔ کہیں کا ارادہ کرنا۔ کسی سمت کو روانہ ہونا ؎

جوشِ جنوں میں دیکھئے پیچھے نہ مُڑکے پھر — مُنہ جسطرف کو صورتِ دریا اُٹھائیے (آتش)

مُنہ اُٹھائے۔ ہ۔ تابع فعل:۔ اندھا دُھند۔ اندھوں کی طرح سے۔ شترِ بے مُہار کی طرح۔ بے غور و تأمّل۔ بے پروائی سے۔ بغیر پس و پیش سوچے۔ بے تحاشے

مُنہ اُٹھائے جانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ بے غور و تأمّل اور بغیر پس و پیش سوچے چلے جانا۔ بے اندیشہ راہ چلنا۔ کچھ خیال نہ کرنا۔ شترِ بے مُہار کی طرح جانا۔ رستہ دیکھ بھال کر نہ چلنا۔ اندھوں کی طرح جانا ؎

آج وہ جوشِ جنوں ہے کہ نکلکر گھر سے — مُنہ اُٹھائے ہوئے صحرا کو چلا جاتا ہوں (شرر)

جائے عبرت ہے خاکدانِ جہاں — تُو کہاں مُنہ اُٹھائے جاتا ہے۔
دیکھ سیلاب اِس بیاباں کا — کیسا سر کو جُھکائے جاتا ہے
(قطعۂ میر)

مُنہ اُٹھائے چلے آنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ درّانہ چلے آنا۔ بیدھڑک چلے آنا۔ دیکھے بھالے بغیر چلے آنا + جیسے گھر میں چُھپنے والے ہیں اور تم مُنہ اُٹھائے چلے آتے ہو

مُنہ اُٹھ جانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ رُخ ہو جانا۔ بغیر عزم و قصد اور بلا ارادہ کسی طرف کو چلا جانا ؎

مُنہ اُٹھ گیا جدھر کو اُدھر ہی چلے گئے — آوارگانِ عشق کو منزل کی کیا خبر + (مُصحفی)

مُنہ اُٹھے۔ ہ۔ تابع فعل :۔ (گنوار) سویرے۔ صبح کے تڑکے۔ دن نکلے بھورے۔ (کال کا گیت) ؎

پہر رات کو سودا کینا تین روپئے من کر دینا
ایک ناج کی کیا ٹھیرائی سب ہی جیج پر تیجی چھائی } احسان علی
پندرہ سیر سانج کو لینا بارہ سیر کا مُنہ اُٹھے دینا

مُنہ اُجالے۔ ہ۔ تابع فعل :۔ (ہندُو عو) سویرے۔ دن نکلے۔ مُنہ اندھیرے کا نقیض۔ علے الصّباح +

مُنہ آجانا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ مُنہ میں چھالے پڑجانا۔ جوشش دہن کا نمایاں ہونا۔ مُنہ میں پھلکے پڑجانا۔ مُنہ اُبل آنا ؎

معدُوم دہن جو آپ کا ہے دیکھو موجُود وہ خود بخود ہوا ہے دیکھو
بوسہ کی طلب ہے وہ مزے کا آزار مُنہ آپ کا آپ آگیا ہے دیکھو } رُباعی صبا

مُنہ اُجلا ہوجانا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ (ہندُو) (۱) چہرے کے رنگ کا صاف ہوجانا۔ چہرہ نکھر جانا۔ مُنہ کی کلونس دُور ہوجانا۔ چہرے سے بدنامی کا داغ دُور ہوجانا۔ رُو سیاہی سے بچ جانا۔ عزّت رہجانا۔ بات رہجانا۔ سُرخرُوئی بنی رہنا۔ زرد رُوئی سے نجات پانا +

مُنہ اُداس ہونا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ چہرہ کا اُداس ہونا۔ چہرے پر افسُردگی اور پژمردگی برسنا۔ چہرے پر غمگینی و دلگیری کا نمایاں ہونا +

مُنہ اَکھری۔ ہ۔ صفت :۔ (گنوار) زبانی۔ مُنہ زبانی۔ لفظی۔ غیر تحریری۔ مُنہ کی کہی۔ ملفوظی + (مُنہ کے اکھشر سے مراد ہے)

مُنہ آنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ (۱) جوشش دہان کا ظاہر ہونا۔ مُنہ اُبلنا۔ مُنہ میں چھالے پڑنا۔ مُنہ میں پھلکے پڑنا۔ مُنہ میں سوزش ہوکر رال بہنا۔ مُنہ میں زخم ہونا ؎

نہ گئی قلقلِ مینا کی مرض میں تقلید غرغرے سے کیا مُنہ جو ہمارا آیا (اسیر)
بھری تھی آگ تیرے دردِ دل میں میر ایسی کچھ کہ کہتے رو برو اُس شوخ کے قاصد کا مُنہ آیا (میر)

(۲) آوازہ کسنا۔ طعنہ مارنا۔ رموز پھینکنا۔ طنز کرنا۔ بول مارنا ؎

میرے نالے نے سُنائی ہے کھری کس کس کو مُنہ فرشتوں پہ یہ گُستاخ یہ آزاد آیا
کسی نے جُرم کیا مل گئی سزا مجھکو کسی سے شکوہ ہوا مجھپہ مُنہ ضرور آیا } داغ

کبھی مُنہ ہم آئے جو محفل میں اُن پر کہا تُم نہیں مُنہ لگانے کے قابل (صابر)

یاد ہے آگے بھی ہمپر کبھی مُنہ آتے تھے آگے بھی ہمسے کبھی فقرے کہے جاتے تھے
آگے بھی آپ اِس انداز سے اتراتے تھے آگے بھی ہمپہ اسیطرح سے جھنجھلاتے تھے } بندہ امیر

برہمی کی کبھی آگے بھی لیا کرتے تھے
اِس ڈھٹائی سے کبھی بات کیا کرتے تھے } امیر

مُنہ اندھیرے۔ ہ۔ تابع فعل :۔ (عو) راجہ کرن کے پہرے۔ پَو پھٹے بھورے ہی۔ علے الصّباح۔ بڑے سویرے۔ تڑکے ہی۔ صُبح کا وہ وقت جسمیں اچھی طرح مُنہ نہ دکھائی دے + صُبحِ صادق کے وقت ؎

پھر اُسی گھات سے وہ رشکِ قمر مُنہ اندھیرے نکل گیا چھپکر + (قلق)
کھولی تھی زبان مُنہ اندھیرے کہتی سُنتی اُٹھی سویرے + + (نسیم)

مُنہ اَوندھا کر لیٹنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ (عو) رنج یا فکر میں مُنہ لپیٹ کر پڑ رہنا۔ اٹوائی کھٹوائی لیکر پڑ رہنا۔ ناراض ہوکر الگ جا پڑنا۔ جیسے وہ اِن باتوں سے مُنہ اوندھا کر لیٹ رہیں +

مُنہ بانا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ (گنوار و ہندُو) (۱) خمیازہ کشیدن کا ترجمہ۔ مُنہ کھولنا۔ مُنہ پھاڑنا۔ جماہی لینا + دانت نکوسنا (۲) خجالت کی ہنسی ہنسنا۔ اپنی بے وقُوفی پر ہنس پڑنا۔ (۳) مرجانا۔ چل بسنا۔ مُنہ کے رستے سانس نکل جانا + جیسے چار پہر کے تڑکے مُنہ بادیا +

مُنہ باندھ کے بیٹھنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ مُنہ بند کرکے بیٹھنا۔ خاموش ہوکر بیٹھنا۔ چُپ ہوکر بیٹھنا۔ چُپ باندھنا۔ پنبہ دہن ہونا۔ سُونی بیٹھنا۔ نقش بر دیوار ہونا۔ جیسے مُنہ باندھ کے کیوں بیٹھے ہو کچھ باتیں ہی کرو +

مُنہ باندھنا۔ ہ۔ فعل متعدّی :۔ مُنہ بند کرنا۔ مُنہ کیلنا۔ خاموش کرنا۔ چُپ کرنا۔ مُنہ پر مُہر یا قفل لگانا۔ ساکت بنانا ؎

وابستہ دلبروں کے خاموش ہیں ہمیشہ اِن ساحروں نے ایسے مُنہ عاشقوں کے باندھے (میر)

مُنہ بُرا بنانا۔ ہ۔ فعل متعدّی :۔ ناخوشی سے تیوری چڑھانا۔ ترشرُوئی و تلخی ظاہر کرنا۔ تلخ رُوئی دکھانا۔ ناراضگی ظاہر کرنا۔ مُنہ تھتانا +

مُنہ بِسُورنا۔ ہ۔ فعل متعدّی :۔ رونے کی صُورت بنانا۔ رُنکھا پن ظاہر کرنا۔ مُنہ بنانا ؎

کر گریباں چاک یاروں کے حضُور یُوں بیاں کرتے ہیں وہ مُنہ کو بسُور (سودا)
دہن سے اُسکے مرا دل جو دُور رہتا ہے تو شکلِ غنچۂ گُل مُنہ بسُور رہتا ہے (ہدایت)

مُنہ بگاڑ دینا۔ ہ۔ فعل متعدّی :۔ (۱) مُنہ کی ہیئت قائم نہ رکھنا۔ تھپڑ یا جُوتے سے مُنہ ٹیڑھا کر دینا۔ چہرہ بگاڑ دینا۔ لقوہ کر دینا۔ تھپڑ مارنا۔ چپت سہی کرنا۔ مُنہ سُجا دینا ؎

غیر کا مُنہ بگاڑ دُوں لیکن کیا کرُوں مُنہ یہ آپ کا ہے مُجھے (اسیر)

مُنّہ

فدا ابھی سامنے میرے اگر عدو بگڑے — تو مُنّہ کو دوں ابھی اُسکے میں ایک پل میں بگاڑ (ظفر)

(۲) مُنّہ کا ذائقہ خراب کر دینا۔ مُنّہ بدمزہ کر دینا۔ جیسے اِس چیز نے تو مُنّہ بگاڑ دیا

مُنّہ بگاڑنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) مُنّہ بنانا۔ چہرے کی لینا۔ مُنّہ ٹیڑھا کرنا۔

(۲) طاچے کی سزا دینا۔ تھپڑ کی سزا دینا۔ جوتیوں سے مُنّہ کی ہیئت بدلنا۔

مُنّہ چھیتنا۔ مُنّہ زخمی کرنا ؎

مُنّہ بنائے کیوں ہے قاتل پاس ہے تیغ نگہ — باغ میں ہنستے ہیں گُل تو مُنّہ بگاڑا چاہیئے (ناسخ)

(۳) ترشروئی ظاہر کرنا۔ چیں بہ جبیں ہونا۔ تیوری چڑھانا۔ غصّے کی سی صورت بنانا

تاکوئی رُعب سے تصویر کو بھی چھو نہ سکے — مُنّہ بگاڑا جو کبھی سامنے بہزاد آیا (مُنیر)

(۴) مُنّہ ٹیڑھا کر کے ہنسنا۔ لقوہ والوں کی طرح ہنسنا (۵) مُنّہ کا ذائقہ خراب کرنا۔ مُنّہ بدمزہ کرنا +

مُنّہ بگڑجانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) مُنّہ کی ہیئت بدل جانا۔ صُورت کا درست نہ رہنا۔ شکل بدلجانا۔ مُنّہ ٹیڑھا ہو جانا۔ مُنّہ کج ہو جانا ؎

جائیگا گر رو برو اُنکے بگڑ جائے گا مُنّہ — ناصحا بیٹھا ہمارے پاس تُو باتیں بنا (ظفر)

(۲) مُنّہ بدمزہ ہو جانا۔ مُنّہ کا ذائقہ خراب ہو جانا۔ (۳) تیوری چڑھ جانا۔ چیں بہ جبیں ہو جانا۔ چہرہ کا رنگ مُتغیّر ہو جانا۔ غصّہ آجانا۔ مُنّہ بنجانا ؎

بوسہ لبوں کا مانگتے ہی مُنّہ بگڑ گیا — کیا اتنی میری بات کا تمکو بُرا لگا + (امیر)

(۴) مُنّہ کا بدزیب اور بدہیئت ہو جانا۔ چہرے میں نقص آجانا ؎

غنچہ کا روبروئے دہن مُنّہ بگڑ گیا — دیکھا وہ قد تو خاک میں شمشاد گڑ گیا (اسیر)

مُنّہ بنا یا بنجانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) مُنّہ بگڑنا۔ ترشروئی ظاہر ہونا۔ تیوری چڑھنا۔ مُنّہ سُوجنا۔ خفگی ہونا۔ ناراضگی ہونا۔ خاطر میں نہ آنا۔ ناپسند ہونا ؎

جنس ناکارہ ہوں پر زینتِ بازار ہوں میں — کہ مجھے دیکھ کے بنتا ہے خریدار کا مُنّہ (صابر)

غیظ ہوئے تو آپ کی خلقت بگڑ گئی — ہر وقت دیکھتا ہوں کہ مُنّہ ہے بنا ہوا (〃)

بگڑا ہے تو کسی سے عدُو اسمیں ہو کہ میں — کچھ مُنّہ بنا ہوا ہے مرے رازدار کا (انور)

(۲) مُنّہ ٹیڑھا ہونا + مُنّہ چھِتنا۔ صُورت بگڑنا جیسے زیادہ فیل لائے تو ابھی مُنّہ بنجائیگا

مُنّہ بنا بیٹھنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ بگڑ بیٹھنا۔ ناراض ہو جانا۔ چیں بہ جبیں ہو جانا مُنّہ بگاڑ لینا ؎

مُنّہ بنا بیٹھے بظاہر ہو کہ بگڑے دل سے — مجھسے سچ مچ ہو خفا یا ہو خفا جھوٹے مُوٹ (نامعلوم)

کیا جانیں تمہیں کسنے یہ بات سکھائی ہے — جب پاس مرے بیٹھو تب مُنّہ کو بنا بیٹھو (برق)

مُنّہ بنا کر بیٹھنا یا بنائے بیٹھنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ مُنّہ بگاڑ کر بیٹھنا۔ مُنّہ سُجا کر بیٹھنا۔ بھوں تھنی چڑھا کر بیٹھنا۔ مُنّہ تھتھا کر بیٹھنا۔ بگڑ کر بیٹھنا۔ ناراض ہو کر بیٹھنا۔ چیں بہ جبیں ہو کر بیٹھنا ؎

خیر ہو ہیں بگاڑ کے آثار — کچھ وہ مُنّہ کو بنائے بیٹھے ہیں (مجرُوح)

یُوں جو مُنّہ کو بنائے بیٹھے ہو — سچ کہو مجھ سے کچھ خفا تو نہیں
صاحب ابھی بگڑ کے تم ہمسے ملگئے تھے — پھر کیا غضب ہوا یہ جو مُنّہ بنا کے بیٹھے
کیا ہم نہیں پہچانتے یہ ساختہ صُورت — غصّہ سے ٹک اور بھی تُو مُنّہ کو بنا بیٹھ
} (تسلیم)

کِس کو دیکھ آئے حضرتِ سالک — آج کچھ مُنّہ بنائے بیٹھے ہیں + + (سالک)

مُنّہ بنا لینا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ خفا ہو جانا۔ چیں بہ جبیں ہو جانا۔ ناراض ہو جانا بگڑ جانا۔ ترش رُو ہو جانا۔ تیوری چڑھا لینا ؎

جب وہ سُنتے ہیں بنا لیتے ہیں مُنّہ — مِل گیا کیا زہر میرے نام میں + + (داغ)

مُنّہ بنا لیتے ہو جب سُنتے ہو ذکرِ عاشق — نام ہمارے سے چڑتے ہو مسیحا ہو کر + (رند)

بگڑا مزاج دیکھیئے کیسی بنے ظفر — مُنّہ اُسنے یُوں جو پھیر کے چتون بنا لیا (ظفر)

چُپ اگر بیٹھتے ہیں ہم تو بگڑ بیٹھتے ہیں — مُنّہ بنا لیتے ہیں کچھ مُنّہ سے اگر کہتے ہیں (ناسخ)

مُنّہ بنانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) بُری صُورت بنانا۔ چہرے کی لینا۔ چہرے کو بدنما کرنا۔ چہرے کی ہیئت بدلنا + بسُورنے کی صُورت بنانا ؎

بگڑی جب اُس سے اپنی تب مُنّہ بنا بنا کر — یہ روئے ہیں کہ اُسکو ہمنے ہنسا دیا ہے (جرأت)

تصوّر سے ترے کیا جانیئے رہتی ہیں کیا باتیں — کبھی ہم مُنّہ بناتے ہیں کبھی خُرسند ہوتے ہیں (ممنون)

مرنا بہت ہے مُشکل کہتے ہو مُنّہ بنا کر — صدقے تمہارے مُنّہ کے دیکھو تو مُسکرا کر (نواب)

ہم اُس سے شب جو بگڑ گئی تو خفا ہو مجھکو رُلا دیا
ولے میں بھی کیا ہوں کہ روتے میں یہ بنایا مُنّہ کہ ہنسا دیا
} (سوز)

گر پُوچھے کوئی کیسے ہو کہتا ہُوں شکر ہے — یوں مُنّہ بنا کے جس سے شکایت ہے آشکار (سالک)

اُسسے جب نہ تب ہمنے بگڑا ہی پایا — یہی اچھے مُنّہ کو بنا جانتا ہے + + + (میر)

(۲) مُنّہ تھتھانا۔ مُنّہ سُجانا۔ تیوری چڑھانا۔ تیوری پر بل ڈالنا۔ اِکراہ ظاہر کرنا۔ خفا ہونا۔ خفگی کا اظہار کرنا۔ ناراض ہونا۔ رنجیدہ ہونا۔ ترشرُو ہونا۔ چیں بہ جبیں ہونا۔ غصّے کی صُورت بنانا۔ درہم ہونا ؎

یہ اب ہوتی نہیں ہرگز جو بوسہ بن لیئے چھوڑیں — بگڑ کر مجھسے گر مُنّہ کو بنا لوگے تو کیا ہوگا
لیلیا بوسہ جو ہمنے پیار سے تصویر کا — مُنّہ بنایا تم نے کیوں ہے آپ کی تصویر کیا
} (معرُوف)

دشمنوں سے بگڑ گئی تو بھی — دیکھتے ہی مجھے بنایا مُنّہ + + + (مومن)

آئے ہیں میر مُنّہ کو بنائے خفا سے آج — شائد بگڑ گئی ہے کچھ اُس بیوفا سے آج (میر)

شبِ وصال میں دیتا ہے لُطف کیا کیا کچھ — ہر ایک بات پہ عالم ہے مُنّہ بنانے کا (رفعت)

بنا کر مُنّہ جو بوسہ آپ ہمکو رات دیتے تھے — دیا تھا دل عوض میں کیا ہمیں خیرات دیتے تھے (معرُوف)

میں نے اُس سے کہا کہ دُوں تمہوں دل عوض بوسہ پر قسم لے کر
مُنّہ بنا کر وہ یوں لگا کہنے کہ اسے کیا کرینگے ہم لیکر (قطعۂ ممنون)

وودن سے مُنّہ بنائے ہے غنچہ دہن عبث پھولا ہوا ہے ہمسے وہ رشکِ چمن عبث (رند)

خدا کی شان ہے بخش بھی اپنی انکو زینت ہے، کہ جب وہ دیکھتے ہیں ہمکو اپنا مُنّہ بناتے ہیں (صابر)

عبث تم اپنا رُکاوٹ سے مُنّہ بناتے ہو وہ لب پہ آئی ہنسی دیکھو مُسکراتے ہو
میرے قلبِ باصفا سے جو مُشابہ ہے بہت مُنّہ بنا کر دیکھتا ہے وہ ستمگار آئینہ (ذوق)

بنا مُنّہ جو اُسکا یاد آیا مجکو غصّے سے ہر اک مضمون کا نقشہ دمِ وصفِ دہن بگڑا (امانت)

دلِ گم گشتہ کے مذکور پہ ایسے بگڑے کہ بڑی دیر سے مُنّہ تمنے بنا رکھا ہے
شانہ ہے گُل ہے کہ دل ہے مجھے معلوم نہیں دیکھ تو زُلفِ گرہ گیر میں کیا رکھا ہے (بحر ...)

کیوں نہ بگڑا ہوا اُنہیں کہیئے بگڑے اور مُنّہ بنائے بیٹھے ہیں + (انور)

لیتا ہے ایک بوسہ پہ بھی تو بنا کے مُنّہ دی ایسی قدر و قیمتِ دل اے صنم گھٹا (ظفر)

جو ساتھ غیر ہو تو ہنستے بولتے جاؤ جو ہم تمہارے ہوں ہمرہ تو مُنّہ بنائے چلو (؎)

اگر بوسہ مانگو تو وہ مُنّہ بنا کر کہے ہے نہ کر بے حیائی کی باتیں (؎)

سوز کچھ مُنّہ بنائے آتا ہے آج مُجرے کا پھر جواب ہوا (میر سوز)

(۳) کسی بد ذائقہ چیز یا شراب پیتے وقت مُنّہ کی ہیئت بگاڑنا ؎

مجکو مینا ہی پڑا جام میں مے بھی یا زہر مُنّہ بناتے تو ہمیں اور بنایا جاتا (بہاری لال مُشتاق)

(۴۔ متعدّی) ضربِ طمانچہ سے چہرا بگاڑنا۔ تھپڑ سے ٹھیک بنانا۔ لپڑ سے سیدھا کرنا۔ ریپٹے سے مُنّہ بگاڑنا ؎

مُنّہ بنائے کیوں ہے قاتل پاس ہے تیغِ نگاہ باغ میں ہنستے ہیں گُل تو مُنّہ بنایا چاہیئے (ناسخ)

مُنّہ بند۔ ا۔ صفت :۔ (۱) لب بستہ۔ دہن بستہ۔ (۲) چُپ۔ خاموش۔ (۳۔ بازاری) باکرہ۔ دوشیزہ۔ چیرا بند۔ کُواری۔ کنیّا۔ وہ عورت جسکا ازالۂ بکر نہوا ہو + انچھیڑ +

مُنّہ بند کرلینا۔ د۔ فعل لازم :۔ (۱) خاموش ہوجانا۔ زبان بند کرلینا چُپ سادھنا (۲) مُنّہ ڈھانک لینا۔ مُنّہ پر کپڑا رکھ لینا۔ مُنّہ پر ہاتھ رکھ لینا

مُنّہ بند کرنا۔ ا۔ فعل متعدّی :۔ (۱) بولنے سے روکنا۔ زبان بند کرنا۔ خاموش کرنا ؎

مرا لہجہ غزل خوانی کا کردے بند مُنّہ اُنکا سُنیں گر عندلیبانِ چمن یہ زیر و بم میرا (فغاں)

(۲) رشوت دیکر اپنے خلاف کہنے سے باز رکھنا (۳) جادُو کے زور سے زبان بند کرنا۔ منتر کے زور سے اپنے خلاف نہ کہنے دینا۔ مُنّہ کیل دینا ؎

ولا ہر چند ساحر مُنّہ کو اکثر بند کرتے ہیں مرا رونا بھلا دیکھوں تو کیونکر بند کرتے ہیں (ناسخ)

مُنّہ بند کلی۔ ا۔ اسم مؤنّث :۔ (۱) غنچہ۔ غنچۂ ناشگفتہ۔ شگوفہ۔ بِن کھلا پھول۔ (۲) باکرہ۔ دوشیزہ۔ کنیّا + انچھیڑ +

مُنّہ بند ہونا۔ د۔ فعل لازم :۔ (۱) مُنّہ کُھلنے کا نقیض۔ دہن کا بستہ ہونا (۲) چُپ ہونا۔ خاموش ہونا + بولنے سے عاجز ہونا۔ بات نہ کرسکنا ؎

اُن ہونٹوں سے قند کا ہے مُنّہ بند باتوں سے ہوئی نبات پھیکی (عسکری)

تیر سے نالے نکلتے ہیں پیاپے ہجر میں مُنّہ مرا ہوتا نہیں مثلِ لبِ سُوفار بند (ناسخ)

(۳) کسی کی بدی یا چغلی سے رُکنا + کسی کے برخلاف کہنے سے رُکنا۔ مُنّہ کِلنا (۴) زخم بھرنا۔ زخم کا اندمال پذیر ہونا۔ زخم مُندمل ہونا +

مُنّہ بندھے۔ ہ۔ اسم مذکّر :۔ (ہندو) سیوڑے۔ بھابڑوں کے گرو۔ جین مت کے درویش جو جیو رکھشا کے خیال سے اپنے مُنّہ کے آگے کپڑا باندھے رہتے ہیں تاکہ کوئی جانور اُنکے مُنّہ کی بھاپ سے مر نہ جائے +

مُنّہ بنوا رکھو۔ مُنّہ بنوالو۔ مُنّہ بنواؤ۔ ہ۔ (محاورہ بطورِ طنز) مُنّہ دھو رکھو اِس بات کے قابل تو ہوجاؤ۔ مُنّہ درست کر رکھّو۔ یعنی امّید نہ رکھو۔ اِس خیالِ خام سے باز آؤ ؎

کیوں کہا کرتا ہے ہر بات میں مُنّہ بنواؤ کیا نہیں دیکھنے قابل ترے بیمار کا مُنّہ (مرزا صابر)

مرے سوال پہ کہتے ہو مُنّہ کو بنواؤ نہیں خدا کا پسند تکو مُنّہ بنایا ہوا + (سعید)

مُنّہ بنوانا۔ ہ۔ فعل متعدّی :۔ مُنّہ کو درست کرانا۔ کسی امر کی قابلیت اور لیاقت پیدا کرنا۔ اپنے مُنّہ کو کسی بات یا کسی چیز کے قابل دُرست کرانا۔ کسی کام کے لائق ہونا ؎

پہلے اے غنچۂ گُل مُنّہ تو ذرا بنوا لے کیجیو پھر دہنِ یار سے نسبت پیدا (تسلیم)

مُنّہ پہ مُنّہ رکھا تو بولے کیا خُوب پہلے مُنّہ اپنا تو بنوائیے آپ + + (رند)

تقاضا سُنکے کہتے ہیں یہ صورت ہے بُلانے کی کوئی مُنّہ پہلے بنوا لے بُلائے پھر ہمیں گھر میں (راقم)

تری صُورت سے ہنسنا تھا نہ لازم گلوں نے مُنّہ کو بنوایا تو ہوتا + + (آتش)

کہا جو میں نے خفا ہُوں کسی سے منوانا تو بولے پہلے ذرا اپنے مُنّہ کو بنوانا + (اکبر)

(طنزاً) ایسے محل پر بولتے ہیں جہاں کوئی شخص اپنی بساط اور لیاقت سے بڑھ کر کسی امر کا ارادہ کرتا ہے ایسے مُحاوروں کا مفہُوم یہ ہوتا ہے کہ اِس کام سے ہاتھ دھو بیٹھو۔ مُنّہ دھو رکھو یعنی اُمّید نہ رکھو)

مُنّہ بولا۔ ہ۔ صفت :۔ مُنّہ سے کہا ہوا۔ زبان سے بنایا ہوا۔ حقیقی کے خلاف + پگڑی بدل۔ ٹوپی بدل + جیسے مُنّہ بولا بھائی۔ مُنّہ بولا باپ۔ مُنّہ بولا دوست +

مُنّہ بولا بھائی۔ ہ۔ اسم مذکّر :۔ وہ شخص جسے اپنی زبان سے بھائی کہہ لیا ہو

برادرخواندہ۔ پگڑی بدل بھائی۔ دینی بھائی۔ بنایا ہوا بھائی +

مُنہ بولتی۔ ہ۔ صفت:۔ گویا۔ ناطق۔ بولتی ہوئی۔ باتیں کرتی ہوئی۔ وہ تصویر جسکے دیکھنے سے یہ معلوم ہو کہ بس اب مُنہ سے بولی۔ حُسنِ تصویر کا مُبالغہ ہے ؎

پہنے ہوئے آیا ہے وہ جوڑا جو سُنہرا گویا کہ ہے مُنہ بولتی تصویر طلا کی (جُرأت)

نقشِ طلسم ہے بُتِ عیار کی شبیہ مُنہ بولتی خدا نے یہ تیار کی شبیہ (〃)

مُنہ بولتی تصویر یا مُورت۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ (۱) نہایت عُمدہ تصویر یا مُورت جسکے دیکھنے سے یہ معلوم ہو کہ گویا اب بول اُٹھیگی (۲) بشر۔ انسان آدمی +

مُنہ بولی۔ ہ۔ صفت:۔ زبان سے کہی ہوئی۔ مُنہ سے کہی ہوئی۔ حقیقی کے خلاف مُنہ سے بنائی ہوئی۔ مجازًا مُنہ بولی بہن۔ بنائی ہوئی بہن یا سہیلی ؎

دیکھ کے دست و پائے نگاریں چُپکے سے رہ جائے نہ کیوں
مُنہ بولی ہے یار و گویا مہندی اُس کی رچائی ہوئی } میر

مُنہ بولی بہن۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ خواہرِ خواندہ۔ وہ عورت جسے اپنی زبان سے بہن کہہ لیا ہو ؎

پوشیدہ گھر اُسکے لائی اُسکو مُنہ بولی بہن بنائی اُسکو (دیا شنکر نسیم)

(اہلِ دہلی بہن بنائی نہیں بولتے بہن بنایا بولتے ہیں) +

مُنہ بھر آنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ مُنہ میں پانی یا رطُوبت کا چلا آنا۔ مُنہ کا رطُوبت یا غثیان کے سبب پانی سے بھر جانا +

مُنہ بھر آنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ مُنہ میں پانی یا رطُوبت کا اکٹھا ہو جانا۔ متلی یا غثیان ہونا۔ جی کا مالش کرنا +

مُنہ بھرائی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (عو) دہاں بندی۔ بُرائی یا بدی یا عیب سے مُنہ سی دینے والی چیز۔ مُنہ ٹوپا۔ رشوت۔ گھُونس گھُونس پیچّر۔ مُنہ کیلی۔ وہ چیز جو مُخالف کا مُنہ کیل دے ؎

مُنہ بھرائی جب نہیں پاتی ہے اُڑ وا بیگنی قُرقی تب مجھ پہ جھلاتی ہے اُڑ وا بیگنی (رنگین)

جام مے قاضی نے بھر بھر کر دیئے کام آئی مُنہ بھرائی دیکھیئے + + (عاشق)

زبان کیلنے کا نقش مُنہ بھرائی ہے دہانِ غنچہ کو رکھتا ہے مُشتِ زر خاموش (آتش)

مُنہ بھرائی دیویں کس کس کو بتا غنچہ دہن ہائے چوکیدار کو گانٹھیں کہ ہم دربان کو (ظفر)

مُنہ بھرائی دینا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (عو) رشوت دینا۔ گھُونس دینا۔ لُقمہ دینا +

مُنہ بھر دینا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) مُنہ کا پُر کر دینا۔ (۲) رشوت دیکر چُپ کر دینا۔ رشوت دیدینا۔ رشوت سے مُنہ کیل دینا +

مُنہ بھر کے۔ ہ۔ تابع فعل:۔ (عو) (۱) لبالب۔ لبریز (۲) حسبِ دلخواہ۔ خاطرخواہ۔ بخُوبی۔ من مانتا جیسے مُنہ بھر کے مانگ لو۔ (۳) بھر پُور۔ سنپُورن۔ تمام و کمال (۴) نہایت۔ ازحد۔ ات گت +

مُنہ بھر کے کوسنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (عو) خاطرخواہ بددُعا دینا۔ دُعائے بد میں کسر نہ رکھنا۔ بیدردی سے کوسنا۔ جیسے عین برس کے برس دن میرے بچے کو کیسا مُنہ بھر کے کوس لیا +

مُنہ بھر کے گالی دینا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ سخت اور مُغلظ گالی دینا۔ فحش بکنا۔ سخت دُشنام زبان پر لانا۔ قابلِ شرم دُشنام دینا +

مُنہ بھرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) مُنہ پُر کرنا + مُنہ میں لُقمہ دینا + مُنہ میں ٹھونسنا (فقرہ) ایک کا مُنہ گھی کھانڈ سے بھرا جاتا ہے۔ دس کا خاک سے بھی نہیں بھرا جاتا (۲) رشوت دینا۔ رشوت دیکر چُپ کرنا۔ رشوت سے مُنہ کیلنا۔ احسان سے مُنہ بند کرنا ؎

ہے ارادہ اُنکے گھر چلنے کا شب چوری سے گر تو سُنا معرُوف مُنہ درباں کا اُنکے بھر رکھو (معرُوف)

بھر اکرینے رہے جبتک ہم آہیں نہ جبتک اُنکے درباں کا بھرا مُنہ (〃)

دیکھئے کیونکہ نہ دیں روزنِ در سے ہمکو تیرے دربان کا مُنہ آئینہ رُو بھرتے ہیں (مُنیر)

(۳) مُنہ بند کرنا۔ مُنہ کیلنا۔ اپنے خلاف کہنے سے باز رکھنا۔ چُپ کرنا ؎

کر ئیے سلکِ دُرِ اشک کا مذکُور کہ ہم کیسے غمازوں کے مُنہ دیکھیو تو بھرتے ہیں (مومن)

مُنہ پانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (عو) توجہ پانا۔ رُخ پانا۔ التفات پانا + راضی پانا۔ رضامند پانا۔ خوش پانا ؎

ہائے کیا گستاخ غیروں نے کیا کیوں نہ بوسہ لیں کہ مُنہ پانے لگے (جُرأت)

مُنہ تمہارا ابھی اگر پائے گا تو یہ مُنہ اپنا بھی دکھلائے گا (درد)

کیوں خفا ہوتی ہے تو مُنہ جو ترا پاتی ہُوں تو محل سے میں دُوگانا ترے پاس آتی ہُوں (رنگین)

مُنہ پر۔ ہ۔ تابع فعل:۔ (۱) سامنے۔ رُوبرُو۔ بررُو۔ بالمُقابل۔ بالمواجہ۔ جیسے مُنہ پر تُمہاری بیٹھ پیچھے غیبانی ؎

کیوں طفلِ اشک تجکو آنکھوں میں میں نے پالا اِسپر کبھی میرے مُنہ پر یُوں گرم ہو کے آیا (میر سوز)

(۲) لب پر۔ ہونٹوں پر (۳) چہرے کے اُوپر۔ چہرے پر۔ جیسے مُنہ پر خاک ملنا

مُنہ پر آنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) زبان پر آنا جیسے مُنہ پر آئی بات نہ رہندی ہے (کافی بُہلا شاہ) (۲) ظاہر ہونا۔ نمُودار ہونا۔ پیش آنا۔ آگے آنا ؎

خط نمُودار ہوا وصل کی راتیں آئیں جسکا اندیشہ تھا مُنہ پر وہی باتیں آئیں (امیر)

مُنہ پر آئی بات۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ وہ بات جو دل سے نکلکر ہونٹوں تک پہنچگئی ہو۔ زبان پر آئی ہوئی بات ؎

ہوتی ہے گرچہ کہنے سے یار و پرائی بات پر ہے سے تو تھمی نہ کبھو مُنہ پر آئی بات (میر)

مُنہ پر بات لانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ کسی بات کا ظاہر کرنا۔ بھید کھولنا۔

مُنہ

رازفاش کرنا۔ بات بیان کرنا۔ بات کا اظہار کرنا (سید علی ضامن شوق) ؎
مینے کیا ہے اپنی پریشانیوں کا ذکر ایسا نہو کہ مُنہ پہ کوئی بات لائے زُلف (شوق)

مُنہ پر برسنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ چہرے سے ظاہر و آشکارا ہونا۔ چہرے سے عیاں ہونا۔ صُورت سے پایا جانا ؎
منت و عجز سے وہ مَن تو گئے ہیں لیکن خفگی مُنہ پہ برستی ہے ابھی تھوڑی سی (معروف)

مُنہ پر بسنت پھُولنا یا کھِلنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ مُنہ پر زردی چھانا۔ چہرہ زرد پڑجانا۔ زرد رُوئی ہوجانا۔ مُنہ پیلا پڑجانا۔ خوف چھا جانا۔ رنگ فق ہوجانا +
عشق کے آتے ہی مُنہ پر مرے پھُولی ہے بسنت ہوگیا زرد یہ شاگرد جب اُستاد آیا (داغ)

مُنہ پر پانی پھر جانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ مُنہ پر رونق آجانا۔ مُنہ پر تازگی آجانا۔ مُنہ پر نُور آجانا۔ چہرہ بھر جانا۔ بیماری کی علامت کا ظاہر ہوجانا + تندرستی اور صحت کی علامت کا ظاہر ہونا +

مُنہ پر پھینکدینا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ دیکھو (مُنہ پر مارنا) +

مُنہ پر پھینک مارنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ خفگی سے کسی چیز کو واپس کردینا۔ پھیر دینا۔ واپس کردینا۔ سر مارنا۔ مُنہ پر مارنا + ؎
اُسنے جو پُوچھا کیا ہے حُکم تو بس مُنہ پہ قاصد کے پھینک مارا خط (عاشق)

مُنہ پہ تھُوک دینا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) تُف بر رُو انداختن و تُف بر رُو افگندن کا ترجمہ۔ چہرے پر تھُوک مارنا۔ (۲) نہایت ذلیل اور شرمندہ کرنا۔ فضیحت کرنا۔ شرما دینا۔ مُنہ پر عیب صاف کہدینا +

مُنہ پر جانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ کسی کا خیال کرنا۔ کسی کا لحاظ کرنا جیسے میں تُمہارے مُنہ پر جاتا ہُوں ورنہ اِس بات کا ابھی مزا چکھا دیتا +

مُنہ پر چڑھنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) مُقابل آنا۔ مُقابل ہونا۔ سامنے آنا۔ سامنے ہونا۔ سنمکھ ہونا۔ رُوبرُو آنا۔ دو بدو ہونا + مُقابلہ کرنا۔ سامنا کرنا۔ لڑنے کو کھڑا ہو جانا۔ آمادہ بجنگ ہونا + سینہ سپر ہونا ؎
مُنہ پہ چڑھ چڑھ کے یہ صیّاد کے کہتی ہے زُلف سیکھلے ہمسے کوئی طرزِ گرفتارئ دل (مُخلص)

چمن میں باغباں سے صبحدم کہتی تھی یہ بلبل
گلُوں کے مُنہ پہ یُوں چڑھتی ہے دیدہ دیکھ شبنم کا } درد

بے ہنر دشمنئ اہلِ ہنر سے آکر مُنہ پہ چڑھتے تو ہیں پر جی سے اُتر جاتے ہیں (")
خسروں کے مُنہ پہ چڑھنا اور بے سُتوں سے لڑنا کچھ عاشقی نہیں ہے زور آزمائیاں ہیں (یقین)
نقش پا سے ہے خجل حُسن و جمالِ آفتاب یار کے مُنہ پر چڑھے کب ہے مجالِ آفتاب (امانت)
جب لڑی آنکھ تری کوئی مرے دل کے سوا فوجِ مژگاں کے نہ مُنہ پر سرِ میدان چڑھا (ذوق)

مُنہ

مُنہ چڑھنا نہیں شمشیرِ ستم کے آساں بوالہوس بھاگ گئے نہ کیوں عشق کے میدان سے دُور (ظفر)

کہا میں اُس سے کہ تنہا یہاں میں آیا ہوں کرے ہے قتل تو کر اب یہ وقتِ فُرصت ہے
لگا وہ کہنے کہ اللہ رے تر اگُردہ تو میرے مُنہ پہ چڑھا آکے سخت جُرأت ہے } [illegible]

تُمہاری تیغ کے زخموں کے ماسوا کوئی بہادروں کے جو مُنہ پر چڑھے مجال نہیں (آتش)

(۲) مُصاحب بننا۔ یار بننا۔ سر چڑھنا۔ مُقرّب بننا۔ مُنہ لگنا۔ گُستاخ ہونا۔ بے ادب ہونا ؎ (نمبر ۳ دیکھو دسویں سطر دوسرا کالم اِسی صفحہ کا)
ظفر یہ کون کہے مُوئے زُلفِ مشکیں کو کہ مُنہ پہ یار کے اتنے یہ رُوسیہ نہ چڑھیں (ظفر)

مُنہ پر جُوتی سی لگنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ نہایت شرمندگی اور خفت حاصل ہونا ؎
اے غیر ہمسے بولے وہ کس طرح رات کو جُوتی سی ایک مُنہ پہ ترے بیجا لگی + (عارف)

مُنہ پر چڑھنا۔ سو۔ فعل لازم:۔ مُقابلہ کرنا۔ رُوکش ہونا۔ برابری کرنا۔ سامنے آنا۔ (مصرعۂ آتش) ؎ بہادروں کے جو مُنہ پر چڑھے مجال نہیں +

مُنہ پر خاک اُڑنا۔ اِ۔ فعل لازم:۔ چہرے کا بے رونق اور پریشان ہونا چہرے کا بدرُوپ ہوجانا۔ مُنہ کا نُور جاتا رہنا ؎

وہ طور رہے نہ ہمسے لڑکر اُن کے انداز بگڑ گئے ہیں اکثر اُن کے
جو خاک کہ عشق میں اُڑی تھی آخر اُڑنے لگی وہ ہی خاک مُنہ پر اُن کے } رُباعیٔ صابر

مُنہ پر خاک مَلی ہے۔ اِ۔ محاورہ:۔ یعنی مُفلسی کو ظاہر کیا اور دولت کو چھُپایا ہے +

مُنہ پر خوشامد نہ کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ راست باز اور صاف گو ہونا۔ لگی لپٹی نہ کہنا۔ پاسداری نہ کرنا۔ (دیا شنکر نسیم) ؎
تجکو غیبت میں جو کہتا ہُوں وہ آگے تیرے عیب ہے مجھ میں خوشامد نہیں کرتا مُنہ پر (نسیم)

مُنہ پر دانہ نہ رکھنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (ع) بالکُل نہ کھانا۔ ذرا نہ کھانا۔ ایک دانہ تک نہ کھانا۔ اُس کے پاس تک نہ جانا۔ نام کو نہ کھانا +

مُنہ پر رکھدینا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ بالمواجہ کہدینا۔ سامنے کہدینا۔ مُنہ در مُنہ کہہ بیٹھنا۔ برُو کہدینا۔ ظاہر کردینا۔ سامنے کہدینا ؎
داغ کی شامت جو آئی اضطرابِ شوق میں حالِ دل کمبخت نے سب اُنکے مُنہ پر رکھدیا (داغ)

مُنہ پر رکھنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) بالمواجہ کہنا۔ سامنے کہنا۔ رُو برُو کہنا۔ مُنہ در مُنہ کہنا۔ ذکر کرنا جیسے بیمار کے مُنہ پر کوئی ایسی بات رکھتا ہے اُسنے کہا کہ بیوی! بہن جب میرے ہاں شادی میں آئیں تھیں تو مینے یہ بات اُنکے مُنہ پر رکھی تھی (سگھڑ سہیلی) ؎
بلا سے نامہ کو ثابت اگر نہیں رکھتے وہ تیرے مُنہ پہ تو کچھ نامہ بر نہیں رکھتے (داغ)

مُنہ

خدمت رکھو کر اُس میں بہت ہیں قباحتیں رکھیں تمہارے مُنہ پہ تو تُمکو بُرا لگے (میر)

(۲) جِھکنا۔ زبان پر رکھنا (۳) اپنا احسان ظاہر کرنا۔ اُگلنا + ظاہر کرنا +

مُنہ پر زردی پھر جانا۔ ل۔ فعل لازم :۔ (۱) زردی چھا جانا۔ مُنہ زرد ہو جانا۔ مُنہ سفید پڑ جانا۔ مُنہ فق ہو جانا ؎

بھنوں کے مُنہ پہ بزمِ گلرخاں میں پھر گئی زردی
گلے میں اب جو اُس کافر کے جوڑا زعفرانی ہے } جُرأت

(۲) علامتِ مرگ کا ظاہر ہو جانا۔ مُردنی چھا جانا +

مُنہ پر زردی کھنڈ جانا۔ ل۔ فعل لازم :۔ (عو) چہرہ زرد ہو جانا۔ خُون کا دَوران بند ہو کر مُنہ زرد پڑ جانا۔ مُردنی چھا جانا۔ مُنہ پر مُردنی پھر جانا۔ علامتِ مرگ کا ظاہر ہو جانا +

مُنہ پر شفق پھولنا۔ ل۔ فعل لازم :۔ خوشی سے مُنہ پر سُرخی آنا۔ خوشی کے مارے مُنہ سُرخ ہو جانا ؎

کسی نے شام کے آنے کو کیا کہا عشرت کہ پھولی آپ کے مُنہ پر شفق ابھی سے ہے (عشرت)

تاثیر نہ کی عشق نے اپنے مُطلق چھیڑے ہے زیادہ شوخ ہنگامِ قلق
گلگُونہ لار رنگِ خُونناب کو دیکھ کہتے ہیں وہ کیا ہی مُنہ پہ پھولی ہے شفق } رباعیِ مومن

مُنہ پر فاختہ اُڑ جانا۔ ل۔ فعل لازم :۔ (عوام) مُنہ کا رنگ مُتغیر ہو جانا۔ چہرے کا رنگ بدل جانا۔ مُنہ فق ہو جانا۔ مُنہ پر ہوائیاں اُڑنے لگنا +

مُنہ پر قفل لگ جانا۔ ل۔ فعل لازم :۔ مُنہ بند ہو جانا۔ سکوت ہو جانا۔ خاموشی چھا جانا + مُنہ سِل جانا۔ مُنہ کِل جانا۔ مُہرِ خاموشی لگ جانا +

مُنہ پر کچھ پیٹھ پیچھے کچھ یا مُنہ پر اَور پیٹھ پیچھے اَور۔ ہ۔ مُحاورہ :۔ ظاہر میں کچھ باطن میں کچھ۔ بظاہر دوست اور باطن میں دُشمن ؎

مُنہ پر تو اَور ہیں اور پیٹھ پیچھے اَور ہیں مُشتاقِ دید ہووے کون آئینہ رُخاں کا (نصیر)

مُنہ پر کچھ نہ رکھنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ (عو) کچھ نہ کھانا۔ زبان پر نہ لانا ؎

مُنہ پہ کچھ رکھتی نہیں اپنے وہ پن بھتیّن کھولتی جب ہے مری پیاری دُلاری روزہ + (رنگین)

مُنہ پر کہہ بیٹھنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ سامنے کہہ دینا۔ بالمواجہ کہہ دینا۔ رُوبرُو کہہ دینا۔ برُو سُنا دینا۔ مُنہ در مُنہ کہہ دینا۔ سنمکھ کہہ دینا ؎

گو دل میں خفا ہے تو پر اِس بات کو نادان کہہ بیٹھیو مت عاشقِ دلگیر کے مُنہ پر (تسلی)

مُنہ پر کہہ دینا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ برُو کہہ دینا۔ صاف کہہ دینا۔ بالمواجہ بیان کر دینا۔ سامنے کہہ دینا۔ رُوبرُو کہہ دینا ؎

رُوئے روشن سُرخ رُو ہے زُلف پیچاں دُھواں مُنہ پہ کہدوں فرق جو ہے کافر و ہندو میں کیا (وزیر)

مُنہ

مُنہ پر کہنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ رُوبرُو کہنا۔ بالمواجہ کہنا۔ سامنے بیان کرنا۔ مُنہ در مُنہ کہنا۔ سنمکھ کہنا ؎

ہزار آئینہ ساز آئینہ سازی اپنے دکھلائے میں مُنہ پر صاف کہتا ہوں سکندر ہو نہیں سکتا (نصیر)

ہے غیر کی خواہش جو ترے دل میں تو ہو یار یہ بات نہ کہہ عاشقِ دلگیر کے مُنہ پر (مُصحفی)

گی جو تُم بوسہ پہ بگڑے تھے کہ کسو وقت کہاں لیکے مُنہ اپنا سا رہ جاتے جو کہتا مُنہ پر
ہم سے یُوں کڑوی رہیں وسے یہ میٹھی باتیں جھوٹ کیا زہر ہے سچ بات کا کہنا مُنہ پر }

مُنہ پر کہنا خوشامد ہے۔ ل۔ کہاوت :۔ یعنی آپکا ظاہر و باطن ہمہ صفت موصُوف ہے بیان کی حاجت نہیں۔ ہماری تعریف داخلِ خوشامد نہ سمجھو مُنہ پر کہتے ہیں ؎

مُنہ پہ تو کہنا خوشامد ہے بلا زلعلِ گُہر پائی رنگت اور چمک تیرے لب و دنداں میں (جرأت)

مُنہ پر کی ساری باتیں ہیں۔ ہ۔ محاورہ :۔ یعنی رُوبرُو مہر و محبت ہے اور پیٹھ پیچھے عداوت و نفرت ہے۔ (حاضر و غائب یکساں نہ ہونے والے کے حق میں بولتے ہیں) ؎

اپنی بھی نظر میں سب یہ گھاتیں ہینگی ہاں تُم ہو رقیب اور راتیں ہینگی
کہتے ہو جو تُمکو میں بہت چاہوں ہُوں مُنہ پر کی میاں یہ ساری باتیں ہینگی } رباعیِ نصیر

مُنہ پر گرم ہونا۔ ل۔ فعل لازم :۔ کسی اپنے سے بڑے یا بزرگ کے خفگی کے ساتھ سامنے ہونا۔ شوخ چشمی سے مُقابلہ کرنا۔ بڑے کے مُقابل ہو جانا۔ کسی بُزرگ کے رُوبرُو تیز ہونا۔ بُزرگ کو دھمکانا ؎

کیوں طفلِ اشک تجکو آنکھوں میں ہینے پالا اسپر بھی میرے مُنہ پر تو گرم ہو کے آیا (میر سوز)

مُنہ پر لانا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ زبان پر رکھنا۔ زبان سے کہنا۔ بیان کرنا۔ ظاہر کرنا + اوچھا پن ظاہر کرنا + احسان جتانا +

مُنہ پہ مارنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ کسی بُری چیز کو واپس کرنا۔ ہٹانا۔ لوٹانا +

مُنہ پر مُردنی پھر جانا یا پھرنا۔ ل۔ فعل لازم :۔ چہرے پر آثارِ مرگ کا نمایاں ہونا۔ چہرے پر زردی چھا جانا۔ چہرے کی رونق کا اخیر وقت میں جاتا رہنا رحلت کا وقت قریب پہنچنا۔ مُنہ زرد و بے رونق ہو جانا ؎

مُردنی پھر گئی مُنہ پر مرے جنکی خاطر رنگ رُو کیا وہ پڑے پھرتے ہیں جمکا ہوئے (جرأت)

پھر گئی مُنہ پر ترے بیمار کے کیا مُردنی رنگ رُو تغیر کچھ اب اُسکے غمخواروں کا ہے (؍)

یہ جب یقیں ہوا اُسے مُجھپہ کوئی مرتا ہے تو میرے مُنہ پہ نہ کیوں مُردنی بھلا پھر جائے (؍)

مُنہ پر مُردنی چھانا۔ ل۔ فعل متعدی :۔ (دیکھو مُنہ پر مُردنی پھر جانا) ؎

زندہ تو فراق میں ہُوں لیکن چھائی ہوئی مُنہ پہ مُردنی ہے (اسیر)

بزم میں سے اب تو چل لے رشکِ صُبح شمع کے مُنہ پر پھری ہے مُردنی (میر)

مُنّہ

مُنّہ پر مُنّہ رکھنا - ہ فعل متعدّی :- رُخسارہ پر رُخسارہ رکھنا - گال پر گال رکھنا + [1]

مُنّہ پر مہتاب چُھٹنا - ا - فعل لازم :- مُنّہ فق ہونا - مُنّہ پر ہوائی چُھٹنا - مُنّہ زرد یا سفید پڑنا - خوف یا شرم سے مُنّہ کا رنگ پھیکا پڑ جانا ؎

ذکرِ جفائے حُسن بڑھا یا وصال میں مہتاب اُنکے مُنّہ پہ چُھٹی انفعال میں (صابر)

مُنّہ پر مُہر کر دینا یا کرنا - ا - فعل متعدّی :- مُنّہ سی دینا - مُنّہ بند کر دینا - مُنّہ کو قُفل لگا دینا - بولنے سے روک دینا - بولنے کی ممانعت کر دینا - چُپ رہنے کا حکم دینا - خاموش کرنا - ساکت کرنا ؎

اِس غزل نے اک پری پیکر کی انگوٹھی اُتار کی دہانِ سعدیِ شیراز و خاقانی پہ مُہر (انشا)

مُنّہ پر مُہر لگا دینا - ا - فعل متعدّی :- مُنّہ پر قفل لگا دینا - مُنّہ سی دینا - بولنے سے روک دینا - سکُوت و خاموشی کا حکم لگا دینا - بات کرنے نہ دینا - بولنے کا حکم نہ دینا ؎

آکے آوازا اپنے جب در پر سُنا جاتے ہو تم مُنّہ پہ میرے مُہرِ خاموشی لگا جاتے ہو تم (جرأت)

میں جو بیٹھا ہُوں سُنکے بس خاموش اُسنے جانے کی کیا سُنا دی ہے
بوسۂ خال لب نے جس بُت کے مُہر مُنّہ پر مرے لگا دی ہے } قطعۂ نکہت

مُنّہ پر مُہر لگنا یا ہونا - ا - فعل لازم :- مُنّہ پر قفل لگنا - مُنّہ سیا جانا - سکُوت ہونا - خاموشی کا حکم ہونا

بیٹھے بھرے ہوئے ہیں خُم مے کی طرح ہم پر کیا کریں کہ مُہر ہے مُنّہ پہ لگی ہوئی (ذوق)

مے کشی کیا ہو کہ عکسِ طوق قُمری ساقیا ہے دہانِ شیشۂ سروِ گلستاں پر یہ مُہر + (نصیر)

مُنّہ پر ناک نہ ہونا - ہ - فعل لازم :- لاج نہ ہونا - شرم نہ ہونا - حیا نہ ہونا - غیرت نہ ہونا - ننگ و ناموس کا پاس نہونا - نرلج ہونا - بے غیرت ہونا - بے حیثیت ہونا - بے شرم ہونا - جیسے مُنّہ پر ناک نہوتی تو عورت گُوہ کھاتی ؎

آگے اُس گُل کے دعوئ خوشبُو باغباں گُل کے مُنّہ پہ ناک نہیں (ناسخ)

مُنّہ پر نُور نہونا - ا - فعل لازم :- چہرے پر رونق نہونا - چہرے کا بے رُونق ہونا - چہرے کی شادابی اور تازگی کا جاتا رہنا ؎

بزم میں جو ترا ظہُور نہیں شمعِ روشن کے مُنّہ پہ نُور نہیں (میر)

مُنّہ پر نہ رکھنا - ہ - فعل متعدّی :- (۱) زبان پر نہ رکھنا - ذرا نہ چکھنا + ذائقہ معلُوم نہ کرنا - کسی چیز کو بدمزہ ہونے یا طبیعت کے ناساز ہونے کے سبب کھانے کے واسطے مُنّہ تک نہ لیجانا ؎

تلخکامی کا رہا بعدِ فنا بھی یہ اثر اُستخواں کو مرے مُنّہ پہ نہ ہُما نے رکھا (ذوق)

(۲) سامنے نہ کہنا - برُو نہ کہنا - رُوبرُو نہ کہنا +

مُنّہ پر نہ کہنا - ہ - فعل لازم :- رُوبرُو نہ کہنا - سامنے نہ کہنا - مُنّہ بیان نہ کرنا - بالمواجہ عرض نہ کرنا [2]

مُنّہ

غیر کا حال چھپائے سے کوئی چھپتا ہے گو کسی وجہ سے میں آپ کے مُنّہ پر نہ کہوں (داغ)

مُنّہ پر ہاتھ پھروانا - ہ - فعل متعدّی :- (بازاری) گالوں یا رُخساروں کا مساس کرانا - چوما چاٹی کرانا +

مُنّہ پر ہاتھ پھیرنا - ہ - فعل متعدّی :- (۱) بدلہ لینے اور موقع پر سمجھ لینے کا اشارہ کرنا - جتانا اور آگاہ کرنا کہ انشاء اللہ سمجھُونگا ؎

مُنّہ پہ پھیر ہاتھ اپنا دلا محفل میں کس سے کہتا ہے وہ ہر بار بھلا یاد رہے (جرأت)

وُہیں ہاتھ کو پھیر اپنے وہ مُنّہ پر بولا سمجھُونگا بھلا تجھسے میں انشاء اللہ (انشا)

(۲) معشُوق کے گالوں پر محبت یا عشق کے باعث ہاتھ لگانا +

مُنّہ پر ہاتھ رکھنا - ہ - فعل متعدّی :- بولنے سے روکنا - بات نہ کرنے دینا - مُنّہ بند کرنا - دُوسرے کا ہاتھ سے مُنّہ دبانا تاکہ کوئی بات زبان سے نہ نکلے ؎

اللہ اللہ بدگمانی شکوہ ہائے غیر کی حالِ دل کہنے نہ پایا ہاتھ مُنّہ پر رکھ دیا (ظہیر)

مُنّہ پر ہوائی یا ہوائیاں اُڑنا یا چُھوٹنا - ا - فعل لازم :- مُنّہ فق ہونا - دہشت صدمے یا خوف یا نقاہت کے باعث چہرے کے رنگ کا مُتغیّر ہوجانا - مُنّہ سفید پڑجانا - مُنّہ زرد ہوجانا + سٹّی بھُولنا - چوکڑی بھُولنا - حواس باختہ ہونا - گھبراجانا - ہُچکے رہجانا - بھوچکّا ہوجانا - پریشانی برسنے لگنا -

مصرعۂ محنت ؎ کیوں دردِ دل سے اُڑتی ہیں مُنّہ پر ہوائیاں ؎

گو اُس رُخِ مہتابی سے واں چاندنی چھٹکی یاں رنگِ شکستہ سے چُھٹی مُنّہ پہ ہوائی (میر)

بُلبُل کے مُنّہ پہ اُڑنے لگی ہیں ہوائیاں صیّاد کو بتا کہیں او باغباں ہوا (دیاشنکر نسیم)

فلک کے مُنّہ پہ لگیں شب ہوائیاں اُڑنے مرا جو نامہ پہ تیرِ شہاب سا چمکا + + (ظفر)

تھی جو نالے کی سرِ چرخ رسائی شب کو مُنّہ پہ مہتاب کے چُھٹتی تھی ہوائی شب کو (نکہت)

مُنّہ پر ہوائی یا ہوائیاں پھر جانا - ا - فعل لازم :- کسی صدمے خواہ نقاہت یا خوف کے باعث چہرے کے رنگ کا مُتغیّر ہوجانا ؎

خورشید رُو نے جس گھڑی آنکھیں دکھلائیاں مہتاب کے بھی پھر گئیں مُنّہ پر ہوائیاں (ہدایت)

مُنّہ پر ہوائی یا ہوائیاں چُھوٹنا - ا - فعل لازم :- (دیکھو مُنّہ پر ہوائی یا ہوائیاں پھر جانا) ؎

سامنے سے تیرے ہے رنگِ مُدّعی اُڑتا ماہتاب کے مُنّہ پہ بھی چُھوٹتی ہوائی ہے (آتش)

مہ کے مُنّہ پر ہوائیاں چُھوٹیں چاندنی میں اگر وہ آ بیٹھے (رند)

آہِ سوزاں دلِ پُر داغ سے کھینچوں میں اگر اِک ہوائی ابھی مہتاب کے مُنّہ پر چُھوٹے (بحر)

غم نے کی دل سے کج ادائی سی مُنّہ پہ چُھٹنے لگی ہوائی سی + + (شوق)

تھا ہمکنار مجھسے جو شیریں وہ ماہرو چُھوٹی عدُو کے مُنّہ پہ ہوائی تمام رات (شیریں)

[1] دہن پر دہن رکھنا - دہن سے دہن ملانا ؎ مُنّہ پہ مُنّہ رکھا تو بولے کیا خوب + پہلے مُنّہ اپنا تو بنوا لیجئے آپ (مُصحفی)

مُنہ پڑنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ (۱) حوصلہ پڑنا ۔ جُرأت ہونا ۔ ہیاؤ پڑنا ۔ جیسے اُنکے سامنے مُنہ نہیں پڑتا کہ کچھ جواب دیں ؎

اُن کے آگے بہت بنایا مُنہ کہنے کو کچھ پڑا نہ میرا مُنہ + + (کیفی)

وہ جو ہر بات میں مُنہ توڑ کے دیتا ہے جواب اُسکے آگے نہیں پڑتا مرے غمخوار کا مُنہ (مرزا صابر)

(۲) زبان زدِ خلائق ہونا ۔ چرچا ہونا ۔ افواہ ہونا جیسے مُنہ پڑی بات چھپائے نہیں چھپتی (۴) مُنہ میں جانا ۔ کھایا جانا ۔ کھانے میں آنا ۔ جیسے ہری کھیتی گیا بھن گائے ۔ مُنہ پڑے جب جانی جائے (۵) کھانے کے کام میں آنا ۔ کھانے کے صَرف میں آنا ۔ جیسے اناج کے پھینکنے سے تو اچھا ہے جو کسی غریب کے مُنہ پڑ جائے (۶) مشہور ہونا ۔ الم نشرح ہونا +

مُنہ پڑی ۔ ہ ۔ صفت :۔ زبان زدِ خلائق ۔ مشہور خاص و عام ؎

حدیثِ شکوہ میاں مُنہ پڑی خرابی ہے کہاں تلک کوئی اپنی زباں کو بند کرے (مُصحفی)

مُنہ پسار کر دوڑنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ کسی چیز کے کھانے یا لینے کی خواہش میں مُنہ کھول کے دوڑنا ۔ مُنہ پھاڑ کر دوڑنا ؎

کُھلے نہیں لبِ سُوفار میری جانب کو لہُو کے پیاسے وہ دوڑے ہیں مُنہ پسار کے تیر (ظفر)

مُنہ پسار کر رہ جانا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ ہکّا بکّا رہ جانا ۔ حیران رہ جانا ۔ مُنہ پھاڑ کر رہ جانا ۔ مُنہ کھول کر رہ جانا ۔ مُتحیر ہو جانا ۔ کسی چیز کی آرزُو میں تکتے رہ جانا +

مُنہ پسارنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ کسی چیز کے کھانے یا لینے کو مُنہ پھیلانا ۔ طمع کا مُنہ کھولنا ۔ مُنہ پھاڑنا ۔ لالچ کرنا ۔ رال ٹپکانا ۔ لوبھ کرنا حرص کرنا ۔ خواہش کرنا ؎

اے صدف کیوں مُنہ پسارے ہے کہ اُس رزّاق کو
ہے جہاں پہنچانا آب و دانہ وہاں پہنچے ہی گا } ظفر

شیریں لبوں کے اُوپر رال اپنی ہے ٹپکتی بوسہ کا نام سُنکر ہم مُنہ پسارتے ہیں (آتش)

مُنہ پکڑنا ۔ ہ ۔ فعل متعدّی :۔ مُنہ بند کرنا ۔ بولنے سے روکنا ۔ بولنے نہ دینا جیسے مارنے کے ہاتھ پکڑے جاتے ہیں کہتے کا مُنہ نہیں پکڑا جاتا +

مُنہ پھاڑنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ (۱) مُنہ کھولنا ۔ زبان پر بات لانا ۔ بولنا ؎

ظفر اندیشۂ اُلفت پر نہ تھا مُنہ پھاڑنا اچھا حیا کا پردہ کیوں مُنہ پر سے ناداں کھینچ کر پھاڑا (ظفر)

(۲) مُنہ بانا ۔ مُنہ پسارنا ۔ دانت نکوسنا ۔ مُنہ پھیلانا ۔ کھسیانی ہنسی ہنسنا ۔ اپنی بیوقُوفی پر ہنسنا ۔ (۳) زباں درازی کرنا ۔ زبان ہلانا +

مُنہ پھٹ ۔ ہ ۔ صفت :۔ (۱) مُنہ چُھٹ ۔ مُنہ زور ۔ بد لگام ۔ مُنہ کا پھوڑا ۔ زباں دراز ۔ بیہُودہ گُفتار ۔ دریدہ دہن ۔ بد لحاظ ۔ دہاں دریدہ فریق اللسان وہ شخص جو بیباکانہ گفتگو کرے اور جو کچھ مُنہ میں آئے بلا حفظِ مراتب کہدے نہایت بد تہذیب ۔ بد زبان ؎

لیکے رہ جائیگی اپنا سا دمِ گُفتار مُنہ گل ہے مُنہ پھٹ مت لگا اے عندلیب اُس مُنہ (نکہت)

لطیفہ بن کہے جو چین لے سو کیا امکاں کبھی دبے نہ وہ شہزادیوں سے ہے مُنہ پھٹ (انشا)

تُو تُو میں میں کرو نہ اُس سے شیخ رندِ میخوار ہے بہت مُنہ پھٹ (مجرُوح)

(۲) موقع بے موقع بولنے والا ۔ بڑا بولنے والا +

مُنہ پھٹنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ چونے یا تُرشی کی تیزی سے مُنہ کا شق ہو جانا مُنہ میں چیریں پڑنا +

مُنہ پھرانا ۔ ہ ۔ فعل متعدّی :۔ (پُرانا محاورہ ہے) اعراض کرنا ۔ صُورت سے بیزار ہونا ۔ رُخ نہ دینا ۔ بیرُخی کرنا +

جب آئنہ سے اُسنے مُنہ اپنا پھرایا آئینہ جب سے دیدۂ بے نُور ہو گیا (مُصحفی)

مُنہ پھر جانا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ (۱) مُنہ کا ٹیڑھا یا کج ہو جانا ۔ مُنہ کا خمیدہ ہو جانا ۔ ضربِ تپانچہ یا تھپڑ سے مُنہ کا خم کھا جانا (۲) لقوہ ہو جانا ۔ لقوے کا آزار ہو جانا ۔ (۳) رُخ سامنے نہ رہنا ۔ رُخ پھر جانا ۔ مُنہ کا سامنے نہ ٹھیرنا ۔ مُنہ پلٹ جانا ۔ سامنے ٹھہرنے کی تاب نہ لانا ۔ رُوگرداں ہو جانا ۔ سامنے سے ہٹ جانا ۔ شکست کھا جانا ۔ بھاگ جانا ۔ کچیا جانا ؎

عشق کے میدان میں رُستم کا مُنہ پھر جائیگا تیغِ غم کے سامنے ضیغم کا مُنہ پھر جائیگا
ہوگا وہ افروختہ جبدم تو اُسکے رُوبرُو ہے ظفر کیا نیّرِ اعظم کا مُنہ پھر جائیگا } ظفر

پھرتا ہے سیلِ حوادث سے کوئی مردوں کا مُنہ شیر سیدھا تیرتا ہے وقتِ رفتن آب میں (ذوق)

سخت جانی دیکھنا میری کہ فرطِ شرم سے
پھر گیا سفّاک کا مُنہ بھی دمِ خنجر کے ساتھ } نواب سعید الدین احمد خاں صاحب طالب دہلوی

(۴) اُکتا جانا ۔ سیر ہو جانا ۔ اُگھا جانا ۔ جی بھر جانا ۔ خواہش نہ رہنا ۔ طبیعت کی سیری کے سبب مُنہ نہ چلنا ؎

کھائیگا ہمکو کہاں تک فُرقتِ جاناں کا غم دیکھ لینا کھاتے کھاتے غم کا مُنہ پھر جائیگا (ظفر)

ایسی شیرینی کبھی قندِ مکرّر میں نہیں بوسہ ہائے لب سے مُنہ اے یارِ جانی پھر گیا (برق)

(۵) دھار مُڑ جانا ۔ نوک مُڑ جانا ۔ دمِ تیغ کا خم کھا جانا ؎

سخت جانی تُونے شرمندہ کیا قاتل سے ہائے وقتِ کُشتن پھر گیا مُنہ یار کی تلوار کا (مُنشی)

پھر گئے ہیں معرکوں میں مجھسے تلواروں کے مُنہ سخت جانی نے مری توڑے ہیں خنجر سیکڑوں (آتش)

قتل تو کرتا ہے مُجھکو پر میں ہُوں برگشتہ بخت خوف یہ ہے مُنہ نہ پھر جائے تری تلوار کا (رحیم بخش طرب)

نہیں آساں تڑپتے دیکھ سکنا ہمسے بسمل کا　　یہی باعث ہے جو مُنہ پھر گیا شمشیرِ قاتل کا (غافل)
پھیر نیکے مُنہ نہیں اے شعلہ خو ہم سخت جاں　　بلکہ تیری تیغِ آتش دم کا مُنہ پھر جائیگا (ظفر)

(۶) التفات نہ رہنا۔ توجہ نہ رہنا۔ اور طرف خیال ہو جانا۔ دُوسری طرف دھیان لگ جانا۔ خیال بٹ جانا ۞

حُبِّ دُنیا نے جہاں مارا طمانچہ حرص کا　　حق کی جانب سے وُہیں آدم کا مُنہ پھر جائیگا (ظفر)

(۷) بے رُخ ہو جانا۔ رُخ بدل جانا۔ نظر بدل جانا۔ نظر ٹیڑھی ہو جانا ۞

مُنہ لگیگا جام کسکا اور جسے لگے گا تیرے مُنہ　　تُو اگر پھیریگا مُنہ عالم کا مُنہ پھر جائیگا (ظفر)

(۸) سمت بدل جانا۔ دِشا بدل جانا۔ جانب یا پہلو پلٹ جانا۔ رُخ پھر جانا ۞

دیکھ لینگے لوگ تیرے قبلۂ در کی طرف　　گور میں بھی عاشقِ بیدم کا مُنہ پھر جائیگا (ظفر)

مُنہ پھلا کر بیٹھنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ مُنہ سُجا کر بیٹھنا۔ مُنہ تُھتھا کر بیٹھنا۔ ناراض اور خفا ہو کر بیٹھنا۔ گال پُھلا کر بیٹھنا خفگی کی علامت ظاہر کرنا ۞

بیٹھا ہے مُنہ پُھلائے آتا نہیں سخن میں　　کیا گُھنگنیاں بھری ہیں اُس شوخ کے دہن میں (مصحفی)

مُنہ پُھلانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ مُنہ سُجانا مُنہ تُھتھانا۔ ناراض ہونا۔ خفا ہونا خفگی کی علامت ظاہر کرنا۔ گال پُھلا کر بیٹھنا۔ خفگی کا اظہار کرنا +

مُنہ پھوڑ کر۔ ہ۔ تابع فعل:۔ بے شرم ہو کر۔ بے غیرت بنکر۔ بے حجابانہ۔ بیحیائی سے + آزادانہ۔ بے باکانہ +

مُنہ پھوڑ کر کہنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ بیحیائی یا بے غیرتی سے کہنا۔ بے محابا اور بے تحاشا کہنا۔ بے شرم ہو کر کہنا۔ شرم اُٹھا کر کہنا۔ بیحجابانہ کہنا۔ رازِ پوشیدہ کو ظاہر کرنا اور زمانہ کی کچھ شرم و حیا نہ کرنا۔ آزادانہ و بیباکانہ کہنا ۞

تو نے گُل کو سر پہ رکھا جب چمن میں توڑ کر　　میں بھی حاضر ہُوں کہا غُنچہ نے یہ مُنہ پھوڑ کر (ذوق)

مُنہ پھوڑ کر مانگنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ بے شرم بنکر مانگنا۔ بے غیرت بنکر طلب کرنا۔ بیحیائی سے طلب کرنا ۞

پلادے کچھ تو اس خمیازہ کش میخوار کو ساقی　　طلب کرتا ہے یہ مُنہ پھوڑ کر اپنا جماہی سے (بحر)

مُنہ پھُولنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ مُنہ سُوجنا۔ خفا ہونا۔ ناراض ہونا۔ مُنہ بننا ۞

گُل توڑ کر دیا دلِ بُلبُل کو کیا ہے خار　　پھُولا ہوا ہے غُنچہ کا مُنہ باغباں سے آج (امانت)

مُنہ پھیر دینا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) رُخ پھیر دینا۔ چہرہ پھیر دینا۔ ہٹا دینا۔ مُنہ پرے کر دینا۔ مُنہ موڑ دینا ۞

سخت جانی نے مری پھیر دیا مُنہ دم میں　　مل کر ٹاکر کے اگر خنجرِ فولاد آیا + + (امانت)

(۲) جی بھر دینا۔ سیر کر دینا۔ طبیعت ہٹا دینا۔ چھکا دینا (۳) مغلوب کر دینا۔ ہٹا دینا۔ پس پا کر دینا +

مُنہ پھیر کر بیٹھنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ مُنہ موڑ کر بیٹھنا۔ پیٹھ موڑ کر بیٹھنا۔ پُشت گردانیدن کا ترجمہ ۞

وصل میں تعلیمِ ضبطِ شوق کا انداز ہائے　　بیٹھنا مُنہ پھیر کر اُسکا وہ شرمائے ہوئے (زکی)

مُنہ پھیر لینا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ رُوگرداں ہو جانا۔ مُنہ موڑ لینا۔ رُوگردانی کر لینا۔ اعراض کرنا۔ ناراض ہو جانا۔ رُخ بدل لینا ۞

کاہے کو یہ انداز تھا اعراض بُتاں کا　　ظاہر ہے کہ مُنہ پھیر لیا ہمسے خدا نے (میر)
اب آکے بُڑھاپے نے کیا ہائے یہ اندھیر　　جو دَوڑ کے ملتے تھے سو اب بیٹھے ہیں مُنہ پھیر (نظیر)

مُنہ پھیرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) اعراض کرنا۔ کنارہ کرنا۔ رُوگردانی کرنا۔ رُوگرداں ہونا۔ مُنہ موڑنا + کج ادائی کرنا۔ بیوفائی کرنا۔ آنکھ چُرانا۔ بے اعتنائی کرنا۔ بے پروائی کرنا۔ بیمروّتی کرنا + خمیدہ ہونا۔ کُند ہونا۔ دھار کرنا۔ بُھترا ہونا ۞

مُنہ نہ پھیرا جگر و دل نے صفِ مژگاں سے　　سچ تو یہ دو بھی بُرے ہوتے ہیں مرنے والے (داغ)
وہ پھیرے خشم سے مُنہ یا غضب سے پھیرے آنکھ　　نگاہ نہ دل کبھی اُس شوخ عشوہ گر سے پھرے (ظفر)
وفا سے ہم نہ باز آئے جفا سے تُمنے مُنہ پھیرا　　ہمیں پھر باوفا نکلے تُمھیں پھر بیوفا نکلے (ظہیر)
قتل سے میرے عبث قاتل پھرا　　اُسنے مُنہ پھیرا ہمارا دل پھرا + (سودا)
ڈر ہے مُنہ پھیرے دمِ ذبح نہ خنجر اُسکا　　پڑھ کے ہم سُورۂ اخلاص کو دم کرتے ہیں (داغ)
یہ ظلم کیا اور کہ وہ تیغِ تغافل　　مُنہ پھیر گئی عاشقِ گردن زدنی سے (مصحفی)

(۲) انکار کرنا۔ ہٹنا۔ پھرنا ۞

کس ستم سے تیرے پھیرا ہم نے مُنہ　　کہ رہا ہے او ستم ایجاد کیا + + (نسیم)
نہ ہم پھیرینگے ہزار آپ ہمسے مُنہ پھیریں　　تُمیں ہے سہل ہمیں بیوفائی مُشکل ہے (آتش)

(۳) بیزار ہونا۔ مُتنفر ہونا۔ ناراض ہونا۔ کشیدہ ہونا +

مُنہ پھیلانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) مُنہ پسارنا۔ مُنہ کھولنا۔ مُنہ بانا۔ دہن فراخ کرنا۔ (۲) زیادہ مانگنا۔ زیادہ طلبی کرنا۔ بہت لالچ کرنا۔ زیادہ طمع کرنا۔ زیادہ مانگنے پر اڑنا۔ جیسے اُسکے اچھا ہوتے ہی سب سیانوں گُلانوں کی چڑھ بنی ہر ایک اپنی اپنی شیخی بگھارنے اور مُنہ پھیلانے لگا (رجز بھنیلی)

(۳) زیادہ قیمت مانگنا۔ دام چڑھانا۔ مُول بڑھانا۔ گراں کرنا +

مُنہ پھیلائے بیٹھنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ مانگنے اور لینے کے واسطے تیار رہنا مُنہ کھولے بیٹھنا مُنتظر رہنا۔ خواہشمند رہنا جیسے (جبتک سنان ول ٹھونک نہ لے کیونکر ہاں کرے۔ دُوسرے دُنیا کے لوگ نہ کہیں گے کہ ایسی بیٹی دُو بھر تھی کہ ذرا سے مُنہ چھواتے ہی جھونک دیا یہ کہ مُنہ پھیلائے بیٹھے تھے) (رجز بھنیلی) +

مُنہ پیٹ پیٹ لینا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ نہایت غصّے یا افسوس کی حالت میں اپنے مُنہ کو طمانچوں سے لال کرنا۔ سر پیٹ پیٹ لینا ؎

مُنہ ہمنے پیٹ پیٹ لیا شب کو اے ظفر — یاد آیا اُنکے گال پہ رکھنا جو گال کا (ظفر)

مُنہ پیٹ پیٹ لینے کی جا ہے کہ لیکے دل — بیٹھا ہے کیا چھپا وہ تغافل شعار مُنہ + (جُرأت)

مُنہ پیٹنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ اپنے مُنہ پر طمانچے مارنا۔ اپنے چہرے پر تھپڑ لگانا۔ حالتِ غصّہ یا افسوس میں یہ کیفیت ہوتی ہے ؎

ہجر میں مُنہ پیٹتا ہوں ہائے جب آتا ہے یاد — بھولی بھولی باتیں اور وہ پیارا پیارا اختلاط (رند)

مُنہ تک آنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) لب تک آنا۔ ہونٹوں تک آنا + زبان تک آنا۔ (۲) کناروں تک بھرنا۔ لبریز ہونا +

مُنہ تک بھرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) تا بہ لب پُر کرنا۔ مُنہا مُنہ بھرنا۔ لبالب بھرنا۔ گلے تک اٹانا (۲) پُر ہونا۔ اتنا معمور ہونا جیسے مُنہ تک بھرا ہوا ہے +

مُنہ تک جگر آنا۔ اِ۔ فعل لازم:۔ دم اُلٹنا۔ دم گھبرانا۔ مُنہ کو کلیجا آنا ؎

رُندھے عشق میں کوئی یوں کہتا تک — جگر آہ مُنہ تک تو آنے لگا + + (میر)

مُنہ تکنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) چہرے کی طرف نظر کرنا۔ صورت دیکھنا۔ مُنہ دیکھنا۔ مُنہ کی طرف گھورنا ؎

تیرا ہی مُنہ تکے ہے کیا جانیے کہ تو خط — کیا باغ سبز تُو نے آئینے کو دکھایا (میر)

(۲) کسی بات کے سُننے یا اجازت ملنے کا انتظار کرنا۔ مُنتظرِ جواب رہنا (۳) حسرت سے دیکھنا۔ ارمان بھری نگاہ سے دیکھنا۔ نگاہِ تاسّف سے نظر کرنا۔ ملولا آنا۔ بے بسی اور بیکسی سے نظر کرنا۔ حسرت و یاس سے دیکھنا ؎

اُسکی محفل میں بے کسی سے کُل — تکتا مجروح تھا ہر ایک کا مُنہ (مجروح)

لب گوہر فشاں وا ہونگے جب عرضِ شفاعت کو — تماشا گاہِ محشر میں تکینگے نیک مُنہ بد کا (شہیدی)

ہیں ایک وہ بھی کہ تُجھسے ہے اُنکو راز و نیاز — اور ایک ہم ہیں کہ مُنہ تکتے ہیں زمانے کا (رفعت دہلوی)

کوئی پٹی پہ سر پٹکنے لگا — کوئی حسرت سے مُنہ کو تکنے لگا (شوق)

(۴) بھونچکا ہو کر دیکھنا۔ حیران و ششدر ہو کر نظر کرنا۔ جھجک رہ جانا۔ تعجب کی نظر سے دیکھنا۔ جیسے مُنہ تکتا کا تکتا رہ گیا۔ یہ خبر سُنتے ہی مُنہ تکتا رہ گیا ؎

ترا حیرت زدہ چُپکا پڑا تکتا ہے مُنہ سب کا — نہ کہتا مُنہ سے وہ ہاں ہے نہ کہتا مُنہ سے وہ ہوں ہے (ظفر)

مزے لیتا رہا آئینہ رُخ کے — مری حیرت مرے مُنہ کر تکا کی (ظہیر)

(۵) جواب نہ بن پڑنا۔ لاجواب ہو جانا۔ (۶) تعجب سے دیکھنا۔ اچنبے سے دیکھنا ؎

سالک جو کوئی عشق میں مُجکو بُرا کہے — تکتا ہوں مُنہ کو اور یہ کہتا ہوں ہاں دُرست (سالک)

مُنہ تمتمانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ بُخار یا غصّے کے سبب چہرہ سُرخ ہو جانا +

مُنہ تو دیکھو۔ ہ۔ محاورہ:۔ طنزاً صورت تو دیکھو اپنے دعوے اور ارادہ کے مُوافق پہلے اپنے مُنہ کو تو دیکھ لو + دل میں قائل تو ہو لو + یہ قابلیت تو پیدا کر لو۔ اِس قابل تو ہو جاؤ۔ یہی مُنہ ہے؟ یہی صُورت ہے۔ اسی مُنہ سے یہ کام کرو گے۔ ایسا ہی۔ کیا مجال۔ کیا تاب۔ کیا طاقت۔ کیا حوصلہ۔ تُمہاری کیا حقیقت ہے) + ؎

مُجھ سے اغیار کوئی آنکھ ملا سکتے ہیں — مُنہ تو دیکھو وہ مرے سامنے آسکتے ہیں (انشا)

صُورتِ حالِ دو عالم مُنعکس ہے دل میں صاف — مُنہ تو دیکھو یوں بنائیگا ارسطو آئینہ (ناسخ)

پُشتِ لب پر ہے ترے یہ خطِ ریحاں ایسا — مُنہ تو دیکھو لکھے یاقوت رقم خاں ایسا (نصیر)

آئینہ دیکھے کو سب سے نرالا نکلا — مُنہ تو دیکھو یہ بڑا چاہنے والا نکلا (ظفر)

آئینہ گھُورنے کو سب سے نرالا نکلا — مُنہ تو دیکھو یہ بڑا چاہنے والا نکلا (وصال)

اُسکی آنکھوں کو دیکھیں لے جوشش — مُنہ تو دیکھو شراب خوروں کا (جوشش)

تیرے ہاتھوں سے بھی حیراں ہے سدا آئینہ — مُنہ تو دیکھو جو کرے مجھسے نظر بازی سے رمز + (ظفر)

تصویر اُسکی کھینچے مانی کا مُنہ تو دیکھو — نقشہ ہی اور ہے وہاں تصویر یاد رہی ہے (ر ؍)

چاند کے اُوپر نہیں پڑتی کسی صورت سے خاک — مُنہ تو دیکھیں لیکے یُوسف کے برادر آئینہ (آتش)

مُنہ تو دیکھئے۔ ہ۔ محاورہ:۔ دیکھو (مُنہ تو دیکھو) پہلے اِس لائق تو ہو جائیے ذرا قابلیت تو پیدا کر لیجئے ؎

میں اور تجھ سے بات کہوں مُنہ تو دیکھئے — یہ جی میں کر رہا ہے خیالِ محال تُو (انشا)

مُنہ توڑ کے جواب دینا۔ اِ۔ فعل متعدی:۔ دنداں شکن جواب دینا۔ آزادانہ جواب دینا۔ بے باکانہ جواب دینا۔ بے لاگ جواب دینا۔ صاف جواب دینا ؎

وہ جو ہر بات میں مُنہ توڑ کے دیتا ہے جواب — اُسکے آگے نہیں پڑتا مرے غمخوار کا مُنہ (صابر)

مُنہ توڑنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) مُنہ میں ضرب لگانا +

مُنہ مسل ڈالنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) دانت جھاڑ دینا (۲) دنداں شکن جواب دینا + مُنہ کچل دینا +

مُنہ تھتھانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ مُنہ سُجانا۔ تیوری چڑھانا۔ مُنہ پُھلانا۔ رنجیدہ خاطر اور آزردہ دل ہو کر خفگی کی صورت بنانا۔ چیں بہ جبیں ہونا۔ ہونٹوں کو لٹکا دینا۔ لب فرو ہشتن بالفع انداختن کا ترجمہ۔ جیسے اگر میاں نے پُوچھا کہ ابھی تو یہ چیز آئی تھی کیا ہوئی تو قہر آگیا۔ پھر جو مُنہ تھتھا کے اٹواٹی کھٹواٹی لیکے پڑیں تو اب مُنہ سے بولیں نہ سر سے کھیلیں (شگفتہ پہیلی)

غمگیں: ہو حسن تو یہ ناز ہے تجھی پر
یوں اور سے تو آگے وہ مُنہ تھتھا کے بیٹھے — میر حسن

شب کو آئے جو میرے گھر رنگیں منہ تھتھا کر یں بولی اِس ڈھب سے
خیر سے جاؤ یہاں سے اپنے گھر دشمنوں کو بخار ہے شب سے } قطعۂ رنگین

مُنہ تھکنا یا تھکا جانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ مُنہ دُکھنا۔ مُنہ کو تکلیف ہونا۔ نزاکت کے مارے بولتے ہوئے تکلیف ہونا۔ مُنہ دُکھا جانا۔

وصل کا وعدہ بھی ہو سکتا نہیں آنا زنیں مُنہ تھکا جاتا ہے کیا اقرار فرماتے ہوئے (صبا)

مُنہ ٹیڑھا کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) مُنہ بنانا۔ مُنہ بگاڑنا۔ بیرُخ ہونا۔ خفگی کی صُورت بنانا۔ تیوری چڑھانا۔ تیوری پر بَل ڈالنا۔ جیسے تم سیدھے مُنہ سے بولو تو دُوسرا کیوں ٹیڑھا مُنہ کرے (۲) مُنہ پھیر دینا۔ مُنہ میں خم ڈالدینا جیسے اب کے بولا تو مُنہ ٹیڑھا کر دُونگا + (پُورب)

مُنہ جوڑنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (عو) (۱) کُھسر پُھسر کرنا۔ کانا پُھوسی کرنا + چُپکے چُپکے چرچا کرنا + ذکر اذکار کرنا ؎

سبھی مُنہ جوڑتے ہیں اب ظفر کو دیکھ محفل میں کہو سے کیا کیا ہے کسیکا بندہ عاجز ہے (ظفر)
میری بدنامی بہم بوسہ زنی اعدا کو ہے سیکڑوں مُنہ جوڑتے ہیں کُوچہ و بازار میں (صابر)

(جیسے بیاہ مانگتے تو ناک آئیں مگراب سٹ پٹائیں کہ رُوپیہ کہاں سے آوے جو تیاری ہو وار دغہ کانوں پر ہاتھ دھرتا ہے ایک ایک آپس میں مُنہ جوڑتا ہے۔ کوئی کہتا ہے اچھی پہلے روپے کا تو فکر کر لیا ہوتا) (رجنز بھنیلی) + (۲) گلہ شکوہ کرنا۔ طعنہ مہنا دینا۔ جیسے اِنہیں کو تکوں سے تو لوگ مُنہ جوڑتے ہیں۔ (۳) غیبت کرنا۔ بدگوئی کرنا +

مُنہ جُھٹالنا۔ ہ۔ فعل متعدّی:۔ برائے نام کھانا۔ بطورِ ناشتہ ذرا سا چکھنا۔ نام گنانے کو کھانا۔ کھانا کھانے کا نام کرنا۔ صرف مُنہ جُھوٹا کر لینا۔ جیسے کچھ کھایا نہ پیا مُنہ جُھٹال کر کھڑے ہو گئے +

مُنہ جھٹک جانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ مُنہ نکل آنا۔ مُنہ اُتر جانا۔ چہرہ سُت جانا۔ چہرے پر لاغری و ناتوانی کا نمایاں ہو جانا۔ دُبلا پڑ جانا ؎

کسی کے سر میں ہو اور وہ میرا مُنہ جھٹکا کسی کے پاؤں میں موچ آئی ہینے سر پٹکا (آتش)

مُنہ جُھلسنا۔ ہ۔ فعل متعدّی:۔ (۱) مُنہ کو لُوکا لگانا۔ مُنہ کو جُھلسا دینا مُنہ کو آگ لگانا۔ مُنہ کو جلانا۔ مُنہ کو بُھلسنا۔ مُنہ کو جلا کر سیاہ کرنا ؎

جگر کو ضبطِ اشکِ گرم نے جو شعلہ رُو جُھلسا تو آہِ عرش رس نے برق کا گردُوں پہ مُنہ جُھلسا (نگہت)
یاں تک عدُو زمانہ ہے مردِ دلیر کا جُھلسے ہیں مُنہ شکار کیئے پر بھی شیر کا (ذوق)

(چونکہ شیر کی مُونچھ کا بال کھا جانے سے آدمی مر جاتا ہے پس اِس سبب سے شیر کو مارنے کے بعد اُسکے مُنہ کو آگ میں جُھلس دیا کرتے ہیں) (۲) لعنت بھیجنا۔ تبرّا بھیجنا۔

خاک نہ دینا۔ سُوکھا ٹرخانا۔ جیسے میں اور میرا مُنس تیسرے کا مُنہ جُھلس۔ (ہندُو عو) (۳) رشوت دینا۔ گھُوتس دینا۔ مُنہ بھرائی دینا جیسے دو چار روپے سے اِنکا بھی مُنہ جُھلسو جو کام بنے ؎

بارے مستوں نے ہوشیاری کی دیکھے کچھ مُحتسب کا مُنہ جُھلسا (میر)

(۴) پاپ کاٹنا۔ دے دلا کر فارغ ہونا۔ قرضہ ادا کرنا۔ چُکانا۔ نمٹانا۔ جیسے اُس مہاجن کا بھی دے دلا کر مُنہ جُھلسا +

مُنہ چاٹنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) کسی کا مُنہ اپنی زبان سے صاف کرنا (۲) پیار کرنا۔ چُمکارنا۔ پُچکارنا۔ (۳) خوشامد کرنا۔ تلّو تپّو کرنا۔ چاپلُوسی کرنا + بڑا یا اعلےٰ سمجھنا + نازبرداری کرنا +

مُنہ چاہیئے۔ ہ۔ مُحاورہ:۔ یعنی ہمّت اور حوصلۂ مردانہ و دلِ رُستا نہ لازم ہے ؎

دیکھے سے یک نگاہ جسے غش ہو آئنہ مُنہ چاہیئے ہے اُس سے جو رُو کش ہو آئنہ (نکہت)
بوسہ لینے کو تو مُنہ چاہیئے سچ کہتے ہو مجھکو گالی بھی غنیمت ہے جو امداد کرو (آشنا)

مُنہ چٹوّل۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (۱) چُوما چاٹی۔ پیار اخلاص۔ جیسے لینا نہ دینا جُھوٹوں مُنہ چٹوّل (۲) بَک بَک۔ بکواس +

مُنہ چِڑانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (اطفالِ شوخ و شنگ) (۱) دُوسرے کے مُنہ کی نقل بدنمائی کے ساتھ کر کے اُسے کِھجانا۔ مُنہ بِگاڑ کر اور ہونٹھ لٹکا کر دُوسرے کو غصّہ دلانا۔ ہونٹوں کو کھولکر دانت دکھانا۔ مُنہ کو ٹیڑھا بنکڑا بنا کر دُوسرے کو چھیڑنا۔ تمسخر کرنا۔ روئے خار نیدن کا ترجمہ کسی کے کلام کے نقل کرنے میں از روئے تحقیر و استہزا اپنے ہونٹوں اور ٹھوڑی کو حرکت دینا۔ مُنہ بِگاڑ کر چھیڑنا ؎

اب جو وہ ہنسی میں کبھی مُنہ چِڑائینگے ہم اپنے دل کا آئینہ اُنکو دکھائینگے (صابر)
لگے مُنہ بھی چِڑانے دیتے دیتے گالیاں صاحب زباں بگڑی تو بگڑی تھی خبر لیجے دہن بگڑا (آتش)
اے دل ز روئے بے اثری تیری آہ سرد کیسا چڑا رہی ہے نسیم سحر کا مُنہ (مخیرؔ)
کسیکا مُنہ چِڑانا اور کسی کو بے تُکے کہنا سدھارے آپ جب مسجد کو تب ہوتی قیامت ہے (انشا)
بینے جو آئینے میں بُلبُل کا مُنہ چِڑایا ساقی نے کر کے قہقہہ قُلقُل کا مُنہ چِڑایا (ر)
پری سے چہرے کے اُوپر نہیں ہیں لہراتے یہ مُنہ چِڑاتے ہیں گیسوئے یار گھونگٹ کا + (آتش)
گھڑی اک اک کا مُنہ چِڑاتی ہے ہنسنے دیتی ہے لوٹی جاتی ہے + (شوق)
قابو میں آگئے تو چکھائینگے ہم مزا اچّھا سوالِ بوسہ پہ ہاں مُنہ چِڑائیں آپ (حیدر)
آگے تو گالی دیکے زباں خُوب صاف تھی اب مُنہ چِڑا کے بگڑا ہے کیا آپ کا دہن (باقر)

وہ شوخی و شرارت وہ ہر اک کا منہ چڑانا　کدھر جاتا رہا اب سچ کہو بیمار کس کے ہو (میر سوز)
چڑاتا ہے مرا منہ جنے کِسکو کچھ کہا یارو　ابے کوئی ترا شیطان تجھ میں آسمایا ہے (")
زبردستیاں اک طرف اور لو　مرا منہ بھی آخر چڑا کر چلے + + + (")
غیر مجھ پر ہنسے تو غیرت نے　دہنِ زخم سے چڑایا منہ + + (کیفی)
اُٹھایا جب سے تو نے چٹکیوں میں اسکو اے قاتل　یہ زخمِ دل بھی ہنسکر منہ چڑاتا ہے نمکداں کا (داغ)

(۲) کسی کی تقلید کرنا اور اُس سے عُہدہ برآنہ ہونا۔ نقل نہ اُتار سکنا۔ خاکہ اُڑانا۔ سوانگ بنانا۔ جھوٹی نقل اُتارنا۔ جھوٹی تقلید کرنا۔ پوری پوری تقلید نہ کر سکنا۔ خلافِ واقع نقل کرنا ۵

عشق بازی کا منہ چڑانا ہے　اب وہ موسم نہیں شباب نہیں (آزردہ)
ریختی کہنی اجی رنگیں کا یہ ایجاد ہے　منہ چڑاتا ہے موا ایسا جیا کس واسطے (رنگین)

(۳) مضحکہ اُڑانا۔ تضحیک کرنا۔ فضیحتی کرنا۔ رُسوائی کرنا۔ بدنامی کرنا ۵

اے یار و یہ بیغیرتی اور دین کا دعوٰے　دینداری کا اور دین کا بس منہ نہ چڑاؤ (حالی)

مُنہ چڑھا۔ ہ۔ صفت :۔ سرچڑھا۔ گُستاخ۔ بے ادب۔ وہ شخص جو کسی سے بہ گُستاخی و بے ادبی اپنی نازبرداری کے سبب پیش آتا ہو +

مُنہ چڑھانا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ (۱) کسی کو گُستاخ اور بے ادب بنانا سرچڑھانا۔ (۲) مصاحب بنانا۔ مُقرّب بنانا۔ یار بنانا۔ مُنہ لگانا۔ (۳) مُنہ بنانا۔ مُنہ بگاڑنا۔ مُنہ تھُتھانا۔ مُنہ سُجانا۔ (۴) ناک چڑھانا۔ ناپسند کرنے کی علامت ظاہر کرنا۔ تیوری چڑھانا۔ تیوری پر بل ڈالنا۔ مُنہ بنانا +

مُنہ چڑھنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ (۱) مُنہ لگنا۔ مصاحب بنا۔ مقرّب بنا۔ رفیق ہونا۔ یار بنا + منظورِ نظر ہونا ۵

کہا دیتے نہیں اک بوسہ بھی تم　یہ کس کام آئے گا اے یار اخلاص
کہا منہ کیا چڑھے سر پر چڑھے تم　مجھے بھاتا نہیں یہ پیار اخلاص
} قطعۂ صابر

ہد و منہ تو چڑھے ہیں لیکن اکثر بات ہو جاتی　اُدھر اُونچی سے نیچی ہے اِدھر نیچی سے اُونچی ہے (ظفر)

(۲) مُنہ ٹیڑھا ہونا۔ تیوری چڑھنا۔ مُنہ بنا۔ جیسے آج تو ناحق اُنکا ہمسے مُنہ چڑھا ہوا ہے (۳) سرچڑھنا۔ گُستاخ بنا۔ بے ادب ہونا ۵

وہ بولے خالِ لب آئینے میں دیکھ　تو اے زنگی مرے اتنا چڑھا منہ (معروف)
میری طرح اُسے بھی ملا دے نہ خاک میں　آئینہ اُس صنم کے بہت منہ چڑھے نہیں (صبا)

(۴) مُقابل آنا۔ سامنے پڑنا۔ مُقابل ہونا۔ سامنے آنا۔ سامنے ہونا۔ رُوکش ہونا۔ برابری کرنا۔ مُقابلہ کرنا۔ سنمکھ ہونا۔ مُقابلے اور مُجادلے سے پیش آنا۔ ہمسری کا دعوٰے کرنا۔ مساوات کا اِدّعا کرنا +

بچہ یار نے جس وقت بغل میں مارا　جو چڑھا منہ اُسے میدانِ اجل میں مارا (ذوق)
منہ چڑھے تیغِ غمِ عشق کے کیا منہ ہے ترا　بوالہوس تجھپہ کوئی ضرب پڑی خوب نہیں (")
منہ عاشقِ صادق کے زچڑھ واعظِ مکّا　ہر حال میں جو حال ہے رندانہ ہے اُسکا (نسیم)
منہ چڑھیں کیوں نہ مرے دارِ مژہ پر چڑھکر　اب تو لو حضرتِ دل وقت کے منصور ہوئے (جرأت)
میرے ہوتے تیرے منہ چڑھتا ہے دیکھ　ہے بڑا دُنیا میں یہ گُستاخ سرہنگ آئینہ (ناسخ)
تیغِ غم سے کِسکا دل سینہ سپر میرا سا ہو　وہ چڑھے منہ عشق کے جسکا جگر میرا سا ہو (ظفر)
منہ تھا کیا ماہ کا کوٹھے پہ ترے منہ چڑھتا　مہرِ پُرنور نے بھی منہ نہ دکھایا ہوگا (")
جو ترے ناوکِ مژگاں کے منہ چڑھا ہوگا　تو چھاتی اُسکی مری طرح چھن گئی ہوگی (")
کیا منہ چڑھے کوئی تری تیرِ نگاہ کے　رستم سے دیکھ جی میں اُسے سہم رہ گئے (")
منہ کون چڑھے میری آہوں کے فغانوں کے　برق آگے ہے شرمندہ اِن شعلہ فشانوں کے (")
کیا تماشا ہے کہ منہ چڑھتا ہے تیرے آئینہ　اور صورت دیکھکر حیران بھی جو ہے سو ہے (")
ظفر منہ اُسکا میدانِ سخن میں منہ چڑھے تیرے　کہ جو آتا ہے وہ اپنے چھپاتا منہ کو آتا ہے (ظفر)
ہر صبح منہ چڑھے ہے اُس تندخو کے اُٹھکر　کیا آہنی کلیجہ دیکھو ہے آرسی کا + (میر سوز)
آدمی میرے منہ چڑھیگا کیا　بارہا دیو کو اُتارا ہے + + (رند)

(۵) مشہورِ جمہور و زبان زدِ خاص و عام ہونا۔ زبان پر چڑھنا۔ زبان آشنا ہونا (۶) سر ہونا۔ درپے ہونا۔ پیچھے پڑنا۔ مُصر ہونا۔ بضد ہونا ۵

طلبِ بوسہ پہ کیا کوئی چڑھے منہ اُسکے　گالیوں پر وہ ستمگار اُتر پڑتا ہے + (ظفر)
ہم نہ کہتے تھے منہ نہ چڑھ اُسکے　درد کچھ عشق کا مزا پایا + (درد)

(۷) مُنہ پر آنا۔ چہرے پر نمایاں ہونا ۵

درد و اندوہ میں ٹھیرا جو رہا میں ہی ہوں　رنگِ رُو جسکے کبھی منہ نہ چڑھا میں ہی تو ہوں (میر)

مُنہ چِکنا پیٹ خالی۔ ا۔ محاورہ :۔ مُنہ پر امیری ہے پیٹ میں چُوہے قلابازیاں کھا رہے ہیں۔ ظاہر آراستہ باطن خراب۔ ظاہر میں درست اور باطن میں خراب و خستہ۔ خالی شیخی ہی شیخی جیسے دلّی کے دِیوالی مُنہ چِکنا پیٹ خالی۔ (دیوالی وہ لوگ جنکا دیوالہ نکل گیا ہو)۔ ۵

سفرہ چیں دے تو یُوں ہمیں گالی　منہ رکھیں چکنا اور شکم خالی + (سودا)
نہ جا ظاہر پہ زاہد کے کہ باطن کچھ نہیں اُسکا　مثل مشہور ہے ہندی کہ منہ چکنا شکم خالی (ظفر)

مُنہ چلانا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ (۱) مُنہ ہلانا۔ مُنہ کو حرکت دینا۔ جبڑا چلانا۔ جُگالی کرنا۔ (۲) کھانا چبانا (۳) گھوڑے کا کاٹنا۔ مُنہ مارنا۔ مُنہ ڈالنا۔ مُنہ سے پکڑنا۔ بھنبوڑنا۔ پکڑنا۔ (۴) زبان چلانا۔ بدزبانی کرنا۔ گالیاں دینا +

مُنہ چلنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ (۱) مُنہ ہلنا۔ مُنہ کا گردش کرنا۔ مُنہ کا متحرّک ہونا +

جگالی ہونا (۲) کھاتے رہنا۔ چبتے رہنا۔ نقل کرتے رہنا۔ ٹھُنگیرے جانا جیسے مُنہ چلے سترّ بلا ٹلے۔ بکری کا سا مُنہ چلتا ہی رہتا ہے (۱) زبان چلنا۔ زبان درازی ہونا۔ جیسے کسی کا مُنہ چلے کسی کا ہاتھ۔ (۲) کہے جانا چُپکا نہ رہنا۔ خاموش نہ بیٹھنا۔ بک بک کئے جانا جیسے اِسکا مُنہ چلتا ہی رہتا ہے ذرا چُپکا نہیں بیٹھتا +

مُنہ چور۔ ہ۔ صفت :۔ لجالُو۔ شرمالُو۔ حیا مند + شرمسار + تجاوال سوہ شخص جو شرم و لحاظ سے کسی کے سامنے مُنہ نہ کرے + نظر چور۔ تل نظرا لوگوں کے ملنے اور گھر سے نکلنے میں پرہیز کرنے والا +

مُنہ چُوم کے چھوڑ دینا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ ذلیل و شرمندہ کرکے چھوڑ دینا کام نکال کے ٹرخا دینا ہ

چُوس لیتے ہیں مرے زخم زبانِ پیکاں   چھوڑ دیتے ہیں یہ مُنہ چُوم کے سُوفاروں کا (داغ)

مُنہ چُوم لینا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ (۱) بوسہ لے لینا۔ چُوما لے لینا۔ بپّی لیلینا۔ ہوگیا پرتوِ رُخسار سے کچھ اور ہی رنگ   میں نے مُنہ چُوم لیا اُسکے تماشائی کا (داغ)

(۲) نہایت سراہنا۔ کسی بات پر قُربان ہوجانا۔ حد سے زیادہ خوش ہوکر تعریف کرنا۔ خوش گُفتاری کا قائل ہوجانا۔ خوشی کی یا عُمدہ بات سُنکر ہونٹوں سے چُوم لینے کو جی چاہنا۔ داد دینا ہ

غزل ایک اور کہہ معرُوف ایسی   کہ سُن کے چُوم لے جُرأت ترا مُنہ (معرُوف)

خدا مُنہ چُوم لیتا ہے شہیدی کس محبت سے   زبان پہ میری جبدم نام آتا ہے محمد کا (شہیدی)

مُنہ چُومنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ (۱) بوسہ لینا۔ چُوما لینا۔ بپّی لینا۔ پیار لینا۔ جیسے مُنہ چُومتے ہی گال کاٹا یعنی پہلے ہی معاملے یا اختلاط میں نقصان پہنچایا ہ

کُھل گیا بچّہ تیرا سارا حال   پہلے مُنہ چُومتے ہی کاٹا گال + + + (شوق)

یا شب خواب میں بوسہ تو وہ فتنہ لگا کہنے   سند ہوتا نہیں مُنہ چُومنا سوتے میں غافل کا دیا سُنکر (نسیم)

(۲) خوشی میں آکر پیار کرنا۔ گلے لگانا۔ چمٹانا ہ

دیکھ آیا ہے جو چاند سا اُس سیمبر کا مُنہ   اللہ رے شوق چُومتا ہوں نامہ بر کا مُنہ (مُخبّر)

(۳) سراہنا۔ داد دینا۔ تعریف کرنا ہ

اُسکے کانوں تک گئی ممنُونِ احساں ہم ہوئے   آج اپنے جی میں ہے مُنہ چُومیئے فریاد کا (نسیم دہلوی)

لے لیا بوسہ پائے قاتل کا   لیجے مُنہ چُوم ایسے بسمل کا + + + (زکی)

مُنہ چُھپانا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ (۱) مُنہ پوشیدہ کرنا۔ مُنہ کو اوٹ میں کرنا چہرہ سامنے نہ کرنا + مُنہ ڈھکنا۔ مُنہ ڈھانکنا۔ پردہ کرنا + نقاب ڈالنا +

بیمارِ عشق رنج و محن سے نکل گیا   بیچارہ مُنہ چھپا کے کفن سے نکل گیا (آتش)

تصوّر میں ہُوں اِک پردہ نشیں کے   کیونکر لُوں میں ہر اِک سے چھپا مُنہ (معرُوف)

کوئی ناامیدانہ کرتے نگاہ   سو تم ہمسے مُنہ ہی چھپا کر چلے (میر)

(۲) خجالت یا شرمندگی سے مُنہ سامنے نہ کرنا۔ شرمندہ ہونا۔ شرمسار ہونا محجُوب ہونا + حیا کرنا۔ لجانا۔ شرمگیں ہونا۔ خجل ہونا ہ

دہانِ تنگ دیکھ اُس سرو قامت کا گلستاں میں   چھپایا شرم سے غنچوں نے مُنہ اپنا گریباں میں ([illegible])

(۳) رُوپوش ہونا۔ رُوپوشی کرنا۔ دبکنا۔ دبکی لگانا۔ چھپ جانا۔ چُھپنا۔ مُنہ ڈھانکنا۔ سامنے نہ آنا + چھپا رہنا۔ رُوپوش رہنا ہ

کسی کے مُنہ چھپانے سے پڑے ہیں مُنہ لپیٹے ہم   کریں کیا اُسکو ظاہر دل میں جو دردِ نہانی ہے (جرأت)

(۴) کنارہ کرنا۔ کنارہ کشی کرنا۔ پہلُو تہی کرنا ہ

آرزُو سے نظارہ بھی تُونے   اتنی ہی بات پر چھپا یا مُنہ (مومن)

غیر کا وعدۂ وصال نہیں   مُجھ سے مُنہ تُو چھپائیگا کب تک (ظہیر)

جفا کو ناز سمجھے ہو کہ اتنا مُنہ چھپاتے ہو   ستم بھی کیا تُمہارے جلوۂ دیدار ہوتے ہیں (〃)

شرمِ نگہ سے اور بھی کچھ مُنہ چھپا لیا   لو اور حسرتیں نکل آئیں حجاب میں (〃)

(۵) چشم پوشی کرنا۔ آنکھ چُرانا۔ نظر بچانا۔ اغماض کرنا ہ

طاقت نے تو تھا ہی جی چُرایا ہم سے   دل صبر و خرد نے بھی اُٹھایا ہم سے (طپش)

مُنہ چُھٹ۔ ہ۔ صفت :۔ (۱) دریدہ دہن۔ مُنہ پھٹ۔ بے لگام (۲) (گنوار) کھانے پینے کی آزادی و دینے کے موقع پر بولتے ہیں۔ مجازاً بہت الغاروں۔ اَت گت۔ وافر۔ منوں۔ جیسے دولنے تو شکرانے میں مُنہ چُھٹ گھی بُورا دی۔ یعنی اُسنے شکرانے میں بے روک گھی کھانڈ دی +

مُنہ چُھوانا۔ ہ۔ فعل متعدی (۱) اُوپری دل سے کہنا۔ برائے نام کہنا یا بُلا وا دینا۔ جھُوٹوں کہنا۔ جیسے ایسی بیٹی دُودھ بھری یا گھر کا گوڑا تھی کہ ذرا سے مُنہ چھواتے ہی جھونک دیا۔ (چتر بہیلی) (۲) جھُوٹی خاطر کرنا۔ جھُوٹ مُوٹ کی تواضع کرنا۔ دکھاوے کی مُدارات کرنا۔ ظاہرداری برتنا ہ

ایسے آنے سے تو اچھا ہے نہ آنا اُسکا   مُنہ چھوانے کو جو وہ آئینہ رو آتا ہے (محمد بشیر خان بشیر)

مُنہ چُھوائی۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ ظاہری طلب۔ وہ طلب یا مانگ جو دل سے نہو۔ برائے نام خواہش۔ جھُوٹوں مانگنا یا بُلانا۔ تواضعِ سمرقندی۔ جیسے اِس طرح کی مُنہ چھوائی سے کہیں بیٹا بیٹی کے بیاہ ہوتے ہیں؟ +

مُنہ چھوٹا اور بات بڑی۔ ہ۔ کہاوت :۔ حوصلہ سے بڑھکر بات کرنا جب کوئی کمینہ اور کم رُتبہ آدمی از روئے نخوت و غرُور یا لاف و گزافِ بزرگانہ گُفتگو کرتا ہے تو اُسکی نسبت بولتے ہیں ہ

اے غنچہ دہن بڑھ کے مجھے دے نہ تو گالی منہ چھوٹا سا بات اتنی بڑی بل بے تری دھج (ناسخ)

منہ چھونا - ہ - فعل متعدی :- (۱) برائے نام کہنا - جھوٹوں کہنا - دل سے نہ کہنا + اوپری دل سے بلا وا دینا + ظاہری طور پر کہنا - کسی شخص کو ایسا کام کرنے کے واسطے کہنا کہ نہ تو خود اُس سے کام لینے کا ارادہ ہو اور نہ اُسکی ہی ذات سے توقع ہو - ظاہری تواضع کرنا ٥

بھلا وہ اور دیتا بوسۂ لب فقط چھونا تھا ہم کو یار کا منہ (میر ضامن علی جلال)

(۲) ذرا بولنا - ذرا بات کرنا ٥

منہ چھوتے ہی جو خالی کیا دل کو مہرباں کس دن کے آپ بیٹھے تھے مجھسے بھرے ہوئے (رند)

منہ چھیتنا - ہ - فعل متعدی :- (گنوار) منہ کو طمانچوں سے زخمی کرنا - تھپیڑ مارنا - منہ ہی منہ پیٹنا +

منہ خام کرنا - ۱ - فعل متعدی :- منہ بند کرنا - آٹے یا مٹی سے کسی چیز کا روزن بند کرنا + کپڑ وٹی کرنا - کپڑا و ملتانی لگا کر کسی ظرف کا ڈھکنے کے واسطے منہ بند کرنا +

منہ خام ہونا - فعل لازم :- منہ بند ہونا + کپڑ وٹی ہونا +

منہ خراب کرنا - ۱ - فعل متعدی :- (۱) منہ بگاڑنا - زبان گندی کرنا + منہ کا ذائقہ بگاڑنا - منہ بدمزہ کرنا +

منہ خراب ہونا - فعل لازم - منہ بگڑنا + زبان گندی ہونا + منہ بدمزہ ہونا +

منہ خشک ہو جانا - ہ - فعل لازم :- (۱) منہ سوکھ جانا - منہ میں رطوبت نہ رہنا + پیاس یا گرمی کی شدت سے زبان کا تر نہ رہنا - (۲) خوف یا دہشت سے منہ سفید پڑ جانا - خوف چھا جانا - منہ فق ہو جانا - ہیبت غالب ہو جانا - ہوش و خرد کا جاتا رہنا - چہرہ زرد پڑ جانا - سٹپٹا جانا - گھبرا جانا - خائف و ترساں ہو جانا - ڈر جانا ٥

عالم یہ دیکھ کر مرے رونے کے تار کا منہ خشک ہو گیا رگِ ابرِ بہار کا (شیدا)

شعر تر ہیں وہ مرے مومن کہ ہنگامِ جواب خوف سے منہ اور زبانِ ہر سخنور خشک ہو (مومن)

تر زبانی کچھ نہ کام آئی وہاں ہو گیا منہ سنتے ہی اک بات خشک (ظفر)

منہ خشک ہو گیا یہ خبر سن رقیب کا سمجھا وصال کو مرے ملنا حبیب کا (نامعلوم)

منہ در منہ - ۱ - تابع فعل :- روبرو - سامنے - سنمکھ - رُو بدو - بررو - بالمواجہ - منہ پر جیسے منہ در منہ کی بات اچھی ہوتی ہے - پیٹھ پیچھے کچھ نہیں +

منہ در منہ کر دینا - ۱ - فعل متعدی :- سامنے کر دینا - رُو بَرُو کر دینا +

منہ در منہ کہنا - ۱ - فعل لازم :- دو بدو کہنا - بالمواجہ کہنا - برملا کہنا - سامنے کہنا - منہ پر کہنا - رو برو کہنا

ہمکو منہ در منہ وہ کہتے ہیں کرو شعلوں اور ہم سب اُٹھاتے ہیں لیکن ہاتھ اُٹھا سکتے نہیں (رنگین)

منہ دکھا سکنا - ہ - فعل لازم :- سامنے آنے کے قابل ہونا - رُو بَرُو آسکنا +

وحدت میں تیری حرف دُوئی کا نہ آسکے آئینہ کیا مجال تجھے منہ دکھا سکے (درد)

منہ دکھانا - ہ - فعل متعدی :- (۱) منہ سامنے کرنا - منہ رُو بَرُو کرنا + سامنے لانا - پیش لانا - ملاقات کرنا ٥

اُٹھ گئی ہے دل سے مطلق صبح ہونے کی اُمید بختِ بد نے منہ دکھایا کس شبِ دیجور کا (مصحفی)

(۲ - فعل لازم) رُو بَرُو ہونا - سامنے ہونا - سامنے آنا - سامنے جانا - رُو بَرُو آنا + سنمکھ ہونا - پاس جانا - مقابل ہونا - دو بدو ہونا - ملنا ٥

مصحفِ روئے صنم سے منحرف زاہد نہ ہو منہ دکھاویگا خدا کو کیا تو ایماں چھوڑ کر (آتش)

دیکھیو کبھیو نہ بے دردی درد کو بھی تو منہ دکھانا ہے (درد)

وصل میں رنگ اُڑ گیا میرا کیا جدائی کو منہ دکھاؤنگا (میر)

منہ دکھانا مشکل ہے یا ہو گیا - ۱ - محاورہ :- یعنی نہایت شرمندگی ہے جسکے باعث رُو بَرُو نہیں جا سکتا ٥

ناتوانی نے نہ شرمندہ تجھے ہونے دیا ورنہ منہ تھا مجھے ناصح کو دکھانا مشکل (سمجھو)

ماہ اُسکو کہہ کے سارے شہر میں مجکو مشکل منہ دکھانا ہو گیا (میر)

منہ دکھانیکی صورت نہ رہنا - ۱ - فعل لازم :- پاس جانے یا سامنے آنے کا موقع نہ رہنا - شرمندگی حاصل ہونا ٥

آئینہ اُنکا ٹوٹ گیا میرے ہاتھ سے اب کوئی منہ دکھانیکی صورت نہیں رہی (رند)

منہ دکھانیکے قابل نہ رکھنا - ۱ - فعل متعدی :- کسی کے سامنے بباعثِ خجالت جانے کے لائق نہ رکھنا - شرمندگی یا انفعال کے سبب کسی سے ملنے کے قابل نہ رکھنا - ناک کٹوا دینا - بات بگاڑ دینا - ذلیل و رسوا کر دینا جیسے اِس اولاد کے کوتکوں نے ہمیں دُنیا میں منہ دکھانے کے قابل نہ رکھا ٥

اُس آئینہ رُو کی بداطواریوں نے نہ رکھا ہمیں منہ دکھانیکے قابل (مجروح)

منہ دکھانیکے قابل نہ رہنا - ۱ - فعل لازم :- نہایت خجل اور شرمندہ ہونا - خجالت کے باعث سامنے آنے کے لائق نہ رہنا - کسی حرکتِ ناشائستہ یا عدمِ ایفائے عہد خواہ کام بگڑ جانے یا اپنا دعوے پورا نہ کر سکنے کے باعث سُرخروئی سے سامنے آنے کے لائق نہ رہنا + ٥

کفن سے منہ اپنا چھپا کر چلے ہیں نہیں ہم رہے منہ دکھانیکے قابل (سوز)

منہ دکھائی یا منہ دکھلائی - ہ - اسم مؤنث :- رُو نمائی - وہ نقدی یا زیور وغیرہ جو کسی کا منہ دیکھکر اُسے نذر کریں - وہ نقدی جو دُلہن کا منہ اوّل ہی اوّل دیکھکر اُسکی سُسرال کے رشتہ دار اُسے دیتے ہیں ٥

آنا ہُن ناداری سے ہمنے جی دینا ٹھہرایا ہے	کیا کیئے اندیشہ بڑا تھا اُسکی مُنہ دکھلائی کا (رہبر)
اپنی جانب سے یہ ہی خاطر ہے	مُنہ دکھائی میں دل یہ حاضر ہے (سیّد)

مُنہ دکھلانا ۔ ہ ۔ فعل متعدّی :۔ دیکھو (مُنہ دکھانا) + ہ
جور سے باز آئے پر باز آئیں کیا	کہتے ہیں ہم تجھ کو مُنہ دکھلائیں کیا (غالب)
رنگیں سے لیا نقاب نے رو کر چھلّا	دکھلا ڈھونگی کیا مُنہ اُسے کھو کر چھلّا
پلّو جو وہ چھلّا تو دوا بیٹھک دُوں	مَنّت کا اُٹھاتی ہوں یہ دھو کر چھلّا (رنگین)

مُنہ دھو رکھو ۔ ہ ۔ محاورہ :۔ یعنی اس کام کی توقّع نہ رکھو ۔ ناامید ہو رہو
تُم اس کام کے لائق نہیں ہو ۔ مُنہ بنوا رکھو ہ
کہا جو اُسنے بوسہ کل تو دوگے	لگے کہنے کہ دھو رکھو ذرا مُنہ (معروف)
کوئی دل مانگے تھا تو کہتے تھے ہم مُنہ دھو رکھو	جب یہ کہتے تھے اب اشکوں سے مُنہ دھونا پڑا (جرأت)
اب رہوگے اسی تمنّا میں	دھو رکھوا اپنا مُنہ گڑھیّا میں (شوق)
مینے بوسہ طلب کیا تو کہا	دھو تو رکھو ذرا تُم اپنا مُنہ (مجروح)
اے بحر رحم کھائیگا رونے پہ وہ ضرور	دھو رکھنا اپنے مُنہ کو ذرا چشمِ تر سے آپ (بحر)
(یہ ایک طنز کا کلمہ ہے جسکے لُغوی معنی یہ ہیں کہ مُنہ ہاتھ دھو کر اس کام کے واسطے تیار ہوجاؤ بس تمہیں اس قابل ہو دُوسرا نہیں ہے) +

مُنہ دھونا ۔ ہ ۔ فعل متعدّی :۔ (۱) مُنہ دُھلانا ۔ مُنہ صاف کرانا ہ
فلک نے خُوب خدمت کی ہمارے دیدۂ تر سے	کہ ہر آنسو نے مُنہ دھویا شبِ مہتاب ہجراں کا (داغ)
(۲) مُنہ صاف کرنا ۔ چہرہ صاف کرنا +

مُنہ دیکر بات کرنا ۔ ہ ۔ فعل متعدّی :۔ (عو) رُخ دیکر بولنا ۔ مُتوجّہ ہو کر بات چیت کرنا ۔ التفات سے بولنا +

مُنہ دیکھ ۔ ہ ۔ محاورہ :۔ قابلیت پیدا کر ۔ لیاقت بہم پہنچا ۔ اِس بیان سے باز آ
دعوئ حُسن کو فرمایا کہ مُنہ دیکھ اپنا	دیکھا یوسف نے جو اُس آئینہ رُخسار کا مُنہ (صابر)
(لفظ اپنا کے ساتھ مُستعمل ہے) +

مُنہ دیکھا ۔ ہ ۔ صفت :۔ (گنوار) مُنہ دیکھنے والا ۔ حلقہ بگوش ۔ مُطیع ۔ آگیا کاری ۔ مُنتظرِ حُکم ۔ فرمانبردار ۔ تابع ۔ آدھین ۔ حُکم بردار ۔ جیسے ارے بھیا سب اُسکے مُنہ دیکھا ہیں +

مُنہ دیکھا کرنا ۔ ہ ۔ فعل متعدّی :۔ (۱) مُنہ تکا کرنا ۔ صُورت تکا کرنا ۔ چہرے کو گھُورا کرنا ۔ (۲) کسی بات کے سُننے کا مُنتظر رہنا ہ
گالی کا انتظار تو حد سے گُزر چُکا	مُنہ کو کہاں تلک ترے دیکھا کرے کوئی (محبت)

مُنہ دیکھتا رہ جانا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ (۱) مُنہ تکتا رہ جانا ۔ مُنتظر رہجانا ۔ امید میں رہ جانا ۔ آرزُو یا تمنّا میں رہ جانا ہ
سودا ہمارا یار سے نظروں میں ہو گیا	مُنہ دیکھتے ہی کتنے خریدار رہ گئے (سودا)
(۲) حیران و خاموش رہ جانا ۔ حیران و ششدر رہجانا ۔ ہک دک رہجانا ہ
تمکو باتوں میں لگا کیا جانے کیا وہ کہہ گیا	لیگیا وہ بت سے دل مُنہ دیکھتا میں رہ گیا (آبرو)
چاک کر شکلِ کتاں سینے کو غش میں آگئے	اُس مہ کامل کا مُنہ سب دیکھتے ہی رہ گئے (نصیر)

مُنہ دیکھے رہنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ حیران و مُتحیّر رہنا (بُرا مُحاورہ ہے) +

مُنہ دیکھکر اُٹھنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ سوتے ہوئے اُٹھکر کسی کی صُورت دیکھنا ۔ خواب سے بیدار ہوتے ہی کسی پر نظر پڑنا ۔ صبح ہی صبح کسیکا مُنہ دیکھنا ہ
جسجگہ بیٹھے ہیں با دیدۂ نم اُٹھتے ہیں	آج کس شخص کا مُنہ دیکھ کے ہم اُٹھے ہیں (ذوق)
اللہ نے جمال دکھایا حبیب کا	مُنہ دیکھکر اُٹھے تھے کسی خوش نصیب کا (بحر)
(ہندوستان کے وہمی بندوں کا اعتقاد ہے کہ اگر علی الصّباح کوئی خوش نصیب سامنے آجاتا ہے تو دن خوشی سے بسر ہوتا ہے اور اگر کوئی منحوس پیش نظر ہوجاتا ہے تو تمام روز رنج و غم میں کٹتا ہے چنانچہ اسی خیال سے بعض اُمرا اور اُنکی بیگمات کا دستور ہوگیا تھا کہ وہ پلنگ سے اُٹھنے کے پہلے جسے خوش نصیب یا بھاگوان سمجھتے تھے اُسکا مُنہ دیکھ لیا کرتے تھے بلکہ جگانے کی خدمت ایسے ہی شخص کے سپرد ہوا کرتی تھی +

مُنہ دیکھکر بات کرنا ۔ ہ ۔ فعل متعدّی :۔ مُنہ پر خوشامد کی باتیں کرنا ۔ مُنہ دیکھے کی باتیں کرنا ۔ مُنہ پر خوشامد کرنا ۔ خوشامد کی کہنا +

مُنہ دیکھکر رہ جانا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ (۱) مُنہ تکتا رہ جانا ۔ مایُوس ہو کر رہجانا ۔ ناامید ہو کر رہ جانا ۔ مُنتظر رہ جانا ۔ نااُمید ہو جانا ہ
ہم مُنہ کو دیکھ دیکھ کے رہجائیں یا نصیب	لُوٹے اُگالدان مزا اُس اُگال کا + + (وزیر)
اپنے پہلو سے وہ جب اُٹھکے چلا اے جرأت	کیسے مُنہ دیکھکے بس رہ گئے مجبُور سے ہم (جرأت)
(۲) لاجواب ہو کر رہ جانا ۔ جواب نہ بن پڑنا ہ
کچھ پُوچھتا ہے ہو کے وہ جب پُر عتاب سا	رہجاتا ہوں میں دیکھ کے مُنہ لاجواب سا (جرأت)

مُنہ دیکھنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ (۱) صُورت دیکھنا ۔ چہرہ دیکھنا ہ
دیکھ مُنہ دیدۂ حسرت سے میں رو دیتا ہوں	کہیں ہنستا ہے کوئی یار اگر یار سے مل (ممنون)
(۲) آئینہ میں صُورت دیکھنا ۔ درپن میں مُنہ دیکھنا ۔ آرسی میں چہرہ دیکھنا ہ
صفا میری طرح سے کسکا ایسا دل ہے مُنہ دیکھو	مثالِ آئینہ یہ اب تو اس قابل ہے مُنہ دیکھو (ظفر)
(۳) حیرانی سے مُنہ دیکھنا ۔ حیرت زدہ ہو کر دیکھنا ۔ حیران و ششدر رہجانا ہ
حیراں ہوا سکا دیکھوں ہوں مُنہ گر کہے کوئی	رکھوائی ہمنے طُرفہ طرحدار کی شبیہ (جرأت)

(۴) حسرت سے مُنہ تکنا۔ بنگاہِ حسرت سے دیکھنا۔ تعجب سے نظر کرنا۔ خدا کی قدرت دیکھنا ؎

دل لے گئی اُس کی چہرہ دستی　مُنہ دیکھ کے رہ گیا میں ناچار　(مومن)

(۵) مجبورانہ نظر کرنا۔ نااُمیدانہ مُنہ تکنا ؎

کون پُرساں ہے حالِ بسمل کا　خلق مُنہ دیکھتی ہے قاتل کا　(بیمار)

مقبول کوئی عرض گُنہگار کی نہیں　مُنہ دیکھتی ہیں میری دُعائیں مُجیب کا　(بحر)

(۶) مُنہ سے جواب سُننے کا انتظار کرنا۔ مُنتظرِ جواب یا سخن رہنا۔ (۷) لیاقت حاصل کرنا۔ مُنہ بنوانا۔ حوصلہ پیدا کرنا۔ (طنزاً)

مُنہ دیکھو۔ ہ۔ محاورہ:۔ (بطورِ طنز) کیا تاب۔ کیا مجال۔ کیا طاقت۔ کیا مقدور۔ کیا یارا۔ کیا حوصلہ۔ کیا جُرأت۔ ذرا انکی قابلیت اور لیاقت پر نظر کرو ؎

یہ دل ہی ہے ہمارا جو اُسکے ہو مُقابل　مُنہ دیکھو آئینہ کا جو اُسکے رُوبرُو ہو　(فراق)

دیوانہ ترا وادی پر اپنی اگر آوے　مُنہ دیکھو فلاطُوں کا جو عُہدے سے بر آوے　(کلیم)

تماشا قُدرتِ حق کا ہے اُسکے حُسن کا جلوہ　مُقابل اُسکے ہو سکتا مہِ کامل ہے مُنہ دیکھو
مرا میلِ طبیعت کچھ جتاتے ہیں جو یار اُسکو　تو وہ ہنسکر کہے ہے میرا یہ مائل ہے مُنہ دیکھو
ظفر رکھا تو ہے تُمنے قدم راہِ محبت میں　کوئی طے تُمسے ہوتی عشق کی منزل ہے مُنہ دیکھو
} ظفر

مُونٹوں میں جو کی مینے طلب بوسہ تو ناگاہ　نظروں میں جتایا یہ مُجھے گھور کسی نے
مُنہ دیکھو کہ ایسی کوئی یاں کرسکے جُرأت　کیا دخل جو پایا ہو یہ مقدُور کسی نے
} [illegible]

مُنہ دیکھی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ مُنہ پر کی۔ سامنے کی۔ رعایت کی۔ عند المواجہہ خوشامد کی۔ جیسے مُنہ دیکھی سب کہیں خدا لگتی کوئی نہ کہے +

مُنہ دیکھے کا۔ ہ۔ تابع فعل:۔ ظاہری۔ ظاہر داری کا۔ اُوپری۔ دکھاوے کا۔ مُنہ پر کا۔ سامنے کا۔ عند المواجہہ جیسے مُنہ دیکھے کا یارانہ مُنہ دیکھے کا ارتباط ؎

جاکے گھر پیغام تک بھیجا نہ اُس دلدار نے　وہ پری رکھتی ہے مُنہ دیکھے کا سارا اختلاط　(رند)

مُنہ دیکھے کی۔ ہ۔ تابع فعل:۔ (۱) ظاہری۔ اُوپری۔ مُنہ پر کی۔ سامنے کی۔ دکھاوے کی۔ (۲) خوشامد کی۔ رعایت کی ؎

آرسی آرسی ہے وہ سہی　یہ نہ مُنہ دیکھے کی سی مینے کی　(میر)

مُنہ دیکھے کی اُلفت۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ اُلفتِ ظاہری۔ دکھاوے کی محبت اُوپری محبت۔ جھوٹی محبت ؎

وہ اور ہیں جو رکھتے ہیں مُنہ دیکھے کی اُلفت　مرمٹتے ہیں اِک بات پہ ہم چاہنے والے　(جُرأت)

صاف آئینہ سے ہوا روشن　مُنہ ہی دیکھے کی جگ میں اُلفت ہے　(مُمتاز)

نہ بھول اے آرسی گر یار سے تجکو محبت ہے　بھروسا کچھ نہیں اسکا یہ مُنہ دیکھے کی اُلفت ہے　(سودا)

مُنہ دیکھے کی باتیں۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ عند المواجہہ خوشامد یا رعایت کی باتیں۔ ظاہری باتیں۔ دکھاوے کی باتیں۔ اُوپری باتیں +

مُنہ دیکھے کی پریت یا محبت۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ دیکھو (مُنہ دیکھے کی اُلفت) ؎

مُنہ دیکھے کی اے جان محبت نہیں اچھی　رہنے دو تم اپنی یہ عنایت نہیں اچھی　(صفدر)

یُوں تو مُنہ دیکھے کی ہوتی ہے محبت سب کو　پیچھے جو یاد کرے اِسکو وفا کہتے ہیں　(؍)

مُنہ دیکھے کی چاہ۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ دیکھو (مُنہ دیکھے کی اُلفت) ؎

میری تیری چاہ مُنہ دیکھے کی ہے جُوں آرسی　آنکھ پھیری جس گھڑی پھر کا ہیکا ناتا رہا　(میر)

مُنہ دینا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) کسی جانور کا برتن وغیرہ میں مُنہ ڈالنا۔ (۲) کھانے کے واسطے جانور کا مُنہ ڈالنا۔ جیسے اِس اناج میں ڈھور ڈنگر تو مُنہ دیتا ہی نہیں (۳) مُتوجہ ہونا۔ رُخ دینا۔ التفات کرنا۔ دھیان دینا +

مُنہ ڈالنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) کسی جانور کا کسی چیز یا برتن وغیرہ میں مُنہ داخل کرنا (۲۔ مرعبانہ) طنزاً۔ حربہ کرنا۔ حملہ کرنا +

مُنہ ڈھانپ ڈھانپ کر رونا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (گنوار) نہایت گریہ کرنا +

مُنہ ڈھانپنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (عوام) مُنہ پر کپڑا ڈالنا۔ مُنہ پر رُومال ڈالنا + رونا۔ نوحہ کرنا ؎

ڈھانپتے ہیں مُنہ کو اپنے چادرِ مہتاب سے　روتے ہیں راتوں کو ہم اُس مہ لقا کے واسطے　(وزیر)

مُنہ ڈھانک ڈھانک رونا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ مُنہ پر کپڑا ڈال ڈال کر رونا۔ آنکھوں پر کپڑا رکھ رکھ کر رونا۔ نوحہ کرنا۔ ماتم کرنا۔ مُردے کے واسطے عورتوں کا نہایت گریہ وزاری کرنا +

مُنہ ڈھانک ڈھانک کر رونا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ مُنہ پر رُومال یا کپڑا رکھ رکھ کر زار و قطار رونا۔ (اہلِ لکھنؤ مُنہ ڈھانپ ڈھانپ کر رونا بولتے ہیں) ؎

گاہ تو دل میں مُنفعل ہوتا　گاہ مُنہ کو ڈھانپ ڈھانپ کر روتا　(قلق)

مُنہ ڈھانک کر رونا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ مُنہ پر رُومال ڈال کر خوب رونا۔ ماتمیوں کی طرح رونا۔ یکسُو ہو کر رونا۔ زار زار رونا +

مُنہ ڈھانکنا یا ڈھکنا۔ ہ۔ فعل لازم: (۱) مُنہ چھپانا۔ مُنہ پر پردہ ڈالنا + مُنہ پر کپڑا لو ڈالنا ؎

ہوا ہے اب تو یہ نقشہ ترے بیمارِ ہجراں کا　کہ جس نے کھول کر مُنہ اُسکا دیکھا بس وُہیں ڈھانکا　(جرأت)

(۲۔ ع) نوحہ کرنا۔ رونا۔ گریہ وزاری کرنا + ماتم کرنا + ماتم پُرسی کرنا۔ پلا لینا + پُرسہ دینا۔ مُردے کو رونا ؎

مرگیا میر نالہ کش بے کس　تُنے نے ماتم میں اُسکے مُنہ ڈھانکا　(میر)

نہ کہتا تھا میں اُسپر جان بھی دُونگا تو کیا ہوگا　ہوا غم کسکو میرا کون رویا کس نے مُنہ ڈھانکا　(بحر)

میرے پُرسے کو شوخ نے آکے　صفِ ماتم میں ہنس کے ڈھانکا مُنہ　(کیفی)

مُنہ ڈھک کر رونا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ دیکھو (مُنہ ڈھانک کر رونا) +

مُنہ ڈھک ڈھک کر رونا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ عورتوں کی طرح زار زار رونا ۔ زار و قطار رونا ۔ ماتمیوں کی طرح رونا ۔ آٹھ آٹھ آنسو رونا ۔ خُوب رونا ؎

حکُومت سے مایُوس تُم ہو چکے ہو ۔ زر و مال سے ہاتھ تُم دھو چُکے ہو
دلیری کو ڈھک ڈھک کے مُنہ رو چُکے ہو ۔ بزرگی بزرگوں کی سب کھو چُکے ہو
مدار اب فقط علم پہ ہے شرف کا
کہ باقی ہے ترکہ یہی اِک سلف کا (حالی)

مُنہ ذرا سا نکل آنا ۔ ا ۔ فعل لازم :۔ چہرہ سُت جانا ۔ خوف یا دہشت کے مارے مُنہ دُبلا پڑجانا ۔ ناتوانی و لاغری کا ظاہر ہونا ؎

ڈر گئے نامِ شفا سُنکے زبس خواہشِ مرگ ۔ مُنہ ذرا سا نکل آیا ترے بیماروں کا (داغ)

مُنہ رکھنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ پاس رکھنا ۔ لحاظ رکھنا ۔ رُو رعایت کرنا + رُخ رکھنا ۔ توجہ رکھنا + میل ملاپ رکھنا +

مُنہ زبانی ۔ ا ۔ صفت :۔ (۱) زبانی ۔ بلا تحریر ۔ بے لکھے ۔ مُنہ اکھری ۔ جیسے مُنہ زبانی کہلا بھیجا تھا ؎

نامہ بر نے طے کئے سارے پیام ۔ مُنہ زبانی کا مزا جاتا رہا (داغ)

(۲ ۔ تابع فعل) نوکِ زباں ۔ حفظ ۔ کنٹھ جیسے اسے تو سارا قرآن مُنہ زبانی یاد ہے +

مُنہ زرد ہو جانا ۔ ا ۔ فعل لازم :۔ خوف یا دہشت خواہ ہراس سے چہرے کا رنگ پلٹ جانا ۔ مُنہ فق ہو جانا ۔ مُنہ پیلا پڑجانا ۔ مُنہ کا سفید پڑجانا ۔ چہرہ اُداس ہو جانا ؎

سینے میں بوالہوس کے بھی تھا آبلہ مگر ۔ نشتر کا نام سُنتے ہی مُنہ زرد ہو گیا (ذوق)

مُنہ زور ۔ ا ۔ صفت :۔ (۱) مُنہ پھٹ ۔ مُنہ کا پھُوہڑا ۔ بدلگام ۔ دریدہ دہن ۔ بدزبان ۔ جو کچھ مُنہ میں آئے سو کہدینے اور پاس و لحاظ نہ رکھنے والا جیسے وہ بڑی علاّمہ اور مُنہ زور عورت ہے اُسکے مُنہ کون لگے (عو) (۲) بے صرفہ گو ۔ بسیار گو ۔ طلیق ۔ چُپ نہ رہنے والا ۔ بکّی ۔ بکواسی ؎

دم بخودِ صُورِ قیامت ہو جو نالاں ہُوں میں ۔ پر یہ چُپ رہتی نہیں ہے بڑی مُنہ زور گھٹا (ناسخ)

(۳ ۔ اسم مذکّر) سرکش گھوڑا ۔ شوخ گھوڑا ۔ وہ گھوڑا جو لگام کو نہ مانے ۔ سینہ زور ۔ وہ تیز گھوڑا جو روکے نہ رُکے ۔ وہ گھوڑا جو سوار کو جہاں چاہے لیجائے ۔ وہ گھوڑا جو کہے میں نہ ہو ۔ عیبی گھوڑا + ؎

نہ حشری نہ کرمی نہ شب کور وہ ۔ نہ ہے کُہنہ لنگ اور نہ مُنہ زور وہ (امیر حسن)

سخت مُنہ زور ہے اے شوخ ترا توسنِ ناز ۔ اُسپہ کوڑا تری کاکُل کا بجا لگتا ہے + (نفیر)

بیچ میں رُکتا نہیں زنہار جز دشتِ عدم ۔ توسنِ عمرِ رواں بھی کسقدر مُنہ زور ہے (ناسخ)

مُنہ زور بسکہ توسنِ حُسن و جمال ہے ۔ رکھنا لجام زُلفِ سیہ سے محال ہے (نکہت)

مُنہ زور اسقدر ہے کہ تھمتا نہیں ہوس ۔ روکوں سمندِ عُمرِ رواں کی عناں کو کیا (ہوس)

عشق کا گھوڑا بہت مُنہ زور ہے ۔ ہاتھ میں میرے عناں کیونکر رہے + (مصحفی)

(یہ اصطلاح خاص گھوڑے سے مُتعلق ہے) +

مُنہ زوری ۔ ا ۔ اسم مونث :۔ (۱) بدزبانی ۔ بدلگامی ۔ دریدہ دہنی ۔ سخت کلامی ۔ بے صرفہ گوئی ۔ بیہُودہ گوئی ؎

زباں سنبھالو یہ مُنہ زوریاں غریبوں پر ۔ قسم خدا کی کوئی تُم سا بدلگام نہیں (سرُور)

(۲) سرکشی ۔ شوخی ۔ شرارت ۔ ڈنگا (یہ مُحاورہ خاص گھوڑے سے مُتعلق ہے) +

مُنہ زوری کرنا ۔ ا ۔ فعل متعدی :۔ (۱) بدزبانی کرنا ۔ بدلگامی کرنا ۔ گالی گلوج بکنا ۔ زبردستی گالیاں دینا (۲) گھوڑے کا سرکشی کرنا ۔ شوخی کرنا ۔ شرارت کرنا +

مُنہ زہر ہو جانا ۔ ا ۔ فعل لازم :۔ مُنہ کڑوا یا تلخ ہو جانا ؎

سوزِ غمِ فراق سے مُنہ زہر ہو گیا ۔ جسطرح تپ سے ہوتے ہی تلخی زبان میں (عاشق)

مُنہ سُجانا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ (۱) مُنہ پھُلانا ۔ مُنہ تھُتھانا ۔ تیوری چڑھانا ۔ مُکدّر ہونا ۔ اُداس ہونا ۔ ناراض ہونا ۔ غمگین ہونا ۔ جیسے کیوں مُنہ سُجائے بیٹھے ہو (۲ ۔ متعدّی) مُنہ چھیتنا ۔ تھپڑوں سے مُنہ لال کرنا ۔ مُنہ ہی مُنہ میں مارنا + جیسے مارے ریپٹوں کے مُنہ سُجا دُونگا +

مُنہ سُرخ ہو جانا ۔ ا ۔ فعل لازم :۔ غصّے یا غضب کے باعث مُنہ کا لال ہو جانا ۔ غضبناک ہو جانا + مُنہ تمتما جانا +

مُنہ سفید پڑجانا یا ہو جانا ۔ ا ۔ فعل لازم :۔ خوف یا دہشت یا مرض خواہ نااُمیدی سے مُنہ کی رنگت پلٹ جانا ۔ خوف چھا جانا ۔ ہیبت بیٹھ جانا ۔ مُتحیّر ہو جانا ۔ مُنہ فق ہو جانا ؎

کِس مہروش نے چہرہ سے بُرقع اُٹھا دیا ۔ مُنہ ہو گیا سفید فلک پر جو ماہ کا + (ظفر)

ترے مجبُوب کے قاصد نے کہا کیا ناسخ ۔ ہو گیا مُنہ ترا سُنتے ہی جو پیغام سفید + (ناسخ)

مُنہ سُکڑ جانا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ چہرہ سُت جانا ۔ مُنہ کی رونق نہ رہنا ۔ مُنہ پر دُبلاہٹ چھا جانا ۔ چہرے کا مُتغیّر ہو جانا +

مُنہ سکوڑنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ (ہندو) ناک بھوں چڑھانا ۔ مُنہ بنانا ۔ ناراضگی ظاہر کرنا ۔ چیں بہ جبیں ہونا ۔ تُرش رُو ہونا ۔ تیوری چڑھانا +

مُنّہ سُکیڑنا۔ ہ۔ فعل لازم :- مُنّہ بناتا۔ مُنّہ ٹیڑھا کرنا + بگڑنا۔ تیوری چڑھانا۔ ناراض ہونا۔ ناک بھوں چڑھانا۔ چیں بجبیں ہونا + تُرش رُو ہونا +

مُنّہ سنبھالنا۔ ہ۔ فعل متعدی :- بیہودہ گوئی سے زبان روکنا۔ زبان کو قابو کرنا۔ اپنے کو بدزبانی سے باز رکھنا۔ زبان کو لگام دیناؔ

اک بوسہ پر یہ گالیاں اللہ کی پناہ ۔ کچھ میں بھی اب کہونگا نہیں مُنّہ سنبھالیئے (امانت)

مُنّہ سنبھالو۔ ہ۔ محاورہ :- زبان روکو۔ زباں درازی اور بیہودہ گوئی نہ کرو۔ سخنِ بیہودہ اور کلام لغو نہ کرو یعنی سنجیدہ بات کرو۔ سمجھکر حرف زبان سے نکالوؔ

مُنّہ سنبھالو گالیاں مت دو بس اب چُپکے رہو ۔ اپنی چڑ ہے یار ہر دم اس طرح کا اختلاط (انشا)

شگون کا اعتماد کیا ہے خموشی ہے یہ زباں درازی
ہمارے رونے پہ مت ہنسا کر سنبھال مُنّہ اے چراغ اپنا } (؟)

مُنّہ سنبھالو گالیوں پر دیکھو مت کھولو زباں ۔ میں بھی کہہ بیٹھونگا جو آو یگا ہاں مُنّہ میں مرے (معروف)

مانگیئے بوسہ تو کہتا ہے وہ تُرکِ بدمزاج ۔ مُنّہ سنبھالو ریخ ہو جائیگا اِس تقریر میں (مرزا صابر)

مُنّہ سُوکھنا یا سُوکھ جانا۔ ہ۔ فعل لازم :- (۱) خوف یا دہشت سے مُنّہ خُشک ہو جانا۔ ڈر سے مُنّہ پر طراوت نہ رہناؔ

کرُوں تجھسے بیاں کیا ماجرا میں اپنے رونے کا ۔ کہ تیرے رُوبرُو مُنّہ اے ستمگر سُوکھ جاتا ہے (ظفر)

(۲) دُبلا ہونا۔ لاغر ہونا۔ مُنّہ اُترنا +

مُنّہ سُوئی پیٹ کوئی۔ ہ۔ کہاوت :- مُنّہ ذرا سا پیٹ بڑا + بڑا کھاؤ + آمدنی کم اور خرچ زیادہ +

مُنّہ سے۔ ہ۔ تابع فعل :- زبان سے + خاطر سے۔ رعایت سے + باعث سے لحاظ سے + جیسے بچّے بیوی کے مُنّہ سے ہوتے ہیں +

مُنّہ سِیا جانا۔ ہ۔ فعل لازم :- مُنّہ بند کیا جانا۔ خاموش کیا جانا۔ مُنّہ پر قُفل یا مُہر لگا یا جاناؔ

رہروانِ معرفت کا واں سِیا جاتا ہے مُنّہ ۔ جادۂ راہِ حقیقت تارِ سوزن بنگیا (داغ)

مُنّہ سے اُگلنا۔ ہ۔ فعل متعدی :- مُنّہ سے نکالنا۔ مُنّہ میں سے باہر لاناؔ

یہ ہیں لختِ جگر یا شعر ہیں یا لعل پارے ہیں ۔ شرارے آگ کے ہیں سوز کیا مُنّہ سے اُگلتا ہے (میر سوز)

مُنّہ سیاہ کرنا۔ ا۔ فعل متعدی :- (۱) مُنّہ کالا کرنا۔ مُنّہ پر سیاہی مَلنا + خضاب لگانا۔ (۲) کلنک لگانا۔ کلف لگاناؔ

سیاہ مُنّہ کرو زاہد کا اِس طرح رندو ۔ کہ ریش سے نہ ہو تا حشر یہ خضاب جُدا (ناسخ)

مُنّہ سے بات لپکنا۔ اُچکنا۔ لینا یا چھینا۔ ہ۔ فعل متعدی :- جس بات کے کہنے کا دُوسرا ارادہ کرے آپ اُس سے پہلے کہہ دینا۔ کسی کے دل کی کہنا۔ جی کی سی کہہ دینا۔ سخن از دہنِ کسے گرفتن کا ترجمہ دوسرے کے حسبِ منشا بات کہہ دیناؔ

یہی بتلانے کو تھا میں بھی گھات ۔ چھین لی گو یا میرے مُنّہ سے بات (شوق)

مُنّہ سے بات نکلنا۔ ہ۔ فعل لازم :- ذکر کیا جانا۔ کہا جانا۔ زبان پر بات آنا۔ ہونٹوں سے بات نکلنا۔ جیسے مُنّہ سے بات نکلی اور پرائی ہوئیؔ

یہ صدا آتی ہے خموشی سے ۔ مُنّہ سے نکلی ہوئی پرائی بات (آتش)

آگے کسی کے بات نہ کہیئے کہ ہے مثل ۔ ہو جاتی ہے نکلتے ہی مُنّہ سے پرائی بات (مُصحفی)

مُنّہ سے بات نہ نکلنا۔ ہ۔ فعل لازم :- خوف یا غصّے کے مارے بات نہ کر سکنا۔ دہشت سے بول نہ سکنا +

مُنّہ سے بس کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی :- زبان سے کافی ہے کہنا۔ زبان سے انکار کرنا۔ کافی سمجھنا۔ مکتفی خیال کرنا۔ مُنّہ سے روکناؔ

مُنّہ سے بس کرتے نہ ہرگز یہ خدا کے بندے ۔ گر حریصوں کو خدا ساری خدائی دیتا (ذوق)

مُنّہ سے بولنا۔ ہ۔ فعل لازم :- زبان سے بات کرنا۔ سخن سرا ہونا۔ بتیانا + جواب دینا +

مُنّہ سے بولو سر سے کھیلو۔ ا۔ محاورہ :- بات چیت کرو خاموش نہ رہو +

مُنّہ سے بولے نہ سر سے کھیلے۔ ا۔ محاورہ :- بالکل خاموش اور ساکت ہے یعنی مُطلق بیہوش ہے نہ بات ہی کرتا ہے نہ اشارہ۔ مبہوت ہو گیا ہے۔ بُت بنگیا ہےؔ

تیرے عاشق کو کیا ہوا ہے نہ مُنّہ سے بولے نہ سر سے کھیلے
وہ مست مجذُوب بنگیا ہے نہ مُنّہ سے بولے نہ سر سے کھیلے
ہزار کوئی سیانے لائے کوئی بُلائے کوئی کھلائے
جسے کہ آسیب زُلف کا ہے نہ مُنّہ سے بولے نہ سر سے کھیلے } ظفر

ڈسا ہو کالے نے جسکو کافر تو وہ فسُوں کے اثر سے کھیلے
دہان و گیسُو کا تیرے مارا نہ مُنّہ سے بولے نہ سر سے کھیلے } ذوق

مُنّہ سے بھاپ نکالنا۔ ہ۔ فعل لازم :- مُنّہ سے اُف کرنا۔ زبان سے اُف نکالنا + مُنّہ سے بات کرنا۔ جیسے کیا مقدُور جو کوئی اُنکے سامنے مُنّہ سے بھاپ نکال سکے +

مُنّہ سے بھاپ نہ نکالنا۔ ہ۔ فعل لازم :- دم بخود رہنا۔ چُپ ناندھنا۔ خاموش رہنا۔ چُپ سادھنا۔ اُف نہ کرنا۔ جیسے تمہارا سا پتّا کوئی کہاں سے لائے جو مُنّہ سے بھاپ نہ نکالے تمہیں جنت کے جُھلے پہنا + چترہیلی

مُنہ سے پھُوٹنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (از روئے تنفّر و تکریہ) بولنا۔ جواب دینا۔ زبان سے کچھ کہنا۔ مُہرِ خاموشی توڑنا۔ مُنہ کا قُفل کھولنا۔ ہاں نہیں کہنا۔ سرگُزشت کہنا ؎

کچھ مُنہ سے پھُوٹتے تو سہی پھر نہیں کہ ہاں — آپس میں ہے حجاب کی جو آڑ توڑیئے (انشا)

پتھر پڑیں زباں پہ تری مُنہ سے پھُوٹ تو — واں جاکے کیا بلا تجھے پیغامبر ہوئی (ظہیر)

کھُلتی نہیں گُل کی بد مزاجی — غُنچے نہیں مُنہ سے پھُوٹتے ہیں (بحر)

دل کو بیٹھا جو وہ بے پروا لے — پڑ گئے جان کے مُجکو لالے } قطعۂ رنگین

بوسہ مانگا تو ہوا آزُردہ — مُنہ سے اتنا بھی نہ پھُوٹا آلے }

مُنہ سے پھُول جھڑنا یا پھُول سے جھڑنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) نہایت بلیغ اور بکمال فصیح ہونا۔ خوش تقریر اور خوش گُفتار ہونا۔ رنگین سخن اور شیریں کلام ہونا جیسے لطیفہ گوئی کا یہ عالم تھا کہ پھُلجھڑی کی طرح مُنہ سے پھُول جھڑتے تھے (اُردُوئے معلّے غالب) ؎

جب کرے ہے ترے دہن کا بیاں — مُنہ سے غُنچے کے پھُول جھڑتے ہیں (سعادت)

پژمُردہ کیوں نہ رشک سے ہوویں چمن کے پھُول — جھڑتے ہیں مُنہ سے وہ مرے غنچہ دہن کے پھُول (نکہت)

جھڑنے لگے جو مُنہ سے اُس آرامِ جاں کے پھُول — دل باغ باغ یار کی تقریر سے ہوا (آتش)

جھڑتے ہیں پھُول مُنہ سے اِس تنگیٔ دہن پر — غنچہ نثار تیری رنگینیٔ سخن پر + (؍؍)

خسروا میں جو کہوں سب ترے اوصاف نکو — تو سدا مُنہ سے مرے پھُول جھڑیں یا گوہر (ذوق)

گُلِ رنگیں سے نہیں کم ترا ہر ایک سخن — مُنہ سے جھڑتے ہیں ترے گُشتۂ شمشیر کے پھُول (ظفر)

پھُول سے تیرے جھڑیں مُنہ سے تو غیرت سے صبا — پھر چمن میں گُلِ سوسن و زنبق جھاڑے (؍؍)

باتیں کرتا ہے جو ہنس ہنس کے مرا غنچہ دہن — پھُول سے جھڑتے ہیں ہر بات میں گویا مُنہ سے (؍؍)

پھُول جھڑتے ہیں ترے مُنہ سے مری آنکھوں سے — حُسن اور عشق میں کیا خُوب گُل فشانی ہے (موزوں)

وصف ایک گُل کا کیا کرتے ہیں — مُنہ سے یہاں پھُول جھڑا کرتے ہیں (وزیر)

یہ کس کے مُنہ سے جھڑے پھُول بات کرتے ہیں — چمن کا غُنچہ پہ سب اشتباہ کرتے ہیں (؍؍)

پستی ہے منہدی چمن میں دیکھنا رفتار یار — پھُول مُنہ سے جھڑتے ہیں سُنا ذرا تقریر یار (؍؍)

(۲۔ طنزاً) بد زبان ہونا۔ بد کلام ہونا۔ گالیاں سُنانا ؎

گالیاں سینکڑوں ہر بات میں اب دینے لگا — دیکھیو جھڑتے ہیں کیا مُنہ سے مرے یار کے پھُول (سلیمان)

میں ترے غصّہ کے قُربان کر اے غنچہ دہن — پھُول سے جھڑتے ہیں مُنہ سے ترے دُشنام کے وقت (ظفر)

گالیاں دیکر اب بگڑتے ہیں — واہ کیا مُنہ سے پھُول جھڑتے ہیں (انشا)

(یہ محاورہ تحقیر و تحسین دونوں موقعوں پر مُستعمل ہے اوّل حالت میں بطریقِ طنز اور دُوسری صُورت میں بطورِ تعریف زبان زدِ خاص و عام ہے) +

مُنہ سے تو پھُوٹو یا مُنہ سے پھُوٹو۔ ہ۔ محاورہ:۔ (بحالت تنفّر و تکریہ) کچھ تو بولو۔ کچھ تو کہو۔ سرگُزشت تو بیاں کرو۔ زبان سے جواب دو۔ ہاں یا نہیں کرو ؎

یہ حالت ہو گئی مومن ذرا کچھ مُنہ سے تو پھُوٹو — تمہیں کیا ہو گیا یہ دل دیا کس شوخ کا فرکو (مومن)

ہنس بول کے کچھ تو مُنہ سے پھُوٹو — کیا بات ہے قیدِ غم سے چھُوٹو + + (؍؍)

بیوجہ کیوں یہ شیشۂ دل کو کیا ہے چُور — مُنہ سے تو پھُوٹو کچھ تو کہو مُنہ سے ہاں نہیں (فراق)

ٹکڑے کیا ہے شیشۂ دل کیوں برا بھلا — مُنہ سے تو پھُوٹو چُپکے ہو کیا کچھ جواب دو (؍؍)

مُنہ سے تو کہو۔ ہ۔ محاورہ:۔ بیان تو کرو۔ بات تو کہو۔ زبان تو ہلاؤ۔

کیا ہے کہ نکی کھِچتے ہی جاتے ہو بُتوں سے — کچھ تو کہو مُنہ سے کوئی باعث بھی حذر کا (زکی)

مُنہ سے دُودھ ٹپکنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ نہایت شیر خوار اور بچّہ ہونا۔ نادان اور بے سمجھ ہونا۔ دُودھ پیتا بچّہ ہونا۔ ناتجربہ کار ہونا۔ جیسے ابھی تو تمہارے مُنہ سے دُودھ ٹپکتا ہے تُم اِن باتوں کو کیا جانو + ایک تمہیں ننّے نادان ہو تمہارے مُنہ سے دُودھ ٹپکتا ہے +

مُنہ سے دُودھ کی بُو آنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ سفلہ چِبلّا چھوکرا اور بلّلا ہونا۔ کم عقل اور بے لیاقت ہونا۔ نادان اور بچّہ ہونا جیسے ابھی تو تمہارے مُنہ سے دُودھ کی بُو آتی ہے +

مُنہ سے دُودھ کی بُو نہ جانا۔ ا۔ فعل لازم:۔ شیر خوارگی کا زمانہ موجُود ہونا۔ دُودھ پینے کا زمانہ برقرار ہونا۔ ہنوز طفل ہونا۔ نادان ہونا جیسے ابھی تمہارے مُنہ سے دُودھ کی بُو نہیں گئی +

مُنہ سی دینا۔ ہ۔ فعل متعدّی:۔ مُنہ بند کر دینا۔ مُنہ کیل دینا۔ چُپ کر دینا۔ بالکُل خاموش کر دینا + بات کرنے کے قابل نہ رکھنا ؎

غیروں کو کچھ گِلا نہ رہا مُجھسے بعدِ مرگ — مُنہ اُنکے سی دیئے رگِ سنگ مزار سے (صابر)

مُنہ سے رال ٹپکی پڑنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ کسی چیز کے خواہش و رغبت کے سبب مُنہ میں پانی بھر آنا۔ نہایت جی للچانا۔ از حد خواہش و رغبت ہونا

مُنہ سے سُنا چاہتے ہو۔ ہ۔ محاورہ:۔ یعنی کیا گالیاں کھانے اور بُرا بھلا سُننے کو جی چاہتا ہے ؎

کیوں نہ ہم آپکا آئینہ رُخاں مُنہ دیکھیں — تم بھی تو دل سے بآئینِ صفا چاہتے ہو } قطعۂ نصیر

ہم بھی ہمدرد ہیں کیوں ہمسے مُکرتے ہو تم — صاف کہہ دیکھیں کچھ مُنہ سے سُنا چاہتے ہو }

مُنہ سے کلیجہ نکل پڑنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ دم اُلٹ جانا۔ دل گھبرا جانا۔ جی اُکتا جانا۔ گھبرا کر دم نکل جانا ؎

اے جان تو ہو دور تو کسطرح نکل پڑے   نزدیک ہے کہ مُنہ سے کلیجہ نکل پڑے (وزیر)

مُنہ سے لعل اُگلنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ نہایت خوش کلام اور خوش گفتار ہونا + دُرفشانی کرنا۔ نادر عُمدہ اور عجیب وغریب باتیں زبان سے نکلنا کمال فصاحت سے گفتگو کرنا ۵

دیکھ مُنہ سے لعل کیا کیا ہیں اُگلے اے ظفر   صاف صاف اشعار یہ کہکہ گہر سے بیشتر (ظفر)

اُسکے لبِ دیکھکر رنگ سی حیران ہُوں   مُنہ سے اُگلے ہے ٹپری لعلِ بدخشاں گھٹا (نصیر)

پڑے پائے حنائی کا عکس کسکے مگر   صدف جو لعل اُگلتی ہے مُنہ سے جائے گہر (نکہت)

مُنہ سے لینا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ دُوسرے کے دل میں آئی ہوئی بات کہہ دینا۔ جس بات کے کہنے کا دُوسرا ارادہ کرے آپ کہہ دینا۔ دل کی سی کہنا ۵

لبِ شیریں کا اپنے آپ جو وصف اب کیا تُونے   یہی کہنے کو تھا میں بھی مگر مُنہ سے لیا تُونے (معرُوف)

مُنہ سی لینا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ مُنہ بند کرلینا۔ چُپ سادھ لینا۔ خاموشی اختیار کرلینا۔ سکوت میں ہوجانا۔ خاموش رہنا۔ بات نہ کرنا جیسے کسی کی خاطر کوئی مُنہ کو نہیں سی لیتا تُم بھی بولو ہم بھی بولیں +

مُنہ سے مُنہ ملانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) چُوما چاٹی کرنا۔ بوس وکنار کرنا۔ دانہ بدلی کرنا۔ (۲) ہمکلام ہونا۔ زبان سے زبان ملانا۔ باتوں میں برابری کرنا

مُنہ سے مُہا بَاہے۔ اِ۔ محاورہ:۔ یعنی خاطر سے خاطر اور محبت سے محبت ہے +

۲ **مُنہ سے نکالنا**۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ زبان پر لانا۔ بولنا ۵

غیروں کا تو کیا مُنہ ہے کہ کچھ مُنہ سے نکالیں   یہ شعبدہ تیرا ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا + (ظہیر)

۱ **مُنہ سینا**۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) مُنہ بند کرنا۔ مُنہ پر مُہر یا قفل لگانا۔ خاموش کرنا۔ چُپ کرنا ۵

یار وسبھوں کو میرے گریباں کی فکر ہے   ناصح کے مُنہ کو آن کے کوئی نہ سی گیا (احسان دہلوی)

بات تک بھی کبھی نہیں کرتے   تُمنے کیا سی رکھا ہے اپنا مُنہ + (مجرُوح)

(۲۔ لازم) خاموش ہونا۔ چُپ رہنا۔ (۳۔م) رشوت دینا۔ مُنہ بھرائی دینا۔ کچھ دیکر اپنے خلاف کہنے سے روک دینا۔ مُنہ کیلنا +

مُنہ فق۔ اِ۔ صفت:۔ اُداس۔ بے حواس۔ بے اوسان۔ حواس باختہ ۵

مُنہ فق مری جانب وہ چلے آتے ہیں گویا   نالے نے یہ شب رُخ تاثیر کے بوسے (شیفتہ)

چندے البتہ رہا خاطرِ محزُوں کو قلق   سینہ یک لخت ہوا وشۂ اندوہ سے شق
رنگ چہرے کا اُڑا مُنہ نظر آنے لگا فق   اتر آک ہوا مجموعۂ صحت کا ورق
رفتہ رفتہ گئی تشویش بجا ہوش ہوئے
سابقے اگلے بتدریج فراموش ہوئے (شوق)

مُنہ فق ہوجانا یا ہونا۔ اِ۔ فعل لازم:۔ مُنہ سفید پڑجانا۔ خوف یا غم سے مُنہ زرد ہوجانا۔ مُنہ پر ہوائیاں اُڑنے لگنا۔ حواس باختہ ہوجانا۔ گھبراجانا۔ سٹ پٹا جانا۔ کسی صدمہ سے چہرے کی رنگت کا متغیر ہوجانا۔ ڈر جانا۔ خائف ہوجانا۔ رُعب چھاجانا۔ رُعب میں آجانا۔ بے اوسان ہوجانا۔ ہکا بکا ہوجانا۔ حیرت زدہ اور متحیر ہوجانا۔ خوفناک ہوجانا۔ چہرے کا رنگ بدلنا۔ ہیبت۔ مایوسی وغلبۂ تحیر کے موقع پر بولتے ہیں ۵

اُسنے دکھلایا جو خطِ غیر مُنہ فق ہوگیا   ہاتھ آیا اپنے یہ نسخہ نیا اکسیر کا + + (وحشت)

دلِ حسرت یاں ابھی لب سے دُعا کو سوں ہے دُور   اور مُنہ فق ہوگیا مثلِ سحر تاثیر کا (مرزا صابر)

چل پڑا جو تیرہ بختی کا مری کچھ ذکر رات   ہوگیا یکبارگی مُنہ فق شبِ دیجُور کا + (معرُوف)

شبِ فرقت میں مُنہ فق ہوگیا ہے   یہی اُسکی سحر ہووے تو ہووے + (عارف)

دیکھنا مُنہ صبحِ محشر کا بھی ہوجاویگا فق   چاک سینہ ہم اگر اپنا دکھاتے آئینگے (ظفر)

یہ وہ آسیب ہے سینہ جو کرے بُو کا شق   سایہ پریوں پہ پڑے اسکا تو مُنہ غم سے ہو فق (امانت)

مُکھڑا وہ تابِ مہر سے جب پُر عرق ہوا   تب شبنم آبِ شک سے مُنہ گُل کا فق ہوا (سودا)

(اصل میں مُنہ فق ہونا اُس حالت کو کہتے ہیں جو دفعۃً کسی صدمہ یا رنج یا غم وغیرہ کے واقع ہونے سے چہرے پر سفیدی سی آجاتی ہے جسکا باعث یہ ہے کہ جب یکایک کسی فکر میں آدمی گرفتار ہوتا ہے تو خُون کی حرکت بند ہوجاتی اور اُتنی دیر تک جہاں کا تہاں رہ جاتا ہے پس یہی سفیدی یا زردی کا باعث ہوتا ہے کیونکہ حرکت بند ہونے اور سانس کی تازہ ہوا نہ پہنچنے سے اُسکی رنگت میں بھی فرق آجاتا ہے) +

مُنہ کا پھوڑا۔ ہ۔ صفت:۔ بدلگام۔ مُنہ پھٹ۔ بدزبان۔ دریدہ دہن +

مُنہ کا رنگ فق ہوجانا۔ اِ۔ فعل لازم:۔ (دیکھو مُنہ فق ہوجانا) +

مُنہ کا کچا۔ ہ۔ صفت:۔ (۱) نرم مُنہ کا گھوڑا۔ وہ گھوڑا جو لگام کے جھٹکے کو نہ سہار سکے (۲۔ مُرغباز) اصیل مُرغ (۳۔ عوام) زبان کا کچا جسکی بات میں بھدرک نہو + بات کا کچا +

مُنہ کا کڑا۔ ہ۔ صفت:۔ (۱) مُنہ کا سخت۔ سخت دہاں۔ مُنہ کا مضبوط + وہ گھوڑا جو لگام کو نہ مانے + مُنہ زور (۲) مضبوط دھار کا۔ سخت آبداری کا + ۵

اگر وہ مُنہ کے کڑے ہیں تو ہم ہیں دل کے کھڑے   تو آزمالے جو تلوار آزماتا ہے + + (شیریں)

مُنہ کالا۔ ہ۔ صفت:۔ (۱) بدنام۔ رُسوا۔ بدافعال۔ بدکردار جیسے مُنہ کالا جات اُجالا۔ (کہاوت) یعنی شریف خاندان کے بدافعال + (۲) دُعائے بد خدا غارت کرے۔ خدا کھوئے ۵

دولتِ دُنیا کا مُنہ کالا خدا اس سے نہ ڈھونڈ   گم ہوئی خاتم تجھے تنہا سُلیماں چھوڑکر (شہیدی)

(۳) بدنامی۔ رسوائی جیسے جُواری جیتے تو ہاتھ کالے اور ہارے تو مُنہ کالا +

مُنہ کالا کرو۔ ہ۔ کلمۂ تنفّر:۔ جلد فان ہو۔ مُنہ نہ دکھلا۔ دفعہ ہو۔ رستہ لے +

مُنہ کالا کرنا۔ ہ۔ فعل متعدّی:۔ (۱) مُنہ کو سیاہی لگانا۔ مُنہ کو کالک لگانا۔ مُنہ سیاہ کرنا + خضاب لگانا۔ (۲) زنا کرنا۔ حرام کرنا۔ بدفعلی کرنا فعل زشت کرنا۔ جیسے میاں نے لونڈی سے مُنہ کالا کیا اور بیوی کے خوف سے بھاگ گئے + ف

شب کو اُس حبشی بچہ نے یہ غضب خالا کیا چُپکے چُپکے مجھ سے مُنہ دوگانا سے مری کالا کیا (رنگین)

باقی ہے شیخ کو ابھی حسرت گناہ کی کالا کریگا مُنہ بھی جو ڈاڑھی سیاہ کی (ذوق)

(۲) کلف لگانا۔ کلنک لگانا۔ عیب کرنا (۳) دفع ہونا۔ جانا۔ اُجڑنا +

مُنہ کالا ہونا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) مُنہ کو سیاہی لگنا۔ مُنہ کو کالک لگنا۔ (۲) رُو سیاہی ہونا۔ کلنک لگنا۔ بدنامی ہونا۔ بے حُرمتی ہونا۔ رُسوائی ہونا ف

کمائے گر اُنکی بھلائی کی صُورت تو ڈالیں بھانتک بنے اُسمیں کھنڈت
سُنیں کامیابی میں گر اُسکی شہرت تو دل سے تراشیں کوئی تازہ تُہمت
مُنہ اپنا ہو گو دین و دُنیا میں کالا
نہ ہو ایک بھائی کا پر بول بالا
(حالی)

(۳) دفع ہونا۔ اُجڑنا۔ دفان ہونا۔ ناپید ہونا۔ غارت ہونا ف

باجی ہو ایسی چوٹی ماما کا کالا مُنہ لیجاتے رُوٹیاں جو چُرا کر ازار میں (جان صاحب)

مُنہ کا مُنہ میں ہاتھ کا ہاتھ میں نوالہ رہ گیا۔ ا۔ (کہاوت) یعنی خبر بد کے سُنتے ہی اوسان نہ رہے حیرت کا عالم چھا گیا (جب کوئی شخص کھانا کھاتے میں کسی صدمہ کی خبر سُنتا اور کھانا چھوڑ کر کھڑا ہو جاتا ہے تو اپنی اُس وقت کی حالت جتانے کو یہ فقرہ کہتا ہے) +

مُنہ کا میٹھا۔ ہ۔ صفت:۔ زبان کا میٹھا۔ باتوں کا میٹھا۔ نرم گفتار۔ خلیق +

مُنہ کا میٹھا پیٹ کا کھوٹا۔ ہ۔ صفت:۔ ظاہر میں دوست باطن میں دُشمن۔ مُنہ پر تعریف کرنے اور پیٹھ پیچھے بُرا کہنے والا +

مُنہ کا نوالہ۔ ا۔ اسم مذکر:۔ (۱) لُقمۂ دہن۔ گراس (۲۔ صفت) لُقمۂ نرم وگداز۔ کارِ آسان اور سہل۔ امر سہل الحصُول و سریع الوقوع۔ ایک خفیف اور ادنےٰ کام + نرم چارہ جیسے بیٹا بیٹیوں کا بیاہ مُنہ کا نوالہ نہیں ہے ف

کمال مُنہ کا نوالہ نہیں ہے بی نعمت خمیر جیسے کی بارہ برس میں اُٹھتا ہے (جان صاحب)

تعجیل نہ کرائے دل آنے تو لگا ہے وہ بلجائیگا بوسہ بھی کیا مُنہ کا نوالہ ہے (میرحسن)

شمع ساں گُھلتے ہی گُھلتے سحر آجائے گی اے شبِ ہجر کوئی مُنہ کا نوالہ ہوں میں (داغ)

اسباب پہ ہم تیری سوگالیاں کھاتے ہیں لے لینا مرا بوسہ کیا مُنہ کا نوالہ ہے + (ظفر)

سائل وصل ہوا اُنسے تو بولے ہنسکر عاشقی یہ نہوئی مُنہ کا نوالہ ٹھیرا + (حزیں)

بہت غم ہے ترا دل ہے ہوئے اُسکو کھائینگے یکایک جو نگلجادیں کہیں مُنہ کا نوالہ ہے (عارف)

کی جو عجلت طلب جام میں ساقی نے کہا ٹھیرو ٹھیرو یہ کوئی مُنہ کا نوالہ ٹھیرا (اسیر)

مُنہ کا نوالہ سمجھنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ ایک ادنےٰ و آسان کام سمجھنا ف

میں بس کی گانٹھ ہوں نہ کیا نگل سکیگا مجھے عدُو نے سمجھا ہے مُنہ کا مجھے نوالہ عبث (صابر)

مُنہ کا نوالہ ہو جانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) مُنہ میں چلا جانا۔ مُنہ میں سما جانا۔ گھٹ میں اُتر جانا۔ لُقمہ ہو جانا ف

گُل تلک بھی صرفہ ناسخ غم پہ غم کھایا کیا آج وہ خود گور کے مُنہ کا نوالہ ہو گیا + (ناسخ)

(۲) سہل و آسان ہو جانا +

مُنہ کا نُور اُڑ جانا۔ ا۔ فعل لازم:۔ چہرے کی رونق اور آب و تاب کا جاتا رہنا۔ مُنہ پر طراوت یا تازگی کا نہ رہنا۔ بے رُوپ ہو جانا۔ رُوپ جاتا رہنا ف

لو لگائی تو ہے اُس غیرتِ خورشید سے پر خاک ہو شمع کہ اُڑ مُنہ کا ترے نُور گیا + (نصیر)

مُنہ کرنا۔ ہ۔ فعل متعدّی:۔ (۱) سُوراخ کرنا۔ چھید کرنا۔ جیسے بند تھیلی میں مُنہ کر کے کھانڈ نکال لی (۲) پُھوٹنا۔ زخم یا پھوڑے یا ناسُور کا روزن پیدا کرنا۔ زخم کا قابلِ اخراج ہونا ف

دیکھے جو غضب تیرے کچھ کہہ نہ سکے ظالم نالے مرے دل ہی میں رہ گئے مُنہ کر کے (نسیم دہلوی)

(۳) پاس کرنا۔ لحاظ کرنا۔ رعایت کرنا۔ طرفداری کرنا۔ مروّت برتنا۔ خاطر کرنا۔ مُلاحظہ کرنا۔ جیسے پیسہ والے کا سب مُنہ کرتے ہیں غریب کی کوئی نہیں سُنتا +

مُنہ کسیکا نہ کرو چشمِ عدالت سے حجاب منّتیں کرنی مری اُنکا بگڑنا دیکھو + (حجاب)

(۴) رُخ کرنا۔ مُنہ سامنے کرنا۔ مُنہ دکھانا ف

اُن نے پہچانکر ہمیں مارا مُنہ نہ کرنا اِدھر تجاہُل تھا (میر)

(۵) لالچ کرنا۔ لوبھ کرنا۔ جیسے یہ جان کا مُنہ نہیں کرتے پیسہ کا مُنہ کرتے ہیں +

(۶) سنمکھ ہونا۔ مُقابل ہونا۔ سامنے ہونا۔ آمنے سامنے ہونا +

مُنہ کِلنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ مُنہ بند ہونا۔ کسی کے برخلاف کہنے سے زبان رُکنا۔ مُنہ کیلا جانا +

مُنہ کو باندھنا۔ ہ۔ فعل متعدّی:۔ (۱) مُنہ کو کسی چیز سے جکڑنا۔ مُنہ کو ڈھاٹا لگانا۔ کپڑے وغیرہ سے مُنہ کی بندش کرنا ف

یہ بُہتان کس نے افشائے محبّت کا یہاں باندھا جو بعدِ ازمرگ بھی مُنہ کو تو نے بدگماں باندھا (ذوق)

(۲) مُنہ کو کیلنا۔ مُنہ کو بند کرنا +

مُنہ کو بنانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ دیکھو (مُنہ بنانا) ہ

شکر لب کھا مینے کر ڈالے ہوئے تم عبث مُنہ کو مجھ سے ستمگر بنایا ++ (رند)

خیر ہو ہیں بگاڑ کے آثار کچھ وہ مُنہ کو بنائے بیٹھے ہیں (مجروح)

مُنہ کو بند کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ زبان روکنا۔ مُنہ کیلنا۔ زبان بند کرنا۔ بولنے سے باز رکھنا +

مُنہ کو بنوانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ اپنے کو کسی کام کے لائق اور سزاوار کرنا۔ مُنہ کو کسی دعوے کے قابل بنانا + لیاقت پیدا کرنا۔ حوصلہ بہم پہنچانا ہ

تری صورت سے ہنسنا تھا نہ لازم گلوں نے مُنہ کو بنوایا تو ہوتا + (آتش)

مُنہ کو پھیر لینا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ اعراض کرنا۔ رُوکشی کرنا۔ رُوگردانی کرنا + اکراہ کرنا + انکار کرنا ہ

بوسہ جب مانگوں تو بالکل مُنہ کو پھیر لیتے ہیں یہ بُت صورت اِنکی ہے سخی کی دل مگر منحوس کا (آتش)

مُنہ کو جگر آنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ دم اُلٹنا۔ جی گھبرانا۔ ضبط نہ ہوسکنا۔ دم اُکتانا۔ بوکھلانا ہ

ہلیگا سینے میں دل آئے گا جگر مُنہ کو کبھی سُنو گے جو عاشق کی میری جاں فریاد (رند)

ہوں وہ بسمل کہ دیکھکر مجکو مُنہ کو جلاد کا جگر آیا (اسیر)

مُنہ کو جوڑنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ دیکھو (مُنہ جوڑنا) +

مُنہ کو جُھلسا لگانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (کلمۂ تنفر۔ عو) مُنہ کو آگ لگانا۔ مُنہ کو لُوکا لگانا۔ غرض نہ رکھنا۔ مطلب نہ رکھنا ہ

تجھ سی الستے میں مُنہ کو لگاؤں جُھلسا مدھ میں جوبن کے غضب تُو تو ہے سر تا پا چھل (رنگین)

مُنہ کو خُون لگنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ خُون کا مزہ پڑنا۔ خُون کی چاٹ لگنا + خونریزی کا چسکا پڑنا + رشوت کا عادی ہونا۔ مُفت کے روپے کا مزہ پڑنا + کسی درندے یا شکاری جانور کو کسی حیوان کے خُون پینے کی چاٹ لگ جانا ہ

اک صید روز دیتے ہو باز نگاہ کو مُنہ لگ گیا ہے خُوں غضب اسکو شکار کا (صابر)

مُنہ کو دکھا سکنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ مُنہ سامنے کرسکنا۔ مُنہ رُوبرُو کرسکنا سامنے آسکنا۔ چہرہ مُقابل کرنے کے قابل ہونا ہ

اُس رشکِ آفتاب کو دیکھے تو شرم سے ماہ فلک نہ شہر میں مُنہ کو دکھا سکے + (رمیر)

مُنہ کو سنبھالنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ زبان کو خلافِ تہذیب باتوں سے روکنا۔ بدزبانی سے باز آنا۔ سخنِ بیہودہ اور کلامِ لغو سے باز رہنا۔ سنجیدہ باتیں کرنا ہ

ہم بھی رکھتے ہیں زباں مُنہ کو سنبھالو اپنے گالیاں دیجئے اک بوسہ پہ بس ما جی بس (ظفر)

سنبھالو مُنہ کو یہ مُنہ زوریاں غریبوں پر قسم خدا کی کوئی تُم سا بد لگام نہیں (سرور)

مُنہ کو قفل دینا یا لگا دینا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ مُنہ کو بند کرنا۔ مُنہ پر مُہر لگا دینا + خاموشی اختیار کرنا۔ سکوت اختیار کرنا + مُنہ کو کھانے پینے سے روکنا یا روک دینا ہ

فرقت میں آب و دانہ ہمیں یوں حرام ہے جسطرح مُنہ کو قُفل کوئی روزہ دار دے (داغ)

وہ ہے اُنہوں کے سامنے عالمِ سکوت کا گویا کہ قُفل ایک مرے مُنہ کو لگا دیا (عارف)

مُنہ کو کالک لگانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ کلنک لگانا۔ رُسوا کرنا۔ بدنام کرنا۔ رُوسیاہ کرنا۔ کلف لگانا +

مُنہ کو کالک لگنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ رُوسیاہی حاصل ہونا۔ کلنک لگنا۔ بدنامی ہونا۔ رُسوائی ہونا۔ عیب لگنا +

مُنہ کو کلیجہ آنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ غم و غصّہ کا ضبط نہو سکنا + دم گھبرانا۔ دم اُلٹنا۔ دم گُھٹنا۔ دم نکلنے کو ہونا۔ زندگی اچھی معلوم نہ دینا + بوکھلانا۔ اُکتانا۔ نہایت جی گھبرانا۔ دل کا نہایت بیزار ہونا۔ ناگوار ہونا ہ

پندِ بیجا پر تری ایں کب تلک چُپکا رہُوں ناصحا بس کر کہ اب مُنہ کو کلیجا آئے ہے (معرُوف)

فغاں کیا دم بھی لینا پارہ ہائے دل اُڑاتا ہے کہوں کیا دردِ پنہاں کی کلیجہ مُنہ کو آتا ہے (مومن)

خاک آیا جو مرے مُنہ کو کلیجا آیا کوئی دن کاش یہ مُہرِ لبِ فریاد رہے (داغ)

پڑا تھا اس خرابی سے دل اک ظالم کے کوچہ میں کہ اُسکی دیکھکر حالت کلیجہ مُنہ کو آتا تھا (جرأت)

دل نکلجاتا ہے آواز و فغان و آہ سے مُنہ کو لاتی ہے کلیجہ ہائے ہائے عندلیب (سوزاں)

کس دم نہیں گُھٹتا مرا دم سینہ میں غم سے کس وقت مرا مُنہ کو کلیجا نہیں آتا + (ذوق)

مُنہ کو لگام دو۔ ا۔ محاورہ:۔ یعنی زبان سنبھالکر بولو۔ سنجیدگی سے بات کرو۔ بدزبانی سے باز آؤ +

مُنہ کو لگنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) زبان کو چاٹ پڑنا۔ مزہ پڑنا۔ چاٹ لگنا۔ چسکا پڑنا ہ

لیتا ہُوں بوسہ ہائے خطِ سبز کے مزے ہے زہر اندنوں مرے مُنہ کو لگا ہوا (داغ)

تھوڑی سی پی کے تلخیٔ مے کا گلا رہا جب مُنہ کو لگ گئی تو نہایت مزا دیا (〃)

(۲) زبان کو ناگوار نہ گزرنا۔ خوش ذائقہ معلُوم دینا جیسے یہاں کا پانی مُنہ کو لگ گیا ہے وہاں کا پانی اب تک مُنہ کو نہیں لگا +

مُنہ کو لہُو یا خُون لگنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) شکار کا مزہ پڑنا۔ درندے کو کسی جانور یا انسان کے مار کر کھانے کا مزہ پڑنا۔ خُون کی چاٹ لگنا۔

خُون آشام ہوجانا۔ خُونخوار بنجانا۔ گوشت کا چسکا پڑنا۔ مُطلق مزہ پڑنا ٥

پان کی سُرخی نہیں لب پر بُتِ خُونخوار کے لگ گیا ہے خُونِ عاشق مُنہ کو اِس تلوار کے (ظفر)

مور شے ہے میرے زخم سے خنجر ترا جو مُنہ باعث یہ ہے لگا نہیں مُنہ کو لہو ہنوز (معرُوف)

(۲) رشوت کا مزہ پڑنا۔ مالِ مُفت کی چاٹ لگنا +

مُنہ کو مزا لگا دینا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ زبان کو چاٹ ڈال دینا۔ مُنہ کو چسکا لگا دینا + چٹورا بنا دینا۔ چٹُو بنا دینا +

بوسہ بھی کوئی تُو دے تو جگر سے جُدا نہو دانتوں نے کیا مزا مرے مُنہ کو لگا دیا (عارف)

مُنہ کو موڑنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ مُنہ پھیرنا۔ گردن پھیرنا۔ اعراض کرنا چشم پوشی کرنا۔ رُوگردانی کرنا۔ رُکھائی کرنا۔ بیرُخی کرنا۔ بیمرّوتی کرنا ٥ +

رشتۂ اُلفت کو توڑوُں کس طرح عشق سے میں مُنہ کو موڑوُں کس طرح (رنگین)

پرچھائیں اپنی چال کی ٹک مُنہ کو موڑ دیکھ گردن کی یہ لچک یہ کمر کی مروڑ دیکھ (انشا)

جسپیدگیٔ داغ سے مت مُنہ کو اپنے موڑ اے زخمِ کُہنہ دل سے ہمارے نباہ کر + (میر)

مُنہ کہاں ہے ٥۔ ہ۔ محاورہ :۔ یعنی کیا مجال اور کیا تاب و طاقت ہے

مُنہ کہاں یہ جو کہیں آیئے اور سو رہیئے آپ ہی اُٹھ کے چلے جایئے اور سو رہیئے (میرحسن)

مُنہ کہاں تھا طُور کا ہوتا تجلّی گاہ حق مرتبہ یہ اُسنے پایا پُر دباری کے سبب (معرُوف)

مُنہ کھائے آنکھ لجائے۔ ہ۔ کہاوت :۔ یعنی مُحسن کے آگے آنکھ سامنے نہیں ہو سکتی۔ احسانمندی عاجزی کا سبب ہوتی ہے۔ مُحسن کے ساتھ مروّت کرنی ہی پڑتی ہے +

مُنہ کُھل جانا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ (۱) دہن کشادہ ہوجانا۔ دہن باز شدن کا ترجمہ۔ (۲) بدزبانی کی عادت پڑجانا۔ گُستاخ ہوجانا۔ بدلگام ہوجانا۔ مُنہ پھٹ ہوجانا ٥

بے زبانی باتیں سُنوانے لگی گالیوں پر مُنہ تمہارا کُھل گیا (وزیر)

(۳) چھلّے وغیرہ کا جھال کُھل جانا۔ گُونج کُھل جانا + اِزالۂ بکر ہوجانا۔ (عو)

مُنہ کُھلنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ (۱) دہن کُشادہ ہونا۔ فراخ دہن ہونا۔ دہن باز یا واشدن کا ترجمہ (۲) دریدہ دہن ہونا۔ بدلگام ہونا۔ بدزبان ہونا۔ مُنہ پھٹ ہونا۔ زبان کُھلنا ٥

واں گالیوں پہ مُنہ ہے ہمیشہ کُھلا ہوا یاں مُہرِ خامُشی مرے لب پر لگی ہوئی (داغ)

گالیوں پر مُنہ کُھلا ہے ہاتھ تیرا ظُلم پر کونسی ہے بات میں تو اے بُتِ عیار بند (صابر)

(۳۔عو) اِزالۂ بکر ہونا۔ بکارت ٹُوٹنا (۴) گُونج کُھلنا۔ گُونج کے اندر سے کانٹے کا نکلنا۔ (۵) چھلّے وغیرہ کا جھال کُھلنا (۶) زبان کُھلنا۔ آمادہ سخن ہونا۔ بیان کرنے یا کہنے پر آمادہ ہونا ٥

شرم میں کیا اثرِ قُفلِ زباں بندی ہے کہ کسی بات میں کُھلتا نہیں اُس یار کا مُنہ (صابر)

مُنہ کُھلوانا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ (۱) دہن کشادہ کرانا۔ دہن باز کنانیدن کا ترجمہ۔ مُنہ فراخ کرانا۔ (۲) بولنے پر مجبُور کرنا۔ آمادۂ سخن کردن کا ترجمہ۔ مُہرِ خاموشی تڑوانا۔ زبان کُھلوانا ٥

جُوں غُنچہ مرا مُنہ نہ صبا چھیڑ کے کُھلوا ہے لُطف خموشی میں تکلّم سے زیادہ (نصیر)

کس مُنہ سے گُلشن میں تو اُس گُل کو مُنہ دکھلاتا ہے
چُپ ہی بھلی ہے اے غُنچہ کیوں میرا مُنہ کُھلواتا ہے } جُرأت

اِدھر تو دیکھو میں نے کہا تھا غیروں کو تُم آنے دو
چُپ ہو مُنہ کُھلواؤ نہ میرا جانے دو بس جانے دو } جُرأت

(۳) کہنے پر دلیر کرنا۔ بولنے یا بات کرنے کی جُرأت دینا + گُستاخ بنانا۔ بے ادب بنانا۔ زباں درازی کرانا۔ جیسے لڑکے کا چھیڑ چھیڑ کر مُنہ کُھلوا دیا ٥

کہہ نہ بیٹھیں کہیں کچھ مُنہ سے لبِ زخمِ جگر مُنہ نہ کُھلواؤ خفا ہو کے دل افگاروں پر (ظہیر)

مرا مُنہ سامنے لوگوں کے کُھلتا ہوں نہ کُھلواؤ ابھی کُھل جائیگا جو کچھ کہ ہے سرکار کا پردہ (ظفر)

جو ہر تیغ نگہ کُھل جائیگا مُنہ نہ میرے زخم کا کُھلوایئے (دیاشنکر نسیم)

(۴) زبان سے کہوانا۔ زبان سے نکلوانا + سوال کرانا۔ منگوانا ٥

آبرو رکھ لی گُنہگاری کی گو ہم مر گئے مُنہ نہ کُھلوایا سوالِ بخشش تقصیر نے (نسیم)

(۵) زبان کُھلوانا۔ زباں درازی کرانا۔ سخت و سُست کہلوانا۔ بدزبانی اور بدکلامی پر آمادہ کرنا۔ گالیوں پر آمادہ کرنا۔ بھید یا عیب کھولنے پر آمادہ کرنا ٥

مُنہ میرا نہ کُھلواؤ کہ ہوجائینگے لب بند دیکھو یہی اچھا ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا (نسیم)

جبتک کہ ہوں چُپ جان غنیمت اِسے دلبر ہٹ کر نہ ستمگر
کُھلوا نہ مرا مُنہ کہ نہایت ہُوں مُکدر کُھل جائینگے دفتر } ؎

چُپ رہو دُور کرو مُنہ نہ مرا کُھلواؤ غافلو زخمِ زباں کا نہیں مرہم پیدا (آتش)

(۶۔عو) ازالۂ بکر کرانا۔ بکارت تڑوانا۔ جیسے اُنہوں نے سُسرال میں بھیجنے کو تھوڑا ہی بیاہا تھا وہ تو بیٹی کا مُنہ کُھلوانے کو نکاح کیا تھا (عوام۔عو)

مُنہ کھول کر رہ جانا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ (۱) مُنہ پسار کر رہ جانا۔ کچھ مانگتے یا بات کرتے کرتے چُپ رہ جانا۔ کچھ کہتے کہتے خاموش ہوجانا ٥

جب اُٹھکے وہ چلا ہے تو جُرأت ہم اور دل کیا رہ گئے ہیں کھول کے بے اختیار مُنہ (جُرأت)

(۲) مُنتظر رہ جانا۔ مُشتاق رہ جانا۔ مَن مار کر رہ جانا۔ اُمید سے نااُمید ہوجانا

مایوس ہو جانا جیسے فقرۂ غالب - آبادی کا یہ رنگ ہے کہ آج رٹن صاحب بہادر ڈھنڈورا پٹوا کر ٹکٹ چھپوا کر کلکتہ چلے گئے دلّی کے حمقا جو باہر پڑے تھے مُنہ کھول کر رہ گئے +

مُنہ کھولنا - ہ - فعل لازم :- (۱) دہن گشادن - باز کردن یا وا کردن کا ترجمہ (۲) زبان کھولنا - بولنا - بات کرنا - کہنا ؎

عہدِ سکوت توڑ دیا ہجر یار نے   مُنہ کھولنا پڑا ہمیں فریاد کے لیے (نسیم)

(۳) گالیوں پر اُترنا - بُرا بھلا کہنے کو آمادہ ہونا - باتیں سُنانا - اَوکھیاں سُنانا - زبان چلانا ؎

ہر کسی پر کھولنا مُنہ اے ظفر اچھا نہیں   دیکھے مُنہ کو ڈال کر اپنے بھی انسان جیب میں (ظفر)
بات پوری بھی مُنہ سے نکلی نہیں   آپنے گالیوں پہ مُنہ کھولا + + (مومن)

(۴) گھونگٹ اُٹھانا - نقاب اُٹھانا + مُنہ دکھانا - مُنہ کے اُوپر سے کپڑا ہٹانا + مُنہ اُگھاڑنا + گھونگٹ کھولنا +

مُنہ کیا ہے - ہ - محاورہ :- کیا مجال اور کیا تاب و طاقت ہے کیا حوصلہ ہے ؎

مُشتاق خواری کی تھی خجلت جو کچھ نہ بولا   مُنہ کیا ہے نامہ بر کا نکلے جواب کیونکر (دبیر)
جو شکر قلم صفحہ پہ خلاقِ جہاں کا   چاہے جو کرے وصف تو مُنہ کیا ہے زباں کا (میر سوز)
کیا جو ہمنے ظالم کیا کریگا غیر مُنہ کیا ہے   کرے تو صبر ایسا آدمی سے ہو نہیں سکتا (داغ)

مُنہ کی بات چھین لینا - ہ - فعل متعدی :- دُوسرے کے دل کی کہہ دینا دیکھو (مُنہ سے بات لپکنا) + ؎

یہی بتلانے کو تھا میں بھی گھات   چھین لی گو یا میرے مُنہ کی بات (شوق)

مُنہ کے بل گرنا - ہ - فعل لازم :- اوندھے مُنہ گرنا - مُنہ کے بل آنا - برُو اُفتادن کا ترجمہ + مجازاً خطائے صریح کے سرزد ہونے سے چشمِ خلائق میں سُبک ہونا - اوج سے پستی کی طرف مائل ہونا - ذلیل ہونا - ذلت اُٹھانا ؎

شہ زور اپنے زور میں گرتا ہے مُنہ کے بل   وہ طفل کیا گریگا جو گھٹنوں کے بل چلے (درد)
مُنہ کے بل تو بھی گرا تھا شعلہ اُسکے نُور کا   گر عصا ہوتا کفِ موسیٰ میں نخلِ طُور کا (نصیر)

سمجھ ایسے غرور میں ہے یہ خلل کہ گرے نہ اُلجھ کے کہیں مُنہ کے ہی بل
بس اب اس سے بھی آگے تو بڑھ کے نہ چل تجھے نعتِ عرشِ علا کی قسم } انشا

مُنہ کی دکھائی - ہ - اسم مؤنث :- رُو نمائی - وہ نقدی جو دُلہن کا مُنہ دیکھکر عزیز و اقارب دیتے ہیں ؎

مانگتا ہے پہلے ہی کیوں مُنہ کی دکھائی دلکو   دل بھی لے لیجو مگر مُنہ کہیں دکھلا تو سہی (معروف)
مُنہ دکھاتا نہ کسی کو تمکنت سے غیرتِ عشق   غیرِ دل تجکو اگر مُنہ کی دکھائی دیتا + + (نکہت)

مُنہ کی کھانا - ہ - فعل متعدی :- (۱) چہرے کی کھانا - چہرے پر ضرب کھانا - چہرے کی ضرب بچا نہ سکنا - مُنہ پر چوٹ کھانا ؎

ہمکو ہماری سختیٔ جاں ہو گئی سپر   جس تیغ زن کی تیغ پڑی مُنہ کی کھا گئے (اسیر)
گر پڑے سجدے میں تجکو دیکھکر   زاہدوں نے مُنہ کی کھائی دیکھئے (عاشق)

(۲) تھپڑ کھانا - طمانچہ کھانا - پٹ کھانا - مُنہ چھتوانا ؎

بوسہ مانگا تو وہ ہنسکر بولے   مُنہ کی ان باتوں میں پھر کھائیگا (مُنشی)

(۳) پٹنا - سزا پانا - مار کھانا - گوشمالی پانا - گت بنوانا ؎

رُخِ رنگیں سے کر کے ہمسری دیکھی سزا اپنی   طمانچے لگتے ہیں بادِ صبا کے اور بکھرتے ہیں
ذرا اپنے گریباں میں تو گُل مُنہ ڈال کر دیکھیں   صریحاً مُنہ کی کھاتے جاتے ہیں اور بحث کرتے ہیں } رباعی بحر

یُوں ہر اک سے جو پھانس لاؤ گے   اک نہ اک روز مُنہ کی کھاؤ گے (شوق)

(۴) زک اُٹھانا - زک پانا - خفت اُٹھانا - شرمندہ ہونا - ندامت اُٹھانا - الزام اُٹھانا - رُسوائی اُٹھانا - بدنامی حاصل کرنا - الزام سر لینا - خجالت اور شرمندگی اُٹھانا ؎

گئے مستی کے باغ میں جب ہی عجیب طرح   سوسن نے مُنہ کی کھائی تمہاری زبان سے آج (امانت)
عزت اللہ نے بچائی آج   ہم تو سمجھے تھے مُنہ کی کھائی آج (شوق)
کرکے اثباتِ دہن کیجیے وصف   دیکھئے مُنہ کی ابھی کھائیگا + + (وزیر)
بوسہ کے سوال پر وہ بگڑے   مُنہ کی کھائی زباں ہلا کر + + (صبا)
دیتے ہیں زک وہ بوسۂ لب کے سوال پر   ہر بار مُنہ کی کھاتے ہیں اپنی زباں سے ہم (؟)
جان کھاتا ہے یہ بکبک کے ترے بندوں کی   یا خدا آپ بھی مُنہ کی کبھی کھائے واعظ (حجاب)
نہ گیا دل سے شوقِ بوسۂ لب   بارہا اُس نے مُنہ کی کھائی ہے (برق)
مُنہ کی کھاؤ گے مری جان خدا خیر کرے   مُنہ لگا رکھے ہیں جس طرح رذالے تم نے (دیا شنکر نسیم)

(۵) صریح دھوکا کھانا - جانکر دھوکے میں آنا - فریب کھانا - جل میں آنا ؎

خدا کے سامنے گردن جھکائیگا ندامت سے   بتوں کو کرکے سجدہ برہمن مُنہ کی کھائی ہے (امانت)

(۶) چُوک جانا - جس بات کا دعوے ہو اُسی میں عہدہ برآ نہ ہونا - شکست کھانا - ہار جانا - مات ہو جانا ؎

شب جو سُنبل زلف سے اُلجھا اُلجھ کر رہ گیا   دیکھا تو نے بھی ولادت چار مُنہ کی کھا گیا (سید)

(۷) اوندھے مُنہ گرنا - چاروں شانے چت آنا - مُنہ کے بل گرنا - بکر بل آنا ؎

دل میں آیا کہ لیا چاہیئے بدلا کوئی   مُنہ کی کھائے وہ دیا چاہیئے جھٹکا کوئی
چاہنے والوں سے کرتا نہیں ایسا کوئی   ہوش اُڑا دیتے ہیں ہم جسے اُڑتے کیا کوئی
کون سی عقل نہیں کون سی تدبیر نہیں
مال و دولت نہیں یا منصب و جاگیر نہیں } بندِ نظم

(۸) اپنے مُنہ سے آپ قائل ہونا (۹) نقصان اُٹھانا۔ (یہ محاورہ پٹہ بازوں سے لیا گیا ہے) +

مُنہ کی کھلانا ۔ ہ ۔ فعل متعدّی :۔ زک دلوانا۔ شرمندہ کرانا۔ رُسوا کرانا

لبوں کے بوسہ کا لپکا بہت ہے مجکو دلا کہیں کھلائے نہ مُنہ کی زبان کا چسکا (دیا شنکر نسیم)

اے پُختہ مغزِ خام خیالی کو چھوڑ دے مُنہ کی کھلائیگی ثمرِ خام کی ہوس + + (آغا)

مُنہ کیل دینا یا کیلنا ۔ ہ ۔ فعل متعدّی :۔ زبان کیل دینا۔ جادو یا منتر کے زور سے کسی بدخواہ بدگو یا بُرا کہنے والے کے مُنہ کو بند کر دینا + زہریلے جانور کے مُنہ کو کاٹنے کے قابل نہ رکھنا۔ (چونکہ ساحر یعنی جادوگر کیل پر افسوں پڑھکر اُسے زمین یا مکانوں کے کونوں میں گاڑ دیتے اور اِس عمل کو کیل دینا کہتے ہیں اِس سے یہ محاورہ ہوگیا) + ہ

کہتا ہے چاکِ در سے کیوں تُو نے آکے جھانکا ہے جی میں کیل دیجے مُنہ اُسکے پاسباں کا (نصیر)

نئے انداز سے کیلا ہے مُنہ کیا سحر سازی کی کہ زرگر نے جڑیں سونے کی کیلیں تیرے دنداں میں (صابر)

(۲) تنکوں سے یا کیلوں سے مُنہ بند کرنا۔ جیسے اچار کے آموں کا مُنہ مصالحہ بھر کر کیل دیتے ہیں (۳) خاموش کر دینا۔ چُپ کر دینا (۵) رشوت دے دینا۔ مُنہ بھرائی دیکر خلاف کہنے سے روک دینا +

مُنہ کی لوئی جانا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ شرم و حیا کا جاتا رہنا۔ بے غیرتی چھا جانا۔ بے شرم ہونا۔ لاج نہ رہنا۔ جیسے مُنہ کی گئی لوئی تو کیا کریگا کوئی

آتی ہے شمع آگے مُنہ پر ترے یہ کہکر مُنہ کی گئی جو لوئی تو کیا کریگا کوئی (میر)

مُنہ کی مکھی نہ اُڑا سکنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ نہایت ناتواں اور کمزور ہو جانا۔ از حد ضعیف و نحیف ہو جانا ہ

ہوگیا ہے یہ ترے چشم کا بیمار نحیف نہ اُڑا سکتا ہے مُنہ کی نہ بغل کی مکھی (نصیر)

مُنہ لال کرنا یا کر دینا ۔ ہ ۔ فعل متعدّی :۔ (۱) پان یا کسی اور چیز سے مُنہ سُرخ کرنا۔ (۲) مارے طمانچوں کے چہرہ خُون آغشتہ خُون آلُودہ اور سُرخ کر دینا۔ مُنہ چھیتنا۔ مُنہ پر تھپڑ لگانا۔ مُنہ ہی مُنہ کُچلنا۔ مُنہ ہی مُنہ پیٹنا۔ ضرب یا طمانچہ سے مُنہ سُرخ کرنا ہ

چمن میں گُل نے جو کل دعوئِ جمال کیا جمالِ یار نے مُنہ اُسکا خُوب لال کیا (میر)

برابری کا ترے گُل نے جب خیال کیا صبا نے مار طمانچہ مُنہ اُسکا لال کیا (حیدری)

لال کرونگا ابھی بزم میں مُنہ کتنوں کے ہاتھ سے تُو نے کسی کو جو کھلایا بیڑا (نصیر)

جو تیغ یار نے خُونریزی کا خیال کیا تو عاشقوں نے بھی مُنہ اُسکا خُوب لال کیا (جرأت)

طمانچہ مار کر مُنہ لال اعدا نے کیا اپنا گلوری پان کی دی یاں جو گُلرخسار کے مُنہ میں (شوق)

چمن میں گُل نے کہیں دعوئِ جمال کیا جمالِ یار نے مُنہ اُسکا خُوب لال کیا (دیا شنکر نسیم)

مُنہ لال ہو جانا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ (۱) غضب یا غصّے یا تپش سے چہرہ سُرخ ہو جانا۔ مُنہ تمتما جانا ہ

اُس مہ کو میرے پاس جو دیکھا دمِ سحر غصّے سے آفتاب کا مُنہ لال ہوگیا (امیر)

رنگِ شفق نہیں ہے کسی پر مگر فلک گرمِ غضب ہوا ہے جو مُنہ لال ہوگیا (ظفر)

(۲) سُرخروئی حاصل ہو جانا۔ نیک نامی اور ناموری حاصل ہو جانا ہ (۳) خُوب طمانچے مُنہ پر لگنا۔ مارے تھپڑوں کے چہرہ سُرخ ہو جانا۔ خُوب پٹنا

ابھی دو چار کے مُنہ لال ہو جائینگے محفل میں بناکر گر دیا آگے مرے اک پان کا ٹکڑا (نصیر)

مُنہ لال ہونا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ (۱) چہرہ سُرخ ہونا۔ غضب سے مُنہ کا سُرخ پڑ جانا۔ مُنہ تمتمانا (۲) تھپڑیا طمانچوں کے مارے چہرہ سُرخ ہونا ہ

ہر گُل کا مُنہ صبا کے طمانچوں سے لال ہے لایا ہے طُرفہ رنگ لہُو عندلیب کا + + (اسیر)

(۳) پٹنا۔ مار کھانا۔ مُنہ پر طمانچے لگنا ہ

اچھا تم اُسکے ہاتھ کا اب کھاؤ پان پر ہوتا ہے مُنہ رقیب کا کیا لال دیکھیے (آفتاب)

(۴) سُرخرو ہونا۔ نیک نام ہونا +

مُنہ لپیٹ کر پڑنا یا پڑ رہنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ مغمُوم اور رنجیدہ ہو کر لیٹ جانا۔ غمگین ہو کر چُپ رہنا۔ اُداس ہو کر پڑ رہنا۔ غم کے مارے مُنہ پر کپڑا ڈال کر لیٹ رہنا ہ

کسی کے مُنہ چھپانے سے رہے ہیں مُنہ لپیٹے ہم کریں کیا اُسکو ظاہر ایں جو درد نہانی ہے (جرأت)

مُنہ لگانا ۔ ہ ۔ فعل متعدّی :۔ (۱) مُنہ سے چھونا۔ مُنہ سے مس کرنا۔ مُنہ سے بھڑانا۔ جیسے لوٹے کو مُنہ لگا کر پانی پینا + کُتّے نے ہانڈی کو مُنہ لگا دیا ہ

یہ غم ہے ساغر و مینا مجھے کہ میرے بعد فدا بھی تمکو نہیں کوئی مُنہ لگانے کا (فراق)

گر ملے آبِ بقا بھی تو کبھی مُنہ نہ لگاے جو کہ سیراب اُس آبِ دمِ شمشیر سے ہے (ظفر)

کسکو خُونِ جگر پلائے گا ساغرِ مے کو کیوں لگایا مُنہ (مومن خاں)

(۲) مُنہ سے جھوٹا کرنا۔ جُھٹالنا۔ اُلش کرنا (۳) چکھنا۔ کھانا۔ زبان پر رکھنا ہ

کرے ہے اک عالم کا خُوں ہر گھڑی بہت مُنہ لگا یا نہ کر پان کو + + (قُدرت)

بے یار ساری رات جلایا شراب کو تا صُبح مینے مُنہ نہ لگایا کباب کو + (آتش)

(۴) سر چڑھانا۔ گستاخ بنانا۔ بے تکلف بنانا۔ بے ادب کرنا۔ جیسے لڑکے کو مُنہ لگاؤ تو داڑھی کھسوٹے کُتّے کو مُنہ لگاؤ تو مُنہ چاٹے ہ

کب وقتِ بوسہ آگے وہ دیتا تھا گالیاں ہمنے ہی مُنہ لگاکے اُسے بے ادب کیا (مصحفی)

ہُوں خاکِ پا جو اُسکی ہر کوئی سر چڑھاوے مُنہ پھیرے وہ تو ہمکو پھر کون مُنہ لگاوے (میر)

بوسہ ہنسی ہنسی میں جو کل لے لیا تو پھر کہنے لگے بھلا تمہیں کیا مُنہ لگائیے + (شیفتہ)

گرم ہو کر مُنہ پہ آتا ہے ہمارے طفلِ اشک مُنہ لگانے سے یہ لڑکا دیکھو کیا ابتر ہوا (ظفر)

مُنہ لگا کر جو اُسے تُو نے کیا ہے گستاخ لے ہے عارض کا ترے زُلفِ پریشاں بوسہ (؟)

خُوب سُوجھی جو کیا کام وہ معیوب کیا　　زشت تم مجکو نظر آنے لگے خوب کیا
حیف میں پہلے نہ سمجھا تُمہیں مجوب کیا　　میری تجویز سے تمنے مجھے مجوب کیا
سر چڑھایا تھا تُمہیں تیوری چڑھانے کے لیئے
مُنہ لگایا تھا تُمہیں مُنہ کے بنانے کے لیئے
} (نظیر اکبر آبادی)

(۵) مصاحب بنانا۔ مُقرّب بنانا۔ یار بنانا۔ مُقرّبوں میں داخل کرنا۔ ہمراز بنانا۔ ہم صُحبت بنانا۔ ندیم بنانا۔ ہمنشین اور ہم جلیس قرار دینا۔ دوست بنانا۔ ربط و اخلاص بڑھانا۔ نہایت بے تکلّف اور خلا و ملا کرنا ؎

مُنہ لگایا نہ دُخترِ رز کو　　میں جوانی میں پارسائی کی　　(میر)
عیب ہی میں ہے آئینہ کا مُنہ لگانا کچھ نہیں　　بے ادب زُلفِ دُوتا ہے سر چڑھانا کچھ نہیں (نکہت)
شل نے ناک میں دم لا دینگے نالے میرے　　مُنہ لگانے کا مرے آپ مزا دیکھیں گے (〃)
جو ہے تجکو مزا اے دلربا مُنہ　　تو آئینے کو اتنا مت لگا مُنہ ++ (معروف)
وہی ہے اُسنے غیر کو جھولی　　مُنہ لگانے کے ہیں ہزار طریق　　(داغ)
لب شیریں سے تیرے وہ جُدا ہوتا نہیں اکدم　　نہیں اچھا ہے اتنا مُنہ لگانا ساغرِ دل کا (غافل)
اُس غنچہ دہن نے مُنہ لگایا　　کیا بخت ہے پھول کی کلی کا　　(خلیل)
مجھے بہت مرے ساقی نے مُنہ لگایا ہے　　جواب ہی نہیں رکھتا وہ بادہ خواروں میں (صبا)
صبح سے کچھ آج دل نالے کرے ہے شُل نے　　رات شاید غیر کو پھر مُنہ لگایا آپ نے + (جُرأت)
کر نہ فریاد شل نے لے دل　　مُنہ لگانا ترا قیامت ہے　　(〃)
ابھی کم غیر سے ہے ربط اور نالاں ہوں میں جوں مینے　　زیادہ جب اُسے تم مُنہ لگاؤ گے تو کیا ہوگا (〃)
مُنہ لگانے سے ہوا ہے یہ مصاحب اتنا　　کیونکہ زانو سے بھڑا بیٹھے ہے زانوئے شیشہ (نصیر)
اے سوز دُختِ رز کو تُو اِتنا نہ مُنہ لگا　　تکلیف پائیگا بہت اِسکے خُمار میں + (میر سوز)
شان میں صحبتِ ناکس سے خلل آتا ہے　　صُبحِ ہجراں کو بس اب مُنہ نہ لگا ناشبِ وصل (شیفتہ)
اے ذوق دیکھ دُخترِ رز کو نہ مُنہ لگا　　چُھٹتی نہیں ہے مُنہ سے یہ کافر لگی ہوئی (ذوق)
شبِ وصل بھی لب پہ آئے گئے ہیں　　یہ نالے بہت مُنہ لگائے گئے ہیں　　(داغ)

بُری بلا ہے یہ داغِ پُرفن تم اِسکو ہرگز نہ مُنہ لگانا
وگرنہ ڈھب پر لگا ہی لیگا سُنی اگر اُس کی چار باتیں
} داغ

خُدا جانے پری رُویوں نے کیوں اُسکو لگایا مُنہ　　وگرنہ آئینے میں ایسا جوہر کیا ہے یُوں نہیں ہے (ظفر)
مُنہ لگاتے کب اہلِ حُرمت ہیں　　دُختِ رز ہے کوئی قیامت شوخ　　(〃)
طلب بوسہ کرتے ہی جھنجھلا کے بولے　　کہ تُو تو نہیں مُنہ لگانے کے قابل　　(مجروح)

(۶) توجہ کرنا۔ التفات کرنا۔ عزّت دینا۔ عنایت و مہربانی سے پیش آنا۔ رُخ دیکر بات کرنا۔ دل دیکر بولنا۔ مُتوجہ ہونا۔ مُخاطب ہونا۔ نظرِ لُطف و عنایت کرنا جیسے مُنہ لگائی ڈومنی گاوے تال بے تال + مُنہ لگائی ڈومنی بال بچوں سمیت آئی ؎

گرکچھ وہ مُنہ لگاتا تو دیکھتے تماشا　　اس قہر پر بھی جاتے وہاں بار بار ہیں ہم (صابر)
مینے بوسہ طلب کیا تو کہا　　یہ خرابی ہے مُنہ لگانے میں　　(صفا)
دل میں کیا کیا کر خیال اُس پاس جا بیٹھے پر آہ　　جب نُکسنے مُنہ لگایا اُٹھ چلے ناچار ہو + (جرأت)
بوسۂ لب نہ مانگنا دُشمن　　مُنہ لگاتا ہے کون سائل کو　　(شیفتہ)
جو اوّل دن ہی سے اپنے نہ دل کو مُنہ لگاتے ہم　　نہ اپنوں کو رُلاتے ہم ہنساتے ہم نہ دُشمن کو (جعفر)
سبُو و شیشۂ و خُم کِس کی کی نہ پابوسی　　کسی نے مُنہ نہ لگایا مُجھے سوائے قدح (آتش)
معرُوف ابتو دیکھتے ہو تُم ہمیں غریب　　ٹک مُنہ لگائیے یار تو پھر ہمکو دیکھئے (معرُوف)
نہ کل تک جو تھے مُنہ لگانے کے قابل　　ہوئے آج باتیں بنانے کے قابل　　(قلق)
اُس رشکِ مہ نے مُنہ جو لگایا ہے ٹک ہمیں　　پہنچا ہے آسمان پہ اپنا دماغِ عشق (میر حسن)

عجب احوال کو سودا ستم سے تیرے پہنچا ہے　　کوئی معشوق بھی عاشق پہ یہ بیداد کرتا ہے
بسانِ نَے ترے ہاتھوں سے نالاں اُسکو پاتے ہیں　　کوئی ٹک مُنہ لگاتا ہے تو وہ فریاد کرتا ہے
} قطعۂ سودا

(۷) حمایت کرنا۔ پُرچک لینا۔ حامی بننا۔ جیسے بچّوں کو مُنہ لگانا ہی تو بگاڑتا ہے

(۸) خاطر میں لانا۔ مِیار بنانا۔ خیال میں لانا۔ دھیان میں لانا ؎

مُنہ کا ہے کو تُو اپنے لگا دے گا ہمیں یار　　مجلس میں مصاحب جو یُونہیں جام رہیگا (میر سوز)

مُنہ لگنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) مُنہ سے مَس ہونا۔ مُنہ سے بھڑنا۔ مُنہ سے چھُو لجانا۔ برابر ہیں۔ پریشانی میں ہم اور بال زُلفوں کے　　وہ اکثر تیرے مُنہ لگتے ہیں ہمسے وہی اچھے ہیں (ظفر)

(۲) سر چڑھنا۔ گستاخ بننا۔ بے ادب ہونا ؎

سرِ محفل طلب کرتا ہے بوسہ　　امانت کیا تُمہارے مُنہ لگا ہے　　(امانت)

(۳) یار بننا۔ مصاحب بننا۔ قُرب حاصل کرنا۔ مُقرّبوں میں داخل ہونا۔ ہم صُحبت ہمجلیس و ہم نشین بننا۔ دوست بننا۔ ہمراز ہونا ؎

دُختِ رز لگ گئی ہے مُنہ ورنہ　　ہے یہ مُردار سو بندوں کی ایک ++ (ظفر)

مرجاؤ کوئی پروا نہیں ہے　　کتنا ہے مغرور اللہ اللہ
کہتے ہیں اُسکے تو مُنہ لگے گا　　ہو یُوں ہی یارب جو ہے یہ افواہ
} قطعۂ میر

کیا حرف دلنشیں ہو مرا شل خط مُدام　　اغیار رُو سیاہ ترے مُنہ لگا کیئے ++ (میر)
شیخ جی دُخترِ رز چھُٹ نہیں سکتی مُجھسے　　مُنہ لگی بندہ نواز اب تو یہ مُردار بہت (صابر)

(۴) مُلتفت ہونا۔ مُتوجہ ہونا۔ عزّت سے پیش آنا۔ عنایت و مہربانی سے پیش آنا۔ مُخاطب ہونا۔ اخلاص سے پیش آنا۔ توجہ فرمانا ؎

کیا مُنہ لگے گُلوں کے شگفتہ دماغ ہے　　پھُولا پھرے ہے مُرغِ چمن باغ باغ ہے (میر)

مُنہ

(۵) برابری کرنا۔ مُقابل ہونا۔ مُقابلہ کرنا۔ ہمسری کرنا ؎

اُسکے مُنہ لگ ذرا نہ تو گویا اونڈھی سیدھی نہ کچھ سُنا بیٹھے (گویا)

(۶) ہمکلام ہونا۔ ہم سخن ہونا۔ باہم باتیں کرنا ؎

یوں ہی بکتا ہے ہمیشہ ناصحِ بیہودہ گو کون اُسکے مُنہ لگے جانے بھی دو جاہل ہے (ظفر)

وہ سُنکے عرض کو انشاکی اِس طرح بولا کسے غرض ہے عبث مُنہ لگے کمینے کے (انشا)

جی جلاتے ہیں حریں کون مُنہ ایسوں کے لگے کوئی دیتا نہیں انکاری کے بوسہ مُنہ پر دیا تسکر (نسیم)

(۷) مزہ پڑنا۔ چاٹ لگنا۔ چسکا پڑنا ؎

جا ئیگا ہے نہ اُس بوسۂ لب کا پکا مُنہ لگے پر کوئی چھُٹتی ہے مے ناب سی چیز (ظفر)

مُنہ لیکے پھر جانا ۔ ہ۔ فعل لازم :۔ بے اتفاقی کے سبب محرُوم جانا۔ بھروسے کے خلاف مایُوس جانا ؎

بعدِ مدّت ترے کُوچے میں جو آجاتا ہُوں اپنا سا مُنہ لیئے پھر وُہیں چلا جاتا ہُوں (نامعلُوم)

(اپنا کے ساتھ زیادہ مُستعمل ہے) +

مُنہ لیکے رہ جانا ۔ ہ۔ فعل لازم :۔ انحطاطِ مرتبہ پر خیال کرکے حالتِ انفعال میں خاموش رہ جانا۔ اپنی اُمید اور دعوے یا بھروسے کے برخلاف جواب پانے سے شرمندہ ہو جانا ؎

دیکھا جو اُسکی چشم و دہن کو تو شرم سے مُنہ اپنا لیکے پستہ و بادام رہ گئے (ہدایت)

(لفظ اپنا کے ساتھ زیادہ بولتے ہیں) +

مُنہ مارنا ۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ (۱) ڈسنا۔ کاٹنا۔ ڈنک مارنا ؎

مُنہ مارے ہے بیطرح مرے دلپہ تری زُلف کیونکر یہ بچے گا کہ ڈسے ہے اسے کالا (ظفر)

(۲) سگِ شکاری کا صید پر دانت مارنا۔ شکار کو مُنہ سے پکڑنا + گھوڑے کا کاٹ کھانے کو مُنہ چلانا۔ (۳) لڑنے والے پرندوں کا ایک دُوسرے کو چونچ مارنا۔ ٹھنگیانا۔ منقار زدن کا ترجمہ۔ مُرغ یا بٹیر کا آپس میں لڑنا۔ (۴) مُنہ بند کر دینا۔ چغلی کھانے یا برخلاف کہنے سے روک دینا۔ خاموش کرنا۔ جیسے اگر ایسے چغل خوروں کا آپ دو چار دفعہ مُنہ ماردیں تو کیوں اُنکو یہ حوصلہ ہو (فقرہ)

مارا جائے مرے شکووں پہ جو دو چار کا مُنہ تو کھُلے میری بُرائی پہ نہ اغیار کا مُنہ + (صابر)

(۵) مُنہ سینا۔ ٹانکے لگا کر مُنہ بند کرنا۔ گھونپ بھر کر مُنہ بند کرنا۔ جیسے ذرا تھیلی کا مُنہ ماردو (۶) کھانے سے مُنہ بند کرنا۔ کھانے سے روکنا ؎

خوانِ نعمت سے کبھی حظ نہ اُٹھائینگے بخیل مال کھا سکتے ہیں تقدیر نے مُنہ مارے ہیں (بحر)

(۷۔ جانور) جلد جلد کھانا + کھانا۔ جیسے گھوڑا دو مُنہ مارلے تو کس دُوں (۸) کاٹنا۔ چکتا بھرنا۔ بھنبھوڑنا۔ (۹) مُنہ آنا۔ طنز کی بات کہنا۔ چبھتی ہوئی کہنا۔

مُنہ

آوازہ کسنا۔ طعنوں کا وار کرنا۔ (۱۰۔ ہندو) رشوت دینا۔ مُنہ بھرائی دینا۔ (۱۱۔ پیشہ ور) دھار مارنا۔ متھا کرنا۔ نوک یا دھار کو رگڑ دینا۔ (۱۲) مُنہ کیل دینا۔ زہر دُور کر دینا۔ کاٹنے کے قابل نہ رکھنا (۱۳) لاجواب کر دینا۔ جواب نہ بننے دینا۔ مُنہ بند کر دینا۔ جواب نہ آنے دینا +

مُنہ مانگا ۔ ہ۔ صفت :۔ حسبِ طلب۔ حسبِ مُراد۔ حسبِ دلخواہ۔ حسبِ درخواست۔ حسبِ مرضی۔ حسبِ خواہش + من مانتا +

مُنہ مانگا بر پایا ۔ ہ۔ محاورہ :۔ دل کے مُوافق خاوند ملا۔ حسبِ دلخواہ مُراد ملی۔ جو چاہا سو ہوا۔ مانگا سو ملا۔ من مانتا کام ہوا۔ خاطر خواہ کام ہوا +

مُنہ مانگے دام ۔ ا۔ اسم مذکر :۔ حسبِ طلب قیمت۔ مُنہ کا مانگا ہوا مول۔ جو قیمت مانگنا سو ملنا۔ جیسے مُنہ مانگے دام کون دیتا ہے (فقرۂ دیگر) بزاز نے کہا "حضرت یہ تھان آج ہی آئے ہیں ابھی کسی نے آنکھوں سے بھی نہیں دیکھے" جھپ جھپ سارے تھان خرید لیئے مُنہ مانگے دام دیدیئے (چیز بہیلی)

مُنہ مانگی مُراد ۔ ا۔ اسم مؤنث :۔ من کی چاہنا۔ دلی مُراد۔ دلی خواہش۔ وہ چیز جو اپنی طلب کے مُوافق حاصل ہوئی ہو۔ جیسے مُنہ مانگی مُراد نہیں ملتی یعنی اپنا چاہا نہیں ہوتا خدا کا چاہا ہوتا ہے +

مُنہ مانگی موت ۔ ا۔ اسم مؤنث :۔ مُنہ کی مانگی ہوئی موت۔ مرگِ خود خواستہ۔ یہ خریداروں کا مقولہ ہے جو کسی چیز کے چُکاتے اور قیمت ٹھیراتے وقت فروشندہ کی اصرار پر کہتے ہیں کہ مُنہ مانگی تو موت بھی نہیں ملتی یہ تو قیمت ہے ؎

کل یار نے مجھسے پُوچھی قیمت دل کی مینے قتل اپنا اُسکی قیمت یہ کہی
کہنے لگے سودا نہ بنے گا یہ طپش مُنہ مانگی تجھے موت بھلا کسنے دی } قطعہ طپش

مُنہ مانگی موت نہیں ملتی ۔ ک۔ کہاوت :۔ یعنی جو آدمی چاہتا ہے وُہ نہیں ہوتا۔ جو کچھ خواہش الٰہی ہوتی ہے وُہی ظہُور پذیر ہوتا ہے کیونکہ نفع و نقصان اُسی کے اختیار اور دستِ قُدرت میں ہے +

مُنہ منکوڑنا ۔ ہ۔ فعل لازم :۔ (گنوار) دیکھو (مُنہ سکوڑنا) +

مُنہ موڑنا ۔ ہ۔ فعل لازم :۔ (۱) رُوگرداں ہونا + اعراض کرنا۔ رُوگردانی کرنا۔ چہرہ ہٹانا۔ مُنہ ہٹانا۔ کنارہ کشی و پہلُو تہی کرنا۔ کسی کے شریکِ حال نہ ہونا ؎

موڑتے مُنہ نہ تری تیغ سے ہم اے قاتل جائے زخم اور بھی ہوتی تنِ افگار میں گر (غافل)

موڑا نہ کبھی مُنہ تری شمشیرِ جفا سے میرا سا کسی کا بھی جگر ہو نہیں سکتا (ظفر)

مُنہ موڑنا بُتانِ حسیں سے حرام ہے موقُوف یہ نماز نہیں ہے سلام پر + (صبا)

سلطنت ترک کی وطن چھوڑا باپ ماں سے بھی اپنے مُنہ موڑا (قلق)

مُنْہ

(۲) رُخ نہ دینا۔ توجہ نہ کرنا (۳) باغی ہونا۔ بغاوت کرنا۔ تمرّد کرنا۔ سرکشی کرنا۔ مُنحرف ہونا۔ انحراف کرنا۔ (۴) پرہیز کرنا۔ اجتناب کرنا۔ باز رہنا۔ حذر کرنا ؎

تیرے دم کا ہے بھروسا دمبدم عاشق کو آہ — اُس سے کیوں مُنہ موڑتا ہے خنجرِ قاتل عبث (عاشق)

(۵) رُخ پھیرنا۔ رُخ پلٹنا۔ سمت بدلنا۔ مُڑنا ؎

رنجہاں چھوڑنے سے کیا حاصل — جان مُنہ موڑنے سے کیا حاصل (قلق)

(۶) انکار کرنا۔ ناد کرنا۔ (۷) دھار کا خم کھانا۔ دھار مُڑنا (۸) شکست دینا پس پا کرنا۔ ہٹانا۔ ہزیمت دینا۔ رُخ پھیر دینا ؎

ابرو سے کہہ میاں نہ کرے تیغ رانیاں — مُنہ موڑ دونگی ورنہ مری سخت جانیاں (مُصحفی)

(۹) بے مروّتی کرنا۔ اغماض کرنا۔ چشم پوشی کرنا۔ بدعہد اور بیوفا ہونا۔ آنکھ چُرانا۔ ٹالنا۔ ٹلنا۔ دغا دینا۔ بیوفائی کرنا۔ چُوکنا۔ کمی کرنا ؎

موڑ تو مُنہ نہ ابھی سوزنِ مژگاں ہمسے — ٹانکے زخموں کے تو ہیں کتنے ہی درکار ہنوز (درد)

قاتل نہ مجھ سے موڑیو مُنہ وقتِ قتل تو — تو شرم کیجیو مرے گردن جھکانے کی (جرأت)

قاتل اگر کہے کر سکتا ہے چھوڑ دو — خنجر تو ایک دم کے لیئے مُنہ نہ موڑیو (میر محمد حسن شاگرد سوا)

(۱۰) پیچھے ہٹنا۔ باز رہنا۔ باز آنا ؎

نہیں مُنہ موڑنی زنہار وہ تیغ ابرو — مُصحفی سر پہ آفت ہے خدا خیر کرے (مُصحفی)

تو ہی مُنہ موڑ گیا آہ دمِ کشتن یاں — ورنہ موجود تھے لے خنجرِ مژگاں ہم تو (نصیر)

مُنہ میٹھا کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) شیرینی کھلانا۔ مٹھائی کھلانا ؎

حسرت ہی بوسۂ لبِ شیریں کی رہ گئی — میٹھا نہ مُنہ کو تیرے نمکخوار نے کیا (آتش)

(۲) شیرینی کھانا۔ مٹھائی کھانا جیسے کھانا کھاکر جبتک مُنہ میٹھا نکریں دل کو نہیں لگتا۔

(۳) کچھ دینا۔ عنایت کرنا۔ عطا فرمانا۔ بخشنا۔ مرحمت کرنا ؎

سبھی انعام نت پاتے ہیں اے شیریں دہن تجھسے — کبھی تو ایک بوسہ سے ہمارا مُنہ بھی میٹھا کر (جرأت)

(۴) نذرانہ دینا۔ شکرانہ دینا۔ بطور شیرینی کچھ نذر کرنا۔ پان کھانے کو دینا موکل کا اپنے وکیل کو مُقدمہ جیتنے کی خوشی میں دینا (۵) رشوت دینا۔ مُنہ بھرائی دینا۔ گھوس دینا۔ (۶) منگنی کرنا۔ نسبت کرنا۔ سگائی کرنا۔ نسبت قرار دینا +

مُنہ میٹھا ہونا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) شیرینی یا مٹھائی کھانا۔ (۲) نسبت ہونا۔ سگائی ہونا۔ منگنی ہونا۔ نسبت قرار پانا۔ (۳) شکرانہ ملنا + نذرانہ ملنا۔ رشوت ملنا +

مُنہ میں آب آجانا۔ ؤ۔ فعل لازم:۔ مُنہ میں پانی بھر آنا بولتے ہیں مگر بعض

مُنہ

شعرا نے اِسطرح بھی باندھ دیا ہے جس سبب سے ہمکو بھی لکھنا پڑا۔ جی للچاجانا ؎

دیکھکر دستِ ستم میں تیرے تیغِ آبدار — میرے ہر زخمِ جگر کے مُنہ میں آب آجائیگا (ظفر)

مُنہ میں آنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ زبان پر آنا۔ زبان سے نکلنا ؎

بیتابیاں جو اُسنے کسی سے مری سُنیں — جو مُنہ میں اُسکے آیا سو مجکو سُنا گیا + (جرأت)

مُنہ میں بولنا یا بات کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ اِس طرح بولنا کہ دُوسرے کی سمجھ میں نہ آئے۔ غُنغُنانا۔ صاف یا باآواز مُنہ سے کلمہ نہ نکالنا +

مُنہ میں پان بھیر کا ہونا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ پان کا ذائقہ جاتا رہنا + (چونکہ اکثر رات بھر کا پان صبح کو بد ذائقہ ہوتا ہے اِسوجہ سے صبح ہوجانے کی ایک یہ بھی شناخت خیال کی جاتی تھی۔ (کہانیوں میں آتا ہے) +

مُنہ میں پانی بھر آنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) آب بدہاں برگردیدن کا ترجمہ مُنہ میں رطوبت پیدا ہوجانا۔ تُرشی کے خیال یا کسی عُمدہ چیز کی خواہش سے دہن میں لُعاب آجانا۔ (۲) للچاجانا۔ جی للچانا۔ طبیعت کا نہایت خواہش کرنا رال ٹپک پڑنا۔ رال ٹپکے پڑنا۔ رال ٹپکنا۔ جی بھر بھرانا۔ نہایت خواہش و رغبت ہونا۔ دل بے اختیار چاہنے لگنا۔ لذت کے خیال سے مُنہ میں مزہ آجانا۔ کسی چیز پر طبیعت کا ازحد مائل ہوجانا۔ کسی چیز کے لینے پر نیت بگڑنا۔ جی چلنا۔ زبان پر کسی چیز کا مزہ آکر اُسکی رغبت ہوجانا۔ مزہ یاد آنا۔ شوق پیدا ہونا ؎

تیغ قاتل کی مرے زخم نے لذت جانی — کہ بھر آتا ہے ہر زخم کے مُنہ میں پانی (سید)

مُنہ میں کیسا خمِ صہبا کے بھر آیا پانی — تیرے لب سے جو لبِ ساغرِ سرشار لگا (مومن)

مُنہ میں زاہد کے ابھی بھر آئے پانی گر کہوں — ہیں شرابِ عشق کے کیا واہ کیفیت کے گھونٹ (ظفر)

بھرتا ہے عجب لُطف سے مے جام میں ساقی — بھر آتا ہے پانی وہیں میخوار کے مُنہ میں (〃)

توبہ تو ہمنے کی ہے پر ابتک یہ حال ہے — پانی بھر آئے مُنہ میں دکھاویں اگر شراب + (مجروح)

اب ہے جام میں ساقی شرابِ ارغوانی بھر — کہ جسکو دیکھ کے زاہد کے آئے مُنہ میں پانی بھر (جوان)

پانی مُنہ میں بھر آتا تھا اُسکے عقیقِ لب دیکھے — اب ہے تشنہ کام جُدائی میر دگر نہ تھا محظوظ (میر)

پانی بھر آیا مُنہ میں دیکھے جنھوں کے یارب — وہ کس مزے کے ہونگے لبہائے نامکیدہ (〃)

دیکھ عرق آلودہ وہ مُکھڑا پانی مُنہ میں بھر آتا ہے — کیا ہی مرے رُخسارہ پہ گُل کے دانے شبنم مارے ہے (جرأت)

زخم کے مُنہ میں بھر آیا پانی — جبکہ پیکاں کا مزا یاد آیا (حقیر)

پانی بھر آئے مصریوں کے مُنہ میں وقتِ دید — شیریں کی رال ٹپکے جو وہ دیکھ پائے ہونٹھ (قلق)

دیکھی گزک جو مستوں کی زاہد بہک گیا — پانی بھر آیا مُنہ میں مے آشام ہوگیا + (وزیر)

میکشوں سے ترکِ مے ممکن نہیں برسات میں — پانی بھر آتا ہے مُنہ میں ابرِ باراں دیکھکر (رند)

دمِ آخر مجھے شربت تو ہوا بارے نصیب   دیکھکر لب کو ترے مُنہ میں بھر آیا پانی (عارف)

ایسے جام میں ساقی شرابِ ارغوانی بھر   کہ جسکو دیکھکر زاہد کے مُنہ میں آئے پانی بھر (جولان)

مرے مُنہ میں تو اُسکے نام سے پانی بھر آتا ہے   مزہ ایسا ہے کیا اُس بوسۂ چاہِ زنخداں میں (صفا)

گُنجڑوں کی وہ بولیاں سُہانی   بھر آتا تھا مُنہ میں سُن کے پانی (ریرکھارُت حالی)

مُنہ میں چہِ کنعاں کی طرح پانی بھر آئے   دیکھے کبھی یوسف جو ترے چاہِ ذقن کو (وزیر)

منع بھی کرتے ہو ناصح کُلّیاں بھی کرتے ہو   کیا بھر آتا ہے پانی مُنہ میں نامِ مے کیساتھ (نامعلُوم)

(۳) کسی چیز کی رغبت و خواہش سے رشک ہونا۔ رشک کا باعث ہونا رشک آنا۔ اِس بات کا افسوس ہونا کہ ہم ایسے کیوں نہ ہوئے۔ غیرت آنا حسد ہونا۔ جلن ہونا۔ جلنا۔ افسوس آنا ٥

بھر آیا مُنہ میں آئینے کے پانی   سحر دیکھا جو ہیں سرکار کا مُنہ (معرُوف)

کیا ہو رُکش وقتِ گریہ میرے چشمِ زار کے   مُنہ میں بھر آتا ہے پانی ابرِ دریا بار کے (نکہت)

پانی بھر آتا ہے یاں قاتل دہانِ زخم میں   میان لے لیتا ہے جب مُنہ میں زباں تلوار کی (ناسخ)

پانی بھر آوے ہے آگے ترے اُسکے مُنہ میں   دیکھے ہے تجکو باندازِ دگر آئینہ + + (سودا)

گنڈیریں نیشکر کی دی جو ہمنے یار کے مُنہ میں   بھر آیا دیکھکے پانی غنچۂ گُلنار کے مُنہ میں (شوق)

خُشک ہوتی ہے زبان زاہد کی استغفار سے   مُنہ میں بھر آتا ہے پانی دامنِ تر دیکھکر (داغ)

نامِ شیریں کا جو آجائے کہیں   مُنہ میں پانی سا بھر آئے کہیں (")

بھر آیا گُلوں کے مُنہ میں پانی   پھر بات ہوئی وہ بارِ ثانی (انشا)

ہے آئینہ بد نظر بڑی رُو   خُوب اِس سے نہیں نظر ملانی
رُخ دیکھ تیرا یہ صاف دیدہ   بھر بھر لاتا ہے مُنہ میں پانی } قطعۂ جرأت

مُنہ میں پانی چُوآنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ مرتے وقت مُنہ میں پانی ٹپکانا۔ کسی سخت مریض کے مُنہ میں بُوند بُوند کر کے پانی ڈالنا۔ مجازاً اخیر وقت کام آنا۔ مرتے وقت کام آنا۔ حالتِ نزع یا بیہوشی میں مُنہ کے اندر پانی ڈالنا مرنے کے قریب پہنچنا۔ قریب بہ مرگ ہونا ٥

مُنہ میں گر پانی چُوآوے یار اپنے ہاتھ سے   مرگ کی تلخی سے شیریں تر کوئی شربت نہیں (ذوق)

لگے پانی چوآنے مُنہ میں آنسو   پڑھی یٰسیں سرھانے بے کسی نے (")

آویگا وہ چمن میں نہ اے ابر جب تلک   پانی گُلوں کے مُنہ میں چُوآیا نہ جائیگا (سودا)

چھیڑی کس گُل کے دہن کی تھی کہانی شبنم   مُنہ میں غنچے کے چُوآتی ہے جو پانی شبنم (نصیر)

مُنہ میں پڑنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) مُنہ میں جانا۔ کھانے میں آنا۔ جیسے کیوں ٹکڑا پھینکتے ہو کسی غریب کے مُنہ میں ہی پڑ جائیگا (۲) زبان زد ہونا۔ (۳) زبان پر چڑھنا۔ زبان آشنا ہونا۔ جیسے بچے کی مُنہ میں بات پڑی اور سب میں پھیلی +

مُنہ میں پڑھنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ اسطرح پڑھنا کہ دُوسرے کی سمجھ میں نہ آئے + چُپکے چُپکے پڑھنا۔ غُنغُنانا۔ ہونٹوں میں پڑھنا۔ گُنگُنانا +

مُنہ میں پھیپڑی یا پھیپڑیاں بندھ جانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ پیاس یا تشنگی سے ہونٹوں کا پپڑا جانا۔ لب خُشک ہو جانا +

مُنہ میں تنکا لینا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ دانتوں میں تنکا لینا۔ گئو بننا۔ عاجزی کرنا۔ عجز کرنا۔ ہا ہا کھانا۔ جان کی امان چاہنا۔ خاک چاٹنا۔ ہاتھ جوڑنا۔ گوڈے چھُونا۔ قدموں پر گرنا۔ پَیروں پڑنا۔ نہایت عاجزی ظاہر کرنا ٥

نہ تابِ رُو کشی جب جذبۂ دل سے ہوئی اُسکو   لیا آخر کو تنکا کہرُبا نے ہار کے مُنہ میں (شوق)

دیکھکر دُنبالہ تیری آنکھ کا بیدادگر   مُنہ میں تنکا ہرغزالِ بیزباں لینے لگا (مُشتاق دہلوی)

مُنہ میں تھُوک بِلونا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ لاطائل اور غیر مُنتج باتیں کہنا۔ بیہودہ سرائی کرنا۔ ژاژخائی کرنا۔ ہرزہ سرائی کرنا۔ بےموقع اور بےمعنی باتیں کرنا +

مُنہ میں تھُوک لپیٹ جانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ مُنہ خُشک ہوئے جانا۔ مُنہ میں پھیپڑیاں بندھے جانا + بےحواس اور بے اوسان ہوئے جانا۔ مُنہ سے بات نہ نکلنا

مُنہ میں خاک۔ د۔ دعائے بد۔ (۱) بدفال اور بدشگون آدمی کے حق میں یا اپنے برخلاف کہنے والے کی نسبت دُعائے بد کے موقع پر بولتے ہیں جیسے تُمہارے مُنہ میں خاک ایسی بدفال تو نہ نکالو ٥

اُس دل کو داغ جسکو تری جُستجُو نہو   اُس مُنہ میں خاک جسمیں تری آرزو نہو (معرُوف)

(۲) بالکُل انکار کر دینے کے موقع پر بھی بولتے ہیں جیسے اُسکے مُنہ میں خاک تُمہارے لئے سب کچھ +

مُنہ میں دانت نہ پیٹ میں آنت۔ ہ۔ کہاوت:۔ نہایت بُوڑھے کھُونس کے حق میں بولتے ہیں یعنی ایسا بُوڑھا ہے کہ مُنہ میں دانت نہیں اور پیٹ میں ہضم کرنے کے قابل انتڑیاں نہیں +

مُنہ میں زبان حلال ہے۔ ذ۔ محاورہ:۔ مُنہ میں زبان سچ اور حق بات کے واسطے ہے۔ زبان برحق ہے۔ یعنی آدمی کے مُنہ میں زبان ہی قابلِ اعتبار اور وثوق ہے۔ حلال اِسواسطے کہا کہ آدمی حلال اور مُباح چیز کو ہی مُنہ تک لیجاتا ہے اگر یہ حرام ہوتی تو مُنہ میں نہ رہتی ٥

مُنہ میں زباں حلال ہے سوچو کہا تھا کیا   تُم پھر گئے قرار سے میں تو پھرا نہیں + + (حیا)

مُنہ میں زبان ہونا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ طاقتِ گویائی ہونا۔ قابلِ نُطق ہونا + کہنے اور بولنے کی طاقت رکھنا۔ جواب دینے کے قابل ہونا ٥

مُنہ

؎ دینگے دخل وہ خلوت میں اپنی　　ہمارے جبتلک مُنہ میں زباں ہے (عارف)

کتنا ظفر کو بزم میں ہے کیوں بُرا بھلا　　اے بدزباں اُسکے بھی مُنہ میں زبان ہے (ظفر)

مُنہ میں زبان نہونا۔ د۔ فعل لازم :- گُونگا ہونا۔ صُمٌّ بُکم ہونا + خاموش ہونا + بولنے کے قابل نہونا۔ بول نہ سکنا۔ بات نہ کرسکنا۔ بیزبان ہونا ؎

تُجھسا کوئی زمانے میں مُعجز بیاں نہیں　　آگے ترے مسیح کے مُنہ میں زباں نہیں (آتش)

تُجھسے بھی تو سوال کریں گے بھلا نکیر　　پھر جواب کیا مرے مُنہ میں زباں نہیں + (ظہیر)

مُنہ میں زبان نہیں۔ د۔ محاورہ :- (۱) نہایت غریب اور بیزبان آدمی ہے۔ بے سخن غریب بھولے بھالے سات پانچ نہ جاننے والے کے حق میں کہتے ہیں (۲) بول نہیں سکتا۔ ساکت ہے۔ تابِ سخن نہیں۔ خاموش ہے۔ چُپ ہے۔ گُنگ ہے ؎

تجھسا کوئی زمانے میں مُعجز بیاں نہیں　　آگے ترے مسیح کے مُنہ میں زباں نہیں (آتش)

مُنہ میں کالک لگ جانا۔ ہ۔ فعل لازم :- رُسوائی ہونا۔ بدنامی ہونا۔ کلنک لگنا ؎

لیکے بوسہ کیا رقیب رُوسیہ رُسوا ہوا　　مُنہ میں کالک لگ گئی جب خالِ جاناں چُھپ گیا (عاشق)

مُنہ میں گھنگنیاں بھر کر بیٹھنا۔ ہ۔ فعل لازم :- چُپ نا ندھکر بیٹھنا گھُنّی سادھکر بیٹھنا۔ خاموش ہو کر بیٹھنا۔ گُنگ صُم ہو کر بیٹھنا۔ صمٌّ و بکم ہو کر بیٹھنا خاموشی اختیار کرنا ؎

؎ ڈال آبلے لے گرمیِ افغاں مُنہ میں　　کہ چُپکا بیٹھ رہُوں بھر کے گھنگنیاں مُنہ میں (ذوق)

(چونکہ جب آدمی کوئی چیز مُنہ میں بھر لیتا ہے تو اُس سے ذرا دُشواری سے بولا جاتا ہے اور علے الخصوص گھنگنیاں پھُول جانے کے سبب اور بھی زیادہ خاموش کردیتی ہیں پس معانیِ مذکورہ پر اطلاق ہونے لگا) +

مُنہ میں گھنگنیاں بھرنا۔ ہ۔ فعل متعدی :- چُپ اختیار کرنا۔ خاموشی اختیار کرنا گھُنّی سادھنا۔ صمٌّ و بکم ہوجانا۔ گونگا بنجانا ؎

بیٹھا ہے مُنہ پُھلائے آتا نہیں سخن میں　　کیا گھنگنیاں بھری ہیں اُس شوخ کے دہن میں (مُصحفی)

اچھا کس بات پہ بگڑے ہو زباں سے تو کہو　　کونسا جُرم ہوا مُنہ سے تو اپنے پھُوٹو
گھنگنیاں مُنہ میں بھرے بیٹھے ہو گُونگے نہ بنو　　رنج معلُوم تو ہو اچھی بُری بولو تو
مُجھ سے کس امر میں بتلائیے تقصیر ہوئی
نہیں یہ بھی نہسہی آئیے تقصیر ہوئی
[illegible]

مُنہ میں مارنا۔ ہ۔ فعل متعدی :- بر رُوئے کسے زدن کا ترجمہ۔ تھپڑ لگانا طمانچہ مارنا۔ پٹرسی کرنا +

مُنہ

مُنہ نپوڑنا۔ د۔ فعل لازم :- (گنوار) دانت نکوسنا۔ دانت نکالنا مُنہ بانا۔ بیوقُوفوں کی طرح ہنسنا + مُنہ پھاڑنا۔ جواب نہ بن پڑنا +

مُنہ نکل آنا۔ ہ۔ فعل لازم :- (۱) چہرا اُتر جانا۔ گال پچک جانا۔ گال پچُخ جانا۔ کلّے پچخ جانا۔ دُبلا ہو جانا۔ مُنہ سُت جانا۔ جیسے دو ہی دن کے بُخار میں بچہ کا مُنہ نکل آیا۔ (۲) علامتِ حمل کا ظاہر ہونا۔ حمل بچانے سے چہرا اُتر جانا۔ پیٹ بچانیکے سبب چہرے کا دُبلا پڑ جانا کیونکہ بچہ کی پرورش میں بھی خُون صرف ہونے لگتا ہے ؎

کیا پردے ہی پردے میں یہ رخنا نکل آیا　　کیوں غُنچہ دہن تیرا مُنہ اتنا نکل آیا + ؛ (رقلق)

مُنہ نوچ لینا۔ ہ۔ فعل لازم :- چہرے کو ناخنوں سے کھرچ ڈالنا۔ مُنہ پر گُھبتے مارلینا۔ (حالتِ غضب یا غم میں عورتوں سے یہ حرکت سرزد ہوا کرتی ہے)

مُنہ نہ پڑنا۔ ہ۔ فعل لازم :- ہیاؤ نہ پڑنا۔ ہیاؤ نہ پڑنا۔ حوصلہ نہ پڑنا۔ جُرأت نہ ہونا۔ شرم یا رُعب یا خوفِ مراتب کے باعث کچھ نہ کہہ سکنا۔ کہنے کی جُرأت نہ ہونا۔ جیسے میرا تو اُسنے مانگنے کو مُنہ نہیں پڑتا ؎

شکوہ کرنے گئے تھے گو اُن سے　　دیکھکر مُنہ پڑا نہ مُنہ اپنا + + ؛ (شریر)

یکقلم ایسے خطوں میں ہو گئے باہم جواب　　مُنہ نہیں پڑتا کسی کا صُلح پر دونوں طرف (ظفر)

مُنہ نہ پھیرنا۔ ہ۔ فعل لازم :- مُنہ نہ موڑنا۔ مُستقل رہنا۔ مُنہ نہ ہٹانا۔ ارادہ پر قائم رہنا۔ رُوگرداں نہ ہونا۔ اعراض نہ کرنا۔ ستگھی رہنا۔ سامنے رہنا ؎

برسیں کتنے ہی اگر سنگِ بلا زیرِ فلک　　آدمی پھیرے نہ مُنہ رکھے دل اپنا مضبُوط (ظفر)

پھیرنے کے مُنہ نہیں اے شُعلہ خُو ہم سخت جاں　　بلکہ تیری تیغِ آتش دم کا مُنہ پھر جائے گا (〃)

پھیریں نہ مُنہ کسی سے کوئی خُوب ہو کہ زشت　　یہ ہے مثالِ آئینہ اہلِ وفا کا طور + (〃)

جو پیش آئے وہ مستو کرم ہے ساقی کا　　نہ پھیرو جام سے مُنہ اور نہ تم سبُو سے ہٹو (〃)

مُنہ نہ پھیرا جگر و دل نے صفِ مژگاں سے　　سچ تو یہ ہے دو بھی جیسے ہوتے ہیں مرنیوالے (داغ)

مُنہ نہ چڑھانا۔ د۔ فعل متعدی :- تیوری پر بل نہ ڈالنا۔ خفا نہ ہونا۔ تیوری نہ چڑھانا۔ ناک بھوں نہ چڑھانا۔ تُرش رُو نہونا +

مُنہ نہ چڑھنا۔ ہ۔ فعل لازم :- (۱) چیں بجبیں نہ ہونا۔ خفا نہ ہونا۔ ترش رُو نہ ہونا۔ (۲) مُقابل نہ ہونا۔ مُقابلہ نہ کرنا۔ برابری نہ کرنا۔ ہمسری نہ کرنا رُوکش نہ ہونا ؎

ہم نہ کہتے تھے مُنہ نہ چڑھ اُسکے　　درد کچھ عشق کا مزا پایا + + (درد)

(۳) سر چڑھنا۔ گُستاخ ہونا۔ بے ادب ہونا ؎

سُن او گُل بہت مُنہ نہ چڑھ یار کے　　یہ تھوڑی سی عزت اُتر جائے گی + + (رند)

(باقی معانی مُنہ چڑھنا میں دیکھو) +

مُنْہ نہ دکھا یا نہ دکھلا۔ ہ۔ کلمۂ تنفّر:۔ دُور ہو۔ صُورت نہ دکھا۔ سامنے نہ آ۔ پرے ہٹ جیسے ادمرُدود مُجھے مُنْہ نہ دکھا اب کہیں اور کی ہوا کھا ٥

جب وہ چلتے ہیں تو ہر نقشِ قدم کہتا ہے مُنْہ نہ دکھلا مُجھے اے فتنۂ محشر اپنا (سالک)

اے شبِ ہجر تیرا کالا مُنْہ چل پرے ہٹ مُجھے نہ دکھلا مُنْہ (مومن)

مُنْہ نہ دکھانا یا نہ دکھلانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) صُورت نہ دکھانا۔ سامنے نہ آنا۔ شرم یا خجالت کے باعث رُوپوش ہو جانا ٥

خجالت سے دکھاتا مُنْہ نہ اپنا ماہ گردُوں پر ظفر وہ بام پر اپنے جو وقتِ شام آجاتا (ظفر)

احوالِ جگرسوز جو اِس دل نے دکھایا غُنچوں کو نہ مُنْہ اپنا عنادل نے دکھایا (دولہ)

تیغِ جفائے یار سے دل سر نہ پھیر تُو پھر مُنْہ وفا کو ہم سے دکھایا نہ جائیگا (سودا)

دیں گالیاں تُونے ہمیں اور ہم نہ گئے دیکھ مُنْہ بھی نہ دِکھاتا جو کوئی اور سا ہوتا (ظفر)

تُجھسے بیزار ہُوں جاتا ہُوں سُوئے مُلکِ عدم مُنْہ نہ دکھلائے خدا پھر مُجھے دُنیا تیرا + (رند)

(۲) سامنے نہ لانا۔ آگے نہ لانا۔ پیش نہ کرنا جیسے مُجھے اُسکا مُنْہ نہ دکھلاؤ

مُنْہ نہ دیکھنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ صُورت سے بیزار ہونا۔ نہایت مُتنفّر ہونا۔ از حد بیزار ہونا ٥

کہتا ہے وہ جو بزم میں تو تنگ رہا تو پھر دیکھونگا میں کبھو نہ ترا زینہار مُنْہ + + (جُرأت)

میرا سر کیا نقش پا پر آپکے رکھتے ہیں پانوں اسکو سمجھو تو نہ دیکھو مُنْہ کبھی اغیار کا + + (سالک)

اِسکی ستم شعاریاں تیری ہی خُو ہے ورنہ ہم مُنْہ بھی نہ دیکھتے کبھی چرخِ جفا شعار کا + (زکی)

مُنْہ نہ کرنا۔ ہ۔ فعل متعدّی:۔ (۱) رُخ نہ کرنا + کسی طرف جانے کا نام نہ لینا ٥

دو چار خبریں پہنچیں اگر اور بھی ہم سے ہستی کی طرف مُنْہ نہ کرے کوئی عدم سے (ناسخ)

(۲) التفات نہ کرنا۔ مُتوجّہ نہ ہونا۔ (۳) پاس نہ کرنا۔ لحاظ نہ کرنا +

مُنْہ نہ کُھلواؤ۔ ہ۔ محاورہ:۔ زبان نہ کُھلواؤ۔ ہمارے مُنْہ سے کچھ نہ کہواؤ عیبِ پوشیدہ کو ظاہر نہ کراؤ ورنہ رُسوائے عالم ہو گے ہمارے مُنْہ سے کچھ نہ سُنو یعنی ہمسے بات نہ کرو ورنہ ہم جو مُنْہ میں آئیگا سو کہینگے اپنے عیب نہ اُگلواؤ ٥

بس اب نہ مُنْہ کُھلاؤ ہمارا ڈھکے رہو محشر کو ہم سوال کریں تو جواب کیا + (دبیر)

کُھلوا نہ مُنْہ زباں کو بس اب روک ناصحا عشقِ دہن میں تنگ ہُوں میں اپنی جاں سے آپ (امانت)

آپ اب میرا مُنْہ نہ کُھلوائیں یہ نہ کہیئے کہ مُدعا کہیئے + + + (داغ)

کچھ کرونگا میں بھی اب خدمت میں عرض چُپکے رہیئے مُنْہ نہ اب کُھلوائیے + + (رند)

مُنْہ میرا نہ کُھلواؤ کہ ہو جائینگے لب بند دیکھو یہی اچھا ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا (نسیم دہلوی)

غم ہو اسیری نہ راتوں کا تمھیں کس کس دن مُنْہ مرا آپ نہ کُھلوائیے اور سو رہیئے (میر حسن)

کُھلوا نہ مُنْہ مرا درِش غُنچہ گُلبدن پہنچے گا رازِ عشق کا گوشِ صبا تلک (نکہت)

دیکھو اِدھر کو میں نے کہا تھا غیروں کو مت آنے دو
چُپکے ہو مُنْہ کُھلواؤ نہ میرا جانے دو بس جانے دو } جُرأت

مُنْہ نہ لگانا۔ ہ۔ فعل متعدّی:۔ (۱) مُنْہ سے نہ چُھونا۔ مُنْہ کے پاس تک نہ لانا ٥

جامِ کوثر کو بھی وہ مُنْہ نہ لگا دے ساقی جسکے ہر لب کو لگی جام مئے ناب سے لاگ + (ظفر)

(۲) رُخ دیکر نہ بولنا۔ محبّت سے بات نہ کرنا۔ خاطر میں نہ لانا۔ خیال میں نہ لانا۔ خطرے میں نہ لانا۔ اخلاص سے پیش نہ آنا۔ جیسے جس دن لڑکے نے پڑھنے سے جی چُرایا اُسی دن مُنْہ نہ لگایا (سُگھڑ سہیلی) ٥

اللہ کرے تو بھی پھرے میری طرح سے اور غیر تُجھے مُنْہ نہ لگائے مرے آگے (ظہیر)

(۳) بے عزّت یا بے توقیر سمجھکر بات نہ کرنا۔ خاطر میں نہ لانا۔ بات نہ پُوچھنا حقیر جاننا۔ توجّہ نہ کرنا۔ بے وقار اور ذلیل و خوار سمجھنا ٥

خوش کرنے کو رقیب کے گل تم نے آکے یاں محفل میں مجکو مُنْہ نہ لگایا تو کیا ہوا (شیریں)

بہارِ حُسن کو لے سادہ رو غنیمت جان کہ خط کے آئے کوئی مُنْہ نہیں لگانے کا (فیض)

اُسنے جو دل کو مُنْہ نہ لگایا دو نیم ہے یہ جامِ جم ہوا قدحِ گُل نہ ہو سکا + + (مومن)

(۴) یار نہ بنانا۔ مصاحب نہ بنانا۔ شریکِ صُحبت نہ کرنا۔ صُحبت سے نفرت کرنا ٥

ہیں جو محفل میں تری جامِ گُلابی والے اِن کو تُو مُنْہ نہ لگا ہیں یہ خرابی والے (ظفر)

میں مُنْہ نہیں لگا یا بنت العنب کو کہ ہے تب تھا جوانِ صالح اب پیرِ میکدہ ہُوں (میر)

(۵) سر نہ چڑھانا۔ گُستاخ نہ بنانا۔ بے ادب نہ کرنا ٥

جو اوّل دن ہی سے اپنے نہ دل کو مُنْہ لگاتے ہم نہ اپنوں کو رُلاتے ہم نہ ہنساتے ہم نہ دُشمن کو (جعفر)

مُنْہ نہ موڑنا۔ ہ۔ فعل متعدّی:۔ (۱) مُنْہ نہ پھیرنا۔ رُخ نہ پھیرنا۔ مُنْہ سامنے رکھنا ٥

موڑا نہ کبھی مُنْہ تری شمشیرِ جفا سے میرا سا کسی کا بھی جگر ہو نہیں سکتا + (ظفر)

(۲) انکار نہ کرنا۔ سوال رد نہ کرنا ٥

ایک بوسہ کی طلب ہے اور کچھ کہتے نہیں دے زکوٰۃِ حُسن اے رشکِ قمر مُنْہ کو نہ موڑ + (شیریں)

(۳) بے رُخی نہ کرنا۔ بے مروّتی نہ کرنا۔ بیوفائی نہ کرنا ٥

قاتل اگر کہے کہ سِسکتا ہی چھوڑ یو خنجر تو ایک دم کے لیئے مُنْہ نہ موڑیو + (وحشت)

(۴) رُوگردانی نہ کرنا۔ اعراض نہ کرنا (باقی معانی مُنْہ موڑنا میں دیکھو) +

مُنْہ نہ ہونا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) کسی کام کی لیاقت یا طاقت خواہ حوصلہ نہ ہونے سے عبارت ہے۔ مجال نہ ہونا۔ تاب نہ ہونا۔ جیسے ہمارا مُنْہ نہیں کہ تمھاری تعریف کریں ٥

فلک کا مُنْہ نہیں اِس فتنے کے اُٹھانے کا ستم شریک ترا نازہے زمانے کا (دبیر)

مُنْہ ہاتھ ٹوٹنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ ہاتھ مُنْہ ٹوٹنا بھی بولتے ہیں۔ لڑائی اور

مار کُٹائی ہونا۔ ہاتھ اور مُنہ میں چوٹ آنا ؎

کیوں لڑائی میں ہاتھ مُنہ ٹوٹیں　　مُرغ دونوں لکیر پر چھوٹیں + + (انشا)

مُنہ ہاتھ دھونا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ ہاتھ مُنہ دھونا بھی بولتے ہیں۔ پانی سے ہاتھوں اور مُنہ کو صاف کرنا۔ دست و رُو شُستن کا ترجمہ +

مُنّہ ہونا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ (۱) سُوراخ ہونا۔ چھید ہونا۔ (۲) پاس ہونا۔ لحاظ ہونا۔ جیسے اپنی بات اور اپنے پیسہ کا سب کو مُنہ ہوتا ہے (۳) تاب و طاقت ہونا۔ مجال ہونا۔ حوصلہ ہونا ؎

کیا مُنہ ہے کہ ہو خنجرِ قاتل کی شکایت　　یاں مُنہ ہی مرے زخمِ جگر کا نہیں کُھلتا (ظفر)

مُنہ ہے کیا چاند کا ہووے کفِ پا سے ہمسر　　گورے گورے ہیں جو اُس شوخ پریزاد کے پاؤں (〃)

کیا کیا ہے کرم مجھ پہ خدا نے دو جہاں کا　　شکر اُسکا ادا کر سکے کیا مُنہ ہے زباں کا (امانت)

قلم لرزے پڑے ہاتھوں میں رُعبِ حُسن سے عزّت　　تری تصویر کھینچے مُنہ ہے کیا بہزادِ مانی کا (اسیر)

مُنّہ ہے۔ ہ۔ محاورہ :۔ کیا تاب ہے۔ کیا طاقت ہے۔ کیا حوصلہ ہے۔ کیا مجال ہے ؎

ذکرِ عشق و جنوں میں گفتگو اے ناصحِ نادان　　ترا مُنہ ہے کہ تُو بولے یہ سرکاروں کی باتیں ہیں (داغ)

مُحتسب تجکو کرے چشم نمائی ساغر　　مُنہ ہے تیرا جو کہے ساقیِ گلفام کو تُو (نصیر)

غیر کا مُنہ ہے کہ لے بوسے ترے او ظالم　　رنگلگوں ہوگئے ہونٹگے یہ عذار آپ سے آپ (ناسخ)

مُنّہ ہی مُنہ۔ ہ۔ تابع فعل :۔ چہرا ہی چہرا۔ رُو ہی رُو۔ صرف چہرے ہی پر مُنہ ہی پر جیسے مُنہ ہی مُنہ پیٹنا + مُنہ ہی مُنہ چھیپنا +

مُنّہی مُنّہ مارے اور توبہ توبہ پُکارے۔ ہ۔ کہاوت :۔ اپنا الزام مظلوم کے سر تھوپے + خود ہی سزا دے خود ہی پناہ مانگے +

مُنّہی مُنّہ میں۔ ہ۔ تابع فعل :۔ ہونٹوں ہی ہونٹوں میں چُپکے چُپکے ؎

کہا جو ہم نے بچشمِ پُرنم کہ تجھ سے غافل نہیں ہیں اک دم
تو مُنہ ہی مُنہ میں یہ مُسکرایا لگا وہ کہنے کہ یہ بھی دم ہے } جُرأت

مُنّہی مُنّہ میں کہنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ اِس طرح آہستہ آہستہ بولنا کہ دُوسرا نہ سُنے۔ چُپکے چُپکے بڑبڑانا۔ اِس طرح بولنا کہ دُوسرا نہ سمجھے۔ ہونٹوں ہی ہونٹوں میں بولنا۔ اِس طرح کہنا کہ بخوبی سمجھ میں نہ آئے۔ چُپکے چُپکے کہنا۔ بُڑبُڑانا۔ بُدر بُد کرنا ؎

بوسہ کا میں سوال جو اُس سے کیا تو بس　　کچھ مُنہ ہی مُنہ میں اپنے وہ کہتا چلا گیا (جُرأت)

کہتے ہیں مُنہ ہی مُنہ میں جو اُس لب کی خوبیاں　　سد تسم آپ جاتے ہیں اپنی زبان کے (〃)

سدا ہم سوزِ دل اپنا جو مُنہ ہی مُنہ میں کہتے ہیں　　تو جب نوکِ زباں پر دیکھئے تب ایک چھالا ہے (〃)

مِنّہ۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ (مخففِ مینہ) بارش۔ برکھا۔ باراں +

مِنّہ آنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ بارش آنا۔ پانی پڑنے لگنا۔ برکھا ہونا +

مِنّہ پڑنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ بارش ہونا۔ برکھا ہونا۔ برسنا۔ پانی پڑنا +

مِنّہ برسنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ پانی پڑنا۔ بُوندیاں پڑنا۔ بارش ہونا +

مِنّہ کُھلنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ ابر ہٹنا۔ بارش تھمنا۔ مطلع صاف ہونا۔ بارش بند ہونا جیسے مِنّہ کُھلے تو کام چلے ؎

سوزِ دل کا کیا کرے بارانِ اشک　　آگ بھڑکی مِنّہ اگر دم بھر کُھلا + + (غالب)

مِنّہ کے کھلنے کی علامت ہے شفق کا پُھولنا　　لال وہ مجھ پر ہوا رونا بھی کم ہو جائے گا + (ناسخ)

مِنّہ کی جھڑی۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ بارش کا لگا تار برسنا۔ بارانِ مُتواتر ؎

جھڑی مِنّہ کی دکھاتے ہو ہمیں کیا　　لگی اشکوں کی آنکھوں سے جھڑی ہے (فغاں)

مُنّہا مُنّہ۔ ہ۔ صفت :۔ لبالب۔ لبریز۔ مُلبّب۔ بھرپور۔ پُورم پُور ؎

بھر جائے اگر بادہ مُنّہا مُنّہ نہ کروں بس　　میخواری میں ہے ظرف مرا خُم سے زیادہ (ناسخ)

مُنّہا مُنّہ بھرنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ لبالب بھرنا۔ کناروں تک بھرنا۔ پُورا بھرنا +

مِنْہا۔ ع۔ اسم مذکر :۔ (لغوی معنی اُس سے) تفریق۔ وضع۔ مُجرا۔ کٹوتی۔ گھٹاؤ۔ نفی۔ منفی +

مِنْہا کرنا۔ ف۔ فعل متعدی :۔ تفریق کرنا۔ نکالنا۔ وضع کرنا۔ مُجرا کرنا۔ گھٹانا۔ نفی کرنا۔ منفی کرنا۔ کاٹنا۔ کاٹ لینا +

مِنْہاج۔ ع۔ اسم مذکر :۔ (از نہج) راہ۔ رستہ۔ ڈگر۔ سڑک۔ شاہراہ۔ شارعِ عام +

مَنِہار۔ س۔ اسم مذکر :۔ (از سنسکرت मणिकार بمعنی کانچ) مشہور مَنیہار۔ کانچ کی چُوڑیاں بنانے اور بیچنے والا۔ شیشہ گر +

مَنِہاری۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ مَنہار کی جورُو۔ چُوڑیاں بنانے اور بیچنے والی۔ مَنیاری +

مَنِہاری۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ منہار کا پیشہ۔ چُوڑیاں بنانے کا کام۔ کانچ کی چیزیں بنانے کا کام۔ شیشہ گری +

مِنْہائی۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ وضع۔ تفریق۔ نفی۔ گھٹاؤ۔ کٹوتی + طرح +

مُنْہَدِم۔ ع۔ صفت :۔ گراؤ۔ ویران ہونے والا + گرا ہوا مکان۔ ڈھیا ہوا گھر۔ عمارتِ اُفتادہ۔ مسمار۔ خراب۔ ویران۔ برباد +

مُنْہَدِم ہونا۔ ف۔ فعل لازم :۔ گرنا۔ اُجڑنا۔ ویران ہونا۔ ٹوٹنا۔ پُھوٹنا۔ ڈھینا۔ مسمار ہونا۔ اینٹ سے اینٹ بجنا +

مِنْہدی۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) حنا۔ ایک قسم کے درخت کا نام جس کے

مُنّہ

پتّوں کو پیسکر لگانے سے ہاتھ سُرخ ہوجاتے ہیں ؎

ہم تو پابوسیٔ جاناں کو پھڑکتے ہیں سدا　　اور مہندی کے مزے روز اُڑا کرتے ہیں (مؤلّف)

(۲) ساچق سے ایک روز پیشتر کی رسم جس میں دُولہا کے گھر سے دُلہن کے مکان پر دُھوم دھام اور آرایش کے ساتھ مہندی ٹھلیوں میں بھر کر مع سامانِ دیگر بھیجتے ہیں + محرم کی ساتویں تاریخ کو جو تعزیوں پر مہندی کے نام سے مثلِ تعزیہ ایک ڈھانچ بناکر لیجاتے ہیں جس سے حضرت قاسم کی مہندی کی طرف اشارہ ہے - نیز وہ ماتمی اشعار جو اُس روز مہندی کے بیان میں پڑھے جاتے ہیں +

مہندی رچانا یا لگانا - ہ - فعل متعدی :- ہاتھوں کو مہندی ملنا - ہاتھوں میں مہندی لگانا +

مُنہَزِم - ع - صفت :- شکست کھانیوالا (لشکر) پیٹھ دکھانیوالا - لڑائی سے بھاگ جانیوالا + ہزیمت خوردہ - شکست خوردہ - پس پاشدہ - بھاگا ہوا +

مُنہَضِم - ع - صفت :- ہضم ہونے والا - پچنے والا - گوارا ہونے والا +

مُنہنال - ہ - اسم مؤنث :- (مُنہ کی نال) (۱) وہ تانبے پیتل یا چاندی وغیرہ کی بنی ہوئی نلی جو حقہ کی نے پر دم کشی کے واسطے لگا دیتے ہیں - سرنے (۲) وہ تانبا یا پیتل خواہ نقرہ جو میش قبض یا تلوار کے میان کے سرے پر لگا ہوا ہوتا ہے - سرنعل +

مُنہَئی - ہ - اسم مذکر :- (اپورب) پوربیہ - پُربیا - پُربیا - پورب کا رہنے والا - مشرقی + ہندو پُربیا (۲) منش - آدمی سا ؎

توے پورب کے منہئی میں بچھا تنکوٹا　　تورے گُجن سے مُوا تن میں جیا تنکو نا (گیت)

یعنی تمہارے پورب کے آدمیوں میں مطلق وفا نہیں ہے - ہم تمہارے غمزوں کے مارے مرگئے - ذرا جسم میں جان نہیں رہی (۳) خاوند - خصم (۴) پُربیا سائیس +

مَنِی - ف - اسم مذکر :- من اور یائے نسبت سے مرکب ہے - خودی - خود بینی - غرور - تکبر - نخوت +

مَنِی - ع - اسم مؤنث :- دھات - آبِ پشت - بیج آدمی کا بیج - نطفہ - وہ سفید مادہ جو آدمی کے عضوِ تناسل سے بروقتِ جماع خارج ہوتا اور اُس سے حمل قرار پاتا ہے +

مُنی - س - اسم مذکر :- رِشی - تپشی - تپی - زاہد - مرتاض - جتی +

مُنیا - ہ - اسم مؤنث :- لال جانور کی مادہ - بن جتی - پدڑی + (گنوار بولتے ہیں)

مُنیا بول جانا - ہ - فعل لازم :- نیک شگون ہونا - اچھا شگون ہونا - بھلا شگون آگے آنا - جیسے پیر تیرے روضے پہ مُنیا بول گئی رے + (گیت)

مُنیب - ع - اسم مذکر :- نائب رکھنے والا - آقا - مالک - سرکار - مربی +

مُنیر - ع - صفت :- روشن - روشنی دینے والا - چمکتا ہوا - چمکدار +

مُنیم - ہ - اسم مذکر :- (ہندی) (مُنیب کا بگڑا ہوا ہے) ہندی کا محاسب - کوٹھی کا محرر - گماشتہ - منیجر - ایجنٹ +

مُو

مُو - ف - اسم مذکر :- (۱) بال - کیس - شو ؎

رہیگی گر خلش دل میں بو نہیں اُس نیشِ مژہ کی　　تو نشتر سا بدن پر میرے ہر مُو بنکے نکلے گا (ظفر)

(۲ - ۂ - لکھنؤ) عیب - نقص + دراڑ - درز - باریک شگاف ؎

تیرے دنداں ہیں دکھائی دی جو مِسّی کی لکیر　　اے پری دُرِ نجف میں مُو نظر آیا مجھے (آتش)

مُوباف - ف - اسم مذکر :- وہ دھجّی جسے عورتیں چوٹی میں ڈالکر گوندھتی ہیں بال گوندنے کی پٹی یا فیتہ ؎

مُشک و گلاب سے کیا آئے گا ہوش ہمکو　　غش ہیں کوئی سُنگھا دے مُوباف اُس پری کا (ابر)

بیٹھے ہیں لیکے سوگ عدو کا وہ آج کل　　کیسی حنا کہ بالوں میں مُوباف بھی نہیں (تصویر)

مُوبمُو - ف - تابع فعل :- سب بالوں میں - بال بال - ذرا ذرا - بالکل - نک سے سُک تک +

زلف نے حال مُوبمُو جو کہا　　بولے شامت تری بھی آئی ہے (عاشق)

مُوشگاف - ف - صفت :- دقیقہ شناس - باریک بیں - بال کی کھال کھینچنے والا - نکتہ رس +

جو ہیں مُوشگاف اُنکی یہ گفتگو ہے　　کمر کا ترے جسم میں ایک مُو ہے (ناسخ)

مُوشگافی - ف - اسم مؤنث :- باریکی دیکھنی - بال کی کھال کھینچنی - دقیقہ شناسی - دقیقہ سنجی - حُسن و قُبح کی تحقیق - نکتہ چینی - باریک بینی + چھان بین +

مُوقلم - ف + ع - اسم مذکر :- بالوں کی قلم جس سے نقاش و مصوّر رنگ بھرتے اور لکیریں کھینچتے ہیں - باریک برش +

مُوئے زِہار یا نہانی - ف + ع - اسم مذکر :- مُوئے زیرِ ناف - کالے بال - جھانٹیں +

مُوئے مُبارک - ف + ع - اسم مذکر :- کسی بزرگِ دین کے مقدّس بال جو بطورِ تبرک و نشان رکھے جاتے ہیں +

مَو - ہ - اسم مؤنث :- (۱) جوانی - شباب - مدھ - جوبن - بہار - (۲) مرضی - خوشی - رضامندی - اِچھا - خواہش - موج - لہر - (۳ - س) شہد +

مَو پر آنا - ہ - فعل لازم :- (۱) جوانی میں بھرنا - جوبن پر آنا - جوان ہونا - بالغ ہونا (۲) پکنا - پختہ ہونا - پکاؤ یا پختگی پر آنا +

مَہوا - ہ - اسم مذکر :- (مہوا) ایک درخت اور اُسکے پھل کا نام جسکو سڑا کر شراب بناتے ہیں جیسے ڈھاک تلے کی پھوہڑ مہوے تلے کی سُگھڑ + (کہاوت)

مُوآ - ہ - صفت :- (۱) مُردہ - مرا ہوا - بے جان - جیسے سویا اور مُوا برابر ہے + (۲) نگوڑا - کمبخت - کم نصیب - ناشاد - نامراد - خانہ خراب - اُجڑا - بحالتِ آزردگی تنفّر و ناز یہ لفظ زبان پر آتا ہے - جیسے مُوئے کی شامت آئی ہے - مُوا مجھی کو رہ گیا ہے +

سکتا جو قدم اُس نے مری قبر پر آکر — اور سنگ سے تُربت کے ہوئے مُتکفِ باگرم
تو کیا کہوں کِس ناز سے اُٹھکے وُہ بولا — اللہ قیامت ہے یہ ابتک ہے مُوا گرم (نظیر)

(۳) مرگیا۔ جاں بحق ہوا۔ فوت ہوگیا + ف

لوگ کہتے ہیں مُوا مظہرِ بیکس افسوس — کیا ہوا اُسکو وہ اتنا بھی تو بیمار نہ تھا (مرزا جانجاناں مظہر)
نہ مُوا ایں تجھے ہے قسمت کا تصور لے قاتل — ہاتھ کمزور نہ تلوار تری بھاری ہے (آتش)
اتنا تو بول مُنہ سے یہ سوز کو ہوا کیا — یارو بلا تو دیکھو یہ ناتواں مُوا کیا + (میر سوز)

مُوا بادل - ہ - اسم مذکر :- ابرِ مُردہ - اسفنج (اسکی تحقیق لفظ اسفنج میں دیکھو)

مُوا جاتا ہے - ہ - محاورہ :- (۱) مرا جاتا ہے - جان نکلی جاتی ہے + دم سُوکھا جاتا ہے - فنا ہوا جاتا ہے - دم نکلا جاتا ہے ف

کفن دینے میں کیا انکار ہے بیکس کے مُردے کو — مُوا جاتا ہے کیوں چیخ دنی دو گز کی چادر میں (رند)

(۲) فریفتہ ہوا جاتا ہے - مِٹا جاتا ہے ف

سیرِ گلشن کہیں جو مانندِ صبا جاتا ہوں — دیکھکر گُل کی نزاکت کو مُوا جاتا ہوں (مُصحفی)
اُس میں کیا بات ہے یارب کہ مُوا جاتا ہوں — اُس سے بہتر ہیں زمانے میں طرحدار بہت (صابر)

مَوَاثِیق - ع - اسم مذکر :- (میثاق کی جمع) عہود - عہد و پیمان +

مَوّاج - ع - صفت :- نہایت موج مارنے والا - لہریں مارنے والا - تُند - تیز - تلاطُم خیز - طُوفاں خیز جیسے بحرِ مواج +

مَوَاجِب - ع - اسم مذکر :- مُوجب کی جمع یعنی لازم کیا گیا - مُقرر کیا گیا - مجازاً تنخواہ - مشاہرہ - طلب - درماہہ (اگرچہ یہ لفظ جمع ہے مگر مُفرد کی جگہہ بھی مُستعمل ہے)

مُوَاجَہَہ - ع - اسم مذکر :- رُوبرُو - سامنے بیٹھکر باہم رُوبرُو و مُقابل +

مُوَاخِذ - ع - صفت :- گرفت کرنے والا - پکڑنے والا - مُواخذہ کرنے والا +

مُوَاخَذَہ - ع - اسم مذکر :- (۱) گرفت - بازپرس - جوابطلبی - جواب دہی (۲) بدلہ - عوضہ - مکافات

مُواخذہ دار - ع + ف - اسم مذکر :- جواب دہ + ذمہ دار +

مواخذہ سے بری کرنا - ف - فعل متعدی :- (قانُون) جوابطلبی یا بازپرس سے نجات دینا

مواخذہ کرنا - ف - فعل متعدی :- گرفت کرنا - پکڑ کرنا - بازپرس یا جوابطلب کرنا

مَوَاد - ع - اسم مذکر :- (۱) مادّہ کی جمع - ہر چیز کی اصل - بنائے ہر چیز - خلط - (۲) اسباب سامان - مصالح - (۳ - ۱) پیپ - راد - ریم - آلایش زخم + غلاظت - رطُوبت (۴) اشیا - چیزیں - (۵) دلیل - دلائل - وُجوہ - بُراہین +

مَوادِ فاسد - ع - اسم مذکر :- خراب مادّہ +

مُوَازَنَہ - ع - اسم مذکر :- ہموزن ہونا - دو چیزوں کا ہموزن ہونا یا کرنا - ہموزنی - ہم سنگی - برابری

مُوازی - ع - صفت :- (۱) برابر - مُقابل - مُحاذی - مُعادِل (۲) ہم قیمت - ہم نرخ

(۳) تخمیناً - اندازاً - قیاساً - یہ لفظ خاصہ کر گزوں اور آنوں کے ساتھ اظہارِ تعداد کیواسطے افعل میں آتا ہے - مگر تاریخ فرشتہ کے اِس فقرے میں "با موازیِ ہفتاد ہزار سوار مُتوجہ امد نگر است" سوار کے ساتھ بھی آیا ہے) +

مَوَاشی - ع - اسم مذکر :- ماشیہ کی جمع - بہت چلنے والا - بیل - راہوار - گائے - خچر - گھوڑا وغیرہ چارپائے - چوپائے - چوپے - ڈھور - ڈنگر - بھیڑ - بکری - بھینس - بھینسا وغیرہ - حیواناتِ بارکش +

مُوَاصَلَت - ع - اسم مؤنث :- ملنا - مُلاقات - وصل - لپٹنا - پیوستگی + پیوستہ کاری +

مَوَاضِع - ع - اسم مذکر :- موضع کی جمع - جائیں - جگہیں +

مَوَاطِن - ع - اسم مذکر :- موطن کی جمع - وطنہا +

مَوَاعِظ - ع - اسم مؤنث :- موعظت کی جمع - پندہا - نصیحتیں +

مُوَافِق - ع - صفت :- (۱) مُطابق - مُوافقت کرنے والا - یکساں - ایک رُوپ ایک ڈول کا - مشابہ - مشاکل - مُناسب - برابر کا - ٹھیک - (۲) راس - سزاوار - لائق - مزاج یا طبیعت کے مُناسب - (۳) تابع فعل (حسب - بر حکم +

موافق آنا - و - فعل لازم :- (۱) مُطابق ہونا + ٹھیک آنا - دُرست ہونا - (۲) راس آنا - مزاج یا طبیعت کے مُناسب ہونا + راست آنا + راس ملنا +

مُوافق ہونا - و - فعل لازم :- دیکھو (مُوافق آنا) +

مُوَافَقَت - ع - اسم مؤنث :- مُطابقت + ساتھ + برابری + سازوباز + اتفاق + دوستی + رسائی + ہم مزاجی - ہم طبعی

مُوافقت آنا - و - فعل لازم :- راس ملنا - طبیعت ملنا - مزاج ملنا + مزاج کے مُوافق ہونا - طبیعت کے مُوافق ہونا

موافقت رکھنا - و - فعل لازم :- دوستی رکھنا - ملاپ رکھنا - متفق ہونا - رسائی رکھنا - میل رکھنا +

مُوافقت کرنا - و - فعل متعدی :- اتفاق کرنا - ملنا + ملاپ کرنا - دوست بنا - دوستی کرنا - دل ملانا - رسائی کرنا +

مُوافقت ملنا - و - فعل لازم :- راس ملنا - مزاج ملنا - دوستی ہونا +

مُوافقت ہونا - و - فعل لازم :- رسائی ہونا - اتفاق ہونا - راس ملنا - مزاج ملنا +

مَوَاقِع - ع - اسم مذکر :- موقع کی جمع - محل - موقعے +

مَوَاقِف - ع - اسم مؤنث :- موقف کی جمع - ٹھہرنے کی جگہہ +

مَوَاکِب - ع - اسم مذکر :- موکبہ کی جمع - سواروں کے گروہ - سپاہ اور سواروں کا لشکر - رسالے - ترپ +

مُوَاکَلَت - ع - اسم مؤنث :- باہم ملکر کھانا - باہمی خورش +

مُوَالَات - ع - اسم مؤنث :- باہمی اتحاد یا دوستی +

مَوَالی - ع - اسم مذکر :- مولےٰ کی جمع - غلام - چیلے - بندے + نوکر - چاکر - جیسے اہالی موالی سب حاضر ہو گئے +

مَوَالِید ع - اسم مذکر :- مولُود کی جمع - بچے - لڑکے +

موالِید ثلٰثہ ع - اسم مذکر :- لُغوی معنی تین قسم کی مخلُوق یعنی حیوانات - نباتات اور جمادات + چرا چر + (اس کا اِملا ثلاثہ بھی درست ہے)

مُوَانَسَت ع - اسم مؤنث :- باہم اُنس کرنا - باہمی اُنسیّت - محبت - پیار - اخلاص + دوستی - یارانہ + اتحاد - ارتباط +

مَوَانِع ع - اسم مذکر :- مانع کی جمع منع کرنے اور روکنے والی چیزیں +

مُوَاہِب ع - اسم مؤنث :- موہبت کی جمع - بخششیں - عطائیں +

مُوَاہَبَت ع - اسم مؤنث :- سخاوت - فیّاضی - خیر خیرات - دان پُن +

مَوَائِد ع - اسم مذکر :- مائدہ کی جمع - خوانہائے پُر طعام - چُنے ہوئے دسترخوان +

مُوبِد - ف - اسم مذکر :- حکیم - دانشمندِ آتش پرستان - فیلسوف - فلاسفر + پارسیوں کا مُلّا +

مُوت - ہ - اسم مذکر :- (۱) مُتر - پیشاب - بَول - شاشہ - قارُورہ (۲) نُطفہ - بیج - منی - آبِ پُشت ؎

خدا جانے یہ کِس کا ہے مُوت خُوجا قیامت رِگیلا ہے یا قُوت خُوجا + (رنگین)

شاید کسی انگریز کا تُو مُوت ہے لڑکے ہر بات میں ہونٹوں پہ ترے ڈام گر ہے (رحمت)

(۳) لڑکا - اولاد - پوت - (۴) کپُوت - بُری اولاد - بدچلن لڑکا - جیسے یہ کِس کا مُوت ہے - حرامی مُوت بھلے کا پُوت - بُرے کا موت ؎

یا ہی پَنیڈے پوت ہے یا ہی پَنیڈے مُوت نام لیا تو پُوت ہے نہیں مُوت کا مُوت (دوہا)

مُوت اٹکنا - ہ - فعل لازم :- پیشاب بند ہونا - پیشاب رُکنا - حبس البول ہونا +

مُوت پاتر - ہ - اسم مذکر :- پیشاب کرنے کا برتن - حاجتی - منبولہ - مُوت کا برتن +

مُوت سے نکالکر گُوہ میں ڈالنا - ہ - فعل متعدی :- ایک خراب حالت سے نکالکر دُوسری خراب حالت میں ڈالنا - ذلیل سے ذلیل کرنا - نہایت شرم دلانا - خُوب خبر لینا + کڑھائی سے نکال کر آگ میں ڈالنا +

مُوت کا چُلّو ہاتھ میں دینا - ہ - فعل متعدی :- بُرائی پلّے باندھنا - بھلائی کا نتیجہ بُرائی دینا - نیکی کی عوض بدی کرنا - بھلائی کے بدلے بُرائی دینا - ساری خدمت کو خاک میں ملا دینا + اُلٹا ملزم گردا ننا +

مُوت کا ریلا - ہ - اسم مذکر :- پیشاب کی رَو - پیشاب کی دھار - جیسے چیونٹی کو مُوت کا ریلا بہت ہے +

مُوت کی دھار پر مارنا - ہ - فعل متعدی :- کچھ قدر و قیمت نہ سمجھنا - نہایت بے حقیقت سمجھنا - خاطر میں نہ لانا - ذلیل و خوار سمجھنا +

مُوت کی دھار نہ سُوجھنا - ہ - فعل لازم :- کچھ نظر نہ آنا - نہایت موٹی نظر ہونا - اندھا ہونا - جیسے اُسے تو دن کو مُوت کی دھار بھی نہیں سُوجھتی +

مُوت کے ریلے میں بہا دینا - ہ - فعل متعدی :- (۱) کچھ حقیقت نہ سمجھنا - مُوت کی دھار پر مارنا - محض ناکارہ اور بیقدر و بے قیمت جاننا - نہایت ادنے تصور کرنا - بیقدری سے ضائع کرنا ؎

کہہ نہ تُو مُصحفی کے وصف میں یہ کیا ہی بیتیں مجھے لکھا دی ہیں
اُسنے تو ایسی سینکڑوں غزلیں مُوت کے ریلے میں بہا دی ہیں } قطعۂ مُصحفی

(۲) تماش بینی میں کھونا - زناکاری میں روپیہ برباد کرنا +

مُوت لگنا - ہ - فعل لازم :- پیشاب کی حاجت ہونا - پیشاب معلُوم دینا +

مُوت مارنا - ہ - فعل لازم :- خوف سے مُوت دینا - آب تاختن کا ترجمہ + مُوت بھرنا + موت کر چڑا کر دینا + پیشاب میں بھر دینا +

مُوت نکلنا - ہ - فعل لازم :- (۱) پیشاب خارج ہونا - پیشاب جاری ہونا - (۲) خوف کے مارے مُوتتے دینا - نہایت خائف و ترساں ہونا - جیسے اُسکے نام سے اِسکا مُوت نکلتا ہے

مَوت ع - اسم مؤنث :- (۱) مرگ - قضا - مری - مِرتُو - کال - اجل - وفات - انتقال ؎

کہتے ہیں مجکو آئی شبِ غم عدُو کی موت ہوتی ہے مُستجاب دُعا اضطراب میں + (رنگی)

تمنا ہے جو موت آنے کی منت مینے مانی ہے جلاؤں کیوں نہ شمع داغ دل گورِ غریباں پر (اسیر)

(۲ - مجازًا) خرابی - شامت - جیسے سمجھنے والے کی موت ہے ؎

رُوح کو اس تنِ خاکی میں ہو راحت کیونکر ہے فقط قیدِ قفس مُرغِ گرفتار کی موت + (مُصحفی)

موت آجانا - ع - فعل لازم :- (۱) مر جانا - انتقال کر جانا - فنا ہو جانا - دُنیا سے گزر جانا - چل بسنا - (۲ - مجازًا) وقت پر موجُود نہونا - وقت پر حاضر نہونا - دیر لگا دینا - مر رہنا - جہاں جانا وہیں کا ہو رہنا - حافظ محی الدین احمد خاں ؎

آ بہرِ خدا فُرقتِ دلدار سے ہوں تنگ کیا تجکو بھی موت آگئی اے موت کدھر ہے (محفوظ)

موت آنا - ع - فعل لازم :- (۱) قضا آنا - مرنا - جان جانا ؎

غمِ مقصد رسی تا نزع اور ہم اب آئی موت بختِ نارسا کی (مومن)

(۲) کھائے جانا - مارے ڈالنا - جان نکلنا - ناگوار گزرنا - دم نکلنا - جیسے اُسے تو کام کرتے ہوئے موت آتی ہے + جانے کے نام پر موت آتی ہے (۳) شامت آنا - خرابی آنا - آفت آنا + بدنصیبی اور بدطالعی کا ظاہر ہونا ؎

آئی ہے کیا میری شامت آئی ہے کیا میری موت   میں کروں اظہار، وہ غم تمہارے سامنے (داغ)

نفرے جسکی موت آئے سو وہاں جائے   تو وہاں جاتی نہ موت آتی (عو)

موت بھلی کہ جاں کندنی - ا- کہاوت :- یعنی روز روز کی تکلیف سے مرجانا ہی بہتر ہے + جاں کنی سے موت اچھی ہے +

موت پڑنا - ا- فعل لازم :- شاق گزرنا - دشوار معلوم ہونا - ناگوار گزرنا - دم پر بنا - جان پر بنا - دم نکلنا - گھبرانا - ڈرنا - خوف کھانا ؎

کون وقت آ دلئے گزنا جی کو گھبراتے ہوئے   موت پڑتی ہے اجل کو یاں تلک آتے ہوئے (ذوق)

موت چاہنا - ا- فعل متعدی :- (۱) مرنے کی تمنا کرنا - مرگ پر راضی ہونا - موت قبول کرنا (۲) شامت چاہنا - جیسے کیوں اپنی موت چاہتا ہے

موت کا پسینا - ا- اسم مذکر :- وہ پسینا جو بوقت مرگ آدمی کے چہرے پر نمایاں ہوتا ہے - ٹھنڈا پسینا ؎

زردی آتی ہے سر و سینہ ہے   ماتھے پر موت کا پسینہ ہے + (شوق)

رونق کچھ آگئی جو پسینے سے موت کے   پانی ترے مریض پہ اک آن پھر گیا (داغ)

موت کا پسینا آنا - ا- فعل لازم :- حالت نزع میں تکلیف مرگ یا ضعف و ناتوانی سے چہرہ کا عرق آلود ہونا - ٹھنڈا پسینا آنا +

موت کا سر پر کھیلنا یا سوار ہونا - ا- فعل لازم :- (۱) موت قریب آنا موت کا وقت پہنچنا + (۲) شامت آنا - جیسے اسکے سر پر تو موت کھیل رہی ہے

اے داغ دھن بندھی ہے تجھے کوُئے یار کی   کمبخت موت ہے ترے سر پر سوار آج (داغ)

موت کا طمانچہ - ا- اسم مذکر :- موت کا صدمہ - صدمۂ مرگ - موت کا تھپیڑا

جنبش پنجۂ مژگاں ہے تری وہ قاتل   کہ ہر اک موت کا سمجھے ہے طمانچہ اسکو (معروف)

دل آیا جبکہ ہے ہیہات اسکی موت آئی ہے   طمانچہ موت کا ہر پنجۂ دست حنائی ہے (نکہت)

موت کا مرض - ا- اسم مذکر :- مرض الموت - وہ مرض یا بیماری جس کے سبب سے آدمی مرے + کال دکھ - کال روگ +

موت کا ہنسنا - ا- فعل لازم :- قضا کا انسان کی حرکات غفلت پر تمسخر کرنا - انسان کے بیجا استقلال و اثبات پر مغرور ہونے کے باعث موت کا ٹھٹھا لگانا - موت کو انسان فانی کی باتوں پر ہنسی آنا +

خاک عاشق کی زندگانی پر   موت ہنستی ہے عشق فانی پر (امانت)

۲ **موت کو پکڑا تو رحمت قبول کی**
۱ **موت کو پکڑا تو بخار پر راضی ہوا**
۳ **موت کو پکڑیے تو تپ کو راضی ہو**

کہاوت :- مشکل کام پر مجبور کرینگے تو آسان کام پر راضی ہوگا - روپیہ مانگیں گے تو پیسہ دینے پر راضی ہوگا - جب آدمی بڑی مصیبت اور سخت تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے تب تھوڑے دکھ اور محنت کو غنیمت و بہتر جانتا ہے ؎

آگے معروف تمہارا اتنا مجہول   وہ کیا کرے اسکو جو نہ راحت ہو حصول
پہلے خفقاں تھا اسے اب ہے یرقان   جب موت کو پکڑا تب زحمت کی قبول (رباعی)

موت کے دن پورے کرتے ہیں - ا- محاورہ :- یعنی بے لطفی سے عمر کٹتی ہے مشکل سے گزارہ کرتے ہیں - بے مزہ زندگی پوری کرتے ہیں ؎

راتیں فرقت کی کاٹیں مر مر کے   پورے کرتے ہیں موت کے دن ہم (نکہت)

موت لائی ہے - ا- محاورہ :- قضا آئی ہے - شامت آئی ہے - موت نے گھیرا ہے موت نے پکارا ہے - قضا نے بلایا ہے ؎

میرے اس دشت پر آشوب میں بچنا ہے محال   حضرت خضر کو یہاں موت مگر لائی ہے (مجروح)

موت نے گھر دیکھ لیا ہے یا موت گھر دیکھ گئی ہے - ا- محاورہ :- یعنی آفت اور مصیبت نے ہمارے گھر کا راستہ معلوم کر لیا ہے جو آفت آئیگی وہ ہمیں پر آئیگی - دشمن نے گھر دیکھ لیا ہے - ہمارا رستہ پڑ گیا ہے + ؎

یار آیا تھا وسے ہمرہ غیر اے نکہت   موت گھر دیکھ گئی دیکھیے کیا ہوتا ہے (نکہت)

موت ہونا - ا- فعل لازم :- (۱) موتا ہونا - میت ہونا - کسی کا کوئی مر جانا - جیسے انکے ہاں موت ہو گئی ہے یعنی کوئی مر گیا ہے (۲) خرابی ہونا - مصیبت ہونا - شامت ہونا - جیسے برسات میں اونٹ کی موت ہے +

موتا - ہ- اسم مؤنث :- (۱) میت - مُردنی - واقعۂ مرگ - جیسے اسکے ہاں موتا ہو گئی - (۲) تقریب میت - رسم میت - جیسے موتا میں گئے ہیں +

موتنا - ہ- فعل متعدی :- (۱) پیشاب کرنا - (۲) مجازاً بحالت تنفر) توجہ کرنا - نظر ڈالنا - جیسے ہم اسپر موتتے بھی نہیں (۳) - اسم مذکر - پہاڑی) عضو تناسل - ذکر

موتھا - ہ- اسم مذکر - بواؤ مجہول ناگر موتھا - ایک قسم کی گھانس جسکی جڑیں سے دانے سے نکلتے ہیں - یہ دو قسم کی ہوتی ہے - ایک میں سے تو سفید سفید جوار کی مانند میٹھے میٹھے دانے نکلتے ہیں جنہیں بھون کر کھاتے ہیں اور دوسری میں سے خوشبودار بڑی بڑی جڑیں سی نکلتی ہیں جنکو خوشبو کے رنگوں میں ڈالتے ہیں عربی میں اسکو سعد کہتے ہیں - مزاجاً اول درجہ میں گرم و خشک +

موتھرا - ہ- اسم مذکر - بواؤ مجہول - گھوڑے کے ایک مرض کا نام جسمیں اسکے ٹخنے کی ہڈی بڑھ جاتی ہے - نڈا - مگر سلوتری کہتے ہیں کہ بمقام ہڈا غدد موجود ہیں ورم ہوتا یا جدید غدد پیدا ہو جاتا ہے +

موتی - ہ- اسم مذکر :- سنسکرت مؤکتک मौक्तिक (۱) مروارید - دُر - گوہر

لُولُو۔ مانِک۔ وہ چھوٹے چھوٹے یا بڑے بڑے گول۔ چمکدار دانے جو سیپی کی تہ سی میں پیدا ہوجاتے ہیں جسکی مُفصّل کیفیت مُختلف مُحقّقوں کے بیان سے اخیر پر نوٹ میں لکھی گئی ہے۔ سفید دانہ کو صرف موتی اور سیاہ کو کاگا باسی موتی کہتے ہیں ؎

لگائیں افسردں ہیں لپنے سُلطاں پر کہاں پائیں
کسی کے ہاتھ کب لگتا ہے موتی میرے آنسُو کا } اسیر

(۲) عورت۔ کُتے اور بلّی وغیرہ کا نام بھی رکھا کرتے ہیں۔ جیسے موتی بیگم۔ موتی خانم وغیرہ ؎

وہ زیور موتیوں کا واہ اور کچھ تن وہ موتی سا سراپا زیبِ زینت میں وہ عالم دیکھکر اُسکا
پھر اُسپر موتیا کے ہار بازُو بند اور گجرا جو کہتا ہُوں اے ظالم ٹُک اپنا نام تو بتلا
تو ہنس کر مجھ سے یُوں کہتی ہے وہ جادو نظر موتی } نظیر

(۳) تشبیہًا نہایت گول اور مدوّر چیز جیسے موتی سا برج۔ آنسوؤں کے موتی برسا دیئے (۴) صاف۔ شفاف۔ آبدار جیسے موتی سا پانی۔ موتی سے دانت وغیرہ

(موتی یا مروارید سخت۔ صاف اور سفید ہوتا ہے۔ یہ ایک خاص قسم کی سیپی میں پایا جاتا ہے اسکا ظہور ایک قسم کی کستورا مچھلی میں ہوتا ہے۔ صدفدار مچھلی جسمیں موتی ملتا ہے معمُولی صدف سے دو یا تین درجے زیادہ بڑی ہوتی ہے۔ ایک اعلےٰ درجے کے مُصنّف نے لکھا ہے کہ ایک صدف میں سے ڈیڑھ سو موتی نکلتے دیکھے ہیں جس موتی کو دُرِ شہوار کہتے ہیں وہ سب سے اُوپر ہوتا ہے اور باقی موتی نیچے کے چھلکے میں پوشیدہ رہتے ہیں +

قُدما مادرِ مروارید کو ہندی بحُور میں تلاش کرتے تھے ایسا ہی اب تک ہوتا ہے۔ اور یہ امریکا اور یُورُپ کے بعض حصص میں بھی ابتک پائی جاتی ہے۔ غوطہ خور جنکے بازُوؤں میں مضبُوطی سے رسّی بندھی ہوئی ہوتی ہے اور جنکے ساتھ ایک چھوٹا سا جہاز رہتا ہے بارہا سمندر کی تہ میں غُوطہ لگاتے ہیں۔ مادرِ مروارید کو جو سمندر کی تہ میں چٹانوں سے چپیاں رہتی ہے ٹوکری میں بھر لاتے ہیں۔ اِن صدفوں کو لاکر دُھوپ میں باہر رکھ دیتے ہیں دُھوپ کی تپش سے خود بخود چھلکا پھٹ جاتا ہے اور اُس میں سے موتی نکل آتے ہیں۔ پھر اپنی ترکیب سے اُنھیں صاف کر لیتے ہیں۔ اِن چٹانوں میں سے جو سمندر کی تہ میں ہوتی ہیں صدہا قسم کے چھوٹے چھوٹے سنگ ریزے ملتے ہیں۔ یُوں تو وہ معمُولی پتھر کے ٹکڑوں کی طرح ہوتے ہیں۔ لیکن جب اُنہیں صاف اور جِلا کیا جاتا ہے تو وہ جواہرات کی سی چمک دینے لگتے ہیں۔ پھر آرٹ یعنی فنِ صنعت ہمیں انکا تراشنا اور بنانا بتاتا ہے۔ اِنکو کانی یا معدنی جواہرات نہیں کہتے بلکہ اِن کی جگہہ آبی جواہرات کے نام سے یہ مشہُور ہوتے ہیں۔ یہ سمندر کی سب سے گہری تہ میں دستیاب ہوتے ہیں۔ پیشتر اسکے کہ فطرت اسکے

بالائی سرپوش کو جسنے انکا اصلی جوہر چھپا رکھا ہے اُٹھائے انسان کا ہاتھ پہلے ہی سے اسپر پہنچ جاتا ہے۔ یہ قیمتی اور لاثانی گوہر وہی ہوتا ہے کہ جسمیں درخشندہ سفیدی۔ جسامت۔ گولائی۔ صفائی اور بڑا وزن ہو۔ یہ گاہے گاہے ہوتا ہے کہ کُل مذکُورہ بالا صفتیں ایک ہی موتی میں پائی جاتی ہوں۔ یہ ایک بے اصل اور بے معنی بات ہے کہ موتی ابرِ نیساں کے قطروں یا شبنم کے قطروں سے بنتا ہے۔ ہمارے شعراء نے اِس بے اصل بات کو ایسا درجۂ تیقُّن پر پہنچا دیا ہے کہ ہر شخص یہی سمجھتا ہے کہ بادلوں میں سے قطرہ ٹپکتا ہے اور صدف میں اُسکا موتی بنجاتا ہے۔ حالانکہ یہ محض لغو ہے۔ فطرتی طور پر اس میں خود ایسا مادّہ پیدا ہوتا ہے کہ جب وہ باہر لایا جاتا ہے اور اُسے ہوا لگتی ہے تو وہ خود سخت ہوجاتا ہے ورنہ صدف میں بہت ہی نرم پایا جاتا ہے۔

ایک اور محقّق کا بیان ہے کہ موتی صدف کے اندر سے نکلتا ہے جو ایک ریشہ دار سمندری جانور ہے۔ اِس جانور کے دل کی جگہہ بیماری کے سبب یہ دانے پیدا ہوجاتے ہیں۔ چھوٹے سے چھوٹا موتی خشخاش کے دانے کے برابر اور بڑے سے بڑا چڑیا کے انڈے کے مساوی ہوتا ہے۔ بعض کبُوتر کے انڈے کے برابر بھی ہوتا ہے مگر وہ بہت کمیاب ہے۔

جو موتی رنگ میں سفید۔ صاف۔ ہموار۔ چمکدار اور گول ہوتا ہے وہ سب سے بہتر اور اعلےٰ سمجھا جاتا ہے۔ بحرین۔ ہرمُوز اور عُمّان کے قریب خلیج فارس میں اور خلیج منار کے کنارہ پر سیلون نیز ہندوستان کے درمیان پیدا ہوتا ہے۔ ادنےٰ درجہ کا سلہٹ۔ ڈھاکہ اور مرشد آباد میں بھی پایا جاتا ہے۔ جس جگہہ سمندر کے نیچے زمین سنگلاخ ہو وہاں کا موتی اچّھا ہوتا ہے +

یہ جو مشہُور ہے کہ بھادوں کے مہینے میں صدف اپنا مُنہ کھُلا رکھتی ہے اور اُسمیں بارش کا قطرہ جا پڑتا ہے اور موتی بنجاتا ہے بے اصل بات ہے +

غوطہ خور ایک پتّھر کو رسّی میں باندھتے ہیں اور پتّھر میں پاؤں رکھنے کی جگہہ بنا دیتے ہیں ڈُبکی لگانیوالا اُسمیں پاؤں رکھکر اپنا کُل زور لگا کر غوطہ مارتا ہے۔ فورًا ساحل کی تہ میں جا پہنچتا ہے اُس کے ساتھ لوہے کی جالی کا ایک ٹوکرا ہوتا ہے پہنچتے ہی پتّھر کو ڈال دیتا ہے اور ٹوکرے کو بھرنا شرُوع کر دیتا ہے۔ جب اُسکو سیپیوں سے بھر لیتا ہے تو کوئی علامت مُقرّر ہوتی ہے وہ رسّی پکڑ کر ٹوکرے سمیت اُوپر آجاتا ہے +

ٹینٹ صاحب لکھتے ہیں کہ مینے تحقیقات کی تو معلُوم ہوا کہ کوئی غوطہ خور ایک منٹ یا سوا منٹ سے زیادہ پانی کے اندر نہیں رہ سکتا اور ۹ فیدم[۱] سے زیادہ سمندر میں نہیں جا سکتا۔ کبھی کبھی دس دس بیس بیس سال تک سیپیاں گُم ہوجاتی ہیں اور موتی نہیں نکلتے اسکا باعث ابُوریحان بیرُونی نے یہ لکھا ہے کہ اُن دنوں میں یہ جانور کسی اور جگہہ چلے جاتے ہیں چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ ایک دفعہ سراندیپ میں کئی سال تک موتی نہیں ملے تو معلُوم ہوا کہ

[۱] فیدم۔ دو گز۔ قدِ آدم۔ یہاں اٹھّارہ گز سے مُراد ہے +

سُفالا میں جو افریقہ کے مشرقی کنارے پر ہے اور جہاں پہلے موتی نہیں پائے جاتے تھے اُن دنوں میں وہاں موتی نکلنے لگے۔ مسعُودی نے مروج الذہب میں لکھا ہے کہ غوطہ خور سوا مچھلی کے گوشت اور کھجُور کے اور کچھ نہیں کھاتے اور اپنے کانوں کی جڑوں میں سُوراخ کر لیتے ہیں تاکہ اُنہیں سے سانس نکلتا رہے۔ ناک میں سینگ یا کچھوے کی قسم کی کوئی شے رکھ لیتے ہیں اور رُوئی تیل میں بھگو کر کانوں میں بھر لیتے ہیں اور پانی میں جا کر اُس میں سے تیل نچوڑ لیتے۔ چراغ جلا لیتے اور اپنے چہرہ کو سیاہ کر لیتے ہیں۔ اِس سبب سے کہ سمندر کے درندے (شارک مچھلی وغیرہ) اس ہیئت سے ڈر کر اُن پر حملہ نہ کریں +

بحر فارس کے غوطہ خور اب تک یہ سب عمل کرتے ہیں لیکن سیلون کے غوطہ خور اِس قسم کا کوئی فعل نہیں کرتے وہ فقط ایک پتھر اور ایک ٹوکرا ساتھ لیجاتے ہیں) +

موتی پاگ - ہ۔ اسم مذکر :- ایک قسم کی مٹھائی جسکے قتلوں میں نکتیوں کے موتی سے اُبھرے ہوئے ہوتے ہیں +

موتی پرونا - ہ۔ فعل متعدی :- (۱) موتیوں کی لڑی بنانا۔ موتی گُوتھنا۔ موتیوں میں تاگا ڈالنا ؎

آج اُسنے تارِ زُلف میں موتی پروئے ہیں　مرہُونِ لُطف کیوں نہوں ساقی میں یار کا (نصیر)

(۲) دُرافشانی کرنا۔ خوش کلامی کرنا۔ خوش بیانی کرنا۔ دلاویز باتیں کرنا۔ خوش سلیقگی سے گفتگو کرنا۔ مُسلسل تقریر کرنا ؎

گلے میں اُسکے جسدم موتیوں کے ہار ہوتے ہیں　چمن کے گُل تبسکے وصف میں موتی پروتے ہیں (نظیر)

کیا شعر ہیں آبدار معرُوف　گویا موتی پرو گئے ہم + + + (معرُوف)

واں خود آرائی کو تھا موتی پرونے کا خیال　یاں ہجومِ اشک میں تارِ نگہ نایاب تھا (غالب)

ہمیشہ لکھی وصفِ دندانِ یار　قلم اپنا موتی پرو دیا گیا + (آتش)

(۳) فقروں یا جُملوں میں عمدگی سے لفظوں کی بندش کرنا (۴) آنسُوؤں کا تار باندھنا۔ لگاتار رونا۔ آٹھ آٹھ آنسُو رونا۔ (۵) نہایت خوبصورتی سے حرفوں کو کرسی نشین کرنا۔ بہت موزُونیت سے حرُوف لکھنا۔ مثلاً لکھتا کیا ہے کہ موتی پروتا ہے۔ (۶) کوئی باریک کام کرنا۔ جیسے مجھے کیا موتی پرونے ہیں جو چراغ کی روشنی تیز کردُوں +

موتی ٹھنڈے ہونا - ہ۔ فعل لازم :- (۱) سحر ہونے کے آثار یا علامات کا ظاہر ہونا۔ صبح ہونا۔ بھور ہونا۔ پو پھٹنا ؎

سحر ہونے کے دھڑکے سے ہمارا بھی دل ٹھنڈا ہوا ہے موتیوں کا ہار تیرا سیمتن ٹھنڈا (ثابت)

(۲) موتیوں کا ٹوٹ جانا۔ موتیوں کا تڑک جانا +

موتی جھیل - ہ۔ اسم مؤنث :- ایک خوبصورت تالاب کا نام جو لکھنؤ کے عیش باغ میں بنا ہوا ہے ؎

جب سے ہے پنہاں نظر سے عیش باغ　چشمِ گوہر بار موتی جھیل ہے + + (ناسخ)

موتی چُور - ہ۔ صفت :- (۱) موتیوں کے چورے کی مانند چکیلا۔ چمکیلی اور خوشنما آنکھیں۔ رونق دار آنکھیں۔ نُور افشاں آنکھیں۔ جیسے چشمِ بد دُور آنکھیں موتی چُور (۲) اسم مذکر) ایک قسم کی مٹھائی جس میں موتی کے برابر نکتیاں اُبھری ہوئی دکھائی دیتی ہیں (۳) اسم مؤنث) کابلی کبُوتروں کی ایک قسم کی آنکھیں +

موتی چُور کے لڈُو - ہ۔ اسم مذکر :- ایک قسم کے لڈُو۔ نکتیون کے لڈُو +

موتی چھیدنا یا بیندھنا - ہ۔ فعل متعدی :- (۱) موتی میں سُوراخ کرنا۔ مروارید ناسُفتہ میں روزن کرنا۔ گوہرِ ناسُفتہ میں سوراخ کرنا۔ (۲) بازاری) اِزالۂ بکر کرنا۔ بکارت توڑنا۔ دوشیزگی دُور کرنا۔ سرڈھکنا۔ چیرا توڑنا +

موتی ڈُونگری - ہ۔ اسم مؤنث :- ایک خوبصورت پہاڑی کا نام جو ریاست الور میں واقع اور اُسپر محل بنا ہوا ہے +

موتی رولنا - ہ۔ فعل متعدی :- (۱) موتی جمع کرنا۔ موتی سمیٹنا۔ موتی اکٹھے کرنا + بے محنت بہت سی دولت ہاتھ لگنا (از قطعۂ مؤلف) ؎

مٹی سے رولتے ہیں در پر تمہارے موتی　دُشمن جو خاک چاٹے ہیرے کی وہ کنی ہو (مؤلف)

نہا کر مُوئے سر کو اپنے جب وہ نازنیں جھاڑے　بجائے خار و خس موتی ہی رولے جو زمیں جھاڑے (مصحفی)

پیچ و تاب اِسقدر لے موج عبث ہے تجکو　رول دیوے گا نہ موتی مجھے دریا تیرا (رند)

جہاں آباد تُو کب اِس ستم کے قابل تھا　مگر کبھُو کسی عاشق کا یہ نگر دل تھا
سو یُوں مٹا دیا گویا کہ نقشِ باطل تھا　عجب طرح کا یہ بحرِ جہاں پہ ساحل تھا　بند سودا
کہ جسکی خاک سے لیتی تھی خلق موتی رول

(۲) خُوب روپیہ کمانا۔ دولت گھسیٹنا۔ مُفت کے مال مارنا۔ جواہرات کمانا ؎

کچھ مُفلسی کا غم نہیں رولینگے دو گھڑی　رولیں گے موتی ہم مژۂ اشکبار سے (صابر)

موتی کُوٹ کُوٹ کر بھرے ہیں - ہ۔ محاورہ :- یعنی نہایت خوبصورت اور چمکیلی آنکھ ہے + رسیلی آنکھ ہے +

موتی کی آب - ا۔ اسم مؤنث :- موتی کی چمک۔ موتی کا رُوپ۔ موتی کی آبداری +

موتی کی آب ہے - ا۔ محاورہ :- یعنی بڑی نازک چیز ہے۔ عزت ذرا سی بات میں جاتی رہتی ہے ؎

اے چشم اُسکے سامنے رو کر نہ ہو سُبک　انساں کی آبرُو جو ہے موتی کی آب ہے (اثر)

موتی کی سی آب - ا۔ اسم مؤنث :- نہایت نازک آبداری +

موتی کی سی آب اُتر جانا یا جانا - ا۔ فعل لازم :- عزت کا جاتا رہنا۔ حُرمت نہ رہنا ؎

مت ڈھلکا مژگاں سے پری اے اشکِ آبدار　مُفت میں جاتی رہیگی تیری موتی کی سی آب (میر)

گر کر اُسکی گلی کی خاک میں مُفت　اشک کی موتی کیسی آب گئی + + (" ")

اگر آئینہ اُس سے رُوکش رہے گا　تو موتی کی سی آب جاتی رہے گی (نکہت)

موتی کی سیپی - ہ - اسم مؤنث: - صدفِ مروارید وہ سیپی جس میں موتی پیدا ہوتا ہے

موتی کی لڑی - ہ - اسم مؤنث: - سلکِ نظم گوہر عقدِ لآلی - موتی کی مالا موتی کا ہار - سلکِ مروارید

(۲ - تشبیہاً) مُسلسل دانتوں کی تعریف میں کہتے ہیں +

موتی گرجنا - ہ - فعل لازم: - موتی کا تڑک جانا موتی میں بال پڑجانا موتی کا ٹوٹنا

موتی محل - ہ - اسم مذکر: - قصرِ مروارید - ایک نہایت خُوبصورت شاہی محل کا نام جو دہلی کے قلعۂ معلّے میں واقع ہے - یہ محل سنگِ سُرخ اور سنگِ مرمر کا بنا ہوا اب تک موجود ہے +

موتی مسجد - ہ - اسم مؤنث: - ایک نہایت خُوشنما اور سفید سنگِ مرمر کی مسجد کا نام جو دہلی کے قلعۂ معلّے میں اب تک واقع اور قابلِ زیارت ہے +

موتیا - ہ - صفت: - (۱) موتی کی مانند موتی سے مُشابہ - مثلِ گوہر (۲ - اسم مؤنث) ایک قسم کا خوشبُودار پھول جو چنبیلی سے موٹا اور زیادہ پنکھڑی دار ہوتا ہے - جیسے کٹورے ہیں موتیا کے - کنٹھے ہیں موتیا کے (آواز) (گجراتی موتیا کی پنکھڑیاں زیادہ ہوتی ہیں اور وہ عُمدہ کہلاتی ہے) +

(۳ - اسم مؤنث) ایک قسم کی چیچک یا سیتلا جس میں شفاف گول دانے یا چکدار سُرخ پھُنسیاں پہلے سینہ اور ہونٹوں پر پھر پانوں پر نکل آتی اور اُس کے ساتھ ہلکا بُخار کبھی درد سر اور کھانسی بھی ہوتی ہے +

موتیا بند - ہ - اسم مذکر: - آزارِ نزُول جو آنکھ کے پردے میں واقع ہوتا ہے - اِس سے آنکھ بظاہر پُرنُور اور باطن میں بے نُور ہوتی ہے + ؎

موتیا بند اپنی جب سے ہو گیا اک آنکھ میں　جُوں صدف روتے ہیں وہ شب گہر اک آنکھ میں (معروف)

چشم ہے پر نظر آتا نہیں اصلا تجکو　موتیا بند ہے کیا نرگسِ شہلا تجکو (نکہت)

موتیوں - ہ - اسم مذکر: - موتی کی جمع - جیسے موتیوں کا ہار - جب حرُوفِ مغیرہ یا تابعِ مُغیرہ کے اسم کے آخر آجانے سے جمع بنائی جاتی ہے تو وہاں و ں سے جمع ہوا کرتی ہے +

موتیوں سے مانگ بھرنا - ہ - فعل متعدی: - مانگ میں موتی پرونا +

موتیوں سے مُنہ یا دہن بھرنا - ہ - فعل متعدی: - خوش گفتاری - خوش بیانی یا خوشخبری و مدح سرائی کے انعام میں جواہرات سے مالا مال کردینا نہال کر دینا - دولتمند بنا دینا مُستغنی عن المال کردینا +

ثنا میں کسکی غنچوں نے دہن کھولا تھا اے شبنم　گلُوں کا موتیوں سے مُنہ ترے قطرے جو بھرتے ہیں (سودا)

اشک دیتے ہیں مرے نالۂ موزُوں کا صلہ　موتیوں سے دہنِ زخمِ گلو بھرتے ہیں (مومن)

تیرے سوا ثنا ہی نہیں اِس صفات کا　حقا شریک کوئی نہیں تیری ذات کا
مضمُونِ آبدار کئے یک قلم رقم　بھر بھر دیا ہے موتیوں سے مُنہ دوات کا } رند

جسکی دریا دلی ایسی کہ ثنا خوانوں کے　موتیوں سے بھرے جاتے ہیں صدف وار دہن (نامعلوم)

موتیوں کا نوالہ - ہ - اسم مذکر: - لُقمۂ مروارید - لقمۂ نعمت - ترمال - جیسے

کھلائے موتیوں کا نوالہ دیکھئے شیر کی نظر ؎

عشق رنداں میں دلِ زار تو ناتواں ہوا　موتیوں کا بھی نوالہ نہ مرے انگ لگا (بحر)

موتیوں کا ہار - ہ - اسم مذکر: - مالائے مروارید - تسبیح گوہر - موتیوں کا کنٹھا موتیوں کی کنٹھی +

موٹ - ہ - اسم مؤنث: - (۱) ایک قسم کا غلّہ جسے موٹھ بھی کہتے ہیں - یہ غلّہ رنگ میں سُرخ جسم میں مُونگ کی برابر مزاجاً گرم و خشک - قلیل الغذا اور نفّاخ ہوتا ہے گھوڑوں کو اسکا دانہ دیا جاتا ہے - غربا اسکی روٹی اور دال پکا پکا کر کھاتے ہیں -

(۲) گٹھڑی - پوٹلی - مٹھڑی - بُقچی - بستہ - (۳) چرس - ڈول +

موٹا - ہ - صفت: - (۱) فربہ - تناور - جسیم - شحیم - لحیم - تنومند - سیمیں - تیار - سنڈا - مُسٹنڈا - مسنڈا - سُنڈ مُسنڈ - (۲) دبیز - سطبر - دَل دار - گاڑھا - غفص - گندہ - غلیظ - جیسے موٹا کاغذ یا کپڑا - (۳) گھٹ کا - ادنےٰ درجہ کا - جیسے موٹا کپڑا - (۴) سخت - ناگوار - مُغلّظ - فحش - جیسے موٹی گالی موٹا طوفان (۵) قوی - مضبوط سنگیں - کڑا - سخت (۶) جلی خفی کا نقیض + پُرکار +

موٹا اناج - ہ - اسم مذکر: - غریبوں کے کھانے کا غلّہ جیسے سستا اناج - موٹھ - مُونگ - جوار - باجرا - جَو - چنا وغیرہ +

موٹاپن - ہ - اسم مذکر: - سطری - فربہی - گندگی - دبیزپن +

موٹا تازہ - ہ - صفت: - فربہ اندام - تناور - لحیم شحیم - تیار +

موٹا جھوٹا - ہ - اسم مذکر: - ادنےٰ قسم کا گھٹکا - جیسے وہ تو موٹا جھوٹا اناج کھاتے موٹا جھوٹا کپڑا پہنتے ہیں +

موٹا دکھائی دینا - ہ - فعل لازم: - کم نظر آنا - دُھندلا دکھائی دینا - صاف نہ دکھائی دینا - نظر کا اِسقدر کمزور ہو جانا کہ صرف بڑی بڑی چیز نظر آئے +

موٹا ساطوفان - ہ - اسم مذکر: - ع - بڑا بھاری بہتان - الزامِ سخت +

موٹا قلم - ہ - اسم مذکر: - جلی قلم - وہ قلم جس سے بڑے بڑے حرُوف لکھے جائیں پُرکار - نیزہ - جلی لکھا ہوا - جلی خط +

موٹلا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (موٹا کی تصغیر بالتحقیر) مُٹلا۔ پھپس۔ فربہ +

موٹھ یا مونٹھ۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ دیکھو (موٹ نمبر اوّل) +

موٹھ کا دانہ۔ ا۔ اسم مذکر:۔ دَلی ہوئی موٹھ جو گھوڑے کو کھلائی جاتی ہے۔
جیسے دانہ کھا مونٹھ کا پانی پی سونٹھ کا +

مُوٹھ۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (۱) دستہ۔ قبضہ۔ بینٹا۔ گرفت۔ دستی۔ مُٹھیا۔ دستۂ نذار قبضۂ تگدر و کمان وغیرہ (۲) مُٹھی۔ مُشت۔ جیسے کبوتر کو مُوٹھ مار کر پکڑ لیا۔
(۳) جادُو۔ ٹُونا۔ سحر۔ وہ منتر جو کسی چیز پر پڑھکر کسی دُشمن کی طرف مُٹھی میں رکھکر پھینکتے اور اُس سے دُشمن ہلاک ہو جاتا ہے (۴) جُواری کی بند مُٹھی +

مُوٹھ چلانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ جادُو چلانا۔ سحر کرنا۔ ٹونا کرنا۔ منتر پھُونکنا۔ پُڑیا پھینکنا۔ اُڑد مارنا۔ بُرکی ڈالنا + ہ

اُسکا جُوڑا جو نہ کھُلتا تو دوالی کی رات تا سحر مُوٹھ ہی تجھپر دلِ محزُوں چلتی + (مغفور)

مُوٹھ چلنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ منتر پڑھکر پھُونکا جانا۔ جادُو چلنا۔ سحر چلنا۔ جادُو کا مؤثّر ہونا ہ

اُس دستِ حنائی کا جو دست گرفتہ ہے مُوٹھ اُسپہ دوالی میں زنہار نہیں چلتی (مُصحفی)

نہ پہنچا کبھی یار تک دستِ وہم یہاں مُوٹھ ساحر کی چلتی نہیں (برق)

مُوٹھ کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (لکھنئو) بٹیروں کو مُٹھیانا۔ بٹیروں کو مُٹھی میں رکھ رکھ کر تیار کرنا اور سدھانا +

مُوٹھ مارنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) کبُوتر پر ہاتھ مارنا۔ کبُوتر کو مُٹھی سے پکڑ لینا۔ (۲) مُٹھی بھر لینا + اُچکّا پن کرنا۔ مُٹھی بھر کر بھاگ جانا۔ (۳) جادُو کرنا۔ سحر کرنا۔ ٹُونا کرنا ہ

دل میں یُوں زخمِ نہاں تیغِ نگہ نے مارا مُوٹھ جیسے کہ کسی پر کوئی دُشمن مارے (جُرأت)

(۴۔ پنجاب) مٹھولے مارنا۔ مٹھولے لگانا۔ جلق لگانا +

موٹھڑا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) ایک قسم کا سُوتی ریشمی کپڑا جو اکثر پنجاب میں تیار ہوتا ہے۔ چونکہ اسکی بُناوٹ میں پاس پاس موٹھ کے دانے کے برابر سفید رنگ کی نقوش سے دھاریاں سی بُنی ہوئی ہوتی ہیں اسوجہ سے یہ نام رکھا گیا +
(۲) نقرہ یا طلائی زنجیرہ جو تلوار یا کٹار وغیرہ کے قبضے یا ڈھال کے آہنی پھُولوں پر بنا دیتے ہیں + ایک قسم کا زیور جو اسی انداز پر بنا ہوا ہوتا ہے اور اُسپر طرح طرح کی صنعتیں دکھاتے ہیں ہ

پاتے ہی تشبیہ رُتبہ بارہ نو کا بڑھ گیا موٹھڑا اُسنے جو بنوایا سپر کے چاند میں (رشک)

موٹی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (۱) زنِ فربہ۔ سنڈی عورت (۲) دبیز۔ سطبر۔ غلیظ۔ گاڑھی

ضخیم۔ جسم والی (۳) سخت۔ فحش۔ (۴) مضبوط۔ مُستحکم۔ قوی +

موٹی اسامی۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ مالدار آدمی۔ دولتمند۔ سونے کی چڑیا۔ زردار۔ دھنونت۔ دھنی۔ دھن دولت والا +

موٹی بات۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ سیدھی بات۔ عام فہم یا صریح بات۔ ظاہر بات جیسے یہ تو ایک موٹی بات ہے بچہ بھی سمجھ لیگا +

موٹی گالی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ سخت گالی۔ دُشنام سخت۔ فحش گالی +

موٹے۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) موٹا کی جمع (۲) الف کی یائے مجہُول سے تبدیلی حرُوفِ مُغیرہ یا تابع مُغیرہ کے آجانے سے ہو جاتی ہے جیسے او موٹے میاں۔ موٹے کی موٹی بات +

مُؤثِّر۔ ع۔ صفت:۔ اثر کرنے والا۔ تاثیر کرنے والا۔ کارگر +

مُؤثَّر۔ ع۔ صفت:۔ اثر کیا گیا۔ تاثیر کیا گیا۔ کارگر +

مَوج۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ (۱) لہر۔ ترنگ۔ ہلکورا + تلاطم۔ اہوا۔ ہلفہ۔ لپٹ ہ

وہ اشک بار ہوں کہ مری چشمِ تر کو ہائے تارِ نگہ کے بدلے ملی موج آب کی (ناسخ)

(۲۔ ا) اُمنگ۔ اُچنگ۔ للک۔ طبیعت کی خوشی + ولولہ۔ جوش (۳۔ ا) خیال + وہم (۴۔ ا۔ صفت) کثرت۔ افراط۔ بہتات۔ افزُونیت۔ فراوانی۔ فراغبالی (۵) ایک معرفت گو قدر بخش نامی اکبر آبادی قوّال کا تخلّص جنے ۱۸۳۱ء میں وفات پائی +

موج آنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ (۱) لہر آنا۔ ترنگ آنا۔ (۲) اُچنگ اُٹھنا۔ طبیعت میں ولولہ اُٹھنا جیسے آئی موج فقیر کی دیا جھونپڑا پھُونک (۳) شادابی اور سرسبزی ہونا۔ لہر آنا جیسے کھیتوں میں موج آ رہی ہے (۴) خیال آ جانا۔ دل میں خطُور کرنا۔ دُھن بندھنا ہ

دریادلی سے دم میں دیا خانماں بباد کیا جانیئے حباب کو کیا موج آگئی + (نامعلوم)

موج زن ہونا۔ ا۔ فعل لازم:۔ لہریں مارنا۔ تلاطُم ہونا +

موج کرنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ عیش و عشرت کرنا۔ مزے سے رہنا۔ مزا اُڑانا +

موج مارنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ (۱) لہریں مارنا۔ لہرانا۔ بہنا۔ (۲) عیش و عشرت کرنا۔ عیش منانا۔ فراغبالی سے گُزارنا ہ

سیلِ سرشک اپنا جب سر سے موج مارے طُوفانِ نُوح تنہا گوشہ میں موج مارے + (آرزو)

موج میں آنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ (۱) لہر میں آنا۔ ترنگ میں آنا۔ دُھن میں آنا

سبکو آنکھوں سے دکھا دینگے ہم افسانۂ نُوح موج میں آکے کبھی رونے کو گر بیٹھ گئے + (عارف)

(۲) مزے میں آنا +

مُوجِب۔ ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) واجب کرنے والا۔ لازم کرنے والا۔ لازم۔ فرض۔ واجب (۲) سبب۔ باعث۔ وجہ۔ کارن۔ علّت۔ جہت (۳) مُوافق۔ حسب۔ لائق

مُوجِبَہ ع۔ اسم مذکر:۔ (منطق) اثباتی۔ مُثبِتہ۔ اقراری مُثبت۔ سالبہ کا نقیض +

مُوجِد ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) پیدا کرنے والا۔ نئی بات ایجاد کرنے والا۔ نئی بات نکالنے والا۔ نمونے کے بغیر اپنی طبیعت سے کوئی نئی چیز بنانے والا۔ (۲) بانی۔ مبدا۔ بنا کرنے والا۔ ابتدا کرنے والا۔ کرتا ؎

جفا کے ہو موجد تمہیں ہاں قضا نے　　فلک کو بھی عادت سکھائی تمہاری (ذکی)

مُوجَز ع۔ صفت:۔ مختصر۔ کوتاہ۔ خلاصہ +

مُوَجَّل ع۔ صفت:۔ مُہلت دیا گیا۔ وقت مقرر کیا گیا۔ کسی وقت پر موقوف رکھا گیا۔ جیسے مہرِ موجّل وہ مہر جو نکاح کے بعد کبھی ادا کیا جائے۔ مُعجّل کا نقیض

موجُود ع۔ صفت:۔ (۱) وجُود کیا گیا۔ پیدا شدہ۔ (۲) حاضر۔ سامنے۔ جنمو میں رُوبرُو۔ آگے ؎

یا قتل کردیا مجھے تم دار پہ کھینچو　　اب آگئے تمہارے یہ گنہگار ہے موجُود
بُنیادِ محبت کے یہ آثار ہیں دیکھو　　عاشق جو تمہارا ہے پس دیوار ہے موجُود
مژگاں میں تو ہو تم ابرو سے جو اُسکے　　کہتا ہے خبردار یہ تلوار ہے موجُود
جُز اشکِ مُسلسل نہیں کچھ پاس ہمارے　　یہ تیرے لئے موتیوں کا ہار ہے موجُود
سب رنگ میں اُس گُل کی مرے شان ہے موجُود　　غافل تو ذرا دیکھ وہ ہر آن ہے موجُود
کس طرح لگا دے کوئی داماں کو ترے ہاتھ　　ہونی ہو تو اب دست و گریبان ہے موجُود
لیتا ہی رہا رات ترے رُخ کی بلائیں　　تو پوچھ لے یہ زُلفِ پریشان ہے موجُود
تم چشمِ حقیقت سے اگر آپ کو دیکھو　　آئینہ حق میں دِلِ انسان ہے موجُود (ظفر)

(۳) اب کا زمانہ۔ حال۔ ورتمان۔ اب۔ اِسوقت۔ (۴) تیار۔ مُستعد۔ آمادہ۔ مہیا۔ لیس۔ جیسے لڑنے کو موجُود۔ کھانے کو موجُود ؎

دل لینے کو ہر وقت وہ دلدار ہے موجُود　　بوسہ جو طلب کیجیے تو انکار ہے موجُود (ظفر)

(۵۔ا) قائم۔ برقرار۔ کھڑا ہوا ؎

تو میری طرف مائلِ نظارہ ہو کیونکر　　آئینہ ترا طالبِ دیدار ہے موجُود
ٹھہری کئی بار اُسنے کہ اب ہوگی نہ تکرار　　پھر دیکھو تو ہر بار یہ تکرار ہے موجُود
کہتا ہے تصور میں دل اُس زلف سے کیجیے　　میں جاؤں کدھر سر پہ شبِ تار ہے موجُود (ظفر)

(۶۔ا) میسّر۔ حاصل۔ حصُول۔ دستیاب ؎

عُریانیِ تن ہے یہ بہ از خلعتِ شاہی　　ہمکو یہ ترے عشق میں سامان ہے موجُود (ظفر)

(۷۔ا) پاس۔ ڈب میں۔ جیسے ہر وقت روپیہ موجُود ہے +

موجُود رہنا ا۔ فعل لازم:۔ پاس رہنا۔ حاضر رہنا۔ سامنے رہنا + کھڑے رہنا + برقرار رہنا + ٹھیرے رہنا +

موجُود کرنا ا۔ فعل متعدی:۔ (۱) بہم پہنچانا + حاضر کرنا۔ منگانا۔ سرانجام کرنا۔ لانا۔ پیش کرنا۔ رُوبرُو کرنا + (۲) پیدا کرنا۔ رچنا (۳) مہیا کرنا۔ تیار کرنا + لیس کرنا۔ مُستعد کرنا + آمادہ کرنا۔ جیسے لڑنے کو موجُود کردیا +

موجُودات ع۔ اسم مؤنث:۔ موجُود کی جمع (۱) مخلوقات۔ مخلوق۔ خلق۔ ہستی۔ چراچر۔ دُنیا۔ کائنات۔ جگ۔ سنسار۔ کُل چیزیں جو خدا تعالےٰ نے پیدا کی ہیں۔ نیچر۔ (۲) حاضری۔ موجُودگی۔ گنتی۔ شمار۔ مُعائنہ +

موجُودات لینا ا۔ فعل لازم:۔ (۱) حاضری لینا۔ گنتی لینا۔ گِنا۔ شمار کرنا۔ معائنہ کرنا۔ دیکھنا۔ پرتالنا۔ جانچنا۔ (۲) حساب لینا۔ حساب دیکھنا۔ جائزہ لینا۔ مال متاع دیکھنا۔ اثاثہ دیکھنا بھالنا ؎

داں میں آکر بھید دل کا دلستاں لینے لگا　　گھر کی موجُودات میرا میہماں لینے لگا (بہارِ بلالِ مشتاق)

موجُودگی ع۔ ہ۔ صفت۔ اسم مؤنث:۔ حاضری۔ ہوت۔ حاضر باشی + مُقابلہ۔ سامنا۔ حضُوری

موجُودگی میں ا۔ تابع فعل:۔ سامنے۔ ہوتے میں۔ ہوت میں +

موجُودہ ف۔ صفت:۔ (۱) حاضر۔ اسوقت کا۔ حال کا۔ اب کا۔ جیسے حالتِ موجُودہ۔ انتظامِ موجُودہ۔ زرِ موجُودہ (۲) لاحقہ جیسے مرضِ موجُودہ +

مُوَجَّہ ع۔ صفت:۔ پسندیدہ۔ خُوب۔ مرغُوب۔ عمدہ۔ قابلِ توجہ۔ مقبُول۔ جسکی طرف مُتوجہ کیا جائے۔ جیسے وجہ موجّہ +

مَوجی ا۔ صفت:۔ لہری۔ دل کا رسیا۔ خوش خاطر۔ من متیا + زندہ دل۔ خوش طبع +

موجی بندہ ا۔ اسم مذکر:۔ آزاد طبع۔ آزاد منش۔ دل کا رسیا۔ دل کا بادشاہ۔ دل کی خوشی کا تابع +

موجی جیوڑا ا۔ اسم مذکر:۔ خوشی خواں۔ دل کا رسیا۔ آزاد منش۔ آزاد طبع +

موجیں ا۔ اسم مؤنث:۔ موج کی جمع۔ لہریں +

موجیں کرنا ا۔ فعل متعدی:۔ (۱) خوشی منانا۔ آنند کرنا ؎

ہے مرے قتل سے قاتل کی خوشی کو بھی خوشی　　موجیں کرتی ہوئی ہونٹوں میں ہنسی پھرتی ہے (داغ)

(۲) مزے اُڑانا۔ عیش منانا۔ عیش و عشرت میں بسر کرنا۔ بیفکری سے گزارنا ؎

مثالِ بحر موجیں مارتا ہے　　کیا ہے جسنے اس جگ سے کنارہ (حاتم)

لو فقیروں کی دُعا ہر طرح آباد رہو　　خوش رہو موجیں کرو تا زے رہو شاد رہو (انشا)

موچ ہ۔ اسم مؤنث:۔ کجی۔ لچک۔ مچک۔ صدمۂ پا۔ پاؤں کا اونچا نیچا پڑ جانے سے مُڑ جانا۔ چپ شدنِ پا۔ ڈاکٹری کی اصطلاح میں کسی ساخت کے ریشے پھٹ جانے یا تنجانے کو موچ کہتے ہیں اکثر جوڑوں پر خاصکر گھٹنے یا ٹخنے پر کسی صدمہ یا اونچا نیچا پاؤں پڑنے سے موچ آجاتی ہے جسمیں ورد شدید ہو کر جوڑ کا فعل بند ہو جاتا

اور کچھ عرصہ بعد بسببِ سوزش ورم بھی ہوجایا کرتا ہے +

موچ آنا - ہ - فعل لازم :- پاؤں مُڑ جانا - پاؤں کا کج ہوجانا - پاؤں کے پٹّھے کا بھڑک جانا - ٹھوکر لگنے یا گڑھے میں پاؤں پڑجانے سے پاؤں کو صدمہ پہنچنا ؎

چل نہیں سکنے کا ہرگز تیری اٹکھیلی کی چال　پاؤں میں موچ آئیگی کبک ایسی ٹھوکر کھائیگا (آتش)

موچا - ہ - اسم مذکر :- (پُورب) کیلے کا درخت - (۲) کونپل - پھُٹاؤ +

موچرس - ہ - اسم مذکر :- سینبھل کے درخت کا گوند +

موچری - ہ - اسم مؤنث :- (ہندو) جُوتی - جُوتا - پنہتی +

موچن - ہ - اسم مؤنث :- موچی کی بیوی - موچی کی عورت + کفش دوز کی عورت چماری + (اصطلاح میں مسلمان چرم کار کو موچی اُسکی عورت کو موچن کہتے ہیں) +

موچنا - ہ - اسم مذکر :- (۱) فارسی زبان میں موچینہ از موچیدن) بال اکھاڑنے کا آلہ - نک چونٹی - منقاش - (۲) چمٹا - چھوٹا دستپناہ - سنسی +

موچھ یا مونچھ - ہ - اسم مؤنث :- ہونٹوں کے اوپر کے بال - سبلت - بروت - شارب

موچھ کا بال - ہ - اسم مذکر :- (۱) نہایت سچا - صادق - منہ پر کہہ دینے والا - کھرا کھرتل - سب لاگ کہنے والا - جیسے منہ پر کہے سو موچھ کا بال - (کہاوت) (۲ - گنوار - نقّال) نہایت مقرّب دربار - شوخ آدمی - ناک کا بال +

موچھ مروڑا - ہ - اسم مذکر :- موچھوں کو تاؤ دینے والا - بہادری جتانیوالا - شیخی باز - جیسے موچھ مروڑا الوچی توڑا

موچھ منڈا یا منڈا - ہ - اسم مذکر :- بروت تراشیدہ - وہ شخص جسکی موچھیں منڈی ہوئی ہوں - جیسے سوگنڈا نہ ایک موچھ منڈا +

موچھا کڑے - ہ - اسم مذکر :- (موچھ کی تصغیر) بڑی بڑی موچھیں - موچھے +

موچھندر - ہ - اسم مذکر :- بڑی بڑی موچھوں والا - جیسے چل چل بے موچھندر تجھے کس وہم نے گھیرا داڑھی کو منڈا ڈال تو موچھوں کا بکھیڑا +

موچھوں - ہ - اسم مؤنث :- موچھ کی جمع - جو حروفِ مغیرہ کے آجانے سے واوِ مجہول اور نون غنہ سے بنائی جاتی ہے جیسے کرے موچھوں والا پکڑا جائے داڑھی والا +

موچھوں پر یا موچھوں کو تاؤ دینا - ہ - فعل لازم :- (۱) موچھوں کو بل دینا حالتِ قہر میں موچھیں چڑھانا - بروت بالیدن کا ترجمہ - موچھوں پر ہاتھ پھیرنا - آپ کو بہادر اور شجاع عالم خیال کرنا - غرور کرنا - اینٹھنا - بل کرنا - گھمنڈ کرنا اکڑنا - آپ کو دُور کھینچنا - بہادری کی شیخی مارنا - لاف و گزاف کرنا - پیغامِ جنگ دینا

ایسا ہے شیر بر کہ جسکے جلال کا　مذکور ہو دے قیصر و خاقاں کے سامنے
جو معرکہ میں رزم کے دیوے کھڑا ہوا　موچھوں پہ تاؤ شیرِ نیستاں کے سامنے } انشا

تاؤ موچھوں پہ دیا کرتے ہیں اللہ کے حضور　تیری رحمت پہ یہ کھتے ہیں گنہگار گھمنڈ (بحر)

(۲) کسی بڑے کام کا عزم بالجزم کرنا +

موچھوں پر ہاتھ پھیرنا - ہ - فعل لازم :- دیکھو موچھوں پر تاؤ دینا +

موچھوں سے چنگاریاں نکلنا - ہ - فعل لازم :- عو - شانِ غضب اور قہاری کا نمایاں ہونا - نہایت بدمزاجی اور خونخواری ثابت ہونا - از حد غصیل اور غضبناک ہونا - جیسے کیا بلا داور خونخوار مرد ہے کہ اُسکی موچھوں سے چنگاریاں نکلتی ہیں

موچھوں کا کونڈا - ہ - اسم مذکر :- عو - سیل کا کونڈا - وہ نیاز جو لڑکے کی مسیں بھیگنے پر عورتیں دلواتی ہیں (مسلمان عورتوں کا دستور ہے کہ جب اُن کے لڑکے کی موچھیں نکلتی یعنی مسیں بھیگتی ہیں تو اُسکی سلامتی اور علامتِ بلوغ کے شکر میں حضرتِ خاتونِ جنّت کی نیاز دلاتی ہیں جسمیں شادی کی طرح بہت سے کنبہ قبیلہ کے آدمی جمع کیے جاتے ہیں)

موچھیں - ہ - اسم مؤنث :- موچھ کی جمع جیسے گھر لی تو نری موچھیں ہی موچھیں ہیں +

موچھیں اکھڑوا دینا - ہ - فعل متعدی :- کسی سزا میں موچھیں منڈوا دینا - نہایت ذلیل و خوار کر دینا - ساری شیخی اور بہادری کرکری کرا دینا (یہ کسی زمانہ میں راجگانِ ہند کے ہاں ایک سزا تھی) +

موچھیں چڑھانا - ہ - فعل متعدی :- موچھوں پر ہاتھ پھیرنا - موچھوں کو بل دینا - مردی جتانا - مردانگی دکھانا +

موچھیں منڈوانا - ہ - فعل متعدی :- (۱) موچھوں پر استرا پھروانا - جیسے ہم آئی سینگوں کی بہار موچھیں منڈ - اسے ڈالو (پورب کا گیت) (۲) اپنی غلطی کا مُقِر ہونا - بات کھا ہارنا - اپنی نامردی قبول کرنا +

موچی - ہ - اسم مذکر :- پوستیں دوز - زین ساز - گھوڑے کا سامان بنانے والا چرم دوز - کفش دوز - چمار - پیزار ساز - جیسے موچی موچی لڑیں سرکار کا زین ٹوٹے (دکن یعنی جنوبی ہند میں موچی لوگ جوتیاں نہیں بناتے بلکہ جلد سازی اور زر دوزی وغیرہ کی سوداگری کرتے ہیں - دلی میں موچی صرف مسلمان چمڑے کا کام کرنے والوں کو کہتے ہیں)

موچی کے موچی ہی رہے - ہ - کہاوت :- ذلیل کے ذلیل ہی رہے + کنگال کے کنگال ہی رہے - بیوقوف کے بیوقوف ہی رہے +

موچی کا سگا یا موچی پتر - ا - اسم مذکر :- جوتا - جوتی - جیسے شاید موچی کا سگا کھانے کو جی چاہا ہے ؟ +

مُوَحِّد - ع - اسم مذکر :- خدا کو ایک اور سب کو ذاتِ واحد جاننے والا - ویدانتی + پکا مسلمان - سچا مسلمان - توحیدیہ +

مُوَحِّدانہ - ع + ف - صفت :- موحدوں کی مانند +

مُوَحِّش - ع - صفت :- وحشت میں ڈالنے والا - اندوہگیں کرنے والا - فکرمند

کرنے والا۔ وحشت انگیز +

مُؤَخَّر۔ ع۔ صفت:۔ آخر کیا گیا۔ اخیر کا۔ پچھلا۔ مقدّم کا نقیض +

مُؤَدَّب۔ ع۔ صفت:۔ ادب دیا گیا۔ باادب۔ بڑا ادب والا۔ مُہذّب۔ شائستہ۔ تہذیب یافتہ۔ تربیت یافتہ۔ تعلیم یافتہ۔ اہل + خوش اخلاق۔ خلیق۔ باتمیز۔ تمیزدار۔ نشست و برخاست و علمِ مجلس سے واقف +

مَوَدَّت۔ ع۔ اسم مؤنّث:۔ دوستی۔ محبّت۔ پریت۔ پیار۔ اخلاص +

مُوڑھو۔ ہ۔ صفت:۔ احمق۔ بیوقوف۔ سیدھا سادا + سادہ لوح۔ گاؤدی۔ اُلّو۔ مُورکھ۔ بھولا۔ بھونڈو۔ کُندۂ ناتراش۔ ناتراشیدہ +

مودی۔ ہ۔ اسم مذکّر:۔ (۱) غلّہ فروش۔ اناج کا سوداگر (۲) بنیا۔ بقّال۔ پرچونیا۔ مہاجن۔ بدّال۔ (۳۔ لکھنؤ) آدمیوں کو نوکر رکھنے والا۔ نوکروں کو بھرتی کرنیوالا (۴) وہ بنیا جو اچابت میں سودا دے۔ قرض سودا دینے والا بنیا۔ وہ بقّال جسکی دُکان سے اُدھار لین دین ہو +

مودی خانہ۔ ا۔ اسم مذکّر:۔ گودام گھر۔ ذخیرہ رہنے کی جگہ۔ بھنڈار جیسے غلام اپنے لڑکے کے کو لئے ہم گیا ہوا تھا سب چیزیں مودی خانے میں تھی دھری تھیں وہ سکو کہ دیکھ بھی

مُؤَذِّن۔ ع۔ اسم مذکّر:۔ اذان دینے والا۔ بانگ دینے والا۔ نماز کے واسطے لوگوں کو بُلانے والا +

مُوذی۔ ع۔ صفت:۔ (۱) ایذا دینے والا۔ دُکھ دائی۔ آزار دہ۔ تکلیف دہ۔ رنج رساں + ظالم۔ جابر۔ (۲) ہلاک کرنیوالا۔ مارنیوالا۔ زہریلا جیسے موذی جانور۔ موذی کو نہ چھوڑکر ماریئے۔ ہاتھ پاؤں بچایئے اور موذی کو مرنا ایئے۔ قتل الموذی قبل الایذاء۔ مجازاً ہنتقہ بخیل۔ کنجوس۔ کنگال۔ کپیسر جیسے ملے تم ستیاں موذی جو پیسے ہیں تم پونجی۔ کرتا ہے ہیں بند ہاتھ میں رکھتے کونجی (۴۔ ل) شریر۔ بدذات۔ نٹ کھٹ

مُوذی پنا۔ ا۔ اسم مذکّر:۔ (۱) ایذا رسانی۔ تکلیف دہی + (۲) بخیلی۔ کنجوسی (۳) نٹ کھٹی۔ شوخی۔ شرارت +

مُوذی کا پنجہ۔ ا۔ اسم مذکّر:۔ ظالم کا پنجہ۔ وہ چیز جو زبردست کے ہاتھ میں آکر پھر نہ نکلے سرپنجۂ ظالم ؎

قطعۂ سودا

جسدن سے اِس قصائی کے گھونٹے بندھا ہے وہ ۔۔۔ گزرے ہے اسطرح اُسے ہر لیل و ہر نہار
یہ حال اُسکا دیکھ غرض یوں کہے ہے خلق ۔۔۔ چنگل سے موذی کے تو بچا اُسکو کردگار

مُوذی کا مال۔ ا۔ اسم مذکّر:۔ ظالم کا مال + کنجوس کا مال۔ دولتِ بخیل جیسے موذی کا مال نکلے پھوٹ کر کھال + موذی کا مال سب کو حلال +

مور۔ ف۔ اسم مؤنّث:۔ چیونٹی۔ چینٹی۔ کیڑی۔ اہلِ لکھنؤ نے مذکّر بھی باندھا ہے وہاں چیونٹا سمجھنا چاہیئے ؎

دیدۂ غور میں اعلیٰ ہوئے ادنے ادنے ۔۔۔ ایک اک مور بھی رتبے میں سُلیمان نکلا (صبا)

مور و ملخ۔ ف۔ صفت:۔ چیونٹی اور ٹڈّی دَل۔ بے شمار۔ اَن گنت۔ بہت سا۔ نامحدود (لشکر کی صفت میں آتا ہے) +

مور۔ ہ۔ اسم مذکّر:۔ (۱) مجور۔ طاؤس۔ مُرلا۔ چکردھاری۔ ایک نہایت خوشنما پرند کا نام جسکے پروں کا مورچھل بنایا جاتا اور اُسکا برسات میں کوکنا مستی میں آکر ناچنا عجیب لطف دکھاتا ہے۔ اِسکے پروں پر چاند سے بنے ہوئے ہوتے ہیں کیمیاگر اُنہیں جلا کر اُن میں سے تانبا نکالتے ہیں۔ سانپ کا یہ دُشمن ہے کہتے ہیں کہ بہشت سے آدم کے ساتھ یہ بھی نکالا گیا تھا جیسے مرگ باندرا تیتر مور۔ یہ چاروں کھیتی کے چور ؎

چور جانے چور کو اور مور جانے رمینہ ۔۔۔ پاؤں جانے پینٹھی اور زمین جانے نیہ (دوہا)

(۲) چور کے گھر چوری کرنے والا۔ چوروں کا چور۔ جیسے چور کے گھر مور پڑ گئے +

مور پنکھی۔ ہ۔ اسم مؤنّث:۔ (۱) ایک قسم کی خوبصورت ناؤ جو بشکلِ طاؤس بنی ہوئی ہوتی ہے۔ بجرا۔ ایک قسم کی کشتی۔ نواڑا۔ (۲) مور کے پروں کی شُوخ چھی۔ پنکھا۔ بادکش۔ (۳) ایک قسم کی پنکھیا جو کھولنے سے مور کے پنکھ کی مانند گول ہو جاتی ہے۔ جاپانی یا چینی پنکھا +

مور چال۔ ہ۔ اسم مؤنّث:۔ (۱) وہ چال جو دونوں ہاتھوں کے بل ٹانگیں اونچی اور خمیدہ کرکے اکثر پہلوان بانٹ چلا کرتے ہیں۔ فارسی میں چترِ طاؤس زدن کہتے ہیں (۲) رقصِ طاؤس۔ ایک قسم کا ناچ +

مورچھل۔ ہ۔ اسم مذکّر:۔ مور کے پروں کا چنور جو اکثر بادشاہوں یا راجاؤں کے سر پر ہلایا جاتا اور اُس سے مگس رانی کی جاتی ہے ؎

جو کہ لائے ہیں خوشامد سے وہ ملتے ہوتے ہیں ۔۔۔ مورچھل افسر پہ ہوتا ہے دُمِ طاؤس کا (ناسخ)

مور کی سی گردن۔ ا۔ اسم مؤنّث:۔ نہایت خوشنما اور دراز گردن۔ صراحی گردن۔ صراحی کی سی گردن۔ صراحی دار گردن +

مور مُکٹ۔ ہ۔ اسم مذکّر:۔ مور کا سا تاج۔ تاج پر طاؤس +

مور ناچتا ہے ناچتا ہے جب اپنے پاؤں دیکھتا ہے تو رو دیتا ہے۔ ہ۔ محاورہ:۔ خوبصورت آدمی کو ذرا سا عیب بھی عین خوشی میں مُکدّر کر دیتا ہے۔ عیب ذرا سا بھی بُرا +

مَوْر۔ ہ۔ اسم مذکّر:۔ (پورب) مَول۔ آم کا پھول۔ شگوفۂ انبہ۔ بور۔ مجوری۔ آم کی منجری +

مَوْر آنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ مول آنا۔ آم کے درخت میں شگوفہ آنا +

مَوْر۔ ہ۔ اسم مذکّر:۔ مکٹ۔ تاج۔ افسر و دیہیم + جیغہ۔ کلغی +

مور مُکٹ والا - ہ - اسم مذکر:- مکٹ دھاری - تاج اور جیغہ رکھنے والا (۲) کرشن کنہیا چونکہ کرشن جی اکثر اِس سنگار سے رہا کرتے تھے اِسوجہ سے اُنکی طرف یہ اشارہ اور اُنکا لقب ہے۔

سکھی ری کہا کروں نہ مانے ری
مور مکٹ وارو ڈھیٹ لنگروا مو سے کرت باراجوری } ہولی
کہا کروں نہ مانے ری

مور - ہ - ضمیر متکلم :- (پُوربی) میرا + (بضم میم و واؤ مجہول)

مورا - ہ - اسم مذکر:- مور کی تصغیر بالمحبت (۱) مُرلا - پیارا مور جیسے ؎

باغ میں کوئلیا بولے بن بن بولے مورا ندی کنارے سارس بولے میں جاگوں پیا سو را (گیت)

دئی مارا بولے مورا تجھے برہن کا جوڑا دئی مارا بولے مورا - میں اپنے مورا کو
کہے ری گھڑ ادِین گلی سوسنے دا توڑا ان مت مارو روڑا دئی مارا بولے مورا

(۲ - پُوربی) ضمیر متکلم - میرا +

مُورت - ہ - اسم مؤنث :- (۱) مُورتی - پُتلا - بُت - لعبت + تصویر - تمثال - صنم - شبیہ - پُتلی - ہیکل - پتھر خواہ پیتل یا کاٹھ وغیرہ کی لعبت ؎

اِس سندر رنگ کیا رنگ برنگی مُورت ہے بے سے تنک پر کھو تو اِس مُورت میں کیا صُورت ہے (مومن)

(۲ - بیراگی) نفر متنفس آدمی جیسے بابا ہم چار مُورتیں ہیں ہمیں بھوجن کرا دے +

مُورتی - س - اسم مؤنث :- دیکھو (مُورت) +

مورتی استھاپن کرنا - ہ - فعل متعدی :- کسی مُورتی کو ایک مندر سے دُوسرے مندر میں لیجانا - مُورتی کو مندر میں رکھنا +

مُورتی پُوجن - ہ - اسم مذکر:- بُت پرستی + بُتوں کی پُوجا +

مُورتی کھنڈن - ہ - اسم مذکر:- بُت شکنی +

مُورِث - ع - اسم مذکر :- (۱) وارث کرنے والا - وہ مرنے والا جسکا مال وارث موجُود ہوں - وارث بنانے والا - وہ شخص جس سے ورثہ یا ترکہ ملے + مُوصی واہب وصیت کنندہ (۲ - ف) رسانندہ - باعث - سبب +

مُورِثِ اعلیٰ - ع - اسم مذکر:- سب سے بڑا مُورث - مُورثِ اوّل - وہ سب سے بڑا مربی یا بزرگ جس سے ورثہ پہنچا ہو - مُورِثِ اعلیٰ - عام مُورث - کسی ورثہ کا سب سے پہلا مالک - دادا پردادا باپ دادا یکڑدادا - وہ شخص جسکا ورثہ اُس کے رشتہ داروں میں چلا آئے +

مورچا - ا - اسم مذکر:- (۱) مورچال - دُھس - آڑ - حصار + وہ گڑھا جو قلعہ کے چاروں طرف کھود دیتے ہیں - کھائی - خندق - صلابت کُوچہ - (۲) وہ فوج جو مورچے پر لڑنے کے واسطے رہتی ہے ؎

لشکرِ غم کی چڑھائی ہے خبردار اے دل مورچا ٹوٹنے پائے نہ شکیبائی کا + (بحر)

مورچابندی کرنا یا مورچا باندھنا - ا - فعل متعدی :- لڑائی کے واسطے صلابتِ کوچہ بنانا - خندق کھودنا - دشمن سے بچنے کے واسطے دُھس تیار کرنا +

مورچا جیتنا - ا - فعل متعدی :- دشمن کے مورچے کا مقام لے لینا - دُھس پر قبضہ کر لینا - گڑھ جیتنا +

مورچا لینا - ا - فعل متعدی :- (۱) دیکھو (مورچا جیتنا) - (۲) مقابلہ کرنا - مزاحمت کرنا - سامنا کرنا - مُٹھ بھیڑ کرنا +

مورچا مارنا - ا - فعل متعدی :- (۱) دشمن کے مورچے پر حملہ کرنا - مورچا فتح کرنا - (۲) لڑنا - مقابلہ کرنا + (۳) حُجّت و تکرار کرنا - لڑنا جھگڑنا +

مورچال - ف - اسم مذکر :- وہ گڑھا جو قلعہ لینے کے واسطے اُسکے چاروں طرف کھود دیتے ہیں - کھائی - خندق + آڑ - حصار - دُھس - ناسخ نے مؤنث باندھا ہے ؎

کیا کم تھیں کچھ مژہ کی صفیں میرے قتل کو قائم جو فوجِ خط نے صنم مورچال کی (ناسخ)

مورچہ - ف - اسم مذکر :- (۱) زنگ - جنر + پھپھوندی - زنگار - (۲) چھوٹا چیونٹا - چیونٹی - کیڑی +

مورچہ لگنا - ا - فعل لازم :- زنگ آنا - زنگ لگنا + پھپھوندی لگنا + زنگار نشستن درآہن کا ترجمہ +

مُورچھا - ہ - اسم مؤنث :- (ہندی) غشی - بیہوشی - بیخودی + (بواؤ معروف) +

مُورچھا آنا یا کھانا - ہ - فعل لازم :- غش آنا - غش کھانا - بیہوش ہونا - سُرت نہ رہنا +

مُورچھا گت - ہ - اسم مؤنث :- دیکھو (مُورچھا) حالتِ غشی - حالتِ بیخودی +

مُورچھت - ہ - صفت :- (ہندی) بے ہوش - بیخود - بے سُدھ - غش خوردہ +

مورچے - ا - اسم مذکر :- مورچا کی جمع +

مورچے پر رکھنا - ا - فعل لازم :- نشانے پر رکھنا - نشانہ بنانا - مُہرے پر رکھنا - سامنے رکھنا - جوکھ جگہ بھیجنا - مقابلہ پر رکھنا +

مُؤرّخ - ع - اسم مذکر :- تاریخ لکھنے والا - وقائع نویس - صاحبِ تاریخ - تاریخ نگار - ناقل - اہلِ سیر +

مُؤرّخہ - ع - صفت :- تاریخ ڈالا ہوا - لکھا ہوا - مرقومہ - محررہ + معروضہ +

مَورِد - ع - اسم مؤنث :- (۱) چشمہ - تالاب - جوہڑ - مشرب - آدمیوں اور حیوانوں کے پانی پینے کی جگہ - (۲) اُترنے کی جگہ - اُترنے کا مقام - جائے نزول - مقامِ فرودگاہ - فرد کش ہونے یا وارد ہونے کی جگہ +

موردِ عنایت یا لُطف و کرم - ع - اسم مؤنث :- وہ شخص جسپر عنایت و مہربانی کی گئی ہو - وہ شخص جسپر خاص توجہ کی جائے ؎

سُنتا ہُوں غیر مورد لطف و کرم ہوا   یہ کیا غضب کی بات ہوئی کیا ستم ہوا (حضور آصف)

مُورَکھ۔ ہ۔ صفت :۔ موُڈھو۔ احمق۔ بیوقُوف۔ بے شعُور۔ کج فہم۔ جاہل۔ نادان۔ گاؤدی۔ ناواقف۔ اناڑی۔ اگیانی۔ بیخبر۔ کم فہم۔ جیسے مُورکھ کو بکھان سُہاوے پدچاتر کو جوگنا مُورکھ کو سوگنا ہے

گیانی کاٹے گیان سے اور مُورکھ کاٹے روئے   دیہ دھرے کا ڈنڈ ہے بھگتیگا ہر کوے (دوہا)

چتر امانس سدا سُکھی اور مُورکھ دُکھی مُدام   گھشت بڑھت جانت نہیں پیٹ بھر سوکام (دوہا)

مُورکھ پن۔ ہ۔ اسم مذکّر :۔ احمق پن۔ گاؤدی پن۔ گدھا پن۔ بیوقُوفی +

مُورکھ سنجھاؤنی۔ ہ۔ اسم مؤنّث :۔ قمچی۔ بید۔ کوڑا۔ تازیانہ۔ لاٹھی۔ ڈنڈا وغیرہ جس سے بیوقوفوں کو سیدھا کیا جاتا اور طالبعلم کو دھمکایا جاتا ہے +

مُورکھ کی ساری رین چتر کی ایک گھڑی۔ ہ۔ کہاوت :۔ یعنی نادان و احمق آدمی کی صُحبت سے تمام رات میں وہ لُطف اور لذّت حاصل نہیں ہوتی جو مردِ دانا سے ایک گھڑی میں مزہ اُٹھ آتا ہے۔ بیوقُوف جس کام کو بہت وقت میں اچھا نہیں کرسکتا ہے عقلمند تھوڑی دیر میں اُسے عُمدگی کے ساتھ کرلیتا ہے +

مورنی۔ ہ۔ اسم مؤنّث :۔ مور کی مادہ۔ مادۂ طاؤس +

مَوُروث۔ ع۔ صفت :۔ ارث دیا گیا۔ وراثت کیا گیا۔ وارث کیا گیا +

مَوُرُوثی۔ ع۔ صفت :۔ باپ دادا کا۔ وہ شے جو ارثی ہو۔ آبائی۔ جدی۔ پُرکھا کا۔ پُشتہا پُشت۔ پشتینی۔ پُرکھوں کی۔ نسلی +

موری۔ ہ۔ ف۔ اسم مؤنّث (۱) بدرو۔ نالی۔ نلیا۔ پانی کے نکاس کی جگہ۔ (۲) موکھا + (۳) مُنہ۔ دہانہ۔ روزن۔ سوراخ۔ جیسے آستین کی موری۔ پیجامہ کی موری وغیرہ (یہ لفظ دونوں زبانوں میں پایا جاتا ہے) +

موری پرجانا۔ فعل لازم :۔ (ہندُو) پیشاب کو جانا۔ مُوتنے جانا +

موری چھُوٹنا۔ فعل لازم :۔ (ہندُو) پیٹ چھُوٹنا۔ پیٹ چلنا۔ دست آنا۔ پیٹ جاری ہونا +

موری کا کیڑا۔ ہ۔ اسم مذکّر :۔ (ہندُو) وہ بچہ جو پیدا ہوتے ہی مرجائے +

موری کی اینٹ چوبارے چڑھی۔ ہ۔ کہاوت :۔ کمینہ کو بڑا رُتبہ ملا۔ مبتذل آدمی اعلےٰ منصب پر پہنچ گیا +

موڑ۔ ہ۔ اسم مذکّر :۔ (۱) وہ جگہ جہاں سے ایک طرف سے دُوسری طرف رستہ پھرتا ہے۔ گھماؤ ہے

ہر اک راہ پُر پیچ گیسو کی طرح   ہر اک موڑ دلکش ہے ابرو کی طرح (نامعلُوم)

(۲) چکّر۔ پھیر۔ جیسے دریا کا موڑ۔ سڑک کا موڑ (۳) پیچ۔ پیچ و خم۔ پیچ و تاب۔ بل۔ خم +

موڑ توڑ۔ ہ۔ اسم مذکّر :۔ چکّر۔ پھیر۔ گھُماؤ۔ جیسے اِس رستہ میں بڑے موڑ توڑ ہیں +

موڑ دینا۔ ہ۔ فعل متعدّی :۔ (عوام) پھیر دینا۔ واپس کردینا۔ لوٹا دینا۔ (۲) بل یا خم دینا۔ خمیدہ کردینا۔ مُنحنی کردینا۔ (۳) ہٹا دینا۔ ایک طرف سے دُوسری طرف رُخ پھیر دینا۔ یا موڑ دینا ہے

لٹیں دیکھے بل دوش پر موڑ دیں   وہ باگیں سی شبدیز پر چھوڑ دیں (میر حسن)

موڑنا۔ ہ۔ فعل متعدّی :۔ (۱) گھُمانا۔ پھیرنا۔ چکّر دینا۔ (۲) بل دینا۔ خم دینا۔ پیچدار بنانا۔ جیسے گوکھرُو موڑنا (۳) واپس کرنا۔ لوٹانا۔ (۴) اُلٹا پھیرنا۔ واپس لانا۔ جیسے گاڑی یا گھوڑے کو موڑنا۔ (۵) رُخ بدلنا۔ سمت بدلنا۔ جیسے اِدھر کو موڑ دو +

مَوڑ۔ ہ۔ اسم مذکّر :۔ (ہندُو) تاج نوشہ۔ ایک قسم کا مکٹ جو دُولھا کے سر پر رکھکر اُوپر سے سہرا باندھ دیتے ہیں +

مَوڑی۔ ہ۔ اسم مؤنّث :۔ (گنوار) کاغذ یا کھجُور کے پتّوں کا بنا ہوا تاج جو دُولھا کے سر پر رکھا جاتا ہے +

مُوڑھ۔ ہ۔ صفت :۔ (گنوار) مُورکھ۔ موُڈھو۔ نالائق۔ بیوقُوف۔ جاہل۔ نادان +

مَوزُوں۔ ع۔ صفت :۔ تُلا ہوا۔ جچا ہوا۔ وزن کیا ہوا + زیبا۔ پھبتا ہوا + لائق۔ مُناسب۔ واجب + حسبِ حال۔ ٹھیک۔ دُرست۔ چسپاں ہے

کیونکر نہ آئے خُلد سے آدم زمین پر   موزُوں وہیں وہ خُوب ہے جو شے جہاں کی ہے (داغ)

(۲) بحر سے درست۔ وہ شعر جو ارکانِ عرُوض سے ٹھیک اور تُلا ہوا ہو۔ (۳) پسندیدہ۔ مقبُول۔ سنجیدہ +

موزُوں کرنا۔ (فعل متعدّی :۔ (۱) شعر کو وزن یا بحر سے درست کرنا۔ ارکانِ عرُوض کے موافق کرنا + (۲) زیبا اور سڈول بنانا + ٹھیک اور درست کرنا +

موزُوں ہونا۔ ا۔ فعل لازم :۔ (۱) پھبنا۔ زیبا ہونا۔ چسپاں ہونا (۲) لائق ہونا۔ واجب ہونا۔ درست ہونا (۳) شعر کا بحر سے درست ہونا۔ ارکانِ عرُوض کے مُوافق ہونا۔ (۴) جچنا۔ تُلنا +

موزُونت۔ ع۔ اسم مؤنّث :۔ سنجیدگی۔ پسندیدگی + زیبایش۔ پھبن +

موزُونیت۔ ا۔ اسم مؤنّث :۔ (صحیح ع۔ موزُونت) خُوبصُورتی۔ زیبایش + سنجیدگی + پسندیدگی + سجاوٹ + پھبن + درستیِ وزن +

موزہ۔ ف۔ اسم مذکّر :۔ (۱) جُراب۔ ایک قسم کی پاؤں میں پہننے کی سُوت یا اُون خواہ ریشم کی بُنی ہوئی تھیلی + چمڑے کی مسحی۔ (۲) بُوٹ۔ ایک قسم کا انگریزی جُوتا جیسے آب ندیدہ موزہ کشیدہ

موزہ ساز۔ ف۔ اسم مذکّر :۔ بُوٹ بنانے والا۔ موچی +

موزہ گیر - ف - اسم مذکر :- وہ گھوڑا جو اپنے سوار کی ٹانگ کو کاٹے یا موزہ پر مُنہ ڈالے +

موزے - ا - اسم مذکر :- (۱) موزہ کی جمع جُرّابیں (۲) موزہ کی بدلی ہوئی صورت جو حروفِ مُغیرہ کے آجانے سے ہائے ہوز کو یائے مجہول سے بدلکر بنجاتی ہے

موزے کا گھاؤ رانی جانے یا راؤ - ا - کہاوت :- خانگی معاملات سے آدمی آپ ہی خوب واقف ہوتا ہے - اندرونی حالات دُوسرا نہیں جان سکتا اپنی تکلیف انسان آپ ہی خُوب جانتا ہے + رازِ ازدواری کو معلوم ہوتا ہے +

موزے کا گھاؤ میاں جانے یا پاؤں - ا - محاورہ :- اِسکے معنی بھی وُہی ہیں جو اس سے اُوپر کی ضرب المثل میں دیے گئے ہیں +

مُوسا - ہ - اسم مذکر :- (ہندو) موش - چُوہا - فار +

مَوسا - ہ - اسم مذکر :- (ہندو) خالُو - ماں کی بہن کا خاوند +

مُوسائی - ا - اسم مذکر :- حضرت موسٰی علیہ السلام کے پیرو - اُمّتِ موسٰے علیہ السلام - یہودی - جہودی +

مُوسَل - ہ - اسم مذکر :- اناج چھڑنے کا چوبیں آلہ - سوٹا - سونٹا جس سے اناج کُوٹتے ہیں - کوبہ - مُنبلہ - جیسے بال میں پھال - دہی میں مُوسل +

مُوسَلا - ہ - اسم مذکر :- (۱) مُوسل کی تصغیر - (۲) اصل جڑ - مُول - موٹی جڑ - (۳) پچکاری کی ڈنڈی - بمبے کی لاٹھ (۴) چھڑ - چھڑی - بید - قمچی - سنٹی - سٹکسا - منی - (۵) جریب - عصا (۶) مُوسل سے منسُوب مُوسل سے نسبت رکھنیوالا مُوسل کی مانند

موسلادھار - ہ - اسم مؤنث :- بارش کے بڑے بڑے قطروں کا مُتواتر پڑنا - وہ زور شور کی بارش جو دیر تک رہے - تَل دھار اُوپر دھار +

موسلادھار برسنا - ہ - فعل لازم :- چھاجوں مینہ پڑنا - شدّت سے بارش ہونا +

موسلادھار پڑنا - ہ - فعل لازم :- چھاجوں مینہ پڑنا - زور شور کی بارش ہونا خُوب مینہ پڑنا - تَل دھار اُوپر دھار برسنا +

مُوسلوں ڈھول بجانا - ہ - فعل متعدی :- (ہندو) کسی بات کی تشہیر کرنا ڈونڈی پیٹنا - ڈھنڈورا پیٹنا - منادی کرنا - پکار پکار کر کہتے پھرنا +

مُوسلی - ہ - اسم مؤنث :- اصل - جڑ - بیخ - مُول - گول جڑ - جیسے سنبھل کی مُوسلی +

مَوسِم - ع - اسم مذکر :- (۱) ہنگام - وقت - سماں - ایام - موقع - دن - زمانہ موقع نہیں ہے لئے بُتِ کمسن حجاب کا آنے تو دے ابھی ذرا موسم شباب کا (حضور نظام آصف) زوالِ حُسن ہے عاشق کنارہ کرتے جاتے ہیں بہارِ باغ ہوتی ہے خزاں موسم ہے پت جھڑ کا (آتش)

موسمِ بہار - ع + ف - اسم مذکر :- بسنت رُت - وہ وقت جسمیں گلاب چٹخنا ہے

ربیع - فصلِ گُل - پھاگن - پاچ +

موسمِ خزاں - ع + ف - اسم مذکر :- (۱) پت جھڑ + خریف (۲) زوال کا زمانہ - بیرونقی کا زمانہ تنزل + ضعیفی - پیری - بُڑھاپا + اخیرِ حُسن - حُسن کا اخیر زمانہ - ڈھلتی جوانی - جوبن کا اخیر +

مَوسِمی - ا - اسم مؤنث :- موسم کا - رُت کا - وقت کا - موقع کا + منسُوب بموسم +

مُوس کے کھاجانا - ہ - فعل متعدی :- کسی کا مال دغا و فریب سے کھالینا - ٹھگ کر کھاجانا - لُوٹ کر کھاجانا - ہاتھ مارنا - جیسے اُنکی طرح میں بھی بے شدھ ہوجاؤں تو یہ قطّامائیں موس کے کھاجائیں + (جیتر ہیلی)

مُوس کے کھنگ کردیا - ہ - محاورۂ بیگمات :- لُوٹ لُوٹ کر فقیر کردیا - بالکل نادار بنادیا - کوڑی پاس نہ چھوڑی - خُوب لُوٹا - دغا و فریب سے خُوب مال مارا +

مُوسنا - ہ - فعل متعدی :- چُرانا - کھوسنا - دغا و فریب سے کھانا - لُوٹنا - ہاتھ رنگنا - مال مارنا - مال اُڑانا - دھوکا دیکر لینا - چھل کر کھانا - جیسے نانی دادی کو مُوسا خُوب - گُل چھرّے اُڑالئے - (سُگھڑ سہیلی) تُجھ مُجھ کو مُوسا جب اپنے بچّوں کو پالا نہیں تو بیوی کے گھر میں دھرا تھا خاک +

موسنا - ہ - فعل متعدی :- (ہندو) دیکھو (مُوسنا) +

مَوسُوم - ع - صفت :- (۱) نام کیا گیا - نام رکھا گیا - مُلقب - مُخاطب - معرُوف (۲) نشان دیا گیا - داغدار - نقش کیا گیا - منقُوش +

مُوسَوی - ع - اسم مذکر :- دیکھو (مُوسائی) حضرت امام موسیٰ رضا علیہ السلام کی اولاد +

مَوسی - ہ - اسم مؤنث :- (ہندو) خالہ - ماں کی بہن - جیسے ماں چھوڑ موسی سے مُوشا + ماں مرے موسی جئے + (کہاوت)

مُوسٰے - ع - اسم مذکر :- (۱) اُسترہ - سر مُونڈنے کا آلہ - آلۂ مُوتراشی - (۲) ایک مشہور پیغمبر بن عمران کا نام جن پر کتاب توریت نازل ہوئی - یہودی انہیں کے پیرو ہیں - فرعون کو انہیں نے غرق کیا تھا اور قارُون انہیں کے وقت میں زمین میں دھسایا گیا تھا - اِس معنی میں یہ لفظ مو اور سا سے مرکّب ہے کیونکہ سُریانی زبان میں مُو بمعنی تابُوت اور سا بمعنی آب آیا ہے چُونکہ فرعون نے انکو دریائے نیل سے پایا تھا - اسوجہ سے یہ لقب پڑگیا - لیکن شرح مقاماتِ حریری میں اس نام کی وجہ تسمیہ یُوں لکھی ہے کہ بزبانِ قبطی مو بمعنی آب اور شا بمعنی شجر یعنی درخت آیا ہے چُونکہ اِنکو دریا کے کنارے پر درختوں کے نیچے سے پایا تھا لہٰذا مُوشا نام ہوگیا اسکے بعد مُعرّب کرکے موسٰی کرلیا - واللہ اعلم بالصواب

مَوسیرا - ہ - اسم مذکر :- (ہندو) خالہ زاد بھائی - ماں کی بہن کا بیٹا +

مُوسِیقار۔ ف۔ اسم مذکر:۔ ایک باجہ کا نام ہے جسمیں چھوٹی بڑی نلیاں مثلث کی شکل پر باہم جڑی ہوئی ہوتی ہیں اور نیز ایک پرند کا نام بھی ہے جسکی چونچ میں بہت سے سُوراخ ہوتے ہیں اور اُن میں سے طرح طرح کی آوازیں نکلتی ہیں۔ قُقنس بھی اِسی کو کہتے ہیں جب یہ بوڑھا ہو جاتا ہے تو لکڑیاں جمع کرتا اور اپنی سُروں سے اُسمیں آگ لگا کر جل بھُن کر راکھ ہو جاتا ہے اُس راکھ میں ایک انڈا از خود نمُودار ہو جاتا اور اُسمیں سے پھر مُوسیقار پیدا ہو کر اُڑ جاتا ہے۔ کہتے ہیں حکیموں نے علم موسیقی اِسی سے نکالا ہے مفصّل کیفیت لفظ قُقنس میں دیکھو ۔

شعلہ رُویوں کی بھی ہے عشق میں پروانگی اپنی آتش میں جلے مانند مُوسیقار ہم (رشید ی)

مُوسِیقی۔ معرّب۔ اسم مذکر:۔ گانے بجانے کا علم۔ راگ کا نام۔ چُونکہ مُوسیقا یُونانی زبان میں آواز کو کہتے ہیں۔ پس علمِ مُوسیقی آوازوں یعنی راگوں کا علم کہلانے لگا (صاحب بہار مُصطلحات و غیاث نے لکھّا ہے کہ یہ سُریانی لغت ہے کبھی بحذفِ چہارم موسقی بھی کہتے ہیں۔ یُونانی زبان میں اسکے معنی لحن یعنی آوازِ موزُوں یا خوش آوازی کے ہیں بقولِ فخرالدین رازی اِس علم کی ابتدا فیثا غورث شاگردِ سُلیمان علیہ السّلام سے ہے بعض حضرت داؤُد علیہ السلام سے منسُوب کرتے ہیں۔ اور بعض کا یہ قول ہے کہ قُقنس جانور کی آواز سے حکما نے یہ علم نکالکر آسمان کے بارہ بُرجوں کے مُطابق بارہ مقاموں پر منقسم کیا ہے اور ان مقامات کے درجے رات دن کی گھڑیوں کے مُوافق چوبیس مُقرّر کیئے ہیں بلکہ اُن میں موسموں کا بھی لحاظ رکھّا ہے) +

مُوش۔ ف۔ اسم مذکر:۔ چُوہا۔ مُوسا۔ فار۔ غارہ (سنسکرت میں مُوشک +) پایا جاتا ہے

مُوشِ دشتی یا صحرائی۔ ف + ع۔ اسم مذکر:۔ جنگلی چُوہا +

مُوشّح ع۔ صفت:۔ زیور سے آراستہ کیا گیا۔ مُزیّن۔ بدّھی پہنایا گیا +

مُوشَکِ پرّاں۔ ف۔ اسم مؤنّث:۔ چمگادڑ۔ شپّر۔ چمگدڑ +

مُوشکِ کور یا مُوشِ کور۔ ف۔ اسم مؤنّث:۔ چھچھُوندر +

مُوشگافی۔ ف۔ اسم مؤنّث:۔ نکتہ چینی۔ باریک بینی + دقیقہ رسی۔ چھان بین بال کی کھال کھینچنی (مُو بمعنی بال کے مشتقات میں دیکھو) +

مُوشی۔ ف۔ اسم مذکر:۔ مُوشِ صحرائی کے ہم رنگ گھوڑا جو منحُوس مانا گیا ہے +

موصُوف ع۔ صفت:۔ (۱) وصف کیا گیا۔ تعریف کیا گیا۔ ممدُوح۔ وہ شخص جسکی تعریف کی گئی ہو (۲۔ مجازاً) مذکور + مذبور +

موصُوف الیہ ع۔ اسم مذکر:۔ وہ شخص جسکی تعریف کی گئی ہے مجازاً مُوصیٰ الیہ +

موصُول ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) وصل کیا گیا۔ ملا ہوا۔ ملایا گیا۔ جڑا ہوا۔ پیوستہ۔ بندھا

کیا ہوا۔ باندھا ہوا۔ (۲۔ صرف و نحو) وہ اسم ناتمام ہے جو اکیلا جزو تام کسی جُملے کا نہیں بن سکتا۔ اسکے بعد اُسکا صلہ ہوتا ہے +

مُوصیٰ ع۔ اسم مذکر:۔ وہ شخص جسکو وصیت کی ہو +

مُوصیٰ الیہ ع۔ اسم مذکر:۔ وہ شخص جسے کہا ہو کہ میرے مرنے کے بعد یُوں کرنا +

مُوصیٰ بہٖ ع۔ اسم مذکر:۔ وہ شے جسکے دینے کی وصیت کی ہو۔ ہبہ کی گئی +

مُوصِی ع۔ اسم مذکر:۔ وصیت کرنے والا۔ وصیت کنندہ +

مُوصِیَہ ع۔ اسم مؤنّث:۔ وصیت کرنے والی عورت +

مَوضَع ع۔ اسم مذکر:۔ (از وضع) گانوں۔ جگہ۔ مَوانہ۔ مکان + بفتح رکھنے کی جگہ +

موضع وار ع + ف۔ تابع فعل:۔ (بندوبست) دِہ وار۔ حسب شمارِ دہ + گانوں گانوں۔ گانوں کی ترتیب سے۔ ترتیب دیہات کے مُوافق۔ نمبر وار +

مَوضُوع ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) وضع کیا گیا۔ رکھا گیا۔ کیا گیا۔ (۲) علمی اصطلاح میں وہ شے جسکا بیان اُس علم میں ہو۔ مُدّعا۔ مضمُون۔ (۳۔ منطق) مبتدا جو خبر کے مُقابل میں ہو (۴۔ اقلیدس) وہ اصُول جنکو مسائل ہندسہ کے ثبوت کے لیئے سب نے بالاتفاق صحیح اور درست سمجھ رکھّا ہے (۵) بامعنی لفظ مُہمل وار لفظ

مَوطِن ع۔ اسم مذکر:۔ جائے وطن۔ اپنا دیس۔ پیدائش گاہ۔ زادبُوم۔ جنم بھُوم۔ مسقط الرّاس +

مَوعِدَت ع۔ اسم مذکر:۔ عہد۔ عہد و پیمان۔ وعدہ۔ اقرار +

مَوعِظَت ع۔ اسم مؤنّث:۔ پند۔ نصیحت۔ سکھشا +

مَوعُود ع۔ صفت:۔ وعدہ کیا گیا۔ وعدہ کردہ شدہ۔ اقرار کیا گیا + وہ شے جسکا وعدہ کیا گیا ہو +

مُوَفَّق ع۔ صفت:۔ توفیق دیا گیا۔ نیک کام کرنے کا سامان دیا گیا۔ وہ شخص جسکے واسطے خدا تعالےٰ نے اچھے کاموں کا سامان مہیا کر دیا ہو +

مَوفُور ع۔ صفت:۔ وافر کیا گیا۔ زیادتی کیا گیا۔ بہت۔ بافراط۔ بکثرت۔ نہایت ازحد۔ وافرات گت۔ بے انتہا۔ لاتعد۔ بے تعداد ۔

محبت کے سبب سے یہ عجب ہنگامہ برپا ہے ہجُومِ شوق خاطر ہیں غمِ موفُور سینہ میں (زکی)

مُوَقَّر ع۔ صفت:۔ توقیر کیا گیا عزت دار۔ حُرمت والا۔ معزّز +

مَوقَع ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) واقع ہونے کی جگہ۔ کسی کام کے کرنے کی جگہ۔ جائے وقوع (۲) وقتِ مُناسب۔ خاص وقت +

موقع پر۔ ا۔ تابع فعل:۔ خاص وقت پر۔ عین وقت پر۔ مُناسب وقت پر +

موقع تکنا یا دیکھنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ وقت کا مُنتظر رہنا۔ داؤں گھات میں رہنا

وقت دیکھنا (اس جگہ یہ لفظ اُردو میں بفتح قاف بولا جاتا ہے) +

موقع دینا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ مُہلت دینا۔ مُناسب وقت دینا (بفتح قاف)

موقع سے۔ ا۔ متعلق فعل:۔ وقت دیکھکر۔ وقت کے مُوافق۔ وقتِ مُناسب۔ ڈھنگ سے۔ وقت سے +

موقع کی۔ ا۔ صفت:۔ ڈھنگ کی۔ لایق۔ مُناسب۔ حسبِ منشا۔ وقت کی +

موقع ملنا یا بننا یا ہاتھ لگنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ (بفتح قاف) مُہلت ملنا۔ داؤں پر چڑھنا۔ گھات پر چڑھنا۔ مناسب وقت ہاتھ لگنا۔ وقت ملنا +

موقع نکل جانا۔ ا۔ فعل لازم:۔ وقت نکل جانا۔ وقت ہاتھ سے چلا جانا (بفتح قاف) +

موقعِ واردات۔ ع۔ اسم مذکر:۔ (بفتح قاف) وہ جگہ جہاں کوئی جُرم واقع ہوا ہو

مَوْقِف۔ ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) کھڑے ہونے کی جگہ۔ مقام۔ (۲) عرب کے ایک مقام کا نام جو مکہ سے سات کوس کے فاصلہ پر ہے +

مَوْقُوف۔ ع۔ صفت:۔ (۱) ٹھیرایا گیا۔ کھڑا کیا گیا۔ تھاما گیا۔ (۲) برخاست کیا گیا۔ نوکری سے برطرف کیا گیا۔ ملازمت سے چُھڑایا گیا (۳) منسوخ کیا گیا۔ رد کیا گیا۔ (۴) منحصر۔ انحصار کیا گیا سہ

موقوف ہے گر دل کو نسکار آن واد اپر   تو پہلے کچھ ان مہر نسکار دست تو کیجئے (ذوق)

(۵) ملتوی کیا گیا۔ روکا گیا۔ باز داشتہ شدہ۔ ترک کیا گیا۔ چھوڑا گیا۔ بند کیا گیا۔ جیسے وظیفہ موقوف کرنا۔ ارادہ موقوف کرنا وغیرہ (۶) وہ حرف کہ وہ اور اُسکا ماقبل متحرک نہو (۷) وقف کیا گیا۔ خدا کے نام پر چھوڑا گیا۔ عام کر دیا گیا۔ ملکیت سے خارج کیا گیا +

موقوف الیہ۔ ع۔ اسم مذکر:۔ وہ شخص جسکے لیئے وقف کیا گیا ہو۔ مالِ وقف کا لینے والا + مجازاً متولی +

موقوف رکھنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ (۱) کسی پر منحصر کرنا (۲) ملتوی کرنا۔ ملتوی رکھنا +

موقوف علیہ۔ ع۔ اسم مذکر:۔ وہ شخص جسپر کسی کام کا فیصلہ منحصر کیا گیا ہو۔ ثالث۔ پنچ۔ مُنصف + سرپنچ +

موقوف کرنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ (۱) برخاست کرنا۔ برطرف کرنا۔ چھڑانا۔ (۲) ملتوی رکھنا۔ باز رکھنا۔ پھر پر چھوڑنا (۳) کسی پر منحصر کرنا +

موقوف ہونا۔ ا۔ فعل لازم:۔ (۱) برخاست ہونا۔ برطرف ہونا۔ نوکری سے چھوٹنا۔ (۲) منحصر ہونا۔ (۳) ملتوی ہونا +

موقوفی۔ ع + ف۔ اسم مؤنث:۔ (۱) برطرفی۔ برخاستگی۔ چھٹی۔ معزولی علیحدگی (۲) التوا + توقف۔ تعویق۔ ڈھیل +

موقوفی میں آنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ دیکھو (موقوف ہونا) +

موکش۔ س۔ اسم مؤنث:۔ مخلصی۔ خلاصی۔ آزادی۔ نجات۔ رہائی۔ چھٹکارا۔ مُکتی +

مَوکِب۔ ع۔ اسم مذکر:۔ اردلی کے سوار و پیادے +

مَوکَب۔ ع۔ اسم مذکر:۔ لشکر۔ سپاہ۔ فوج۔ سینا +

مُؤکِّد۔ ع۔ اسم مذکر:۔ تاکید کرنے والا +

مُؤکَّد۔ ع۔ صفت:۔ تاکید کیا گیا +

مُوَکَّل۔ ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) وہ شخص جسے کوئی کام سپرد ہو۔ رکھوالا۔ امانت دار۔ مُحافظ۔ ذمہ دار۔ (۲) پیر۔ وہ فرشتہ جو کسی کام پر مقرر ہو +

مُوَکِّل۔ ع۔ اسم مذکر:۔ وکیل کرنے والا۔ کام سپرد کرنے والا۔ وہ شخص جسنے وکیل کیا ہو۔ اسامی + مُقدمہ دینے والا +

موکلا۔ ہ۔ صفت:۔ (ہندو) (۱) کُشادہ۔ کھلا ہوا۔ باز۔ جیسے چاروں رستے موکلے۔ (۲) کافی۔ وافی۔ یکتا + (بضم میم و واؤ مجہول)

موکو۔ ہ۔ ضمیر مفعول:۔ (گنوار) مجکو۔ میرے تئیں۔ مجھے۔ موہے۔ مُنو +

موکو نہ توکو لے بھاڑ میں جھونکو۔ ہ۔ کہاوت:۔ ہمارا نہ تمہارا۔ نہ ہم ہی اپنے کام میں لائیں نہ تم ہی کو کام میں لانے دیں +

موکھا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ بڑا سُوراخ + روشندان + روزنِ کلان + جیسے کھول موکھا جو آوے جھونکا + (میم مضموم و واؤ مجہول)

موگرا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) ایک قسم کا پھول (۲) بڑی موگری۔ کوٹنے کا بڑا کوبہ + مُوسل + توپ کا سُنبہ +

مُوگری۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ کوبہ۔ زمین کوٹنے اور کپڑے کو کُندی کرنے کا چوبیں آلہ + کلُوخ کوب جیسے یہ تو کو لہو کاٹ کے موگری بناتے ہیں +

مُول۔ س۔ اسم مذکر:۔ (۱) جڑ۔ کند۔ اصل۔ بیخ۔ بُنیاد۔ (۲) پُونجی۔ سرمایہ وہ اصل روپیہ جس سے سوداگری کی جائے۔ زرِ اصل جیسے مُول سے بیاج پیارا ہوتا ہے (۳) مضمونِ کتاب (۴) جذر۔ دُوسرے درجہ کا گھناؤ (۵) اُنیسواں نچھتر جو نہایت منحوس خیال کیا جاتا اور صاحبانِ ہنود میں اُس بچہ کا باپ جو اُس نچھتر کے وقت میں پیدا ہو بارہ برس تک مُنہ نہیں دیکھتا یہ نچھتر گیارہ ستاروں کا ہوتا ہے (۶) جدِ اعلےٰ۔ مُورثِ اعلےٰ۔ (۷) دھاتُو۔ مادہ۔ (۸) نسل۔ اولاد۔ جنس۔ خاندان۔ کُل۔ سنتان +

مُول پتر۔ س۔ اسم مذکر:۔ اصلی سند۔ سندِ خاص + وثیقہ +

مُول سے بیاج پیارا ہوتا ہے۔ ہ۔ محاورہ:۔ مال کی نسبت اُسکی آمدنی پیاری

سُود زیادہ عزیز ہوتا ہے یا یوُں کہو کہ بیٹے سے بیٹے کی اولاد زیادہ پیاری ہوتی ہے۔ اولاد سے پوتا پوتی زیادہ عزیز ہوتے ہیں +

ہے سوا جان سے مجکو وہ نگار الگتا مُول سے بیج ہے کہ ہے بیاج ہی پیارا لگتا (نکہت)

مول ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ بواوِ مجہُول (۱) قیمت ۔ دام ۔ ثمن ۔ بہا ۔ ارزش ؎

جُھوٹے کی کچھ پت نہیں ساجن جُھوٹ نہ بول لاکھ پتی کا جُھوٹ سے دو کوڑی ہے مول (دوہا)

(۲) نرخ ۔ بھاؤ ؎

دل بیچتے ہیں عاشقِ بیتاب لیجئے قیمت وُہی جو مول ہو مالِ مزید کا (آتش)

مول بڑھانا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ (۱) قیمت بڑھانا ۔ نرخ زیادہ کرنا ۔ بڑھتی بولی بولنا ۔ بادھا کرنا ۔ (۲) گراں کر دینا ۔ قیمت بڑھا دینا + بھاؤ زیادہ کر دینا ؎

مول بنّا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ سودا ہونا ۔ قیمت کو تہ ہونا ۔ قیمت طے پانا ۔ قیمت کا فیصلہ ہونا ؎

دل بیچتے ہیں لیجئے قیمت وصال ہے سوداگروں سے مول کا بننا محال ہے (ظہیر)

مول توڑنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ قیمت گھٹانا ۔ نرخ کم کرانا ۔ مندا کرانا +

مول تول ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ تعیّنِ قیمت ۔ تشخیصِ قیمت ۔ سودا ۔ بھاؤ تاؤ +

مول ٹھیرانا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ قیمت چُکانا ۔ نرخ مقرر کرنا ۔ قیمت کرنا ۔ سودا کرنا +

مول چُکانا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ قیمت ٹھیرانا ۔ قیمت کرنا ۔ قیمت کا فیصلہ کرنا ۔ نرخ مقرر کرنا ۔ سودا کرنا +

مول دینا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ (۱) قیمتاً دینا ۔ قیمت سے دینا ۔ دام لیکر دینا ۔ (۲) قیمت ادا کرنا ۔ قیمت بے باق کرنا +

مول گھٹانا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ نرخ کم کرنا ۔ قیمت توڑنا ۔ بھاؤ میں کمی کرنا ؎

کب لگاتا ہے کوئی اِس دلِ بیجاں کا مول سب گھٹا دیتے ہیں مُفلس کے غرض مال کا مول (سرُور)

مول لگانا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ دام لگانا ۔ قیمت لگانا + قیمت ٹھیرانا ۔ نرخ مقرر کرنا ۔ سودا کرنا +

مول لیکر چھوڑ دینا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ خرید کر آزاد کر دینا ۔ غلام بنا کر چھوڑ دینا ۔ جیسے وہ تُسار کے مول لیکر چھوڑ دیتا ہے ۔ اگر میرا یہ کام کر دو تو مجھے مول لیکر چھوڑ دو

مول لینا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ (۱) خریدنا ۔ زرِ خرید کرنا ؎

کوڑی کے مول لیتے نہیں مُشتری جمال عاشق کا نقدِ دل ہے کہ مُردے کا مال ہے (امانت)

(۲) سودا کرنا ۔ چکانا ۔ (۳) غلام بنانا ۔ داس بنانا ۔ غلام ٹھیرانا ۔ غلام سمجھ لینا ؎

یُوسف جو کہا اُنہیں تو بولے کیا آپ نے مول لے لیا ہے (وزیر)

مولا یا مولےٰ ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ (۱) مالک ۔ آقا ۔ صاحب ۔ خداوند ۔ ولی نعمت ۔ والی ۔ سردار ۔ امیر ۔ آزاد کرنے والا ۔ سوامی ۔ مخدوم ۔ پتی ۔ سرتاج ؎

نہیں کچھ امتیاز اس عشق میں گمنام و نامی کا یہ لکھتا ہے خط مولا سے بندے کی غلامی کا (آتش)

(۲) خدا تعالےٰ + پربھو ۔ ایشور ۔ داتا ۔ اللہ ؎

ٹھنڈا ہے برف سے بھی میٹھا ہے جیسے اولا ہو پاس تیرے دیجا نہیں پی جا ارادہ مولا رسقہ کی آو نہ جدھر مولا اُدھر آصف الدّولہ سرخیِ سوانے نہرہ آو ۔ (۳) بادشاہ ۔ شہنشاہ ۔ سُلطان ۔ حاکم (۴) مملُوک ۔ غُلام ۔ داس ۔ چیلا ۔ آزاد کردہ شدہ (۵) حضرت ۔ جناب ۔ صلعم (۶) یار ۔ مددگار ۔ مُعاون ساتھی ۔ شریک ۔ دوست ۔ (۷) ہمسایہ ۔ پڑوسی (اگرچہ یہ لفظ عربی رسم الخط کے مُوافق یائے تحتانی کے ساتھ لکھنا چاہئے مگر فارسی والوں نے ماجرا کی طرح اسے بھی الف سے لکھنا جائز رکھا ہے اور اُنہیں کی تقلید بہ اُردُو والے بھی اشعار و عبارات میں اسیطرح لکھنے لگے ہیں ۔ پس اسکا املا دونوں طرح جائز ہے ۔ یہ لفظ مصدر بھی ہے جو اسم فاعل اور مفعُول کے معنی میں مُستعمل ہے) +

مولا بخش ۔ ا ۔ اسم مذکر :۔ (۱) اوّل معلُوم ۔ دوم جلال الدین اکبر کے وقت کے ایک بہت بڑے جُوتے کا نام جو شریروں کے سر پڑا کرتا تھا اور اب ایسے جُوتے کو جو سزا کے واسطے بنوایا جاتا تھا گنہگار ام بھی کہنے لگے تھے (۲) ایک قوی الجُثّہ بہادر شاہی ہاتھی کا نام جو بادشاہ کے سوا دُوسرے کو سواری نہ دیتا اور بادشاہ کے پاس جب جاتا تو گھٹنے ٹیک کر سلام کیا کرتا تھا ۔ بچّے اِس سے گنے مانگا کرتے اور یہ اُنکو سُونڈ سے پھینک کر دیا کرتا تھا ۔ غدر میں بادشاہ کے غم میں کھانا پینا چھوڑ کر مر گیا +

مولا دَولا یا مولی دَولہ ۔ ہ ۔ صفت :۔ (۱) دان دتا ۔ داتا ۔ بڑا فیاض اور سخی ۔ (۲) نہایت بے پروا ۔ لااُبالی مزاج ۔ خود مختار ۔ من موجی +

مولا علی ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ (۱) جناب علی علیہ السلام حضرت علی کرّم اللہ وجہٗ جنابِ امیر علیہ السلام (۲ ۔ آزاد) وعلیکم السلام یا علی کا جواب جو بجائے سلام علیک مسلمان فقرا میں مُروّج ہے +

مولا کے نام دیجا ۔ ہ ۔ صدائے فقیر جیسے اللہ کے نام دے جا ۔ مولا کے نام دے جا +

مولانا ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ علما و فضلا کا اعزازی خطاب و لقب جو بادشاہوں یا قاضیوں کی طرف سے دیا جاتا ہے + فاضل اجل ۔ عالمِ متبحّر +

مولائی ۔ ع ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) سرداری ۔ امیری ۔ خداوندی ۔ امیری کی حالت ۔ امارت + صدارت ۔ منصفی + (۲) عورتوں کا نام جیسے مولائی خانم ۔ مولائی بیگم وغیرہ

مَولِد ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ جائے ولادت ۔ پیدا ہونے کی جگہہ ۔ جنم بھوم ۔ وطن جہاں پیدا ہوا ہو + مسقط الرأس ۔ ولادت گاہ +

مولُڑ ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ (عو) مول لیا ہوا + زرِ خرید غلام جیسے ایسا ہی وہ تمہارا مولڑ ہے

مُولسَرا - ہ - اسم مذکر :- (ہندو) بیوی یا میاں کا ممیا خسر +

مَولسِری - ہ - اسم مؤنث :- (۱) ایک درخت اور اُسکے پھل کا نام - یہ درخت نہایت موزُوں ہوتا ہے - اِسکے پھولوں کی بھینی بھینی مہک برسات کے دنوں میں عجب عالم دکھاتی ہے - اِسکا پھل سُرخ رہ میٹھا مگر کسیلا اور باغی بیر سے ذرا چھوٹا ہوتا ہے - پُرانی کتابوں میں اِسے بولسری لکھا ہے (۲) ایک قسم کا ریشمی کپڑا جسپر مولسری کے پھولوں کی سی بُناوٹ ہو یا اِس وضع کے پھول کڑھے ہوئے ہوں ؎

طُرفہ چمنِ حُسن میں ہے نخل ترا قد — کرتا ہے جولے سرو رواں مولسری کا (ناسخ)

مُؤَلِّف - ع - اسم مذکر :- تالیف کرنے والا - اُلفت دہندہ - جمع کرنے والا - متفرق چیزوں کو جمع کرنے والا + مختلف کتابوں کی امداد سے کتاب بنانے والا لیکن فی زماننا مصنّف کو بھی مؤلف بول دیتے ہیں - گرنتھ کرتا +

مُؤَلَّفات - ع - اسم مؤنث :- وہ کتابیں جو تالیف کی گئی ہوں +

مُؤَلَّفَہ - ع - اسم مؤنث :- تالیف کی ہوئی - جمع کی ہوئی + تصنیف کی ہوئی - بنائی ہوئی + ترتیب دی ہوئی - جمع کی ہوئی +

مَولنا - ہ - فعل لازم :- (پُورب) مَول آنا - آم کے درخت میں پھول آنا - آم میں شگوفہ آنا - مور آنا - آم پھولنا +

مَولُود - ع - اسم مذکر :- (۱) وہ بچہ جو پیدا ہوا ہو - جنا ہوا - زادہ - جایا - زائیدہ - زاد - جامی - (۲) پیدایش کا دن - جنم دن - جنم تہارا - میلاد و وقت ولادت - پیدا ہونے کا زمانہ - (۳) بیٹا - لڑکا - پسر - فرزند - ابن - پُوت - پُتر - (۴) حضرت رسالت پناہ احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی ولادتِ باکرامت کا بیان + مجلسِ میلادِ حضرتِ ممدوح +

مولُود خواں - ع + ف - اسم مذکر :- رسُول مقبُول کے میلاد کا بیان پڑھنے والا + وہ خوش الحان جو مولُود کے اشعار یا اُسکے متعلق نثر پڑھکر حاضرینِ مجلس کو سُناتا ہے +

مولُود شریف - ع - اسم مذکر :- (۱) میلاد شریف - بیانِ میلاد (۲) رسُول مقبول صلے اللہ علیہ وسلّم کے پیدا ہونے کی مجلس +

مَولُودی - ع + ف - اسم مذکر :- (دیکھو مولود خواں) +

مولَوی - ع - اسم مذکر :- (منسوب بہ مولا) (۱) شرع کے احکام جاننے والا - عالمِ دین - فقیہ - فاضل - شاستری - دھرم شاستر جاننے والا + مسائلِ دینی سے واقف - (۲) پکّا دیندار - پابندِ شریعت - متشرع (۳) مُعلّم - مدرّس - راج پنڈت - سبھا پنڈت - مُدرّس اعلےٰ (۴) عالموں کا لقب - فاضلوں کا خطاب +

(یہ لفظ اصل میں مولا تھا - یائے نسبت ملانے کے بعد اسکے چوتھے حرف یعنی الف کو واؤ سے بدل لیا کیونکہ الفِ مقصُورہ کلمۂ سہ حرفی و چہار حرفی کے اخیر سے بوقتِ نسبت واؤ کے ساتھ بدل جایا کرتا ہے) +

مُولَّہ - ع - اسم مذکر :- (۱) شیفتہ - والہ - عاشق - دیوانہ - (۲) ایک درخت کا نام جسکو بید مجنوں اور بید مولہ کہتے ہیں +

مَولےٰ - ع - اسم مذکر :- دیکھو (مولا یعنی خداوند) جیسے مولے ہاتھ بڑائیاں جس چاہے رس دے - یعنی عزت اور حُرمت خدا کے ہاتھ ہے جسے چاہے اُسے دے - جسے دے مولے اُسے دے آصف الدّولہ +

مولے بھلا کریگا - ا - دعائے فُقراء :- خدا بھلا کریگا - خدا نیک اجر دیگا ؎

بوسہ تو دے کبھو مری جاں — مولے ترا بھلا کرے گا (میر سوز)

مُولِی - ہ - اسم مؤنث :- ایک قسم کی جڑ کا نام جسے کھاتے ہیں - پتّوں والی - عربی فُجل فُجلہ - فارسی ترب - مزاجاً اوّل درجہ میں خشک - دوم میں گرم +

مُولی اپنے ہی پتّوں بھاری - ہ - کہاوت :- (عو) یعنی جب اپنا ہی بوجھ نہیں سنبھل سکتا تو دُوسرے کا بوجھ ہم کیا اُٹھائینگے - جب اپنی ہی مُشکل سے گزر ہے تو دوسرے کی خبرگیری کس طرح سے کریں +

مُولیا - ہ - اسم مذکر :- (۱) وہ لڑکا جو مُول نچھتر میں پیدا ہوا ہو - منحوس طالع (۲) ڈکوت - سنیچر وغیرہ کا منحوس دان یا صدقہ لینے والا - صدقے خور - منحوس طالع کا دان لینے والا + ولدزی کا صدقہ لینے والا +

مَولیرا - ہ - اسم مذکر :- (ہندو) ماموں زاد بھائی +

موم - ف - اسم مذکر :- (۱) شہد کی مکھیوں کا فُضلہ - وہ چکنا اور نرم مادہ جسے شہد کی مکھیاں شہد کے ساتھ جمع کرتی ہیں - عربی میں اسی کو شمع کہتے ہیں - مُدرّ سیل مزاجاً دُوسرے درجہ میں حار - مُفید درد سینہ وسل وغیرہ + ؎

سخن سخت میں سُنتا ہوں لب شیریں سے — غم ہیں اپنے نہیں موم سل میں ہوتا (آتش)

(۲) تشبیہاً نرم - ملائم ؎

سوز دل سُن سُن مرا آخر کو اُس نے رو دیا — شمع کافُوری کا دل دیکھا تو آخر موم تھا (ہدایت)

موم بتّی - ا - اسم مؤنث :- مومی شمع وہ بتّی جو بجائے چربی موم سے بنائی گئی ہو +

موم تو نہیں ہو کہ پگھل جاؤگے - ا - محاورہ :- یعنی ایسے نازک اور نامرد نہ ہو کہ کوئی تمہیں گھول کے پی جائے +

موم جامہ - ا - اسم مذکر :- مومی کپڑا - وہ کپڑا جسپر موم کا روغن بارش سے محفوظ رہنے کے واسطے دیا گیا ہو - جامۂ مومیں + ترپال +

موم

موم دل۔ ا۔ صفت :۔ نرم دل۔ رحمدل۔ دیا وان۔ دیالو۔ ترس کھانیوالا +

موم دل ہونا۔ ا۔ فعل لازم :۔ (۱) رقیق القلب ہونا۔ نرم دل ہونا۔ رحمدل ہونا (۲) رحم کھانا۔ ترس کھانا۔ خوفِ خدا کرنا۔ دل نرم ہونا۔ دل کا مُلائم ہونا۔ دل پسیجنا ؎

سخت عاجز ہُوں کہ ہوتا نہیں دل موم ترا　　ورنہ پتھر کو مرے کرتے ہیں نالے پانی (نصیر)

موم روغن۔ ا۔ اسم مذکر :۔ ایک قسم کا روغن جو موم کو چنبیلی کے تیل میں پگلا کر تیار کیا جاتا اور ہونٹوں یا پھٹے ہوئے ہاتھ پاؤں میں مَلا جاتا ہے +

موم کا۔ ا۔ صفت :۔ موم کا بنا ہوا۔ نہایت نازک۔ نہایت مُلائم پگل جانے والا۔ موم کی مانند ؎

شوق سے گرمیِٔ عارض وہ دکھائیں مُجکو　　موم کا تو نہیں ہُوں کہ پگل جاؤنگا (مُصحفی)

موم کا ہوجانا۔ ا۔ فعل لازم :۔ نہایت نازک بنجانا۔ ازحد نازک اندام ہوجانا +

موم کرنا۔ ا۔ فعل متعدی :۔ (۱) ملائم بنانا۔ ملائم کرنا۔ نرم کرنا۔ نرم دل بنانا سختی دُور کرنا + مُطیع کرلینا ؎

خدا نے کردیا ہے موم تمکو حق میں غیروں کے　　دلِ نازک تُمہارا پر مری جانب سے پتھر ہے (ودل)

تم لوگ بھی غضب ہو کہ دل پر یہ اختیار　　شب موم کرلیا سحر آہن بنا دیا + (شیفتہ)

(۲) پانی کرنا۔ پگلانا۔ گھُلانا۔ گلانا ؎

وہ آج ناز سے لائے تھے خنجرِ فولاد　　اُسے بھی موم مری سختیِ گلُو نے کیا + (داغ)

موم کی مریَم۔ ا۔ صفت :۔ مؤنث (عو) نہایت نازک جو گرمیِ نگاہ سے پگل جائے۔ چھُوئی مُوئی۔ وہ جو ہاتھ لگانے سے مَیلی ہو۔ مومنا چومنا جیسے موم کی مریم کاٹھ کے پائے اُٹھ مریم تیرے دھگڑے آئے (کہاوت) ؎

محفل میں تیری شمع بنی موم کی مریم　　پگلی پڑی ہے اُسکی وہ کافور کی گردن
بوڑھا جو نڈانہ بالا موم کی مریم اے شمع　　چل ری چل صبح ہُوئی اب تو کہیں راہی ہو } (انشا)

(مریم سے مُراد اچھوتی ہے کیونکہ اُنکو مرد نے ہاتھ نہیں لگایا تھا پس اسی وجہ سے ایسے نازک سے مُراد ہوگی جسمیں ہاتھ لگانے کی بھی سہار نہو +

موم کی ناک۔ ا۔ صفت :۔ مُتلوّن مزاج۔ غیر مُستقل مزاج۔ وہ شخص جسے جدھر چاہے جسطرف کرلو۔ ایسا شخص جسکی رائے کو وثُوق نہو۔ وہ شخص جسکی بات میں بھدرک نہو۔ وہ شخص جو ہر ایک کے کہنے پر چلے اور اپنے پہلے قول سے پھر جانے کی پروا نہ کرے۔ جیسے نوکروں نے سوچا کہ سرکار موم کی ناک ہے ؎

غصہ دُودھ کا اُبال روٹیاں مزے سے جلتی ہیں تنخواہیں مُفت چڑھتی ہیں (ابتدر حنیملی)

موم ہوجانا۔ ا۔ فعل لازم :۔ گداز ہوجانا۔ پگل جانا۔ پسیج جانا۔ رحمدل بنجانا ملائم پڑجانا۔ نرم ہوجانا۔ سنگدلی اور کٹھور پن دُور کرنا +

موم

ہیں وہ ہُوں آتش قدم جب سے پگلتے ہیں پہاڑ　　موم ہوجاتا ہے جو آتا ہے پتھر زیرِ پا + (داغ)

موم ہونا۔ ا۔ فعل لازم :۔ نرم پڑنا۔ ملائم ہونا۔ طبیعت میں نرمی آنا۔ رحمدل ہونا رقیق القلب بنا۔ گُداز ہونا۔ پگلنا۔ پسیجنا۔ رحم آنا ؎

پتھر کا کلیجہ ہے ترا اے بُتِ بے رحم　　افسوس کبھی موم ترا دل نہیں ہوتا (کاشف)

جلاتے آہ مجھی کو جو سنگ دل ہو نہ موم　　یہ کیا غضب ہے اثر واں نہیں تو یاں بھی نہیں
اے ظفر موم نہ دل ہو بُتِ سنگیں دل کا　　گرچہ پتھر بھی ہو سُنکر مری فریاد گداز } (ظفر)

مومِن۔ ع۔ اسم مذکر :۔ (۱) ایمان لانے والا + سچّا مُسلمان۔ سیدھا مسلمان۔ ایماندار ؎

بُت وہ کافر ہیں کہ اِن کا جلوہ ہے　　نُورِ ایماں قلبِ مومن کے لیئے (ذکی)

(۲۔ ا) مُسلمان جُولاہا۔ یہ نام اِس قوم کی سادگی اور بھولے پن کے سبب پڑا (۳) اہل تشیعہ۔ شیعہ۔ امامیہ مذہب کا آدمی۔ (۴) حکیم مومن خان دہلوی ولد حکیم غلام نبی خاں کا تخلص جنہوں نے ۱۲۶۸ ہجری میں قضا فرمائی +

مومنا۔ ا۔ صفت :۔ (عو) موم کی مانند۔ موم کی مانند نازک۔ نہایت نازک +

مومنا چومنا۔ ا۔ صفت :۔ (عو) ازحد نازک +

مومِنِین۔ ع۔ اسم مذکر :۔ مومن کی جمع +

مومی۔ ف۔ صفت :۔ موم سے منسُوب۔ موم کا۔ موم کا بنا ہوا۔ موم کا ساختہ +

مومی چھینٹ۔ ا۔ اسم مؤنث :۔ ایک قسم کی نہایت مُلائم چکنی اور خوش وضع چھینٹ جو اکثر رضائیوں لحافوں اور جاڑے کے انگرکھوں وغیرہ کے کام آتی ہے۔ رنگت کی پکّی۔ سُرخ اور زرد بوٹی کی ہوتی ہے +

مومی شمع۔ ا۔ اسم مؤنث :۔ موم بتّی۔ موم کی بنی ہوئی شمع +

مومی موتی۔ ا۔ اسم مذکر :۔ ایک قسم کا جھُوٹا ڈھلا ہوا موتی جو اندر سے خالی ہوتا اور موم کی لاگ سے بنایا جاتا ہے +

مُومیٰ۔ ع۔ صفت :۔ بروزن مُوسیٰ۔ اشارہ کیا گیا۔ اشارہ کردہ شدہ۔ ایما کیا گیا۔ (۱) اسکا تلفّظ بواو مجہول و یائے معرُوف غلط ہے مگر بول چال میں مروّج +

مُومیٰ الیہ۔ ع۔ اسم مذکر :۔ وہ شخص جسکی طرف اشارہ کیا گیا ہو۔ مشارٌ الیہ۔ ایما کردہ شدہ +

مُومیا۔ ع۔ ف۔ اسم مؤنث :۔ (۱) مصالحہ لگی اور سُوکھی ہوئی لاش (۲) ایک سیاہ چکنائی کا نام جو بشکل موم بنائی جاتی اور چوٹ یا ضرب کے موقع پر دُودھ میں پلانے یا مقام ضرب پر لگانے کے کام آتی ہے اسکی دو قسمیں ہیں ایک عملی یعنی ساختہ۔ دُوسری کانی۔ عملی ادویات سے مرکب ہوکر بنائی جاتی ہے اور کانی مومیائی وہ ہے جسے ہندوستان میں سلاجیت کہتے ہیں +

مومیائی۔ ف۔ اسم مؤنث :۔ ایک سیاہ رنگ کی چکنی دوا کا نام جو بشکل موم

ملائم اور زخم جراحت و ضرب کے واسطے مُفید ہوتی ہے۔ اسکی دو قسمیں ہیں
ایک علی یعنی ترکیب دیکر بنائی ہوئی دُوسری کانی جسے سلاجیت بھی کہتے
ہیں (علی مومیائی کی نسبت پُرانے لوگوں نے عجیب عجیب باتیں لکھی ہیں چنانچہ
ہم بھی اُن میں سے ایک آدھ نقل کرتے ہیں کہ سُرخ چہرے سُرخ بالوں کے لڑکے کو
لیکر پالتے ہیں۔ جب وہ تیس برس کے قریب ہوجاتا ہے تو ایک بڑا مٹی کا منکا بناکر اُسے
شہد اور ادویات سے بھر دیتے ہیں اور اُس جوان کو ظرف مذکور میں کھڑا کرکے بند کر دیتے
اور اُسپر تاریخ لکھدیتے ہیں۔ جب ایک سو بیس سال ہوجاتے ہیں تو اُسے کھولکر نکال لیتے
ہیں پس ان سب چیزوں کی جو شکل بنجاتی ہے وہ سب مومیائی کہلاتی ہے کہتے ہیں
کہ ہر عضو کی شکستگی کے لیئے اُس آدمی کا وُہی عضو کام میں لاتے ہیں +

بعض مُحققوں نے لکھا ہے کہ یا ای ایک گانوں کا نام ہے جو مُضافاتِ فارس
میں واقع ہے۔ اُسکے پہاڑ پر ایک تالاب بنا ہوا ہے جسمیں ہر سال جوش آتا اور اُسکے
کناروں پر کائی مثل موم جمجاتی ہے۔ وہاں کا بادشاہ اُس حوض پر پہرے بٹھا دیتا
ہے وہ لوگ اُس کائی کو سمیٹ لاتے اور مومیائی کے نام سے موسُوم کرتے ہیں۔
کشف اللُّغات میں لکھا ہے کہ اُس چشمہ کے دہانے پر تانبے کی چھلنی لگا دیتے ہیں
اور سال بھر کے بعد اُسے اُکھیڑ کر دیکھتے ہیں تو اُسمیں دو چار تولے مومیائی نکلتی ہے۔
صاحب بُرہان اور رشیدی نے لکھا ہے کہ اصل میں یہ لفظ موم آئین تھا کیونکہ جب
کان سے نکالتے ہیں تو مثلِ موم نرم نکلتی ہے۔ کثرتِ استعمال سے مومیائی مشہور ہوگیا)

مومیائی نکالنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ (عوام) تیل نکالنا۔ چربی نکالنا۔
سخت محنت لینا۔ پسینے پسینے کردینا + مارتے مارتے پتلا حال کردینا +

مَون۔ س۔ اسم مذکر :۔ (ہندُو) چُپ۔ خاموشی۔ اباک +

مَون برت۔ س۔ اسم مذکر :۔ عہدِ خاموشی۔ چُپ رہنے کا عہد کرلینا +

مون سادھنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ (ہندُو) چُپ رہنا۔ خاموش رہنا۔ چُپ نا دھنا

مَونا۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ (پُورب) (۱۔ فرخ آباد) بڑا برتن۔ گھڑا۔ گول۔ مٹکا۔
(۲۔ پُورب) ٹوکرا۔ جھلی + سانپ کا پٹارا +

مُونا۔ س۔ فعل لازم :۔ مرنا۔ انتقال کرنا۔ فوت ہونا ؎

اتنا تو بول مُنہ سے یہ سوز کو ہوا کیا   یارو ہلا تو دیکھو یہ ناتواں مُوا کیا + (میر سوز)
عشق بازی میں کیا مُوئے ہیں میر   آگے ہی جی اُنھوں نے ہارا تھا + (میر تقی)
(اسکے مُشتقات بول چال میں آتے ہیں) +

مَونا رانی۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ (ہندو وعو) آن بولا رانی۔ چُپ چاپ رہنے
والی عورت۔ ملکۂ خاموش +

مَونتا۔ س۔ اسم مؤنث :۔ خاموشی۔ چُپ +

مُؤنّث۔ ع۔ صفت :۔ عورت۔ مادہ۔ استری لنگ۔ مادین۔ نر کی ضد +
زنانہ۔ عورت کا سا +

مُونج۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ ایک قسم کی گھانس جسکے بکل کی رسیاں بٹتے ہیں +

مُونج کا بان۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ ایک قسم کا بان جو مُونج گھانس سے بٹا ہوا ہوتا
اور چارپائیوں کے بُننے میں صَرف کیا جاتا ہے +

مُونج کی رسّی۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ مُونج کی بٹی ہوئی رسّی +

مُونجھ۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ (سلوتری) گھوڑے کی آنکھ کے نیچے جو ایک قسم کا
ورم مثلِ غدود ہوجاتا اور دفعتہً پھُوٹ کر خُونِ سیاہ نکلنے لگتا ہے اُسے
مُونجھ کہتے ہیں۔ یہ مرض گائے بھینس وغیرہ کو بھی ہوجاتا ہے) +

مُونچھ۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ دیکھو (مُوچھ)

مُونْدنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ (عوام) بند کرنا۔ ڈھانپنا + معمُور کرنا۔ جیسے آنکھ
مُوندنا۔ کواڑ مُوندنا ؎

آنکھ ناک مُکھ مُوند کے نام نرنجن لے   بھیتر کے پٹ جب کھُلیں جب باہر کے پٹ دے (دوہا)

مُونڈ۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ (گنوار) سر۔ مُنڈیا۔ سیس + ماتھا۔ مستک۔ (۲) ایک
راکشس کا نام جیسے دُرگا دیوی نے مارا تھا +

مُونڈ مارنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ (گنوار) (۱) گردن مارنا۔ قتل کرنا۔ ناڑ کاٹنا۔
سر اُڑانا۔ (۲۔ ہندُو عو) سر سے مارنا۔ واپس کرنا۔ پھیرنا۔ جیسے یہ چیز اُسکے
ہی مُونڈ مارو (۳) کوشش کرنا۔ نہایت تندہی کرنا +

مُونڈ مُنڈانا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ (۱) سر مُنڈانا۔ حجامت کرانا۔ (۲) اپنے
تئیں فقیر یا چیلا بنانا۔ فقیری لینا ؎

مُونڈ مُنڈائے جٹا رکھائے تن پہ بھبوت لگائے   کھلڑی اُوپر راکھ لگائے من جیسے کا تیسا (دوہا)
گھر میں رہے نہ تیرتھ گئے مُونڈ مُنڈا فضیحت بھئے +

مُونڈ کر کھانا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ (۱) حجّامی سے گُزرِاوقات کرنا۔ حجامت
بناکر پیٹ پالنا۔ (۲) مُوس کر کھانا۔ لُوٹ کرنا۔ دھوکے اور فریب سے گُزرِاوقات کرنا

مُونڈن۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) رسمِ مُوتراشی۔ عقیقہ۔ وہ تقریب جسمیں ساتویں
دن بچّے کے پیٹ کے بال سر پر سے مُنڈوائے جاتے ہیں۔ نرینہ کے واسطے
دو بکرے اور دُختر کے لیئے ایک بکرا ذبح کیا جاتا ہے۔ اُسی دن چھٹی کی رسم
ادا ہوتی اور بچّے کا نام قرار دیا جاتا ہے۔ (۲۔ ہندُو) ہندوؤں کی ایک
رسم کا نام جسمیں پہلے پہل کسی دیوتا کے مندر میں لڑکے کے بال مُنڈواتے ہیں

مُونڈنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ (۱) حجامت کرنا ۔ مُوتراشنا ۔ اصلاح بنانا ۔ خط بنانا ۔ (۲) چیلا بنانا ۔ مُرید کرنا ۔ مُعتقد بنانا + تلقین کرنا ۔ ہدایت کرنا ۔ راہ پر لانا ۔ رہنمائی کرنا ۔ اُپدیش کرنا ۔

میلے کیئے ہزاروں مُونڈے فقیر چیلے جب آ فنا پکاری جا سو رہے اکیلے (نظیر)

(۳) اُستادوں کو اپنے ہُنر کا مُعتقد کرنا ۔ شاگرد بنانا (۴) مُوسنا ۔ لُوٹنا ۔ دستبُرد کرنا ۔ ہاتھ مارنا ۔ فریب دیکر مال مارنا ۔ پُھسلا کر لے لینا ۔ دھوکے سے لے لینا + تباہ کرنا ۔ برباد کرنا ۔ غارت کرنا ۔ تاراج کرنا ۔ کُچھ باقی نہ رکھنا ۔

دست بر سر ہر ایک ہے حجام گرم سارا بدن ہے جُوں حمام
لب پہ خُرد و کلاں کے نالہ ہے سب کو اس تپ نے مُونڈ ڈالا ہے } جرأت در ہجو بخار

مونڈھا ۔ ہ ۔ اسم مذکّر :۔ (۱) کندھا ۔ شانہ ۔ دوش ۔ کتف ۔ (۲) ایک بیٹھنے کی چیز جسے سرکنڈوں یا بانس کی تیلیوں سے بنا کر اُوپر سے مُنڈھ دیتے اور کُرسی کی طرح اُسپر بیٹھتے ہیں ۔ مُچیا ۔ چوکی ۔ کُرسی ۔ سٹُول ۔ پیڑھا ۔

بجا کاتب اعمال کے لکھنے بیٹھے کہ مُونڈھا ہے ایک ایک مونڈھا ہمارا (رشک)

سر پر جالی پیٹ سے خالی پسلی ایک سے ایک نرالی
مُجکو آوے یہ ہی پرکھ پیر نہ گردن مونڈھا ایک } مونڈھے کی پہیلی

مونڈھوں کے فرشتے ۔ ا ۔ اسم مذکّر :۔ فرشتگانِ کاتبِ اعمال کراماً کاتبین ۔

جو بیٹھے تو فرشتے ہمارے مونڈھوں کے ابھی تو عرش سے کُرسی اُتار لیتے ہیں (رشک)

مونڈھے والی ۔ ہ ۔ اسم مؤنّث :۔ رنڈی ۔ کسبی ۔ پاتر ۔ کھائی کوٹھے والی +

مُونڈی ۔ ہ ۔ اسم مؤنث : عو (۱) سر ۔ مُنڈیا + (۲) مُونڈی ہوئی ۔ سترده +

مُونڈی بھبڑ ۔ ہ ۔ اسم مؤنّث :۔ اوّل معلوم ۔ دوم ۔ سر مُونڈی + مُفلس ۔ قلّاش +

مُونڈی کاٹا ۔ ہ ۔ صفت :۔ (عو) (۱) سر بُریدہ ۔ بن سرا ۔ سر کٹا ۔ (۲) (کلمۂ نفرین) مرنے جوگا ۔ واجب القتل + مُوا ۔ مری لیا ۔

کیسی بے غیرتی یہ چھائی ہے مُونڈی کاٹے کی شامت آئی ہے (شوق)

مُونس ع ۔ اسم مذکر :۔ (۱) اُنس رکھنے والا ۔ ہمدم ۔ آرام دینے والا ۔ ساتھی ۔ دلی دوست ۔ یار ۔ مُحب + جلیس ۔ ہمنشین ۔ غم بٹانے والا ۔

ہمیشہ کُنجِ تنہائی میں مُونس ہم سمجھتے ہیں الم کو یاس کو حسرت کو بیتابی کو حرماں کو (ظفر)
بعد مُردن بھی مرا قبر میں مُونس ہے فشار ساتھ تھا زیست میں جو تنگیِ زنداں ہو کر (زکی)

(۲) میر نوّاب مرثیہ گو ولد میر مُستحسن لکھنوی کا تخلّص جو میر انیس نامی مرثیہ گو کے چھوٹے بھائی ہیں +

مُونس تنہائی ع + ف ۔ اسم مذکر :۔ تنہائی کا دوست ۔ خلوت کا ساتھی + غم بٹانے والا ۔ جیسے کتاب وغیرہ +

مُونگ ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ ایک قسم کا غلّہ جو ماش کی قسم سے ہوتا ہے ۔ فارسی بنو ماش ۔ عربی مَج ۔ مزاجاً بعض کے نزدیک سرد مائل بہ خُشکی ۔ بعض کے نزدیک رطُوبت و یبوست میں مُعتدل ۔ حُکما اسکی دال اکثر بیماروں کو کھلاتے ہیں جیسے مُونگ مُوٹھ میں چھوٹا بڑا کون + مُونگ مُوٹھ تھنی نار بکری کھائے چار + (کہاوت)

مُونگ پُلاؤ ۔ ا ۔ اسم مذکّر :۔ ایک قسم کے نمکین چاول جن میں گوشت کی بجائے ثابت مُونگ ڈالے جاتے ہیں +

مُونگ پھلی ۔ ہ ۔ اسم مؤنّث :۔ (۱) مُونگ کی پھلی جسمیں سے مُونگ کے دانے نکلتے ہیں (۲) ایک قسم کا میوہ جسکی پھلیوں میں سے بڑے بڑے بیج بادام کے مزے کے نکلتے اور اُسمیں مُونگ کی سی خوشبو ہوتی ہے جسے یُورپ میں چینا بادام کہتے ہیں ۔ یہ پھلی راجپوتانہ میں زیادہ پیدا ہوتی ہے +

مُونگ کی پھلی ۔ ہ ۔ اسم مؤنّث :۔ (۱) دیکھو (مُونگ پھلی) (۲) تشبیہاً پتلی اُنگلی جیسے اُنگلیاں تیری مُونگ کی پھلیاں +

مُونگ کی دال ۔ ہ ۔ اسم مؤنّث :۔ دَلے ہوئے مُونگ +

مُونگ کی دال کھانیوالا ۔ ا ۔ اسم مذکّر :۔ وہ آدمی جسکی غذا مُونگ کی دال ہو ۔ وہ شخص جو گوشت نہ کھاتا ہو ۔ مجازاً ۔ بنیا ۔ بقال + بودا ۔ کمزور ۔ ڈرپوک

مُونگا ۔ ہ ۔ اسم مذکّر :۔ مرجان ۔ خُرد ہک ۔ حجر البحر ۔ ایک قسم کا درخت جو سمندر میں پیدا ہوتا اور نبات و سنگ کے درمیان خیال کیا جاتا ہے ۔ مزاجاً درجۂ دوم میں سرد و خُشک مانا گیا ہے ۔ ہندُو لوگ اِسکی مالا بناتے اور نو رتنوں میں سے ایک رتن مانتے ہیں +

(مُونگا اصل میں ایک قسم کے کیڑوں کا گھر ہے جو سمندر میں پیدا ہوتے کثیر الرجال کہلاتے ہیں ۔ یہ کیڑے پہاڑ کے پہاڑ دِیواروں کی دِیواریں بلکہ جزیرے تک اِسی مُونگے سے بنا ڈالتے ہیں چنانچہ اسوقت بیسیوں جزیرے صِرف مُونگے کے بنے ہوئے موجود ہیں مثلاً بحرِ پیسفک میں آرکیپلیگو کے نام سے جو جزیرے مشہُور ہیں وہ سب اِنہیں کیڑوں کے بنائے ہوئے ہیں ۔ آسٹریلیا کے شمالی مشرقی ساحل پر بارہ سو میل لمبی ایک میل چوڑی تین سو فیٹ تک گہری دِیوار نہایت عظمت و شان کے ساتھ مُونگے کی بنی ہوئی موجود ہے مُونگے کے جزائر میں سب سے بڑا جزیرہ وٹسٹی ہے جو جزائر سوسائٹی میں بحرِ پیسفک کے اندر واقع ہے ۔ مُونگے کے جزیرے اکثر مدوّر ہوتے ہیں ۔ اور مُونگے کی دِیواریں نہایت خوشنما رنگ کی ہوتی ہیں ۔ چنانچہ سُرخ بھُوری ۔ سبز اُودی نیلی اور سفید رنگ کی دِیواریں اب تک دیکھی گئی ہیں ۔ شفّاف پانی میں اِنکی رنگتیں عجیب بہار دکھاتی ہیں)

مُونگیا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ ماشی۔ سُمّی۔ ایک قسم کا ہلکا سبز رنگ جو ہلدی نا سپال پھٹکری اور کسیس سے تیار کیا جاتا ہے +

مُونگے کی جڑ۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ بیخ مرجان +

مُونہہ۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ دیکھو (مُنہ) +

مُونہاں۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ گھوڑے کے ایک مرض کا نام جس میں مُنہ کے اندر دانے دانے ہوجاتے یا چھالے سے پڑجاتے ہیں۔ یہ مرض اکثر بادی اور کمتر گرمی سے ہوتا ہے۔ بادی کے دانے سفید۔ گرمی کے سُرخ ہوا کرتے ہیں۔ جوشش دہن +

مَونی۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (ہندُو) (۱) چُپ چاپ آدمی۔ مُونہہ ہلا جوگیوں کا ایک فرقہ جو خاموش رہتا ہے (۲) ٹوکری۔ بوٹیا +

موہ۔ س۔ اسم مؤنث:۔ (۱) نیہ۔ نیہا۔ پیار۔ محبت۔ حُب۔ سنیہ۔ پریت (۲) لاڈ۔ دُلار۔ ناز۔ (۳) عشق۔ پریم۔ فریفتگی۔ شیفتگی۔ (۴) لوبھ۔ خواہش۔ (۵) جادُو۔ منتر۔ ٹُونا۔ ٹوٹکا۔ موُہڈ۔ افسُوں۔ سحر +

موہ جانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ فریفتہ ہوجانا۔ شیفتہ ہوجانا۔ عاشق ہوجانا۔ مفتُوں ہوجانا۔ شیدا و والہ ہوجانا +

موہ رُوپی۔ ہ۔ صفت:۔ مُغالطہ دینے والا۔ دھوکے میں ڈالنے والا۔ دلفریب۔ پُرفریب۔ صُورت دکھاکر فریفتہ کرلینے والا جیسے موہ رُوپی سنیاسی +

موہ لینا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ فریفتہ کرلینا۔ مائل کرلینا۔ عاشق بنالینا۔ لُبھا لینا + جادُو سے تسخیر کرلینا۔ غش کرلینا ؎

<table>
<tr><td rowspan="4">ہولی</td><td>آج شام موہ لیو بانسری بجائے کے</td></tr>
<tr><td>ہر ہر کرت جات گاگر سر دھرت جات　نیر نار بھرن جات سُدھ نہ لی اپنے سر یکی</td></tr>
<tr><td>آج شام موہ لیو بانسری بجائے کے</td></tr>
<tr><td>جنگل جنگل ڈھونڈ کٹائے ڈالو بانسری　اُبجی نہ بانس بجے نہ بانسری</td></tr>
</table>

موہ میں آنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ عشق کے بس میں ہونا۔ فریفتہ ہوجانا + حیرت زدہ ہوجانا۔ مُتحیر ہوجانا۔ اپنے دوست یا معشُوق کے اچانک ملنے سے غش ہوجانا۔ سکتہ میں ہوجانا +

مَوَاہِب۔ ع۔ صفت:۔ (واہب) بخشنے والا۔ عطا کرنے والا + ہبہ کرنیوالا دان کرنے والا۔ خیرخیرات کرنے والا۔ داد و دہش کرنے والا +

مَوہِبَت۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ عطا۔ بخشش۔ پیشکش۔ نذر۔ بھینٹ + نعمت +

مَوہِبَتِ عُظمٰے۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ بہت بڑی بخشش۔ عطیۂ کُبرٰے۔ بہت بڑی نعمت +

موہت۔ س۔ صفت:۔ (۱) تسخیر کردہ شدہ۔ جادُو سے موہا ہوا۔ نظارہ زدہ۔ شیدا۔ شیفتہ۔ فریفتہ۔ عاشق (۲) بیہوش۔ غش۔ مُتحیر۔ بے حس و حرکت +

موہَن۔ ہ۔ صفت:۔ (۱) موہنے والا۔ لُبھانے والا۔ منوہر۔ فریفتہ کرنے والا جادُو سے بس میں کرنے والا۔ ساجن۔ دلرُبا۔ دلفریب۔ نہایت خُوبصورت صاحبِ تسخیر۔ پیارا۔ جیسے من موہن۔ (۲) کرشن جی کا لقب +

موہن بھوگ۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ حلوا۔ سیرا۔ میٹھا + پرشاد۔ کڑھا +

موہن مالا۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ ایک قسم کا ہار سونے یا مُونگے یا موتیوں وغیرہ کا کنٹھا۔ کنٹھی +

موہنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ فریفتہ کرنا۔ شیفتہ کرنا۔ لُبھانا۔ بس کرنا۔ جادُو کرنا۔ سحر کرنا۔ تسخیر کرنا +

موہنی۔ س۔ اسم مؤنث:۔ (۱) من ہرنے والی استری۔ موہنے والی رُوپوتی۔ منوہر۔ سُندر نار۔ خُوبصُورت۔ دلفریب۔ دلربا (۲) جادُوگرنی ساحرہ۔ فسُونگر۔ (۳) پیاری۔ پیار دلانے والی جیسے بنی کی ذات موہنی ہے (۴) کنچنی۔ بیسوا۔ کسبی۔ پاتر۔ رنڈی۔ کنجری۔ لُلی (۵) حُب کا عمل + بسی کرن عملِ حُب۔ افسُونِ محبت۔ حُب۔ تسخیر کا عمل۔ تسخیر ؎

دیکھا جسے ہوگیا وہ عاشق　تیری آنکھوں میں موہنی ہے　(ناسخ)

آنکھ لڑتے ہی ہوگئی عاشق　موہنی تھی مُوئے کے کاجل میں (یار علی)

(۶) دلفریبی۔ دلرُبائی۔ دلبری + افسُونگری +

مَوہُوب۔ ع۔ صفت:۔ عطا کردہ شدہ۔ ہبہ کیا گیا۔ بخشا گیا۔ مرحمت کیا گیا۔ عنایت کیا گیا۔ دیا گیا +

مَوہُوم۔ ع۔ صفت:۔ وہم کیا گیا۔ وہمی۔ خیالی امر قیاسی۔ فرضی۔ تصوری ؎

مری ہستی بھی ہے وہ لفظِ موہُوم　کہ ہے اُسکے دہانِ بے نشاں میں　(زکی)

مَوہُومی۔ ع + ف۔ اسم مؤنث:۔ وہمی۔ خیالی۔ تصوری جیسے موہُومی امر +

موہے۔ ہ۔ ضمیرِ مفعُول (گنوار) مُجکو۔ مُجھے۔ میرے تئیں۔ موکو۔ مینُو +

موہے اور نہ تجھے ٹھور۔ ہ۔ کہاوت:۔ تیرے بِن مُجھے اور میرے بِن تجھے کل نہیں۔ نہ تو مُجھ ہی کو دُوسرا ملتا ہے اور نہ تجکو ہی دُوسرا ٹھکانا ہے +

موہے گِن موہے گِن تجھے کون گِنے۔ ہ۔ کہاوت:۔ خواہ مخواہ کسی کام میں پانوں اڑانا۔ کوئی پُوچھے یا نہ پُوچھے مگر آپ دخل دیئے جانا +

مُوئی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (۱) مری ہوئی۔ مُردہ۔ مُردی۔ (۲)۔ عو۔ کلمۂ تنفر) نگوڑی۔ کمبخت۔ بدنصیب۔ کھوجڑے پٹی۔ اُجڑی۔ خانہ خراب۔ جیسے

جیسے موئی کہاں جاکر مرگئی تھی +

موئی بچھیا بامن کو دان ؟ - ہ - کہاوت :- بُری چیز خدا کے نام - ناقص نکمّی اور بیکار چیز خدا کے حوالے - یعنی لوگ خدا کے نام پر بھی کوئی چیز دیتے ہیں تو جو اپنے کام سے (ناٹھ) یا نکمّی ہوتی ہے وُہی دیتے ہیں +

موئی جُوں - ہ - اسم مؤنث :- (ع) سُست قدم - کاہل وجود + چیونٹی کی چال + نہایت غریب اور مسکین ہ

نبض اب تو ترے بیمار کی ہے یُوں چلتی   اِس روش مور چلے ہے نہ موئی جُوں چلتی (منیر)

شیخ خرقہ میں جب مراقب ہو   گر مسکیں ہے اور موئی جُوں ہے (آبرو)

موئی کیوں کہ سانس نہ آیا - ہ - کہاوت :- (ع) آدمی کی زندگی اُسکے سانس کے ساتھ ہے جہاں سانس نکل گیا اور آدمی مرگیا +

موئی مائی ٹوٹی سگائی - ہ - کہاوت :- مربّی اور بزرگوں کے دم سے سارے رشتے ہیں - جہاں ماں مری سارے رشتے القط ہوئے - معاملہ قطع ہونے کے بعد کچھ غرض نہیں ہوتی +

موئی مٹّی - ہ - اسم مؤنث :- (ع) (۱) جسمِ مُردہ - جسدِ مُردہ - میّت - لاش - نعش - لوتھ + (۲) شخصِ مُردہ - مُتوفّی - فوت شدہ - مرا ہوا - مرحوم - مغفور - مبرور +

موئی مٹّی کی نشانی - ہ - اسم مؤنث :- مُتوفّی کی اولاد - مرے ہوئے آدمی کی نشانی + ماں یا مرے ہوئے باپ کی اولاد +

مُوئے - ہ - اسم مذکر :- (۱) مُوا کی جمع - مرے ہوئے (۲) الف کی یائے مجہول سے بدلی ہوئی صورت جو حروفِ مُغیرہ کے آجانے سے پیش آتی ہے - جیسے مُوئے کا کوئی نہیں جیتے جی کے سب ہیں (۲ - ع - کلمۂ تنفر) نگوڑے - بدنصیب - ناشاد نامُراد - اُجڑے - خانہ خراب - کھوجڑے پیٹے وغیرہ - جیسے مُوئے کی شامت نے گھیرا ہے (۳ - صیغۂ ماضی مرنا یا مونا مصدر سے) فنا ہوئے - مرگئے - مریئے - مرے - (۴ مجازاً) فریفتہ ہوئے - مرمٹے - تباہ ہوئے

ٹھہرا تھا وعدہ دید کا روزِ شمار پر   ہم اتنے سادے ہیں کہ مُوئے اعتبار پر (مختر)

مُوئے باپ کی بڑی بڑی آنکھیں - ہ - کہاوت :- مرے ہوئے آدمی کی صفت میں چاہے جتنا مبالغہ کرو - مرے ہوئے رشتہ دار کی حد سے زیادہ تعریف کیا کرتے ہیں جس بات کا امتحان یا ثبوت نہو سکے اُسے چاہتے ہیں جسقدر بڑھا کر بیان کر دیتے ہیں +

مُوئے پر سو دُرّے - ا - محاورہ :- مرنے کے بعد بھی واجب التعزیر ہے + بعد مرگ بھی موردِ سزا ہے + مصیبت پر مصیبت پیش آئی + مرے کو مارے

شاہ مدار - آفت پر آفت آئی +

مُوئے جیتے - ہ - اسم مذکر :- مرے ہوئے اور زندہ رشتہ دار +

مُوئے جیتے اُکھاڑ ڈالنا - ا - فعل متعدی :- (عو - لکھنؤ) مُردوں اور زندوں کو پُن ڈالنا - کسی کے مرے ہوؤں اور جیتوں کے عیب ظاہر کرنا - بکھان ڈالنا ہ

مُوئے جیتے اُکھاڑ ڈالوں گی   ککڑی کی طرح جھاڑ ڈالوں گی (شوق)

مُوئے شیر سے جیتی بلی بھلی - ا - کہاوت :- یعنی زور آور مُردہ سے کمزور زندہ بہتر ہوتا ہے - ادنےٰ زندہ آدمی اعلیٰ مُردہ شخص سے بہتر ہے +

مُوئے کی قبر اور جیتے کا گھر - ا - کہاوت :- مُردے کو قبر میں آرام زندہ کو گھر میں - ہر شخص اپنے ہی مسکن میں خُوش ہے +

مُوئے - ف - اسم مذکر :- دیکھو (مُو) بحالتِ اضافت یائے مجہول یا ہمزہ بڑھاتے ہیں +

مُوئے زہار - ف + ع - اسم مذکر :- جھانٹیں - زیرِ ناف کے بال - کالے بال +

مُوئے مُبارک - ف ع + اسم مذکر :- دیکھو (مُوءِ مبارک مُو کے مُشتقات میں)

مُوئے نہانی - ف - اسم مذکر :- دیکھو (مُوئے زہار) +

مُوئیّا - ہ - اسم مذکر :- کچے سُوت کی اَنٹی - سُوت کا چھوٹا لچھا +

مُوئیّا سا پیٹ - ہ - اسم مذکر :- نرم اور ملائم پیٹ لچّھی سا پیٹ لوٹی سا پیٹ

مُؤیِّد - ع - صفت :- تائید کرنے والا - مدد کرنیوالا - مددگار - معاون - حمایتی - دستگیر +

مُؤیَّد - ع - صفت :- تائید کیا گیا - مدد دیا گیا - مضبوط کیا گیا - قوی کیا گیا - زور دیا گیا - قوی پُشت کیا گیا - پُشتی کیا گیا - حمایت کیا گیا +

مَوِیز - ف - اسم مذکر :- ایک قسم کے بڑے بڑے سُوکھے ہوئے انگور - داکھ - ایک قسم کی بڑی کشمش - انجوش (جسے عوام غلط فہمی سے مُنقّےٰ کہتے ہیں +

مویزِ مُنقّےٰ - ع - اسم مذکر :- بیج نکالی ہوئی مویز - بیج نکالکر صاف کی ہوئی داکھ +

مویشی - ع - اسم مذکر :- یہ لفظ اصل میں مواشی ہے جو عربی قاعدے کے مُوافق ماشیۃ کی جمع ہے املا کر کے مویشی لکھنے پڑھنے اور بولنے چالنے لگے - ڈھور ڈانگر - چوپائے - بھینس - بھیڑ - بکری وغیرہ +

مویشی چرانا - ا - فعل متعدی :- ڈھور چرانا - ڈنگر چرانا +

مویشی خانہ - ف - اسم مذکر :- باڑا - کھڑک - احاطہ +

مِہ - ف - صفت :- (سنسکرت महा مہا) بڑا - کلاں - بزرگ - سردار - مہتر یہی لفظ سے بنا ہے - پُرانی زبان میں بڑائی کے واسطے آتا تھا جیسے مہ آباد شاہانِ قدیم کا سلسلہ +

مہ آباد - ف - اسم مذکر:- پارسیوں کے سب سے بڑے پیغمبر کا نام جو عجم میں سب سے پہلے مبعوث ہوا اور کتاب دساتیر اُسی پر نازل ہوئی +

مہ - ف - اسم مذکر:- ماہ کا مخفف - (۱) چاند - قمر - چندرما + (۲) مہینا - ماس +

مہ پارہ - ف - اسم مذکر:- چاند کا ٹکڑا - معشوق - نہایت خوبصورت +

مہ جبین یا مہ رُو - ف + ع - اسم مذکر:- چاند کی سی پیشانی والا - چاند سے مکھڑے والا - معشوق - خوبصورت ؎

کچھ وہ ہی عاشقِ مضطر پہ ستم کرتے ہیں مہ جبینوں کو جو انداز و ادا دیتے ہیں (ظہیر)

مہ لقا - ف + ع - اسم مذکر:- چاند کی سی صورت والا - معشوق +

مہا - س - صفت:- یہ لفظ فارسی مِہا سے بالکل ملتا ہوا ہے - (۱) بڑا - بزرگ - اُتم - سرِشٹ - معزز - اعلےٰ - (۲) کلاں - عظیم - (۳) شریف - خاندانی +

مہا اپرادھ - س - اسم مذکر:- گناہِ عظیم - گناہِ کبیرہ - بڑا بھاری پاپ +

مہا اپرادھی - ہ - اسم مذکر:- بڑا پاپی +

مہا اشٹمی - ہ - اسم مؤنث:- دُرگا اشٹمی - نوراتروں کی آٹھویں تاریخ +

مہا اَوت - ہ - صفت:- نہایت بے وقوف +

مہا برہمن - ہ - اسم مذکر:- اچارج - مُردے کا دان لینے والا - بڑا بامن - مُردوں کی واہ کریا کرنے والا +

مہا بلی - ہ - صفت:- شہزور - بہت بڑا طاقت ور - نہایت زبردست +

مہا بھارت - س - اسم مذکر:- (۱) جنگِ عظیم - بڑی بھاری جُدھ - معرکۂ عظیم (۲) وہ بڑی بھاری لڑائی جو کوروں اور پانڈؤں میں کُروچھیتر کے مقام پر ہوئی تھی اور اٹھارہ روز تک یہ ہنگامہ گرم رہ کر پانڈؤں نے فتح پائی تھی + (۳) ایک تاریخ کا نام جس میں کوروں اور پانڈؤں کی لڑائی کا مفصّل حال درج ہے - یہ تاریخ ویاس دیو سے منسوب کی جاتی ہے +

مہا بیر - س - اسم مذکر:- بڑا سُوربیر + ہنومان کا خطاب +

مہا پاپ - ہ - اسم مذکر:- گناہ کبیرہ - بڑا بھاری گناہ +

مہا پاپی - ہ - اسم مذکر:- بڑا بھاری گناہ گار - فاسق - بدکار جیسے کِن مارو میرو مور مہا پاپی + گوکت موہ پیٹے چھاتی + کن مارو میرو مور مہا پاپی + (گیت)

مہا پاتک - س - اسم مذکر:- دیکھو (مہا پاپ) +

مہا پرساد - س - اسم مذکر:- دیوتا کا بھوگ - نیویدیہ - تبرک - خاصکر جگناتھ کا پرشاد +

مہا پُرش - س - اسم مذکر:- مہا پرس + (۱) دھرماتما - بھگت - مہاتما - ولی - صاحب دل - مُقدس - معصوم - بزرگ - رکھی (۲ - مجازاً) بذات - شریر -

چالاک - عیار - بدمعاش - پانچوں عیب شرعی +

مہا پچھی - س - اسم مذکر:- اُلّو - بُوم - چغد +

مہا پُورا - ہ - اسم مؤنث:- سب گُنوں پُورا - آٹھوں گانٹھ پُورا - پانچوں عیب شرعی - عیار - چلتا پُرزہ +

مہا پرلے - س - اسم مؤنث:- قیامت - فنائے دُنیا جو اہلِ ہند کے عقیدہ سے تینتالیس ارب بیس کروڑ برس کے بعد ہمیشہ واقع ہوتی ہے - ساری سرشٹی کا ناش جو برہما کے سو برس پیچھے ہوتا ہے +

مہا تل - س - اسم مذکر:- (مہا + تل) زمین کا پانچواں طبقہ - پانچواں پاتال پنچم تل جس میں ناگ - اسُر دیت وغیرہ رہتے ہیں +

مہاتم - ہ - اسم مذکر:- مرکّب از (مہا + آتما) یا (مہا + اُتم) (۱) بڑائی - عظمت - پرتشٹا - (۲) ثواب - اجر - نیک بدلہ جیسے گنگا نہانے کا بڑا مہاتم ہے +

مہاتما - ہ - اسم مذکر:- (مہا + آتما) (۱) ولی - نیک آدمی - ولی اللہ - مہاشے (۲) نیک - اچھا - سعید +

مہاجال - ہ - اسم مذکر:- مچھلیوں کے پکڑنے کا بہت بڑا جال +

مہاجن - ہ - اسم مذکر:- بڑا آدمی + دولتمند - غنی + سوداگر - بیوپاری - ساہوکار + بینکر - خزانچی + صرّاف - ہُنڈی وال +

مہا جنتر - ہ - اسم مذکر:- (۱) بڑا قفل - بڑا تالا - (۲) جرِ ثقیل کا بڑا کارخانہ - کلوں کا کارخانہ +

مہاجنی - ہ - اسم مؤنث:- ساہوکاری + بنج بیوپار - سوداگری +

مہاجنی پرچہ یا چٹھی - ہ - (اسم مذکر و مؤنث):- ہُنڈی - چک - کاغذِ زر +

مہا دنت - س - اسم مذکر:- ہاتھی یا سُؤر کی دانت +

مہا دھات - ہ - اسم مذکر:- سونا - طلا - زر + اعلےٰ قسم کی دھات +

مہادیو - ہ - اسم مذکر:- بڑا دیوتا - شیو مہیش + حضرت آدم - ابوالبشر +

مہادیو کی پنڈی - ہ - اسم مؤنث:- مہادیو کا لِنگ +

مہا ڈول - ہ - اسم مذکر:- بڑا اور عمدہ ڈولا - جھلہ - ایک قسم کی پالکی +

مہاراج - ہ - اسم مذکر - (ہندو) (۱) بڑی سلطنت والا - راجاؤں کا راجا - بڑا راجہ + قیصر - شہنشاہ (۲ - کلمۂ تعظیم) برہمنوں اور عمدہ خاندان والوں کا خطاب جیسے برہمن - پنڈت وغیرہ + حضرت - جنابِ عالی - جناب - خداوندِ نعمت +

مہاراجا یا مہاراجہ - ہ - اسم مذکر:- بڑا راجہ - بڑا بادشاہ - سُلطان - قیصر - شہنشاہ - خاقان +

مہاراجا اَدِھراج ۔ہ۔اسم مذکر:۔ راجاؤں کا راجا۔عظیم الشان راجہ۔ سب راجاؤں کا سردار۔سب سے زبردست راجا چنانچہ مُلک میواڑ کا راجہ اور تِوار۔چوہان۔راٹھور سُلنکی قوم کے راجا مہاراجہ اَدِھراج کے خطاب سے پہلے زمانے میں پُکارے جاتے تھے +

مہاراجوں کے راجا۔ہ۔اسم مذکر:۔ بڑے راجاؤں کے راجا۔مہاراجہ اَدھراج ؎
مہاراجوں کے راجہ اے جنُوں نذوت ہے تجکو یہی اب دل میں آتا ہے کوئی پوتھی رقم کیجیے (انشا)

مہارانی۔ہ۔اسم مؤنث:۔ مَلِکہ معظّمہ + لیڈی۔بڑے مرتبہ کی عورت بیگم وغیرہ

مہاسنکھ۔ہ۔صفت:۔(۱) گنتی کا سب سے اخیر اور بڑا درجہ۔یعنی .... ۱۔کا شمار (۲) مُردے کی کھوپری +

مہاکالی۔س۔اسم مؤنث:۔ دُرگا دیبی + پاربتی۔شیوجی کی استری +

مہاکُوپ۔س۔اسم مذکر:۔(۱) اندارا کُنواں۔گہرا کُنواں +

مہاکوپ۔س۔اسم مذکر:۔ نہایت غصّہ۔نہایت غضب۔جیسے مہاکوپ کر دانُو مارے سنگ گھونڈ سب چور گئے +

مہاکوڑھ۔اسم مذکر:۔ جُذام۔برص۔ وہ سخت اور متعدّی جُذام جس سے آدمی کا تمام جسم بگڑ جاتا ہے +

مہامائی۔ہ۔اسم مؤنث:۔ دُرگا۔دیوی شکتی۔دیبی ماتا۔دیبی جی کا خطاب +

مہامنتری۔س۔اسم مذکر:۔ وزیرِ اعظم۔مدارالمہام +

مہانومی۔ہ۔اسم مؤنث:۔ آسن مہینے کی سُدی پکش کی نویں تاریخ جسمیں دُرگا دیبی کی پُوجا ہوتی اور اُسے دُرگا نومی بھی کہتے ہیں۔نوراتروں کی نویں تاریخ +

مَہَابَت۔ع۔اسم مؤنث:۔(۱) ڈر۔خوف۔دہشت۔بھے۔ہول۔ہراس + رُعب۔ہیبت (۲۔ف) عظمت۔جاہ وحشم۔شان وشکوہ۔(۳) غضب غصّہ۔جلال۔(۴) بھاری بھرکم پن۔متانت۔سنجیدگی۔گمبھیرتا۔تمکنت +

مَہابت بیٹھنا۔ا۔فعل لازم:۔ خوف بیٹھنا۔رُعب چھانا۔دہشت بیٹھنا +

مُہَاجِر۔ع۔اسم مذکر:۔ ہجرت کرنے والا۔اپنے گھر اور اقربا کی مُفارقت کرنیوالا۔ ایک جگہ چھوڑ کر دُوسری جگہ چلا جانے والا + مُسافر + وہ شخص جو رسُول مقبول کے ساتھ مکّہ سے مدینہ چلا گیا ہو۔تارک الوطن +

مُہَاجِرَت۔ع۔اسم مؤنث:۔ مُفارقت۔ہجرت۔جُدائی۔رہنے کی جگہ سے مُفارقت۔ترکِ وطن۔وطن چھوڑنا۔بچھوڑا۔علیحدگی۔ایک جگہ سے دُوسری جگہ چلا جانا + دوسرے مُلک میں جا رہنا + دُوسری جگہ جا بسنا +

مُہار۔ف۔اسم مؤنث:۔ اُونٹ کی نکیل۔وہ لکڑی جسے اُونٹ کی ناک میں ڈالکر رسّی باندھ دیتے ہیں (اُردُو والے بضمِ میم بولتے ہیں) +

مُہارا۔ہ۔ضمیر:۔(گنوار) ہمارا +

مَہاراشٹر۔ہ۔اسم مذکر:۔ مرہٹوں کا وطن جو دکن میں ہے پہلے اِسمیں یہ علاقے داخل تھے۔اَحاطۂ بمبئی کا جنُوبی حصّہ۔ممالکِ مُتوسّط۔ علاقۂ نظام کا ایک بڑا حصّہ۔مُلکِ برار۔اسکی شمالی حد ست پُڑا پہاڑ تھی اور مغربی حد سمندر۔اور مشرق کی طرف یہ مُلک ناگپور سے پرے تک پھیلا ہوا تھا +

مَہارت۔ع۔اسم مؤنث:۔(۱) مشق۔کثرت۔ربط۔ابھیاس + عادت سُبھاؤ۔(۲) استعداد۔لیاقت۔دخل۔مُداخلت۔درک۔کارروائی کا ڈھنگ دسترس۔پہنچ۔رسائی۔(۳) اُستادی۔کاریگری۔ہُنرمندی۔(۴) چابک دستی۔تیزدستی۔(۵) علم۔شعُور۔وقُوف۔سلیقہ۔گُن۔ڈھب۔ واقفیت + قابلیت۔

مُہارنی۔ہ۔اسم مؤنث:۔ لڑکوں کے پہاڑے اور گنتی یاد کرنے کا طریقہ جسمیں پانڈے سب کی قطار باندھکر بیچ میں آپ کھڑا ہو کر پہلے خود کہتا اِسکے بعد اور سب لڑکے اُسی کو کہتے ہیں۔پاٹ شالاؤں میں یہ دستُور ہے اور اکثر چھُٹّی کے قریب یہ کام ہوتا ہے چنانچہ اُستاد کہا کرتا ہے کہ مُہارنی لیکر چھٹّی دیدو +

مُہاسا۔ہ۔اسم مذکر:۔ جوشش کی ایک قسم جو اکثر جوانوں کے چہرے پر ظاہر ہوتی ہے۔جوانی کی پھُنسی۔وہ دانے جو مُنہ پر عہدِ شباب میں نکل آتے ہیں ؎
دیکھکر آئینہ بیزار نہو صُورت سے ہوتے ہیں جوشِ جوانی میں مہاسے پیدا (آتش)

مُہاسے نکلنا۔ہ۔فعل لازم:۔ چہرے پر جوانی کے سبب جوشش کا نمایاں ہونا چہرے پر دانے نکلنا + جیسے بوڑھے مُنہ مہاسے لوگ آئے تماشے +

مُہال۔ہ۔اسم مؤنث:۔(س مُدھوکوپ) مارواڑ (مہوک) مُدھوکوپ۔مکھیوں کا چھتا جسمیں شہد ہوتا ہے (یہ لفظ ہندی مہو بمعنی شہد اور ال بمعنی جگہ سے مرکب ہے۔چُونکہ سنسکرت میں شہد کو مدھو کہتے ہیں پس مدھو کا حرفِ دال گر کے مہو رہا۔آل کا لفظ ملاکر مہوآل ہوا۔اور آخر کار کثرتِ استعمال سے مُہال رہ گیا۔جو لوگ اسے عربی مَہال بمعنی جائے خوف قرار دیتے یا محال جمع محل باعتبارِ خانہ ہائے مگس خیال کرتے ہیں وہ ناحق تکلیف میں پڑتے ہیں) +

مَہَالِک۔ع۔اسم مؤنث:۔ مہلکہ کی جمع۔ہلاک ہونے کی جگہ۔خوفناک جگہ

مہا

ہلاک ہوجانے کا مقام۔ ہلاکت کے محل اور موقع +

مَہَام۔ ع۔ اسم مذکر:۔ مُہم کی جمع۔ مہمات۔ مہمیں۔ بڑے بڑے کام۔ دشوار اور خطرناک کام۔ مُعاملاتِ عظیمہ + (اصل میں مہامم تھا) +

مَہامات۔ س۔ اسم مذکر:۔ (دیکھو (مہاوت) +

مُہانا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ دریا کا دہانہ۔ دریا کا مُنھ +

مَہاوت۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ فیلبان۔ ہاتھی بان۔ مہامات۔ فوجدار +

مَہاوٹ۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ وہ جاڑے کی بارش جو ماگھ کے مہینے میں ہوتی ہے۔ جیسے مہاوٹ برسے ساڑھی سرسے +

مَہاوٹیں۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ جاڑے کی بارشیں +

مَہاوَر۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ ایک قسم کا سُرخ رنگ جو لاکھ سے تیار کیا جاتا ہے +

مہاوَر کی ٹکیا۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ سُرخ رنگ میں بھگوئی ہوئی رُوئی کی گدّی جسے پانی میں ڈالنے سے رنگ نکل آتا ہے +

مَہِشت۔ س۔ صفت:۔ (۱) بڑا۔ اُتم۔ سرشٹ۔ جلیل القدر۔ ماننے کے قابل قابلِ پرستش۔ معزز۔ (۲۔ اسم مؤنث) بڑائی۔ مان۔ پرتشٹا۔ بُزرگی + ناز۔ لاڈ۔ دُلار۔ پیار +

مَہتا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) سردار۔ مُقدّم۔ سردارِ دہ۔ زمیندار (۲) کاتب۔ محرّر۔ دبیر۔ مُنشی +

مَہتاب۔ ف۔ اسم مؤنث: (تابِ مہ) (۱) چاندنی۔ پرتوِ ماہ۔ نورِ قمر ؎
ہے بہلا ہے شبِ مہتاب ہے صنم ہوتا ہے تنگ دل تری کم صحبتی سے آج (عاشق)
یوں نہ رُخ سے عیاں ہے ترے تن میں مہتاب[1] کھیت جس طرح سے کرتا ہے چمن میں مہتاب (برق)
ہے شب تو مجکو چادرِ مہتاب فرش ہے اور دن ہوا تو سبزۂ شاداب فرش ہے (تصویر)
(۲۔ اسم مذکر) چاند۔ قمر[1] (۳۔ اسم مؤنث) ایک قسم کی آتشبازی ؎
دکھلائیگی اوج اپنا جو اُس رُخ کی تجلّی چھوٹے گی رُخِ بدر پہ مہتاب غضب کی (امانت)
(ہم نہیں جانتے صاحبِ تنقیح نے اسے فارسی زبان سے کیوں خارج سمجھا۔ حالانکہ طغرا ناصر علی سنجر کاشی کے اشعار موجود ہیں) +

مَہتابی۔ ف۔ اسم مؤنث: (۱) ایک قسم کی آتشبازی جسکی روشنی نیلگوں ہوتی ہے (۲) کمخواب۔ زربفت۔ تمامی۔ زری۔ تاش۔ بادلہ۔ (۳) ایک اُونچا بڑا کُھلا ہوا کٹہرے دار چبوترا جو اکثر محل کے سامنے یا صحنِ باغ میں چاندنی کی بہار دیکھنے کے واسطے بنا دیتے ہیں + صحن چبوترہ کے آگے جو بیچ میں نکلا ہوا چبوترہ ہوتا ہے۔ جیسے ایک شب قطب الدین مائل کے ہاں شعرا کا

مہد

جلسہ تھا۔ چاندنی رات تھی سب مہتابی پر بیٹھے تھے (آبِ حیات) ؎
رات مہتابی پہ چڑھتا ہی تھا وہ مہر وش پاؤں پڑکر چاندنی لائی قمر کے سامنے (دیا شنکر نسیم)
آج مہتابی پہ چڑھتا ہے وہ بہرِ سیرِ ماہ جانتا ہوں کچھ ترا چمکا ستارہ چاندنی + (ایضاً)
شوق گر قلیاں کشی کا ہے تو مہتابی پہ بیٹھ اے مرے سُلطانِ خُوباں تسکو کر دو فرمیت (نظیر)
اے فلک یار مرا آتا ہے مہتابی پر چادرِ مہ تو بچھا فرش شبِ تار لپیٹ (عاشق)
(۴) چکوترہ۔ ایک قسم کا بڑا ترنج جسکے پوست کا مُربّہ ڈالتے ہیں (پُوربی)

مہتاری۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (پُوربی) ماں۔ ماتا۔ والدہ۔ مائی۔ اماں +

مُہتَدِی۔ ع۔ صفت:۔ ہدایت یاب۔ سیدھے رستہ پر چلنے والا۔ رہنمائی یافتہ +

مِہتر۔ ف۔ اسم مذکر:۔ (۱) بزرگ۔ سب سے بڑا۔ سردار + شہزادہ۔ آقا۔ مالک حاکم + مخدوم۔ امیر + سرگردہ۔ سرغنہ۔ سالار۔ جیسے مہترِ قوم۔ مہترِ چترال (۲۔ ا) خاکروب۔ کنّاس۔ بھنگی۔ حلالخور۔ ہلاک خور (۳۔ ا) موچی۔ چمار۔ (۴۔ ا) بھٹیارا۔ سرائے کا بھٹیارا +

مہترانی۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ (۱) حلالخوری۔ بھنگن۔ کنّاسہ۔ (۲) بھٹیاری۔ (۳) چماری + چمار قوم کی عورت +

مُہتَم۔ ع۔ اسم مذکر:۔ اہتمام کرنے والا۔ انصرام کرنے والا۔ سربراہ کار۔ مُنتظم۔ منیجر۔ (مُہتم جو اس معنی میں مشہور ہے وہ غلط ہے) +

مُہتَمِم۔ ا۔ اسم مذکر:۔ (۱) سربراہ کار۔ اہتمام کرنے والا۔ بندوبست کرنیوالا۔ انصرام کرنے والا۔ انتظام کرنے والا۔ مُنتظم۔ منیجر۔ سُپرنٹنڈنٹ۔ نگراں۔ نگہبان۔ پیشکار (۲) اڈیٹر۔ وقائع نگار۔ (یہ لفظ عربی مُہتم سے عوام النّاس نے بگاڑ کر اپنے قیاس کے مُوافق مُہتمم کر لیا ہے) +

مُہتَمِم اخبار۔ ا۔ اسم مذکر:۔ اخبار کا اڈیٹر۔ وقائع نگار +

مہتمم بندوبست۔ ا۔ اسم مذکر:۔ مُنصرم۔ بندوبست کے محکمہ کا سُپرنٹنڈنٹ

مُہتَمِم مطبع۔ ا۔ اسم مذکر:۔ چھاپہ خانہ کا منیجر۔ مُنتظم و نگرانِ مطبع۔ مُنصرمِ مطبع +

مَہجُور۔ ع۔ صفت:۔ (۱) فراق زدہ۔ جُدا۔ چھوڑا گیا۔ جُدا کیا گیا۔ برہ کا مارا ؎
آسماں پر ہے مزاج اُسکا کبھی ہل جائیگا داخلِ حکمت ہے ہنا عاشقِ مہجور کا + (مرزا ارشد)
(۲۔ اسم مذکر) شیخ محمد بخش ولد حکیم خیر اللہ لکھنوی مُصنّفِ نورتن کا تخلّص جو سنہ ۱۲۴۰ ہجری میں فوت ہوئے +

مَہجُوری۔ ع + ف۔ اسم مؤنث:۔ فراق۔ جُدائی۔ مُفارقت + برہ +

مَہد۔ ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) گہوارہ۔ پنگوڑہ۔ ہنڈولہ۔ پالنا + ڈول۔ جُھولنا۔ (۲) بستر۔ بچھونا۔ بساط۔ (۳) مجازاً محافہ۔ جُھلہ۔ ڈولا۔ فینس۔ سُکھپال

[1] دیکھو برق کا شعر نمبر اوّل میں +

مہد

پالکی وغیرہ پردے کی سواریاں ٭ چھپر کھٹ۔ مسہری ٭

مَہدِ عُلیا یا ستر کُبریٰ ۔ ع ۔ اسم مؤنث :۔ اُونچا ہنڈولا۔ بڑا پردہ۔ اُونچے ڈولے اور بڑے پردے والی بیگم۔ حجلہ نشین۔ محافہ نشین۔ سُکھپال میں بیٹھنے والی۔ پردہ دار ٭ حجلۂ مبارک۔ محافۂ بزرگ ٭ عُلیا حضرت۔ تعظیماً بادشاہوں یا اُمرا کی بیگمات یعنی بیویوں کے واسطے اُنکے نام کے بجائے بلحاظِ پاک دامنی و عصمت یہ لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ تزک جہانگیری میں نُورجہاں کے واسطے اور ناسخ التواریخ میں سُلطان ناصر الدین شاہ قاچار کی والدہ کے لئے یہ لفظ آئے ہیں۔ ولیعہد کی ماں کے واسطے بھی یہ لفظ آسکتے ہیں ٭

مَہدِی ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ (۱) ہادی ۔ رہنما۔ پیشوا۔ رہبر۔ (۲) مسلمانوں کا بارھواں یا اخیر امام جو اُن کے نزدیک پیدا ہو چکا مگر اُسکا ظہُور قُربِ قیامت میں ہوگا

مُہَذَّب ۔ ع ۔ صفت :۔ آراستہ۔ تہذیب یافتہ۔ شائستہ۔ عیبوں سے پاک۔ نیک خصلت۔ خلیق۔ خوش اخلاق۔ تعلیم یافتہ۔ ثقہ ٭

مَہر ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ وہ روپیہ یا جنس جو مُسلمانوں کے ہاں نکاح کے وقت مرد کے ذمّہ عورت کو دینا مُقرّر کیا جاتا ہے۔ کابین۔ حقِّ زوجیت۔ عورت کے نفس کا عوض۔ استری دھن ؎

ساقی سے یہ پُوچھتا ہے قاضی		کیا مہر ہے دُختِ عنب کا ٭ ٭ (اسیر)
ہے گزک کی فکر کیا یارو کہ ساری جائداد		دُختِ رز کے مہر میں پیرِ مُغاں لینے لگا (مُشتاق)

مَہر باندھنا ۔ ا ۔ فعل متعدی :۔ مہر کے روپیہ کی تعداد مُقرّر کرنا ٭

مَہر بخشنا ۔ ا ۔ فعل متعدی :۔ حقِ زوجیت کا واجب الادا روپیہ معاف کرنا ٭

مَہر بندھنا ۔ ا ۔ فعل لازم :۔ مہر مُقرّر ہونا۔ مہر کا روپیہ قرار پانا ٭

مَہرِ شرعی ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ وہ مہر جو شرع محمّدی کے مُوافق باندھا جائے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اُسکی کم سے کم مقدار دس درہم ہے اور امام مالک کے نزدیک چوتھائی دینار۔ امام شافعی و امام احمد حنبل کے نزدیک جو چیز قیمت کی صلاحیت رکھتی ہو۔ چُونکہ دینار دس درہم کا ہوتا ہے پس امام مالک کے نزدیک کم سے کم ڈھائی درہم کا مہر ہوا۔ زیادہ سے زیادہ مہر کی تعداد نہیں خاوند کے مقدُور پر مُنحصر ہے ٭

مَہرِ فاطمہ ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ چُونکہ حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا دُخترِ نیک اخترِ رسُولِ مقبُول صلے اللہ علیہ وسلّم کا مہر چار سو مثقال چاندی کا تھا جسکی مقدار کُل ڈیڑھ سو کلدار روپے ہوئے کیونکہ ایک مثقال ساڑھے چار ماشہ کا ہوتا ہے پس مہرِ قلیل پر اسکا اطلاق ہونے لگا ہے ٭

مہر

مَہرِ مُعَجَّل ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ وہ مہر جو نکاح کے ساتھ ہی خلوت سے پہلے ادا کیا جائے ٭

مَہرِ مُوَجَّل ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ وہ مہر جو فوراً ادا نہ کیا جائے وہ مہر جو کسی اور وقت پر ادا کیا جائے۔ مہرِ بابعد ٭

مَہر نامہ ۔ ع + ف ۔ اسم مذکر :۔ کابین نامہ۔ وہ کاغذ جس میں مہر کی تعداد مع شہادت و مواہیر لکھی جائے۔ نکاح نامہ ٭

مِہر ۔ ف ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) ہت۔ محبّت۔ حُب۔ پریت ٭ اتّحاد۔ دوستی۔ عنایت اُلفت۔ پریم۔ پیار۔ اخلاص۔ مودّت۔ شفقت ؎

عذابِ حشر کہاں پُرسشِ گُناہ کہاں		ذرہ جو مہر تری اے فلک جناب ہوئی (صبا)
حاتم اُس بے مہر نے مجھکو نہ دی اس غم ستی		جا کنارے بیٹھکر اس غم ستی دریا بہا (حاتم)

(۲) دیا۔ ہمدردی۔ رحم۔ ترس۔ دلسوزی۔ جیسے اُسکے دل میں ذرا مہر نہیں ٭ (۳) ماتا۔ مادری اُلفت جیسے مہر تو بہت ہے پر چھاتیوں میں دُودھ نہیں ٭ (۴۔ ا) اوج موج۔ لہر جیسے بھگوان نے اب مہر کر دی۔ (۵۔ اسم مذکر) سُورج آفتاب۔ شمس۔ (اس معنی میں سنسکرت میں بھی آیا ہے مہر تلفظ ہے) ؎

حُسن کا جلوہ دوپٹے میں چُھپاتے ہو عبث		مہرِ روشن چار پردوں میں نہاں ہتا نہیں (اسیر)

(۶۔ اسم مذکر) شمسی مہینوں میں سے ساتویں مہینے کا نام۔ ستمبر کا مہینا۔ اسوج کا مہینا۔ موسمِ خزاں کا شروع مہینا۔ اہلِ ایران اس مہینے میں بڑا جشن کرتے ہیں ٭ (۷۔ اسم مذکر) ہر شمسی مہینے کی سولھویں تاریخ یا سولھواں دن (۸) مرزا حاتم علی بیگ لکھنوی۔ سیّد آغا علی خاں لکھنوی۔ عبد اللہ خاں ولد مصطفےٰ خاں شاگردِ نسیم دہلوی کا تخلّص جنمیں سے اوّل الذکر نامی شعرا میں سے تھے۔ سنہ ۱۸۸۳ء میں وفات پائی ٭

مِہر کرنا ۔ ا ۔ فعل متعدی :۔ مہربانی کرنا۔ رحم کرنا۔ عنایت کرنا جیسے مہر کرے تو برسا ٭ مہر ہے پر دُودھ نہیں ۔ ا ۔ کہاوت :۔ خالی خاطر داری ہے لیکن دینا لینا کچھ نہیں ٭

مُہر ۔ ف ۔ اسم مذکر :۔ (۱) چھاپ۔ خاتم کسی چیز پر کُھدا ہوا نام ٭

بہت دُشوار ہے بوسہ ملے اُس رشکِ روشن کا		لگے کیا ہاتھ یہ دولت کہ اُسپر مُہر ہے تل کی (اسیر)
اپنی آنکھیں میں لگا دیتا شہادت کے لیئے		تُونے لے قاتل عبث مُہروں سے محضر بھر لیا (رنگی)

(۲۔ ا) اشرفی۔ ایک سونے کا سکّہ ٭

مُہر اُٹھنا ۔ ا ۔ فعل لازم :۔ مُہر کا نقش اُبھرنا۔ مُہر کا نمایاں ہونا ٭

مُہر بردار ۔ ف ۔ اسم مذکر :۔ وہ شاہی مُلازم جسکے پاس مُہرِ خاص رہتی ہے۔ مُحافظِ مُہر

مُہرِ حاکم یا منصبی ۔ ف + ع ۔ اسم مؤنث :۔ مُہرِ عدالت۔ مُہرِ منصبی ٭

مُہرِ خاص یا دستی ۔ ف ۔ اسم مؤنث :۔ انگوٹھی کی مُہر ٭ مُہرِ کوچک۔ چھاپ۔ مُندرا ٭

مُہرِ سلیمان - ف - اسم مذکر :- ایک مُہر کا نام جس پر نقش اسمِ اعظم کندہ تھا - (کہتے ہیں اِسکی تاثیر سے دیو - جن - پری وغیرہ تمام مخلوق زیرِ فرمان تھی) +

مُہرِ شاہی - ف - اسم مؤنث :- بادشاہی چھاپ - گورنمنٹ کی مُہر +

مُہر کرنا یا لگانا - ا - فعل متعدی :- (۱) کاغذ پر چھاپ لگانا + مُہر چسپاں کرنا - ٹکٹ لگانا - (۲) سربند کرنا - سربستہ کرنا - (۳) تصدیق کرنا - گواہی لکھنا + شہادت لکھنا - اپنی رضامندی یا اتفاقِ رائے کی مُہری شہادت یا تصدیق کرنا

مُہر کن - ف - اسم مذکر :- مُہر کھودنے والا - مُہر کندہ کرنے والا - حکّاک +

مُہرنامہ - ف - اسم مذکر :- مُہر سرنامہ - وہ مُہر جو اعتبار کے واسطے عنوانِ نامہ پر کر دیتے ہیں - مُہر پیشانی + مُہر فرمان و حکمنامہ وغیرہ +

مُہرِ نبوّت - ف و ع - اسم مؤنث :- وہ نقش جو رسُول مقبُول کے کتفِ مبارک پر تھا

مُہرِ وصل - ف + ع - اسم مؤنث :- وہ مُہر جو اعتبار کے واسطے بڑے کاغذوں کے مقامِ وصل یعنی جوڑوں پر کر دیتے ہیں +

مَہرا - ہ - اسم مذکر :- (پُورب) (۱) کہار - حمّال - ڈولی بان پینس یا پالکی اٹھانیوالا

کہتی ہے ابر گہربار جسے خلقِ خدا — تیری سرکار میں بھرتا ہے وہ مہرا پانی (نصیر)

سرِ غنچہ نے پہن لی ہے سبُو بھرتا ہے — باغباں یہ تری سرکار میں مہرا پانی + (ایضاً)

اُس پریزاد کے جی صدقے کہاروں جسنے — میری ڈولی میں لگا دیکھو مہرا پر دہ + (انشا)

(۲) کہاروں کا افسر - کہاروں کا میٹھ +

مُہرا - ہ - اسم مذکر :- (۱) سامنا - آگا - مقابلہ (۲) نشانہ - زد جیسے مُہرے پر رکھ لیا - مُہرے پر کھڑا کر دیا وغیرہ

مُہرا آنا - ہ - فعل لازم :- (لکھنؤ) اشارۃً یا کنایۃً طنز کرنا - آوازہ کسنا - طعنہ مارنا - چھیڑنا - بولی ٹھولی مارنا ؎

شستہ رُہوں کہ ہے مُہرہ بہن کیسی خوشی — مُہرا ابھی کبھی وہ مرا انور نہیں آتا + (اسیر)

مُہرانا - ہ - اسم مذکر :- (لکھنؤ) مُہر یا گواہی کرائی کی اُجرت - وہ نقدی جو کسی کاغذ پر مُہر کرائی کی بابت مُہر کرنے والے کو دیں +

مہرارُو - ہ - اسم مؤنث :- (پُورب) استری - عورت +

مہربان - ف - صفت :- (۱) محبت کرنے والا - شفیق - رفیق - محب - عنایت فرما - کرپا کرنے والا + دیالو (۲) التفات کرنے والا - توجہ کرنے والا - عنایت سے پیش آنے والا - جیسے خدا مہربان توکل مہربان - (۳) - اسم مذکر) یار - دوست +

مہربان ہونا یا ہو جانا - ا - فعل لازم :- (۱) ملتفت ہونا - (۲) دیا وان ہونا (۳) رحم دل بنا - رحیم ہونا - رحمدل ہونا - و - خواہ - دردمند - غمگسار - ترس کھانے والا ہو جانا - ترس آ جانا جیسے کل تک تو جان کے لاگو تھے آج آپ ہی آپ مہربان ہوگئے +

نہ ظلم کہ ہو جائیں دوست بیگانے — میرا یہ حال کہ دشمن بھی مہرباں ہو جائے + (زکی)

(۴) خوش ہونا - غصہ دُور کرنا - متوجہ ہونا - راضی ہونا - شفیق بنا ؎

مہرباں ہو کے بلا لو مجھے چاہو جس وقت — میں گیا وقت نہیں ہوں کہ پھر آ بھی نہ سکوں (غالب)

مہربانگی - ا - اسم مؤنث :- (عوام - و ہندُو) مہربانی +

مہربانی - ف - اسم مؤنث :- (۱) عنایت - شفقت - نوازش - دلنوازی - کرپا - (۲) توجہ - التفات + خیال - دھیان ؎

دل سے لطف و مہربانی اور ہے — مہربانی کی نشانی اور ہے + (محسن)

مہربانی سے پیش آنا - ا - فعل لازم :- عنایت فرمانا - اخلاق سے پیش آنا - نوازش فرمانا - اچھا برتاؤ کرنا + توجہ اور التفات فرمانا +

مہربانی کرنا - ا - فعل متعدی :- عنایت کرنا - مہربانی کرنا - نوازش کرنا + توجہ کرنا + التفات کرنا - رغبت کرنا - لُطف فرمانا +

مہربانی نامہ - ا - اسم مذکر :- عنایت نامہ - الطاف نامہ - دوستانہ خط +

مُہرہ - ف - اسم مذکر :- (۱) گھوٹا - مصقلہ - کاغذ وغیرہ گھوٹنے کا آلہ - (۲) شطرنج کا مُہرہ - جیسے فیل - گھوڑا - پیادہ - رُخ - بادشاہ - وزیر وغیرہ + گوٹ - بٹی - نرد - (۳) کوڑی - سیپ - صدف - گھونگا - سنکھ - جیسے خرمُہرہ - ٹریکڑی (۴) ایک قسم کا مشہور پتھر + (۵) سانپ کا من - مُہرہ مار (۶) ہڈی - گول ہڈی - ہڈی کا جوڑ - منکا - جیسے مُہرۂ گردن - مُہرۂ پشت +

مُہرہ کرنا - ا - فعل متعدی :- گھوٹنا - مُہرے سے چمکانا - گھوٹا پھیرنا - پالش کرنا - چکنانا - گھٹائی کرنا +

مَہری - ہ - اسم مؤنث :- (پُورب) کہاری - جھینوری - پانی بھرنے والی عورت +

مُہری - ف - صفت :- (۱) مُہر کیا ہوا - وثیقہ - چھاپ لگا ہوا - جیسے مُہری خط یا کاغذ (۲) مُہرہ کیا ہوا - گھوٹا ہوا - گھوٹا پھیرا ہوا + گھٹا ہوا +

مُہری - ہ - اسم مؤنث :- (۱) موری - بدررو (۲) آستین یا پیجامہ کا تنگ سوراخ - بندوق کی نال (۳) آستین کا کف - سرِ آستین +

مہریا - ہ - اسم مؤنث :- (پُورب) دیکھو (مہرارُو) +

مُہرے پر رکھنا - ہ - فعل متعدی :- سامنے رکھنا - مقابلہ یا ہلاکت کے موقع پر کھڑا کرنا - سامنے کرنا - نشانے پر رکھنا - زد پر رکھنا +

مہک - ہ - اسم مؤنث :- (۱) سگند - خوشبو + تیز خوشبو + میٹھی میٹھی خوشبو - بھینی بھینی لپٹ - سہاونی خوشبو - جیسے حنائے عنبری کا تازہ عطر آیا ہے اسے ہاتھ پر لگا کر دیکھو کیسی بھینی بھینی حنا کی لپٹ آتی ہے کیا میٹھی میٹھی عنبر کی

مہک دیتا ہے (شُگھڑ سہیلی) ÷ ے

شمشیرِ برہنہ ہانگ غضب بالوں کی مہک پھر دیکھی ہی جُوڑ کی گُندھاوٹ قہرِ خدا بالوں کی مہک و ہی (ظفرؔ)

(۲- پُورب) گند- بُو- باس- بدبُو- درگند (دہلی میں بکسرِ ہائے ہوّز مستعمل ہے)

مَہک جانا- ہ- فعل لازم: مُعطّر ہو جانا- خوشبُو میں بس جانا ے

اُس گُل نے اپنے بندِ قبا کردیئے جو وا مجلس تمام پھولوں کی بُو سے مہک گئی (مُصحفیؔ)

مَہکانا- ہ- فعل متعدّی: معطّر کرنا- خوشبُوناک کرنا- خوشبُو سے بسا دینا- خوشبُو کا پراگندہ کرنا- خوشبُو پھیلانا جیسے چنبیلی کے پھولوں نے سارا مکان مہکا دیا- یہ کس چیز نے مکان مہکا رکھا ہے ÷

مَہکنا- ہ- فعل لازم: خوشبُو پھیلنا- خوشبُو کا پراگندہ ہونا- معطّر ہونا- خوشبُو میں بسنا- خوشبُوناک ہونا جیسے آج تو تمام مکان مہک رہا ہے ÷ خوشبُو دینا ے

نہیں رہتی سے یہاں بُوئے محبّت دل میں یہ وہ نکہت ہے کہ غنچہ سے مہک اُٹھتی ہے (ظہیرؔ)

مہکی ہُوئی کسی کے جو عطرِ قبا میں ہے کچھ آج بوئے رشک بھی شامل ہوا میں ہے (〃)

محتاجِ عطر کب ہیں وہ گُل پیرہن صنم جوشِ عرق سے جنکی مہکتی ہیں چولیاں (مُصحفیؔ)

مثلِ سابق پھر نکلتی ہے سواری اِندلوں پھر مہکتی پھرتی ہے بادِ بہاری اِندلوں (حجابؔ)

چلیں چلیں رے پھکوا کھیلن کو کدر کی گئیں ہیں سکھیاں سب پھولوں کی باس سے مہک رہی ہیں گلیاں

دونا مروا بیلے چنبیلی کی پھولیں کلیاں

(۲- پُورب) بدبُو پھیلنا- دُرگند پھیلنا ÷

مَہکیلا- ہ- صفت: خوشبُودار- مہکتا ہوا- معطّر- خوشبُوناک ÷

مُہلَت- ع- اسم مؤنّث: (۱) دیر- درنگ- وقفہ- ڈھیل- توقّف- (۲) فُرصت- چھٹّی- تعطیل- خالی وقت- بیلا وقت- سُبیتا- سوفتہ ÷

مُہلَت دینا- اُ- فعل متعدّی: فرصت دینا- موقع دینا- اجازت دینا ÷ ڈھیل کرنا ÷ تعویق یا توقّف کی اجازت دینا ÷

مُہلَت مِلنا- اُ- فعل لازم: موقع مِلنا- فرصت مِلنا ÷ اجازت مِلنا ÷ وقت مِلنا- چھٹّی مِلنا ÷

مَہلَک- ع- صفت: ہلاک ہونے کی جگہہ- جان جوکھوں کی جگہہ ÷

مُہلِک- ع- صفت: ہلاک کنندہ- قاتل- مار ڈالنے والا- ضرر رساں- جان جوکھوں میں ڈالنے والا- جیو گھاتک ÷

مُہلِک بیماری- اُ- اسم مؤنّث: مرضِ مُہلک- ہلاک کردینے والا روگ ÷

مُہلِک دوا- اُ- اسم مؤنّث: ہلاک کردینے والی دوا- زہرِ قاتل ÷

مُہلِک زخم- اُ- اسم مذکّر: کاری زخم- ایسا زخم جس سے جانبر ہونا دشوار ہو ÷

مُہِمّ- ع- اسم مؤنّث: (۱) غم میں ڈالنے والا کام ÷ مجازاً بڑا کام- بھاری کام- دشوار کام- کارِ عظیم- امرِ دشوار- امرِ مشکل اور سخت کام- بھاری یا معرکہ

کا کام- جان جوکھوں کا کام ÷ ضروری کام (۲) جنگ- لڑائی- جُدھ- جدال و قتال ے

یونہیں عمر اپنی بسر ہو گئی بڑی یہ مہم تھی جو سر ہو گئی (مجرُوحؔ)

مہم جیتنا- اُ- فعل متعدّی: (۱) سخت یا مُشکل کام کو انجام پر پہنچانا- (۲) لڑائی سر کرنا- لڑائی مارنا ÷

مُہم سر کرنا- اُ- فعل متعدّی: دیکھو (مُہم جیتنا) (۱) لڑائی فتح کرنا ÷ نہایت دُشوار اور سخت کام کا آسان کر لینا یا انجام پر پہنچا دینا ے

دل میں تیرے جو کوئی گھر کر گیا سخت مُہم تھی کہ وہ سر کر گیا (جُرأتؔ)

جبتک جیتے مُصیبت غم کی نہ سر سے سرکی سر سے گُزر کے آخر ہمنے مہم یہ سر کی (خواجہ حسنؔ)

مَہِما- ہ- اسم مؤنّث: (ہندو) (۱) بڑائی- بزرگی- عظمت- شان شوکت- آدر مان ÷ (۲) مہربانی- عنایت ÷ مروّت- نوازش- خوش خلقی- اخلاق (۳) تعریف- توصیف- صفت و ثنا- مدح- استُتی ÷

مَہِما سے بولنا- ہ- فعل لازم: بڑی نرمی اور مہربانی سے بات چیت کرنا- خوش اخلاقی سے پیش آنا ÷

مَہِما کرنا- ہ- فعل متعدّی: (۱) تعریف کرنا- توصیف کرنا- سراہنا- (۲) تعظیم و تکریم کرنا- آؤ بھگت کرنا- خاطر و مدارات کرنا ÷

مُہِمّات- ع- اسم مؤنّث: مہم کی جمع- اُمورِ عظیمہ- کارہائے ضروری- بڑے بڑے کام- مہمّیں ÷ لڑائیاں- جنگیں ÷

مِہماز- ف- اسم مذکّر: مہمیز اسی کا امالہ ہے- وہ چھری جو سواروں کے موزے کی پُشت پر گھوڑے کو ایڑ کرنیکے واسطے لگی ہوئی ہوتی ہے ے

روشِ برق ہے سرگرمِ روانی ہر دم توسنِ عُمر کو کچھ حاجتِ مہماز نہیں (زکیؔ)

مِہمان- ف- اسم مذکّر: مرکّب از (مِہ + ماں) (بزرگ + مانند) (۱) وہ شخص غیر جو کسی کے گھر آکر اُترے- پاہُونا- پاہُنا- مُسافرِ شب باش- ضیف ÷ ضیافت میں آنے والا- مدعُو- جیسے ایک دن مہمان دُوسرے دن مہمان تیسرے دن بلا جان ÷ (۲- گنوار) جنوائی- داماد- بیٹی کا خاوند- خویش- (۳- بازاری) بچّہ جو حمل میں ہو۔ محقّق کہتے ہیں کہ مہ بمعنی سردار اور مان حرفِ تشبیہ ہے بمعنی بزرگوار ÷ ٹیک چند بہار لکھتے ہیں کہ سنسکرت میں مَہِما महिमा بمعنی تعظیم و توقیر ہے اور کبھی تعریف کے موقع پر بھی آتا ہے چونکہ مہمان کی تعظیم و توقیر ہر قوم اور ہر مُلک میں رسم عام ہے عجب نہیں کہ مہمان کے لیئے مُستعمل ہو گیا ہو فارسی اور اُردو شعرا نے ضرورتِ شعری کے سبب میہمان بہ زیادِ یائے تحتانی بھی باندھا ہے ے

مہم

کھاتا ہے ایک ایک کو تقریبِ عشق سے مہمانِ دل ہے غم کبھی دل مہمانِ غم (رنگی)

مہمان اُترنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ (بازاری) حمل رہنا بچہ پیٹ میں پڑنا +

مہمان جانا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ کسی کے گھر بلایا ہوا جانا +

مہمان خانہ۔ ف۔ اسم مذکر :۔ مہمان سرا۔ مسافر خانہ۔ ہٹل۔ ڈاک بنگلہ +

مہمان دار۔ ف۔ اسم مذکر :۔ (۱) میزبان۔ مہمان بلانے والا + مہمان نواز + (۲) وہ شخص جو شاہی ایلچیوں کی آؤ بھگت پر متعین ہو +

مہمانداری۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ مہمانوں کی جمع آوری + مہمان نوازی۔ ضیافت۔ دعوت۔ لوگوں کو جمع کرنا +

مہمان رکھنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ ٹھہرانا۔ ضیافت کرنا۔ شب باش کرنا ؎

اور کچھ کھاتا نہیں میں مجکو مہماں مت رکھو غم کہاں سے لاؤگے اے مہرباں ہر بیٹے (عارف)

مہمان سرا۔ ف۔ اسم مذکر :۔ دیکھو (مہمان خانہ) +

مہمان کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ دعوت کرنا۔ گھر بلانا۔ ضیافت کرنا۔ کھانا کھلانا ؎

مدت ہوئی ہے یار کو مہماں کیئے ہوئے جوشِ قدح سے بزم چراغاں کیئے ہوئے (غالب)

مہمان نواز۔ ف۔ صفت :۔ مہمانوں کی خاطر تواضع کرنے والا۔ مسافر دوست۔ مسافر کو اپنے گھر اُتارنے اور اُنکو کھانا کھلانے والا۔ مسافر نواز۔ مسافر پرور۔ فیاض۔ غریب پرور۔ غریب نواز +

مہمان نوازی۔ ف۔ اسم مؤنث :۔ مسافر پروری +

مہمانی۔ ف۔ اسم مؤنث :۔ مہمانداری۔ ضیافت۔ دعوت۔ تواضع۔ مدارات۔ مسافر پروری۔ مہمان نوازی ؎

اُستخواں تک نہ رہے بہ گئے پانی ہو کر ہڈیاں ہوں تو سگِ یار کی مہمانی ہو (آغا)

مہمانی کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ مہمان بلانا۔ ضیافت کرنا۔ دعوت کرنا۔ کھانا کھلانے کو بلاکر رکھنا۔ خاطر مدارات کرنا ؎

وہ اپنی دُھن میں ہیں اس فکر میں ہم کہ مہمانی کریں کیا مہماں کی + + + (انور)

مُہمَل۔ ع۔ صفت :۔ (۱) چھوڑ دیا ہوا۔ ترک کیا ہوا۔ (۲) مجازاً بیکار۔ نکما۔ ناشد + بے معنی۔ جیسے مہمل لفظ یا حرف۔ (۳) بیہودہ۔ لغو۔ پوچ۔ (۴) سست۔ مجہول۔ کاہل۔ احدی۔ عضو معطل +

مُہمَلہ۔ ع۔ صفت :۔ (۱) خالی۔ معطل۔ (۲)۔ اسم مذکر۔ وہ حرف جس پر یا جس میں نقطہ نہو۔ بغیر نقطہ کا حرف۔ غیر منقوطہ +

مہموز۔ ع۔ صفت :۔ (۱) معیوب۔ عیب دار۔ (۲) عربی کا وہ کلمہ کہ اُس کے اصلی حرفوں میں سے ایک حرف ہمزہ ہو۔ اگر کسی کلمہ کے بیچ کا حرف

مہن

ہمزہ ہوگا تو اُسے مہموز العین اور اگر اوّل کا ہو تو مہموز الفا اور جو آخیر کا ہو تو مہموز اللام کہینگے +

مہمیز۔ ف۔ اسم مؤنث :۔ (عوام بہ فتح میم اوّل و یائے مجہول ساکن) خار۔ کانٹا۔ وہ آہنی میخ جو سواروں کی ایڑی پر لگی ہوئی ہوتی ہے اور سوار اُس سے کوڑے کا کام لیتے ہیں۔ انالہ مہماز +

دل میں عاشق کے چبھے خار زری مژگاں کے تھا یہ ناکندہ بچھیرا یہ مہمیز آیا (مصحفی)

مہمیز خور۔ ف۔ اسم مذکر :۔ وہ گھوڑا جسے مہمیز کی عادت پڑ گئی ہو۔ اڑیل ٹٹو +

مہمیز کرنا۔ ا۔ فعل متعدی :۔ ایڑ لگانا۔ کوڑا کرنا۔ گھوڑے کو چلانا چلتا کرنا +

مِہنا۔ س۔ اسم مذکر :۔ طعنہ۔ تشنیع۔ بولی ٹھولی۔ سرزنش۔ طنز۔ طعن۔ تعرّض +

مُہنال۔ س۔ اسم مذکر :۔ دیکھو (مُنہال) ؎

ملیاں ہوا ہے جب سے لبِ یار کا ندیم مشتاقِ بوسہ رکھتے ہیں مُہنال پر نظر (مصحفی)

مہنت۔ س۔ اسم مذکر :۔ (۱) مٹھ دھاری۔ گسائیں۔ بیراگیوں کا پروہت۔ درویش۔ فقیروں کا سردار۔ خانقاہ کا سردار۔ تکیہ دار۔ جوگی۔ سدھ۔ ابدھوت ؎

کیا خرچ خاکساری دل کیجیئے رقم جیتے جی یہ مہنت تو مٹی میں گڑ گیا (میر)

چیلے لاویں مانگ کر بیٹھا کھائے مہنت رام بھجن کا نام ہے پیٹ بھرن کا پنتھ (بھجن)

(۲) موٹا تازہ۔ موٹا بھینس۔ بہت موٹا آدمی۔ (چونکہ مہنت لوگوں کو کام کاج نہیں کرنا پڑتا اس سبب سے بہت موٹے ہو جاتے ہیں پس مجازاً چربے کی طرح اسکا بھی موٹے آدمی پر اطلاق ہونے لگا) (۳) عزّت طلب۔ جاہ طلب +

مہنتائی۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ مہنت کا کام + تکیہ داری +

مُہندِس۔ ع۔ اسم مذکر :۔ (۱) اندازہ کرنے والا۔ وہ شخص جو علم ہندسہ جانتا ہو۔ اقلیدس جاننے والا۔ اشکالِ ہندسہ کا عالم (۲) منجم۔ جوتشی۔ (اصل میں مہندز تھا زائے معجمہ کو سین مہملہ سے بدل لیا ہے کیونکہ اسکا مادہ ہندسہ ہے جو اصل میں ہندزہ تھا اور وہ ہندازہ یعنی اندازہ کا معرّب ہے چونکہ کلام عرب میں دال و زا بلا فاصلہ جمع نہیں ہو سکتے اسلیئے سینِ مہملہ سے بدل لیا) +

مہندی۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ دیکھو (مہندی) (۱) سبز پتے جنسے ہاتھوں میں رنگ آجاتا ہے۔ حنا۔ (۲) رسم حنا بندی جو ساچق کے دوسرے روز برات سے ایک دن بیشتر عمل میں آتی ہے۔ اس تقریب میں دولھا کی بہنیں اور رشتہ دار گندھی ہوئی مہندی خوانوں میں رکھکر اُسمیں چار شمعیں لگاکر مع دیگر سامان دُھوم کے ساتھ دُلہن کے مکان پر جاتی ہیں (۳) کاغذ کا ڈھانچ مثل تعزیہ جو ساتویں محرّم کو بنایا جاتا اور اُسکے چاروں گوشوں پر شمع روشن کیجاتی ہے

مہن

(نیز وہ اشعار جو حضرت قاسم علیہ السلام کی رسمِ حنا بندی کی یادگار میں پڑھے جاتے ہیں)+

مہندی تو پاؤں میں نہیں لگی ہے۔ ہ۔ محاورہ:۔ معذور تو نہیں ہو جو نہیں آتے کیوں نہیں۔ کس لیئے عذر، حیلہ اور بہانہ جوئی کرتے ہو ؎

مہندی تو سراسر نہیں پاؤں میں لگی ہے ۔ تو بہرِ عیادت جو صنم اُٹھ نہیں سکتا
بیمار ترا صورتِ تصویرِ نہالی ۔ بستر سے ترے سر کی قسم اُٹھ نہیں سکتا } قطعۂ نصیر

مہندی رچنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) مہندی کا رنگ دینا۔ مہندی کا رنگ آنا۔ (۲) مہندی لگنا ؎

رچی ہے ہاتھ میں مہندی چھوؤ نہ زلفوں کو ۔ دھواں کرے نہ کہیں آتشِ حنا پیدا + (بحر)

مہندی کی ٹٹّی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ مہندی کا تختہ۔ مہندی کی کیاری۔ مہندی کی باڑ۔ مہندی کی وہ قطار جو باغ کی روشوں پر لگی ہوئی ہوتی ہے ؎

ابرِ کرم کے فیض نے ایسا کیا ہے سبز ۔ مہندی کی ٹٹّی ہو گئی دیوار باغ کی + (آتش)
پنجۂ گلگوں چمن کو اب دکھایا چاہیئے ۔ رشک سے مہندی کی ٹٹّی کو جلایا چاہیئے (ناسخ)

مہندی لگانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ حنا بستن کا ترجمہ۔ ہاتھوں میں مہندی کے پتے پیسکر ملنا یا باندھنا+

مہندی ملنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ دیکھو (مہندی لگانا) +

مہنگا۔ ہ۔ صفت:۔ اکرا۔ گراں+ قیمتی۔ زیادہ مول کا +

مہنگا سماں۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ قحط کا زمانہ۔ گرانی کا وقت۔ قحط، کال، خشکسالی+

مہنگا ہونا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ گراں ہونا۔ زیادہ مول سے بکنا۔ اکرا ہونا+

مہنگ مولا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ گراں فروش۔ اکرا بیچنے والا +

مہنگی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (پورب) گرانی۔ اکراپن۔ قحط۔ کال خشک سالی+

مہوآ۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ ایک درخت کا نام جسکے پھولوں کو کھاتے پھلوں کی شراب بناتے اور بیجوں کا تیل نکالتے ہیں۔ فارسی میں اسے گلچکاں کہتے ہیں جیسے مہوے تلے کی سگھڑ ڈھاک تلے کے پھوہڑ+ آدمی میں نوا، پنچھی میں کوا، لکڑی میں جھولا پھولوں میں مہوا۔ چاروں بے کموا +

مہوا ٹپکنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ مہوے کے پھلوں کا ٹپکا لگنا۔ مہوے کے پھلوں کا متواتر برسنا ؎

قلم سے روز مرا مُدّعا ٹپکتا ہے ۔ پر اسکو علم نہیں مجھسے کیا ٹپکتا ہے
ہمیشہ اشک کی بارش ہے نخلِ مژگاں سے ۔ شبِ فراق یہ مہوا بلا ٹپکتا ہے } [illegible]

مہورت۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ وقتِ مسعود۔ مبارک گھڑی۔ شبھ گھڑی۔ سنجوگ۔ سون شگن۔ وقت۔ موقع۔ کسی کام کے کرنے کا ستاروں کی چال کے موافق مناسب وقت جو بارہ پل یا ۲۴ منٹ تک خیال کیا جاتا ہے +

مہی

مہورت بچارنا یا دیکھنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ کسی کام کے واسطے ستاروں کی چال کے موافق وقتِ مناسب دیکھنا۔ سون دیکھنا۔ سنجوگ دیکھنا۔ شگن بچارنا+

مہورت کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ کسی کام کو اچھی گھڑی میں ہاتھ لگانا۔ آرمبھ کرنا+ شگون کرنا۔ شگن کرنا۔ ساعتِ سعید اور وقتِ مسعود میں کوئی کام شروع کرنا+

مہوّس۔ ع۔ مفرس۔ اسم مذکر:۔ (۱) لالچی آدمی۔ حریص۔ حرصی۔ لالسا کرنے والا ہوسناک (۲۔ ا) کیمیاگر۔ رسائن بنانے والا۔ رسائنیا (عربی میں اسکے معنی دیوانہ مجنون بسیار خوار آئے ہیں مگر فارس والوں نے آرزومند، مشتاق، حریص کے معنی میں مستعمل کر لیا ہے۔ اسی وجہ سے مفرس قرار دیا گیا) +

مہوّسی۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ کیمیاگری+ ہوسناکی +

مہوش۔ ف۔ صفت:۔ مثلِ ماہ۔ چاند کی مانند۔ معشوق۔ چاند سی صورت والا +

مہی۔ س۔ اسم مؤنث:۔ (ہندو) (۱) زمین۔ ارض۔ ملک۔ ولایت۔ دیس۔ (۲) چھاچھ۔ ماست +

مہی پتی یا مہی پال س۔ اسم مذکر:۔ مالک الملک۔ بادشاہ۔ زمین کا مالک۔ راجہ، سلطان+

مہیّا۔ ع۔ صفت:۔ تیار۔ آمادہ۔ موجود۔ لیس+ حاضر+ فراہم۔ مجتمع+ بہم دست ؎

عشق نے اسبابِ رسوائی مہیا کر دیئے ۔ کیوں نہ کرتی شوقِ یوسف میں زلیخا اضطرار (زکی)

مہیا کرنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ تیار کرنا۔ موجود کرنا۔ حاضر کرنا۔ بہم پہنچانا ؎

کیا جلد کیا ساغرِ زریں کو مہیّا ۔ ساقی نے تو سرسوں ہی ہتیلی پہ جمائی (ذوق)

مہیب۔ ع۔ صفت:۔ خوفناک۔ خطرناک۔ ہیبت ناک۔ ہیبت دینے والا۔ بھیانک۔ ڈراؤنا+

مہیری۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (گنوار) چھاچھ میں پکایا ہوا باجرہ وغیرہ +

مہیش۔ س۔ اسم مذکر:۔ مرکب از (مہا+ ایشور) شیوجی کا نام۔ مہادیوجی۔ مارنے والا دیوتا۔ ہلاک کرنے والا دیوتا+

مہیشور۔ س۔ اسم مذکر:۔ دیکھو (مہیش) +

مہیلا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) گھوڑوں کا اُبلا ہوا دانہ جسمیں گڑ بھی ملایا جاتا ہے۔ اُبلا ہوا موٹھ کا دانہ+ سانی (۲۔ تشبیہا) بالکل بے مزہ اور اُبلا ہوا کھانا+

مہین۔ ہ۔ صفت:۔ (۱) باریک۔ تنک۔ پتلا۔ رقیق جیسے ؎

مہین کاتوں مہین پیسوں مہین پیسم دکھاؤں ۔ پھر بھی ساسو کہے نہ چاترُ کیا کیے بس کھا مر جاؤں (دوہا)

(۲) نازک۔ نازپروردہ۔ کومل۔ (یہ لفظ عربی مہین بمعنی لاغر و ضعیف سے معنی مذکورہ میں مستعمل ہو گیا ہے) +

مہین آواز۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ باریک اور ملائم آواز +

مہی

مہینا۔ ا۔ اسم مذکر: (۱) ماہ۔ ماس۔ سال کا بارھواں حصّہ۔ تیس یا اُس سے کم و بیش دنوں کا وقفہ جو بحسابِ شمسی مانا گیا ہے یا ایک رویتِ ہلال سے دوسری رویتِ ہلال تک کا زمانہ۔ شُہر گنتی جیسے مہینا پُرا یا اور کیرا لگایا۔ (۲) مشاہرہ۔ تنخواہ۔ مواجب۔ طلب۔ اُجُورۂ ماہ + وظیفہ۔ روزینہ۔ درماہہ۔ ماہوار۔

مہینا بھر۔ ا۔ تابع فعل :۔ تمام مہینے تک +

مہینا چڑھنا۔ ا۔ فعل لازم :۔ (۱) کسی کے ذمہ مہینے کی تنخواہ کا ہو جانا مُشاہرہ نہ ملنا۔ مُشاہرہ باقی رہنا۔ (۲) (عو) حیض کے دن ٹل جانا۔ معمول کے دن گزر جانا۔

مہینا دار۔ ا۔ اسم مذکر :۔ ماہواری نوکر۔ ماہواری تنخواہ کا نوکر +

مہینے۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ (۱) مہینا کی جمع (۲) حروفِ مُغیّرہ کے آجانے کے سبب الف کی یائے مجہول سے بدلی ہوئی صُورت +

مہینے سے ہونا۔ ا۔ فعل لازم :۔ (ہند و عو) کپڑوں سے ہونا۔ حایض ہونا۔ میلے سر سے ہونا۔ ایّام سے ہونا +

مہینے کے مہینے۔ ا۔ تابع فعل :۔ ماہوار۔ چاند کے چاند +

مے۔ ف۔ (سنسکرت میں مدھ مدھو آیا ہے) اسم مؤنث :۔ شراب۔ صہبا۔ دارُو۔ مد۔ مدرا۔ بنت العنب۔ دُخترِ رز۔ مُل۔ بادہ ۔

ساقیا باغ میں جب لُطف ہے مے پینے کا ۔۔۔ جامِ مے چُنکیاں لے لے کے پلاتے کوئی (ابر)

مے کہاں ساقی کہاں یارانِ ہمدم اور ہم ۔۔۔ کیوں ملائیں خاک میں اس بے بہا جوہر کو ہم (زکی)

قُلقُلِ مینا اچھی کیفیت کی ہم کو مے پلا اچھی ۔۔۔ کہ ہے ساقی فضا اچھی گھٹا اچھی ہوا اچھی (ظفر)

زاہد چھپے جو دامنِ رندانِ بادہ کش ۔۔۔ تو چاہیئے کہ مے سے اُسے شُست و شُو کرے (حضرت آتش)

مے آشام۔ ف۔ اسم مذکر :۔ شراب نوش۔ شراب خوار۔ شرابی۔ بادہ نوش ۔

چشمِ فیاض سے رکھتے ہیں اُمیدِ ساغر ۔۔۔ جائیں ساقی ترے رندان سے مے آشام کہاں (زکی)

ساقیا بادہ سے لا ساغرِ مینا بھر کے ۔۔۔ کہ پیاسے ہیں مے آشام مہینا بھر کے (ذوق)

مے پرست۔ ف۔ اسم مذکر :۔ شراب کا عاشق۔ مُریدِ شراب۔ شراب خوار۔ شرابی۔ خمر دوست۔ بادہ پرست +

مے پرستی۔ ف۔ اسم مؤنث :۔ شراب خواری۔ مے نوشی۔ بادہ پرستی۔ بادہ پیمائی۔ بادہ پرستی۔ دورِ ساغر ۔

ہے کُھل جاؤ بوقتِ مے پرستی ایکدن ۔۔۔ ورنہ ہم چھیڑینگے رکھکر عذرِ مستی ایک دن (غالب)

مے خانہ یا مے کدہ۔ ف۔ اسم مذکر :۔ شراب خانہ۔ بھٹی۔ کلال خانہ۔ خرابات۔ پاسی خانہ۔

مے خانہ کے قریب تھی مسجد بھلے کو داغ ۔۔۔ ہر ایک پوچھتا ہے کہ حضرت اِدھر کہاں (داغ)

اپنا تو سر جُھکے ہے دونوں طرف کہ اُسکی ۔۔۔ تصویر میکدہ میں اور سے حرم میں نام کا (دانشمند صاحب آشوب بنگالہ)

میا

سُننا ہے کون حضرتِ واعظ جناب کی ۔۔۔ کیوں میکدے میں عظا کی مٹی خراب کی (ظہیر)

مے خوار یا میگسار۔ ف۔ اسم مذکر :۔ نشہ باز۔ شرابی۔ شراب خوار۔ شراب پینے والا۔ بادہ پرست ۔

ابر و باراں کے نہ کیوں لُطف اُٹھائیں مے خوار ۔۔۔ کہ اُڑاتے ہیں گنہگار ہی رحمت کے مزے (ذوق)

آئے ہیں پڑے جُھومتے سرشارِ محبت ۔۔۔ ڈرتے ہی نہیں موت سے مے خوارِ محبت (مؤلف)

رندِ مے خوار ہے مجروح یہ کیونکر مانوں ۔۔۔ قطع سے اُسکی تو ایسا نہیں پایا جاتا (مجروح)

مے خواری۔ ف۔ اسم مؤنث :۔ شراب خواری۔ شراب نوشی۔ بادہ پرستی +

مے فروش۔ ف۔ اسم مذکر :۔ کلال۔ پاسی۔ شراب بیچنے والا۔ بادہ فروش +

مے کش۔ ف۔ اسم مذکر :۔ دیکھو (مے خوار) بادہ پرست ۔

ضرور ہے کسی میکش کی رُوح یاں موجود ۔۔۔ جو خود بخود ترا ساغر چھلک گیا ساقی (امیر مجروح)

مر گئے خیر و جمشید سے میکش لاکھوں ۔۔۔ رونقِ ساغر و آرایشِ محفل ہے وہی (داغ)

مے گوں۔ ف۔ صفت :۔ شراب کے رنگ کا۔ سُرخ۔ لال۔ سُرخی مائل +

مے نوش۔ ف۔ اسم مذکر :۔ دیکھو (مے آشام) ۔

حیرت میں بھی ساقی ہے مجھے ہوشِ محبت ۔۔۔ آنکھیں ومِ دیدار ہیں مے نوشِ محبت (زکی)

میٹی۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ میڈا۔ ہینڈگا۔ سراوِن +

میئی۔ انگلش۔ صحیح (MAY) اسم مؤنث :۔ انگریزی پانچواں مہینا جو اکتّیس دن کا ہوتا ہے۔ اس مہینے میں اشیاء ذیل بوئی جاتی ہیں اور بعض درختوں میں پیوند لگایا جاتا ہے۔ سیم۔ تُرّی۔ بھنڈی۔ خربزہ۔ کھیرا۔ ابازرو۔ آلو۔ آڑو اور بیر کے درخت کو پیوند اسی مہینے میں لگاتے ہیں۔ گُل سیتی گُل دوپہریا اِسی مہینے کے پھول ہیں۔

میّا۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ ماکی تصغیر جو محبت اور تحقیر دونوں موقع کے واسطے آتی ہے۔ امّاں۔ والدہ۔ مہتاری جیسے اپنی میّا کو سمجھا لے۔ اے میری میّا تجھے کہاں پاؤں + اے میری میّا میں کیا کروں + (عو)

میّا بندی۔ ا۔ اسم مؤنث :۔ (عو) اپنے بچّے کی طرف اشارہ ہے۔ جیسے میّا بندی کے کہاں چوٹ لگی۔ کل تو میّا بندی کا بُرا حال ہو گیا تھا۔ (وہم کے سبب اولاد کی بجائے اپنا نام لیتی ہیں) +

میامن۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ میمون کی جمع۔ بابرکت چیزیں یا آدمی +

میان۔ ف۔ اسم مذکر :۔ (۱) درمیان۔ وسط۔ بیچ + کمر۔ (۲) نیام۔ غلافِ شمشیر تلوار کا گھر۔ خنجر وغیرہ کا گھر ۔

ہے تصوّر مجکو ہردم ابرُوے خدار کا ۔۔۔ دل نہیں گویا بغل میں میان ہے تلوار کا (ناسخ)

کہاں ہے دل میں گنجایش تری تیغِ دو ابرُو کی ۔۔۔ میاں کب اک میاں میں دو بہم شمشیریں ہوتی ہیں (ظفر)

رِمیان بھائی ۔ اُ۔ اسم مذکر:۔ (بازاری) ایک مکان میں شریک بھائی ایک ہی رنڈی کے دو ہم آشنا باہم اِس لفظ سے خطاب کئے جاتے ہیں۔ ہانڈی وال +

رِمیان تہ ۔ ف ۔ اسم مؤنث:۔ (۱) دو کپڑا جو دو کپڑوں کے بیچ میں رکھکر سی دیا جائے جیسے رضائی کی میان تہ۔ لحاف یا گرم انگرکھے کی میان تہ (۲) ہمیانی نیولی۔ وُہ پتلی اور لمبی تھیلی جسمیں روپے بھر کر کمر سے باندھ لیتے ہیں+ (صرف فارسی میں)

میاں جی ۔ ف ۔ اسم مذکر:۔ (۱) بچولیا۔ درمیانی آدمی + (۲) دلاّ۔ قلتبان۔ بھڑوا۔ کُٹنا۔ رنڈیاں ملانے والا۔ (۳) ایلچی۔ قاصد۔ دُوت۔ پیک۔ خبر رساں یا ٹکوا (یہ لفظ میان بمعنی وسط اور جی لفظ تُرکی بمعنی حضرت سے مرکّب ہے) +

میانجی گری ۔ ف ۔ اسم مؤنث:۔ (۱) قاصدی۔ خبر رسانی۔ پیامبری۔ پیغام رسانی (۲) قلتبانی۔ دلّالی۔

میان سے باہر ہونا ۔ اُ۔ فعل لازم:۔ (۱) تلوار کا غلاف سے نکل آنا + تلوار کا اُگل آنا + تلوار کا برہنہ ہوجانا۔ تلوار کھچ جانا۔ (۲) غصّے کے مارے آپے سے باہر ہونا۔ جامہ سے باہر ہونا۔ آپے میں نہ رہنا ؎

میان سے باہر ہیں اندر کچھ نہیں اسباب اب　اک مرے قبضے میں ہے شمشیر خاں کی داب اب (جان صاحب)

میانِ دُوآب ۔ ف ۔ اسم مذکر:۔ زمین کا وہ قطعہ جو دو دریاؤں کے درمیان واقع ہو۔ دُوآبہ +

میان سے کھینچنا یا لینا ۔ اُ۔ فعل مُتعدی:۔ تلوار سُوتنا۔ تلوار غلاف سے باہر کرلینا۔ بارادۂ جنگ شمشیر کا برہنہ کرلینا۔ مارنے مرنے کو مستعد ہوجانا + ؎

بھرے ہے کون کون اُلفت کا دم معلوم ہوجاوے　میاں سے تُم میاں جس وقت شمشیرِ ستم لے لو + (ظفر)

دیکھیں اک دو دم میں کیونکر تیغ ہو اُسکی ہلال　کو پئے خُونریزی اُسنے میان سے لی ہے ابھی + (میر)

مُلک گیری پہ اگر میان سے جاناں لیتا　مورچہ تیغ کا اقلیم سلیماں لیتا + (بحر)

میان سے نکالنا ۔ اُ۔ فعل متعدی:۔ دیکھو (میان سے کھینچنا یا لینا) +

میان سے نکلنا ۔ اُ۔ فعل لازم:۔ تلوار کا غلاف سے نکلنا۔ تلوار کا اپنے گھر سے باہر ہونا۔ تلوار سُتنا۔ شمشیر برہنہ ہونا۔ خُونریزی کے واسطے تلوار کا میان سے باہر ہونا ؎

ہماری سر کی کوئی دیکھے شادیاں جسدم　میاں سے ترے تیغِ جفا نکلتی ہے + (عارف)

میان میں کرنا ۔ اُ۔ فعل متعدی:۔ غلاف میں کرنا۔ نیام میں ڈالنا۔ میان کرنا۔ بند کرنا۔ غلاف کے اندر کرنا۔ قتل یا خُونریزی کے ارادہ سے باز آنا۔ صُلح کرنا +

مِیاں ۔ اُ۔ اسم مذکر:۔ بنُونِ غُنّہ ۔ (۱) آقا۔ والی۔ وارث۔ خداوند۔ مالک۔ سرکار۔ سُوامی۔ حضُور۔ مخدُوم۔ حاکم۔ سردار۔ جیسے نوکر کا کیا مقدُور جو میاں کے سامنے بات کرسکے + کہاں میاں کہاں غُلام ؎

کہتا ہے نفرعزّت کو صرّاف سے جاکر　بیوی نے تو کچھ کھایا ہے خاقے سے میاں نے (سودا)

(۲۔ عو) خاوند۔ شوہر۔ خصم۔ بھرتار۔ سائیں۔ پتی۔ سیّاں۔ بالم۔ پیا۔ جیسے میاں کے میاں گئے بُرے سُبے سُپنے آئے۔ میاں ناک کاٹنے کو پھریں بیوی کہیں مُجھے نتھ گھڑا دو۔ میاں کماتے کیا ہو؟ ایک سے دس۔ ساس نند کو چھوڑ دو ہمیں تُمہیں بس ؎

مُجھسے آ آکے جو لڑتے ہیں میاں کے شاگرد　یہ تو انچھر ہیں پڑھائے ہوئے اُستادوں کے (جان صاحب)

گھر کرو لونڈی کے دل میں حج کی کیا حاجت تُمہیں　ہے حرم گھر میں میاں کعبہ نہ جانا چاہیئے (نازنین)

(۳۔ کلمۂ محبت و شفقت برائے اطفال) صاحبزادے۔ ننّھے۔ مُنّا۔ پیارے۔ بیٹا۔ جانی۔ جیسے میاں آوے دُوبوں سے گھوڑے باندھوں کھجُوروں سے + دیگر۔ میاں! جنگی گود میں تم بیٹھے ہو یہ تُمہاری کون ہیں؟ میاں بھلا بتاؤ تو کیوں مہمان جمع ہوئے ہیں (رسُومِ ہند) (۴۔ کلمۂ تعظیم) اجی۔ حضرت۔ جناب۔ بندہ پرور۔ مسٹر۔ جنابِ عالی۔ جسطرح ہندُوں میں مہاراج۔ لالہ صاحب۔ کل جی۔ وغیرہ۔ بنگالیوں میں ماشا۔ جیسے میاں ذوق۔ میاں ناسخ۔ میاں غالب وغیرہ (۵۔ کلمۂ خطاب) برابر والوں کا باہمی خطاب جو ایک دُوسرے کو مُخاطب کرتے وقت زبان پر لاتے ہیں۔ بھائی۔ بھائی صاحب۔ یار۔ دوست۔ یارِ عزیز۔ جیسے ارے میاں ٹھیر جاؤ۔ ارے میاں مان جا۔ میاں سُنو تو سہی۔ میاں ہم تو تھک گئے ؎

تُجھے کچھ بد کہا یا تُند بولا　تو کیوں آزُردہ ہے اتنا میاں دل (میر سوز)

کیوں میاں ابر اِسقدر چھایا　حرف پینے کا درمیاں آیا (سودا در ہجو بخیل)

سُنتے ہو میاں مُصحفی ہوجاؤ گے رسوا　چھپ چھپکے نہ راتوں کو ملا کیجیئے اُس سے (مُصحفی)

فکر کر اُسکی زمضمونِ کمر کا معرُوف　کیا نئی بات سدا مُفت میاں ملتی ہے (معرُوف)

میرے لگ چلنے سے یُوں بولا وہ بزمِ غیر میں　آدمی سے بات کرتے ہیں میاں پہچانکر (جُرأت)

(۶) اُستاد۔ اخوند۔ مُعلّم۔ مدرّس۔ پڑھانے والا۔ مُلّا۔ میانجی اسی سے ہے (۷) آقازادہ۔ مخدُوم زادہ + امیرزادہ + شہزادہ + صاحب عالم + کنور (۸) پہاڑی راجپُوت راجاؤں کے خاندانی لوگ + ٹھاکر (۹) جو اپنے سے عُمر میں چھوٹا ہو اُسے بھی اِس لفظ سے خطاب کرتے ہیں۔ (۱۰) اگلے لوگوں نے معشُوق کو بھی اِس لفظ سے خطاب کیا اور اپنے اشعار میں باندھا ہے۔ پیارے۔ محبُوب۔ جانی۔ دلبر۔ دلربا۔ جاناں ؎

کیا کہوں مُنہ تک جگر آتا ہے جب رُکتا ہے دل　جان میرے تن میں کیسی گھبراتی میاں ہے (میر)

فقیرانہ آئے صدا کر چلے　میاں خوش رہو ہم دُعا کر چلے (〃)

میا

غرّا میں تو بہت پیتا ہے شیرازی و تاتاری — کوئی کہو میاں سے خونِ دل ہرا بھی پی دیکھے (رسیر سوز)
گو زخمِ دل کو میرے نہ سیوے سرا میاں — میں مرگیا تو کیا ہوا جیوے مرا میاں (رسوا)
وہن میں آپ کے البتہ بکو محبت ہے — کمر کا بھید جو پوچھو میاں نہیں معلوم (آتش)

(۱۱) ہندو) طنزاً لاأبالی مزاج والا مسلمان۔ بے پروا مزاج۔ مولا دولا۔ جیسے اُنکے خرچ کا کیا ٹھکانا ہے میاں لوگ ہیں (۱۲) ہندو۔ طنزاً) بیوقوف مسلمان۔ بودھو۔ مُورکھ۔ دیوانہ۔ باؤلا۔ جیسے ایک تو میاں ہی تھے دُوجے کھائی بھنگ (۱۳) بقّال) عام مسلمان۔ تُرک۔ مُلّا (۱۴) لکھنؤ) وہ شخص جو چند بازاری عورتوں یعنی طوائف یا کسبیوں کا مالک ہو۔ نایک۔ ڈیرے دار مرد (۱۵) لکھنؤ) ماہرِ فنِ موسیقی۔ پکّا گویّا۔ کلاونت۔ میراثی۔ ڈوم (۱۶) لکھنؤ) خواجہ سراؤں زنخوں وغیرہ سے مخاطب ہونے کا کلمہ۔

میاں آدمی۔ ا۔ اسم مذکّر: بھلا مانس۔ نیک آدمی۔ شریف آدمی۔ بھلا آدمی +

میاں بھائی۔ ا۔ اسم مذکّر: خوشامد اور محبّت کا کلمہ جو کسی کو سمجھاتے وقت زبان پر لاتے ہیں۔ جیسے میاں بھائی جانے دو قصور ہوا معاف کرو +

میاں بیوی۔ ا۔ اسم مذکّر: خاوند جورو۔ زن وشو۔ زن وشوہر جیسے میاں بیوی دو جنے کس کو پیسوں جو چنے (کہاوت)، میاں بیوی راضی کیا کرے گا قاضی +

میاں جی۔ ا۔ اسم مذکّر: مُلّا۔ اُستاد۔ معلّم۔ مُدرّس۔ آموزگار۔ پڑھانیوالا۔ مولوی جیسے تختی پر تختی میاں جی کی آئی تختی۔ میاں جی میاں جی الف بے تے تین نہیں پڑھتا میری شکر پھیر دے۔

میاں جی گری۔ ا۔ اسم مؤنّث: مُعلّمی۔ مُلّاگری۔ مدرسی۔ آموزگاری +

میاں صاحب۔ ا۔ اسم مذکّر: (۱) جنابِ عالی حضرت سلامت جنابِ من بندہ پرور۔ بندہ نواز۔

دمِ آخر مری بالیں پہ آؤ گے تو کیا ہوگا — میاں صاحب جو دو آنسو بہاؤ گے تو کیا ہوگا (جرأت)
ٹک تو ٹھیر ولے میاں صاحب خدا کیواسطے — اب پھرے جاتے کدھر ہو سامنے آؤ مرے (مصحفی)

(۲) پیر۔ مرشد۔ بزرگِ دین۔ قبلہ وکعبہ۔ عابد۔ زاہد۔ عالم صوفی وغیرہ کیواسطے تعظیماً +

میاں مٹھو۔ ا۔ اسم مذکّر: (۱) میٹھی میٹھی باتیں کرنے والا۔ میٹھا بولا۔ پیار سے طوطے کو کہتے ہیں + (۲) جانور۔ احمق۔ گاؤدی۔ سادہ لوح۔ بھولا بھالا (۳) بے سمجھے پڑھنے والا (۴) ایک مجذوب فقیر کا نام جسکے مرنے کی یہ ظریفانہ تاریخ مشہور ہے ؎

میاں مٹھو جو ذاکرِ حق تھے — ذکرِ حق میں سدا رہا کرتے
گربۂ مرگ نے جو آ دابا — کچھ نہ بولے سوائے ٹیں ٹیں کے (قطعہ)

میاں مٹھو بنانا۔ ا۔ فعل متعدی: طوطے کیطرح بغیر سمجھائے الفاظ یاد کرا دینا۔ بے سمجھائے پڑھانا ؎

سوا اسکے جو آتے اُسکو پڑھا دیں — اُنہیں جو کچھ آتا ہے اُسکو بتا دیں
وہ سیکھے ہیں جو بولیاں سب سکھا دیں — میاں مٹھو اپنا سا اُسکو بنا دیں (مسدسِ حالی)
یہ لے دے کے ہے علم کا اُنکے حاصل — اسی پر ہے فخر اُن کو بین الاماثل

میٹ

میانا۔ ا۔ اسم مذکّر: (۱) ایک قسم کی زنانی سواری۔ شِب محافہ۔ ڈولا۔ پینس۔ پالکی۔ سُکھپال۔ (۲) گاڑی کی بلّی۔ بانس۔ چوب + بم +

میانہ۔ ف۔ صفت: (۱) وسط۔ درمیان۔ بیچ۔ بیچ راس۔ بڑا نہ چھوٹا۔ متوسّط درجہ کا۔ مَنجھولا (۲) بیچ کا۔ وسطی (۳) پستہ قد۔ درمیانہ قد۔ مدھرا قد۔ (۴) اسم مذکّر: کیلی۔ مرکز۔ دُھری۔ (۵) چھوٹے قد کا گھوڑا۔ ٹٹّو (۶) ضدِ کرانہ۔ سلکِ جواہر خواہ لڑی یا مالا کے بیچ کا سب سے بڑا دانہ خواہ نگ جسے عربی میں واسطۃ العقد کہتے ہیں +

میانہ رَو۔ ف۔ صفت: اقوال و افعال میں متوسّط۔ متوسّط چال چلنیوالا۔ نہ جو نہ بہت ٹھہر کر چلے اور نہ بہت گھنگر (?) سے

میانہ رَوی۔ ف۔ اسم مؤنّث: اعتدال۔ توسّط + کفایت شعاری۔ نبھنے والی چال۔ جز رسی۔ اوسط درجہ کی چال۔ افراط و تفریط سے بچنا۔ زیادتی اور کمی سے بچنا +

میانہ قد۔ ف + ع۔ اسم مذکّر: مدھرا قد۔ ٹھگنا سا قد۔ پستہ قامت۔ پستہ قد +

میانی۔ ا۔ اسم مؤنّث: خشتک۔ دونوں پائنچوں کے بیچ کا کپڑا۔ پیجامہ کا وہ کپڑا جسے رومال بھی کہتے ہیں +

میاؤں۔ ہ۔ اسم مؤنّث: (۱) بلّی کی آواز (۲) غُرفش۔ غُرّانا۔ خرخر۔ جیسے ہماری بلّی اور ہمیں سے میاؤں (حکایت یا نقلِ آوازِ گربہ۔ عربی میں مُوء فارسی میں مَوا سی کو کہتے ہیں +)

میپ۔ انگلش: (Map) نقشہ۔ مُلک یا زمین کا نقشہ +

میّت۔ ع۔ اسم مؤنّث: (۱) مُردہ۔ مری ہوئی لوتھ۔ جنازہ۔ لاش۔ نعش ؎

موت ہی سے کچھ علاجِ دردِ فرقت ہو تو ہو — غسلِ میّت ہی ہمارا غسلِ صحّت ہو تو ہو (ذوق)

(اُردو والے بفتحِ یا بولتے ہیں اور یہی فصیح ہے)

میت۔ ہ۔ اسم مؤنّث: (۱) دوست۔ یار۔ ساتھی۔ رفیق۔ مُشفق۔ شفیق۔ مترے ؎

مُسافر سے کرتا ہے کوئی بھی پریت — مثل ہے کہ جوگی ہوئے کس کے میت (میر حسن)
جانُر ویری بھلا مُورکھ بھلا نہ میت — سادھ کہن سے مت کرو گو مُورکھ سے پریت (دوہا)

(۲) عاشق۔ ساجن + فریفتہ۔ مفتون۔ دلدادہ +

میتھی۔ ہ۔ اسم مؤنّث: ایک قسم کی سبزی اور اُسکے زرد بیج۔ حُلبہ۔ کارتنہ۔ مزاجاً دوم درجہ میں گرم وخشک +

میتھی کا ساگ۔ ہ۔ اسم مذکّر: میتھی کی پتّی۔ میتھی کی سبزی +

میٹ۔ انگلش (Mate.) اسم مذکّر: (۱) رفیق۔ ہمراہی۔ ساتھی۔ شریک۔ ہم صحبت (۲) قُلیوں کا افسر۔ قُلیوں کا مددگار۔ سرزوروں کا سرگروہ +

میٹنا۔ ہ۔ فعل متعدی (ع): (۱) ہٹانا۔ ناپید کرنا۔ خاک میں ملانا۔ نیست و نابود کرنا۔ حک کرنا۔ چھیلنا (۲) قلم پھیرنا۔ بدل ڈالنا (۳) دُور کرنا (۴) کھونا۔ ضایع کرنا۔ جیسے حق میٹنا +

میٹ

میٹنگ۔ انگلش (MEETING.) اسم مؤنث: مجلس۔ انجمن۔ جلسہ۔ سبھا۔ بزم۔ مجلسِ شوریٰ۔ مجمع۔ جگھٹا۔ اجتماع + اکھاڑا۔ پنچایت۔ صلاح مشورہ۔ کمیٹی۔ مسکوٹ +

میٹھا۔ ہ۔ صفت:۔ (۱) کھٹا اور سلونا کا نقیض۔ شیریں۔ شکریں جیسے جوری کا گڑ میٹھا + جو پھل چکھا نہیں وُہی میٹھا + جتنا گُڑ ڈالو اُتنا میٹھا (۲) مزے کا۔ مزیدار۔ لذیذ۔ خوش ذائقہ جیسے میٹھا میٹھا ہپ ہپ کڑوا کڑوا تھو تھو (۳) سُست۔ سُست رفتار۔ ڈھیلا۔ مٹھا۔ دِھیما۔ کاہل + کُند ذہن۔ کم رفتار ؎

کر میٹھی بُو کی چلے جس زمیں پہ اسپ ترا — تو اُس زمیں سے شکر جانے خاک ہو پیدا (ہمت)

(۴۔ اسم مذکر) شیرینی۔ حلاوت۔ مٹھاس۔ مٹھائی۔ (گنوار) گُڑ۔ قندِ سیاہ۔ (۵) حلوا۔ موہن بھوگ۔ لپسی۔ سٹھورا جیسے میٹھا اور بھر کٹوری (۶) نرم۔ ہلکا۔ دِھیما جیسے میٹھا میٹھا درد (۷) عو۔ اٹھارھواں۔ آٹھواں جیسے میٹھا برس (۸) لیموئے شیریں۔ ایک قسم کا شیریں نیمبو (۹) ایک قسم کا کپڑا جسے شیریں باف بھی کہتے ہیں (۱۰) زنانہ۔ زنخہ۔ وہ شخص جسکی باتیں اور حرکتیں عورتوں کیسی ہوں۔ زنانِ منتری۔ نامرد۔ ہیجڑا (۱۱) طمع۔ فائدہ۔ لالچ ؎

حرفِ تلخ اُس لبِ شیریں سے ہر اک بات پہ آہ — ناصحا سُنتے ہیں ہم کچھ تو ہے میٹھا ہمکو (ذوق)

دن تو یہ کڑوے کسیلے آپکے گھر آؤں میں — جان صاحب ایسا میٹھا ہے تمہارا کیا مجھے (جان صاحب)

نہ خاطر میں ہے انداز طبیعت میں ہے — زہر میں کھاؤں جو اُسپر مجھے میٹھا کیا ہے (بحر)

(۱۲) ایک قسم کا زہر جسے میٹھا تیلیا بھی کہتے ہیں۔ اِسکی صُورت جدوار سے بہت مُشابہ ہوتی ہے۔ بعض نے سنکھیا کو بھی بیان کیا ہے + زہرِ ہلاہل ؎

اک حلاوت ہے عداوت میں بھی اُس ظالم کی — کہ اگر زہر بھی دیتا ہے تو میٹھا ہم کو + (ذوق)

شوق سے حلوے کو تو میٹھا سمجھ — پر نہ میٹھے زہر کو میٹھا سمجھ + (رنگین)

گالیاں تو گو لبِ شیریں سے تُو نے دیں مجھے — پر نہ میٹھا زہر دینا اے بُتِ بیدیں مجھے (نصیر)

کلامِ شیریں پہ مت جا تُو اہلِ دُنیا کے — بنام زہرِ ہلاہل بھی ہووے ہے میٹھا (سودا)

(۱۳) حلیم الطبع آدمی۔ بُردبار آدمی۔ دِھیمے مزاج کا آدمی۔ وہ شخص جسے غصہ نہ آئے جیسے نہ ایسے میٹھے بنو کہ کوئی نگل جائے نہ ایسے کڑوے کہ کوئی تھوک دے +

(۱۴) حلوائے مرگ۔ بھتی + وہ حلوا جو شبِ برات کو بناتے ہیں +

میٹھا انار۔ ا۔ اسم مذکر:۔ انارِ شیریں +

میٹھا برس یا سال۔ ا۔ اسم مذکر:۔ (عو) اٹھارھواں برس۔ سالِ ہیژدہم (بعض لوگوں نے تیرھواں بعض نے آٹھواں سال بھی اپنی ناواقفیت سے لکھدیا ہے چونکہ عورتیں آٹھ یا اٹھارھویں سال کو منحوس خیال کرتی ہیں اسوجہ سے بلحاظِ وہم و شگونِ نیک یہ نام رکھ لیا یا جاتا ہے۔ اُسکے موافق چونکہ یہ جوانی میں بھر جانے کا زمانہ ہے اِسوجہ سے یہ نام ہوا) +

میٹ

پُوچھ مت مجھسے دُوگانا ہے تجھے کو تھا برس — دور تیری جان سے مجھکو لگا میٹھا برس (رنگین)

آجکل اُنکی خریداری سے ہے میٹھا سال ہے — بیچتی ہیں کوزۂ قندِ مکرر چھاتیاں (بحر)

مصرعہ۔ بڑھا میٹھے برس سے سِن تو سب کچھ بے حلاوت ہے ؎

لگا میٹھا برس جب سے یہ صُورت زہر لگتی ہے — کہیں مشاطہ کر پیغام مصری کی نسبت کا (جان صاحب)

میٹھا بولنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ نرمی اور ملائمت سے بات کرنا۔ مہربانی اور شفقت سے گفتگو کرنا۔ نرم کلامی اور شیریں زبانی سے پیش آنا جیسے جوبن جوانی ہے دن دس کی میٹھا بول باتیں کر رس کی +

میٹھا پانی۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) کھاری پانی کا نقیض۔ آبِ شیریں (۲۔ انگریزی) لیمونیڈ۔ ولایتی پانی۔ وہ پانی جو نیمبو کا عرق اور شیرہ ڈال کر کل اور تیزاب کے ذریعہ سے بوتل میں بھرا جاتا ہے +

میٹھا پوئیا۔ ا۔ اسم مذکر:۔ گھوڑے کی وہ رفتار جو نہ بہت تیز اور نہ بہت سُست ہو +

میٹھا تیل۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ تلوں کا تیل۔ روغنِ کنجد +

میٹھا تیلیا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ ایک زہریلی جڑی کا نام +

میٹھا ٹھگ۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (۱) جھوٹا دوست۔ بے ایمان یار۔ میٹھی میٹھی باتیں بنا کر ٹھگنے والا یار۔ یارمار۔ دغاباز۔ بددیانت یار۔ (۲) ٹھگوں کے اُس فرقہ کا آدمی جو میٹھا تیلیا کھلا کر مُسافروں کو ہلاک کرتا اور لُوٹ لیتا ہے۔ میٹھے والا بھی اُسیکو کہتے ہیں +

میٹھا درد۔ ا۔ اسم مذکر:۔ نرم درد۔ دِھیما دِھیما درد۔ ہلکا سا درد ؎

کیا کہوں لُطفِ مزہ جب سے جگر کے پار ہے — درد بھی اُٹھتا ہے تو میٹھا عجب آزار ہے (زار)

میٹھا گھیا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ گول گھیا۔ کونہڑا۔ سیتا پھل۔ کدوئے شیریں۔ کدوئے گرد +

میٹھا مُنہ۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ تلوار یا کسی ہتھیار کی دھار کا کُند ہونا۔ کُندیِ شمشیر و کارد ؎

تلخئ مرگ کا ہرگز مجھے اندیشہ نہیں — میٹھے مُنہ پر ہے مرے یار کی تلوار بہت (بحر)

میٹھا مُنہ کرانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) مٹھائی کھلانا۔ (۲) شکرانہ دینا (۳) رشوت دینا۔ مُنہ بھرائی دینا +

میٹھا مُنہ کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) مٹھائی کھلانا۔ شیرینی کھلانا۔ (۲) مٹھائی کھانا۔ شیرینی نوش فرمانا۔ شیرینی سے مُنہ کا ذائقہ بدلنا ؎

حسرت ہی بوسۂ لبِ شیریں کی رہ گئی — میٹھا نہ مُنہ کو تیرے نمکخوار نے کیا (آتش)

(۳) منگنی کرنا۔ نسبت کرنا۔ پان کھلانا۔ مصری کی ڈلی کھلانا۔ (۴) رشوت دینا۔ (مُنہ میٹھا کرنا زیادہ بولتے ہیں) +

میٹھا میٹھا۔ ہ۔ صفت:۔ کم کم۔ خفیف خفیف۔ ہلکا ہلکا۔ خفیف سا۔ تھوڑا تھوڑا +

میٹھا میٹھا درد۔ ا۔ اسم مذکر:۔ دردِ خفیف۔ کم کم درد ؎

درد ہوتا ہے ہر اک زخم میں میٹھا میٹھا — لیکے قاتل کہیں جلدی سے نمکداں پہنچے (امانت)

کیوں نہ اُٹھے رشک کے سینہ میں میٹھا میٹھا درد اک بُتِ شیریں ادا کی یاد آئیں چھاتیاں (درخشک)

طبیعت ہو اُس لبِ شیریں کی جو مجکو تمنا ہے تو دل میں کیا کہوں اک میٹھا میٹھا درد ہوتا ہے (جرأت)

میٹھا میٹھا ہپ ہپ کڑوا کڑوا تھو تھو۔ ہ۔ کہاوت:۔ اچھی چیز سے رغبت بُری سے نفرت۔ مرغوب الطبع چیز کو لے لینا اور نامرغوب کو چھوڑ دینا +

میٹھا ہونا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) کم ہونا۔ تھوڑا ہونا۔ پھیکا ہونا۔ جیسے سالن میں نمک میٹھا ہے (۲) گوارا ہونا۔ دلپسند ہونا۔ قابل برداشت ہونا (۳) شیریں ہونا +

میٹھی۔ ہ۔ صفت:۔ (۱) میٹھا کی تانیث۔ شیریں۔ شکریں (۲) سُست۔ مجہول۔ مٹھی (۳) نرم۔ کم جیسے میٹھی میٹھی آنچ دو (۴۔ اسم مؤنث) حلیم الطبع۔ بُردبار۔ دِھیمے مزاج کی عورت۔ (۵) بوسۂ اطفال۔ بچی۔ چُوما۔ پیار +

میٹھی بات۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ سخنِ شیریں۔ خوش اور دلچسپ بات۔ ملائم بات نرم بات + رس کی بات + رسیلی بات +

تلخئ زہرِ تغافل سے بہت جی بھر گیا میٹھی باتیں آپ کی سُننے سے رغبت ہو تو ہو (عاشق)

میٹھی باتیں کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ نرمی سے بولنا۔ مزے کی باتیں کرنا۔ شیریں کلامی اور فصاحت سے بات چیت کرنا۔ رس کی باتیں کرنا ؎

میٹھی باتیں نہ تو کیا کر مر جائیگا کوئی زہر کھا کر (بحر)

کرتا ہے میٹھی باتیں بھی ہم سے وہ آجکل شیریں دہن تھا شکر ہے شیریں زباں ہوا (اسیر)

میٹھی باڑھ۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ میٹھی دھار۔ مٹھی یا کُند دھار۔ کم تیز اور خفیف باڑھ۔ کُول دھار۔ موٹی دھار ؎

عکس لب پڑتا ہے تیغِ ابروئے خمدار پر رہتی ہے ہر وقت میٹھی باڑھ اس تلوار کی (عاشق)

میٹھی بولی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ ملائم اور نرم زبان۔ شیریں زبان۔ وہ بولی جسمیں فصاحت پائی جائے جیسے برج کی میٹھی بولی ہے +

میٹھی پوئی۔ ؤ۔ اسم مؤنث:۔ دیکھو (میٹھا پوٹیا) ؎

جو میٹھی پوی چلے جس زمیں پہ اسپ ترا تو اُس زمیں سے شکر جائے خاک ہو پیدا (حکمت)

کس مزے سے جاتی ہے یادِ لبِ شیریں یار میٹھی پوئی چل رہا ہے توسنِ خوش گام رُوح (خواجہ وزیر)

میٹھی چُھری۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ دُشمنِ دوست نما۔ وہ شخص جو دوستی کے پیرائے میں دُشمنی کرے۔ وہ شخص جو بظاہر دوست اور در باطن دُشمن ہو ؎

بچو کذب سے ہے یہ میٹھی چُھری دکھائے گا تمکو مُصیبت بُری (نامعلوم)

میٹھی زبان۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ شیریں سخن۔ خوش بیان۔ خوش گفتار ؎

دم میں مر جاویں عدو شیریں ہو گر تیری زباں کام میٹھے زہر کا کرتی ہے یہ میٹھی زباں (معروف)

دے جوابِ تلخ جسکو چاہے اے شیریں دہن تلخکاموں سے دلے میٹھی زباں درکار ہے (〃)

مجکو کہئے خدا کرے مر جائے تیری میٹھی زبان کے صدقے (میر سوز)

میٹھی گالی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ وہ گالی جو ناگوار نہ گزرے۔ معشوق کی مُنہ کی گالی۔ سُہالی +

میٹھی لکڑی یا جڑی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (گنوار) مُلہٹی۔ اصل السوس۔ جیٹھی مدھ کی جڑ +

میٹھی مار۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ گُپت مار۔ گُھنّی مار۔ وہ مار یا تکلیف جو بظاہر معلوم نہ دے۔ باطنی تکلیف۔ اندرونی تکلیف +

میٹھی مار دینا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ گُھنّی مار مارنا۔ اندرونی تکلیف پہنچانا +

میٹھی مُراد۔ ؤ۔ اسم مؤنث:۔ مُرادِ خوش۔ اچھی مُراد ؎

سینکڑوں میٹھی مُرادیں آگئیں اکبار گی بی دوگانا روز تم مسجد کا بھرتی طاق ہو (جان صاحب)

میٹھی میٹھی باتیں کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ شیریں سخنی کرنا۔ خوش گفتاری سے پیش آنا۔ مٹھار مٹھار کر باتیں کرنا۔ مزے مزے کی اور لُطف آمیز باتیں کرنا ؎

کرے کیونکر نہ میٹھی میٹھی باتیں کہ ہے اُسکا دہان و کام شیریں (ناسخ)

میٹھی نظر یا نگاہ۔ ؤ۔ اسم مؤنث:۔ پیاری چتون + نظرِ عاشقانہ۔ محبت کی نظر لُطف و محبت ؎

دیکھو جو پشتِ خار کو میٹھی نگاہ سے آنکھیں ہوں نیشکر کی طرح پور پور پر (عاشق)

میٹھی نظریں یا میٹھی میٹھی نظریں۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ پیاری پیاری نگاہیں۔ نگاہِ لُطف و محبت + ؎

جو میٹھی میٹھی نظروں سے وہ دیکھے کہوں آنکھوں کو میں بادامِ شیریں (ناسخ)

میٹھی نظروں سے وہ کیا دیکھے مجھے اُس پری کی آنکھیں ہیں بادامِ تلخ (〃)

کبھی ترچھی نظروں سے گھائل کیا کبھی میٹھی میٹھی نظروں سے مائل کیا (میر حسن)

(۲) عاشقانہ نظروں سے دیکھنا۔ محبت کی نگاہوں سے دیکھنا ؎

جو پھر دیکھوں تجھے لوگوں میں میٹھی میٹھی نظروں سے تو اے شیریں زباں مُنہ میں جو کچھ آوے سو فرمانا (جرأت)

میٹھی نگاہیں۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ دیکھو (میٹھی نظریں) +

میٹھی نیند۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ خوابِ خوش۔ خوابِ راحت۔ سُکھ نیند + بیفکری کی نیند + صُبح کی نیند۔ جیسے بچہ میٹھی نیند سوتا ہے ابھی مت جگاؤ +

میٹھے۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) میٹھا کی جمع (۲) الف کی یائے مجہول سے بدلی ہوئی صورت جو حروفِ مُغیرہ کے آجانے سے پیش آتی ہے +

میٹھے کھٹے یا کھٹے میٹھے کو جی چاہنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (عو) مجامعت کی خواہش ہونا۔ ہم بستری کی رغبت ہونا۔ وصل اور ہم آغوشی کو دل چاہنا ؎

رُوکھے پھیکے کڑوے کسیلے ہوتے ہو جو ہم سے تم چاہے ہے جی میٹھا کھٹا ہے یہ دوگانا بات کُڈھب (انشا)

میٹھے مُنہ پر ہونا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (لکھنؤ) میٹھی باڑھ پر ہونا۔ تلوار یا خنجر کا کُند ہونا

میٹ

بھُرا ہونا۔ موٹی دھار ہونا ؎

تلخئ مرگ سے ہرگز مجھے اندیشہ نہیں   میٹھے مُنہ پر ہے مرے یار کی تلوار بہت (بحر)

(ہمارے دوست نئے مُحاورہ داں نے اِس شعر کے معنی میں دھوکا کھاکر کُند ہونے کے بجائے تیز ہونا لکھدیا ہے) +

میٹھے والے۔ ہ۔ اسم مذکّر:۔ وہ ٹھگ جو مُسافروں کو میٹھا تیلیا کھلاکر مار ڈالتے ہیں۔ مٹھائی میں میٹھا تیلیا کھلادینے والے ٹھگ +

میٹھے ہیں۔ ہ۔ محاورہ:۔ (۱) شیریں زبان اور عزیزازجان ہیں (۲) بُزدل نامرد اور زن مزاج ہیں۔ ہرکس وناکس کی سخت وسُست باتیں سُنکر دَرجاتے اور پی جاتے ہیں۔ بُردبار ہیں ؎

اِس میٹھوسے پن پہ میٹھے کسقدر ہیں شیخ جی   تو نہ تم اُنکی نہ سمجھو ہے وہ مٹکا راب کا (انشا)

مِیثاق ع۔ اسم مذکّر:۔ اُستوارئ عہد وپیمان + قول قرار۔ اقرارمدار۔ وعدہ + ازل

میجاں کھانڈ۔ ہ۔ اسم مؤنّث:۔ کچّی کھانڈ۔ بیگمات اُسے میزاں کھانڈ کہتی ہیں +

میچنا یا میچنا۔ ہ۔ فعل متعدّی:۔ (ہندو) مَلنا۔ مسلنا۔ ملانا۔ آمیز کرنا +

میچ۔ انگلش (Match.) اسم مذکّر:۔ (۱) بازی۔ شرط۔ ہوڑ + کھیل + مُقابلہ گیند بلّا۔ کرکیٹ۔ گیند بلّے کا کھیل (۲) دیا سلائی۔ ماچس۔ میچز +

میچ۔ ہ۔ اسم مؤنّث:۔ (پُورب) موت۔ مِرتُو۔ کال +

میچنا۔ ہ۔ فعل متعدّی:۔ (۱) بند کرنا۔ مُوندنا۔ بستن کا ترجمہ (۲) بھینچنا۔ سکیڑنا۔ سکوڑنا

میخ۔ ف۔ اسم مؤنّث:۔ (۱) کیل۔ پریگ۔ دَتَد (۲) کھُونٹی۔ کھُونٹا۔ چوب (حاشیہ: [illegible])

میخ اُکھاڑنا۔ ا۔ فعل متعدّی:۔ کھُونٹا اُکھاڑنا۔ سواروں کا ایک کرتب ہے جسمیں بھالے یا برچھے سے گڑی ہوئی میخ گھوڑا دوڑاکر اُکھیڑ لیجاتے ہیں +

میخ ٹھونکنا۔ ا۔ فعل متعدّی:۔ (۱) کیل جڑنا۔ کھونٹی گاڑنا۔ کیل ٹھونکنا۔ (۲) ہاتھ پاؤں میں کیل گاڑنا۔ سزائے سخت وسنگین دینا۔ (بے رحمی کے زمانہ میں پھانسی یا سُولی وغیرہ کی بجائے ایک یہ بھی سزا تھی کہ آدمی کو چت لٹاکر چاروں ہاتھ پاؤں میں میخیں ٹھونک دیا کرتے تھے۔ چومیخا کرنا بھی سزا تھی) (۳) دبانا۔ مغلُوب کرنا۔ بنگا ٹھونکنا جیسے میخ ٹھونک کر دبالیا (۴) توپ کو بیکار کرنا +

میخ مارنا۔ ا۔ فعل متعدّی:۔ (۱) کیل ٹھونکنا۔ کھونٹی گاڑنا + (۲) بنگا ٹھونکنا۔ بنگا مارنا (۳) مغلُوب کرنا۔ ہرانا۔ شکست دینا۔ زیر کرنا (۴) بھانجی مارنا۔ حارج ہونا (۵) کونبھل دینا۔ سیندھ لگانا۔ نقب زنی کرنا ؎

رندِ یا صنت کو جاگتا ہے شیخ   ڈر یہ ہے چور آنہ مارے میخ (سودا)

میخچو۔ ا۔ اسم مذکّر:۔ میخ ٹھونکنے کی مُوگری۔ مُوگرا۔ میخ کوب +

مید

میدان ع۔ اسم مذکّر:۔ (۱) چٹیل زمین۔ صاف اور وسیع سطح زمین جہاں پہاڑ نہو۔ عرصہ۔ زمینِ فراخ۔ فضا + ہموار زمین۔ زمینِ مُسطّح + اکھاڑا کھیت + چوگان۔ (۲۔ل) جائے سرگزشت۔ موقع واردات۔ (۳۔ا) پد۔ اشلوک۔ شعر۔ نظم۔ جیسے قصّے کا میدان (۴) لڑائی۔ مُقابلہ۔ جنگ۔ صف آرائی۔ جیسے دو میدان ہوئے (۵) جوہریوں کی اِصطلاح میں یاقُوت یا زمرّد کا طُول عرض +

میدان جانا۔ ا۔ فعل لازم:۔ (گنوار۔ ہندو) جنگل جانا۔ ٹٹّی جانا۔ بیچا سے جانا۔ جھاڑے جانا۔ قضاءِ حاجت کو جانا۔ گلّے جانا۔ بیت الخلا جانا +

میدانِ جنگ یا صف آرائی یا کارزار ع + ف۔ موقعِ جنگ۔ لڑائی کا کھیت۔ رن چھیتر۔ معرکہ + بحث مباحثہ کی جگہ +

ہجر میں چٹکے جو غنچے ہُوئی آوازِ تفنگ   صحنِ گلزار ہے میدان صف آرائی کا (ناسخ)

میدان چھوڑنا۔ ا۔ فعل متعدّی:۔ (۱) جگہہ فراخ کرنا۔ جگہہ چھوڑنا۔ میدان دینا۔ پرے ہٹ جانا۔ جیسے میدان چھوڑدو پہلوانوں کی کُشتی ہوتی ہے (۲) لڑائی کا موقع چھوڑکر بھاگ جانا۔ موقع جنگ سے ہٹ جانا +

میدان دینا۔ ا۔ فعل متعدّی:۔ جگہہ دینا۔ رستہ دینا۔ جگہہ چھوڑنا۔ پرے ہٹنا دُور دُور ہٹ جانا۔ سرک کر کھڑا ہونا +

میدان صاف ہے۔ ا۔ محاورہ:۔ کوئی روکنے ٹوکنے والا نہیں ہے۔ کچھ خوف واندیشہ نہیں ہے۔ کچھ روک ٹوک نہیں ہے +

میدانِ قلم ع۔ اسم مذکّر:۔ مقدار تراشِ قلم۔ قلم کی تراش۔ خانۂ کلک۔ خانۂ قلم زمینِ قلم۔ انگشت نر کے پورے کی مقدار جو قلم کے واسطے مخصُوص ہے +

میدان کرنا۔ ا۔ فعل متعدّی:۔ (۱) کسی عمارت کو ڈھاکر برابر کرنا۔ اینٹ سے اینٹ سے بجانا۔ مُنہدم کرنا۔ مسمار کرنا۔ گرانا (۲) لڑنا۔ جنگ کرنا۔ صف آرائی کرنا +

میدان مارنا۔ ا۔ فعل متعدّی:۔ لڑائی جیتنا۔ فتح کرنا۔ گڑھ جیتنا۔ پالا مارنا۔ پالا جیتنا۔ فتحیاب ہونا۔ معرکہ مارنا۔ معرکہ جیتنا + مُباحثہ میں غالب آنا +

دیکھ لینا کہ عشق کا میداں   میرے حاضر جواب نے مارا (داغ)

میدان میں۔ ا۔ تابع فعل:۔ فضا میں۔ کھیت میں۔ برسرِ میدان۔ سرِ میدان +

میدان میں اُترنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ اکھاڑے میں اُترنا۔ لڑنے کو میدان میں آنا +

میدان میں آنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ لڑنے کو نکلنا۔ صف آرائی کے واسطے کشادہ جگہہ میں آنا + سامنے آنا۔ مُقابلہ پر آنا + رُوکش ہونا + اکھاڑے میں اُترنا +

میدان ہاتھ آنا یا رہنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ ملک جیتنا۔ فتح پانا۔ لڑائی مارنا۔ کھیت ہاتھ رہنا۔ میدان فتح ہونا۔ میدان جیتنا ؎

میدہ

دشتِ اُلفت نہیں بازیگہِ طفلاں اے دل ہاتھ آتا ہے یہ میدان بڑی مشکل سے (داغ)
وسعتِ ہمت جو رکھتا ہے بہادر ہے وُہی جس کسی کے ہاتھ یہ میدان رہے وہ مرد ہے (اسیر)

میدان ہاتھ سے جانا۔ ا۔ فعل لازم:۔ شکست ہونا۔ ہار ہونا + موقع نکل جانا۔
محشر میں دادخواہ جو اے دل نہ تو ہوا تو جان لے یہ ہاتھ سے میدان پھر گیا (داغ)

میدان ہونا۔ ا۔ فعل لازم:۔ لڑائی ہونا۔ جنگ ہونا۔ صف آرائی ہونا۔ مقابلہ ہونا۔ دو دو ہاتھ ہونا۔ معرکہ ہونا + مباحثہ ہونا + جُدھ ہونا ؎
کربلا میں نہ ہوئے ہم دمِ پیکار اسیر ورنہ کیا لشکرِ کفار سے میداں ہوتا (اسیر)

میدَنی۔ س۔ اسم مؤنث:۔ (۱) زمین۔ دھرتی۔ پرتھوی۔ بھوم۔ ارض (۲) وہ جاتریوں کا گروہ جو زمین پر پا پیادہ چلکر کسی مُقدّس مقام میں جائے + قافلۂ زائرانِ مزارِ خواجہ مُعین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ + قافلہ کاسواں۔ جاترا۔ میلے کے تماشائی۔ سیلانی ؎
وائے قسمت کبھی پہنچے بھی جو ہم کم طالع میلے سے میدنی کے پھرنے کی تیاری تھی (آتش)
(لکھنؤ میں میندنی بھی اِس معنی میں بولتے ہیں) + (بہ میم مکسور و یائے مجہول ساکن)

مَیدَہ۔ ف۔ اسم مذکر:۔ دوبارہ چھانا ہوا آٹا۔ نہایت باریک آٹا۔ سُرمہ سا آٹا +

میدہ سا۔ ا۔ صفت:۔ میدہ کی مانند۔ نہایت باریک۔ سُرمہ سا۔ بہت مہین +

میدہ لکڑی۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ دوا کی ایک جڑ جو بشکل ادرک یا سونٹھ ہوتی ہے +

میدہ کی لوئی۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ (تشبیہاً) نہایت ملائم پیٹ۔ لُچئی سا پیٹ +

میدہ و شہاب۔ ا۔ صفت:۔ سُرخ و سفید آدمی کے رنگ کی تعریف میں یہ کلمہ بولتے ہیں۔ خوبصورت گورا چٹّا۔

میدھ۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ قُربانی۔ جگ۔ یگ۔ بلی دان + (بکسرِ میم و یائے مجہول)

مِیر۔ ع۔ اسم مذکر:۔ (مُخفف امیر) (۱) افسر۔ سردار۔ مُقدّم۔ والی۔ چودھری۔ مہتا۔ سرور۔ سرخیل۔ سیّد۔ سرگردہ۔ سالار۔ امام۔ خان۔ مُکھیا۔ رئیس۔ افضل۔ بڑا۔ بزرگ۔ مہنت۔ (۲) ہادی۔ رہنما۔ پیشوائے دین۔ پیشرو۔ پیشوا۔ اگوا۔ نائک (۳۔ ف) سیّدوں کا خطابی لفظ۔ قومِ سادات کا اعزازی لقب۔ شاہ۔ جیسے میر صاحب۔ میر جی۔ وغیرہ (۴۔ ت) شاہزادہ۔ بادشاہ زادہ۔ سردار زادہ۔ خان زادہ۔ (۵۔ ف) گنجفہ یا تاش کا سر بادشاہ۔ تاش کا اعلیٰ درجہ کا پتّا۔ گنجفہ کا اعلیٰ درجہ کا پتّا ؎
بازیِ قمارِ عشق میں سرتک لڑاؤنگا آئے وہ میرے ہاتھ ذرا میر کا ورق (نصیر)
(۶) میر محمد تقی اکبر آبادی ولد میر عبد اللہ ہمشیرہ زادہ سراج الدّین علی خاں آرزو کا تخلّص جنہوں نے دہلی میں پرورش پائی۔ شعرائے ریختہ گو میں آج تک یہ لحاظ محاورہ سب کے سرتاج رہے۔ ۱۲۲۵ ہجری میں فوت ہوئے + (۷) موت مرادف مرگ + امراز مُردن جیسے مرگ میر جوانمیر ؎

میر

پیشہ میں عیب نہیں رکھیئے نہ فرہاد کو نام ہم ہی آشفتہ سروں میں وہ جواں میر بھی تھا (غالب)

میر آتش۔ ف۔ اسم مذکر:۔ داروغۂ توپ خانہ۔ توپچی باشی۔ (دھوکے ہیں آکر اس کے معنی داروغۂ سلح خانہ نہ جان لینا کیونکہ ہمارے ایک دوست کو خود ہی دھوکا ہوا ہے)

میر آخور۔ ف۔ اسم مذکر:۔ صحیح (میر آخُر) داروغۂ اصطبل +

میر بار۔ ف۔ اسم مذکر:۔ داروغۂ دیوان خانہ۔ وہ شخص جو لوگوں کو امیروں کے حضور آنے کی اپنے اطمینان پر اجازت دیتا ہے +

میر بحر۔ ف ع۔ اسم مذکر:۔ میرِ آب۔ داروغۂ دریا + جہازی سپہ سالار۔ امیر البحر + وہ شخص جسکے سپرد بحری انتظام ہو + دریا کے گھاٹوں کا داروغہ +

میر بحری۔ ف + ع۔ اسم مذکر:۔ بندرگاہوں کا مُنتظم۔ افسر بنادر۔ حاکم بنادر +

میر بخشی۔ ف۔ اسم مذکر:۔ وہ شخص جو سب کی تنخواہ تقسیم کرے۔ تنخواہ بانٹنے والا عُہدہ دار +

میر بھُجڑی۔ ا۔ اسم مذکر:۔ ایک نا معلوم الحقیقت میر بھُوجی نامی مخنّث سیّد کا نام جسے ہیجڑے اپنا ولی۔ پیر مُرشد۔ مُورثِ اعلیٰ اور اِس سلسلہ کا چلانے والا بیان کرتے ہیں۔ یہ پارسا سیّد اُن کے قول کے مُوافق زنانہ لباس پہنتے اور چرخہ کات کر گُزرِ اوقات کیا کرتے تھے۔ چھ مہینے مرد رہتے اور چھ مہینے عورت کا بہن اختیار کر لیا کرتے تھے۔ اُنہوں نے خدا تعالےٰ سے عرض کیا تھا کہ ایسی حالت میں میرا نام کیونکر چلیگا۔ وہاں سے حُکم ہوا کہ ہر ایک فرقہ اور مذہب کا آدمی تیرے سلسلہ میں ہو کر تیرا نام چلائیگا وہی تیری آل وہی تیری اولاد ہوگی۔ چنانچہ ہیجڑے جب کسی کو اپنے پنتھ میں شامل کرتے ہیں تو اُس روز اُنکے نام کی کڑھائی تلتے اور خاص اپنے ہی لوگوں کو کھلاتے ہیں۔ اُنکا اعتقاد ہے کہ اگر کوئی شخص کھالے تو فوراً ناچنے تھرکنے لگے۔ اور جبتک وہ ہیجڑا نہ بنجائے اُسے کل نہ آئے۔ بعض پیر بھجڑی بھی کہتے ہیں۔ جائے پیدائش الکھنیسیاں کرتے ہیں +

میر بھُجڑی کی کڑھائی۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ پیر بھوجی کی نیاز کا پکوان جو ہیجڑا بناتے وقت تل کر اوّل ہیجڑا بننے والے کو اور بعد میں اپنے فرقہ کے لوگوں کو کھلاتے ہیں۔ مشہور ہے کہ جو کوئی شخص اِس پکوان کو کھالیتا ہے وہ فوراً ہیجڑوں کی سی حرکتیں کرنے لگتا اور اُس فعل پر آمادہ ہو جاتا ہے +

میر تُزک۔ ف۔ اسم مذکر:۔ داروغۂ خدم و حشم۔ فوج کا انتظام کرنے والا۔ قورچی۔ سپہ سالار +

میر جی۔ ا۔ اسم مذکر:۔ (۱) میراثیوں کا خطاب (۲) میر صاحب۔ سیّد صاحب۔ شاہ صاحب

میر حاج۔ ف + ع۔ اسم مذکر:۔ حاجیوں کا سردار +

میر دِہ۔ ف۔ اسم مذکر:۔ (۱) گانوں کا سردار۔ مُقدّم۔ نمبردار (۲) جریب کش

(۳) ایک ادنےٰ قوم کے لوگ جنکو اخیر بادشاہوں کے ہاں بہت عرُوج تھا۔ پیادے

میر دِیوان۔ ف۔ اسم مذکر:۔ نائب۔ پیشکار۔ پیش خدمت مُحرّر پیشی۔ سررشتہ دار +

مِیرِ سامان۔ ف۔ اسم مذکّر:۔ خانساماں۔ مِیر بکاول۔ امیروں یا بادشاہوں کے کھانوں کا انتظام کرنے والا۔ مِیرِ مطبخ +

مِیرِ شکار۔ ف۔ اسم مذکّر:۔ توشچیوں کا سردار۔ شکاری پرندر کھنے والے ملازموں کا افسر۔ وہ شاہی مُلازم جسکے باز۔ شکرہ۔ شاہین وغیرہ رکھنے والوں کی نگرانی سپرد ہو ؎

موقُوف ہے گردل کا شکار آن واداپر تو پہلے کچھ اِن میرِشکاروں سے تو کہیئے (ذوق)

مِیرِ عرض۔ ف+ع۔ اسم مذکّر:۔ شاہی مُلازم جو لوگوں کی عرض معرُوض پیش کرے لوگوں کی حاجتوں کو پیش کرنے والا۔ عرض بیگی +

مِیرِ عمارت۔ ف+ع۔ اسم مذکّر:۔ داروغۂ عمارت۔ افسرِ تعمیر۔ مستری اوور سیر۔ معماروں کا سردار + گڑھ کپتان۔ اِنجینیر + مُہندس +

مِیرِ فرش۔ ف۔ اسم مذکّر:۔ فرش دبانے کے گول گول اُونچے اور بھاری پتھر جو چاروں کونوں پر رکھے جاتے ہیں۔ سنگِ قالین ؎

کم چاندنی کا فرش نہیں سطحِ آب سے صُورت میں میرِ فرش ہیں اُسپر حباب سے (مُصحفی)

مِیرِ قُلارت۔ اسم مذکّر:۔ وہ چوبدار جو دہلی کے شاہی دربار کے وقت ایک بڑی آنکڑیدار چوبدستی لئے ہوئے اِسواسطے حاضر رہتا تھا کہ اگر کوئی امیر وزیر و رئیس وغیرہ دُوسرے کی مُقررہ جگہہ پر کھڑا ہو جائے تو اُسکی گردن میں وہ لکڑی ڈالکر باہر نکالدے +

مِیرِ مجلِس۔ ف۔ اسم مذکّر:۔ مُربّیِ انجمن۔ پیٹرن۔ چیرمین۔ صدرِ مجلس۔ رئیس مجلس۔ صدر نشین +

مِیرِ محلّہ۔ ف+ع۔ اسم مذکّر: کسی کُوچہ کا سردار۔ بستی کا حاکم۔ محلّہ کے امورات کا ذمّہ دار +

مِیرِ مطبخ۔ ف+ع۔ اسم مذکّر:۔ دیکھو (میر سامان) +

مِیرِ منزل۔ ف+ع۔ اسم مذکّر:۔ وہ شخص جو لشکر کے پہنچنے سے پہلے منزل کا سامان کرے + کیمپ کلرک +

مِیرِ مُنشی۔ ف+ع۔ اسم مذکّر:۔ حضُور نویس۔ سررشتہ دار۔ سُپرنٹنڈنٹ۔ مُحرّرِ صدر۔ دیوان پیشی۔ پیشکارِ اعلےٰ + مثل خواں +

میرا۔ ہ۔ ضمیر مضاف الیہ مُتکلّم:۔ ایک کلمہ ہے جسکا اپنے نفس اور اپنی ذات پر اطلاق کرتے ہیں۔ اپنا۔ اپنی ذات کا۔ مورا۔ ہمارا جیسے میرا تھا سو تیرا ہوا۔ برائے خدا ٹک دیکھ دیے +

میرا باپ سخی تھا پرائے بردے آزاد کرتا تھا۔ ا۔ کہاوت:۔ طنزاً شیخی خور کی نسبت بولتے ہیں جو آپ تو کسی قابل ہو نہیں بزرگوں کی باتوں پر گھمنڈ کرے +

میرا بھائی ہے۔ ہ۔ محاورہ:۔ کسی کو پرچانے کے واسطے بطورِ خوشامد یہ فقرہ زبان پر لاتے ہیں یعنی تُو تو میرا عزیز ہے میرا پیارا ہے میرا کہنا مان جائیگا +

میرا حلوا کھائے۔ ا۔ ع۔ قسمِ سخت۔ مُجھے پیٹے۔ مُجھے ہے ہے کرے۔ میری بھتّی کھائے یعنی اگر میرا کہا نہ کرے تو مُجھے مُردہ دیکھے +

میرا سلام ہے۔ ا۔ محاورہ:۔ میں باز آیا + مُجھے منظُور نہیں۔ میں جاتا ہوں +

میرا کیا گیا۔ ہ۔ محاورہ:۔ میرا کیا نقصان ہوا۔ میرا کیا بگڑا ؎

عرضِ غمّاز پذیرا ہوئی حق میں میرے کیا گیا میرا گر اُسکا ہی ایمان گیا + (احسان)

میرا (یا ہمارا) لہُو پیئے۔ ا۔ ع۔ قسمِ سخت۔ مُجھے قتل کرے۔ یعنی اگر اِس کام کو نہ کرے یا کرے تو ہمیں کو کھائے۔ ہمارا مُردہ دیکھے۔ ہمیں کو نہ پائے۔ ہمارے خُون کی قسم ؎

کہے ہے خنجرِ قاتل سے یہ گلُو میرا کمی جو مُجھ سے کرے تو پیئے لہُو میرا (ذوق)

منت سے یُوں کہے کہ ہمارا لہُو پیئے گر پی نہ جائے جلد پیالہ شراب کا (محمد صادق خاں اختر)

اے تپش لوہُو پیئے میرا جو تُو جھوٹ کہے کِس سے یہ قاعدہ سیکھا ہے لہُو پینے کا (میر)

فصّادِ خُوں فساد یہ ہے مُجھ سے اِندنوں نشتر نہ تُو لگائے تو میرا لہُو پیئے (")

میرا ماتھا جبھی ٹھنکا تھا۔ ہ۔ مُحاورۂ عو:۔ مُجھے جب ہی اندیشہ ہوا تھا۔ میرے دل پر یہ بات سُنتے ہی کھٹکا گزرا تھا +

مِیراث۔ ع۔ اسم مؤنّث:۔ وہ پُونجی یا جائداد وغیرہ جو مُتوفی کی ملکیت سے اُسکے حقداروں کو ملے۔ ترکہ۔ حقِّ وراثت۔ پُونجی +

مِیراثی۔ ا۔ اسم مؤنّث:۔ (۱) ورثہ پانے والا۔ (۲) وہ شخص جسکے باپ دادا سے کوئی کام چلا آتا ہو (۳) ڈوم ڈھاڑی۔ مُطرب مُغنّی۔ گویّا +

مِیراثن۔ ا۔ اسم مؤنّث:۔ ڈُومنی۔ مُطربہ +

مِیراں۔ ف۔ اسم مذکّر:۔ مِیر میراں کا مُخفّف (۱) سرداروں کا سردار۔ بزرگوں کا بزرگ۔ بہت بڑا بزرگ اور مُقدّس آدمی۔ جیسے میراں شاہ عبداللہ۔ میراں صدر جہاں وغیرہ۔ (۲) ایک مشہُور عامل کا نام جسکی قبر امروہے میں واقع اور اکثر جُہلا اُسکی کرامات کے قائل و مُعتقد ہیں + شیخ سدّو (۳) حضرت خواجۂ بزرگوار خواجۂ مُعین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا لقب جنکا مزار پُرانوار اجمیر شریف میں واقع ہے۔ نیز خواجہ عبدالقادر محی الدین غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ جنکی گیارھویں مشہُور ہے۔ بڑے پیر کا لقب +

مِیراں جی۔ ا۔ اسم مذکّر:۔ (۱) حضرت خواجہ مُعین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ و نیز حضرت غوث الاعظم کا لقب (۲) وہ مہینا جسمیں حضرت غوث الاعظم کی بڑی بھاری نیاز ہوتی ہے۔ آپ کی وفات کا مہینا + عورتوں کا چوتھا مہینہ ربیع الآخر۔ بارہ وفات کے بعد کا مہینا +

مِیراں جی کا چاند۔ ا۔ اسم مذکّر:۔ عورتوں کا چوتھا مہینا۔ ربیع الآخر۔ بارہ وفات کے بعد کا مہینا جسمیں بڑے پیر کی نیاز ہوتی ہے +

میراں کا بکرا۔ ؤ۔ اسم مذکر:۔ (عوام) شیخ سدّو کا بکرا +

میراں کی کڑھائی۔ ؤ۔ اسم مؤنث:۔ (عوام) میراں کے نام کی نیاز جو پکوان پر دیجاتی ہے۔ شیخ سدّو کی نیاز +

میراں گور برابر۔ ؤ۔ محاورہ:۔ یعنی جسقدر میراں کی قبر کھودی اُسیقدر اُوپر سے مٹی پڑ گئی۔ آمد و خرچ برابر۔ جتنا آنا اُتنا ہی خرچ ہو جانا۔ لیکھا جوکھا برابر +

میرزا۔ ف۔ اسم مذکر:۔ دراصل (امیرزا) (۱) امیرزادہ۔ سردارزادہ۔ رئیس زادہ نک زادہ۔ مُغل زادہ۔ (۲) شہزادوں امیرزادوں اور مُغلوں کا لقب +

(مرزا اسی لفظ کا مخفف ہے۔ ہندوستان میں یہ لفظ خاندان مُغلیہ کے شہزادوں عام مُغلوں بلکہ شاہی خاندان کے خانہ زادوں تک کے نام کا اوّلیں جُزو ہوا کرتا ہے جو ایک اعزازی لقب ہے اور بعض اسموں میں آخری جُزو بھی ہوتا ہے مگر وہاں اسکے معنی پیارا یا منظورِ نظر ہوا کرتے ہیں۔ جیسے احمد مرزا۔ عباس مرزا۔ سردار مرزا۔ سُلطان مرزا وغیرہ۔ مگر ایران میں خاص کر بادشاہوں بادشاہزادوں کی نسبت بطورِ القاب مُستعمل ہے۔ بعض مُحققوں کی رائے ہے کہ ایران میں بزرگ زادوں رئیس زادوں کے واسطے ہی نہیں بلکہ سادات کے حق میں بھی اسکا اطلاق ہوتا ہے۔ برخلاف آغا کہ اسکا اطلاق کسی صُورت میں سلاطین اور اُمرا پر جائز نہیں ہے گو تُرکی زبان میں اسکے معنی بھی خداوند اور مالک ہی کے آتے ہیں جب سے ہندوستان میں نادر شاہ نے اقتدار حاصل کیا تب سے ہر ایک مُغل مرزا کے خطاب سے پکارا گیا۔ اور یہاں تک کہ دفترِ شاہی کی تحریروں کو بھی میرزائے دفتر لکھنے اور بولنے لگے) +

میرزا منش۔ ف۔ صفت:۔ شاہ زادوں کی سی خُو بُو والا۔ نازک۔ نازک مزاج نازک دماغ۔ شاہانہ مزاج کا آدمی۔ وہ شخص مُتکبر جسکے مزاج میں امیری کی بُو سمائی ہُوئی ہو۔ نک چڑھا۔ دماغ چوٹا۔ تنک مزاج (یہ لفظ طنزاً بولا جاتا ہے) +

میرزائی۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ (۱) شہزادگی۔ امیرزادگی۔ بُزرگی۔ شرافت۔ عالی خاندانی بُزرگ منشی۔ عالی منشی۔ نجابت۔ اُمرائی (۲) سرداری۔ امیری (۳) بُوئے حکومت حاکمانہ مزاج + حاکمی + (۴) نازک مزاجی۔ رعُونت۔ تکبّر۔ نخوت۔ ناز۔ اغماز۔ گھمنڈ۔ اترانا ؎

اکڑ کب ناتوانی سے بجا ہے تمہاری میرزائی ہو چکی بس + + (در شیریں)

(۵) نیم جامہ۔ نیم آستین۔ کرتی۔ صدری۔ جاکٹ۔ واسکٹ۔ آدھی یا پُوری آستینوں کی کرتی جو مرزا لوگوں کا ایجاد ہے +

میرو۔ س۔ اسم مذکر:۔ سُمیر پہاڑ کا نام جو ہندؤں کے عقیدہ کے مُوافق زمین کے بیچ میں واقع اور اکثر پُرانے قصّوں داستانوں میں پایا جاتا ہے +

میرو۔ ہ۔ ضمیر مُضاف الیہ (گنوار) دیکھو (میرا) +

میرے۔ ہ۔ ضمیر مُضاف الیہ:۔ (۱) میرا کی جمع (۲) حرُوفِ مغیّرہ کے آجانے کے سبب الف کی یائے مجہُول سے بدلی ہوئی صُورت +

میرے بُڑھاپے پر کرم کیجئے۔ ؤ۔ محاورہ:۔ یعنی مُجھ ضعیف و ناتواں پر رحم کیجئے اور رنج و تکلیف نہ دیجئے۔ ستانے کی بجائے لُطف و مہربانی سے پیش آئیے

قطعہ (انشا)

کہیں لگی لگاوٹ کو جوں تُو بھی ٹک جاکر قدیمی یار سے اپنے بھی خلطہ کوئی دم کیجئے

تو اُنگلی کاٹ کر دانتوں سے اور نتھنے پُھلا اپنے لگا کہنے بس اب میرے بُڑھاپے پر کرم کیجئے

میرے پُوت کی لمبی لمبی بانہیں۔ ہ۔ کہاوت:۔ اپنی چیز سب کو قابلِ تعریف اور عُمدہ معلُوم ہوتی ہے۔ اپنوں کی سب بڑائی کرتے ہیں +

میرے دونوں میٹھے۔ ؤ۔ محاورۂ اطفال جہاں بھی اچھا اور وہ بھی اچھا۔ نہ یہ دُوں نہ وہ دُوں۔ جب کوئی شخص دو چیزوں یا دو آدمیوں کو یکساں دوست رکھتا اور اُن میں سے کسی کی بھی جُدائی گوارا نہیں کرتا تو اُسکی نسبت بولتے ہیں + (جب بچوں کو آپس میں جھگڑ کا موقع ملتا اور اُن کے پاس آم ہوتے ہیں تو ایک دُوسرے سے مانگتا ہے اگر اُسنے ایک آم دیا یہ چکھ کر کہتا ہے کہ یہ تو کھٹا ہے وہ اُسکو ایک اَور دیدیتا ہے اُسوقت یہ کہتا ہے کہ ہمارے تو دونوں میٹھے ہیں ہم نے تو دھوکا دیا تھا) +

میرے دم تک۔ ؤ۔ تابع فعل:۔ میرے سر + میں جانُوں + مُجھ میں آیا +

میرے سامنے آسکتے ہیں؟۔ ہ۔ محاورہ:۔ یعنی کیا تاب و طاقت اور کیا مجال ہے جو میرے مُقابل اور رُوکش ہو سکیں ؎

مُجھ سے اغیار کوئی آنکھ ملا سکتے ہیں منہ تو دیکھو وہ مرے سامنے آسکتے ہیں (انشا)

میرے لالے کی اُلٹی ریت۔ ساون ماس اُٹھاویں بھیت۔ ہ۔ کہاوت:۔ بے وقت کام کرنے والے کی نسبت بولتے ہیں یعنی ہمارے صاحبزادے کی مت ہی نرالی ہے کچھ بیس و پیش نہیں جو سوجھنے

میرے مُنہ سے۔ ہ۔ تابع فعل:۔ عو۔ میرے سبب سے۔ میرے باعث سے + میری طُفیل سے۔ میری خاطر سے +

میرے ہے سوراجا کے نہیں اور راجہ میرا منگتا۔ ہ۔ کہاوت:۔ (عو) شیخی خورے اور لاف زن کی نسبت بولتے ہیں +

میرے ہی سے آگ لائی نام رکھا بیسندر۔ ہ۔ کہاوت:۔ یعنی اپنی ہی اُفقاد کا اور محرمِ اسرار سے جُھوٹ بولنا اور پردہ کرنا۔ جس سے لینا اُسی کے آگے شیخی بگھارنا۔ ایک ہی قسم کی چیز کا مالک ہو کر اُسے ترجیح دینا۔ جب کوئی شخص کسی سے استفادہ کرے اور اُسکو اپنے نام سے ظاہر کرے تو اُسکی نسبت وہ شخص جس سے استفادہ کیا ہے یہ مثل کہتا ہے جیسے ہمارے ماہواری رسالوں یا شائع شدہ جلدوں سے کسی نے تو محاورے چُننکر اُس کا نام محاورات کا خزانہ رکھ لیا کسی نے ہُو بہُو لغات و محاورے

لے کر اپنے نام پر نام کر دیا۔ کسی نے اُسکے اشعار چُنکر اور وہیں سے معنی لیکر حاشیہ پر چڑھا اُسکا نام اشعار مُحاورات اُردو رکھ لیا۔ اور بلا محنت خاصے دھو دھا مؤلف یا مُصنف بنگئے۔ گو نقل میں بھی ناواقفیت سے ٹھوکریں کھائیں مگر کئے تو سیدھے کر لئے ہیں ہم اُنکی نسبت یہی کہا کہہ سکتے ہیں

معرُوف ترے حق میں بُرا ہے یہ کام رنگیں کو شاعروں میں مت دے الزام
شاگرد تو اُسکا ہے غرض یہ سچ ہے میری ہی آگ کا بھسندر ہے نام
(رباعی رنگین)

(عوام اسکو بھسندر بھی بولتے ہیں مگر صحیح سنسکرت زبان میں वैश्वानर بَیشوانر ہے جسکے لُغوی معنی اگنی دیوتا یعنی آتش مُقدّس ہیں) +

مِیری۔ ا۔ اسم مذکر:۔ (۱) سب پر سبقت لیجانے والا جیسے پہلے مارے سو میری (۲) مکتب میں سب سے پہلے آنے والے لڑکے کو میری اُسکے بعد آنیوالے کو دُوآی کہتے ہیں اور نیز جو امتحان میں اپنے ہمسروں سے اوّل رہے وہ بھی میری کہلاتا ہے اور اُس سے دُوسرے درجہ پر یعنی جو دوم رہے وہ دُوتی۔ سب سے بعد آنے والا یا بُرا امتحان دینے والا پھسڈّی کے نام سے پکارا جاتا ہے +

میری۔ ہ۔ میرا کی تانیث:۔ (۱) ازآنِ من۔ میری ملکیت ہے (۲) ضمیر واحد متکلم +

میری آنکھوں سے دیکھو۔ ہ۔ محاورہ:۔ عو۔ یہ فقرہ طنزاً اُس وقت زبان پر آتا ہے جب ایک چیز بُری ہو مگر کہنے پر بھی دُوسرا شخص اُسکی بُرائی نہ دیکھ سکے تو کہتے ہیں کہ خدا نے تمکو تو یہ بینائی نہیں دی ہماری بینائی سے کام لیکر اسکے عیب و صواب کو دیکھو یا جب کوئی چیز سامنے موجود ہو اور دُوسرا اُسے نہ دیکھ سکے تو اُسوقت بھی یہ فقرہ زبان پر آتا ہے جیسے میرے دوپٹے کا کھوج اکھو دیا۔ ذرا میری آنکھوں سے دیکھو اپنے جی میں قائل ہو۔ ایسا ہی مصالح ٹانکا کرتے ہیں (سُگھڑ سہیلی)

میری پیزار سے۔ ا۔ مُحاورۂ عو:۔ (دیکھو میری جُوتی سے) +

میری جان گئی۔ ا۔ مُحاورہ:۔ میں مری۔ میری زندگی چلی۔ میری جان پر آن بنی۔ میرا دم نکلا۔ مُجھے نہایت تکلیف ہے۔ تکلیف کے مارے قریب بہلاکت ہوں ؎

پہلے تو دُختر ِرز بات مری مان گئی پھر جو چھیڑا تو کہا ہائے مری جان گئی (طالب)

میری جُوتی سے۔ ہ۔ تابع فعل:۔ میری بلا سے۔ مُجھے کچھ غرض نہیں کیا پروا ہے +

میری جُوتی میرے ہی سر۔ ا۔ مُحاورہ:۔ ہمارا ہی کھائے ہمیں پر غُرّائے + ہمارا روپیہ ہمیں پر اُٹھائے اور اپنا نام چاہے + ہماری چیز ہمارے ہی ذمّہ +

میری طرف بھی دیکھنا۔ ا۔ مُحاورہ:۔ میرا بھی خیال رکھنا۔ میرا بھی پاس و لحاظ کرنا۔ میری خاطر بھی کرنا۔ مُجھپر بھی نظرِ عنایت و توجّہ رکھنا ؎

غیروں پہ کھُل نہ جائے کہیں راز دیکھنا میری طرف بھی غمزۂ غمّاز دیکھنا (مومن)

میَنڈھا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ ہل جُتے ہوئے کھیتوں کی زمین کے برابر کرنے کا پٹڑا سُہاگا پٹیلا

اصل میں یہ ایک پُر کار لکڑی کا تختہ ہوتا ہے جسے ہل چلانے ڈھیلے توڑ لینے کے بعد کھیت کی زمین ہموار کرنے کی غرض سے کھیت میں پھیرتے اور بیلوں کو جوت کر اُسپر کھڑے ہو جاتے ہیں +

میڑا پھیرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ میڑے کے ذریعہ سے کھیت کی زمین ہموار کرنا +

میز۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ (۱) کھانا کھانے یا کتابیں وغیرہ رکھنے کا تخت۔ وہ تختہ جسکے نیچے اُونچے اُونچے پائے یا ڈنڈے لگے ہوئے ہوں۔ فارسی میں اُسے کُرسی بھی کہتے ہیں۔ ٹیبل۔ چوکھٹے دار تختہ۔ (۲) ضیافت کرنے والا۔ دعوت کرنے والا۔ مہمان بُلانے والا +

میزبان۔ ف۔ اسم مذکر:۔ ضیافت کرنے والا۔ دعوت کرنے والا۔ مہمان بُلانے والا صاحبِ خانہ جو ضیافت کرے۔ مہماندار۔ مہمان نواز۔ نیوتک + ؎

گر ہے ہاتھ تری بزم کا ساماں ہوتا میزباں میں کبھی ہوتا کبھی مہماں ہوتا (داغ)

جب آیا عشق دل میں کیونکر نہ دُوں دل و جاں مہماں کی شرطِ دعوت ہے فرض میزباں پر (عاشق)

میزبانی۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ ضیافت۔ دعوت۔ مہمانی۔ مہمان نوازی۔ مہمانداری + مُسافر پروری مہمان کی خدمت گُزاری +

میز پر کھانا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ بجائے دسترخوان کے میز بچھا کر اُس پر کھانا۔ اہلِ یورپ کے طریقہ پر کھانا +

میز کا مکھن۔ ا۔ اسم مذکر:۔ (خدمتگار) وہ عُمدہ مکھن جو صاحب لوگوں کو میز پر کھانے کے وقت دیا جاتا ہے +

میز کے چاول۔ ا۔ اسم مذکر:۔ عُمدہ چاول۔ میز پر دینے کے قابل چاول +

میز لگانا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ میز چُننا۔ میز پر کھانا رکھنا۔ میز کو کھانے سے سجانا میز پر چُھری کانٹا چمچے وغیرہ رکھنا +

میزان۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ (۱) ترازو۔ تکڑی۔ تُلا ؎

موزوں کماں تیری طبیعت ہے اے قمر تُل بیٹھنے کو چاہیئے میزان حساب کی (اسیر)

(۲) آسمان کے ساتویں بُرج کا نام جسے ہندی میں تُلا راس کہتے ہیں (۳) جمع۔ جوڑ۔ مجمُوعہ۔ ٹوٹل +

میزان پٹنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ (بقال) (۱) مُوافقت کرنا۔ مُعاملہ بنا۔ (۲) سودا ہونا۔ سودا بنّا۔ بھاؤ پٹنا۔ جُگت ملنا۔ جُگت کھانا۔ (۳) مُتحد الرّائے ہونا۔ پلول ملنا + رائے ملنا +

میزان دینا یا لگانا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ جوڑنا۔ جمع کرنا۔ جوڑ لگانا +

میزانِ کُل۔ ف + ع۔ اسم مؤنث:۔ تمام رقمیں یا عددوں کا مجمُوعہ۔ بڑا جوڑ +

میزان ملنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ مُوافقت آنا۔ رائے ملنا۔ پلول ملنا۔ جُگت ملنا۔

میس

اتفاقِ رائے ہونا ۔ مرضی ملنا ۔

نگاہوں میں وہ تُل جائیگی جتنی ہمکو اُلفت ہے ۔ اگر میزان ملی اُنسے تو پُورا امتحاں ہوگا (مرزا صابر)

مُیَسَّر ع ۔ صفت :۔ (۱) آسان کیا گیا ۔ وہ شے جو آسانی سے ہاتھ لگ جائے (۲) دستیاب ۔ ممکن الحصُول ۔ حاصل ۔ یافتنی ۔ (۳) حاضر ۔ موجُود +

مُیَسَّر ہونا ۔ ا ۔ فعل لازم :۔ دستیاب ہونا ۔ بہم پہنچنا ۔ ہاتھ لگنا ۔ حاصل ہونا ۔ جُڑنا ۔ ملنا ۔ پانا ۔

لاشہ پر ان کو دُھوپ پڑی شبکو چاندنی ۔ دو چادروں کا ہم کو میسّر کفن ہوا + (شاغل)

میسر جو ہو صہبا پیٹیکے خُونِ دل اپنا ۔ یہ ہمنے تاک رکھی ہے مئے انگور سینے میں (زکی)

مَیْسَرَہ ع ۔ اسم مؤنث :۔ بائیں طرف + بائیں ، بازُو کی فوج ۔ وہ فوج جو لڑائی کے وقت بادشاہ یا سپہ سالار کے دستِ چپ پر ہو ۔ میمنہ کا نقیض +

میش ۔ ف س ۔ اسم مؤنث :۔ سنسکرت میکھ मेष گوسفند ۔ بھیڑ ۔ بھیڑی ۔ مینڈھا ۔ ساپا ۔ کھاڈُو ۔ حمل (۲) س مہش महिष بھینس ۔ گاؤمیش + بکشیم

میش چشم ۔ ف ۔ صفت :۔ بھیڑ کی سی آنکھوں والا ۔ نیچی نظروں والا ۔ شرمالو ۔ لجالو +

میشا ۔ ا ۔ اسم مذکر :۔ بھیڑ یا بکری کے بچے کا نام ۔ چھڑا +

میعاد ع ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) وعدہ کا وقت ۔ وقتِ معاہدہ ۔ (۲) وقتِ مقررہ ایامِ مقررہ ۔ مُدت ۔ مہتی ۔ وقتِ معیّنہ ۔

گرنہیں کٹتی شبِ یلدائے غم خنجر تو ہے ۔ کاٹنا مشکل نہیں اس قید کی میعاد کا (ظہیر)

(۳) ۔ پُورب) زمانۂ قید ۔ مجازاً قید ۔ ایامِ اسارت +

میعاد بڑھانا ۔ ا ۔ فعل لازم :۔ (۱) وقت یا مُہلت زیادہ کرنا ۔ وقتِ معہُود کو وسعت دینا ۔ (۲) قید زیادہ کرنا ۔ قید بڑھانا +

میعاد بولنا ۔ ا ۔ فعل متعدی :۔ (پُورب) قید کرنا ۔ قید کی تعداد مقرر کرنا ۔ قید کا حکم لگانا

میعاد تمام ہونا ۔ ا ۔ فعل لازم :۔ وقتِ مقررہ کا خاتمہ ہونا ۔ وقتِ معہُود پُورا ہونا +

میعاد کاٹنا ۔ ا ۔ فعل لازم :۔ قید بُھگتنا ۔ جیلخانہ کاٹنا +

میعاد گزرنا ۔ ا ۔ فعل لازم :۔ مُدتِ معہُودہ کا گُزرنا ۔ میعاد پُوری ہونا ۔ مُہلت تمام ہونا ۔ مُدت مُنقضی ہونا ۔

جو بھیرے ہیں بوسے عنایت کرو ۔ کہ میعاد گُزری ہے تنخواہ کی + (ظہیر)

میعادِ مُقرّرہ ع ۔ اسم مؤنث :۔ محدُود زمانہ ۔ وقتِ محدُود ۔ زمانۂ معہُود ۔ معمُولی وقت +

میعادی ۔ ا ۔ اسم مؤنث :۔ (پُورب) قیدی ۔ بندھوا ۔ کاٹ کھایا ہوا ۔ سزایاب +

میعادی ہُنڈی ۔ ا ۔ اسم مؤنث :۔ وہ ہُنڈی جسمیں مدتی پڑی ہوئی ہو ۔ مدتی کی ہُنڈی +

میغ ۔ ف ۔ اسم مذکر :۔ سنسکرت میگھ ۔ ابرِ سیاہ ۔ کالی گھٹا + بادل ۔ گھن ۔ گھٹا +

میگ

میقات ع ۔ اسم مذکر :۔ وقت ۔ ہنگام کار ۔ کسی کام کا وقت + وعدہ گاہ + وہ مقام جہاں سے مکے جانیوالے حج کا احرام باندھے ۔ اسطرح کے پانچ مقام مقرر ہیں جن میں سے اہلِ ہند اور اہلِ یمن کا مقامِ احرام یعنی میقات مقام یلملم ہے اور باقی چار مقام یہ ہیں ذوالحلیفہ ۔ ذاتِ عرق ۔ جحفہ ۔ قرن +

میکا ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ عورت کی ماں کا گھر ۔ پیہر ۔ نیہر ۔ عورت کے باپ کا گھر +

میکا بسانا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ عو ۔ عورت کا سُسرال کو چھوڑ کر ماں باپ کے گھر جا رہنا ۔ ماں کے گھر رہنا اختیار کر لینا +

میکائیل ع ۔ اسم مذکر :۔ چار بڑے فرشتوں میں سے اُس فرشتہ کا نام جو خلق کی رزق رسانی پر مقرر ہے

میکے والیاں ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ پیہر والیاں ۔ دُلہن کے رشتہ کی عورتیں وہ سمدھنیں جو دُلہن کی طرف سے آئیں +

میکھ ۔ س ۔ اسم مذکر :۔ (۱) مینڈھا ۔ قُوچ ۔ بھیڑ ۔ اسبرہ ۔ میش نر ۔ (۲) آسمان کے ایک بُرج کا نام جو اوّل آسمان پر واقع ہے ۔ چونکہ یہ بُرج اپنے ستاروں کی ہیئت سے مینڈھے کی صُورت سے مُشابہ ہے اس لئے یہ نام رکھا گیا ۔ اسکا سر مغرب کی طرف دُم جانب شرق ہے ۔ پُشت بسمتِ شمال ۔ پاؤں بطرفِ جنُوب اور اپنی پُشت کی طرف مُڑا ہوا ہے جس روز آفتاب اس بُرج میں آتا ہے وُہی روز نوروز کہلاتا ہے ۔ چنانچہ شرفِ آفتاب اسی بُرج میں ہوتا ہے ۔ ایران میں موسمِ بہار کا آغاز اور ہندوستان میں اخیر انہیں دنوں دیکھا جاتا ہے ۔ مارچ کا مہینا اسی بُرج سے مُتعلق ہے +

میگھڈمبر ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ دراصل (میگھ امبر) (۱) ایک قسم کی رتھ نما شاہانہ عماری کا نام جو ہاتھی کے اُوپر رکھی جاتی اور اُسکی دو بُرجیاں آگے پیچھے ہوتی ہیں جسمیں بادشاہ یا راجہ بیٹھتا ہے ۔ جلُوس میں اسکی نہایت زیب ہوتی ہے ۔

کہتا ہے کوئی گھوڑا ہے نامدار خاں کا ۔ یہ پالکی یہ ہاتھی ہے ذوالفقار خاں کا
آیا قدم اجل کے جب تیس مار خاں کا ۔ خر بھی کہیں نہ دیکھا پھر شہسوار خاں کا
جھنپان میگڈمبر دربر ہوا تو پھر کیا (بندِ نظیر)

(۲) ایک قسم کا بہت اُونچا خیمہ ۔ دَل بادَل

میگزین ۔ انگلش :۔ (Magazine) اسم مذکر :۔ (عربی مخزن سے یہ لفظ بگاڑ لیا ہے) (۱) خزانہ ۔ مخزن ۔ گنجینہ ۔ گودام + باروُدخانہ + سلح خانہ (۲) وہ متفرق مضامین کا رسالہ جو معمُولی تاریخ پر نکلتا ہے + مخزن العلوم +

میگھ ۔ س ۔ اسم مذکر :۔ (۱) ابر ۔ بادل ۔ بدلی ۔ گھٹا ۔ میغ (۲) مینہ ۔ بارش ۔ برکھا ۔ باراں (۳) ایک راکشس کا نام (۴) ہندی چوتھے راگ کا نام جو ساون بھادوں مطابق جولائی اگست میں گایا جاتا ہے +

میگ

میگھ ڈمبر۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ دیکھو (میگھ ڈمبر) +

میگھ راج یا میگھ پتی۔ س۔ اسم مذکر:۔ اِندر دیوتا۔ کڑکنے والا دیوتا۔ بادلوں کا مالک دیوتا۔ مینہ برسانے والا دیوتا + رعد۔ وہ فرشتہ جو ابر و باد پر حاکم ہے گرج اُسکی آواز اور بجلی اُسکا کوڑا ہے +

میگھ راگ۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) ہندی چوتھا راگ جو ساون بھادوں میں گایا جاتا ہے ۔

جلترنگ نے پھیلادی آگ پانی پر   کہ جل کے گر پڑے خود میگھ راگ پانی پر (انشا)

میگھ ناد۔ س۔ اسم مذکر: (۱) کڑکیلی آواز والا۔ رعد کی سی گرج والا (۲) راون کا بیٹا۔ اندرجیت (۳) کڑک۔ رعد۔ گرج +

میگھا گھام۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ ابر کی گرمی۔ اُمس۔ گھُمس۔ وہ حبس جو ابر کے سبب سے ہوجاتا ہے۔ بادل کی گرمی +

مَیل۔ ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) خمیدگی۔ جھکاؤ۔ رُجحان۔ رغبت۔ میلان۔ توجّہ۔ التفات۔ رُجوع۔ خواہش (۲) طرفداری۔ جانبداری۔ پچ۔ رعایت۔ پاسداری +

مَیلِ خاطر۔ ع۔ اسم مذکر:۔ رُجحانِ طبع۔ میلانِ طبع۔ توجّہِ خاطر۔ رغبتِ دل۔ التفات +

مَیل۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) چرک۔ کیچ۔ کیچڑ۔ کدُورت + گاد + زنگ۔ مورچہ۔ جرم + کان یا ناخن یا بدن کا چرک + چیکٹ۔ فضلہ۔ چیپڑ۔ جیسے آنکھ میں مَیل ہے اور اُسمیں مَیل نہیں (۲) ایک کلمہ ہے جس سے فیلبان ہاتھی کو چلاتے ہیں۔ جسطرح ہاتھی کے اُٹھانے کو دھت دھت کہتے ہیں اسیطرح چلانے کو میل میل کہتے ہیں +

میل چھانٹنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ مَیل دُور کرنا۔ دھو کر صاف کرنا۔ نکھارنا۔ اُجلا کرنا + چالا کرنا۔ رُوپ دار کرنا +

مَیل چُھٹنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ چرک دُور ہونا۔ مَیل صاف ہونا۔ نکھرنا ۔

یارِ مشکیں خط کا اتنی بات میں سارا ہے وصف   گیسوؤں کا مَیل چُھٹکر عنبرِ اشہب بنے (رشک)

مَیل خورا۔ ا۔ اسم مذکر:۔ (۱) وہ رنگ جو کم مَیلا ہو۔ مَیل کو چُھپا لینے والا رنگ جیسے سیاہ۔ کرنجوی۔ خاکستری۔ خاکی رنگ۔ عربی میں اُسکو اَدْکَن۔ فارسی میں چرک تاب۔ چرک بردار کہتے ہیں (۲) وہ کپڑا جو کام کرتے کرتے مَیلا ہوگیا ہو۔ وہ کپڑا جو نیچے پہنا جائے جیسے کُرتہ۔ قمیص وغیرہ + (۳) زین کا نمدہ۔ بھترمو۔ (۴۔ پہاڑ) صابُون۔ سابن۔ کپڑے صاف کرنیکا مصالح (۵) اُتَرن پُترن۔ پہنا ہوا کپڑا +

میل کا بَیل۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ بات کا بتنگڑ۔ پر کا کاگ۔ چھوٹی بات کو بڑا کر دینا +

میل کا بیل بنانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ بات بڑھانا۔ بات کا بتنگڑ کرنا۔ پر کا کاگ بنانا۔ بال کا کمبل بنانا +

میل کاٹنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ صاف کرنا۔ مَیل دُور کرنا۔ نرمل کرنا۔ اُجلا کرنا۔ چرک سے پاک کرنا۔ نکھارنا +

میل

مَیل لانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ رنج لانا۔ کدُورت لانا۔ غمگین اور اُداس ہونا۔ مکدّر ہونا۔ جیسے طبیعت پر مَیل نہ لاؤ +

مَیل نہ آنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ ناگوار نہ گزرنا۔ دُوبھر نہ ہونا۔ بُرا نہ معلوم دینا۔ (یہ مُحاورہ دل یا آنکھ کے ساتھ آتا ہے) ۔

بنی یہ غم میں کہ آیا دم اپنا آنکھوں میں   اور اُسپہ میل ہماری نہ آنکھ پر آیا + (حیا)

مِیل۔ ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) سلائی + سُرمہ لگانے کی سلائی + سینک۔ سلاخ (۲) منار جو کوس کی علامت ہے۔ وہ پتھر جو فرسنگ یا کوس کے فاصلہ پر کھڑا کر دیتے ہیں + ستُون۔ تھم۔ کھم۔ لاٹھ۔ (۳۔ انگلش Mile) ۱۷۶۰ گز کا فاصلہ۔ پون کوس کا ایک میل ہوتا ہے مگر سابقہ میل کی مقدار چار ہزار گز یا چار ہزار قدم کا فاصلہ تھا (۴) بُرجوں کے اُوپر کی کیل + مُطلق کیل + کلس +

میل۔ انگلش (Mail) اسم مؤنث: بفتحِ میم مکسور و یائے مجہول (۱) ڈاک + ڈاک کا تھیلا + خطُوط۔ اور چِٹھیوں کا تھیلا جو ایک جگہ سے دُوسری جگہ بھیجا جائے (۲) ہرکارہ + ڈاک گاڑی +

میل ٹرین۔ انگلش (Mail train) اسم مؤنث:۔ ڈاک گاڑی۔ وہ گاڑی جسمیں خطُوط روانہ ہوں۔ وہ ریل جسمیں خطُوط آتے جاتے ہیں +

میل گارڈ۔ انگلش (Mail guard) اسم مذکر:۔ ڈاک کا مُحافظ +

میل۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (بمیمِ مکسور و یائے مجہول) (۱) آمیزش مردُم بامردُم۔ ملاپ۔ اتّحاد۔ دوستی۔ اختلاط۔ مُخالطت۔ میل جول۔ میل ملاپ۔ راہ و رسم۔ ربط ضبط۔ پیار اخلاص باہمی ارتباط +

ملا یا خُوں مرا اشکوں میں عشق نے میرے   الٰہی آگ کا پانی سے کیونکہ میل دیا + (ظفر)

(۲) رشتہ۔ قرابت۔ سنبندھ۔ رشتہ داری۔ ناتہ۔ (۳) مُناسبت۔ نسبت۔ مُشابہت۔ مُطابقت۔ تعلّق (۴) جوڑ + ہمسری۔ ہمتائی۔ ہم جنسی۔ جوٹ جوگ۔ (۵) رلاؤ۔ ملاؤ۔ آمیزش۔ غش ملونی + کم قیمت چیز کا بیش قیمت چیز میں جیسے تانبے کا سونے میں سیسے کا چاندی میں ملاؤ ۔

دل ہمارا اِسقدر سوزشِ طلب پروانہ ہے   شمع سے بھاگے جو اُسمیں میل ہو کافور کا (ناسخ)

اک نگاہِ گرم میں یُوں اُڑ گیا رنگِ شباب   تیری شمعِ حُسن میں کچھ میل تھا کافُور کا (مرزا رشد)

(۶) وصل۔ پیوستگی۔ اتّصال۔ (۷) ساتھ سنگت۔ سنجوگ۔ مُوافقت (۸) جُفت جُفتی۔ تاؤ۔ جیسے گھوڑے اور گدھے کے میل سے خچر ہوتا ہے۔ (۹) صنف۔ قسم۔ جنس۔ قماش۔ نوع۔ بھانت۔ ذات۔ رقم۔ فیشن جیسے یہ میل ہمارے پاس نہیں ہے + دُکان میں سب میل ہونا چاہیئے +

میل جول۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ ملنا جُلنا۔ ربط و ضبط۔ راہ و رسم۔ پیار اخلاص

میل

میل ملاپ - اتحاد - اختلاط - ارتباط +

میل رکھنا - ہ - فعل لازم :- ملاپ رکھنا - پیار اخلاص رکھنا - راہ و رسم رکھنا +

میل کا - ہ - تابع فعل :- (۱) اپنے جنس یا صنف کا - اپنے ڈھنگ کا - ہم رنگ + سنگت کا - ہم صحبت صحبت کا (۲) قسم کا ملتا ہوا - رقم کا جیسے اس میل کا

میل کرنا - ہ - فعل متعدی :- (۱) ملانا - ملونی کرنا - آمیزش کرنا - ملاؤ کرنا - (۲) ربط پیدا کرنا - ارتباط بڑھانا - اخلاص کرنا - ملاپ کرنا +

میل کھانا - ہ - فعل لازم :- مناسب ہونا - موافق ہونا - موزوں ہونا - ملنا - یکساں ہونا - مطابق ہونا - جیسے یہ چیز اس سے میل کھا گئی مگر دوسری چیز میل نہیں کھاتی +

میل ملاپ - ہ - اسم مؤنث :- دیکھو (میل جول) +

میلا - ہ - اسم مذکر :- (۱) مجمع عام - ازدحام - انبوہ - ہجوم - ٹھیلا کسی مقام خاص پر ہر قسم کے لوگوں کا باہم ملکر اکٹھا ہونا - جیسے جیتے جی کا میلا ہے + من لے کا میلا چیت لے کا چیلا ہے ؎

ہمیں کیا جو تربت پہ میلے رہے - یہ سب کچھ ہوا ہم اکیلے رہے (بحر)

گیا میں اُسکی مجلس میں تو وہ دربان سے یوں بولا - یہ مجلس ہے کہ میلا جو چلا آتا ہے ہر کوئی (مصحفی)

یہ جگ درشن کا میلا ہے سب جھوٹا ہے جھمیلا ہے + (۲) سیر - تماشا جیسے ایک اکیلا دو کا میلا + میلے کے ہار ہیں شوقین البیلے کو بہن بے چلا جا فرنگی محل کے میلے کو (۳) فقرا کا جلسہ - فقیروں کی پنچایت + (بکسر میم و یائے مجہول) +

میلا ٹھیلا - ہ - اسم مذکر :- باہم ہر دو مترادف - سیر تماشا + بھیڑ بھاڑ ؎

لوگ بد وضع کہیں گے تم کو - میلے ٹھیلے کبھی نہ جایا کرو + (رند)

میلا جُڑنا یا لگنا - ہ - فعل لازم :- کسی خاص مقام پر بہت سے آدمیوں کا بطریق سیر و تماشا جمع ہونا + ٹھٹ لگنا - بھیڑ لگنا - انبوہ ہونا - مجمع ہونا +

میلا کرنا - ہ - فعل متعدی :- (ہندو) میلے میں جانا - سیر و تماشے کو جانا +

میلا ہونا - ہ - فعل لازم :- (۱) میلا لگنا - مجمع ہونا (۲ - دکاندار) میلے میں بکری ہونا - خوب خرید و فروخت ہونا +

میلا - ہ - صفت :- (۱) اُجلا کا نقیض - چرک آلودہ - چکٹ + گدلا - غبار آلودہ - گدلا - خاک دھول میں بھرا ہوا - میلا کچیلا + زنگ خوردہ - زنگ آلودہ - مورچہ لگا ہوا - بے آب + صفا

لا اُبالی ہے وہ ایسا کہ مرے قاتل کے - نیچے زنگ زدہ ہیں ابھی خنجر میلے + (مصحفی)

کپڑے پہنے ہوئے رہتا ہوں ہیں اکثر میلے - پر کسی سے نہیں ہوتے مرے تیور میلے (")

(۲) نجس - ناپاک - پلید - غلیظ (۳) سفلہ - کمینہ - رذیل (۴ - اسم مذکر) چور اُچکا

میل

اُٹھائی گیرا + جواری - قمار باز - (۵) مُغلِم - لُوطی + زانی (۶) بد وضع - بد چلن اوباش (۷) بول و براز - فضلہ - گوہ - (۸) گنہگار - عاصی - خطاکار - آلودہ گناہ فاسق - فاجر - آلودہ دامن - ملوث + (مجازاً یہ معنی ہیں) +

خلعتِ خاک میں عالم ہے جو کیفیت کا - واں نظر آتے ہیں درویش و تونگر میلے (مصحفی)

(۹) گوڑا - کرکٹ + گھورا +

میلاپن - ہ - اسم مذکر :- کدورت چیکٹ پن - آلودگی - نجاست - غلاظت +

میلا سر - ہ - صفت :- (ع) حائض + ایام معمول +

میلا کرنا - ہ - فعل متعدی :- (۱) گدلا کرنا + غبار آلود کرنا چرک آلود کرنا - آب و تاب میں فرق لانا - روپ اور جلا نہ رکھنا - بے آب کرنا ؎

مَن کی صورت جو یہی ہے تو کرکی یہ تنگ - تیرے رخسار ترے زلفِ معنبر میلے (مصحفی)

(۲) پیخانہ پھرنا - براز کرنا - (۳) گندہ کرنا - غلیظ کرنا +

میلا کچیلا - ہ - صفت :- بے آب و تاب - بد روپ - گرد آلودہ - چرک آلودہ +

میلا ہو جانا یا ہونا - ہ - فعل لازم :- غبار آلود ہو جانا - چیکٹ ہو جانا - گوہ ہو جانا - غلیظ ہو جانا + بے آب ہو جانا - بد روپ ہو جانا - چکٹ جانا - گدلا ہو جانا - گدلا ہو جانا - جیسے پانی میلا ہو جانا ؎

بس گدلا جو کبھی مسجد جامع میں گیا - میرے پرچھائیں سے ہو جائینگے پتھر میلے
آب شور اشک کا آنکھیں بھی مری دو دو ہیں - انکی ہتھ کے جو کبھی ہو گئے گو ہر میلے } (مصحفی)

سونا ہو تو کس دھروں موتی دھروں پرونے - بالا ساجوبنا کٹ دھروں نت اٹھ میلا ہوئے (دوہا)

(۲) افسردہ ہونا - مرجھانا - پژمردہ ہونا - دل کے ساتھ اس معنی میں آتا ہے جیسے دل میلا ہونا +

مَیل مَیل - ہ - اسم مذکر :- ہاتھی کے چلانے کا کلمہ - جس طرح دھت دھت اُٹھانے کا کلمہ ہے اُسیطرح مَیل مَیل چلانے +

میلاد - ع - اسم مذکر :- (۱) - وقتِ ولادت - پیدا ہونے کا زمانہ - (۲ - ف) ایک شہر اور وہاں کے پہلوان کا نام جو گرگین کا بیٹا اور کیکاؤس کا مصاحب تھا +

میلان - ع - اسم مذکر :- رُجحان - جھکاؤ - توجہ - رجوع - التفات - خواہش - میل طبع - رغبت - محبت +

میلنا - ہ - فعل متعدی :- (عوام) (۱) ڈالنا - دخل کرنا - باڑنا - دخول کرنا - ٹھونسنا (۲) ملانا - شامل کرنا (بمیم مکسور و یائے مجہول) +

میلی - ہ - صفت :- (عوام) میل کا ہم جنس - شریک حال - ہمرنگ - ہم صحبت - ساتھی - سنگت کا - صحبت کا

میلے - ہ - اسم مذکر :- (۱) میلا کی جمع جیسے میلے کپڑے (۲) حروفِ مغیّرہ کے سبب الف کی یائے مجہول سے بدلی ہوئی صورت +

میلے سر سے ہونا - ہ - فعل لازم :- (ع) حیض سے ہونا - ایام سے ہونا - کپڑوں سے ہونا +

میم

ہُوں مَیلے سر سے سر مجھے دھونا ضرور ہے صحنک میں شامل اے بُوا ہونا ضرور ہے (رحت)
رنگین کے شعر میں مشرح بیان ہے مگر فحش کے باعث پہلُوتہی کی گئی) +

میلے کا بھائی نوشادر ۔ا۔محاورہ:۔ دونوں یکساں ہیں۔ جیسا یہ ویسا وہ۔
دونوں برابر ہیں جیسا وہ گندہ ویسا ہی یہ غلیظ + دونوں نجس الاصل ہیں +

مِیم ع۔اسم مذکر:۔ (۱) عربی کا چوبیسوآں۔ فارسی کا اٹھائیسواں۔ ہندی کا
چھبیسواں اُردو کا اکتیسواں حرف جسکی تشریح حرفِ م میں لکھی گئی ہے۔
معانی قل ہو اللہ احد کے ہیں عیاں ناسخ براے قافیہ رکھا ہے مینے میم احد کا (ناسخ)
(۲) تشبیہًا۔ دہنِ معشوق (۳) کُنواں۔ چاہ۔ (۴) شرابِ خالص +

میم ا۔اسم مؤنث:۔ صحیح انگلش (Madam. میڈم) بیگم خانم۔ خاتون بانو +

مِیمانسا س۔اسم مذکر:۔ (۱) مان بچارنا۔ (۲) چھٹے درشنوں میں کا ایک درشن
سدھانت۔ بچار۔ ہندی فلسفہ کے چھے شاستروں میں سے ایک شاستر
کا نام جو دو حصّوں میں منقسم ہے۔ پہلا حصّہ پُورو میمانسا مؤلفہ جیمنی مُنی۔
دُوسرا حصّہ اُتّر میمانسا مصنفہ ویاس مُنی جسے ویدانت بھی کہتے ہیں اُتّر میمانسا
کا حال ویدانت کے لفظ میں دیکھو۔ پُورو میمانسا کا حال یہ ہے کہ اسکا جاننا
سب شاستروں پر مقدم ہے کیونکہ دُنیاداروں اور صاحبِ تعلق لوگوں کا
عمل اِسی پر ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ جو کچھ ہے سو عمل ہی ہے اسکے سوا سب
ہیچ ہے۔ جبتک کھیت والا نہ جوتے بوئیگا کھیت سے کیا خاک لیگا جسنے
جو کچھ بویا ہے وُہی اُٹھائیگا مفلسی۔ دولت نیکی بدی بہشت دوزخ
یہ سب اعمال کا نتیجہ ہے +

میمانسِک س۔اسم مذکر:۔ میمانسا کی فلسفی کے پیرو۔ فلسفۂ میمانسا کو ماننے والے +

میمنا ہ۔اسم مذکر:۔ (پُورب) بکری کا بچہ۔ حلوان۔ بزغالہ +

مَیمَنَت ع۔اسم مؤنث:۔ سعادت۔ برکت۔ کامیابی۔ طالع وری۔ اقبالمندی
فلاح۔ بختیاری۔ بہرہ مندی۔ سرسبزی۔ فیروزمندی۔ عروج۔ بہبود۔ بھاگوانی
+ فرخندگی۔ مُبارکی + خوشی۔ آسودہ حالی۔ کامرانی +

مَیمَنَہ ع۔اسم مذکر:۔ فوج کا وہ حصّہ جو لڑائی کے بادشاہ یا سپہ سالار کے دائیں
ہاتھ پر ہو۔ دائیں بازو کی فوج +

مَیمُون ع۔صفت:۔ (۱) خجستہ۔ مُبارک۔ بہرہ مند۔ کامیاب اقبالمند۔
مقصد ور۔ نیک بخت۔ مسعُود۔ محمُود۔ بختاور۔ بھاگوان۔ خوش نصیب۔ سرسبز +
(۲۔ ف۔ اسم مذکر) بُوزنہ۔ بندر۔ لنگُور +

میں ہ۔حرفِ جر ظرف:۔ (۱) بمعنی در۔ بیچ۔ اندر۔ بھیتر۔ فی۔ (۲) بکری کی آواز +

مین

مَیں ہ۔ضمیرِ متکلم:۔ (۱) ذاتِ خاص۔ وہ کلمہ جس سے اپنے نفس پر اطلاق
کیا جاتا ہے۔ خود۔ من۔ آپ۔ جیسے میں کرُوں تیری بھلائی تو کرے میری آنکھوں
میں سلائی (۲) بکری کی آواز جیسے میں کے گلے پر چھُری +

میں بھروں سرکار کے میر بہرے سقّہ ۔ا۔کہاوت:۔ جو شخص اوروں کا
کام تو کرتا پھرے مگر اپنا کام اوروں پر ڈالے اُسکی نسبت بولتے ہیں +

میں بھی رانی تو بھی رانی کون ڈالے سر پر پانی ۔ا۔کہاوت:۔ کاہلوں اور حیلہ
حوالہ کرنیوالوں کی نسبت بولتے ہیں۔ کام چور بہانہ ڈھونڈھتا ہے +

میں کون تو کون ۔ا۔محاورہ:۔ تجھے مجھسے کیا علاقہ۔ میرا تیرا کیا واسطہ +

میں تیرا گُڈّا بناؤنگا ۔ا۔محاورہ: یعنی میں تجھے خُوب رسوا کرونگا میں تجھے جھنڈے پر
چڑھاؤنگا (یہ محاورہ ہندؤں کی اُس رسم سے لیا گیا ہے جسمیں بُوڑھے کی موت پر سمدھیانیوالے گُڈّا بنا کر نچاتے ہیں)

میں تیرے صدقے ۔ا۔محاورہ:۔ (ع) نہایت خوشی اور خوشامد کے موقع پر
اپنے پیارے کی نسبت یہ محاورہ عورتیں بولتی ہیں۔ قُربانت شوم کا ترجمہ
میں تیرے بلہاری۔ بل جاؤں۔ قُربان ہوں۔ واری جاؤں صدقے ہوں ع

تنہا تو مُجھے چھوڑ نہ جا میں ترے صدقے	تاریک ہے شب ماں کہا میں ترے صدقے	مُصحفی
میں غیر نہیں عاشقِ جانباز ہوں تیرا	مُجھسے بدن اپنا نہ چھپا میں ترے صدقے	
کہتا ہوں تصور سے ترے میں یہی ہر شب	ہے ہے تو مرے پاس تو آمیں ترے صدقے	
کیا جانئے دیکھے کوئی کس طرح سے تجکو	ہر ایک کو جلوہ نہ دکھا میں ترے صدقے	
جب مُصحفیِ خستہ کی بالیں سے چلا یار	مرتے بھی یہی اُسنے کہا میں ترے صدقے	

میں جانوں ۔ا۔محاورہ:۔ (۱) میں ذمہ وار ہوں مجھ میں آیا جیسے ؎
کلیجہ کھا لیا غم نے ترے عاشق کا اے پیارے بھلا تو دیکھ لے اُسکو جگر ہو وے تو میں جانوں (نامعلوم)
(۲) میں گمان کرتا ہوں۔ مجھے گُمان گزرتا ہے۔ مجھے خیال آتا ہے۔ مجھے
یقین ہوتا ہے جیسے ؎

تال کنارے سارس بولے ندیا کنارے مورا	میں جانوں پیا مورا رے	گیت
آؤ پیہروا گلے لگا لُوں	جگ میں جینا تھوڑا رے	

میں خوش میرا خدا خوش ۔ا۔محاورہ:۔ بطیبِ خاطر کسی بات کے منظور
کرنے پر یہ فقرہ بولا جاتا ہے۔ میں خوشی کے ساتھ اجازت دیتا ہوں میری عین خوشی ہے ؎
گر نا خوشی سے میری ہوتا ہے جی ترا خوش جسمیں تری خُوشی ہو میں خوش مرا خدا خوش (نامعلوم)

مَیں مَیں ہ۔اسم مذکر:۔ انانیت۔ خودی۔ آہنکار۔ کلمۂ غرور و نخوت + دعوائے
خودی۔ خود فروشی۔ خودستائی +

میں میں کرنا ہ۔فعل متعدی:۔ خُود نمائی۔ اور خودی کرنا۔ خودستائی کرنا +

میں

میں نہ مانوں۔ ہ۔ مُحاورہ:۔ میں یقین نہ کروں۔ مجھے باور نہ آئے۔ میں تسلیم نہ کروں۔ مجھے اعتبار نہ ہو + ؎

خُوبرُو ہو کے باوفا ہو وے　　میں نہ مانوں اگر خدا ہو وے (واقف)

میں نے کیا بس ملا دیا تھا۔ ہ۔ مُحاورہ: میں نے کیا بُرا کہا تھا جو ناراض ہوئے۔ میرے واجبی کہنے کو کیوں بُرا جانا تھا۔ میرے کہنے کا کیوں بُرا مانا تھا

میں نے کیا تمہاری گدھی چُرائی ہے۔ ہ۔ محاورہ:۔ یعنی میں نے تمہارا کونسا قصُور کیا ہے۔ مجھ سے کیا خطا ہُوئی ہے +

میں واہ رے میں۔ ہ۔ مُحاورہ:۔ خودستائی کی نسبت بولتے ہیں یا اپنے مُنہ میاں مٹھو +

مِین۔ س۔ اسم مؤنث:۔ (۱) مچھلی۔ حُوت۔ ماہی۔ مچھی۔ مچھریا۔ نُون و سمک جیسے ؎

ساون ساگ نہ بھادوں دہی + کوار مِین نہ کاتک مہی + + + (دوہا)

(۲) آسمان کے بارھویں برج کا نام۔ بارھویں راس +

مِین میکھ نکالنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ نکتہ چینی کرنا۔ عیب نکالنا۔ خُردہ گیری کرنا۔ وہم ڈالنا + (اُردو والے مِین میخ بولتے ہیں۔ اصل میں اسکے معنی ہیں کہ مِین اور میکھ جو دو راسیں ہیں اُنکو ہر ایک کام کے واسطے بچارنا۔ بات بات پر شگون لینا)

مِینا۔ ف۔ اسم مذکر:۔ (۱) شیشہ۔ آبگینہ + رنگ برنگ کا شیشہ (۲) ایک قسم کا نیلے رنگ کا پتھر + سبز رنگ کے پتھر کا سیاہ جوہر (۳) کیمیا۔ چنانچہ فارس میں کیمیاگر کو میناگر بھی کہتے ہیں (۴) مرصع کاری۔ کوفت۔ وہ سبز کام جو چاندی سونے وغیرہ پر کیا جائے ؎

تھر تھا محفل سے جانا ساقیٔ گلفام کا　　شیشہ ہی کیا اُڑ گیا مینا بھی زرّیں جام کا (وزیر)

رنگِ پاں سے سبز سونا بنگئے کُندن سے گال　　مُبتذل تشبیہ ہے سونے پہ مینا ہو گیا (ناسخ)

(۵) گُنبدِ نیلگوں۔ (۶) شراب کی بوتل۔ کنٹر۔ صُراحی + خُمِ شراب۔ قرابہ۔ بطِ شراب ؎

زاہد کے جو گھر کی لی تلاشی　　مینا و ایاغ ہمنے پایا + + (حضور نظام آصف)

مینائے بادہ ہاتھ سے یُوں میر لیگیا　　خُوں مُحتسب کا آج تو پینا حلال ہے (احسانِ دہلوی)

پرتو پڑا ہے جب سے اُس چشمِ نرگسی کا　　لبریز مے ہے مینا سونے کی آرسی کا (اسیر)

محفل میں شور قُلقُلِ مینائے مُل ہوا　　لا ساقیا پیالہ کہ توبہ کا قُل ہوا + (ذوق)

آنکھیں تو ملاتے ہو مگر دل نہیں ملتا　　ساغر تو بہت خُوب ہے مینا نہیں اچھا + (میر)

عشق سے یہ ہے کہ دم میرا خفا ہوتا ہے　　گھونٹتا ہے جب کوئی مست گلا مینا کا (ناسخ)

گردنِ مینا نہ چھوڑوں ہاتھ سے　　ہاتھ کیا گردن مروڑے مُحتسب (شہیدی)

مِینا بازار۔ ا۔ اسم مذکر:۔ (۱) جوہری بازار۔ وہ بازار جو بادشاہ کی سیر کے واسطے لگایا جائے اور اُسمیں طرح طرح کی چیزیں سجائی جائیں (۲) عمدہ بازار (۳) عورتوں کا بازار۔ زنانہ بازار۔ وہ بازار جسمیں عورتیں بیٹھکر چیزیں بیچیں (۴) ایک کتاب مصنفہ مُلّا محمد نور الدین ظہُوری کا نام جسمیں اُسنے ایک شاہی زنانہ بازار لگنے کی تعریف لکھی ہے + (ہند میں سب سے اوّل بڑے اکبر نے یہ بازار لگایا تھا)

مِیناکار۔ ف۔ اسم مذکر:۔ مرصع ساز۔ چاندی سونے پر کوفت کرنے والا۔ جڑاؤ کام کرنے والا۔ گوٹا کرنے والا +

مِیناکاری۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ (۱) مرصع سازی۔ کارِ مینا۔ کوفت کا کام چاندی سونے پر رنگینی کا کام (۲) باریکی۔ مُوشگافی +

مِیناکاری چھانٹنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ مِین میکھ نکالنا۔ نکتہ چینی کرنا۔ باریکی چھانٹنا۔ خُوب غور و تأمّل سے دیکھنا +

مِینا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ ایک ہندو قوم کا نام جو راجپُوتانہ میں رہتی۔ چوری چکاری اور لُوٹ مار اپنا پیشہ رکھتی ہے +

مَینا۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ ایک خوش الحان پہاڑی پرند کا نام۔ گُرسل۔ مَینا تین قسم کی ہوتی ہے۔ ایک زرد چونچ کی۔ دُوسری سُرخ چونچ کی جسے گُرسل بھی کہتے ہیں۔ تیسری سیاہ رنگ اور زرد چونچ کی جو بنگالہ کی مینا کہلاتی اور نہایت خوشگو اور خوش گلُو ہوتی ہے ؎

مَینا جو میں نا کہے دُودھ بھات نت کھائے　　بکری جو میں میں کرے اُلٹی کھال کھچائے (دوہا)

ایک نار ترور سے اُتری سر پر واکے پاؤں　　ایسی نار کُنار کو میں نا پُوجن جاؤں (مَینا کی پہیلی)

تیری باری عمر بانکے نینا + چال چلت جیسے مُرا کی۔ باتیں کرت جیسے مَینا (گیت)

مِینار۔ ا۔ اسم مذکر:۔ (صحیح عربی مَنار) تھم۔ ستُون۔ لاٹھ۔ کھمبا۔ رُکن۔ ٹھونی۔ فیل پایہ۔ مسجد کی دونوں لاٹھیں۔ روشنی کا ستُون +

مِینارا۔ ا۔ اسم مذکر:۔ دیکھو (مِینار) +

مَین پھل۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ پھر پھیندوا۔ اندراین۔ حنظل۔ ایک نہایت کڑوے خوبصورت بشکل خربزہ پھل کا نام مزاجاً دوسرے درجہ میں گرم و خشک +

مینْجنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ مینڈنا۔ مَلنا۔ نچوڑنا۔ ملانا۔ گُوندھنا +

مینڈھی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (۱) دیکھو (مہندی بمعنی حنا (۲) بالوں کی لٹ۔ مینڈی +

مینڈ۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (۱) کھیت کی مُنڈیر۔ ڈول۔ پُشتہ۔ ڈولا۔ باڑ + کنارہ۔ حد۔ (۲) موج۔ لہر۔ طغیانی۔ تلاطُم (۳) کنوئے کی مُنڈیر۔ من۔ پُشتہ چاہ۔ پن گھٹ۔ گھاٹ +

مینڈ بندی۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ کھیت کی حد بندی۔ پُشتہ بندی۔ ڈولا بندی +

مینڈ پڑنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ لہریں اُٹھنا۔ موجیں اُٹھنا۔ تلاطُم ہونا۔ پانی کا لہریں مارنا +

مینڈک۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) غوک۔ دادر۔ ڈڈو۔ بینگ۔ ایک قسم کے آبی جانور کا نام

مین

جو اکثر برسات میں پیدا ہو کر تالابوں جوہڑوں وغیرہ کے کناروں پر چلّایا کرتا ہے۔ (۲) ایک کھلونے کا نام +

مینڈک پھوڑا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ ایک قسم کا دُنبل جو کفِ پا میں ہو جاتا اور نہایت تکلیف دیتا ہے +

مینڈکی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (۱) ایک قسم کا چھوٹا مینڈک۔ (۲) گھوڑے کی پُشت کا وہ نشان جو کمرنگ جانے کے سبب پڑ جاتا ہے +

مینڈکی چلی مدار کو[۱]۔ ہ۔ کہاوت:۔ نکمّے آدمی نے بڑا حوصلہ کیا۔ کمینے کو بھی دن لگے

مینڈکی کو بھی زُکام ہوا۔ ؤ۔ محاورہ:۔ ادنےٰ شخص بھی اپنے کو عالی دماغ سمجھنے لگا۔ سفلہ کو بھی حوصلہ ہوا۔ کمینے کو بھی دن لگے چیونٹی کو بھی پر لگے۔ جو شخص کسی کام کرنے کے لایق نہ ہو اور شیخی سے اُسکے کرنے کا ارادہ کرے، اُسکے حق میں یہ محاورہ بولتے ہیں۔ کنایہ از نخوت و عالی جاہیٔ ناکساں ؎

فی المثل اب تو یہ کلام ہوا ۔ مینڈکی کے تئیں زکام ہوا (جُرأت)
اور باتوں کا اب پیام ہوا ۔ مینڈکی کو بھی لو زکام ہوا (شوق)
جو نہیں اُٹھکر چلا وہ مجلس سے ۔ چھینکا کوئی اور میرا نام ہوا
ہنسکے بولا کہ واچھڑے یوں جی ۔ مینڈکی کو بھی اب زکام ہوا } ([illegible])

(چونکہ جو جانور پانی میں رہتے اُسکو زکام ہونا تعجبات سے ہے۔ اِسیطرح سے ایک نالائق کا بالیاقتوں کا سا کام کرنا بھی باعثِ تعجب ہے۔ پس یہ محاورہ معانیٔ بالا پر بولا جانے لگا۔ ایک پُرانی لُغات میں لکھا ہے کہ شدّتِ گرمی کے معنی میں بھی یہ فقرہ بولا جاتا ہے۔ مگر ہمارے سُننے میں نہیں آیا گو قیاس چاہتا ہے کہ یہ معنی بھی درست ہوں) +

مینڈنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (گنوار) سانا۔ مَلنا۔ لتھیڑنا۔ آلودہ کرنا ؎

آج بن ہوری کھیلے تو سے نہ جاؤنگی بنواری جو ہو سو ہو
رنگ بھی ڈار کے نہ پنڈ چھاڑونگی ابیر گلال سے مکھ مینڈونگی
پیارے رس سے گھر جاؤنگی دونگی نا پچکاری بنواری جو ہو سو ہو } موج کی ہولی

مینڈھ۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (گنوار) سِلّا۔ خوشہ چینی۔ لاؤنی +

مینڈھا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) میش نر۔ بھیڑا۔ کبش۔ قوچ۔ دُنبہ۔ سرزن۔ (۲) بُرجِ حمل میکھ راس۔ آسمان کا بارھواں بُرج۔ (۳) دیوار گرانے اور پانی کھینچنے کی ایک کل (۴) موج۔ لہر۔ تلاطم۔ مینڈھ شدّت ہوا سے دریا کی موج کا بلند ہونا ؎

دریائے اشک بڑھکر پہنچیگا جب فلک پر ۔ مینڈھے کی بھی نہ کم ہیں سحاب ہوگا (بحر)

مینڈھا اُچھلنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ تلاطم ہونا۔ موجیں اُٹھنا۔ لہر کا اونچا اُٹھنا۔ پانی کا گگن کھیلنا۔ شدّت سے موجیں اُٹھنا۔ بلند اُٹھنا ؎

مین

بحرِ غم نے کھائی ٹکر ایسی موجِ اشک کی ۔ ہر بھنور چکر اگیا مینڈھا اُچھل کر رہ گیا (بحر)

رام کیسے پار اُترئیے کچھ بن نہیں آوت ہے ۔ ندیا گہری چھوڑا ملّاح کو نونا جو جری کہاں رئیے
یون چلت پُروائی مینڈھا اُچھلت پانی اَت جور کیے ۔ رام کیسے پار اُترئیے + + + + } ([illegible])

مینڈھا لڑانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (بازاری) (۱) ساجھا کرنا۔ شراکت کرنا (۲) دو کو لڑوانا۔ دو آدمیوں میں لڑائی کرانا +

مینڈھے۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) مینڈھا کی جمع (۲) الف کی یائے مجہول سے بدلی ہوئی صورت جو حروفِ مُغیرہ کے سبب پیش آتی ہے +

مینڈھے لڑانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) دُنبے لڑانا۔ دو مینڈھوں میں لڑائی کرا کر سیر دیکھنا (۲) دو آدمیوں میں فساد کرانا۔ دو کو لڑوانا۔ لڑائی کرانا جیسے میاں تُم بڑے اُستاد ہو بیٹھے بیٹھے مینڈھے لڑاتے ہو (اردوئے مُعلّےٰ غالب)

جاؤ دریا پہ نہ تُم غیر کے ساتھ ۔ ایسے مینڈھے تو لڑایا نہ کرو (رند)
سیرِ دریا ہے اگر مدِّ نظر غیروں کے ساتھ ۔ کیوں بُلاتے ہو ہمیں مینڈھے لڑانا کیا غرض (اسیر)

مینڈھے لڑوانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ اوّل معلوم۔ دوم۔ دو آدمیوں میں لڑائی کروانا۔ باہم لڑوانا۔ فساد ڈلوانا۔ بَہم جنگ کروانا ؎

غیر کو آبِ دمِ تیغ پلا کر مجھے ۔ مینڈھے لڑوانے سے کیا فائدہ ہے پانی پر (اسیر)

مینڈھی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ بالوں کی گُندھی ہوئی لٹ +

مینڈیاں۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ مینڈھی کی جمع +

مینڈیاں گوندھنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ بالوں کی جُدا جُدا لٹیں گوندھنا۔ بالوں کی لٹیں بناکر سر گوندھنا +

مینڈیانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (گنوار) کھیت کا کنارہ بنانا۔ ڈول بنانا۔ مینڈ بنانا

مینک۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ آنکھ کی پُتلی کی سیاہی۔ آنکھ کی پُتلی۔ مردمکِ چشم۔ جیسے آنکھوں کی مینک۔ کلیجے کی ٹھنڈک (چتر بہیلی) ؎

اگر روغن رُخِ محبوب کے تل کا اُسے پہنچے ۔ چراغِ گل سے روشن دیدۂ مینو کی مینک ہو (بحر)
وہ انیوں کی سیہ گولی کہ آتی جس سے پینک ہے ۔ سویدا دل کا افیونی کی بھی آنکھوں کی مینک ہے (نکہت)

مینگنی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ چوہے اُونٹ بکری خرگوش وغیرہ کی پنچال۔ سوہ گول گول گولیاں جو حیوانات مذکورہ براز کی بجائے ہگتے ہیں۔ بیٹ جیسے بکری نے دُودھ دیا مینگنیوں بھرا +

مینگنیاں۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ مینگنی کی جمع +

میں میں۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (۱) بکری کی آواز۔ بکری کی بولی (۲) اطفال) بکری بُزبُز

میں میں کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ بکری کا بولنا۔ ممیانا +

[۱] شاہ مدار کی چھڑیوں یا عُرس سے مراد ہے +

مینُو ۔ف۔ اسم مذکر:۔ (۱) عالمِ عُلوی ÷ عالمِ ارواح۔ بہشت ۔فردوس ۔جنّت۔ بیکنٹھ۔ سُورگ ۔ سُرگ ۔ (۲) فلک۔ آسمان۔ اکاس ۔چرخ (۳) رنگ دار شیشہ جو زیور پر جڑا جاتا ہے ۔مینا۔ سبز یا لاجوردی رنگ کا آبگینہ خواہ نگ یا جواہر وغیرہ (۴) زمرّد۔ زبرجد۔ سبزہ ۔پنّا ÷ لہ

مینہ ۔ہ۔ اسم مذکر:۔ بارش ۔برکھا۔ باراں ÷ اسکے مُشتقات دیکھو (مینہ مُخفّف ہے مینہہ میں) ÷

مینہ کی کھینچ ۔ہ۔ اسم مؤنّث:۔ بارش کی کشش ۔کمیِ بارش ۔امساکِ باراں ÷

میو ۔ہ۔ اسم مذکر:۔ ایک ہندی الاصل نومُسلم نہایت جاہل حراثت پیشہ بہادر قوم کا نام جو میوات میں رہتی ۔سیّد سالار مسعُود غازی کو مانتی انہیں کی قسم کھاتی کھیتی باڑی یا چوکیداری کی مُلازمت کرتی اور اُسی میں خوش رہتی ہے ان لوگوں کا بیان ہے کہ ہم امیر تیمُور کے وقت میں مُسلمان ہوئے چنانچہ سالار مسعُود غازی کا اعتقاد بھی انہیں مُدّت سے مادۂ اسلام پیدا ہو جانے پر دلالت کرتا ہے (فقرہ) میو کا پُوت ۱۲ برس میں بدلا لیتا ہے ÷ میو مٹی جب دے جب اوکھلی بھر زر دے ÷

میو مُوا جب جانیئے جب واکا تیجا ہوئے ۔ہ۔ کہاوت:۔ یعنی میو ایسے دغا باز اور فریبی ہیں کہ اگر یہ مر بھی جائیں تو انکا مر جانا قابلِ اعتبار قبل از فاتحہ سیوم نہیں ÷ دغا باز کی کسی بات کا اعتبار نہیں کرنا چاہیئے (اسکا قصّہ اس طرح مشہُور ہے کہ ایک میو کسی بنیئے کا قرضدار تھا۔ سُود کے پھیر میں آکر اسکے ہاتھوں سے نجات مُشکل ہو گئی۔ رات دن کے تقاضوں سے ناک میں دم آگیا تب میو نے یہ پیچ کھیلا کہ اپنے رشتہ داروں کو جمع کرکے کہا کہ میرے مرنے کی خبر مشہُور کر دو اور تُم سب میرا جنازہ بناکر لے چلو۔ بنیا بھی مُردے کو دیکھنے اپنے روپوں کو رونے پیٹنے ضرُور میّت کے ساتھ آئیگا اُسکے سامنے دفنا کر چلے آنا اور دو ایک آدمی اِدھر اُدھر چھُپے ہُوئے چھوڑ آنا تاکہ وہ مُجھے فوراً قبر کھود کر باہر نکال لیں چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ وہ بنیا بھی یہ خبر بد سُنکر پیٹ پکڑے دوڑا ہوا آیا اور کہا کہ میو جی! تم کیا مرے ہمیں مار چلے ۔دل ہی کہا ۔ارے رام مُول دیا نہ بیّاج ۔مر گیا کمبخت مار گیّا۔ غرض قبر تک ساتھ ساتھ روتا پیٹتا گیا اور اوّل منزل پُہنچا کر سب کے ساتھ واپس آیا ۔اِدھر جنازہ رکھکر لوگ اُلٹے پھرے اُدھر اُسکے رشتہ داروں نے گھات سے نکل۔ قبر کھود ۔مٹی ہٹا۔ پٹاؤ دُور کر میاں میو کو باہر نکال لیا یہاں لالہ جی آتے ہی اپنی بہی میں لیکھا جو کھا برابر کر میو کا نانواں بٹّے کھاتے لکھ دیا کہ آج میاں میو کے ساتھ روپے بھی مر گئے دُوسرے ہی روز جو میو کو زندہ و سلامت دیکھا تو زبان سے یہ فقرہ کہا کہ میو مرا جب جانیئے جب واکا تیجا ہوئے اُسوقت سے یہ مثل مشہُور ہو گئی) ÷

میوات ۔ہ۔ اسم مذکر:۔ میو قوم کی آبادی سکُونت یا ولایت جو ضلع گوڑگانوہ اور علاقۂ الور میں دُور تک پھیلی ہوئی ہے جسمیں قصبۂ اندھواپے ریواڑی سے لیکر فیروز پور۔ جھرکہ ۔سنگار۔ کھائیگا ۔پہنار۔ اُوندن جھاروڑی بجھور۔ ڈیگ وغیرہ شامل ہیں ÷

میواتی ۔ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) میوات کا رہنے والا (۲) میو قوم کا آدمی (چُونکہ یہ قوم سفّاک بہادر۔ شجاع اور دلیر مشہُور ہے اسوجہ سے اِس قوم کے آدمی کا مارنا بہادری میں شُمار کیا جاتا اور ہندو بُوڑھے کے مرنے میں اِسطرح کا گیت گایا جاتا ہے ÷

ہے ہے بابا رنوں (عورتوں) نے مارے میواتی چکلا مارا بیلن مارا اور ماری جنواتی (جلتی لکڑی)

دھن ری نونہ ی چھاتی رنوں نے مارے میواتی

میواڑ ۔ہ۔ اسم مذکر:۔ مدھ واڑ کا مُخفّف ۔قطعۂ وسطی ۔مُلکِ مُتوسّط۔ راجپُوتانہ کی ایک مشہُور ریاست کا نام جسکی راجدھانی اُودیپور ہے ÷

میوڑا ۔ہ۔ اسم مذکر:۔ (میو کی تصغیر بالتّحقیر) ÷

میوہ ۔ف۔ اسم مذکر:۔ بار۔ پھل ۔ثمر ÷ کھانے کا پھل۔ فواکہ۔ فاکہ جیسے امرُود سیب۔ ناشپاتی ۔انار۔ اخروٹ۔ کشمش۔ بادام وغیرہ (کہاوت) سیوا کرے سو میوہ کھائے) ÷ (بکسرِ میم و فتحِ میم ہر دو دُرست)

میوہ جات ۔ف۔ اسم مذکر:۔ (میوہ کی جمع جو عربی کے طریقہ پر فارسی لفظ سے خلافِ دستُور بے قاعدہ بنالی ہے) میوے ۔فواکہ ÷

میوہ دار ۔ف۔ صفت:۔ ثمر دار۔ پھل دار۔ وہ درخت جسمیں میوہ آتا ہو یا لگا ہو ÷

میوہ فروش ۔ف۔ اسم مذکر:۔ پھل پھلاری بیچنے والا ÷ ترکاری فروش۔ کنجڑا ÷ میوے کا بیوپار (تازہ پھل کو تر میوہ اور سُوکھے کو خشک میوہ کہتے ہیں) ÷ فواکہ فروش۔ ثمر فروش ÷

آوازیں جو دہلی کے میوہ فروش لگاتے ہیں ÷ مزہ انگور کا ہے رنترے میں (سنترہ فروش) ÷ ساونے سلونے فالسے شربت کو ÷ نونکے بتاسے ہیں شربت کو (فالسہ فروش) ÷ کالی بھونرالی نمکیں ÷ بیدانہ بھونرالی نمکیں (جامن فروش) ÷ کاٹھ کی لکڑی کا بنا ہے جلیبا ÷ قند میں ہلایا ہے جلیبا (تُوت فروش) پیڑ کے پکّے امرُود میں سیب کا مزا (امرُود فروش) ڈال کے پکّے کیلے میں مصری کا مزا (کیلہ فروش) ڈالی ڈالی کا گھُلا پیوندی (شفتالُو فروش) پال کا لڈوا ÷ پال کے لڈو (آم فروش) ÷ جھرنے کا بتاسہ ہی گُولر (گُولر فروش) ÷

لہ مینُو ۔عالمِ عُلوی یعنی عالمِ سِفلی کا نقیض چنانچہ دُنیا عالمِ سِفلی اور بہشت و فلک عالمِ عُلوی ہے چُونکہ جنّت اور آسمان عالمِ بالا پر واقع ہیں اسوجہ سے مجازاً مینُو کے لفظ سے تعبیر کئے گئے ۔ےُ یکے مجلس آراست از رود مے ÷ کہ مینُو زشرمش برآورد خے ÷ کیانی یکے جشن سازید و سُور ÷ کہ آید ز مینُو بدان جشن حُور ÷ یکے نشستگہ بیآراستہ مینُو سرشت ÷ بزیبائی و خُرّمی چُوں بہشت (نظامی)

ن

ن (ع) اسم مذکر:۔ (۱) عربی کا پچیسواں فارسی کا اُنتیسواں سنسکرت یا ہندی حروفِ صحیح کا بیسواں न اُردو کا بتیسواں حرف جسے نون کہتے ہیں۔ یہ سِنّی یعنی دانتوں سے علاقہ رکھنے والا حرف ہے (۲) حسابِ جمل میں اِس کے پچاس عدد فرض کیے گئے ہیں (۳) جب یہ حرف بائے موحّدہ یا بائے فارسی کے ساتھ کسی کلمہ کے وسط میں ملا ہوا آتا ہے تو وہاں ادغام ہو کر اِس کی آواز میم سے بدل جاتی ہے جیسے زَنْبیل سُنْبُل۔ مِنْبر۔ اَنْبالہ۔ سَنْپت سِنْپُورن وغیرہ (۴) فعل اور اسم کے اوّل میں کبھی تنہا کبھی ہائے مختفی کے ساتھ مفتوح ہو کر نفی کے معنی دیتا ہے لیکن اگر اِسی نون کے بعد الف لگا دیتے ہیں تو وہاں صفتی معنی ہو جاتے ہیں جیسے نادان۔ نارسا۔ نافہم۔ ناسُودمند۔ نالائق وغیرہ اور پھر یہی ذاتی وصف ہو جاتا ہے صرف فارسی میں کبھی نہی کے موقع پر کبھی استفہام اقراری و تردیدی کے موقع پر کبھی اسم کے اخیر میں نسبت کے لیے کبھی زائد کبھی مصدر کے واسطے آتا ہے (۵) ہندی میں مکسور یعنی زیر کا مخفف ہو کر بھی نفی کے معنی دیتا ہے مثلاً نہتّھا یعنی خالی ہاتھ والا۔ نِروگا یعنی بغیر روگ والا۔ نِرالا یعنی بغیر رلا ہوا۔ نِگُنّا یعنی بے گُنا۔ نِکمّا یعنی بیکار۔ علیٰ ہذا نکھٹّو۔ نگوڑا۔ نِناداں نگُرا۔ نِجتّا۔ نِلجّا وغیرہ (۶) یہ حرف ہندی فارسی میں اپنے اپنے موقع پر کبھی اوّل میں کبھی وسط میں کبھی اخیر میں حرُوفِ ذیل سے کم و بیش بدل جاتا ہے اور یہ بدل زیادہ تر پُرانی یا گنواری زبانوں سے ثابت ہوتا ہے۔ ب۔ پ۔ ت۔ ر۔ ڑ۔ ک۔ ل۔ م۔ ن۔ ہ۔ ی +

نا (ہ) اسم مذکر:۔ (۱) ہندی مصدر کی علامت جو اخیر میں آتی ہے جیسے ؎

آنا تو ہنسا جانا جانا تو رُلا جانا   آنا ہے تو کیا آنا جانا ہے تو کیا جانا (نامعلوم)

(۲) اہمیت یا نسبت کے واسطے جیسے کھلونا۔ گھرانا۔ ہیانا۔ نیانا۔ بتانا۔ یعنی چوڑی کا اندازہ (۳) زائد حُسنِ کلام یا تکیہ کلام و تاکید کے واسطے مگر ایسے موقع پر بجائے الف ہائے مختفی کے ساتھ بھی مستعمل ہے جس کی مثال لفظ نہ ہندی میں دی گئی ہے۔ الف کی نظیریں یہ ہیں۔ جیسے آؤنا۔ کھاؤنا۔ پیونا۔ چلونا بیٹھونا وغیرہ (۴) استفسار کے لئے جیسے وہ گئے نا؟ دیکھو آخر کو پیٹے نا؟ اب پکڑے ہوئے آئے نا؟ (ان سب معنوں میں یہ حرف ہمیشہ اخیر میں آیا کرتا ہے)

نا۔ (ف۔ ژند۔ ہ) اسم مذکر:۔ (۱) حرفِ نفی جو مشتقات یا صفات کے اوّل میں آتا ہے۔ نہ۔ نہیں۔ اَن۔ مت۔ نِر + ما۔ لا۔ عدم (۲) اَ۔ اُہوں

اَہاں وغیرہ (۳) بن۔ بغیر۔ بِنا۔ بے۔ بِلا +

نااِتفاقی۔ (ف + ع):۔ اسم مؤنث۔ پھُوٹ۔ نِفاق۔ ناچاقی۔ اَن بَن۔ بگاڑ + شکر رنجی + کشیدگی۔ کبیدگی + عداوت۔ دشمنی۔ خصُومت۔ بیر +

ناآزمُودہ (ف) صفت:۔ (۱) ناتجربہ کار + اناڑی۔ نادان۔ کچّا۔ ناواقف۔ نوآموز۔ سیکھتڑ (۲) بغیر آزمائے۔ بغیر تجربہ کئے۔ بغیر آزمایش کئے۔ بِن دیکھے بھالے بغیر جانے بُوجھے + ؎

بردبردلِ خُوبسے بارہا   کہ ناآزمُودہ کُند کارہا (نظامی)

ناآزمُودہ کار۔ (ف):۔ صفت۔ ناتجربہ کار۔ گرم و سردِ روزگار نادیدہ + اناڑی۔ کچّا + ناواقف + ناپختہ کار۔ خام +

ناآشنا۔ (ف) صفت:۔ (۱) ناواقف۔ انجان۔ بے خبر۔ رُوناشناس وہ جس سے جان پہچان نہ ہو + نامحرم۔ اجنبی ؎

روزِ بد سے ڈر کہ ہو جاتے ہیں پھر   دوست دشمن آشنا ناآشنا (دیا شنکر نسیم)

(۲) ناملنسار۔ اکل کھُرا + بے مُروّت۔ بیوفا۔ بیدید۔ طوطا چشم۔ رُوکھا۔ خشک۔ بداخلاق۔ اکھّڑ۔ تندخُو۔ تیز مزاج +

بیمُروّت بیوفا بیدید اور ناآشنا   آشناؤں سے نہ کر بیرحمی و بیگانگی + (حاتم)

وُہ تو تھا ناآشنا مشہورِ عالم میں ظفر   پر خدا جانے وہ تیرا آشنا کیونکر ہوا (ظفر)

دل جلے کیا کیا نہیں کہتے تمہیں   بے مُروّت بیوفا ناآشنا + (دیا شنکر نسیم)

(۳) اَن تیراک۔ وہ شخص جو تیرنا نہ جانتا ہو ؎

ایک ہیں دریا کی لہریں دُور کیا نزدیک کیا   جو یہاں ناآشنا ہے آشنا سے کم نہیں (امانت)

ناآشنائی (ف) اسم مؤنث:۔ (۱) ناواقفیت۔ نامحرمی۔ رُوناشناسی + (۲) بیوفائی۔ بیمُروّتی (۳) ناواقفی۔ جان پہچان نہونا۔ انجان پن۔ اجنبیت۔ عدمِ شناسائی (۴) ناملنساری۔ ناآمیزگاری۔ عدمِ مؤانست۔ عدمِ ارتباط۔ غیر اختلاطی ؎

ملو بھی تو وحشت میں کیونکر ملوں میں   بجا ہے یہ ناآشنائی تمہاری + (زکی)

ناآشنائے محض۔ ف + ع صفت:۔ بالکل ناواقف۔ نِرا انجان + ؎

اُلفت ہے تم سے اور رقابت جہان سے   ناآشنائے محض ہیں ہر آشنا سے ہم (ظہیر)

نااِلتفاتی۔ ف + ع۔ اسم مؤنث:۔ کم توجہی۔ بے توجہی۔ بے پروائی۔ بے اعتنائی۔ سہل انگاری

نااُمّید۔ ف۔ صفت:۔ مایُوس۔ نِراس۔ بے آس + ناکام +

نااُمّید کرنا۔ (فعل متعدی:۔ مایُوس کرنا + بے آس کرنا۔ آس توڑنا۔ دل توڑنا۔ نِراس کرنا + ناکام کرنا +

نااُمّید ہونا۔ (فعل لازم:۔ مایُوس ہونا۔ نِراس ہونا۔ ناکام ہونا۔ دل ٹوٹنا۔ آس ٹوٹنا

نا

نا اُمیدی۔ (ف) اسم مؤنث:۔ مایوسی۔ نِراسی۔ ناکامی +

نا آمیزگار۔ (ف) صفت:۔ نا ملنسار۔ اکل کھُرا۔ وہ شخص جو لوگوں سے ملنا جُلنا پسند نہ کرے + تمکنت والا۔ ناک چوٹی گرفتار +

نا انصاف۔ (ف+ع) صفت:۔ نامُنصف۔ وہ شخص جس میں انصاف نہ ہو۔ حق ناشناس۔ اَنیائی۔ ہٹ دھرم۔ اَدھرمی +

نا انصافی۔ (ف+ع) اسم مؤنث:۔ بے انصافی۔ انیائی پن۔ ہٹ دھرمی + اَدھرم۔ ظلم۔ اندھیر +

نا انصافی کرنا (۱) فعل متعدی:۔ بے انصافی کرنا۔ ہٹ دھرمی کرنا۔ انصاف پر نہ رہنا۔ نیاؤ نہ کرنا۔ ظلم کرنا +

نا اہل۔ (ف+ع) صفت:۔ نالائق۔ ناشائستہ۔ ناہنجار۔ ناقابل۔ ناموزوں۔ بے تہذیب +

صحبتِ عیسیٰ نہ ہٹے خر کو انساں کس طرح تربیت سے واقعی نا اہل را ناکب بنے (ذوق)

نابالغ۔ (ف+ع) صفت:۔ نارسیدہ۔ وہ شخص جو پوری عمر کا یعنی جوان نہو۔ صغر سِن۔ کم سِن۔ بال۔ بالک۔ ناسمجھ۔ نادان۔ نوعمر۔ یانا۔ اٹھارہ برس سے کم عمر کا +

نابالغی۔ (ف) اسم مؤنث:۔ کم سِنی۔ بالپن۔ لڑکائی۔ خُردسالی۔ صغر سِنی +

نابکار۔ (ف) صفت:۔ (۱) نکمّا۔ بیکار۔ بیفائدہ۔ ناکارہ۔ لاحاصل۔ رائگاں۔ بے مصرف (۲-۱) مُوذی۔ بدذات۔ نالائق۔ شریر۔ بدکار۔ نٹ کھٹ جیسے اد مُوذی نابکار کیا بکتا ہے (۲-۱) معیوب۔ بے جا۔ نازیبا۔ ناموزوں جیسے کیسی نابکار حرکت ہے (۴) خراب۔ بیہودہ۔ کمبخت ؎

رہتے تھے گھر کے پاس ہمارا وہ آشنا مشہور تھا جنھوں کنے وہ اسپ نابکار (سودا)

نابلد۔ (ف+ع) صفت:۔ گنوار۔ دیہاتی۔ اُجڈ۔ کسان۔ کھیت کا لکھا پڑھا۔ اناڑی۔ انگھڑ (۲) ناواقف۔ نا آشنا۔ انجان۔ ناشناس ؎

پاؤں ہیں بیکار گو تے یار ستے ہیں نابلد سر بھی ہے کس کام کا وہ آستاں ملتا نہیں (ناسخ)

رہِ عشق سے نابلد ہے ابھی خضر کو یہ رستہ بتائینگے ہم + (مجروح)

نابود۔ (ف) صفت:۔ نشٹ۔ نیست۔ معدوم + بناسی۔ نیست ہو جانے والا۔ زوال پذیر۔ ناپید۔ فنا ہونے والا۔ فانی +

نابود کرنا (۱) فعل متعدی:۔ نیست کرنا۔ معدوم کرنا۔ زمین کا پیوند کرنا۔ خاک میں ملانا۔ مٹانا۔ بناسنا۔ ناپید کرنا۔ فنا کرنا۔ اُجاڑنا ؎

نابود کیا نیست کیا مجکو جہاں سے میں ہی غمِ دل تھا کہ مجھے کھا گئیں آنکھیں (ظہیر)

نا

نابینا (ف) صفت:۔ اندھا۔ معدوم البصر۔ کور۔ اندھر۔ نتر ہین۔ اعمیٰ۔ سُور۔ بصیر + سُورداس +

ناپاک۔ (ف) صفت:۔ (۱) نجس۔ پلید۔ گندا۔ بھرشٹ۔ میلا + اَشُدھ۔ (۲) وہ شخص جس پر نہانا فرض ہو۔ واجب الغسل +

ناپاک کرنا۔ (۱) فعل متعدی:۔ (۱) گندا کرنا۔ بگاڑنا۔ نجس کرنا۔ خراب کرنا۔ پلید کرنا۔ آلودہ کرنا (۲) واجب الغسل کرنا +

ناپاک ہونا۔ (۱) فعل لازم:۔ (۱) نجس ہونا۔ پلید ہونا۔ پوتر نہ رہنا۔ (۲) واجب الغسل ہونا۔ غسل واجب ہونا +

ناپاکی۔ (ف) اسم مؤنث:۔ گندگی۔ نجاست۔ پلیدی۔ آلودگی +

ناپاکی اُتارنا۔ (۱) فعل متعدی:۔ بعد از انزال غسل کرنا۔ صحبت داری کے بعد نہانا۔ حیض و نفاس کا غسل کرنا۔ غسل جنابت کرنا +

ناپائیدار۔ (ف) صفت:۔ جو پائیدار نہ ہو۔ بودا۔ جو دیرپا نہ ہو۔ فانی۔ سریع الزوال + کمزور۔ غیر مستحکم۔ بے قیام۔ بے ثبات + بے استحکام +

ناپائیداری۔ (ف) اسم مؤنث:۔ بوداپن۔ کمزوری۔ بے استقلالی۔ بے ثباتی + بے استحکامی +

ناپدید۔ (ف) صفت:۔ جو دکھلائی نہ دے۔ جو ظاہر نہ ہو۔ الوپ۔ چھپا ہوا۔ پوشیدہ۔ مخفی۔ نظر سے دُور + غائب +

ناپرہیزگار۔ (ف) صفت:۔ آلودہ دامن۔ گنہگار۔ فاسق۔ نفس پرست + بے عصمت۔ ناپارسا +

ناپسند۔ (ف) صفت:۔ نامرغوب۔ ناگوار۔ نامقبول۔ اَن سُہاتا +

ناپسند کرنا (۱) فعل متعدی:۔ نامنظور کرنا۔ قبول نہ کرنا +

ناپسندیدہ (ف) صفت:۔ نامرغوب۔ ناگوار۔ نامنظور۔ خلافِ طبع۔ گرانِ خاطر + بارِ خاطر +

ناپید (ف) صفت:۔ (۱) نیست۔ معدوم۔ نازائیدہ۔ فنا۔ جو ہنوز عالمِ وجود میں نہ آیا ہو + نایُسر (۲) عنقا۔ معدوم صفت۔ نادر الوجود ؎

شاہینِ نگہ کا اُس کے دل صید ہے اب ثانی جس کا جہاں میں ناپید ہے اب
میں تو اک قید تھا ہی سو دل بھی پھنسا چھُٹنا معلوم قید در قید ہے اب (نظم عروج)

ناپید کرنا (۱) فعل متعدی:۔ ضائع کرنا۔ برباد کرنا۔ کھونا۔ فنا کرنا۔ معدوم کرنا۔ اُجاڑنا +

ناپید ہونا (۱) فعل لازم:۔ عو (۱) اُجڑنا۔ معدوم ہونا۔ گم ہونا۔ دُنیا

نا

کے پیچھے سے غارت ہونا. تباہ و برباد ہونا۔ جاتا رہنا۔ نیست و نابود ہونا۔ کھویا جانا۔

ہو وہ دن ناپید جس دن بھیکر ڈالی کو واں واسطے اپنے کچھ اُس سے ہیں تنگا ڈُوں دو پار (رنگین)

ناپید ہوا آلہی جہاں سے یہ نامِ عشق جس سے ہمیں نہ دین کا رکھا نہ یار کا (سید)

(۲) نایاب ہونا۔ قحط ہونا۔ کمی ہونا۔ جیسے ؎ پیسا ہو پاس تو کوئی ناپید شے نہیں۔

ناپیدا (ف) صفت :۔ جو ظاہر نہ ہو۔ معدُوم۔ چُھپا ہوا۔ اَجنما۔ الوپ۔ گُپت۔ غائب۔ انتر دھیان +

ناپیدا کرنا (ا) فعل متعدی :۔ فنا کرنا۔ مٹانا۔ نیست کرنا۔ معدُوم کرنا۔ الوپ کرنا۔ چُھپانا ؎

آفرینش سے مری کچھ اور تو مطلب نہ تھا مدعا یہ تھا کہ پیدا کر کے ناپیدا کرُوں (داغ)

ناپیدا کنار (ف) صفت :۔ جس کا اور چھور نہ ہو۔ ایسا بڑا سمندر یا دریا جس کا کنارہ نہ دکھائی دے۔ بہت لمبا یا چوڑا +

ناپیدا ہونا (و) فعل لازم :۔ معدُوم ہونا۔ گُم ہونا۔ غائب ہونا۔ چُھپنا۔ الوپ ہونا۔ جاتا رہنا۔ عنقا صفت ہونا ؎

بوسہ مانگا جو دہن کا تو وہ کیا کہنے لگے تو بھی مانندِ دہن اب کہیں ناپیدا ہو (ناسخ)

ناتجربہ کار۔ (ف+ع) صفت :۔ انجان۔ ناواقف۔ ناآزمُودہ کار۔ اناڑی۔ کچّا۔ نوآموز +

ناتراش۔ (ف) صفت :۔ بن چھلا + کمینہ۔ سفلہ۔ جاہل + بے ادب +

ناتراشیدہ۔ (ف) صفت :۔ ان گھڑ۔ بغیر گھڑا ہوا۔ سفلہ۔ بے ادب + کمینہ۔ ناشایستہ۔ نامہذب۔ ناتربیت یافتہ۔ غیر مہذب۔ بدتہذیب۔ جاگُو +

ناتربیت یافتہ۔ (ف+ع) صفت :۔ نامہذب۔ غیر مہذب۔ کُندۂ ناتراش ناشایستہ + بدتہذیب +

ناتمام۔ (ف+ع) صفت :۔ (۱) نامکمّل۔ اَدھورا۔ اَپُورن + ناقص + (۲) کچّا۔ خام جیسے حافظ نے لکھا ہے ؎

زعشقِ ناتمامِ ما جمالِ یار مستغنی است بآب و رنگ و خال و خط چہ حاجت روئے زیبا را (حافظ)

ناتواں۔ (ف) صفت :۔ کمزور۔ ناطاقت۔ نربل۔ ابل۔ ماڑا۔ بودا + ضعیف لاغر۔ نحیف۔ دُربل۔ نقیہ + عاجز + مُضمحل +

چال ہے مجھ ناتواں کی مرغِ بسمل کی تڑپ ہر قدم پر ہے گماں یاں رہ گیا واں رہ گیا (نامعلُوم)

ناتواں بیں۔ (ف) صفت :۔ حاسد۔ بداندیش۔ کینہ ور۔ بدخواہ۔ وہ شخص جو دُوسرے کو توانا نہ دیکھ سکے ؎

اگرچہ عشق میں تیرے ہوئے ہم سُوکھ کر کانٹا نظر میں ناتواں بینوں کی پر اب تک کھٹکتے ہیں (ظفر)

نا

ناتوانی۔ (ف) اسم مؤنث :۔ کمزوری۔ ناطاقتی۔ نحافت۔ نقاہت۔ ضعف اضمحلال + بوداپن۔ ماڑاپن ؎

ناتوانی نے بچالی جان میری ہجر میں کونے کونے ڈھونڈھتی پھرتی قضا تھی میں نہ تھا (ظفر)

اُسکے در سے اُٹھے اُٹھائے ہُوئے ناتوانی ذرا سنبھال ہمیں (طالب دہلوی)

ناجائز۔ (ف+ع) صفت :۔ ناروا۔ نادرست + غیر مباح + ممنُوعۂ قانُون + ممتنع + نامناسب۔ بیجا + خلافِ شرع +

ناجائز مال۔ (ف+ع) اسم مذکّر :۔ وہ مال جو قانُوناً جائز نہ ہو۔ قانُونی ممانعت کا مال جیسے مال مسرُوقہ وغیرہ +

ناجنس۔ (ف+ع) صفت :۔ (۱) غیر جنس۔ اَن میل۔ ناموافق + (۲) کم اصل۔ رذیل۔ کمینہ۔ سفلہ۔ نیچ۔ اوچھا۔ پاجی + غیر مہذب۔ ناہموار انگھڑ۔ ناتراشیدہ۔ ناشایستہ۔ بے ادب +

ناچار۔ (ف) صفت (چار مخففِ چارہ) :۔ (۱) لاعلاج۔ عاجز۔ بے بس۔ مجبُور۔ بیچارہ (۲) بالضّرُور۔ لابُد ؎

کتنا ہی ہم چُھپاتے ہیں آنکھ اُس سے پر نظر ناچار پڑ ہی جاتی ہے کمبخت پیار کی (ماہر)

(۳۔و) مفلس۔ نادار۔ غریب۔ محتاج۔ آدھین (۴۔ا) اپاہج۔ معذُور جیسے آنکھوں سے ناچار۔ (۵) ناامید۔ مایُوس۔ نراس۔ (۶۔ تابع فعل) ہار کر۔ مجبُوراً۔ مجبُور ہو کر۔ تھک کر۔ بے بسی سے +

ناچاری۔ (ف) اسم مؤنث :۔ لاعلاجی۔ بیچارگی + بے بسی + مجبُوری + عاجزی۔ فرماندگی +

ناچاق (ف) صفت :۔ (۱) ناتندرست۔ جو تندرست نہ ہو۔ علیل۔ بدمزہ (۲) لاغر۔ دُبلا۔

ناچاقی (ا)۔ اسم مؤنث :۔ علالت۔ بدمزگی + ان بن۔ بگاڑ۔ رنجش۔ بِرودھ۔ نار اضگی۔ شکر رنجی + آنٹ۔ گُنجلک +

ناچیز (ف) صفت :۔ جو کچھ نہ ہو۔ ہیچ۔ بے حقیقت۔ ناکارہ۔ نابکار۔ بیقدر۔ ناکس نالائق۔ ہیچکارہ۔ نکمّا۔ ناقابل۔ بیوقعت + ہیچ پوچ۔ نہایت ادنےٰ۔ ذلیل و خوار +

بشر کو بخشی تمیزِ حقائق یہ ہے ناچیز بات اِس کی بڑی ہے (زکی)

ناحق (ف+ع) تابعِ فعل :۔ بے انصافی سے۔ بیجا۔ حق کے خلاف + بے سبب بلاسبب۔ بے فائدہ + نامناسب۔ ناواجب۔ غیر واجب + بے حق +

ناحق شناس۔ (ف+ع) صفت :۔ غیر منصف۔ حق ناشناس۔ انیائی ہٹ دھرم +

ناحق شناسی۔ (ف+ع) اسم مؤنث :۔ بے انصافی۔ غیر منصفی۔

نا

ہٹ دھرمی۔ حق تلفی۔ اتر تھہ۔ اَن نیاؤ۔ ظلم۔ جفا +

ناحق کرنا۔ (۱) فعل متعدی: حق کے خلاف کرنا۔ نامنصفی کرنا۔ بیجا کرنا۔ نامناسب کرنا۔ ناواجب کرنا +

ناحق کہنا۔ (۱) فعل لازم: حق کے خلاف کہنا۔ غیر منصفی کی بات کرنا۔ بیجا کہنا۔ جھوٹ بولنا۔ جھوٹ کہنا +

ناخدا ترس (ف) صفت: بیرحم۔ بزدئی۔ کٹھور۔ خدا کا خوف نکرنے والا۔ ظالم۔ جفاکار + سنگدل۔ قسی القلب۔ سخت دل +

ناخلف (ع) صفت: کپوت۔ نالائق بیٹا۔ ناشائستہ۔ بدچلن۔ بد اطوار۔ عیبی۔ عیب دار۔ نااہل۔ وہ بیٹا جو باپ کے موافق نہ ہو جیسے ناخلف بیٹے سے بیٹی اچھی +

ناخواندہ (ف) صفت: (۱) بغیر بُلایا۔ بن بُلایا ہوا۔ جیسے مہمانِ ناخواندہ۔ (۲) کُپڈھ۔ جاہل۔ بن پڑھا۔ اَن پڑھ۔ بے علم +

ناخواندہ مہمان۔ (ف) اسم مذکر: (۱) بن بُلایا پاہُنا ؎

قدر کیوں خوان دہر پر ہو مری   سچ ہے ناخواندہ میہماں ہُوں میں (مجروح)

(۲) طفیلی + وہ شخص جو مدعو کے ساتھ بغیر بلائے ہولے +

ناخوش۔ (ف) صفت: (۱) ناراض۔ جو راضی نہ ہو + ناشاد (۲) بیزار۔ متنفر۔ نفرت کرنے والا (۳) بیمار۔ مریض۔ علیل +

ناخوش کرنا (۱) فعل متعدی: ناراض کرنا۔ خفا کرنا۔ بیزار کرنا۔ کسی کی طبیعت کے خلاف کرنا +

ناخوش ہونا (۱) فعل لازم: ناراض ہونا۔ خفا ہونا + بیزار ہونا۔ متنفر ہونا + رنجیدہ ہونا۔ بدمزہ ہونا +

ناخوشی۔ (ف) اسم مؤنث: ناراضگی۔ نارضامندی۔ خفگی + آزردگی + بیزاری + رنجیدگی۔ رنجش +

نادار۔ (ف) صفت: (۱) نردھن۔ مفلس۔ جس کے پاس کچھ نہ ہو۔ غریب۔ محتاج + بھنگتا۔ کنگال۔ تنگ دست (۲) خالی + گنجفہ کی بے رُبیر یا بے رنگ بازی +

نادار بازی۔ (۱) اسم مؤنث: (گنجفہ) بے میر یا بے رنگ بازی +

ناداری۔ (ف) اسم مؤنث: مفلسی۔ ناہوت۔ انہوت۔ تنگدستی۔ تنگ حالی۔ عُسرت۔ تہیدستی۔ افلاس۔ غریبی۔ جیسے ناداری جھگڑے کی جڑ ہے + سو عیبوں کا ایک عیب ناداری +

نا

نادان۔ (ف) صفت: (۱) ان سمجھ۔ ناسمجھ۔ نافہم۔ بے وقوف۔ ان جان جاہل۔ جیسے نادان دوست سے دانا دشمن بھلا +

میں جو خود کام اُنہیں کہتا ہُوں   وہ مجھے کہتے ہیں تُو نادان ہے (ذکی)

(۲) چھوٹی عمر کا۔ صغرسن۔ کم سن۔ بچہ۔ بالا ؎

کوئی اُن کو بھولا نہ سمجھے کہ اب بھی   وہ سب کچھ سمجھتے ہیں نادان ہوکر (اسیلا میر حسن)

مانا کہ تیرے بس میں وہ اِس آن بہت ہیں   کچھ صبر کر ابھی نادان بہت ہیں (مؤلف)

(عورتیں نیدان بولتی ہیں جیسے میری نیدان بنو بارہ بند ڈھیلے ۔ گیت)

نادان پن۔ (۱) اسم مذکر: نادانی۔ بیوقوفی۔ جہالت +

نادانستگی (ف) اسم مؤنث: ناواقفیت۔ نادانی۔ انجان پن۔ جہالت + بیخبری۔ لاعلمی +

نادانستہ (ف) تابع فعل: نہ جانکر۔ ان جانے۔ ان جان پنے سے۔ ناواقفیت سے۔ ان چیتے میں +

نادانی۔ (ف) اسم مؤنث: جہالت۔ بیوقوفی۔ ناسمجھی۔ نافہمی +

نادرست۔ (ف) صفت: جو ٹھیک نہ ہو۔ بے ٹھیک + ناراست۔ غلط + بیجا۔ نامناسب + غیر مباح۔ ناجائز۔ غیر مشروع +

نادہند۔ (۱) صفت: ہاتھ کا جھوٹا۔ لیچڑ۔ لے لوٹ۔ قرض لے کر نہ دینے والا + مزدوری مار رکھنے والا ؎

واں سے گالی ملے نہ بوسۂ لب   کچھ عجب نادہند ہے سرکار (مجروح)

نادہندی (۱) اسم مؤنث: لے لوٹ پن۔ لیچڑ پن +

نادیدہ۔ (ف) صفت: (۱) اَن دیکھا۔ بن دیکھا۔ بغیر دیکھا ہوا۔ (۲) ندیدہ۔ نظر ہایا +

ناراست۔ (ف) صفت: جو سیدھا نہ ہو۔ ٹیڑھا + جھوٹا + کج۔ کثر +

ناراض۔ (ف + ع) صفت: دیکھو (ناخوش نمبر ۱ و ۲) ؎

طالب سجدہ وہ بُت ہے مجھے معلوم ہوا   اب یہ منظور ہے ناراض خدا مجھ سے ہوا (برق)

ناراضی / ناراضگی (ف + ع) اسم مؤنث: دیکھو (ناخوشی) +

نارسا۔ (ف) صفت: (۱) نہ پہنچنے والا۔ جیسے آہ نارسا (۲) نابار یاب۔ نامراد اور بے اثر۔

آدمی ہو تو کچھ گلا کیجے   تیرا کیا بخت نارسا کیجے + (شاہی)

نارسائی (ف) اسم مؤنث: پہنچ کا نہ ہونا۔ نابار یابی۔ عدم مداخلت + ؎

تیری دیوار کا سبزہ ہو اخشک   نہ کہنا پھر کہ نالے نارسا ہیں + (ذکی)

نا

ناروا۔ ف۔ صفت:۔ (۱) ناجائز۔ غیر مباح۔ غیر شرع + خلافِ شریعت۔ خلافِ مذہب۔ احکامِ دین کے برخلاف۔ ممنوع۔ غیر مشروع۔ بیجا + ؎

بتوں کو اسے ذکی کچھ بھی اگر خوفِ خدا ہوتا　تو یہ بندہ دل پہ اُس کے نارواید اکیوں کرتے (ذکی)

(۲) نا ملائم۔ نا مناسب۔ خلافِ شان و رتبہ۔ غیر واجب۔ خلافِ مراتب کے برخلاف +

سن کے دشنام پی گئے ناصح　کان وہ ہے جو ناروا نہ سُنے (داغ)

آرزو ہے کہ اپنا کہہ لیجے　گو کسی لفظ ناروا سے کہو (ذکی)

قسم تو کھلائے انکار بجا پر دشمن پہ　جو ناروا مجھے کہتا ہے بدگماں کیجے (〃)

(۳) نامروج۔ غیر مروج۔ نارائج۔ بے چلن۔ بیرواج۔ وہ سکہ جو چلنی نہ ہو + وہ جنس جس کا رواج نہ ہو + میر مہدی حسین مجروح دہلوی ؎

آنکھ تک ڈالتا نہیں گاہک　کچھ عجب جنسِ ناروا ہوں میں (مجروح)

دلِ پُر داغ میرا دہر میں وہ نقدِ کاسد ہے　کیا ہے ثبت جس پر سکۂ ننگِ ناروائی کا (ذکی)

(۴) نامقبول۔ غیر مطبوع۔ ناپسند۔ وہ جو قابل پذیرا نہ ہو + ؎

کہوں پھر کہہ کے ہوں خود ہی پشیماں　مرے مطلب وہ لفظ ناروا ہیں + (ذکی)

گفتار معجزہ وہ دہن چشمۂ حیات　کس کی بات سنے سخنِ ناروا ہے کل (〃)

(۵) ناکامیاب۔ نامراد۔ بے بہرہ۔ بے نصیب۔ محروم +

گلہ کیا اختلاط غیر کا ہاں یہ تقاضا ہے　کہ اُس کی بزم سے اہلِ تمنا ناروا نکلے (ذکی)

نازیب۔ ف۔ صفت:۔ بدزیب۔ بدنما۔ ناموزوں + اَن میل۔ بے میل +

نازیبا۔ ا۔ صفت:۔ (عوام) دیکھو (نازیب)

ناساز۔ ف۔ صفت:۔ (۱) ناموافق۔ مخالف۔ برعکس۔ برخلاف۔ برِ ضد +

ناساز ہے جو ہم سے اُسی سے یہ ساز ہے　کیا خوب دل ہے واہ ہمیں جس پہ ناز ہے (ذوق)

آساں نہیں وصال تو دشوار بھی نہیں　ناساز ہے فلک تو خدا کارساز ہے (ظہیر)

(۲) ناسازگار۔ ناراست۔ راس نہ آنے والی چیز۔ ناراس۔ (۳) بیمار۔ علیل بدمزہ۔ بے مزہ۔ جیسے طبیعت کا ناساز ہونا +

ناسازگار۔ ا۔ صفت:۔ ناموافق جو راس نہ ہو + برخلاف۔ برعکس + مخالف + بدنصیب۔ بدبخت + منحوس +

ناسازگاری۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ ناموافقت + مغائرت۔ مخالفت + بدنصیبی بداقبالی + اِدبار + کسل۔ علالت + اَن بَن + مخالفت رائے +

ناسپاس۔ ف۔ صفت:۔ بے احسانا۔ ناشکرا۔ بے شکرا۔ ناشکرگزار۔ کورنمک۔ نمک حرام۔ کافر نعمت۔ وہ شخص جو کسی کا احسان نہ مانے۔ حق ناشناس +

ناسپاسی۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ ناشکری + ناحق ناشناسی۔ کافر نعمتی۔ کورنمکی۔ نمک حرامی +

ناسپردہ۔ ف۔ صفت:۔ وہ راستہ جس پر کوئی چلا نہ ہو + اَنچھوتا رستہ +

ناسرہ۔ ف۔ صفت:۔ غیر خالص۔ کھوٹا۔ کھرے کا نقیض۔ کھوٹ ملایا ہوا + کھوٹ ملا ہوا۔ غش آمیز +

ناسزا۔ ف۔ صفت:۔ (۱) نازیبا + نالائق + نامناسب۔ ناواجب + بیجا + ؎

نہ کہنا دخترِ رز کے حق میں حرف ناسزا اعظا　تجرد پیشہ رندوں کی نظر میں اسکی عزت ہے (ذکی)

(۲) فرومایہ۔ کمینہ۔ سفلہ۔ پاجی +

ناسزاوار۔ ف۔ صفت:۔ (۱) نازیبا۔ ناموزوں۔ نامناسب۔ بیجا۔ ناواجب۔ بیموقع۔ (۲) ناموافق۔ ناراست۔ جو راس نہ ہو۔ (۳) ناشائستہ۔ غیر مہذب + نالائق۔ فرومایہ +

ناسفتہ۔ ف۔ صفت:۔ جو پرویا نہ گیا ہو۔ اَن بندھا۔ بغیر چھیدا ہوا جس میں سوراخ نہ ہوا ہو

ناسمجھ۔ ا۔ صفت:۔ (۱) کُند ذہن۔ کوڑ مغز۔ غبی۔ احمق۔ نادان۔ مُورکھ۔ بیوقوف۔ سادہ لوح۔ کودن۔ گاؤدی۔ (۲) کم عمر بچہ۔ یانا۔ کمسن +

ناسمجھی۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ نافہمی۔ نادانی۔ بیوقوفی۔ مورکھ پن +

ناشاد۔ ف۔ صفت:۔ (۱) رنجیدہ۔ ناخوش۔ غمزدہ۔ سوگوار۔ دلگیر۔ پژمردہ خاطر۔ افسردہ دل + ناراض۔ نارضامند +

خوب ہلائے عاشقِ ناشاد کیا　دلبروں کی داد کیا فریاد کیا + (ظہیر)

دل کو جا جس طرح سمجھا لیا　غمزدوں کا شاد کیا ناشاد کیا + (〃)

(۲) کم بخت۔ بدبخت۔ بدنصیب + مصیبت زدہ۔ آفت رسیدہ + بدقسمت + ابھاگی + نامراد +

الٰہی داستانِ غم کی حکایت　کہاں تک اے دلِ ناشاد آخر + (ذکی)

قسمت سے ملا مرگِ محبت کا بہانا　کیا موت تجھے اے دلِ ناشاد نہ آتی (داغ)

(۳) اسم مذکر۔ کلمۂ تنفر:۔ (عو) بدبخت آدمی۔ بداقبال آدمی۔ وہ شخص جسے نصیب سے بنا نہ ہو۔ مصیبت زدہ آدمی + نامراد آدمی + نالائق۔ موا۔ مرنے جوگا + ؎

جرأت کو دیکھ غمگیں کچھ وہ سمجھ کے بولا　مر جائے تو بھلا ہے ناشاد اس طرح کا (جرأت)

جگر و دیدہ و دل کا میں کہوں کیا احوال　نامرادیں ہیں سے ہر ایک ہے ناشاد ہیں سب (آتش)

ناشاد جانا۔ ا۔ فعل لازم:۔ (عو) نامراد و ناخوش جانا۔ بے ارمان جانا + ؎

کہا تھا ایک دن اُس لب زباں سے ناشاد　گیا میں بس اسی غم میں جہاں سے ناشاد (مصحفی)

ناشاد نامراد۔ ف۔ صفت:۔ بدبخت و بدنصیب +

ناشاد نامراد جائے۔ ا۔ (عو) دعائے بد:۔ دنیا سے پُر ارمان رخصت ہو۔ ارمان لیکر جائے۔ بے آس اولاد مر جائے +

ناشائستگی۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ نادرستی۔ نالائقی۔ بدتہذیبی۔ بداسلوبی +

ناشائستہ۔ ف۔ صفت:۔ نازیبا۔ بدزیب۔ ناموزوں + بیجا۔ نامناسب۔ ناسزاوار۔

ن

نالائق۔ غیر مہذب۔ غیر تعلیم یافتہ۔ گستاخ۔ بے ادب۔ بے سلیقہ۔ بداسلوب۔ بے تمیز۔ ناتراشیدہ۔ اکھڑ۔ ناصحبت یافتہ۔ بے تربیت۔ ناقابل۔ بے ہنر۔ بے جوہر۔ بے سلیقہ

ناشُدَنی۔ ف۔ صفت: (۱) نہ ہونے کے لائق۔ محال۔ ناممکن۔ نہ ہونے جوگ (۲) نالائق جو ہونہار نہ ہو۔ بدنصیب۔ ناخلف۔ مرنے جوگا۔ کم بخت۔

ناشُکر۔ ف۔ صفت: دیکھو (ناسپاس) کور نمک۔ بے احسانا۔

ناشُکرا۔ اُ۔ صفت: دیکھو (ناسپاس) حق ناشناس۔

ناشُکری۔ ف۔ اسم مؤنث: دیکھو (ناسپاسی)۔

ناشُکری کرنا۔ اُ۔ فعل متعدی: ناسپاسی کرنا۔ احسان نہ ماننا۔ کور نمکی کرنا۔ کافر نعمتی کرنا۔ نمک حرامی کرنا۔

ناشکیب۔ ف۔ صفت: بے صبر۔ بے قرار۔

ناشکیبا۔ ف۔ صفت: بے صبرا۔ ناصبور۔ مضطر۔ مضطرب۔

ناصبور۔ ف۔ صفت: ناشکیب۔ ناشکیبا۔ بے صبرا۔ سنتوک نہ کرنے والا۔ مضطر و بیقرار۔

سیماب و برق شعلہ ہیں ہے اضطراب کیا — انداز کوئی سیکھے دلِ ناصبور خاص (رشک)

ناطاقت۔ ف + ع۔ صفت: کمزور۔ نربل۔ ناتواں۔ ضعیف۔ لاغر۔ دُربل۔ ماڑا۔ سست۔ بودا۔

ناطاقتی۔ اُ۔ اسم مؤنث: کمزوری۔ ناتوانی۔ ضعف۔ لاغری۔

ناعاقبت اندیش۔ ف + ع۔ صفت: بات کا انجام نہ سوچنے والا۔ آخر بین کا نقیض۔ کوتہ اندیش۔

نافرمان۔ ف۔ صفت: (۱) حکم عدول۔ حکم نہ ماننے والا۔ منحرف۔ سرکش۔ متمرد۔ پھرا ہوا۔ اَن آگیاکاری۔ (۲) اسم مذکر) ایک قسم کا لالہ۔ ایک خوشنما پھول کا نام جو اُودا ہوتا ہے۔ ایک رنگ کا نام جو شہاب نیل اور پھٹکری سے بنایا جاتا ہے لیکن یہاں اسے نافیہ کے مشتقات میں نہیں سمجھنا چاہئے۔

نافرمانی۔ ف۔ اسم مؤنث: حکم عدولی۔ سرکشی۔ نافرماں برداری۔ عدول حکمی۔ اَن آگیاکاری۔ انحراف حکم۔ نہ ماننا۔ تعمیل حکم یا ارشاد نہ کرنا۔ تمردی۔ بغاوت۔

نافرمانی کرنا۔ اُ۔ فعل متعدی: حکم عدولی کرنا۔ سرکشی کرنا۔ تمردی کرنا۔ انحراف کرنا۔ حکم نہ ماننا۔ تعمیل حکم یا ارشاد نہ کرنا۔

نافہم۔ ف۔ صفت: ناسمجھ۔ نادان۔ کم عقل۔ کوتہ اندیش۔ بیوقوف۔ اَن سمجھ۔ مودھو۔ بُہلول۔ بچھیا کا باوا۔

ناقابل۔ ف۔ صفت: (۱) نالائق۔ ناہنجار۔ ناشائستہ۔ (۲) ناموافق۔ بے ٹھیک۔ ناموزوں۔ (۳) جاہل۔ اَن پڑھ۔ کُپڑھ۔

ناقابلِ برداشت۔ ف + ع۔ صفت: جو برداشت کے لائق نہ ہو۔ نا سہارنے کے قابل۔

ناقابلیت۔ ف + ع۔ اسم مؤنث: نالیاقتی۔ نالائقی۔ کم استعدادی۔ بے مقدوری۔

ن

ناقدر۔ ف + ع۔ صفت: جو کسی کی قدر نہ سمجھے۔ گُن نہ ماننے والا۔ ہنر ناشناس۔ وہ جو ہنر شناس نہ ہو۔ نالائق۔

ناقدرا۔ اُ۔ اسم مذکر (عوام) دیکھو (ناقدر)۔

ناقدری۔ اُ۔ اسم مؤنث: بیقدری۔ جوہر ناشناسی۔ بے وقعتی۔

ناکارہ۔ ف۔ صفت: نکما۔ جو کام کا نہ ہو۔ نابکار۔ ہیچکارہ۔ بُرا۔ خراب۔

شانِ عشق ادنیٰ ہے مجنوں دُودمانِ عشق سے — ناخلف ناقابل و نالائق و ناکارہ تھا (آتش)

ناکام۔ ف۔ صفت: (۱) نراس۔ نامراد۔ بے نیلِ مرام۔ مایوس۔ ناامید۔ محروم۔ نکمیا۔

کردیئے اے ناامیدی تُو نے پست — حوصلے سارے دلِ ناکام کے (آزاد)

ہے منزلِ اوّل ہی میں ناکام سفر سے — جا کر شبِ غم جان پھر آئی ہے سحر سے[ل] (رشک)

(۲) ناچار۔ مجبور۔ لابد۔ بالضرور۔ لاعلاج۔ ناگزیر۔

ناکامی۔ ف۔ اسم مؤنث: نامرادی۔ مایوسی۔ یاس۔ ناامیدی۔ بدنصیبی۔ ناکامیابی۔ محرومی۔

ناکدخدا یا ناکتخدا۔ ف۔ صفت: مرکب از (نا۔ کدہ۔ خدا) نہیں۔ خانہ۔ صاحب۔ ناساہل۔ بن بیاہا۔ کُوارا۔ جس کی شادی نہ ہوئی ہو۔ کنواری۔ ف

اک حُور نے گلے سے لگایا ہے خواب میں — سوئیں گے آج ہم کسی ناکتخدا کے پاس (آغا)

ناکردنی۔ ف۔ اسم مؤنث: جو بات کرنے کے لائق نہ ہو۔

ناکردہ کار۔ ف۔ صفت: ناتجربہ کار۔ ناآزمودہ کار۔ جو حقیقت کار سے آگاہ نہ ہو۔ اناڑی۔ کچا۔ خام۔ ناپختہ کار۔ ناواقف۔ انجان۔ نوآموز۔ ف

اُس فتنہ گر سے ہم سے تو رہتے ہیں توڑ جوڑ — شامت تو اُس کی ہے کہ جو ناکردہ کار ہے (داغ)

بیدل کو داں کسی نے کسی ڈھب سے لے گیا — یہ طور دیکھنا دلِ ناکردہ کار کا (بیدل)

ناکردہ جرم۔ ف + ع۔ صفت: بیگناہ۔ بے قصور۔ بیخطا۔ ناحق۔ بردوش۔ ف

شامت بہت گناہ کی میری طرف ہوئی — ناکردہ جرم میں تو گنہگار ہو گیا (میر)

ناکردہ گناہ۔ ف۔ صفت: بیگناہ۔ بیجرم۔ بیقصور۔ بیخطا۔ ناکردہ جرم۔ ف

ہم نے تری بیداد میں وہ لطف اٹھائے — راضی ہیں جو ناکردہ گناہوں کی سزا ہو (ظہیر)

ناکس۔ ف۔ صفت: نیچ۔ کمینہ۔ نالائق۔ فرومایہ۔ بدگوہر۔ سفلہ۔ پاجی۔

ناکسی۔ ف۔ اسم مؤنث: نالائقی۔ کمینگی۔ فرومایگی۔ کم ظرفی۔ نیچ پن۔ بدگوہری۔ سفلگی۔ پاجی پن۔

ناکند۔ ف۔ صفت: (ناکندہ) (۱) وہ بچھیرا جس کے دودھ کے دانت نہ ٹوٹے ہوں۔ سوا برس کی عمر سے ڈھائی برس کی عمر تک کا گھوڑا۔ بعض کے نزدیک دو سال تک کا گھوڑا۔

دل میں عاشق کے چُبھے خارِ تری مژگاں کے — تھا یہ ناکند بچھیرا تہِ مہمیز آیا (مصحفی)

فلک کو سُرعتِ جولاں سے اُسکی کیا نسبت — کہ جو وجہ چرخِ کہن سال ابھی ناکند (نامعلوم)

(۲) مجازاً ناسمجھ۔ نادان۔ ناتجربہ کار۔ (۳) بازاری) چہرہ بند۔ دوشیزہ۔ باکرہ۔ اَن چھِد۔

ل ہو رہتے آتے ہیں ساتھ ہی وہ نہیں عاشق ناکام — اثرِ نالہ بزیادہ نہ دیکھا نہ سُنا (داغ)

نا

ناگزیر (ف) صفت:- ناچار۔ لاعلاج۔ مجبور۔ لابُد۔ ضرور۔ لازم۔ واجب*

ناگوار (ف) صفت:- (۱) اجیرن۔ وہ کھانا جو معدہ میں ہضم نہوا ہو* تخمہ۔ امتلا۔ بدہضمی* دیرہضم (۲-۱)۔ خلافِ طبع۔ مکروہ۔ بُرا ناپسندِ خاطر۔ ناخوش* س

مرگ تیری ناگوار زیست تیری تجھ بار   تیرے لئے اے کی دوست ماکیا کریں (زکی)

(۳) بدمزہ۔ بدذائقہ۔ بےمزہ۔ بےلطف*

ناگوارا (۱) صفت:- (عوام) ناپسند۔ خلافِ طبع*

ہوا الجھمن پہ جب یہ آشکارا   ہوا ایسے رام رہنا ناگوارا (خوشتر)

ناگوار گزرنا (۱) فعل لازم:- بُرا معلوم ہونا۔ بُرا لگنا۔ اچھا نہ لگنا۔ پسندِ خاطر نہ ہونا*

ناگوار ہونا (۱) فعل لازم:- دیکھو (ناگوار گزرنا)*

ناگاہ (ف) صفت:- مرکّب از نا+آگاہ (۱) اچانچک۔ دفعتہً۔ یکایک (۲) بیوقت* بیموقع۔ (۳) تابعِ فعل (آن پہنچے ہیں۔ بیخبری میں*

ناگہاں (ف) صفت:- ناگاہاں کا مخفف۔ دیکھو (ناگاہ)*

ناگہانی (ف) اسم مؤنث:- اتفاقی*

نالائق (ف+ع) صفت:- جو لائق نہو۔ ناقابل۔ بےہنر۔ بےاستعداد* کمینہ۔ سفلہ۔ ناسزاوار۔ ناخلف۔ ناشائستہ۔ ناتعلیم یافتہ۔ غیرمہذّب* پاجی۔ بجوڑا*

نالائق پن (۱) اسم مذکر:- نالائقی۔ کمینگی۔ سفلہ پن*

نالائقی (ف+ع) اسم مؤنث:- دیکھو (نالائق پن)*

نامبارک (ف+ع) صفت:- نامسعود۔ ناسزاوار۔ منحوس۔ ناسہت*

نامتناہی (ف+ع) صفت:- جسکی انتہا نہو۔ بیحد۔ بےانتہا۔ نامحدود۔ بےکنار* بےتھاہ*

نامحدود (ف+ع) صفت:- دیکھو (نامتناہی)*

نامحرم (ف+ع) صفت:- (۱) ناواقف۔ ناآشنا۔ انجان۔ غیر۔ اجنبی س

اے بیحیائی وہ دن بھی یاد ہیں جھٹ چھپ گئے   آگیا جب کوئی نامحرم تمہارے سامنے (داغ)

(۲) وہ شخص جس سے عورت کو پردہ واجب ہو* وہ رشتہ دار یا شخص جس سے نکاح درست ہو*

دکھلائے شکلِ عروسی نہ مجکو اقلیدس   یہ کہکے ٹالدے برسوں کہ تو ہے نامحرم* (ارشد)

بُرا کرتے ہو آئینے کو اپنی چھب دکھاتے ہو   یہ نامحرم لگا بیٹھے کہیں بیمار سے ہاتھ چھاتی پر (فراق)

نا

دُختِ رز بےپردہ ہے زاہد کو در ندوں ل   میکدہ میں کس طرح داخل یہ نامحرم ہوا (صابر)

جان و دل سے ہیں وہ الگ رہتے   کیوں نہ نامحرموں سے پردہ ہو (مجروح)

نامُراد (ف) صفت:- بےمراد۔ ناکام۔ محروم۔ بےنصیب* س

از بسکہ نامراد ہیں فصلِ بہار میں   باغِ جہاں میں ہیں شجرِ بےثمر سے ہم (زکی)

نامرادی (ف) اسم مؤنث:- بےنصیبی۔ محرومی۔ ناکامی۔ ناکامیابی* س

دعا سے چھوڑ کر دعوے اثر کا   رہوں اے نامرادی میں کدھر کا (زکی)

ناموزُوں (ف+ع) صفت:- بیربط۔ بیجوڑ۔ ناموزوں۔ نازیبا۔ بےمیل* بےترتیب۔ غیر مرتّب*

نامرد (ف) صفت:- (۱) جو مرد نہو۔ ہیجڑا* نپُنسک۔ ہیز۔ عنّین۔ زنانہ۔ زنخہ۔ ہینا۔ (۲-۱) ڈرپوک۔ بُزدل۔ بُزدلا۔ بودا۔ بےحوصلہ۔ بددل۔ (۳-۱) کم شہوت۔ سُست۔ وہ شخص جو عورت پر قادر نہو۔ رجولیت نہ رکھنے والا۔ وہ شخص جو ازالۂ بکر پر قادر نہو*

نامرد کرنا (۱) فعل متعدی:- ہیجڑا بنانا* رجولیت کھونا۔ خوجہ کرنا۔ مخنّث بنانا* بدھیا کرنا۔ اختہ کرنا۔ خصّی کرنا*

نامرد ہاتھی اپنے ہی لشکر کو مارتا ہے۔ (۱) کہاوت:- جی کے بودے اور کم ہمّت سے اُلٹا نقصان ہی پہنچتا ہے۔ نامرد اپنوں ہی پہ وار کرتا اور ہاتھ دکھاتا ہے*

نامرد ہونا (۱) فعل لازم:- ڈرپوک ہونا۔ بُزدل ہونا* رجولیت سے محروم ہونا*

نامردی (ف) اسم مؤنث:- بُزدلی۔ ہیزپن۔ عدمِ رجولیت*

نامُشخّص (ف+ع) صفت:- جو ایک وضع اور ایک حالت پر نہو* بےتحقیق۔ نامعیّن۔ غیر تشخیص*

نامعتبر (ف+ع) صفت:- جسکا اعتبار نہو۔ بےاعتبار۔ جسکی ساکھ نہو*

نامعقول (ف+ع) صفت:- (۱) ناپسندیدہ* جو عقل میں نہ آئے بعید از عقل* بیوقوفی کی بات۔ (۲) غیرواجب۔ بیجا۔ نامناسب۔ (۳) نالائق۔ ناشایستہ۔ نااہل۔ جیسے نامعقول کُتّے کی جھول*

نامعلوم (ف+ع) صفت:- (۱) بغیر جانے۔ بیخبر۔ (۲) ناواقف۔ (۳) غیرمعروف۔ غیرمشہور (۴) انجان۔ ناجانا ہوا۔ مجہول الاسم*

نامُلائم (ف) صفت:- (۱) سخت۔ کرڑا (۲) غیرواجب۔ نامناسب نازیبا۔ جیسے حرکتِ نا ملائم۔ نا ملائم بات*

نامُقر (ف+ع) صفت:- اقرار نہ کرنے والا۔ انکاری*

نامُمکن (ف+ع) صفت:- خارج از امکان۔ ان ہونی*

نامناسب (ف+ع) صفت:- غیرواجب۔ ان اُچِت۔ بیجا۔

نا

نامعقول + بے موقع - بیہودہ + ناموزوں - نازیبا +

نامنظور (ف ع) صفت :- انکار کیا گیا - ناپسند - نامقبول +

نامنظور کرنا (ہ) فعل متعدی :- انکار کرنا - نہ ماننا +

نامنظوری ف - ا - اسم مؤنث :- انکار + تردید - منسوخی - نامقبولی + (۲) غیر سرکاری - وہ ملازمت جس میں پنشن کا استحقاق نہ ہو +

ناموافق (ف ع) صفت :- جو موافق نہ ہو - خلاف - ناگوار - نامناسب + ناسازگار - ناراست + دغاباز +

ناموافق ہونا (ہ) فعل لازم :- راس نہ آنا - خلاف ہونا - متباین ہونا + بے میل اور بے جوڑ ہونا - مطابق نہ ہونا - خلاف رائے ہونا +

ناموافقت (ف + ع) اسم مؤنث :- ناسازگاری - مخالفت - خلاف - اختلاف + اَن بن - رنجش - شکر رنجی - بگاڑ - رکاوٹ +

ناموزوں (ف) صفت :- نازیبا - ناموافق - بے میل - بے جوڑ + بے بحرا - بے تالا + ناتراشیدہ + عروض بحر سے ناقادر - بے بحرا +

نامہربان (ف) صفت :- (۱) بیدرد - بیرحم - بزدلی - بے مہر + بے مروت (۲) داراشکوہ کا لقب جو اورنگ زیب نے برادر نامہربان کے ساتھ دیا تھا + (۳) دشمن - بدخواہ - بیری - بداندیش +

نامہربانی ف - اسم مؤنث :- بیدردی - بیرحمی - جفا - بزدلی - پن - دشمنی - بے مروتی +

ناہمسری (ا) صفت :- ناہموت - نفاسی - عسرت - تہی دستی - تنگ دستی - فلاس - غریبی +

ناںکُر (ا) اسم مؤنث :- انکار + نہیں + حیل حجت - حیلہ حوالہ +

ناںکُر کرنا (ا) فعل متعدی :- انکار کرنا - نہیں کرنا + حیل حجت کرنا - حیلہ حوالہ کرنا

ناواجب (ف + ع) صفت :- غیر واجب - بیجا - نامناسب - نازیبا +

ناواقف (ف + ع) صفت :- انجان - جاہل - ناتجربہ کار - نامحرم +

ناواقفیت (ف + ع) اسم مؤنث :- جہالت - ناتجربہ کاری - انجان پنا +

ناوقت (ف + ع) صفت :- (۱) عو - بے وقت - بے ہنگام ؎

مراجی دھڑ کتا ہے ناوقت ہیں کیا ہے اُدھر کو روانہ روتا (رنگین)

(۲ - پُورب) بے موقع - بے محل +

ناہموار (ف) صفت :- (۱) نابرابر - ناسازی + غیر مسطح + ناموافق + اُونچا نیچا (۲) نالائق - بیہودہ - ناشائستہ - نااہل - ناخلف ؎

بیٹا ایا کروں مشغول شاکر اپنی کے کے رہیں اس لئے کہ تو کچھ لڑکے بھی ناہموار ہیں (حسان)

ناہمواری (ف) اسم مؤنث :- نابرابری - اُونچ نیچ + کھردراپن + نالائقی +

نات

ناہنجار (ف) صفت :- بیراہ - بداطوار - بدچلن + ناپسند + مجازاً بداصل - بدذات + بدگوہر + کمینہ - سفلہ - نالائق + بیہودہ - نابکار +

نایاب (ف) صفت :- کمیاب - نادر - عمدہ + ناپید - نایسر - وہ چیز جو پائی نہ جائے - کم دستیاب ہونے والی چیز - قابل قدر - بیش قیمت - وہ چیز جو بہت کم میسر آئے ؎

جنس نایاب کے پھرتے ہیں ہزاروں گاہک تم پتا اپنا کسی کو نہ بتانا ہرگز (امیر مجروح)

نایاب گلے میں دم گریہ دُر اشک اے دیدۂ تر تو بھی بڑا شعبدہ گر ہے (محفوظ)

دہر میں کمیاب کیا نایاب ہیں رکھیا در نیش بتجا آشنا (دیاشنکر نسیم)

ناب (ف) صفت :- (۱) خالص - نرمل - صاف - بے غش - بے آمیزش ؎

تو بہ کہاں غفور کہاں یہ شراب ناب یہ ساری خوبیاں ہیں جناب شباب کی (غفور)

کردم ز شراب ناب توبہ وز گفتۂ ناصواب توبہ (حافظ)

(۲) پاک - شُدھ (۳) لبریز - لبالب - پُر - بھرا ہوا (۴ - ا - اسم مؤنث) تلوار کی نالی جو نوک سے قبضہ تک دو طرفہ ہوتی ہے ؎

اتنا تو بتا کس کو کہاں ذبح کیا ہے جو خون سے تر ہیں تری تلوار کی نابیں (مصحفی)

نابھ یا نابھی (ہ) اسم مؤنث :- ناف - سُونڈی - تونڈی +

نابھارت - ہ - اسم مؤنث :- (سلوتری) وہ بھونری جو گھوڑے کے زیر ناف ہو یہ سخت معیوب ہے +

ناپ - ہ - اسم مؤنث :- ماپ - میت - نپت - پیمانہ - پیانہ - انداز - کیل - پیمائش جیسے یہ تول ہے یہ ناپ

ناپ ودیا (ہ) اسم مؤنث :- علم مساحت - پیمائش کا علم +

ناپ کا پورا (ہ) صفت :- وہ گھوڑا یا جوان جو فوج کی مقررہ ماپ میں ٹھیک ہو - تیرہ ۱۳ دو گھوڑا اور چھ فیٹ لمبا سپاہی +

ناپنا (ہ) فعل متعدی :- (۱) پیمودن کا ترجمہ - اندازہ کرنا - گز یا پیمانہ سے اندازہ کرنا - پیمائش کرنا ؎

منظور ہے ناپنا کمر کا پیمانہ بنایئے نظر کا (نسیم)

(۲ - بازاری) کاٹنا - قلم کرنا - جیسے سر ناپ دُوں گا +

ناتا (ہ) اسم مذکر :- (۱) رشتہ - قرابت - سمبندھ - خویشی - رشتہ داری - بھائی بندی - جیسے ناتا نہ گوتا کھڑا ہو کر و تا ہر تی بھرنا تانہ جو بھرا آشنائی ؎

رشتۂ اُلفت سے سروکار ہے ہم کو نہ کوئی ہمارا ہے نہ کسی سے ہمیں ناتا (جرأت)

(۲) تعلق - علاقہ - نسبت - واسطہ - جیسے چھوٹے گاؤں سے ناتا کیا ؎

کہے کبیر سنو بھئی سادھو جگ دیکھت کا ناتا ہے رے (کبیر)

(۳ - صرف و نحو) اسم موصول (۴ - ہندی منطق میں) - لازم ملزوم +

نانا

ناتا ٹوٹنا - ہ - فعل لازم:- تعلق نہ رہنا - قطع تعلق ہونا - قرابت اور رشتہ نہ رہنا - جیسے نانی مری ناتا ٹوٹا بیٹی مُوئی داماد چھُوٹا ۔

ناتا جوڑنا (ہ) فعل لازم:- رشتہ گانٹھنا - قرابت نکالنا ۔

ناتھ (س) اسم مذکّر:- (۱) مالک - خاوند - خداوند - پتی - دھنی - آقا - ولی نعمت - سُوآمی (۲) جوگیوں کا لقب ؎

کِت مُرلی کِت چندرکا کِت گوپن کا ساتھ تُلسی جا کے کارنے ناتھ بھئے رگھوناتھ (دوہا)

(۲) وہ رسّی جو بیلوں کے ناک میں پڑتی ہے جیسے ناتھ نا سانٹا نخام میرا ناٹا ۔ ناتھ نہ پگا سب سے بھلا کُمھار کا گدھا ۔

ناتھنا (ہ) فعل متعدّی:- (۱) چھیدنا - سُوراخ کرنا - بیندھنا - جیسے بھالے سے ناتھنا (۲) بیل کے نتھنے میں رسّی ڈالنا - ناک بیندھنا - نکیل ڈالنا - قابو کرنا ۔ بس میں کرنا ۔

ناتی (ہ) اسم مذکّر:- (پُورب) نواسہ - بیٹی کا بیٹا - دُہتا ۔

ناٹا (ہ) صفت:- پستہ قد - ٹھنگنا - کوتہ قامت ۔ بَونا ۔

ناٹک (س) اسم مذکّر: نٹ کا تماشا - نٹ کا کام ۔ سُوانگ - نقل - رُوپ ۔ ڈراما ۔ کھیل - لیلا ۔

ناٹک سال (س) اسم مذکّر:- ناچ گھر - تماشا گاہ - تھیئٹر ۔ منڈوا ۔

ناٹکیا (ہ) اسم مذکّر:- سُوانگی - بہرُوپیا - ایکٹر ۔

ناٹنا (ہ) فعل متعدّی (گنوار):- انکار کرنا ۔ مکرنا - ناہ کرنا ۔

ناٹی (ہ) اسم مؤنّث:- ٹھنگنی - پستہ قد عورت ۔

ناٹی (انگلش - (Naughty) - صفت:- شوخ - شریر - ڈھنگی ۔ نٹ کھٹ - بد ۔ متفنّی - فتنہ پرداز - عیّار - چلتر باز ۔ چاتُر ۔

ناثر (ع) صفت - اسم مذکّر - نثر لکھنے والا - عبارت نویس - مضمون نگار ۔

ناج (ہ) اسم مذکّر:- اناج - غلّہ - دانہ دُنکا - جیسے آدھا سیر میں سوا سیر ناج (بُھونٹ بیچنے والے کی آواز) ناج رکھّے لاج ۔ ناج بنا کاج نا ہیں ۔

ناج کاٹنا (ہ) فعل متعدّی:- فصل کاٹنا ۔ درو کردن کا ترجمہ ۔

ناج کی منڈی (ہ) اسم مؤنّث:- گولا - وہ جگہ جہاں غلّہ فروخت ہوتا ہے - مقامِ غلّہ فروشی ۔

ناجو (ا) صفت (عو):- صحیح (نازو) (۱) ناز پروردہ - لاڈلی - پیاری جیسے (سُہاگ) ؎ ناجوری گھونگٹ کھول - گھونگٹ میں تیرے چندر بست ہے لال لگے انمول - ناجوری ۔ (۲) ایک کتاب کا نام جو واجد علی شاہ بادشاہِ لکھنؤ کی تصنیف سے ہے ۔

ناخ

ناجی (ع) صفت:- (۱) نجات یابندہ - نجات پانے والا - رستگار از عقوبت ۔ گناہ معاف کیا ہوا ۔ مغفور - مبرُور (۲) محمد شاکر دہلوی معاصر نجم الدین ابرُو کا تخلّص جنہوں نے ۱۱۶۶؁ ہجری میں وفات پائی ۔

ناچ (ہ) اسم مذکّر:- رقص - نرت - فارسی پاے کوبی پلے بازی ۔ خُوشی میں آکر اُچھلنا کُودنا ۔

۲ **ناچ رنگ** (ا) اسم مذکّر:- رقص و سرود - رنگ رس - گانا بجانا ۔ (رنگ سنسکرت میں بمعنی ناچ خوشی کھیل گانا آنند کے آئے ہیں پس اس جگہ یہی رنگ ہے) ۲

۱ **ناچ دکھانا** (ہ) فعل متعدّی:- (۱) کسی کے آگے ناچنا - تھرکنا (۲) رقص دکھانا - اُچھل کُود کر خُوش کرنا ۔ ۱

۴ **ناچ نہ جانے آنگن ٹیڑھا** - کہاوت:- ناچنا تو آتا نہیں صحن ہی عیب نکالتی ہے - وہ بے لیاقت جو کام نہ کرے اور بیجا عذر پیش لائے - حیلہ جُو - وہ شیخی باز جس میں کسی کام کی لیاقت تو ہو نہیں مگر حیلہ اور بہانے سے ٹالنا چاہے ۔ آپ تو کام نہ کر سکنا اور دُوسرے پر الزام دھرنا - جیسے چھُوہڑ پاتر ان گھنیرا ناچ نہ جانے آنگن ٹیڑھا ۔ ۴

۳ **ناچ گھر** (ہ) اسم مذکّر:- تماشا گاہ - سُوانگ گھر ۔ بال رُوم ۔ ۳

۵ **ناچ نچانا** (ہ) فعل متعدّی:- (۱) دق کرنا - حیران کرنا - ستانا - جیسے سولی پر منصُور چڑھایا سر کٹوایا سرمد کا ۔ عشق نے دیکھو اللہ لوگو کیسا ناچ نچایا ہے (ضامن) (۲) ہیرا پھیری کرانا ۔ قواعد کرانا ۔ ۵

ناچنا (ہ) فعل لازم:- (۱) رقص کرنا - نرت کرنا - تھرکنا - جیسے بن بچھا در بن تال ناچے ہے ۔ پرائے مال پر چھینگر ناچے نلپنے نکلی تو گھونگھٹ کیسا - (۲) خفگی یا غصّے میں آکر اُچھل اُچھل پڑنا - بگڑنا ۔

ناخدا - ف - اسم مذکّر: (اصل ناؤ خدا) مالکِ کشتی - ملّاح - کشتی بان - مانجھی - معلّم کشتی ۔

ڈوبتا ہے سفینۂ امید ناخدا کون ہے خدا کے سوا (رندی)

ناخن (ف) عوام ناخُون - اسم مذکّر:- (۱) نہ - نوہ - نکھ - انگلیوں کے سروں کی ہڈّی (سنسکرت میں نکھ नख ہے) ؎

ناخن نہ دے خدا تجھے اے پنجۂ جنُوں دیگا تمام عقل کے بخیئے اُدھیڑ تُو (ذوق)

ذکر کچھ چاک جگر سینے کا سُن سُن اپنے کرکے ہیں ضبط ہنسی دیکھوں ہوں ناخن اپنے (مِر)

(۲) پرندوں اور درندوں کے پنجوں کے اُوپر کی ہڈّی - چوپایوں کے کُھر یا سُم ۔

ناخن بندی (۱) اسم مؤنث:- مد معاش۔ سد خرچ + ملازمت۔ نوکری۔ چاکری + علاقہ۔ تعلقہ +

ناخن سے گوشت جدا کرنا۔ ۱۔ فعل متعدی:- اپنوں کو چھوڑنا۔ رشتہ داروں کو جدا کرنا جو ایک ناممکن امر ہے گھر اتعلق چھڑانا + ۵

اُن کو لڑواتے ہیں مجھ سے اغیار گوشت ناخن سے جدا کرتے ہیں (مرزا صابر)

ناخنِ شمشیر۔ ف۔ اسم مذکر:- تلوار کی دھار۔ تلوار کی باڑھ + ۵

زخم ہائے تن نے شکر ہے اتنا تو خوں دیا رنگیں حنا سے ناخنِ شمشیر ہو گیا + (دابیر)

ناخن گڑنا۔ ۱۔ فعل لازم:- اختیار ہونا۔ بات جمنا۔ نقشہ جمنا + ۵

تازہ نہیں ہوا گُلِ داغ کہن ہنوز دستِ جنوں کا سینہ میں ناخن نہیں گڑا (شکن)

ناخن گیر۔ ف۔ اسم مذکر:- نہرنا۔ نہرنی۔ ناخن لینے کا اوزار +

ناخن لینا۔ ۱۔ فعل متعدی:- (۱) ناخن تراشنا۔ ناخون کاٹنا۔ (۲) گھوڑے کا ٹھوکر کھانا ہو کے ٹھوکر سے ہزار دل گُل دبلی پال تو اگلوں چمنستاں میں جو لیا ناخن + (...)

ناخنوں میں پڑے ہیں۔ ۱۔ محاورہ:- دیکھو (ناخونوں میں پڑے ہیں) کالم ۲ سطر ۸ ۵

ابروئے یار کیوں نہ کھنچے اس نہال سے اُسکے تو ناخنوں میں پڑے ہیں ہلال سے (داغ)

ناخنہ۔ ف۔ اسم مذکر:- (۱) مضراب۔ ستار بجانے کا مڑا ہوا تار۔ زخمہ۔ نگا نہ۔ (۲) وہ سفیدی مائل گوشت جو بشابہ ناخن آنکھ کے کونے میں نمودار ہوتا ہے اگر اس کا علاج نہ کیا جائے تو یہ گوشت بڑھتے بڑھتے سیاہی چشم کو ڈھانک لیتا ہے فارسی میں ناخنک دیدہ کہتے ہیں۔ (۳) سلوتریوں کی اصطلاح میں وہ ریشہ ہائے سُرخ جو گھوڑے کی آنکھ میں پیدا ہو جائیں۔ (۴) چیرے باندھنے کا نوکدار انگشتانہ +

ناخون۔ ۱۔ اسم مذکر:- صحیح (ناخن) دیکھو (ناخن) کہاوت۔ خدا گنجے کو ناخون نہ دے جو سر کھجائے +

ناخون پر لکھنا۔ ۱۔ فعل متعدی:- بطور یاد داشت ناخن پر منہدی لگا کر بات کو ٹانک لینا

ناخون سے لکھنا۔ ۱۔ فعل متعدی:- سفید کاغذ پر ناخن سے نقش کھینچنا۔ یا کچھ تحریر کرنا +

ناخون کاٹنا۔ ۱۔ فعل متعدی:- عوام۔ ناخن تراشنا۔ ناخون لینا۔ نہرنے سے ناخون قلم کرنا +

ناخون گڑانا یا گڑونا۔ ۱۔ فعل متعدی:- ناخن فرو بردن کا ترجمہ کسی چیز میں ناخون بٹھا دینا۔ ناخون اندر اُتار دینا +

ناخون گیر۔ ۱۔ اسم مذکر:- دیکھو (ناخن گیر) +

ناخون لینا۔ ۱۔ فعل متعدی:- ناخن تراشنا۔ نوہ کاٹنا۔ (۲) چابک دار) گھوڑے کا ٹھوکر کھانا +

ناخون نیلے ہونا۔ ۱۔ فعل لازم:- زہر چڑھنا یا علامتِ مرگ کا ظاہر ہونا کیونکہ مرتے وقت خون کا رنگ تبدیل ہو جانے سے ناخون کا رنگ بھی نیلا پڑ جاتا ہے + ۵

آج زہرِ غمِ ہجراں سے بچے یا نہ بچے تھی نراہٹ ترے بیمار کے ناخونوں میں (معروف)

ناخونوں ۱۔ اسم مذکر:- ناخن کی جمع جب حروفِ مغیرہ یا ایچ مغیرہ جمع میں آتے ہیں تو واؤ مجہول اور نونِ غنّہ سے جمع بنا کرتی ہے + ۵

چُٹکی لیتے ہی مرے آگ سی لگ اُٹھی تُف کیا بلا زہر ہے سرکار کے ناخونوں میں (معروف)

ناخونوں سے گوشت جدا نہیں ہوتا۔ ۱۔ کہاوت:- یگانوں کی دشمنی قائم نہیں رہا کرتی یگانوں سے جدائی نہیں ہوا کرتی + اپنے نہیں چھوٹا کرتے ہیں + اپنے کسی حال میں غیر نہیں ہو سکتے +

ناخونوں میں پڑے ہیں۔ ۱۔ محاورہ:- جیب میں پڑے ہیں۔ دیکھے بھالے ہیں یعنی کچھ حقیقت نہیں ہے۔ جیسے تم سار کے ہمارے ناخونوں میں پڑے ہیں + جیسے زمانہ کی گرہیں ٹکن اُنکے ناخونوں میں پڑی ہے یعنی ہر قسم کی گرہیں اُن کے نزدیک بہت آسان اور بے حقیقت ہے + (گلگشتِ سہیلی)۔ (چونکہ ناخون ہمیشہ زیرِ نظر اور سامنے رہتے ہیں اسوجہ سے یہ غرض ہے کہ ہمکو تم جیسوں سے اکثر کام پڑتا رہتا ہے۔ ہم کچھ پروا نہیں کرتے یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ بعض لوگوں نے یہاں ناخونوں کے میل سے اس محاورے کو تعبیر کیا ہے شاید اُنکا فرمانا بھی درست ہو)

ناخونوں میں لکھ رکھنا۔ ۱۔ فعل لازم:- جان رکھنا۔ یاد داشت میں ٹانک رکھنا۔ خیال میں رکھنا۔ دھیان میں رکھنا۔ تاڑ رکھنا۔ نظر میں رکھنا۔ پہچان رکھنا +

ہم جو لکھنے لگے یار کے ناخونوں میں بولے لکھ رکھتے ہیں تجھ سار کے ناخونوں میں (معروف)

ناد۔ س (नाद) اسم مذکر:- (پنڈت):- شبد۔ گرج۔ آواز۔ صدا۔ صوت۔ سُر۔ الحان۔ ندا۔ گونج۔ نوا۔ گمک + (یہ عربی لفظ ندا سے ملتا ہوا ہے جس کے معنی اصل آواز کا عکس جو پہاڑ یا عالی شان مکانوں سے پلٹ کر آئے +

ناد بجانا۔ ہ۔ فعل متعدی:- تُونگی بجانا۔ وہ تُونگی جو سینگ کی بنی ہوتی کن پھٹے جوگیوں کے پاس ہوتی اور وہ کھپر بھر کے یہ بجائی جاتی ہے +

ناد کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:- چیتے یا شیر کا دھاڑنا +

نادو دیا۔ س (नादविद्य) اسم مذکر:- علم موسیقی۔ راگوں کا علم +

نادر۔ ع۔ صفت:- (۱) کم۔ کمتر۔ قلیل۔ تھوڑا۔ کمیاب۔ نایاب + شاذ۔ عنقا + (۲) تحفہ عمدہ + انوکھا۔ نرالا۔ عجیب و غریب + (۳) فارس کے ایک جابر بادشاہ کا نام جو ہندوستان پر محمد شاہ رنگیلے کے وقت میں چڑھ کر آیا تھا۔ جیسے نادر نیرے ہولوں نے مارا۔ (کہاوت) (۴) ہمارے دوست منشی درگا پرشاد صاحب دہلوی پنشنر کا تخلص جن کی بہت سی تصانیف مثل تذکرۂ دکن۔ تذکرۂ مستورات وغیرہ وغیرہ مشہور ہے مؤلف کو ابتدا میں سامانِ کتب سے انہیں بزرگوار اور با اخلاق نے مدد دی تھی بلکہ اکثر مصنفوں کو کتابی مدد دینے سے انکار نہیں کرتے اس وقت تک بفضلِ خدا

زندہ وسلامت دہلی میں موجود ہیں ٭

نادِر شاہ۔ ف ۔ اسم مذکر ؛۔ ایک نہایت سخت گیر جابر اور غاصبِ سلطنت بادشاہِ ایران کا نام جو ۱۷۳۹ء میں محمد شاہ بادشاہِ ہند پر اوّل دفعہ چڑھکر آیا اور دہلی و تختِ دہلی کو تاخت و تاراج کر نیکے بعد محمد شاہ کو تاج بخشی فرماکر واپس چلا گیا۔ اس بادشاہ نے ۱۷۳۶ء سے ۱۷۴۷ء تک حکمرانی کی۔ دہلی میں اِسکا رعب ایسا بیٹھا تھا کہ عورتوں کے حمل اس کے نام سے گر پڑتے تھے اور بچوں کے ڈرانے کے واسطے کوئی دن لُونُو کی بجائے لفظِ نادر سے کام لیا گیا ٭

نادر گردی یا نادِر شاہی۔ ف ۔ اسم مؤنث ؛۔ نادر کے وقت کیسی بد انتظامی ناپُرساں حالی۔ اندھیر ٭ نادر شاہی حکومت کا زمانہ اور افرا تفری ٭

نادِر پاٹ ۔ ا۔ اسم مذکر ؛۔ ایک قسم کا عمدہ ریشمی کپڑا جسکا پہلے رواج تھا ٭

نادِرہ (ع + ف) صفت ؛۔ عجُوبہ۔ عجیب۔ انوکھا ٭

نادِری (ف) اسم مؤنث ؛۔ (۱) ایک قسم کی صدری جو شاہانِ مغلیہ میں پہنی جاتی تھی اور اس کا تزکِ جہانگیری میں اکثر جگہ ذکر آیا ہے (۲۔ گنجفہ) گنجفہ کا اِکّا ٭ ورقِ گنجفہ جو اُس کی بازی میں رکھنے کے قابل نہ ہو (۳) منسوب بہ نادر بادشاہ فارس جو ایک جابر اور ظالم بادشاہ خیال کیا جاتا تھا ٭

نادِری حکم (ف + ع) اسم مذکر ؛۔ نہایت سخت، اور جابرانہ حکم۔ نادر کا سا حکم گر سُنا ہو تو اسے کہتے ہیں حکمِ نادری　　دخل کیا گر نخل تیوں میں چھپائے زنگترے (انصتور)

نادِری چڑھانا (۱) فعل متعدی ؛۔ شرمناک مات دینا۔ گنجفہ کے اِکّے کی برابر میانی کترِوانا ٭

نادِعلی (ع) اسم مؤنث ؛۔ ایک مشہور دعا کا نام جسے اکثر زہر مُہرے یا چاندی کے پترے پر کھود کر بچّوں کے گلے میں ڈالا کرتے ہیں۔ اِسی وجہ سے صرف زہر مہرے کی تختی کو بھی جو گلے میں ڈالنے کے واسطے بنائی جاتی ہے نادِ علی کہنے لگے ٭

نادِم (ع) صفت ؛۔ شرمسار۔ شرمندہ۔ خجل۔ پشیمان۔ منفعل ٭

نادِم ہونا (۱) فعل لازم ؛۔ شرمندہ ہونا۔ شرمانا۔ خفیف ہونا ؎

مول لیکر قیس کی تصویر وہ نادِم ہُوئے　　بنئے جب چھیڑا انہیں دیوانہ ایسا چاہیئے (داغ)

ہمیں اپنے گریہ سے نادِم ہُوئے　　تمہیں غیر سے شرمساری نہیں (ظہیر)

ناڈھنا (ہ) فعل متعدی (گنوار) ؛۔ (۱) جوتنا۔ جوڑنا۔ جُوے میں لگانا۔ گردن پر جُوا رکھنا (۲) شُروع کرنا۔ آغاز کرنا (۳) غلام بنانا۔ حلقہ بگوش بنانا۔ پابند کرنا ٭

نارِدیا (ہ) اسم مذکر ؛۔ (۱) مہادیو کی سواری کا بیل (۲) وہ بیل جس کے جسم میں کوئی عضو زیادہ ہو ٭

نار (ع) اسم مؤنث ؛۔ آگ۔ آتش۔ اگنی۔ آنچ ٭ بیسندر ٭ ؎

آفتابِ حشر بھی داغِ جگر سے سرد ہے　　آتشِ دل سے ذرا نارِ سقر لگتی نہیں (صبا)

نار (ف) اسم مذکر ؛۔ انار کا مُخفّف ؛۔ ایک مشہور پھل کا نام جیسے گلنار۔ گُلِ نار ٭

نار (ہ) اسم مؤنث (گیتوں میں) ؛۔ (۱) زن۔ عورت۔ تریا۔ استری۔ لُگائی جہریا ٭ آری کی پہیلی ؎

ایک نار وہ دانت دنتیلی　　پتلی دُبلی چھیل چھبیلی
جب وا تریا کو لاگے بھُوک　　ہرے سوکھے چبا وے رُوکھ
جو کوئی بتاوے تاکے بلہاری　　خسرو کہے میں بتاؤں وری آری　　(امیر خسرو)

(۲) بیوی۔ جورُو۔ زوجہ۔ قبیلہ۔ مہرارُو ؎

پہلے پت کی پاگڑی دو کھونٹی پر ٹانگ　　پر ناری کی پیت کا پاچھے سادھو سانگ (دوہا)

(۳) جُوا جوڑنے کا تسمہ یا رسّی (۴۔ پُورب) جولاہوں کی نال جس میں سُوت کی نلی رہتی ہے (۵۔ پُورب) گردن۔ ناڑ (نار یا ناری لفظ نر سے منسوب ہیں کیونکہ نر یعنی مرد کے جسم سے عورت کا پیدا ہونا مانا گیا ہے یہ اشارہ حضرت حوّا کی طرف ہے)

نارایَن (س) اسم مذکر ؛۔ قدیم۔ ہمیشہ رہنے والا ٭ وِشنو کا نام۔ خدائے لایزال۔ بھگوان۔ پرمیشر ٭

نارایَن تیل (ہ) اسم مذکر (ہندو) ؛۔ ایک قسم کا روغن جو مختلف بُوٹیوں سے نکالا جاتا ہے ٭ مومیائی ٭

نارایَنی (ہ) اسم مؤنث ؛۔ دُرگا دیوی۔ لچھمی ٭

نارِجیل (ف) اسم مذکر ؛۔ ناریل۔ کھوپرا۔ کھوپا۔ گری۔ جوزالہند۔ ناریل ٭

نارَد (س) اسم مذکر ؛۔ (۱) گیان دینے والا ٭ برہما کا بیٹا ٭ دس دیو رشیوں میں سے ایک دیورشی (۲۔ مجازاً) لڑائی کرا دینے والا۔ دو کو لڑوا دینے والا ٭ لُترا۔ اِدھر کی اُدھر لگانے والا ٭

نارَنج (ف) اسم مذکر ؛۔ نارنگ کا معرّب۔ رنگترا۔ نارنگی۔ سنترا۔ کولا ٭

نارَنجی (ف) صفت ؛۔ زرد مایل بہ سُرخی رنگ۔ وہ رنگ جو شہاب اور ہارسنگار کے پھُولوں سے بنایا جاتا ہے ٭

نارَنگی (ف) اسم مؤنث ؛۔ (۱) ایک قسم کے خُوشرنگ پھل کا نام جو ترش اور نیز شیریں ہوا کرتا ہے۔ چھوٹا کولا۔ چھوٹا رنگترا (۲۔ تشبیہاً) پستانِ نوخاستہ۔ اُبھری ہُوئی چھاتیاں ٭

نارُو (ہ) اسم مذکر:- بیماری رشتہ۔ ایک مرض کا نام جس میں آدمی کے بدن پر دانے ہوکر اُن میں سے تاگا یا ڈورا نکلا کرتا ہے۔ نہروا۔ ناہرو ؛

نارُوا (ہ) اسم مذکر:- دیکھو (نارُو) ؛

ناری (ع) صفت:- آگ کا۔ آتشی + دوزخی ؛

ناری (ہ) اسم مؤنث:- دیکھو (نار) ؛ ہ

سیام برن اور دانت انیک، لچکت جیسے ناری
دونوں ہاتھ سے خسرو کھینچے یوں کہوے نواری (آری کی پہیلی)

کلہے دینو کہ پیا گاری رہے   میں تو ہوں پرگھر کی ناری سے (ٹھمری)

ناریل (ہ) اسم مذکر:- (۱) دیکھو (نارجیل) مزاجاً اول درجہ میں گرم دوم میں تر اور خشک۔ بعض کے نزدیک درجۂ دوم میں خشک جیسے ٹکر کوٹ کا تھان چڑھیں ناریل ناگر پان (۲) ایک قسم کا حُقّہ جو ناریل کو خالی کرکے اور اُوپر سے بیچیل کر بنایا جاتا ہے ؛

ناریل توڑنا- ہ۔ فعل متعدی (عو):- مسلمانوں کی ایک رسم جو ایام حمل میں برتی جاتی اور اُس کے توڑنے سے لڑکا یا لڑکی کے پیدا ہونے کا شگون لیتے ہیں مثلاً اگر اندر سے خالی یا خراب نکلا تو لڑکا اور بھرا ہوا اور عمدہ نکلا تو لڑکی ہوگی ؛

ناریل کا پانی یا دُودھ (ہ) اسم مذکر:- وہ ناریل کا دُودھ جو تازہ ناریل میں سے نکلتا ہے اور اُسے لوگ بڑے شوق سے پیتے ہیں۔ آبِ نارجیل۔ الحواق ؛

ناریل کا تیل (ہ) اسم مذکر:- کھوپرے کا تیل ؛

ناڑ (ہ) اسم مؤنث (گنوار):- گردن۔ عنق۔ گلو۔ گلا ؛

ناڑا (ہ) اسم مذکر (ہندو):- (۱) اِزاربند۔ شلواربند۔ پیجامہ کا فیتہ۔ پیجامہ کے اندر ڈالنے کی رسّی یا ڈوری (۲) کلاوہ۔ کچا گنڈے دار اور لال زرد رنگا ہوا سوت۔ موَلی ہ

جلد رنگ لے یدۂ خونبار ابِ تارِ نگاہ   ہے محرم اُس پری پیکر کو ناڑا چاہئے (ناسخ)

ناڑا چھوٹ کرنا (ہ) فعل متعدی:- (یاروں کی ع) پیشاب کرنا۔ مُوتنا ؛

ناڑا کھولنا (ہ) فعل متعدی (گنوار):- ازاربند کھولنا ؛ زنا کرنا۔ حرام کرنا۔ جماع کرنا ؛ (بجائے قسم کے بھی وہ لوگ اسے اپنی بیٹی یا ماں کی طرف منسوب کرکے بولتے ہیں) ؛

ناڑی (ہ) اسم مؤنث (گنوار):- (۱) بندُوق کی نال (۲) نبض۔ شریان۔ رگِ خون۔ رگِ جہندہ + ہ

ناڑی کی کچھ سُدھ نہیں ہے دوا سبھوں کی کرتے ہیں
بید دوں کا کیا جاتا ہے بیمار بچارے مرتے ہیں (دوہا)

ناڑی چھوٹنا یا ناڑی نہ بولنا (ہ) فعل لازم (گنوار):- نبض چھوٹنا۔ نبض کا حرکت نہ کرنا۔ نبض کا جاتا رہنا (۲) مرجانا۔ دم نکل جانا (۳) سکتہ ہوجانا۔ نبض نہ پانا (۴) کسی صدمہ سے سُست ہوجانا ؛

ناڑی دیکھنا (ا) فعل لازم:- نبض دیکھنا ؛

ناڑیا (ہ) اسم مذکر:- نبّاض۔ نبض شناس۔ حکیم۔ بید۔ طبیب ؛

ناڑیا بید- ہ۔ اسم مذکر (ہندو):- طبیب حاذق ؛

ناز (ف) اسم مذکر:- (۱) استغنائے معشوق۔ ناز و ادائے معشوقانہ۔ حرکاتِ معشوقی۔ عشوہ۔ غمزہ۔ نخرہ۔ تِلّا۔ کرشمہ۔ چٹک مٹک۔ غنج و دلال + تبختر ہ

مار رکھنے کے یہ انداز نکالے تم نے   آن سے تیغ کھچی ناز سے خنجر نکلا (حضورِ آصف)
ناز انداز ادا عشوہ کرشمہ غمزہ   سب ٹھکانے سے مرا مال لگا دیتے ہیں (مظہر)
یہ غمزۂ فتنہ گر نہوں گے   یہ ناز نہ ہوں گے پر نہوں گے (مومن)
ادا کہتی ہے میں یوں ناز کہتا ہے کہ یں ملوں   ابھی وہ نہیں دل کا خریدار دکی باتیں ہیں (اشک)
خوباں ہوں تو میں اُس عالمِ تصویر میں سب   اک نگِ ناز سے یہ کم سخنی خوب نہیں (ذوق)
کھا نشیں جوگڑی کا پیچ اُس کی بیر   سمندِ ناز پہ اک اور تازیانہ ہوا (میر)
خلش ہم بیتے نہیں ہے کچھ اُس پرپرُد کو   ادا و ناز سے محرم ہے تنگ سینے پر (درخشاں)
آنکھوں آنکھوں میں ہمیں اُن سے بیداد رنگی آہ   تیغ سے ناز کی خنجر سے ادا کے مارا (ظفر)
اُس سے کی کس ناز سے یارب نگاہِ دلفریب   شکرِ احساں کی طرح یہ حق ادا ہوتا نہیں (رنگی)

(۲) لاڈ۔ چوچلا۔ پیار کا انداز۔ رس بتیاں۔ ہاؤ چاؤ۔ اختلاط۔ پیار۔ اخلاص۔ گرم اختلاطی۔ جیسے یہ ناز کسی اور سے رہے +

کہتے ہیں ناز سے وہ ہے ملکِ حُسن اپنا   آصف تمہیں تمہارا الکِ دکن مبارک (حضورِ آصف)
یہ دیکھئے شوخی جو کروں عرضِ تمنّا   کس ناز سے کہتے ہیں کہ ہُوں ہتے خفا ہیں (مجروح)

(۳) غرور۔ گھمنڈ۔ نخوت۔ پندار ہ

دلجوئیِ عشّاق کی فرصت نہیں ملتی   یا ناز سے اپنے انہیں مُہلت نہیں ملتی (شہیدی)
یہ ناز و تکبر خدا کی پناہ   اُلجھتے ہیں چلنے میں رفتار سے (میر مجروح)
اللہ اللہ نیازِ عجز و نازِ عشق و حُسن   ساربان کہتا ہے مجنُوں کو کہ محمل سے الگ (رنگی)
سیرِ چمن کو آؤ تو از راہِ بے خودی   اس نازِ رنگ و بُو کو ابھی بھول جائے گُل (؟)

(۴) فخر۔ افتخار۔ عظمت۔ بڑائی۔ عزت۔ جیسے ہمیں اُنکی ملازمت پر ناز ہے ۔

نازاُٹھانے پہ ہمیں نازاُنھیں حُسن پہ ناز ۔ کوئی ایسا نہیں دونوں میں جو مغرور نہیں (حیا)

(۵) بھروسا۔ برتا۔ حمایت۔ پُشتی + ۔

مغفرت پر ہے تری سب کو ناز ۔ اے مرے کارساز بندہ نواز (معصوم علی)

نازاُٹھانا۔ (۱) فعل متعدّی :۔ ناز برداری کرنا۔ نخرے اور چوچلے کی برداشت کرنا۔ کسی کے دماغ کی برداشت کرنا۔ دماغ اُٹھانا۔ مزاج اُٹھانا +

نازاُٹھائے نہ تیرے کیا جو یہ تو کہتا ہے ۔ چاہنے والوں کے منہ اور ہوا کرتے ہیں (حیا)

تُم بلاتے ہو ہمیں بزمِ عدو میں کیا خوب ۔ ہیں یہی ناز تو ہم ناز اُٹھاتے بھی نہیں (ظہیر)

مرروز منایا مجھے آ آکے کسی نے ۔ ناز ایسے اُٹھائے ہیں شیدا کے کسی نے (حجاب)

عشّاقِ جاں فروش کے کچھ اور رنگ ہیں ۔ گستاخ ہو گئے ہیں تمہارے اُٹھا کے ناز (نسیم دہلوی)

گنجایشِ عذاب دلِ زار میں نہیں ۔ کب تک اُٹھائیں ظالم ناآشنا کے ناز (〃)

منّت ولا کسی کی نہ اصلا اُٹھائیے ۔ مرجائیے نہ نازِ مسیحا اُٹھائیے (دیاشنکر نسیم)

کرتے تھے اُنکی خوشامد جو تھے ہم محرمِ راز ۔ بات بات پہ اُنکے کیا کیا ناز اُٹھائے جاتے تھے (جرأت)

حُسن کے ناز اُٹھانے کے سوا ۔ ہم سے اور حُسنِ عمل کیا ہوگا (نظیر)

ہم تو عاشق ہیں ترے ناز اُٹھانیوالے ۔ تجھ سے کم دیکھے ہیں معشوق ستانیوالے (نامعلوم)

نازاُٹھنا۔ (۱) فعل لازم :۔ ناز برداری ہونا۔ مزاج اُٹھنا۔ دماغ اُٹھنا۔ چوچلا برداشت ہونا +

چل چل کے جو رہ جاتا ہے ہر بار گلے پر ۔ یہ ناز نہ ہم سے ترے خنجر کے اُٹھیں گے (مصحفی)

نازبردار۔ (ف) اسم مذکر :۔ ناز ونخرہ اُٹھانے والا۔ مزاج اور دماغ کی برداشت کرنے والا۔ لاڈ برداشت کرنے والا ۔

آپ آنا چاہیئے اے نازنیں از راہِ لطف ۔ بھیجنا لازم نہیں ہے نازبرداروں کو خط (عاشق)

نازبردارِ جنوں حسنِ حسیناں کیوں نہیں ۔ شمع کے سر پہ ہے روشن داغِ سودا دیکھئے (زکی)

نازبرداری۔ (ف) اسم مؤنث :۔ مزاج برداری۔ لاڈ چوچلے کی برداشت +

نازاُٹھانے ہیں اُٹھانے اُسکے لاکھوں ہی ستم ۔ توبہ کی ہم نے ظفر اس نازبرداری سے پھر (ظفر)

نازپرورد۔ اسم مذکر :۔ نازپروردہ۔ ناز کا پلا ہوا۔ لاڈ میں پالا ہوا۔ اللہ آمین کا +

دل کی کچھ قدر کرتے رہیو تم ۔ یہ ہمارا ابھی نازپرورد تھا (میر)

آغوشِ چشم ودل سے ہے تربیت تھے نازپرور ۔ اطفالِ اشک اپنے ہیں جانِ آب وآتش (ممنون)

نازپروردہ۔ (ف) اسم مذکر :۔ دیکھو (نازپرورد) ۔

نازسے چلنا (۱) فعل لازم :۔ انداز سے چلنا۔ مٹک کر چلنا۔ خراماں چلنا۔ ٹھُمک چال چلنا ۔

دامن اپنا تو اُٹھا چلتا تھا اِس ناز کے ساتھ ۔ گھیرا دامن کا مجھے گھیر کے لئے آتا تھا (ظفر)

نازکرنا (۱) فعل متعدّی :۔ (۱) اِترانا۔ گھمنڈ کرنا۔ غرور کرنا۔ پندار کرنا +

شاید اُس شوخ کے کوچے سے ہوا آتی ہے ۔ ناز کرتے ہوئے جو بادِ صبا آتی ہے (نامعلوم)

(۲) فخر کرنا۔ نازاں ہونا ۔

آگے تقدیر کے تدبیر کی کیا چلتی ہے ۔ عقل پر ناز کیا کرتے ہیں ناداں کیا کیا (آغا)

(۳) نخرہ کرنا۔ چوچلا دکھانا۔ لاڈ کرنا ۔

حسرتِ دل کی برآئیں ہم بسمل کیا کیا ۔ ناز کرتا تھا نزاکت سے وہ قاتل کیا کیا (تصویر)

ناز ونخرہ۔ (ف) اسم مذکر :۔ چاؤ چوچلا۔ لاڈ پیار +

ناز ونعمت میں پالنا۔ (۱) فعل متعدّی :۔ لاڈ پیار میں پرورش کرنا۔ اچھے اچھے کھانے کھلا کر پالنا + دُنیا کی نعمتیں کھلا کھلا کر پرورش کرنا ۔

ناز ونعمت میں پلنا۔ (۱) فعل لازم :۔ لاڈ پیار میں پرورش پانا۔ عمدہ عمدہ کھانے کھا کر پرورش ہونا +

ناز ونیاز۔ (۱) اسم مذکر :۔ (۱) پیار اخلاص۔ لاڈ پیار۔ چاؤ چوچلا (۲) آن وانداز[1] +

نازہونا۔ (۱) فعل لازم :۔ فخر ہونا۔ افتخار ہونا۔ گھمنڈ ہونا +

ناز ہے گل کو نزاکت پہ چمن میں اے ذوق ۔ اِس نے دیکھے ہی نہیں ناز ونزاکت والے (ذوق)

عبث ہے رونقِ محفل پہ اہلِ شہر کو ناز ۔ کہ باغ وراغ میں روشن ہیں بیشمار چراغ (ناظم)

نازا۔ (۱) اسم مذکر :۔ صحیح فارسی (نائزہ) سوراخِ ذکر۔ مجازاً ذکر۔ عضوِ تناسل جیسے ریچھ کا نازا۔ شیر کا نازا۔ مرد کا نازا وغیرہ ۔ (مفصّل دیکھو نائزہ)

نازاں۔ (ف) صفت :۔ ناز کرنے والا۔ فاخر۔ نازکناں فخر کرنے والا۔ فخرکناں۔ اِترانے والا۔ مغرور۔ گھمنڈی۔ نوّاب محمد ابراہیم علیخاں بہادر رؤسائے ٹونک ۔

کوئی ہے زُہد پہ نازاں کوئی عبادت پہ ۔ یہاں تو اے کرم اُمرا کا کچھ بھی نہیں (حضرت خلیل والیٔ ٹونک)

نازاں ہونا۔ (۱) فعل لازم :۔ اِترانا۔ فخر کرنا۔ مفتخر ہونا + گھمنڈ کرنا۔ مدمغ ہونا ۔

اِسقدر نازاں نہ ہوا اے شیخ اپنے زُہد پر ۔ بندگی کرنے سے تو شاید خدا ہو جائیگا (آتش)

نازاں نہوں کس طرح سے بن کے ہنری پر ۔ پر پیانہ نہیں عالم میں کوئی علم وہنر کا (تصویر)

نازبالش۔ (ف) اسم مذکر :۔ نرم تکیہ۔ نازکیہ + پہلو کا تکیہ ۔

نازبو۔ (۱) اسم مؤنث :۔ ریحان۔ ایک قسم کا خوشبودار بوٹا جس میں سے کالے کالے دانے نکلتے ہیں۔ ایک قسم کا تُلسی کا درخت۔ ایک قسم کا بالنگا۔ ضیمران۔ شاہسفرم۔ سلطان الریاحین + مروہ + شاہسپرم ۔

نازبو کیوں نہ مری خاک سے ہو روئیدہ ۔ مجکو اُس شوخ نے ہے ناز دکھا کے مارا (ظفر)

نازش۔ (ف) اسم مؤنث۔ حاصل بالمصدر از نازیدن :۔ اِترانا۔ ناز۔ فخر۔ گھمنڈ

[1] بل کہا گئی کمر جو وہ تعظیم کو اُٹھے + مارا ہے مجکو بس اسی ناز ونیاز نے (قدر)

نصیبوں پر مجھے نازش ہے کیا کیا — وہ جب سے گھر میں میرے میہماں ہیں (عارف)

صُلح اُن سے کر بھی لے کر کے غیر کی منت — اے دلِ ستم پیشہ نازشِ وفا کب تک
بےکسی بھری وجہِ نازش — ہو گیا محوِ تماشا کوئی + (؟)

نازُک - ف - صفت :- (۱) کومل - کامنی - نزاکت بھرا ؎

کرینگے ہی تو قتل مجھ سخت جان کو — یہ بازو یہ نازک کلائی تمہاری + (زکی)

(۲) تُنک (۳) لطیف - نفیس (۴) پتلا - جو بھدا نہو - ہلکا - کامنی سا + چھریرا - سُتک سا - دُبلا پتلا + باریک - خفیف (۵) کانچ بھو جو - جلد ٹوٹ جانیوالا - شیشے کی مثال (۶) خوبصورت خوشنوضع - سُڈول - سُہانا (۷) کمزور دُبل - ذبل - بودا - نقبہ - کم طاقت ؎

اُن سے نازک کو نکلنے دے نہ قابو سے مر — اے طبیعت مل اُلجھا اچھی طرح دلبر کے ساتھ (شاداں)

(۸) ناز پروردہ - نازکا بلاہوا نعمت پروردہ + ؎

لبِ نازک کے پاس رہنے دو — تِل برابر ہے دل مسا کرکے + (دیا شنکر نسیم)

(۹) سومنا چومنا - چھوئی موئی - موم کی مریم ۸۰ موم کا پُتلی کا پھولا (۱۰) باریک - دقّت طلب - دقیق - جیسے نازک مسئلہ - نازک بات - نازک معاملہ - (۱۱) تیز - تُند +

نازُک اَندام - ف - صفت :- نازک جسم والا - چھریرے بدن کا - دُبلا پتلا - سُتک سا +

نازُک بَدَن - ف - صفت :- (۱) دیکھو (نازک اندام) (۲-ا) ایک قسم کا باریک کپڑا جو ملل میں چلا ہے - ایک قسم کا ڈوریا (۳) ایک قسم کا لالہ - بُستان افروز (۴) عنّاب + کاغذی پوست کا بیر - نیز اُس کا درخت - ایک قسم کا بیر جسکا پوست باریک ہوتا ہے ؎

بس مر گیا ہوں اُسکی نزاکت پہ دیکھو — جائے جو بدنِ زمین ہو نازک بدن کی شاخ (ناسخ)

دیوے خراش دل کو نہ کیونکر وہ نازنیں — رکھتی ہے خار سینکڑوں نازک بدن کی شاخ
تاثیر نیزار زور ضعیفوں کو دے اگر — ٹوٹے نہ پیلتن سے بھی نازک بدن کی شاخ (ذوق)

نازُک بدنی - ف - اسم مؤنث :- نازک اندامی - نزاکتِ جسمی +

خلشِ خار کا کھٹکا ہے بغل میں موجود — دیکھ گُل دعویِ نازک بدنی خوب نہیں (ذوق)

نازُک جگہ - ا - اسم مؤنث :- نہایت نازک مقام یا عضو جسکی چوٹ سے آدمی مر جائے جیسے نوطہ یا کنپٹی - پران استھان وہ مقام جہاں جان کا اندیشہ ہو

نازُک خیال - ف + ع - اسم مذکر :- باریک اور دقیق باتیں لکھنے والا شاعر - وہ شخص جسکے خیالات عمدہ ہوں + دقیقہ رس - نغز گو - نغز گفتار +

نازُک دماغ - ف + ع - صفت :- (۱) بدمغ - دماغدار - خود بیں - خود پسند - تمکنت والا - مغرور - عالی دماغ - متکبر - (۲) تُنک مزاج - تیز مزاج - زود رنج - چڑچڑا - خلافِ طبع بات گوارا نہ کرنے والا ؎

بوئے وفا بھی آئے تو ہوتا ہے دردِ سر — کیونکر نبھے گی اُس بُتِ نازک دماغ سے (داغ)

چمن میں کون سُنے عندلیب کی دہائی — جو تیری طرح سے نازک دماغ گُل ہو جائے (ظفر)

نازُک دماغی - ف + ع - اسم مؤنث :- (۱) تُنک مزاجی - بدمزاجی - زود رنجی - چڑچڑاپن - تُند مزاجی ؎

میرا یہ قتل اور وہ نازک دماغیاں — اتنا بھی لُطف حق میں مرے کسے دو تھا (مرزا رفعت)

(۲) خود بینی - دماغداری - دماغ - مزاج +

نازُک کلامی - ف + ع - اسم مؤنث :- خوش گفتاری - نغز گوئی - نکتہ سنجی ؎

نازک کلامیاں مری توڑیں عدو کا دل — میں وہ بلا ہوں شیشہ سے پتھر کو توڑ دوں (ذوق)

نازُک مزاج یا نازک طبع - ف + ع - صفت :- (۱) تُنک مزاج - تُند مزاج - بدمزاج - چڑچڑا - زود رنج - (۲) بدمغ - مغرور - خود بیں - خود پسند + عالی دماغ ؎

چمن میں نالۂ بلبل کو کون پھر سُنتا — تری طرح سے جو نازک مزاج گُل ہوتا (ظفر)

نازُک مزاجی - ف + ع - اسم مؤنث :- دیکھو (نازک دماغی) ؎

باز آئے زندگی سے کہاں تک اُٹھائیے — نازک مزاجیاں فلکِ بدشعار کی + (ظہیر)

نازُک مسئلہ - ف + ع - اسم مذکر :- مشکل امر - دقیق مسئلہ +

نازُک مُعاملہ - ف + ع - اسم مذکر :- معاملۂ دشوار جسمیں عقل حیران رہے - امرِ مشکل - خطرناک معاملہ - خوفناک معاملہ - ٹیڑھی کھیر - جیسے عدالت کا نازک معاملہ ہے +

نازُک وقت - ف + ع - اسم مذکر :- جوکھوں یا خطرے کا وقت + معرکہ کا وقت - امتحان کا وقت + اندیشناک وقت - مقامِ خوف + بُرا وقت +

نازُکی - ف - اسم مؤنث :- نزاکت - نرمی - کومل پن - ملائمت + لوچ - کوملتا + عمدگی - خوبی + تُنک مزاجی + لطافت - نفاست + خود بینی - خود پسندی +

نازِل - ع - صفت :- اُترنے والا - نیچے آنے والا - ورود ہونیوالا - گرنیوالا + وارد - صادر +

نازِل ہونا - ا - فعل لازم :- اُترنا - وارد ہونا - نیچے آنا + آسمان سے آنا جیسے کتابِ الٰہی کا نازل ہونا + بلا نازل ہونا ؎

نہیں آنسو ہوئے رحمت کے فرشتے نازل — پاک بالکل ہیں گناہوں سے ندامت والے (ناظم)

نازِلہ - ع - صفت :- نازل شدہ - وارده - ورود یافتہ + حادثہ - سانحہ - مصیبت - شامت - کم بختی +

نازنیں - ف - صفت :- (مرکب از ناز + نیں کلمۂ نسبت) (۱) دلفریب - ناز و ادا

سے فریفتہ کرلینے والا۔ دلاویز۔ خوبصورت۔ خوشوضع۔ سُندر۔ کامِن۔ لبیلی۔ بانکی۔ رنگیلی چھبیلی۔ خوش ادا۔ دلربا۔ نازک۔ پیارا۔ نازک اندام

طبعِ نازک کا لُطف تب تھا داغ نازنینوں میں نازنیں بنتے + (داغ)

(۲) مرزا علی بیگ دہلوی ایک مشہور ریختی گو شاعر کا تخلص ۱۲۸۲ھ تک یہ شخص زندہ تھا (صاحبِ کشف بضم زائے مُعجمہ لکھتے ہیں)

نازو نیاز - ف - اسم مذکر :- شیوہائے عشق اور وہ حرکات و سکنات جو عاشق و معشوق میں طرفین سے سرزد ہوں۔ آپس کی محبّانہ چھیڑ چھاڑ بالا دھیان +

ناس - ع - اسم مذکر :- آدمی۔ انسان۔ بَشَر۔ منُش۔ مانُس - یہ اسم جنس کا صیغہ ہے واحد و جمع دونوں پر بولا جاتا ہے +

ناس - ہ - اسم مؤنث (ہندو) :- ہُلاس۔ نسوار۔ سُعُوط۔ وہ پِسا ہوا تمباکو یا دوا جو چھینکیں لینے کے واسطے سُونگھیں۔ سُونگھنی۔ روشن دماغ بقول انوری

ناس دانی - ہ - اسم مؤنث :- ہُلاس کی ڈبیا۔ ہُلاس رکھنے کا ظرف ع

ناسدانی کو چھپا شیخ مبادا کوئی اسمیں نچھکنی چھپا کر تجھے غافل بھرے (میر سوز)

ناس لینا - ہ - فعل لازم (ہندو) :- ہُلاس سُونگھنا۔ نسوار سُونگھنا + سُونگھنا +

ناس - ہ - اسم مذکر :- خرابی۔ بربادی۔ تباہی۔ ویرانی۔ غارت۔ غول۔ بناش۔ معدوم۔ نیست و نابود + نشٹ +

ناس کر دینا۔ کھو دینا یا مار دینا - ہ - فعل متعدی :- بگاڑ دینا۔ خراب کر دینا۔ تباہ کر دینا۔ برباد کر دینا۔ غارت کر دینا۔ نقصان پہنچا دینا۔ اُجاڑ دینا۔ فنا کر دینا۔ نیست و نابود کر دینا ع

جب عاشقی میں دل نے مرا پاس کھو دیا مینے بھی اُسکا ایسا کیا ناس کھو دیا + (ظفر)

ناس ہو جانا - ہ - فعل لازم :- خراب و تباہ ہو جانا۔ برباد ہو جانا۔ بگڑ جانا۔ فنا ہو جانا۔ اُجڑ جانا۔ خاک میں مِلجانا۔ ملیامیٹ ہو جانا۔ خانہ خراب و ویران ہونا +

ہو جائے ناس جس میں سو عاشقی ہے ورنہ ہر رنج کو شفا ہے ہر درد کو دوا ہے (میر)

ناسا - ہ - اسم مذکر (پورب) :- ناکڑا۔ بڑی سی ناک +

ناسی - ہ - صفت (ہندو) :- ناس کرنے والا۔ ناس کھونے والا +

ناسپال - ف - اسم مذکر :- (۱) پوستِ انار + کچّے انار کا چھلکا جو رنگ نکالنے کے کام آتا ہے (۲) ایک قسم کی آتشبازی + (۳) انارِ خام۔ کچّا انار +

ناسپالی - ف - صفت :- ناسپال کے رنگ کا۔ نسواری۔ زرد مائل بہ سبزی۔ ڈھیر کے رنگ کا +

ناستِک - س - नास्तिक اسم مذکر :- ایشور اور پرلوک کو نہ ماننے والا + فلاسفر + مُنکرِ خدا۔ مُلحد۔ زندیق۔ کافر۔ بے دین۔ بے ایمان۔ پرلوک بادی۔ دہریہ۔ خدا پر یقین نہ کرنے والا +

ناستِک مَت - ہ - اسم مذکر :- دہریہ مذہب۔ کُفر۔ الحاد۔ دہریوں کا مذہب + (نستوہ اور نستو فارسی میں لڑاکا بداعمال جھگڑالو آدمی کو کہتے ہیں۔ اصل میں نُون نفی کا ہے یعنی ہستو اقراری بستو منکر۔ چونکہ جھگڑالو آدمی بات کو نہیں مانتا ہر ایک دلیل کی نفی کرتا ہے اسلئے اُسے نستو یا نستوہ کہتے ہوں گے بس ناستِک اور نستو ایک ہی اصل سے ہوئے)

ناسخ - ع - اسم مذکر :- (۱) لکھنے والا۔ کاتب۔ کاپی نویس (۲) نیست کرنے والا۔ رد کرنے والا۔ منسوخ کرنے والا (۳) لکھنؤ کے ایک مشہور شاعر کا تخلص جسکا نام شیخ امام بخش ولد شیخ خدا بخش لاہوری تھا۔ اکثر فارسی اشعار کا ترجمہ اور صائب کی طرز پر مثالیہ اشعار کہا کرتا تھا ۱۲۵۴ھ میں وفات پائی +

ناسُوت - ع - اسم مذکر :- عالمِ اجسام۔ دُنیا۔ یہ جہان۔ مجازاً شریعت و عبادتِ ظاہر

ناسُور - ع - اسم مذکر :- وہ زخم جو ہمیشہ رِستا رہے اور کبھی اچھا نہ ہو جو بند نہ ہو سکا ہو۔ جب دُنبل کا جوف سُکڑ کر تنگ نلی کی مانند ہو جائے اور باہر کی جانب ایک سُوراخ ہو اور اُس سے پیپ جاری رہے تو اُسے ناسور کہتے ہیں ع

جہاں خالی نہیں رہتا کبھی ایذا دہندوں سے ہوا ناسور نو پیدا اگر زخمِ کہن بگڑا + (ناسخ)

زخم کا دل کے تر و تازہ ہے انگور سدا جاری رہتا ہے مری چشم کا ناسور سدا (سودا)

لاکھ درماں کئے زخمی کے ترے اے قاتل دل کا ناسور وہ تا بہ جگر آ ہی گیا + (تصویر)

ظہیر اِس دور میں یہ جلوۂ جاناں نظر آئے مگر زخمِ دلِ عاشق عجب ناسور ہوتا ہے (ظہیر)

ناسُور بھرنا - ہ - فعل لازم :- ہمیشہ جاری رہنے والے زخم کا اندمال پذیر ہونا

خدایا بھر گئے کیوں تھے کچھ ناسور سینے میں گھٹا جاتا ہے تنگی سے دلِ رنجور سینے میں (زکی)

ناسُور پڑنا - ہ - فعل لازم :- قرحہ پڑنا۔ ایسا زخم ہونا جو کبھی اندمال پذیر نہ ہو

چھڑکا ہے ہندو نے عجب زخم پر نمک ناسور پڑ گئے ہیں جگر میں بجائے داغ (ظہیر)

آتش نہ پوچھ حال تو مجھ دردمند کا سینے میں داغ داغ میں ناسور پڑ گیا (آتش)

ناسُور ڈالنا - ہ - فعل متعدی :- گھاؤ ڈالنا۔ زخم ڈالنا۔ جیسے اُسنے جلاتے جلاتے میری چھاتی میں ناسور ڈال دیئے +

ناسَرہ - ف - صفت :- کھوٹا۔ کھرا کا نقیض۔ غیر خالص۔ کھوٹ ملا یا ہوا۔ کھوٹ ملا ہوا۔ ناسرہ قافیہ کے مشتقات میں دیا گیا +

ناشپاتی - ت - اسم مؤنث :- ایک قسم کا پھل جو امرود سے مُشابہ اور کھٹ مٹھا ہوتا ہے

ناشتا - ف - اسم مذکر :- نہار۔ بھوکا رہنا۔ صبح سے کچھ نہ کھایا ہوا ہونا۔ نہاری۔ چاشت۔ صبح کا کھانا جو قدر قلیل سہارے کے واسطے کھا لیتے ہیں۔ کلیوا۔

چھوٹی حاضری - خوراک صبح + ہ

تجھے نعمتیں ہیں تو سیری بلا سے مرا روز خونِ جگر ناشتا ہے + (میر سوز)

اے غم مجھے تمام شب ہجر میں کھا رہنے دے کچھ کہ صبح کا بھی ناشتا چلے (ذوق)

ناشتا کرانا - ا - فعل متعدی :- صبح کو کچھ کھلانا - نہار توڑنا +

ناشتا کرنا - ا - فعل متعدی صبح کو ذرا سا کھانا - نہار توڑنا - منہ جھٹالنا +

ناصح - ع - اسم مذکر :- نصیحت کرنے والا - پند دینے والا + صلاح کار - اپدیشک + اپدیش دینے والا - پند گو - پند دہندہ - واعظ ہ

پند اثر کرتی ہے ناصح کہیں دیوانے کو نہ ہے دانش مجھے آپ آتے ہیں سمجھانے کو (مخبر)

یا تنگ نہ کر ناصح ناداں مجھے اتنا یا چل کے دکھا دے دہن ایسا کمر ایسی (آرزو)

یہ تو مانا کہ وہ بدخو ہے دل آزار بھی ہے اور کچھ حضرت ناصح بھی بنا دیتے ہیں (ظہیر)

توبہ اس وقت میں بھلا ناصح باغ بھی بادہ بھی سحاب بھی ہے (//)

بے تکلف عشق ہے غارت گر ایماں مگر حضرت ناصح کو کیا یہ بھی اگر کرتے ہیں ہم (زکی)

ہر بات میں حوالہ ہے ہر بحث میں سند ناصح کو مانتے ہیں ہم اہل کتاب ہیں (//)

ناصر - ع - صفت :- مددگار - معاون - حامی جیسے خدا حافظ و ناصر (بوقت رخصت کہتے ہیں)

ناصیہ - ف - اسم مذکر :- لغوی معنی پیشانی کے بال مجازی پیشانی - جبین - جبہ - ماتھا +

ناصیہ سائی - ف - اسم مؤنث :- جبیں سائی - ماتھا رگڑنا - جبہ سائی ہ

اُس آستاں کی ناصیہ سائی محال ہے قدسی نگاہباں ہیں اگر پاسباں نہیں (ظہیر)

ناطق - ع - اسم مذکر :- (۱) بولنے والا - گویا + (۲) صاحب عقل - صاحب شعور - کلیات و جزئیات کو سمجھنے والا - منطق چھانٹنے والا (۳) قطعی - قرار واقعی - مستحکم - مضبوط - اٹل اٹل - جیسے حکم ناطق - فیصلۂ ناطق +

ناطقہ - ع - اسم مذکر :- قوت ناطقہ - گویائی کی قوت - بات چیت کا ملکہ - بوتا +

ناطقہ بند کرنا - ا - فعل متعدی :- دم بند کرنا - بولنے کی مجال نہ رہنے دینا - بولتا بند کرنا ہ

ناطقہ بند کیا تو نے ہر اک ناطق کا مشترک کہ ہوئے صورتِ غنچے خاموش (ناسخ)

ناظر - ع - اسم مذکر :- (۱) نظر کرنے والا - دیکھنے والا - مشاہدہ کرنے والا (۲) نگہبان - محافظ - (۳) محرروں کا افسر - ہیڈ محرر ہ

نہ گیا کار گزاری میں یہ وحشت کا اثر جس عدالت کا میں ناظر ہوں وہ دیوانی ہے (اسیر)

(۴) خوجہ - محلوں کا محافظ - خواجہ سرا - مخنث - خنثیٰ ہ

اور طالع بھی اُسکے ہوں یاور کسی ناظر کی بھی پڑے نہ نظر + + (قلق)

ناظرہ - ع - تابع فعل :- (۱) دیکھکر - دیکھکر پڑھنا - (۲) دیکھنے کی قوت - باصرہ +

ناظرہ پڑھنا - ا - فعل متعدی :- دیکھکر پڑھنا - دیکھکر قرآن پڑھنا +

ناظرہ خواں - ف + ع - اسم مذکر :- دیکھکر پڑھنے والا + وہ شخص جو حافظ نہ ہو مگر دیکھکر قرآن پڑھ سکتا ہو + قرآن پڑھا ہوا +

ناظرہ خوانی - ع + ف - اسم مؤنث :- دیکھکر پڑھنا +

ناظرین - ع - اسم مذکر :- دیکھنے والے - پڑھنے والے - مطالعہ کرنے والے - جیسے ناظرین اخبار یا کتاب یا رسالہ +

ناظم - ع - اسم مذکر :- (۱) پرو دینے والا - لڑی بنانے والا - (۲) انتظام کرنیوالا - منتظم - مہتمم - کارکن - سربراہ کار - سربراہ - (۳) نظم بنانے والا - شاعر - شعرگو - کوی - کبتا - بینسر (۴) نواب یوسف علی خاں بہادر خلف نواب محمد سعید خاں بہادر والیٔ رامپور کا تخلص جو ۱۲۸۲ھ تک زندہ و سلامت تھے +

ناغہ - ت - صفت :- غیر حاضری - خالی - تعطیل +

ناغہ کرنا - ا - فعل متعدی :- غیر حاضری کرنا - تعطیل کرنا - خالی دینا +

ناغہ ہونا - ا - فعل لازم :- غیر حاضری ہونا - تعطیل ہونا +

ناف - ف - اسم مؤنث :- (۱) نابھی - نابھ - سونڈی - ٹونڈی - بونڈی - نال - سُرّہ - (۲) دھرن - نال کی جگہ - (۳) مجازاً وسط - درمیان - بیچوں بیچ - منجھ + مرکز (یہ لفظ سنسکرت نابھی ناف اور نابھ سے ملتا ہوا ہے)

ناف ٹلنا - جانا یا ڈگنا - ا - فعل لازم :- عصبات و عضلات ناف کا بوجھ اٹھانے کے سبب بے جگہ ہو جانا + دھرن ٹلنا - کل بیکل ہونا ہ

دامن کا بوجھ اٹھ نہ سکا نازکی سے یار بل آ گیا کمر میں تری ناف ٹل گئی (اسیر)

کھینچکر تیغ کمر سے کسے دکھلاتے ہو ناف معشوق نہیں ہوں میں کہ ٹل جاؤنگا (خواجہ آتش)

نافِ زمین - ف - اسم مؤنث :- مرکز زمین - دھرتی کا بیچ +

نافِ شہر - ف - اسم مؤنث :- مرکز شہر - وسط شہر - منجھ +

نافذ - ع - صفت :- جاری ہونے والا + نفوذ کرنے والا + صادر ہونے والا +

نافذ کرنا - ا - فعل متعدی :- جاری کرنا - صادر کرنا + صدور کرنا +

نافر - ع - صفت :- نفرت کرنے والا + گھن کھانے والا +

نافرجام - ف - صفت :- مرکب از (نا نفی + فرجام انجام) بد اصل + بد انجام - بد عاقبت +

نافرمان - ف - اسم مذکر :- ایک قسم کا لالہ - ایک قسم کا خود رو پھول +

نافرمانی رنگ - ا - اسم مذکر :- ایک قسم کا رنگ جو نیل اور شہاب سے تیار کیا جاتا ہے - سرخی مائل نیلا رنگ - اودا رنگ +

نافع - ع - صفت :- نفع دینے والا - گن کرنیوالا - گن کار - مفید - فائدہ مند - سود مند

نات

نافہ ف۔ اسم مذکر: مُشک کی تھیلی جو ایک قسم کے ہرن کے پیٹ سے نکلتی ہے۔ بینا۔ کستوری کی تھیلی ۔ مُشک نافہ ۔

یہ ضبط بُو ہے نافہ کہاں تیرے عشق کا آہُو چھپائے پھرتے ہیں دشتِ ختن میں داغ (زکی)

ناقص ع۔ صفت:۔ (۱) اُدھورا۔ ناتمام۔ غیر مکمل جسمیں کچھ کمی ہو۔ کم۔ اوچھا (۲) کنونڈا۔ عیب دار۔ عیبی۔ جیسے ناقص الخلقت (۳) کھوٹا۔ نامرد۔ نخالص۔ غیر خالص (۴) خراب۔ نکمّا۔ ناکارہ۔ بے مصرف۔ غیر مروّج۔ بے چلن

جنسِ ناقص ہُوں نہ لائے سرِ بازار مجھے دیکھنے کا بھی نہیں آکے خریدار مجھے (مجروح)

مری جنسِ ناقص کو لیتا ہے کون توجّہ ہی بس ہے خریدار کی ۔ (؍؍)

ناقص الخلقت ع۔ صفت:۔ وہ شخص جسکا کوئی اعضا پیدائشی بگڑا ہُوا ہو۔ جنم کا عیبی۔ جنم کا کنونڈا یا اپاہج۔ وہ شخص جسکا کوئی عضو ناقص ہو ۔

ناقص العقل ع۔ صفت:۔ کم عقل۔ کوتہ اندیش ۔ کُند ذہن۔ جس کے قوائے عقلی میں فتور ہو۔ مُنث بُدھی۔ جیسے عورت ناقص العقل ہوتی ہے ۔

ناقص کرنا ۔ فعل متعدی:۔ بگاڑنا۔ خراب کرنا۔ نکمّا کرنا۔ اکارت کرنا ۔ کھوٹ ملانا ۔

ناقص ہونا ۔ فعل لازم:۔ بگڑنا۔ خراب ہونا۔ نکمّا ہونا۔ ناس ہونا ۔

ناقل ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) نقل کرنے والا۔ بیان کرنے والا ۔

کچھ وہ نالہ تو نہیں ہے کہ نہ پہنچے اُس تک دردِ دل کا مرے دُشمن کبھی ناقل ہوگا (زکی)

(۲) روایت کرنے والا۔ راوی ۔

ناقوس ع۔ اسم مذکر:۔ وہ سنکھ جو ہندو پوجا کے وقت بجاتے ہیں۔ ایک قسم کی بہت بڑی کوڑی۔ خرمُہرہ ۔

لیکن ہم ہیں نہ ناقوسِ کلیسا پھر شیخ و برہمن میں ہے کیوں غُلغُلا اپنا (مومن)

ناقوس پھونکنا ۔ فعل متعدی:۔ (دیکھو) مندر میں سنکھ بجانا ۔

اذاں دی کعبہ میں ناقوس دیر میں پھونکا کہاں کہاں ترا عاشق تجھے پکار آیا (برق)

ناقہ ع۔ اسم مؤنث:۔ اُونٹنی۔ سانڈنی۔ مادہ شتر ۔

ناقہ سوار ع + ف۔ اسم مذکر:۔ سانڈنی سوار۔ مجازاً قاصد ۔

ناک ف۔ صفت:۔ بھرا ہوا۔ پُر۔ معمور۔ صاحب۔ منسوب جیسے غمناک۔ افسوسناک۔ نمناک ۔

ناک ہ۔ اسم مؤنث:۔ (۱) ناسکا۔ بینی۔ ایک عضو کا نام جسکے رستے سے دماغ کا پانی نکلتا اور سانس آتا جاتا ہے۔ اَنف ۔

آپ اپنے عیب سے واقف نہیں ہوتا کوئی جیسے بُو اپنے دہن کی آتی ہے کم ناک تک (ناسخ)

(۲) نمود کی چیز۔ چوٹی جیسے یہ سب کی ناک ہے (۳) غیرت۔ شرم۔ لحاظ۔ لاج جیسے اپنی ناک لیئے بیٹھے ہیں (۴) عزت۔ آبرو۔ بزرگی۔ عظمت۔ شان۔

ناک

شرف۔ وقار۔ (۵) زیب۔ زینت۔ آرایش ۔ باعثِ فخر جیسے یہ سارے گھر کی ناک ہے ۔

دیکھا زہے دو بلبلے کا بدن نے پکڑے کان شمع رُو میرا یہ سب آتش رُخوں کی ناک ہے (غیرت)

ناک اِدھر کہ ناک اُدھر ۔ ہ۔ کہاوت:۔ ہر طرح سے ایک ہی مطلب ہے ۔

ناک آنا ۔ ہ۔ فعل لازم:۔ رینٹ نکلنا۔ سینک آنا۔ ناک سے ریزش یا آلائش گرنا ۔

ناک اُونچی ہونا ۔ فعل لازم:۔ عزت بڑھنا۔ سُرخروئی حاصل ہونا۔ سُرخروئی ہونا۔ بول بالا ہونا ۔

بہر شہر سر بریدہ ہے پاک نہ ہو ماہ کابل کی اونچی ناک نہ ہو (نصیر)

ناک بند ۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ گھوڑے کی پُوزی ۔

ناک بند ہونا ۔ فعل لازم:۔ سانس کا زکام کے باعث تنگی سے آنا جانا۔ زکام ہونا ۔ قوتِ شامّہ کا کام نہ دینا ۔

ناک بہنا ۔ ہ۔ فعل لازم:۔ ناک سے ریزش گرنا۔ ناک سے پیہم رطوبت آنا۔ ناک سے پانی ٹپکنا۔ رینٹ بہنا۔

ناک بھوں چڑھانا ۔ ہ۔ فعل لازم:۔ چیں بجبیں ہونا۔ چیں بہ ابرو ہونا۔ بگڑنا۔ ناراض ہونا۔ تیوری چڑھانا۔ ترش روئی سے پیش آنا۔ رنجیدہ ہونا۔ خفا ہونا۔ بگڑنا۔ بیزار ہونا۔ نفرت ظاہر کرنا ۔

ہمارے آنے سے تم ناک بھوں نہ روز چڑھاؤ یہاں ہے بحرِ محبت کا بار بار چڑھاؤ (جرأت)

میں گیا جب اُسکے گھر ایسی چڑھائی ناک بھوں ہے نہ مُمسک کی یہ صورت روئیے مہماں دیکھکر (نامعلوم)

عاشق سے ناک بھوں نہ چڑھا او کتاب رُو ہم درسِ عشق میں یہ الف بے پڑھے نہیں (بحر)

ناک بھوں سُکیڑ کر کچھ کہنا ۔ ہ۔ فعل لازم:۔ تیوری چڑھا کر جواب دینا۔ نفرت کے ساتھ بولنا۔ حقارت سے جواب دینا۔ عدم التفات و بے مزگی سے کچھ کہنا ۔

ناک بھوں سُکیڑنا ۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ دیکھو (ناک بھوں چڑھانا) ۔

ناک بیٹھنا یا پچکنا ۔ فعل لازم:۔ ناک گھسنا۔ مرضِ آتشک کے سبب ناک کا اندر کو یا چپٹا ہو جانا ۔

ناک بیندھنا ۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ ناک چھیدنا۔ ناک میں سوراخ کرنا ۔

ناک پاک کرنا ۔ فعل متعدی:۔ ناک صاف کرنا۔ ناک سنکنا۔ ناک پونچھنا ۔

ناک پر اُنگلی رکھکر بات کرنا ۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ عورتوں یا زنخوں کی طرح بات کرنا۔ زنانہ گفتگو کرنا ۔ (چونکہ ہندوستان کی عورتوں کا قاعدہ ہے کہ وہ بات بات پر ناک پر اُنگلی رکھ لیتی ہیں۔ اِسوجہ سے معانی مذکورہ پر اطلاق ہونے لگا)

ناک پر پتا پھر جانا ۔ ہ۔ فعل لازم:۔ ناک کا چپٹا ہو جانا۔ ناک کا بیٹھ جانا ۔ (چپٹی ناک والے کے حق میں پھبتی کے طور پر کہتے ہیں) ۔

ناک پر دیا جلا کر آنا ۔ فعل لازم۔ (طنزاً) ناک روشن کرکے آنا۔ سُرخرو بنکر آنا۔ بامُراد و بخیر خواہ بنکر آنا جیسے آئیں چار دن کے بعد ناک پر دیا جلا کر۔ اب بیمار کا حال کیسا ہے؟ ۔

ناک

ناک پر رکھ دینا ۔ ف ۔ فعل متعدی : کسی چیز کی قیمت یا دام فوراً ادا کر دینا ۔ ہاتھ پر رکھ دینا ۔

پیچھے کچھ لیتی ہوں رکھ دیتی ہوں پہلے ناک پر ۔ بی کسی بھڑوے کا بندی پر ٹکا آتا نہیں (راحت)

ناک پر غصہ ہونا ۔ ف ۔ فعل لازم : تنک مزاج ہونا ۔ جلد غصہ آنا ۔ بات بات پر بگڑنا ۔ بہت جلد خفا ہونا ۔ ہر وقت غصہ موجود رہنا ۔

یہ نشے کے کون نکھوڑے اُٹھاوے ۔ ترا غصہ تو ہر دم ناک پر ہے (میر سوز)

وہ بے وجہ بگڑتا ہے خدا خیر کرے ۔ ہر گھڑی ناک پہ غصہ ہے خدا خیر کرے (نامعلوم)

ناک پر مکھی نہ بیٹھنے دینا ۔ ف ۔ فعل متعدی : کسی کا شرمندۂ احسان نہ ہونا ۔ کسی کا ذرا احسان نہ اٹھانا ۔ نہایت صاحبِ غیرت و تمکنت ہونا ۔ غیرت کو داغ نہ لگنے دینا ۔ چونکہ ناک غیرت و عزت کا باعث ہے اس سبب سے یہ معنی ہو گئے ۔

اب بناتے ہو خزاں میں خال جو ہے ناک پر ۔ بیٹھنے یا تم نہیں دیتے تھے مکھی ناک پر (منیر)

یاں تلک ہے اُنکی خود بینی غرورِ حسن سے ۔ بیٹھنے دیتے نہیں ہرگز وہ مکھی ناک پر (معروف)

ناک پکڑے دم نکلنا ۔ ا ۔ فعل لازم : نہایت ناتواں اور لاغر ہونا ۔ بالکل بے جان ہونا ۔ از حد بے دم اور بے سکت ہونا ۔

گھوڑا ایسا جہاں میں کم نکلے ۔ ناک پکڑے سے جسکا دم نکلے (سودا)

مریضِ غم وہ عرصہ خاک پکڑے ۔ نکلتا دم ہو جس کا ناک پکڑے (ظفر)

ناک تو کٹی پر وہ بھی مر لیئے ۔ ف ۔ محاورہ : (طنزاً) یعنی ہمارا تو تھوڑا سا نقصان ہوا مگر انکا زیادہ ہو گیا ۔ یا یوں کہو کہ ہمارا تھوڑا نقصان ہو کر بڑے نقصان کا باعث ہوا ۔

ناک چڑھانا ۔ ف ۔ فعل لازم : (۱) تننے پھُلانا ۔ تیوری چڑھانا ۔ تیوری میں بل ڈالنا ۔ بگڑنا ۔ خفا و ناراض ہونا ۔ آزردہ و ناخوش ہونا ۔ جیسے اُسنے کسی بات سے بھی نہ چڑایا ۔ کسی کام سے ناک نہ چڑھائی (مجالس النسا) ۔

کس کس ادا سے ناک چڑھاتا ہے دیکھیو ۔ بیکل ہو گل جو نیند میں گردن اکڑ گئی (انشا)

غیر کو منہ نہ لگا سر پہ نہ لے ناک چڑھا ۔ کان میں بات کو سُنکر مری مت ناک چڑھا (نکہت)

عیب آئینہ رو تجھ میں ہے خود بینی کا ۔ منہ لگانے سے مرے یار تو مت ناک چڑھا (نصیر)

(۲) گھن کھانا ۔ کراہت کرنا ۔ ناک مارنا ۔ متنفر ہونا ۔ نفرت کرنا ۔ غرور سے ناپسندیدگی ظاہر کرنا ۔ نخوت سے خاطر میں نہ لانا ۔ کراہت کی نظر سے دیکھنا ۔ حقیر جاننا ۔ ناپسند کرنا ۔

گلِ فردوس سے بھی ناک چڑھا لیتا ہے ۔ جس نے بو سونگھی ترے اُترے ہوئے ہار کی (رند)

ذلت دہ عدو میں رہا بعدِ مرگ بھی ۔ آکر رقیب ناک چڑھاتے ہیں گور پہ (امانت)

کیوں نہ وہ ناک چڑھا دیں مرے پاس آتے ہوئے ۔ ہر رگ و پے سے مرے بو ئے وفا آتی ہے (عارف)

ناک

کبھی سیدھی آنکھیں جو تاب میں تنکر کے داغ دکھاتے ہیں ۔ سو ادا ناک چڑھاتے ہیں کہ یاں تو لالی پہ آگئے (میر حسن)

کیا ہی رکھتا ہے وہ اللہ رے دماغِ نازک ۔ بوئے گل سے بھی جو ناک چڑھا لیتا ہے (سرور)

دم ترا شوخیوں سے ناک میں لائے ۔ سونگھ کر بو کو تیری ناک چڑھائے (مومن)

کان پر پھول تو کب رکھتے ہے وہ غنچہ دہن ۔ گلِ تصویر کو جو دیکھ سکے ناک چڑھا (سیف)

مدھ میں جو بن کے جو ہے وہ بت بے پیر ناک چڑھا ۔ گل بھی لیتا ہے ترے ہاتھ سے تو ناک چڑھا (ماہ)

گلاب عرق کو لگا تو یہ بولا ناک چڑھا ۔ اُسے نہ عطر میسر تھا جو گلاب لگا (نظیر)

ناک چڑھی رہنا ۔ ا ۔ فعل لازم (ع) : تیوری چڑھی رہنا ۔ بدمزاج بنا رہنا ۔ نخوت سے مزاج درست نہ رہنا ۔ اپنے جیتے میں آپ ہی گھولتے رہنا ۔

ناک چنے چبوانا ۔ ف ۔ فعل متعدی : نہایت عاجز و تنگ کرنا ۔ نہایت تکلیف دینا ۔ تصدیع کرنا ۔ ناک میں دم لانا ۔ کچھ کھڑے پانی بھروانا ۔ ستا مارنا ۔ عاجز کر دینا ۔ اذیت پہنچانا ۔

خالی بیٹی اُسکا ہر دم یاد مجھے دلواتا ہے ۔ دیکھئے یہ دل کیا کیا ناک چنے چبواتا ہے (معروف)

کیوں نہ دم ناک میں ہو جو صبح مرا ہر دم آئے ۔ گندمی رنگ تنے ہیں ناک چنے چبوائے (نکہت)

(چونکہ ناک سے چنے چبانا ایک ناممکن امر ہے اِس سبب سے ناممکن کام کرنے پر اسکا اطلاق ہونے لگا)

ناک چوٹی کاٹ کر ہاتھ دینا ۔ ف ۔ فعل متعدی : ع ۔ نہایت رسوا کرنا ۔ کار بد کا نتیجہ ہاتھ دینا ۔ سزائے سخت دینا ۔ بے عزت اور رسوا کرنا ۔

ناک چوٹی کاٹنا ۔ ف ۔ فعل متعدی : (ع) رسوائی کی سزا دینا ۔ سزائے سخت دینا ۔ جیسے اگر اس میں میرا قصور ہو تو ناک چوٹی کاٹ لو ۔

ناک چوٹی کٹوانا ۔ ف ۔ فعل متعدی : سزائے کار بد دینا ۔ رسوائے عام کرنا ۔ سخت سزا دینا ۔

ناک چوٹی گرفتار ہونا یا ناک چوٹی میں گرفتار ہونا ۔ فعل لازم : ع ۔ (۱) نہایت صاحبِ غیرت و مغرور ہونا ۔ از حد نازک مزاج و داغدار ہونا (۲) غیرت و حرمت کے خیال میں مرے جانا ۔ متکبر و خود بیں ہونا ۔

دل کسی سے نہیں اُلجھتا رنگیں ۔ خوشئے بد اپنی سے ناچار ہوں میں

التجا کس کی کروں اپنی ہی ۔ ناک چوٹی میں گرفتار ہوں میں } قطعۂ رنگین

دیکھ آئینہ میں منہ اپنا خبردار نہ ہو ۔ ناک چوٹی میں بس اپنی ہی گرفتار نہ ہو (انشا)

کہا دل نے عریضہ کبھی جو وہ مانگ ۔ کہ ہے یہ رات آدھی کچھ ٹکا مانگ

حواس و ہوش میرے ہو گئے تار ۔ ہوائیں ناک چوٹی خود گرفتار } (ایضاً)

(۲) اپنے ہی بکھیڑوں سے فرصت نہ ہونا ۔ فکرِ معیشت میں گرفتار ہونا ۔ اپنے ہی مخمصوں میں رہنا (چونکہ ناک اور چوٹی سے عورت کی عزت ہے ۔ لہذا معنیٔ مذکورہ پر اطلاق ہونے لگا یعنی اپنی عزت اور غیرت کے خیال میں مبتلا رہنا) ۔

ناک رکھ لینا ۔ ف ۔ فعل متعدی : عزت رکھ لینا ۔ بات رکھ لینا ۔ عزت بچا لینا

ناک

آبرو بچالینا۔ رُسوا نہ ہونے دینا۔ ٹیک رکھ لینا + ساکھ رکھ لینا بھت رکھ لینا +

ناک رکھنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ صاحبِ غیرت اور صاحب عزت ہونا۔ غیرت رکھنا +

ناک رگڑنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ بینی برزمیں مالیدن کا ترجمہ۔ زمین پر ناک گھسنا۔ نہایت منت سماجت کرنا۔ بہت سا عجز و انکسار کرنا۔ خوشامد کرنا + خوشامد درآمد کرنا + ہاہا کھانا۔ الحاح و زاری کرنا۔ منت و زاری کرنا۔ جبیں سائی اور عجز نمائی کرنا ؎

ناک رگڑے ہر پری کیونکر نہ اُسکے سامنے   بہتے نتھنی کے سلیماں کی ہے خاتم ناک میں (ناسخ)

اپنا دل ہے وہ اگر جذبِ محبت دکھلائے   حور جنت سے پری قاف سے دم میں کھنچ آئے
اپنے اُبھرے ہوئے جوبن پہ نہ کوئی اترائے   کیا عجب غیرتِ حور آکے ہی ہمکو مل جائے
پھر نہ صاحب کو ملے یار ہمارے آگے
ناک رگڑیں جو یہ سو بار ہمارے آگے
(پیرزادہ عظیم)

ناک رگڑے کا بچہ۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ اللہ آمین کا بچہ۔ پھرٹکے کی اولاد۔ وہ بچہ جو نہایت ہی منتوں اور دُعاؤں سے پیدا ہوا ہو۔ بھڑکن کا بچہ +

ناک سکیڑنا یا سکوڑنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ (ہندو) دیکھو (ناک چڑھانا) +

ناک سنکنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ ناک سے رینٹ باہر کرنا۔ ناک صاف کرنا۔ ناک پاک کرنا + بینی افشاندن کا ترجمہ +

ناک کا بال۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ موئے بینی کا ترجمہ۔ نہایت عزیز۔ مُقرب اور دوست۔ مُنہ چڑھا آدمی۔ وہ شخص جسکی بات سرکار میں بہت مانی جائے۔ مصاحبِ خاص + مُعتمد علیہ جیسے وہ بانچھیاں خوشامد چوٹیاں ناک کا بال بنی ہوئی ہیں (جیز بھیلی) + ؎

غیر کو پشم ہم سمجھتے ہیں   گو تری ناک کا وہ بال ہوا (محبت)

ناک کا بانسا۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ دونوں نتھنوں کے بیچ کی دیوار یا حدِ فاصل جسکے مُڑنے سے ناک بھی ٹیڑھی ہو جاتی ہے +

ناک کا بانسا پھر جانا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ اول معلوم دوم علامتِ مرگ کا ظاہر ہونا کیونکہ مرتے وقت آدمی کے ناک کی پھننگ ٹیڑھی ہو جاتی ہے +

ناک کا تنکا۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ وہ تنکا جو ناک کا چھید بند نہ ہو جانے کی غرض سے لڑکیاں یا عورتیں ناک میں ڈال لیتی ہیں ؎

کہربا بنکر کریگا جذب میرا رنگ زرد   دیکھئے ٹھہرے وہاں کسطرح تنکا ناک کا (خواجہ وزیر)

ناک میں اک نقطۂ نیم کا تنکا   شوخی جالا کی مقتضا سن کا + (شوق)

ناک کاٹ چوتڑوں تلے رکھنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ (عو) بے شرمی۔ بیحیائی

ناک

اور بے غیرتی اختیار کرنا۔ جیسے آخر میاں بیچارے نے ناک کاٹ چوتڑوں تلے رکھی۔ بیوی کو اپنے ساتھ ڈولیا میں چڑھا پھر سسرال لیکے پہنچے (سگھڑ بھیلی)

ناک کاٹنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ (۱) ناک اُتارنا۔ کسی چیز سے ناک کو تراش دینا۔ جیسے میاں ناک کاٹنے کو پھریں۔ بیوی کہے مجھے نتھ گھڑا دو۔ (۲) آبرو ریزی کرنا۔ بے عزتی کرنا۔ (۳) رُسوا کرنا۔ بدنام کرنا ؎

توڑنے والے گلِ زنبق کے ہیں   کاٹنے والے چمن کی ناک کے + (آتش)

ناک کاٹی مُبارک۔ کان کاٹے سلامت۔ ہ۔ کہاوت :۔ سخت بیحیا کی نسبت بولتے ہیں۔ یعنی جسقدر ذلت ہوتی گئی اُسیقدر اُسے عزت سمجھتے گئے +

ناک کان کاٹنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ (عو) نکٹا اور بوچا بنانا۔ مُثلہ کرنا (۲) بے عزت کرنا۔ رُسوا کرنا۔ تضحیک کرنا۔ فضیحت کرنا +

ناک کٹانا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ (عو) رُسوا ہونا۔ بدنام ہونا۔ رسوائے خلائق ہونا + عزیزوں میں رُسوا ہونا +

ناک کٹنا۔ ہ۔ فعل لازم عو :۔ (۱) ناک ترشنا۔ بینی کا بُریدہ ہونا۔ نکٹا ہونا۔ (۲) بےعزتی ہونا۔ رُسوائی ہونا۔ آبرو جانا۔ ذلیل و خوار ہونا۔ کسی کے سامنے خفیف و سُبک ہونا جیسے جب نتھ تک کی گرہوں ٹھگیئی تو کہو ناک کٹی یا رہ گئی ؎

بینی بادسے دعوے سے گلِ زنبق کو   بیحیائی ہے مگر ناک نہیں کٹتی ہے (آتش)

ناک کٹے۔ ہ۔ محاورہ :۔ دُعائے بد۔ یعنی اُسکی عزت جائے اور خدا کرے رُسوائی ہو ؎

پھنسا دیا مجھے رنگیں کے دام میں ناحق   کٹے اَتّی تری ناک میری دائی کی + (رنگین)

ناک کٹی۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ بے عزتی۔ رسوائی۔ بدنامی +

ناک کٹے پر ہاٹ نہ ہٹے۔ ہ۔ کہاوت :۔ کچھ ہی ہو پر ضد نہ جائے۔ جان جائے پر آن نہ جائے

ناک کٹی ہونا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ رُسوائی ہونا۔ بدنامی ہونا۔ بے عزتی ہونا +

ناک کے رستے نکل جانا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ ناک سے دماغ کی طرح جھڑ جانا۔ دماغ کا ناک سے رقیق ہو کر بہ جانا۔ نتھنوں سے نکل جانا۔ جاتا رہنا۔ زائل ہو جانا ؎

ہنستے ہنستے ہو گیا لے گل اگر وہ بد دماغ   ناک کے رستے نکل جاویگا سارا اختلاط + (رند)

ناک کے رینٹھ سے بدتر کر ڈالنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ نہایت حقیر اور ذلیل کر دینا گُوہ سے گھناؤنا کر ڈالنا۔ گُوہ سے بدتر کر دینا۔ نظروں سے گرا دینا۔ بات نہ پوچھنا +

ناک کی سیدھ میں۔ ہ۔ تابع فعل :۔ ٹھیک سامنے۔ بخطِ راست یا مستقیم۔ سیدھے خط میں۔ کوّے یا تیر کی مانند سیدھ میں +

ناک گھسنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ دیکھو (ناک رگڑنا) عاجزی کرنا۔ منت سماجت کرنا۔ ہاہا کھانا ؎

لٹادے یہاں دھیان کیا تو جوڑ   پڑے ناک گھستے ہیں اُن سو کروڑ + (انشا)

ناک

ناک گھسنی ۔ ۔ ۔ اسم مؤنث :۔ جبیں سائی ۔ جبہہ سائی ۔ عجز نمائی +

ناک لگا کر بیٹھنا ۔ ۔ فعل لازم :۔ عزت لیکر بیٹھنا ۔ عزت حرمت والا بنکر بیٹھنا ۔ معزز بننا ۔ صاحب غیرت ہونا ۔

ناک کیے بیٹھے ہم اس گل کی ناک لگا بیٹھے ہیں ۔ تو نے منہ پر غنچۂ زنبق ناک لگائے بیٹھے ہیں (رنگینا)

ناک مارنا ۔ ۔ فعل متعدی :۔ اکراہ کرنا ۔ کراہیت کرنا + حقارت کی نظر سے دیکھنا ۔ ناپسند کرنا ۔ ناک چڑھانا جیسے بُرے کھانے کو دیکھکر ناک مت مارو +

ناک میں بولنا ۔ ۔ فعل لازم :۔ غنغنانا ۔ گنگنانا ۔ غنیں غیں کرنا ۔ نونِ غنّہ کی سی آواز نکالنا +

ناک میں تیر دینا ۔ ۱ ۔ فعل متعدی :۔ (عو) ناک چھیدنا ۔ خوب دق کرنا ۔ نہایت تنگ کرنا ۔ ناک چنے چبوانا ۔ نتھنوں میں تیر دینا ۔ جیسے میں تو اپنی کوڑی کوڑی ناک میں تیر دے کر لے لونگی ۔

سرکشی کی سب سزا تیری یہی اے گردوں کہکشاں دیتی ہے ہر شب جو تری ناک میں تیر (ظفر)

ناک میں تیر کرنا ۔ ۱ ۔ فعل متعدی :۔ عو ۔ خوب حیران کرنا ۔ از حد دق کرنا ۔ تنگ کرنا ۔ نتھنوں میں تیر کرنا +

ناک میں تیر ہونا ۔ ۱ ۔ فعل لازم :۔ نتھنوں میں تیر ہونا ۔ نہایت ستایا جانا ۔ اذیت پہنچنا ۔

نزاکت سہم سکے بھی یہ سرکشی چھوڑی ۔ اگرچہ ناک میں بھی کہکشاں کا تیر ہوا
شکل ممنی ہے کہ ہوسکے لکیر پہ ہیں فقیر ۔ سوا ہیں لکیر پہ ہاں یہ بھی اب فقیر ہوا
نصیر کیوں نہ ہو تو بادشاہ ملکِ سخن ۔ کہ ایسی غزل کو تری تشنگی و تنگ میر ہوا (نصیر)

ناک میں جان آنا ۔ ۱ ۔ فعل لازم :۔ (کم بولتے ہیں) ناک میں دم آنا ۔ عاجز ہونا ۔ تنگ ہونا ۔ دق ہونا ۔

جو کہ حاتمہ نگوسش نتھ کے ہیں ۔ ناک میں اُنکی جان آئی ہے (میر ہو کار تخلّص بہ عجب)

ناک میں دم آجانا یا آنا ۔ ۱ ۔ فعل لازم :۔ تنگ ہو جانا ۔ دق ہو جانا ۔ جان سے عاجز آجانا + تنگ ہونا ۔ گھبرانا ۔ بیزار ہونا ۔ دق ہونا + عاجز ہونا + جان پر بن جانا + لبوں پر دم آجانا ۔ قریب بہ ہلاکت ہو جانا ۔

ہم نگئے اس چاہت کو ں اتو بہت گھبراتا ہے ۔ ہے ہجر کی راتوں کو دم ناک میں آجاتا ہے (سرور)
سے تنگ تھوں سے غم کے ناک میں آیا ہے دم ۔ کوئی دم تو مجکو فرصت اس غم فرقت سے دے (معروف)
شل سے آگیا دم ناک میں اپنا لیکن ۔ یار اپنا کبھی ہمدم نہ ہوا پر نہ ہوا + (ظفر)
ترے ہاتھوں گرچہ ناک میں دم اپنا آتا ہے ۔ مگر کیا تاب جو لب پر کبھی آہ و فغاں لائے (〃)

ناک

دم ناک میں سے آیا پھولوں کے سونگنے سے ۔ ہے مغز اڑا جاتا بلبل کے چہکنے سے
دم اپنا ناک میں آیا ہے اس ظالم کے ہاتھوں سے ۔ الٰہی دیکھیے ہم پر ستم تا چند ہو دینگے (ظفر)

نتھ کے حلقے کا دیکھکر عالم ۔ ناک میں آرہا ہے میرا دم + + (نشاط)

دم ناک میں آیا ہے تری چارہ گری کو ۔ بیمارِ محبت تجھے مرنا ہے تو مر بھی + (مجروح)

کچھ ہی سہی نہیں گردش انداک میں آیا ۔ وہ کون ہے جسکا نہیں دم ناک میں آیا (ہوس)

ہے نکہتِ ریحاں کا دماغ اب کسے تجھ بن ۔ آتا ہے مرا ناک میں دم اور زیادہ + (ذوق)

کہتے ہیں جرأت یہ ہمسائے مری زاری پہ رات ۔ ناک میں آیا دم اس غمناک کے ساتھ سلے (جرأت)

آگیا حضرت عیسیٰ سے مرا ناک میں دم ۔ روز آتے ہیں نئی طرح کا جھگڑا لیکر (داغ)

ناک میں دم آنے لگنا ۔ ۱ ۔ فعل لازم :۔ جی گھبرانے لگنا ۔ دم الٹنے لگنا ۔ ناگوار خاطر گزرنا ۔

ہجر میں اس رشکِ گل کے اسقدر ہو بیدماغ ۔ نکہتِ گلزار سے آنے لگا دم ناک میں (زکی)

ناک میں دم کرنا ۔ ۱ ۔ فعل متعدی :۔ عو ۔ ستانا ۔ دق کرنا ۔ حیران کرنا جیسے تمہارے لڑکوں نے میرا ناک میں دم کر رکھا ہے ۔

کیا آئے خلق کا دم ناک میں اس کے کہ جیتے ۔ دو بالا جاتی کو کان کا سبو دو بالا ہے (ذوق)

ناک میں دم لانا ۔ ۱ ۔ فعل متعدی :۔ ستانا ۔ دق کرنا ۔ تنگ کرنا ۔ حیران کرنا ۔

میرے سمجھانے کو آیا ہے بغل میں لے کتاب ۔ ناک میں لایا ہے دم ناصح کوئی شیطان ہے (میر سوز)

مدتوں سے بوئے زلفِ عنبریں آئی نہیں ۔ کیا نسیم صبح لائی ہے مرا دم ناک میں (ناسخ)

جسطرح ناک میں دم لایا ہے میرا یہ شیخ ۔ یا خدا اسکے بھی پیچھے یونہی شیطان پڑے (دلگیر)

اے دل آہ و فغاں سے تو میر ۔ ناک میں لا نہ دم خدا کے لیے (ظفر)

دم ناک میں ہمارا لاتے ہیں بے ہنر ۔ یارب کرم سے تو کسی صاحب ہنر کو بھیج (〃)

دیا ہے گردشوں سے مرا ناک میں دم ۔ کھو کر رہیگا کچھ جو ہے سدِ رمق فلک (〃)

اسکی بو باس میں فتور اور وہ جان تجھے مرا ۔ تجکو دکھاؤں میں اور ناک میں دم ہے تیرا (جرأت)

ہاتھوں سے دل کے ناک میں آیا ہے میرا دم ۔ دیکھا جہاں حسین کوئی یہ مچل گیا (محمد بشیر خاں بشیر)

ناک میں دم ہونا ۔ ۱ ۔ فعل لازم :۔ نہایت آزردہ ۔ خفا اور زندگانی سے تنگ ہونا ۔ دق ہونا ۔ عاجز آنا ۔ بیزار ہونا ۔ گھبرانا ۔ زندگی سے تنگ ہونا ۔ نہایت عاجز ہونا ۔

اے داغ کریں وہ ستم ایجاد کہاں تنگ ۔ کیا ناک میں دم ہے تری ایذا طلبی سے (داغ)

زندگی بھاتی نہیں بن ترے مجکو صنم ۔ موت کیوں آتی نہیں ہے مرا ناک میں دم (رنگین)

فلک کا ہاتھ سے اتا یہ ناک میں ہے دم ۔ کہ کھا کے سو رہوں کچھ جی میں ملی کی قسم (〃)

کسکے ہاتھ سے ہے دم نے کی طرح ناک میں ۔ نالہ کرتے ہیں کبھی آہ کبھی بھرتے ہیں + (معروف)

نتھ کے موتی پکار رہے ہیں پڑے ۔ تیرے عاشق کا ناک میں دم ہے (رند)

ناک میں دم ہے ترے ہاتھ سے کمبخت ظہیر ۔ یار آجائے کہیں موت بلا سے مجکو + (ظہیر)

لطف اٹھا ۔ چارہ گر سے کہاں تک بیاں کروں + دم ناک میں ہے روز کی اس دیکھ بھال سے + گلزار محبت سے کبھی خوش نہیں ہوتے + وہ کہتے ہیں دم ناک میں ہے بوئے وفا سے (داغ)

ناک

حاسدوں سے ناک میں دم ہے ظفر   دیدہ و جاں تو سے پکڑ کر ناک خط (ظفر)
غم میں اُس پردہ نشیں کے ہے مرا ناک میں دم   اور صدمہ نہ مجھے اے غمِ جاناں پہنچا (ایضاً)
ناک میں دم ہے عمل اماموں کی بیدادی سے   کان رکھتے نہیں عشاق کی فریادوں پہ (امانت)
کیا ناک میں دم ہے دلِ دشوار طلب سے   وہ کام بگڑتا ہے جو مشکل نہیں ہوتا (داغ)
قیامت ہیں بُتانِ جنگجویانِ فرنگستاں   جنہوں کے ہاتھ سے دم ناک میں ہے ایک عالم کا (نصیر)
چمکا تر ے بُلاق کا موتی یہ رات کو   دم ناک میں ہے اختر دنبالہ دار کا (ایضاً)
ہم گھٹتے جو سینہ میں پڑے ناک میں دم ہے   لو حضرتِ دل اور بھی اُس شوخ کو چاہو (عشق)
ادا و ناز و کرشمہ سے ناک میں دم ہے   غضب ہے جان مصیبت میں دل عذاب میں رُوح (گوہر)
جو کچھ آتی ہے صبا سے تیری   ناک میں دم ہے جفا سے تیری (مومن)

ناک نہ دی جانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ کسی مقام پر بدبُو کے مارے ناک نہ دے سکنا۔ کسی چیز کو بدبُو کے سبب سُونگھ نہ سکنا۔ تعفّن کے سبب کسی مکان میں نہ جاسکنا +

ناک نہ رہنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ عو۔ عزّت و حُرمت نہ رہنا + غیرت کا جاتا رہنا +

ناک والا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ غیرت والا۔ صاحبِ غیرت۔ عزّت والا۔ باعزّت +

ناک والی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ غیرت والی۔ تمکنت والی۔ عزّت والی +

ناکا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) داخلہ راستہ کی حد + گزرگاہ + رستہ کا انت۔ راہ۔ سر راستہ۔ مُنہرا۔ سِرا + در دروازہ + اخیر حد۔ انتہا۔ پایاں۔ انجام۔ نہایت + سرحد + ناکا۔ دربند + دروازہ شہر و کوچہ وغیرہ +

غفلت جو جہاں میں تجھے ناشی ہوگی   مرنے پہ کمال جاں خراشی ہوگی } (رباعی قدر)
دُنیا سے تو چل لحد میں دیتے ہیں جواب   اِس شہر کے ناکے پہ تلاشی ہوگی

گزر ہو کسطرح عاشق کا یار و اُسکے کوچے میں   خبرداری کو ہر ناکے پہ چوکیدار بیٹھے ہیں (نصیر)

(۲) ناکو۔ مگرمچھ۔ نہنگ (۳) روزن۔ سوراخ۔ سُوئی کا چھید جیسے اس سُوئی کا ناکا بند ہے (۴) محصُولِ راہداری کا مقام (۵) پولس اسٹیشن۔ (۶) کانسٹیبل اور چوکیدار وغیرہ کے کھڑے رہنے کی جگہ +

ناکا بندی۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ حد بندی + راستہ بند کرنا۔ انتظامِ گزرگاہ۔ پہرا بندی۔ طلایہ بندی۔ چُنگی یا محصُول کیواسطے جگہ جگہ چوکی بٹھانا +

ناکا دار۔ ف۔ صفت:۔ (۱) سوراخ روزن دار۔ وہ سُوئی جسمیں ناکا ہو (۲) محررِ محصُول جو گزرگاہوں پر رہتا ہے (۳) ضلعدار۔ علاقہ دار۔ تعلقہ دار +

ناکُنِندہ۔ ع۔ صفت:۔ چھید کرنے والا + بیاہ کرنے والا + نکاح کرنے والا +

ناکڑا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ بڑی ناک۔ پکوڑا سی ناک۔ بینیِ کلان و سِطبر +

ناکو۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ نہنگ۔ مگرمچھ۔ گھڑیال۔ شیرِ دریا +

ناکوں ناک۔ ہ۔ صفت:۔ لبالب۔ مُنہا مُنہ۔ لبریز۔ مُلتب (ناکوں جمع ناک بمعنی بینی)

ناگ

ناکوں ناک بھر دینا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ کسی برتن کو مُنہا مُنہ بھر دینا۔ لبریز کر دینا۔ لبالب بھر دینا +

ناکوں ناک پیٹ بھرنا یا کھانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ خُوب چھک کر کھانا۔ اتنا کھانا کہ حلق تک آجائے۔ سیر ہوکر کھانا۔ آگھانا +

ناکے۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) ناکا کی جمع (۲) حرُوفِ مغیرہ کے آجانے سے الف کی یائے مجہول سے بدلی ہُوئی صُورت +

ناکے میں سے نکالنا یا ناکے میں کو نکالنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) سُوئی کے روزن میں سے نکالنا۔ سُوئی کے روزن میں تاگا ڈالکر کھینچنا (۲) تنگ پکڑنا۔ دق کرنا + جنتری میں سے نکالنا۔ سیدھا بنانا۔ دُرست کرنا۔ مجبور کرنا

ناگ۔ س۔ اسم مذکر:۔ (۱) کالا سانپ۔ مار سیہ۔ پھن دار سانپ + مُطلق سانپ:

جیسے گھر آئے ناگ نہ پُوجیں۔ بانبی پُوجن جائیں ؎

مُشابہ اے پری رُو ہے جو تیری زُلف پیچاں سے   نہیں ہوتا وہ جانبر جسکو کالا ناگ ڈستا ہے (ناسخ)

(۲) کشیپ مُنی کی استری کدرُو کی بیٹی کا نام جسکا مُنہ منش کا دُم اور پھن سانپ کی مانند و مقام پاتال ہے (۳) ہاتھی۔ فیل (۴) بادل (۵) ظالم آدمی (۶) ہندوستان کے اصلی باشندے جو اندرپرست میں رہتے تھے اور انہیں آریا لوگوں نے مار کر نکال دیا تھا (۷) امریکہ کے باشندے جنہیں پاتال لوک کے باشندے کہتے تھے (۸) وہ دونوں بھونریاں جو گھوڑے کی ایال کی جڑ میں دونوں جانب ہوں۔ یہ گھوڑا عیب دار مانا گیا ہے +

ناگ بھاشا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ پاتال والوں کی بولی + امریکہ کے اصلی باشندوں کی زبان

ناگ پنچمی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ ساون سُدی پنچمی جس روز ہندو سانپ کو پوجتے اور دُودھ پلاتے ہیں +

ناگ پھانس۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ کمند۔ برُن دیوتا کا ہتھیار۔ پھندا۔ پھانسی +

ناگ پھنی۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ ایک قسم کا تھوہر جسکے پتے کی صُورت سانپ کے پھن سے مُشابہ ہے +

ناگ دَون۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ مارچوبہ۔ ایک قسم کی خاردار لکڑی جسکے گھر میں رکھنے سے باعتقادِ ہنُود سانپ نہیں آتا۔ ہلیون۔ وہ لکڑی جو دفعِ سمُومِ جانورانِ گزندہ یعنی سانپ بچھو وغیرہ کرتی ہے +

ناگ کھلانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) جان جوکھوں کا کام کرنا۔ مہلک کام اختیار کرنا۔ اپنے تئیں خطرے میں ڈالنا۔ (۲) سخت بدمزاج حاکم کی نوکری کرنا۔ (۳) دھات پھونکنا + کوئی نازک یا مشکل کام کرنا +

ناگ

ناگا - ہ - اسم مذکر :- (۱) سنّیاسی فقیر جو ننگے رہتے ہیں + جوگی (۲) ایک وحشی جنگجو قوم جو آسام کے جنوبی پہاڑوں میں رہتی ہے - اِس قوم کی اصل یہ بیان کرتے ہیں کہ یہ قوم کسی خاص فرقہ یا خاندان سے پیدا ہوئی ہے جو فرقۂ ہنود سے بالکل علیحدہ تھا گو بعض صورتوں میں مشابہ - اس فرقہ کو جس سے انکے خیال کے موافق سانپ اور ناگ کی نسل پیدا ہوئی ناگا کہتے ہیں - غالباً یہ نام اِسوجہ سے رکھا گیا کہ یہ لوگ سانپوں اور ناگوں کی پرستش کیا کرتے تھے

ناگر - ہ - اسم مذکر :- (۱) باشندۂ شہر - نگر کا رہنے والا - شہری (۲) ہوشیار - چالاک - چتر - (۳) گجراتی برہمنوں کی ایک ذات (۴) دیوار کی ٹیڑھ جو زمین کی کمی و بیشی کے سبب سے ہوتی ہے + جھوت + (۵) کلاں - بڑا (۶) ناگ سے منسوب +

ناگر بیل - ہ - اسم مؤنث :- پان کی بیل - پان کا پودا - درختِ تنبول (چونکہ اسکی جڑمیں اکثر ناگ رہتا ہے اِسوجہ سے یہ نام رکھا گیا) +

ناگر پان - ہ - اسم مذکر :- برگِ تنبول - پان کا پتّا + عمدہ اور بڑا پان جیسے بھلے پاس بیٹھے چابے ناگر پان - بُرے پاس بیٹھے کٹائے ناک اور کان ؎

ناک کھانڈے کیسی دھار کہ میر عجب بنی کان ناگر جیسے پان کہ پتے عجب بنے (گیت)

ناگر موتھا - ہ - اسم مذکر :- ایک قسم کی خوشبودار گھاس کی جڑ +

ناگری - س - اسم مؤنث :- (۱) ناگر کی استری (۲) سنسکرت کے حروفِ تہجی - دیو ناگری اچھر (۳) ہندی بھاشا - ہندی بھاکا - ٹھیٹ ہندی بولی +

ناگل - ہ - اسم مذکر :- (گنوار) ہل - قُلبہ (۲) جُوے کی رسّی جس سے بیل جوڑتے ہیں +

ناگن - ہ - اسم مؤنث :- (۱) ناگ کی مادہ - سانپن ؎

دل مرا زلفِ سیہ ڈس گئی ناگن بن کر بیگناہ دوست نے مارا مجھے دشمن بنکر + (مونس)

(۲) گردن کے بالوں کی بھونری جو منحوس خیال کیجاتی ہے ؎

جس سے لڑتی ہے تری آنکھ وہ بچتا ہی نہیں ہے کہیں گُدّی پہ شاید تری ناگن کوکا + (رنگین)

(۳ تشبیہاً) زلفِ سیاہ جیسے ناگن سی چوٹی کمر پہ پڑی دونوں دستوں میں مہندی لگائے پری +

ناگنی - ہ - اسم مؤنث :- دیکھو (ناگن نمبر ۱ - ۲) ؎

بنتا ہے اژدہا وہ یہ بنتی ہے ناگنی ہمسر ہے شاخ زلف بھی چوبِ کلیم سے (بحر)

ناگور - ہ - اسم مذکر :- ایک مشہور چھوٹے سے شہر کا نام جو اَب مارواڑ کے ماتحت ہے اصل میں اسکا نام نواگر تھا جسکی ابتدا یہ ہے کہ راجا پرتھی راج عرف رائے پتھورا کو اِس امر کی خواہش ہوئی کہ شاہی چراگاہ کے واسطے کوئی ایسی جگہہ تلاش و تجویز کیجائے کہ وہاں کی آب و ہوا مویشی کے حق میں نہایت ہی مفید اور حسبِ مزاج ہو چنانچہ اِس امر کے انصرام کو چند عاقل و ہوشیار آدمی اطراف و جوانب میں بھیجے گئے - قضائے کار انمیں سے ایک شخص کا اُس جنگل میں جہاں اب یہ شہر آباد ہے گزر ہوا کیا دیکھتا ہے کہ ایک گائے نے تنومند بچھڑا جنا ہے اور شیر نر سے اُسکے بچانے کے واسطے مقابلہ کر رہی ہے - ہرچند شیر حملے پر حملہ کرتا ہے مگر وہ قوی الجثہ گائے اپنی چُستی - چالاکی اور بہادری سے اُسکا قابو نہیں چلنے دیتی - شخصِ مذکور نے اپنے ساتھیوں سمیت بہت دیر تک یہ تعجب انگیز تماشا دیکھا - آخر کار ان سب نے شیر کو للکار کر بھگا دیا اور یہ گوہرِ مُراد ہاتھ میں لا اجمیر کو روانہ ہوا - یہاں پہنچکر راجہ سے تمام کیفیت بیان کی - چنانچہ پرتھی راج نے اُس سرزمین کو پسند فرماکر شہر کی بُنیاد ڈالی اور ایک نہایت مضبوط قلعہ بنا کر نوانگر نام رکھا جو کثرتِ استعمال سے رفتہ رفتہ ناگور مشہور ہو گیا - یہاں کا بیل صورت شکل ڈیل ڈول قد و قامت میں تمام ہندوستان کے بیلوں سے بدرجہا بہتر اور مضبوط ہوتا ہے - سلطنتِ مغلیہ کے زمانے میں جب حسین قلی خاں کو جلال الدین اکبر نے یہ شہر جاگیر میں عطا فرمایا تب سے روز بروز آبادی عمارات وغیرہ میں یہ شہر ترقی کرتا چلا گیا ابوالفضل اور فیضی علامۂ عصر اسی خاکِ پاک کے رہنے والے تھے - اِنکے علاوہ اور بھی بہت سے فاضل و درویشانِ کامل یہاں پیدا ہوئے جنکے حالات تاریخوں میں درج ہیں

نال

ناگوری - ہ - صفت :- قصبۂ ناگور علاقۂ اجمیر کا + منسوب بہ ناگور +

ناگوری بیل - ا - اسم مؤنث :- (۱) قصبۂ ناگور علاقۂ اجمیر کا بیل جو قدآور اور خوب موٹا تازہ بڑے بڑے سینگوں والا ہوتا ہے (۲) لمبا بیوقوف گاؤدی +

ناگوری گوند - ہ - اسم مذکر :- ایک قسم کا سفید اور عمدہ گوند جو ناگور سے آتا ہے کیکر کا گوند - صمغ عربی +

ناگیسر - ہ - اسم مذکر :- ایک قسم کا خوشبودار پھول اور اُس کا پودا جسے ہندو لوگ متبرک خیال کرتے ہیں اور عطر ساز اُسکا عطر بناتے ہیں مجازاً گرم و خشک تیسرے درجے کے اخیر میں بنگالہ اور برہما میں بکثرت پایا جاتا ہے

نال - ف - اسم مذکر :- (۱) وہ سوت کی مانند ریشہ جو قلم میں سے تراشتے وقت نکلتا ہے (۲) نے جو اندر سے خالی ہو - نرسل - نلی - سنسکرت میں [illegible] اسی سے ملتا ہوا ہے +

نال - ہ - اسم مؤنث :- (۱) بندوق کی نلی - تپنچہ کی نلی - وہ لوہے کی مجوف گول نالی جسے بھر کر چھوڑتے ہیں (۲ - اسم مذکر) ناف - نابھی - سترہ - وہ آنت کی مانند جھڑا جو دائی بچے کی ناف میں سے کاٹتی ہے - آنول نال - (۳ - اسم مؤنث) گھاس وغیرہ کی ڈنڈی - گیہوں کے درخت کی ڈنڈی جسمیں بال لگتی ہے (۴ - اسم مذکر) پتھر یا لکڑی کا بنا ہوا گُندا جسے پہلوان لوگ اُٹھاتے ہیں لیکن اس معنی میں عربی ہے اسکو نعل عین کے ساتھ لکھنا چاہیے اگرچہ بعض شعرائے اُردو نے الف کے ساتھ باندھ دیا ہے جیسے ؎

جی چھوٹتا ہے کوہِ الم سخت گراں ہے رستم سے بھی یہ نال اُٹھایا نہیں جاتا (بحر)

صبا نے داغِ محبت اُٹھا لیا کیونکر — یہ نال وہ ہے جسے پہلوان اُٹھا نہ سکے (صبا)

(۵) نال۔ ہ۔ فعل۔ پنجاب) ساتھ۔ ہمراہ (۶)۔ اسم مؤنث) اُنگ۔ ہ کی لمبائی۔ گولے کی لمبائی +

نال کاٹا ہے۔ ہ۔ محاورہ :۔ (ہندو عو) (۱) تُو نے ہی جنایا ہے۔ تُو ہی دائی ہے جیسے تُو نے ہی نال کاٹا ہے (۲) طنزاً تُو ہی میرا بڑا ہے +

نال کٹائی۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ دائی کا وہ حق جو نال کاٹنے کی بابت دیا جاتا ہے۔ نال کاٹنے کی اُجرت یا نیگ +

نال گڑنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ (۱) آنول نال دفن ہونا۔ بچے کی ناف کا ٹکڑا دبائی جانی +

نال گڑتا ہے کبھی اور لاش گڑتی ہے کبھی — جو نچہ خانہ ہے وہ اک روز ماتم خانہ ہے (ناسخ)

(۲) دعوے ہونا کسی جگہ پر استحقاق ہونا۔ تعلق ہونا۔ مورُوثیت کا دعوے ہونا کسی جگہ سے دل محبت اور اُنس ہونا جیسے یہاں کیا تیرا نال گڑا ہوا ہے ہ

پڑا رہتا ہے خُمخانہ میں دن رات — فغاں کا نال شاید یاں گڑا ہے (فغاں)

(۳) مسقط الراس ہونا۔ زاد بُوم یا جنم بھُوم ہونا (مشہور ہے کہ جس جگہ آدمی کا نال گڑتا ہے اُس جگہ سے اُسے محبت ہوتی ہے) +

نالا۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ دیکھو (ناڑا) (۱) رنگین گندھا ہوا سُوت۔ (۲) ازار بند۔ شلوار بند (۳) برساتی ندی یا نہر۔ چھوٹا دریا۔ کھالا ہ

مُصحفی بھیجنا قاصد کو یہ تعجیل ہے کیا — دن ہیں برسات کے نالے تو اُتر جائیں کہیں (مُصحفی)

نالاں۔ ف۔ صفت :۔ (۱) نالہ کُناں۔ روتا ہوا۔ نالہ کرتا ہوا جیسے دلِ نالاں +

(۲) واویلا کرنے والا۔ فریادی + شاکی + تنگ۔ عاجز ہ

یہ سیّد ہی نالاں نہیں کچھ جہاں میں — نہ راحت ملا کی دنا کو ہماری جفا کو تمہاری (مؤلف)

نالِش۔ ف۔ اسم مؤنث :۔ (۱) نالیدن کا حاصل بالمصدر۔ گریہ۔ زاری رونا۔ (۲) فریاد۔ دُکھ رونا۔ دُہائی + شکایت (۳) دعوے۔ استغاثہ۔ حق طلبی۔ حاکم سے چارہ جوئی +

نالش داغنا۔ ا۔ فعل متعدی :۔ (بازاری) عدالت میں دعوے پیش کرنا۔ استغاثہ کرنا۔ دعوے دائر کرنا +

نالش کرنا۔ ا۔ فعل متعدی :۔ سرکار میں دعوے کرنا۔ سرکار میں فریاد کرنا استغاثہ کرنا۔ فریاد کرنا + دعوے دائر کرنا +

نالشا نُونالشی۔ ا۔ اسم مؤنث :۔ عدالتا عدالتی۔ کچہرا کچہری۔ باہمی نزاع کے سبب عدالت میں دوڑنا جیسے بیاج کا پر بیاج جوڑ جاڑ کر جو گنے دام گھڑے کرتے ذرا دیر ہو جاتی تو گھر پڑا کر دھتا دیتے نالشا نُونالشی کو موجود ہو جاتے (سنگھڑ سہیلی)

نالشی۔ ف۔ اسم مذکر :۔ (۱) دعویدار۔ مُستغیث۔ چارہ جُو (۲) فریادی۔ شکایتی ۔

شکایت کرنے والا۔ جو بند جو مؤلف نے پشتو کی شکایت میں بمقام منصوری فی الفور فیض ملک کو دیا تھا

سیّد ہی نالشی نہیں اِنکا حضُور ہے — دفتر بھی انکے ہاتھوں ہوا تھک کے چُور ہے
ہڈی پہ گوشت اور نہ چہرے پہ نُور ہے — اب تو یہاں سے چلنا بہت ہی ضرور ہے
پشتو ہمیں ستاتے ہیں صاحب پہاڑ پر

نالکی۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ تامجھام۔ ایک قسم کی کھُلی سواری جسمیں امیر لوگ سوار ہوتے ہیں +

نالوٹ۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ مُنکر۔ انکاری۔ نامقر۔ مُکر جانے والا +

نالوٹ ہو جانا۔ ا۔ فعل لازم :۔ مُکر جانا۔ مُنکر ہو جانا کسی چیز کو لیکر انکار کر جانا۔ نامُقر ہو جانا ہ

دل لیکے حال تیرا نالوٹ ہو گیا ہے — تنّا بنا بچارا میں کچھ نہیں سمجھتا (معروف)

نالہ۔ ف۔ اسم مذکر :۔ (۱) فریاد و زاری۔ آہ و بکا۔ آوازِ گریہ و واویلا + آہ۔ ہائے ہ

دل چل گیا تو نالہ بھی لب سے نکل گیا — فرقت میں کوئی ہمدم و ہمراز ہی نہیں (زکی)

کہتے ہیں سب آواز جسے تیرے قدم کی — رفتار کی شوخی سے ہے نالۂ کفِ پا کا (ہ)

(۲) شور و فغاں۔ غُل غپاڑا۔ اُودھم۔ ہا۔ ہُو +

سورہا حُسن کے آخر زا بہ شب سُن دار — خوابِ آور بسکہ میرا نالۂ مستانہ ہے (ظہیر)

نالہ سر کرنا۔ ا۔ فعل متعدی :۔ آہ بھرنا۔ آہ کھینچنا ہ

ہمنے چمن میں آکے اگر نالہ سر کیا — مُرغانِ نغمہ سنج کی حُرمت کہاں رہی (مُصحفی)

نالہ کرنا۔ ا۔ فعل متعدی :۔ آہ کرنا۔ گریہ و زاری کرنا۔ آہ و بکا کرنا +

نالہ کھینچنا۔ ا۔ فعل متعدی :۔ آہ بھرنا۔ آہ کرنا +

نالی۔ ہ۔ اسم مؤنث (۱) موری۔ بدرو (۲) ڈنڑ پیلنے کا گڑھا جس سے سینہ گزر جائے (۳) گھوڑے کی پیٹھ کا گڑھا +

نالی بنانا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ موری کھودنا +

نالی کے ڈنڑ۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ وہ ڈنڑ جو نالی میں پیلے جائیں +

نالی کے ڈنڑ پیلنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ (۱) بل ڈنڑ کے بجائے نالی پر ڈنڑ پیلنا (۲۔ بازاری) عورت سے مجامعت کرنا۔ رنڈی بازی کرنا +

نام۔ س۔ नाम (صرف و نحو) اسم مذکر :۔ (۱) پرگھٹ۔ پرکاش۔ روشن۔ ظاہر۔ (۲) اسم۔ ناؤں (۳) خیال۔ سنبھاؤنا (۴) کرودھ۔ خشم۔ غصّہ۔ کوپ۔ رس (۵) علم۔ گیان (۶) ممکن۔ ہونی۔ (۷) ملامت۔ دھتکار۔ زجر و توبیخ۔ پھٹکار۔ دھرکار (۸) رُسوائی۔ بدنامی۔ (۹) تعجب۔ اچنبھا (۱۰) یاد داشت یاد (۱۱) ریت۔ رسم۔ (۱۲) شہرت۔ شُہرہ (۱۳) رُتبہ۔ درجہ۔ عظمت۔ ادھکار۔ عُہدہ

نام۔ ف۔ س۔ اسم مذکر :۔ (۱) اسم۔ ناؤں ہ

تشفّی کے لیئے احباب کہہ دیتے ہیں خاطر سے — نہ لیگا نام بُھولے سے بھی یار خوبرو میرا (نسیم دہلوی)

غلط نویسی ہی تم کو پسند تھی سی — زباں تلک کے لئے لکھنے میرا نام غلط (نامعلوم)

نام

(۲) لقب۔ کنیت۔ خطاب۔ بدی۔ عُرف جیسے کس نام سے مشہور ہے۔ کیا نام لیکر دریافت کروں۔ (۳) شہرہ۔ شہرت۔ ناموری۔ دھاک ؎

جلیں حسد سے امانت نہ تیرہ دل کیونکر　　خدا نے نام تجھے مثلِ آفتاب دیا ۔ (امانت)

بلند ہو نہ زمیں سے مزار آتش　　نشانِ قبر سے منظور مجھکو نام نہیں ۔ (آتش)

(۴) عزت۔ حرمت۔ آبرو۔ ساکھ جیسے مرد مرے نام کو نامرد مرے نان کو (۵) یادگار۔ یاد۔ جیسے نام چھوڑ گیا۔ نام رہ جائیگا (۶) بنس۔ اولاد۔ خاندان نسل جیسے نام چلنا۔ (۷) مجازاً تہمت۔ الزام۔ جیسے نام لگنا۔ نام ہونا۔ وغیرہ۔ (یہ لفظ سنسکرت میں بھی موجود ہے नाम) +

نام اُٹھنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ (۱) نام پڑھا جانا۔ نام کا نقش اُبھرنا۔ نام اُبھرنا۔ مُہر کا خوب اُٹھنا۔ نام اُبھرنا ؎

میں ہوں وہ سوختہ اُفتادہ کہ جب مُہر ہوئی　　داغ کاغذ کو لگا نام نہ میرا اُٹھا (برق)

(۲) نام کا جاتا رہنا۔ نام نہ رہنا۔ نام مٹنا جیسے اُس غریب کا تو دُنیا سے نام ہی اُٹھ گیا

نام اُچھالنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ نام روشن کرنا + نام بدنام کرنا۔ ڈھنڈھورا پیٹنا۔ بدی کو شہرت دینا۔ شہرہ کرنا۔ تشہیر کرنا۔ گدہے پہ چڑھانا۔ رسوائی کرنا۔ شہرت دینا ؎

دیدۂ لیلی بنا ہر ایک چھالا پاؤں کا　　قیس کی وحشت نے کیا کیا نام اُچھالا پاؤں کا (مرزا صاحب)

فوارۂ خوں بن گیا چھالا کفِ پا کا　　وحشت نے مری نام اُچھالا کفِ پا کا (نسیم)

نام اُچھلنا۔ د۔ فعل لازم:۔ بدنامی کے ساتھ شہرت ہونا۔ نام روشن ہونا۔ رسوائی اور بدنامی ہونا ؎

وہ مُنہ چھپا کے نہ بیٹھیں کہ نام اُچھلے گا　　کہاں تلک میں رہوں بات کو دبائے ہوئے (صابر)

ناحق اُچھل رہا ہے چھنالے میں میرا نام　　مجھسے زیادہ آپ کی جینا ہیں کم نہیں (راحت)

نام آور۔ ف۔ صفت:۔ خداوند نام و آوازہ۔ مشہور و معروف + نامی گرامی + بُرائی خواہ بھلائی میں مشہور۔ ناموراسی کا مخفف ہے +

نام آوری۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ بلند آوازگی۔ شہرت +

نام باقی رہنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ نام قائم رہنا۔ نام بنا رہنا + نام ہی نام رہنا۔ نام کے سوا کچھ نہ رہنا ؎

نہ ثروت رہی اُنکی قایم نہ عزت　　گئے چھوڑ ساتھ اُنکا اقبال و دولت
ہوئے علم و فن اُنسے ایک ایک رخصت　　مٹی خوبیاں ساری نوبت بہ نوبت
رہا دین باقی نہ اسلام باقی
اک اسلام کا رہ گیا نام باقی
(مسدس حالی)

نام بتانا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ نام ظاہر کرنا + واقفیت جتانا + نام لینا +

نام بد کرنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ کلنک لگانا۔ داغ لگانا۔ عیب لگانا۔ رسوا کرنا۔ تہمت دھرنا۔ نام کو بٹا لگانا۔ کسی کا نام بُرائی کے ساتھ لینا۔ بُرا مشہور کرنا۔ جیسے وہ تو ایسا نہیں ہے مگر اُسکا نام بد کر رکھا ہے +

نام بدنام کرنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ کلنک لگانا۔ رسوا کرنا۔ داغ لگانا۔ عیب لگانا۔ رسوا کرنا۔ تہمت دھرنا۔ الزام لگانا۔ بٹا لگانا ؎

ہے نامہ اُسکے یہی پیغامِ قضا کا　　کیوں نام کیا آپ نے بدنام قضا کا (قرار)

نام بد ہونا۔ ا۔ فعل لازم:۔ نام نکلنا۔ رسوا ہونا۔ رسوائی ہونا۔ بُرائی کے ساتھ مشہور ہونا۔ کلنک لگنا۔ عیب لگنا ؎

مرا کہا نام بد ہوگا وہ خود بدکار ہے دشمن　　دیا ہے رنج مجکو جب گلہ کرتی ہوں راحت کا (جان صاحب)

نام بُردہ۔ ف۔ صفت:۔ مذکور۔ وہ شخص جسکا اُوپر ذکر آیا ہو۔ مشارٌ الیہ +

نام بڑا اور درشن چھوٹے۔ ا۔ کہاوت:۔ نمود تو بہت کچھ مگر حصول کچھ نہیں۔ جتنا نام ہے اُتنا کام نہیں۔ نام کے مُوافق سامان نہیں +

نام بکنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ نام کی شہرت سے چیز بکنا۔ نام کی قدر ہونا۔ نام کیا ہے بنا ؎

اہلِ اُلفت کے لیئے چاہیئے شہرت اے دل　　نام بکتا ہے محبت کے خریداروں کا (داغ)

نام بگاڑنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ (۱) نام کو بٹا لگانا۔ نام بدنام کرنا۔ (۲) بُری طرح نام لینا۔ نام کا اصلی ہیئت پر نہ رکھنا +

نام بنام۔ ف۔ تابع فعل:۔ نام وار۔ اسم وار۔ نام کی ترتیب کے ساتھ۔ ایک ایک کو۔ ہر ایک کو۔ ہر ایک نام کے ساتھ [۱] +

نام پانا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ ناموری حاصل کرنا۔ نیکنامی حاصل کرنا۔ شہرت پانا۔ نامور ہونا۔ مشہور ہونا ؎

گو جان گئی عشق میں پر نام تو پایا　　کہنے میں بھی کیا محنتِ فرہاد نہ آتی (داغ)

نام پر۔ ا۔ تابع فعل:۔ اوّل معلّیم۔ دوم برائے۔ واسطے۔ لئے۔ جیسے خدا کے نام پر۔ رسول کے نام پر +

نام پر بیٹھنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ نام کا پاس اور لحاظ کرکے مستقل رہنا جیسے عورت کا خاوند کے نام پر اُسکے مرنے کے بعد بے نکاح بیٹھنا (۲) متوکل ہونا۔ صبر و رضا کرنا جیسے خدا کے نام پر بیٹھنا +

نام پہ پیزار مارنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ (ع) کسی کے نام سے نہایت متنفر ہونا۔ نام تک سے بیزار ہونا۔ اسقدر ناراض ہونا کہ نام لیکر زمین پر جوتیاں مارنا

نام پر پیزار نہ مارنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ (ع) اسقدر بیزار اور متنفر ہونا کہ اُسکے نام پہ جوتی بھی نہ مارنا۔ ازحد ناراض ہونا +

نام پر جان دینا۔ ا۔ فعل لازم:۔ نام پر مرنا۔ شہرت پر مٹنا۔ اپنی شہرت چاہنا۔ اپنی شہرت کا عاشق و شیدا ہونا۔ ناموری یا شہرت کیلئے ازحد کوشش کرنا

نام پر مٹنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ کسی چیز کے نام پر فریفتہ و دلدادہ ہونا۔ ازحد مائل ہونا +

[۱] اگر برق سے بجلی تو ابر روتا ہے + ہر اک کو ہر اک کا کام نام بنام + بجائے جان خدا اہلِ مہر و اُلفت کی + وہ کوستے ہیں اُنہیں صبح و شام نام بنام (داغ)

نام

اپنا سا حال جان تُو واعظ سبھوں کا یار　　بیٹھا ہے کیوں مٹا ہوا جنّت کے نام پر (مؤلف)

نام پڑ جانا - ا - فعل لازم :- عُرف ہو جانا لقب پڑ جانا - کسی نام سے مشہور ہو جانا ٭

نام پُکارنا - ا - فعل متعدی :- نام بولنا - نام لینا - نام لیکر آواز دینا - نام سے بلانا ٭

نام پیدا کرنا - ۃ - فعل متعدی :- ناموری حاصل کرنا - نیکنامی بہم پہنچانا - شہرت حاصل کرنا - مشہورِ خلائق ہونا + نام روشن کرنا + ؎

جُوں نگیں پیدا کریں گے صفحۂ گیتی پہ نام　　ہو گئے رُسیدہ ہمارے گر کبھی واژوں نصیب (نصیر)

آسماں تو آسماں ہی رہ گیا　　نام تُو لے فتنہ گر پیدا کیا　　(داغ)

نام جپنا - فعل لازم :- (۱) نام رٹنا - نام کی تسبیح کرنا - کسی کے نام کی مالا پھیرنا - (۲) بار بار نام لینا مُطلق نام لینا - زبان پر نام لانا - جیسے میرا ہی نام جپے جاتا ہے ؟ کیا کوئی اور نہ تھا ٭

نام جُو - ف - صفت :- ناموری چاہنے والا - نام کا خواہاں ٭

نام چار کو - ۃ - تابع فعل :- برائے نام - یُونہیں سا - ذرا سا - نام گنانے کو مقدارِ قلیل - بہت ہی تھوڑا ٭

نام چڑھنا - ۃ - فعل لازم :- نام درج ہونا - رجسٹر میں نام لکھا جانا - درجِ فہرست ہونا - چہرہ لکھا جانا - دفتر میں نام لکھا جانا ٭ ؎

کیا قدر و منزلت تری دیوانِ عشق میں　　دفتر میں جبکہ نام نہ عارف ترا چڑھے　(عارف)

نہیں گمنامِ عالم عاشق اُس ابروئے پُرخم کے　　کماندارانِ اُلفت کے چڑھے ہیں نام فتر پر (اسیر)

نام چلنا - ۃ - فعل لازم :- نام کی یادگار رہنا - نام برقرار رہنا - نام قائم رہنا - یادگاری رہنا جیسے نیک اولاد سے نام چلتا ہے + آل اولاد کی آرزو اسیواسطے ہوتی ہے کہ باپ دادا کا نام چلے ٭

ہم اپنے شعر کو اولاد سے سمجھتے ہیں بہتر　　اِسی سے بعد ہمارے چلے گا نام ہمارا (قدر)

جب تلک زور چلے صُورتِ جم جام چلے　　چال وہ چل کہ زمانے میں ترا نام چلے (اسیر)

نامِ خدا - ف - ا - کلمۂ دُعا - (۱) مجازاً ماشاء اللہ چشمِ بد دُور - حفِ نظر - خدا چشمِ بد سے محفُوظ رکھے - جسوقت کسی دوست یا عزیز کی تعریف کرتے ہیں تو اوّل یہ کلمہ چشمِ زخم کے دفعیہ اور برکت کے واسطے زبان پر لاتے ہیں ؎

اُس سے کیا ہمسری کرے گا فلک　　وہ ہے نامِ خدا جوان یہ پیر　(مجروح)

صنم مشہور ہے نامِ خدا وہ　　یہ سمجھے بات وہ جو رازداں ہے　(عارف)

کیا جوانی ہے اُس پہ نامِ خدا　　دل ہے ہر شیخ و شاب کا مُشتاق　(ممنُون)

تھی عجب نامِ خدا حُسن کی اُس گُل کے بہار　　حُسنِ خُوبی کا شگفتہ تھا وہ گویا بازار (عبدالکریم سوز)

جتنے بن بن کے نکلتے ہیں صنم نامِ خدا　　سب میں بھاتا ہے مجھے اُسکا مٹک کر چلنا (میر)

میر نہیں پیر تم کاہلی اللہ رے　　نامِ خدا جوان ہو سے کچھ تو کیا چاہئے　(〃)

نام

کچھ وہ سرگرمِ سخن نامِ خدا ہونے لگے　　اب خدا چاہے تو مطلب بھی ادا ہونے لگے (داغ)

دیکھئے لاتی ہے اُس شوخ کی نخوت کیا رنگ　　اُسکی ہر بات پہ ہم نامِ خدا کہتے ہیں (غالب)

ہو نامِ خدا تجھ میں کیونکر نہ خُود آرائی　　اندازِ سخن یہ کچھ چہرے کی وہ زیبائی (صادق)

تُو وہ ہے نامِ خدا اے بُتِ کافر کہ ترے　　زاہدِ کعبہ نشیں بھی قدم آلیتا ہے (نصیر)

لبِ پاں خوردہ ترے نامِ خدا خُوب ہیں سُرخ　　دلِ پُرخوں کو کیا تُو نے ہے کسکے پامال (ظفر)

ساکنانِ کعبہ نے کی بُت پرستی اختیار　　وہ صنم نامِ خدا کیا اِندنوں جوبن پہ ہے (ترقی)

اے صنم غرقِ جُنوں کیونکہ نہ ہو رشک سے لعل　　لبِ پاں خوردہ ترے نامِ خدا خُوب ہیں سُرخ (〃)

ہنس ہنس کے بار بار نہ کیونکر دکھائیں آپ　　نامِ خدا لگائے ہیں دنداں نئے نئے (رند)

ٹک منہ اِدھر کو کیجیو قُربان جاؤں ہائے　　کیا ہی بہار نامِ خدا آپ پر ہے آج (جرأت)

عاشق کو بوسہ دیتے نہیں گالیاں تو دو　　نامِ خدا زبان تو ہے گو دہاں نہیں ٭ (عاشق)

دیکھنا نامِ خدا کیا ہی جہانگیر بنا　　یہ بنا وہ زبنا عالمِ تصویر بنا　(نصیر)

اُس صنم کا حُسن ہے نامِ خدا مُعجز نما　　آتے ہیں بُت پُوجنے کو خُود برہمن کی خوشی (عاشق)

جب نامِ خدا جواں ہوا وہ　　مانندِ نظر رواں ہوا وہ　(نسیم)

یہ ہے وہ نامِ خدا نامی و گرامی نام　　کہ نامِ پاک کو لیتا ہے پنج وقت امام (نکہت)

نامِ خدا ابھی ہے صباحت بلائے جاں　　لاتا ہے رنگ دیکھئے اُسکا شباب کیا (زکی)

حیران ہوں کعبہ میں ہے جادہ نما آپ　　بُت ہو کے نظر آئے کہاں نامِ خدا آپ (〃)

(۲) بعض اوقات بطریقِ طنز و استہزا حالتِ بد پر بھی اطلاق ہوتا ہے کیا کہنے ہیں - کیا بات ہے - واہ وا - سُبحان اللہ - شاباش - مرحبا - صد رحمت - آفرین ہے

اچھے آتے ہی اختلاط بڑھائے　　خُوب نامِ خدا مزے میں آئے　(شوق)

اگر شش جہت میں کوئی دلربا ہے　　تو دل اِن کا نادیدہ اُسپر فدا ہے

اگر خواب میں کچھ نظر آگیا ہے　　تو یاد اُسکی دن رات نامِ خدا ہے

بھری سب کی وحشت سے رُودادیاں　　جسے دیکھئے قیس و فرہاد ہے یاں

(بیجان)

نام خراب کرنا - ۃ - فعل متعدی :- نام بد کرنا - رُسوا کرنا + بدنام ہو جانا - رُسوائے خلائق ہو جانا [۵۱]

(چونکہ خدا تعالےٰ کا نام لینے کے بعد جو کسی کی تعریف کی جاتی ہے تو اُسے نظر مار نہیں سکتی اِسوجہ سے بجائے چشمِ بد دُور یہ مُحاورہ ہو گیا گویا بنامِ خدا کی بے کو حذف کرکے نامِ خدا کر لیا یا یُوں کہو کہ قسمیہ تعریف کرنے کے واسطے بخدا کی بجائے یہ مُحاورہ مُستعمل تھا بعد میں معانی مذکورہ پر بولنے لگے جیساکہ مصرعۂ ذیل سے بھی ظاہر ہے ؎ نامِ خدا ابھار ہے جوبن پہ یار کے)

نام دار - ف - صفت :- مشہور - نامی - نامور ٭

نام دھرتا - ۃ - اسم مذکر :- (ہندی) نام رکھنے والا + باپ - پدر جیسے تیرا نام دھرتا کی :

نام دھرنا - ۃ - فعل متعدی :- (۱) نام تجویز کرنا - نام مقرر کرنا - نام تعیّن کرنا - نام رکھنا

[۵۱] دلِ ناکام کے ہیں کام خراب + کرلیا عاشقی میں نام خراب (داغ)

نام

جیسے بچّے کا نام دھرنا (۲) عیب لگانا۔ عیب نکالنا۔ غرّہ بِینی کرنا۔ بُرا کہنا۔ عیب گیری کرنا۔ نکتہ چینی کرنا۔ مِین میکھ نکالنا ؎

وہ عنقا کو بھی میں یہ نام دھرتے ۔ کہ نام اُس نے کیا لکھو کرنشاں کو (مجرُوح)

کوئی کہتا ہے وحشی اور کوئی کہتا ہے دیوانہ ۔ تری اُلفت میں مجکو لوگ کیا کیا نام دھرتے ہیں (جُرأت)

(۳) نقص نکالنا + بُرا کہنا۔ عیب چینی کرنا۔ حرف گیری کرنا ؎

آج بن ہوری کھیلے تو سے نہ جاؤنگی بنواری جو ہو سو ہو ۔ مجکو ایسکے جاؤنگی تُمسے لاج رہو یا نہ رہو
سانس لے و یا نندیا ہو بجاویں باتیں وہی بھی نام دھر ۔ دیوانی بھانی دونوں سہارو یادگاری جو ہو سو ہو
ہاں کھیلونگی ہوری بنواری جو ہو سو ہو
(گیت ہولی)

کیا غرورِ حُسن ہے سو سو دھرتے ہے روز نام ۔ وہ شبیہ شاہدِ کنعاں کو دھرکے سامنے (معرُوف)

یہ عیب ہے کہ تمہارے ہُنر کو نام دھریں ۔ جو کچھ کیا سو قضا نے ادا سے کیا مطلب (نسیم دہلوی)

نہ رنج اُنکے افلاس کا اُنکو اصلا ۔ نہ فکر اُنکی تعلیم اور تربیت کا
نہ ترشش کی ہمّت نہ دینے کو پیسا ۔ اُڑانا مگر مفت ایک اک کا ناکا
کہیں اُنکی پوشاک پر طعن کرنا
کہیں اُنکی خوراک کو نام دھرنا
(حالی)

(۴) دوش دینا۔ الزام رکھنا۔ (۵) قیمت مُقرّر کرنا۔ قیمت مانگنا۔ مول مانگنا۔ جیسے پہلے تُم اپنی چیز کا نام دھر دو پھر ہم بھی بتا دینگے کہ یہ دینے ہیں ؎

نام دھروانا۔ ہ۔ فعل متعدّی :۔ اوّل معلُوم۔ دوم بُرا کہلوانا۔ دوش لگوانا +

نام ڈبونا۔ ۱۔ فعل متعدّی :۔ بدنام کرنا۔ رُسوا کرنا۔ عزّت کھونا۔ نام بدنام کرنا ؎

خدا کے فضل سے اُسکو بھی آج رو بیٹھے ۔ رہی تھی نام ڈبونے کو آبرو باقی + (بحر)

بہانہ ڈھونڈھتی تھی چشمِ تر جُدائی کا ۔ اِسے تو نام ڈبونا تھا آشنائی کا + (جلال)

نام ڈوبنا۔ ۱۔ فعل لازم :۔ نام بدنام ہونا۔ رُسوائی ہونا۔ عزّت جانا۔ رُسوا ہونا +

نام رکھنا۔ ۱۔ فعل متعدّی :۔ (۱) دیکھو (نام دھرنا نمبر ۱۔۲۔۳۔۴ و ۵) نام دھرنا کی نسبت رکھنا زیادہ فصیح خیال کیا جاتا ہے ؎

گر تمکو کرا پنا نہ دلا رام رکھیں گے ۔ تو آج سے جُرأت ہی نہ ہم نام رکھینگے (جُرأت)

چمن میں سرو کہتے ہیں تمہارے سایۂ قد کو ۔ فلک پہ چاند رکھا نام عکسِ رُوئے تاباں کا (موتی لال بسمل)

(۲) عیب لگانا۔ عیب رکھنا۔ نقص نکالنا۔ نکتہ چینی کرنا۔ بدنام کرنا ؎

شوق کسی سے ہے کہ نام تمکو ہزاروں رکھتے ہیں نام ہمکو ۔ ذرا تو سمجھو اے لُطفِ فرما تمہیں ملتے نہ ایسے ہوتے (غمگین)

گر رنگ سے اور نام سے گزرے گا نہ جُرأت ۔ تو فرقۂ عشّاق میں سب نام رکھیں گے (جُرأت)

نام رکھتے کوئی فرہاد کو تنگ آتا ہے ۔ ہاتھ اپنا کوئی دن کو تہِ سنگ آتا ہے (حیا)

نام رکھینگے وہ ہم لینگے اگر نام جفا ۔ بات شکوے کی کہینگے تو شکایت ہوگی (عزیز)

نام

گردشِ چشم کا اک تیری نہیں شاکی میں ۔ رکھتے آئے ہیں سبھی گردشِ ایّام پہ نام (نیّر)

نام رکھتے ہیں سبھی خُوبانِ عالم کو بھلا ۔ ہے تمہیں اپنی شفقِ من کس قدر کتنا گھمنڈ (افراق)

جو ترے لب سے کام رکھتے ہیں ۔ لعلِ یمنی کو نام رکھتے ہیں + + (زہیر)

جب سر انگشت کو میں دیدۂ تر پر رکھا ۔ نام آنسُو نے مرے ملکِ گُہر پر رکھا (مُصحفی)

نام روشن کرنا۔ ۱۔ فعل متعدّی :۔ (۱) نام اُجالنا۔ نیکنامی کے ساتھ مشہُور کرنا۔ (۲۔ طنزاً) بدنام کرنا۔ رُسوا کرنا +

نام روشن ہونا۔ ۱۔ فعل لازم :۔ (۱) نام مشہُور ہونا۔ شہرت پانا۔ نیکنامی ہونا ؎

جان صاحب تُو رہے جم جم سدا سیج تو ہے ۔ نام روشن ہوگیا میرا ترے اقبال سے (جان صاحب)

(۲۔ طنزاً) بدنام ہونا۔ رُسوا ہونا +

نام رہ جانا یا رہنا۔ ۱۔ فعل لازم :۔ نام باقی رہ جانا۔ یادگار رہ جانا۔ نام بنا رہنا۔ نشانی رہ جانا۔ منشی حبیب الدین مرحُوم + ؎

وہ کفر رہ گیا نہ وہ اسلام رہ گیا ۔ دُنیا میں مِلّتوں کا بس اک نام رہ گیا (سوزان)

روشن اُسی کا نام رہا مثلِ آفتاب ۔ سر سے جو تیری راہِ طلب میں دوال ہوا (دبیر)

آگے کرتے تھے آدمی وہ کام ۔ جس کے باعث رہے ہمیشہ نام (سودا)

نے رستم اب جہان میں نے سام رہ گیا ۔ مردوں کا آسماں کے تلے نام رہ گیا (میر سوز)

نام زد۔ ف۔ صفت :۔ موسُوم۔ نام نہاد۔ معرُوف۔ مشہُور۔ نامی +

نام زد کرنا۔ ۱۔ فعل متعدّی :۔ (۱) کسی کے نام کرنا۔ ڈیڈی کیٹ کرنا۔ کسی کے نام پر کرنا۔ (۲) نام نہاد کرنا۔ نام رکھنا۔ موسُوم کرنا۔ (۳) منسُوب کرنا +

نام زد ہونا۔ ۱۔ فعل لازم :۔ (۱) مشہُور ہونا۔ معرُوف ہونا۔ (۲) نام نہاد ہونا۔ موسُوم ہونا۔ (۳) ڈیڈی کیٹ ہونا۔ کسی کے نام پر ہونا۔ (۴) منسُوب ہونا +

نام زندہ کرنا۔ ۱۔ فعل متعدّی :۔ گُمنامی کی حالت سے نکالنا۔ نام یاد دلانا۔ نام روشن کرنا۔ نام برقرار کرنا ؎

حرف تیرے عقیقِ لب کا شوخ ۔ زندہ کرتا ہے نام عیسےٰ کا + + (محسن)

نام سُننا۔ ۱۔ فعل متعدّی :۔ صرف نام سے واقف ہونا۔ صُورت آشنا نہ ہونا۔ صرف نام کی جان پہچان ہونا ؎

لوگ کہتے ہیں کہ ہے شیوہ بیاں کوئی ظہیر ۔ ہمنے دیکھا تو نہیں نام سُنا کرتے ہیں (ظہیر)

نام سے۔ ۱۔ تابع فعل :۔ (۱) نام لیکر۔ نام پر۔ دُوسرے کے نام پر جیسے کسی کے نام سے نیلام میں بولی بولنا۔ کسی کے نام سے کچھ لے آنا وغیرہ (۲) نام کی بدولت۔ نام کی طفیل جیسے اُس خاندان کے نام سے کما کھاتا ہے یا انکے نام سے پُجتا ہے۔ وہاں کے نام سے چیز بکتی ہے وغیرہ (۳) نام لینے سے

نام

نام کے ساتھ۔ نام لیتے ہی۔ فوراً جیسے لاحول کے نام سے شیطان بھاگتا ہے +(۴) اُستاد کے نام سے کانپتا ہے (۴) نام نہاد۔ منسُوب جیسے اُسکے نام سے کتاب بنائی۔ (۵) بہانے سے حیلے سے۔ جیسے تماشے کے نام سے بچے کو لیجاکر گہنا اُتار لیا + مسجد کے نام سے لیا آپ اُڑا لیا۔ (۶) نام سُنکر نام کے سُننے سے جیسے بچہ میں ماں کے نام سے جان آتی ہے + پیسے کے نام سے خوش ہوتا ہے (۷) لقب سے۔ خطاب سے جیسے کس نام سے مشہور ہے

نام سے بِکنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ نہایت قدر ہونا + کسی چیز کا خوبی میں نام ہونا +

نام سے بیزار ہونا۔ ا۔ فعل لازم:۔ از حد متنفر ہونا۔ نام تک سُننا گوارا نہ ہونا۔ نام تک کا روادار نہ ہونا

اے داغ اک زمانے کے دلمیں ہے گھر ترا وہ نام کسکے نام سے بیزار کیوں ہُوئے (داغ)

نام سے پُجنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ کمال اعتقاد ہونا + کسیکے نام کے سبب قدر و منزلت ہونا

نام سے دم نکلنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ کسی سے نہایت ڈرنا۔ از حد خوف کھانا +

نام سے کانپنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ نہایت دہشت غالب ہونا۔ کمال رُعب چھانا +

نام سے نفرت ہونا۔ ا۔ فعل لازم:۔ کمال نفرت ہونا۔ نام سے چِڑ ہونا ہ

داغ کے تو نام سے نفرت تھی اُس بے مہر کو پر نہیں معلوم حضرت وہاں کیونکر گئے (داغ)

نام کا کُتا نہ پالنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ کسی کے نام سے اِسقدر بیزار ہونا کہ اُس نام کا کُتا بھی ہو تو نہ پالنا۔ از حد متنفر ہونا۔ کمال بیزار ہونا جیسے میں تو اُسکے نام کا کُتا بھی نہیں پالتا +

نام کر جانا۔ ا۔ فعل لازم:۔ یادگار چھوڑ جانا۔ نہایت شہرت اور ناموری کے ساتھ گُزر جانا۔ مشہُورِ عالم ہوجانا۔ شُہرۂ آفاق ہوجانا ہ

سچ پُوچھیئے تو دونوں عجب کام کر گئے معشُوق عاشقی میں غرض نام کر گئے (نظیر)

مرکر فراقِ یار میں دل نام کر گیا ناکام گو جہاں سے گیا کام کر گیا (محمد صادق خاں اختر)

نام کرنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ (۱) دُوسرے کا نام لگانا۔ دُوسرے پر تھوپنا۔ اور کی طرف منسُوب کرنا۔ کسی پر الزام دھرنا۔ آپ چھپا کر دُوسرے کا نام کر دینا (۲) شہرت حاصل کرنا۔ ناموری بہم پہنچانا۔ نام پیدا کرنا۔ مشہور ہونا۔ تحسین و آفرین حاصل کرنا ہ

کر سبزرگی سیکھ کر تُو اپنا نام میری فرزندی نہ کچھ آوےگی کام (رنگین)

وہ عنقا کو بھی ہیں یہ نام دھرتے کہ نام اُسنے کیا کھو کر نشاں کو + (مجرُوح)

کبتک یُوں نام رہیں اب چاہتے ہیں کچھ کام کریں عاشق ہوں ہمنام کے اُوپر یُوں اپنا ہم نام کریں (امام)

(۳۔ گنوار) نام رکھنا۔ نام تجویز کرنا۔ نام ٹھیرانا۔ نام مُقرّر کرنا +

نام کو۔ تابع فعل:۔ (۱) برائے نام۔ نام چار کو۔ کہنے کو۔ نام نہاد جیسے نام کو جانور نہ چھوڑا ہ

اتنے ستانے تری لغزش کہے لے خوشخط چمنِ دہر میں اب نام کو شمشاد نہیں + (ناسخ)

نہیں ہیں نام کو ہیں ہم بھی کیا ہیں شکستِ حال کی گویا صدا ہیں (رنگی)

نام

(۲) اپنے نام کا۔ اپنی ذات کا۔ اپنے قول اور اپنی بات کا ہ

اے عشق تو ہر چند مرا دُشمن جاں ہو مرنے کا نہیں نام کو میں اپنے بقا ہوں (بقا)

نام کو دھبّا لگانا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ نام کو بٹّا لگانا۔ نام رسوا کرنا۔ کلنک لگانا۔ عیب لگانا +

مانا نہ حشر نے تیرے خرام کو دھبّا لگایا تُونے قیامت کے نام کو (مرزا رشید)

نام کو مرنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ ناموری اور عزّت کو چاہنا۔ نام کی پاسداری کرنا نام کا پاس کرنا۔ نام کے لئے جاں دادہ اور فریفتہ رہنا جیسے مرد مرے نام کو نامرد مرے نان کو ہ

مُجھے تو ننگ اپنے نام سے ہے مرو تم شیخ جی نام و نشاں کو + (میر سوز)

نام کو نہ چھوڑنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ نام چار کو نہ چھوڑنا۔ بالکُل نہ چھوڑنا۔ ذرا باقی نہ رکھنا۔ ناپید کر دینا۔ خاتمہ کر دینا ہ

تیرے دیوانے کو مارے ہیں یہ بعد سے پتھر کہ چھٹ نام کو لڑکوں نے نہ چھوڑے پتھر (ظفر)

نام کو نہ رہنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ بالکُل نہ رہنا۔ ذرا نہ رہنا۔ خاتمہ ہوجانا۔ بالکُل معدوم ہوجانا

شوقِ گریہ کو کسو دیجئے کِس پاس کہ اب نام کو بھی نہ رہا آنکھ میں قطرہ باقی + (میر)

گئی ہے آنکھوں کی راہ تیری انتظار میں رُوح رہی نہ نام کو اب جسمِ خاکسار میں رُوح (باطن)

نام کو نہ ہونا۔ ا۔ فعل لازم:۔ بالکُل نہ ہونا۔ ذرا نہ ہونا ہ

ساقیا نام کو باقی نہیں شیشے میں شراب رُوح سمجھا تھا جسے رُوح یہ قالب نکلا (امیر)

ابر میں رو گئے یہانتک جام کو نم نہیں آنکھوں میں ساقی نام کو (رندی)

بس لے دستِ جنُوں اب تو کہ ہے تارِ نفس باقی نہیں ہے نام کو بھی تار کوئی جیبِ داماں کا (مرزا)

نام کو نہ مِلنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ بالکُل نہ ملنا۔ بالکُل نہ پانا ہ

اُس چیز کی طلب مجُھے اُس ہونا سے ہے دُنیا میں نام کو بھی نہ جسکا نشاں ملے (جرأت)

نام کو نہیں۔ ا۔ مُحاورہ:۔ برائے نام نہیں۔ نام گنانے تک کو نہیں۔ بالکُل نہیں۔ مُطلق نہیں

نام کی بُھول یا چُوک۔ ا۔ اسم مؤنّث:۔ سہوِ نام۔ نام کا سہو + نام کی غلطی +

نام لکھنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ نام درج کرنا۔ نام داخل کرنا۔ چہرہ کرنا۔ نام چڑھانا۔ فہرست یا دفتر میں نام تحریر کرنا +

نام لگانا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ الزام دھرنا۔ دوش لگانا۔ قصُور ذمّہ ڈالنا۔ بہتان لینا۔ تُہمت دھرنا۔ تھوپنا۔ کسی علّت میں ماخوذ کرنا +

نام لگجانا۔ ا۔ فعل لازم:۔ الزام مُنسُوب ہونا۔ نام ہوجانا۔ قصُوروار ٹھہرجانا۔ تہمت لگجانا +

نام لگنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ الزام لگنا۔ تُہمت لگنا۔ نام ہونا۔ قصُوروار ٹھہرنا +

نام لیکر۔ تابع فعل:۔ نام سے۔ نام کی بدولت کسی بُزرگ کی طُفیل جیسے کسی کا نام لیکر مانگنا کھانا

نام لینا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ (۱) نام جپنا۔ نام کی تسبیح کرنا۔ نام کی مالا پھیرنا +

نام رٹنا۔ بھجن کرنا (۲) نام پکارنا۔ نام زبان پر لانا جیسے ہا! تم بڑوں کا نام لیتے ہو؟

تا بامِ یار طاقتِ پرواز تھی کسے　　اے عشق تیرا نام ظفر لیکے اڑ گیا + (ظفر)

(۳) الزام دھرنا تہمت لگانا۔ متہم کرنا + نام زبان پر لانا ؎

شکوۂ مہر و وفا کس نے کہا کس سے سنا　　پھر وہی آپ مرا نام لئے جاتے ہیں (داغ)

(۴) تعریف کرنا گُن گانا جیسے جوں جوں لیا تیرا ناؤں۔ دوں دوں مارا سار لگاؤ ہمیشہ آپکا نام لیتے رہینگے (۵) ذکر کرنا۔ تذکرہ کرنا۔ نام زبان پر لانا جیسے چاہت کی چاکری کیجے آن چاہت کا نام نہ لیجے

وہ مرا نام بھی لینے کے روادار نہیں　　غیر کیا جا کے کریں اُن سے شکایت میری (ظہیر)

نام لیوا[له]۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ نام لینے والا۔ نام یاد کرنے والا۔ یادگار۔ + بیٹا۔ وارث۔ اولاد۔ فرزندِ نرینہ جیسے نام لیوا رہا نہ پانی دیوا +

نام مٹنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ نام جاتا رہنا۔ گمنام ہونا۔ ناپید ہونا۔ نام کا نیست و نابود ہونا۔ نام نہ رہنا ۔ عُمر ضایع مُدام مت کرنا + نام مٹنے کا کام مت کرنا۔

نام میرا گانو تیرا۔ ہ۔ کہاوت:۔ خود مال مارنا دوسرے کو دھوئیں کھنا۔ کوئی کمائے کوئی اُڑائے

نام نکالنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) برائی کے ساتھ مشہور کرنا۔ نکو بنانا۔ بدنام کرنا۔ رُسوا کرنا۔ شہرت دینا + شہرت حاصل کرنا۔ شہرۂ آفاق ہونا۔ مشہور ہونا ؏

پینے میں مے کے کیوں نہ نکالیں ہم اپنا نام　　خالی جب ایک جام سے مشہور جم ہوا + (ناظم)

اِس پردے نے تمہارا نام اور بھی نکالا　　یہ بھی کوئی حیا ہے جو نام ہو جیا کا + (داغ)

نکلا جو میں گھر سے تو یوں نہیں کام نکالا　　نامے کے بہانے سے مرا نام نکالا + (صابر)

(۲) کسی منتر یا جادو خواہ عمل کے وسیلہ سے چور کا نام معلوم کرنا (۳) نوزائیدہ بچے کا نام کسی مقدس کتاب سے بذریعہ حروف تجویز کرنا ؎

چوری میں جو ہو شبہ تو میں نام نکالوں　　اے دزدِ حنا تُو نے چُرایا مرے دل کو (اسیر)

نام نکل جانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ برائی یا بھلائی میں مشہور ہو جانا۔ بدنام ہو جانا۔ رُسوا ہو جانا۔ مشہور ہو جانا + نام پڑ جانا۔ لقب پڑ جانا۔ عُرف ہو جانا جیسے دُکاندار کا نام نکل جانا ہی کافی ہے + اگر کسی سے ہل مل کر بات نہ کرو گی تو نک چڑھی خانم نام نکل جائیگا + بد تو وہ نہیں ہے مگر نام نکل گیا ہے ؎

گُھنتے ہوں جسکے زندہ وہ جلاد ہے فلک　　عیسے کا نام قاتلِ عالم نکل گیا + (اسیر)

بوسے دیئے جو ہم کو تو بچتا ہے ہو کیوں　　ہمت میں نام صورتِ حاتم نکل گیا (〃)

نام نکلنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) برائی یا بھلائی کے ساتھ مشہور ہونا + رُسوا ہونا بدنام ہونا + نکو بننا۔ شہرت پانا۔ کسی کام میں ناموری حاصل ہونا۔ لقب پڑنا۔ خطاب پانا۔ لقب پانا۔ ملقب ہونا۔ (مولا بخش قلق) ؎

شیوہ تری حیا کا رسوائے عام نکلا　　یہ پردہ کیا بھلا ہے جس سے کہ نام نکلا (قلق)

[له] (۲) نام بچانا۔ شناخت کرنا۔ بچاؤنا ۔ کسی کی عزت کا ۔ نام و نشاں ۔ تو (داغ)

ہے نہیں نام نکلنے کا وہ کیونکر نکلے　　ڈھونڈو دنیا میں تو ہرگز نہ مرا گھر نکلے (صابر)

اہلِ وفا کی قدر تھی اگلے زمانے میں　　مجنوں کا نام عشق میں نکلا نباہ سے (زکی)

اے سنگ و خشت مجھ پہ پسرِ خاص عام نکلا　　بارے جنوں کی دولت اپنا یہ نام نکلا (میر حیدر علی)

ہم تو بے نام و نشاں آپ کی اُلفت میں ہوئے　　آپ کا نام نکلنا تھا ستمگر نکلا + (داغ)

(۲) عمل یا منتر کے ذریعہ سے چور ثابت ہونا۔ چوری میں نام نکلنا +

نام نکلوانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) چور کا نام معلوم کرانا۔ چور کا نام منتر یا عمل کے ذریعہ سے معلوم کرنا ؎

چوری سے اُنکا سوتے میں بوسہ جو لیلیا　　ہمصحبتوں کے نام نکلوائے جاتے ہیں (ریحاں)

(۲) قرآن شریف یا کسی مقدس کتاب کے ذریعہ سے نوزائیدہ بچے کا نام تجویز کرانا۔ (۳) بدنام کرانا۔ رُسوا کرانا۔ نکو بنوانا +

نام نمود۔ و۔ اسم مؤنث:۔ (عو) ٹیپ ٹاپ + عزت و نمائش۔ ظاہری ٹھاٹھ جیسے ہم تو پچھلی نام نمود کو نباہ رہے ہیں ورنہ اب کیا رہا جس پر نوکر چاکر رکھیں +

نام نہاد۔ ف۔ صفت:۔ موسوم۔ نامزد +

نام نہ لینا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ نام زبان پر نہ لانا۔ نہایت متنفر و بیزار ہونا۔ پاس نہ پھٹکنا۔ قریب نہ جانا۔ (نسیم بھرتپوری) ؎

ہیں تو ناصح بتوں کا نام نہ لوں　　دل نہ مانے تو کیا کرے کوئی + (نسیم)

نام نہیں۔ ہ۔ محاورہ:۔ پتا نہیں۔ سُراغ نہیں۔ بے نشان ہے۔ لامکان ہے ؎

صحرا میں نہ دریا میں زمیں پر نہ فلک پر　　موجود ہے پر نام نہیں اُسکے نشاں کا (امانت)

نام ور۔ ف۔ صفت:۔ نام آور کا مخفف۔ مشہور۔ معروف۔ نامی۔ نامزد +

نام وری۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ نام آوری کا مخفف۔ شہرت۔ نیکنامی واہ واہ

نام وہ ہے جو خدا کہوائے۔ و۔ کہاوت:۔ اپنے منہ میاں مٹھو بننے سے کچھ نہیں ہوتا

نام و نشان۔ ف۔ اسم مذکر:۔ اَتا پَتا۔ ٹھور ٹھکانا +

نام و نشان باقی نہ رہنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ معدوم ہو جانا۔ نیست و نابود ہو جانا۔ کوئی نہ رہنا

نام ہو جانا۔ و۔ فعل لازم:۔ (۱) ناموری ہو جانا۔ شہرت ہو جانا۔ واہ واہ ہو جانا۔ جیسے اُسکا اِس فتح سے نام ہو گیا ؎

دکھلایا جذبِ عشق نے کیا حُسنِ انقلاب　　لکھا کسی کا نام ترا نام ہو گیا + (وزیر)

(۲) نام پر لکھا جانا۔ کسی کے نام پر جاگیر وغیرہ چڑھ جانا ؎

جاگیر جنوں کی قیس کے بعد　　اب داغ کے نام ہو گئی ہے (داغ)

(۳) نام لگ جانا۔ الزام لگ جانا۔ تہمت لگ جانا۔ جیسے اُس غریب کا تو ناحق نام ہو گیا وہ تو آس پاس بھی نہ تھا +

نام

نام ہونا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ (۱) ناموری ہونا۔ شُہرت ہونا۔ نیکنامی حاصل ہونا۔ مشہُورِ آفاق ہونا + واہ واہ ہونا۔ شُہرہ ہونا ؎

تیغ ابرُو کا اگر کچھ بھی اشارہ ہوجائے　آپ کا نام ہو اور کام ہمارا ہوجائے　(نشاط)

ہم طالبِ شُہرت ہیں ہمیں ننگ سے کیا کام　بدنام اگر ہونگے تو کیا نام نہ ہوگا　(شیفتہ)

تڑپ تڑپ کے جو عاشق تمام ہوتا ہے　تمہاری نیم نگاہی کا نام ہوتا ہے　(جلال)

(۲) الزام لگنا۔ نام لگنا۔ تہمت لگنا (۳) قرار پانا۔ ٹھہرنا۔ مانا جانا۔ تسلیم ہونا ؎

اب کیوں کمی کرے تجھے کسکا لحاظ ہے　رونے کا نام دیدۂ خُونبار ہو چُکا　(ناظم)

(۴) نام پر چڑھنا۔ نام پر لکھا جانا۔ نام پر ہونا۔ جیسے جاگیر نام ہونا۔ (۵) ذمّہ ہونا۔ سر پڑنا۔ تھُپنا ؎

غیر جتنی بُرائی کرتے ہیں　وہ ہمارے ہی نام ہوتی ہے　(داغ)

(۶) شرکت ہونا۔ شمُولیت ہونا۔ شریکِ فعل قرار پانا ؎

یہ نہ سمجھے تھے یہ آغاز یہ انجام ہے　میری رُسوائی میں اُنکا بھی تو آخر نام ہے　(رنیم دہلوی)

نامُکر۔ ا۔ صفت :۔ (بقّال) نامُقر کا بگڑا ہوا لفظ۔ اقرار نہ کرنے والا۔ انکاری +

نامُوس۔ ع۔ اسم مؤنّث :۔ (۱) عصمت۔ عفّت۔ عزّت۔ حُرمت + نیکنامی۔ (۲) فرشتہ۔ ملائک + احکامِ الٰہی (۳) جبرئیل علیہ السلام کا لقب + صاحبِ راز (۴) پردگیانِ عصمت۔ حرم سرائے۔ زنانہ۔ زنان خانہ + اہلِ خانہ۔ (۵) گھر والا۔ خاوند۔ گھر کا مالک (۶) ننگ۔ شرم۔ بے عزّتی۔ غیرت۔ لاج۔ (۷) حکیموں کے نزدیک تدبیر بہ سیاست +

نامُوسِ اکبر۔ ع۔ اسم مذکّر :۔ (۱) قاعدہ و دستُورِ بزرگ۔ شریعت۔ (۲) حضرت جبرئیل علیہ السّلام کا لقب +

نامُوسی۔ ا۔ اسم مؤنّث :۔ (بقّال) بے عزّتی۔ بدنامی۔ رُسوائی + شرم۔ لحاظ۔ لاج +

نامہ۔ ف۔ اسم مذکّر :۔ (۱) خط۔ چٹّھی۔ مکتُوب۔ صحیفہ۔ نوشتہ (۲) کتاب۔ نسخہ۔ پوتھی۔ پُستک۔ رسالہ۔ شاستر۔ (۳) دفتر۔ طُومار۔ رجسٹر (۴۔ ا۔ بقّال) قرضہ۔ نام لکھی ہوئی رقم۔ ناواں +

نامۂ اعمال۔ ف + ع۔ اسم مذکّر :۔ (۱) اعمالنامہ۔ چال چلن کا رجسٹر۔ وہ رجسٹر جسمیں آدمی کے کُل نیک و بد عمل لکھے ہوتے ہوں + خطِ سرگُزشت

دیوان ہی میرا تھا مرا نامۂ اعمال　کاہے کو فرشتوں نے لکھا نامۂ اعمال
کیا روزِ قیامت ہے کہ کوچے میں بُتوں کے　اُڑتا ہوا پھرتا ہے مرا نامۂ اعمال
کیا فائدہ رکھتا ہے گنہگار کا جینا　جوں جوں کہ بڑھی عُمر بڑھا نامۂ اعمال
اے مصحفی اس اشکِ ندامت سے ہماری　افسوس کہ دھویا نہ گیا نامۂ اعمال　(مصحفی)

کمر باندھی ہے نامہ نے رقابت کا خطر ٹھیرا　میں اپنے نامۂ اعمال کا خود نامہ بر ٹھیرا　(نسیم)

نان

(۲) وہ سرکاری رجسٹر جسمیں مُلازموں کا چال چلن اور کارگُزاری وغیرہ درج ہوتا ہے

نامہ بر۔ اسم مذکّر :۔ قاصد۔ دُوت۔ سپیک۔ مدونہ۔ پیامبر۔ چٹّھی رساں۔ ہرکارہ۔ ڈاکیہ +

لیکے پیغام گئے سیر اکھی اپنی سہی　اب تو کچھ نامہ بروں کا بھی بھروسا نہ رہا　(حیا)

نامہ بر نے جواب کے بدلے　خط کے پُرزوں کو لا دیا ہم کو　(مجرُوح)

سُن سُنکے رازداں کو بھی جب شوق بڑھ گیا　مجھسے یہ راہ کی کہ مرا نامہ بر ہوا[1]　(زکی)

نامہ نگار۔ ف۔ اسم مذکّر :۔ خبر نویس۔ کارسپانڈنٹ۔ خبر دہندہ۔ پرچہ نویس +

نامہ و پیام یا پیغام۔ ف۔ اسم مذکّر :۔ خط و کتابت۔ سلام پیغام۔ پیغام سلام + کارسپانڈنس +

نامہ بر کہیو کہ مشتاقِ لقا ہوں تیرا　تجکو ملنا ہے تو بِل نامہ و پیغام نہ بھیج　(ظفر)

نامی۔ ف۔ صفت :۔ (۱) مشہُور و معرُوف۔ نامزد۔ اُجاگر۔ نامور۔ نامدار جیسے نامی ساد کما کھائے۔ نامی چور مارا جائے۔ (۲) موسُوم۔ نام والا۔ جیسے احمد نامی مدعی نے ڈگری پائی (۳۔ ع) بڑھنے والا۔ نمو کرنیوالا۔ جیسے نباتات حیوانات بخلافِ جمادات

نامی چور۔ ا۔ اسم مذکّر :۔ مشہُور چور۔ بڑا بھاری چور ؎

دل چُرا لے کوئی اُس دُزدِ حنا پر ہو گماں　کیوں نہو بدنام عالم ہیں یہ نامی چور ہے　(اسیر)

نامی نامزد۔ ف۔ صفت :۔ بہت بڑا مشہُور و معرُوف۔ سب کا جانا بُوجھا +

نامی گرامی۔ ف۔ صفت :۔ دیکھو (نامی نامزد) +

نامیہ۔ ع۔ اسم مؤنّث :۔ بڑھنے والی قوّت۔ نمو کرنے والی طاقت۔ بڑھانیوالی قوّت + (کُل جانداروں اور سب درختوں میں خدا تعالےٰ نے ایک قوّت پیدا کی ہے جو اُنکو بڑھاتی لمبا چوڑا اُونچا موٹا کرتی اور نامیہ کہلاتی ہے) +

نان۔ ف۔ اسم مؤنّث :۔ روٹی۔ چپاتی۔ پھُلکا۔ خُبز + ایک قسم کی بڑی اور موٹی تنُور کی روٹی +

نعمتِ فقر ہے موجُود جسے رغبت ہو　آبِ شیریں میں ہے نانِ نمکیں تھوڑی سی　(آتش)

نانِ آبی۔ ف۔ اسم مؤنّث :۔ ایک قسم کی تنُوری خمیری روٹی جسمیں گھی وغیرہ نہیں پڑتا +

نان با یا نان وا یا نان پز۔ ف۔ اسم مذکّر :۔ نان بائی کا مخفّف یعنی روٹی اور شوربا بیچنے والا۔ روٹی پکانے والا۔ بھٹیارا + (با بمعنی شوربا آتا ہے)۔

نان بائی۔ ا۔ اسم مذکّر :۔ نان ابائی یعنی روٹی سالن بیچنے والا۔ دیکھو (نان با)

نان پاؤ۔ ا۔ اسم مذکّر :۔ ایک قسم کی موٹی اور اُونچی خمیری روٹی جسے پُرتگالی زبان میں پاؤ کہتے ہیں ؎

میرے کھانے سے کیوں فلک ہے کباب　پاؤ روٹی ہے نان پاؤ نہیں +　(اشک)

(اسکا ایجاد شہر خطا سے ہے جو ترکستان میں واقع ہے) +

نانِ جویں۔ ف۔ اسم مذکّر :۔ جَو کی روٹی۔ غریبانہ کھانا۔ رُوکھی سُوکھی۔ دال دلیا

---

[1] نامہ بر جان کے میں اُسکے قدم لیتا ہوں + جب بنا کر کوئی آتا ہے سفر کی صُورت　(داغ)

دال دلیا بیتی گتی سے

ہم تو تانع ہیں نہ نکلینگے جناں میں جاکر رزقِ عادی ہے زکی نانِ جویں تھوڑی سی (زکی)

نانِ خطائی۔ ف۔ اسم مؤنّث:۔ ایک قسم کی مٹھائی جو کھانڈ۔ میدے اور گھی سے ملکر جھاگ
کا خمیرہ دیکر کا مذبر پکائی جاتی ہے۔ (اسکا ایجاد شہرِ خطا سے ہے جو ترکستان میں واقع ہے)

نانِ رِباط۔ ف + ع۔ اسم مؤنث:۔ وہ روٹی جو خانقاہوں میں ملتی ہے +

نانِ وقف۔ ف + ع۔ اسم مؤنث: خدا کے نام کی روٹی۔ للّٰہی اللہ کی روٹی مسجد کی روٹی۔

نان و نفقہ۔ ف + ع۔ اسم مذکر:۔ روٹی کپڑا ــ روٹی اور گھر بار کا خرچ۔
روٹی مع اخراجاتِ ضروری۔ بیوی کا خرچ۔ بال بچوں کا خرچ۔

نان و نفقہ دینا۔ ف۔ فعل متعدی:۔ بیوی بچوں کو روٹی کپڑا دینا۔ گھر بار کا خرچ دینا۔

نانا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ ماں کا باپ۔ نیا۔ پدرِ مادر جیسے کھائینگے نانا کی روٹی کہلائینگے دادا کے پوتے +

نانا۔ س۔ صفت:۔ طرح طرح۔ انواع اقسام کا جیسے نانا پرکار کے بھوجن یعنی طرح طرح کے کھانے +

نانٹھ۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (ہندو) لاوارث مال۔ وہ مال جس کا کوئی وارث نہ ہو +

نانٹھ پر بیٹھنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (ہندو) لاوارثی مال پر قابض ہونا +

نانٹھا یا ناٹھا۔ ہ۔ صفت:۔ بیوارثا۔ وہ شخص جسکا کوئی وارث نہو۔ عورتیں نگوڑا کے ساتھ اس
لفظ کو زیادہ استعمال کرتی ہیں جیسے وہ تو نگوڑا نانٹھا ہے۔ نہ کوئی آگے نہ کوئی پیچھے۔

ناند۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ ایک بہت بڑا کونڈا جس میں نانبائی آٹا گوندھکر رکھتے دھوبی
کپڑے دھوتے اور رنگریز کپڑے رنگتے ہیں۔ نغاریہ۔ غالیں۔ مرکن +

نانْدھنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ عو۔ چھیڑنا۔ شروع کرنا۔ آغاز کرنا۔ کوئی کام یا بات شروع کرنا۔
چھونا۔ بیان کرنا۔ اختیار کرنا۔ جیسے قصّہ ناندھنا۔ کشیدہ ناندھنا +

نہ تو کچھ بولتے نہ چالتے ہیں غصّہ چُپ ناندھکر نکالتے ہیں (انشا)

کیوں عبث قصّہ مُفت کا ناندھے پھر نئے سرسے کھولکر باندھے (")

روشنی کو کہو فراش سے کل نانْدھ رکھے آج ہے وصل کی شب شمع کا گُل باندھ رکھے (رنگین)

نانس۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (ہندو عو) ساس کی ماں۔ ننیا ساس +

نانسرا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (ہندو عو) ننیا خسر +

نانک۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) ایک نیک مشہور موحد خدا پرست پنجابی درویشِ کامل کا مبارک
نام جو سکھوں کے فرقہ کے بانی اور بابر بادشاہ کے ہم عہد تھے +
دبارِ یجوں میں گرو بابا نانک کا حال اس طرح لکھا ہے کہ ان کے والد کا نام کالو کھتری تھا وہ **تلونڈی**
نام ایک گاؤں میں رہا کرتے تھے جس وقت گرو جی پیدا ہوئے تو انکی دائی کا بیان ہے کہ ایک ایسا
غُل وشور معلوم ہوا جیسے کسی بڑے امیر وزیر کی سواری آتی ہے۔ انہوں نے ہوش سنبھال کر
فارسی زبان اور رسمی حساب کتاب اپنے والد کے حکم بموجب سیکھ تو لیا مگر دنیوی کاروبار سے کبھی خوش

نہ ہوئے۔ ایکدفعہ انہیں انکے والد نے چالیس روپے دیکر دکان کرنیکے واسطے کچھ سودا خریدنے
بھیجا۔ رستے میں انکو چند فقیر ملے۔ انہوں نے کہا کہ بابا بھوکے ہیں یہ انہیں روپے دینے لگے
وہ بولے کہ روپے ہمارے کس کام کے ہیں روٹی کھلادے۔ چنانچہ یہ بازار گئے اور چالیس روپے
میں ان کے بھوجن کا سامان کرکے لے آئے۔ جب خالی ہاتھ پھرے تو باپ کے ڈر سے ایک
درخت کی ٹہنیوں میں جو گھر کے پاس تھا چھپ رہے۔ باپ نے ڈھونڈھکر نکالا اور پوچھا کہ بیٹا!
روپے کیا ہوئے انہوں نے سارا قصّہ سناکر عرض کیا کہ حضرت میں نے آخرت کا سودا خرید لیا۔
باپ خفا ہوکر مارنے کھڑا ہوا ایک زمیندار نے بچایا جب اُس نے دیکھا کہ یہ دنیا کے کام کا نہیں
ہے تو ناچار ہوکر سلطان پور علاقۂ کپور تھلا میں ان کی بہن کے پاس بھیجدیا۔ وہاں کا نواب
دولت خاں ذات کا پٹھان ابراہیم لودھی بادشاہِ دہلی کا رشتہ دار تھا اور نانک صاحب کا بہنوئی انکی
سرکار میں نوکر تھا اُسنے اپنی سرکار میں نانک کو مودھی کرادیا۔ انہوں نے اس موقع کو غنیمت
جان کر دان پُن داد و دہش شروع کی۔ سدابرت جاری کردیا۔ جسکے سبب ان پر غبن کا الزام
لگا حساب طلب ہوا۔ لیکن چونکہ خدا ان کا حامی تھا جب حساب ہوا تو انہیں کا روپیہ نواب کے
ذمّے فاضل نکلا۔ انہیں دنوں میں انکی شادی کرادی گئی دو بیٹے بھی ہوئے مگر انہوں نے کبھی سے
محبّت نہیں کی۔ سب کو چھوڑ چھاڑ سیاحی اختیار کرلی۔ اکثر ریاضت اور پند و نصائح میں مصروف
رہے۔ چونکہ انکا مذہب صُلحِ کُل تھا اور ہر ایک مذہب کی باتوں کو انہوں نے اپنے کلام اور تصنیف
میں داخل کر لیا تھا اسوجہ سے بہت سے لوگ انکے پیرو ہوگئے۔ اور ان کے ملفوظات کو نہایت متبرک
کلام اور مقدس بیان سمجھنے لگے۔ روز بروز پنتھ نے ترقی کی اور وہ سارے کرشمے ظاہر ہوئے
جو زبانزدِ خلائق اور بعض گرمکھی کتابوں میں مفصّل موجود ہیں +
گرو نانک صاحب کا خاندان بیدی کھتری۔ جنم استھان تلونڈی رائے بھوئے کی۔ تاریخِ پیدائش
یعنی جنم کانک سُدی ۱۵ پورنماشی سمت ۱۵۲۶ بکرماجیتی۔ والد صاحب کا نام وہی جو اوپر لکھا گیا۔ انکی
والدہ صاحبہ کا نام **ترپتا**۔ دونوں بیٹوں میں سے ایک کا نام **سری چند** جن سے اُداسی سادھو
کا پنتھ چلا دوسرے کا **لکھمی داس**۔ بیوی کا نام **سُلکھنی** تھا۔ نانک صاحب کا انتقال مقام
کرتارپور میں جو دریائے راوی کے کنارے پر واقع ہے اسوج بدی دسمی سمت ۱۵۹۶ بکرمی میں ہوا۔ اس
حساب سے آپ نے کل ۶۹ برس گیارہ ماہ ۲۵ یوم دنیا کو اپنی ذات جامع الکمالات سے فیض
پہنچایا + **گرنتھ** پانچویں گرو **ارجن** صاحب نے بمقام **امرتسر** سمت ۱۶۶۱ میں بنایا۔ بھادوں
سدی اکم کو مکمل ہوکر امرتسر ہی میں اُس مقام پر رکھا گیا۔ جو دربار صاحب کے نام سے مشہور
نہایت خوشنما اور قابلِ دید ہے۔ (۲) وہ گھوڑا جس کی پشت پر دو رنگ سفیدی چلی گئی ہو جو
سخت عیب میں داخل ہے +

نانک پنتھی۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ سکھ۔ گرو نانک کے پیرو +

نانک شاہی۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) فقیروں کا ایک گروہ (۲) سکھوں کے وقت کا

سکّہ جو پیسہ کی بجائے چلتا تھا :۔

نانُکّڑ ۔ ہ ۔ اسم مذکّر :۔ (عوام) انکار نہیں ۔ اقرار کا نقیض ۔ بکھیڑ :۔

نانُکّر کرنا ۔ ہ ۔ فعل متعدّی :۔ انکار کرنا ۔ نہیں کرنا ۔ راضی نہ ہونا ۔ بکھیڑ کرنا +

نانْو یا نانْوں ۔ ہ ۔ اسم مذکّر :۔ نام ۔ اسم ۔ انگریزی میں نیم ۔ نون +

نانْواں یا نانْوہ ۔ ﻟ ۔ اسم مذکّر :۔ (بقّال) (۱) نامہ کا بگڑا ہوا لفظ ۔ وہ رقم جو کسی کے نام لکھی ہوئی ہو ۔ آتا ۔ قرضہ ۔ وام ۔ واجب الادا ۔ (۲) وہ فہرست جسمیں خاص اُنہیں برہمنوں کے نام لکھے ہوئے ہوتے ہیں جنہیں دولتمند آدمی اپنے لڑکوں کی شادی میں کچھ نذر دیا کرتے ہیں جیسے صرافہ نانوہ کی رسم :۔

نانْواں پکانا ۔ ﻟ فعل متعدّی :۔ (بقّال) حساب بنانا ۔ حساب تیار کرنا +

نانْواں چُکانا ۔ ﻟ فعل متعدّی :۔ قرضہ ادا کرنا ۔ حساب بے باق کرنا :۔

نانّہ ۔ ہ ۔ حرف نفی :۔ نہیں ۔ نا ۔ نہ ۔ لا :۔ ؎

ساوہ چلے بکنٹھ کو بیٹھ پالکی ماتہ   رستے میں سے پھر آئے بھانگ تما کو ناتہ (دوہا)

نانہیال ۔ ہ ۔ اسم مذکّر :۔ نانا کا گھر ۔ نانا کا گھرانا ۔ نانا کا کُنبہ +

نانی ۔ ہ ۔ اسم مؤنّث :۔ نانا کی بیوی ۔ ماں کی ماں +

نانی کے آگے ننہیال کی باتیں ۔ ﻭ کہاوت :۔ ایک عزیز کی شکایت دُوسرے عزیز کے سامنے ۔ کسی کے عزیز کی شکایت اُسی کے عزیز کے روبرو :۔ فریب سے واقف کو فریب دینا ۔ چاتُر کو مُورکھ سمجھنا ۔

نانی کے ٹکڑے کھاوے دادا کا پوتا کہلاوے ۔ ہ ۔ کہاوت :۔ خرچ کوئی اُٹھائے نام کسیکا ہو :۔

نانی نے خصم کیا نواسا چٹّی بھرے ۔ ﻟ کہاوت :۔ کرے کوئی خمیازہ بھرے کوئی ۔ کسی کا قصُور کسی کے ذمّہ ۔ ایک کا قصور دُوسرے کے ذمّہ +

نانی یاد آجانا ۔ ﻟ فعل لازم :۔ قدرِ عافیت معلُوم ہونا ۔ مصیبت میں پھنسکر راحت کا زمانہ یاد آنا + محنت سے گھبرا جانا ۔ مصیبت سے تنگ آجانا ۔ ناک میں دم ہوجانا ۔ دق ہوجانا ۔ ضیق میں آجانا ۔ نفس تنگ ہوجانا ۔ (چونکہ نانی اپنے بچّے کا ناز اُٹھاتی اور ہر طرح سے آرام دیتی ہے اس وجہ سے آرام کا زمانہ یاد آنے کی نسبت بولنے لگے)

ناؤُ ہ ۔ اسم مذکّر :۔ (گنوار) نائی ۔ حجّام ۔ مُوتراش ۔ اُستا :۔

ناؤ ۔ ف ۔ س ۔ اسم مؤنّث :۔ لمبی اور بیچ سے خالی چیز + کشتی ۔ سفینہ ۔ نوکا ۔ ڈونگی ۔ ترنی دریا سے پار اُترنے کی سواری ۔ بیڑی ۔ جہاز کوچک ۔ (سنسکرت میں : नौ ہے)

ناؤ چلانا ۔ ہ ۔ فعل متعدّی :۔ کشتی راندن کا ترجمہ ۔ کشتی رواں کرنا +

ناؤ خشکی میں نہیں چلتی ۔ ﻭ کہاوت :۔ داد و دہش کے بغیر ناموری حاصل نہیں ہوتی یعنی اگر کوئی دولتمند سخاوت کے بغیر ناموری چاہے تو ممکن نہیں + ؎[1]

ناؤ کس نے ڈبوئی کہ خواجہ خضر نے ۔ ﻟ کہاوت :۔ جب خُود کوئی رہبر و رہنما ہی تباہی کا باعث ہو تو اُس موقع پر یہ مثل کہتے ہیں جس شخص پر مدار کار ہو اُسی سے نقصان پہنچنا ۔ اپنے مربّی سے نقصان اُٹھانا ۔ جسپر بھلائی کا بھروسا تھا اُسی سے نقصان پہنچا ۔ غرض اسکا مطلب اس شعر کے مُوافق ہے ؎

گر مسیحا دُشمنِ جاں ہو تو ہو کیونکر علاج   کون رہبر ہو سکے جب خضر بہکانے لگے (نامعلوم)

یہ کہاوت اُس قصّہ کی طرف تلمیح ہے جسمیں حضرتِ خضر علیہ السّلام نے ایک کشتی میں چھید کر کے مُوسیٰ علیہ السّلام کو تعجب میں ڈالدیا تھا ؎

وہ مثل ہے ناؤ یہ کسنے ڈبوئی خضر نے   لیگیا خطِ ذقن دلکو سُوئے گرداب پیچ (ذوق)

خط نے رُخ کی بہار کھوئی ہے   ناؤ یہ خضر نے ڈبوئی ہے + (ہندی)

ناؤ کھینا ۔ ہ ۔ فعل متعدّی :۔ ناؤ چلانا ۔ کشتی راندن کا ترجمہ +

ناؤ میں خاک اُڑانا ۔ ﻟ فعل متعدّی :۔ صریح جھوٹ بولنا ۔ صاف جھوٹ بولنا + جھُوٹا الزام لگانا ۔ ناحق تہمت دھرنا + بہانا ڈھُونڈھنا (یہ محاورہ شیر اور بکری کے اُس قصّے کی طرف اشارہ کرتا ہے جسمیں شیر نے بکری کو کھانے کے واسطے بہانا ڈھونڈھکر ایسے موقع پر کہ دونوں دریا میں کشتی پر سوار تھے یہ الزام دھرا تھا کہ تو ناؤ میں خاک اُڑاتی ہے میں تجھے کھا جاتا ہُوں) +

ناوَرد ۔ ف ۔ اسم مؤنّث :۔ جنگ و جدل ۔ لڑائی ۔ جدال و قتال +

ناوک ۔ ف ۔ اسم مذکّر :۔ تیر ۔ بان ۔ سرِ خدنگ ؎

آفریں تجکو ایک ناوک میں   جگر و دل فگار ہیں دونوں (زکی)

دل کو شرمندہ ترے ناوکِ پیہم نے کیا   خارِ مژگاں کے لئے جائے نہیں تھی طیسی (رر)

ہاں تامّل دمِ ناوک فگنی خُوب نہیں   ابھی چھاتی مری تیروں سے چھنی خُوب نہیں (ذوق)

سُرمہ کا جو دُنبالہ تری آنکھ میں دیکھا   اک ناوکِ پرّاں پسِ آہُو نظر آیا (نسیم)

صبر ہنکر کہیں بیٹھے کہیں ارماں بنکر   کب ترے ناوکِ دلدوز خطا کرتے ہیں (ظہیر)

ناوکی ۔ ہ ۔ اسم مذکّر :۔ (پُورب) ملّاح ۔ کشتی بان ۔ ناخدا ۔ مانجھی ۔ مانجی :۔

ناؤ نوش ۔ ف ۔ اسم مذکّر :۔ مرکّب (از نا + نوش) لُغوی معنی نغمہ نے سُننا اور شرابِ پینا ۔ اصطلاحی عشرت و طرب ۔ عیش و نشاط ۔ رنگ رس ؎

نغمہ کی ہے ہوس نہ تمنّا شراب کی   ساقی بغیر بھول گئے ناؤ نوش کو (اسیر)

دیکھا یہ ناؤ نوش کہ نیشِ فراق سے   سینہ تمام خانۂ زنبور ہوگیا (میر)

ناہار ۔ ف + س ۔ اسم مذکّر :۔ (مرکّب از نا + اہار) نہار مُنہ کھانا ۔ ناشتہ +

ناہَر ۔ ہ ۔ اسم مذکّر :۔ (ہندو) باگھ ۔ شیر ۔ سنگھ ۔ کہری ۔ اسد +

ناہر سانس ۔ ہ ۔ اسم مذکّر :۔ (مرکّب از ناہر بمعنی شیر ۔ سانس بمعنی دم) گھوڑے کے

[1] ضروری ہے دریا دلی بہرِ نام   کبھی ناؤ خشکی میں چلتی نہیں (مرزا برقؔ)

ناہ

ایک مرض کا نام جو پھیپھڑے سے متعلق ہے اِس کے سبب سے سواری کے وقت گھوڑے کے مُنہ سے غرغراہٹ کی آواز نکلتی ہے اور گھوڑے کا دم اکثر پھُول جاتا ہے۔ فارسی میں اِس مرض کو شیروی کہتے ہیں +

ناہرُو ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ دیکھو (نارُو) بیاری رِشتہ ۔ نہروا +

ناہِید ۔ ف ۔ اسم مذکر :۔ زُہرہ ستارہ ۔ مُطربۂ فلک ۔ لولیٔ فلک ۔ ایک ستارے کا نام جو تیسرے آسمان پر چمکتا ہے ۔ شُکر ۔ سُوکھ ہ

بن ٹھن کے جب آئی رشکِ ناہید ذرّہ ہوا ہم رکابِ خورشید + (گُلزارِ نسیم)

ناہیں ۔ ہ ۔ کلمۂ نفی :۔ (گنوار) نہیں +

نائی ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ حجام ۔ مُوتراش ۔ بال بر ۔ اُستا ۔ سرتراش ۔ خلیفہ ۔ جیسے نائی ۔ دھوبی ۔ بیدقسائی اِنکا سُوتک (ناپاکی) کبھی نہ جائی +

نائی کی برات میں سبھی ٹھاکر ۔ ہ ۔ کہاوت :۔ یہ کہاوت وہاں بولی جاتی ہے جہاں سب کے سب امتیازی ہوں کام کرنیوالا کوئی نہو اپنی قوم میں سبھی ذیعزت ہیں

نائی نائی بال کتنے ججمان جی آگے ہی آتے ہیں ۔ ہ ۔ کہاوت :۔ جو بات خود بیش آنے والی ہے اُسکا بیان عبث ہے ۔ جب کوئی بات عنقریب ظاہر ہونے والی ہوتی ہے تو اُسکی نسبت یہ کہاوت بولتے ہیں +

نایاب ۔ ف ۔ اسم مذکر :۔ دیکھو نا کی مُشتقات میں (۱) نادر ۔ کمیاب ۔ ناموجُود ۔ جو پایا نجائے ۔ معدوم ۔ عنقا صفت +

ہوا ہرگز نہ خطِ شوق کا ساماں درست آتش سیاہی ہوگئی نایاب اگر ہمنے قلم پایا (آتش)

(۲) عُمدہ ۔ مُختصر ۔ قابلِ تعریف +

نائب ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ قائم مقام ۔ ڈپٹی ۔ ایجنٹ ۔ مددگار ۔ مُنیم ۔ ماتحت ۔ مُختار ۔ وکیل + سفیر +

نائرہ ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ شعلہ ۔ لپٹ ۔ لو ۔ لاٹ +

نائزہ ۔ ف ۔ اسم مذکر :۔ عوام (نیازہ) ذکر ۔ قضیب ۔ احلیل ۔ مجری البول ۔ عضوِ تناسل ۔ پیشاب کی نالی ۔ پیشاب گاہِ مرداں :۔ شُور ۔ لنگ ۔ ذکر +

نائک ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ (۱) قافلہ سالار ۔ سردارِ قافلہ + ہ

بنجارے بن بن پھرے لئے لکڑیا ہاتھ ٹانڈا واکا لد گیا نائک ناہیں ساتھ (دوہا)

(۲) سردار ۔ سردھرا ۔ مُربّی ۔ سرتاج ۔ (۳) فنِّ موسیقی کا کامل ۔ ماہرِ فنِ غنا موسیقی بہت بڑا گویا جیسے امیر خسرو ۔ تانسین وغیرہ جنکے نام کیساتھ گویّے کان پکڑتے ہیں +

نائکا ۔ س ۔ اسم مؤنث :۔ نائک کی استری ۔ وہ عورت جسکے پاس کئی بازاری عورتیں یعنی رنڈیاں ہوں ۔ کُٹنی ۔ دُوتی ۔ کئی نوچیوں کی مالک ۔ رنڈیوں کے گھر کی سردار +

نائن ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ نائی کی بیوی + نائی قوم کی عورت ۔ ٹھکرانی +

نائے نوش ۔ ف ۔ اسم مذکر :۔ دیکھو (ناؤنوش) +

نخ

نِب ۔ انگلش ۔ (nib) اسم مذکر :۔ ڈنک + چونچ + زبانِ قلم ۔ انگریزی قلم جو لوہے کی بنی ہُوئی ہوتی ہے + قلمِ فولاد +

نَبات ۔ ع ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) روئیدگی ۔ گھاس پات ۔ ترترکاری ۔ سبزہ بوٹی ۔ (۲ ۔ ف) مصری ۔ قند ہ

دھوکے دِلواتی ہے شیریں دہنی آزُنا کھائیے کھلائیے مصری وہ نبات آپ نہیں (اختر)

نَباتات ۔ ع ۔ اسم مؤنث :۔ نبات کی جمع ۔ پودے ۔ سبزی ۔ ترکاریاں +

نَباتی ۔ ع ۔ صفت :۔ گھاس پات کا ۔ روئیدگی کا ۔ جڑی بُوٹی کا +

نبّاض ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ نبض شناس ۔ حکیم ۔ طبیب +

نبّاضی ۔ ع ۔ اسم مؤنث :۔ نبض شناسی +

نِباہ ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ نِرباہ ۔ پُورن تائی ۔ نبھاؤ ۔ تکمیل ۔ کمال ۔ کسی کام کو اُسکی حد تک پہنچانا ۔ انتہا تک پہنچانا ۔ کسی کے ساتھ بسر کرنا ۔ انجام ۔ گُزارا ۔ وفاداری ہ

کون کہتا ہے چاہ مُشکل ہے سب غلط ہے نباہ مُشکل ہے + (نامعلوم)

چاہیں نواب بھی جاکر دیکھیں ہم اُسکو لیکن ہے سچ تو یوں کہ دیکھا جبتک نباہ دیکھا (نظیر)

نِباہ دینا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ کسی کے ساتھ بسر کر دینا ۔ گُزار دینا ۔ اخیر تک ساتھ دینا ۔ انجام تک پہنچا دینا ہ

لیلیٰ کا نام زندہ ہے ابتک جہان میں تم بھی نباہ دو کسی اہلِ وفا کے ساتھ (انور)

نِباہ کرنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ کسی کے ساتھ بسر کرنا ۔ انجام تک پہنچانا ۔ گُزارنا ۔ وفاداری کرنا ہ

بُتوں کے عشق میں لازم جگر ہے پتھر کا وہ کیا بشر ہیں جو اِنسے نباہ کرتے ہیں (اسیر)

نِباہنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ کسی کے ساتھ بسر کرنا ۔ گُزارنا ہ

میں بھی کچھ خوش نہیں وفا کرکے تم نے اچھا کیا نباہ نہ کیا + (مومن)

ایسے سنیزہ خُو سے کہانتک نباہیئے اُن بن تمام دن ہے لڑائی تمام شب (ظہیر)

نباہُو ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ نباہ دینے والا ۔ وفادار ۔ اخیر تک گُزار دینے والا ۔ بسر کر دینے والا +

نِمٹانا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ نمٹانا ۔ بھُگتانا ۔ چُکانا ۔ بیباق کرنا ۔ ادا کرنا ۔ چُکتا کرنا +

نِبٹاؤ ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ فیصلہ ۔ تصفیہ ۔ انفصال ۔ بیباقی ۔ چکوتا ۔ بھُگتان ۔ نمٹاؤ +

نِبٹنا یا نِبٹ جانا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ نمٹنا ۔ بیباق ہونا ۔ فُرصت پانا ۔ چھُٹکارا پانا ۔ فارغ ہونا ۔ بھُگت جانا + پُورا ہونا ۔ ختم ہونا ۔ انجام پر پہنچنا ۔ کٹنا ۔ جھگڑا طے ہوجانا ۔ فیصلہ ہوجانا ۔ تکرار باقی نہ رہنا ہ

جہاں بہو کا پسنا وہیں سُسر کی کھاٹ نِبٹت آوے پسنا سرکت آوے کھاٹ (دوہا)

نبیڑا ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ دیکھو (نبٹاؤ) ۔ نمٹیرا +

نِبختا ۔ ہ ۔ صفت :۔ عو ۔ (۱) بدنصیب ۔ بدبخت ۔ کم نصیب ۔ کم بخت ۔ ابھاگی ۔ نربھاگی

(۲)۔ کلمۂ تنفر و تکیۂ کلام) نگوڑا۔ مُوا۔ وغیرہ +

نبختی ۔ا۔ اسم مؤنث :۔ (۱) بدنصیب۔ کم بخت ؎

اے جان لکھنؤ سے نکلجاؤ نگی میں اب   ادقات مجھ نبختی کی ہوتی بسر نہیں (جانصاحب)

وہ نبختی تو اپنے گھر میں نہ تھی   پاس اُسکے گئی تھی دائی کب +۔ (رنگین)

(۲) تکیۂ کلام و کلمۂ تنفر۔ مُوئی ۔ نگوڑی +

نبرد ۔ف۔ اسم مؤنث :۔ لڑائی ۔ جنگ ۔ جُدھ ۔ جدل ۔ حرب ۔ مصاف +

نبرد آزما ۔ ف ۔ صفت :۔ جنگ آزمودہ ۔ جنگی ۔ دلاور ۔ شجاع ۔ بہادر ۔ سُورما

نبردگاہ ۔ف ۔ اسمِ مؤنث :۔ میدانِ جنگ ۔ لڑائی کا کھیت ۔ جُدھ ستھان +

نبڑ جانا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ خرچ ہو جانا ۔ تمام ہو جانا ۔ ہو چکنا ۔ نمٹ جانا ۔ باقی نہ رہنا ۔ + انجام کو پہنچ جانا ۔ (حضرتِ آتش نے اس زمانے کے خلاف چراغ کے ساتھ بھی نبڑ جانا کا استعمال کیا ہے ؎ فرقت کی شب میں زیست نے اپنی دغا نہ کی + قبلِ سحر چراغ ہمارا نبڑ گیا)

نبڑنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ تمام ہونا ۔ ہو چکنا ۔ خرچ ہو جانا ۔ نمٹنا ۔ سنپوُرن ہونا ۔ باقی نہ رہنا +

نبض ۔ع ۔ اسم مؤنث :۔ رگ کا پھڑکنا ۔ ناڑی ۔ ہاتھ کی وہ رگ جو حرکت کرتی رہتی ہے + شرائین کی انقباضی اور انبساطی حرکت جو فضلاتِ دُخانیہ کے اخراج اور رُوح کی تعدیل کے واسطے ہوتی رہتی ہے ؎

گر محوِشی سے تپِ عشق کی کیونکر بچتا   نبض اوّل ہی سے ڈوبی ترے بیمار کی تھی (آتش)

نبض دیکھنا ۔ ا ۔ فعل متعدی :۔ (۱) ناڑی دیکھنا ۔ مریض کی نبض پر ہاتھ رکھکر اُسکی سریع یا بطی حرکت کا معلوم کرنا ۔ (۲ ۔ بازاری) خبر لینا جیسے ذرا اِنکی بھی نبض دیکھنا +

نبضوں ۔ا ۔ اسم مؤنث :۔ نبض کی جمع جو حروفِ مُغیّرہ یا تابعِ مُغیّرہ کے آجانے سے واؤ مجہول اور نونِ غنہ کے ساتھ بنائی جاتی ہے +

نبضوں کا چلنا ۔ا ۔ فعل لازم :۔ ناڑیوں کا بہت تیزی کے ساتھ حرکت کرنا ۔ دونوں ہاتھوں کی نبضوں کا جلد جلد چلنا جو حرارت کے بڑھجانے کی علامت ہے

نبضوں کا نہ چلنا ۔ا ۔ فعل لازم :۔ نبضوں کی حرکت کا محسوس نہ ہونا +

نبضیں ۔ا ۔ اسم مؤنث :۔ نبض کی جمع ۔ ناڑیاں +

نبضیں چھُوٹنا یا چھٹنا ۔ا ۔ فعل لازم :۔ نبضوں کا ساقط ہو جانا ۔ نبضوں کی حرکت محسوس نہ ہونا ۔ نبضوں میں حرکت نہ رہنا ۔ ناڑیوں کی حرکت کا بند ہو جانا ۔ قریب بمرگ ہو جانا ۔ نزع کا عالم ہونا ۔ زندگی کے آثار نہ رہنا ۔ مُطلق ہوش نہ رہنا ۔ مُردہ سا ہو جانا + ادھ مُوا ہو جانا + حواس باختہ ہو جانا ۔ مُتحیر ہو جانا ۔ خبر نہ رہنا ۔ گھبرا جانا ۔ دم سُوکھ جانا ۔ دم خُشک ہو جانا ۔ خوف زدہ ہونے کے سبب غش کھا جانا + ؎

بیمار کی تو تیرے سب چھُٹ گئیں ہیں نبضیں   اکدم جو اُسمیں دیکھا مثلِ حباب دیکھا (خیال)

نبضیں مری چھُٹ جاتی ہیں یاد آتے ہیں جب آہ   چھُوٹے وہ تری چشمِ غضبناک کے ڈورے (جرأت)

ہاتھ آکے اطبا کیوں ہیہات پکڑتے ہیں   جنکی کہ چھُوٹی نبضیں کب رات پکڑتے ہیں (ظہیر)

آگیا سینے سے ہونٹوں پہ مرا دم گھُٹ کر   بردِ اطراف کا عالم ہوا نبضیں چھُٹکر (رند)

لے خبر اپنے مریضِ عشق کی عیسیٰ نفس   مُردنی سی چھا گئی ہے مُنہ پہ نبضیں چھُوٹکر (رر)

دونوں ہاتھوں کی چھُٹ گئیں نبضیں   خالی ہاتھ آتے نامہ بر کو دیکھ (معروف)

نبضیں چھُوٹی ہوئی غشی طاری   ایک فرقت ہزار بیماری + + (ذوق)

نبضیں چھُٹی ہیں آنکھوں میں دم ہے لبوں پہ جاں   آؤ کہ کوئی دم میں بُلایا نہ جائے گا (رشکی)

تری قاتل بھووں پر چھُٹتی ہیں کیا مری نبضیں   کہ خنجر غش میں آکر چشم جوہر بند کرتے ہیں (ناسخ)

جوڑا جو اس ادا سے کھُلا ہم تو مر گئے   نبضیں چھُٹیں جو بال کسی کے بکھر گئے (بحر)

نبل ۔ ہ ۔ صفت :۔ (۱) کمزور ۔ نربل ۔ بے طاقت ۔ مارا ۔ دُربل جیسے نبل کو زبر زبر کو جبر ؎

بانہ چھُڑائے جات ہو نبل جان کے موئے   ہردے میں سے جاؤگے تو مرد بدوُنگی توئے (دوہا)

(۲ ۔ بقال) ناقص ۔ کچھ خراب ۔ جیسے یہ مال نبل ہے (۳) بیکس ۔ بے یار ۔ بے مددگار ؎

زُلف تیری کرے نہ کیونکر بل   جان کرائے میاں نبل مجکو (جرأت)

نبوّت ۔ع ۔ اسم مؤنث :۔ پیغمبری ۔ خبر رسانی ۔ رسالت ۔ احکاماتِ الٰہی کا پہنچانا +

نبولی ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ نیم کا پھل ۔ نمکولی ۔ نبوری تخمِ درختِ نیب جیسے برسات کا گیت ؎

نیم کی نبولی پکی ساون بھی کبھی آویگا   جیوری مری ماں کا جایا گاڑی بھیج بُلاویگا (گیت)

نبوی ۔ع ۔ صفت :۔ منسوب بہ نبی ۔ نبی سے نسبت رکھنے والا +

نبھ ۔س ۔ اسم مذکر :۔ (۱) گگن ۔ آسمان ۔ اکاس + بادل + کُرۂ ہوائی (۲) ساون کا مہینا ۔ برسات کا مہینا +

نبھاگا ۔ ہ ۔ صفت :۔ (ہندو) بدنصیب ۔ بدبخت ۔ نبختا +

نبھاگی ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ بدنصیب عورت ۔ نبختی +

نبھانا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ نباہنا ۔ باہم بسر کرنا ۔ ایک دوسرے کے ساتھ گُزارنا ؎

اُنکو تو پاس محبت نہیں اصلا لیکن   نبھ سکے تم سے اگر حضرتِ دل اور نبھاؤ (مجروح)

نبھاؤ ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ گزارا ۔ باہم بسر کرنا + ثابت قدمی ۔ استقلال +

نبھرما ۔ ہ ۔ صفت :۔ جس کا بھرم نہو ۔ غیر اعتبار ۔ غیر مُعتبر ۔ نامُعتبر ۔ جسکی ساکھ نہو +

نبھنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ بسر ہونا ۔ باہم گُزرنا ۔ انجام کو پہنچنا ۔ اخیر تک رہنا ۔ سنپوُرن ہونا ؎

کِس طرح سے نبھے گی کہئے تو   آپ ہر بات میں بگڑتے ہیں (یاور)

خوُ ہوتی ہمیشہ سے تمہاری اگر ایسی   تو کاہے کو نبھتی مری اے فتنہ گر ایسی (آزردہ)

نبی

دوستی بھتی نظر آتی نہیں محبوب سے ۔ نازیاں اُٹھتا نہیں واں شغل ہے بیداد کا (نامعلوم)

نَبی ع ۔ اسم مذکّر :۔ خبر رساں ۔ خبر پہنچانے والا ۔ رسُول ۔ قاصدِ الٰہی ۔ پیغمبر ۔ فرستادۂ خدا جو کتاب اور دین لایا ہو +

نبیٔ مُرسَل ع ۔ اسم مذکّر :۔ وہ نبی جو صاحب کتاب ہو جیسے حضرت داؤد علیہ السّلام ۔ حضرتِ مُوسیٰ علیہ السّلام ۔ حضرتِ عیسیٰ علیہ السّلام ۔ محمد مُصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم

نَبیرَہ ۔ ف ۔ اسم مذکّر :۔ (۱) پوتا ۔ بیٹے کا بیٹا + پوتی (۲) نواسا ۔ بیٹی کا بیٹا + نواسی

نبیڑ لینا ۔ ہ ۔ فعل متعدّی :۔ پُورا کر لینا ۔ تمام کر لینا + بُھگت لینا ۔ بسر کر لینا ۔ گُزار لینا ۔ بُھگتا لینا ؎

یاں تو بنا ہے جاتے ہیں عشقِ بُتاں کے ساتھ ۔ زاہد نبیڑ لینگے وہاں کی ہاں کے ساتھ (داغ)

نبیڑنا ۔ ہ ۔ فعل متعدّی :۔ تمام کرنا ۔ نمٹانا + پُورا کرنا + بسر کرنا ۔ گُزارنا ؎

رندِ خراب حال کو زاہد نہ چھیڑ تُو ۔ تجھکو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تُو + (ذوق)

یاں ملی ہے تو ملیگی ہمیں کیا واں شراب ۔ آجکی آج نبیڑو غمِ فردا کیا ہے (ظہیر)

نبیڑُو ۔ ہ ۔ صفت :۔ پُورا کرنے والا ۔ نمٹانے والا ۔ انجام کو پہنچانے والا +

نَپایا نَپا ہوا ۔ ہ ۔ صفت :۔ اندازہ کیا ہوا ۔ جیسے نپا شوربا اور گنی بوٹی ؎

اندازِ مے کشی ہیں مُخبِرؔ کو ہے کمال ۔ پیمانے میں نپے ہوئے حضرت کے گھونٹ ہیں (مُخبِرؔ)

نَپَت ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ ناپ ۔ پیمایش ۔ ماپ ۔ مپت +

نِپَٹ ۔ ہ ۔ صفت :۔ (۱) محض ۔ بالکل ۔ نرا ۔ تمام ۔ سراسر ۔ سرتاپا ۔ جیسے نپٹ اناڑی (۲) بہت ۔ نہایت ۔ ادھک ۔ ات گت ؎

ڈرتا ہے جُوں سپند کہیں اب چٹک نہ جائے ۔ ہے سوزِ دل مرے سے نپٹ بیقرار داغ (سودا)

نِپُن ۔ س निपुण صفت :۔ چاتُر ۔ بُدھوان +

نَپنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ (۱) مپنا ۔ پیمائش ہونا ۔ ناپا جانا ۔ (۲) لڑائی ہونا ۔ جھگڑا ہونا جیسے ابھی میں کہدیتا تو خدا جانے کے گھر نپتی +

نَپُنسَک ۔ س ۔ صفت :۔ نامرد ۔ ہیجڑا ۔ مُخنّث ۔ زنانہ ۔ زنخہ ۔ خُنثہ +

نِپُوتا ۔ ہ ۔ صفت :۔ ہندُو عو ۔ (۱) بے اولاد ۔ پُتر ہین ۔ لاوَلَد جیسے نپُوتے کا گھر سُونا مُورکھ کا ہردا سُونا دالدری کا سب کچھ سُونا (۲) ۔ کلمۂ تنفّر ۔ عو) نگوڑا ۔ مُوا ۔ نالائق +

نِپُوتی[1] ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ (ہندُو عو) بے اولادی ۔ وہ عورت جسکے کوئی بال بچّہ نہ ہو (۲ ۔ کلمۂ تنفّر) نگوڑی ۔ کمبخت ۔ مُوئی +

نِپوڑنا ہ ۔ فعل متعدی :۔ (گنوار) نکالنا ۔ نکوسنا ۔ مُنہ بگاڑنا ۔ زہرخند کرنا ۔ کھسیانی ہنسی ہنسنا

نِت ہ ۔ صفت :۔ ہمیشہ ۔ سدا ۔ مُدام ۔ دائم ۔ دائما ۔ ہموارہ + ہر روز ۔ آئے دن ؎

صُورت میرے منتر کی ایسی رہت ہے چیت ۔ تن ملا داہو نہیں تو من ملا وا نت (دوہا)

نتھ

ناک میں اُنگلی کان میں تنکا مت کرمت کر ۔ آنکھ میں انجن دانت میں منجن نت کرنت کرنت کر (دوہا)

سینہ سپر رہتی ہے نت تصویرِ یار ۔ دل نے جب چاہا اُٹھائی دیکھ لی + (نامعلوم)

نِت اُٹھ ۔ ہ ۔ تابع فعل :۔ ہمیشہ اُٹھکر ۔ ہر روز ۔ آئے دن ۔ روز کے روز ۔ جیسے میرے نت اُٹھ پنیا کون بھرے ری + (ہندُو عو)

نِت کھودنا نِت پانی پینا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ روز مزدُوری کرنا ۔ روز کھانا ۔ جتنا کمانا اُتنا ہی کھانا +

نِت کی دُکھیا کر موں دوس ۔ ہ ۔ کہاوت :۔ ہمیشہ کی مُصیبت زدہ اور تقدیر پر الزام +

نِت نِت ۔ ہ ۔ کلمۂ دُعا ۔ عو ۔ جم جم کا مُترادِف ۔ ہمیشہ ۔ سدا ۔ روز کے روز +

نِت نیا ۔ ہ ۔ تابع فعل :۔ (۱) تازہ بتازہ ۔ نو بنو ۔ جو بات ہمیشہ نئی ہو ۔ جیسے ہر مہینے نت نیا کپڑا بنتا گیا ۔ (۲) ہر روز نیا ۔ انوکھا ۔ عجیب و غریب ؎

قیس اور فرہاد کو اُسنے دکھائے دشت و کوہ ۔ عشق ہمکو نت نیا اک کام فرماتا رہا (جرأت)

مُبتلا نت نئی آفت میں رہا کرتے ہیں ۔ روز اللہ سے رہتی ہے مُناجات نئی (بحر)

نِتارنا ۔ ہ ۔ فعل متعدّی :۔ (ہندُو) صاف کرنا ۔ چھاننا ۔ دھارنا ۔ کدُورت دُور کرنا ۔ تلچھٹ نیچے بٹھانا ۔ نسود پانی نکالنا ۔ اُوپر اُوپر سے زُلال لینا (مُسلمان نتھارنا بولتے ہیں) +

نَتِنی ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ (پُورب) نواسی ۔ بیٹی کی بیٹی +

نَتھ ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ حلقۂ بینی ۔ ناک میں پہننے کا چاندی یا سونے کا حلقہ جو سُہاگ کے دن سُہاگنیں پہنا کرتی اور رنڈیاں اُتارا کرتی ہیں +

نتھ بڑھانا ۔ ہ ۔ فعل متعدّی :۔ نتھ اُتارنا ۔ نتھ کو اُتار کر رکھنا +

نتھ چُوڑی برقرار رہے ۔ ا ۔ دُعا ۔ عو ۔ سُہاگن رہے +

نِتھارنا ۔ ہ ۔ فعل متعدّی :۔ دیکھو (نتارنا) پانی کو صاف کرنا ۔ نرمل بنانا ؎

دل میں کدُورت آئے تو کیونکر نتھاریئے +

نِتھرا ۔ ہ ۔ صفت :۔ صاف ۔ زُلال ۔ نرمل +

نَتھنا ۔ ہ ۔ اسم مذکّر :۔ سُوراخِ بینی ۔ منخرہ +

نَتھنوں ۔ ہ ۔ اسم مذکّر :۔ نتھنا کی جمع جو حرُوفِ مُغیّرہ کے آجانے سے واوِ مجہُول اور نُونِ غُنّہ کے ساتھ بنتی ہے +

نتھنوں میں تیر دینا ۔ ا ۔ فعل متعدّی :۔ عو ۔ ضیق میں کرنا ۔ نہایت دِق کرنا ۔ ازحد تنگ کرنا ۔ ناک چنے چبوانا ۔ کچے گھڑے پانی بھروانا ۔ جیسے ارے اِن غیبانیوں نے اندر ہی اندر مُوس کے مُجھے گھُن کر دیا ۔

[1] نپُوتی رووے پُوتوں کو سپُوتی رووے ٹوکوں کو ۔ یعنی جس کے اولاد نہیں وہ نہونے کا افسوس کرتی ہے اور جس کے ہے وہ ٹکڑوں کو محتاج پھرتی ہے +

نتھ

ایک ایک کے نتھنوں میں تیر ڈونگی تلوں میں سے تیل نکالوں گی (جیز ہیلی) (یہ ایک پہلے زمانے کی سزا تھی) +

نتھنوں میں دم کرنا۔ ۱۔ فعل متعدّی:۔ ناک میں دم کرنا۔ ستانا۔ خُوب دق کرنا۔ ناک چنے چبوانا۔ جیسے بچّے کے لئے بیبیہ نہو تو سیر و بچھو سارا گھر سر پر اُٹھائے نتھنوں میں دم کردے +

نتھنوں میں دم ہونا۔ ۱۔ فعل لازم:۔ ناک میں دم ہونا۔ تنگ آنا۔ تنگ ہونا۔ عاجز ہونا +

نتھنی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ چھوٹی نتھ جو اکثر کُواری لڑکیاں پہنے رہتی ہیں۔ خُرد حلقہ بینی (۲) تلوار کے قبضے کی کڑی۔ حلقہ قبضۂ شمشیر (۳) ناتھ نکیل۔ مہار بیل کی ناک کی رسّی +

نتھنی اُتارنا۔ ہ۔ فعل متعدّی:۔ (زنانِ بازاری) چیر اُتارنا۔ کسی کا ازالۂ بکر کرنا۔ سر ڈھکنا +

نتھنی اُترنا۔ فعل لازم:۔ (زنانِ بازاری) سر ڈھکا جانا۔ چیر اُٹھنا۔ ازالۂ بکر ہونا +

نتھنے۔ ہ۔ اسم مذکّر:۔ (۱) نتھنا کی جمع (۲) حرُوفِ مُغیّرہ کے آجانے سے الف کی یائے مجہُول کے ساتھ بدلی ہوئی صُورت جیسے نتھنے میں پھُنسی ہو گئی +

نتھنے پھُلانا۔ ہ۔ فعل متعدّی: ناک چڑھانا۔ ناک بھوں چڑھانا۔ مُنہ تھتھانا۔ ناراض ہونا۔ تیوری چڑھانا +

نتھنے چڑھانا۔ ہ۔ فعل متعدّی (پُورب):۔ ناک چڑھانا۔ ناراض ہونا۔ تیوری پر بل ڈالنا +

نتّھی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ وہ ڈورا جو کاغذ میں ڈالا جاتا ہے۔ کاغذ ٹانکنے کی ڈور +

نتّھی شدہ۔ ۱۔ صفت:۔ (عدالت) مُنسلکہ +

نتّھی کرنا۔ ۱۔ فعل متعدّی:۔ مُنسلک کرنا۔ کاغذ میں ڈورا ڈال کر دُوسرا کاغذ شامل کرنا

نَتیجہ۔ ع۔ اسم مذکّر:۔ (۱) بیرُوں آوردہ شدہ + تراشیدہ شدہ + باہر لایا گیا۔ نکالا گیا (۲) حاصل۔ ماحصل (۳ منطق) وہ قول جو صُغرٰی و کُبرٰی کے جزوں کے ملانے سے بوسیلۂ لفظِ مُکرر یعنی حدِّ اوسط حاصل ہو۔ حصُولِ قضیہ جیسے اَلعَالَمُ مُتَغَیِّرٌ وَکُلُّ مُتَغَیِّرٍ حَادِثٌ سے اَلعَالَمُ حَادِثٌ نتیجہ حاصل ہوا (۴) بچہ۔ یہ معنی فارسی میں آتے ہیں (۵) غرض۔ مطلب۔ (۶) انت۔ اخیر۔ انجام۔ انتہا۔ خاتمہ۔ (۷) پھل۔ ثمرہ۔ جیسے بُرے کام کا بُرا نتیجہ +

نَٹ۔ ہ۔ اسم مذکّر:۔ (۱) بازیگر۔ رسن باز۔ دار باز۔ قلا باز۔ کلا باز۔ مشعبد۔ وہ لوگ جو ڈھول بجا کر بانس اور رسّی پر چڑھ کر تماشا کرتے ہیں (۲) دیپک راگ کی پہلی راگنی کا نام +

نٹ بِدّیا۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ نٹ کا کرتب۔ کلابازی جیسے نٹ بِدّیا پائی جائے بُدّ بِدّیا نہ پائی جائے +

نٹ کا تماشا۔ ۱۔ اسم مذکّر:۔ وُہ تماشا جو نٹ لوگ کرتے ہیں +

نٹ کھٹ۔ ہ۔ صفت:۔ (۱) نکھٹو۔ جو کچھ نہ کمائے (۲) عیّار۔ مکّار۔ دغاباز + بد۔ بدذات۔ شریر۔ ڈنگئی۔ شوخ۔ بیباک۔ کپٹی۔ چھلیا۔ پاکھنڈی۔ فریبی۔ شرارت پیشہ۔ فتنہ انگیز۔ لڑاکا۔ فتنہ پرداز ۵

نٹا

کیا اُڑ کے دلّی کے ہیں عیّار اور نٹ کھٹ   دل لیں ہیں یُوں کہ ہرگز ہوتی نہیں ہے آہٹ (میر)

ہیں رُوپ بدل اور ہی چپکے سے جو پہنچا   بیٹھے تھے جہاں وُہ
سُن کہنے لگے میرے وہ جو پاؤں کی آہٹ   ہے ایک تو نٹ کھٹ   (مستزاد انشا)

اپنے دروازے آگے رکھ نٹ کھٹ   کیئے ہیں اُسنے گھر کے گھر چوپٹ (سودا)

یہ بدگمان ہے دل اُس نگوڑے نٹ کھٹ کا   لگا یا مینے جو سُرمہ مُوئے کا دل کھٹکا (جان)

کب مرے دام میں وہ آتا ہے   ہے وہ عیّار ایک بڑا نٹ کھٹ (مجرُوح)

نَٹ کھٹی۔ ہ۔ اسم مذکّر (؟):۔ عیّاری۔ شوخی۔ چالاکی۔ چھل۔ چھلبل۔ پاکھنڈ۔ فند۔ فریب (۲) بدمعاملگی۔ ہٹ دھرمی۔ دغابازی (۳) نکھٹو پن (۴) ڈنگا۔ شرارت +

نٹ کھٹی کرنا۔ ہ۔ فعل متعدّی:۔ (۱) شوخی کرنا۔ شرارت کرنا + ڈنگا کرنا۔ فساد کرنا + عیّاری کرنا۔ چالاکی کرنا (۲) بدمعاملگی کرنا۔ ہٹ دھرمی یا دغابازی کرنا (۳) نکھٹو پن کرنا +

نَٹنا۔ ہ۔ فعل متعدّی:۔ ناٹنا کا مُخفّف (ہندُو) انکار کرنا۔ مُنکر ہونا۔ مُکرنا ۵

بانس چڑھت نٹنی کہے آگ ہوت ناں ٹھیک   میں نٹ کے نٹنی بھئی نٹ سو نٹنی ہوئے (دوہا)

نَٹنی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ بازیگرنی۔ کلا کرنے والی + نٹ کی بیوی۔ نٹ کی جورُو +

نِٹھُر۔ ہ۔ صفت:۔ (ہندُو) سخت۔ کٹھور۔ سنگدل۔ بیرحم۔ بیدردی + اکھڑ +

نِٹھُرائی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (گیتوں میں) سنگدلی۔ بیرحمی۔ کٹھورپن + عیّاری۔ چالاکی

توہی کنور کنہائی نٹھُرائی جو رائی۔ موسے بوجھ بڑی سب تنک تنک + (ہولی)

نِٹھلّا۔ ہ۔ صفت:۔ (ہندُو) خالی۔ بیکار۔ بے شغل +

نَٹیا۔ ہ۔ اسم مذکّر:۔ چھوٹی قسم کا بیل۔ چھوٹے قد کا بیل +

نُثار۔ ع۔ اسم مذکّر:۔ نچھاور۔ بکھیر۔ وہ چیز جو بطورِ صدقہ کسی شخص کے سر پر سے بکھیری جائے۔ بکھرا ہوا مال +

نِثار۔ ع۔ اسم مذکّر:۔ (۱) نچھاور کرنا۔ نقد خواہ جنس بطورِ تصدّق کسی کے سر پر سے پھینکنا (۲۔ مذا) قربان۔ صدقے۔ واری تصدّق جیسے میں تیرے نثار + میں تجھ پر نثار ہو کر مر جاؤں (عو) +

فردوس کے گُل نثار جس پر   وہ عشق کا باغ ہم نے پایا (حضُور نظام آصف)

تُمہاری کونسی باتوں پہ دل نثار نہیں   جو ہے سوا اس لبِ نازک سے ناگوار نہیں (تصویر)

نثار کرنا۔ ۱۔ فعل متعدّی:۔ نچھاور کرنا۔ بکھیرنا۔ وارنا + صدقے کرنا۔ قربان کرنا۔ جیسے جان نثار کرنا + عبد الحکیم بسمل ۵

ہزار حیف کہ سمجھے نہ تم ہمیں اور ہم   ہمیشہ کرتے رہے دل تلک نثار اپنا (بسمل)

آتا آشوب گہ حشر میں وہ شوخ تو لوگ   فتنے چُن چُن کے نثارِ قدِ رعنا کرتے (رنگی)

نثار ہونا۔ ۱۔ فعل لازم:۔ (۱) قُربان ہونا۔ واری جانا۔ تصدّق ہونا۔ صدقے ہونا ۵

گرد پھرتی ہیں یار کے مجرُوح   یعنی ہوتی نثار آنکھیں ہیں + (مجرُوح)

جان و دل سازگار ہیں دونوں یعنی تم پر نثار ہیں دونوں (رزکی)

حیا سے اُنکی ملی خاک میں وفا میری وہ کہتے ہیں نہ کہو یہ کہ وہ نثار ہوا (〃)

(۲) فریفتہ ہونا۔ عاشق ہونا۔ محو ہونا۔ مٹنا ؎

وہ بُت بنائے تُو نے کہ تقوے ہوا نثار تُو ہی پھنسائے ہمکو تو یارب بچائے کون (مؤلف)

نثر ع۔ اسم مؤنّث:۔ پراگندہ۔ بکھرا ہوا۔ پھیلا ہوا۔ تتر بتر۔ سخنِ پاشیدہ + نظم کا نقیض۔ وہ عبارت جو نظم نہو ؎

نظم کا اپنی طبیعت سے تعلّق نہ گیا نثر بھی ہمنے جو لکھی تو مُقفّا لکھی + (اسیر)

نج ہ۔ صفت:۔ (۱) اپنا۔ ذاتی۔ خاص۔ خانگی۔ گھر کا + پرائیوٹ انگریزی اپنے مکان سکونت سے بھی مُراد لیتے ہیں۔ جیسے نج پر ملنا یعنی کوٹھی پر ملنا۔ نج کی مُلاقات (۲) ایک کلمہ ہے جو انتہائے کام کے معنی دیتا ہے +

نج کا حساب ہ ا۔ اسم مذکر:۔ ذاتی حساب۔ خانگی حساب۔ پرائیوٹ لین دین +

نج کا مال ہ ا۔ اسم مذکّر:۔ ذاتی مال۔ اپنا مال +

نج کا نوکر ہ ا۔ اسم مذکّر:۔ ملازمِ خاص۔ اپنے دم کا نوکر +

نَجَابَت ع۔ اسم مؤنّث:۔ اصالت۔ بزرگواری۔ شرافت +

نَجَات ع۔ اسم مؤنّث:۔ مخلصی۔ چُھٹکارا۔ رہائی۔ بریّت۔ مُکت۔ مُکتی۔ رستگاری۔ برزبان۔ عفوِ گُناہ (بکسرِ نون غلط ہے) +

نَجّار ع۔ اسم مذکّر:۔ بڑھئی۔ کھاتی۔ ترکھان۔ مستری +

نجّاری ع۔ اسم مؤنّث:۔ پیشۂ نجار۔ بڑھئی کا کام۔ کھاتی کا کام +

نَجَاسَت ع۔ اسم مؤنّث:۔ پلیدی۔ گندگی۔ ناپاکی۔ غلاظت۔ آلودگی + میلا۔ گھورا۔ بول۔ براز + (نجاسات اسکی جمع آتی ہے) +

نجانے ہ۔ محاورہ:۔ (۱) معلوم نہیں۔ خدا جانے۔ میں نہیں جانتا۔ مجھے معلوم نہیں۔ کون جانے۔ کسے خبر ہے ؎

مجھے قتل تم تو کیا چاہتے ہو نجانے خدا کیا کیا چاہتا ہے (ناسخ)

(۲) شاید جیسے نجانے وُہی کھڑے ہوں +

نُجَبَاء ع۔ اسم مذکّر:۔ نجیب کی جمع۔ شریف لوگ۔ برگزیدہ آدمی +

نَجْد ع۔ اسم مذکر:۔ بانگر۔ اُونچی زمین۔ عرب کے ایک مشہور شہر کا نام جسکی زمین اُونچی اور وہاں کے لوگ اکثر فسادی نیز لڑاک مانے گئے ہیں شہر بابل کیجانب واقع ہے

نَجِس ع۔ صفت:۔ گندہ۔ ناپاک۔ پلید + اگھوری +

نجس العین ع۔ صفت:۔ جسمًا ناپاک۔ جو کبھی پاک نہو سکے جیسے کُتّا۔ شراب وغیرہ +

نَجَف ع۔ اسم مذکر:۔ وہ اُونچا ٹیلا جسپر پانی نہ چڑھ سکے۔ عرب کے ایک مشہور شہر کا نام

جہاں حضرت علی کرّم اللہ وجہہ کا مزارِ رحمت نثار واقع ہے۔ نجفِ اشرف +

نَجْم ع۔ اسم مذکر:۔ ستارہ۔ سیارہ۔ تارا ؎

ٹھیکے پہ پہنچکے تخت ٹھیرا مرکز پہ وہ نجمِ بخت ٹھیرا + (گلزارِ نسیم)

نجم الثّاقب ع۔ اسم مذکّر:۔ چمکتا ہوا ستارہ۔ روشن تارا +

نجم الهند ع + ہ۔ خطاب۔ وہ شاہی خطاب جو گورنمنٹ ہند کی طرف سے رؤسائے ہند وغیرہ کو ملے ہیں۔ سٹار اف انڈیا۔ ستارۂ ہند۔ کے۔ سی۔ ایس۔ آئی +

نُجُوم ع۔ اسم مذکّر:۔ (۱) نجم کی جمع۔ ستارے۔ سیارے (۲) جوتش +

نُجُومی ع۔ اسم مذکّر:۔ علمِ نجوم جاننے والا۔ اختر شناس۔ جوتشی۔ وہ شخص جو رفتار و حرکاتِ کواکب سے حوادثات کا حکم لگائے +

نَجِیب ع۔ اسم مذکّر:۔ (۱) بزرگ۔ شریف۔ برگزیدہ۔ اشراف۔ بھلا مانس۔ (۲)۔(۱) ہندوستانی سپاہی جنکی اکثر نیلی وردی ہوا کرتی اور وہ چوکی پہرے اور دربانی کا کام دیا کرتے تھے (۳) سپاہی

نجیب الطّرفین ع۔ صفت:۔ جو ماں باپ دونوں کیطرف سے اصل نسل شریف ہو۔ صحیح النسب +

نِچان ہ۔ صفت:۔ پستی۔ حضیض۔ نشیب۔ ڈھلان۔ ڈھال۔ اُتار۔ اُچان کا نقیض +

نچا مارنا ہ۔ فعل متعدّی:۔ ستا مارنا۔ دق کر دینا۔ ناک میں دم کر دینا +

نچانا ہ۔ فعل متعدّی:۔ (۱) رقص کرانا۔ ناچ کرانا۔ مجرا کرانا۔ (۲) ستانا۔ دق کرنا۔ حیران کرنا۔ تنگ کرنا۔ ناک میں دم کرنا جیسے ذرا اِنکے کوتک آکے دیکھو تو معلوم ہو کہ سارے گھر کو نچا رکھا ہے (شگھڑ سہیلی)

نِچُڑنا ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) ٹپکنا۔ تراوش ہونا۔ (۲) سُتنا۔ فشردہ ہونا۔ دبنے یا بھیچنے سے عرق نکلنا۔ (۳) دُبلا ہونا۔ لاغر ہونا۔ تر و تازگی نہ رہنا +

نِچلا ہ۔ صفت:۔ خاموش۔ چُپ چاپ۔ ساکت + بے حرکت۔ بے جُنبش جو جلے نہ حرکت کرے + شائستہ۔ ستھرا۔ وہ شخص جسکے ہاتھ پاؤں ٹھہر رہیں۔ ساکن و برقرار +

نچلا بیٹھنا یا رہنا ہ۔ فعل لازم:۔ بیحس و حرکت ہو کر بیٹھنا۔ چُپ چاپ بیٹھنا۔ چُپکا بیٹھنا ؎

وہ نچلے بیٹھے بنے پُتلیلے سے ہیں کچھ چُٹکیوں میں اپنی عجب چُٹکلے سے ہیں (ظفر)

نہو وہ بھی ہے بیتاب گر مجکو ہے بیتابی نہیں مُمکن کہ اب نچلا ذرا وہ دلستاں بیٹھے (جرأت)

تُو کیونکر نَو مہینے پیٹ میں ماں کے رہا ہوگا نہ گردن ہی رہے نچلی نہ نچے سر ترا ٹھیرے (راحت)

نچلا نہ بیٹھنا ہ۔ فعل لازم:۔ ٹھہر نہ رہنا۔ ایک حالت پر نہ رہنا۔ چُلبلا ہونا۔ کسی نہ کسی چیز کو چھیڑے جانا +

زُلف کو چھیڑا تو اک انداز سے بولا وہ شوخ پاس جب بیٹھو گے تم نچلا نہ بیٹھا جائیگا (تصویر)

نچلا نہ رہنا ہ۔ فعل لازم:۔ ساکت نہ رہنا۔ ایک حالت پر نہ رہنا۔ قائم نہ رہنا۔ ٹھیرا نہ رہنا۔ ٹھہر نہ رہنا۔ چُپ نہ رہنا۔ بے حس و حرکت نہ رہنا ؎

وحشت ہے تو مرقد میں ٹھہر نیکے نہیں پاؤں نچلے نہیں رہنے کے مرے ہاتھ کفن میں (رشک)

چٹکیاں لیتی ہیں دل میں تری کافر نگہیں ہاتھ نچلے کبھو مژگاں کے نہیں رہتے ہیں (ظفر)

نچن

نچُنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ کھسوٹا جانا۔ نوچا جانا +

نچنت۔ ہ۔ صفت:۔ فارغ۔ بیفکر۔ بے پروا۔ بے کھٹکے۔ مُطمئن + سکون و قرار رکھنے والا ٭

علم کا بار گر نہ ہو تیرا　　شکلِ ارض و سما ہے نچنت (سودا)

نچنت ہونا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ بے فکر اور فارغ البال ہونا +

نچنتائی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (ہندو) فرصت۔ فارغ البالی بیفکری اطمینان +

نچنیا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ ناچنے والا لڑکا۔ زنانہ۔ زنخہ۔ بھانڈ۔ بھگتیا +

نچوڑ۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) نچوڑنا کا حاصل المصدر۔ رس۔ عُصارہ۔ افشردہ۔ افشرہ + (۲۔ مجازاً) حاصل۔ خُلاصہ۔ تت۔ لُبّ لُباب۔ ست۔ عطر۔ جوہر۔ نتیجہ۔ مادّہ۔ ماہیت۔ اصل۔ جڑ۔ (۳) کسی کام کی انتہا + انتہائے وقت۔ اخیر۔ انجامِ کار۔ نہایتِ کار۔ تنت ؎

جیب اور آستیں سے رونے کا کام گزرا　　سارا نچوڑ اب تو دامن پہ آرہا ہے (میر)

نچوڑ لینا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) دبا کر یا بھینچکر عرق نکال لینا۔ فشردہ کرلینا + سُونت لینا۔ (۲) ٹھُنک کر دینا۔ قلّاش کر دینا۔ مُفلس بنا دینا۔ دُودھ نکال لینا۔ (۳) چُوس لینا۔ پی لینا +

نچوڑنا۔ ہ۔ فعل متعدّی:۔ (بواو مجہول ہے) (۱) دباکر یا بھینچکر عرق نکالنا۔ فشردہ کرنا۔ مروڑ کر رس نکالنا۔ افشُردن کا ترجمہ۔ سُونتنا +

کیا رہی جاں کہ نچوڑا مجھے مانندِ انار　　رکھ کے غم نے تہ ہے اے ہو شرباً ٹھیں ہیں (معروف)

(۲) ٹھُنک کرنا۔ کچھ باقی نہ رکھنا۔ دُودھ دُہنا۔ مُفلس بنانا۔ قلّاش بنانا۔ (۳) چُوسنا۔ خُون پینا۔ فشار دادن کا ترجمہ ؎

دل میں تھے قطرہ چند سو مانندِ انار　　نہ رہے وہ بھی جب اُلفت نے نچوڑا ہمکو (ذوق)

نچھاور۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ نِثار۔ نُثار۔ بکھیر۔ اُتارا۔ وہ نقدی یا جنس جو بطورِ صدقہ کسی کے اُوپر سے بکھیری جائے۔ فارسی شاباس۔ بشارہ ؎

دُرِ اشکوں کا ہے ہمارے نکلتے نالوں میں ہائے تیرے　　نہ کیونکہ ہوں عشق پر نچھاور نہیں یہ گوہر فلک کے اختر (ظفر)

کیا خط اُنکے نچھاور کے لیئے اے انشا　　اپنی مُٹھی میں ہر اک غنچہ بھی زر لیتا ہے } قطعۂ انشا
نازکِ چمن کا ذکر ہے سامنے اک طور کے ساتھ　　کھینچ سب خواجہ خضر آبِ گہر لیتا ہے

بے نقاب اک دن جو اُس گلرو نے انور ہو گیا　　مُنّتِ زرِ مہرِ درخشاں کا نچھاور ہو گیا (بحر)

(۲) وہ قیمت جو کسی بُت کے عوض دیجائے۔ ہدیہ +

نچھاور کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ وارنا۔ تصدّق کرنا۔ نثار کرنا۔ سر کے اُوپر سے بکھیرنا۔ بکھیر کرنا[1]

مادر نے جو دیکھا وہ دلاور　　اشکوں کے گُہر کیئے نچھاور (گلزارِ نسیم)

نچھ

نچھتر۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (لُغوی معنی پہچنا یا جانا) ا۔ ستارہ۔ سیّارہ۔ تارا + طالع (۲) راس۔ بُرج + منازلِ قمر۔ نچھتر اصل میں وہ ستارے اور راسیں ہیں جو رات دن گردش میں رہتی ہیں اور ہر ساعت و ہر موقع میں اِنکے خواص۔ آثار اور علامتیں جُداگانہ مُقرر ہیں۔ چنانچہ اُنہیں کے بموجب ہر کام کے انجام کے واسطے سعد و نحس ساعتیں وغیرہ بچار میں آتی ہیں اور اُنہیں کے وسیلہ سے غیب گوئی و پیشین گوئی کی جاتی ہے۔ اِنکے استعمال کی ترکیب ٹھیک ٹھیک طبیب یا بید کے علاج کے موافق ہے۔ جس طرح دواؤں کا مزاج و خواص مانا گیا ہے اُسیطرح نچھتروں کا بھی تسلیم کیا گیا ہے۔ نچھتر کُل ستائیس ہیں جو کتنی کتنی تارے ملکر بنے ہیں اور وہ اپنے اپنے دَور کے مُوافق گردش کرتے رہتے ہیں۔ نجُومیوں نے ہر ایک نچھتر کی شکل قرار دیکر ہر ایک کا جُدا جُدا خواص لکھا ہے اور نیز اُنکے سوامی یعنی مالک قرار دیئے ہیں جیسا کہ اس نقشہ سے ثابت ہوگا +

نچھتروں کا نقشہ

نمبر	نچھتر کا نام	نچھتر کی شکل	نچھتر کا بھاؤ	نچھتر کا سوامی
۱	اَسنی	گھوڑے کے مُنہ کی شکل	ٹیڑھا مُنہ رکھنے والا	اَسنی کمار دیوتا
۲	بھَرنی	بھگ کی شکل	نیچے کو مُنہ رکھنے والا	دھرم راج دیوتا
۳	کرتکا	اُسترے یا چھری کی شکل	ایضاً	اگنی دیوتا
۴	روہنی	گاڑی کی شکل	اُونچا مُنہ رکھنے والا	برہما دیوتا
۵	مرگ شرا	ہرن کی شکل	ٹیڑھا مُنہ رکھنے والا	چندرماں دیوتا
۶	اَدْرا ابدال مہلے	چمکدار جواہرات کی سی شکل	اُونچا مُنہ رکھنے والا	رودر دیوتا
۷	پُنربس	گھر کی شکل	ٹیڑھا مُنہ رکھنے والا	اَدِتی دیوتا
۸	پکھ	مچھلی کی شکل	اُونچا مُنہ رکھنے والا	برہسپت دیوتا
۹	اشلیکھا	چکر کی شکل	نیچا مُنہ رکھنے والا	پرب دیوتا
۱۰	مگھا	بھگ کی شکل	ایضاً	پِتر دیوتا
۱۱	پُوربا پھالگنی	شہ نشین کی شکل	ایضاً	بھگو رج دیوتا
۱۲	اُوترا پھالگنی	چارپائی کی شکل	اُونچا مُنہ رکھنے والا	ارجن دیوتا
۱۳	ہست	ہاتھ کی شکل	ٹیڑھا مُنہ رکھنے والا	سُورج دیوتا
۱۴	چِترا	موتی کی شکل	ایضاً	اِندر دیوتا
۱۵	سُواتی	مُونگے کی شکل	ایضاً	بایو دیوتا
۱۶	بِشاکھا	لٹّو کی شکل	نیچا مُنہ رکھنے والا	اِندر اگنی دیوتا

[1] کیجیئے اک دن لبِ جُو خندۂ دنداں نما + ہر صدف موتی کرے تم پر نچھاور آب میں (قدر)

نچھ

نمبر	نچھتر کا نام	نچھتر کی شکل	نچھتر کا سُبھاؤ	نچھتر کا سوامی
۱۷	اُترا دھا	بیل درخت کی شکل	ٹیڑھا مُنہ رکھنے والا	مِتر دیوتا
۱۸	جَیشٹا	کُنڈل کی شکل	ایضًا	اِندر دیوتا
۱۹	مُولا یا مُول	شیر کی دُم کی شکل	نیچا مُنہ رکھنے والا	راکھش
۲۰	پُورباکھاڑ	ہاتھی کے دانت کی شکل	ایضًا	برن دیوتا
۲۱	اُوتراکھاڑ	شہ نشین کی شکل	اُونچا مُنہ رکھنے والا	بِسوا دیوا سُوامی
۲۲	شَرَون	سہ پایہ کی شکل	ایضًا	گوبند دیو سُوامی
۲۳	دَھنِشٹا	ڈھول یا مِردنگ کی شکل	ایضًا	وُسُو دیو سوامی
۲۴	شَت بِکھا	شمع کی شکل۔ روشن شکل	اُونچا مُنہ رکھنے والا	برن دیوتا
۲۵	پُوربابھا دربد	شہ نشین کی شکل	نیچا مُنہ رکھنے والا	اج چرن دیوتا
۲۶	اُترا بھادربد	بم کی شکل	اُونچا مُنہ رکھنے والا	آہوبودھن سُوامی
۲۷	ریوتی	مردنگ کی شکل	ٹیڑھا مُنہ رکھنے والا	اِندر دیوتا سُوامی

نچھتری ۔ ہ۔ صفت :۔ اچھے نچھتر کی پیدائش ۔ نیک طالع ۔ بھاگوان ۔ خوش نصیب ۔ بااقبال + سعادت مند +

نُحاس ع ۔ اسم مذکّر :۔ تانبا۔ مس +

نَحَافت ع اسم مؤنّث :۔ دُبلاپن۔ لاغری + ناتوانی +

نَحْس ع ۔ صفت :۔ نامُبارک۔ نامسعود۔ بھونڈا۔ منحوس۔ بدشگون۔ اَشُبھ +

نَحْل ع ۔ اسم مؤنّث :۔ شہد کی مکّھی :۔ مُہال کی مکّھی +

نحو ع ۔ اسم مؤنّث :۔ (۱) طرح ۔ طور ۔ طریق ۔ ڈھنگ ۔ راہ ۔ رستہ + نوع (۲) جملوں کا علم ۔ وہ علم جس سے کلموں کی ترکیب آئے ۔ ویاکرن ۔ وہ علم جس سے اجزائے کلام کو صحیح صحیح جوڑنا کھولنا اُنکا باہمی تعلّق واسطہ یعنی اُنکا معلوم ہو +

نُحُوسَت ع ۔ اسم مذکّر :۔ نامُبارکی ۔ بدشگونی ۔ بھونڈاپن ۔ بدطالعی ۔ بدنصیبی ۔ دالدر ۔ دلدّر

نَحِیف ع ۔ صفت :۔ دُبلا ۔ پتلا ۔ ناڑا ۔ کمزور ۔ لاغر ۔ نازک ۔ دُربل ۔ حقیر +

نَخ ۔ ف ۔ اسم مؤنّث :۔ کچّا ریشم + ریشمی الکا ۔ ریشم کا تار یا سُوت + سُوت ۔ تاگا + پتنگ کی ڈور [1]

نَخّاس ع ۔ اسم مذکّر :۔ (۱) وہ بازار جسمیں حیوان یا انسان فروخت ہوں چوپایوں کا بازار ۔ غلاموں کا بازار ۔ بردہ فروشی کا بازار ۔ غُلاموں یا اُونٹوں کی منڈی + لونڈیوں کا بازار (۲ ۔ ا ۔ ت) گھوڑوں کا بازار ۔ بازارِ اسپ فروشی جیسے گھر گھوڑا نخّاس مول (۳ ۔ ا ۔ لکھنؤ) مجازًا مُطلق بازار کے معنی میں بھی آتا ہے جیسا نچہ نخّاس والی بازاری عورت کو کہتے ہیں +

نخّاس پر بھیجنا ۔ ا ۔ فعل متعدّی :۔ بازار دکھانا ۔ چوک پر بھیجنا ۔ عام بکری کے

نخ

واسطے بھیجنا ۔ فروخت کو بھیجنا ۔ بازار میں بیچنے کو بھیجنا +

نخّاس چڑھنا ۔ ا ۔ فعل لازم ۔ بازار میں بکنے یا مشہور ہو جانا ۔ رُسوائے عام ہونا +

میر میدان ہے وُہی عاشق جو چڑھا ہو جہان میں نخّاس + (میر سوز)

نخّاس کی گھوڑی ۔ ا ۔ اسم مؤنّث :۔ عام بکری کی گھوڑی ۔ بازاری گھوڑی (۲) کسبی ۔ رنڈی ۔ کنچنی + چھنال ۔ فاحشہ ۔ قحبہ +

نخّاس والی ۔ ا ۔ اسم مؤنّث :۔ بازاری عورت ۔ بیسوا ۔ قحبہ ۔ فاحشہ ۔ چھنال ۔ رنڈی ۔ کسبی ۔ پتُریا ۔ پاتر ۔ پسنکر خلاص ۔ رام جنی + کنچنی ۔ نٹنی ۔ بالزادی ۔ طوائف

نخّاس والیاں ۔ ا ۔ اسم مؤنّث :۔ رنڈیاں ۔ کسبیاں ۔ بالزادیاں ۔ بازاری عورتیں ۔ رام جنیاں ۔ بیسوائیں ؎

مُنہ زور سب ہیں جتنی ہیں نخّاس والیاں اُنکا بدی میں نام ہی جنیاں نکل گیا (جان صاحب)

نخالص ۔ ا ۔ صفت :۔ (۱) جو خالص نہو ۔ ملاوٹ کا ۔ غشدار ۔ لونی کا (۲) عوام خالص ۔ بے ملاوٹ + نرل

نَخْچِیر ۔ ف ۔ اسم مذکّر ۔ (۱) جانور صحرائی ۔ جنگلی جانور ۔ وحشی جانور ۔ بہائم وحشی جیسے ہرن پہاڑی بکرا نیل گاؤ وغیرہ ۔ (۲) : شکار ۔ صید ۔ اکھیٹ ۔ ہیر + ؎

مرتا ہُوں یوں کہ بستۂ فتراک کیوں نہیں میں ہُوں وہی کہ تم جسے نخچیر کر چکے + (انور)

(۳) شکار کیا ہوا جانور ۔ مارا ہوا شکار + ؎

تُو مجھے بھول گیا ہے تو پتا بتلا دُوں کبھی فتراک میں تیرے کوئی نخچیر بھی تھا (غالب)

(۴ صرف کتب فارسی میں) صیاد ۔ شکاری ۔ بہیلیا ۔ (۵ ۔) شکار کرنا ۔ شکار مارنا (۶) شکارگاہ ۔ صیدگاہ جیسے رمنا

نخچیر گاہ ۔ ف ۔ اسم مؤنّث :۔ شکارگاہ ۔ صیدگاہ ۔ رمنا +

نخرا یا نخرہ ۔ ف ۔ اسم مذکّر :۔ (۱) ناز ۔ غمزہ ۔ دلال خاص وقت میں عورتوں کی حرکات و سکنات غربلیہ ۔ عشوہ ۔ کرشمہ ۔ غمزہ ۔ چھانولی ۔ معشوقانہ حرکات و سکنات + مکتوڑا +

سخت پتھر ترا نخرا ہے بُتِ سنگیں دِل وہ اُٹھا وے اِسے جو شخص کہ بندھانی ہو (ظریف)

نخرا باز یا نخرے باز ۔ ا ۔ صفت :۔ عشوہ گر ۔ کرشمہ پرداز + چونچلائی ۔ چونچلیا ۔ نازگر [2]

نخرا بازی ۔ ف ۔ اسم مؤنّث :۔ عشوہ سازی ۔ کرشمہ پردازی ۔ نازشِ معشوقانہ ۔ لاڈ چونچلا

نخرا تلّا ۔ ا ۔ اسم مذکّر :۔ ناز و کرشمہ ۔ غنج و دلال + ناز و نخرہ ۔ چاؤ چونچلا ۔ لاڈ پیار ؎

جیتے رہئے کہ اسمیں مرتے آپ نخرہ تلّا ذرا نہ کرتے آپ + (شوق)

شوبے بہائیے نہ مرے آگے سامنے یہ نخرے تلّے کیجئے جُڑوا کے سامنے (جان صاحب)

نخرا کرنا یا بگھارنا ۔ ا ۔ فعل متعدّی :۔ ناز و لاڈ کرنا ۔ چونچلا دکھانا ۔ چاؤ چونچلا کرنا + اترانا ۔ مفت کا غمزہ کرنا

نخرا نکالنا ۔ ا ۔ فعل متعدّی :۔ (طنزًا) لاڈ نکالنا ۔ پیار اخلاص اختیار کرنا ۔ لاڈ میں آنا ۔ سر چڑھنا ۔ جیسے تُمنے اچھا نخرا نکالا کہ گھر بیٹھے لینے آئے یہ کہاں کا نخرہ نکالا ہے جاؤ اپنا کام کرو +

ٹیڑھا ہو گا کسی کو نہیں جا پہچان کرے گا مرا دل دو مرا دل دو نیا نخرا نکالا ہے + (میر سوز)

---

[1] (۲ ۔ ا ۔) نہایت : باریک یا پتلی لاکھ خواہ کانچ کی چوڑی +

[2] تمکنت والی ۔ اترانے والی +

نخ

نخروں ۔ ا ۔ اسم مذکر :۔ نخرہ کی جمع ۔ غمزوں ۔ عشووں ۔ نخوتوں ۔ چوچلوں جیسے بوڑھے جونڈوں کے نخروں نے ہنسا ہنسا کر ٹُلا مارا +

نخرے ۔ ا ۔ اسم مذکر :۔ نخرہ کی جمع اور وہ صورت جو حروفِ مغیرہ یا تابع مغیرہ کے آجانے سے تبدیلِ یائے مجہول پیش آتی ہے جیسے تیرے نخرے نے بھی ستا لیا +

نخشب ۔ ف ۔ اسمِ مذکر :۔ ترکستان کے ایک شہر کا نام جسے ترکی میں قرشی کہتے ہیں ۔ حکیم ابن عطا نے جو مُقنّع کے نام سے مشہور ہے اسکے نواح میں چاہِ نخشب سے ایک چاند موسوم بہ ماہِ نخشب بعض فلزات مثلِ سیماب وغیرہ کی لاگ سے بناکر نکالا تھا جو دو ماہ تک غروب نہیں ہوتا تھا اور چار فرسنگ تک اُسکی روشنی پہنچتی تھی یہی چاند چاہِ نخشب ہی سے نکلتا اور اُسی میں غروب ہوا کرتا تھا +

نخل ع ۔ اسم مذکر :۔ کھجور کا درخت ۔ چھوارے کا درخت بطریقِ مجازِ مرسل ہر ایک درخت ہے

ہر اک جوان کا پیری میں قد جھکا آخر یہ نخل پست ہوا جسقدر بلند ہوا (مومن)

بنا فوارہ اشکِ غم وہ مصروفِ تماشا ہیں خدا کی شان نخلِ آرزو بے دانہ ہو جائے (زکی)

نخل بند ع + ف ۔ اسم مذکر :۔ (۱) باغبان ۔ مالی ۔ گلچین ۔ (۲) موم کے درخت بنانے والا

نخلِ تابوت ع + ف ۔ اسم مذکر :۔ ایک قسم کی آرایش کا نام جو مُردوں کے تابوت پر کیجاتی ہے ۔ یہ رسم پہلے ایران میں ہی شائع تھی مگر اب ہندوستان میں بوڑھوں کی ارتھی یا بِوان پر اس قسم کی آرائش ہوا کرتی ہے بعض نخل محرم و نخل ماتم کو بھی نخلِ تابوت لکھا ہے + مُردے کا بِوان +

نخلِ طور یا نخلِ ایمن ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ وادیِ ایمن کا وہ درخت جسپر جوارِ کوہِ طور میں انوارِ حق تعالےٰ کی تجلی ظاہر ہوئی تھی +

نخلِ ماتم ع ۔ اسم مذکر :۔ دیکھو نخلِ تابوت ہے

نخلِ ماتم بید مجنوں کے سوا پیدا نہ ہو گر کوئی بوٹے ہمارے دانۂ زنجیر کو + (صابر)

نخلِ مریم ع ۔ اسم مذکر :۔ وہ کھجور کا سوکھا ہوا درخت جو حضرت مریم کی برکت سے سبز ہو گیا تھا ۔ کہتے ہیں کہ جب حضرتِ مریم دردِ زہ سے بیقرار ہو کر جانبِ صحرا نکلیں تو اُس درخت کے نیچے آکر ٹھیریں جسکے سبب وہ ہرا بھرا ہو گیا +

نخلِ موم ع ۔ اسم مذکر :۔ وہ موم کا درخت جو سانچے کے وسیلہ سے پُرگل پُربرگ و پُرمیوہ بنایا جاتا ہے +

نخلستان ۔ ف ۔ اسم مذکر :۔ کھجور کے درختوں کا بن ۔ چھوارے کے درختوں کا جنگل ۔ مجازاً وہ میدان جو سرسبز درختوں سے پُر ہو نخلستان کہلاتا ہے +

نخوت ع ۔ اسم مؤنث :۔ غرور ۔ گھمنڈ ۔ کبر ۔ تکبر ۔ گمان ۔ ابھمان ۔ خودبینی + تمکنت ۔ خودداری ہے

سمائی ہے ظہیر اُن کو یہ نخوت جہاں میں خوبصورت ہوں تو میں ہوں (ظہیر)

ندی

نخود ۔ ف ۔ اسم مذکر :۔ چنا ۔ چھولا +

نخود آب ۔ ف ۔ اسم مذکر :۔ آب نخود ۔ نختاب ۔ ایک قسم کا شوربا جو گوشت اور چنے کی دال سے بیماروں کے واسطے تیار کیا جاتا ہے +

ند ۔ س ۔ اسم مذکر :۔ بحر ۔ دریا ۔ دریاؤ ۔ ندی ۔ نالہ ۔ کھالا +

ندا ۔ ع ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) آواز ۔ ہانک ۔ پکار ۔ صدا ۔ بانگ ۔ نوا + ہے

جو کعبے سے باہر میں آنے لگی ندا مجکو اُس دم یہ ہاتف نے دی (ناسخ)

(۲) بلانے کا حرف یا کلمہ ۔ جن حرفوں سے پکارتے یا بلاتے ہیں اُنہیں حروفِ ندا کہتے ہیں جیسے ۔ اے ۔ او ۔ ارے ۔ ابے وغیرہ +

ندارد ۔ ف ۔ صفت :۔ کورا ۔ خالی + نہیں + غیر حاضر ۔ غیر موجود جیسے تم کہاں ندارد ہو گئے تھے ۔ اُس دفتر سے ہمارا نام بھی ندارد ہوا + دینے کو ناارد لینے کو حاضر +

ندّاف ع ۔ اسم مذکر :۔ روئی دھنکنے والا ۔ دھنیا ۔ پنجا ۔ دُھنا ۔ کنڈیا +

ندّافی ع + ف ۔ اسم مؤنث :۔ دھنکنے کا کام + روئی دھننے کا پیشہ +

ندامت ع ۔ اسم مؤنث :۔ شرمندگی ۔ خجالت ۔ انفعال ۔ سُبکی ۔ خفت + پشیمانی ۔ پچھتاوا ۔ تاسُف جیسے آپ کی ندامت میرے سر آنکھوں پر + ہے

اُسکی آنکھوں سے گرا اشکِ ندامت کیطرح ناز کہتا ہے کوئی یوں دلِ ناداں اپنا (زکی)

ندان ۔ ہ ۔ تابع فعل :۔ اخیر کو ۔ آخر کار ۔ انت میں ۔ بعد میں ۔ پیچھے +

ندبہ ع ۔ اسم مذکر :۔ (۱) ماتم ۔ سیاپا ۔ کہرام ۔ مُردے پر رونے کی آواز ۔ نوحہ ۔ شیون ۔ (۲) ندبہ وہ حروف جو کسی کو یاد کر کے رونے ۔ تاسُف کرنے یا واویلا مچانے کے واسطے آتے ہیں ۔ ہائے ہائے ۔ وائے وائے ۔ ہے ہے ۔ ہائے ۔ اے ہے +

نِندرا ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ (پورب) نیند ۔ نوم ۔ خواب ۔ نِندیا ۔ نِدریاں +

نِدرالو ۔ ہ ۔ صفت :۔ (ہندو) خواب آلودہ ۔ اُنیندا ۔ نیند میں بھرا ہوا +

نُدرت ع ۔ اسم مؤنث :۔ نادرپن ۔ کمیابی ۔ شاذ و نادر ہونا ۔ کمی ۔ عجوبہ ہونا + عُمدگی ۔ چھلکی ۔ انوکھاپن + یکتائی +

نُدما ع ۔ اسم مذکر :۔ ندیم کی جمع ۔ ہمنشین لوگ ۔ مصاحب لوگ ۔ جلیس +

ندولا ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ چھوٹی ناند ۔ چھوٹا کونڈا ۔ کونڈی ۔ مٹی کے ایک ظرف کا نام + (ابواوجیلا)

نِدھ ۔ س ۔ اسم مذکر :۔ کوبیر کے نو خزانے + ہر ایک خزانے کا نام + خزانہ ۔ بھنڈار ۔ + کوبیر ہندوؤں میں خزانوں کا دیوتا مانا گیا ہے جسکے یہ نو خزانے مشہور رہیں ۔ پدما ۔ مہاپدما ۔ سنکھ ۔ مکر ۔ کچھاپا ۔ مکند ۔ نند ۔ نیلا ۔ کھربا ۔ نو ندھ بارہ سدھ ہو جانا اسی سے مراد ہے +

ندی یا ندّی ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ چھوٹا دریا ۔ بہتا ہوا پانی ۔ جل دھارا ۔ نہر کلاں ۔

ا؎ **نخیں** ۔ ا ۔ اسم مؤنث ۔ عو ۔ کانچ یا لاکھ کی پتلی پتلی یا باریک باریک چوڑیاں +

ندی

نالا۔ کھالا۔ جیسے ؎ ندی کنارے مورا بولے میں جانوں پیا مورا رے

ندی تو کیوں گھبراتی ہے کہ میں پاؤں ہی نہیں دھرتا۔ کہاوت:۔ تم کیوں اتنے اترا کرتے ہو میں پہلے ہی تم سے الگ رہتا ہوں مجھے تمہاری کچھ پروا نہیں

ندی ناؤ سنجوگ۔ ہ۔ محاورہ:۔ اتفاقیہ ملاقات + اتفاقی خوشی اور دم بھر کی صحبت بھی غنیمت ہے۔ جیسے ندی ناؤ سنجوگ کت اودھو کت لوگ ؎

پی کارن بیری بھئی اور لوگ کہیں کچھ اور ۔ اب کا ملنا کٹھن بھیا کہ ندی ناؤ سنجوگ (دوہا)

ندیدہ۔ ف۔ صفت:۔ مخفف نادیدہ (۱) نادیدہ۔ اَن دیکھا۔ بغیر دیکھا ہوا۔ (۲) لالچی۔ لوبھی + نظر ہایا۔ وہ شخص جسنے عمدہ کھانا یا کوئی چیز نہ کھائی ہو اور کسی کو کھاتے دیکھکر گھورے + وہ شخص جسے کچھ میسر نہوا ہو + طالب مشتاق خواہشمند۔ وہ شخص جسنے کچھ آنکھ سے نہ دیکھا ہو جیسے ؎ یہ وہ ہے ندیدے ہیں جو مانگے

ہم آئے کہ تم منہ چھپا کر چلے ۔ ندیدے کو چینک لگا کر چلے + (دبیر سوز)

رہے منتظر منظر یار کے ۔ یہ وہ دیدے ندیدے ہیں دیدار کے (نا معلوم)

اس شکل سے ہوا وہ طلبگار رو بدیار ۔ صاف آشنہ کا دیدہ ندیدوں میں بکگیا (ذوق)

(۳) بخیل۔ کنجوس۔ لئیم۔ تنگدل۔ کنگ۔ خسیس +

ندیدی۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ ندیدہ کی تانیث۔ نظر ہائی۔ وہ عورت جسے کبھی کچھ میسر نہوا ہو یا جسنے کچھ نہ دیکھا ہو۔ لالچن۔ لوبھن +

ندیم۔ ع۔ اسم مذکر: مصاحب۔ ہمنشین۔ دوست۔ ساتھی۔ جلیس ؎

رتبہ کچھ میرے ندیموں سے رقیبوں کم نہیں ۔ یہ ہیں محبوب مرے وہ ہیں تمہارے پیارے (حضور نیاز)

آداب کی جگہہ ہے زکی بزم اتحاد ۔ نازک ہے مثل شیشۂ دل ندیم کا (زکی)

نڈر۔ ہ۔ صفت:۔ جو نہ ڈرے۔ بیخوف۔ بیباک۔ دیدہ دلیر + جری۔ بہادر۔ دلیر

ہے حذر کو حذر ڈرے ہے ڈر ۔ اسطرح کا ہے جی نڈر میرا + (معروف)

نڈھال۔ ہ۔ صفت:۔ سست۔ کسلمند + نحیف و نزار۔ تھکا ماندہ۔ ضعیف و ناتواں + بے حس و حرکت غشی کی حالت میں مضمحل ؎

غیروں کی طرف وہ پھر کھلے ہیں ۔ رہتا ہے جو دل نڈھال میرا + (معروف)

کس سکرنے کا غم ہے قاتل کو ۔ تیغ کیوں نڈھال آتا ہے + (امانت)

دم معرکہ میں بھرتے ہیں ہم تیغ یار کا ۔ رو کے سپر رقیب کھڑے ہیں نڈھال سے (〃)

آج کیا جانے کیا ہوا اسکو ۔ کل تک ایسا تو جی نڈھال نہ تھا + (جرأت)

اب تو بستر سے لگ گئے ہم آہ ۔ دل کے گھٹتے ہی جی نڈھال ہوا + (〃)

اے مرے دل تو کیوں پڑا ہے نڈھال ۔ آنکھ تو کھول چونک میرے لال + (دبیر سوز)

نڈھال ہونا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ سست ہونا۔ گر اپڑنا۔ ڈوبا جانا۔ نحیف و نزار ہونا۔ ضعیف و ناتواں ہونا۔ غش آنا۔ جی ڈوبنا۔ مضمحل ہونا ؎

ہے زناخی مری وہ لال پری ۔ ہو جسے دیکھکر نڈھال پری + (رنگین)

نذر

نذر۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ منّت۔ اپنے اوپر کوئی چیز واجب کرنا۔ عہد و پیمان۔ اقرار۔ خدا کے نام پر کوئی چیز دینا جیسے صدقہ۔ قربانی۔ بلدان + بھینٹ چڑھاوا (۲) نیاز۔ فاتحہ۔ چراغی۔ (۳) تحفہ۔ پیشکش جو بادشاہ کی خدمت میں پیش کیا جاتے + امرا و وزرا حکّام و ارکانِ سلطنت کی بھینٹ + ؎

نذر کے واسطے حاضر ہے جگر بھی دل بھی ۔ دیکھیے وہ نظرِ لطف کدھر کرتے ہیں (احسان)

دیتے ہی جان نذر نگہ پیشتر نہ لی ۔ اب اس ادا سے لی کہ مزا کر نظر نہ لی + (زکی)

نذر پکڑنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ ہدیہ دینا۔ تحفہ دینا۔ پیشکش کرنا ؎

کیا انسے ملوں عید کے دن نذر پکڑکر ۔ ہوں سامنے ایک بچہ جن نذر پکڑکر + (انشا)

نذر دکھانا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ حاکم یا رئیس وغیرہ کے روبرو نقدی یا کچھ جنس بر وقتِ ملاقات پیش کرنا +

نذر دکھلانا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ نذر پیش کرنا۔ کچھ نقدی ہاتھ یا رومال وغیرہ پر رکھکر کسی حاکم یا بادشاہ یا رئیس وغیرہ کے سامنے کرنا۔ دربار یا جشن وغیرہ کے موقع پر کچھ پیش کرنا ؎

نہ کیونکر صبح لائے مہر خورشید ۔ یہ اسکے نذر دکھلانے کے دن ہیں (مجروح)

نذر دینا یا پکڑنا یا گزارنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ (۱) کسی حاکم یا رئیس یا بادشاہ کو بھینٹ دینا۔ پیشکش پیش کرنا (۲) رشوت دینا۔ پوجنا۔ گھوس دینا +

نذر کرنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ (۱) پیش کرنا۔ بھینٹ دینا۔ بھینٹ چڑھانا۔ بطور پیشکش کچھ دینا۔ امرا وزرا حکّام و ارکانِ سلطنت کو کچھ نقدی پیش کرنا + ؎

اے مصحفی کیا نذر کریں پیرِ مغاں کو ۔ مالک کسی دولت کے خزانے کے نہیں ہم (مصحفی)

ہنستے ہیں عجب ناز سے اور ترچھی نظر ہے ۔ کیا نذر کروں پاس مرے دل نہ جگر ہے (شمس)

دل و دین دونوں نذر کرتا ہوں ۔ ایسی چیزوں کے قدر دان ہو تم + (مجروح)

غالب گر اس سفر میں مجھے ساتھ لے چلیں ۔ حج کا ثواب نذر کرونگا حضور کی + (غالب)

(۲) رشوت دینا۔ گھوس دینا۔ پوجنا (۳) سپرد کرنا۔ حوالہ کرنا۔ سونپنا ؎

نذر کر اُسکی عقل و ہوش و حواس ۔ سارے جھگڑوں سے ہو گئے بیباق + (مجروح)

نذر ماننا۔ ا۔ فعل لازم:۔ کسی بات یا عہد کو اپنے اوپر واجب گرداننا۔ منّت ماننا۔ نیت یا سنکلپ کرنا +

نذر و نیاز۔ ع + ف۔ اسم مؤنث:۔ درود و فاتحہ + بال بھوگ + دودھ شیرینی یا جنس جو کسی بزرگ دین کے نام پر دی جائے + بھینٹ +

نذر

نذر ہے۔ ل۔ محاورہ:۔ حاضر ہے۔ موجود ہے۔ نثار ہے۔ تصدّق ہے۔

پہلے ہی جان نذر ہے منصور کی طرح ۔ یاں دل کو تابِ صدمۂ دار و رسن کہاں (مجروح)

نذرانہ۔ ع + ف۔ اسم مذکّر:۔ وہ چیز جو بطریق پیشکش دی جائے۔ بھینٹ۔ تحفہ۔ ہدیہ۔

بوسہ نہیں دیتے ہو نہ دو مجکو بھی ضد ہے ۔ دل ہم بھی نہ دینگے یہ ہے نذرانہ کسی کا (منصور جتت)

نَر۔ ف۔ س۔ اسم مذکّر:۔ مادہ کا نقیض۔ مرد۔ پُرش + مذکّر۔ مقابلِ ناری۔

آنکھ رس پیجئے اور مُکھ سے بھیجئے رام ۔ تلسی وہ نر گوڑھ ہیں جگمیں چام سے چام (دوہا)

نَربدھ یا نرمیدھ۔ ہ۔ اسم مذکّر:۔ قتلِ انسان + انسان کی قربانی +

نرپتی۔ ہ۔ اسم مذکّر:۔ راجا۔ بادشاہ۔ مردوں کا حاکم +

نرگاؤ۔ ف۔ اسم مذکّر:۔ بیل۔ بلد۔ گؤ کا جایا۔ ڈھگا +

نرمادگی۔ ا۔ اسم مؤنّث:۔ (۱) عاشق معشوق جو پیٹی میں ہوتا ہے۔ پیٹی کا

رکیل کانٹا۔ پیٹی میں کا ہُک اور حلقہ۔ (۲) کواڑ یا صندوق کا قبضہ۔ بازو +

نرمادہ۔ ف۔ اسم (۱) مذکّر مؤنّث۔ تذکیر و تانیث + پُرلنگ اور استری لنگ +

(۲) طبلہ کا دایاں بایاں + ڈھولک کا دایاں رُخ اور بایاں رُخ جس کی

آواز میں فرق ہونے کے سبب یہ نام رکھا گیا +

نرمادین۔ ا۔ اسم مؤنّث:۔ دیکھو (نرمادہ) +

نرمیش۔ ف۔ اسم مذکّر:۔ مینڈھا۔ دُنبہ +

نِر۔ س۔ حرفِ نفی:۔ نہ۔ نہیں۔ بن۔ بے۔ بغیر۔ بلا۔ اَن۔ آ +

نِراپا۔ ہ۔ صفت:۔ (ہندو) لاعلاج جسکا علاج نہ ہو سکے + ناممکن۔ ناممکن الحصول۔ ناممکن الاصلاح +

نِراپرادھ۔ س۔ صفت:۔ (ہندو) بے گُناہ۔ بے قصور +

نِراپرادھی۔ ہ۔ صفت:۔ (ہندو) دیکھو (نِراپرادھ) +

نِرآدر۔ ہ۔ اسم مذکّر و صفت:۔ بے عزّت۔ بے حُرمت + کمینہ۔ حقیر۔ ذلیل۔

خوار + اہمان۔ خواری۔ بے حُرمتی۔ ذلّت۔ رُسوائی۔ بے وقری + بیعزّتی +

نِرآدر کرنا۔ ا۔ فعل متعدّی:۔ (ہندو) بیعزّتی کرنا۔ بیوقری کرنا۔ ذلیل کرنا۔ عزّت گھٹانا

نِرآدھار۔ ہ۔ صفت:۔ (ہندو) بیوسیلہ۔ وہ شخص جسکا کوئی وسیلہ نہو۔ بے آسرے۔

بے مدد۔ بے سہارے +

نِرآس۔ ہ۔ صفت:۔ (ہندو) (۱) بے آس۔ نااُمّید۔ مایُوس و محرُوم جیسے

دیکے آس کر دینو نِراس (۲۔ اسم مؤنّث) یاس۔ نااُمیدی۔ مایُوسی +

نِرآسا۔ ہ۔ صفت:۔ (ہندو) دیکھو (نِرآس) جیسے جیتے آسا مُوئے نِراسا۔

آسا مرے نِراسا جیئے +

نِراس کرنا۔ ہ۔ فعل متعدّی:۔ (ہندو) نااُمید کرنا۔ محرُوم رکھنا +

نِر

نِراس ہونا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ نااُمّید ہونا + محرُوم ہونا +

نِرانتر۔ ہ۔ صفت:۔ (ہندو) مُتواتر۔ پےدرپے۔ لگاتار۔ علی الاتّصال۔

توالی۔ علی التواتُر +

نِرانکار یا نِرنکار۔ ہ۔ صفت:۔ مرکّب از نِر + اکار بمعنی رُوپ) (ہندو) بے رُوپ۔

سروپ۔ نِرروپ۔ جس کی کوئی شکل یا صُورت نہو۔ بے مانند + پرمیشر و شنو +

نِربَل۔ ہ۔ صفت:۔ کم زور۔ کم طاقت۔ بودا۔ ناتواں۔ دُربل۔ ماڑا +

نِربُدھ۔ ہ۔ صفت:۔ (ہندو) بیوقُوف۔ اَن سمجھ۔ مُودھو۔ لایعقل +

نِربھاگی۔ ہ۔ صفت:۔ (ہندو) بدنصیب۔ بدطالع۔ بدقسمت جیسے نِربھاگی

نے کھولی ہاٹ۔ لیگئے چور بھرت اور باٹ +

نِربھے۔ ہ۔ صفت:۔ (ہندو) بے خوف۔ نڈر۔ بے باک +

نِربھل۔ ہ۔ صفت:۔ (ہندو) اکارت۔ بیفائدہ۔ بے حصُول +

نِرجَل۔ ہ۔ صفت:۔ (ہندو) (۱) سُوکھا۔ خُشک۔ (۲) اسم مذکّر وہ برت

جسمیں پانی تک نہ پیا جائے جیسے نربلا کا دشی (۳) اسم مذکّر) ریگستان۔ بجھُو کا مُلک +

نِرجلا۔ ہ۔ صفت:۔ (ہندو) وہ برت جسمیں پانی تک نہ پئیں +

نِرجیو۔ ہ۔ صفت:۔ (ہندو) بے جان۔ غیر ذی رُوح +

نِردوش یا نِردوکھ۔ صفت:۔ (ہندو) بے خطا۔ بے قصُور۔ بیگناہ + معصُوم +

نِردوش ٹھہرانا۔ ہ۔ فعل متعدّی:۔ (ہندو) بیقصُور ٹھہرانا۔ بری کرنا۔ رہا کرنا۔ چھوڑنا +

نِردھن۔ ہ۔ صفت:۔ (ہندو) مُفلس۔ نادار۔ غریب۔ کنگال۔ تہیدست۔

جیسے نردھن کے دھن گردھاری۔

کانٹا لگا دھنوان کے تو سار کرے سب کوے ۔ نردھن گرا پہاڑ سے تو بات نہ پُوچھے کوے (دوہا)

نِردَئی۔ ہ۔ صفت:۔ (ہندو) بیرحم۔ سنگدل۔ کٹھور۔ دیاہین۔ نِٹھُر جیسے۔

نردئی سے پیت کرے نہ کوئی جاؤ للا جو بھئی سو بھئی +

نِرسا۔ ہ۔ صفت:۔ مُرکّب از (نر + رَس) بے رَس یعنی چاشنی کا خراب + بلونی

کا۔ ملاوٹ کا۔ غش آمیز۔ کھوٹا۔ خراب۔ بُرا جیسے نرسا سونا۔ نرسی چاندی +

نِرگُن۔ ہ۔ صفت:۔ (ہندو) ۱۔ ذات۔ سرگُن کا نقیض۔ وہ ذات جو صفاتِ انسانی

سے مُبرّا اور منزّہ ہے۔ صفاتِ بلی۔ پرمیشر جو ست رج اور تم تینوں گنوں سے

پاک ہے (۲) بے ہُنر۔ بے سلیقہ۔ مُورکھ +

نِرگُن بھجن۔ ہ۔ اسم مذکّر:۔ وہ بھجن جسمیں صرف ذات کا بیان ہو۔ خدا کی ذات

کا بیان۔ توحیدی بھجن +

نِرگُنیا۔ ہ۔ اسم مذکّر:۔ (ہندو) ۱۔ موحد۔ ویدانتی۔ صرف ذات کو ماننے والا۔ (۲)

نرڑ

(۲) مُورکھ۔ ناسمجھ۔ بیوقُوف۔ جاہل۔ جیسے گُنیا تو گن کہے نرگُنیا و کیہ گھناٹے +

نرلاج ۔ ہ۔ صفت :۔ (ہندُو) بے شرم۔ بیحیا۔ بے غیرت +

نرلجا ۔ ہ۔ صفت :۔ (ہندُو) دیکھو (نرلاج) +

نرمَل ۔ ہ۔ صفت :۔ (ہندُو) جو مَیلا نہو۔ بے کدُورت۔ صاف۔ اُجلا۔ شفاف +

نرمُول ۔ ہ۔ صفت :۔ (ہندُو) بے بُنیاد۔ بے اصل +

نرموہی ۔ ہ۔ صفت :۔ (ہندُو) سرد مہر۔ بے مہر۔ نردئی۔ سنگدل۔ بیرحم جیسے

چلماں بھرت موری جلی رہی چُنگیا سیّاں نِرموہیا کے راج رے
جلجائیو واگاٹو۔ واٹھکوا کا کھیت رے بیّاں ہمارے کر جواجرت سے ہمکو آوت لاج رے

نِروانُ بیس ۔ اسم مذکر :۔ (۱) لُغوی معنی بُہنا۔ فنا۔ نیستی۔ بعد ہستی ہو بناش فنا فی اللہ۔ (۲) مُکتی۔ نجات +

نِرا ۔ ہ۔ صفت :۔ (۱) اکیلا۔ تنہا۔ صرف۔ محض + ہ

دلستاں ہونہ نرے دل کے ستانے والے یار دلسوز ہو پردل کے جلانے والے (انشا)

(۲) خالص۔ بے ملاؤ۔ (۳) بالکل۔ سراپا۔ سراسر۔ سرتاسر۔ جیسے نِرا اُلّو ہے۔ نرا احمق ہے +

نرالا ۔ ہ۔ صفت :۔ بِلا بغیر۔ ر لا۔ انوکھا۔ انوٹھا۔ نادر۔ عجیب۔ غریب۔ نئی وضع کا۔ نئی روش کا۔ سب سے الگ۔ سب سے جدا + چھٹیل + وہ شخص جسکے اوضاع و اطوار سب سے جُدا ہوں جیسے اسکا تو سب سے نرالا مزاج ہے۔ اُنکا تو ڈھنگ ہی نرالا ہے ہ

اِسقدر بیداد آخر اور بھی تو ہیں حسیں کیا نرالے آپ ہی سارے جہاں سے آئے ہیں (معرُوف)
محبت کے کرشمے کچھ زمانے سے نرالے ہیں گریبانِ زلیخا میں ہیا یُوسف کے اماں کھو (ظہیر)
اِدھر بھی رونے کا انداز اک نرالا ہے ہنسی کی طرز اگر ہے اُدھر انوکھی سی + (ظفر)
آئینہ گھورنے کو سب سے نرالا نکلا + مُنہ تو دیکھو یہ بڑا چاہنے والا نکلا + (وِصال)
سب سے آپسمیں ملتے جُلتے ہیں اک نرالے ہیں وہ زمانے سے + (مجرُوح)
جو زمانے سے نرالا ہو فلک سے ہو جدا فکر ہے اُنکو وہ اندازِ جفا پیدا کرُوں (داغ)
اک نرالے شہر میں بانکے تُمہیں پیدا ہوئے ہر گھڑی تیغ و سپر لے کے دھمکتے ہو گیا (شیدا)
نہ فقہ نہ منطق نہ حکمت کا رسالہ ہے اِس فنِ محبت کا نسخہ ہی نرالا ہے + (میر حسن)
ہے بے طلب ملی تو ہوئی یار کی طلب بندوں کے ناز بھی ہیں نرالے خدا کے ساتھ (انور)
تیری بالائی کا شہرہ سب سے بالا ہوگیا تُو نرالا کیا ہوا عالم نرالا ہوگیا + (نسیم دہلوی)
ناسخ مغفُور تھا اُستادِ یکتا اے نسیم لکھنئو والوں میں وہ سب سے نرالا ہوگیا (")
ایک سے ایک نرالا ہے زمانے میں حسیں جلوۂ نُورِ الٰہی یہ پری زلو ہیں سب (")
رُوٹھو ہو ادھر اُدھر منو ہو دُنیا سے یہ ناز ہیں نرالے + (مصحفی)
چاہتا ہے کہ دل اُس تنگ قبا سے بھینچ جائے میرے ناصح کلے ہے دُنیا سے نرالا اخلاص [۵۲] (مومن)

(۲) اچھُوتا۔ نیا۔ نیارا۔ جُدا۔ علٰحدہ۔ تازہ + ہ

نرد

اے تجمل کرینگے غور احباب سب سے مضمُوں ترے نرالے ہیں + (تجمل)

نرالی ۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ نرالا کی تانیث۔ انوکھی۔ نوٹھی۔ سب کے اوضاع و اطوار میں جدا۔ سب سے نیا انداز و اختراع۔

یہاں صُورت و سیرت سے بتِ کونسا خالی ہے بر راہ محبت کی دونوں سے نرالی ہے + (سودا)
جسکو دیکھا اُسے دیوانہ بنایا تُو نے اوپر بیداد نرالی ہیں فسُوں کار آنکھیں + (مرزبخ)
جو مانگوں بوسہ ملے ہے گالی سوال دیگر جواب دیگر غرض کہ یہ وضع ہے نرالی سوال دیگر جواب دیگر (نکہت)
کیا نرالی گرم بازاری مرے یوسف کی ہے پڑگئی جب آنکھ اک بجلی گرسی بازار پر [۵۳] (ناسخ)

نِرباہ ۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ (متروک) نباہ۔ ایفا۔ پُورا ہ

واہی نہ سمجھ سوز کے بیماں کو تو اے یار جو تجھ سے کیا عہد سو نرباہ کریگا + (میر سوز)

نِربسی ۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ جدوار۔ ایک قسم کی مخرُوطی تلخ جڑی بقدرِ انگشت۔ اوّل میں حار سوم میں یابس۔ نافع زہر ہیضہ امراض وبائی وغیرہ +

نِرَت ۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ (۱) رقص۔ ناچ (۲) بھاؤ۔ انداز۔ راگنی کا رُوپ سرُوپ +

نِرَت کرنا ۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ بھاؤ بتانا۔ ناچ میں انداز دکھانا + ناچنا +

نرخ ۔ ف۔ اسم مذکر :۔ اناج وغیرہ کا بھاؤ۔ مول۔ قیمت۔ شرح۔ در ہ

نقدِ آمرزش فقط کیا و دُمجھے کچھ اور بھی تم ہوئے جو مُشتری یاں نرخ عصیاں بڑھ گیا (ناسخ)

نرخ بندی ۔ ف۔ اسم مؤنث :۔ تصفیۂ قیمت۔ قیمت کا چکوتا +

نرخ مُقرر کرنا ۔ ا۔ فعل متعدی :۔ بھاؤ نکالنا +

نرخ نامہ ۔ ف۔ اسم مذکر :۔ فہرستِ نرخ۔ بازار کے نرخ کی وہ فہرست جو ہفتہ وار یا روزمرہ سرکار میں جاتی ہے +

نرخ نامۂ ہُنڈی ۔ ا۔ اسم مذکر :۔ ہُنڈی کا بھاؤ +

نرخرا ۔ ا۔ اسم مذکر :۔ گلے کی نلی۔ سانس نلی۔ حلقُوم۔ نائے گلو۔ گزرگاہِ دم۔ قصبۃ ٹینٹوا + مجرائے طعام و شراب۔ مَری +

نرخرا بولنا ۔ ا۔ فعل لازم :۔ مرتے وقت حلق سے بلغم کی مانند آواز نکلنا۔ گھراٹا چلنا۔ خراٹا چلنا۔ گھر الگنا +

نَرد ۔ ف۔ اسم مؤنث :۔ (۱) چوسر کی گوٹ۔ نتّی + مُہرۂ شطرنج ہ

چاہے جو زندگی تو نہ ہو یار سے جُدا چوسر میں جُگ جو ٹُوٹ گیا نرد مرگئی + (اسیر)
قول و اقرار اسکی جو نرد بھی کچی ہی رہی عشقبازی کی جو چوسر تھی وہ ہارے پیارے (حضُورِ آصف)

(۲) ایک بازی کا نام جسے تختہ نرد بھی کہتے ہیں (اردشیر بابک اسکا مُوجد ہے چنانچہ اسی وجہ سے اُسکو نردشیر بھی کہتے ہیں۔ بعض لوگوں نے لکھا ہے کہ بزرجمہر اسکا مُوجد ہے جسنے شطرنج کے جواب میں یہ بازی اختراع کی تھی۔ بعض کا قول ہے کہ یہ قدیم بازی ہے۔ پہلے یہ دو پاسوں سے کھیلتے تھے بزرجمہر نے دو اور زیادہ کیئے)۔

[۵۱] مفصل کیفیت اِس لفظ کی اصل جگہ پر صفحہ ۵۰۰ کالم ۲ میں دیکھو۔ [۵۲] اُسپہ مرتے ہیں جو بیدرد بھی ہو بے مہر بھی ہو۔ عشق ہے سارے زمانے سے نرالا اپنا (داغ)۔ [۵۳] تغافل میں شوخی نرالی ادا تھی غضب تھا وہ مُنہ پھیر کر دیکھ لینا (داغ)

نرد مارنا - ا - فعل متعدی :- گوٹ پیٹنا + بازی جیتنا +

نردبان - ف - اسم مؤنث :- سیڑھی - زینہ - کاٹھ کی سیڑھی - سُلّم - معراج ○

دکھلاتے سیر آنکھوں کو بامِ مُراد کی　　ایسی کوئی کمند کوئی نردبان نہ تھی　(آتش)

نرزہ - ا - اسم مذکر :- نرجہ - چھوٹی ترازو +

نرسل - ہ - اسم مذکر :- نرکُل - سرکنڈا - سر - کلک - نُخ +

نرسنگا - ہ - اسم مذکر :- ایک قسم کا بجانے کا سینگ + کرنائے - دھوتو - بگل - تُرہی - صُور - ناقور - تُرم ○

آگے کو نرسنگا باجا پیچھے کو فوجوں کا برا　　دیکھا تو پھر اک آن میں ہاتھی نہ گھوڑا نہ گدھا　(دوہا)

نرسنگھ - س - اسم مذکر :- (۱) دشنو کا چوتھا اوتار جو ہرناکُش کے مارنے اور پہلاد کے بچانے کو پیدا ہوا تھا اور اُسکا سر شیر کا تھا (۲) شہ زور آدمی بہادر آدمی - (۳) مُوکل - بیر - وہ موکّل جو جادوگر اکثر آنکھ کے اُوپر بٹھا دیا کرتے ہیں

نرسوں - ہ - اسم مؤنث :- (ہندو) پرسوں کے بعد کا دن - چوتھا دن +

نرغا یا نرغہ - ا - اصل یُونانی (نرنگ) اسم مذکر :- (۱) گھیرا - آدمیوں کا حلقہ جو شکار کے گھیرنے کے واسطے بنایا جائے - احاطہ - (۲) بھیڑ - انبوہ - ہجُوم - ہنگامہ - ٹھٹ (۳) مُشکل - دقّت - دشواری +

نرغا کرنا - ا - فعل متعدی :- (ع) گھیرنا - احاطہ کرنا - گھیر اڈالنا + چاروں طرف سے کونڑانا - کائیں کائیں کر کے پیچھے پڑجانا ○

اک طرف سے ہے کیا نازوادا نے نرغا　　اک طرف لُوٹ پہ اپنی ہیں یہ دو چار پڑے
ہیں اُدھر طالبِ جاں چشمِ سیاہِ خُوں ریز　　دل اِدھر مانگتے ہیں گیسُوئے خمدار پڑے　} رند

نرغا ہونا - ا - فعل لازم :- گھِرنا - محصُور ہونا - ہجُوم ہونا - ہنگامہ ہونا - چاروں طرف سے چڑھائی ہو

گرچہ پیشِ طاقِ ابرُوئے صنم گیسُو نہیں　　کعبے پر نرغہ ہوا ہے لشکرِ کفّار کا +　(آتش)

نرغے - ا - اسم مذکر :- نرغہ کی جمع یا حرُوف مغیّرہ و تابع مغیّرہ کے سبب الف کی یائے مجہول سے صورت بدلی ہوئی

نرغہ میں آجانا - ا - فعل لازم :- مبتلائے آفت ہوجانا - مُصیبت میں گھِرجانا - کسی بلا میں پھنس جانا -

نرغے میں جان ہونا - ا - فعل لازم :- مُصیبت میں گرفتار ہونا - عذاب میں جان ہونا +

نرغے میں ڈالنا - ا - فعل متعدی :- محصُور کرنا - گھیرنا - پھانسنا - چاروں طرف سے گھیرے میں ڈالنا - کونڑانا - پھندے میں ڈالنا ○

عشق نے نرغے میں ڈالا ہے ستمگاروں کے رند　　ایک میں خستۂ ضعیف اور سینکڑوں جلّاد ہیں　(رند)

نرک - س - اسم مذکر :- (۱) پاپوں کے بھوگنے کی جگہہ - پاپیوں کے رہنے کی جگہہ - گنہگاروں کے رہنے کا مقام - پاپ بھوگ کا استھان + جم لوک - تحت الثریٰ - پاتال + دوزخ - جہنم + اسفل السافلین - ہاویہ - سب سے نیچے کا دوزخ

جھوٹ پرانی پاپ کماوے مرے نرک کو جاوے　　کہے کبیر سنو بھئی سادھو کرنی کے پھل پاوے　(بھجن کبیر)
(سُپنے کیسی مایا کو اپنی بتلاوے + +)

آپ ہی آپ میں آپ ہے رہا آپ میں بیاپ　　نہیں مرگ نہیں نرک ہے نہیں پُن نہیں پاپ　(دہنا رس کی دلیم)

(۲ - ہ) میلا - گُھورا - بول و براز - نجاست - چنانچہ خاکروب کہتے ہیں کہ ہم لوگ تو نرک اُٹھا کر چار پیسے کماتے ہیں ہمسے کیوں ڈنڈ لیتے ہو +

نرک چودس - ہ - اسم مؤنث :- دیوالی کی چودس جسمیں عام ہندو نہا کر اپنا ولدر اُتارتے ہیں - مجازاً ناپاکی - ولدر - نحُوست جیسے اُسکے سر پر تو نرک چودس ہی کھڑی رہتی ہے +

نرک کا دُوآرا - ا - اسم مذکر :- دوزخ کا دروازہ ○

بشن سے جاکر جم نے یہی پُکارا　　گنگا نے بند کر دیا نرک کا دُوآرا　(بنارسی داس)

نرک کُنڈ - ہ - اسم مذکر :- دوزخ کا کنوآں +

نرک میں پڑنا یا جانا - ہ - فعل لازم :- دوزخ میں جانا - جہنّم رسید ہونا - جہنم داخل ہونا +

نِرُکت - س - اسم مذکر :- علمِ صرف - صیغوں اور مصدروں کا علم - وہ علم جس سے کلموں کا تغیّر و تبدّل اور گردان کا حال معلُوم ہو +

نرکُل - س - اسم مذکر :- (پُورب) نرسل - نے - پٹیلا - نے بوریہ +

نرکی - ہ - صفت :- دوزخی - جہنّمی +

نرگس - ف - اسم مؤنث :- (۱) ایک قسم کا اندر سے زرد باہر سے سفید پھُول جو آنکھ سے بہت مُشابہ ہے - بعہر - مزاجاً اوّل درجہ میں گرم بعض کے نزدیک مُعتدل - (۲ - مجازاً) چشمِ معشُوق ○

پُوچھتی ہے وہ نرگسِ مخمُور　　کس کو دعوے ہے پارسائی کا　(حضُور قیف)

(ہندوستان میں جو نرگس ہوتی ہے اُسکا کٹورا زرد یا سفید ہوتا ہے اور ایران کابُل یا کشمیر میں ہوتی ہے اُسکا کاسہ سیاہ ہوتا ہے چنانچہ اُسی سے معشُوق کی چشم کو تشبیہ دیتے ہیں) +

نرگسِ بیمار - ف - اسم مؤنث :- مجازاً چشمِ مست - چشمِ معشُوق - چشمِ نیم باز ○

کریں وہ کسکی دوا دیکھتے ہیں روز طبیب　　تیری اِس نرگسِ بیمار کا بیمار نیا +　(ظفر)

نرگسِ شہلا - ف - اسم مؤنث :- وہ نرگس جسکا کٹورا سیاہ ہو وہ پھُول کہ جسمیں زردی کی بجائے سیاہی ہو اور چشمِ انسان سے نہایت مُشابہ ہو کیونکہ شہلا کے معنی میش چشم کے ہیں ○

ضعف رکھتے ہیں ازل سے تری آنکھوں کے مریض　　خاک سے لیکے عصا نرگسِ شہلا نکلی　(اسیر)

نرگسِ مخمُور - ف + ع - اسم مؤنث :- نشیلی آنکھ - متوالی آنکھ - چشمِ خمار آلود +

نرگسِ نیمخواب - ف + ع - اسم مؤنث :- وہ آنکھ جو معشُوقانہ انداز سے جھکی ہوئی ہو

نرگسی - ف - صفت :- (۱) نرگس سے نسبت رکھنے والی - نرگس سے مُشابہ جیسے نرگسی چشم + ایک قسم کا کپڑا جسپر نرگس کیسے پھُول ہوتے ہیں - اشرفی بُوٹی کا کپڑا - (۲) ایک قسم کا کھانا اور نیز ایک قسم کا تلا ہوا انڈا جسکی زردی سفیدی میں اِسطرح رہتی ہے جیسے نرگس میں زردی +

نَرم - ف - صفت :- (عوام بفتحتین) (۱) ملائم - کومل + (۲) گُدگُدا + (۳) پلپلا + گلگلا (۴) اوچدار - لچیلا + (۵) ڈِھیلا - مندا - تیز کا نقیض - گراں کا نقیض (۶) دِھیما - مدّھم - (۷) سُست - کاہل مجھُوں جیسے میر کرم جہاں ٹٹولا وہیں نرم (۸) سہل - آسان - (۹) سُبک - ہلکا - لطیف جیسے نرم چارہ (۱۰) مُتحمّل - بُردبار - حلیم (۱۱) نرم مزاج - نرم طبع + بیاا (۱۲) نازک +

نرم چارہ - ا - اسم مذکّر :- ملائم خوراک - لطیف غذا - وہ کھانا جو آسانی سے کھایا جائے جیسے کھچڑی - حلوا - وغیرہ +

نرم دل - ا - صفت :- رحم دل - موم دل - رقیق القلب +

نرم کرنا - ا - فعل متعدّی :- ملائم کرنا - شیشے میں اُتارنا - دِھیما کرنا +

نرم گرم - ف - صفت :- (۱) سخت سُست - بُرا بھلا (۲) گرم و سرد زمانہ - رنج و راحتِ زمانہ +

نرم گرم اُٹھانا یا سہنا - ا - فعل لازم :- سخت سُست کی برداشت کرنا - بُری بھلی بات کا سہنا - درشتی و نرمی کا برداشت کرنا + ؎

باہم سلوک تھا تو اُٹھاتے تھے نرم گرم　　کاہے کو میر کوئی دبے جب بگڑ گئی ہو (میر)

نرما یا نرمہ - ا - اسم مذکّر :- ایک قسم کا رُوئی کا درخت جسکا سُرخ پھُول ہوتا اور اُسمیں سے نہایت ملائم یعنی نرم رُوئی نکلتی ہے جسکے سبب سے یہ نام رکھا گیا +

نرمانا - ا - فعل متعدّی :- نرم کرنا + موم کرنا - ملائم کرنا + دِھیما کرنا + سختی دُور کرنا +

نرماہٹ - ا - اسم مؤنّث :- نرمی - ملائمت +

نرمائی - ا - اسم مؤنّث :- نرمی - ملائمت - کوملتا +

نِرملی - ہ - اسم مؤنّث :- ایک قسم کا بیج جس سے گدلا پانی صاف ہو جاتا ہے +

نرمۂ گوش - ف - اسم مؤنّث :- کان کی لو - بناگوش +

نرمی - ف - اسم مؤنّث :- (۱) ملائمت - نازکی - نزاکت + گُدگُداپن - کوملتا - (۲) دِھیماپن (۳) مہربانی - شفقت - بھلی مومُولی (۴) آہستگی - رسان - (۵) پلپلاپن - گلگلاپن - (۶) سُبکی - ہلکاپن - لطافت - (۷) سہولت - آسانی - (۸) بُردباری - برداشت - سہار - تحمّل +

نِرنجن - س - صفت :- کام کرودھ سے رہت یعنی خواہش و غضب سے بری - بے عیب - بے داغ - مُبرّا - مُنزّہ - مجازاً خدا تعالیٰ - پرمیشور - پرماتما ؎

آنکھ ناک، مُکھ مُونڈ کے نام نرنجن لے　　بھیتر کے پٹ جب کھُلیں جب باہر کے پٹ دے (دوہا)

نِرنے - ہ - صفت :- (ہندو) نہار - بغیر کھائے +

نرنے مُنّہ - ہ - اسم مذکّر :- (ہندو) نہار مُنّہ +

نِرنکار - س - صفت :- (ہندو) دیکھو (نِر بمعنی نفی کے مُشتقات میں نِرنکار)

نِروان - س - निर्वाण اسم مذکّر :- (ہندو) (۱) فنا - ناش - بناش - معدومیت - نیستی + فنا فی اللہ (۲) مُکش - مُکتی - نجات - آواگون سے چھُٹکارا (ہمارے نہایت محسن و مُربّی شمس العلما مولوی سید علی صاحب بلگرامی بی اے - بی ایل وغیرہ وغیرہ مُمتحنِ سنسکرت - مدراس یُونیورسٹی جو ایک علم سنسکرت کے کیا بلکہ اور بارہ زبانوں کے بھی ماہرِ کامل ہیں اِس لفظ کی نسبت اِسطرح بیان فرماتے ہیں :-

"مذہب بُدھ کے اعتقادات میں سے ایک بہت بڑا اعتقاد یہ ہے کہ انسان اِس عالمِ فانی میں ایک ہی مرتبہ نہیں آتا بلکہ متعدد مرتبہ - اور جس قسم کے اُسکے اعمال کسی ایک خاص زندگی میں ہوتے ہیں اُسی کے مُوافق دُوسری زندگی میں اُسکی پیدایش ہوتی ہے مثلاً اگر اُسنے کسی خاص زندگی میں اچھے کام کئے ہیں تو آیندہ کی زندگی میں وہ اچھی حالت میں پیدا ہوگا اور اگر بُرے کام کئے ہیں تو بُری حالت میں - غرض مسئلۂ مکافات و مجازات کا فیصلہ جسکی دِقّت دُنیا میں ہر ایک مذہب کو پڑی ہے - اور جسکی وجہ سے اکثر مذاہب میں ایک عقبے اور اُسکے تمام لوازمات کو ماننا ضرور پڑا ہے - مذہب بُدھ نے ان زندگیوں کی تعداد اور ہر ایک حالتِ زندگی کی اُسکی زندگئ ماقبل کے اعمال پر موقُوف ہونے سے کیا ہے - ان زندگیوں میں کچھ ضرور نہیں ہے کہ بندۂ گرفتار (کیونکہ حقیقت میں بار بار دُنیا میں پیدا ہونا اور دُنیا کے انقلابات کو جھیلنا ایک قسم کی گرفتاری ہے) ہمیشہ انسان ہی کی صُورت میں پیدا ہو ممکن ہے کہ وہ کسی حیوان کے رُوپ میں جنم لے اور اپنی اُن متعدد زندگیوں میں سے کوئی خاص زندگی یا کئی زندگیاں حیوان ہی کی صُورت میں بسر کرے - یہ سلسلہ بار بار دُنیا میں آنے اور دُنیا سے جانے کا ایسا تکلیف دہ ہے کہ ہر نیک چلن اور دیندار بُدھسٹ کی یہی خواہش رہتی ہے کہ کسی طرح یہ سلسلہ مُنقطع ہو جائے اور اُسکے انقطاع کی یہی صُورت ہے کہ چند زندگیوں میں اُس سے ایسے نیک افعال سرزد ہُوں کہ وہ پھر دُنیا میں نہ آئے چراغ حیات اُسکا جو بار بار گُل ہوتا اور سُلگتا ہے وہ ہمیشہ کے لیئے گُل ہو جائے - اِس انطفائے دائمی چراغِ حیات کا نام بُدھ مذہب میں نِروان निर्वाण ہے - اور ہر ایک بُدھسٹ کی نجات یا بہشت یا عیشِ جاودانی یہی نِروان ہے - نِروان کسی قسم کی زندگی نہیں ہے - بلکہ محض سلسلۂ زندگی کا مُنقطع ہو جانا ہے - یاد رکھنا چاہیئے کہ نِروان کے معنی یہ نہیں ہیں کہ انسان کی رُوح منبعِ ارواح یعنی برہما میں جا ملتی ہے - یہ مذہب ویدانت کا خیال ہے - بدھسٹ نِروان کے معنی محض چراغِ زندگی کا گُل ہو جانا ہے - مذہب بُدھ میں رُوح کوئی چیز نہیں ہے اور زندگیوں کے سلسلے سے یہ مُراد نہیں ہے کہ کسی شخص کی رُوح دُوسرے میں حلُول کر جاتی ہے بلکہ یہ مُراد ہے کہ ایک شخص کے

مجموعۂ اعمال کا وارث دوسرا شخص ہوتا ہے۔ وہ اجزائے جسمانی و روحانی جن سے انسان بنا ہوا ہے اور جنکو بدھ مذہب میں اِسکنڈ کہتے ہیں انسان کے مرنے کے ساتھ ہی منتشر ہو جاتے ہیں لیکن اُسکے مجموعۂ اعمال کی قوت اور وہ خواہش بقائے سلسلۂ حیات جسکو اپادان کہتے ہیں یہ دونوں ملکر اِن اجزا کو پھر فوراً باہم کر دیتے ہیں اور اِن سے ایک دوسرا جاندار حیوان ہو یا انسان منتج ہوتا ہے اور شخصِ متوفی کے مجموعۂ اعمال کا وارث بن جاتا ہے۔ غرض زندگیٔ ماقبل اور زندگیٔ مابعد میں تعلق اور یگانگی پیدا کرنے والا یہی مجموعۂ اعمال ہے۔ اگر زندگیوں کے سلسلے کو کتاب کہیئے تو مجموعۂ اعمال اِس کتاب کا شیرازہ ہے یا اگر اسکو تسبیح سے تعبیر کیجیئے تو مجموعۂ اعمال اُس تسبیح کا ڈورا ہے" +

چونکہ نِروان کے لغوی معنی زبانِ سنسکرت میں بجھنا۔ گُل ہونا۔ معدوم ہونا قرار پائے ہیں اور اصطلاح میں مادی حالت سے نجات پانا اور غیر مادی روح یعنی خدا میں ملجانا ہے۔ پس سید صاحب نے جو بدھ مذہب کے موافق اسکا نتیجہ نکالا وہ لغت و اصطلاح کی اہمیت کو ہاتھ میں لیئے ہوئے اور نہایت ہی موزوں ہے۔ چنانچہ لفظ نروان جو بدھ کے نام اور اسکے سنہ یعنی ۵۴۳ برس قبل عیسوی سے تعبیر کیا جاتا ہے وہ بھی اسکی پوری پوری دلیل ہے کہ نروان مذہب بدھ ہی کا مُتفقٌ علیہ لفظ ہے) +

نِروَھٹّا۔ ہ۔ صفت:۔ بدصورت۔ کریہ منظر۔ مکروہ۔ بدرو۔ بدخو۔ بدخصلت + بدشکل۔ بدصورت

حیا میری دو انکھ اُدھلی جاتی ہے یہی جی ہیں ایسے میں دیدِ دل اسکو وہ نروھٹا سا جو چیلا ہے (رنگین)

نِروگا یا نِروگی۔ ہ۔ صفت:۔ بے روگ۔ تندرست۔ بیماری سے بچا ہوا۔ بھلا چنگا۔ اچھا۔ چنگا + نقصان نکرنیوالا۔ بے ضرر جیسے پان کے دودھ کی مانند ہر حالت میں غیر مضر +

نِروید۔ س۔ صفت:۔ وید کو نہ ماننے والا +

نَری۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ بکری یا بکرے کا رنگا ہوا چمڑا۔ ادھوری کا نقیض جیسے نری کا جوتا +

نَریماں۔ ف۔ اسم مذکر:۔ فارس کے ایک پہلوان کا نام جو قہرمان کا بیٹا سام کا باپ زال کا دادا رستم کا پردادا تھا +

نرینہ۔ ف۔ صفت:۔ نر سے منسوب۔ نر سے نسبت رکھنے والا۔ از قسمِ ذکور۔ جیسے فرزندِ نرینہ۔ اولادِ نرینہ +

نَرّا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (گنوار) نیڑا۔ گاجر کی ہڈی +

نِزار۔ ف۔ صفت:۔ لاغر۔ دُبلا۔ عاجز۔ دُربل۔ کمزور۔ نازک۔ پتلا۔ ضعیف و ناتواں۔ نحیف و زار + قاق۔ زبون۔ نقات + مفلس + قلاش +

موا ہوں فرقتِ گل میں تو برگِ گل ہو کفن　　مرا ہے رنگِ رگِ گل بدن نزار ہوا ۔۔۔ (ناسخ)

کیا کروں میں جو گلستاں میں بہار آئی ہے　　یاں تو آنکھوں میں مری جانِ نزار آئی ہے (مصحفی)

نزار ہو گیا ایسا تپِ فراق میں میں　　ہمارے غم کے لئے استخواں نہیں باقی (عاشق)

نِزاع۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ جھگڑا۔ تکرار۔ رار۔ ردّ و بدل۔ تنازع + بیر۔ دشمنی۔ عداوت۔ خصومت + قضیہ۔ ٹنٹا۔ فساد۔ رگڑا جھگڑا ۔

ایک مسجد ایک سجدہ ایک مسجود ایک خلق　　کیوں نزاعیں تم میں اے گبر و مسلماں پڑ گئیں (اسیر)

نِزاعِ لفظی۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ لفظوں پر جھگڑا۔ باتوں کا جھگڑا۔ زبانی بحث و تکرار +

نَزاکت۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ (۱) نازکپن۔ نازنین پن۔ کومَلتا ۔

پھیلاؤ نہ یوں شانہ ہی پر زُلف کو رکھو　　کیا حال ہے دیکھو تو نزاکت سے کمر کا (زکی)

نہیں میرے خیال میں آتے　　عذر لاتے ہیں وہ نزاکت کا + + (مجروح)

(۲) نازکی۔ خوش اسلوبی۔ خوبی (۳) ناز و انداز۔ آن و ادا (۴) کمزوری۔ ناتوانی۔ نازک مزاجی ۔

گر نزاکت سے تمہیں طاقتِ رفتار نہیں　　تو پھر اقرار سے پھرنا بھی سزاوار نہیں (مرزا صابر)

نہ ہلی جب زباں نزاکت سے　　رہ گئے دیکھ کر بُلا نہ سکے + + (نسیم)

یہ نزاکت اور اُسپہ غیرت دل ہے　　کیسی مضبوطیاں ہیں بہاں میں + (مجروح)

(۵) کاچوبھوچوپن + سُبکی۔ سبک روحی۔ ہلکا پھلکا پن ۔

چلے آئے وہ جھوکے میں ہوا کے　　نزاکت اُن کو لے آئی یہاں تک (داغ)

(فارسی والوں نے عربی کے طور پر نازک سے جعلی مصدر گھڑ لیا ہے چنانچہ بادشاہت بھی اسی قبیل سے ہے)

نَزد۔ ف۔ تابع فعل:۔ (مخفف نزدیک) (۱) قریب۔ پاس۔ نیڑے۔ دھورے۔ نزدیک۔ ڈھگ۔ (۲) پیش آگے جیسے نزدِ من قصور ہمین است +

نَزدات۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ محاسبانِ ہند کی اصطلاح میں حوالت جو الگی سپردگی یا مدِ امانت کے معنی میں یہ لفظ آتا ہے + باقیات۔ اُدھار۔ ذمّہ +

نَزدِیک۔ ف۔ تابع فعل:۔ (۱) دیکھو نزد (۲) حسابوں۔ آگے۔ حساب۔ لیکھے۔ رائے میں جیسے ہمارے نزدیک یہ بات غیر مناسب ہے اُنکے نزدیک برابر ہے +

نزدیک جانا۔ ف۔ فعل لازم:۔ (۱) قریب جانا۔ پاس جانا۔ (۲) پلنگ پر جانا۔ پلنگ پر ساتھ سونا۔ مباشرت کرنا۔ ہم بستر ہونا +

نزدیکی۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ قربت۔ پاس +

نَزع۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ جانکنی۔ جاں کندنی۔ جان کھنچنا۔ دم ٹوٹنا۔ دم شماری +

وہ دمِ نزع مرے بہرِ عیادت آئے　　حال کب پوچھتے ہیں جبکہ سُنا بھی نہ سکوں (ظہیر)

نَزلہ۔ ع۔ اسم مذکر:۔ لغوی معنی ایک دفعہ ہی گرنا۔ زکام۔ سردی۔ ہوازدگی۔ ایک مرض کا نام جس سے حلق میں پانی گرتا یا آنکھوں میں اُترتا ہے +

نزلہ بند۔ ف۔ اسم مذکر:۔ وہ گول پھاہا جو نزلہ کے روکنے کے واسطے کنپٹیوں پر لگاتے ہیں + قرص زرّیں جو معشوق لوگ خوبصورتی کے واسطے دونوں کنپٹیوں میں چسپاں کر لیتے ہیں +

نزلہ گرنا ـ فعل لازم :- (۱) نزول ہونا ـ آبِ نزول کا سینہ وغیرہ پر گرنا جیسے نزلہ بر عضوِ ضعیف میریزد ۔ مُعطّل و بیکار رہنا ؎

میر سے گریہ پر تقیہ شہر کو خندہ رہا ـ جب تلک نزلہ نہ اُسکے چشم و دنداں پر گرا (شہیدی)

(۲) آفت آنا ـ شامت آنا ـ غضب نازل ہونا ـ غضبی خانہ ٹوٹنا ؎

بزم سے گلدستے سب اُٹھوا دیے ـ داغ کا نزلہ گلِ تر پر گرا + + + (داغ)

نُزُول ع ـ اسم مذکر :- (۱) اُترنا ـ فروکش ہونا ـ ورود ـ فروکشی ؎

کھلا یہ مرکے فلک سے زمیں کے نیچے بھی ـ یہاں نزولِ بلا تھا وہاں فشار رہا

زلفِ پریشاں زکی دیکھ کے برہم نہ ہو ـ وقتِ نزولِ بلا کرتے ہیں دانا شکیب } زکی

(۲) نزلہ ـ ایک مرض کا نام جو زکام کی قسم سے ہے (۳) مرضِ چشم ـ موتیابند وغیرہ (۴) فتق ـ فوطہ بڑھجانیکا مرض ـ وہ مرض جس سے آدمی کے فوطے رطوبت کے سبب بڑھجاتے ہیں (۵) سرکاری یا بادشاہی خالصہ ـ ضبط کی ہوئی زمین ـ سرکاری زمین (۶) ورود و لشکر یا لشکر شاہی کا فروکش ہونا + جب نزولِ اقبال یا نزولِ اجلال ہے کھینگے تو وہاں بادشاہ کے ورود و نیز ناہرا ہونگی

نُزہَت ع ـ اسم مؤنث :- خوشحالی ـ فرحت ـ انبساط ـ تر و تازگی ـ خوشی ـ خرمی ـ آنند ـ رنگ رس ـ سرور ـ عیش و نشاط ـ حظِ نفسانی +

نزہتِ خاطر ع ـ اسم مؤنث :- خوشدلی ـ انبساطِ خاطر ـ دل بہلاوا +

نُزہت گاہ ع + ف ـ اسم مؤنث :- پاکیزہ مقام ـ تر و تازہ اور سرسبز جگہ ـ تماشاگاہ ـ سیرگاہ ـ سیر کی جگہہ +

نِژاد ـ ف ـ اسم مؤنث :- اصل ـ نسل ـ نسب ـ تخم ـ نُطفہ +

نِس ـ ہ ـ اسم مؤنث :- سنسکرت निशा (ہندو) (۱) رات ـ رین ـ راتری ـ شب ـ لیل ـ (۲) حرفِ نفی ـ نہ ـ نہیں ـ بن ـ بغیر ـ بے (ز فارسی میں حرفِ نفی ہے سنسکرت میں نِس निस् اور نِر निर् اور نی نि اور نَن ہے پُرانی فارسی نیا ـ ژند نید +

نِس دِن ـ ہ ـ اسم مذکر :- (ہندو) رات دن ـ لیل و نہار ـ ہمیشہ ـ پہیلی ؎

ایک تریا ہے جل کی باسی ـ نس دن جل میں رہے پیاسی
جب مُنہ اُسکے پڑے ہے بُوند ـ ڈُبکی کھائے اور لے آنکھ مُوند } بُوجھ موتی کی سیپی

نِس سَنتان ـ ہ ـ صفت :- (ہندو) لاولد ـ بے اولاد +

نِس سندیہ ـ ہ ـ تابعِ فعل :- (ہندو) بیشک ـ بلاشبہ ـ یقیناً ـ بالیقین +

نِس کپٹ ـ ہ ـ صفت :- (ہندو) صاف دل ـ بے کینہ +

نِس کلنک ـ ہ ـ صفت :- (ہندو) بے عیب ـ بے داغ +

نَس ـ ہ ـ اسم مؤنث :- (۱) رگ ـ عرق ـ خون کی نلی (۲) پٹھا ـ پے ـ عصب (۳) عضوِ تناسل ـ ذکر ـ ناٹرہ ـ احلیل ـ مجری البول + (۴) ریشہ ـ نُس ـ پھونسڑا +

نَس بھڑکنا ـ ہ ـ فعل لازم :- (۱) پٹھا یا رگ چڑھنا ـ رگ یا پٹھے پر صدمہ پہنچنے سے اُسکا کھڑا ہو جانا ـ (۲) دیوانہ ہونا ـ پاگل ہونا +

نَس دار ـ ا ـ صفت :- رگیلا ـ رگ دار ـ بہت رگوں والا +

نَس کٹا ـ ہ ـ اسم مذکر :- ذکر بُریدہ + خواجہ سرا ـ خوجہ ـ نپُنسک ـ ہیجڑا + ریختہ ـ زنانہ

نَس مرنا ـ ہ ـ فعل لازم :- رگ مرنا ـ رگ کا کمزور ہونا ـ پٹھے کا کمزور پڑنا +

نِساء ع ـ اسم مؤنث :- عورتیں ـ بیویاں ـ تیریاں ـ استریاں ـ ناریاں (یہ لفظ امرأۃ کی جمع خلافِ قیاس ہے جو اپنے مادہ سے درست نہیں ہے) +

نَساجال ـ ہ ـ اسم مذکر :- (۱) رگوں کا جال ـ رگوں کا مجموعہ ـ پھول کا گچھا ـ افراطِ عصبات (۲ ـ مجازاً) بڑا جال جس سے نکلنا دشوار ہو ـ مکڑی کا سا جالا کہ اُسمیں ہر ایک پھنسجاتا ہے ـ توڑ جوڑ جیسے اُنکے پھندے سے نکلنا مشکل ہے اُنہوں نے تو بڑا نساجال پھیلا رکھا ہے

نِساچر ـ ہ ـ اسم مذکر :- (ہندو) (۱) شب رو ـ چور ـ قزّاق ـ (۲) بھوت ـ پریت ـ دیو ـ جن + راکشس +

نِساچری ـ ہ ـ اسم مؤنث :- (ہندو) چڑیل ـ چھل پائی ـ بھتنی +

نِساگورا ـ ہ ـ اسم مذکر :- (۱) ایک قسم کا کبوتر ـ سبز دو باز یعنی جسکا تمام رنگ سبز اور دو دو شہپر سفید ہوتے ہیں + کبوترِ نامہ بر (۲ ـ بازاری تشبیہاً) جوتا جیسے آج اُسکی خوب نساگورے اُڑے یعنی جُوتے پڑے +

نَسائم ع ـ اسم مؤنث :- نسیم کی جمع ـ سرد خوشبودار ہوائیں ـ نرم ہوائیں ـ بھینی بھینی ہوائیں +

نَسَب ـ ع ـ اسم مذکر :- نسل ـ اصل ـ نژاد ـ سلسلۂ خاندان ـ بنا ئی ـ حسب کا نقیض باپ کی طرف سے نسبت +

نسب نامہ ـ ف ـ اسم مذکر :- شجرۂ خاندان ـ کُرسی نامہ ـ سلسلۂ خاندان ـ بنس بِرِچھ +

نَسَب نما ـ ع ـ اسم مذکر :- (حساب) اُس عدد کو کہتے ہیں جس سے یہ معلوم ہو کہ ایک عدد کے اتنے برابر حصے کئے گئے ـ مخرج ـ کسر کا وہ جزو جو بانٹتا ہے ـ بانٹنے والا عدد ـ بانٹ بٹا ؤ انک +

نسبت ع ـ اسم مؤنث :- (۱) تعلق ـ لگاؤ ـ علاقہ (شعر مؤلف جو دورانِ مقدمۂ خیانت کے ایام کی غزل میں لکھا گیا تھا) ؎

یہ لازم و ملزوم شکوہ کہاں کا ـ ہے نسبت سدا کی وفا کو ہماری جفا کو تمہاری (مؤلف)

(۲) مناسبت ـ مشابہت ـ مطابقت ـ (۳) منگنی ـ سگائی ـ رُوپنا ـ پیغامِ شادی ـ پیغامِ رشتہ ـ بات ـ عقد و مناکحت کا پیغام ـ لڑکے والوں کی طرف سے رشتہ پیدا کرنیکا رقعہ +

خانہ زادوں کو حکم ہو جائے ـ نسبت اک اک بجائے خود لائے (تلق)

صحبت ہے برابری میں زیبا ـ نسبت ہے برادری میں زیبا (نسیم)

نسب

(۴) نسب۔ حسب نسب ○

نسبت درست کیجئے اب کس سے مُصحفی جو مُنتخب تھے گبر و مسلمان میں مر گئے (مُصحفی)

(۵۔۱) حوالہ۔ نظیر (۶) تفصیلِ بعض کے واسطے جیسے اُسکی نسبت یہ اچھا ہے۔

اُسکی نسبت اِسنے اچھی بنا ہی ہے ○

بیوفائی کیا کہوں دل ساتھ تجھ محبوب کی تیری نسبت تو میاں بُلبل سے گُل نے خوب کی (سودا)

(۷) معرفت۔ عرفان۔ خداشناسی جیسے وہ صاحب نسبت ہیں +

نسبت آنا۔ اُ۔ فعل لازم:۔ سگائی کرانا۔ بات آنا۔ شادی کا پیغام آنا۔ رشتہ کرنیکا پیغام آنا +

نسبت ٹھہرنا۔ اُ۔ فعل لازم:۔ سگائی قرار پانا۔ بات ٹھہرنا +

نسبت دینا۔ اُ۔ فعل متعدی:۔ تعلق ظاہر کرنا۔ نظیر دینا۔ تشبیہ دینا۔ مطابقت ثابت کرنا

نسبت کرنا۔ اُ۔ فعل متعدی:۔ منگنی کرنا۔ سگائی کرنا۔ منسوب کرنا +

نسبت ہونا۔ اُ۔ فعل لازم:۔ (۱) مناسبت ہونا۔ مطابقت ہونا۔ تعلق ہونا۔ مشابہت ہونا جیسے اِس سے اُسکو کیا نسبت (۲) منگنی ہونا۔ سگائی ہونا۔ بات ٹھیرنا +

نسبتی۔ اُ۔ اسم مؤنث:۔ رشتہ دار۔ قرابت دار۔ قرابتی۔ نسبت رکھنے والا۔ تعلق رکھنے والا +

نسبتی بھائی۔ اُ۔ اسم مذکّر:۔ (۱) بہنوئی۔ دُولہا بھائی (۲) سالا۔ جورُو کا بھائی۔ خسر پورہ

نستارا۔ ہ۔ اسم مذکّر:۔ (ہندُو) رہائی۔ چھٹکارا۔ نجات۔ خلاصی۔ رستگاری۔ مُکت۔ مکتی۔ نروان

نت جیون کی بھئی ادھکاری پاپ دُھلے پایا نستارا + + (بھجن)

نسترن ف۔ اسم مؤنث:۔ سیوتی۔ ایک قسم کا خوشبودار سفید گلاب۔ کُوجا +

نستعلیق ع۔ اسم مذکّر:۔ (۱) آجکل کا فارسی خط جو اپنی لطافت۔ خوبصُورتی۔ تناسُب۔ نزاکت۔ کرسی۔ نشستِ دوائر و کشش کی خوبی اور خوش اسلوبی کے سبب ایک دلفریب شان رکھتا ہے۔ یہ لفظ نسخ اور تعلیق سے مُرکب ہے۔ نسخ کی خ کثرتِ استعمال سے گر پڑی ہے +

چونکہ اِس خط کو میر علی تبریزی نے خطِ نسخ سے نکالا ہے اسوجہ سے اسکا یہ نام ہوگیا یا یُوں کہو کہ یہ خط خطِ نسخ اور خطِ نستعلیق سے مرکب ہوکر ایجاد کیا گیا ہے۔ اِس خط کے ایجاد سے پیشتر خطِ نسخ نے اگلے تینوں خطوں کو رد کردیا تھا اِسنے اُسکو بھی مات کردیا۔ ہم اِس خط کا مُفصّل حال آگے چلکر کئی صفحوں میں لکھینگے جو خالی از لطف اور فائدہ نہو گا ○

نہیں کُھلتا ہے عُقدہ اُسکی زلفِ عنبر افشاں کا کہ ہے یہ شاخِ سُنبل یا بنفشہ صحنِ بُستاں کا
کوئی ہے لامِ نستعلیق یا خطِ چلیپا ہے کوئی شاخِ شکستہ یا چمن ہے عشقِ پیچاں کا } قطعۂ ظفر

(۲۔ اُصفت) شائستہ۔ مُہذّب۔ تربیت یافتہ۔ خلیق۔ سُلجھا ہوا۔ عُمدہ۔ خُوبی کا جیسے وہ بڑا نستعلیق آدمی ہے۔ کیسی نستعلیق گفتگو ہے کہ جی خُوش ہوتا ہے +

ہم شکستوں کو دیکھ نستعلیق نکتہ چُن چُن کے عیب رکھتے ہیں (نامعلوم)

(۳) فصیح۔ خوش گفتار۔ بلیغ (کو اسوقت ہندوستان میں کئی خط یعنی شکستہ۔ تعلیق۔ نسخ۔

نستت

شفیعائی وغیرہ رائج ہیں مگر جیسا خطِ نستعلیق نے اپنی خُوبی کی وجہ سے مطابع۔ تصانیف و عدالتِ شاہی وغیرہ میں رواج پایا ہے دُوسرے خط نے بالکل نہیں پایا۔ اِس خط کا مُوجد **میر علی** تبریزی ہے جسکے کتبے ابتک ایران و ہندوستان میں خُوشنویسوں کے پاس موجُود ہیں۔ ان کتبوں اور قطعات سے یہ بات پائی جاتی ہے کہ جس ڈھنگ اور جس روش کا اُسنے یہ خط ایجاد کیا تھا اُسکی روش و طرز میں آجتک کچھ فرق نہیں آیا۔ اور اِس خط میں اُسکے بعد حالتِ تنزل پیدا نہیں ہوئی بلکہ یوماً فیوماً ترقی ہوتی رہی ہے +

اِس خط کے ایجاد کی وجہ یہ ہُوئی کہ خُوشنویس مذکور ایک روز جنگل میں بطور سیر سپاٹا کرتا ہوا خراماں خراماں چلا جاتا تھا۔ دُور سے اِسے کچھ جانور[1] نظر آئے کہ وہ دو قطاریں باندھے برابر برابر بیٹھے ہیں۔ اور یہ دونوں قطاریں نہایت عُمدہ طور پر مرتب ہیں یعنی جیسا جانور ایک قطار کے سامنے بیٹھا ہے اُسکے مُقابل کی دُوسری قطار میں اُسی روش ڈیل ڈول اور ترکیب کا دُوسرا چہک رہا ہے کہ جسکی جسامت میں کسی طرح کا کچھ فرق نہیں معلُوم ہوتا +

چُونکہ میر علی مُوجدِ نستعلیق ایک عُمدہ خیال کا آدمی تھا۔ اِن جانوروں کی وہ دونوں قطاریں نئی ترکیب اور نئے نقشے کو دیکھکر نہایت ہی بشاش ہوا اور اُنکی یہ حالتیں اُسے نہایت ہی پسند آئیں۔ اُسی وقت اسنے اُن دونوں قطاروں کے جانوروں کا نقشہ کھینچا اور جو جانور جیس ترکیب جس روش سے زمین پر بیٹھا ہوا تھا۔ اُسی ترکیب سے اِس نے اپنے نقشہ میں اُن کی حالتیں یصُورتیں اور رُخ مُنقش کئے اور اُس پرچہ کو مکان پر لے آیا۔ اِس زمانہ میں خطِ تعلیق و نسخ مروّج تھا۔ اُسنے کُل حرُوفِ تہجی کو اُنہیں جانوروں کی نشست برخاست۔ صُورت اور ہیئت پر اور کچھ خطُوطِ مذکورہ میں سے استخراج کرکے ترتیب دی اور ہر ایک تقطیع اور سطح نشست کرسی ترک پلک و دوائر سے مُرتب کرکے جب اپنے دوستوں اور اہلِ علم کو دکھائی تو سب کو یہ خط نہایت بھلا معلُوم ہوا یہاں تک کہ بہت سے آدمی خوشی خوشی اُسے لکھنے لگے تھوڑے دنوں کے بعد تمام ایران میں یہ خط بہت سرگرمی کے ساتھ مروّج ہوگیا اور اِس خط کے اہلِ کمال کی نہایت قدر ہونے لگی۔ میر علی کے انتقال کے بعد اور بہت سے خوشنویس اپنے اپنے وقت میں اِس فن کی ترتیب میں مصرُوف رہے اور لوگوں کو ان سے فیض پہنچا اِسی خاندان میں ایک شخص **میر عماد** نامی **عباس قلی** بادشاہِ ایران کے زمانہ میں پیدا ہوا۔ یہ شخص اِس فن میں کاملین سے گُزرا ہے بادشاہ اِسکی نہایت قدر کرتا اور نو سو۹۰۰ روپے ماہوار خزانۂ ایران سے دیا کرتا تھا۔ ایک روز بادشاہ نے میر عماد خوشنویس کو بُلایا اور یہ کہا کہ میرا مدت سے ارادہ ہے کہ میں شاہنامہ نہایت عُمدہ نستعلیق خط میں لکھواؤں۔ چونکہ آپ ہمارے زمانہ میں اِس فن کے کامل ہیں۔ لہذا یہ بحیثیتِ شائقہ آپ ہی کو گوارا کرنی ہوگی۔ میر عماد نے نہایت ادب کے ساتھ التماس کیا کہ مجھے شاہنامہ لکھدینے سے انکار نہیں لیکن جیسا آپ

[1] یہ جانور شائد قاز پرندوں سے عبارت ہے کیونکہ وہ اُڑنے بیٹھنے میں ایک سلسلہ قائم رکھتے ہیں +

لہ نمبر ۲ کے معنی مروّج ہیں اوّل معنی قرینِ قیاس ہیں مگر بول چال میں نہیں سُنے گئے +

لُغت

چاہتے ہیں ویسا تو جب لکھا جا سکتا ہے کہ جس طرح کا سامان میں چاہوں مجھے سلطنت سے برابر ملتا رہے۔ بادشاہ نے وعدہ فرمایا کہ تمہیں روپے کے خرچ اور سامان کے بہم پہنچا دینے میں کچھ بھی عُذر نہیں۔ آپ جو کچھ کہیں گے وہ اسباب بہت جلد مہیا ہو جائیگا۔ میر عماد نے پھر آداب بجالا کر گزارش کی کہ تا تحریرِ شاہنامہ حضور کا جو پائیں باغ ہے وہ مجھے مل جائے اور اُسکا حوض کیوڑے اور گلاب وغیرہ کے عرق سے لبالب کر دیا جائے۔ اور مختارانِ بادشاہی کے نام ابھی یہ حکم بھی صادر ہو جائے کہ اِس حوض کا کیوڑہ وغیرہ ماہ بماہ بدل دیا کریں۔ چُونکہ بادشاہ کو از حد شوق تھا اِس سبب سے جو جو باتیں میر عماد نے کہیں سب کی سب منظور ہوئیں اور احکام جاری ہو گئے اب میر عماد بہت آسایش اور احتشام کے ساتھ شاہنامہ لکھنے بیٹھے۔ اِسی حالت میں تین برس کامل گزر گئے۔ باغ کے اخراجات کی رقم کثیر ہو گئی۔ وزرا نے ایک روز بادشاہ سے بطورِ طنز یہ بات عرض کی کہ چھ لاکھ روپیہ اُس باغ کے اخراجات میں صرف ہو چکا ہے جس میں میر عماد صاحب بیٹھکر شاہنامہ لکھتے ہیں حالانکہ شاہنامہ ہنوز ختم نہیں ہوا۔ میر عماد کو بلا کر پوچھنا تو چاہیئے کہ آپنے کتنا اور کیسا لکھا ہے۔ بادشاہ نے اِس رقمِ کثیر کا حال سُنکر نہایت افسوس ظاہر کیا اور فرمایا کہ فی الواقع یہ کام کوئی ایسا ضرُوری نہ تھا کہ جسمیں اتنا روپیہ صرف کیا جاتا۔ ہم سے بڑی نادانی ہوئی۔ میر عماد کو بلاؤ۔ چنانچہ شاہی چوبدار میر عماد کے پاس گیا اور کہا کہ تمہیں ابھی حضور نے یاد فرمایا ہے۔ میر عماد اُسیوقت سوار ہو کر دربارِ معلّے میں حاضر ہوا۔ بادشاہ نے میر عماد کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ کتنا شاہنامہ لکھا۔ میر عماد نے التماس کیا کہ کلّم ۳ جزو لکھے گئے ہیں۔ مگر ابھی وہ بھی غیر مکمل ہیں کیونکہ جلی قلم سے سُرخیاں اِسوجہ سے اِسوقت تک نہیں لکھی گئیں کہ شنجرف تیار نہ تھا گو تین برس سے حل ہو رہا ہے مگر میرے مطلب کا ابھی تک نہیں ہوا۔ ہاں اب کچھ عرصہ کے بعد ہو جائیگا۔ بادشاہ نے جُوں ہی یہ بات سُنی نہایت طیش میں آیا اور چہرہ سے کمال غضب نمُودار ہوا۔ اور اِس غصّے کے عالم میں ارشاد فرمایا کہ ہیں؟ ابھی کُل تین جزو اور وہ بھی غیر مکمل تیار ہوئے ہیں اور روپیہ بہت سا صرف ہو چکا ہے۔ بس تو اسکے اختتام کو عُمرِ نُوح اور خزانۂ قارُون چاہیئے چُونکہ میر عماد صاحبِ کمال تھا۔ ضبط نہ کر سکا۔ صاف جواب دیا کہ اگر بادشاہ کو روپیہ کی طرف نظر ہے تو آ جائیگا۔ یہ کہہ کر دربار سے اُٹھ کھڑا ہوا اور سیدھا اپنے مکان پر چلا آیا۔ حالانکہ اُسکے پاس ایک حبّہ بھی نہ تھا۔ اُسے جو نوسو ۹۰۰ روپے ماہوار ملتے تھے وہ سب کے سب خرچ کر دیتا تھا۔ مگر چُونکہ لوگ اِسکے قطعات کو تبرک کی طرح رکھتے اور جواہرات سے زیادہ اچھا سمجھتے تھے اِس سبب سے نازاں تھا +

میر عماد نے وہ تینوں جُزو جو لکھے تھے نکالے اور ہر ایک صفحہ کو تراش کر علیحدہ کیا۔ پھر ہر ایک صفحہ کی سطریں قینچی سے جُدا جُدا کریں۔ جب تینوں جزو کی سطریں علیحدہ ہو گئیں تو اُسوقت مُلازموں کو حکم دیا کہ پالکی لاؤ۔ اور چوبدار کو ہدایت کی کہ تھوڑی تھوڑی دُور پر یہ کہتا چلے کہ

لُغت

امروز تحریرِ میر عماد ارزان است اور آپ سوار ہو لئے۔ چوبدار نے تعمیلِ حکم کی اور بآوازِ بلند یہ کہتا ہوا بڑھا۔ امروز تحریرِ میر عماد ارزان است۔ چنانچہ ہزاروں شائقین اسکی آواز سُنکر پالکی کے قریب آتے اور زر و جواہرات جو کچھ اُن کے پاس موجُود ہوتا وہ نذر کر جاتے تھے۔ اور میر عماد اُسکے عوض میں شاہنامہ کی صرف ایک سطر دیدیتا تھا۔ ابھی دربارِ شاہی کا آدھا رستہ طے ہونے پایا تھا کہ چھ لاکھ روپے کی ڈھیری لگ گئی۔ میر عماد بہت مسرّت کے ساتھ دربار میں داخل ہوا۔ اور وزرا کی طرف خطاب کر کے کہا کہ یہ روپیہ موجُود ہے داخلِ خزانہ ہو جانا چاہیئے۔ میں نے یہ منّت شاقّہ اِسواسطے گوارا کی تھی کہ بادشاہ کے پاس زر و جواہرات تو جیسا دُنیا میں شاہوں کے پاس ہوا کرتا ہے بہت کچھ موجُود ہے۔ کاش میری تحریر کا ایک گنجینہ شاہِ جم جاہ کے پاس اگر ہو گا تو وہ کسی حالت اور کسی وجہ سے بحیثیتِ عمدگی زر و جواہرات اور لعلِ بے بہا سے کم نہ ہو گا۔ میں کیا کروں سلطنت کی قسمت! بادشاہ کو پہلے ہی پرچہ گزر گیا تھا کہ میر عماد کی تحریر اِس ترکیب سے تقسیم ہوتی چلی آتی ہے اور میر عماد پر زر و جواہر بباعث قدر دانی برستا آتا ہے دُوسرے یہ تقریر جو بھرے دربار میر عماد سے سُنی تو ہتکِ سلطنت و دربار نے جوش مارا اور نیز بادشاہ کے دل میں فوراً یہ خیال آیا کہ جب اِس امر کی خبر بادشاہانِ ممالکِ غیر کو ہو گی کہ بادشاہ ایران نے ایک خوشنویس سے چھ لاکھ روپیہ واپس لے لیا تو سلطنت کو نہایت دھبّا لگیگا۔ بہتر یہی ہے کہ یہ شخص قتل کرا دیا جائے چنانچہ اُسی وقت میر عماد کے قتل کا حکم صادر ہوا۔ اور میر عماد حسب الحکم سرِ دربار قتل کیا گیا +

اِسکا ایک بھانجا آغا عبد الرشید جو میر عماد کا داماد بھی تھا بہت بڑا خوشنویس اور میر عماد سے کسی طرح کم نہ تھا۔ اس نے جو اپنے ماموں کے قتل کا حال سُنا تو سخت مغمُوم ہوا اور اُسے بھی اپنی جان کا خوف ہوا کہ بادشاہ برافروختہ خاطر ہے اگر تمام خاندان کے واسطے حکمِ قتل ہو جائیگا تو میں بھی مارا جاؤنگا۔ چُونکہ میں ایک تو اہلِ کمال سے ہُوں اور دُوسرے میر عماد کا عزیز ہُوں ہر گز شک نہیں ہو سکتا کہ بادشاہ مجھے حکمِ قتل نہ دے۔ بہتر ہے کہ میں یہاں سے نکل جاؤُں۔ کیونکہ اس سے بہتر کوئی مصلحت نہیں معلُوم ہوتی اور اِسکا یہ خیال درست تھا۔ اِسلیئے کہ بادشاہ کا ارادہ اِسکے قتل کا بھی ہو گیا تھا۔ یہ ایک اسپِ تیز رفتار پر سوار ہو کر پاشنہ کوب شہر سے باہر نکلکر بھاگا اور جتنی گھوڑے میں طاقت دیکھتا تھا اُسیقدر اور بے تعداد فرسنگ طے کرتا تھا۔ چنانچہ کئی روز کے بعد لاہور میں داخل ہوا۔ اب اسے یہ خدشہ ہو گیا کہ اگر بادشاہِ ہند کے ہاں ایران سے میری گرفتاری کا حکم آ جائے تو پھر کون جان بچائے گا یہاں بھی نہ ٹھیرا۔ اسی حالتِ اضطراب میں اکبر آباد داخل ہوا چُونکہ اِسے اِس قسم کا صدمہ تھا کہ اِس سے بڑھکر شاید کوئی صدمہ نہیں ہو سکتا۔ اسکے چہرہ سے حزن و ملال ٹپکتا تھا۔ تمام مُنّہ بدن۔

نست

اور کپڑوں پر اِس قسم کی گرد پڑی ہوئی تھی کہ کپڑے موم جامہ کی شکل بنگئے تھے۔ اسی حالت میں یہ بیچارہ قلعۂ مُعلّٰے کے اندر آکر محلّاتِ بادشاہی کے دروازے کے سامنے کھڑا ہوگیا اور دربان سے کہنے لگا بھائی مُجھے بادشاہ سے کچھ عرض کرنی ہے۔ میری اطلاع ہوجانی چاہیئے۔ اُس زمانہ میں شاہجہان بادشاہِ غازی ہندوستان کے تختِ سلطنت پر متمکن تھے۔ چوبدار اِسکی باتیں سُنکر ہنسا اور کہنے لگا کیوں بھائی؟ کیا بادشاہوں کے ملنے کا یہی طریقہ ہوتا ہے کہ جس نے چاہا اطلاع کرادی۔ پہلے اُمراءِ عِظام بادشاہی سے ربط پیدا کرو۔ عُمدہ وسیلہ بہم پہنچاؤ۔ جب جاکر جلوۂ شاہی سے فیض یاب ہوگے حالانکہ اِس نے بے ضابطہ کی بات کہنے تو کہہ دی مگر سوچا کہ یہ شخص عالی خاندان معلوم ہوتا ہے کسی ظلم کا فریادی آیا ہے۔ چوبدار نے بادشاہی عرض بیگ سے اسکی اطلاع کی۔ عرض بیگ آیا۔ اِسے نہایت شکستہ حال پایا۔ مگر عالی خاندانی چہرہ سے ظاہر ہوا کرتی ہے۔ عرض بیگ نے کہا بہت اچھا۔ میں حضُور سے عرض کرتا ہُوں شاید تمہاری تقدیر یاور ہو۔ اِسنے فوراً بادشاہ کے حضُور میں گُزارش کی کہ ایک شخص اِس شکل و شباہت اور صُورت کا شاہی محلوں کے دروازے پر وارد ہے اور حضُور سے کچھ عرض کیا چاہتا ہے چونکہ اسوقت آغا عبدالرّشید کا ستارۂ نحُوست سعادت سے بدلگیا تھا بادشاہ نے حکم دیا کہ بُلاؤ۔ عرض بیگ نے آکر مُبارکباد دی کہ چلو بادشاہِ جہاں پناہ آپکو یاد فرماتے ہیں اِسنے چلنے کا ارادہ کیا۔ اُس وقت دو تین رئیس وہاں اَور بیٹھے تھے۔ آغا عبدالرّشید سے کہنے لگے کہ بادشاہ نے اِس حیثیت سے کبھی کسی کو نہیں بلایا تمہارے پاس کچھ نذر دینے کو بھی ہے؟ اُسنے جواب دیا۔ کچھ بھی نہیں ہاں اگر قلم دوات اِسوقت مُجھے ملجائے تو میں نذر کا سامان پیدا کرلُوں۔ لوگوں نے قلم دوات کاغذ لادیا۔ اِسنے اُسیوقت اپنے حسبِ حال یہ نہایت عُمدہ قطعہ تصنیف کیا۔

قطعہ
ایا خجستہ خصالی کہ ساکنانِ فلک ۔۔۔ بر آستانِ تو دارند میل دربانی
چہ حاجتست کہ گویم حالِ خستۂ خود ۔۔۔ کہ حالِ خستہ دلاں را تو خوب میدانی

اِس قطعہ کو بہت عُمدہ طور پر خطِ نستعلیق میں لکھا اور عرض بیگ کے ساتھ ہولیا۔ بادشاہ کی ملازمت سے بہرہ مند ہوا۔ بادشاہ نے حال پُوچھا۔ اِسنے یہ قطعہ پیش کیا۔ چُونکہ شاہجہاں نہایت قدردان اور کاملین کا جویاں رہا ہے اِسکو دیکھکر نہایت خوش ہوا اور خیال کیا کہ یہ آدمی اپنے فن میں کامل ہے۔ حکم فرمایا کہ اِسیوقت اِسے حمّام میں لے جاؤ اور شاہی توشہ خانے سے عُمدہ لباس پہناؤ۔ شام کو اِسکے مصائب کی داستان سُنینگے۔ چنانچہ اُسی وقت توشہ خانے کا داروغہ اِس غریب الوطن کو بہت عزّت و شان سے اپنے ساتھ لیگیا۔ غسل کرایا۔ اور عُمدہ لباس سے مزیّن کیا۔ شام کو جہاں پناہ کی بارگاہ میں پھر اِسے لایا۔ اِسنے شاہانہ رسم کے مُوافق آداب بجاکر عرض کیا کہ میں نے جیسا حضُور کو سُنا تھا ویسا ہی پایا۔ اِسکے بعد ابتدا سے انتہا تک اپنا سارا حال کہہ سُنایا اور گزارش کیا کہ جان بچانے کے لئے حضُور کے سایۂ پرورش میں حاضر ہوا ہُوں۔ میری جاں بخشی حضُور کے اختیار میں ہے۔ شاہجہاں نے وعدہ فرمایا کہ تم ہرگز ہرگز اندیشہ نہ کرو۔ دوسرے روز دربار میں بادشاہ نے آغا عبدالرّشید کو پندرہ سو روپیہ ماہوار کا مُلازم کیا اور کہا کہ تم اپنے خطِ بے نظیر سے لوگوں کو فیض پہنچاؤ۔ ہم دل سے چاہتے ہیں کہ ہمارے ہندوستان میں بھی خطِ نستعلیق کا رواج ہو جائے۔ اب آغا عبدالرّشید کی جان میں جان آئی اور اِس نے جان لیا۔ جان ہی نہیں بچی بلکہ ایک نعمتِ غیر مترقبہ بھی ہاتھ آئی۔ یعنی خدا نے جلیل القدر روزگار عنایت فرمایا۔ اِسکے چوتھے روز شاہِ ایران کا خریطہ بادشاہِ ہند کے نام بدیں مضمُون صادر ہوا۔ کہ آغا عبدالرّشید خوشنویس ہمارا مُجرم آپ کی سلطنت میں وارد ہے۔ اسے اہلکارانِ ہندوستان ماخُوذ کر کے بطرفِ ایران روانہ کریں۔ جب یہ خریطہ سرِ دربار پڑھا گیا۔ تو بادشاہ نے نعمت خانِ عالی کو حکم دیا کہ تم شاہِ ایران کو لکھدو کہ بیشک وہ یہاں موجُود ہے اور دربار کی طرف سے اُسکا تعلّق بھی ہوگیا ہے۔ چُونکہ وہ اہلِ کمال سے ہے اور مظلُوم ہے لہذا سلطنتِ ہندوستان کبھی اسکو نہ دیگی۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ سلطنتِ ایران نے میر عماد جیسے یکتائے روزگار خوشنویس کو قتل کرادیا۔ یہ امر بالکل انصاف کی نگاہوں سے برخلاف ہوا۔ شاہانِ سابق نے ہمیشہ اہلِ کمال کی قدر، خاطر اور خدمت کی ہے بخلاف اسکے آپ اہلِ کمال کو نیست و نابُود کرتے ہیں۔ چُونکہ خطِ نستعلیق ایک عُمدہ خط ہے۔ لہذا ہم بھی ہندوستان میں آغا عبدالرّشید کی مدد سے اسکا رواج دینگے۔ اگر یہ امر رائے مبارک کے خلاف ہے تو سلطنتِ ہند کسی طرح سلطنتِ ایران سے عاری نہیں ہے۔ جب تک یہ سلطنت ہے آغا عبدالرّشید ہمارے پاس ہے +

جب یہ خریطہ عباس قلی شاہِ ایران کے پاس پہنچا بجز اسکے کہ سکُوت کیا۔ اور کچھ بھی نہ بنا۔ کیونکہ سلطنتِ ہند اِس زمانہ میں بھی البتہ زور آور تھی۔ اور شاہجہاں نے بڑی محنتوں سے ایک عُمدہ سلطنت بنائی تھی پس عہدِ شاہجہاں سے خطِ نستعلیق کا رواج شرُوع ہوا اور آجتک برابر جاری ہے۔ غرض یہاں آکر آغا عبدالرّشید نے ہی اِس خط کو رواج دیا اور وہ ہی سب کے استاد ہیں۔ آغا عبدالرّشید کا خط ایسا عُمدہ تھا کہ اِس سے بہتر نہ کسی نے لکھا اور نہ آجتک اِس سے بڑھکر کوئی ہوا +

اب سے ۴۳ برس پیشتر یعنی سنہ ۱۲۶۳ ہجری مُطابق سنہ ۱۸۴۶ء میں سیّد محمد امیر اللہ صاحب دہلوی پنجہ کش خطِ نستعلیق کے دوبارہ زندہ کرنے والے خیال کئے گئے کیونکہ اِنہوں نے اس خط میں اور بھی دلآویز شان پیدا کردی۔ باوجودیکہ پنجہ کشی کا کمال شوق اور ہاتھ نہایت سخت تھا۔ مگر پھر بھی ایسا لکھتے تھے کہ ان کے خط کے

آگے مصوّر بھی کیا تصویر کھینچیگا +

امیر پنجہ کش کے قطعے اب بھی کاغذِ زر کا حکم رکھتے ہیں۔ بلکہ ان کے نام سے اوراگوں کے قطعے بھی نہایت قدر کے ساتھ خرید لیئے جاتے ہیں۔ میاں امیر کے بعد ان کے شاگردِ رشید جناب **آغا** صاحب نے فروغ پایا۔ ایک ایک لاکھ روپیہ کے صرف سے ایک کلام اللہ عالمِ جوانی میں نواب جھجر کے ہاں دُوسری زمانۂ پیری میں مہاراجۂ الور کے ہاں لکھی چنانچہ یہ دونوں جلدیں اب تک۔ ایک ریاستِ الور میں دُوسری ریاستِ پٹیالہ میں جو مہاراجۂ الور نے قاضی ابنِ امین سے شاید تین ہزار روپیہ میں ۱۸۸۰ء میں خریدی اور مہاراجۂ پٹیالہ کو بطریقِ تحفہ سیرِ پنجاب کے زمانہ میں اپنی تشریف آوری کے موقع پر ۱۸۸۱ء میں دی تھی موجود ہیں۔ مہاراجۂ الور کو نمایش گاہوں سے اس کلام اللہ کی بابت بڑے بڑے شکریے آئے۔ آغا صاحب کے بعد مرزا **عبداللہ بیگ**۔ **امام الدین۔ احمد خاں۔ محمّد جان۔ اخوند عبدالرّسُول**۔ اس فن میں یکتائے روزگار ہوئے۔ اور میرزا رحیم اللہ بیگ صاحب شاگردِ رشید جناب آغا صاحب مرحوم ریاستِ الور میں موجود ہیں۔ لیکن افسوس کہ انکا بھی اخیر زمانہ ہے۔ فقط مورخہ ۲۲۔ اگست سنہ ۱۸۹۹ء +

نستعلیق گفتگو یا بول چال۔ اُ۔ اسم مؤنث:۔ فصیح و بلیغ گفتگو۔ صاف و شستہ کلام +

نستعلیق گو۔ ف۔ اسم مذکر:۔ فصیح آدمی۔ خوش گفتار خوش بیان آدمی بلیغ جیسے کارسپانڈنٹ نستعلیق گو۔ اڈیٹر طلیق اللّسان (اودھ پنچ)

نَسخ۔ ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) نقل۔ تحریر کی نقل۔ عبارت کی نقل۔ کاپی۔ کتابت۔ تحریر (۲) تردید۔ بُطلان۔ تنسیخ۔ منسُوخی۔ فسخ۔ حک۔ زائل کرنا۔ دُور کرنا + کسی چیز کو اُس سے بہتر چیز بنا کر رد کر دینا (۳) عربی کے ایک مشہور قدیمی خط کا نام جسنے اگلے پانچ خطوں کو اپنی خوبی کے آگے منسُوخ کر دیا تھا یہ خط بھی خواجہ **عماد الدّین** یاقُوت مُستعصمی کے اختراع کردہ خطوں میں سے ہے چونکہ جب خواجۂ مذکُور نے خطِ نسخ کو ایجاد کیا تو اَور خط اسکے آگے گرد ہو گئے پس اسی سبب سے اِسکا نام خطِ نسخ رکھا گیا۔ اوّل ہی اوّل قرآن شریف خطِ نسخ میں لکھا گیا تھا بعد ازاں تعلیق میں لکھا گیا جسے لوگ آسانی سے پڑھنے لگے۔ خطِ نسخ کی شان سنسکرت۔ ژند و پہلوی خطوں سے ملتی جُلتی ہے +

نسخ و نسیان۔ ع۔ اسم مذکر:۔ نسخ اصطلاحِ شرع میں کسی پہلے حکمِ شرعی کو بدلکر اُسکی جگہہ دُوسرا حکم مُقرر کرنا۔ اور نسیان یعنی پہلے حکم کو مُھلا کر دُوسرا حکم بھیجنا اصل میں نسیان مصدرِ لازم ہے مگر بجائے متعدی بھی استعمال کیا جاتا ہے +

نُسخہ۔ ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) نوشتہ۔ لکھا ہوا۔ مرقُومہ۔ منقُول۔ کاپی۔ مکتُوب۔ کتابت کردہ شدہ (۲) کتابِ مُجلّد۔ جلد + رسالہ۔ پوتھی۔ پُستک ؎

نے فقہ نہ منطق ہے نہ حکمت کا رسالہ کہ اِس فنِ محبّت کا تو نسخہ ہی نرالا ہے (میر حسن)

حیف جو وہ نسخۂ دل کے اُوپر سرسری سی ایک نظر کر گیا + + (میر)

(۳) کاغذ کا وہ پرچہ جسپر دوائیاں اور اُنکی ترکیب لکھکر حکیم مریض کے حوالہ کرتا ہے (۴) کسی نظم یا شعر کا وہ لفظ جو بعض کتابوں میں دُوسری طرح آیا ہو (۵۔ اُ) ترکیب۔ ڈھنگ جیسے کماکھانیکا یہ بھی اچھا نسخہ ہے (۶۔ اُ) چُٹکلہ۔ لٹکا۔ ڈھنگ ؎

اے سیمبدن دن ہے اِسوقت بھلا کیا دوں شب ہونے دے نسخہ تجھے سونے کا بتا دُوں (نامعلوم)

نسخہ باندھنا۔ اُ۔ فعل متعدی:۔ دوائیاں دینا۔ عطار کا لکھے ہوئے پرچے کے مُوافق ادویات کا پُڑیوں میں باندھکر دینا +

نسخہ لکھنا۔ اُ۔ فعل متعدی:۔ پرچۂ ادویات مع ترکیب تحریر کرنا + نسخہ بنانا

نَسر۔ ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) کرگس۔ گِدھ۔ ایک مُردار خوار پرند کا نام جو چیل او رعلیواُ کی قسم سے ہے۔ کھگراج (۲) ایک بُت کا نام +

نسرِ چرخ۔ ع + ف۔ اسم مذکر:۔ آسمان کا گِدھ۔ دو ستاروں کا نام جو اپنی ہیئتِ مجمُوعی کے سبب اِس نام سے موسُوم ہوئے +

نسرِ طائر۔ ع۔ اسم مذکر:۔ اُڑتا ہوا گِدھ۔ ایک ستاروں کے گُچھے کا نام جس کی شکل پر پھیلائے ہوئے اُوپر کی طرف اُڑنے والے گِدھ سے مُشابہ ہے۔ یہ ستارہ منطقۃ البرُوج سے جانبِ شمال ہے ؎

اوجِ طائر سے یہ ہوتی عرش پروازی کہاں نسرِ طائر خامۂ اُس ماہ کو لیکر گیا + + (ناسخ)

نسرِ واقع۔ ع۔ اسم مذکر:۔ اُترنے والا گِدھ۔ چونکہ اِس ستارے کی صُورت دو اَور ستاروں کے مل جانے سے جو اُسکے دونوں پہلوؤں میں ہیں ایسی ہو گئی ہے جیسے گِدھ کُندے جوڑے ہوئے اُوپر سے نیچے کی طرف آ رہا ہے۔ لہٰذا یہ نام رکھا گیا۔ یہ ستارہ قطبِ جنُوبی کی طرف ہے +

نسرین۔ ف۔ اسم مذکر:۔ سیوتی۔ ایک قسم کا جنگلی سفید پُھول کا گلاب + کُوجا +

نَسَق۔ ع۔ اسم مذکر:۔ روش۔ دستُور + ترتیب۔ بند و بست۔ انتظام جیسے نظم و نسق +

نَسْل۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ (۱) آل اولاد۔ بال بچّے۔ کُنبہ۔ قبیلہ۔ خاندان پُشت۔ بنس۔ سنتان (۲) اصل۔ تخم + قوم۔ جیسے بدنسل یعنی بد اصل و بد تُخم +

نسل بڑھانا۔ اُ۔ فعل متعدی:۔ اولاد زیادہ کرنا۔ پود بڑھانا +

نسل بڑھنا۔ اُ۔ فعل لازم:۔ اولاد کا زیادہ ہونا۔ پود بڑھنا +

نسلِ پدری۔ ع + ف۔ اسم مؤنث:۔ باپ کا خاندان۔ جدی خاندان +

نسن

نسل دار ع + ف ۔ صفت :۔ اصیل ۔ اچھی نسل کا ۔ قوم دار +

نسلِ مادری ع + ف ۔ اسم مؤنث :۔ ماں کا خاندان ۔ ننھال کا خاندان +

نسلاً بعد نسلٍ ع ۔ تابع فعل :۔ پُشت بہ پُشت ۔ پیڑھی در پیڑھی ۔ بیٹے پوتے پڑوتے وغیرہ تک ۔ بنس پرم پرا +

نسنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ (پنجاب) بھاگ جانا ۔ دوڑ جانا +

نسناس ع ۔ اسم مذکر :۔ بن انس ۔ ایک قسم کا حیوان جو انسان سے مشابہ ہوتا اور عربی بولی بول سکتا ہے ۔ دیو مردم ۔ جنگلی آدمی + کہتے ہیں یہ حیوان صرف ایک ٹانگ ۔ ایک آنکھ ایک ہاتھ ایک کان کا ہوتا اور پھدک کر چلتا ہے اسکا ہاتھ اسکے سینہ پر ہوتا اور نواحِ عدن و عمان میں پایا جاتا ہے وہاں کے آدمی اِسکا شکار کرکے کھاتے ہیں ۔ تاریخ جہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ نسناس دو قسم کا ہوتا ہے ایک طبری دوسرا ہندی واقع میں طبرستان کے لوگ اسے کھاتے ہیں لیکن ایک آنکھ ایک ہاتھ ایک پاؤں ہونا غلط ہے ۔ وہ ہاتھ پاؤں ازان کے سے ہیں مگر منہ حبشی بندر یا ہنومان سے مشابہ ہے +

نسناسِ ہندی ۔ ا ۔ اسم مذکر :۔ ایک قسم کا جنگلی حیوان جو بندر اور لنگور کی قسم میں شامل ہے + ہندی بن انس +

نسنکھ ۔ ہ ۔ صفت :۔ (گیتوں میں) فارغ ۔ آزاد ۔ بےغم ۔ بے فکر ۔ خلاص ۔ رہا +

آپ سلے اور موہے ہلاوے ۔ واکا ہلنا مورے من بھاوے
ہل ہلا کے بھیا نسنکھا ۔ اے سکھی ساجن نا سکھی پنکھا } کہہ مکری

نسوار ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ (پورب) ناس ۔ نُلاس ۔ روشن دماغ ۔ سونگھنے کا پسا ہوا تمباکو ۔ ایک سونگھنے کی چیز جو دماغ کی صفائی کے واسطے بنائی جاتی ہے +

نِسواں ع ۔ اسم مؤنث :۔ نساء کی جمع ۔ عورتیں ۔ مستورات ۔ بیویاں +

نسوت ۔ ہ ۔ صفت :۔ (۱) خالص ۔ زُلال ۔ صاف ۔ نرمل ۔ نتھرا ہوا ۔ بے کدورت جیسے نسوت پانی ۔ (۲) نرا بے ملاوٹ ۔ بے غش ۔ (۳) ۔ اسم مؤنث) ایک دوا کا نام جسے عربی میں تُربد کہتے ہیں دوسرے درجہ میں گرم خشک بعض کے نزدیک تیسرے میں (دال مہملہ بھی جائز ہے)

نَسِیًّا مَنسِیًّا ع ۔ صفت :۔ فراموش ۔ از یاد رفتہ ۔ بہت بھولا ہوا ۔ بالکل از یاد رفتہ +

نِسیان ع ۔ اسم مذکر :۔ بھول ۔ فراموشی ۔ سہو ۔ چوک ۔ خطا +

نَسیم ع ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) نرم ہوا ۔ بھینی بھینی ہوا ۔ ٹھنڈی ہوا ۔ خوشبودار ہوا ۔ مہکتی ہوئی ہوا ۔ ہوائے خوشگوار ۔ شگفتگی آور ہوا کی پہلی لپٹ بعض نے بادِ صبا کو بھی لکھا ہے + ؎

وہ بادپا ہے تراگرم رو کہ چار قدم ۔ نسیم ساتھ چلے کیا مجال رکھتی ہے (اسیر)

نہ پوچھ دل کہ سوچ پرور ہوئی ہے کیا کچھ بہار دلی ۔ دمِ مسیحا نسیم جنت بنا ہے اڑ کر غبارِ دہلی ہے (زکی)

نش

(۲) اصغر علی خاں دہلوی شاگرد مومن خاں کا تخلص جنہوں نے ۱۲۸۱ھ میں وفات پائی اور نیز پنڈت دیا شنکر ولد گنگا پرشاد ساکنِ لکھنؤ مصنف مثنوی گلزارِ نسیم کا تخلص جو آتش کے شاگرد اور بقول صاحبِ تذکرۂ سخن شعرا مسلمان ہو گئے تھے لیکن اسوقت کا نام نہ لکھنے سے یہ امر قابلِ تامل ہے +

نسیمِ سحر ع ۔ اسم مؤنث :۔ صبح کی ہوا ۔ وہ خوشگوار ہوا جو سورج نکلنے سے پیشتر چلتی ہے ۔ بادِ صبا ۔ پچھلی رات کی ہوا ؎

ہوگی بلائے تازہ شبِ غم شگفتگی ۔ پژمردہ اور ہوگئے نسیمِ سحر سے ہم (زکی)

نسینی ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ (پورب) لکڑی کی سیڑھی ۔ کاٹھ کا زینہ +

نشأ ع ۔ اسم مذکر :۔ لغوی معنی پیدا کرنا ۔ نیا پیدا کرنا ۔ از سرِ نو پیدا کرنا مجازاً جہان دُنیا ۔ عالم (یہ لفظ بفتح اوّل و سکون ثانی و ہمزہ بر الف ہے کیونکہ یہ الف ہی ہمزہ ہے اسیواسطے الف کے اوپر ہمزہ لکھدیتے ہیں تاکہ الف نہ پڑھیں ہمزہ پڑھیں ۔ جن لوگوں نے سُرور کے معنی میں الف کے ساتھ نشا لکھا ہے بڑی غلطی کی ہے ہاں قافیہ کے لحاظ سے اگر ایسا ہو تو جائز ہے)

نشا ۔ ا ۔ اسم مذکر :۔ صحیح عربی نشّہ بتشدید شین معجمہ (۱) خمار ۔ کیفِ شراب ۔ بیہوشی ۔ مدہوشی ۔ کُندیٔ حواس ۔ نشہ ۔ سُکر ۔ سرور جو شراب یا بھنگ وغیرہ نشیلی اشیا سے پیدا ہو ۔ سرشاری ۔ مستی ۔ متوالاپن (۲) گھمنڈ ۔ غرور ۔ تمکنت ۔ نخوت ۔ تکبر ۔ مستیٔ غرور جیسے اسکو دولت کا نشا ہے ؎

نکھرا غضب کا رنگ ستم کا بلا کی آنکھ ۔ نشا ہے تم کو حسن کا زر کا شراب کا + (قدر)

(۳) جوش و ولولہ ۔ ترنگ ۔ اُمنگ ۔ جیسے جوانی کا نشا +

اِس لفظ کی تحقیق میں اختلاف ہے ۔ صاحب نفائس اسکو فارسی قرار دیتے ہیں صاحب بہارِ عجم اسکو اخیر میں ہمزہ کے ساتھ لکھکر عربی ہونے کا شُبہ ڈالتے ہیں ۔ صاحبِ آبِ حیات نشاہ لکھتے ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ نشا اِسکا مخفف اور یہ در اصل فارسی ہے ۔ صاحبِ غیاث اللّغات اِسکا املا نشہ بر وزن پشہ لکھکر عربی و فارسی ہونے کا احتمال پیدا کرتے ہیں اُنکے نزدیک الف یا ہمزہ سے لکھنا محض غلط ہے ۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ تشدید بعد حذف ہو کر نشہ ہوگیا ۔ صاحب تنقیح اللّغات بھی اِنہیں کے ہمزبان ہیں مگر اُنہوں نے مشدد ہونا ثابت نہیں کیا ۔ پس اِن اختلافات کی وجہ سے ہمنے بھی اِسکو اُردو قرار دیکر اساتذہ کے کلام کے موافق نشہ فارسی ہی مانا اور اُسے دوسرے موقع پر یعنی ترتیب سے اپنی جگہہ پر دینا بھی مناسب سمجھا

نشا اُترنا ۔ ا ۔ فعل لازم :۔ سُرور کم ہونا ۔ خُمار جاتا رہنا ۔ ہوش میں آنا ۔ غفلت سے نکلنا +

نشا پانی ۔ ا ۔ اسم مذکر :۔ باہم مترادف ۔ امل پانی ۔ نشہ کی چیز کھانا پینا ۔ بعض لوگ صرف بھنگ کے واسطے بولتے ہیں +

نشا پانی کرانا ۔ ا ۔ فعل متعدی :۔ نشہ پلوانا ۔ امل کرانا ۔ امل پانی کرانا + نشہ پینے کے واسطے کچھ دینا + بطور رشوت کسی ادنےٰ ملازم کو نشے یا تمباکو یا پان کا نام کرکے دینا +

نشا

نشا پانی کرنا۔ ا۔ فعل لازم :۔ امل پانی کرنا۔ نشہ پینا یا کھانا +

نشا جمانا۔ ا۔ فعل لازم :۔ نشا گانٹھنا۔ سرور گانٹھنا۔ کوئی نشے کی چیز پینا یا کھانا۔ سرور گانٹھنا۔ سرور بہم پہنچانا۔ خمار حاصل کرنا۔ مخمور ہونا +

نشا چھانا۔ ا۔ فعل لازم :۔ نشہ غالب ہونا۔ گھنگھڑ نشہ ہونا۔ نشہ امنڈنا۔ خوب نشہ ہونا۔ گہرا نشہ ہونا۔ مستی چھانا۔ مدماتا ہونا +

نشا چڑھنا۔ ا۔ فعل لازم :۔ سرور ہونا۔ نشہ کا عمل ہونا۔ بے ہوشی چھانا۔ متوالا ہونا۔ مست ہونا۔ بے ہوش ہونا +

نشا کرکرا کرنا۔ ا۔ فعل متعدی :۔ رنگ میں بھنگ کرنا۔ مزا بگاڑنا۔ عیش و عشرت میں خلل ڈالنا۔ گریز میں غلہ لگانا۔ عیش میں کھنڈت کرنا +

نشا کرکرا ہونا۔ ا۔ فعل لازم :۔ رنگ بھنگ ہونا۔ عیش و عشرت میں خلل پڑنا۔ مزا بگڑنا۔ گریز میں غلہ لگنا۔ عیش میں کھنڈت ہونا +

نشا ہرن ہونا۔ ا۔ فعل لازم :۔ کسی خوف یا صدمہ کے باعث نشہ کافور ہو جانا۔ نشہ بھاگنا۔ غفلت و بے ہوشی سے ہوش میں آنا + [1]

نشا ہونا۔ ا۔ فعل لازم :۔ سرور ہونا۔ خمار چڑھنا۔ مدہوشی ظاہر ہونا +

نشاتین۔ ع۔ اسم مذکر :۔ دونوں جہان یعنی دنیا و آخرت (یہ لفظ نشات کا تثنیہ ہے +)

نشا خاطر۔ ا۔ اسم مونث :۔ (عوام) صحیح (خاطر نشان) خاطر جمع۔ دلجمعی۔ اطمینان۔ تسلی جیسے تم نشا خاطر رکھو۔ اپنی نشا خاطر کر لو +

نشاستہ۔ ف۔ اسم مذکر :۔ (۱) لغوی معنی جمایا ہوا بیٹھا ہوا۔ چونکہ نشاستہ بھیگے ہوئے گیہوؤں کو مل کر انکی گری نکالی اور جمائی جاتی ہے اسوجہ سے یہ نام رکھا گیا۔ وہ چیز جو مغز گندم سے تیار کی جاتی اور اسکا فالودہ وغیرہ بھی جمایا جاتا ہے۔ گیہوں کا ست۔ (۲) کلف۔ کانجی۔ اہار۔ مانڈی۔ پیچ +

نشاط۔ ع۔ اسم مونث :۔ (۱) خوشی۔ انبساط۔ خرمی۔ شادمانی۔ آنند۔ فرحت۔ شادی۔ خرسندی۔ کسی کے ساتھ لطف اٹھانا۔ حظ۔ مزا۔ عیش۔ طرب۔ بشاشت + ؎

غم و نشاط کی تاثیر کس بیاں میں نہیں اثر نہیں ہے تو میری ہی داستاں میں نہیں + (زکی)

(۲) مرزا عبدالوہاب معتمد الدولہ ایرانی کا تخلص۔ یہ شخص اسی تیرھویں صدی میں فتح علی شاہ قاچار پادشاہ ایران کے وقت میں ہوا ہے۔ اسی کے دیوان کا انتخاب گنجینۂ خرد میں شامل کیا گیا ہے +

نشان۔ ف۔ اسم مذکر :۔ (۱) آثار۔ علامت + کھوج۔ پتا۔ سراغ + چنہ۔ چن۔ نقش + ٹھپا۔ چھاپا + نام و نشان + ؎

خبر نہیں کہ اسے کیا ہوا پر اس در پر نشان پا نظر آتا ہے نامہ بر کا سا + (مومن)

جوں نگیں نام تو رہ جائے گا اپنا یارو گو نشاں صفحۂ دنیا سے ہمارا مٹ جائے (نظیر)

حباب اتنی نہ باندھا کر ہوا میں تو مٹو اپنی کوئی دم میں نشاں تک بھی ترا معدوم ہونا ہے (ظفر)

(۲) یادگار۔ یادگاری۔ نشانی ؎

فکر انجام جہان گزراں رکھتے ہیں نام رکھتے ہیں ہم انکو جو نشاں رکھتے ہیں (اسیر)

(۳) جھنڈا۔ بانا۔ علم۔ توغ۔ سنجق۔ دھجا۔ لوا۔ رایت۔ پتاک ؎

جوں ہیں خستہ عاشق کے نالے سے جمعیت پریشاں فوج ہو جب دم نشاں گر جائے لشکر کا (اسیر)

یہ نشاں تیرا کا جہاں وہاں فتح جگہ ہو گئی آہ میری ہے درفش کاویاں میرے لئے (عارف)

(۴) ٹھکانا۔ مقام + ایڈریس۔ پتا۔ سرنامہ ؎

پتا اسکا تجھے کیونکر بتا دوں نشاں اسکا کہاں جو بے نشاں ہو (نامعلوم)

(۵۔ ا) وہ انگوٹھی چھلا جو منگنی یا ساچق کے روز دولھا والے دلہن کو اور دلہن والے دولھا کو پہناتے ہیں (۶) فرمان شاہزادہ۔ شہزادے کا حکم۔ شہزادے کا بھیجا ہوا حکمنامہ وزیر فرمان شاہ + تمغا (۷) سوداگروں یا کارخانوں کی مقرر کی ہوئی مہر خواہ نشانی خواہ کوئی اور علامت۔ مارک۔ ٹریڈ مارک۔ (۸) داغ۔ دھبہ + گڑ۔ گھٹ۔ پیچ (۹۔ ف) ہدف۔ نشانہ۔ (۱۰) نشاندن کا امر جو مرکبات میں آکر اسم فاعل ترکیبی کے معنی دیتا ہے جیسے خاطر نشاں۔ فتنہ نشاں۔ شاہ نشاں۔ تہ نشاں وغیرہ۔ (۱۱۔ ف) نصیب۔ حصہ۔ بہرہ۔ شہرت فارسی میں یہ معنی آتے ہیں ؎

گر دید کسے نشان ایں خواں باخور و نشان دوستاں کو (شرف)

نشان بردار یا نشانچی۔ ف۔ اسم مذکر :۔ جھنڈا لیکر چلنے والا۔ علم بردار۔ توغچی۔ نشانچی + وہ ملازم شاہی جسکے خاندان سے نشان برداری کی خدمت چلی آتی ہو +

نشان پڑنا۔ ا۔ فعل لازم :۔ دھبا پڑنا۔ چھٹا پڑنا۔ چوٹ کی علامت باقی رہنا +

نشان چڑھانا۔ ا۔ فعل متعدی :۔ منگنی یا ساچق کے روز انگوٹھی چھلا وغیرہ دلہن کو جاکر پہنانا +

نشان خاطر۔ ا۔ اسم مونث :۔ دیکھو (نشا خاطر) صحیح خاطر نشان)

خاطر نشاں اے صید فگن ہو گی کب تری تیروں کے مارے میرا کلیجہ تو چھن گیا + (میر)

نشان دہی۔ ا۔ اسم مونث :۔ (پولس) سراغ رسانی۔ پتا بتانا۔ ٹھکانا بتانا۔ (یہ لفظ قاعدے سے غلط بنا ہوا ہے)

نشان دینا۔ ا۔ فعل متعدی :۔ (۱) پتا بتانا۔ سراغ لگانا (۲) کوئی علامت بنانا یا کرنا۔ (۳) صحیح کرنا۔ صاد کرنا۔ سائن کرنا۔ تصدیق کرنا +

نشان کرنا۔ ا۔ فعل متعدی :۔ دھبا ڈالنا + کوئی علامت کر دینا + سائن کرنا۔ صحیح کرنا۔ صاد کرنا وغیرہ + داغ دینا۔ نمبر ڈالنا۔ مارک بنانا +

نشانہ۔ ف۔ اسم مذکر :۔ نشان کا مزید علیہ (۱) ہدف۔ وہ علامت جو خاک تودہ پر

[1] چوکڑی بھولے جو اس دشت کی سونگھے خوشبو کہ یہاں آہوئے تاتار کا ہو نشہ ہرن (داغ)

نش

تیر مارنے کے واسطے بنادیں جیسے چاندماری میں چاند بنادیتے ہیں۔ آماج
بُرجاس۔ شست۔ زد۔ گولی یا تیر مارنے کی جگہ ۔
مدو شوق سے پہنچتا ہوں تیر سے پہلے میں نشانہ پر + (رزکی)
(۲۔۹) ٹھکانا۔ مقام۔ فرودگاہ۔ فرودکش ہونے کی جگہ۔ نازل ہونے کی جگہ۔
جیسے آفت و بلا کا نشانہ یا ملامت کا نشانہ وغیرہ +

نشانہ انداز۔ ف۔ اسم مذکر:۔ ٹھیک نشانہ لگانے والا۔ برجستہ نشانہ مارنیوالا
شست پر لگانے والا۔ بال باندھی گولی مارنے والا۔ تیر بہدف نشانہ لگانیوالا +

نشانہ باندھنا۔ ؤ۔ فعل متعدی:۔ سیدھ باندھنا۔ شست باندھنا + کپاس لگانا

نشانہ بنانا۔ ؤ۔ فعل متعدی:۔ نشانہ کرنا + مشق گاہ بنانا + مقام زد یا شست قرار دینا
ہُشیاری رنج دیتی ہے قید فرنگ کا دیوانگی نشانہ بناتی ہے سنگ کا + (آتش)

نشانہ خالی نہ جانا۔ ؤ۔ فعل لازم:۔ تیر بہدف نشستن کا ترجمہ۔ وار خالی نہ جانا
شست پر بیٹھنا۔ زد پر لگنا۔ کال حربہ بیٹھنا۔ ٹھیک نشانہ بیٹھنا +
جو چلا تیر ستم دل سے وہ گزرا اے چرخ تیرا خالی نہ گیا کوئی نشانہ ہرگز + (امیر مجروح)

نشانہ کرنا۔ ؤ۔ فعل متعدی:۔ نشانہ بنانا۔ گولی یا تیر وغیرہ کا آماج بنانا۔ مارنا +
وار کرنا + شکار کرنا + آماجگاہ بنانا ۔
پہلے نشانہ کرتا وہ بندوق کا مجھے پر تھا مرے نصیب سے توڑا بجھا ہوا (ذوق)
اے تیغ یار کاٹ مرے سر کو پیشتر اے تیر یار پہلے مجھی کو نشانہ کر + (اسیر)

نشانہ لگانا یا مارنا۔ ؤ۔ فعل متعدی:۔ شست باندھکر تیر یا گولی چلانا۔ چاندماری کرنا

نشانہ ہونا۔ ؤ۔ فعل لازم:۔ آماجگاہ بنا۔ زد یا شست کا مقام ٹھہرنا۔ گولی یا تیر سے
مارا جانا + شکار ہونا + ۔
نہ ہوویگا دل تیر مژگاں بن اُسکے نشانا کسی کا نشانا کسی کا + + + (ظفر)
مجھکے پیری میں کماں قد نہ ہوا ور نہ فلک ناوک آہ کا تو میرے نشانا ہوتا + (نصیر)

نِشانی۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ نشان کا مزید علیہ (۱) وہ چیز جو کسی کی کسی کے پاس
بطور یادگار رہے۔ یادگار۔ یادگاری ۔
عدم کو چلا لیکے داغ محبت دکھاؤں گا سب کو نشانی تمہاری + (رند)
کہیں ہے زخم محبت کہیں ہے داغ فراق نشانیاں ہیں مرے دلبر ہیں جابجا اُنکی (حضور نظام آصف)
سوال یار سے میں نے کیا بوقت وداع کہ کچھ نشانی کی تمسے امیدواری ہے
کہا یہ سنکے کہ تو بے شعور ہے کتنا جگر پہ داغ یہ کچھ تھوڑی یادگاری ہے } (قطعہ نظیر)
(۲) پہچان۔ علامت۔ شناخت۔ جیسے اُسکی کیا نشانی ہے (۳) کاغذ کی بنی
ہوئی اُنگلی جا کو بچے قرآن شریف میں سبق کے مقام پر رکھا کرتے ہیں (۴)

نشو

آل اولاد۔ نسل۔ سنتان۔ بنس۔ خاندان جیسے موئی ٹٹی کی نشانی (۵) نقش
یا علامت جو دھوبی لوگوں کے کپڑوں پر باہم نہ ملنے کی غرض سے بنادیتے ہیں
داغ قصار یا داغ گازراں +

نشانی کا چھلا۔ ا۔ اسم مذکر:۔ وہ چھلا جو معشوق اپنے عاشق کو یادگاری کیواسطے دے +

نَشتر۔ ف۔ اسم مذکر:۔ نیشتر کا مخفف۔ فصد کھولنے یا زخم چیرنے کا نوکدار اوزار۔ ڈنک۔
گرچہ ہوں دیوانہ پر کیوں دوست کا کھاؤں فریب آستیں میں دشنہ پنہاں ہاتھ میں نشتر کھلا (غالب)
یہ نشتر ہیں موج تبسم نہیں مرے گریہ پر مسکراتے ہیں آپ + (ظہیر)
یادگار تیر جاناں کچھ خلش باقی رہے دل میں آتا ہے جگر میں توڑ دوں نشتر کو ہم (رزکی)

نشتر چبھونا۔ ؤ۔ فعل متعدی:۔ نشتر مارنا۔ نشتر گڑونا۔ نشتر گبونا۔ نشتر ٹھونکنا۔
ظالم تری نگہ نے کیا کام ہی تمام نشتر چبھوتے ہیں تو رگ جاں کو چھوڑکر (داغ)

نشتر دینا یا لگانا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ نشتر مارنا۔ فصد کھولنا +

نَشٹ۔ س۔ صفت:۔ ناش۔ بناش۔ نیست و نابود۔ فوت شدہ۔ گم کردہ + تباہ۔ برباد۔
مسمار۔ معدوم۔ فنا۔ پائمال۔ خراب۔ الوپ۔ ناپید۔ ستیاناس۔ کالعدم + ضایع۔ تلف +

نشٹ کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ برباد کرنا۔ نیست و نابود کرنا۔ خاک میں ملانا۔
معدوم کرنا۔ ناپید کرنا۔ کھوج کھونا۔ نشان باقی نہ رکھنا۔ مسمار کرنا۔ تلیف کرنا۔ ضایع کرنا۔

نشٹ ہونا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ نیست ہونا۔ فنا ہونا۔ معدوم ہونا۔ جیسے پران نشٹ ہونا +

نِشچے۔ س۔ اسم مذکر:۔ (ہندو) یقین۔ اطمینان۔ خاطر جمع۔ طمانیت + پرتیت
بھروسا۔ بسواس۔ اعتبار۔ اعتماد + عقیدہ۔ اعتقاد + حقیقی۔ اصلی۔ ٹھیک۔ سچ + صحیح

نِشچے کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ یقین کرنا۔ یقین جاننا + اطمینان کرنا۔ خاطر جمع کرنا
طمانیت کرنا۔ دلجمعی کرنا۔ دل ٹھوکنا +

نَشر۔ ع۔ اسم مذکر:۔ اشاعت۔ پھیلاؤ۔ وسعت۔ کشادگی۔ فراخی + پراگندگی۔
انتشار + طوالت۔ درازی + احیا + بہاؤ + خوشبو + افشائے خبر + مجازاً زندگی +

نَشِر۔ ع۔ صفت:۔ پراگندہ۔ پریشان۔ آوارہ + پراگندگی +

نِشَست۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ نشستن کا حاصل بالمصدر (۱) بیٹھک ۔
رستہ چھوڑ کے اُس کوچے سے بھاگیں گے غیر جب نشست آٹھ پہر رہنے لگی یاروں کی (رند)
(۲) موزونیت۔ کرسی۔ (۳) صحبت۔ مجالست +

نشست برخاست۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ اُٹھنا بیٹھنا + اُٹھنے بیٹھنے کی تمیز۔
آداب مجلس۔ مدارات رسوم۔ ظاہری تعظیم و تکریم۔ علم مجلسی +

نشست گاہ۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ بیٹھنے کی جگہ۔ بیٹھک۔ دیوان خانہ +

نَشو۔ ع۔ اسم مذکر:۔ بالیدگی۔ نمو۔ روئیدگی۔ افزائش۔ پیداوار۔ بڑھنا۔ اُگنا۔ پیدا ہونا۔ بڑا ہونا

نشو و نما۔ ع۔ اسم مذکر و مؤنث :۔ (باہم مترادف) ۱۔ بالیدگی۔ روئیدگی۔ بڑھنا اور اُگنا۔ پرورش پانا۔ پرورش ہونا ۵

خط کو رُوئے یار پر نشو و نما ہوتا نہیں	سبزۂ بیگانہ گُل سے آشنا ہوتا نہیں (ناسخ)
چشمِ پُر آب سے ہے نشو و نما ساون کی	نفسِ سرد نے باندھی ہے ہوا ساون کی (صبا)

(۲) ظہور۔ ترقی + سرسبزی و شادابی۔ رونق ۵

آصف کے دم قدم سے یہ نشو و نما ہے	ایسا جہاں میں مردِ خدا کوئی کم ہوا (حضورِ نظامِ آصف)

سچ ہے یہ فرہنگ بھی اُنہیں کے طفیل سے تیار ہوئی۔ اگرچہ رخنہ اندازوں نے کمی نہ کی (مؤلف)

نشو و نما پانا۔ ۱۔ فعل لازم :۔ بڑھنا۔ بالیدہ ہونا۔ نمو ہونا + پرورش پانا + سرسبز ہونا۔ شاداب ہونا ۵

پائیں کوثر سے نہ ہم سوختہ جاں نشو و نما	زندہ ہوتی ہی نہیں ماہیٔ بریاں تہ آب (زکی)

نُشُور۔ ع۔ اسم مذکر :۔ مُردے کا زندہ ہونا۔ مُردے کا قیامت کے روز اُٹھنا۔ حشر۔ رستخیز۔ قیامت۔ پرلے۔ قیامت کو صبحِ نشور بھی کہتے ہیں +

نشّہ۔ ف۔ اسم مذکر :۔ دیکھو (نشا بمعنی خُمار) نمبر ۱۔ ۲۔ ۳ +

نشہ آنا۔ ۱۔ فعل لازم :۔ شراب پینے یا افیون کھانے سے سرور ہونا۔ نشہ چڑھنا +

نشہ اُترنا۔ ۱۔ فعل لازم :۔ خمار دور ہونا۔ سرور زائل ہونا۔ مستی کا جاتا رہنا۔ ہوش میں آنا۔ ہوشیار ہونا ۵

دکھا کر آنکھ بیہوشوں کو وہ ہُشیار کرتے ہیں	ترش رُوئی سے اُنکی نشے مستوں کے اُترتے ہیں (آتش)

نشہ باز۔ ف۔ اسم مذکر :۔ شراب خوار۔ نشہ کا شوق رکھنے والا +

نشہ پانی۔ ۱۔ اسم مذکر :۔ بنگ نوشی و ساغر پیمائی + افیون وغیرہ کا پینا۔ ادنےٰ قوموں میں جب پنچایت کرتے ہیں تو اُسے بھی نشہ پانی بولتے ہیں۔ شیخ امداد علی ۵

ترِ شمشیر وقت آیا جو اپنے نشّے پانی کا	چڑھایا زخم سے ساغر شرابِ ارغوانی کا (بحر)

نشہ پانی کرنا۔ ۱۔ فعل متعدی :۔ شراب یا بھنگ یا افیون پینا + پنچایت جمع کرنا +

نشہ چڑھنا۔ ۱۔ فعل لازم :۔ مست و بیہوش ہونا۔ متوالا ہونا۔ سرور گھٹنا۔ نشہ آنا ۵

چوُمتے ہی لبِ میگوں کے جو لپٹا تجھسے	رکھیو معذور مجھے نشّہ چڑھا بوسے کا (ناسخ)

نشہ چھانا۔ ۱۔ فعل لازم :۔ نشہ طاری ہونا۔ خوب سرور گٹھنا۔ گہگڈ نشہ ہونا +

نشہ رہنا۔ ۱۔ فعل لازم :۔ سرور رہنا۔ مستی کا قائم رہنا ۵

خیالِ نرگسِ میگوں جو وقتِ خواب رہا	تمام رات مجھے نشّۂ شراب رہا (اسیر)

نشہ کا اُتار۔ ۱۔ اسم مذکر :۔ نشہ کا خمار۔ وہ دردِ سر جو شراب پینے کے بعد ہوتا ہے + کمیٔ سُکر۔ انحطاطِ مستی ۵

یہی وظیفہ ہے دن رات مجکو مستی میں	چڑھاؤں جام کوئی نشہ کا اُتار ہوا (ناسخ)

نشہ کِرکِرا کرنا۔ ۱۔ فعل متعدی :۔ رنگ میں بھنگ کرنا۔ مزا بگاڑنا۔ عیش میں کھنڈت کرنا۔ کریز میں غلّہ مارنا۔ بےمزہ اور بدحظ کرنا ۵

توبہ توبہ تو نا صحا مت کر	نشہ یاروں کا کرکرا مت کر (نامعلوم)

نشہ کِرکِرا ہونا۔ ۱۔ فعل لازم :۔ رنگ میں بھنگ ہونا۔ مزہ بگڑنا۔ عیش میں خلل آنا۔ لُطف جاتا رہنا۔ کریز میں غلّہ لگنا۔ مزے میں کھنڈت پڑنا +

نشہ کرنا۔ ۱۔ فعل متعدی :۔ نشہ پینا۔ نشہ کا شوق رکھنا۔ جیسے تم کیا نشہ کرتے ہو (۲) کسی چیز کا نشہ پیدا کرنا۔ سرور کرنا۔ دردِ سر کرنا۔ سر گھمانا +

نشہ ہرن ہو جانا یا ہونا۔ ۱۔ فعل لازم :۔ (۱) نشہ کافور ہو جانا۔ نشہ کا جاتا رہنا (۲) ہوش و حواس کا پراگندہ ہو جانا۔ عقل نہ رہنا۔ حواس باختہ ہو جانا۔ نشہ بھول جانا +

زاہدا بیداریوں سے گرچہ ہو تم مستِ خواب	اُسکو دیکھو تو ہرن ہو جائے حضرت کا نشا (معروف)
ہرگ چھالے کی طرح خشک بدن ہوتا ہے	نشہ آنکھوں سے جوانوں کی ہرن ہوتا ہے (امانت)
وہ دیوانہ ہوں ڈر سے میرے آگے آ نہیں سکتے	ہرن ہے نشۂ جرأت ہر اک یوز پلنگ کا (اسیر)
اُس شوخ سے نہ کچھ بھی غزالوں کی چل سکی	شیروں کے بلکہ نشۂ جرأت ہرن ہے (〃)
چشمِ جاناں وہ بلا ہے جو شرابی دیکھے	نشہ ہوجائے ہرن آنکھ خماری ہوجائے (بحر)

نشہ ہونا۔ ۱۔ فعل لازم :۔ سُکر ہونا۔ خمار ہونا۔ بدمست ہونا۔ مدہوش ہونا۔ متوالا ہونا۔ سرور گھٹنا۔ آنکھوں میں سُرخی آنا +

نشے۔ ف۔ اسم مذکر :۔ (۱) نشہ کی جمع ۵

جتنے نشے ہیں یاں روش نشۂ شراب	ہوجاتے بدمزہ ہیں جو بڑھ جاتے حد سے ہیں (ذوق)

(۲) حروفِ مغیرہ یا تابعِ مغیرہ کے سبب ہائے مختفی کی یائے مجہول سے بدلی ہوئی صورت ۵

کُھلا نشے میں جو پگڑی کا پیچ اُسکی میر	سمندِ ناز کو اک اور تازیانہ ہوا + (میر)

نشے کے ڈورے۔ ۱۔ اسم مذکر :۔ وہ سُرخی جو وفورِ خمار سے آنکھوں میں پیدا ہو کر لال لال تحریریں نمود ہوتی ہیں۔ آنکھ کی رگوں کی سُرخی ۵

سُرمہ جو دیا شیخ نے آنکھوں میں تو دیکھو	دُنبالے ہیں یا نشۂ تریاک کے ڈورے (جرأت)
نشے کے ڈورے وہ چشمِ یار کے یاد آگئے	دام میں جسدم کوئی آہو نظر آیا مجھے (ناسخ)
نشے کے نہیں یہ لال ڈورے	ہیں طائرِ دل کو جال آنکھیں + + (〃)
میکشی میں روتے روتے میں ہوا آیا کور	نشے کے ڈورے کی جا آنکھوں میں جالا ہوگیا (〃)

نشے کی لہر۔ ۱۔ اسم مؤنث :۔ نشے کی ترنگ۔ نشے کی موج۔ نشہ کا جوش +

نشے میں چُور ہونا۔ ۱۔ فعل لازم :۔ خوب مست اور مدہوش ہونا۔ گہگڈ نشہ ہونا۔ مخمور و سرشار ہونا۔ نشہ میں غرقاب ہونا ۵

نشے

جو نشۂ غفلت میں ہیں چُور اُنکو جھنجوڑو — اور نیند کے متوالے ہیں جو اُنکو جگاؤ (حالی)

وہ بھی کچھ ہے باخبر جو ہے اِدھر سے بے خبر — یاں ہے وہ ہُشیار جو واں سے نشے میں چُور ہے (انور)

جنہیں چار پیسے کا مقدُور ہے یاں — سمجھتے نہیں ہیں وہ انساں کو انساں
مُوافق نہیں جنسے ایّام دَوراں — نہیں دیکھ سکتے کسی کو وہ شاداں
نشے میں تکبّر کے ہے چُور کوئی
حسد کے مرض میں ہے رنجُور کوئی
(حالی)

نشے میں چُور ہو اور ہاتھ میں مینائے پُر مے ہو — ہمارے گھر میں گر وہ جلوہ گر یوں ہو تو بہتر ہے (سرور)

اجی مجبور ہوں مجھکو نہ چھیڑو — نشے میں چُور ہوں مجھکو نہ چھیڑو (رناں)

نشے میں لے اُڑنا۔ افعل متعدّی:۔ شدّتِ سُکر سے عقل و ہوش کا پراگندہ کر دینا۔ نہایت سرُور اور مستی میں کر دینا ؎

لے نشے میں جو تجھے یُوں قدحِ بنگ اُڑے — تو نہ کیوں ہنس پری ہنکے مرا رنگ اُڑے (انشا)

نشیب۔ ف۔ اسم مذکر:۔ زمینِ پست۔ نیچان۔ پستی۔ حضیض + بکسرِ سین و یائے مجہول +

نشیب و فراز۔ ف۔ اسم مذکر:۔ اُونچ نیچ۔ زمانے کا نفع نقصان + اُتار چڑھاؤ ؎

ہے تحمّل خطیرِ منزلِ عشق — سینکڑوں اُسمیں ہیں نشیب و فراز (تحمّل)

نشید۔ ف۔ اسم مذکر:۔ بکسرِ شینِ مُعجمہ و یائے مجہول۔ سرود۔ گانے کی آواز۔ سُر۔ لَے + الاپ ؎

لن ترانی ہے جوابِ حجبِ عزّت و ناز — ہے نشیدِ ارنی نالۂ مستانۂ شوق + (زکی)

نشیلا۔ ۱۔ صفت:۔ نشہ میں بھرا ہوا۔ نشہ میں سرشار۔ مد ماتا۔ مست۔ متوالا +

نشیلی۔ ۱۔ اسم مؤنث:۔ مد ماتی۔ نشہ میں بھری ہُوئی۔ نشہ میں سرشار۔ متوالی +

نشیلی آنکھیں۔ ۱۔ اسم مؤنث:۔ چشمانِ خمار آلود — چشمانِ مست۔ نشہ میں چُور آنکھیں۔ مست آنکھیں۔ سرُور میں گُھٹی ہُوئی آنکھیں + چشمِ مخمور۔ متوالی آنکھیں ؎

آگئیں یاد جو رونے میں نشیلی آنکھیں — اشک ٹپکے مری آنکھوں سے پیالۂ سفید (ناسخ)

ایک پل بُھولی نہیں تیری نشیلی آنکھیں — پھر رہی ہیں صفتِ ساغرِ صہبا دل میں (عاشق)

جس سمت پھریں گریں ہیں قتلِ مردُم — آفت ہیں غضب تری نشیلی آنکھیں[1] (جلیس)

نشیمن۔ ف۔ اسم مذکر:۔ (۱) خلوت کی جگہ۔ آرام کی جگہ + (۲) پرندوں کا گھونسلا۔ آشیانہ۔ (۳) حویلی۔ مسکن۔ مکان۔ محل سرا۔ دولت خانہ +

نشیمن گاہ۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ خلوت خانہ۔ آرامگاہ +

نشیں۔ ف۔ صفت:۔ بیٹھنے والا۔ (مرکبات میں) جیسے گوشہ نشیں۔ پالکی نشیں۔ فیل نشیں +

نصّ۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ (۱) لُغوی معنی۔ پُوچھنے میں خوب باریکیاں نکالنا تاکہ اصل حال کُھل جائے۔ کھود کھود کر پُوچھنا۔ چھان بین۔ تحقیقاتِ مزید (۲) بلندی۔ انتہا۔ صعُود۔ ظاہر۔ آشکار (۳) حکمِ قطعی۔ قطعی حکم (۴) علمِ اُصول کی اصطلاح میں قرآن شریف کی وہ آیتیں جو مُتشابہ امُور کو ظاہر کرتی ہیں کہ یہ اچھا ہے اور یہ بُرا کبھی اُن آیتوں پر بھی اسکا اطلاق ہوتا ہے جنکے معنی ظاہر و صریح ہوں چنانچہ فارسی والے ہر کلامِ ظاہر و صریح کو نص کہتے ہیں + اِسکی جمع نُصُوص آتی ہے +

نصاب۔ ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) زر۔ سرمایہ۔ پُونجی۔ (۲) اتنا مال جس پر زکوٰۃ یعنی اُس مال کا چالیسواں حصّہ ہر سال فقرا کو للّٰہ دینا واجب ہو جسکا سیّد کو لینا حرام ہے + چاندی میں اُسکی مقدار اقل درجہ دو سو دِرم ہیں اور سونے میں بیس مثقال +

کثرتِ داغِ دِل کی دولت سے — میں گدا صاحبِ نصاب ہُوا + (زکی)

(۳) جڑ۔ بُنیاد۔ (۴) پڑھائی کا کورس۔ گنجینۂ تعلیم + جانچ۔ تول + معیار۔ کسوٹی۔ (۵) ترازو کی مُوٹھ۔ فلکرم۔ (۶) چاقو کا دستہ۔ تلوار کا قبضہ۔ (۷) ایک منظوم کتابِ لُغات کا نام جسے نصاب الصبیان بھی کہتے ہیں +

نصارے یا نصارا۔ ع۔ اسم مذکر:۔ عیسائی + عیسوی (چُونکہ حضرت عیسے علیہ السلام کا ایک نام ناصری بھی ہے اسوجہ سے اُن کی اُمّت کو نصارے کہتے ہیں۔ آپ کا نام ناصری اسوجہ سے ہوا کہ آپ قریۂ ناصرہ واقع مُلکِ شام مُضافاتِ بیت المقدس میں پیدا ہُوئے تھے)

نصائح۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ نصیحت کی جمع۔ پند ہا۔ سکشائیں +

نَصْب۔ ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) برپا کرنا۔ کھڑا کرنا۔ قائم کرنا۔ استادہ کرنا + گاڑنا۔ جیسے خیمہ نصب کرنا (۲) زبر۔ فتحہ (۳) کلمۂ معرب میں زبر کی حرکت جسطرح کلمۂ عینی میں نصب (۴) عداوت۔ دشمنی +

نَصْبُ العَین۔ ع۔ تابع فعل:۔ مدِّ نظر۔ منظورِ خاطر + مُقابلِ چشم +

نَصْر۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ یاری۔ مدد۔ پُشتی۔ کُمک۔ حمایت۔ پُچک۔ حامی +

نَصرانی۔ ع۔ اسم مذکر:۔ وہ شخص جو نصارا ہو یا مذہب عیسوی رکھتا ہو (چُونکہ حضرت عیسے علیہ السلام کا نام قریۂ ناصرہ میں پیدا ہونے کے سبب ناصری بھی تھا۔ اسوجہ سے اُن کی قوم اور اُمّت کو نصرانی یا نصارا بھی کہتے ہیں +

نُصرت۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ (۱) مدد۔ یاری۔ کُمک۔ حمایت۔ پُشتی۔ حامی۔ پُرچک (۲) فتح۔ ظفر۔ جیت۔ جے۔ جیتکار

نِصف۔ ع۔ صفت:۔ آدھا۔ نیم۔ ½ +

نِصفُ النّہار۔ ع۔ اسم مذکر:۔ وہ فرضی دائرے ہیں جو ایک قطب سے دُوسرے قُطب تک کھینچے جائیں اور خطِ استوا پر عمُود وار واقع ہوں جب آفتاب اِن خطُوط پر پہنچتا ہے تو وہاں دوپہر ہوتی ہے +

نِصفا نِصف۔ ع۔ صفت:۔ آدھا بٹا ہوا۔ ٹھیک آدھا۔ آدھوں آدھ۔ آدھو آدھ

نِصفا نِصفی۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ دیکھو (نصفا نصف)

نَصَفَت۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ (بہر سہ حرفِ اوّل مفتوح) داد۔ انصاف۔ نیاؤ۔ عدل۔ معدلت +

[1] رُخِ تاباں سے کر آئینۂ اسکندری حیراں + نشیلی انکھڑیوں سے جامِ جم جگر بیں الساقی (قدر)

نَصُوح - ع - صفت: - (۱) صاف - خالص (۲) ایسی پکّی توبہ کہ پھر ہرگز گناہ نہ کرے - پکّی توبہ (۳) - اسم مذکر (عرب کے ایک مشہور حجّام کا نام جو حمّام میں مُخنّث مال یا دلّالی کیا کرتا اور عورت کے بھیس میں مزے اُڑایا کرتا تھا لیکن جب اُسنے توبہ کی تو پھر گُناہ کے پاس نہیں گیا - اِسی وجہ سے پکّی توبہ کو توبۃ النصُوح کہتے ہیں - اِسکا قصّہ مولانا رُوم کی مثنوی میں مُفصّل موجود ہے - مجازاً ہر ایک پکّی توبہ کرنے والا +

نَصِیب - ع - اسم مذکر: - (۱) قسمت - حصّہ - بھو - تقدیر - پرالبد - بھاگ - کرم - مشیّت - مُقدّر - طالع - رتّی - تقدیرِ الٰہی ؎

نصیر دیکھ تو دریا پہ بھی نصیب ہے شرط　　پیاس سے لبِ ساحل کے ٹکڑے ٹکڑے ہیں (نصیر)

گر مرچکا ہوں پر دلِ مُضطر کے ہاتھ سے　　میرے نصیب میں نہیں آرام ابتلک (احسان)

کیا کیا ڈبو رہی ہے مری چشمِ اشکبار　　کیا کیا دکھا رہے ہیں مُجھے جذر و مد نصیب (ظہیر)

حسرت ہے آرزوئے دل اُس سے بیاں کروں　　ملجائے وہ کہیں مُجھے تنہا کہاں نصیب ⎫
مُدّت سے میں مریضِ غمِ ہجر ہُوں زکی　　وہ آئے دیکھنے کو میسّر کہاں نصیب ⎭ زکی

(۲ - صفت) حاصل - میسّر - مُمکن الحصُول ؎

سونا تو ساتھ سمدنوں کے کہاں نصیب　　ہو جائے خاک زر بھی جو ڈالوں میں زر پہ ہاتھ (نصیر)

مُفت میں مجبور ولاچار ہادِل نا نصیب　　نہوئی آج تک اُس سے ملاقات نصیب (جعفر)

خُوبرویوں سے جو ہم جا کے ملائیں آنکھیں　　بے نصیبوں کو کہاں ہے یہ کرامات نصیب (〃)

حُورِ زاہد کو تم مُجھے ہو نصیب　　آدمی سے ہے آدمی کا حظ ؞ ؞ (زکی)

غافل جو دم کی آمد و شد سے ہوئے تو　　ہر دم ہے تجکو سیرِ وجود و عدم نصیب (ذوق)

اے دل وصالِ رشکِ مسیحا کہاں نصیب　　جانبر ہُوں دردِ ہجر سے ایسا کہاں نصیب (زکی)

(۳ - صفت) مُبارک - مُبارک باشد ؞ ؎

مجنُوں سیاہ خیمۂ لیلیٰ کے گرد پھر　　اے خُوش نصیب تجکو طوافِ حرم نصیب (ذوق)

(۴) بجائے بدنصیبی ؞ ؎

مرے نصیب کہ وہ حال پُوچھیں اور زکی　　زباں سے شکر نکلجائے مُدّعا کے عوض (زکی)

(۵) جیسو قسمت یہ دُوسرے اسم کے ساتھ ملکر اسم فاعل ترکیبی کے معنی پیدا کرتا ہے تو وہاں اُس شخص سے مُراد ہوتی ہے جسکے مُقدّر میں پہلے اسم کی بات لکھی ہو مثلاً حرماں نصیب - وہ شخص جسکے نصیبوں میں محرومی ہو حسد نصیب وہ شخص جسکی قسمت میں حسد لکھا ہو ؎

قسمت سے ملگیا جو ترا سنگِ آستاں　　سر پھوڑتے پھرینگے رقیبِ حسد نصیب (ظہیر)

(یہ لفظ اُردُو میں جمع اور واحد دونوں طرح مُستعمل ہے بلکہ بول چال میں جمع کے ساتھ

زیادہ بولتے ہیں جیسے اپنے کہاں نصیب کہ تم آؤ تمکو نصیب ہی بُرے تھے ؎

دے جسکو اپنے ہاتھ سے تو ایک جام مے　　ساقی دیئے خدا نے اُسے مثلِ جم نصیب (ذوق)

نَصِیب آزمانا - ف - فعل متعدی: - قسمت آزمائی کرنا - قسمت کے بھروسے پر کوئی کام کرنا - توکّل یا تقدیر پہ کوئی کام کرنا ؎

جاتے ہیں کُوئے یار کو اسمیں جو ہو سو ہو　　اے ذوق آزماتے ہیں آج اپنے ہم نصیب (ذوق)

نَصِیبِ اعدا - ع - کلمۂ دُعا - نصیبِ دُشمناں یعنی دُشمنوں اور بُرا چاہنے والوں کو نصیب ہو - جب کسی دوست یا امیر کی بیماری کا ذکر کرتے ہیں تو اُسوقت یہ کلمہ اُنکے نام کی بجائے زبان پر لاتے ہیں ؎

آئے ہو کیوں مری عیادت کو　　تپ نہ تمکو نصیب اعدا ہو + (اسیر)

دردِ سر تُم جو بتاتے ہو نصیب اعدا　　دردِ دل آپ کو عاشق نے سُنایا ہوگا (ظفر)

نَصِیب بِگڑنا - ف - فعل لازم: - شامت آنا - قسمت پھُوٹنا - تقدیر کا یاور نہونا - اقبال کا گردش میں آنا - اِدبار آنا ؎

رحم آچکا تھا شرم نے سمجھا دیا کچھ اور　　بگڑا نصیب پھر کسی امّیدوار کا (نسیم دہلوی)

نَصِیب پھِرنا - ف - فعل لازم: - قسمت پھرنا - تقدیر یاور ہونا - اقبال کا مددگار اور طالع کا بیدار ہونا - نصیب جاگنا - اقبال یاور ہونا ؎

اُسنے نامہ لکھا نصیب پھرے　　نامہ بر کیا پھرا نصیب پھرے + (مومن)

نَصِیب پھُوٹ جانا - ف - فعل لازم: (عو) قسمت بگڑنا - ادبار آنا - تقدیر بگڑنا - بُرے سے پالا پڑنا - بُرے گھر بیاہا جانا - جیسے اُسکی بیٹی کے تو نصیب پھُوٹ گئے +

نَصِیب جاگنا - ف - فعل لازم: - بختِ خفتہ کا بیدار ہونا - قسمت کُھلنا - اقبال یاور ہونا +

ایکشب بُلبلِ بیتاب کے جاگے نہ نصیب　　پہلوئے گُل میں کبھی خار نے سونے نہ دیا (آتش)

ہیں اپنے ہی لُطف و رنج پہ مائل خیال اُنکو ہو کیا کسی کا　　پس اِن دنوں سرخ ہے آتشانہ نصیب جاگا ہے رسی کا (مُنشی)

نَصِیبِ دُشمناں - ع + ف - دُعا - (دیکھو نصیبِ اعدا) ؎

خلل تپ کا نصیبِ دُشمناں اُنکو جو سُنتے ہیں　　تو ہر دم کھینچتے ہیں آہ آتش بار کیا کیجے (جرأت)

یہ تو مضمونِ گُزشتہ کچھ وفا آمیز ہے　　کیا نصیبِ دُشمناں تُو بھی کسیکا یار تھا (نسیم دہلوی)

حواس خمسہ دُوری میں کسی کی مُنتشر ہونگے　　فراقِ دوستاں ہمسے نصیبِ دُشمناں ہوگا (آتش)

نَصِیب کا لکھّا - ف - اسم مذکر: - نوشتۂ ازلی - مشیّتِ ایزدی - قسمت کا لکھا - بدنصیبی یا بدطالعی کے موقع پر بولتے ہیں ؎

خط وہ بھیجے رقیب کا لکھّا　　یہ بھی اپنے نصیب کا لکھّا + (رقت)

نَصِیب کرنا - ف - فعل متعدی: - میسّر کرنا - بہم پہنچانا - دینا - عنایت کرنا - جیسے خدا یہ زیور پہننا نصیب کرے ؎

وصل اُس کا خدا نصیب کرے　　میر دل چاہتا ہے کیا کیا کچھ (میر)

ف **نَصِیب چمکنا** - ف - فعل لازم: - طالعِ خفتہ کا بیدار ہونا - تقدیر جاگنا - دن کا سامنے ہونا - اقبال کا ستارہ طلوع ہونا ؎ اُٹھا ہے خوابِ ناز سے کوئی جو دن چڑھے　　چمکا ہوا ہے آج نصیبِ آفتاب کا (داغ)

نصی

کس سے کہوں میں آہ جُدائی نصیب کی | دل لگتے ہی فلک نے جُدائی نصیب کی } (جرأت)
بے بال و پر ہوا تو چھُٹا میں یہ چرخ نے | بدتر اسیریوں سے رہائی نصیب کی

نصیب کو رونا۔ ا۔ فعل لازم:۔ تقدیر کا شکوہ کرنا۔ بخت کا گلہ کرنا۔

وہ بھی تو آدمی ہیں جنسے تمہیں ہے ربط | کیا شکوہ تمسے روئیے اپنے نصیب کا (قائم)

نصیب کھُل جانا یا کھُلنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ قسمت پھرنا۔ طالع کا یاور ہونا۔ اقبال کا بر روئے کار آنا۔ اقبالمند ہونا۔ بختاور ہونا۔ بخت کا یاور ہونا۔

جانا ظفر یہ ہمنے کہ اپنے کھُلے نصیب | بن کھولے اُسکے در کی جو زنجیر کھُل پڑی (ظفر)
دیکھکر کھُل گئے نصیب عاشق | میرے حق میں ہے فتح باب عارض (عاشق)
مرے نصیب یہ کیا خواب میں کھُلینگے آج | جو نیند مجکو صنم بار بار آتی ہے (〃)

نصیب کی شامت۔ ا۔ محاورہ:۔ بدقسمتی و گردشِ تقدیر۔

رُوداد اُس سے کہئے تو چھُپکے ہے مُسکرا | مُنہ پھیر کر کہے ہے وہ شامت نصیب کی (جرأت)

نصیب لڑانا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ نصیب کا مُقابلہ کرنا۔ نصیبے کو بھڑانا۔ قسمت آزمائی کرنا۔ تقدیر آزمائی کرنا۔

نصیب جا لڑا چکے ہیں خسارے کیا کیا اُٹھا چکے | وہ مُفت دلکو لگا چکے ہیں ہم اپنی قیمت یہ پا چکے (مؤلف)

نصیب لڑنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ قسمت کا ہمساز اور مُوافق ہونا۔ تقدیر یاور ہونا۔ اقبالمند ہونا + ایک امر مطلوبہ کی اُمید میں دو شخصوں کا اتفاق ہونا اور ہر شخص کا بزعم خود مُنتظر رہنا۔

یار سے جو رقیب لڑتے ہیں | یہ بھی اپنے نصیب لڑتے ہیں (سعادت)
کیوں نہ لڑوائیں اُنہیں غیر کرتے ہیں یہی | ہنہ نہیں جنکے نصیبے کبھی لڑ جاتے ہیں (ذوق)

نصیب نہونا۔ ا۔ فعل لازم:۔ میسر نہونا۔ بہم نہ پہنچنا۔ ہاتھ نہ لگنا۔ حاصل نہونا۔ کسی چیز کا نہ ملنا +

تمہیں رقیب نے بھیجا کھُلا ہوا پرچہ | نہ تھا نصیب لفافہ بھی آدھ آنے کا (داغ)
طالع جو خوب تھے نہوا جاہ کچھ نصیب | سر پر مرے کڑوڑ برس تک ہما پھرا (میر)
ایماں ہے نیز اشوق تھا جسکو یہ نہو | دیدار اُسے خدا کا نہو اے صنم نصیب (ذوق)
وصل ظاہر تو نہوتا تھا ہمیں اُسکا نصیب | خواب میں وہ چھپکے آتے یوں نہ تھا تو یوں سہی (ظفر)
دلکو ہوتی نہ نصیب نہ مرے شگفتگی | گو ہے برنگ غنچہ تصویر با نصیب (〃)
مُفت میں مجکو رُلاتا رہا دن رات نصیب | نہوئی آجتک اُس سے ملاقات نصیب (جعفر)

نصیب ہو چکا۔ ا۔ محاورہ:۔ یعنی نصیب نہیں ہونے کا۔ ناممکن ہے۔ ممکن نہیں۔

ساتھ اپنے گر گیا دل بیتاب زیر خاک | تو ہو چکا نصیب مجھے خواب زیرِ خاک (ممنون)

نصیب ہونا۔ ا۔ فعل لازم:۔ میسر ہونا۔ حاصل ہونا۔ ملنا۔ دستیاب ہونا۔ ہاتھ لگنا۔ پانا۔ حصہ میں آنا۔ بہم پہنچنا +

علاج اور نہیں کوئی خوشی بدنصیبی کا | نصیب ہو تو کہوں غیر کی جبیں سے جبیں (داغ)

نصی

رونا کہاں ہوا ہے مجھے دل کھولکر نصیب | وہ آنسوؤں سے نوح کا طوفان ہو گیا (حیا)
ہو برسوں ہجر وصل ہو گر ایکدم نصیب | کم ہو گا کوئی مجھسا محبت میں کم نصیب (ذوق)
ہوں میری خاک کو جو تمہارے قدم نصیب | کھایا کریں نصیب کی میرے قسم نصیب (〃)
بہتر ہیں لاکھ لُطف و کرم سے ترے ستم | اپنے زہے نصیب کہ ہوں یہ ستم نصیب (〃)
ماہی ہو یا ہو ماہ وہ دے ایک یا ہزار | بیداغ ہوں نہ دستِ فلک سے درم نصیب (〃)
خوشا نصیب اسیرانِ بوستاں کہ اُنہیں | نصیب چاکِ قفس سے ہے دید طلعتِ گل (ممنون)
ہم ہیں وہ رند جہاں سوز کہ ہوتا جو نصیب | مُلکِ جم صرفِ مے و ساغر و مینا کرتے (رزکی)
حُور رنا ہو کہ تم مجھے ہو نصیب | آدمی سے ہے آدمی کا حظ (〃)
مصروف دلدہی نگہ جانستاں رہے | یارب ظہیر کو ہو یہ داد و ستد نصیب (ظہیر)
منت ہی کے بہانے سے دیوانے کو ترے | طفلی میں بھی نصیب ہو زنجیر پا نصیب (ظفر)
ہو ساتھ جب رقیب تم آنا ہو یاں نصیب | آویں اگر وہ اسطرح سید بُلائے کون (مؤلف)

نصیبا یا نصیبہ۔ ا۔ ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) حصہ۔ بخرہ (۲) نصیب۔ قسمت۔ پرالبدّ۔

نصیبا جب مرا اچھا تھا اور تقدیر اچھی تھی | مری ہر بات اچھی تھی ہر اک تدبیر اچھی تھی (ظفر)
اُسکو جس شخص سے اُلفت ہے خدا کا تقدیر دے | اُسکی قسمت مجھے اور میرا نصیبا اُسکو (معروف)

نصیبا پھرنا یا پھر جانا۔ ا۔ فعل لازم:۔ قسمت پھرنا۔ طالع کا یاور ہونا۔ دن پھر جانا۔ بخت یاور ہونا۔ نصیب جاگنا۔ گردش کا دُور ہونا۔ بھلے دن آنا۔

بی بی باندی بنگئی اور باندی بی بی بنگئی | پیٹ رہنے سے زناخی کیا نصیبا پھر گیا (جان صاحب)

نصیبا جاگنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ (دیکھو نصیب جاگنا) +

نصیبا چمکنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ حسب دلخواہ مراد حاصل ہونا۔ اقبال یاور ہونا +

نصیبا کھُلنا یا کھُلجانا۔ ا۔ فعل لازم:۔ (۱) قسمت کا یاور ہو جانا۔ نصیب جاگ جانا۔ دن پھر جانا۔ اقبالمند ہو جانا۔ بھلے دن آنا۔

مکیں سے ہر مکاں کی زینت ہے گو قید خانہ ہو | نصیبا کھُل گیا تھا حضرت یوسف سے زندانکا (داغ)

(۲۔ عو) شادی ہونا۔ بیاہ ہونا + بات آنا۔ بات ٹھیرنا۔ سہرے کے پھُول کھِلنا۔ جیسے دیکھئے اس بچے کا نصیب کب کھُلتا ہے +

نصیبوں۔ ا۔ اسم مذکر:۔ نصیب کی جمع۔

نصیبوں میں ہے جنکے عیش وہ بھی ہیں جیتے جیتے ہیں ہم بھی جو ترے کو تجھے تیتار یا قسمت (میر)

(جب حروف مُغیرہ یا تابع مُغیرہ بعد میں آجاتے ہیں تو جمع کی علامت واو مجہول اور نون غنہ ...)

نصیبوں جلا۔ ا۔ صفت:۔ عو۔ بدبخت۔ بدطالع +

نصیبوں جلی۔ ا۔ صفت:۔ عو۔ بدبختی۔ کمبخت۔ بدنصیب۔

ہر مجھ نصیبوں جلی کا جی نہ جلاؤ | ہٹو اللہ میرے پاس سے جاؤ + (قلق)

نصیبوں سے ملنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ خوش قسمتی اور خوش طالعی کے سبب کسی چیز کا بہم پہنچنا۔ نصیبوں سے ملتا ہے دردِ محبت + یہاں مرنے والے ہی اچھے رہے ہیں (داغ)

نصی

نصیبوں کا لکھا - ا - اسم مذکر :- تقدیر کا لکھا (دیکھو نصیب کا لکھا) +

نصیبوں کو دُعا دو - ا - محاورہ :- قسمت کے شکر گزار ہو - تقدیر کا گُن مانو ؎

بچگئے رات میرے ہاتھوں سے　　وہ نصیبوں کو تم دُعا صاحب + (مُصحفی)

نصیبوں کو رونا - ا - فعل لازم :- قسمت کے لکھّے کو پیٹنا - تقدیر پر افسوس کرنا ؎

اے فلک اپنے نصیبوں کو تو روئیگا سدا　　انتقامِ ظلم کا گر کوئی خواہاں ہوگیا + (حیا)

مرا حال سُن سُنکے قاصد سے بولے　　یونہیں وہ نصیبوں کو روتا رہیگا (ظہیر)

نصیبوں کی خُوبی - ا - اسم مؤنث :- (بطریقِ طنز) بدنصیبی - بدقسمتی -

شامت - قسمت کی بُرائی - شامتِ اعمال ؎

مُجکو وہ بدنصیب کہتے ہیں　　یہ بھی خُوبی مرے نصیبوں کی (مُصحفی)

گر مُجھسے تُم پھر گئے بایں خُوبی　　یہ بھی خُوبی مرے نصیبوں کی (//)

نصیبوں کی شامت - ا - اسم مؤنث :- قسمت کی بُرائی +

نصیبے - ا - اسم مذکر :- (۱) نصیب یا نصیبا کی جمع (۲) حروفِ مغیرہ یا تابعِ مغیرہ کے آجانے سے الف کی یائے مجہول سے بدلی ہُوئی صُورت - جیسے اپنے اپنے نصیبے کا سب کھاتے ہیں + میرے نصیبے میں رونا ہی لکھا ہے +

نصیبے میں - ا - تابع فعل :- قسمت میں - پرالبدمیں - مقسوم میں ؎

ناتوانوں کے نصیبے میں کہاں ہیں حسنات　　لے اُڑی ساتھ مری گردِ تبسم مجکو + (مرزا ارشد)

نصیبے ور - ا - صفت :- عو - صاحب نصیب - قسمت والا - بھاگوان - خوش نصیب

نصیحت - ع - اسم مؤنث :- (۱) پند - اُپدیش - اندرز - سیکھ - اچھی صلاح - بھلے کی بات - صلاحِ نیک - اچھی مت - اچھی سیکھ (۲) تنبیہ - گوشمالی - سیاست - فہمایش + عبرت +

نصیحت آمیز - ع + ف - صفت :- وہ بات جسمیں صلاحِ نیک شامل ہو - وہ کھیل یا تماشا جو عبرت دینے والا ہو +

نصیحت پانا - ا - فعل لازم :- (۱) پند حاصل کرنا + کان ہونا - عبرت پکڑنا - مُتنبہ ہونا - تنبُّہ حاصل کرنا - ہوشیار ہونا - تجربہ بہم پہنچانا ؎

دل سی شے کھوئی مصیبت پائی　　خیر آیندہ نصیحت پائی + + (شاہی)

(۲) سزا پانا - پاداشن پانا +

نصیحت دینا یا کرنا - ا - فعل متعدی :- (۱) سیکھ دینا - سکھا دینا - سمجھا دینا - بھلی بات کہنا (۲) گوشمالی کرنا - عبرت دینا - تنبیہ کرنا +

نصیحت گو - ع + ف - صفت :- ناصح - پند دہندہ - سیکھ دینے والا - بھلے کی بات کہنے والا

نصیحت ہونا - ا - فعل لازم :- (۱) پند کا مؤثر ہونا - بھلائی کی بات حاصل ہونا ؎

ہمسے دیوانوں کی کب سُنتے ہیں ناصح کیوں　　جانتا ہے وہ کہ ایسوں کو نصیحت ہوچکی (داغ)

نطا

(۲) کان ہونا - عبرت ہونا - تنبیہ ہونا جیسے اب سے نصیحت ہوگئی +

نصیر - ع - اسم مذکر :- (۱) مددگار - یاری دہندہ - مدد کرنے والا - مُعاون (۲) دوست (۳) خدا تعالےٰ کا صفاتی نام (۴) شاہ نصیر الدین دہلوی ولد شاہ غریب اللہ سجادہ نشینِ شاہ صدر جہاں کا تخلّص جنہوں نے حیدر آباد دکن میں ۱۲۵۴ھ میں وفات پائی - درگاہ مُوسےٰ قاضی میں دفن ہوئے - سنگلاخ زمین کے کامل بلکہ موجد تھے +

نُصَیری - ع - اسم مذکر :- ایک فرقہ کا نام جو نُصیر نامی ایک عربی شخص سے منسوب ہے - یہ شخص حضرت علی کرّم اللہ وجہہ کا فدائی تھا اور اُنہیں خدا تعالےٰ کہتا تھا حتّےٰ کہ حضرتِ ممدُوح نے کئی بار اُسے قتل کیا اور اپنے مُعجزے سے زندہ فرما کر پُوچھا مگر ہر ایک دفعہ اُسنے آپ کو خدا ہی کہا جسکی وجہ سے پھر آپ نے قتل کرکے زندہ نہ کیا کہتے ہیں کہ اِس فرقہ کے لوگ اب بھی یہاں تک مُعتقد ہیں کہ جب اُنکے ہاں بچّہ پیدا ہوتا ہے تو اُسے پہاڑی پر سے یہ کہکر نیچے گرا دیتے ہیں کہ علی کا بندہ ہے تو زندہ رہیگا ورنہ مر جائیگا - مجازاً اسکے معنی فدائی جاں نثار و راسخ الاعتقاد ہوگئے +

نُضج - ع - اسم مذکر :- میوہ کی پختگی + گھاؤ یا مادّے یا خلط کا پکنا + اطبّا کی اصطلاح میں خلطِ فاسد کا غلیظ یا رقیق ہوکر نکلنا +

نُطفہ - ع - اسم مذکر :- (۱) لُغوی معنی آبِ صاف + شفاف - روشن + مرد کا پانی - آبِ پُشت - بیرج - بیج - منی - پانی - تخم - بیرج - بیائے مجہول رائے مکسور +

تاریخِ تولّد کی ہے اثھیہ پھر فکر　　گر رحم میں بیگم کے تسنے نطفہ نہاں ہے (سودا)

(۲) اولاد + بنس - جنا - زائیدہ +

نُطفۂ بے تحقیق - ع + ف - صفت :- (۱) نُطفۂ حرام - وہ شخص جسکی نسبت یہ معلوم نہو کہ کس کا نُطفہ ہے - حرامی - مُوت حرامی - ولد الزّنا - (۲) فتنہ پرداز - ازحد شریر - نٹ کھٹ - بدذات - دنگئی +

نُطفہ ٹھہرنا یا قرار پانا - ا - فعل لازم :- بچّہ پیٹ میں پڑنا - حمل ہونا - حمل رہنا +

نُطفۂ حرام - ع - صفت :- (۱) دیکھو (نُطفۂ بے تحقیق نمبر ۱ - ۲) +

نُطق - ع - اسم مذکر :- گویائی - بولنے کی طاقت + بات - گفتگو + طلاقتِ لسانی +

نُطُول - ع - اسم مذکر :- پانی کا تریڑا - گرم پانی یا ادویاتِ جوشیدہ کا جسم پر تَلّی باندھکر ڈالنا

نَظارت - ع - اسم مؤنث :- کسی چیز کو دیکھنا یا نظر کرنا + محافظت - نگہبانی - نگرانی + ناظر کا عُہدہ - ناظر کا محکمہ یا دفتر +

نَظّارگی - ع + ف - اسم مؤنث :- (۱) نظّارہ - دید بازی - دیدار بازی (۲ - مجازاً) نظر ڈالنے والا - دیکھنے والا - ناظر چنانچہ نظّارگیاں اسی معنی میں آیا ہے +

ے سکتا -

نظّارہ ع- اسم مذکر:- (فارسی والے بالتّشدید استعمال کرتے ہیں) (۱) نظر ڈالنا دیکھنا (۲) نظر بازی- دید بازی- عاشق کا معشوق کو دیکھنا ؎

چاند سے رخسار کا شب کو نظارہ ہوگیا　چاند سا روشن مری آنکھوں کا تارا ہوگیا (مُمتاز)

اِک نظارہ پہ منحصر ہے مرگ　سہل مُشکل ہے چارۂ مُشکل کا　(انور)

رہتے ہیں نسیم اُس رُخ گلگوں کے نظارے　جلوہ ہے مری آنکھ میں گلزار ارم کا (نسیم دہلوی)

الغلک چاہے بھی بھر کے نظارا ہمکو　جا کے آنا نہیں دُنیا میں دوبارا ہمکو (داغ)

مُیسّر تھا ہر دم نظارا تمہارا　ہوا ہجر یا اب گوارا تمہارا　(مُظفّر)

ملتی ہے نگہ کب دمِ نظّارہ کسی سے　شوخی میں بھی انداز نکالا ہے حیا کا (شاداں)

(۳) نظرِ درشت- دِشمت- چِتون- چِت ؎

عجب ڈھنگ ظالم کی آنکھوں کا دیکھا　نظارہ فلک پر اشارا زمیں پر + (مُصحفی)

(۴) دیدار- درشن- درس- دِید (۵) گھُورا گھاری + ؎

عام کر نقدِ نظارہ کہ بڑھے دولتِ حُسن　جو بھلا کرتا ہے اُسکا بھی بھلا ہوتا ہے (زکی)

نظّارہ بازی ع + ف- اسم مؤنّث:- دِید بازی- گھُورا گھاری +

نظّارہ کرنا- فعل متعدّی:- دیکھنا- نظر بازی کرنا- دید بازی کرنا-

کون کرسکتا ہے گھر بیٹھے نظارہ حُسن کا　ہے نظر بازوں میں یہ ہم سب سے بہتر آئینہ (صابر)

چشمِ مُشتاق کو بن دیکھے آنکھیں نکال　یہ تو کرتی ہے ترے رُخ کے نظارے پیارے (حضورِ مصحفی)

کس کا یہ نرگستاں ترے شہید پیارے　زیرِ زمیں سے اُٹھ اُٹھ کرتے ہیں پھر نظارا (میر حسن)

نظّارہ مارنا- فعل متعدّی:- (عوام) دیکھنا- دید بازی کرنا- گھُورنا گھارنا- گھُورا گھاری کرنا- نظر بازی کرنا ؎

چھُپا نہیں جا بجا حاضر ہے پیارا　کہاں وہ چشم جو مارے نظارا　(حاتم)

نِظام ع- اسم مذکر:- (۱) موتیوں کی لڑی- تاگے میں پروئے ہُوئے جواہرات- (۲) وہ چیز جس سے کسی امر کا قیام ہو- جڑ- بُنیاد (۳) سلسلہ- ترتیب (۴) انتظام- بندوبست (۵) آراستگی (۶) وزیر ملک شاہ سلجوقی کا نام جسے نظام الملک بھی کہتے ہیں- مدرسہ نظامیہ جسمیں سعدی جیسے لائق نے تعلیم پائی اور اسی نام کے چار اور مدرسے اسی شخص کی طرف سے جاری تھے (۷) فرمانروائے حیدر آباد دکن حَرَسَهَا اللہُ عَنِ الآفَاتِ وَالْفِتَنِ کا آبائی و اجدادی خطاب جو جہاندار شاہ بادشاہِ دہلی کے وقت یعنی گیارھویں ہجری صدی سے برابر چلا آتا ہے ہمارے وقت کے حاتمِ دوراں مظفّر الممالک نظام الملک نظام الدولہ جناب میر محبوب علیخان بہادر فتح جنگ جی سی ایس- آئی- آصفجاہِ سادس خلد اللہ ملکہم و سلطنتہم اسی خاندان کے یادگار اور چشم و چراغ ہیں علم و ہنر کی قدردانی اس ریاست پر ختم ہے چنانچہ بندۂ مؤلّف کو بھی اگست ۱۸۹۹ء میں جناب سر آسمانجاہ بہادر نے شملہ پر تشریف آوری کے زمانے میں مبلغ پانچسو روپے کا انعام مرحمت فرمایا اور ساڑھے چار ہزار کی امداد بطریق خریداری منظور ہوئی بعد ازاں نواب مدار المہام کار عالی یعنی نواب سر وقار الامرا اقبال الدولہ بہادر نے پانچہزار کا انعام اور اسیقدر افزونی قیمت سے ممتاز و مفتخر فرمایا خدا تعالےٰ ایسی ریاست اور ایسے قدردانوں کو تاقیامت سلامت رکھے آمین یارب العالمین (۸) ایک سقّے کا نام جسنے ۹۴۶ھ میں ہمایوں بادشاہ کی جان ڈوبنے سے بچائی تھی صلے میں آدھے دن کی بادشاہی ملی کہ جسکے چام کے دام چلائے۔

نِظامِ بطلیموسی ع- اسم مذکر:- وہ نظام جسے حکیم بطلیموس یُونانی نے جو ایک نامور مہندس بڑا ہیئت داں اور علمِ جغرافیہ کا بانی تھا مُرتب کیا ہے اس نظام میں زمین مرکزِ عالم ہے جسکے گرد تمام افلاک مع اجرامِ فلکیہ حرکت کرتے ہیں اور اس نظام کے مُوافق تمام عوالمِ جسمانیہ فلکیہ و عنصریہ تیرہ کُروں پر مشتمل ہیں- اِن میں سب سے بالا اور سب پر محیط فلکِ اطلس ہے جسکو فلکِ اعظم یا فلک الافلاک بھی کہتے ہیں- اُسکے نیچے فلکِ ثوابت ہے جسے فلک البروج بھی کہتے ہیں- اور اسمیں تمام ثوابت قائم ہیں مگر صرف فلک الثوابت کے دورہ کرنے سے یہ ثوابت بھی جو اُس فلک میں قائم ہیں دورہ کرتے ہوئے نظر آتے ہیں اُسکے نیچے ساتوں سیّاروں کے سات آسمان اس ترکیب سے ہیں- فلکِ زحل فلکِ مشتری فلکِ مریخ فلکِ شمس فلکِ زہرہ فلکِ عطارد اور فلکِ قمر- اِس نظام کے مُوافق تمام سیّارے خود اپنے اپنے آسمان میں حرکت کرتے ہیں اور اُنکے آسمان بھی زمین کے گرد پھرتے ہیں- اِن آسمانوں کے نیچے کُرۂ ناری ہے- اُسکے نیچے کُرۂ ہوائی اور پھر کُرۂ مائی و ارضی ہے مگر کُرۂ مائی پُورا کُرہ نہیں ہے یعنی اُسنے کُرۂ ارضی کو کامل احاطہ نہیں کیا ہے بلکہ وہ قطعاتِ کُرۂ ارضی پر اسطرح سے واقع ہے کہ زمین اور پانی ملکر ایک کُرہ کی مانند ہوگئے ہیں اور پانی خشکی کی بہ نسبت بہت زیادہ ہے تمام فلکی اور عنصری کُرے ایک دُوسرے پر اس طرح سے واقع ہیں جیسے پیاز کے پوست ایک دُوسرے پر منطبق ہوتے ہیں- یہی نظام ہے جسے حکیم بطلیمُوس نے مُرتّب کیا اور حکیم ارسطاطالیس وغیرہ کی بھی جو بطلیمُوس کے زمانے سے پہلے بڑے نامور ہیئت داں تھے یہی رائے تھی۔

نِظامِ شمسی ع- اسم مذکر:- سیّاروں کی ترتیب اور سلسلہ علمِ ہیئت- علمِ مناظر و مرایا +

نِظامِ فیثاغورسی ع- اسم مذکر:- وہ نظام جسے حکیم فیثاغورس یُونانی اور اُسکے شاگردوں نے حضرتِ عیسےٰ علیہ السّلام سے پانسو برس پہلے مصر یا ایران یا ہندوستان سے لیجاکر یُونان میں تسلیم کیا- یہ نظام

وسعتِ غیر محدودہ اور ابعادِ غیر متناسبہ پر مشتمل ہے جسمیں آفتاب مرکز تصوّر کیا گیا ہے اور مثل زمین کے بہت سے سیارے اُسکے گرد حرکت کرتے ہیں۔ اس نظام میں تینوں طرح کے سیارے جنکی تفصیل آگے لکھی جاتی ہے آفتاب کے گرد پھرتے ہیں۔ اوّل وہ سیارے جنکو سیاراتِ قسم اوّل کہتے ہیں اور جو صرف آفتاب کے گرد دورہ کرتے ہیں۔ دوم اقمار جنکو سیارات قسمِ دوم بھی کہتے ہیں اور جو سیاراتِ قسمِ اوّل کے گرد پھرتے ہیں اور اُنکے ساتھ آفتاب کے گرد بھی حرکت کرتے ہیں۔ سوم ذوات الاذناب یعنی دُنبالہ دار سیّارے جو نہایت طویل بیضوی مداروں میں آفتاب کے گرد پھرتے ہیں اور کبھی آفتاب سے بہت قریب ہو جاتے ہیں۔ اور کبھی تمام سیّارات کے مداروں سے بہت دُور نکل جاتے ہیں۔ اِس نظام کو حکیم فیثاغورس نے یُونان میں تعلیم کیا اور حکیم ارشمیدس وغیرہ اسی رائے کو پسند کرتے ہیں یہ نظام تقریباً دو ہزار برس تک رائج نہوا مگر بعد ازاں سولھویں صدی عیسوی میں کوپرنیکس مسیحی نے فرنگستان میں اِس نظام کی ترویج کی جسکے سبب سے یہ نظام فرنگستان میں نظامِ کوپرنیکس مشہور ہوا۔ سترھویں صدی میں نیوٹن صاحب نے مسئلۂ کشش دریافت کرکے اپنی ہندسی دلیلیں اِسی انتظام میں ظاہر کیں +

نظامت ع۔ اسم مؤنث :۔ (۱) انتظام۔ بندوبست۔ نظم ونسق (۲) ناظم کا محکمہ یا دفتر (۳) ناظم کا پیشہ یا کام۔ ناظمی +

نظائر ع۔ اسم مؤنث :۔ نظیر کی جمع۔ امثال +

نَظَر ع۔ اسم مؤنث :۔ (۱) بغور دیکھنا۔ بتائُل کسی طرف دیکھنا۔ دید (۲) دِشٹ درِشٹ۔ چتون۔ نگاہ۔ نگہ + آنکھ۔ چشم ؎

اُنھیں تو کب نظرِ التفات اتنی ہے ہمیں کو اُنسے محبّت ہے بات اتنی ہے (اسیر)

آنکھ سے آنکھ آجکل کیوں القمر ملتی نہیں دل کبھی ملتا نہیں جبتک نظر ملتی نہیں (صبا)

تری چوری ہے سب میری نظر میں چُرا کر تُو نظر جاتا کہاں ہے + (داغ)

افسوس اب رقیب سے لڑتی ہے بار بار وہ ہی نظر جو ہمپہ تری گاہ گاہ تھی + (سالک)

(۳) بصر۔ بصارت۔ روشنئ چشم۔ بینائیٔ چشم۔ جیسے آجکل اُنکی نظر کمزور ہے + نظر میں فرق آگیا ہے۔ (۴) آنکھ۔ چشم۔ نیتر۔ نین ؎

ہم ہنر پیشہ دیکھتے ہیں ہنر عیب بیں ہوگی بے ہنر کی نظر (اسیر)

(۵) غور۔ فکر۔ تأمّل جیسے ذرا اِس بات کو تو نظر کرو (۶) نظرِ بد۔ چشم زخم۔ چشم بد آسیب نظر۔ عین الکمال ؎

اثر اہلِ حسن میں نظر آتی ہے کچھ کمی تجکو نظر کسی کی مرے دلربا لگی + (رند)

ڈر ہمکو نظر کا ہے وہ گھر سے چلا ہوگا کچھ ہار پڑے ہونگے کچھ عطر ملا ہوگا + (نظیر)

خود کامیٔ اعدائے سخن ساز تو دیکھو اُس رُخ کو چھپاتے ہیں کہ بچ جائے نظر سے (مؤلف)

(۷) نگرانی۔ دیکھ بھال (۸) پرکھ۔ تمیز۔ شناخت۔ جانچ ؎

جھوٹے سچوں کا دیتے ہیں دھوکا جوہری کے لئے نظر ہے شرط (آتش)

(۹) توجّہ۔ عنایت۔ چشمِ اُمید۔ مہربانی۔ کرپا۔ التفات جیسے آپ کی نظر چاہئے ؎

مجھے بات دُشمن سے کرنی تھی اُنہیں اُسکی جانب نظر ہوگئی (ظہیر)

اب کچھ ہمارے حال پہ تمکو نظر نہیں یعنی تمہاری ہمسے وہ آنکھیں نہیں رہیں (میر حسن)

مُجھپہ رحمت کی نظر جسطرح کی ورنہ پیچھے باپ کے کیا چشم تھی (〃)

(۱۰) معائنہ۔ مُشاہدہ۔ مُلاحظہ۔ (۱۱) اندازہ۔ تخمینہ۔ اٹکل۔ قیاس۔ تجویز۔ (۱۲) نیّت۔ قصد۔ ارادہ۔ منشا۔ تدِ نظر جیسے دینے کی نظر سے لو تو دے ہی دو (۱۳) چشمداشت۔ اُمید۔ توقّع۔ آس ؎

دوست دُشمن کی ہمسے پھر گئی آنکھ ہے اِدھر کی نہ اب اُدھر کی نظر + (اسیر)

(۱۴) سایہ جنّ و پری۔ بھُوت پریت کا اثر۔ جھپیٹا ؎

دکھلائے فال چارہ گر و مُجھ مریض کی شاید کسی پری کی تو مُجکو نظر نہیں (وفا)

نظر اُتارنا۔ ف۔ فعل متعدّی :۔ عین الکمال کا دفعیہ کرنا۔ نظرِ بد کا دفعیہ کرنا۔ صدقہ دینا۔ صدقہ دیکر ضررِ چشم زخم کا دفعیہ کرنا +

نظر اُٹھانا۔ ف۔ فعل متعدّی :۔ آنکھ اُونچی کرنا۔ اُوپر دیکھنا +

نظر آجانا۔ ف۔ فعل متعدّی :۔ دکھائی دیجانا۔ آنکھوں کے سامنے پھر جانا ؎

یاد آجاتا ہے احباب کا جلسا رشد جب فلک پر نظر آجاتے ہیں انجم مجکو (مرزا ارشد)

نظر آنا۔ ف۔ فعل لازم :۔ دکھائی دینا۔ سُوجھنا۔ معلُوم ہونا + مِلنا۔ پانا ؎

نظر آتا ہی نہیں اُسکے سوا کچھ مجکو کیوں نظر آئے نہ بے یار مرا گھر خالی (ناسخ)

ملگیا ہے جب شبِ تیرہ میں عریاں تو مُجھے نُور کا تڑکا نظر آیا ہے او مہرو مجھے (〃)

اِس بلندی پہ دیا عشق نے پہنچا ہمکو فلک آیا نظر اک خال سے چھوٹا ہمکو (ذوق)

یہ تو یوں مُضطرب اور سینے میں لاکھوں سوزن دل کا رہنا نظر آتا نہیں اصلا ہمکو + (〃)

بادِ صبا تو عقدہ کُشا اُسکی ہو جو مُجھسا گرفتہ دل اگر آئے نظر کہیں (فغاں)

تیری گلی میں خاک بھی چھانی کہ دل ملے ایسا ہی گُم ہوا کہ نہ آیا نظر کہیں (〃)

مثلِ آئینہ ہے اُس سنگِ قمر کا پہلُو صاف اِدھر سے نظر آتا ہے اُدھر کا پہلُو (خلیق)

نظر انداز کرنا۔ ف۔ فعل متعدّی :۔ نظر سے چھوڑنا۔ دیکھنے سے چھوڑ جانا + التفات نہ کرنا۔ توجّہ نکرنا۔ نظر سے گرانا۔ ناپسند کرنا۔ نامنظور کرنا +

نظر انداز ہونا۔ ف۔ فعل لازم :۔ نظر سے چُوک جانا۔ نظر سے بچ جانا۔ نظر سے رہ جانا۔ نظر سے چھُوٹ جانا۔ آنکھ نہ پڑنا ؎

نظر

نظر انداز ہوں نہ اے قاتل ہم بھی موجود قتل گاہ میں ہیں (مجروح)

نظر باز۔ ع+ف۔ صفت:۔ (۱) مردم شناس۔ تاڑُو۔ تاڑیا۔ بھانپُو۔ نیک وبد کا پہچاننے والا۔ کسی چیز یا آدمی کے پہچاننے میں کامل مہارت رکھنے والا۔ بڑا تاڑنے والا۔ بڑا تاکنے والا+ وہ شخص جو چوروں کی شناخت میں پورا ملکہ رکھتا ہو۔ چالاکوں۔ عیّاروں اور جانزوں کو بھانپ لینے والا+

کسلئے اتنے سراسیمہ ہو کیوں ہو مضطر چھپکے تم اتنے نظر بازوں سے جاؤ گے کدھر (رند)

لیکے دل آئے دل رُبا کیوں قسم کھاتے ہو تم ہم نظر بازوں کی آنکھوں سے کہاں جاتے ہو تم (شیدا)

تاک میں ہیں آج سارے غمزہ و انداز و ناز ان نظر بازوں سے دل بچکر کدھر چھپ جائیگا (ظفر)

آنکھ نیچی نہ کر غیر سے ملنا ہے غلط تم بجا کہتے ہو مجھکو کہ نظر باز نہیں + (سالک)

(۲) وہ شخص جو صرف دیکھنے کا مزا اٹھائے۔ حُسن پرست ؎

نورِ بینش کے ترے پرتو سے ہو نظر باز کورِ مادرزاد + + (نکہت)

نظر بازی۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ دیدار بازی۔ دیدہ بازی۔ گھُورا گھاری+ تاڑ پن+

پسند دل کو ہوا شیوۂ نظر بازی کبھی یہ ڈھونڈے گے اسکا نشان نگاہ لیگا (تصویر)

نظر بازی کرنا۔ ف۔ فعل متعدّی:۔ آنکھ لڑانا۔ آنکھیں ملانا۔ عشوہ گری یا جھانولی بازی کرنا+ تاڑ پن یا مردم شناسی کرنا۔ عشوہ گری کرنے کی مثال+

کہیں نظر باز یاں رقیبوں سے میرے آگے انہیں حجاب آیا (تجلّی)

نظر باندھنا۔ ف۔ فعل متعدّی:۔ نظر بندی کرنا۔ دِرشٹ بندی کرنا۔ جادُو کے زور سے کچھ کا کچھ دکھانا+

طفلِ حسیں یہ بھان متی ہیں مگر تمام یہ شعبدے میں اپنے نظر باندھنے لگے (مصحفی)

نظر بچانا۔ ف۔ فعل متعدّی:۔ آنکھ بچانا۔ چھپنا۔ آنکھ چرانا۔ بچکر نکلنا۔ ٹالنا۔ اغماض کرنا۔ چشم پوشی کرنا۔ کترانا۔ کنیانا

نظر بد۔ ع+ف۔ اسم مذکّر:۔ بُری نظر۔ چشم زخم۔ بُری نظر کا اثر+

نظر بد لگنا۔ ف۔ فعل لازم:۔ چشم زخم کا اثر ہونا۔ بُری نظر کے سبب بیمار پڑنا+ ؎

کچھ روتے ہیں کچھ مرتے ہیں کچھ لوٹ رہے ہیں کس کی نظرِ بد تری محفل کو لگی ہے + (داغ)

نظر بدلنا۔ ف۔ فعل لازم:۔ (۱) تیور بدلنا۔ چتون پھرنا۔ نظر میں فرق آنا۔ (۲) ارادہ بدلنا۔ نیت بگڑنا۔ نیت میں فتور ہونا۔ بدنیّت ہونا۔ کچھ اور ارادہ کرنا ؎

مینے دیکھا جو اور ارادے سے ہنس کے بولا کہ وہ نظر بدلی (ناسخ)

نظر بند۔ ع+ف۔ اسم مذکّر:۔ (۱) وہ قیدی جو نظروں میں رہے بظاہر آزاد در حقیقت قید۔ حراست میں رہنے والا۔ وہ شخص جسکی نگرانی کی جائے ؎

مری آنکھوں سے باہر جائے کیونکر کہ طفلِ اشک ہے میرا نظر بند (مصحفی)

(۲) گرفتار۔ قیدی۔ محبوس۔ حوالاتی ؎

بقصدِ دامِ محبت میں ہے دل جا جن آنکھوں کا ہے اک عالم نظر بند (حسرت)

نظر

نظر بند رکھنا۔ ف۔ فعل متعدّی:۔ حراست میں رکھنا۔ نگرانی میں رکھنا۔ نظروں سے غائب نہ ہونے دینا۔ آنکھوں میں رکھنا+

نظر بند کرنا۔ ف۔ فعل متعدّی:۔ حراست میں کرنا۔ نگرانی میں رکھنا۔ آنکھوں میں رکھنا+ قیدی بنانا ؎

ممکن ہی نہیں دیکھ سکیں اور طرف کو کر رکھا ہے آنکھوں نے تری ہمکو نظر بند (مصحفی)

نظر بند ہونا۔ ف۔ فعل لازم:۔ محبوس ہونا۔ نگرانی میں ہونا۔ حراست میں رہنا+ نظروں سے بچکر بیٹھنا ؎

طالب دید بھلا سر کو نہ پٹکیں کیونکر جا کے وہ آئینہ خانے میں نظر بند ہوئے (مصحفی)

نظر بندی۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ (۱) حراست۔ نگہبانی۔ نگرانی۔ چوکسی۔ حوالات حاجت۔ (۲) دِرشٹ بندی۔ شعبدہ بازی+ جادوگری۔ سحر سازی۔ ڈِھٹ بندی۔ دِرِشٹ بندی ؎

دیکھیں سب کچھ اور نہ دیکھیں کیا نظر بندی ہے یہ دیکھئے اس کام کو اور کام کے اُستاد کو (غافل)

نظر بھر کر دیکھنا۔ ف۔ فعل لازم:۔ کسی چیز یا آدمی کی طرف نہایت غور و تامّل سے دیکھنا۔ اچھی طرح سے دیکھنا۔ سیر ہو کر دیکھنا۔ بہ نظرِ تامّل دیکھنا ؎

کون جیتا ہے اے صنم مر کے آؤ تو دیکھ لیں نظر بھر کے + (وزیر)

ہم دمِ ذبح تجھے بھر کے نظر دیکھ تو لیں کاش تکے تیز ترا خنجرِ خونخوار نہ ہو + (صادق)

دیکھ نرگس کو نظر بھر کے امانت لئے پھر آگئیں یاد چمن میں جو تمہاری آنکھیں (امانت)

دیکھ لے ہمکو نظر بھر کے اُٹھا کر چلمن شام سے در پہ ترے بیٹھے ہیں حیران اب تک (تسبیریں)

الٰہی دیکھا ہے کس مہوش کو بھر کے نظر رہے ہے دیدۂ آئینہ جو تیر آب ہنوز (ظفر)

نظر پر چڑھانا۔ ف۔ فعل متعدّی:۔ بھانپنا+ گرویدہ بنانا۔ فریفتہ کرنا+ قربان کرنا ؎

کیا پھر کسی جواں کو نظر پر چڑھاؤ گے کچھ بیٹھے بہت ہو لبِ بام آج کل (قدر)

نظر پر چڑھنا۔ ف۔ فعل لازم:۔ (۱) کسی کا کسی کی نظر میں ممتاز و معزز ہونا+ دل کو بھانا۔ منظورِ نظر ہونا۔ پسند آنا۔ پسندِ خاطر ہونا+ وقعت ہونا۔ رُتبہ پانا۔

اُتر جو گیا دل سے رُو کش ہو اُسکا چڑھا پھر نہ خورشید میری نظر پہ + (میر)

نظر پہ تو ہی بس لے میری جان چڑھتا ہے ترے سوا نہیں کوئی بھی دھیان چڑھتا ہے (ظفر)

نہیں چڑھتا ہوں کسی کی بھی نظر پر ناسخ یار کی نظروں سے افسوس ہے ایسا اترا (ناسخ)

(۲) اچھا مانا کیا جانا۔ جانچ میں آنا۔ نظر میں ٹھہرنا۔ نگاہ میں جچنا۔ قیمت پانا۔ قدر پانا+ خاطر میں آنا۔

پھر نظر پر نہ چڑھے حشمتِ دنیا اُن کی دھیان جنکا کہ ظفر دولتِ عقبےٰ پہ جمے (ظفر)

جو خاکِ قدم کو تری آنکھوں سے لگا ئیں کیا اُنکی نظر پر چڑھے کحلِ اصفہان خاک (رے)

(۳) حقیر ہونا۔ سُبک ہونا۔ خفیف ہونا۔ ذلیل ہونا+ رُسوائے عام ہونا۔ رسوائے خلائق ہونا۔ اس معنی میں جمع کے ساتھ آتا ہے ؎

چڑھ گئے نظروں پر بالا رُتبہ دو بالا حق ہے نصرت اللہ سے منصور آنکھیں جم گئیں (برق)

(۴) ع۔ ٹوک میں آنا۔ یونہی آنا جیسے نہ اُنکے ہاں سچا جاتا نہ نظروں پر چڑھتا۔

نظر

نظر پڑنا۔ ف۔ فعل لازم :۔ (۱) آنکھ پڑنا۔ دیکھنے کا اتفاق ہونا۔ دیکھنے میں آنا (۲) معلوم ہونا۔ دکھائی دینا۔ جیسے یہ کام ہوتا ہوا نظر نہیں پڑتا +

نظر پھر جانا۔ ف۔ فعل لازم :۔ بے رُخ ہو جانا۔ رُخ پھر جانا۔ مخالف ہو جانا۔ ناراض ہو جانا۔ بے مروّت ہو جانا۔ بیدید ہو جانا۔ بیوفا ہو جانا ؎

آنکھ کیا بند ہو گئی اپنی ۔ پھر گئی ہم سے سارے گھر کی نظر (اسیر)

نظر پھسلنا۔ ف۔ فعل لازم :۔ نگاہ نہ ٹھیرنا۔ کسی چیز کا نہایت صاف و شفاف ہونا۔ چمک دمک کے سبب آنکھ نہ ٹھیرنا۔ نہایت آب و تاب ہونا +

نظر پھینکنا۔ ف۔ فعل لازم :۔ چاروں طرف نگاہ ڈالنا۔ اِدھر اُدھر دیکھنا +

نظر ٹھہرنا۔ ف۔ فعل لازم :۔ نظر جمنا۔ نظر قائم ہونا۔ نگاہ کا قرار پکڑنا۔ جیسے بچّے کی نظر ٹھہرنا +

نظرِ ثانی ع۔ اسم مؤنّث :۔ پڑتال۔ دوبارہ دیکھنا۔ تبصرہ۔ دوسری دفعہ غور کرنا۔ پھر کر دیکھنا۔ تجویزِ ثانی۔ از سرِ نو تحقیقات۔ ملاحظۂ ثانی۔ ترمیم۔ تصحیح +

نظرِ ثانی کرنا۔ ف۔ فعل متعدی :۔ پڑتال کرنا۔ دوبارہ دیکھنا۔ دوسری دفعہ غور کرنا۔ پھر دیکھنا۔ دوسری دفعہ نظر ڈالنا۔ ترمیم کرنا۔ تصحیح کرنا۔ از سرِ نو تحقیقات کرنا۔ ملاحظۂ ثانی کرنا۔ کبھی فیصل شدہ مقدمہ کی مثل پھر دیکھنا + از سرِ نو مقدمہ دائر کرنا +

نظر جلانا۔ ف۔ فعل متعدی :۔ چھوت جھاڑنا۔ نظرِ بد کا دفعیہ کرنا + توے کی سیاہی میں کپڑا کالا کر کے اور اُسے تیل میں بھگو کے بیمار کے سامنے ضررِ چشمِ بد کے دفع کرنے کے واسطے جلانا +

نظر جمانا۔ ف۔ فعل متعدی :۔ نگاہ ٹھیرانا۔ نگاہ قائم کرنا +

نظر جمنا۔ ف۔ فعل لازم :۔ نگاہ ٹھیرنا۔ نگاہ کا قائم ہونا۔ کسی چیز پر نظر ٹھیرنا +

نظر جھاڑنا۔ ف۔ فعل متعدی :۔ نظرِ گزند کا دفعیہ کرنا۔ چھوت جھاڑنا۔ کسی افسوں یا منتر کے زور سے چشم زخم کا دفعیہ کرنا +

نظر چُرا کر دیکھنا۔ ف۔ فعل متعدی :۔ آنکھ بچا کر دیکھنا۔ چھپ کر دیکھنا۔ دُزدیدہ نگاہ سے دیکھنا + چوری سے دیکھنا۔ چوری چھپے دیکھنا +

نظر چُرانا۔ ف۔ فعل لازم :۔ آنکھ چُرانا۔ نظر بچانا۔ غرور یا شرم یا تنفّر کے باعث اغماض کرنا۔ آنکھ بچانا۔ نظر ملا کر نہ دیکھنا + چھپنا۔ کترانا۔ کنیانا ؎

لگے ہم سے نظر اپنی چُرانے ۔ وہ سمجھے جس گھڑی لطفِ نظر کو (ایجاد)

نظر چڑھنا۔ ف۔ فعل لازم :۔ (۱) خیال میں آنا۔ خاطر میں آنا ؎

نوح کا طوفاں ہماری کب نظر چڑھتا ہے میر ۔ جوش ہم دیکھے ہیں کیا کیا دیدۂ تر کے ترے (میر)

(۲) نظر پڑنا۔ دیکھنے میں آنا۔ دیکھا جانا۔ نظارہ ہونا ؎

جنکی نظر چڑھا ترا رُخسارِ آتشیں + اُنکا چراغِ گور نہ تا حشر گُل ہوا + (ذوق)

(۴) پرکھنے میں آنا۔ پرکھا جانا۔ نگاہ میں جچنا۔ وزن رکھنا۔ قیمت پانا۔ قدر پانا ؎

ہنر شناس کو دکھلا ہنر کہ خوبیِ زر ۔ اگر نکھّا ہے تو صرّاف کی نظر چڑھ کر (ذوق)

(۵) پسندِ خاطر ہونا۔ دل میں کُھبنا۔ مرغوب ہونا۔ دل کو بھانا۔ پسند آنا ؎

پوچھو تو میر سے کیا کوئی نظر چڑھا ہے ۔ چہرہ اُترا رہا ہے کچھ آج اُس جواں کا (میر)

شاید نظر چڑھے یہ کسی خود پسند کی ۔ رکھدینگے دل کو آئینہ گر کی دکان پر (صابر)

(۶۔ ھو) ٹوک میں آنا۔ ہونس میں آنا۔ نظرِ بد لگنا۔ جیسے بچّے کو وہاں بھیجتیں نظر چڑھتا (۷) ممتاز و مفتخر ہونا۔ معزز ہونا۔ وقعت پانا (۸) حقیر ہونا۔ سُبک ہونا۔ خفیف ہونا۔ رسوائے عام ہونا۔ رُسوا ہونا +

نظرِ دلفریب ف۔ اسم مؤنّث :۔ دل کو لبھانے والی نظر۔ فریفتہ کرنیوالی نظر +

نظر دوڑانا۔ ف۔ فعل لازم :۔ تلاش کرنا۔ تلاش سے دیکھنا۔ اِدھر اُدھر نظر ڈالنا۔ چاروں طرف دیکھنا ؎

ڈھونڈھتی ہیں جسکو آنکھیں وہ نہیں آتا نظر ۔ ہم بہت دوڑاتے ہیں اپنی نظر چاروں طرف (ظفر)

نظر ڈالنا۔ ف۔ فعل متعدی :۔ سرسری طور سے دیکھنا۔ نگاہ کرنا۔ دیکھنا۔ معائنہ کرنا

نظر رکھنا۔ ف۔ فعل متعدی :۔ (۱) توجہ رکھنا۔ میلان رکھنا۔ محبّت کی نظر سے دیکھنا۔ عاشقانہ نظر ڈالنا ؎

ہمارا گئی مجھول خوف و خطر ۔ لگی رکھنے انسان پر تو نظر (میر حسن)

(۲) خبر رکھنا۔ خبر گیری کرنا۔ نگرانی رکھنا۔ نگہبانی کرنا (۳) اُمّید رکھنا۔ توقع رکھنا۔ آس رکھنا (۴) دانست رکھنا۔ ارادہ رکھنا۔ نیّت رکھنا (۵) پرکھ رکھنا۔ شناخت رکھنا۔ تمیز رکھنا۔ درک رکھنا۔ مہارت رکھنا ؎

قدر آنسو کی جانتے ہیں پلک ۔ جوہری رکھتے ہیں گُہر کی نظر (اسیر)

نظر سے اُتارنا۔ ف۔ فعل متعدی :۔ نظر سے گرانا۔ سُبک کرنا۔ خفیف کرنا۔ دل سے گرانا۔ جی سے اُتارنا۔ بیقدر کرنا۔ بے وقعت کرنا ؎

گُل کو نظر سے اشکِ خونی اُتارتے ہیں ۔ گلچیں ہمارے آگے دامن پسارتے ہیں (آتش)

نظر سے اُترنا۔ ف۔ فعل لازم :۔ نظر سے گرنا۔ سُبک ہونا۔ خفیف ہونا۔ بے قدر اور بے وقر ہونا۔ بے وقعت ہونا۔ حقیر ہونا۔ ذلیل ہونا۔ جی سے اُترنا ؎

ندّیاں جتنی چڑھی تھیں وہ نظر سے اُتریں ۔ ڈبڈبا کر جو نہیں اشکوں سے بھر آئیں آنکھیں (بہار)

اِسقدر لینے پہ اشک کی موج زنی ۔ آخرِ کار نظر سے مری دریا اُترا (آتش)

نہیں چڑھتا ہوں کسی کی بھی نظر پر ناسخ ۔ یار کی نظروں سے افسوس ہیں ایسا اُترا (ناسخ)

نظر سے گرانا۔ ف۔ فعل متعدی :۔ دل سے اُتارنا۔ سبک کرنا۔ خفیف کرنا۔ جی سے اُتارنا۔ بے وقعت کرنا۔ بے عزّت کرنا ؎

نظر

سُنا ہے اُٹھ گیا دُنیا سے وہ آج گرایا کل جسے تم نے نظر سے ✤ (بحر)
دیکھا تو مثلِ اشک نظر سے گرا دیا اب میری اُسکی آنکھ میں عزت نہیں رہی (میر)
نظر سے گرنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ جی سے اُترنا۔ خفیف ہونا۔ سُبک ہونا۔ بیوقعت اور بے وقر ہونا۔ بے عزت ہونا۔ حقیر و بے توقیر ہونا۔ جیسے کوٹھے کا گرا اُٹھتا ہے نظر سے گرا نہیں سنبھلتا ؎
بعد از فنا زمیں سے نہ اُٹھا مرا غبار ایسا کوئی کسی کی نظر سے گرا نہو (وزیر)
تیری نظروں سے گرا جس دن سے جعفر تیرا سارے عالم میں مری توقیر آدھی رہ گئی (جعفر)
نظر سے خلق کی گر جائے ہے فلک پہ قمر جو وقتِ شام وہ کرشمہ پان چبا تا ہے (ظفر)
کسی کے دل سے کسی کی نظر سے گرتا ہوں سنبھالنا ہے تو اے آسمان سنبھال مجھے (داغ)
آسمان گر گیا نظر سے مری عرش پر جب ترا دماغ ہوا ✤ ✤ (〃)
تقدیر کے سہارے سے بارے ہزار شکر میں گرتے گرتے اُسکی نظر سے سنبھل گیا (بارق)
مدد کرلے گرانباری مدد کر گرے جاتے ہیں ہم اُسکی نظر سے (احسان)
شرمندۂ شاہِ کربلا ہے پانی کیا فیض سے محروم رہا ہے پانی } رباعی
گرتے ہیں جو اشکِ چشمِ ثابت بیہوا گویا کہ نظر سے گر گیا ہے پانی }
ظاہر ہوا نگاہ و تحیر سے رازِ عشق اُسکی نظر سے گر گئے اپنی نظر سے ہم (زکی)
اُنکی نظر سے ہم گرے جو تھی ہی بے حجابیاں ساغرِ مے میں تھا اثر گردشِ روزگار کا (〃)
نظر سے نظر ملانا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ چار آنکھیں کرنا۔ نظروں میں نظر ڈالنا۔ آنکھ سے آنکھیں ملانا ؎
نظر ملا کے نظر سے کروں مُسخر اُسے بناؤں دامِ شکن در شکن ہُما کے لئے (زکی)
نظر سے نظر ملنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ چار آنکھیں ہونا۔ مُنکھ ہونا۔ رُوبرو ہونا۔ دوچار ہونا۔ آنکھ سے آنکھ ملنا ؎
بھلا دل کا کہاں ملنا کہ اُن کی نظر بھی تو نہیں ملتی نظر سے (مجروح)
نظر سے نکلنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ (۱) نظر سے گزرنا۔ آنکھوں کے سامنے سے گزرنا۔ دیکھنے میں آنا۔ معائنہ ہونا ؎
عالم میں ایک تو نظر آیا نظر فریب عالم تمام اپنی نظر سے نکل گیا ✤ ✤ (داغ)
(۲) نظر سے دُور ہونا۔ نظر سے پرے چلا جانا۔ نظر سے غائب ہو جانا ؎
کا ہیدگی نے پھینکدیا دُور اسقدر کوسوں میں آپ اپنی نظر سے نکل گیا (داغ)
نظرِ غلط انداز۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ عاشقوں کو دھوکا دینے والی نظر۔ ہر ایک عاشق پر یہ ظاہر کرنیوالی نظر کہ میرا معشوق مجھ ہی کو دیکھ رہا ہے ✤
نظر کا ٹوٹکا۔ ا۔ اسم مذکر:۔ نظرِ بد کے اثر کا اُتار۔ چشمِ بد کے بچاؤ کا ٹوٹکا۔ نظر جھاڑنے کا طریقہ (جب نظر لگ جانے سے کوئی بیمار پڑ جاتا ہے تو عورتیں اُسکے دفعیہ کے واسطے جسکی نظر کا گمان ہوتا ہے اُسکی آنکھوں کی پلکیں بہم پہنچا کر آگ میں جلا کرتی ہیں۔ یا جب کوئی اُنکے بچے کو ٹوکتا ہے تو اُسکے پاؤں کی مٹی لیکر چلتے چولھے میں ڈالا

نظر

کرتی ہیں اگر اُن میں سے کچھ بُو آتی ہے تو کہتی ہیں دیکھو اسی کی نظر تھی) ✤ ؎
نہیں چشمِ ملک پلکیں خوبانِ پر جلا دیں ازبس پلک جلانا ہے ٹوٹکا نظر کا ✤ (معروف)
نظر کا نظر سے دوچار ہونا۔ ا۔ فعل لازم:۔ آنکھ کا آنکھ سے ملنا۔ چار آنکھیں ہونا۔ باہم نظریں ملنا۔ آنکھیں لڑنا ؎
جب نظر سے نظر دوچار ہوئی ایک برچھی جگر کے پار ہوئی ✤ ✤ (شوق)
نظر کرنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ (۱) دیکھنا۔ نظر ڈالنا ✤ اشارہ کرنا۔ کنایہ کرنا ؎
سب طرف چلتے اشارے ہیں ترے محفل میں اِس طرف کو بھی کبھی بھول کے کر یار نظر (عاشق)
نرگس پہ نظر کیجئے دوبارہ کہ وہ کٹ جائے ہو جائے نظرِ ثانی میں اُسکی نظری آنکھ (وزیر)
(۲) بھینٹ چڑھانا۔ پیشکش کرنا۔ اِس معنی میں صحیح نذر ہے مگر سوز نے نہیں معلوم املا کی ناواقفیت سے یا کس وجہ سے ذالِ معجمہ کو متحرک باندھ دیا ہے چونکہ تلفظ کے لحاظ سے ظائے معجمہ سے درست ہے لہٰذا یہیں یہ شعر لکھا جاتا ہے ؎
صبر و تاب و توان و طاقت و ہوش سب یہ تیری کئے نذر بس کر ✤ ✤ (میر سوز)
جگر اثر کہ اِس غزل کا قافیہ ہے ✤
نظر کو تاڑنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ نظر کو پہچاننا۔ نظر دیکھنا۔ تیور دیکھنا ؎
اُنہیں تو دیجیو قاصد نظر کو تاڑ کے خط کہ پھینکدیں نہ وہ غصے میں چیر پھاڑ کے خط (ظفر)
نظر کھا جانا۔ ا۔ فعل لازم:۔ نظر لگ جانا۔ نظرِ بد کا اثر ہو جانا۔ بد نظر کے اثر سے تباہ و برباد ہو جانا۔ چشم زخم پہنچنا۔ ٹوک میں آ جانا۔ ٹونس میں آ جانا۔ چشم بد سے ضرر پہنچنا۔ نظرِ بد سے کام تمام ہو جانا ؎
سرمہ آسا خاک میں اے مصحفی میں رل گیا کھا گئی کیا جانئے کس کی نظر میرے تئیں (مصحفی)
مجھے یہ ڈر ہے کسی کی نظر نہ کھا جائے پھرو نہ تم کھلے بالوں سے جان کرتے پر (نظیر)
فلک زمین و ملائک جناب تھی دلّی بہشت و خلد سے بھی انتخاب تھی دلّی
جواب کاہے کو تھا لاجواب تھی دلّی مگر خیال سے دیکھا تو خواب تھی دلّی
پڑی ہیں آنکھیں وہاں جو جگہ تھی نرگس کی
خبر نہیں کہ اسے کھا گئی نظر کس کی } (مسدس تاریخ دہلی)
نظر گاہ۔ ع + ف۔ اسم مؤنث:۔ تماشا گاہ۔ سیر گاہ۔ مدِّ نگاہ۔ گھر۔ نشیمن۔ نظارہ ✤ آنکھ کا تل
نظر گاہِ عام۔ ع + ف۔ اسم مؤنث:۔ سیر گاہِ عام جسے سب دیکھ سکیں۔ نظارۂ عام۔ گزرِ عام۔ شارعِ عام۔ وہ جگہ جہاں سب کی نظر پڑتی ہو۔ کھلی ہوئی جگہ ✤
نظر گزر۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ اثرِ چشمِ بد۔ عین الکمال۔ چشم زخم ✤ سایۂ جن و پری ؎
بن ٹھن کے وقتِ شام چمن میں نہ کر گزر سو کام ہیں خدا کے پیارے نظر گزر (حشمت)
نظر گزر کا۔ ا۔ تابع فعل:۔ وہ چیز جو نظر لگ جانے کے خوف سے تھوڑی سی کسی کو

نظر

دیدی جائے یا زمین پر گرادی جائے جیسے ہم کیا ندیدے ہیں جو نظر گزر کا لیں +

نظر ہو جانا ۔ ف۔ فعل لازم :۔ نظرِ بد کا اثر ہو جانا + جنّ و پری کا سایہ ہو جانا ہ

تم آنکھوں کو اتنا جھکاتے ہو کیوں   کہیں کیا کسی کی نظر ہو گئی + (مجروح)

نظر گزر ہونا ۔ ا۔ فعل لازم :۔ نظرِ بد کا اثر ہونا۔ نظر لگنا + جنّ و پری کا سایہ ہونا +

نظر لگانا ۔ ا۔ فعل متعدّی :۔ بُری نظر سے دیکھنا۔ چشم زخم پہنچانا۔ ندیدوں کی طرح دیکھنا۔ ٹوکنا۔ ہونسنا +

نظر لگنا یا لگ جانا ۔ ذ۔ فعل لازم :۔ (۱) نظرِ بد کا اثر ہونا یا ہو جانا۔ آسیبِ چشم پہنچنا۔ بُری نظر کا اثر کرنا یا کر جانا + ٹوک میں آنا یا آجانا۔ ہونس میں آنا یا آجانا + جنّ و پری کا سایہ ہونا یا ہو جانا۔ بھوت پریت کا اثر ہونا یا ہو جانا +

ڈھونڈتے پھرتے ہیں اک عالم ہیں شیدائی تجھے   لگ گئی کس کی نظر اے حسنِ زیبائی تجھے (داغ)

ڈرتا ہوں کہ ایسا نہو اک روز کہیں یاں   لگ جائے کسی مردمِ بد کی نظر اسکو (نصیر)

دن رات دیکھلے تجھے شمس و قمر لگے   ڈرتا ہوں میں کسی کی نہ پیاری نظر لگے (رر)

نازسے گر سکلنگی تیری ادھر لگ جائیگی   اور کو کیا میں کہوں میری نظر لگ جائیگی (ظفر)

آنکھ اپنی روتے روتے ہے شب تا سحر لگی   کیا جانے وصلِ یار میں کس کی نظر لگی (جرأت)

کہیں نظر نہ لگے اُنکے دست و بازو کو   یہ لوگ کیوں مرے زخمِ جگر کو دیکھتے ہیں (غالب)

ہر روز وہ پھر جاتے ہیں در تک مرے آکر   کچھ جذبِ محبّت کو لگی ہے نظر ایسی + (بیمار)

مجھے یہ ڈر ہے کسی کی نظر نہ لگ جاوے   پھرو نہ تم کھُلے بالوں سے جان کوٹھے پر (نظیر)

(۲۔ گنوار) آنکھ لگنا۔ عشق ہونا۔ تعشّق ہونا ہ

جب دیکھت میں چھیلا ئے گئی عشق کا ناگ نظریا   پتلی سی کمر چینے کی سی دونوں پلیں ناگ گیا (گیت)
زلفیں

نظر مارنا ۔ ا۔ فعل متعدّی :۔ آنکھ مارنا۔ اشارہ کرنا۔ سین مارنا +

نظر ملانا ۔ ا۔ فعل متعدّی :۔ آنکھ سامنے کرنا۔ آنکھ مقابل کرنا + آنکھ لڑانا +

نظر ملنا ۔ ا۔ فعل لازم :۔ آنکھ ملنا۔ آنکھ سامنے ہونا۔ آنکھ مقابل ہونا۔ سنمکھ ہونا۔ رُوبرُو ہونا۔ رُوکش ہونا۔ آمنے سامنے ہونا۔ دوچار ہونا +

آنکھیں دیکھیں تری دماغ ہوا   کیا ملے ہم سے نامہ بر کی نظر (اسیر)

ملکے لگجانے پہ ہے موقوف اپنی دیکھ بھال   دل نہیں ملتا کسی سے تو نظر ملتی نہیں (رند)

جب سے اُس رشکِ سلیماں کی ہے چشمِ لطف ادھر   آدمی کیا دیو کی مجھسے نظر ملتی نہیں + (رر)

نظر میں ۔ ا۔ تابع فعل :۔ (۱) نگاہ میں۔ آنکھ میں (۲) سامنے۔ رُوبرُو (۳) خیال میں۔ دھیان میں جیسے سب کام ہماری نظر میں ہے (۴) شناخت میں۔ تمیز میں جیسے تمھاری نظر میں وہ کیسا ہے (۵) دیکھنے بھالنے میں معائنہ میں جیسے ایسا آدمی ابھی تک نظر میں نہیں آیا +

نظر میں آنا ۔ ا۔ فعل لازم :۔ (ا۔ ع) ٹوک میں آنا۔ ہونس میں آنا۔ نظرِ بد کا اثر ہونا۔ (۲) دکھائی پڑنا۔ معلوم دینا۔ سُجھائی دینا۔ سُوجھنا۔ معلوم ہونا (۳) خیال میں آنا۔ دھیان میں آنا۔ تصوّر میں گزرنا + ہ

آنے کا عہد اُسکے گر سچ نظر میں آتا   تو اشک لحظہ لحظہ کیوں چشمِ تر میں آتا + (نظیر)

نظر میں پھر جانا ۔ ذ۔ فعل لازم :۔ آنکھوں کے سامنے دکھائی دیجانا۔ تصوّر میں آجانا۔ سماں بندھ جانا ہ

گریہ نے ایک دم میں بنا دی وہ گھر کی شکل   میری نظر میں صاف بیابان پھر گیا (داغ)

نظر میں پھرنا ۔ ا۔ فعل لازم :۔ تصوّر میں پھرنا۔ تصوّر میں رہنا۔ خیال میں رہنا ہ

پھرتا ہے نصیر اپنی نظر میں وہ شب و روز   حائل تو کبھی چشم کا پردا نہیں ہوتا (نصیر)

نظر میں چُبھنا یا چُبنا ۔ ا۔ فعل لازم :۔ آنکھوں میں کھُبنا۔ آنکھوں میں بیٹھنا۔ نظروں میں بھلا معلوم دینا۔ پسندِ خاطر ہونا ہ

تری پلکیں چُبھتی نظر میں بھی ہیں   یہ کانٹے کھٹکتے جگر میں بھی ہیں + + (میر)

ملا سے نشترِ مژگاں اگر جگر میں چبھے   الٰہی پر نہ کسی کی کوئی نظر میں چبھے (معروف)

نظر میں چڑھنا ۔ ا۔ فعل لازم :۔ نظر میں جچنا۔ نگاہ میں جچنا +

نظر میں چھانا ۔ ا۔ فعل متعدّی :۔ آنکھوں میں بسنا + محیطِ چشم ہونا ہ

مقابل اپنے جلوہ کے نظر آتا نہیں کچھ بھی   ہماری حسرتیں آنکی نظر میں چھا گئیں کیا کیا (انور)

نظر میں خار ہونا ۔ ا۔ فعل لازم :۔ آنکھوں کو ناگوار گزرنا۔ آنکھوں میں بُرا لگنا۔ آنکھوں میں کھٹکنا ہ

دیکھے جو کوئی چمن میں تجکو   گُل اُسکی نظر میں خار ہوگا + (میر سوز)

نظر میں سمانا ۔ ا۔ فعل لازم :۔ نظر میں بیٹھنا۔ نظر میں گھر کرنا۔ آنکھوں میں بسنا + آنکھوں میں کھُبنا یا بھلا لگنا ہ

زنداں میں بھیجکر ہو زلیخا کو صبر آہ   یوسف مگر نظر میں سمایا ہوا نہ تھا + + (سالک)

جب رُخِ یار نہ دیکھا نظر آیا پھر کیا   وہ نہ نظروں میں سمایا تو سمایا پھر کیا (نامعلوم)

کب نظر میں کوئی سماتی ہے   میری تو تجھ پہ جان جاتی ہے + + (شوق)

نظر میں عالم سیاہ ہونا ۔ ا۔ فعل لازم :۔ غم یا کسی صدمہ کے سبب دُنیا اندھیر ہونا۔ غم یا رنج کے مارے کچھ نہ سُجھائی دینا ہ

گم دلِ وحشی ہوا عالم نظر میں ہے سیاہ   شمع لیکر ذرّہ ذرّہ خاکِ صحرا دیکھئے (زکی)

نظر میں کھٹکنا ۔ ا۔ فعل لازم :۔ آنکھوں میں ناگوار گزرنا۔ نظروں میں بُرا لگنا۔ نظروں میں خار گزرنا ہ

اگرچہ عشق میں ہیں سُوکھ کر ہم کانٹا   نظر میں ناتواں ہیں توں کی پر اُگل کھٹکتے ہیں (ظفر)

نظر میں نہ آنا ۔ ا۔ فعل لازم :۔ نظر میں نہ جچنا۔ نگاہ میں نہ ٹھہرنا +

نظر میں نہ ٹھہرنا - (فعل لازم) :- نظر میں نہ جچنا - نظر میں وقعت یا عزت نہ پانا - قابلِ قدر نہ ہونا - خاطر میں نہ آنا ۔
بیٹھے میں کھلائے اُسے جو دندانِ مسی زیب نظروں میں مری کرمکِ شب تاب نہ ٹھہرا (نسیم)

نظر میں نہ چڑھنا - (فعل لازم) :- نظر میں نہ جچنا - نگاہ میں نہ ٹھیرنا - خاطر میں نہ آنا +

نظر میں ہونا - (فعل لازم) :- خیال میں ہونا - پہچان میں ہونا - دھیان میں ہونا جیسے ع بہکنے والے آپ کے میری نظر میں ہیں +

نظر نہ آنا - (فعل لازم) :- دکھائی نہ دینا + پتا نہ لگنا - سُراغ نہ پانا ۔
مرا دستِ جنوں جیب و گریباں کا ہے تیری امداد سے آتا نہیں اک تار نظر (عاشق)

نظر نہ ٹھیرنا - (فعل لازم) :- نگاہ نہ ٹھیرنا - نظر کا نہ جمنا - کسی چیز کی آب و تاب کے آگے نظر کا قائم نہ رہنا - آنکھ نہ ٹھہرنا - چکا چوند آنا - خیرگیٔ چشم ہونا ۔
یاں تک تو گرم ہے مرے خورشید رو کا حُسن دیکھے اگر کوئی تو نہ ٹھہرے نظر فغاں (فغاں)

نظر نہ چڑھنا - (فعل لازم) :- خاطر میں نہ آنا - پسند نہ ہونا - بھلا نہ لگنا - اچھا نہ معلوم دینا ۔
تم بن چمن کے گُل نہیں چڑھتے نظر بھلا یہ کیا روش ہے آپ نکلے اُدھر کبھو (میر)

نظر نہ لگنا - (فعل لازم) :- چشمِ بد کا اثر نہ ہونا ۔
نہیں دکھلانے پھبن وہ اِدھر اُدھر ہر اپنے مجھے یہ ڈر ہے کسی کی اُسے نظر نہ لگے (ظفر)
نظر لگے نہ کہیں اُسکے دست و بازو کو یہ لوگ کیوں مرے زخمِ جگر کو دیکھتے ہیں (غالب)

نظر نہ ملنا - (فعل لازم) :- نظر سامنے نہ ہونا - آنکھ سامنے نہ ہونا - شرم یا کسی قصور کے سبب آنکھ اُٹھا کر بات نہ کر سکنا ۔
آنکھ بدلی کس لئے ایسے ہوئے بیدرد کیوں اپنے ہمچشموں سے بھی اب تو نظر ملتی نہیں (رند)

نظر نہ ہونا - (فعل لازم) :- (۱) پرکھ نہ ہونا - تمیز نہ ہونا - شناخت نہ ہونا جیسے ہیں پشمینہ کی نظر نہیں (۲) نظر نہ لگنا - چشمِ بد کا آسیب نہ پہنچنا ۔
گر شوق بے اثر نہ ہوئی تمکو پردے میں کیا نظر نہوئی + (داغ)
بیمار رہیں ہیں اُسکی آنکھیں دیکھو کِسُو کی نظر نہووے (میر)
میرے نقشِ زنگ کو مت دیکھ تجکو اپنی نظر نہو جائے + (مومن)

نظر ہا یا - (اسم مذکر) - نظر یدہ + نظر لگانے والا - شور چشم - عیون - وہ شخص جسکی نظر لگجائے - وہ شخص جسکی نظر نقصان یا ضرر پہنچائے - کھانے کی عمدہ چیز کو دیکھکر للچانے اور گھورنے والا - معیان - چشم شور - دیدہ شور - نظر شور - چشم زخم رساں ۔
دیکھ آئینہ سے نظر ہا یا نہ دوچار اس سے ہو نظر ہو گی (معروف)

نظر ہا ئی - (اسم مؤنث) :- نظر یدی - نظر ہا یا کی تانیث +

نظر ہو جانا - (فعل لازم) :- نظر لگجانا - چشمِ بد کا اثر ہو جانا - چشم بد سے ضرر پہنچ جانا ۔
آرسی دیکھا بہت کرتے ہو یہ ڈر ہے مجھے ایک دن تمکو تمہاری ہی نہ نظر ہو جائیگی (مصحفی)
زخم کیوں دیکھتے ہو ڈر ہے مبادا ہو جائے دست و بازو کو ترے قاتلِ خونخوار نظر (عاشق)
تم آنکھوں کو اتنا جھکائے ہو کیوں کہیں کیا کسی کی نظر ہو گئی (مجروح)
وہ جوبن نہ وہ نوک ہے کیا سبب تمہاری پھبن کو نظر ہو گئی
لچکتی ہے ہر بار کیوں اسقدر تمہاری کمر کو نظر ہو گئی } (حضور آصف)

نظر ہونا - (فعل لازم) :- (۱) پرکھ ہونا - شناخت ہونا - تمیز ہونا - (۲) نظر لگنا - چشمِ بد کا اثر ہونا ۔
تمہارے واسطے دل سے مکاں کوئی نہیں بہتر جو آنکھوں میں نہیں رکھتوں تو ڈر ہے ہو نہ نظر کہیں (ناظم)
(۳) خیال ہونا - توجہ ہونا جیسے کبھی تو ہماری طرف بھی نظر ہو جائے +

نظروں - (اسم مؤنث) :- نظر کی جمع جو حروفِ مغیّرہ یا تابعِ مغیّرہ کے آجانے سے واؤ مجہول اور نون غنّہ کے ساتھ بنائی جاتی ہے ۔
تجھی نظروں سے دیکھو عاشقِ دلگیر کو کیسے تیر انداز ہو سیدھا تو کر لو تیر کو (ذوق)

نظروں سے اُترنا - (فعل لازم) :- نظروں سے گرنا - آنکھوں میں حقیر و سبک ہونا + نظر میں نہ جچنا ۔
نہ اب چڑھتا ہو کسی کی بھی نظر پر ناسخ یار کی نظروں سے افسوس ہیں ایسا اُترا (ناسخ)

نظروں سے گرا دینا یا گرانا - (فعل متعدی) :- بے اعتبار اور بے وقعت کر دینا - جی سے اُتار دینا + خاطر میں نہ لانا - توجہ نہ رکھنا ۔
دل شک تو نظروں سے کبھی نگر نہ گرا دے آنکھوں میں تری پیارے ہر وقت کھٹکتا ہو دل (طیش)
کعبہ کو گرا آیا ہے آئی ہو کے مسلماں کیوں آپ نے نظروں سے گرایا مرے دل کو (اسیر)
یا ہمارا دھیان رہتا تھا تمہارے چت چڑھا یا ہمیں اب اپنی نظروں سے گرایا آپ نے (جرأت)
اشکِ حسرت کیطرح چشمِ جہاں سے گر پڑا اپنے عاشق کو جو نظروں سے گرایا آپ نے (ولہ)

نظروں سے گر جانا یا گرنا - (فعل لازم) :- بے اعتبار اور بے وقعت ہو جانا - عزت نہ رہنا - سبک ہو جانا - نظروں میں حقیر و بے توقیر ہو جانا + جی سے اُتر جانا - توجہ نہ رہنا - بیقدر ہو جانا - بے وقر ہو جانا - بے عزت ہونا - خفیف ہونا - سبک ہونا ۔
کیا ہو ہم رندوں کے آگے شیشۂ گردوں کی قدر گر گیا نظروں سے جب خالی ترا یہ ہو گیا (ناسخ)
شرمندۂ شاہِ کربلا ہے پانی کیا فیض سے محروم رہا ہے پانی
گرنے میں جو اشکِ چشم ثابت یہ ہوا گویا نظروں سے گر گیا ہے پانی } (رباعی ر)
اُنکی نظروں سے گر گیا ہوں میں کیسی اُفتاد میں پڑا ہوں میں (عباس)
جس گھڑی آپکو دیکھوں ہوں ہے جوں قطرۂ اشک اپنی نظروں سے بھی اپ میں گرا جاتا ہوں (زاہد)

جسکے باعث سب کی نظروں سے گرے۔ اُسکے کچھ بھی ہم نہ آئے دھیان میں (از ناتھ آشفتہ)

سرمہ آسا ہوں سیہ بختی سے   پھر میں نظروں سے گرا کیا باعث (وزیر)

نظروں سے گرُدوں میں تو وہ آنکھوں سے اٹھا ہیں   کیا ضعف سے مثلِ گُلِ بازی ہے بدن پھول (")

ایک نظروں سے تیری پھر زمیں سے اُٹھا   ہر سبک بھی جو ہوا تو بھی گرانبار رہا (انور)

دل جو مثلِ سرشک ہے پامال   کسکی نظروں سے اب گرا ہے یہ (معروف)

نظروں میں آنا۔ اُ۔ فعل لازم:۔ عوہونس میں آنا۔ ٹوک میں آنا۔ ہونسا جانا۔ ٹوکا جانا۔ نظروں میں چڑھنا +

نظروں میں بھانپنا۔ اُ۔ فعل لازم:۔ دیکھکر تاڑنا۔ آنکھوں میں جانچنا

نظروں میں تولنا ہے

دیکھوں تو یوں وہ کہکے لگے منہ کو ڈھانپنے   کمبخت پھر لگے مجھے نظروں میں بھانپنے (جرأت)

نظروں میں تولنا یا تول لینا۔ اُ۔ فعل متعدی:۔ آنکھوں میں جانچنا یا تاڑنا۔ آنکھوں میں جانچ لینا۔ نظروں میں تاڑ لینا۔ دیکھکر اندازہ کر لینا +

روئے کم مرے تو لے ہے وہ نظروں میں   اس گوہرِ اشک کی بھی رتی جھکی (درد)

کیا آنکھوں میں اُسکے میں سبک ہوں   نظروں میں وہ مجکو تولتا ہے (وزیر)

بیالہ ہو سبک وزن میں قیمت میں گراں ہو   نظروں میں تمہیں تول لیا ہے یہ بدن پھول "

سب کو جو دیکھے چیز دیتے ہیں   ہم تو نظروں میں تول لیتے ہیں (تلق)

نظروں میں چڑھنا۔ اُ۔ فعل لازم:۔ نظروں میں آنا۔ ہونس میں آنا۔ ٹوک میں آنا۔ خوبصورتی کے باعث نظریں پڑنا جیسے کسی کے سامنے کھاکر نظروں میں چڑھو سے

چڑھتے نظروں میں ہو تلجائے کسو کی نہ نظر   بیٹھنا خوب لبِ بام نہیں تم جانو (ظفر)

نظروں میں رکھنا۔ اُ۔ فعل لازم:۔ آنکھوں میں رکھنا۔ نگاہوں میں رکھنا۔ کمال حفاظت کرنا۔ نگرانی میں رکھنا۔ آنکھ سے اوجھل نہو دینا + نظر بند رکھنا سے

اپنی نظروں میں ہی سب گھیرے کے اُسے رکھتے ہیں   تاکہ آنکھ اُسکی کسو سے نہ جھپکنے پاوے (معروف)

حسن تو چاہتا ہے اُسکو یہ رکھتے ہیں نظروں میں   ولا قاتل ہوں میں آنکھوں کی اور تیری قابت کا (سوز)

نظروں میں سمانا۔ اُ۔ فعل لازم:۔ (۱) پسندِ خاطر اور مرغوبِ طبع ہونا۔ بھانا۔ آنکھوں میں کھبنا + دل میں بیٹھنا۔ دل میں گھر کرنا + نظروں میں بسنا سے

کیا نظروں میں سما گیا وہ گُل   پردۂ چشم بھی گلابی ہے + + (ناسخ)

(۲) معتبر ہونا۔ معتمد علیہ ہونا + نظروں میں جچنا + سے

بنجائے بات اب بھی جو نالہ اثر کرے   نظروں میں اُسکی غیر سمایا نہیں ہنوز (مرزا)

نظروں میں غائب ہوجانا۔ اُ۔ فعل لازم:۔ آنکھوں میں غائب ہوجانا۔ آنکھوں کے سامنے سے جاتا رہنا۔ دیکھتے دیکھتے غائب ہوجانا +

نظروں میں کھا جانا۔ اُ۔ فعل لازم:۔ نگاہوں میں مارنا۔ چٹکی مار دینا۔ آنکھوں میں دم سکھا دینا۔ نگاہوں میں تباہ کئے دینا۔ سے

دل وہ نعمت ہے جسے سانپ ہیں اب   نظروں نظروں میں کھائے جاتا ہے (داغ)

نظروں میں گھٹنا۔ اُ۔ فعل لازم:۔ نظروں میں حقیر ہونا۔ بیقدر ہونا۔ سبک ہونا۔ خفیف ہونا جیسے فرمائشوں کے کرنے سے بھی آدمی نظروں میں گھٹ جاتا ہے +

نظروں نظروں میں۔ اُ۔ تابع فعل:۔ آنکھوں آنکھوں میں۔ نگاہوں کے سامنے آنکھوں کے دیکھتے +

نَظَری ع۔ اسم مؤنث:۔ (۱) علمِ حکمت کی دونوں قسموں میں سے اوّل قسم حکمتِ علمی وہ علم جسمیں حقائقِ موجودات کی تصور سے بحث ہو۔ علمِ ہیئت۔ مناظر و مرایا تشریح معادن و نباتات وغیرہ سب حکمتِ نظری میں داخل ہیں (۲) صفت۔ اُ۔ نظر سے گرایا ہوا + رسالہ سے نکالا ہوا گھوڑا۔ بیکار نکمّا۔ ناقص سے

نرگس پہ نظر کیجے دوبارہ کہ وہ کٹ جائے   ہو جائے نظر ثانی میں اُسکی نظری آنکھ (وزیر)

نظریں۔ اُ۔ اسم مؤنث:۔ نظر کی جمع۔ نگاہیں + آنکھیں +

نظریں چُرا کر دیکھنا۔ اُ۔ فعل لازم:۔ آنکھیں بچا کر دیکھنا۔ چھپ کر دیکھنا۔ ابرو سے دیکھنا۔ چوری سے دیکھنا۔ دُزدیدہ نگاہوں سے دیکھنا۔ کن انکھیوں سے دیکھنا +

روتا ہوں چپکے چپکے آتا ہے یاد جس دم   وہ دیکھنا کسی کا نظریں چُرا چُرا کر (رند)

نظریں چُرانا۔ اُ۔ فعل لازم:۔ اغماض کرنا۔ نظریں بچانا۔ آنکھیں چرانا۔ نگاہ دزدیدن کا ترجمہ + نگاہیں بچانا +

نَظْم ع۔ اسم مؤنث:۔ (۱) پرونا۔ موتیوں کو تاگے میں پرونا + لڑی۔ سلک (۲) انتظام۔ بندوبست (۳) کلامِ موزوں۔ شعر۔ بدِ جیب۔ کہ نثر۔ ضدِ نثر +

نَظْم و نَسَق ع۔ اسم مذکر:۔ ترتیب + انتظام۔ بندوبست۔ دارو گیر۔ اہتمام۔ انصرام۔ حکمرانی کا قاعدہ۔ تدبیرِ مملکت۔ راج نیتی۔ راج نیم۔ راج کرنے کی نیکتی۔ حُسنِ انتظام سے

جاگیر میں کسی نے زر رہن اب پایا   کر بندوبست اپنا نظم و نسق بٹھایا
لیکن سندِ اجل کا جب فیصلہ آیا   اک دن میں حکم خالی سب ہوگیا پرایا
اُتنی حصار نقشا بکھر ہوا تو ڈھے گیا   } بندِ نظیر

جب ملی روٹی ہمیں سب نُجے زحل روشن ہوئے   رات دن شمس و قمر شام و شفق روشن ہوئے
زندگی کے تھے جو کچھ نظم و نسق روشن ہوئے   اپنے بیگانوں کے لازم تھے جو حق روشن ہوئے   } "
دو چپاتی کے ورق میں سب ورق روشن ہوئے
اک رکابی میں ہمیں چودہ طبق روشن ہوئے

نظم

نظم و نسق کرنا۔ ل۔ فعل متعدی:۔ انتظام کرنا۔ بندوبست کرنا +

نظیر ع۔ اسم مؤنث:۔ (۱) مانند۔ مثل + (۲) مثال۔ تمثیل (۳) ہمتا۔ ثانی۔ (۴) نمونہ + (۵) حوالہ (۶) ولی محمد اکبرآبادی ایک خداپرست، خدادوست نیچرل نگار شاعر کا تخلص جسکا کلام مقبول عام اور نہایت مُتاثر ہے ۱۲۳۵ھ میں فوت ہوا +

نظیر دینا۔ ل۔ فعل متعدی:۔ تمثیل دینا۔ حوالہ دینا +

نظیف ع۔ صفت:۔ حلال۔ پاک۔ مُباح۔ جائز۔ روا۔ طاہر +

نعال ع۔ اسم مذکر:۔ نعل کی جمع۔ جُوتیاں + وہ حلقۂ آہنی جو گھوڑے کے سُموں میں لگائے جاتے ہیں +

نعت ع۔ اسم مؤنث:۔ صفت و ثنا۔ تعریف و توصیف۔ مدح۔ ثنا۔ مجازاً خاص حضرتِ سیّد المرسلین رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وسلّم کی توصیف +

نعرہ ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) زور کی آواز۔ للکار۔ شور۔ خروش۔ غوغا + شورِ جنگ علی علی + جَے جَے۔ دین دین جیسے ایک نعرۂ حیدری (۲) آہ۔ درد کی آواز۔ درد کی چیخ۔ ہائے ہُو۔ نالہ و بُکا +

نعرہ زن ع + ف۔ صفت:۔ نعرہ مارنے والا۔ للکارنے والا۔ خروشاں۔ آہ زناں + فریاد کُناں +

نعرہ کرنا یا مارنا۔ ل۔ فعل متعدی:۔ للکارنا۔ چیخ مارنا۔ زور سے آواز نکالنا۔ پکارنا۔ فریاد کرنا۔ شور کرنا۔ غوغا کرنا + نالہ کرنا +

نعش ع۔ اسم مؤنث:۔ (۱) تابُوت۔ ارتھی۔ بِوان۔ بِمان ؎

گلی سے تمہاری اُٹھا لے چلے مری نعش غیروں پہ بھاری نہیں (ظہیرؔ)

تاقیامت کوئی ایذا نہوا سے کُنجِ مزار بطنِ مادر کی طرح نعش ہماری رکھنا (اسیرؔ)

(۲-۱) لاش۔ مُردہ کا جنازہ۔ میّت۔ لوتھ (۳) عقدِ ثریا۔ سات سہیلیوں کا جُھمکا۔ بنات النعش۔ وہ سات ستارے جو آسمان پر جانبِ شمال نظر آتے اور سپت رشی کہلاتے ہیں + (اِس لفظ کو شعرائے ہند نے لاش کے موقع پر استعمال کیا ہے مگر لاش اور نعش میں فرق ہے[1])

نعل ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) جُوتی۔ کفش۔ پاپوش۔ جُفت۔ جُوتا۔ جیسے نعلین تحت العین (۲) گھوڑے یا بیل کے پاؤں میں لگانے کا آہنی حلقہ جو جُوتی کا کام دیتا ہے۔ نیز وہ لوہا جو جُوتی کی مضبوطی کے واسطے کُھری میں لگا دیتے ہیں ؎

فلک نے سر پہ اپنے رکھ کے ماہِ نَو بنایا ہے گرا تھا جو زمیں پر ٹُوٹ کر نعل اُسکے توسن کا (اسیرؔ)

(۳) سنگِ نمود۔ وہ نعل نما بھاری پتّھر یا لکڑی کا کُندہ جسے پہلوان لوگ ایک ہاتھ سے اُٹھا کر سر سے اُونچا لیجاتے اور پھر زمین پر پٹک دیتے ہیں (۴) باج۔ خراج۔ وہ نذرانہ جو ماتحت بادشاہ یا ریاست اپنے سے زبردست بادشاہ کو دے۔ چوتھ۔ دہ یک (۵-۱) وہ مُقررہ نقدی جو جواری مکاندار کو جیتنے کیوقت بطورِ خراج دیتے ہیں۔ جوئے کے مکان کا کرایہ (۶) میان کی کوتھی۔ میان کی شام جو اُسکی نوک پر لگی ہوئی ہوتی ہے +

نعل باندھنا۔ ل۔ فعل متعدی:۔ نعل جڑنا۔ نعل لگانا +

نعل بند ع + ف۔ اسم مذکر:۔ چوپایوں کے سُموں میں نعل لگانیوالا۔ نعل باندھنے والا۔ نعل جڑنے والا +

نعل بندی ع + ف۔ اسم مؤنث:۔ (۱) باج۔ خراج۔ نعل بہا۔ نذرانۂ شاہی جو حاکم ماتحت دے (۲) نعل باندھنے کا کام +

نعلبندی دینا۔ ل۔ فعل متعدی:۔ خراج دینا۔ باج دینا + نذرانہ دینا +

نعل بہا ع + ف۔ اسم مذکر:۔ باج۔ خراج۔ وہ خرچ یا ٹیکس جو بطورِ نذرانہ نوّاب۔ رئیس یا بادشاہ اپنے مُلک کی آمدنی میں سے حسبِ اقرار زبردست بادشاہ یا شہنشاہ کو دے +

نعل در آتش۔ ف۔ صفت:۔ مُضطرب۔ بیقرار۔ بے چین۔ تلملایا ہوا۔ گھبرایا ہوا۔ بوکھلایا ہوا۔ یہ فارسی کا محاورہ ہے۔ جسکی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ جب کسی شخص کو بیقرار اور بے چین یا بے آرام کرنا منظور ہوتا ہے تو جادوگر یہ عمل کرتے ہیں کہ گھوڑے کے نعل پر اُسکا نام کسی خاص ترکیب سے لکھکر آگ میں ڈالدیتے ہیں جس سے وہ شخص بیقرار ہو جاتا ہے) +

نعلین ع۔ اسم مذکر:۔ دونوں جُوتیاں۔ جُوتوں کا جوڑا +

نعلین تحت العین ع۔ ضرب المثل:۔ دونوں جُوتیاں اپنی آنکھوں کے سامنے رکھنی چاہئیں۔ جُوتیوں کو پاس ہی رکھنا چاہئے تاکہ کوئی چُرا نہ لے۔ اپنا مال اپنے سامنے ہی بہتر ہے۔ مالِ عرب پیشِ عرب +

نِعَم ع۔ اسم مؤنث:۔ نعمت کی جمع + نعمتیں +

نِعم البدل ع۔ اسم مذکر:۔ اچھا بدلہ۔ عُمدہ بدلہ جو کسی چیز کی عوض میں حاصل ہو + مُعاوضۂ نیک۔ پہلے سے بڑھکا صلہ۔ مثلاً جب کسیکا بچّہ یا بیوی مر جائے خواہ کوئی چیز جاتی رہے تو کہتے ہیں خدا اُنکو اُسکا نعم البدل دے +

نعمت ع۔ اسم مؤنث:۔ (۱) مال۔ دولت۔ ثروت۔ پُونجی (۲) عطا۔ بخشش۔ عطیّہ (۳) آرام۔ آسایش (۴) ناز۔ لاڈ۔ (۵) لذیذ چیزیں۔ مزیدار کھانا۔ تر مال ؎

الفت کا ہے مزا ہمیں بھوکے اسی کے ہیں غم بھی جو آ پڑا ہمیں تو نعمت سے کم نہیں (ضیاؔ)

تنگدستی اگر نہو سالکؔ تندرستی ہزار نعمت ہے (سالکؔ)

(اِس لفظ کا مادہ نعم بمعنی چارپایہ ہے جسطرح ہندوستان میں لفظِ دھن گائے بھینس یعنی مویشی کے واسطے دیہات میں بولا جاتا ہے۔ اسی طرح عرب میں بھی اُونٹ۔ بکری وغیرہ کو مال اور دولت تصوّر کیا کرتے تھے کیونکہ ... ہاں زمین کی زرخیزی کی بجائے یہی جانور

[1] کیونکہ لاش ترکی میں جسم مردہ کو کہتے ہیں اور نعش عربی میں تابُوت مع مردہ کو بخلاف سریر کہ تابُوت بلا مردہ سے مراد ہوتی ہے)

بامندوں کی پرورش کا کام دیتے تھے ٭

نعمت پروردہ ع+ف صفت:- نازپروردہ۔ لاڈلا +

نعمتِ غیر مترقبہ ع۔ اسم مؤنث:- وہ نعمت جسکی امید نہو۔ خداداد مال۔ دولتِ خداداد۔ وہ دولت جو بغیر محنت کے حاصل ہوجائے۔ مالِ مفت۔ آندھی کے آم۔ وہ چیز جسکی امید یا سان گمان بھی نہو اور حسبِ مراد ہاتھ آجائے +

نعمتِ غیر مترقبہ ہاتھ آنا ۔ا۔ فعل لازم:- چھپّر پھاڑ کر ملنا۔ بن مانگے دولت ملنا۔ جیسے کے ہاتھ بٹیر لگنا۔ مفت کا مال ملنا۔ بے محنت کچھ ہاتھ آنا +

نعمت کی ماں کا کلیجہ ۔ا۔ اسم مذکر:- بیگمات۔ عمدہ اور انوکھی چیز +

نَعناع یا نَعنَع ع۔ اسم مذکر:- پودینہ +

نَعُوذُ ع۔ اسم مذکر:- پناہ مانگتے ہیں ہم +

نَعُوذُ بِاللّٰہ ع۔ کلمۂ ندا۔ پناہ مانگتے ہیں ہم خدا سے۔ ہم خدا سے پناہ مانگتے ہیں۔ خدا کی پناہ۔ خدا بچائے۔ خدا محفوظ رکھے جیسے کسی نے کو بسم اللہ کہا تو کہنے لگے نعوذ باللہ +

نُعُوظ ع۔ اسم مذکر:- استادگیِ ذکر۔ عضوِ تناسل کا کھڑا ہونا۔ شہوت۔ خواہشِ جماع ٭

نَعِیم ع۔ اسم مؤنث:- بہشت + نعمت + مال + نیکی + دسترس۔ پہنچ۔ رسائی + ناز۔ لاڈ۔ پیار + نازکی + انعام دی ہوئی چیز۔ عطا شدہ چیز +

نَغز ع۔ صفت:- نادر۔ عمدہ۔ اچھا۔ خوب۔ انوکھا + بدیع۔ لطیف۔ افضل۔ اعلیٰ۔ فائق + خوش و پاکیزہ جیسے نغز گفتار۔ نغز گو وغیرہ (چیستان یعنی پہیلی کے معنی غلط مشہور ہیں وہ لغز ہے)

نَغزَک ف۔ اسم مذکر:- لغوی معنی عمدہ۔ خوب۔ لطیف چیز۔ مجازاً آم۔ انبہ۔ فارسی میں نہیں بولتے + محمود غزنوی جب ہندوستان میں آیا اور آم کھایا تو بہت بھایا مگر نام سن کر ہنسا اور کہا "سخت ستم ہے کہ ایسا لطیف میوہ اور نام میں یہ فحش! اسے نغزک کہنا چاہیئے کہ اسم بامسمّےٰ ہو" چنانچہ بعض فارسی کی کتابوں میں نغزک بعض میں انبہ لکھتے ہیں۔ امیر خسرو نے قران السعدین میں ہندوستان کے میووں کی تعریف کرتے کرتے آم کے باب میں بھی چند اشعار لکھے ہیں۔ جنمیں سے ایک یہ ہے ؎

نغزکِ خوش مغزکُنِ بوستاں خوب تریں میوۂ ہندوستاں + (خسرو)

نَغَم ع۔ اسم مذکر:- نغمہ کی جمع۔ گیت۔ راگ +

نَغَمات ع۔ اسم مؤنث:- نغمہ کی جمع۔ سُریلی آوازیں۔ سہاونی آوازیں۔ خوش آوازیں

نغمہ ع۔ اسم مذکر:- راگ۔ گیت۔ ترانہ۔ سُریلی آواز۔ آوازِ خوش۔ میٹھی آواز ؎

نغمہ کی ہے ہوس نہ تمنا شراب کی ساقی بغیر بھول گئے ناؤنوش کو (اسیر)

الٰہی اٹھ گئی کیسی حلاوت رنج و شادی کی نہ وہ نغمہ ہے نغمہ میں نہ وہ نالہ ہے نالہ میں (ظہیر)

نغمہ سرائی ع+ف۔ اسم مؤنث:- ترنم۔ گانا +

نَفّاخ ع۔ صفت:- نفخ کرنے والا۔ پھلانے والا۔ پیٹ میں ہوا پیدا کرنیوالا۔ بادی۔ بادی پیدا کرنے والا۔ گونا آور +

نَفاذ ع۔ اسم مذکر:- اجرا۔ صدور۔ پروانہ یا فرمان یا حکم کا جاری ہونا۔ ایک چیز کا دوسری چیز میں سے گزرنا یا پار ہونا + تیر کا نشانہ کو توڑ کر پار نکلجانا +

نَفّار ع۔ صفت:- بہت نفرت کرنیوالا۔ نہایت بیزار +

نِفاس ع۔ اسم مذکر:- وہ خون جو زچہ کے اندام نہانی سے چالیس روز تک ٹپکتا رہتا ہے۔ جننے کی ناپاکی + سُوتک۔ سوڑ۔ جیسے حیض و نفاس میں نماز پڑھنا نہیں ہے +

نَفاسَت ع۔ اسم مؤنث:- لطافت۔ صفائی۔ پاکیزگی۔ خوبی۔ بیش بہائی +

نِفاق ع۔ اسم مذکر:- دوروئی۔ دوغلاپن + کینہ۔ کپٹ + بغض۔ عداوت۔ پھوٹ۔ دشمنی + بگاڑ۔ ظاہر میں کچھ اور باطن میں کچھ ہونا +

نفاق پڑنا ۔ا۔ فعل لازم:- پھوٹ ہونا۔ آپسمیں بگاڑ ہونا +

نفاق رکھنا ۔ا۔ فعل لازم:- دوروئی رکھنا۔ کپٹ رکھنا۔ دل میں بغض رکھنا

نِفاقِیَہ ۔ا۔ اسم مذکر:- مشہور نفاختہ۔ (۱) منافق۔ دورو۔ دوغلا۔ مکار۔ پاکھنڈی۔ بہروپیا + کپٹی + (مسلمان عورتیں بولتی ہیں)

نفاقتی ۔ا۔ اسم مؤنث:- مشہور نفاختی۔ (عو) منافقہ۔ دوغلی۔ کپٹ باز دیوز +

نَفائِس ع۔ اسم مؤنث:- نفیسہ کی جمع۔ نفیس چیزیں +

نِفت ف۔ اسم مذکر:- ایک قسم کا تیل جو ملک شروان کی زمین سے نکلتا ہے یہ دو رنگ کا ہوتا ہے ایک سیاہ جسے جلانے کے کام میں لاتے ہیں۔ دوسرا سفید جو دواؤں کے کام آتا ہے بعض جگہ آتش گیر مادے یا بارود کے معنی میں بھی آیا ہے۔ بعض نے لکھا ہے کہ حکیم ایک قسم کا پوڈر بناتے ہیں جہاں کہیں ڈالدیتے ہیں وہیں آگ لگجاتی ہے۔ نفط اسی کا معرب ہے۔ اگلے لوگ اسے رال کا مرادف خیال کرتے تھے مگر اب کروسین تیل کا مرادف ہے +

نَفتہ ۔ا۔ اسم مذکر:- سفید کبوتر جسپر کالی چتیاں ہوں +

نَفح ع۔ اسم مؤنث:- خوشبو۔ سگندھ +

نَفَحات ع۔ اسم مؤنث:- نفح کی جمع۔ خوشبوئیں +

نَفخ ع۔ اسم مذکر:- اپھارا۔ پیٹ کا پھولنا +

نَفَر ع۔ اسم مذکر:- (۱) آدمیوں کا گروہ جو تین سے دس تک ہو (۲) نوکر۔ چاکر۔ سائیس۔ ادنےٰ ملازم جیسے کانا ٹٹو بڈھا نفر (۳۔ف) متنفس + کام کرنیوالا آدمی۔ قلی۔ مزدور + ایک آدمی + شخصِ واحد +

نفر

نفرا۔ ا۔ اسم مذکر:۔ نہایت ذلیل نوکر۔ ادنےٰ سے ادنےٰ چاکر۔ ناکس۔ فرومایہ

نفرت۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ ضدِ رغبت۔ گھن۔ بیزاری۔ کراہت۔ اکراہ۔ کسی چیز سے بھاگنا۔ رمیدگی۔ تنفر + ناگواری۔ ناپسندگی +

نفرت انگیز۔ ع + ف۔ صفت:۔ نفرت بڑھانیوالا۔ نفرت دینے والا +

نفرت کرنا یا کھانا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ گھن کھانا۔ اکراہ کرنا۔ کراہت کرنا۔ حقارت کی نظر سے دیکھنا۔ ذلیل سمجھنا +

نفرت ہونا۔ ا۔ فعل لازم:۔ اکراہ ہونا۔ کراہت آنا + بیزاری یا رمیدگی ہونا۔ رغبت نہونا۔ ناگوارِ طبع ہونا۔ تنفر ہونا + توحش ہونا +

اگر سمجھتے کہ نفرت ہے عاشقوں سے اُنہیں — نوکر کے ہم کوئی تسخیر کا عمل جاتے (زکی)

نفرت شراب سے ہے نہ رغبت کباب سے — کوسوں ہیں دُور ہم غمِ زُہد و ثواب سے (مؤلف)

نفری۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ (۱) روزانہ مزدوری۔ دھیانگی۔ واجبی۔ مزدوری۔ اُجرتِ روز جیسے نفری میں نخسرہ کیا (۲) ایک آدمی کا دن بھر کا کام (۳) مزدور۔ قُلی +

نفریں۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ کلمۂ بد۔ کوسنا۔ سراپ۔ ملامت۔ پھٹکار۔ لعنت۔ دھتکار

نفریں کرنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ دھتکار کرنا۔ ملامت کرنا +

نفَس۔ ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) دم کشی۔ سانس۔ تنفس۔ ناک سے قلب کی ترویح کیواسطے ہوا لینا۔ ناک کے رستے اندرونی ہوا نکالنا۔ اسکی جمع انفاس آتی ہے + ؎

صاعقہ ہے نفس نفس دل کا — آپ دُشمن ہُوں اپنے حاصل کا (انور)

نفس کو شعلہ ہے سوزِ بیکسی نے کیا — زبانِ شمع مجھے چاہیئے دُعا کے لئے (زکی)

قیامِ جسمِ خاکی ہے نفس پر — ہوا پر ہے بِنا اپنے مکاں کی + (ارشد)

(۲) دم۔ گھڑی۔ پل چھن۔ ساعت۔ لمحہ۔ لحظہ۔ دقیقہ +

فرصتِ یک نفس وہ دیتے نہیں — ہو بیاں شوق و مدعا کیونکر + (نامعلوم)

نفَس پرور۔ ع + ف۔ صفت:۔ جاں فزا۔ راحت رساں۔ دلنواز ؎

دل سے رکھتے ہیں لباسِ یوسفِ گل کو عزیز — اسمیں پاتے ہیں تری بُوئے نفس پرور کو ہم (زکی)

نفَس درازی۔ ع + ف۔ اسم مؤنث:۔ طُول کلامی۔ زیادہ گوئی +

نفَس شماری۔ ع + ف۔ اسم مؤنث:۔ دم شماری۔ حالتِ نزع +

نفَس واپسیں۔ ع + ف۔ اسم مذکر:۔ دمِ اخیر۔ مرتے وقت کا سانس۔ دمِ نزع ؎

اگرچہ وہ بھی کشمکشِ نزع دیکھ لیں — سمجھو نگا جانفزا نفسِ واپسیں کو میں (زکی)

نفْس۔ ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) جان۔ رُوح۔ آتما (۲) ذات ہستی۔ عین۔ وجود (۳) حقیقت۔ جوہر۔ اصلیت۔ اصل + ست۔ ہت۔ لُب لُباب اسکی جمع نفوس و انفس آتی ہے (۴)۔ ف) عضوِ تناسل۔ ذکر۔ تعضیب (۵)۔ مجازاً نفسِ امّارہ ؎

نفس

مرد و زن ہیں عقل و نفس بے حیا — رات دن ہے انہیں جنگ و ماجرا (حسن)

(۵) عورت کا جسم۔ تن۔ بدن جیسا چنانچہ نکاح میں جو اجازت لیجاتی ہے کہ بیوی نے اتنے مہر کے عوض اپنے نفس کا اُسے مُختار کیا اس سے یہی غرض ہوتی ہے +

(اگرچہ نفس درحقیقت یہی ایک رُوح ہے مگر چونکہ مختلف صفات سے موصُوف ہوتی ہے اس سبب سے جس صفت کے ساتھ موصُوف ہوتی ہے اُسی صفت کے مُوافق اُسکا نام رکھدیا ہے چنانچہ مُشتقاتِ ذیل سے واضح ہوجائیگا) +

نفس الامر۔ ع۔ تابعِ فعل:۔ حقیقت کار۔ اصل مُدعا۔ واقعی بات + اصل۔ مُدعا + ثابت۔ مُحقق۔ تحقیق۔ درحقیقت۔ فے الواقع۔ فے الحقیقت۔ دراصل۔ بذاتہٖ۔ فی نفسہٖ

نفس امّارہ۔ ع۔ اسم مذکر:۔ اصطلاحِ تصوّف میں وہ نفس یا انسانی خواہش جو آدمی کو شرعی ممنوع کاموں اور بُری عادتوں کی طرف جبر و سختی کے ساتھ امر کرے۔ انسان کی شیطانی صفت +

نفس بہیمی۔ ع + ف۔ اسم مذکر:۔ چوپایوں کی جان۔ مجازاً نفسِ امّارہ جو بہائم کی خصلت سے مُتصف ہے + حیوانی خواہش +

نفس پرست۔ ع + ف۔ صفت:۔ شہوت پرست۔ نفس پرور۔ رسیا۔ عیاش۔ بُوالہوس۔ ع

نفس پرستی۔ ع + ف۔ اسم مؤنث:۔ شہوت پرستی۔ عیاشی۔ بوالہوسی۔ خود غرضی۔ خود پرستی۔ آپا دھاپی +

نفس پرور۔ ع + ف۔ صفت:۔ دیکھو (نفس پرست) +

نفس تنگ کرنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ ضیق میں جان کرنا۔ ناک میں دم کرنا۔ ستانا۔ دق کرنا۔ عاجز کرنا۔ جان کھانا جیسے آج آپکے چاہیتے بھانجے نے میرا نفس تنگ کر رکھا ہے

نفس کُش۔ ع + ف۔ اسم مذکر:۔ اپنی نفسانی خواہشوں کو مارنیوالا۔ زاہد۔ پرہیزگار +

نفس کُشی۔ ع + ف۔ اسم مؤنث:۔ من مارنا۔ خواہشِ نفسانی کو روکنا۔ زُہد۔ تقوےٰ۔ پرہیزگاری۔ جذبات کی روک تھام۔ پارسائی۔ پاکدامنی +

دل ہو مزے سے نفس کُشی کے جو آشنا — تشنہ لبی کا غم لبِ دریا اُٹھائیے + (صبا)

نفس لوّامہ۔ ع۔ اسم مذکر:۔ (تصوّف) صدُورِ گناہ پر اپنے آپ کو سخت ملامت کرنے والا نفس۔ پاک لوگوں کی رُوح +

نفس مارنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ پتّا مارنا۔ خواہشوں کو روکنا۔ دل کو مارنا۔ طبیعت مارنا + پارسا اور پاکدامن رہنا۔ زہد و تقوےٰ اختیار کرنا +

نفس مطلب۔ ع۔ اسم مذکر:۔ مقصُودِ اصلی۔ ماحصل۔ مُدعا۔ منشا۔ مفہوم۔ مضمون

نفس مطمئنّہ۔ ع۔ اسم مذکر:۔ (تصوّف) وہ نفس جو بُری عادتوں سے پاک صاف ہوکر اطمینان کے ساتھ خدا کو تلاش کرے۔ صُلحا اور انبیا کی رُوح ہے۔ بعض کے نزدیک وہ نفس جو اخلاقِ حمیدہ سے آراستہ ہوکر خدا تعالےٰ کی قربت حاصل

کر کے مطمئن ہو جائے + نفسِ ملکی +

نفسِ مُلہِمہ ع - اسم مذکر :- وہ نفس جسکے ذریعہ سے الہام ہو اور دل میں مختلف ارادے پیدا ہوں + الہامی نفس - الہام کی قوت رکھنے والا نفس +

نفسِ ناطقہ ع - اسم مذکر :- (تصوف) بولتا - بولنے والی روح - جان - روحِ انسانی - (۲ - مجازاً) معتمد علیہ - نہایت مقرب - وکیلِ مطلق +

نفسِ نباتی ع - اسم مذکر :- وہ روح جو روئیدگی اور درختوں میں ہوتی ہے +

نفسِ نفیس ع - اسم مذکر :- ذاتِ پاک و مقدس - ذات والاصفات - ذاتِ برگزیدہ - مجازاً - ذاتِ خاص جیسے جہاں پناہ بنفسِ نفیس دو گھنٹے روز عدالت کا کام کرتے ہیں +

نفسِ واپسین ع + ف - اسم مذکر :- مرتے وقت کا سانس - اخیر سانس - اخیر دم +

نفسا نفسی - ا - اسم مؤنث :- آپا دھاپی - آپا آپی - خود غرضی - اپنی اپنی پڑنا - نفس پرستی - ذاتی مفاد اور مطلب سے غرض رکھنا +

نفسانی ع - صفت :- منسوب بہ نفس - نفس کا جیسے امراضِ نفسانی - خواہشِ نفسانی وغیرہ

نفسانیت ع - اسم مؤنث :- خود غرضی - نفس پروری - اہنکاری + غرور - نخوت +

نفسی ع - صفت :- منسوب بہ نفس - اپنا - ذاتی +

نفسی نفسی ع - تابع فعل :- اپنے اپنے نفس کی - اپنی اپنی ذات کی - اپنے اپنے حال کی گرفتاری - دوسرے کی خبرگیری سے بے پروائی - اپنے اپنے دم کی + آپا دھاپی - آپا آپی - خود غرضی - اپنا ہی اپنا بھلا چاہنا ؎

ہے چار طرف قوم میں اب نفسی ہی نفسی | لو اُسکے قدم خود غرضی جس میں نہ پاؤ (حالی)

نفط معرب - اسم مذکر :- دیکھو (نفت) مجازاً مٹی کا تیل - رال +

نفع[1] ع - اسم مذکر :- سود - فائدہ - منافع - منفعت - لابھ - یافت - حاصل - پھل - نتیجہ - ثمر

بابل بھیجی بیج کو بیج گئی سب بھول | ٹھگوا موہے بل گیو نفع رہا نہ مول (دوہا)

نفع اُٹھانا - ا - فعل متعدی :- فائدہ حاصل کرنا +

نفع کرنا - ا - فعل متعدی :- فائدہ بخشنا + لابھ اُٹھانا - نفع کمانا + صحت بخشنا +

نفع نقصان ع - اسم مذکر :- (۱) ہان لابھ - فائدہ اور ٹوٹا - (۲ - ا) برائی بھلائی - اونچ نیچ - برا بھلا جیسے اسکا نفع نقصان تم آپ ہی دیکھ بھال لو (۳ - حساب) ایک قسم کا حساب جس میں تجارت کا نفع اور نقصان معلوم کرنے کے قاعدے ہوتے ہیں +

نفقہ ع - اسم مذکر :- بال بچوں کا خرچ - خرچ خانہ داری - خرچ خانہ - بیوی کا روٹی کپڑا - اسباب معاش + اخراجاتِ اولاد + [illegible]

نفل ع - اسم مذکر :- زائد عطیہ + وہ عبادت جو بندہ پر واجب نہ ہو - زائد عبادت جو ثواب یا

نفوخ ع - اسم مذکر :- باریک دوا کو ناک وغیرہ میں پھونکنا + (اصطلاحِ طب)

نفوذ ع - اسم مذکر :- (از نفذ) گزرنا - جاری ہونا - اجرا - صدور - احکام + اثر کرنے والا - عبور + جگردوز - اندر پیٹھنے والا + کھبنے والا - اندر پہنچنے والا - سرایت کرنے والا +

نفوذ کرنا - ا - فعل متعدی :- سرایت کرنا - اندر گھسنا +

نفور ع - اسم مذکر :- نفرت کرنے والا - بھاگنے والا - رمیدگی اختیار کرنے والا - متنفر - کراہت کرنے والا - گھن کھانے والا (بالفتح مصدر بمعنی بھاگنا یا کسی کام کے واسطے نکلنا)

ہوں وہ ناکامِ ازل اک خلق ہے جس سے نفور | تنگ ہے دامن سے میرے خارِ دامنگیر کو (ظہیر)

مجھسے اُبر کے مرقع کا ورق بھی ہے نفور | دیکھتے دیکھتے تصویر الٹ جاتا ہے (زکی)

نفوس ع - اسم مذکر :- نفس بمعنی روح کی جمع - ارواح - روحیں - ذاتیں - جانیں +

نفوسِ ثلاثہ ع - اسم مذکر :- وہ تینوں نفس جو اہلِ تصوف نے انکی صفات کے موافق مقرر کئے ہیں یعنی نفسِ امارہ - لوامہ - مطمئنہ نیز کنایہ از ارواحِ ثلاثہ یعنی روحِ حیوانی - روحِ نباتی - روحِ جمادی +

نفوسِ قدسیہ ع - اسم مذکر :- ذواتہائے پاک - ارواحِ ابرار و اخیار و ملائک - پاک روحیں - بزرگانِ دین - پیغمبر اور فرشتے +

نفی ع - اسم مؤنث :- اخراج - دوری + انکار - نہیں - نہ - اثبات کا نقیض +

نفی کرنا - ا - فعل متعدی :- (۱) تفریق کرنا - نکالنا - گھٹانا - دور کرنا - اخراج کرنا (۲) انکار کرنا - نامنظور کرنا +

نفی میں جواب دینا - ا - فعل متعدی :- انکار کرنا - نامنظور کرنا +

نفیر ع - صفت :- (۱) نفرت کرنے والا - متنفر (۲ - اسم مؤنث) نالہ - فریاد - آہ و زاری - واویلا - چیخ پکار - (۳ - ف - اسم مؤنث) تُرہی - کرنائے - نفیری - شہنائی +

نفیری ف - اسم مؤنث :- کرنائے - تُرہی - شہنائی + الغوزہ +

نفیس ع - صفت :- (۱) عمدہ - قیمتی - بیش بہا - چوکھا - (۲) لطیف - پاکیزہ - پسندیدہ - پاک صاف - مطہر - نرمل - ستھرا +

نفیس کپڑا - ا - اسم مذکر :- عمدہ کپڑا - عمدہ پوشاک +

نفیس کھانا - ا - اسم مذکر :- لطیف غذا - عمدہ کھانا +

نقاب ع - اسم مؤنث و مذکر :- وہ پردہ جو منہ پر ڈالتے ہیں - گھونگٹ - روبند + برقع - مقنع - چہرہ پوش - وہ جالی جو عورتیں منہ پر ڈالتی ہیں ؎

ہوتا چلا ہے رنگ گلابی نقاب کا | چھپتا ہے کب چھپائے سے چہرہ عتاب کا (حضور آصف)

کیوں منہ چھپا ہے کس لئے اتنا حجاب ہے | تیری تو شرم ہی ترے رخ پر نقاب ہے (میر مجروح)

چہرے سے اپنے دور جو اُسنے نقاب کی | رنگت سفید شب کو ہوئی ماہتاب کی (امانت)

میرے اُسکے حجاب کس دن تھا | درمیاں میں نقاب کس دن تھا (مصحفی)

منہ نکلنے پر ہے وہ عالم کہ دیکھا ہی نہیں | زلف سے بڑھکر نقاب اُس شوخ کے منہ پر کھلا (غالب)

[1] عوام بفتح اول و ثانی بولتے ہیں +

جوشِ جنوں نے ساتھ دیا جوشِ حُسن کا ٭ ٹکڑے اُدھر نقاب ادھر پیرہن ہوا (داغ)

غفلت سے مارا مجھکو تو دل کو حجاب سے ٭ اب تو نکال مُنہ کہیں باہر نقاب سے (مؤلف)

شعلہ نے رُخ کے کردیا بیہوش خلق کو ٭ حاجت رہی نہ تمکو حجاب و نقاب کی (؎)

نِقاب اُٹھانا۔ا۔فعل متعدی:۔گھونگٹ اُٹھانا۔گھونگٹ کھولنا۔مُنہ کے اُوپر سے پردہ ہٹانا۔مُنہ کھولنا +

نِقاب اُلٹنا۔ا۔فعل لازم:۔دیکھو (نقاب اُٹھانا) ؎

یار کا رُخسارۂ رنگیں ہے آتش رشکِ باغ ٭ جب نقاب اُلٹا درِ گلزار کو واکر دیا + (آتش)

نِقاب پوش ع+ف۔صفت:۔وہ شخص جو مُنہ پر نقاب ڈالے رہے +

نَقّاد۔ع۔صفت:۔پرکھنے والا۔کھوٹا کھرا دیکھنے والا + پرکھیا +

نقّارچی۔ت۔اسم مذکر:۔نقارہ بجانے والا۔نوبت بجانیوالا۔نوبت نواز (اضافہ شدہ ذیر شدہ)

نقّارخانہ۔ف۔اسم مذکر:۔نوبت خانہ۔نوبت بجانے کا مکان +

نقّارخانہ میں طُوطی کی آواز کون سُنتا ہے۔ا۔کہاوت:۔بڑے کارخانوں میں چھوٹوں کی کچھ سماعت نہیں ہوتی۔ایک آدمی کی رائے ہزار آدمیوں کے سامنے نہیں چلتی بہت غل غپاڑے میں خوش الحان کی شناخت نہیں ہوتی +

مرے نالوں سے چُپ ہیں مرغِ خوش الحان زمانے میں ٭ صدا طُوطی کی سُنتا کون ہے نقارخانے میں (ذوق)

نقارہ۔ف۔اسم مذکر:۔دھونسا۔طبل۔کوس۔دمامہ۔نوبت۔ٹمک۔رُوئیں خُم۔

(فارسی میں بلا تشدیدِ قاف اور اُردو میں دونوں طرح جائز ہے)

کیا ہی حاسد ہے فلک جسنے کہ نوبت پائی ٭ دم میں مانندِ حباب اسنے نقارہ توڑا (ناسخ)

تنگی تنگ سرائے میں تنک نہ پایو چین ٭ سانس نقارا کوچ کا باجت ہے دن رین (دوہا)

(اِسکا موجد سکندرِ اعظم بیان کرتے ہیں) +

نقّارہ بجاتے پھرنا۔ا۔فعل لازم:۔مُنادی کرتے پھرنا۔ڈونڈی پیٹتے پھرنا۔مشتہر کرتے پھرنا +

نقّارہ بجاکے۔ا۔تابعِ فعل:۔علانیہ۔کُھلم کُھلا۔ہانکے پُکارے۔ڈنکے کی چوٹ۔آزادانہ۔کُھلے بندوں۔ڈونڈی پیٹ کے +

نقّارہ کی چوٹ۔ا۔تابعِ فعل:۔دیکھو (نقارہ بجاکے) +

نقّارہ ہوجانا۔ا۔فعل لازم:۔پُھول جانا۔نفخ ہوجانا۔استسقا کی سی حالت ہوجانا جیسے پیٹ نقارہ ہو رہا ہے + پُھول کر نقارہ ہوگیا +

نقّارے۔ا۔اسم مذکر:۔نقارہ کی جمع +

نقّارے باج و مامے باج گئے۔ا۔محاورہ:۔یعنی بڑی نمود اور شہرت ہوگئی ڈونڈی پٹ گئی + شہرہ ہوگیا + دھوم مچگئی +

نقّاش ع۔اسم مذکر:۔نقش کرنے والا۔چترکار۔رنگ ساز۔نقش و نگار بنانے

مکانات کا نقشہ تیار کرنیوالا۔گُل بوٹے بنانیوالا۔گُلکار۔مُصوِّر۔نقشہ نویس +

نقّاشی ع۔اسم مؤنث:۔(۱) نقش کرنے کا پیشہ + (۲) گُلکاری۔رنگ آمیزی۔چترکاری۔مُصوّری۔نقشہ نویسی + مُنبّت کاری +

نِقاط۔ع۔اسم مذکر:۔نُقطہ کی جمع (نُون کا پیش لکھنا غلط ہے) +

نقّال۔ع۔اسم مذکر:۔نقل کرنے والا۔بھانڈ۔سوانگیا۔بہروپیا + مسخرا۔ٹھٹھول +

نقّالی۔ا۔اسم مؤنث:۔نقل کرنے کا پیشہ۔بھانڈپنا +

نَقاہت۔ع۔اسم مؤنث:۔بیماری سے اُٹھنا + وہ ضُعف اور ناتوانی جو بیماری میں ہوتی ہے۔ناطاقتی۔اچھوں کی کمزوری (یہ لفظ منتخب اللغات کے سوا دیگر مُستند کُتبِ لُغات میں نہیں پایا جاتا) +

نقائص ع۔اسم مذکر:۔نقیصہ کی جمع۔عیب۔بُرائی۔نقص۔کھوٹ +

نَقْب ع۔اسم مؤنث:۔دیوار میں گھٹا پھوڑنا۔سینڈھ۔کوہل + شگافِ فصیل + سُرنگ

نقب دینا یا لگانا۔ا۔فعل متعدی:۔کوہل دینا۔سینڈھ لگانا۔دیوار یا فصیل میں گھٹا پھوڑنا + سُرنگ لگانا +

نَقْب زن ع+ف۔اسم مذکر:۔کوہل لگانے والا۔سینڈھ لگانے والا۔دیوار میں گھٹا پھوڑ کر چوری کرنے والا + سُرنگ لگانے والا +

نَقْب زنی ع+ف۔اسم مؤنث:۔دیکھو (نقب زنی) +

نَقْد۔ع۔اسم مذکر:۔(۱) آمادگی۔موجودگی + آمادہ۔مُستعد۔حاضر۔موجود۔پیش (۲) روپیہ اشرفی پرکھنا۔کھرا کھوٹا دیکھنا (۳) سیم و زر۔مسکوک۔سکہ۔روپیہ پیسہ (۴) روکڑ۔نقدی کیش + کھرا روپیہ (۵) ابھی۔فی الحال۔سرِدست۔فوراً (۶-۵) داماد۔خویش جنوائی (اِس معنی میں ہندو بطریقِ استہزا استعمال کرتے ہیں جسکی وجہ یہ ہے کہ جسوقت دولہا سے اُسکا خُسر ملتا ہے تو وہ بطریقِ سلامی اُسے نقدی دیتا ہے۔گویا اِسجگہ نقد کے معنی نقدی لینے والا ہوئے) (۷) پُونجی۔سرمایہ۔جوکھوں مایہ

ٹاٹ لباس تلک آبرو بھی یاں کھوئی ٭ گرہ میں کچھ بھی نہ نکلا تو نقدِ جاں کھوئی (سالک)

نقدِ دل نذر کروں مایۂ جاں بھی دیدوں ٭ اُنکے آنے کی جو دے کوئی خبر آجکی رات (زکی)

(۸-ا-صفت) اچھا۔عُمدہ۔نفیس تر جیسے نقد مال یعنی تر مال۔عُمدہ مال (۹-ا-ص) کھرا۔چوکھا + انوکھا جیسے تم تو بڑے نقد آئے کہ ابھی لیکر جاؤ گے۔کیا نقد آئے +

(۱۰-مجاز اً-ف) دِل۔ذات (۱۱-ا) پسر۔فرزند +

نَقْد دم رہنا۔ا۔فعل لازم:۔(عوام) اکیلا رہنا۔جریدہ رہنا۔تنِ تنہا رہنا۔مجرّد رہنا۔چھڑے چھٹانک رہنا +

نقدِ جاں۔ع+ف۔اسم مؤنث:۔رُوح۔رواں۔آتما + نفس ناطقہ +

نقدِ رواں۔ع+ف۔اسم مذکر:۔سکۂ رائج + کھرا مال +

نقد مال۔ا۔اسم مذکر:۔نعمت۔تر مال۔عُمدہ مال +

نقد

نقد وجنس - ع - اسم مذکر:- مال اسباب - دھن دولت +

نقدانقد - ع تابع فعل:- ہاتھوں ہاتھ - دست بدست نقد + سردست نقد - فوراً ادا کرنے کی نسبت بولتے ہیں + جیسے اس ہاتھ دو اُس ہاتھ نقدانقد لو +

نقدہ حرمتہ - ا - محاورہ:- (عوام) اِس غلط فقرہ کا مفہوم یہ ہے کہ جو نقد دیتا ہے اُسکی بات یعنی عزت بنی رہتی ہے - نقد دینے میں بڑی عزت ہے اسکے ساتھ میں ایک اور غلط کلمہ بھی آتا ہے وہ یہ ہے کہ قرضۃ فضیحۃ - یعنی قرض باعث فضیحت ہے +

نقدی - ع - اسم مؤنث:- روپیہ جوکھوں - مال وزر - روکڑ - زرِ نقد - روپیہ پیسہ +

نقدی چٹھا - ا - اسم مذکر:- فردِ نقود + روکڑ بہی +

نقدی فیصلہ - ا - اسم مذکر:- وہ تصفیہ جو سردست نقد روپیہ دیکر کیا جائے +

نقرس - ع - اسم مذکر:- ایک قسم کے سخت درد کا نام جو پیروں کی انگلیوں اور ٹخنوں میں ہوتا ہے ایک طرح کی گٹھیا - وجع المفاصل (یہ درد کی کیفیت ہے کہ اکثر رات کے دو بجے لرزہ ہوکر پاؤں کے انگوٹھے یا ایڑی یا ٹخنہ سے شروع ہوکر تمام چھوٹے جوڑوں میں ہونے لگتا ہے بخار اور بے چینی کے علاوہ انگوٹھے میں حرکت کرنے کی بالکل برداشت نہیں ہوتی - دوسرے روز دوپہر رات گزرے درد تو زائل ہوجاتا مگر سرخی اور سوجن قائم رہتی اور اخیر میں وہ بھی دور ہوکر وہاں کی جلد کینچلی کی طرح اُتر جاتی ہے اِسکا مہینوں یا برسوں میں دورا ہوتا رہتا ہے اخیر کو سب جوڑ سخت ہوجاتے ہیں +

نقرہ - ع - اسم مذکر:- (۱) گلی ہوئی چاندی + سیم - روپا - فضہ (۲) انسان کی گردن کا گڑھا (۳ - ا) سفید رنگ کا گھوڑا - چتا گھوڑا (وہ گھوڑا جسکی جلد جسم مع سر چپا.

سُم و شِم و گوشہ ہائے چشم و خصیتین و دوخت اُنثیین ہمرنگ سیم ناب ہوں ○

خوں میں نہانہا کے شہیدوں میں لائیگا نقرہ ترے کمیت کا اے شہسوار رنگ (آتش)

(۴ - صفت) سفید - دھولا - چتا +

نقرۂ خام - ع + ف - اسم مذکر:- خالص چاندی +

نُقرئی - ع - صفت:- منسوب بہ نقرہ - چاندی کا - روپے کا + رُپہلی + دھولا - سفید - چتا + وہ زیور یا چیز جو روپے کی بنائی جائے +

نُقرئی گھوڑی - ا - اسم مؤنث:- سفید گھوڑی - نقرہ کی تانیث +

نقش - ع - اسم مذکر:- (۱) صورت - نگار - رنگا شُتہ - شبیہ - مورت - مورتی - تصویر ○

نقش فریادی ہے کسکی شوخیِ تحریر کا کاغذی ہے پیرہن ہر پیکرِ تصویر کا (غالب)

نقشہ اپنا تو دکھا دستِ حنائی پر دہشیں ہو وہ یوں حیرت زدہ جیسے سرِ دیوار نقش (ظفر)

(۲) پھول پتی کا کام - منبت کاری + کھدائی - کندہ کاری - قلم کاری - حکاکی -

نقش

گل بھول - بیل بوٹے کا کام (۳) چھاپ - مُہر - چھاپا - ٹھپا - طبع (۴ - ف) نرد کی بازی کا وہ داؤں جو حسبِ مُراد آئے - پو بارہ - (۵) ایک قسم کا قمار جو گنجفہ کے پتوں سے کھیلا جاتا ہے (۶) ایک قسم کا راگ جو قوال گایا کرتے ہیں (۷) تعویذ - جنتر - وہ کاغذ جسمیں خانے کھینچکر ہندسے بھرتے ہیں - نقشہ جیسے بست در بست کا نقش ○

فقیری میں وزیر آنکے پریاں پاؤں پڑتی ہیں یہ نقش بوریا اپنے لئے ہے نقش عامل کا (وزیر)

وہ ہوا ایکبار غیروں پر نہ سرگرم عتاب ہمنے لکھ لکھکر جلائے آگ میں سو بار نقش (ظفر)

تیرا خط ہی اے بُتِ نوخط اُسے تعویذ ہے تیرے بیمار محبت کو نہیں درکار نقش (")

(۸) کھوج - نشان - پیٹر - پاؤں کا نشان - علامت (۹) تصور - خیال (۱۰) تاثیر - اثر - (۱۱) جادو - ٹونا - منتر - ٹوٹکا - سحر - افسوں - موہنی - (۱۲) سکہ - وہ روپیہ پیسہ جسپر بادشاہی علامت ثبت ہو - شاہی اسٹامپ (۱۳ - صفت) منقوش - لکھا ہوا - رقم کیا ہوا - مرقوم - (۱۴ - صفت) کندہ - کھدا ہوا +

نقشِ آب - ف - اسم مذکر:- پانی پر کا نقش - بے ثبات - غیر مستقل - فانی - جلد مِٹ جانے والا - فنا پذیر ○

گلہ کیکا کریں دونوں کو نقشِ آب کہتے ہیں ہم اپنی زندگانی کو تمہارے عہد وپیماں کو (تپیر)

نقش بٹھانا یا بٹھلانا - ا - فعل متعدی:- مُہر جمانا - سکہ بٹھانا + رُعب جمانا - اعتبار بہم پہنچانا - اعتبار حاصل کرنا + دل میں گھر کرنا - دل میں بیٹھنا + بات جمانا + گھر کرنا - بیٹھنا + اثر کرنا - اثر جمانا ○

عشق نے نقش بٹھایا جو نگینِ دل پر بیٹھ جاتا کہ زمانے میں ہیں حکاک ہنوز (آتش)

جمالِ یار نے جو نقش اپنا اُسمیں بٹھلایا دلِ مشتاق پر عالم ہوا یوسف کے زنداں کا (")

دسترسِ انگشت تک اُس سیمتن کی پائیگا نقش اپنا خانۂ زر میں نگیں بٹھلائیگا (")

یاں کے سایہ کا کروں کیا مذکور رہ سکے کوئی یہاں کیا مقدور
جس کسی نے اُسے آکر کیلا خوب اُسے اُسنے بنایا ڈھیلا } قطعۂ معروف
نقش لکھکر جو کوئی لاتا ہے اُسپہ نقش اپنا یہ بٹھلاتا ہے

کب مرے پہلو سے خالی جوں نگیں دلبر اٹھا صفحۂ دل پر مرے اک نقش بٹھلا کر اُٹھا (نصیر)

نقش بدیوار یا نقش بر دیوار - ع + ف - صفت:- حیران - متحیر - حیرت زدہ - سراسیمہ - ہکا بکا - بھچک - متعجب + بے حس و حرکت - ساکت - ہکہ دک ○

جلوہ جو یار کا سرِ بازار ہوگیا ہر راہگیر نقش بدیوار ہوگیا (شیون)

نقش بر آب - ع + ف - صفت:- بے ثبات - ناپائدار - بے حصول - بے ماحصل - عبث + لابقا - فانی - باطل - جلد فنا ہونے اور مِٹ جانے والا ○

ٹک کیجیو اعتبار اس کا ہے نقش برآب زندگانی (میر سوز)
نقش برآب اپنا جینا بحرِ ہستی میں سمجھ ہے کہیں بھی ٹھہرتا پانی پہ اے ہشیار نقش (ظفر)

نَقْش برآب ہونا - ا - فعل لازم:- بے ثبات ہونا - نقشِ باطل ہونا - فانی ہونا - فنا پذیر ہونا - زوال پذیر ہونا ٥

ہے وجاہت یہ زیست نقش برآب کیا یقیں آئے نقشِ باطل کا (وجاہت)

نَقْش بگڑنا - ا - فعل لازم:- حال بے حال ہونا - حال دگرگوں ہونا ٥

عوض عاشق کے خوں کا بعدِ مُردن عشق لیتا ہے بنی خسرو پہ جب نقشِ حیاتِ کوہکن بگڑا (آباد)

نَقْش بند - ع + ف - اسم مذکّر:- نقّاش - رنگ ساز - مُصوّر - چترکار - کم‌نگر - گُلکار +

نَقْش بندی - ع + ف - اسم مؤنّث:- نقّاشی - مُصوّری - رنگ سازی - چترکاری - رنگ آمیزی - گُلکاری - چکن دوزی +

نَقْش بندیہ خاندان - ا - اسم مذکّر:- صُوفیوں کے ایک مشہور خاندان کا نام جسکا سلسلہ حضرت خواجہ بہاء الدّین نقشبند سے جو ساتویں ہجری صدی کے قریب شہر بُخارا میں تھے چلا ہے چُونکہ آپکے ہاں نقّاشی اور گُلکاری کا کام ہوتا تھا یعنی مُشجر و چکن وغیرہ تیار ہوتی تھی اِسوجہ سے یہ لقب پڑگیا - بعض لوگوں کا بیان ہے چُونکہ اِس خاندان میں دل کی شکل پر تصوّر جماکر شغل کیا جاتا ہے اِس سبب سے نقشبندیہ خاندان کہلایا +

نَقْش بیٹھنا - ا - فعل لازم:- کسی کا کسی کے دل میں گھر ہونا - دل پر اثر ہونا - دل میں کُھبنا - نشان پڑنا - نشان بیٹھنا + سکّہ بیٹھنا - رُعب جمنا + حسبِ مُراد اثر ہونا - حسبِ مُراد کوئی کام ہونا - کام بننا + ٥

اگر زمیں میں فرہاد کا سر آجاتا تو خُوب شیشے کا بیٹھا تھا نقش پتّھر پر (ناظم)
نقش بیٹھے ہے کہاں خواہشِ آزادی کا ننگ ہے نام رہائی ترے صیّادی کا (میر)
یار سے وصل ہوا نقشِ امل بیٹھ گیا وہ عمل میں نے کیا جس سے عمل بیٹھ گیا (مرزا برق)
اُسکی بزم آرائیاں سُنکر دلِ رنجُوریاں مثلِ نقشِ مدّعائے غیر بیٹھا جائے ہے (غالب)

نَقْشِ پا - ع + ف - اسم مذکّر:- پاؤں کا نشان - سُراغ - نقشِ قدم - پیر - کھوج ٥

ابھی اِس راہ سے کوئی گیا ہے کہے دیتی ہے شوخی نقشِ پا کی + (نامعلوم)
ایک دن ہمکو بھی ہاں درپیش یہی راہ ہے نقشِ پا کو دیکھکر یہ نقش دل پر ہو گیا (معرُوف)
تُو جس طرف سے گُزرے جُھکتے ہیں سر ہزاروں بنتا ہے نقشِ سجدہ تیرے نشانِ پا کا (سالک)
چکر اسے تیری گردشِ رفتارِ ناز سے جو فتنہ تھک کے بیٹھ گیا نقشِ پا ہوا (مرزا ارشد)

نَقْشِ تسخیر - ع - اسم مذکّر:- وہ حُب کا تعویذ جس سے معشوق قابو میں آجائے بس میں کر لینے والا جنتر ٥

دل کھنچے جاتے ہیں لاکھوں دیکھکر رفتار کو نقشِ پائے یار گویا نقش ہے تسخیر کا (قناعت)

نَقْشِ حُب - ع - اسم مذکّر:- موہت کرنے کا نقش - موہنے کا جنتر - معشوق کو بس میں کرنے کا تعویذ ٥

نقش لکھتے ہیں عبث احباب کہ محبّت کا ادر ہے نقشہ +.+ (ظفر)

نَقْشِ دیوار - ع + ف - صفت:- حیران و سراسیمہ - مُتحیّر - ہکّا بکّا - بھونچکّا - حیرت زدہ + چُپ - خاموش - ساکت - سکتے کا عالم - گُنگ صُم - گم صُم (اجبا) ٥

کُھل گیا راز کہیں بزم میں حیرت کیوں ہے نقشِ دیوار نظر آتے ہیں مردم محکبر + (زکی)

نَقْشِ دیوار بنا رہنا یا ہونا - ا - فعل لازم:- مُتحیّر رہنا یا ہونا - حیرت زدہ رہنا یا ہونا - حیران و سراسیمہ ہونا - ششدر رہنا - بھچک رہنا + سکتے کے عالم میں رہنا - بے حس و حرکت ہونا - گُنگ صُم اور چُپ چاپ رہنا ٥

آج کس آن میں تصویر نے دیکھا تھا تجھے نقشِ دیوار رہا محوِ تماشا ہوکر + (تصویر)
رہتے تو ہیں اُس گھر میں پہ سہتا ہے یہ نقشہ حیرت سے ہیں ہم نقشِ دیوار بنے رہتے (ظفر)

نَقْشِ قدم - ع - اسم مذکّر:- دیکھو (نقشِ پا) ٥

پُر رعب زمیں کُوچۂ قاتل کی ہے ایسی ٹھہرے نہ جہاں نقشِ قدم رہگُزری کا (ناسخ)

نَقْش کالحجر - ع - صفت:- پتّھر کے نقش کی مانند - پتّھر کی لکیر +

نَقْش کالحجر ہوجانا - ا - فعل لازم:- دل نشیں ہوجانا - اثر ہوجانا - پتّھر کی لکیر ہوجانا - خُوب بیٹھ جانا - نہایت اثر پذیر ہوجانا +

نَقْش کرنا - ا - فعل متعدّی:- چھاپنا + بیل بُوٹا کھودنا + بٹھانا - جمانا جیسے دل پر نقش کرنا +

نَقْش و نگار - ع + ف - اسم مذکّر:- قلم کاری کا کام - پھول پتّی کا کام + بیل بُوٹے کا کام + زیب و زینت - سوبھا ٥

میرے خُوں سے اُسکے در پہ ہوں اگر نقش و نگار اے ظفر اک ایک ہو وہ رشکِ صد گلزارِ نقش (ظفر)
وہ کیونکر آرام سے رہیگا جناں میں کیا خاک جی لگیگا نظر میں جسکی سمائی ہوگی بہارِ نقش و نگارِ دہلی (زکی)

نَقْش ہوجانا - ا - فعل لازم:- کسی بات کا دل پر بیٹھ جانا - کسی بات کا جم جانا - دل نشیں ہوجانا + بیٹھ جانا ٥

قبر پر بیٹھا ہماری ہوکے وہ قاتل فقیر نقش جانبازی کا اپنی اُسکے دل پر ہوگیا (آتش)

نَقْش ہونا - ا - فعل لازم:- (۱) کندہ ہونا - کُھدنا - کھودا جانا ٥

ہو نگینِ خاتمِ دستِ سلیماں وہ نگیں جسپہ ہووے نام تیرا اے پری رُخسار نقش (آتش)

(۲) کسی بات کا دلنشیں ہونا - دل پر جمنا - بیٹھنا - پیٹھنا (۳) رقم ہونا - تحریر ہونا +

نَقْشہ - ع - اسم مذکّر:- (۱) تصویر - شبیہ - مُورت - مورتی - چتر ام - رُوپ - پیکر - فوٹو - عکس ٥

ہر چند طواف اچھا ہے کعبہ کے حرم کا   دل ہے : مثا نقشہ مگر دیر و صنم کا + (زکی)

(۲) صورت۔ شکل۔ چہرا مُہرا۔ رُوپ۔ سنر وپ جیسے رنگت تو گوری نہیں مگر نقشہ اچھا ہے ۵

یُوں سمجھ لو کہ ہے آنکھوں میں کسیکی صورت   نقشہ آئینہ میں اُس رشکِ پری کا کیا ہے ؛ (زکی)

(۳) ڈول۔ ساخت۔ تراش خراش۔ بناوٹ۔ ترکیب۔ اسلوب۔ تناسب ۵

ہے قیامت سے اُسکو کیا نسبت   تیرے قامت کا اور ہے نقشہ (ظفر)

ہم سمجھتے تھے کہ جنت میں لگے گا کیا جی   بارے کچھ اُسمیں تو نقشہ ترے گھر کا نکلا (برق)

(۴) طرز و انداز۔ سج دھج۔ قطع وضع ۵

جسنے دیکھا ہے تری جلوہ گری کا نقشہ   اُسکو بھاتا ہے کب اے یار پری کا نقشہ (صادق)

(۵) خط و خال۔ حُلیہ۔ چہرے کی خوشنمائی ۵

کھینچ صورت نہ اُس کی صورت گر   اُسکی صورت کا اور ہے نقشہ + (ظفر)

(۶) سطحِ زمین کا رُوپ۔ ہیئتِ زمین۔ دُنیا کی تصویر۔ دُنیا کی ہیئت۔ میپ (۷) نمونہ۔ مثال۔ نظیر۔ سُوپا۔ چربہ۔ خاکہ۔ فارسی بیرنگ + وہ صفحہ یا تختہ جس پر مکانات کی صورت کھنچی ہوئی ہو جیسے عمارت کا نقشہ مکان کا وہ نقشہ جو بننے سے پہلے معمار بناتا ہے ۔

نہ جاؤنگا کبھی جنت میں میں نہ جاؤنگا   اگر نہ ہووےگا نقشہ تمہارے گھر کا سا (مومن)

گلی کو دیکھ کے اُس حُور وش کی آجاتا   مرے خیال میں خُلدِ بریں کا ہے نقشہ (ظفر)

بنا فلک پہ شفق اُڑکے کس شہید کی خاک   کہ آورنگ پہ چرخِ بریں کا ہے نقشہ + (〃)

(۸) سانچا۔ قالب۔ ڈھانچ (۹) خانے کھنچا ہوا کاغذ۔ رُول کھنچا ہوا کاغذ۔ جدول کشی کیا ہوا فارم (۱۰) حال۔ حالت۔ کیفیت۔ گت۔ عالم۔ جیسے کہو آجکل وہاں کا کیا نقشہ ہے

ہوا ہے ابتو یہ نقشہ ترے بیمارِ ہجراں کا   کہ جسنے کھولکر منہ اُسکا دیکھا بس وہیں ڈھانکا (جرأت)

ہزار دُور ہیں وہ ہمسے پر ہیں پیشِ نظر   تصوّر اپنے میں ایک دُوربیں کا ہے نقشہ (ظفر)

لبوں تک آئی ہے لے لے کے دم ہزار جگہہ   یہ ضعف سے مری جانِ حزیں کا ہے نقشہ (〃)

عیاں ہے خواب میں پنہاں ہے وقتِ بیداری   ظفر عجب مرے پردہ نشیں کا ہے نقشہ (〃)

میری صحبت خوش آئے کیونکر اُنہیں   اُنکی صحبت کا اور ہے نقشہ (〃)

دل تو کیا جان تک بھی دیں تجھکو   اپنی ہمت کا اور ہے نقشہ + (〃)

تھا تو مجنوں کو بھی جنوں لیکن   میری وحشت کا اور ہے نقشہ (〃)

اے ظفر ہے جہاں میں خُلق کہاں   ابتو خلقت کا اور ہے نقشہ (〃)

اب نقاہت کا اور ہے نقشہ   اپنی طاقت کا اور ہے نقشہ (〃)

جانے کیا بوالہوس حقیقتِ عشق   اِس حقیقت کا اور ہے نقشہ (〃)

کیونکہ جانبر ہو دردمند ترا   دردِ فُرقت کا اور ہے نقشہ (〃)

کوئی حلاوتِ دُنیا میں پھنس کے کیا نکلے   کہ یہ تو بس مگس و انگبیں کا ہے نقشہ (〃)

دل کے آتے ہی یہ نقشہ ہو گیا   کیا بتاؤں دوستو کیا ہو گیا (نسیم دہلوی)

یہ تصویرِ چہرہ اُتر کیوں گیا ہے   کھنچے کس سے ہو کیا ہے نقشہ تمہارا (دیا شنکر نسیم)

بنا با شمع کو پروانہ اگر اُس بھبُوکے نے   ہے نقشہ شکلِ فانوس خیالِ اہلِ محفل کا (وزیر)

آثار ہوا اُسکو مگر عشقِ بُتاں کا   بے طور ہے نقشہ دلِ بے تاب و تواں کا (تحسین)

(۱۱) دُرگت۔ بُرا درجہ۔ بُرا لکھا۔ حالِ بد ۵

جل گئے خاک ہوئے اپنا یہ نقشہ ٹھیرا   شعلۂ طُور جو اُن کا رخِ زیبا ٹھیرا + (عیاش)

عجب نقشہ ہے دُنیا کا عجب عالم ہے عالم کا   کہ اب تو جو رزالہ ہے وہی سالار ہے رستم کا (ظہور)

(۱۲) طور۔ طریق۔ ڈھنگ۔ وضع۔ طرح۔ ڈھب۔ موقع ۵

عجب مُشکل ہے کیا کہئے بغیر از جان دینے کے   کوئی نقشہ نظر آتا نہیں آسان ملنے کا (نظیر)

(۱۳) فہرست۔ فرد + قبض الوصول۔ فردِ تنخواہ + فردِ یادداشتِ دفتر + فہرستِ اسما اسم نویسی۔ فوج کی اسم نویسی + ناموں کا رجسٹر۔ اسم نامہ کسی محکمہ کے تنخواہداروں یا ملازموں کی فہرست (۱۴) روزنامچہ۔ چالان۔ مال کی خانہ پُری (۱۵) گوشوارہ۔ خلاصہ

نَقْشَہ اُتارنا۔ ا۔ فعل متعدی :۔ تصویر کھینچنا۔ فوٹو لینا۔ عکس لینا + ڈول بنانا۔ خاکہ لینا۔ طرح برداشتن کا ترجمہ ۵

یہ جو ہر آئینہ میں ہے کہ بے قلم کیا صاف   اُتار لیتا وہ اُس نازنیں کا ہے نقشہ (ظفر)

یہ چشم و بینی و رُخسار و گوش مہ میں کہاں   نہ آسمان کو نقشہ ترا اُتار آیا + + (برق)

نَقْشَہ بِگاڑنا۔ ا۔ فعل متعدی :۔ صورت بگاڑنا۔ حال سے بے حال کرنا۔ کھنڈت ڈالنا۔ موجودہ ہیئت یا حالت قائم نہ رکھنا +

نَقْشَہ بِگڑنا۔ ا۔ فعل لازم :۔ حال ابتر ہونا۔ حال خراب ہونا۔ بد انتظامی و بدنظمی ہونا جیسے آجکل وہاں کا نقشہ بگڑا ہوا ہے +

نَقْشَہ بنانا۔ ا۔ فعل متعدی :۔ کسی چیز کی تصویر بنانا۔ خاکہ اُتارنا۔ ڈول ڈالنا +

نَقْشۂ پیدائش و اَموات ع + ف۔ اسم مذکر :۔ وہ نقشہ جسمیں کُل مُلک کی پیدائش و موت لکھی ہوئی آتی ہے اور اُسے مردم شماری سے ظاہر کیا جاتا ہے +

نَقْشَہ تیز ہونا۔ ا۔ فعل لازم :۔ بات بننا۔ رقی سامنے ہونا۔ اقبال یاور ہونا۔ دَور دَورا ہونا جیسے آجکل اُسکا نقشہ تیز ہے +

نَقْشَہ جمانا۔ ا۔ فعل متعدی :۔ (۱) کسی چیز کی بُنیاد ڈالنا۔ ڈھچر ڈالنا۔ کسی بات کو پذیرا کرانا (۲) ڈھب لگانا۔ رسائی پیدا کرنا۔ راہ و رسم پیدا کرنا۔ کوئی بات دلنشیں کرنا۔ بات جمانا (۳) اعتبار جمانا۔ رسُوخ حاصل کرنا یا کرانا۔ دال گلانا ۵

آخر وہاں رقیب نے نقشہ جما لیا   اے داغ خوف تھا اُسی بدذات کا مجھے (داغ)

شگفتہ دل سے نقشِ باطل سب   نقشہ اپنا جما دیا تُونے + + + (〃)

نقش

نقشہ اک اور نے جمایا — پس ماندہ کا پیش خیمہ آیا (گلزارِ نسیم)

یاس ہمکو مٹائے جاتی ہے — شوق نقشہ جمائے جاتا ہے (دیا شنکر نسیم)

کدُورت کو دل میں بڑھانے لگے — یہ نقشے عدُو کے جماتے ہیں آپ (ظہیر)

بات اپنی وہاں نہ جمنے دی — اپنے نقشے جمائے لوگوں نے (مومن)

آنجو سے برف کے انشا کو بھیجے آپ نے — اسکے یہ معنی کہ لو نقشہ تُمہارا جم گیا (انشا)

صُورت ہے مری گرچہ وہ بیزار ہے لیکن — یارو مرے نقشے کو کسی ڈھب سے جما دو

ہمجنس کو ہمجنس سے ہوتی ہے محبت — دیوار سے اُسکی مری تصویر لگا دو } (قطعۂ نصیر)

رکھنے لگے ہیں وہ مری تصویر سامنے — اتنا تو بارے یاروں نے نقشہ جما دیا (عارف)

کھلاتا ہے ہوا اُس شعلہ رُو کو برف خانے کی — رقیبِ رُوسیہ کو فکر ہے نقشہ جمانے کا (امانت)

(۴) تصوّر جمانا + اُمید بندھانا ؎

دیکھنا رشک اُسکی محفل میں — ایک کو ایک کھائے جاتا ہے

نااُمیدی مٹائے جاتی ہے — شوق نقشہ جمائے جاتا ہے } (قطعۂ داغ)

(۵) ترکیب لڑانا۔ تدبیر کرنا۔ موقع نکالنا۔ ڈھنگ جمانا۔ پیچ ڈالنا ؎

زلیخا نے بہت نقشہ جمایا پر مُقدّر سے — نہ صُورت وصلِ یُوسف کی ہوئی کاخِ مصوّر میں (مجرُوح)

نقشہ جمنا۔ اُ۔ فعل لازم:۔ (۱) بات بننا۔ مُنبیا دیٹرنا۔ ڈھب لگنا۔ رسائی ہونا۔ اعتبار ہونا۔ رسُوخ ہونا۔ وثُوق ہونا۔ مطلب حاصل ہونا۔ دال گلنا۔ دل میں گھر ہونا۔ پیری جمنا ؎

جلد جمجاتا ہے ہر شخص کا نقشا کیسا — سادہ دل ہے وہ بُتِ آئنہ سیما کیسا (ناظم)

بہار آتے ہی نقشہ جم گیا گُلشن کی محفل کا — سمن کا سرو کا قُمری کا غُنچے کا عنادل کا (تمنّا)

(۲) تصوّر جمنا۔ خیال جمنا۔ خیال بندھنا ؎

کوئی بے سروّا ہیں چھوٹتی ہیں ہمسے فُرقت میں — وصالِ یار کا جبتک کہ نقشہ جم نہیں لیتا (اسیر)

نقشۂ حاضری وغیر حاضری۔ اُ۔ اسم مذکّر:۔ وہ رجسٹر جسمیں طلبا یا فوجی مُلازموں کی موجُودات اور غیر موجُودگی لکھی جائے +

نقشۂ حدّ و بست ع + ف۔ اسم مذکّر:۔ وہ کاغذ جسمیں کھیتوں کی حدبندی درج ہو۔ پیمایشِ دہ کی فہرست +

نقشۂ خام ع + ف۔ اسم مذکّر:۔ کچّا نقشہ۔ رف کاپی۔ پہلا مسوّدہ + خاکہ۔ چربہ +

نقشۂ سالانہ ع + ف۔ اسم مذکّر:۔ سالانہ کارروائی کا خُلاصہ یا توضیح۔ سالانہ کیفیت +

نقشہ کھنچ جانا۔ اُ۔ فعل لازم:۔ تصویر کھنچ جانا۔ تصوّر جم جانا۔ صُورت سامنے آجانا۔ صُورت مُنعکس ہو جانا۔ عکس دلنشین ہو جانا +

نقشہ کھینچنا۔ اُ۔ فعل متعدّی:۔ تصویر کھینچنا۔ تصویر اُتار لینا۔ عکس لینا۔ فوٹو لینا ؎

نقص

اُس شہسوار کا ہے باغ آسمان پر — کھینچا ہے جو ہلال نے نقشہ رکاب کا (وزیر)

نقشہ گزرنا۔ اُ۔ فعل لازم:۔ حال گُزرنا۔ حال بیتنا ؎

نہ پُوچھو داغ ہمسے انتظارِ یار کی صُورت — یہ آنکھیں جانتی ہیں خُوب جو نقشے گُذرتے ہیں (داغ)

نقشۂ مردم شماری ع + ف۔ اسم مذکّر:۔ وہ نقشہ جسمیں کُل باشندوں کی تعداد بقیدِ اقوام و ذکُور و اناث وغیرہ درج ہوتی ہے +

نقشہ نویس ع + ف۔ اسم مذکّر:۔ ڈرافٹسمین وہ شخص جو زمینوں کے نقشے بناتا اور اُن میں رنگ وغیرہ بھرتا ہے۔ نقشہ بنانیوالا + مُصوّر۔ نقّاش +

نُقشی۔ اُ۔ اسم مذکّر:۔ نقش دار ظرُوف گلی جیسے نقشی رکابی۔ نقشی کٹورا (نقشین کا مخفف) +

نقشین۔ ف۔ صفت:۔ مُنقّش۔ نقش کیا ہوا۔ نقش بنایا ہوا۔ نقُوش کشیدہ۔ گلکاری کیا ہوا + رنگ آمیزی کیا ہوا + نقش دار +

نَقص ع۔ اسم مذکّر:۔ (۱) کمی۔ کوتاہی۔ اُدھورا پن۔ ناتمامی۔ ہیٹائی۔ خامی کسر ؎

وہ دہن کُھلتے ہی گویا نقصِ قُدرت مٹ گیا — یہ سخن ہے رشکِ اعجازِ مسیحا دیکھیے (زکی)

(۲) عیب۔ اوگُن۔ داغ۔ کلنک۔ قبح۔ دھبّا + بُرائی۔ کھوٹ۔ سُقم (مشہُور بضمِ نُون ہے مگر صحیح بفتح نُون) +

نقصِ بدنی یا جسمانی۔ اُ۔ اسم مذکّر:۔ جسمانی عیب۔ جسم کا کنونڈا پن۔ ناقص الخلقت

نقص نکالنا۔ اُ۔ فعل متعدّی:۔ عیب نکالنا۔ کھوٹ نکالنا۔ قباحت ظاہر کرنا۔ اعتراض کرنا +

نُقصان ع۔ اسم مذکّر:۔ (۱) کمی۔ کوتاہی + چھیج (۲) ضرر۔ دُکھ۔ تکلیف۔ گزند۔ زیاں + حرج۔ قباحت ؎

بوسہ لینے میں ہے کیا فائدہ سچ کہتے ہو — یہ بھی فرماؤ کہ ہے دینے میں نُقصان کِسکا (ناظم)

(۳) خسارہ۔ ٹوٹا۔ زیرباری۔ گھاٹا ؎

باغِ فردوس میں حُوروں نے بھی دل لُوٹ لیا — جو ہے تقدیر کا نُقصان کہا جاتا ہے (داغ)

(۴) بربادی۔ تباہی (۵) رائگاں۔ ضائع (۶) خلل۔ فتُور۔ رخنہ +

نقصان اُٹھانا۔ اُ۔ فعل متعدّی:۔ گھاٹا بھرنا۔ ٹوٹا بھرنا۔ خسارہ دینا۔ گرہ سے بھرنا۔ ٹوٹا برداشت کرنا +

نقصان بالقصد ع۔ اسم مذکّر:۔ جان بُوجھکر ٹوٹا یا گھاٹا بھرنا۔ اپنے ہاتھوں خسارہ برداشت کرنا +

نقصانِ بدنی۔ اُ۔ اسم مذکّر:۔ ضررِ جسمانی + جسمی قباحت یا خرابی +

نقصان بھرنا۔ اُ۔ فعل لازم:۔ ٹوٹا بھرنا۔ خسارہ دینا۔ گھاٹا دینا +

نقصان پہنچانا یا دینا۔ اُ۔ فعل متعدّی:۔ ضرر پہنچانا + ایذا پہنچانا۔ خسارہ دینا۔ ٹوٹا دینا +

نقصان رسانی - ا - اسم مؤنث: - ضرر رسانی - تکلیف دہی - ایذا رسانی +

نقصان کرنا - ا - فعل متعدی: - (۱) کام بگاڑنا - حرج کرنا - ٹوٹا دینا + فائدہ سے باز رکھنا - فائدہ نہ ہونے دینا - (۲) ضرر پہنچانا - تکلیف دینا - بگاڑ کرنا - اوگن کرنا - جیسے یہ دوا نقصان کرے گی (۳) کھونا - ضائع کرنا جیسے پناہی نقصان کیا +

نقصان گوارا کرنا - ا - فعل متعدی: - ضرر یا خسارے کی برداشت کرنا - عدمِ منفعت پر راضی رہنا +

نقصانِ مال ع - اسم مذکر: - روپے یا جنس کا ٹوٹا یا کمی - فائدہ یا منفعت کا خسارہ +

نقصانِ مایہ ع + ف - اسم مذکر: - بربادیٔ زر - روپیہ ضایع کرنا + تباہیٔ مال و دولت +

نقصان ہونا - ا - فعل لازم: - حرج ہونا - خلل ہونا - بگڑنا - خرابی آنا - ٹوٹا ہونا - ضرر پہنچنا ع

نہیں ہے معتقد میرا اگر حاسد تو کیا غم ہے ۔ ہوا ہے سجدۂ ابلیس کیا نقصان آدم کا (ناسخ)

نقض ع - اسم مذکر: - توڑنا - شکستگی - ٹوٹ پھوٹ - بگاڑ +

نقضِ عہد ع - اسم مذکر: - عہد شکنی - وعدہ خلافی - اقرار و پیمان توڑ ڈالنا +

نُقَط ع - اسم مذکر: - نقطہ کی جمع + بندیاں - نقطے +

نُقطہ ع - اسم مذکر: - (۱) خط کی انتہا - وہ مقدار جو تقسیم نہ قبول کر سکے مگر اُس کی طرف اشارہ کر سکیں (۲) بندی - صفر + مرکز (۳) کرن - بندی - دال جو شعاع سے بنتی ہے

نقطۂ پرکار یا نقطۂ دائرہ ع + ف - اسم مذکر: - مرکز - وہ نقطہ جو دائرے کے عین وسط میں واقع ہو اور اُس سے محیط تک جس قدر خطوط کھینچے جائیں سب آپس میں برابر ہوں

نقطۂ تقاطع ع - اسم مذکر: - وہ نقطہ جو دو خطوں کے باہم تقاطع کرنے سے پیدا ہوتا ہے +

نقطۂ تقاطعِ ربیعی ع - اسم مذکر: - (چونکہ منطقۃ البروج کا دائرہ مُعدّل النہار کے دائرے سے حمائلی تقاطع کرتا ہے پس اِس تقاطع سے جو نقطے پیدا ہوتے ہیں اُنہیں نقاطِ اعتدال کہتے ہیں - اسلئے جب مارچ اور ستمبر میں سورج ان نقطوں پر پہنچتا ہے تو دن اور رات برابر ہوتے ہیں جس نقطہ سے سورج گزر کر شمال کی طرف جاتا ہے اُسے نقطۂ اعتدالِ ربیعی کہتے ہیں - اور جس نقطے سے گزر کر جنوب کی طرف جاتا ہے اُسے نقطۂ اعتدالِ خریفی سے موسوم کرتے ہیں +

نقطہ دینا - ا - فعل متعدی: - بندی لگانا + صفر دینا +

نقطۂ سُوَیدا ع - اسم مذکر: - وہ سیاہ نقطہ جو دل کے اندر ہے - صرف سُوَیدا بھی کہتے ہیں + (سُوَیدا اصل میں سودا کی تصغیر ہے جو اسود کا مؤنث ہے)

نقطہ لگانا - ا - فعل متعدی: - عیب لگانا - دھبّا لگانا + کلنک لگانا - کلف لگانا +

نقطۂ مقابل ع - اسم مذکر: - حریف + ہمسر - ہم مثل - ہمتا - برابر - مساوی +

نقطۂ موہوم ع - اسم مذکر: - وہ فرضی نقطہ جو خارج میں نہ ہو - مثلاً وہ نقاط جو آسمان میں فرض کر لیتے ہیں جیسے نقطۂ اوج - نقطۂ حضیض وغیرہ - مجازاً دہن معشوق بہ نزدہ باریک نقطہ جسکے وجود کو صرف وہم ہی تصور کر سکے - ذہنی نقطہ - ذہنی نقطہ وہ نقطہ جو ظاہر میں محسوس نہ ہو + جوہر فرد - جُزو لا یتجزا (شیخ ذاکر) ع

گھل گھل کے جو تن نقطۂ موہوم بنا ہے ۔ یہ میری نحافت ہے الٰہی کہ کمر ہے (ذاکر)

تیرے دہانِ تنگ کی تنگی اُٹھائے کون ۔ موہوم ایک نقطہ ہے کہ سخن اُس کو لگائے کون (مؤلف)

نُقْل ع - اسم مذکر: - (۱) گزک - بدرقۂ شراب - وہ چیز جو تبدیلِ ذائقہ کے واسطے شراب یا افیون کے بعد کھائیں میوہ کباب وغیرہ - بعض نے اسکو بفتح بھی لکھا ہے (۲) ایک قسم کی شیرینی جو ساچق میں آتی ہے +

نُقلِ مجلس یا محفل ع - اسم مذکر: - غذا ... مسخرہ - خوش مسخرہ +

نقلِ مجلس یا محفل بنانا - ا - فعل متعدی: - مسخرہ بنانا ع

نقلِ محفل بنائے جاتا ہے ۔ وہ ہنسی ہیر پھیر بنائے جاتا ہے (رُستاق)

نقلِ مجلس بننا - ا - فعل لازم: - مسخرہ بننا ع

نقلِ مجلس ہم بنے ہیں دیدہ و دانستہ اب ۔ تاکہ زیبا ہو ہماری انجمن کیواسطے (عارف)

نَقل ع - اسم مؤنث: - (۱) تبدیلی - سرکاؤ - ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا - چلا جانا - کوچ - روانگی (۲) حاضر جوابی (۳) اصل کی ضد - ایک کاغذ سے دوسرے کاغذ پر اُتارنا - کاپی - نسخہ - منقول (۴) نمونہ - نظیر - مثل - تمثیل ع

تیرا ایوان ہے کیا روضۂ رضوان کی نقل ۔ بلکہ ہے روضۂ رضواں ترے ایواں کی نقل (نامعلوم)

(۵) لطیفہ - چٹکلہ - چھچھی - ہنسی کی حکایت - ظرافت کا ذکر (۶) روایت - کہانی - حکایت - ذکر - بیان ع

زُلف کیا کیا تری ہوتی ہے پریشاں ہنگر ۔ دلِ سودا زدہ کے حالِ پریشاں کی نقل (نامعلوم)

(۷) رُوپ - سُوانگ + لیلا + ناٹک +

نقل النقل ع - اسم مؤنث: - نقل کی نقل +

نقل پروانہ - ا - اسم مذکر: - (عوام) سالا - خسر پورہ - بیوی کا بھائی +

نقل کرنا - ا - فعل متعدی: - (۱) کاپی کرنا - مسودہ یا کسی لکھی ہوئی چیز کو دوسرے کاغذ پر اُتارنا - کتاب سے کتاب لکھنا (۲) سُوانگ کرنا - روپ بھرنا - نقالوں کا مضحکہ آمیز حکایات بیان کرنا - چٹکلیاں کہنا (۳) ذکر کرنا - بیان کرنا - تذکرہ کرنا - حکایت کرنا (۴) ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا - حرکت کرنا +

نقلِ مذہب ع - اسم مذکر: - ایک مذہب سے دوسرے مذہب میں جانا - تبدیلِ مذہب

نقلِ کفر کفر نباشد ع + ف ضرب المثل: - کسی بیجا امر کی نقل ناقل کو قصوروار نہیں ٹھیراتی - کفر کے بیان کرنے سے کافر نہیں ہوجاتا +

نقل

نَقْل لینا۔ اُ۔فعل متعدّی:۔ کسی حکم یا کتاب وغیرہ کو دُوسرے کاغذ پر اصل کے مُطابق لکھوانا + کسی فیصلہ یا شہادت وغیرہ کا باضابطہ مثنّیٰ حاصل کرنا +

نَقْلِ مکان ع۔اسم مذکّر:۔ تبدیلِ مکان۔ بر اُٹھان۔ ایک مکان چھوڑ کر دُوسرے مکان میں جانا۔ تبدیلِ مقام (نسیم دہلوی) ؎

ایک صُورت پہ رہی صُورت نا مانندِ خیال　جب ہُوئی ہستی مُجھے نقلِ مکاں پیدا ہوا (نسیم)

نَقْلِ مکان کرنا۔ اُ۔فعل متعدّی:۔ (۱) ایک جگہ سے دُوسری جگہ چلا جانا + مکان سے اُٹھ جانا۔ مکان بدلنا + ایک جگہ سے دُوسری جگہ لیجانا۔ بر اُٹھان کرنا۔ (۲) انتقال کرنا۔ مرجانا۔ فوت ہوجانا۔ دُوسرے جہان میں جانا +

نَقْل نویس ع + ف۔اسم مذکّر:۔ وہ مُحرّر جس کا کام فیصلجات وغیرہ نقل کر کے دینے کا ہو۔ مُحرّرِ عدالت

نَقْل نویسی ع + ف۔اسم مؤنّث:۔ مُحرّری۔ نقل کرنے کا کام۔ کاپی نویسی +

نَقْل ہونا۔ اُ۔فعل لازم:۔ ایک کاغذ سے دُوسرے کاغذ پر اُتارا جانا۔ اصل تحریر سے دُوسری تحریر حاصل کرنا +

نَقْل ہے۔ اُ۔محاورہ:۔ ذکر ہے۔ کہتے ہیں۔ منقُول ہے +

نَقْلی ع۔صفت:۔ (۱) اصلی کا نقیض۔ جھُوٹا + مصنُوعی۔ جعلی + قلبی۔ کھوٹا (۲) روایتی۔ سماعی + زبانی +

نِقْمَت ع۔اسم مؤنّث:۔ عذاب۔ عقُوبت۔ سزا۔ بدحالی + بدلہ۔ انتقام + تکلیف + کینہ۔ کپٹ

نُقُود ع۔اسم مؤنّث:۔ نقد کی جمع۔ نقدیاں۔ زرہا +

نُقُوش ع۔اسم مذکّر:۔ نقش کی جمع +

نَقُوع ع۔اسم مذکّر:۔ بھیگا ہوا میوہ + بھیگی ہُوئی دوا۔ وہ دوا جو پینے یا بھگونے کے واسطے صاف پانی میں ڈالی جائے + دوا بھگونے کا پانی +

نُقُول ع۔اسم مؤنّث:۔ نقل کی جمع +

نَقِی ع۔صفت:۔ پاک۔ خالص۔ صاف۔ بےمیل۔ بے رلاؤ + بیج نکالا ہوا میوہ +

نَقِیب ع۔اسم مذکّر:۔ (۱) گواہِ قوم + سردار (۲) وہ شخص جسکو نسب معلُوم ہوں۔ بھاٹ۔ لوگوں کے حالات اور خاندان سے واقف۔ سلسلۂ خاندان یا شجرۂ نسب کُرسی نامہ کا جاننے والا۔ پیڑھی اور پُشت سے واقف۔ حسب نسب کا واقف (۳) منادی کرنے والا۔ شہرت دینے والا + خبر کرنے والا۔ یہ اِن جنگ میں کڑکا کہنے والا + تعریف گو۔ مدح خواں + وہ شخص جو خانقاہوں یا بزرگوں کی مزاروں کی طرف سے لوگوں کو خبر کرنے کے واسطے مُقرر ہو (۴) گٹھا۔ قرم۔ بھاڑو۔ بھڑوا (۵) وہ لوگ جو اُمرا خواہ وزرا یا بادشاہ کی سواری کے آگے آگے تادیب کے لئے آواز لگاتے جاتے ہیں جیسے نوّابِ نامدار سلامت + صاحب عالم پناہ سلامت + بادشاہ سلامت وغیرہ۔ اور نیز جبکہ بادشاہ دربار میں کسی کو خطاب دیتا یا کوئی باریابِ مُلازمت ہوتا ہے تو یہ بآوازِ بلند دربار میں پُکارتے ہیں جس سے حُضّارِ دربار کو بھی واقفیت ہوجاتی ہے۔ یا جب کوئی نذر گزرانتا ہے تو کہتے ہیں۔ نگاہ رُو برُو + دُور باش دُور باش کہنے والا + ہرکارہ۔ چوبدار +

نک

فرشتہ نزع میں آیا نظر تو سمجھا میں　ہُوئی حضُور سے میری طلب نقیب آیا (اسیر)

جسوقت کہ فوجِ غم و حسرت ہو صف آرا　ہوں آہ و فغاں دونوں نقیبوں میں ہمارے (ظفر)

دہلی تک آن پہنچا تھا جس دن کہ مرہٹا　مُجھسے کہا نقیب نے آکر ہے وقتِ کار
مُدّت سے کوڑیوں کو اُڑایا ہے گھر میں بیٹھ　ہو کر سوار اب کرو میدان میں کارزار
ناچار ہو کے تب تو بندھا یا میں اسپ زین　ہتیار باندھ کر میں ہوا جا کے پھر سوار　} قطعہ سودا

فقرہ ۔ نقیب چوبدار آگے صاحب عالم پناہ سلامت پُکارتے جاتے تھے چاروں طرف سے آداب مُجرے ہوتے تھے (سنگھرِ سہیلی) +

نَقِیض ع۔صفت:۔ (۱) توڑنے والا۔ عمارت گرانے والا + (۲) مُخالف۔ خلاف۔ برخلاف۔ ضد۔ مُتضاد۔ مُتبائن۔ اُلٹا۔ عکس۔ برُدھ (۳) منطق کی اصطلاح میں کسی شے کا رفع کرنا یعنی اُسکی نفی کرنا (نقیض اور ضد میں یہ فرق کیا ہے کہ دو نقیضیں نہ تو باہم ایک جگہ جمع ہوسکتی ہیں اور نہ دونوں معدُوم ہی ہوسکتی ہیں جیسے زندگی اور موت کہ نہ تو زندگی اور موت دونوں ایک جگہ جمع ہوسکیں اور نہ یہ ممکن ہے کہ دونوں ہی نہوں بلکہ ان میں سے ایک ضرُور ہوگی + دو ضدیں ایک جگہ باہم جمع تو نہیں ہوسکتیں مگر ہاں دونوں معدُوم ہوسکتی ہیں جیسے سفید اور سیاہ کہ یہ دونوں ایک جگہ جمع نہیں ہوسکتے ہاں ممکن ہے کہ دونوں ہی نہوں بلکہ ایک تیسرا رنگ اِنسے علیحدہ یعنی زرد ہو +

نَقِیہ ع۔صفت:۔ ناتواں۔ کمزور۔ ضعیف۔ نحیف۔ نربل۔ دُربل +

نَک ہ۔اسم مؤنّث:۔ ناک کا مُخفف + بینی۔ جیسے نک کٹا یعنی بینی بُریدہ +

نَک بال ہ۔اسم مذکّر:۔ ناک کا بال۔ مُوئے بینی +

نَک بیسَر ہ۔اسم مؤنّث:۔ ناک کے ایک زیور کا نام۔ ایک قسم کی نتھنی جو اکثر گنواریاں پہنتی ہیں۔ جھُولنی۔ بُلاق + (بمیر بائے مکسُور و یائے مجہُول سے ہے)

نَک تَوڑا ہ۔اسم مذکّر:۔ مرکّب از (ناک بمعنی بینی + توڑا بمعنی حرکت) حرکت بینی۔ ناز نخرہ + رنجشِ بیجا یعنی آزُردگی + کلامِ طنز آمیز جو ناک چڑھا کر کیا جائے۔ بولی ٹھولی۔ نظرِ تحقیر + نخوت۔ تبختر۔ غرُور + احسان و منّت ؎

نہ اُلفت ہے نہ شفقت ہے یہی ہر دم کا نکتوڑا　کہ جبر و حکُومت ہے اِسے کہتے ہیں کیا زور (میر سوز)

سوز اِس جینے سے مجکو موت آوے تو بھلا　ہر گھڑی کا خوش نہیں آتا ہے نکتوڑا مُجھے (〃)

اک روز مار ڈالینگے نکتوڑے یار کے　بینی کا تِل مرے لئے تیرِ تفنگ ہے (امداد علی بحر)

آبرُو کو نہیں کم ظرف کی صحبت کا دماغ　کِسکو برداشت ہے ہر وقت کے نکتوڑوں کی (آبرُو)

نخرہ و ناز تم جو کچھ کرو ہمکو قبول الا
یہ نکتوڑا تمہارے پاسباں کا اٹھ نہیں سکتا (مصحفی)

ہے جو کچھ کہ کیا تھے نہیں وہ بھی تو کیا
بس کرو اور زیادہ نہ کرو نکتوڑا + (سودا)

سارے عالم سے ترے واسطے منہ موڑا ہائے
رشتہ ربط ہر اک شخص سے تھا توڑا ہائے

جز ترے تھا نہ کسی اور سے کچھ جوڑا ہائے
تو نے ناحق کا نکالا ہے یہ نکتوڑا ہائے

کیا کہوں دل نے مرے کون اٹھائی کیسی
ہٹ ترے تفرقہ پردازی کی ایسی تیسی (بندہ جرأت)

نک توڑوں۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ نکتوڑا کی جمع جو حروفِ متغیرہ یا تابع متغیرہ کے آجانے سے واوِ مجہول اور نونِ غنہ کے ساتھ بنائی جاتی ہے۔ جیسے بنیا ہزار ہزار نکتوڑوں سے سودا دیتا ہے قرض نہ لو تو کیوں اسقدر تکلیف اٹھاؤ دو۔

نک توڑے۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ نکتوڑا کی جمع۔ نخرے۔ غمزے۔ غرور۔ گھمنڈ۔

اک روز مار ڈالینگے نکتوڑے یار کے
بینی کا تل مرے لئے تیر تفنگ ہے (بحر)

نک توڑے اٹھانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ نازِ بیجا کی برداشت کرنا۔ ناز اٹھانا۔

یہ بُت کے کون نکتوڑے اٹھائے
تراغصہ تو ہر دم ناک پر ہے + (میر سوز)

نک توڑے توڑنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ نخرہ کرنا۔ اترانا + نک نک کرنا + طنز مارنا + ناک بھوں چڑھانا۔ ناک مارنا۔ مزاج مارنا۔ مزاج کرنا۔ احسان جتانا +

نک چڑھا۔ ہ۔ صفت:۔ وہ شخص جو غرور سے چیں بجبیں رہے۔ متکبر۔ مغرور۔ گھمنڈی۔ جبیں گرفتہ کسیکو خاطر میں نہ لانیوالا۔ خود پسند۔ خود بیں۔ بدمغ۔ دماغدار +

نک چڑھی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ بدمغ۔ دماغدار عورت۔ بدمزاج عورت جیسے وہ ایک نک چڑھی اور دماغدار ہے +

نک چھکنی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ ایک دوا کا نام جسکے سونگھنے سے بکثرت چھینکیں آتی ہیں۔ عود العطاس۔ کندش۔ بیخ گاذراں۔ مزاجاً تیسرے درجہ میں حار یابس۔ مفید فالج ولقوہ ہے

ناسدا نی کو چھپا شیخ نہ بدا کوئی
اس میں نکچھکنی چھپا کر اے غافل بھرے (میر سوز)

نک کٹا۔ ہ۔ صفت:۔ بینی بریدہ۔ ناک کٹا ہوا۔ نکٹا +

نک کٹی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ رسوائی۔ بدنامی۔ سبکی۔ خفت۔ ذلت۔ بیعزتی۔ بیحرمتی۔ فضیحت۔ تحقیر۔ تفضیح۔ مذلت۔ خواری۔ پت بھنگ + (عو)

نک کٹی ہونا۔ ا۔ فعل لازم:۔ رسوائی ہونا۔ بدنامی ہونا۔ فضیحتی ہونا۔ تحقیر اور ذلت ہونا +

نک گھسنی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ ناک رگڑنا۔ عاجزی۔ منت سماجت۔ خوشامد و آمد +

نک گھسنی کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ عاجزی کرنا۔ ہاہا کھانا۔ منت سماجت کرنا۔ خوشامد درآمد کرنا۔ التجا کرنا۔ ناک رگڑنا۔ ناک گھسنا۔ بنتی کرنا۔ پرتھنا کرنا۔ ہاتھ جوڑنا +

نکّا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) کوڑی۔ چھوٹا سنکھ۔ نرمہرہ (۲) پاسہ کی پانسہ +

نکّا دو آیا نکّا موٹھ۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ ایک قسم کا جوا جو کوڑی مٹھی میں چھپا کر کھیلا جاتا ہے۔

نکّا۔ ہ۔ صفت:۔ (ہندی) چھوٹا۔ خرد۔ ننھا۔ ننا۔ مُنا۔ مختصر + ناقص + نازک باریک + ناتمام۔ ادھورا + پتہ قد۔ ٹھنگنا۔ قلیل۔ برکت + کم + خفیف + ادنی جیسے نکی نکی بھنڈیاں چھانٹ لو یعنی چھوٹی چھوٹی + بنظر حقیر دیکھ + کم کو کم

نکّا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ نوکدار۔ نکیلا + نوکدار گیری۔ وہ بڑی ڈاڑھ جو بیل ذاتی ہو +

نکّا ٹوپی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (لکھنؤ) وہ دوپلی ٹوپی جو بعض بھروا وغیرہ سر پر رکھتے ہیں۔ بانڈدار ٹوپی۔ اونچی ٹوپی + ہے +

نکّا مارنا یا لگانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (عوام) آگا سخت گیری لگانا + میخ مارنا + میخ ٹھونکنا + زک پہنچانا۔ صدمہ پہنچانا۔ ضرب + نخرہ۔

نکات۔ ع۔ اسم مذکر:۔ نکتہ کی جمع۔ نکتے۔ باریکیاں۔ نکتہ جیسے تیز بلیغ کلام جو ہر ایک کی سمجھ میں نہ آئے + نخرہ۔

نکات۔ ہ۔ صفت:۔ (قصاب) نکما۔ خراب۔ سڑا ہوا۔ رہناری کا چھانہو۔ برا گوشت +

نکاح۔ ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) لغوی معنی مجامعت۔ ہم بستری (۲) مجازاً عقد۔ زناشوئی۔ بیاہ۔ شادی۔ ازدواج کی ضد۔ ندھن + بکھیت

نکاح باندھنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ دیکھو نکاح پڑھانا نمبر ۲ +

نکاح بندھنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ نکاح ہونا۔ ازدواج ہونا۔ دوبول پڑھا جانا۔ عقد ہونا

نکاح پڑھانا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ (۱) عورت کا مرد سے یا مرد کا عورت سے نکاح کرنا۔ گھر میں ڈالنا۔ شادی کرنا۔ گھر بار کا ہونا۔ ازدواج کرنا۔ دوبول پڑھانا۔ (۲) نکاح خوانی کرنا۔ قاضی کا کام کرنا۔ سودا کرنا۔ گٹھ جوڑا لگانا +

نکاح پڑھائی۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ وہ نیگ جو قاضی کو نکاح خوانی کی بابت دیجائے۔ اجرتِ نکاح خوانی

نکاح ثانی۔ ع۔ اسم مذکر:۔ دوسرا بیاہ۔ دوسری شادی +

نکاح کرنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ (۱) دیکھو نکاح پڑھانا +

نکاح کی سی شرطیں کرنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ عو۔ نہایت حجت کرنا۔ کسیکام کی خوبی جتگی کرنا۔ خوبی اطمینان۔ بہانا حجتی کی نسبت بولتے ہیں کہ تم تو نکاح کی سی شرطیں کرتے ہو +

نکاح میں لانا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ عقد میں لانا۔ گھر میں ڈالنا۔ بیوی بنانا +

نکاح متعہ یا موقت۔ ع۔ اسم مذکر:۔ (اہلِ تشیعہ) ایک قسم کا نکاح جو کسی میعاد مقررہ کے واسطے کیا جائے۔ وہ عقد جو کسی خاص وقت کے واسطے کیا جائے۔ چندروزہ نکاح۔ حاجت روائی کا نکاح +

نکاح نامہ۔ ع۔ ف۔ اسم مذکر:۔ کابین نامہ۔ وہ کاغذ جو بروقتِ نکاح بقیدِ مہر و نام زن

وشوٗ لکھا جاتا ہے۔ شادی کے عہد وپیمان کا کاغذ (نکاح نامہ۔ اُس کاغذ کا نام ہے جس میں حمد نعت اور دولھا دُلہن کے نام و مہر کی مقدار نیز نکاح کی تاریخ اور اسی قسم کی اور باتیں ہوتی ہیں مگر اُسکا لکھا جانا شرعاً کچھ ضروری نہیں ہے صرف زبانی اقرار از رُوئے شرع کافی ہے)۔

نکاح ہونا ۔ فعل لازم :۔ عقد ہونا۔ بیاہ ہونا۔ شادی ہونا +

نکاحتا ۔ ا۔ اسم مؤنث :۔ نکاحی۔ نکاح کر کے لائی ہوئی عورت۔ منکوحہ۔ بیاہتا عورت کا نقیض۔ گھر میں ڈالی ہوئی +

نکاحی ۔ ا۔ اسم مؤنث :۔ نکاح کی ہوئی عورت۔ گھر میں ڈالی ہوئی عورت۔ بیاہتا کا نقیض منکوحہ۔ جیسے نکاحی نہ بیاہی مُنڈو بہو کہاں سے آئی +

نِکاس ۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ (۱) اصل۔ مُول۔ بنا۔ جڑ۔ بیج۔ بُنیاد + (۲) آغاز۔ آرمبھ۔ شرُوع۔ ابتدا (۳) منبع۔ سوت + مجری۔ مبداء (۴) مادہ۔ دھاتو۔ رُوٹ (۵) مُورثِ اعلےٰ جدِّ اعلےٰ۔ بانیٔ خاندان + (۶) استخراج۔ اشتقاق۔ اخذ (۷) نسل۔ نژاد۔ بنس۔ خاندان۔ سنتان (۸) صدُور۔ ظہُور (۹) اخراج۔ برآمد۔ خرُوج +

نِکاسی ۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) پیداوار۔ فائدۂ زراعت۔ محاصل۔ آمد۔ حاصل۔ مداخل پرابت + فائدہ۔ منافع (۲) بِکری۔ اخراجِ مالِ فروخت۔ بیع (۳) لدائی۔ بھرتی۔ روانگی۔ برآمد۔ دِساور۔ مال برآمد۔ بھرت۔ تجارتی اسباب کی روانگی (۴) کھیت خرچ۔ (۵) محاصلِ راہداری۔ چُنگی۔ محصُولِ راہ۔ پرمٹ (۶) احدبست۔ سرحد۔ گانو کا سوانا۔ علاقہ (۷) راہداری۔ بہنی۔ چالان۔ روَنّہ (۸) خرُوج۔ اخراج +

نَکَال ع۔ اسم مذکر :۔ عذاب۔ عقُوبت۔ سزا۔ رنج۔ دُکھ۔ تکلیف +

نکال دینا ۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ (۱) باہر کر دینا۔ جدا کر دینا + جواب دینا۔ موقوف کر دینا (۲) کوئی چیز گھر سے دیدینا +

نکال لانا ۔ ہ۔ فعل متعدی : کسی عورت کو بھگا لانا۔ بھگا کر لیجانا +

نکالا ہ۔ اسم مذکر :۔ اخراج۔ خارج + جلاءِ وطن۔ شہر بدر۔ جیسے دیس نکالا +

نکالا ملنا ۔ ہ۔ فعل لازم :۔ خارج کیا جانا۔ نکالا جانا۔ شہر بدر کیا جانا۔ اخراجِ بلد ہونا۔ جلاوطن کیا جانا۔ بنو باس ملنا + دھتکارا جانا ؎

اِس ڈر سے نہ جھگڑا بُتِ کافر سے نکالا ۔۔۔ مِلجائے نہ ہنگامۂ محشر سے نکالا + (حیا)

نکالنا ۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ (۱) نکاسنا۔ خارج کرنا۔ باہر کرنا۔ مردُود کرنا۔ کاڑھنا ؎

مُجھے دم دیکے تُو سو بار نکال اور بُلا ۔۔۔ دمِ آخر میں نہیں ہُوں کہ پھر آبھی نہ سکُوں (حیا)

(۲) مستثنےٰ کرنا۔ علیحدہ کرنا۔ چُننا۔ جُدا کرنا۔ چھانٹنا۔ مُنتخب کرنا۔ (۳) مِنہا کرنا۔ وضع کرنا۔ طرح کرنا۔ تفریق کرنا (۴) اِیجاد کرنا۔ رچنا۔ اختراع کرنا۔ دل سے کوئی بات پیدا کرنا (۵) حل کرنا۔ سُلجھانا۔ جیسے حساب نکالنا۔ سُوال نکالنا (۶) باہر لانا۔ اُکھیڑنا۔ زمین سے اُوپر لانا۔ جیسے جڑ نکالنا۔ جسم سے تیر نکالنا (۷) کاڑھنا۔ بیل بُوٹہ نکالنا

جیسے کشیدہ نکالنا (۸) سدھانا۔ رواں کرنا۔ چلانا جیسے گھوڑے کو گاڑی میں نکالنا۔ (۹) اُوپر لانا۔ باہر لانا۔ ظاہر کرنا جیسے پرند کے بچوں کا پر نکالنا یا آدمی کے بچوں کا دانت نکالنا (۱۰) لینا جیسے کسر نکالنا۔ عداوت نکالنا (۱۱) ڈالنا جیسے رستہ نکالنا (۱۲) پیدا کرنا۔ جننا۔ دینا + انڈا کھٹکنا جیسے جانور کا بچے نکالنا (۱۳) کھینچنا آختہ کرنا (۱۴) مُجرا لینا۔ کاٹنا (۱۵) بھگانا۔ بھگا کر گھر سے لیجانا (۱۶) قرار دینا ٹھیرانا جیسے بھاؤ نکالنا (۱۷) بر رُوئے کار لانا۔ سوچنا جیسے تدبیر نکالنا (۱۸) دھتکارنا + اخراجِ بلد کرنا۔ شہر بدر کرنا۔ جلاوطن کرنا (۱۹) موقُوف کرنا۔ برطرف کرنا۔ معزُول کرنا جواب دینا۔ چھُڑانا (۲۰) حاصل کرنا۔ پُورا کرنا ؎

کھینچ شمشیرِ حیا ڈِل کے نکال ۔۔۔ آج اُدھر ترے پڑا ہُوں نڈھال + (سودا)

لگاؤ سینۂ بسمل پہ ناوک بر سرِ ناوک ۔۔۔ تم اپنے تیر کے بدلے نکالو دل سے ارماں کو (ظہیر)

(یہ لفظ مرکب ہو کر بہت سے معنی پیدا کرتا ہے جو اپنے اپنے موقع پر دیئے گئے ہیں مثلاً دُودھ نکالنا۔ خُون نکالنا۔ ست نکالنا وغیرہ) +

نِکانا ۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ (گنوار) گھانس پھُونس دُور کرنا۔ اڑایا دُور کرنا۔ نلانا +

نَکبَت ع۔ اسم مؤنث :۔ ذلت۔ خواری۔ خستگی۔ بدحالی۔ (۲) افلاس۔ فلاکت۔ مُفلسی +

نُکتہ ع۔ اسم مذکر :۔ (۱) کُنہ۔ باریکی۔ سخنِ دقیق و بلیغ اور پاکیزہ جسے ہر ایک نہ سمجھ سکے۔ باریک بات + راز۔ بھید۔ عقدہ۔ سرِّ خفی ؎

وہ کسی پر کھُلا نہیں ابتک ۔۔۔ جو کہ نکتہ ترے دہاں میں ہے (مجرُوح)

(۲) عقل کی بات۔ دقیق بات۔ سمجھ کی بات (۳) لطیفہ۔ چُٹکلہ (۴) سرِ دِوال۔ مُہری۔ سربند۔ وہ چمڑا جو گھوڑے کے مُنہ پر رہتا ہے۔ تلہاری (۵) کام کی بات۔ مُود کی بات +

وہ جو ہیں انساں یہی ہے اُنکا کام ۔۔۔ یاد رکھ رنگیں یہ نکتہ والسّلام + (رنگیں)

(۶) رخنہ۔ عیب۔ مین میکھ۔ خردہ +

نُکتہ بیں ع + ف۔ صفت :۔ عیب جُو۔ خُردہ گیر۔ عیب بیں۔ کھُڑ پنچیا +

نُکتہ پرور، نُکتہ پرداز ع + ف۔ صفت :۔ نغز گفتار۔ پاکیزہ گفتار۔ نکتہ سنج۔ خوش گفتار۔ سخن فہم۔ سخن شناس + عقلمند + شاعر۔ تیز فہم۔ ہوشیار۔ سخن ور۔ زبان آور +

نُکتہ چیں ف۔ صفت :۔ عیب گیر۔ عیب جُو۔ خُردہ گیر۔ مین میکھ نکالنے والا۔ کھُڑ پنچیا ؎

گاہ کہتا ہُوں کہ کُچھ دریافت کیجے حالِ دل ۔۔۔ گاہ کہتا ہُوں کہ کیا اُس نکتہ چیں سے پُوچھیئے (داغ)

نکتہ چینوں کا ہم اِسطرح دہن سیتے ہیں ۔۔۔ لیکے رشتہ کی عوض تارِ سخن سیتے ہیں (نصیر)

چشمِ فتاں کب نہ آہُو گیر تو آہُو پہ تھی ۔۔۔ خالِ جاناں مُشک چیں پر نکتہ چیں تو کب نہ تھا (ممنون)

مٹایا ہمنے تِل کاجل کا اُسکے مُنہ پہ بوسے سے ۔۔۔ لگے کہنے نہ تھا معلوم ہاں ہیں نکتہ چیں بیٹھے (ظفر)

نکت

پھول جھڑتے ہیں تیرے مُنہ سے جو اے رنگیں بیاں نکتہ چیں آیا تری محفل میں گُلچیں ہو گیا (ناسخ)

نُکتہ چینی۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ خُردہ گیری۔ عیب گیری۔ عیب جوئی۔ مین میکھ۔ کھٹر پینچ+

نُکتہ چینی کرنا۔ اُ۔ فعل متعدی:۔ مین میکھ نکالنا۔ خُردہ گیری کرنا۔ عیب جوئی کرنا+

نُکتۂ خفی۔ ع۔ اسم مذکر:۔ رمزِ پوشیدہ۔ رازِ پنہاں۔ سِرِّ خفی ٥

وصفِ دہن و کمر نہ پُوچھو صانع کے یہ نکتۂ خفی تھے+ (زکی)

نُکتہ رس۔ ف۔ صفت:۔ دقیقہ رس۔ تیز فہم۔ تیز طبع۔ زیرک۔ زکی+

نُکتہ سنج۔ ع+ف۔ صفت:۔ سخن فہم۔ سخن شناس۔ فصیح۔ خوش گفتار۔ تُلی ہُوئی بات کہنے والا۔ اچھی ہُوئی بات کہنے والا۔ عقلمند۔ ہوشیار۔ مجازاً شاعر۔ مُقرّر۔ خوش تقریر۔ سخنور۔ زباں آور۔ نغز گو+

نُکتہ سنجی۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ سخنوری۔ سخن فہمی۔ خوش گُفتاری۔ فصاحت۔ خوش بیانی۔ نغز گوئی+

نُکتہ شناس یا نُکتہ داں۔ ف۔ صفت:۔ تیز فہم۔ زُود فہم۔ ذہین۔ دانا۔ زیرک۔ زکی۔ سیانا۔ چتر۔ عقلمند ٥

شکوہ کس سے کیجیئے خالق کی مرضی تھی یہی نکتہ چیں پیدا ہوں لاکھوں نکتہ داں کوئی نہ ہو (عارف)

نہ کہیئے اُنکے تغافُل کو وہم رُسوائی ستم ظریفیِ احباب نکتہ داں کہیئے+ (زکی)

نُکتہ گیر۔ ف۔ صفت:۔ دیکھو (نُکتہ چیں)+

نُکتی۔ اُ۔ اسم مؤنث:۔ (اصل نُخودی) ایک قسم کی مٹھائی جو چنے کی دال یا بیسن کی بنائی جاتی ہے

نُکتے۔ اُ۔ اسم مذکر:۔ (۱) نُکتہ کی جمع (۲) حرُوفِ مُغیرہ کے آجانے سے ہائے ہوز کی یائے مجہُول سے بدلی ہُوئی صُورت جیسے نُکتے کی بات+

نُکتے چننا۔ اُ۔ فعل متعدی:۔ خُردہ گیری کرنا۔ عیب چینی کرنا ٥

ہم شکستوں کو دیکھ نستعلیق نُکتے چُن چُن کے عیب رکھتے ہیں (نامعلوم)

نُکتے نکالنا۔ اُ۔ فعل متعدی:۔ رخنے نکالنا۔ مین میکھ نکالنا۔ اعتراض کرنا۔ خُردہ گیری کرنا۔ عیب نکالنا ٥

حجابِ رُخ اُٹھا کر حیلۂ چشم پوشی کی کہ سو نُکتے نکالے ہیں فروغِ ماہِ تاباں میں (انور)

نِکٹ۔ ہ۔ تابع فعل:۔ (گیتوں میں) قریب۔ پاس۔ نیڑے۔ نزدیک+

نکٹا۔ ہ۔ صفت:۔ (۱) ناک کٹا۔ یعنی بُریدہ۔ (۲) بے غیرت۔ بے شرم۔ بے لحاظ۔ جیسے نکٹے کا کھائیے اوچھے کا نہ کھائیے (۳)۔ پُورب۔ اسم مذکر) ایک قسم کی ٹھمری ایک قسم کا چلتی لے کا گیت (۴) چپٹی ناک کا۔ ناک بیٹھا (۵) کوڑی جس سے جوا کھیلتے ہیں (۶) ایک پرند کا نام (۷) کھونڈا۔ بُترا جیسے نکٹا اُسترا+

نکٹا بُوچا سب سے اُونچا۔ ہ۔ کہاوت:۔ کھونڈا ہونے کے باوجود بڑا دعوے+

نکل

نکٹا جیا بُرے احوال۔ اُ۔ کہاوت:۔ خستہ حالی سے مُراد ہے+

نکٹی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (۱) وہ عورت جسکی ناک کٹی ہُوئی ہو (۲) چپٹی ناک والی۔ ناک بیٹھی۔ وہ عورت جسکی ناک بیٹھی ہُوئی ہو (۳۔ ع) بلّی۔ گربہ (۴) بے غیرت عورت۔ بے شرم اور بیحیا عورت+

نکٹی کا جنا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (دُشنام) کمینہ۔ کم اصل۔ رزالہ۔ رزیل+

نکٹے۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) نکٹا کی جمع (۲) حرُوفِ مُغیرہ کے آجانے سے الف کی یائے مجہُول سے بدلی ہوئی صُورت جیسے اِس چاقُو سے نکٹے کی ناک بھی نہ کٹے+

نکٹے کی ناک کٹی سوا گز اور بڑھی۔ اُ۔ کہاوت:۔ یعنی بے عزت کو ذلت سے اور خوشی ہوئی+ بیعزت کی عزت گئی وہ اور خوش ہوا+

نکرہ۔ ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) ناشناسی۔ ناشناختگی (۲) معرفہ کی ضد۔ وہ اسم جو غیر مُعیّن شے کے واسطے وضع کیا گیا ہو+

نُکّڑ۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) نوک کی تصغیر+ سرا۔ راس۔ نوک۔ اخیر۔ انتہا (۲) کونہ۔ گوشہ+

نُکس۔ ع۔ اسم مذکر:۔ مرض کا عود کرنا۔ پھر بیمار ہونا+

نِکسنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (گنوار) نکلنا+ ٥

یا کا با کے دس دروا جے ناجانوں کون کھڑکی کُھلی تھی سیاں نکس گیو
میں ناہیں لڑی تھی منوا نکس گیو

نکسیر۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ غلبۂ گرمی کے سبب ناک سے خُون جانا۔ رُعاف۔ خُون بہنے دورانِ خُون کے رُکنے کمیِ خُون یا گُوکر کھانسی اور بُخار وغیرہ سے یہ مرض ہو جاتا ہے (یہ لفظ اصل میں نک + سر تھا یعنی ناک سے سر کے اندر کا خُون آنا۔ پس سر سے سیر ہو گیا)+

نکسیر بھی نہیں پھُوٹی۔ ہ۔ محاورہ:۔ ذرا بھی صدمہ نہیں پہنچا۔ ناک تک سے بھی خُون نہیں نکلا۔ بال تک بیکا نہیں ہوا+

نکسیر پھُوٹنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ ناک سے خُون نکلنا۔ مرض رُعاف کا پیش آنا ٥

زندہ جاوید ہیں قُربانیانِ تیغِ عشق سر کا کٹنا جانتے ہیں پھُوٹنا نکسیر کا+ (آتش)

نکسیر نہ پھُوٹنا۔ اُ۔ فعل لازم:۔ بال بیکا نہ ہونا۔ کچھ تکلیف یا نقصان نہ پہنچنا+

نِکل۔ ہ۔ (صیغۂ امرِ حاضر از نکلنا) جا۔ چل۔ ہٹ۔ دُور ہو ٥

مثالِ آئینہ یکساں سمجھ تو خُوب اور زشت بُلا نہ گھر میں کسی کو نہ کہہ کسُو سے نکل (ظفر)

نکل آنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) باہر آنا۔ ظاہر ہونا۔ باہر ہو جانا ٥

نکل آیا اگر آنسو تو ظالم مت نکال آنکھیں سُنا معذور ہے مُضطر نکل آیا نکل آیا (مومن)

(۲) پیدا ہونا۔ کھڑا ہونا۔ برپا ہونا ٥

نکل

ہمارے خوں بہا کا غیر سے دعوےٰ ہے قاتل کو   یہ بعدِ انفصال اب اور ہی جھگڑا نکل آیا (مومن)

(۳) پھوٹنا۔ اُبھرنا۔ زمین سے باہر آنا +

نکل بھاگنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) چلا جانا۔ چل دینا۔ گھر سے رُوپوش ہوجانا۔ فرار ہوجانا۔ (۲) قابُو سے چلا جانا۔ قبضہ سے چُھوٹ جانا۔ رسّی تُڑا بھاگنا۔ اپنے کو چُھڑا بھاگنا۔ (۳) بچکر چلا جانا۔ چمپت ہوجانا۔ کافور ہوجانا (۴) خوف و خطر سے بچ جانا۔ صاف بچ جانا +

نکل پڑنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ (۱) اِسقاط ہوجانا۔ پیٹ گِر جانا + تو ہجانا۔ وضعِ حمل ہوجانا (۲) ظاہر ہوجانا۔ نُمایاں ہوجانا + کسی نئی ترکاری یا نئے میوے کا بِکنے لگنا۔ بازار میں آجانا۔ چل جانا۔ (۳) باہر آجانا۔ اُوپر آجانا جیسے چیونٹے نکل پڑے (۴) کُھل پڑنا۔ گِر جانا۔ گِر پڑنا جیسے گرہ سے رُوپے نکل پڑے (۵) ٹپک پڑنا چُونے لگنا (۶) اُگل جانا۔ اُگل پڑنا جیسے تلوار نکل پڑنا (۷) باہر چلا جانا۔ گھر چھوڑ جانا۔ (۸) باہر آجانا۔ برآمد ہوجانا + پیدا ہوجانا جیسے اِس کہاوت میں ؎

ڈولی آئی ڈولی آئی میرے من چاؤ   ڈولی میں سے نکل پڑا بھوتکڑا بلاؤ (کہاوت)

دیگر   لکھا چینی سر پہ دھری نکل پڑا یا نکل پڑی   (سیانے مُلّا کی تعریف)

نکل جانا۔ ا۔ فعل لازم:۔ (۱) چلا جانا۔ فرار ہوجانا۔ بھاگ جانا۔ کافور ہوجانا رُوپوش ہوجانا ؎

وہ دریغ بیوفا تو نہو آج دُھوم ہے   کوئی غلام آپکے گھر سے نکل گیا + (داغ)

تری ہے چشمِ مفتن وہ قاتلِ سفاک   دبک کے جائے اجل جسکے رُو برُو سے نکل (ظفر)

آیا جو سامنے سے سرِ معرکہ وہ ترک   ٹھیرے نہ پاؤں خوف سے رُستم نکل گیا (اسیر)

نکلا جدھر وہ شوخ ہوا شور دیکھنا   دل کو جھپٹ کے کوئی اِدھر سے نکلگیا (داغ)

(۲) گر پڑنا۔ اِسقاط ہوجانا۔ تو ہجانا۔ وضعِ حمل ہوجانا (۳) انزال ہوجانا۔ آجانا جھڑ جانا۔ (۴) آگے چلا جانا۔ بڑھ جانا۔ پرے چلا جانا۔ دُور چلا جانا ؎

کاہیدگی نے پھینکدیا دُور اسقدر   کوسوں میں آپ اپنی نظر سے نکلگیا (داغ)

فرہاد و قیس دونوں ابھی میرے ساتھ تھے   میں پیچھے رہ گیا وہ کچھ آگے نکل گئے (جلال)

(۵) جاتا رہنا۔ زائل ہوجانا۔ دفع ہوجانا۔ جُدا ہوجانا۔ دُور ہوجانا ؎

اسیرِ عشق کے ہے سر کے ساتھ قیدِ بلا   کہ طوقِ فاختہ کے جائے کب گلُو سے نکل (ظفر)

بیدل عوض سواروں کی ہیں بعدِ مرگ ساتھ   پلٹن ملی جو ہمکو رسالہ نکل گیا + + (برق)

مٹتا پاسہ اپنا نکل جائیگا   گر اپنا عدُو وار چل جائیگا (مؤلف)

(۶) ہار جانا۔ سامنے نہ ٹھیرنا۔ ٹھہرا نہ رہنا۔ قائم نہ رہنا۔ ثابت قدم نہ رہنا ؎

بڑا غرور تھا تقریر کا ظفر جنکو   وہ یک سخن میں گئے تیری گفتگو سے نکل (ظفر)

نکل

(۷) پار ہوجانا۔ آر پار ہوجانا۔ اِدھر سے اُدھر چلا جانا ؎

تیر گیا اُسکا یُوں زخمِ جگر سے نکل   جیسے نظر جائے صاف روزنِ در سے نکل } ظفر
پار جگر کے ہوا تیرِ غمِ یار کا   یہ وہ بلا تیر ہے جائے سپر سے نکل }

جس دلپہ وہ نگاہ پڑی دل کے پار تھی   پہنچے پہ ہزار سپر سے نکل گیا + + (داغ)

(۸) مسک جانا۔ پھٹ جانا۔ چلجانا۔ چِر جانا۔ دریدہ ہوجانا جیسے جوتیوں کے ٹانکے نکلگئے ؎

رفُو کرے مرا جیبِ جگر رفُوگر کیا   کہ یہ تو اور بھی جائے سوا رفُو سے نکل (ظفر)

ایسی وحشت نہیں دلکو کہ سنبھل جاؤنگا   صُورتِ پیرہنِ تنگ نکل جاؤنگا (آتش)

کہتا پیراہنِ گُل ہے یہ نزاکت سے نسیم   ہاتھ مُجھکو نہ لگانا کہ نکل جاؤنگا (ذوق)

(۹) سرزد ہوجانا۔ برآمد ہوجانا ؎

نالہ ہر اک بستر کے جگر سے نکلگیا   جی ہی نکل گیا وہ جدھر سے نکلگیا (داغ)

(۱۰) گُزر جانا۔ سامنے سے چلا جانا۔ آنکھوں سے دیکھتے اوجھل ہونا ؎

عالم میں ایک تُو نظر آیا نظر فریب   عالم تمام اپنی نظر سے نکل گیا (داغ)

اب کیا ہے گر کسی سے ملاتے نہیں نظر   لاکھوں ہماری آنکھ سے جلسے نکلگئے (〃)

(۱۱) بیت جانا۔ ہوچکنا۔ مُنقضی ہوجانا۔ گُزر جانا جیسے وہ دن بھی نکل گئے یہ بھی نکل جائینگے ؎

نحوست کے دن سب گئے ہیں نکل   عمل اپنا سب کرچکا ہے زحل (میرحسن)

زندہ رہے فراق میں وصلت میں جان دی   اُسدن چلے یہاں سے کہ جالا نکل گیا (برق)

(۱۲) سبقت لیجانا۔ بڑھجانا۔ فوق لیجانا۔ فوقیت لیجانا ؎

اللہ رے اُسکا حُسن ترقی پا کی ہے   ہر مُوئے زُلف مُوئے کمر سے نکل گیا (داغ)

(۱۳) برآنا۔ حاصل ہوجانا + پُورا ہوجانا ؎

کچھ ہوگا مجکو نالۂ شبگیر سے حصولِ دل   کچھ مدعا دُعائے سحر سے نکل گیا (داغ)

کیا غم اگر کسی نے نہ نالہ کوئی سُنا   تیرا تو حوصلہ دلِ پُر غم نکلگیا (اسیر)

(۱۴) قابُو سے باہر ہوجانا۔ قبضہ سے چلا جانا (۱۵) بہ جانا۔ رواں ہوجانا جاری ہوجانا۔ ٹپک جانا ؎

ملبے گداز عشق کہ پیکانِ دلنشیں   اک اشک بنکے دیدۂ تر سے نکلگیا (داغ)

اللہ رے جوش گریہ کہ اِس جذبِ ضبط کے   دریا بہا کے دیدۂ تر سے نکل گیا (〃)

دل یہ کہتا ہے مُجھے روزنِ سینہ سے نکل   وہ یہ خُوں ہوکے ہیں آنکھوں سے نکل جاؤنگا (ذوق)

(۱۶) پھسلجانا۔ رپٹ جانا۔ کھسک جانا (۱۷) پھر جانا۔ نافرمان ہوجانا۔ روگردانی کرنا۔ انکار کرنا۔ بات سے پھر جانا۔ قائم نہ رہنا جیسے تم تو ابھی سے نکلگئے ؎

جب تُونے اپنے گھر سے نکالا نکلگیا   کس روز تیرا چاہنے والا نکل گیا (برق)

نکل

(۱۸) آگے ہوجانا۔ تعلیم یا سبق میں بڑھجانا (۱۹) زیادہ ہوجانا۔ بیش ہوجانا جیسے اُسکے ڈنڈ ہمارے ڈنڈوں سے نکل گئے (۲۰) چھوٹ جانا۔ جاتا رہنا ہاتھ میں نہ رہنا جیسے وہ کام تو اب ہم سے نکل گیا۔

بھر کے دے جام ورنہ ایساقی دم کسی تشنہ کام کا نکلا + + (داغ)

(۲۱) وقت گزر جانا۔ کسی چیز کا ہاتھ سے جاتا رہنا۔

زندہ رہے فراق میں وصلت میں جان دی اُسدن چلے یہاں سے کہ چالا نکل گیا (برق)

(۲۲) رواج پا جانا۔ جاری ہوجانا۔ رسم پڑجانا +

نکل چلنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ ازخود رفتہ ہوجانا۔ حوصلہ و مقدور سے بڑھ چلنا۔ اپنی حد اور بساط سے باہر پاؤں رکھنا + اِترا جانا۔ مغرور ہوجانا + گستاخ ہوجانا۔ اپنے کو کچھ سمجھنے لگنا۔ بڑھکر چلنے لگنا۔ اپنی حد سے تجاوز کرنا۔ زمین پر پاؤں نہ رکھنا۔ اُڑنے لگنا + پر پُرزے نکالنا۔

مری طرف سے صبا کہیو میرے یوسف سے نکل چلی ہے بہت پیرہن سے بُو تیری (آتش)

لیکے پھولوں کو پاؤں میں ملنا ہے قیامت ہی یہ نکل چلنا + (رنگین)

نکلا پڑنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) جامہ سے باہر ہوا جانا۔ آپے میں نہ رہنا۔ بپھرا جانا (۲) ظاہر ہوا جانا۔ چھپا نہ رہنا۔ ٹپکا پڑنا۔

کیا کہوں حُسن و لطافت جامۂ شبنم سے ہائے نکلا ہی پڑتا ہے وہ گورا بدن مہتاب سا (مصحفی)

نِکلنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) نکسنا۔ اُگنا۔ اُبنا۔ پھوٹنا۔ زمین سے اُبھرنا۔ جمنا۔ اُپجنا۔ اُوپر آنا۔ نمو ہونا + لگنا۔ آنا۔ جیسے بیج نکلنا۔ کونپل نکلنا۔ بال نکلنا۔ ناخن نکلنا۔ پھل نکلنا۔ پھُول نکلنا۔

وہ مے کش ہوں رس چوس لیتا ہوں اُسکا جہاں شاخ میں کوئی انگور نکلا + (داغ)

پست ہمّت کو ہوا اوج تو شامت آئی موت سمجھو اُسے چیونٹے کے اگر پر نکلے
عشق وہ چیز ہے دکھلائے اگر جذب اپنا خاک سے قمریوں کی شاخِ صنوبر نکلے
شور کیوں اتنا مچاتا ہے ابھی سے آغا نہ بہار آئی چمن میں نہ گلِ تر نکلے
} آغا

(۲) بہنا۔ رواں ہونا۔ جاری ہونا۔ چلنا۔ رِسنا۔ جھرنا جیسے پانی نکلنا۔ خُون نکلنا وغیرہ (۳) پیدا ہونا۔ جنم لینا۔ جنما۔ پیٹ یا انڈے سے باہر آنا جیسے بچّہ نکلنا (۴) بیرُوں آمدن و برآمدن کا ترجمہ۔ باہر آنا۔ برآمد ہونا جیسے پھانس نکلنا۔ دُودھ نکلنا۔

مرے دل کو جو تو ہر دم بھلا اتنا ٹٹولے ہے تصور کے سوا تیرے بتا تو اُسمیں کیا نکلا (میر درد)

ہو وہیں دیدۂ بیتم بصیرن کے پھانس جس سے نہ اے چچی نکلے + (راحت)

شامت آجائے اِن کہاروں کی اس گلی میں جو وہ ابھی نکلے + (//)

جو نکلے چشم سے اے اشک آبرو سے نکل جو نکلے جسم سے اے جان آرزو سے نکل
بھرا ہے چشم میں خوں یُوں ہے اِسطرح آکر کہ جیسے جام میں آجائے مے سبُو سے نکل
} ظفر

نکل

اے ظفر نالۂ عُول نے مرے کی کچھ کی تاثیر گھبرا کے جو وہ غیرتِ گلشن نکلا (ظفر)

الٰہی خیر کرنا آج کوئی داغ کے گھر سے نہ بے شیون نکلتا ہے نہ بے ماتم نکلتا ہے (داغ)

ہم تو اُس مُدعا کے قائل ہیں جو زباں سے نکل نہیں سکتا (//)

جگر ساتھ اشکوں کے مجبور نکلا یہ ہمسایہ دل کا بہت دُور نکلا + + (//)

پلائی مجھے ذکر و اعظ نے ایسی + کہ میں بزم سے نشہ میں چُور نکلا + (//)

جب کہا میں نے تڑپ کر دلِ مُضطر نکلا کہتے ہیں کسنے نکالا اُسے کیونکر نکلا (حضور صفؔ)

اُٹھا کر دستِ رنگیں میں وہ کیوں تیغ دودم نکلے کہ جسکے بازُوے نازک پہ اک عالم کا دم نکلے (تصویر)

کبھی تو کھینچ اُس در پہ ایسا نالۂ دلکش کہ رکھے ہاتھ دلبر گھر سے اپنے وہ صنم نکلے (//)

تمہیں کیا حضرتِ دل دھیان رکھو عشقبازی سے پشیماں ہو اُس کُوچہ سے گر نکلے تو ہم نکلے (//)

(کبھی بمعنی جانا کبھی بمعنی سُونتنا تلوار کے ساتھ اور کبھی بمعنی حاصل ہونا کام کے ساتھ آتا ہے[۱])

(۵) نمایاں ہونا۔ ظاہر ہونا۔ پرگھٹ ہونا۔ عیاں ہونا۔ نمودار ہونا۔ اُگھڑنا۔ کھُلنا۔ دکھائی دینا۔ نظر پڑنا۔ ظہور میں آنا۔ جیسے دن نکلنا + جوبن نکلنا۔ وغیرہ۔

تجلّی کسی کی وہ جلوہ کسیکا کہیں ناز نکلی کہیں نور نکلا + (داغ)

دم سرد کو آگ کیوں کر لگاؤں جہنّم کا شعلہ بھی کافور نکلا + (//)

وجود و عدم دونوں گھر پاس نکلے نہ یہ دُور نکلا نہ وہ دُور نکلا + (//)

یار کے سبزۂ رُخسار کا پر تو جو پڑا اے سکندر ترے آئینہ کے جوہر نکلے (آغا)

صاف صاف ابنو مجھے گالیاں تیا دہ ہے تیغ خُوب صیقل ہوئی شمشیر کے جوہر نکلے (//)

ساتھ بھی سوئے مگر دل کی نہ نکلی حسرت وصل کی رات میں بھی شکووں کے دفتر نکلے (//)

رنگ گرگٹ کی طرح بدلے بہار جو ابھی گھر میں چھپکلی نکلے + (راحت)

خُون عاشق کا ہے گلگونہ ترے عارض کو قتل ہونے سے ہمارے ترا جوبن نکلا
چارہ گر بھر نہ سکے میرے جگر کے ناسُور ایک گر بند کیا دُوسرا روزن نکلا
} ظفر

(۶) سرزد ہونا۔ صادر ہونا۔

مرے نصیب کہ وہ حال پوچھیں اور زکی زباں سے شکر نکلجائے مدّعا کے عوض (زکی)

کون کہتا ہے کہ آہ تو نہ جگر سے نکل لیک نہ تنہا نکل بلکہ اثر سے نکل + (ظفر)

(۷) باہر جانا۔ چلا جانا۔ باہر ہونا۔ رُخصت ہونا۔ سدھارنا۔ جیسے اب یہاں سے نکلو (۸) آوارہ و سرگردان ہونا۔

ناصحا عشق نہ ہوتا مجھے سودا ہوتا ہر طرح گھر سے نکلنا مری تقدیر میں تھا (حیا)

(۹) پانی سے اُبھرنا۔ ڈُوبی ہوئی چیز کا باہر آنا جیسے پانی ہٹ گیا تو پہاڑ نکل آیا (۱۰) اُدے ہونا۔ طلوع ہونا۔ سعُود کرنا۔ بلند ہونا۔ اُٹھنا۔ اُگنا۔ جیسے چاند سُورج یا ستاروں کا نکلنا جیسے

رین بسیرا ہو چکا اب دن نکلا آسے جلو بٹا وُ دیس کو خالی کرو سرائے (سوانگ)

(۱۱) ثابت ہونا۔ ثبوت کو پہنچنا۔ معلوم ہونا۔ ثبوت ہونا۔ برُوئے کار آنا۔

[۱] وفا کی ہم نے تم سے اور تم نے غیرت اب تک + طریقِ عشق سے باہر نہ ہم نکلے نہ تم نکلے + خدا وہ دن بھی دکھلائے کہ اُس قاتل کے ہاتھوں سے + کبھی خنجر کھنچے مجھ پر کبھی تیغ دودم نکلے (تصویر)

نکل

رات چھیڑا تھا جسے زلف سمجھ کر ہم نے ‏ ہائے شامت کہ وہ اک افعیٔ رہزن نکلا
دل کا کچھ کام نہ تجھ سے بتِ پُرفن نکلا ‏ دوست جانا تھا تجھے جان کا دشمن نکلا } قدر

میں تو مرزا کو جانتی تھی شریف ‏ لو وہ بھڑووں کے چودھری نکلے (راحت)

نہ جانی ہمنے قدرِ شعر گوئی واے نادانی ‏ جسے ہم داغ سمجھے تھے جواب دیکھا وہ نکلا (تصویر)

یہ سمجھے تھے ہم ایک چرکا ہے دل پر ‏ دبا کر جو دیکھا تو ناسور نکلا + + (داغ)

نہ نکلا کوئی بات کا اپنی پورا ‏ مگر ایک نکلا تو منصور نکلا + + (〃)

بہت دم دیئے پاس کھٹکا نہ ہرگز ‏ وہ عیّار پُرفن بہت دور نکلا (〃)

سمجھے تھے ہم داغ گمنام ہوگا ‏ مگر وہ تو عالم میں مشہور نکلا + + (〃)

(۱۲) فاضل ہونا۔ افزود ہونا۔ زائد ہونا۔ زیادہ ہونا جیسے اُن کی طرف اُلٹے ہمارے ہی دام نکلے۔

فقط وعدے پہ دو بوسوں کے دل لیکر وہ کہتے ہیں ‏ ہمارا ہی کچھ آتا ہے تمہارا کیا نکلتا ہے (داغ)

(۱۳) کھُلنا۔ گرہ یا گانٹھ یا میان وخانہ وغیرہ سے باہر آنا ؎

خط یہ کرا قاصد اکس کا کمر سے نکل + ‏ تجھکو جو اُسنے کہا دور ہو گھر سے نکل (ظفر)

سرِ نقشِ پا لغزشِ پا ہے شاہد ‏ کہ گھر سے ترے کوئی مخمور نکلا + (داغ)

(۱۴) جھلکنا۔ ٹپکنا۔ چھنا۔ ترشح ہونا ؎

نقابِ روئے روشن سے رخِ پُرنور کا جلوہ ‏ جو چھن چھن کر نکلتا ہے تو کیا کم نکلتا ہے (داغ)

(۱۵) پایا جانا۔ دکھائی دینا۔ نظر آنا ؎

مرے دل کو جو تو ہر دم بجالا اتنا ٹٹولتے ہے ‏ تصور کے سوا تیرے بتا تو اُسمیں کیا نکلا (درد)

ہمارے دم نکلنے میں بھی اک عالم نکلتا ہے ‏ کہ وہ مشتاق ہیں دیکھیں تو کیونکر دم نکلتا ہے (داغ)

جہاں تیرے جلوے سے معمور نکلا ‏ پڑی آنکھ جس کوہ پر طور نکلا + (〃)

کہاں رہ کے توبہ رہا ہوں الٰہی ‏ کہ جنت میں بھی مجمعِ حور نکلا + (〃)

(۱۶) کھنچنا۔ میان سے باہر ہونا۔ سُتنا۔ جیسے تلوار یا خنجر نکلنا ؎

کمی کیا پڑ گئی ہے چاہنے والوں کی یا قاتل ‏ کہ اب تلوار کم کھنچتی ہے خنجر کم نکلتا ہے (داغ)

(۱۷) گزرنا۔ جانا۔ نکلنا۔ سامنے سے جانا۔ نظروں سے گزرنا۔ جیسے بازار سے نکلنا گلی سے نکلنا +

نہ تجھسا آجتک دیکھا نہ تجھسا حشر تک دیکھیں ‏ اِن آنکھوں سے بہت نکلا بہت عالم نکلتا ہے (داغ)

جذبۂ عشقِ زلیخا کی یہی تھی تاکید ‏ قافلہ مصر کے بازار سے ہو کر نکلے (آغا)

اُنکا یہ حکم ہے قاصد تو کسی کا کیسا ‏ تیرے کوچے سے نہ اُڑ کر بھی کبوتر نکلے (〃)

نہ کیوں ہو اشک ریزاں بیکسی پہ ہم غریبوں کی ‏ ہماری خاک پر ہو کر اگر ابرِ کرم نکلے (تصویر)

(۱۸) بر آنا۔ حاصل ہونا۔ حصول ہونا۔ پورا ہونا۔ جیسے ارمان نکلنا۔ حسرت نکلنا۔ حوصلہ نکلنا۔

نہ کیوں ممنون ہوں اہرمنطلہ پنجہ جذبۂ دل کا ‏ کہ میرا کام اُلفت میں جو بے دام و درم نکلے (تصویر)

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے ‏ بہت نکلے مرے ارمان لیکن پھر بھی کم نکلے (غالب)

نکل

(۱۹) جانا۔ رخصت ہونا۔ چمپت بننا۔ سدھارنا ؎

کیا ڈراتا ہے بھاگنے سے غلام ‏ دور ہو جائے وہ ابھی نکلے (راحت)

(۲۰) دور ہونا۔ جدا ہونا۔ علیحدہ ہونا۔ باہر ہونا۔ باہر جانا ؎

شبّو منہ کالا ایسی باندی کا ‏ میرے گھر سے یہ کلموہی نکلے (راحت)

(۲۱) نچڑنا۔ پلنا جیسے رس یا تیل نکلنا (۲۲) فرار ہونا۔ بھاگنا۔ چلا جانا۔ مفرور ہو جانا ؎

میں نکل جاؤں نوج یار کے ساتھ ‏ آپ کی بیٹی لاڈلی نکلے + + (راحت)

(۲۳) پھٹنا۔ مسکنا۔ چِرنا۔ چاک ہونا۔ دریدہ ہونا ؎ ....

دھینگا مشتی ہوئی اے زار کسی ہوش سے ‏ ورنہ کیا معنی کہ دامان و گریباں نکلے (زار دہلوی)

ہاں چھپے رستم آپ اجی نکلے ‏ کیوں نہ آنگیا مری نچی نکلے (راحت)

(۲۴) رفع ہونا۔ دفع ہونا۔ جانا۔ جاتا رہنا ؎

تورڑو سی تم نے کل مری کل کل ‏ دائی آوے تو بیکلی نکلے + + (راحت)

(۲۵) ہونا۔ آنا ؎ آج آپ کے نصیب جاگے + سچا مرا شب کا خواب نکلا (قدر)

چھیڑ لیتے ہو پردے والوں کو ‏ واہ تم خوب آدمی نکلے
راہ میں روک لی مری ڈولی ‏ اچھے آئے بڑے کوئی نکلے } قطعۂ راحت

(۲۶) مخروج ہونا۔ خارج ہونا + خارج کیا جانا ؎

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے ہیں لیکن ‏ بہت بے آبرو ہو کر ترے کوچے سے ہم نکلے (غالب)

آپ اک آن کو بھی گھر سے تو باہر نکلے ‏ آپ ہی فرمائیں کہ حسرت مری کیونکر نکلے (آغا)

(۲۷) سبقت لیجانا۔ آگے بڑھ جانا۔ آگے ہو جانا جیسے سبق میں نکل جانا۔ دوڑ میں نکل جانا (۲۸) نافرمانی کرنا۔ حکم عدولی کرنا۔ روگرداں ہونا (مثال دیکھو نمبر ۷ نکلجانا) (۲۹) پھرنا جیسے قول یا بات سے نکلنا (۳۰) افزوں ہونا + زیادہ یا بڑھ کر ہونا۔

بدن جھڑکا ہے ایسا ایک لیلیٰ کی محبت میں ‏ مری رانوں سے مجنوں کے نہیں بازو نکلتے ہیں (بحر)

(۳۱) خروج کرنا۔ پیدا ہونا۔ نمودار ہونا ؎

آگ پانی میں لگاتا ہے رخِ یار کا عکس ‏ کیا تعجب ہے جو آتش سے سمندر نکلے (آغا)

(۳۲) چھن جانا۔ واپس لے لیا جانا۔ مسترد کیا جانا جیسے اُنسے سرکار کا کام نکلکر دوسرے کے پاس چلا گیا (۳۳) بیتنا۔ گزرنا۔ منقضی ہونا۔ بیت ہونا۔ جسطرح وہ دن نکلے یہ بھی نکلجائینگے (۳۴) وقت گزرنا۔ موقع جانا (۳۵) ایجاد ہونا۔ اختراع ہونا۔ نئی بات ظاہر ہونا۔ (۳۶) نئی ترکاری یا میوہ چلنا۔ کسی چیز کا بازار میں بکنے لگنا (۳۷) جانا۔ ضایع ہونا جیسے تمہاری گرہ سے کیا نکلا (۳۸) جھڑنا۔ منزل ہونا (۳۹) پڑنا۔ جاری ہونا۔ قایم ہونا جیسے رستہ نکلنا۔ نیا دستور نکلنا۔ نیا قانون نکلنا + ؎

ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا ‏ یہ تیرے زمانے میں دستور نکلا (داغ)

(۴۰) بننا۔ بنایا جانا جیسے سڑک نکلنا (۴۱) پھوڑے پھنسی کا نمایاں ہونا جیسے دُنبل نکلنا۔ سبلہ نکلنا۔ سیتلا نکلنا وغیرہ (۴۲) باہر پھرنا۔ پردے سے باہر ہونا جیسے بکلی تو گھونگٹ کیا (۴۳) نظری ہونا۔ کلام کا زیبا (۴۴) پورا ہونا۔ انجام کو پہنچنا جیسے حسرت نکلنا

نکل

ساقی: بھی ہوئے مگر دل کی نہ نکلی حسرت — وصل کی رات میں بھی شکوے نکلے دفتر نکلے
آپ اس آن کو بھی گھر سے نہ باہر نکلے — آپ ہی فرمائیں کہ حسرت مری کیونکر نکلے } آغا

(۴۵) چھڑ جانا۔ چھڑ جانا، شروع ہونا۔ آغاز ہونا۔ ؎

شبِ وصل ذکرِ عدو پر وہ بولے — خدا کے لئے کیوں یہ مذکور نکلا + (داغ)

نِکلوانا۔ ہ۔ فعل متعدی (۱) باہر کرانا (۲) خروج کرانا (۳) معلوم کرنا۔ جیسے نام نکلوانا +

نکلے ہوئے دانت پھر اندر نہیں جاتے۔ ا۔ کہاوت :- (۱) جو بات یا راز افشا ہو جاتا ہے پھر وہ نہیں چھپتا (۲) جب آدمی کو ہر دا لگ جاتی یا کسی بات کا مزا پڑ جاتا ہے پھر وہ نہیں چھوٹتا (۳) جب آدمی ایک دفعہ نکالا جاتا ہے پھر مشکل سے دخل پاتا ہے +

نِکمّا۔ ہ۔ صفت :- (۱) بیکار محض۔ بے مصرف۔ ناکارہ (نواب مرزا جنگ حاذق) ؎

وہ دل جس پہ تھے مجکو سو ناز ظالم — اُسے تو نے کیسا نکما کیا ہے (حاذق)

کیا ضعف نے یہ نکما کہ اب ہم — نہ آنے کے قابل نہ جانے کے قابل (مجروح)

(۲) خالی۔ بے شغل۔ بیکار، معطل۔ بے روزگار جیسے نکمے آدمی شطرنج کھیلا کرتے ہیں (۳) ناچیز، حقیر (۴) بُرا، خراب جیسے یہ نکما سودا دیتا ہے (۵) مردنا بکار، بیچکارہ ؎

پہلو میں جھپکے آنکھوں سے لیتا ہے کام دید — دل بھی شریک ہے تو نکما شریک ہے (رشک)

نکما ٹھیرانا۔ فعل متعدی :- بے مصرف اور ناکارہ قرار دینا۔ کسی کے قابل اور عضو معطل قرار دینا +

نکما کر دینا۔ ہ۔ فعل متعدی :- کسی کام کا نہ رکھنا۔ کسی مصرف کا نہ رکھنا محض معطل اور بیکار کر دینا۔ کسی قابل نہ رکھنا۔ ناکارہ کر دینا ؎

عشق نے غالب نکما کر دیا — ورنہ ہم بھی آدمی تھے کام کے (غالب)

نکما ہو جانا۔ ا۔ فعل لازم :- (۱) بیکار ہو جانا۔ کام کے قابل نہ رہنا۔ کام سے جاتا رہنا جیسے ہاتھ فالج سے نکما ہو گیا (۲) خراب ہو جانا۔ بگڑ جانا۔ جیسے بُروں کی صحبت سے نکما ہو گیا +

نکو۔ ہ۔ صفت :- عو۔ (۱) ناک والا۔ عزت والا۔ تمکنت والا۔ صاحب غیرت (۲) رُسوا۔ بدنام۔ معیوب۔ داغی (۳) بڑی ناک والا۔ وہ شخص جسکی ناک لمبی ہو +

نکو بنانا۔ ہ۔ فعل متعدی :- عو۔ بدنام کرنا۔ رُسوا کرنا۔ انگشت نما کرنا +

نکو بننا۔ ہ۔ فعل لازم :- انگشت نما ہونا۔ رسوا ہونا۔ بدنام ہونا۔ نام نکلنا +

نکو کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی :- انگشت نما کرنا۔ بدنام کرنا۔ رسوائے عام کرنا۔ نام نکالنا

نکوا۔ ہ۔ اسم مذکر :- (گنوار) (۱) سوئی کا ناکا۔ سوئی کا چھید۔ روزن سوزن (۲) بیج کا پھٹاؤ۔ وہ سوئی کی مانند شاخ جو اوّل ہی اوّل بیج سے نکلے۔ سوئی اس معنی میں یہ لفظ نوک سے بنایا گیا ہے (۳) ترازو کی ڈنڈی کا وہ سوراخ جس میں ڈوری ڈالتے ہیں +

نکوہش۔ ف۔ اسم مؤنث :- ملامت۔ سرزنش۔ زجر و توبیخ۔ دھمکی +

نکوئی۔ ف۔ اسم مؤنث :- بھلائی، نیکی + خوبی۔ عمدگی + اچھا سلوک + لطف، مہربانی

نکھٹ

نکھ۔ ہ۔ اسم مذکر :- ناخن + پاؤں کا ناخن + نوہ (۲) ایک مشہور دوا کا نام جو سیپی اور ناخن سے نہایت مشابہ ہے۔ فارسی میں اُسے ناخن دیو یا ناخن پریاں عربی میں اظفار الطیب کہتے ہیں۔ عطریات اور ادویات میں اسکا بہت کام پڑتا ہے کیونکہ یہ ایک خوشبودار چیز ہے دوسرے درجہ میں گرم و خشک ہے (۳) نخ۔ ابریشم۔ کچا ریشم +

نکھ سکھ سے۔ ہ۔ تابع فعل :- عو۔ لفظ دوم سکھ شاید ہیں کا بگڑا ہوا لفظ ہے۔ سر تا پیر سے۔ پاؤں کے ناخن سے سر کی چوٹی تک۔ ایڑی سے چوٹی تک۔ اوّل سے آخر تک ابتدا اور انتہا سے (مسلمان عورتیں نک شک سے بولتی ہیں جیسے نک سُک سے درست) +

نکھ سکھ سے دُرست۔ ا۔ تابع فعل :- سب طرح سے بے عیب، بے نقص۔ اوّل سے آخر تک عمدہ، خوب اور موزوں ؎

نکھ سکھ سے درستی ہو تو زیبندہ ہو گرمی — کیا لطف ہے اے چرخ جو خورشید ہو اگرم (مجرات)

نکھ سے سکھ تک۔ ہ۔ تابع فعل :- پاؤں سے سر تک۔ ایڑی سے چوٹی تک۔ از ابتدا تا انتہا۔ از اوّل تا آخر۔ از سر تا پا جیسے نکھ سے سکھ تک گہنا اُتار دیا۔ نکھ سے سکھ تک دُکھ اُٹھا دیا

نکھاد۔ ہ۔ اسم مذکر :- وہ سُر جو تینوں گراموں یا ساتوں سُروں میں بلند اور اونچا ہے۔ پنچم ٹال +

نکھار۔ ہ۔ اسم مذکر :- (۱) نرمل پن، صفائی۔ اُجلاپن (۲) لکھنؤ: بناؤ سنگار، آرایش، زیب و زینت، تزئین ؎

تنگ اُٹھے منہ سے کہنا کہ اگر چوٹی گُندھے — جب نکھار اپنا کرو تم رادھکا سے کم نہیں (قدر)

نکھار کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی :- لکھنؤ: بناؤ کرنا۔ بناؤ سنگار کرنا۔ بننا۔ سنورنا + ؎

یہ دن وہ ہے کہ سب اپنے پرائے آتے ہیں — گھڑی گھڑی نکرو تم نکھار عید کے دن (قدر)

نکھارنا۔ ہ۔ فعل متعدی :- آرائش۔ میل صاف کرنا۔ میل دُور کرنا۔ میل کاٹنا۔ صاف کرنا +

نکہت۔ ع۔ اسم مؤنث :- (۱) خوشبو۔ مہک (۲) مرزا نیاز علی بیگ دہلوی کا تخلص جنہے سکندر نامہ کو اُردو میں نظم کیا اور ایک مصطلحات لکھی تھی ۱۲۶۶ھ کے قریب رحلت کی

نکھٹو۔ ہ۔ اسم مذکر :- (عو) وہ شخص جو کچھ کما کر نہ لائے۔ کوڑی نہ کھٹنے والا۔ وہ شخص جو کما کر نہو۔ ناکارہ، بیچکارہ + جیسے نکھٹو کی جورو سدا ننگی، نکھٹو آئے لڑتا کماؤ آئے ڈرتا ؎

راہ تکھ تو کنارے روتی کبھی نہیں لگ گیا — نکھٹو تھا یہی کیا یا الٰہی میری قسمت کا (راحت)

(۲) صفت :- سُست۔ احدی۔ ماچا توڑ۔ پلنگ پڑا رہنے والا ؎

سب پیشہ کو تجکو جو کوئی ہو متوکل — جورو تو یہ سمجھی کہ نکھٹو یہ میاں ہے
اور بیٹے کے دکھ جو خرافت کا یقین — بیٹی کو جنوں ہو نیکا باوا یہ گماں ہے } قطعۂ سودا

(۳) صفت) احمق۔ بیوقوف جیسے نکھٹو گئے ہاٹ، منگائی ترازو لائے باٹ (۴) وہ شخص جسکے گھر کھاٹ یعنی پلنگ تک نہو۔ نہایت مفلس۔ قلاش۔ تنگدست ؎

کوئی توم بے حیا کوئی بولا نکھٹو ہے — بیٹے نے جانا باپ تو میرا نکھٹو ہے

؎ وصل کی اُن سے ہو گئی اُمید + سلسلہ جب کلام کا نکلا (داغ)

بیٹی پکارتی ہے کہ بادا نکھٹو ہے   بیوی یہ دل میں کہتی ہے بھڑوا نکھٹو ہے
آخر نکھٹو نام دھراتی ہے مفلسی

(یہ لفظ اگر کھٹنا بمعنی کمانا سے خیال کریں تو کھٹ کرنہ لانے والا اور جو کھاٹ اسکا مادّہ قرار دیں تو مفلسی میں کھاٹ تک نہ رکھنے والا ہونگے) +

نِکَھدْ - ہ - صفت :- خراب - بُرا سب سے نکمّا - ناکارہ - بدتر - بہت بُرا - زبُوں +

نِکھرا ہوا - ہ - صفت :- صاف سُتھرا - جوبن پر آیا ہوا - رنگ رُوپ لایا ہوا + ؎

نکھرا ہوا کیا چہرہ اُس آئینہ رُو کا ہے   شعلہ ہے شرارہ ہے آتش ہے بھبوکا ہے (مصحفی)

نِکَھرْنا - ہ - فعل لازم :- (۱) صاف ہونا - میل دُور ہونا - میل کٹنا - اُجلا ہونا - چمکنا - رُوپ نکلنا - رونق آنا جیسے آنولوں سے بال خُوب نکھرتے ہیں ؎

سودا کے زرد چہرے کو شوخی کی راہ سے   کہتا ہے تیرا رنگ تو اب کچھ نکھر چلا (سودا)

خُون بُلبُل کا ہے رنگ چمن کا نکھرے   گُل کھلے باغ میں ہے بادِ صبا کی خواہش (آغا)

عاشق کی خُوبصُورتی اندوہ و غم میں ہے   رنگت جو زرد ہوگئی چہرا نکھر گیا (امداد علی بحر)

(۲) رُوپ آنا - جوبن نکلنا + رُوپ نکالنا - رنگ نکالنا (۳ - لکھنؤ) بننا - سنورنا - سنگار کرنا - سنگرنا

کس گھڑی ہم مراد کو پہنچیں   آپ تو رات بھر نکھرتے ہیں (قدر)

اٹے ہیں خاک میں عشّاق مُوے سر پریشاں ہیں   نہاتے ہیں وہ اپنے بال دھوتے ہیں نکھرتے ہیں (رند)

غضب کا سامنا ہے آج ہمکو وہ نکھرتے ہیں   دھڑی جمتی ہے مہندی ملتے ہیں گیسو سنورتے ہیں (مہر)

(بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ لفظ (نئی + کھال) سے مرکّب ہے یعنی نئی کھال نکلنے کو نکھرنا کہتے ہیں یعنی جیسا کینچلی بدلنا - ایسا ہی نکھرنا ہے مگر ہمکو اِس سے اتّفاق نہیں) +

نِکَھنْڈ - ہ - صفت :- (۱) آدھا - نصف - نیم + بیچ (۲) ٹھیک - عین جیسے + ؎

چلو سو رہیں آدھی رات رہی   آدھی رات نکھنڈ کا پہرا } گیت
کویل کُوک رہی چلو سو رہیں

نِکھنڈ آدھی رات ہے - ہ - محاورہ :- ٹھیک آدھی رات ہے +

نَکّی - ہ - اسم مؤنّث :- ناک میں بولنے والا (۲) جُوئے کی کوڑی اور ایک داؤ - (۳) ایک قسم کا جُوا +

نکّی پر لگانا یا رکھنا - ہ - فعل متعدی :- نکّی کے داؤں پر رکھنا - اڑنا +

نکّی مُوٹھ - ہ - اسم مؤنّث :- ایک قسم کا جُوا جو کوڑیوں سے کھیلا جاتا ہے ؎

طاق کو کرتی ہے جُفت اور جُفت کو کرتی ہے طاق   کھیلتی ہے کیا تمہاری مُوٹھ نکّی کنکری (محزوں)

نکّی آوے - ہ - کھیل :- (۱) اصل نکّی (لڑکوں کے ایک کھیل کا نام جسطرح سُوتی بدا کرتے ہیں اُسیطرح نکّی بھی بدا کرتے ہیں جب ایک دُوسرے کو ملتا ہے تو جو سب سے پہلے کہتا ہے کہ نکّی آوے تو وہ دُوسرے کو ایک ٹانگ سے کھڑا کراتا ہے - اگر دائیں پاؤں کی نکّی بدی ہے تو کہیگا کہ دائیں پاؤں کی نکّی آوے اور جو بائیں پاؤں کی بدی ہے تو اُسکا نام لیگا یا صرف نکّی آوے ہی کہدیگا - دلّی کے لڑکوں نے مولا بخش شاہی ہاتھی کو بھی سکھا رکھا تھا جہاں کہا کہ مولا بخش نکّی آوے وہ فورًا ایک پاؤں اُٹھا دیتا تھا) +

نَکِیر - ع - اسم مذکّر :- قبر میں سوال و جواب کرنے والا فرشتہ - مُنکر نکیر ؎

مجھسے بھی تو سوال کرینگے بھلا نکیر   پھر جواب کیا مرے مُنہ میں زباں نہیں (ظہیر)

نکیرین - ع - اسم مذکّر :- مُنکر نکیر - وہ دونوں فرشتے جو قبر میں مُردے سے سوال و جواب کرتے اور اُس سے اُسکے حالات استفسار فرماتے ہیں +

نکیل - ہ - اسم مؤنّث :- (۱) وہ لکڑی یا لوہے کی کیل جو اُونٹ کی ناک میں ڈالکر اُسمیں رسّی باندھ دیتے ہیں - مہار (۲) اُونٹ کی رسّی جو لگام کا کام دیتی ہے - (۳) رکان - لگام جیسے اُسکی نکیل میرے ہاتھ میں ہے + (بکسرِ کاف و یائے مجہُول ساکن)

نکیل ہاتھ میں ہونا - ہ - فعل لازم :- قبضہ ہونا - قابض ہونا - قابُو ہونا - رکان ہاتھ میں ہونا - لگام ہاتھ میں ہونا +

نُکیلا - ہ - صفت :- (۱) نوکدار - گاؤدم - مخرُوطی - چونچ دار (۲) خُوبصُورت - خوشوضع - خوش قطع و خُوب طرز - بانکا ترچھا ؎

ایک چشمک دو صد سنانِ مژہ   اُس نکیلے کا بانکپن دیکھا + (رہبر)

کُھب گئی جی میں تیری بانکی ادا   اے نکیلے یہ تھی کہاں کی ادا + (سودا)

اُس نکیلے سے جو توسن پہ کوئی آنکھ لڑائے   وُہیں للکار کے وہ تیغ و سپر لے اُترے (جرأت)

ہے گرچہ سرِ گُلشن تُو بھی تو اک نکیلا   لیکن عجب روش کا اپنا ہے یار بانکا + (نصیر)

نکیلاپن - ہ - اسم مذکّر :- خوشوضعی - خوش قطعی - بانکپن ؎

نکیلاپن کہو اُسکا نہ کیوں نظروں میں چُبھے   کہ جسکی نوکِ مژہ نیش سی جگر میں چُبھے + (معرُوف)

نکیلی - ہ - اسم مؤنّث :- (۱) نوکدار - مخرُوطی - چونچدار + اُبھری ہُوئی - اُبھروال ؎

نکیلی وہ اُٹھی ہوئی چھاتیاں   بھری اپنے جوبن میں اِٹھلاتیاں (میر حسن)

نکیلی وضعوں کا پھر دم بھرے نگر پہلے   کرے ہمارا سا پیدا دل و جگر رگِ سنگ (عزیز)

(۲) وضعدار - خوش وضع - طرحدار +

نَگ - ف - اسم مذکّر :- (۱) نگینہ - انگُوٹھی میں جڑنے کا قیمتی بنا ہوا پتّھر - نگین - فص ؎

ہے گُلشنِ خُوبی وہ پری رُو وہ سلیماں   خاتم میں نہ کیوں نگ ہو عقیقِ شجری کا (ناسخ)

(۲ - س) کوہ - پہاڑ - پربت - جبل +

نگ جَڑنا - ہ - فعل متعدی :- نگینہ چسپاں کرنا - نگینہ بٹھانا +

نگ کی چُوڑیاں - ہ - اسم مؤنّث :- ایک قسم کی چوڑیاں جنمیں نگ جڑے ہُوئے ہوتے ہیں

نِگار - ف - اسم مذکّر :- (۱) نقش کا مُترادف - تصویر (۲) بُت - لُعبت - مُورت -

نگا

مُورتی (۳) رنگیلا معشوق چھبیلا معشوق۔ خوبصورت آدمی۔ من ہرن۔ من موہن۔ محبوب ○

نقشے سے وُہی نگار پایا قسمت کا لکھا سا آگے آیا + (نسیم)

جوڑا جو کھلا تو کھل پڑا دل ہم سمجھے تھے اے نگار تعویذ + (داغ)

(۴) وہ نقش یا پھلیاں اور چاند وغیرہ جو مہندی سے خوبصورت عورتیں ہاتھوں پر بنالیتی ہیں مجازاً مُطلق حنا۔ (۵) زینت۔ تزئین۔ آرائش +

نگار خانہ۔ ف۔ اسم مذکر:۔ تصویرات کا مکان۔ تصویر خانہ +

نگارِ عالم۔ ف + ع۔ اسم مذکر:۔ دُنیا میں سب سے خوبصورت۔ بہت خوشوضع۔ نہایت قبول صُورت +

نگارِش۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ (۱) تحریر۔ ترقیم۔ لکھنا۔ (۲) نقشہ کشی +

نگارِیں۔ ف۔ صفت:۔ منسوب بہ نگار۔ مہندی لگا ہوا۔ حنا بستہ۔ مہندی سے ہاتھ پاؤں سُرخ کیے ہُوئے۔ مجازاً معشوق۔ دلبر۔ محبُوب +

نگالی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (گنوار) بانسی۔ نے۔ نلی۔ نیچہ بنانے کی بانسی +

نگاہ۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ (۱) نظر۔ دِرشٹ۔ دِرشٹی۔ چتون ○

ترچھی نظر سے لاکھ وہ دیکھے رقیب کو چھپتی ہے پر چھپائے کہیں یار کی نگاہ (شہیدی)

(۲) تیور۔ بصارت (۳) آنکھ۔ چشم جیسے نگاہ بھر کر دیکھنا (۴) شناخت۔ پرکھ۔ درک۔ مداخلت جیسے اس چیز کی اُنہیں خُوب نگاہ ہے (۵) توجہ۔ التفات رغبت۔ عنایت۔ مہربانی (۶) دید۔ نظارہ۔ (۷) نگرانی۔ حفاظت۔ خبرداری۔ چوکسی۔ رکھوالی + نظربندی۔ حراست (۸) اُمید بھروسا خیال جیسے اب تیرے بیمار کی اللہ پر نگاہ ہے

نگاہ اُٹھا کر نہ دیکھنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ (۱) آنکھ اُٹھا کر نہ دیکھنا۔ مغرور ہونا۔ خیال میں نہ لانا۔ بات نہ پُوچھنا (۲) توجہ نہ کرنا۔ خیال میں نہ لانا + حقیر جاننا +

نگاہ بدلنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ منہ پھیرنا۔ بے رُخ ہونا۔ بیدرد ہونا۔ بے مروّت ہونا + تیوری بدلنا +

نگاہ بھر کر دیکھنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ بغور دیکھنا۔ اچھی طرح سے دیکھنا۔ بھرپُور نظر سے دیکھنا۔ توجہ کی نظر کرنا۔ التفات کی نظر ڈالنا + ○

نا ہم نگاہ بھر کے وہ بیدرد دیکھ لے اتنا ہوا نہ خدمتِ اہلِ نظر سے فیض (مومن)

نگاہ پڑنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ نظر پڑنا۔ نگاہ کے رُوبرُو رہنا۔ دیکھا جانا۔ دیکھنے میں آنا۔ آنکھ پڑنا +

لڑتی تھی گرچہ بزم میں دو چار کی نگاہ چھپ چھپ کے ہم پہ پڑتی رہی یار کی نگاہ (شہیدی)

نگاہ پھرنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ (۱) بے رُخ ہونا۔ بیدرد ہونا۔ توجہ نہ رہنا۔ کم توجہی ہونا۔ التفات نہ ہونا۔ بے التفاتی ہونا (۲) نظر کا اِدھر اُدھر دیکھنا ○

نگا

تیری نگاہ جو بُتِ بے پیر پھر گئی قسمت مری اُلٹ گئی تقدیر پھر گئی (ظفر)

نگہ کیا پھر گئی تمہیں پھر گئے مری جان سو باریاں آتے آتے (ظہیر)

انکی نگاہ پھرتے ہی پھرنے لگا جہاں آثار بیکسی کے ہیں اس انقلاب میں + (زکی)

جو وقت اپنی بزم سے تُو نے اُٹھا دیا ہر ایک سمت تھی ترے بیمار کی نگاہ } (فرہنگ)

مقتل میں جسطرح سے شفاعت کیواسطے پھرتی ہزار سُو ہے گنہگار کی نگاہ }

نگاہ پھیرنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ دیکھو (نگاہ بدلنا) +

نگاہ پھسلنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ کسی صاف یا شفاف چیز پر نگاہ نہ ٹھیرنا۔ نظر نہ جمنا نظر نہ ٹھیرنا ○

صفا آئینہ کی وہ چہرہ شفاف رکھتا ہے پھسلتی ہیں نگاہیں یار کے رُخسار پر کیا کیا (آتش)

نگاہ چُرانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ نظر بچانا۔ آنکھ بچانا۔ ٹالنا ○

لاکھوں لگاؤ ایک چُرانا نگاہ کا لاکھوں بناؤ ایک بگڑنا عتاب میں (غالب)

نگاہ چڑھنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ نظر چڑھنا۔ نظر میں جچنا۔ نظر میں سمانا۔ خاطر میں آنا ○

جو رات بام پر اپنے وہ رشکِ ماہ چڑھے مہ چہاردہم کسکی پھر نگاہ چڑھے + (معروف)

نگاہ رکھنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ (۱) نظر رکھنا۔ توجہ رکھنا۔ التفات رکھنا (۲) دیکھتے رہنا خیال رکھنا۔ چوکسی رکھنا (۳) تمیز رکھنا۔ شناخت رکھنا۔ پرکھ رکھنا۔ پہچان رکھنا ○

واقف ہے دل اصالتِ ابرُوئے یار سے جوہر شناس رکھتے ہیں تلوار کی نگاہ (اسیر)

نگاہ سے گرنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ دیکھو نظر سے گرنا۔ بے وقعت اور سبک ہونا۔ بے وقر ہونا

رُسوائے دہر بیکسی میں حالِ تباہ سے گرتے ہیں مثلِ اشک ہم اپنی نگاہ سے (زکی)

نگاہ شرمسار۔ ف۔ صفت:۔ شرمائی آنکھ یا نظر۔ لجیلی آنکھ۔ لاجونتی آنکھ۔ شرمیلی آنکھ۔ لحاظ کی آنکھ۔ حیادار آنکھ

تُو وہ کریم ہے کہ تری بارگاہ میں پایہ بلند ہے نگہِ شرمسار کا + (زکی)

نگاہِ قہر۔ ف + ع۔ اسم مؤنث:۔ غضب آلود نظر۔ غضبناک نظر۔ غصّہ کی نظر ○

کیوں نگاہِ قہر کرتے ہو دلِ رنجور پر بیکسوں پر کھینچنا تلوار کا اچھا نہیں + (زکی)

نگاہ کرنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ (۱) دیکھنا۔ آنکھ ڈالنا۔ مُلاحظہ کرنا۔ معائنہ کرنا۔ نظر کرنا۔ نظر ڈالنا ○

عبث وہ اب مری جانب نگاہ کرتے ہیں میں لُٹ چکا ہُوں مجھے کیوں تباہ کرتے ہیں (رند)

(۲) سوچنا۔ بچارنا۔ خیال کرنا۔ غور کرنا ○

غرورِ حُسن سے اصلا خدا کا خوف نہیں جو مر بھی جاؤں تو وہ کب نگاہ کرتے ہیں (رند)

(۳) جانچنا۔ اندازہ کرنا۔ کوتنا۔ نظر سے تخمینہ کرنا + پرکھنا۔ (۴) توجہ کرنا۔ خیال کرنا ○

مت کر اب بیشی کمی پر تُو نگاہ دل سے اپنے کھو دے حُبِّ مال و جاہ (حسن)

نگاہِ کم۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ نظرِ حقارت و کم توجہی۔ رُکھائی۔ بے التفاتی ○

دلِ بیتاب کو کسنے نگاہِ کم سے دیکھا ہے کہ سر سے پاؤں تک شکلِ گہر آب ندامت ہے (زکی)

نگا

نگاہ گرم کرنا۔ (فعل متعدی) : چشمِ غضب آلود۔ نظرِ قہر آلود۔ نگاہِ تیز و خشونت آمیز سے دیکھنا۔ گھورنا۔
کیا بیاد کردے گا سُرمہ سے جلا کر تو نگاہ ۔ اے قدر مجھ پر نہ کریوں گرم اے بد خو نگاہ (قدر)

نگاہ لڑانا۔ (فعل متعدی) : آنکھیں لڑانا۔ نظریں لڑانا۔ نظر بازی کرنا۔ گھور اگھاری کرنا۔ آنکھ سے آنکھ ملانا۔ نظر سے نظر ملانا۔ محبت آمیز نظروں سے دیکھنا۔

نگاہ لڑنا۔ (فعل لازم) : آنکھ لڑنا۔ نظر کا باہم ملنا۔ گھور اگھاری ہونا۔ نظر بازی ہونا۔
لڑائی تھی گرچہ بزم میں دو چار کی نگاہ ۔ چھپ چھپ کے ہم پہ پڑتی رہی یار کی نگاہ (شہیدی)

نگاہ ملانا۔ (فعل متعدی) : نظر ملانا۔ آنکھ سامنے کرنا۔ نظر سامنے کرنا۔ چار آنکھیں کرنا۔

نگاہ ملنا۔ (فعل لازم) : نظر ملنا۔ دوچار ہونا۔ آنکھ لڑنا۔ سامنا ہونا ٭
نگاہ ملتے ہی تلوار کا اٹھایا ہاتھ ۔ رکھیں نہ کبھی تم نے چار انگلیاں سر پر (داغ)

نگاہِ مہر۔ ف۔ اسم مؤنث : محبت اور رحم کی نظر +

نگاہ میں چڑھنا۔ (فعل لازم) : (دیکھو نگاہ چڑھنا) ٭
جینے کی مانگتے ہیں دعا میرے آج کل ۔ کیونکہ مری نگاہ میں کوئی آشنا چڑھے (عارف)

نگاہ میں رکھنا۔ (فعل متعدی) : (۱) نظر میں رکھنا۔ خیال میں رکھنا۔ دھیان میں رکھنا ٭
تو قیر بھی اگر ہے تو بیگانگی کے ساتھ ۔ آٹھوں پہر وہ رکھتے ہیں مجکو نگاہ میں (مجروح)
(۲) دیکھتے رہنا۔ حفاظت میں رکھنا۔ آنکھ سے اوجھل نہ ہونے دینا۔ نگہبانی کرنا
دل کو لیکر نگاہ میں رکھنا ۔ یہ اِدھر سے اُدھر نہ ہو جائے (نسیم بھرتپوری)
(۳) حراست میں رکھنا۔ نظر بند رکھنا +

نگاہِ ناز۔ ف۔ اسم مؤنث : ناز و انداز کی نظر۔ معشوقانہ نظر۔ خان مرزا محمد علیخاں ناصر کو نسل ٹونک ٭
کچھ سامنا کرنے میں ہمیں ڈر تو نہیں ہے ۔ آخر نگہ ناز ہے خنجر تو نہیں ہے (علی)

نگاہ نہ ٹھہرنا۔ (فعل لازم) : (۱) دیکھو (نگاہ پھسلنا) (۲) نظر میں نہ جچنا ٭
کانِ جہاں میں گوہرِ یکتا تھا میں براہ ۔ ٹھہری نہ مجھ پہ میرے خریدار کی نگاہ (شہیدی)

نگاہ نہ کرنا۔ (فعل متعدی) : نظر نہ کرنا۔ نظر نہ ڈالنا۔ ملاحظہ نہ فرمانا۔ آنکھ بھر کر نہ دیکھنا۔ خاطر میں نہ لانا ٭
تا نا سا اُسکے آگے شہیدی ستا کیا ۔ پر فن نے آنکھ اٹھا کے نہ یکبار کی نگاہ (شہیدی)

نگاہ نیچی کرنا۔ (فعل متعدی) : شرم و لحاظ یا غیرت و حمیت سے آنکھ سامنے نہ کرنا ٭
ہمسے تو نگاہ نیچی کر لی ۔ اور غیر سے آنکھ یوں لڑائی (میر)

نگاہ ہونا۔ (فعل لازم) : (۱) توجہ ہونا۔ التفات ہونا۔ رغبت ہونا۔ (۲) نیت ہونا۔ قصد ہونا۔ ارادہ ہونا ٭
نظروں سے کیوں گرائی متاعِ دلِ حزیں ۔ اسپر تو مدتوں سے تمہاری نگاہ تھی (موزوں)
(۳) پرکھ ہونا۔ شناخت ہونا۔ (۴) نظر ہونا۔ آنکھ ہونا جیسے ذرا اِدھر بھی نگاہ ہو جائے + امید ہونا۔ بھروسا ہونا + ٭

نگر

جتنے طبیب آئے وہ آنکھیں چُرا گئے ۔ اللہ پر ہے اب ترے بیمار کی نگاہ (اسیر)

نگاہ داشت۔ ف۔ اسم مؤنث : حفاظت۔ محافظت۔ نگرانی۔ چوکسی۔ ہوشیاری +

نگاہبان۔ ف۔ اسم مذکر : محافظ۔ چوکیدار۔ پاسبان۔ سنتری۔ پہرے دار۔ خبردار۔ خبر رکھنے والا +

نگاہبانی۔ ف۔ اسم مؤنث : محافظت۔ حفاظت۔ پاسبانی۔ چوکیداری۔ نگرانی +

نگاہبانی کرنا۔ (فعل متعدی) : محافظت کرنا۔ حفاظت کرنا۔ نگرانی کرنا۔ پاسبانی کرنا۔ چوکیداری کرنا۔ چوکسی کرنا۔ رکشا کرنا +

نگاہوں۔ ا۔ اسم مؤنث : نگاہ کی جمع جو حروفِ مغیرہ یا تابع مغیرہ کے آجانے سے واوِ مجہول اور نونِ غنہ کے ساتھ بنائی جاتی ہے +

نگاہوں پر چڑھنا۔ (فعل لازم) : منظور نظر ہونا۔ نظروں پر چڑھنا۔ نظروں میں کھبنا۔ نظروں میں جچنا + ٹوک یا ٹونس میں آنا ٭
ہم چڑھتے ہیں نگاہوں پہ عدو کی تو ملک ۔ اَز بس کہ کہتے ہیں النصر من اللہ کے ساتھ (اسیر)
یا الٰہی ہم بھی اُس بُت کی نگاہوں پر چڑھیں ۔ جس طرح سُرمہ سمایا چشمِ مستِ یار میں + (آغا)

نگاہوں سے اُترنا۔ (فعل لازم) : منظور نظر نہ رہنا۔ گرنا۔ حقیر ہونا۔ سبک ہونا۔ دل سے اُترنا۔ جی سے اتر جانا ٭
جو اُسنے کہا گو وہی کر لے گئے ہم تو ۔ اِسپر بھی نگاہوں سے اُترتے گئے ہم تو (حجاب)

نگاہوں میں چڑھنا۔ (فعل لازم) : دیکھو (نگاہوں پر چڑھنا)

نگاہوں میں سمانا۔ (فعل لازم) : دیکھو (نظروں میں سمانا نمبر اوّل) نظروں میں جچنا + ٭
سمائیں اپنی نگاہوں میں ایسے ویسے کیا ۔ رقیب ہی سہی ہو آدمی ٹھکانے کا (داغ)

نگاہوں میں ہلکا ہونا۔ (فعل لازم) : بیقدر ہونا۔ ذلیل ٹھہرنا۔ سبک ہونا۔ خفیف ہونا
بلا سے گر نگاہوں میں ہیں ہلکے ۔ سبک ہو کر تو اٹھے ہم جہاں سے (حزین)

نگاہیں۔ ا۔ اسم مؤنث : نگاہ کی جمع۔ نظریں ٭
کہتے ہیں مجھسے وہ تری آہیں غضب کی ہیں ۔ اسکی خبر نہیں کہ نگاہیں غضب کی ہیں (وحید)

نگاہیں پھرنا۔ (فعل لازم) : رُخ پھرنا۔ توجہ نہ رہنا۔ بے التفاتی ہونا۔ کم نظری اور کم توجہی ہونا۔ نگاہیں بدلنا ٭
اپنا تو حال یہ ہے نگاہیں پھری ہوئی ۔ اور ہمسے ہے گلہ کہ ذرا بولنا نہیں (حیا)

نگچانا۔ ہ۔ فعل لازم : (گنوار) نزدیک آنا۔ قریب آنا۔ پاس آنا جیسے ٭
گونے کے دن نگچانے سہاگن جیت کرو (بھجن)

نگر۔ ہ۔ اسم مذکر : (گنوار) شہر۔ مصر۔ بلدہ۔ قصبہ۔ بستی۔ پور ٭
ہے جو منظور اُدھر ہو اب اِدھر کی دُنیا ۔ اُجڑی جاتی ہے یہ بستی وہ نگر بستا ہے (رند)

نگر باسی۔ ہ۔ اسم مذکر : (گنوار) باشندۂ شہر + شہری + رعیت۔ پرجا +

نگر ناری۔ ہ۔ اسم مؤنث : شہر کی عورتیں۔ مستوراتِ شہر۔ بستی کی بہو بیٹیاں +

نگاہیں پلٹنا۔ (فعل متعدی) : (۱) نظریں پھیرنا۔ تیوریاں بدلنا۔ بے رخی کرنا۔ رکھائی کرنا۔ توجہ ہٹانا ٭ پھر بھی میر اِس طرح کرتے ہیں آہیں کیونکر + میں بھی دیکھوں تو پلٹتی ہیں نگاہیں کیونکر (داغ) (۲) فعل لازم
رُخ ہونا۔ تیوری بدلنا

نگر

نگر نایک - ہ - اسم مذکّر: - بھاٹوں کا سردار - مسخروں کا سردار +

نِگَر - ہ - صفت: - بھاری - ٹھوس - سخت - کڑا - یعنی پکّا - مضبوط + اُستوار - ٹپ - بھرا ہوا +

نگراں - ف - اسم مذکّر: - (۱) دیکھنے والا - ناظر + نگہبان محافظ - پاسبان (۲) منتظر چشم براہ +

نگرانِ حال رہنا - اُ - فعل لازم: - کسی کے حالات کا خبر گیر رہنا - کسی شخص کی بُرائی بھلائی کا محافظ رہنا - خبر خبر رکھنا +

نگرانی - ف - اسم مؤنّث: - دیکھ بھال - محافظت - حراست - حفاظت - نگہبانی - خبر گیری + اہتمام - انتظام +

نگلنا - ہ - فعل متعدّی: - (۱) بحلق فرو بُردن کا ترجمہ - حلق سے اُتارنا - ہپ کر لینا - ڈکو سنا - ٹُر بِنا - ہڑپ کرنا - کھانا - بھکوسنا - ٹھونسنا (بحالتِ تنفّر بولتے ہیں) جیسے چلو اب تم بھی نگل لو ۔

محتسب تھوہے تو شوق سے نگلے اُنگور اور محرُوم رہیں بادۂ اُنگور سے ہم + (احسان)

(۲) غبن کرنا - تغلّب کرنا جیسے مکھی چھوڑنا اور ہاتھی نگلنا +

نِگَم - س - اسم مذکّر: - (ہندو) پوتر لیکھ + کتابِ مقدّس - آسمانی کتاب + پاک - مقدّس مُبرا + عارف - صاحبدل - ولی +

نگند - ہ - اسم مذکّر: - ایک مصنوعی خُون ٹوٹی کا نام جس کی نسبت مشہور ہے کہ جب سانپ کینچلی میں بھر جاتا اور اندھا ہو جاتا ہے تو اِسکے چاٹنے سے اُسکی کینچلی اُتر جاتی ہے - نگند باری بھی اسی کو کہتے ہیں +

نگندنا - اُ - فعل متعدّی: - (ہندو) نگندے ڈالنا +

نگندہ - ف - اسم مذکّر: - لُغوی معنی بخیہ - مگر اُردو میں رضائی خواہ لحاف وغیرہ میں جو رُوئی کے نہ پھٹ جانے کے واسطے دُور دُور سیون ڈال دیتے ہیں اُسے نگندہ کہتے ہیں +

نگندے - اُ - اسم مذکّر: - نگندہ کی جمع - سیون - بخیہ +

نگندے ڈالنا - اُ - فعل متعدّی: - روئیدار چیز میں چسپاں رہنے کی غرض سے دُور دُور ٹانکے بھرنا - فرق فرق سے سی دینا - شلنگے مار دینا +

نگوڑا - ہ - اسم مذکّر: - کلمۂ تنفّر - عو - صحیح نِگوڑا جسکے گوڑے یعنی گھٹنے یا پیر نہوں - رفتار سے عاجز + لنگڑا - لُولا - اپاہج - پا بُریدہ - بن پاؤں کا + نکمّا - ناکارہ - مُشٹنڈا - جنتال + کم بخت - کم نصیب - بدقسمت - ابھاگی - مُصیبت زدہ - منحوس + ناشاد - نامُراد - مُوا - اُجڑا + نالائق + بے وارث - بے وارثا جسکے آگے پیچھے کوئی نہو + مُحتاج - دست نگر + اکیلا - تنہا + عورتوں کا تکیۂ کلام بھی ہے اور بعض اوقات نہایت بے تکلّفی اور اخلاص کے موقع پر بھی زبان پر آ جاتا ہے

نگی

جیسے اے ہے خدا کرے یہ نگوڑا جیتا رہے + اُس نگوڑے نے کسی کا کیا بگاڑا تھا جو لوگ اُسکے دشمن ہو گئے + سالن پکایا تو اُس گت کا یا تو نگوڑا جا بُھلسا یا ڈھب ڈھب قلیہ (شگفتہ سہیلی) + ہ

جنکے حالِ دلِ عشّاق وہ کہتے ہیں ظفر کیوں ہیں بک بک کے مرا مغز نگوڑے کھاتے (ظفر)

یہ بھی بولا نہ وہ مُجھ پر ستمِ طفلاں دیکھ پھینکتے کیوں ہیں دوانے پہ نگوڑے پتھر (جرأت)

اُنکے دو مُجھسے کبوتر کے جو جوڑے اُڑ گئے تو یہ بولے کیا کیا ہے یہ نگوڑے اُڑ گئے (انشا)

نگوڑا ناٹھا - ہ - اسم مذکّر: - وہ شخص جسکے کوئی آگے پیچھے نہو - وہ شخص جو ذات اور بے زن ہو - لاوارثا + بے زن و فرزند - بیکس و بے اولاد +

نگوڑی - ہ - اسم مؤنّث: - نگوڑا کی تانیث (بواوِ مجہول)

کوئی اتنا جاکے پُوچھو اِس نگوڑی چاہ سے چاہ کر اُسکو لہُو میرا پیا کس واسطے (رنگین)

تک جو مُغلانی نے سی دیکے مرودی انگیا ہو گئی تنگ پھاتوں سے نگوڑی انگیا (رر)

نگوڑی ناٹھی - ہ - اسم مؤنّث: - (نگوڑا ناٹھا کی تانیث) بیکس و بے اولاد +

نگوں - ف - صفت: - ختم شدہ - کوز - خمیدہ - سرافگندہ - اوندھا لٹکا ہوا - اوندھا واژُوں - نیچے کو لٹکا ہوا + نگون کا مخفّف جسکے معنی جیسی وضع کے خلاف آتے ہیں +

نگوں بخت - ف - اسم مذکّر: - واژُوں بخت - بد نصیب - بد طالع +

نگوں ہمّت - ف و ع - اسم مذکّر: - دُون ہمّت - بے ہمّت +

نگہ - ف - اسم مذکّر: - نگاہ کا مخفّف + نظر - درِشٹ +

نگہبان - ف - اسم مذکّر: - دیکھو (نگاہبان)

میں سنبھلتا نہ رہِ عشق میں کیا اے ناصح تُو نہ ہوتا مرا اللہ نگہباں ہوتا (حضور آصف)

تم تو رہتے ہو شب و روز تصوّر میں مگر کچھ نگہبان تمہارا یہ خبردار نہیں + (مجروح)

یہی گر تیرہ بختی ہے تو اپنے کام آ چُکا سماجا و مُنگا بنکر خاک میں جیتے نگہباں ہیں (مرزا رحیم)

نگہبانی - ف - اسم مؤنّث: - دیکھو (نگاہبانی) +

نگیں - ف - اسم مذکّر: - نگ - نگینہ - اُنگوٹھی یا مُہر کا نگینہ - فص ہ

جب سے دیکھا ہے ترا نام نگیں پر کندہ خُوں ہوا جاتا ہے دل ہم نگیں کیوں نہ ہوئے (معروف)

کس لعلِ آتشیں کا ہے دل پہ نا شیفتہ جسپر ہمارا نام کُھدا وہ نگیں جلا + (آتش)

پاس ہر دم اُسے تعویذ بنا کر رکھنا گر نگیں دل کا کوئی نذر گزارے پیارے (حضور آصف)

نگینہ - ف - اسم مذکّر: - (۱) نگیں - نگ - قیمتی پتّھر + اُنگوٹھی یا زیور کا نگ + جواہر - جواہرات

سادی ہیکل مرے سر چڑھ ہے اب جی میں یہ ہے کہ بس اک تُال نگینوں کی ہو ساری ہیکل (رنگین)

(۲) - صفت: - چسپاں - موزُوں - ٹھیک بیٹھا ہوا (۳) ضلع سہارنپور کے ایک شہر کا نام جسمیں آبنوس کے قلمدان - صندوقچے اور کنگھے عُمدہ بنتے ہیں (۴)

نل

(۴) کانچ کے بنے ہوئے نگ +

نگینہ جڑنا - ا- فعل متعدی :- انگوٹھی پر نگ نصب کرنا +

نگینہ کی چوڑیاں - ا- اسم مؤنث :- (عو) ایک قسم کی عمدہ چوڑیاں جنہیں چھوٹے یا سچے نگ جڑے ہوئے ہوتے ہیں +

نگینہ سا - ا- صفت :- (۱) نگینہ کی مانند- نہایت چسپاں اور موزوں- نہایت ٹھیک (۲) چھوٹا سا- چھوٹا اور خوشنما- ٹھگنا سا- بوٹا سا +

نگینہ ساز یا نگینہ گر - ف- اسم مذکر :- قیمتی پتھروں کو تراشنے والا- جواہرات کو تراش کر بنانے والا +

نل - ہ- اسم مذکر :- (۱) لوہے یا مٹی کا خالی نلوا جو پانی کے واسطے زمین کی بجائے لگایا جاتا ہے- موٹی نلی- میان تہی چیز- اندر سے کھوکھلی اور لمبی چیز- بانس کا نلوا- نال- نے- نیزہ- بانس جیسے پانی کا نل- روشنی کا نل وغیرہ + (۲) مرکنڈا- نرکل- سر (۳) ایک راجہ کا نام جسنے چوسر کا کھیل ایجاد کیا تھا + ایک عاشق کا نام جو دمن پر عاشق ہوا تھا + ایک بندر کا نام جو نیل کا بھائی تھا- ان دونوں بھائیوں نے راجہ رامچندر کے حکم سے سیت بند رامیشور یعنی لنکا کا پل بنایا تھا (۴) پیٹ کی ایک انتڑی- ناجھی- (۵) ایک راکھشس کا نام +

نلا - ہ- اسم مذکر :- (۱) کوکھ کے پاس کی انتڑی- پیشاب کی نلی- موت کی ناڑی- (۲) ناف کی مانند ایک پٹھے کا نام جس کے خلل ہونے سے آدمی بیمار پڑجاتا ہے- (۳- ہندو) پنڈلی کی ہڈی- پاؤں کی ہڈی +

نلا ٹلنا - ہ- فعل لازم :- ناف کا جاتا رہنا +

نلانا - ہ- فعل متعدی :- کھیت کا اٹا یا صاف کرنا- کھیت میں سے گھانس پھونس دور کرنا +

نلائی - ہ- اسم مؤنث :- (۱) کھیت نلانے کی اجرت (۲) نلانے کا کام- صفائی +

نلجا - ہ- صفت :- (ہندو) بے شرم- بے حیا- بے غیرت- نڈر- ڈھیٹ +

نلوا - ہ- اسم مذکر :- نل کی تصغیر- چھوٹا سا نل- بانس کا ٹوٹا جس سے بیل کو گھی پلاتے ہیں + کاغذات یا دستاویز کے رکھنے کا ٹین خواہ پیتل کا بنا ہوا نل +

نلوانا - ہ- فعل متعدی :- نلائی کرانا- کھیت کی صفائی کرانا +

نلوائی - ہ- اسم مؤنث :- نلوانے کی اجرت +

نلوں - ہ- اسم مذکر :- نلا کی جمع جو حروف مغیرہ یا تابع مغیرہ کے آجانے سے واؤ مجہول اور نون غنہ کے ساتھ بنائی جاتی ہے +

نلوہ - ہ- صفت :- بے لوث + بے گزند- بے آسیب + مفت + خالص + بلا مزاحمت + کھرے کھرے- بلا صرف + نرا نفع- خالص نفع + صاف بے مشقت جیسے نلوہ دس روپے لیگیا ~

نما

ادھر کب تیری آنکھوں پہ عیاری ختم ہے ~ دو نوالے کیا نلوہ ہزاروں اڑالے دل (رند)

نلوہ جانا یا چلا جانا - ہ- فعل لازم :- صاف بچا جانا- بے لاگ جانا ~

سینے میں نفر دل کا بس پا نہیں پتا ~ ڈھونڈا نلوہ گیا نال مار کے + + (رند)

. مجکو تسلی کرکے جو تیرں بنا بیٹھے نلوہ ~ پہلے سے ذاک ہوگی منتظر کی جوتی (عارف)

نلی - ہ- اسم مؤنث :- نے- قصب- نال + پنڈلی کی ہڈی + ٹانگ کی ہڈی (۲) جلاہے کی نال یا تیرد- بانا بھرنے کی میان تہی نے (۳) بندوق کی نال +

نلے - ہ- اسم مذکر :- (۱) نلا کی جمع (۲) حروف مغیرہ کے سبب الف کی یائے مجہول سے بدلی ہوئی صورت جیسے نلے میں درد ہونا +

نلے ٹل جانا - ہ- فعل لازم :- کل بگڑ جانا- بیکل ہوجانا- ناف ٹل جانا- سہارے زیریں کا اکھڑ جانا +

نلیا - ہ- اسم مذکر- (پورب) (۱) چڑی مار- صیاد- پرندگیر- بہیلیا (۲- اسم مؤنث) نال کی تصغیر- چھوٹی نالی +

نم - ف- اسم مذکر :- (۱) رطوبت اندک- تری- سیل- گیلاپن- رطوبت ~

چھو لو ذرا دل میں کچھ بھی تپ ہجر نے کر رات ~ روتے تھے زار زار اور آنکھوں میں نم نہ تھا (مومن)

(۲- صفت- ۱) تر- گیلا- مرطوب- بھیگا ہوا- رطوبت سے بھرا ہوا- (۲) طراوت (اردو والے اکثر بمعنی تر استعمال کرتے ہیں مثلاً چشم تر کی بجائے چشم نم وغیرہ لیکن اساتذہ فارسی نے بمعنی تری و رطوبت استعمال کیا ہے) +

نم دیدہ یا رسیدہ یا خوردہ - ف- صفت :- سیلا ہوا +

نمناک - ف- صفت :- نمی کا بھرا ہوا- تر- گیلا- مرطوب- بھیگا ہوا +

نما - ف- صفت :- دکھانیوالا- ظاہر کرنیوالا- بتانیوالا جیسے بدنما- خوشنما- خودنما- رہنما- جہاں نما- قطب نما- انگشت نما وغیرہ (۲) مانند- مثل جیسے گنبد نما- قوس نما- محراب نما- پتلون نما وغیرہ-

نماز - ف- اسم مؤنث (۱) نیاز- عاجزی- انکسار (۲) پرستش- بھگتی- سیوا- خدمت- خدمتگاری + اظہار بندگی و خدمت (۳) سجدہ- سر زمین نہادن- جبہ سائی (۴) اہل اسلام کی مخصوص پنجگانہ عبادت- صلوٰۃ- نیز وہ نفل جو کسی دعا کے ایجاب یا شکریہ یا خوف کے سبب پڑھے جاتے ہیں ~

طاعت میں ہے یاد خدا شب تو ~ پڑھتا ہوں نمازیں گہن کی + (اسیر)

کب کسی در کی جبہ سائی کی ~ شیخ صاحب نماز کیا جانیں + (داغ)

نماز استسقا - ف- ع- اسم مؤنث :- وہ نماز جو خشک سالی میں بارش ہونے کے واسطے پڑھی جاتی ہے- وہ عام نماز جس میں مینہ کے واسطے دعا مانگی جاتی ہے +

نماز پڑھنا - ا- فعل لازم :- صلوٰۃ ادا کرنا- فرض پڑھنا- خدا کی بندگی کرنا- پرستش کرنا +

نما

نمازِ پنجگانہ۔ف۔ اسم مذکر: پنجوقتی نماز + پانچوں وقت کی نماز جیسے صبح ظہر عصر مغرب اور عشا کی نماز رتبۂ دوسے نمازِ پنجگانہ سے ملا پانچ وقت اللہ سے موقع رہا تقریر کا (نامعلوم)

نمازِ پیشیں یا نمازِ پسین یا پشتیں۔ف۔ اسم مؤنث: پہلی نماز۔ دن کی اوّل نماز یعنی نمازِ ظہر تیسرے پہر کی نماز۔ دن ڈھلے کی نماز +

نمازِ جنازہ۔ف و ع۔ اسم مؤنث:۔ وہ نمازِ کفایہ جو مُردے کی نجات کیواسطے اُسکی لاش پر کھڑے ہی کھڑے پڑھتے ہیں

نمازِ خسوف۔ف + ع۔ اسم مؤنث:۔ وہ نماز جو چاند گرہن کے وقت پڑھتے ہیں +

نمازِ خفتن۔ف۔ اسم مؤنث:۔ سوتے وقت کی نماز۔ عشا کی نماز +

نمازِ دیگر یا دگر۔ف۔ اسم مؤنث:۔عصر کی نماز۔ ظہر کے بعد کی نماز۔ چار گھڑی دن رہے کی نماز +

نمازِ عید۔ف و ع۔ اسم مؤنث:۔ وہ نماز یا نفل جو عید الفطر یا عید الضحیٰ کو دوگانہ ادا کیجاتی ہے +

نمازِ قصر۔ع۔ اسم مؤنث:۔ وہ مختصر نماز جو حالتِ سفر میں کم کرکے پڑھی جاتی ہے۔ اسمیں چار رکعت فرض کی بجائے صرف دو فرض پڑھتے ہیں +

نمازِ کسوف۔ف + ع۔ اسم مؤنث:۔ وہ نماز جو سورج گرہن کے وقت سورج کی مشکل آسان ہونے کے واسطے پڑھی جاتی ہے +

نماز کو گئے روزے گلے پڑے۔ کہاوت:۔ ایک کام سے پیچھا چھڑانا چاہا دوسرا اور ذمّہ پڑا (کوئی شخص پنجوقتہ نماز سے تنگ آکر کسی مولوی کے پاس گیا تھا کہ ہماری نماز تو معاف کرادو ہمارا بڑا حرج ہوتا ہے اُسنے کہا کہ اسمیں بڑی برکت ہے بلکہ روزے بھی رکھا کرو جو پوری پوری نجات ہو بس جب سے یہ مثل مشہور ہوگئی) + + بہنیدِ آمدہ بہ نمازِ بود۔

نمازی۔ف۔ اسم مذکر:۔ (۱) مُصلّی۔ نماز پڑھنے والا (۲) پارسا۔ بھگت۔ پرہیزگار جیسے

نمازی کا ٹھکا۔ محاورہ:۔ بدی کا بدلہ۔ وہ سزا یا مکافات جو ملے بغیر نہ رہے۔ پاداشِ عملِ بد۔ فعلِ بد کی سزا۔ کرنی کا پھل۔ پیراں کی بوٹی۔ وہ بات جسکا کہیں نہ کہیں بدلہ ملکر رہے (کہتے ہیں کہ ایک شریر لڑکا نماز پڑھتے میں لوگوں کی ٹانگیں گھسیٹ لیا کرتا تھا ایک دفعہ جب اُسنے سجدہ کرتے وقت کسی نمازی کی ٹانگ گھسیٹی تو اُسنے سرزنش کرنے کی بجائے سلام پھیر کے چپکے سے ایک ٹکا اُسکے حوالے کیا تاکہ یہ مزہ پڑ جائے تو کبھی یہ خطا بھی پائے اِسے تو چاٹ لگی ہوئی تھی اتفاق سے ایک جا آدو پٹھان کے ساتھ بھی یہی حرکت کی اُسنے سلام پھیرتے ہی تلوار نکال اُسکی گردن اُڑا دی پس جب سے یہ محاورہ زبان زدِ خاص و عام ہوگیا کہ یہاں یہ تو نمازی کا ٹکا ہے ہمیں ستالو گے تو کیا ہوگا۔ دوسری جگہ اسکی سزا پاؤ گے)

نمازی کپڑے۔ اسم مذکر:۔ پاک کپڑے۔ پوتر کپڑے۔ ایسے صاف اور ستھرے کپڑے جنسے نماز پڑھ سکیں +

نمازی کرنا۔ فعل متعدی:۔ نمازی کردن کا ترجمہ۔ پاک صاف کرنا۔ ستھرا کرنا دھونا۔ نماز کے قابل بنانا +

نماشام۔ اسم مؤنث:۔ (ہندو) بہ شرط مغرب کا وقت جھٹ پٹے کا وقت[۱] +

نمام۔ع۔ اسم مذکر:۔ غمّاز۔ چغل خور۔ اِدھر کی اُدھر کہنے والا۔ لُترا۔ سخن چیں +

نمامی۔ع۔ اسم مؤنث:۔ چغل خوری۔ غمّازی۔ لُترا پن۔ سخن چینی +

نمانا۔ ہ۔ صفت:۔ (ہندو) بھولا۔ غریب۔ مسکین۔ سیدھا سادا + شرمالو۔ شرمگیں + بُزدل۔ ڈرپوک + سرنگوں۔ سرافگندہ + بھولا بھالا +

نمائی۔ف۔ اسم مؤنث:۔ اظہار۔ ظہور۔ اعلان۔ اشاعت۔ پرکاش جیسے جو فروشی گندم نمائی +

نمایاں۔ف۔ صفت:۔ نمودار ہونیوالا۔ ظاہر۔ فاش۔ عیاں۔ کُھلا۔ علانیہ + پرگھٹ۔ آشکارا مشہور۔ نامور۔ معروف۔ سرنام + نکلا ہوا۔ اُبھرا ہوا + بجا نا کاں۔ بہت اچھے کارِ نمایاں۔ ترقیِ نمایاں +

نمائش۔ف۔ اسم مؤنث:۔ (۱) دکھاوا۔ ظہور۔ نمود۔ نموداری۔ اظہار کر و فر (مصرعۂ حالی) ۵ نمائش یہ دنیا کی بھولے یہ سب ہیں (۲) روپ۔ صورت۔ شکل + بھیس (۳) اگزبیشن وہ میلا جسمیں عمدہ عمدہ ہر ایک ملک کی صنعت دکھائی جائے میلا۔ ورشن میلا۔ تماشا

نمائش گاہ۔ف۔ اسم مؤنث:۔ وہ جگہ جہاں صنعت و حرفت کا میلا ہو۔ درشن میلے کی جگہ۔ تماشا گاہ ۵

تماشے سے تماشے ہیں نمائشگاہِ حیرت میں زباں پر کب وہ آتے ہیں نظر میں کب سماتے ہیں (ظہیر)

نمائشی۔ صفت:۔ دکھاوے کا۔ ظاہر میں اچھا + ملمع کا +

نمت۔س۔ اسم مذکر:۔ (مشہور بہ فتحِ میم) (۱) کارن۔ سبب۔ باعث۔ لیئے۔ واسطے (۲) نصیب۔ بانٹ۔ حصّہ۔ بھاگ۔ قسمت جیسے اپنی اپنی نمت کا سب کھاتے ہیں (۳) مُراد۔ منشا۔ منو رتھ

نمٹانا۔ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) بھگتانا۔ چکانا۔ نبٹانا۔ بے باق کرنا + بوجھ اُتارنا۔ خالی کرنا + جیسے دو گھنٹے میں سب کو نمٹا دیا + (۲) فراغت پانا۔ فرصت پانا۔ خلاص پانا + کام پورا کرنا۔ انجام کو پہنچانا +

نمٹا ہوا۔ہ۔ صفت:۔ بھگتا ہوا۔ ٹیلچی ہوا۔ کار کردہ۔ تجربہ کار۔ آزمودہ کار۔ جہاندیدہ۔ سرد و گرم چشیدہ +

نمٹنا۔ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) فارغ ہونا۔ فرصت پانا۔ آزاد ہونا۔ بھگتنا (۲) سُلجھنا۔ سمجھنا۔ بھگتان کرنا۔ جیسے دونوں آپسمیں نمٹ لو +

نمٹیرا۔ہ۔ اسم مذکر:۔ (ہندو) نبٹاؤ۔ بے باقی۔ چکوتا۔ بھگتان + فرصت۔ فراغت۔ چھٹکارا + تکمیل۔ پورنتائی۔ انجام +

نمٹے۔ہ۔ اسم مذکر:۔ (دلّال) آٹھ۔ ہشت +

نمچھا۔ہ۔ اسم مذکر:۔ جسکے مونچھیں نہوں۔ بِن مونچھوں کا گبرو۔ نوجوان +

نمچھڑا۔ہ۔ صفت:۔ (ہندو) فرصت۔ سُبیتا۔ سوفتہ۔ چھیڑ جیسے آجوت بنتی کرلے بچھیڑ میں (آواز) یعنی درگاہ یا دیوی پر چڑھانیکے واسطے یہ فرصت کا موقع ہے۔ جوت بنتی

[۱] نمازِ شام سے بگاڑ لیا ہے +

کی چیزیں خرید کر چڑھا دے +

نَمَد ۔ف ۔اسم مذکر :۔ نمدہ ۔لبدہ ۔اُون یا پشم کا بستر ۔وہ کپڑا جو پشم کو صابن وغیرہ کی لاگ سے جما کر بناتے ہیں ۔بافتۂ پشمین + پٹّو + پوستین + اُونی ٹوپی + ملائم بالوں کا بستر +

نَمَد پوش ۔ف ۔اسم مذکر :۔ وہ شخص جو پٹّو یا پوستین پہنے رہے ۔کمّل پوش +

نَمَد زِین ۔ف ۔اسم مذکر :۔ وہ نمدہ جو زین کے نیچے گھوڑے کی پُشت پر ڈالتے ہیں ۔خوگیر ۔ھترو ۔عرق گیر ۔میل خورا +

نَمَدَہ ۔ا ۔اسم مذکر :۔ دیکھو (نمد) وہ اُونی کپڑا جو گھوڑوں پر ڈالتے ہیں +

(نمدہ ۔نم اور داون سے مرکب ہے کیونکہ نمدہ پشم خواہ اُون کو نمی دیکر بنایا اور جمایا جاتا ہے)

نمدہ بندھ جانا ۔ا ۔فعل لازم :۔ دیوالہ نکلجانا ۔تیرہ اُلٹ جانا ۔مُفلس ہوجانا +

(اِس معنی میں چوتڑوں سے نمدہ بندھ جانا بھی بولتے ہیں جس سے بیٹھنے کا تپڑ چوتڑوں سے باندھکر چلدینا مراد ہے)

نمدہ بندھوا دینا ۔ا ۔فعل متعدی :۔ مُفلس قلاّنچ بنا دینا ۔لُوٹ لینا ۔غریب بنا دینا ۔مُوس لینا ۔دیوالہ نکلوا دینا ۔فقیر بنا دینا ۔مُحتاج بنا دینا +

نمدہ بھیجنا ۔ا ۔فعل لازم :۔ (بازاری) (۱) لعنت بھیجنا ۔لعنت کرنا (۲) جانے دینا ۔نام نہ لینا (۳) پناہ مانگنا ۔بچنا +

نَمرُود ۔معرب :۔اسم مذکر :۔ ایک کافر بادشاہ کا نام جسنے حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو آگ میں ڈالا تھا اور وہ آگ خدا تعالےٰ کے حکم سے اُنکے واسطے باغ بنگئی تھی ۔روضۃ الصّفا میں لکھا ہے کہ کیکاؤس کا لقب نمرود تھا چنانچہ اُسکی تفسیر لَمْ یَمُتْ لکھی یعنی وہ شخص جو ہرگز نہ مرے پس اِس صورت میں نہ مرد کا معرب نمرود ہوا +

نَمَستے ۔ہ ۔اسم مذکر :۔ پرنام ۔بندگی ۔آداب تسلیم ۔کورنش ۔رام رام ۔آریا لوگوں کا سلام +

نَمَسکار ۔س ۔اسم مؤنث :۔ (ہندو) پرنام ۔ڈنڈوت + سجدہ + تسلیم ۔کورنش ۔بندگی سلام ۔رام رام ۔سلام علیک +

نَمَسکار کرنا ۔ہ ۔فعل متعدی :۔ سلام کرنا ۔بندگی کرنا ۔رام رام کرنا ۔کورنش کرنا ۔آداب بجالانا

نَمَش ۔ا ۔اسم مؤنث :۔ (صحیح فارسی نمشک) دُودھ کے جھاگ جنمیں مصری ڈالکر کھاتے اور اُسکی قُلفیاں اکثر صبح کے وقت بازاروں میں بکتی پھرتی ہیں چنانچہ چاٹ ہے مُلت کی اِس آواز سے وہ لوگ بیچتے پھرتے ہیں +

نَمَط ۔ع ۔اسم مذکر :۔ (۱) رنگین فرش یا بچھونا (۲) روش ۔دستور ۔طور ۔طریق ڈھنگ ۔وضع ۔طرح ۔اسلوب ۔بدھی ۔(۳) بساطِ شطرنج +

نَمَک ۔ف ۔اسم مذکر :۔ (۱) نون ۔لون ۔سکھار ۔رام رس ۔ملح ۔

زخم پر چھڑکیں کہاں طفلانِ بے پروا نمک ۔ کیا مزہ ہوتا اگر پتھر میں بھی ہوتا نمک + (غالب)

(۲) کھاری پن ۔ملاحت ۔شوریت ۔شور ۔نمکینی ۔سلونا پن ۔چٹ پٹا پن + گرمی تمتماہٹ

اے ظفر کیونکر نہ نمک ہو نہ سخن میں اُن کے ۔ جو ہیں اُس یار کے لعلِ نمکیں سے واقف (ظفر)

کیں عاشقوں سے اپنے ترش رُوئیاں زبس ۔ شیریں لبوں کے چہروں سے آخر نمک گیا (رند)

جو نمک تجھ میں ہے کہاں سونے میں ۔ کیوں نہ پھیکا ہو رنگ سونے کا + (ناسخ)

(۳) سانولا پن ۔سانولاہٹ (۴ ۔مجازاً) روزی ۔روزینہ ۔روٹی + تنخواہ + کھایا پیا ۔جیسے ہمارا نمک پھُوٹ پھُوٹ کر نکلے جیسے تمہارا نمک کھایا ہے کیونکر دغا دیجاؤں +

(۵ ۔مجازاً) سلونی چیز کا ذائقہ جیسے نمک چکھنا +

نَمَک بَند ۔ف ۔اسم مذکر :۔ وہ زخم جسمیں نمک بھر کر بند کردیں +

نمک پاشی کرنا ۔ا ۔فعل متعدی :۔ نمک چھڑکنا ۔نون لگانا + ستانا ۔جلانا ۔زیادہ تکلیف دینا +

نمک پروَردَہ ۔ف ۔اسم مذکر :۔ خانہ زاد ۔روٹیوں کا پلا ہوا ۔کسی کے ٹکڑوں کا پلا ہوا نمکخوار ۔مُلازم ۔نوکر ۔غُلام ۔

اے ظہیر اپنے سخن میں کیوں نہو لطفِ زباں ۔ ہم نمک پروردۂ شاہِ جہان آباد ہیں + (ظہیر)

نمک پھُوٹ پھُوٹ کر نکلنا یا پھُوٹ کر نکلنا ۔ا ۔فعل متعدی :۔ سارا کھایا پیا پھوڑے اور پھنسیوں کے رستہ نکلنا ۔نمک حرامی کی سزا ملنا ۔

خطائے زخمِ دل کیا ہے جو تُم ہر بار کہتے ہو ۔ کہ اِس سے پھُوٹ کر یارب بس اب میرا نمک نکلے (عارف)

مردود ہیں جو رہتے ہیں تنکوں کے محل میں ۔ بُوجھے نہ پہیلی تو نمک پھُوٹ کے نکلے

نمک چشی ۔ا ۔اسم مؤنث :۔ (۱) نمک چکھنا ۔آب و نمک دیکھنا ۔(۲) پہلے پہل بچے کو نمک چٹانے کی رسم کھیر چٹائی کی مانند (۳) منگنی کے بعد شیرینی کے خوانوں کا طرفین میں آنا جانا (۴) ذائقہ ۔لذت ۔مزہ ۔(۵ ۔بازاری) پانسا چتّول +

نمک چشی کرنا ۔ا ۔فعل متعدی :۔ (۱) کھانیکا آب و نمک دیکھنا ۔نمک کے ٹھیک ہونیکا اندازہ کرنا ۔(۲) چھ سات مہینے کے بچے کو پہلے پہل نمک چکھانے کی رسم کا ادا کرنا (۳) منگنی کے بعد دونو طرف سے شیرینی کے خوانوں کا آنا جانا (۴ ۔بازاری) چانٹے اُڑانا ۔دھپ لگانا ۔دھپیانا

نمک چھڑکنا ۔ا ۔فعل متعدی :۔ دیکھو (نمک پاشی کرنا) ۔

غیر چھڑکے ہے زخمِ دل پہ نمک ۔ شورِ اُلفت میں بھی مزا نہ رہا + (مومن)

نمک چکھنا ۔ا ۔فعل لازم :۔ نمک کی کمی و بیشی معلوم کرنا ۔آب و نمک دیکھنا +

نمک حَرام ۔ف و ع ۔صفت :۔ (۱) ناشکر گزار ۔ناشکرا ۔ناسپاس ۔اپنے آقا کا بدخواہ ۔حق ناشناس ۔کافرِ نعمت ۔کور نمک ۔وہ شخص جو نیکی کے عوض بدی کرے وہ شخص جو اپنے آقا کا طرفدار نہو ۔بیوفا ۔بے مروّت ۔باغی ۔سرکش ۔آقا کا بدخواہ ۔مُتمرّد (۲) محسن کُش بھوانی شنکر کا لقب جو اُمرائے شاہی میں سے تھا اور بادشاہ سے دغا کرنے

نمک

سبب اس نام سے مشہور ہوگیا تھا۔ اسکی حویلی فتح پوری کے سامنے واقع ہے اور نمک حرام کی حویلی کے نام سے نامزد ہے کہتے ہیں اسکو بھی کسی نائی نے حجامت بناتے وقت مار ڈالا تھا +

نمک حرامی۔ ا۔ اسم مؤنث :۔ ناشکری۔ ناسپاسی۔ بیمروتی۔ بیوفائی۔ دغابازی۔ بغاوت۔ محسن کشی۔ حق ناشناسی۔ احسان فراموشی۔ بدخواہی۔ حرام خوری۔ کافر نعمتی۔ کورنمکی +

نمک حلال۔ ف وع۔ صفت :۔ اپنے آقا کا طرفدار۔ ممنون۔ احسان مند۔ شکر گزار۔ حق شناس۔ مشکور۔ آقا کا خیرخواہ +

نمک حلالی۔ ا۔ اسم مؤنث :۔ خیر خواہی۔ شکر گزاری۔ آقا کی طرفداری۔ حق نمک +

نمک خوار۔ ف۔ اسم مذکر :۔ غلام۔ خانہ زاد۔ نمک پروردہ۔ ملازم۔ نوکر + سزا

نمک خوردن و نمکدان شکستن۔ ف۔ ضرب المثل :۔ جسکی گود میں بیٹھنا اُسکی ڈاڑھی کھسوٹنا۔ محسن کشی کرنا

نمک دان۔ ف۔ اسم مذکر :۔ نمک رکھنے کا برتن۔ پسا ہوا نمک رکھنے کی کٹھیا یا ظرف ؎

جسنے ہو لذت اُٹھائی زخم تیغ عشق کی کب وہ مرہم داں کو ڈھونڈے ہے نمکداں چھوڑکر (ذوق)

بے سبب کیونکہ لب زخم پہ افغاں ہوگا شور محشر سے بھرا اُسکا نمکداں ہوگا (مومن)

میری قسمت میں نہ تھا کچھ زخم کھانے کو مزا آپ کیوں جھنجھلا کے اب اپنا نمکداں توڑیئے (مصحفی)

نمک دانی۔ ا۔ اسم مؤنث :۔ نمک کی کٹھیا۔ نمک کا ظرف +

نمک سار۔ ف۔ اسم مذکر :۔ (۱) نمک پیدا ہونے کی جگہ۔ نمک کا کھیت۔ نمک کی جھیل + نمک کی کھان (۲) صفت۔ نمکین۔ سلونا +

نمک کا حق ادا کرنا۔ ا۔ فعل متعدی :۔ وفاداری کرنا۔ نمک حلالی کرنا۔ ملازمت کا حق پورا کرنا

نمک کا سہارا۔ ا۔ اسم مذکر :۔ ذرا سا سہارا۔ تھوڑا سا آسرا جیسے نمک کا سہارا بھی بہت ہوتا ہے +

نمک کی کان یا کھان۔ ا۔ اسم مؤنث :۔ نمکسار۔ وہ پہاڑ کی کھو جسمیں سے نمک نکلتا ہے +

نمک کی کنکری حرام ہونا۔ ا۔ فعل لازم :۔ عو۔ بالکل فاقہ سے رہنا۔ نمک تک منہ میں نہ جانا

نمک کی مار پڑنا۔ ا۔ فعل لازم :۔ نمک پھوٹ پھوٹ کر نکلنا۔ نمک حرامی کی سزا ملنا +

نمک مرچ لگانا۔ ا۔ فعل متعدی :۔ (۱) چٹخارے دار بنانا۔ چٹ پٹا بنانا۔ مزیدار بنانا۔ لذیذ اور پُر ذائقہ بنانا (۲) مبالغہ کرنا۔ بات بڑھا کر کہنا۔ حاشیہ چڑھانا (۳) چھیڑنا۔ جلانا۔ جلے کو جلانا۔ اُکسانا۔ بھڑکانا جیسے جلے کو جلائینگے نون مرچ لگائینگے +

نمکین۔ ف۔ صفت :۔ منسوب بہ نمک (۱) سلونا۔ نمکدار۔ چٹ پٹا۔ نمک دیا ہوا۔ نمک آلودہ۔ جیسے پنیر ہے نمکین مزے کا + (۲) ملیح۔ سانولا۔ سلونا۔ سیام برن۔ گندمی رنگ کا (۳) چرپرا۔ تیز۔ تیتا (۴) کھارا۔ کھاری۔ شور +

نمکینی۔ ا۔ اسم مؤنث :۔ ملاحت۔ سلون پن +

نمگیرہ۔ ف۔ اسم مذکر :۔ وہ کپڑا جو اوس کی نمی سے محفوظ رہنے کے واسطے پلنگ پر

نمو

چھت گیری کی طرح لگا دیتے ہیں۔ مجازاً شامیانہ۔ ترپال۔ سائبان ؎

بسر ہو جائیگی کمل کے سایہ میں فقیروں کی مبارک اہل دولت کو نمگیرہ تنائی کا (آتش)

نمناک۔ ف۔ صفت :۔ تری سے بھرا ہوا۔ گیلا۔ بھیگا۔ مرطوب۔ تر۔ نمدار۔ شوربور۔ نم آلود

رونے سے اپنے جانچکی ناکامئ ازل نمناک ہے آتشِ تشنہ آب کا (زکی)

نُمُو۔ ع۔ اسم مذکر :۔ بالیدگی۔ بڑھنا۔ افزائش۔ افزونی۔ بیشی۔ اُگنا۔ اضافہ + روئیدگی ؎

حسن کو اُسکے نمو ہے بڑھے قد سے گیسو سایہ جب سر سے گذرتا ہے سوا ہوتا ہے (زکی)

(یہ لفظ تشدید واؤ سے ہے چونکہ فارسی میں کوئی ایسا لفظ نہیں جسکا آخر متحرک یا مشدد ہو اس لئے فارسی والے عربی کے ایسے الفاظ کو ہمیشہ ساکن الآخر کر لیا کرتے ہیں چنانچہ اسے بھی نمو کر لیا) +

نمود۔ ف۔ اسم مؤنث :۔ (۱) اُبھار۔ دکھاوا۔ دکھاؤ + ظہور۔ اظہار + بالیدگی۔ نمائش۔ النموع +

گوہر گوش صنم کی آب کا ہے یہ اثر سبزۂ خط نے جو گالوں پر نمود آغاز کی (ناسخ)

ہے عجب حسن سے خط رخ جاناں کی نمود دیکھو کس صورت زیبا سے ہے قرآں کی نمود (ظفر)

متصل زلف کے جھلکے ہے کہاں وہ دُرِ گوش ہے سر شام مگر اختر تاباں کی نمود (〃)

شعلۂ آہِ جگر سوز جو میرا ہو بلند تو ہو رات کو بھی شمع شبستاں کی نمود (〃)

رخ روشن کو جو زلفوں سے چھپایا اُسنے وصل کے دن بھی ہوئی اک شب ہجراں کی نمود (〃)

ان بتوں میں ہے خدائی کی نمود زاہد اپنا تو یہی ایمان ہے + (زکی)

ہے نمود حسن کو زیبا لباس شرم بھی پردۂ فانوس سے ہے زیب پیراہن چراغ (〃)

دل سے پیوستہ ہوا ہے جب سے وہ تیر نگاہ جائے مو ہو وے ہے میرے تن پہ پیکاں کی نمود (〃)

دیدۂ گریاں سے اپنے ہے خطر مجکو ظفر ہو نہ جاوے رفتہ رفتہ لیسے طوفاں کی نمود (ظفر)

آتی کیا باد بہاری پھر چمن میں ہمنفس جو ہوئی سینے میں میرے داغ سوزاں کی نمود (عاشق)

(۲) باڑھ۔ دم شمشیر ؎

بُرِش سے جسکی ہوتا ہے عالم کا دل دو نیم تیغ ادا کی تیرے وہ قاتل نمود ہے + (ظفر)

کیا کیا تڑپ کے بُرِش تیغ نگاہ کی قاتل دکھا رہا ترا بسمل نمود ہے (〃)

(۳) نشان۔ نشانی۔ علامت۔ آثار + قبر کا نشان۔ ڈھیر۔ تعویذ قبر ؎

میں شہید اُس لب لعلیں کا ہوں خون سے مرے سنگریزوں میں بھی ہو لعل بدخشاں کی نمود (ظفر)

مرحبا دست جنوں اس تری چالاکی کو نہ رہی نام کو بھی تار گریباں کی نمود (〃)

ستارہ عرش کا چمکا نہیں یہ گریہ سے دکھائی طالع عاشق نے یاوری کی نمود (〃)

دل میں جسقدر ہے درد اُسکو کیا یقیں آئے داغ بے نمود اپنا زخم بے نشاں اپنا + (داغ)

ہر ایک بے نمود کی اُس سے نمود ہے موجود ہے وہی جو عدیم الوجود ہے (〃)

کیا قبر ناتواں کی ترے بے نمود ہے افسوس فاتحہ ہے نہ جسکی درود ہے (〃)

(۴) ہستی۔ بود۔ وجود۔ موجود کی حیات۔ قیام۔ کائنات۔ پیدائش۔ مخلوق۔ خلقت + حیثیت

نمو

جو چشمِ آفتاب میں ذرہ کی ہے نمود — انور وہاں یہ رتبہ ہے عرشِ جلیل کا (انور)
اے ظفر خاک سے انساں کا بنا ہے پتلا — خاکساری ہی سے دنیا میں ہے انساں کی نمود (ظفر)
بیطرح ہوتی ہے جدول صفحۂ قرآن میں — ہے ظہورِ عشق سے واللہ قرآں کی نمود (؍؍)
اک نگہ سے حالِ عاشق ہوگیا کیا دیکھئے — خاک میں ملتے ہی ہیچ ہے دم میں انسانکی نمود (عاشق)
(۵) شیخی۔ ڈینگ۔ تعلّی۔ لاف وگزاف ہ
پیچ میں اُسکے پھنسے سب دین و دل جان و جگر — راست ہے برحق تمہاری زلفِ پیچاں کی نمود (عاشق)
چشمِ گریاں کو اگر چشمک ذری کردُوں ابھی — بس دکھا دے ایک پل میں ابرِ باراں کی نمود (؍؍)
قدِ رعنا کو ترے دیکھ کے اے رشکِ چمن — ملگئی خاک میں سب سروِ گلستاں کی نمود (ظفر)
گھٹائی رُخ نے جو خورشیدِ خاوری کی نمود — تو کھوئی کان کے گوہر نے مشتری کی نمود (؍؍)
اُس مہروش کے سامنے چمکیگا کیا کوئی — دیکھی ہوئی تری مہِ کامل نمود ہے (؍؍)
(۶) شان وشوکت۔ کرّوفرہ
ہے لب و دنداں سے تیرے سُرخیٔ پاں کی نمود — آجتک دیکھی نہیں یہ لعل و مرجاں کی نمود (ظفر)
(۷) دید۔ نظارہ۔ درشن۔ دیدار۔ جلوہ۔ ظہور۔ تجلّی ہ
ایسی آنکھوں میں سمائی رُخِ جاناں کی نمود — کہ نظر پہ نہ چڑھی مہرِ درخشاں کی نمود + (ظفر)
عرش تک پہنچی ہے تو خورشیدِ تاباں کی نمود — تو بھی اب دکھلا دے پیارے روئے رخشاں کی نمود (عاشق)
شاید وہ اپنے سن کی دکھلائے گا نمود — کہتا ہے گھر میں شب کو نہ کوئی جلائے شمع (مجروح)
(۸) ہوا۔ دھاک جیسے نمود باندھ رکھی ہے (۹) شہرت۔ اعلان۔ ناموری ہ
بلا سے تری ہیں اگر مرگیا — نمود اسمیں تیری تو قاتل ہوئی (رند)
وہ لیگئے جو مرے دل کو دم دلاسے سے — زیادہ اور ہوئی اُنکی دلبری کی نمود (ظفر)
(۱۰) صورت۔ شکل۔ ہیئت ہ
جلا کے خاک کروں میں جو آہِ سوزاں سے — تو جائے خاک میں مِل چرخِ چنبری کی نمود (ظفر)
رخسارِ آتشیں ترے وہ ہیں کہ بےفروغ — شمس و قمر کی جنکے مقابل نمود ہے (؍؍)
(۱۱) فروغ۔ عزّت مثال دیکھو (نمود ہونا نمبر ۶) +

نمود باندھنا۔ اِ۔ فعل لازم:۔ ہوا باندھنا۔ دھاک باندھنا۔ لوگوں میں رعب یا اعتبار جمانا۔ دھوم ڈالنا ہ
کِھل کھلا کر جو ہنسے باغ میں وہ غنچہ دہن — باندھے بلبل نہ پھر اپنے گلِ خنداں کی نمود (ظفر)

نمود بندھنا۔ اِ۔ فعل لازم:۔ ہوا بندھنا۔ دھاک بندھنا۔ رعب یا اعتبار جمناہ
تار اشکوں کا جو مژگاں سے ہم اپنی باندھیں — تو بندھے دیدۂ مردم میں نہ باراں کی نمود (ظفر)

نمود کرنا۔ اِ۔ فعل متعدی:۔ (۱) ڈینگ ہانکنا۔ ڈینگ مارنا۔ شیخی کرنا۔ شیخی بگھارنا۔ اترانا۔ دُون کی لینا۔ تعلّی کرنا ہ

نمو

زلف کافر کیش کو دیکھیں ذرا بہرِ خدا — شیخ جی کرتے بہت ہیں دین و ایماں کی نمود (عاشق)
بھڑا ہے دل صفِ مژگانِ یار سے تنہا — بجا ہے جتنی کرے وہ دلاوری کی نمود (ظفر)
اُس خورشید کو دیکھا نہیں اُسنے اے ظفر — کرتا جو اتنی ناصح عاقل نمود ہے + (؍؍)
(۲) شہرت پکڑنا۔ شہرت حاصل کرنا۔ ظہور پکڑنا۔ مشہور ہونا ہ
آتے ہیں دُور دُور سے مشتاق ہو کے لوگ — کیا رفتہ رفتہ حسن نے تیرے نمود کی + (رند)

نمود کی لینا۔ اِ۔ فعل لازم:۔ دُون کی لینا۔ ڈینگ مارنا۔ ڈینگ ہانکنا۔ تعلّی کرنا۔ اترانا۔ شیخی بگھارنا ہ
قدرت خدا کی بات نہ کرآتی تھی جنہیں — لیتے ہیں اب وہی مرے آگے نمود کی (رند)

نمود ہونا۔ اِ۔ فعل لازم:۔ (۱) اُبھرنا۔ دکھائی دینا۔ اُگنا۔ نمو ہونا + ظہور ہونا۔ اظہار ہونا ہ
اُس شعلہ رو کی رُخ پہ جو خط کی نمود ہے — کیا آتشِ خلیل کا یارب یہ دود ہے + (داغ)
پوشیدہ اُسکا حسن ہوا کب نقاب سے — پردے میں بھی ہزار طرح کی نمود ہے + (؍؍)
(۲) وجود ہونا۔ ہستی ہونا۔ صورت پکڑنا ہ
ہر ایک بے نمود کی اُس سے نمود ہے — موجود ہے وہی جو عدیم الوجود ہے + (داغ)
(۳) شہرت ہونا۔ اعلان ہونا۔ ناموری ہونا۔ نام ہونا ہ
سخن سے مرتبہ سخنور کا ہو بلند ظفر — یہ وہ گہر ہے کہ ہو جس سے جوہری کی نمود (ظفر)
باغِ جہاں میں تیری اے دل نمود ہے — گل کو کہاں یہ باغ میں حاصل نمود ہے (؍؍)
(۴) علامت یا نشان موجود ہونا۔ آثار قائم ہونا (۵) شیخی ہونا۔ ڈینگ ہونا + (۶) فروغ ہونا۔ چمکنا۔ عزت ہونا ہ
کس شمع رُو کو بزمِ جہاں میں ہے یہ فروغ — جو آج تیری عزتِ محفل نمود ہے + (ظفر)

نمودار۔ ف۔ صفت:۔ ظاہر۔ عیاں۔ پرگھٹ۔ آشکارا ہ
وہ سامنے ہو نمودار جب پری پیکر — تو دیکھے پھر کوئی پریوں میں اُس پری کی نمود (ظفر)

نمودار ہونا۔ اِ۔ فعل لازم:۔ نکلنا۔ ظاہر ہونا۔ پرگھٹ ہونا۔ سامنے آنا۔ باہر آنا + ظہور ہونا۔ برآمد ہونا۔ طلوع ہونا ہ
تربت پہ میری بسکہ اُلٹ کر نقاب کو — اُٹھا آفتابِ حشر نمودار ہوگیا + (تشنہ)
شبِ وصال قیامت تھی جب کسی نے کہا — وہ دیکھ صبح نمودار ہوتی آتی ہے + (داغ)

نمونہ۔ ف۔ اسم مذکر:۔ (۱) بانگی۔ وہ چیز جو دکھانے کے واسطے آئے۔ نموذج (۲) نظیر۔ مثال۔ تمثیل (۳) نقشہ + نقل + قالب۔ سانچا۔ ڈھانچا + ڈول۔ قطع +

نِموہا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ کم گو۔ کم سخن۔ چپ چپکا۔ خاموش +

نِموہی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ چپ چپکی۔ کم گو۔ کم سخن۔ خاموش۔ کم زبان۔ مجازاً۔ غریب

نمی

مسکین طبع جیسے لڑکی صُورت والی شکل والی نمُوہی دست قلم ہنس مُکھ خلق اُٹھلو۔ (رچنا بہیلی) + سے

وہ مُوہی رستی ڈسے اُنکے دونوں ہاتھوں کو ہُوہی جان کے وہ مُکھ مار لیتے ہیں (جان صاحب)

نمی - ف - اسم مؤنث :- تری - رطُوبت - گیلاپن - سیل +

نمیقہ - ع - اسم مذکر :- خط - نامہ - مکتوب - مرقُومہ - نوشتہ +

ننّا - ہ - صفت :- (۱) چھوٹا - خرد - کوچک - کم + ناٹا - ٹھنگنا - ٹھینی - کوتہ قامت - ڈُھیال پستہ قد نیٹھا (۲) بچّہ - بالا - ناسمجھ (۳) نادان - بیوقُوف (۴ - مجازاً) لاڈلا - پیارا (۵) ہندی کا بیسواں حرف ن + (۶) نام بھی ہوتا ہے جیسے ننّا باورچی ننّا کمہار وغیرہ +

ننّا بنّا - ہ - فعل لازم :- نادان اور بچّا بنا - بالکُل ناواقف بنا - بھولا اور انجان بنا سے

دل لیکے حال تیرا انالوٹ ہوگیا ہے ننّا بنا بچارا ہیں کچھ نہیں سمجھتا (معرُوف)

ننّا سا - ہ - صفت :- نہایت چھوٹا اور موزُوں ننّگا سا - بوٹا سا ننّا سا + جیسے قد + خرد - کوچک - ننّا سا -

خیر انشا کی جو چاہو تو یا اُدو دھوکر اُسکے بازُو کا وہ ننّا سا رُپہلا تعویذ (انشا)

ننّا سا کلیجا - ہ - اسم مذکر :- بچّے کا دل - چھوٹے سے بچّے کا دل + نازک دل + ناتواں دل

بعد مرون نہ مری نعش پہ آنے دینا اُنکا ننّا سا کلیجا نہ دہل جائے کہیں (آغا)

ننّا کاتنا - ہ - فعل لازم :- (۱) مہین سُوت کاتنا (۲) نہایت کفایت چاہنا - ازحد کفایت شعار وجزرس ہونا جیسے ایسا بھی ننّا نہیں کاتتے ہیں + تم تو بڑا ننّا کاتتی ہو کہ دس روپے میں سب کام ہو جائیگا (۳) ازحد کنجُوس بخیل - تنگ دل اور کنکنک ہونا +

ننّا مُنّا - ہ - صفت :- بہت چھوٹا سا - مُنّے کے برابر +

ننّانوے - ہ - صفت :- نوّے اور نو - ایک کم سو - نو دونہ - تسع وتسعون ۹۹ +

ننّانوے کے پھیر میں آنا یا پڑنا - ہ - فعل لازم :- روپیہ بڑھانے کی فکر میں پڑنا - افزُونیٔ مال کی حرص کرنا + لالچ میں پھنسنا + لالچ کے سبب مصیبت میں پھنسنا

ننّانوے کے پھیر میں یا رب کوئی آئے ہوتی ہے خلق اسکے سبب بیشتر حریص (معرُوف)

(کسی شخص کو فضُول خرچی کی عادت تھی اُسکے دوست نے اسکے رفع کرنے کے واسطے اُسکو ننّانوے روپے ڈالدئے بس روپوں کے آتے ہی وہ پُورے سو کرنے کی فکر میں پڑا جب ہوگئے تو ایک اُوپر سو کی فکر میں پڑے الغرض اسیطرح ہمیشہ جمع کرنے کی فکر میں رہنے لگا یہانتک کہ بہت بڑا کنجُوس ہوگیا اجب سے اس محاورے کا معانیٔ مذکورہ پر اطلاق ہونے لگا۔ مگر بعض لوگ یُوں بھی بیان کرتے ہیں کہ ایک غریب آدمی اور اُسکی بیوی کی چار پیسے روز کی آمدنی تھی اور وہ اس آمدنی پر بھی نہایت ہی قانع تھے اُسکی بھاوج کو جو نہایت امیر تھی اُنکی اس قناعت پر رشک آیا - اُسنے کچھ سوچکر ننّانوے ۹۹ روپے کی تھیلی اپنے دیور کے گھر میں پھینکدی - اُسکی بھاوج ان روپوں سے بہت خُوش ہُوئی اور چاہا کہ ایک ایک پیسہ روز بچاکر پُورے

نند

سو کرلیں جب ایک روپیہ ملانے سے پُورے سو ہوگئے تو کہا کہ اگر اسی طرح دو دو پیسے روز جوڑیں تو تھوڑے ہی دنوں میں دو دو سو ہو سکتے ہیں - غرض یہاں تک لالچ نے فکر بڑھایا کہ اُنہوں نے جوڑنے کے پیچھے کھانا پینا سب چھوڑدیا اور آخرکار اسی فکر میں مرگئے) +

نناواں یا نناتواں - ہ - اسم مذکر :- عو - (۱) جسکا نام لینا اچھا نہ - وہ چیز جسکا نام نہ لینا چاہیئے - نام نہ لینے کے قابل (۲) ہیضہ - تُخمہ (۳) وہ شخص جسکا نام اُسکی نحوست اور بدی کے سبب نہ لیں (۴) مُنّہ کا پھالا + تبخالہ +

نناویں - ہ - اسم مؤنث :- عو (۱) وہ چیز جسکا نام لینا بُرا خیال کریں (۲ - بیگماتی نامہ) سورۂ یٰسین جو مرنے کے وقت پڑھی جاتی ہے (۳) چُڑیل + چھلیائی بھُتنی جمع نناویاں + (۴) خسیس عورت - کنجُوس منحُوس عورت [1]

نند - ہ - اسم مؤنث :- خواہر شوہر - خاوند کی بہن جیسے میاں کماتے ہوگیا؟ ایک سے دس ساس نند کو چھوڑدو ہمیں تمہیں بس (کہاوت) نند کا نندوی گلے لاگ لاگ روئے +

نند کا بھائی یا بیر - ہ - اسم مذکر :- (گیتوں میں) خاوند - شوہر - سوامی +

نند - ہ - اسم مذکر :- کرشن جی کے پالنے والے باپ کا نام جنہیں نند مہر اور نند بابا بھی کہتے ہیں (ہولی)

نند مہر جی کو چھورا کالا رو کالا رو برج میں جو کرشن بھیو ری پھینٹ ابیر ہاتھ پچکاری تک تک مار رہوری تنگ سارہی جھولی جوراجوری ساتُو رازنگ کھیل رہوری

نندا - ہ - اسم مؤنث :- کلنک - بُرائی عیب - دوش - اپواد + ہجو - بدی غیبت - بدگوئی - بگویا +

نندا کرنا - ہ - فعل متعدی :- (۱) بدگوئی کرنا غیبت کرنا - پیٹھ پیچھے بُرا کہنا + چُغلی کھانا - غمازی کرنا - بگویا کرنا + ہجو کرنا (بھنگڑوں کا دوہا)

سادھن کھائی سنتن کھائی کھائی کنور کنہائی جو بچیا کی نندا کریں اُنہیں کھائی کالکا مائی (دوہا)

(۲) تہمت دھرنا - کلنک لگانا عیب لگانا - الزام دھرنا - باندھنو باندھنا - بہتان لینا

نندا سا - ہ - صفت :- (ہندُو) اُنیدا - خواب آلُودہ +

نندڑیاں - ہ - اسم مؤنث :- (لکھنؤ) نیند کی تصغیر جیسے نندڑیاں جگائیں موری ان (سلطا عالم) +

نندن - ہ - اسم مذکر :- (گیتوں میں) لڑکا - بیٹا - پُوت - پسر - فرزند - ابن - پُتر +

نندولا - ہ - اسم مذکر :- تغار کوچک - ناند کی تصغیر - مٹّی کا کُونڈا +

نندوئی - ہ - اسم مذکر :- نند کا خاوند - خواہر شوہر کا شوہر +

نندی - ہ - اسم مؤنث :- (گیتوں میں) دیکھو نند بمعنی خواہر شوہر + بسکُون نون ثانی

نندیا - ہ - اسم مؤنث :- (نند کی تصغیر بالمحبت) جیسے

تھا لگو مہارا جیارہی نندیا + جب سے گئے موری سُدھ نہ لینی + آجھو نہ آبوری تھارا بیراری نندیا (گیت)

نہ ملنے رہی نندیا تھارو بیسر کیسے تو دکھا دُوں میں جیرا چیر (")

موری چھوٹی سی نندیا دیکھو رہی تہارو بیر کرت بارا جوری میری بہلا ٹھمری)

[1] مثال ہر چہار معانی - اُس نناوین کا نام تو صبح ہی صبح نہ لو - نناویں سنانے ہی بیگم صاحبہ عالم بالا کو سدھاریں - اُسے تو نناویں کا سایہ ہے - اُس نناویں کا نام لوگی تو دن

نند

ننّدیا۔ ہ۔ اسم مؤنث :- (نیند کی تصغیر بالتحقیر و بالمحبت جو اکثر گیتوں کیواسطے مخصوص ہے)
نوم۔ خواب سہ ہٹ ہٹ سیام موسے نہ لپٹ ہ گئی رے گئی موری نندیا اُچٹ (گیت)

ننگ۔ ف۔ اسم مذکر :- لحاظ۔ شرم۔ حیا۔ غیرت۔ لاج۔ حمیت۔ عیب۔ کلنک۔ خفت۔ رُسوائی۔ ذلت۔ سُبکی۔ بد نامی۔ فضیحتی۔ عار ؎

یہ ننگ و نام مُبارک رہے تجھے اے شیخ مُجھے نہ ننگ سے ہے ننگ کچھ نہ نام سے کام (میر سوز)
یہ کہنا ننگ ہے اپنا کہ مرتے ہیں محبت میں وہ اظہارِ وفا کیا جسمیں شکوہ یار کا نکلے (زکی)
ننگی بھی کیا سادہ آدمی ہے کمالِ معنی کا مدعی ہے ہم اُسکو باطن میں دیکھتے ہیں تو ننگ ہی ننگ عار دِلی (ر ر)
یا کبھی دم ہی نکلتا تھا پری زادوں پہ یا یہ نفرت ہے کہ اب نام سے ننگ آتا ہے (مُصحفی)
مُنہ میں آیا سو ناصحوں نے کہا پاس کیا ہو کہ ننگ ہی نہ رہا + (مومن)
نام رکھتے ہُوئے فرہاد کو ننگ آتا ہے ہاتھ اپنا کوئی دن کو تہِ سنگ آتا ہے + (حیا)
حق سے کیا ہوں دو کون کے طالب کیا وہ مانگیں جو ننگِ ہمت ہو + (مجرُوح)

ننگِ خاندان۔ ف۔ صفت :- بد نام کنندۂ خاندان۔ خاندان کو بٹا لگانیوالا۔ کلنک کا ٹیکا۔ باعثِ عار ؎
افسوس کہ مرگیا زکی آج باقی وُہی ننگِ خانداں تھا (زکی)

ننگِ مخلُوق یا خلائق۔ ف ع۔ صفت :- باعثِ عارِ خلائق یا سببِ شرمِ مخلُوق۔ خلق اللہ کی بد نامی کا باعث ؎
ننگِ مخلُوق جسکو کہتے ہیں وہ زکی خانماں خراب ہوا + (زکی)

ننگ و ناموس یا ننگ و نام۔ ف۔ اسم مؤنث :- (۱) لحاظ و شرم۔ غیرت و حیا۔ حمیّت (۲) عزت و حُرمت (۳) عفّت و عصمت +

ننگ۔ ہ۔ اسم مذکر :- (۱) ننگا۔ عُریاں۔ برہنہ۔ لُچ۔ اُگھاڑا۔ (۲۔ ا) لُچّہ۔ شُہدا۔ بے حیا۔ بے شرم۔ آزاد کا سُونٹا + رند (۳) نہایت مُفلس۔ قلّاش +

ننگ پیرا۔ ہ۔ صفت :- برہنہ پا۔ جسکے پاؤں میں جُوتی نہو +

ننگ دُھڑنگ۔ ہ۔ اسم مذکر :- دیکھو (ننگ مُننگ) +

ننگ مُننگ۔ ہ۔ صفت :- (۱) جُھم ننگا۔ بالکل برہنہ۔ ننگ دُھڑنگ (۲) بے شرم و بیحیا (۳) مُفلس قلّاش جسکے پاس لنگوٹی تک نہو۔ قلّاش +

ننگا۔ ہ۔ اسم مذکر :- (۱) برہنہ۔ عُریاں۔ اُگھاڑا۔ ڈِگمبر جیسے ننگا کھڑا اُجاڑ میں ہے کوئی کپڑے لے (۲) مُفلس۔ قلّاش جسکے پاس لنگوٹی تک نہو (۳) بے غیرت۔ بے حیا۔ بے عزت (۴) غیر مُسلّح۔ بے ہتیار۔ نہتّا +

ننگا دُھڑنگا یا ننگا مُننگا۔ ہ۔ اسم مذکر :- عُریاں و برہنہ۔ بالکل ننگا +

ننگا کرنا یا کر دینا۔ ا۔ فعل متعدی :- (۱) برہنہ کرنا۔ عُریاں کرنا۔ کپڑے اُتار لینا۔ اُگھاڑنا (۲) زیور اُتار لینا۔ گہنا اُتارنا۔ (۳) لُوٹ لینا۔ صفایا کر دینا۔ مُوس لینا۔ کچھ نہ چھوڑنا۔ فقیر بنا دینا۔ بالکل لُوٹ لینا +

ننگ

ننگا لُچّا۔ ہ۔ اسم مذکر :- بے ننگ و نام۔ بے ننگ و ناموس۔ شُہدا۔ بے اعتبار جسکی ساکھ نہو + غریب۔ مُفلس +

ننگا مادرزاد۔ ا۔ صفت :- جُھم ننگا۔ بالکل برہنہ۔ ایسا عُریاں جیسا ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہے +

ننگوں۔ ہ۔ اسم مذکر :- ننگا کی جمع جو حرُوفِ مغیّرہ یا تابعِ مُغیّرہ کے آجانے سے واوِ مجہُول اور نُونِ غُنّہ کے ساتھ بنائی جاتی ہے +

ننگوں کو بُھوکوں نے لُوٹ لیا۔ ہ۔ کہاوت :- یعنی دونوں ایکساں مِل گئے بد معاشوں کی بد معاشوں نے خبر لے لی + چوروں کے گھر مور پڑ گئے +

ننگے۔ ہ۔ اسم مذکر :- (۱) ننگا کی جمع (۲) حرُوفِ مُغیّرہ یا تابعِ مُغیّرہ کے سبب الف کی یائے مجہُول سے بدلی ہُوئی صُورت +

ننگے پاؤں یا ننگے پیروں۔ ہ۔ تابع فعل :- پا برہنہ۔ بن جُوتی پہنے۔ برہنہ پا +

ننگے پاؤں ننگے سر۔ ہ۔ تابع فعل :- سر و پا برہنہ + سراسیمہ۔ پریشان حال +

ننگے پاؤں ہونا۔ ہ۔ فعل لازم :- پیروں میں جُوتی نہونا جیسے میرا بچّہ ننگے پاؤں ہے +

ننگی۔ ہ۔ اسم مؤنث :- (۱) برہنہ۔ عُریاں۔ اُگھاڑی (۲۔ تابعِ فعل) بے زیور۔ بِن گہنے پاتے۔ (۳) مُفلس۔ قلّاش۔ تہیدست۔ نادار ؎
کوئی وُبنا سے کیا بھلا مانگے وہ تو بیچاری آپ ننگی ہے + (انشا)

ننگی تلوار۔ ہ۔ اسم مؤنث :- (۱) شمشیرِ برہنہ۔ میان سے نکلی ہُوئی تلوار (۲) بیباک۔ بے خوف۔ نڈر۔ آزاد۔ صاف گو +

ننگی دُھڑنگی۔ ہ۔ اسم مؤنث :- بالکل عُریاں۔ ننگی مُننگی۔ برہنہ +

ننگی شمشیر۔ ا۔ اسم مؤنث :- (۱) شمشیرِ برہنہ۔ تیغِ عُریاں۔ ننگی تلوار (۲) نڈر۔ بیباک۔ بیخوف۔ بیحجاب۔ صاف گو۔ وہ شخص جو گفتگو میں کچھ شرم و حجاب نہ رکھے۔ آزاد منش ؎
سُنتے نہیں کسی کی غصّہ سے بات ہر گز نامِ خدا ہے ننگی شمشیر میری باجی + (رنگین)
(۳) صاحب جلال۔ با جلال درویش۔ فقیرِ صاحبِ تاثیر (۴) صاحبِ عصمت و بے عیب ستونتی۔ سیتا ستی (۵) بلائے مُعلّق ؎
سپرداری اُسکی کسی سے نہو یہ ابرُو تری ننگی شمشیر ہے (میر سجاد)

ننگی کیا نہائیگی کیا نچوڑیگی۔ ہ۔ کہاوت :- یعنی اگر مُفلس تہیدست دل والا بھی ہو تو کیا صرف کرے۔ بے مایہ کی کچھ حقیقت نہیں ہوتی ؎
کس کپڑے کو پھاڑے کِسکو جوڑے ننگی کس سنگ سے اپنے سر کو پھوڑے ننگی
معرُوف کی کیا تاب جو رنگیں سے لڑے کیا خاک نہائے کیا نچوڑے ننگی } رباعیِ رنگین

ننگی لُچّی۔ ہ۔ اسم مؤنث :- (۱) وہ عورت جسکے پاس کپڑا لتّا اور گہنا پاتا نہو۔ برہنہ

ننھ

بے زیور جیسے ہاتھ میں تانبے کا چھلّا بدن میں گوٹے کا تار تک نہیں ننگی لچّی ہوگئی (۲) مُفلس۔ قلّاش (۳) بالکل برہنہ۔ سرتاپا عُریاں +

ننّھا۔ ہ۔ صفت:۔ دیکھو (ننّا) +

نَنہال۔ ہ۔ اسم مؤنّث:۔ ماں کے باپ کا گھر۔ نانا کا گھر۔ خانۂ پدرِ مادر۔ ننسال + نانی کا گھر + نانا نانی کا کُنبہ۔ نانا نانی کے رہنے کی جگہ۔ یا مقام +

ننّے۔ ۔ صفت:۔ (۱) ننّا کی جمع۔ چھوٹے۔ کوچک (۲) حُرُوفِ مُغیّرہ یا تابع مغیّرہ کے آجانے سے الف کی یائے مجہُول سے بدلی ہُوئی صُورت جیسے دیکھ ننّے ماں جا + ننّے کی ماں + ننّے کا باپ وغیرہ + (۳) نام بھی ہوتا ہے جیسے ننّے خاں ننّے میاں +

ننّے سے۔ ہ۔ تابع فعل:۔ چھوٹے سے۔ نہایت چھوٹے بالے سے ؎

ننّے سے کلیجے کو کیا اُس کے ہوا لوگو کچھ اندنوں ہنتی ہے دلگیر مری چھوچھو (رنگین)

ننّے میاں۔ ا۔ اسم مذکّر:۔ (۱) چھوٹے میاں چھوٹی سرکار چھوٹے آغا۔ آغازادۂ خُرد (۲) عورتوں کا ایک فرضی ولی یا جن مثلِ شاہ برہنہ شاہ سکندر صدرِ جہاں زین خاں وغیرہ ؎

کیسکو جی سے ہے اخلاص شیخ سدو سے گنے ہے آپ کو ننّے میاں کی کوٹی حرم (رنگین)

ننّے ننّے۔ ہ۔ صفت:۔ چھوٹے چھوٹے۔ نہایت خُرد جیسے ننّے ننّے ہاتھوں سے سلام کرنا کیسا بھلا معلُوم ہوتا ہے + اُسکے ننّے ننّے بچے بلکتے ہیں +

ننّی۔ ہ۔ اسم مؤنّث:۔ (۱) چھوٹی + خُرد۔ کوچک۔ لڑکی بالی (۲) اوئے۔ کمینہ۔ شُودر جیسے ننّی ذات (۳) ناسمجھ۔ نادان۔ بھولی۔ بیوقُوف۔ مُورکھ۔ انجان +

ننّی ذات۔ ا۔ اسم مؤنّث:۔ اوئے ذات۔ کمینہ ذات۔ شُودر۔ اوئے قوم کے لوگ جیسے نائی۔ دھوبی۔ دُھنیے۔ جُلاہے وغیرہ +

ننّی کا۔ ہ۔ صفت:۔ ننّی عورت کا جنا ہوا + اناڑی۔ سادہ لوح۔ نادان۔ بھولا۔ بیوقُوف۔ مُورکھ۔ احمق۔ ناتجربہ کار جیسے ایسا ہے ننّی کا کہ کچھ جانتا ہی نہیں +

ننّی کا جنا۔ ہ۔ اسم مذکّر:۔ نہایت بھولا۔ ناتجربہ کار۔ مُورکھ۔ نادان +

ننّی مُنّی سی۔ ہ۔ صفت:۔ نہایت چھوٹی سی۔ نہایت خُرد۔ بہت چھوٹی ؎

جبتلک چھوٹی تھی تبتک تو مرے اے انا جان ننّی مُنّی سی پہنتی تھی یہ پیاری ہیکل (رنگین)

نَو۔ ہ۔ صفت:۔ ایک کم دس۔ نُہ۔ تسعہ۔ ۹۔ جیسے نو دن چلی اڑھائی کوس +

نو باتیں چُنوانا۔ ا۔ فعل متعدّی:۔ ع۔ صحیح (نبات چُنوانا۔ مصری کی نو ڈلیاں جو دُلہن کے ہر ایک اعضا یعنی دونو مونڈھوں کُہنیوں گھٹنوں۔ پیٹھ اور ہاتھ پر رکھکر عین رسم کے وقت دُولہا کے مُنہ سے بغیر ہاتھ لگائے چُنواتے یعنی کھلاتے ہیں اُسے نو باتیں چُنوانا عورتوں کی اصطلاح میں کہتے ہیں۔ چُونکہ نبات عربی میں مصری کے معنی ہیں اور مُسلمانوں ہی میں یہ رسم ہے اِس سے معلُوم ہوتا ہے کہ نبات کا نو بات عوام نے کرلیا ہے۔ یہ ایک فرمانبرداری کا امتحان اور ٹوٹکا خیال کیا جاتا ہے۔ اِسمیں دُولہا کو عورتیں خُوب دھکاتی اور حیران کرتی ہیں ؎

دیکھ آرسی مُصحف کو جو نو بات چُنی بنا پاؤں پہ گرا کھکے ہماری بنڑی
شوق رنگ نے ہی بنی کلج رچایا تیرا دیکھ کی ہے نری شادی یہ بہاری بنڑی

نو تیرہ بائیس بتانا۔ ہ۔ فعل متعدّی:۔ ٹالنا۔ حیلہ حوالہ کرنا۔ لیت و لعل کرنا + حساب بتا دینا جیسے جب آؤ جب ہی نو تیرہ بائیس بتا دیتے ہیں (چُونکہ نو اور تیرہ ملکر بائیس ہوتے ہیں۔ اِس سبب سے جب قرضخواہ آیا اُسے سیدھا حساب بتا کر ٹالدیا کہ بائیس روپے آئے تھے نو فلاں کو دیدیئے تیرہ فلاں شخص لیگیا۔ یکھا جو کھا با بر پھر آؤگے تو لیجانا۔ پس اسی سے یہ محاورہ ہوگیا) +

نو تیری۔ ہ۔ اسم مؤنّث:۔ ایک قسم کا جُوا جو پاسوں سے کھیلا جاتا ہے فارسی والے اسے نو سیزدہ کہتے ہیں +

نُو دُوار۔ ہ۔ اسم مذکّر:۔ جسم کے نو دروازے یعنی منفذ یا سُوراخ جنکی تفصیل یہ ہے:۔ دونوں کان۔ دونوں آنکھیں۔ دونوں نتھنے۔ ایک مُنہ۔ ایک مبرز مگر زیادہ تر دس دروازے بھجنوں میں آیا ہے وہاں منفذِ بول کو زیادہ کردیتے ہیں +

نوراترے۔ ہ۔ اسم مذکّر:۔ دُرگا دیوی کی پُوجا کے نو دن۔ نو دُرگا جیسے نوراترے دسواں دسہرہ

نَوَرَتَن۔ ہ۔ اسم مذکّر:۔ (۱) نو جواہر۔ نو طرح کا جواہر جیسے ہیرا پنّا نیلم۔ مانک لہسنیا پکھراج گومد موتی مُونگا یعنی الماس لعل گوہر مرجان زمرّد اور فیروزہ وغیرہ (۲) ایک قسم کے جڑاؤ زیور کا نام جو بازوؤں پر پہنا جاتا اور اُسمیں نو نگے یا جواہر ہوتے ہیں۔ بازُوبند۔ نو نگے + ؎

پکھراج وار زرد ہوئیں روزۂ فلک دیکھے جو نورتن کبھی بازُوئے یار کا (امانت)
لختِ جگر سے میرے قیمت میں بڑھ چلے تھے چھوٹے بڑے نگینے سب اُسکے نورتن کے (بحر)

(۳) نو عقلمند آدمیوں کی انجمن۔ نو دانشمندوں کی کونسل یا جماعت جیسے اکبری نورتن یعنی ابوالفضل۔ فیضی۔ خانخاناں کوکلتاش حکیم ہمام۔ حکیم ابوالفتح بیربل راجہ ٹوڈرمل۔ بہرام خاں یا راجہ مان سنگھ (۴) ایک قسم کی عُمدہ چٹنی اور نیز ایک قسم کا سالن جسمیں نو ترکاریاں ڈالکر پکاتے ہیں +

نو سو چوہے کھاکے بلّی حج کو چلی۔ ا۔ کہاوت:۔ سیکڑوں پاپ کماکے توبہ کی۔ ساری عُمر گُناہ کیا اور اخیر پر پرہیزگار بنے +

نوکھنڈ۔ ہ۔ اسم مذکّر:۔ پرتھوی کے نو بھاگ۔ کُل زمین کی وہ تقسیم جو ہندی کتابوں میں لکھی ہے۔ چُونکہ پہلے صرف ایشیا ہی کو تمام زمین خیال کرتے تھے اِسوجہ سے ایشیا

ہی کے بڑے بڑے مُلک سمجھنے چاہئیں +

نوگرہ ۔ ہ ۔ اسم مذکّر :۔ نو سیّاروں کی گردش ۔ اُنکا اثر اور نام جنم پتر کے نو سیّارے ۔ سُورج ۔ چانْد ۔ منگل ۔ بُدھ ۔ برہسپت ۔ شُکر ۔ سنیچر ۔ راہُو ۔ کیت +

نولکّھا ۔ ہ ۔ صفت :۔ نولاکھ روپے کی قیمت کا + بیش قیمت ۔ بیش بہا +

نولکّھا ہار ۔ ہ ۔ اسم مذکّر :۔ نولاکھ روپے کی لاگت کا ہار جو اکثر راجاؤں یا بادشاہوں کے پاس ہوتا اور کہانیوں میں اُسکا اکثر ذکر آتا ہے ۔ جیسے ساس بچاری سے ذرا سا کسی کام کو کہا صاف ٹکا سا جواب دیا کہ ایسا ہی مجھے نولکّھا ہار پہناؤ گی جو میں تُمہاری ٹلّا نویسی کرُوں (سُگھڑ سہیلی) +

نوماسہ ۔ ہ ۔ اسم مذکّر :۔ وہ رسم جو نویں مہینے کے حمل میں ادا کی جاتی ہے اور اُسمیں پنجیری وغیرہ بنکر تقسیم ہوتی ہے +

نو میں نہ تیرہ میں ۔ ہ ۔ محاورہ :۔ شمار سے باہر ۔ گنتی سے باہر ۔ کسی گنتی میں نہیں ۔ کسی شمار و قطار میں نہیں جیسے میاں وہ نو نویں نہ تیرہ میں اُس غریب کو کون پُوچھتا ہے (اِس محاورہ کی اصل چُونکہ ایک بیسوا کے فحش قصہ سے منسُوب ہے جسکے بہت سے یار تھے اور وہ اُنمیں سے کسیکو بھی یاد نہیں رکھ سکتی تھی لہذا کامل وجہ خارج از تحریر رہی چنانچہ مشہور ہے کہ جب کوئی اُسکا دوست پُوچھتا تو وہ کہتی معلُوم نہیں تم تُسلی کی گرد والو نمیں سے ہو یا اکبر شُتّے والو نمیں سے یا خاص الخاص میں یا تیرہ میں)

نو ندِھ بارہ سِدھ ہوجانا ۔ ہ ۔ محاورہ :۔ (ہندُو) مُراد بر آنا ۔ مراد حاصل ہوجانا ۔ منسا پُورن ہوجانا ۔ حسبِ دلخواہ کوئی کام بنجانا ۔ نہال اور مالا مال ہوجانا جیسے لے موہن کی ماں جو آج سُندر سنگھ ہمارے گھر میں نہوتا تو جانئے کیا نو ندھ بارہ سِدھ ہوجاتے (رُسُومِ ہند) (جب مطلب بخوبی حاصل ہوجاتا ہے تو اُس وقت کہا کرتے ہیں کہ نو ندھ بارہ سِدھ ہوگئے جسکی اصل یہ ہے کہ ندھ سنسکرت میں کوبیر کے خزانے کا نام ہے اور سِدھ آسمانی قوت کو کہتے ہیں ۔ ہندوؤں کے مذہب میں کوبیر خزانوں کا دیوتا ہے اُسکے قبضے میں نو خزانے اور دیوتاؤں کی بارہ قوتیں ہیں پس نو ندھ بارہ سِدھ ہوجانے سے یہ مُراد ہے کہ کوبیر کے نو خزانے اور دیوتاؤں کی ساری قوتیں حاصل ہوگئیں) +

نو نقد نہ تیرہ اُدھار ۔ ا ۔ محاورہ :۔ قرض کے تیرہ سے نقد کے نو اچھے یعنی اگر اُدھار میں زیادہ نفع ہو اور نقد بیچنے میں کم تو بھی قرض پر نقد کو ترجیح دے بہت ملنے کی امید سے سردست تھوڑا ملجانا ہی اچھا ہے +

نَو ۔ ف ۔ س ۔ صفت :۔ نیا ۔ تازہ ۔ جدید ۔ ترنکا ۔ ابھی کا ۔ کُہنہ کا نقیض (سنسکرت نوا ۔ नव)

نَو آباد ۔ ف ۔ صفت (۱) تازہ آباد ۔ حال کا بسایا ہوا ۔ ابھی کا آباد کیا ہوا (۲) وہ بنجر زمین جسے ابھی توڑا ہو ۔ نو توڑ ۔ تازہ قابلِ زراعت ۔ بنائی ہُوئی زمین +

نو آموز ۔ ف ۔ اسم مذکّر :۔ سیکھتر ۔ مُبتدی ۔ شروع کرنے والا ۔ نو سیکھ + نوگرفتہ

مجنُوں کو کھا راز تو کیا نکتۂ غم کا ۔ تھا طفلِ نو آموز دبستانِ الم کا (زکی)

(۲) خام ۔ کچّا ۔ اناڑی ۔ وہ شخص جو ابھی کسی کام میں پُختہ نہوا ہو ۔ ناآزمودہ کار +

نوباوہ ۔ ف ۔ اسم مذکّر :۔ نیا پودا + نئی چیز + نیا میوہ + پہلا پھل + نیا درخت + خوش آیندہ شے + طُرفہ ۔ تحفہ +

نَو بنو ۔ ف ۔ صفت :۔ تازہ بتازہ ۔ تُرت کا ۔ ابھی کا +

نَو بہار ۔ ف ۔ اسم مؤنّث :۔ (۱) بہارِ تازہ + بسنت رُت کا شروع ۔ آغازِ بہار مجازاً بسنت ۔ موسمِ بہار ۔ موسمِ ربیع ؎

اے ابرِ نوبہار نہ دے دُکھ برس برس ۔ ہیں آپ ہی ہرے ہُوں پیا بِن ترس ترس (نامعلوم)

(۲) رونقِ تازہ ۔ وہ شے جسپر نئی بہار ہو +

نو توڑ ۔ ا ۔ اسم مؤنّث :۔ تازہ توڑی ہُوئی زمین ۔ وہ زمین جسمیں ابھی زراعت شروع ہُوئی ہو ۔ نوشکست +

نَو توبہ ۔ ف + ع ۔ اسم مذکّر :۔ وہ شخص جسنے تازہ توبہ کی ہو +

نَوجوان ۔ ف ۔ اسم مذکّر :۔ گبرُو ۔ نوخیز ۔ خُردسال ۔ نوخاستہ ۔ نوعُمر + پٹھا ۔ امرد ۔ جسکے ابھی ڈاڑھی نہ نکلی ہو ؎

بچئے اغیار کی نظر نہ لگے ۔ چشمِ بد دُور نوجوان ہو تُم + (مجرُوح)

نَوجوانی ۔ ف ۔ اسم مؤنّث :۔ شباب ۔ بُلوغ ۔ عالمِ شباب +

نَوچندہ ۔ ا ۔ اسم مذکّر :۔ وہ دن جو چاند کے دُوسرے روز واقع ہو جیسے نوچندہ جُمعہ یا اتوار ایسے اتوار میں اگر بچہ ملجائے تو لوگ اُسدن بچّوں کو اُسپر سوار کردینا اچھّا اور نیک شگون سمجھتے بلکہ اُسکی مُنہ کی بھاپ بچّوں کو دلواتے ہیں اُنکا خیال ہے کہ اس سے بچہ نڈر اور بیخوف ہوجاتا ہے + (سودا در ہجو اسپ) ؎

کتنا تھا کوئی مجھے کہ مجکو بھی لے چڑھا ۔ دُونگا ٹکا تجھے میں ہے نوچندہ اتوار (سودا)

نَوچندی ۔ ا ۔ اسم مؤنّث :۔ وہ جُمعرات جو چاند کے دُوسرے روز واقع ہو ۔ چاندرات کی پہلی جُمعرات جسمیں لوگ بزرگوں کی مزاروں پر جاتے ۔ فاتحہ پڑھتے اور شیرینی وغیرہ تقسیم کرتے ہیں نیز میرٹھ کے ایک مشہور میلے کا نام جسمیں دُور دُور سے مال آکر فروخت ہوتا اور عجب رونق رہتی ہے +

نَوخاستہ یا نَوخیز ۔ ف ۔ صفت :۔ دیکھو (نوجوان) +

نَوخط ۔ ف + ع ۔ اسم مذکّر :۔ جوانِ نوخاستہ جسکی مسیں بھیگتی ہوں وہ گبرو جسکے ڈاڑھی نکلنی آئی ہے

نَو دولت ۔ ف + ع ۔ نیا نواب ۔ وہ شخص جسے تازہ دولت ملی ہو ۔ نیا رئیس ۔ نیا مالدار ۔ نیا امیر بنا ہوا ۔ نیا بڑھا ہوا ۔ آج کا بنا ہوا + کم ظرف اور کم حوصلہ دولتمند خاندانی دولتمند کا نقیض

نوروز ۔ ف ۔ اسم مذکّر :۔ اسکے معنی نیا دن یا روزِ نو کے ہیں یعنی وہ دن جس سے

نو

نیا سال شروع ہوتا اور آفتاب بُرجِ حمل میں آتا ہے۔ مارچ کی بیسویں یا بائیسویں تاریخ مگر فارس والے دو نوروز مانتے ہیں۔ ایک نوروزِ عامّہ دوسرا نوروزِ خاصّہ۔ نوروزِ عامّہ فارسی فرودین مہینے کا پہلا روز ہے کیونکہ اِس روز آفتاب بُرجِ حمل کے اوّل نقطہ میں آتا ہے اور اِسکا اوّل نقطہ میں آنا موسمِ بہار کا شروع ہے۔ کہتے ہیں کہ خدا تعالےٰ نے اِسی دن دُنیا کو پیدا کیا اور اِسی روز ساتوں سیارے اَوج تدویر میں تھے اور سب کے اوج حمل کے نقطۂ اوّل میں تھے۔ اِس روز سیاروں کو حکم ہوا کہ دورہ اور حرکت شروع کریں اور اِسی روز خدا تعالےٰ نے آدم علیہ السّلام کو پیدا کیا پس اِسی وجہ سے اِس روز کو نوروز کہتے ہیں۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ جمشید جسے پہلے صِرف جم کہتے تھے دُنیا کی سیر و سیاحت کر رہا تھا۔ جب آذربائیجان میں پہنچا تو اُسنے حکم دیا کہ ایک مرصّع و زرنگار تخت کسی اُونچی جگہہ پر شرق رو بچھائیں چنانچہ جب وہ تخت بچھا تو آپ تاجِ مرصّع پہنکر اُسپر بیٹھا جونہیں آفتاب نکلا اُسکا عکس اِس تاج و تخت پر پڑا جسکے سبب سے تاج و تخت جگمگا اُٹھے۔ لوگ یہ کیفیت دیکھکر خوش ہوئے اور کہا کہ یہ روزِ نو ہے۔ چونکہ پہلوی زبان میں شید بمعنی شعاع آتا ہے پس جم کے نام میں شید کا لفظ اور بڑھا دیا اور اب اُسے بجائے جم جمشید کہنے لگے اور بڑا بھاری جشن کیا۔ چنانچہ اُس روز سے مجوسیوں میں یہ رسم پڑگئی اور ہمیشہ کے واسطے آجکا دن یومِ عید تصور ہونے لگا +

نوروزِ خاصّہ وہ دن ہے جسے یومِ خُرداد کہتے ہیں۔ یہ فارسی فرودین مہینے کی چھٹی تاریخ ہوتی ہے۔ اِس دن بھی جمشید تخت پر بیٹھا اور خاصانِ شاہی کو بُلا کر عُمدہ عُمدہ رسمیں جاری کیں اور فرمایا کہ خدا تعالےٰ نے آج ہی کے روز تُمہیں پیدا کیا ہے۔ مُناسب ہے کہ پاکیزہ پانی سے غسل کرو خُوب نہاؤ دھوؤ اور اُسکے شکر میں نماز و سجود سے مشغول ہو اور ہر سال اِسطرح سے آجکے دن عمل کیا کرو پس اسی وجہ سے اِس روز کا نام نوروزِ خاصّہ رکھا گیا۔ کہتے ہیں اکاسِرہ یعنی نوشیرواں کی اولاد اور اُسکے خاندان والے ہر سال نوروزِ عامّہ سے نوروزِ خاصّہ تک جسکے چھ روز ہوتے ہیں لوگوں کی مُرادیں پُوری کرتے۔ انعام و اکرام دیتے۔ قیدی چھوڑتے مُجرموں کے گناہ معاف فرماتے اور عیش و نشاط میں مشغول رہ کر عید منایا کرتے تھے دہلی کے شاہانِ مُغلیہ بھی آجکے روز خوشی مناتے اور انڈے لڑایا کرتے تھے +ـــہ

ستائیگی بہت ابکے برس ہمکو شبِ فُرقت ٭ سُنا ہے چڑھ کے پُشتِ فیل پر نوروز آیا ہے (اسیر)

نَوروزی۔ ف۔ صفت:۔ منسُوب بہ نوروز۔ نوروز سے متعلق جیسے جشنِ نوروزی [۵۷]

نَوسَفَر۔ ف و ع۔ اسم مذکر:۔ وہ شخص جسنے پہلے پہل سفر کیا ہو +

نَوسِکھ۔ ا۔ اسم مذکر:۔ دیکھو (نوآموز) +

نَوسَوار۔ ف۔ اسم مذکر:۔ وہ شخص جسنے گھوڑے کی تازہ سواری شروع کی ہو +

نَوشِکار۔ ف۔ اسم مذکر:۔ وہ شخص جسنے تازہ شکار کھیلنا شروع کیا ہو۔ صیّادِ نو +

نَوشکست۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ دیکھو (نوتوڑ) +

نوا

نَوشہ۔ ف۔ اسم مذکر:۔ (۱) نوجوان بادشاہ + دُولھا بمعنی عروس (۲) مرزا غالب کا لقب +

نَوعُمر۔ ف و ع۔ اسم مذکر:۔ نوجوان۔ کمسِن۔ یانا۔ خُرد سال۔ نابالغ +

نَوگرِفتار۔ ف۔ اسم مذکر:۔ تازہ گرفتار۔ نیا پکڑا ہوا + جانگلُو۔ ناتربیت یافتہ + مُبتلائے تازہ + عاشقِ تازہ + وحشی +

نَومُسلِم۔ ف و ع۔ اسم مذکر:۔ نیا مُسلمان۔ وہ غیر مذہب کا آدمی جسنے تازہ اسلام قبول کیا ہو +

نَومَشق۔ ف و ع۔ اسم مذکر:۔ تازہ مشق۔ سیکھتڑ۔ نوآموز۔ ناتجربہ کار۔ ناآزمُودہ کار۔ مُبتدی۔ اناڑی ـــہ

بحرِ محبت جوش پر میں کیا کرُوں نومشق ہوں ٭ دم ٹُوٹ جاتا ہے مرا آتا ہُوں جب ساحل کے پاس (داغ)

نَومُلازم۔ ف و ع۔ اسم مذکر:۔ نیا نوکر۔ رنگرُوٹ +

نَونِہال۔ ف۔ اسم مذکر:۔ درخت کا نیا پودہ + نوخیز۔ نوعُمر۔ نوجوان۔ گبرُو ـــہ

حُسن کھو کر آشنا ہم سے ہوا وہ نونہال ٭ پہنچے تب زیرِ شجر ہم جب ثمر جاتا رہا + (آتش)

وہ نونہالِ خُوبی نازک ہے دلرُبا ہے ٭ عالم ہے اُسکی بُو میں گُل کی شمیم کا سا + (زکی)

نَووارِد۔ ف۔ اسم مذکر:۔ تازہ وارد۔ تازہ ولایت ابھی کا آیا ہوا۔ اجنبی۔ مُسافر +

نَوا۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ (۱) ہر نغمہ و آہنگ۔ سُر۔ لے۔ راگ۔ سرود + آواز۔ نالہ۔ شبد۔ صدا۔ ندا۔ کُوک۔ چہچہا ـــہ

میرے نالوں سے نہیں خوشتر نوائے عندلیب ٭ بندھ رہی کیونکر گُلستاں میں ہوائے عندلیب (شہیدی)

آتے ہیں غیب سے یہ مضامیں خیال میں ٭ غالب صریرِ خامہ نوائے سروش ہے (غالب)

ہمیں نوائے خوشِ عندلیب سے کیا کام ٭ دہن میں لختِ جگر ہوں تو ہمزباں کہیئے (زکی)

کرے جب اتحادِ ذوق ہجو دیکھوں نہوں دمساز ٭ قِتیاوں کی نوائے مرحبا تکبیرِ قاتل کی (ذوق)

راز کی بات کون جانے گا ٭ جو کہو مُجھ سے بے نوا سے کہو (زکی)

(۲) موسیقی کے بارہ مقاموں میں سے ایک مقام کا نام (۳) جمعیت۔ سرانجام۔ (۴) کثرتِ مال۔ تونگری۔ ثروت۔ خوشحالی (۵) رونقِ کار (۶) سازوسامان (۷) روزی۔ خوراک۔ قُوتِ لایمُوت (۸) سپاہ و لشکر (۷) پابند۔ گرفتار۔ مُبتلا۔ (۹) فرزند۔ فرزندزادہ۔ پوتا۔ نبیرہ (۱۰) پیشکش جو بادشاہوں کی خدمت میں بھیجا جاتا ہے۔ نذرانہ۔ تُحفہ + وہ پیشکش جو تاخت و تاراج سے محفُوظ رہنے کی اُمّید پر کسی بادشاہ کے پاس بھیجا جائے (۱۱) توشہ۔ آذوقہ۔ زادِ راہ۔ خُوراک۔ وظیفہ۔ مددِ معاش (۱۲) ہستی۔ وجُود +

نوّاب۔ ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) بہت نیابت کرنے والا۔ قائم مقام۔ نائب۔ نائبِ سُلطان + صُوبہ دارِ مُلک۔ صُوبہ۔ حاکم۔ سردار۔ رئیس۔ عامل۔ ناظم۔ فرماں روا۔ امیر۔ راؤ۔ ٹھاکر۔ راجہ + عزت کا شاہی خطاب + نائب السّلطنت۔ وائسرائے۔ ناظم المُلک

[۵۷] مسلمان عورتوں کے نام بھی ہوتے ہیں جیسے نوروزی بیگم۔ نوروزی خانم۔ نوروزی وغیرہ

(ہ۔ا۔ صفت) خرّاچ۔ فضُول خرچ۔ مولا دولا + شیخی میں آجانے والا (۳-ا) نودولت۔ نوکیسہ۔ نیا امیر (۴) جناب نوّاب نصر اللہ خاں صاحب مرحوم رئیسِ رامپُور کا تخلّص +

نوّابِ بے مُلک۔ ف + ع۔ اسم مذکّر: لنگوٹی میں پھاگ کھیلنے والا۔ امیر کی شیخی مارنے والا۔ نودولت +

نوّابی۔ ع + ف۔ اسم مؤنّث: (۱) نیابت۔ قائم مقامی + نظامت (۲) فرماں روائی۔ حکُومت۔ ریاست (۳) امیری۔ دولتمندی (۴-ا) ایک قسم کا امیرانہ کپڑا (۵) فضُول خرچی۔ اِسراف (ہ) نواب پن۔ نوّاب پنا (۶-ا) ناپُرساں حالی۔ بدنظمی۔ طوائف المُلوکی جیسے مرہٹی یا سکّھا شاہی زمانہ +

نوّابی ٹھاٹ۔ ا۔ اسم مذکّر: امیرانہ ٹھاٹ۔ رئیسانہ سازوسامان + طُمطراق +

نوّابی کرنا۔ ا۔ فعل متعدّی: امیرانہ ٹھاٹ برتنا۔ امیری کرنا۔ ریاست کرنا + اپنی حد سے بڑھکر چلنا۔ فضُول خرچی کرنا۔ امیرانہ طور سے رہنا۔ عیش اُڑانا +

نَواح۔ ع۔ اسم مؤنّث: از نواحی جمع ناحیہ + اطراف۔ جوانب۔ قُرب وجوار۔ حوالی۔ مُضافات۔ اضلاع۔ اقطاع +

نَواحی۔ ع۔ اسم مؤنّث: ناحیہ کی جمع۔ مُلک کے کنارے۔ مُلک کی طرفیں۔ اطراف۔ مُضافات۔ اضلاع۔ اقطاع +

نَوادِر۔ ع۔ اسم مؤنّث: نادرہ کی جمع۔ عجیب اشیا۔ نادر چیزیں۔ عجائب غرائب +

نِواڑ۔ ا۔ اسم مؤنّث: وہ موٹا اور چوڑا فیتہ جس سے پلنگ بُنا جاتا ہے۔ فارسی نَوار +

نِواڑا۔ ہ۔ اسم مذکّر: چھوٹی ناؤ۔ بجرا۔ چھوٹی کشتی +

نِواڑا کھیلنا۔ ہ۔ فعل لازم: چھوٹی ناؤ پر سوار ہوکر دریا کی سیر کرنا +

نَواز۔ ف۔ نواختن کا امر جو مرکّبات میں آتا ہے جیسے بندہ نواز۔ غریب نواز۔ عاجز نواز وغیرہ +

نَوازِش۔ ف۔ اسم مؤنّث: بخشش۔ عنایت۔ لُطف۔ کرم۔ مہربانی۔ شفقت۔ مروّت۔ کرپا۔ دیا +

نَوازش کرنا۔ ا۔ فعل متعدّی: عنایت کرنا۔ مہربانی کرنا۔ مدد کرنا۔ مُعاونت کرنا۔ پرورش کرنا۔ پالنا۔ لُطف کرنا۔ لُطف وکرم سے پیش آنا +

نَوازِش نامہ۔ ف۔ اسم مذکّر: عنایت نامہ۔ مہربانی نامہ۔ شفقت نامہ۔ برابر والے کا خط +

نَوازنا۔ ا۔ فعل متعدّی: پالنا پوسنا + پرورش کرنا + پیارا سمجھنا + بخشنا۔ بخشش کرنا۔ انعام دینا + مُمتاز فرمانا۔ سرفراز کرنا۔ سربلند کرنا۔ عزّت بخشنا +

نَواس۔ ہ۔ اسم مذکّر: محل۔ مکان۔ گھر۔ خانہ۔ حویلی۔ مسکن۔ مقام۔ بود وباش کی جگہ۔ ٹھکانا۔ سکُونت +

نَواسہ۔ ف۔ اسم مذکّر: بیٹی کا بیٹا۔ ناتی۔ دھیوتا۔ دُخترزادہ جیسے رِیت نہ ستوانسہ میرا لاڈلا نواسہ +

نَواسی۔ ا۔ اسم مؤنّث: بیٹی کی بیٹی۔ دُخترزادی۔ نتنی۔ دھیوتی +

نَواسی۔ ہ۔ صفت: ایک کم نوّے۔ ہشتاد ونہ۔ ۸۹ +

نَواسِیر۔ ع۔ اسم مؤنّث: ناسُور کی جمع (۱) وہ زخم جو اچّھا نہو (۲) وہ ناسُور جو مقعد میں ہوجاتا اور بعض اوقات اُس میں سے پیخانہ بھی آنے لگتا ہے +

نَواصِب۔ ع۔ اسم مذکّر: مُسلمانوں کے ایک گروہ کا نام جو حضرت علی کرّم اللہ وجہہ سے دُشمنی رکھتا اور ناصبی کہلاتا ہے +

نَوافِل۔ ع۔ اسم مذکّر: نفل کی جمع۔ زوائد۔ مطلب سے زائد چیزیں + وہ رکعتیں جو سنّت اور فرض کے بعد زائد پڑھی جاتی ہیں +

نَوال۔ ع۔ اسم مؤنّث: بخشش۔ عطا۔ دادودہش + کرپا۔ مہربانی۔ عنایت۔ الطاف۔ کرم۔ احسان +

نَوالہ۔ ف۔ اسم مذکّر: مشہور بکسرِ اوّل لُقمہ۔ کور۔ گاسا۔ گراس (۲) چیزِ اندک۔ ذرا سی چیز جسکا لُقمہ ہوسکے۔ لُقمہ کی برابر +

نوالہ کرنا۔ ا۔ فعل متعدّی: لُقمہ کرنا۔ چٹ کرنا۔ کھاجانا۔ ہڑپ کرنا +

نوالہ مارنا۔ ا۔ فعل متعدّی: کھانا۔ نگلنا۔ ہڑپ کرنا +

نواُمّید۔ ف۔ صفت: ناامّید۔ مایُوس۔ نراس +

نواُمیدی۔ ف۔ اسم مؤنّث: ناامیدی۔ مایُوسی۔ نراس پن ؎

نومیدیِ جواب ہے کیوں اتنی شوق پر یہ کیا ہوا کہ میں پسِ قاصد رواں نہیں (مومن)

نَواں۔ ہ۔ صفت: نَو سے نسبت رکھنے والا۔ نہُم۔ منسُوب بہ نُہ +

نِواں۔ ہ۔ صفت: (ہنُو) نیچا۔ خمیدہ۔ جُھکا ہوا +

نِوانا۔ ہ۔ فعل متعدّی: (ہندو) جُھکانا۔ خمیدہ کرنا۔ موڑنا جیسے کچّا بانس جدھر نواؤ نِیو جائے اور پکّا کبھی نہ مُڑے سے ٹُوٹ جائے +

نَواہی۔ ع۔ اسم مؤنّث: نہی کی جمع۔ ممنُوعات۔ غیر مُباح اور ناجائز باتیں +

نِوائی۔ ہ۔ اسم مؤنّث: (ہنُدو) گرمی۔ حدّت۔ تمازت۔ تپش۔ حرارت +

نِوایا۔ ہ۔ صفت: ہنُدو۔ گرم۔ تتّا۔ محرُور +

نَوائِب۔ ع۔ اسم مؤنّث: نائبہ کی جمع۔ مصیبتیں۔ حوادث۔ حادثے۔ تکلیفیں۔ زحمتیں۔ کُلفتیں۔ بپتائیں +

نَوبَت۔ ع۔ اسم مؤنّث: (۱) کسی چیز کا وقت۔ باری۔ سما۔ وقتِ مُعیّن ؎

خوش تماشی وہ نہیں جامۂ عُریانی کی اسمیں کب نوبتِ پیوند رفُو آتی ہے (آتش)

وہ ذی رُتبہ ہوں آزارِ محبت جسکو شوکت ہو جو تپ آوے تو وہ تپ ہو کہ جسکا نام نوبت ہو (صابر)

(۲-ف) حالت۔ کیفیت۔ درجہ۔ عالم۔ طور۔ گت ؎

اب یہ نوبت ہے کہ میرا صدمہ اُن سے دم بھر نہیں دیکھا جاتا (داغ)

روتے روتے آپکے غم میں یہ نوبت آگئی مثلِ مژگاں سُوکھکر کانٹا ہوا بیمارِ عشق (قدر)

ہوگئی کثرتِ عصیاں سے مری وہ نوبت ہے یہ احسان ملالیں جو گنہگار مجھے (داغ)

ہیں تپِ غم میں یہ سدا پہنچی ہے نوبت پھر کیونکہ بجا ہووے اب اوسان کسیکا (ظفر)

(۳۔ ف) نقّارہ۔ دھونسا۔ باجہ۔ کوس۔ طبل + دمامہ۔ ڈنکا + ؎

مالکِ نوبت و نشاں تھے جو کل آج نوبت یہ ہے نشان نہیں + (رند)

نقارچی بھی ہجر میں میرے رقیب ہیں نوبت بھی دوپہر کی ابھی تک بجی نہیں + (اختر)

(پہلے بادشاہوں میں دستور تھا کہ صبح کے وقت یعنی بہت سویرے، اور شام کو نوبت بجا کرتی تھی مگر سکندر کے زمانے میں تین وقت۔ اُسکے بعد چار وقت اور سُلطانِ سنجر کے عہد میں پانچ وقت بجنی شروع ہوگئی جسکی وجہ مؤرخوں نے یہ لکھی ہے کہ بادشاہ مذکور کے دُشمن بادشاہ کی ہلاکت کے واسطے لوگوں کو بٹھا کر سحر و افسوں پڑھا کرتے تھے اور بادشاہ روز بروز نحیف و ضعیف اور دُبلا ہوتا جاتا تھا۔ اُس زمانے کے عقلاء نے اپنی فراست سے تاڑ لیا اور بادشاہ سے کہا کہ غیر وقت نوبت بجوانی چاہئے اور مشہور کر دیا کہ بادشاہ مر گیا اُسکی جگہہ دُوسرا شخص تخت پر بیٹھا۔ جب جادُوگروں نے یہ بات سُنی تو وہ جادُو کے کاروبار سے باز رہے۔ بادشاہ جیسا تھا ویسا ہی ہوگیا اور اس بات کو مُبارک سمجھکر ہمیشہ پانچ وقت نوبت بجنے کا حُکم دیدیا) + (۴۔ ف) مہلت۔ فُرصت۔ وقفہ (۵۔ ف) موقع۔ قابُو (۶۔ ع) کرت۔ مرتبہ۔ کال۔ مدّت۔ وقت۔ عرصہ۔ سماں (۷) حصہ۔ باری۔ منجھ (۸۔ ف) محافظت۔ نگہبانی۔ چوکیداری۔ نگرانی۔ پاسبانی۔ (۸۔ ف) سانحہ۔ واقعہ۔ حادثہ۔ مصیبت (۹۔ ف) خیمہ۔ ڈیرہ۔ بڑا خیمہ۔ خرگاہ۔ بارگاہ (۱۰) صاحبِ بُرہان نے لکھا ہے کہ برہمنوں کے اعتقاد اور اصطلاح میں تین لاکھ ساٹھ ہزار برس کی مقدار کو ایک نوبت کہتے ہیں (۱۱۔ ف) پہرہ چوکی + سپاہیوں کا گروہ (۱۲۔ ف) خیمۂ بزرگ۔ دَل بادَل + بارگاہ (عربی میں عبرانی زبان کے لفظ نوب سے آیا ہے)

نوبت آنا۔ ۱۔ فعل لازم:۔ باری آنا۔ اَوسر آنا + ؎

نوبت نہ آئی اور وُنکی ہُوں وہ گناہگار پہلے جو سب سے حشر کو میرا حساب ہو (رند)

نوبت بجانا۔ ۱۔ فعل متعدّی:۔ نقارہ بجانا + دَور دَورا دکھانا ؎

ہر اک اپنی اپنی بجاتا ہے نوبت بجا سوز کا کوسِ شہرت بجا ہے + (میرسوز)

نوبت بجنا۔ ۱۔ فعل لازم:۔ نقارہ بجنا۔ نقارے پر چوب پڑنا۔ شادی ہونا۔ خوشی ہونا بیاہ رچنا + خوشی منانا۔ شادیانہ بجنا +

نوبت بنوبت۔ ف۔ تابع فعل:۔ باری باری سے + وقتاً فوقتاً یکے بعد دیگرے۔ اپنے اپنے وار سے ایک کے بعد ایک ؎

حسبِ خواہش گر خدا دیتا تو اِن حریص حشر تک ہر شے پہ نہیں نوبت بنوبت مانگتا + (نظیر)

نوبت پہنچنا۔ ۱۔ فعل لازم:۔ (۱) باری آنا۔ موقع آنا (۲) حالت یا درجہ پہنچنا +

نوبت خانہ۔ ف۔ اسم مذکر:۔ نقار خانہ جو اکثر شاہی محل کے پھاٹک پر ہوا کرتا ہے، نوبت بجنے کا کوٹھا +

نوبت کا بُخار۔ ۱۔ اسم مذکر:۔ باری کا بُخار۔ تیہیا یا چوتھیا بُخار۔ تپ نوبت +

نوبت کو پہنچنا۔ ۱۔ فعل لازم:۔ حالت کو پہنچنا۔ درجہ کو پہنچنا۔ گت ہونا۔ گتی ہونا +

نوبت کی ٹکور۔ ۱۔ اسم مؤنث:۔ نوبت کی آواز۔ ڈنکے کی آواز۔ نوبت کی دھیمی دھیمی صدا

نوبت گاہ۔ ف۔ اسم مذکر:۔ (۱) پہرے کی جگہہ۔ جیل خانہ۔ بندی خانہ۔ حوالات حاجت (۲) نوبت خانہ۔ نقار خانہ +

نوبتی۔ ف۔ صفت:۔ (۱) نوبت کا۔ باری کا جیسے نوبتی بخار (۲۔ ۱۔ اسم مذکر) نوبت بجانیوالا۔ نقارچی نقارہ نواز (۳) پہرے دار۔ سنتری۔ چوکیدار (۴) کوتل گھوڑا۔ خالی گھوڑا (۵) خیمۂ کلاں بڑا خیمہ چنانچہ نوبتی دار خیمے کے پہرے دار اور سنتری کو کہتے ہیں (۶) شاہی باری دار۔ دربان +

نوبتی بخار۔ ۱۔ اسم مذکر:۔ باری کا بخار۔ تیسرے یا چوتھے روز کا بخار۔ تپ نوبت +

نَوتا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (گنوار) (۱) نیوتا۔ وہ نقدی جو بیاہ شادی میں صاحبِ خانہ کو بطور رسم دی جاتی ہے (۲) بُلادا۔ طلب +

نَوتنا۔ ہ۔ فعل متعدّی:۔ نوتا دینا۔ بُلاوا دینا۔ مدعو کرنا۔ بُلا بھیجنا + شادی کا بُلاوا دینا

نَوتنی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ وہ ضیافت جو شادی کی بابت نیوتا دینے والوں کو دیجاتی ہے +

نَوتنی ہونا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (ہندو) نئے دُولہا دُلہن کی رشتہ داروں کی طرف سے ضیافت ہونا۔ جالا ہونا +

نَوتھاری۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ وہ شخص جسے نیوتا یعنی بُلادا دیا ہو۔ بُلایا ہوا۔ مہمانِ خواندہ (برادری کے لوگ جو شادی میں نیوتا دینے آتے ہیں یعنی جو کچھ اُنہوں نے اپنے ہاں کی شادی کے موقع پر لیا تھا وہ مع رقمِ زائد دیتے ہیں جو نیوتا نہیں لیتے وہ بھاجی کہلاتے ہیں یہ اکثر ننھیال کے ہوتے ہیں)

نوٹ۔ انگلش:۔ (Note,) اسم مذکر:۔ (۱) ہُنڈی۔ پرومیسری نوٹ۔ وہ سرکاری کاغذ جو سکّہ کی بجائے کام دیتا ہے۔ کاغذِ زر (۲) ٹیپ یادداشت۔ ٹانک لینا + فرد یادداشت پرچہ۔ چٹھی۔ رقعہ۔ ہاتھ کا لکھا (۳) حاشیہ جو کسی کتاب پر چڑھایا جائے۔ تفسیر تشریح جیسے فٹ نوٹ یعنی وہ حاشیہ جو کتاب یا کاغذ کے نیچے لکھا جائے (۴) دستاویز۔ سند۔ تمسّک +

نوٹ بُک۔ انگلش۔ (Note-book.) اسم مؤنث:۔ کتابِ یادداشت۔ بیاضِ یادداشت

نوٹ پیپر۔ انگلش (Note-paper,) اسم مذکر:۔ چٹھی کا کاغذ۔ خط کا کاغذ +

نوٹ کرنا۔ ۱۔ فعل متعدّی:۔ یادداشت میں لکھنا +

نوٹ لینا۔ ۱۔ فعل متعدّی:۔ یادداشت میں لکھنا۔ ٹانکنا۔ ٹیپنا۔ کتابِ یادداشت پر چڑھانا۔ درج یادداشت کرنا +

نَوج۔ ۱۔ کلمۂ دُعا۔ عو۔ (نعوذ کا بگڑا ہوا) (۱) خدا نہ کرے۔ ایسا نہو۔ مبادا۔ مباد۔ خدانخواستہ۔ دُور پار۔ دُور باد ؎

نوج ایسے کہیں اور ہوں گھر کھوج مٹے لوگ سب تاڑ گئے ہے یہ بُرا شہر دوگانا + (انشا)

ناک میں دم تھا چھُڑایا ہے خدا نے آنا عشق کے جال میں پھر بند مری جان ہو نوج (رنگین)

اٹکلا ہے اُسے سخت کٹ کٹے ہو نگیں ۔ اے دوا جان کوئی ایسے پہ قربان ہو نوج (رنگین)

(۲) حالتِ تنفر یا خفگی میں بجائے حرفِ نفی جیسے میں نوج آئی ہوتی۔ تُمھارا کام تو ایسا ہی الا راسی ہے نوج تُمسے کوئی کام کرے + ؎

تُجھسے ملنے کا دوگانا مجھے ارمان ہو نوج ۔ تُو ہے بدتر ۔ گھر کوئی مہمان ہو نوج
صدقے حسنین کے جو ہووے پرائے بس میں ۔ یا علی اُس طرح کا طُوفان ہو نوج } رنگین

تُم کو خالق یہ دن نہ دکھلائے ۔ ہے ہے بی نوج وہ گھڑی آئے (قلق)

(مطلق کلمۂ نفی) نہ نہیں مت جیسے بیٹا ایسی برسات میں تم تو نوج پردیس جانا + یہ کام نوج کرو +

نوچا ناچی۔ ہ۔ اسم مؤنث: کھسوٹا کھسائی۔ چھینا جھپٹی +

نوچ کھسوٹ۔ ہ۔ اسم مؤنث: (لکھنؤ) لُوٹ مار۔ دستبرد۔ دست اندازی۔ غارتگری +

نوچنا۔ ہ۔ فعل متعدی: چُٹکیاں مارنا کھسوٹنا۔ بکوٹنا۔ پنجہ مارنا۔ برکندن کا ترجمہ + کھرچنا (۲) مونڈنا۔ کورے اُسترے سے مُونڈنا لُوٹنا۔ مُفلس بنانا۔ ٹھگنا۔ کھوسنا۔ غارتگری کرنا +

نوچنا کھسوٹنا۔ ہ۔ فعل متعدی: لُوٹنا مارنا۔ چھینا جھپٹی کرنا + چُٹکی مارنا۔ پنجہ مارنا + کھوسنا +

نوچو۔ ہ۔ اسم مذکر: کھاؤ۔ لُوٹنے کھسوٹنے والا۔ غارتگر۔ مُوسنے والا۔ مال مارنے والا رشوت خور۔ راشی +

نوچی۔ ہ۔ اسم مؤنث: بازاری عورتوں کی لونڈی یا بیٹی جس سے وہ کسب کما کر کھاتی ہیں + کواری بازاری لڑکی۔ کُٹنوں کی لڑکی (ہندوستان میں اکثر فاحشہ عورتوں کا قاعدہ ہے کہ لونڈیاں مول لیکر اُنسے فعل شنیع کراتی ہیں اور جو کچھ اُسکی آمدنی ہوتی ہے وہ اپنے تلے میں رکھتی ہیں پس ان کنیزوں کو نوچی اور اُنکی مالکہ کو نائکہ کہتے ہیں +

نُوح۔ ع۔ اسم مذکر: نوحہ کرنے والا۔ رونے والا + ایک مشہور پیغمبر کا لقب جو حضرتِ ادریس کی دو پُشت کے بعد پیدا ہوئے آپ کا نام نامی سُریانی زبان میں یشکر عربی میں شیخ الانبیا اور نجی اللہ کہتے تھے۔ اہلِ عرب نے آپ کا نام نُوح اسواسطے رکھدیا تھا کہ آپ اپنی عُمر میں اکثر روتے رہے ہیں تین وجہ سے آپ کا نام نُوح بیان کیا گیا ہے۔ اوّل تو اس وجہ سے کہ آپ کے پاس سے ایک زخمی کُتا گزرا تھا جسے آپ نے فرمایا تھا کہ "دُور ہو اے سگِ قبیح" مگر جب کُتے نے جواب دیا کہ میں اپنے آپ کُتا اور تُو اپنے آپ انسان نہیں بنا تو آپ شرمندہ ہو کر مدت تک روتے رہے۔ دُوسری وجہ یہ ہے کہ طُوفان کے بعد شیطان نے آکر کہا کہ میں آپ سے خُوش ہوا کیونکہ اگر آپ دُعا نہ کرتے اور آپ کی دُعا سے تمام اُمت دوزخ میں نہ جاتی تو مجھے اور میرے مُعاونوں کو جب تک وہ زندہ رہتے بہکانے کی مزاحمت اُٹھانی پڑتی۔ پس حضرت اپنی دعا سے پشیمان ہو کر چالیس برس تک روتے رہے تیسرے یہ کہ اپنے بیٹے کنعان کیواسطے دعا مانگی جس سے خدا تعالیٰ ناراض ہوا اور آپ اِس غم میں روتے رہے۔ بلکہ بعض یہ بھی کہتے ہیں کہ خدا تعالے

نے اُمت کو غرق کرا دینے کی نسبت بھی آپ کو جتا یا تھا کہ یہ بات مجھے پسند نہیں آئی چنانچہ مرتے دم تک آپ اسی غم میں مُبتلا رہے۔ بعضوں کا قول ہے کہ قوم کے افعال شنیعہ پر رویا کرتے تھے اسوجہ سے یہ نام پڑگیا۔ بہرحال آپ کا نام طُوفان کے سبب سے جو آپ کی دُعا سے آیا زیادہ تر مشہور ہے۔ آپ کی عُمر ایک ہزار سات سو یا ڈیڑھ ہزار برس کی تھی۔ اتنی بڑی عُمر کسی پیغمبر کی نہیں ہُوئی۔ عوج بن عنق آپ ہی کے زمانے میں تھا۔ دُنیا کی آبادی چُونکہ دُوسری دفعہ آپ ہی کے سبب سے ہوئی۔ اسلئے آدمِ ثانی کا بھی لقب پایا۔ آپ کے تین بیٹوں سے تمام مُلک آباد ہُوئے۔ یافث کی اولاد سے چین ماچین۔ ترکستان۔ حام سے دیا نُوب۔ زنگبار۔ حبش اور ہندوستان۔ سام سے جزیرۂ عراق۔ فارس۔ خُراسان +

نُوح کا طُوفان۔ ع۔ اسم مذکر: وہ طُوفان جو حضرتِ نُوح علیہ السلام کی بد دُعا سے اُنکی اُمت پر آیا اور تمام جہان میں پھیل گیا تھا جسکی مُفصل کیفیت مذہبی کتابوں میں مُندرج ہے (۲) طُوفانِ عظیم ؎

رونا کہاں ہوا مجھے دل کھو اگر نصیب ۔ دو آنسوؤں سے نُوح کا طُوفان ہو گیا (حیا)

کہتا ہے جسے نُوح کا طُوفان زمانہ ۔ قطرہ کوئی ٹپکا تھا مرے دامنِ تر کا (تصویر)

نُوح کی کشتی۔ ا۔ اسم مؤنث: وہ کشتی جو نُوح پیغمبر نے طُوفان سے بچنے کیواسطے بحکمِ خدا تیار کی تھی اور اُسمیں ہر قسم کی مخلُوق کا ایک ایک جوڑا رکھ کر اور نیک بندوں کو بٹھا کر اُس عذابِ الٰہی سے بچایا تھا۔ پنڈت موتی لعل بسمل ؎

بہادیں اشک کے طُوفاں سے کشتی نوح کی ہم بھی ۔ اُٹھادیں ایک پل کو ہم جو پردہ چشمِ گریاں کا (بسمل)

نَوحہ۔ ع۔ اسم مذکر: پُرسا۔ ماتم۔ شیون۔ مجازاً گریہ وزاری۔ رونا۔ پیٹنا +

نَوحہ گر۔ ع + ف۔ صفت: نوحہ کرنیوالی یا نوحہ کرنیوالا + رونے والی عورت یا مرد + مُردے کا بیان کرکرکے رونے اور رُلانے والا ؎

حیراں ہُوں دل کو روؤں کہ پیٹوں جگر کو میں ۔ مقدور ہو تو ساتھ رکھوں نوحہ گر کو میں (غالب)

نَوحہ گری۔ ع + ف۔ اسم مؤنث: ماتم۔ سیاپا۔ رونا پیٹنا۔ گریہ وزاری کرنا +

نَوَد۔ ف۔ صفت: نوّے۔ دس کم سو۔ ۹۰ +

نَودھا۔ ہ۔ اسم مذکر: نیا پودا + نیا لگایا ہوا باغ +

نُور۔ ع۔ اسم مذکر: (۱) جوت۔ روشنی۔ تاب۔ چمک۔ تجلّی۔ جلوہ۔ اُجالا۔ چاندنا + جلا + درخشانی۔ درخشندگی + دُھوپ + چاندنی۔ تابِ ماہ ؎

ہوتا ہے نُورِ ماہ کا یکساں جہان میں ۔ تو خُوب چاند ہے کہ وہاں تھا یہاں نہ تھا (ارشد)

(۲) رونق۔ رُوپ۔ چہرے کی چمک دمک جیسے ایک نُور آدمی ہزار نُور کپڑا ؎

نُور ہے اُسکے چاند سے مُنہ پر ۔ اے مُخیّر بلائیں لو بیٹھے + + + (مخیّر)

(۳) صُوفیوں کی اصطلاح میں خدا کے ناموں میں سے ایک نام (۴) نار یعنی آتش کی جمع

نُور العَین - ع - اسم مذکر:- نُورِ چشم - آنکھوں کی روشنی - بیٹا - لختِ جگر - فرزندِ دلبند ○

جاتاہے بطفلِ اشک بانالۂ وآہ لختِ دلِ بیقرار لے کر ہمراہ
کیونکر روکوں تجھے میں اے نُور العین اللہ نگہبان ہے پیروں کی پناہ } (میر سوز)

نُورباف - ع + ف - اسم مذکر:- جولاہہ - پارچہ باف - کولی - مومن +

نُوربافی - ع + ف - اسم مؤنث:- پارچہ بافی - کپڑا بُننے کا کام +

نُور برسنا - ا - فعل لازم:- روشنی کا نمایاں ہونا - روشنی جھلکنا - نُورافشانی ہونا ○

شبِ تاریک ہے پر نُور گلیوں میں برستا ہے ہوا ثابت یہی کاشانۂ جاناں کا رستا ہے (ناسخ)

نُور جانا یا اُڑنا - ا - فعل لازم:- رونق اُڑنا - رُوپ جانا - رنگ وروغن نہ رہنا
چمک دمک میں فرق آنا جیسے مُنہ کا نُور جانا +

نُورجہاں - ع + ف - اسم مؤنث:- جہانگیر بادشاہ کی معشوقہ کی خطاب جسکا اصلی نام مہرالنسا خانم تھا اور پھر نُورمحل ہو کر نُورجہاں ہوگیا۔ (یہ عورت مرزا غیاث کی بیٹی اور خواجہ محمد شریف ایرانی کی پوتی تھی جو شاہ طہماسب صفوی کا وزیر تھا۔ مگر گردشِ زمانہ سے اثنائے سفر میں قندھار کی قریب پیدا ہوئی چنانچہ اِسکے ماں باپ اِسکو منحوس سمجھکر وہیں چھوڑ آئے مگر ایک سوداگر نے اُٹھالیا اور اُسکی ماں کا کچھ مہینا مقرر کرکے اُسے دُودھ پلانے پر نوکر رکھ لیا۔ اِس سوداگر کی وجہ سے نُورجہاں کے باپ کی رسائی اکبر کے دربار تک ہوگئی اور کچھ عرصہ بعد اِسکے باپ بھائی نے بہت کچھ رسُوخ حاصل کرلیا یہاں تک کہ اِسکی ماں محلِ شاہی میں آنے جانے لگی جہاں شاہزادہ سلیم اُسکی بیٹی کو دیکھکر عاشق ہوگیا۔ مگر اکبر نے اِس بات کو معیُوب سمجھکر نُورجہاں کی شادی ایک ایرانی نوجوان شیر افگن نام کے ساتھ کرادی اور شیر افگن کو بردوان بھیجدیا۔ لیکن اکبر کے مرنے کے بعد جہانگیر نے اُسے قتل کراکر نُورجہاں کو اپنے محل میں داخل کرلیا جسکے سبب سے وہ خود اور اُسکا بھائی آصف خاں اور اُسکا باپ اعتمادالدولہ غیاث بڑے عرُوج پر پہنچے اِسکی قبر لاہور میں گڈھے لوٹتے ہیں ہمیشہ دیکھا عجیب بیکسی بستی ہے)

نُور جھلکنا - ا - فعل لازم:- روشنی چھننا - چمکنا ○

زاہد تجھے قسم ہے خدا کی اِدھر تو آ کیا نُور سا جھلکتا ہے شیشے کے جام میں (مؤلف)

نُورِ چشم - ع + ف - اسم مذکر:- (۱) روشنیِ چشم - آنکھ کی روشنی - آنکھ کی جوت (۲) بیٹا - فرزند +

نُورِ دیدہ - ع + ف - اسم مذکر:- دیکھو (نُورِ چشم) ○

ماتم بہت رہا مجھے اشکِ چکیدہ کا آخر کو پاس آہی گیا نُورِ دیدہ کا (نسیم دہلوی)

نُورِ ظہُور کا وقت - ا - اسم مذکر:- علے الصّباح - صُبح صادق کا وقت - پو پھٹنے کا وقت - روزِ روشن ○

ساقی ظہُورِ صُبح و ترشح ہے نُور کا دے مے یہی تو وقت ہے نُورِ ظہُور کا (نظیر)

نُورِ ظہُور کے تڑکے - ا - تابع فعل:- پو پھٹے - بہت سویرے - مُنہ اندھیرے علی الصّباح +

نُورٌ علیٰ نُور - ع - کلمۂ تعریف:- نور پر نُور - ایک سے ایک بڑھکر - کیا کہنا ہے - خُوبی پر خُوبی

ایک سے ایک زیادہ - سُبحان اللہ - صلّے علیٰ - سب سے بہتر اور اعلےٰ کبھی طنزاً بھی زبان پر لاتے ہیں +

گہر دنداں دہاں نُورٌ علیٰ نُور زباں شیریں بیاں نُورٌ علیٰ نُور
کمر پر دیکھکر زرّیں کمر بند کہیں ہیں سب میاں نُورٌ علیٰ نُور
قیامت قامت و رفتار آفت زباں سحر بیاں نُورٌ علیٰ نُور
ظفر کے پاس دیکھ اُس رشکِ مہ کو کہیں ہیں دوستاں نُورٌ علیٰ نُور[1] } ظفر

نُورِ عین یا عینین - ع - اسم مذکر:- نُورِ چشم - آنکھوں کی روشنی - دونوں آنکھوں کا نُور - بیٹا - فرزند + دیکھو (نُور العین) +

نُور کا بُکّا - ا - اسم مذکر:- تودۂ نُور - (میر وزیر علی لکھنوی صبا شاگرد آتش)

جابجا جلوے ہیں حُسنِ پاک کے نُور کے بُکّے ہیں پُتلے خاک کے (صبا)

(اہلِ دہلی نُور کا بُقّا بولتے ہیں) +

نُور کا تڑکا - ا - اسم مذکر:- صُبح صادق - علے الصّباح - بہت سویرا - مُنہ اندھیرے کا وقت - پو پھٹنے کا وقت - اوّلِ وقتِ صبح - شروعِ صبح جیسے اُنکی بیٹی نُور کے تڑکے پڑھنے آتی تو وہ یہ کورد ی کھانے جاتی ○

خیالِ عارضِ روشن میں صُبح و شام یکساں ہے یہاں آٹھوں پہر پیشِ نظر ہے نُور کا تڑکا (نسیم دہلوی)
ملگیا ہے جب شبِ تیرہ میں عُریاں تُو مُجھے نُور کا تڑکا نظر آیا ہے او مہرُو مُجھے (ناسخ)
بولا وہ دکھا کر خطِ رُخسار جبیں کو قرآں کی تلاوت کر دے ہے نُور کا تڑکا (امانت)
مانندِ صُبح یار میں جلوہ ہے نُور کا کہتے ہیں لوگ چہرے کو تڑکا ہے نُور کا (برق)
چھپتے ہیں حلقۂ گیسُو جو اُس رُخسارِ روشن پر بغل میں ظُلمتِ شب نے لیا ہے نُور کا تڑکا (آتش)
شرابِ لالہ گوں سے ساقیا جامِ صبُوحی بھر شفق اپنی مُجھے دکھلا رہا ہے نُور کا تڑکا (رر)

نُور کی باتیں - ا - اسم مؤنث:- (لکھنئو) عجیب اور انوکھی باتیں + چکنی چپڑی باتیں ○

ہم سے کب ہوں یہ نُور کی باتیں (مصرعۂ جانصاحب)

نُور کے تڑکے - ا - تابع فعل:- علے الصّباح - قبل از طلُوعِ آفتاب - سُورج نکلنے سے پہلے - صبح ہی صُبح - روزِ روشن ○

یاد آئی مجکو محرم اُس پری کی اے ظفر آپ جو میں جبکہ دیکھے نُور کے تڑکے حباب (ظفر)

نُور کے سانچے میں ڈھالنا - ا - فعل متعدی:- نہایت حسین اور خوبصوت بنانا - سرتاپا نُور ہی نُور سے بنانا ○

تجھے کیا نسبت کہ تھے لیلی کے کالے ہاتھ پاؤں حق نے تیرے نُور کے سانچے میں ڈھالے ہاتھ پاؤں (داغ)

نُور کے سانچے میں ڈھلنا - ا - فعل لازم:- سرتاپا نُور ہونا - نُورِ مجسّم ہونا - نہایت حسین اور خُوبصُورت ہونا +

نُورانی - ع - صفت:- (۱) چمکیلا - تاباں - چمکدار - منوّر - روشن + گوراچِٹّا + رُوپدار

[1] برات اُس رات کو ہے چشم بد دُور + پھر اُس پر روشنی نُورٌ علیٰ نُور (قدر)

شہوت سے پاک۔ رُوحانی۔ آسمانی۔ ملکُوتی۔ +

نُورانی چہرہ یا صُورت۔ ا۔ اول۔ اسم مذکر۔ دوم مؤنث:۔ پاکیزہ صُورت۔ پاکیزہ چہرہ۔ رُوپ وار چہرا +

نَورَس۔ ف۔ صفت:۔ (۱) نو رسیدہ۔ میوۂ تازہ۔ نیا پکّا ہوا پھل۔ تُرت کا پکا ہوا پھل (۲) نوخاستہ۔ نوخیز۔ نوجوان۔ گبرُو +

نورمل سکُول۔ انگلش۔ (Normal School.)۔ اسم مذکر:۔ باقاعدہ تعلیم سکھانے کا مدرسہ۔ تعلیم المعلّمین۔ وہ مدرسہ جہاں اُستادوں کو پڑھانے کا ڈھنگ سکھایا جاتا ہے +

نُورہ۔ ع۔ اسم مذکر:۔ چُونہ اور ہڑتال جو بال اُکھاڑنے کے واسطے کام میں لاتے ہیں۔ بال اُکھاڑنے کی دوا ؎

کالک لگے نہ ریش سفید جناب میں اے شیخ جی ملائیے نُورا خضاب میں (باقر علی)
ہمیشہ شیخ سے یہ گفتگو ہے رندوں کی لگاؤ ڈاڑھی میں نُورا خضاب کے بدلے (")

نوزدہ۔ ف۔ صفت:۔ اُنّیس۔ ایک کم بیس +

نوش۔ ف۔ نوشیدن کا امر:۔ (۱) پی (۲۔ مرکبات میں) پینے والا۔ نوشندہ جیسے شراب نوش۔ مے نوش۔ بادہ نوش (۳۔ صفت) شیریں۔ میٹھا۔ گوارا (۴۔ اسم مذکر) آبِ حیات۔ امرت (۵) شہد۔ مکھیر۔ عسل۔ انگبیں (۶) حیات۔ زندگی (۷) تریاق۔ دافعِ زہر + زہر مُہرہ + فادزہر (۸) راس۔ مُوافق۔ سازگار۔ انگ لگنے والا۔ جزوِ بدن ہونے والا + (بضمِ نُون و واؤ مجہول ساکن پڑھنا چاہئے)

نوشِ جاں فرمانا یا کرنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ کھانا + تناول فرمانا جب کوئی شخص کھانے کی صلاح کرتا ہے تو جواب میں کہتے ہیں کہ نوشِ جاں فرمائیے یا کیجیئے اور اگر کوئی بزرگ یا آقا کھانا کھاتا ہو اور کوئی دریافت کرے کہ کیا کر رہے ہیں تو جواب دیتے ہیں کہ کھانا یا خاصہ نوشِ جاں فرما رہے ہیں۔ عورتیں اسمیں ایک یاے معرُوف زیادہ کر کے بولتی ہیں ؎

ہاے یہ کیوں نہ زناخی نے کئے نوشی جاں جوں کے توں یوں ہی یہ نکلے ہیں سبھی بانیچ (رنگین)
کیا تو زیح لیکن سوز کے خُوں سے بھر و ساغر آسے تم مُونڈ کر آنکھیں کر داب نوشِ جاں مُشفق (میر سوز)
نہ رہتا ایک قطرہ بھی سبُوئے عشق میں باقی جو کرتے نوشِ جاں زہرابِ غم پہلے سے ہم پہلے (ظفر)
کہا یسلے نے مجکو نوشِ جاں کر خُونِ دل اپنا مریضِ عشق کی بہتر غذا یہ آش ہے گویا (شہیدی)

نوشِ جاں ہو۔ ا۔ محاورہ:۔ انگ لگے۔ گوارا ہو۔ راس آئے۔ مُوافق ہو۔ سازگار ہو۔ تناول فرمانا مُبارک ہو ؎

فراقِ یار کو دل نوشِ جاں ہو یہ یوسف گرگ کی ہے میہمانی + (آتش)

نوش دارُو۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ (۱) تریاق + فادزہر۔ زہر مُہرہ (۲۔ مجازاً) شراب۔ صہبا۔ مے۔ دُخترِ رز۔ (۳) طبّی اصطلاح میں وہ معجُون جو شیریں خوش ذائقہ دل کو فرحت بخشنے معدے اور دماغ کو قوت دینے والی بلکہ جُملہ امراض کو دفع اور تمام زخموں کو اچّھا کر دینے والی ہے ؎

دوست ہی دُشمنِ جاں ہو گیا اپنا آتش نوش دارُو نے کیا یاں اثرِ سم پیدا (آتش)

نوش فرمانا یا کرنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ (شرفا) کھانا پینا۔ دُوسرے کی نسبت تعظیماً بولتے ہیں۔

نَوشابہ۔ ف۔ اسم مذکر:۔ (۱) آبِ حیات۔ امرت جل (۲۔ مؤنث) ایک عورت کا نام جو مُلکِ بردع کی بادشاہ تھی اور سکندرِ اعظم اُسے رُوس سے چُھڑا کر لایا تھا +

نَوشاد۔ ف۔ اسم مذکر:۔ ایک حُسن خیز شہر کا نام۔ شہرِ معشُوقاں +

نَوشادُر۔ ف۔ اسم مذکر:۔ (مشہور بہ فتح دال۔ مرکب از نوش + آد یعنی تریاقِ آتش) ایک کانی دوا کا نام جو اکثر سفید ہوتی ہے۔ کانی نوشادر نواحِ سمرقند کے ایک پہاڑ سے نکلتا ہے اور نیز اُس پہاڑ کے غار سے جو دمندان علاقہ کرمان میں واقع ہے۔ کہتے ہیں اِس غار میں سے دُھواں نکلتا اور جم جاتا ہے۔ یہ سب سے عُمدہ قسم کا نوشادر ہے۔ دُوسرا نوشادر وہ ہے جو بڑا دلا آووں میں گندگی وغیرہ کے جلنے سے اکٹھا ہو جاتا ہے۔ ہوّس لوگ اسی کو عقاب و نسرِ طائر و مشّاطہ کہتے ہیں اور عرب والے ملح بوتیہ۔ آنکھ کی سفیدی کے واسطے مُفید ہے۔ اصل میں ایک قسم کا کھار یا نمک ہے۔ مزاجاً حارہ تیسرے درجہ میں یابس اور بعض کے نزدیک تیسرے میں حار +

نَوِشْت۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ (۱) تحریر۔ لکھت + کتابت۔ لکھائی + عبارت + (۲) دستاویز۔ تمسّک۔ خط۔ لکھتم + تحریری سند +

نَوِشت خواند۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ لکھت پڑھت + لکھنا پڑھنا +

نَوِشت کرنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ تحریر کرنا۔ لکھتم کرنا + دستاویز لکھنا۔ تمسک لکھنا۔ قول و اقرار لکھ دینا + لکھائی کرنا۔ کارِ تحریر کرنا +

نَوِشت ہونا۔ ا۔ فعل لازم:۔ لکھت ہونا۔ لکھتم ہونا + باہمی عہد و پیمان قلمبند ہونا۔ دستاویز ہونا۔ تحریر ہونا +

نَوِشتہ۔ ف۔ اسم مذکر:۔ (۱) لکھا ہوا۔ قلمی + (۲) تحریری سند۔ دستاویز۔ تمسّک + مُچلکہ (۳) تقدیر۔ سرنوشت۔ پرالبدھ ؎

ہے نوشتے میں ترے بیمار کے صحت کہاں جسکے نسخے میں دوا کے لفظ کو صحت نہیں (ذوق)
یہ نوشتہ کی ہے خُوبی کہ وہاں پہنچایا نہ کبُوتر نے ہمارا نہ صبا نے کاغذ (ظفر)
نوشتہ کو میرے مٹاتے ہیں رو رو ملائک جو لوح و قلم دیکھتے ہیں (سودا)

نَوشہ۔ ف۔ اسم مذکر:۔ (۱) بادشاہِ نوجوان + دُولھا۔ بنڑا۔ بنا۔ نوشاہ (۲) عُرف و خطاب بھی ہوتا ہے جیسے مرزا نوشہ نوّاب اسد اللہ خاں غالب دہلوی علیہ الرحمۃ کا عُرف +

نَوشہانہ۔ ف۔ صفت:۔ نوشہ کی مانند۔ دُولھا کا سا + دُولھا کی مانند + نئے بادشاہ

کاسا۔ بادشاہ نوجواں کی مانند +

نوشیرواں۔ ف۔ اسم مذکر:۔ مرکب از (نوشیں + رواں) (جان شیریں) (چونکہ لوگ اسکو اسکی عدالت اور سخاوت کے سبب جانِ شیریں سے زیادہ عزیز رکھتے تھے۔ اِس سبب سے یہ لقب پڑگیا۔ گزنامۂ خسرواں ایک ایران کی تاریخ میں لکھا ہے کہ جب نوشیرواں کا باپ غباد اپنے بھائی بلاسش کی دہشت سے ترکستان کو چلا تو شہرِ نیشاپور میں ایک دہقان کے گھر میں ٹھیرا اُسکی بیٹی سے شادی کی چنانچہ وہ اُسی روز حاملہ ہوگئی۔ صبح کو غباد نے ترکستان کا رستہ لیا وہاں پہنچکر کچھ مدت تک رہا۔ وہاں سے جمعیت لیکر جب ایران کو واپس ہوا تو آتی دفعہ پھر نیشاپور میں ٹھیرا دہقان سے اپنی بیوی کا حال پُوچھا۔ پس اُس نے اُس لڑکے کو لاکر سامنے کھڑا کردیا۔ غباد اُسے دیکھکر نہایت شادماں ہوا اور نوشیرواں نام رکھا۔ جس سے یہ غرض تھی کہ یہ بکہ یا اپنی جانِ شیریں سے بھی زیادہ پیارا ہے۔ ترکستان سے آکر غباد ایران کا بادشاہ ہوگیا اور اپنے بعد نوشیراں کو جانشین قرار دگیا۔ یہ بادشاہ اپنے عدل وانصاف کے سبب ایسا مشہورِ آفاق ہے کہ حاجتِ بیان نہیں لہٰذا اسی کا باغ داد یعنی عدالت گھر تھا ہمارے رسُولِ اکرم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلّم اسیکے زمانے میں پیدا ہُوئے ۵۷۰ءمیں یہ بادشاہ موجُود تھا۔ حکیم بزرچمہر اسیکا وزیر تھا جسے آزادسرو نامی نوشیرواں کا ایک مقرب تلاش کرکے لایا تھا۔ عرب والے کسریٰ اِسی بادشاہ کو کہتے ہیں +)

نوشیں۔ ف۔ صفت:۔ گوارا + شیریں میٹھا۔ شہد سا قند کی مانند مصری کی مانند +

نوع۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ (۱) قسم۔ جنس۔ بھانت۔ جاتی۔ ذات۔ (۲) وضع۔ طرح طور۔ طریق۔ ڈھنگ + شکل۔ صُورت۔ ہیئت (۳۔ منطق) وہ کُلّی جو یکساں حقیقت رکھنے والی افراد کو شامل ہو جیسے انسان کہ زید عمر خالد وغیرہ پہ اسکا اطلاق ہوتا ہے اور گھوڑا کہ ہر ایک گھوڑے کو گھوڑا کہہ سکتے ہیں +

نوک۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ انی۔ بھال + نیش۔ ڈنک + پھننگ + چونچ۔ منقار۔ سرا۔ سِرے

جب اکڑکر اُسنے دیکھا زخم دل میں پڑگئے … عاشقوں کو نوک کا ہونا کٹاری ہوگیا + (برق)

جب اُنکے کان چھیدکے بالے بن میں رشتہ داروں نے … تو دم ناکوں میں لائی عاشقوں کے نوک سوزن کی (امانت)

(۲۔ ا) پاسِ وضع۔ وضعداری۔ (۳) دُون۔ بمُود شیخی۔ ڈینگ + چھیڑ۔ چھیڑخانی + نیش زنی ؎

ہے مؤذّن جو بڑا مُرغِ مصلّی اُسکی … مستو تسے نوک ہی کی بات چلی جاتی ہے (میر)

(۴۔ ا) عزت۔ ٹیک۔ ناک (۵۔ ا) آن۔ انوٹ۔ انداز۔ وضعداری۔ ادا ؎

سادگی میں ہے بانکپن کی نوک … لٹے انداز کج ادائی کا + + (ظہیر)

نوک بان۔ ا۔ اسم مذکر (اصطلاح جُفت فروش) جُوتی کی نوک کا چمڑا۔ اُسکی خوبصورتی مضبُوطی اسیطرح بان یعنی ایڑی کا کھنچتی چمڑا +

نوک پان دیکھیئے یا ملاحظہ کیجیئے۔ ا۔ محاورہ (جُفت فروشاں) جس وقت

جُفت فروش گاہک کو جُوتا دکھاتے ہیں تو یہ فقرہ اُسکی مضبُوطی۔ خوبصورتی۔ بناوٹ اور چمڑے کی عُمدگی میں بیان کرتے ہیں یعنی دیکھیئے نوک کیسے عُمدہ چمڑے یا کمخت کی لگی ہُوئی ہے۔ پان کیا مضبُوط خُوبصورت چمڑے کا لگا ہوا ہے۔ ایڑی سے پنجے تک کسی طرح کا نقص اور عیب نہیں ہے +

نوک پلک۔ ا۔ اسم مؤنث (۱) آنکھ ناک (۲۔ صفت) تناسبِ اعضا۔ آنکھ ناک کی موزُونیت۔ طرح وضع دلکش۔ آن و اندازِ دلفریب۔ نک سُک سے درست۔ دلمیں کُھبنے والا نقشہ

دل میں عاشق کے تصوّر سے کھٹک ہوتی ہے … اِن حسینوں کی غضب نوک پلک ہوتی ہے (داغ)

نوک پلک یا نوک پنجے سے دُرست۔ ا۔ محاورہ:۔ سب طرح سے ٹھیک نک سُک سے درست۔ سرتاپا درست + بنا سنورا۔ آراستہ پیراستہ۔ ٹھیکم ٹھیک۔ موزُوں +

نوک جھوک۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ از (نوک + جُھکانا) آوازہ توازہ۔ رمز وکنایہ طعنہ مہنہ طعن وطنز کی باتیں۔ چھیڑ چھاڑ + چشمک + چھیڑ چھیڑ خانی + نیش زنی۔ نیزہ زنی + شوخی ؎

ہے کلامِ لطف میں بھی اک طرح کی نوک جھوک … میٹھی چھریاں چلتی ہیں شیرینیٔ تقریر سے (داغ)

ہر نازمیں ہے نوک جھوک اُسکے فراق … کُھب گئی جی میں ہمارے یار کی بانکی طرح (فراق)

میں جانوں اور جُنبشِ مژگاں کی نوک جھوک … تلوار کھول ڈالئے اپنی کمر سے آپ (ناظم)

نوک جھوک اُنکی چلی جاتی ہے دلسے میرے … کتنی مژگاں ہیں بلا تیری نکیلیں آنکھیں (ظفر)

واسطے اُس جُنبشِ مژگاں کے جو ہے نوک جھوک … وہ کہاں ہے نیزہ بازانِ دکن کے واسطے (ایضاً)

جب سے رہتی ہے تری مژگاں کی دلسے نوک جھوک … میرے مُوئے تن مرے تن پر ہیں نشتر مارتے (ایضاً)

رہتی ہے اُس نگاہ فسوں گر سے نوک جھوک … رکھتی ہے چھیڑ چھاڑ بلا اور بلا سے ہم + (ظہیر)

نوک چوک۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ چھیڑ چھاڑ۔ اشارہ کنایہ۔ رمز وکنایہ۔ شوخی شرارت اچپلاہٹ۔ آن۔ ولولہ

نوک چوک اک جمال سے پیدا … بانکپن چال ڈھال سے پیدا (شوق)

نوک دار۔ ف۔ صفت:۔ نکیلا۔ انی دار۔ پینا +

نوک دُم بھاگنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ دُم دباکر بھاگنا۔ بالکل بھاگنا۔ بے تحاشا بھاگنا۔ پیٹھ دکھا جانا +

نوک رہ جانا۔ ا۔ فعل لازم:۔ (لکھنؤ) بات رہجانا۔ عزت رہجانا۔ ناک رہجانا۔ ٹیک رہجانا ؎

نیز صفحے پر کھنچی اُس موے مژگاں کی شبیہ … نوک رہ جائے الٰہی خامۂ بہزاد کی (اسیر)

نوکِ زباں۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ (۱) زبان کی نوک۔ زبان کا سرا (۲۔ صفت) حفظ ازبر۔ زبانی یاد۔ جیسے سیکڑوں نقلیں نصیحتیں اُنہیں نوک زبان ہیں۔ (گلگھرِ سہیلی) ؎

گُلبدن حالِ آبلہ پائی … نہ کہیں ہم کوئی ہزار کہے
اِسکو یہ داستاں ہے نوک زباں … ہاں یہ قصّہ زبانِ خار کہے[1] } قطعۂ مخبرّ

نوکِ زبان کرنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ ازبر یاد کرنا۔ حفظ کرنا +

نوک زبان ہونا۔ ا۔ فعل لازم:۔ ازبر یاد ہونا۔ حفظ ہونا ؎

کبھی مصائبِ دشتِ جنوں نہ بھُولوں گا … تمام نوکِ زباں ماجرائے خار ہوا (ناسخ)

[1] میرے مطلب کی کہانی سے اُنہیں ہے نفرت + یہی افسانہ مجھے نوکِ زباں رہتا ہے (داغ)

نوک

حافظ ہوا بوسوں سے ترے مُصحفِ رُخ کا — کیا ڈر ہے کہ قرآن مُجھے نوکِ زباں ہے (عاشق)

نوک کی لینا - ا - فعل لازم :- (۱) دُون کی لینا - ڈینگ کی لینا - نمُو کی لینا - لن ترانی کرنا - اِترانا + فخریہ دعوٰی کرنا +

ترے خنجر سے بھی تو اے قاتل + — نوک کی نوجوان لیتے ہیں + (داغ)

کبھی جو سامنے میرے کسی نے نوک کی لی — کھٹک گیا مُجھے کانٹے کا احتمال ہوا + (اسیر)

(۲) بڑھ کا کام کرنا - قابلِ فخر کام کرنا - اُستادی کا کام کرنا +

دیا دوست کو بزمِ دشمن میں خط — غضب نوک کی نامہ بر لے گیا + (داغ)

(۳) پاسِ وضع رکھنا - وضعداری نباہنا - اپنی وضعداری پر قایم رہنا +

نوکا جھوکی یا نوکا چوکی - ا - اسم مؤنث :- چھیڑ چھاڑ - طعن و طنز - آوازہ توازہ - شوخی شرارت +

نوکر - ف - اسم مذکر :- چاکر - مُلازم - ٹہلوا - خدمتگار - سیوک - خادم - خدمت گُزار +

اہلِ کار جیسے بندہ اپکا نوکر ہے کُچھ بینگنوں کا نوکر نہیں ہے یعنی جب آپ نے بینگنوں کو اچھا کہا مینے بھی تعریف کر دی - جب آپنے بُرا بتایا مینے ہزار طرح سے ہجو کر دی

آپ کا بندہ اور پھروں ننگا — آپ کا نوکر اور کھاؤں اُدھار + (غالب)

مُشتاق اسقدر نہیں بندے جمال کے — اُٹھے نظر تو پھینک دیں پُتلی نکال کے
تیور ہی اور ہوتے ہیں اہلِ کمال کے — آنکھیں نکال لیئے گا ذرا دیکھ بھال کے
نوکر کسی کو رکھ لو ستانے کے واسطے — مزدُور ڈھونڈو ناز اُٹھانے کیواسطے
(نامعلوم)

(بعض لوگوں کا بیان ہے کہ نوکر تُرکی لفظ ہے کیونکہ چنگیز خاں اپنے بیٹے تولیخاں کو نوکر کہا کرتا تھا مگر یہ کوئی پکّی دلیل نہیں ہے کیا تُرکی زبان میں فارسی لفظ نہیں مل سکتا ہے) +

نوکر آگے چاکر - چاکر آگے کوکر - ا - محاورہ :- دغا غدار اور حیلہ جُو نوکر کی نسبت بولتے ہیں یعنی وہ نوکر جو اپنا کام دُوسروں پر ڈالے اور دُوسرا اوروں پر +

نوکر رکھنا - ا - فعل لازم :- مُلازم بنانا - اپنی خدمت کیواسطے مُقرّر کرنا +

نوکرانی - ا - اسم مؤنث :- (عوام کالانعام - مُلازمہ - خادمہ - ماما - اصیل +

نوکری - ا - اسم مؤنث :- (۱) خدمت - ٹہل - خدمتگاری - ملازمت - سیوا - چاکری (۲) کام - دھندا - کاروبار - شغل (۳) تنخواہ - حقّ الخدمت +

نوکری ارنڈ کی جڑ ہے - ا - محاورہ :- یعنی روزگار کو کچھ قیام اور پائداری نہیں - نوکری پر بھروسا نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ ارنڈ کی جڑ سے بھی بودی ہے +

نوکری برطرف روزی ہر طرف - ا - محاورہ :- یعنی ایک در بند ہزار در کھلے آدمی موقُوفی سے پریشان خاطر نہو یہاں نہوئی تو دوسری جگہ موجود ہے

نوکری بڑی کیمیا ہے - ا - محاورہ :- یعنی نوکری کیمیات بہتر ہے کہ سوتے جاگتے اُٹھتے بیٹھتے تنخواہ چڑھتی رہتی ہے +

نوکری پیشہ - ا - اسم مذکر :- وہ شخص جسکا پیشہ نوکری یعنی ملازمت ہو - نوکری کر کے کھانے والا - ملازمت کرنے والا +

نول

نوکری خالہ جی کا گھر نہیں - ا - محاورہ :- یعنی نوکری کچھ گھر کی بات نہیں ہے کہ جی میں آیا کام کیا نہ جی میں آیا نہ کیا - نوکری میں پابندی ضرور ہے آرام طلبی اچھی نہیں -

نوکری دینا - ا - فعل متعدّی :- کارِ متعلقہ بجا لانا - فرضِ ملازمت ادا کرنا +

نوکری سے لگنا - ا - فعل لازم :- کام سے لگنا - ملازم ہونا - چاکری پانا +

نوکری کرنا - ا - فعل متعدّی :- ملازمت کرنا + کام بجالانا +

نوکری کی جڑ زبان پر ہے - ا - محاورہ :- یعنی نوکری کا اعتبار اور بھروسا نہیں +

نوکری نت نئی - ا - محاورہ :- ایک ہی نوکری پر نہ پڑا رہے ایک ہی کام کا نہو رہے + جو آقا نوکروں کو دق رکھے اُس سے بھی کہتے ہیں +

نوگری - ہ - اسم مؤنث :- (گنوار) پہنچی - ہاتھوں کے ایک زیور کا نام +

نَوَل ہ - صفت :- (گیتوں میں) نیا - نوا + نوخیز - نوعمر + سُندر - منوہر - دلرُبا + نادر - کمیاب +

مورا جگا کے جوبن لُوٹا — بارہ برس کی نول دلہنیا ہاتھ لگن نہیں چھوٹا (ٹھمری)

نَوَل - ہ - اسم مذکر :- (پُورب) نیولا - راسُو +

نَول ع - اسم مؤنث :- (نوال کا مُفرد) عطا - بخشش +

نَوم ع - اسم مؤنث :- نیند - خواب - نندرا +

نَومی - ہ - اسم مؤنث :- نویں - نُہم - ہندی کی نویں تاریخ +

نُون ع - اسم مذکر :- (۱) عربی کا پچیسواں[25] حرف - فارسی کا اُنتیسواں[29] جسکا بیان حرفِ نُون کے شروع میں مُفصّل لکھا گیا (۲) مچھلی + تلوار + دوات و سیاہی +

نون - ہ - اسم مذکر :- نمک - لون - ملح + (بضمّ نُون و واوِ مجہول ساکن)

نون تیل - ہ - اسم مذکر :- اوّل معلُوم دوم گھر کا سودا سُلف - ضرُوری سامانِ معاشرت جیسے بھول گئے راگ رنگ بھول گئے ہتیاں تین چیزیں یاد رہیں نون تیل لکڑیاں +

نِونا - ہ - فعل لازم :- جُھکنا - خمیدہ ہونا - ٹیڑھا ہونا - خم کھانا + مُتواضع ہونا +

نُوناچاری - ہ - اسم مؤنث :- بنگالے کی ایک مشہور جادُوگرنی [illegible]

ادھوٹے بیدین کیا جانے تو ہوی پیمبر کو — تو منا نُوناچاری اور کلوا پیمبر کو (راحت)

نونی - ہ - اسم مؤنث :- (۱) کچّا گھی - مسکہ - نیکھن (۲) کھار - شور - شوریت - وہ کھار جس سے دیواروں کی مٹّی اور چُونا جھڑ جاتا ہے + (بضمّ نُون و واوِ مجہول ساکن)

نونی لگنا - ہ - فعل لازم :- کھار لگنا - دیواروں کی مٹّی کا شوریت کے سبب جھڑنے لگنا +

نونیا - ہ - اسم مذکر :- (۱) نمک بنانے والا - نمک تیار کرنے والا (۲) ایک قسم کا ساگ جسکے پتّوں میں ترشی اور نمکینی پائی جاتی ہے اس کا پھول بھی نہایت خوشنما ہوتا ہے +

نَوِل - انگلش Novel, اسم مذکر :- عشق آمیز قصّہ یا کہانی - فسانہ - داستان +

نَوِید - ف - اسم مؤنث :- (۱) خوشخبری - مُژدہ - بشارت - (۲) خورش - سندیسا

ہ بضمّ نون و واوِ معروف بمعنی عضوِ نہانی - پہ - چھپنا +

نوی

سیہ بختی نویدِ وصل دیتی ہے مجھے ہر دم　　مسافر کو خوشی ہوتی ہے وقتِ شام منزل کی (مصحفی)

(۲) پورب۔ (۱) تقریب۔ شادی + نوید بواوِ معروف و مجہول ہر دو درست)

نویس۔ ف۔ صیغۂ امر:۔ (مرکبات میں اسم فاعل ہو جاتا ہے) لکھنے والا۔ نویسندہ جیسے خبر نویس۔ عرضی نویس۔ اظہار نویس۔ نقشہ نویس +

نویسندہ۔ ف۔ اسم مذکر:۔ لکھنے والا۔ محرر۔ منشی + مؤلف۔ مصنف +

نویسی۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ لکھنے کا کام۔ محرری۔ جیسے خبر نویسی۔ اظہار نویسی۔ بلّہ نویسی +

نویل۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (گنوار) وہ پیغام جو لوگ برادری والوں کو شادی میں شریک ہونے کے واسطے بھیجتے ہیں۔ بلاوا۔ نیوتا +

نویلا۔ ہ۔ صفت:۔ (۱) نیا کا مترادف۔ نیا۔ تازہ۔ نو۔ جدید۔ ایجاد کیا ہوا جیسے نیا نویلا (۲) انوکھا۔ البیلا۔ عجیب۔ بانکا + جدا۔ نرالا۔ سب سے الگ ؎

یا سر منڈا کے بیٹھے آزاد ہو نویلے　　یا خود منڈے کہا کر سو روپ رنگ کھیلے
میلے گئے ہزاروں مونڈے فقیر چیلے　　جب آ فنا پکاری جا سو رہے اکیلے
تکیہ ہوا تو پھر کیا بستر ہوا تو پھر کیا　　} بندِ نظیر

ذرا سی بات پر ہے ہے لگی تسوے بہانے تو　　دوا سارے جہاں سے یہ ترا نخرا نویلا ہے (رنگین)

(یہ لفظ بفتحِ نون و واوِ مجہول مکسور پڑھنا چاہیئے) +

نویلی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (۱) نئی۔ انوکھی + نرالی۔ البیلی + بانکی ترچھی + نوعمر۔ بانی دست ناریدہ۔ اچھوتی۔ کواری۔ کنیا + اجنبی۔ انجان ؎

ایسی نویلی کینے بجگی کیوں نکسی بھی بھگن میں　　آج کنہیا نے گھیر لئی کنجن میں کوؤ سہیلی نہیں سنگ میں (رنگیلی)

ز دیکھ دولہا کو ساس نندوں کے آگے گھونگٹ اٹھا اٹھا کر　　نئی نویلی ابھی ہے بنوں ذرا تو دو چار دن حیا کر (جان صاحب)

نہ۔ ف۔ صفت:۔ نو۔ ایک کم دس۔ تسع۔ تسعہ۔ نائن۔ ۹۔ لعہ +

نہ۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (ہندو) ناخن۔ ظفر۔ نکھ۔ وہ ہڈی جو انگلیوں کے اخیر سرے پر ہوتی ہے +

نہ۔ ف۔ حرفِ نفی:۔ سنسکرت۔ نو [illegible] نہیں۔ نا۔ مت۔ لا۔ حرفِ انکار ؎

کہاں میں اور کہاں اندیشۂ بوس و کنار اُسکا　　نہ صاحب یہ خیالِ خام مجھسے ہو نہیں سکتا (میر سوز)

(۲) برائے تاکید ؎ آؤ نہ اتنی دیر ہمیں تم کریں کلام + رہ رہ جزا ابھی ہے توقف حساب میں (داغ)

تو ہے یا میں ہوں و یا دل تھا انہوں میں میسر　　تو ہی بتلا نہ کہ ہم میں سے چرا کس نے لیا (میر سوز)

آئینہ ہاتھ میں کیا لیتے ہو خنجر ہی نہ لو　　آخرش قتل کا عالم ہی کے ارماں ہوگا (انور)

سر سے راہِ وفا میں جو پہنچا　　اُس سے پوچھو نہ حالِ منزل کا (رر)

وہ بام پر ہیں کوچہ میں محوِ نظارہ خلق　　آؤ نہ دیکھ لیں یہ تماشا کہاں نصیب (زکی)

(۳) اندوہِ محبت باز رکھنے کے واسطے + برائے امتناع ؎

کیا کسی کا ہوا ہے تو عاشق　　نہ مری جان مت لے یہ جنجال + (میر سوز)

نہ

(۴) برائے استفہام اقراری۔ مگر وہ۔ بیشک۔ بکھو "نہ" صفحہ ۶۱۹۔ کالم ۲ ؎

اے دل عدو کی بزم میں کیوں لیگیا مجھے　　کمبخت آگیا نہ مدارات کا خیال + (داغ)

وہ ستمگر دوست نکلا غیر کا　　کیوں عزیزو میرا کہنا تھا نہ سچ + (زکی)

نہ اِلّذی نہ اُلّذی یا اِلا الّذی نہ اُلا الّذی۔ ا۔ صفت:۔ (غلط العوام) نہ اِدھر کا نہ اُدھر کا۔ نہ گھر کا نہ گھاٹ کا۔ ڈانواں ڈول۔ مذبذب۔ دبدھا میں پڑا ہوا۔ کسی کام کا نہیں۔ ناکارہ۔ بے صرف۔ اس لفظ کی تحقیق دیکھو "اللذی نہ اُلّذی" صفحہ ۹ میں ؎

نہ تو عاشقوں ہی میں جا ملی نہ تو فاسقوں سے بنی رہی　　تیری وہ مثل ہے اب ارضی نہ اِلّذی نہ اُلّذی (رضی)

نہ ایک ہنستا بھلا نہ ایک روتا۔ ا۔ محاورہ:۔ اکیلے آدمی کا کوئی کام اچھا نہیں معلوم ہوتا۔ نہ اکیلے کی خوشی میں مزہ ہے نہ رنج میں۔ تنہائی کسی حالت میں اچھی نہیں۔ یہ محاورہ وہاں بولتے ہیں جہاں سب کے سب امتیازی ہوں اور کوئی کام کرنے والا نہ ہو +

نہ اینٹ ڈالیئے نہ چھینٹ کھائیے۔ ا۔ محاورہ:۔ نہ برا کہو نہ برا سنو۔ اگر تم کسی کو نہیں ستاؤ گے تو تمہیں بھی کوئی نہیں ستائیگا۔ موری میں اینٹ ڈالو گے نہ چھینٹ پڑیگی +

نہ باسی بچے نہ کتا کھائے۔ ا۔ محاورہ:۔ زیادہ ہوگا نہ اکارت جائیگا۔ گنی بوٹی نپا شوربا۔ نہ زیادہ نہ کم + جو آنا سو کھانا۔ جو ملے سو خرچ کر ڈالنا +

نہ بولی نہ بولی۔ بولی تو ایک پتھر کھینچ مارا۔ ا۔ ع۔ مغرور۔ بدمزاج اور کج اخلاق عورت کی نسبت بولتے ہیں کہ اوّل تو بولتی ہی نہیں تھی اور اگر بولی تو اس کرختگی اور خشونت سے ہمکلام ہوئی کہ گویا پتھر کھینچ مارا +

نہ پوچھو۔ ا۔ کلمۂ مدح و ذم۔ بیان سے باہر ہے۔ قابلِ بیان نہیں + کیا کہنا ہے + واہ وا سبحان اللہ۔ صلّے وجلّے +

شوخی میں ہے ایسی نظر اُسکی کہ نہ پوچھو　　بیجاتی ہے جانِ بشر ایسی کہ نہ پوچھو
تھا وصل ہوئی شب بسر ایسی کہ نہ پوچھو　　پر ہنگشی وقتِ سحر ایسی کہ نہ پوچھو
کیا خاک تمی ٹھیری نہ میرے اشک کے آگے　　جاتی رہی آبِ گہر ایسی کہ نہ پوچھو
قاتل کی شکایت تو نہیں ہے مگر اک بات　　آئی ہے لبِ زخم پر ایسی کہ نہ پوچھو
دی جان زکی نے نہ کیا ترکِ وفا کو　　کر جاتے ہیں اہلِ ہنر ایسی کہ نہ پوچھو　　} زکی

نہ پھٹکنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ نہ جانا۔ آ کر نہ پھرنا جیسے پاس نہ پھٹکنا +

نہ پہنچنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ نہ لگانا۔ کھانا برابر نہ ہونا +

نہ ٹھونکنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ نہ خاطر میں نہ لانا۔ نہایت حقیر و ذلیل سمجھنا ؎

دانتوں کی نظم اُسکی ہنسنے میں جس نے دیکھی　　پھر موتیوں کی لڑ پر اُسنے کبھی نہ ٹھوکا (میر حسن)

نہ پینا لڑانا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ (مرغباز) مرغ کو متواتر اور پیہم لڑانا۔ بے پانی کے مرغ کو لڑائے جانا۔ مرغبازوں کی اصطلاح میں پانی تین گھڑی کے وقفہ کو کہتے ہیں تاکہ اس

عرصہ میں مُرغ سستالے۔ اُسکی تیمارداری کرلیں اور پانی وانی دکھالیں پس نہ پینا لڑانا ایسی ڈہائی کو کہینگے کہ اُسمیں جبتک مُقدمہ جنگ یکسُو نہ ہولے برابر لڑائے جائیں چونکہ مُتواتر لڑتے جانا نہایت مضبُوط اور دم خم والے مُرغ کا کام ہے اسوجہ سے یہ مُحاورہ تعریفاً مُستعمل ہے۔ بہت کرتے ہیں دعوائے دلیری غیران روزوں نہ پینا مُرغ وکی میرے پالی میں لڑا دیکھو (نکہت)

نہ پینا لڑنا۔ اُ۔ فعل لازم:۔ (مُرغباز) مُرغ کا بے پانی مُتواتر اور پیہم لڑنا (تفصیل دیکھو نہ پینا لڑانا) + ع

مُرغ اسمیں نہ پینا لڑتا ہے لاتیں گُرزوں کی طرح جڑتا ہے (انشا)

نہ جنتی نہ ڈھول بجتا۔ اُ۔ محاورہ:۔ اِس پیدا ہونے سے نہ پیدا ہونا بہتر تھا بد آدمی کی نسبت کہتے ہیں کہ اُسکی ماں نہ جنتی اور نہ اِسقدر بدنامی و رُسوائی کی ڈونڈی پٹتی

نہ رہے مان نہ رہے منی آخر دُنیا فنا فنی۔ اُ۔ محاورہ:۔ نہ آدمی کی نخوت ہی رہتی ہے اور نہ غرُور ہی رہتا ہے ایک دن سب فنا ہو جاتے ہیں +

نہ سانپ مرے نہ لاٹھی ٹوٹے۔ اُ۔ کہاوت:۔ نقصان کے بغیر کام بن جائے اِس حکمت سے کام نکلے کہ کسی کو نقصان وضرر نہ پہنچے +

نہ کُتا دیکھیگا نہ بھونکیگا۔ اُ۔ محاورہ:۔ نہ دُشمن کے سامنے جائینگے نہ وہ غرّائیگا

نہ گاٹے کے تھن نہ گُسائیں کے بھانڈا۔ اُ۔ محاورہ:۔ دونوں مُفلس قلاش ہیں جیسا سائل ویسا ہی مُجیب + نہ تو کچھ چیز ہی ہے اور نہ اُسکے رکھنے کا سامان +

نہ گندی گلی جائے نہ کُتا کاٹے۔ اُ۔ مُحاورہ:۔ بُروں سے چھیڑ چھاڑ کرے نہ ذلت اُٹھائے۔ بُروں کے پاس جائے نہ بدنامی اُٹھائے +

نہ گوہ میں اینٹ ڈالو نہ چھینٹ پڑے۔ اُ۔ محاورہ: بُروں کے مُنہ لگو نہ گالیاں سُنو +

نہ ماری مرے نہ کائی کٹے۔ اُ۔ محاورہ:۔ جو مُصیبت کسیطرح دُور نہو اُسکی نسبت اور نیز نہایت مضبُوط شے کے حق میں بولتے ہیں +

نہ مُنہ میں دانت نہ پیٹ میں آنت۔ اُ۔ محاورہ:۔ نہایت بُوڑھے کی نسبت بولتے ہیں +

نہ میں کہُوں تیری نہ تو کہہ میری۔ اُ۔ محاورہ:۔ جو شخص دُوسروں پر عیب نہیں لگاتا تو دُوسرا بھی اُسپر عیب نہیں لگاتا۔ نیز آپس کی رازداری کی نسبت بھی بولتے ہیں +

نہ نام لیوا نہ پانی دیوا۔ اُ۔ محاورہ:۔ وہ شخص جسکے آگے پیچھے کوئی نہو۔ نگوڑا ناٹھا + (پانی دینے سے یہاں ہندوؤں کی وہ رسم مُراد ہے جسمیں وہ پتروں کو پانی دیتے ہیں) +

نہ نگلے بنتی ہے نہ اُگلے۔ اُ۔ محاورہ:۔ دونوں طرح خرابی ہے۔ اِدھر کنواں اُدھر کھائی۔ نہ کرتے ہی بن آتی ہے نہ چھوڑے ہی۔ یہ محاورہ اِس مثل کا خلاصہ ہے۔ کہ سانپ کے مُنہ میں چھچھوندر نگلے تو اندھا اُگلے تو کوڑھی۔ نہ راہ رفتن نہ روئے ماندن +

نہ نو من تیل ہوگا نہ رادھا ناچیگی۔ اُ۔ کہاوت:۔ کسی کام میں ایسی شرطیں لگانی کہ جنکا پُورا ہونا مُمکن نہو + یعنی نہ سامانِ کثیر بہم پہنچیگا نہ یہ امر ظہور میں آئیگا۔ یہ کہاوت اُس قصہ کی تلمیح ہے جو کرشن جی اور رادھا میں ناچنے کی بابت ایک شب ہوا تھا اور رادھا نے نو من تیل کا عذر کرکے اُن کے اصرار سے نجات پائی تھی) +

نہ۔ ہ۔ دیکھو (نا۔ ہ۔ نمبر ۳۔۴) برائے تاکید و استحکام کلام + زائد + تکیہ کلام + استفہامیہ اخیر میں استعمال ہوتا ہے ع

کیا فرض ہے کہ سب کو ملے ایک سا جواب آؤ نہ ہم بھی سیر کریں کوہِ طُور کی (غالب)

پھر چلے آئے نہ لڑکر تم ہو کیسے بد مزاج ہم ابھی آئے تھے صابرؔ آپکو واں چھوڑکر (صابر)

کچھ نہ کچھ عذر تو ہو بات کے ٹلنے کے لئے اک زباں اور بھی رکھو نہ بدلنے کے لئے (ظہیر)

کیا خُوب نزاکت ہے کہ اُلفت ہے عدُو کی تم ہاتھ اُٹھاؤ تو کلائی نہ اُتر جائے (انور)

نہاد۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ (۱) اصل۔ بُنیاد۔ بیج۔ جڑ۔ نیو (۲) پیدایش۔ خِلقت + نسل (۳) باطن۔ بُطُون۔ دل۔ اندرُونہ (۴) طِینت۔ خصلت۔ سرشت۔ خاصیت۔ طبیعت۔ سیرت۔ سُبھاؤ جیسے بد نہاد۔ نیک نہاد وغیرہ +

نہار۔ ع۔ اسم مذکر:۔ روز۔ دن۔ یوم۔ صُبح سے شام تک۔ لیل کا نقیض جیسے لیل و نہار +

نہار۔ ف۔ س۔ صفت:۔ مُخفف (ناآہار) لُغوی معنی ناخوردہ۔ بِن کھائے ہوئے۔ صبح سے نہ کھائے ہوئے۔ بُھوکا۔ گُرسنہ۔ صُبح کو کچھ عرصہ تک نہ کھانا + ناشتا۔ صُبح کا کھانا + (عرب میں نہار کا وقت صبح صادق کے طلُوع سے آفتاب کے نکلنے تک مانا جاتا ہے۔ ایران والے کہتے ہیں نہار حاضر است۔ ہنوز نہار نکردم ع

تجکو ہے جُوع البقر لیل و نہار یعنی جب دیکھا تجھے تُو ہے نہار + (رنگین)

نہار توڑنا۔ اُ۔ فعل متعدی:۔ ناشتا کرنا۔ صُبح کو کُچھ کھانا +

نہار رہنا۔ اُ۔ فعل لازم:۔ صُبح سے بِن کھائے رہنا۔ بُھوکا رہنا۔ گُرسنہ رہنا +

نہار مُنہ۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) وہ شخص جسنے صُبح سے کچھ نہ کھایا ہو۔ یزنے مُنہ + ناشتا ناشکستہ۔ نہارِ ناشکستہ (۲) صفت) بِن کھائے۔ ناشتے کے بغیر جیسے نہار مُنہ پانی پیوگی متلائیگا +

نہار مُنہ نام نہ لینا۔ اُ۔ فعل متعدی:۔ بِن کھائے نام نہ لینا۔ جبتک مُنہ میں نہ پڑ جائے تب تک زبان پر نام نہ لانا۔ منحوس یا کنجُوس کی نسبت بولتے ہیں۔ کیونکہ لوگوں کا خیال ہے کہ ایسے شخص کا صُبح ہی صُبح نام لینے سے دن بھر فاقہ کرنا پڑتا ہے ع

کچھ مُنہ سے تو کہہ تکتے ہیں ہم بار بار مُنہ ورنہ تُمہارا نام نہ لینگے نہار مُنہ + (جُرأت)

نہار ہونا۔ اُ۔ فعل لازم:۔ صُبح سے بِن کھائے ہونا۔ صُبح سے نہ کھانا۔ بالکل نہ کھانا بالکل بُھوکا یا گرسنہ ہونا + (دیکھو کالم ۲۔ سطر ۶ شعر رنگیں اسی صفحہ میں)

نہاری۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ (۱) نہار۔ تھوڑا سا کھانا جو صبح کو کھاتے ہیں۔ ناشتا۔ کلیوا۔ حاضری۔ چاشت (۲) ایک قسم کا شوربے دار سالن جو رات بھر پکتا اور صُبح کو خمیری روٹی کے ساتھ اکثر کھایا جاتا ہے (دہلی میں جاڑے کے موسم میں اکثر نانبائی

علے الصباح بجا کرتے ہیں جیسے دمڑی کی نہاری ہیں ٹاٹ کا لنگر اہی ہوتا ہے) +

(۴-ل) وہ گُڑ اور آٹا جو یکہ والے اپنے گھوڑوں کو آدھی منزل طے کر لینے کے بعد کھلاتے ہیں تاکہ پھر تازہ دم ہوجائیں + گھوڑوں کو صبح گُڑ وغیرہ کھلاتے ہیں وہ بھی نہاری کہلاتی ہے اور نیز وہ رات کا بچا ہوا دانہ جو گھوڑے کو صبح کھلائیں۔

(۵-ل) قزّیٗ۔ لغام + کانٹے دار دہانہ۔ خاردار لگام +

نہاری کھانا۔ اُ۔ فعل متعدی۔ ناشتا شکستن کا ترجمہ۔ حاضری کھانا۔ چاشت کے وقت کا طعام کھانا +

نہاری والا۔ اُ۔ اسم مذکر:۔ نہاری پز۔ نہاری بیچنے والا +

نِہال۔ ف۔ صفت:۔ (۱) درختِ موزوں۔ نورستہ۔ درختِ نونشاندہ۔ تازہ لگایا ہوا پودا چنانچہ نونہال بھی اسی وجہ سے کہتے ہیں۔ بطریقِ مجاز مطلق درخت ؎

ہے فیض خاک نشینوں سے سربلندوں کو کہ سبز پانی ہی سے ہر نہال رہتا ہے (ناسخ)

اسیر پُوچھ نہ کُچھ حالِ دل کہ صُورتِ شمع یہ نخل آگ میں جل کر نہال ہوتا ہے (اسیر)

باغِ دُنیا میں نہ راس آئی برومندی مجھے وہ نہالِ خُشک ہُوں جو پُھول پَھل کر خشک (ظہیر)

(۲) نہالچہ۔ توشک۔ بستر۔ گدا۔ گیتھا (۳) شکار۔ صید۔ نخچیر۔ چنانچہ اسی وجہ سے شکارگاہ کو نہال گاہ۔ نہالہ گاہ و نہالہ وغیرہ فارسی کتابوں میں لکھا ہے (۴۔ مجازاً) کامیاب۔ بامُراد۔ مالامال + خوشحال۔ فراغ بال۔ بے فکر + کامراں۔ بمقصد ور + خوش و خرّم + سرسبز و شاداب ؎

کیا زمیں میں بھری ہے دولتِ حُسن دانا ہو کر نہال آتا ہے + (امانت)

نہال کرنا یا کر دینا۔ اُ۔ فعل متعدی:۔ (۱) مالامال کرنا یا کر دینا۔ امیر بنانا یا بنا دینا۔ غنی بنانا یا بنا دینا۔ فراغبال کرنا یا کر دینا۔ بے پروا بنانا یا بنا دینا۔ سرفرازی بخشنا یا بخش دینا۔ مُمتاز فرمانا یا فرما دینا + نوازنا۔ لہر بہر کرنا ؎

اے دل اُسی کا نام غفُور الرّحیم ہے جو دم میں دے ہے سارے جہاں کو نہال کر (مسرُور)

(۲) سرسبز و شاداب کر دینا۔ طراوت بخشنا۔ سیراب کرنا + سرخیز بنانا ؎

بہارِ رفتہ پھر آئی ترے تماشے کو چمن کو یُمنِ قدم نے ترے نہال کیا (میر تقی)

ابر کی طرح سے کر دینگے عالم کو نہال ہم جدھر جاوینگے یہ دیدۂ گریاں لیکر (مصحفی)

(۳) خوش کر دینا۔ مسرُور کرنا + مُراد پر پہنچانا۔ کامیاب کرنا۔ مُراد بخشنا۔ فلاح کو پہنچانا +

بتلائے کسکو رہِ بوستاں نہیں معلُوم نہال کسکو کرے باغباں نہیں معلُوم + (رند)

یہ ستم کب نصیب ہوتے ہیں مجکو ظالم نہال کرتا ہے + (داغ)

رہے وہ گُلِ چمنستانِ دہر میں شاداب دکھا کے سروِ سا قامت کیا نہال مجھے (ناسخ)

چمن سے پھینکدیا میرا آشیاں کیا خُوب نہال مجکو کیا آکے باغباں کیا خُوب[1] (انتر)

چمن میں رہنے دے کون آشیاں نہیں معلُوم نہال کسکو کرے باغباں نہیں معلُوم (آتش)

نِہال لوچن۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ وہ گھوڑا جسکی ایال کے دو حصّے ہوں نصف بطرفِ راست نصف بجانبِ چپ منحُوس مانا گیا ہے +

نہال ہونا یا ہو جانا۔ اُ۔ فعل لازم:۔ (۱) مالامال ہونا۔ امیر بنجانا۔ غنی اور متموّل ہو جانا۔ بے پروا ہو جانا۔ آسُودہ حال ہو جانا۔ دولت میں کھیلنا (۲) خوش و خُرّم ہونا۔ باغ باغ ہونا۔ مسرُور ہونا۔ فلاح کو پہنچنا۔ مُراد کو پہنچنا۔ کامیاب ہونا۔ (طنزاً ناخوشی و نامُرادی کے موقع پر بھی بولتے ہیں) +

میں دل لگا کے بہت خوش ہوا نہال ہوا خطا حضُور پھر ایسی نہ اب کبھی ہوگی (ضیغم)

اِس قد سے جس چمن میں وہ نونہال ہوگا کیا سرو کیا صنوبر ہر یک نہال ہوگا (ولی)

اُس تغافُل شعار کو جراٴت خُوب دل دیکھے میں نہال ہوا (جراٴت)

اے شیخ مجکو کچھ نہیں طُوبےٰ کی آرزُو سایہ میں اُسکے پیڑ کے ہو جا نہال تُو (انشا)

(۳) سرسبز و شاداب ہونا۔ سیراب ہونا۔ طراوت پہنچنا۔ تازگی حاصل ہونا۔ شادابی حاصل ہونا ؎

بوٹا سا قد جو تیرا دیکھا نرگس کی ہوئیں نہال آنکھیں (ناسخ)

پڑیگا صبر عنادل کا باغباں پہ ضرُور درخت چھانٹ کے ظالم نہال کیا ہوگا (〃)

چمن میں مر کے اگر میں کیا نہال ہوا برنگِ سبزۂ بیگانہ پائمال ہوا (دیا شنکر نسیم)

نِہالچہ۔ ف۔ اسم مذکر:۔ نہالیں۔ چھوٹی توشک۔ گیتھا۔ غالیچہ + گُدڑی۔ بچوں کا بچھونا +

نِہالی۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ توشک۔ بسترِ پنبہ دار۔ غالیچہ + لحاف + رضائی +

نِہاں۔ ف۔ صفت:۔ پوشیدہ۔ چُھپا ہوا۔ عیاں کا نقیض۔ مخفی۔ پنہاں۔ نہفتہ۔ گُپت۔ مختفی ؎

تُمہیں کیا کہئے شوخی یہ حیا وہ رہو تو دل میں آنکھوں سے نہاں ہو (زکی)

رہو گے دل میں آنکھوں سے نہاں ہو بھلا بچکر رہو جاتے کہاں ہو (مؤلف)

نَہان۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ غسل۔ اِشنان۔ جسم دھونا۔ حمام کرنا جیسے زچہ کا نہان۔ گنگا کا نہان۔

نہان کا میلا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ وہ میلا جو گنگا اِشنان یا جمنا اِشنان کا ہوتا ہے۔ اِشنان کا مجمع ؎

جو تجکو دیر لگے اے صنم نہانے میں تو پھر نہان کا میلا ہو غسل خانے میں (بحر)

نَہانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) جسم کو پانی سے دھونا۔ غسل کرنا۔ پنڈا دھونا۔ بھیگنا۔ شور بور ہونا۔ تر بتر ہونا۔ اشنان کرنا ؎

تُمہیں تو لائے عزیز و اُٹھا کے کندھوں پر نہ ڈالو خاک میں ہمکو کہ ہیں نہائے ہوئے (مؤلف)

(۲۔ مبالغہ) ڈوبنا۔ غرق ہونا۔ تر ہونا جیسے پسینوں میں نہانا۔ خُون میں نہانا۔ (۳۔ عو) نہانے کی ضرُورت ہونا (۴۔ عو) حیض سے فارغ ہونا۔ پاک صاف ہونا +

نَہانی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (ہندو عو) حاجتِ غسل۔ نہانے کی ضرُورت + احتلام شیطانی +

نَہانی ہونا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ ہندو عو (۱) نہانے کی حاجت ہونا۔ احتلام ہونا۔

[1] شبِ وصال میں کیونکر انہیں [illegible]

نہا

نہانے کی ضرورت ہونا۔ احتلام ہونا (۲) کپڑے آنا۔ حائض ہونا۔ معمول کے دن ہونا +

نِہائی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ سندان۔ اہرن +

نِہایت ع۔ صفت:۔ (۱) حد۔ انتہا۔ انجام۔ غایت۔ چھور۔ انت۔ آخر ؎

جور و ستم کی اُنکے جو غایت نہیں رہی ہاں بھی مری وفا کو نہایت نہیں رہی (سالک)

(۲) از حد۔ بے انتہا۔ بہت۔ بکثرت۔ جیسے نہایت تنگ کر رکھا ہے۔ نہایت ظلم ہے +

نہائی دھوئی پھسل پڑی۔ ہ۔ محاورہ عو۔ سب طرح سے تیار ہو کر ارادہ موقوف کر دیا۔ جانے کو تیار ہو کر چلتے چلتے مچل گئی +

نِہتا۔ ہ۔ صفت:۔ بے ہتیار۔ غیر مسلح + وہ شخص جسکے ہاتھ میں ہتیا نہو۔ خالی ہاتھ + بے اوزار ؎

تیغ ادا بھی پاس ہے تیر نگاہ بھی کچھ اسپ ناز پر وہ نہتے چڑھے نہیں (رشک)

نُہٹّا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ ہ مرکب از۔ نُہ + ہاتھ ناخن + دست خراش ناخن۔ ناخن سے نوچنے کا نشان۔ خُفرہ + جانور کے پنجے کا نشان ؎

اِتنا بالی خوب نہیں کچھ جانے دو ایسی باتوں کو لگ گیا ہے سینہ کو نہٹّا ہی یہ دو دوگانا بات کو دب (انشا)

ہے تو شرمندہ مہ نو جو دکھاؤں دمبسر ناخن ابروے جاناں کے نہٹّے اُسکو (معروف)

کب داغ جگر پر ہیں کھجانے کے نہٹّے ہیں ہاتھ سپر پر تری تلوار کے بیٹھے (زہیر)

تیغ قاتل جب پڑی یوں اپنے تن پر کی لکیر جوں ہو ناخن کا نہٹّا یا ہو مسطر کی لکیر (〃)

نُہٹّا مارنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ نوچنا۔ پنجہ مارنا +

نُہٹّے۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ نہٹّا کی جمع +

نَہج ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) سیدھا راستہ + کشادہ رستہ (۲) فارسی والے بفتحتین بمعنی مطلق راہ۔ طریق + طور۔ ڈھنگ استعمال کرتے ہیں +

نَہر ع۔ اسم مؤنث:۔ شاخ دریا۔ دھارا۔ آبجُو۔ وہ ندی جو دریا سے کاٹ کر نکالی گئی ہو + نالی۔ نلیا ؎

جاری یہ نہرِ فیض ہوئی کس امیر کی ہے موتیوں کی آب ہیں کشتی فقیر کی (اسیر)

نہر کاٹنا۔ اُ۔ فعل متعدی:۔ دریا سے نہر نکالنا۔ دریا سے شاخ نکالنا +

نِہُرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (پورب) جھکنا۔ خمیدہ ہونا + متواضع ہونا۔ فروتنی کرنا۔ گنوار نہڑنا بولتے ہیں +

نُہَرنا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ ناخن لینے کا آلہ۔ ناخن گیر +

نُہرنی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ چھوٹا ناخن گیر +

نَہرُوا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ بیماریِ رشتہ۔ یہ گول سفید تاگے کی مانند دو فٹ تک لمبا کیڑا خاص خاص مقامات میں پانی کی خرابی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اکثر راجپوتانہ۔ بمبئی۔ دکن وغیرہ میں اسکی کثرت ہے۔ یہ کیڑا خراب پانی کے استعمال سے جلد کے اندر اُسوقت گھس جاتا ہے جبکہ وہ چھوٹا سا ہوتا ہے۔ پھر بڑا ہو کر اکثر ران گھٹنے

نہو

ٹخنے یا خصیہ وغیرہ سے خروج کرتا ہے۔ جہاں سے یہ کیڑا نکلنے والا ہوتا ہے۔ پہلے وہاں ایک گرہ پھر خارش ہو کر آبلہ بنجاتا ہے جسمیں درد اور ورم ہوتا ہے بعد ازاں آبلہ پھوٹ کر کیڑے کا مُنہ دکھائی دیتا ہے جو آہستہ آہستہ کبھی بلا وقت نکل آتا ہے اگر عضلہ کی نس میں ہو یا نکالنے میں ٹوٹ جائے تو بہت سوزش اور درد ہوتا ہے

نَہری۔ اُ۔ اسم مؤنث:۔ وہ زمین جو نہر کے پانی سے سیراب کی جائے +

نُہضت ع۔ اسم مؤنث:۔ کوچ۔ روانگی۔ اُٹھنا۔ رخصت۔ چل چلاؤ +

نہضت کرنا۔ اُ۔ فعل متعدی:۔ کوچ کرنا۔ روانہ ہونا +

نُہفتہ۔ ف۔ صفت:۔ پوشیدہ۔ مخفیہ۔ پنہاں۔ چھپا ہوا +

نَہلا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) چھوٹی سی کرنی جس سے سفیدی گھوٹی جاتی ہے۔ مجھولا (۲) تاش یا گنجفہ کا وہ پتا جس پر نو بندیاں ہوں +

نَہلانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) غسل کرانا۔ اشنان کرانا۔ بدن دُھلانا + (۲) شرابور کرنا (۳) غسل میت دینا۔ مُردے کو غسل دینا ؎

پھر اور قہر ہے مار اسے کسی کے ارشاد گنگنا چاہئے پانی مرے نہلانے کو (مرزا رشیدہ)

نَہلائی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ غسل کرائی۔ نہلانے کی اُجرت +

نَہلوانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ دیکھو (نہلانا) +

نُہم۔ ف۔ س۔ صفت:۔ سنسکرت نوم नवम نو سے نسبت رکھنے والا۔ نواں حصہ +

نِہنگ۔ ف۔ اسم مذکر:۔ (۱) مگر مچھ۔ ناکو۔ گھڑیال۔ شیرِ دریا۔ شیر آبی۔ کُمبھ (۲) مجازاً تلوار۔ تیغ (۳)۔ ل تنِ تنہا۔ نگوڑا ناٹھا۔ آزاد +

نہنگِ اجل۔ ف + ع۔ اسم مذکر:۔ موت کا مگرمچھ۔ مجازاً ملک الموت۔ جم دوت۔ موت کا فرشتہ +

نِہنگ۔ ہ۔ صفت:۔ (۱) ننگا۔ برہنہ۔ عُریاں (۲) بیحیا۔ بے شرم۔ بے غیرت +

نہنگ لاڈلا۔ ہ۔ صفت:۔ نہایت آبرو (بیحیا لڑکا) ناشائستہ + بالکل لاڈلا بالکل ناز پروردہ۔ بے سرا +

نہنگ لاڈلی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ نری بھولی بھالی۔ بالکل ناز پروردہ۔ بالکل الہڑ بے سری جیسے اپنا ہاتھ روکو اپنا عاقبت اندیشہ سوچ خدا رکھے آل اولاد والی نہنگ لاڈلی نہو

نَہوت۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ ناسیری + مفلسی۔ تنگدستی۔ تنگی۔ غریبی +

نِہورا یا نہوڑا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) منت سماجت۔ خوشامد در آمد۔ اللہ تیرا پکار۔ بنتی۔ عاجزی۔ عجز و نیاز ؎

کہا شاہزادے نے ہنسکر کے یوں ہوئیں ہیں کسی کے نہورے سے کیوں (میر حسن)

(۲) احسان رکھنا منت رکھنا جیسے ایک چیز دیتی ہے اور سو نہوری کرتی ہے (۳) تازہ و تجزیہ + گلہ شکوہ جیسے مجھے ناحق کے نہوڑے نہیں بھاتے +

نہورا ماننا - ہ - فعل لازم :- (ہندو) احسان ماننا - شکر گزار ہونا - گُن ماننا - ممنون ہونا - احسان مند ہونا +

نہوڑانا - ہ - فعل متعدی :- (متروک) جھکانا - خمیدہ کرنا - خم کھانا - سرنگوں کرنا ۔

تواضع دشمنِ جاں کی زیادہ قتل کرتی ہے   خمِ شمشیرِ معشوقاں نہوڑاتا ہے گردن کا (آتش)

نہی - ع - اسم مؤنث :- (۱) ممانعت - امتناع - منع کرنا - روک (۲) - صرف) کوئی کام نہ کرنے کے لئے جو کسی کو حکم دیں وہ نہی ہے - فارسی میں امر حاضر پر میم مفتوح لگانے سے اور اُردو میں مت لگانے سے نہی حاضر کے صیغے بن جاتے ہیں +

نہیب - ع - اسم مذکر :- (امالۂ نہاب) خوف - ہیبت - ڈر - بھے - ترس و بیم - ہول - دہشت - (۲) لوٹ - غارت گری +

نہیَر - ہ - اسم مذکر :- (گنوار) میکا - عورت کی ماں کا گھر اور کُنبہ (گیتوں میں زیادہ آیا ہے) +

نہیں - ہ - اسم مؤنث :- کلمۂ نفی - اصل میں (نہ + ہاں) (۱) انکار - امتناع + نہ - نے - لا - اُہوں - نا - نفی ۔

مانگی جو میں نے بوسہ تو بولے یہ مسکرا   جسکا نہیں جواب ہے یہ وہ سوال ہے (میر مجروح)

یار سے وصل کے اقرار کی تدبیر نہیں   شرم بن بن کے سکھا دیتی ہے تقریر نہیں (زکی)

کو مرگ سے ہاں نوازش کرے   کہ اُس سے زیادہ نہیں ہو چکی + (مومن)

اُس ستمی کا عوض افلاک سے لونگا پسِ مرگ   قتلِ عاشق ہے یہ خونریزیِ سُہراب نہیں (〃)

ہیں اپنی چشمِ شوق کو الزام خاک دوں   تیری نگاہِ شرم سے کیا کچھ عیاں نہیں (〃)

لگ جائے شاید آنکھ کوئی دم شبِ فراق   ناصح ہی کو لے آؤ اگر افسانہ خواں نہیں (〃)

وہ کون ہے جو مجھ پہ تاسف نہیں کرتا   پر میرا جگر دیکھ کہ میں اُف نہیں کرتا (ذوق)

بے یار روزِ عید شبِ غم سے کم نہیں   جامِ شراب دیدۂ پُرنم سے کم نہیں (〃)

(۲) بجائے حرفِ شرط) ورنہ - وگرنہ ۔

تمہارا پاس اُلفت ہے نہیں کیا کچھ نہو جاتا   کہ یہ نالے تو وہ ہیں جو اُتر جاتے ہیں پتھر میں (ظہیر)

نہیں تو - ہ - تابع فعل :- وگرنہ - ورنہ - پرانت ۔

شکل دکھلائیے کہیں تو ہمیں   ذبح کر جائیے نہیں تو ہمیں + (جرأت)

نہیں سہی - ا - تابع فعل :- کچھ پروا نہیں - کیا ڈر ہے +

نہیں کرنا - ہ - فعل متعدی :- انکار کرنا - ناہ کرنا - ناٹنا +

نَے - ف - اسم مؤنث :- سنسکرت نیہو (۱) نلی - بانسی + نرسل - کلک - سرکنڈا + حقہ کی نلی جس سے منہ میں دھواں آتا ہے (۲) بانسری - بانسلی +

شعلۂ آواز سے جھڑتی جو ہیں چنگاریاں   نے بنائی تُو نے کیا منقارِ موسیقار کی ++ (وزیر)

نے - ہ - حرف مذکر علامتِ فاعل جو متعدی فعل میں آکر کلام میں ربط پیدا کرتی ہے - و نیز حروفِ مُغیرہ میں کا ایک حرف ۔

ہم نے مانا کہ تغافل نہ کرو گے لیکن   خاک ہو جائینگے ہم تم کو خبر ہونے تک (غالب)

رات بھر کیا کیا جگایا نالۂ شبگیر نے   ایسی سوتی تھی کہ کروٹ تک نہ لی تقدیر نے (نامعلوم)

نی - ہ - حرفِ ندا :- (پنجاب - عو) ری - ہاری - اے - او ۔

ہے ہے نی ہوا کدو یا گیا   مری جان ہوا کھو یا گیا + + (گیت)

نئے - ہ - صفت :- (۱) نیا بمعنی جدید کی جمع جیسے آج تو بہت سے نئے آدمی نظر آتے ہیں (۲) حروفِ مُغیرہ یا آلۂ مغیّرہ کے سبب الف کی یائے مجہول سے بدلی ہوئی صورت جیسے نئے انگرکھے کو کھونٹی لگا دی - نئے رستے سے آئے تھے +

نئے پنج - ا - اسم مذکر :- (چابک سوار) ساڑھے پانچ برس کی عمر کا گھوڑا - جوان گھوڑا - نئے پنج کا نقیض - وہ گھوڑا جسکو پنچواں برس شروع ہوا ہو +

نئے جنم سے - ہ - تابع فعل :- پھر سے - دوبارہ مر کر جیسے نئے جنم سے پیدا ہوا یعنی مرکر بچا +

نئے سر سے یا نئے سرے سے - ہ - تابع فعل :- از سرِ نو - شروع سے - پھر سے - پھر - دوبارہ - نئے جنم سے -

اُس گل کا پڑا جس شجرِ خشک پہ سایہ   شاخیں ہوئیں سرسبز نئے سر سے نکل کر + (داغ)

دیکھ اُس گل کو جو شعلہ سا جگت چمکا   کیا مرا داغِ کُہن پھر نئے سر سے چمکا + (جرأت)

نئے سر سے جنم پانا - ہ - فعل لازم :- دوبارہ زندگی پانا - مر کر بچنا - سخت یا مُہلک بیماری سے شفا پانا +

نئے نواب آسمان پر دماغ - ا - محاورہ :- نو دولت ہمیشہ مغرور ہوا کرتا ہے +

نئے نو دام پُرانے چھَے دام - ا - محاورہ :- نئی چیز کی قدر ہمیشہ زیادہ ہوتی ہے - تازہ مال زیادہ قیمت پاتا ہے +

نئی - ہ - اسم مؤنث :- نیا کی تانیث + جدیدہ +

نئی اَوَستھا - ہ - اسم مؤنث :- (ہندو) نو عمری - کم سنی - صغر سنی - خُرد سالی - یانا پنی - نابالغی - بال اَوستھا +

نئی جوگن کاٹھ کی مُندری - ہ - کہاوت :- نئے شوقین کی ہر ایک چیز نرالی اور انوکھی ہوتی ہے (طنزاً بولتے ہیں) +

نئی جوانی - ہ - اسم مؤنث :- دیکھو (نئی اَوَستھا) +

نئی جوانی اور مانجھا ڈھیلا - ہ - کہاوت :- باوجودیکہ نوجوان ہیں مگر جلدی تک نہیں کسی جاتی - یہ جوانی اور ایسی کم ہمتی ؛ نئی جوانی اور یہ سُستی ؛ +

نئی روشنی - ا - اسم مؤنث :- زمانۂ حال کی شائستگی یا علوم و فنونِ جدیدہ + نئی تہذیب +

نئی کہانی گُڑ سے میٹھی - ہ - کہاوت :- نئی بات نہایت مرغوب و دلپسند ہوتی ہے

نیا

نئی نائن بانس کی نہرنی۔ ہ۔ کہاوت:۔ (طنزاً) بیشوقین کی ہر بات نرالی +

نئی نویلی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (ہر دو مترادف) (۱) بالی بھولی۔ ناتجربہ کار (۲) نئی بیاہی۔ نئی دُلہن۔ دو چار دن کی بیاہی ؎

نہ دیکھ دُولھا کو ساس نندوں کے آگے گھونگھٹ اُٹھا اُٹھا کر
نئی نویلی ابھی ہے بنو ذرا تو دو چار دن حیا کر } جان صاحب

(۳) انوکھی۔ بوالعجب۔ نرالی +

نئی نویلی نیا ڈھنگ۔ ہ۔ محاورہ:۔ انوکھی کے انوکھے ڈھنگ۔ نئے شوقین کی نئی نئی باتیں + نرالی بیوی کے نرالے چھچھن +

نیا۔ ہ۔ صفت:۔ (۱) جدید۔ تازہ۔ ابھی کا۔ تُرت کا۔ نَو جیسے نیا دانہ نیا پانی (۲) انوکھا۔ نرالا عجیب۔ طُرفہ جیسے نئے نئے مولوی نئی نئی باتیں (۳) اجنبی۔ انجان۔ ناواقف محض ؎

وہ آنکھیں نہیں ہائے کیا ہو گیا وہ کافر تو اب کچھ نیا ہو گیا + (انور)

نیا بانکا تاڑ کی تلوار۔ ہ۔ کہاوت:۔ نئے حوصلہ والے کی سب باتیں نرالی ہوتی ہیں + کم ظرف اپنا ظرف دکھائے بغیر نہیں رہتا +

نیا پرانا ہونا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (ہندُو) برتا برتایا جانا۔ نیا نہ رہنا۔ نیا پن یا انوکھا پن جاتا رہنا۔ کسی کو آئے ہوئے رات گزر جانا جیسے وہ تو نئے پرانے بھی ہوگئے (۲) نئے پن کی لذت نہ رہنا +

نیا پھل۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ تازہ پھل۔ میوۂ نو رسیدہ۔ نورس۔ وہ پھل جو درخت سے پہلے پہل اُترا ہو یا وہ پھل جو ابھی چلا ہو جیسے ہر ایک کو ہر چیلے بہانے دینا کسی کا دل میلا نہ کرنا۔ کوئی نیا پھل لیکے آیا جب یہ کہہ کہ نیا پھل دانت تلے دُشمن پاؤں تلے ذرا سا چکھ لیا اور اُسے ڈھیر سا انعام دیدیا (چرتھہلی)

نیا پھل دانت تلے دُشمن پاؤں تلے۔ ا۔ محاورہ (بیگمات) جب عورتیں کوئی نیا پھل کھاتی ہیں تو یہ فقرہ زبان پر لاتی ہیں +

نیا تہ درو۔ ا۔ صفت:۔ غیر صحیح (نیا تہ درز) وہ نیا سِلا ہوا کپڑا جسکی تہ کھلکر سلوٹ تک نہ پڑی ہو۔ ابھی کا بنا ہوا۔ تازہ سِلا ہوا۔ بغیر پہنا۔ بالکل نیا جیسے ابھی نیا تہ درو دوپٹا بنایا تھا جو دھوبن کھولائی +

نیا حکیم دے افیم۔ ا۔ محاورہ:۔ ناتجربہ کار سے نقصان ہی ہوتا ہے۔ نیم حکیم خطرۂ جان +

نیا خریدار۔ ا۔ اسم مذکر:۔ تازہ خریدار۔ نیا گاہک ؎

پھیرے اُس سے ظفر دل کا جو سودا پھر جائے ایک موجود ہے اور اُسکا خریدار نیا (ظفر)

نیا راگ لانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ تازہ جھگڑا اکھڑا کرنا۔ تازہ فتنہ اُٹھانا + نئی ضد کرنا۔ عجب ہٹ کرنا + کوئی عجیب یا انوکھی بات نکالنا ؎

یہ راگ اور لائے نیا وہ کہ کہتے ہیں تنہا تو مجھسے مِل سے دلے کا خیال تو (ظفر)

نیا رنگ لانا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ (۱) دیکھو (نیا گُل کھلانا) (قادر حسین قادر)

کھلتا ہے بہ مہندی کے لگانے سے مری جاں لائیگا نیا رنگ ترا برگِ حنا اور + (قادر)

(۲) کچھ رو لانا۔ راگ لانا۔ نیا جھگڑا نکالنا ؎

طبیعت کس درجہ سنج آفریں نئے سے نئے رنگ لاتے ہیں آپ + (ظہیر)

نیا فتنہ اُٹھانا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ نیا جھگڑا اکھڑا کرنا۔ فتنۂ تازہ برپا کرنا۔ تازہ حشر برپا کرنا۔ تازہ قیامت مچانا +

نیا فتنہ اُٹھنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ تازہ فساد ہونا۔ حشرِ تازہ برپا ہونا۔ نئی قیامت مچنا۔ نیا جھگڑا اکھڑا ہونا۔ نیا شور مچنا ؎

کیا قیامت ہے ستمگار تری طرزِ خرام فتنہ ہر گام پہ اُٹھا دمِ رفتار نیا (ظفر)

نیا کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) نئی ترکاری یا نیا پھل یا غلہ کھانا۔ موسم کی چیز پہلے پہل چکھنا۔ نو بر کردن کا ترجمہ (۲۔ عو) پھاڑ دینا۔ جلا دینا جیسے ابھی انگرکھا پہنا تھا ابھی نیا کر کے رکھدیا (چونکہ عورتیں وہم کے باعث بُرا لفظ زبان پر لانا شگونِ بد خیال کرتی ہیں اسوجہ سے یہ لفظ ایسے موقع پر کہا گیا) +

نیا گُل کھلانا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ تازہ فتنہ اُٹھانا + نیا شگوفہ چھوڑنا + انوکھی اور عجیب خبر اُڑانا + نیا صدمہ پہنچانا ؎

جبکہ کوچے میں ترے بادِ صبا جاتی ہے اُسکے گُلشن میں نیا گُل وہ کھلا جاتی ہے (نشاب)

اے ظفر کھلتے ہیں ہم زخم پہ زخمِ تازہ گُل نیا روز محبت ہے کھلا جاتی + (ظفر)

نیا گُل کھِلنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ کسی انوکھی اور عجیب بات کا ظہور ہونا + تازہ فتنہ اُٹھنا + نئی بات ہونا ؎

باغِ ہستی میں کِھلا گُل یہ نیا میرے بعد غیر سے وہ مرے پھولوں میں ملا میرے بعد (معروف)

زخم سینہ میں جو ہوا تازہ اور اک گُل نیا کِھلا سچ مُچ (ظفر)

خود سُرخ تھے لب اُسکے ہوا پان کا رنگ اور ہاں گُل یہ نیا آج کِھلا دیکھئے کیا ہو + (عاشق)

نیا مسلمان قصائی کی دُکان۔ ا۔ محاورہ:۔ یعنی جب کوئی شخص نیا مذہب اختیار کرتا ہے تو اُسکے اظہار کے واسطے اُس مذہب کی عام باتیں بغرضِ شہرت سب سے پیشتر عمل میں لاتا ہے +

نیا مُلّا مسیت کو دوڑ دوڑ جائے۔ ا۔ کہاوت:۔ جب کوئی نئی بات سیکھتا ہے تو ہر وقت اُسی کو گاتا اور جتاتا پھرتا ہے +

نیا نو دن پرانا سو دن۔ ہ۔ کہاوت:۔ نئی چیز کی بھڑک چند روزہ ہوتی ہے

نیا

اور پُرانی چیز مدّت تک قائم رہتی ہے + نئے آدمی کی قدر چند ہی روز زیادہ ہوتی ہے ۔ جدید سے قدیم کا زیادہ اعتبار ہوتا ہے +

نیا نوکر ہرن مارتا ہے یا نیا نوکر ہرن کے سینگ چیرتا ہے۔ ہ۔ کہاوت۔ نیا مُلازم اپنے رسُوخ کے واسطے چند روز خُوب ہی محنت ۔ کارگزاری اور بہادری دکھاتا ہے +

نیا نویلا۔ ہ۔ صفت:۔ ناتجربہ کار۔ نوکا پیانا۔ نوخیز۔ نوعُمر۔ نیدان + بانکا ترچھا جوان۔ انوکھا آدمی +

نیابت ع۔ اسم مؤنث:۔ قائم مقامی + نائب ہونا + سفارت + مُنیبی۔ ایلچیِ +

نیار۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ چوپایوں کا چارہ۔ گھانس پات۔ پُولی۔ کُڑدی۔ خوید بُھس چری +

نیارا۔ ہ۔ صفت:۔ (گنوار) (۱) جُدا۔ الگ۔ علیحدہ جیسے نیارے چُولھے بل بل جاؤں آدھا کھاتی سارا کھاؤں۔ کہاوت +

جُدا نہیں سب ستی تحقیق کر دیکھ ملا ہے سب سے اور سب سے ہے نیارا (حاتم)

ساجن وہ دن کون تھے کہ سکھ سے لائی پیت اب دُکھ دے نیارے بھئے یہ کون دیس کی ریت (دوہا)

(۲) مُتفرق۔ انتر۔ مُختلف (۳) چھانٹا ہوا۔ مُنتخب۔ انتخاب کیا ہوا (۴) علاوہ۔ ماسوا۔ جز۔ بجز +

نیارا رہنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (گنوار) جُدا رہنا۔ الگ رہنا۔ علیحدہ رہنا۔ ساتھ نہ رہنا دُوسرے گھر میں رہنا + ؎

میرا کہا تُو مانت ناہیں تیرا کہا میں کیسے کروُنگی کہا رس میں بس گھلت ہو گئے چھاڈ دیا تمیں نیاری ہو رہُنگی (گیت)

نیاریا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) ریگ شو۔ خاک بیز۔ خاک دُھول میں سے چاندی سونا نکالکر الگ کرنیوالا۔ مٹی دھوکر سونے چاندی کے ذرّے نکالنے والا قیمتی دھات راکھ وغیرہ میں سے پیدا کرنیوالا ؎

خاک چھانی نیاریوں کی ساتھ در در کی تلاش مجھکو فکرِ سیم بر بھی اور اُنہیں زر کی تلاش (قدر)

ہُنر سے نیاریوں کے حال یہ ظاہر ہوا ہمکو مُقدر میں جو دولت ہو تو زر ہو خاک سے پیدا (آتش)

طالب کو اپنے رکھتی ہے دُنیا ذلیل و خوار زر کی طمع میں چھانتے ہیں خاک نیارئے (〃)

یہ رنگت اُسکی سُنہری ہے گر نہائے کبھی نیارئے کریں حمّام سے بھی زر پیدا + (ناسخ)

(۲) بڑا ہوشیار۔ چالاک ۔ نہایت چھان بین کرنیوالا۔ تاڑیا۔ تاڑُو۔ بھانپُو +

نیاز۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ (۱) حاجت۔ احتیاج + آرزُو۔ تمنّا جیسے بے نیاز (۲) مَیل خواہش۔ اظہارِ محبت (۳۔ اسم مذکر) مُرادفِ عجز۔ آدھینتائی۔ انکسار۔ عاجزی مسکینی۔ فروتنی جیسے مصرعہ ؎ یار کا وہ ناز اپنا یہ نیاز ؎

اور کچھ بھی نہ سہی خاک رہِ شوق تو ہو روش نقشِ قدم جانے نہ دے شانِ نیاز (زکی)

(۴) تحفۂ درویش۔ تحفۂ درویشاں۔ پرشاد۔ تبرّک (۵۔ ۱) درُود۔ فاتحہ۔ مُردے کے نام پر کھانا وغیرہ دینا (۶۔ ۱) نذر۔ بھینٹ۔ چڑھاوا (۷) بھینٹ۔ التجا۔ (۸) عرض (۸) نذر ملاقات۔ واقفیت۔ رُوشناسی جیسے مجھے آپ کی خدمت میں اس سے پیشتر نیاز حاصل نہ تھا مجھے تو آپ سے ابھی نیاز حاصل ہوا ہے (۹) مُترادفِ ناز ؎

ہر بات میں پُورے ہو تو کچھ کرکے دکھاؤ ناز اور نیاز اور ادا اور حیا اور + (حضور نظام)

(۱۰) شاہ نیاز احمد والد حکیم شاہ رحمت اللہ بریلوی کا تخلص جنھوں نے سنہ ۱۲۵۰ھ میں وفات پائی

نیاز حاصل کرنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ ملازمت حاصل کرنا۔ بزرگوں کی ملاقات حاصل کرنا۔ بڑے یا بزرگ یا نا واقف شریف سے شناسائی بہم پہنچانا۔ ملاقات کرنا۔ ملنا۔ واقفیت بہم پہنچانا جیسے مُجھے بھی آپ سے نیاز حاصل کرنیکا بڑا ہی اشتیاق تھا پہلے مُجھے آپ کی خدمت میں نیاز حاصل نہ تھا +

نیاز دِلوانا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ فاتحہ دلوانا۔ نذر و فاتحہ کرنا +

نیاز دینا۔ ا۔ فعل لازم:۔ فاتحہ دینا۔ بھینٹ دینا۔ منسانا +

نیاز کرنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ (۱) نیاز دلانا۔ فاتحہ دلانا۔ کسی بزرگ کے نام کا کھانا کرنا (۲) نذر کرنا۔ بھینٹ کرنا۔ نذر چڑھانا۔ نذر پکڑنا + قربان کرنا۔ صدقہ کرنا۔ نثار کرنا + دینا۔ حوالہ کرنا۔ تحفۃً دینا ؎

اگر تم آؤ ہمیں سر فراز کرنے کو تو ہم بھی بیٹھے ہیں یاں دل نیاز کرنے کو (مُصحفی)

بہت ہیں گرچہ تُمھیں اور ناز کرنے کو بُرے تو ہم بھی نہیں دل نیاز کرنے کو (آذریا)

نیازمند۔ ف۔ صفت:۔ (۱) حاجتمند۔ خواہشمند۔ مُحتاج ؎

کھُلا یہ عُقدہ تجھے دیکھکر عدُو پہ فِدا کہ جس نے ناز کیا وہ نیازمند ہوا + (داغ)

(۲) آرزُومند۔ مُشتاق۔ تمنّائی (۳) مُطیع۔ فرمانبردار۔ تابع۔ حکم بردار (۴) عاجز۔ مسکین (۵) غُلام۔ خانہ زاد۔ ایک ادنےٰ ملازم جیسے میں تو آپ کا قدیمی نیازمند ہُوں (۶) تواضع۔ فروتنی۔ آدھینتا ؎

عرُوج میں بھی تواضع کا کچھ خیال رہے وُہی بلند ہوا جو نیازمند ہوا + (ریاض)

نیازمندی۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ (۱) حاجت۔ حاجتمندی۔ مُحتاجی (۲) مُفلسی۔ اِفلاس۔ تنگدستی (۳) اطاعت۔ فرمانبرداری (۴) عاجزی۔ مسکینی۔ فروتنی۔ تواضع۔ آدھینتا (۵) غلامی + ملازمت + خدمت +

نیازہ۔ ا۔ اسم مذکر:۔ (از نائزہ) ڈنڈی۔ ذکر۔ عُضوِ تناسُل + دیکھو (نائزہ)

نیام۔ ف۔ اسم مذکر:۔ تلوار وغیرہ کا میان۔ غلافِ شمشیر وغیرہ +

نیاؤ۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (ہندُو) انصاف۔ عدل۔ داد۔ نصفت۔ معدلت۔ عدل گُستری + فیصلہ۔ تصفیہ +

نیاؤ چکانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (ہندُو) انصاف کرنا جھگڑا چکانا۔ تصفیہ کرنا۔ فیصلہ کرنا +

نیاؤ سبھا۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (ہندُو) عدالت۔ کچہری +

نیا

نیاؤ کرنا ۔ہ۔ فعل متعدی:۔ (ہندو) انصاف کرنا۔ تصفیہ کرنا۔ فیصلہ کرنا۔ جھگڑا چکانا +

نیائے ۔س۔ اسم مذکر:۔ علمِ منطق + علمِ کلام + علمِ مناظرہ۔ علمِ دلیل۔ علمِ معقول +

نیائے شاستر ۔س۔ اسم مذکر:۔ یعنی گوتم نیایک ایک مشہور منطقی کا شاستر جسکا ماحصل یہ ہے کہ کاج کارن۔ کرتا یعنی فعل۔ سبب اور فاعل کے بغیر کوئی چیز موجود نہیں ہوسکتی ہے کیونکہ فاعلِ حقیقی بلاسبب کوئی کام نہیں کرتا لیکن مختار ہے۔ بندے کی کیا طاقت کہ اُسکے کام میں دم مار سکے۔ یا اوّل اوسط آخر میں دخل دے جسطرح کمہار مٹی کے دسیلے سے ہانڈی اپنی مرضی کے موافق بناتا اور جس کام میں چاہتا لاتا ہے۔ ان دونوں کی مجال نہیں جو کہیں کہ ہمکو اسطرح کا بناؤ یا ایسے کام میں لاؤ۔ پس اِسیطرح مخلوق اپنی خلقت میں خالق کے ارادے کے آگے بمنزلۂ مُردہ ہے۔

نیائش ۔ف۔ اسم مؤنث:۔ خدا تعالےٰ کی حمد و ستایش۔ نہایت عاجزی کے ساتھ خدا تعالےٰ کی تعریف + تحسین و آفرین + دُعا + گریہ و زاری + وہ دُعا جو ازروئے زاری و تضرع کیجائے + مہربانی۔ دَیا +

نیایک ۔س۔ اسم مذکر:۔ منطقی۔ معقولی +

نیب ۔ہ۔ اسم مذکر:۔ نیم کا درخت۔ ایک نہایت تلخ درخت کا نام (یہ اصل میں نِنب یا نیمب تھا اب نیم کے نام سے مشہور ہے)

نیبو ۔ا۔ اسم مذکر:۔ (۱) ایک قسم کے تُرش پھل کا نام جسے فارسی میں لیمو کہتے ہیں مزا جاگو دوسر درجہ میں بارد اوّل میں یابس مفید صفرا (۲) تشبیہاً پستانِ خُرد و سخت۔ چھوٹی چھوٹی چھاتیاں +

چھوٹے چھوٹے نبوا عجب رسیلے رس کی رسیلی میری جان
ٹھوڑی میں ناکروں رے اموا کی چھیّاں } گیت

نیبو نچوڑ ۔ہ۔ اسم مذکر:۔ نیبو نچوڑنے یا نیبو سے سالن اُڑانیوالا۔ طعام تلاش۔ بن بُلایا مہمان۔ طُفیلی۔ طفیلیا۔ برگی۔ زبردستی کا مہمان۔ خواہ مخواہ کا مہمان۔ مہمانِ ناخواندہ۔ (کہتے ہیں کوئی سفید پوش کسی سرائے میں رہا کرتا تھا اور اُسکا دستور تھا کہ جہاں اشراف آکر اُترا۔ وہ کھانا کھانے بیٹھا یہ بھی سلام علیک کہہ کر جا ڈٹا۔ اور ایک نیبو ساتھ لیتا گیا۔ سالن دیکھتے ہی کہا کہ حضرت نیبو اسکا بناؤ ہے۔ ذرا اِسکو نچوڑ کر ڈالیئے اور پھر کھاکر دیکھیے کیا ذائقہ آتا ہے۔ وہ بیچارہ مروت میں آکر اُن کی صلاح کر بیٹھتا اور یہ کھا پی کر مونچھوں پر تاؤ دیتے ہُوئے چلے آتے۔ پس اُن حضرت سے اِس محاورے کا رواج ہوا ہے)

نینبید ۔س۔ اسم مذکر:۔ (ہندو) دیوتا کا بھوگ۔ پرشاد۔ چڑھاوا۔ بلی۔ تبرک +

نیپال ۔ہ۔ اسم مذکر:۔ ایک مشہور آزاد ریاست کا نام جو ہندوستان کے شمال میں ہمالیہ پہاڑ پر واقع ہے۔ گورکھے اسی جگہ کے باشندے ہیں +

نیپالی ۔ہ۔ اسم مؤنث:۔ نیپال کا رہنے والا + نیپال سے نسبت رکھنے والا +

نیت

نیّت ۔ع۔ اسم مؤنث:۔ (۱) قصد۔ عزم۔ ارادہ جیسے رات کی نیت حرام ہے (۲) دلی ارادہ۔ دلی منشا۔ مکنونِ خاطر + منصوبہ + غرض۔ مقصد۔ مطلب۔ مُراد + مدنظر + بچار۔ عہد + (فارسی میں بتخفیف تشدید مُستعمل ہے) +

نیّت باندھنا ۔ا۔ فعل متعدی:۔ (۱) اللہ اکبر کہکر نماز شروع کرنا اور تاوقتیکہ سلام نہ پھیرلیں کسی طرف کچھ توجہ نہ کرنا۔ نماز میں مشغول ہوجانا (۲) ارادہ کرنا۔ منصوبہ کرنا۔ منصوبہ باندھنا۔ عہد باندھنا (۳) احرام باندھنا +

نیّت بدل جانا ۔ا۔ فعل لازم:۔ ارادہ پھر جانا۔ منصوبہ ٹوٹ جانا + دل ڈانواں ڈول ہوجانا۔ نیت بد ہوجانا ؎

یُوں تو برسوں نہ پلاؤں نہ پیوں اے زاہد توبہ کرتے ہی بدل جاتی ہے نیّت میری (داغ)

نیّت بد ہونا ۔ا۔ فعل لازم:۔ ارادۂ فاسد ہونا۔ نیک نیتی میں فرق آنا + ایمان ڈانواں ڈول ہونا +

نیّت بگڑنا ۔ا۔ فعل لازم:۔ دیکھو (نیّت بد ہونا) +

نیّت بھرنا ۔ا۔ فعل لازم:۔ دل بھرنا۔ سیر ہونا۔ اگھانا۔ جی بھرنا۔ چکھنا۔ سیر چشم ہونا۔ جیسے دو چار نوالے اُگل اُگل کر کھالیتی ہُوں۔ نیت بھرتی ہے نہ پیٹ بھرتا ہے (دعوٰی) ؎

کھاتا ہُوں میں غم پر مری نیّت نہیں بھرتی کیا غم ہے مزے کا کہ طبیعت نہیں بھرتی (مُصحفی)

(اِس شعر میں جُرأت کو بھی توارُد ہوا ہے) ؎

دو بوسوں پہ راضی نہوا میں تو وہ بولے تیری تو کسیطرح سے نیّت نہیں بھرتی (انشا)

کھائے جاتی ہے زمانے کو زمیں اِسکی نیّت نہیں بھرتا کوئی + + (معروف)

مے پرستوں کی جو نیت مے پرستی میں بھری دُخترِ رز المست سی بھرتی ہے مستی میں بھری (ظفر)

نیّت ثابت رکھنا ۔ا۔ فعل متعدی:۔ اپنے ارادے پر قائم اور وعدے پر مُستقل رہنا۔ دلی ارادے پر مضبوط رہنا۔ ایمان ثابت رکھنا جیسے نیت ثابت منزل آسان

نیّت کرنا ۔ا۔ فعل متعدی:۔ (۱) ارادہ کرنا۔ عزم کرنا۔ منصوبہ باندھنا۔ مدنظر رکھنا۔ دل میں ٹھاننا (۲) احرام باندھنا۔ سنکلپ کرنا (۳) عہد باندھنا +

نیّت گیل برکت ۔ا۔ کہاوت:۔ برکت نیک نیتی پر موقوف ہے + (ہندی)

نیّت لگی رہنا ۔ا۔ فعل لازم:۔ (لکھنؤ) خیال لگا رہنا۔ دھیان رہنا ؎

حسرت رہی کبھی نہوئے تجھسے لب بہ لب نیت لگی رہی ترے مُنہ کی اُگال میں + (صبا)

نیّت میں فرق آنا ۔ا۔ فعل لازم:۔ عہد شکنی کا ارادہ ہونا۔ دل کا ڈانواں ڈول ہونا۔ نیت بگڑنا + ارادۂ فاسد ہونا۔ مال مارنے بیوفائی کرنے یا ناجائز طرح سے فائدہ اُٹھا لینے کی جی میں ٹھاننا

نیّت ہونا ۔ا۔ فعل لازم:۔ پکّا ارادہ ہونا۔ منشا یا منصوبہ بندھنا +

نیتی یا نیتی ۔ہ۔ اسم مؤنث:۔ (۱) قاعدہ۔ دستور۔ آئین۔ ضابطہ۔ طرزِ حکومت۔ انتظام۔ انضباط۔ قانون جیسے راج نیتی یعنی قانونِ مملکت (۲) چال چلن۔ راہ و روش

نیت

طور طریقہ۔ حُسنِ اخلاق (۳) پالیسی۔ مُقتضائے وقت۔ حکمتِ عملی۔ تدبیرِ مملکت۔ مصلحتِ مُلکی + حُسنِ انتظام +

نِیت شاستر۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ اصُولِ اخلاق + وہ کتاب جس میں علمِ اخلاق کا بیان ہو +

نیتر۔ س۔ اسم مذکر:۔ آنکھ۔ نین۔ چشم۔ عین۔ لوچن + (بہ نُونِ مکسُور و یائے مجہُول)

نیتی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (گنوار) دہی بلونے کی رسّی + (بہ نُونِ مکسُور و یائے مجہُول)

نینج۔ ہ۔ اسم مذکر۔ (گنوار) نینجو کا مُخفف۔ رسّی + (بہ نُونِ مکسُور و یائے مجہُول)

نینجو۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (گنوار) رسّی۔ رسن۔ جیوڑی۔ ڈوری۔ پانی بھرنے کی رسّی طناب۔ رِیسمان۔ لیج + (بہ نُونِ مکسُور و یائے مجہُول)

نِیچ۔ ہ۔ صفت:۔ (۱) ادنےٰ۔ اسفل۔ دُونا۔ اُتم کا نقیض۔ کمینہ۔ رذیل۔ اَدھم۔ سِفلہ۔ چھوٹا۔ پاجی۔ فرومایہ۔ کم ظرف ؎

لالچ سیس نوات ہے لالچ سیس کٹائے لالچ سِیُوں رے بلکئے اُتم نیچ کہائے (دوہا)

(۲) پستی۔ نشیب۔ عُمق جیسے نیچ اُونچ + نیچ: چھوٹے۔ نیچائی۔ نیم نہ چھوٹے بیتائی۔ فرومایگی

(۳) نالائق۔ بے جوہر (۴) شُودر۔ خدمتی۔ ٹہلوا +

نِیچ اُونچ۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ نشیب و فراز۔ اوج و حضیض۔ اُونچا نیچا۔ زندگی کا اُتار چڑھاؤ + بُرائی بھلائی۔ نیکی بدی جیسے اُنکو نیچ اُونچ سمجھاتے رہو +

نِیچ ذات یا نِیچ قوم۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ مردُمِ اراذل۔ ادنےٰ قوم کے لوگ۔ شُودر۔ کمینے + خدمتی

نِیچ ذات ایک نہ ایک اُدماد۔ ا۔ کہاوت:۔ کمینہ سے ایک نہ ایک فساد ہوتا ہی رہتا ہے،

نِیچا۔ ہ۔ صفت:۔ (۱) نشیب۔ پست + عمیق۔ گہرا + اوچھا۔ کوتہ۔ ٹھنگنا + تلے (۲) کم۔ ادنےٰ جیسے اُس سے سب نیچے ہیں (۳) مدّھم۔ دِھیما۔ نرم۔ مندا۔ اوسط درجہ کا میٹھا جیسے نیچا سُر +

نِیچا اُونچا۔ ہ۔ صفت:۔ نشیب و فراز + اُتار چڑھاؤ +

نِیچا اُونچا دکھانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ نشیب و فراز دکھانا۔ درجہ بڑھانا گھٹانا اُتار چڑھاؤ دکھانا + ؎

بگُولا یہ کہاں ہے دَورِ آسماں تُجھ کو کبھی نیچا کبھی اے خاکِ راغ اُونچا دکھاتا ہے (ظفر)

نِیچا اُونچا دیکھنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ (۱) نشیب و فراز دیکھنا۔ اُتار چڑھاؤ دیکھنا (۲) بغور و تامّل دیکھنا۔ کسی چیز کو اُوپر سے نیچے تک یا نیچے سے اُوپر تک دیکھنا +

نِیچا پڑنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) مغلُوب ہونا۔ عاجز ہونا۔ زیر ہونا۔ دبنا۔ مُطیع ہونا (۲) گِرنا۔ پذیرا نہ ہونا جیسے سخن نیچا پڑنا (۳) پچکنا۔ پچکنا۔ دبنا۔ اُبھار کم ہونا۔ جیسے پیٹ نیچا ہونا +

نِیچا دکھانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ زک دینا۔ شرمندہ کرنا + غرُور ڈھانا۔ نیچی جھکانا۔

نیچ

مغلُوب کرنا۔ زیر کرنا۔ داغ لگانا۔ کلنک لگانا + خفیف کرنا۔ سبک کرنا۔ ذلیل کرنا

نِیچا دیکھنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ زک پانا۔ شرمندگی اُٹھانا۔ شرمندہ ہونا + شکست کھانا۔ سبک ہونا۔ خفیف ہونا۔ ذلیل ہونا۔ لیا جانا ؎

آنکھوں سے جہاں میں آکے کیا کیا دیکھا شادی و ملال و زِشت و زیبا دیکھا
لازم ہے نشیب ہر بلندی کے لئے اُونچا جو ہوا تو اُسنے نیچا دیکھا } رباعیِ ظہیر

نیچر۔ انگلش Nature اسم مؤنث:۔ فطرت۔ خلقت۔ سرشت۔ پیدائش + دُنیا۔ عالم۔ موجُودات۔ صنعت + قُدرت۔ مایا۔ شکتی + قانُونِ قُدرت + عادت۔ خصلت۔ خاصیت۔ طبیعت۔ سیرت۔ خاصہ۔ مزاج۔ طینت۔ جبلّت۔ سبھاؤ + قانُونِ الٰہی + جوہر۔ مادہ + ذہنیت +

نیچری۔ ا۔ اسم مذکر:۔ نیچر سے نسبت رکھنے والا۔ نیچر کو ماننے والا۔ قانُونِ قُدرت و فطرت اللہ پر چلنے والا + نئی روشنی کا وہ فرقہ جو سر سید احمد خاں مرحُوم کا عقاید اور سلُوک میں پیرو ہے +

نیچہ۔ ف۔ اسم مذکر:۔ حقہ کی نے۔ حُقّہ کی نِگالی +

نیچہ بند۔ ف۔ اسم مذکر:۔ نیچہ باندھنے والا۔ پراچہ۔ نیچہ بنانے والا +

نیچہ بندی۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ نیچے باندھنے کا کام +

نِیچے۔ ہ۔ تابع فعل:۔ (۱) نشیب میں۔ پستی میں (۲) تلے۔ تحت۔ زیر + نگوں (۳) ماتحت۔ زیرِ فرمان + نائب۔ اسسٹنٹ۔ مددگار (۴) مدّھم۔ دِھیما۔ مُتوسط جیسے نیچے سُروں میں گانا (۵) کم۔ گھٹ کا۔ گھٹیل۔ ادنےٰ جیسے وہ نگیں اُس سے سب نیچے ہیں (۶) مندا۔ تالا جیسے نقاری کی پہیلی ؎

نیچے سے تو اتنا سا اور پھیر پھار بہتیرا جب مارُوں تب بم بم بولے بُوجھ پہیلا مرا (پہیلی)

نِیچے اُوپر۔ ہ۔ تابع فعل:۔ اُوپر تلے۔ تلے اُوپر۔ منطبق۔ ایک پر ایک۔ ایک نیچے ایک اُوپر + تہ و بالا۔ اُلٹ پُلٹ۔ اُتھل پتھل +

نِیچے اُوپر ہو جانا۔ ا۔ فعل لازم:۔ تہ و بالا ہو جانا۔ اُوپر تلے ہو جانا۔ اُلٹ پلٹ ہو جانا۔ اُتھل پتھل ہو جانا + انقلاب ہو جانا +

نِیچے سُر۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ مدّھم سُر۔ دِھیمی سُر۔ نرم آواز۔ زیر۔ دُون کا نقیض +

نِیچے سُروں سے بولنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (بطریقِ مُطائبہ) دِھیمی یا مدّھم آواز سے جواب دینا۔ مندا بولنا ؎

کلانوتنی ترے گانے سے دِق ہُوں بہت نیچی سُروں سے بولتی ہے (آوارہ)

نِیچے سُروں میں۔ ہ۔ تابع فعل:۔ مدّھم آواز میں۔ دِھیمی آواز میں۔ ٹھایں۔ دُون کا نقیض +

نِیچے سے۔ ہ۔ تابع فعل:۔ تلے سے + بُنیاد سے +

نِیچے سے اُوپر تک۔ ہ۔ تابع فعل:۔ سر سے پاؤں تک۔ اوّل سے آخر تک +

نِیچے کا پاٹ بھاری ہے۔ ہ۔ محاورہ:۔ جو زبردست و غالب ہے اطاعت

نیچ

و فرماں بردار ی نہیں کرتی +

نیچے کا دھڑ - ہ - اسم مذکر :- جسم کا حصّۂ زیرین - بدن کا نچلا حصّہ +

نیچے لانا - ہ - فعل متعدّی :- (پہلوان) کُشتی میں دبا لینا - قابو کر لینا + پچھاڑنا - چت کرنا +

نیچی - ہ - اسم مؤنث :- (۱) پست - نشیب - نیویں - نیچا کی تانیث (۲) ادنےٰ - رذیل - اوچھی - کمینی - گھٹیل - گھٹیا جیسے نیچی ذات - نیچی قوم (۳) تلے کی - زیریں +

نیچی نظر کرنا - ہ - فعل متعدّی :- شرم یا لحاظ یا خجالت سے آنکھ اُوپر نہ کرنا - مُنہ نہ اُٹھانا - حیادار ہونا + ؎

آگیا میں سامنے اُس کے تو وہ - دیکھ مُجھے نیچی نظر کر گیا + + (مُصحفی)

نیچی نظروں سے دیکھنا - ہ - فعل لازم :- آنکھیں نیچی کر کے دیکھنا - تل نظروں کی طرح دیکھنا

نیچی نظروں سے دیکھ بھال لیا - سر پہ آنچل اُلٹ کے ڈال لیا (شوق)

نیچی نظر ہونا - ہ - فعل لازم :- (۱) آنکھ اونچی نہ ہونا - نظر اُوپر نہ اُٹھنا - تل نظرا ہونا ؎

لاکھوں کے گلے کٹتے ہیں نیچی ہی نظر ہے - اُس شوخ کی آنکھوں میں قیامت کا اثر ہے (میر مجروح)

(۲) لجانا - شرمندہ ہونا (۳) ممنُون ہونا - احسانمند ہونا - شرمندۂ احسان ہونا - کسی کا کنوڈا ہونا +

نیچی نگاہیں یا نظریں - ہ - اسم مؤنث :- شرمائی آنکھیں - شرمگیں آنکھیں - لاجکی نظریں ؎

کوئی ان نیچی نگاہوں سے نہ ہوگا پامال - انکھڑیوں میں نہ رہے گی یہ حیا میرے بعد (بحر)

یہی انداز تو ہیں دل کے اُڑا لینے کے - اُن کی تم نیچی نگاہوں پہ نہ جانا ہرگز (میر مجروح)

نیچی نیچی نظریں - ہ - اسم مؤنث :- حیا و شرم کی آنکھیں - شرمائی آنکھیں - وہ نظریں جو شرم و لحاظ کے باعث اُونچی نہ ہو سکیں ؎

یہ نیچی نیچی نظریں کیا کیا نہ رنگ لائیں - انداز بھی غضب ہے ظالم تری حیا کا (آزردہ)

نیچی نیچی نظروں سے دیکھنا - ہ - فعل لازم :- کن انکھیوں سے دیکھنا - دُزدیدہ نگاہوں سے دیکھنا - آنکھیں چُرا کر دیکھنا - تل نظرا بنکر دیکھنا - شرمائی ہُوئی آنکھوں سے دیکھنا +

نیر - س - اسم مذکر :- (۱) پانی - جل - آب - ما + رس + ؎

اُونچی پار سمندر کی نیر جھکولے لے - جل تو پیارے خُوب ہے جو کوئی پیون دے
آڈے نیچے تُم پو تمہیں نہ برجے کوے - کینک کا گا بی گئے کیا سمندر تھوڑو ہوے
(دوہا)

(۲) دریا - سمندر - ندی - نالہ +

نیّر - ع - اسم مذکر - صیغۂ مُبالغہ :- نہایت روشن ستارہ - از حد چمکتا ہوا ستارہ چنانچہ بمناسبتِ کثرتِ نُور آفتاب کو زیادہ کہتے ہیں ؎

دُنیا میں مہر و ماہ کی جبتک ہے روشنی - روشن رہے یہ نیّرِ بخت جواں ترا (سالک)

نیّرِ اصغر - ع - اسم مذکر :- چھوٹا - نہایت روشن ستارہ - چاند - چندرما - ماہ - قمر +

نیر

نیّرِ اعظم - ع - اسم مذکر :- سب سے بڑا اور سب سے روشن ستارہ - آفتاب + عالمتاب - سُورج ؎

چندے بدن میں رہ کے مرا دم نکلگیا - آکر گہن میں نیّرِ اعظم نکلگیا + + (اسیر)

نیّرِ رخشاں - ف - اسم مذکر :- نواب ضیاءُ الدّین احمد خاں دہلوی ولد نواب احمد بخش خاں رئیس لُہارُو کا تخلص جنہوں نے سنہ ۱۳۰۲ھ میں وفات پائی +

نیرنگ - ف - اسم مذکر :- (۱) مکر - فریب - حیلہ - دھوکا - شعبدہ + دغا + جادُو - جادُوگری - سحر - فُسُوں - طلسم + ٹھگ بدّیا + چالاکی - فطرت ؎

حالِ عشّاق ہر اک دم ہے دگرگُوں کرتا - سچ ترے جلوے کو نیرنگ نما کہتے ہیں (مجرُوح)

ڈھیر دیکھے گُلرخوں کی خاک کے - واہ کیا نیرنگ ہیں افلاک کے + + (صبا)

(۲) عجائبات (۳) مادّہ ہر شے کا (۴) کسی تصویر کا خاکہ (بکسر نُون و یائے مجہول بھی)

نیرنگِ زمانہ یا گرُدوں - ف - اسم مذکر :- زمانہ کا افسُون یا شعبدہ مجازاً انقلابِ روزگار

نیرنگ ساز - ف - اسم مذکر :- جادُوگر - فسُونگر - ساحر - شعبدہ باز - بازیگر - حُقّہ باز + مکّار - دغا باز - فریبی +

نیرنگ سازی - ف - اسم مؤنث :- جادُوگری - فسُوں سازی - شعبدہ بازی - چالاکی - بازیگری - عیّاری + فند فریب - مکّاری - حیلہ سازی + اعجُوبہ کاری - فطرت - حرفت + ریاکاری - رُوباہ بازی +

نیرنگی - ف - اسم مؤنث :- افسُوں سازی - جادُوگری + دغا بازی - فریب - مکّاری - شعبدہ بازی + چالاکی + عیّاری + تلوّن مزاجی + طلسمات + عجائبات تماشا + آرائش - نئے نئے رُوپ دکھانا ؎

یہ ہے اُس بزم میں کیفیّتِ نیرنگیٔ شوق - دل بنا شیشہ تو آنکھیں رہیں ساغر ہو کر (ذکی)

تری نیرنگیوں سے ہیں امیدیں - کہ کچھ کچھ ہونے والا ہے جہاں میں + (ظہیر)

نیرنگیٔ زمانہ - ف - اسم مذکر :- دیکھو (نیرنگِ زمانہ) +

نیرنگیاں - ف - اسم مؤنث :- نیرنگی کی جمع - شعبدہ بازیاں - چالاکیاں - عیّاریاں - طلسمات - فسُوں سازیاں + ؎

جلوۂ دلدار کی نیرنگیاں دیکھ اے ذکی - اُسکو عالم سے جُدا پایا کہیں شامل کہیں + (ذکی)

نیّرین - ع - اسم مذکر :- دونو نہایت روشن ستارے - چاند سُورج - مہر و ماہ - آفتاب و مہتاب

نیڑے - ہ - تابع فعل :- (۱) نزدیک - دھورے - قریب - پاس - متصل (بکسر نُون و یائے مجہول) ؎

ساجن آوت میں سُنُوں کچھ نیڑے کچھ دُور - پلکن ہی سے جھاڑ لُوں اُن پاؤں کی دھُور (دوہا)

نیز - ف - حرفِ عطف :- بھی - اور - دیگر - ہم - عربی میں ایضاً +

نیزہ - ف - اسم مذکر :- (۱) بھالا - سِنان - نوک - انی (۲) بھالا - برچھا - علَم - برچھی - بلَم - لوا - (۳) کِلک - قلم - ٹوی - نے - سرکنڈا - ایک قسم کا نرسل + قلم کی چھَڑ +

نیزہ باز۔ ف۔ اسم مذکر: بلم بردار۔ برچھیت۔ بھلیت +

نیزہ بازی۔ ف۔ اسم مؤنث: برچھا ہلانا۔ بلم کے داؤں پیچ۔ بھالے کے کرتب +

نیزہ بردار۔ ف۔ اسم مذکر: بلم بردار۔ بھالا بردار +

نیزہ دار۔ ف۔ اسم مذکر: (دیکھو نیزہ بردار) +

نیزہ ہلانا۔ ا۔ فعل متعدی: برچھا یا بلم پھرانا (نیزہ باز سپاہیوں کا دستور ہے کہ نیزہ بازی سے پہلے اپنے نیزہ کو سر سے بلند کرکے پھراتے ہیں کہ ذرا ہاتھ کُھل جائیں۔ فارسی میں نیزہ را پیچ دادن اسی معنی میں آتا ہے) +

نیساں۔ ف۔ اسم مذکر: رُومیوں کے ساتویں مہینے کا اور نیز اُس مہینے کی بارش کا نام + آفتاب کے بُرج حمل میں رہنے کا زمانہ + سُریانی زبان میں موسم بہار کے تین مہینوں میں سے دُوسرا مہینا۔ ہندی میں بیساکھ۔ انگریزی میں اپریل سے ملتا ہوا ہے۔ ایشیائی لوگ خیال کرتے ہیں کہ اس مہینے کی بُوند سے سیپی میں موتی کیلے میں کافور۔ بانس میں بنسلوچن۔ گائے میں گؤلوچن۔ سانپ میں زہر۔ ہاتھی میں گج موتی پیدا ہوتا ہے +

نیست۔ ف۔ صفت: (مرکب از نہ + ہست) عدم۔ نابُود۔ ہست کا نقیض۔ خالی۔ کالعدم۔ ناستی۔ معدوم۔ فنا +

نیست کرنا۔ ا۔ فعل متعدی: برباد کرنا۔ اُجاڑنا۔ نابُود کرنا۔ مِٹانا +

نیست و نابُود کرنا۔ ا۔ فعل متعدی: جڑ پیڑ سے کھونا۔ بیخ و بُنیاد سے کھونا۔ بالکل معدوم و فنا کرنا

نیست و نابود ہونا۔ ا۔ فعل لازم: خاک میں ملنا۔ فنا ہونا۔ ناپید ہونا۔ ناست ہونا۔ معدُوم ہونا۔ جاتا رہنا۔ ملیامیٹ ہونا۔ نام و نشان نہ رہنا +

نیست ہونا۔ ا۔ فعل لازم: معدُوم ہونا۔ فنا ہونا۔ ناپید ہونا۔ کالعدم ہونا ؎

ہوا جو نیست وہی اوج ہست کو پہنچا   یہ نردباں ہے مقامِ فنا بقا کے لیئے (زکی)

نَیستاں۔ ف۔ اسم مذکر: نے کا جنگل۔ وہ جنگل جہاں پر بہت سے نرسل یا گنّے ہوں۔ سرکنڈوں کا کھیت یا جنگل +

نیستی۔ ف۔ اسم مؤنث: (۱) معدُومیت۔ ناپید ہونا۔ فنا۔ عدم۔ ہستی کا نقیض + نُقصان + ناس۔ بناس۔ نیواں ناس (۲) مُفلسی۔ افلاس۔ ناداری۔ تہیدستی۔ نامُیسّری۔ تنگ حالی۔ عُسرت۔ ناہوت۔ نہوت جیسے اولاد جاہل رہتی ہے تو نیستی آجاتی ہے

اللہ اللہ نیستی کے مزے   عیشِ سرمد بھلا دیا ہم کو + (مجروح)

(۳۔ ا) نحوست۔ دلدر + بدنصیبی۔ بداقبالی +

نیستی بھرا۔ ا۔ صفت: دلدری۔ منحوس + بدبخت۔ بدنصیب۔ بدطالع۔ مصیبت زدہ۔ اُبھاگی +

نیستی چھانا۔ ا۔ فعل لازم: نحوست چھانا۔ دلدر آنا۔ ساڑھ ستی آنا۔ بدنصیبی و بداقبالی کا سامنا ہونا +

نیستی کا مارا۔ ا۔ صفت: مفلوک۔ فلک زدہ۔ بدنصیب۔ بدطالع۔ بداقبال۔ منحوس۔ دلدری +

نیستی میں برخورداری۔ ا۔ محاورہ: مُفلسی میں اولاد۔ تنگدستی میں خرچ کا موقع۔ مُفلسی میں آٹا گیلا (چونکہ برخوردار اصطلاح میں اوّل بطریق دُعا فرزند کے معنی ہوئے یعنی ساتھ پیا۔ کھایا اور چھوٹا بچہ اولاد کے پس اُسی سے برخورداری بمعنی اولاد دیگر قرار پائے) +

نیش۔ ف۔ اسم مذکر: (۱) نوک کی دھار یا تیزی + نوک۔ اَنی (۲) ڈنک۔ بچھو یا بھڑ وغیرہ کا خار۔ کانٹا۔ سُول (بکسرِ نُون و یائے مجہول ساکن)

تنگ قدرت کرو لا پہنچے نہ تا تجکو گزند   نوش تو پیچھے ہے پہلے نیش ہے زنبور کا (ناسخ)

نیش زنی۔ ف۔ اسم مؤنث: ڈنک مارنا + بھانجی۔ بُرائی +

نیش زنی کرنا۔ ا۔ فعل متعدی: (۱) ڈنک مارنا۔ خار چبھونا۔ کانٹا چبھونا۔ (۲) بھانجی مارنا۔ کسی کے حق میں بُرائی کرنا۔ بدگوئی کرنا +

نیشتر۔ ف۔ اسم مذکر: فصد کھولنے کا اوزار + ڈنک + نوکدار اوزار (نشتر اسی کا مخفف ہے) +

نہ گزو تم بناو بیا ہے تجھے پر   کھٹکنا ہر گھڑی اس نیشتر کا + (زکی)

نیشتر لگانا۔ ا۔ فعل متعدی: نشتر مارنا۔ زخم پہنچانا۔ صدمہ دینا۔ نوک چبھونا ؎

ذکر بربادیٔ دل کا سُنا کر ہمدم   نیشتر زخم کُہن پر نہ لگانا ہرگز + (میر مجروح)

نیشکر۔ ف۔ اسم مذکر: گنا۔ پونڈا۔ اِیکھ۔ اُوکھ ؎

چاشنی دونوں کی چکھی ہے جو حق حق پوچھئے   اُن لبِ شیریں سے شیریں نیشکر کوئی نہ تھا (آتش)

نیفہ۔ ف۔ اسم مذکر: پیجامہ کے گھیر کا وہ حصہ جس میں ازاربند رہتا ہے۔ ازاربند کا غلاف۔ نجزہ (فارسی میں بفتح نُون اور اُردو میں بکسرِ نُون مستعمل ہے) +

نیفہ میں اُڑسنا۔ ا۔ فعل متعدی: نقدی یا کسی اور چیز کو نیفہ میں رکھ کر البیٹ لینا

نیک۔ ف۔ صفت: (۱) بھلا۔ اچھا۔ خُوب + عُمدہ + تحفہ۔ نفیس (۲) سعید۔ سعادتمند۔ مسعُود۔ سعد۔ بد یا نحس کا نقیض (۳) پارسا۔ بھگت۔ پرہیزگار۔ عابد۔ دیندار۔ پاکدامن

اُنہیں کیا ربط ہے نیکوں سے دیکھیں   برائے چندے ہم بھی پارسا ہیں + (زکی)

(۴) رحمدل۔ خداترس۔ دیاوان (۵) خوش خصال۔ پاکیزہ سیرت (۶۔ ف) اکثر اور نہایت کے واسطے جیسے سروسیمینا بصحرا میروی + نیک بدعہدی کہ بے ما میروی (سعدی) (۷) شریف۔ مُہذّب۔ شائستہ۔ بھلامانس۔ خوش چلن۔ خوش اطوار جیسے نیک اندر بد۔ بد اندر نیک یعنی اچھوں کے ہاں بُرے اور بُروں کے ہاں اچھے (یہ لفظ سنسکرت نیک नीक بیائے معرُوف سے ملتا ہوا ہے) +

نیک اختر۔ ف۔ صفت: خوش نصیب۔ خوش طالع۔ نیک بخت۔ بختاور۔ بھاگوان۔ خوش قسمت + اقبالمند۔ صاحبِ اقبال +

نیک انجام۔ ف۔ صفت: وہ جسکا انجام بخیر ہو۔ عاقبت بخیر۔ وہ شخص جسکا اخیر وقت اچھا ہو۔ خاتمہ بالخیر +

نیک

نیک اندیش۔ ف۔ صفت:۔ خیر اندیش۔ بھلا مانس۔ بھلائی سوچنے والا۔ نیک ذات۔ نیک نیت۔ نیک طینت +

نیک بخت۔ ف۔ صفت:۔ (۱) خوش نصیب۔ خوش قسمت۔ بھاگوان۔ بختاور۔ نصیبے ور۔ اقبالمند (۲) پارسا۔ سیرت۔ پرہیزگار + سیدھا سچا۔ خوش اطوار۔ (۳) سپوت۔ سعادتمند (۴) خطاب بزن۔ عورت کی طرف مخاطب ہونے کا فقرہ۔ مائی۔ جیسے نیکبخت ورے توآ۔ نیک بخت مینے تیرا کیا بگاڑا تھا جو سیکڑوں کوسنے سنا دیئے (۵) کفایت شعار۔ جز رس جیسے بیوی نیکبخت دمڑی کی دال تین وقت (کھاتی ہے)

نیک بختی۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ بھلمنسائی + سعادتمندی + پرہیزگاری۔ پارسائی۔ نکوئی۔ بھلائی +

نیک چلن۔ ا۔ اسم مذکر:۔ خوش اطوار۔ وہ شخص جسکا رویہ اچھا ہو۔ نیکبخت بھلا مانس۔ شائستہ +

نیک چلنی۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ خوش اطواری۔ بھلمنسائی۔ نیکبختی۔ تہذیب۔ شائستگی +

نیک چلنی کا اضافہ۔ ا۔ اسم مذکر:۔ وہ اضافہ تنخواہ جو سپاہیوں کو نیک چلن رہنے کی بابت دیا جاتا ہے +

نیک خصلت۔ ا۔ صفت:۔ نیک طینت۔ نیک نہاد۔ ذاتی اشراف۔ اخلاقِ حمیدہ سے آراستہ۔ پاک سیرت +

نیک خواہ۔ ف۔ صفت:۔ خیرخواہ۔ وفادار۔ بہی خواہ۔ نمک حلال +

نیک صلاح کا پوچھنا کیا۔ ا۔ محاورہ:۔ کارِ خیر میں دیر نہیں چاہیئے۔ نیک بات میں صلاح و مشورہ کی حاجت نہیں +

نیک فال۔ ا۔ صفت:۔ اچھا شگون۔ مبارک فال +

نیک قدم۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ مبارک قدم لونڈی۔ وہ باندی جس کا آنا گھر میں مبارک ہو (نیک شگون کے خیال سے اکثر لونڈی باندیوں کے یہ نام رکھے جایا کرتے ہیں)

نیک محضر۔ ف + ع۔ صفت:۔ لغوی معنی نیک حضور۔ اصطلاحی نیک خصلت سب کا بہی خواہ۔ نیک نہاد۔ نیک طینت۔ ذاتی بھلا مانس +

نیک مرد۔ ف۔ اسم مذکر:۔ بھلا مانس + بھلا آدمی + پارسا۔ پرہیزگار + عابد زاہد +

نیک منش۔ ف۔ صفت:۔ نیک خصلت + سعادتمند +

نیک منظر۔ ف + ع۔ صفت:۔ حسین۔ خوبصورت۔ سوہنا۔ سندر۔ انوپ۔ ملوک +

نیک نام۔ ف۔ صفت:۔ بدنام کا نقیض۔ وہ شخص جسکا نام بھلائی کے ساتھ مشہور ہو + نامور۔ نامی۔ نامی نامزد ؎

میں تو بدنام ہوں ویلے صاحب تم بھی کچھ ایسے نیک نام نہیں + (مجروح)

نیک نامی۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ (۱) ناموری۔ شہرت۔ جس (۲) کارگزاری +

نیک نامی کی سند۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ کارگزاری و خدمات کی چٹھی۔ حسن خدمت کا سرٹیفکٹ + چال چلن کا سرٹیفکٹ +

نیک نہاد۔ ف۔ صفت:۔ پاک طینت۔ پاک سیرت۔ پاک باطن +

نیک نیت۔ ف ع۔ صفت:۔ اچھے ارادہ کا۔ اچھی نیت کا۔ وہ شخص جس کی نیت میں فتور نہو + نیک نہاد۔ نیک اندیش + نیک خیال +

نیک نیتی۔ ف + ع۔ اسم مؤنث:۔ خوش نیتی۔ نیک اندیشی +

نیک و بد۔ ف۔ اسم مذکر:۔ (۱) برا بھلا جیسے اپنا نیک و بد آپ دیکھ لو (۲) برائی بھلائی جیسے ہمیں کسی کے نیک و بد سے کیا کام +

نیکا۔ ہ۔ صفت:۔ (ہندو) اچھا۔ عمدہ + سہانا + بھلا۔ خوب۔ خوش منظر جیسے ؎

ہرے ہر بانس کٹاؤ موہے بابل نیکا منڈھا چھواؤ رے + پاتوں منڈھا چھواؤ رے + + (گیت منڈھا)

نیکا لگنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (ہندو) بھلا لگنا۔ اچھا معلوم دینا + دل کو پسند ہونا +

نیکو۔ ف۔ صفت:۔ (۱) عمدہ۔ اچھا۔ خوب (۲) تحفہ۔ نفیس (۳) سوہنا۔ خوبصورت۔ سندر روپ ونت۔ ملوک +

نیکو شمائل۔ ف + ع۔ صفت:۔ نیک خصائل۔ خوش وضع۔ خوش اطوار۔ اچھی صفت والا

نیکو کار۔ ف۔ صفت:۔ اچھے کام کرنے والا + خوش اطوار +

نیکوں۔ ا۔ اسم مذکر:۔ نیک کی جمع + بھلوں۔ اچھوں +

نیکوں کو سوال اور بدوں کو بچھول (کہانا)۔ ا۔ کہاوت:۔ نیکوں کے ساتھ بدی اور بدوں کے ساتھ نیکی + اچھوں سے برائی بروں سے بھلائی +

نیکوئی۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ بھلائی۔ خوبی۔ عمدگی +

نیکی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ بھلی۔ خوبصورت۔ سہاونی۔ لبھاونی۔ مرغوب۔ دلپسند ؎

میں بہاری تورے سیام بہاری موہے نیکی لاگے صورت تہاری (ٹھمری)

نیکی۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ (۱) خوبی۔ بھلائی + عمدگی (۲) احسان۔ کارِ نیک۔ کارِ خیر ؎

اسکی نیکی سے ہیں ہم رند ٹھکانے بیٹھے کیوں عقیدت ہو نہ میخانے کے معمار کے ساتھ (زکی)

(۳) نیکبختی۔ سعادتمندی۔ بھلمنسائی (۴) پارسائی۔ پرہیزگاری +

نیکی آترے۔ ا۔ محاورۂ عور (لکھنؤ) خدا کی سنوار ہو جیسے نیکی آترے تمہارے ڈھنگ پر یہ کیا کر دیا (تفاؤلاً دعائے بد کی بجائے یہ الفاظ زبان پر لاتی ہیں) +

نیکی اور پوچھ پوچھ۔ ا۔ محاورہ:۔ (۱) ایک تو بھلائی اور پھر پوچھکر اس سے بہتر کونسی بات ہے جب کسی کے حق میں کوئی مفید بات کریں اور پھر اس سے صلاح بھی لے لیتے ہیں تو وہ اسکے جواب میں کہتا ہے کہ اسمیں مجھ سے پوچھنے کی کیا حاجت تھی یہ تو آپنے مہربانی بالاء مہربانی فرمائی (۲) نیک کام میں مشورہ کی کچھ ضرورت نہیں

نیکی بدی۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ بھلائی برائی۔ نفع و ضرر۔ نفع و نقصان۔ دوستی و دشمنی۔

بُرائی بھلائی کی خواہش ؎

بُرائی میں تو کیا کچھ آدمی سے ہو نہیں سکتا   کسی کی کچھ مگر نیکی بدی سے ہو نہیں سکتا (ظہیر)

نیکی بدی کے فرشتے تا۔ اسم مذکر:۔ فرشتگانِ کاتبِ اعمال۔ کراماً کاتبین +

نیکی برباد گناہ لازم ۔ا۔ محاورہ:۔ جب بھلائی کرتے بُرائی حاصل ہوتی ہے تو اُس موقع پر کہتے ہیں۔ یعنی نیکی کے بدلے اُلٹی بُرائی پلّے بندھی۔ بھلائی کی بُرائی پائی +

نیکی کر اور دریا میں ڈال ۔ا۔ کہاوت:۔ (۱) جس نیکی کا صلہ یا حاصل یا عوض کچھ نہ ملے اُسکی نسبت بولتے ہیں یعنی نیکی کر اور بہا دے۔ نیکی کا ثمرہ بدی۔ (۲) نیکی کا بدلہ دریا سے بھی مل جاتا ہے (یہاں حاتم اور حُسن بانو کے سوال کی طرف اشارہ ہے جسکی حکایت حاتم طائی کے قصہ میں موجود ہے کہ ایک شخص دریا میں دو روٹیاں روز ڈالا کرتا تھا اور خداتعالٰے نے اُسمیں بھی اُسکی محنت ضائع نہیں کی) +

نیکی کر اور کنوئے میں ڈال ۔ا۔ کہاوت:۔ (۱) بھلائی کر اور بھول جا۔ احسان کر اور زبان پر نہ لا۔ (۲) نیکی کر اور بھلائی کی امید نہ رکھ۔ نیکی کا ثمرہ بدی +

نیکی کر خدا سے پاؤ ۔ا۔ محاورہ:۔ (۱) نیکی کبھی ضائع نہیں ہوتی۔ نیکی کا صلہ خدا دیتا ہے (۲) احسان کرو اور بھلائی کی امید نہ رکھو۔ احسان تو کرو مگر اُسکے عوض کی آرزو ہو تو خدا سے چاہو +

نیکی و بدی ۔ف۔ اسم مؤنث:۔ (۱) بُرائی بھلائی۔ (۲) عیب و صواب +

نیکی ہی رہ جاتی ہے ۔ا۔ محاورہ:۔ بھلائی ہمیشہ قائم رہتی ہے +

نیگ ۔ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) حصہ بخرہ۔ بانٹا + نذر۔ بھیٹ (۲) بیاہ میں رشتہ داروں کو حقِ شادی یا اپنے خدمتیوں کو انعام جو بطورِ رسم دیا جاتا ہے دولہا یا دُلہن کی بہنوں اور بھائیوں کا حق جیسے کچھ تمہارا ہی نیگ نہیں ہے۔ بیانِ مجہول ؎

کوئی کہتی تھی نیگ دلواؤ   واری جاؤں مری بچھاور لاؤ (قلق)

نیگ جوگ ۔ہ۔ اسم مذکر:۔ ہر دو مترادف۔ بیاہ شادی کے موقع کا حق جو رشتہ داروں وغیرہ کو حسبِ رسم دیا جاتا ہے +

نیگ دینا ۔ہ۔ فعل متعدی:۔ حقِ شادی یعنی بدھائی یا بدھاوا دینا + حسبِ رسم بیاہ شادی کے موقع پر رشتہ داروں وغیرہ کو اپنی توفیق کے موافق کچھ نقدی دینا + مُبارک باد کا انعام +

نیگ لگانا ۔ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) اچھے موقع پر صرف کرنا خوشی کی جگہ صرف کرنا (۲) مجازاً برباد کرنا۔ کھونا۔ ضائع کرنا۔ خالصہ لگانا جیسے بیوی نک کا زیور ڈونے پوتے بیچکر نیگ لگا دیا +

نیگ لگنا ۔ہ۔ فعل لازم:۔ سُوارت ہونا۔ بجا صرف ہونا خوشی کے موقع پر کام میں آنا

نیگی جوگی ۔ہ۔ اسم مذکر:۔ نیگ جوگ کے مستحق۔ بیاہ شادی کا انعام پانیکے مستحق رشتہ دار

نَیل ۔ع۔ اسم مذکر:۔ حصول۔ دسترس +

نَیلِ مرام ۔ع۔ اسم مذکر:۔ انجاحِ کار۔ حصولِ مقصد +

نِیل ۔ف۔س۔ اسم مذکر:۔ (۱) ایک قسم کی پتّی جسکو سڑا کر نیلا رنگ نکالتے ہیں + وسمہ (۲) نیلا رنگ (۳۔ع۔ف) مصر کے ایک مشہور دریا کا نام (۴۔ہ) چوٹ کا نشان قمچی وغیرہ کی ضرب کا نشان۔ داغِ نیلگوں۔ بدّھی؂۱

لوں ابتو بوسہ شوق سے پنہاں ہے تیلنے نیل   مستی لگا کے یار نے مجکو دکھائے ہونٹ (ناسخ)

بہرِ یُوسف نہیں جو ناخن زن   نیل رُخسارِ مصر پر کیوں ہے (دیا شنکر نسیم)؂۲

نِیل بگڑنا ۔ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) نیل کا حوض یا ماٹ خراب ہونا۔ نیل کا قوام درست نہ ہونا جو ایک نہایت نقصان کی بات ہے ؎

اُس رُخ پہ پسینے سے کاجل کا بنا جب تِل   عالم میں بگڑتے ہی پھر نیل تلک دیکھا (نصیر)

باندھی ہے سبنے زیرِ فلک جھوٹ پر کمر   شاید بگڑ گیا ہے کہیں نیل ماٹ کا (اسیر)

(۲) کسی غیر ممکن۔ خلافِ قیاس خلافِ عقل بات کا مشہور ہونا جھوٹی اور بے سروپا بات اُڑنا۔ بے پر کی اُڑنا ؎

سُنکے ترکِ عشق میرا ہنسکے کہتا ہے وہ شوخ   نیل بگڑا ہے کہیں یار و یقیں مجکو نہیں (سودا)

یہی دھوم کل سے وہ مرے لینے کو آتا ہے   گلے میں ہار ہے اور تن پہ نافرمانی جوڑا ہے
غرض میں تو نظیر اسکو سمجھتا ہوں کہیں شاید   کسی کا نیل بگڑا ہے جو یہ طوفان جوڑا ہے } نظیر

(ایک ہند کیا بلکہ فارس میں بھی یہ دستور ہے کہ جب نیل کا حوض یا ماٹ خراب ہو جاتا ہے تو اُسکے مالک ایک بات خلافِ قیاس بعید الفہم مشہور کر دیتے ہیں۔ اُنکے نزدیک اِس ٹوٹکے سے بگڑا ہوا نیل سنور جاتا ہے۔ فارسی میں نیل بزبان رفتن اسی سے مُراد ہے) + ؎

ہر شب الٰہی کچھ تو بگڑتا ہے اِسکا نیل   ہر روز باندھتا ہے نئی آسماں ہوا (دیا شنکر نسیم)

(۳) چلن بگڑنا۔ بداطوار ہونا۔ بدوضع ہونا۔ چال چلن درست نہ رہنا گمراہ ہونا۔ بے راہ ہونا۔ بدراہ ہونا۔ (مرزا علی نقی محشر) ؎

یہ رنگ ڈھنگ آجسے افلاک کے نہیں   ایسا ہی کچھ قدیم سے بگڑا یہ نیل ہے (محشر)

راہ پر لائے ہیں جب گُرہ ہوا ہے آسماں   بشتر ہمنے بنایا ہے جو بگڑا نیل ہے (آتش)

(۴) شامت آنا کمبختی آنا۔ بداقبالی یا اِدبار کا سامنے ہونا ؎

میری صُورت سے یہ کیوں گردش میں   نیل بگڑا ہے چرخِ اخضر کا (مشتاق)

ہائے وہ مرزا کہ جسکا سُن کے نام   آب ہو سیمرغ کا زہرہ تمام
سو کیا اُسکو فلک نے یُوں ذلیل   مرتے ہی جیسے کہ بگڑا ہے یہ نیل } سودا

(چونکہ نیل کا بگڑا ہوا سود اگر اسقدر نقصان اُٹھاتا ہے کہ پھر اُسکا پنپنا مشکل ہو جاتا ہے۔

؂۱ بگڑ کر کہتے ہیں جب آنکھ ذوالوخالِ ہندو پر + وہ چشمکی دل میں اُس کا نیل اُبھر آئے گا پہلو پر + فقط خیال ہی آیا تھا مجکو بوسہ کا + کہ اُنکے عارضِ نازک پہ نیل اُبھر آئے (قدر) ؂۲ (۵۔ہ) شکنجہ + آنکھ کا آنسو + نیر۔ پانی۔ جل +

نیل

اسوجہ سے یہ معنی مشہور ہو گئے) +

(۵) بے رونقی کا زمانہ آنا۔ بے رونقی ہونا۔ رُوپ بگڑنا ۔

کہا بلبل نے جب توڑا گلِ سوسن کو گلچیں نے الٰہی خیر کیجو نیلِ رُخسارِ چمن بگڑا + (آتش)

(۶) ہوش و حواس نہ رہنا۔ پاگل یا سودائی ہو جانا عقل نہ رہنا (۷) دِیوالہ نکلنا۔ بڑا بھاری نقصان ہونا۔ بھاری ٹوٹا آنا (۸) انگریزوں کی کھلائیاں یعنی آیائیں جب بچّے روتے ہیں تو اُنکو چُپکا کرنے کے واسطے کہتی ہیں کہ دیکھ نیل بگڑ گیا اب مت رو۔ ہم لوگوں میں کہتے ہیں کہ دیکھ ہوّا آگیا اب مت رو +

نیل پڑنا یا پڑ جانا۔ اُ۔ فعل لازم:۔ جسم پر مار کا نشان پڑ جانا۔ چوٹ یا ضرب کا نیلا داغ پڑ جانا۔ بدّھیاں پڑنا یا پڑ جانا۔ جسم کا نیلا نیلا ہو جانا ۔

پیٹا جو میرے غم میں وہ مُنہ نیل پڑ گئے تھی یاسمن سفید سو ہے یاسمن کبُود (ناسخ)

بارِ محرم سے پڑے یہ سینۂ نازک پہ نیل اے پری انگیا کا سب آب رواں آبی ہوا (امانت)

عزیزوں کے دل میں ناخنِ غم سے پڑے جو نیل کس گلبدن نے چٹکیاں لیں میری ران میں (〃)

پڑ جائیں نزاکت سے نہ ہاتھوں میں کہیں نیل گل ڈالا کرو مہندی کو باندھا نہ کرو تم (رند)

آج سمجھے ہیں تیرے خال کو ہم یہ نگاہوں کے نیل پڑتے ہیں + (مؤلف)

نیل جلانا۔ اُ۔ فعل متعدّی:۔ پانی یا بارش کے روکنے کا ٹوٹکا کرنا کیونکہ عوام النّاس میں کا دستور ہے کہ جب بارشِ باراں کا وفور ہوتا ہے تو وہ مینہ کھُلنے کے واسطے یُونہیں یا تلوار پر رکھکر نیل جلاتے ہیں ۔

خالِ سیاہ نے اُسکے جلایا ہے نیل کیا آتا ہے کچھ نظر مجھے آنسو تھما ہوا (میر حسن)

ہے جی میں اُس ابرُو کے تصوّر میں رو دُوں سب نیل جلانے لگیں تلوار پہ رکھکر (معروف)

نیل اِیسکے جلاتے ہیں کہ باراں کھُلجائے تنگ ہیں لوگ مری گریہ و زاری سے بہت (〃)

نیل ڈالنا۔ اُ۔ فعل متعدّی:۔ مار مار کر نیلا کر دینا۔ بدّھیاں ڈال دینا +

نیل ڈھلنا۔ اُ۔ فعل لازم:۔ صحیح (نیر ڈھلنا) (۱) مرتے وقت آنکھوں سے آنسو ٹپکنا۔ نزع کا عالم ہونا۔ جاں کنی کا وقت ہونا۔ موت کے آثار و علامت کا پیدا ہونا

کیا رو دُوں خیرہ چشمیِ بختِ سیاہ کو واں شغل سُرمہ ہے ابھی یاں نیل ڈھلگیا (مومن)

جمالِ یار کے بدلے اجل کی دید ہوئی کہ نیل ڈھلتے ہوئے انتظار میں دیکھا (ہجر)

(دستور ہے کہ جب آدمی کا وقتِ نزع قریب تر پہنچتا ہے تو پتلیوں کی سیاہی مبدّل بسفیدی ہو جاتی آنکھوں کا نُور جاتا رہتا اور پھر کئی قطرے پانی کے آنکھوں سے ٹپک پڑتے ہیں پس اُسی کو نیر یعنی پانی ڈھلنا کہتے ہیں بقاعدۂ تبدیلِ حروف رائے مُہملہ کو لام سے بدلکر نیل کر لیا) +

(۲۔ ہندو) بے شرم ہونا۔ لاج نہ رہنا۔ اِس معنی میں زیادہ تر نیر ہی آتا ہے +

نیل کا ٹیکا۔ اُ۔ اسم مذکر:۔ کلنک کا ٹیکا۔ داغِ بدنامی و رُسوائی + نامردی +

نیل

رُوسیاہی۔ سیاہ رُوئی + وہ نشانِ نیل جو نظرِ گزر کے خیال سے خوبصورت بچّوں کے یا رُخسار پر لگاتے ہیں ۔

کہے ہے کون تجھے فیل کا ہے دِغا کے روز ٹیکا نیل کا ہے + (سودا)

رستم کو وقتِ جنگ یہ تیرے مُبارزاں کہتے ہیں رکھدے ہاتھ سے اے نرسا تیغ
رکھنا سپر کا مُنہ پہ یہ ٹیکا ہے نیل کا تجھ رُو سیاہ پہ کیجیے کیا لیکے دار تیغ
} قطعہ نصیر

نیل کا ماٹ بگڑنا۔ اُ۔ فعل لازم:۔ دیکھو (نیل بگڑنا) + ۔

باندھی ہے سب نے زیرِ فلک جھُوٹ پر کمر شاید بگڑ گیا ہے کہیں ماٹ نیل کا + (اسیر)

فرعون اور تجھ سے ہو دعوئی ہمسری شاید بگڑ گیا ہے کہیں ماٹ نیل کا (قدر)

نیل کنٹھ۔ اُ۔ اسم مذکر:۔ ایک خوشنما پرند کا نام جسکی گردن اور پر نیلے ہوتے ہیں۔ یہ پرند فاختہ کی برابر ہوتا اور ہندو اِسے دسہرے کے روز دیکھنا یا لیکر چھوڑنا نہایت ہی مُبارک خیال کرتے ہیں۔ بلکہ بعض عوام کا اعتقاد ہے کہ جسکے گھر کی چھت پر نیل کنٹھ آکر بیٹھتا ہے وہ وزیر ہو جایا کرتا ہے۔ فارسی میں اسے سبزک۔ نیلہ زاغ اور کاسکینہ کہتے ہیں۔ عربی میں شقراق لکھا ہے۔ سُنا ہے کہ یہ جانور سُرخ بھی ہوتا ہے مگر بہت کم +

نیل کنٹھی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ ایک نہایت کڑوی بُوٹی کا نام جو اکثر بُخارِ کہنہ کے واسطے مُفید خیال کیجاتی نیلاہٹ لیئے ہوتی ہے +

نیل کی پتّی۔ اُ۔ اسم مؤنث:۔ برگِ نیل + وسمہ +

نیل کی سلائی یا سلائیاں پھروا دینا۔ اُ۔ فعل متعدّی:۔ اندھا کرا دینا (زمانۂ قدیم میں دستور تھا کہ نیل کی سلائی گرم کر کے مُجرم کی آنکھوں میں پھروا دیتے تھے جس سے وہ اندھا ہو جاتا تھا)

نیل کی سلائیاں آنکھوں میں پھرنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ اندھا کیا جانا ۔

مُشتاق رہتیں جلوۂ چشمِ کُحیل کی پھر تیں سلائیاں بھی جو آنکھوں میں نیل کی (لا اعلم)

میر نے صرف سلائیاں پھرنا بھی باندھا ہے ۔

شہاں کہ کُحلِ جواہر تھے خاکِ پا جن کی اُنہیں کی آنکھوں میں پھرتے سلائیاں دیکھیں (میر)

نیل کی کوٹھی۔ اُ۔ اسم مؤنث:۔ نیل کا کارخانہ +

نیل گائے۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ ایک قسم کی نیلے رنگ کی دشتی گائے جو ہرن سے مُشابہ ہوتی ہے۔ نیل گاؤ۔ فارسی میں اِسے نیلہ بھی کہتے ہیں +

نیل گر۔ ف۔ اسم مذکر:۔ رنگریز + نیل کا کام کرنے والا +

نیل گُوں۔ ف۔ صفت:۔ نیلے رنگ کا۔ آبی۔ آسمانی + نیلا رنگ۔ نیلا +

زیب دے تحریرِ سُرمہ کیوں چشمِ یار کو نیلگوں گنڈا پہنایا مردمِ بیمار کو + (سلیمان)

نیل گھوٹنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) نیل کو متھنا۔ نیل کو بلونا۔ نیل باریک کرنا۔ (۲۔ عو) لڑائی ڈالنا۔ پھیک پیا ڈالنا۔ کلیس مچانا۔ کلکل ڈالنا۔ کہرام مچانا۔

ے دیئے جو داغ تو نے سینے بھی نیل بوسوں کے + وصول اُن سے ہوا آج دام دام ہمارا + (قدر)

نیل

جیسے اُس نے تو دو روز سے وہ نیل گھوٹ رکھا ہے کہ آپ کھائے اور لوگوں کو دے +

نیلا - ا - صفت :- (۱) نیلگوں - نیلے رنگ کا - آبی - آسمانی - لاجوردی - کبود (۲) - اسم مذکر ایک قسم کا نسا ؤرا کبوتر + (۳) - س - نیلم - ایک قسم کا جواہر +

نیلا پڑ جانا - ا - فعل لازم :- کانچ کا سا رنگ ہو جانا - کالا پڑ جانا - نیلگوں ہو جانا +

نیلا پیلا - ا - صفت :- زرد اور نیلا - زرد و کبود +

نیلا پیلا ہونا - ا - فعل لازم :- لال پیلا ہونا - غصے ہونا - آنکھیں نکالنا - خفا ہونا - تیز ترش ہونا - بگڑنا - چڑ بڑ ہونا ؎

ہوا تھا غیر مجھے دیکھ کے نیلا پیلا بعد مُردن بھی رہے اُسکے کفن میں دھبے (ظفر)

کل تلک جو گھر گھر اپنا تھا سو اُسکے در پہ آج نیلا پیلا دیکھکر کیا کیا ہمیں درباں ہوا (جرأت)

نیلا پیلا ہے کیوں فلک ہوتا کیا بر آئی کسی کے دل کی مراد + (مجروح)

نیلا تھوتا - ا - اسم مذکر :- توتیائے سبز - زنگار - زاکِ سبز - زاج الاخضر - ایک دوا کا نام جو تانبے سے تیار کی جاتی ہے اِس سے نہایت قے آتی ہے گویا ایک قسم کا زہر ہے +

نیلا ڈورا باندھنا - ا - فعل متعدی :- عوام میں دستور ہے کہ دفعِ گزند و آسیب عین الکمال کے واسطے رشتۂ نیلگوں زیبِ گلو کرتے ہیں یا دست و بازو پر باندھتے ہیں تاکہ اثرِ نظرِ بد سے محفوظ و حفظ امان میں رہیں - بعض اوقات نیلے گنڈے سے بھی مراد ہوتی ہے ؎

تعویذ لال ہی کے نہ پھر بیٹھے گھمنڈ پر اک نیلا ڈورا باندھ دیجئے اِس گورے ڈنڈ پر (انشا)

نیلا کرنا - ا - فعل متعدی :- (۱) نیلگوں بنانا - آسمانی کرنا (۲) مار کر نیل ڈالنا +

نیلا ہونا - ا - فعل لازم :- (۱) نیلا پڑنا - آسمانی یا لاجوردی رنگ کا ہو جانا (۲) نیل پڑنا چوٹ یا ضرب سے جسم پر سیاہ خواہ نیلا نشان پڑنا (۳) شرمندگی کے باعث چہرے کا رنگ متغیر ہونا ؎

دیکھے جو تیرے دستِ حنائی کے رنگ کو شرمندگی سے رنگ ہو نیلا شہاب کا (آتش)

نیلام - پُرتگالی - اسم مذکر :- بولی بولکر بیچنا اور جو زیادہ دام لگائے اُسکے نام چھوڑ دینا بیعِ ناطہ - عوام لیلام بولتے ہیں - ہَرّاج - اوکشن +

نیلام پر چڑھانا - ا - فعل متعدی :- نیلام کے ذریعہ سے فروخت کرنا - بولی پر رکھنا +

نیلام کرنا - ا - فعل متعدی :- بولی بول کر بیچنا - ہرّاج کرنا - اوکشن کرنا - [1]

نیلام گھر - ا - اسم مذکر :- نیلام ہونے کا مقام - اوکشن روم +

نیلام ہونا - ا - فعل لازم :- نیلام سے بِکنا - بولی پر فروخت ہونا - بولی ہونا ؎

حورانِ خلد بولتی ہیں بڑھ کے بولیاں نیلام ہو رہا ہے تمہارے شہید کا (داغ)

رختِ تن میرا قضا کے ہاتھ بیچا عشق نے جیسے ہو نیلام باقی دار کی املاک کا (اسیر)

نیم

نیلاہٹ - ہ - اسم مؤنث :- نیلاپن - نیلگوں پن +

نیلم - ف - اسم مذکر :- ایک قسم کا نیلگوں جواہر - یاقوتِ کبود ؎

مرادِل مُصحفی خاتم بنا ہے ہے اُس خاتم پہ نیلم کا نگیں داغ (مُصحفی)

نیلم پری - ا - اسم مؤنث :- ایک فرضی پری کا نام جو اندر سبھا کے تماشے میں بنا کرتی ہے +

نیلوفر - ف - اسم مذکر :- ایک قسم کے نیلے رنگ کے پھول کا نام جسکی دو قسمیں ہیں ایک نیلوفر آفتابی جو کنول گٹے کا پھول ہے اور سورج نکلنے کے وقت کھِلتا ہے دوسرا نیلوفر ماہتابی جسکی بیلیں ہوتی ہیں - یہ بیماروں کو دوا کے طور پر دیا جاتا ہے - اسکا مزاج بہت ٹھنڈا ہے - کنول - پدم - پدما - کمودنی ؎

خالِ مشکیں آتشِ رخسار پر پیدا ہوا چشمۂ خورشید میں بھی نیلوفر پیدا ہوا (ظفر)

(نیلوپر - نیلوفل - نیلوپل - نیلپر - انہی طرح سے فارسی زبان میں آیا ہے - چونکہ سنسکرت میں نیل [Devanagari] بمعنی نیلا - اُت پل [Devanagari] بمعنی پنکھڑی ہے اس سبب سے بعض کی رائے ہے کہ یہ سنسکرت ہے جسکے معنی نیلی پنکھڑی والا پھول ہوئے فارسی میں ادل بدل کر کچھ سے کچھ ہو گیا - گویا نیلوتپل سنسکرت ہے)

نیلے - ا - اسم مذکر :- (۱) نیلا کی جمع (۲) حروفِ مغیرہ یا تابعِ مغیرہ کے آجانے سے الف کی یائے مجہول سے بدلی ہوئی صورت جیسے نیلے رنگ کا وغیرہ +

نیلے پیلے دیدے کرنا - ا - فعل متعدی :- ناراض ہونا - آنکھیں نکالنا - خفا ہونا - بگڑنا - غضبناک ہونا - تیوری چڑھانا - تیور بدلنا +

نیلے ہاتھ پاؤں - ا - محاورہ :- عو - دعائے بد و کلمۂ تنفر + درگور +

نیلی - ہ - اسم مؤنث :- نیلے رنگ کی چیز - نیلگوں - آسمانی - آبی - لاجوردی +

نیلی پیلی آنکھیں کرنا - ا - فعل متعدی :- آنکھیں نکالنا - آنکھیں نکالکر گھورنا - غصے کی نگاہوں سے دیکھنا - تیور بدل کر دیکھنا - خشمناکی اور غضبناکی سے پیش آنا - نہایت غیظ و غضب سے دیکھنا - خشمگین ہونا - تیز ہونا - خفا ہونا [2]

رونا آنکھیں نیلی پیلی کرتا ہے وہ شوخ بزم میں تو چشمِ حیرت سے نہ دیکھا کر ہمیں (جرأت)

غیروں سے لڑاتے ہو نکیلی آنکھیں کیوں کرتے ہو ہم پہ نیلی پیلی آنکھیں + (جلیس)

نیلی گھوڑی - ا - اسم مؤنث :- (گنوار) (۱) ایک رنگ کی گھوڑی جسے سبزی گھوڑی بھی کہہ سکتے ہیں - چنانچہ اکثر گنوار پکارا کرتے ہیں کہ او نیلی گھوڑی والے + (۲) گھوڑی کی مورت جو کاغذ کی بنا کر جامہ کے ساتھ سلی ہوئی رکھتے اور ڈفالی رات کو اُسے پہنکر اپنے پیروں سے کودتے اور ناچتے پھرتے ہیں - اسے گھوڑے کا ناچ کہتے اور اسکے ذریعے سے چراغ کی روشنی میں وہ لوگ مانگتے ہیں +

نیم - ہ - اسم مذکر :- ایک نہایت کڑوے درخت کا نام جسے نیب بھی کہتے ہیں جیسے کریلا اور نیم چڑھا +

نیم کا بھرتا - ہ - اسم مذکر :- نیم کا لیپ جو اکثر زخم پر باندھا جاتا ہے +

---

[1] ذکر ہے تمہیں یہ اسباب پہ چٹھی ڈالو + فکر ہے تمہیں بیو نیلام کرو سارا گھر (قدر)

[2] نیلی پیلی کرتے ہیں آنکھیں وہ مجکو دیکھکر + [illegible] رنگ آتا ہے کب جا [illegible] مجھ رنجور کا (داغ)

نیم

نیم کی ٹہنی ہلانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ مرضِ آتشک میں مبتلا ہونا۔ نیم کی ٹہنی سے زخم کی مکھیاں اُڑانا+

نیم کی نبولی۔ ہ۔ اسم مذکر: تخمِ نیم۔ نمکولی+

نیم۔ ف۔ صفت:۔ (۱) آدھا۔ نصف۔ نصفی (۲) بیچ۔ منجھ۔ میان۔ درمیان۔ ما بین+

نیم باز۔ ف۔ صفت:۔ آدھی کھلی آدھی بند۔ وہ چیز جو آدھی کھلی ہو+ نیم مُندی۔ نیم غنودہ جیسے چشمِ نیم باز و مژۂ نیم باز+

میرؔ اِن نیم باز آنکھوں میں ۔ ساری مستی شراب کیسی ہے+ (میر)

نیم برشت۔ ف۔ صفت:۔ ادھ کچرا۔ کچھ کچا کچھ پکا۔ آدھا بھنا ہوا۔ ادھ کچرا۔ ادھ پکا

نیم بسمل۔ ف۔ صفت:۔ آدھا ذبح کیا ہوا۔ گھائل۔ مجروح۔ ادھ مُوا۔ نیم کُشتہ۔ جیسے

نیم بسمل نہ چھوڑ جانا تھا ۔ ایک ہاتھ اور بھی لگانا تھا+ (نامعلوم)

(فارسی میں تڑپنے والے ذبح کئے ہوئے جانور کو بسمل کہتے ہیں جو بالکل مُردہ ہوتا ہے: زندہ گمان ہونے میں بسمل کو نیم بسمل بھی کہتے ہیں۔ مسدسِ حالی میں مجازاً متوسط الحال لوگوں کو فرمایا ہے جو نہ امیر ہیں نہ فقیر)+

نیم ٹر۔ ا۔ صفت:۔ ادھ کچرا۔ وہ شخص جسے پوری تعلیم نہ ہوئی ہو۔ ناقص العلم۔ کچھ پڑھا ہوا۔ تُھیں ساجاننے والا۔ حرف شناس۔ شُد بُد رکھنے والا۔ ناتجربہ کار جیسے نیم ٹر مُلّا۔ نیم ٹر حکیم وغیرہ+

نیم جاں۔ ف۔ صفت:۔ ادھ مُوا۔ نیم مُردہ۔ قریب بمرگ۔ سِسکتا ہوا

زکی کو ہم بھی جا کر دیکھ آئے ۔ ابھی تو نیم جاں و خستہ تن ہے (زکی)

نیم جوش۔ ف۔ صفت:۔ آدھا جوش دیا ہوا۔ آدھا پکا ہوا۔ ہلکا جوش دیا ہوا۔ ہلکا اُبالا ہوا+

نیم حکیم۔ ف۔ ع۔ اسم مذکر:۔ اَدھورا حکیم۔ طبیبِ بے علم۔ ناتجربہ کار۔ ان پڑھا طبیب۔ عطائی حکیم۔ نام کا حکیم۔ کٹھ بید جیسے نیم حکیم خطرۂ جان۔ نیم مُلّا خطرۂ ایمان+

نیم خواب۔ ف۔ ع۔ صفت:۔ چشم کی صفت جس کا مجازاً غمزہ پر اطلاق ہوتا ہے۔ کچی نیند+

نیم خوردہ۔ ف۔ صفت:۔ جھوٹا۔ پس خوردہ۔ آگے کا اُٹھا۔ جھٹالا ہوا+

نیم راضی۔ ف۔ صفت:۔ آدھا رضامند+

نیم روز۔ ف۔ اسم مذکر:۔ (۱) دوپہر+ (۲) ولایتِ سیستان کا نام+

نیم سوختہ۔ ف۔ صفت:۔ آدھا جلا ہوا۔ سوختہ۔ جھلا+

نیم کش۔ ف۔ صفت:۔ نیم کشیدہ۔ وہ تیغ یا تیر جسے پورا نہ کھینچ لیا ہو۔ آدھا اندر آدھا باہر۔ جیسے

کوئی میرے دل سے پوچھے ترے تیرِ نیم کش کو ۔ یہ خلش کہاں سے ہوتی جو جگر کے پار ہوتا (غالب)

نیم گرم۔ ف۔ صفت:۔ کُنکُنا۔ سہاتا ہوا۔ شیر گرم۔ سیل گرم۔ وہ پانی جو بہت گرم نہ ہو+ کُنکُنا+

نیم گرد سوہن۔ ا۔ اسم مذکر:۔ وہ سوہن یا ریتی جو آدھی گول اور آدھی چپٹی ہو۔

نین

آدھی گول ریتی+

نیم مست۔ ف۔ صفت:۔ مستِ باخبر۔ آدھا مست اور آدھا ہوشیار+

نیم مُلّا۔ ف۔ ع۔ صفت:۔ جو پورا مُلّا نہ ہو۔ ناقص العلم۔ کچا مُلّا۔ نام کا مولوی جیسے نیم مُلّا خطرۂ ایمان۔ نیم حکیم خطرۂ جان+

نیم نگاہ۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ کن انکھیوں سے دیکھنا۔ گوشۂ چشم سے دیکھنا۔ اندک نظر۔

حسرتِ نیم نگاہ ہے مجھے کس مدت سے ۔ وہ ابھی پوچھتے ہیں تیری تمنا کیا ہے (زکی)

نیم۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (ہندو) اصرار۔ ضد۔ ہٹ۔ اڑ۔ تعصب (۲) دینی عہد۔ منّت۔ ادا۔ قول۔ بچن۔ برخود واجب گردانیدن۔ فرض (۳) ورد۔ معمول۔ دستور۔ بندھیج (۴) رضا۔ استرضا۔ قبولیت (۵) روزہ۔ برت۔ لنگھن۔ اُپاس (۶) وقت بیلا۔ کال۔ اوسر+

نیم دھرم۔ ہ۔ اسم مذکر: (۱) اچھا چلن+ زہد۔ تقویٰ۔ اعتدال۔ پرہیزگاری۔ ایمانداری (۲) برت۔ اُپاس۔ لنگھن۔ روزہ+

نیم باندھنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) معمول باندھنا۔ ورد باندھنا۔ دستور باندھنا+ بجالانا (۲) عہد کرنا۔ منّت ماننا۔ سنکلپ کرنا (۳) رضاجوئی کرنا۔ حکم ماننا۔ فرماں برداری کرنا۔ اطاعت کرنا+

نیم پتر۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (ہندو) اقرار نامہ۔ عہد نامہ+

نیمچہ۔ ف۔ اسم مذکر:۔ چھوٹی تلوار۔ چھوٹا خنجر۔ پیش قبض۔ جمدھر۔ دشنہ [۱]

نیمچہ جب مرے قاتل نے بغل میں مارا ۔ جو چڑھا مُنہ اُسے میدانِ اجل میں مارا (ذوق)

سُرمہ سے وہ بھووں کو ملاتے ہیں لو غضب ۔ دو نیمچوں کا ایک وہ خنجر بنائیںگے (نواب و جنگ ذوق)

نیمن۔ ہ۔ صفت:۔ (ہندو) مضبوط۔ گٹھیلا۔ بلی۔ ٹانٹھا۔ زورآور۔ قوی+ (۲) اُستوار۔ دیرپا۔ مستحکم۔ پختہ۔ محکم۔ پکا (۳) بھاری۔ ٹھوس۔ نگر+

نیمہ۔ ف۔ اسم مذکر:۔ (۱) ادھوڑا۔ آدھا۔ نصف (۲) جانب۔ طرف (۳) بُرقع (۴) ایک قسم کا اونچا جامہ۔ ایک قسم کی اونچی پوشاک+

نیمہ آستین۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ آدھی آدھی آستینوں کی مرزئی۔ جاکٹ۔ واسکٹ۔ صدری

نیمی۔ ہ۔ صفت:۔ (ہندو) (۱) نیم دھرم والا۔ ایماندار۔ پاکدامن۔ پارسا۔ پرہیزگار (۲) پابندِ قاعدہ۔ پابندِ انضباط۔ منضبط۔ پابندِ اوقات (۳) دیانتدار۔ ایمن۔ راست معاملہ۔ (۴) خداترس۔ صاف باطن۔ سینہ صاف+

نین۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) آنکھ۔ چشم۔ عین۔ نیتر۔ دیدہ۔ لوچن ہو

چاتر نار او رسُور ماکریں لاکھ میں چوٹ ۔ نین چھپائے نا چھپیں ہٹ گھونگٹ کی اوٹ (دوہا)

اَپیارے ننین میں پلک ڈھانک توہے لُوں ۔ نین دیکھوں اور کو نہ توہے دیکھن دُوں (ر ر)

(۲) نظر۔ نگاہ۔ درشٹ۔ دِشٹ+

---

[۱] وہ اپنی ہمرادلی آپ ہی تعریف کرتے ہیں+ نگہ نے نیمچہ مارا زباں سے آفریں نکلی (داغ)

نین گنوانا۔ ہ۔ فعل لازم: (۱) آنکھیں کھونا۔ اندھا ہونا۔ جیسے اپنے نین گنوائے کے در در ملنگے بھیک (۲) محتاج ہونا۔ دست نگر ہونا + اپنی دولت کھونا۔

نین مُتنا۔ ہ۔ اسم مذکر: بات بات پر رونے والا۔ ہر بات پر بِسُورنے والا۔ رونا۔ رو پڑنے والا۔ تحقیراً بولتے ہیں (شیخ باقر علی)

نین مُتنا کہیں مشہور نہو جائے تو میرے لاشے پہ نہ رو بیٹھ کے اتنا قاتل (باقر علی)

نین مُتنے ہو مری بات کو پہچانوگے لکھ کے چُونے سے ہے اِسواسطے بھیجا کاغذ (؍؍)

نین مُتنی۔ ہ۔ اسم مؤنث: مرکب از (نین + مُوت) تحقیراً رونی۔ چڑچڑی بات بات پر رو دینے والی عورت۔ بِسُور کر بات کرنے والی عورت۔ ہر بات پر بے سبب رونے آزردہ اور خفا ہونے والی ∽

جسکو رونے کے سوا بزم میں کچھ کار نہو نین مُتنی بھی کوئی شمع سی زنہار نہو (نکہت)

نین مُتنی اسقدر بنجائے تو کیا فائدہ تار سب جو بیگی بی اتنی بھی مت روبے لگاؤ (انشا)

نینا۔ ہ۔ اسم مذکر: نین کی تصغیر۔ آنکھ ∽

نینا وہت بتائے سب ہیا کا ہیت اہیت جیسے نرمل آرسی بھلی بری کہہ دیت (دوہا)

نینا تیری ظالم زو منہیا رکی

نیند۔ ہ۔ اسم مؤنث: نوم۔ خواب۔ نندرا۔ اونگھ جیسے سُولی پر بھی نیند آتی ہے ∽

خواب و بیداری سے یاد یار میں غفلت نہو اصطلاحِ اہل دل میں یہی کہلاتی ہے نیند (زکی)

نیند آجانا۔ ا۔ فعل لازم: آنکھ لگ جانا۔ سو جانا۔ نوم یا خواب میں ہو جانا ∽

جو نیند آگئی تو تو ہاں سمجھ لوں گا نہیں نہیں یہ تمہاری مجھے پسند نہیں (نادر)

یکسی میں چشمِ خفتہ طالع بیدار ہے یار کی دیوار کے سایہ میں آجاتی ہے نیند (زکی)

کس سے کیجے بے وفائی ہائے ہجراں کا گلہ یہ وہ افسانہ ہے جس سے سب کو آجاتی ہے نیند (؍؍)

نیند اُچاٹ ہونا۔ ہ۔ فعل لازم: نیند ٹوٹنا۔ خواب کا جاتا رہنا۔ پلک سے پلک نہ لگنا۔ آنکھ کھل جانا +

نیند اُچٹنا یا اُچٹ جانا۔ ہ۔ فعل لازم: خواب کا جاتا رہنا۔ پلک سے پلک نہ لگنا نیند کا جاتا رہنا۔ نیند ٹوٹنا۔ حالتِ خواب میں بیخوابی واقع ہونا۔ کسی آہٹ یا شور و غل یا خیالات کے سبب نیند کا جاتا رہنا۔ آنکھ کھل جانا۔ جاگ پڑنا ∽

لگتی چلی تھی آنکھ کہ اتنے میں مُصحفی بولا جو مرغِ صبح مری نیند اُچٹ گئی (مُصحفی)

سوتے سوتے جب پکار اُٹھتا ہوں اپنے یار کو مرقدوں کے سونے والوں کی اُچٹ جاتی ہے نیند (بحر)

کھٹکا جو میرے دل کے ہوا اضطراب کا پہلے شبِ وصال مری نیند اُچٹ گئی (عاشق)

نیند اُڑانا۔ ہ۔ فعل متعدی: نیند اُچاٹ کرنا۔ پلک سے پلک نہ لگنے دینا۔ آنکھ نہ جھپکنے دینا ∽

تمہارے ہجر نے ایسی مری اُڑائی نیند ہزاروں کروٹیں بدلیں مگر نہ آئی نیند + (مسرت)

نیند اُڑ جانا یا اُڑنا۔ ہ۔ فعل لازم: نیند کا جاتا رہنا۔ بے خوابی ہو جانا۔ نیند بھاگ جانا۔ آنکھ کھل جانا۔ خشکیٔ دماغ یا وفورِ خیالات وغیرہ سے نیند نہ آنا ∽

سوؤں میں کسطرح ان آنکھوں میں کب آتی ہے نیند دُور سے صورت کو میری دیکھ جاتی ہے نیند (مرزا)

جب قفس میں چشم کھولتے سے گھبراتی ہے نیند طائرِ رنگ پریدہ بنکر اُڑ جاتی ہے نیند (زکی)

سحر تو ہونے دے ایسا بھی کیا شوقِ شہادت ہے کہیں نیند اُڑ نہ جائے نالۂ شبگیر قاتل کی (؍؍)

نیند اُڑ جاتی جو سُنتا یار میرا حالِ دل خوابِ شیریں تلخ کر دیتا یہ وہ افسانہ تھا (آتش)

رسائی غیر نے پائی کوئی فتنہ نہ برپا ہو مری نیند اُڑ گئی شوق اُنکو ہے جب سے کہانی کا (ناسخ)

وہ ہے بغل میں تو بھی تو یاں نیند اُڑ گئی یہ سوچ ہے گیا نہ ہوا عدا کے خواب میں + (مومن)

نیند آنا۔ ہ۔ فعل لازم: نیند معلوم ہونا۔ اونگھ آنا۔ سونے کو جی چاہنا۔ آنکھیں کا نیند سے خمار آلود ہونا ∽

وصل کی شب ہائے دل میں شوق و ارماں کا ہجوم اور اُسکا ناز سے کہنا کہ اب آتی ہے نیند + (زکی)

نیند بھر سونا۔ ہ۔ فعل لازم: بخُوبی سونا۔ بے خلل و غش سونا۔ بیفکری سے سونا۔ خوابِ راحت میں بسر کرنا۔ سُکھ نیند سونا۔ حسبِ دلخواہ سونا۔ اپنی نیند سونا۔ حسبِ عادت سونا ∽

پھر زلیخا نہ نیند بھر سوئی جب سے یُوسف کو خواب میں دیکھا (ظاہر)

نیند بھر کر یا بھر کے سونا۔ ہ۔ فعل لازم: دیکھو (نیند بھر سونا) پاؤں پھیلا کے سونا ∽

جب لگی آنکھ کراہا یہ کہ بدخواب کیا نیند بھر کر دلِ بیمار نے سونے نہ دیا (آتش)

پھونکا کرینگے صُور جو نالے اِسی طرح سوئیگا نیند بھر کے نہ عالم تمام رات (بحر)

نیند بھر کر نہ سونا۔ ہ۔ فعل لازم: پُوری نیند نہ سونا۔ خاطر خواہ آرام نہ کرنا۔ بیفکری سے پاؤں پھیلا کر نہ سونا۔ کچی نیند اُٹھنا ∽

عدم میں بھی ہم نیند بھر کر نہ سوئے گئے حشر میں آنکھیں ملتے ہوئے (داغ)

نیند بھرنا۔ ہ۔ فعل لازم: (۱) نیند پوری ہونا۔ بخُوبی سو لینا۔ اچھی طرح سے سو لینا (۲) خمار آنا۔ خمار میں بھرنا۔ اونگھ میں نیند ہونا ∽

نیند گو چشمِ صُراحی میں بھری ہے لیکن شیشہ سونے نہیں دیتا ہے قلقل سے (مصحفی)

نیند جانا۔ ہ۔ فعل لازم: نیند نہ رہنا۔ نیند میں فرق آنا۔ خوابِ از چشم پریدن کا ترجمہ +

نیند حرام کرنا۔ ع۔ فعل متعدی: نیند کھو دینا۔ نیند کھونا۔ سونے میں دق کرنا۔ سوتے سے جگا دینا۔ نیند حرام کر دینا ∽

حرام نیند کی اقرارِ وصلِ جاناں نے الٰہی کوئی کسی کا اُمیدوار نہو (نوازش)

نیند حرام ہونا۔ ا۔ فعل لازم: نیند جانا۔ نیند اُچٹنا۔ سونے میں فرق آنا +

نیند کا دُکھیا۔ ہ۔ اسم مذکر: بہت سونیکا عادی۔ نیدرالو۔ بہت سونیوالا۔ مغلوبِ خواب +

نیند کا ماتا۔ ہ۔ اسم مذکر: خواب آلودہ۔ نیند میں بھرا ہوا۔ مستِ خواب ∽

رات اُسکی جو بیخوابی کا مجکو ہے خیال تو یہ حالت ہے کہ گویا نیند کا ماتا ہوں میں (جرأت)

نیند میں ہونا۔ ہ۔ فعل لازم: نیند آلودہ ہونا۔ خواب آلودہ ہونا۔ مستِ خواب ہونا +

نیند نہ آنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ آنکھ نہ لگنا ۔ پلک نہ جھپکنا ۔ نیند اُچٹنا ؎

کل وصل میں بھی نیند نہ آئی تمام شب اک بات بات پر تھی لڑائی تمام شب (ممنون)

کیا بختِ عدو فسانہ خواں تھے کیوں نیند شبِ محن نہ آئی + (مومن)

نینڈریاں ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ نیند کی تصغیر (ع) خوابِ راحت ۔ سُکھ نیند جیسے ؎

نینڈریاں جگائیں موری سُلطانِ عالم (گیت) ؎

ہو وے ملاپ گا ہے اُنسے تو شام ہی سے انکھوں میں آ لگی جھک جھک نینڈریاں آئیاں ہو ل (انشا)

نیندسو ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ بہت سونے والا ۔ نیند کی پوٹ +

نین سُکھ ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ ایک قسم کا عُمدہ باریک کپڑا جسکو دیکھنے سے آنکھوں کو سُکھ ہو ۔ بھلا لگنے والا کپڑا ۔ ایک قسم کی غفص ململ یا باریک لٹھا ۔ خاصہ +

نینو ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ ایک قسم کا سُوتی کپڑا جسپر آنکھ کی مانند نارے سے بنے ہُوئے ہوتے ہیں ۔ بیل بُوٹے دار کپڑا ۔ پھولدار کپڑا ۔ (بزاز کی آواز) نینو لٹھا جالی گگاج + ؎

جسم ایسا دیکتا ہے کہ کپڑے جک اُٹھے نینو کو تیرے حُسن نے کمخواب بنایا + (بحر)

نیو ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) اساس ۔ بُنیاد ۔ بیخِ دیوار وغیرہ + جڑ ۔ اصل ۔ بنا ؎

پھیلی جو آمدِ آمدِ رشک شکستہ پا دیوارِ قلعہ نیو سے بیٹھی پر آگ میں (رشک)

(۲) ارمبھ ۔ شرُوع ۔ آغاز ۔ ابتدا (۳) قیامِ استحکام (۴) مدار ۔ مقر +

نیو جمانا یا ڈالنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ (۱) طرح افگندن کا ترجمہ ۔ بنا ڈالنا ۔ بُنیاد ڈالنا یا رکھنا + جڑ جمانا ۔ جڑ قائم کرنا ۔ ٹھکانا کرنا ۔ گھر بنانا ۔ جگہ کرنا ۔ مضبُوطی یا قیام بہم پہنچانا ؎

عمل واعظوں کے اگر قول پر ہے تو بخشش کی اُمید بے صرفِ زر ہے
نماز اور روزے کی عادت اگر ہے تو روزِ حساب اُنکو پھر کس کا ڈر ہے
اگر شہر میں کوئی مسجد بنادی تو فردوس میں نیو اپنی جما دی + (حالی)

(۲) آرمبھ کرنا ۔ شرُوع کرنا ۔ آغاز کرنا ۔ چھیڑنا (۳) ڈھنگ ڈالنا ۔ ڈول ڈالنا ۔ نقشہ جمانا (۴) تمہید ڈالنا ۔ تمہید اُٹھانا (۵) کسی کو حمل رکھوانا ۔ پیٹ رکھوانا +

نیو جمنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ بُنیاد پڑنا ۔ جڑ جمنا (باقی معنی فعل متعدی میں دیکھو)

نیو دھرنا یا رکھنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ بُنیاد کا پتھر رکھنا ۔ بُنیاد رکھنا + بنا ڈالنا + تمہید ڈالنا ۔ ڈھنگ ڈالنا +

نیو کھودنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ بُنیاد کھودنا + جڑ کھودنا جیسے گھونس کا بچہ نیو ہی کھودتا ہے +

نیوا ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ خاموش ۔ چُپ +

نیوا ناس ۔ ہ ۔ اسم مذکر ۔ (ع) مرکب از (نیو بُنیاد + ا اتصال + ناس بربادی) بُنیاد و بُنیا بربادی و خرابی ۔ بیخ و بُنیاد کی تباہی یا بربادی ۔ ستیاناس ۔ انہدام (اس لفظ کی اصل دو طرح پر خیال میں آتی ہے اول تو یہ کہ نیو بمعنی بُنیاد ۔ الفِ اتصال اور ناس بمعنی بربادی سے مرکب ہے دوسرے نیواں بمعنی ناؤں یعنی نام اور ناس سے مرکب ہے یعنی نام تک باقی نہ رہنا ۔ اسصورت میں نیواں ناس لکھنا چاہئے اور اُسصورت میں نیوا ناس)

نیوا ناس جانا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ (ع) (دعائے بد) ستیاناس ہونا ۔ اُجڑنا ۔ برباد ہونا ۔ جیسے تیرا نیوا ناس جائے +

نیوا ناس کرنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ ع ۔ جڑ بُنیاد کھونا ۔ ستیاناس کرنا ۔ برباد کرنا ۔ اُجاڑنا + خراب کرنا ۔ بگاڑنا

نیوا ناس کھونا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ (ع) برباد کرنا ۔ ستیاناس کھونا + بیخ و بُنیاد سے کھود کر پھینک دینا ۔ نیو تک اُکھاڑ ڈالنا ۔ کھوج کھونا ۔ بیخ و بُن سے تباہ و برباد کرنا + بگاڑنا ۔ خراب کرنا +

نیوا ناس گیا ۔ ہ ۔ صفت :۔ خانہ خراب ۔ اُجڑا ۔ کھوجڑے پیٹا ۔ کھوج گیا ۔ کھوجڑے گیا +

نیوا ناس ہونا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ ع ۔ جڑ بُنیاد سے جانا ۔ ستیاناس ہونا ۔ برباد ہونا ۔ اُجڑنا ۔ کھوج نہ رہنا ۔ خراب ہونا +

نیوتا ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ دیکھو (نوتا) +

نیوڑانا یا نیوڑا کر دھونا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ ع ۔ خُوب مَلنا ۔ خُوب مَلکر دھونا جیسے نیوڑا کر سر دھو ڈالو +

نیولا ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ مرکب از (نیو بمعنی + لا حرفِ نسبت) نیو کھودنے والا جانور ۔ راسُو ۔ ایک قسم کا چُوہا جو سانپ کو مار ڈالتا ہے ۔ نول ۔ عربی سُرعُوب +

نیولے ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ (۱) نیولا کی جمع (۲) حرُوفِ مُغیّرہ یا تابعِ مغیّرہ کے آجانے سے الف کی یائے مجہُول سے بدلی ہُوئی صُورت +

نیولے کی پھانسی ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ (عوام و بازاری) مقامِ نہانی ۔ فرج ۔ (جب کنجریاں چھینکے یا رتیاں بجتی ہُوئی آتی ہیں تو اُنہیں چھیڑنے کے واسطے اکثر بازاری لڑکے پُوچھتے ہیں کہ تُمہارے پاس نیولے کی پھانسی بھی ہے ۔ چُونکہ یہ حرکت قابل مواخذہ ہے لہٰذا لکھی گئی)

نیولی ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ ہمیانی ۔ نَولی ۔ صُرّہ ۔ روپے رکھنے کی لمبی سی تھیلی جو اکثر جالی کی بُنی ہُوئی یا کپڑے کی سلی ہُوئی ہوتی ہے اور لوگ اُسمیں روپے بھر کر کمر سے باندھ لیتے ہیں +

نئی وید ۔ س ۔ اسم مؤنث :۔ (ہندو) نذرِ مولے ۔ نیاز ۔ نذر + بھینٹ بل ۔ قُربانی + دیوتا کا بھوگ ۔ پرساد ۔ چڑھاوا + (واؤ مکسُور و یائے مجہُول ساکن)

نیہ ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ سنیہ ۔ پیار ۔ محبت ۔ موہ ۔ پریت ۔ پیت + عشق +

نیہ لگانا یا نیہا لگانا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ آنکھ لگانا ۔ محبت کرنا ۔ عاشق ہونا ۔ پریت جوڑنا ۔ اخلاص کرنا + ؎

اُمنڈ گُھمنڈ کر وہ جو آیا اندر میتے پلنگ بچھایا
میرا اُکا لاگا نیہ اے سکھی ساجن نہ سکھی مینہ (لکہ مکری)

مہارا تھا سے نیہا لاگو ری ننند یا (ٹھُمری)

نیہی ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ سنیہی ۔ محب ۔ پیار کرنیوالا ۔ پریمی + چاہنے والا ۔ عاشق +

نیہر ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ (گنواں) پیہر ۔ میکا ۔ استری کے باپ کا گھر ۔ جیسے بابل رے مورا نیہر چھُوٹو جائے +

و

و

و ۔ع ۔اسم مؤنث :۔ (۱) عربی کا چھبیسواں فارسی کا تیسواں ۔سنسکرت یا ہ۔ہی حرُوفِ صحیح کا اُنتیسواں ہے اُردُو کا تینتیسواں حرف جسے واؤ کہتے ہیں ۔ یہ شفتی یعنی ہونٹوں سے علاقہ رکھنے والا اور نیز حرُوفِ علّت کا ایک حرفِ علّت ہے (۲) حساب جُمل میں اسکے چھے عدد فرض کیئے گئے ہیں (۳) عربی میں یہ حرف قسم کے واسطے بھی آتا ہے جیسے وَاللّٰہِ وَالّیلِ وَالشّمسِ وغیرہ ۔(۴) یہ حرف عربی فارسی ہن۔ہی میں اپنے اپنے موقع پہ کبھی اوّل میں کبھی وسط میں کبھی اخیر میں حرُوفہائے ذیل سے باہم بدلجاتا ہے ا ب پ د س ش ف ک ل م ي (۵) واؤ کی دو قسمیں ہیں ایک مجہُول اور دُوسرے معرُوف اور یہ دونوں واؤ اپنے اپنے موقع پر خاص خاص معانی میں آتی ہیں جنکا بیان اُنکی جگہہ پر دیکھو +

وا ۔ف ۔صفت :۔ (۱) کھُلا ہوا ۔کُشادہ + جُدا ۔الگ + پھیلا ہوا ○
اے زکی کس بلا کا ہے انداز آج زُلف اُسکی وا ہے شانے پر (زکی)
(۲ ۔تابعِ فعل) دوبارہ ۔باز ۔دُوسری دفعہ ۔پھر ۔صرف فارسی میں آتا ہے جیسے واگفت ۔ واواو وغیرہ +

واکرنا ۔ل ۔فعل متعدی :۔ کھولنا ۔اُگھاڑنا ۔ باز کرنا ○
چہرہ واکرکہ دمِ قتل اُسے دیکھ لے دیدۂ وا مُوئے صفا (عاشق)

واہونا ۔ل ۔فعل لازم :۔ کھُلنا ۔ باز ہونا + عُقدہ حل ہونا ○
تھا درِ یار میرا عقدۂ دل لاکھ تدبیر کی یہ وا نہوا + (مجرُوح)

واماندہ ۔ف ۔صفت :۔ پیچھے رہا ہوا ۔پس ماندہ + باقی رہا ہوا ۔پس خُوردہ ۔جُھوٹا

وا ۔س ۔اسم مؤنث :۔ (۱) باد ۔ہوا ۔باؤ ۔بایو ۔پون ۔وایو (۲ ۔د) یا ۔اتھوا (۳ ۔ہ) ضمیر غائب) وہ ۔اُو جیسے واکو دیدہ
سائیں جھرنے کے بیٹھ کے سب کا مُجرا لیں جیسی جا کی چاکری ویسا واکو دیں + + (دوہا)
سیکھ تو واکو دیجیئے جاکو سیکھ سُہائے سیکھ نہ دیجے باندرا جو بئے کا گھر بھی جائے (دوہا)

وابستگاں ۔ف ۔اسم مذکر :۔ رشتہ دار ۔ایک گھر کے مُتعلّقین ۔کُنبہ کے ۔ناتے آتا

وابستہ ۔ف ۔صفت :۔ بندھا ہوا ۔پیوستہ ۔مُتعلّق ۔رشتہ دار ۔مُنسلک +

واپس ۔ف ۔تابعِ فعل :۔ (۱) مُراوف بازپس ۔ہٹا ہوا ۔لوٹا ہوا ۔اُلٹا پھرا ہوا (۲) پھیرا ہوا ۔لوٹایا ہوا ۔مُسترد (۳) پیچھے ۔اُلٹا جیسے واپس گئے یعنی اُلٹے چلے گئے

وا ج

واپس آنا ۔ل ۔فعل لازم :۔ پلٹ کر آنا ۔پھر کر آنا + پھرنا ۔لوٹنا ۔اُلٹا آنا +

واپس کرنا ۔ل ۔فعل متعدی :۔ پھیرنا ۔لوٹانا ۔مُسترد کرنا ۔لوٹالنا +

واپس لینا ۔ل ۔فعل متعدی :۔ پھیرنا ۔اُلٹا لینا جیسے رائے کا واپس لینا یا کوئی چیز دیکر پھر لے لینا +

واپس مِلنا ۔ل ۔فعل متعدی :۔ پھر ملنا پھرنا ۔دوبارہ دیا جانا ۔لوٹنا +

واپس ہونا ۔ل ۔فعل لازم :۔ اُلٹا پھرنا ۔لوٹنا ۔پلٹنا + مُسترد ہونا + مُراجعت کرنا +

واپسی ۔ل ۔اسم مؤنث :۔ (عوام) پھری ہُوئی چیز ۔واپس شدہ چیز جیسے واپسی چٹھی ۔واپسی خط +

واپسیں ۔ف ۔صفت :۔ اخیر ۔آخریں ۔پچھلا جیسے دمِ واپسیں +

وات ۔س ۔ वात اسم مؤنث :۔ (۱) باد ۔ہوا ۔پون ۔بیال ۔باؤ ۔بتاس ۔بایو (۲) گٹھیا باؤ ۔بادی گٹھیا (۳) ایک بیماری کا نام (لفظ بات کی اصل وات ہی ہے)

وَاثِق ۔ع ۔صفت :۔ مضبُوط ۔پکّا ۔مُستحکم ۔مُستقل ۔اٹل ○
کل کے آنے کا وعدہ واثق ہے دم لے اے دم نکل نہ جا رے آج (عاشق)

وَاجِب ۔ع ۔صفت :۔ (۱) ہمیشہ ۔دائم ۔مدام (۲) لازم ۔ضرُور ۔مُناسب ۔لائق ۔سزاوار ۔ہونے والا ۔قابل (۳ ۔حکما) وہ جو اپنے بقاے وجُود میں دُوسرے کا مُحتاج نہو جیسے خدا تعالےٰ (۴) فرض ۔فرض کیا گیا (۵) حساب میں وہ مکسُور جسکی کسر کا عدد مخرج کے عدد سے چھوٹا ہو ۔ وہ کسر جسکا شمار کنندہ نسب نما سے چھوٹا ہو جیسے ۳/۵ (۶) تنخواہ ۔مشاہرہ ۔ماہانہ +

واجب الادا ۔ع ۔تابعِ فعل :۔ قابلِ ادا ۔ وہ رقم جسکا ادا کرنا واجب ہے ۔دینے جوگ +

واجب الاظہار ۔ع ۔تابعِ فعل :۔ قابلِ اظہار ۔ اظہار کرنے کے لائق +

واجب التّسلیم ۔ع ۔تابعِ فعل :۔ ماننے کے قابل ۔تسلیم کرنیکے لائق + مانا ہوا ۔مانے گئے

واجب التّعزیر ۔ع ۔تابعِ فعل :۔ قابلِ سزا ۔سزا کے قابل ۔سیاست کے لائق ۔مستوجبِ سزا ۔ڈنڈ جوگ ۔سزاوار +

واجب التّعظیم ۔ع ۔تابعِ فعل :۔ عزّت کرنے کے لائق ۔ادب کے قابل ۔وہ شخص جسکی تعظیم وتکریم واجب ہو ۔بزُرگ ۔مانا ہوا +

واجب الرّحم ۔ع ۔تابعِ فعل :۔ رحم کرنیکے لائق ۔رحم کے قابل ۔ترس کھانیکے لائق ۔دیا جوگ +

واجب الرّعایت ۔ع ۔تابعِ فعل :۔ رعایت کے قابل ۔چھما جوگ ۔قابلِ معافی ۔معذُور رکھنے کے قابل ۔قابلِ عفو ۔درگُزر کرنیکے قابل چشم پوشی اور اغماض کے قابل +

واجب الزّیارت ۔ع ۔تابعِ فعل :۔ زیارت کے قابل ۔ملاقات کرنے یا دیکھنے کے لائق ۔ ایسا شخص جسکی زیارت واجب ہو +

واجب الطّلب ۔ع ۔تابعِ فعل :۔ قابلِ مطالبہ لینے جوگ ۔قابلِ وصُول ۔مانگنے کے قابل +

واج

واجِب العَرض ع۔ تابعِ فعل :۔ قابلِ عرض۔ عرضی۔ تحریری اظہارِ دعوےٰ مجازاً وہ شرائط جو قانونی بندوبست کے اختتام پر مالکوں اور کاشتکاروں کے مابین کاشت وغیرہ کی نسبت لکھی جائیں +

واجب القتل ع۔ تابعِ فعل : قتل کرنیکے لائق۔ قابلِ قتل۔ مارڈالنے کے قابل ؎
واجب القتل اُسنے ٹھیرایا آیتوں سے روایتوں سے مجھے (ذوق)

واجب الوُجُود ع۔ صفت : جسکی ذات اپنی ہستی یا وجود میں غیر کی محتاج نہو۔ جسکی ذات اُسکے وجود کی مُقتضی ہو جیسے خداتعالےٰ کی ذات +

واجب الوُصُول ع۔ تابعِ فعل :۔ قابلِ وصول۔ حاصل ہونے کے قابل۔ تحصیل کرنے کے لائق +

واجب تھا عرض کیا۔ اُ۔ محاورہ :۔ عرضی کے اخیر کا فقرہ یا خاتمۂ عرض۔ جو کچھ واجب تھا گُزارش کیا +

واجب جاننا۔ اُ۔ فعل لازم :۔ فرض جاننا۔ لازم سمجھنا۔ ضروری جاننا۔ فرض سمجھنا +

واجب سمجھو۔ اُ۔ محاورہ :۔ فرض جانو۔ ضروری سمجھو۔ لازم خیال کرو +

واجب و لازم ع۔ صفت :۔ ہردو مُترادف۔ ضروری اور فرض۔ ضروری اور لابُد + صحیح۔ ثابت۔ خاص +

واجب و لازم ٹھیرانا۔ اُ۔ فعل متعدی :۔ ضروری اور لابد قرار دینا۔ صحیح ٹھیرانا۔ سچا قرار دینا۔ ثابت کرنا۔ برہان کرنا +

واجب ہونا۔ اُ۔ فعل لازم :۔ لازم و لابُد ہونا۔ ضروری ہونا۔ البتہ ہونا۔ فرض ہونا +

واجبات ع۔ اسم مؤنث :۔ (۱) واجب کی جمع۔ فرائض۔ ضروریات۔ ضروری چیزیں۔ لازمی چیزیں یا باتیں۔ (۲) لوازمات (۳) رقم واجب الوصول (۴) چڑھی ہُوئی تنخواہیں +

واجبی ع۔ صفت :۔ (۱) درست یا واجب۔ بجا معقول۔ ٹھیک (۲) لازمی۔ ضروری۔ لابُد۔ آن آپائے۔ آوش (۳) لائق۔ مُناسب۔ سزاوار (۴) روزینہ۔ وظیفہ

واجبی بات۔ اُ۔ اسم مؤنث :۔ ٹھیک بات۔ دُرست بات۔ حق بات۔ حق الامر۔ مُناسب بات +

واجبی خرچ۔ اُ۔ اسم مذکر : موافق خرچ۔ مُتوسط اور لازمی خرچ +

واجبی سا۔ اُ۔ صفت :۔ (ہندو) تھوڑا سا۔ قلیل مقدار میں۔ ذرا سا۔ جزوی +

واچ۔ انگلش (Watch,) اسم مؤنث :۔ گھڑی + جیب گھڑی +

واچ میکر۔ انگلش (Watch-maker,) اسم مذکر :۔ گھڑی ساز +

واچھڑے یا واچھڑے جی۔ د۔ حرفِ تعریف :۔ (متروک) کیا کہنا ہے۔ واہ وا۔ کیا خُوب۔ سُبحان اللہ۔ واہ جی۔ بلّے۔ دھن دھن۔ شاباش۔ آفریں۔ مرحبا ؎

اکطرف آبرو ایک سُو خورشید واچھڑے زور آب و تاب ہے آج (میرسوز)

تو ہے وہ اے صنم کہ ترا حُسن دیکھکر کہتا ہے واچھڑے کوئی نام خدا کوئی (قسمت)

ہر سخن میں ہے کجی واچھڑے جی خُوبی نخرے کی اجی واچھڑے جی
عید کا دن ہے برس دن کا دن مُجھے کہتے ہو نہ جی واچھڑے جی } رنگین

واد

واحِد ع۔ صفت :۔ (۱) ایک۔ یک۔ فرد۔ مُفرد + مُجرّد (۲) اکیلا۔ اکّا۔ یکّا۔ یگانہ۔ (۳) صرف۔ تنہا۔ فقط + نرا۔ نرالا (۴) ذاتِ خدا +

واحد العَین ع۔ صفت :۔ ایک آنکھ کا۔ یک چشم۔ کانا۔ کانڑا +

واحد شاہد۔ اُ۔ محاورہ :۔ عوام (۱) خدا لئے واحد میرا گواہ ہے (۲) واقف محرم واقف الحال جیسے میں اس بات سے واحد شاہد نہیں (۳) مسلوک۔ احسان یا سلوک کرنے والا جیسے وہ ہمسے واحد شاہد نہوا +

واحد شاہد بھی نہیں۔ اُ۔ محاورۂ عوام :۔ بالکل ناواقف اور بےخبر ہوں + کوڑی نہیں لی۔ کچھ فیض نہیں پایا +

واحد شاہد ہونا۔ اُ۔ فعل لازم :۔ (۱) واقف ہونا۔ محرم ہونا۔ جاننا (۲) دینا مسلوک ہونا۔ کسی کے ساتھ سلوک کرنا جیسے کبھی تو کسی سے واحد شاہد ہوا کرو یعنی ہاتھ سے ہاتھ ملایا کرو + (یہ لفظ عوام میں مُستعمل ہے)

واحسرتا ع۔ کلمۂ تاسُّف۔ ہائے۔ ہائے ہائے۔ اے ہے۔ ہے ہے + افسوس غضب۔ حیف + وائے۔ اے وائے۔ وائے وائے ؎

واحسرتا کہ یار نے کھینچا ستم سے ہاتھ ہمکو حریصِ لذّتِ آزار دیکھکر + (غالب)

واحسرتا کہ وصل میں عاشق نے ایک آن اس بیخودی سے خالی نہ پائی تمام رات (عاشق)

وادی ع۔ اسم مؤنث :۔ (۱) گھاٹی۔ درۂ کوہ۔ شعب + نیچی زمین۔ وہ جنگل جہاں نالے یا دریا کے پانی کے بہنے کی جگہ ہو۔ وہ زمینِ نشیب و ہموار جہاں درخت تو کم اور پانی بہنے کا رستہ ہو۔ مجازاً مُطلق جنگل۔ صحرا۔ بیابان ؎

وادیِ عشق کی راہیں کوئی ہم سے پُوچھے خضر کیا جانیں غریب اگلے زمانے والے (میر)

(۲) مجازاً مُقدمہ۔ معاملہ (۳) دریا کا نالہ + ندّی۔ دریا + رودخانہ۔ رہگزرِ آبِ سیل +

وادیِ ایمن ع۔ اسم مذکر :۔ وہ جنگل جو کوہ طُور سے جانبِ راست واقع ہے۔ وہ جنگل جہاں بنی اسرائیل کے بچّے لیٹتے پوٹتے تھے۔ ایک مشہور صحرا کا نام جہاں مُوسیٰ علیہ السلام اپنی بیوی کے ساتھ رات کو جایا کرتے تھے حسبِ اتفاق وہاں اُنکی بیوی کو دردِ زہ شروع ہو کر وضع حمل ہوا اور یہ آگ کی تلاش میں آگے بڑھے ناگاہ دُور سے ایک روشنی معلُوم ہُوئی جب قریب پہنچے تو ایک درخت پر وہ نُور دیکھا

یہاں مُوسیٰ علیہ السّلام کو غیب سے آواز آئی چنانچہ حضرتِ مُوسیٰ کی آیتیں معراج یہی ہے (ایمن بمعنی صاحب جانب یمین آیا ہے چونکہ وادیٔ مذکور حضرت مُوسیٰ علیہ السّلام کے دستِ راست کی طرف واقع تھا لہٰذا یہ نام رکھا گیا یا اس وجہ سے کہ وہ مقام کوہ طور کے داہنی طرف ہے وادیٔ ایمن مشہور ہوا) +

وادیٔ مجنُوں - ع - اسم مذکّر :- صحرائے مجنُوں - وہ بیابان جہاں مجنُوں پڑا رہتا تھا

وادی پر آنا یا اپنی وادی پر آنا - ا - فعل لازم :- (عو) اپنی عادت پر آنا
اپنی بان پر آنا + ضد پر آنا - ہٹ پر آنا - سخن پروری پر آنا جیسے اپنی وادی پر آؤں تو ابھی ناچ نچا دوں + (میر محمد حسین کلیم) ؎

دیوانہ تھا وادی پہ اپنی اگر آوے　　ننّھے دیکھو فلاطوں کا جو عہدے سے بر آوے (کلیم)
وحشت میں مُوں بلا کر وادی پہ اپنی آؤں　　مجنُوں کی محنتیں سب میں خاک میں ملاؤں (میر)

وار - ہ - اسم مذکّر :- (ہندو) (۱) دن - روز - بار جیسے منگل وار - بُدھ وار (۲) ٹھوکر + گھاؤ - زخم (۳) باری - داؤں - وک جیسے ہمارے وار پہ چپیند نہ کرو (۴) موقع - گھات - نوبت جیسے اپنا اپنا وار ہے میں بھی کبھی سمجھ لُونگا (۵) حملہ - حربہ - صدمہ - ضربِ تیغ و خنجر وغیرہ - چوٹ ؎

دوست دُشمن کو ترے ناز نے اکثر مارا　　ایک ہی وار میں دونوں کو برابر مارا (داغ)
نگہ کا وار تھا دل پر پھڑکنے جان لگی　　چلی تھی برچھی کسی پر کسی کی آن لگی (ذوق)
فرہاد ستمکش ہے وہ شمشیر کشیدہ　　جسکا نہ رُکے وار فلک پر بھی سپر سے (؍)
شُکر صد شُکر کہ لب بھی بہ شکایت نہ کھلا　　سیکڑوں مُجھپہ رہے گرچہ ستمگار کے وار } جعفر
جُز دلِ زار مرے کون اُٹھا سکتا ہے　　ہم بھی دیکھیں تو ذرا اس نگہِ یار کے وار
اگر چل گئی تیغ ابرُو کی مُجھپہ　　تو بس ایک ہی وار میں کام ہوگا (نظیر)
اک جہاں قتل کیا جُنبشِ ابرُو نے تری　　کیا ستم دیکھیئے دکھلائینگے تلوار کے وار (راقم)
مثلِ خیار کیا ہیں کٹوں ایک وار میں　　دو ٹکڑے درمیاں سے کرے گو بہار تیغ (نصیر)
سمجھ لینا نگاہِ شوخ کا وار　　کسی پر جب کہیں بجلی پڑی ہے (زکی)
گو تن سے سر جُدا ہوا لیکن براہِ شوق　　طالب ہیں ہم ابھی ترے اک اور وار کے (عاشق)
غیر مُجھپر ہیں وار کرنے کو　　آپ ہیں مار مار کرنے کو (منعم)
کچھ جو غیرت ہے تو اے سفاک اک وار اور بھی　　زخم اچھے ہنستے ہیں مُنہ پر تری تلوار کے (آتش)
نکیوں تیرِ نظر گُزرے جگر سے　　کہیں یہ وار رُکتے ہیں سپر سے (مجرُوح)
پھل سب کو ملا تُرک تری تیغ کے قُرباں　　محرُوم رہُوں کیوں میں کوئی وار اِدھر بھی + (شاد)[1]

(۶) اِس طرف - اِدھر - اِس جانب - اِس کنارہ - اِس لَو - پار کا نقیض جیسے وار پار ؎

بھاگا دریا بھی مرے اشکوں سے　　ہوگئے وار تھے جو پار درخت + (ناسخ)

اُسکے گھر کا تُو پتا مجکو بتا دے قاصد　　اُسکے رہنے کا مکاں خاص وہ ہے پار کہ وار (جعفر)

(۷) وارنا بمعنی تصدّق کرنا کا حاصل بالمصدر - صدقہ - نچھاور - نثار +

وار بچانا - ا - فعل متعدّی :- ضرب روکنا - حملہ روکنا - ضرب سے بچنا - حربے سے بچنا - خالی دینا

وہ بڑے مرد ہیں جو سامنے آکر تیرے　　تیغِ ابرُو کا تری وار بچا جاتے ہیں (مُصحفی)

وار پار - ہ - تابعِ فعل :- اِدھر سے اُدھر تک - اِس طرف سے اُس طرف تک + دو رویہ طرف - اور چھور + آر پار + ترانُڈ - آدھا اِدھر آدھا اُدھر +

وار پار ہونا - ہ - فعل لازم :- آر پار ہونا - اِدھر سے اُدھر نکلجانا + ترانُڈ ہونا - آدھا اِدھر آدھا اُدھر ہونا -

شیشہ بھی ٹوٹ جاتا ہے آسیبِ چشم سے　　تیرِ نگاہ دل سے ہوا وار پار لے + (قدر)
دل اُس نگاہ سے جو لڑ رہا ہے کیا کہیئے　　ہمیشہ تیر کلیجے کے وار پار رہا (جُرأت)
کس سے کہُوں خلش مژۂ آبدار کی　　کوڑی کے وار پار تھی کوڑی کٹار کی (بحر)

وار پھیر - ہ - اسم مؤنّث :- صدقہ اور نچھاور - وہ نقدی جو دُلہن یا دُولہا کے سر سے وار کر ڈومنیوں کو دی جاتی ہے - وہ تصدّق کے پیسے یا روپئے جو ساچق کے یا برات کے روز دُلہن کے اُوپر سے نثار کر کے میراثنوں کو دیئے جاتے ہیں +

وار چلنا - ہ - فعل لازم :- (۱) ضربِ تیغ وغیرہ پڑنا - ہاتھ بیٹھنا - ہاتھ لگنا ؎

مُنہ پاسے اپنا نکل جائیگا　　گر اپنا عدُو وار چل جائیگا (نامعلُوم)

(۲) موقع بننا + داؤں پڑنا - گھات ہاتھ لگنا +

وار خالی جانا - ا - فعل لازم :- ضرب نہ پڑنا - ہاتھ نہ بیٹھنا - ہاتھ بہک جانا +

وار خالی دینا - ا - فعل متعدّی :- چوٹ بچا جانا - (مصرعۂ مُصحفی) ؎

میں خالی دیگیا وار اُسنے جب چلائی تیغ +

وار کرنا - ا - فعل متعدّی :- (۱) ضرب مارنا - ضرب لگانا - حربہ کرنا - حملہ کرنا - چوٹ کرنا

سُنا ہے تیغ کو قاتل نے آبدار کیا　　اگر یہ سچ ہے تو بے شُبہ ہم پہ وار کیا (داغ)
تھم تھم کے وار کر کہ مرا دم نکل نہ جائے　　جب میں نہیں تو لذّتِ زخمِ جگر کہاں (؍)
زخمی کو اپنے آپ سِسکتا نہ چھوڑیے　　اک اُسپہ وار کیجئے اور اپنے ہاتھ کا (ظفر)
کیا تیغ بکف سوچ رہا ہے مرے قاتل　　تُو شوق سے کر وار یہ گردن ہے یہ سر ہے (محفُوظ)

(۲) چال چلنا - دھوکا دینا (ہ - گنوار) دیر کرنا جیسے مت کر وار جو بھگتے کار +

وار لگانا - ہ - فعل متعدّی :- ضرب لگانا - ہاتھ مارنا ؎

اور بھی وار لگاتے اُسے کیا لگتا ہے　　جو کہ زخموں پہ نہ مرہم بھی لگانے دے مُجھے (جُرأت)

وار لگنا - ہ - فعل لازم :- باری آنا - موقع ملنا جیسے وہاں کسی کا بھی وار نہیں لگتا +

وار ملنا - ہ - فعل لازم :- موقع ملنا - باری آنا - نوبت آنا +

وارِ مرداں خالی نباشد - ف - کہاوت :- مردوں کا وار چُوکا نہیں کرتا - مرد کی

[1] مہاراجہ کشن پرشاد صاحب کا تخلّص +

ضرب یا حربہ خالی نہیں جاتا۔ مردوں کی بات بے اثر نہیں ہوتی۔ دار کی اضافت ہندی لفظ کے ساتھ اسکو جاہلانہ گھڑت ثابت کرتی ہے چنانچہ اس کہاوت کے متعلق یہ حکایت بھی عوام النّاس میں شدّ و مدّ کے ساتھ زبان زدِ خلائق ہے کہ حضرت امیر خسرو مُریدِ حضرت نظام الدّین اولیا قُدِّسَ سِرُّہٗ نے حضرت نظامی گنجوی کی تصانیف کا بہت سا مُقابلہ کیا اور یہ شعر فخریہ آپکی قبر پر جا کر پڑھا

دبدبۂ خُسرویم شد بلند　　غُلغُلہ در گورِ نظامی فگند

اِس شعر پر نظامی کی قبر کے اندر سے ایک برہنہ تلوار نکلی تاکہ اُنکا کام تمام کر دے مگر ساتھ ہی اُنکے پیر کی صُورت نمُودار ہُوئی اور اُنہوں نے حضرت امیر خسرو کو اپنے بغل میں لیلیا اور اپنا ہاتھ آگے کر دیا اُسوقت تلوار میں سے آوازِ مذکورہ آئی اور سُلطان جی کی آستین کٹ گئی اور مدّت تک اُنکے مُریدوں کی ایک آستین کم ایک زیادہ ہوتی رہی +

وار۔ ف صفت :۔ (۱) مانند۔ مثل جیسے مجنُوں وار۔ دیوانہ وار (۲) لائق جیسے شاہوار (۳) حرف سوش جیسے شُتروار (۴) کلمۂ نسبت

وارا۔ ہ۔ اسم مذکّر :۔ (۱) بچت۔ کفایت۔ اوت + خرچ ورسی (۲) فائدہ۔ نفع۔ منفعت (۳) افراط

وفاداری نے جی مارا ہمارا　　اسی میں ہوگا کچھ وارا ہمارا　(میر)

وارا نیارا۔ ہ۔ اسم مذکّر :۔ قطعی فیصلہ۔ دوٹوک فیصلہ + گہرا فائدہ۔ بیڑا پار (اس معنی میں جمع کیساتھ زیادہ بولتے ہیں)

ایک ہی وار میں تھا قدر کا وارا نیارا　　ایک ہاتھ اور نہ اسے قاتلِ دوراں چھوٹا　(قدر)

وارا ورد۔ ہ۔ اسم مؤنّث :۔ (ہندو) (۱) میزان۔ جوڑ۔ پھیلاوٹ (۲) اوت۔ فائدہ۔ بچت۔ کفایت +

وارا ورد ہونا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ اوت ہونا۔ کفایت ہونا + جیتنا۔ غالب آنا + میزان بیٹھنا

وارِث۔ ع۔ اسم مذکّر :۔ (۱) میراث لینے والا۔ ترکہ پانے والا۔ حقدار۔ مُستحق۔ مُردے کے مال میں حصّہ لینے والا۔ دھن اَدھکاری (۲۔ ا۔ ع) خاوند۔ میاں۔ سرتاج۔ خصم۔ سرپرست۔ مُربّی۔ غور و پرداخت کرنے والا (۳۔ ا) آقا۔ ولی۔ ولی نعمت۔ خداوند۔ سرکار۔ مالک + قابض۔ دخیل (۴۔ ا) مُعاون۔ مددگار۔ حامی +

وارث ہونا۔ فعل لازم :۔ (۱) مُستحق ہونا۔ حقدار ہونا (۲) آقا یا ولی نعمت ہونا۔ خاوند ہونا (۳) مددگار ہونا۔ حامی ہونا +

وارِد۔ ع۔ صفت :۔ (۱) ورُود کرنے والا۔ آنے والا (۲) مسافر۔ غریب الوطن۔ ابن السّبیل + اگیر تا صدیک +

وارِد و صادر۔ ع۔ اسم مذکّر :۔ آیا گیا۔ مہمان + مُسافر +

وارِد ہونا۔ ا۔ فعل لازم :۔ اُترنا۔ پیش آنا۔ صادر ہونا۔ نازل ہونا + پہنچنا۔ دخل ہونا +

وارِدات۔ ع۔ اسم مؤنّث :۔ وارِد کی جمع (۱) وہ حال جو آدمی پر گُزرے۔ سرگُزشت۔ حال احوال۔ حالات (۲۔ ا) حادثہ۔ سانحہ۔ واقعہ۔ ماجرا۔ واقعۂ کشت و خون۔ وقُوعہ (۳۔ ا) دنگا۔ فساد۔ ہنگامہ۔ مار کُٹائی (یہ لفظ عربی یا فارسی میں اِس معنی میں نہیں پایا جاتا۔ البتہ سعدی نے بوستاں میں مجلسِ وارد شدہ کے واسطے استعمال کیا ہے

مذانی کہ شوریدہ حالانِ مست　　چرا بر فشانند بر رقص دست

گشاید درے بردل از واردات　　فشانند سر دست بر کائنات

وارداتِ خفیف۔ ا۔ اسم مؤنّث :۔ (قانُون) چھوٹا سا جھگڑا یا واقعہ۔ ادنےٰ وقُوعہ +

وارداتِ سنگین۔ ا۔ اسم مؤنّث :۔ (قانُون) حادثۂ سخت۔ بھاری وقُوعہ۔ جیسے خُون۔ قتل۔ ڈاکہ وغیرہ

وارستہ۔ ف۔ صفت :۔ آزاد۔ کھُلے بند۔ مُطلق العنان۔ خود مُختار +

وارستہ مزاج۔ ف + ع۔ صفت :۔ آزاد طبع۔ لااُبالی مزاج۔ وہ شخص جسے کسی امر کی پابندی نہو۔ آوارہ مزاج۔ آزادی پسند۔ لاپروا۔ بے پروا۔ قلندر صفت ؎

ہوں نہ پابندِ تعلّق ہیں جو وارستہ مزاج　　نام میں بھی ہے جُدا ایک ایک حرفِ آزاد کا　(مرزا صابر)

وارفتہ۔ ف۔ صفت :۔ (۱) از خُود رفتہ۔ آپے سے باہر۔ شیفتہ و والہ ؎

وارفتہ ہو گیا آئینے میں حُسن پر اپنے　　یاں جان ہی جاتی ہے چلی پھر کے تو دیکھو　(مُصحفی)

کون وارفتہ نہیں تیری طرح داری کا　　حوصلہ سب کو ہے یوسف کی خریداری کا　(آتش)

(۲) مُضمحل۔ تھکا ہوا۔ چُور +

وارفتگی۔ ف۔ اسم مؤنّث :۔ (۱) از خُود رفتگی۔ شیفتگی۔ بیخُودی (۲) اضمحلال۔ تھکن۔ تھکاوٹ

وارن۔ ہ۔ اسم مؤنّث :۔ (ہندو) صدقہ۔ نچھاور۔ بھینٹ۔ نیاز۔ نذر۔ ارپن۔ چڑھاوا۔ بلی۔ قربانی

وارن پھیرن۔ ہ۔ اسم مؤنّث :۔ ع۔ صدقہ۔ بلا۔ نذر و نیاز + نچھاور۔ نثار۔ وار پھیر۔ تصدق

وارنا۔ ہ۔ فعل متعدّی :۔ نثار کرنا۔ تصدّق کرنا۔ سر کے گرد پھرانا۔ صدقہ کرنا۔ نچھاور کرنا۔ پھیر کرنا۔ گرد پھرانا۔ اُتارنا۔ بھینٹ چڑھانا۔ قُربان کرنا ؎

اے حسرت نثار اُس ابرو کے وار پہ　　جو تجکو وارنا ہے سو اب تو بھی وار لے　(نظیر)

دیکھ جُرأت اُسکو کہتا ہے دلِ مُضطر یہی　　ایسے ٹکڑے پر سے مجکو پھینک دے تو وار کے　(جُرأت)

جی یہ چاہے ہے کہ تم تو سامنے بیٹھے ہو جاں　　اور بس سو جان سے جی تم پہ وارے جایئے　(〃)

ذبح کر اُس غیرتِ گُلشن پہ مجکو وار کر　　بس یہی صیّاد سے ہے التجائے عندلیب　(ناسخ)

آسماں کہتے ہیں اے ناسخ یہ میرے یار سے　　مہر و مہ کو روز و شب تجھپر سے وارا کیجیئے　(〃)

وہ جب تک کہ زُلفیں سنوارا کیا　　کھڑا جان مَیں اُسپہ وارا کیا　(حسن)

وارنٹ۔ انگلش (Warrant,) اسم مذکّر :۔ (۱) حکمنامۂ گرفتاری۔ پکڑنے کا تحریری حُکم (۲) فرمان۔ دستک۔ حکم۔ پروانہ۔ حکمنامہ۔ طلب نامہ +

وارنٹِ تلاشی۔ ا۔ اسم مذکّر :۔ (قانُون) تلاشی کا حکم۔ پروانۂ تلاشی +

وارنٹ جاری کرانا۔ ا۔ فعل متعدّی :۔ (قانُون) کسی کی گرفتاری کا حکم نکلوانا۔ گرفتاری کا پروانہ جاری کرانا +

وارنٹ رہائی۔ ا۔ اسم مذکّر :۔ رہائی کا حکمنامہ +

وارنٹ گرفتاری۔ ا۔ اسم مذکّر :۔ پکڑنے کا حکمنامہ +

وارنش۔ انگلش Varaish, اسم مذکّر :۔ روغن۔ ٹاک + چمک دمک۔ ملمع + ظاہری ٹیپ ٹاپ۔ قلعی +

دار

واری - ہ - اسم مؤنث :- عو- (۱) تصدق- نثار- صدقے قربان جیسے تیرے واری کہاں جان جارہ - بکہ کلامِ زناں) بجائے کلمۂ دعا بمعنی قربانت شوم میں صدقے ہو جاؤں - بلہاری- واری جاؤں وغیرہ ؎

بول اٹھی بکاولی کہ واری محرم کا ہے کا رپردہ داری (نسیم)

اُٹھو واری کلیجے سے لگ جاؤ دیرے بچھڑے ہو نہ اب ترساؤ (قلق)

(۲) ایک پیار کا کلمہ اپنے پیارے یا آقا سے خطاب ؎

ڈھیلی گرہ لگاؤں تو نانا یہ کہتی ہے آیا نہ باندھنا تجھے واری ازاربند (رنگین)

(۴) شوق یا چاؤ میں اسقدر غرق کہ بل بل کرتی صدقے جاؤں یعنی جب تک ہو کواری تب تک ساس واری (۵) اظہارِ محبت و جاں نثاری کا کلمہ خیر خواہانہ خطاب ؎

پر امنہ اُترا ہوا دیکھ کے کہتی ہے حیا آج تو کرکے نہ رکھ منت و زاری روزہ
اُٹھتی ہے پچھلے پہر رات کو کھا کر سحری شوق سے رکھیو تو کل میں تری واری روزہ (جان)

(جب کوئی بڑی بوڑھی- خواہ رشتہ دار خواہ کوئی غیر عورت محبت اور پیار سے بات کرتی ہے تو کلمۂ خطاب کی بجائے یہ لفظ زبان پر لاتی ہے جیسے واری بتا تو سہی کہاں چوٹ لگی) +

واری جانا - ہ - فعل لازم :- عو- قربان ہونا- نثار ہونا- صدقہ جانا- بلا گرداں ہونا +

واری جاؤں - ہ - کلمۂ خطاب :- محاورۂ عو- قربانت شوم- صدقے جاؤں- بلا گرداں ہو جاؤں- قربان شوں ÷ نیز خوشامد کا کلمہ جیسے میں تیرے واری جاؤں مجکو بھی تو کچھ دے + واری جاؤں دھوپ میں نہ پھر ؎

تو تو کہتا ہے کہ گذری رات ساری جاؤں میں دل یہ کہتا ہے نہ جانا تیرے واری جاؤں میں (فہیم)

چھپکے بل مجھسے دوگانا ترے واری جاؤں مفت میں ایسا نہ ہو کہیں ماری جاؤں (رنگین)

واری ہو کر مر جاؤں - ہ - محاورۂ عو:- نہایت خوشامد کا کلمہ ہے- تم پر سے قربان ہو جاؤں- بلا گردانت شوم +

واری ہونا - ا - فعل لازم :- دیکھو (واری جانا) +

وارے نیارے - ہ - اسم مذکر :- گہرے- بھاری نفع یا فائدہ- جب کسی مفلس کو مالِ کثیر کے ہاتھ لگنے سے فراغت اور تموّل ہو جائے تو یہ کلمہ زبان پر لاتے ہیں + (وارے ہل ہیں ورنہ نیارے نرے تھا یعنی سب اپنی طرف دولت گھسیٹنا- ایسی دولت جسمیں دوسرے کی شرکت نہو)

ہزار رنج و مصیبت کے دن گزارے ہیں کبھی جو لڑ گئی قسمت تو وارے نیارے ہیں (داغ)

وارے نیارے کرنا - ہ - فعل متعدی :- خوب نفع کمانا- خوب ہاتھ رنگنا- مالا مال ہونا- دولت گھسیٹنا- بہت سا فائدہ اُٹھانا جیسے اُنھوں نے تھوڑے ہی دنوں میں وارے نیارے کر لیئے

وارے نیارے ہونا یا ہو جانا - ہ - فعل لازم :- گہرے ہونا- چاندی ہونا- خوب ہاتھ رنگے جانا- بخوبی فائدہ یا نفع ہونا- جیسے اُن کے تو وارے نیارے ہو گئے +

واس

واڑا - ہ - اسم مذکر :- (مرکبات میں) محلہ- ٹولہ- کوچہ- پورہ- جیسے سید واڑا- شیخ واڑا- تیلی واڑا- چمار واڑا وغیرہ ؎

واژوں - ف - صفت :- (۱) اوندھا- سرنگوں (۲) برگشتہ- نامبارک- منحوس- اُلٹا- معکوس- قلب +

واژوں بخت - ف - صفت :- بدنصیب- اُلٹے نصیبے والا- شوم- بدبخت +

واسِط - ع - اسم مذکر :- عراق عرب کے ایک شہر کا نام چونکہ یہ شہر بصرہ اور بغداد کے درمیان واقع ہے اسوجہ سے اس نام کے ساتھ مشہور ہو گیا- واسطی قلمیں اسی جگہ کی مشہور ہیں اگرچہ اس نام کے اور بھی چار چھوٹے چھوٹے قصبے وہاں موجود ہیں لیکن مشہور یہی شہر ہے

واسِطات - ع - اسم مذکر :- چھٹے دانت کا گھوڑا- پنج دہنے کا گھوڑا جسکے اس عمر پر چھے دانت نکل آتے ہیں +

واسِطہ - ع - اسم مذکر :- (۱) درمیانی شخص- بچولیا- ثالث- بیچ والا + ایلچی- قاصد- دُوت (۲) اسم مؤنث :- بیچ والی عورت- مشاطہ- شادی بیاہ کرانے والی (۳)- ا- اسم مذکر :- ربط- علاقہ- تعلق- لگاؤ- مناسبت

دُنیا سے کیا غرض جو رہے ہم سے واسطہ اس واسطے سے چھوڑ دو عالم سے واسطہ
رشکِ پری اُنہیں جو کہا یہ ملا جواب جب ہم پری ہیں کیا ہمیں آدم سے واسطہ (داغ)

تم رقیبوں سے ملے ہم نے بھی دل بہلا لیا اب ہمارا آپ کا وہ واسطہ جاتا رہا (نسیم دہلوی)

(۴- ا- ر) سبب- باعث (۵- ا- ر) کام- پالا- سروکار- جیسے خدا اُن سے واسطہ نہ ڈالے (۶- ا- ر) غرض- مطلب جیسے ہمیں کیا واسطہ (۷- ا- ر) وسیلہ- ڈھب- موقع- سلسلہ جیسے ہم نے بھی واسطہ پیدا کر لیا (۸- ا- ر) دوستی- آشنائی- دل لگی- محبت (۹- ا- ر) مباشرت- صحبت +

واسِطۃُ العِقد - ع - اسم مذکر :- وہ بیش قیمت اور بڑا موتی جو موتیوں کی لڑی یا مالا کے بیچوں بیچ ہو +

واسطہ پیدا کرنا - ا - فعل متعدی :- وسیلہ بہم پہنچانا- ڈھب لگانا- موقع نکالنا- سلسلہ قائم کرنا ؎

پیغامبر رقیب کو آخر بنا لیا + + پیدا کیا یہ کوشش ِ باہم سے واسطہ (داغ)

واسطہ پڑنا - ا - فعل لازم :- سروکار ہونا- کام پڑنا- پالا پڑنا ؎

آخر بغیر تر ہوئے دامن نہ بچ سکا اسکو پڑا ہے دیدۂ مریم سے واسطہ (داغ)

واسطہ دینا - ا - فعل متعدی :- شفاعت لانا- دُہائی دینا- شفیع گرداننا- بیچ میں ڈالنا جیسے خدا اور رسول کا واسطہ دینا-

واسطہ ڈالنا - ا - فعل متعدی :- پالا ڈالنا- کام ڈالنا- سروکار ڈالنا ؎

تیرے مریضِ غم کی دعا ہے یہ دمبدم ڈالے خدا نہ عیسیٔ مریم سے واسطہ (داغ)

واسطہ رکھنا - ا - فعل متعدی :- تعلق رکھنا- علاقہ رکھنا + غرض رکھنا- مطلب رکھنا + لگاؤ رکھنا- کسی سے آشنائی یا دل لگی رکھنا

واسطہ ہونا - ا - فعل لازم :- (۱) تعلق ہونا- نسبت ہونا- لگاؤ ہونا- ربط ہونا ؎

کیوں مانتے ہیں حضرتِ زاہد کو مُغبچے کوئی تو ہے جناب مکرم سے واسطہ (داغ)

(۲) غرض ہونا- مطلب ہونا ؎

سچ ہے مقام دوست کے طالب کو کیا غرض جنت سے واسطہ نہ جہنم سے واسطہ
اُلفت میں دونوں لازم و ملزوم ہو گئے غم کو غرض ہے دل سے اُسے غم سے واسطہ (داغ)

(۳) آشنائی ہونا- دل لگی ہونا- ڈھب ہونا- دوستی و محبت ہونا ؎

واس - س - اسم مؤنث :- باس- رہنا- سکونت + آباد ؎ مجھ بید ھنگی میں ڈھنگ نہیں گھر میں بیرن ساس + پی اپنے سے رس نہیں کیونکر ہوئے گھر واس (دوہا)

جب غیر غیر ہے تو اُسے کیوں ہو لاگ ڈانٹ   کچھ تم سے واسطہ ہے نہ کچھ ہم سے واسطہ (داغ)

(۴) سبب ہونا (۵) درمیانی تعلق ہونا (۶) سروکار ہونا +

واسطی ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) شہر واسط سے تعلق رکھنے والا۔ واسط کا باشندہ (۲) ایک قسم کا عمدہ قلم جو شہرِ واسط سے آتا اور وہیں کے جنگل میں پیدا ہوتا ہے +

واسطے ۔ اِ۔ اسم مذکر:۔ واسطہ کی جمع۔ تعلقات ۔

ہیں یہ سارے جیتے جی کے واسطے   کون مرتا ہے کسی کے واسطے + (رند)

واسطے ۔ اِ۔ تابع فعل:۔ (۱) لئے۔ برائے۔ از بہر جیسے خدا کے واسطے یعنی برائے خدا (۲) خاطر۔ بہ سبب جیسے تمہارے واسطے۔ اپنے واسطے +

واسطے خدا کے ۔ اِ۔ تابع فعل:۔ برائے خدا۔ لِلّٰہ خدا کے نام پر۔ خدا کی شفاعت پر۔ خدا کیلئے +

واسوخت ۔ ف۔ اسم مذکر:۔ واسوختن بمعنی اعراض کردن و رُو گردانیدن کا حاصل بالمصدر (۱) اعراض رُو گردانی۔ تنفر۔ بیزاری (۲) وہ اشعار جو بطور مسدس۔ ترجیع بند یا ترکیب بند معشوق سے جل کر اُسکی شکایت عشق کی بُرائی آئندہ کیلئے اپنی بے پروائی اور بیزاری میں لکھے جائیں۔ مثال کے لئے امانت۔ بحر۔ ناظم۔ وغیرہ کے واسوخت۔ مجموعۂ واسوخت میں دیکھ لو +

واسوختگی ۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ جلن۔ سوختگی +

واشُد ۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ شگفتگی۔ کُشادگی ۔

واشد ہے جیسے غنچۂ دلگیر میں چھُپی   ہے مغفرت ہمارے بھی تقصیر میں چھُپی (میر سوز)

واصِل ۔ ع۔ صفت:۔ (۱) ملنے والا۔ ملاقات کرنے والا۔ شامل ہونے والا۔ جُٹنے والا (۲) حاصل ہونیوالا۔ بہم پہنچنے والا۔ ہاتھ لگنے والا۔ وصول ہونے والا۔ قابلِ وصول +

واصِل باقی ۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ وصول شدہ اور باقی رقم ۔

وصل حاصل ہوا پر ہے ہوسِ دل باقی   دفترِ عشقِ بتاں کی ہے یہ واصل باقی (اُفق)

واصِل باقی نویس ع+ف۔ اسم مذکر:۔ تحصیل کا وہ عہدہ دار جو وصول و باقی کا رجسٹر رکھتا ہے +

واصِلات ع۔ اسم مؤنث:۔ واصل کی جمع۔ بمیزانِ زرِ وصول + وصول شدہ محاصل کی میزان۔ بقایات کا نقیض +

واضِح ۔ ع۔ صفت:۔ (۱) روشن۔ اُجاگر (۲) کُھلا ہوا۔ صاف + ظاہر۔ پرگھٹ۔ عیاں صریح۔ آشکارا۔ ہویدا (۳) مُفصّل۔ مشرّح۔ تفسیر کیا ہوا +

واضِح کرنا ۔ اِ۔ فعل متعدی:۔ ظاہر کرنا۔ جتانا۔ کھولنا۔ صاف کہنا +

واضِح رہے ۔ اِ۔ محاورہ:۔ معلوم رہے۔ پوشیدہ نہ رہے۔ خوب سمجھ لو۔ اچھی طرح جان لو۔ مثلاً یہ آپ کو واضح رہے کہ میں رعایت نہیں کرنے کا ہوں +

واضِح ہے ۔ اِ۔ محاورہ:۔ ظاہر ہے۔ آشکار ہے۔ سب جانتے ہیں۔ بدیہی۔ روشن و مُبرہن ہے۔ بدلائل ثابت ہے +

واضِع ۔ ع۔ صفت:۔ وضع کرنے والا۔ بنانے والا۔ کسی چیز کو اُسکی جگہ پر رکھنے والا۔ پیدا کرنے والا + مُوجِد۔ مُخترِع۔ ایجاد کنندہ۔ مجتہد +

واضِعِ قانون ۔ ع۔ اسم مذکر:۔ قانون بنانے والا۔ مقنّن + حسبِ رسم و رواج احکام و ہدایات بنانیوالا

واعِظ ۔ ع۔ اسم مذکر:۔ وعظ کرنیوالا۔ ناصح۔ پندگو۔ نصیحت کرنیوالا۔ دین کی تلقین کرنیوالا۔ سیانا۔ نصیحت گو +

واعظِ ناکس کی باتوں پر کوئی جاتا ہے میر   آؤ میخانے چلو تم کس کی باتوں پر گئے (میر)

واعظ نہ تم پیو نہ کسی کو پلا سکو   کیا بات ہے تمہاری شرابِ طہور کی (غالب)

زُہد و طاعت پہ تجھے ناز بجا ہے واعظ   ہم سیہ رُو ہیں ہمارا بھی خدا ہے واعظ + (ظہیر)

جو تہیدست نکالے گئے میخانوں سے   مسجدوں میں وہی بن بیٹھے ہیں اکثر واعظ (زکی)

وافِر ۔ ع۔ صفت:۔ بہت۔ کثیر۔ الغاروں۔ گھنا۔ افراط سے۔ بافراط +

وافی ۔ ع۔ صفت:۔ پُورا۔ کامل۔ کافی۔ تمام و کمال۔ خاطر خواہ +

واقِع ۔ ع۔ اسم مذکر:۔ ہونیوالا۔ وقوع ہونیوالا۔ موجود ہونیوالا۔ پیش ہونیوالا جیسے واقع تاریخ فلاں +

واقع میں ۔ اِ۔ تابع فعل:۔ حقیقت میں۔ درحقیقت۔ دراصل +

واقع ہونا ۔ اِ۔ فعل لازم:۔ پیش آنا۔ ظاہر ہونا۔ نمودار ہونا۔ برُوئے کار آنا۔ برپا ہونا +

واقِعات ۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ واقعہ کی جمع۔ حادثے +

واقِعہ ۔ ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) حادثہ۔ سانحہ۔ وقوعہ۔ واردات (۲) رُوداد۔ حال۔ سرگزشت۔ بیتی۔ ماجرا + خبر۔ سماچار (۳) لڑائی۔ جنگ۔ کارزار (۴) موت۔ کال۔ انتقال۔ وفات (۵) سختی + وقتِ قیامت۔ حشر۔ آفت +

واقِعہ نویس ع+ف۔ اسم مذکر:۔ وقائع نگار۔ کارسپانڈنٹ۔ خبر نویس۔ اخبار نویس۔ پرچہ نویس +

واقعہ ہونا ۔ اِ۔ فعل لازم:۔ (۱) حادثہ پیش آنا۔ واردات ہونا (۲) مرنا۔ انتقال ہونا۔ موت آنا جیسے آج اُنکا واقعہ ہو گیا +

واقِعی ۔ ع۔ صفت:۔ منسُوب بواقع۔ فی الحقیقت۔ درحقیقت۔ فی الواقع میں۔ ٹھیک۔ درست۔ سچ مُچ۔ اصل میں +

واقعی بات کی مشکل ہے سمائی دل میں   لب پہ آئی وہیں جو وقت کہ آئی دل میں (ظفر)

سُنکے مجنوں نے مرے شورِ جنوں کو یوں کہا   واقعی مجھسے بھی یہ شوریدہ سر اچھا رہا (ذوق)

واقِف ۔ ع۔ صفت:۔ (۱) کھڑا ہونیوالا (۲) جاننے والا۔ ماہر۔ آگاہ۔ چیتن۔ چوکس۔ ہُشیار۔ خبردار۔ مطلّع +

واقف الحال یا واقفِ حال ۔ ع۔ اسم مذکر:۔ رازداں۔ ہمراز۔ حال احوال سے واقف +

واقِفِ کار ع+ف۔ اسم مذکر:۔ کام سے واقف۔ کام جاننے والا۔ کارداں۔ آزمودہ کار۔ جہاں دیدہ۔ تجربہ کار۔ سرد و گرم چشیدہ +

واقف کاری ۔ اِ۔ اسم مؤنث:۔ (۱) جان پہچان۔ شناسائی۔ آشنائی۔ صاحب سلامت (۲) کاردانی۔ امتحان۔ تجربہ (۳) پرکھ۔ شناخت۔ جانچ +

واقِفیت ۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ (۱) جان پہچان۔ شناسائی (۲) علم۔ خبر۔ آگاہی۔ اطّلاع (۳) استعداد۔ علم۔ ودّیا۔ درک۔ مہارت (۴) تجربہ۔ شناخت +

واقفیّت پیدا کرنا ۔ اِ۔ فعل متعدی:۔ (۱) شناخت حاصل کرنا۔ تجربہ بہم پہنچانا۔ دسترس حاصل کرنا (۲) کسی کام کو جاننا۔ کسی کام میں مہارت پیدا کرنا +

وال ۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) والا کا مخفف جیسے دِلّی وال۔ اگروال + وہ کب دیوال ہے (۲) صفت)

مانند۔ جیسا مثلاً مجھ دال سے کام نہیے تو جانو کوئی احمد وال لگیا ہوگا +

والا ۔ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) علامتِ فاعل بعد از فعل کرنا۔ کرنے والا۔ عامل جیسے مرنے والا۔ گزرنے والا۔ جانے والا (۲)۔ بعد از اسم۔ محافظ۔ نگراں۔ نگہبان۔ مالک۔ آقا۔ خداوند۔ صاحب جیسے گدھے والا۔ اُونٹ والا۔ کھیت والا + روپے والا۔ پیسے والا۔ گھروالا۔ آنکھوں والا وغیرہ (۳) منسوب۔ نسبت دارندہ۔ کاجیسے شہر والا۔ گاؤں والا۔ باہر والا۔ درزی والا۔ قصائی والا وغیرہ +

والا ۔ف۔ صفت:۔ بلند۔ بالا۔ اُونچا۔ مرتفع۔ عالی۔ بزرگ جیسے جنابِ اعلیٰ حضرتِ والا

والاجاہ ۔ف۔ صفت:۔ بلند مرتبہ والا۔ عالی رتبہ +

والاشان ۔ف۔ صفت:۔ بڑی شان والا۔ عالی شان +

والا قدر ۔ف+ع۔ صفت:۔ عالی قدر۔ عالی مرتبہ +

وِالّا ۔ع۔ تابع فعل:۔ اور نہیں تو۔ ورنہ۔ وگرنہ۔ نہیں تو +

وِالّا نہ ۔د۔ تابع فعل:۔ (غلط العام) صحیح والّا۔ معنی (دیکھو والّا) + (چونکہ الّا بجگہہ لفظ اِن کلمۂ شرط اور لفظِ لا کلمۂ نفی سے مرکب ہے پس لائے نافیہ کے ہوتے فارسی کا لفظ نہ اُسپر اور زائد کرنا محض فضول و بے معنی ہے) +

وَالِد ۔ع۔ اسم مذکر:۔ جننے والا۔ باپ۔ پتا۔ پدر۔ باوا۔ ابّا۔ قبلہ گاہ + (لانوکہ عبرانی)

والِدِ ماجِد ۔ع۔ اسم مذکر:۔ پدرِ بزرگوار۔ ابّاجان۔ باوا حضرت +

والِدہ ۔ع۔ اسم مؤنث:۔ جننی۔ ماں۔ ماتا۔ مہتاری۔ میّا۔ امّاں۔ مائی +

والِدہ ماجِدہ ۔ع۔ اسم مؤنث:۔ والدۂ مخدومہ +

وَالِدَین ۔ع۔ اسم مذکر:۔ صیغۂ تثنیہ۔ ماں باپ۔ ادر بدر۔ ماتاپتا۔ مات پتا +

والَنٹیر ۔انگلش (Volunteer) اسم مذکر:۔ وہ ملکی خیرخواہ سپاہی جو اپنی خوشی سے بلاتنخواہ قواعد سیکھتے اور ملک کی حفاظت کے واسطے وقت بے وقت کام آتے ہیں خوشی خواں سپاہی۔ بلمیٹر + مجاہدین +

وَاللہِ ۔ع۔ حرفِ ربط۔ خدا کی قسم۔ بخدا۔ مجھے قسم ہے۔ خدا کی سوں ؎

ہے دل کو لگتی پر کیونکہ مانوں کھاؤ قسم تو میاں تجھکو واللہ (میر سوز)

عمل عشقِ مجاز عین گناہ ہے واللہ چشم تر سے ہے عیاں دامنِ تر کی صورت (زکی)

وَاللہُ اَعلَم ۔ع۔ محاورہ:۔ اور خدا خوب جانتا ہے۔ خدا جانے۔ خدا معلوم مجھے خبر نہیں +

وَاللہُ اَعلَمُ بِالصَّواب ۔ع۔ محاورہ:۔ خدا ہی بہتر جانتا ہے۔ خدا کو خوب معلوم ہے +

وَاللہِ بِاللہِ ۔ع۔ ہر دو مترادف:۔ جب قسم میں تاکید اور زور دینا منظور ہوتا ہے تو یہ دونوں لفظ زبان پر لاتے ہیں جیسے واللہ باللہ مجھے خبر نہیں یعنی مجھے بالکل خبر نہیں

وَالِہ ۔ع۔ صفت:۔ عاشق۔ شیفتہ۔ مفتون۔ فریفتہ۔ سرگشتہ (لام کا زیر پڑھنا غلط ہے) +

والی ۔ہ۔ اسم مؤنث:۔ والا کی تانیث +

والی ۔ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) مالک۔ خداوند۔ آقا۔ ولی نعمت۔ سرتاج + حاکم۔ بادشاہ۔ (۲) دوست۔ مددگار۔ حمایتی (۳) وارث۔ مربّی۔ سردھرا۔ سرپرست (۴) محافظ۔ نگہبان

مگر دینِ برحق کا بوسیدہ ایواں تزلزل میں مدت سے ہیں جسکے ارکاں
زمانہ میں ہے جو کوئی دن کا مہماں نہ پائینگے ڈھونڈا جسے پھر مسلماں
عزیزوں نے اُس سے توجہ اُٹھالی
عمارت کا ہے اُس کی اللہ والی
(حالی)

جیسے والی سب کا اللہ ہم تو رکھوالی ہیں +

والی وارِث ۔ع۔ اسم مذکر:۔ ہر دو مترادف۔ مالک و آقا + بڑکھا۔ مربّی۔ حمایتی + پشت پناہ۔ سرپرست + ہوتا سوتا۔ دلی خنگر +

وام ۔ف۔ اسم مذکر:۔ مرادفِ قرض۔ اُدھار۔ رِن جیسے قرض دام لیکر کام چلاتو ؎

اُسنے بوسے لب اُنگوں کے دیئے وعدے پر گزرو لے بادہ کشاں بکنے لگی وام شراب (شاہ نصیر)

واماندگاں ۔ف۔ صفت:۔ پیچھے رہے ہوئے۔ پس ماندہ۔ واماندہ کی جمع + تھکے ہوئے ہارے ہوئے۔ عاجز +

واماندگی ۔ف۔ اسم مؤنث:۔ پس ماندگی۔ تھکن۔ تھکاوٹ + عاجزی + تکان +

واماندہ ۔ف۔ صفت:۔ پس ماندہ۔ باقی رہا ہوا + پس خوردہ۔ جھوٹا کھانا + عاجز۔ تھکا ہوا

وامُصیبتا ۔ع۔ کلمۂ ندبہ و تاسف:۔ ہائے مصیبت۔ ہائے ہائے۔ واویلا۔ ہائے اللہ ہے ہے۔ کیا قیامت ہے۔ ظہورِ حادثہ پر یہ کلمہ بولا جاتا ہے ؎

مدفن بنے زمینِ چمن وامصیبتا معدوم ہو وہ غنچہ دہن وامصیبتا
دے منکر و نکیر کو ناچار وہ جواب جو حور سے کرے نہ سخن وامصیبتا
تشبیہ آئینہ سے جو ہوتا تھا آب آب رلجائے خاک میں وہ بدن وامصیبتا
(مومن)

کیا اعتبار دہر کا عبرت کی جا ہے یہ
عشرت سرا کبھی ماتم سرا ہے یہ

وَامِق ۔ع۔ اسم مذکر:۔ الوامق بمعنی دوست داشتن (۱) دوست رکھنے والا + چاہنے والا + دوست + عاشق + طالب (۲) عذرا کے مشہور عاشق کا نام جسکی عشق کی پُرزور مثنوی فخر خاری ایک نامی نامز دشاعر نے لکھکر ان دونوں کے عشق کو خوب چمکا دیا ؎

مرگئے قیس و وامق اور زکی آدمی اُٹھ گئے زمانے سے + (زکی)

وان ۔ہ۔ اسم مذکر:۔ علامتِ فاعل۔ دارندہ۔ صاحب۔ والا۔ خداوند جیسے دھن وان خداوندِ دولت۔ دیاوان۔ صاحبِ مہر و محبت۔ پہچان بمعنی سمجھدار۔ بھاگوان بمعنی

صاحبِ نصیب ۔علیٰ اٰذاگن وان +

وان ۔ ہ۔ کلمۂ نسبت بنُونِ غنہ:۔ جیسے دھلواں پرٹواں پیٹواں گُتھواں ۔ مُخفّفِ وہاں +

واؤ ع۔ اسم مؤنث:۔ عربی کا چھبیسواں حرف جسکا مُفصّل بیان حرفِ واؤ کے شروع میں لکھا گیا + (دیکھو صفحہ ۶۳۶)

واوِ عاطفہ یا عطف ع۔ اسم مؤنث:۔ وہ واؤ جو دو کلموں میں ربط دینے کے واسطے آتی ہے جیسے من و تو + احمد و محمود وغیرہ +

واوِ مجہُول ع۔ اسم مؤنث:۔ جس سے پہلے ضمۂ خالص نہ ہو جیسے کور۔ زور۔ شور۔ یہ واؤ اکثر لزومِ عطف ۔حال۔ استبعاد۔ قسم وغیرہ کے لیئے بھی آتی ہے +

واوِ مَعدُولہ ع۔ اسم مؤنث:۔ وہ واؤ جو لکھنے میں آئے اور پڑھنے میں نہ آئے جیسے خویش ۔خود۔ خوش اور خور کی واؤ +

واوِ معرُوف ع۔ اسم مؤنث:۔ وہ واؤ جس سے پہلے ضمۂ خالص ہو اور خُوب ظاہر پڑھی جائے جیسے دُور۔ نُور۔ وغیرہ۔ یہ واو تصغیر نسبت وغیرہ کیواسطے بھی آتی ہے

واویلا ع۔ اسم مذکر:۔ مرکب از (وا بمعنی کلمۂ ندبہ۔ غم و افسوس۔ برائے دردِ صوت ویل۔ (۱) حیف۔ افسوس۔ دریغا (۲۔ مجازاً) گریہ وزاری۔ نوحہ و ماتم۔ شیون۔ آہ و فغاں۔ آہ و نالہ۔ بلاپ (۳۔ مجازاً) فریاد۔ دُہائی۔ بہائی۔ ہائے ہائے۔

واویلا کرنا ۔ فعل متعدی۔ رونا پیٹنا۔ گریہ وزاری کرنا۔ ہائے ہُو مچانا + نالہ و فریاد کرنا +

واہ ۔ ضمیر غائب:۔ (گنوار) وہ۔ اُس جیسے واہ کو۔ واہ کام +

واہ ۔ ف۔ ہ۔ کلمۂ تحسین و آفرین:۔ (۱) کیا کہنا۔ کیا بات ہے۔ سُبحان اللہ۔ آفرین ہے۔ شاباش۔ مرحبا۔ بلے۔ بہے خیے[۱]

غیر سے ملتے ہو چھپکر یہ کُھلا ہے ہم پر واہ بس دیکھ لیا ہم نے تمہارا اخلاص
واہ کیا کیا تری محبت میں وہ صلہ خاص و عام کا نکلا (داغ)

واہ کیا ناسخ بھی ہے شیریں بیاں شعر جو ہے لکھنؤ کا قند ہے + (ناسخ)

واہ کیا رُخ ہے کہ جسکی آج تک کی تلاوت ہم نے قرآں جان کر (تصویر)

واہ رے عشق تری پردہ دری کے صدقے ملگئی چاکِ گریباں میں جگر کی صُورت (ظہیر)

نکلا ہے رُخ پہ خط ترے یہ رشکِ ماہ سبز کیا گُل زمین جس سے سراسر ہے واہ سبز (ظفر)

غزل پڑھو ورنگیں اور وہ کہیئے جسے سُنکر کسی کے دل سے نکلے آہ کوئی واہ بول اُٹھے (جرأت)

(۲۔ کلمۂ تعجب) اے عجب۔ اچنبہ کی بات ہے۔ بڑا اچنبہ ہے۔ مقامِ حیرت ہے جیسے واہ میاں کالے خوب رنگ نکالے ۔

واہ دُنیا عجب ہے رنگا رنگ کہ کہیں کچھ ہے اور کہیں کچھ ہے (ظفر)

واہ کیا عیبِ جنوں ہے اپنے صدقے جایئے ہاتھ کیسا کانپتا ہے جسم بھی فصاد کا (نسیم دہلوی)

تمہارے لُطف و عنایت کا واہ کیا کہنا کہ جسکا درد کیا وہ ہی دردمند ہوا (داغ)

(۳۔ کلمۂ طنز) چہ خوش۔ کیا خُوب۔ چہ خوش جیسا بنا شد

مجھسے منہ پھیر لیا غیر کے گھر دکھلانے کو واہ کیا چھیڑ نکالی مرے ترسانے کو (مُصحفی)

(۴۔ کلمۂ تنفر و استکراہ و تحقیر) واہ یہی مُنہ اور مسالح (۵۔ کلمۂ تاسُّف) حیف۔ افسوس جیسے واہ رے قسمت کیسا آدمی ہاتھ سے گیا + واہ کیا تقدیر بگڑی ہے (۶۔ کلمۂ استلذاذ و نیز کلمۂ تحریص باستلذاذ) یعنی وہ کلمہ جو حالتِ لذّت لُطف یا مزے میں زبان سے سرزد ہوتا ہے + (۷۔ ع) خُوب۔ عجیب +

واہ پیر علیا پکائی تھی کھیر ہو گیا دلیا ۔ کہاوت:۔ کیا تھا کیا اور ہو اکیا + بنا بنایا کام بگڑ گیا۔ اچھے کام کا بُرا نتیجہ ملا (کہتے ہیں کوئی بزرگ علیا نامی ہانسی میں تھے ایک روز بھوک کے غلبہ میں ایک عورت کے مکان پر جا کھڑے ہُوئے جو اُسوقت کھیر پکا رہی تھی انہوں نے پوچھا مائی کیا پکا رہی ہے اُسنے اِس خیال سے کہ کہیں مانگ نہ بیٹھیں یہ جھوٹ بولدیا کو سائیں دلیا پکا رہی ہُوں۔ پس وہ چلے گئے۔ اِسنے جو چپنی کھولی تو کھیر کا دلیا ہو گیا پس اُسوقت بے عورت کی زبان سے بے ساختہ یہ فقرہ نکلا جب ہی سے مشہور ہو گیا) +

واہ رے ۔ ا۔ کلمۂ تعجب توصیف۔ طنز۔ تنفر اور تاسف:۔ جیسے واہ رے تقدیر کیا سوئی ہے[۱]

واہ رے شدتِ گریہ کہ تری دولت سے کہیں دریا کہیں نالا کہیں تالاب بنا (رسا)

واہ رے اُٹھکیلیاں اور واہ رے طرزِ سخن صدقے اُس رفتار کے قربان اِس گفتار کے (جرأت)

ہم پس دیوار اُسے ہر وقت نظارہ نصیب واہ رے تقدیرِ چشم روزنِ دیوار کی (اسیر)

ہاتھ اُٹھا کر جو کوسنے وہ لگے واہ رے ہم اُسے دُعا سمجھے (مُنیر)

دیکھ آئینہ جو کہتے ہیں کہ اللہ رے ہم اُنکے ہم دیکھنے والے ہیں بقا واہ رے ہم (بقا)

واہ رے شورِ محبت خُوب ہی چھڑکا نمک اُستخواں میرے ہُما کس کس مزے سے کھائے ہے (ظفر)

واہ رے میں ۔ ہ۔ (کلمۂ فخر) میرا کیا کہنا ہے۔ میری کیا بات ہے۔ مجھے اپنی پیٹھ آپ ٹھوکنی چاہیئے۔ ہم بھی کچھ ہیں ۔ دیکھکر آئینہ کہتا ہے کہ واہ رے میں ام مرعیا

واہ رے ہم ۔ ہ۔ کلمۂ فخر:۔ ہمارا کیا کہنا ہے۔ اپنے مُنہ میاں مِٹھو بننے کے موقع پر بولتے ہیں

دیکھ آئینہ جو کہتے تھے کہ اللہ رے ہم اُنکے ہم دیکھنے والے ہیں بقا واہ رے ہم (بقا)

واہ کیا بات ہے ۔ امحاورہ:۔ طنز و توصیف دونوں موقعوں پر بولتے ہیں۔

تازگی جی کی اور ترے تن کی واہ کیا بات کورے برتن کی (نظیر)

واہ کیا کہنا ہے ۔ ہ۔ محاورہ:۔ طنزاً کیا بات ہے۔ سُبحان اللہ۔ چشم بد دُور[۲]

جان سُننے والوں کی واعظ لبوں پر آگئی واہ کیا کہنا ہے حضرت آپکی گفتار کا (انور)

واہب ع۔ صفت:۔ بخشنے والا۔ عفو کرنے والا +

واہمہ ع۔ اسم مذکر:۔ وہم کی قوت۔ جزئیات کو معلوم کرنیوالی قوت۔ قوتِ متخیلہ۔ قوتِ متصورہ۔ وہمی قوت (وہ قوت جس سے جزئیات اور باریک باتیں معلوم ہوں جو محسوسات سے متعلق ہیں مثلاً سچائی۔ انصاف۔ دشمنی وغیرہ۔ بعض محققوں کی رائے ہے کہ واہمہ کا

---

[۱] یہ شعر نمبر ۳ سے متعلق ہے خدا کاتب سے سمجھے +

[۲] آسماں دیتا ہے مجھکو رنج غیروں کو خوشی ۔ واہ کیا کہنا ہے کیا کہتے ہیں اس تقسیم کو (داغ)

یہ کام ہے کہ دو کبھی اُبن دکھی تپتی اور جھوٹی سب طرح کی چیزیں نقش اور صورتیں دکھا دے۔ خواہ وہ چیزیں عالم صورت میں ہوں خواہ نہوں جیسے وہم نے یہ بات دکھائی کہ آسمان پر ہزار سورج برابر نکلے ہوئے ہیں حالانکہ ایک سورج سے زیادہ نہیں ہے اور قوتوں کے برخلاف یہ قوت عقل کے تابع نہیں۔ چنانچہ اگر کوئی شخص کسی اندھیرے گھر میں اکیلا ایک مُردے کے پاس بیٹھا ہو تو ہرچند عقل کہے گی کہ مُردے سے کچھ خوف و دہشت نہیں کرنی چاہئے کیونکہ مُردہ اینٹ پتھر کی طرح بیجان ہے اس سے ڈرنا کیا۔ لیکن قوتِ واہمہ وسوسے پیدا کریگی اور اُس شخص کو ڈرا دیگی) +

واہ وا۔ ا۔ (مخففِ واہ واہ) کلمۂ تحسین و آفریں۔ تعجب۔ افسوس۔ طنز۔ تاسف وغیرہ نیز کلمۂ انبساط جو ازراہِ لذت یا خوشی کے موقع پر بولتے ہیں۔ کیا کہنا ہے۔ کیا پوچھنا ہے۔ کیا بات ہے۔ کیا خوب۔ چہ خوش۔ اچھے رہے۔ سُبحان اللہ۔ بلبے ظالم۔ رحمت خدا کی۔ شاباش۔ بارک اللہ۔ آفریں صد آفریں۔ اللہ اکبر۔ اللہ غنی۔ اُہو۔ اُہو جی +

دل جلا کر مرا کباب کیا — واہ وا تم نے کیا ثواب کیا (طفل)

واہ وا مرحبا شاباش تجھے — ہاں تو اک وار لگا اے سفاک (عاشق)

کیا جلوۂ حُسن خود نما ہے — سُبحان اللہ واہ وا ہے (نسیم دہلوی)

قید بھی یاں کچھ نہیں اور چھوٹ بھی سکتے نہیں — واہ وا اِس دام کو اور آفریں صیاد کو (عاقل)

ذکر تو اُسکی وا وا بات بات پر تعریف — خدا ہی جانے کرے کیا یہ واہ وا تیری (جرأت)

واہ وا شاباش اے رحمت خدا کی آفریں — حق میں میرے تُمنے باو غیر کا کہنا کیا + (انشا)

بعد مُردن بھی رہی وا چشم حیراں واہ وا — واہ وا اسے خواہش دیدار جاناں واہ وا (منیر)

واہ وا شورِ محبت خوب ہی چھڑکا نمک — اُستخواں میرے ہُماکس کرّو سے کھسئے (ظفر)

واہ وا رے۔ ا۔ کلمۂ تحسین و آفریں:۔ دیکھو (واہ رے) +

ہتھکڑی بیڑی کو ٹکڑے ایک جھٹکے میں کیا — زور بے جوشِ جنوں ہے واہ وا رے ہاتھ پاؤں (ناسخ)

واہ واہ۔ ف۔ کلمۂ تحسین و آفریں:۔ نیز طنز۔ دیکھو (واہ وا) ہے

ہم رہیں محبوسِ زنداں واہ واہ — تم کرو سیرِ گلستاں واہ واہ (میر سوز)

یار ہو غیروں کے گھر میں اپنے گھر سیلاب ہو — تو نے بھی بدلی نظر اے ابرِ رحمت واہ واہ (قدسی)

مجھ سے نالائق کو دی پہلو میں جا — واہ واہ گورِ غریباں واہ واہ (میر سوز)

ہم پہ یوں گزری قیامت واہ واہ — واہ واہ حضرت سلامت واہ واہ (ایضاً)

ایسا لگاؤ تیرِ نگہ تم کہ ہو بلند — ہر زخم دل سے میرے صدا واہ واہ کی (رمز)

واہ واہ کرنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ سراہنا۔ تعریف کرنا۔ شاباشی دینا۔ مرحبا کہنا۔ گن گانا آفریں و تحسین کرنا +

واہ واہ گرگٹ کا بچہ تاناشاہ۔ ا۔ کہاوت:۔ اونے شخص اور یہ عالی دماغی۔ کمینے کو دیکھو کیسا عالی دماغ بنا ہے +

واہ واہ میاں بانکے تیرے دگلے میں سو سو ٹانکے۔ ہ۔ کہاوت:۔ بے سرو سامان مغرور کی نسبت بولتے ہیں۔ پیوند پارے کے کپڑوں پر چھیل بل +

واہ واہ ہونا۔ ا۔ فعل لازم:۔ تعریف و توصیف ہونا۔ سراہا جانا۔ نام ہونا۔ شہرت ہونا۔ ناموری ہونا۔ بول بالا ہونا +

واہی ع۔ صفت:۔ (۱) سُست۔ کاہل۔ ضعیف۔ کمزور۔ ناتواں۔ ناطاقت + ضعیف العقل (۲۔ ف۔ ا) سخن بارد و بے مزہ۔ بیہودہ بات۔ بُطلان (۳۔ ا) آوارہ۔ آوارہ گرد خانہ بدوش + لغو۔ بیہودہ + لُچا۔ شہدا لُفنگا۔ زناکار۔ رنڈی باز۔ عیاش۔ تماشبین۔ اوباش +

واہی تباہی۔ ا۔ صفت:۔ (۱) بیہودہ + بےمعنی بات۔ لغو بات۔ بارد و بے مزہ کلام۔ (۲) آوارہ۔ خراب خستہ + اوباش + نکما۔ بیکار +

واہی تباہی بکنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ بیہودہ باتیں کرنا۔ ڈینگ ہانکنا۔ لغو باتیں کرنا۔ گالی گلوچ کرنا +

واہی تباہی پھرنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ آوارہ و سرگرداں پھرنا۔ خراب خستہ اور مارا مارا پھرنا۔ ڈانواں ڈول پھرنا +

واہی سا پھرنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ آوارہ سا پھرنا۔ بیہودہ سا پھرنا۔ آوارہ گردوں کی طرح پھرنا۔ ڈانواں ڈول پھرنا ہے

کیوں پھرا کرتا ہے تو واہی سا دن بھر آفتاب — کیا ترے پاؤں میں ہے میرا سا چکر آفتاب (جعفر)

واہی ہونا۔ ا۔ فعل لازم:۔ بگڑنا۔ خراب ہونا۔ عیاش ہونا +

واہی ہے۔ ا۔ محاورہ:۔ بے وقوف ہے۔ کبھی کسی کام کے منع کرنے کے موقع پر بھی کہہ دیتے ہیں یعنی کیا کرتا ہے اِس کام کو نہ کر +

واہیات ع۔ اسم مؤنث:۔ واہی کی جمع (۱) بیہودہ اور لغو باتیں۔ مُزخرفات۔ نکمی بے سود و بےمعنی باتیں۔ خُرافات (۲) اوباشی + خرابات +

وائے ع۔ کلمۂ ندبہ۔ تاسف و تحسّر وغیرہ جو درد۔ آزار۔ رنج و الم کے اظہار میں زبان پر آتا ہے

وائے ناکامی کہ بعد از مرگ یہ ثابت ہوا — خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سُنا افسانہ تھا (درد)

وائے ناکامیِ مجنونِ سیہ بختِ زبوں — جسے لیلٰی بھی یہ کہتی ہے کہ سودائی ہے (شیخ برکت اللہ مرحوم)

وائے قسمت ایک گالی کی تھیں دو تین چار — وقتِ گفتن جب زباں پر اُسکی لکنت آگئی (وسعت)

وائے کس شوخِ ستمگر سے لگا اپنا دل — کہ نہ ہے مہر سے آگہ نہ وفا سے واقف (ظفر)

وائے تقدیر۔ قسمت یا نصیب۔ ف ع۔ کلمۂ افسوس۔ ہائے تقدیر۔ ہائے قسمت ہے

وائے تقدیر کہ وہ خط مجھے لکھ لکھ کے ظہیر — میری تقدیر کے لکھے کو مٹا دیتے ہیں (ظہیر)

وائے تقدیر کہ ہیں آج گرفتارِ قفس — یاد وہ دن ہیں کہ کبھی پھرتے تھے گلزاروں میں (مصحفی)

وائے قسمت کہ خزاں میں رہے گلزار کے پاس — اور بہار آئی تو صیادِ جفاکار کے پاس (نامعلوم)

وائے قسمت وہ شبِ وعدہ اگر ہوں پیدا　　پاسئے قاصد کو مرے سخت سُنا دیتے ہیں (ظہیر)

وائے قسمت ایک صُورت پر نہیں جب دیکھئے　　خاصہ پیدا کیا دل نے مزاج یار کا (نسیم)

وایُو-س वायु-اسم مؤنّث:- ہوا- باد- بائے- بتاس- پون +

وایُوکون- ہ- اسم مذکّر:- گوشۂ شمال و مغرب + (بکافِ مضموم و واوِ مجہُول)

وایُوگولا- ہ- اسم مذکّر:- دیکھو (باؤ گولہ) ایک قسم کا دردِ شکم جس میں پیٹ کے اندر گولہ بنا کرتا ہے۔

وائس- انگلش Vice صفت:- بجائے- قائمقام- کسیکی جگہہ کام کرنے والا + نائب۔

وائس پریسیڈنٹ- انگلش Vice president اسم مذکّر:- نائب رئیسِ مجلس +

وائس رائے- انگلش VICEROY اسم مذکّر:- نائب السّلطنت- گورنر جنرل- ملکی لارڈ- ملکی لاٹ + (رائے انگریزی زبان میں بمعنی بادشاہ- راجہ اور ساشنت آتے ہیں- یہ لفظ ہندی راؤ- رائے راجہ سے بالکل مطابق ہے- لاطینی اور فرانسیسی میں رے جس Regis اور رُوئے Roy سے) +

وائن- انگلش- Wine - اسم مؤنّث:- انگوری شراب + بنت العنب- دُخترِ رز- دُخترِ رز + مطلق شراب + مے- صہبا- مُل- دارُو- بادہ- مدیہ- مدرا- جیسے پوٹ وائن +

وائن گلاس- انگلش Wine glass اسم مذکّر:- جام شراب- شراب پینے کا گلاس +

وبا- ع- اسم مؤنّث:- موت + مرگِ تام و مرگِ عالم جو ہوا خراب ہو جانے سے واقع ہوتی ہے- مری- عام مری + اَرنی بیماری + پھیلنے والی یا متعدی بیماری جیسے ہیضہ +

وبا آنا یا پھیلنا- ا- فعل لازم:- مرگِ عام کا واقع ہونا- مری پڑنا- ہیضہ وغیرہ پھیلنا

ہزار دل مر گئے اسیر سکتے ہیں لاکھوں　　عجیب روگ ہے یارب یہ کیا وبا آئی (رند)

وبال- ع- اسم مذکّر:- (۱) سختی- گرانی + بوجھ- بار- بھار ۵

بل نازکی سے پڑتے ہیں لاکھوں بہ خرام　　گیسُو کا بال بال کمر پر وبال ہے (امانت)

(۲) عذاب- قہرِ الٰہی- غضبِ الٰہی- گُناہوں کی سزا + آفت- مُصیبت- بپتا ؎

تنگ سے دُشمن کیا اُسکو خیال　　وہ خیال اُسکا ہوا اپنی کا وبال (حسن)

جس آئینہ میں پڑا بال ٹوٹ جاتا ہے　　خیالِ زُلف ولا جان کو وبال ہوا دیا شنکر نسیم)

بے پر و بال ہی رہنے کا خیال اپنا ہے　　مور کی طرح پر و بال وبال اپنا ہے + (حمزہ)

کہے تھی شب تہِ گلگیر شمع رو رو کر　　وبال سر پہ مرے تاج زر بنایا تھا (ظفر)

آگیا زُلف کے سودے میں جو کاکُل کا خیال　　تیرہ بختوں کے ترے جی کو وبال اور لگا (یہ)

تُو نے آرام کچھ دیا اے مرگ　　زندگی کیا رہی وبال رہا + (داغ)

(۳) مری- وبا- مرگِ عام (۴) دُوبھر- اجیرن- ناگوارِ طبع- عذابِ جاں- سوہانِ رُوح جیسے اتنے بال بھی وبال ہیں ؎

لو وہی دن کے بعد یہ اُنکا خیال ہے　　چھُوٹو بھی رسم و راہ کہاں کا وبال ہے (نامعلوم)

وبال پڑنا- فعل لازم:- صبر پڑنا- ظلم کی داد ملنا- ظلم کا بدلہ ملنا ۵

کبھی اسود کبھی ہے اُلجھن کبھی پریشان ہیں تن　　تمہاری زلفوں پہ شفتی من پڑا ہے پیک بال دل کا
ابر کو تُو نے اُڑایا ہے گرے گی بجلی　　اے ہوا تجھ پہ پڑے گا یہ وبالِ طاؤس　　} قدر

وبالِ جاں- ع + ف- صفت:- عذابِ جاں- کوفتِ خاطر + ناگوارِ طبع- دُوبھر- اجیرن ۵

ناتواں وہ ہُوں کہ ہر بال وبالِ جاں ہے　　ضعف سے مُوئے بدن خنجر فولاد ہیں سب (نسیم دہلوی)

وبالِ جاں ہو جانا- ا- فعل لازم:- دُوبھر پڑ جانا- اجیرن ہو جانا- بوجھ معلوم دینا- ناگوارِ خاطر گزرنا +

وبالِ دوش- ع + ف- صفت:- بارِ دوش جسکا اُٹھانا طبیعت پر گراں ہو- گرانِ خاطر- دُوبھر ۵

وبالِ دوش ہُوئی بارِ غم سے لاش مری　　اُٹھانے والوں نے گر کر بہت اُٹھائی چوٹ (داغ)

وبالِ گردن- ع + ف- صفت:- بارِ گردن- گردن کا بوجھ- ناگوارِ طبع- عذابِ جاں- دُوبھر ۵

ہے کسے شوقِ شہادت میں خیالِ گردن　　شمع ساں سے ہمیں سر اپنا وبالِ گردن (غافل)

وَتَر- ع- اسم مذکّر:- (۱) کمان کی زہ- کمان کا چلّا (۲) اُقلیدس) وتر وہ خط جو دائرہ کے کسی حصے کو گھیرے اور قطر سے چھوٹا ہو +

وتیرہ- ع- اسم مذکّر:- طریقہ- شیوہ- راہ- روش- دستُور- مجازًا- عادت +

وُثُوق- ع- اسم مذکّر:- مضبُوطی- اُستواری + اعتبار- اعتماد- بھروسا- بھدرک + استقلال- استحکام +

وَثیقہ- ع- اسم مذکّر:- (۱) مضبُوطی- اُستواری- استحکام (۲) عہد و پیمان- مُعاہدہ (۳) عہدنامہ- اقرارنامہ- دستاویز- تمسّک (۴) علمائے لکھنؤ اور علی الخصوص اہلِ تشیع کے نزدیک وہ روپیہ جو کسی غیر مذہب کے سبب بطورِ منافع نقد روپیہ کی عوض لیا جائے جیسے پرومیسری نوٹ کی آمدنی جو سرکاری بنک سے ملتی ہے- پرو نوٹ +

وثیقہ دار- ع + ف- اسم مذکّر:- مالکِ وثیقہ- پرومیسری نوٹ کا مالک- وہ شخص جسکا روپیہ گورنمنٹ میں بمدِ امانت جمع ہو اور اُسکا منافع اُسے دیا جائے +

وَجاہَت- ع- اسم مؤنّث:- خُوبرُوئی- خُوبصُورتی + چہرے کا روشن ہونا- چہرے کا نُور + روشنائی + ظاہری شکل و شباہت- دکھاوا- چہرے کی دلالت اور رُعب + عزّت- حُرمت- توقیر +

وَجَب- ع- اسم مؤنّث:- بالشت- بلاند- بتّا- ہاتھ کی چھوٹی اُنگلی سے لیکر انگوٹھے تک کا پھیلاؤ- ۹- انچہ کی لمبائی +

وَجْد- ع- اسم مذکّر:- غمگینی و شیفتگی- مجازًا حالتِ ذوق و شوق جو صُوفیانِ سماع پسند پر وارد ہوتی ہے- حال- جذبہ- حالت- بیخُودی- سرمستی- جوش- وراگ- خوشی- مگنتا +

وَجْد آنا- ا- فعل لازم:- حال آنا- بیخُودی چھانا- ذوق و شوق میں بھرنا- جھُومنا- مستِ الگ ہونا + ناچنا +

وَجْد کرنا- ا- فعل متعدّی:- حال کھیلنا- مست ہونا- خوشی یا ذوق شوق میں جھُومنا- اُچھلنا- کُودنا +

وجع

وَجد میں آنا - اِ فعل لازم: حالتِ ذوق شوق میں مست ہونا ؎

لگے ہلنے آ وجد میں سب درخت کھڑے رہ گئے نسرو ہو کے کرخت (میرحسن)

وجع ع - اسم مذکر: - درد - دُکھ - پیڑ پیڑا + ٹیس - چبک +

وَجعُ الاَسنان ع - اسم مذکر: - دانتوں کا درد یا ٹیسین +

وَجعُ الظّہر ع - اسم مذکر: - پیٹھ اور کمر کا درد +

وَجعُ القلب ع - اسم مذکر: - دل کا درد جو نہایت مُہلک ہے +

وَجعُ المفاصِل ع - اسم مذکر: - جوڑوں کا درد - گٹھیا + بالے +

وُجُوب ع - اسم مذکر: - لزُوم - لازم ہونا - واجب ہونا - فرض - لازم + ضرُوری - لابُد +

وُجُود ع - اسم مذکر: - (۱) مطلوب کا پانا - حصُولِ مقاصد - (۲) مجازاً جسم - بدن - دیہ (۳) نقیضِ عدم - ہستی - ذات - زندگی - موجودگی - بُود + (۴) پیدائش - حیات (۵) ظہور - نمائش (۶) قیام +

وُجُود پانا یا پکڑنا - اِ فعل لازم: - ہستی میں آنا - ہست ہونا - ظہُور پکڑنا - تکوین و تدوین ہونا - پیدا ہونا +

وُجُود میں لانا - اِ فعل متعدی: - پیدا کرنا - ظہور میں لانا +

وُجُود و عدم برابر ع + ف - تابع فعل: - ہونا نہ ہونا برابر - جیسے ہوا ویسے نہوا - ہوا نہوا یکساں +

وُجُوہ - ع - اسم مؤنث: - وجہ کی جمع - وجُوہات - وجہیں - اسباب - دلائل + چہرے + سرداراور بزرگ لوگ +

وُجُوہات ع - اسم مؤنث: - وجہ کی جمع الجمع - دلیلیں - سبب +

وَجہ ع - اسم مؤنث: - (۱) رُخ - چہرہ - صُورت شکل - رُو (۲) سبب - کارن - جہت - باعث - مُوجب - علت - تقریب ؎

وجہ حرمت کلال کی ہوتی دُخترِ رز حلال کی ہوتی + + (صبا)

(۳) طور - طریق - طرز - ڈھنگ - اسلُوب - دستُور (۴) ذریعہ - وسیلہ (۵) دلیل - برہان (۶) زرو مال - نقدی - روپیہ پیسہ (۷) وسیلۂ معاش جیسے تنخواہ - زمین - مشاہرہ وغیرہ (۸) کسی چیز کی ذات و حقیقت - (۹) طرف - جانب - سمت - رُخ - پاسے +

وَجہِ تسمیہ ع - اسم مؤنث: - نام رکھنے کا سبب +

وَجہِ ثبُوت ع - اسم مؤنث: - ثبُوت کی دلیل - دلیلِ ثبُوت + شہادت - گواہی - ساکھی - مدارِ ثبُوت + گواہوں کی پیشی +

وَجہِ قوی ع - اسم مؤنث: - دلیلِ قوی - برہانِ ساطع - مضبُوط سبب +

وَجہِ کافی - ع - اسم مؤنث: - پُورا پُورا ثبُوت - کامل ثبُوت +

وَجہِ معاش و معیشت ع - اسم مؤنث: - وہ شے جو گزارہ کرنے کا ذریعہ ہو - جیسے تنخواہ - وظیفہ - زمین - ملک - جاگیر وغیرہ +

وَجہِ معقُول ع - اسم مؤنث: - وہ سبب جو عقل کے نزدیک بھی دُرست ہو - ٹھیک اور دُرست وجہ - دلیلِ روشن +

وَجہِ مُوجّہ - ع - اسم مؤنث: - مضبُوط اور مستحکم دلیل - دلیلِ قوی - پکی دلیل +

وَجیہ ع - صفت: - خوشنما - خوبصُورت - خوشوضع - خوش قطع - خوش رُو - صُورت شکل کا اچھا - حسین + موزُوں - زیبا + مردِ صاحبِ جاہ + مردِ مُوشناس - جس پر سب کی نظر پڑے +

وحل

وَحدانیّت ع - اسم مؤنث: - یکتائی - ایک ہونا - احدیت - واحد ہونا - یگانگی - یگانہ پن - توحید - فردیت +

وَحدت ع - اسم مؤنث: - یگانہ ہونا - یکتائی - یگانگی - تنہائی - ایک ہونا - توحید - فردیت - احدیت +

وَحدتُ الوُجُود ع - اسم مذکر: - صُوفیوں کی اصطلاح میں تمام موجُودات کو خدا تعالیٰ ہی کا وجُود ماننا اور وجُودِ ماسوا کو محض اعتباری خیال کرنا - جیسے لہر - ببلا - بھنور - بُوند اور اسکو پانی ہی جاننا یا جس قدر شیرینی کھانڈ سے بنائی جائے اُس سب کو کھانڈ ہی تصوّر کرنا +

وَحدتِ ارادی ع - اسم مؤنث: - آدمیوں کا جبر کے بغیر آپ سے ارادہ ایکدل ہونا جیسے ایک نبی کی اُمت کے لوگ +

وَحدتِ قہری ع اسم مؤنث: - وہ وحدت جو بادشاہ کے قہر و غضب کے سبب لوگوں میں حاصل ہو جیسے نوکروں میں +

وَحدتِ نوعی ع اسم مؤنث: - وہ وحدت جو ایک نوع ہونے کے سبب حاصل ہو جیسے افرادِ انسان میں +

وَحشت ع اسم مؤنث: - (۱) رمیدگی - غیر مانُوسی - نفرت جیسے جنگلی جانوروں میں ہوتی ہے ؎

وحشت پہ مری عرصۂ آفاق تنگ تھا دریا زمین کو عرقِ انفعال ہے + (غالب)

(۲) سودا - خفقان + گھبراہٹ - دم اُلٹنا + جنُون - دیوانگی ؎

دربدر مجکو لئے پھرتی ہے دل کی وحشت گاہے گاہے ترے کُوچہ میں بھی آجاتا ہوں (مبد)

عشق مجکو نہیں وحشت ہی سہی میری وحشت تری شہرت ہی سہی (غالب)

ایک تو وادیٔ وحشت ہے نہایت پُرہول طرفہ حضرتِ دل مجھ سے بچھڑ جاتے ہیں (رنگین)

(۳) حیوانیّت - جہالت - ویرانہ پسندی ؎

چشم وحشی کو اگر اپنی وہ دکھلائے تو ہو چشمِ آہُو سے ہرن نشۂ جام وحشت (ذوق)

(۴) اُداسی - ویرانگی - تارگی - بھیانک پن (۵) دہشت - خوف - بھے - ڈر - ہیبت +

وحشت اثر ع - صفت: - وحشتناک - ایسی خبر جس سے وحشت پیدا ہو - مہیب - ہیبتناک +

وحشت اُچھلنا - اِ فعل لازم: - خفقان اُچھلنا - جنُون ہونا - سودا ہونا - خبط ہونا ؎

حضرتِ داغ کو پھر کیا کہیں وحشت اُچھلی آج گھر کو جو بیابان کئے بیٹھے ہیں + (داغ)

وحشت انگیز ع + ف - صفت: - ڈراؤنا - ہولناک - مُہیب - ہیبتناک - بھیانک - خوفناک - جس سے وحشت پیدا ہو +

وحشت برسنا - اِ فعل لازم: - اُداسی چھانا - ویرانہ برسنا - ویرانی برسنا + آوارگی برسنا - جنُون و سودا نمایاں ہونا +

وحشت سی برستی ہے آوارہ سے پھرتے ہو دل آپکا اے بسمل سچ کہئے کہاں آیا (بسمل)

وحشت زدہ - ع + ف - تابع فعل: - حواس باختہ - اُداس + گھبرایا ہوا - خبطی - سودائی - پاگل - مجنُون +

وحشت ناک ع + ف - وحشت کی بھری ہُوئی - پُر از وحشت - خوفناک - بھیانک - خطرناک - وحشت انگیز - گھبرا دینے والی - پریشاں خاطر کر دینے والی +

وحشت ہونا - اِ فعل لازم: - گھبرانا - توحش ہونا - پریشانی ہونا - خفقان ہونا - سودا ہونا - جنُون ہونا - خبط ہونا +

وَحشی ع - صفت: - جنگلی جانور جو آدمیوں سے بھاگ جائے + جنگلی - صحرائی - بن سدھا - بن ہلا ہوا - غیر مانُوس - بھڑکنے والا - رمندہ - بھاگنے والا + گھبرانیوالا - ایک حال پر نہ رہنے والا - مُضطرب جیسے دلِ وحشی +

وَحل ع - اسم مؤنث: - کیچڑ - دلدل - وہ زمین جو پانی کی تری سے نرم ہو گئی ہو - گیلی مٹی - گارا - جہلا - کیچ - پانک +

۵؎ احباب چارہ سازیٔ وحشت نہ کر سکے + زنداں میں بھی خیال بیاباں نورد تھا (غالب)

وحو

وُحُوش ع۔ اسم مذکر: وحش کی جمع۔ صحرائی جانور +

وَحی ع۔ اسم مؤنث: لغوی معنی دل میں کوئی بات ڈالنا۔ خدا تعالیٰ کا کسی شخص کو اپنا پیغام پہنچانا۔ چھپی بات کہنا یا اشارہ کرنا + پیغامِ خدا۔ کتابِ الٰہی۔ سخنِ پوشیدہ + دائم بات۔ نرم بات۔ خدا کا حکم جو پیغمبروں کو اُترتا ہے۔ الہام۔ اکاس بانی +

وَحید ع۔ صفت: (۱) یکتا۔ یگانہ۔ تنہا۔ یکا + بے نظیر۔ لاثانی۔ فرد۔ (۲) ہمارے قدردان کرم فرما مولوی عبدالرؤف صاحب ولد منشی احمد علی صاحب کلکتوی کا تخلص جنہوں نے سال میں وفات پائی +

وَحید العَصر ع۔ صفت: یکتائے زمانہ +

وِداد ع۔ اسم مؤنث: دوستی۔ محبت۔ اتحاد۔ اُلفت۔ اُنس۔ بسترنائی +

وِداع ع۔ اسم مؤنث: (فارسی میں بکسرِ واو) (۱) رخصت۔ روانگی۔ بدا (۲) دُولہن کی اپنے گھر سے رخصت

وَدُود ع۔ اسم مؤنث: دوستی۔ محبت +

وِدّیا س۔ اسم مؤنث: بِدّیا۔ علم + گُن۔ فن۔ ہنر۔ گیان + بُدھ۔ دانش۔ سمجھ۔ ادراک۔ واقفیت۔ استعداد

وَدِیعَت ع۔ اسم مؤنث: امانت۔ دھروڑ۔ سپردگی۔ ڈپوزٹ ۔

وَدِیعَت میں سے رکھّا ہے کسی کو پسِ مردن غبارِ ناتواں میں (زکی)

وَر۔ ف۔ حرفِ ربط: (۱) وَار بمعنی وگر کا مخفف۔ اور اگر۔ اور جو (۲) کلمۂ نسبت یعنی آور کا مخفف دارندہ جیسے بارور۔ ہنرور (۳) صاحب۔ خداوند۔ والا جیسے بختور۔ تاجور۔ دستور۔ سخنور۔ دیدہ ور وغیرہ (۴) بزرگ۔ گرامی۔ بڑا (۵) غالب۔ زبر۔ فائق جیسے یہ اُس پر ور ہے +

وَر رہنا۔ فعل لازم: غالب رہنا۔ زبر رہنا۔ بڑھا چڑھا رہنا۔ فتحیاب ہونا۔ بازی لیجانا جیسے تم ہمیشہ سب پر ور رہتے ہو

وَر ہونا۔ فعل لازم: غالب ہونا + فائق ہونا ۔

کبھی دیکھ لے جو رنگ بدن تو ترا اک گُل ہوا چمن وہ خدا دیئے ہے اُسکو پھبن کبھی حورِ خلد وَر نہوئی (بحر)

وَرا یا وَرائے ع۔ تابع فعل: (۱) پس۔ عقب۔ پیچھے (۲) پیچھے کیطرف۔ پس پشت۔ جانبِ پس (۳) سوا۔ علاوہ۔ فالتو۔ علاوہ

وِراثت ع۔ اسم مؤنث: مُردے کے مال کا وارث ہونا۔ ورثہ۔ ترکہ۔ میراث۔ ارث۔ بپوتی +

وِراثت نامہ ع + ف۔ اسم مذکر: خطِ وراثت۔ وارث ہونے کی تحریر یا سند +

وراثتاً ع۔ تابع فعل: از روئے وراثت۔ بطورِ ترکہ جیسے یہ مکان وراثتاً پہنچا ہے +

وَرَثہ ع۔ اسم مذکر: میراث پانے والے لوگ + (وارث کی جمع جو مفرد بھی آتی ہے)

وَرثہ ع۔ اسم مذکر: ترکہ۔ مُردے کا مال جو حقدار کو پہنچے۔ میراث +

وَرثہ بٹنا۔ فعل لازم: مردے کا مال تقسیم ہونا۔ ترکہ بٹنا۔ حق تقسیم ہونا +

وَرثہ پانا۔ فعل متعدی: حق پانا۔ ترکہ حاصل کرنا۔ میراث ملنا +

وَرثے میں آنا۔ فعل لازم: ترکے میں آنا۔ مُردے سے حق پہنچنا + حصے میں آنا۔ بانٹے میں آنا۔ بڑوں کی میراث پہنچنا۔ جیسے جھوٹ تو تمہارے ورثے میں آیا ہے (بکسرِ واو مستعمل ہے)

وَرد ع۔ اسم مذکر: گُلِ سُرخ۔ گلاب کا پھول +

ورق

وِرد ع۔ اسم مذکر: ہر روز کا کام۔ وہ کام جو روز مرّہ ہوا کرے۔ وہ دعا جو ہمیشہ پڑھا کریں۔ معمول۔ وظیفہ یعنی جب مغفرت میں تمہارے کیا ہر دم ہو شیخو تہر ہیر وِرد یا غفار یا غفار رکھا + + (امیر)

پھر وِرد ہوا اپنا دعا وصلِ بتاں کی پھر گوشۂ مسجد کو ہم آباد کریں گے (زکی)

وِردِ زباں ہونا۔ فعل لازم: زبان پر چڑھنا۔ نوکِ زباں ہونا۔ حفظ ہونا۔ ازبر ہونا۔ یاد ہونا +

وِرد کرنا۔ فعل متعدی: معمول باندھنا۔ عادت ڈالنا +

وَردی ع۔ صفت: (۱) منسوب بہ وَرد۔ گلابی۔ گلاب کے رنگ کا (۲) انگلش۔ سپاہی کی پوشاک۔ فوج کا بانا۔ سپاہی کی علامت۔ یا نشان۔ تمغا (۳) نوبتِ صبح و شام۔ ڈھول تاشہ اور نوبت وغیرہ جو ریاستوں یا ایشیائی سلطنتوں میں صبح و شام کے وقت دروازوں پر بجایا کرتے ہیں۔ وہ باجا جو لشکروں میں رات کے دس بجے سو جانے کیواسطے اور صبح کے چار بجے جاگ اُٹھنے کیواسطے بجتا ہے +

وردی بجانا۔ فعل متعدی: نوبتِ صبح و شام کی بجانا۔ رئیسوں یا بادشاہوں کے دروازوں کی نوبت جو صبح اور شام کو بجائی جائے یا لشکر کا باجا جو صبح اور شام کو بجایا جائے اُسے وردی بجانا کہتے ہیں +

وردی بجنا۔ فعل لازم: صبح و شام کی نوبت بادشاہوں کے دروازوں یا لشکروں میں بجنا +

وردی بولنا۔ فعل متعدی: (لشکری) کسی واقعہ کی خبر لاکر دینا۔ رپورٹ کرنا۔ رپٹ بولنا۔ اطلاع دینا۔ مخبروں اور جاسوسوں کا آکر خبر دینا۔ کوئی خاص بات بتانا ۔

کیا رموزِ عشق کہاں ہیں فرشتہ ساتھ تھے بحر وردی کل یہ ہر کاری مقرر بولتے (امداد علی بحر)

وَرزِش ف۔ اسم مؤنث: کسرت۔ ریاضت۔ جسمانی مشق جیسے ڈنڈ پیلنا۔ مگدر ہلانا۔ وغیرہ +

ورزش کرنا۔ فعل متعدی: کسرت کرنا۔ ریاضت کرنا۔ ڈنڈ پیلنا۔ مگدر ہلانا +

ورزشی۔ ف۔ صفت: ورزش کیا ہوا۔ کسرتی جیسے ورزشی بدن۔ ورزشی جسم وغیرہ +

وَرطہ ع۔ اسم مذکر: ہلاکت کا مقام۔ جان جوکھوں کی جگہ + وہ زمین جہاں رستہ نہ ہو + مجازاً غار۔ گُنڈ۔ بھول بھلیاں۔ بھنور۔ گرداب۔ پانی کا چکر +

وَرَع ع۔ اسم مؤنث: پرہیزگاری۔ پارسائی۔ تقویٰ۔ زہد کا مترادف جیسے زہد و ورع +

ورغلانا۔ فعل متعدی: (۱) بہکانا۔ اُکسانا۔ بھڑکانا۔ اغوا کرنا۔ لڑائی پر آمادہ کرنا (۲) پھسلانا۔ فریب دینا۔ ٹھگنا۔ فریب دینا۔ دھوکا دینا۔ بھرمانا۔ پٹی دینا۔ پٹی پڑھانا +

وَرَق ع۔ اسم مذکر: (۱) برگِ درخت۔ درخت کا پتّا۔ پات (۲) کاغذ کا ٹکڑا۔ فرد۔ پتّا۔ پتر۔ جزو کا آٹھواں حصہ (۳) تاش۔ کارڈ۔ گنجفہ یا تاش کا پتّا + ۔

یوسف کی اور یار کی تصویر کیا ملے + وہ ہے ورقِ غلام کا یہ آفتاب کا (وزیر)

(۴) چاندی یا سونے کا باریک کیا ہوا ٹکڑا + پترا + سلیس۔ قاش + باریک اور چوڑی تراشی ہوئی چیز

وَرَق اُتارنا۔ فعل متعدی: باریک اور پتلے سلیس تراشنا۔ قاش اُتارنا +

وَرَقُ الخیال ع۔ اسم مؤنث: بھنگ جسے عوام بجیا۔ بوٹی۔ ٹھنڈائی کہتے ہیں +

وَرَق بکھر جانا۔ فعل لازم: (۱) شیرازہ کھلجانا۔ تتر بتر ہو جانا + پھوٹ پڑجانا۔ نااتفاقی ہو جانا۔

بندھی مٹھی نہ رہنا۔ تیلیاں بکھر جانا (۲) تباہ و برباد ہو جانا۔ خراب حال ہو جانا (۳) چھکّے چھُوٹ جانا۔ ہوش و حواس قایم نہ رہنا۔ حواس باختہ ہو جانا (۴) قابو میں نہ رہنا۔ قابو سے باہر ہو جانا۔ بکھر جانا

وَرَق تراشنا۔ (فعل متعدی):۔ (۱) دیکھو ورق اُتارنا (۲) تاش یا گنجفہ کا کوئی سا ورق کھیل شروع کرنے کے واسطے اکٹھے پتّوں میں سے نکالنا +

وَرَق داغ ۔ ع + ف۔ اسم مذکر:۔ (۱) ہندسہ جو ورقوں کے پیشانی کے گوشوں پر لکھ دیتے ہیں۔ ہندسۂ اوراق۔ برخلاف پا ورق جسے رکاب کہتے ہیں +

وَرَق داغی کرنا۔ (فعل متعدی):۔ ورقوں پر ہندسے ڈالنا۔ صفحے لگانا +

وَرَق ساز ۔ ع + ف۔ اسم مذکر:۔ زرکوب۔ چاندی سونے کے ورق بنانے والا +

وَرَق کُوٹنا۔ (فعل متعدی):۔ زرکوبی کرنا۔ چاندی یا سونے کے ورق بنانا +

وَرَق گردانی کرنا۔ (فعل متعدی):۔ یونہیں ورق اُلٹنا۔ بے سمجھے پڑھنا۔ ورق گننا۔ نام کو یا برائے نام پڑھنا + بیفائدہ کام کرنا۔ اپنی بے علمی کے عیب کو چھپانا +

وَرْقَہ۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ ورق۔ پتّا۔ پنّا۔ جزو کا آٹھواں حصّہ +

وَرْلا۔ ہ۔ تابع فعل:۔ ورے کا۔ اِسطرف کا۔ اِدھر کا۔ اِس کنارے کا۔ وار کا۔ پرلا کا نقیض +

وَرَم ۔ ع۔ اسم مذکر:۔ سُوجن۔ بیماری کے باعث یا چوٹ کے سبب جسم کا پھُول جانا۔ پھُولن۔ آماس + گُومڑا +

وَرَم ہو جانا۔ (فعل لازم):۔ سُوج جانا۔ آماس ہو جانا۔ سُوجن چڑھ جانا ؎

ہے نہ ہے اے آسماں تُو نہ دے مجھے آزار و زار   فربہی جب تجھسے چاہوں گا ورم ہو جائیگا (ناسخ)

وَرنَہ۔ ف۔ تابع فعل:۔ وگرنہ۔ واگرنہ۔ نہیں تو۔ بصورتِ دیگر۔ پھر ؎

ہم سے کھُل جاؤ بوقتِ مے پرستی ایکدن   ورنہ ہم چھیڑینگے رکھکر عذرِ مستی ایک دن (غالب)

عشق نے غالب نکمّا کر دیا   ورنہ ہم بھی آدمی تھے کام کے (رر)

وُرُود ۔ ع۔ اسم مذکر:۔ نزُول۔ صدُور۔ اُترنا۔ داخل ہونا۔ کسی جگہ کے اندر جانا۔ تشریف آوری۔ رونق افروزی۔ قدم رنجہ فرمائی +

وَرے۔ ہ۔ تابع فعل:۔ اِس طرف۔ اِدھر + پاس۔ نزدیک۔ پرے کا نقیض ؎

خدا نے چاہا تو دریائے عشق میں   کو دے جو آپکے ہم تو ورے سے پرے ہوئے (آتش)

وَرِیاں۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (ڈومنیاں) واری۔ بلہاری جیسے میں وریاں بمعنی ہیں واری +

وَرِید ۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ رگِ گردن۔ گلے کی موٹی رگ۔ شہرگ +

وِزارَت ۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ (۱) وزیری۔ وزیر ہونا + وزیر کا عہدہ۔ منتری کا عہدہ + وزیر کا کام صدارت (۲) ریاست کے وزیر کا دفتر۔ دفترِ صدر + مدار المہامی +

وُزَرا ۔ ع۔ اسم مذکر:۔ وزیر کی جمع +

وَزن ۔ ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) بوجھ۔ بار۔ بھار۔ گرانی (۲) تول۔ اندازہ۔ جانچ (۳) پیمانہ۔ مقدار (۴) بحر۔ شعر کا وزن (۵) وقعت (۶) قدر۔ عزّت جیسے ؎

چہ وزن آورد بت بخوردیں   کہ اندر قبا دارد اندام پیں + (سعدی)

(۷) اِمتحان۔ آزمایش (۸) متانت۔ سنجیدگی +

وَزن رکھنا۔ (فعل متعدی):۔ وقعت رکھنا + وزنی ہونا۔ باوقعت ہونا +

وَزن کرنا۔ (فعل متعدی):۔ تولنا۔ جانچنا۔ اندازہ کرنا +

وزن ہونا۔ (فعل لازم):۔ (۱) بوجھ ہونا۔ گرانی ہونا (۲) وقعت ہونا۔ متانت ہونا (۳) تلنا۔ تولا جانا

وَزنی۔ ف۔ صفت:۔ (۱) گراں۔ بھاری۔ ثقیل (۲) وقعت دار۔ باوقعت +

وَزِیر ۔ ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) لُغوی معنی بار برداری کا شریک چونکہ سلطنت کے کام کا بوجھ اُٹھانے میں وزیر بھی بادشاہ کا شریک ہوتا ہے اِسوجہ سے اِس عہدے کا نام وزیر رکھا گیا۔ منتری دیوان۔ پردھان۔ مدار المہام۔ دستُور۔ کارفرما (۲) شطرنج کے ایک مُہرے کا نام (۳) خواجہ محمد وزیر لکھنوی خلف خواجہ محمد فقیر کا تخلّص جنہوں نے ۱۲۷۰ھ میں وفات پائی

وزیرِ اعظم ۔ ع۔ اسم مذکر:۔ دستُورِ معظّم۔ بڑا وزیر۔ وزیر الملک +

وِس۔ ہ۔ ضمیر۔ (عوام) اُس۔ اُسے جیسے وِسکو۔ وِسے۔ وِسکا وغیرہ +

وِسادَہ ۔ ع۔ تکیہ۔ مسند۔ (وسایدجمع)

وَساطَت ۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ درمیان ہونا۔ اعتدال + وسیلہ۔ واسطہ۔ توسّط۔ توسّل۔ ذریعہ +

وَساوِس ۔ ع۔ اسم مذکر:۔ وسوسہ کی جمع۔ وسوسے +

وَسائِل ۔ ع۔ اسم مذکر:۔ وسیلہ کی جمع۔ وسیلے۔ ذریعے۔ واسطے +

وَسط ۔ ع۔ صفت:۔ بیچ۔ درمیان۔ کمر۔ قلب۔ میان۔ مرکز +

وُسطیٰ ۔ ع۔ صفت:۔ درمیانی۔ بیچ کی۔ راس کا۔ بڑا نہ چھوٹا۔ میانہ۔ اوسط درجہ کا۔ متوسط۔

وُسطیٰ مدرسہ ۔ ع۔ اسم مذکر:۔ مڈل سکوُل +

وُسع ۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ فراخی۔ کشادگی۔ وسعت۔ دسترس۔ توانائی۔ بساط۔ قُدرت۔ مقدُور +

وُسعَت ۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ (۱) فراخی۔ چوڑائی۔ چوڑاپن۔ کُشادگی۔ میدان + گنجایش۔ سمائی۔ لمبان۔ چوڑان میں بہت سا ہونا۔ پھیلاؤ۔ پہنائی (۲) پیمایش۔ رقبہ + عرض۔ طُول۔ عمق۔ جسامت۔

وُسعَت دینا۔ (فعل متعدی):۔ بڑھانا۔ دراز کرنا۔ پھیلانا۔ زیادہ کرنا۔ فراخ کرنا +

وَسمَہ ۔ ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) برگِ نیل۔ نیل کے پتّے جنسے خضاب کیا جاتا ہے (۲) گلگونہ۔ اُبٹنا (۳) ایک قسم کا چھپا ہوا کپڑا جو چاندی کے ورقوں اور چونے کی لاگ سے چھاپا جاتا ہے +

وَسمہ لگانا یا کرنا۔ (فعل متعدی):۔ خضاب کرنا۔ خضاب لگانا۔ بالوں میں نیل لگانا +

وَسواس ۔ ع۔ اسم مذکر:۔ وہم۔ وسوسہ + وہ اندیشہ جو دل میں خطُور کرے + خوف۔ اندیشہ۔ بھرم۔ گمان۔ ظن۔ شک۔ شبہ + کشمکش و پیچ۔ تذبذب + شیطان کا بہکانا + ؎

تیرے ملنے سے نہایت اب یہ دل مایوس ہے   اور تو وسواس کیا دھڑکا بڑا جاسوس ہے (میرسوز)

راہیں تو بہت دُور کی معلُوم ہیں لیکن   مجکو مرے وسواس بتانے نہیں دیتے (انور)

وَسْواسی ع۔صفت:۔ وہمی+مذبذب+شکّی+

وَسْوَسَہ ع۔اسم مذکر:۔ دیکھو (وسواس)۔وہم۔شبہ+ظن۔بدگمانی ؎

وعدۂ وصل مٹاتے ہیں وہ لکھکر خط میں — یہ بھی کیا وسوسۂ خاطر احدا نکلا
مٹ گیا دل سے مرے وسوسۂ گمراہی — بت ہوئے نورِ یقیں رہزنِ ایماں ہوکر (ذکی)

وِسے۔۔۔ضمیر:۔(عوام) اُسکو۔اُسے + ویرا۔آنرا۔اُورا+

وَسِیع ع۔صفت:۔فراخ۔چوڑا۔کشادہ۔دُور تک پھیلا ہوا۔بڑا۔لمبا چوڑا+

وَسِیلَہ ع۔اسم مذکر:۔(۱) ذریعہ۔واسطہ۔شفاعت۔وساطت۔توسّط+دستگیری۔حمایت۔پُشت پناہ۔پُشتی۔
اعانت۔سہایتا۔آسرا (۲) دستاویز۔سند۔تمسّک+

وسیلہ پیدا کرنا۔ فعل متعدی:۔ اپنا مربّی یا مددگار بہم پہنچانا۔ذریعہ نکالنا+

وسیلہ رکھنا۔فعل لازم:۔ آسرا رکھنا۔ذریعہ رکھنا۔توسّل رکھنا۔مربّی یا سرپرست رکھنا+

وَش۔ف۔حرفِ تشبیہ:۔مانند۔مثل۔نظیر۔جیسے حور وش۔پری وش+

وُشاق۔ت۔اسم مذکر:۔ غلام۔خدمتگار+سادہ رُو غلام۔امرد غلام+غلام بچہ ترک+

وَصّاف ع۔صفت:۔مبالغہ کا صیغہ ہے۔بہت تعریف کرنے والا+

وِصال ع۔اسم مذکر:۔(۱) بھینٹ۔ملاقات (۲) وصل۔ہمبستری۔عاشق و معشوق کی صحبت+ملنا۔ملاپ

وصال تو ہے کہاں میسّر مگر خیالِ وصال ہی میں — نہ مرے اُٹھتے ہوس نکلتی جو ساتھ انداز رم نہ ہوتا (مومن)
خدا کرے نہ کسی کا امیدوارِ وصال — دعائیں مانگتے ہیں ترکِ مدّعا کے لئے (داغ)
دل بیچتے ہیں بیچے قیمت وصال ہے — سوداگروں سے مول کا بننا محال ہے (ظہیر)

(۲) بزرگانِ دین کا انتقال۔صُوفیوں کی اصطلاح میں عارفِ خدا یا خدارسیدہ کا مرنا کیونکہ
حق تعالےٰ سے یہ گویا اُنکا وصل ہوتا ہے (۳) موت۔انتقال۔وفات+ ؎

رل چکے بس ملینگے خاک میں ہم — ہو چکا وصل تو وصال رہا+ (داغ)
پس وصال میسّر مجھے وصال ہوا — مرے جنازے پہ بیٹھے رہے وہ ساری رات (حیا)
لوگ مرنے کو بھی کہتے ہیں وصال — یہ اگر سچ ہے تو مرجاتے ہیں ہم+ (〃)

وِصال کا دِن۔اسم مذکر:۔ روزِ مرگ۔مرنے کا دن+یومِ عرس+

پھر مُنہ دکھائے مجکو نہ فُرقت ملال کا — یارب ہو روزِ وصل مرا دن وصال کا (وزیر)

وِصال ہونا یا ہوجانا۔فعل لازم:۔(۱) ملاقات ہونا۔ملاپ ہونا۔عاشق معشوق کا ملنا۔صحبت ہونا

منزلِ گور میں وصال ہوا — گوشہ میں چھپکے ہوگیا مطلب+ (آتش)

(۲) مرنا۔موت آنا۔انتقال ہونا۔وفات پانا۔مرجانا ؎

وصالِ یار کی مُدّت میں آرزو تھی مجھے — اسی فراق میں آخر مرا وصال ہوا (دیا شنکر نسیم)
نہ بچی جان اُن اداؤں سے — وصل میں بھی وصال ہو ہی گیا (داغ)
ہجر میں ہوگا وصال اپنا اسی تدبیر سے — کاٹ ڈالینگے گلے کو ایک دن شمشیر سے (وزیر)

اب تو جینے کی توقع نہیں یہ غیر ہے حال — صدمۂ ہجر سے اغلب ہے کہ ہوجائے وصال (امانت)
غم نہیں دردِ جُدائی سے گر عاشق کا ہوجائے وصال — لیکن تیرے درد سے اے بے مروّت جدائی ہوتی ہے (ظفر)
وصالِ یار دیکھا تھا ہوا ہمدم وصال اپنا — ہمارے خواب کی بھی واہ کیا تعبیر اچھی ہے (〃)
ہجر میں میر کا وصال ہوا+ — ایلو قصّہ ہی انفصال ہوا+ (میر)
ہجر کی زندگی سے مرگ بھلی — کہ جہاں سب کہیں وصال ہوا (حاتم)
ہرگز نہ ہوا وصال اُس سے — جب تک نہ ہوا وصال میرا (معروف)
کس سے کہیں آہ حال اپنا — فرقت میں ہوا وصال اپنا (شہیدی)

(۳) خاتمہ ہونا۔انجام ہونا۔جاتا رہنا جیسے دُنیا میں محبت کا تو وصال ہوگیا+ ؎

داغ اب وصل کا وصال ہوا — یار زندہ غمِ جُدائی ہے+ (داغ)

وَصایا ع۔اسم مؤنث:۔ وصیّت کی جمع+

وَصْف ع۔اسم مذکر:۔(۱) تعریف۔صفت+خُوبی۔عمدگی۔بھلائی (۲) گُن۔خاصیت۔خُو۔خصلت۔
عادت۔لچھّن (۳) جوہر۔کمال۔ہُنر۔سلیقہ ؎

شیخ جی توبہ کرکے پیتے ہیں — وصف ہیں یہ جناب میں دونوں (امیر)

وصف رکھنا۔فعل لازم:۔ ہُنر۔خُوبی یا کوئی سلیقہ رکھنا۔جوہر رکھنا۔گُنی ہونا+

وَصْل ع۔اسم مذکر:۔(۱) پیوستگی۔ملنا۔ملاپ۔میل۔ملاقات+جوڑ+سنجوگ صحبت+ ؎

ہے فنا میں کمالِ درویشاں — وصلِ حق ہے وصالِ درویشاں (معروف)
ہر ایک کام ہو مشکل تو کیا کرے انساں — مجھے تو جان کا دینا بھی وصلِ یار ہوا (ذکی)

(۲) مجامعت۔ہمبستری۔صحبت داری۔بھوگ۔جماع۔بلاس۔وشے۔مباشرت ؎

کیا فائدہ گر خواہشِ وصل اُس کو سنادی — اس کان سُنی اُسنے اور اُس کان اُڑادی+ (مخبر)
ہجر میں دُھن وصل کی ہے وصل میں ڈر ہجر کا — جان بے آرام دوں بھی ہے ہماری یوں بھی ہے (ظفر)
گیا نہ ہجر کا دل سے غم و ملال اک روز — اُمیدِ وصل میں ہی ہوگیا وصال اک روز
گر نہ ہو وصل تو ہو ہجر میں عاشق کا وصال — یوں ہی ہوجائے جو قسمت میں بلا یوں سے ہے (〃)
ہو نہ جبتک وصال اے معروف — کوئی ممکن ہے وصلِ یار ابھی+ (معروف)
اس لئے وصل سے انکار ہے ہم جان گئے — یہ نہ سمجھے کوئی کیا جلد کہا مان گئے (داغ)

وَصْل کرنا یا کردینا۔فعل متعدی:۔ ایک جان کرنا۔خُوب ملانا۔نہایت پیوستہ کردینا+

وَصْل ہونا۔فعل لازم:۔(۱) ملاقات ہونا (۲) پیوستہ ہونا۔خُوب ملنا۔خوب چسپاں ہونا۔
(۳) مباشرت ہونا۔معشوق سے ہمبستری ہونا ؎

وصل اُسکا محال ہے شہیدی — ممکن کرے حق محال اپنا+ (شہیدی)

وَصْلچَہ ع+ف۔اسم مذکر:۔ ٹکڑا۔پارہ۔پارچہ۔کپڑے یا کاغذ کا ٹکڑا۔ریزہ۔دھجّی۔
جیسے ایک تھان کے وصلچے ہیں یعنی سب یکساں ہیں+

وَصَالَہ یا وُصَالَہ ع - اسم مذکر :- (۱) دیکھو (وَصْلی) (۲) پیوند۔ پیوستگی + خویشی۔ اپنایت +

وَصْلی ع - اسم مؤنث :- دو باہم وصل کئے ہوئے کاغذ کا ورق جس پر خوش نویس قطعہ وغیرہ کی مشق کرتے ہیں۔ وصلی۔ کاغذ چسپاں۔ دو یا چسپاندہ۔ مشق کرنے کا موٹا کاغذ ۔

لگ گئی پیٹھ مری ہجر میں یوں بستر سے جس طرح وصلی پہ کاغذ سے ہو چسپاں کاغذ (ناسخ)

یہ جی میں ہے اُسے وصلی پہ لکھوں خطِ سبزی کہ رنگ نکھار کے الفاظ میں جھلکے تقاضا کا (مرزا صابر)

وصلیاں لکھنا - (فعل متعدی) :- تختی کی مشق کے بعد خوش خطی میں مہارت پیدا کر کے دفتیاں لکھنا۔ موٹے کاغذ پر قطعے یا عبارت بخطِ نستعلیق یا نسخ وغیرہ لکھنا ۔

لب سے رُخسار تلک خطِ نے نکلتا آتا وصلیاں لکھتا ہے یاقوت رقم خاں ذرات (قدر)

وُصُول ع - اسم مذکر :- کسی چیز کا کسی دوسری چیز کے پاس پہنچنا + حاصل۔ پایا ہوا۔ رسیدہ۔ پہنچا ہوا۔ بھر پایا ہوا۔ تحصیل شدہ + بے باق + جمع۔ داخل +

وصول باقی - ع - اسم مذکر :- تحصیل شدہ اور اُگاہی میں رہا ہوا روپیہ +

وصول پانا - (فعل متعدی) :- بھر پانا۔ حاصل کرنا +

وصول کرنا - (فعل متعدی) :- تحصیل کرنا۔ حاصل کرنا۔ بھر پانا +

وصول ہونا - (فعل لازم) :- حاصل ہونا۔ بھر پانا۔ داخل ہونا +

وصولی - ا - اسم مؤنث :- قابل الوصول۔ ممکن الوصول۔ یافتنی۔ ممکن الحصول۔ واجب الوصول۔ پانے یا ملنے جوگ +

وَصِی ع - اسم مذکر :- (۱) وہ شخص جسکو وصیت کی گئی ہو۔ وہ شخص جسکو وصیت کا ایفا کرنا سپرد کیا گیا ہو۔ وصیت پر عمل کرنیوالا + کارکن۔ سربراہ کار۔ منصرم (۲) کنایۃً حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مراد ہے +

وَصِیّت ع - اسم مؤنث :- سفر کو جانے والے یا قریب الموت شخص کا نصیحت کرنا کہ میرے بعد ایسا ایسا ہونا چاہیئے یعنی مرتے وقت یا سفر کو جاتے وقت جو کچھ کوئی شخص کہے کہ میرے پیچھے اس طرح کرنا اُسے وصیت کہتے ہیں +

وصیت کرنا - (فعل متعدی) :- مرتے یا سفر کو جاتے وقت کچھ سمجھانا۔ اخیر نصیحت کرنا۔ اخیر فہمایش کرنا +

وصیت نامہ ع + ف - اسم مذکر :- تحریری وصیت۔ وہ فہمایش یا نصیحت جو مرتے یا سفر کو جاتے وقت لکھکر دیں +

وَضْع ع - اسم مؤنث :- (۱) رکھنا + ترتیب کرنا یا دینا۔ بنانا + ساخت۔ بناوٹ۔ (۲) طرز۔ روش۔ دستور۔ طور۔ طریق۔ رنگ ڈھنگ۔ چال چلن۔ صورت شکل۔ ہیئت۔ حالت۔ دھج + فیشن + ۔

نامرادانہ زیست کرتا تھا + میر کی وضع یاد ہے ہم کو + (میر)

(۳) حالت۔ دشا۔ درجہ۔ گت (۴) جننا۔ پیدائش کا جمع + بچہ دینا + اسقاط (۵) بُنیاد۔ نیو۔ بنا (۶-۱) مُجرا۔ وصول + منہا۔ تفریق + خارج (۷) آن۔ انداز۔ ادا۔ اَنوٹ ۔

کرے گی دیکھئے کس کس کو سیدھا یہ ٹیڑھی وضع تیری بانکی بانکی + + (رند)

(۸) پھبتی۔ موزون اور چسپاں بات +

ہے تری ابروئے خمیدہ پر وضع شمشیر کی کہی جاتی + +

وَضْع بدلنا - (فعل متعدی) :- طرز بدلنا۔ دوسری روش اختیار کرنا + حالت بدلنا + عادت اور ڈھنگ میں فرق آنا +

وضعِ حَمْل ع - اسم مذکر :- اسقاط۔ گرب پات۔ پیٹ گرنا + بچہ پیدا ہونا + تُونا۔ مر جانا +

وَضْعدار ع + ف - صفت :- (۱) سجیلا۔ آن و انداز والا۔ خوش وضع۔ باوضع۔ طرحدار۔ بانکا۔ خوش اسلوب۔ خوش ادا۔ خوش قطع۔ خوبصورت۔ حسین۔ دلپسند۔ (۲) پابندِ وضع۔ اپنی چال اور روش پر قایم اور مستقل رہنے والا ۔

کیا دل چلے ہوتے ہیں وضعدار محبت ہنستے ہوئے جاتے ہیں سر دار محبت (مؤلف)

وَضْعداری ع + ف - اسم مؤنث :- (۱) طرحداری۔ خوش اسلوبی۔ بانکپن۔ خوش ادائی۔ خوبی۔ خوبصورتی۔ حُسن (۲) پابندیِ وضع۔ پاسِ وضع۔ وتیرہ۔ شعار۔ طریقہ ۔

یہ رہے جان رہے یا نہ رہے وضعداری بُری بیماری ہے + (داغ)

عدو سے ترکِ اُلفت کر کے بھی ملنا نہ چھوٹیگا یہی تو قاعدہ ہے اے ستمگر وضعداری کا } (تصویر)

گھٹتے گھٹتے بھی تمہاری وضعداری گھٹ گئی بڑھتے بڑھتے اُنس غیر سے تمہارا بڑھ گیا }

(۳) سلیقہ۔ ڈھنگ۔ سُگھڑاپا +

وَضْع کرنا - (فعل متعدی) :- (۱) مُجرا کرنا۔ منہا کرنا۔ حساب سے خارج کرنا + وصول کرنا۔ حساب میں لگا لینا۔ کاٹنا۔ نکالنا۔ ایجاد کرنا۔ اختراع کرنا۔ دل سے بنانا +

وضع کہے دیتی ہے - (محاورہ) :- صورت سے ظاہر ہے۔ رنگ ڈھنگ چھپے نہیں رہتے۔

رنگ اُڑتا ہے وضع کہتی ہے غم کی حالت چھپی نہیں رہتی + (نیاز)

وضع ہونا - (فعل لازم) :- مُجرا ہونا۔ کٹنا۔ منہا ہونا۔ حساب میں لگنا + آیا گیا ہونا + ایجاد ہونا۔ نکلنا +

وضعائیں - ا - اسم مؤنث :- (ع) وضع کی جمع۔ وضعیں۔ طرحیں۔ جیسے نئی نئی وضعائیں۔ انوکھی طرحائیں۔ بیٹھی دل سے نکالتی ہیں (سُگھڑ سہیلی)

وُضُو ع - اسم مذکر :- لُغوی معنی روشن رو ہونا۔ اصطلاحی نماز کے واسطے ہاتھ منہ پاؤں وغیرہ بطریقِ شریعت دھونا۔ طہارتِ نماز۔ پنج اشنانی ۔

تیمم مجھے آتا نہ وضو آتا ہے سجدہ کر لیتا ہوں جب سامنے تو آتا ہے (حضور آصف)

وضو کو مانگ کے پانی خجل نہ ہو معروف یہ مفلسی ہے تیمم کو گھر میں خاک نہیں (معروف)

نہائے خون سے ہم اور ہاتھ جان سے دھوئے یہ غسل آیا ہمیں اور یہ وضو آیا + (وزیر)

وقتِ وضو جو دھوتا ہے ہاتھوں کو بار بار زاہد خدا کے پیچھے پڑا ہاتھ دھو کے ہے (مؤلف)

(مسلمانوں میں دستور ہے کہ پانچوں وقت کی نماز پر اوّل تین بار ہاتھ دھوتے پھر تین بار کُلّی کر کے نتھنوں میں پانی دیتے اور اسیطرح منہ کو دھو کر کہنیوں تک تر کرتے بعد میں مسح سر کر کے پاؤں دھو ڈالتے ہیں پس اسی کا نام وضو ہے اگر وضو کے بعد خون نکل آئے یا ہوا سر جائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے)

وضو تازہ کرنا - (فعل متعدی) :- باوجودیکہ وضو ٹوٹا نہ ہو مگر پھر نئے سر سے وضو کرنا +

وضُو توڑنا - (فعل متعدی):- طہارت میں فرق لانا۔ بے وضو کرنا۔ زہد و تقویٰ قائم نہ رہنے دینا۔

دیکھ لینا کہ ترا اسم بھی وضو توڑیں گے محتسب تُو نے اگر شیشہ ہمارا توڑا + (ناسخ)

وضُو ٹُوٹ جانا - (فعل لازم):- (۱) وضو جاتا رہنا۔ وضو نہ رہنا۔ حالت وضو میں خون نکل آنا یا بادِ سر جانا۔ طہارت نہ رہنا۔ یا دُ نکل جانا ۔

نماز میں ہے عجب زور شور سے قرأت نہ ٹُوٹ جائے کہیں آپ کا وضو واعظ (صابر)

شیخ صاحب کی نمازِ سحری کو ہے سلام حُسنِ نیّت سے مصلّے یہ وضو ٹُوٹ گیا + (نصیر)

(۲) تقویٰ ٹوٹ جانا۔ نیّت میں فرق آجانا۔ نیّت کا ڈانواں ڈول ہو جانا۔ کسی خوبصورت کو دیکھکر تقوے و پرہیزگاری کا خیال نہ رہنا۔ زہد میں فرق آجانا ۔

دخترِ رز بہ قعِ مینا سے جو نکلی عُریاں ساقیا تاکتے ہی سب کے وضو ٹُوٹ گئے (نصیر)

وضُو ٹُوٹنا - (فعل لازم):- (۱) وضو کا جاتا رہنا۔ طہارت قایم نہ رہنا۔ وضو میں خلل پڑنا ۔

ایمان کچھ وضو تو نہیں ہے کہ ٹُوٹ جائے اے شیخ کیا ہوا جو میں توبہ شکن ہوا (داغ)

(۲) نیّت میں فرق آنا۔ تقوے میں فرق آنا جیسے اُنکی صُورت سے زاہد وں کا وضو ٹوٹتا ہے (۳) ارادہ یا صلح بدل جانا۔

وُضُو ٹھنڈا یا ڈھیلا ہو جانا - (فعل لازم):- (لکھنؤ) ارادہ سُست ہو جانا۔ ارادہ میں ضعف آجانا۔ ولولہ جاتا رہنا ۔

میں سلے غیرت سے نہ دم مارا نہاتے دیکھکر غُسل سے اُن کے وضو ٹھنڈے ہُو فرہاد کے (عاشق)

وُضُو سے ہونا - (فعل لازم):- باوضو ہونا۔ وضو کا قایم ہونا + وضو کئے ہُوئے ہونا +

وضُو کرنا - (فعل متعدی):- طہارتِ نماز کرنا۔ نماز کیواسطے مُنہ ہاتھ پاؤں وغیرہ دھونا +

وُضُوح ع- اسم مذکر:- ظہور۔ ظاہر۔ معلوم۔ اضح۔ پرگھٹ۔ اظہار جیسے بوضوح پیوست +

وَضِیع ع- صفت:- ادنےٰ۔ کمینہ۔ نیچ۔ پُچ۔ ناکس۔ نالائق۔ فرومایہ۔ شریف کا نقیض +

وَضِیع و شریف ع- اسم مذکر:- ادنےٰ و اعلےٰ۔ چھوٹا بڑا۔ خُورد و بُزرگ +

وَطَن ع- اسم مذکر:- رہنے اور قیام کرنے کی جگہ۔ اپنا دیس۔ زاد بُوم۔ جنم بھُوم۔ مسقط الرّاس۔ پیدا ہونے کی جگہ۔ پیدایش گاہ۔ اپنا ملک۔ موطن ۔

فراقِ خلد سے گندُم ہے سینہ چاک اب تک الٰہی ہو نہ وطن سے کوئی غریب جُدا (ذوق)

اشک دیدہ ہیں ہمیں کیا خانہ ویرانی کی فکر گر پڑے جس جا وُہیں اپنا وطن ہو جائے گا (نسیم دہلوی)

نہ ہے یار و آشنا باقی + + ہم کو غربت ہُوئی وطن میں ہے (مجروح)

وطن اختیار کرنا - (فعل متعدی):- رہ پڑنا۔ سکُونت اختیار کرنا +

وَطَنِ مالُوف ع- اسم مذکر:- پیارا وطن۔ وہ جگہ جہاں کے رہنے کی عادت پڑی ہُوئی ہو +

وَطَنی ع + ف- صفت:- ہم وطن۔ ایک دیس کا۔ ایک ولایت کا۔ ایک ملک کا۔ ایک جگہ کا رہنے والا۔

وَظائف ع- اسم مذکر:- وظیفہ کی جمع۔ اوراد +

وَظیفِی - (اسم مؤنث):- (حقارتاً) بہت وظیفہ پڑھنے والا۔ ورد و وظائف میں مشغول رہنے والا۔ جیسے آجکل وہ تو بڑے وظیفی ہو گئے ہیں +

وظیفہ ع- اسم مذکر:- (۱) وہ چیز جو ہر روز کیواسطے مقرر ہو۔ ورد۔ نیم (۲) روزینہ۔ راتبہ۔ تیبہ۔ علوفہ۔ درماہہ۔ تنخواہ۔ طلب۔ گزارہ۔

گالیاں دے کر نکالا بزم سے لو وظیفہ مل گیا سرکار سے + (مجروح)

(۳) پنشن۔ میٹھی روٹی (۴) روزمرّہ پڑھنے کی دعا ۔

سحر جو ذکر ہے رُخ کا تو شام کاکُل کا یہی وظیفہ ہے شام و سحر کئی دن سے (رند)

(۵) مددِ معاش۔ جاگیر (۶) سکالرشپ۔ ایامِ طالب علمی کا رسینا۔ بدیا رتھی کا بیٹیا (۷) جینی کسی بات کی رٹ +

وظیفہ بند کرنا - (فعل متعدی):- (۱) روزینہ یا راتبہ روک دینا۔ علوفہ بند کر دینا۔ گزارہ روکدینا۔

کیا جانے کس کے دم سے ہے آباد میکدہ ساقی وظیفہ بند نہ کر بادہ خوار کا + (انور)

(۲) تنخواہ یا سکالرشپ بند کر دینا + پنشن ضبط کرنا +

وظیفہ پڑھنا - (فعل لازم):- معمول باندھکر کچھ دعا پڑھنا۔ معمولی اوراد کا ادا کرنا +

وظیفہ خوار ع + ف- اسم مذکر:- راتبہ خوار + روزینہ دار + تنخواہ دار + سکولرشپ پانے والا +

وَعدہ ع- اسم مذکر:- (۱) اقرار۔ قول و قرار۔ عہد و پیمان۔ بچن۔ قرارداد۔ قرار مدار۔ بر تگیا ۔

مرے ایفائے وعدے پر جو شب دل اُٹھ بیٹھا سُنو شامت نصیبوں کی کہ چوکیدار اُٹھ بیٹھا (نصیر)

ترے وعدے پر جئے ہم تو یہ جان جھُوٹ جانا کہ خُوشی سے مر نہ جاتے اگر اعتبار ہوتا (غالب)

(۲) اقرار نامہ۔ قبولیّت (۳-۱) روزِ معہود۔ روزِ موعود۔ مرنے کا دن۔ موت۔ وقت۔ کال +

وعدہ آپہُنچنا یا آجانا یا آن پہُنچنا - (فعل لازم):- وقت آپہُنچنا۔ موت کا وقت قریب آجانا۔ حیات کا زمانہ پورا ہو جانا ۔

وعدہ ہی آن پہُنچے اُس نیم جاں کا یارب جس سے کہ یار کرکے اقرار بھُول جاوے (معروف)

مرا وعدہ ہی آپہنچا ترے آنیکے وعدے تک ہوا میں موت سے سچّا۔ رہا آخر تُو جھوٹا (میر)

پہنچا ہے وعدہ آکے مرا دیکھ جا شتاب وعدے کو اپنے عہد شکن تُو بھی کر وفا (معروف)

وعدہ آنا - (فعل لازم):- موت کا وقت آنا۔ وقت پُورا ہونا۔ موت آنا جیسے جسکا وعدہ آیا ہے وُہی جائیگا +

وعدہ برابر ہونا - (فعل لازم):- دیکھو (وعدہ پُورا ہونا) ۔

کب تلک ہوگا برابر میرا وعدہ دیکھئے موت کب تک کرتی ہے امروز فردا دیکھئے (رند)

وعدہ جب اپنا برابر ہو سبھار و اُسوفت عرض کرتے ہیں یہ بادِیدۂ ترتم سے ہم (جرأت)

وعدہ پُورا ہونا - (فعل لازم):- موت آنا۔ قضا آنا۔ زندگی کا وقت پُورا ہونا +

پُورا ہوا تھا وعدہ مرا تیری کیا خطا اُٹھنے دے لاش خُوب نہیں اے طبیب بحث (شہیدی)

وعدہ ٹالنا - (فعل متعدی):- لیت و لعل کرنا۔ وعدہ وعید کرنا۔ آجکل کرنا۔ حیلہ حوالہ کرنا۔ ایفائے وعدہ میں تساہل کرنا۔ اقرار سے بچنا +

وعدہ ٹلنا - (فعل لازم):- وعدے کے خلاف ہونا۔ اقرار پُورا نہ ہونا +

وعدہ خِلاف ع- اسم مذکر:- وہ شخص جو وعدہ تو کرلے مگر اُسے پُورا نہ کرے۔ جو وعدہ

وفا نہ کرے۔ خلاف گو۔ بیوفا۔ جھوٹا۔ اقرار کا جھوٹا۔ قول کا جھوٹا۔ بات کا کچّا +

وعدہ خلافی ع۔ اسم مونث :۔ عہد شکنی۔ اقرار کے برخلاف کرنا۔ بیوفائی +

وعدہ فراموش ف۔ صفت :۔ اقرار کو بھول جانیوالا۔ عہد یاد نہ رکھنے والا۔ وعدہ کا کچّا ۔

اقرار کیا تھا کہ تغافل نہ کرینگے ۔ کچھ یاد ہے او وعدہ فراموشِ محبت (ذکی)

وعدہ کرنا ف۔ فعل متعدی :۔ اقرار کرنا۔ قول دینا۔ زبان دینا۔ بچن دینا۔ عہد کرنا۔ اقرار مدار کرنا۔ ہامی بھرنا

تو وعدہ تو کرتا ہے مگر مجھ کو یہ ڈر ہے ۔ پہلے ترے آنے سے نہ آجائے قیامت (مجروح)

وعدہ لینا ف۔ فعل متعدی :۔ قول لینا۔ عہد لینا +

وعدہ وعید ع۔ اسم مذکر :۔ ٹال مٹول۔ ٹالم ٹول۔ لیت و لعل۔ امروز فردا۔ آجکل۔ حیلہ حوالہ

جھوٹا سچّا وعدہ۔ (اگرچہ وعید وعدہ کی ضد ہے مگر عُرف میں یہ دونوں لفظ مرکب ہوکر وعدہ

کے اور خاصکر لیت و لعل کے معنی پر مستعمل ہو گئے ہیں۔ مثلاً اُس نے ہم سے بہت وعدہ وعید کئے تھے لیکن کچھ ظہور میں نہ آیا

وعدہ وعید کرنا ف۔ فعل متعدی :۔ ٹال مٹول کرنا۔ لیت و لعل کرنا۔ امروز فردا کرنا۔ آجکل کرنا +

وعدہ وفا ع۔ صفت :۔ بات کا پورا۔ قول کا سچّا۔ اقرار پورا کرنے والا۔ وعدہ کا سچّا +

وعدہ وفا کرنا ف۔ فعل متعدی :۔ اقرار پورا کرنا +

وعدہ ہونا ف۔ فعل لازم :۔ اقرار ہونا۔ اقرار مدار ہونا۔ قول قرار ہونا +

وَعْظ ع۔ اسم مذکر :۔ (۱) پند۔ نصیحت۔ سِکشا۔ اندرز۔ تلقین دین (۲) بیانِ مسائل۔ مذہبی لکچر۔ کتھا بارتا۔ درس +

وعظ کرنا ف۔ فعل متعدی :۔ نصیحت کرنا۔ تلقین کرنا۔ درس کہنا۔ کتھا کہنا +

وَعِید ع۔ اسم مذکر :۔ وعدۂ بد۔ بُرائی کا وعدہ۔ سزا دینے کا وعدہ +

وَغا ع۔ اسم مونث :۔ لڑائی۔ جنگ۔ رزم۔ کارزار۔ نبرد۔ جُدھ + ہنگامہ۔ غوغا۔ غُل۔ شور۔

شورش۔ بلوہ۔ بکھیڑا۔ دنگہ۔ فساد +

و غیرہ ع۔ تابع فعل :۔ اور سوا اس کے۔ آدی۔ غیر ذالک۔ اور بھی۔ علیٰ ہذا القیاس الیٰ آخرہ +

وَفا ع۔ اسم مونث :۔ (۱) ایفائے وعدہ۔ دوستی اور عہد کا پورا کرنا۔ بجا آوری۔ تعمیل۔ تکمیل + مروّت

جیسے اصل سے خطا نہیں کم اصل سے وفا نہیں (کہاوت) ۔

یہ کہنا ننگ ہے اپنا کہ مرتے ہیں محبت میں ۔ وہ اظہارِ وفا کیا جس میں شکوہ یار کا نکلے (ذکی)

جہاں بنگئی تھی ابھی جان پر ۔ اُسی کوچہ میں پھر وفا لے گئی + (〃)

ہمیں یقین ہے کہ محبوب بیوفا ہیں سب ۔ وفا کو اپنی مرے مہربان کیا کیجے (میر سوز)

جفا پر ہم سے کب ترکِ وفا ہو ۔ تمہیں ایسے ہو ہم ایسے نہیں ہیں + (مخبر)

نہ نامہ ہے نہ قاصد ہے نہ خود آئے ۔ وفا کی ہوگئیں راہیں مگر بند + + (ممنون)

(۲) نباہ۔ ساتھ (۳) نمک حلالی۔ دیانت۔ خیر خواہی + عقیدتمندی۔ ارادتمندی (۴) نباہ

نرباہ۔ پورن تائی۔ نبھاؤ۔ حسب موقع غزل کے اشعار جو شملے پر لکھے گئے ۔

ہے زحمت بلا کی وفا کو ہماری جفا کو تمہاری ۔ ہو رحمت خدا کی وفا کو ہماری جفا کو تمہاری + (مؤلف)

یہ لازم و ملزوم تھے کو کہاں کا ۔ ہے نسبت سدا کی وفا کو ہماری جفا کو تمہاری
نہ بھولے گی دل سے اگر حشر بھی ہو ۔ جو لذّت بلا کی وفا کو ہماری جفا کو تمہاری } مؤلف
یہ ثابت رہیں دو نوں اپنی صفت میں ۔ نہ لغزش ہو پا کی وفا کو ہماری جفا کو تمہاری

وفا پرست ع + ف۔ صفت :۔ وفادار۔ باوفا۔ خیر خواہ۔ نمک حلال۔ دوست صادق۔ سچا

وفا بیگانہ ع + ف۔ صفت :۔ بیوفا۔ بے مروّت۔ وفا سے نا آشنا + خائن۔ بددیانت +

وفادار ع + ف۔ صفت :۔ وفا کرنے والا۔ بامروّت۔ ساتھی۔ نباہ دینے والا۔ سچّا صادق

بے کپٹ۔ صاف۔ بھروسے کا۔ نمک حلال۔ خیر خواہ۔ عقیدتمند۔ ایماندار۔ دیانت دار۔

راستباز۔ معتمد۔ معتبر۔ متدیّن ۔

مجھ میں ایک عیب بڑا ہے کہ وفادار ہوں میں ۔ تم میں دو وصف ہیں بدخو بھی ہو مغرور بھی ہو (فصیح)

وفاداری ع + ف۔ اسم مونث :۔ راستبازی۔ دیانت داری۔ مروّت۔ نمک حلالی۔ صداقت۔

اخیر تک نباہ دینا +

وفا شعار ع۔ صفت :۔ جس کی طبیعت اور عادت میں وفا پڑی ہوئی ہو۔ وفا دوست۔ ہمہ

تن وفا۔ نہایت وفادار۔ جسکی خلط میں وفا ہو۔ وفا کے بانے والا۔ وفا کی پوشاک والا ۔

ایسا گماں تجھ پہ نہ تھا اے وفا شعار ۔ دھوکا مجھے بڑا ترے سر کی قسم ہوا + (حضور آصف)

ہر آن آپ دگر کا ہوا ہیں عاشقِ زار ۔ وہ سادہ ایسے کہ سمجھے وفا شعار مجھے (مومن)

وفا کا بندہ ف۔ اسم مذکر :۔ وفا کا غلام۔ وفا کا تابعدار۔ وفا کی پرستش کرنے والا۔ وفا کو

ماننے والا۔ وفا کا قدردان + ۔

ہم ہیں غلام اُن کے جو ہیں وفا کے بندے ۔ اس کو یقین جانو گر ہو خدا کے بندے (ذوق)

وفا کرنا ف۔ فعل متعدی :۔ نباہنا۔ ساتھ دینا۔ اخیر تک ساتھ رہنا + مروّت کرنا۔ مروّت سے

پیش آنا + وعدہ پورا کرنا + مروّت برتنا + نمک حلالی کرنا۔ خیر خواہی کرنا + اطاعت کرنا +

دل کے داغوں پر کروں تیری جفائیں کیا شمار ۔ بیوفا کرتا وفا روزِ شمار اصلا نہیں + (ظفر)

جفا سے تھک گئے تو بھی نہ پوچھا ۔ کہ تو نے کس توقّع پر وفا کی + + (مومن)

ستم دیکھے الم دیکھے وفا کی بیوفا ٹھیرے ۔ پڑیں پتھّر وفا پر با وفا ٹھیرے تو کیا ٹھیرے (ظہیر)

وفا نکرنا ف۔ فعل متعدی :۔ بیوفائی کرنا۔ بے مروّتی کرنا۔ ساتھ ندینا۔ نباہ نکرنا۔ جیسے وقت نے وفا کی عمر نے وفا کی

وَفات ع۔ اسم مونث :۔ طبیعی موت۔ موت۔ انتقال۔ مرگ۔ اجل۔ قضا۔ مرت۔ رحلت +

وفات پانا ف۔ فعل لازم :۔ مرنا۔ فوت ہونا۔ انتقال کرنا۔ دُنیا سے گزرنا۔ رحلت کرنا۔ جاں بحق ہونا +

وفات شریف ع۔ اسم مونث :۔ (۱) کسی بزرگِ دین کی موت۔ وصال (۲) رسولِ مقبول کا انتقال +

وِفاق ع۔ اسم مذکر :۔ موافقت۔ سازگاری۔ سنجوگ۔ ایکا۔ میل۔ صلح۔ آشتی۔ ہم آہنگی +

وَفْق ع۔ اسم مذکر :۔ موافق۔ سازگار۔ مطابق + موافقت۔ جب۔ جیسے بر وفقِ مراد یعنی حسب مُراد +

وُفُور ع۔ صفت :۔ وافر ہونا۔ بہتات۔ زیادتی۔ فراوانی۔ کثرت۔ افراط۔ جیسے وفورِ شوق۔ وفورِ آلام وغیرہ +

وفا

دفورِ ضعف سے پامالِ غیر ہونا تھا وہ سر کہاں کہ ترا سنگِ آستاں ہوجائے } (زکی)
دفورِ یاس سے میرے زمانہ ہے شاداب نہیں کسی کی نظر میں غبار ایک برس }

وَقاحَت ع۔ اسم مؤنث: بے شرمی۔ بیحیائی + بے ادبی۔ شوخی۔ گستاخی۔ ترکِ ادب + شوخ چشمی۔ ڈھٹائی

وَقار ع۔ اسم مذکر: (۱) لغوی معنی آہستگی۔ آرام۔ سکون۔ قرار۔ اصطلاحی حلم۔ بُردباری۔ گرانباری۔ بھاری بھرکم پن۔ تمکین۔ قائم مزاجی۔ استقلال۔ ثابت قدمی۔ ہمّت + متانت۔ سنجیدگی۔ (۲) قدر و منزلت۔ جاہ و جلال۔ جیسے سرکارِ عالی وَقار ۔

گھٹا نہ خاک ہوئے پر بھی کچھ وقار اپنا ہمیشہ دوشِ صبا پر رہا غبار اپنا + (بدر)
گمانِ روئیدگی ہے بیجا سو جنت کہاں ہے سبز زمیں کے یہ رونگٹے کھڑے ہیں سنا جو ذکرِ وقارِ دہلی (زکی)

وِقاع ع۔ اسم مؤنث: جنگ۔ لڑائی + دھاوا۔ تاخت۔ چڑھائی۔ حملہ۔ یورش۔ ہلّہ +

وَقائِع ع۔ اسم مذکر: وقیعہ کی جمع (۱) خبریں۔ رُوئداد۔ احوال۔ حالات + واقعات (۲) حادثے۔ سانحے۔ سانحات۔ سوانحات۔ واردات۔ مصیبتیں (۳) لڑائیاں +

وقائع نگار ع + ف۔ اسم مذکر: اخبار نویس۔ پرچہ نویس۔ کارسپانڈنٹ۔ نامہ نگار۔ سوانح نگار +

وقائع نگاری ع + ف۔ اسم مؤنث: اخبار نویسی۔ کارسپانڈنٹی۔ پرچہ نویسی۔ نامہ نگاری +

وَقت ع۔ اسم مذکر: (۱) بیلا۔ ویلا۔ زمانہ۔ عصر۔ عرصہ۔ ہنگام۔ ایّام۔ اوسر (۲) رُت۔ موسم۔ فصل۔ (۳) فرصت۔ مہلت + موقع۔ داؤں۔ گھات۔ جیسے وقت کا رونا بے وقت کی ہنسی سے اچھا +

فصلِ گل آئی زمانہ ہے جنوں کے جوش کا ہمّت اے ساقی یہی ہے وقت نوشانوش کا (نسیم دہلوی)

(۴) جگ۔ سماں۔ قرن (۵) عمر۔ زندگی۔ اوستھا۔ آیو۔ حیات (۶) وار۔ باری۔ دفعہ۔ نوبت۔ بار (۷) حالت۔ گت۔ گتی (۸) مدّت۔ میعاد (۹۔ مجازاً) موت کا وقت۔ وقتِ مرگ۔ موت (۱۰) گھڑی۔ ساعت۔ دم ۔

مہرباں ہو کے بلالو مجھے چاہو جس وقت میں گیا وقت نہیں ہوں کہ پھر آبھی نہ سکوں (غالب)

(۱۱) بُرا وقت۔ مصیبت۔ بپتا۔ جیسے وقت تو پیغمبروں پر بھی پڑتا ہے (۱۲۔ ۱) اڑی۔ دشواری۔ دِقّت +

وقت آپہنچنا یا آن پہنچنا۔ فعل لازم: ساعتِ مرگ کا آجانا اور جہانِ فانی سے ملکِ جاودانی کی طرف جانے کا زمانہ قریب پہنچنا۔ وعدہ آپہنچنا ۔

وائے ناکامی جاوید کہ وقت آپہنچا ہم جو غربت زدہ رستہ پہ وطن کے پہنچے (ظفر)
مرتے ہیں جسکی خاطر دلخواہ وہ نہ آیا + وقت اپنا آن پہنچا پر آہ وہ نہ آیا + (جرأت)

وقت آجانا۔ فعل لازم: (۱) موسم آجانا۔ رُت آجانا (۲) کام کا وقت آپہنچنا۔ دیر کا موقع نہ رہنا (۳) مصیبت آجانا۔ عیش و آرام جاتا رہنا (۴) موت آجانا۔ موت کی گھڑی یا ساعت آپہنچنا۔

وقت برابر ہونا۔ فعل لازم: زندگانی کی مدّت کا پورا ہوجانا۔ وعدہ آجانا ۔

وقت جب اپنا برابر ہو سدھارو اُس وقت عرض کرتے ہیں یہ بادیدۂ ترتم سے ہم (جرأت)

وقت بوقت ع۔ تابع فعل: بعض اوقات۔ کبھی کبھی۔ کبھی کبھار۔ وقتاً فوقتاً۔ گاہے ماہے +

وقت

وقت بے وقت۔ تابع فعل: موقع پر اور بلا موقع۔ ہر وقت۔ ہمیشہ۔ علی الدّوام۔ مُدام۔ برابر۔ تواتُر۔ پے در پے۔ سدا۔ نِت۔ جیسے وقت بے وقت کھڑا ہی رہتا ہے + (عو)

وقت پانا۔ فعل لازم: موقع یا فرصت پانا۔ موقع حاصل کرنا ۔

وقت پاکر یہ کہا اُس سے کہ اے جانِ جہاں یہی دن سن میں جوانی کے نکالو ارماں (صفدر)

وقت پر۔ تابع فعل: (۱) خاص موقع پر۔ ضرورت پر۔ حسبِ موقع۔ بروقت۔ حسبِ ضرورت۔ جیسے وقت پر بھاگ جانا ہی مردانگی ہے (۲) اڑی پر۔ مصیبت پر ۔

مانگتا ہوں مگر نہیں آتی + یہ اجل وقت پر نہیں آتی (انور)

وقت پر پہنچنا۔ فعل لازم: ٹھیک موقع پر آنا۔ حسبِ موقع پہنچنا۔ ضرورت پر پہنچنا ۔

نہ پہنچا کوئی اپنے پاس پہنچا جب کہ وقت اپنا اجل کو آفریں ہے وقت پر پہنچی تو یہ پہنچی (ظفر)

وقت پر کام آنا۔ فعل لازم: ضرورت پر کام نکالنا۔ موقع پر کام دینا۔ جو وقت پر کام آئے وہی اپنا +

وقت پر گدھے کو باپ بناتے ہیں۔ کہاوت: ضرورت اور مجبوری کے عالم میں ادنے کی بھی خوشامد کرنی پڑتی ہے +

وقت پر گولی بچانا۔ فعل متعدی: موقع زد سے بچنا۔ موقع پر ٹل جانا۔ وار کا موقع نہ دینا + وقت پر دغا دینا + ۔

عارضی خال بناتے ہیں جو مجھسے چھپکر وقت پر گولی بچاتے ہیں بچانے والے (آغا)

وقت پڑنا۔ فعل لازم: (۱) ضرورت پیش آنا۔ ضرورت ہونا ۔

ہری ڈنڈی سبک دانا وقت پڑے پر مانگ کھانا (پہیلی)

سونف اور اجوان کی پہیلی ہے چونکہ زچہ کو اس کی ضرورت پڑتی ہے اسوجہ سے جننے کے وقت اگر نہ ہو تو مانگنی پڑتی ہے (۲) مصیبت پڑنا۔ بپتا پڑنا۔ سنکٹ پڑنا۔ ایّامِ نکبت کا پیش آنا۔ جیسے وقت کس پر نہیں پڑتا۔ وقت پڑے پر جانیئے کو بیری کو میت + ۔

ہمسائی پر یہ وقت پڑا ہے کہ تیس دن بُن بُن کے بیچتی ہے بچاری ازار بند (رنگین)
جب پڑا ہے وقت کوئی ہو گئیں سب الگ دوست بھی اپنا نہیں بیگانہ تو بیگانہ ہے (داغ)

(۳) دقت پیش آنا۔ مشکل پڑنا۔ اڑی پڑنا۔ دشواری پڑنا +

وقت تاکنا۔ فعل لازم: (۱) موقع دیکھنا۔ داؤں گھات لگانا۔ ہنگام فرصت نگاہ داشتن یا ہنگام جستن کا ترجمہ جیسے ایسا ہی وقت تاکتا رہتا ہے (۲) وقت کا خیال رکھنا۔ جیسے کُتّا وقت تاک کر آتا ہے +

وقت دیکھنا۔ فعل لازم: موقع دیکھنا۔ موقع کا منتظر رہنا +

وقت کا پابند۔ صفت: پابندِ اوقات۔ اپنے وقت کا ضبط رکھنے والا۔ انضباطِ اوقات پر کام کرنے والا +

وقت کاٹنا۔ فعل متعدی: وقت گزارنا۔ وقت بسر کرنا + غم غلط کرنا۔ دل بہلانا۔

وقت

دفع الوقتی کرنا۔ دن پورے کرنا +

وقت کا قضا ہونا۔ (ف) فعل لازم: وقت کا گزرنا۔ وقت بیتنا۔ موقع نکل جانا۔ موقع ہاتھ سے جانا +

ہے مری بندگی خاص یہی اے قاتل   قتل میں دیر نہ کر وقت قضا ہوتا ہے (رنگی)

وقت کھونا۔ (ف) فعل لازم: وقت رائگاں کرنا۔ وقت ضایع کرنا۔ بیہودہ کاموں میں وقت گزارنا +

وقت کے بادشاہ ہیں۔ (ف) محاورہ: یعنی بے فکر، بے اندیشہ اور نہایت بے غم ہیں۔ جو شخص بیفکری اور بے غمی کے ساتھ بسر اوقات کرے اُس کی نسبت بولتے ہیں ٥

اُس کے کوچہ کی خاکِ راہ ہیں ہم   وقت کے اپنے بادشاہ ہیں ہم + (حکمت)

وقت کے بادشاہ ہیں درویش   اِن کا چھوٹا سایہ نہ قد دیکھو (انشا)

وقت کی چیز۔ (ف) اسم مؤنث: وقت کا راگ۔ موسم یا رُت کی راگنی +

وقت بے وقت۔ (ف) تابع فعل: عین وقت پر، عین ضرورت پر +

وقت کا نٹھنا۔ (ف) فعل متعدی: سماں باندھنا۔ وقت کے موافق کام کرنا۔ سمے انوسار کرنا +

وقتِ نازک۔ ع + ف۔ اسم مذکر: خطرناک اور اندیشہ ناک وقت۔ ایسا وقت جس میں عزت بچانی مشکل ہو۔ نہایت احتیاط اور خبرداری کا زمانہ +

وقت ناوقت۔ (ف) تابع فعل: وقت بیوقت کبھی کبھی۔ گاہ بیگاہ + وقت اور غیر وقت +

وقت نکالنا۔ (ف) فعل متعدی: (۱) موقع بہم پہنچانا۔ موقع حاصل کرنا۔ فرصت نکالنا۔ (۲) وقت گزاری کرنا۔ وقت گزارنا۔ وقت ٹالنا (۳) ضرورت نکالنا۔ اپنی ضرورت رفع کرنا۔ جیسے ابھی وقت نکال لو پھر کی پھر دیکھی جائے گی +

وقت نکل جاتا ہے بات رہجاتی ہے
وقت نہیں رہتا بات رہجاتی ہے } (ف) کہاوت: کسی کا کام نہیں رُکتا مگر گلہ رہجاتا ہے +

وقتِ واپسیں۔ ع + ف۔ اسم مذکر: (۱) وقتِ نزع۔ اخیر وقت (۲) تابع فعل: مرتے دم۔ مرتے وقت۔ جانکنی کے وقت ٥

کہاں طاقت کہ دیکھیں آنکھ بھر کر دم ہے آنکھوں میں   اُسے گر ہم نے وقتِ واپسیں دیکھا تو کیا دیکھا (ظفر)

وقت وقت کا راگ اچھا ہوتا ہے۔ (ف) محاورہ: ہر چیز اپنے موقع اور محل پر اچھی لگتی ہے +

وقت وقت کا راگ ہے۔ (ف) محاورہ: جیسا وقت ویسا ہی برتاؤ ہے۔ ہر وقت کی جدا پالیسی ہے +

وقت وقت کی راگنی۔ (ف) اسم مؤنث: موقع موقع کا کام۔ جیسا وقت ویسا راگ۔ جیسا موقع ویسا برتاؤ +

وقت ہاتھ سے نہ دینا۔ (ف) فعل لازم: موقع نہ کھونا +

وقتاً فوقتاً۔ (ع) تابع فعل: کبھی کبھی۔ کسی کسی موقع پر۔ کسی کسی وقت۔ جب موقع + اپنے اپنے موقع پر +

وَقر۔ ع۔ اسم مذکر: (۱) گرانی گوش۔ بہراپن (۲) گرانی۔ بوجھ۔ بھار۔ بار (۳۔ مجازاً) حلم۔ تمکین۔ بُردباری۔ بھاری بھرکم پن (۴) عظمت۔ بزرگی۔ بڑپن + قدر و منزلت + شان و شوکت + عزت۔ پت۔ آبرو۔ جیسے اپنا وقر اپنے ہاتھ ہے (۵) منصب۔ مرتبہ۔ رُتبہ۔ پایہ۔ پدوی۔ درجہ +

وقت

وقر پانا۔ (ف) فعل لازم: عزت حاصل کرنا۔ رتبہ پانا۔ درجہ حاصل کرنا +

وقر جانا۔ (ف) فعل لازم: عزت جانا۔ پت جانا۔ بات نہ رہنا +

وقر کھونا۔ (ف) فعل لازم: بات کھونا۔ پت کھونا۔ عزت گنوانا +

وَقعت۔ ع۔ اسم مؤنث: (۱) سختی + آسیب + زور۔ بل۔ طاقت + لڑائی (۲) بلندی۔ اونچائی (۳۔ مجازاً) قول کی مضبوطی۔ بھدرک۔ وثوق کلام + عزت۔ اعتبار۔ ساکھ ٥

وقعت نہیں کلام کی سچ بھی کہوں جو بات   منہ پھیر کر جواب یہی کہتا ہے یار جھوٹ (رنگی)

وقعت کھونا۔ (ف) فعل متعدی: پت گنوانا۔ بات کھونا۔ عزت یا اعتبار نہ رکھنا +

وَقف۔ ع۔ اسم مذکر: (۱) توقف۔ ٹھیراؤ۔ استادگی۔ سکون۔ آرام (۲) وہ چیز جو کسی کی مِلک نہ ہو اور خدا کی راہ دیدی ہو۔ پُن کی ہوئی چیز۔ خدا کے نام پر چھوڑی ہوئی چیز جس کا کوئی خاص مالک نہ ہو مگر اُس مذہب کے سب لوگ اُسکے نگراں ہوں۔ دان۔ دھرمارت۔ پُن نیارتھ۔ بخشی ہوئی جائداد یا نذر و نیاز۔ رفاہِ عام کی چیز مثلاً مسجد، مندر، سرائے وغیرہ جیسے وقف کی چیز کسی کی مِلک نہیں ہے (۳) مطلق عطا، بخشش + مباح۔ جائز۔ کسی کام کو اپنے اُوپر موقوف کر لینا + شرعی موقوف۔ ملک۔ مخصوص + نذر۔ بھینٹ + کلام میں توقف کرنا + رہاؤ۔ قرآن کی آیتوں کا دم لینا

اے ہُما کیا منہ ہے تیرا پوست کندہ مجھ سے سُن   استخواں میرے ہیں سب وقفِ سگانِ کوئے دوست (عاشق)

کب تک آخر وقفِ ناکامی رہے   کام آجاؤ کسی ناکام کے + (آزاد)

کبھی ہم میں تم میں بھی ساز تھے کبھی ہم بھی وقفِ نیاز تھے   ہمیں یاد تھا سو جتا دیا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو (ظہیر) +

وقفِ اولاد۔ ع۔ اسم مذکر: وہ شے جو اپنی اولاد کیواسطے وقف کر دیں اور دوسرے کو اُس میں دخل نہ ہو

وقف کرنا۔ (ف) فعل متعدی: خدا کے نام پر چھوڑنا۔ کسی شے کے فواید کو ہر شخص کے واسطے مباح کرنا۔ پُن کرنا۔ دان کرنا۔ بخشنا + رفاہِ عام کے واسطے چھوڑنا +

وقف نامہ۔ ع + ف۔ اسم مذکر: تولیت نامہ۔ وہ دستاویز جو مالِ وقف کی بابت اُسکے متولی کو لکھ دی جائے +

وقف ہونا۔ (ف) فعل لازم: (۱) جائز ہونا۔ مباح ہونا۔ کسی کی ملک نہ ہونا۔ عام ہونا۔ کسی شے کے فواید کا عام لوگوں کیواسطے مباح ہونا (۲) حصہ میں آنا۔ مخصوص ہونا۔ موقوف علیہ ہونا۔ نذر ہونا۔ بھینٹ ہونا۔ ملک ہونا + ٥

لگا دل میں وقفِ جگر ہوگیا   ترا تیر تیری نظر ہوگیا (رنگی)

وَقفہ۔ ع۔ اسم مذکر: (۱) ٹھیراؤ۔ رہاؤ۔ سکون۔ قیام (۲) تھوڑی سی دیر۔ ڈھیل۔ مہلت۔ توقف۔ دیر۔ تاخیر۔ تامل + مزاحمت۔ التوا۔ اٹکاؤ ٥

کیا ٹھہرے وقفہ ہے ابھی آنے میں اُسکے   اور دم مرا جانے میں توقف نہیں کرتا (ذوق)

یہاں دم کے جانے میں وقفہ نہیں ہے   تم آؤگے اے مہرباں آتے آتے (ظہیر)

(۳) مہلت۔ فرصت۔ چھٹی۔ دم لینے کا وقت جس میں تماشا کرنے والے آرام یا دوسرا تماشا تیار کریں

زیست ایک ماندگی کا وقفہ ہے یعنی آگے چلیں گے دم لے کر (میر)

وَقفہ دینا۔ (فعل متعدی): مُہلت دینا۔ فرصت دینا۔ موقع دینا +

وُقُوع ع۔ اسم مذکر: گرنا۔ جانور کا نیچے آنا۔ آ نکلنا۔ ظاہر ہونا۔ واقع ہونا + ظہور۔ اظہار۔ صدور +

وُقُوعِ جُرم ع۔ اسم مذکر: ارتکابِ جُرم۔ صدورِ جُرم کسی گناہ کا سرزد ہونا +

وقوع میں آنا۔ (فعل لازم): ظہور میں آنا۔ ظاہر ہونا۔ صادر ہونا۔ سرزد ہونا۔ واقع ہونا +

وُقُوعَہ ع۔ اسم مذکر: حادثہ۔ سانحہ۔ واردات۔ صدمہ۔ ہنگہ۔ فساد۔ ہنگامہ +

وُقُوف ع۔ اسم مذکر: (۱) جاننا۔ آگاہی۔ واقفیت۔ اطلاع۔ خبر (۲) ٹھیراؤ۔ کھڑا ہونا۔ ساونی (۳۔ ا) شعور۔ تمیز۔ سلیقہ۔ ادراک۔ امتیاز۔ فہم + ہوشیاری۔ چترائی۔ مُترا پن۔ لیاقت۔ استعداد۔ قابلیت + مہارت۔ تجربہ۔ جیسے تمہیں اس کام کا وقوف نہیں۔ اُسے کیا وقوف ہے +

وقُوف پکڑنا۔ (فعل متعدی): تمیز حاصل کرنا۔ سلیقہ سیکھنا۔ ہوش پکڑنا۔ لیاقت یا قابلیت بہم پہنچانا۔ عقل سیکھنا۔ شعور پکڑنا +

وقُوف پیدا کرنا۔ (فعل متعدی): لیاقت حاصل کرنا۔ قابلیت حاصل کرنا۔ ہنر سیکھنا۔ سلیقہ بہم پہنچانا + شعور سیکھنا +

وَکالَت ع۔ اسم مؤنث: (۱) اپنا کام دُوسرے پر چھوڑنا۔ پیغام رسانی۔ پیغامبری (۲) ایلچی گری۔ نیابت۔ قایم مقامی + مختاری + آڑت۔ گماشتہ گری۔ ایجنٹی۔ (۳) ضامن ہونا۔ ذمہ واری +

وَکالَت کرنا۔ (فعل متعدی): ایلچی گری کرنا + مختار کاری کرنا + وکالت کا کام کرنا +

وَکالَت نامہ ع + ف۔ اسم مذکر۔ (قانون) وہ کاغذ جو وکیل کو اس امر کی سند بیان لکھدیں کہ ہمنے فلاں کام میں اسکو اپنا وکیل کیا ہیں اسکا ساختہ پرداختہ منظور ہے + مختار نامہ +

وَکالَت نامہ تصدیق ہونا۔ (فعل لازم): وکالت نامہ پر حاکم مجاز کے دستخط ہونا +

وَکالَتاً ع۔ تابع فعل: وکیل کے ذریعہ سے۔ وکیل کی معرفت۔ اصالتاً کا نقیض +

وِکٹوریا۔ انگلش۔ VICTORIA۔ اسم مؤنث: (۱) لغوی معنی فتحیاب اقبالمند + مالکہ (۲) ہماری ملکہ معظمہ قیصرِ ہند دام اقبالہا کا نامِ مبارک جو ۲۴ مئی ۱۸۱۹ء میں پیدا ہوئیں اور ۲۰ جون ۱۸۳۷ء میں تخت نشین ہوکر ۲۰ جون ۱۸۸۷ء کو جوبلی جشن فرمایا اب ہماری مادر مہربان کی عمر ستر برس کی ہے +[1]

وِکٹوریا کراس انگلش Victoriacross اسم مذکر: ایک اعزازی تمغہ جس پر صلیب کی شکل بنی ہوئی ہوتی ہے اور یہ تمغہ بہت بڑی بہادری یا دُوسرے کی جان بچانے پر ملکۂ معظمہ قیصرۂ ہند کی طرف سے عطا کیا جاتا ہے +

وکیل ع۔ اسم مذکر: نائب۔ قایم مقام۔ کارندہ۔ ایجنٹ۔ مختار۔ گماشتہ۔ معتمد علیہ وہ شخص جسپر دُوسرا شخص اپنا کام چھوڑدے + وہ شخص جسپر کام سونپا جائے۔ پلیڈر (قانون) (ا) قانون کا پاس کیا ہوا +

وکیلِ سرکار ع + ف۔ اسم مذکر: وہ وکیل جو گورنمنٹ کیطرف سے عدالت میں پیروی کرے +

وکیل کرنا۔ (فعل متعدی): اپنا وکیل بنانا۔ اپنا مختار قرار دینا۔ قانونی طور پر اپنا نائب مقرر کرنا +

وکیلِ مُطلق یا عام ع۔ اسم مذکر: مختارِ کُل۔ مختارِ مُطلق۔ مختارِ عام۔ سرِ رُوت۔ مدار المہام + ایلچی + کُل کُلاں وہ کارندہ جسے پُورا پُورا ہر امر کا اختیار حاصل ہو +

وَگرنہ حرفِ عطف: واگر کا مخفف۔ اور اگر۔ اور جو +

وِلا ع۔ اسم مؤنث: محبت۔ دوستی۔ پریت۔ نیہا + اتحاد۔ ارتباط +

وِلادَت ع۔ اسم مؤنث: بچہ جننا۔ جنم۔ تولد۔ پیدائش +

وِلایَت ع۔ اسم مؤنث: (۱) آباد مُلک۔ دیس۔ اقلیم۔ زمین آباد۔ برِّ اعظم + مُلکِ غیر۔ پردیس (۲) ایک بادشاہ کی حکومت۔ ایک بادشاہ کا مُلک۔ وہ مُلک جہاں ایک ہی بادشاہ حکومت کرتا ہو + راج۔ حکومت۔ تصرف۔ بادشاہت۔ سلطنت۔ مملکت۔ (۳) کسی کے کام کی ذمہ داری۔ کفالت (۴) نیک بندہ کا خدا تعالیٰ سے تقرب۔ قُربِ حق +

وِلایَت پانا۔ (فعل متعدی): ولایت کا درجہ حاصل کرنا۔ ولی ہونا۔ اوتار ہونا +

وِلایَت زاد ع + ف۔ اسم مذکر: (۱) یُوروپین۔ یورپ کی پیدائش۔ وہ انگریز جو یُورپ میں پیدا ہوا اصل انگریز۔ یوریشین کا نقیض + (۲) غیر ولایت مثلاً کابل۔ ایران یا ترکستان وغیرہ کی پیدائش +

وِلایَتاً ع۔ تابع فعل: از روئے ولایت۔ والی وارث ہونے کی حیثیت سے +

وِلایَتی ع۔ صفت: (۱) ولایت کا رہنے والا + پردیسی۔ اجنبی۔ غیر مُلک کا (۲۔ ا) ولایت زاد۔ یُوروپین (۳۔ ا) بولی نہ سمجھنے والا۔ وحشی۔ جنگلی۔ جانگلو۔ وحشی + ناتجربہ کار۔ ناواقف۔ انجان (۴۔ ا) کابلی۔ افغانی۔ کابل کا رہنے والا + مُغل + پٹھان (۵۔ ا) نہایت مضبوط۔ قوی ہیکل۔ تناور۔ زور آور (۶۔ ا) مسلمان۔ عورتوں کا نام جیسے ولایتی بیگم۔ ولایتی خانم وغیرہ +

وِلایَتی بِلّی۔ (۱) اسم مؤنث: ایک قسم کی پشمدار بلّی جو کابل سے آتی اور نہایت خوبصورت ہوتی ہے +

وِلایَتی پانی۔ (۱) اسم مذکر: سوڈا واٹر لیمن وغیرہ جو کل کے ذریعہ سے بوتلوں میں بھرا جاتا ہے۔

وَلَد ع۔ اسم مذکر: جنا۔ بیٹا۔ پُوت۔ لڑکا۔ پسر۔ فرزند۔ بچہ +

وَلَدُ الحَرام ع۔ صفت: حرامی پلّا۔ حرامی۔ حرامی مُوت۔ حرام کا جنا۔ کمُوت۔ بیسوا پُتر۔ باپ جانکے نطفۂ بے تحقیق۔ فاحشہ عورت کا بچہ +

وَلَدُ الحَلال ع۔ صفت: وہ شخص جو شریعت کے موافق نکاح ہونے سے پیدا ہوا ہو۔ اصیل۔ اصل نسل حقیقی۔ وہ جو جائز طور سے پیدا ہُوا ہو +

وَلَدُ الزِّنا ع۔ صفت: (۱) زادۂ حرام۔ کُمُوت۔ بیسوا پُتر۔ نطفۂ بے تحقیق۔ چھنال کا جنا۔ فاحشہ عورت کا بچہ۔ حرامی پلّا۔ حرام کا جنا۔ حرام زادہ۔ حرامی مُوت (۲) برساتی کیڑے جیسے پروانے۔ گبریلے۔ پتنگے۔ کیچوے۔ حشرات وغیرہ جو برسات میں پیدا ہو جاتے اور ستارۂ

[1] افسوس مقابلہ پروف کے زمانہ میں ۲۲۔ جنوری سنہ ۱۹۰۱ء کو رحلت فرمائی +

سُہیل کے طلوع سے مرجاتے ہیں جس کو مُلکِ یمن سے تعلّق ہو ؎

ولد الزّنا است حاسد منم آن نا طالعِ من   ولد الزّنا کُشش آمد چو ستارۂ یمنی (نامعلوم)

وَلْدِیّت - ع - اسم مؤنّث :- باپ کا نام + اصل نسل - خاندان - کُل - گھرانا - نژاد +

وَلْوَلوں - ا - اسم مذکّر :- ولولہ کی جمع - جو حرُوفِ مغیّر کے آجانے سے واؤ مجہُول اور نُون غُنّہ سے بنائی جاتی ہے (لام ثانی مضمُوم مع واوِ مجہُول ساکن)

مستی کے ولولوں کا جوانی میں لُطف ہے   پیری میں دھیان چاہیئے قدِّ خمیدہ کا + (نسیم دہلوی)

وَلْوَلَہ - ع - اسم مذکّر :- غل - شور - غوغا - واویلا - شور و شر + آشوب + جوش و خروش - بانگ و فریاد - ہنگامہ + جوشِ عشق - جذبۂ عشق - جُنبش + وفورِ شوق + اُمنگ ؎

نہ توڑا کبھی پیماں یہاں نہ آنیکا   ہمیں بھی ولولہ ہے صبر آزمانے کا   (انور)

شباب آتے ہی اے کاش موت بھی آتی   اُبھارتا ہے اسی بن میں ولولہ دل کا   (داغ)

دخترِ رز کیساتھ موقع مجکو خلوت کا ملا   کچھ نہ پُوچھو ولولہ رندِ دلِ مسرُور کا (تجمّل)

ولولہ خیز ہے نسیمِ بہار   چُپ ہوں کیوں بُلبُلیں گلستاں میں
قید نے کھوئے ولولے دِل کے   پہلے ہمکو بھی تھی چمن کی ہوس   } مجروح

ولولہ اُٹھنا - ا - فعل لازم :- جوش پیدا ہونا +

وَلْوَلے - ا - اسم مذکّر :- ولولہ کی جمع ؎

حوصلے سے حوصلے تھے ولولے سے ولولے   آج وہ سب مٹ گئے گورِ غریباں دیکھکر (صفدر)

مزے کہاں سے اُٹھیں عیشِ زندگانی کے   وہ ولولے نہ رہے عہدِ نوجوانی کے + (تجمّل)

جوشِ وحشت کے ولولے نہ گئے   میں گریباں سدا سیا ہی گیا + (شیدا)

وَلے - ف - حرف استثنا :- ولیکن - مگر - لیکن - اِلّا - پر + (بکسر لام)

وَلی - ع - اسم مذکّر :- (۱) لُغوی معنی نزدیک + مالک - آقا - حاکم - خداوند - صاحب - مخدُوم - سردار - ماسٹر + وارث - سرپرست - سُوامی - پربھو - مربّی - محافظ (۲) دوست - یار - مددگار (۳) متصرّف - قابض (۴) مقرّبِ خدا - وہ شخص جو خدا کی قربت اور نزدیکی رکھتا ہو - رند کا نقیض - محبُوبِ الٰہی - سادھو - بزرگِ دین - پیر - پیر مرشد + زاہد - پارسا - پرہیزگار - نیک بخت - عارف - خدا رسیدہ + صابر - شاکر - راضی برضا - تسلیم کُل یا تفویضِ کُل پر عمل کرنیوالا +

گر یار مے پلائے تو پھر کیوں نہ پیجئے   زاہد نہیں میں شیخ نہیں کچھ ولی نہیں (انشا)

راضی رہے جورِ دوست پر بھی   عاشق نہ تھے ہم مگر ولی تھے   (ذکی)

(۵) وہ شخص جو بلحاظِ میراث مُردے سے زیادہ تر قریب رشتہ رکھتا ہو (۶) شاہ ولی اللہ گجراتی موجدِ ریختہ کا تخلّص مگر تذکروں سے پایا جاتا ہے کہ اُن سے پیشتر اور انکے زمانہ میں دکن میں اور بھی ریختہ گو تھے بعض تذکرہ نویسوں نے ان کا نام ولی محمد لکھا ہے اواخر عہدِ عالمگیری میں دہلی بھی تشریف لائے تھے ان کا مشہور شاگرد سمجھو بھی اکبر شاہ ثانی کے

زمانہ میں دہلی آیا تھا جو ۱۲۴۷ہجری میں فوت ہوا - ولی کی وفات ۱۱۱۰ھ میں ہوئی تھی +

ولی اللہ - ع - اسم مذکّر :- مقرّبِ خدا - خدا رسیدہ بندہ - نیک - عابد - زاہد - سالک - مجذُوب - خاصانِ خدا - عارف باللہ +

ولی تنگر یا کھنگر - ہ - اسم مذکّر :- (۱) حمایتی - مددگار - حامی - معاون - ہتیکا - بزرگ - فریادرس - دستگیر - مربّی - سرپرست - سرپرست - سردھرا جیسے تیرے ولی کھنگر کو دیکھ لونگا (۲) دعویدارِ ولایت - تقرّبِ الٰہی کا دعوے کرنے والا ؎ رباعی احمد علی شوق لکھنوی +

کھویا اُنہیں شوق کیمیا نے اے شوق   لُوٹا اُنہیں جھُوٹے فقرا نے اے شوق
کامل نہیں ایک اور ولی کھنگر لاکھ   بس دُور کے ڈھول ہیں سہانے اے شوق   } (احمد علی شوق لکھنوی)

ولی عہد - ع - اسم مذکّر :- (۱) حاکمِ وقت (۲) وہ شخص جسے بادشاہ اپنی زندگی میں اپنی جگہ بیٹھنے کا اسطور پر حکم دیگئے کہ میرے بعد یہ بادشاہ یعنی وارثِ تخت و سلطنت ہوگا - جانشین - وارث - ٹِک ٹیکا - کنور - لالجی مہاراج [۱] +

ولی کو ولی ہی پہچانتا ہے - ا - کہاوت :- ولی را ولی مے شناسد کا ترجمہ - ہم جنس کو ہم جنس ہی خُوب تاڑتا ہے - ہر قسم کے آدمی کو اُسی قسم کا آدمی پہچان لیتا ہے +

ولی کے گھر شیطان - ا - کہاوت :- نیک کے گھر میں بد - شریف کے گھر میں نالایق اولاد - اچھوں کے برے - لائق کی اولاد نالائق +

ولیِ نعمت - ع - اسم مذکّر :- صاحبِ نعمت - صاحبِ دولت - آقائے نامدار - خداوندِ نعمت - ماسٹر - مربّی - پرورش کرنے والا - وہ شخص جو کسی کو کھانے کو دے +

ولی نے کیا کام شیطان کا - ا - محاورہ :- شریف نے نالایق حرکت کی +

وَلیک - ع - حرفِ استثنا - ولیکن کا مخفّف + (بیائے مجہُول و کافِ ساکن)

وَلیکن - ع - حرفِ استثنا :- ولے - مگر - اِلّا - لیکن + (بیائے مجہُول)

وَلِیمَہ - ع - اسم مذکّر :- ضیافتِ نکاح - بیاہ کی دعوت - جیونار - کدخدائی کی ضیافت +

وِنْ - ہ - صفت ضمیر :- وہ کی جمع - اُن - جیسے وِن کو - وِنہیں +

وَنْت - س - صفت :- صاحب - والا - خداوند جسطرح وند فارسی میں اسم کے ساتھ ملکر صفتی معنی پیدا کرتا ہے اسیطرح ونت ہندی میں جیسے دھنونت - بلونت - گُلونت وغیرہ +

وَنْد - ف - صفت :- اسم کے ساتھ ملکر صفتی معنی پیدا کرتا ہے - والا - صاحب - مند جیسے خداوند +

وِنْہیں - ہ - ضمیر جمع غائب :- اُنہیں - اُن کو + آنہارا - ایشاں را +

وو - ہ - ضمیر غائب :- وہ کی جمع - وے - آنہا +

ووں - ہ - تابع فعل :- یوں کا نقیض - اُس طرح +

ووں کا ووں ہیں - ا - تابع فعل :- جُوں کا تُوں - جیسے کا تیسا - ویسا ہی +

وونہیں - ہ - تابع فعل :- فوراً - فی الفور - تُرنت - درحال - اُسیوقت - اُسی گھڑی +

وُوئی - ہ - (ع) تعجّب کا کلمہ :- جیسے وُوئی یہ کیا ہوا + وُوئی بکی پڑے ان ڈھنگوں پر +

وُہ - ہ - ضمیر غائب :- (۱) اسم اشارہ بعید - وہ حرف جو غائب یا بعید کے اشارے کیواسطے بولا جاتا ہے ؎ غالب وظیفہ خوار ہو دو شاہ کو دعا + وہ دن گئے کہ کہتے تھے نوکر نہیں ہُوں میں (غالب)

[۱] قائم مقام نائب السلطنت +

وہ دِن کِدھر گئے کہ ہمیں بھی فراغ تھا   یعنی کبھو تو اپنا بھی دل تھا و باغ تھا (درد)

(۲)۔ کلمۂ صفت و مبالغۂ تعریف) ایسا۔ اِسطرح کا + اِسقدر۔ اتنا جیسے وہ اودھم مچا، وہ تکرار ہوئی

وہ میں نہیں ترے دِیدار سے ہو یاس مجھے   جوابِ بعدِ قیامت بھی دے نہ آس مجھے (نامعلوم)

وہ اُٹھی ہُوئی چین پشواز کی   وُہ مسکی ہُوئی چولی انداز کی
وہ مہندی کا عالم وہ توڑے چھڑے   وہ پاؤں میں سونیکے دو دو کڑے } (میر حسن)
وہ شبنم کی انگیا بنی تنگ و چست   کناروں پہ مینا بنت کا درست

(۳) اشارہ بطرفِ خاوند۔ چونکہ عورتیں اپنے خاوند کا نام لینا معیُوب خیال کرتی ہیں اِسوجہ سے ضمیرِ غائب یعنی اشارۂ بعید یا ضمیرِ حاضر میں اشارۂ قریب کے ساتھ خاوند سے مراد ہوا کرتی ہے جیسے اسبات کا تو یہ بھی ذکر کرتے تھے۔ اِس لڑکے سے اب وہ بھی ناراض رہتے ہیں +

ڈولی کیساتھ لال گنُوں سے نہ آئے وہ   بی کیسے ڈانواں ڈول پھرے ہیں کہار آج (راحت)

(۴) اشارہ بطرفِ معشوق (۵) برائے اظہار کثرت و مبالغۂ دعوے جیسے وہ مینہ برسا کہ خدا کی پناہ۔

وہ بدخو طفلِ اشک آ سے چشمِ تر میں دیکھنا الٰہی   گھروندے کی طرح سے گنبدِ چرخِ کہن بگڑا (آتش)

وہ آنکھیں نہیں رہیں۔ ا۔ محاورہ: پہلا سا ربط و سلوک نہیں رہا۔ وہ پہلی سی محبت اور مروت نہیں رہی

اب کچھ ہمارے حال پہ تم کو نظر نہیں   یعنی تمہاری ہم سے وہ آنکھیں نہیں ہیں (میر حسن)

وہ بات۔ ہ۔ اسم مونث:۔ (عو) (۱) اشارہ بطرفِ کارِ معلومہ (۲) اشارہ بطرفِ جماع و مباشرت +

وہ بات ہوگئی۔ ا۔ محاورہ:۔ مجامعت ہوگئی +

وہ بال کھینچوں کہ جسکی جڑ دُور ہو۔ ا۔ محاورہ: یعنی سارے چُھپے چھپائے عیب ظاہر کر دُوں کہ جس سے تمام عالم میں رُسوائی کا مُوجب اور ذلّت و خواری کا باعث ہو ؎

معرُوف سے رنگیں نے کہا ہو مجبُور   مجھسے تجکو اگر ہے لڑنا منظُور +
تو جی میں سمجھ رکھ اپنے یہ بات کہ میں   کھینچُونگا وہ بال کہ جسکی جڑ ہو گی دُور } (رنگین)

وہ پانی مُلتان گیا۔ ا۔ محاورہ:۔ اب موقع جاتا رہا + وہ بات جاتی رہی۔ وہ بات اب کوسوں گئی + رات گئی بات گئی + وہ بات ہی نہ رہی + ؎

پنجاب میں بھی وہ نہ رہی آب و تابِ حُسن   اے ذوق پانی اب تو وہ مُلتان بہ گیا (ذوق)

(اصل میں یہ ایک مشہور حکایت کیطرف تلمیح ہے جسکا قصہ اسطرح بیان کرتے ہیں کہ جب گورکھناتھ بھگتی رَیداس بھگتی کے پاس آیا تو اُسوقت تشنگی کے غلبہ سے پانی مانگا پھر دل میں سوچا کہ رَیداس ذات کا چمار ہے اسکا پانی کیا پیُوں یہ خیال سے پانی تو لے لیا مگر پیا نہیں اور اِدھر اُدھر کی باتوں میں اسبات کو ٹالکر چلا گیا اور وہاں سے کبیر صاحب کے پاس آ کر بیٹھا یہاں بھی باتوں میں مشغُول رہا اتّفاق سے کبیر کی بیٹی کمالی نامی نے وہ پانی اٹھا کر پی لیا جسکے پیتے ہی تین لوک یعنی اکاس لوک۔ پرت لوک۔ پتال لوک کا حال اُسپر کُھل گیا جبوقت گورکھناتھ پر یہ بات کُھلی کہ اس پانی کے پینے سے کمالی کو اتنا بڑا درجہ ملگیا تو اُسوقت وہ اس پانی کے نہ پینے سے بہت ہی پچھتایا آخرِ کار رَیداس کے پاس دوبارہ آیا اور پھر پانی مانگا رَیداس اپنے بھگتی کے بل سے جان گیا تھا کہ گورکھناتھ نے اُسوقت اپنے ابھمان

یعنی غرُور کے سبب سے پانی نہیں پیا اب اُسکے واسطے پھر خواستگار ہے۔ اِس عرصہ میں کمالی کی سُسرال والے بنارس میں آئے اور آسے مُلتان میں جہاں اُسکے سُسرال تھی لیگئے پس رَیداس نے گورکھناتھ کی بدقسمتی پر یہ دوہا پڑھا ؎

پیا وسے تھے جب پیا نہیں تب تھے یہ ابھمان کیا   بھولا جوگی پھرے دِوانہ وہ پانی مُلتان گیا (دوہا)

کتبِ تواریخ سے معلُوم ہوتا ہے کہ رَیداس۔ کمال۔ کبیر تینوں رامانند کے چیلے تھے اور میاں کمالی کبیر کی بیٹی لکھی ہے جس کی صحت میں کلام ہے بعض لوگوں کا بیان ہے کہ کوئی نجومی کسی صاحب کمال درویش کے پاس اپنی مراد کے واسطے گیا تھا چنانچہ درویش کو اُسپر رحم آیا اور اُسنے اپنا جُھوٹا پانی پلانے کو دیا اِسنے گھن کھاکر نہ پیا اتفاق سے وہیں ایک لڑکی بیٹھی کھیل رہی تھی جسکی نسبت ملتان میں ٹھیری تھی فقیر نے اُسکی طرف اشارہ کیا وہ غٹ غٹ پی گئی جسکے سبب سے وہ صاحب تاثیر ہوگئی نجومی یہ بات سُنکر پھر آیا اور وہی سوال کیا کہ میری مراد پوری کیجئے اُسوقت درویش کے مُنہ سے یہ فقرہ نکلا اور جب ہی سے یہ مثل ہوگئی ؎

چت کر مانگا ہت کر دیا ترے من گلیان گیا   بھولا نجومی پھرے دِوانہ وہ پانی ملتان گیا (دوہا)
کراہت

یعنی اب وہ بات جاتی رہی جب تو گھر بیٹھے مراد پوری ہوتی تھی اب ملتان جاکر تیرا کام بنے تو بنے۔ اصل میں ہندوستانیوں کے اعتقاد نے یہ گھڑت کرلی ہے +)

وہ تو ہوّا ہے۔ ۵۔ محاورہ: یعنی نہایت ہیبتناک اور خوفناک ہے اُس سے ڈر لگتا ہے۔ نہایت بدمزاج ہے کاٹ کھانے کو دوڑتا ہے +

وہ دفتر گاؤ خُورد ہوا۔ ا۔ محاورہ: یعنی وہ کارخانہ ہی جاتا رہا +

وہ دل نہیں رہا۔ ا۔ محاورہ: یعنی عشقِ سابق اور خواہش و محبت دیرینہ نہیں رہی نہ شوق اور ولولہ ہی جاتا رہا + **مصرع** وہ دل نہیں رہا کہ ہمیں جسپہ ناز تھا (معلُوم)

اے شمع رُو وہ دل ہی نہیں دُوں جو کیا تجھے   سینہ میں مشتِ خاک ہے گُلگیر کی طرح (جرأت)

وہ دِن بھی غنیمت تھے۔ ا۔ محاورہ: یعنی ایّامِ گزشتہ و سابق نہایت غنیمت اور مغتنم تھے + ؎

وہ دن بھی غنیمت تھے کہ اغیار سے جرأت   چُھپ چُھپکے وہ ملتا تھا مرا اُسکو جو ڈر تھا
اب پُوچھوں ہُوں اُس سے کہ کہاں آپ گئے تھے   تو صاف یہ کہتا ہے کہ میں غیر کے گھر تھا } (جرأت)

وہ دن ڈھلا کہ گھوڑی چڑھا گدھا۔ ۵۔ کہاوت: یعنی ہمیشہ اقبال کا زمانہ نہیں رہتا +

وہ دِن گئے۔ ۵۔ محاورہ:۔ وہ زمانہ گیا گزرا ہوا یعنی ایّامِ جوانی و روزِ کامرانی سپری ہو گئے اور زمانہ ناموافق ہو گیا ؎

وہ دِن گئے کہ ربط تھا اُس یار سے مجُھے   جھانکے تھا آکے رخنۂ دیوار سے مجُھے (جرأت)

گئے وہ دن رہا کرتی تھی صحبت یار سے مجکو   کوئی اب محفلِ عشرت میں اُس کی بار پاتا ہو
کبھی جو جی تڑپتا ہے نہایت دُور سے وہ در   کلیجا ہو کرکے کن کن حسرتوں سے دیکھ آتا ہوں } (؟)

وہ دن گئے کہ تھا دلِ صد چاک کو مرے   جوں شانہ اُسکی کاکلِ پیچاں سے اختلاط (مصحفی)

وہ دِن گئے کہ جس سے بھیے تھا ہمیں غرُور   بدخلقی رہ گئی ہے تری اب بنامِ ناز + (سودا)

وہ دِن گئے کہ خلیل خاں فاختہ اُڑایا کرتے تھے۔ ۵۔ کہاوت: یعنی اقبال کا زمانہ لدگیا اور

وہا

بداقبالی سے پالا پڑا۔ (فاختہ اُڑایا کرتے کی بجائے فاختہ مارتے تھے بھی کہدیتے ہیں) +

وہ کملی ہی نہیں جسمیں تل بندھتے تھے - (محاورہ: یعنی اب وہ چیز نہیں رہی جسکے باعث خلق اللہ کی رجوع تھی یا وہ حسن نہیں رہا کہ جسپر کوئی عاشق ہو + ۔ ۵

تھی زلف سیاہ تو مرغ دل بندھتے تھے ۔ وابستہ مزاج منفعل بندھتے تھے
پیری میں ہو کون عاشق مُوئے سفید ۔ کملی وہ گئی کہ جس میں تل بندھتے تھے (رباعی)

دنیا نے دیا ہے چھوڑ تجکو بد خُو ۔ عزت نہیں معروف تری یکسر تُو
رنگیں یہ سمجھ گیا کہ اب پاس ترے ۔ کملی وہ نہیں کہ جسمیں تل باندھے تُو (رباعی رنگیں)

وہ نہیں تو اسکا بھائی اور سہی - (محاورہ: یعنی کچھ ایک ہی پر منحصر اور موقوف نہیں ہے اور سینکڑوں ہیں ۔ ۵

ہماری چاہ تو یوسف پہ کچھ نہیں موقوف ۔ جو وہ نہ ہو تو کوئی اور اُس کا بھائی ہو (میر تقی)

وَہّاب ع - صفت: بہت بخشنے والا - مجازاً خدا تعالےٰ - خدائے کریم +

وہّابی ع - اسم مذکر: (۱) وہّاب سے نسبت رکھنے والا - وہّاب کا پیرو (۲) عبد الوہاب نجدی کا پیرو جسنے رسولِ مقبول کی تعظیم و تکریم میں خلل ڈالنا اور اُن کا مزارِ مبارک اُکھاڑنا چاہا تھا بلکہ بہت سی متبرک اور مقدس عمارتیں ڈھا ڈالی تھیں مسلمانوں کا وہ فرقہ جو صوفیہ کا مدِمقابل سمجھا جاتا ہے - بدعتی کا نقیض (اگرچہ یہ لفظ ہائے مشدد سے ہے مگر عُرفِ عام میں تخفیف کیساتھ بولا جاتا ہے)

وَہاں - ہ - تابعِ فعل: - (۱) اُسجگہ - اُس مقام پر - آنجا + اُدھر - اُس طرف + اُنکے ہاں ۔ ۵

یہ بے ہوشیاں داغ یہ خوابِ غفلت ۔ خبر بھی ہے جو کچھ وہاں ہو رہا ہے (داغ)

(۲) ایسی جگہ - ایسے مقام پر - جیسے اُسے وہاں مارے جہاں پانی نہ ملے +

(ھ میں ایک کلمۂ اشارہ ہے جو مکان بعید کے واسطے مستعمل ہے)

وہاں تک ہنسئیے جو رونہ دے - (محاورہ: - اسقدر ہنسی کافی ہے کہ آدمی کو ناگوار نہ گزرے - حد سے زیادہ مذاق اچھا نہیں +

وہاں کا وہیں - ہ - تابع فعل: - اُسیجگہ - جہاں کا تہاں +

وہاں گردن مارئیے جہاں پانی نہ ہو - (محاورہ: یعنی نہایت سخت اور سنگین سزا دینی چاہئے۔

جو گلو تر ہو نہ آبِ تیغِ ابرو سے تری ۔ مارئیے واں اُسکو گردن جس جگہ پانی نہو (نکہت)

نامہ لکھا تھا یار کو میں نے سمجھ کے یہ ۔ دُنیا میں رسمِ نامہ و پیغام ہر کہیں
لیکن سوائے بندگی و عجز و انکسار ۔ نکتہ ہو اُسمیں حرفِ تمنا اگر کہیں (قطعۂ سودا)
واں لاکے مارئیے مجھے گردن کہ جسجگہ ۔ پانی کے قطرہ کا بھی نہو وے اثر کہیں

وَہْب ع - اسم مذکر: - عطا - بخشش - سخاوت +

وَہْبی ع - صفت: - بخشا ہوا - عطا شدہ - دیا ہوا - کسبی کا نقیض + - خدا کی طرف سے کسی امر کا عطا کیا ہوا ملکہ +

وَہْم ع - اسم مذکر: - (۱) وسواس - دل کا بیقصد کسی چیز کی طرف جانا - خیالِ باطل - گمان - شک - شک چڑھنا - بھرم - احتمال ۔ ۵

ویب

مجھ میں کیا باقی ہے جو دیکھے ہے تُو آنکے ہاں ۔ بدگماں وہم کی دارو نہیں لُقمان کے پاس (ذوق)

تھے بے گناہ جرأت پابوس تھی ضرور ۔ کیا کرتے وہم خجلت جلاد آگیا + (مومن)

(۲) قوتِ متخیلہ - دماغ کی وہ باطنی قوت جو فاسد خیالات پیدا کرتی ہے +

وہم کی دارو لُقمان کے پاس بھی نہیں - (محاورہ: - وہم کا علاج لُقمان جیسا حکیم بھی نہیں کر سکتا - وہم کا کچھ جواب نہیں - وہم کی تدبیر سے حکیم بھی عاجز ہے +

وہم کی دارو نہیں - (محاورہ: - وہم کا علاج نہیں - وہم کسی طرح نہیں جا سکتا - وہم دُور کرنے کی کوئی تدبیر نہیں +

وَہْمی ع - صفت: - (۱) وہ بات جو وہم سے منسوب ہو - خیالی - قیاسی - گمانی - موہوم - جیسے وہمی خط - وہمی نُقطہ وغیرہ + فرضی (۲ - اسم مذکر) وہ شخص جسکو وہم ہو - وسواسی + بھرمی + باطل پرست - جادو ٹونے کو ماننے والا + وہم پرست - دلمیں خود بخود ایک بات بٹھا لینے والا ۔ ۵

شہیدی سے بھی وہمی ہم نے کم دیکھے ہیں دُنیا میں ۔ ذرا تیوری بدلنے پر اُمیدیں قطع کر بیٹھے (شہیدی)

وُہی - ہ - ضمیر: - (ضمیر غائب اور کلمۂ حصر سے مرکب ہے) ہماں کا ترجمہ - اُس ہی +

وُہی - ہ - ضمیر: - دیکھو (وہی) مخففِ وہ ہی +

وُہی اپنا جو اپنے کام آئے - ہ - کہاوت: - جس سے مطلب نکلے وُہی سگے کی برابر ہے +

وُہی بات - ہ - اسم مؤنث: - (۱) کا معاملہ - کار مفہوم (۲) مجامعت - مباشرت ۔ ۵

کرُوں میں کہاں تک مدارات روز ۔ تمہیں چاہئے جی وُہی بات روز (رنگیں)

وُہی بات گھوڑے کی لات - (۔ اسم مؤنث: - (اطفال) جب بچے کسی اپنے دوست کو کوئی بات یاد دلاتے ہیں تو یہ فقرہ زبان پر لاتے ہیں + بے اصل بات کی نسبت بھی کہتے ہیں +

وُہی تین بیسی وُہی ساٹھ - ہ - کہاوت: - دونوں کا حاصل اور نتیجہ ایک ہی ہے - چاہے یوں کہلوا اور چاہے وُوں سمجھ لو کسی نے ناک سیدھی طرح پکڑ لی کسی نے پھیر کھا کر وُہی من وُہی چالیس سیر +

وُہی ہم وُہی تم - ہ - محاورہ: یعنی ہم تم ایک دُوسرے کے قدیم واقف کار ہیں +

وَہیں - ہ - تابعِ فعل: - اُسیجگہ - ٹھیک اُسی مقام پر +

وَہیں کا ہو رہنا - ہ - فعل لازم: - بہت دیر لگا دینا - جا کر بیٹھ رہنا - مر رہنا[1] ۔ ۵

وُہیں - ہ - تابعِ فعل: - فوراً - فی الفور - تُرت - جُونہیں کا نقیض ۔ ۵

تمکو جو دیکھیگا تم پر دل وُہیں آجائیگا ۔ یہ ستم دیکھینگے ہم اور ہم سے دیکھا جائیگا؟ (تقصیر)

وَے - ہ - ضمیر: - وہ کی جمع - وہ +

وُئی - ہ - کلمۂ استعجاب: - عو - دیکھو (وُوئی)

وے بھئی - ہ - ندا: - واہ بھئی - کیا خوب - مزاحاً حضرت - تحقیر تعجب اور طنز کے موقع پر بولتے ہیں - جیسے وے بھئی عمو - وے بھئی ماموں وغیرہ (یہ شاہزادگانِ دہلی کا روزمرہ ہے)

[1] یارانِ رفتگاں کا کسی سے کھُلا نہ حال + وہ بھی ہوا وہیں کا جو لینے خبر گیا (نامعلوم)

ویا

ویاکرن - س - اسم مؤنث - علمِ زبان + گریمر سنسکرت زبان کی صرف و نحو + مطلقاً صرف نحو - زبان کے قواعد +

وید[1] - س वेद - اسم مذکر - ماخوذ از وِدْ विद् بمعنی گیان (دانش) - شُرتی - کتاب آسمانی - کلامِ ربانی - ہنڈوؤں کی مقدس کتاب کا نام (حسب تحقیقاتِ جدیدہ اصل وید دو ہیں ایک **رِگوید** دوسرا **اتھروَن وید** اور سام وید - یجر وید ماخوذ ہیں رگوید سے کیونکہ سام وید بقولِ علامی فہامی جناب شمس العلما مولوی **سید علی صاحب** بلگرامی رگوید کا وہ حصّہ ہے جس میں سوما کی جسے پارسی ہوما کہتے ہیں پرستش کا بیان ہے سوما اکھ کی قسم سے ایک پودا ہے جسکی زمانۂ حال میں تحقیقات ہو رہی ہے کہ وہ کونسا درخت ہے اور کہاں کہاں پایا جاتا ہے چونکہ پارسی لوگ ہوما کہتے ہیں اور سین مہملہ و ہائے مہملہ کا باہم بدل ہے اس سبب سے جو کمیشن فارس گیا ہے اُسے ہدایت کیگئی ہے کہ اس پودے کی نسبت بھی کچھ تحقیقات اور معلومات بہم پہنچائے - یہ پودا نشہ پیدا کرتا ہے اگلے زمانے کے برہمن اسے کوٹکر عرق نکالتے اور جب اُسمیں جھاگ سے اُٹھ آتے تو پیا کرتے تھے جسکے باعث اُنہیں سُرور ہوتا تھا چنانچہ اس نشہ کی حالت میں وہ کہا کرتے تھے کہ سوما آتمہ یہ کہتا ہے سوما نے ہمکو یہ ہدایت کی ہے اور اس سے الہام مراد ہوا کرتی تھی چونکہ سوما ان لوگوں کو سُرور حاصل ہوا کرتا تھا اسوجہ سے وہ اس کیفیت کو ایک دیوتا موسوم بہ سوما مانا کرتے تھے چنانچہ اسی سبب سے اُسکی تعریف کو سام وید قرار دیا گیا ہے حال میں جو سیاح سدھ آشرم کی سیاحت کرکے آئے ہیں اُنہوں نے سوم رس پھل کو بچشم خود دیکھا یہ پھل بانس کے پیڑ سے مشابہت رکھتا ہے اسکے رس سے دل میں مذہبی جوش اور بے انتہا خوشی حاصل ہوتی ہے سدھ آشرم گنگن جنگا اور دھول گری ہمالیہ کی دو چوٹیوں کے درمیان واقع ہے **اتھروَن وید** جو اپنے مصنف کے نام سے ہے اسکا ایک چھوٹا سا حصہ تو رگوید کیطرح مختلف دیوتاؤں کی تعریف میں ہے مگر بڑا حصہ منتر جادو ٹونے وغیرہ کے استعمال اور ترکیبوں میں ہے نیز اسمیں اکثر قسم کے امراض کیواسطے مخصوص دعائیں رکھی گئی ہیں - ٹوٹکے - ٹونے - جن بھوت پریت اُتارنے کے منتر بھی موجود ہیں اسکے دیکھنے سے ایک بہت بڑی بات معلوم ہوتی ہے وہ یہ کہ اتھروَن وید کا ایسے زمانہ میں تصنیف ہونا ثابت ہوتا ہے جبکہ آریہ لوگوں کا ہند کے اصلی باشندوں کیساتھ میل جول ہو گیا تھا اور اس باہمی ربط ضبط نے یہانتک ترقی کی تھی کہ اُنکے خیالات آریا لوگوں میں بھی دخل پاگئے تھے گویا اتھروَن وید ہند کے اصلی باشندوں کے آریا لوگوں سے خلا ملا ہو جانیکا نتیجہ اور اُس کا ایک بڑا بھاری اثر ہے اس ویدکی زبان بھی اور ویدوں کی زبان سے کسی قدر متفاوت اور فرق ظاہر کرنے والی ہے +

اب سے پہلے محققوں یا پنڈتوں کی یہ رائے ہے کہ اصل وید تین ہیں اوّل **رِگوید** دوم **سام وید** سوم **یجر وید** مگر اتھروَن وید جو اُنکے نزدیک چوتھا وید کہتے ہیں کہ پیچھے سے ملایا گیا ہے **اتہاس**[2] اور **پرانوں** کو ملاکر پانچواں وید بھی کہتے ہیں - ہندی تمام علوم کی جڑ اور سارے گنوں کا بھید صرف وید ہے جس سے دھرم کا یا دین اور دنیا کے طریقے معلوم ہوتے ہیں - وید کی نسبت ہنڈوؤں کا اعتقاد ہے کہ یہ آسمانی کتاب اور ربانی کلام ہے ابتدا میں دُنیا میں پانی کے سوا کچھ نہ تھا مگر **وِشنو** اکھے تر کے ایک پتے پر انگوٹھے برابر قد سے پڑا سوتا تھا کہ خالقِ مطلق نے اُسکی ناف سے کنول کا پھول پیدا کیا جسمیں سے **برہما** چار سر چار ہاتھ لئے ہوئے آدمی کی شکل میں نمودار ہوئے اور اُنہیں سے دُنیا کے لوگوں کی پیدائش چلی وید آسمانی یعنی الہامِ ربانی اُنہیں کی زبان مبارک سے سُنا گیا برہما کے بعد اُنکے پوتے **مَنو** نے **اُپ نِشد** کو ترتیب دیا جو اس وید کا اُتم بھاگ یعنی عمدہ حصہ ہے اسمیں خداتعالیٰ کی وحدانیت اور طریقۂ معرفت تفصیل وار درج ہے بعد ازاں اُنکے بیٹے پوتوں نے **کھٹ شاستر** یعنی چھ علوم کی کتابیں جنہیں چھ درشن بھی کہتے ہیں اسی وید سے اخذ کرکے بنائیں جنمیں معبودِ مطلق کی ماہیت شناخت اور معرفت بہت سی دلیلوں سے ثابت کی ہے یہ کتابیں **علمِ الٰہی طبیعی - ریاضی منطق - مناظرے** وغیرہ پر مشتمل ہیں بلکہ چھیوں کتابیں ایسی ہیں بعض مقدمات میں وہ باہم متفق اور بعض میں ایک دوسری کی مخالف ہیں علمائے ہند نے جو اکثر مباحثوں مناقشوں اور مناظروں وغیرہ کے طریقے بے زہن رسا سے نکالے ہیں وہ انہیں کتابوں کے مطالعوں کا نتیجہ ہے چنانچہ جن جن کتابوں کا ہمنے کہیں کہیں ذکر کیا ہے وہ اسکے ذیل سے وسوم ہیں اوّل **نیائے شاستر** منطق مفصّل بیان اسی لُغت میں دیکھو دوم **ویسے شک شاستر** اسکا مفصّل تفصیل اسی لفظ میں دیکھو سوم **سانکھ شاستر** علمِ ابدیات جسکا جامع کپل سُوامی ہے اسکا ماہر حق و باطل کو جدا کر سکتا ہے کہتے ہیں کہ جو چیز چھیڑنے چھونے دیکھنے میں آئے وہ اَن آتما یعنی فانی ہے اور جو ایسی نہو وہ آتما یعنی باقی ہے نہایت صحیح یہ ہے کہ جسم کو فنا اور رُوح کو بقا ہے آدمی کو چاہئے کہ یہانتک کوشش کرے کہ اَن آتما کو جب چاہے جدا کر دے اور پرم آتما یعنی بسیط محض سے ملجائے اس مت کے ماننے والے سرشٹی کا کوئی کرتا یعنی خالق نہیں مانتے اور کہتے ہیں کہ سنسار انت ہے کوئی اسکا بنانے والا نہیں ہے چہارم **پاتنجل** جسکا جمع کرنیوالا پتنجلی سُوامی ہے اسمیں جپ دھیان کا طریق بیان کیا ہے اس علم کے مشاق کا آئینۂ باطن ایسا چلا پاتا ہے کہ اس پر ہر ایک کے دل کا بھید کھلتا ہے اسکا ماہر ہر ایک شخص کا اگلا پچھلا حال بتا سکتا ہے - اس شخص کا جسم یہانتک لطیف ہو جاتا ہے کہ وہ ہوا پر اُڑ سکتا اور پانی کی سطح پر چل سکتا ہے پنجم **ویدانت شاستر** علمِ الٰہی الٰہیات (اسکا حال بھی اسی لفظ میں دیکھو) ششم **میمانسا** - دیکھو (میمانسا) +

آریہ فرقے والے اپنی تحقیق کے موافق بیان کرتے ہیں کہ **وید** الیشر کا گیان ہے جسکا ظہور آدِ سرشٹی یعنی ابتدائے آفرینش میں چار اُتم منشوں یعنی **اگنی - وایو - ادت - انگرہ** کے ذریعے سے ہوا - وید کے معنی گیان یعنی قانونِ قدرت کے ہیں +

ویدوں کے بعض حصّے تین ہزار دو سو برس سے بھی پہلے کی تصنیف خیال کئے جاتے ہیں اور انمیں جو دعائیں ہیں وہ سب سے پُرانی تصنیفات ہیں شلاً اوّل رگوید کہ اسمیں حمد باری کا ذکر ہے کیونکہ **رگ** بمعنی حمد آیا ہے بہت پُرانی زبان میں ہے دوسرے **سام وید** کہ اس میں پاپوں کے ناش کرنے یعنی نجات کا بیان ہے کیونکہ سام پاپوں کے ناش کرنے کو بھی کہتے ہیں یہ اُس سے بعد کی تصنیف ہے تیسرے **یجر وید** یعنی بندگی اور پرستش کے طریقوں کا باب یہ اُس سے بھی پیچھے کا معلوم ہوتا ہے رہا **اتھروَن وید** جسمیں بقول بعض پرستش ہے اور بقول بعض وہ ان تینوں کا خلاصہ ہے بہت ہی پیچھے کا معلوم ہوتا کیونکہ اسکی اور پہلے ویدوں کی اگرچہ دعائیں ایک ہیں مگر زبان میں بہت ہی کچھ اختلاف اور فرق ہے +

وید ابھیاس - س - اسم مذکر - وید کی تلاوت - مطالعۂ وید + وید کی مشق یا ورد یا نیم +

وید انگ - س - اسم مذکر - وید کے انگ یعنی چھ حصّے جنمیں سے اوّل حصہ کا نام سکشا ہے اس میں رسم الخط املا تلفظ اور ہجے کا طریقہ بتایا گیا ہے دُوسرا کلپ علمِ اخلاق جسمیں یگ کرنے کا ڈھنگ بیان کیا گیا ہے تیسرا ویاکرن جسمیں علمِ زبان و سنسکرت کی صرف و نحو ہے چوتھا چھند جسمیں علمِ عروض کا بیان ہے پانچواں جوتش جو علمِ نجوم سے متعلق ہے آریہ فرقے نے علم الارض اور علم الٰہیات کو لکھا ہے چھٹا نِرُکت جسمیں وید کی تفسیر یعنی اسکے مشکل فقروں اور لفظوں کی تشریح ہے - آریہ فرقے نے علمِ صرف کو نِرُکت قرار دیا ہے علیٰ ہٰذا وید کے اُپانگ بھی چھ ہیں - پُورب میمانسا یعنی دھرم کا فلسفہ ویشیشک یعنی خواص اشیا کا فلسفہ - نیائے یعنی منطق سانکھ یعنی علمِ ابدیات یوگ یعنی علمِ مراقبہ ویدانت یعنی علمِ الٰہی +

[1] بکسرِ واؤ و یائے مجہول + [2] یعنی فلسفۂ تاریخ و سیر۔

وید

ویدؔ-س-اسم مذکر-بید-حکیم-طبیب-ہندی طریق پر علاج معالجہ اور دوا دارو کرنے والا +

ویدانتؔ-س-اسم مذکر-ویاس دیوجی کا بنایا ہوا شاستر جو علم توحید سے بھرا ہوا ہے +اُتر میمانسا بھی اسکو کہتے ہیں اسکا جاننے والا اسکا موحّد اور پُورا صاحبِ توحید ہوتا ہے وحدت اُسکی نظر میں ایسی سما جاتی ہے کہ دُوئی بھُوبھی نہیں جاتی کثرت میں وحدت کو دیکھتا اور اسے وہم خیال کرتا ہے یعنی وحدت اُسکے نزدیک یقینی ہے اور کثرت ایک وہمی امر ہے ویدانتیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ ہر چند کائنات اُسی سے ہے مگر جو کچھ ہے سو وُہی ہے یعنی جو نسبت مٹی کو کُونے سے لہر کو پانی سے چمک کو سُورج سے نسبت ہے وہی موجُودات کو اُسکی ذاتِ پاک سے +

ویدانتی-س-اسم مذکر-ویدانت کا پیرو-ویدانت کا عامِل-موحّد-توحیدیا +

ویدِک-س-(۱) وید پڑھا ہوا برہمن-ماہرِ وید-وید کا عالم پنڈت (۲-صفت) وید میں کہا ہوا-وید کے موافق + ازرُوئے نصّ منصُوصًا +

ویدیک-س-اسم مذکر-علمِ طب-علمِ حکمت-بید بیدیا علم ابدان +

وید ویاس-س-اسم مذکر-ویاس جی کا لقب جنہوں نے وید کو جمع کیا لُغوی معنی ویدوں کو پھیلانے اور شایع کرنے والا +

ویرا-ہ-اسم مذکر-وہ مال جو بادشاہ کی طرف سے رعیّت کے ہاتھ زبردستی زیادہ قیمت پر فروخت کیا جائے بال طرح +

ویراگ-س-اسم مذکر-بیراگ-قطع تعلق-دُنیا کا ترک کر دینا-تیاگ-تارک الدُّنیا ہو جانا-سنیاس +

ویراگی-س-اسم مذکر-بیراگی-تارک الدُّنیا-سنیاسی-عابد-زاہد-جوگی-مرتاض +

ویران-ف-صفت:-(۱) اُجڑا ہوا-غیر آباد+تباہ-خراب-اُجاڑ-بے چراغ-پامال-کھنڈر (۲) اُداس-پریشان-پراگندہ (۳) بے تردّد-بلا زرد-بیکاشت-بے جوت-اُفتادہ-پڑتی-غیر مزرُوعہ-بنجر +

ویران جگہ-ف-اسم مؤنث:-غیر آباد اور سُنسان مقام +

ویران کرنا-ف-فعل متعدی:-(۱) اُجاڑنا-برباد کرنا-پامال کرنا ؎

جائیں زنداں سے کہاں اے وحشتِ خانہ خراب ۔ کر چکے تھے پہلے ہی رو رو کے ویراں گھر کو ہم (ذکی)

(۲) پریشان کرنا-پراگندہ کرنا (۳) تہس نہس کرنا-مسمار کرنا-ڈھانا (۴) تتر بتر کرنا-بکھیرنا (۵) بستے کو اُجاڑنا رہتے ہُوئے کو اُجاڑنا-جیسے گھر سے ویران کرنا +

ویران ہونا-ف-فعل لازم:-(۱) اُجڑنا-تباہ و برباد ہونا-خراب ہونا + ؎

گھر جو ویران ہوا اپنا تعجب کیا ہے ۔ نالۂ درد سے تو شہر اُجڑ جاتے ہیں ++ (ذکی)

دلی ہوگی کسی عاشق کا مگر دل صابر ۔ کہ اس آبادی کو لازم ہوا ویراں ہونا (مرزا صابر)

(۲) غیر آباد ہونا-سُنساں ہونا ؎

تعزیت کو مری وہ آئے تو عالم آیا + ۔ خُوب آباد ہوا غمکدہ ویراں ہو کر + (ذکی)

(۳) گرنا-پامال ہونا-مسمار ہونا (۴) پراگندہ اور پریشان ہونا (۵) تتر بتر ہونا-بکھرنا +

ویرانہ-ف-اسم مذکر:-(۱) جنگل-اُجاڑ-اُجڑی جگہ-غیر آباد جگہ-آبادی کا نقیض ؎

کبھی کے دن بڑے ہیں اور کبھی کی رات ہے اچھا ۔ کبھی جنگل ہر بستی ہے کبھی بستی میں ویرانہ + (آغا)

ویل

سبزہ نہیں کہ وحشت کے دھوکے میں دل لگے ۔ ویرانہ بھی ہوا تو مرا گھر بُری طرح (ذکی)

(۲) اُداسی-پریشانی +

ویرانہ برسنا-ف-فعل لازم:-اُداسی ٹپکنا-اُداسی ظاہر ہونا-پریشانی نظر آنا +

ویرانی-ف-اسم مؤنث:-(۱) اُجاڑپن-غیر آبادی (۲) بربادی-تباہی-خرابی (۳) پریشانی-پراگندگی (۴) اُداسی (۵) ابتری +

ویرنا-ہ-اسم مذکر:-(۱) بجالی-ہل کا وہ لوہا جو زمین کھودتا ہے (۲) فعل متعدی:-بھائی آئی زمین کھود کر بونا بیج ڈالنا

ویسا-ہ-تابع فعل:-اُسطرح کا-اُسکی مانند-جیسا کا جواب-مثلاً-اُسکی مثل-بطور کا مثلاً جیسا کرے گا ویسا پائے گا+ ایسا ویسا+ ویسا روپیہ مت لیا کرو یہ کاغذ ویسا نہیں ہے+جیسا تر دو دنیا لینا ویسا ہی کا نا بجانا +

ویساہی-ہ-تابع فعل:-اُسیکی مانند-اُسطرح کا-اُسی کی مثل-اُسی طور کا-ایضاً+بجنسہٖ-جُوں کا تُوں+ علٰی ہٰذا القیاس +

ویسے-ہ-تابع فعل:-(۱) اُسطرح-یُوں (۲) مُفت-یونہیں بلا قیمت-جیسے ویسے ہی لیلو ویسے ہی دیا ہے +

ویسے تو-ہ-تابع فعل:-یُوں تو-اسطرح تو +

ویسے کا ویسا-ہ-تابع فعل (۱) جُوں کا تُوں جیسے کا تیسا (۲) ہُو بہُو-بعینہٖ-من و عن-عین بعین +

ویسے کا ویساہی-ہ-تابع فعل:-جیسے کا تیساہی-جُوں کا تُوں +

ویسے ہی-ہ-تابع فعل:-(۱) اُسیطرح-اُسی ڈھنگ پر جیسے گئے تھے ویسے ہی چلے آئے (۲) مفت-بلا قیمت-یُونہی جیسے یہ چیز تو ویسے ہی لے آیا-ویسے ہی لے لونا +

ویسٹ کوٹ-انگلش-WAIST-COAT-اسم مؤنث:-واسکٹ-مرزی-کمری-کُرتی-نیمہ-صدری-جاکٹ +

وے سے شک شاستر-س-اسم مذکر:-یہ چھے شاستروں میں سے دُوسرا شاستر ہے جسکا جامع کناد مُنی ہے (یہ شاستر بہت سی باتوں میں نیائے شاستر سے ملتا ہے اور بہت سی میں نہیں ملتا اسکا خلاصہ یہ ہے کہ مدیکار وقت پر وقوف ہے جو کام غیر وقت کیا جائیگا اُسمیں حسرت کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آئیگا یعنی کسان اگر بے موسم کچھ بوئیگا تو اپنے بیج بھی کھوئیگا اگرچہ کیسا ہی مینہ برسے یا سینچے مگر جا ہوکہ ایک نہ پیدا ہو وہ بھی نہیں ہو سکتے کا بس جو کچھ ہے سو زمانہ ہی ہے اُسکی پرستش کرنی چاہئے اسکے بغیر تاثیر فعل محال ہے اور معدوم کا موجود ہونا اشکال)

ویش-س-اسم مذکر:-تیسرے برن کے لوگ+بنیا-مہاجن+تجارت کرنے والا فرقہ-سوداگری کا پیشہ کرنے والا بنج بیوپار کرنے والا فرقہ +

ویشنو-س-اسم مذکر:-وشن کے پیرو-وشن کے ماننے والے جین مت کے خلاف +

ویفر-انگلش-WAFER-اسم مؤنث:-لفافہ بند کرنیکی ٹکیا جو گوند کی بنی ہُوئی ہوتی ہے +

ویل-انگلش-WHALE-اسم مؤنث:-ایک قسم کی بہت بڑی مچھلی جو اکثر ۵۰ فٹ سے ۹۰ فٹ تک لمبی اور ۳۰ سے ۳۵ فٹ تک موٹی ہوتی ہے اسمیں سے اسقدر چربی نکلتی ہے کہ اُسکی بتیاں بنائی جاتی اور بہت سے کاموں میں آتی ہے +

ویلر-انگلش-WHALER-اسم مذکر: لُغوی معنی بہت بڑی یا غیر معمولی قد کی چیز خواہ کوئی شخص ہو خواہ کوئی چیز چنانچہ ویل جو سب سے بڑی مچھلی کا نام رکھا گیا ہے وہ بھی اسی سبب سے اصطلاح میں ایک قسم کا قدآور گھوڑا جو جزیرہ آسٹریلیا سے آتا ہے +

ہ

ہ

ہ-ع-اسم مؤنث:- (۱) عربی کا ستائیسواں فارسی کا اکتیسواں[۱] سنسکرت یا ہندی حروفِ صحیح کا تینتیسواں ہ اُردو کا چونتیسواں حرفِ تہجی جسے ہائے ہوز، ہائے مدوّرہ بھی کہتے ہیں +

جب یہ حرف کسی کلمہ کے اوّل وسط یا اخیر میں آتا اور خوب ظاہر پڑھا جاتا ہے تو وہاں ہائے ظاہر-مظہر-جلی یا ملفوظی کے نام سے نامزد ہوتا ہے جیسے ہراس ہموار ہرچند ہمہ مہر چہر راہ گواہ کوہ کلاہ وغیرہ میں اور اگر آخر میں آئے خوب ظاہر نہ پڑھا جائے بلکہ حرکتِ ماقبل ہی پر کفایت کرے تو اسے ہائے مختفی یا مکتوبی کے اسم سے موسوم کرتے ہیں اور اسی کو کبھی کلمہ کے اخیر میں زائد بھی لاتے ہیں جیسے پشمینہ خانہ زرّینہ + بہانہ فسانہ پروانہ گفتہ ساختہ وغیرہ اس کا تلفظ حلقی یعنی کنٹھی حرفوں سے نسبت رکھتا ہے (۲) یہ حرف ہندی فارسی عربی میں اپنے اپنے موقعوں پر کبھی اوّل میں کبھی وسط میں۔ کبھی اخیر میں حرفہائے ذیل سے بدل جاتا ہے۔ ا ب پ ج ح خ د ر س غ ف ک گ ل م و ء ی +

(ہائے مختفی بہت سی قسم کی ہے جس کا بیان کتبِ صرف و نحو میں بخوبی لکھا ہے مثلاً ہائے نسبت۔ ہائے فاعلی۔ ہائے مفعول۔ عاطفہ۔ تسمیہ۔ حالیہ۔ مقداریہ اور ہائے وقف جو کبھی تائے مصدری کے بدل میں کبھی تائے تانیث کی عوض میں اسمائے عربی کے آخر میں آتی ہے جیسے رحمت رحمہ۔ دولت دولہ۔ عاقلہ۔ بالغہ۔ زاہدہ۔ جمیلہ وغیرہ کبھی عربی میں ضمیر کے واسطے ہُو کا مخفف ہو کر آتی ہے جیسے دام اقبالہٗ نوالہٗ کمالہٗ جلالہٗ وسلّمہٗ وغیرہ۔ کبھی الف و نون کے بعد تشبیہ کے واسطے جیسے دوستانہ یکبانہ۔ مجبانہ ظریفانہ۔ عاشقانہ۔ کریمانہ۔ شاہانہ۔ غریبانہ۔ دندانہ۔ زبانہ وغیرہ)

ہا-ف-اسم مؤنث:- (۱) ہائے ہوّز۔ چھوٹی ہے (۲) علامتِ جمع۔ جیسے آدابہا حرفہا۔ دربا۔ روزہا۔ سگہا۔ مرغہا۔ درختہا وغیرہ +

ہائے دوچشمی-ف-اسم مؤنث:- وہ ہائے ہوز جس میں دو آنکھیں سی بنی ہوئی ہوتی ہیں بزبانِ حال یہ ہائے مخلوط کہلاتی اور خاص ہندی حروف میں لکھی جاتی ہے جیسے بھاگڑ۔ پھاندنا۔ تھامنا۔ ٹھاگر۔ جھاڑی۔ چھاج۔ دھانس۔ ڈھانا۔ گاڑھا۔ کھادر۔ گھانس وغیرہ مگر ذوق نے اسے صرف اوّل معنی میں باندھا ہے لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو وہاں بھی یہ حرف یہ بات ثابت کرتا ہے کہ خلافِ قاعدۂ مروجہ میری ہائے کو بھی ثبوتِ حسرت کے لئے دوچشمی بنا کر لکھتے ہیں ؎

ہائے رے حسرتِ دیدار مری ہائے کو بھی لکھتے ہیں ہائے دوچشمی سے کتابت والے (ذوق)

ہات

ہا-ہ-کلمۂ تاسف:- (۱) افسوس۔ حیف۔ دریغ۔ جیسے آہ یہ کیا ہوگیا ؎

میں نے جو کہا ایک تو بوسہ تو مجھے دے | بولا وہ زباں اپنی کو بس تھام ارے ہا! (جرأت)

جیسے ہا! کوئی ایسا کام بھی کرتا ہے؟ ہا! اشرافوں کا اور یہ کام ہا؟ کیا اچھا آدمی ہاتھ سے گیا (۲-نہی) کسی امر کے روکنے اور منع کرنے کے واسطے بھی یہ لفظ زبان پر لاتے ہیں زیادہ تر بچوں کو اس کلمہ سے روکا کرتے ہیں اور کبھی ضمناً افسوس و اکراہ سے بھی مقصود ہوتا ہے ؎

نہ روکو مجھکو یہ کہکر کہ ہا سُنو تو سہی | وصال میں ہے ستم یہ ادا سُنو تو سہی + (مؤلف)

ہاپوڑا-ہ-اسم مذکر:- ایک لُوٹ مار کرنے والی قوم + لُٹیرا۔ ڈکیت۔ قزّاق۔ راہ مار۔ راہ زن۔ بٹ مار۔ غارتگر + پُورب میں بچوں کے ڈرانے کے واسطے بھی ہوّا کی بجائے یہ لفظ زبان پر لاتے ہیں جیسے بہت شوخی نہ کرو ہاپوڑا لے جائیگا + (پورب میں لفظ ہاپو بجائے ہوّا جو اس لفظ سے ملتا ہُوا ہے بولا جاتا ہے) +

ہابیل-ع-اسم مذکر:- حضرت آدم علیہ السّلام کے بیٹے کا نام جسے قابیل نے مار ڈالا تھا +

ہاپو-ا-اسم مذکر:- ہپّو۔ افیون۔ افیم۔ زبانِ ژندین ہپّون آیا ہے اُردو میں اُسی سے خاص بچوں کے کھلانے کی افیوں کو ہاپو یا ہپّو کہنے لگے۔ مثلاً ماں اپنے بچہ سے کہتی ہے بیٹا ہپّو تو کھا لو تمہیں مٹھائی دیں گے + ہاپو کھا کر کھیلنا +

ہاتف-ع-اسم مذکر:- آواز دینے والا۔ غیب کی آواز۔ اکاس بانی + سروش۔ فرشتہ +

ہاتھ-ہ-اسم مذکر:- (۱) دست۔ ید۔ کر۔ پا کا نقیض + پنجہ + ؎

محشر میں دستگیر ہو اُمید ہے اسیر | آنکھوں سے ہم لگاتے ہیں جس مصطفےٰ کے ہاتھ (اسیر)

تشخیص مسیحا میں مرض میرا نہ آیا | دل پر کبھی رکھا کبھی سینہ پہ رکھا ہاتھ + (کفایت)

کوہ غم ایک ہی تیشے میں ہوا سو ٹکڑے | کیوں نہ آنکھوں سے لگا یا کروں فرہاد کے ہاتھ (ناسخ)

حالِ دل یار کو لکھوں کیونکر | ہاتھ دل سے جدا نہیں ہوتا + + (مومن)

(۲) ہتھیلی۔ کف (۳) سرِ انگشت سے کہنی تک کا حصہ + آدھ گز کی مقدار۔ فارسی رش یا ارش۔ عربی ذراع ؎

اُونچا ہو لاکھ تاڑ سے بھی سرو چار ہاتھ | رتبہ بلند ہے تیرے قد کا ہزار ہاتھ + (آتش)

(۴) بس۔ قابو۔ اختیار + قبضہ۔ تصرف۔ دخل۔ تعلق + دسترس۔ پہنچ + ہتھا جیسے اپنے ہاتھ کی بات نہیں ہے۔ ؎

لیکے دل اے دلربا کیوں قسم کھاتے ہو تم | ہم نظربازوں کے ہاتھوں سے کہاں جاتے ہو تم (شیدا)

ذبح کر ڈالا تو چھوٹوں میں غمِ فرقت سے | فیصلہ ہے مرا قاتل تری تلوار کے ہاتھ (شرق)

قتل کی ذکر رہا کرتی ہے اعدا کو عبث | موت لکھی ہے ہماری اُسی جلاد کے ہاتھ (ناسخ)

(۵) باعث۔ سبب۔ واسطہ۔ وسیلہ۔ ذریعہ طفیل + کارن۔ بدولت۔ جیسے ایک دن تیرے

[۱] ہائے ہوز کو خوشنویسوں نے چھ صورتوں پر تقسیم کرکے چھے نام سے موسوم کیا ہے۔ اوّل ہائے مردّی۔ دوم دالی جو عربی کی دال اور ق سے مرکّب ہے۔ سوم مرغولی۔ چہارم دوچشمی۔ پنجم ہائے شوشہ۔ ششم ہائے مدوّر جن کی مثال بالترتیب یہ ہے ہ ھ ھ ھ ہ ہ

ہات

ہاتھ سے زہر کھا مروں گی۔ تیرے ہاتھوں سے ناک میں دم ہے (عو) ۔ع

یوں ہے دل زلف میں اُس ستم ایجاد کے ہاتھ (ببہ) مرغ جُوں دام میں ہو دام ہو صیاد کے ہاتھ (معروف)

(۶) حفاظت + حمایت + سپُرد ۔ع

کہتے ہیں ہم یہ شقِ بتاں سے اُٹھا کے ہاتھ شرم اپنے ہاتھ اُٹھانے کی ہے اب خدا کے ہاتھ (نامعلوم)

(۷) ضربِ تیغ و چوب + وار ۔ حربہ ۔ حملہ ۔ زد ۔ چوٹ ۔ع

مُنکے نام آئے اکھاڑے میں تمہارے ہم بھی چھوڑ دے ہاتھ ادھر بھی تو کوئی پالٹ کا + (امیر)

کیا ہو سکے مقابلہ مژگانِ یار کا دل ایک ہاتھ کا ہے جگر ایک وار کا + (داغ)

میرے سر کی قسم تجھے قاتل ہاتھ ایک اور بھی صفائی کا + (حضورِ آصف)

نہ تڑپا میں تو اُنکے ہاتھ کی ہونے لگی تحسیں مری بیتابی سے بڑھ گئی توقیر قاتل کی + (زکی)

(۸) داؤں ۔ ذک ۔ چنانچہ چوسر میں کہتے ہیں کہ اب کا ہاتھ خالی گیا۔ دُوسرا ہاتھ پھینک دینے دو ۔ ہمارے ہاتھ پر ست بولو (۹) قوت ۔ طاقت ۔ قدرت ۔ توانائی ۔ (۱۰) ذاتِ خاص و دم قدم ۔ وجُود ہستی ۔ جیسے جب نُقصان پہنچا ہے تمہارے ہی ہاتھ سے پہنچا ہے ۔ع

اِدھر شوخی اُٹھاتی ہے اُدھر تمکیں ہٹاتی ہے کشاکش میں ہے اپنے ہاتھ سے وہ نازنیں کیا کیا (انور)

ہو کبھی دشمن کو بھی یارب نہ دشمن سے نصیب بیچ جو پہنچے ہیں مجکو دلربا کے ہاتھ سے + (دعا)

جب دیکھو گلے میں ہیں عدو کے تری باہیں رنجیدہ ترے ہاتھ سے رہتا ہوں سدا میں (مجروح)

(۱۱) دستکار ۔ کاریگر ۔ کاریگرنی ۔ مجازاً گوٹہ کناری بُننے والے یا بُننے والیاں ۔ مثلاً کارخانہ دار کہتا ہے کہ آجکل ہاتھ کم ہو گئے ہیں اِس سبب سے مال کم تیار ہوتا ہے ۔ (۱۲) ذمہ ۔ سپُرد ۔ موقُوف ۔ع

باز آؤ تم جفا سے نہ ہرگز وفا سے ہم اِنصاف اے بتو ہے ہمارا خدا کے ہاتھ + (ظہیر)

(۱۳) کوتک ۔ لچھن ۔ افعال ۔ حرکت ۔ع

ایسے تنگ آئے ہاتھ سے دل کے رہ گئے ہم غیر سے گلے مل کے + (داغ)

ہاتھ اُتر جانا ۔ ہ ۔ فعل لازم :- ہاتھ کے جوڑ کا اپنی جگہ سے ہٹ جانا ۔ ہاتھ کی ہڈی کا جگہ سے بے جگہ ہو جانا ۔ع

کوہ پر چڑھکر نہ لڑ تو پتھروں سے کوہکن ایک دن رہ جائیں گے یونہیں اُتر کے ہاتھ پاؤں (ظفر)

بوجھ ڈالے نہ بہت دستِ دعا پر تاثیر مجکو ڈر ہے کہ مرا ہاتھ اُتر جائے گا + (داغ)

ہاتھ اُٹھا اُٹھا کر دعا دینا ۔ ا ۔ فعل متعدی :- آسمان کی طرف ہاتھ اونچا کرکے دُعائیں دینا ۔ نہایت آرزُو و تمنا اور شوق کے ساتھ دعائیں دینا جیسے وہ ہاتھ اُٹھا اُٹھا کے گودی پھیلا پھیلا کے دل سے دُعائیں دیتی ہے ۔ (عو)

ہاتھ اُٹھا بیٹھنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :- (۱) مار بیٹھنا ۔ دست درازی کرنا ۔ ہاتھ چلا بیٹھنا جیسے آج کو تم ہاتھ اُٹھا بیٹھے کل کو دُوسرا مار بیٹھے گا (۲) دست بردار ہو جانا ۔ باز آنا ۔ عہد کر لینا ۔ توبہ کر لینا ۔ کچھ تعلق نہ رکھنا ۔ع

کہیں گے ہم کہ ہمکو چاہتے ہو اگر تم ہاتھ اُٹھا بیٹھے ستم سے + + (داغ)

ہاتھ اُٹھا کر ۔ ہ ۔ تابع فعل :- ہاتھ اونچا کرکے + ہاتھ بڑھا کے + اپنے ہاتھ سے +

ہاتھ اُٹھا کر دینا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :- (۱) فقیروں کی طرح بیقدری سے دینا ۔ مثلِ درویش و محتاج کسی کو کچھ دینا ۔ بھیک کی طرح دینا ۔ (۲) اپنی خوشی سے کوئی چیز دینا ۔ ہاتھ سے دینا ۔ جیسے جب تک ہاتھ اُٹھا کے نہ دو وہ اللہ کا بندہ کوڑی نہیں اُٹھاتا

ہاتھ اُٹھا کر یا اُٹھا اُٹھا کر کوسنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :- آسمان کی طرف ہاتھ بڑھا کے بددُعا کرنا ۔ بُری طرح کوسنا ۔ نہایت بددعائیں دینا ۔ جیسے جب اِس پر مصیبت پڑ گئی بہی ہاتھ اُٹھا اُٹھا کر کوسے گی کہ الٰہی اُن کی گود میں انگارے بھریں جنہوں نے ہمیں کچھ نہ سکھایا ۔ (شگفتہ سہیلی) + ع

وقت پر جو چاہو کہلوا لو لیے کب کہتے ہو تم ہاتھ اُٹھا کر کوسنا دستِ دُعا سے کم نہیں (قدر)

ہاتھ اُٹھا کر وہ کوسنے جو لگے واہ رے ہم اِسے دُعا سمجھے + (مخبر)

ہاتھ اُٹھا لینا ۔ ہ ۔ فعل لازم :- (۱) دست بردار ہو جانا ۔ ترک کر دینا ۔ چھوڑ دینا ۔ کچھ تعلق نہ رکھنا ۔ بالکل بے تعلق ہو جانا + کچھ غرض اور واسطہ نہ رکھنا ۔ع

کیا کام ہے بلا سے جو تُو ہوا اسیرِ زُلف جب سے کہ ہاتھ اے دلِ مُضطر اُٹھا لیا (بسمل)

صیاد پھینک دیوے یا برق پھونک دیوے اب ہاتھ اُٹھا لیا ہے ہم نے بھی آشیاں سے (عبدالکریم منا)

(۲) مایُوس ہو بیٹھنا ۔ مایُوس ہو جانا ۔ نااُمید ہو جانا ۔ع

ہاتھ اُٹھاتا ہے مری نبض کو یوں دیکھ طبیب جیسے جینے سے کوئی ہاتھ اُٹھا لیتا ہے + (جرأت)

ہاتھ اُٹھانا ۔ ہ ۔ فعل لازم :- (۱) ہاتھ اونچا کرنا + ہاتھ بلند کرنا ۔ ہاتھ سیدھا کرنا ۔ دست افراشتن یا بلند کردن اور برآوردن کا ترجمہ ۔ع

کھولی جو زلف ہاتھ بھی اونچا اُٹھائیے دل زُلف میں نہیں تو نفر بغل میں ہے (منیرالدین ضیا)

اے ضُعف اب تو اپنی بھی طاقت نہیں رہی مانگوں خدا سے دلِ صنم کو اُٹھا کے ہاتھ (امجد علی قلق)

ہاتھ اب تو زیست سے بھی اُٹھانا محال ہے سالک یہ رنجِ ہجر سے میں ناتواں ہوا + (سالک)

اثرِ فلک سے اُتر آ ذرا خدا کے لئے کہ اُس نے ہاتھ اُٹھائے ہیں اب دُعا کے لئے (نواب)

(۲) سلام خواہ بندگی کے واسطے ہاتھ اونچا کرنا ۔ کورنش بجا لانا ۔ ماتھے پر ہاتھ رکھنا ۔ سلام کرنا ۔ تسلیم کرنا ۔ جیسے بُوا تم بڑی بُوڑھیوں کو بھی دیکھکر ہاتھ نہیں اُٹھاتیں (عو)

ہاتھ اُٹھا جو را و جفا سے تُو یہی گویا سلام ہے تیرا + + (دیگر بیگ)

(۳) کوسنے یا بددُعا کے واسطے آسمان کی طرف ہاتھ کرنا ۔ ہاتھ اونچا کرکے کوسنا ۔ نہایت کوسنا ۔ بُری طرح سے کوسنا ۔ سراپ دینا ۔ بددعا کرنا ۔ع

آمیں رقیب کہتے ہیں بیساختہ وہیں دیتے ہیں بددعا جو وہ ہمکو اُٹھا کے ہاتھ (نجابت)

میں یہ سمجھا دُعا دیتا ہے مجکو لگا جب کوسنے وہ ہاتھ اُٹھا کر + (وزیر)

ہات

(۴) دُعا دینا - اسیس دینا - اسیرباد دینا - کسی کی بھلائی کے واسطے خدا کے سامنے ہاتھ اُٹھانا - (۵) دعا مانگنا - دعا کرنا - نہایت عجز سے دعا مانگنا - خدا سے التجا کرنا - اُس رب العزّت اور مجیب الدّعوات سے اپنی یا کسی اور کی بہبودی ہاتھ سامنے کرکے چاہنا -

تو بلوں کے مُنہ کُھلے ہیں میکشو پھر دعا ہاتھ اُٹھاتے ہیں سبُو ابرِ کرم کے واسطے (ریاض)

کہا میں نے اُٹھاؤ ہاتھ تم بھی میری مُشکل پر تو بولے ہم سے اپنا دُعا کی مُدّعا سمجھے (نسیم دہلوی)

ہے عزمِ جزم ترکِ تعلّق کا کہ اپنے کیا اِس جانِ بیغلہ سے دِل کو لگائیے
تاثیر ہے دعا کو فقیروں کی میر جی ٹک آپ بھی ہمارے لئے ہاتھ اُٹھائیے (میر)

(۶) فاتحہ پڑھنا - نیاز دینا - دعائے مغفرت پڑھنا - دعائے خیر کرنا - فاتحہ کے واسطے ہاتھ اُونچا کرنا - نوّاب الٰہی بخش خاں معرُوف - ؎

گو قبر پر ہماری نہ لائے وہ شمع و گُل پر ہاتھ تو اُٹھائے بلا سے یہی سہی + (معرُوف)

قاتِل کبھی نہ تُو نے اُٹھائے ہزار حیف آکر مزارِ کُشتۂ تیغِ نظر پہ ہاتھ + + (ذوق)

دعا ہوگی شہیدوں کی مغفرت کی قبُول وہ ہاتھ اُٹھاؤ جو تھا تیغ آزمائی کا + (نامعلوم)

ہم نے تو زندگی سے ستمگر اُٹھائے ہاتھ ہیہات قبر پر تُو نہ آکر اُٹھائے ہاتھ + (نکہت)

بعد مُدّت تھے مزارِ شُہدا پر آئے فاتحہ کے تو لئے ہاتھ اُٹھاتے جاتے + (دبیر)

(۷) دست بردار ہونا - کنارہ کش ہونا + باز آنا + چھوڑنا - تیاگنا + تارکُ الدُّنیا ہونا - ترک کرنا - تارک ہونا + تعلّق نہ رکھنا قطعِ تعلّق کرنا + کچھ واسطہ نہ رکھنا کچھ مطلب نہ رکھنا -

کونین سے کر قطعِ نظر ہاتھ اُٹھایا پر تجھ سے نہ اے دیدۂ تر ہاتھ اُٹھایا + (نصیر)

قیمہ کریگا کیا کہیں اب مُجھ سے ہاتھ اُٹھا تا قبضہ نیمچہ یہ ترا خُوں میں بھر چکا + (مصحفی)

یہ کہنا ہُوا پہلُو سے دِل ہو گیا رُخصت کمبخت کہاں مر اِ مجھ سے اُٹھا ہاتھ + + (کفایت)

کیا کام ہے بلا سے جو تُو ہوا اسیرِ زُلف جب تجھ سے ہاتھ اے دِلِ مُضطر اُٹھا لیا + (بسمل)

کیا خُوب نزاکت ہے کہ اُلفت سے عُدو کی تم ہاتھ اُٹھاؤ تو کلائی نہ اُتر جائے + (انور)

ہے دھیان کہ طُوفاں نہ اُٹھائے کوئی مر کر جینے سے بھی وہ ہاتھ اُٹھانے نہیں دیتے (ء)

یا تو ستم سے اے بُتِ کافر اُٹھا تُو ہاتھ یا کہدے یہ کہ بندہ خدا کا نہیں ہُوں میں (حیا)

آخر فریب کھا کے کیا اُس نے مجھکو قتل میں نے کہا تھا تم سے اُٹھائینگے مر کے ہاتھ (بیتاب)

کیجیے نمازِ عشق نئی طرح سے ادا تکبیر کہئیے دونوں جہاں سے اُٹھا کے ہاتھ + (اسیر)

بیمارِ مُحبّت کو اب اللہ شفا دے سُنتے ہیں کہ ہاتھ اُس سے مسیحا نے اُٹھایا + (شہیدی)

پہلُو تہی نہ عاشقِ خستہ سے کیجئے بیمار سے نہ ہاتھ مسیحا اُٹھائیے + (صبا)

نہ ہاتھ اُٹھائے فلک گر ہمارے کینے سے کسے دماغ کو ہو دُو بدُو کمینے سے + (درد)

وحشت میں اگر پاؤں کا پھیلانا ہے منظُور بیباک اُٹھا ہاتھ تو آرام سے پہلے (بیباک)

ہاتھ اُٹھانے کا نہیں عشق سے میں اے ناصح تو نصیحت سے مری ہاتھ اُٹھا مجکو کیا (جُرأت)

ہات

اُٹھاؤں ہاتھ کیونکر اُس کے پیٹے سے کوئی کہدے دمِ رفتار ہے کیا کیا ادا دامن اُٹھانے میں (جُرأت)

میاں پھینک دیوے یا برق پھُونک دیوے اب ہاتھ اُٹھایا ہے ہم نے بھی آشیاں سے (سوز)

جُستجُو سے بخُوشی ہاتھ اُٹھایا ہم نے وہ نہ کِس چیز کو ڈھونڈا کہ نہ پایا ہم نے + (قلق)

سُنئے ہے سوزِ عشق ترا ہاتھ کب اُٹھا تا پھوٹ کر جگر کے نہو جائے یار داغ + (سودا)

مُنہ موڑ یا تم نے اگر مہر و وفا سے ہم ہاتھ اُٹھائینگے نہیں تو بھی دعا سے + (سرسبز)

ہزار حیف میں دُنیا سے اُٹھ چلا تو بھی اُٹھایا ہاتھ نہ اُس بدگماں نے سینہ سے + (جُرأت)

اُٹھاتے ہاتھ کیوں نومید ہو کر اگر پاتے اثر ہم کچھ دعا میں + + (دبیر)

ہوتا اگر وہ شوخِ خُودنما سرگرمِ آرائش اُٹھاتا ہاتھ خُورشید فلک آئینہ داری سے + (ذوق)

نصیحت کا نہیں اب وقت ناصح اُٹھا ہاتھ ایسی باتوں سے دعا کر + (ناظم)

چاک پر چاک ہوا جُوں جُوں سِلایا ہم نے اس گریباں ہی سے اب ہاتھ اُٹھایا ہم نے + (میر)

کیا لُطف ہے جیئے جو بُرے حال کوئی پھیر جینے سے تُو نے ہاتھ اُٹھایا بھلا کیا + + (ء)

ہمارا حال تُمہاری جفا سے کُچھ ہی ہو نہ ہاتھ اُٹھائینگے پر ہم بلا سے کچھ ہی ہو + (ظفر)

مریضِ غم سے ترے ہاتھ اُٹھا گئے طبیبوں نے جواب ابتک نہیں اُسکو دیا ہے کِن نصیبوں نے (ء)

اُٹھاتے ہاتھ جو مجنُوں سے شہر کے لڑکے تو کون آگے اُٹھاتا اُجاڑ کے پتھر (ء)

ظُلم ہوا ہو جفا اُس بیوفا کے ہاتھ سے ہاتھ اُٹھانے کی نہیں ہمتو وفا سے کچھ ہی ہو (ء)

اُٹھائے دو جہاں سے ہاتھ جو تیری محبّت میں ترے در پر وہ اے غارتگرِ دُنیا و دیں بیٹھے (ء)

اُٹھا چکا ترا عاشق ہے دو جہاں سے ہاتھ نہ اب اُدھر کا ہے لالچ نہ ہے اِدھر کی طمع (ء)

بُردباری ہے عجب شے تُو نہ ہاتھ اِس سے اُٹھا اے ظفر مجکو کوئی ایسی بھی نادان بُرد ہے (ء)

رکھ نبض پر نہ ہاتھ کہاں ان اے طبیب تُو ہاتھ اُٹھا علاجِ مریضِ فراق سے (ء)

اُٹھا یا دو جہاں سے ہاتھ پہ تیری محبّت سے نہ ہرگز اے ستمگر اِس ترے مائل کا ہاتھ اُٹھا (ء)

اے طبیبو ہاتھ اُٹھاؤ تم مری تدبیر سے عشق کا جاتا نہیں آزار میں سچ کہوں (معرُوف)

اِس زمیں میں اور بھی لکھکر غزل پڑھ لے نصیر ہاتھ مت تحریر سے اے یارو انشور اُٹھا (نصیر)

ہاتھ دن رات کے رونے سے اُٹھا دیکھ اے چشم اہلِ ہاتم بھی نہیں کرتے بکا تیسرے دِن (ء)

اے ابرِ تر وا ابتو برسنے سے اُٹھا ہاتھ دامن کا مرے پاٹ ہے قُلزم سے زیادہ (ء)

(۸) عہد کرنا - قسم کھانا - سوگند کھانا - توبہ کرنا - کان پکڑنا - ہے ہم نے اب تمہارے کام سے ہاتھ اُٹھایا - اِس ظالم سے ہاتھ اُٹھاؤ اور سے دل بہلاؤ + ؎

اب کے گر جی بچے تو اے ناصح ہاتھ اُٹھا لینگے دل لگانے سے + + (حیرت)

ساغر کشی سے ہاتھ اُٹھاؤں میں کس طرح زاہد نہیں میں شیخ نہیں پارسا نہیں (سپہر)

خط کے آنے سے تسلّی دل کی ہوتی ہے پراب یکقلم لکھنے سے ہاتھ اُس نے اُٹھایا بیطرح (ظفر)

میر سے ملنے سے وہاں جو ہاتھ اُٹھایا آپ نے حلقہ ہاتم میں یہاں مجکو بٹھایا آپ نے (دولہ)

کہاں وہ پیاری باتیں کہاں وہ پھلا ۱۶ اُٹھایا ہاتھ ہے اُس نے پیرے جانے ت (جرأت)

(۹) ہاتھ ہٹانا۔ ہاتھ جدا کرنا۔ ہاتھ علیحدہ کرنا۔ ہاتھ الگ کرنا۔ ہاتھ سرکانا۔ ف

ہرچند جا نہیں جاتی ہیں پر تیغ جور سے تمکو ہمارے سر کی سوں تم ہاتھ مت اُٹھاؤ (میر)

تُو اب تو ہاتھ اُٹھا قتل سے کہ قبضۂ تیغ ہُوا ہے ہاتھ میں اے خانہ جنگ پیوستہ (ظفر)

ہاتھ اُٹھانے کے نہیں زلف دوتا سے کچھ ہو ہونیکے ہم تو سیہ بخت بلا سے کچھ ہو (ؔ)

(۱۰) نماز کے واسطے ہاتھ اونچا کرنا۔ نیت باندھنے کے واسطے کانوں پر ہاتھ رکھنا۔

(۱۱) وار کرنا۔ حربہ کرنا۔ حملہ کرنا۔ مارنے کو تیار ہونا۔ ف

یار واجل کا سُنہ ہے کیا مُجھپہ جو ہاتھ اُٹھا سکے ہوتی ہمارے قتل کو تیغ علم اُسی کی ہے (ظفر)

(۱۲) دست درازی کرنا۔ مارنے کو ہاتھ اُٹھانا۔ مارنا۔ پیٹنا۔ ضرب لگانا۔ زد و کوب کرنا۔ جیسے عورت پر ہاتھ اُٹھاتے انہیں کو دیکھا ہے۔ ف

میں اپنی جان نہ دیدوں اگر جب ہی کہنا عدو کے کہنے سے تو مجھپہ ہاتھ اُٹھا تو سہی (حیا)

ہاتھ اُٹھانا مُحتسب مستوں پہ ہے ہو دیں یارب اِس کے دونوں ہاتھ خشک (ظفر)

(۱۳) مایوس ہونا۔ اُمید منقطع کرنا۔ نا اُمید ہونا۔ ہاتھ دھو بیٹھنا۔ ف

یہ کِس کا رقص دیکھ آیا دلا تُو کہ بیٹھا زندگی سے ہاتھ اُٹھا تُو + + (مُشتاق)

جب سے تیرے در پہ آ بیٹھے ہیں ہم اپنے جی سے ہاتھ اُٹھا بیٹھے ہیں ہم (حسن)

جان تک اُس کی مُحبت میں گنوا بیٹھے ہیں ہاتھ جینے سے سرِ دست اُٹھا بیٹھے ہیں (نا معلوم)

نہیں اُٹھنے کے قاتل کی گلی سے کہ ہم بیٹھے ہیں سر سے ہاتھ اُٹھا کر (وزیر)

یہ کہتا ہُوا پہلو سے دل ہو گیا رُخصت کمبخت کہاں ان مرا مجھسے اُٹھا ہاتھ + (کفایت)

اُٹھایا جس کے لئے زندگی سے ہاتھ سو آہ کسی کے ملنے کی منگوائے ہے دعا ہم سے (جرأت)

پاؤں نخوت سے جو رکھتے تھے سرِ افلاک پر ہاتھ اُٹھا کر زیست سے وہ سو رہے ہیں خاک پر (امانت)

سعی و طلب بہت کی مطلب کے تئیں نہ پہنچے ناچار اب جہاں سے بیٹھے ہیں ہاتھ اُٹھا کر (میر)

اثر ہوتا تو کب کا ہو بھی چکتا دعائے صبح سے اب ہاتھ اُٹھا بیٹھ (ؔ)

کرتے ہیں یوں دعا کہ ہم گویا ہاتھ اثر سے اُٹھائے بیٹھے ہیں + + (سالک)

مُرادِ عشق میں عاشق کی نامرادی ہے اُٹھاؤ حضرتِ دل ہاتھ آرزو سے ہٹو (ظفر)

اُمید بر وفا کی اُٹھاتا ہے کیوں جفا اِس سے اُٹھا تو اے دلِ اُمیدوار ہاتھ (ؔ)

(۱۴) کسی مقدس جگہ کی طرف قسم کھانے یا ثنا بتانے کے واسطے ہاتھ کرنا۔ آسمان یا مسجد وغیرہ کی طرف ہاتھ بڑھانا۔ ف

قتلِ عشاق سے باز آئیں گی کھاتی ہیں قسم طاقِ ابرو کی طرف ہاتھ اُٹھا کر پلکیں + (امیر)

ہاتھ اُٹھنا - ۵ - فعل لازم:- (۱) ہاتھ اونچا ہونا یا بلند ہونا۔ مارنے قتل کرنے یا تعظیم و سلام کے واسطے ہاتھ کا اونچا ہونا۔ وار ہونا۔ حربہ ہونا۔ ف

اِدھر میں نے تواضع کی اُدھر تعظیم اُسنے کی جھکائی میں نے جب گردن تو اُٹھا ہاتھ قاتل کا (وزیر)

ہاتھ کیا چرخ ستمگار پہ اُٹھے میرا ضُعف سے دستِ دعا بھی ہے اُٹھانا مشکل (سالک)

فروتن واجب التعظیم میں کچھ شک نہیں ہیں جُھکی مقتول کی گردن تو اُٹھا ہاتھ قاتل کا (امیر)

اس اوپر ہی لاشیں گرنے لگیں رہ گیا ہاتھ اُٹھ کے قاتل کا + + (رند)

شمشیرِ اجل چشم ہے اور قہرِ خدا ہاتھ دُنیا کی صفائی ہے اگر اُس کا اُٹھا ہاتھ (کفایت)

علم کر تیغ کو سو بار اُس قاتل کا ہاتھ اُٹھا نہ ہر گز واسطے فریاد کے بسمل کا ہاتھ اُٹھا (ظفر)

نہیں اُٹھنے کا ہو کر تنگ اُس کا لیتا اے مجنوں جو تجھپر ساربانِ ناقہ محمل کا ہاتھ اُٹھا (ؔ)

گئے ہم سامنے سو بار پر صاحب سلامت کو بمحفل میں کبھی اُس رونقِ محفل کا ہاتھ اُٹھا (ؔ)

(۲) ہاتھ پھیلنا۔ ہاتھ پسرنا۔ ف

عطا منظور ہے اُس کو دعا منظور ہے اِسکا اُدھر مُنعم کا ہاتھ اُٹھا اِدھر سائل کا ہاتھ اُٹھا (ظفر)

(۳) الگ ہونا۔ جُدا ہونا۔ ہٹنا۔ سرکنا۔ علیحدہ ہونا۔ ف

رہا تجھ بن یہ عالم رات دل کی بیقراری کا کہ دل پر سے نہ دم بھر عاشقِ بیدل کا ہاتھ اُٹھا (ظفر)

رہا سر پر ہمارے دو جہاں میں افسرِ شاہی ظفر سر سے نہ اپنے مُرشدِ کامل کا ہاتھ اُٹھا (ؔ)

ہاتھ آنا۔ ۵۔ فعل لازم:- (۱) ہاتھ لگنا۔ ہاتھ میں آنا۔ قابو میں آنا۔ ہا تو چڑھنا۔ بس میں آنا + گرفت میں آنا۔ حاصل ہونا۔ ملنا۔ بہم پہنچنا۔ حصول ہونا۔ دستیاب ہونا۔ ہم دست ہونا + میسر ہونا + چھوا جانا۔ پکڑا جانا۔ جیسے بھاگنے میں ہاتھ آنا + دسترس ہونا + فائدہ ہونا + فلاح کو پہنچنا + اشعار ذیل سے سب معنوں کی مثالیں ثابت ہیں + قبضہ ہونا۔ مسخر ہونا۔ جیسے ملک ہاتھ آنا۔ ف

باندھو عبث نہ قتل پہ ہیجور کے کمر کیا ہاتھ آئے گا کہو عاشق کو مار کے + (ہیجور)

بس غم تُو نے بہت ستایا سچ کہہ کیا تیرے ہاتھ آیا + + + (سوز)

پاؤں آنکھوں سے اُسکے سہلانا خُوب خدمت یہ ہاتھ آئی ہے + + (منظور)

وہ رشکِ گل نہیں آنے کا ہاتھ حسرتِ دل عبث تم اپنے نہ کھا کھا کے گل جلاؤ ہاتھ (جرأت)

بنی جو کچھ تہِ خنجر سو اپنی جان پہ بنی پر اُن کے ہاتھ تو اِک مفت کا شکار آیا (حیا)

ہاتھ آوے تو اُسے میٹوں میں تلوؤں کے تلے اُسکی صُورت میں مصوّر سے کھنچاؤں دوچار (رنگین)

ہاتھ آیا نہ راہزنوں کو نہ ابرو کماں میرا آخر کو چلّے رہ گئے دو چار کھینچ کر (امانت)

تھا رات شبِ وصل میں کیا شور مچایا ہاتھ آئے تو کانوں میں گلا مُرغِ سحر کا (نا معلوم)

چاہتا ہے جی کہ ہو جائے مسخر وہ پری کوئی آجاوے عمل ایسا کسی عامل سے ہاتھ (ظفر)

ہو جاسکے دسترس جو تیری زُلف تک مجھے میں جانوں آگیا مرے مُلکِ تتار ہاتھ (ؔ)

مرادِ دل رسیدہ ہُوا کب کسی کا صید قسمت سے آگیا ہے مرے یہ شکار ہاتھ (ؔ)

سو بار ڈھونڈتی ہوئی آئی چلی گئی ہم ناتوانیوں سے نہ آئے قضا کے ہاتھ + (ظہیر)

لہ ہاتھ اِدھر لا - ۵ - کلمۂ داد طلبی:- دیکھو (ہاتھ لا یا ہاتھ لانا صفحہ ۶۸۴ کالم ۲) ف ہنسکے وہ کہتے ہیں تلوا مرا سہلایئے تو + قدر اب پوچھنا کیا ہاتھ اِدھر لایئے تو (سید غلام حسنین قدر بلگرامی)

ہات

مضمونِ اضطراب اُڑا لیگئے اُسے قاصد کی گرد تک بھی نہ آئی صبا کے ہاتھ (ظہیر)
جوڑا ہمجنس ہاتھ آیا محمُود اکے گلے لگایا (دیاشنکر نسیم)
جفائیں کرتے ہیں تھم تھم کے اِس خیال سے وہ گیا تو پھر نہیں یہ میرے ہاتھ آنے کا (داغ)
باعثِ سوزِ جگر کوئی جو داغ آیا ہے ہاتھ وہ اندھیری گور کا اپنی چراغ آیا ہے ہاتھ (ظفر)
چشم نرگس زُلف سُنبل سرو قد رخسار گُل یار کیا آیا ہے ہاتھ اپنے کہ باغ آیا ہے ہاتھ (ے)
جستجو مُدّت سے تھی ہمکو دلِ گم گشتہ کی زُلف کے کُوچے میں اب اُسکا سُراغ آیا ہے ہاتھ (ے)
کیا کہوں بیدولتی اور بدنصیبی اپنی میں جب ہُما پر ہاتھ ڈالا ہے تو زاغ آیا ہے ہاتھ (ے)
عِشق کی دولت سے کیونکر ہو نہ دِل اپنا غنی مُلکِ وحشت ہاتھ آیا نقدِ داغ آیا ہے ہاتھ (ے)
میرے حالِ بد کے سُننے کا نہیں اُسکو دماغ دِلربا قِسمت سے کیا نازک دماغ آیا ہے ہاتھ (ے)
ہاتھ دُنیا سے اُٹھایا ہے جنہوں نے اے ظفر رہتے ہیں وہ بافراغ اُن کو فراغ آیا ہے ہاتھ (ے)
نہ اُس کا بھید یاری سے نہ عیّاری سے ہاتھ آیا خدا آگاہ ہے دِل کی خبرداری سے ہاتھ آیا (ے)
ہُوا حق میں ہمارے کیوں ستمگار آسماں اتنا کوئی پُوچھے کہ ظالم کیا ستمگاری سے ہاتھ آیا (ے)
اگرچہ مالِ دُنیا ہاتھ بھی آیا حریصوں کے تو دیکھا ہے کِس کِس ذِلّت و خواری سے ہاتھ آیا (ے)
بُتِ ظالم دِل آزاری جو دِل منظور ہے لینا کسی کا دِل جو ہاتھ آیا تو دِلداری سے ہاتھ آیا (ے)
اگرچہ خاکسارِی کیمیا کا سہل نُسخہ ہے و لیکن ہاتھ آیا جس کے دشوارِی سے ہاتھ آیا (ے)
کوئی یہ وحشیِ رم دیدہ تیرے ہاتھ آتا تھا برائے صیادِ حُسن دِل کی گرفتاری سے ہاتھ آیا (ے)
ظفر جو دوجہاں میں گوہرِ مقصُود تھا اپنا جنابِ فخرِ دیں کی وہ مددگاری سے ہاتھ آیا (ے)

(۲)۔ جاننا۔ معلُوم ہونا۔ جیسے۔ سیّد خدا کی پناہ عبارت لکھنے کا ڈھنگ ہاتھ کیا آیا ہے کہ تم نے سارے جہان کو سر پر اُٹھایا ہے (اُردُوئے معلّےٰ غالب)

ہاتھ اوٹ لینا۔ ہ۔ فِعل متعدّی:۔ ہاتھوں کا سایہ کرلینا۔ ہاتھ سامنے کرلینا۔ ہاتھ روک لینا + ہاتھ سپر کرلینا۔ ہاتھوں کی ڈھال بنا لینا +

ہاتھ اوچھا پڑنا۔ ہ۔ فِعل لازم:۔ پُورا ہاتھ نہ پڑنا۔ اُچٹتا ہوا ہاتھ پڑنا۔ پُورا وار نہ بیٹھنا + ہاتھ کی پُوری گرفت نہ ہونا۔ ہاتھ کی گرفت میں نہ آنا۔ ۵

خِلوت میں زلیخا سے چُھٹا دامنِ یُوسف اوچھا جو ذرا ہاتھ پڑا بختِ رسا کا (دستاں ابن)
شوق تھا نا تمام بِسمل کا ہاتھ اوچھا پڑا ہے قاتل کا + (انور)
ہاتھ تو اوچھا پڑا تھا گر پڑے ہم آپ سے دِل کو قاتِل کے بڑھانا کوئی ہم سے سیکھ جائے (ذوق)
بکا سے تیغ ہاتھ اوچھا پڑے تو آپ مرجائیں نہ ہونے دیں گے ہم اہلِ وفا تقصیر قاتل کی (زکی)

ہاتھ اُونچا رہنا۔ ہ۔ فِعل لازم:۔ دست بالا رہنا۔ دینے کے قابل اور سخی رہنا۔ دست بلند رہنا۔ بول بالا رہنا۔ جیسے سخی کا ہاتھ اُونچا رہتا ہے۔ داتا کا ہاتھ ہمیشہ اُونچا رہتا ہے۔ ولی محمّد نظیر اکبر آبادی۔ ۵

ہات

دولت جو تیرے پاس ہے رکھ یاد تو یہ بات کھا تو بھی اور اللہ کی کر راہ میں خیرات
دینے سے بھی اِسکے ترا اُونچا رہے گا ہاتھ اور یاں بھی تری گُزرے گی سو عیش سے اوقات
اور واں بھی تجھے سیر یہ دکھلاوے گی بابا (نظیر)

ہاتھ اُونچا ہونا۔ ہ۔ فِعل لازم:۔ (۱) دینے کے قابِل ہونا۔ آسُودہ حال ہونا۔ (۲) سخی ہونا۔ فیّاض ہونا +

ہاتھ باندھنا۔ ہ۔ فِعل لازم:۔ (۱) ہاتھ جکڑنا۔ دونوں ہاتھوں کو مِلا کر کسنا۔ ہاتھوں کی بندش کرنا۔ ہتکڑی ڈالنا۔ جیسے مُجرم کے ہاتھ باندھنا۔ ۵

ہاتھ کیوں باندھے مرے چھلّا اگر چوری گیا یہ سراپا شوخیٔ دزدِ حنا تھی میں نہ تھا (ظفر)
باندھے تجھے تیرے ہاتھ لگا کر حنا کبھی ہاتھ اپنے عمر بھر ترے آگے بندھا گئے (مرزا صابر)

(۲)۔ ہاتھ جوڑنا۔ دست بستہ ہونا یا رہنا + مِنّت سماجت کرنا + دستِ ادب باندھنا۔

میں باندھتا ہوں ہاتھ یہ ہر وقت کہ ہٹ چھوٹو رکھوں گا ترے پاؤں پہ سر روز کہاں تک (صابر)
فرمائیے کچھ غلط کہے دِلربا درست میں ہاتھ باندھ باندھ کہوں گا بجا درست (رند)
ہائے بنرہ یہ سر اُس کا ہو کہ جس کے دَر پہ جبہ فرسا تھے سدا شاہ و گدا باندھ کے ہاتھ (نصیر)
جس گھڑی قاسم نوشاہ چلا لڑنے کو گر پڑی پاؤں پہ اُسوقت حنا باندھ کے ہاتھ (ے)
اِس واسطے کہ یار کا چھلّا چرا گئے وے ہم باندھتے ہیں سامنے دُزدِ حنا کے ہاتھ (اسیر)
رنگت یہ اور ہی رکھے ہے بخدا دُوں رنگِ حنا سے اُس کو نسبت سو کیا
رُتبۂ دلِ خُوں شدہ کا خُوباں میں یہ ہے نِت جِس کے حضُور ہاتھ باندھے ہے حنا ([illegible])

(۳) نماز یا تعظیم کے واسطے سینہ پر ہاتھ رکھنا +

ہاتھ باندھے کھڑے رہنا۔ ہ۔ فِعل لازم:۔ دست بستہ موجُود رہنا۔ ادب کے ساتھ حاضر رہنا + حکم کا مُنتظر رہنا۔ ۵

غمزدوں کو کہاں پڑی ہے نیند عیش کے بندوں کو پڑی ہے نیند
نہیں محتاجِ خوابِ عبداللہ ہاتھ باندھے ہوئے کھڑی ہے نیند ([illegible])

ہاتھ بٹانا۔ ہ۔ فِعل لازم:۔ عو۔ کام بٹانا۔ کِسی کے کام میں شریک ہونا۔ آپس میں کام تقسیم کرلینا۔ مِل کر کام کرنا۔ شریکِ کار ہونا۔ جیسے ساس نند کو کام کرتے دیکھا جھٹ جا کے اُن کا ہاتھ بٹا لیا۔ (نگھر سلی)۔ ۵

خاک اُڑانے میں بٹا دے کون آکر میرا ہاتھ سر بسر صحرائے وحشت جبکہ میرے سر پڑے (عارف)

ہاتھ بڑھانا۔ ہ۔ فِعل متعدّی:۔ (۱) ہاتھ لمبا کرنا۔ ہاتھ آگے تک لیجانا۔ ہاتھ آگے کرنا۔ جیسے ہاتھ بڑھا کر لے لو۔ (۲) اپنی حد سے تجاوز کرنا۔ معمُول سے زیادہ لینا۔ زیادہ تاقی کرنا۔ (۳) دخل بڑھانا۔ زیادہ مداخلت کرنا +

ہاتھ بِکنا۔ ہ۔ فِعل لازم:۔ کِسی کے ہاتھ فروخت ہونا۔ کِسی کا غلام بننا۔ ۵

اُس کے ہاتھوں بِکے ہیں جا کے مُفت   اپنی قیمت کو دیکھتے ہیں ہم + (مؤلف)

(۲) تابع ہونا۔ مُطیع و فرماں بردار ہونا۔ ۹۔ نوکر ہونا +

ہاتھ بند ہونا۔ ا۔ فعل لازم۔ (۱) ہاتھ تنگ ہونا۔ تنگدست ہونا۔ مُفلس ہونا۔ روپیہ پیسہ پاس نہ ہونا۔ غریب ہونا۔ (۲) ہاتھ رُکا ہُوا ہونا۔ کسی کام میں مصروف ہونا +

ہاتھ بہاتھ۔ ا۔ تابعِ فعل۔ دست بدست۔ ہاتھوں ہاتھ۔ فوراً۔ جلدی جلدی

اگر وہ لے دلِ پُر اضطراب ہاتھ بہاتھ   تو ساتھ جان بھی دُوں میں شتاب ہاتھ بہاتھ (ظفر)

نصیب ہمکو نہ ہو بوسہ اور تیری لب تک   ہمیشہ پُہنچے یہ جامِ شراب ہاتھ بہاتھ (ر)

صد آفریں تجھے قاصد کہ لایا لکھوا کر   ہمارے خط کا تو اُن سے جواب ہاتھ بہاتھ (ر)

مزا تو جب ہو کہ یہ گرم گرم اے مے نوش   دلِ برشتہ کے پُہنچیں کباب ہاتھ بہاتھ (ر)

جہاں میں ہیں وہ کہاں جوہری کہ لیجائیں   ہمارے اشک کا دُرِّ خوشاب ہاتھ بہاتھ (ر)

ظفر ہوا ترے دیواں کا اِک جہاں مشتاق   ہزار کو بِک گئی یہ کتاب ہاتھ بہاتھ + + (ر)

ہاتھ بھر۔ ہ۔ تابع فعل۔ بقدرِ دست۔ یک ارش۔ آدہ گز۔ بیچ کی اُنگلی سے کُہنی تک۔ ایک ہاتھ کی برابر۔ دو بالشت

ہاتھ بھر جانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) ہاتھ شل ہو جانا۔ ہاتھ تھک جانا۔ ہاتھ کے خُون کی حرکت کا رُک جانا۔ ہاتھ میں خُون اُتر آنا۔ ہاتھ بھاری ہو جانا۔ ہاتھ سُن ہو جانا۔ (۲) ہاتھ سن جانا۔ ہاتھ لتھڑ جانا۔ دُست آلُودہ شدن کا ترجمہ +

ہاتھ بھر کا دِل ہو جانا۔ ا۔ فعل لازم:۔ دل اُبڑھ جانا۔ ہمت بُڑھ جانا۔ نہایت خُوشوقت اور مسرُور ہو جانا +

ہاتھ بھر کی زبان یا لَلّو ہونا۔ ا۔ فعل لازم:۔ عو۔ زباں دراز ہونا۔ جواب میں گستاخ اور بے ادب ہونا۔ جیسے یہ اماں باوا کی لاڈلی ہیں اِنکی بھی ہاتھ بھر لَلّو نہ ہوگی تو کس کی ہوگی۔ (مجالس النسا) +

ہاتھ بیٹھنا۔ ہ۔ فعل لازم: (۱) ہاتھ جمنا۔ خُوب مشق ہونا۔ کسی کام پر ہاتھ کا مشّاق ہو جانا۔ (۲) تلوار کا بھرپُور ہاتھ لگنا۔ کاری زخم لگنا۔ جتّول ہاتھ لگنا +

ہاتھ بیچے ہیں کچھ ذات نہیں بیچی۔ ا۔ محاورہ۔ (مقُولۂ خدمتگاراں) نوکری کی ہے کچھ گالیاں سُننے کا ٹھیکہ نہیں لیا ہے۔ خدمت اور نوکری بجانے کو حاضر ہیں بُرا بھلا سُننے کو ہم نہیں ہیں +

ہاتھ پانی لینا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (ہنُود۔ عو) آبدست کرنا۔ طہارت کرنا۔ پانی لینا +

ہاتھ پاؤں باندھنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ دست و پا بستن کا ترجمہ۔ ہاتھ پاؤں جکڑنا۔

شوخیاں کرنے میں چل نکلے ہو تُم حد سے سوا   باندھیں گے مہندی لگا کر ہم تمہارے ہاتھ پاؤں (شوق)

ہاتھ پاؤں بچانا۔ یا بچائے رکھنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ کسی صدمہ یا ضرر سے اپنے ہاتھ پاؤں کو محفُوظ رکھنا۔ کمال احتیاط اور ہوشیاری سے کوئی کام کرنا۔ مُحتاط رہنا۔ کسی الزام۔ بدنامی آلُودگی اور چوٹ پھپیٹ سے بچا رہنا۔ ہ

ذبح کرنے میں بھی پامال کرتے ہیں بھی   پھر بچائے رکھتے ہیں مُحسن والے ہاتھ پاؤں (داغ)

ہاتھ پاؤں بچایئے۔ موذی کو ٹرخایئے۔ ا۔ کہاوت۔ حکمت علی۔ یا مکاری سے کام لینا چاہیئے جس سے کچھ ضرر نہ پُہنچے۔ (اگرچہ صحیح ٹرکانا ہے مگر ٹرخانا بولتے ہیں)

ہاتھ پاؤں پڑنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ نہایت مِنّت سماجت کرنا۔ ہاتھوں کو چُومنا اور قدموں پر گِرنا۔ دست و پا بوسیدن کا ترجمہ۔ پابوسی کرنا +

اُن سے کہنا شر کا شب کی شب جان رہ   دیر سے پڑتا ہے پہاجب تمہارے ہاتھ پاؤں (شرر)

یہ غضب گھبرا کے آیا پھر درُستی پر مزاج   ہم پڑے کتنے ہی اُس بیداگر کے ہاتھ پاؤں (ظفر)

ہاتھ پاؤں پھُلا دینا۔ ہ۔ فعل متعدی: گھبرا دینا۔ بیحواس کر دینا جیسے تُمہاری جلدی نے تو میرے ہاتھ پاؤں پھُلا دیے +

ہاتھ پاؤں پھُولنا یا پھُول جانا۔ ہ۔ فعل لازم۔ (۱) دست و پا کے اُوپر ورم آجانا۔ ہاتھ پاؤں سُوج جانا۔ سُوجن کے باعث ہاتھ پاؤں کا کام نہ دے سکنا۔ ہاتھ پاؤں کا قابُو میں نہ رہنا۔ چلنے پھرنے کی طاقت نہ رہنا (۲) بدحواس ہونا۔ حواس باختہ ہونا۔ سِٹ پٹا جانا۔ گھبرا جانا۔ ہوش اُڑ جانا۔ بیحواس ہو جانا۔ سراسیمہ ہو جانا۔ ہکّا بکّا ہو جانا۔ اسقدر خوف یا رُعب غالب ہو جانا کہ طاقتِ رفتار اور تابِ جنبشِ دست نہ رہنا۔ نقشِ دیوار بن جانا۔ بیخُود ہو جانا۔ آپے میں نہ رہنا۔ دست و پا گم کردن کا ترجمہ ہ

گُل دیکھ کے ہاتھ پاؤں پھُولے   بے خُود ہوئے یہ بہاریں ہم (قدر)

دیکھ لیتے ہیں جو ہم اُس گُل کے پیارے ہاتھ پاؤں   بیخُودی سے پھُول جاتے ہیں ہمارے ہاتھ پاؤں (شوق)

صُورت کو دیکھتے ہی گئے ہاتھ پاؤں پھُول   گھبرا گیا نہ اے دلِ ناکردہ کار حیف (میر سوز)

اسد خوشی سے مرے ہاتھ پاؤں پھُول گئے   کہا جو اُس نے ذرا میرے پاؤں داب تو دے (غالب)

ملا ہے غُنچہ دہن کونسا بتا اَو رند   رہے نہ آپ میں تم ہاتھ پاؤں پھُول چلے (رند)

آپ کو کھوتا ہُوں اُسے پا کر   ہاتھ اور پاؤں پھُول جاتے ہیں + + (ر)

ہر اِک گُل سے وہ صُورت دیکھی مقبُول   کہ میرے ہاتھ پاؤں سب گئے پھُول (میر حسن)

چمپا کلی کو دیکھ گئے ہاتھ پاؤں پھُول   بالے کی جھوک سب میرے اوسان لیگئی (ر)

مارے خوشی کے پھُول گئے میرے ہاتھ پاؤں   گلشن میں اُنکو دیکھ کے اُٹھا قدم نہیں (سخن)

چُست و چالاک ایسے ہیں اُس فتنہ گر کے ہاتھ پاؤں   پھُول جائیں سامنے جسکے بشر کے ہاتھ پاؤں (ظفر)

نکلے تم آ صبا کی طرح جب چمن میں بھُول   گُلشن میں دیکھ گُل کے گئے ہاتھ پاؤں پھُول (ابرو)

تیرے آنیکی خبر دیتا ہے جب پیکِ صبا   کیا ہی اے گل پھُول جاتے ہیں ہمارے ہاتھ پاؤں (ناسخ)

ہاتھ پاؤں پھیلانا۔ ہ۔ فعل لازم۔ (پُورب) کام کا بڑھانا۔ کام کو طُول دینا +

ہاتھ پاؤں توڑ ڈالنا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ دست و پا شکستن کا ترجمہ۔ ہاتھ پاؤں کو نکمّا کر دینا۔ ہاتھ پاؤں کو زخمی یا مجرُوح کر دینا۔ ہاتھ پاؤں کو کام کا نہ رکھنا۔ ہ

ہات

ضُعف سے بیارِ اُلفت کیا سنبھالے ہاتھ پاؤں　اِس تپِ اعضاشکن نے توڑ ڈالے ہاتھ پاؤں (داغ)

ہاتھ پاؤں تھرّا جانا۔ ہ۔ فعلِ لازم:۔ خوف یا دہشت کے باعث ہاتھ پاؤں کانپنے لگنا۔ لرزہ براندام اُفتادن کا ترجمہ۔ ڈر کے مارے کپکپا جانا۔ ع

جاکے یوں اُس برق وش کو چھیڑ بیٹھا بیدھڑک　خوف سے تھرّا نہ جائیں کیوں ظفرؔ کے ہاتھ پاؤں (ظفر)

ہاتھ پاؤں توڑنا۔ ہ۔ فعلِ متعدّی:۔ (۱) دست و پا شکستہ کرنا۔ ہاتھ پاؤں کو ضربِ شدید پہنچانا۔ ہاتھ پاؤں بیکار یا نکمّے کر دینا۔ لُولا لنگڑا بنا دینا۔ (۲) فعلِ لازم، جانکنی کے عالم میں ہونا۔ جانکندن میں ہونا۔ حالتِ نزع میں ہونا۔ ع

ہاتھ پاؤں توڑتا ہُوں نزع میں　مُشکل آساں ہو مِری جلد آئیے + (رند)

(۳) خُوب کسرت یا ورزش کرنا۔ ڈنڈ پیلنا۔ بیٹھکیاں لگانا +

ہاتھ پاؤں تھکانا۔ ہ۔ فعلِ متعدّی:۔ (۱) دست و پا کو مُضمحل کرنا۔ ہاتھ پاؤں کی طاقت سلب کر دینا۔ ہاتھ پاؤں میں طاقت نہ رہنے دینا۔ ع

دوڑنے وہ اپنی رہ میں پہنچنے دو سر مُجھے　ذبح سے پہلے ہی یہ مُجرم تھکالے ہاتھ پاؤں (داغ)

(۲) ناتواں کر دینا۔ چلنے پھرنے کے قابل نہ رکھنا۔ جیسے اُن کے بڑھاپے نے ہاتھ پاؤں تھکا دئے۔ اس بیماری نے ہاتھ پاؤں تھکا دئے ورنہ اب بھی خاصہ مضبُوط تھا +

ہاتھ پاؤں تھک جانا۔ ہ۔ فعلِ لازم:۔ دست و پا کا شل ہو جانا۔ ہاتھ پاؤں بھر جانا۔ ہاتھ پاؤں میں طاقت نہ رہنا۔ ہار جانا۔ دم نہ رہنا۔ طاقت نہ رہنا۔

آیا کنارہ ہاتھ نہ دریائے عِشق کا　اور تھک گئے شناورِ کامل کے ہاتھ پاؤں (ظفر)

ہاتھ پاؤں ٹُوٹنا۔ ہ۔ فعلِ لازم:۔ اعضا شکنی ہونا۔ ہڑ پھُوٹن ہونا۔ جوڑوں میں مِیٹھا مِیٹھا درد ہونا۔ بخار سے پیشتر ہاتھ پاؤں میں درد سا ہونے لگنا۔ تپ و لرزہ کی آمد ہونا + خمار ہونا۔ نشہ کا اُتار ہونا۔ ع

مُحتسب نے میکدہ میں کیا کوئی توڑا ہے خُم　ٹُوٹتے ہیں آج کیوں ساقی ہمارے ہاتھ پاؤں (ناسخ)

ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہونا۔ ہ۔ فعلِ لازم:۔ ہاتھ پاؤں میں گرمی نہ رہنا۔ جسم کی گرمی کا جاتا رہنا + سنپات ہو جانا۔ غشی کا عالم طاری ہونا + بردِ اطراف ہونا + مرنے کا وقت قریب ہونا۔ علامتِ مرگ کا ظاہر ہونا +

ہاتھ پاؤں چلنا۔ ہ۔ فعلِ لازم:۔ (۱) ہاتھ پاؤں کا کام دینا۔ دست و پا کا بحرکت ہونا۔ دست و پا کا قابلِ کار ہونا۔ ہاتھ پاؤں میں طاقت ہونا۔ کام کاج کے قابل ہونا۔ جیسے جب تک ہاتھ پاؤں چلتے ہیں کیوں کِسی کا اِحساں اُٹھایا۔ ع

وُہی دشت اور وُہی گریباں چاک　جب تلک ہاتھ پاؤں چلتے ہیں + (مُصحفی)

نہ گریباں چھُٹنے نہ دامنِ دشت　جب تلک ہاتھ پاؤں چلتے ہیں + (رسیر کلو عرش)

خط بھی لِکھے گا آپ بھی آئے گا تیرے پاس　چلتے ہیں جب تلک تِرے مائل کے ہاتھ پاؤں (ظفر)

ہات

(۲) ہاتھ پاؤں کا نچلا نہ رہنا۔ نچلا نہ بیٹھنا۔ ایک نہ ایک چیز کو ہاتھ یا پاؤں سے چھیڑے جانا۔ جیسے اپنا تو بٹ لیا مگر ہاتھ پاؤں چلے ہی جاتے ہیں + (عو)

ہاتھ پاؤں چُومنا۔ ہ۔ فعلِ متعدّی:۔ دست و پا بوسیدن کا ترجمہ۔ نہایت تعظیم و تکریم کرنا۔ ہاتھوں اور پاؤں کو بوسہ دینا + نہایت سراہنا۔ ع

کوچۂ جاناں سے لایا جاکے نامہ کا جواب　کس طرح چُوموں نہ اپنے نامہ بر کے ہاتھ پاؤں (ظفر)

کِس کِس مزے سے رات کو مستی میں دمبدم　ہم چُومتے تھے ساقیٔ محفل کے ہاتھ پاؤں (؟)

ہاتھ پاؤں چھُٹا لینا یا چھُڑا لینا۔ ہ۔ فعلِ متعدّی:۔ دست و پا کو کسی کے قابُو یا بس سے نکال لینا۔ ہاتھ پاؤں کو دُوسرے شخص سے چھُڑا لینا۔ ع

صدقے ایسی قید کے قربان اس زنجیر کے　وہ کہے یہ مُجھ سے جب پائیں چھُڑالے ہاتھ پاؤں (داغ)

ہاتھ پاؤں دابنا۔ ہ۔ فعلِ متعدّی:۔ چپّی کرنا۔ ہاتھ پاؤں میں مُکّیاں لگانا۔ مُٹھیالی کرنا + خدمت کرنا۔ ع

فرہاد و قیس دابتے ہیں خادموں کی طرح　منزل میں عاشقی کی مرے دل کے ہاتھ پاؤں (ظفر)

ہاتھ پاؤں دُھلوانا۔ ہ۔ فعلِ متعدّی:۔ ہاتھ پاؤں دُھلانے کی خدمت اختیار کرنا۔ خادمی قبُول کرنا۔ خادم بننا۔ ع

رُتبہ کہاں پری کو کہ دُھلوائے جُوں کنیز　مہندی بھرے وہ حُور شمائل کے ہاتھ پاؤں (ظفر)

ہاتھ پاؤں رہ جانا۔ ہ۔ فعلِ لازم:۔ جھولا مار جانا۔ دست و پا کا سُن ہو جانا۔ ہاتھ پاؤں کا بحِس و حرکت ہو جانا۔ فالج ہو جانا۔ ادھرنگ ہو جانا +

ہاتھ پاؤں سرد ہونا۔ ا۔ فعلِ لازم:۔ دیکھو (ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہونا) ع

گرمجوشی غیر سے کرتا ہے جو وہ بیوفا　سرد ہو جاتے ہیں غیرت سے ہمارے ہاتھ پاؤں (بسمل)

ہاتھ پاؤں سنبھالنا۔ ہ۔ فعلِ متعدّی:۔ (۱) ہاتھ پاؤں نکالنا۔ جوان اور تنومند ہونا۔ خُوب موٹا تازہ اور قد آور ہونا + پر پُرزے نکالنا۔ ع

نامِ خدا سنبھالے ہیں قاتل نے ہاتھ پاؤں　آئیں گے زیرِ خنجرِ بُرّاں نئے نئے (داغ)

(۲) ہاتھ پاؤں روکنا۔ ہاتھ پاؤں قابُو میں کرنا۔ ہاتھ پاؤں تھامنا۔ ہاتھ پاؤں کی روک تھام کرنا

ہاتھ پاؤں سنبھلنا۔ ہ۔ فعلِ لازم:۔ ہاتھ پاؤں کی روک تھام ہونا۔ ہاتھ پاؤں کا قابُو میں رہنا۔ ہاتھ پاؤں درُست رہنا۔ ع

کر دیا ہے چُور ہکو نشّۂ اُلفت نے داغ　اب بھلا کوئی سنبھلتے ہیں سنبھالے ہاتھ پاؤں (داغ)

ہاتھ پاؤں سے چھُوٹنا۔ ہ۔ فعلِ لازم:۔ (عو) جننے سے فراغت پانا۔ جنکر فارغ ہونا۔ تندرستی کے ساتھ جنکر کھڑا ہونا۔ جننے کی تکلیف اور صدمہ سے نجات پانا +

ہاتھ پاؤں کاٹنا۔ ہ۔ فعلِ متعدّی:۔ دست و پا بُریدن کا ترجمہ۔ ہاتھ اور پاؤں قلم کرنے کی سزا دینا۔ دست و پا قلم کردن +

ہات

پہلے دستور تھا کہ مجرم کا اوّل قصور میں ایک ہاتھ دُوسرے میں دُوسرا ہاتھ۔ مگر تیسرے میں دونوں پاؤں بھی قلم کردیتے تھے رنجیت سنگھ کے وقت تک بھی یہ سزا جاری تھی چنانچہ اب تک اُس زمانہ کے ایسے سزا یافتہ پائے جاتے ہیں۔ ـــ

ہاتھ پاؤں کو لگائے تیرے یوں آکر رقیب ۔۔۔ کاٹنے واجب ہیں ایسے بے ہُنر کے ہاتھ پاؤں (ظفر)

ہاتھ پاؤں کا ہارنا۔ ہ۔ فِعل متعدّی:۔ ہاتھ پاؤں کا تھکنا۔ دست و پا کا ضُعف یا پیری کے سبب کام نہ دینا۔ ـــ

ہے ضعیفی میں بھی ہم کو نوجوانی کا خیال ۔۔۔ دِل نہیں ہارا ہے ابتک گو کہ ہارے ہاتھ پاؤں (آغا)

ہاتھ پاؤں کی کاہلی اور مُنہ میں مُوچھیں جائیں۔ ا۔ کہاوت:۔ ایسے سُست اور کاہل وجُود کی نِسبت بولتے ہیں جسے اپنے ہونٹھوں پر سے مُوچھوں کا ہٹانا بھی دشوار معلوم ہو۔ ایسی سُستی اور کاہلی جِس سے اپنی ذات کو بھی نُقصان پہنچے یُسستی اور کاہلی سے کام بگڑتا ہے۔ پُورب میں کہتے ہیں۔ ہاتھ کی آسکتی مُنہ میں مُوچھ + (بعض لوگ کہتے ہیں یہ مثل اِس طرح ٹھیک ہے۔ ہاتھ پاؤں کے کاہل تا آخر یعنی ہاتھ ہونے کے باوجُود یہ کاہلی ہے) +

ہاتھ پاؤں مارنا۔ ہ۔ فِعل لازم:۔ (۱) ہاتھ پاؤں چلانا۔ دست و پا کو متحرک کرنا۔ ہاتھ پاؤں ہلانا جلانا۔ جیسے دیکھو تو بچّہ اکیلا پڑا ہُوا کِس مزے سے ہاتھ پاؤں مار رہا ہے۔ (۲) پاؤں پیٹنا۔ تڑپنا۔ لوٹنا۔ تلملانا۔ مُضطرب اور بیقرار ہونا۔ ـــ

وہ لگا دھونے جو دریا کے کِنارے ہاتھ پاؤں ۔۔۔ موج ساں کیا ہمنے بیتابی سے مارے ہاتھ پاؤں (مخمور)

ہتکڑی ہاتھوں کی ٹُوٹی پاؤں کی زنجیر بھی ۔۔۔ اِس قدر جوشِ جنُوں میں ہمنے مارے ہاتھ پاؤں (ء)

دیکھیئے گور سے جو تمہارے ہاتھ پاؤں ۔۔۔ زِلیست بھر ہاتھ لیُل کیوں نہ مارے ہاتھ پاؤں (ناسخ)

سیوں اُٹھا ہے سامنے قاتل کے ہاتھ پاؤں ۔۔۔ کٹوائے اِس گناہ نے بِسمل کے ہاتھ پاؤں (ظفر)

ہاتھا پائی میں بھی ہم چُوکے نہ اپنے کام سے ۔۔۔ وصل کی شب یار نے کیا کیا نہ مارے ہاتھ پاؤں (آغا)

(۳) جانکنی کے عالم میں ہونا۔ نزع میں ہونا۔ (۴) جانفشانی کرنا۔ خُونِ جگر کھانا۔ خُوب محنت و مشقّت کرنا۔ جان توڑ کر کوئی کام کرنا۔ (۵) کمال سعی کرنا۔ نہایت کوشش کرنا۔ دوڑ دھوپ کرنا۔ ازحد جدّ و جہد کرنا۔ ـــ

مانی وبہزاد نے مُلکِ عدم کی راہ لی ۔۔۔ وہ کمر مُطلق نہ پائی لاکھ مارے ہاتھ پاؤں (آغا)

(۶) تلاش و جُستجو کرنا۔ ـــ

ناتوانی نے کیا اب تو ہمیں بیدست و پا ۔۔۔ ہاتھ پاؤں مارتے تجھے جب تک تھے دست و پا (مُصحفی)

بحرِ غم میں ایک آشنا کے لئے ۔۔۔ میں نے کیا ہاتھ پاؤں مارے ہیں (رِند)

(۷) تیرنا۔ شناوری کرنا۔ ہیلنا۔ پیرنا۔ ـــ

گوہرِ مقصود ہاتھ آیا نہ پایا آشنا ۔۔۔ بحرِ اُلفت میں دلا لاکھوں ہی مارے ہاتھ پاؤں (رہبر)

ہات

ہم بحرِ غم کے مارے پہنچے نہ جا کنارے ۔۔۔ مانندِ موج ہم نے گو ہاتھ پاؤں مارے (نکہت)

کشتے مِٹے تے لگا پار بیڑا سا فیا ۔۔۔ مُدّتوں دریائے غم میں ہم نے مارے ہاتھ پاؤں (ناسخ)

تھی موت جن کی ڈوب گئے بحرِ عشق میں ۔۔۔ کچھ ہاتھ پاؤں مار کے ہیں تو نِکل گیا (مظفر)

ہاتھ پاؤں نکالنا۔ ہ۔ فِعل لازم:۔ دست و پا کا بخُوبی نشو و نما پانا۔ تنومند ہونا۔ موٹا تازہ ہونا۔ قدآور جوان ہونا۔ پٹھ ہتّا جوان نکلنا۔ لمبا تڑنگا ہو جانا۔ جوانی میں بھر جانا۔ جوان ہو جانا۔ جیسے اُس نے تو کسرت کرکے خُوب ہاتھ پاؤں نکالے ہیں +

مچھلیاں بازُو کی اُبھریں ساق پا سمین ہیں ۔۔۔ خُوب صاحب نے نکالے ابتو بارے ہاتھ پاؤں (آغا)

(۲) گُستاخ ہونا۔ بے ادب ہونا۔۔ سر چڑھنا۔ شرارت بیباکی اور رفتہ رفتہ دراز دستی اختیار کرنا۔

ہاتھ اٹھایا وصل میں مجھپر چلائی لات بھی ۔۔۔ رفتہ رفتہ اب نکالے تمنے بارے ہاتھ پاؤں (ناسخ)

(۳) خُود رفتہ ہونا۔ آپے سے باہر ہو جانا۔ بڑھکر چلنا +

یہ ہاتھ پاؤں نشّہ میں نکالے ۔۔۔ دستار آفتاب کی بڑھکے اُچھالے (امانت)

سیکڑوں کو قتل لاکھوں کو کیا ہے پائمال ۔۔۔ یہ نکالے میری جاں تمنے نرالے ہاتھ پاؤں (داغ)

ہاتھ اُلجھے جیب سے پھر پاؤں لپٹے خار سے ۔۔۔ ہمنے زِنداں سے نکلتے ہی نکالے ہاتھ پاؤں (ء)

(۴) پر پُرزے نکالنا۔ خُوبصُورت جوان نِکلنا + [1]

ہاتھ پاؤں ہلانا۔ ہ۔ فِعل لازم:۔ (۱) ہاتھ پاؤں کو جنبش دینا۔ دست و پا کو حرکت دینا ہاتھ پاؤں چلانا + سعی و کوشش کرنا۔ جدّ و جہد کرنا۔ ہاتھ پاؤں مارنا + جیسے نہ ہاتھ پاؤں ہلاؤ گے اور نہ کُچھ کما کر لاؤ گے۔ بے ہاتھ پاؤں ہلائے کُچھ نہیں ہوتا +

گر ترے وحشت زدہ کچھ بھی ہلائیں ہاتھ پاؤں ۔۔۔ شورِ محشر جیخ اُٹھے نالۂ زنجیر سے (داغ)

پہنچے تڑپ تڑپ کے بھی جلّاد تک نہ ہم ۔۔۔ طاقت سے ہاتھ پاؤں زیادہ ہلا چکے (آتش)

(۲) محنت مزدُوری کرنا + ـــ

ہاتھ پاؤں کو ہلاتے ہیں تو پلتا ہے پیٹ ۔۔۔ ایک کے واسطے ہیں چار کمانے والے (آغا)

ہاتھ پتھر تلے دبنا یا آنا۔ ہ۔ فِعل لازم:۔ ایسی غرض کا متعلّق ہونا جو انواع رنج و تعب کا باعث ہو۔ نہایت مشکل یا دِقّت میں پھنسنا۔ مجبُور و ناچار ہونا۔ بے بس ہونا + بے بسی ہونا۔ ایسی سخت مُشکل میں گرفتار ہونا کہ جس سے نِکلنا محال ہو۔ مجبُوری اور ناچاری کا عالم ہونا۔ ـــ

دست بردار ہُوں کیونکر بُتِ سنگیں دِل سے ۔۔۔ آگیا اب تو مرا ہاتھ تلے پتھر کے (جرأت)

عِشق سے اُس سنگدل کے ہو رہائی کسطرح ۔۔۔ کیا کریں ہم دب گیا ہاتھ ابتو پتھر کے تلے (ء)

اِن آپ کے لوگوں سے بگڑ ہم نہیں سکتے ۔۔۔ کیا کیجئے جو پتھر کے تلے ہاتھ دبا ہو (انشا)

ہم تو نادانی سے آئے اِن بتوں کے ہاتھ آہ ۔۔۔ سب کہیں جو کُچھ کہ چاہیں ہاتھ ہے پتھر تلے (کامل)

دِل و دستے بُت کا نہ پابند ہو یا رب ۔۔۔ دُشمن کا بھی دب جائے نہ پتھر کے تلے ہاتھ (آتش)

[1] ہاتھ پاؤں ہار جانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) ہاتھ پاؤں تھک جانا۔ ہاتھ پاؤں میں طاقت نہ رہنا (۲) جُرأت نہ رہنا۔ ہمّت ہار دینا۔ دل توڑ دینا +

ہات

دِل کو تجھ سے سنگدِل لیلوں تو دکھلاؤں مزا   دب رہا ہے ہاتھ ابھی میرا پتھر کے تلے (ذوقؔ)

فرہاد ہاتھ تیشہ پہ ٹک رہ کے ڈالتا   پتھر تلے کا ہاتھ ہے اپنا نکالتا (میرؔ)

بعض شعرا نے زیرِ سنگ بھی استعمال کیا ہے مثلاً میر تقیؔ و شاد نصیرؔ ؎

صنم فراق میں تیرے مَیں کچھ تو کر رہتا   پہ کیا کروں کہ مرا ہاتھ زیرِ سنگ ہے شوخ (میرؔ)

عشقِ بُتانِ سنگدِلاں چھُوٹتا نہیں   کیا کیجے آگیا ہے مرا زیرِ سنگ ہاتھ (نصیرؔ)

ہاتھ پُٹھّے پر یا پِٹھّے پر ہاتھ نہ رکھنے دینا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ گھوڑے کا اپنے سوار کو پاس نہ آنے دینا + پاس نہ پھٹکنے دینا۔ کسی طرح قابو میں نہ آنا + ہرگز قابو پر نہ چڑھنا + کسی بات پر کسی طرح راضی نہ ہونا۔ نہایت چُست و چالاک اور شوخ و شنگ ہونا + جیسے وہ تو پُٹھّے پر ہاتھ ہی نہیں رکھنے دیتا۔ ؎

چشمِ نرگس کو نظر آتا نہیں جُوں بُوئے گُل   اوجِ گیرائی میں ہے گُلگُوں نرا شکلِ ہُما
طائرِ رنگ پریدہ ہے وُہ ہنگامِ خرام   ہاتھ پُٹھّے پر نہ رکھنے دے صبا کو بادِ پا (ناسخؔ)

ہاتھ پر دھرا ہُوا ہونا یا رہنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ کسی چیز کا تیار اور موجود رہنا۔ ہر وقت پاس ہونا۔ سرِ دست موجود رہنا۔ ؎

چاہو جو چھینو دستِ غایت سے یہ دل   ایسا سو دل کسی کا دھرا ہاتھ پر نہیں (جرأتؔ)

ہاتھ پر سرسوں جمانا۔ ہ۔ فعل متعدّی:۔ ہتھیلی پر سرسوں جمانا۔ کسی سخت اور دُشوار تر کام کو نہایت جلد بکمال چابکدستی انصرام کو پہنچانا۔ طلسم سازی اور شعبدہ بازی کر دکھانا۔ ناممکن کام کو جادو کرکے خرد دُور بین کو حیران و ششدر بنا دینا۔ چونکہ شعبدہ باز اور ریحان متی اکثر اپنی چالاکی سے فوراً ہتھیلی پر سرسوں جما کر یا آم وغیرہ کا درخت اُگا کر دکھا دیتے ہیں اِس وجہ سے آدمی کو تعجب ہوتا ہے۔ پس اِس سبب سے ایسے کام پر اِس محاورے کا اطلاق ہونے لگا جو جلدی ہو جانے کے سبب مُتعجّب اور مُتحیّر کرنے والا ہو۔ ؎

نرگسِ چمن میں سرسوں جاتی ہے ہاتھ پر   ہے یہ بھی اپنے کارِ طلسمات میں چھڑی (نصیرؔ)

نہ رنگِ زردئے عاشق سے ہو دوچار بسنت   جمائے ہاتھ پہ سرسوں اگر ہزار بسنت + (ایضاً)

ہاتھ پر سانپ کھلانا۔ ہ۔ فعل متعدّی:۔ جان جوکھوں کا کام کرنا۔ جان کو جوکھوں میں ڈالنا۔ خطرناک کام کرنا۔ جان کو خطرے میں ڈالنا +

کرتے ہیں زُلفِ یار میں شانہ   سانپ کو ہاتھ پر کھلاتے ہیں +
اے بُتو اِل بنایا نکرو   سانپ ہاتھوں پہ کھلایا نکرو + (رندؔ)

ہاتھ پر طوطا پالنا۔ ا۔ فعل متعدّی:۔ ہاتھوں پر زخم یا پھوڑے پھُنسی کے ہو جانے سے کام کاج چھوڑ دینا۔ ہاتھ کے زخم کے سبب الگ تھلگ رہنا۔ ہاتھ کے زخم یا پھوڑے کی تکلیفِ علاج برداشت نکرنے کے سبب پرورش کرنا۔ زخم

ہات

اچھا نہ ہونے دینا۔ اپنا ہاتھ زخمی کر لینا + زخم آلودہ بنانا۔ زخم کھانا + دیاشنکر نسیمؔ ؎

سُبزرنگوں کے لئے گُل تو نہیں کھائے نسیم   ہاتھ پر داغ ہیں کیا طوطے ہیں پالے تُم نے (نسیمؔ)

ہاتھ پر قرآن دھرنا یا رکھنا۔ ا۔ فعل متعدّی:۔ کسی کے ہاتھ پر مصحفِ مجید و فرقانِ حمید رکھکر قسم کھلانا۔ یا خود کلام اللہ اپنے ہاتھ پر رکھ کر قسم کھانا۔ قرآن کی قسم کھانا۔ حلف اُٹھانا۔ کلام اللہ اُٹھانا۔ سخت قسم کھانا۔ قرآن پر سے اُٹھانا بھی اِسی معنی میں آتا ہے۔ سید انشاء اللہ خاں ؎

واقعی صاحب نے دِل میرا نہیں ہرگز لیا   ہاتھ تو رکھیے ذرا دھو کر بھلا قرآن پر (ایضاً)

آیا ہے نظر مصحفِ رُو جب سے تُمہارا   تُم سامنے ہی رہتے ہو قرآن ہمارے
گر حرفِ غلط اِس کو سمجھتے ہو تو اچھا   رکھ دیجے ابھی ہاتھ پہ قرآن ہمارے (امانتؔ)

ہو چکے آنسو کبھی کے نام کو بھی نم نہیں   چشمِ کیں کی بدگمانی برپا کیِن طوفان ہے
پنجۂ مژگاں پہ میرے پارۂ دِل مت سمجھ   ہاتھ پہ مردُم کے یہ سیپارۂ قرآن ہے (ناسخؔ)

لیا دِل اُس مُختلط رو نے میرا   اُٹھاتوں ہیں اب قرآن پر سے (میر تقیؔ)

ہاتھ پر گنگا جلی رکھنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (ہنود) گنگا جی کا پانی بھرا ہُوا ظرف ہاتھ پر رکھکر قسم کھانا یا کھانا۔ سخت قسم کھانا۔ حلف اُٹھانا +

ہاتھ پر ہاتھ دھر کر یا رکھکر بیٹھنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) خالی اور بیکار محض رہنا۔ بے شغل رہنا۔ نکما بیٹھا رہنا۔ کُچھ کام آگے نہ ہونا + خالی بیٹھے مکھیاں مارنا + دکان نہ چلنا۔

پھٹ چُکا جیب سے گریباں تب سے   ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں + + (مصحفیؔ)

کردیا صاف الگ دِل نے ہمیں اُلفت میں   ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں بیگانے سے (داغؔ)

وُہی تُم ہو وُہی خنجر ہے پر انصاف کرو   ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہو کیا میرے بعد (ناظمؔ)

یہ برہنہ ہے زمانہ تیرے دستِ ظُلم سے   ہاتھ پر ہاتھ اب دھرے بیٹھے ہیں سب دستاربند (ایضاً)

چلتی تھی دکان جن کی دِن رات   بیٹھے تھے وہ ہاتھ پر دھرے ہاتھ (ابرکھارت حالیؔ)

نہ چلتے ہیں واں کام کاریگروں کے   نہ برکت ہے پیشہ میں پیشہ وروں کے
بگڑنے لگے کھیل سوداگروں کے   ہُوئے بند دروازے اکثر گھروں کے
کماتے تھے دولت جو دِن رات بیٹھے
وہ ہیں اب دھرے ہاتھ پر ہاتھ بیٹھے (مسدّسِ حالیؔ)

وہ دِن سے یاوُں جونہیں بوئے ایسے   بیٹھے ہیں ہاتھ ہاتھ کے اُوپر دھرے ہوئے (آتشؔ)

بیٹھیں ہاتھ پہ ہم ہاتھ دھرکے ہو کے نہ بیٹھ   کہ لازم ہے بجالائیں مقرّر اپنی خدمت ہم (فغاںؔ)

(۲) مایوس اور ناامید ہو کر بیٹھنا۔ ہاتھ اُٹھا کر بیٹھنا۔ متاسف ہو کر بیٹھنا۔ مغموم ہو کر بیٹھنا۔ غم میں بیٹھنا۔ قطعۂ نواب الٰہی بخش خاں معروفؔ ؎

دستبوسی کرکے کل ناصح نے یوں مجھکو کہا   ہم نہ کہتے تھے کہ مت دو دِل کو اُس دلبر کے ہاتھ (قطعۂ معروفؔ)

آخر تش سے دلکو تھاموں ہاتھ وہ جا تا رہا ۔ بیٹھ رہئے بندہ پرور ہاتھ پر ہاتھ دھر کے ناتواں (معروف)

پڑا ہمارا جو اُس سیمبر کے ہاتھ پہ ہاتھ ۔ رقیب بیٹھ رہے غم میں دھر کے ہاتھ پہ ہاتھ (ظفر)

ہاتھ پر ہاتھ رکھنا ۔ ف ۔ فعل لازم :۔ (۱) ہاتھ سے ہاتھ کو مس کرنا ۔

کچھ اُس کے ہاتھ لگا کچھ ہمارے ہاتھ لگا ۔ رکھا جو بام سے اُس نے اُتر کے ہاتھ پہ ہاتھ (ظفر)

(۲) قول دینا ۔ بچن ہارنا ۔ قول و قرار کرنا ۔ وعدہ وانق کرنا ۔

نہ اعتبار ہے قول و قرار کا جن کے ۔ دلا نہ رکھیو کبھی ایسے بشر کے ہاتھ پہ ہاتھ (ظفر)

(۳) شرط لگانا ۔ بازی بدنا ۔ ہوڑ لگانا ۔

ہزار طور کے لوگوں کو پھر گمان ہوئے ۔ ظفر کے دیکھ رکھا ماہ رو نے ہاتھ پہ ہاتھ (ظفر)

ہاتھ پر ہاتھ مارنا ۔ ف ۔ فعل لازم :۔ (۱) قول دینا ۔ بچن ہارنا ۔ عہد و پیمان کرنا ۔ سخن ہارنا ۔ پکا عہد یا وعدہ کرنا ۔ قول کرنا ۔

نہیں وہ قول کا سچا ہمیشہ قول دے کر ۔ جو اُس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا (ذوق)

وعدۂ وصل زبانی ہے میں کیوں کر مانوں ۔ ہاتھ پر ہاتھ تو اُس شوخ نے مارا ہی نہیں (مصحفی)

کھینچنا ہی تھا جو تمکو دوستی سے میری ہاتھ ۔ ہاتھ کیوں مارا تھا کہئے بے تامل ہاتھ پر (معروف)

کہیو پیام یہ کہ جو آتے نہیں ہو اب ۔ پھر کیوں گئے تھے ہاتھ پہ تم ہاتھ مار کے (میر)

قول دینے میں کیا عذر نزاکت پھر دل ۔ ہاتھ پر ہاتھ کبھی تم نے نہ مارا جھٹ پٹ (داغ)

دیکھیں کہ اب کے وعدہ پہ آتے ہیں یا نہیں ۔ رخصت ہوئے ہیں ہاتھ پہ وہ ہاتھ مار کے (اسیر)

وعدۂ وصل کی شادی سے فنا دم ہوگا ۔ قتل کر ہاتھ پہ اپنے صنم مار کے ہاتھ (آتش)

تب ار کر اُس کے ہاتھ پر ہاتھ ۔ بولا کہ ہے قول جان کے ساتھ ۔ (گلزارِ نسیم)

(۲) شرط لگانا ۔ بازی لگانا ۔ ہوڑ بدنا ۔ جیسے ہاتھ پر ہاتھ مار کر دوڑو ۔ ہاتھ پر ہاتھ مارو! جو تم نہ پہنچے تو کیا ہار و گے ۔

ہاتھ پڑنا ۔ ف ۔ فعل لازم :۔ (۱) لُٹنا ہونا ۔ لُوٹ ہونا ۔ لُٹنا ۔ غارتگری ہونا ۔ جیسے بیچ بازار میں ہاتھ پڑ گیا ۔ دوکانوں پر ہاتھ پڑ گیا ۔ قافلہ پر یا برات پر ہاتھ پڑ گیا وغیرہ ۔ (۲) دست درازی ہونا ۔ نوچا کھسوٹی ہونا ۔ چھینا جھپٹی ہونا ۔ توڑا مروڑی ہونا ۔ لاولی ہونا ۔ دست مالی ہونا ۔ جیسے عورتوں پر ہاتھ پڑنا ۔

ہاتھ پڑ جائیں گے لاکھوں کے دم خنجر اپنا ۔ چاک زخموں کی طرح دامن قاتل ہوگا (نسیم دہلوی)

(۴) ہاتھ کی ضرب لگنا ۔ ہاتھ بیٹھنا ۔ ہاتھ لگنا ۔ وار ہونا ۔ جیسے گہرا ہاتھ پڑنا ۔ اچھا ہاتھ پڑنا ۔ تلوار کا ہاتھ پڑنا وغیرہ ۔

اب کسی وحشی کا پڑا ہو نہ اِدھر ہاتھ ۔ کچھ تو ہے جو یوں چاک گریبان سحر ہے (تسلی)

(۵) قمار بازی ۔ داؤں پڑنا ۔ داؤں آنا ۔ حسبِ مراد پاسہ پڑنا ۔ جیسے ایک ہاتھ پڑ جائے تو دکھا دوں کیونکر گوٹ مارتے ہیں ۔ (۶) پالے پڑنا ۔ بس میں آنا ۔ بس پڑنا ۔ قابو چڑھنا ۔ قابو میں آنا ۔ ہاتھ لگنا ۔ حاصل ہونا ۔ بہم پہنچنا ۔

ہاتھ پر ہاتھ میرے دھر کے چلئے ہیں ساتھ ۔ دیکھو طالع کی مدد آج مرے ہاتھ پڑے (عزت)

پڑ اتھا مانے کسی کمبخت کے ہاتھ ۔ کہ ہے پکا ہوا دامن کسی کا ۔ (داغ)

حوروں کے ہاتھ پڑ گئے جنت میں ہم غریب ۔ کیا آدمی کا بس ہے جو اپنا مکاں نہو (؟)

(۷) مٹھ پڑنا ۔ مٹھی میں آنا ۔ گرفت میں آنا ۔

یوں دل ہے اُسکے پنجۂ مژگاں میں جیسے ۔ صیاد کا پڑے ہے کسی جانور پہ ہاتھ (نصیر)

ہاتھ پسارنا ۔ ف ۔ فعل لازم :۔ مانگنے کے واسطے ہاتھ پھیلانا ۔ دستِ سوال دراز کرنا ۔ مانگنا ۔ گدائی کرنا ۔ فارسی دست کفچہ کردن کا ترجمہ ۔

بخشے نہ کیونکہ گوہر مقصود ابرِ فیض ۔ بیٹھی ہے دونوں ہاتھ صدف اب پسار کے (معروف)

میں گدائے در احمد ہوں پکارے ہے فلک ۔ کہکشاں سے دم شب ہاتھ پسارے ہے فلک (نکہت)

کسی کے آگے کوئی ہاتھ پسارے کیا دخل ۔ مٹھی باندھے ہوئے پاتا ہے تو لد کو وک (سودا)

نظر کر دعا پر خداوندِ عالم ۔ کہ ہم ہاتھ اپنے پسارے ہوئے ہیں (آغا)

ہاتھ پسارے جانا ۔ ف ۔ فعل لازم :۔ ہاتھ کھولے ہوئے جانا ۔ خالی ہاتھ جانا ۔ خالی خولی جانا ۔ ریتا جانا ۔

سوا لنک بیت لیگئے کہا کرن گئے چھوڑ ۔ ہاتھ پسارے وہ گئے جن کے لاکھ کروڑ (دوہا)

کیا ۔ راجہ راون ۔ کیا راجہ کرن

مصرعہ ۔ مال جنہوں نے جمع کیا وہ ہاتھ پسارے جاتے ہیں ۔

ہاتھ پکڑنا ۔ ف ۔ فعل متعدی :۔ (۱) ہاتھ تھامنا ۔ گرفت کرنا ۔ دست گرفتن کا ترجمہ (۲) دستگیری کرنا ۔ مدد کرنا ۔ سہارا دینا ۔ سہاتا کرنا ۔ پناہ دینا ۔ سرن میں لینا ۔ آڑے آنا ۔ معاونت کرنا ۔ حامی و مددگار ہونا ۔ بچانا ۔

طفیل اُسکا اور اُس کی عزت کا یارب ۔ پکڑ جلد ہاتھ اُس کی اُمت کا یارب
اک ابر اُسپہ بھیج اپنی رحمت کا یارب ۔ غبار اُس سے جو دھوئے ذلت کا یارب
کہ ملت کو ہے ننگ ہستی سے اُسکی
ہُوا پست اسلام پستی سے اُس کی ۔
(مسدس حالی)

عجب نا آشنا ہیں آشنا اس بحرِ ہستی کے ۔ ڈبو دیتے ہیں اُس کو ہاتھ یہ جس کا پکڑتے ہیں (آتش)

ہاتھ پکڑے دم نکلنا ۔ ا ۔ فعل لازم :۔ ہاتھ لگائے جان نکلنا ۔ نہایت نحیف و نزار اور از حد ناتوان ہونا ۔ ناک پکڑے دم نکلنا بھی اسی معنی میں بولتے ہیں ۔

کوئی کیا نبض دیکھے دستگیری کیا کرے قسمت ۔ ترے بیمارِ غم کا ہاتھ پکڑے سے دم نکلتا ہے (داغ)

ہاتھ پکڑے لے جانا ۔ ف ۔ فعل متعدی :۔ گرفتار کر کے لے جانا ۔ ہاتھ تھام کر لے جانا ۔ ماخوذ کر کے لے جانا ۔ ہتکڑی ڈال کر لے جانا ۔

ہاتھ پورا پڑنا ۔ ف ۔ فعل لازم :۔ بھرپور ہاتھ بیٹھنا ۔ کاری ضرب پڑنا ۔ بھتول ہاتھ لگنا ۔ زور کا ہاتھ بیٹھنا ۔

ہات

دُوسرا ہوتا پڑا قاتل کا ہاتھ　　سخت جانی کا مزا جاتا رہا　(داغ)

ہاتھ پھرنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ ہاتھ مُڑنا۔ ہاتھ کا بل کھانا +

ہاتھ پھلنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ ہاتھوں میں آبلے یا پھپولے پڑنا۔ ؎

مریضِ سوزِ محبت کی دیکھتا گر نبض　　تو پھر طبیب کے بھی آبلوں سے پھلتے ہاتھ (ذوق)

لگ اشکِ گرم کو لگنے جی کیا ہی جل گیا　　آنسو جو اُس نے پونچھے تب اور ہاتھ پھل گیا (مومن)

ہاتھ پہنچنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ دسترس ہونا۔ رسائی ہونا۔ پہنچ ہونا۔ ؎

کسی کے طُرہ پُرتاب تک نہ پہنچا ہاتھ　　اس آرزو میں رہے صورتِ پیچ و تاب دریغ (ممنون)

ہاتھ پھیرنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ (۱) دستِ مالیدن کا ترجمہ۔ دستِ مالی کرنا + چُمکارنا۔ پچکارنا +۔ پیار کرنا۔ (۲) لُوٹنا۔ ٹھگنا۔ سر مُونڈنا۔ صفایا کرنا۔ جھاڑو پھیرنا۔ مُوسنا۔ (۳) مساس کرنا۔ بوس و کنار کرنا۔ (۴) لپٹانا۔ سینہ سے لگانا۔ چمٹانا

پہنچا ہے شب کو خواب میں کل ہاتھ زیرِ ناف　　پھیریں گے آج صبح کسی سیم بر پہ ہاتھ (آغا)

ہاتھ پھیلانا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ دیکھو (ہاتھ پسارنا) دستِ سوال دراز کرنا۔

حق جو چاہے تو بندھی مٹھی چلا جاؤں میر　　مصلحت دیکھی نہیں ہاتھ کے پھیلانے میں (میر)

گر چلیں راہِ طلب میں توڑ ڈالوں اپنے پاؤں　　بس کبھی ساقی کے آگے ہاتھ پھیلاتا ہوں میں (ناسخ)

نیم ناں کے واسطے کب جُوں ہلال　　تیرے آگے ہاتھ پھیلاتے ہیں ہم (نصیر)

ہوں وہ پیاسا اشک بھر لاؤں آنکھوں میں یوں　　ہاتھ پھیلاؤں نہیں آبِ بقا کے واسطے (وزیر)

باغ میں دیکھا زکوٰۃِ حُسن گر وہ لالہ رُو　　برگِ ہر گُل ہاتھ اُس کے سامنے پھیلائیگا (ناظم)

تیرا جی چاہے تو پلوا دے کوئی جامِ شراب　　ہاتھ پھیلانے کا بندہ نہیں عادی ساقی (رند)

ہاتوں کو توڑ کُنجِ قناعت میں بیٹھ رہ　　روزی رساں ترا نہیں رکھنے کا تنگ ہاتھ

اہلِ دول کے سامنے درویش کو نصیر　　پھیلانا احتیاج کی خاطر ہے ننگ ہاتھ

ہاتھ پھیلنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ دستِ سوال دراز ہونا۔ ہاتھ پسرنا۔ مانگنے کیواسطے ہاتھ کھلنا۔

بیٹھے جو پاؤں کُنجِ قناعت میں کاٹ کر　　کیوں رُوبرو کریم کے پھیلیں گدا سے ہاتھ (امیر)

ہاتھ پھینکنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ (۱) ہاتھ چلانا۔ ہاتھوں کا وار کرنا۔ پٹا کے ہاتھ نکالنا۔ سیف کے ہاتھ ہلانا۔ پٹا کھیلنا۔ ہاتھ گھمانا۔ ہاتھوں کو گردش دینا۔ چکّر دینا۔ (۲) لُوٹنا۔ مُوسنا۔ ہاتھ مارنا۔ غبن کرنا۔ خورد برد کرنا (۳) لوٹے مارنا۔ جلد جلد کھانا۔ کھانے پر ہاتھ مارنا +

کب آگے ہر طبیب کے پھیلے گا اسکا ہاتھ　　جستے فلک پہ ہے ترے بیمار کا مزاج (قدر)

ہاتھ پیٹھ پر رکھنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ پیٹھ ٹھونکنا۔ شاباشی دینا + پُشت پناہ ہونا +

ہاتھ پیلے کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ (ہند۔ دعو) عزیزوں کی طرح بیاہ کرنا۔ (۲) دولھ دُلھا اپنی گڑیا سنوار دینا۔ عرف کسی کے پیلے باندھ دینا +

ہاتھ تکنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ کسی کے ہاتھ کی طرف غور سے دیکھنا + دستِ نگر ہونا۔ ہاتھ دیکھنا۔ کسی کا مُحتاج رہنا۔ دُوسرے کے سہارے رہنا +

ہاتھ تُلنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ ہاتھ جچنا۔ ہاتھ کا جچا ہوا ہونا۔ ہاتھ سے ٹھیک انداز ہونا۔ جیسے اُس کے ہاتھ تُلے پڑے ہیں تولنے کی کیا حاجت ہے +

ہاتھ تلنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ ہاتھ کو گرم یا کڑکڑاتے تیل میں ڈال کر جلانا جو جاہلیت کی ایک قدیمی سنگین سزا تھی۔ ؎

کوئی قائل میں یہ کیوں ہے پکاتا ہے　　جھوٹے دیکھے جگر ہاتھوں کو تلتے دیکھا (رشک)

ہاتھ توڑنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ دستِ شکستہ کردن کا ترجمہ۔ ہاتھ کی ہڈی توڑنا۔ ہاتھ کو نکما اور بیکار کر دینا۔ عضو معطل بنا دینا۔ ؎

میری بیڑی کی طرح توڑ دے حدّاد کے ہاتھ　　اے جنوں تجھ کو خدا نے دیئے فولاد کے ہاتھ (ناسخ)

ہاتھ تلے۔ ہ۔ تابع فعل :۔ (۱) ماتحت۔ نیابت میں۔ نیچے۔ (۲) قبضہ میں۔ قابو میں۔ جیسے کسی کے ہاتھ تلے دبنا۔ یعنی اُس کے قبضہ میں ہونا یا مجبور ہونا۔ (۳) قریب۔ پاس۔ نزدیک۔ دھوبے۔ چنانچہ دُکاندار کہتے ہیں کہ خرچ کی چیز ہاتھ تلے رکھا کرو +

ہاتھ تلے دبنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ کسی کے بس میں ہونا۔ مجبور ہونا۔ جیسے ہم تو اُس کے ہاتھ تلے دبے ہوئے ہیں کیونکر خلاف کہہ سکتے ہیں +

ہاتھ تنگ ہونا۔ ا۔ فعل لازم :۔ روپیہ پیسہ پاس نہ ہونا۔ تنگدست ہونا۔ خرچ کے واسطے ہاتھ تلے کچھ نہ ہونا۔ نادار ہونا۔ مفلس ہونا۔ ککھ ہونا +

ہاتھ توڑ توڑ کر کھانا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ مزیدار چیز کھا کر ہاتھوں کو چاٹنا۔ نہایت مزہ دار اور لذیذ چیز کی تعریف میں بولتے ہیں۔ جیسے سبز چولائی ایسی پکتی ہے کہ آدمی ہاتھ توڑ توڑ کر کھائے۔

ہاتھ توڑ کر رکھ دینا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ ہاتھ توڑ ڈالنا۔ ہاتھ کو کام کا نہ رکھنا +

ہاتھ توڑنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ دست شکستن کا ترجمہ + ہاتھوں پر ضرب لگانا۔ اِس کے خُوب ہاتھ توڑ جب سُوئی پکڑنی آئیگی۔ (دعو) +

ہاتھ تھرکانا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ ہاتھ نچانا۔ ہاتھ مٹکانا۔ زنانوں کی طرح ہاتھوں کو نچانا + نزاکت کرنا۔ بھاؤ بتانا +

ہاتھ ٹوٹیں۔ ہ۔ دعائے بد۔ (دعو) ہاتھ کام کے نہ رہیں۔ خدا کرے اِن ہاتھوں سے لُنجا اور ٹُنٹا ہو جائے جیسے کمائی کرے جو ہمیں ہاتھ لگائے اُس کے ہاتھ ٹوٹیں +

ہاتھ ٹوٹیں تیرے گلچیں تُو نے کیوں توڑے گُل　　حیف کیا گلشن ہوا برباد تیرے ہاتھ سے (نظیر)

نہوں وہ لب جو گلیں شکوۂ جفا کے لئے　　وہ ہاتھ ٹوٹیں ہو اُٹھیں کبھی دُعا کے لئے (امیر)

ہاتھ ٹھٹھرنا یا ٹھٹھرنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ جاڑے کے مارے ہاتھ اکڑ جانا۔ ہاتھوں کے خُون کی حرکت بباعثِ سردی کم ہو جانا۔ ہاتھ سُن پڑ جانا +

ہاتھ جگر یا دل پر رکھنا۔ ا۔ فعل متعدی :۔ ہاتھ سے دل یا جگر کی بیقراری کو

ے ساز و سامانِ عیش کا افلاک سے چاہا نہ کرو۔ آگے کم ظرفوں کے اے دل ہاتھ پھیلایا نہ کر + (قدر)

دبانا۔ نہایت اضطراب اور بیقراری کی علامت ظاہر کرنا۔ دل تھامنا۔ جگر تھامنا۔ جگر یا دل پر ہاتھ رکھنا زیادہ بولتے ہیں۔ ؎

کھینچکر آہ جو میں ہاتھ جب جگر پہ رکھا　　دامن اُس نے بھی اُٹھا دیدۂ تر پر رکھا (جرأت)

حال تجھ بن ہے یہ اے شوخِ ستمگر اپنا　　کہ جو دم لیتے ہیں تو ہاتھ ہے دل پر اپنا (؎)

ہاتھ جوڑ کر کہنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ نہایت عجز و انکسار سے عرض کرنا۔ منت و سماجت سے کہنا۔ گڑگڑا کر کہنا +۔ نہایت ادب اور تعظیم سے گزارش کرنا۔ ؎

کیوں میں نے کی شکایتِ ہجراں بجا درست　　کہتا ہوں ہاتھ جوڑ کے بخشو خطا ہوئی (داغ)

ہاتھ جوڑنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ (۱) دستِ ادب بستن کا ترجمہ۔ نہایت منت و سماجت کرنا۔ ہاہا کھانا۔ عجز و انکسار کرنا۔ خوشامد درآمد کرنا۔ گڑگڑانا۔ ؎

پاؤں اُنہیں تو اتنا کہوں ہاتھ جوڑ کر　　کیا پائیں گیا تمہیں دلِ مشتاق توڑ کر (رشک)

(۲) دست بستہ رہنا۔ نہایت تعظیم و ادب سے رہنا۔ کسی کے آگے ہاتھ باندھنا۔ (۳) توبہ کرنا۔ معافی مانگنا۔ عفوِ تقصیر چاہنا۔ (۴) دُور سے سلام کرنا۔ پناہ مانگنا +۔

ہاتھ جھاڑ اُٹھے ۔ ہ ۔ محاورہ۔ (جواری) یعنی مفلس اور تہیدست ہو گئے۔ جو کچھ تھا سو پُونج اُٹھے۔ سب کچھ ہار ہُور کر کھڑے ہو گئے۔ ؎

یوں قمارِ عشق سے ہم اُٹھ چلے ہاتھ اپنے جھاڑ　　گھر کو جاتا ہے جواری جس طرح ہارا ہوا (جرأت)

ہاتھ جھاڑ بیٹھنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ مفلس و تہیدست ہو جانا۔ ٹھگ ہو جانا۔ بالکل نادار ہو جانا۔ ہاتھ خالی کر بیٹھنا۔ ؎

پُوچھتے ہو حال کیا میرا قمارِ عشق میں　　جھاڑ بیٹھا ہاتھ میں نقدِ دل و دیں ہار کے (ظفر)

ہاتھ جھاڑ کے جانا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ خالی ہاتھ جانا + ہاتھ پسارے جانا۔ ؎

کہہ دو غنچے سے بھُولے مُشتِ زر پر باغ میں　　آخرش جانا ہے یہاں سے ہاتھ بالکل جھاڑ کے (ظفر)

ہاتھ جھاڑ کے کھڑا ہو جانا یا اُٹھنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ ہتیلی خالی کر کے فارغ ہو جانا۔ دے دلا کر بفراغ ہو جانا۔ خالی ہاتھ کر کے کھڑا ہو جانا +۔ جُوئے میں ہار کے کھڑا ہو جانا۔ جواریوں کی طرح خالی ہاتھ اُٹھنا۔ بالکل ہار جانا +۔ جھولی خالی کر دینا۔ سارا روپیہ اُٹھا ڈالنا۔ کچھ باقی نہ رکھنا۔ خالی خُولی اُٹھنا۔ خالی ہاتھ آنا +۔

مُٹھی میں دل نہ تھا جو اُٹھے ہاتھ جھاڑ کے　　اُلجھا ہوا ہے زُلفِ شکن در شکن میں کیا (داغ)

ہاتھ جھاڑنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ ہاتھ جھٹکنا۔ ہاتھ کو جھٹکا دینا۔ دست افشاندن کا ترجمہ۔ (۲) ہاتھ خالی کرنا۔ ہاتھ صاف کرنا۔ تہیدست ہونا۔ (۳) ہاتھ مارنا۔ ہاتھ جڑنا۔ ضرب لگانا۔ وار کرنا۔ تلوار یا تیغہ یا سیف کا ہاتھ لگانا +۔ ؎

زندگی سے مُوں میں بیٹھا اے ستمگر ہاتھ جھاڑ　　دیر مت کر کھینچ کر تلوار تجھ پر ہاتھ جھاڑ (کرم)

(۴) دست بردار ہونا۔ چھوڑنا + مایوس ہونا + ہاتھ اُٹھانا۔ ہاتھ دھونا +

ہاتھ جھٹکنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ ہاتھ کو جھٹکا دینا۔ ہاتھ کو ہچکولا دینا۔ کسی کے ہاتھ کو اپنے جسم سے جھٹکے کے ساتھ ہٹانا۔ ہاتھ چھڑانا۔ زور سے ہاتھ ہٹانا +

ہاتھ جھُلانا ۔ فعل متعدی :۔ چلتے میں ہاتھ ہلانا۔ حالتِ رفتار میں ہاتھوں کو ہلاتے ہوئے چلنا

ہاتھ جھُلائی ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) وہ نقدی جو رہزن یا قطاع الطریق مسافروں یا قافلے والوں سے اپنی سرحد سے گزرنے کی بابت لے لیتے ہیں۔ (۲) وہ نقدی جو زمیندار یا ملازمانِ سرکار راہ میں مسافروں سے لیتے ہیں +

ہاتھ جھُوٹا پڑنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ (۱) وار خالی جانا۔ نشانہ پر نہ بیٹھنا۔ ؎

وہم قتلِ عدو سے مرتا ہوں　　ہاتھ جھوٹا پڑا ہے قاتل کا (انور)

(۲) لین دین کا وعدہ وفا نہ ہونا۔ حسب وعدہ روپیہ ادا نہ کرنا۔ ساکھ جانا۔ ساکھ نہ رہنا۔ بے اعتبار اور وعدہ خلاف ہونا۔ ؎ جان لی لیکن نہ دی یوں ہاتھ جھوٹا پڑ گیا +

ہاتھ جھُوٹا کرنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ منہ دُھلانا۔ اُلش کرنا۔ کسی قدر کھانا۔ منہ جھٹالنا +

ہاتھ جھُوٹا ہو جانا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ (۱) مار کے وقت جھٹکا آ جانے سے ہاتھ کا بیکار اور نکما ہو جانا۔ ہاتھ کا زور نہ کھا سکنا۔ ہاتھ کا کام سے جاتا رہنا۔ ماؤف ہو جانا۔ ؎

زیجہ کی جھونک سے بیکل کلائی ہو گئی　　میں نے کھایا زخم اُس کا ہاتھ جھوٹا ہو گیا (بحر)

مجکو قاتل کی نزاکت پر اچنبا ہو گیا　　تیغ میں نے کھائی اُس کا ہاتھ جھُوٹا ہو گیا (عاشق)

جو ہمیں قاتل ہماری سخت جانی سے کھلے　　ہاتھ جھُوٹا ہو گیا بل پڑ گئے شمشیر میں (صبا)

(۲) قرض کا وعدہ پُورا نہ کرنا۔ قرض لیکر حسبِ وعدہ نہ دینا۔ لینے کا منہ نہ رہنا۔ ساکھ نہ رہنا۔ جیسے جب ایک دفعہ ہاتھ جھُوٹا ہو گیا پھر مانگنے کا منہ نہ رہا +

ہاتھ جھُول پڑنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ ہاتھ لٹک پڑنا۔ ہاتھ کا جوڑ سے جدا ہو کر لٹکنے لگنا۔ ہاتھ نکما ہو جانا۔ فالج یا ضرب کے سبب ہاتھ کا معطل ہو جانا +

ہاتھ چاٹنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ دست لیسیدن کا ترجمہ۔ کوئی مزیدار چیز کھا کر ہاتھ چُوسنا۔ مزا لینا۔ ہونٹھ چاٹنا۔ نہایت مزیدار چیز کی تعریف میں کہتے ہیں +

ہاتھ چالاک ۔ ا ۔ صفت :۔ (۱) چابکدست۔ تیز دست۔ پھرتیلا۔ پھرتی باز۔ جلدی جلدی کام کرنے والا۔ (۲) چور۔ اُچکا۔ وہ شخص جسے چوری کا لپکا ہو۔ ہاتھ مارنے والا۔ ہتھ چلا۔ ہاتھ لپک +

ہاتھ چالاکی ۔ ا ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) چابکدستی۔ تیز دستی۔ پھرتی۔ (۲) چوری۔ چوری کی عادت۔

ہاتھ چڑھنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ (۱) دستیاب ہونا۔ ہاتھ لگنا۔ بہم پہنچنا۔ ملنا۔ ؎

کیا ہی گلدستہ کریں ہاتھوں کو گُل کھا کھا کر　　ہاتھ چڑھ جائیں کہیں سیرِ بہار کے پھول (نکہت)

(۲) ہاتھ کا مشاق ہونا۔ ہاتھ کا خوب رواں ہونا۔ جیسے آج کل ان کا ہاتھ خوب چڑھا ہوا ہے۔ (۳) قابو چڑھنا۔ قابو میں آنا۔ ڈھب پر چڑھنا۔ بس میں آ جانا۔ ہاتھ لگ جانا۔

وَسْواسی ع۔صفت:۔ وہمی+مذبذب+شکّی +

وَسْوَسَہ ع۔اسم مذکر:۔ دیکھو (وسواس)۔وہم۔شبہ+ظن۔بدگمانی ۔

وعدۂ وصل مٹاتے ہیں وہ لکھکر خط میں ۔ یہ بھی کیا وسوسۂ خاطرِ اعدا نکلا
مٹ گیا دل سے مرے وسوسۂ گمراہی ۔ بُت ہوئے نُورِ یقیں رہ زنِ ایماں ہوکر } (زکی)

وِسے ۔ ہ۔ضمیر:۔ (عوام) اُسکو+اُسے + ویرا۔آنرا۔اُورا +

وَسِیع ع۔صفت:۔ فراخ۔چوڑا۔کشادہ۔دُور تک پھیلا ہوا۔بڑا۔لمبا چوڑا +

وَسِیلَہ ع۔اسم مذکر:۔ (۱) ذریعہ۔واسطہ۔شفاعت۔وَساطت۔توسط+دستگیری۔حمایت۔پُشت پناہ۔پُشتی
اعانت۔سہائتا۔آسرا (۲) دستاویز۔سند۔تمسّک +

وسیلہ پیدا کرنا ۔ فعل متعدی:۔ اپنا مربّی یا مددگار بہم پُہنچانا۔ذریعہ نکالنا +

وسیلہ رکھنا ۔ فعل لازم:۔ آسرا رکھنا۔ذریعہ رکھنا۔توسّل رکھنا۔مربّی یا سرپرست رکھنا +

وَش ۔ ف۔حرفِ تشبیہ:۔ مانند+مثل۔نظیر۔جیسے حُوروش۔پری وش +

وُشاق ۔ ت۔اسم مذکر:۔ غلام۔خدمتگار+سادہ رُو غلام۔امرد غلام+غلام بچہ+ترک +

وَصّاف ع۔صفت:۔ مبالغہ کا صیغہ ہے۔بہت تعریف کرنے والا +

وِصال ع۔اسم مذکر:۔ (۱) بھینٹ۔ملاقات (۲) وصل۔ہمبستری۔عاشق و معشوق کی صحبت+ملنا ملانا۔

وصال تو ہے کہاں میسّر مگر خیالِ وصال ہی میں ۔ مزے اُڑاتے ہوس نکلتی جو ساتھ اندازِ رم نہ ہوتا (مومن)
خدا کرے نہ کسی کا اُمیدوارِ وصال ۔ دعائیں مانگتے ہیں ترکِ مدّعا کے لئے (داغ)
دل بیچتے ہیں لیجیے قیمت وصال ہے ۔ سوداگروں سے مول کا بننا محال ہے (ظہیر)

(۲) بزرگانِ دین کا انتقال۔صوفیوں کی اصطلاح میں عارفِ خدا یا خدا رسیدہ کا مرنا کیونکہ
حق تعالےٰ سے یہ گویا اُنکا وصل ہوتا ہے (۳) موت۔انتقال۔وفات +۔

رل چکے بس ملینگے خاک میں ہم ۔ ہو چکا وصل تو وصال رہا + (داغ)
بس وصال میسّر مجھے وصال ہوا ۔ مرے جنازے پہ بیٹھے رہے وہ ساری رات (حیا)
لوگ مرنے کو بھی کہتے ہیں وصال ۔ یہ اگر سچ ہے تو مرجاتے ہیں ہم + (ر)

وِصال کا دِن ۔ ا۔اسم مذکر:۔ روزِ مرگ۔مرنے کا دن + یومِ عُرس +

پھر مُنہ دکھائے مجکو نہ فُرقت ملال کا ۔ یارب ہو روزِ وصل مرا دن وصال کا (وزیر)

وِصال ہونا یا ہوجانا ۔ فعل لازم:۔ (۱) ملاقات ہونا۔ملاپ ہونا۔عاشق معشوق کا ملنا۔صحبت ہونا

منزلِ گور میں وصال ہوا ۔ گوشہ میں چھُپکے ہو گیا مطلب + (آتش)

(۲) مرنا۔موت آنا۔انتقال ہونا۔وفات پانا۔مرجانا ۔

وصالِ یار کی فُرقت میں آرزُو تھی مجھے ۔ اِسی فراق میں آخر مرا وصال ہوا (دیاشنکر نسیم)
نہ بچی جان اُن اداؤں سے ۔ وصل میں بھی وصال ہو ہی گیا (داغ)
ہجر میں ہوگا وصال اپنا اسی تدبیر سے ۔ کاٹ ڈالینگے گلے کو ایک دن شمشیر سے (وزیر)

اب تو جینے کی توقع نہیں یہ غیر ہے حال ۔ صدمۂ ہجر سے اغلب ہے کہ ہو جائے وصال (امانت)
غم نہیں دردِ جُدائی سے گر عاشق کا ہو جائے وصال ۔ لیکن ہے تیر درد سے اے بیدرد جدائی ہوتی ہے (ظفر)
وصالِ یار دیکھا تھا ہوا ہمدم وصال اپنا ۔ ہمارے خواب کی بھی واہ کیا تعبیر اچھی ہے (ر)
ہجر میں میر کا وصال ہوا + ۔ ایلو قصّہ ہی انفصال ہوا + (میر)
ہجر کی زندگی سے مرگ بھلی ۔ کہ جہاں سب کہیں وصال ہوا (حاتم)
ہرگز نہ ہوا وصال اُس سے ۔ جب تک نہ ہوا وصال میرا (معروف)
کس سے کہیں آہ حال اپنا ۔ فرقت میں ہوا وصال اپنا (شہیدی)

(۳) خاتمہ ہونا۔انجام ہونا۔جاتا رہنا جیسے دُنیا میں محبت کا تو وصال ہوگیا + ۔

داغ اب وصل کا وصال ہوا ۔ یار زندہ غم جُدائی ہے + (داغ)

وَصَایا ع۔اسم مؤنث:۔ وصیّت کی جمع +

وَصْف ع۔اسم مذکر:۔ (۱) تعریف۔صفت+خوبی۔عمدگی۔بھلائی (۲) گُن۔خاصیت۔خُو۔خصلت۔
عادت۔لچھّن (۳) جوہر۔کمال۔ہُنر۔سلیقہ ۔

شیخ جی توبہ کرکے پیتے ہیں ۔ وصف ہیں یہ جناب میں دونوں

وصف رکھنا ۔ فعل لازم:۔ ہُنر۔خُوبی یا کوئی سلیقہ رکھنا۔جوہر رکھنا۔گُنی ہونا +

وَصْل ع۔اسم مذکر:۔ (۱) پیوستگی۔ملنا۔ملاپ۔میل۔ملاقات+جوڑ+سنجوگ۔صحبت + ۔

ہے فنا میں کمالِ درویشاں ۔ وصلِ حق ہے وصالِ درویشاں (معروف)
ہر ایک کام ہو مشکل تو کیا کرے انساں ۔ مجھے تو جان کا دینا بھی وصلِ یار ہوا (زکی)

(۲) مجامعت۔ہمبستری۔صحبت داری۔بھوگ۔جماع۔بلاس۔وِشے۔مباشرت ۔

کیا فائدہ گر خواہشِ وصل اُس کو سُنا دی ۔ اِس کان سُنی اُسنے اور اُس کان اُڑا دی + (مخبر)
ہجر میں دُھن وصل کی ہے وصل میں ڈر ہجر کا ۔ جان بے آرام دُوں بھی ہے ہماری یُوں بھی ہے (ظفر)
گیا نہ ہجر کا دل سے غم و ملال اک روز ۔ اُمیدِ وصل میں ہی ہو گیا وصال اک روز
گر نہ ہو وصل تو ہو ہجر میں عاشق کا وصال ۔ یُوں ہی ہو جائے جو قسمت میں بدا یُوں ہے } (ر)
ہو نہ جبتک وصال اے معروف ۔ کوئی ممکن ہے وصلِ یار ابھی + (معروف)
اِس لئے وصل سے انکار ہے ہم جان گئے ۔ یہ نہ سمجھے کوئی کیا جلد کہا مان گئے (داغ)

وَصْل کرنا یا کر دینا ۔ فعل متعدی:۔ ایک جان کرنا۔خُوب مِلانا۔نہایت پیوستہ کر دینا +

وَصْل ہونا ۔ فعل لازم:۔ (۱) ملاقات ہونا (۲) پیوستہ ہونا۔خُوب ملنا۔خُوب چسپاں ہونا۔
(۳) مباشرت ہونا۔معشوق سے ہمبستری ہونا ۔

وصل اُسکا محال ہے شہیدی ۔ ممکن کرے حق محال اپنا + (شہیدی)

وَصْلچَہ ع+ف۔اسم مذکر:۔ ٹُکڑا۔پارہ۔پارچہ۔کپڑے یا کاغذ کا ٹُکڑا۔ریزہ۔دھجّی۔
جیسے ایک تھان کے وصلچے ہیں یعنی سب یکساں ہیں +

وَصَلَہ یا وُصَالَہ - اسم مذکر :- (۱) دیکھو وَصْلِی (۲) پیوند۔ پیوستگی۔ خویشی۔ اپنایت +

وَصْلی ع - اسم مؤنث :- دو باہم وصل کئے ہوئے کاغذ کا ورق جس پر خوش نویس قطعہ وغیرہ کی مشق کرتے ہیں۔ دفتی۔ کاغذ چسپاندہ یا چسپانیدہ و مشق کرنے کا موٹا کاغذ ؎

لگ گئی پیٹھ مری ہجر میں یوں بستر سے   جس طرح وصلی پہ کاغذ سے ہو چسپاں کاغذ (ناسخ)

یہ جی میں ہے اُسے وصلی پہ لکھوں خطِ بزازی   کہ رنگ نکھار کے الفاظ میں جھلکے تقاضا کا (مرزا صابر)

وصلیاں لکھنا - فعل متعدی :- تختی کی مشق کے بعد خوش خطی میں مہارت پیدا کرکے وصلیاں لکھنا۔ موٹے کاغذ پر قطعے یا عبارت بخطِ نستعلیق یا نسخ وغیرہ لکھنا ؎

لب سے رُخسار تلک خط نہیں نکلا آتا   وصلیاں لکھتا ہے یاقوت رقم ذات (قدر)

وُصُول ع - اسم مذکر :- کسی چیز کا کسی دوسری چیز کے پاس پہنچنا + حاصل - پایا ہوا - رسیدہ پہنچا ہوا - بھر پایا ہوا تحصیل شدہ + بیباق + جمع - داخل +

وصول باقی ع - اسم مذکر :- تحصیل شدہ اور اُگاہی میں رہا ہوا روپیہ +

وصول پانا - فعل متعدی :- بھر پانا - حاصل کرنا +

وصول کرنا - فعل متعدی :- تحصیل کرنا - حاصل کرنا - بھر پانا +

وصول ہونا - فعل لازم :- حاصل ہونا - بھر پانا - داخل ہونا +

وصولی - ۱- اسم مؤنث :- قابل الوصول - ممکن الوصول - یا فتنی - ممکن الحصول - واجب الوصول - پانے یا ملنے جوگ +

وَصِیْ ع - اسم مذکر :- (۱) وہ شخص جس کو وصیت کی گئی ہو - وہ شخص جس کو وصیت کا ایفا کرنا سپرد کیا گیا ہو - وصیت پر عمل کرنے والا + کارکن - سربراہ کار - منصرم (۲) کنایۃً حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مراد ہے +

وَصِیَّت ع - اسم مؤنث :- سفر کو جانے والے یا قریب الموت شخص کا نصیحت کرنا کہ میرے بعد ایسا ایسا ہونا چاہئے یعنی مرتے وقت یا سفر کو جاتے وقت جو کچھ کوئی شخص کہے کہ میرے پیچھے اس طرح کرنا اُسے وصیت کہتے ہیں +

وصیت کرنا - فعل متعدی :- مرتے یا سفر کو جاتے وقت کچھ سمجھانا - اخیر نصیحت دینا - اخیر فہمائش کرنا +

وصیت نامہ ع + ف - اسم مذکر :- تحریری وصیت - وہ فہمائش یا نصیحت جو مرتے یا سفر کو جاتے وقت لکھ کر دیتا +

وَضْع ع - اسم مؤنث :- (۱) رکھنا - ترتیب کرنا یا دینا - بنانا + ساخت - بناوٹ (۲) طرز - روش - دستور - طور - طریق - رنگ ڈھنگ - چال چلن - صورت شکل - ہیئت - حالت - دھج + فیشن + ؎

نامرادانہ زیست کرتا تھا   میر کی وضع یاد ہے ہم کو + (میر)

(۳) حالت - دشا - درجہ گت (۴) جنایا ہیئن کلتہ + بچہ دینا - اسقاط (۵) بنیاد - نیو - بنا (۶) مجرا - وصول + منہا - تفریق + خارج (۷) آن - انداز - ادا - انوٹ ؎

کرے گی دیکھئے کس کس کو سیدھا   یہ ٹیڑھی وضع تیری بانکی بانکی + (رند)

(۸) پھبتی - موزوں اور چسپاں بات +

ہے تری ابروئے خمیدہ پر   وضع شمشیر کی کہی جاتی ++

وَضْع بدلنا - فعل متعدی :- طرز بدلنا - دوسری روش اختیار کرنا + حالت بدلنا + عادت اور ڈھنگ میں فرق آنا +

وضع حَمْل ع - اسم مذکر :- اسقاط - گرب پات - پیٹ گرنا + بچہ پیدا ہونا + تونا - مر جانا +

وَضْع دار ع + ف - صفت :- (۱) سجیلا - آن و انداز والا - خوش وضع - باوضع - طرحدار - بانکا - خوش اسلوب - خوش ادا - خوش قطع - خوبصورت - حسین - دلپسند - (۲) پابندِ وضع - اپنی چال اور روش پر قایم اور مستقل رہنے والا ؎

کیا دل جلے ہوتے ہیں وضعدارِ محبت   ہنستے ہوئے جاتے ہیں سرِ دارِ محبت (مؤلف)

وَضْع داری ع + ف - اسم مؤنث :- (۱) طرحداری - خوش اسلوبی - بانکپن - خوش ادائی - خوبی - خوبصورتی - حُسن (۲) پابندیِ وضع - پاسِ وضع - وتیرہ - شعار - طریقہ ؎

یہ رہے جان رہے یا نہ رہے   وضعداری بُری بیماری ہے + (داغ)

عدو سے ترکِ اُلفت کرکے بھی ملنا نہ چھوٹیگا   یہی تو قاعدہ ہے اے ستمگر وضعداری کا
گھٹتے گھٹتے بھی تمہاری وضعداری گھٹ گئی   بڑھتے بڑھتے اُنس غیر سے تمہارا بڑھ گیا } (القسویہ)

(۳) سلیقہ - ڈھنگ - نکھڑا پا +

وَضْع کرنا - فعل متعدی :- (۱) مجرا کرنا - منہا کرنا - حساب سے خارج کرنا + وصول کرنا - حساب میں لگا لینا - کاٹنا - نکالنا - ایجاد کرنا - اختراع کرنا - دل سے بنانا +

وضع کہے دیتی ہے - محاورہ :- صورت سے ظاہر ہے - رنگ ڈھنگ چھپے نہیں رہتے -

رنگ اُڑتا ہے وضع کہتی ہے   غم کی حالت چھپی نہیں رہتی + (نیاز)

وضع ہونا - فعل لازم :- مجرا ہونا - کٹنا - منہا ہونا - حساب میں لگنا + آیا گیا ہونا + ایجاد ہونا - نکلنا +

وضعائیں - ۱- اسم مؤنث :- (ع) وضع کی جمع - وضعیں - طرحیں - جیسے نئی نئی وضعائیں انوکھی طرحائیں بیٹھی دِل سے نکالتی ہیں (سگھڑ سہیلی)

وُضُو ع - اسم مذکر :- لغوی معنی روشن رو ہونا اصطلاحی نماز کے واسطے ہاتھ منہ پاؤں وغیرہ بطریق شریعت دھونا - طہارتِ نماز - پنج اشنانی ؎

تیمم مجھے آتا نہ وضو آتا ہے   سجدہ کر لیتا ہوں جب سامنے تو آتا ہے (حضور آصف)

وضو کو مانگ کے پانی خجل نہ ہو معروف   یہ مفلسی ہے تیمم کو گھر میں خاک نہیں (معروف)

نہائے خون سے ہم اور ہاتھ جان سے دھوئے   یہ غسل آیا ہمیں اور یہ وضو آیا + (وزیر)

وقتِ وضو جو دھوتا ہے ہاتھوں کو بار بار   زاہد خدا کے پیچھے پڑا ہاتھ دھو کے ہے (مؤلف)

(مسلمانوں میں دستور ہے کہ پانچوں وقت کی نماز پر اول تین بار ہاتھ دھوتے پھر تین بار کُلّی کرکے نتھنوں میں پانی دیتے اور اسیطرح منہ کو دھو کر کہنیوں تک تر کرتے بعد میں مسح سر کرکے پاؤں دھو ڈالتے ہیں پس اسی کا نام وضو ہے اگر وضو کے بعد خون نکل آئے یا بائی سر جائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے)

وضو تازہ کرنا - فعل متعدی :- باوجودیکہ وضو ٹوٹا نہ ہو مگر پھر نئے سر سے وضو کرنا +

وضو توڑنا - (فعل متعدی):- طہارت میں فرق لانا - بے وضو کرنا ۔ زہد و تقویٰ قائم نہ رہنے دینا ۔

دیکھ لینا کہ ترا ہم بھی وضو توڑیں گے محتسب تُو نے اگر شیشہ ہمارا توڑا + (ناسخ)

وضو ٹوٹ جانا - (فعل لازم):- (۱) وضو جاتا رہنا - وضو نہ رہنا - حالت وضو میں خون نکل آنا یا باد سر جانا - طہارت نہ رہنا - یا دنکل جانا ۔

نماز میں ہے عجب زور شور سے قرأت نہ ٹوٹ جائے کہیں آپ کا وضو یا خدا (صابر)

شیخ صاحب کی نمازِ سحری کو ہے سلام حُسنِ نیّت سے مصلّے پہ وضو ٹوٹ گیا + (نصیر)

(۲) تقویٰ ٹوٹ جانا - نیّت میں فرق آجانا - نیّت کا ڈانواں ڈول ہو جانا - کسی خوبصورت کو دیکھ کر تقوے و پرہیزگاری کا خیال نہ رہنا - زہد میں فرق آجانا ۔

دخترِ رز برقعِ مینا سے جو نکلی عُریاں ساقیا تاکتے ہی سب کے وضو ٹوٹ گئے (نصیر)

وضو ٹوٹنا - (فعل لازم):- (۱) وضو کا جاتا رہنا - طہارت قایم نہ رہنا - وضو میں خلل پڑنا ۔

ایمان کچھ وضو تو نہیں ہے کہ ٹوٹ جائے اے شیخ کیا ہوا جو میں توبہ شکن ہوا (داغ)

(۲) نیّت میں فرق آنا - تقوے میں فرق آنا جیسے انکی صورت سے زاہد و نکا وضو ٹوٹتا ہے (۳) ارادہ یا صلاح بدل جانا ۔

وضو ٹھنڈا یا ڈھیلا ہو جانا - (فعل لازم):- (لکھنؤ) ارادہ سُست ہو جانا - ارادہ میں ضعف آجانا - ولولہ جاتا رہنا ۔

میں نے حیرت سے نہ دم مارا نہاتے دیکھ کر غسل سے اُن کے وضو ٹھنڈے ہو گئے زہاد کے (عاشق)

وضو سے ہونا - (فعل لازم):- باوضو ہونا - وضو کا قایم ہونا + وضو کئے ہوئے ہونا +

وضو کرنا - (فعل متعدی):- طہارتِ نماز کرنا - نماز کیواسطے مُنہ ہاتھ پاؤں وغیرہ دھونا +

وُضُوح ع - اسم مذکر:- ظہور - ظاہر - معلوم - واضح - پرگھٹ - اظہار جیسے بوضوح پیوست +

وَضِیع ع صفت:- ادنےٰ - کمینہ - نیچ - ہیچ - ناکس - نالائق - فرومایہ - شریف کا نقیض +

وَضِیع و شریف ع - اسم مذکر:- ادنےٰ و اعلےٰ - چھوٹا بڑا - خورد و بزرگ +

وَطَن ع - اسم مذکر:- رہنے اور قیام کرنے کی جگہ - اپنا دیس - زاد بوم - جنم بھوم - مسقط الرّاس - پیدا ہونے کی جگہ - پیدایش گاہ - اپنا ملک - موطن ۔

فراقِ خلد سے گندم ہے سینہ چاک ابتک الٰہی ہو نہ وطن سے کوئی غریب جُدا (ذوق)

اشکانِ یدہ ہیں ہمیں کیا خانہ ویرانی کی فکر گر پڑے جس جا وہیں اپنا وطن ہو جائے گا (نسیم دہلوی)

نہ رہے یار و آشنا باقی + + ہم کو غربت ہوئی وطن میں ہے (مجروح)

وطن اختیار کرنا - (فعل متعدی):- رہ پڑنا - سکونت اختیار کرنا +

وَطَنِ مالوف ع - اسم مذکر:- پیارا وطن - وہ جگہ جہانکے رہنے کی عادت پڑی ہوئی ہو +

وَطَنی ع + ف - صفت:- ہم وطن - ایک دیس کا - ایک ولایت کا - ایک ملک کا - ایک جگہ کا رہنے والا -

وَظائِف ع - اسم مذکر:- وظیفہ کی جمع - اوراد +

وظیفی - (۱) اسم مؤنث:- دھار تا بہت وظیفہ پڑھنے والا - ورد و وظائف میں مشغول رہنے والا -

جیسے آجکل وہ تو بڑے وظیفی ہو گئے ہیں +

وظیفہ ع - اسم مذکر:- (۱) وہ چیز جو ہر روز کیواسطے مقرر ہو - یومیہ (۲) روزینہ - راتبہ - تیہہ - علوفہ - درماہہ - تنخواہ - طلب - گزارہ ۔

گالیاں دے کے نکالا بزم سے لو وظیفہ مل گیا سرکار سے + (مجروح)

(۳) پنشن - میٹھی روٹی (۴) روزمرہ پڑھنے کی دعا ۔

سحر جو ذکر ہے رُخ کا تو شام کاکُل کا یہی وظیفہ ہے شام و سحر کئی دن سے (رند)

(۵) مدد معاش - جاگیر (۶) سکالرشپ - ساہائے طالب علمی کا دیتا - بہ یا تھی کا بیٹھا یا (۷) جپنی کسی بات کی رٹ +

وظیفہ بند کرنا - (فعل متعدی):- (۱) روزینہ یا راتبہ روک دینا - علوفہ بند کر دینا - گزارہ روک دینا ۔

کیا جانے کس کے دم سے ہے آباد میکدہ ساقی وظیفہ بند نہ کر بادہ خوار کا + + (انور)

(۲) تنخواہ یا سکالرشپ بند کر دینا - پنشن ضبط کرنا +

وظیفہ پڑھنا - (فعل لازم):- معمول باندھکر کچھ دعا پڑھنا - معمولی اوراد کا ادا کرنا +

وظیفہ خوار ع + ف - اسم مذکر:- راتبہ خوار - روزینہ دار - تنخواہ دار - سکالرشپ پانے والا +

وَعْدہ ع - اسم مذکر:- (۱) اقرار - قول و قرار - عہد و پیمان - بچن - قرارداد - قرار مدار - پرتگیا ۔

مرے ایفائے وعدے پر جو شب دلدار آ بیٹھا سُنو شامت نصیبوں کی کہ چوکیدار اُٹھ بیٹھا (نصیر)

ترے وعدے پر جیئے ہم تو یہ جان جھوٹ جانا کہ خوشی سے مر نہ جاتے اگر اعتبار ہوتا (غالب)

(۲) اقرار نامہ - قبولیت (۳-۴) روزِ معہود - روز موعود - مرنے کا دن - موت - وقت - کال +

وعدہ آپہنچنا یا آجانا یا آن پہنچنا - (فعل لازم):- وقت آپہنچنا - موت کا وقت قریب آجانا - حیات کا زمانہ پورا ہو جانا ۔

وعدہ ہی آن پہنچے اُس نیم جاں کا یارب جس سے کہ یار کر کے اقرار بھول جاوے (معروف)

مراد وعدہ ہی آپہنچا ترے آنیکے وعدے تک ہوا میں موت سے سچّا - رہا تُو شوخ جھوٹا (میر)

پہنچا ہے وعدہ آکے مراد دیکھ جا شتاب وعدے کو اپنے عہد شکن تو بھی کر وفا (معروف)

وعدہ آنا - (فعل لازم):- موت کا وقت آنا - وقت پورا ہونا - وقت آنا جیسے جسکا وعدہ آیا ہے وہی جائیگا +

وعدہ برابر ہونا - (فعل لازم):- دیکھو (وعدہ پورا ہونا) ۔

کب تلک ہوگا برابر میرا وعدہ دیکھیئے موت کب تک کرتی ہے امروز فردا دیکھیئے (رند)

وعدہ جب اپنا برابر ہو سدھارو اُسوقت عرض کرتے ہیں یہ با دیدۂ تر تم سے ہم (جرأت)

وعدہ پورا ہونا - (فعل لازم):- موت آنا - قضا آنا - زندگی کا وقت پورا ہونا +

پورا ہوا تھا وعدہ مرا تیری کیا خطا اُٹھنے دے لاش خوب نہیں اے طبیب بحث (شہیدی)

وعدہ ٹالنا - (فعل متعدی):- لیت و لعل کرنا - وعدہ وعید کرنا - آجکل کرنا - حیلہ حوالہ کرنا - ایفائے وعدہ میں تساہل کرنا - اقرار سے بچنا +

وعدہ ٹلنا - (فعل لازم):- وعدے کے خلاف ہونا - اقرار پورا نہ ہونا +

وعدہ خلاف ع - اسم مذکر:- وہ شخص جو وعدہ تو کرے مگر اُسے پورا نہ کرے - جو وعدہ

وعظ

وفا نہ کرے۔ خلاف گو۔ بیوفا جھوٹا۔ اقرار کا جھوٹا۔ قول کا جھوٹا۔ بات کا کچّا +

وعدہ خلافی ع۔ اسم مونّث: عہد شکنی۔ اقرار کے برخلاف کرنا۔ بیوفائی +

وعدہ فراموش ف۔ صفت: اقرار کو بھول جانیوالا۔ عہد یاد نہ رکھنے والا۔ وعدہ کا کچّا ؎

اقرار کیا تھا کہ تغافل نہ کرینگے کچھ یاد ہے او وعدہ فراموشِ محبت (ذکی)

وعدہ کرنا فعل متعدّی: اقرار کرنا۔ قول دینا۔ زبان دینا۔ بچن دینا۔ عہد کرنا۔ اقرار مدار کرنا۔ ہامی بھرنا

تُو وعدہ تو کرتا ہے مگر مجھ کو یہ ڈر ہے پہلے ترے آنے سے نہ آجائے قیامت (مجروح)

وعدہ لینا فعل متعدّی: قول لینا۔ عہد لینا +

وعدہ وعید ع۔ اسم مذکر: ٹال مٹول۔ ٹالم ٹول۔ لیت ولعل۔ امروز فردا۔ آجکل۔ حیلہ حوالہ۔ جھوٹا سچّا وعدہ۔ (اگرچہ وعید وعدہ کی ضد ہے مگر عرف میں یہ دونوں لفظ مرکب ہو کر وعدہ کے اور خاصکر لیت ولعل کے معنی میں مستعمل ہو گئے ہیں۔ مثلاً اُس نے ہم سے بہت وعدے وعید کئے تھے لیکن کچھ نہ ہوئیں نہ آیا

وعدہ وعید کرنا فعل متعدّی: ٹال مٹول کرنا۔ لیت ولعل کرنا۔ امروز فردا کرنا۔ آجکل کرنا +

وعدہ وفا ع۔ صفت: بات کا پورا۔ قول کا سچّا۔ اقرار پورا کرنے والا۔ وعدہ کا سچّا +

وعدہ وفا کرنا فعل متعدّی: اقرار پورا کرنا +

وعدہ ہونا فعل لازم: اقرار ہونا۔ اقرار مدار ہونا۔ قول قرار ہونا +

وَعظ ع۔ اسم مذکر: (۱) پند نصیحت۔ سِکشا۔ اندرز۔ تلقین دین (۲) بیانِ مسائل۔ مذہبی لکچر کتھا بارتا۔ درس +

وعظ کرنا فعل متعدّی: نصیحت کرنا۔ تلقین کرنا۔ درس کہنا۔ کتھا کہنا +

وَعِید ع۔ اسم مذکر: وعدۂ بد۔ بُرائی کا وعدہ۔ سزا دینے کا وعدہ +

وَغا ع۔ اسم مونّث: لڑائی۔ جنگ۔ رزم۔ کارزار۔ نبرد۔ جُدھ + ہنگامہ۔ غوغا۔ غُل۔ شور۔ شورش۔ بلوہ۔ ہُلّڑ۔ دنگہ۔ فساد +

وغیرہ ع۔ تابع فعل: اور سوا اسکے۔ آدی۔ غیر ذالک۔ اور بھی۔ علیٰ ہذالقیاس الیٰ الآخرہ +

وَفا ع۔ اسم مونّث: (۱) ایفائے وعدہ۔ دوستی اور عہد کا پورا کرنا۔ بجا آوری تعمیل تکمیل + مروّت جیسے اصل سے خطا نہیں کم اصل سے وفا نہیں (کہاوت) ؎

یہ کہنا ننگ ہے اپنا کہ مرتے ہیں محبّت میں وہ اظہارِ وفا کیا جس میں شکوہ یار کا نکلے (ذکی)

ہماں بنگئی تھی ابھی جان پر اُسی کُوچہ میں پھر وفا لے گئی + (رر)

ہمیں یقیں ہے کہ محبوب بیوفا ہیں سب وفا کو اپنی مرے مہربان کیا کیجے (میر سوز)

جفا پر ہم سے کب ترکِ وفا ہو تمہیں ایسے ہو ہم ایسے نہیں ہیں + (محیر)

نہ نامہ ہے نہ قاصد ہے نہ خود آئے وفا کی ہو گئیں راہیں مگر بند + + (ممنون)

(۲) نباہ۔ ساتھ (۳) نمک حلالی۔ دیانت۔ خیر خواہی + عقیدتمندی۔ ارادتمندی (۴) نباہ نرباہ۔ پورن تائی نبھاؤ۔ حسب موقع غزل کے اشعار جو شملے پر لکھے گئے ؎

بے زحمت بلا کی وفا کو ہماری جفا کو تمہاری ہو رحمت خدا کی وفا کو ہماری جفا کو تمہاری + (مؤلف)

وفو

یہ لازم و ملزوم شکوہ کہاں کا ہے نسبت سدا کی وفا کو ہماری جفا کو تمہاری

نہ بھولے گی دل سے اگر حشر بھی ہو جو لذّت بلا کی وفا کو ہماری جفا کو تمہاری } مؤلف

یہ ثابت رہیں دونوں اپنی صفت میں نہ لغزش ہو پا کی وفا کو ہماری جفا کو تمہاری

وفا پرست ع + ف صفت: وفادار۔ باوفا۔ خیر خواہ۔ نمک حلال۔ دوستِ صادق۔ سیّبانا

وفا بیگانہ ع + ف۔ صفت: بیوفا۔ بے مروّت۔ وفا سے ناآشنا + خائن۔ بددیانت +

وفادار ع + ف صفت: وفا کرنے والا۔ بامروّت۔ ساتھی۔ نباہ دینے والا۔ سچّا۔ صادق۔ بے کپٹ۔ صاف۔ بھروسے کا۔ نمک حلال۔ خیر خواہ۔ عقیدتمند۔ ایماندار۔ دیانت دار۔ راستباز۔ معتمد۔ معتبر۔ متدین ؎

مُجھ میں ایک عیب بڑا ہے کہ وفادار ہوں میں تم میں دو وصف ہیں بدخُو بھی ہو مغرور بھی ہو (فصیح)

وفاداری ع + ف۔ اسم مونّث: راستبازی۔ دیانت داری۔ مروّت۔ نمک حلالی۔ صداقت۔ اخیر تک نباہ دینا +

وفا شِعار ع۔ صفت: جس کی طبیعت اور عادت میں وفا پڑی ہُوئی ہو۔ وفا دوست۔ ہمہ تن وفا۔ نہایت وفادار۔ جسکے خلط میں وفا ہو۔ وفا کے بانے والا۔ وفا کی پوشاک والا ؎

ایسا گماں تجھ پہ نہ تھا اے وفا شعار دھوکا مجھے بڑا ترے سر کی قسم ہوا + (حضورِ آصف)

ہر آن آنِ دگر کا ہوا ہیں عاشقِ زار وہ سادہ ایسے کہ سمجھے وفا شعار مجھے (مومن)

وفا کا بندہ ا۔ اسم مذکر: وفا کا غلام۔ وفا کا تابعدار۔ وفا کی پرستش کرنے والا۔ وفا کو ماننے والا۔ وفا کا قدردان + ؎

ہم ہیں غلام اُن کے جو ہیں وفا کے بندے اِس کو یقین جانو گر ہو خدا کے بندے (ذوق)

وفا کرنا فعل متعدّی: نباہنا۔ ساتھ دینا۔ اخیر تک ساتھ رہنا + مروّت کرنا۔ مروّت سے پیش آنا + وعدہ پورا کرنا + مروّت برتنا + نمک حلالی کرنا۔ خیر خواہی کرنا + اطاعت کرنا +

دل کے داغوں پر کروں تیری جفائیں کیا شمار بیوفا کرتا وفا روزِ شمار اصلا نہیں + (ظفر)

جفا سے تھک گئے تو بھی نہ پُوچھا کہ تُو نے کِس توقّع پر وفا کی + + (مومن)

ستم دیکھے الم دیکھے وفا کی بیوفا ٹھیرے پڑیں پتھّر وفا پر با وفا ٹھیرے تو کیا ٹھیرے (ظہیر)

وفا نکرنا فعل متعدّی: بیوفائی کرنا۔ بے مروّتی کرنا۔ ساتھ نہ دینا۔ نباہ نکرنا جیسے وقت نے وفا کی عمر نے وفا کی +

وَفات ع۔ اسم مونّث: طبیعی موت۔ موت۔ انتقال۔ مرگ۔ اجل۔ قضا۔ رحلت +

وفات پانا فعل لازم: مرنا۔ فوت ہونا۔ انتقال کرنا۔ دُنیا سے گزرنا۔ رحلت کرنا۔ جاں بحق ہونا +

وفات شریف ع۔ اسم مونّث: (۱) کسی بزرگِ دین کی موت۔ وِصال (۲) رسُولِ مقبول کا انتقال +

وِفاق ع۔ اسم مذکر: موافقت۔ سازگاری۔ سنجوگ۔ ایکا۔ میل۔ صلح۔ آشتی۔ ہم آہنگی +

وَفق ع۔ اسم مذکر: موافق۔ سازگار۔ مطابق + موافقت جیسے بر وفقِ مراد یعنی حسبِ مُراد +

وُفور ع۔ صفت: وافر ہونا۔ بہتات۔ زیادتی۔ فراوانی۔ کثرت۔ افراط جیسے وفورِ شوق۔ وفورِ آلام وغیرہ +

وفورِ ضعف سے پامال غیر ہوتا تھا ‌ وہ سر کہاں کہ ترا سنگِ آستاں ہوجائے
وفورِ اشک سے میرے زمانہ ہے شاداب ‌ نہیں کسی کی نظر میں غبار ایک برس (زکی)

وَقاحت ع۔ اسم مؤنث:۔ بے شرمی۔ بیحیائی + بے ادبی۔ شوخی۔ گستاخی۔ ترکِ ادب + شوخ چشمی۔ ڈھٹائی

وَقار ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) لغوی معنی آہستگی۔ آرام۔ سکون۔ قرار۔ اصطلاحی حلم۔ بُردباری۔ گرانباری۔ بھاری بھرکم پن۔ تمکین۔ قائم مزاجی۔ استقلال۔ ثابت قدمی ہمّت + متانت سنجیدگی۔ (۲) قدر و منزلت۔ جاہ و جلال۔ جیسے سرکارِ عالی وَقار ؎

گھٹانہ خاک مُوئے پر بھی کچھ وقار اپنا ‌ ہمیشہ دوشِ صبا پر رہا غبار اپنا + (بدر)
گمانِ روئیدگی ہے بجا سو جنّت کہاں ہے سبزہ ‌ زمیں سے یہ رُونگٹے کھڑے ہیں سُنا جو ذکرِ وقار دہلی (زکی)

وِقاع ع۔ اسم مؤنث:۔ جنگ۔ لڑائی + دھاوا۔ تاخت۔ چڑھائی۔ حملہ۔ یورش۔ ہلہ +

وَقائع ع۔ اسم مذکر:۔ وقیعہ کی جمع (۱) خبریں۔ رُوئداد۔ احوال۔ حالات + واقعات (۲) حادثے۔ سانحے۔ سانحات۔ سوانحات۔ واردات۔ مصیبتیں (۳) لڑائیاں +

وقائع نگار ع + ف۔ اسم مذکر:۔ اخبار نویس۔ پرچہ نویس۔ کارسپانڈنٹ۔ نامہ نگار۔ سوانح نگار +

وقائع نگاری ع + ف۔ اسم مؤنث:۔ اخبار نویسی۔ کارسپانڈنٹی۔ پرچہ نویسی۔ نامہ نگاری +

وَقت ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) بیلا۔ ویلا۔ زمانہ۔ عصر۔ عرصہ۔ ہنگام۔ ایّام۔ اَوسر (۲) رُت۔ موسم۔ فصل۔ (۳) فرصت۔ مُہلت + موقع۔ داؤں۔ گھات جیسے وقت کا رونا ہے وقت کی ہنسی سے اچھا +

فصلِ گل آئی زمانہ ہے جنُوں کے جوش کا ‌ ہمّت اے ساقی یہی ہے وقت نوشا نوش کا (نسیم دہلوی)

(۴) جگ۔ سماں۔ قرن (۵) عمر۔ زندگی۔ اَوستھا۔ آیو حیات (۶) وار۔ باری۔ دفعہ۔ نوبت۔ بار (۷) حالت۔ گت۔ گتی (۸) مدّت۔ میعاد (۹۔ و مجازاً) موت کا وقت۔ وقتِ مرگ۔ موت (۱۰) گھڑی۔ ساعت۔ دم ؎

مہرباں ہو کے بلالو مجھے چاہو جس وقت ‌ میں گیا وقت نہیں ہوں کہ پھر آبھی نہ سکوں (غالب)

(۱۱) بُرا وقت مصیبت۔ بپتا جیسے وقت تو پیغمبروں پر بھی پڑتا ہے (۱۲۔ ۱) اڑی۔ دشواری۔ دِقّت +

وقت آپہنچنا یا آن پہنچنا ۔ فعل لازم:۔ ساعتِ مرگ کا آجانا اور جہانِ فانی سے ملکِ جاودانی کی طرف جانے کا زمانہ قریب پہنچنا۔ وعدہ آپہنچنا ؎

وائے ناکامیِ جاوید کہ وقت آپہنچا ‌ ہم جو غربت زدہ رستہ پہ وطن کے پہنچے (ظفر)
مرتے ہیں جسکی خاطر دلخواہ وہ نہ آیا + ‌ وقت اپنا آن پہنچا پر آہ وہ نہ آیا + (جرأت)

وقت آجانا ۔ فعل لازم:۔ (۱) موسم آجانا۔ رُت آجانا (۲) کام کا وقت آپہنچنا۔ دیر کا موقع نہ رہنا (۳) مصیبت آجانا۔ عیش و آرام جاتا رہنا (۴) موت آجانا۔ موت کی گھڑی یا ساعت آپہنچنا۔

وقت برابر ہونا ۔ فعل لازم:۔ زندگانی کی مدّت کا پُورا ہوجانا۔ وعدہ آجانا ؎

وقت جب اپنا برابر ہو سدھارو اُس وقت ‌ عرض کرتے ہیں یہ بادیدۂ ترتم سے ہم (جرأت)

وقت بوقت ع۔ تابع فعل:۔ بعض اوقات۔ کبھی کبھی۔ کبھی کبھار۔ وقتاً فوقتاً۔ گاہے ماہے +

وقت بیوقت ۔ تابع فعل:۔ موقع پر اور بلا موقع۔ ہر وقت۔ ہمیشہ۔ علی الدّوام۔ مُدام۔ برابر۔ تواتر۔ پے در پے۔ سدا۔ نِت۔ نت جیسے وقت بیوقت کھڑا ہی رہتا ہے + (عو)

وقت پانا ۔ فعل لازم:۔ موقع یا فرصت پانا۔ موقع حاصل کرنا ؎

وقت پاکر یہ کہا اُس سے کہ اے جانِ جہاں ‌ یہی دن سِن ہیں جوانی کے نکالو ارماں (صفدر)

وقت پر ۔ تابع فعل:۔ (۱) خاص موقع پر۔ ضرورت پر۔ حسبِ موقع۔ بروقت۔ حسبِ ضرورت۔ جیسے وقت پر بھاگ جانا ہی مردانگی ہے (۲) اڑی پر۔ مصیبت پر ؎

مانگتا ہوں مگر نہیں آتی + ‌ یہ اجل وقت پر نہیں آتی (انور)

وقت پر پہنچنا ۔ فعل لازم:۔ ٹھیک موقع پر آنا۔ حسبِ موقع پہنچنا۔ ضرورت پر پہنچنا ؎

نہ پہنچا کوئی اپنے پاس پہنچا جب کہ وقت اپنا ‌ اجل کو آفریں ہے وقت پر پہنچی تو یہ پہنچی (ظفر)

وقت پر کام آنا ۔ فعل لازم:۔ ضرورت پر کام نکالنا۔ موقع پر کام دینا۔ جو وقت پر کام آئے وہی اپنا +

وقت پر گدھے کو باپ بناتے ہیں ۔ کہاوت:۔ ضرورت اور مجبوری کے عالم میں ادنےٰ کی بھی خوشامد کرنی پڑتی ہے +

وقت پر گولی بچانا ۔ فعل متعدی:۔ موقعِ زد سے بچنا۔ موقع پر ٹل جانا۔ وار کا موقع نہ دینا + وقت پر دغا دینا + ؎

عارضی خال بناتے ہیں جو مجھسے چھپکر ‌ وقت پر گولی بچاتے ہیں بچانے والے (آغا)

وقت پڑنا ۔ فعل لازم:۔ (۱) ضرورت پیش آنا۔ ضرورت ہونا ؎

ہری ڈنڈی سبک دانا ‌ وقت پڑے پر مانگ کھانا (پہیلی)

سونف اور اجوان کی پہیلی ہے چونکہ زچہ کو اس کی ضرورت پڑتی ہے اسوجہ سے جننے کے وقت اگر نہ ہو تو مانگنی پڑتی ہے (۲) مصیبت پڑنا۔ بپتا پڑنا۔ سنکٹ پڑنا۔ آیامِ نکبت کا پیش آنا جیسے وقت کس پر نہیں پڑتا + وقت پڑے پر جانیئے کو بیری کو میت + ؎

ہمسائی پر یہ وقت پڑا ہے کہ تیس دِن ‌ بُن بُن کے بیچتی ہے بچاری ازار بند (رنگین)
جب پڑا ہے وقت کوئی ہو گئیں سب الگ ‌ دوست بھی اپنا نہیں بیگانہ تو بیگانہ ہے (داغ)

(۳) دِقّت پیش آنا۔ مشکل پڑنا۔ اڑی پڑنا۔ دشواری پڑنا +

وقت تاکنا ۔ فعل لازم:۔ (۱) موقع دیکھنا۔ داؤں گھات لگانا۔ ہنگامِ فرصت نگاہداشتن یا ہنگام جستن کا ترجمہ جیسے ایسا ہی وقت تاکتا رہتا ہے (۲) وقت کا خیال رکھنا۔ جیسے کُتّا وقت تاک کر آتا ہے +

وقت دیکھنا ۔ فعل لازم:۔ موقع دیکھنا۔ موقع کا منتظر رہنا +

وقت کا پابند ۔ صفت:۔ پابندِ اوقات۔ اپنے وقت کا ضبط رکھنے والا۔ انضباطِ اوقات پر کام کرنے والا +

وقت کاٹنا ۔ فعل متعدی:۔ وقت گزارنا۔ وقت بسر کرنا + غم غلط کرنا۔ دل بہلانا۔

دفع الوقتی کرنا۔ دن پورے کرنا +

وقت کا قضا ہونا ۔ ا۔ فعل لازم :۔ وقت کا گزرنا۔ وقت بیتنا۔ موقع نکل جانا۔ موقع ہاتھ سے جانا +

ہے مری بندگی خاص یہی اے قاتل قتل میں دیر نہ کر وقت قضا ہوتا ہے (زکی)

وقت کھونا ۔ ا۔ فعل لازم :۔ وقت رائگاں کرنا۔ وقت ضایع کرنا۔ بیہودہ کاموں میں وقت گزارنا +

وقت کے بادشاہ ہیں ۔ ا۔ محاورہ :۔ یعنی بے فکر بے اندیشہ اور نہایت بے غم ہیں۔ جو شخص بےفکری اور بےغمی کے ساتھ بسر اوقات کرے اُس کی نسبت بولتے ہیں ؎

اُس کے کوچہ کی خاکِ راہ ہیں ہم وقت کے اپنے بادشاہ ہیں ہم + (نکہت)

وقت کے بادشاہ ہیں درویش اِن کا چھوٹا سایہ نہ قد دیکھو (انشا)

وقت کی چیز ۔ ا۔ اسم مؤنث :۔ وقت کا راگ۔ موسم یا رُت کی راگنی +

وقت بے وقت ۔ ا۔ تابع فعل :۔ عین وقت پر۔ عین ضرورت پر +

وقت گانٹھنا ۔ ا۔ فعل متعدّی :۔ سماں باندھنا۔ وقت کے موافق کام کرنا۔ سمے انوسار کرنا +

وقتِ نازک ع + ف۔ اسم مذکر :۔ خطرناک اور اندیشہ ناک وقت۔ ایسا وقت جسمیں عزّت بچانی مشکل ہو۔ نہایت احتیاط اور خبرداری کا زمانہ +

وقت ناوقت ۔ ا۔ تابع فعل :۔ وقت بیوقت کبھی کبھی۔ گاہ بیگاہ + وقت اور غیر وقت +

وقت نکالنا ۔ ا۔ فعل متعدّی :۔ (۱) موقع بہم پہنچانا۔ موقع حاصل کرنا۔ فرصت نکالنا۔ (۲) وقت گزاری کرنا۔ وقت گزارنا۔ وقت ٹالنا (۳) ضرورت نکالنا۔ اپنی ضرورت رفع کرنا۔ جیسے ابتو وقت نکال لو پھر کی پھر دیکھی جائے گی +

وقت نکل جاتا ہے بات رہجاتی ہے
وقت نہیں رہتا بات رہجاتی ہے } ا۔ کہاوت :۔ کسی کا کام نہیں رُکتا مگر گلہ رہجاتا ہے +

وقتِ واپسیں ع + ف۔ اسم مذکر :۔ (۱) وقتِ نزع۔ اخیر وقت (۲۔ تابع فعل) مرتے دم۔ مرتے وقت۔ جانکنی کے وقت ؎

کہاں طاقت کہ دیکھیں آنکھ بھر کر دمِ آنکھوں میں اُسے گر ہم نے وقتِ واپسیں دیکھا تو کیا دیکھا (ظفر)

وقت وقت کا راگ اچھّا ہوتا ہے ۔ ا۔ محاورہ :۔ ہر چیز اپنے موقع اور محل پر اچھّی ہوتی ہے +

وقت وقت کا راگ ہے ۔ ا۔ محاورہ :۔ جیسا وقت ویسا ہی برتاؤ۔ ہے ہر وقت کی جدا پالسی +

وقت وقت کی راگنی ۔ ا۔ اسم مؤنث :۔ موقع موقع کا کام جیسا وقت ویسا راگ جیسا موقع ویسا برتاؤ +

وقت ہاتھ سے ندینا ۔ ا۔ فعل لازم :۔ موقع نہ کھونا +

وقتاً فوقتاً ۔ ا۔ تابع فعل :۔ کبھی کبھی کسی کسی موقع پر کسی کسیوقت حسبِ موقع + اپنے اپنے موقع پر +

وَقر ع۔ اسم مذکر :۔ (۱) گِرانیٔ گوش۔ بہراپن (۲) گرانی۔ بوجھ۔ بھار۔ بار (۳۔ مجازاً) حلم۔ تمکین۔ بُردباری۔ بھاری بھرکم پن (۴۔ ا) عظمت۔ بزرگی + بڑپن + قدر و منزلت + شان و شوکت + عزّت۔ پت۔ آبرو۔ جیسے اپنا وقر اپنے ہاتھ ہے (۵۔ ا) منصب۔ مرتبہ۔ رُتبہ۔ پایہ۔ پدوی۔ درجہ +

وَقر پانا ۔ ا۔ فعل لازم :۔ عزّت حاصل کرنا۔ رُتبہ پانا۔ درجہ حاصل کرنا +

وَقر جانا ۔ ا۔ فعل لازم :۔ عزّت جانا۔ پت جانا۔ بات نہ رہنا +

وقر کھونا ۔ ا۔ فعل لازم :۔ بات کھونا۔ پت کھونا۔ عزّت گنوانا +

وَقعَت ع۔ اسم مؤنث :۔ (۱) سختی + آسیب + زور۔ بل۔ طاقت + لڑائی (۲) بلندی۔ اُونچائی۔ (۳۔ مجازاً) قول کی مضبوطی۔ بھدرک۔ وثوقِ کلام + عزّت۔ اعتبار۔ ساکھ ؎

وقعت نہیں کلام کی سچ بھی کہوں جو بات مُنہ پھیر کر جواب میں کہتا ہے یار جھُوٹ (زکی)

وقعت کھونا ۔ ا۔ فعل متعدّی :۔ پت گنوانا۔ بات کھونا۔ عزّت یا اعتبار نہ رکھنا +

وَقف ع۔ اسم مذکر :۔ (۱) توقّف۔ ٹھیراؤ۔ اِستادگی۔ سکون۔ آرام (۲) وہ چیز جو کسی کی مِلک نہ ہو اور خدا کی راہ دیدی ہو۔ پُن کی ہوئی چیز۔ خدا کے نام پر چھوڑی ہوئی چیز جسکا کوئی خاص مالک نہو مگر اُس مذہب کے سب لوگ اُسکے نگراں ہوں۔ دان۔ دھرمارت۔ پُن۔ نیاز۔ بخشی ہوئی جائداد یا نذر و نیاز۔ رفاہِ عام کی چیز مثلاً مسجد۔ مندر۔ سرائے وغیرہ جیسے وقف کسیکی مِلک نہیں ہے (۳) مطلق عطا۔ بخشش + مباح۔ جائز + کسی کام کو اپنے اُوپر موقوف کرلینا + صرف۔ موقوف۔ مِلک۔ مخصوص + نذر۔ بھینٹ + کلام میں توقف کرنا + (۴) قرآن کی آیتوں پر دم لینا ؎

اے ہما کیا مُنہ ہے تیرا پوست کندہ مجھسے سُن استخواں میرے ہیں سب وقفِ سگانِ کوئے دوست (عاشق)

کب تک آخر وقفِ ناکامی رہے کام آجاؤ کسی ناکام کے + (آزاد)

کبھی ہم میں تم میں بھی ساز تھے کبھی ہم بھی وقفِ نیاز تھے ہمیں یاد تھا سو جتا دیا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو (ظہیر) +

وَقفِ اَولاد ع۔ اسم مذکر :۔ وہ شے جو اپنی اولاد کیواسطے وقف کردیں اور دوسرے کو اُسمیں دخل نہو۔ وقف فرزندی +

وَقف کرنا ۔ ا۔ فعل متعدّی :۔ خدا کے نام پر چھوڑنا۔ کسی شے کے فواید کو ہر شخص کے واسطے مباح کرنا۔ پُن کرنا۔ دان کرنا۔ بخشنا + رفاہِ عام کے واسطے چھوڑنا +

وَقف نامہ ع + ف۔ اسم مذکر :۔ تولیت نامہ۔ وہ دستاویز جو مالِ وقف کی بابت اُسکے متولّی کو لکھکر دی جائے +

وقف ہونا ۔ ا۔ فعل لازم :۔ (۱) جائز ہونا۔ مباح ہونا۔ کسیکی مِلک نہونا۔ عام ہونا۔ کسی شے کے فواید کا عام لوگوں کیواسطے مُباح ہونا (۲) حصّہ میں آنا۔ مخصوص ہونا۔ موقوف علیہ ہونا۔ نذر ہونا۔ بھینٹ ہونا۔ مِلک ہونا + ؎

لگا دل میں وقفِ جگر ہو گیا ترا تیر تیری نظر ہو گیا (زکی)

وَقفَہ ع۔ اسم مذکر :۔ (۱) ٹھیراؤ۔ رہاؤ۔ سکون۔ قیام (۲) تھوڑی سی دیر۔ ڈھیل۔ مُہلت۔ توقف۔ دیر۔ تاخیر۔ تامّل + مزاحمت۔ التوا۔ اٹکاؤ ؎

کیا قہر ہے وقفہ ہے ابھی آنے میں اُسکے اور دم مرا جانے میں توقّف نہیں کرتا (ذوق)

یہاں دم کے جانے میں وقفہ نہیں ہے تم آؤگے اے مہرباں آتے آتے (ظہیر)

(۳) مُہلت۔ فرصت۔ چھٹّی۔ دم لینے کا وقت جسمیں تماشا کرنیوالے آرام یا دوسرا تماشا تیار کریں

وقو

زیست ایک ماندگی کا وقفہ ہے یعنی آگے چلیں گے دم لے کر (دبیر)

وَقفہ دینا - (فعل متعدی): - مُہلت دینا - فرصت دینا - موقع دینا +

وُقُوع - ع - اسم مذکر: - گرنا - جانور کا نیچے آنا مجاناً ظاہر ہونا - واقع ہونا + ظہور - اظہار - صدور +

وُقُوعِ جُرم - ع - اسم مذکر: - ارتکاب جرم - صدورِ جرم کسی گناہ کا سرزد ہونا +

وقوع میں آنا - (فعل لازم): - ظہور میں آنا ظاہر ہونا - صادر ہونا سرزد ہونا - واقع ہونا +

وُقُوعَہ - ع - اسم مذکر: - حادثہ - سانحہ - واردات - صدمہ + دنگہ - فساد - ہنگامہ +

وُقُوف - ع - اسم مذکر: - (۱) جاننا - آگاہی - واقفیت - اطّلاع - خبر (۲) ٹھیراؤ - کھڑا ہونا - ایستادگی (۳ - ل) شعور - تمیز - سلیقہ - ادراک - امتیاز - فہم - ہوشیاری - چترائی - سُگھڑاپن - لیاقت - استعداد - قابلیت + مہارت - تجربہ - جیسے تمہیں اِس کام کا وقوف نہیں - اُسے کیا وقوف ہے +

وقوف پکڑنا - (فعل متعدی): - تمیز حاصل کرنا - سلیقہ سیکھنا - ہوش پکڑنا - لیاقت یا قابلیت بہم پہنچانا - عقل سیکھنا - شعور پکڑنا +

وقوف پیدا کرنا - (فعل متعدی): - لیاقت حاصل کرنا - قابلیت حاصل کرنا - ہنر سیکھنا - سلیقہ بہم پہنچانا + شعور سیکھنا +

وَکالَت - ع - اسم مؤنث: - (۱) اپنا کام دُوسرے پر چھوڑنا - پیغام رسانی - پیغامبری (۲) ایلچی گری - نیابت - قایم مقامی + مختاری + آڑت - گماشتہ گری - ایجنٹی - (۳) ضامن ہونا - ذمّہ داری +

وَکالَت کرنا - (فعل متعدی): - ایلچی گری کرنا + مختار کاری کرنا + وکالت کا کام کرنا +

وَکالَت نامہ - ع + ف - اسم مذکر: - (قانون) وہ کاغذ جو وکیل کو اِس امر کی سند میں لِکھدیں کہ ہمنے فلاں کام میں اِسکو اپنا وکیل کیا ہمیں اِسکا ساختہ پرداختہ منظور ہے + مختار نامہ +

وَکالَت نامہ تصدیق ہونا - (فعل لازم): - وکالت نامہ پر حاکم مجاز کے دستخط ہونا +

وَکالَتاً - ع - تابع فعل: - وکیل کے ذریعہ سے - وکیل کی معرفت - اصالتاً کا نقیض +

وِکٹوریا - انگلش - VICTORIA - اسم مؤنث: - (۱) لغوی معنی فتحیاب اقبالمند + مالکہ (۲) ہماری ملکہ معظمہ قیصرِ ہند دام اقبالہا کا نام مبارک جو ۲۴ مئی ۱۸۱۹ء میں پیدا ہوئیں اور ۲۰ جون ۱۸۳۷ء میں تخت نشین ہوکر ۲۰ جون ۱۸۸۷ء کو جوبلی جشن فرمایا اب ہماری مادر مہربان کی عمر ستر برس کی ہے +[1]

وِکٹوریا کروس - انگلش Victoriacross اسم مذکر: - ایک اعزازی تمغہ جسپر صلیب کی شکل بنی ہُوئی ہوتی ہے اور یہ تمغہ بہت بڑی بہادری یا دُوسرے کی جان بچانے پر ملکۂ معظمہ قیصرۂ ہند کی طرف سے عطا کیا جاتا ہے +

وکیل - ع - اسم مذکر: - نائب - قایم مقام - کارندہ - ایجنٹ - مختار - گماشتہ - معتمد علیہ - وہ شخص جسپر دُوسرا شخص اپنا کام چھوڑدے + وہ شخص جسپر کام سونپا جائے - پلیڈر - قانون

ولد

دان - قانون کا پاس کیا ہوا +

وکیل سرکار - ع + ف - اسم مذکر: - وہ وکیل جو گورنمنٹ کیطرف سے عدالت میں پیروی کرے +

وکیل کرنا - (فعل متعدی): - اپنا وکیل بنانا - اپنا مختار قرار دینا - قانونی طور پر اپنا نائب مقرر کرنا +

وکیلِ مُطلق یا عام - ع - اسم مذکر: - مختارِ کُل - مختارِ مُطلق - مختار عام - راج دُوت - مدارالمہام + ایلچی + کُل کلاں - وہ کارندہ جسے پُورا پُورا ہر امر کا اختیار حاصل ہو +

وَگَرنہ - حرف عطف: - واگر کا مخفّف - اور اگر - اور جو +

وِلا - ع - اسم مؤنث: - محبّت - دوستی - پریت - نیہا + اتّحاد - ارتباط +

وِلادَت - ع - اسم مؤنث: - بچّہ جننا - جنم - تولّد - پیدائش +

وِلایَت - ع - اسم مؤنث: - (۱) آباد مُلک - دیس - اقلیم - زمینِ آباد - برّ اعظم + مُلکِ غیر - پردیس (۲) ایک بادشاہ کی حکومت - ایک بادشاہ کا مُلک - وہ مُلک جہاں ایک ہی بادشاہ حکومت کرتا ہو + راج - حکومت - تصرّف - بادشاہت - سلطنت - مملکت - (۳) کسی کے کام کی ذمّہ داری - کفالت (۴) نیک بندے کا خدا تعالیٰ سے تقرب - قُربِ حق +

وِلایَت پانا - (فعل متعدی): - ولایت کا درجہ حاصل کرنا - ولی ہونا - اوتار ہونا +

وِلایَت زاد - ع + ف - اسم مذکر: - (۱) یُوروپین - یُورپ کی پیدائش - وہ انگریز جو یُورپ میں پیدا ہو - اصل انگریز - یُوریشین کا نقیض + (۲) غیر ولایت مثلاً کابل - ایران یا ترکستان وغیرہ کی پیدائش +

وِلایَتاً - ع - تابع فعل: - از رُوئے ولایت - والی وارث ہونے کی حیثیت سے +

وِلایَتی - ع - صفت: - (۱) ولایت کا رہنے والا + پردیسی - اجنبی - غیر مُلک کا (۲ - ل) ولایت زاد - یُوروپین (۳ - ل) بولی نہ سمجھنے والا - وحشی - جنگلی - جانگلو - وحوش + ناتجربہ کار - ناواقف - انجان (۴ - ل) کابلی - افغانی - کابل کا رہنے والا + مُغل + پٹھان (۵ - ل) نہایت مضبوط - قوی ہیکل - تناور - زور آور (۶ - ل) مسلمان - عورتوں کا نام جیسے ولایتی بیگم - ولایتی خانم وغیرہ +

وِلایَتی بِلّی - (- اسم مؤنث: - ایک قسم کی پشمینہ بلّی جو کابل سے آتی اور نہایت خوبصورت ہوتی ہے +

وِلایَتی پانی - (- اسم مذکر: - سوڈا واٹر لیمن وغیرہ جو کل کے ذریعہ سے بوتلوں میں بھرا جاتا ہے -

وَلَد - ع - اسم مذکر: - جنا - بیٹا - پُوت - لڑکا - پسر - فرزند - بچّہ +

وَلَدُ الحرام - ع - صفت: - حرامی پلا - حرامی - حرامی مُوت - حرام کا جنا - کُمُوت - بیسوا پُتر - باپ جاتک - نُطفۂ بے تحقیق - فاحشہ عورت کا بچّہ +

وَلَدُ الحَلال - ع - صفت: - وہ شخص جو شریعت کے موافق نکاح ہونے سے پیدا ہوا ہو - اصیل - اصل نسل حقیقی - وہ جو جائز طور سے پیدا ہُوا ہو +

وَلَدُ الزِّنا - ع - صفت: - (۱) زادۂ حرام - کُمُوت - بیسوا پُتر - نطفۂ بے تحقیق - چھنال کا جنا - فاحشہ عورت کا بچّہ - حرامی پلا - حرام کا جنا - حرام زادہ - حرامی مُوت (۲) برساتی کیڑے جیسے پروانے - کیڑے پتنگے کیچوے حشرات وغیرہ جو برسات میں پیدا ہو جاتے اور ستارہ

---

[1] افسوس مقابلہ پروف کے زمانہ میں ۲۲ - جنوری سنہ ۱۹۰۱ء کو رحلت فرمائی +

سہیل کے طالع سے مرجاتے ہیں جس کو ملکِ یمن سے تعلق ہو ؎

ولد الزنا است حاسد منم آنکہ طالعِ من   ولد الزنا کش آمد چو ستارۂ یمنی (نامعلوم)

وَلْدِیّت ع۔ اسم مؤنث:۔ باپ کا نام + اصل نسل۔ خاندان کل۔ گھرانا۔ نژاد +

وَلْوَلوں ۔ ا۔ اسم مذکر:۔ ولولہ کی جمع۔ جو حروفِ غیر کے آجانے سے واؤ مجہول اور نون غنہ سے بنائی جاتی ہے (لام ثانی مضموم مع واوِ مجہول ساکن)

مستی کے ولولوں کا جوانی میں لطف ہے   پیری میں دھیان چاہیئے قدِ خمیدہ کا + (نسیم دہلوی)

وَلْوَلَہ ع۔ اسم مذکر:۔ غل۔ شور۔ غوغا۔ واویلا۔ شور و شر + آشوب + جوش و خروش۔ بانگ و فریاد۔ ہنگامہ + جوشِ عشق۔ جذبۂ عشق۔ جنبش + وفورِ شوق + اُمنگ ؎

نہ توڑنا کبھی پیماں یہاں نہ آئیگا   ہمیں بھی ولولہ ہے صبر آزمانے کا (انور)

شباب آتے ہی اے کاش موت بھی آتی   اُبھارتا ہے اسی سن میں ولولہ دل کا (داغ)

دخترِ رز کیساتھ موقع مجکو خلوت کا ملا   کچھ نہ پوچھو ولولہ رندِ دلِ مسرور کا (تجلی)

ولولہ خیز ہے نسیمِ بہار   چُپ ہوں کیوں بلبلیں گلستاں میں
قید نے کھوئے ولولے دِل کے   پہلے ہمکو بھی تھی چمن کی ہوس } (مجروح)

ولولہ اُٹھنا ۔ ا۔ فعل لازم:۔ جوش پیدا ہونا +

وَلْوَلے ۔ ا۔ اسم مذکر:۔ ولولہ کی جمع ؎

جو دنیا سے حوصلے تھے ولولے ہیں وہ لیے   آج وہ سب مٹ گئے گورِ غریباں دیکھکر (صفدر)

مزے کہاں سے اُٹھیں عیشِ زندگانی کے   وہ ولولے نہ رہے عہدِ نوجوانی کے + (تجلی)

جوشِ وحشت کے ولولے نہ گئے   میں گریباں سدا یہی گیا + (شیدا)

وَلے ف۔ حرف استثنا:۔ ولیکن۔ مگر۔ لیکن۔ الا۔ پر + (بکسر لام)

وَلی ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) لغوی معنی نزدیک + مالک۔ آقا۔ حاکم۔ خداوند۔ صاحب۔ مخدوم۔ سردار۔ ماسٹر + وارث۔ سرپرست۔ سوامی۔ پربھو۔ مربی۔ محافظ (۲) دوست۔ یار۔ مددگار (۳) متصرف۔ قابض (۴) مقربِ خدا۔ وہ شخص جو خدا کی قربت اور نزدیکی رکھتا ہو۔ رند کا نقیض۔ محبوبِ الٰہی۔ سادھو۔ بزرگِ دین۔ پیر۔ پیر مرشد۔ زاہد۔ پارسا۔ پرہیزگار۔ نیک بخت۔ عارف۔ خدا رسیدہ۔ صابر۔ شاکر۔ راضی برضا۔ التسلیم کُل یا التفویض کُل پر عمل کرنیوالا +

گر یار مے پلائے تو پھر کیوں نہ پیجئے   زاہد نہیں میں شیخ نہیں کچھ ولی نہیں (انشا)

راضی رہے جورِ دوست پر بھی   عاشق نہ تھے ہم مگر ولی تھے (ذکی)

(۵) وہ شخص جو بلحاظ میراث مُردے سے زیادہ تر قریب رشتہ رکھتا ہو (۶) شاہ ولی اللہ گجراتی موجد ریختہ کا تخلص مگر تذکروں سے پایا جاتا ہے کہ اُن سے پیشتر اور انکے زمانہ میں دکن میں اور بھی ریختہ گو تھے بعض تذکرہ نویسوں نے اِن کا نام ولی محمد لکھا ہے اواخر عہدِ عالمگیری میں دہلی بھی تشریف لائے تھے اِن کا مشہور شاگرد میر جعفر بھی اکبر شاہ ثانی کے

زمانہ میں دہلی آیا تھا جو سنہ ۱۲۶۲ ہجری میں فوت ہوا۔ ولی کی وفات سنہ ۱۱۵۵ ھ میں ہوئی تھی +

ولی اللہ ع۔ اسم مذکر:۔ مقربِ خدا۔ خدا رسیدہ بندہ۔ نیک۔ عابد۔ زاہد۔ سالک۔ مجذوب۔ خاصانِ خدا۔ عارف باللہ +

ولی خنگر یا کھنگر ۔ ا۔ اسم مذکر:۔ (۱) حامی۔ دکھ کا حامی۔ معاون۔ ہمدرد۔ بزرگ۔ فریادرس۔ دستگیر۔ مربی۔ برادری کا سرپرست۔ سرغنہ جیسے تیرے ولی خنگر کو دیکھ لونگا (۲) دعویدارِ ولایت۔ تقربِ الٰہی کا دعوے کرنے والا ؎ رباعی احمد علی شوق لکھنوی +

کھویا اُنہیں شوق کیمیا نے اے شوق   لوٹا نہیں جھوٹے فقرا نے اے شوق
کامل نہیں ایک اور ولی کھنگر لاکھ   بس دُور کے ڈھول ہیں سہانے اے شوق } (احمد علی شوق لکھنوی)

ولی عہد ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) حاکمِ وقت (۲) وہ شخص جسے بادشاہ اپنی زندگی میں اپنی جگہ بیٹھنے کا اسطور پر حکم دے کہ میرے بعد یہ بادشاہ یعنی وارثِ تخت و سلطنت ہوگا۔ جانشین۔ وارثِ ملک۔ ٹیکا۔ کنور۔ لالجی۔ مہاراج[1] +

ولی کو ولی ہی پہچانتا ہے ۔ ا۔ کہاوت:۔ ولی را ولی مے شناسد کا ترجمہ۔ ہم جنس کو ہم جنس ہی خوب تاڑتا ہے۔ ہر قسم کے آدمی کو اُسی قسم کا آدمی پہچان لیتا ہے +

ولی کے گھر شیطان ۔ ا۔ کہاوت:۔ نیک کے گھر میں بد۔ شریف کے گھر میں نالایق اولاد۔ اچھوں کے گھر بُرے۔ لائق کی اولاد نالائق +

ولی نعمت ع۔ اسم مذکر:۔ صاحبِ نعمت۔ صاحبِ دولت۔ آقائے نامدار۔ خداوندِ نعمت۔ ماسٹر۔ مربی۔ پرورش کرنے والا۔ وہ شخص جو کسی کو کھانے کو دے +

ولی نے کیا کام شیطان کا ۔ ا۔ محاورہ:۔ شریف نے نالایق حرکت کی +

وَلیک ع۔ حرفِ استثنا۔ ولیکن کا مخفف + (بیائے مجہول و کافِ ساکن)

وَلیکن ع۔ حرفِ استثنا:۔ ولے۔ مگر۔ الّا۔ لیکن + (بیائے مجہول)

وَلیمہ ع۔ اسم مذکر:۔ ضیافتِ نکاح۔ بیاہ کی دعوت۔ جیونار۔ کدخدائی کی ضیافت +

وِن ۔ ہ۔ صفت ضمیر:۔ وہ کی جمع۔ اُن۔ جیسے وِن کو۔ وِنہیں +

وَنْت س ۔ صفت:۔ صاحب۔ والا۔ خداوند جسطرح وند فارسی میں اسم کے ساتھ ملکر صفتی معنی پیدا کرتا ہے اسیطرح ونت ہندی میں جیسے دھنونت۔ بلونت۔ گلونت وغیرہ +

وَنْد ف۔ صفت:۔ اسم کے ساتھ ملکر صفتی معنی پیدا کرتا ہے۔ والا۔ صاحب۔ بند جیسے خداوند +

وِنہیں ۔ ہ۔ ضمیر جمع غائب:۔ اُنہیں۔ اُن کو + آنہارا۔ ایشاں را +

وو ۔ ہ۔ ضمیر غائب:۔ وہ کی جمع۔ وے۔ آنہا +

ووں ۔ ہ۔ تابع فعل:۔ یوں کا نقیض۔ اُس طرح +

ووں کا ووں نہیں ۔ ا۔ تابع فعل:۔ جُوں کا توں۔ جیسے کا تیسا۔ ویسا ہی +

ووں نہیں ۔ ہ۔ تابع فعل:۔ فوراً۔ فی الفور۔ تُرت۔ درحال۔ اُسیوقت۔ اُسی گھڑی +

وُوئی ۔ ہ۔ حرف تعجب کا کلمہ:۔ جیسے وُوئی یہ کیا ہوا + وُوئی بجلی پڑے اِن ڈھنگوں پر +

وُہ ۔ ہ۔ ضمیر غائب:۔ (۱) اسم اشارۂ بعید۔ وہ حرف جو غائب یا بعید کے اشارے کیواسطے بولا جاتا ہے ؎ غالب وظیفہ خوار ہو دو شاہ کو دعا + وہ دن گئے کہ کہتے تھے نوکر نہیں ہوں میں (غالب)

[1] قائم مقام نائب السلطنت +

وہ

وہ دِن کدھر گئے کہ ہمیں بھی فراغ تھا   یعنی کبھو تو اپنا بھی دل تھا دماغ تھا (درد)

(۲) کلمۂ صفت و مبالغۂ تعریف) ایسا۔ اِسطرح کا + اِسقدر۔ اِتنا جیسے وہ اور تمھو دیکھ کر ہنسنگے

وہ میں نہیں ترے دیدار سے ہو یاس مجھے   جوابِ بعد قیامت بھی دے نہ آس مجھے (نامعلوم)

وہ اُٹھی ہُوئی جین پشواز کی   وہ مسکی ہُوئی چولی انداز کی
وہ مہندی کا عالم وہ توڑے چھڑے   وہ پاؤں میں سونیکے دو دو کڑے } (میر حسن)
وہ شبنم کی انگیا بنی تنگ و چست   کناروں پہ مینابنت کا درست

(۳) اشارہ بطرفِ خاوند۔ چُونکہ عورتیں اپنے خاوند کا نام لینا معیُوب خیال کرتی ہیں اِسوجہ سے ضمیرِ غائب یعنی اشارۂ بعید یا ضمیرِ حاضر میں اشارۂ قریب کے ساتھ خاوند سے مراد ہوا کرتی ہے جیسے اِس بات کا تو یہ بھی ذکر کرتے تھے۔ اِس لڑکے سے اب وہ بھی ناراض رہتے ہیں +

ڈوبی کیساتھ لال کنُوئیں سے نہ آئے وہ   بی کیسے ڈانواں ڈول پھرے ہیں کہار آج (راحت)

(۴) اشارہ بطرفِ معشوق (۵) برائے اظہارِ کثرت و مبالغۂ دعوٰی جیسے وہ مینہ برسا کہ خدا کی پناہ۔

وہ بدخو طفلِ اشک آجتنم تر میں دیکھتا الٰہی   گھروندے کی طرح سے گنبدِ چرخِ کُہن بگڑا (آتش)

وہ آنکھیں نہیں رہیں۔ ا۔ محاورہ: وہ پہلا سا ربط و سلوک نہیں رہا۔ وہ پہلی سی محبت و مروّت نہیں رہی

اب کچھ ہمارے حال پہ تم کو نظر نہیں   یعنی تمہاری ہم سے وہ آنکھیں نہیں رہیں (میر حسن)

وہ بات۔ ہ۔ اسم مونث:۔ (۱) اشارہ بطرفِ کارِ معلُوم (۲) اشارہ بطرفِ جماع و مباشرت +

وہ بات ہو گئی۔ ل۔ محاورہ:۔ مجامعت ہو گئی +

وہ بال کھینچوں کہ جسکی جڑ دُور ہو۔ ا۔ محاورہ: یعنی سارے چُھپے چُھپائے عیب ظاہر کر دُوں کہ جس سے تمام عالم میں رُسوائی کا مُوجب اور ذلّت و خواری کا باعث ہو ؎

معرُوف سے رنگیں نے کہا ہو مجبُور   مجھسے تجکو اگر ہے لڑنا منظُور +
تو جی میں سمجھ رکھ اپنے یہ بات کہ میں   کھینچُونگا وہ بال کہ جسکی جڑ ہوگی دُور } (رنگین)

وہ پانی مُلتان گیا۔ ہ۔ محاورہ:۔ اب وہ دم جاتا رہا + وہ بات جاتی رہی۔ وہ بات اب کوسوں گئی + رات گئی بات گئی + وہ بات ہی نہ رہی + ؎

پنجاب میں بھی وہ نہ رہی آب و تابِ حُسن   اے ذوق پانی اب تو وہ ملتان بہ گیا (ذوق)

(اصل میں یہ ایک مشہور حکایت کیطرف تلمیح ہے جسکا قصہ اِسطرح بیان کرتے ہیں کہ جب گورکھناتھ بھگتی ریداس بھگتی کے پاس آیا تو اُسوقت تشنگی کے غلبہ سے پانی مانگا۔ پھر دل میں سوچا کہ ریداس ذات کا چمار ہے اُسکا پانی کیا پیُوں یہ خیال سے پانی تو لے لیا مگر پیا نہیں اور اِدھر اُدھر کی باتوں میں اِس بات کو ٹال کر چلا گیا وہاں سے کبیر صاحب کے پاس آ کر بیٹھا یہاں بھی باتوں میں مشغول رہا اتّفاق سے کبیر کی بیٹی کمالی نامی نے وہ پانی اُٹھا کر پی لیا جسکے پیتے ہی تینوں لوک یعنی اکاس لوک۔ میرت لوک۔ پتال لوک کا حال اُسپر کھل گیا جسوقت گورکھناتھ پر یہ بات کُھلی کہ اِس پانی کے پینے سے کمالی کو اِتنا بڑا درجہ ملگیا تو اُسوقت وہ اِس پانی کے نہ پینے سے بہت ہی پچتایا۔ آخر کار ریداس کے پاس دوبارہ آیا اور پھر پانی مانگا۔ ریداس اپنے بھگتی کے بل سے جان گیا تھا کہ گورکھناتھ نے اُسوقت اپنے ابھمان

وہ

یعنی غرُور کے سبب سے پانی نہیں پیا اب اُسکے واسطے پھر خواستگار ہے۔ اِس عرصہ میں کمالی کی سُسرال والے بنارس میں آئے اور اُسے ملتان میں جہاں اُسکے سُسرال تھی لیگئے پس ریداس نے گورکھناتھ کی بدقسمتی پر یہ دوہا پڑھا ؎

پیا وسے تھے جب پیا نہیں تب تجنے یہ ابھمان کیا   بھُولا جوگی پھرے دِوانہ وہ پانی ملتان گیا (دوہا)

کتبِ تواریخ سے معلُوم ہوتا ہے کہ ریداس۔ کمال۔ کبیر تینوں رامانند کے چیلے تھے اور یہاں کمالی کبیر کی بیٹی لکھی ہے جس کی صحت میں کلام ہے بعض لوگوں کا بیان ہے کہ کوئی نجومی کسی صاحبِ کمال درویش کے پاس اپنی مراد کے واسطے گیا تھا چنانچہ درویش کو اُسپر رحم آیا اور اُسنے اپنا جھُوٹا پانی پیالے کو دیا اُس نے گھن کھا کر نہ پیا اتفاق سے وہیں ایک لڑکی بیٹھی کھیل رہی تھی جسکی نسبت ملتان میں ٹھیری تھی فقیر نے اُسکی طرف اشارہ کیا وہ غٹ غٹ پی گئی جسکے سبب سے وہ صاحب تاثیر ہوگئی نجومی یہ بات سُنکر پھر آیا اور وُہی سوال کیا کہ میری مراد پُوری کیجئے اسوقت درویش کے مُنہ سے یہ فقرہ نکلا اور جب ہی سے یہ مثل ہو گئی ؎

جت کرنا گاہت کر دیا تیرے من گلیان گیا   بھُولا نجومی پھرے دِوانہ وہ پانی ملتان گیا (دوہا)

یعنی اب وہ بات جاتی رہی جب تو گھر بیٹھے مراد پُوری ہوتی تھی اب ملتان جا کر تیرا کام بنے تو بنے۔ اصل میں ہندوستانیوں کے اعتقاد نے یہ گھڑت کر لی ہے +)

وہ تو ہوّا ہے۔ ہ۔ محاورہ: یعنی نہایت ہیبتناک اور خوفناک ہے اُس سے ڈر لگتا ہے۔ نہایت بدمزاج ہے کاٹ کھانے کو دوڑتا ہے +

وہ دفتر گاؤ خُورد ہوا۔ ل۔ محاورہ: یعنی وہ کارخانہ ہی جاتا رہا +

وہ دل نہیں رہا۔ ا۔ محاورہ: یعنی عشقِ سابق اور خواہش و محبتِ دیرینہ نہیں رہی وہ شوق اور ولولہ ہی جاتا رہا + **مصرع** وہ دل نہیں رہا کہ ہمیں جسپہ ناز تھا (معلُوم)

اے شمع رُو وہ دل ہی نہیں دُوں میں کیا تجھے   سینہ میں مشتِ خاک ہے گلگیر کی طرح (جرأت)

وہ دِن بھی غنیمت تھے۔ ا۔ محاورہ: یعنی ایّامِ گزشتہ و سابق نہایت غنیمت اور مغتنم تھے + ؎

وہ دن بھی غنیمت تھے کہ اغیار سے جرأت   چھُپ چھُپکے وہ ملتا تھا مرا اُسکو جو ڈر تھا
اب پُوچھوں ہوں اُس سے کہ کہاں آپ گئے تھے   تو صاف یہ کہتا ہے کہ میں غیر کے گھر تھا } (جرأت)

وہ دن ڈُبا کہ گھوڑی چڑھا کُبّا۔ ہ۔ کہاوت: یعنی ہمیشہ اقبال کا زمانہ نہیں رہتا +

وہ دِن گئے۔ ہ۔ محاورہ:۔ وہ زمانہ گیا گزرا ہوا یعنی ایّامِ جوانی و روزِ کامرانی سپری ہو گئے اور زمانہ ناموافق ہو گیا ؎

وہ دِن گئے کہ ربط تھا اُس یار سے مجھے   جھانکے تھا آکے رخنۂ دِیوار سے مجھے (جرأت)

گئے وہ دِن رہا کرتی تھی صحبت یار سے مجکو   کوئی اب محفلِ عشرت میں اُس کی بار پاتا ہوں
کبھی جو جی تڑپتا ہے نہایت دُور سے دہ در   کھڑا ہو کر کے کن کن حسرتوں سے دیکھ آتا ہوں } (:)

وہ دن گئے کہ تھا دلِ صدچاک کو مرے   جُوں شانہ اُسکی کاکلِ پیچاں سے اختلاط (مصحفی)

وہ دِن گئے کہ جس سے بھبے تھا تمہیں غرُور   بدخلقی رہ گئی ہے تری اب بنامِ ناز + (سودا)

وہ دِن گئے کہ خلیل خاں فاختہ اُڑایا کرتے تھے۔ ہ۔ کہاوت: یعنی اقبال کا زمانہ لدگیا اور

بداقبالی سے پالا پڑا ۔ (فاختہ اُڑا یا کرتے کی بجائے فاختہ مارتے تھے بھی کہدیتے ہیں) +

وہ کھلی ہی نہیں جسمیں تِل بندھتے تھے ۔ ا۔ محاورہ: یعنی اب وہ چیز نہیں رہی جسکے باعث خلق اللہ کی رُجوع تھی یا وہ حُسن نہیں رہا کہ جسپر کوئی عاشق ہو + ۔ ۵

تھی زلف سیاہ تو مرغ دل بندھتے تھے ۔ وابستہ مزاج شمس بندھتے تھے }
پیری میں ہو کون عاشقِ مُوئے سفید ۔ کھلی وہ گئی کہ جس میں تل بندھتے تھے } (ناسخ)

دنیا نے دیا ہے چھوڑ تجکو بدخو ۔ عزت نہیں معروف تری کیسر تو }
رنگیں یہ سمجھ گیا کہ اب پاس ترے ۔ کھلی وہ نہیں کہ جسمیں تل باندھے تو } (رباعی رنگین)

وہ نہیں تو اُسکا بھائی اور سہی ۔ ا۔ محاورہ: یعنی کچھ ایک ہی پر مقرر اور موقوف نہیں ہے اور سینکڑوں ہیں ۔ ۵

ہماری چاہ تو یوسف پہ کچھ نہیں موقوف ۔ جو وہ نہ ہو تو کوئی اور اُس کا بھائی ہو (میر تقی)

وَہّاب ع۔ صفت: بہت بخشنے والا۔ مجازاً خدا تعالےٰ۔ خدائے کریم +

وہابی ع۔ اسم مذکر: (۱) وہاب سے نسبت رکھنے والا۔ وہاب کا پیرو (۲) عبدالوہاب نجدی کا پیرو جسنے رسُولِ مقبُول کی تعظیم و تکریم میں خلل ڈالنا اور اُن کا مزارِ مبارک اُکھاڑنا چاہا تھا بلکہ بہت سی متبرک اور مقدس عمارتیں ڈھا ڈالی تھیں۔ مسلمانوں کا وہ فرقہ جو صُوفیہ کا مدِمقابل سمجھا جاتا ہے۔ بدعتی کا نقیض (اگرچہ یہ لفظ ہائے مشدد سے ہے مگر عُرفِ عام میں تخفیف کیساتھ بولا جاتا ہے)

وَہاں ۔ ہ۔ تابعِ فعل: (۱) اُسجگہ۔ اُس مقام پر۔ آنجا + اُدھر۔ اُس طرف + اُنکے ہاں ۔ ۵

یہ بے ہوشیاں داغ یہ خوابِ غفلت ۔ خبر بھی ہے جو کچھ وہاں ہو رہا ہے (داغ)

(۲) ایسی جگہ۔ ایسے مقام پر۔ جیسے اُسے وہاں مارے جہاں پانی نہ ملے +

(اصل میں ایک کلمۂ اشارہ ہے جو مکان بعید کے واسطے مستعمل ہے)

وہاں تک ہنسیئے جو رونہ دے ۔ ا۔ محاورہ: اسقدر ہنسی کافی ہے کہ آدمی کو ناگوار نہ گزرے۔ حد سے زیادہ مذاق اچھا نہیں +

وہاں کا وہیں ۔ ہ۔ تابع فعل: اُسیجگہ۔ جہاں کا تہاں +

وہاں گردن ماریئے جہاں پانی نہ ہو ۔ ا۔ محاورہ: یعنی نہایت سخت اور سنگین سزا دینی چاہیئے۔

جو گلو تر ہو نہ آبِ تیغ ابرو سے تری ۔ ماریئے واں اُسکو گردن جس جگہ پانی نہو (نکہت)

نامہ لکھا تھا یار کو میں نے سمجھ کے یہ ۔ دُنیا میں رسمِ نامہ و پیغام ہر کہیں }
لیکن سوائے بندگی و عجز و انکسار ۔ نکتہ ہو اُسمیں حرفِ تمنا اگر کہیں } (قطعۂ سودا)
واں لاکے ماریئے مجھے گردن کہ جسجگہ ۔ پانی کے قطرہ کا بھی نہو واں اثر کہیں }

وَہب ع۔ اسم مذکر: عطا۔ بخشش۔ سخاوت +

وَہبی ع۔ صفت: بخشا ہوا۔ عطا شدہ۔ دیا ہوا۔ کسبی کا نقیض + خدا کی طرف سے کسی امر کا عطا کیا ہوا ملکہ +

وَہم ع۔ اسم مذکر: (۱) وسواس۔ دل کا بیقصد کسی چیز کی طرف جانا۔ خیالِ باطل۔ گمان۔

شُبہ۔ شک۔ چِنتا۔ بھرم۔ احتمال ۔ ۵

مجھ میں کیا باقی ہے جو دیکھے ہے تو آنکے پاس ۔ بدگماں وہم کی دارُو نہیں لُقمان کے پاس (ذوق)

تھے بے گناہ جرأت پابوس تھی ضرور ۔ کیا کیجے وہم خجالت جلاد آگیا + (مومن)

(۲) قوتِ متخیلہ۔ دماغ کی وہ باطنی قوت جو فاسد خیالات پیدا کرتی ہے +

وہم کی دارُو لُقمان کے پاس بھی نہیں ۔ ا۔ محاورہ: وہم کا علاج لُقمان جیسا حکیم بھی نہیں کرسکتا۔ وہم کا کچھ جواب نہیں۔ وہم کی تدبیر سے حکیم بھی عاجز ہے +

وہم کی دارُو نہیں ۔ ا۔ محاورہ: وہم کا علاج نہیں۔ وہم کسی طرح نہیں جا سکتا۔ وہم دُور کرنے کی کوئی تدبیر نہیں +

وَہمی ع۔ صفت: (۱) وہ بات جو وہم سے منسُوب ہو۔ خیالی۔ قیاسی۔ گمانی۔ موہُوم۔ جیسے وہمی خط۔ وہمی نُقطہ وغیرہ + فرضی (۲۔ اسم مذکر) وہ شخص جسکو وہم ہو۔ وسواسی + بھرمی + باطل پرست۔ جادُو ٹُونے کو ماننے والا + وہم پرست۔ دلمیں خود بخود ایک بات پکالینے والا ۔ ۵

شہیدی سے بھی وہمی ہم نے کم دیکھے ہیں دُنیا میں ۔ ذرا تیوری بدلنے پر اُمیدیں قطع کر بیٹھے (شہیدی)

وُہی ۔ ہ۔ ضمیر: (ضمیرِ غائب اور کلمۂ حصر سے مرکب ہے) ہماں کا ترجمہ۔ اُس ہی +

وُہی ۔ ہ۔ ضمیر: دیکھو (وہی) مخففِ وہ ہی +

وُہی اپنا جو اپنے کام آئے ۔ ہ۔ کہاوت: جس سے مطلب نکلے وُہی سگے کی برابر ہے +

وُہی بات ۔ ہ۔ اسم مؤنث: (۱) کارِ معلُومہ۔ کارِ مفہُوم (۲) مجامعت۔ مباشرت ۔ ۵

کرُوں میں کہاں تک مدارات روز ۔ تمہیں چاہیئے جی وُہی بات روز (رنگین)

وُہی بات گھوڑے کی لات ۔ ا۔ اسم مؤنث: (اطفال) جب بچے کسی اپنے دوست کو کوئی بات یاد دلاتے ہیں تو یہ فقرہ زبان پر لاتے ہیں + بے اصل بات کی نسبت بھی کہتے ہیں +

وُہی تین جیسی وُہی ساٹھ ۔ ہ۔ کہاوت: دونوں کا حاصل اور نتیجہ ایک ہی ہے۔ چاہے یوں کہلوا چاہے یُوں سمجھ لو جیسے ناک سیدھی طرح پکڑلی یا ہاتھ پھیر کر۔ وُہی من دُہی چالیس سیر +

وُہی ہم وُہی تم ۔ ہ۔ محاورہ: یعنی ہم تم ایک دُوسرے کے قدیم واقف کار ہیں +

وَہیں ۔ ہ۔ تابعِ فعل: اُسیجگہ۔ ٹھیک اُسی مقام پر +

وہیں کا ہو رہنا ۔ ہ۔ فعل لازم: بہت دیر لگا دینا۔ جا کر بیٹھ رہنا۔ مر رہنا [1]

وُہیں ۔ ہ۔ تابعِ فعل: فوراً۔ فی الفور۔ تُرت۔ جُونہیں کا نقیض ۔ ۵

تمکو جو دیکھیگا تم پر دل وُہیں آجائے گا ۔ یہ ستم دیکھینگے ہم اور ہم سے دیکھا جائیگا؟ (تصویر)

وَے ۔ ہ۔ ضمیر: وہ کی جمع۔ وہ +

وُئی ۔ ہ۔ کلمۂ استعجاب: عو۔ دیکھو (وُوئی)

وے بھئی ۔ ہ۔ ندا: واہ بھئی۔ کیا خوب۔ مراد حضرت تحقیر تعجب اور طنز کے موقع پر بولتے ہیں۔ جیسے وے بھئی عمُو۔ وے بھئی ماموُ وغیرہ (یہ شاہزادگانِ دہلی کا روزمرّہ ہے)

[1] یارانِ رفتگاں کا کسی سے کھُلا نہ حال + وہ بھی ہوا وہیں کا جو لینے خبر گیا (نامعلوم)

وَیاکَرَن۔ س۔ اسم مؤنث۔ علمِ زبان + گریمر سنسکرت زبان کی صرف و نحو۔ مطلقاً صرف نحو۔ زبان کے قواعد +

وید[1]۔ س वेद ۔ اسم مذکر۔ ماخوذ از وِد विद بمعنی گیان دانشمندی۔ کتابِ آسمانی۔ کلامِ ربانی۔ ہندوؤں کی مقدس کتاب کا نام (حسبِ تحقیقاتِ جدید اصل وید دو ہیں ایک **رِگ وید** دوسرا **اتھرون وید** اور سام وید یجر وید ماخوذ ہیں رگ وید سے کیونکہ سام وید بقولِ علامی فہامی جناب شمس العلما مولوی **سید علی صاحب** بلگرامی رگ وید کا وہ حصہ ہے جس میں سوما کی جسے پارسی ہوما کہتے ہیں پرستش کا بیان ہے سوما آکھ کی قسم سے ایک پودا ہے جسکی زمانۂ حال میں تحقیقات ہو رہی ہے کہ وہ کونسا درخت ہے اور کہاں کہاں پایا جاتا ہے چونکہ پارسی لوگ ہوما کہتے ہیں اور سین مہملہ و ہائے ہوز کا باہم بدل ہے اس سبب سے جو کمیشن مقرر کیا گیا اُسے ہدایت کیگئی ہے کہ اس پودے کی نسبت بھی کچھ تحقیقات اور معلومات بہم پہنچائے یہ پودا نشہ پیدا کرتا ہے اگلے زمانے کے برہمن ایسے گھونٹ کر عرق نکالتے اور جب اُسمیں جھاگ سے اُٹھ آتے تو پیا کرتے تھے جسکے باعث اُنہیں سرور ہوجاتا تھا چنانچہ اس نشہ کی حالت میں وہ کہا کرتے تھے کہ سوما نے یہ الہام ہے سوما نے ہمکو یہ ہدایت کی ہے اور اس سے الہام مراد ہوا کرتی تھی چونکہ سوما سے ان لوگوں کو سرور حاصل ہوا کرتا تھا اسی سبب سے وہ اس کیفیت کو ایک دیوتا موسوم بہ سوما مانا کرتے تھے چنانچہ اسی سبب سے اُسکی تعریف کو سام وید قرار دیا۔ خیال ہے جو سیاح سدھ آشرم کی سیاحت کرکے آئے ہیں اُنہوں نے سوم رس پھل کو بچشم خود دیکھا یہ پھل پان کی بیل سے مشابہت رکھتا ہے اسکے رس سے دل میں مذہبی جوش اور نہایت خوشی حاصل ہوتی ہے سدھ آشرم کنچن جنگا اور دھول گری ہمالیہ کی دو چوٹیوں کے درمیان واقع ہے **اتھرون وید** جو اپنے مصنف کے نام پر ہے اسکا ایک چھوٹا سا حصہ تو رگوید کی طرح مختلف دیوتاؤں کی تعریف میں ہے مگر بڑا حصہ منتر جادو ٹونے وغیرہ کے استعمال اور ترکیبوں میں ہے نیز اسمیں اکثر قسم کے امراض کیواسطے مخصوص دعائیں رکھی گئی ہیں۔ ٹوٹکے۔ ٹونے۔ جن بھوت۔ پریت اُتارنے کے منتر بھی موجود ہیں اسکے دیکھنے سے ایک بہت بڑی بات معلوم ہوتی ہے وہ یہ کہ اتھرون وید کا ایسے زمانہ میں تصنیف ہونا ثابت ہوتا ہے جبکہ آریہ لوگوں کا ہند کے اصلی باشندوں کیساتھ میل جول ہوگیا تھا اور اس باہمی ربط ضبط نے یہانتک ترقی کی تھی کہ انکے خیالات آریا لوگوں میں بھی دخل پاگئے تھے گویا اتھرون وید ہند کے اصلی باشندوں کے آریا لوگوں سے خلا ملا ہوجانیکا نتیجہ اور اُس کا ایک بڑا بھاری اثر ہے اس وید کی زبان بھی اور ویدوں کی زبان سے کسی قدر متفاوت اور فرق ظاہر کرنے والی ہے +

اب سے پہلے محققوں یا پنڈتوں کی یہ رائے ہے کہ اصل وید تین ہیں اول **رگ وید** دوم **سام وید** سوم **یجر وید** مگر اتھرون وید جو انکے نزدیک چوتھا وید ہے کہتے ہیں کہ یہ پیچھے سے ملایا گیا ہے **اِتہاس**[2] اور **پُران** کو ملاکر پانچواں وید بھی کہتے ہیں ہندی تمام علوم کی جڑ اور سارے گُنوں کا بھید صرف وید ہے جس سے دھرم دنیا دین اور دنیا کے طریقے معلوم ہوتے ہیں۔ وید کی نسبت ہندوؤں کا اعتقاد ہے کہ یہ آسمانی کتاب اور ربانی کلام ہے ابتدا میں دُنیا میں پانی کے سوا کچھ نہ تھا مگر **وِشن** اکیلے بڑ کے ایک پتے پر انگوٹھے برابر قد سے پڑا سوتا تھا کہ خالقِ مطلق نے اُسکی ناف سے کنول کا پھول پیدا کیا اُسمیں سے **برہما** چار سر چار ہاتھ لئے ہوئے آدمی کی شکل میں نمودار ہوئے اور اُنہیں سے دُنیا کے لوگوں کی پیدائش چلی وید آسمانی یعنی الہامِ ربانی اُنہیں کی زبان مبارک سے سُنا گیا برہما کے بعد اُنکے پوتے **منو** نے **اُپ نشد** کو ترتیب دیا جو اس وید کا اُتم بھاگ یعنی عمدہ حصہ ہے اسمیں خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور طریقۂ معرفت تفصیل وار درج ہے بعد ازاں اُنکے بیٹے پوتوں نے **کھٹ شاستر** یعنی چھے علوم کی کتابیں جنہیں چھے درشن بھی کہتے ہیں اسی وید سے اخذ کرکے بنائیں

جنمیں معبودِ مطلق کی بابت شناخت و معرفت بہت سی دلیلوں سے ثابت کی ہے یہ کتابیں **علمِ الٰہی طبعی ریاضی منطق مناظرے** وغیرہ پر مشتمل ہیں بلکہ چھیوں کتابیں اسمیں بعض مقدمات میں موافق اور بعض میں ایک دوسری کی مخالف ہیں علمائے ہند نے جو اکثر مباحثوں مناقشوں اور مناظروں وغیرہ کے طریقے اپنے ذہن رسا سے نکالے ہیں وہ انہیں کتابوں کے مطالعوں کا نتیجہ ہے چنانچہ جن جن کتابوں کا پہلے کہیں کہیں ذکر کیا ہے وہ اسمائے ذیل سے موسوم ہیں اول **نیائے شاستر** متعلق منطق (مفصل بیان اسی لغت میں دیکھو) دوم **ویسے شک شاستر** علمِ طبعی (مع تلفظ و تفصیل اسی لفظ میں دیکھو) سوم **سانکھ شاستر** علمِ ابدیات جسکا جامع کپل مُنی ہے اسکا ماحصل و خلاصہ کوئی بیان نہیں کرسکتا ہے کہتے ہیں کہ جو چیزیں چھیڑنے چھونے دیکھنے میں آئیں وہ اَن آتما یعنی فانی ہے اور جو ایسی نہو وہ آتما یعنی باقی ہے خلاصہ یہ ہے کہ جسم کو فنا اور روح کو بقا ہے آدمی کو چاہئے کہ یہانتک کوشش کرے کہ اَن آتما کو جب جدا کردے اور پرم آتما یعنی بسیط محض سے ملجائے اس مت کے ماننے والے سرشٹی کا کوئی کرتا یعنی خالق نہیں مانتے اور کہتے ہیں کہ سنسار انت ہے کوئی اسکا بنانے والا نہیں ہے چہارم **پاتنجل** جسکا جامع کرنیوالا پتنجلی سوامی ہے اسمیں جوگ کا طریق بیان کیا ہے اس علم کے مشاق کا آئینۂ باطن ایسا جلا پاتا ہے کہ اس پر ہر ایک کے دل کا بھید کھلتا ہے اسکا ماہر ہر ایک شخص کا اگلا پچھلا حال بتا سکتا ہے۔ اس شخص کا جسم یہانتک لطیف ہوجاتا ہے کہ وہ ہوا میں اُڑ سکتا اور پانی کی سطح پر چل سکتا ہے پنجم **ویدانت شاستر** علمِ الٰہی الٰہیات (اسکا حال بھی اسی لفظ میں دیکھو) ششم **میمانسا**۔ دیکھو (میمانسا) +

آریہ فرقے والے اپنی تحقیق کے موافق بیان کرتے ہیں کہ وید ایشر کا گیان ہے جسکا ظہور آدسرشٹی یعنی ابتدائے آفرینش میں چار اُتم منشوں یعنی **اگنی۔ وایو۔ ادت۔ انگرہ** کے ذریعہ ہوا۔ وید کے معنی گیان یعنی قانونِ قدرت کے ہیں +

ویدوں کے بعض حصے تین ہزار دو سو برس سے بھی پہلے کی تصنیف خیال کئے جاتے ہیں اور بعض جو دعائیں ہیں سب سے پرانی تصنیفات ہیں مثلاً اول رگوید کہ اسمیں حمد باری کا ذکر ہے کیونکہ **رگ** بمعنی حمد آیا ہے بہت پرانی زبان میں ہے دوسرے **سام وید** کہ اس میں پاپوں کے ناش کرنے یعنی مُنجیات کا بیان ہے کیونکہ سام پاپوں کے ناش کرنے کو بھی کہتے ہیں یہ اس سے بعد کی تصنیف ہے تیسرے **یجر وید** یعنی بندگی اور پرستش کے طریقوں کا باب یہ اس سے بھی پیچھے کا معلوم ہوتا ہے رہا **اتھرون وید** جسمیں بقولِ بعض پرستش ہے اور بقولِ بعض وہ ان تینوں کا خلاصہ ہے یہ سب سے ہی پیچھے کا معلوم ہوتا ہے کیونکہ اسکی اور پہلے ویدوں کی گو دعائیں ایک ہیں مگر زبان میں بہت ہی کچھ اختلاف اور فرق ہے)

وید ابھیاس۔ س۔ اسم مذکر۔ وید کی تلاوت۔ مطالعۂ وید + وید کی مشق یا ورد یا نیم +

ویدانگ۔ س۔ اسم مذکر۔ وید کے انگ یعنی چھے حصے جنمیں سے اول حصہ کا نام سکشا ہے اس میں رسم الخط املا تلفظ اور ہجے کا طریقہ بتایا گیا ہے دوسرا کلپ علم اخلاق جسمیں یگ کرنے کا ڈھنگ بیان کیا گیا ہے تیسرا ویاکرن جسمیں علم زبان و سنسکرت کی صرف و نحو ہے چوتھا چھند جسمیں علمِ عروض کا بیان ہے پانچواں جوتش جو علمِ نجوم سے متعلق ہے آریہ فرقے نے علم الارض اور علم الٰہیات کو لکھا ہے چھٹا نرکت جسمیں وید کی تفسیر یعنی اسکے مشکل فقروں اور لفظوں کی تشریح ہے۔ آریہ فرقے نے علم صرف کو نرکت قرار دیا ہے علیٰ ہذا وید کے اُپانگ بھی چھے ہیں۔ پورب میمانسا یعنی دھرم کا فلسفہ دیشیشک یعنی خواصِ اشیا کا فلسفہ نیائے یعنی منطق سانکھ یعنی علمِ ابدیات یوگ یعنی علمِ مراقبہ ویدانت یعنی علمِ الٰہی +

[1] بکسرِ واؤ و یائے مجہول + [2] یعنی فلسفۂ تاریخ و سیر +

وید

وَیْد۔ س۔ वैद्य ۔ اسم مذکر:۔ بید۔ حکیم۔ طبیب۔ ہندی طریق پر علاج معالجہ اور دوا دارُو کرنے والا +

ویدانت۔ س۔ اسم مذکر:۔ ویاس دیوجی کا بنایا ہوا شاستر جو علمِ توحید سے بھرا ہوا ہے۔ اُتر میمانسا بھی اِسکو کہتے ہیں اِسکا جاننے والا اِسکا موحّد اور پُورا صاحبِ توحید ہوتا ہے وحدت اُسکی نظروں میں ایسی سما جاتی ہے کہ دُوئی چھو بھی نہیں جاتی کثرت میں وحدت کو دیکھتا اور اسے وہم خیال کرتا ہے یعنی وحدت اُسکے نزدیک یقینی ہے اور کثرت ایک وہمی امر ہے ویدانتیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ ہر چند کائنات اُسی سے ہے مگر جو کچھ ہے سو وُہی ہے یعنی جو مٹّی کو کُوزے سے لہر کو پانی سے چمک کو سُورج سے نسبت ہے وہی موجُودات کو اُسکی ذاتِ پاک سے +

ویدانتی۔ س۔ اسم مذکر:۔ ویدانت کا پیرو۔ ویدانت کا عامِل۔ موحّد۔ توحیدیا +

وَیْدِک۔ س۔ वैदिक (۱) وید پڑھا ہوا برہمن۔ ماہرِ وید۔ وید کا عالِم۔ پنڈت (۲۔ صفت) ویدیں کہا ہوا۔ وید کے موافق + از رُوئے نص۔ نصّاً +

ویدِک۔ س۔ वैदिक ۔ اسم مذکر:۔ علمِ طب۔ علمِ حکمت۔ بَید بِدیا۔ علمِ ابدان +

وید ویاس۔ س۔ اسم مذکر:۔ ویاس جی کا لقب جنہوں نے وید کو جمع کیا۔ لُغوی معنی ویدوں کو پھیلانے اور شایع کرنے والا +

وِیرا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ وہ مال جو بادشاہ کی طرف سے رعیت کے ہاتھ زبردستی زیادہ قیمت پر فروخت کیا جائے۔ پال طرح +

وَیْراگ۔ س۔ اسم مذکر:۔ بیراگ۔ قطع تعلّق۔ دُنیا کا ترک کر دینا۔ تیاگ۔ تارک الدُّنیا ہو جانا۔ سنیاس +

وَیْراگی۔ س۔ اسم مذکر:۔ بیراگی۔ تارک الدُّنیا۔ سنیاسی۔ عابد۔ زاہد۔ جوگی۔ مرتاض +

وِیْران۔ ف۔ صفت:۔ (۱) اُجڑا ہوا۔ غیر آباد + تباہ۔ خراب۔ اُجاڑ۔ بے چراغ + پامال۔ کھنڈر (۲) اُداس۔ پریشان۔ پراگندہ (۳) بے تردد۔ بلا تردد۔ بیکاشت۔ بزجوت۔ اُفتادہ۔ پڑتی۔ غیر مزروعہ۔ بنجر +

وِیران جگہ۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ غیر آباد اور سُنسان مقام +

وِیران کرنا۔ ف۔ فعل متعدّی:۔ (۱) اُجاڑنا۔ برباد کرنا۔ پامال کرنا ؎

جائیں زنداں سے کہاں اے وحشتِ خانہ خراب ۔ کر چکے تھے پہلے ہی رو رو کے ویراں گھر کو ہم (ذکی)

(۲) پریشان کرنا۔ پراگندہ کرنا (۳) منہدم کرنا۔ مسمار کرنا۔ ڈھانا (۴) تتر بتر کرنا۔ بکھیرنا (۵) بستے کو اُجاڑنا۔ رہتے ہُوئے کو اُجاڑنا۔ جیسے گھر سے وِیران کرنا +

وِیران ہونا۔ ف۔ فعل لازم:۔ (۱) اُجڑنا۔ تباہ و برباد ہونا۔ خراب ہونا + ؎

گھر جو وِیران ہوا اپنا تعجب کیا ہے ۔ نالۂ درد سے تو شہر اُجڑ جاتے ہیں + + (ذکی)

دِلی ہوگی کسی عاشق کا مگر دل صابر ۔ کہ اِس آبادی کو لازم ہوا وِیراں ہونا (مرزا صابر)

(۲) غیر آباد ہونا۔ سُنساں ہونا ؎

تعزیت کو مری وہ آئے تو عالم آیا + ۔ خُوب آباد ہوا غمکدہ وِیراں ہو کر + (ذکی)

(۳) گرنا۔ پامال ہونا۔ مسمار ہونا (۴) پراگندہ اور پریشان ہونا (۵) تتر بتر ہونا۔ بکھرنا +

وِیرانہ۔ ف۔ اسم مذکر:۔ (۱) جنگل۔ اُجاڑ۔ اُجڑ جگہ۔ غیر آباد جگہ۔ آبادی کا نقیض ؎

کبھی کے دِن بڑے ہیں اور کبھی کی رات اے صاحب ۔ کبھی جنگل میں بستی ہے کبھی بستی میں وِیرانہ + (آغا)

ویل

سبزہ نہیں کہ وحشت کے دھوکے میں دل لگے ۔ وِیرانہ بھی ہوا تو مرا گھر بُری طرح (ذکی)

(۲) اُداسی۔ پریشانی +

وِیرانہ برسنا۔ ف۔ فعل لازم:۔ اُداسی ٹپکنا۔ اُداسی ظاہر ہونا۔ پریشانی نظر آنا +

وِیْرانی۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ (۱) اجاڑپن۔ غیر آبادی (۲) بربادی۔ تباہی۔ خرابی (۳) پریشانی۔ پراگندگی۔ اُداسی (۴) ابتری +

وَیْرنا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) پھالی۔ ہل کا وہ لوہا جو زمین کھودتا ہے (۲) فعل متعدی: پھالی سے زمین کھود کر بونا۔ بیج ڈالنا

وَیْسا۔ ہ۔ تابع فعل:۔ اُسطرح کا۔ اُسکی مانند۔ جیسا کا جواب۔ مثل۔ اُسکی مثل۔ اُسطور کا۔ مثلاً جیسا کرے گا ویسا پائیگا + ایسا ویسا۔ روپیہ مت لیا کرو۔ یہ کاغذ ویسا نہیں ہے + جیسا تر لو دیا لینا ویسا ہی کا ناچ گانا +

وَیْسا ہی۔ ہ۔ تابع فعل:۔ اُسکی مانند۔ اُسیطرح کا۔ اُسی کی مثل۔ اُسی طور کا۔ ایضاً + بجنسہٖ۔ جُوں کا تُوں + علیٰ ہٰذا القیاس +

وَیْسے۔ ہ۔ تابع فعل:۔ (۱) اُسطرح۔ یُوں (۲) مُفت۔ یُونہیں۔ بلا قیمت۔ جیسے ویسے ہی لیلو۔ ویسے ہی دیا ہے۔

ویسے تو۔ ہ۔ تابع فعل:۔ یُوں تو۔ اِسطرح تو +

ویسے کا ویسا۔ ہ۔ تابع فعل:۔ (۱) جُوں کا تُوں۔ جیسے کا تیسا (۲) ہُوبہُو۔ بعینہٖ۔ من و عن۔ عین بعین +

ویسے کا ویسا ہی۔ ہ۔ تابع فعل:۔ جیسے کا تیسا ہی۔ جُوں کا تُوں +

ویسے ہی۔ ہ۔ تابع فعل:۔ (۱) اُسیطرح۔ اُسی ڈھنگ پر۔ جیسے گئے تھے ویسے ہی چلے آئے (۲) مفت۔ بلا قیمت۔ یُونہی۔ جیسے یہ چیز تو ویسے ہی لے آیا۔ ویسے ہی لے لونا +

وَیْسٹ کوٹ۔ اِنگلش WAIST-COAT۔ اسم مؤنث:۔ واسکٹ۔ مرزئی۔ کمری۔ کُرتی۔ نیمہ۔ صدری۔ جاکٹ +

وے سے شک شاستر۔ س۔ اسم مذکر:۔ یہ چھے شاستروں میں سے دُوسرا شاستر ہے جسکا جامع کناد مُنی ہے (یہ شاستر بہت سی باتوں میں نیائے شاستر سے ملتا ہے اور بہت سی میں نہیں ملتا اِسکا خلاصہ یہ ہے کہ مدار کار وقت پر موقوف ہے جو کام غیر وقت کیا جائیگا اُسمیں حسرت کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آئیگا یعنی کسان اگر بے موسم کچھ بوئیگا تو اپنے بیج بھی کھوئیگا اگرچہ کیسا ہی مینہ برسے یا پنچے مگر جا ہو کہ ایک دانہ پیدا ہو وہ بھی نہیں ہو سکے گا بس جو کچھ ہے سو زمانہ ہی ہے اُسکی پرستش کرنی چاہئے اِسکے بغیر تاثیرِ فعل محال ہے اور معدُوم کا موجُود ہونا اِشکال)

وَیْش۔ س۔ اسم مذکر:۔ تیسرے برن کے لوگ + بنیا۔ مہاجن + تجارت کرنے والا فرقہ۔ سوداگری کا پیشہ کرنے والا۔ بنج بیوہار کرنے والا فرقہ +

وَیْشنو۔ س۔ اسم مذکر:۔ وشن کے پیرو۔ وشن کے ماننے والے جین مت کے خلاف +

وَیْفر۔ اِنگلش WAFER۔ اسم مؤنث:۔ لفافہ بند کرنیکی ٹکیا جو گوند کی بنی ہُوئی ہوتی ہے +

وِیْل۔ اِنگلش WHALE۔ اسم مؤنث:۔ ایک قسم کی بہت بڑی مچھلی جو اکثر ۶۰ فٹ سے ۷۰ فٹ تک لمبی اور ۲۰ سے ۳۰ فٹ تک موٹی ہوتی ہے۔ اِسمیں سے اِسقدر چربی نکلتی ہے کہ اُسکی بتیاں بنائی جاتی اور بہت سے کام میں آتی ہے +

وِیْلر۔ اِنگلش WHALER۔ اسم مذکر:۔ لُغوی معنی بہت بڑی یا غیر معمولی قد کی چیز خواہ مضبوط آدمی چنانچہ (۱) جو بڑی مچھلی کا نام رکھا گیا ہے وہ بھی یہی سبب ہے (۲) اصطلاح میں ایک قسم کا قد آور گھوڑا جو جزیرۂ آسٹریلیا سے آتا ہے +

ہ	ہات

ہ

ہ - ع - اسم مؤنث :- (۱) عربی کا ستائیسواں فارسی کا اکتیسواں سنسکرت یا ہندی حروفِ صحیح کا تینتیسواں ؎ اُردُو کا چونتیسواں حرفِ تہجّی جسے ہائے ہوّز ہائے مدوّرہ بھی کہتے ہیں +

جب یہ حرف کسی کلمہ کے اوّل وسط یا اخیر میں آتا اور خُوب ظاہر پڑھا جاتا ہے تو وہاں ہائے ظاہر مظہر جلی یا ملفُوظی کے نام سے نامزد ہوتا ہے جیسے ہراس ہموار ہرچند ہمہ مہر چہرہ راہ گواہ کوہ کُلاہ وغیرہ میں اور اگر آخر میں آئے خوب ظاہر نہ پڑھا جائے بلکہ حرکتِ ماقبل ہی پر کفایت کرے تو اسے ہائے مُختفی یا مکتُوبی کے اسم سے موسُوم کرتے ہیں اور اسی کو کبھی کلمہ کے اخیر میں زائد بھی لاتے ہیں جیسے پشمینہ خانہ زرّینہ + بہانہ فسانہ پروانہ گفتہ ساختہ وغیرہ اِس کا تلفظ حلقی یعنی کنٹھی حرفوں سے نسبت رکھتا ہے (۲) یہ حرف ہندی فارسی عربی میں اپنے اپنے موقعوں پر کبھی اوّل میں کبھی وسط میں۔ کبھی اخیر میں حرفہائے ذیل سے بدل جاتا ہے۔ ا ب پ ج ح خ د ر س غ ف ک گ ل م و ء ی +

(ہائے مُختفی بہت سی قسم کی ہے جس کا بیان کتبِ صرف ونحو میں بخُوبی لکھا ہے مثلاً ہائے نسبت۔ ہائے فاعلی۔ ہائے مفعُول۔ عاطفہ۔ تسمیہ۔ حالیہ۔ مقداریہ اور ہائے وقف جو کبھی تائے مصدری کے بدل میں کبھی تائے تانیث کی عوض میں اسمائے عربی کے آخر میں آتی ہے جیسے رحمت رحمہ۔ دولت دولہ۔ عاقلہ۔ بالغہ۔ زاہدہ۔ جمیلہ وغیرہ کبھی عربی میں ضمیر کیواسطے ہوکا مخفّف ہوکر آتی ہے جیسے دام اقبالہٗ نوالہٗ کمالہٗ جلالہٗ وسلمہٗ وغیرہ۔ کبھی الف ونُون کے بعد تشبیہ کے واسطے جیسے دوستانہ۔ یکانہ۔ مجانہ۔ ظریفانہ۔ عاشقانہ۔ کریمانہ۔ شاہانہ۔ غریبانہ۔ دندانہ۔ زبانہ وغیرہ)[ع]

ہا - ف - اسم مؤنث :- (۱) ہائے ہوّز۔ چھوٹی ہے (۲) علامتِ جمع۔ جیسے آدابہا حرفہا۔ درہا۔ روزہا۔ سگہا۔ مُرغہا۔ درختہا وغیرہ +

ہائے دوچشمی - ف - اسم مؤنث :- وہ ہائے ہوّز جس میں دو آنکھیں سی بنی ہوئی ہوتی ہیں بزمانۂ حال یہ ہائے مخلُوط کہلاتی اور خاص ہندی حرُوف میں لکھی جاتی ہے جیسے بھاگڑ۔ پھاندنا۔ تھامنا۔ ٹھاگُر۔ جھاڑی۔ چھاج۔ دھانس۔ ڈھاٹا۔ گاڑھا۔ کھادر۔ گھانس وغیرہ مگر ذوق نے اسے حرف اوّل معنی میں باندھا ہے لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو وہاں بھی یہ حرف یہ بات ثابت کرتا ہے کہ خلافِ قاعدۂ مروجہ میری ہائے کو بھی ثبُوتِ حسرت کے لئے دوچشمی بناکر لکھتے ہیں ؎

ہائے رسے حسرتِ دیدار مری ہائے کو بھی لکھتے ہیں ہائے دوچشمی سے کتابت والے (ذوق)

ہا - ہ - کلمۂ تاسّف :- (۱) افسوس۔ حیف۔ دریغ۔ جیسے آہ یہ کیا ہوگیا ؎

میں نے جو کہا ایک تو بوسہ تُو مجھے دے بولا وہ زباں اپنی کو بس تھام ارے ہا! (جُرأت)

جیسے ہا! کوئی ایسا کام بھی کرتا ہے؟ ہا! اشرافوں کا اور یہ کام ہا! کیا اچھا آدمی ہاتھ سے گیا (۲۔ نہی) کسی امر کے روکنے اور منع کرنے کے واسطے بھی یہ لفظ زبان پر لاتے ہیں زیادہ تر بچّوں کو اِس کلمہ سے روکا کرتے ہیں اور کبھی ضمناً افسوس و اکراہ سے بھی مقصود ہوتا ہے ؎

نہ روکو مجکو یہ کہکر کہ ہا سُنو تو سہی وصال میں ہے ستم یہ ادا سُنو تو سہی + (مؤلّف)

ہاؤُوڑا - ہ - اسم مذکّر :- ایک لُوٹ مار کرنے والی قوم + لُٹیرا۔ ڈکیت۔ قزّاق۔ راہ مار۔ راہ زن۔ بٹ مار۔ غارتگر + پُورب میں بچّوں کے ڈرانے کے واسطے بھی ہوّا کی بجائے یہ لفظ زبان پر لاتے ہیں جیسے بہت شوخی نہ کرو ہاؤُوڑا لے جائیگا + (پورب میں لفظ ہاؤُو بجائے ہوّا جو اس لفظ سے ملتا ہُوا ہے بولا جاتا ہے) +

ہابِیل - ع - اسم مذکّر :- حضرت آدم علیہ السّلام کے بیٹے کا نام جسے قابیل نے مار ڈالا تھا +

ہاپُو - ا - اسم مذکّر :- ہپّو۔ افیُون۔ افیم۔ زبانِ ژندمیں ہپُون آیا ہے اُردُو میں اُسی سے خاص بچّوں کے کھلانے کی افیُوں کو ہاپُو یا ہپّو کہنے لگے۔ مثلاً ماں اپنے بچّہ سے کہتی ہے بیٹا ہپّو تو کھالو تمہیں مٹھائی دیں گے + ہاپُو کھاکر کھیلنا +

ہاتِف - ع - اسم مذکّر :- آواز دینے والا۔ غیب کی آواز۔ اکاس بانی + سروش۔ فرشتہ +

ہاتھ - ہ - اسم مذکّر :- (۱) دست۔ ید۔ کر۔ پا کا نقیض + پنجہ + ؎

محشر میں دستگیر ہو اُمّید ہے اسیر آنکھوں سے ہم لگاتے ہیں جس مقتدا کے ہاتھ (اسیر)

تشخیص مسیحا میں مرض میرا نہ آیا دل پر کبھی رکھا کبھی سینہ پہ رکھا ہاتھ + (کفایت)

کوہ غم ایک ہی تیشے میں ہوا سو ٹکڑے کیوں نہ آنکھوں سے لگایا کرُوں فرہاد کے ہاتھ (ناسخ)

حالِ دل یار کو لکھوں کیونکر ہاتھ دل سے جدا نہیں ہوتا + + (مومن)

(۲) ہتھیلی۔ کف (۳) سرِ انگشت سے کہنی تک کا حصّہ + آدھ گز کی مقدار۔ فارسی رش یا ارش۔ عربی ذراع ؎

اُونچا ہو لاکھ تاڑ سے بھی سرو چار ہاتھ رُتبہ بلند ہے تیرے قد کا ہزار ہاتھ + (آتش)

(۴) بس۔ قابُو۔ اختیار + قبضہ۔ تصرّف۔ دخل۔ تعلّق + دسترس۔ پہنچ + ہتھا جیسے اپنے ہاتھ کی بات نہیں ہے۔ ؎

لیکے دل اے دلربا کیوں قسم کھاتے ہو تم ہم نظربازوں کے ہاتھوں سے کہاں جاتے ہو تم (شیدا)

ذبح کرڈال تو چھوٹوں میں غمِ فرقت سے فیصلہ ہے مرا قاتل تری تلوار کے ہاتھ (شرق)

قتل کی فکر رہا کرتی ہے اعدا کو عبث موت لکھی ہے ہماری کسی جلّاد کے ہاتھ (ناسخ)

(۵) باعث۔ سبب۔ واسطہ۔ وسیلہ۔ ذریعہ۔ طفیل + کارن۔ بدولت۔ جیسے ایک دن تیرے

ملہ ہائے ہوّز کو خوشنویسوں نے چھ صُورتوں پر تقسیم کرکے چھے نام سے موسُوم کیا ہے۔ اوّل ہائے مُردری۔ دوم دال نی جو عربی کی دال اور ق سے مرکّب ہے۔ سوم مرغولی۔ چہارم دوچشمی۔ پنجم لب۔ شوشہ۔ ششم ہائے مدوّر جن کی شال بالترتیب یہ ہے ہ ھ ھ ھ ہ ہ

ہات

ہاتھ سے زہر کھا مروں گی۔ تیرے ہاتھوں سے ناک میں دم ہے (عو) ؎

یوں ہے دل زلف میں اُس ستم ایجاد کے ہاتھ مرغ جُوں دام میں ہو دام ہو صیاد کے ہاتھ (معروف)

(۶) حفاظت + حمایت + سپُرد۔ ؎

کہتے ہیں ہم یہ عشق بتاں سے اُٹھا کے ہاتھ شرم اپنے ہاتھ اُٹھا یکی ہے اب خدا کے ہاتھ (نامعلوم)

(۷) ضربِ تیغ و چوب + وار۔ حربہ۔ حملہ۔ زد۔ چوٹ۔ ؎

کسکے نام آئے اکھاڑے میں تمہارے ہم بھی چھوڑ دے ہاتھ ادھر بھی تو کوئی پالٹ کا + (اسیر)

کیا ہو سکے مقابلہ مژگان یار کا دل ایک ہاتھ کا ہے جگر ایک وار کا + (داغ)

میرے سر کی قسم تجھے قاتل ہاتھ ایک اور بھی صفائی کا + (حضور آصف)

نہ تڑپا میں تو اُنکے ہاتھ کی ہونے لگی تحسیں مری بیطاقتی سے بڑھ گئی توقیر قاتل کی + (زکی)

(۸) داؤں۔ دَک۔ چنانچہ چوسر میں کہتے ہیں کہ اب کا ہاتھ خالی گیا۔ دُوسرا ہاتھ پھینک لینے دو۔ ہمارے ہاتھ پر ست بولو (۹) قُوّت۔ طاقت۔ قُدرت۔ توانائی۔ (۱۰) ذاتِ خاص و دم قدم موجُودہستی۔ جیسے جب نُقصان پُہنچا ہے تمہارے ہی ہاتھ سے پُہنچا ہے۔ ؎

اِدھر شوخی اُٹھاتی ہے اُدھر تمکیں بٹھاتی ہے کشاکش میں ہے اپنے ہاتھ سے وہ نازنیں کیا کیا (انور)

ہو کبھی دُشمن کو بھی یارب نہ دُشمن سے نصیب رنج جو پُہنچے ہیں مجکو دلربا کے ہاتھ سے + (دغا)

جب دیکھو گلے میں ہیں عدُو کے تری باہیں رنجیدہ ترے ہاتھ سے رہتا ہُوں سدا میں (مجرُوح)

(۱۱) دستکار۔ کاریگر۔ کاریگرنی۔ مجازاً گوٹہ کناری بُننے والے یا بُننے والیاں۔ مثلاً کارخانہ دار کہتا ہے کہ آجکل ہاتھ کم ہو گئے ہیں اِس سبب سے مال کم تیار ہوتا ہے۔ (۱۲) ذِمّہ۔ سپُرد۔ موقُوف ؎

باز آؤ تم جفا سے نہ ہرگز وفا سے ہم اِنصاف اے بُتو ہے ہمارا خدا کے ہاتھ + (ظہیر)

(۱۳) کوتک۔ لچھّن۔ افعال۔ حرکت۔ ؎

ایسے تنگ آئے ہاتھ سے دل کے روئے ہم غیر سے گلے مل کے + (داغ)

ہاتھ اُتر جانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ ہاتھ کے جوڑ کا اپنی جگہ سے ہٹ جانا۔ ہاتھ کی ہڈّی کا جگہ سے بے جگہ ہو جانا۔ ؎

کوہ پر چڑھ کر نہ لڑ تو پتھروں سے کوہکن ایک دن رہ جائیں گے یونہیں اُتر کے ہاتھ پاؤں (ظفر)

بوجھ ڈالے نہ بہت دستِ دعا پر تاثیر مجکو ڈر ہے کہ مرا ہاتھ اُتر جائے گا + (داغ)

ہاتھ اُٹھا اُٹھا کر دعا دینا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ آسمان کی طرف ہاتھ اُونچا کر کر کے دُعائیں دینا۔ نہایت آرزُو و تمنّا اور شوق کے ساتھ دعائیں دینا جیسے وہ ہاتھ اُٹھا اُٹھا کے گودی پھیلا پھیلا کے دل سے دُعائیں دیتی ہے۔ (عو)

ہاتھ اُٹھا بیٹھنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) مار بیٹھنا۔ دست درازی کرنا۔ ہاتھ چلا بیٹھنا جیسے آج کو تم ہاتھ اُٹھا بیٹھے کل کو دُوسرا مار بیٹھے گا (۲) دست بردار ہو جانا۔ باز آنا۔

ہات

عہد کر لینا۔ توبہ کر لینا۔ کچھ تعلق نہ رکھنا۔ ؎

کہیں گے ہم کہ ہمکو چاہتے ہو اگر تم ہاتھ اُٹھا بیٹھے ستم سے + + (داغ)

ہاتھ اُٹھا کر۔ ہ۔ تابع فعل:۔ ہاتھ اُونچا کر کے + ہاتھ بڑھا کے + اپنے ہاتھ سے +

ہاتھ اُٹھا کر دینا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) فقیروں کی طرح بیقدری سے دینا۔ مثلِ درویش و محتاج کسی کو کچھ دینا۔ بھیک کی طرح دینا۔ (۲) اپنی خوشی سے کوئی چیز دینا۔ ہاتھ سے دینا۔ جیسے جب تک ہاتھ اُٹھا کے نہ دو وہ اللہ کا بندہ کوڑی نہیں مانگتا +

ہاتھ اُٹھا کر یا اُٹھا اُٹھا کر کوسنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ آسمان کی طرف ہاتھ بڑھا کے بددُعا کرنا۔ بُری طرح کوسنا۔ نہایت بددعائیں دینا۔ جیسے جب اِس پر مصیبت پڑ گئی یہی ہاتھ اُٹھا اُٹھا کر کوسے گی کہ الٰہی اُن کی گود میں انگارے بھریں جنہوں نے ہمیں کچھ نہ سکھایا۔ (دسگھڑ سہیلی) + ؎

وقت پر جو چاہو کہلو دِل سے کب کہتے ہو تم ہاتھ اُٹھا کر کوسنا دستِ دُعا سے کم نہیں (قدر)

ہاتھ اُٹھا کر وہ کوسنے جو لگے واہ رے ہم اسے دُعا سمجھے + (مُنیر)

ہاتھ اُٹھا لینا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) دست بردار ہو جانا۔ ترک کر دینا۔ چھوڑ دینا۔ کچھ تعلق نہ رکھنا۔ بالکل بے تعلق ہو جانا + کچھ غرض اور واسطہ نہ رکھنا ؎

کیا کام ہے بلا سے جو تُو ہوا اسیرِ زُلف جب سے کہ ہاتھ اسے دلِ مُضطر اُٹھا لیا (بسمل)

صیاد پھینک دیوے یا برق پھونک دیوے اب ہاتھ اُٹھا لیا ہے ہم نے بھی آشیاں سے (عبدالکریم سوز)

(۲) مایوس ہو بیٹھنا۔ مایوس ہو جانا۔ نااُمید ہو جانا۔ ؎

ہاتھ اُٹھاتا ہے مری نبض کو یوں دیکھ طبیب جیسے جینے سے کوئی ہاتھ اُٹھا لیتا ہے + (جرأت)

ہاتھ اُٹھانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) ہاتھ اُونچا کرنا + ہاتھ بلند کرنا۔ ہاتھ سیدھا کرنا۔ دست افراشتن یا بلند کردن اور برآوردن کا ترجمہ۔ ؎

کھُولی جو زلف ہاتھ بھی اُونچا اُٹھائیے دِل زُلف میں نہیں تو تنفّر بغل میں ہے (منیرالدین ضیا)

اے ضُعف اب تو اتنی بھی طاقت نہیں رہی مانگوں خدا سے وصلِ صنم کو اُٹھا کے ہاتھ (امجد علی قلق)

ہاتھ اب تو زیست سے بھی اُٹھانا محال ہے سالک یہ رنجِ ہجر سے میں ناتواں ہوا + (سالک)

اثرِ فلک سے اُتر آ ذرا خدا کے لئے کہ اُس نے ہاتھ اُٹھائے ہیں اب دُعا کے لئے (نواب)

(۲) سلام خواہ بندگی کے واسطے ہاتھ اُونچا کرنا۔ کورنش بجا لانا۔ ماتھے پر ہاتھ رکھنا۔ سلام کرنا۔ تسلیم کرنا۔ جیسے بُوا تم بڑی بُوڑھیوں کو بھی دیکھکر ہاتھ نہیں اُٹھاتیں (عو)

ہاتھ اُٹھا جور و جفا سے تُو یہی گویا سلام ہے تیرا + + (دیکرنگ)

(۳) کوسنے یا بدُعا کے واسطے آسمان کی طرف ہاتھ کرنا۔ ہاتھ اُونچا کر کے کوسنا۔ نہایت کوسنا۔ بُری طرح سے کوسنا۔ سراپ دینا۔ بددعا کرنا۔ ؎

آہیں رقیب کہتے ہیں بیساختہ نہیں دیتے ہیں بددعا جو وہ ہمکو اُٹھا کے ہاتھ (نجابت)

میں یہ سمجھا دُعا دیتا ہے مُجکو لگا جب کوسنے وہ ہاتھ اُٹھا کر + (وزیر)

ہات

(۴) دُعا دینا۔ اسیس دینا۔ اسیرباد دینا۔ کسی کی بھلائی کے واسطے خدا کے سامنے ہاتھ اُٹھانا۔ (۵) دعا مانگنا۔ دعا کرنا۔ نہایت عجز سے دعا مانگنا۔ خدا سے التجا کرنا۔ اُس ربّ العزّت او مجیب الدّعوات سے اپنی یا کسی اور کی بہبودی ہاتھ سامنے کرکے چاہنا۔

بُلبلوں کے مُنہ کُھلے ہیں میکشو بہرِ دعا ہاتھ اُٹھاتے ہیں سبُو ابرِ کرم کے واسطے (ریاض)

کہا میں نے اُٹھاؤ ہاتھ تم بھی میری مُشکل پر تو بولے ہم سے ایسا ہاتھ دُعا کی مُدعا سمجھے (نسیم دہلوی)

ہے عزمِ جزم ترکِ تعلّق کا کہ اب نے کیا اس جہانِ بیشلہ سے دل کو لگائیے
تاثیر ہے دعا کو فقیروں کی میر جی تم آپ بھی ہمارے لئے ہاتھ اُٹھائیے (بیتاب)

(۶) فاتحہ پڑھنا۔ نیاز دینا۔ دعائے مغفرت پڑھنا۔ دعائے خیر کرنا۔ فاتحہ کے واسطے ہاتھ اُونچا کرنا۔ نوّاب الہیٰ بخش خاں معرُوف۔ ؎

گو قبر پر ہماری نہ لائے وہ شمع و گُل پر ہاتھ تو اُٹھائے بلا سے یہی سہی (معرُوف)

قاتل کبھی نہ تُو نے اُٹھائے ہزار حیف آکر مزارِ کُشتۂ تیغ نظر پہ ہاتھ (ذوق)

دعا ہوگی شہیدوں کی مغفرت کی قبول وہ ہاتھ اُٹھاؤ جو تھا تیغ آزمائی کا (معلوم)

ہم نے تو زندگی سے ستمگر اُٹھائے ہاتھ ہیہات قبر پر تُو نہ آکر اُٹھائے ہاتھ (نکہت)

بعد مدّت تھے مزارِ شُہدا پر آئے فاتحہ کے تو لئے ہاتھ اُٹھاتے جاتے (صبا)

(۷) دست بردار ہونا۔ کنارہ کش ہونا۔ باز آنا۔ چھوڑنا۔ تیاگنا۔ تارک الدُّنیا ہونا۔ ترک کرنا۔ تارک ہونا۔ تعلّق نہ رکھنا۔ قطعِ تعلّق کرنا۔ کچھ واسطہ نہ رکھنا۔ کچھ مطلب نہ رکھنا۔

کونین سے کر قطعِ نظر ہاتھ اُٹھایا پر تجھسے نہ اے دیدۂ تر ہاتھ اُٹھایا (نصیر)

قیمہ کریگا کیا کہیں اب مجھسے ہاتھ اُٹھا تا قبضہ نیمچہ یہ ترا خوں میں بھر چکا (مصحفی)

یہ کہتا ہُوا پہلو سے دل ہوگیا رُخصت کمبخت کہاں مر ابتک مجھسے اُٹھا ہاتھ (کفایت)

کیا کام ہے بلا سے جو تُو ہوا اسیرِ زُلف جب تجھسے ہاتھ اے دلِ مُضطر اُٹھا لیا (بسمل)

کیا خُوب نزاکت ہے کہ اُلفت سے عدُو کی تم ہاتھ اُٹھاؤ تو کلائی نہ اُتر جائے (انور)

ہے دھیان کہ طُوفاں نہ اُٹھائے کوئی مرکر جینے سے بھی وہ ہاتھ اُٹھانے نہیں دیتے (ایضاً)

یا تو ستم سے اے بُتِ کافر اُٹھا تُو ہاتھ یا کہدے یہ کہ بندہ خدا کا نہیں ہُوں میں (حیا)

آخر فریب کھا کے کیا اُس نے مجکو قتل میں نے کہا تھا تم سے اُٹھائینگے مر کے ہاتھ (بیتاب)

کیجیے نمازِ عشق نئی طرح سے ادا تکبیر کہیے دونوں جہاں سے اُٹھا کے ہاتھ (امیر)

بیمارِ محبت کو اب اللہ شفا دے سُنتے ہیں کہ ہاتھ اُس سے مسیحا نے اُٹھایا (شہیدی)

پہلوتہی نہ عاشقِ خستہ سے کیجئے بیمار سے نہ ہاتھ مسیحا اُٹھائیے (صبا)

نہ ہاتھ اُٹھائے فلک گو ہمارے کینے سے کسے دماغ کو ہو دُود بد و کینے سے (درد)

وحشت میں اگر پاؤں کا پھیلانا ہے منظُور بیباک اُٹھا ہاتھ تو آرام سے پہلے (بیباک)

ہاتھ اُٹھانے کا نہیں عشق سے میں اے ناصح تو نصیحت سے مری ہاتھ اُٹھا مجکو کیا (جرأت)

ہات

اُٹھاؤں ہاتھ کیونکر اُس کے ملنے سے کوئی دیکھے دمِ رفتار ہے کیا کیا داماں اُٹھانے میں (جرأت)

صیاد پھینک دیوے یا برق پھُونک دیوے اب ہاتھ اُٹھا لیا ہے ہم نے بھی آشیاں سے (سوز)

جُستجُو سے بختوں کی ہاتھ اُٹھایا ہم نے در نگیں جیز کو ڈھونڈا کہ نہ پایا ہمنے (حسرت)

سُننے سے سوزِ عشق ترا ہاتھ کب اُٹھا تا پھُوٹ کر جگر کے نہو جائے بار داغ (سودا)

مُنہ موڑ لیا تم نے اگر مہر و وفا سے ہم ہاتھ اُٹھائینگے نہیں تو بھی دعا سے (سرسبز)

ہزار حیف میں دُنیا سے اُٹھ چلا تو بھی اُٹھایا ہاتھ نہ اُس بدگماں نے کینہ سے (جرأت)

اُٹھاتے ہاتھ کیوں نومید ہوکر اگر پاتے اثر ہم کچھ دعا میں (میر)

ہوتا اگر وہ شوخِ خود نما سرگرمِ آرائش اُٹھاتا ہاتھ خُورشید فلک آئینہ داری سے (ذوق)

نصیحت کا نہیں اب وقت ناصح اُٹھا ہاتھ ایسی باتوں سے دعا کر (ناظم)

چاک پہ چاک ہوا جُوں جُوں سیلا ہمنے اس گریباں ہی سے اب ہاتھ اُٹھایا ہمنے (میر)

کیا لُطف ہے جیئے جو بُرے حال کوئی میر جینے سے تُو نے ہاتھ اُٹھایا بھلا کیا (ایضاً)

ہمارا حال تُمہاری جفا سے کُچھ ہی ہو نہ ہاتھ اُٹھائینگے پر ہم بلا سے کچھ ہی ہو (ظفر)

مریضِ غم سے ترے ہاتھ اُٹھایا گو طبیبوں نے جواب ابتک نہیں اُسکو دیا اُسکے نصیبوں نے (ایضاً)

اُٹھانے ہاتھ جو مجنوں سے شہر کے لڑکے تو کون آکے اُٹھاتا اُجاڑ کے پتھر (ایضاً)

ظُلم ہوا ہو جفا اُس بیوفا کے ہاتھ سے ہاتھ اُٹھانے کی نہیں ہمتو وفا سے کچھ ہی ہو (ایضاً)

اُٹھائے دو جہاں سے ہاتھ جو تیری محبت میں ترے در پر وہ اے غارتگرِ دنیا و دیں بیٹھے (ایضاً)

اُٹھا چکا ترا عاشق ہے دو جہاں سے ہاتھ نہ اب اُدھر کا ہے لالچ نہ ہے اِدھر کی طمع (ایضاً)

بُردباری ہے عجب شے تُو نہ ہاتھ اِس سے اُٹھا اے ظفر کچھ کوئی ایسی بھی نادان بُردبے (ایضاً)

رکھ نبض پر نہ ہاتھ کہاں اے طبیب تو ہاتھ اُٹھا علاجِ مریضِ فراق سے (ایضاً)

اُٹھایا دو جہاں سے ہاتھ پر تیری محبت سے نہ ہرگز اے ستمگر اِس ترے مائل کا ہاتھ اُٹھا (ایضاً)

اے طبیبو ہاتھ اُٹھاؤ تم مری تدبیر سے عشق کا جاتا نہیں آزار میں نُسخے کہوں (معروف)

اِس زمیں میں اور بھی لکھکر غزل پڑھ اے نصیر ہاتھ مت تحریر سے اے یارِ دانشور اُٹھا (نصیر)

ہاتھ دن رات کے رونیسے اُٹھا دیکھ اے چشم اہلِ ماتم بھی نہیں کرتے بُکا تیسرے دن (ایضاً)

اے ابرِ تر اب تو برسنے سے اُٹھا ہاتھ دامن کا مرے پاٹ ہے قُلزم سے زیادہ (ایضاً)

(۸) عہد کرنا۔ قسم کھانا۔ سوگند کھانا۔ توبہ کرنا۔ کان پکڑنا۔ جیسے ہم نے اب تمہارے کام سے ہاتھ اُٹھایا۔ اِس ظالم سے ہاتھ اُٹھاؤ اور سے دل بہلاؤ۔ ؎

اب کے گرچی بچے تو اے ناصح ہاتھ اُٹھائینگے دل لگانے سے (حیرت)

ساغرِ کشتی سے ہاتھ اُٹھاؤں میں کس طرح زاہد نہیں میں شیخ نہیں پارسا نہیں (سپہر)

خط کے آنے سے تسلّی دل کی ہوتی ہے پر اب یکقلم لکھنے سے ہاتھ اُس نے اُٹھایا مطلع ہ (ظفر)

میرے ملنے سے وہاں جو ہاتھ اُٹھایا آپ نے حلقۂ ماتم میں یاں مجکو بٹھایا آپ نے (دولہ)

ہات

کہاں وہ پیار کی باتیں کہاں وہ بٹھلانا   اُٹھایا ہاتھ ہے اُس نے میرے بٹھانے سے (جرأت)

(۹)۔ ہاتھ ہٹانا۔ ہاتھ جدا کرنا۔ ہاتھ علیحدہ کرنا۔ ہاتھ الگ کرنا۔ ہاتھ سرکانا۔ ف

ہرچند جانیں جاتی ہیں پر تیغ جور سے   ہمکو ہمارے سر کی سوں تم ہاتھ مت اُٹھاؤ (میر)

تو اب تو ہاتھ اُٹھا قتل سے کہ قبضۂ تیغ   ہُوا ہے ہاتھ میں اے خانہ جنگ پیوستہ (ظفر)

ہاتھ اُٹھانے کے نہیں زلف دوتا سے کچھ ہو   ہو چکے ہم تو سیہ بخت بلا سے کچھ ہو + (ر)

(۱۰) نماز کے واسطے ہاتھ اونچا کرنا۔ نیت باندھنے کے واسطے کانوں پر ہاتھ رکھنا۔

(۱۱) وار کرنا۔ حربہ کرنا۔ حملہ کرنا۔ مارنے کو تیار ہونا۔ ف

یارو اجل کا منہ ہے کیا مجھپہ جو ہاتھ اُٹھا سکے   ہوتی ہمارے قتل کو تیغ علم اُسی کی ہے (ظفر)

(۱۲) دست درازی کرنا۔ مارنے کو ہاتھ اُٹھانا۔ مارنا۔ پیٹنا۔ ضرب لگانا۔ زدوکوب کرنا۔ جیسے عورت پر ہاتھ اُٹھاتے انہیں کو دیکھا ہے۔ ف

میں اپنی جان نہ دیدوں اگر جب ہی کہنا   عدو کے کہنے سے تو مجھپہ ہاتھ اُٹھا تو سہی (حیا)

ہاتھ اُٹھانا محتسب مستوں پہ ہے   ہو دیں یارب اِس کے دونوں ہاتھ خشک (ظفر)

(۱۳) مایوس ہونا۔ اُمید منقطع کرنا۔ ناامید ہونا۔ ہاتھ دھو بیٹھنا۔ ف

یہ کس کا رقص دیکھ آیا دلا تو   کہ بیٹھا زندگی سے ہاتھ اُٹھا تو + + (مشتاق)

جب سے تیرے در پہ آبیٹھے ہیں ہم   اپنے جی سے ہاتھ اُٹھا بیٹھے ہیں ہم (حسن)

جان تک اُس کی محبت میں گنوا بیٹھے ہیں   ہاتھ جینے سے سرِ دست اُٹھا بیٹھے ہیں (ناسخ)

نہیں اُٹھنے کے قاتل کی گلی سے   کہ ہم بیٹھے ہیں سر سے ہاتھ اُٹھا کر (وزیر)

یہ کہتا ہُوا پہلو سے دل ہو گیا رخصت   کمبخت کہاں ان مرا مجھسے اُٹھا ہاتھ + (کفایت)

اُٹھایا جس کے لئے زندگی سے ہاتھ سو آہ   کسی کے ملنے کی منگوائے ہے دعا ہم سے (جرأت)

پاؤں نخوت سے جو رکھتے تھے سر افلاک پر   ہاتھ اُٹھا کر زیست سے وہ سوئے ہیں مٹی کے پر (امانت)

سعی و طلب بہت کی مطلب کے تئیں نہ پہنچے   ناچار اب جہاں سے بیٹھے ہیں ہاتھ اُٹھا کر (میر)

اثر ہوتا تو کب کا ہو بھی چکتا   دعائے صبح سے اب ہاتھ اُٹھا بیٹھ (ر)

کرتے ہیں یوں دعا کہ ہم گویا   ہاتھ اثر سے اُٹھائے بیٹھے ہیں + + (سالک)

مرادِ عشق میں عاشق کی نامرادی ہے   اُٹھاؤ حضرتِ دل ہاتھ آرزو سے ہنو (ظفر)

اُمیدِ بر وفا کی اُٹھاتا ہے کیوں جفا   اِس سے اُٹھا تو اے دلِ اُمیدوار ہاتھ (ر)

(۱۴) کسی مقدس جگہ کی طرف قسم کھانے یا تنا ہد بنانے کے واسطے ہاتھ کرنا۔ آسمان یا مسجد وغیرہ کی طرف ہاتھ بڑھانا۔ ف

قتلِ عشاق سے باز آئیں گی کھاتی ہیں قسم   طاقِ ابرو کی طرف ہاتھ اُٹھا کر پلکیں + (امیر)

ہاتھ اُٹھنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ (۱) ہاتھ اونچا ہونا یا بلند ہونا۔ مارنے قتل کرنے یا تعظیم و سلام کے واسطے ہاتھ کا اونچا ہونا + وار ہونا۔ حربہ ہونا۔ ف

ادھر میں نے تواضع کی اُدھر تعظیم اُسنے کی   جھکائی میں نے جب گردن تو اُٹھا ہاتھ قاتل کا (وزیر)

ہاتھ کیا چرخ ستمگار پہ اُٹھے میرا   ضعف سے دستِ دعا بھی ہے اُٹھانا مشکل (سالک)

فروتن واجبِ تعظیم ہیں کچھ شک نہیں اِس میں   جھکی مقتول کی گردن تو اُٹھا ہاتھ قاتل کا (اسیر)

اس ادا پر ہی لاشیں گرنے لگیں   رہ گیا ہاتھ اُٹھ کے قاتل کا + + (رنگی)

شمشیرِ اجل چشم ہے اور زہرِ خدا ہاتھ   دنیا کی صفائی ہے اگر اُس کا اُٹھا ہاتھ (کفایت)

علم کر تیغ کو سو بار اُس قاتل کا ہاتھ اُٹھا   نہ ہرگز واسطے فریاد کے بسمل کا ہاتھ اُٹھا (ظفر)

نہیں اُٹھنے کا ہو کر خشک اُسکا ہاتھ اے مجنوں   جو تجھپر سارباں ناقۂ محمل کا ہاتھ اُٹھا (ر)

گئے ہم سامنے سو بار بر جا جب سلامت کو   نہ محفل میں کبھی اُس رونقِ محفل کا ہاتھ اُٹھا (ر)

(۲) ہاتھ پھیلنا۔ ہاتھ پسرنا۔ ف

عطا منظور ہے اُس کو دعا و سنو ہے اِسکا   اُدھر منعم کا ہاتھ اُٹھا اِدھر سائل کا ہاتھ اُٹھا (ظفر)

(۳) الگ ہونا۔ جدا ہونا۔ ہٹنا۔ سرکنا۔ علیحدہ ہونا۔ ف

رہا تجھ بن یہ عالم رات دل کی بیقراری کا   کہ دل پر سے نہ دم بھر عاشقِ بیدل کا ہاتھ اُٹھا (ظفر)

رہا سر پر ہمارے دوجہاں میں افسرِ شاہی   ظفر سر سے نہ اپنے مرشدِ کامل کا ہاتھ اُٹھا (ر)

ہاتھ آنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) ہاتھ لگنا۔ ہاتھ میں آنا۔ قابو میں آنا۔ قابو چڑھنا۔ بس میں آنا + گرفت میں آنا۔ حاصل ہونا۔ ملنا۔ بہم پہنچنا۔ حصول ہونا۔ دستیاب ہونا۔ ہمدست ہونا + میسر ہونا + چھوا جانا۔ پکڑا جانا۔ جیسے بھاگنے میں ہاتھ آنا + دسترس ہونا + فائدہ ہونا + فلاح کو پہنچنا + اشعار ذیل سے سب معنوں کی مثالیں ثابت ہیں + قبضہ ہونا۔ تسخیر ہونا۔ جیسے ملک ہاتھ آنا۔ ف

باندھو عبث نہ قتل پہ ہیجور کے کمر   کیا ہاتھ آئے گا کہو عاشق کو مار کے + (ہیجور)

بس غم تُو نے بہت ستایا   سچ کہہ کیا تیرے ہاتھ آیا + + + (سوز)

پاؤں آنکھوں سے اُسکے مہلانا   خوب خدمت یہ ہاتھ آئی ہے + + (منظور)

وہ رشکِ گل نہیں آنے کا ہاتھ حسرتِ دل   عبث تم اپنے نہ کھا کھا کے گل جلاؤ ہاتھ (جرأت)

بنی جو کچھ تہِ خنجر سو اپنی جان پہ بنی   پر اُن کے ہاتھ تو اک مفت کا شکار آیا (حیا)

ہاتھ آوے تو اُسے بیٹوں میں تلوو نکے تلے   اُسکی صورت میں مصوّر سے کھنچاؤں دوچار (رنگین)

ہاتھ آیا زاہدوں کو نہ ابرو کماں مرا   آخر کو چلّے رہ گئے دو چار کھینچ کر (امانت)

تھا رات شبِ وصل میں کیا شور مچایا   ہاتھ آئے تو کانوں میں گلا مرغِ سحر کا (ناسخ)

چاہتا ہے جی کہ ہوجائے مسخّر وہ پری   کوئی آجاوے عمل ایسا کسی عامل سے ہاتھ (ظفر)

ہو جائے دسترس جو تری زلف تک مجھے   میں جانوں آگیا مرے ملکِ تتار ہاتھ (ر)

مرادِ دل رسیدہ ہوا کب کسی کا صید   قسمت سے آگیا ہے ترے یہ شکار ہاتھ (ر)

سو بار ڈھونڈتی ہوئی آئی چیل گئی   ہم ناتوانیوں سے نہ آئے قضا کے ہاتھ + (ظہیر)

ف **ہاتھ اِدھر لا**۔ ہ۔ کلمۂ داد طلبی:۔ دیکھو (ہاتھ لانا یا ہاتھ لانا صفحہ ۶۸۰ کالم ۲) ف ہنسکے وہ کہتے ہیں تلوا مرا سہلائیے تو + قدر اب پوچھنا کیا ہاتھ اِدھر لائیے تو (سید غلام حسنین قدر بلگرامی)

ہات

مضمونِ اضطراب اُڑا لیگئے اُسے　　قاصد کی گرد تک بھی نہ آئی صبا کے ہاتھ (ظہیر)

جوڑا ہمجنس ہاتھ آیا　　محمودا کے گلے لگایا (دیاشنکر نسیم)

جفائیں کرتے ہیں تھم تھم کے اِس خیال سے وہ　　گیا تو پھر نہیں یہ میرے ہاتھ آنے کا (داغ)

باعثِ سوزِ جگر کوئی جو داغ آیا ہے ہاتھ　　وہ اندھیری گور کا اپنی چراغ آیا ہے ہاتھ (ظفر)

چشم نرگس زُلف سُنبل سرو قد رخسار گُل　　یار کیا آیا ہے ہاتھ اپنے کہ باغ آیا ہے ہاتھ (")

جستجو مُدّت سے تھی ہمکو دلِ گم گشتہ کی　　زُلف کے کُوچے میں اُسکے اب سُراغ آیا ہے ہاتھ (")

کیا کہُوں بیدولتی اور بدنصیبی اپنی میں　　جب ہُما پر ہاتھ ڈالا ہے تو زاغ آیا ہے ہاتھ (")

عشق کی دولت سے کیونکر ہو نہ دِل اپنا غنی　　مُلکِ وحشت ہاتھ آیا نقدِ داغ آیا ہے ہاتھ (")

میرے حالِ بد کے سُننے کا نہیں اُسکو دماغ　　دِلربا قسمت سے کیا نازک دماغ آیا ہے ہاتھ (")

ہاتھ دُنیا سے اُٹھایا ہے جنہوں نے اے ظفر　　رہتے ہیں وہ بافراغ اُن کو فراغ آیا ہے ہاتھ (")

اُس کا بھید یاری سے نہ عیّاری سے ہاتھ آیا　　خدا آگاہ ہے دِل کی خبرداری سے ہاتھ آیا (")

ہُوا حق میں ہمارے کیوں ستمگار آسماں اتنا　　کوئی پُوچھے کہ ظالم کیا ستمگاری سے ہاتھ آیا (")

اگرچہ مالِ دُنیا ہاتھ بھی آیا حریصوں کے　　تو دیکھا ہے کِس کِس ذِلّت و خواری سے ہاتھ آیا (")

بمنِ ظالم دِل آزاری جو دِل منظور ہے لینا　　کسی کا دِل جو ہاتھ آیا تو دِلداری سے ہاتھ آیا (")

اگرچہ خاکساری کیمیا کا سہل نُسخہ ہے　　ولیکن ہاتھ آیا جس کے دشواری سے ہاتھ آیا (")

کوئی یہ وحشیٔ رم دیدہ تیرے ہاتھ آتا تھا　　برائے صیّادِ حُسن دِل کی گرفتاری سے ہاتھ آیا (")

ظفر جو دو جہاں میں گوہرِ مقصود تھا اپنا　　جنابِ فخرِ دیں کی وہ مددگاری سے ہاتھ آیا (")

(۲)- جاننا- معلوم ہونا- جیسے- سیّد خدا کی بنیاد عبارت لکھنے کا ڈھنگ ہاتھ کیا آیا ہے کہ تم نے سارے جہان کو سر پر اُٹھایا ہے (اُردُوئے معلّٰے غالب)

ہاتھ اوٹ لینا- ہ- فِعل متعدّی:- ہاتھوں کا سایہ کرلینا- ہاتھ سامنے کرلینا- ہاتھ روک لینا + ہاتھ سپر کرلینا- ہاتھوں کی ڈھال بنا لینا +

ہاتھ اوچھا پڑنا- ہ- فِعل لازم:- پُورا ہاتھ نہ پڑنا- اُچٹتا ہوا ہاتھ پڑنا- پُورا وار نہ بیٹھنا + ہاتھ کی پُوری گرفت نہونا- ہاتھ کی گرفت میں نہ آنا- ہ

خِلوت میں زلیخا سے چُھٹا دامنِ یُوسف　　اُوچھا جو ذرا ہاتھ پڑا بختِ رسا کا (دشادانِ اِنّ؟)

شوق تھا ناتمام بسمل کا　　ہاتھ اوچھا پڑا ہے قاتل کا + (انور)

ہاتھ تو اوچھا پڑا تھا گر پڑے ہم آپ سے　　دِل کو قاتل کے بڑھانا کوئی ہمسے سِیکھ جائے (ذوق)

یکا ٹے تیغ ہاتھ اوچھا پڑے تو آپ مرجائیں　　نہونے دیں گے ہم اہلِ وفا تحقیرِ قاتل کی (زکی)

ہاتھ اُونچا رہنا- ہ- فِعل لازم:- دست بالا رہنا- دینے کے قابل اور سخی رہنا- دست بلند رہنا- بول بالا رہنا- جیسے سخی کا ہاتھ اُونچا رہتا ہے- دانا کا ہاتھ ہمیشہ اُونچا رہتا ہے- ولی محمّد نظیر اکبر آبادی- ہ

ہات

دولت جو تیرے پاس ہے رکھ یاد تُو یہ بات　　کھا تُو بھی اور اللہ کی کر راہ میں خیرات
دینے سے بھی ایسکے ترا اُونچا رہے گا ہاتھ　　اور یاں بھی تری گزرے گی سو عیش سے اوقات
اور واں بھی تجھے سیر یہ دکھلاوے گی بابا (نظیر)

ہاتھ اُونچا ہونا- ہ- فِعل لازم:- (۱) دینے کے قابل ہونا- آسُودہ حال ہونا- (۲) سخی ہونا- فیّاض ہونا +

ہاتھ باندھنا- ہ- فِعل لازم:- (۱) ہاتھ جکڑنا- دونوں ہاتھوں کو ملا کر کسنا- ہاتھوں کی بندش کرنا- ہتکڑی ڈالنا- جیسے مُجرم کے ہاتھ باندھنا- ہ

ہاتھ کیوں باندھے مرے چھلّا اگر چوری گیا　　یہ سراپا شوخئے دزدِ حِنا تھی میں نہ تھا (ظفر)

باندھے تھے تیرے ہاتھ لگا کر حِنا کبھی　　ہاتھ اپنے عمر بھر ترے آگے بندھا گئے (مرزا صابر)

(۲)- ہاتھ جوڑنا- دست بستہ ہونا یا رہنا + منّت سماجت کرنا + دستِ ادب باندھنا-

میں باندھتا ہوں ہاتھ یہ ہر وقت کہ ہٹ چھوڑ　　رکھوں گا ترے پاؤں پہ سر روز کہانتک (صابر)

فرمائیے کچھ غلط کہے دِلربا دُرست　　میں ہاتھ باندھ باندھ کہوں گا بجا دُرست (رند)

ہائے نبرہ پہ سر اُس کا ہو کہ جس کے در پر　　جبہ فرسا تھے سدا شاہ و گدا باندھ کے ہاتھ (نصیر)

جِس گھڑی قاسم نوشاہ چلا لڑنے کو　　گر پڑی پاؤں پہ اُسوقت حِنا باندھ کے ہاتھ (")

اِس واسطے کہ یار کا چھلّا چرا گئے وے　　ہم باندھتے میں سامنے دُزدِ حِنا کے ہاتھ (اسیر)

رنگت یہ اور ہی رکھتے ہے بخدا　　دُوں رنگِ حِنا سے اُس کو نِسبت سو کیا
رُتبہ دِلِ خُوں شدہ کا خُوباں میں یہ ہے　　نِت جِس کے حضُور ہاتھ باندھے ہے حِنا ([illegible])

(۳) نماز یا تعظیم کے واسطے سینہ پر ہاتھ رکھنا +

ہاتھ باندھے کھڑے رہنا- ہ- فِعل لازم:- دست بستہ موجود رہنا- ادب کے ساتھ حاضر رہنا + حکم کا مُنتظر رہنا- ہ

غمزدوں کو کہاں پڑی ہے نیند　　عیش کے بندوں کو پڑی ہے نیند
نہیں محتاجِ خواب عبداللہ　　ہاتھ باندھے ہوئے کھڑی ہے نیند ([illegible])

ہاتھ بٹانا- ہ- فِعل لازم:- عو- کام بٹانا- کسی کے کام میں شریک ہونا- آپس میں کام تقسیم کرلینا- مِلکر کام کرنا- شریکِ کار ہونا- جیسے ساس نند کو کام کرتے دیکھ جھٹ جا کے اُن کا ہاتھ بٹا لیا- (گھر سلی) ہ

خاک اُڑانے میں بٹا دے کون آکر میرا ہاتھ　　سر بسر صحرائے وحشت جبکہ میرے سر پڑے (عارف)

ہاتھ بڑھانا- ہ- فِعل متعدّی:- (۱) ہاتھ لمبا کرنا- ہاتھ آگے تک لیجانا- ہاتھ آگے کرنا- جیسے ہاتھ بڑھا کرلے لو- (۲) اپنی حد سے تجاوز کرنا- معمُول سے زیادہ لینا- زیادہ تانی کرنا- (۳) دخل بڑھانا- زیادہ مداخلت کرنا +

ہاتھ بکنا- ہ- فِعل لازم:- کسی کے ہاتھ فروخت ہونا- کسی کا غلام بننا- ہ

ہات

اُس کے ہاتھوں بکے ہیں جا کے مُفت   اپنی قیمت کو دیکھتے ہیں ہم + (مؤلف)

(۲) تابع ہونا۔ مُطیع و فرماں بردار رہنا۔ نوکر ہونا +

ہاتھ بند ہونا۔ ا۔ فعل لازم۔ (۱) ہاتھ تنگ ہونا۔ تنگدست ہونا۔ مُفلس ہونا۔ روپیہ پیسہ پاس نہ ہونا۔ غریب ہونا۔ (۲) ہاتھ رُکا ہُوا ہونا۔ کسی کام میں مصروف ہونا +

ہاتھ بہاتھ۔ ا۔ تابع فعل۔ دست بدست۔ ہاتھوں ہاتھ۔ فوراً۔ جلدی جلدی

اگر وہ لے دلِ پر اضطراب ہاتھ بہاتھ   تو ساتھ جان بھی دُوں میں شتاب ہاتھ بہاتھ (ظفر)

نصیب ہمکو نہ ہو بوسہ اور تیری لب تک   ہمیشہ پہنچے یہ جامِ شراب ہاتھ بہاتھ (ر)

صد آفریں تجھے قاصد کہ لایا لکھوا کر   ہمارے خط کا تو اُن سے جواب ہاتھ بہاتھ (ر)

مزا تو جب ہو کہ یہ گرم گرم اے مے نوش   دلِ برشتہ کے پہنچیں کباب ہاتھ بہاتھ (ر)

جہاں میں ہیں وہ کہاں جوہری کہ لیجائیں   ہمارے اشک کا دُرِّ خوش آب ہاتھ بہاتھ (ر)

ظفر ہوا ترے دیواں کا اک جہاں مشتاق   ہزار کو بس گئی یہ کتاب ہاتھ بہاتھ + + (ر)

ہاتھ بھر۔ ہ۔ تابع فعل: بقدرِ دست۔ یک ارش۔ آدہ گز۔ بیچ کی اُنگلی سے کہنی تک۔ ایک ہاتھ کی برابر۔ دو بالشت

ہاتھ بھر جانا۔ ہ۔ فعل لازم: (۱) ہاتھ شل ہو جانا۔ ہاتھ تھک جانا۔ ہاتھ کے خُون کی حرکت کا رُک جانا۔ ہاتھ میں خُون اُتر آنا۔ ہاتھ بھاری ہو جانا۔ ہاتھ سُن ہو جانا۔ (۲) ہاتھ سن جانا۔ ہاتھ لتھڑ جانا۔ دستِ آلُودہ شدن کا ترجمہ +

ہاتھ بھر کا دِل ہو جانا۔ ا۔ فعل لازم: دل بڑھ جانا۔ ہمت بڑھ جانا۔ نہایت خُوشوقت اور مسرُور ہو جانا +

ہاتھ بھر کی زبان یا للّو ہونا۔ ا۔ فعل لازم: عو۔ زباں دراز ہونا۔ جواب میں گستاخ اور بے ادب ہونا۔ جیسے یہ اماں باوا کی لاڈلی ہیں انکی بھی ہاتھ بھر للّو نہ ہوگی تو کس کی ہوگی۔ (مجالس النسا) +

ہاتھ بیٹھنا۔ ہ۔ فعل لازم: (۱) ہاتھ جمنا۔ خُوب مشق ہونا۔ کسی کام پر ہاتھ کا مشّاق ہو جانا۔ (۲) تلوار کا بھرپور ہاتھ لگنا۔ کاری زخم لگنا۔ جمتّول ہاتھ لگنا +

ہاتھ بیچے میں کچھ ذات نہیں بیچی۔ ا۔ محاورہ۔ (مقولۂ خدمتگاراں) نوکری کی ہے کچھ گالیاں سُننے کا ٹھیکہ نہیں لیا ہے۔ خدمت اور نوکری بجالانے کو حاضر ہیں بُرا بھلا سُننے کو ہم نہیں ہیں +

ہاتھ پانی لینا۔ ہ۔ فعل لازم: (ہنود عو) آبدست کرنا۔ طہارت کرنا۔ پانی لینا +

ہاتھ پاؤں باندھنا۔ ہ۔ فعل لازم: دست و پا بستن کا ترجمہ۔ ہاتھ پاؤں جکڑنا۔

شوخیاں کرنے میں چل نکلے ہو تم حد سے سوا   باندھیں گے بندی لگا کر ہم تمہارے ہاتھ پاؤں (شوق)

ہاتھ پاؤں بچانا یا بچائے رکھنا۔ ہ۔ فعل لازم: کسی صدمہ یا ضرر سے اپنے ہاتھ پاؤں کو محفوظ رکھنا۔ کمال احتیاط اور ہوشیاری سے کوئی کام کرنا۔ محتاط رہنا۔ کسی الزام۔ بدنامی آلُودگی اور چوٹ پھیٹ سے بچا رہنا۔ ف

ذبح کرنے میں بھی پامال کرتے ہیں بھی   بھ بچائے رکھتے ہیں یہ حسن والے ہاتھ پاؤں (داغ)

ہاتھ پاؤں بچایئے۔ موذی کو ڈرایئے۔ ا۔ کہاوت: حکمت علی۔ یا مکاری سے کام لینا چاہیئے جس سے کچھ ضرر نہ پہنچے۔ (اگرچہ صحیح ٹرکا ہات مگر ٹرانا بولتے ہیں)

ہاتھ پاؤں پڑنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ نہایت منّت سماجت کرنا۔ ہاتھوں کو چُومنا اور قدموں پر گرنا۔ دست و پا بوسیدن کا ترجمہ۔ پابوسی کرنا +

ان سے کہنا شہر کا شب کی شب مہمان رہ   دیر سے پڑتا ہے یہ صاحب تمہارے ہاتھ پاؤں (شہر)

یہ غضب گھبرا کے آیا پھر درستی پر مزاج   ہم پڑے کتنے ہی اُس بیداگر کے ہاتھ پاؤں (ظفر)

ہاتھ پاؤں پھُلا دینا۔ ہ۔ فعل متعدی: گھبرا دینا۔ بیحواس کر دینا جیسے تمہاری جلدی نے تو میرے ہاتھ پاؤں پھُلا دیئے +

ہاتھ پاؤں پھولنا یا پھُول جانا۔ ہ۔ فعل لازم۔ (۱) دست و پا کے اُوپر ورم آجانا۔ ہاتھ پاؤں سُوج جانا + سُوجن کے باعث ہاتھ پاؤں کا کام نہ دے سکنا۔ ہاتھ پاؤں کا قابو میں نہ رہنا۔ چلنے پھرنے کی طاقت نہ رہنا (۲) بیحواس ہونا۔ حواس باختہ ہونا۔ سٹ پٹا جانا۔ گھبرا جانا۔ ہوش اُڑ جانا۔ بیحواس ہو جانا۔ سراسیمہ ہو جانا + ہکا بکا ہو جانا۔ اسقدر خوف یا رُعب غالب ہو جانا کہ طاقتِ رفتار اور تابِ جنبشِ دست نہ رہنا۔ نقشِ دیوار بن جانا۔ بیخود ہو جانا۔ آپے میں نہ رہنا۔ دست و پا گم کردن کا ترجمہ۔ ف

گُل دیکھ کے ہاتھ پاؤں پھُولے   بے خُود ہوئے یہ بہار میں ہم (قدر)

دیکھ لیتے ہیں جو ہم اُس گُل کے پیارے ہاتھ پاؤں   بیخُودی سے پھُول جاتے ہیں ہمارے ہاتھ پاؤں (شوق)

صُورت کو دیکھتے ہی گئے ہاتھ پاؤں پھُول   گھبرا گیا نہ اے دلِ ناکردہ کار حیف (میر سوز)

اسد خوشی سے مرے ہاتھ پاؤں پھُول گئے   کہا جو اُس نے ذرا میرے پاؤں داب تو دے (غالب)

ملا ہے غُنچہ دہن کونسا بتا او رند   رہے نہ آپ میں تم ہاتھ پاؤں پھُول چلے (رند)

آپ کو کھوتا ہُوں اُسے پا کر   ہاتھ اور پاؤں پھُول جاتے ہیں + + (ر)

ہر اِک گُل سے وہ صُورت دیکھی ہے قبُول   کہ میرے ہاتھ پاؤں سب گئے پھُول (میر حسن)

چمپا کلی کو دیکھ گئے ہاتھ پاؤں پھُول   بالے کی جھوک سب مرے اوسان لے گئی (ر)

مارے خوشی کے پھُول گئے میرے ہاتھ پاؤں   گلشن میں اُنکو دیکھ کے اُٹھا قدم نہیں (سخن)

چُست و چالاک ایسے ہیں اُس فتنہ گر کے ہاتھ پاؤں   پھُول جائیں سامنے جسکے بشر کے ہاتھ پاؤں (ظفر)

نکلے تم آصبا کی طرح جب چمن میں پھُول   گلشن میں دیکھ گُل کے گئے ہاتھ پاؤں پھُول (ابرو)

تیرے آنیکی خبر دیتا ہے جب پیکِ صبا   کیا ہی اے گل پھُول جاتے ہیں ہمارے ہاتھ پاؤں (ناسخ)

ہاتھ پاؤں پھیلانا۔ ہ۔ فعل لازم: (پورب) کام کا بڑھانا۔ کام کو طُول دینا +

ہاتھ پاؤں توڑ ڈالنا۔ ہ۔ فعل متعدی: دست و پا شکستن کا ترجمہ۔ ہاتھ پاؤں کو نکما کر دینا۔ ہاتھ پاؤں کو زخمی یا مجروح کر دینا۔ ہاتھ پاؤں کو کام کا نہ رکھنا۔ ف

ہات

ضُعف سے بیارِ اُلفت کیا سنبھالے ہاتھ پاؤں   اِس تپ اعضاشکن نے توڑ ڈالے ہاتھ پاؤں (داغ)

ہاتھ پاؤں تھرّا جانا۔ ہ ۔فِعل لازم:۔خوف یا دہشت کے باعث ہاتھ پاؤں کانپنے لگنا۔لرزہ براندام اُفتادن کا ترجمہ۔ڈر کے مارے کپکپا جانا۔ —

جا کے یوں اُس برق وش کو چھیڑ بیٹھا بیدھڑ   خوف سے تھرّا نہ جائیں کیوں ظفر کے ہاتھ پاؤں (ظفر)

ہاتھ پاؤں توڑنا۔ ہ ۔فِعل متعدّی:۔(۱) دست و پا شکستہ کرنا۔ہاتھ پاؤں کو ضربِ شدید پہنچانا۔ ہاتھ پاؤں بیکار یا نکمّے کر دینا۔لُولا لنگڑا بنا دینا۔ (۲۔فعل لازم) جانکنی کے عالم میں ہونا۔جانکندن میں ہونا۔حالتِ نزع میں ہونا۔ —

ہاتھ پاؤں توڑتا ہُوں نزع میں   مُشکل آساں ہو مری جلد آئیے + (رند)

(۳) خُوب کسرت یا ورزش کرنا۔ڈنڈ پیلنا۔ بیٹھکیاں لگانا +

ہاتھ پاؤں تھکانا۔ ہ ۔فعل متعدّی:۔ (۱) دست و پا کو مُضمحل کرنا۔ہاتھ پاؤں کی طاقت سلب کر دینا۔ہاتھ پاؤں میں طاقت نہ رہنے دینا۔ —

دوڑنے دہ اپنی رہ میں پیٹنے دو سر مُجھے   ذبح سے پہلے ہی یہ مُجرم تھکا لے ہاتھ پاؤں (داغ)

(۲) ناتواں کر دینا۔چلنے پھرنے کے قابل نہ رکھنا۔جیسے اُن کے بڑھاپے نے ہاتھ پاؤں تھکا دئے۔اِس بیماری نے ہاتھ پاؤں تھکا دئے ورنہ اب بھی خاصہ مضبُوط تھا +

ہاتھ پاؤں تھک جانا۔ ہ ۔فِعل لازم:۔ دست و پا کا شل ہو جانا۔ہاتھ پاؤں بھر جانا۔ہاتھ پاؤں میں طاقت نہ رہنا۔ہار جانا۔ دم نہ رہنا۔ طاقت نہ رہنا۔

آیا کنارہ ہاتھ نہ دریائے عِشق کا   اور تھک گئے شناورِ کامل کے ہاتھ پاؤں (ظفر)

ہاتھ پاؤں ٹوٹنا۔ ہ ۔فِعل لازم:۔ اعضا شکنی ہونا۔ہڑ پھوٹن ہونا۔جوڑوں میں میٹھا میٹھا درد ہونا۔بخار سے پیشتر ہاتھ پاؤں میں درد سا ہونے لگنا۔تپ و لرزہ کی آمد ہونا + خمار ہونا۔نشہ کا اُتار ہونا۔ —

مُحتسب نے میکدہ میں کیا کوئی توڑا ہے خُم   ٹُوٹتے ہیں آج کیوں ساقی ہمارے ہاتھ پاؤں (ناسخ)

ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہونا۔ ہ ۔فِعل لازم:۔ہاتھ پاؤں میں گرمی نہ رہنا۔جسم کی گرمی کا جاتا رہنا + سنپات ہو جانا۔غشی کا عالم طاری ہونا + بردِ اطراف ہونا + مرنے کا وقت قریب ہونا۔علامتِ مرگ کا ظاہر ہونا +

ہاتھ پاؤں چلنا۔ ہ ۔فِعل لازم:۔(۱) ہاتھ پاؤں کا کام دینا۔ دست و پا کا باحرکت ہونا۔ دست و پا کا قابلِ کار ہونا۔ ہاتھ پاؤں میں طاقت ہونا۔کام کاج کے قابل ہونا۔جیسے جب تک ہاتھ پاؤں چلتے ہیں کیوں کسی کا اِحساں اُٹھایا۔ —

وُہی دشت اور وُہی گریبان چاک   جب تک ہاتھ پاؤں چلتے ہیں + (مُصحفی)

نہ گریباں چُھٹے نہ دامنِ دشت   جب تک ہاتھ پاؤں چلتے ہیں + (میر کلو عرش)

خط بھی لکھیے گا آپ بھی آئے گا تیرے پاس   چلتے ہیں جب تلک تیرے مائل کے ہاتھ پاؤں (ظفر)

ہاٹ

(۲) ہاتھ پاؤں کا نچلا نہ رہنا۔نچلا نہ بیٹھنا۔ایک نہ ایک چیز کو ہاتھ یا پاؤں سے چھیڑے جانا۔جیسے اِتنا تو بٹ لیا مگر ہاتھ پاؤں چلے ہی جاتے ہیں + (عو)

ہاتھ پاؤں چُومنا۔ ہ ۔فعل متعدّی:۔ دست و پابوسیدن کا ترجمہ۔نہایت تعظیم و تکریم کرنا۔ہاتھوں اور پاؤں کو بوسہ دینا + نہایت سراہنا۔ —

کوچۂ جاناں سے لایا جا کے نامہ کا جواب   کس طرح چُومیں نہ اپنے نامہ بر کے ہاتھ پاؤں (ظفر)

کِس کِس مزے سے رات کو مستی میں دمبدم   ہم چُومتے تھے ساقیٔ محفل کے ہاتھ پاؤں (ر)

ہاتھ پاؤں چُھڑا لینا یا چُھڑا لینا۔ ہ ۔فعل متعدّی:۔ دست و پا کو کسی کے قابُو یا بس سے نکال لینا۔ہاتھ پاؤں کو دُوسرے شخص سے چُھڑا لینا۔ —

صدقے ایسی قید کے قرباں اِس زنجیر کے   وہ کہے یہ مُجھ سے جب جانیں چُھڑا لے ہاتھ پاؤں (داغ)

ہاتھ پاؤں دابنا۔ ہ ۔فِعل متعدّی:۔چپّی کرنا۔ہاتھ پاؤں میں مُکّیاں لگانا مُٹھی کرنا + خدمت کرنا۔ —

فرہاد و قیس دابتے ہیں خادموں کی طرح   منزل میں عاشقی کی مرے دل کے ہاتھ پاؤں (ظفر)

ہاتھ پاؤں دُھلوانا۔ ہ ۔فِعل متعدّی:۔ہاتھ پاؤں دُھلانے کی خدمت اِختیار کرنا۔خادمی قبُول کرنا۔خادم بننا۔ —

رُتبہ کہاں پری کو کہ دُھلوائے جُوں کنیز   مہندی بھرے وہ حُورِ شمائل کے ہاتھ پاؤں (ظفر)

ہاتھ پاؤں رہ جانا۔ ہ ۔فِعل لازم:۔جھولا مار جانا۔دست و پا کا سُن ہو جانا۔ہاتھ پاؤں کا بےحِس و حرکت ہو جانا۔فالج ہو جانا۔ادھرنگ ہو جانا +

ہاتھ پاؤں سرد ہونا۔ ۱۔فِعل لازم:۔ دیکھو (ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہونا) —

گرمجوشی غیر سے کرتا ہے جو وہ بیوفا   سرد ہو جاتے ہیں غیرت سے ہمارے ہاتھ پاؤں (بسمل)

ہاتھ پاؤں سنبھالنا۔ ہ ۔فِعل متعدّی:۔(۱) ہاتھ پاؤں نکالنا۔جوان اور تنومند ہونا۔خُوب موٹا تازہ اور قدآور ہونا + پر پُرزے نکالنا۔ —

نامِ خدا سنبھالے ہیں قاتل نے ہاتھ پاؤں   آئیں گے زیرِ خنجرِ بُرّاں نئے نئے (داغ)

(۲) ہاتھ پاؤں روکنا۔ ہاتھ پاؤں قابُو میں کرنا۔ہاتھ پاؤں تھامنا۔ہاتھ پاؤں کی روک تھام کرنا

ہاتھ پاؤں سنبھلنا۔ ہ ۔فِعل لازم:۔ ہاتھ پاؤں کی روک تھام ہونا۔ہاتھ پاؤں کا قابُو میں رہنا۔ ہاتھ پاؤں درُست رہنا۔ —

کر دیا ہے چُور ہم کو فتنۂ اُلفت نے داغ   اب بھلا کوئی سنبھلتے ہیں سنبھالے ہاتھ پاؤں (داغ)

ہاتھ پاؤں سے چُھوٹنا۔ ہ ۔فِعل لازم:۔(عو) جننے سے فراغت پانا۔جنکر فارغ ہونا۔تندرستی کے ساتھ جنکر کھڑا ہونا۔ جننے کی تکلیف اور صدمہ سے نجات پانا +

ہاتھ پاؤں کاٹنا۔ ہ ۔فِعل متعدّی:۔ دست و پا بُریدن کا ترجمہ۔ہاتھ اور پاؤں قلم کرنے کی سزا دینا۔ دست و پا قلم کردن +

ات

پہلے دستور تھا کہ مُجرم کا اوّل قصُور میں ایک ہاتھ دُوسرے میں دُوسرا ہاتھ۔ مگر تیسرے میں دونوں پاؤں بھی قلم کر دیتے تھے رنجیت سِنگھ کے وقت تک بھی یہ سزا جاری تھی چنانچہ اب تک اُس زمانہ کے ایسے سزا یافتہ پائے جاتے ہیں۔ ف

ہاتھ پاؤں کو لگائے تیرے یوں آکر رقیب — کاٹنے واجب ہیں ایسے بے ہُنر کے ہاتھ پاؤں (ظفر)

ہاتھ پاؤں کا ہارنا۔ ہ۔ فِعل متعدّی:۔ ہاتھ پاؤں کا تھکنا۔ دست و پا کا ضُعف یا پیری کے سبب کام نہ دینا۔ ف

ہے ضعیفی میں بھی ہم کو نوجوانی کا خیال — دِل نہیں ہارا ہے اب تک گو کہ ہارے ہاتھ پاؤں (آغا)

ہاتھ پاؤں کی کاہلی اور مُنہ میں مُوچھیں جائیں۔ ا۔ کہاوت:۔ ایسے سُست اور کاہل وجود کی نسبت بولتے ہیں جسے اپنے ہونٹھوں پر سے مُوچھوں کا ہٹانا بھی دشوار معلوم ہو۔ ایسی سُستی اور کاہلی جس سے اپنی ذات کو بھی نقصان پہنچے یعنی سُستی اور کاہلی سے کام بگڑتا ہے۔ پُورب میں کہتے ہیں۔ ہاتھ کی آسکتی مُنہ میں مُوچھ + (بعض لوگ کہتے ہیں یہ مثل اِس طرح ٹھیک ہے۔ ہاتھ پاؤں کے کاہلی تا آخر یعنی ہاتھ ہونے کے باوجود یہ کاہلی ہے) +

ہاتھ پاؤں مارنا۔ ہ۔ فِعل لازم:۔ (۱) ہاتھ پاؤں چلانا۔ دست و پا کو متحرک کرنا۔ ہاتھ پاؤں ہلانا جلانا۔ جیسے دیکھو تو بچّہ اکیلا پڑا ہُوا کس مزے سے ہاتھ پاؤں مار رہا ہے۔ (۲) پاؤں پیٹنا۔ تڑپنا۔ لوٹنا۔ تِلملانا۔ مُضطرب اور بیقرار ہونا۔ ف

وہ لگا دھونے جو دریا کے کِنارے ہاتھ پاؤں — موج ساں کیا ہمنے بیتابی سے مارے ہاتھ پاؤں (مخمُور)

ہتکڑی ہاتھوں کی ٹُوٹی پاؤں کی زنجیر بھی — اِس قدر جوشِ جنُوں میں ہمنے مارے ہاتھ پاؤں (ر)

دیکھیائے گورے گورے جو تمہارے ہاتھ پاؤں — زیست بھر ہاتھ دِلِ بِسمل کیوں نہ مارے ہاتھ پاؤں (ناسخ)

کیوں اناہے سامنے قاتِل کے ہاتھ پاؤں — کٹوائے اِس گناہ نے بسمل کے ہاتھ پاؤں (ظفر)

ہاتھا پائی میں بھی ہم چُوکے نہ اپنے کام سے — وصل کی شب یار نے کیا کیا نہ مارے ہاتھ پاؤں (آغا)

(۳) جانکنی کے عالم میں ہونا۔ نزع میں ہونا۔ (۴) جانفشانی کرنا۔ خُونِ جگر کھانا۔ خُوب محنت و مشقّت کرنا۔ جان توڑ کر کوئی کام کرنا۔ (۵) کمال سعی کرنا۔ نہایت کوشش کرنا۔ دوڑ دُھوپ کرنا۔ از حد جدّ و جہد کرنا۔ ف

مانی و بہزاد نے مُلکِ عدم کی راہ لی — وہ کمرِ مُطلق نہ پائی لاکھ مارے ہاتھ پاؤں (آغا)

(۶) تلاش و جُستجو کرنا۔ ف

ناتوانی نے کیا اب تو ہیں بیدست و پا — ہاتھ پاؤں مارتے تھے جب تلک تھے دست و پا (مُصحفی)

بحرِ غم میں ایک آشنا کے لئے — میں نے کیا ہاتھ پاؤں مارے ہیں (رِند)

(۷) تیرنا۔ شناوری کرنا۔ ہیلنا۔ پیرنا۔ ف

گوہرِ مقصود ہاتھ آیا نہ پایا آشنا — بحرِ اُلفت میں دلا لاکھوں ہی مارے ہاتھ پاؤں (اسیر)

ہات

ہم بحرِ غم کے مارے پہنچے نہ جا کنارے — مانندِ موج ہم نے گو ہاتھ پاؤں مارے (نکہت)

کشتئ مئے سے لگا یا پار بیڑا ساقیا — وُرنہ تو دریائے غم میں ہم نے مارے ہاتھ پاؤں (ناسخ)

تھی موت جن کی ڈوب گئے بحرِ عشق میں — کچھ ہاتھ پاؤں مار کے میں تو نِکل گیا (مظفر)

ہاتھ پاؤں نِکالنا۔ ہ۔ فِعل لازم:۔ دست و پا کا بخُوبی نشو و نما پانا۔ تنومند ہونا۔ موٹا تازہ ہونا۔ قد آور جوان ہونا۔ پٹ ہٹّا جوان نکلنا۔ لمبا تڑنگا ہو جانا۔ جوانی میں بھر جانا۔ جوان ہو جانا۔ جیسے اُس نے تو کسرت کر کے خُوب ہاتھ پاؤں نکالے ہیں +

مچھلیاں بازو کی اُبھریں ساق پا تمکین نہیں — خُوب صاحب نے نکالے اب تو بارے ہاتھ پاؤں (آغا)

(۲) گُستاخ ہونا۔ بے ادب ہونا۔ سر چڑھنا۔ شرارت پیشگی اور رفتہ رفتہ دراز دستی اختیار کرنا۔

ہاتھ اٹھایا وصل میں مجھ پر چلائی لات بھی — رفتہ رفتہ اب نکالے تمنے بارے ہاتھ پاؤں (ناسخ)

(۳) خُود رفتہ ہونا۔ آپے سے باہر ہو جانا۔ بڑھ کر چلنا +

یہ ہاتھ پاؤں نشّے میں نکالئے — دستارِ آفتاب کی بڑھ کے اُچھالئے (امانت)

سیکڑوں کو قتل لاکھوں کو کیا ہے پائمال — یہ نکالے میری جاں تُمنے نرالے ہاتھ پاؤں (داغ)

ہاتھ اُلجھے جیب سے پھر پاؤں لپٹے خار سے — ہمنے زِنداں سے نکلتے ہی نکالے ہاتھ پاؤں (ر)

(۴) پیر پُرزے نکالنا۔ خُوبصُورت جوان نِکلنا + [1]

ہاتھ پاؤں ہلانا۔ ہ۔ فِعل لازم:۔ (۱) ہاتھ پاؤں کو جنبش دینا۔ دست و پا کو حرکت دینا ہاتھ پاؤں چلانا۔ سعی و کوشش کرنا۔ جدّ و جہد کرنا۔ ہاتھ پاؤں مارنا + جیسے نہ ہاتھ پاؤں ہلاؤ گے اور نہ کُچھ کما کر لاؤ گے۔ بے ہاتھ پاؤں ہلائے کُچھ نہیں ہوتا +

گر ترے وحشت زدہ کچھ بھی ہِلائیں ہاتھ پاؤں — شورِ محشر چیخ اُٹھے نالۂ زنجیر سے (داغ)

پہنچے تڑپ تڑپ کے بھی جلّاد تک نہ ہم — طاقت سے ہاتھ پاؤں زیادہ ہلا چُکے (آتش)

(۲) محنت مزدُوری کرنا + ف

ہاتھ پاؤں کو ہلاتے ہیں تو پلتا ہے پیٹ — ایک کے واسطے ہیں چار کمانے والے (آغا)

ہاتھ پتّھر تلے دبنا یا آنا۔ ہ۔ فِعل لازم:۔ ایسی غرض کا متعلّق ہونا جو انواع رنج و تعب کا باعث ہو۔ نہایت مشکل یا دِقّت میں پھنسنا۔ مجبُور و ناچار ہونا۔ بے بس ہونا۔ بے بسی ہونا۔ ایسی سخت مُشکل میں گرفتار ہونا کہ جس سے نِکلنا محال ہو۔ مجبُوری اور ناچاری کا عالم ہونا۔ ف

دست بردار ہُوں کیونکر بُتِ سنگیں دِل سے — آگیا اب تو مرا ہاتھ تلے پتّھر کے (جرأت)

عِشق سے اُس سنگدِل کے ہو بیائی کِس طرح — کیا کریں ہم دب گیا ہاتھ اب تو پتّھر کے تلے (ر)

اِن آپ کے لوگوں سے بگڑ ہم نہیں سکتے — کیا کیجئے جو پتّھر کے تلے ہاتھ دبا ہو (انشا)

ہم تو نادانی سے آئے اِن بتوں کے ہاتھ آہ — سب کہیں جو کُچھ کہ چاہیں ہاتھ ہے پتّھر تلے (کامل)

دِل دو دستے بُت کا نہ پابند ہو یا رب — دُشمن کا بھی دب جائے نہ پتّھر کے تلے ہاتھ (آتش)

[1] ہاتھ پاؤں ہار جانا۔ ہ۔ فِعل لازم:۔ (۱) ہاتھ پاؤں تھک جانا۔ ہاتھ پاؤں میں طاقت نہ رہنا (۲) جُرأت نہ رہنا۔ ہمّت ہار دینا۔ دل توڑ دینا +

دِل کو تجھ سے سنگدِل ملیوں تو دکھلاؤں مزا دب رہا ہے ہاتھ ابھی میرا پتھر کے تلے (ناسخ)
فرہاد ہاتھ تیشہ پہ ٹک رہ کے ڈالتا پتھر تلے کا ہاتھ ہے اپنا نکالنا (میر)

بعض شعرا نے زیرِ سنگ بھی استعمال کیا ہے مثلاً میر تقی و شاہ نصیر ؎

صنم فراق میں تیرے میں کچھ تو کر رہتا پہ کیا کروں کہ مرا ہاتھ زیرِ سنگ ہے شوخ (میر)
عشق بُتانِ سنگ دلاں چھوٹتا نہیں کیا کیجے آگیا ہے مرا زیرِ سنگ ہاتھ (نصیر)

ہاتھ پُٹھے پر یا پٹھے پر ہاتھ نہ رکھنے دینا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ گھوڑے کا اپنے سوار کو پاس نہ آنے دینا۔ پاس نہ پھٹکنے دینا۔ کسی طرح قابو میں نہ آنا۔ ہرگز قابو پر نہ چڑھنا۔ کسی بات پر کسی طرح راضی نہ ہونا۔ نہایت چُست و چالاک اور شوخ و شنگ ہونا۔ جیسے وہ تو پٹھے پر ہاتھ ہی نہیں رکھنے دیتا۔ ؎

چشمِ نرگس کو نظر آتا نہیں جوں بوئے گل اوج گیرائی میں ہے گُلگوں ترا شکل ہما
طائرِ رنگ پریدہ ہے وُہ ہنگامِ خرام ہاتھ پٹھے پر نہ رکھنے دے صبا کو بادِ پا (ناسخ)

ہاتھ پر دھرا ہُوا ہونا یا رہنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ کسی چیز کا تیار اور موجود رہنا۔ ہر وقت پاس ہونا۔ سرِ دست موجود رہنا۔ ؎

جا ہو جو چھینو دستِ جفا بستہ سے یہ دل ایسا مو دل کسی کا دھرا ہاتھ پر نہیں (امیر)

ہاتھ پر سرسوں جمانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ ہتیلی پر سرسوں جمانا۔ کسی سخت اور دشوار تر کام کو نہایت جلد بکمال چابکدستی انصرام کو پہنچانا۔ طلسم سازی اور شعبدہ بازی کر دکھانا۔ ناممکن کام کو جادوگر کے خرد دُوربین کو حیران و ششدر بنا دینا۔ چونکہ شعبدہ باز اور بھان متی اکثر اپنی چالاکی سے فوراً ہتیلی پر سرسوں جما کر یا آم وغیرہ کا درخت اُگا کر دکھا دیتے ہیں اس وجہ سے آدمی کو تعجب ہوتا ہے۔ پس اس سبب سے ایسے کام پر اس محاورے کا اطلاق ہونے لگا جو جلدی ہو جانے کے سبب متعجب اور متحیر کرنے والا ہو۔ ؎

نرگس چمن میں سرسوں جاتی ہے ہاتھ پر ہے یہ بھی اپنے کارِ طلسمات میں چھری (نصیر)
نیرنگِ زردئ عاشق سے ہو دوچار بسنت جمائے ہاتھ پہ سرسوں اگر ہزار بسنت (ر)

ہاتھ پر سانپ کِھلانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ جان جوکھوں کا کام کرنا۔ جان کو جوکھوں میں ڈالنا۔ خطرناک کام کرنا۔ جان کو خطرے میں ڈالنا ؎

کرتے ہیں زُلفِ یار میں شانہ سانپ کو ہاتھ پر کھلاتے ہیں
اے بُتو بال بنایا نہ کرو سانپ ہاتھوں پہ کھلایا نہ کرو (رند)

ہاتھ پر طوطا پالنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ ہاتھوں پر زخم یا پھوڑے پھنسی کے ہو جانے سے کام کاج چھوڑ دینا۔ ہاتھ کے زخم کے سبب الگ تھلگ رہنا۔ ہاتھ کے زخم یا پھوڑے کی تکلیف علاج برداشت نہ کرنے کے سبب پرورش کرنا۔ زخم

اچھا نہ ہونے دینا۔ اپنا ہاتھ زخمی کر لینا۔ زخم آلودہ بنانا۔ زخم کھانا۔ دیا شنکر نسیم ؎

سبز رنگوں کے لئے گُل تو نہیں کھائے نسیم ہاتھ پر داغ ہیں کیا طوطے ہیں پالے تم نے (نسیم)

ہاتھ پر قرآن دھرنا یا رکھنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ کسی کے ہاتھ پر مصحفِ مجید و فرقانِ حمید رکھکر قسم کھلانا۔ یا خود کلام اللہ اپنے ہاتھ پر رکھ کر قسم کھانا۔ قرآن کی قسم کھانا۔ حلف اُٹھانا۔ کلام اللہ اُٹھانا۔ سخت قسم کھانا۔ قرآن پر سے اُٹھانا بھی اسی معنی میں آتا ہے۔ سید انشاء اللہ خاں ؎

واقعی صاحب نے دل میرا نہیں ہرگز لیا ہاتھ تو رکھیئے ذرا دھو کر بھلا قرآن پر (انشا)
آیا ہے نظر مصحف رُخ جب سے تمہارا تم سامنے ہی رہتے ہو ہر آن ہمارے
گر حرفِ غلط اس کو سمجھتے ہو تو اچھا رکھ دیجے ابھی ہاتھ پہ قرآن ہمارے (ظہیر دہلوی)
ہو چکے آنسو کبھی کے نام کو بھی نم نہیں چشمِ گریاں کی بدگماں بر پا گو طوفان ہے
پنجۂ مژگاں پہ میرے پارۂ دل مت سمجھ ہاتھ پہ مرقوم کے یہ سیپارۂ قرآن ہے (ناسخ)
لیا دِل اُس مخطط رو نے میرا اُٹھاتوں میں اسے قرآن پر سے (میر تقی)

ہاتھ پر گنگا جلی رکھنا۔ ہ۔ فعل لازم: (ہنود) گنگا جی کا پانی بھرا ہوا ظرف ہاتھ پر رکھکر قسم کھلانا یا کھانا۔ سخت قسم کھانا۔ حلف اُٹھانا۔

ہاتھ پر ہاتھ دھر کر یا رکھکر بیٹھنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) خالی اور بیکار محض رہنا۔ بے شغل رہنا۔ نکما بیٹھا رہنا۔ کچھ کام آگے نہ ہونا۔ خالی بیٹھے مکھیاں مارنا۔ دکان نہ چلنا۔

پھٹ چکا جب سے گریباں تب سے ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں (مصحفی)
کر دیا صاف الگ دل نے ہمیں اُلفت میں ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں بیگانے سے (داغ)
وُہی تم ہو وُہی خنجر ہے پر انصاف کرو ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہو کیا میرے بعد (ناظم)
یہ برہنہ ہے زمانہ تیرے دستِ ظلم سے ہاتھ پر ہاتھ اب دھرے بیٹھے ہیں سب بیکار بند (ر)
چلتی تھی دُکان جن کی دن رات بیٹھے تھے وہ ہاتھ پر دھرے ہاتھ (برکات علی)

نہ چلتے ہیں واں کام کاریگروں کے نہ برکت ہے پیشہ میں پیشہ وروں کے
بگڑنے لگے کھیل سوداگروں کے ہُوئے بند دروازے اکثر گھروں کے
کماتے تھے دولت جو دن رات بیٹھے
وہ ہیں اب دھرے ہاتھ پر ہاتھ بیٹھے (مسدس حالی)

وہ دن ہے یاد جو نہیں بنتے یار نے بیٹھے ہیں ہاتھ ہاتھ کے اُوپر دھرے ہوئے (آتش)
بیٹھیں ہاتھ پہ ہم ہاتھ دھرے ہجر کے جب تک کہ لازم ہے بجا لائیں مقرر اپنی خدمت ہم (فغاں)

(۲) مایوس اور نا اُمید ہو کر بیٹھنا۔ ہاتھ اُٹھا کر بیٹھنا۔ متاسف ہو کر بیٹھنا۔ مغموم ہو کر بیٹھنا۔ غم میں بیٹھنا۔ قطعۂ نواب الٰہی بخش خاں معروف ؎

دستبوسی کر کے کل ناصح نے یوں مجھکو کہا ہم نہ کہتے تھے کہ مت دو دل کو اس دلبر کے ہاتھ (قطعۂ معروف)

ہات

آخوش سے دلکو نا تھوں ہاتھ وہ جانا رہا بیٹھ رہتے بندہ پرور ہاتھ پر آب دستر کھا کر (معروف)
ٹرا ہارا جو اس سیمبر کے ہاتھ پہ ہاتھ رقیب بیٹھ رہے غم میں دھر کے ہاتھ پہ ہاتھ (ظفر)

ہاتھ پر ہاتھ رکھنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) ہاتھ سے ہاتھ کو مس کرنا۔ ع

کچھ اُس کے ہاتھ لگا کچھ ہمارے ہاتھ لگا رکھا جو بام سے اُس نے اُتر کے ہاتھ پہ ہاتھ (ظفر)

(۲) قول دینا۔ بچن ہارنا۔ قول و قرار کرنا۔ وعدہ واثق کرنا۔ ع

نہ اعتبار ہے قول و قرار کا جس کے دلا نہ رکھیو پھر ایسے بشر کے ہاتھ پہ ہاتھ (ظفر)

(۳) شرط لگانا۔ بازی بدنا۔ ہوڑ لگانا۔ ع

ہزار طور کے لوگوں کو پھر گمان ہوئے ظفر کے جبکہ رکھا نامہ بر نے ہاتھ پہ ہاتھ (ظفر)

ہاتھ پر ہاتھ مارنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) قول دینا۔ بچن ہارنا۔ عہد و پیمان کرنا۔ سخن ہارنا۔ پکا عہد یا وعدہ کرنا۔ قول کرنا۔

نہیں وہ قول کا سچا ہمیشہ قول دیدے کر جو اُس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا (ذوق)
وعدۂ وصل زبانی ہے میں کیوں کر مانوں ہاتھ پر ہاتھ تو اُس شوخ نے مارا ہی نہیں (مصحفی)
کھینچتا ہی تھا میں تمکو دوستی سے میری ہاتھ ہاتھ کیوں مارا تھا کہیئے بے تامل ہاتھ پر (معروف)
کہیو پیام یہ کہ جو آتے نہیں ہو اب پھر کیوں گئے تھے ہاتھ پہ تم ہاتھ مار کے (؟)
قول دینے میں کیا عذر نزاکت پہ ہر دم ہاتھ پر ہاتھ کبھی تمنے نہ مارا جھٹ پٹ (داغ)
دیکھیں کہ اب کے وعدہ پہ آتے ہیں یا نہیں رخصت ہوئے ہیں ہاتھ پہ وہ ہاتھ مار کے (امیر)
وعدۂ وصل کی شادی سے فنا دم ہوگا قتل کر ہاتھ پہ اپنے نہ صنم مار کے ہاتھ (آتش)
تب مارکر اُس کے ہاتھ پر ہاتھ بولا کہ ہے قول جان کے ساتھ (گلزار نسیم)

(۲) شرط لگانا۔ بازی لگانا۔ ہوڑ بدنا۔ جیسے ہاتھ پر ہاتھ مار کر دوڑو۔ ہاتھ پر ہاتھ مارو! جو تم نہ پہنچے تو کیا ہار وگے +

ہاتھ پڑنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) لُٹس ہونا۔ لُوٹ ہونا۔ لُٹنا۔ غارتگری ہونا۔ جیسے آج بازار میں ہاتھ پڑگیا۔ دوکانوں پر ہاتھ پڑگیا + قافلہ پر یا برات پر ہاتھ پڑگیا وغیرہ۔
(۲) دست درازی ہونا۔ نوچا کھسوٹی ہونا۔ چھینا جھپٹی ہونا + توڑا مروڑی ہونا۔ لاولی ہونا۔ دست مالی ہونا۔ جیسے عورتوں پر ہاتھ پڑنا۔ ع

ہاتھ پڑجائیں گے لاکھوں کے دم حشر اے دل چاک زخموں کی طرح دامن قاتل ہوگا (نسیم دہلوی)

(۳) ہاتھ کی ضرب لگنا۔ ہاتھ بیٹھنا۔ ہاتھ لگنا۔ وار ہونا۔ جیسے گہرا ہاتھ پڑا۔ اوچھا ہاتھ پڑنا۔ تلوار کا ہاتھ پڑنا وغیرہ

یارب کسی وحشی کا پڑا ہو نہ ادھر ہاتھ کچھ تو ہے جو ٹوٹا چاک گریبان سحر ہے (تسلی)

(۵۔ قمار باز) داؤں پڑنا۔ داؤں آنا۔ حسب مراد پاسہ پڑنا۔ جیسے اب کا ہاتھ پڑجائے تو دکھا دوں کہ کس طرح گوٹ مارتے ہیں۔ (۶) پالے پڑنا۔ بس میں آنا۔ بس پڑنا۔ قابو چڑھنا۔ قابو میں آنا۔ ہاتھ لگنا + حاصل ہونا۔ بہم پہنچنا + ع

ہاتھ پر ہاتھ مرے دھر کے چلے آپ ساتھ دیکھو طالع کی مدد آج مرے ہاتھ پڑے (جرأت)
پڑا تھا ہائے کہیں کمبخت کے ہاتھ کہ ہے پکا ہوا دامن کسی کا + (داغ)
حوروں کے ہاتھ پڑ گئے جنت میں ہم غریب کیا آدمی کا بس ہے جو اپنا بچاؤ ہو (؟)

(۷) مُوٹھ پڑنا۔ مٹھی میں آنا۔ گرفت میں آنا۔ ع

یوں دل ہے اُسکے پنجۂ مژگاں میں جسطرح صیاد کا پڑے ہے کسی جانور پہ ہاتھ (نصیر)

ہاتھ پسارنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ مانگنے کے واسطے ہاتھ پھیلانا۔ دست سوال دراز کرنا۔ مانگنا۔ گدائی کرنا۔ فارسی دست کشیدہ کردن کا ترجمہ۔ ع

بخشے نہ کیونکہ گوہر مقصود ابر فیض بیٹھی ہے دونوں ہاتھ صدف اب پسار کے (معروف)
میں گدائے در احمد ہوں پکارے ہے فلک کہکشاں سے دم شب ہاتھ پسارے ہے فلک (نکہت)
کسی کے آگے کوئی ہاتھ پسارے کیا دخل مٹھی باندھے ہوئے پایا ہے تو لڑکو دیک (سودا)
نظر کر دعا پہ خداوند عالم کہ ہم ہاتھ اپنے پسارے ہوئے ہیں + (آغا)

ہاتھ پسارے جانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ ہاتھ کھولے ہوئے جانا۔ خالی ہاتھ جانا۔ خالی خولی جانا۔ ریتا جانا۔ ع

کہاں تک پت لیکھئے کہا کرن گئے چھوڑ ہاتھ پسارے وہ گئے جن کے لاکھ کروڑ (دوہا)
کہا۔ راجہ رانون کیا راجہ کرن
مصرعہ۔ مال جنہوں نے جمع کیا وہ ہاتھ پسارے جاتے ہیں +

ہاتھ پکڑنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) ہاتھ تھامنا۔ گرگہنا۔ دست گرفتن کا ترجمہ۔ (۲) دستگیری کرنا۔ مدد کرنا۔ سہارا دینا۔ سہائتا کرنا۔ پناہ دینا۔ سرن میں لینا۔ آڑے آنا۔ معاونت کرنا + حامی و مددگار ہونا۔ بچانا۔ ع

ظلیل اُمکا اور اُس کی عزت کا یارب پکڑ جلد ہاتھ اُس کی اُمت کا یارب
اِک ابر اُسپہ بھیج اپنی رحمت کا یارب غبار اُس سے جو دھو کے ذلت کا یارب
کہ ملت کو ہے ننگ ہستی سے اُسکی
ہُوا پست اسلام پستی سے اُس کی۔

عجب نا آشنا ہیں آشنا اس بحر ہستی کے ڈبو دیتے ہیں اُس کو ہاتھ یہ جس کا پکڑتے ہیں (آتش)

ہاتھ پکڑے دم نکلنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ ہاتھ لگائے جان نکلنا۔ نہایت نحیف و زار اور از حد ناتوان ہونا۔ ناک پکڑے دم نکلنا بھی اسی معنی میں بولتے ہیں۔

کوئی کیا نبض دیکھے دستگیری کیا کرے قسمت ترے بیمار غم کا ہاتھ پکڑے سے دم نکلتا ہے (داغ)

ہاتھ پکڑ کے لے جانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ گرفتار کرکے لے جانا۔ ہاتھ تھام کر لے جانا۔ ماخوذ کرکے لے جانا۔ ہتکڑی ڈال کر لے جانا +

ہاتھ پُورا پڑنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ بھرپور ہاتھ بیٹھنا۔ کاری ضرب پڑنا۔ جمتوں ہاتھ لگنا۔ زور کا ہاتھ بیٹھنا۔ ع

ہات

دُوسرا ہوا پڑا قاتل کا ہاتھ سخت جانی کا مزا جاتا رہا (داغ)

ہاتھ پھرنا ۔ د ۔ فعل لازم :۔ ہاتھ مُڑنا ۔ ہاتھ کا بل کھانا +

ہاتھ پھلنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ ہاتھوں میں آبلے یا پھپولے پڑنا ۔ ۵

مریضِ سوزِ محبّت کی دیکھ اگر نبض تو پھر طبیب کے بھی آبلوں سے پھلتے ہاتھ (ذوق)

آگ اشکِ گرم کو لگے جی کیا ہی جل گیا آنسُو جو اُس نے پُونچھے تب اور ہاتھ پھل گیا (مومن)

ہاتھ پہنچنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ دسترس ہونا ۔ رسائی ہونا ۔ پہنچ ہونا ۔ ۵

کسی کے طُرّۂ پُرتاب تک نہ پہنچا ہاتھ اِس آرزو میں رہے صورتِ پیچاب دریغ (مومن)

ہاتھ پھیرنا ۔ ہ ۔ فعل متعدّی :۔ (۱) دست مالیدن کا ترجمہ ۔ دستِ مالی کرنا + چُمکارنا ۔ پُچکارنا + پیار کرنا ۔ (۲) لُوٹنا ۔ ٹھگنا ۔ سر مُونڈنا ۔ صفایا کرنا ۔ جھاڑو پھیرنا ۔ مُوسنا ۔ (۳) مساس کرنا ۔ بوس و کنار کرنا ۔ (۴) لپٹانا ۔ سینہ سے لگانا ۔ چمٹانا ۔

پُہنچا ہے شب کو خواب میں کل ہاں زرہ ہاتھ پھیریں گے آج صُبح کسی سیمبر پہ ہاتھ (آتا)

ہاتھ پھیلانا ۔ ہ ۔ فعل متعدّی :۔ (دیکھو ہاتھ پسارنا) دستِ سوال دراز کرنا ۔ سلہ

حق جو چاہے تو بندھی مُٹھی چلا جاؤں میر مصلحت دیکھی نہیں ہاتھ کے پھیلانے میں (میر)

گر چلیں راہِ طلب میں توڑ ڈالوں اپنے پاؤں بس کبھی ساقی کے آگے ہاتھ پھیلاتا ہوں میں (ناسخ)

نیم ناں کے واسطے کب جُوں ہلال تیرے آگے ہاتھ پھیلاتے ہیں ہم (نصیر)

ہُوں وہ پیاسا اشک بھر کر اپنی آنکھوں میں پیوں ہاتھ پھیلاؤں نہ میں آبِ بقا کے واسطے (وزیر)

باغ میں دیکھا کوہ حُسن گر وہ لالہ رُو برگِ ہر گُل ہاتھ اُس کے سامنے پھیلائیگا (غافل)

تیرا جی چاہے تو پلوا دے کوئی جامِ شراب ہاتھ پھیلانے کا بندہ نہیں عادی ساقی (رند)

ہاتوں کو توڑ کُنجِ قناعت میں بیٹھ رہ روزی رساں ترا نہیں رکھنے کو تنگ ہاتھ

اہلِ دوَل کے سامنے درویش کو نصیر پھیلانا احتیاج کی خاطر ہے ننگ ہاتھ (نصیر)

ہاتھ پھیلنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ دستِ سوال دراز ہونا ۔ ہاتھ پسرنا ۔ مانگنے کے واسطے ہاتھ کھلنا ۔

بیٹھے جو پاؤں کُنجِ قناعت میں کاٹ کر کیوں روبرُو کریم کے پھیلیں گدا کے ہاتھ (اسیر)

ہاتھ پھینکنا ۔ ہ ۔ فعل متعدّی :۔ (۱) ہاتھ چلانا ۔ ہاتھوں کا وار کرنا ۔ پٹا کے ہاتھ نکالنا ۔ سیف کے ہاتھ ہلانا ۔ پٹا کھیلنا ۔ ہاتھ گُھمانا ۔ ہاتھوں کو گردش دینا ۔ چکّر دینا ۔ (۲) لُوٹنا مُوسنا ۔ ہاتھ مارنا ۔ غبن کرنا ۔ خُورد بُرد کرنا ۔ (۳) نوالے مارنا ۔ جلد جلد کھانا ۔ کھانے پر ہاتھ مارنا +

کب آگے ہر طبیب کے پھیلے گا اُسکا ہاتھ چوتھے فلک پہ ہے ترے بیمار کا مزاج (قدر)

ہاتھ پیٹھ پر رکھنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ پیٹھ ٹھونکنا ۔ تھاپی دینا + پُشت پناہ ہونا +

ہاتھ پیلے کرنا ۔ ہ ۔ فعل متعدّی :۔ (ہند ۔ دعو) غریبوں کی طرح بیاہ کرنا ۔ (دولہ) بیٹیاں اپنی گُڑیا سنوار دینا ۔ صرف کسی کے پیٹے باندھ دینا +

ہاتھ تکنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ کسی کے ہاتھ کی طرف غور سے دیکھنا + دستِ نگر ہونا ۔ ہاتھ دیکھنا ۔ کسی کا مُحتاج رہنا ۔ دُوسرے کے سہارے رہنا +

ہاتھ تُلنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ ہاتھ جچنا ۔ ہاتھ کا جچا ہُوا ہونا ۔ ہاتھ سے ٹھیک انداز ہونا ۔ جیسے اُس کے ہاتھ تلے پڑے ہیں تولنے کی کیا حاجت ہے +

ہاتھ تلنا ۔ ہ ۔ فعل متعدّی :۔ ہاتھ کو گرم یا کڑکڑاتے تیل میں ڈال کر جلانا جو جاہلیت کی ایک قدیمی سنگین سزا تھی ۔ ۵

کوئی قائل ہیں یہ کہ وان ہے یہ کہانا ہے جُھوٹتے دیکھے جگر ہاتھوں کو تلتے دیکھا (رشک)

ہاتھ توڑنا ۔ ہ ۔ فعل متعدّی :۔ دست شکستہ کردن کا ترجمہ ۔ ہاتھ کی ہڈی توڑنا ۔ ہاتھ کو نکما اور بیکار کر دینا ۔ عضو معطّل بنا دینا ۔ ۵

میری بیڑی کی طرح توڑ دے حدّاد کے ہاتھ اے جنُوں تجھکو خدا نے دیئے فولاد کے ہاتھ (ناسخ)

ہاتھ تلے ۔ ہ ۔ تابع فعل :۔ (۱) اتحت ۔ نیابت میں ۔ نیچے ۔ (۲) قبضہ میں ۔ قابو میں ۔ جیسے کسی کے ہاتھ تلے دبنا ۔ یعنی اُس کے قبضہ میں ہونا یا مجبُور ہونا ۔ (۳) قریب ۔ پاس ۔ نزدیک ۔ دھورے ۔ چنانچہ دُکاندار کہتے ہیں کہ خرچ کی چیز ہاتھ تلے رکھا کرو +

ہاتھ تلے دبنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ کسی کے بس میں ہونا ۔ مجبُور ہونا ۔ جیسے یہ تو اُس کے ہاتھ تلے دبے ہُوئے ہیں کیونکر خلاف کہہ سکتے ہیں +

ہاتھ تنگ ہونا ۔ ا ۔ فعل لازم :۔ روپیہ پیسہ پاس نہ ہونا ۔ تنگدست ہونا ۔ خرچ کے واسطے ہاتھ تلے کچھ نہ ہونا ۔ نادار ہونا ۔ مُفلس ہونا ۔ کُھکّا ہونا +

ہاتھ توڑ توڑ کھانا ۔ ہ ۔ فعل متعدّی :۔ مزیدار چیز کھا کر ہاتھوں کو چاٹنا ۔ نہایت ملذّذ اور لذیذ چیز کی تعریف میں بولتے ہیں ۔ جیسے سبزی پلاؤ ایسی پکتی ہے کہ آدمی ہاتھ توڑ توڑ کھائے

ہاتھ توڑ کر رکھ دینا ۔ ہ ۔ فعل متعدّی :۔ ہاتھ توڑ ڈالنا ۔ ہاتھ کو کام کا نہ رکھنا +

ہاتھ توڑنا ۔ ہ ۔ فعل متعدّی :۔ دستِ شکستن کا ترجمہ + ہاتھوں پر ضرب لگانا ۔ اِس کے خُوب ہاتھ توڑ جب سُوئی پکڑنی آ جائیگی ۔ (دعو) +

ہاتھ تھرکانا ۔ ہ ۔ فعل متعدّی :۔ ہاتھ نچانا ۔ ہاتھ مٹکانا ۔ زنانوں کی طرح ہاتھوں کو نچانا + نرت کرنا ۔ بھاؤ بتانا +

ہاتھ ٹوٹیں ۔ ہ ۔ دعائے بد ۔ (دعو) ہاتھ کام کے نہ رہیں ۔ خدا کرے اِن ہاتھوں سے لُنجا اور ٹُنٹا ہو جائے جیسے کمائی کرے جو ہمیں ہاتھ لگائے اُس کے ہاتھ ٹُوٹیں +

ہاتھ ٹُوٹیں تیرے گُلچیں تُونے کیوں توڑے گُل حیف کیا گُلشن ہُوا برباد تیرے ہاتھ سے (نظیر)

ہوں وہ لب جو کُھلیں شکوۂ جفا کے لئے وہ ہاتھ ٹُوٹیں جو اُٹھیں کبھی دُعا کے لئے (اسیر)

ہاتھ ٹھٹھرنا یا ٹھٹرنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ جاڑے کے مارے ہاتھ اکڑ جانا ۔ ہاتھوں کے خُون کی حرکت باعثِ سردی کم ہو جانا ۔ ہاتھ سُن پڑ جانا +

ہاتھ جگر یا دل پر رکھنا ۔ ا ۔ فعل متعدّی :۔ ہاتھ سے دل یا جگر کی بیقراری کو

۵۱ ساز و سامان عیش کا افلاک سے چاہا نہ کرو آگے کم ظرفوں کے اے دل ہاتھ پھیلایا نہ کرو (قدر)

ہات

دبانا۔ نہایت اضطراب اور بیقراری کی علامت ظاہر کرنا۔ دل تھامنا۔ جگر تھامنا۔
جگر یا دل پر ہاتھ رکھنا زیادہ بولتے ہیں۔ ؎
کھینچکر آہ جو میں ہاتھ جگر پر رکھا دامن اُس نے بھی اُٹھا دیدۂ تر پر رکھا (جرأت)
حال تجھ بن ہے یہ اے شوخِ ستمگر اپنا کہ جو دم لیتے ہیں تو ہاتھ ہے دل پر اپنا (؟)

ہاتھ جوڑ کر کہنا ۔ ہ۔ فعل لازم:۔ نہایت عجز و انکسار سے عرض کرنا۔ منت و سماجت سے کہنا۔ گڑگڑا کر کہنا۔ نہایت ادب اور تعظیم سے گزارش کرنا۔ ؎
کیوں میں نے کی شکایت ہجراں بجا درست کہتا ہوں ہاتھ جوڑ کے بخشو خطا ہوئی (داغ)

ہاتھ جوڑنا ۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) دستِ ادب بستن کا ترجمہ۔ نہایت منت و سماجت کرنا۔ ہا ہا کھانا۔ عجز و انکسار کرنا۔ خوشامد، درآمد کرنا۔ گڑگڑانا۔ ؎
پاؤں اُنہیں تو اتنا کہوں ہاتھ جوڑ کر کیا ایل گیا انہیں دلِ مشتاق توڑ کر (رشک)
(۲) دست بستہ رہنا۔ نہایت تعظیم و ادب سے رہنا۔ کسی کے آگے ہاتھ باندھنا۔
(۳) توبہ کرنا۔ معافی مانگنا۔ عفو تقصیر چاہنا۔ (۴) دور سے سلام کرنا۔ پناہ مانگنا +

ہاتھ جھاڑ اُٹھے ۔ ہ۔ محاورہ۔ (جواری) یعنی مفلس اور تہیدست ہو گئے۔ جو کچھ تھا سو پونج اُٹھے۔ سب کچھ ہار ہُور کر کھڑے ہو گئے۔ ؎
یوں قمارِ عشق سے ہم اُٹھ چلے ہاتھ اپنے جھاڑ گھر کو جاتا ہے جواری جس طرح ہارا ہوا (جرأت)

ہاتھ جھاڑ بیٹھنا ۔ ہ۔ فعل لازم:۔ مفلس و تہیدست ہو جانا۔ ٹھک ہو جانا۔ بالکل نادار ہو جانا۔ ہاتھ خالی کر بیٹھنا۔ ؎
پوچھتے ہو حال کیا میرا قمارِ عشق میں جھاڑ بیٹھا ہاتھ میں نقدِ دل و دیں ہار کے (ظفر)

ہاتھ جھاڑ کے جانا ۔ ہ۔ فعل لازم:۔ خالی ہاتھ جانا + ہاتھ پیارے جانا ؎
کہہ دو غنچے سے پھوٹے مُشتِ زر بباغ میں آخر ش جانا ہے یہاں سے ہاتھ بالکل جھاڑ کے (ظفر)

ہاتھ جھاڑ کے کھڑا ہو جانا یا اُٹھنا ۔ ہ۔ فعل لازم:۔ ہتیلی خالی کر کے فارغ ہو جانا۔ دے دلا کر فراغ ہو جانا۔ خالی ہاتھ کر کے کھڑا ہو جانا + جوئے میں ہار کے کھڑا ہو جانا۔ جواریوں کی طرح خالی ہاتھ اُٹھنا۔ بالکل ہار جانا + جھولی خالی کر دینا۔ سارا روپیہ اُٹھا ڈالنا۔ کچھ باقی نہ رکھنا۔ خالی خولی اُٹھنا۔ خالی ہاتھ آنا +
مٹھی میں دل نہ تھا جو مجھے ہاتھ جھاڑ کے اُلجھا ہوا ہے زلفِ شکن در شکن میں کیا (داغ)

ہاتھ جھاڑنا ۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ ہاتھ جھٹکنا۔ ہاتھ کو جھٹکا دینا۔ دست افشاندن کا ترجمہ۔ (۲) ہاتھ خالی کرنا۔ ہاتھ صاف کرنا۔ تہیدست ہونا۔ (۳) ہاتھ مارنا۔ ہاتھ جڑنا۔ ضرب لگانا۔ وار کرنا۔ تلوار یا تیغہ یا سیف کا ہاتھ لگانا + ؎
زندگی سے ہوں میں بیٹھا اے ستمگر ہاتھ جھاڑ دیر مت کر کھینچ کر تلوار مجھ پر ہاتھ جھاڑ (کرم)
(۴) دست بردار ہونا۔ چھوڑنا + مایوس ہونا + ہاتھ اُٹھانا۔ ہاتھ دھونا +

ہات

ہاتھ جھٹکنا ۔ ہ۔ فعل لازم:۔ ہاتھ کو جھٹکا دینا۔ ہاتھ کو جھکولا دینا۔ کسی کے ہاتھ کو اپنے جسم سے جھٹکے کے ساتھ ہٹانا۔ ہاتھ چھڑانا۔ زور سے ہاتھ ہٹانا +

ہاتھ جھلانا ۔ فعل متعدی:۔ چلتے میں ہاتھ ہلانا۔ حالت یتامیں ہاتھوں کو ہلاتے ہوئے چلنا

ہاتھ جھلائی ۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (۱) وہ نقدی جو رہزن یا قطاع الطریق مسافروں یا قافلے والوں سے اپنی سرحد سے گزرنے کی بابت لے لیتے ہیں۔ (۲) وہ نقدی جو زمیندار یا ملازمانِ سرکار راہ میں مسافروں سے لیتے ہیں +

ہاتھ جھوٹا پڑنا ۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) وار خالی جانا۔ نشانہ پر نہ بیٹھنا۔ ؎
وہم قتل عدو سے مرتا ہوں ہاتھ جھوٹا پڑا ہے قاتل کا (انور)
(۲) لین دین کا وعدہ وفا نہ ہونا۔ حسب وعدہ روپیہ ادا نہ کرنا۔ ساکھ جاتا۔ ساکھ نہ رہنا۔ بے اعتبار اور وعدہ خلاف ہونا۔ ؎ جان لی لیکر نہ دی بوس ہاتھ جھوٹا پڑ گیا +

ہاتھ جھوٹا کرنا ۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (ہندو) اُلش کرنا۔ کسی قدر کھانا۔ منہ جھٹالنا +

ہاتھ جھوٹا ہو جانا ۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) مارتے وقت جھٹکا آ جانے سے ہاتھ کا بیکار اور نکما ہو جانا۔ ہاتھ کا زور نہ کھا سکنا۔ ہاتھ کا کام سے جاتا رہنا۔ ماؤف ہو جانا۔ ؎
زہیجہ کی جھونک سے بیکل کلائی ہو گئی میں نے کھایا زخم اُس کا ہاتھ جھوٹا ہو گیا (بحر)
میجو قاتل کی نزاکت پر اچنبا ہو گیا تیغ میں نے کھائی اُس کا ہاتھ جھوٹا ہو گیا (عاشق)
جوہر قاتل ہماری سخت جانی سے کھلے ہاتھ جھوٹا ہو گیا بل پڑ گئے شمشیر میں (صبا)
(۲) قرض کا وعدہ پورا نہ کرنا۔ قرض لیکر حسب وعدہ نہ دینا۔ لینے کا منہ نہ رہنا۔ ساکھ نہ رہنا۔ جیسے جب ایک دفعہ ہاتھ جھوٹا ہو گیا پھر مانگنے کا منہ نہ رہا +

ہاتھ جھول پڑنا ۔ ہ۔ فعل لازم:۔ ہاتھ لٹک پڑنا۔ ہاتھ کا جوڑ سے جدا ہو کر لٹکنے لگنا۔ ہاتھ نکما ہو جانا۔ فالج یا ضرب کے سبب ہاتھ کا معطل ہو جانا +

ہاتھ چاٹنا ۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ دست لیسدن کا ترجمہ۔ کوئی مزیدار چیز کھا کر ہاتھ چوسنا۔ مزا لینا۔ ہونٹھ چاٹنا۔ نہایت مزیدار چیز کی تعریف میں کہتے ہیں +

ہاتھ چالاک ۔ ا۔ صفت:۔ (۱) چابکدست۔ تیز دست۔ پھرتیلا۔ پھرتی باز۔ جلدی جلدی کام کرنے والا۔ (۲) چور۔ اُچکا۔ وہ شخص جسے چوری کا لپکا ہو۔ ہاتھ مارنے والا۔ ہتھ چلا۔ ہاتھ لپک +

ہاتھ چالاکی ۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ (۱) چابکدستی۔ تیز دستی۔ پھرتی۔ (۲) چوری۔ چوری کی عادت۔

ہاتھ چڑھنا ۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) دستیاب ہونا۔ ہاتھ لگنا۔ بہم پہنچنا۔ ملنا۔ ؎
کیا ہی گلدستہ کریں ہاتھوں کو گل کھا کھا کر ہاتھ چڑھ جائیں کہیں سیر بار کے پھول (نکہت)
(۲) ہاتھ کا مشاق ہونا۔ ہاتھ کا خوب رواں ہونا۔ جیسے آج کل اِن کا ہاتھ خوب چڑھا ہوا ہے۔ (۳) قابو چڑھنا۔ قابو میں آنا۔ ڈھب پر چڑھنا۔ بس میں آ جانا۔ ہاتھ لگ جانا۔

ہات

ہاتھ چڑھ جائیو لے شیخ کسی کے یکبھی لونڈے سب تیرے خریدار ہیں میخانے کے (دبیر)
میں تو گیا تھا سونپ کے دلکو وفا کے ہاتھ اے آہ چڑھ گیا یہ کہاں سے جفا کے ہاتھ (واقف)
چڑھ گیا جو میکدے میں محتسب رند کے ہاتھ خوب ساچنگا بنایا سب نے اُس کو جھاڑ کر (انشا)
ہیں لیے بوسے پانچ سات ایسے جی کو کیا چھوڑوں چڑھ گئے ہو تم اپنے ہاتھ آج بڑی تاک سے (")
سمجھے گی جو چڑھ جائے گی اپنے یہ کبھو ہاتھ ہوتی ہے ترے پاس سے بیٹھ کو جتا گرم (نصیر)
میری اُن کی ہاتھا پائی دیکھنا چڑھ گئے موقع پہ گر دو ایک ہاتھ (ظفر)

ہاتھ چلانا - ہ - فعل متعدی :- (۱) مارنے یا پیٹنے کو ہاتھ بڑھانا - دست درازی کرنا - دست یازیدن کا ترجمہ - (۲) چوری کرنا - چرانا - (۳) ہاتھ کو ٹھہر نہ رکھنا - ہاتھ ہلائے جانا - ہاتھ نچلا نہ رکھنا - ایک ایک چیز کو چھیڑے جانا (۴) ہاتھ گھسیڑنا - ہاتھ اندر کرنا (۵) ہاتھ سے جلدی جلدی کام کرنا - جیسے سینے یا لکھنے میں ہاتھ چلانا - (۶) ہاتھ ڈالنا - جیسے عورت کی چھاتی پر ہاتھ چلانا - (۷) نظیر نے ہاتھ چلانا بجائے ہاتھ چلوانا بمعنی ہاتھ ڈلوانا باندھا ہے - اُس زمانہ تک یہ بول چال تھی اب نہیں ہے +

نظیر:
جب آدمی کے پیٹ میں آتی ہیں روٹیاں پھولی نہیں بدن میں سماتی ہیں روٹیاں
آنکھیں پری رخوں سے لڑاتی ہیں روٹیاں سینہ اوپر بھی ہاتھ چلاتی ہیں روٹیاں
جتنے مزے ہیں سب یہ دکھاتی ہے روٹیاں

ہاتھ چلنا - ہ - فعل لازم :- (۱) مقدرت اور تونگری ہونا - خوش اقبالی ہونا - فراخ دستی ہونا - خاطر خواہ آمدنی ہونا - یافت ہونا - جیسے آجکل اُنکا خوب ہاتھ چلتا ہے (۲) ہاتھ رواں ہونا - ہاتھ مشاق ہونا - ہاتھ کا خوب کام دینا - جلد جلد ہاتھوں سے کام ہونا
جنوں کے جیب دری پر ہیں خوب چلتے ہاتھ سلوک سینے سے بھی کچھ تو کرلے چلتے ہاتھ (ذوق)
(۳) دست درازی ہونا - مار پیٹ پر ہاتھ اُٹھنا - مارنے کو ہاتھ اُٹھنا - مارنا - جیسے کسی کی زبان چلے کسی کا ہاتھ چلے + س
تم گالیاں جو دو تو میں جھڑکی بھی کیا نہ لوں پیارے کسی کا ہاتھ کسی کی زباں چلے (فراق)
گالی کے سوا ہاتھ بھی چلتا ہے اب اُن کا ہر روز نئی ہوتی ہے بیداد کی صورت (امانت)
سوال بوسہ پر واں میان سے خنجر نکلتا ہے زباں چلتی ہے گر اپنی تو اُس کا ہاتھ چلتا ہے (انور)
(۴) چوری کی عادت ہونا - چوری کا لپکا ہونا - (۵) ہاتھ پڑنا - ہاتھ ڈلنا - (۶) ہاتھ کا نچلا نہ رہنا - ہاتھ کا ٹھہرا نہ رہنا - ساتھ ہلے جانا +

ہاتھ چلے نہ پیاں بیٹھا دے گسّیاں - ہ - کہاوت - خدا تعالیٰ اپاہجوں کو گھر بیٹھے روزی پہنچاتا ہے - کام کاج ہو یا نہو مگر رزاق بھوکا نہیں رکھتا اور گھر بیٹھے دیتا ہے

ہاتھ چمکانا - ہ - فعل متعدی :- ہاتھ مٹکانا - عورتوں کا ہاتھ نچا نچا کر باتیں کرنا - ہاتھوں کو اُٹھا اُٹھا کر مٹکانا - ہاتھ کا جلوہ دکھانا - ہاتھ کی لپک جھپک دکھانا - ہاتھ کی چمک دکھانا +

ہاست

کھول کر زلف کہا اُس دریدوں سے کیا ہے ہاتھ چمکا کے دو بوسے یہ بڑھتا کیا ہے (رشک)

ہاتھ چومنا - ہ - فعل لازم :- دست بوس ہونا - ہاتھوں کا بوسہ دینا - جب کسی بزرگ کی طرف مضاف کریں گے تو وہاں نہایت تعظیم و تکریم سے مراد ہوگی اور جب کسی کاریگر کی طرف مضاف کریں گے تو وہاں اُس کے ہاتھوں کی کمال ہی تعریف مقصود ہوگی جب اپنے ہاتھ کی طرف منسوب کریں گے تو وہاں نازاں ہونے اپنی تحسین آفرین کرنے اور خود سراہنے سے مراد ہوگی + ہاتھوں کی داد دینا - واہ وا کرنا - ہاتھوں کی قدر کرنا - معتقد ہونا - خود کو مورد تحسین و آفریں کرنا - س
میں ہاتھ چوم لوں ترے گر اے شبیہ کش دے کھینچ مجکو اُن کے تو اغماض کی شبیہ (انشا)
کھینچ چکا کہ یہ مانی بُت بے پیر کے ہاتھ چومتا تھا کبھی اپنے کبھی تصویر کے ہاتھ (ظفر)
صورتگر ازل نے جو کھینچی تری شبیہ آپ اپنے اُس نے چوم لیے اے نگار ہاتھ (")
آئینہ عذار بُتاں کیا بنائے صانع ہاتھ اُس کے چومیے عجب آئینہ ساز ہے (وزیر)
پڑی اُس کی خوبی کی ازبسکہ دھوم لیا ہاتھ قدرت کا صانع نے چوم - (دیوان منیر)

میر حسن (سحر البیان):
کٹے نہ کیونکہ وہ دل ہیں کہ مصحفی شب دوش میں خالی دیگیا وار اُس نے جو چلائی تیغ
میں ہاتھ چوم لیے دور کرکے قاتل کے جب اُس نے سر پہ مرے پیار سے لگائی تیغ
انہیں شیریں تری کچھ شان نہ کم ہو جاتی چوم لیتی لب شیریں سے جو فرہاد کے ہاتھ

ہاتھ چھڑا لینا - ہ - فعل متعدی :- ہاتھ گرفت یا قبضہ سے نکال لینا +

ہاتھ چھوڑنا - ہ - فعل متعدی :- ضرب مارنا - تلوار لگانا - ہاتھ لگانا - وار کرنا - س
سر جُھکا جاتا ہے اُٹھتے نہیں مقتل سے قدم ہاتھ مجھ پر بھی کوئی چھوڑ دے جلاد کبھی (امانت)
رشک قتل غیر سے تن میں لہو کھاتا ہے جوش ہاتھ مجھ پر بھی کوئی اے مہرباں چھوڑ دے (مرزا برق)
تلافی ہو ستم سے بھی نہ پہلے نہ چھوڑو ہاتھ تم مجھ تفتہ جاں پر (صابر)

ہاتھ خالی جانا - ا - فعل لازم :- (۱) وار خالی جانا - ہاتھ نہ پڑنا - تلوار نہ لگنا - نشانہ نہ بیٹھنا - (۲) گنجفہ میں چار رونگ میں ڈالنے کے بعد ایک خالی ہاتھ بھی جانے دینا + یعنی پاسہ نہ پھینکنا - تاش یا گنجفہ کی تقسیم کے وقت کوئی سر یا تصویر دار پتا نہ آنا - (۳) جب خالی ہاتھ جانا کہیں گے تو وہاں دنیا سے رِیتا جانے سے مراد ہوگی +

ہاتھ خالی نہ ہونا - ا - فعل لازم :- ہاتھ رُکا ہوا ہونا - ہاتھ میں کوئی کام ہونا - کام میں مشغول ہونا - ہاتھ کام میں لگا ہوا ہونا - کام میں ہاتھ ہونا - فرصت نہ ہونا +

ہاتھ دانتوں سے کاٹنا یا دانتوں سے ہاتھ کاٹنا - ہ - فعل متعدی :- اپنی بیوقوفی کے غصے کو ہاتھ پر اُتارنا - گئی ہوئی چیز پر رنج و غصہ ظاہر کرنا - نہایت افسوس کرنا - از حد پچھتانا - کوئی بات یا موقع کھو کر اُس کا رنج کرنا - س
دامن چھڑا کے جیسے گیا ہے وہ بے وفا دانتوں سے کاٹتا ہوں میں بے اختیار ہاتھ (دانش)

ہات

ہاتھ دراز کرنا - ؤ - فعل متعدی :- (۱) ہاتھ بڑھانا + ہاتھ نکالنا - ہاتھ لمبے کرنا -
پنجۂ مہر بھی لے اُس کی بلائیں بیچند — ہاتھ پردے سے کرے گرچہ وہ مستوں دراز (نصیر)
(۲) ہاتھ پھیلانا - ہاتھ پسارنا - (۳) دست درازی کرنا - ہاتھ اُٹھانا - مارنا پیٹنا -

ہاتھ دکھانا - ہ - فعل متعدی :- (۱) نبض دکھانا - ناڑی دکھانا - ھ
بیمار چارہ گرکو کرے تو دکھا کے ہاتھ — چلتے ہوئے مسیح بھی تجھسے ملا کے ہاتھ (نصیر)
(۲) نجومی کو ہاتھ دکھا کر اُس کی لکیروں کے موافق احوال پوچھنا - پوچھا پاچھی کرنا - سامدریک کے وسیلہ سے حال دریافت کرنا +
نکالے ہاتھ وہ پردہ نشیں نہ پردے سے — ہزار بن کے نجومی کہوں دکھاؤ ہاتھ + (جرأت)

ہاتھ دوڑانا - ہ - فعل متعدی :- ہاتھ بڑھانا - ہاتھ دراز کرنا - دُور تک ہاتھ لیجانا + دراز دستی کرنا - ہاتھ لمبا کرنا + ھ
جنوں نے ہجر کی شب ہاتھ دوڑایا ہے جیابتا — کیا ہے چاک تا جیب سحر اپنے گریباں کا (ناسخ)

ہاتھ دھرنا یا رکھنا - ہ - فعل متعدی :- (۱) کسی چیز پر ہاتھ ٹکانا - (۲) کسی چیز کو تھامنا - روکنا - پکڑنا - گرفت کرنا - قابو کرنا + ھ
اے ذوق وقت نالے کے رکھ لے جگر پہ ہاتھ — ورنہ جگر کو روئے گا تو دھر کے سر پہ ہاتھ (ذوق)
(۳) کسی کی حمایت یا مدد کرنا (۴) اپنی کسی پیاری چیز کی قسم کھانا - جس چیز پر ہاتھ رکھنا اُس کی قسم کھانا - جیسے بیٹے کے سر پر ہاتھ دھرنا - قرآن پر ہاتھ دھرنا وغیرہ - (۵) نذر منظور کرنا - نذر کی چیز کو ہاتھ سے چھو دینا - نذرانہ کو ہاتھ لگا کر واپس کر دینا (۶) ہاتھ سے بند کرنا - ہاتھ سے روکنا - ہاتھ کے ذریعہ سے باز رکھنا + ھ
خط دیکھے دل میں تھا کہ زبانی بھی کچھ کہے — پر اُس نے رکھ دیا دہن نامہ بر پہ ہاتھ (ذوق)

ہاتھ دُھلانا - ہ - فعل متعدی :- دست شو یا نیدن کا ترجمہ - آقا یا کسی بزرگ کے ہاتھوں پر پانی ڈالنا + شادی کے روز بطریق رسم دولہا یا دلہن کے ہاتھ پر پانی ڈالنا +

ہاتھ دُھلائی - ہ - اسم مؤنث :- (ع) ہاتھ دھلانے کا نیگ - ہاتھ دُھلائی کا انعام جو دُلہن کے گھر کی ماما رسم کے بعد دولہا کے ہاتھ دھلا کر مانگتی ہے اور دولہا اُس کی سلپچی میں جو مناسب جانتا ہے ڈال دیتا ہے +

ہاتھ دھو بیٹھنا یا دھو کے بیٹھنا - ہ - فعل لازم :- (۱) ناامید ہو جانا - مایوس ہو جانا + کھو بیٹھنا - چھوڑ بیٹھنا + نراس ہو جانا - آس توڑ دینا - اُمید منقطع کر دینا - توقع نہ رہنا - صبر کر بیٹھنا - ھ
عارف گداز غم سے ہوئے جبکہ آب ہم — بیٹھے ہیں ہاتھ دھو کے تب امید و بیم سے (عارف)
بھلا میں ہاتھ دھو بیٹھوں نہ کیونکر جان سے اپنی — کہ چلنے میں تمہارے بیچ دریا کی روانی ہے (مصحفی)
زلفوں سے اُسکی میں نے تبدن سے ہاتھ دھویا — ابر سیاہ آکر تربت پہ میری رویا + (؍)
اشکِ خونیں کا یہی جوش ہے جرأت تو بس ؔاہ — ہاتھ دامن ہی سے دھو بیٹھیں گے دھبے جو لگے (جرأت)
گر یہی دن رات کا رونا ہے فرقت میں تو دو — ہاتھ دھو بیٹھیں گے آخر دیدۂ پُر آب سے (مفتون)
چھلک گئے ہیں آج اک ساغر سے ہم — ہاتھ دھو بیٹھے سے کوثر سے ہم + (داغ)
جو ہاتھ پہلے ہی دھو بیٹھا آبرو سے نہیں — نماز عشق ادا اُس سے کی وضو سے نہیں (ظفر)
کیا دکھاتے ہو ہمیں تم اپنی آب تیغ ناز — ہاتھ دھو بیٹھے ہیں ہم دل او جگر سے پیشتر (؍)
اثر گریہ سے تو ہاتھ ہی ہم دھو بیٹھے — تو گرا اے نالۂ دل رکھتا ہے تاثیر تو ہوں (؍)
ہوتے دست انداز خوانِ نعمتِ غم پر نہیں — جان سے اپنی نہیں جو ہاتھ دھوتے عشق میں (؍)
تیری اُلفت میں ہوں دونوں جہاں سے ہاتھ دھو بیٹھا — تجھے دل دیکے میں اے کافر بے مہر کھو بیٹھا (؍)
دیکھی جو تیرے ہاتھ میں شمشیر آبدار — دھو بیٹھا زندگی سے ترا جاں نثار ہاتھ (؍)
اب اپنی زیست سے کیونکر نہ ہاتھ دھو بیٹھوں — کہ زخم خوردۂ شمشیر آبدار ہوں میں + (غافل)
آب حیات کیوں نہ خضر اُسکو آب تیغ — دھو بیٹھے زندگی سے جو ہو کر تنگ ہاتھ (شاہ نصیر)
ہاتھ دھو بیٹھا اثر سے گرچہ گریہ ہجر میں — اُڑ گئی اے آہ تیری بھی مگر تاثیر کیا (معروف)
گر یہی دن رات رونا ہے تو فرقت میں سرور — ہاتھ دھو بیٹھیں گے آخر دیدۂ پُر آب سے (سرور)
دیکھکر دم توڑتے مجکو کیا بے بس گئے — ہاتھ دھو بیٹھے وہ بحر عشق کے پیراک سے (عاشق)
ہمارے گریۂ سرشار نے تاثیر اچھی کی — کہ اُس جان جہاں سے جیتے جی ہم ہاتھ دھو بیٹھے (شہید)
(۲) دست بردار ہو جانا - کچھ تعلق نہ رکھنا - قطع تعلق کر دینا - ھ
ہاتھ دنیا و دیں سے دھو بیٹھے — میں وہ عاشق کہ سب کو رو بیٹھے (مؤلف)

ہاتھ دھو چکنا - ہ - فعل لازم :- بالکل مایوس اور ناامید ہو چکنا - نراس ہو بیٹھنا - آس توڑ بیٹھنا - درگزرنا - اُمید چھوڑ بیٹھنا +
جس دن سے تم سے آنکھ لڑی اشک چشم سے — ہاتھ ہم تو اپنے دیدۂ دو ابستہ دھو چکے (انشا)
اُس ستمگر سے جو ملا ہوگا — جان سے ہاتھ دھو چکا ہوگا + + (بیدار)
دھو چکا ہوں میں اپنی جاں سے ہاتھ — آ نہیں وہ عبث چڑھاتے ہیں + + (رند)

ہاتھ دھو کر یا ہاتھ دھو کے پیچھے پڑ جانا - ہ - فعل لازم :- نہایت سر ہونا - سارے تعلقات کو چھوڑ کر ایک کام کے سر ہو جانا + درپے آزار ہو جانا - بالکل پیچھے پڑ جانا - ستو باندھ کر پیچھے پڑنا - ھ
بھاگوں کس سمت کہ لوٹے ہوئے ہیں پائے گریز — ہاتھ دھو کر مرے پیچھے ہیں طرحدار پڑے (رند)
بیڈھب پڑا ہے جان کے پیچھے یہ دھو کے ہاتھ — عشق بتاں گلے کا مرے ہار ہو گیا (داغ)
جدھ شستہ پیٹ کے جو سہ تھا پیچھے پڑی — ہاتھ دھو کر دل کے میرے ہے بلا پیچھے پڑی (نکہت)
ڈبونا چرخ کا کیا چشم نم پیچھے نہیں پڑتے — کبھی کے دھو کے اپنے ہاتھ ہم پیچھے نہیں پڑتے (ظفر)
اُسکے بھیگے ہوئے بالوں سے حذر کر اے دل — کہ ترے پیچھے پڑی ہاتھ وہ کاکل دھو کے (؍)

ہاتھ دھروانا - ہ - فعل متعدی :- قسم کھلوانا - جس چیز متبرک یا عزیز پر ہاتھ رکھوانا اُسکی قسم دلوانا ھ
بے اجازت کبھی چھوؤں گا نہ پاؤں + انہیں قدموں پہ ہاتھ دھروا لے (قدر)

ہات

ہنوز ہیں آپ پڑے جان کے پیچھے اپنی ۔ ہاتھ اب عشق میں اُس آفتِ جاں کے دھوئے (ظفر)
بہت پیچھے پڑا تھا ہاتھ دھوکر ۔ اب آیا چین سے ظالم گیا دل ٭٭ (میر سوز)
پڑا تھا ہاتھ دھوکر اُس کے پیچھے ۔ اب آیا چین کیوں مدّتوں گیا دل ٭٭ ؍؍
الٰہی ہاتھ نہ ٹوٹے ستم شعاروں کے ۔ کہ ہاتھ دھوکے پڑے پیچھے خاکساروں کے (داغ)
وقتِ وضو جو دھوتا ہے ہاتھوں کو بار بار ۔ زاہد خدا کے پیچھے پڑا ہاتھ دھوکے ہے (مؤلّف)

ہاتھ دھونا ۔ ہ۔ فعل لازم:- (۱) دستِ شستن کا ترجمہ۔ ہاتھ پانی سے صاف کرنا۔ (۲) گنوار (ہنود) آبدست لینا۔ طہارت کرنا۔ گانڑ دھونا۔ ہاتھ پانی لینا۔ (۳) درگزرنا۔ مایوس ہونا۔ نااُمید ہونا۔ نراس ہونا۔ آس توڑنا۔ اُمّید منقطع کرنا۔ صبر کرنا۔ چھوڑنا۔ ترک کرنا۔ کھونا ٭

مجھے دے کے دل جان کھونا پڑا ہے ۔ غرض ہاتھ دونوں سے دھونا پڑا ہے (رند)
پاؤں رکھتا ہے جو آتش کوچۂ جاناں میں ۔ زندگی سے ہاتھ دھوکر مرگ کا آمادہ ہوا (آتش)
چمک کر میان سے نکلی جو تیغ آبدار اُسکی ۔ تو میں کیا خضر اپنی زندگی سے ہاتھ دھوئیگا (مصحفی)
ہم زندگی سے اپنی پہلے ہی ہاتھ دھو دیں ۔ آخر تو ڈوبنا ہے اک دن چہِ ذقن میں (؍؍)
کیا کہوں گریہ سے جو کچھ چشم پر ابتلا بنی ۔ دیکھنے سے ہاتھ دھوئے یہ تری کل بنی (ظفر)
دونوں جہاں سے ہاتھ ترا اُٹھ گیا ۔ شکرِ خدا شہید نہ بے وضو ہوا ٭ (مومن)
کروں جو ترکِ تعلّق نماز شکر پڑھوں ۔ طمع سے ہاتھ جو دھوؤں وہی وضو ہو جائے (اسیر)
ہاتھ دھوئینگے جبکہ دنیا سے ۔ نہ ہمیں حاجتِ وضو ہو گی ٭٭ (امانت)
کی شستشو بدن کی جسدن بہت سی اُسنے ۔ دھوتے ہیں ہاتھ بیٹھے اُسدن ہی اپنی جاں سے (میر)
اشکِ خونیں کا یہی جوش ہے جرأت تو بس آہ ۔ ہاتھ دامن ہی سے دھو بیٹھیں گے دھوتے دھوتے (جرأت)
یہ وہی ہے بیکلی تو نے کہ دل میں ہے یہی کل سے ۔ میں دھوکر زندگی سے ہاتھ پونچھوں تیرے آنچل سے [illegible]

ہاتھ دے مارنا ۔ ہ۔ فعل لازم:- ہاتھ پٹک پٹک دینا۔ غصّے۔ اضطراب۔ رنج۔ خواہ حالتِ نزع میں ہاتھوں کو زمین یا چارپائی وغیرہ پر متواتر پٹکنا۔ ہ

ہاتھ دے مارتا ہوں جو زمیں پر دشت میں ۔ چبھ رہے ہیں خار پاؤں کے برابر ہاتھ میں (ناسخ)

ہاتھ دیکھنا ۔ ہ۔ فعل متعدّی:- (۱) نبض دیکھنا۔ ناڑی دیکھنا۔ (۲ بحالتِ لازم) دستِ نگر ہونا۔ ہاتھ تکنا۔ کسی کے روپے پیسے کا محتاج ہونا۔ ہ

یار کیا ملے مہندی خود ہو اُس کی جب سُرخی ۔ ہاتھ دیکھنے والی پنجۂ نگاریں کی ٭ (ناسلم)

(۳) کسی کی قسمت کا حال اُس کے ہاتھ کی لکیریں دیکھکر بتانا۔ سامدریک کے قاعدہ سے پنجہ کی ریکھاؤں کو دیکھنا۔ کسیکا ہاتھ دیکھکر اُس کا گزشتہ اور آئندہ حال بتانا ٭

کہتے ہیں ہاتھ دیکھ کے اُس بُت کا برہمن ۔ تم عاشقوں کو قتل کروگے حجاب سے (آتش)

ہاتھ دینا ۔ ہ۔ فعل متعدّی:- (۱) ہاتھ سے ہاتھ ملانا۔ دوسرے ہاتھ پر ہاتھ

ہات

رکھنا۔ داد دینا۔ داد مانگنا۔ تعریف چاہنا۔ ہ

دیکھ عقدِ ثریا ہمیں انگور کی سُوجھی ۔ لا ہاتھ ادھر دے کہ بہت دور کی سُوجھی (نظیر)
پاؤں وہ کھینچ کے بہزاد نے مانی سے کہا ۔ ہاتھ تو دیجو ذرا تجکو مرے سر کی قسم (معروف)

(۲) قول دینا۔ بچن ہارنا۔ اقرار کرنا۔ قول قرار کرنا۔ زبان دینا ٭

جو قول کے پورے ہیں وہ کرتے ہیں تامّل ۔ بیساختہ دیتے نہیں ارباب وفا ہاتھ (کفایت)

(۳) جوہری و پانکسوار کپڑے میں ہاتھ کر کے قیمت کا اشارہ کرنا۔ (۴ ہنود) سہارا دینا۔ مدد دینا۔ معاونت کرنا۔ پُشتی کرنا۔ (۵ ہنود) جھاڑ پھونک کرنا۔ دم کرنا۔ بھوت پریت اُتارنا۔ جھاڑنا۔ (۶ ہنود) چیچک کا مرجھانا۔ بگ میڑنا۔ سیتلا کے آبلوں کا پچکنا۔ جیسے ماتا رانی ہاتھ دے گئی۔ (۷ ہنود) کسی کو ہاتھ لگا کر اُس کا آسیب یا جن وغیرہ معلوم کر لینا۔ (۸ مقال) ہاتھ پھیلانا۔ ہاتھ سے اُوپر نیچے کرنا۔ مثلاً گیہوں یا مرچیں وغیرہ دھوپ میں ڈالیں گے تو کہیں گے کہ ان کو ہاتھ دیتے رہو جو سب طرف سے سُوکھ جائیں۔ (۹) ہاتھ مارنا۔ ہاتھ لگانا جیسے میں نے بھی مُڑکر ایک ہی ہاتھ دیا۔ (۱۰) گُل کرنا۔ بجھانا۔ ٹھنڈا کرنا۔ جیسے چراغ کو ہاتھ دینا۔ (۱۱) شرط لگانا۔ بازی بدنا۔ ہوڑ لگانا ٭

ہاتھ ڈالنا ۔ ہ۔ فعل متعدّی:- (۱) کسی چیز کے اندر ہاتھ دینا۔ کسی چیز میں ہاتھ کرنا۔ (۲) ہاتھ گھسیڑنا۔ ہاتھ داخل کرنا۔ (۳) مداخلت کرنا۔ دخل دینا۔ کام میں پڑنا۔ دخیل ہونا۔ درآنا۔ کوئی کام اپنے ذمّہ لینا ٭

شاہبازوں کا ہے یہ کام نہ ڈالو میاں ہاتھ ۔ دیکھو کہتا ہوں تمہیں ہے گمو جانے دو (میر سوز)

(۴) مداخلتِ بیجا کرنا۔ دست درازی کرنا۔ غیر عورت کو چھُونا۔ دست اندازی کرنا۔ چھیڑنا (۵) لوٹنا۔ کھسوٹنا۔ غارتگری کرنا۔ (۶) ہاتھ لگانا۔ ہاتھ سے چھُونا۔ مس کرنا۔ کھانے کو ہاتھ لگانا۔ جیسے خالہ کی مہمانی ہاتھ ڈال پچھتانی ٭

وہ بے نصیب تہیدست ہوں ازل کا میں ۔ کہ ریت ہاتھ جو ڈالوں تو جائے بن مٹی ٭ (معروف)

(۷) کسی کام کو شروع کرنا۔ لگا لگانا۔ (۸) معالج ہونا۔ علاج شروع کرنا۔ علاج کو ہاتھ لگانا۔ (۹) پکڑنا۔ پکڑنے کا ارادہ کرنا۔ ہاتھ بڑھانا۔ ہ

بُلبل کے ذبح کرنے میں کیا فائدہ تجھے ۔ صیاد ڈالتا ہے عبث مُشت پر پہ ہاتھ (آغا)

ہاتھ رکھنا ۔ ہ۔ فعل متعدّی:- (۱) ہاتھ دھرنا۔ دستِ نہادن کا ترجمہ۔ (۲) ہاتھ سے کسی چیز کا منہ بند کرنا۔ روکنا۔ تھامنا۔ باز رکھنا۔ ہ

تا چند کریگا رقمِ سوزِ دل آتش ۔ رکھ ہاتھ نکلتا ہے دھواں طرزِ قلم سے (آتش)

(۳) قسم کھانا۔ کسی عزیز شے پر ہاتھ رکھکر اُس کی سوگند کھانا۔ جیسے قرآن پہ ہاتھ رکھنا۔ سر پہ ہاتھ رکھنا وغیرہ۔ ہ

جھوٹ کہتے ہو کہ داں ان تیری آنکھوں نے پیا سچ ہے کیوں ہاتھ رکھوں کھا کے قسم آنکھوں پر (نصیر)

ندم چھوڑو نگا چل جائیں جو آرے سر پہ ہاتھ میں رکھتا ہوں اے جان تمہارے سر پر (عشقی)

(۳) مدد کرنا۔ سہارا دینا۔ (۴) ہاتھ سے چھونا۔ ہاتھ سے مس کرنا۔ ہاتھ لگانا۔ (۶) ایک مٹھی نکالنا۔ مٹھی بھر نکالنا۔ لپ کا نکالنا۔ (۷) بچانا۔ حفاظت کرنا ۔ چُرا کرنا۔ جیسے ایک آنکھ پھوٹتی ہے دوسری پر ہاتھ رکھتے ہیں +

ہاتھ رنگنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ (۱) ہاتھ کو رنگین یا آلودہ کرنا + ہاتھوں میں مہندی لگانا۔ (۲) مال مارنا۔ رشوت لینا۔ مٹھی گرم کرنا۔ جیسے اس نوکری میں اُسنے خوب ہاتھ رنگے +

ہاتھ رنگین کرنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ ہاتھوں کو رنگنا۔ ہاتھوں میں سُرخی لگانا۔ ہاتھوں میں مہندی لگانا +

خونِ عاشق سے کرو رنگیں جو ہاتھ اے گلبدن پھر کبھی ہرگز نہ تم رنگِ حنا کا نام لو + (ظفر)

ہو قاتل سے کرے ہاتھ ہو سے رنگین نہیں مہندی سے سو خونِ شہدا ہاتھ لگا (〃)

ہاتھ رواں کرنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ کسی کام کے ہاتھ سے مشق کرنا + ہاتھ صاف کرنا۔ ہاتھ بٹھانا + مارنا۔ قتل کرنا۔ زک دینا۔ دھوکا دینا۔ دغا کرنا +

ہاتھ رواں ہونا۔ ا۔ فعل لازم:۔ کسی کام میں ہاتھ کا مشاق ہونا۔ خوب ہاتھ چلنا۔ ہاتھ میں صفائی آنا۔ ہاتھ صاف ہونا۔ جیسے یہ ہاتھ تو انہیں خوب رواں ہے

تیغ سے پوچھنے بیٹھے ہوئے آشوب مرے ہاتھ تیرا مجھے اے قاتل رواں ہو جائے گا (داغ)

ہاتھ رکنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) ہاتھ تھامنا۔ ہاتھ سکیڑنا۔ کفایت شعاری کرنا جزرسی کرنا۔ خرچ کم کرنا۔ (۲) باز رہنا۔ دستکش ہونا۔ (۳) دار رکنا۔ ضرب رکنا + وار بچانا +

ہاتھ رہ جانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) ہاتھ پر فالج گرنا + ہاتھ میں طاقت نہ رہنا + ہاتھ بیٹھ جانا۔ ہاتھ شل ہو جانا۔ ہاتھ کا بیکار اور نکما ہو جانا۔ (۲) ہاتھ تھک جانا۔ جیسے کام کرتے کرتے ہاتھ رہ گئے۔ ۵

مجھ سخت جاں کو تازہ کہ یہ جو بستہ گیا قاتل کو یہ گلا کہ مرا ہاتھ رہ گیا + (داغ)

ہاتھ سادھنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) ہاتھ درست کرنا۔ ہاتھ جانچنا۔ ہاتھ تولنا۔ جیسے ہاتھ سادہ کر یار و۔ (۲) ہاتھ کو مشاق بنانا۔ ہاتھ صاف کرنا + ہاتھ کو کسی کام کا خوگر بنانا + ہاتھ بٹھانا۔ ہاتھ موزوں کرنا۔ ہاتھ جمانا +

ہاتھ سانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ ہاتھ بھرنا۔ ہاتھ آلودہ کرنا۔ ہاتھ لتھیڑنا +

چھوٹے گی حشر تک نہ یہ مہندی لگی ہوئی تم ہاتھ بیسوت خون میں کیوں سانتے نہیں (داغ)

ہاتھ سر پر دھر کے رونا یا سر پہ ہاتھ رکھ کے رونا۔ ا۔ فعل لازم:۔ سر پکڑ کر رونا۔ نہایت افسوس کرنا۔ سر پیٹنا ۵

اے ذوق وقت نہ کے رکھ لے جگر پہ ہاتھ ورنہ جگر کو روئے گا تو دھر کے سر پہ ہاتھ (ذوق)

قاروں نے خاک صاف کیا مال و زر پہ ہاتھ روتا ہوا عدم کو گیا رکھ کے سر پہ ہاتھ + (آغا)

ہاتھ سر پر رکھنا ا۔ فعل متعدی:۔ (۱) حمایت کرنا۔ مربی بننا۔ سرپرست بننا۔ حامی ہونا۔ مددگار ہونا۔ دستگیر ہونا۔ پشت پناہ ہونا۔ حامی بننا۔ (۲) پیار کرنا۔ چمکارنا۔ (۳) کسی کے سر کی قسم کھانا۔ ۵

ہیں اسی رشک سے مرتا ہوں کہ کل غیر نے ہائے ہاتھ ہنگامِ قسم کیوں ترے سر پر رکھا (مصحفی)

(۴) سلام کرنا۔ ماتھے پر ہاتھ رکھنا +

ہاتھ سر سے اُٹھانا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ زندگی سے ہاتھ دھونا۔ سر سلامت رہنے کی اُمید نہ رکھنا۔ جان سے ہاتھ اُٹھانا +

جب تلک سر سے نہ ہاتھ اپنے اُٹھا دے کوئی دسترس پاؤں تلک اُسکے نہ پاوے کوئی (معروف)

ہاتھ سکیڑنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ دیکھو (ہاتھ سمیٹنا) +

ہاتھ سمیٹنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ ہاتھ سکیڑنا۔ ہاتھ بند کرنا۔ ہاتھ تھامنا + دینے سے ہاتھ روکنا۔ دینا بند کرنا +

ہاتھ سُن ہو جانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ ہاتھ کا کام نہ دے سکنا۔ ہاتھ سو جانا۔ ہاتھ میں خون کا حرکت نہ کر سکنا + ہاتھ کا بیکار اور نکما ہو جانا +

ہاتھ سو جانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ ہاتھ سُن ہو جانا۔ ہاتھ کا بےحرکت ہو جانا۔ ہاتھ کا خون رک جانا +

ہاتھ سے۔ ہ۔ تابع فعل:۔ (۱) از دست۔ (۲) معرفت۔ ذریعہ سے۔ جیسے ان کے ہاتھ سے روپیہ وصول پایا۔ (۳۔ عو) سبب سے۔ کارن سے۔ جیسے میں ان کے ہاتھ سے تنگ ہوں + تیرے ہاتھ سے زہر کھا مروں گی + (عو)

ہاتھ سے تیرے مروں کچھ کھا کر ہر گھڑی جی میں یہ آتی ہے + + (رنگین)

(۴) ذات سے۔ دم سے۔ دم قدم سے۔ اپنے وجود سے +

غیروں ہی کے ہاتھوں میں رہے دستِ نگاریں کب ہم نے ترے ہاتھ سے آزار نہ پایا (میر)

(۵) قابو سے۔ پنجہ سے۔ گرفت سے +

نہیں ملنے دیتی بتا کوئی ہے سے تیرے ہاتھ سے اب کدھر جائے آتو + (رنگین)

ہاتھ سے جاتا رہنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ ہاتھ سے کھویا جانا۔ قابو سے نکل جانا۔ قابو میں نہ رہنا۔ بس میں نہ رہنا۔ قبضہ و تصرف سے باہر ہو جانا +

رازِ خلوت تم نہ جلوت میں بیاں کرنا ظفر ہاتھ سے جاتی رہیگی بات ہاتھ آئی ہوئی (ظفر)

تو ہی اپنے ہاتھ سے جب دلربا جاتا رہا دل کی بھی پروا نہیں جاتا رہا جاتا رہا + (داغ)

ایک تن میں ہوں اگر دو دل تو کچھ نکلیگا کام یاں تو اپنے تاؤ میں ہر ایک پل کھاتا رہا
جی اگر اُس سے لگا یار شک سے دل جل گیا دل اگر اُس کو دیا جی ہاتھ سے جاتا رہا + (بحر)

(۲) خود رفتہ ہو جانا۔ آپے میں نہ رہنا۔ آپے سے باہر ہو جانا۔ بیخود و بےاختیار ہو جانا

ہات

مصرع ہاتھ سے جاتا رہا دل دیکھ محبوباں کی چال + (سودا)

کیوں نہ دل دیکھ اُسے ہاتھ سے جاوے اکبار ایسے ہی ناز سے ہاتھ اُسنے کمر پر رکھا (مصحفی)

(۳) مر جانا۔ گُزر جانا۔ انتقال کر جانا +

ہاتھ سے جانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) کھو یا جانا۔ جاتا رہنا + قابو سے نکلنا قابو سے جانا۔ بس میں نہ رہنا + آپے سے باہر ہونا۔ خود رفتہ اور بے اختیار ہونا + اختیار سے جانا۔

گھبراتے ہو کیوں بادہ کشی سے کہ جواں ہو زاہد ابھی کچھ ہاتھ سے جنت نہیں جاتی (اشک)

شوخیٔ رونِ فزوں تھی مرے گھبرانے سے ہاتھ سے جاتے تھے دل سے مرے ہاتھ آتے (یقین)

کل اُٹھ گیا وہ ہاتھ چھڑا میرے ہاتھ سے آیا ہوا نکل گیا میرے ہاتھ سے + (مصحفی)

گر خبر لینی ہے تو لے جینا و ہاتھ سے نکلا جاتا ہے + (دیگر بیگم)

دو آئی لگتا جھوم کے ٹلجانے لگا دل واعظ کو بلاؤ کہ چلی ہاتھ سے توبہ (داغ)

(۲) مرجانا۔ گُزر جانا۔ انتقال کر جانا +

کرنی ہے کچھ دوا مرے دل کی تو کر طبیب جاتا ہے ورنہ مُفت یہ بیمار ہاتھ سے (مصحفی)

زہر کھاتے ہیں طلبگارِ شہادت قاتل ہاتھ سے تیرے ترستے بے سروپا جاتے ہیں (آتش)

ہاتھ سے جانے دینا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ چھوڑ دینا۔ قابو سے نکلنے دینا +

دام میں لا کے مجھے ہاتھ سے جانے دے گا جعلسازی کی یہ تیری تری عیاریں سب (امانت)

ہاتھ سے چھوڑنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ ہاتھ کی گرفت میں نہ رکھنا + قابو سے نکالنا۔ ہاتھ سے جانے دینا۔ قابو سے نکال دینا +

گل تو گلشن میں تجھے ہمیشہ ہنسوتر آج غنچے بھی کہتے ہیں منہ پھوڑ +
شیشۂ توبۂ شراب کو توڑ دامنِ جنبش کرنہ ہاتھ سے چھوڑ +
اے نظر آمدہ بہار بجوشش موسمِ توبہ نیست بادہ بنوش

ہاتھ سے دے بیٹھنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ کھو بیٹھنا۔ گنوا دینا۔ گنوا بیٹھنا۔ ضایع کر دینا۔ قابو میں نہ رکھنا۔ قبضہ چھوڑ بیٹھنا +

ہاتھ سے دینا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) بخشنا۔ دینا۔ عطا کرنا۔ (۲) چھوڑنا۔ ترک کرنا + قبضہ چھوڑنا۔ نہ لینا۔ جانے دینا۔ جیسے اس وقت کو ہاتھ سے نہ دو +

آتا ہو تو ہاتھ سے نہ دیجے جاتا ہو تو اس کا غم نہ کیجے + (گلزار نسیم)

مصحفی چھوڑا در اُس کا تو نے نادان کیا کیا ہاتھ سے دیتا ہے کوئی ایسی بھی سرکار کو (مصحفی)

(۳) کھونا۔ گنوانا۔ ضائع کرنا۔ اکارت کرنا +

دستِ خالی اُسکے مت دیکھ ہر دم اے دل پھر ہاتھ سے تو اپنا صبر و قرار دیگا (نظیر)

ہاتھ سے سپر ڈال دینا یا چھوڑ دینا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ ڈھال کو ہاتھ سے چھوڑ دینا۔ ہار مان جانا۔ شکست قبول کرنا۔ عاجزی اختیار کرنا۔ مغلوب

ہو جانا۔ عاجز ہو جانا۔ عجز قبول کرنا۔ مقابلہ کے قابل نہ رہنا۔ مقابل نہ ٹھہرنا +

جبیں باندھ کے نکلا جو کمر آخر روز پھر نہ ہاتھ سے دی ڈال سپر آخر روز (فراق)

ہاتھ سے کام نکالنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ (۱) کسی کام کا تجربہ یا واقفیت حاصل کرنا۔ کوئی کام کر کے دیکھ لینا۔ (۲) کسی کے قبضہ سے کوئی کام جُدا کرنا +

ہاتھ سے کام نکلنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ (۱) کوئی کام ہاتھوں سے کیا جانا۔ کسی کام کا تجربہ ہونا + کسی کام کی واقفیت ہونا۔ کوئی کام کر کے دیکھ لینا + بذاتِ خاص کسی کام کو کرنا

فرہاد کو آئی نہ کبھی سینہ خراشی گر لاکھ برس ہاتھ سے یہ کام نکلتا (داغ)

(۲) کسی کام کا قبضہ سے جانا + کوئی کام واپس لے لیا جانا۔ مثلاً ٹھیکہ ہاتھ سے نکل جائے گا تو آپ بھی کہیں گے کہ فلاں کام اُن کے ہاتھ سے نکل گیا۔ (۳) کسی کے ذریعہ سے کوئی کام پورا ہونا + کسی ذریعہ سے کوئی کام بننا جیسے یہ کام انہیں کے ہاتھ سے نکلے گا اور کے بس کا نہیں ہے +

ہاتھ سے کھو دینا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ اپنے قابو کو نہ رکھنا + ضایع کر دینا + کسی سے بگاڑ لینا + اپنے کام کا نہ رکھنا +

کھو دیا ہاتھ سے اُنہیں مجنوں ہیں ہر روز التجا کیسے + + (میر مجروح)

ہاتھ سے کھونا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) ضایع کرنا۔ گنوانا۔ چھوڑنا۔ قبضہ سے نکال لینا۔ قبضہ میں نہ رکھنا۔ اختیار سے باہر کرنا +

آخر نہ تم نے ہاتھ سے کھو یا ظہیر کو محفل میں خاک اُڑتی ہے انسان تو گیا
مجھے ہاتھ سے کھو کے رو ئیگی دُنیا فلک نے بہت پھر کے پایا ہے مجکو (مرزا ظہیر)

خاتمِ دستِ سلیماں سے ہُوں قائم ہی عزیز سخت پچھتائے وہ جو ہاتھ سے کھوتے مجکو (قائم)

(۲) کام سے کھو دینا۔ کام کا نہ رکھنا۔ مطلب سے کھونا +

کھو یا ہمارے ہاتھ سے آئینے نے اُسے ایسا جو یار سے آنکھو خبر زرکیوں ہو (میر)

ہاتھ سے نہ جانے دینا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ قابو سے باہر نہ ہونے دینا۔ قبضہ اور قابو میں رکھنا۔ تو اتی بچھوڑنا۔ کسی چیز کو ہاتھ سے نہ چھوڑنا +

دل قیدِ تعلق سے چُھڑانے نہیں دیتے مجکو وہ مرے ہاتھ سے جانے نہیں دیتے (انور)

ہاتھ سے نہ دینا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ ہاتھ سے نہ چھوڑنا۔ ہاتھ سے نہ کھونا۔ بالائے طاق نہ رکھنا

ایماں کو نہ دے ہاتھ سے غافل کہ پس از مرگ آئے گا نہیں کام ترے اِسکے سوا ہیچ (ظفر)

ہاتھ سے ہاتھ مِلانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) مصافحہ کرنا۔ باہم ہاتھ میں ہاتھ پکڑ کر تپاک ظاہر کرنا۔ دست بوسی کرنا۔ ہاتھ پر ہاتھ مارنا۔ (۲) کچھ نقدی دینا۔ روپیہ دینا۔ کچھ دینا۔ جیسے اب تو تمکو ہاتھ سے ہاتھ ملائے بہت دن ہوئے کب دو گے +

یو نہیں دل دیکے تمہیں کیا دینگے ہاتھ سے ہاتھ ملا کر دیکھو + + (مؤلف)

ہاتھ سے ہاتھ مِلنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) مصافحہ ہونا۔ (۲) کچھ نقدی دینا۔ ہاتھ میں پیسہ دینا۔

ہاتھ سے ہاتھ مَلنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ افسوس کرنا۔ نہایت تاسّف کرنا۔ ایدھ پچھتانا +

سُن کے احوال مرا ناصحِ مُشفق نے زکی ہاتھ سے ہاتھ ملے حیف سے سینہ کوٹا (زکی)

ہاتھ صاف کرنا۔ ا۔ فعل متعدّی:۔ (۱) ہاتھ کو مشّاق بنانا۔ ہاتھ کو رواں کرنا۔ ہاتھ سے کوئی کام نکالنا۔ خط درست کرنا۔ خط سنوارنا۔ دستخط درست کرنا۔ مشق کرنا۔

کرتا ہے ہاتھ صاف وہ قاتل جوانِ نو ہر روز کاٹتے اُسے سر چار پانچ کے (ظفر)

(۲) ہاتھ دھونا۔ ہاتھ پاک کرنا۔ ہاتھ پونچھنا۔ (۳) ہاتھ کا وار کرنا۔ ہاتھ مارنا۔ ہاتھ لگانا۔ قتل کرنا۔ ذبح کرنا۔ ہلاک کرنا۔ حلال کرنا +

چھوڑا نہ دل نے صبر نہ آرام نے شکیب تیری نگہ نے صاف کیا گھر کے گھر پہ ہاتھ (ذوق)

عجب کیا ہو دُرِ غلطاں پسینا ہاتھ میں ٹپکے ہمیشہ ہاتھ صاف اُسنے کئے ہیں اپنے قاتل پہ (صابر)

بیٹھے ہو کیا مرے ہو تیغ بہ کف سپر پہ ہاتھ بندہ نواز صاف کرو میرے سر پہ ہاتھ (آغا)

معلوم نہیں ہاتھ کرے گا وہ کدھر صاف تلوار چلی جاتی ہے ہوتی ہے سپر صاف (راجہ)

ہم سے کبھی نہ تُنے کہی کوئی بات صاف جب اُن سے کیا تو کیا ہمیں پہ ہاتھ صاف (جعفر)

لاشوں پر بھی میری قاتل نے کئے ہاتھ اپنے صاف تھی اگر کچھ خواہشِ تیغ آزمائی رہ گئی (ظفر)

کیا ہاتھ صاف اُس نے پہلے مجھی پر ظفر اُس کی تیغ آزمائی کے قرباں (۷)

(۴) غارت کرنا۔ لوٹنا +۔ ہاتھ رنگنا۔ مال مارنا۔ غبن کرنا۔ تغلّب کرنا۔ (۵) زک دینا۔ وار کرنا۔ بُرائی کرنا۔ چال چلنا (۶) اُڑانا۔ خرچ کرنا۔ صرف میں لانا۔ ہ

قارّوں نے خاک صاف کیا مالِ زر پہ ہاتھ رونا ہوا عدم کو گیا رکھ کے سر پہ ہاتھ (آغا)

ہاتھ قبضے پر ڈالنا یا رکھنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ دست بشمشیر زدن کا ترجمہ۔ تلوار کی مُوٹھ پر اُسے نکالنے کے واسطے ہاتھ ڈالنا۔ تلوار سُونتنا۔ تلوار کھینچنا۔ قتل کرنے کا ارادہ کرنا۔ آمادۂ قتل ہونا +

ہاتھ قلم کرنا۔ ا۔ فعل متعدّی:۔ ہاتھ کاٹنا۔ ہاتھ تراشنا۔ ہاتھ اُڑانا۔ دست قطع نمودن کا ترجمہ

سچ ہی سچ لکھا ہے قاصد خط یہ ہمنے یک قلم جھوٹ ہو تو ہاتھ ابھی اپنے قلم کرتے ہیں ہم (ظفر)

آپ کچھ غیروں کو چھپ چھپ کے رقم کرتے ہیں یہ جو ہو جھوٹ تو ہم ہاتھ قلم کرتے ہیں (محبّت)

اُن آنکھوں کو نرگس لکھا تھا کہیں میرے ہاتھ دونوں قلم کر گیا (میر)

یہی لکھا نصیب کا تو خط نے لیکے خط قاصد ترے قلم ہی کئے بیدرنگ ہاتھ (نصیر)

آپ چھپ چھپ کے جو غیروں کو رقم کرتے ہیں گر یہ ہو جھوٹ تو ہم ہاتھ قلم کرتے ہیں۔ (درد)

ہاتھ قلم ہو جانا یا ہونا۔ ا۔ فعل لازم:۔ ہاتھ کٹ جانا۔ ہاتھ قطع ہو جانا + ہاتھ کٹنا۔ ہاتھ ترشنا۔ ہاتھ اُڑنا۔ ہ

تیغِ ابروئے صنم کی جو لگے لکھنے شبیہ ہو گئے صاف قلم مانی و بہزاد کے ہاتھ (ناسخ)

کسی کاتب نے تمر نامہ لکھا تھا اُسکو آجکل روز قلم ہوتے ہیں دو چار کے ہاتھ (زلال)

ہاتھ کاٹ دینا۔ ہ۔ فعل متعدّی:۔ (۱) ہاتھ قلم کر دینا۔ (۲) تحریری اقرار کر دینا۔ دستاویز لکھ دینا +

ہاتھ کاٹ کاٹ کھانا۔ ہ۔ فعل متعدّی:۔ نہایت غصّے ہونا۔ جھنجلانا۔ غصّے میں تلملانا۔ + حسرت یا افسوس کرکے ہاتھ کاٹنا +

شب وصال میں وحشی سا دیکھ مجکو وہ شوخ کہے ہے دیکھو بس آگے نہ تم بڑھاؤ ہاتھ
تمہارے ہاتھ نہ آیا ہوں میں نہ آؤں گا مری بلا سے جو تم کاٹ کاٹ کھاؤ ہاتھ (جرأت)

ہاتھ کاٹ کر دیدینا۔ ہ۔ فعل متعدّی:۔ دستاویز لکھ دینا۔ تمسّک کر دینا۔ مچلکہ لکھ دینا۔ تحریری اقرار کر لینا +

ہاتھ کاٹنا۔ ہ۔ فعل متعدّی:۔ (۱) ہاتھ قلم کرنا۔ ہاتھ تراشنا۔ (۲) افسوس کرنا۔ تاسّف کرنا۔ ہاتھ ملنا۔ پچھتانا +

نصیر آساں نہیں دریائے اُلفت بیچ قدم رکھنا شناور ہاتھ اپنے دُور سے ساحل سے کاٹے ہے (نصیر)

(۳) غصّہ فرو کرنے کے واسطے ہاتھوں پر جھونجل اتارنا۔ ہاتھ کاٹ کر اپنے غصّے کو دِھیما کرنا۔ نہایت غصّے کی علامت ظاہر کرنا۔ کسی ہوئی چیز پر پیچ و تاب کھانا اور غصّہ کرنا۔

گر دبُرد اُس کے تلملاتا دُوں ہیں اور آنکھوں میں اشکِ سُرخ بھر لاؤں ہیں
تو پیچ کے دل میں اور کچھ کاٹ کے ہاتھ جھنجھلا کے کہے ہے اب تجھے کھاؤں ہیں (جرأت)

(۴) پانی پر ہاتھ مارنا۔ تیرنا۔ پانی کاٹنا۔ جیسے تیراک شاگرد پہلے ہاتھ کاٹنا سکھاتا ہے +

ہاتھ کا چھوٹا۔ ہ۔ صفت:۔ جو لیکر نہ دے۔ لے لوٹ۔ نادہند۔ بددیانت۔ خائن +۔ بے اعتبار۔ جس کی ساکھ نہ ہو + بے ایمان۔ بدمعاملہ +

ہاتھ کا دیا۔ ہ۔ اسم مذکّر:۔ دان۔ پُن۔ خیرات۔ ارپن۔ سخاوت۔ بخشش۔ جیسے ہاتھ کا دیا ساتھ چلے + ہاتھ کا دیا یہاں بھی کام آئے وہاں بھی +

ہاتھ کا دیا آڑے آئے۔ ہ۔ محاورہ:۔ خیرات ردِّ بلا کرتی ہے۔ نیکی ہمیشہ ساتھ دیتی ہے یعنی خیرات۔ مصیبت کی روک تھام اور بہبودی کا انتظام کرتی ہے +

ہاتھ کا دیا ساتھ کھانے لگا۔ ا۔ محاورہ:۔ خادم برابری کا دعوےٰ کرنے لگا۔ کمینوں کو بھی دن لگے۔ دست نگر برابری کا دم مارنے لگا +

ہاتھ کا سچّا۔ ہ۔ صفت:۔ معاملہ کا کھرا۔ خوش معاملہ۔ دیانت دار۔ معتبر۔ ساکھ والا۔ امین۔ امانت دار۔ راست معاملہ۔ راست باز۔ صادق۔ ہاتھ کا صاف۔ لین دین کا کھرا +

تیرے دستِ حنائی میں بھی ہے چور کسی کو ہاتھ کا سچّا نہ پایا۔ (داغ)

ہاتھ کا لکھا۔ ہاتھ کا پرزہ۔ ا۔ اسم مذکّر:۔ ہاتھ کی تحریر۔ ہاتھ کی لکھی چٹھی۔ تحطّی نامہ +

ہاتھ کام میں ہونا۔ ا۔ فعل لازم:۔ ہاتھ رُکا ہوا ہونا۔ کسی کام میں ہاتھ لگا ہوا ہونا۔ ہاتھ خالی نہ ہونا۔ کسی کام میں مصروف ہونا +

ہات

ہاتھ کا میل - ہ - اسم مذکر :- اوّل معلوم - دوم ادنےٰ چیز - بے اصل چیز - حقیر چیز - ہیچ - ناچیز - ناقابلِ قدر - مجازاً روپیہ پیسہ زر و مال - جیسے فقرا ڈھیلے ٹھیکری سے کم نہیں خیال کرتے - جیسے روپیہ پیسہ ہاتھ کا میل ہے +

ہاتھ کانپنا - ہ - فعل لازم :- ہاتھ تھرتھرانا - ہاتھ لرزنا - ہاتھ میں رعشہ ہونا + ڈر یا خوف سے ہاتھ قابو میں نہ رہنا +

ہاتھ کانوں پر یا کان پر رکھنا - ہ - فعل لازم :- (کانوں پر ہاتھ رکھنا زیادہ مستعمل ہے) (۱) بالکل انکار کرنا - لاعلمی اور ناواقفی ظاہر کرنا + ناآشنائی ظاہر کرنا +

وہ کبھی دن یاد میں رہتا تمہاری ران پہ ہاتھ خیر جو کان لگے رکھتے ہو اب کان پہ ہاتھ (نکہت)

کس طرح اُسکے سمع تک پہنچے اپنا حال کہتا ہوں جس سے ہاتھ وہ رکھتا ہے کان پر (ہمت)

(۲) بادشاہ دہلی کے دربار کا سلام جس میں ماتھے یا سینہ کی بجائے کانوں پر ہاتھ رکھا کرتے تھے چنانچہ حضرت غالب نے بھی اِس قطعہ میں اِسی طرف اشارہ کیا ہے +

گو ایک بادشاہ کے سب خانہ زاد ہیں دربار دار لوگ بہم آشنا نہیں
کانوں پہ ہاتھ دھرتے ہیں کرتے ہوئے سلام اِس سے ہے یہ مراد کہ ہم آشنا نہیں (غالب)

ہاتھ کٹ جانا - ہ - فعل لازم - (۱) ہاتھ میں زخم آجانا (۲) ہاتھ قلم ہو جانا - (۳) کسی کی تحریری دستاویز کا دوسرے کے ہاتھ میں چلا جانا - تمسک ہو جانا - تحریر ہو جانا - دستخط ہو جانا - تمسک ہو جانا - دستاویز ہو جانا +

ہاتھ کٹ چکے ہیں - ہ - محاورہ :- تحریر دے بیٹھے ہیں - یہ بات تسلیم کر کے لکھ چکا ہوں - تحریر دیدی ہے +

ہاتھ کٹواؤں یا ہاتھ کٹواتا ہوں - ہ - محاورہ :- دعوے سے شرط لگاتا ہوں اگر خلاف ہو تو ہاتھ قلم کرواتا ہوں یعنی اِس کام کا وقوع میں آنا غیر ممکن خلافِ قیاس اور بہت دشوار ہے - جیسے ہاتھ کٹواتا ہوں جو آپ اِسکو اِس طرح اُٹھا لیں +

کب ایسی جانکنی فرہاد خستہ کام تو سیکھے میں اپنے ہاتھ کٹواؤں جو میرا کام تو سیکھے (ظفر)

ٹانکنے چاکِ گریباں تو ہے ہر بار لگا ہاتھ کٹواؤں جو ناصح رہے اک تار لگا (مومن)

ہاتھ کرنا یا دکھانا - فعل متعدی - تلوار کرنا - حملہ کرنا + حربہ کرنا + بحث کرنا - بحثنا +

ہاتھ کشیدہ آسمان دیدہ - ف - محاورۂ عو - شوخ چشم کی نسبت بولتے ہیں جس کا ہاتھ کہیں اور خیال و نظر کہیں ہو +

ہاتھ کمر پر رکھنا - ا - فعل لازم :- نہایت نزاکت ظاہر کرنا - کمر کی لاغری اور اپنا نازکین جتانا - اظہار نزاکت کرنا +

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے - ہ - کہاوت :- جو ظاہر اور عیاں ہے اُسکا پوچھنا اور بیان کرنا فضول ہے - جو چیز آنکھوں کے سامنے موجود ہے اُسکے دریافت کرنیکی کیا حاجت ہے +

ہات

جسمِ لاغر کو دیکھ عاشق کے پوچھا حالت نزار سی کیا ہے +
بولا انکار سے ہے کیا حاصل ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے + (ظریف)

ہاتھ کوڑی نہ بازار لیکھا - ہ - کہاوت :- مفلس کا کہیں اعتبار نہیں - بازار زر دار کا ہے +

ہاتھ کو ہاتھ پہچانتا ہے - ہ - محاورہ :- جس سے لیتے ہیں اُسی کو دیتے ہیں - جس سے قرض یا کچھ مستعار لیا جاتا ہے - اُسی کو دیا جاتا ہے +

ہاتھ کو ہاتھ نہیں سوجھتا - ہ - محاورہ :- نہایت اندھیرا گھپ ہے - بڑا اندھیرا ہے +

ہاتھ کھجلانا - ہ - فعل لازم :- (۱) ہاتھ میں کھجل ہونا - ہاتھ میں خارش ہونا + (۲) ہاتھ کا نچلا نہ رہنا + ہاتھوں پر مار کھانے کو جی چاہنا - سزا کا طالب ہونا - پٹنے کو جی چاہنا - شامت آنا - کمبختی آنا - مار کھانے کی باتیں کرنا + (جب کوئی بچہ کسی چیز کو برچھیڑے جاتا ہے تو یہ فقرہ زبان پر لاتے ہیں)

ہاتھ کھلنا یا کھل جانا - ہ - فعل لازم :- (۱) ہاتھ رواں ہو جانا - ہاتھ چلنا - ہاتھ کا حرکت کرنا - ہاتھ کا کام دینے لگنا +

کرتے ہیں مشقِ جامہ دری زندگی میں ہم ہاں کچھ کھلیں گے ہاتھ ہمارے کفن کے ساتھ (انور)

(۲) تنگدستی دُور ہونا - تنگی نہ رہنا - پیسہ ہاتھ میں آنا - آمدنی ہونا - تہیدستی دُور ہونا - کاروبار جاری ہونا - (۳) مار پیٹنے کی عادت پڑ جانا - ہاتھ چھوٹ جانا +

ہاتھ کھولنا - ہ - فعل متعدی :- (۱) دست کشادن کا ترجمہ - دست بستہ کو وا کرنا - (۲) فضول خرچی کرنا - اسراف کرنا - (۳) سخاوت کرنا - دان پُن کرنا - دریا دلی کرنا +

ہاتھ کھینچنا - ہ - فعل لازم :- ہاتھ اُٹھانا - دستکش ہونا - باز آنا - کنارہ کش ہونا - دست بردار ہونا - ترک کرنا - تیاگنا - کچھ تعلق نہ رکھنا + تبیر تعلق سے چھٹنا - دنیا کو چھوڑنا +

ہے سزا وارِ اہلِ دولت سے فقیروں کو غرور ہاتھ کو جو کھینچ لے گا پاؤں کو پھیلائے گا (آتش)

کیوں تو نے ہاتھ کھینچا ہاں اور بھی لگا اک تدبیر کیجو اس دم جب ہاتھ اُٹھے ماں پر (عاشق)

کہہ اِک نصیر اور لب اِس بحر میں غزل تو کھینچے سے ہاتھ اپنا کیوں میر سے یار کھینچا (شاہ نصیر)

جنوں نے ہاتھ کو ناچار ہو کے کھینچ لیا نظر جو کی گریباں میں ایک تار آیا + (عاجز)

ہاتھ کھینچو نہ قتل کرنے سے زندگانی ہے میری مرنے سے + (مہجور)

ہاتھ آپ نے اب جسکی ملاقات سے کھینچا کہتے ہو کہ عشق اُسکا نہیں دھیان میں اپنے (جرأت)

خاک میں ملجائیگا خاریاباں کی طرح ہاتھ اپنا کاوشوں سے اے غریب آزار کھینچ (ناسخ)

ہاتھ کیوں کھینچ لیا ایک ہی ساغر دیکر دو تو دو سو جو نہ دو اِس سے تو کم ایک نہ دو (داغ)

وفا کو کر کے تو اقرار ہے ہو گیا منکر تری اُلفت سے ہم نے ہاتھ اِس انکار پر کھینچا (ظفر)

پاؤں آرام سے پھیلائے اُسی نے اپنے ہاتھ دُنیا سے ظفر جس نے یہاں کھینچ لیا (ر)

ستم سے ہاتھ وُہ کھینچے ظفر یہ کیا امکاں نہ کھینچے جب تلک اِس بیقرار کے تئیں ہو (ر)

ہم جو اہلِ محبت ہیں سمجھ لیں گے بھلا اپنی ایذا سے تو ہاتھ اے ستمگر کھینچ (مومن)

ہات

ہاتھ کے دو بیڑ نہ کھانا - ا - فعل لازم :- (عو) کسی سے نہایت نفرت کرنا - گھن کھانا - متنفر ہونا - بالکل خاطر میں نہ لانا - نہایت بدصورت اور گھناؤنا خیال کرنا - جیسے میں تو اُس کے ہاتھ سے دو بیڑے بھی نہ کھاؤں ؛

ہاتھ کی روٹی - ہ - اسم مؤنث :- بیلن یا تنور کی روٹی کا نقیض - ہاتھ کے طمانچے سے پکائی ہوئی روٹی - ہاتھ سے بڑھائی ہوئی روٹی ؛

ہاتھ کے طوطے اُڑ جانا - ا - فعل لازم :- بے سُدھ اور بے خبر ہو جانا - اتنا ہوش نہ رہنا کہ ہاتھ کی چیز کی بھی خبر رہے - حواس باختہ ہو جانا - عقل سلب ہو جانا ؛

لوگ باغِ سبز دکھلاتے تو ہیں پر ایک دن ہاتھ کے طوطے سے اُڑ کے اے ظفر اُڑ جائینگے (ظفر)

حُسنِ صیاد کی دیکھی جو شاہین نگاہ مُرغِ دل کے اُڑ گئے ہیہات طوطے ہاتھ کے (نکہت)

پردے نے اس کے بنگلے میں رہا ایک بنا سے کہا یہ ماجرا }
پردے سے پینے ہی اس بات کے اُڑ گئے بنا کے طوطے ہاتھ کے } (رنگین)

(ایک اُستاد نے اُڑ جانے کی بجائے اُڑا کرنا بھی باندھا ہے)

اُس کا خط دیکھتے ہیں جب صیاد طوطے ہاتھوں کے اُڑا کرتے ہیں (اُستاد)

ہاتھ کی لکیریں - ہ - اسم مؤنث :- (۱) خطہائے کفِ دست - ہتھیلی کے آڑے ترچھے نشان - (۲) علاماتِ کفِ دست جن سے نجومی آیندہ و گزشتہ باتیں بیان کرتے ہیں - کرم ریکھ - تقدیر کا لکھا - (۳ مجازاً) سگارت - خاندانی رشتہ - قرابت - (۴) پتھر کی لکیر - اٹل - لازوال - جیسے ننگ کا بلبا تو ہاتھ کی لکیریں ہیں ؛

ہاتھ کی لکیریں مٹنا - ہ - فعل لازم :- (۱) قرابت یا رشتہ ٹوٹنا - ناممکن امر کا ظہور ہونا - محبت کا وصال ہونا - لہو سفید ہونا - محبت کا جاتا رہنا - مہر و ارغوان کہتی ہے ہ

لکیریں ہاتھ کی مٹتی ہیں یارب کیا قیامت ہے جو جانی دوست تھے وہ دشمنِ جاں ہوتے جاتے ہیں (رنگین)

(۲) خویشاوندوں اور قرابت داروں کی حق پوشی ہونا - حقداروں کا حق جانا ؛

ہاتھ کی لکیریں نہیں مٹتیں کہیں ہاتھ کی لکیریں مٹتی ہیں؟ - ہ - محاورہ :- قرابت کسی طرح نہیں چھُوٹ سکتی - اپنے کسی طرح غیر نہیں ہو سکتے - ناخن سے گوشت جدا نہیں ہوتا ؛

ہاتھ کے نیچے آجانا - ہ - فعل لازم :- کسی کے بس یا قابو میں آجانا - ہتھے چڑھ جانا - قبضے میں آجانا - مداخلت ہو جانا - قبضہ ہو جانا - جیسے جو میرے ہاتھ کے نیچے آجائے تو یہ مت چھنکنی رہیں (محاورات النساء)

ہاتھ گاڑی - ہ - اسم مؤنث :- جن رکشا - رکشا - پہاڑی گاڑیاں جنہیں جھپانی لیکر چلتے ہیں ؛

ہاتھ گریبان تک جانا - ا - فعل لازم :- گریبان پھاڑ ڈالنا - گریبان چاک کرنا - جوشِ سودا اور غلبۂ وحشت کا ظہور پکڑنا ؛

گل ہم جو بن تمہارے گلستان تلک گئے بے اختیار ہاتھ گریبان تلک گئے (مشتاق)

ہات

ہاتھ جا سے لگا گریبان تک چاک کے پہلے پاؤں داماں تک (میر)

ہاتھ گھسانا - ہ - فعل متعدی :- بیفائدہ محنت کرنا - لاحاصل یا بے سُود کام کرنا ؛

ہاتھ گھسائی - ہ - اسم مؤنث :- وہ دستی محنت جس سے کچھ فائدہ نہ ہو - محنت بیفائدہ - مشقتِ لاحاصل - مُفت کی محنت - جیسے آنہ پائی مُفت کی ہاتھ گھسائی ؛

اک تغل ہوا ہے کفِ افسوس کا ملنا ہر وقت کی یہ ہاتھ گھسائی نہیں جاتی (صابر)

ہاتھ گھسنا - ہ - فعل لازم :- بیفائدہ کام کرنا - لاحاصل کام کرنا - ایسا کام کرنا جس سے کچھ مطلب نہ نکلے - ہاتھوں کو ناحق تکلیف دینا ؛

ہاتھ لایا ہاتھ لانا - ہ - کلمۂ تعریف و مدح :- واہ وا - کیا کہنا ہے - داد دینے کا کلام کیا ہے - آفرین ہے - مرحبا - شاباش - اپنے کام کی داد مانگنے پر بھی یہ کلمہ زبان پر لاتے ہیں - جیسے اسی بات پر ہاتھ تو لاؤ ؛

کیا ہاتھ لگایا ہے کہ دو ٹکڑے ہوا غیر قربان صفائی پہ ترے ہاتھ کی لا ہاتھ (کفایت)

ہنٹہی ہی لکھ رہے چوٹ مرجاں پر ہاتھ لا لا نگاہ کیا کہنا ؛ (صبا)

تو بھی ہاتھ نا حق کسی پر جان دے ہاتھ لا استا دکیوں کیسی کہی ؛ (داغ)

ہاتھ لپکا - ہ - اسم مذکر :- دیکھو ہاتھ چالاک - چور - اُچکا ؛

ہاتھ لگانا - ہ - فعل متعدی :- (۱) چھُونا - مس کرنا - ہاتھ پھیرنا - دست مالی کرنا -

جو چھیڑے برق کے شعلے کو تیرا سوختہ جاں تو وہ کہے کہ لگا تو نہ جلتے جلتے ہاتھ ؛ (ذوق)

(۲) چھیڑنا - دست درازی کرنا - ہاتھ ڈالنا - مصطفٰے خاں یکرنگ ہ

زباں ٹیکو ہے نہندی کا بہانہ کہ خوباں نے لگائے ہیں مجھے ہات (یکرنگ)

(۳) سہارا دینا - مدد کرنا - بھار اُٹھا دینا - بوجھ اُٹھوانا - کندھا دینا - جیسے گٹھری کو ہاتھ لگا دو - ذرا چھپر کو ہاتھ لگانا ؛

تابوت یہ بیمارِ محبت کا ہے تیرے تو بھی تو ذرا جھکے جنازے کو لگا ہاتھ ؛ (کفایت)

(۴) کام شروع کرنا - بدّھا لگانا - لگّا لگانا - جیسے اب تو ہمارے کام کو بھی ہاتھ لگا دو - ہمارے کام کو کب سے ہاتھ لگاؤ گے ؛

(۵) تلوار کا وار کرنا - تیغ یا خنجر مارنا - ضرب لگانا - ہاتھ مارنا - ہاتھ جھاڑنا - ہاتھ چھوڑنا - جیسے ایک ہی ہاتھ ایسا لگایا کہ دو ٹکڑے کر دئے ؛

ممکن نہیں ہے قطعِ تعلق وصال پر تم فیصلہ ہی کیوں نکرو اک لگا کے ہاتھ (ظہیر)

کیا ہاتھ لگایا کہ دو ٹکڑے ہوا غیر قربان صفائی پہ ترے ہاتھ کی لا ہاتھ ؛ (کفایت)

قاتل نے قتل گاہ میں تُرکی تمام کی چھیڑے غضب کے وار لگائے بلا کے ہاتھ (اسیر)

نیم بسمل مجھے رکھنے سے تمہیں کیا حاصل ایک ہاتھ اور بھی خنجر کا لگاتے جاتے ؛ (انداز)

کچھ سانس ترے کُشتہ میں باقی رہے قاتل بسم اللہ اک ہاتھ اور لگا دیکھئے کیا ہو (عاشق)

مرجائے تو جاتا رہے دردِ سرِ عاشق — صندل کی عوض ہاتھ لگایا نہیں جاتا (برق)

(۶) شرط بدنا۔ بازی لگانا۔ ہوڑ بدنا۔ جیسے آؤ کتنے کتنے ہاتھ لگاتے ہو یعنی کس قدر نقدی کی شرط بدتے ہو یا کتنے کتنے روپے کی شرط لگاتے ہو۔ (۷) قول دینا۔ بچن ہارنا۔ پکّا اقرار کرنا۔ عہد و پیمان کرنا۔ (۸) تیرنا۔ ہاتھ مارنا۔ جیسے دو ہاتھ لگائے اور بیڑے پار۔ چار ہاتھ لگا کر منجھدھار میں پہنچا۔

مانندِ موج مٹ گئے ہم بحرِ عشق میں — پہنچے کسی طرح جو کنارے لگا کے ہاتھ (اسیر)

(۹ عو) مارنا۔ پیٹنا۔ دھول یا دھپ لگانا۔ تھپڑ جڑنا۔ چانٹا سہی کرنا جیسے نانی کہ آگے کیا مجال جو کوئی اُسے ہاتھ لگا سکے۔ میرے بچے کو ہاتھ لگایا تو مجھ سے بُرا کوئی نہیں (۱۰) کسی غیر عورت سے کام لینا۔ مباشرت کرنا۔ جیسے میاں نے لونڈی کو ہاتھ لگایا اور وہ سر پر چڑھی باندی کو ہاتھ لگایا اور کام کاج سے گئی۔

دیکھا نہ گلچین کو لگا کے مزا یہ ہاتھ — اُسکی نظر میں خار ہوئے سب کے سب نیاز (معلوم)

ہاتھ لگائے کُملانا۔ ف۔ فعل لازم۔ نہایت نازک بدن ہونا۔ چھوئی موئی کی طرح نازک ہونا (نزاکت کی تعریف میں یہ محاورہ بولا جاتا ہے۔)

ہاتھ لگائے یا ہاتھ لگے میلا ہونا۔ ف۔ فعل لازم۔ نہایت ہی سفید اُجلا برّاق اور آبدار ہونا۔ نہایت لطیف صاف اور پاکیزہ تن ہونا۔

تُو لگے کملائے جاتے ہو نزاکت ہائے رے — ہاتھ لگنے میلے ہوتے ہو لطافت ہائے رے (دبیر)

اے یاسمن تو اُس کے مقابل نہ ہو جس کا — میلا ہو بدن ہاتھ لگائے سے کسی کے (دیپال)

ہاتھ لگ جانا۔ ف۔ فعل لازم۔ چھوا جانا۔ دستیاب ہو جانا۔ مل جانا۔ ہاتھ آجانا۔ قابو چڑھ جانا۔ بس میں آجانا۔

بس میں کر اُن انگلیوں نے تجھ تو پوہنکو چنا — ہاتھ لگ جاتے تو دو نہیں تجکو جو یہ کوچنا (نصیر)

ہاتھ پاؤں کو لگانے بھی دیتے نہیں — آپ کے بھی ہاتھ اچھا ستا لگ گیا (جرأت)

ہاتھ لگنا۔ ف۔ فعل لازم۔ (۱) چھوا جانا۔ مس ہونا۔ ہاتھ پھرنا۔ دست مالی ہونا۔ جیسے بعض چیز ہاتھ لگنے سے پھکنی ہے۔ (۲) ملنا۔ حاصل ہونا۔ پانا۔ ہاتھ آنا۔ میسّر ہونا۔ دستیاب ہونا۔ بہم پہنچنا۔ وصول ہونا۔ جیسے اُن سے کیا ہاتھ لگا۔

کیوں کرنہ اپنا زور بھی ہو دستے کہ اب ترا — قسمت سے ہاتھ بوسۂ سیبِ ذقن لگا (ظفر)

ہوس میں کشتہ ہوس ہوا نہ کچھ حاصل — بجز نصیب کبھی ہاتھ کیمیا نہ لگے (ر)

کہاں سے روز دل و سینہ و جگر لاؤں — نہیں تو کھیل لگا ہاتھ تیغ رانی کا (ممنون)

جان جانے کے سوا عشق میں کچھ اور نہیں — کیا لگا دیکھ تو تو مجنوں و فرہاد کے ہاتھ (جعفر)

فصلِ گُل آتے ہی دیوانوں کی ہے کثرت — ہاتھ لگتے نہیں زنجیر بنانے والے (آغا)

دُنیا میں اگر ہمکو ملا تختِ سلیماں — تابع رہے سب جنّ و پری آدم و حیواں
جب تن سے ہوا ہو گئی وہ پودنی سی جاں — پھر اُڑ گئی اِک آن میں سب حشمت و سامان (جان صاحب)

سر شرق سے تا غرب لگا ہاتھ تو پھر کیا

(۳۔ حساب) حاصل ہونا۔ جوڑنے میں دہائیوں کا حاصل ہونا۔ جیسے دس کا صفر۔ ہاتھ لگا ایک۔ چوبیس کے چار ہاتھ لگے دو۔ گیارہ کا ایک ہاتھ لگا ایک وغیرہ (۴) قابو چڑھنا۔ قابو میں آنا۔ بس میں آنا۔ ہتّے چڑھنا۔ ڈھب پر چڑھنا۔ جیسے کبھی ہمارے بھی تو ہاتھ لگو گے۔ اب کے ہاتھ لگے تو مزا چکھا دوں گا۔

خوش ہوا دل میں وہ شکار افگن — کہ مرے ہاتھ اِک شکار لگا (ظفر)

بچیں گے حضرتِ زاہد کہیں بغیر پٹے — ہمارے ہاتھ لگے ہیں جناب رستوں میں (رند)

بولی باتیں بنا نہ میرے ساتھ — اب تو میں لگ گئی ہوں تیرے ہاتھ (شوق)

(۵) سہارا ملنا۔ مدد ملنا۔ (۶) کام شروع ہونا۔ لگ لگنا۔ (۷) تلوار کا ہاتھ پڑنا۔ ضرب لگنا۔ (۸) شرط ہونا۔ بازی لگنا۔ بازی بدنا۔ جیسے دس دس روپیہ کا ہاتھ لگ ہے۔

ہاتھ لیا کا تنا تو پھینک کا کیا سا تنا۔ ف۔ کہاوت: جب گاڑی تیار کی تو پھر مانگنے میں کیا احتیاط جب بھیک ہی مانگنی ٹھہری تو پھر اندیشہ ہی کس بات کا

ہاتھ مارنا۔ ف۔ فعل متعدی: (۱) ہاتھ لگانا۔ ضرب لگانا۔ تلوار کا وار کرنا ؎

گورے ہاتھ اُسکے عجب رکھتے ہیں وہ تاب یہ ہاتھ — مارتے ہیں غرض جیبِ مہتاب پہ ہاتھ (نظیر)

کھینچ کر عشق جفا پیشہ نے شمشیرِ جفا — پہلے اِک ہاتھ مجھی پہ نظاروں میں مارا (ذوق)

میرے گلے میں ہے ابھی تسمہ لگا ہوا — قاتل خدا کے واسطے اِک اور مار ہاتھ (رند)

(۲) ٹرپ پڑے نوالے کھانا۔ بڑے بڑے لقمے لینا۔ جلد جلد اور خوب کھانا۔

کھا آب اِس مزے سے غمِ عشق میرا دل — جیسے گرسنہ مارے ہے کھوائے تر پہ ہاتھ (ذوق)

(۳) چوری کرنا۔ غبن کرنا۔ مال اُڑانا۔ مال مارنا۔ خیانت کرنا۔ اُچک لینا۔ جھپٹ لینا

ہے شمع ایک چور ہے بادِ نسیمِ صبح — مارے ہے کوئی دم میں تب تاج زر پہ ہاتھ (ذوق)

(۴) کسی بات کے کرنے کا عہد کرنا۔ شرط لگانا۔ شرط بدنا۔

کیوں یار سے بگڑ کے اُٹھے ہاتھ مار کے — آخر کو وہ ہی کرنا پڑا اب تو ہار کے (ذوق)

(۵) خوب رشوت لینا۔ جو ہر ادھیڑی سے رشوت کھانا۔ (۶) قبضہ کرلینا۔ قابض ہو جانا۔ (۷) قتل کرنا۔ ذبح کرنا۔ ہاتھ صاف کرنا۔ گردن اُڑانا۔ (۸) قول دینا۔ اقرار کرنا۔ بچن ہارنا۔

ہاتھ ماں نہ گات ماں میں دَضنوتی جات ماں۔ ف۔ کہاوت: یعنی نہ میرے ہاتھ میں ہی ہنر ہے نہ بدن میں ہی جوہر ہیں تو اپنی اعلیٰ ذات کے سبب بہتر ہوں۔ جب کوئی بے سلیقہ اپنی ذات پر گھمنڈ کرتا ہے تب طنزاً یہ کہاوت کہی جاتی ہے۔

ہاتھ مروڑنا۔ ف۔ فعل متعدی: ہاتھ کو بل دینا۔ دست برتافتن۔ پیچ بن کو

ہات

ہاتھ پھیر دینا۔ ہاتھ موڑ دینا +

ہاتھ مِلانا۔ ہ فعل متعدی (۱) مصافحہ کرنا۔ ملاقات کے وقت ہاتھ سے ہاتھ مس کرنا۔ رُخصت کے وقت مصافحہ کرنا۔ ہاتھ سے ہاتھ ملا کر جانا۔ دست بدست دادن کا ترجمہ۔ سلامِ رُخصت کرنا

بیمار چارہ گر کو کرے تو دُکھنے کے ہاتھ — چلتے ہوئے مسیح بھی تجھ سے ملا کے ہاتھ (ظہیر)

(۲) کُشتی سے پیشتر بطورِ مصافحہ ہاتھ مِلانا۔ کُشتی میں داؤں شروع کرنے سے پہلے ہاتھ مِلانا۔ جیسے کہتے ہیں کہ اُسنے ہاتھ مِلاتے ہی مار (۳) پنجہ کشی کرنا۔ پنجہ کرنا۔ ہاتھ سے ہاتھ پکڑ کر زور کرنا (۴) کچھ نقدی دینا۔ کچھ دینا۔ بوہنی کرانا۔ جیسے صبح ہی صبح ہاتھ تو ملاؤ، مال بھی لیجانا۔

دل سی چیز لے گئے پھر بھی — ہاتھ تم نے نہیں مِلایا حیف (رشکِ لکھنؤ)

(۵) دان پُن کرنا۔ خیر خیرات کرنا۔ بخشنا +

ہاتھ مِلاؤ۔ ہ محاورہ (۱) کچھ دو۔ نقدی عنایت کرو۔ دلواؤ۔ (۲) کُشتی شروع کرو +

ہاتھ ملتے پھرنا۔ ہ فعل لازم۔ کفِ افسوس ملتے پھرنا۔ افسوس کرتے پھرنا۔ پچھتاتے پھرنا۔ تلملاتے پھرنا۔ کلپتے پھرنا +

چھوڑ گیا ہمیں سب ہوئے چلتے پھرتے — اپنی تنہائی پہ ہم ہاتھ ہیں ملتے پھرتے (ظفر)

ہاتھ ملتے رہنا یا رہ جانا۔ ہ فعل لازم۔ افسوس کرتے رہنا۔ تلملاتے رہنا۔ پچھتاتے رہنا۔ کلپتے رہنا +

گردش نے میری اُڑ کر اُسکی آنکھیں بند کیں — ہاتھ ملتا ہی مسافر کے لئے رہزن رہا (آتش)

جب کبھی حق نے تری تقدیر اپنے ہاتھ سے — ہاتھ ملتی رہ گئی تقدیر اپنے ہاتھ سے (حسینی)

ہم ہاتھ ملتے رہ گئے اُلفت کے تار کو — توڑا جو اُس عدو نے وفا نے تڑاق سے (ظفر)

ہاتھ مَلکر یا مَل مَل کر رہ جانا۔ ہ فعل لازم۔ افسوس کرکے رہ جانا۔ پچھتا کر رہ جانا۔ تلملا کر رہنا۔ کلپتا رہنا +

منفعل قاتل کو میری سرفروشی نے کیا — قتل کرتے تو کیا پر ہاتھ مل کر رہ گیا + (قدر)

دست و پائے یار میں جب غیر نے مہندی لی — آگ سی دِل میں لگی میں ہاتھ مل کر رہ گیا (امیر)

خواب میں کل پاؤں اپنے دوست کے ملتا تھا میں — آنکھ دشمن کھل گئی سو ہاتھ مل کر رہ گیا۔ (امیر)

خویش و بیگانہ کوئی جائے نہ ساتھ — یک بیک رہجائینگے مل مل کے ہاتھ (میر؟)

سُننے میں سُو ابھی آئے کہہ نہ سکی ایک بات — سو وقت رہی رہ وقت اُٹھی مل مل رہ گئی ہات (دوہا)

ہاتھ مَلنا۔ ہ فعل لازم۔ دست از حسرت بالیدن کا ترجمہ۔ کفِ افسوس ملنا۔ حسرت سے ہائے کہنا۔ حسرت میں رہنا۔ افسوس کرنا۔ متاسف ہونا۔ پچھتانا۔ تلملانا۔ کلپنا۔ پشیمان ہونا۔ کمال تاسف کرنا۔ بعض موقع پر تلملانا۔ مضطرب ہونا۔ تڑپنا بھی مفہوم ہوتا ہے جیساکہ رباعی میر سوز سے ظاہر ہے +

اے سوز سنبھل یہ آہ و زاری کب تک — آ ہاتھ نہ مل یہ بیقراری کب تک
آپ ہی عاشق ہے اور آپ ہی معشوق — پردے سے نکل یہ شرمساری کب تک (میر سوز)

ہات

جو دیکھیں وہ انگیا جواہر نگار — فرشتہ ملیں ہاتھ بے اختیار + + (میر حسن)

دمِ آخر بھی کس مُشکل سے میرا دم نکلتا ہے — کہ دشمن تک مرے حالِ زبوں پر ہاتھ ملتا ہے (ظہیر)

تیری محرم میں کیا بلا کچھ ہے — جِسنے دیکھا سو ہاتھ ملتا ہے + (دلگیر؟)

مُرغانِ باغ آتشِ گُل سے جلا دست — صیاد ہاتھ مل کے چمن سے نکل گیا (آتش)

غفلت میں ہمنے عہدِ جوانی کو کھو دیا — اب بیٹھے ہاتھ ملتے ہیں کھو کر تمام رات (")

یاد آتا ہے وہ قدِ کشیدہ جو چمن میں — ملتا ہوں میں جا جا کے صنوبر کے تلے ہاتھ (")

مہندی لگا کے قتل جو مجکو نہیں کیا — غیرت کے مارے ملتا ہے حسرت سے یار ہاتھ (")

اب تو آزردہ ہے تو لیکن ملے گا ہاتھ پھیر — جس گھڑی آتش نکل جاویگا پیارے شہر سے (")

مچھلیاں باندوں کی دیکھکے اے بحرِ کرم — ہاتھ ملتا ہوں تڑپتا ہے مرا دل کیا کیا (امانت)

گُل ہُوا کوئی پراغِ سحری او بُلبل — ہاتھ ملتی ہوئی پتوں سے صبا تی ہے (دیا شنکر نسیم)

صاف ملنے سے ہمارے جو اُٹھا بیٹھا ہاتھ — ہاتھ اُسکے لئے ہم ملتے ہیں ہیہات عبث (جرأت)

شبِ فُرقت میں اُس بِن کیا کہوں ہر لحظہ بستر پر — پڑا ملتا ہوں ہاتھ آنکھیں کُھلی ہیں سب یہ نالہ ہے (")

دیکھکر نبض کو مری ہیہات — ہاتھ ملنے لگا طبیب اپنے + + (")

ہاتھ ملتے ہو مری نبض کو کیوں دیکھتے ہی — اے طبیبو کہو کیا ہیگا یہ آزار مجھے + (")

ہر کترنے کو جو صیاد نے چاہی مقراض — ہاتھ ملتی تھی مرے حال پہ کیا ہی مقراض (ذوق)

مالا جو غیر نے عطر اُسکو واں تو رشک سے یاں — لکیریں مٹ گئیں ہاتھوں کی ملتے ملتے ہاتھ (")

حسرتیں لے گئے اِس بزم سے چلنے والے — ہاتھ ملتے ہی اُٹھے عطر کے ملنے والے (داغ)

کس قدر اُنکو فراقِ غیر کا افسوس ہے — ہاتھ ملتے ملتے سب رنگِ حنا جاتا رہا (")

آدمی اس طرح نکلتا ہے — جس نے دیکھا سو ہاتھ ملتا ہے (دبیر سوزا)

پنجۂ مرجاں کہاں آغا کفِ رنگیں کہاں — ہو گئے پامال اپنے ہاتھ ملکر سیکڑوں (آغا)

جو اس مقام پہ آیا ہے ہاتھ ملتا ہے — ہتھیلیوں میں کسی آدمی کی بال نہیں (جرأ)

خوں دیکھ مرا ملے بہت ہاتھ — مہندی ہاتھوں میں شب لگا کر (عاشق)

جس نے دیکھا اُسکا نقشہ ہاتھ مل کر یہ کہا — ہائے اِس تصویر کا بھی کیا غضب پرداز ہے (مصحفی)

تجھسے جبتک نہ ملی تھی مجھے کچھ دکھ ہی نہ تھا — ہاتھ ملتی ہوں تری بات کو کیوں مان گئی (رنگین)

اِس طرح دِل گیا کہ اب تک ہم — بیٹھے روتے ہیں ہاتھ ملتے ہیں + (میر)

رات دِن ہاتھ ملتے رہتے ہیں — دل کے جانیکا ہے بڑا افسوس + (")

اُنگلیاں گھس گئیں یاں ہاتھوں کے ملتے ملتے — لیکن افسوس نوشتہ نہ مٹا قسمت کا (فراق)

پھندوں کو توڑ توڑ کے طائر نکل گئے — صیاد ہاتھ مل رہا ہے اپنے دام پر (رند)

قدر میری تجھے نہ تھی صیاد — ہاتھ ملتا ہے کیوں رہا کرکے + (")

گلا میں کاٹ چکا جب تو ہاتھ ملتے ہو — خبر یہ کی تھی تمہیں پیشتر کئی دن سے (")

ہات

صید کیا تو نے تو مارا دلِ صیاد و نے ہاتھ — ہاتھ ملتے ہیں غرض صیاد تیرے ہاتھ سے (نظیر)

ہاتھ ملنے کے سوا کچھ بھی نہ حاصل ہوگا — اور چلی جائیگی یونہیں یہ بہار آخر کار (نظیر)

ہاتھ ملتا ہوں کہوں کیا یارجانی کیا ہوا — ہاتھ سے وہ قول کا چھلا نشانی کیا ہوا (ظفر)

ہاتھ کو ہاتھ پہ تو رکھ کے لگا جب چلنے — ہاتھ ہم ملتے تھے دل تھا کہ ملا جاتا تھا (ر)

یہ حال ہے غمِ فرقت کے ہاتھ سے ہیہات — کہ مل رہے مری بائیں یہ ہتھیں ہیں ہاتھ (ر)

اُدھر تو موت کی خواہش میں بسمل ہاتھ ملتا ہے — اِدھر کو نیم بسمل چھوڑ قاتل ہاتھ ملتا ہے (ر)

ہاتھوں سے غم کے اب ہے یہ ہیہات میرا حال — ملتے ہیں مجھکو دیکھ کے سب غمگُسار ہاتھ (ر)

اِک جھلک پر گئے تم شام ہو ملتے تا صبح — ہوگا کیا حال جو دیکھو گے بھلا صورت کو (مؤلف)

ہاتھ ملنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ (۱) مصافحہ ہونا۔ دستبوسی ہونا۔ دست بوسی ہونا + تپاک کی ملاقات ہونا۔ (۲) روپیہ ہاتھ لگنا۔ نقدی ملنا + پونجی ہونا۔ پکری ہونا۔ (۳) پہلوانوں کو کُشتی کے وقت داؤ کرنے سے پہلے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر گھسیٹنا +

عشق پُرزور حُسن زور شکن — رہ گئے آج ہاتھ مِل مِل کے + + (داغ)

ہاتھ ملوانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) افسوس کرانا۔ حسرت دلانا۔ پچھتاوا دلانا +

شوخ مہندی سے گہنگا رو تجھے خوں کا رنگ ہے — ہاتھ ملوانا ہمیں منظور ہے جلّاد کا (آتش)

(۲) ہاتھ کی مالش کرانا۔ ہاتھ پر تیل لگا کر اُسے درست کرانا +

ہاتھ ملوانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) مصافحہ کرانا۔ دست بوسی کرانا (۲) مجھے نندی لو جیسے آج تو ہاتھ ملوا

ہاتھ میں۔ ہ۔ تابع فعل:۔ (۱) قبضہ میں۔ تصرّف میں۔ اختیار میں۔ جیسے اب تو یہ بات تمہارے ہاتھ میں ہے (۲) درست۔ ہاتھ کے اندر ٹھیک ہیں +

مال ہے اپنا جو پہنچے اگیا بازار میں — ہے نہ قیمت کم میں ہاتھ میں بیعانہ آج (آتش)

ہاتھ میں آنا۔ د۔ فعل لازم:۔ (۱) حاصل ہونا۔ ملنا۔ ہاتھ لگنا۔ جیسے غریب کو مار کر تمہارے ہاتھ میں کیا آیا۔ (۲) قبضہ میں آنا۔ قابو میں آنا۔ قابو چڑھنا۔ بس میں آنا +

وہ رشکِ گُل نہیں آنیکا ہاتھ حضرتِ دل — عبث تم اپنا کھا کھا کے گُل سجاؤ ہاتھ (جرأت)

تمہارا مت ہاتھ نہ آیا ہوں میں نہ آؤنگا — مری بلا سے جو تم کاٹ کاٹ کھاؤ ہاتھ (ر)

(۳) دستیاب ہونا۔ بہم پہنچنا۔ جیسے ہمارے ہاتھ میں روپیہ آجائے تو تمہیں دیں +

ہاتھ میں تلوار لئے پھرنا۔ ہ۔ فعل لازم: مارنے کو پھرنا۔ قتل کرنے کو پھرنا۔ قتل کے درپے رہنا۔ ذبح کرنے کی تلاش میں رہنا +

کر دیا کیا تری ابرو نے اشارہ ظالم — کہ قضا ہاتھ میں تلوار لئے پھرتی ہے + (ذوق)

ہاتھ میں ٹھیکرا دینا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) بھیک منگوانا۔ گدائی کرانا۔ (۲) مُفلس کر دینا۔ محتاج بنا دینا۔ بھیک منگوا دینا +

ہاتھ میں ٹھیکرا لینا۔ د۔ فعل لازم:۔ (۱) گدائی کرنا۔ بھیک مانگنا۔ (۲) مفلس ہونا۔ نادار ہونا۔ غریب و محتاج ہونا +

ہاتھ میں ٹھیکرا ہونا۔ د۔ فعل لازم: بھیک مانگتے پھرنا۔ گداگر ہونا۔ ہاتھ میں لینا۔ بھیک مانگنے پھرنا۔ فقیر ہونا + لطیفہ۔ مرزا اسد اللہ خان غالب کو حقہ کا بڑا شوق تھا ولی حقہ بھی بکثرت پیتے تھے۔ ایکدفعہ حسبِ معمول نہایت تنگدست ہوئے کئی مہینہ تک چلم بردار کو تنخواہ نہ دے سکے وہ جس وقت چلم بھرنے آگ کے بھٹیارے کے پاس گیا تو آپ ہی آپ بڑبڑانے لگا جب چلم بھر کر لایا تو حضرت نے اُس سے پوچھا کہ میاں آج تم بھٹیارے سے کیا باتیں کر رہے تھے اُس نے عرض کیا کہ حضور کچھ نہیں یہ کہہ رہا تھا کہ آج چار مہینے ہو گئے تنخواہ نہیں ملی دیکھئے کیونکر کام چلتا ہے۔ مرزا نے پوچھا پھر بھی بھٹیارے نے اِس کا کیا جواب دیا تھا۔ ایک تو وہ ایسے لائق کا ملازم دوسرے خود بھی طبّاع اور نکتہ تھا عرض کیا کہ حضرت اُس نے کہا میں تیرے ہاتھ میں ٹھیکرا ہوگا اور تو گلی گلی کی سیر کرتا طرح بطرح سے کہتے کھاتا پھرے گا۔ مرزا صاحب کو یہ لطیفہ پسند آیا ایک دوست کے سامنے بیان فرما کر اُسکی تنخواہ دلوا دی +

ہاتھ میں چڑھانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ ہاتھ میں اُتارنا۔ ہاتھ میں پہنانا۔ ہاتھ میں داخل کرنا۔ جیسے ہاتھ میں چوڑی چڑھانا +

ہاتھ میں چڑھنا۔ ہ۔ فعل لازم: ہاتھ میں آنا۔ ہاتھ میں اُترنا۔ جیسے ہاتھ میں چوڑی چڑھنا۔ آستین چڑھنا وغیرہ +

ہاتھ میں دل رکھنا۔ ا۔ فعل متعدی: سوداری کرنا۔ تابعداری کرنا۔ دل میلا نہ ہونے دینا۔ ہر ایک آرزو پوری کرنا۔ ہر طرح سے راضی اور خوش رکھنا۔ خاطرداری کرتے رہنا۔ دلجوئی دلدہی اور خاطرداری کرنا +

غیر پر جو لطف تھا گرچہ وہ ہم پر کچھ نہ تھا — ہاتھ میں دل ہے یہ بھی رکھا پر اُس عیّار نے (معروف)

ہاتھ میں دل لینا۔ ا۔ فعل لازم:۔ دل خوش رکھنا۔ راضی رکھنا۔ دلجوئی کرنا۔ دلدہی کرنا۔ دلداری کرنا۔ خاطرداری کرنا +

دل ہاتھ میں اُس کا لیا پر ہے یہ خفہ حال — جنبش میں رہے جیسے کہ ساغر کے تلے ہاتھ (ظفر)

ہاتھ میں دل نہ ہونا۔ ا۔ فعل لازم:۔ دل قابو میں نہ ہونا۔ دل کا نہایت مضطرب اور بیقرار ہونا + دل دھڑکنا +

ہاتھ سے تیرے یہ احوال ہے دلبر اپنا — دل نہیں ہاتھ میں اور ہاتھ سے دلبر اپنا (ممنون)

ہاتھ میں دے روٹی اور سر پر مارے جوتی۔ ا۔ کہاوت:۔ یعنی ایسا کمظرف ہے کہ اگر اپنا احسان کرتا ہے تو بار بار اُگلے بغیر نہیں رہتا +

ہاتھ میں دینا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) ہاتھ میں پکڑانا + (۲) سپرد کرنا۔ سونپنا +

ہاتھ میں رکھنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) قابو میں رکھنا۔ بس میں رکھنا۔ قبضہ میں رکھنا۔ (۲) پاس رکھنا۔ موجود رکھنا + مٹھی میں رکھنا +

ہاتھ میں سُمرنی اور بغل میں کترنی۔ ا۔ کہاوت:۔ ظاہر میں پارسا باطن میں

جیب کترا معنی دغا باز ظاہر کچھ باطن کچھ +

ہاتھ میں سنیچر آنا۔ ہ۔ فعل لازم: کمال تنگدستی کا زمانہ آنا۔ نہایت اِفلاس چھا جانا۔ نہایت خرچ ہونا۔ ہاتھ میں پیسہ نہ ٹھیرنا۔ (نجومیوں کے اِعتقاد کے موافق جس کسی کے طالع میں زحل ستارہ آجاتا ہے اسیر پہلے درجہ کی نحوست مفلسی اور سرگردانی طاری ہوجاتی ہے)

ہاتھ میں قلم لیکر یا پکڑ کر رہجانا۔ ا۔ فعل لازم: لکھتے یا تصویر بناتے وقت حیران اور متحیر رہجانا۔ حیرت سے سوچ میں رہجانا۔ لکھنے یا تصویر کھینچنے پر قادر نہ رہنا۔ لکھ نہ سکنا + قلم کاری نہ کر سکنا +

ضعف اِس تک کھنچا کہ مُصوِّر گر رہ گئے ہاتھ میں قلم لیکر + (دبیر)

اور تبدیل قوافی میں غزل لکھ اے ظفر ہاتھ میں اپنے قلم کو کیوں پکڑ کر رہ گیا (ظفر)

ہاتھ میں لا دھر چاٹنا۔ ہ۔ فعل متعدی: جو کچھ کمانا سو جھٹ پٹ میں اُڑا دینا۔ نہایت چٹورا اور مُسرف ہونا +

ہاتھ میں لانا۔ ہ۔ فعل لازم: (۱) ہم پہنچانا۔ حاصل کرنا۔ کمانا۔ (۲) قابو میں لانا۔ بس میں لانا۔ (۳) قبضہ کرنا۔ دخل بٹھانا +

ہاتھ میں لانا پاسنے میں کھانا۔ ہ۔ فعل متعدی: جو کمانا سو کھانا۔ ایسا مُفلس اور قلاش ہونا کہ گھر میں برتن تک نہ رہنا۔ نہایت بدسلیقہ اور پھوہڑ ہونا۔ محنت سے پیدا کرنا اور غریبانہ طور پر پتّل میں کھالینا خوب ہے +

ہاتھ میں لئے پھرنا۔ ہ۔ فعل لازم: (۱) ہاتھ پر بٹھائے پھرنا۔ ہاتھ میں دبائے پھرنا۔ ہاتھ میں اُٹھائے یا دبوچے پھرنا۔ جیسے بٹیر بلبل وغیرہ ہاتھ میں لئے پھرنا + (۲) بازاری) شہوت میں بیتاب پھرنا۔ خواہشِ نفسانی کا نہایت زور ہونا +

ہاتھ میں ہاتھ پکڑانا۔ ہ۔ فعل متعدی: دیکھو ہاتھ میں ہاتھ دینا نمبر ا۔ ۲ +

ہاتھ میں ہاتھ دینا۔ ہ۔ فعل متعدی: (۱) ہاتھ میں ہاتھ پکڑانا۔ کسی کے سپرد کرنا۔ سونپنا۔ کسی کی کفالت میں کسی کو دینا +

مٹّی خراب ہو نہ ہمارے غبار کی رخصت کے وقت ہاتھ میں دیں صبا کے ہاتھ (قلق)

سبقِ مہر و محبت یہ جو مائل دیکھا حضرتِ عشق نے مجنوں کے دیا ہاتھ میں ہاتھ (مؤلف)

(۲) عورت کا نکاح مرد سے کردینا۔ نکاح باندھ دینا۔ عقد پڑھا دینا۔ کسی کے ساتھ شادی کردینا۔ بیاہ دینا۔ جیسے تمہارا باپ ایسا نادان نہیں کہ تمہارا ہاتھ ایک غیر آدمی کے ہاتھ میں دیدے۔ (۳) ہاتھ ملانا۔ مصافحہ کرنا + ہاتھ سے ہاتھ مِلانا۔ ہاتھ ملا کر نہایت تپاک اور ارتباط ظاہر کرنا +

گرمیوں میں کفِ افسوس تو ملتا ہے وہ شوخ ہاتھ میں ہاتھ کسے شخص کو دیکھا اپنا (جرأت)

ہاتھ میں ہاتھ رہنا۔ ہ۔ فعل لازم: ساتھ ساتھ پھرنا۔ نہایت محبت ارتباط اور اُلفت ہونا

حیف ہے ہم تو تمنا میں پھریں خاک بسر سرو قدوں کے رہیں ہاتھ میں شمشاد کے ہاتھ (جعفر)

ہاتھ میں ہنر ہونا۔ ا۔ فعل لازم: ہاتھ میں جوہر ہونا۔ دستکاری یا کوئی کام معلوم ہونا۔ کچھ ہنر آتا ہونا۔ حرفت کاری یا لکھنے پڑھنے سے واقف ہونا۔ ہنرمند یا صاحبِ کمال ہونا۔ جیسے جس کے ہاتھ میں ہنر ہوگا وہ کیوں بھوکا ننگا رہے گا +

ہاتھ میں ہونا۔ ہ۔ فعل لازم: (۱) قابو میں ہونا۔ بس میں ہونا۔ اِختیار میں ہونا۔ (۲) کوئی ہنر یاد ہونا۔ کام آتا ہونا +

ہاتھ نہ اُٹھانا۔ ا۔ فعل لازم: دستبردار نہ ہونا۔ تعلق نہ چھوڑنا۔ بے تعلق نہ ہونا۔ کنارہ کش نہ ہونا۔ ترک نہ کرنا

ستو دل اُٹھانہ ہاتھ محبت سے ہجر میں دن جس طرح کٹیں یہ مصیبت اُٹھا کے کاٹ (ظفر)

ہاتھ نہ آنا۔ ا۔ فعل لازم: (۱) پکڑا نہ جانا۔ بھاگنے میں ہاتھ نہ لگنا + دور پہنچنا۔ (۲) قابو میں نہ آنا۔ قابو پر نہ چڑھنا۔ ہاتھ نہ لگنا +

تمہارے ہاتھ نہ آیا ہوں میں نہ آؤں گا مری بلا سے جو تم کاٹ کاٹ کھاؤ ہاتھ (جرأت)

(۳) حاصل نہ ہونا۔ میسر نہ ہونا۔ دستیاب نہ ہونا۔ کسی چیز کا نہ ملنا۔ ع

ہاتھ آیا نہ بوسہ لبِ شیریں کا تو ہم ہاتھ ملتے رہے مثلِ مگس ارمان سے بیٹھے۔ (ظفر)

پھر مجھ سا اللہ ہاتھ نہ آئے گا تمہارے مجھکو نہ کرو قتل سکھانے سے کسی کے (غافل)

ہاتھ نہ رکھنے دینا۔ ہ۔ فعل لازم: (۱) چھونے نہ دینا۔ پاس نہ آنے دینا۔ ہاتھ نہ لگانے دینا۔ ع

رکھنے دیتے نہیں ہو ہاتھ ہمیں اجی ایسی بھی کیا کمر نازک + (قدر)

(۲) پروا نہ کرنا۔ خاطر میں نہ لانا۔ جیسے حمید کا جو سیرا ہے تو کوئی بزاز ہاتھ نہیں رکھنے دیتا۔ (۳) قابو میں نہ آنا + جمنے نہ دینا۔ ٹھہرنے نہ دینا۔ جیسے وہ ایسا منطقی ہے کہ اچھے اچھے فاضلوں کو ہاتھ نہیں رکھنے دیتا۔ (۴) کسی طرح راضی نہ ہونا۔ (۵) رُوکھا ہونا۔ اکل کھرا ہونا۔ غیر ملنسار ہونا + بدمزاج ہونا۔ سخت ہونا

ہاتھ نہ لگے ناک میں پیاز کے ڈلے۔ ا۔ کہاوت: کم ظرف اور ذراسی چیز پر اترانے والی عورت کی نسبت بولتے ہیں۔ بھونڈوں ننگا ریر طنز بھی +

ہاتھ نہ لگانا۔ ہ۔ فعل متعدی: (۱) ہاتھ سے نہ چھونا۔ (۲) مارنے سے باز رہنا۔ زد و کوب نہ کرنا۔ (۳) بچّے کو تنبیہ نہ کرنا۔ بچّے کو ڈانٹنے سے باز رہنا (۴) کسی چیز کو بے حقیقت ذلیل اور حقیر سمجھنا۔ خاطر میں نہ لانا۔ بات نہ پوچھنا۔

دکھا دوں دیدۂ تر کے اگر میں دُرِ غلطاں کو لگا وے ہاتھ بھی کوئی نہ پھر لعلِ بدخشاں کو (جعفر)

ہاتھ نہ مٹھی ہلبلاتی اُٹھی۔ ہ۔ کہاوت: پاس کوڑی نہیں حوصلہ دکھانے ہیں یہ کچھ گرمجوشی + پاس کچھ نہیں غصّہ ناحق کا +

ہاتھ ہلاتے آنا۔ ہ۔ فعل لازم: خالی ہاتھ آنا۔ کچھ کماکر یا سودا سلف لیکر نہ آنا۔ گھر کچھ لیکر نہ آنا۔ یا جھلاتے آنا +

ہات

ہاتھ ہارے جاؤ - ہ - مُحاورہ :- کھاتے رہو - کھانے کا شغل جاری رکھو - تھکنے نہ پائے جاؤ +

ہاتھ ہونا - ہ - فعل لازم :- (۱) دیکھو (ہاتھ میں ہونا) (۲) مُنحصر ہونا - کسی پر کوئی بات موقوف ہونا - اِنحصار ہونا +

حقِ خدمت میں نہیں کوئی کمی کی ہمنے   جانفشانی کا اب اِنصاف ہے سرکار کے ہاتھ (آتش)

ہاتھا پائی یا ہاتا پائی - ہ - اِسم مؤنث :- دونوں ہاتھوں اور پاؤں کے ذریعہ سے لڑائی - مار کُٹائی - گھُوسم گھُوسا - ہکّا مُکّی - پیّا ڈُکّی - مُشتا مُشتی - دِھینگا مُشتی - دھول دھپّا - دست درازی - مار دھاڑ - گُشتم گُشتا + چھینا جھپٹی - توڑا مروڑی + مار پیٹ - لڑائی بھڑائی - زد و کوب +

دیکھی جو ہاتھا پائی ترے ساتھ غیر کی   ہوں کیوں نہ سرد عاشقِ بیدل کے ہاتھ پاؤں (ظفر)

ہاتھا پائی کے لئے خُوب مری بن آئی   اے حنا باندھ دیئے تُونے جو اُس یار کے ہاتھ (ر)

بیٹھا ہے مہندی لگا کر اپنے دست و پا میں تُو   آج ہے اے شوخ ہمسے ہاتھا پائی میں مزا (ر)

بس جیا زور آزمائی ہو چکی   دلبروں سے ہاتھا پائی ہو چکی + (ممنون)

ہاتھا پائی سے جو یُوسف ہیں اُنہیں نفرت ہے   چاک دامن بھی ہوا دست و گریباں نہوا (عاشق)

یہ ہاتھا پائی بھی کہیں دیکھی سُنی نہیں   لاتوں کے ساتھ آپکی چلتی ہیں کہنیاں (ہلال)

ہاتھا پائی ہوئی کچھ ایسی کہ پھر   اُن کی اُنگلی کی چڑھ گئی چٹ نس + (انشا)

غیروں سے اُس نے ہرگز چھوڑی نہ ہاتھا پائی   جب تک اجل کا صدمہ دو چار تک نہ پہنچا (مومن)

خوف ہاتا پائی کا گر ہو تو میرے روبرو   دست و پا میں اپنے تُم مہندی لگا کر دیکھ لو (معروف)

ہاتا پائی میں ہانپتے جانا   گورے ہاتھوں سے ڈھانپتے جانا + (اثر)

شبِ وصال میں جو ہاتا پائی تھی ہم سے   مسک گئی ہے ہر اِک جائے سے قبا اُنکی (حضورِ نظام)

دستِ وحشت وہاں اُلجھتا تھا   تھا اگر شوق ہاتا پائی کا + + (ظہیر)

ہاتھ میرا جھٹک کے کہنے لگے   ہاتا پائی کمال چڑھ ہے مری + + (قلق)

ہاتھا پائی کرنا - ہ - فعل متعدّی :- لات مُکّی چلانا - مار کُٹائی کرنا - دِھینگا مُشتی کرنا - پیّا ڈُکّی کرنا - دست درازی کرنا - گُشتم گُشتا کرنا +

ہاتا پائی نکر اے جان دُوگانا مُجھسے   ڈر خدا سے تری نازک ہے کلائی اٹ گت (رنگین)

خدا جانے کہ ہاتا پائی کر کس سے لڑی کوکا   کہ اُس نے چُوڑیاں کیں اپنی چکنا چُور میلے میں (ر)

ہاتھوں نے خُوب ہاتا پائی کی   لشکرِ ہوش کی صفائی کی + + (سخن)

مہندی ملنے کی اجازت جو ملی جا پائی   ہم لگی کرنے لگے اُس شوخ سے ہاتھا پائی (اسیر)

حنا ہے نہ تم ہاتھا پائی کرو   یہ نازک کلائی اُتر جائے گی + (ظہیر)

ہاتھا پائی کر لینا - ہ - فعل متعدّی :- مار کُٹائی اختیار کرنا - پیّا ڈُکّی پر اُتر پڑنا - گُشتم گُشتا پر موجود ہو جانا - دِھینگا مُشتی پر آجانا +

ہات

دشت گردی کبھی کی جامہ دری   لی جو وحشت نے ہاتھا پائی کی + (شاد)

ہاتھا پائی ہونا - ہ - فعل لازم :- دِھینگا مُشتی ہونا - مار کُٹائی ہونا - دست درازی ہونا - پیّا ڈُکّی ہونا - گُشتم گُشتا ہونا +

وصل کی شب ایک بوسہ پہ لڑائی ہوتے ہوتے رہ گئی   ہاں نہیں کرتے ہی کرتے ہاتھا پائی ہو گئی (سُخن)

صُلح میں بھی لڑائی ہوتی ہے   پیار میں ہاتھا پائی ہوتی ہے + (ارشد)

نشہ میں میری اُسکی ہاتھا پائی ہو تو بہتر ہے   یہ کیفیت گر اے ساقی لڑائی ہو تو بہتر ہے (نصیر)

بس جیا زور آزمائی ہو چکی   دلبروں سے ہاتھا پائی ہو چکی (میر ممنون)

ہاتھا چھانٹی - ہ - اسم مؤنث :- (۱) بدمعاملگی - دغا بازی + بد دیانتی - امانت میں خیانت - (۲) خُورد بُرد - غبن - تصرّفِ بیجا - ناجائز دست اندازی - چوری - تغلّب +

ہاتھا چھانٹی کرنا - ہ - فعل متعدّی :- (۱) بدمعاملگی کرنا - امانت میں خیانت کرنا - دغا کرنا + بد دیانتی کرنا + بیوفائی کرنا - (۲) خُورد بُرد کرنا - غبن کرنا - تصرّفِ بیجا کرنا - ناجائز دست اندازی کرنا - تغلّب کرنا + بیچ میں رکھ لینا + مار لینا - دبا لینا - غصب کر لینا +

ہاتھا جوڑی - ہ - اِسم مؤنث :- ایک مشہور پودے کا نام +

ہاتھوں - ہ - اِسم مذکّر :- (۱) ہاتھ کی جمع جو حروفِ مغیّرہ کے آجانے سے واؤ مجہول اور نُونِ غُنّہ سے بنائی جاتی ہے - (۲) سبب - باعث - کارن - جیسے غم کے ہاتھوں - دل کے ہاتھوں - عشق کے ہاتھوں - ظلم کے ہاتھوں وغیرہ +

اے دل وِ دیدہ بہت تمنے ستایا مجکو   میں ہُوں اب جان سے بیزار تمہارے ہاتھوں (ستم)

دِل کے ہاتھوں سے ہُوں نہیں اے حضرتِ ناصح لاچار   ورنہ ہے یُوں نہیں جو کچھ آپنے ارشاد کیا (معروف)

مرتا نہیں ہُوں کچھ میں اُس سخت دل کے ہاتھوں میں   پیتا ہُوں آپ اپنے کم بخت دل کے ہاتھوں (درد)

نالاں نہیں ہے تنہا اِس راہ میں جرس تُو   روتے گئے ہیں کتنے یک لخت دل کے ہاتھوں میں (ر)

میں اُس سرکش کے ہاتھوں آکے جب آگ میں ڈالا   کہا اے سوز تُو ٹک دیکھیو یہ درد کیا ہے (میر سوز)

اِس کے ہاتھوں اِک جہاں ویران ہے   چشم بھی میری کوئی طُوفان ہے + (خادم)

اِس طرح جاتے ہیں اُس بزم میں دل کے ہاتھوں   کہ بندے جیسے گنہگار چلے جاتے ہیں (داغ)

حسن و عشق کے ہاتھوں جان کشمکش میں ہے   اِس معاملہ کا ہو دیکھئے تو فیصلہ کب تک (دلی)

(۳ - تابع فعل) بدست - بدست مصحوب - جیسے اُسکے ہاتھوں اتنے روپے پہنچے

دم بھی تو لینے کی فرصت نہیں دل کے ہاتھوں   پاؤں اِک گھر میں ہے اِک یار کی دیوار کے پاس (حیا)

پیامِ وصل ہے کیوں اب رقیب کے ہاتھوں   نکالنا تھا مُجھے آپ نے نکال دیا + (داغ)

(۴ - تابع فعل) ہاتھ سے - ہاتھوں سے - جیسے زندگی ہوگی تو اِس بیتا کے ہاتھوں لوٹ پیٹ کے بچ جائے گا - (گھر سہیلی) +

ہات

لاکھ باری مُردوں ترے ہاتھوں   لاکھ باری اگر جلائے خدا ٭ (میر سوز)

جو کیے - وزرا ابھی بچے ترے ہاتھوں   تو پھر کبھی نہوں عاشق میں عاشقی کی قسم ٭ (د ر)

(۴) تابع فعل) وسیلہ سے - ذریعہ سے - توسل سے - توسط سے ٭

ہمت رفیق ہو وے تو نشتر سلطنت ہے   آتا ہے ہاتھ یعنی یاں تخت و تاج ہاتھوں (درد)

تیرے ہاتھوں مزا تھا جینے کا لُطف   وفا زندگی کا مزا لے گئی ٭ (ذکی)

ہاتھوں اُچھلنا - ہ - فعل لازم: - نہایت تڑپنا - ازحد مضطرب ہونا ٭ ہاتھ ہاتھ بھر تڑپ جانا ٭ نہایت کودنا - کثرت سے اُچھلنا ٭

تپ فرقت نے مجھکو کر دیا ہے اسقدر لاغر   اگر کروٹ بدلتا ہوں تو دل ہاتھوں اُچھلتا ہے (رنگین)

قاصد پیام لایا کہ آتے ہیں آج وہ   ارے خوشی کے دل میرا ہاتھوں اُچھل گیا (نظم طباطبائی)

ہاتھوں چھاؤں رکھنا - ہ - فعل متعدی: - (عو) نہایت حفاظت سے رکھنا - ہاتھوں کے سائے میں رکھنا - جیسے نہیں تو یہی اولاد جسکو تم اللہ بسم اللہ کرتی ہاتھوں چھاؤں رکھتی ہو تمہاری دشمن ہو جائے گی - (سُگھڑ سہیلی)

تم اپنا ہاتھوں چھاؤں رکھو حُسن گلرخو!   دیکھو یہ دست بُردِ خزاں گُلستاں ہوا (مرزا محمود شاہ شاکر)

ہاتھوں سے - ہ - تابع فعل: - سبب - باعث ٭ کارن ٭ ذات سے - دم سے - سبب سے - باعث سے ٭ جیسے غم کے ہاتھوں سے - بیماری کے ہاتھوں سے ٭ فعلوں سے ٭ کرتوتوں سے - ڈھنگوں سے - جیسے شریر بچّے کے ہاتھوں سے؟

ہانکہ میں دل کے ہاتھوں سے مجبور ہو گیا   جو جس نے کہدیا مجھے منظور ہو گیا ٭ (حیا)

تیرے ہاتھوں سے مال و عزت کو   اے دل نا بکار کھو بیٹھے ٭ ٭ (مؤلف)

سُنتا ہوں شیخ شہر بہت ہے خضاب دوست   رہتی ہے اُسکے ہاتھوں سے آفت ارتہ پر (مصحفی)

تباہی کو چمن کی دیکھنا کیونکر ان آنکھوں سے   ترے ہاتھوں سے گلچیں چھوڑ کر میں آشیاں نکلا (رند)

چھوڑ کر گھر ترے ہاتھوں سے نکل جائیں کہاں   تنگ ہمسایوں کو اے ذوق نکہ شیون سے (ذوق)

یہ کیسی لٹپٹی ہے اُن گورے گورے پاؤں کو   حنا کے ہاتھوں سے ہاتھوں کو ہم تو ملتے ہیں (جرأت)

نہ سویا نیند بھر دُنیا میں سوزِ غم کے ہاتھوں سے   عدم سے ساتھ اپنے میں عجب آرام لے آیا (میر سوز)

ہاتھوں سے دل کے ناک میں آیا ہے میرا دم   دیکھا جہاں حسین کوئی یہ مچل گیا (محمد بشیر خان بشیر)

ہاتھوں سے دینا - ہ - فعل متعدی: - (۱) قبضہ سے کھونا ٭ گنوانا - ضائع کرنا - (۲) ہارنا - دبنا - ہیٹی کرنا - ہیٹی ہونے دینا ٭

کرینگے سیکڑوں باتیں پر اپنی بات ہاتھوں سے   بظاہر گرچہ ہیں جاہل نہ ہم دینگے نہ وہ دینگے (ظفر)

ہاتھوں سے کھونا - ہ - فعل متعدی: - (۱) ہاتھوں سے گنوانا - بگاڑ لینا - بنی نہ رکھنا -

محبت کو نہ کھو ہاتھوں سے اے دوست   غنیمت ہیں یہ دم ایسے نہیں ہیں ٭ (مخبر)

(۲) کسی چیز کی قدر جانکر نادانی کے سبب نہ لینا - ستا مال دیکھکر جانے دینا - جیسے تم نے کل کیا مال ہاتھوں سے کھویا ہے ٭

ہاتھوں سے نکل جانا - ہ - فعل لازم: - (۱) قابو سے باہر ہو جانا - بس میں نہ رہنا - جیسے بچّہ ہاتھوں سے نکل گیا - (۲) قبضہ و تصرّف میں نہ رہنا - جیسے کسی زمین یا مُلک کا ہاتھوں سے نکل جانا - (۳) کسی مجرم کا سپردگی سے بھاگ جانا یا ہاتھ چھوٹ جانا

ہاتھوں سے نکلنا - ہ - فعل لازم: - (۱) قابو سے باہر ہونا - قابو سے نکلنا - بے قابو ہونا - بس میں نہ آنا ٭ آپے سے باہر ہونا ٭

جس طرح تو مری آغوش سے نکلا اے شوخ   یونہیں ہاتھوں سے نکلتی ہے طبیعت میری (داغ)

آخر یہ عرض حال ہے دشنام تو نہیں   ہاتھوں سے کیوں نکلنے لگا آپکا مزاج (د ر)

(۲) قبضہ و تصرّف میں نہ رہنا ٭

ہاتھوں کلیجا اُچھلنا - ہ - فعل لازم: - نہایت دل دھڑکنا - ازحد دھڑکن ہونا - دل کا دھک دھک ہونا - دل کا قائم نہ رہنا - بیباک غائب ہونا ٭

ہاتھوں کے طوطے اُڑانا - ا - فعل متعدی: - حواس باختہ کرنا - اوسان کھونا - بے اوسان کرنا ٭ بیخود اور آپے سے باہر کرنا ٭

سبزۂ خط کو دکھایا نکرو   طوطے ہاتھوں کے اُڑایا نکرو (رند)

دھانی انگیا کی وہ پھڑکا کے چمن میں چڑیا   طوطے صیاد کے ہاتھوں سے اُڑا دیتے ہیں (امانت)

وہ سبزۂ خط عالم وحشت میں دکھا کر   طوطے مرے ہاتھوں کے اُڑا دیتے ہیں کیسے (وحشت)

ہاتھوں کے طوطے اُڑنا یا اُڑ جانا - ا - فعل لازم: - بدحواس ہونا - حواس باختہ اور بے اوسان ہو جانا ٭ قابو میں نہ رہنا - آپے سے باہر ہونا - بیخود ہونا ٭

اُسکا خط دیکھتے ہیں جب صیّاد   طوطے ہاتھوں کے اُڑا کرتے ہیں (وزیر)

باغ میں اُس شوخ سبز رنگ نے دکھا جو پائیں   اُڑ گئے ہاتھوں کے طوطے بلبل گلزار کے (امانت)

ہاتھوں کی لکیریں - ہ - اسم مؤنث: - (۱) نشانِ دست - ہاتھوں کی ریکھیں - (۲) نقش کالحجر - وہ نشان یا نقش جو مٹائے نہ مٹے ٭

گو نہیں شکوۂ اغیار یہ مطلب ہے وہی   اپنے ہاتھوں کی لکیروں کو مٹا بھی نہ سکوں (حیا)

(۳) عزیز - یگانے ٭ قرابتِ قریبہ - جیسے ہاتھوں کی لکیریں نہیں مٹتی ہیں - اپنی عزیز نہیں چھوڑا کرتے ہیں ٭

ہاتھوں کی لکیریں مٹانا - ہ - فعل متعدی: - خویشاوندوں اور قریبوں کی حق تلفی کرنا - حقداروں کا حق مٹانا ٭ قرابت توڑنا جو ناممکن امر ہے ٭

ہاتھوں کی لکیریں مٹنا - ہ - فعل لازم: - دیکھو (ہاتھ کی لکیریں مٹنا)

ہاتھوں مہندی پاؤں مہندی اپنے لچھن اور وں بیندی - ہ - کہاوت: - آپ تو مہندی کے بہانے سے صاف الگ ہو جانا اور دوسرے کو عیب لگانا -

اپنا عیب دُوسروں کے سر تھوپنا + (چُونکہ جب پیروں میں مہندی لگی ہوئی ہوتی ہے تو آدمی کہیں آجا نہیں سکتا پس آپ تو اِس بہانے سے کہ ہمارے ہاتھ پیروں میں مہندی لگی ہوئی تھی کہیں جا ہی نہ سکے الگ ہوگئے دُوسرے پر عیب لگا دیا کہ یہ گیا ہوگا یا یوں کہو کہ آپ مہندی کا عذر کرکے کام سے بچنا اور دُوسرے کو کام سونپنا) +

ہاتھوں میں رکھنا - ہ - فعل متعدّی: آرام سے رکھنا - نہایت حفاظت سے رکھنا +

ہاتھوں میں سانپ یا ناگ کھلانا - ہ - فعل متعدّی: - سانپ کو ہاتھوں میں رکھنا + جان جوکھوں کا کام کرنا مشکل کام کرنا + نہایت احتیاط رکھنا - احتیاط کا کام کرنا - جیسے بچّے کا رکھنا اور ہاتھوں میں سانپ کا کھلانا برابر ہے + بدمزاج حاکم سے نباہنا اور ہاتھوں میں سانپ کھلانا برابر ہے +

کھلائے کون بجز شانہ اِس کو ہاتھوں میں   بڑی بلا ہے دِلا زُلفِ مہ جبیں کا سانپ (نصیر)

عاشق ہے وُہی جو مثلِ شانہ   ہاتھوں میں کھلائے ناگ کالے (مصحفی)

کیا کل میں اُن کی دِل کو پھنسایا نجائے گا   ہاتھوں میں سانپ ہم سے کھلایا نجائیگا + (مؤلف)

ہاتھوں ہاتھ - ہ - تابع فعل: - (۱) دست بدست - دستا دست - یدًا بید - ایک ہاتھ سے دُوسرے ہاتھ میں - ہاتھ بہ ہاتھ + بالا ہی بالا - اُوپر ہی اُوپر +

وہ کترا کر چلنے میں بیکدے سے حضرتِ زاہد   بڑے مرشد ہیں ہاتھوں ہاتھ لانا اُنکو یارو تھیں (راغ)

میری دعا کے ساتھ دُعا کی رقیب نے   کل شب کو ہاتھوں ہاتھ اُٹھا ہے اثر بھی کیا (رر)

پیر صاحب نہ خفا ہوتو ابھی ہاتھوں ہاتھ   تا سرِ پیرِ مغاں آپ کی دستار چلے (ناسخ)

ہاتھ ہیں اُس کے ہاتھ تھالیہات   دل مراگم ہوا ہے ہاتھوں ہاتھ + (تاباں)

یہ غزل سودا کہی ہے تُونے اِس انداز کی   ہند سے پہنچی ہے ہاتھوں ہاتھ میتا پور تک (سودا)

لے چلو واعظ کو ہاتھوں ہاتھ اُٹھائے میکشو   یا سباں جل کربنا دو خانۂ خمّار کا + + (انور)

(۲) فوراً - ترت - جلد - شتاب - جلد جلد - جلدی سے - چابکدستی سے - دوڑ کر - جھپٹ کر - لپک کر +

ابھی باندھے گا ہاتھوں ہاتھ وہ شوخ   نہیں یہ شوخیاں اچّھی حنا کی + + (رنجور)

مہندی جو ہل کے بزم میں آیا وہ شاہِ حُسن   دل ہاتھوں ہاتھ دُزدِ حنا نے چُرا لئے (امانت)

متاعِ حسن ہاتھوں ہاتھ لُوٹی   بندھی مُٹھی کُھلی قسمت حنا کی + (شمس)

بٹ جائے ہاتھوں ہاتھ تبرّک کی طرح سے   اُتری ہُوئی جو پاؤں کی تیرے حنا ملے (رند)

لختِ دل لیکے رواں اشک ہوا ہاتھوں ہاتھ   خط اُسے ڈاک میں پہنچے ہے سرا ہاتھوں ہاتھ (نصیر)

دُزدئے رنگیں معانی جو کریں ہیں لے نصیر   دے ہے ہاتھوں ہاتھ بندھوا ایسے چوروں کو حنا (رر)

تو بچانہ نہیں کچھ اِن کے ساتھ   اُٹھو بیٹھے ہیں یہ ہاتھوں ہاتھ + + (انشا)

ہاتھوں ہاتھ اُٹھا کر لے جانا - ہ - فعل متعدّی: - دست بدست فوراً لیجانا - اُوپر ہی اُوپر لیجانا - بالا بالا لیجانا - جھٹ پٹ لے جانا +

لے چلو واعظ کو ہاتھوں ہاتھ اُٹھائے میکشو   پاسباں جلکر بنا دو خانۂ خمّار کا + + (انور)

ہاتھوں ہاتھ اُڑا لینا - ہ - فعل متعدّی: - فوراً لیجانا - دست بدست لیجانا - ترت لیجانا - اُڑا لینا ہے ہاتھوں ہاتھ وہ دزدِ حنا دل کو   چُرانا بھی ہے گر کوئی بصد مشکل چُراتا ہے (ظفر)

ہاتھوں ہاتھ اُٹھ جانا یا بک جانا - ہ - فعل لازم: - جلد بک جانا - فوراً بک جانا - جھٹ پٹ فروخت ہوجانا + بہت جلد صرف ہوجانا - فوراً خرچ میں آجانا +

ہاتھوں ہاتھ سودا بننا - ا - فعل لازم: - ترت سودا ہونا - جلد سودا ہونا - ترت معاملہ پٹنا - خرید و فروخت میں دیر نہ لگنا +

رنگِ دستا دیز اُلفت دیکھ کہتی ہے حنا   اب تو ہاتھوں ہاتھ سودا تم سے جانا بن گیا (نصیر)

ہاتھوں ہاتھ سودا ہونا - ا - فعل لازم: - فوراً معاملہ پٹنا - جلد سودا بننا - دست بدست خرید و فروخت ہوجانا +

دستگرداں یہ نہیں جنس گراں مایۂ دل   اِس کا سودا کہیں کیونکر ہو بھلا ہاتھوں ہاتھ (نصیر)

گرمئ بازارِ دُختِ رز نہیں ہے اِس قدر   میکدہ میں کیوں نہ ہاتھوں ہاتھ ہو سودائے جام (رر)

ہاتھوں ہاتھ لے جانا - ہ - فعل متعدّی: - فوراً لیجانا - دیر نہ کرنا - جلدی سے لے لینا + جھپٹ لینا - اُچک لینا - لپک لینا + دست بدست لینا کسی چیز کے لینے میں جلدی کرنا + نہایت قدر و منزلت سے لیجانا - زمین پر پاؤں نہ رکھنے دینا - دست بدست لیجانا +

سکوں کیا تھا دل نے جو ہوئے بار ہیں   سو غنا نہ ہاتھوں ہاتھ اُسے یہ بات لیگیا (جرأت)

مرا دل گُلدُدا اپنے ساتھ لے گئے   حنا کی طرح ہاتھوں ہاتھ لیگئے + (سید عبدالوہاب)

پیکِ تقدیر نے لے ہی لیا بڑھکے ہاتھوں ہاتھ   کُوچہ میں اُسکے بُلبُل کے جو ہاتھ جل گیا

ہاتھوں ہاتھ لینا - ہ - فعل لازم: - دست بدست لینا + فوراً لینا - جھٹ پٹ لے جانا - جلد لے جانا + زمین پر گرنے نہ دینا - اُوپر ہی اُوپر لینا +

ہاتھی - ہ - اسم مذکّر: - (۱) فیل - پیل - ہستی - گج - ایک ہاتھ والا نہایت جسیم اور موٹا حیوان + سُونڈ والا - جیسے ہاتھی اپنی ہتھیائی پر آجائے تو آدمی بھنگا ہے - (۲) شطرنج کے ایک مُہرہ کا نام ہے جسے پیلہ بھی کہتے ہیں +

(یہ جانور ہند - افریقہ - سیلون - برہما - سیام اور جزائر شرق الہند کا رہنے والا ہے - سیلون میں ساحل کے سوا - میدان - پہاڑ گھاٹی - چوٹی - اور جنگل میں یکساں افراط کیساتھ پایا جاتا ہے جلال الدین اکبر کے زمانہ میں ہندوستان کے اندر بیاتواں - نرور - بندیلکھنڈ - صوبۂ مالوہ - صوبۂ الہ آباد - ہوشنگ آباد - صُوبۂ بنگالہ - اور اُڑیسہ میں ہوتا تھا اب فقط برہما اور آسام کے درمیانی پہاڑ میں - ہمالیہ کی ترائی میں - بعض جنگلات مثل دیرہ دُون وغیرہ میں - کرگ - میسور - اور اُڑیسہ کے جنگلوں میں ملتا ہے -

ہات

اِس کی ناک جسے سُونڈ کہتے ہیں زمین تک لٹکتی رہتی اور اُس کے اخیر میں ایک اُنگلی ہوتی ہے۔ ہاتھی سُونڈ کے وسیلہ سے ڈیڑھ سو من تک کا پتھر اُٹھا لیتا ہے بلکہ اُس ایک اُنگلی کے ذریعہ سے زمین پر پڑی ہُوئی سُوئی تک نہیں چھوڑتا۔ اِس ایک ہاتھ اور اُنگلی ہی کی وجہ سے اِس کا نام ہاتھی رکھا گیا۔ کیونکہ اس سے وہ آدمی کے ہاتھوں کا سا کام لے لیتا ہے۔ بدن پر پانی اُس سے ڈالتا ہے۔ چارہ اُٹھا اُٹھا کر اُس سے کھاتا ہے۔ جس چیز کو چاہتا ہے اُس سے پکڑ لیتا اور اُچھال دیتا ہے۔ غرض اُس کے جسم میں سُونڈ سے زیادہ کارآمد کوئی اور عُضو نہیں ہے۔

اِس کی زبان گول اور گرہ دار طوطے کی مانند ہوتی ہے۔ کہتے ہیں کہ اگر ہاتھی کی زبان سیدھی اور چپٹی ہوتی تو وہ خاصا آدمی کی طرح بات چیت کرتا۔

سیلون میں ہاتھی کے بڑے دانت شاذ و نادر ہوتے ہیں ورنہ افریقہ اور ہندوستان کی طرح صرف دانتوں کے لالچ سے مار مار کر اِس کا نام باقی نہ رکھتے۔ کیونکہ ساڑھے بارہ ہزار من سالانہ ہاتھی دانت کا خرچ تو صرف اِنگلستان میں ہوتا ہے اگر ایک دانت کا وزن کم سے کم تیس سیر فرض کیا جائے تو گویا فقط انگلستان کی ضرورت کے واسطے ۲۳۳۸ ہاتھی مارے جاتے ہیں لیکن یہ کل دانت تقریباً افریقہ سے اور کسی قدر ہندوستان سے جاتے ہیں۔

سیلون کا ہاتھی دانت پتلا خوبصورت اور خمدار ہوتا ہے۔ افریقہ کا ہاتھی دانت لمبا سیدھا اور بدنما لیکن سیلون کا ہاتھی دانت بائیس یا تیس سیر سے زیادہ ہرگز نہیں ہوتا۔ افریقہ کا ہاتھی دانت دو سوا دو من کا عموماً اور چار من کا کمتر ہوتا ہے۔ یہ بات غلط ہے کہ ہاتھی کے دانت ہر دسویں برس نئے نکلتے ہیں ہاں دُودھ کے دانت ایکدفعہ تو ضرور گرتے اور پھر مستقل یعنی پکّے دانت نکل آتے ہیں۔

ہاتھی کو کسی خاص جانور سے نفرت نہیں ہوتی لیکن یہ ضرور ہے کہ وہ نیا جانور دیکھ کر ذرا گھبراتا ہے اور گھوڑا تو خود ہاتھی کی بُو سے ڈر جاتا ہے۔ ہاتھی اپنے دانتوں سے بہت کام نہیں لیتا اور اُن کے نہ ہونے سے اُسے کچھ نقصان بھی نہیں پہنچ سکتا کیونکہ سُونڈ پاؤں۔ مستک اُس کے واسطے کافی ہتھیار ہے گویا ہاتھی کے دانت صرف دکھانے کے ہوتے ہیں۔ دشمن سے لڑنے اپنا بچاؤ کرنے کے واسطے یہ خوفناک آلات اُس کے پاس مکتفی ہیں۔ البتہ سدھایا ہوا ہاتھی دانتوں سے طرح طرح کا کام لینے لگ جاتا ہے بعض ہاتھی اپنے دانتوں پر ڈیڑھ ڈیڑھ سو من سے زیادہ وزن کا پتھر یا لکڑی کا شہتیر اُٹھا لیتا ہے۔ مخزن والے نے لکھا ہے کہ دانت کا طُول تین ہاتھ سے چار ہاتھ تک ہوتا ہے بعض ہاتھی کے دانت نصف کے قریب اندر سے کھوکھلے اور مجوّف ہوتے ہیں اور بعض کا سارا دانت ٹھوس اور نگینہ ہوتا ہے ایک تو خوشنمائی کے واسطے دُوسرے اِس لئے کہ کبھی صدمہ یا آفتاب کی تابش سے پھٹ نہ جائے زندہ ہاتھیوں کے دانتوں پر سونے یا پیتل کے حلقے چڑھا دیتے ہیں۔ سکھائے جانے کے دانت اندر ہوتے ہیں آٹھ اُوپر آٹھ نیچے گویا کُل اندر باہر کے دانت ملا کر اٹھارہ ہوتے ہیں افریقہ اور سیلون کے ہاتھیوں میں مندرجۂ ذیل فرق پایا جاتا ہے۔

سیلون کے ہاتھیوں کے دانت عموماً چھوٹے ہوتے ہیں اور پیشانی یعنی مستک اُبھری ہوئی اور زیادہ اُونچی۔ کان چھوٹے چھوٹے جباڑے کے دانت لوز کی شکل ہونے کی بجائے سلائیں سی ہوتے ہیں۔ پچھلے پاؤں میں چار ناخن مگر افریقہ کے ہاتھی کے تین۔ بعض ہاتھیوں کے بیس لیکن عموماً اٹھارہ دیکھنے میں آئے ہیں۔

”ہستی سلپ“ ایک ٹکسالی زبان کی کتاب ہے اُس میں ہاتھی کے وصف حسب ذیل درج ہیں۔ کھال نرم ہو۔ مُنہ اور زبان کا رنگ سُرخ۔ پیشانی وسیع۔ اور اُس میں گڑھا ذرا گہرا ہو۔ کان بڑے بڑے تو ہوں مگر مدوّر اور گول نہوں۔ سُونڈ جڑ میں سے موٹی اور مُنہ کے قریب سفید دھبے ہوں۔ آنکھیں روشن اور مہربان ہوں۔ رخسارے بڑے بڑے اور گردن موٹی ہو۔ کمر سیدھی۔ سینہ مربّع۔ اگلی ٹانگیں چھوٹی چھوٹی اور گھٹنے آگے نکلے ہوئے ہوں یعنی اُس جگہ آگے کی طرف گولائی ہو۔ پچھلی ٹانگیں موٹی اور ہر ایک پاؤں میں پانچ ناخن ہوں ناخن صاف گول اور چکنے ہوئے ہوں“ لیکن ایسا ہاتھی جو اِن صفات سے موصوف ہو ہزار میں ایک بھی نہیں نکلتا۔ سیلون کے مندروں میں جو ہاتھی ہوتے ہیں وہ اکثر بے عیب اور خوبصورتی کا نمونہ ہوتے ہیں۔ ابوالفضل کی رائے میں اگر ہاتھی کا سر دو گنبدوں کی مانند ہو۔ کان چھاج کی مثال ہوں آنکھ میں سُرخی سیاہی زردی و سفیدی ملی ہوئی ہو اور پیشانی ہموار ہو مگر نکلی ہوئی نہو تو وہ ہاتھی سب سے عمدہ ہے۔

ہاتھی کا قدرتی رنگ سیاہی مائل بھورا اور میلا سا ہوتا ہے لیکن پلے ہوئے ہاتھی کا رنگ بالکل سیاہ بھجرا ہو جاتا ہے جس کا سبب یہ ہے کہ بار بار کے غُسل اور تیل کے استعمال یا اکثر تیل خواہ پتھر سے رگڑنے کے سبب سیاہی بڑھ جاتی ہے۔

سُونڈ کے سرے۔ کانوں۔ پاؤں اور پیشانی کے اُوپر سے بعض اوقات خُون کے فساد سے بال نہ رکھنا ہو اُڑ جاتی اور گوشت کا رنگ نکل آتا ہے۔ اِن دھبّوں کو جو درحقیقت عیب ہوتا ہے ہندوستان اور سیلون کے باشندے وصف اور اُس کا جوہر سمجھتے ہیں۔ سفید ہاتھی جو مشہور ہے وہ بھی دراصل سفید نہیں ہوتا۔ اُس کا اصلی رنگ اُڑا ہُوا ہوتا ہے جسے دھو دھو کر ذرا اُجلا کر لیتے ہیں اِس رنگ کا ہاتھی بہت کم ہوتا ہے برہما میں اُس کی پرستش کرتے ہیں اور آسام والے اُسے بادشاہی کی علامت خیال کرتے ہیں ہورلیس ایک رومی شاعر نے لکھا ہے کہ اُس کے زمانہ میں رومۃ الکبریٰ یعنی روم میں ایک سفید ہاتھی آیا تھا۔ ۳۲۳ء میں ٹیوچ اپنے مُلک میں ایک سفید ہاتھی لائے تھے۔ ابن بطوطہ نے لکھا ہے کہ کانڈی کے راجہ کے پاس بھی ایک سفید ہاتھی تھا ابن الاثیر نے تاریخِ کامل میں نقل کیا ہے کہ شہاب الدین غوری کو پتھورا کی لڑائی کے بعد جو ہاتھی ہاتھ آئے اُن میں ایک سفید ہاتھی بھی تھا۔

ہاتھی کی اُنچائی کی بابت عُموماً مبالغہ کیا جاتا ہے گزشتہ صدی کی کتابوں میں بھی اُس کی بلندی بیس فٹ تک لکھی ہے لیکن سیلون میں ہاتھی کی بلندی نو فیٹ سے زیادہ نہیں ہوتی۔ ہندوستان کے ہاتھی کی زیادہ سے زیادہ بلندی ہنٹر صاحب بارہ فیٹ لکھتے ہیں ابوالفضل آٹھ ہاتھ بلند نو ہاتھ لمبا دس ہاتھ پشت اور شکم کا دور اعلےٰ درجہ کے ہاتھی کا بیان کرتا ہے۔

ایک بات یہ بھی قدیم سے مشہور چلی آتی ہے کہ ہاتھی کی ٹانگوں میں جوڑ نہیں ہوتے اس سبب سے

بات

وہ درختوں کا سہارا لگا کر سوتا ہے شکاری درخت کو چیر دیتے ہیں درخت گر پڑتا ہے تو ہاتھی بھی اُس کے ساتھ نیچے آ رہتا اور پھر نہیں اُٹھ سکتا لیکن یہ بات صحیح نہیں ہے البتّہ یہ درُست ہے کہ ہاتھی اکثر سہارا لگا کر اور کھڑا کھڑا سو جاتا ہے لیکن اِس کا سبب یہ نہیں ہے کہ اُسکی ٹانگوں میں جوڑ نہیں بلکہ اپنے جُثّہ کے لحاظ سے لیٹنے کی نسبت اُس کو کھڑے کھڑے سونے میں زیادہ آرام ملتا ہے جب وُہ بیٹھتا ہے تو اور چوپایوں کی مانند پچھلی ٹانگوں کو اندر کی طرف نہیں بیٹھتا بلکہ آدمی کی طرح پیچھے کی طرف موڑ کر بیٹھتا ہے جس سے اُسے اُٹھنے میں آسانی ہوتی ہے ورنہ ممکن نہیں تھا کہ اِس ڈیل ڈول کا جانور گھوڑے کی طرح اُٹھ سکے کیونکہ گھوڑے کو اُٹھنے میں بڑی دِقّت ہوتی ہے۔ حیات الحیوان کا مصنّف لکھتا ہے کہ ہاتھی کی ٹانگوں میں جوڑ نہیں ہوتا اور اِسی سبب سے اُسکی مادین پانی میں کھڑے ہو کر بچّہ دیتی ہے قزوینی نے بھی یہی لکھا ہے کہ ہاتھی کے بازُو گھٹنے اور ران کے سوا کہیں جوڑ نہیں ہوتا مخزن میں درج ہے کہ اِس کی ٹانگوں میں جوڑ تو ہوتے ہیں لیکن ران کا جوڑ ایک ہاتھ نیچے ہوتا ہے اور گھٹنے والا جوڑ ناخن سے فقط ایک ہاتھ اُوپر ہوتا ہے اور اِسی وجہ سے وہ بیٹھے ہوئے اپنی اگلی ٹانگوں کو موڑ نہیں سکتا اور سامنے رکھتا ہے +

ہاتھی کے معدہ کی ساخت اور چوپایوں کے معدہ سے مختلف ہوتی ہے یعنی لمبا زیادہ اور چوڑا کم ہوتا اور آگے کے سِرے کی سطح اُٹھی ہوئی ہوتی ہے ہاتھی کا خاصّہ ہے کہ وہ سُونڈ ڈال کر اپنے معدے میں سے پانی نکال لاتا ہے۔ ابوالفضل آئینِ اکبری میں لکھتا ہے: "آب از دروں بخرطوم کشد و بر خود افشاند و بوئے ناخوش نہ دہد گاہ خُورِہ را از دیگر بیروں آورد و دگرگوں نبود" ہاتھی کے معدہ میں سوا دو من کے قریب پانی آ سکتا ہے۔ ہاتھی کھانے میں جلدی یا حرص ظاہر نہیں کرتا بلکہ آہستگی اور وقار سے خشک میں بھی چیز کو صاف کر کے کھاتا ہے جس کی نسبت حکیم علاء الدین صاحب کی یہ رائے ہے چونکہ ہاتھی کا ہاضمہ بہت ضعیف ہوتا ہے اسی سبب سے وہ چبا چبا کر نہایت صفائی اور آہستگی سے کھاتا ہے اگر ایسا نہ کرے تو درد قولنج ہونیکا بہت اندیشہ رہتا ہے +

یہ بات صحیح ہے کہ ہاتھی کی مادین جنگل یا بیابان کے سوا دُوسری جگہ بچّہ نہیں دیتی اگرچہ کبھی کبھی کسی حامِلہ ہتھنی نے قید کی حالت میں بچّہ دے بھی دیا ہے لیکن یہ حالت مجبُوری ہے نہ اختیاری اور یہ بھی شاذ و نادر ہی ہوا ہے چنانچہ ابُوالفضل نے لکھا ہے کہ ایک دفعہ اکبر نے خانگی ہاتھی اور ہتھنی سے بچّہ نکلوایا ہتھنی چار روز تک بچّہ کو کمر پر رکھتی ہے ہاتھی دانتوں پر اُٹھائے رہتا ہے زمین پر نہیں رکھتا۔ پانچ سال تک دُودھ پیتا ہے +

ہاتھی کی عمر کی بابت عجیب عجیب کہانیاں مشہُور ہیں۔ بعضے تین سو برس سے لیکر چار سو برس تک اُس کی عمر بتاتے ہیں چنانچہ ارسطُو نے بھی چار ہی سو برس کی عُمر لکھی ہے۔ قزوینی نے زیادہ سے روایت کی ہے کہ میں نے خلیفہ منصُور کے زمانہ میں ایک ہاتھی دیکھا ہے کہتے تھے کہ وہ شاہ پُور ذوالاکتاف کے وقت میں تھا شاہ پُور اور منصُور کے زمانے میں چار سو سال کا

بات

فرق تھا۔ کرنل ابرلس نے لکھا ہے کہ ۱۷۹۹ء میں جب سیلون کو سرکارِ انگریزی نے فتح کیا تو ایک ہاتھی تھا جو گورنمنٹ ڈچ کے پاس ۱۶۵۶ء میں بھی موجُود تھا لیکن سیلون میں اندازہ کیا گیا ہے کہ اوسط عمر اِنسان کی عمر ہے یعنی ستّر برس اگرچہ بعض بعض ہاتھی ایک سو چالیس برس کی عمر کے بھی دیکھے گئے ہیں۔ یہ بات نہایت تعجّب کی ہے کہ جنگلوں میں جہاں ہزارہا ہاتھی رہتے ہیں کسی نے مرے ہوئے ہاتھی کی نعش پڑی ہوئی نہیں دیکھی اِس سے لوگ یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ وحشی ہاتھی بغیر مارے نہیں مرتا لیکن کیا تعجّب ہے کہ کھود کر دبا دیتے ہوں۔ صاحبِ مخزن نے بھی عمر کی بابت یہی فیصلہ کیا ہے کہ ہاتھی کی اور اِنسان کی عمر مُساوی ہے۔ ابوالفضل نے بھی یہی لکھا ہے کہ "عمر طبعی اُو آدم آسا صد و بیست سال است"۔ مدّتِ حمل عربی مصنّف پانچ اور سات سال کے درمیان لکھتے ہیں لیکن صاحبِ مخزن اور ابوالفضل نے اٹھارہ مہینے قرار دئے ہیں چونکہ ابوالفضل نے بیان کیا ہے کہ اکبر بادشاہ نے ایک بچّہ پلے ہوئے ہاتھی اور ہتھنی سے لیا تھا اِس وجہ سے یہی مُدّت صحیح اور درست معلُوم ہوتی ہے +

ابوالفضل لکھتا ہے کہ اِس جانور میں تعلیم حاصل کرنے کی بُہت قابلیت ہے موسیقی کی تال پر اعضا کو حرکت دیتا ہے۔ کمان کھینچ سکتا ہے۔ تیر چلا سکتا ہے۔ جو چیز رستہ میں پڑی ہوئی ملتی ہے اُسے اُٹھا کر فیلبان کو دیدیتا ہے اگر مہاوت اُس کے دانے میں سے چُرانا چاہے تو ہاتھی سے کہدیتا ہے اور ہاتھی اُسی قدر دانہ اپنے مُنہ میں چھپا رکھتا ہے جب ناظر چلا جاتا ہے تو مہاوت کو اپنے حلق میں سے نکال کر دے دیتا ہے +

ہاتھی کی ذہانت اور ذکا کے متعلق بھی بُہت سی حکایتیں زبانِ زدِ خلائق ہیں سرایمرسن ٹینٹ نے لکھا ہے کہ ایک شخص نے مجھ سے سیلون میں ذکر کیا کہ ایک رات بجلی زور شور سے کوند رہی تھی میں نے دیکھا کہ ہاتھی جنگل سے نکل نکل کر درختوں سے فاصلہ پر ایک کھلے میدان میں جمع ہو گئے اور جب تک بجلی چمکتی رہی وہ جنگل سے باہر ہی رہے اِس سے ظاہر ہے کہ وہ طبعیات کے اِس مسئلہ سے بخُوبی واقف ہیں کہ درختوں میں بجلی اخذ کرنے کا مادّہ ہے ایسا نہ ہو کہ اِن کے سبب سے ہم بھی لپیٹے میں آ جائیں۔ قزوینی نے یہ حکایت بیان کی ہے کہ ایک مہاوت نے ہاتھی کے ساتھ کچھ بدسلُوکی کی تھی ایک روز مہاوت ہاتھی سے ذرا فاصلہ پر پڑا سوتا تھا ہاتھی نے کیا کام کیا کہ درخت کی ایک ٹہنی توڑی اُسے سُونڈ میں پکڑا اور اُس کا سرا مہاوت کے بالوں پر رکھ کر خوب الیٹ دی جب اُس کے بال بخُوبی لپٹ گئے تو ایک ہی جھٹکے میں مہاوت کو اپنی طرف کھینچکر مار ڈالا۔ ابُوالفضل نے بھی اکبر کے وقت کی ایک یہ حکایت اور دُوسری اِس طرح بیان کی ہے کہ ایک ہتھنی نے مہاوت کو دھوکا دیا اور اِس طرح دم سادھ کر پڑ گئی کہ گویا بالکل مر گئی ہم اُسے چھوڑ گئے دُوسرے روز اُس کا پتا بھی نہ لگا کہ زمین کھا گئی یا آسمان۔ آخر کار ثابت ہوا کہ یہ سب اُس کی دھوکا بازی تھی +

ہاتھی کو اپنے مہاوت کے ساتھ محبّت ہو جاتی ہے اور اگر کوئی دُوسرا مہاوت بھی اِسی قدر مہربانی

سے پیش آئے تو کچھ حرج نہیں لیکن ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ سیلون میں ایک ہاتھی کا مہاوت مرگیا اُس نے تین دن تک دُوسرے مہاوت کو اپنے پاس نہیں پھٹکنے دیا آخرکار کسی نے بتایا کہ فلاں جگہ ایک بارہ تیرہ برس کا لڑکا ہے اُس کے ساتھ یہ ہاتھی بہت محبت کیا کرتا تھا جب اُس لڑکے کو لائے تو ہاتھی نے فوراً پہچان لیا اور اُس کے ہاتھ سے چارہ بھی کھالیا پھر رفتہ رفتہ دُوسرے مہاوت سے ہِل گیا +

ہاتھیوں کا گلہ اُن کا ایک کُنبہ ہوتا ہے یعنی ایک ہی ہاتھی کی اولاد بیٹے پوتے بیٹیاں نواسے نواسیاں اُس میں شامل ہوتی ہیں یہ پتا اس طرح چلا کہ تمام گلہ کے خدوخال اور خاندانی خصوصیتیں یکساں ہوتی ہیں۔ گلہ کے ہاتھیوں کی تعداد تیس چالیس سے زیادہ نہیں ہوتی۔ اگرچہ کئی کئی گلّے ایک جگہ چرنے کے لئے جمع ہو جاتے ہیں لیکن کسی خوف یا اندیشہ کی حالت میں فوراً علیحدہ علیحدہ گلّے بن جاتے اور اپنے اپنے خاندان میں جا ملتے ہیں۔ ابوالفضل لکھتا ہے کہ ہاتھی کے گلّے کو سہن کہتے ہیں اور ایک گلّہ میں بعض وقت ہزار ہاتھی ہوتے ہیں یہ غلط ہے کیونکہ ہر ایک گلہ میں مادئیں نر کی نسبت زیادہ ہوتی ہیں جس کا باعث یہ ہے کہ نر زیادہ مارے اور پکڑے جاتے ہیں +

اگر اتفاق سے کوئی ہاتھی اپنے گلّے سے بچھڑ جاتا ہے تو اور گلّے اُس کو اپنے میں شامل نہیں کرتے ایسے ہاتھی گُنڈے یعنی سب سے وارثے یا لنگوڑے ناٹھے کہلاتے ہیں اس قسم کے ہاتھیوں سے باغوں اور کھیتوں ہی کو نقصان نہیں پہنچتا بلکہ آدمی پر بھی چوٹ کرتے ہیں +

گرمی یا جنگل کا ہونا ہاتھی کی بودوباش کے واسطے ضروری امر نہیں اگر پانی بکثرت ہو تو نہایت اونچے اور ٹھنڈے پہاڑوں میں بھی رہتا ہے دُھوپ کو البتہ آنکھ کی چُھٹائی اور نظر کی کمی کے سبب ناپسند کرتا ہے۔ رات کو اکثر باہر نکلتا اور پانی میں نہاتا ہے اُن بن کے درختوں کے سایہ میں جہاں روشنی کم اور ٹھنڈک ہو گُھس جاتا ہے۔ تمام شکاری متفق ہیں کہ ہاتھی بہت دُور سے نہیں دیکھ سکتا لیکن اُس کی قوتِ شامہ نظر کے نقص کو پورا کر دیتی ہے۔ سیدھی چڑھائی پر ایسی ہوشیاری اور سُبکی سے چڑھتا ہے کہ خچر یا بکری بھی وہاں نہیں پہنچ سکتی چنانچہ کوہِ آدم پر جو سطحِ سمندر سے ۷۴۲۰ فیٹ بلند ہے اور جہاں آدمی بھی زنجیر اور زینوں کے رستہ سے چڑھتا ہے ہاتھی کا لینڈ پڑا ہوا دیکھا گیا ہے +

بعض ہاتھی جاڑے میں بعض گرمی میں اور بعض برسات میں مست ہو جاتے ہیں مستی کی حالت میں ہاتھی دیوار کو گرا دیتا درخت کو اُکھاڑ ڈالتا اور سوار کو گھوڑے سمیت ادھر اُٹھا لیتا[1] +

ہاتھی پاؤں۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ فیل پا۔ ایک مرض کا نام جو اکثر مرطوب ملکوں میں ہوتا اور اُس میں پاؤں نہایت موٹا ہو جاتا ہے +

ہاتھی پھرے گاؤں گاؤں جس کا ہاتھی اُسکا ناؤں۔ ہ۔ کہاوت:۔ جس کی چیز اُسی کا نام ہوتا ہے۔ اصل شے مالک ہی کی ہوا کرتی ہے +

ہاتھی جھومتا ہے۔ ہ۔ کہاوت:۔ (۱) یعنی گھر میں قابلِ شادی کنواری لڑکی بیٹھی ہے۔ (۲) نہایت ثروت ہے۔ گھر پر ہاتھی بندھا رہتا ہے +

ہاتھی چھوٹے گھوڑا چھوٹے۔ ہ۔ محاورہ:۔ یعنی دیکھا چاہئے کیا خرابی اور آفت ورپیش آئے ابھی سے حفظ ما تقدم کرنا فرصت کو غنیمت جاننا چاہئے کیونکہ دنیا محلِ اعتبار اور جائے قرار نہیں +

ہاتھی خانہ۔ ا۔ اسم مذکر:۔ فیل خانہ۔ ہاتھی سار۔ ہاتھیوں کا طویلہ +

ہاتھی دانت۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ دندانِ فیل جس کی اکثر چیزیں بنائی جاتی ہیں۔ عاج۔ پلیتہ۔ مزاجاً دوم درجہ میں بارد و یابس اور بعض کے نزدیک پہلے درجہ میں اسکا بخور نافع بواسیر اور اُس کی کنگھی دافع وبا ہے +

ہاتھی دانت کا چوڑا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ ہاتھی کے دانتوں کی بنی ہوئی چوڑیاں جو بھیگنے سے ملائم ہو جاتی ہیں۔ دستیارۂ عاج +

ہاتھی سا۔ ہ۔ صفت:۔ ہاتھی کی مانند بڑا اور جسیم۔ نہایت قوی اور مضبوط۔ کڑیل جوان۔ جیسے کیا ہاتھی سا جوان تھا +

ہاتھی سے گنّے کھانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ زبردست سے مقابلہ و مجادلہ کرنا۔ زبردست فقیر یا امیر سے از راہِ حکومت حصولِ مدعا چاہنا +

ہاتھی کا بوجھ ہاتھی ہی اُٹھاتا ہے }
ہاتھی کا بوجھ ہاتھی ہی سنبھالے } ہ۔ کہاوت:۔ بڑا کام جرأت ہی حوصلہ والا کرتا ہے۔ مالدار کی ٹکر مالدار ہی جھیلتا ہے۔ زبردست سے زبردست ہی سر ہوتا ہے +

ہاتھی کا پاٹھا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ ہاتھی کا نر بچہ۔ جوان ہاتھی (چونکہ ہاتھی کی عمر بڑی ہوتی ہے اس وجہ سے ہاتھی ساٹھ برس تک جوان کہلاتا ہے چنانچہ اس مثل سے بھی ظاہر ہے ساٹھا پاٹھا) +

ہاتھی کا پیر انکس۔ ہ۔ محاورہ:۔ ہاتھی کا اُستاد انکس ہے۔ ہتھیار سے زبردست بھی قابو میں آجاتا ہے + (بعض صاحبوں نے اس لغت کو پیر بمعنی پاؤں خیال فرما کر اسکے معنی یہ لئے ہیں کہ زورآور کا ہر ایک عضو ہتھیار ہے مگر ہم نے اس معنی میں نہیں سُنا)

ہاتھی کا جگ ساتھی۔ کیڑی پا من پیڑی۔ ہ۔ کہاوت:۔ یعنی زبردست کے سب ساتھی ہوتے ہیں۔ اور چیونٹی کو ہر ایک پاؤں میں ملتا ہے۔ زورآور کے سب یار کمزور کے سب دشمن اور اغیار +

ہاتھی کا دانت اور گھوڑے کی لات۔ ہ۔ محاورہ:۔ یعنی نصیبِ اعدا +

ہاتھی کو ہُولنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ فیل کو سرگرمِ رفتار اور خراماں کرنا +

آپس میں گتھ گئے بگولے ۔۔۔ بادل نے بھی ہاتھی اپنے ہُولے (انشا)

ہاتھی کے پاؤں میں سب کا پاؤں۔ ہ۔ کہاوت:۔ (۱) یعنی حاکمِ وقت کے سب مطیع و فرماں پذیر ہوتے ہیں اس میں نوجوان ہوں یا پیر صغیر ہوں یا کبیر سب کو کچھ نہ کچھ علاقہ ہوتا ہے +

[1] ہندوستان میں موقع جنگ پر قلعہ بندی۔ پل بندی اور دریا سے پار اُترنے قلعہ کا دروازہ توڑنے۔ سواری شکاری وغیرہ میں ہاتھی سے کام لیا جاتا تھا +

ہات

کون جاوے گردشِ گردونِ گرداں سے نکل   پاؤں میں ہاتھی کے سب کا پاؤں ہے یہ مثل (حکمت)
(۲) سخی کی کمائی میں سب کا ساجھا ہے۔ (۳) بڑے آدمیوں کے طفیل سے چھوٹے آدمیوں کا بھی گزارہ ہوجاتا ہے۔ امیروں سے غریبوں کو بھی فائدہ پہنچ رہتا ہے۔

ہاتھی کے دانت ۔ ہ ۔ اِسم مذکّر:۔ دندانہائے فیل ۔ خاصکر ہاتھی کے وہ دو بڑے دانت جو آگے کو نکلے ہوئے ہوتے ہیں ۔

ہاتھی کے دانت بٹھانا ۔ ہ ۔ فعل متعدّی :۔ ناممکن بات کرنا جو بات اِمکان سے باہر ہو اُس میں کوشش کرنا ۔ یعنی بُوڑھے طوطے کو پڑھانا ۔ حیوان کو سدھانا ۔ بگڑے کو سنوارنا دشوار ہے ۔ آزاد کو مقید بنانا مشکل ہے ۔

ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور ہیں کھانے کے اور ۔ ہ ۔ کہاوت :۔ یعنی دُنیا کے لوگ ظاہر میں کچھ ہیں باطن میں کچھ ۔ دکھانے کی چیز اور ہوتی ہے اور کام میں لانے کی اور ۔ دکھاوا اور چیز ہے برتاوا اور چیز ۔

ہاتھی کی راہ ۔ ہ ۔ اِسم مؤنّث :۔ اکاس گنگا ۔ کہکشاں ۔ سفید بدلی ۔ اکاس بیل ۔ اندر کے ہاتھی کی سڑک

ہاتھی کے ساتھ گنّے چوسنا ۔ ہ ۔ فعل متعدّی :۔ زبردست سے مقابلہ کرنا ۔ زبردست فقیر یا امیر سے ازراہِ حکومت حصولِ مدّعا چاہنا ۔

ہاتھی کے مُنہ میں لکڑی پکڑاتے ہیں ۔ ہ ۔ محاورہ :۔ یعنی زبردست ہوکر زبردست کو مال و زر سونپنا کہ پھر پایا نہ جاسکے ۔ زور آور کو مال دیکر لینا چاہتے ہیں ۔

ہاتھی کے نکلے ہوئے دانت بیٹھنے مشکل ہیں یا
ہاتھی کے نکلے ہوئے دانت بھی کہیں بیٹھے ہیں } ہ ۔ کہاوت :۔ یعنی بگڑی ہوئی بات بھی کہیں بنی ہے ۔ رُسوائی کے بعد نیکنامی ہونی مشکل ہے ۔ بگڑے ہوئے بھی کہیں سنورے ہیں ۔ جیسے ۔ "ابھی کچھ نہیں گیا ہے کچی لکڑی ہے جس طرح موڑو مڑ سکتی ہے پھر ہاتھی کے نکلے ہوئے دانت بیٹھنے مشکل ہیں" "بھلا بوا ہوش میں آؤ ہاتھی کے دانت نکلے بھی کہیں بیٹھے ہیں" (دستگاہِ سہیلی)

ہاتھی گرجا ۔ ہ ۔ محاورہ :۔ یعنی ہاتھی چنگھاڑا ۔ ہاتھی نے شور و غل برپا کیا ۔

پھر وقتِ صباح اُس کے من بعد   گرجا وہ فیل جس طرح رعد (انشا)

ہاتھی گھوڑے بھاگ گئے گدھا پوچھے کتنا پانی ۔ ہ ۔ کہاوت :۔ یعنی بڑے بڑوں کے تو حوصلے پست ہوگئے ادنےٰ شخصوں کو ابھی حوصلہ باقی ہے ۔

ہاتھی نال ۔ ہ ۔ اِسم مؤنّث :۔ ایک قسم کی توپ جسے ہاتھی گھسیٹتے ہیں فیل باری ۔

ہاتھی نکل گیا ہے دم اٹکی رہگئی ہے ۔ ہ ۔ محاورہ :۔ یعنی بہت سا مشکل کام سرانجام پذیر ہوچکا ہے تھوڑا آسان کام باقی رہگیا ہے سارے جسم کی سُوئیاں نکالکر صرف آنکھوں کی سُوئیاں رہگئی ہیں ۔ سارا کام ہوا کر تھوڑا سا رہگیا اور وُہی جھمیلے میں پھنگیا ہے

ہار

ضعیفی نے کی اُس کی فربہی گم   گیا ہاتھی نکل اور رہ گئی دُم (سودا)

ہاتھی وان ۔ ہ ۔ اسم مذکّر :۔ (۱) فیلبان ۔ مہاوت ۔ مہنت ۔ ہاتھی چلانے والا ۔ فوجدار

ہاتھی ہاتھی گنّا دے ۔ ہ ۔ (اطفال) جب لڑکے ہاتھی کو دیکھتے ہیں تو یہ فقرہ پکار پکار کر کہتے ہیں اگر اسوقت ہاتھی اپنا چارہ یا گنّے لئے ہوئے آتا ہو تو کھینچکر اُنکی طرف پھینک بھی دیتا ہے

ہاتھی ہزار لٹے تو بھی سوا لاکھ ٹکے کا ۔ ہ ۔ کہاوت :۔ یعنی امیر کیسا ہی غریب ہوجائے جب بھی خلقت اُس کی قدر و منزلت اور توقیر و عزت کرتی ہے یا یوں کہو کہ امیر کیسا ہی لُٹ گھس جائے مگر پھر بھی دولت کی کُھرچن اُسکے پاس رہتی ہے

ہاتھی چک ۔ ا ۔ صحیح انگلش Artichoke آرٹی چوک ۔ اسم مذکّر :۔ ایک خاردار پودا مثل بھٹ کٹیا جس کی جڑ کو پکا کر کھاتے ہیں ۔

ہاٹ ۔ ہ ۔ اِسم مؤنّث :۔ (ہندو) (۱) دُکان ۔ بھنڈسار ۔ لین دین کی جگہ ۔ سودا بیچنے کی جگہ ۔ ہٹ ہٹّی جیسے تلی جات کا تیل ہاٹ کا ۔ دوہا ۔

داؤ دعوے دُور کر بن عوے دن کاٹ   کتنے سوداگر گئے اِس پنساری کی ہاٹ (دادو)

(۲) پینٹھ ۔ روزبازار ۔ (۳) بازار ۔ سُوق ۔ سودا بکنے کی منڈی ۔ (۴) کارخانہ ۔

ہاٹ کھولنا یا کرنا ۔ ہ ۔ فعل متعدّی :۔ (ہندو) دُکان کرنا ۔ جیسے نربھائی نے کھولی ہاٹ ملے گئے چور بحیرت اور باٹ ۔

ہاجِر ۔ ع ۔ صفت :۔ (۱) ہجرت کرنے والا ۔ اپنا ملک چھوڑ کر دوسرے ملک میں جا رہنے والا ۔ (۲) عرب کے ایک مشہور قبیلہ کا نام جو اب تک موجود ہے (۳) مکّے میں جا رہنے والا

ہاجِرہ ۔ ع ۔ اِسم مؤنّث :۔ (۱) ٹھیک دوپہر جس میں چیل انڈا چھوڑ دے ۔ نہایت گرم دوپہر کا وقت ۔ گرمی کی دوپہر ۔ (۲) حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی والدہ ہاجرہ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زوجۂ مطہرہ کا نام جو صحیح ہاجر ہے ۔

ہاجی ۔ ع ۔ اسم مذکّر :۔ ہجو کرنے والا ۔ مُنہ چڑانے والا ۔ نقال ۔ مذمت گو ۔ بھبتی کرنیوالا ۔ بدگو

ہادِم ۔ ع ۔ صفت :۔ ڈھانے والا ۔ عمارت گرانیوالا ۔ اُجاڑُو ۔ اُجاڑنیوالا ۔ توڑنیوالا ۔ منہدم کرنیوالا

ہادی ۔ ع ۔ اِسم مذکّر :۔ رہنما ۔ پیشوا ۔ ہدایت کرنیوالا ۔ کھیّا ۔ پیشرو ۔ اگوا ۔ رہبر ۔ راہ دکھلانیوالا ۔ پیرو مرشد ۔ لیڈر ۔

ہار ۔ ہ ۔ اِسم مؤنّث :۔ (۱) شکست ۔ جیت کا نقیض ۔ پراجے ۔ پچھے ۔ ہزیمت ۔ ہدک ۔ مغلوبیت ۔ مات ۔ جیسے من کے ہارے ہار ہے اور من کے جیتے جیت ۔ (۲) تکان ۔ ماندگی ۔ راستہ کی تھکان ۔

ہار جانا یا ہار بیٹھنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ (۱) بازی دے بیٹھنا ۔ مات ہوجانا ۔ (۲) شکست کھا جانا ۔ پیٹھ دکھا جانا ۔ ہزیمت اختیار کرنا ۔ مغلوب ہوجانا ۔ عاجز ہوجانا ۔ مدعاؤں کے خلاف پڑنے سے نقدی پونجی بیٹھنا ۔ جو کچھ لگا ہو دے بیٹھنا ۔ مولوی محمد حسین آزاد ۔

قمارِ عشق میں اب کیا لگائیں گے آزاد   کہ نقدِ دل کو تو پہلے ہی ہار بیٹھے ہیں (آزاد)

(۳) تھک جانا۔ تنگ ہو جانا۔ ناک میں دم آجانا۔ مجبور ہو جانا +

آتے جاتے مری ابرلیں یہ تضا ہار گئی ۔ آئی سو بار شبِ وعدہ تو سو بار گئی :: (داغ)
صدمے سہنے کیلئے بھی ہے توانائی شرط ۔ اب طبیعت غمِ فرقت سے بہت ہار گئی + (ایضاً)

(۵) بچپن میں نا جاؤں گی ڈگر چلت موسے کینی رار
لپک جھپک موہے ماتھے کی ٹکی پھوڑی ۔ سگری چُونر بوری تند پیاسے میں تو گئی ہارے ہار (گیت)

ہار جانے دینا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ ہار لینے دینا۔ مات ہونے دینا۔ شکست کھانے دینا۔ مغلوب ہونے دینا
کر تو رحم مری بیدلی پر اے ناصح ۔ قمارِ عشق میں جان اور ہار جانے دے (زکی)

ہار جیت۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ شکست و فتح + نفع نقصان جیسے ہار جیت قسمت کی ہے +
کسی نے گھر کی حویلی گرو رکھا ہاری ۔ جو کچھ بھی جنس میسّر بنا بنا ہاری
کسی نے چیز کسی کی چُرا چھپا ہاری ۔ کسی نے گٹھڑی پڑوسن کی اپنی لا ہاری
یہ ہار جیت کا چرچا پڑا دوالی میں (نظیر)

ہار جیت کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ جُوا کھیلنا۔ داؤں پر لگانا۔ بازی ہارنا یا لینا۔ مات ہونا یا مات کرنا۔ درباختن کا ترجمہ

ہار جیت ہونا۔ ہ۔ فعل لازم۔ شکست و فتح ہونا + نفع نقصان ہونا +

ہار دینا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ بازی پر لگا کر مات ہو جانا۔ بازی میں دے دینا + سو
آئی قمار خانۂ اُلفت سے یہ ندا ۔ جو کچھ گرہ میں ہووے تو یاں آکے ہار دو (عارف)

ہار کر یا ہار کے۔ (تابع فعل) تھک کر۔ مجبور ہو کر۔ ناچار ہو کر۔ مجبوراً۔ آخر کار۔ بے بسی سے۔ چھک کر۔ تنگ آکر۔ چھوڑ کر
بچتی تھی دُختِ رز کی حُرمت کسی طرح ۔ یہ نیک بخت ہار کے قاضی کے سر ہوئی (داغ)
جو ہم نے دیکھا کہ دل ہار کے چلا ہمراہ ۔ تو ہم بھی ہو لئے اُس کے ہار کے ساتھ (نظیر)
مانگا جب اُس نے ہار تو دینا پڑا مگر ۔ پتھر یہ ہم نے سینہ پہ رکھا ہے ہار کے (عاشق)
جب پیکِ اشک جانہ سکا یار تک تو آہ ۔ آخر گلے پڑا وہ ہمارے ہی ہار کر + (جرأت)

ہار ماننا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ تھکنا۔ عاجز ہونا۔ مات ہونا۔ مغلوب ہونا۔ عجز اختیار کرنا
پیپیں بولنا۔ جیسے اُس سے تو شیطان نے بھی ہار مانی ہے +

ہار۔ ہ۔ علامتِ فاعل:۔ (۱) کرتا۔ کرنے والا۔ فاعل۔ جیسے کرن ہار۔ چلن ہار۔ سرجن ہار۔
(۲۔ صفت) جوگ۔ لائق۔ قابل۔ جیسے جانہار۔ مرن ہار۔ وغیرہ +

ہار۔ ہ۔ ف۔ اسم مذکر:۔ (۱) پھولوں یا موتیوں کی مالا۔ رشتۂ مروارید۔ عقد۔ حمائل۔
اکبر بادشاہ نیز محمد شاہ بادشاہ نے اِس کا نام پھلمال رکھا تھا کیونکہ اُنہوں نے ہار کے لفظ
کو شگونِ بد بلحاظِ معنے شکست خیال کیا تھا۔ مگر رواج نہ پایا +
وہ مری قبر پہ اک پھولوں کی چادر ہوتی ۔ ہار باسی نہ دیا تم نے اُتارے پیارے (حضور آصف)
تم جانے جانے کس لئے پھر آئے خیر ہے ۔ چمپا کلی کہ موتیوں کا ہار رہ گیا + (رند)
اِس عشق کی عزّت ہی نرالی ہے جہاں میں ۔ جو طوق ملامت ہے وہ ہے ہارِ محبت + (مؤلف)

(۲) تسبیح۔ سُمرن۔ مالا۔ (۳) جواہرات کا گلوبند کنٹھا مالا جیسے ایک پتی ہیرے کا ہار بنا دو۔

ہار پہننا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ مالا گلے میں ڈالنا۔ موتیوں یا پھولوں کا ہار زیب گلو کرنا۔

ہار ڈالنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (ہندو) (۱) ہار پہنانا۔ مالا گلے میں ڈالنا۔ (۲)
کسی کو بر یا نا وند گردانا۔ خصم قرار دینا + (پہلے یہ دستور تھا کہ عورتیں جب شادی
کرتی تھیں تو بہ قدر اُنسے شادی کرنیکو واسطے لوگ جمع ہوتے تھے اُن میں سے وہ جس کو پسند کرتی
تھیں اُسی کے گلے میں آکر ہار ڈال دیتی تھیں اور وُہی دولہا قرار پاتا تھا)

ہار گوندھنا یا گوتھنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ پھول پرونا۔ پھولوں کی لڑی یا مالا بنانا +

ہارا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (ہندو) (۱) کرنے والا۔ جیسے لکڑ ہارا۔ ناچن ہارا۔ (۲ صفت)
تھکا ہوا۔ تھکا ماندہ۔ (۳۔ صفت) بودا۔ ماٹا۔ ضعیف۔ بیدم۔ کمزور۔ ناتواں۔
(۴۔ صفت) ہارا ہوا۔ مات کھایا ہوا۔ شرط ہارا ہوا۔ جیسے ہارا جواری بگڑی رکھے۔
(۵۔ صفت) حاکم کے ہاں سے محروم رہا ہوا۔ مقدمہ ہارا ہوا جیسے ہارے کا نیاؤ کیا۔

ہارا جیک مارا سارا جنگل بُہارا۔ ہ۔ (فقرۂ اطفال) جب کوئی لڑکا کھیل
میں ہار جاتا ہے تو اُس سے یہ فقرہ کہلواتے ہیں۔ یا کوئی لڑکا پہیلی کی بُوجھ نہ بتا
سکے تو اُس سے بھی کہتے ہیں کہ اِس طرح کہو تو ہم بُوجھ بتا دیں +

ہار سنگار۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ ایک درخت کا نام جسکے پھولوں کی ڈنڈیوں سے زرد
اور سُنہری رنگ نکالتے ہیں + (چونکہ اِس کے خوشنما پھولوں کا ہار بنا کر عورتیں سنگار
یعنی زینت کرتی ہیں اِس لئے یہ نام رکھا گیا) +

ہارنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) درباختن کا ترجمہ۔ بازی میں دینا۔ داؤں میں یا شرط میں دینا۔
قمار میں نقصان اُٹھانا۔ جیتنے کا نقیض +
ناصح قمارِ عشق کو ہم چھوڑ دیں گے آپ ۔ باقی ہے ایک جان ذرا اس کو ہار لیں (زکی)
عشق آخر کو مسلّط ہو گیا ۔ دل مرا ہارا نہ ہارے ذوق و شوق (داغ)
(۲) چُوکنا۔ چُوک کھانا + رہ جانا۔ ناکام رہنا۔ کامیاب نہ ہونا +
پیار اخلاص کی باتوں میں یہ رنجش کیسی ۔ شرط جو پیار کی تھی تم اُسے ہارے پیارے (حضور آصف)
(۳) شکست پانا۔ شکست کھانا۔ ہزیمت پانا۔ (۴) تھکنا۔ ماندہ ہونا۔ بے سکت ہونا
ظہیر آنکھ سے دیکھیں گے جو دکھائے خدا ۔ جلے بُجھے ہوئے ہارے ستائے بیٹھے ہیں (ظہیر)
(۵) عاجز ہونا۔ مغلوب ہونا۔ (۶) تنگ ہونا۔ دِق ہونا۔ جی چھوڑنا۔ (۷) وعدہ خلافی کرنا
جیسے قول ہارنا۔ بچن ہارنا۔ زبان ہارنا وغیرہ +

ہاروت۔ ع۔ اسم مذکر:۔ اُن دو عاشقِ زہرہ فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کا نام جو
چاہِ بابل میں اوندھے لٹکے ہوئے عذابِ الٰہی میں گرفتار ہیں اگر کوئی شخص وہاں
اُن سے جادو سیکھنے جاتا ہے تو یہ اُسے نجومی سکھا دیتے ہیں۔ کہتے ہیں یہ لغت اگرچہ

عجمی ہے مگر فارسی یا عربی نہیں ہے۔ مفصل حال لفظِ ہاروت میں لکھا گیا ہے +

زہرہ کی جب آئی کفِ ہاروت میں اُنگلی ۔ کی رشک نے تب دیدۂ ماروت میں اُنگلی (مصحفی)

دفعۃً گیا دونوں آنکھیں محو جاناں ہوگئیں ۔ پسگئے ہاروت و ماروت ایک آدم زاد پر (قدر)

ہاروت فن ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ ساحر ۔ جادوگر ۔ ٹونہایا +

ہار کے جھک مار کے ۔ ہ ۔ تابع فعل :۔ مجبوراً ۔ مجبور ہوکے + آخرِ کار ۔ پچتا پچتا کے + عاجز ہوکے +

ہارون ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ (۱) سرکش گھوڑا ۔ وحشی گھوڑا ۔ شریر و نافرمان گھوڑا ۔ (۲) سردار سالارِ قوم ۔ سرخیل ۔ (۳) ایک پیغمبر کا نام جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بڑے بھائی اور اُن کے نہایت رفیق تھے ۔ جب حضرت موسیٰؑ کوہ طور پر گئے تھے تو اِن کو بنی اسرائیل کی ہدایت کے واسطے چھوڑ گئے تھے مگر اِن کے عہد میں اسرائیلی ہدایت پانے کی بجائے اِس قدر گمراہ اور سرکش ہوئے کہ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سمجھائے بھی نہ سمجھے ۔ (۴) بغداد کے ایک خلیفہ کا نام جسے ہارون رشید بھی کہتے ہیں ۔ یہ شخص نہایت صاحبِ مروت مشہور ہے ۔ (۵) فارس والے معانیٔ ذیل پر اِسکا اطلاق کرتے ہیں ۔ قاصد ۔ پیک ۔ دوت + نقیب ۔ چوبدار + پاسبان ۔ محافظ ۔ نگہبان + پہرے دار ۔ چوکیدار ۔ سکندر نامہ کے اس شعر میں ۔

جلاجل زناں گفت ہارونِ شاہ ۔ کہ شہ تاجور باد و دشمن تباہ + + (نظامی)

ہارون بمعنی پیک ہی آیا ہے کیونکہ دستور ہے کہ پیکوں کی کمر پر گھنگرو اور زنگولے یعنی جلاجل بندھے ہوئے ہوتے ہیں ۔ محرم میں تعزیوں کے آگے جو حلقہ باندھکر اُچھلتے کودتے ہیں وہ اُنہیں کی نقل کرتے ہیں ۔ اِس شعر میں بھی جلاجل زناں اِسی واسطے کہا گیا اور دعادینی پیکوں کی رسم و قاعدۂ ایران میں داخل ہے +

ہارونی ۔ ع + ف ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) قاصدی + پاسبانی ۔ نگہبانی ۔ محافظت ۔ خدمت +

برآویخت ہندوے چرخ از کمر ۔ بہارونیٔ شہ جرسہائے زر + + (نظامی)

یعنی بادشاہ کی خدمت او پاسبانی کیواسطے چرخ آمادہ ہوگیا ۔ جرسہائے زر ستارے +

(۲ ۔ ا ۔ عو) سرکش ۔ نافرمان ۔ ڈھیٹ ۔ ہٹی ۔ ہٹیلا ۔ جیسے مُوا ہارونی کسی کی بھی تو نہیں سُنتا اِسے خدا کی سنوار ہو +

ہارے بھی ہراوے جیتے بھی ہراوے ۔ ہ ۔ کہاوت :۔ ہر حال میں قائل کرنے والے کی نسبت بولتے ہیں یعنی ہر طرح سے اپنی ہی بات ور رکھتا ہے +

ہارے کو ہتیار ۔ ہ ۔ کہاوت :۔ یعنی جب آدمی ناچار ہوجاتا ہے اور کوئی حجت و سماجت باقی نہیں رہتی تو نوبت بہ قبضہ پہنچتی ہے ۔ وقت ضرورت چو نماند گریز ۔ دست بگیرد سرِ شمشیرِ تیز

ہارے کے درجے یا ہارے درجے ۔ ا ۔ تابع فعل :۔ (عو) ۔ مجبوراً ۔ مجبور ہوکر ۔ ناچار ہوکر + آخرِ کار ۔ تھک کر ۔ ناچار ہوکر +

ہاڑ ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ ہڈی ۔ (۱) استخواں ۔ جیسے مغلی ہاڑ یعنی مغلوں کی سی مضبوط ہڈی ۔ (۲) ڈھانچ ۔ پنجر ۔ ٹھٹڑی +

ہاڑ جوڑا ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ (۱) ٹوٹی ہوئی ہڈیوں کو درست کرنے والا ۔ استخوانِ شکستہ کو پیوستہ کرنے والا ۔ (۲) ایک پودے کا نام +

ہاڑا ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ راجپوتوں کی ایک قوم کا نام +

ہاڑنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ (۱) ایک بٹ سے دوسرا بٹ تول کر بنانا + (۲) وزن سے وزن برابر کرنا ۔ وزن کا مقابلہ کرنا ۔ دو بٹوں کا تولکر مقابلہ کرنا +

ہاضم ۔ ع ۔ صفت :۔ ہضم کرنے والا + ہضم ہونے والا + پاچک ۔ پاچن ۔ پچاؤ ۔ پچانے والا ۔ تحلیل کرنے والا ۔ تلمین کرنے والا ۔ مُلیّن +

ہاضمہ ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ ہضم کرنیکی قوت + پچاؤ ۔ نضج ۔ تحلیل ۔ جیسے اِنکا ہاضمہ درست نہیں ہے

ہال ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) جنبش ۔ حرکت + ہچکولا ۔ جیسے ریل میں ہال نہیں لگتی ۔ (۲) جھٹکا + چال ۔ رفتار + گردش ۔ (۳ ۔ اسم مذکر) وہ لوہے کا چکر جو پہیے کے گرداگرد چڑھایا جاتا ہے ۔ دھو ۔ (۴ اسم مذکر) ہل ۔ قلبہ ۔ (۵) پتوار ۔ سکّان کشتی ۔ (۶ ۔ ا) عربی حال کا بگڑا ہوا بمعنی درحال ۔ ابھی ۔ ترت ۔ فوراً ۔ جیسے حال ہی آیا +

ہال ۔ انگلش ۔ (Hall) اسم مذکر :۔ گول کمرہ ۔ بڑا کمرہ + بڑا دالان +

ہالا ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ (۱) وہ ٹیکس جو ہل پر لگایا جائے ۔ ہل کا ٹیکس ۔ جیسے بھرا ہالا ہوا سُکھالا ۔ (۲) شراب + انگوری شراب +

ہالا ڈولا یا ہالن ڈولن ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ (گنوار) بھونچال ۔ زلزلہ ۔ بھوڈول ۔ لرزہ ۔ لرزش ۔ جُنبش +

ہالنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ (گنوار) ہلنا ۔ جُنبش کرنا ۔ ڈولنا ۔ جیسے ہانا : ہانپنا بیٹھے بڑاں ہالنا +

ہالوں ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ ایک قسم کے دانوں کا نام جو اکثر دوا میں کام آتے اور سرسوں یا رائی کی مانند ہوتے ہیں ۔ عربی میں حبّ الرشاد و حُرف کہتے ہیں ۔ مزاجاً تیسرے درجہ میں گرم و خشک +

ہالہ ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ (۱) دائرہ ۔ کُنڈل ۔ (۲) چاند کا منڈل ۔ چاند کا گنڈل ۔ وہ دائرہ جو ابر کے دنوں میں بباعثِ بخاراتِ ارضی چاند کے گرد معلوم ہوتا ہے ۔ خرمنِ ماہ ۔ خرگہ ماہ ۔ اِسکو بارش کی علامت تصور کرتے ہیں +

نہ رُعب حُسن نے آنے دیا اُسے نزدیک ۔ قمر سے دُور نہ رہتا جو ہالہ کیا کرتا + + (مصحفی)

رہتی ہے جو گرد تیرے رُخ کے ۔ کیا ہالۂ ماہ ہے تری زُلف + (؟)

پروانوں میں چراغ ہو ہالہ میں ماہ ہوا ۔ گھبرائیے نہ عاشقوں کے اِزدحام سے (صبا)

(۳) مطلق گردہ ۔ حلقہ ۔ کُنڈل ۔ دائرہ +

ہاڑ گوڑ ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ (۱) ہڈی گُدّیاں (۲) جب ہیر یا راجہ ہاڑ گوڑ کہیںگے تو محی العظام سید محمود بہاری رحمۃ اللہ علیہ سے مُراد ہوگی ۔ کیونکہ آپنے ایک خادمہ بڑھیا کے مُردہ بیٹے کو اُسکی ہڈیوں سے زندہ کردیا تھا ۔

ہال

ہر سمت عجب نوٗ عیاں ہے قمر آسا   غلطاں تری بن گئی ہالہ کفِ پا کا + (ذکی)

ہالی - ہ - اسم مذکّر : - ہل چلانیوالا - ہل باہنیوالا - ہل جوتا - ہروا ہا - قلبہ راں (۲ - ع) مخفف عربی ہالی مرادف مولیٰ

ہامان - ع - اسم مذکّر : - فرعون کے وزیر کا نام +

ہامُون - ع - اسم مذکّر : - میدان - بیابان + جنگل - صحرا + س

خُوب روئے آج ہم سُنسان ہامُون دیکھکر   یاد آیا ہمکو مجنوں بید مجنُوں دیکھکر + (ذوق)

ہامُوں نوَرد - ع + ف - اسم مذکّر : - بادیہ پیما - بیاباں نورد - جنگلوں میں پھرنیوالا +

مسافر - راہی - صحرانورد - سیّاح + سیّاح - ابن السّبیل +

ہامی - ہ - اسم مؤنّث : - اصل میں ہانبھی تھا - ہاں - ہمبے + اقرار + بلے - آرے +

ہامی بھرنا - ہ - فعل لازم : - ہاں کرنا - اقرار کرنا - زبان دینا - وعدہ کرنا + ذمّہ لینا +

بھرے گا بارِ محبّت کی کیا ملک ہامی   یہ حوصلہ کوئی رکھّے بجز بشر تو کہے + (ذوق)

ہان - س - اسم مؤنّث : - باظہارِ نُون - (۱) نقصان - ٹوٹا - خسارہ + ضرر - زیاں -

گزند - (۲) مصیبت - بپتا - (۳) مقاتلہ - کشت وخُون - جدال وقتال - خُونریزی +

ہاں - ہ - تابع فعل : - (۱) کلمۂ ایجاب وثنا - آرے - بلے - ہُوں - ہمبے - آہو -

ہو + اچھّا - بھلا - یس - ویری ول + کلمۂ اقرار واقبال نہیں کا نقیض - جیسے کیا تم

فلاں جگہ گئے تھے ؟ ہاں گیا تھا + شہزادہ مرزا غلام محمدی نامی س

مزا آتا ہے جب عاشق سے اِرہاں اہاں ہیں   نہیں میں جو مزا ہے وہ نہیں ظالم تری ہاں ہیں (نامی)

وعدۂ وصل سے انکار کرے ہے وہ ظفر   مُنّہ سے اُس بُت کے خدا جانیئے کب ہاں ہوگی (ظفر)

میں ہُوں مخمُور مجھے تاب کہاں ہاں ساقی   صاف ہو دُرد ہو جلدی سے جو ملجائے تو لاؤ (مجرُوح)

(۲ - ف) کلمۂ تنبیہ خطاب برائے توجّہ نیز تاکید جو آگاہ و متنبّہ کرنے جتانے اور ہوشیار رکھنے

یا کرنے کے واسطے آتا ہے + خطاب بطورِ طنز - بطورِ طعنہ خطاب + خبردار +

خبردار رہ - ہوشیار - ہوشیار ہو جا - چیت جا - سنبھل بیٹھ - دیکھ - سُن + جیسے ہاں

صاحب آپ کو بھی چلنا ہوگا + ہاں صاحب آپ کو یہی لازم تھا + ہاں یہ بات تو

میں بھُول گیا تھا + ہاں جاؤ اور ضرور جاؤ + ملہ

مژدہ ہے یہ اسیروں کی عمرِ دراز کا   ہاں اور دیجے زُلف گرہ گیر میں گرہ + (ذکی)

ہاں تا اَلَم وہ ناوکِ فگنی خُوب نہیں   ابھی چھاتی مری تیروں سے چھنی خُوب نہیں (ذوق)

ہاں اے دلِ مشتاق نہ ملنا کبھی ہرگز   ہاں اے نگہِ ناز کوئی تیر لگا اور (حضورِ نظام آصف)

ہاں ساقیٔ گلفام مئے ہوش رُبا اور   دے جلد کہ بدلی ہے گلستاں کی ہوا اور (لقمان الدّولہ)

ہاں اے ہوس ہمّت کہ ہے دستِ ادب دامن سے دُور   ہاں اے تپش جرأت کہ ہوں اک جست میں قاتل کے پاس (داغ)

ہاں ثابت ہیں دونوں اپنی صفت میں   نہ لغزش ہو پا کی وفا کو ہماری جفا کو تمہاری (مؤلّف)

(۳ - ف) اصرار اور ضد کے موقع پر - جیسے ہاں ہم تو یُونہیں کرینگے - ہاں ہاں ہم یہی کرینگے

ہاں

اپنا دل اپنے بُت پہ ناصح کون   جور ہم اُن کے ہاں اُٹھاتے ہیں + (ذکی)

تم اتنے ہو کہ دیدگے ہم کو تعزیر   نہیں کی تو بھی ہاں ہم نے خطا کی + (داغ)

کیوں کہے کوئی کہ تم نے کیا کیا   کیوں نہیں کہتے کہ ہاں اچھّا کیا (ناظم)

(۴ - ا) چشم نمائی اور کسی کام سے باز رکھنے کے واسطے جیسے ہاں ! یہ کام مت

کرنا - صرف ہاں ! ! ابھی کہدیتے ہیں مثلاً کوئی بچّہ کوئی چیز لیتا ہو تو اُس کی طرف

دیکھکر کہیں گے کہ ہاں یعنی اچھّا سمجھیں گے - (۵ - ا) کلمۂ استفہام ایک

بے پروائی اور عدمِ توجّہی کا کلمہ + کلمۂ طنز + س

کہتے ہو اتّحاد ہے ہم کو   ہاں کہو اعتماد ہے ہمکو + + (میر)

(۶ - ا) بیشک بطورِ طنز - ضرُور - بالضّرور - بالیقیں - یقیناً - البتّہ + س

یقین ہے مجھے دل پھیر دینگے آپ مرا   تمہارے کہنے کا ہاں مجکو اعتبار ہوا (ذکی)

تھے چشمِ روزگار میں ناکام و بے ہنر   ہاں دیدۂ حسد سے بچے اِس ہنر سے ہم (〃)

لکھا خط یہ نے قاصد اسلئے خطِ شکستہ میں   کہ تا معلوم ہووے اُسکو ہاں یہ دل شکستہ ہے (ظفر)

ہاں خدا تو دیکھتا ہے لاکھ چھُپکر روئیے   وہ جگہ لاؤں کہاں سے میں جہاں کوئی نہ ہو (عارف)

اُنکا یاں میری عیادت کو تو آنا معلوم   ہاں مری موت تو لینے کو خبر آئی ہے (مجرُوح)

کون آتا ہے مجھ مریض کے پاس   غش تو ہاں روز آئے جاتا ہے + + (〃)

قرض کی پیتے تھے مے لیکن سمجھتے تھے کہ ہاں   رنگ لائیگی ہماری فاقہ مستی ایک دن (غالب)

مجرُوح اور کسب کمال وہنر غلط   ہاں بے کمال ہونے میں صاحب کمال ہے (مجرُوح)

(۷ - ا -) یہاں کا مخفف - کلمۂ ظرف - گھر - جگہ - مقام - ٹھائیں - جیسے اُن کے ہاں

ہمارے ہاں - (۸) بجائے محاورہ خبر مجبُورانہ اقرار و تسلیم کے واسطے + + س

ہاں سرِ شوریدہ ہی ٹکرائیے   دل ہے گھبراتا در و دیوار سے + (مجرُوح)

(۹) موقعِ عجز والتجا وانکسار کے واسطے - س

سخت بے مہر و بیوفا ہے ذکی   ہاں ذرا پھر اُسی ادا سے کہو + (ذکی)

(۱۰) کلمۂ شرط - گو - اگرچہ - ہرچند + س

اے دستِ جنوں ہجر کی شب بن نہیں تھمتا   ہاں دھجیاں اُڑ جائیں گریبانِ سحر کی + (مجرُوح)

ہاں جی - ہ - ندا : - (ظراقتاً اقرار نیز تردید کے موقع پر) جی ہاں - بیشک - بجا کہتے ہو -

ایسا ہی + بالکل - ٹھیٹ - سرتاپا + س

ہر گھڑی وعدہ کرکے پھُسلاتا   ہاں جی ایسا بھی میں گنوار نہیں (میر سوز)

ہاں جی کا نوکر ہونا - ہ - فعل لازم : - ہاں میں ہاں ملانے سے غرض رکھنا -

ست بچن کا نوکر ہونا - ست بچنی ہونا +

(اسکی نسبت ایک لطیفہ مشہور ہے - کسی شخص کے آقا نے اپنے نوکر سے پُوچھا کہ بینگن ٹیڑھے ؟

ملہ ہاں مری طبع رسا خاک سے افلاک پہ چڑھ + ہاں مری فکرِ بلند آج پہنچ کرسی پر + ہاں شوق کھینچے وہ اِدھر آئیں کسیطرح + ہاں نازکی پھر اُٹھنے نہ پائیں کسیطرح + (قدر)

ہاں

پکتے ہیں اُس نے کہا کہ حضور اِس سے بہتر تو کوئی سلونی اور مزیدار ترکاری ہی نہیں۔ یہ وُہ ترکاری ہے جو غریبوں اور امیروں کا یکساں ساتھ دیتی ہے۔ صُورت جیسی کنہیا کی مُورت۔ اُودی اُودی رنگت۔ سبز سبز ڈنڈیاں زمردیں آویزوں کی بہار دیتی ہیں۔ حسبِ اتّفاق اُسی رُوز بینگنوں سے تکلیف ہوئی تو آقا نے کہا کہ اِس سے بدتر کوئی ترکاری نہیں۔ نوکر نے جھٹ عرض کیا کہ حضور اِنہیں کھاتا ہی کون ہے۔ چُوہوں کی سی توان کی صُورت ہے۔ املتاس کی پھلی سا تَد۔ کالے کالے کلوٹے حبشی معلوم ہوتے ہیں۔ آقا نے کہا کہ اُس وقت تو تُونے اِنکی بڑی تعریف کی تھی۔ نوکر نے جواب دیا کہ حضور بندہ تو ہاں جی کا نوکر ہے کچھ بینگنوں کا نوکر نہیں ہے!

ہاں جی ہاں جی کرنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ ہاں ہاں کرنا۔ ہاں ہاں کہنا ✣ ہاں میں ہاں ملانا جیسے اُونٹ بلبلیا لیگئی تو ہاں جی ہاں جی کیجئے ۔ (مثل)

ہاں کرنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ اقرار کرنا۔ اقبال کرنا۔ منظور کرنا۔ ایجاب کرنا۔ قبول کرنا۔ ماننا ✣

ہاں کہنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ مُقر ہونا۔ بھلا کہنا۔ اچھا کہنا ✣

ہاں میں ہاں ملانا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ ہاں جی ہاں جی کرنا۔ بات کا ساتھ دینا۔ ست بچن کہنا۔ آمنّا و صدّقنا کہنا۔ ہمزبان ہونا۔ شریک الرائے ہونا۔ بغیر سمجھے بُوجھے اقرار کر دینا۔ کسی بات کو تسلیم کر لینا ✣

وہ جُھوٹ سے جو زمیں آسماں ملادینگے ۔۔۔ تو یاس جتنے ہیں سب ہاں میں ہاں ملادینگے (ظفر)

ملادیتے ہو نہیں کچھ ہاں میں ہاں ہو ۔۔۔ یہاں ہو یہ خدا جانے کہاں ہو ✣ (مجرُوح)

ہاں نا کرنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ اقرار و انکار کرنا۔ ہامی بھرنا یا جواب دینا ✣ ٹال مٹول کرنا۔ آرے بلے کرنا۔ چرپر کرنا۔ ہچکچانا۔ دُھکڑ پُکڑ کرنا۔ تذبذب کرنا۔ مُذبذب ہونا ✣

ہاں ہاں ۔ ہ ۔ کلمۂ تنبیہ و تاکید ؛ امتناع۔ اصرار۔ ضد۔ ہٹ ✣ طنزاً بجائے بیشک ضرور ✣

ہاں ہاں ضرور وعدہ کا ایفا کرو گے تم ۔۔۔ بس بس قسم نہ کھاؤ مجھے اعتبار ہے (مطلب)

آزردہ ہو کہ خوش ہو میں کہتا ہوں صاف صاف ۔۔۔ ہاں ہاں نہیں پسند تمہاری نہیں مجھے (رند)

بیگناہوں کو سزا دیتے ہو اللہ اللہ ۔۔۔ بے خطا کہتے ہو ہاں ہاں کہ خطا تیرے تو کی (داغ)

تم مُنہ سے کہے جاؤ کہ دیکھا ہے زمانہ ۔۔۔ آنکھیں تو یہ کہتی ہیں کہ ہاں ہاں نہیں دیکھا (〃)

ہاں ہاں تڑپ تڑپ کے گزاری تمہیں نے رات ۔۔۔ تم نے ہی انتظار کیا ہم نے کیا کیا[1] (〃)

ہاں ہاں کرنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ (۱) متواتر اقرار کرنا۔ برابر اقرار کرنا۔ (۲) آرے بلے کرنا۔ ٹالنا۔ ٹال مٹول کرنا ✣

ہاں ہُوں ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ ہُوں ہاں۔ کلمۂ ایجاب و قبول ✣

حقیقت کیا کہوں اب جرأتِ بیمار کی تجھسے ۔۔۔ بہت اُسکو پکارا میں نہ نکلا مُنہ سے کچھ ہاں ہُوں (جرأت)

ہاں ہُوں کرنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ ہُوں ہاں کرنا ✣ بولنا ✣ ہُنکارا بھرنا۔ جیسے اب تو اُنکا بچہ بھی ہاں ہُوں کرنے لگا ہے یعنی ہاں اور ہُوں سمجھتا اور بولتا ہے ✣

ہانپ جانا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ سانس چڑھ جانا ✣ تھک جانا ✣ سانس پھول جانا ✣

ہانپنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ جلد جلد سانس لینا۔ ضعف و ناطاقتی یا گرانیٔ بار و مشقت کے سبب بار بار سانس لینا ✣ دم ٹوٹنا۔ سانس اُکھڑنا۔ سانس پیٹ میں نہ سمانا۔ دم گسستن کا ترجمہ

ہانڈا ۔ ہ ۔ صفت :۔ (گنوار) پھرنے والا ✣ آوارہ گرد۔ ہرزہ گرد۔ جیسے ہانڈے سے ڈانڈا بھلا یعنی خالی سے بیگار بھلی ۔ (کہاوت) ✣

ہانڈنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ (گنوار) آوارہ پھرنا۔ سرگرداں پھرنا۔ بیکار پھرنا۔ آوارہ گرد ہونا ✣

ہانڈی ۔ ہ ۔ صفت :۔ (گنوار) پھرنے والی۔ ہرزہ گرد۔ آوارہ گرد ✣

ہانڈی نار ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ (گنوار) آوارہ عورت ✣

ہانڈی ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) آوند۔ کھانے پکانے کا ظرف گلی۔ ہنڈیا۔ دیگ گلی۔ جیسے جس ہانڈی میں کھائیں اُسی میں چھید کریں۔ (۲) ظرف آبگینہ جس میں روشنی کرتے ہیں شیشے کی ہانڈی (۳) مجازاً دال سالن وغیرہ۔ جیسے اِسکے ہاتھ کی ہانڈی میں مزا نہیں ✣

ہانڈی اُبلنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ (۱) ہانڈی کا جوش کھا کر پانی باہر نکل پڑنا۔ ہانڈی میں جو کچھ پک رہا ہو اُسکا اُبال آنے کے سبب باہر نکلنے لگنا۔ (۲) غرور یا نخوت کے سبب آپے سے باہر ہو جانا۔ کمظرفی کے سبب سمائی نکر سکنا جیسے سیر کی ہانڈی میں سوا سیر پڑا اور اُبلی ✣

ہانڈی پکنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ (۱) دال یا سالن پکنا ✣ کھانا پکنا۔ ترکاری پکنا۔ (۲) کھچڑی پکنا۔ چرچا ہونا۔ چپکے چپکے صلاح و مشورہ ہونا۔ (۳) گپ شپ اُڑنا ✣

ہانڈی پھوڑنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ (عوام) بھانڈا پھوڑنا۔ افشائے راز کرنا ✣

ہانڈی چڑھانا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ پکانیکے واسطے ہانڈی کا چُولھے پر رکھنا۔ دال یا سالن پکانے کو چولھے پر چڑھانا۔ جیسے تم ہانڈی چڑھاؤ میں آٹا گوندھتی ہُوں (عو)

ہانڈی چڑھنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ (۱) دال یا سالن پکنا۔ جیسے آج کئی کئی روز سے اُن کے ہاں ہانڈی نہیں چڑھی۔ (۲) ہانڈی گرم ہونا۔ کچھ ہاتھ لگنا۔ پکنے کے واسطے مفت کا سامان ہونا۔ رشوت ہاتھ آنا ✣

ہانڈی گرم کرنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ کھانے کو مفت میں سامان کرنا۔ رشوت میں کچھ کمانا۔ بالائی آمدنی سے روٹی پکانا ✣

ہانڈی گرم کرانا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ رشوت دلوانا۔ فائدہ کرانا۔ مفت کے دام دلوانا ✣

ہانڈی گرم ہونا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ مفت کا کھانا پکنا ✣ رشوت ہاتھ لگنا۔ بالائی یافت ہونا۔ برد ہاتھ آنا۔ جیسے اور کیا چاہتے ہو تمہاری ہانڈی تو گرم ہو گئی ✣

ہانڈی وال ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ (۱) کھانے کا شریک۔ ساجھی حصہ دار۔ پتی دار۔ جو شخص کھانے میں شریک ہوں وہ ایک دوسرے کے ہانڈی وال کہلاتے ہیں۔ (۲) رقیب۔ میاں بھائی۔ ایک عورت کے پاس رہنے والے ✣

[1] وصل ہو جائے تو سمجھوں یہ سچ ہے اے وعدہ خلاف ✣ ورنہ یہ ہُوں ہُوں غلط ہاں ہاں غلط اچھا غلط ✣ (قدر)

ہاں

ہانڈی میں ہوگا سو ڈوئی میں نکلے گا۔ ہ۔ مُحاورہ:۔ دل میں ہوگا سو زبان پر آئے گا + جو دل میں ہوتا ہے وُہی مُنہ سے نکلتا ہے +

ہانس۔ ہ۔ اسم مذکّر:۔ (گنوار) (۱) سینہ سے اُوپر اور گردن کے نیچے کی ہڈّی۔ ہنسلی کی ہڈی۔ عربی تَرقُوَہ۔ فارسی چنبرِ گردن۔ (۲) طوقِ گردن۔ گلے میں پہننے کی ہنسلی۔ (۳) ہنس۔ ایک قسم کا آبی پرند۔ ایک قسم کی بطک +

ہانسی۔ ہ۔ اسم مؤنّث:۔ (۱) (گنوار) ہنسی مذاق۔ مزاح۔ ٹھٹھول۔ دِل لگی جیسے ہانسے میں کھانسی ہوجائے۔ یعنی خُوشی میں رنج ہوجائے + سب کو آئی ہانسی پُھوہڑ کو آیا ہانسا (۲) اسم مذکّر۔ ضلع حصار کے ایک مشہور شہر کا نام جہاں عہدِ ہمایوں میں ایک مشہور مصنّف ہوا ہے +

ہانک۔ ہ۔ اسم مؤنّث:۔ (۱) آواز۔ پُکار۔ جیسے اُسے ہانک دے لو یعنی پکارلو۔ (۲) للکارا۔ چلّاہٹ۔ چیخ۔ غُل شور۔ بانگ۔ دُہائی۔ (۳) ہانکنا مصدر سے امر کا صیغہ یعنی چلا۔ رواں کر۔ جیسے گاڑی ہانک۔ بیل ہانک (۴) چہچہا۔ ترنّم۔ نغمہ +

ہانک پُکار۔ ہ۔ اسم مؤنّث:۔ شور شغب۔ غُل شور۔ غل غپاڑا۔ غُلغلہ۔ آشوب۔ غوغا۔ ہنگامہ۔ دُہائی۔ جیسے ہانک پکار کے واسطے کوئی تو پاس رہے +

ہانک مارنا۔ ہ۔ فعل متعدّی:۔ پُکارنا۔ آواز دینا۔ چیخ کر بُلانا۔ جیسے ذرا جاکر اُسے ہانک مار لا + بھائی کو بھی ہانک مارلے +

ہانکا ہانک۔ ہ۔ صفت:۔ متواتر ہنکائے یا بھگائے ہُوئے جیسے ہانکا ہانک لیگیا +

ہانکنا۔ ہ۔ فعل متعدّی:۔ (۱) ہنکانا۔ چلانا۔ رواں کرنا۔ دوڑانا۔ تیز رفتار کرنا۔ راندن کا ترجمہ۔ (۲) زبان سے نکالنا۔ مارنا۔ جیسے ڈینگ ہانکنا۔ بڑ ہانکنا۔ جُھوٹی سچی ہانکنا۔ (۳) بڑھانا۔ آگے سرکانا۔ دھکّا دینا۔ ریلنا۔ پیلنا (۴) پُورب[۱] ڈُلانا۔ کھینچنا چلانا۔ ہلانا۔ جیسے پنکھا ہانکنا +

ہانکے پُکارے۔ ہ۔ تابع فعل:۔ علانیہ۔ سب کے رُوبرُو۔ بالمُشافہ۔ ڈنکے کی چوٹ۔ کُھلّم کُھلّا۔ نقارہ بجاکر۔ ڈونڈی پیٹ کر۔ ڈھنڈورا پیٹ کر۔ جیسے میں تو ہانکے پُکارے کہتا ہُوں کچھ چُھپکر نہیں کہتا +

ہانگا۔ ہ۔ اسم مذکّر:۔ (عو) زور۔ طاقت۔ بل۔ توانائی۔ قوّتِ جسمانی۔ جیسے اب مُجھ میں وہ ہانگا نہیں رہا + یہ تو سارے ہانگے کے کام ہیں +

ہانگا چُھوٹنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (عو) طاقت نہ رہنا۔ جسمانی قوّت میں فرق آجانا +

ہانگی۔ ہ۔ اسم مؤنّث:۔ میدہ چھاننے کی چھلنی۔ کپڑے کی چھلنی۔ باریک چھلنی +

ہاؤ۔ ا۔ اسم مذکّر:۔ بواوِ معرُوف۔ (۱) ہُو کرنے والا یعنی گیدڑ کیونکہ سنسکرت میں ہُو گیدڑ کی آواز کو کہتے ہیں (۲) بچّوں کو ڈرانے کی ایک مُہیب کاغذی شکل یا چہرہ مثلِ ہیچہ (۳) ہوّا۔ جن۔ بھوت۔ پریت۔ بُھتنا۔ بچّوں کے ڈرانے کا ایک فرضی نام

ہاہ

جیسے روؤگے تو ہاؤ آجائے گا + دیکھ ہاؤ بنتا نہیں مانتا + وہاں ہاؤ بیٹھا ہے +

ہاوَن۔ ف۔ اسم مؤنّث:۔ ہانڈی + اوکھلی۔ دوائی کوٹنے کے ایک آہنی ظرف کا نام۔ کونڈی۔ کھرل +

ہاون دستہ۔ ف۔ اسم مذکّر:۔ جسے عوام ہمام دستہ کہتے ہیں۔ اوکھلی مع مُوسل دوا کوٹنے کا آہنی یا برنجی ظرف اور اُسکی موسلی۔ پنجابی چھتو +

ہاؤ ہاؤ۔ ہ۔ اسم مؤنّث:۔ بواوِ مجہول۔ عو۔ ہائے ہائے کی تصغیر بالتحقیر۔ ترّاہ ترّاہ۔ ہائے پُکار۔ واویلا + پُکار۔ مانگ۔ طلب۔ تقاضا۔ ضرُورت + کمی۔ توڑا + ہائے ہائے۔ بِلُوں بِلُوں۔ جیسے اُن کے ہاں تو آٹھ پہر پان زردے کی ہاؤ ہاؤ رہتی ہے + ہمیشہ خرچ کی ہاؤ ہاؤ رہتی ہے +

ہاؤ ہاؤ پڑنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (عو) واویلا مچنا۔ ترّاہ ترّاہ ہونا۔ جیسے ابھی سے کیوں ہاؤ ہاؤ پڑ گئی ابھی تو خدا کا دیا سب کچھ ہے +

ہاؤ ہاؤ کرنا۔ ہ۔ فعل متعدّی:۔ (عو) بِلُوں بِلُوں کرنا۔ مانگتے رہنا۔ کسی چیز کے نہ ہونے سے کلپتے رہنا +

ہاؤ ہُو۔ ہ۔ اسم مؤنّث:۔ ہائے ہُو۔ آہ آہ۔ ہائے ہائے۔ درد اور کراہنے کی آواز +

کبھی نالہ کبھی زاری کبھی ہے ہاؤ ہُو شب بھر ہُوا تھا خلق کیا یہ غمِ اُٹھانے کو خدایا میں (مصحفی)

ہاہا۔ ہ۔ اسم مؤنّث:۔ (گنوار) (۱) تملّق۔ چاپلُوسی۔ خُوشامد درآمد۔ لّلو پتّو۔ (۲) عجز و انکسار۔ عاجزی۔ منّت ساجت۔ بنتی۔ فارسی جِگی جِگی۔ (۳) عرض معرُوض۔ التجا۔ آرزُو۔ استدعا۔ درخواست۔ (۴) ہی ہی۔ ٹھی ٹھی۔ ہنسی ٹھٹھے کی آواز۔ ہُو ہُو۔ (۵۔ ندا وندبہ) آہ۔ افسوس۔ صد افسوس۔ حیف صد حیف۔ ہائے ہائے۔ اے ہے۔ اُف۔ ہیہات ہیہات۔ دریغا۔ وا مُصیبتا۔ (۶) کلمۂ تاکید جو کسی کام سے روکنے کے واسطے زبان پر لاتے ہیں۔ خبردار! جیسے ہاہا اسی کو مت چھیڑنا +

ہاہا ٹھی ٹھی۔ ہ۔ اسم مؤنّث:۔ ہر دو مترادف۔ ہنسی ٹھٹھا۔ ہُو ہا +

ہاہا کرنا۔ ہ۔ فعل متعدّی:۔ (گنوار) منّت ساجت کرنا۔ پیروں میں سر دینا۔ قدم کو ہاتھ لگانا۔ بنتی کرنا +

ہاہا کھانا۔ ہ۔ فعل متعدّی:۔ (گنوار) ہاڑے کھانا۔ تلوؤں کی خاک چاٹنا۔ پیروں پڑنا۔ بنتی کرنا۔ عاجزی کرنا۔ منّت ساجت کرنا۔ خوشامد درآمد کرنا۔ جیسے ہاہا کھائے بُوڑھے نہیں بیاہے جاتے +

ہاہا ہُو ہُو۔ ہ۔ اسم مؤنّث:۔ ہی ہی ٹھی ٹھی۔ بیہُودہ ہنسی اور مذاق ہنسی ٹھٹھا +

ہاہا ہی ہی۔ ہ۔ اسم مؤنّث:۔ بیہُودہ ہنسی۔ قہقہہ۔ ٹھٹّا +

ہاہا ہی ہی کرنا۔ ہ۔ فعل متعدّی:۔ ہنسی ٹھٹھا کرنا۔ ہنسنا۔ قہقہہ لگانا۔ بیہُودہ ہنسنا۔

[۱] ہانکیں بولنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ بولی بولنا۔ چہچہانا۔ زمزمہ پردازی کرنا۔ ترنّم کرنا۔ خُوش الحان جانوروں کا آواز لگانا۔ ہر آہ بامراد ہے ہر نالہ پُر اثر + کیا سچّی ہانکیں بول رہا ہے ہزار دل (رقم)

ہاہ

ہاہا کار - ۵ - اسم مذکر - (ہندی) دل ہائے ہائے گھبراہٹ - اضطراب + حیرانی - سرگردانی + دھڑکا - ڈر - خوف - بھے - ہیبت - ہَول - (۲) جے جے - فتح ہے - جے جے کار +

ہائی - ۵ - اسم مؤنث :- حالت - طور - وضع - ڈھنگ - کیفیت - گتی - دِشا - جیسے دائی جانے اپنی ہائی + اپنی ہائی اور پرچھائی +

ہائی - انگلش - (High) صفت :- (۱) بلند - اُونچا - بالا - مرتفع - (۲) بڑا - اعلےٰ - اُونچے درجہ کا - اعلےٰ درجہ کا +

ہائی سکول - انگلش - اسم مذکر - بڑا مدرسہ + ضلع سکول - اعلےٰ درجہ کا مدرسہ -

ہائی کورٹ - انگلش - (High Court) اسم مذکر - چیف کورٹ - عدالتِ صدر - عدالتِ عالیہ - وہ عدالت جہاں سب سے اخیر اپیل ہوتا ہے - جیسے کلکتہ ہائی کورٹ - الہ آباد ہائی کورٹ بمبئی ہائی کورٹ وغیرہ +

ہائے - ۱ - اسم مؤنث :- حرفِ صوت جو حالتِ نالہ گریہ آہ بکا اور درد و تاسّف کے موقع پر آتا ہے - (۱) - برائے تاسّف) افسوس - دریغ - حیف - صد حیف + غضب - دریغا - واویلا - آہ - جیسے ہائے سید ہائے سید + ہائے میں نے کیوں کوسا جو وہ مر گیا + ہائے رے جوانی یعنی عیش و لطفِ گزشتہ کا افسوس + ۵

ہائے وہ وصل کی شب اپنی تمنا کا ہجوم اُن کا ناتجربہ کاری سے ہراساں ہونا (صابر)
کسی کا ہائے وہ کہنا دمِ وصل ستا کے آج تیری بن پڑی ہے + (نسیم دہلوی)
اُس سے میری بھی حکایت کہدے ہائے اتنا نہیں اتنا کوئی + + (ذکی)
عہدِ پیری نے بھلایا دوڑ چلنا کودنا ہائے طفلی کھیلنا کدنا اُچھلنا کودنا + (ذوق)
آ عندلیب مل کے کریں آہ و زاریاں تو ہائے گُل پکار میں چلاؤں ہائے دل (نامعلوم)
دل چُرانا اور اُس پہ ہائے ستم آپ آنکھیں چرائے بیٹھے ہیں + (انور)
ہائے بیکاریٔ وحشت کہ رکھیں مشغلہ کیا نہ تو داماں ہے ثابت نہ گریبان درست (ممنون)
رسائی مر کے خدا تک تو ہو گئی ارشد پہ جیتے جی نہ ہوئی یار تک رسائی ہائے (ارشد)
لطفِ مے تجھ سے کیا کہوں زاہد ہائے کم بخت تُو نے پی ہی نہیں (داغ)
ہائے وہ دن کہ میسّر تھی ہمیں رات نئی روز معشوق نیا روز ملاقات نئی + (〃)
ہجر میں زندہ رہا داغ تو وہ کہتے ہیں ہائے بیکار ہوئی یاد ہماری یارب + (〃)
جب کہا میں نے ہائے لوٹ لیا دل پکارا کہ میرے یار گئے + + (〃)
ہوئے عشاق نوازی کے وہ دل سے معروف ہائے مقبول ہوئی میری دعا میرے بعد (شہیدی)
صبح پر وصلِ یار کی ٹھیری ہائے پھر انتظار کی ٹھیری + + (واقف)
صلح کے بعد جو سو جا تو یہ بولا کافر ہائے منہ دیکھئے گا آکر وہ مسلماں سیر (نسیم دہلوی)

ہائے

ہائے اس اِس مروّت نے گرانبار کیا پھر گئے آ کے پڑا میرے گریباں میر (نسیم دہلوی)
دامن تک اُسکے ہائے نہ پہنچا کبھی وہ ہاتھ جس ہاتھ نے کہ جیب کو دامن بنا دیا (شیفتہ)
ہم نے کی ہے توبہ اور دھومیں مچاتی ہے بہار ہائے بس چلتا نہیں کیا مفت جاتی ہے بہار (مظہر)
ہائے کس حسرت سے شبنم نے سحر رو کر کہا خوش رہو اے ساکنانِ باغ اب تو ہم چلے (میر)
ہائے کہنا یہ کسی کا شبِ وصلت محزوں وہ گھڑی آج تو سونے دو کہیں تم مجکو (محزون)
جب دیکھتا ہوں ہجر میں میں نتھا سے دل بے اختیار کہتا ہوں حسرت سے ہائے دل (عاشق)
ہائے اُس شوخ کا اُوٹھ کے جانا معروف اور یہ کہنا کہ ہمیں اب نہ منائے کوئی (معروف)
مارا ہی کوہکن نے سر اپنے پہ تیشہ ہائے دل کو لگی ہو چوٹ تو کیا آدمی کرے (منتظر)
کیوں سیرِ لالہ زار کو اُس بن گیا میں ہائے جنازہ ہو گئے مرے داغِ کہن کئی + (〃)
اسی حسرت میں دونوں خاک ہوئے ہائے دیدارِ شمع و پروانہ + + (ذکی)
دُور چھوڑا ہمیں گلشن سے یہ رونی ہے جا کہ سزاوارِ اسیری بھی نہ ہم ہائے ہوئے (جرأت)
ربط دو شخصوں میں سُنتے ہیں تو کہتے ہیں آہ سر کو ٹکرا کے یہی کہتے ہیں ہم ہائے نصیب (〃)
نہ تو دُنیا ہی میسر ہے نہ دیں کے اسباب ہائے مجروح کہاں تیرا ٹھکانا ہوگا + (مجروح)

(۲) بیماری یا دُکھ کی حالت کی آواز - کراہنے کی آواز - آوازِ درد - (۳) کلمۂ اظہار و بیانِ درد ۵

دل تھا ابھی بغل میں مری ہائے کیا ہوا کیا جانے کوئی اُسکو کدھر لیکے اُڑ گیا (ظفر)

(۳) کلمۂ اظہارِ درد و ندبہ - ماتم - بیانِ شدّتِ درد - بیانِ صدمہ - جیسے ہائے مجھے لُوٹ لیا - ہائے میں کیا کروں - ہائے اللہ - ہائے ! ! ! ۵

لے لیا مفت دل مرا تُو نے ہائے ظالم یہ کیا کیا تُو نے + (جرأت)
ہائے کس سوختہ کی نبض پہ رکھی انگشت کہ مسیحا کو بہت ہاتھ جھٹکتے دیکھا + (ممنون)

(۴) سراپ - بددعا - صبر - جیسے غریب کی ہائے مت لو - اُسکی ہائے پڑ گئی (۵) کلمۂ تعجّب و مبالغۂ تعریف و تحسین - واہ وا - سبحان اللہ ! - کلمۂ رشک و حسد + ۵

میں تو اِس نوجوان پر غش ہوں ہائے عالم تری جوانی کا + + (احسان)
ہائے کیا محوِ جمالِ رُخِ جاناں ہوں میں آپ ہی آئینہ ہوں آپ ہی حیرانِ حسن ہیں (حیا)

(۶) برائے اظہارِ رشک و اظہارِ ادا و اندازِ فریفتہ نما + ۵

پیتے کب ہیں مارے اس ادا کے وہ چلنا ہائے دامن کو اُٹھا کے + (مجروح)
جاں ستاں ہے حرفِ مطلب کا جوابِ ناتمام ہائے اُس کا شرم سے کہنا کہ اچھا دیکھئے (ذکی)

ہائے اللہ یا ہائے خدا - ۱ - کلمۂ درد و بکا و اندوہ :- (عو) اے خدا - یا اللہ - اے میرے میاں - جیسے ہائے اللہ میں کہاں آ گئی + ہائے اللہ میرے دلکو کون لیگیا -

دوست بھی ہو گئے مرے دشمن ہائے اللہ کیا زمانہ ہے + +
مجکو اُلجھا دیا پری رُو سے کیا کیا تُو نے مجھ سے ہائے خدا + + (میر سوز)

۵ بعد مرنے کے ہوا قدر گناہوں کا یہ بوجھ + ہائے مر مر گئے لاشے کے اُٹھانے والے + ۵۲ قدر گل بوئے غضب ہیں گلشنِ ایجاد کے + ہائے کیا کیا صورتیں ہیں صدقے آدم زاد کے + (قدر)

ہائے دَئی یا ہائے دَیّا - ہ - کلمۂ ندبہ - تاسّف و درد - (ہندو عو) ہے رام ہے پرمیشر ہے پرماتما - اَللہ - ہائے خدا - اے میرے اللہ - پُورب میں ایسے موقع پر باپ رے باپ بولتے ہیں - جیسے ہائے دیا نہ رہا باپ نہ رہی میّا ✦ ۵

ہائے دئی کیسی بھئی نجاہت کے رنگ   دیپک کے بھانویں نہیں جل جل مرے پتنگ (دوہا)

ہائے رے - ا - (۱) کلمۂ تاسّف و درد ✦

ہائے رے بیکسئ دامن و بے یارئ جیب   کہ مرادستِ جنُوں بستۂ زنجیر رہا ✦ (ممنُون)

ہائے رے حسرتِ دیدار مری ہائے کو بھی   لکھتے ہیں ہائے دوچشمی سے کتابت والے (ذوق)

چشم ہا پر ہے چشمِ شوخ اُس کی   ہائے رے ہم سے بے حجاب کی بات (میر)

کترا کے نکل جاتے ہیں ستہ میں بھی ملکر   کیوں ہم سے ہُوا ہائے رے اظہارِ محبّت (مؤلف)

(۲) کلمۂ تحسین و آفرین) کیا کہنا ہے - کیا بات ہے - واہ - سبحان اللہ - واہ وا -

پھبنے ہی کے ہے نہالِ یار کی ترکیب میر   واہ وا رے چشم و ابرُو و قدّ و قامت ہائے رے (میر)

(۳ - اطفال) انکار - و نفی کا کلمہ جو بچّے کسی چیز کے نہ دینے میں استعمال کرتے ہیں مثلاً کسی بچّے نے کسی بچّے سے کوئی چیز مانگی اور اُسے دینی منظُور نہ ہوئی تو کہیگا ہائے رے یعنی میں تو اسے کبھی بھی نہیں دُونگا ✦

ہائے رے ہائے - ا - نہایت درد و افسوس کا کلمہ ✦ ۵

مِل گیا خاک میں اُمّید پہ ملنے کی غریب   ہائے رے ہائے مرادِ دلِ شیدا نہ ملی (مخبر)

ہائے رے ہائے ستم عشوہ گروں نے مارا   جا نکر سیدھا سا بیچارہ مسلماں ہمکو (نامعلُوم)

ہائے غضب - ا - کلمۂ تاسّف :- ہائے افسوس - جیسے ہائے غضب یہ کیا ہوگیا ✦

دکھو تکتا پھرا ہی کے مُوں کھڑا ہائے غضب   گھر سے جس شوخ نے مجکو دیا سو بار نکال (جرأت)

ہائے قسمت یا ہائے نصیب - ا - کلمۂ تاسّف :- واہ رے تقدیر - ہائے رے بدنصیبی ✦

ربط دو شخصوں میں سنتے ہیں تو اے جرأت آہ   سر کو ٹکرا کے یہی کہتے ہیں ہم ہائے نصیب (جرأت)

ہائے کرنا - ا - فعل متعدّی :- آہ کرنا - گہرا سانس لینا ✦ افسوس کرنا - دِل مسوسنا - جیسے غریب ہائے کرکے رہگیا ✦

ہائے مارنا - ا - فعل متعدّی :- (دیکھو ہائے کرنا)

ہائے ہائے - ا - (۱) کلمۂ نُدبہ و تاسّف و درد وغیرہ :- آہ آہ - متواتر کراہنے کی آواز - واویلا - آہ و زاری - آہ و نالہ - آوازِ ماتم و نوحہ - مصیبت زدہ اور صدمہ رسیدہ لوگوں کی آواز - جیسے ہائے ہائے بچّے تجھے کہاں پاؤں ! ! (عو)

خانہ خراب نالہ و زاری سے باز آ   ہر دم کی ہائے ہائے میں اے دل اثر نہیں (وحشت)

نالاں فراقِ دل میں ہے ماتم سرائے دل   سینہ سے آرہی ہے صدا ہائے ہائے دل (وزیر)

زخمی تری نگاہ کے آخر کو مرگئے   کہہ کہہ کے ہائے ہائے جگر ہائے ہائے دل (توقیر)

اِک عمر سے ہے یہ لب پہ مرے ہائے ہائے دِل   کوئی اگر سُنے تو کہوں ماجرائے دل (سالک)

(۲ - اسم مؤنّث) پکار - مانگ - طلب - ہُوں ہاں - کمی - توڑا - تراہ تراہ - جیسے اُن کے ہاں ہمیشہ جی کی ہائے ہائے رہتی ہے (۳) رونا پیٹنا - چلّانا - پٹینک پیا - جیسے دیکھئے تمہاری روز کی ہائے ہائے کیا دکھاتی ہے (۴) افسوس افسوس - افسوس صد افسوس ✦

انورؔ دمِ گزارشِ احوال ہائے ہائے   آئی ہے لب پہ جان نکل کر سخن کے ساتھ (انور)

ہائے ہائے پڑنا - ا - فعل لازم :- عو - (۱) تراہ تراہ ہونا - ہُوں ہُوں ہونا - (۲) واویلا مچنا - (۳) نہایت تاسّف اور غم ہونا - دریا غم و صدمہ سے بیتاب ہونا - چیخم دھاڑ پڑنا ✦

کیوں ہائے ہائے حضرتِ واعظ کو پڑگئی   ہُوں نوبہ توڑتا کوئی دِل توڑتا نہیں ✦ (انور)

ہائے ہائے کرنا - ا - فعل متعدّی :- (۱) آہیں بھرنا - کراہنا - (۲) واویلا کرنا - غل مچانا - (۳) کسی کام میں جان مارنا - بڑی محنت کرنا - جیسے دن بھر ہائے ہائے کرکے شام کو چار پیسے لاتا ہے - (۴) ہُوں ہُوں کرنا - کسی چیز کے نہونے کی پکار مچانا ✦

ہائے ہُو - ا - اسم مذکّر :- واویلا ✦ غل شور - توبہ دھاڑ - آہ و نالہ - آہ و فریاد ✦ غل غپاڑا ✦ چیخم دھاڑ ✦ چیخم چاخ ✦

خدا رکھے مرے مجرُوح مست کو زندہ   کہ میکدہ میں ہے اِس دم سے ہائے ہُو باقی (مجرُوح)

ہائل - ع - صفت :- (۱) ہولناک - دہشت ناک - مہیب - ہیبت ناک - ڈراؤنا - بھیانک - دہشت ناک - (۲) سخت - شدید ✦

ہائیلہ - ع - صفت :- خوفناک - ہولناک ✦

ہَبّا ڈَبّا - ہ - اسم مذکّر :- لڑکوں کی شدّت کی کھانسی ✦ مسان کی بیماری ✦

ہَبَڑا - ہ - اسم مذکّر :- (پُورب) دانتُو - بڑے بڑے دانتوں والا ✦ بدشکل - کریہ منظر - بدصُورت - بھدیس - بیڈول - بھدّا - ناتراشیدہ - بدوضع ✦

ہُبَل - ع - اسم مذکّر :- ایک مشہُور بُت کا نام جو ایّامِ جاہلیت میں مکّہ میں رکھا ہُوا تھا ✦

ہَبَنّق - ع - صفت :- چھوٹے قد کا احمق - ہونق - سِڑا باؤلا - کودن - جانگلو - بودھو - ناتراشیدہ

ہَبُوب - ع - اسم مذکّر :- ہوا کا چلنا - وزیدنِ باد کا ترجمہ ✦

ہَبُوط - ع - اسم مذکّر :- (۱) نیچے اُترنا - نیچے آنا - نازل ہونا - جیسے ہبُوطِ آدم سے ابتک اتنا عرصہ ہوا - (۲) زمینِ نشیب ✦ (۳) پستی (۴) بیماری کی دُبلاہٹ (۵) نقصان (۶)

ہبہ - ع - اسم مذکّر :- عطا - انعام - بخشش - دان - پُن - وقف - ارپن - خیرات ✦ مرحمت - عنایت - کرامت ✦ اپنا مال دُوسرے کو بخش دینا ✦

ہبہ کرنا - ا - فعل متعدّی :- مرحمت کرنا - عنایت فرمانا - بخشنا - عطا کرنا - دے ڈالنا ✦ وقف کردینا ✦

ہبہ نامہ - ع ✦ ف - اسم مذکّر :- وہ کاغذ یا دستاویز جس میں عطا کرنے یا مرحمت فرمانے کا اقرار لکھا جائے - عطا نامہ ✦

۵ چشم با بمعنی آبلۂ پا ✦

ہَپَّپ - ہ - اسم مؤنّث :- نگلنے کی آواز - ہڑپ - جیسے میٹھا میٹھا ہپ ہپ کڑوا کڑوا تھو تھو

ہپ کرجانا - ہ - فعل لازم :- (۱) کھا جانا - نگل جانا - گھٹ سے اُتار جانا - لقمہ سا اُتار جانا - (۲) کسی کا مال ہضم کرجانا - غصب کرلینا - دبا لینا - مار لینا ✤

ہپ ہپ - ہ - اسم مؤنّث :- جلد جلد نگلنے کی آواز ✤ پوپلوں کے کھانے کی آواز ✤ پوپلوں کے بولنے کی آواز جیسے اِدھر سے بُڑھیا ہپ ہپ کرتی ہوئی دوڑی کہ جاتا کہاں ہے ✤ ہپ ہپ جھپ جھپ کھاتے ہاں - دھندا کرتے تجھے پران ✤

ہپ ہپ کرنا - ہ - فعل متعدّی :- پوپلوں کی طرح کھانا ✤ بڑھوں کی طرح مُنہ سے آواز نکالنا ✤

ہپّا - ہ - اسم مذکّر :- (۱) پوپلوں کے کھانے کی چیز - نگلنے کی چیز - نرم چارہ - کھچڑی ✤ بچّوں کے کھلانے کی ملائم کھچڑی ✤ بچّوں کا کھانا ✤ بچّے بھی کھچڑی کو ہپّا کہتے ہیں - (۲) بیگماتِ قلعہ) بچّوں کا کھانا پکانے والی عورت - جیسے تمہاری ہپّا کو تمہارے پاس بھیجدونگی - (گھر سہیلی) انّا - دادا - مانی چھوچھو ہپّا لونڈی غلام سب دُلہن کے ساتھ ہوئے (چتر سہیلی) (۳) لقمہ - نوالہ - گراس - گتا - (۴) رشوت - گھوس ✤

ہپّا دینا - ہ - فعل متعدّی :- (۱) کھانے کو دینا - جیسے ہمیں جو ہپّا دے گا اُسی کی نوکری بجائیں گے - (۲) رشوت دینا ✤

ہَپُّو - ا - اسم مذکّر :- (برائے اطفال) افیون - افیم - ہاپو ✤ افیم کی گولی - جیسے ماں بچّے سے کہتی ہے ننّے میاں ہپّو کھالو پھر کھیلتے پھرنا - (اصل میں فارسی ہپیون سے بنایا گیا ہے)

ہَپّو - ہ - اسم مؤنّث :- (۱) پوپلی عورت - نہایت بُڑھیا اور پوپلی عورت - (۲) نگل جانے والی عورت - ہڑپ کرجانے والی عورت ✤ (یہ لفظ بواوِ مجہول ہے)

ہپ ہپانا - ہ - فعل لازم :- (عوام) ہانپنا - ہونکنا - لمبے لمبے سانس لینا ✤

ہت - ہ - کلمۂ تنفّر :- چل - دُور ہو - الگ ہو - جا - پرے ہٹ - سرک - ہوا ہو - رفوچکّر ہو - سدھارو - چھو - نکلو ✤ چلتا پھرتا نظر آ - اپنا رستہ لے - دفع ہو - ڈولی ہو ✤

واہ رے دل یہ تُونے کیسی کی　　ہت ترے دل کی ایسی تیسی کی ✤ (نامعلوم)

ہت تری یا ہت ترے کی - ہ - ندا :- ہت تیری ایسی تیسی کا مخفّف - بجائے گالی وتنفّر و دعائے بد اس کا استعمال ہوتا ہے - خدا تیرا خانہ خراب کرے - تُو دونوں جہان میں ذلیل و رسوا ہو ✤ ؎

اب اُسکے عشق نے کیا کم کیا تھا ہے سلوک　　ستایا تُونے جدا ہت تری جدائی کی (رنگین)

ہوا ٹنک نے ہے اب جسم پر گرانی کی　　سُبک کیا مجھے ہت تیری ناتوانی کی (ضمیر)

زُلف دستار میں چھپائی کیا　　ہم سے یہ پیچ ہت تمہاری کی ✤ (غازی)

نہ پہنچی جان مری آکے تا بلب افسوس　　سبک کی رنگئی ہت تیری ناتوانی کی (طالب)

ہارے جو مجھسے آپ تو بولے یہ بولکر　　چوپڑ میں پاسے رکھدئے اک نورتن کے ساتھ } (جان صاحب)
ہت تیرے راجہ نل کی تُو اُڑجائے حق کرے　　ننگا سا کوئی سو رہے رانی دمن کے ساتھ

(اس کا مفہوم اکثر قریب بدشنام ہوا کرتا ہے)

ہت تری ایسی تیسی کی - ہ - محاورہ :- ہت ترا بُرا ہو - خدا ترا خانہ خراب کرے - ہت تری یوں توں کرُوں ✤ ؎

کیا کہوں دل نے مرے کوفت اُٹھائی کیسی　　ہت ترے تفرقہ پرداز کی ایسی تیسی ✤ (جرأت)

ہت ترے دِل کا بُرا ہو - ہ - محاورہ :- خدا تجھ دِل کا ستیاناس کھوئے ✤

ہِت - ہ - اسم مذکّر :- (۱) سچّی دوستی ✤ پیار - پریت ✤ محبّت - اُلفت - چاہ - اخلاص - پیت - پریت - سنیہ - نیہ - نیہا - (۲) اُپکار - بھلائی - اُچیت ✤

ہِت کار یا ہتکاری - ہ - صفت :- بھلا کرنے والا - مِتر - سجّن - داتا - دیاوان - اُپکاری - دیالُو - سخی - کریم - مُحسن - فیّاض - دھرمی - دھرماتما ✤

ہتّا یا ہتّھا - ہ - اسم مذکّر :- صحیح ہتّھا - (۱) دستہ - مُوٹھ - قبضہ - گرفت - جیسے چکّی کا ہتّا - ہل کا ہتّا - مثلاً پینے والیاں پس جائیں گی ہتّھا تھوڑا ہی اُکھاڑ کرلے جائیں گی ✤ (۲) قابُو - داؤں - جیسے ہتّے پر چڑھگیا تو بتا دُوں گا - (۳) داؤں - دکُ - سوار - جیسے ہمارے ہتّے پر نہ بولو - (۴) قُربِ دست - ہاتھ کے پاس - ہاتھ کا قُرب جیسے کنکوا ہتّے سے اُکھڑ گیا - (۵) ہتیار - اسلحہ - جیسے نِہتّا - یعنی غیر مسلّح بے ہتّا - (۶) خوشہ - گُچھا - گیل - جیسے ایک ہتّھا کیلا بھی ساتھ لیتے آنا ✤

ہتّا جوڑی - ہ - اسم مذکّر :- ایک قسم کا ناچ جس میں ایک دُوسرے کا ہاتھ پکڑ کر ناچتے ہیں ✤

ہتّا مارنا یا ہتّھا مارنا - ہ - فعل متعدّی :- ہاتھ مارنا ✤ چوری کرنا - چُرا لینا - مال مارنا ✤ ؎

نقدِ دل لیکے بغلگیر کیا برق مجھے　　ہاتھ مِلتے ہی ستمگار نے ہتّھا مارا ✤ (برق)

ہتڑی یا ہتھڑی - ہ - اسم مؤنّث :- (۱) ہاتھ کی تصغیر یا تحقیر ✤ جیسے ارموئے مار تیری ہتڑی چپاٹ تیری عادت ہی نہ جائے (۲) دستہ - دستی - مُوٹھ ✤

ہَتک - ع - اسم مؤنّث :- پردہ دری - رُسوائی ✤ بے حرمتی - بیعزّتی ✤ گستاخی - بے ادبی ✤

ہِتُو - ہ - اسم مذکّر :- دوست - محب - ہوا خواہ - بہی خواہ - خیر خواہ ✤ ؎

جسو دھا بار بار یہ بھاکے　　ہے کوئی برج میں ہِتُو ہمارو (گیت راکھی)

ہَتَوڑا - ہ - اسم مذکّر :- لُہاروں کے ایک اوزار کا نام جس سے لوہا کوٹتے ہیں ✤ ٹھونکنے کا اوزار - لوہے کی موگری - کوٹنے کا اوزار - ہتار دھکنے کا اوزار - مارتول - فارسی پتک - خائسک ✤

ہت توبہ - ا - اسم مذکّر :- ہائے توبہ کا بگڑا ہوا لفظ ہے جو کسی بات کو ناپسند کرنے یا افسوس کی حالت میں زبان پر لاتے ہیں - جیسے ہت توبہ یہ بھی قسمت کا لکھا ✤

ہتھ

ہتھوٹی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (۱) دستکاری۔ (۲) چالاکی۔ عیاری +

ہتھوڑی۔ ہ۔ اسم مؤنث: چھوٹا ہتوڑا۔ چھوٹی سی لوہے کی موگری جس سے سنار یا لُہار کام کرتے ہیں

ہتھ۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ ہاتھ کا مخفف۔ کر۔ دست۔ ید۔ ہینڈ +

ہتھ اُدھار۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ دستگرداں قرض۔ وہ قرض جو کسی کے اعتبار پر گرو رکھے بغیر دیا جائے + قرضِ حسنہ +

ہتھ اُدھار دینا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ دستگرداں قرض دینا۔ بغیر گرو رکھے روپیہ دینا +

ہتھ پھول۔ ہ۔ اسم مذکر: پُھلجھڑی۔ ایک قسم کی آتشبازی جسے ہاتھ میں لیکر چھوڑتے اور اُس میں سے پھُول سے نکلتے ہیں + ۔

شوخیاں اُس طفلِ آتشباز کی کچھ دیکھئے ہاتھ میں ہتھ پھول کاتب کا قلم ہوجائے گا (بحر)

ہتھ پھیری۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (۱) دستمالی۔ مساس۔ معشوق کے بدن پر ہاتھ پھیرنا +

صندل سی وہ کلائیاں اپنے گلے میں ہوں ہتھ پھیریاں نصیب ہوں چندن سی ران پر (صبا)

(۲) غبن۔ دستبرد۔ صفائی۔ صفایا۔ (۳) کھانے پر خوب ہاتھ مارنا۔ بہت سا کھانا۔ (۴) ہاتھ کی چالاکی سے تماشا کرنا۔ شعبدہ بازی۔ ہاتھ چالاکی چابکدستی (۵) چاٹا چٹول دست یازی دھول دھپا

رندوہاں عمامۂ زاہد پہ ہوں ہتھ پھیریاں کشتیٔ مے کا اک اچھا بادباں ہوجائے گا (قدر)

ہتھ پھیری کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) دستمالی کرنا۔ ہاتھ پھیرنا۔ مساس کرنا۔ پٹانا۔ معشوق کے جسم کو ملنا دلنا + پیار کرنا۔ چُمکارنا۔ پُچکارنا ۔[5]

لڑائی آنکھ آئینے نے مستی سے لیا بوسہ اُدھر ہتھ پھیریاں شانے نے کیں زلفِ پریشاں کی (قدر)

(۲) مال مارنا۔ غبن کرنا۔ مُوسنا۔ جھاڑ دپھیرنا۔ صفائی کرنا۔ صفایا کرنا (۳) کھانے پر ہاتھ مارنا۔ خُوب چٹ کرنا۔ ڈکنا۔ خُوب نوالے مارنا۔ سڑپے لگانا۔ لقمے مارنا +

ہتھ چھُٹ۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) وہ پھکیت جس کا وار خالی نہ جائے۔ دست چالاک پھکیت۔ بڑا بھاری پھکیت[5]

وہ خانہ جنگ پھکیتوں میں ہے بڑا ہتھ چھُٹ سر اُسکا دو ہی کیا جس کے اک لگائی تیغ (مصحفی)

(۲) وہ شخص جسے مار بیٹھنے کی عادت ہو۔ دست دراز۔ ہربات پر ہاتھ چھوڑ دینے والا۔ مار بیٹھنے والا

ہتھ رس۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ جلق زنی۔ مٹھولے بازی۔ مٹھولے لگانا +

ہتھ کٹی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ وہ ضرب جو پھکیت حریف کے ہاتھ پر مارتا ہے +

ہتھ کڑی یا ہتکڑی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ زنجیر دست۔ بیڑی کا نقیض۔ وہ کڑا یا زنجیر جو مجرم کے ہاتھ میں ڈالی جاتی ہے۔ وہ حلقۂ آہنی جو گنہگار کے ہاتھوں میں ڈالتے ہیں۔ پہلے زمانے میں سُوراخدار لکڑی ہاتھ میں ڈالا کرتے تھے + بندِ دست۔ بند +

ہتھکڑی ہاتھوں کی ٹوٹی پاؤں کی زنجیر بھی اس قدر جوشِ جنوں میں ہمنے مارے ہاتھ پاؤں (مجنوں)

ہتھکڑی ہاتھ میں تھی پاؤں میں تھیں زنجیریں تیرے دیوانے بھی پہنے ہوئے زیور نکلے (آغا)[1]

ہتھ کل۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ دستی۔ کھٹکا۔ کواڑ کی دستی یا مُوٹھ + دروازے کی بلّی +

ہتھ کھنڈا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ ہاتھ کا کرتب۔ کرتب۔ ہاتھ کی چالاکی۔ شعبدہ۔ بازیگری۔ دستکاری

ہتھ

ہتھوٹی (۲) اپنے ہاتھ کی بنائی ہوئی چیز (۳) چال۔ فریب + چالاکی۔ عیاری۔ بلکہ بزرگ بولادہ سُن یہ ہتھکنڈے چھوڑ + نقارۂ دور کو جوب سے توڑ (نسیم) (۴) بان۔ عادت۔ جیسے کوئی کتنا ہی سمجھاؤ وہ کوئی اپنے ہتھکنڈے چھوڑتا ہے (۵) ڈھنگ۔ طور۔ طریق۔ طرز۔ انداز +

رشک آتا ہے کہ زُلفِ یار میں ہتھکنڈے پھیرے کیوں شانہ چلا

جیت اُسکی تھی ہاتھ جو کچھ آیا اُسکا کوئی ہتھکنڈا نہ پایا +

(۶) داؤں۔ پیچ۔ گھات ۔ خدا کے فضل سے فنِ جفا میں اب تو کامل ہو + ستم کے ہاتھ سے گئے معشوق کو کھولا نسب دل ہتھکنڈا شانہ کا کل کا تجھے یاد دیا + + (دلیل)

ہتھکنڈے۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) ہتھکنڈا کی جمع۔ کرتب۔ ہاتھ چالاکیاں۔ شعبدے۔ بازیگری۔ ہتھوٹیاں + عیاریاں۔ چالاکیاں + چالبازیاں۔ دھوکا بازیاں +

ہتھکنڈے غیر کے سُن کر بھی تجھے گر یادوگے پہلے دو چار گواہی کو بالوں کو کہوں + (داغ)

پاؤں ہر مرتبہ اس طرح نہ پھیلاؤ ابھی ہتھکنڈے تم نے نہیں جان ہمارے دیکھے (رند)

(۲) داؤں۔ پیچ + انداز + ڈھنگ۔ طور۔ طریق +

مری زبان جلائے سے کیا جلے گا اثر کہ جانتے ہی نہیں ہتھکنڈے دعا کے تم (داغ)

دل ترا چھین کر عدو کو دیا ہتھکنڈے ہیں یہ دستِ قدرت کے (//)

خستگی کا تم سے کیا شکوہ کہ یہ ہتھکنڈے ہیں چرخِ نیلی فام کے (غالب)

(۳) حرُوفِ متغیرہ کے آجانے سے الف کی یائے مجہُول سے بدلی ہوئی صُورت +

ہتھ لیوا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ ہندؤوں کی ایک رسم جس میں دولہا دلہن کے ہاتھ ملا دیتے ہیں۔ بیاہ کی ایک ریت +

ہتّھا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ دیکھو (ہتّا) مع مشتقات +

ہتّھا مارنا۔ ہ۔ فعل متعدی: چوری کرنا۔ چوری سے لینا۔ اڑا لینا + جھپٹا مارنا۔ اُچک لینا۔

نقدِ دل لیکے بغلگیر کیا برق مجھے ہاتھ ملتے ہی ستمگار نے ہتّھا مارا + (برق)[2]

ہتھ نال۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ ایک قسم کی چھوٹی توپ جسے ہاتھی پر رکھکر لیجاتے ہیں فیلی بارمی +

ہتھنی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (۱) مادۂ فیل۔ ہاتھی کی مادہ۔ ہتنی۔ (۲۔ مجازاً) موٹی بھاری عورت۔ ہتّی کٹی عورت + موٹی بھینس۔ بھورا سی عورت +

ہتھواسنا۔ ہ۔ فعل متعدی: (لکھنؤ) تلوار سُونتنا۔ قبضہ پر ہاتھ ڈالنا۔ تلوار کھینچنا۔ تلوار میان سے لینا

ہتّھوں یا ہتّوں۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (ہتّھا یا ہتّا کی جمع) +

ہتّھوں سے اُکھڑنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) پتنگ کی ڈور کا ہاتھ کے قریب سے ٹوٹنا۔ کنکوے کا ہاتھ پر سے ٹوٹ جانا + (۲) جڑ سے جانا۔ جڑ سے اُکھڑنا۔ جڑوں سے جانا۔ (۳) بالکل نادار ہو جانا۔ بالکل الگ ہو جانا۔ جاتا رہنا۔ اُکھڑ جانا +

ہتّھوں سے جانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ دیکھو (ہتّھوں سے اُکھڑنا) +

[1] جلے حال دلکو جو پُوچھنے مری ہتکڑی تو اُتار لو + میں کلیجا ہاتھوں سے تھام لوں تو کہوں تجزِ اسکے تاب بیاں نہیں + (قدر) [2] سوت لیجائے کہیں اسکو نہ ہتّھا مار کر + دو لے غم دو بھی ٹھہرے گی جانِ زار کب + (قدر)

ہتھی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ گھوڑا صاف کرنے کا برش + دستی موٹھ + ہتھیلی سے ملنا جیسے باجرے کی آٹے کو ہتھی سے ملنا

ہتھے یا ہتّے۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) (ہتھا یا ہتّا کی جمع) (۲) حروفِ غیرہ کے آجانے سے الف کی یائے مجہول سے بدلی ہوئی صورت +

ہتھے پر سے اُکھڑنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) پتنگ کا ہاتھ کے قریب سے ٹوٹ جانا۔ کنکوے کا ہاتھ پر سے ٹوٹ جانا۔ (۲) قریب آکر چلا جانا + معاملہ بنکر بگڑ جانا +

ہتّھے چڑھنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) قابو چڑھنا۔ قابو میں کرنا۔ بس میں پڑنا۔ داؤں پر چڑھنا۔ ہاتھ لگنا۔ پالے پڑنا +

لوٹے کا مفت دولتِ دیدارِ مہ رباں ہتّے چڑھے جو آپ کسی بدمعاش کے (رند)

ہم خاک بوسہ لیں کہ تری رہگزار میں ہتّے چڑھا صبا کے تن و توشِ نقشِ پا (داغ)

چل رہا ہے خنجرِ فولاد کیا اُس کے ہتّے چڑھ گئی بیداد کیا (″)

کسی کے نہ ہتّے چڑھا راہ بھر میں رہے گھات میں راہزن کیسے کیسے (رند)

(۲) ہاتھ لگنا۔ ہاتھ کو لگا ہوا ہونا۔ دست آشنا ہونا۔ ہاتھ لگا ہوا ہونا +

قبضہ پہ ہاتھ رکھتے ہیں وہ بات بات میں کیا نیچہ ہے یار کے ہتّے چڑھا ہوا (بحر)

ہتّھے سے اُکھڑنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) پتنگ کا ہاتھ پر سے ٹوٹنا۔ (۲) جڑ سے جانا۔ جڑمول سے جانا۔ (۳) بالکل الگ ہو جانا۔ بالکل بے تعلق ہو جانا +

ہتھے سے جانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ دیکھو (ہتّے سے اُکھڑنا) +

ہتھے لگانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ کنکوے یا پتنگ کی ڈور کو جلد جلد اپنی طرف گھسیٹنا۔ ہاتھ مارنا +

ہتھیا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ چاند کا تیرھواں گھر۔ تیرھواں نچھتر + برسات کی چندروزہ بشدت بارش +

ہتھیا برسے تین ہوت ہیں۔ شکر۔ شالی۔ ماش + ہتھیا برسے تین جات ہیں۔ تِلّی۔ کودو۔ کپاس۔ (کہاوت)

ہتھیار۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) سِلاح۔ اوزارِ جنگ۔ سازِ جنگ۔ اسلحہ۔ آلۂ جنگ۔ شستر۔ (۲) راچھ۔ اوزار۔ کام کرنیکے آلات۔ (۳) مجازاً۔ عضوِ تناسل۔ آلۂ تناسل +

ہتھیار باندھنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ ہتیار لگانا۔ مسلح ہونا۔ کمر باندھنا +

ہتھیار بند۔ ا۔ اسم مذکر:۔ مُسلّح۔ ہتیار باندھے ہوئے۔ ہتیار لگائے ہوئے۔ سلحشور +

ہتھیار بندی۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ فوج کی کمربندی۔ فوج کا ہتیار لگانا۔ سپاہ کا ہتھیار سے لیس ہونا +

ہتھیار ٹھنڈے کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ سِلاحِ جنگ کو جسم سے اُتار کر رکھ چھوڑنا +

ہیں ابھی گرم طپیدن نہیں بسمل ٹھنڈے تُو نے ہتیار رکھے کیوں بتِ قاتل ٹھنڈے (نہت)

ہتھیار چلانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ ہتھیار کا وار کرنا۔ ہتھیار کی ضرب لگانا۔ جنگ کرنا +

ہتھیار چلنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ ہتھیاروں سے لڑائی ہونا۔ جنگ ہونا +

ہتھیار ڈال دینا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ اپنے کو دشمن کے حوالہ کر دینا۔ ہتیار رکھ دینا۔ مقابلہ موقوف کرنا۔ ہار ماننا۔ شکست تسلیم کرنا۔ اطاعت قبول کرنا +

ہتھیار کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ ہتھیار سے لڑنا۔ ہتھیار مارنا۔ تیغ زنی کرنا۔ حربہ کرنا۔ وار کرنا۔ شستر چلانا + کُشت و خون کرنا +

ہتھیار گھر۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ سِلاح خانہ۔ میگزین۔ شستر استھان +

ہتھیار لگانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ مسلح ہونا۔ ہتیار زیبِ تن کرنا۔ ہتھیار باندھنا +

ہتھیار ہونا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ لڑائی پیش آنا۔ لڑائی ہونا۔ جنگ ہونا +

ہتھیالینا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ مار لینا۔ غصب کر لینا۔ دبا بیٹھنا۔ دبا لینا۔ قبضہ کر لینا۔ قبضہ کر بیٹھنا۔ قابض ہو جانا۔ مالک بن جانا۔ دخیل ہو جانا +

دل کا سودا تری زُلفوں سے بنا رکھا تھا کیا خبر تھی کہ نگہ مفت میں ہتھیا لیگی + (داغ)

ہتھیانا یا ہتیانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) ہاتھ میں پکڑنا۔ ہاتھ میں لے لینا۔ (۲) قبضہ کرنا۔ دبانا۔ غصب کرنا۔ دخل کرنا + قابض ہونا + مخصوص کرنا + مار رکھنا۔ کسی کی چیز پر قبضہ کر لینا جیسے پرایا مال ہتھیا کر امیر بن گئے + مُفت کا روپیہ مار کر ساہوکار بن بیٹھے +

ہتھیلی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ دیکھو (ہتیلی)

ہتّے۔ ہ۔ ندا:۔ (اطفال) (۱) ہٹ نیرے کی۔ دُور ہو۔ بھاگ جا۔ جیسے ہتّے چڑیا۔ ہتّے کوّے۔ ہتّے بھائی وغیرہ۔ (۲) دیکھو (ہتّھے) بمعنی ہاتھ +

ہِتّیا۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (اہندو) قتل۔ خون۔ ہنسا۔ بدھ۔ قتلِ عمد۔ (۲) پاپ۔ مظلمہ۔ گناہ۔ جیسے چھوٹی سی بچیا بڑی سی ہتیا۔ (۳) دُکھ۔ عذاب۔ جیسے اُدھار بری ہتیا ہے۔ (۴) ادھ مُوا۔ مرنے کو بیٹھا ہوا۔ نہایت ضعیف و ناتوان۔ جیسے اِس ہتیا سے کیا لڑوں +

ہتّیا پلّے باندھنا یا مول لینا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ عذاب مول لینا۔ پاپ لبانا۔ جھگڑا پلّے باندھنا۔ تکلیف دہ چیز کو لینا +

ہتیا کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) قتلِ عمد کرنا۔ جان لینا۔ خون کرنا۔ جیو ہنسا کرنا (۲) پاپ کرنا +

ہتیا لینا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ خون لینا + عذاب لینا۔ پاپ لینا +

ہتیا ہونا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ جیو ہنسا ہونا۔ قتل ہونا۔ کسی کے ذمہ خون ہونا۔ قتلِ عمد ہونا + پاپ سر ہونا۔ عذاب سر ہونا +

ہتیار۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ دیکھو (ہتھیار)

ہتیارا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) ہتیا کرنے والا۔ خونی۔ قاتل۔ خونریز + جیو گھاتک۔ قصائی۔ جلاد۔ سفاک۔ (۲) پاپی۔ پُرگناہ۔ پُر معصیت۔ فاسق۔ فاجر۔ (۳) وہ شخص جسکی گردن پر کسیکا خون یا مظلمہ ہو۔ (۴) ظالم۔ اَن نیائی +

ہتیاری۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ ہتیارا کی تانیث +

ہتیلی یا ہتھیلی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (۱) کفِ دست۔ ہیک + کفِ باطنِ دست۔ ہاتھ کا اندرونی حصہ۔ پنجہ کا اندرونی حصہ۔ ہاتھ کا گڑھا۔ جیسے ہتیلی پر زہر رکھنے سے

ہتی

نہیں مرتا۔ ہتیلی سا میدان ہے یعنی صاف۔ (۲) تالی۔ ہاتھوں کی بجانیکی آواز +

ہتیلی بجانا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ (۱) تالی بجانا۔ تالی پیٹنا۔ زنانوں کی سی حرکتیں کرنا۔ ہیجڑوں کا سا کام کرنا۔ (۲) رُسوا کرنا۔ ڈونڈی پیٹنا +

ہتیلی پر رکھنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ (۱) ہاتھ پر رکھنا + ہاتھ میں موجود رکھنا + سامنے رکھنا۔ پاس رکھنا + لیس رکھنا۔ تیار رکھنا + ف

خدا جانے یہ کس رشکِ قمر کی نذر کی خاطر　نکلتا ہر سحر ہے مہر رکھکر زر ہتیلی پر + (ظفر)

بلا سے گر نہیں رکھتے ہتوزر ہم ہتیلی پر　خدا کی راہ میں رکھتے ہیں اپنا سر ہتیلی پر (")

دلِ سوزاں کو میرے رکھ نہ تو لیکر ہتیلی پر　پھپھولا پڑ نہ جائے تیری اے دلبر ہتیلی پر (")

کوئی اُس طفل سے ہنگام بازی خاک سر پر ہو　قسم دے دُھولیا جو رکھ کے خاکستر ہتیلی پر (")

(۲) نہایت فاحشہ ہونا۔ چھنال ہونا۔ اُودھا پھرنا + دکھاتے پھرنا۔ اُچھلتے پھرنا۔

ہتیلی پر سر رکھ لینا۔ ا۔ فعل لازم :۔ مرنے کو آمادہ ہو جانا۔ سر سے کفن باندھ لینا۔ مستعد بمرگ ہو جانا۔ سر بکف ہو جانا۔ جان جوکھوں اختیار کر لینا +

قدم وہ عشق کے کوچے میں گاڑتے لے ظفر اپنا　کہ جو سرباز اپنا رکھ لے پہلے سر ہتیلی پر + (ظفر)

سر ہتیلی پر نہ رکھ لے جب تلک سربازِ عشق　رکھ سکے کیونکر قدم اپنا وفا کی راہ پر (")

ہتیلی پر سر رکھنا۔ ا۔ فعل متعدی :۔ مرنے پر آمادہ ہونا۔ سر بکف ہونا۔ مرنا ٹھان لینا +

سر کو میں رکھکے ہتیلی پر یہاں آیا ہوں آج　اے ستمگر دیکھ تو یہ وقت ہے انکار کا (تصویر)

ہیجڑیں ہیں وہ کہ جو اُس فتنہ گر کو دیکھتے ہیں　کہ سر ہتیلی پہ ہے اور نظر کو دیکھتے ہیں (")

ہتیلی پر سرسوں جمانا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ دیکھو (ہاتھ پر سرسوں جمانا)

بھانمتی کی طرح جھٹ ہتیلی پر سرسوں یا درخت جما دینا + کار سخت و دشوار تر کو بہت شتاب اور نہایت جلد بکمال چابکدستی انصرام کو پہنچانا۔ طلسم سازی و شعبدہ بازی سے کوئی کام جھٹ پٹ کر کے دکھا دینا۔ ایسی جلدی کوئی کام کرنا جس سے عقل حیران و ششدر رہ جائے۔ کسی کام کو نہایت پھرتی سے کر دینا۔ کمال عیاری اور چالاکی دکھانا +

کیا یوں ہنستے ہنستے زعفرانی عشق نے چہرا　جما دے جیسے سرسوں کوئی بازیگر ہتیلی پر (معروف)

مہندی کے لگانے میں پھرتی یہ نہیں دیکھی　ظالم نے ہتیلی پر سرسوں سی جمالی ہے + (مصحفی)

کیا ساغرِ زریں کو کیا جلد مہیّا۔　ساقی نے تو سرسوں ہی ہتیلی پہ جمائی (ذوق)

اُس رشکِ گل کے ہاتھ تلک کب پہنچ سکے　سرسوں ہتیلی پر نہ جما وے اگر بسنت (مومن)

اے رشکِ پری آنکھیں اُٹھا وے پیچ پائے تو　ہتیلی پر اگر آگے ترے سرسے جماؤں میں (دبیر)

کھینچ لائی ہے چمن میں کیونکہ اُس مغرور کو　تُو نے کیا سرسوں ہتیلی پر جمائی ہے بسنت (دبیر ستوں)[1]

ہتیلی پر سر لئے پھرنا یا سر رکھے پھرنا۔ ا۔ فعل لازم :۔ مرنے کو پھرنا۔ جان دینے کو پھرنا۔ سر بکف پھرنا۔ سر سے کفن باندھے پھرنا۔ ہر وقت مرنے پر مستعد و آمادہ رہنا +

ہٹ

لڑنے مرنے سے نڈر رہنا + ف

جو وہ قاتل نہ اپنے ہاتھ میں خنجر لئے پھرتا　تو یہ سرباز پھر کیوں سر ہتیلی پر لئے پھرتا (ظفر)

واں جو ہر دم وہ کشنے تیغِ علم پھرتے ہیں　یاں ہتیلی ہی پہ سر کو لئے ہم پھرتے ہیں (")

سرباز اُٹھاتے ہیں سر دیتے ہیں لُٹکھا یا　سر اپنا ہتیلی پر خلقت لئے پھرتی ہے (")

ہتیلی پر لئے پھرنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ (بازاری) اُودھا پھرنا۔ ستایا پھرنا۔ خواہشِ نفسانی میں اندھا بنا پھرنا۔ مغلوب شہوت ہو کر ازار کھولے پھرنا + ف

باندیاں آپ کی ستائی ہیں مرزا دونوں　لئے پھرتی ہیں ہتیلی پہ بیچ بیچ ادونوں (جان صاحب)

ہتیلی پر سر ہونا۔ ا۔ فعل لازم :۔ مرنے پر مستعد رہنا۔ مرنے کو تیار رہنا + ف

ہتیلی پر ہے سر اور پاؤں اُسکے کوچے میں اپنا　خریدارِ محبت ہاتھ میں بیعانہ رکھتے ہیں (احسان)

ہتیلی ٹیک۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ (بازاری) اوندھا۔ بیا۔ مابُون۔ بوبیا۔ علتی +

ہتیلی ٹیکنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ فعل بد کرانے کو اوندھا پڑنا +

ہتیلی دینا یا لگانا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ (بازاری) سہارا دینا۔ مدد دینا۔ سر پکڑنا۔ بُرے کام کی تکلیف میں سہارا دینا۔ کمر تھامنا +

ہتیلی سا۔ ہ۔ صفت :۔ صاف + سپل پٹ + چٹیل + جھاڑ اُبھارا +

ہتیلی سے ہتیلی ملنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ ہاتھ سے ہاتھ ملنا۔ افسوس کرنا۔ پچھتانا + طبق زنی کرنا

پک رہی ہے یہ جو کھچڑی سی بھوں میں جس سے　اُس کی اب تک نہ گلی دال نہ جانوں لٹکا +

ہاتھ آیا سو ہتیلی سے ملنا　چُولھے اور بھاڑ میں جاوے یہ نگوڑا چسکا (جان صاحب)

ہتیلی کا پھپولا۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ ہتیلی کا چھالا۔ آبلۂ کفِ دست + ایسا نازک جو ذرا سے صدمہ کا متحمل نہ ہو۔ ذراسی ٹھیس سے ٹوٹ جانے والا + پکا پھوڑا + دُکھ کی پوٹ۔ باعث رنج و تکلیف + ف

بزم میں پاتا نہیں جو ساقئے گلفام کو　جانتا ہوں میں ہتیلی کا پھپولا جام کو (ناسخ)

ہجر میں آگ نظر آئی شرابِ گلگوں　ساغرِ مے کو ہتیلی کا پھپولا سمجھا + + (شمیم)

رکھ حفاظت سے اسے تو مست و غافل ہاتھ میں　ہے ہتیلی کا پھپولا شیشۂ دل ہاتھ میں (نکہت)

پھینک کر شیشۂ دل ہاتھ سے کہتا ہے وہ مست　کیا بنا یا تھا ہتیلی کا پھپولا ہم کو + + (ذوق)

آج کل جس نے ذرا چھیڑا مجھے میں رو دیا　غم کے ہاتھوں دل ہتیلی کا پھپولا ہو گیا (بحر)

ہتیلی کھجانا یا کھجلانا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ (۱) ہتیلی میں کھجلی ہونا۔ ہتیلی میں سلسلاہٹ ہونا۔ (۲) روپیہ ہاتھ آنے کا شگون ہونا۔ روپیہ ہاتھ آنے کی علامت ظاہر ہونا +

ہتیلی میں چور پڑنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ (عو) مہندی کے رنگ میں سفید دھبا رہ جانا۔ ہتیلی میں سفیدی رہ جانا اور مہندی یکساں نہ لگنا +

ہٹ۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) ضد۔ اصرار۔ اڑ + سخن پروری + مخالفت۔ خودسری

[1] کیا عجب لوگ ہتیلی پہ جمالیں سرسوں + کیا عجب ہاتھ کے تل سے کوئی بھونے کوپل + (قدر)

سرکشی۔ انحراف۔ جہلِ مرکب۔ ٹھرائی ۔ مچلائی ۔ ناز ۔ برگشتگی ۔ ضدِ اطفال
وبادشاہ وزن۔ جیسے راج ہٹ۔ تریا ہٹ۔ بال ہٹ ۔ ہ

ظلم جفا و جور یہ اصرار اس قدر ہٹ دیکھ دیکھ تیری دل اپنا بھی ہٹ گیا (میر)
ہٹ نکمرمان کہارات نہیں ہے باقی تیرے قربان نہیں وقت یہ مچلائی کا (ضعیف)
مناسکیں گے نہ ہرگز مرے فرشتے بھی میں خوب جانتا ہوں حال آپکی ہٹ کا ۔ (رضا)
کیوں کر پھریگا ظلم سے ترکِ ناک کا دل ہٹ عورتوں کی پائی جگر اُس نے مرد کا (امیر)
ہٹ دیکھ کے تیری ہٹ گیا دل پھٹکا نہ لگا کہ پھٹ گیا دل ۔ ۔ (احسان)
گر تم سے اپنی ہٹ کو ہٹایا نہ جائے گا روٹھا ہُوا یہ دل بھی منایا نہ جائے گا (مؤلف)
(۲) ہٹنا مصدر سے امر حاضر کا صیغہ۔ سرک۔ کھسک۔ پرے ہو۔ (۳) بجائے حرفِ نفی
نہ۔ نہیں۔ بے۔ بن۔ بغیر۔ جیسے ہٹ دھرم بے انصاف ۔

ہٹ پر آجانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ ضد پر آجانا۔ مچلائی پر آجانا۔ اپنی والی پہ آجانا۔ اڑجانا۔
عرض غصّے میں کبھی اہلِ وفا کی نہ سُنے ہٹ پہ آجائے وہ کافر تو خدا کی نہ سُنے ۔ (ناجی)

ہٹ دھرم۔ ہ۔ صفت:۔ (رائے مُہملہ ساکن مگر عوام متحرک استعمال کرتے ہیں) احسان فراموش۔
حق ناشناس ۔ نامنصف ۔ بے ایمان ۔ سخن پرور ۔ اَن نیائی۔ ظالم ۔ بدمعاملہ ۔
جہاں دو دل لگاوٹ سے ہُوئے گرم تو اک آفت اُٹھاتا ہے یہ ہٹ دھرم (انشا)
ہٹ دھرم سے ہمیں کلام نہیں جو ہیں نا قابل اُنسے کام نہیں (قلق)
شیخ مُہمل ہے برہمن ہٹ دھرم کچھ کسی کی گفتگو اچھّی نہیں ۔ (صبا)

ہٹ دھرمی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ بے انصافی۔ حق تلفی۔ احسان فراموشی۔
نا منصفی۔ بے ایمانی۔ سخن پروری۔ بدمعاملگی ۔
فرق یار و غیر میں بھی اے بتو کچھ چاہیئے اتنی ہٹ دھرمی بھی کیا انصاف فرمایا کرو (میر)
ہم کہیں گے بوا خدا لگتی ہمکو آتی نہیں ہے ہٹ دھرمی (قلق)

ہٹ رکھنا۔ ہ۔ فعل متعدّی:۔ اپنی ضد پوری کرنا۔ اپنا کہا کرنا ۔
یاد جب آتا ہے یہ کہنا تو اُڑجاتی ہے نیند اپنی ہٹ تو رکھ چُکے لو اب تو ہٹ کر سو رہیے (جرأت)

ہٹ کرنا۔ ہ۔ فعل متعدّی:۔ ضد کرنا۔ اصرار کرنا۔ مچلائی کرنا۔ سخن پروری کرنا۔ اڑنا۔
ہٹ اُس نے جو کی تو ہاتھ مارا شیشہ ہوا چُور چُور سارا ۔ ۔ (گلزارِ نسیم)
صبح سے تا شام ہٹ کرتے ہو لاکھوں بار تم اِس قدر کثرت سے دل کوئی کہاں سے لائیگا (نسیم دہلوی)
چاند تک دکھلا کے سمجھاؤں یہ کیا صورت کروں مانگتا ہے طفلِ دل ہٹ کر کے اُسکی سی شبیہ (سید علی خان خاں)

ہٹ ہونا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ ضد ہونا۔ پیچ ہونا۔ اصرار ہونا ۔ ہ
نہیں جاتا مزاج کا بچپن اُسکو ہر بات پر وُہی ہے ہٹ (مجروح)

ہٹّا کٹّا۔ ہ۔ صفت:۔ جوان و تندرست۔ موٹا تازہ۔ فربہ اندام۔ خنگا۔ تناور۔ مضبوط ۔

تندرست و توانا ۔ قوی ہیکل ۔ ہ
خدا پڑھنے کو ڈیوڑھی کے اُدھر جا بیٹھے کوئی بُڑھیا اٹھا تو ہے ہٹّا کٹّا ہے یہ دوگانا بات گدھب (انشا)

ہٹانا۔ ہ۔ فعل متعدّی:۔ (۱) سرکانا۔ پرے کرنا۔ کھسکانا ۔ پرے لیجانا۔ (۲) پورب
واپس کرنا۔ لوٹانا۔ پھیرنا۔ (۳) ملتوی کرنا۔ روکنا۔ جیسے بیاہ ہٹانا۔ (۴) پس پا کرنا
شکست دینا۔ جیسے فوج کو ہٹانا ۔

ہٹ پرے۔ ہ۔ ندا:۔ کلمۂ تنفّر و ناز۔ دُور رہو۔ پچھے۔ پرے سرک۔ چل ہٹ ۔

ہڑتال یا ہٹتال۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (ہاٹ تال) تمام دُکانوں کو بند کر دینا۔ دربندان۔ ہاٹ کو
تالا لگا دینا۔ دُکانوں کو قفل لگا دینا تاکہ خرید و فروخت کچھ نہ ہو اور یہ امر دُکاندار
وقتِ ظلم اور فریاد کیا کرتے ہیں یا دیسی ریاستوں میں رئیس یا حاکمِ وقت کے ماتم پر ۔
بچیں کہاں دل ساماں یعقوبؑ کا ہے مقال جنس وفا کا ہے کال کنعان میں ہٹتال ہے (ہجر)

ہٹتال کرنا۔ ہ۔ فعل متعدّی:۔ دُکانوں کو قفل لگا دینا۔ بازار بند کر دینا۔ ظلم و فریاد
یا ماتم کی علامت ظاہر کرنا ۔

ہٹتال ہونا یا ہڑتال ہونا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ دُکانیں بند ہونا۔ بازار بند ہونا۔
حاکم کے اظہارِ ظلم یا ماتم میں دُکانوں کا بند ہونا ۔

ہٹ جانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) سرک جانا۔ پرے ہوجانا۔ کھسک جانا ۔ (۲) متنفّر
ہوجانا۔ بیزار ہوجانا۔ اِس معنی میں دل کے ساتھ آتا ہے ۔ ہ
تم لگے غیروں سے ملنے دل ہمارا ہٹ گیا جو قدم اُلفت کا آگے تھا سو پیچھے ہٹ گیا (منتظر)
(۳) بچّے کا گزر جانا۔ بچّہ اُترجانا۔ بچّہ مرجانا ۔

ہٹڑی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ لڑکیوں کے کھیلنے کا ایک مٹّی کا کھلونا جس میں دالان اور
کوٹھڑی بنی ہُوئی ہوتی اور اُس میں گُڑیاں رکھتی ہیں۔ بچّوں کا گھروندا ۔

ہٹ کے سڑو یا ہٹ کے لید کرو۔ ہ۔ محاورہ:۔ (بازاری) نہایت اکراہ
کے ساتھ ہٹانے اور انکار کرنے کے موقع پر بولتے ہیں۔ الگ رہو۔ پرے ہٹو ۔
پرے رہو۔ جیسے دُور رہو ۔ بُوست پھیلاؤ ۔ لمبے بنو۔ چمپت ہو۔ ڈولی ہو ۔

ہٹنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) سرکنا۔ کھسکنا۔ جگہ خالی کرنا۔ پرے ہونا ۔ ہ
ہم جب اُن کی بلائیں لیتے ہیں ہٹ پرے دُور دُور کہتے ہیں (دبیر)
(۲) پسپا ہونا۔ پیٹھ دکھانا۔ پشت دکھانا۔ شکست کھانا۔ (۳) لوٹنا۔ واپس ہونا۔
اُلٹا پھرنا ۔ واپس جانا ۔ مسترد ہونا۔ پھرنا۔ (۴) ملتوی ہونا۔ رُکنا۔ جیسے
بیاہ ہٹنا۔ (۵) گائے یا بھینس وغیرہ کا بچّے یا دُودھ دینے سے رہجانا ۔ جننے
سے رہجانا ۔ دُودھ سے رہجانا۔ (۶) انسان کے بچّے کا مرنا۔ گرنا۔ اُترنا۔
(۷) رجنا۔ بھرنا۔ سیر ہونا۔ جیسے کھانے سے جی ہٹنا۔ (۸) ہٹ کرنا۔ اصرار کرنا۔

ضد کرنا۔ مچلنا۔ مچلائی کرنا + اب متروک ہے۔ ہ

زُلفیں یوں بکھری ہوئی ہیں چہرہ پہ نگیں ہیں دل جس طرح ایک کھلونے پہ ہٹیں دو بالک (سودا)

ناقہ کش وہ ہیں کہ جو وقت ہٹے چُوک ہیں ہم من وسادہ تو ہے کیا غلہ سے کا سا اُترا (برق)

ہٹوا - ہ۔ اسم مذکر۔ (پُوربی) دُکاندار۔ ہاٹ والا +

ہٹّی - ہ۔ اسم مؤنث:۔ (پُوربی) (۱) ہاٹ۔ دُکان + بازار۔ (۲) ضد۔ ہٹیلا پن۔ مچلاپا +

ہٹّی کٹّی - ہ۔ صفت:۔ ہٹا کٹا کی تانیث۔ موٹی تازی۔ خُوب مضبُوط اور تنومند +

ہٹیلا - ہ۔ صفت:۔ ضدی۔ مچلا۔ سخن پرور۔ اڑیل۔ بات کی پچ کرنیوالا + ہ

تو وہ ہے ہٹیلا کہ ہر ایک بات پہ تُونے اک بار جو ہاں کی ہے تو سو بار نہیں کی (رنگین)

ہٹیلی - ہ۔ اسم مؤنث:۔ ہٹیلا کی تانیث۔ ضدن۔ مچلی +

ہجا - ع۔ اسم مذکر:۔ حرُوف کا اعراب سے ظاہر کرنا۔ لیکن جب حرُوفِ ہجا کہیں گے تو وہاں الف بے تے سے مراد ہوگی +

ہجر - ع۔ اسم مذکر:۔ جدائی۔ مفارقت۔ مہاجرت۔ بچھوا۔ برہ۔ تفرقہ۔ علیحدگی +

کر چکے جلد۔ میرا کام تمام دیر کیوں ہجرِ یار کرتا ہے + (رند)

کام آتا ہے کسی کے کون وقتِ بیکسی ہجر کی شب میں خیالِ دوست بھی بیگانہ ہے (احسان)

ہجر ہویا الم میں مرنا ہے کسی حیلہ کسی بہانہ سے
ہجر میں ہے امید وصل ہنوز جان لے درد جانگزا کیونکر (زکی)

قریبِ مرگ پہنچا ہے ہجر میں عاشق ہمیں کو دیکھ لو اے جان دُور کیوں جاؤ (مخبر)

ہجراں - ع + ف۔ اسم مذکر:۔ ہجر کا مزید علیہ۔ جُدائی۔ مفارقت +

دل کو فریب دیتے ہیں اُمید۔ وصل کا ہجراں میں اُنکا کرتے ہیں ہم انتظار جُھوٹ (زکی)

ہجراں نصیب - ا۔ اسم مذکر:۔ وہ شخص جس کی قسمت میں دوست سے جُدا رہنا لکھا ہو۔ فراق زدہ۔ برہ کا مارا +

ہجرت - ع۔ اسم مؤنث:۔ جدائی۔ مفارقت + وطن کو ہمیشہ کے واسطے چھوڑ دینا + کُنبہ سے جدا ہونا + چھوڑنا۔ تیاگنا +

ہجری - ع۔ اسم مؤنث:۔ منسُوب بہ ہجرت۔ رسُول مقبُول محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا مکۂ معظمہ کو چھوڑ کر مدینۂ منورہ کو بحکمِ خدا تشریف لیجانا + وہ سنہ جو ہجرت کے زمانہ سے شروع کئے گئے ہیں + (کتبِ تواریخ میں لکھا ہے کہ آپ غُرہ ماہ ربیع الاوّل شبِ دوشنبہ کو نبوّت کے تیرھویں سال، اور شبِ معراج کے آٹھ مہینے بعد کہ اس وقت آپ کا سنِ مبارک ترپّن برس کا تھا کفّارانِ مکہ کے حسد سے ہجرت فرما گئے)

ہجو - ع۔ اسم مؤنث:۔ مذمّت۔ بدی۔ بُرائی۔ بدگوئی + غیبت + نظم میں بُرا کہنا +

ہجو کرنا - ا۔ فعل متعدی:۔ مذمّت کرنا۔ نِندا کرنا۔ بدگوئی کرنا۔ بُرائی کرنا۔ بھٹئی کرنا +

ہجُوم - ع۔ اسم مذکر:۔ لغوی معنی کسی پر دفعتہً ٹُوٹ پڑنا۔ اصطلاحی بھیڑ بھاڑ۔ انبوہ۔ ٹھٹ۔ دھاڑ۔ جمگھٹ۔ جگھٹا۔ ازدحام۔ مجمع + انہا کثرت کیواسطے +

ساتھ اپنے ایک۔ عبث۔ وغم کا ہجُوم تھا ہم کس ترنگ سے گورِ غریباں تلک گئے (عارف)

جس طرف نکلا ہجُومِ عاشقاں ہو جائیگا ساتھ اُس یُوسف لقا کے کارواں ہو جائیگا (وزیر)

میں بپا ہے کے ہجُومِ غم حسرت ہمراہ اور وہ خوش ہیں کہ یہ بزم سے تنہا نکلا + (زکی)

ہجُوم کرنا - ا۔ فعل متعدی:۔ بھیڑ کرنا۔ ازدحام کرنا + ہنگامہ کرنا۔ ٹُوٹ پڑنا +

ہجّے - ع۔ اسم مذکر:۔ (اصل ہجا) حرف کو حرف سے بوسیلۂ اعراب ملاکر لفظ بنانا۔ اچھروتی۔ بیلبل۔ اچھروں کا ملاؤ +

ہجّے کرنا - ا۔ فعل متعدی:۔ (۱) حرفوں کو جوڑنا۔ اچھروں کو ملانا۔ زیر زبر وغیرہ اعراب لفظ ادا کرنا۔ (۲) رُک رُک کر بات کرنا۔ رُک رُک کر بولنا + ہکلاکر باتیں کرنا +

ہجّے لگانا - ا۔ فعل متعدی:۔ (لکھنؤ) دیکھو (ہجّے کرنا نمبرا)

ہجّے نکالنا - ا۔ فعل متعدی:۔ (۱) ہجّے کرنا۔ (۲) مین میکھ نکالنا۔ عیب نکالنا۔ نُقص نکالنا۔ سقم نکالنا۔ حُجت کرنا +

ہچر مچر - ہ۔ اسم مؤنث:۔ پس و پیش۔ آگا پیچھا سوچنا۔ جھجک۔ تامّل۔ دُبدھا۔ دھکڑ پکڑ۔ لگاوٹ +

ہچر مچر کرنا - ہ۔ فعل متعدی:۔ پس و پیش کرنا۔ دُبدھا کرنا۔ بنش و پنج کرنا۔ جھجکنا۔ تامّل کرنا۔ ٹالم ٹول کرنا +

ہچر مچر لانا - ہ۔ فعل متعدی:۔ ٹالم ٹول کرنا۔ پس و پیش کرنا + تامّل کرنا۔ جیسے اور جو کسی دن پڑھنے سے جی چُرایا یا ذرا ہچر مچر لایا تو ڈرایا دھمکایا کھانے کو نہ دیا (نگہت)

ہچکچانا - ہ۔ فعل متعدی:۔ شک کرنا۔ شُبہ کرنا + جھجکنا + وہم کرنا۔ دُبدھا کرنا۔ کچا ہونا۔ پس و پیش سوچنا۔ متردد ہونا۔ آگا پیچھا سوچنا۔ کسی کام کے کرنے میں پس و پیش یا تردد کرنا۔ دل کا آگا پیچھا کرنا۔ کسمسانا + سُستی کرنا۔ کاہلی کرنا۔ تامّل کرنا + ڈرنا۔ خوف کھانا

اے داغ ہچکچاتے ہو ذلّت عشق کی دُنیا میں ہو تمہیں تو بڑی آبرو پسند (داغ)

اگر دل آپکا دل سے ملا ہے جُرأت کے تو ہچکچاتے ہو کیوں لب سے لب ملانے کو (جرأت)

معلُوم ہے کہ ایلچیوں کو زیاں نہیں قاصد نہ ہچکچائیو ہرگز بلاغ میں + (شیفتہ)

نہ گالی سے دشنام سے جی چُرائیں نہ جُوتی سے بیزار سے ہچکچائیں +
جو میداں میں جائیں تو تُپیں دکھائیں جو محفل میں بیٹھیں تو فتنے اُٹھائیں +
لرزتے ہیں اوباش ان کی ہنسی سے
گریزاں ہیں رندوں کی ہمسائگی سے (ہمدم)

ہچکچی باندھنا - ہ۔ فعل لازم:۔ (پُوربی) ہچکچی باندھنا۔ دانت پیسنا +

ہچکنا - ہ۔ فعل لازم:۔ جھجکنا۔ پس و پیش کرنا۔ متردد ہونا۔ ہچر مچر کرنا۔ تذبذب میں ہونا۔

ہچک

آگا پیچھا کرنا۔ رُکنا۔ تامل کرنا کسی کام کو کرتے ہوئے خوف کرنا۔ ڈرنا۔ ڈگمگانا +

یہ قتل کرنے کو کرتے ہیں پر ہچکتے ہیں ستا بتوں میں نہیں ہرگز اس ادا کا رواج (عاشق)

ہچکولا - ہ - اسم مذکر: یکّے خواہ گاڑی وغیرہ کا دھکّا جو حالتِ رفتار میں معلوم ہوتا ہے۔ دھکّا۔ دھچکا۔ جنبش۔ جھٹکا + (بواؤ مجہول پڑھنا چاہئے)

ہچکولا لگنا - ہ - فعل لازم: - دھکّا لگنا۔ دھچکا لگنا۔ جھٹکا لگنا +

ہچکی - ہ - اسم مونث: فارسی ہچکہ۔ ہکّہ۔ ہُکّ۔ عربی فُواق۔ وہ ہوا جو گلے سے رُک رُک کر نکلتی ہے اور نیز وہ حالت جو نزع اور جانکنی کے وقت پیش آتی ہے + (حجابِ حاجز یا جگر یا معدہ کے فمِ اعلیٰ یا البلعہ یا امعاء اثنا عشر کی سوزش یا گردہ کے امراض یا مرضِ فتق میں آنت نیچے اُتر کر پھنسنے یا خرابِ بخار یا ہیضہ کے آخیر درجہ میں ہچکیاں آتی ہیں لیکن اکثر بدہضمی یا نفخ یا معدہ میں تیزابی کیفیت زیادہ ہونے یا جلد جلد لقمہ نگلنے سے ہچکیاں آیا کرتی ہیں)

ہچکی آنا - ہ - فعل لازم: فُواق آمدن کا ترجمہ۔ یاد آوری کا شگون ہونا۔ یاد کرنے کی علامت کا ظاہر ہونا + نزع اور جانکنی کا وقت ہونا۔ دم ٹوٹنا۔ سانس کا رُک رُک کر نکلنا

نزع میں ہم نے عجب طرح سے دل شاد کیا آئی ہچکی تو کہا اُس نے ہمیں یاد کیا + (ہوس)

جنّت میں جو حُوروں کو مری یاد نہ آتی ہچکی بھی تہِ خنجرِ بیداد نہ آتی + + (داغ)

کیونکہ جانوں کہ مجھے یاد کیا تھا تُو نے کوئی ہچکی بھی تو اے عشوہ گر آج آئی نہیں (ظفر)

ایک ہچکی کبھی نہیں آتی اپنے دل سے بُھلا دیا کس نے (رند)

کسی کو یادِ پسِ مرگ کون کرتا ہے کبھی نہ مُردے کو ہچکی مزار میں آئی (اسیر)

(اہلِ ہند کا اعتقاد ہے کہ جب اپنا کوئی عزیز یاد کرتا ہے تو ہچکیاں آتی ہیں اور جہاں اُس کا نام لیا تو وہ بند ہو جاتی ہیں بس اِس وجہ سے یاد آوری کی علامت خیال کرنے لگے)

ہچکی بندھ جانا - ہ - فعل لازم: کثرتِ گریہ سے دم کا رُک رُک کے آنا۔ زیادہ رونے سے سانس رُکنے لگنا۔ روتے روتے سانس اٹکنے لگنا +

الغرض ردّ و بدل یار سے تا دیر رہی کہ گلہ میں نے کیا اُس نے شکایت کبھی کی
وہ اُدھر رویا اِدھر بندھ گئی ہچکی میری دیدۂ تر نے لگا دی مرے ساون کی جھڑی
دونوں جانب سے بخارِ دلِ پُر غم نکلا اشکوں کے ساتھ دُھواں آہوں کا باہم نکلا
(نسیم دہلوی)

ہچکی لگنا - ہ - فعل لازم: - کثرت گریہ خواہ شدّتِ زاری سے سانس رکنے لگنا۔ گریہ درگلو پیچیدن یا گرہ شدن کا ترجمہ۔ دم ٹوٹنا۔ سانس اُکھڑنا۔ اخیر وقت ہونا۔ کثرت سے ہچکیاں آنا۔ نزع کا عالم ہونا۔ گھر ّا لگنا۔ جیسے اُسے ہچکی لگ گئی ہے کوئی دم کا مہمان ہے +

کہوں کیا ہمرہاں احوال میں دردِ جدائی کا یہ ہچکی لگ گئی مجکو کہ میرا دم اُلٹتا ہے (ظفر)

کیا ہوا ہچکی لگی یار، خیر دوست خیر ہے ذکرِ خیر اپنا وہاں اس وقت آیا ہوئے گا (معروف)

بے یار بزمِ مے میں ٹپکتے ہیں اشکِ جام ہچکی ہے بوتلوں کو برابر لگی ہوئی + (نا معلوم)

ہچک

یاد جس وقت تری آتی ہے مجکو ہچکی وہیں لگ جاتی ہے (خاں)

لازم ہے اب تو مجکو عیادت دمِ اخیر ہچکی ترے مریض کو او بیوفا لگی + + (رند)

ہچکیاں - ہ - اسم مؤنث: - ہچکی کی جمع +

ہچکیاں آنا - ہ - فعل لازم: کسی عزیز یا آشنا کا یاد کرنا + نزع کا وقت ہونا۔ دم ٹوٹنا۔ سانس ٹوٹنا۔ سانس اُکھڑنا۔ جیسے آج کس نے یاد کیا جو کھانا کھاتے میں ہچکیاں آئیں +

آنا یہ ہچکیوں کا مجھے بے سبب نہیں بھولے سے اُس نے یاد کیا ہو عجب نہیں (فراق)

نہیں بوجہ بہم ہچکیاں آتی ہیں فرقت میں کسی محبوب کو تو اے امانت یاد آیا ہے + (امانت)

ہچکیاں بے وقت آتی ہیں اسیر وقتِ مُردن میں کسے یاد آ گیا۔ دیتے بتال بنی اسیر

آخر وقت کسی نے مجھے کیا یاد کیا ہچکیاں آئیں دمِ نزع برابر دو چار
بیجا نہیں جو آتی ہیں شیشے کو ہچکیاں شاید کہ یاد مے ہے کسی بادہ نوش کو
(نسیم دہلوی)

ہچکیاں بندھ جانا - ہ - فعل لازم: - کثرت سے ہچکیاں آنے لگنا۔ شدّت گریہ خواہ عالمِ نزع میں ہچکیوں کا تار بندھ جانا +

ہچکیاں لگنا - ہ - فعل لازم: - فُواق کا تار بندھنا۔ سِسکیاں لگنا۔ گھرّا لگنا۔ نزع کا عالم ہونا۔ دم ٹوٹنا + زار زار رونا۔ زار قطار رونا +

ہچکیاں سب کو لگیں اُسکے سرہانے شاید تیرے بیمار نے دم آج ستمگر توڑا (میر ممنون)

ہچکیاں لے لیکر رونا - ہ - فعل لازم: - نہایت شدّت اور کثرت سے رونا۔ اس قدر رونا کہ روتے روتے سانس رُک رُک کر آنے لگنا +

لے لے کے ہچکیاں دل روتا ہے شکلِ مینا دے جام مے سے اِسکو جلدی شراب ساقی (ظفر)

تراکیفی جو اس دُنیا سے رخصت یار ہوویگا تو مینک شیشۂ مے ہچکیاں لے لیکے رو دیگا (سیّد)

ہچکیاں لینا - ہ - فعل لازم: - فُواق گرفتن کا ترجمہ + کثرتِ گریہ خواہ شدّتِ زاری سے سانس روک روک کر لینا + عالمِ نزع میں سانس اُکھڑنے لگنا + کسی کا یاد آنا۔ کسی کا یاد کرنا + سِسکیاں لینا +

کس نے اب یاد کیا اُسکو نہیں کچھ معلوم ہچکیاں آج جو وہ رشکِ قمر لیتا ہے (انشا)

بزمِ عالم میں بہم شادی و غم ہیں دونوں ایک ہنستا ہے ظفر ایک ہے یاں گر روتا
دیکھ لے آنکھ سے گر ساغرِ مے ہنستا ہے ہچکیاں لے کے ہے شیشہ بھی مقرر روتا
(ظفر)

اِک نازنیں کے زانو پہ لیتا ہوں ہچکیاں مجنوں کا دم نکلتا ہے لیلیٰ کے سامنے (امانت)

ہچکیاں لینے لگنا - ہ - فعل لازم: - سانس اُکھڑنے لگنا۔ کثرتِ گریہ و زاری یا حالتِ نزع میں سانس کا رُک رُک کر آنے لگنا +

موت اُسکو یاد کرتی ہے خدا جانے کہ گور بول ترا بیمار غم جو ہچکیاں لینے لگا + (ذوق)

یاد کرنے ملک الموت جو ہر بار لگا ہچکیاں بھر وہیں لینے ترا بیمار لگا + (سرور)

تجکو دیکھا جب نہ محفل میں تو قلقل کی عوض ۔ شیشۂ مے رونے ۔ روتے ہچکیاں لینے لگا (شتاق دہلوی)

ہَدایا ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ ہدیہ کی جمع ۔ تحفے ۔ تحفجات ۔ نذریں ۔ بھینٹ پیشکش ۔ نذرانے +

ہِدایَت ۔ ع ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) رہنمونی ۔ رہنمائی ۔ رہبری ۔ راہ دکھانا ۔ سیدھا رستہ بتانا + راہِ راست ۔ رُشد + فہمائش + راہِ نیک ۔ سیدھی ڈگر + (۲) ہدایت اللہ خاں دہلوی کا تخلص جنہوں نے ۱۲۱۵ھ میں وفات پائی +

ہِدایت پانا ۔ ا ۔ فعل متعدی :۔ راہِ راست حاصل کرنا + فہمایش پانا +

ہِدایت کرنا ۔ ا ۔ فعل متعدی :۔ رہنمائی کرنا + فہمائش کرنا ۔ سمجھانا + ڈگر بتانا + طریقہ بتانا ۔ سکھانا ۔ تعلیم کرنا +

ہِدایت نامہ ۔ ع + ف ۔ اسم مذکر :۔ دستور العمل ۔ قانون ۔ وہ رسالہ یا کتاب جسمیں کسی امر کی بابت تمام طریقے لکھے ہوئے ہوں ۔ جیسے ہدایت نامۂ پٹواریاں وغیرہ +

ہَدَڑا ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ (عو) دیکھو (ہیدڑا)

ہَدَف ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ نشانہ + زد ۔ مار + ہ

ناوک اندازیٔ مژگاں کو تری دیکھکے آج ۔ دل کی چھاتی پہ ہے ظالم ہدفِ تیر رہا + (ظفر)

ہَدَف مارنا ۔ ا ۔ فعل متعدی :۔ نشانہ مارنا ۔ نشانہ لگانا ۔ کوئی بڑا کام کرنا ۔ بڑا تیر مارنا ۔ تیر چلانا +

تیر جو ایک اِس طرف مارا ۔ تم نے گویا بڑا ہدف مارا + + (نامعلوم)

ہُدہُد ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ کٹھ پھوڑا ۔ کھٹ بڑھئی ۔ مرغِ سلیمان +

(ایک مشہور پرند کا نام جس کے سر پر تاج اچوٹی ہوتی ہے یہ جانور اکثر درختوں کو کھود کر اپنا گھر بناتا اور اُس میں رہتا ہے ۔ اِسکی چونچ لمبی ہوتی ہے مسلمان اسے حضرت سلیمان کا بیٹا خیال کرتے ہیں انہیں کی ایک روایت ہے کہ پہلے اسکا تاج سچ مچ سونے کا تھا لالچ سے لوگ اسے مارا کرتے تھے جب اِس نے حضرت سلیمان سے فریاد کی تو اُنہوں نے اس کے سونے کے تاج کو اِسکی جان کا وبال خیال فرماکر دعا دی کہ اِسکا پروں کا تاج ہو جائے چنانچہ جب سے اِسکے سر پر پروں کا تاج ہو گیا)

ہَدیہ ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ (۱) تحفہ ۔ پیشکش ۔ نذرانہ ۔ نذر ۔ بھینٹ + انعام +

مجکو ہی جب گراں سر شوریدہ ہو گیا ۔ حیراں ہوں صرفِ ہدیۂ جلّاد کیا کروں (زکی)

(۲) مجازاً قرآن شریف کے ختم کرنے کی تقریب وہ زر و لباس جو اُستاد کو بطریقِ نذرِ ختمِ قرآن پر دیں ۔ (ہدیہ کی تقریب میں اوّل بچے کو نہلا دھلا کر مکلّف پوشاک پہناتے اور پھر صدر جگہ مسند پر بٹھا کر اُستاد کو اُس کی برابر بٹھا دیتے ہیں ۔ اِس کے بعد دو کشتیاں ایک میں اُستاد کا جوڑا دوسری میں نذر یعنی نقدی علی قدرِ حیثیت اُستاد کے سامنے رکھتے ہیں ۔ اُستاد نظم میں ایک دعا پڑھتا ہے اور مکتب کے لڑکے آمین کہتے جاتے ہیں ۔ اس دعا کا نام بھی آمین ہے آمین کے بعد لڑکا کھڑا ہو کر اوّل اُستاد کو پھر سب حاضرین کو بہت ادب سے جھک کر سلام کرتا اور دست بستہ وہ نذرانہ اُستاد کے حضور میں پیش کرتا ہے اِس وقت تمام حاضرین اُس کے بزرگوں کو مبارکباد دیتے

اور رشتہ دار لڑکے کو کچھ نقد پیش کرتے ہیں بعد میں شیرینی تقسیم ہو کر تقریب ختم ہو جاتی ہے)

(۳) قیمتِ قرآن ۔ کلام اللہ کی قیمت ۔ چونکہ اِس کا فروخت کرنا شرعاً ممنوع اور باعتبارِ تعظیم یہ ایک بیش بہا چیز ہے اِس سبب سے اُس کے معاوضہ کو ہدیہ قرار دیا جیسے تم نے یہ قرآن شریف کتنے ہدیہ میں لیا تھا ۔ اُنہوں نے اپنا کلام اللہ کتنے میں ہدیہ کیا +

ہدیہ کرنا ۔ ا ۔ فعل متعدی :۔ قرآن شریف فروخت کرنا ۔ کلام اللہ بیچنا +

ہدیہ ہونا ۔ ا ۔ فعل لازم :۔ (۱) قرآن شریف فروخت ہونا ۔ (۲) ختمِ قرآن کی رسم ادا ہونا +

ہَڈّا ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ (۱) بڑی ہڈی ۔ استخوان کلاں ۔ (۲) گھوڑے کے پچھلے دونوں پاؤں میں خواہ ایک میں جو ہڈی بڑھ جائے اُسے ہڈا کہتے ہیں اصل میں پچھلے پاؤں کے گھٹنوں میں جوڑ کے پاس یہ ہڈی نکلتی ہے شاذ و نادر چپٹی مگر اکثر نکیلی ہوتی ہے کبھی ران کے جوڑ میں بھی ہو جاتی ہے جو دیکھنے اور دبانے سے محسوس ہوتی ہے اس سے گھوڑا لنگ کرنے لگتا ہے اور اگر اِس غام پر غدود موجودہ میں ورم ہو جائے یا اور غدود پیدا ہو جائے تو اُسے موتھرا یا موترا کہتے ہیں +

ہَڈّی ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) استخواں ۔ اَستھی ۔ عظم ۔ (۲) گاجر کا کیڑا ۔ گاجر کے اَندر کی سخت چیز ۔ (۳ ۔ عو) اصل ۔ نسل ۔ حسب ۔ نسب ۔ جیسے ہم تو ہڈی کو دیکھتے ہیں دولت کو نہیں دیکھتے + ہڈی اچھی ہو صورت شکل سے کام نہیں + تم اپنی دولت پر گھمنڈ کرتے ہو میں اپنی ہڈی پر مان کرتی ہوں +

ہڈی بٹھانا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ جگہ سے سرکی ہوئی ہڈی کو اُسکی جگہ پر لانا ۔ ہڈی چڑھانا +

ہڈی بولنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ (۱) ہڈی کا چٹکنا ۔ ہڈی کا چڑچڑ کرنا ۔ ہڈی میں سے آواز آنا ۔ (۲) ہڈی میں سے سُر یا راگ نکلنا ۔ جیسے ڈوم کی ہڈی بھی تو بولتی ہے + اِسکی ہڈی ہڈی بولتی ہے[۵۱]

ہڈی پسلی توڑنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ خوب زد و کوب کرنا ۔ ہاتھ پاؤں توڑنا +

ہڈی ٹوٹنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ اُستخوان کا شکستہ ہونا ۔ ہڈی میں ضرب لگنا +

ہڈی ہڈی توڑنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ ہر ایک اعضا توڑ ڈالنا ۔ خوب مارنا ۔ خوب زد و کوب کرنا ۔ عضو عضو توڑنا ۔ چکنا چور کرنا +

ہڈی ہڈی چور کرنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ ہر ایک ہڈی توڑنا ۔ مار مار کر بھرکس نکال دینا ۔ اتنا مارنا کہ کوئی اعضا ثابت نہ رہے ۔ خوب زد و کوب کرنا ۔ استخواں ریزہ ریزہ کر دینا +

ہڈی ہڈی چور ہونا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ ہر ایک ہڈی کا ریزہ ریزہ ہو جانا ۔ ہڈیاں ٹوٹ کر کرچیاں ہو جانا + نہایت تھکنا ۔ تھک کر چور ہونا +

ہَڈّے ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ ہڈا کی جمع ۔ استخوانہا ۔ عظائم +

ہڈّے گوڈّے توڑنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ اصل (ہڈے ۔ گوڈے) ہاتھ پاؤں توڑنا ۔ ہڈی پسلی توڑنا ۔ خوب زد و کوب کرنا ۔ چلنے پھرنے کے کام کا نہ رکھنا +

[۵۱] وہ صنم معجز نما باتیں جو مردوں سے کرے + صورتِ ناقوس بولیں برہمن کی ہڈیاں + (قدر)

ہڈّے موترے یا ہڈّے موتھرے نکل آنا - ہ- فعل لازم:- سوکھکر کانٹا ہوجانا - سوکھکر لکڑی ہوجانا - ہڈّی پسلی دکھائی دینا - سوکھکر پنجر ہوجانا - نہایت لاغر ہوجانا +

ہڈّیاں - ہ- اسم مؤنّث:- ہڈّی کی جمع - عظام - اُستخوانہائے جسم +

ہڈّیاں پیلنا - ہ- فعل متعدّی:- (عو) جسمانی محنت کرنا - محنت مزدوری کرنا - زحمت اُٹھانا جیسے مفت میں کوئی ہڈّیاں نہیں پیلتا + غریب دن بھر ہڈّیاں پیلتے ہیں جب شام کو چار پیسے کی صُورت دیکھتے ہیں +

ہڈّیاں توڑنا - ہ- فعل متعدّی:- خُوب پیٹنا - خُوب زد وکوب کرنا - بھُرکس نکالنا - مارے مارکر کچُومر کرنا +

ہڈیلا - ہ- صفت:- ہڈّی دار - اُستخوانی +

ہڈّیوں - ہ- اسم مؤنّث:- ہڈّی کی جمع جو حرُوفِ مغیّرہ یا تابعِ مغیّرہ کے آجانے سے واؤ مجہُول اور نُون غنّہ سے بنائی جاتی ہے جیسے ہڈّیوں میں - ہڈّیوں سے - ہڈّیوں کا - ہڈّیوں پر - ہڈّیوں کو - مثلاً ہڈّیوں کا گودا تک خُشک ہوگیا - ہڈّیوں کا کھنگی سے چُونہ بنگیا +

ہڈّیوں کی مالا ہوجانا - ہ- فعل لازم:- (لکھنؤ) سُوکھکر پنجر نکل آنا - مُہرہائے پُشت نظر آنے لگنا - سُوکھکر تانت ہوجانا + ہ

جُدا کیا اپنے دم سے ہجر میں ہوتا تنِ لاغر یہ مالا ہڈّیوں کا بھی گلے کا ہار ہوتا تھا (بحر)

ہٰذا - ع- اسم اشارہ:- ایں - یہ جیسے لفافہ ہٰذا یعنی یہ لفافہ - خطِ ہٰذا یعنی یہ خط +

ہذیان - ع- اسم مذکّر:- مرض کی بیہوشی میں بیہُودہ باتیں کرنا - مرض میں بہکنا - شدّتِ مرض میں بڑّانا + بڑ - بیہُودہ گوئی - ہرزہ سرائی - فضُول گوئی +

ہر - س- اسم مذکّر:- (۱) شیو - مہادیو - (۲- ہ) ہل - تلبہ - پُورب میں بولتے ہیں - (۳) وشنُو + کرشن + شیو - مہادیو - مجازاً خدا تعالیٰ - پرمیشر - بھگوان - خالق - بیاپک - اس معنی میں یہ لفظ صحیح हरि ہری ہے مگر کثرتِ استعمال سے ہر ہوگیا - جیسے آیا تجے سو ہر کو بھجے + ہر کو بھجے سو ہر کا ہوئے + پھسل پڑے کی ہر گنگا + ہر ہر مہادیو + ہر کا مانے پر کا نہ مانے + **مصرع**

ہر کا بھید نہ پایا ضامن ہر کا بھید نہ پایا + ہ

پتھر پُوجے ہر ملیں تو میں پوجُوں پہاڑ اس پتھر سے چکّی بھلی جو پیس کھلائے سنسار (دوہا)

ہر مرے تو ہم مریں نہیں ہمری مرے بلائے سانچے گُرو کا بالکا مرے نہ مارا جائے (؍)

(۴- ہ) ہتنفس - شخص - جیسے کلّو ہر کے ہاں سے لے آؤ - للّو ہر کے گھر گیا تھا +

ہر بھجن - ہ- اسم مذکّر:- وِشنُو کا بھجن - وِشنُو کی عبادت +

ہر بھجنا - ہ- فعل متعدّی:- وِشنُو کا بھجن کرنا + خدا کا نام لینا - مالا جپنا + ہ

سانس سانس پر ہر بھجو مت کھو خالی سانس نا جانوں اس سانس کا پھر آون ہو نہو (دوہا)

ہر بھگت - ہ- اسم مذکّر:- وِشنُو کی پرستش کرنیوالا +

ہر ہر - ہ- اسم مذکّر:- نعرۂ تکبیر جو ہنُدو بوقتِ جنگ زبان پر لاتے ہیں جسطرح مسلمانوں میں علی علی یا اللہ اکبر +

ہر - ف- صفت:- (۱) ایک کلمہ ہے جو افادۂ معنی عمُوم کے واسطے آتا ہے کُل افراد تمام افراد میں شامل - ایک ایک - ہر ایک - ہر کدام - ہر کس + فی کس - پیچھے پیچھے - کوئی -

جن جن کو بات کرنا اے مصحفی سکھایا ہر بات میں وہ میری اب بات کاٹتے ہیں
لُطف رونے کا تو یہ ہے کہ ہو صد چاک جگر ساتھ ہر اشک کے اک لختِ جگر پیدا ہو } (مصحفی)

(۲) بجائے حرفِ شرط - جیسے ہر کہ آمد عمارت نو ساخت +

ہر آن - ا- تابع فعل:- (عوام) ہر دفعہ - ہر طرح - ہر گاہ - جیسے ہر آن مُجھی کو بُرا کہتے ہیں +

ہر ایک - ا- تابع فعل:- ہر شخص علی العمُوم - ہر بشر - ایک ایک - علی الاطلاق +

ہر آئینہ - ف- تابعِ فعل:- البتّہ - ضرُور + ناچار - بیدغدغہ + ہرچند + ہ

وضع کے پابند ہیں اہلِ صفا ہر آئینہ رکھتا ہے پیوستہ اپنے جسم سے گھر آئینہ (صابر)

ہر بابُو یا ہر بابی - ا- صفت:- از ہر باب (عو) (۱) ہر ایک علم وہُنر سے واقف - ہر کام میں دخل رکھنے والا - ہر فن سے واقف - ہر کام کا - مرد پختہ کار + نہایت چالاک - ہوشیار - عیّار - چاتر - چترا +

روتا وُہی ہے جو ہر بابی ہووے کچھ آساں نہیں ہے کہانا رونا + (رنگین)

(۲) کماؤ - ہر طرح سے روٹی پیدا کرنے والا - کماؤ پُوت - (۳) ہرجائی - ہر ایک جگہ جانے اور ہر ایک کا گرویدہ و دوست ہونے والا + ہ

خاک در در کی ہوا ب چھانتے پھرتے ہر وقت قدر کیوں آنکھ لڑاؤ کسی ہر بابی سے (قدر)

در بدر رسوا و عاشق شاعر شاغل کامل میر گہہ کعبہ میں دیر میں گاہ ہے کیا کافر ہر بابی ہے (میر)

ہر بار - ف- تابع فعل:- ہر دفعہ - ہر سٹّے - بار بار - گھڑی گھڑی + نت - آئے دن - سدا - مُدام +

ہرجائی - ف- صفت:- وہ چیز جو ایک جگہ قرار نہ پکڑے + وہ شخص جو آج اس کے پاس کل اُس کے پاس ہو - ہر جگہ آنے جانے والا جس کا کہیں ٹھکانا نہو - ایک جگہ نہ بیٹھنے والا + آوارہ گرد - ہرزہ گرد - کُوچہ گرد - خانہ بدوش + بیدید - بیوفا - بے مروّت + ہر دیگی چمچہ - متلوّن مزاج - لاؤبالی + زمانہ کا اُستاد + ہ

بتا اُس کا تجھے کیونکر بتاؤں خدا جانے وہ ہرجائی کہاں ہو (نا معلوم)

دوستی کی ہے جو اکبر کیسے ہرجائی سے ہوگیا دشمنِ جاں ایک زمانہ دل کا (اکبر)

اتنا بتلا مجھے ہرجائی ہُوں میں یار کہ تُو میں ہر اک شخص سے رکھتا ہُوں سروکار کہ تُو (جرأت)

مجھے کیونکر کہ ہے ضدین مانع وہ ہرجائی ہے اپنا بدگماں دل
ذرا دیکھے کوئی دیر و حرم کو مرا وہ یار ہرجائی کہاں ہے } (مجرُوح)

تجھ سے ہرجائی پہ جب دل آیا اب کہاں پاس آبرو مُجھکو + + (تصویر)

کہا گر ہم نے ہرجائی تو کیوں تم نے بُرا مانا | پھرا کرتے ہو دن بھر کیا سبب کیا وجہ کیا باعث (داغ)

تُو مرے سر پر کھڑی رہتی ہے ہر دم اے اجل | اور پھر سارا جہاں کہتا ہے ہرجائی تجھے (؎)

کچھ اعتماد اُن کے نہیں ارتباط کا | ہرجائیوں سے فائدہ کیا اختلاط کا + (مصحفی)

تمہیں تو غیر سے اُلفت ہے تم ہو ہرجائی | تمہارے ساتھ ہمارا نباہ کیونکر ہو + (؎)

مصحفی دل کوئی ہرجائی کو دیتا ہے بھلا | جان اور بُوجھ کے نادان نہو اتنا بھی + (؎)

واہ قسمت ایک تو یہ کنجِ تنہائی ملا | دُوسرے جو یار تھا سو وہ بھی ہرجائی ملا (آفتاب)

آنکھ لڑتی ہے کہیں پیغام جاتا ہے کہیں | شبہ فرماتے ہو مجکو تم تو ہرجائی سے ہو (جرأت)

اُس کا در چھوڑ کے ہم تو نہ کسی در پہ گئے | پر سمجھتا ہے اسے وہ بُت ہرجائی گیا + (؎)

مبتلا ایسکے ہُوں میں اُس بُتِ ہرجائی کا | جا بجا کیوں نہو شہرہ مری رُسوائی کا + (صفت)

ہرجائی پنا یا ہرجائی پن۔ اُ۔ اسم مذکر:۔ عیّار پن۔ عیّاری۔ چالاکی۔ ہوشیاری + ہرزہ گردی۔ کُوچہ گردی۔ خانہ بدوشی + بیمروّتی۔ بیوفائی + ہر شخص سے مِلنا جُلنا۔ ہر ایک سے ملاقات رکھنا۔ ایک کا نہ ہو رہنا +

مجکو ہنستے کل جو دیکھا اور سے | طیش کھا پہلے تو اُس نے سر دُھنا +
پھر یہ فرمایا مجھے رنگیں ترا | زہر لگتا ہے یہ ہرجائی پنا + + (رنگین)

ہر جگہ۔ اُ۔ تابع فعل:۔ ہر کہیں۔ سب جگہ۔ سب ٹھاؤں۔ سارے میں + ہر موقع پر +

ہر جیسے کو تیسا۔ اُ۔ محاورہ:۔ سیر کو سوا سیر موجود ہے۔ بد ذات کے لئے بد ذات شریر کے واسطے شریر مل ہی جاتا ہے۔ بد کو کوئی سزا دینے والا بھی ملجاتا ہے

ہر چند۔ ف۔ تابع فعل:۔ جتنا کچھ۔ جس قدر + کتنا ہی۔ کیسا ہی + بہتیرا۔ جیسے

ہر چند سمجھایا پر نہ مانا ہو ؎

ہر چند چاہتا ہُوں کہ بولُوں نہ یار سے | پر دل کو اپنے بس میں پاؤں تو کیا کرُوں (امانت)

ہر چہ بادا باد۔ ف۔ کلمۂ استغنا:۔ کچھ ہی ہو۔ جو کچھ ہو سو ہو۔ کچھ پروا نہیں۔ جیسے ہر چہ بادا باد ماکشتی در آب انداختیم +

ہر حال میں۔ اُ۔ تابع فعل:۔ ہر حالت میں۔ ہر طرح۔ بہر حال۔ بہر نوع۔ ہر صورت میں +۔ ہر چند۔ بہر صُورت۔ بہر کیف + حضورِ نظام تخلص بہ آصف ؎

زاہد سے قیامت میں بھی دینے کے نہیں رند | اُس کے لئے ہر حال میں ہر آن بہت ہیں (آصف)

ہر دفعہ۔ ف + ع تابع فعل:۔ ہر بار۔ ہر موقع پر۔ ہمیشہ۔ ہر وقت +

ہر دفعہ گُڑ میٹھا ہی میٹھا۔ اُ۔ محاورہ:۔ یعنی ہر دفعہ کامیابی اور ہمیشہ فائدہ ہی فائدہ نہیں ہوتا کبھی اس کے برخلاف بھی ہو جاتا ہے +

ہر دلعزیز۔ ف۔ صفت:۔ سب کا پیارا۔ عام پسند۔ محبُوبِ زمانہ۔ وہ شخص جسے ہر ایک آدمی عزیز رکھے۔ مقبُولِ خلائق۔ مقبُولِ خواطر +

کیونکر نہ چاہے اُسکو ہر ایک جان کیطرح | خواہش میں اُسکی سب میں وہ ہر دلعزیز ہے (میر حسن)

دیکھتا ہے جب تجھے کہتا ہے ہر دلِ عزیز | واہ مسرا عجاز سے زندہ دوبارا ہو گیا + (ناسخ)

ہر دم۔ ف۔ تابع فعل:۔ ہر وقت۔ ہر گھڑی۔ ہر ساعت۔ ہر لمحہ۔ ہر لحظہ۔ ہر آن + ہر دفعہ

ہر دو۔ ف۔ صفت:۔ دونوں + دونوں کے دونوں +

ہر دو طرح۔ ف + ع۔ تابع فعل:۔ دونوں طرح سے۔ دونوں دلیلوں سے +

ہر دیگی چمچہ۔ اُ۔ صفت:۔ (۱) ہرجائی۔ ہر ایک کے پاس آنے جانے والا۔ (۲) طفیلی۔ طعام تلاش۔ مفت خورا۔ لُقمہ جُو۔ (۳) خوشامدی۔ خوشامد خورا۔ (۴) ہر کام اور ہر بات میں دخل دینے والا +

ہر روز۔ ف۔ تابع فعل:۔ نِت دن۔ روز کے روز۔ ہمیشہ۔ سدا۔ آئے دن۔ روز بروز + روز مرّہ۔ بلاناغہ + ہر ایک دِن +

ہر روز نیا کُواں کھودنا نیا پانی پینا۔ اُ۔ محاورہ:۔ روز کمانا روز کھانا +

ہر سال۔ ف۔ تابعِ فعل:۔ ہر برس۔ برس کے برس۔ سالانہ۔ سال بسال۔ سال کے سال +

ہر طرح۔ ف + ع۔ تابع فعل۔ ہر نوع + ہر ایک ڈھنگ سے۔ بہر حال۔ بہر صُورت۔ بہر طور +

ہر طرف۔ ف + ع۔ تابعِ فعل:۔ سب طرف۔ ہر سُو۔ ہر جانب۔ ہر سمت +

ہر فن مولا۔ اُ۔ صفت:۔ ہر بابی۔ ہر فن جاننے والا۔ ہر ایک کام میں دَرک رکھنے والا۔ جگت اُستاد۔ ہر ایک کام میں طاق +

ہرکارہ۔ ف۔ اسم مذکر:۔ (۱) وہ شخص جو خط پُہنچانے کے واسطے نوکر ہو۔ نامہ بر۔ قاصد۔ دُوت۔ چٹھی رساں۔ ڈاکیا۔ پیک +

دل و جان نذر میں محصُول کے بدلے دُونگا | دیگا ہرکارہ اگر یار کا نامہ مجکو + + (تجمّل)

یہ زمانے کی خبر ٹھیک ہمیں دیتا ہے | طاق ہے اور بھی ہر کام میں ہرکارۂ دل (داغ)

(۲) ہرکارہ۔ دستکی + چپراسی۔ (۳) ہر کام کا۔ ہر ایک کام کرنے والا + پیادہ۔ اردلی۔ (۴) مخبر۔ جاسُوس۔ گوئندہ۔ خُفیہ نویس +

ہر کس و ناکس۔ ف۔ اسم مذکّر:۔ ہر ایک ادنے و اعلےٰ۔ عوام النّاس۔ ہر شریف و رذیل۔ جیسے اِس بات سے ہر کس و ناکس خُوش ہے۔ وہ ہر کس و ناکس سے ملتا ہے +

ہر کسی سے۔ اُ۔ تابع فعل:۔ ہر ایک سے۔ ہر ایک آدمی سے +

ہرگاہ۔ ف۔ تابعِ فعل:۔ جب۔ جسوقت۔ جس گھڑی۔ جس حال میں + چُونکہ +

ہر نوالہ بسم اللہ۔ اُ۔ محاورہ:۔ (۱) ایسے شخص کی نسبت بولتے ہیں جو کھانے کی صلاح کے ساتھ بسم اللہ کر کے کھانے کو موجود ہو جائے۔ کھانے میں بیحیائی۔ بے غیرتی بے شرمی کرنے والا۔ ہر نوالہ پر موجود + (۲) ہر ایک نوالے پر بسم اللہ کہکر خدا کا شکر ادا کرنا۔ (۳) امیروں کا خوشامدی جو اُن کے کھانا کھاتے وقت

ہر

آپ بسم اللہ بسم اللہ کرتا جائے +

ہر وقت۔ ف + ع۔ تابع فعل:۔ ہر گھڑی۔ ہر موقع پر۔ اکثر + بارہا۔ اکثر اوقات۔

ہر ہَیُوب۔ ا۔ تابع فعل:۔ عو۔ ہر طرح۔ ہر حال میں + ضرور۔ بلاشبہ جیسے ہر ہیُوب یہ اُسی کے کوتک ہیں۔ ہر ہیُوب وہ آئے پر آئے +

ہر ہر۔ ف۔ تابع فعل:۔ ہر ایک۔ ہر یک + ے

قدم اِس وضع سے کچھ پڑتا ہے اُس غارتگر جاں کا کہ دل ہر ہر قدم پر لوٹ ہے گبر و مسلماں کا (مصحفی)

ہر ہمیش۔ ا۔ تابع فعل:۔ (عوام) ہمیشہ۔ نِت۔ سدا۔ مدام۔ دائم +

ہریک۔ ف۔ تابع فعل:۔ دیکھو (ہر ایک)

ہُر۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ پرندوں کے اُڑنے کی آواز +

ہُر ہو جانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) اُڑ جانا۔ ہوا ہو جانا۔ کافور ہو جانا۔ (۲) غائب ہو جانا۔ چل دینا۔ (۳) اُڑ ہو جانا۔ کچھ باقی نہ رہنا۔ سارا روپیہ اُڑ جانا +

ہُرّا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) فوج کا پھیلاوا۔ (۲) آواز +

ہُرّا۔ انگلش Hurra or Hurrah ہُرّاہ) اسم مذکر:۔ (۱) خوشی کی آواز۔ جے جے۔ واہ واہ۔ آفریں۔ مرحبا۔ شاد باش۔ شاباش۔ کیا خوب۔ کیا کہنا ہے۔ کیا بات ہے۔ (۲۔ ف) شور و فریاد + وحشت ناک آواز + خوف + چمک +

ہَرّا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (پورب) ہڑ۔ ہلیلہ۔ جیسے ہرّا لگے تو آنکھ اچھی ہو جائے +

ہرا۔ ہ۔ صفت:۔ (۱) سبز۔ اخضر + سبز رنگ۔ دھانی۔ کائی۔ (۲) سرسبز۔ شاداب۔ تروتازہ۔ (۳) کچا۔ آلا۔ جیسے ہرا پھل۔ ہرا زخم۔ (۴۔ اسم مذکر) ایک قسم کا سبزہ جو گیہوں میں پیدا ہو جاتا اور ڈھوروں کے کھلانے کے کام میں آتا ہے۔ بتھوا وغیرہ۔ چری۔ چارہ۔ سبزی۔ سبزہ +

ہرا باغ دکھانا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ سبز باغ دکھانا۔ دھوکا دینا۔ چکنی چپڑی باتیں بنا کر فریب دینا + (مفصل دیکھو سبز باغ دکھانا میں)

ہرا بھرا۔ ہ۔ صفت:۔ (۱) سرسبز۔ شاداب۔ تروتازہ + سبز و ثمردار + سیر حاصل۔ زرخیز۔ بارآور۔ زرریز۔ (۲) کامیاب۔ بامراد۔ اقبالمند۔ پھلتا پھولتا۔ پھلا پھولا۔ بختاور۔ (۳۔ اسم مذکر) ایک بزرگ کا نام جن کا مزار مبارک دہلی میں زیر جامع مسجد واقع ہے +

ہرا بھرا رہنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ سرسبز و شاداب اور تروتازہ رہنا۔ پھلا پھولا رہنا۔

ہرا بھرا رہے اے باغباں ترا گلزار دماغ تازہ ہے نکہتِ بہاری سے + (آتش)

ہرا ہو جانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) سرسبز ہو جانا + سبز ہو جانا۔ (۲) زخم کا آلا ہو جانا۔ زخم تازہ ہو جانا۔ گھاؤ کا آلا ہونا +

ہرا

پھر کسے کان کے سبزے ست لڑی آنکھ اپنی پھر ہرا ہو گیا زخم جگر اچھا ہو کر (بحر)

(۳) خوش ہو جانا۔ دم میں دم آ جانا۔ مگن ہو جانا۔ باغ باغ ہو جانا۔ جیسے باپ بچے کو دیکھ کر ہرا ہو گیا۔ (۴) تھکن اُتر جانا۔ تکان اُتر جانا۔ تازہ دم ہو جانا۔ (۵) انشراح ہونا۔ جیسے نہانے سے جی ہرا ہو گیا۔ (۶) پٹ جانا۔ وصول ہو جانا + وصولیت کی امید ہو جانا۔ جیسے اب تمہارے روپے ہرے ہو گئے +

ہرا ہونا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) سبز ہونا۔ (۲) سرسبز ہونا۔ شاداب ہونا۔ تروتازہ ہونا۔

شجر خشک تو ہر سال ہرے ہوتے ہیں جا کے اے عمر جوانی نہیں تو آتی ہے (داغ)

(۳) زخم کا آلا ہونا۔ (۴) خوش ہونا۔ مگن ہونا۔ (۵) پٹنا۔ وصول ہونا + (۶) کھرا ہونا۔ چوکھا ہونا۔ جیسے اب تمہارے دام ہرے ہو گئے کہ لالہ صاحب نے آئے کر لئے۔ (۷) توانا ہونا۔ توانائی آنا + ے

دو دن کی زندگی میں رہے ہم مرے ہوئے جوش جنوں نے زرد کیا جب ہرے ہوئے (آتش)

(۸) زخم کا تازہ ہونا۔ مثال دیکھو (ہرا ہو جانا نمبر ۲ شعر بحر)

ہِراس۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ (۱) خوف۔ ڈر۔ دہشت۔ بھے۔ ہول۔ بیم۔ باک۔ (۲۔ ا) ناامیدی۔ مایوسی۔ نراسی + (۳۔ ف) امر از ہراسیدن +

ہراس آنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ خوف آنا۔ ڈر لگنا۔ دہشت ہونا + ے

بنا دیا غمِ فرقت نے سنگدل ایسا کہ موت سے نہیں آتی کبھی ہراس مجھے (داغ)

ہراساں۔ ف۔ صفت:۔ (۱) خوف زدہ۔ ڈرا ہوا۔ دہشت زدہ + ڈرپوک۔ خوفناک۔ (۲۔ ا) ناامید۔ مایوس۔ بے آس۔ نراس +

ہراساں ہونا۔ ا۔ فعل لازم:۔ ڈرنا۔ خوف کھانا۔ دہشت زدہ ہونا + گھبرانا + ناامید ہونا۔ مایوس ہونا + جناب استادی حافظ قطب الدین صاحب دہلوی مرحوم متخلص بہ مشیر

دن بُرے ہیں تو بھلے بھی کبھی آ وینگے مشیر دل کو قابو ہی میں رکھنا نہ ہراساں ہونا (مشیر)

ہرانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) جتانا کا نقیض۔ بازی دینا۔ مات دینا۔ داؤں جیتنا۔ بازی لیجانا۔ سر کرنا (۲) شکست دینا۔ مغلوب کرنا (۳) تھکانا۔ مضمحل کرنا (۴۔ گیتوں میں) کھویا جانا۔ جاتا رہنا۔ گم ہو جانا۔ جیسے ٹھمری ے

سرک بلموا موری بندیا ہرائی

مگری سیجریاں ڈھونڈت ہوں ملت ناہیں تمہیں چھپائی نہ بتاؤ ہو نظامی سُندری بندیا بھائی (نظامی)

ہراند۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ کچی ہلدی کی سی بُو۔ بن بھُنے مصالح یا لہسن پیاز کی خوشبو کچّے مصالح کی بُو +

ہرائی جِتائی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ کبھی ہرانا کبھی جتانا + حیران اور دق کرنا۔ ہیر پھیری کرانا +

ہرائی جتائی کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ عوام (ہرانا جتانا) حیران کرنا۔ دق کرنا۔ ستانا۔ تنگ کرنا۔ عاجز کرنا + ہر ایک بات پر آزمانا + امتحان لینا۔ امتحان کرنا۔

ہیرا پھیری کرانا۔ جیسے لالہ تمہاری آجتک کوئی کوڑی رکھی ہو تو بتا دو دیتے دیتے جی اُکتا گیا ہے تو ویسی کہدو جو ایسی ہیرا نیاں جتانیاں کرتے ہو۔ (ٹھگ سہیلی)

ہَراوَل۔ ت۔ اسم مذکّر:۔ (۱) مقدمۃ الجیش۔ وہ تھوڑی فوج جو لشکر کے آگے آگے چلے + لشکر کا پیش خیمہ + مُہرے کی فوج + فوج کا مُہرا + پیش آہنگ لشکر۔ اُردو میں ہَروَل بولتے ہیں۔ (۲) آگے کی فوج کا سردار۔ فوج پیشیں کا کمانیر +

ہِر بِیر نہ جاننا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (لکھنؤ) دو چیزوں میں فرق نکر سکنا۔ قوتِ ممیّزہ سے عاجز ہونا۔ قوتِ تمیز سے بے بہرہ اور بے نصیب ہونا +

ہر بونگ۔ ہ۔ اسم مذکّر (معناً مؤنث) ہر بونگ۔ ہڑ بم۔ اُدھم۔ خلفشار۔ ہنگامۂ غدر۔ بادشاہ گردی۔ بلوہ + بدعملی + نابرساں حالی۔ سکھا شاہی۔ سہ ہٹّی + ہل چل۔ افرا تفری۔ کھلبلی + (ہر بونگ اصل میں ایک نہایت بیوقوف راجہ کا نام تھا جس کی نسبت مشہور ہے کہ وہ قصبہ جھونسی نواح الہ آباد میں جسے ہر بونگ پور بھی کہتے ہیں حکمرانی کرتا تھا اُس کے وقت کی نابرساں حالی بدنظمی احمقانہ حرکتیں ضرب المثل ہو رہی ہیں اندھیر نگری چوپٹ راجا اسی کی شان میں کہا جاتا تھا چنانچہ وہ اپنی بیوقوفی اور بدانتظامی کے سبب یہاں تک زبانزدِ خاص و عام ہوا کہ لوگ طوائف الملوکی اور ہ درجہ کی بدنظمی کو ہر بونگ کا راج کہنے لگے اور اُسی کے نامِ مبارک سے یہ محاورہ مشہور ہوا + ۵

ہم طالبِ شہرت ہیں ہمیں ننگ سے کیا کام   بدنام اگر ہوں گے تو کیا نام نہو گا + (نامعلوم)

ہر بونگ کا راج ہے۔ ہ۔ محاورہ:۔ یعنی حاکم ظالم اور بے انصاف ہے کس مپرس کا عالم حال بُرا اختلال بازارِ جور و جفا گرم و بڑی بھاری بدنظمی ہو رہی ہے + ؎

بہت ڈھونڈا نہ پایا راج میں ہر بونگ کے یکن   کہیں حضرت سلامت آپکے انصاف کا جوڑا (انشا)

ہر بونگ مچانا۔ ہ۔ فعل متعدّی:۔ غل شور مچانا۔ اُودھم مچانا۔ دولا مچانا۔ ہنگامہ برپا کرنا + اندھیر مچانا۔ غدر دینا۔

ہرپھار یوڑی[۵]۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (پورب) ایک قسم کے ترش پھل کا نام جسے اکثر بچے کھایا کرتے ہیں + (دانا پور میں ہمیں بھی کھانے کا اتفاق ہوا ہے) +

ہر پھیر کے یا ہر پھیر کر۔ ہ۔ تابع فعل:۔ (۱) پھر پھرا کے۔ ہار جھک مار کے۔ ناچار۔ آخر کار۔ آخر کو۔ ہارے کے درجے۔ مجبور ہو کر۔ ناچار ہو کر + ؎

پھر اُسی دشمنِ جاں سے یہ ملا ہر پھیر کر   دل ہمارا کسی اور سے بہلا دیکھو + (رند)

ہر وقت کی اُٹھا کون سکے رنجشِ بیجا   اس واسطے ہر پھیر کے یہ غصّہ ہے ہمیں پر (للا علم)

نہ بولے یا اُٹھائے یا کرے بیجا بہتیرے برأت   رہا وہیں جا بیٹھنا ہر پھیر کے ہمکو وہ جہاں بیٹھے (جرأت)

کچھ تو دیکھا ہے کہ ہر پھیر کے یہیں آتی ہے   ہل گئی ہے مرے گھر میں شبِ فرقت کیسی (ظہیر)

جہاں کی تیرہ روزی نے اُدھر تاک رکھا ہے   یہیں ہر پھیر کے ملتا ہے ٹھکانا شامِ ہجراں کا (رر)

(۲) بار بار۔ ہر گھڑی۔ ہر دفعہ +

مجھی کو گردشیں دیتا ہے ہر پھیر کر زمانے میں   بنا ہے میری مٹی کے لئے کیا چاک گردونکا (بحر)

مکّے گئے مدینے گئے کربلا گئے   جیسے گئے تھے ویسے ہی ہر پھر کے آگئے (ذوق)

ہرتال یا ہڑتال۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ اصل سنسکرت हरिताल ہری تال) زرنیخ۔ ایک قسم کی کانی دوا جو زہریلی اور از قسم سنگ یا دھات ہے یہ تین طرح کی ہوتی ہے سفید۔ سُرخ اور زرد۔ مزاجاً تیسرے درجہ میں گرم و خشک ہے۔ دلی میں بلکہ عموماً اسکو ہڑتال رائے ہندی سے بولتے ہیں مگر صحیح ہرتال ہے چنانچہ پورب میں اب تک رائے مہملہ سے ہی بولتے اور زبان پر لاتے ہیں +

ہرتے پھرتے۔ ہ۔ تابع فعل:۔ آتے جاتے۔ چلتے پھرتے۔ اِدھر سے اُدھر یا اُدھر سے اِدھر آتے اور جاتے وقت کبھی کبھی۔ کبھی کبھار۔ گاہے گاہے +

رُو سُوئے غیر تو ہنگامِ سخن رکھتے ہو   ہرتے پھرتے مری قسمت میں نظر ہے کہ نہیں (ممنون)

تا بحدّے کہ ہوں بندھے چھٹے جوڑ   تو بھی پالی میں ہرتے پھرتے چھوڑ + (انشا)

ہرتی پھرتی چھاؤں۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ آتی جاتی چھاؤں + آئی جائی چیز۔ وہ چیز جسے قیام اور استقلال نہو۔ ایک جگہ یا ایک کے پاس نہ رہنے والی چیز جیسے دولت ہرتی پھرتی چھاؤں ہے آج میرے پاس کل تمہارے پاس +

ہَرَج۔ ع۔ اسم مذکّر:۔ (۱) ہنگامہ۔ شورش۔ بلوہ۔ بکھیڑا۔ دنگا۔ فتنہ و آشوب۔ گڑبڑی۔ (۲) بفتحتین بمعنی گناہ اور گرمی کی شدّت سے اونٹ کی سرگشتگی و پریشاں حالی۔ (۳) خلل + نقصان۔ خسارہ +

ہَرج مَرج۔ ع۔ اسم مذکّر:۔ فتنہ و آشوب شورش + بلوہ + (مرج بفتحتین بمعنی آشفتگی۔ فساد و تباہی آیا ہے مگر جب لفظ ہرج کے ساتھ آتا ہے تو بسکونِ رائے مہملہ پڑھتے بولتے لکھتے ہیں یعنی ہرج مرج دونوں لفظوں کو بسکونِ ثانی استعمال کرتے ہیں)

ہرجانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ بازی میں چلا جانا۔ ہار میں جانا + باختہ شدن کا ترجمہ + ؎

ہم جان پر بھی کھیل کے جیتے نہ یار سے   ہم نے یہ داؤں بڑھکے لگایا تھا ہر گیا + (بحر)

ہرجانہ۔ ا۔ اسم مذکّر:۔ زرِ نقصان۔ کام ہرج کرنے کا معاوضہ +

ہرجہ۔ ا۔ اسم مذکّر:۔ (۱) نقصان۔ خسارہ۔ ٹوٹا + ہرج۔ (۲) زرِ نقصان۔ ہرجانہ۔

ہِردا۔ ہ۔ اسم مذکّر:۔ دل۔ من۔ ہیا۔ قلب۔ خاطر۔ ضمیر + چیت + مجازاً جگر۔ کلیجہ۔ جیسے ہردے بسے سو سپنے دِسے +

ہِردا کھُل جانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ ہیا کھُل جانا۔ روشن ضمیر ہو جانا۔ چشمِ باطن کا روشن ہو جانا۔ کشف و کرامات حاصل ہو جانا۔ بھرا کھُل جانا۔ غیب داں ہو جانا

ہَرداوَل۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ گھوڑے کے اگلے پاؤں کے مقامِ اتصال کی بھونری جو منحوس خیال کی جاتی ہے یا یوں کہو کہ گھوڑے کے سینہ کی بیچ کی بھونری یا ہاتھوں کے میل کی جگہ جو بھونری ہو اُسے بھی ہرداول کہتے ہیں +

[۵] ہر بونگ مچنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ ہڑ بم مچنا۔ غل غپاڑا ہونا۔ اُدھم مچنا۔ ہنگامہ برپا ہونا ؎ مچے ہر بونگ میخانے میں پگڑی اُچھلے شیشے کی + اسی تنور سے اکبارگی محفل ہو طوفانی + (قدر)

ہردے کرنا ۔ ہ۔ فعل لازم :۔ (ہندو) کنٹھ کرنا۔ حفظ کرنا۔ ازبر کرنا۔ یاد کرنا۔ برزبان کرنا +

ہرزہ ۔ ف۔ صفت :۔ بیہودہ۔ لغو۔ پوچ۔ اوٹ پٹانگ۔ نامعقول۔ یاوہ +

ہرزہ درائی[1] ۔ ف۔ اسم مؤنث :۔ پوچ گوئی۔ یاوہ گوئی۔ بیہودہ گوئی۔ بکواس۔ ژاژ +

ہرزہ سرا ۔ ف۔ صفت :۔ بیہودہ گو۔ یاوہ گو۔ ژاژخا +

ہرزہ سرائی ۔ ف۔ اسم مؤنث :۔ دیکھو (ہرزہ درائی)

ہرزہ گرد ۔ ف۔ اسم مذکر :۔ بیہودہ پھرنے والا۔ آوارہ گرد +

ہرزہ گردی ۔ ف۔ اسم مؤنث :۔ آوارہ گردی۔ بیہودہ پھرنا۔ بیفائدہ پھرنا۔ دیوانہ وار پھرنا۔ وارفتہ پھرنا + ہ

ہرزہ گردی میں زبس وہ بت ہرجائی ہے — آج اللہ نے صورت ہمیں دکھلائی ہے (مجروح)

یہ ہرزہ گردی اب آغا تمہیں نہیں زیبا — ضعیف ہوچکے کچھ موسم شباب نہیں (آغا)

خلد میں مجھے لائیں ہرزہ گردیاں تیری — اے جنوں دکھائیگا کوئی دلربا کب تک (ذکی)

ہرزہ گو ۔ ف۔ اسم مذکر :۔ بیہودہ گو۔ یاوہ گو۔ ژاژخا +

ہَرَس ۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ ہل کی پھالی۔ جو۔ تُوڑا +

ہَرسا ۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ صندل گھسنے کا پتھر۔ صندل رگڑنے کا پتھر +

ہرسمے ۔ ہ۔ تابع فعل :۔ ہربار۔ ہردفعہ ہ

ہیں وہ کھلاڑی آپ کہ جن کی بساط میں — ہرسمے ایک دغل کی وہی نرد ہے سو ہے (انشا)

ہَرَکھ ۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ (ہندو) آنند۔ سکھ۔ پرسنتا۔ خوشی۔ خرمی۔ خرسندی +

ہرمجسٹی ۔ انگلش ۔ Her Majesty ۔ اسم مؤنث :۔ مہد علیا۔ ملکہ معظمہ۔ مہارانی۔ جنابہ۔ ایک عزت کا خطاب جو ملکہ یا اعلے درجہ کی رئیسہ اور رانی کے واسطے مخصوص ہے

ہرگز ۔ ف۔ تابع فعل :۔ زینہار۔ کبھی۔ کسی وقت + کبھی نہیں +

ہرگز ہرگز ۔ ف۔ تابع فعل :۔ برائے تاکید۔ کبھی نہیں کبھی نہیں۔ کسی طرح نہیں +

ہُرمُز ۔ ف۔ اسم مذکر :۔ (۱) ہر شمسی مہینے کے اوّل روز کا نام جس میں سفر کرنا نیا کپڑا پہننا مبارک اور قرض دینا برا خیال کیا جاتا ہے نیز ایک فرشتہ کا نام جس سے یوم ہرمز کے کل امور خیر و شر متعلق ہیں اور ستارۂ مشتری یعنی برہسپت کا نام بھی ہرمز ہے ۔ (۲) بہمن بن اسفندیار اور نوشیروان عادل کے ایک بیٹے کا نام جو سنہ ۲۷۲ء میں موجود اور خسرو پرویز کا باپ تھا ۔ (۳) رب الارباب +

ہرمزی ۔ ع۔ اسم مؤنث :۔ ہرمچی۔ ایک قسم کی سرخ مٹی جس سے گواڑا اور دھوتیاں وغیرہ رنگتے ہیں + ایک قسم کا گیرو +

ہُرمُشٹا ۔ ہ۔ صفت :۔ (ہندو) بلی۔ بلوان۔ ہٹا کٹا۔ قوی۔ مضبوط۔ زورآور۔ ہرشٹ پشٹ۔ شہزور۔ تناور +

ہَرَن ۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ آہو۔ مرگ۔ مرگا۔ چکارا۔ کالیہر۔ عربی ظبی +

کسی چشم سیہ کا جب ہوا ثابت میں دیوانہ — تو مجھ سے مست ہاتھی کی طرح جنگلی ہرن بگڑا (آتش)

ہرن کا چوکڑی بھرنا ۔ ہ۔ فعل لازم :۔ ہرن کا چاروں ٹانگیں اٹھاکر کلانچ مارنا۔ ہرن کا زغند مارنا۔ ہرن کا چاروں پاؤں جوڑ کر چھلانگ مارنا۔ گنبدی کردن آہو کا ترجمہ +

ہرن کا چوکڑی بھول جانا یا بھولنا ۔ ہ۔ فعل لازم :۔ گھبرا جانے یا خوف کھانے کے سبب آہو کا اپنی معمولی رفتار اور پھرتی کو بھول جانا۔ ہرن کا گھبرا کر عادت مستمرہ کے خلاف کرنے لگنا۔ حواس باختہ ہو جانا۔ بے اوسان ہونا۔ سدھ نہ رہنا +

شوخیٔ چشم کا دیکھا اس کی چلن صحرا میں — چوکڑی بھول گئے اپنی ہرن صحرا میں (نصیر)

واہ کیا ہوش ربا ہیں تری آنکھیں صیاد — چوکڑی کیا کہ ہرن راہ خطا بھول گئے (ناسخ)

سامنا تجھ سے جو اے ناوک فگن ہو جائے گا — چوکڑی کو بھول کر تو وہ ہرن ہو جائے گا (آتش)

ہرن کا دھوپ میں کالا ہو جانا ۔ ہ۔ فعل لازم :۔ نہایت شدت کی دھوپ پڑنا۔ جیسے بھادوں کی دھوپ میں ہرن کالے ہو جاتے ہیں +

ہرن کا کالا ہو جانا ۔ ہ۔ فعل لازم :۔ (لکھنؤ) شدت گرما یا حدت آفتاب سے ہرن کا سست پڑ جانا + ہ

گر یہی رخسار سے بیمار ہوگی چشم یار — دھوپ کی شدت سے آہو کالا ہو جائیگا (ناسخ)

ہرن ہو جانا یا ہونا ۔ ہ۔ فعل لازم :۔ (۱) ہرن کی طرح جلد بھاگ جانا۔ ہوا ہو جانا۔ فرار ہو جانا۔ جاتا رہنا۔ زائل ہو جانا۔ کافور ہو جانا۔ بھاگ جانا۔ چل جانا۔ رفوچکر ہو جانا۔ جب نشے کی نسبت کہیں گے تو وہاں نشہ اتر جانے سے مراد ہوگی جیسے نشہ ہرن ہو جانا۔

پھر ہرن ہوگئی مری وحشت — پھر وہ رعنا غزال آپہنچا + + (ناسخ)

دل سے ہرن ہوا تری چشم سیہ کا دھیان — غائب ہوا ہے چوکڑی بھر کر غزال کیا (امانت)

(۲) وحشی بن جانا۔ وحشیوں کی سی حرکت کرنے لگنا۔ رمیدگی اختیار کرنا + ہ

میں وہ وحشی ہوں کبھی سونگھا جو میرا استخواں — مارے وحشت کے سگ جاناں ہرن ہو جائیگا (ناسخ)

ہَرَن ۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ (۱) غصب۔ زبردستی سے کسی کی چیز ہتیا لینا۔ (۲) لینا۔ چھیننا + بس کرنا۔ موہنا۔ قابو کرنا۔ جیسے من ہرن۔ دکھ ہرن وغیرہ

ہَرنا ۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ (۱) بارہ سنگا۔ گوزن۔ نر ہرن۔ آہوئے نر۔ اس معنی میں بکسر ہائے ہوز بھی آیا ہے جیسے ہ یہ تو بوجھے لال بجھکڑ اور نہ بوجھے کوئے + پیروں چکی باندھ کے ہرنا کودا ہوئے (۲) کپڑے دھونے کا پانی (۳) زین کو مہ۔ زین کا اگلا اٹھا ہوا حصہ۔ کاٹھی کا اگلا ابھرا ہوا حصہ +

ہَرنا ۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ (۱) پکڑنا۔ گہنا۔ گرفت کرنا۔ تھامنا + ہولی ہ

اے ری جوبن تیر دہوری میں کیسے بچے گو — ایک ڈرہے موہے وادن کا سکھی ری جادن رنگ مچے گو

کے کہوں دشٹ پڑ گئی شام کی تاکو کون ہرے گو — پر بھولا کہیں پائے پریم رس تا کوئی ننگ بچے گو +

[1] درائیدن بمعنی آواز کردن ہے چنانچہ اسی وجہ سے جرس کو بھی درا کہتے ہیں +

(۳) چھیننا چُرانا۔ زبردستی رکھوا لینا۔ (۴) درباختن کا ترجمہ۔ قمار بازی یا جوئے کی شرط میں کسی چیز کا چلا جانا ÷ ؎

ہم جان پر بھی کھیل کے جیتے نہ یار سے ہم نے یہ داؤں ٹرھ کے لگایا تھا ہر گیا (بحر)

ہَرنَوٹا۔ ہ۔ اسم مذکر: آہو برہ۔ غزال۔ ہرن کا بچہ ÷

ہَرِنی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (۱) مادۂ آہو۔ ہرن کی مادین ÷ (۲) کوک شاستر کی تقسیم کے موافق عورتوں کی ایک صفت جنمیں مادۂ آہو کی خاصیت مع دیگر حالات بیان کیجاتی ہے ÷

ہَرَوتی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ ایک قسم کی بانس کی لکڑی جو نہایت وزنی عمدہ اور ٹھوس ہوتی ہے اِس کی نسبت مشہور ہے کہ اگر کہیں سے اس میں چٹ پڑجائے تو تیل لگانے سے اُسکا گڑھا بھر جاتا ہے یہ لکڑی پانی میں ڈُوب جاتی ہے ÷

ہَرَوَل۔ ا۔ اسم مذکر:۔ دیکھو (ہراوَل)

ہَرَوَک۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ تقاوی جو ہل جوتنے والوں کو بلا سُود دیجاتی ہے ÷

ہری۔ س۔ اسم مذکر:۔ (۱) وشنو کا ایک نام ÷ کرِشنا۔ (۲) مہادیو۔ شیو۔ (۳) خدا۔ پرمیشر۔ بھگوان۔ ایشر۔ (۴) اِندر ÷ سانپ ÷ مینڈک ÷ سنگھ ÷ گھوڑا ÷ سُورج ÷ چاند ÷ طوطا ÷ بندر ÷ جمراج ÷ ہوا ÷ برہما ÷ شعاع ÷ مور ÷ کویل ÷ کوکلا ÷ ہنس ÷ آگ ÷

ہری بُلوانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (بنگال) (۱) پرمیشر کا نام لِوانا۔ خدا کا نام لوانا ÷ (۲) مُلکِ عدم کو پہنچانا۔ زبردستی مارڈالنا۔ زندہ درگور کرنا۔ عدم آباد کا رستہ بتانا دُنیا سے رُخصت کرنا ÷ (چونکہ بنگالی لوگ آدمی کا گھر میں مرنا اِس وہم سے کہ وہ بھوت ہوکر ستائے پسند نہیں کرتے بلکہ پہلے تو عورت کا جننا بھی اپنے گھر میں ناپاکی کے خیال سے نہیں ہونے دیتے تھے پس اُن لوگوں میں اس بات کا بیدردانہ اور بیرحمانہ دستُور ہوگیا ہے کہ جب آدمی قریب بہ مرگ ہوتا ہے تو اُسے گنگا کنارے لیجاتے اور زبردستی یا تو پانی میں غوطے دے دیکر دم نکالدیتے یا ہاتھ پاؤں مروڑ مروڑ کر ایسی تکلیف دیتے ہیں کہ جس سے جلد اُس کے پران چُھوٹ کر مُکت ہو جائے جس وقت یہ حرکت کرتے ہیں مرنے والے سے کہتے جاتے ہیں کہ ہری بولو بابُو ہر چند وہ کہتا ہے کہ ابھی ہمارے ہری بولنے کا وقت نہیں آیا مگر یہ بیدرد باز نہیں آتے اگر ایسی حالت میں یعنی گھر سے باہر لیجانے کے بعد وہ زندہ بھی رہجاتا ہے تو اُسے پھر گھر میں آنا بال بچّوں سے ملنا نصیب نہیں ہوتا اُن کے نزدیک وہ مردوں یا بھوتوں میں داخل ہو چُکا چنانچہ اس قسم کے سخت جانوں کی وہاں بستی ہی علیحدہ ہو گئی ہے۔ لیکن اب اب کر کے گورنمنٹ نے اس بیرحمی کا بھی انسداد ستی کی رسم کی مانند کردیا ہے گھر سے تو بیشک باہر لے جاتے ہیں مگر زبردستی اُسے مار نہیں سکتے)

ہری بولنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) مرتے وقت پرمیشر کا نام لینا۔ خدا کا نام لینا۔

مرتے وقت اپنے مذہب کا کلمہ پڑھنا۔ (۲) زندہ درگور ہونا۔ مرنا۔ انتقال کرنا۔ (مفصل کیفیت ہری بُلوانا میں دیکھو)

ہری۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (۱) سبز چیز۔ اخضر۔ کاہی رنگ کی چیز جیسے زعفران کی پہیلی [1] ؎

ہری تھی نہ ہر کی ÷ چولی پہنے زر کی اُٹھ سوداگر مول کر ÷ سونا دُوں گی تول کر (پہیلی)

(جن لوگوں نے اس ہری کے معنی پیارا خیال کر کے ایک علیحدہ لفظ قرار دیا ہے یہ اُنکی غلط فہمی ہے کہ وہ خدا کا پیارا یا اِس پہیلی کے الفاظ سمجھے ہیں اِس معنے میں یہ لفظ کسی ہندی لغات میں یا زبان پر نہیں آیا اِس جگہ پہیلی بنانیوالے نے ہری اور ہر میں تناسب دکھایا ہے نہ کہ اُسکے معنی پیارے قرار دے لئے ہیں اِس کے معنی یہی ہوسکتے ہیں کہ خدا نے اُسے اوّل سبز بنایا تھا پھر زرد بنایا) (۲) سرسبز۔ شاداب۔ تر و تازہ جیسے ہری کھیتی۔ ہری ڈال ÷

ہری بھری۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ سبز و خرّم۔ سبز و ثمردار۔ شاداب و پُرثمر۔ سرسبز و شاداب تر و تازہ ÷ بادولت یا با اولاد۔ بارور۔ جیسے تیری گودی ہری بھری رہے ÷ ؎

جھمکڑے کی لگ جائینگی کیاریاں ہری اور بھری ہونگی پھلواریاں (انشا)

خُونِ جگر میں تیر کی بکھیر سری بھری شاخ کماں رہے ترے قرباں ہری بھری (نکہت)

ہری چُگ۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ خود غرض یعنی وہ شخص کہ جہاں طعام دیکھے وہاں لا کلام موجود ہو کر ریزہ چینی کرے۔ دولت کا ساتھی۔ نبی کا یار۔ وہی مثل ہے یا کرے درد مند یا کرے غرضمند ایسے نگوڑوں ہری چُگ سے کہیں کام نکلتا ہے۔ (ٹھگھڑ سہیلی) دیگر ؎

جس روز یہ گاؤں بھی بک بکا جائیں گے وہ جاں نثار جو آج پسینے کی جائے لہو بہاتے ہیں وہ ہری چُگ جو دسترخوان کی مکھی بنے ہوئے ہیں ایسے اُڑجائیں گے جیسے گدھے کے سر سے سینگ (چتر بہنیلی)

(لغوی معنی سبز کھیتی سے غرض رکھنے والا ڈھور تھے۔ اصطلاحی معنی خود مطلبی اور خود غرض کے ہوگئے ہیں)

ہری کھیتی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ کچّی کھیتی۔ وہ کھیتی جو ابھی تک پکّی نہو ÷ سبز کھیتی ÷

ہری کھیتی گیابھن گائے مُنہ پڑے جب جانی جائے۔ ہ۔ کہاوت:۔ یعنی جب کوئی کام انجام کو پہُنچ جائے جب ہی خاطر جمع ہوتی ہے۔ جب تک ہری کھیتی پک نہ جائے گیابھن گائے بچّہ بیا نہ لے تب تک بھروسا نہیں ÷ جب مطلب حاصل ہو تب ہی جانیئے ÷

ہَریا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) ہرا۔ سبز۔ (۲) سرسبز۔ شاداب ÷ ہرا بھرا۔ (۳) شاہی جنگل کا نگہبان۔ (۴) ایک قسم کے پرندے جو اکثر پکّی کھیتی پر پڑتے ہیں اور اُنہیں ہریا ہریا کہہ کے اُڑاتے ہیں ÷ طوطے اُڑانے کی آواز۔ پرند اُڑانے کی آواز۔ (۵۔ صفت) جنگلی۔ وحشی۔ جیسے ہریا ہاتھی۔ (۶) وہ گائے یا بیل جو کھیت میں گھُسکر کھانے کا عادی ہو جائے ÷ ہری کھیتی میں جا پڑنے والا ڈھور ÷

ہریا ہاتھی۔ حاکم چور ÷ دونوں کے بگڑے اور نہ چھور۔ ہ۔ کہاوت:۔ جنگلی

[1] سُورج مکھی ہُوا گلِ خورشید خاوری ÷ ایکے بہار آئی ہے کیسی ہری بھری ÷ (قدر)

ہری

ہاتھی اور بدنیت حاکم کے بگڑ جانے سے کہیں ٹھکانا نہیں لگتا +

ہَریالا - ہ - صفت :- (۱) سرسبز - شاداب - خُوش وخرّم - تر و تازہ + نوجوان ہرابھرا نوعمر + پھلا پھُولا - بھر بھرا لا - شگفتہ - جیسے ہریالا بنا دُولھا کی تعریف میں آتا ہے[1] - ۲ - اسم مذکر) ایک قسم کا سبز چھوٹا سا پرند جسے مکھّی مار بھی کہتے ہیں +

ہریالا بنا - ہ - اسم مذکر :- نوشۂ شگفتہ - خُوش وخُرّم دُولھا - سرسبز ہونے والا دُولھا - پھلنے پھُولنے والا نوشہ + خوبصُورت دُولھا + ہ

آیاری لاڈو تیرا بنا بن آیا — مُنہ کتنا سر سہرا باجے اچھّی سج کر لایا
سہرے والاری بنا ہریالا ری بنا — آیاری لاڈو تیرا بنا بن آیا + } سُہاگ

ہریالی - ہ - اسم مؤنث :- (گنوار) ۱ - سبزی - ہریاول - سبزہ + سرسبزی شادابی - طراوت - تر و تازگی + ہ

جنگل سب اپنے تن پر ہریالی سج رہے ہیں — گُل پھُول جھاڑ بُوٹے کر اپنی دھج رہے ہیں (نظیر)

(۲) دُوب - ایک قسم کی عمدہ اور باریک گھانس - (۳) خوبصُورت عورت - سُندر نار + ہری بھری دُلہن - خُوش وخُرّم عروس - عرُوس زیبا جیسے

جھاڑی بُوٹی کے ہیں بیر ہریالی نے توڑے ہیں بیر - گھونگٹ والی نے توڑے ہیں بیر - کھٹّے میٹھے ہیں بیر (بیر فروش کی آواز) ہ

ہووے مبارک شادی - جم جم نت نت آباد کی — نت نئی ہریالی بنو - ہووے مبارک شادی (شادیانہ)

ہَریانا - ہ - فعل لازم :- (گنوار) ۱ - سرسبز ہونا - ہرا بھرا ہونا - شگفتہ وشاداب ہونا -

تُلسی پروا ہاگ کے سینچت بھی کُملائیں (درخت) (باغ) — رام بھروسے جو رہیں پربت ہی ہرائیں (دوہا)

(۲ - اسم مذکر) بانگر - اُونچی زمین - اُونچا مُلک - جیسے ہریانے کا گھی بڑا طاقتور ہوتا ہے +

ہریاول - ہ - اسم مؤنث :- (۱) سبزی - سبزہ + طراوت - تازگی - شادابی - (۲) مرغزار - سبزہ زار - چراگاہ - وہ جگہ جہاں بکثرت سبزہ ہو +

ہریائی - ہ - اسم مؤنث :- (پُورب) دیکھو (ہریاول)

ہرے پھرے - ہ - تابع فعل :- (عو) ہر پھر کر - پھر پھرا کر - آخر کار - جیسے اوکسیت

کہوں سنوں ہرے پھرے اپنی آنکھوں ہی پہ بس چلتا ہے - (گنگھٹ سہیلی)

ہَریسہ ع - اسم مذکر :- (۱) ہریس - ایک قسم کی خُورش جو گیہوں کے آٹے گوشت کی یخنی اور دُودھ سے پکائی جاتی ہے - جیسے کھول کیسہ کھا ہریسہ - (۲ -) گھُلا مِلا - نہایت گلا ہُوا - جیسے گوشت تو گل کر ہریسہ ہو گیا +

ہَریل - ہ - اسم مذکر :- ایک قسم کا نہایت خُوش ذائقہ پرند جو فاختہ کی برابر ہوتا ہے - ایک قسم کا ہرا کبُوتر +

ہرے ہیں آنکھیں ہونا - ہ - فعل لازم :- (گنوار) فضول خرچ اور ناعاقبت اندیش ہونا + امیری کے سبب فضُول خرچی کی عادت پڑی ہُوئی ہونا + (چُونکہ جب جنگل ہرا ہوتا ہے تو ہر ایک جانور بے فکری سے خُوب اچھّا اچھّا چارہ کھاتا باقی کو بیقدری سے خراب کر دیتا ہے بس اُسی سے یہ محاورہ ہو گیا - جیسے تمہاری آنکھیں تو ابھی ہرے میں ہیں)

ہڑب

ہَریوا - ہ - اسم مذکر :- ایک قسم کا طوطا - سوآ + (یہ رائے مکسُور و یائے مجہُول پڑھنا چاہیئے)

ہَڑ - ہ - اسم مؤنث :- (۱) ہلیلہ - ایک قسم کے کسیلے پھل کا نام + بہیڑا - آملہ بھی اُسی کی ایک قسم میں ہے + (ہڑ دو طرح کی مشہور ہے ایک بڑی ہڑ جسے ہلیلۂ زرد بھی کہتے ہیں یہ اوّل درجہ میں سرد دوم میں خُشک ہے دُوسری چھوٹی ہڑ جسے ہلیلۂ سیاہ زنگی ہڑ اور کالی ہڑ بھی کہتے ہیں - مزاجاً یہ بھی اوّل درجہ میں سرد دُوسرے میں خشک ہے مگر بعض نے گرم بھی لکھا ہے)

(۲) ایک قسم کی لمبی گھُنڈی جو ہڑ سے مشابہ بنائی جاتی یا ازار بند میں گُوندھی جاتی ہے جیسے ازار بند کی ہڑ - کنٹھی کی ہڑ وغیرہ + ہ

تری بدھی ہے پھلی پھُولی ہُوئی بیل کی طرح — پھل زمرّد کی ہڑیں ہیں پرب الماس کے پھُول (رنگ)

(۳) ایک قسم کا زیور جو ہڑ سے مشابہ ہوتا ہے - (۴ - کوہستانی) کاٹھ جس میں مُجرم کو رات کے وقت ٹھونک دیتے ہیں +

ہڑیانا رِضنا - ہ - فعل متعدّی :- ہڑ بنانا - کسی چیز میں سُوت یا ریشم یا کلبتُو سے گھُنڈی بنانا

ہَڑ - ہ - اسم مؤنث :- ہاڑ کا مخفّف - ہاڑ - ہڈّی - اُستخواں - عَظم - استھی +

ہڑپھوٹن - ہ - اسم مؤنث :- ہڈّیوں کا درد - اعضا شکنی +

ہَڑواڑ - ہ - اسم مؤنث :- وہ جگہ جہاں اپنے کُنبہ کے لوگ دفن ہوتے ہیں خاندان کا مدفن +

ہُڑ - ہ - اسم مذکر :- ابلہ - بیوقُوف - بودھو - نادان - سادہ لوح +

ہڑا - ہ - اسم مذکر :- (پُورب) بان - ہوائی - خدنگ - ایک قسم کی آتشبازی +

ہڑ بڑا جانا - ہ - فعل لازم :- گھبرا جانا - سٹ پٹا جانا + بے حواس ہو جانا - بے اوسان ہو جانا - لکھنؤ میں ہڑبڑا جانا بھی کہتے ہیں +

ہَڑبڑانا - ہ - فعل لازم :- گھبرانا - بولانا - بوکھلانا - بیقرار اور بیحواس ہونا - مضطر اور مُضطرب ہونا - دست و پا گم کردن کا ترجمہ - جیسے ماتھ : منھّی بیوی ہڑبڑا کے اُٹھی + ہڑبڑا کر چونک پڑے +

ہَڑبڑی - ہ - اسم مؤنث :- اضطراب - اضطرار + بے قراری - کھلبلی - بے تابی - اضطرابی - گھبراہٹ + بھاگڑ + افراتفری - ہلچل +

ہَڑبڑی پڑنا - ہ - فعل لازم :- کھلبلی پڑنا - گھبراہٹ ہونا + ہنگامہ ہونا - غوغا ہونا - بھاگڑ مچنا + ہلچل ہونا +

ہَڑبڑیا - ہ - صفت :- (۱) مضطرب - مضطر - بیاکُل - بیچین - گھبرایا ہُوا - بوکھلایا ہُوا بورایا - ہڑلُو - (۲) تاؤلا - جلدباز - تعجیل کار +

[1] میاں! ہریالے کی پھلت ہے + (بونٹ فروش کی آواز)

ہڑپ

ہڑپ۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ بغیر چبائے نگل جانا۔ ایک دفعہ ہی نوالہ اُتار جانا ÷ بغیر چبائے نگلنے کی آواز۔ جیسے کڑوا کڑوا تھو تھو میٹھا میٹھا ہڑپ ÷

ہڑپ کر جانا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ (۱) نگل جانا۔ اندر اُتار جانا۔ ہپ کر جانا۔ (۲) غبن کر لینا۔ کھا جانا ÷

ہڑپا۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ کسی چیز کا ایک دفعہ ہی منہ میں ڈالکر حلق سے اُتار جانا ÷

ہڑپا مارنا یا لگانا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ ایک دفعہ ہی نگلنا یا حلق سے اُتار جانا۔ ہپ کر جانا ÷

ہڑتال۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) زرنیخ ایک قسم کی زہریلی دھات جسکا مفصل بیان ہرتال میں لکھا گیا۔ (۲) ہڑتال حاکم کے ظلم سے تمام بازار بند کر دینا۔ ہاٹوں کو تالا لگا دینا۔ دربنداں۔ تختہ کردن دکانہا ÷ (کسی رئیس یا بادشاہ کے ماتم پر بھی ہڑتال کرتے ہیں)[ف۱]

ہڑتال کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ دکانیں بند کر دینا۔ دکانوں کو قفل لگا دینا۔ ہاٹوں کو تالا مار دینا۔ دربنداں کردن یا تختہ کردن دکانہا کا ترجمہ ÷ حاکم کے ظلم یا ماتم کی علامت ÷

ہڑتال ہونا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ حاکم کے ظلم و ستم یا ماتم کے سبب دکانوں کا بند ہونا۔ بازار بند ہونا

اُس دُرِ دنداں پہ سم کھا کے مرینگے جوہری ایک دن ہڑتال ہوگی جوہری بازار میں (جوہر)

ہڑجوڑا۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ ایک سفید پودے کا نام جس سے ٹوٹی ہوئی ہڈی جڑ جاتی ہے ÷

ہڑدنگا۔ ہ۔ صفت :۔ (۱) خولاجبلا۔ بغلول۔ بلا۔ پھوہڑ۔ بدسلیقہ۔ بے شعور۔ بونگا۔ جانگلو۔ فارسی ہرزمنا۔ (۲) دنگئی۔ فسادی۔ شریر۔ مفسد۔ ہنگامہ پرداز۔ اگرچہ اہل لغات نے یہ معنی لکھے ہیں مگر اس معنی میں یہ لفظ بولا نہیں جاتا۔ (۳) لڑکوں کا اچھلنا کودنا ÷

ہڑدنگی۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) لڑاک۔ فتنہ پرداز۔ شریر۔ جھگڑالو۔ دنگئی۔ اس معنی میں بولتے نہیں۔ (۲) آوارہ۔ آوارہ گرد۔ ہرزہ گرد۔ بیہودہ۔ باؤ ڈنڈی ÷ وہ عورت جو گھڑی یہاں کھڑی ہو جائے گھڑی وہاں کھڑی ہو جائے ÷ پھوہڑ۔ بدسلیقہ۔ ہلّی۔ کھلّو باؤلی ÷ اِدھر اُدھر پھرنے والی عورت۔ جیسے موئی ہڑدنگی چھوکری خدا جانے کہاں اپنی اوڑھنی پھینک آئی ÷

ہڑک۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ ہرونگ جسے اکثر کہار بجاتے ہیں ÷

ہَڑک۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) لت۔ عادت۔ دھت۔ (۲) باؤلے گیدڑ یا کتے کے کاٹے کی لہر۔ وہ کیفیت جو سگ گزیدہ کو پانی دیکھکر یا جلتی ہوئی آگ کے معاینہ سے وارد ہوتی ہے۔ ہڑک بائی۔ باؤلے کتے کا زہر یا اُس کا اثر ÷ (جب باؤلا کتا یا گیدڑ کاٹ کھاتا ہے تو تین چار ہفتہ سے لیکر کئی مہینے یا کئی برس تک تو کچھ تکلیف نہیں ہوتی مگر کبھی مقام زخم پر درد یا کھجلی یا سوزش ہو کر اس کے بعد جسم کے مختلف مقامات میں درد ہونا۔ کاہلی۔ بے چینی۔ غنودگی ظاہر ہونے لگتی۔ رقیق چیز کے پینے میں دقت پیش آتی اور رفتہ رفتہ پانی کے نام یا آواز سے بھی خوف و تشنج ہونے لگتا۔ آنکھوں کا پتھرانا روشنی کی برداشت نہ کرنا۔ تشنگی خشکیٔ زبان۔ بھونکنا۔ پیدا ہو کر ہوت تھوکنا۔ ہذیان۔ شدید تشنج اور دم بند ہو جانا واقع ہو کر آدمی مر جاتا ہے۔ اِس کا علاج اِس سے بہتر نہیں ہے کہ تین دن کا جلا ہوا اُس کھیس کر پلائیں خود بخود حلق سے اُتر جاتا اور آرام ہو جاتا ہے۔ بیندوا یا لکڑ بھگا ایک درندہ ہے جو کتوں کو کھا جاتا اور اُٹھا کر لیجاتا اور وہ بگھیلا بھی کہلاتا ہے) ۵

باؤلا دولت دنیا کی ہے خواہش میں حریص سگِ دیوانہ ہے یہ کوئی ہڑک جاتی ہے (ظفر)

(۳) اُمنگ۔ شوق۔ ولولہ۔ اُچنگ ÷

ہڑک اُٹھنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ (۱) باؤلے کتے کے زہر کا اثر نمایاں ہونا۔ کتے کی سی بولی بولنا اور کاٹنے کو دوڑنا۔ باولے کتے کی طرح بھونکنا۔ (۲) اُمنگ اُٹھنا۔ شوق چرّانا۔ ولولہ اُٹھنا ÷

ہڑک چڑھنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ باؤلے کتے کے کاٹے کا زہر چڑھنا۔ سگِ دیوانہ کے اثرِ زہر سے دیوانہ ہو جانا ÷ ۵

مری ہر بات کے جو کاٹنے کو دانت رکھتا ہے ہڑک تجکو چڑھی ہے یہ زِ فیبِ سگ صفت کیسی (نکہت)

ہڑک لگنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ کسی بات کی ضد چڑھنا۔ دھت ہونا۔ لت لگنا ÷

ہُڑکا۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ غمِ جدائی جو بچوں کو لاحق ہوتا اور اُس سے وہ اکثر بیمار پڑ جاتے ہیں ÷ اثرِ محبت و یاس۔ وہ رنج و تاسف جو بچوں کو کسی چیز کی جدائی سے ہو جائے ÷

ہَڑکانا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ ترسانا۔ پھڑکانا ÷ کسی چیز کی جدائی سے رنج دینا۔ بیدل کرنا ÷

ہَڑکائی۔ ہ۔ صفت :۔ زنِ سگ گزیدہ۔ پگلی۔ دیوانی۔ باؤلی۔ پھاڑ کھانے کو دوڑنے والی۔ جیسے وہ تو ہڑکائی کتیا بن گئی ہے ÷

ہَڑکائی کتیا۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) باؤلی کتیا ÷ وہ کتیا جو ہر ایک کو کاٹتی پھرے۔ جیسے ساس بیچاری نے ذرا سے کام کو کہا اور ہڑکائی کتیا کی طرح ٹانگ لی (دکھیا)۔ (۲) مست عورت۔ کانگ کی کتیا۔ (اِس معنی میں ہمارے نئے محاورہ داں کی تحقیقات ہماری [illegible])

ہُڑکنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ بچوں کا کسی کو یاد کرنا ÷ کسی چیز کی جدائی میں بچے کا مغموم اور افسردہ ہونا ÷

ہَڑکنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ ترسنا۔ پھڑکنا۔ مشتاق و خواہشمند ہونا ÷

ہزار۔ ف۔ صفت :۔ (۱) الف۔ دہ صد۔ سہنسر۔ دس سو کی مقدار۔ ۱۰۰۰۔ (۲)۔ (تابع فعل) ہر چند۔ جتنا کچھ۔ جس قدر۔ کسی قدر۔ کیوں نہ کتنا ہی۔ جیسے ہزار سمجھایا نہ سمجھا ÷ ۵

ہزار صحبت ہو اُن سے بدمذہب بدوں سے نیکو کیا ہی مطلب کہ تلخیِ زہر خیش سے کب مزید لیتا ہے انگبیں کا (قدر)

انجم تاباں سرِ چرخ بریں چمکیں ہزار پر نہ اپنے کفش پا کے تم ستاروں میں گنو (ظفر)

(۳)۔ (تابع فعل) بہتیرا۔ لاکھ ÷ لاکھوں۔ ہزاروں۔ بہتیرے۔ صدہا ÷ ۵

یہ زُہد آپ کا اے داغ ہے مکر و فریب ہزار پھیرئیے تسبیح لاکھ دانوں کی ÷ (داغ)

داغ کا ذکر سُن کے وہ بولے ایسے ایسے ہزار پھرتے ہیں ÷ ÷ (//)

ف۱ ہندو دانفظ ہڑتال نمبر ۲ کو گمی۔ توڑا۔ نائیٹری۔ کمیابی کے موقع پر بھی استعمال کرتے ہیں جیسے سُودا پڑنے سے اناج کی ہڑتال ہوگئی۔ فلاں چیز کی تو شہر میں ہڑتال ہے ÷

(۴) بلبل ہزار داستاں۔ عَندَلیب ٭

بہار میں ہو خوشی کی سما بہار ہے جب　　نہ چُوکے موسمِ گُل میں کبھی ہزار ہے جب (سیّد)

یہ رنگہائے مُختلف اُس ایک گُل کے ہیں　　آئینہ دیکھنے کو چمن ہے ہزار کا ٭ ٭ (زکی)

(۵۔ ا۔ اِظہارِ کثرت کے واسطے) نہایت۔ بہت سی۔ ازحد۔ بہتیری۔ جیسے

ایک تندرستی ہزار نعمت ٭ ے

تنگدستی اگر نہ ہو سالک　　تندرستی ہزار نعمت ہے ٭ ٭　　(سالک)

کیا خاک اعتبار کرُوں جذبِ دل ترا　　وہ ایک دن نہ آئے ہزار التجا ہُوئی ٭ (زکی)

ہم اپنی بیدلی سے ہیں بے برگ و بے نوا　　ہو ایک دل تو عشق کے جھگڑے ہزار ہیں (ر)

ہزار آفتیں ہیں ایک دل لگانے میں۔ ا۔ محاورہ:۔ ایک عشق کیساتھ سیکڑوں مُصیبتیں ہیں۔ ایک مروّت کے ساتھ بہت سے نقصان اُٹھانے پڑتے ہیں

ہزار بار۔ ف۔ صفت:۔ اکثر۔ بارہا۔ ہزار دفعہ۔ بے انتہا ٭ ے

نمُودِ عالم کون و فساد ہے برباد　　خراب دیکھے ہُوئے ہیں ہزار بار کے پُھول (زکی)

دل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت درد سے بھر نہ آئے کیوں　　روئیں گے ہم ہزار بار کوئی ہمیں ستائے کیوں (غالب)

ہزار پا۔ ف۔ اسم مذکّر:۔ کنکھجُورا۔ کنگوجر۔ کنسلائی۔ کنجائی ٭

ہزار جان سے یا ہزار ہزار جان سے۔ ا۔ تابع فعل:۔ نہایت طیبِ خاطر اور کمال ہی شوق سے۔ ہزار جانوں سے۔ ہزار جانیں لیکر۔ جیسے "ہزار جان سے قُربان ہونا۔ جب طوطا پڑھ نکلتا ہے پیاری پیاری بولیاں بولتا ہے میٹھی میٹھی باتیں کرتا ہے کیسا جی خُوش ہوتا ہے ہزار ہزار جان سے ہر ایک اُسکا خواہاں ہوتا ہے" (نگھٹر سہیلی)

ہزار جان سے قربان۔ نثار یا صدقے ہونا۔ ا۔ فعل لازم:۔ کسی کا نہایت ہی عاشق و فریفتہ اور دلدادہ ہونا۔ کسی کا ازحد شیفتہ اور والہ ہونا ٭

ہزار جُوتیاں ماروں اور ایک نہ گِنُوں۔ ا۔ محاورہ:۔ نہایت بیزاری اور خفگی کے موقع پر بولتے ہیں یعنی اِس قدر غصّہ ہے کہ ہزار جُوتیاں مارکر بھی یہی جی چاہتا ہے کہ ان کو بُھلا کر پھر نئے سرے سے لگاؤں اور یہی سلسلہ بندھا رہے جتنا ماروں اُتنا ہی تھوڑا ہے ٭

ہزار چشم۔ ف۔ اسم مذکّر:۔ کرک۔ کینکڑا۔ سرطان۔ خرچنگ ٭

ہزار چشمہ۔ ف۔ اسم مذکّر:۔ سرطانی دنبل یا پھوڑا۔ اُدِیٹ پھوڑا۔ پیٹھ کا مُہلک پھوڑا۔ خنجر بیگ ٭

ہزار حیف۔ ف + ع۔ اسم مذکّر:۔ ہزار افسوس۔ نہایت افسوس۔ حیف صد حیف ٭

ہزار حیف کہ جیتے تھے جن کو دیکھ کے ہم　　زکی وہ لوگ اب اِس کُہنہ خاکداں میں نہیں (زکی)

ہزار دل سے۔ ا۔ تابع فعل:۔ دیکھو (ہزار جان سے) ازحد۔ نہایت ہی ٭ ے

بُلبُل کی طرح رہُونگا نالاں　　عاشق ہُوں ترا ہزار دل سے ٭ ٭　　(میر سوز)

ہزار داستاں۔ ف۔ اسم مذکّر:۔ (شعرائے عجم نے ہزار دستاں باندھا ہے) (۱) ایک قسم کا ولایتی بُلبُل جو ہزار دن بولیاں بولتا اور نہایت خوش الحان ہوتا ہے۔ ولایت کا گُلدُم۔ عَندَلیب۔ فارسی میں ہزار آواز بھی آیا ہے۔ (۲۔ ا۔ صفت) خُوش گُفتار۔ خُوش الحان ٭ گویا۔ طلیق اللّساں ٭ طرح طرح کی گُفتگو اور حکایات و لطائف سے خُوش کرنے والا ٭ خُوش گپ۔ خُوش بیان۔ وہ شخص جس کے مُنہ سے بات کرتے پُھول جھڑتے

ہزار رنگ بدلنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ اپنے کو مُختلف طور سے ظاہر کرنا۔ متلوّن ہونا ہزار رنگ برآمدن کا ترجمہ۔ مُختلف صُورتیں اختیار کرنا۔ کایا پلٹ کایا پلٹنا ٭ کسی بات پر قائم نہ رہنا ٭ بہرُوپیاپن دکھانا ٭

ہزار سُتُون۔ ف۔ اسم مذکّر:۔ (۱) وہ محل جو سلطان ناصر الدّین محمود نے رائے پتھورا کے قلعہ میں بنوانا شرُوع کیا تھا جسے غیاث الدّین بلبن نے پُورا کیا یہ سنگِ خارا کا تھا۔ (۲) وہ عمارت جو سلطان محمّد بن تغلق نے جہان پناہ میں لکڑی کی بنوائی تھی چنانچہ ابن بطُوطہ نے بھی اپنے سفرنامہ میں اِس کے چوبی ہونے کا ثبوت دیا ہے بدرالدّین چاچی نے اپنے قصائد میں اِسی کی تعریف کی ہے ٭

نہ سقف بے ستُوں کہ نشیمن رو نہ شُد تمام　　درگوشۂ ہزار سُتُونِ تو مُضمر است ٭
اگر نہ خُلد بریں ہست این ہزار ستُوں　　چرا فضائے درش عرصہ گاہ روزِ جزاست

(بدرالدّین چاچی)

ہزار گائیدہ۔ ف۔ صفت:۔ نہایت فاحشہ۔ لشکر خلاص۔ ہزاروں کی چھنال ٭

ہزار گُلّا۔ ا۔ اسم مذکّر:۔ (لکھنؤ) گُلِ صدبرگ۔ گیندا ٭

ہزار لاٹھی ٹُوٹے گی تو بھی گھربار کے باسن توڑنیکو بہت ہے۔ کہاوت:۔ خاوند لاکھ دُبلا ہو مگر بیوی کے مارنے کو بہت ہے ٭ ہتیار ٹُوٹا پُھوٹا بھی کام کر ہی جاتا ہے ٭

ہزار مُنہ ہزار باتیں۔ ا۔ محاورہ:۔ جتنے مُنہ اُتنی ہی باتیں۔ ہر ایک شخص اپنی سمجھ اور اپنی لیاقت کے موافق کہتا ہے ٭ ے

مجال کسکی ہے اے ستمگر سنائے جو تجھکو چار باتیں　　بھلا کیا اعتبار تُو نے ہزار مُنہ میں ہزار باتیں (داغ)

غُنچہ ترے دہن کو کہیں لوگ تو کہیں　　آفاق میں ہزار ہیں باتیں ہزار مُنہ (اسیر)

ہزار نعمت اور ایک تندرستی۔ ا۔ کہاوت:۔ یعنی ایک تندرستی ہزار نعمت پر غالب ہے۔ تندرستی کے آگے نعمت کی کُچھ حقیقت نہیں ٭

ہزار ہاتھ کا بنکر آئے۔ ا۔ محاورہ:۔ یعنی کیسا ہی اعلیٰ مرتبہ لیکر آئے۔ کیسا ہی بھار بھرکم ذی عزّت بنے۔ اگر کیسا ہی عُلوئے جاہ پر ہو کر آئے تو بھی محرُوم ہی رہے ٭

آوے ہزار ہاتھ کا بن کر اگر کوئی　　بیحکم شرع رکھ نہ سکے زینہار پا ٭ ٭ (میر حسن)

ہزار ہاتھ ہیں۔ ا۔ محاورہ:۔ بہتیرے ہاتھ ہیں۔ بیسیوں ہاتھ ہیں۔ سہنسر ہاتھ ہیں۔

یعنی خدا تعالیٰ دینے پر آئے تو بہتیرے رستے ہیں + ۵

سو تُوف ایک ہاتھ پہ اُس کا نہیں کرم دینے پہ آئے وہ تو ظفر ہیں ہزار ہاتھ (ظفر)

ہزار ہاتھی لٹے گا تو بھی سوا لاکھ ٹکے کا۔ ا۔ کہاوت:۔ جس طرح ہاتھی کیسا ہی دُبلا ہو جائے پھر بھی زیادہ ہی کو بکے اسی طرح امیر کیسا ہی مفلس ہو جائے پھر بھی اُس کے پاس کچھ نہ کچھ گھُرچن رہ ہی جاتی ہے +

ہزارا یا ہزارہ۔ ا۔ اسم مذکر:۔ (۱) ایک قسم کا گیندا اور نیز ایک قسم کا لالہ جس کا پھُول بہت بڑا ہوتا ہے + گُلِ صد برگ +

داغ کھا کھا کر ہزاروں لیکہ یئے جان دی جو گل گل میری تربت پہ ہزارا ہو گیا (اسیر)

(۲) ایک قسم کا فوارہ یا پچکاری جس میں بہت سے چھید ہونیکے سبب سیکڑوں پتلی پتلی دھاریں نکلتی ہیں +

خُون مژگاں سے نکلتا ہے ہزارے کی طرح چھُوٹتا ہے جو مرے سینہ میں فوارۂ دل (داغ)

ہے تصوّر نوکِ مژگاں کا جو ہر دم سامنے دیدۂ گریاں ہمارا اب ہزارا ہو گیا (ناسخ)

گر بہاں ہیں تو مرا دیدۂ تر حاضر ہے چھُوٹے مژگاں کا ہزارہ ترے خنجا نے پر (قدر)

ہزاروں۔ ا۔ اسم مذکر:۔ ہزار کی جمع جو حرُوفِ نسبت کے آجانے سے ون کیساتھ بنائی جاتی ہے۔ اُلوف +

ہزاروں گھڑے پانی کے پڑ گئے۔ ا۔ محاورہ:۔ نہایت شرمندگی اور خجالت حاصل ہوئی۔ شرم کے مارے پسینوں میں نہا گئے۔ شرم سے پسینے پسینے ہو گئے۔ جیسے جس وقت اُسنے مجھے جھُٹلایا ہزاروں گھڑے پانی کے پڑ گئے +

ہزاروں باتیں سُنانا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ (۱) بہت کچھ بُرا بھلا کہنا۔ بکنا۔ بھوگ سُنانا۔ (۲) بکثرت طعنے دینا۔ طعنے مہنے دینا۔ چھیڑنا۔ آوازے کسنا + ۵

گل کو وہ چھیڑتے ہیں باغ میں آتے جاتے باتیں بلبل کو ہزاروں ہیں سناتے جاتے (صبا)

ہزاروں ہیں۔ ا۔ تابع فعل:۔ (۱) سیکڑوں ہیں۔ صدہا آدمیوں ہیں۔ لاکھوں آدمیوں کے رُوبرُو۔ جیسے وہ ہزاروں میں بھی نہیں شرمائے۔ (۲) لاکھوں میں۔ ضرُور۔ بالضرور۔ شرطی۔ بلا مبالغہ جیسے وہ ہزاروں میں جیت کر رہے گا +

ہزارہ۔ ف۔ اسم مذکر:۔ (منسُوب بہ ہزار) ا۔ دیکھو (ہزارا) ۲۔ ایک سرحدی پہاڑی قوم کا نام جو ہندوستان کے شمال میں آباد اور مذہباً شیعہ و بہادر ہے + ایک پہاڑی کا نام جو مُلکِ پنجاب کے سرحدی ملک میں واقع ہے +

ہزارہا۔ ف۔ اسم مذکر:۔ ہزار کی جمع۔ ہزاروں۔ اُلوف +

ہزاری۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ (۱) ہزار سے نسبت رکھنے والا۔ منسُوب بہ ہزار۔ (۲۔ اسم مذکر) ہزار آدمیوں کا افسر۔ بین باشی۔ بین باشی گری کا عہدہ + وہ شاہی عہدہ جس میں ہزار آدمیوں پر اختیار ہو۔ (۳) ہزار آدمیوں کی پلٹن +

ہزاری بزاری۔ ا۔ صفت:۔ (عو) ا۔ لغوی معنی ہزاروں قسم کے آدمیوں سے ملنے اور بازار میں بیٹھنے والا یعنی ادنے و اعلےٰ سے ملنے والا شریف و وضیع سے ربط رکھنے والا + امیر و غریب سے اتحاد رکھنے والا۔ (۲) سفلہ و کمینہ + لُچّہ۔ شُہدہ + غیر مُعتبر + عوام کالانعام۔ جیسے ہزاری بزاری کی بات کا کیا اعتبار (اس معنی میں لفظ بزاری تابع مہمل بھی ہوسکتا ہے)

ہزاری روزہ۔ ف۔ اسم مذکر:۔ ماہ رجب کی ستائیسویں تاریخ کا روزہ جو نفلی ہے مگر ہزار روزوں کی برابر اُس کا ثواب ہوتا ہے اِس روزے کو عورتیں کثرت سے اور مرد بہت کم رکھتے ہیں + ۵

میں ترے صدقے نہ رکھ تو مری پیاری روزہ بندی رکھ لے گی ترے بدلے ہزاری روزہ (انشا)

دیکھ پنسُورے میں تاریخ بتا دے مجکو اسکے آتو جی بکُوگی میں ہزاری روزہ (رنگین)

بھاری گرمی کا نہ رکھ تو مری پیاری روزہ ہلکا رکھ لیجیو جاڑے میں ہزاری روزہ (بیگم)

ہزاری عمر ہو۔ ا۔ کلمۂ دعا:۔ (عو) یہ وہ کلمۂ دعائیہ ہے جو تسلیم یا بندگی یا آداب کے جواب میں بڑی بُوڑھیاں بطور دعا زبان پر لاتی ہیں یعنی ہزار سالہ عمر ہو۔ ہزاروں برس جیئو۔ جیسے دادی اماں آداب! بیٹی ہزاری عمر +

ہزآنر۔ انگلش (HIS—HONOR) اسم مذکر:۔ حضُور اعلےٰ۔ حضُور اقدس + خود بدولت۔ آپ رُوپ +

ہزایکسلنسی۔ انگلش (*His Excellency*) اسم مذکر:۔ عمدۃ الملک۔ حضُور اقدس۔ حضُور اعلےٰ۔ مہاراج۔ جنابِ مستطاب۔ نواب لفٹنٹ گورنر بہادر یا اسی مرتبہ کے اعلےٰ حاکم خواہ رئیس یا افسر کے واسطے یہ لفظ آتا ہے +

ہزبر۔ ع۔ اسم مذکر:۔ شیر درندہ۔ پھاڑ ڈالنے والا شیر۔ شیر ببر۔ کیہری۔ سنگھہ +

ہزل۔ ع۔ اسم مذکر:۔ بیہودہ باتیں۔ مسخرہ پن۔ مسخرگی + فحش باتیں۔ بدکلی۔ مذاق۔ ٹھٹا۔ ٹھٹولی۔ مزاح۔ تمسخر + گالی گلوچ +

ہزہائینس۔ انگلش (*His Highness*) اسم مذکر:۔ سری مہاراج۔ حضُور انور۔ تقدس مآب۔ حضُور والا۔ خداوند نعمت۔ جنابِ اقدس +

(یہ لفظ گورنر جنرل یا اسی مرتبہ اور عہدے کے رئیس و نواب کے واسطے مخصُوص ہے)

ہزیمت۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ شکست + بھاگڑ۔ گریز۔ شکستگی لشکر۔ لشکر کا ٹوٹ جانا +

ہزیمت اُٹھانا۔ ا۔ فعل لازم:۔ شکست کھانا۔ بھاگنا۔ پسپا ہونا۔ پیٹھ دکھانا +

ہزیمت کھانا۔ ا۔ فعل لازم:۔ شکست کھانا۔ بھاگنا۔ پسپا ہونا۔ پیٹھ دکھانا +

ہژدہ یا ہژدہ۔ ف۔ صفت:۔ اٹھارہ۔ ہیزدہ۔ دس اور آٹھ۔ دو کم بیس +

ہژدہ ہزار عالم۔ ف + ع۔ اسم مذکر:۔ اٹھارہ ہزار مخلوقِ خدا۔ اٹھارہ ہزار طرح کی مخلوق۔ صاحبِ بصائر نے لکھا ہے کہ دنیا کے چاروں حصّوں میں جنوب

شمال، مشرق اور مغرب میں ساڑھے چار چار ہزار مخلوق ہے جس کا مجموعہ اٹھارہ ہزار ہوتا ہے۔ سید علی ہمدانی کا قول ہے کہ تین سو ساٹھ ہزار مخلوق ہے مگر بعض نے ستر ہزار بھی لکھا ہے۔ بعض لوگ صرف ہژدہ عالم ہی لکھتے ہیں چنانچہ اُنکے نزدیک **عقلیہ نوریہ رُوحیہ نفسیہ تبعیہ جسمیہ عنصریہ مثالیہ خیالیہ برزخیہ حشریہ جنانیہ جہنمیہ عراقیہ رویئتیہ صُوریہ جمالیہ کمالیہ** یہ تمام عالم دو عالم ظاہر و باطن یعنی غیب و شہادت میں مندرج ہیں۔ بعض نے فرمایا ہے کہ عالم عقول و عالم ارواح اور عالم افلاک جو نو ہیں اور عالم عناصر جو چار ہیں نیز عالم موالید جو تین ہیں سب ملاکر اٹھارہ ہوجاتے ہیں +

ہَسْت۔ س (हस्त) اسم مذکر۔ (۱) ہاتھ۔ دست۔ ید۔ کر۔ (۲) ہاتھی کی سُونڈ۔ خرطُوم۔ (۳) کہنی سے لیکر بیچ کی اُنگلی تک کی لمبائی یا ناپ۔ (۴) تیرھواں ستارہ۔ تیرھواں نچھتر۔ (۵) ہاتھی۔ سُونڈ والا۔ فیل + (دست اور ہست قریب قریب ہیں چنانچہ دست سے ہست ہست سے است ہوا الفاظ آستین میں جو است ہے وہ اسی سے ہے اول اَستی پھر آستی بعد ازاں آستین ہوگیا +

ہست پال۔ س۔ اسم مذکر۔ فیلبان۔ مہاوت + ہاتھی وان + فوجدار +

ہست دنت۔ س۔ اسم مذکر۔ ہاتھی دانت۔ عاج +

ہست۔ ف۔ سنسکرت استی (अस्ति) اسم مؤنث۔ (۱) ہستی۔ بُود۔ قیام۔ برقراری۔ وجُود۔ ہونا۔ کائنات (۲) زندگی۔ حیات۔ زیست۔ جان +

ہست کرنا۔ افعل متعدی۔ موجُود کرنا۔ پیدا کرنا۔ جیسے نیست سے ہست کرنا +

ہست و بُود۔ ف۔ اسم مؤنث۔ (ہر دو مترادف) قیام و وجود۔ حیات و زندگی +

ہست و بُود کرنا۔ افعل متعدی۔ زندگی بسر کرنا۔ جینا۔ عمر کاٹنا۔ عمر کے دن پُورے کرنا +

دیکھی نہ سیر آکے عدم سے وجُود کی — دن موت کے پھر آگئے یوں ہست و بُود کی (رند)

ہست و ممات۔ ف+ع۔ اسم مؤنث۔ جینا مرنا۔ موت زندگی۔ موت زیست +

ہست ہونا۔ افعل لازم۔ موجُود ہونا۔ پیدا ہونا۔ صُورت پکڑنا +

ہستناپُور۔ ہ۔ اسم مذکر۔ دہلی کا قدیم نام جس کے تاریخی واقعات مشہور ہیں۔ اندرپرست بھی اسی کو کہتے ہیں کسی زمانہ میں یہ شہر ایک بڑی سلطنت کا پایۂ تخت تھا جس کی بابت کوروں اور پانڈوں میں بہت بڑی لڑائی ہوئی تھی +

ہستنی۔ س۔ اسم مؤنث۔ ہتنی۔ مادۂ فیل + (کوک شاستر کے موافق عورتوں کی چار قسموں یعنی **پدمنی چترنی سنکھنی ہستنی** میں سے اخیر قسم جس کی تعریف یہ ہے کہ نشۂ حسن و جوشِ شہوت میں ہتنی کی طرح جھُوم جھُوم کر مستانہ چال چلتی، در فربہ اندام و پُرشہوت ہوتی ہے اس کی

پنڈلیاں بھری بھری رانیں پُر گوشت اُنگلیاں موٹی گردن پتلی اور سر کے بال سُرخ ہوتے ہیں ہستنی عورت کے اندام سے بوئے شہوت آتی رہتی اور اُس میں نہایت بے شرمی بلکہ گائے کی سی خاصیت پائی جاتی ہے یہ اپنے حُسن کے غرور اور بدمستی کے سبب کسی کو خاطر میں نہیں لاتی)

ہستی۔ ف۔ اسم مؤنث۔ (۱) ہست۔ بود۔ زیست۔ وجُود۔ ہونا۔ ہوت۔ قیام۔ موجُودگی + نیستی کا نقیض + کائنات +

مثلِ فوارہ کیا تو چھُوٹتا ہے ظلم کیش — ظالم ہے زندگی تری ہستی حباب کی + (غفور)

بُرے کیا میں فصلِ گُل میں ستم جفائے صیاد — کہ اسیر دام ہستی نہ رہیں گے ہم خزاں تک (ذکی)

(۲) موجُودات۔ مخلُوقات۔ صُوفیہ کی اصطلاح میں موجُود یعنی صاحب وجود۔

(۳) زیست۔ حیات۔ زندگی + ہ

خاک میں وہ مری ہستی کو ملا دیتے ہیں — جیتے جی دل کی کدُورت میں دبا دیتے ہیں (ظہیر)

(۴۔ ا) اصل۔ حقیقت۔ حیثیت۔ بساط۔ کائنات + ہ

کیا بتاؤں کہ جزو کُل میں تماشا کیا ہے — قطرہ کیا چیز ہے اور ہستی دریا کیا ہے (ظہیر)

(۵۔ ا) بوتی + مجال۔ تاب و طاقت۔ جیسے اُس کے آگے تمہاری کیا ہستی ہے کہ بات بھی کرسکو +

ہو ہمیشہ رُخ رنگیں کی بہار اے گُل تر — رو کشی اُس سے کرے تو تری کیا ہستی ہے (داغ)

(۶۔ ف) دولت۔ ثروت۔ چنانچہ نیستی بمعنی فقر اسی سبب سے آیا ہے۔ (۷) ذات۔

ہست از شمع رخ جاناں نمود ہستی ام — عکس آئینہ است پنداری وجود ہستی ام (وحید)

ہستیِ جاوداں۔ ف۔ اسم مؤنث۔ حیاتِ جاوداں۔ عمر جاوداں۔ ہمیشگی زندگی۔ حیات ابدی +

ہستیِ دو روزہ یا موہُوم۔ ف+ع۔ اسم مؤنث۔ چند روزہ زندگی۔ حیاتِ چند روزہ۔ حیاتِ فانی۔ دو دن کی زندگی۔ وہمی حیات۔ خیالی زندگی۔ ناپائیدار و بے اعتبار و بے ثبات زندگی +

ہوگئی ہستی موہُوم فراموش مجھے — آنکھ سے جسکو نہ دیکھا ہو وہ کیا یاد رہے (ذکی)

ہستی۔ س۔ اسم مذکر۔ ہاتھی۔ فیل +

ہسیا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ درانتی۔ نباتات کاٹنے یا ترکاری بنانے کا اوزار جو اکثر گنواروں کے پاس ہوتا ہے۔ ہنسوا۔ واسا۔ ہریا +

ہُش۔ ا۔ ندا۔ (۱) چڑیوں یا پرندوں کے اُڑانے یعنی ہنکانے کی آواز۔ (۲) اُونٹ کے بٹھانے کی آواز جیسے ہُش ہُش بھی کہتے ہیں۔ (۳) کُتے کو لشکارنے کی آواز +

ہُش ہُش۔ ا۔ ندا۔ اُونٹ کے بٹھانے کی آواز۔ جیسے عربی میں اَخ اَخ کہتے ہیں۔ (۲) ہانپنے کی آواز۔ جیسے پودنے کی کہانی میں کہتے ہیں ہُش ہُش تیرے کان میں +

یہ کہانی اسطرح ہے کہ ایکدن راجہ نے پودنی کو پکڑ لیا۔ پودنے کو جو خبر ہوئی تو اُس نے دو سرکنڈوں کی گاڑی بنائی دو مینڈک جوتے اور بیٹھ کے جو چلے تو آگے ملی خالہ بلّی کہا میاں پودنے کہاں جاتے ہو اُسنے جواب دیا کہ دو سرکنڈوں کی گاڑی بنائی اُس میں دو مینڈک جوتے جائیں راجہ ماری پودنی تو بیر بسا دن جائیں اُس نے کہا ہم بھی چلیں پودنے نے کہا ہُش ہُش میرے کان میں گھس" یعنی آ آ میرے کان میں بیٹھ جا +

ہَشّاش ۔ ع ۔ صفت :۔ نہایت خنداں + خنداں رُو ۔ نہایت خُوش ۔ شادماں ۔ بشّاش دِ باغ +

ہشّاش بشّاش ۔ ع ۔ صفت :۔ نہایت خوش و خرم ۔ باغ باغ ۔ ہنستا اور خُوش ہوتا ہوا +

ہُشت ۔ ا ۔ بالضّم ۔ ندا :۔ کُتّے بلّی کے ہنکانے اور کمینہ و سفلہ آدمی کے دھتکارنے یا جھڑکنے کی آواز + دُور دست ۔ دُبک ۔ پرے ہٹ ۔ چل پیچھے ۔ دُور رہو ۔ دفع ہو + کسی بُری بات پر نفرت ظاہر کرنے کی آواز +

کیفی ایسا ہے کہ اندازِ سخن میں جس کے ۔ کسی کو ہُشت کہہ اُٹھنا کسی کو دُوت دُبک (سودا)

بات نکر ساقیا ہے تو چل ہُشت گول ۔ ہودیگا ساغرِ ہے کیا مول لے کمینت گول (ظفر)

جب کہتا ہُوں کچھ تم سے تو کہتے ہو کہ چل ہُشت ۔ ہر بات پہ کون آپکی چل ہشت اُٹھائے (")

اے دل تیری بس دیکھی رفاقت کہ ابھی سے ۔ تُونے تو قدم اتنے میں چل ہُشت اُٹھائے (")

ہُشت ہڈّو یا ہشت گڈّو کرتا پھرنا ۔ ا ۔ فعل لازم :۔ (بیگمات) ڈنگا کرتا پھرنا ۔ واہی تباہی کبڈّی کھیلتے پھرنا ۔ خاک اُڑاتے پھرنا ۔ آوارہ پھرنا ۔ جیسے بچّہ ہے کہ خاک اُڑاتا سارا دن ہشت ہُڈّو کرتا پھرتا ہے ۔ (سُگھڑ سہیلی)

ہِشت ۔ ا ۔ کلمۂ تحقیر :۔ یہ کلمہ اکثر نفرت ظاہر کرنے کے واسطے آتا ہے اور نیز امتناعِ امرِ مکرُوہ کیلئے جیسے ہشت کیا بکتا ہے یعنی ہرزہ گوئی نکر ۔ فحش کلام زبان پر مت لا +

ہَشْت ۔ ف ۔ صفت :۔ آٹھ ۔ اٹھ ۔ ۸ ۔ اشٹ ۔ ثمن ۔ سنسکرت اشٹن अष्टन् یا अष्ट اشٹ

ہشت بِہشت ۔ ف ۔ اسم مذکر :۔ (۱) آٹھوں بہشت ۔ جیسے خُلد دارالسّلام ۔ دارالقرار ۔ جنّتِ عدن ۔ جنّت الماوٰے ۔ جنّت النّعیم ۔ علّیین ۔ فردوس ۔ (۲) حضرت امیر خسرو دہلوی کی ایک مشہور کتاب جو اُن کے خمسہ میں موجود ہے یہ وہی خمسہ ہے جو خمسۂ نظامی کے جواب میں لکھا گیا ہے +

ہشت پہلُو ۔ ف ۔ صفت :۔ مثمن ۔ آٹھ پہلُو کا ۔ اٹھ پہلو ۔ اٹھوانسی ۔ آٹھ کون ۔ آٹھ کونیا +

ہشت صفات ۔ ف + ع ۔ اسم مؤنث :۔ علم معرفت ۔ ہر حال میں شکر ۔ رضا بقضا ۔ صبر در حالتِ بلا و کمی رزق ۔ تعظیم حکمِ خدا ۔ محبّت و شفقت با خلقِ خدا ۔ عفت و عصمت +

ہَشْتاد ۔ ف ۔ صفت :۔ سنسکرت اشیتی अशीति اسّی ۔ ثمانین +

ہشتُم ۔ ف ۔ صفت :۔ سنسکرت (اشٹم ۔ अष्टम) آٹھواں + آٹھویں +

ہُشتک مُشت ۔ ف ۔ اسم مؤنث :۔ کلمۂ ہُشت کہنا اور مُکّا مارنا ۔ جنگ مُشت

ولگد ۔ لات گھونسا ۔ تُپّا ڈُکّی + جوتی پیزار ۔ مارکُٹائی + گھونسم گھاسا +

ہُشت مُشت ہونا ۔ ا ۔ فعل لازم :۔ لپّا ڈُکّی ہونا ۔ جوتی پیزار ہونا ۔ مارکٹائی ہونا +

ہُشتکارنا ۔ ا ۔ فعل لازم :۔ (پُورب) کتّے کو کسی کی طرف لشکارنا ۔ کتّے کو لہکانے کی آواز ۔ کُتّے کو ترغیب دینا +

ہُشیار ۔ ف ۔ صفت :۔ ہوشیار کا مخفّف ۔ صاحبِ ہوش ۔ باہوش ۔ (۱) سیانا ۔ چُتر ۔ چترا ۔

عسکری نے لی ہنّوں میں خانۂ دلبر کی راہ ۔ ایسی مطلب کی سُوجھے گی کسی ہُشیار کو (عسکری)

اِدھر رندوں پہ چوٹیں ہیں اُدھر شیخ و برہمن پر ۔ نگاہِ مست لڑتے وقت کیا ہُشیار بنتی ہے (ظہیر)

(۲) گیانی ۔ بُدھوان ۔ عقلمند ۔ دانشمند ۔ خردمند ۔ سُجان ۔ زیرک ۔ ذی ہوش ۔ (۳) خبردار ۔ باخبر ۔ مُتنبّہ ۔ آگاہ ۔ چوکس ۔ چوکنّا +

آہ لب پر مرے آئی تو قیامت آئی ۔ وہ بھی ہُشیار خبردار ہُوئے ہیں کہ نہیں (داغ)

(۴) لائق ۔ قابل ۔ مُستعد ۔ لئیق ۔ صاحبِ استعداد ۔ (۵) بیدار ۔ جاگتا ہوا +

ہُشیار کرنا ۔ ا ۔ فعل متعدّی :۔ (۱) جتانا ۔ آگاہ کرنا ۔ متنبّہ کرنا ۔ خبردار کرنا ۔ (۲) جگانا ۔ بیدار کرنا ۔ (۳) لائق بنانا ۔ (۴) پال پوس کر جوان کرنا ۔ بڑا کرنا +

ہُشیار ہونا ۔ ا ۔ فعل لازم :۔ (۱) چیتنا ۔ خبردار ہونا ۔ مُتنبّہ ہونا ۔ (۲) جاگنا ۔ بیدار ہونا ۔ (۳) سیانا ہونا ۔ ہوش سنبھالنا ۔ بڑا ہونا ۔ (۴) لائق ہونا ۔ مستعد بننا ۔ قابل ہونا +

ہُشیاری ۔ ف ۔ اسم مؤنث ۔ (۱) چترائی ۔ سیان پت + سُرت ۔ ہوش ۔ (۲) عقلمندی ۔ دانائی ۔ عاقبت اندیشی ۔ پیش بینی ۔ احتیاط ۔ (۳) چوکسی ۔ خبرداری ۔ (۴) آمادگی ۔ مستعدّی ۔ (۵) قابلیت ۔ استعداد ۔ لیاقت ۔ (۶) بیداری +

ہَضْم ۔ ع ۔ اسم مذکّر :۔ (۱) شکستگی + شکستگیٔ طعام در معدہ ۔ (۲) پچاؤ ۔ نُضج ۔ تحلیل ۔ کا گوارا ۔ معدے میں کھانا گلنا ۔ (۳) غبن ۔ چوری ۔ دست بُرد ۔ تصرّفِ بیجا ۔ تغلّب ۔ خیانت ۔ جیسے فلاں کا مال ہضم کرلیا +

ہَضمِ صحیح ۔ ع ۔ اسم مذکّر :۔ عمدہ پچاؤ ۔ کھانے کا اچھی طرح سے درجہ بدرجہ ہضم ہونا +

ہَضْم کرنا ۔ ا ۔ فعل متعدّی :۔ (۱) پچانا ۔ تحلیل کرنا ۔ معدے میں پچانا ۔ بھسم کرنا (۲) مال مارنا ۔ تغلّب کرنا ۔ داب بیٹھنا ۔ پچا جانا ۔ ڈکار جانا +

ہَضْم ہونا ۔ ا ۔ فعل لازم :۔ (۱) گوارا ہونا ۔ پچنا ۔ تحلیل ہونا ۔ گلنا ۔ بھسم ہونا ۔ (۲) قبضہ میں آجانا ۔ تصرّف میں آجانا +

ہَفْت ۔ ف ۔ سنسکرت سپت सप्त صفت :۔ سات ۔ سبع ۔ ۷ ۔ سیوں +

ہفت اقلیم ۔ ف + ع ۔ اسم مؤنث :۔ سات ولایت + کُل دُنیا +

دُنیا کی وہ تقسیم جو حکمائے سابق نے سات مشہور ملک یا اُن خطُوط سے کی ہے جن سے رُبعِ مسکُون کا عرض معلُوم کیا جاتا ہے کیونکہ انہوں نے ربعِ مسکون کے عرض کو خطِ استوا سے نوّے درجہ

ہفت

تخمین کیا ہے اور اس میں سے تیس درجے قطبِ شمالی کی سمت سے خارج کرکے اقالیم سبعہ کا ساٹھ درجے عرض
رکھا ہے اور اسی کے موافق زمین کے سات حصے کردئے ہیں مگر اب زمین کل پانچ بڑے اعظموں پر تقسیم کی گئی ہے)

ہفت امام۔ ف+ع۔ اسم مذکر:۔ مفصلۂ ذیل سات ائمۂ فقہ۔ امام اعظم امام شافعی
امام مالک امام احمد ابن حنبل امام ابو یوسف امام محمد امام زفر +

ہفت اندام۔ ف۔ اسم مونث:۔ (۱) ساتوں جسم یعنی بحسبِ ظاہر سر۔ سینہ۔ پُشت
دونوں ہاتھ دونوں پاؤں اور بحسبِ باطن۔ دماغ دل جگر طحال پھیپھڑا پتا معدہ بعض
نے بجائے معدہ گُردہ لکھا ہے تفسیرِ حسینی کے موافق چشم وگوش زبان وبطن۔ فرج
ودست وپا (۲) ایک رگ کا نام جسکی فصد سے سر سینہ پُشت دست وپا کا خون نکلتا ہے +

ہفت پُشت۔ ف۔ اسم مونث:۔ سات پیڑھی۔ سات بُنیاد جیسے اُسکی ہفت پُشت پر
لعنت ہے جو ہمارے بغیر رہے +

ہفت خوانِ رستم۔ ف۔ اسم مذکر:۔ (اُن ایران و توران کی درمیانی نہایت سخت کٹھن
جانستاں اور خطرناک سات منزلوں کا نام جنہیں رستم دستاں طے کرکے کیکاؤس بادشاہِ ایران کو قیدِ مازندران سے
چھڑا کر لایا تھا چنانچہ مشہور ہے کہ ان منزلوں میں کوئی منزل جادو سے۔ کوئی شیروں سے کوئی اژدہاؤں سے
کوئی دیوزادوں سے۔ کوئی مختلف آفات وبلیّات سے بھری ہوئی تھی ٭
کن مشکلوں سے ٹوٹے ساتوں جو آسماں تھے ۔ اے تیر آہ یہ بھی رستم کے ہفت خواں تھے (قدر)

ہفت دوزخ۔ ف+ع۔ اسم مذکر:۔ ساتوں دوزخ (کہتے ہیں دوزخ تو ایک ہی ہے مگر اُسکے طبقات
ہیں جنمیں سے کیلکا نام سقر کیلکا سعیر کیلکا لظیٰ حطمہ جحیم جہنم ہاویہ رکھا گیا ہے مگر ہاویہ سب سے نیچے کے طبقہ کا نام ہے)

ہفت زبان۔ ف۔ اسم مذکر:۔ وہ شخص جسے سات زبانوں پر عبور ہو۔ بہت
سی زبانوں سے واقف۔ سات زبانیں جاننے والا +

ہفت قلم۔ ف+ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) سات مشہور خط جیسے خطِ ثلث محقق
توقیع ریحان رقاع نسخ تعلیق (۲) وہ شخص جو سات طرح کے خط جانتا ہو +

ہفت کشور۔ ف۔ اسم مونث:۔ ہفت اقلیم۔ ہفت ولایت۔ دُنیا کی سات بڑی سلطنتوں کا
نام جیسے چین ترکستان ہند ایران توران روم شام (بعض نے ترکستان کی بجائے فرنگ لکھا ہے)

ہفت ہزاری۔ ف۔ اسم مذکر:۔ سلاطین ماضیہ کی طرف سے چار صدی ذات پانصدی
ذات ہزاری ذات پنجہزاری ذات ہفت ہزاری ذات منصب مقرر تھے ہفت ہزاری سے
یہ مراد نہیں کہ سات ہزار اُسکی تنخواہ ہو یہ سب سے بڑا منصب تھا اور اس سے امیر کبیر مراد
لی جاتی تھی صاحبِ غیاث نے پنجہزاری ذات کی تنخواہ ڈھائی لاکھ روپے لکھی ہے تو اس
حساب سے ساڑھے تین لاکھ روپے ماہوار کا تنخواہ دار ہوا جیسے گورنر جنرل کی برابر عہدے دار یا
نائب السلطنت سمجھنا چاہئے جیسے باہر میاں ہفت ہزاری گھر میں بیوی فاقوں کی ماری +
ہمسے غریبوں کے گھر آکر کیا کیا دولت وصل پاکر ساتوں فلک کے تارے پاکر بنگئی ہفت ہزاری رات (قدر)

ہفت

بالفرض اگر آپ ہوئے ہفت ہزاری یہ شکل بھی ہمت سمجھو کہ راحت جاں ہے[1] (سودا)

ہفتاد۔ ف۔ سنسکرت (سپتتی सप्तति) صفت:۔ سات دہائے۔ سبعین ستّر +

ہفتاد پُشت۔ ف۔ اسم مونث:۔ ستّر پیڑھی۔ ستّر نسل ستّر بُنیاد جیسے ایسے
آدمی کی ہفتاد پُشت پر لعنت بھیجتا ہوں +

ہفتاد و دو۔ ف۔ صفت:۔ بہتّر۔ دو اوپر ستّر + ٭
ہفتاد و دو فریق حسد کے مدد سے ہیں ۔ اپنا ہے یہ طریق کہ باہر حسد سے ہیں (ذوق)

ہفتاد و دو ملّت۔ ف+ع۔ اسم مونث:۔ اس کے معنی بہتّر مذہب ہیں مگر
اہلِ اسلام میں اسلامی مذہب کے بہتّر فرقے مانے گئے ہیں جن میں سے ایک
جسے سنّت وجماعت کہتے ہیں ناجی اور باقی بہتّر ناری خیال کئے گئے ہیں اس وجہ سے
ہفتاد و دو ملّت انہیں لوگوں سے مراد ہوتی ہے جو ۷۲ فرقوں میں شامل
ہیں اصل میں چھے فرقے ہیں یعنی رافضیہ خارجیہ جبریہ قدریہ جہمیہ مرجیہ
اور ان چھے فرقوں میں سے ہر ایک کے بارہ بارہ فرقے ہیں جن کی مفصل
کیفیت غیاث اللغات میں لکھی ہے بباعثِ طوالت یہاں فروگذاشت کیجاتی
ہے لیکن صحیح بات یہ ہے کہ کل ۷۲ فرقے ہیں انہیں میں سے ایک ناجی اور
باقی ناری خیال کرنے چاہئیں کوئی فرقہ مخصوص نہیں ہے کہ وہ ناجی اور باقی
ناری ہیں خدا جانے اُس کے نزدیک کون مقبول اور کون مردود ہے گو
لوگ ان میں سے اہلِ سُنّت وجماعت کو ناجی فرقہ خیال کرتے ہیں لیکن اس کا
کوئی ثبوت نہیں ہے جو اُس کے نزدیک ناجی ہوگا وہی ناجی ہے اور جو اُسکے نزدیک
ناری ہوگا وہی ناری ہے ہمارے نزدیک تو سب اُسی کے بندے اور سب
اُس کی مغفرت کے امیدوار ہیں +

ہفتم۔ ف۔ سانسکرت (سپتم सप्तम) صفت:۔ ساتواں۔ سات سے نسبت رکھنیوالا +

ہفتہ۔ ف۔ اسم مذکر:۔ (۱) منسوب بہ ہفت + ہفت یعنی سات سے نسبت رکھنیوالا
(۲) اٹھواڑا۔ سات دن کا زمانہ۔ سات دن۔ (۳) سنیچر۔ یوم السبت۔ شنبہ۔
جمعہ کے بعد کا اور اتوار کے پہلے کا دن جو زحل ستارے سے متعلق ہے۔ ٭
طفلی میں بھی شادی متوحش رہی ہمسے ۔ چھٹی نہ ملی جمعہ کو بھی ہفتہ کے غم سے (آتش)
(۴) ساتواں دن۔ (۵۔ ا) پہلوانوں کی ایک گرفت جس میں حریف کی بغل
سے دونوں ہاتھ نکالکر گردن جکڑ لیتے اور پھر اُسے چت کر سکتے ہیں۔ یہ لفظ اصل
میں ہتّہ ہے کیونکہ اس میں دونوں ہاتھوں سے دوسرے کے ہاتھ جکڑے جاتے ہیں +

ہفتہ دوست۔ ف۔ صفت:۔ چند روزہ دوست۔ تھوڑے دنوں کا یار۔ وہ شخص
جو ہر دم دوستی اختیار کرے اور در حقیقت کسی کی دوستی پر قائم نہ رہے۔ ہرجائی + ٭

[1] باپ ہفت ہزاری کچھ نہیں ماں پسنہاری بھلی +

ایسے ہفتہ دوست کی خاطر بہت جائے رقیب
چار دن کی بات ہے یاروں سے بھی یارا نہ تھا (میر)

ہفتے چڑھنا جکڑنا یا گانٹھنا۔ اُفعل متعدی:۔ حریف کی دونوں بغلوں میں سے اپنے ہاتھ نکال کر اُس کی گردن کو دونوں ہاتھوں سے جکڑ لینا اِس سے حریف قابو میں بھی آجاتا ہے اور چت بھی جلد ہو جاتا ہے کیونکہ یہ گرفت یا عمل اُسوقت کیا جاتاہے جبکہ ایک پہلوان دُوسرے پہلوان کو زمین پر دے مارتا اور اُسے چت کرنا چاہتا ہے لیکن چونکہ حریف زمین سے اپنے سینے کو ایسا محکم کر لیتا ہے کہ ایک دفعہ ہاتھی بھی اُسے چت نہ کر سکے پس اُسوقت اِس سے بہتر کوئی ترکیب نہیں ہے کہ ہفتے جکڑ کے زمین سے جدا کرے + (اصل میں ہتّے کا ہفتے ہوگیا ہے لیکن یہ بدل غلط ہے کیونکہ ف۔ ت کا بدل کسی زبان میں نہیں پایا گیا مگر چونکہ دونوں حرُوف قریب المخرج ہیں اِس سبب سے عوام النّاس نے باہم بدل لئے ہیں)

ہف نظر۔ ا۔ ندا:۔ (عو) صحیح (حف نظر) چشم بد دُور۔ اِس کا استعمال اکثر خوبیوں کی جگہ کیا جاتا ہے مگر طنزاً برائیوں پر بھی کرتے ہیں چنانچہ حضرتِ حالی نے بھی لکھا ہے +

وہ شعر اور قصائد کا ناپاک دفتر عفونت میں سنڈاس سے جو ہے بدتر
زمیں جس سے ہے زلزلے میں برابر ملک جس سے شرماتے ہیں آسماں پر
ہُوا علم و دیں جس سے تاراج سارا
وہ ہے ہف نظر علم انشا ہمارا (مسدس حالی)

کلکتہ کا جو ذکر کیا تُو نے ہمنشیں اِک تیر میرے سینہ میں مارا کہ ہائے ہائے
وہ سبزہ زار ہائے مطرّہ کہ ہے غضب وہ نازنیں بُتانِ خود آرا کہ ہائے ہائے
صبر آزما وہ اُن کی نگاہیں کہ ہف نظر طاقت رُبا وہ اُن کا اشارا کہ ہائے ہائے
وہ میوہ ہائے تازہ و شیریں کہ واہ واہ وُہ بادہ ہائے ناب گُوارا کہ ہائے ہائے (مرزا غالب)

(ہمنے اِس لفظ کی تحقیق حف نظر بجائے حطّی میں لکھی ہے لیکن اِس جگہ ہمکو زیادہ لکھنے کی ضرورت یوں پڑی کہ دو چار مستند مصنّفوں نے اِسکا املا ہائے ہوّز سے استعمال کیا ہے جس کے سبب ہمکو بہت سی عربی فارسی کی لغات دیکھنے میں وقت صرف کرنا پڑا اور اخیر کو یہی ٹھیک معلوم ہوا کہ ہائے حُطّی سے لکھنا چاہئے جن صاحبوں نے اسے ہائے ہوّز سے لکھا ہے اُنھوں نے شاید یہ خیال فرمایا ہو کہ یہ ہندی کا لفظ ہے یا کسی اور زبان سے بگڑ کر یہ صُورت ہوگئی ہے پس اسے ہائے ہوّز سے ہی لکھنا چاہئے لیکن میری رائے میں ہائے حطّی سے لکھنا زیادہ مناسب ہے بلکہ آجکل اس کا املا بھی اسی طرح دیکھنے میں آتا ہے کیونکہ اگر لفظ **ہف** کو فارسی قرار دیں تو ہُلا ہے کی کرگہ کے معنی ہیں جو کسی طرح یہاں چسپاں نہیں ہو سکتے اور جو عربی ہائے ہوّز قرار دیں تو صاحبِ منتخب اُس کے معنی نہ برسنے والا ابر یا کھیتی کاٹنے کے وقت سے گزر جانا لکھتے ہیں اور جونسن جو ایک بڑا محقق ہے وہ

اس کے معنی زنبیل یعنی پیٹی کے لکھتا ہے بہرحال ہائے ہوّز سے کوئی صُورت قرارِ واقعی نہیں نکلتی اب حائے حطّی سے دیکھنا چاہئے اِس کے معنی جونسن وغیرہ میں کوتاہ۔ اُلٹا پھرنا لکھے ہیں یعنی بازگردانیدہ چشم زخم گویا وہ لفظ جو چشم زخم سے محفوظ رہنے کے واسطے زبان پر لایا جاتا ہے منتہی الارب سے بھی حُفّوف بمعنی چشم زخم رسیدن کا پتا لگتا ہے ان وُجوہ سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ اِس کو حائے حطّی سے لکھنا چاہئے اِس کے علاوہ ایک اور دلیل سے بھی یہ لفظ ہندی نہیں ہو سکتا کیونکہ اوّل تو لفظ نظر جو اس کے ساتھ لکھا گیاہے وہ خود دلالت کرتا ہے کہ یہ لفظ بھی ہندی کے اسوائے دُوسرے خاص مسلمانوں کی اور وہ بھی اعلیٰ گھرانوں کی عورتیں اسے بولتی ہیں اگر ہندی ہوتا تو اور قومیں بھی بولتیں اور فے کی بجائے پھے یا پ کا استعمال ہوتا کیونکہ ف کا تلفّظ ہندی میں نہیں ہے۔ آگے واللہ اعلم بالصواب)

ہفعی۔ ا۔ اسم مذکّر:۔ صحیح (افعی) ا۔ ایک قسم کا نہایت زہریلا سانپ جو چکّر بنا کر چلتا۔ اُچک کر کاٹتا اور اُس کا کاٹا بالکل نہیں بچتا ہے یہ سانپ قد میں چھوٹا ہوتا ہے اور اکثر اوقات چکّی کی سی آواز اِسمیں سے نکلتی ہے اپنا مُنّہ ہر وقت پھیلائے رہتا ہے

اومارِ سیاہ زُلف پیچ کُھہ بتلادے دل جہاں چھپا ہو
گنڈلی تلے دیکھیو نہ ہووے کاٹا نہ ہفعی ترا بُرا ہو + (نظم بے نظیر)

(۲۔ صفت) نہایت چالاک۔ ازحد پھُرتیلا۔ پھُرتی باز (۳۔ صفت۔ عو) بہت کھانے والا۔ بسیار خوار۔ پیٹو +

ہکّا۔ ہ۔ اسم مذکّر:۔ (لکھنؤ) ایک قسم کی ضرب یا صدمہ جس سے حریف پر غالب آجائیں +

ہکّا بکّا۔ ہ۔ صفت:۔ سراسیمہ۔ حیران و پریشان۔ متحیّر۔ حیرت زدہ۔ گھبرایا اور سٹ پٹایا ہُوا۔ سرگرداں۔ حواس باختہ۔ ہوش رفتہ۔ بدحواس +۔ بھچکّا۔ بھوچکّا بھچک۔ ہیبت زدہ +۔ متعجّب۔ جیسے "وہ جو ایکا ایکی ہڑبڑا کر اُٹھیں سر اُٹھائیں تو تکیہ پر سے سر نہیں اُٹھتا پاؤں سرکائیں تو پاؤں نہیں سرکتے اِدھر اُدھر ہکّا بکّا دیکھتی ہیں اور جی ہیں کہتی ہیں دوئی آج یہ کیا بلا چمٹ گئی" (چتر بہنیلی)

ہکّا بکّا رہنا یا ہونا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ بھچک رہنا۔ بھچکّا ہونا۔ متعجب رہنا۔ متحیّر ہونا +

ہک دک۔ ہ۔ صفت:۔ متعجّب +۔ متحیّر۔ بھچک۔ حیران +۔ سکتے کا عالم +

ہک دک رہجانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ بھچک رہجانا۔ متحیّر رہجانا + متعجب ہوجانا + حیرت میں رہجانا۔ سکتے کے عالم میں ہوجانا +

ہک نہ دک۔ ا۔ تابع فعل:۔ بے سوچے سمجھے۔ گھبرا کر۔ متعجّب ہو کر۔ دفعتہً +

سوز مرتا ہے تجھپہ میں نے کہا ہک نہ دک بول اُٹھا کہاں کا ہے +۔ (میر سوز)

ہکلا۔ ا۔ اسم مذکّر:۔ وہ شخص جو رُک رُک کر بات کرے۔ الکن۔ زبان گرفتہ۔ شکستہ زبان۔ لُکنت کرنے والا۔ (یہ لفظ فارسی میں ہاکا۔ ہاکرہ آیا ہے اُردو میں اُسی سے ہکلا ہوگیا)

ہکلاپن۔ ا۔ اسم مذکّر:۔ لکنت۔ گرفتگیٔ زبان۔ تُتلاہٹ +

ہکلا کر بات کرنا - ا - فعل متعدی :- رُک رُک کر بولنا - لُکنت سے بات کرنا - اٹک اٹک کر بولنا + ؎

کبھی عمداً جو ہکلا کر وہ مجھسے بات کرتا ہے مزا دیتا ہے اُس کا ہر سخن قندِ مکرر کا (شہیدی)

ہکلانا - ا - فعل لازم :- لُکنت کرنا - تتلانا - زبان کا لڑکھڑانا - زبان کا گرفتہ ہونا +

ہکلی - ا - اسم مؤنث :- ہکلا کی تانیث + الکنہ +

ہگاس - ہ - اسم مؤنث :- حاجتِ براز - پیخانہ کی حاجت - رفع ضرورت کی خواہش +

ہگاس لگنا - ہ - فعل لازم :- پیخانہ لگنا - پیخانہ کی ضرورت ہونا +

ہگاسی - ہ - صفت :- پیخانہ کا ضرورت مند - جیسے شکار کے وقت کُتیا ہگاسی +

ہگاسی بطخ - ا - صفت :- (بازاری) ڈرپوک - تھُڑدلا + بیچین - بیکل - بے آرام - مضطر +

ہگانا - ہ - فعل متعدی :- پیخانہ پھرانا - بچے کو ٹُھڈے پر بٹھانا +

ہگ بھرنا - ہگ مارنا - ہگ دینا - ہ - فعل لازم :- خوف کے مارے پیخانہ پھر دینا - خوف سے پیخانہ نکل جانا - نہایت خائف اور ہیبت زدہ ہو جانا - کسی کے ڈر سے بے حواس ہو جانا - خوف چھا جانا - رُعب طاری ہو جانا - دہشت بیٹھ جانا - نہایت ڈر جانا - بہ شاوار یا بر پائچہ ریدن کا ترجمہ + ؎

ہگ دیا ڈر کے سوچ کر انجام زیرِ پا جب کوئی مزار آیا + + +
سُنے گر رستمِ دستاں تو ہگ دے مارے خطر کے غرض اظہار کے قابل نہیں دِسو نہاں اپنا
شیخ نے خوف سے رندوں کے یہ ہگ ہگ مارا جُبّہ آلودہ جدا ... سے ہے دستار جدا
ہگ مارا ہے ہیجان کے مرتد کو ہماری گزرا ہے جو اس سمت سے رہوار نہارا } (جان صاحب)

ہگتا پادتا آنا - ہ - فعل لازم :- ڈرتا اور خوف کھاتا ہوا آنا - کان پکڑے ہوئے آنا - لرزاں و ترساں آنا + گرتے پڑتے آنا + بمشکل تمام آنا +

زور ناتوانی ہے بسکہ ہجر کی شب میں ہگتی پادتی لب تک اپنی آہ آئی ہے (شیخ باقر علی)

مصرعہ ؎ غیر پھر دوڑا ہوا آتا ہے ہگتا پادتا +

ہگتے پادتے جانا - ہ - فعل لازم :- ڈر کے مارے بھاگے ہوئے اور بلا عذر جانا - + مجبوراً خوشی خوشی جانا + ؎

طلبِ بیجا نے اُنکی کر دیا مجبور یوں ہمکو چلے جاتے ہیں ہگتے پادتے جب یاد کرتے ہیں (جان صاحب)

ہگنا - ہ - فعل لازم :- براز کرنا - پیخانہ پھرنا - ریدن کا ترجمہ +

ہگن ہٹّی - ہ - اسم مؤنث :- کثرت سے براز کرنے کی نسبت بولتے ہیں + (یہ لفظ ہگن یعنی ہگنے کے مخفف اور ہٹ مخففِ ہاٹ سے مرکب ہے ہٹّی میں ہاٹ سے نسبت ہے چونکہ دُکان میں اسباب کثرت سے ہوتا ہے اور براز کرنے میں بھی کثرت واقع ہوئی ہے گویا اس امر کی دُکان لگائی ہے - دُوسرے معنی برازگاہ یعنی ہگنے کی جگہ کے بھی ہو سکتے ہیں +

ہگوڑا - ہ - اسم مذکر :- بار بار ہگنے والا - بہت ہگنے والا - ہر وقت یا بات بات پر ہگ دینے والا + وہ بچہ جو رات کو سوتے میں ہگ دیتا ہے + ؎

ہگوڑا کونسا گزرا اِدھر سے پٹا ہے ... سے رستہ بحر و بر کا (باقر علی)

ہگوڑی - ہ - اسم مؤنث :- ہگوڑا کی تانیث +

ہگے دینا یا ہگے مارنا - ہ - فعل لازم :- ڈرے جانا - خوف کے مارے پیخانہ خطا ہوئے جانا - نہایت ڈرنا اور خائف ہونا +

ہل - ہ - اسم مذکر :- قلبہ - زمین جوتنے کا آلہ - ہر - نانگل - زمین کھودنے کا اوزار - فارسی آماج +

ہل جوتا - ہ - اسم مذکر :- قلبہ راں - ہل باہا - ہل چلانے والا +

ہل جوتنا - ہ - فعل متعدی :- (۱) ہل چلانا - قلبہ رانی کرنا - ہل باہنا (۲) - بازاری ہگائیدن کا ترجمہ +

ہل چلنا - ہ - فعل لازم :- زمین کا جوتا جانا - قلبہ رانی ہونا +

ہل دار - ا - اسم مذکر :- ہل کا مالک +

ہلّا یا ہلّہ - ہ - اسم مذکر :- (۱) حریف کی سپاہ کا حریف کی سپاہ پر حملہ - یورش - دھاوا - چڑھائی - تاخت - حریف پر ہجوم کر کے دفعتہ جا پڑنا - (۲ - گنوار) غل - شور - جیسے کیوں ہلّا مچایا - (۳ - عوام) حیلہ کا بگڑا ہوا جیسے کوئی ہلّا کرو جو چار پیسے ہاتھ آئیں + کرتا ہلّا جو بھرے پلّا +

ہلّا کرنا - ہ - فعل متعدی :- (۱) حملہ کرنا - دھاوا کرنا - تاخت کرنا - چڑھائی کرنا - حملہ آور ہونا - یورش کرنا +

ہلاچلی - ہ - اسم مؤنث :- ہلچل - بھاگڑ +

ہلا دینا - ہ - فعل متعدی :- لرزاں کر دینا - متزلزل کر دینا - زلزلہ ڈال دینا - کنپا دینا + جھنجھوڑ دینا + میر مہدی حسین مجروح ؎

ہنسی ٹھٹّا نہیں میرا تڑپنا ہلا دوں گا زمین و آسماں کو + (مجروح)

ہُلاس - ہ - اسم مؤنث :- (۱) خوشی - شادی - شادمانی - آنند - ہرک - پرسنتا (۲) ناس - نسوار - پسا ہوا سوکھا تمباکو جو ناک سے سونگھتے ہیں - سونگھنی - روشن دماغ +

ہُلاس لینا - ہ - فعل متعدی :- ناس سونگھنا - نسوار سونگھنا (۲) بو لینا - جیسے اس اتنی سی چیز کی کیا ہُلاس لونگا +

ہُلاس ہو جانا - ہ - فعل لازم :- جلد صرف میں آ جانا - ہُلاس کی طرح چٹکی چٹکی ہو جانا - جلد خرچ میں آ جانا +

ہلاک - ع - اسم مؤنث :- (۱) تلف - ضایع + فنا - ہلاکت - مرگ - موت (۲) تباہی - بربادی - پائمالی - خرابی (۳ - ا) مضمحل - ماندہ +

ہلاک خور - ف - اسم مذکر :- مردار خوار - مہتر - چوہڑا - حلالخور - بھنگی -

(بلال الدین اکبر نے اسی لفظ کو ہنسے اصطبلِ خاص میں سُنکر حلال خور تجویز کیا)

ہلاک کرنا - ا۔ فعل متعدی:- (۱) مارنا + قتل کرنا - ذبح کرنا - حلال کرنا (۲) تباہ کرنا - برباد کرنا (۳) تھکانا - مُضمحل کرنا +

ستم ہے اُن کا تغافل کہ دلِ مُضطر مجھے ہلاک نہ کر بے قرار تُو ہو کر + (زکی)

ہلاک ہونا - ا۔ فعل لازم:- (۱) مارا جانا - قتل ہونا - کُشتہ ہونا - مقتُول ہونا +

جو چشم سرمہ سا سے تری ہو گیا ہلاک اچکی بھی اُس نے لے ستم ایجاد بھر نہ لی (تنویر)

(۲) برباد ہونا - تباہ ہونا (۳) تھکنا - مضمحل ہونا +

ہلاکت ع - اسم مؤنث:- (۱) لغوی معنی تلف کرنا - موت - کال - اجل - قضا (۲) تباہی - بربادی

ہلاکت کا باعث ہونا - ا۔ فعل لازم:- (دقیانوس) موت کا سبب ہونا +

ہلاکُو - ت - اسم مذکر:- چنگیز خاں کے پوتے کا نام جس کی خُونریزی زبانزدِ عالم ہے + (یہ اصل میں ہولاکو خاں تھا جو تولی خاں بن چنگیز خاں کا بیٹا اور بہت بڑا ظالم بادشاہ تھا اِس شخص نے ۶۵۶ھ میں بغداد و دیگر امصار کو قتل و بے چراغ کیا تھا اردو والے بنیح ہائے ہوّز بولتے ہیں)

ہلاکو - ا - صفت:- ہلاک کرنے والا + ظالم - جلّاد - خُونریز - سفّاک - ظالمِ اظلم +

ہلاکی - ا - اسم مؤنث:- دیکھو ہلاکت - موت + تباہی +

ہلال ع - اسم مذکر:- (۱) ماہِ نو - پہلی رات کا چاند - دوج کا چاند + رُوم کا شاہی نشان

یہ رنگ سینہ خراشی میں اب ہے ناخن کا کہ جیسے سرخ شفق میں ہلال رہتا ہے + (ناسخ)

(۲) تشبیہاً ناخن و ابروئے معشوق + بعض کے نزدیک پہلی تین راتوں تک کے چاند کو ہلال کہتے ہیں جو خربزے کی پھانک یا ناخن کی شکل کا ہوتا ہے - مجازاً ناکمل - ناتمام - ناقص جیسے

ہر چیز کا کمال ہے آہستگی کے ساتھ آخر ہے جو کہ بدر وہ اوّل ہلال ہے + (مجروح)

ہلالی ع - صفت:- (۱) منسوب بہ ہلال - ہلال کی وضع کا - قوسی - نئے چاند کی مانند -

(۲) ایک قسم کے تیر کا نام (۳) فارسی کا ایک مشہور شاعر +

ہلانا - ہ - فعل متعدی:- (۱) حرکت دینا - جُنبش دینا - چلانا - ڈُلانا + جھنجوڑنا - جیسے ہلاؤ نہ جُلاؤ مجھے بیٹھے ہی کھلاؤ (۲) مانوس کرنا - پرچانا - ڈھب پر لانا - سدھانا - یار بنانا - خوگر کرنا

ہلاہل - ت - اسم مذکر:- (۱) زہرِ قاتل جس کا علاج ہی نہ ہو سکے - سَم - بِس - بِکھ - سنسکرت میں ہَلاہَل हलाहल آیا ہے جیسے ؎

اَمِی ہلاہل - بجھر ستہ سیت شام رتنار جیئت مرت جھکت جھک پرت جنہ چتوت ایکبار (دوہا)

(۲ - ا - عو) نہایت تلخ - نہایت کڑوا + (تحفۃ المؤمنین والے نے لکھا ہے کہ ہلاہل حدود چین سے ایک پہاڑ کا نام ہے جہاں سے ایک بُوٹی کی جڑ نکلتی ہے جو زہرِ قاتل ہے پس اس کا یہ نام اُسی پہاڑ کی وجہ سے ہلاہل رکھا گیا - ہم نے شملہ پر اِس بُوٹی کو دیکھا ہے جتنے وہاں کے لوگ سانپ بُوٹی کہتے ہیں اِس کی جڑ شقیقہ شلجم سے مشابہ اور پتے سانپ کے پھن کی مانند اور شاخ پر کوڑیالے سانپ کی

سی چتّیاں ہوتی ہیں اسکا پھل بھٹّے کی کُکّی کی مانند دانہ دار سُرخ دانوں سے بھرا ہوا ہوتا ہے)

ہلا ہلا کے بھرنا - ہ - فعل متعدی:- ظرف یا پیمانہ میں کسی چیز کو بھر کر خوب ہلانا تاکہ بہت سا مال آجائے - ٹھونک ٹھونک کر بھرنا - گنجائش نکال نکال کر پُر کرنا +

ہَاہیلانا - ہ - فعل لازم:- گھبرانا - ہڑبڑانا + بولانا + بوکھلانا + جلدی کرنا - شتابی کرنا - جیسے ہاتھ نہ منہی ہیلا اُٹھی +

ہاہلاہٹ - ہ - اسم مؤنث:- گھبراہٹ - ہڑبڑی - بوکھلاہٹ + کھلبلی + اضطرابی جلدی - شتابی +

ہلبلی - ہ - اسم مؤنث:- جلدی - شتابی - گھبراہٹ - بوکھلاہٹ - ہڑبڑی ؎

ہاتھوں سے تیرے ہیں تو کمبخت عاجز آئی یہ کام ہے نگوڑا تیرا سو ہلبلی کا + + (انشا)

ہلپھا یا ہلفہ - ہ - اسم مذکر:- (پورب) جھال - لہر - ہلکورا - ترنگ - موجِ دریا + رَو +

ہلتجان - ہ - اسم مذکر:- عورتوں کی ایک مشہور رسم ہے جو عین ہنگامۂ عروسی میں برتی جاتی اور اُس میں حلوا پُوری تقسیم کرتے ہیں مگر لکھنؤ میں یہ دستور ہے کہ شادی کے بعد سب عورتیں پیسے ملاکر حلوا پُوری کچوری منگاتی اور ملکر کھاتی ہیں +

ہِل جانا - ہ - فعل لازم:- (۱) متحرک ہو جانا - جنبش کیا جانا + لرزجانا - کانپ جانا - تھرّا جانا - لرزہ آجانا

مُضطرب ہو کر جو مارا ہمنے سر دیوار سے اے ظفر بنیاد تک بھی اُنکے گھر کی ہلگئی (ظفر)

(۲) پرچ جانا - مانوس ہو جانا - مربُوط ہو جانا - ربط بڑھالینا + خُوگر ہو جانا - یار بنجانا -

ہائے جان ہمیشہ رہی جو تیرے پاس یہ تجھ سے اے بت بے پیر ہلگئی تھی کیوں (ظفر)

نعمتِ دنیا کو چھوڑے کسطرح جانِ حریص ہے یہ مکھی جاٹ پر شیر و شکر کی ہل گئی (〃)

(۳ - بازاری) کسی عورت پر اُچک جانا - کسی غیر عورت سے صحبت کرلینا - مجامعت کروانا +

ہَل چَل - ہ - اسم مؤنث:- افراتفری - بھاگڑ - کھلابلی - کھلبلی - ہڑبڑی - گریز اگریز - رواروی - اضطراب - بیقراری - گھبراہٹ - ہنگامہ - شورش - بلوہ - بکھیڑا - دنگا - فساد + ڈر - خوف + زیروزبر - تہ و بالا - وقُوعِ خرابی - تردّد + تزلزل - درہمی برہمی + چل چلاؤ +

اُس فتنہ گر کی چال سے ہلچل ہے یاں تلک گڑتا پتا زمیں کا نہیں آسمان تلک + (کاشف)

ایسی ہلچل میں کہیں کیوں دلِ دیوانہ لگ گیا دل کے لگتے ہی جو وہاں لشکر کا جانا لگ گیا (جرأت)

نہ ستے داغ تو اچھا ہے ورنہ بڑی ہلچل تری محفل میں ہوگی + (داغ)

بیچ میں پڑکے ہوا نے اُنہیں سنکایا ہے ایک اُستاد نے ڈالا ہے غضب کا ہلچل (قدر)[۱]

قدر ہاں ہاں کہیں غصّہ نہ تمہیں آجائے آستینیں نہ چڑھاؤ کہ ہو سب میں ہلچل (〃)

ہلچل پڑنا - ہ - فعل لازم:- بھاگڑ مچنا - افراتفری یا بدامنی ہونا - کھلبلی ہونا - تزلزل ہونا - ہڑبڑی پڑنا - گھبراہٹ ہونا - ہنگامہ برپا ہونا - بلوہ ہونا + خلقت کا

[۱] سید غلام حسنین صاحب قدر بلگرامی کے سوا کسی نے ہلچل کو مذکر نہیں باندھا +

تہ و بالا اور زیر و زبر ہونا۔ چل چلاؤ ہونا۔ پریشان اور تتر بتر ہونا۔ متردد ہونا۔ اپنی اپنی پڑنا۔ اضطراب و اضطرار ہونا۔ درہمی برہمی ہونا۔

اُٹھ گئے محفل سے سارے یار او ہلچل پڑی ۔ اے خلل انداز گردوں اب تو تجھکو کل پڑی (وزیر)
بجلی گری کہ آہ پڑی بادہ خوار کی ۔ ہلچل پڑی ہوئی ہے عجب خانقاہ میں (داغ)
اِک زمانے میں پڑ گئی ہلچل ۔ کر دیا تم نے بے قرار کیسے (ایضاً)
بادل کے گرجنے سے شفق پڑ گئی ہلچل ۔ ساون نے برسنے کی جھڑی زور لگائی (شفق)
جُنبشِ مژگاں کو تیری دیکھکر ڈرتا ہے جی ۔ خیر اور ہلچل پڑی کیوں اِس سپہ میں اس قدر (ظفر)
کوئی تیغِ ابرو سے مارا گیا ہے ۔ پڑی ہے عجب اُسکے کوچے میں ہلچل (تجلی)
اُس کے اُٹھتے ہی یہ ہلچل پڑ گئی بس بزم میں ۔ طورِ روزِ حشر سب کو طورِ محفل ہو گیا (شیفتہ)
ہلچل مرے اشکوں سے زمانے میں پڑی ہے ۔ جھالے ہیں نہ بھادوں کے نہ ساون کی جھڑی ہے (امانت)
درہمی آ گئی یکبار صفِ اعدا میں ۔ ایک دو ہاتھ کے چلنے میں پڑی یہ ہلچل (دبیر)
تہ و بالا ہوا تمام محل ۔ پڑ گئی باہر اندر اک ہلچل (خلق)
برگشتہ نصیبوں کو کہیں چین نہیں بحر ۔ پردیس میں ہلچل ہے تزلزل ہے وطن میں (بحر)

ادب میں پڑی جان اُن کی زباں سے ۔ جلا دین نے پائی اُن کے بیاں سے
سناں کے لئے کام اُنھوں نے لساں سے ۔ زبانوں کے کوچے تھے بڑھکر سناں سے (حالی)
ہوئے اُن کے شعروں سے اخلاق صیقل
پڑی اُنکے خطبوں سے عالم میں ہلچل

ہلچل ہونا - ہ - فعل لازم:- دیکھو (ہلچل پڑنا)

برگشتہ نصیبوں کو کہیں چین نہیں بحر ۔ پردیس میں ہلچل ہے تزلزل ہے وطن میں (بحر)
تیغِ ابرو سے کوئی شاید وہاں مارا گیا ۔ کیسی ہلچل ہے بسوئے کوچۂ جانانہ آج (تجلی)

ہلدی - ہ - اسم مؤنث:- زرد چوب - پیتر سُن - زرد چوبہ - ایک قسم کی زرد جڑ یا گرہ جو سالن میں رنگت کے واسطے ڈالتے یا اُس سے زرد کپڑے رنگتے ہیں۔ مزاجاً اوّل درجہ میں گرم و خشک ہے (رتوندے کیواسطے آنکھیں میں گھس کر لگانا مفید ہے)

ہلدی کی گرہ لیکے پنساری بن بیٹھنا - ہ - فعل لازم:- پنساری کا ایک جزو لیکر پنساری ہونے کا دعوے کرنا - دو پتر لگا کر باغ کی شیخی مارنا - تھوڑے سے ہنر یا کمال خواہ سرمایہ پر نازاں ہونا - ناقص ہونیکے باوجود اپنے آپکو کامل سمجھنا۔

ہلدی لگا کے بیٹھنا - ہ - فعل لازم:- چوٹ لگنے کا بہانہ کرکے چھپ رہنا - کسی حیلہ سے بیٹھ رہنا - بہانہ کرنا - بھگل کا ٹھنا۔

ہلدی لگا کے بیٹھو گے - ہ - محاورہ:- بیٹھتے بیٹھے مر دگے - ہاتھ پاؤں تڑوا بیٹھو گے - یعنی جانے دو ورنہ نوا گیا ڈمگے۔

ہلدی لگی نہ پھٹکری چاخ بھو آن پڑی - ہ - محاورہ عو:- بے مشقت اور بلا کوشش کسی مطلب کا حاصل ہو جانا - بن خرچے کام بن جانا - مفت میں الّو بن آ گیا۔

ہلدی لگے نہ پھٹکری رنگ چوکھا آئے - ہ - کہاوت:- اپنی گرہ کا کچھ خرچ نہ ہو اور کام بن جائے - مفت میں کام نکل آئے تو سہی۔

ہلدیا - ہ - اسم مذکر:- (۱) ایک قسم کا زہر ہے جو ہلدی سے مشابہ ہوتا اور اکثر ہلدی میں ملا ہوا نکلا کرتا ہے۔

لیتے ہی بوسہ اُس لبِ شیریں کا مر گیا ۔ اے بحر ہلدئے کی گرہ تھی رطب نہ تھا (بحر)

(۲) یرقان - کنول بائے - پیلیا روگ - پانڈو روگ - جس میں تمام جسم زرد ہو جاتا ہے - (۳) سوداگروں کی ایک جماعت (۴ - صفت) زرد - پیلا - اصفر - بسنتی۔

ہُلّڑ - ہ - اسم مذکر:- رولا - شور و غلغلہ - شور و غل - شور و فغاں - شور و غوغا - شور و شغب - دُہائی تہائی - غل غپاڑا - ہُوہا - ہنگامہ۔

ہم سویرے حشر میں چلکر سمجھ لیں یار سے ۔ کون پھر سنتا ہے جب ہلّڑ سوا ہو جائیگا (نامعلوم)

ہلّڑ مچانا - ہ - فعل متعدی:- شور و غل کرنا - ہنگامہ برپا کرنا۔

بیساختہ مچ گیا جو ہلّڑ ۔ چلّا اُٹھے کروڑوں گیدڑ (الف)

ہلّڑ مچنا - ہ - فعل لازم:- ہنگامہ ہونا - غل شور ہونا۔

ہلسا - ہ - اسم مؤنث:- ایک قسم کی مچھلی جو بنگال میں ہوتی ہے۔

ہُلسانا - ہ - فعل متعدی:- (۱) خوش کرنا - دل بہلانا - جی بہلانا - پرسند کرنا - (ہندو بولتے ہیں) (۲ - عو) بہکانا - اُکسانا - بھڑکانا - تنتنا لگ دینا - جیسے خاوند کو ہلسا ہلسا کر ساس سے لڑواتی ہے (۳) للچانا - شوق دلانا - شوق اُبھارنا - جیسے ایک نے بیٹھے بیٹھے ہلسایا - ہا ہا ہا دیکھنا کیا ابر آیا ہے جی چاہتا ہے جھولا پڑے کڑاہی چڑھے دوسری نے اُکسایا چوچہاتے جوڑے بھی تو گھے میں ہوں جب بہار ہو تو دیکھ پہیلی۔

ہُلسائے میں آنا - ہ - فعل لازم:- بہکائے میں آنا - بھڑکانے میں آنا - اشتعالک میں آنا۔

ہُلسنا - ہ - فعل لازم:- (ہندو) خوش ہونا - پرسن ہونا - آنند ہونا۔

ہلکا - ہ - صفت:- (۱) سبک - خفیف - ثقیل اور بوجھل کا نقیض - سبک - لطیف - کم وزن - سبکبار - جیسے ہلکا بخار - ہلکا بوجھ - ہلکا کھانا۔

نہ لگا ہاتھ پہ ٹھوکر تو لگا جا ظالم ۔ کاش اُٹھ جائے جنازہ مرا ہلکا ہو کر (تنویر)
قابل اُٹھنے کے ہوا بار یہ ہلکا ہو کر ۔ دی غمِ عشق نے تسکین غمِ دنیا ہو کر (رنگ)

(۲) اوچھا - کم ظرف - چھچھورا - گمبھیر کا نقیض (۳) کم قیمت - گھٹیا (۴) خفیف - حقیر - ذلیل - جیسے سمدھیانے میں دو دو ٹکے کے جانے سے دنیا میں ناک کٹتی آدمی حقیر او ہلکا ہوتا ہے (ٹھیکر سہیلی) (۵) تیز کا نقیض - تند کا نقیض - جیسے

ہلک

اب کا ہر کہ ہلکا رہا۔ ہلکی شراب (۶) جلد اثر قبول کرنے والا۔ نہایت لطیف۔ جیسے ہلکا لہو (۷) سُبک وضع۔ (۸) پھیکا۔ شوخ کا نقیض۔ جیسے ہلکا رنگ +

ہلکا پن۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) سبکی۔ خفت (۲) کمینگی۔ سفلگی۔ رزالہ پن۔ کمینہ پن (۳) کم ظرفی۔ اوچھا پن۔ چھچھورا پن + بے مغزی +

ہلکا پُھلکا۔ ہ۔ صفت:۔ نہایت سبکبار۔ نہایت کم وزن۔ پھول کی مانند ہلکا جو خاطر پر گراں نہ گزرے۔ نہایت سبک۔ نازک + ناتواں و لاغر +

جانِ شیریں کیا بچے تیری طرح فرہاد آہ   کوہِ عشق آ کر گرے جب مجھ سے ہلکے پھلکے پر (نصیر)
ہلکے پھلکے جو ملے دیر کے رو ڑے پتھر   جُوم اور چاٹ گئے ہیں کعبہ کے چھوڑے پتھر (انشا)
ہجر میں بسکہ تنِ زار ہے ہلکا پھلکا   جُوں غزالاں تنِ بیمار ہے ہلکا پھلکا (سرور)
کیا بدنِ نازک دلدار ہے ہلکا پھلکا   ڈالے گردن میں تو بس ہار ہے ہلکا پھلکا (نکہت)
اُس کے بوسہ کے تصوّر میں ہے جینا بھاری   پھول سا جو گُلِ رخسار ہے ہلکا پھلکا (؟)

ہلکا جاننا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ خفیف جاننا۔ سبک جاننا۔ حقیر سمجھنا +

مال کیا عذر نہ ہونا مجھے جان و دل سے   ہلکا جانا تھا مجھے ایسا ہی تم نے صاحب (سیّد)

ہلکا جوڑا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ کم قیمت پوشاک۔ بھاری جوڑے کا نقیض +

ہلکا رنگ۔ ا۔ اسم مذکر:۔ پھیکا رنگ۔ شوخ رنگ کا نقیض +

ہلکا کرنا۔ ہ۔ فعل متعدّی:۔ (۱) بوجھ کم کرنا۔ بوجھ اُتارنا۔ (۲) گھٹانا۔ لاغر کرنا۔ دُبلا کرنا۔ (۳)۔ بازاری) انزال کرنا یا کرانا (۴) خفیف یا ذلیل کرنا۔ شرمندہ کرنا۔ نادم اور سُبک کرنا +

کیا ہی ہم چشموں میں مجھکو عشق نے ہلکا کیا   جنبشِ دامانِ مژگاں سے میں اکثر اڑ گیا (ہجر)

ہلکا کھانا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ لطیف خوراک۔ زود ہضم کھانا۔ ثقیل کھانے کا نقیض +

ہلکا لہو۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ صاف و شفّاف اور لطیف خون۔ وہ لہو جس میں نظرِ بد جلد اثر کرے۔ پتلا لہو۔ جیسے اُسکا ہلکا لہو ہے کوئی ٹوک نہ بیٹھنا ترت ہی بیمار پڑ جائیگی +

نگاہوں میں سبک ہوں اُسکی پی جائے کیوں ظالم   لہو ہلکا ہوا ایسا مزا دیتا ہے پانی کا (نسیم دہلوی)
یہ چرچا محبّت کا کیوں کو بکو ہے   الٰہی مرا کیسا ہلکا لہو ہے + + (صابر)
چاہنے والے ہی اُس کے آنکھوں پی جانے لگے   کس قدر ہلکا لہو ہے بادۂ گلنار کا + (عارف)
ہلکا ہے لہو اُسکا ذرا دیکھ تو اے جی   بچّی مری ہو جائے گی بیمار نہ ٹوکو
ہلکا لہو تھا آ گیا غش دیکھ کر لہو   آیا تھا گیا بگڑا برائی کے واسطے (؟)

ہلکا ہونا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) سُبک ہونا۔ سبکبار ہونا۔ بوجھ اُترنا۔ وزن کم ہونا۔ (۲) خفیف ہونا۔ ذلیل ہونا۔ حقیر ہونا۔ شرمندہ ہونا (۳) تازہ دم ہونا۔ تکان اُترنا۔ جیسے نہا کر ہلکا ہونا (۴) کم ہونا۔ اُترنا۔ گھٹنا۔ افاقہ ہونا۔ جیسے بخار ہلکا ہونا +

ہلک

(۵۔ بازاری) گند ایا پانی نکالنا۔ مجامعت کرنا + کسل اُتارنا۔ (۶) سبکدوش ہونا۔ بےفکر ہونا (۷) ستانا۔ آرام لینا (۸) رقیق ہونا۔ پتلا ہونا۔ پانی ہونا + پھیکا پڑنا۔

نگاہوں میں سبک ہوں اُسکی پی جائے نہ کیوں ظالم   لہو ہلکا ہوا ایسا مزا دیتا ہے پانی کا (نسیم دہلوی)

ہُلکارنا۔ ہ۔ فعل متعدّی:۔ (پُورب) کُتّے کو لُلکارنا۔ کُتّے کو شکار پر دوڑانا +

ہلکان۔ ا۔ صفت:۔ (از ہلاک)۔ ع و۔ ہلاک۔ مضمحل۔ نیم جاں۔ تھکا ماندہ۔ قریب بہ ہلاکت + کسلمند + حیران۔ پریشان + ہ

دونوں طرف جو لذّت پیغام دے رہا ہے   ہلکان اب ہمارے کیا کیا پیامبر ہیں (جرأت)

ہلکان کرنا۔ ا۔ فعل متعدّی:۔ (ع و) مضمحل کرنا۔ تھکا مارنا۔ نیم جاں کر دینا۔ ہلاک کر دینا +

یہ پاؤں گھسٹ کر چلنے سے کیوں رستے کو حیران کرو   اور یہ بلبلے منہ سے رحمٰی کو مت لاکر ہلکان کرو (نظیر)

ہلکان ہونا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) تھکنا۔ مضمحل ہونا۔ قریب بہ ہلاکت ہونا۔ ہلاک ہونا + سخت حیران و عاجز و درماندہ ہونا۔ جیسے مصرعہ جان ہلکان ہو گئی اُسکی + ہ

تیر ہلکان ہو گیا تھا بہت   سو طلب ہی میں وہ ہلاک ہوا

ہلکم۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ (ع و) تہلکہ۔ ہلچل۔ اُودھم +

ہلکم ڈالنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ تہلکہ ڈالنا۔ اُودھم مچانا۔ ہلچل ڈالنا۔ شور مچانا۔ ہنگامہ برپا کرنا۔ گھبرانا

شب کو ملنے کی زنانی لے یہ اُودھم ڈالی   ہاتھ پاؤں اپنے گئے پھول یہ ہلکم ڈالی (رنگین)

ہلکورا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (پُورب)۔ لہر۔ موج۔ ترنگ۔ ہلّیا۔ جھال +

ہلکورے لینا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (پُورب) ہلورے لینا۔ لہریں مارنا۔ موجزن ہونا۔ لہرانا +

ہُلُوک۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ ع و۔ قے کی وہ مقدار جو ایک مرتبہ مُنہ سے نکلے۔ جیسے دو ہلوکیں ڈال کر مر گیا + وبا کا وہ عالم ہے کہ آدمی نے ہُلوک ڈالی اور چل بسا +

ہلکی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (۱) ہلکا کی تانیث۔ سُبک۔ کم وزن + اوچھی (۲) دھیمی +

ہلکی بات کہنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ اوچھی بات کہنا۔ بے وقعت کلام کرنا۔ اپنی حیثیت سے کم درجے کی بات مُنہ سے نکالنا۔ گھٹیا بات کہنا +

ہلکی پُھلکی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ ہلکا پُھلکا کی تانیث۔ جیسے اُسے تو ہلکی پُھلکی جالی کی کُرتی بھاتی ہے +

ہلکی چوٹ پڑنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ اوچھی چوٹ پڑنا۔ اُچٹتی ہوئی ضرب پڑنا + دھیمی چوٹ پڑنا +

ہلکے۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) ہلکا کی جمع۔ جیسے ہلکے جوڑے۔ ہلکے جوتے وغیرہ (۲) حروفِ مغیرہ کے سبب الف کی یائے مجہول سے بدلی ہوئی صورت۔ جیسے ہلکے سے اُٹھاؤ +

ہلکے بھاری ہونا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (ہندو) بُرے بننا۔ بُرائی سر لینا + ناراضگی ظاہر کرنا + بگڑنا سنورنا۔ جیسے دو روز کے لئے کیوں ہلکے بھاری ہوتے ہو +

ہلکے سے۔ ہ۔ تابع فعل:۔ ہَولے سے۔ آہستگی سے۔ رسان سے۔ سہج سے +

ہلکے ہلکے۔ ہ۔ تابع فعل:۔ ہَولے ہَولے۔ آہستہ آہستہ۔ سہج سہج +

ھ رحم آتا ہے مجھے ہلکان دونوں ہو گئے   لڑ کے تھکتے یا الٰہی کافر و دیندار کب (قدر)

ہلک

ہلکے لہو سے چل نکلے ہیں - ہ - محاورہ :- باوجودِ نزاکت یا ناتوانی دل چلاتے ہیں + نہایت گستاخ بے ادب اور مغرور ہوگئے ہیں +

مجکو ہمراہ دیکھ کر بولا گھر سے جب شوخ بے ہل نکلا +
چل یہاں سے ہے زیست کیوں بھاری تو جو ہلکے لہو سے چل نکلا + + (جان صاحب)

ہلکے یا ہلاکر - ہ - تابع فعل - سرک کے - اُٹھ کے - اُٹھکر جنبش کر کے +

ہلکے پانی نہ پی سکنا - ہ - فعل لازم :- نہایت ناتواں اور کمزور ہو جانا - صاحب فراش ہو جانا

ہلکے پانی نہیں پی سکتا ہوں کھانا کیسا سانپ کی عارضۂ ہجر نے طاقت کیسی (رند)

ہلکے پانی نہ پینا - ہ - فعل لازم :- (۱) نہایت احدی اور سست ہونا - از حد کاہل وجود ہونا + نہایت سُست ہونا - اُٹھ نہ سکنا + ہ

پیو گے ہل کے نہ پانی بھی یار پیری میں جو کیف حال تمہارا ابھی شباب میں ہے (کیف)

(۲) اپنے ہاتھ سے کوئی کام نہ کرنا - خود کوئی کام نہ کرنا جیسے آج وہ بازاروں میں خاک چھانتی پھرتی ہیں جو بیچاریاں ہلکے پانی بھی نہ پیتی تھیں - (سُگھڑ سہیلی)

ہلکے پانی نہ مانگنا - ہ - فعل لازم :- فوراً مر جانا - ذرا جنبش نہ کر سکنا - پانی مانگنے تک کو نہ ہل سکنا - بالکل نہ تڑپنا + ہ

وہ بھویں بند ہو جن سے دمِ شمشیر دو دم اِک اشارے میں کریں قتل یہ دو نو عالم
دکھائے جلادِ فلک ان کی دم قہر قسم اِنکے ہے قبضۂ قدرت میں اجل اے ہمدم
جُنبش اِن کی ہے غضب قہر انکا را اِن کا
ہلکے پانی بھی نہیں مانگتا مارا اِن کا
([illegible])

ہلکانا - ہ - فعل متعدی :- (پورب) لٹکانا - آویزاں کرنا - معلق رکھنا +

ہلگت - ہ - اسم مؤنث :- عو - عادت - سُبھاؤ - بان - خو +

ہلگت پڑنا - ہ - فعل لازم :- (عو) عادت پڑنا - خوگر ہونا - بان پڑنا +

ہِل گئے ہیں - ہ - محاورہ :- عادی ہوگئے ہیں - مزا پڑ گیا ہے - چاٹ لگ گئی ہے + بہت یار بن گئے ہیں - اخلاص میں آگئے ہیں +

ہل مِل جانا - ہ - فعل لازم :- آپس میں مانوس ہو جانا - گھل مِل جانا - پرچ جانا + بچے یا وحشی جانور کا مطیع ہو جانا - رَل مِل جانا - موافقت ہو جانا - میل جول ہو جانا +

ہَل مِن مزید - ع - مقولۂ دوزخ :- کچھ اور ہے + (قرآن شریف میں یہ جملہ دوزخ کی طرف سے بیان کیا گیا ہے یعنی قیامت کے روز جب سب دوزخی دوزخ میں جا چکینگے تو دوزخ پکاریگا کچھ اور بھی ہے تو لاؤ +)

بھر دِ جو صورتِ دوزخ بھی پیٹ زاہد کا ڈکار نعرۂ ہل من مزید ہو جائے (قدر)

ہِلنا - ہ - فعل لازم :- (۱) متحرک ہونا - ڈولنا + لرزنا - کانپنا - تھر تھرانا + جُنبش کرنا +

ابرو نے کیا ہوگا جس وقت اُسے بسمل وہ ضعف زدہ ہرگز تڑپا نہ ہلا ہوگا (نظیر)

ہم

آپ ہٹے اور موہے ہلاوے واکا ہلنا موہے من بھاوے
ہل ہلا کے بھیا نِسنکھیا اے سکھی ساجن نا سکھی پنکھا
(کہہ مکرنی) (دفاع)

(۲) مانوس ہونا - پرچنا - مالوف ہونا + یار بننا - بے تکلف آشنا ہونا + عادی ہونا

اِک شور ہی ہا ہے دیوانہ پن میں اپنے زنجیر سے ہلے ہیں گر کچھ بھی ہم ہلے ہیں (میر)

(۳) - بازاری) مجامعت کرنا - صحبت کرنا - لگنا - جماع کرنا (۴) مزے میں آنا +

ہلندا - ہ - صفت :- (۱) مضبوط آدمی - قوی آدمی (۲) - بفتح ہائے ہوز صفت مؤنث - عو - ہُڑدنگی - وحشی طبع - وحشت مآب - رمیدگی پسند - ہوائی دیدہ + کھلنڈری +

ہلواہا - ہ - اسم مذکر :- (گنوار) قلبہ راں - ہل جوتا - ہالی +

ہلورا - ہ - اسم مذکر :- (پورب) دیکھو (ہلکورا) +

ہلورنا - ہ - فعل متعدی :- (پورب) بٹورنا - اکٹھا کرنا + (بضم لام و واؤ مجہول)

ہلّہ - ا - اسم مذکر :- دیکھو (ہلّا) بمعنی دھاوا - یلغار - چڑھائی - یورش +

ہُلہُل - ہ - اسم مذکر :- ایک پودے کا نام جس کے پھول میں نہایت ہی بدبو ہوتی ہے بلکہ اُس کے پتوں میں بھی ایسی ہی بو آتی ہے - یہ پودا اکثر برسات میں خود رو ہو جایا کرتا ہے - وایبر کے حق میں نہایت مفید بتاتے ہیں +

ہُلہُلا - ا - اسم مذکر :- (۱) شُغلا - کوئی عجیب یا انوکھی بات - حیرت انگیز یا فتنہ انگیز بات - شگوفہ + (۲) شوق - اُمنگ (۳) بہتان - جھوٹی بات - بے سر و پا بات +

ہُلہُلا اُٹھانا - ا - فعل متعدی :- (۱) شُغلا اُٹھانا - شگوفہ چھوڑنا - کوئی انوکھی یا عجیب بات مشہور کرنا + بہتان اُٹھانا + فتنہ اُٹھانا (۲) شوق دلانا - طبیعت کو ابھارنا +

ہُلہُلا اُٹھنا - ا - فعل لازم :- (۱) شُغلا اُٹھنا - جھگڑا کھڑا ہونا - فتنہ برپا ہونا - شگوفہ چھوٹنا - بہتان کھڑا ہونا - (۲) شوق یا طبیعت کا کسی کام کے واسطے دفعتہً اُبھرنا دل چاہنا - شوق چرانا - جیسے آج سب کو یہ ہُلہُلا اُٹھا کہ اپنے ہاتھ سے پکائیں دیکھیں کون اچھا پکاتا ہے - (خیر بہنیلی)

ہلہلا کر بخار چڑھنا - ہ - فعل لازم :- ایک دفعہ ہی زور کر کے بخار چڑھنا - دفعتہً تپ لرزہ کا پیش آنا - زور سے بخار ہونا +

ہلہلا کر پھینکنا - ہ - فعل متعدی :- جگہ سے اُکھاڑ کر پھینکنا - خوب جنبش دیکر اُکھاڑنا اور پھر پھینکنا - زور سے پھینکنا - خوب جھنجھوڑ کر پھینکنا + ہ

میری آہوں نے آسماں کو پھینکا آخر کو ہلہلا کر + + (عاشق)

ہلہلانا - ہ - فعل لازم :- کپکپانا - کانپنا - تھرتھرانا - بخار کے زور سے بدن کا تھرانا - جیسے آج کئی دن سی بڑی بخار میں ہلہلا رہی ہوں (سُگھڑ سہیلی)

ہِم - س - اسم مذکر :- (۱) ہند کی پانچویں رُت جو اگھن اور پوس میں ہوتی ہے -

ہم

منگسیر اور پوہ کی فصل (۲) برف۔ پالا۔ یخ۔ چنانچہ ہمالہ پہاڑ اسی وجہ سے اس نام سے موسوم ہوا کہ وہ برف کا گھر ہے یعنی ہمیشہ برف سے مستور رہتا ہے +

ہَم۔ ہ۔ ضمیر متکلم مع الغیر:- (۱) جمع متکلم کا صیغہ۔ ما۔ نحنُ۔ نا۔ (۲) کلمۂ تعظیم جو اپنی ذات کے واسطے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے ہم نے کہا تھا۔ ہم خود گئے تھے +

ہم پر پھسل پڑے۔ ہ۔ محاورہ:۔ قصور وار کو چھوڑ کر ہم پر غصہ اُتارا۔ زبردست کو کچھ نہ کہا زیردست پر اُتر پڑے۔ یعنی بجھتا آزردہ خفا اور غصے ہوئے غیر کی جو تقصیر تھی اُسے کچھ نہ کہا اور اِدھر ہی ڈھل پڑے +۔

ریپا جو پاؤں راہ میں ہم سے رُکا وہ مست منہ پہ تو بس چلا نہیں ہم پر پھسل پڑے (معروف)

ہم جانیں یا تم جانو۔ ہ۔ محاورہ:۔ ہم دونوں کے سوا دوسرے کو خبر نہ ہو۔ ہمیں تم بھگت لیں۔ (۲) ہمارے تمہارے سوا دوسرا واقف و آگاہ نہ ہو +

اُٹھ گلے سے لگ تو صاحب بندے کا بھی کہنا مانو گھر ہے اکیلا کوئی نہیں ہے ہم جانیں یا تم جانو (کرم)

ہم چور سے بازار سکڑا۔ ہ۔ کہاوت:۔ (طنزاً) اپنے آپ کو بڑا اور دوسروں کو حقیر یا چھوٹا سمجھنا۔ ہمارے آگے دوسرے کی حقیقت نہیں +

ہم سے۔ ہ۔ تابع فعل:۔ (۱) ازما۔ ہم تمام لوگوں سے۔ ہم سب کی ذات سے۔ (۲) مجھ سے۔ میری ذات سے + (بجائے واحد بھی استعمال ہے)

نبی ہم سے ہوئی خطا کیا رب جس کے باعث یہ کچھ عذاب ملا
مے کے بدلے پلا جو خونِ دل تو جا کر جگر کباب ملا (میر مہدی مجروح)

ہم سے اُڑتے ہو۔ ہ۔ محاورہ:۔ ہم سے چلتے ہو۔ ہمیں فریب دیتے ہو۔ یعنی ہم واقف و آگاہ ہیں کبھی فریب میں نہیں آنے کے +

ہوائے عنبریں سے بال و پرِ شبنم سے اُڑتے ہو اُڑا بیٹھے ہو لقدِ دل ہمارا ہم سے اُڑتے ہو
ہوائے عنبریں تو گل ان بیش و کم سے اُڑتے ہو اُڑا ہے رنگِ رُو نکہت بھلا کیوں تم ہم سے اُڑتے ہو (ذوق)

ہم سے کب چل سکتے ہو۔ ہ۔ محاورہ:۔ ہمیں کب فریب اور داؤں دے سکتے ہو۔ ہم تمہارے فریب میں نہیں آ سکتے +

اپنا سوروپ سے گو روپ بدل سکتے ہیں لیک کیا دخل ہے ہم سے کوئی چل سکتے ہیں (انشا)

ہم کو۔ ہ۔ ضمیر:۔ ہمیں۔ مارا۔ سانوں +

نہ دوزخ چاہیئے ہم کو نہ جنت چاہیئے اے غفورِ نہیں اِک تیری رحمت چاہیئے (مفتون)

ہمکو پیٹے۔ ہمکو گاڑے۔ ہمکو ہے سے کرے۔ ہ۔ عو۔ قسم سخت:۔ یعنی ہمارا ماتم کرے۔ ہمیں دفن کرے۔ ہمیں روئے۔ ہمیں زندہ نہ دیکھے۔ وغیرہ +

پھر جو کچھ دھیان آگیا تو کہا ہمکو پیٹے اگر وا نکرے + (راہی)
ہمکو گاڑے ہماری بھتی کھائے ذبح ہمکو کرے جو سچ نہ بتائے (فائق)

ہم

ہمکو پیٹے ہمارا حلوا کھائے ہمکو ہے سے کرے جو ہم سے چھپائے (فائق)
تک کے چھاتی یہ یوں لگی کہنے ہمکو ہے سے کرے جو آگے جائے (رنگین)

ہَمّ۔ ع۔ اسم مذکر (۱) وہ غم جو آنے والی مصیبت کے خیال سے ہو بخلافِ غم کہ مصیبتِ موجودہ پر کیا جاتا ہے مجازاً مرادف رنج۔ اندوہ۔ فکر۔ اندیشہ۔ ملال (۲) قصد۔ خواہش۔ ارادہ (۳) بیماری کا بدن کو مضمحل کر دینا (۴) نہایت بڑھاپا۔ بچہ کو بوڑی کر دینا +

ہم۔ ف۔ ذ۔ حرف عطف و تابع فعل:۔ (۱) نیز۔ بھی۔ بلکہ۔ ازاں۔ اس کے علاوہ۔ ماسوا۔ نیز اور ہم میں یہ فرق ہے کہ ہم معطوف و معطوف علیہ دونوں کے واسطے جائز ہے جیسے ہم نماز کردم و ہم روزہ گرفتم برخلافِ نیز کہ تنہا معطوف آتا ہے مگر لفظ ہم مفردات میں آتا ہے جیسے کہ ہم زید را زدم ہم عمرو را لفظ نیز کے برعکس کہ جملہ کے سوا نہیں آتا جیسے زید را زدم و عمرو را نیز زدم (۲) برائے موافقت و اشتراک فی الامر۔ فی مابین۔ آپس میں۔ بایکدیگر۔ ہمدگر۔ طرفین سے۔ دونوں طرف سے۔ ساتھی۔ ساجھی۔ سنگھاتی۔ شریک۔ جیسے ہمراز۔ یعنی شریکِ راز۔ ہمدرد یعنی دکھ درد کا ساتھی۔ ہمراہ یعنی ہم سفر و ہم طریق۔ ہم خیال۔ ہم گماں +

نہیں ہو اور پھر کہنے کو یاں ہو حریفِ بدگماں کے ہم گماں ہو + (انور)

(سنسکرت میں اسی معنی میں سم (सम) آیا ہے چونکہ سینِ مہملہ اور ہائے ہوز کا باہم بدل ہے اس وجہ سے یہ دونوں ایک ہی خاندان کے الفاظ ہیں)

ہم آغوش۔ ف۔ صفت:۔ ہم بغل۔ بغلگیر۔ انگوز۔ ہمکنار۔ باہم گلے سے ملنا۔ معانقۂ جسمانی +

جب ہم آغوشِ یار ہوتے ہیں سب مزے درکنار ہوتے ہیں + (سجاد)

ہم آغوش ہونا۔ ا۔ فعل لازم:۔ بغلگیر ہونا۔ ہمکنار ہونا۔ گلے لگنا۔ معانقہ کرنا +

ملتے ہیں خاکسا گلے خاکسار سے ہوتا ہے نقشِ پا بھی ہم آغوشِ نقشِ پا + (داغ)

ہم آغوشی۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ بغلگیری۔ ہمکناری۔ معانقۂ جسمانی۔ ایکدوسرے کے گلے لگنا +

بیاں جو کیجیئے کچھ حسرتِ ہم آغوشی وہ کہتے ہیں متحمل نہیں فشار کے پھول (رنگی)

ہم آواز یا ہم آہنگ۔ ف۔ صفت:۔ ہم قول۔ شریک الرائے۔ سُر یا راگ میں شریک۔ ایک سُر یا ایک راگ + شریکِ الاپ۔ ہمصفیر۔ ساتھی +

ہم آورد۔ ف۔ صفت:۔ ہم نبرد۔ سامنے کھڑا ہو کر لڑنے والا۔ مقابل۔ حریف۔ دشمن۔ دو حریف جو باہم لڑتے ہیں ہر ایک ایک دوسرے کا ہم آورد کہلاتا ہے +

ہم بستر۔ ف۔ صفت:۔ ایک بستر پر سونے والا۔ ساتھ سونے والا۔ شریکِ بستر +

ہم بستر ہونا۔ ا۔ فعل لازم۔ ساتھ سونا۔ اکٹھا سونا + صحبت کرنا۔ صحبت داری کرنا۔ مجامعت کرنا۔ خلوت کرنا +

جو ہم بستر نہ ہو ہم سے تو اُسکی کیا شکایت ہے نظر بھر کے ہمیں اِک دیکھنا اُسکا کفایت ہے (مطلع)

ہم پا۔ ف۔ صفت:۔ ہمقدم۔ ساتھی +

ہم پایہ۔ ف۔ صفت:۔ ہمرتبہ۔ ایک ہی مرتبہ کا۔ یکساں درجہ رکھنے والا +

ہم پلّہ۔ ف۔ صفت:۔ (۱) برابر کی ٹکّر کا۔ برابر کی جوڑ۔ ہمسر ÷ ع
نسبت یہ گُل سے ہے ترے جسمِ لطیف کو ہم پلّہ برگِ گُل سے ہو جیسے کہ سنگِ سُرخ (آتش)

(۲) برابر فاصلہ کا۔ زد میں برابر۔ برابر کی مار کا۔ ایک توڑ کا۔ ہم نشانہ۔ ہم ہدف ÷
چلا تری کماں کا کھچا کس سے ایجواں ہم پلّہ کس کا تیر ترے تیر سے ہوا ÷ (رند)

ہم پہلو۔ ف۔ صفت:۔ پہلو میں بیٹھا ہُوا۔ پہلو کے برابر۔ پہلو بہ پہلو۔ برابر۔ لگا ہُوا۔
برابر برابر ÷ ساتھی۔ رفیق۔ طرفدار ÷ وابستہ۔ بندھا۔ لگا ÷ ہم صُحبت ÷

ہم پیالہ۔ ف۔ صفت:۔ (۱) شریکِ پیالہ۔ ایک پیالے میں کھانیوالا۔ دسترخوان کا
شریک۔ ہم کاسہ ÷ ہانڈی وال (۲) گہرا دوست۔ دانْت کاٹی روٹی ÷

ہم پیالہ و ہم نوالہ۔ ف۔ صفت:۔ (۱) دسترخوان کا شریک۔ ساتھ کھانے پینے
والا۔ کھانے پینے میں شریک۔ ہم طعام (۲) گہرا دوست۔ دانْت کاٹی روٹی کھانیوالا ÷ شیر و شکر ÷

ہم پیشہ۔ ف۔ صفت:۔ حریف۔ ایک پیشہ اور ایک ہی کام کرنے والا۔ جیسے
ہم پیشہ کا ہم پیشہ دشمن ہوا کرتا ہے ÷ بود ہم پیشہ با ہم پیشہ دشمن ÷

ہم تا۔ ہمتا۔ ف۔ صفت:۔ ہمزاد۔ ہم جنس۔ برابر۔ مثل۔ مانند۔ نظیر۔ شریک۔ ہمسر ÷

ہم ترازو۔ ف۔ صفت:۔ ہموزن۔ ہم پلّہ ÷

ہم جلیس۔ ف + ع۔ صفت:۔ ہم صُحبت۔ ہمنشیں۔ پاس بیٹھنے اُٹھنے والا۔ مصاحب
دلی دوست۔ ہمدم۔ رفیق۔ ساتھی۔ گاڑھا یار۔ ہمراز ÷

ہم جماعت۔ ف + ع۔ صفت:۔ ہم سبق۔ کلاس فیلو۔ جماعت کے یار۔ ہم مکتب ÷

ہم جنس۔ ف + ع۔ صفت:۔ ایک صنف اور ایک ہی قسم کا۔ ہم ذات۔ یکساں
ایک میل کا۔ ایک نمونہ کا۔ جیسے ع کند ہم جنس با ہم جنس پرواز ÷ کبوتر با کبوتر باز با باز ÷

ہم جنب۔ ف۔ صفت:۔ ہم پہلو ÷ دوست ÷

ہم جولی۔ ا۔ صفت:۔ صحیح ف (ہمزولی)۔ ہم عُمر جو ساتھ کھیلکر بڑے ہوئے۔
ہم سِنّ و سال۔ ہم سِن۔ ساتھ کا کھیلا۔ لنگوٹیا۔ برابر کا یار۔ بچپن کا یار۔ ہم چشم۔ ہم رُتبہ۔
برابر والا ÷ وہ کمسن لڑکی جو دوسری خُردسالی لڑکی کے ساتھ کھیلنے میں اکثر شریک
رہے۔ ساتھ کی کھیلی وہ ہم سِنّ و ہم عمر لڑکی جو ساتھ کھیل کر جوان ہُوئی ہو ÷ ع
یاد وہ باتیں نہیں ہیں ایسی کیا بھولی ہے تو حف نظر آخر دوگانا میری ہمجولی ہے تُو (رنگین)
کیوں جوانوں کو ہے خواہش ایسی پُرتزویر کی زالِ دُنیا یعنی ہمجولی ہے چرخِ پیر کی (نکہت)
دیکھ رنگیں مجھے مری گوئیاں پاگئی میرے عشق کا جب اوج
اپنی ہمجولیوں سے کہنے لگی میری گوئیاں سے آنکھ لگی نوج } (رنگین)
جی میں کچھ رکھتی نہیں دھڑ میں نری بُولی ہے تُو ا۔ے دوا فرہاد کش بُڑھیا کی ہمجولی ہے تُو (انشا)

ہم چشم۔ ف۔ صفت:۔ ہمسر۔ برابر والا۔ ہمجولی۔ ہم رُتبہ۔ ہم ... برابر کی

ٹکّر۔ امثال و اقران ÷

ہم چشمی۔ ف۔ اسم مؤنّث:۔ برابری۔ ہمسری ÷
زرد داگٹیں پر دعویٰ ہے ہم چشمی ہے اُس سے آنکھوں کی ذرا نرگسِ بیمار خبر لے (عاشق)

ہم چشمی کرنا۔ ا۔ فعل متعدّی:۔ برابری کرنا۔ برابری کا دعوے کرنا ÷

ہم خانہ۔ ف۔ صفت:۔ ایک گھر میں رہنے والا۔ شریکِ خانہ۔ ساتھی ÷ جوڑا۔
جُفت۔ جوڑ۔ جوڑی ÷

ہم خوابہ۔ ف۔ صفت:۔ ایک بستر پر سونے والے۔ ہم بستر ساتھ سونے والی
یا والا۔ اِس میں آخر کی ہائے ہوز زائد ہے ÷

ہم داستاں۔ ف۔ صفت:۔ ہم کلام ÷ ہم صُحبت ÷ ہمزباں ÷

ہم درد۔ ف۔ صفت:۔ دردمند۔ شریکِ درد۔ دُکھ درد کا ساتھی۔ ہمدم۔ دردشریک۔ غمخوار ÷

ہم دست۔ ف۔ صفت:۔ (۱) ہاتھوں۔ ہمراہ۔ ساتھ۔ مصحُوب (۲) شریک۔
متفق۔ ہمقدر۔ برابر ÷

ہم دست ہونا۔ ا۔ فعل لازم:۔ (دکن) ملنا۔ دستیاب ہونا۔ وصُول ہونا۔ پانا ÷

ہم دِگر۔ ف۔ تابع فعل:۔ باہم۔ ایک دُوسرے میں۔ فیمابین۔ آپس میں۔ دونوں ÷

ہم دل۔ ف۔ صفت:۔ وہ شخص جو اپنے موافق دل رکھتا ہو۔ ایکدل یکجہت متفق۔ بالاتفاق ÷

ہم دم۔ ف۔ صفت:۔ دم کا ساتھی۔ ہر وقت ساتھ رہنے والا۔ رفیق۔ دوست۔ یار۔
مُخلِص۔ جیسے مصرعہ ع ہمدم سے گئے ہمدم کے لئے ہمدم نہ لیا ہمدم کی قسم ÷ ع
اے ذوق کسی ہمدمِ دیرینہ کا مِلنا بہتر ہے ملاقاتِ مسیحا و خضر سے ÷ (ذوق)
فرصتِ دل کہاں کہ نالہ پر ہم دمو یار کا عتاب ہوا ÷ (زکی)

ہم دوش۔ ف۔ صفت:۔ ہم قد۔ برابر۔ کندھے سے کندھا ملاکر۔ ہمسر۔ ساتھی۔ برابر ÷
بڑھتا ہی گیا اُس کے تعلّق سے برابر ہے رشکِ عدو ہمسر و ہمدوشِ محبت (زکی)

ہم دیوار۔ ف۔ صفت:۔ پڑوسی۔ ہمسایہ ÷

ہم ذات۔ ف + ع۔ صفت:۔ ایک ذات کا۔ اپنی ذات کا۔ ہمقوم ÷

ہم راز۔ ف۔ صفت:۔ رازدار۔ بھیدوں سے واقف۔ وہ شخص جس سے دِل کھلا ہو۔
بھیدی۔ بھیدیا۔ محرمِ اسرار۔ جو اپنا بھید جانتا ہو۔ محرم۔ دمساز۔ ہمدم۔ محرمِ کار۔ ہمدرد ÷
مصحفی یار تو سب دشمنِ جاں ہیں میرے رازِ دل کس سے کہوں کوئی ہمراز کہاں (مصحفی)

ہم راہ۔ ف۔ صفت:۔ (۱) ساتھی۔ ساتھ چلنے والا۔ شریک۔ ہم رکاب (۲) ساتھ۔ مِیل۔ سنگ۔ معیّت ÷
تم آؤ گر اکیلے تو ہے فرشِ راہِ دل ہمراہ رہے جو غیر تو آنکھیں بچھائے کون (سیّد)
(۳) مجازاً، قافلہ۔ بدرقہ۔ رہنما ÷

ہم راہی۔ ف۔ اسم مذکّر:۔ ساتھی۔ ساتھ چلنے والا۔ ہم طریق۔ ہم سفر ...

یار۔ رفیق ؛ مدد ؛ برابری ؛

ہم رنگ ۔ ف ۔ صفت :۔ ایک رنگ ۔ ایکساں ۔ ایک طرح کا ۔ یکرنگ دو چیزیں +

ہم رنگ کے دُو لے ۔ ا ۔ محاورہ :۔ یہ اصطلاح گنجفہ بازوں کی ہے ۔ دستور ہے کہ جسوقت کھیلتے ہیں اور ہم رنگ بازی کا نقش جس کو آتا ہے تو وہ اپنے حریف سے ایک کے دو لیتا ہے پس اُسی سے یہ اصطلاح ہوگئی کہ ایک ساتھ کے ہمیشہ دو رہتے ہیں ؛ (اہلِ لکھنؤ اِس موقع پر دُونے کی بجائے دُوں بولتے ہیں)

کیوں نہ وہ ہم رنگ کے دُو لے کرے ہر آنیں ایک نوبت سبزہ رنگ اور نیسبہ سبز کا نہیں (جرأت)

ہمزاد ۔ ف ۔ اسم مذکر :۔ (۱) توام ۔ وہ جو ساتھ پیدا ہوا ہو ۔ جُڑواں یا جوڑواں بچہ ؛ ہم سن ۔ ہم سال (۲) شیطان یا خبیث یا جن جو انسان کے ساتھ پیدا ہوتا اور ہمیشہ ساتھ رہتا ہے ؛ دُوجا ؛ (فرہنگِ جہانگیری میں لکھا ہے کہ دُنیا میں جو شخص داخلِ وجود ہوا وہ ایک ہمزاد جن اپنے ساتھ رکھتا ہے کبھی آدمی اس سے خالی نہیں رہتا)

کیا پچھے اللہ سے تسلیم بازِ نیک و بد ہر بشر کے ساتھ اک بانوس ہے ہمزاد کا (تسلیم)

(۳) ہم سن ۔ ہم سال (۴) ہم خوردِ رفیق ۔ ہم نوالہ ۔ کیونکہ زاد توشہ کو بھی کہتے ہیں +

ہم زانو ۔ ف ۔ صفت :۔ ہم پہلو ۔ پاس بیٹھنے والا ۔ پہلو نشین ۔ گوڈے سے لگ کر بیٹھنے والا +

ہم زبان ۔ ف ۔ صفت :۔ ہم کلام ۔ متفق الرائے ۔ متفق الکلام ۔ ایک زبان ۔ شریکِ قول ۔ ہم قول ۔ بات کا ساتھی ۔ رائے کا ساتھی +

چلو واعظ کو بزم اُن کی دکھائیں کہ روزِ حشر میرا ہمزباں ہو ؛ (انور)

ہم زُلف ۔ ف ۔ اسم مذکر :۔ ساڈھو ۔ ساڑھو ۔ شوہرِ خواہرِ زن ۔ سالی کا خاوند ۔ ہم ریش اور ہم داماد بھی کہتے ہیں ؛

ہم ساز ۔ ف ۔ صفت :۔ موافق ۔ دمساز ۔ دوست ۔ یار +

ہمسایہ ۔ ف ۔ اسم مذکر :۔ (۱) پڑوسی ۔ پاس کے مکان میں رہنے والا ۔ پڑوس کا رہنے والا ۔ شفیع ۔ شفعہ کا حق رکھنے والا (۲) پڑوس ۔ پاس کا مکان ؛ ۵

ہمسایہ تو کیسا کبھی در تک نہیں آتے کیا تم بھی شکست دلِ محزوں کی صدا ہو (ظہیر)

ہمسائی ۔ ا ۔ اسم مؤنث :۔ پڑوسن ۔ بگڑ پڑوسن ۔ ہم دیوار ۔ ایک دیوار بیچ رہنے والی عورت +

ہمسائی آئی تھیں سرِ گھر ہیں بنی ٹھنی انکو تو دیکھو ہات اُنہیں پر بھسل پڑے (نازنین)

ہمسایگی ۔ ف ۔ اسم مؤنث :۔ پڑوس ۔ شفعہ ۔ ہم دیواری ۔ قُربتِ مکانی +

ہمسایہ ہونا ۔ ا ۔ فعل لازم :۔ پڑوسی ہونا ۔ پڑوس میں آکر رہنا ۔ مکان کے قریب مکان لے کر رہنا ؛ ۵

اللہ رے شوق کوچے کے چھٹنے کو کیا ترک جس روز سے ہمارے ہمسائے ہٹے ہیں (مرزا صابر)

ہم سبق ۔ ف + ع ۔ اسم مذکر :۔ ساتھ سبق پڑھنے والا ۔ سبق کا شریک ۔ ایک ساتھ سبق پڑھنے والا +

ہمسر ۔ ف ۔ صفت :۔ (۱) برابر کا ۔ برابر والا ۔ ہم رتبہ ۔ ہم چشم ۔ رقیب (۲) جورو ۔ منکوحہ

ہمسری ۔ ف ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) برابری ۔ ہم چشمی ۔ رقابت ۔ مقابلہ ؛ (موتی لال مل)

بہت سا فرق تجھ میں اور اُن میں ہے نکر دعوے مہ نو ہمسری نا خن وابروئے جاناں کا (لبس)

(۲) زوجیت ۔ بیوی پن +

ہمسری کرنا ۔ ا ۔ فعل متعدی :۔ برابری کرنا ۔ مساوات کا دعوے کرنا +

ترے قد سے کی سرو نے ہمسری اُسے آج سیدھا بنائیں گے ہم ؛ (مجروح)

ہم سفر ۔ ف + ع ۔ صفت :۔ ملکر سفر کرنے والا ۔ سفر کا ساتھی ۔ رفیقِ راہ +

ہم سن ۔ ف + ع ۔ صفت :۔ ہم عمر ۔ برابر کی عمر کا ۔ ہمسال ۔ ہمجولی +

ہم سلک ۔ ف + ع ۔ اسم مذکر :۔ سمدھی ۔ بیٹی یا بیٹے والے باہم سمدھی کہلاتے ہیں +

ہم سنگ ۔ ف ۔ صفت :۔ ہموزن ۔ برابر +

ہم شکل ۔ ف + ع ۔ صفت :۔ ہم صورت ۔ ایک شکل کا +

ہم شہری ۔ ف ۔ صفت :۔ ایک شہر کا رہنے والا ۔ ایک بستی کا +

ہم شیر یا ہمشیرہ ۔ ف ۔ اسم مؤنث :۔ بہن ۔ خواہر ۔ جی جی ۔ بی بی ۔ بھگنی +

ہم شیر زاد یا ہمشیرہ زادہ ۔ ف ۔ اسم مذکر :۔ بھانجا ۔ بہن کا بیٹا ۔ بھگنا ۔ خواہرزادہ +

ہم صحبت ۔ ف + ع ۔ صفت :۔ جلیس ۔ ہمنشین ۔ صحبت میں رہنے والا ۔ ساتھی ۔ مصاحب ۔ پاس اُٹھنے بیٹھنے والا +

ہم صدا ۔ ف + ع ۔ صفت :۔ ہم سُر ۔ یکساں آواز اور سُر میں ؛ ۵

مجکو فریادِ تغافل اُس سے دلکو صبر و شکر یہ ہی ساز نا موافق ہم صدا ہوتا نہیں (زکی)

ہم صفیر ۔ ف + ع ۔ صفت :۔ ہم آواز ۔ ایک طرح کی بولی بولنے والا ۔ وہ پرند جو ایک قسم کی بولی بولتے ہوں ۔ مجازاً ہمدم ۔ ہمرنگ ؛ ۵

ہم صفیر و چھوٹنا کیسا کہ آتے ہی بہار اور دُونا ظلم میری جان پر ہونے لگا (طرب)

ہم طالع ۔ ف + ع ۔ صفت :۔ ہم نصیب ۔ ایک سا قسمت والا ؛

ہم عصر ۔ ف + ع ۔ صفت :۔ ہم عہد ۔ ایک زمانہ کا ۔ ایک وقت کا ۔ ہمزمانہ ؛

ہم عمر ۔ ف + ع ۔ صفت :۔ ہمسن ۔ برابر کی عمر کا ۔ ہم سال +

ہم عنان ۔ ف + ع ۔ صفت :۔ ہمراہ ۔ برابر ۔ ہمرکاب ۔ ساتھی ۔ رفیق +

ہم عہد ۔ ف + ع ۔ صفت :۔ ایک زمانہ کا ۔ ہمعصر ۔ ہم زمانہ +

ہم قدم ۔ ف + ع ۔ صفت :۔ ساتھی ۔ رفیق ۔ ہمراہ ۔ ہم سفر +

ہم قوم ۔ ف + ع ۔ صفت :۔ ایک قوم کا ۔ ایک گوت کا ۔ ایک ذات کا +

ہم کاسہ ۔ ف ۔ صفت :۔ ساتھ کھانے والا ۔ ہم نوالہ ؛ ہانڈی وال +

ہم کفو ۔ ف + ع ۔ صفت :۔ ایک ہی خاندان کا ۔ ایک ہی کنبہ کا ۔ اپنے خاندان کا ۔ اپنی قوم کا +

ہما

ہم کلام۔ ف + ع۔ صفت :۔ ہم سخن۔ مِلکر بات کرنے والا +
ہم کلام ہونا۔ ا۔ فعل لازم :۔ کسی سے بات کرنا۔ بولنا +
ہم کلامی۔ ف + ع۔ اسم مؤنث :۔ گُفتگُو۔ باہم بات چیت کرنا۔ بول چال۔ مکالمہ
ہم کنار۔ ف۔ صفت :۔ دیکھو (ہم آغوش) ٥

اب زکی آپ میں کہاں ہوگا	آج پھر ہم کنار ہیں دونوں + (زکی)

ہم کون ہیں۔ ٥۔ محاورہ :۔ یعنی ہمکو اس میں کچھ دخل نہیں یا ہم اس لائق نہیں۔ مصرعہ ٥ ہم کون ہیں صاحب ہمیں کیوں یاد کروگے +
ہم مذہب۔ ف + ع۔ صفت :۔ ایک مِلّت اور ایک ہی مذہب کا۔ ہم مِلّت۔ ایک پنتھ کا
ہم مرکز۔ ف + ع۔ صفت :۔ وہ دائرے جن کا ایک ہی مرکز ہو۔ ایک بیچ والا +
ہم مکتب۔ ف + ع۔ صفت :۔ ایک ہی مکتب کا پڑھا ہوا۔ ایک مکتب میں پڑھنے والا۔ ہم دبستان + اسکُول فیلُو + کلاس فیلُو +
ہم نام۔ ف۔ صفت :۔ ہم اسم۔ ایک ہی نام کا +

شب بزم میں ڈھونڈتے تھے مجکو خدا ہو	تھی سیر جو کوئی مرا ہم نام نکلتا + (مومن)

ہم نسل۔ ف + ع۔ صفت :۔ ایک ہی نسل کا۔ ایک جنس کا + ہمخاندان +
ہم نشین۔ ف۔ صفت :۔ مصاحب۔ جلیس۔ پاس کا اُٹھنے بیٹھنیوالا۔ مقرّب۔ ہم صحبت +

مراجی تو بھلا بہلے کوئی دم	اُسی کا ذکر کرلے ہمنشیں کچھ + (مصحفی)

ہم نفس۔ ف + ع۔ صفت :۔ ہمدم۔ ساتھی۔ دم کا ساتھی۔ دوست۔ رفیق۔ یار۔ آشنا۔
ہم نوالہ۔ ف۔ اسم مذکر :۔ ساتھ کھانے پینے والا۔ ہم کاسہ +
ہم وطن۔ ف + ع۔ اسم مذکر :۔ اپنے دیس کا۔ ایک دیس کا۔ ایک مُلک کا۔ ایک نگر کا۔ ایک شہر کا +
ہُما۔ ف۔ اسم مذکر :۔ ایک مشہور پرند کا نام جو ہڈیاں کھاتا اور کسی کو نہیں ستاتا ہے۔ اِس جانور کی نسبت ایشیائی لوگوں کا خیال ہے کہ جس کے سر پر یہ جانور پھر جائے وہ بادشاہ ہوجائے یعنی دولت اور سلطنت پائے۔ چنانچہ اِس پرند کو مبارک خیال کرکے شاہانِ ایران اپنے جھنڈوں پر اِس کی تصویر بنایا کرتے تھے بعض لوگ اسی کو عنقا خیال کرتے اور سب پرندوں کا بادشاہ مانتے ہیں + نیز بہمن بادشاہ کی بیٹی کا نام جو رسمِ زردُشت کے موافق اپنے باپ کے نکاح میں آئی اور اُس سے داراب پیدا ہوا + ٥

ہُوئے گُم اوجِ پروازِ فنا میں	ترے جانباز ہمبالِ ہُما ہیں (زکی)
ہو کے پابُوس سگِ یار پھرے گا جو وزیر	اُستخواں سیرِ ہما کھاکے پشیماں ہوگا (وزیر)
طالع جو خوب تجھے سوا جاہِ کچھ نصیب	سر پر مرے کروڑ برس تک ہُما پھرا (دبیر)
جستجُو رہتی ہے دولت کا پتا مِلتا نہیں	سر پھرا کرتا ہے پر ظلِّ ہُما مِلتا نہیں + (اسیر)
کھاتا ہے زاغ گوشت فقط اُستخواں ہُما	کیا منصفی ہے زاغ کہاں اور کہاں ہُما (ظفر)

ہما

واہ وا شورِ محبّت خُوب ہی چھڑکا نمک	اُستخواں میرے ہُما کس کس مزے سے کھائے ہے (ظفر)

ہمارا۔ ٥۔ ضمیر مفعُول :۔ (۱) ہم سب کا۔ ہم سب لوگوں کا۔ تمام کا۔ سب کا۔ (۲) تعظیمًا برائے خُود۔ میرا۔ میری ذات کا + ازمن۔ ازما +
ہمارا کیا ہے۔ ٥۔ مُحاورہ :۔ ہمارا کچھ نقصان نہیں۔ ہمارا کیا بگڑتا ہے۔ جب کوئی شخص کہا نہیں مانتا اور اپنا اُس پر بس نہیں چلتا تو یہ فقرہ زبان پر لاتے ہیں + ٥

تم رہو خیر سے تم کو مُبارک عشرت	ہم چلے جائیں گے محفل سے ہمارا کیا ہے (راقم)

ہمارا لہُو پیئے۔ یا ہمارا حلوا کھائے۔ ٥۔ محاورۂ عو :۔ قسمِ سخت جو دوسرے کو دلائی جاتی ہے۔ ہمکو کھائے۔ ہمکو پیٹے۔ ہمیں سے ہے کرے۔ ہماری بوٹی کھائے۔ ہمیں پیٹے۔ ہمارا مُردہ دیکھے + (جس سے محبّت کا دعوٰی ہوتا ہے اُسکو یہ قسم دلاتے ہیں)

تیری خُوں آشامیاں مشہور ہیں اے تیغِ ناز	ایک قطرہ چھوڑدے تو ہووے ہمارا ہی لہُو (درد)
لازم ہے تیغ اے ستم آرا لہُو پیئے	اِس میں کمی کرے تو ہمارا لہُو پیئے (مصحفی)
تو آج نہ آوے تو لہُو ہووے ہمارا	تجھ بن نہیں کچھ سیرِ شبِ ماہ کی گوئیاں (رنگین)
ہمکو پیٹے ہمارا حلوا کھائے	ہمکو ہے ہے کرے جو ہمسے چھُپائے (قلق)

(قطعۂ نواب صادق علی خاں اختر)

تقوے ہمارے آگے ہو جب آپ کا درُست	اور ہو یقین آپ کے اِس اجتناب کا
مے ہو دے کنجِ باغ ہو ساقی ہو ماہ وش	اور واں کوئی مخل نہو باعثِ حجاب کا
گردن میں ہاتھ ڈال کے وہ شوخِ بے حیا	دے ذائقہ زباں سے دہن کے لُعاب کا
اُسوقت ہم سلام کریں قبلہ آپ کو	گر آپ خوف کیجیئے روزِ حساب کا +
منّت سے یوں کہے کہ ہمارا لہُو پیئے	گر پی نہ جائے جلد یہ پیالہ شراب کا +

ہمارے۔ ٥۔ ضمیر :۔ (۱) ہمارا کی جمع (۲) حرُوفِ مغیّرہ یا تابعِ مغیّرہ کے آجانے سے الف کی یائے مجہُول سے بدلی ہوئی صُورت +
ہمارے بڑے پرائے بردے آزاد کرتے تھے۔ ا۔ کہاوت :۔ بزرگوں نے خرچ کیا ہم نام چاہتے ہیں۔ آپ تو کچھ نہیں مگر باپ دادا کے نام پر اتراتے ہیں +
ہمارے فرشتوں کو بھی خبر نہیں۔ ا۔ محاورہ :۔ ہم مُطلق بے خبر ہیں۔ ہمیں ذرا معلُوم نہیں۔ ہم کیا کہ ہمارے کراماً کاتبین بھی بے خبر ہیں +
ہمارے مُنہ میں بھی زبان ہے۔ ا۔ مُحاورہ :۔ ہم بھی طاقت گویائی رکھتے ہیں۔ ہمارا مُنہ بھی بند نہیں ہے۔ ہم بھی اِس سوال کا جواب دے سکتے ہیں + ٥

کیا خُوب تم نے غیر کو بوسہ دیا نہیں	بس چپ رہو ہمارے بھی مُنہ میں زبان ہے (غالب)

ہمارے ہاں سے آگ لائی نام رکھا بیسندر۔ ٥۔ کہاوت :۔ ہماری ہی چیز اور ہمیں سے دریغ۔ پرائے چیز پر اترانے والے کی نسبت بولتے ہیں +
ہماری۔ ٥۔ اسم مؤنث :۔ ہمارا کی تانیث۔ اپنی۔ ذاتی۔ نج کی +

ہا

ہماری پلی ہمیں سے میاؤں۔ ہ۔ کہاوت :- ہمارا ہی پروردہ اور ہم سے ہی اِترائے۔ ہمارا کھائے اور ہمیں پر غُرّائے +

ہماری بندگی پہنچے۔ اُ۔ محاورہ :- ہمارا سلام پہنچے۔ ہم سلام کرتے ہیں + ہم باز آئے۔ ہمیں معاف رکھیئے۔ ہمارا دور سے ہی سلام ہے +

شفا ہو چکے گی دِلِ نشیں سے ہماری بندگی پہنچے یہیں سے + (داغ)

ہماری بھتّی کھائے۔ ہ (عو) قسم سخت :- دیکھو (ہمارا حلوا کھائے) +

ہمکو گاڑے ہماری بھتّی کھائے ذبح ہمکو کرے جو بیچ نہ بتائے (ذَوق)

ہماری دادی نے گھی کھایا ہمارا ہاتھ سونگو۔ ہ۔ کہاوت :- کوئی کام کرے کوئی اِترائے۔ کام کِسی نے کیا داد کوئی مانگے +

ہماشما۔ اُ۔ صفت :- ادنے و اعلٰے۔ چھوٹے بڑے۔ اَیرے غیرے۔ اپنے بیگانے سب۔ عام و عوام +

ہمالیہ یا ہمالہ۔ ہ۔ اسم مذکر :- مرکب از (ہِم + آلہ) ہندوستان کے ایک مشہور شمالی پہاڑ کا نام جو دُنیا کے سب پہاڑوں سے اُونچا اور برف سے مستُور ہے۔ ہماچل۔ ہمادری۔ ہیم گری + (چونکہ ہِم سنسکرت میں برف کو کہتے ہیں اور آلہ مکان یا مقام کو اسلئے یہ نام ہُوا)

ہماہمی۔ ہ۔ اسم مؤنث :- (عو) ا۔ انانیت۔ کِبر۔ خُود پسندی۔ بڑا بول۔ ناومن۔ منی۔ (۲) سرزوری۔ سینہ زوری۔ زبردستی۔ زور آوری +

ہمایوں۔ ف۔ صفت :- مرکب از (ہما + یوں) ا۔ مُبارک۔ خجستہ۔ مسعُود۔ بابرکت + کامیاب۔ بہرہ مند +

یہ بخت خفتہ کو ہو ہمایوں یہ چشمِ دشمن کو ہو مبارک
شبِ جدائی رہے سلامت کہ خواب ہم لیکے کیا کریں گے } (ظہیر)

(۲) مغلیہ خاندان کے ایک مشہور بادشاہ کا نام جو سلطان بابر کا بیٹا اور جلال الدین محمد اکبر کا باپ تھا۔ اِس بادشاہ نے ۱۵۳۰ء سے ۱۵۵۶ء تک حکمرانی کی +

ہِمّت۔ ع۔ اسم مؤنث :- (۱) ارادہ۔ عزم۔ قصد۔ دل کا ارادہ (۲) ارادۂ بلند۔ اُولوالعزمی۔ حوصلہ عالی (۳) جرأت۔ ڈھارس + دلیری۔ عالی حوصلگی۔ (۴) شجاعت۔ بہادری۔ بیرتائی۔ سُورماپن۔ طاقت۔ (ہ۔ ف) دُعا۔ دعائے درویشاں۔ مدد۔ (۶۔ ا) توفیق۔ سردھا + دسترس جیسے اپنی اپنی ہمت ہے چاہے سو دو +

ہمّت باندھنا۔ اُ۔ فعل متعدی :- جرأت کرنا۔ مضبوط ارادہ کرنا۔ ڈھارس باندھنا۔ دِل کو جرأت دینا + حوصلہ کرنا۔ دل کرنا +

ہمّت بندھنا۔ اُ۔ فعل لازم :- جرأت ہونا۔ ڈھارس بندھنا۔ حوصلہ پڑنا۔ دِل ٹھکنا

ہمّت پڑنا۔ اُ۔ فعل لازم :- حوصلہ پڑنا۔ ہیاؤ یا ہیاؤ پڑنا۔ جُرأت ہونا +

شوق کہتا ہے ابھی عرض تمنّا کیجے دل یہ کہتا ہے کہ پڑتی نہیں ہمت میری (داغ)

ہمک

ہمّت کرنا۔ اُ۔ فعل متعدی :- (۱) جُرأت کرنا۔ دلیری کرنا + حوصلہ کرنا۔ دِل بڑھانا۔ جی چلانا۔ مردانگی دکھانا + ڈھارس باندھنا۔ (۲) سخاوت کرنا +

ہمّت والا۔ اُ۔ صفت :- عالی ہمّت۔ عالی حوصلہ + جری۔ دلیر۔ بہادر۔ سُورما + سخی۔ دل چلا

ہمّت ہارنا۔ ہ۔ فعل لازم :- جی چھوڑنا۔ حوصلہ پست کرنا۔ ڈھارس نہ رکھنا۔ تھک جانا۔ کسی کام سے عاجز ہو کر دست بردار ہونا +

اِنشا خدا کے فضل پہ رکھیئے نگاہ اور دِن ہنس کے کاٹ ڈالئے ہمت نہ ہاریئے (اِنشا)

جی تک قمار بازئے اُلفت میں ہار تو ہمّت نہ ہاریو یہ دلا زینہار تو + (سرُور)

ملا یا نہ مِلا تو ہے قسمت پہ معیّن لیکن طلب بوسہ سے ہمت تو نہ ہارو (عشرت لکھنوی)

ہَمتا۔ ف۔ صفت :- ہمسر۔ برابر + مانند۔ نظیر۔ مثل +

ہمزہ ع۔ اسم مذکر :- (۱) وہ الف جو کھینچکر یعنی جھٹکے کے ساتھ پڑھا جائے۔ وہ الف جو زبان کے ضغطہ سے ادا ہو۔ وہ الف جو کسی لفظ کے اوّل میں متحرک یا اخیر میں ساکن واقع ہو اور زبان کے جھٹکے سے نکالا جائے۔ چُونکہ عربی میں ابتدا بہ ساکن محال ہے اِس لئے عربی والے الف کو ہمزہ ہی کہتے ہیں اور جو الف ہے اُسے لام کے ساتھ مِلا کر لام الف پڑھتے ہیں کیونکہ وہ ساکن ہے + دُوسرے حرف سے ملے بغیر نہیں پڑھا جا سکتا۔ اُردو میں ہمزہ وہ مُنحنی لکیر ہے جو لام الف کے بعد اِس صُورت کی (ء۔ ٔ) آتی ہے۔ یہ ہمزہ بعض جگہ یائے اضافت کے واسطے اور بعض جگہ اپنی خاص آواز کے واسطے جو الف سے علیحدہ ہے استعمال کیا جاتا ہے جیسے ثناءِ محمّد۔ یا آئیے جناب۔ وغیرہ۔ (۲) حساب جُمل میں اِسکا کوئی عدد نہیں مانا گیا

ہم کِس شمار میں رہے ہو کر خمیدہ پشت یہ حرف ہمزہ وہ ہے کہ جسکا عدد نہیں (نامعلوم)

(بعض کے نزدیک ہمزہ اعداد میں حرفِ مشتبہ ہے جو لوگ اِس کے قائل نہیں ہیں وہ اِسکا عدد بھی نہیں لیتے اور جو اسکو مانتے ہیں وہ اِس کی قیمت بھی ایک لگا لیتے ہیں چنانچہ مؤلّفِ منتخب التواریخ متخلّص بہ والہ محمّد عادل عرف عدلی کے ذکر میں لکھتے ہیں کہ اضافت کے ہمزہ کا ایک عدد شمار کیا کرتے ہیں بلکہ اگر ہمزہ حرفِ علّت کی صُورت میں ہو تو بھی جائز ہے غرض اُن کے نزدیک جس شکل میں ہو اُسکا عدد لیلو مگر زیادہ تر اِسی بات پر اتفاق ہے کہ اِسکا کوئی عدد نہ لیا جائے +

ہُمکارا۔ ہ۔ اسم مذکر :- (لکھنؤ) ہُنکارا۔ ہُوں۔ کسی بات کے اقرار و اقبال کی آواز۔ ہاں

ہُمک کر۔ ہ۔ تابع فعل :- عو۔ مٹک کر۔ کُدک کر۔ اُچھل کر۔ سینہ کو منکا کر۔ جیسے گئے تو ہمک کر تھے کہ کام کر کے ہی لائیں گے مگر اپنا سا مُنہ لیکر رہ گئے +

ہُمکنا۔ ہ۔ فعل متعدی :- (۱) چڑھائی کرنا۔ حملہ کرنا۔ (۲) دھاوا کرنا۔ تاخت کرنا۔ یورش کرنا۔ (۳۔ فعل لازم :-) بچّے کا چلنے میں کوشش کرنا۔ پُھدکنا۔ اُچکنا۔ کُودنے کی کوشش کرنا۔ بچّے کا اپنی جگہ سے جست کرنا +

رسائی اُنکے دامن تک نہیں اُنکے مقدر میں　　یہ طفلِ اشک کیوں آغوشِ مژگاں سے ہمکتے ہیں (بحر)

کوسَتْ ہُوں اُن دِ دَسْتْ کو جن پوسَتْ پیون پی کو سکھائے +
کبھی نہ ہمک کے سیج چڑھے اور کبھی نہ انگ سے انگ ملائے
کبھوں نہ کینی رس کی بتیاں کبھوں نہ بیٹھ کے کیس گُھمائے
سیج چڑھے پی ایسے لگیں جیسے ساسں نپُوتی نے آج ہی جائے [illegible]

ہُمک ہُمک کے چلنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ ٹھنک ٹھنک کے چلنا۔ ٹھمک ٹُھمک کے چلنا۔ اُچک اُچک کر چلنا۔ اُچھل اُچھل کے چلنا +

ہے کُھبا نظیرؔ اب تو میرے جی میں اُس صنم کا　　وہ اکڑ کے دھج دکھانا وہ ہمک ہمک کے چلنا (نظیر)

تھی اُن کی چال کی تو عجب یارو چال ڈھال　　پاؤں میں گھنگرو باجتے سر پر جھنڈولے بال
چلتے ہُمک ہُمک کے جو وہ ڈگمگاتی چال　　تھا ماں کبھی جسودا کبھی نند لیں سنبھال
ایسا تھا بانسری کے بجیّا کا بالپن　　کیا کیا کہوں میں کشن کنہیّا کا بالپن [illegible]

ہمگی۔ ف۔ صفت:۔ تمامی + تمام۔ سب + سب کا سب +

ہِمَم۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ ہمّت کی جمع۔ جیسے عالی ہمم +

ہَموار۔ ف۔ صفت:۔ (۱) برابر۔ یکساں۔ چورس۔ ایک ڈھال۔ یک طریق۔ سادہ۔ (۲) مُدام۔ ہمیشہ۔ نِت۔ سدا۔ دائم +

ہمواره۔ ف۔ تابعِ فعل:۔ ہمیشہ۔ مُدام۔ سدا۔ دائم۔ نِت۔ پیوستہ۔ لگا تار۔ علی الاتصال +

ہمہ۔ ف۔ صفت:۔ سب۔ کُل۔ سارا۔ جُملہ۔ سگرا۔ سَکل۔ تمام +

ہمہ بازی شُما بازی بیروں سے بھی دغا بازی۔ ا۔ محاورہ:۔ سب سے تو دغا کرتے ہی ہو پیروں سے بھی چال چلنے لگے + اُستاد کے آگے شاگرد کی نہیں چلتی +

ہمہ تن۔ ف۔ تابع فعل:۔ بالکل سراپا۔ تمام سر بسر۔ سب کا سب جیسے ہمہ تن مصروف ہونا + ہمہ تن کام پر دل لگاؤ تو کیوں نہ آئے +

شوقِ یار میں ہمہ تن رنگِ اضطراب　　موجِ بہار کیوں نہو زنجیر پائے گُل (زکی)
مجکو اشکوں نے ڈبویا ہمہ تن پانی میں　　صورتِ مردُمِ دیدہ ہے وطن پانی میں (〃)
عشقِ قاتل دیا تو کرنا تھا　　ہمہ تن یا خدا گلو مجکو + + (التصویر)
اُسکو حیرت سے بنا دیا ہمہ تن　　جسکو جلوہ دکھا دیا تُونے + + (〃)
ساتھ عشاق کے یہ پھر بھی نہ کرتا نرمی　　آسماں گر ہمہ تن رُوئی کا گالا ہوتا + (داغ)
میری بُرائیاں تو نہ کرتا ہو مدّعی　　کیا غور ہے کہ وہ ہمہ تن گوش ہو گئے (〃)

ہمہ داں۔ ف۔ صفت:۔ ہر ایک بات سے واقف۔ ہر ایک علم و ہُنر کا جاننے والا۔ جگت اُستاد + سرب اگیا۔ سرب گیانی +

ہمہ دانی۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ سرب گیان۔ سرب اگیانتا۔ جگت اُستادی +

ہمہ شُما۔ ا۔ صفت:۔ دیکھو ہما شما (ادنے واعلے۔ رذیل و شریف۔ ہرا ہی بزاری) +

ہمہ صفت موصوف۔ ف + ع۔ صفت:۔ سب گنوں پُورا۔ ساری خوبیوں سے بھرا ہُوا۔ ہر قسم کی تعریف کے قابل +

ہمہ نعمت۔ ف + ع۔ اسم مؤنث:۔ (عو)۔ تمام نعمت۔ تمام عمدہ چیزیں۔ تمام عمدہ کھانے۔ ہر قسم کی عمدہ چیز۔ مال و دولت۔ ہمہ شے۔ جیسے خدا نے دنیا کی ہمہ نعمت دے رکھی ہے مگر کھانے والا نہیں + "اچھی صحبت کا پھل دیکھا کہ ایک دانا عورت نیک نیت پڑھی لکھی نام کو لڑکی عقل و شعور میں بڑی بوڑھی نے کس طرح سے پھر اُس خاک کے گھر کو لاکھ بنایا کہ پھر وُہی اَنگِنت مال دولت سب شے اٹ گت اور ہمہ نعمت ہوگئی" (چتر سہیلی)

ہمہ نعمت موجود ہے۔ ا۔ محاورہ:۔ خدا نے سب کچھ دے رکھا ہے کسی چیز یا کسی بات کی کمی نہیں ہے۔ نہایت فراغبالی ہے اُنکے گھر میں خدا کی دی ہمہ نعمت موجود ہے +

ہِمیانی۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ (عربی ہِمیان سے ہمیانی ہوگیا ہے) ہمیان۔ نیولی۔ رُپوں کی تیلی سی تھیلی جو کمر سے باندھ لیتے ہیں۔ کیسۂ زر بہٹوہ +

ہمیشگی۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ قدامت۔ دوام۔ دوامی + قیام۔ بقا۔ بے زوالی۔ جیسے ہمیشگی تو اُسی کی ذات کے واسطے ہے +

ہمیشہ۔ ف۔ تابع فعل:۔ دائم۔ مُدام۔ سدا۔ نِت۔ آئے دن +

ہمیشہ روتے ہی جنم گزرا۔ ا۔ محاورہ:۔ سدا مصیبت اور افلاس ہی رہی ہمیشہ تنگدستی اور دُکھ درد میں ہی مبتلا رہے ؎ جب میں نے کہا مجھ پر کیا کیا نہ ستم گزرا + بولے کہ سدا تیرا روتے ہی جنم گزرا (نامعلوم)

ہمیں۔ ہ۔ ضمیرِ مفعول:۔ (۱) ہم سب کو۔ ہم تمام آدمیوں کو۔ مجھے کی جمع۔ (۲) تعظیماً خطاب بذاتِ خود۔ مجھے۔ مجکو۔ میرے تئیں جیسے ہمیں اُس سے کچھ کام نہیں +

ہمیں پیٹے۔ ہ۔ عو:۔ قسمِ سخت جو کسی عزیز یا دوست کو دی جاتی ہے۔ ہمارا ماتم کرے۔ ہمیں رووے۔ ہمیں زندہ نہ دیکھے۔ ہمیں ہے ہے کرے۔ ہمارا مُردہ دیکھے۔ ہمیں مرا ہُوا دیکھے۔ ہمیں کھائے۔ ہماری قسم۔ ہماری جان کی قسم +

بولے گھبرا کر ہمیں پیٹے جو یہ جرأت کرے　　سامنے اُس کے گلے تک ہم جو خنجر لیگئے (اختر)

میں کہا دل میں ورد ہے میرے　　ہنس کے کہنے لگے خدا نہ کرے +
پھر جو کچھ دھیان آگیا تو کہا　　ہمکو پیٹے اگر دوا نہ کرے + + [illegible]

ہمیں کیا سمجھا ہے۔ ا۔ محاورہ:۔ ہمکو کیا خیال کیا۔ کیا کچھ ایسا ویسا آدمی جانا +

لے کے دل پُوچھتے ہیں تُونے ہمیں کیا سمجھا　　ابھی آفت ہو اگر کہیئے کہ دلبر جانا + (زکی)

ہمیں ہے ہے کرے۔ یا ہمکو ہٹ ہٹ کرے۔ ہ۔ عو:۔ دیکھو ہمیں پیٹے +

جب چلے گھر کو روٹھ ہم رنگیں　　ہو کے وہ بیقرار دوڑے آئے (قطعۂ رنگین)

ہمی

لگ کے چھاتی سے یوں لگے کہنے ہم کو ہے بے کرے جو آگے جائے (رنگین)

ہمیں۔ ہ۔ بیائے معروف:۔ (کلمۂ حصر) ہم ہی۔ ایک کلمہ ہے جو بذاتِ خود یا بذاتِ خود احصر کا فائدہ دیتا ہے۔ ہم تم آپ ہمیں ہم۔ ہم ہی دونوں۔ ہم ہی سب۔ ہمیں سب +

ہمیں پر کیا ہے۔ ہ۔ محاورہ:۔ یعنی کچھ ہماری ہی ذات پر موقوف اور منحصر نہیں ہے۔ مجھی پر کیا موقوف ہے +

ہمیں پر کیا ہے دربارِ یہ کون ایسا تھا کہ جسے نقش بدیوار نہ دیکھا ہم نے (معروف)

ہمیں ہیں جو یہ مگدر ہلاتے ہیں۔ ہ۔ محاورہ:۔ یعنی یہ طاقت اور زور کا کام ہم سے ہی ہو سکتا ہے۔ ہماری برابر جہان میں اور ہمسر نہیں ہے + ؏

نہ سنبھلا آسماں سے عشق کا بوجھ ہمیں ہیں یہ جو مگدر ہلاتے ہیں + (سودا)

ہُن۔ ہ۔ اسم مذکر و مؤنث:۔ (۱) دکن کے ایک طلائی سکہ کا نام جو راجگانِ دکن کے وقت میں رائج تھا۔ یہ سکہ چالیس فَلَم سے لیکر ۵۴ فَلَم تک ہوا کرتا تھا چونکہ ایک فَلَم روپے کا بارھواں حصہ ہوتا ہے اس حساب سے ایک ہُن اگر چالیس فَلَم کا مانا جائے تو تین روپے پانچ آنے چار پائی کا ہوا اور جو ۵۴ فلم کا مانیں تو پونے چار روپے کا ہوتا ہے + (کنھڑی زبان میں جو ہندوستان کے ساحلِ مغربی وجنوبی کے قطعۂ کنھر میں بولی جاتی ہے ہُن یا ہُونُو سونے کو کہتے ہیں جس کا ماخذ سنسکرت सुवर्ण سُورَن بمعنی طلا معلوم ہوتا ہے ابتدا میں اسکی رائے مہملہ ساقط ہو کر سُوَن ہوا پھر حسب قاعدہ سینِ مہملہ کا ہائے ہوز سے بدل ہو کر ہُون ہوا اور ہُون کا مخفف ہو کر ہُن رہ گیا لیکن مشہور اور مصطلح وہ سونے کے مختلف سکے ہیں جو مدت تک بودھ مذہب کے بعد ممالکِ دکن میں رائج رہے۔ اس سکہ کا وزن مروجہ اشرفی سکے ایک ثُلث کی برابر ہے چنانچہ ہمارے ایک کرمفرما کا بیان ہے کہ ہم نے ساڑھے تین ماشہ کا ہُن دیکھا ہے جس کے رُو کی طرف تین ہندوانی مورتیں اس طرح بنی ہوئی ہیں کہ بیچ میں تو ایک بڑی ہے اور آس پاس دو چھوٹی ہیں پُشت کی جانب باریک باریک دانے یا نقطے سے اُبھرے ہوئے ہیں اس کا قطر انگریزی دو نّی سے کچھ کم ہے اور اسی طرف سے کسی قدر محدب یعنی اُبھرواں سطح ہے دُوسرا ہُن اُن کی نظر سے اور گزرا جو اس سے چھوٹا اور نقوش میں بھی مختلف ہے یعنی رُخ کی طرف نیل کنٹھ بنا ہوا ہے جس کی چونچ اور دونوں پنجوں میں ماچھی لٹک رہے ہیں اور پُشت کی طرف سنسکرت کے کچھ حروف ہیں حیدر نایک اور اُسکے بیٹے سلطان ٹیپو کے زمانہ میں بھی ہُن سکہ مضروب ہوا جسے بہادری اور سلطانی ہُن کہا کرتے تھے حضرت نواب فصیح الملک داغ دہلوی نے اسکو مؤنث باندھا ہے۔ مگر اور شعرائے دہلی و لکھنؤ نے مذکر چنانچہ حالیؔ اسیرؔ۔ بحرؔ وغیرہ کے اشعار ہُن برسنا میں موجود ہیں جنہے بھی مذکر ہی بتا۔

ہُن برستی ہے دکن میں یہ مثل ہے مشہور تُونے برسائے گہر فیض سے معدنِ معدن) (داغ)

(۲) ریزۂ زر۔ ریزہ سونے کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے جو کسی زمانے میں دکن میں برسے تھے بعض لوگ کہتے ہیں کہ ابتک لوگوں کے پاس تبرکاً وہ ٹکڑے موجود ہیں واللہ اعلم بالصواب (۳۔ پنجاب) اب سا بھی۔ اسیوقت + فوراً۔ جیسے ہُن آیا یعنی ابھی آیا +

ہند

ہُن برسنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ کثرت اور افراط سے دولت ہونا۔ روپیہ برسنا۔ دولت بڑھنا۔ نہایت آمدنی ہونا۔ دولت میں کھیلنا۔ جیسے اُن کے ہاں تو ہُن برستا ہے یعنی خوب آمد ہے ؏

روتا موتی جو کرتا ریشت کاری خیر کی ہُن برستا میں اگر بارانِ رحمت مانگتا (بحر)

رُونمائی دُخترِ رز ہے گنجِ زر برسات میں ہُن برستا ہے مِرے ساقی کے گھر برسات میں (اسیر)

ہُن برستی ہے دکن میں یہ مثل ہے مشہور تُونے برسائے گہر فیض سے معدن معدن (داغ)

ہنر کا جہاں گرم بازار ہے اب جہاں عقل و دانش کا بیوپار ہے اب
جہاں ابرِ رحمت کا گھر بار ہے اب جہاں ہُن برستا لگاتار ہے اب +
تمدن کا پیدا نہ تھا واں نشاں تک سمندر کی آئی نہ تھی موج واں تک (حالی)

دیکھنا آج وہ ہُن برسے گا انشاء اللہ غربا ہند کے سونے کے اُٹھائینگے محل (قدر)

لال ہو گئے ساقیو آنے تو دو فصلِ بہار ہُن یہ ہُن برسے گا ہو گا خانۂ خمار سُرخ (رر)

گردنِ شیشہ جھکا دے مِرے پیمانے پر ہُن برستا رہے ساقی ترے میخانے پر (رر)

ہَنَنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (ہندو) مار ڈالنا۔ قتل کر دینا۔ ہلاک کرنا۔ گردن مارنا۔ ہنسا کرنا +

ہَنٹَر۔ انگلش۔ Hunter۔ اسم مذکر:۔ اردو میں صرف چابک اور کوڑے کے معنی میں مستعمل ہے

ہَنجار۔ ف۔ اسم مذکر:۔ راہ۔ راستہ + مجازاً طرز۔ روش۔ قاعدہ +۔ جیسے فلکِ نا ہنجار یعنی کج رفتار +

ہِند۔ س۔ ف۔ اسم مذکر:۔ (۱) کتبِ تواریخ میں لکھا ہے کہ طوفان کے بعد حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے تینوں بیٹوں یعنی **سام حام یافث** کو اطرافِ جہان میں بھیجکر ملک کی آبادی اور کشت کاری کا حکم دیا چنانچہ ان میں سے ہر ایک نے ایک ایک سمت کی راہ لی اور انہیں کی اولاد یا اُن کے ناموں سے دُنیا کا ہر ایک مُلک نامزد ہوا ہیں حام جنوب کی طرف چلا اور اُسکی آبادی میں کوشش کی حام کے چھے بیٹے تھے جن میں سے سب سے بڑا بیٹا ہند نامی تھا جس نے اپنے نام پر اس ملک کو یہاں آ کر آباد کیا۔ دُوسرا سِندھ جو ملک سندھ میں آکر ٹھہرا اور اپنے بیٹوں کے نام پر شہر ٹھٹھہ و ملتان بسایا لیکن امرِ واقع یہ ہے کہ زبانِ سنسکرت میں سِندھو دریائے کلاں کو کہتے ہیں جب آریا قوم جس کی زبان سنسکرت سے ملتی ہوئی یعنی قدیم پارسی ہے یہاں مغرب سے آئی تو سب سے پہلے دریائے اٹک اُسکی نظر سے گزرا جس کا نام اُس نے سِندھو رکھدیا اور اُسی کے نام سے اُسکے نواحی کے مُلک سِندھ کہلائے چونکہ سین اور ہے کا سنسکرت میں باہم بدل ہے اس وجہ سے سِندھو سے سِندھ اور پھر ہند ہو گیا اور آخرکار سندھ کا نام بدستور رکھکر باقی ملک کو ہند کہنے لگے)۔ باقی چار بھائیوں کے یہ نام تھے حبش۔ افرنج۔ ہرمز۔ بوبہ پس پہلے معنی ہند کے یہ ہوئے کہ حام کے بڑے بیٹے اور نوح کے پوتے کا نام ہے یا سِندھو سے ہند ہوا (۲) ہندوستان۔ بھارت کھنڈ آریاورت۔ بھارورت ایشیا کے سولہ ملکوں میں سے چودھویں ملک کا نام جو عین جنوب میں واقع ہے اسکا رقبہ ۱۵ لاکھ مربع میل اور آبادی ۳۰ کروڑ سے زیادہ ہے جسکی ٹھیک مقدار آگے آئی۔ اس میں مختلف مذہب کے لوگ آباد ہیں سب سے زیادہ ہندو اُن سے کم مسلمان اور باقی دیگر اقوام حدود اربعہ یہ ہے شمال میں

کوہِ ہمالہ جنوب میں بحرِ ہند راس کماری مشرق میں برہماپترا سام مغرب میں کوہِ سلیمان۔ مُلکِ سندھ خلیج کھمبات بلوچستان وغیرہ اِس ملک کی آبادی ۱۸۹۱ء کی مردم شماری کیموافق ۲۸۷۲۲۳۴۳۱ ہے تفصیل عاؔ برشتہ

ہِنْدِسہ۔ مُعرّب۔ اسم مذکّر:۔ اندازہ کامعرّب۔ (۱) شکلِ عدد۔ رقم۔ آنک۔ (۲) اقلیدس۔ علم محسبات۔ ریکھا گنت ٭ (ہماری رائے میں یہ لفظ اندازہ کا مُعرّب نہیں ہے، چُونکہ ہند سے یہ علم نکلا ہے اس سبب سے ہندسہ نام رکھا گیا)

ہِندسہ دال۔ ف۔ اسم مذکر:۔ مُہندِس۔ علم ہندسہ کا واقف ٭ اُقلیدس کے علم کا جاننے والا

ہِنْدُو۔ ف۔ اسم مذکّر:۔ (منسُوب بہ ہند) ا۔ ہندوستان کا رہنے والا۔ ہند کا باشندہ۔ ہندوستانی۔ ہندی۔ (۲) ہندوستان کی وہ قوم جس میں بُت پرستی جائز ہے اور اُنکا طریق دیگر اقوام سے بالکل علیحدہ ہے۔ آریا وِشنو جین ست وغیرہ کے لوگ ٭ ہندوستان کے قدیم باشندے ٭ سو

ہندو میں بُت پرست مسلماں خدا پرست پُوجوں میں اُسکو جو ہے آشنا پرست (سودا)

(۳) حبشی۔ زنگی۔ شیدی۔ سیاہ رنگ کا آدمی۔ کالا آدمی۔ یہ معنی صرف فارسی میں آتے ہیں۔ چنانچہ ہندوے چرخ ہندوئے سپہر وغیرہ زحل ستارے کو صرف اُسکے کالا ہونے کی وجہ سے کہتے ہیں (۴۔ ف) چور۔ دُزد۔ راہزن۔ راہمار۔ لُٹیرا۔ (۵۔ ف) غلام۔ بَردہ۔ چیلا۔ حلقہ بگوش۔ بندہ۔ داس۔ عبد ٭

ہندو مُسلمان کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ مؤ کہاوت:۔ یعنی ہندو مسلمانوں میں قدیم سے اتحاد ہے۔ ہندو مسلمان باہم لازم ملزوم ہیں ٭

ہندوستان۔ ف۔ اسم مذکر:۔ مُلکِ ہند۔ آریاورت۔ بھارت کھنڈ۔ دیکھو (ہند)

ہندوستانی۔ ف۔ اسم مذکر:۔ ہند کا باشندہ۔ ہند سے منسُوب۔ ہندو۔ نیز اُس عام زبان کو جسے ہندوی بھی کہتے ہیں اور وہ تقریبًا تمام ملک میں بولی جاتی ہے

ہِنْدی۔ ف۔ صفت:۔ (۱) ہند سے نسبت رکھنے والا۔ منسُوب بہ ہند (۲) ہندوستانی۔ ہند کا رہنے والا (۳) ہند کی تلوار۔ مطلق تلوار۔ (۴) ہندوستان کی وہ زبان جو سنسکرت سے نکلی ہے پراکرت۔ پالی برج وغیرہ (۵) وہ خط جس میں ہندو لوگ چٹھی چپاٹی یا اپنا حساب کتاب لکھتے ہیں۔ جس کی نسبت مشہور ہے کہ ہندی گندی ٭ دیوناگری۔ گرمکھی۔ کایتی وغیرہ (۶) ہندوستان کی چیز ٭

ہندی کی چِندی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (۱) معنی کے معنی۔ تفسیر کی تفسیر۔ شرح کی شرح

یہ سمجھتے ہیں دُود کو ہندی تاڑ لیتے ہیں ہندی کی چندی ٭ (انشا)

(۲) بین میکھ۔ نکتہ چینی۔ چھان بین۔ بال کی کھال ٭

ہندی کی چِندی کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) آسان کو زیادہ آسان کرنا۔ نہایت عام فہم بنانا۔ خُوب سمجھانا۔ آسان ترجمہ کرنا۔ (۲) کھود کھود کر پُوچھنا۔ خُوب چھان بین کرنا۔ نکتہ چینی کرنا۔ بخیے نکالنا (۳) ٹھیک بلونا۔ بیفائدہ باتیں بنانا ٭

ہندی کی چِندی نکالنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ معنی کے معنی پُوچھنا ٭ نکتہ چینی کرنا۔ بال کی کھال کھینچنا۔ بین میکھ نکالنا۔ حجت نکالنا ٭ ے

اگر میں فارسی بولوں تو وہ ہندی نکالے ہے بُتِ ہندوستاں زا ہندی کی چِندی نکالے ہے (نکہت)

ہندی گندی۔ ہ۔ کہاوت:۔ یعنی ہندی خط یا تحریر خراب ہے کیونکہ یہ صاف نہیں پڑھی جاتی۔ یہ مثل خاص اُس تحریر کی نسبت جو شاستری کے علاوہ عام مہاجنوں میں رائج ہے اور جس میں اجمیر گئے کو آج مر گئے پڑھ لیتے ہیں زبان زدِ خلائق ہے

ہَنڈا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) بڑی ہانڈی۔ مٹی کا بڑا برتن جسے تولیا بھی کہتے ہیں۔ مٹکا۔ خُم۔ تولا۔ کڑھا۔ بڑی مُنہ کا تولا۔ (۲) ایک قسم کی گھانس جو اکثر جھیل یا تالاب وغیرہ کے کنارے پر ہوتی ہے (۳) ہانڈنے والا۔ پھرنے والا ٭

ہَنڈا بھاڑا۔ ہ۔ اسم مذکّر:۔ (پُورب) واپسی کا کرایہ ٭ مال لیجانیکا معاہدہ۔ کرایہ کا تصفیہ

ہنڈا کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (ہندو) ا۔ کسی دیوتا پر مٹھائیوں کے ہنڈے چڑھانا۔ کونڈا کرنا۔ (۲) کسی جاترا سے واپس آکر برہم بھوج یا ضیافت کرنا ٭

ہُنڈار۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (پُورب) بھیڑیا۔ گرگ۔ ذیب ٭

ہَنڈانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱۔ گنوار) شہر بدر کرنا۔ نکالنا۔ جلاوطن کرنا۔ کھیدنا۔ تاڑنا۔ جمنا پار اُتارنا (۲) پھرانا۔ ڈُلانا۔ حیران کرنا ٭ گدھے پر چڑھا کر شہر میں پھرانا۔ تشہیر کرنا

ہُنڈاون۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ ہُنڈی بھیجنے کا کمیشن۔ ہُنڈی کا محصول۔ ہُنڈی کا بٹا۔ ہُنڈی کرائے کا حق۔ ہُنڈی کرائی ٭

ہُنڈکُلیا۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ بچّوں کی ہانڈی جو کُلیا یا چھوٹے سے برتن میں پکاتے ہیں۔ بچّوں کا کھانا پکانے کا کھیل ٭

ہِنڈول۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ ہندی راگوں کا پانچواں۔ بعض کے نزدیک تیسرا راگ جو جیت بیساکھ مطابق مارچ اپریل میں اکثر شام کے وقت گایا جاتا ہے گویّوں کا بیان ہے کہ بسنت رُت میں ہر وقت اور غیر موسم پر دن کے اخیر وقت میں گانا چاہئے اِس کی تصویر اس طرح پر ہے کہ ہنڈولا پڑا ہُوا ہے اُس میں کرشن جی بیٹھے ہیں اور گوپیاں کھڑی جھلا رہی ہیں۔ کہتے ہیں کہ یہ راگ مہادیو جی کے اُس مُنہ سے نکلا ہے جو اُتر کی طرف تھا بعض کا بیان ہے کہ برہما جی کے جسم یا اُن کی ناف سے نکلا ہے (بضمِ دالِ ثقیلہ و واؤ مجہول)

ہِنڈولا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) پالنا۔ گہوارہ۔ پنگورا۔ جھولنا۔ مہد ٭ بچّوں کے جُھلانے کا جُھولا جس میں پیڑھا پڑا ہوا ہوتا ہے ٭ ایک بہت بڑا جھولا جسمیں کھٹولے جڑے ہوئے ہوتے اور میلوں میں تماشائیوں کے جُھلانے کیواسطے کھڑا کیا جاتا ہے جسے دو آدمی جھوٹے دیتے ہیں۔ (دالِ ثقیلہ مضموم و واؤ مجہول ساکن)

اگرچہ ۱۹۰۱ء کی مردم شماری ۲۹ کروڑ ۴۰ لاکھ ثابت ہوئی مگر اسکی وجہ یہ ہے کہ اِس دس برس میں کئی جدید علاقے بھی مثلاً بلوچستان۔ کوہستانِ چن۔ سکم۔ ریاستہائے شان شاملِ ہندوستان ہوگئے ورنہ بباعثِ قحط و وبائے طاعون وغیرہ سخت تنزل ہے ٭

دورِ فلک میں سب ہنڈولے کی چال کا حال | کس دن زمانہ باز رہا انقلاب سے (مصحفی)
جزاک اللہ بنایا تُو نے صیاد | قفس میں ہم نے بُلبل ہنڈولا (" ")
روز و شب چرخ ہنڈولے کی طرح پھرتا ہے | کس طرح سے نہ زمانہ تہ و بالا ہووے (آتش)
بان ہی پر چڑھا کر خلق کو جھکے ہو بیتی میں | ہنڈولا ہے سبب تجکو نہیں ہے آسماں باندھا (نصیر)
ایک عالم تہ و بالا ہے فلک کے ہاتھ سے | یہ ہنڈولا بھی کبھی زیر و زبر ہو جائے گا (نامعلوم)

(۲) برسات کا گیت جو جھولے پر گایا جاتا ہے +

ہنڈولا جھولنا - ہ - فعل لازم: - (ہنڈو) جھولا جھولنا - ہنڈولے میں جھولنا +
ہنڈولا گوری جھولیں گی رنگ بھری | ایک تو ہنڈولا گوری دوجے سوہا چولا تیجے تو تین ناک بھری
اے ہنڈولا گوری جھولنگی رنگ بھری (گیت)

ہُنڈوی - ہ - اسم مؤنث: - کاغذ زر - چک - روپیہ کا رقعہ - ٹیپ - ہندوستانی مہاجن کا نوٹ - وہ رقعہ جو ساہوکار لوگ ایک دکان سے دوسرے دکان پر روپیہ دینے کے واسطے ہنڈاون لیکر کردیتے ہیں +

ہُنڈوی پٹنا - ہ - فعل لازم: - ہنڈوی کا روپیہ وصول ہونا +

ہُنڈوی کرنا - ہ - فعل متعدی: - کسی کے نام پر ہنڈوی کے ذریعہ سے روپیہ بھیجنا + منی آرڈر روانہ کرنا +

ہنڈی - ہ - اسم مؤنث: - دیکھو (ہنڈوی)

ہُنڈی بھیجنا - ہ - فعل متعدی: - مہاجن کے ذریعہ سے روپیہ بھیجنا - ساہوکار سے روپیہ کا پرچہ لیکر روانہ کرنا + منی آرڈر بھیجنا +

ہُنڈی پٹنا - ہ - فعل لازم: - دیکھو (ہُنڈوی پٹنا)

ہُنڈی سکارنا - ہ - فعل متعدی: - روپیہ ادا کرنے کی حامی بھرنا - ہنڈی کا روپیہ ادا کرنا +

ہُنڈی کرنا - ہ - فعل متعدی: منی آرڈر کرنا + ساہوکار کو روپیہ دینا تاکہ کسی دوسرے شہر میں وہ لے لیا جائے +

ہنڈیا - ہ - اسم مؤنث: - ہانڈی کی تصغیر (۱) مٹی کی دیگچی - آوندگی - دیگ - گلیں - (۲) ترکاری - دال - سالن - تیون - لاون (۳) دکن کے ایک شہر کا نام جس میں مُلّا دو پیازے کی قبر ہے +

ہنڈیا پکانا - ہ - فعل متعدی: - (۱) سالن پکانا - ترکاری پکانا - تیون پکانا - (۲) چرچا کرنا - کھچڑی پکانا +

ہنڈیا پکنا - ہ - فعل لازم: - (۱) سالن پکنا - ترکاری پکنا - تیون پکنا (۲) چرچا ہونا - کھسر پھسر ہونا - کھچڑی پکنا - جیسے ان کے ہاں اس بات کی ہنڈیا پک رہی ہے

ہنڈیا چڑھانا - ہ - فعل متعدی: - دیگچی کا چولہے پر رکھنا - دال سالن یا ترکاری پکنے کو رکھنا +

ہنڈیا چڑھنا - ہ - فعل لازم: - (۱) ہنڈیا کا پکنے کے واسطے چولہے پر رکھا جانا - (۲) ہنڈیا گرم ہونا - مفت کا کھانا پکنا - رشوت ہاتھ آنا +

ہنڈیا ڈوئی یا ہنڈیا ڈُلیا - ہ - اسم مؤنث: - (۱) کھانے پکانے کا سامان باورچی خانے کے برتن (۲) گھر کا اسباب - اٹالا - اثاثہ - بدھنا بوریہ - انگر کھنگر +

ہنڈیاں - ہ - اسم مؤنث: - ہنڈی کی جمع +

ہُنڈیاں ٹپنا - ہ - فعل لازم - کثرت سے روپیہ تقسیم ہونا - جیسے ایسی ہی وہاں ہنڈیاں ٹپتی ہیں کہ کوئی جاتے ہی دیدے گا +

ہُنر - ف - اسم مذکر: - (۱) فن - گُن - کام - کاریگری - دستکاری - حرفت + کمال - جوہر + صنعت + وہ کاریگری جو ہاتھ سے ہو + کرتب - وصف + خوبی +
دوست دشمن یار رکھتا خاطر اپنی کیا عزیز | عیبِ الفت کے سوا ہم میں ہنر کوئی نہ تھا (آتش)
دیکھ دنیا میں ہزاروں جانور | عیش عشرت میں ہیں بے کسبِ ہنر (حسن)
زاہد ہی تو میں بخدا منظہر کمال | بیٹھے ہیں دل نگہ میں ہنوز کے ہنر کو دیکھ (ذکی)
بنا کے آئینہ دیکھے ہے پہلے آئینہ گر | ہنرور اپنے ہی عیب و ہنر کو دیکھتے ہیں (ذوق)
سوالِ جوہر آئینہ ہے بچشمِ پُرآب | کہ منہ پہ خاک ملے کیوں ہنر کو دیکھتے ہیں (" ")

(۲) انداز + سلیقہ + حکمت - دانائی + ہ
بلاتے ہیں محفل میں ہنسنے کو وہ | مراگر یہ آخر ہنر ہو گیا + + (ذکی)

ہنا کے افشاں چنو جبیں پر نچوڑ و زلفوں کو بعد اس کے
دکھا دو عاشق کو اس ہنر سے فلک پہ بجلی زمیں پہ باراں
غضب ہے جس پر جبیں وہ کیا ہے بدن سے ٹپکے بھی ہے پسینا
عیاں ہے یارو نئے ہنر سے فلک پہ بجلی زمیں پہ باراں

ہُنر کی پوٹ - ا - اسم مؤنث: - جامع الکمالات آدمی - بڑا ہنرمند آدمی +

ہُنرمند - ف - صفت: - باہنر - صاحب سلیقہ - باکمال - صنعت و حرفت سے واقف - دستکار - کاریگر - صناع - کسی قسم کا جوہر رکھنے والا - گُنی - گنوان +

ہُنرمندی - ف - اسم مؤنث: - سلیقہ - سُگھڑائی - اُستادی - جوہر - لیاقت - قابلیت + کاریگری - حکمت - دانائی + وصف - خوبی - کمال - صنعت و حرفت - گُن +

ہنرور - ف - صفت: - دیکھو (ہنرمند)

ہنس - ہ - اسم مذکر: - (۱) ایک قسم کے آبی پرند کا نام جسے راج ہنس بھی کہتے ہیں - قاز - ایک قسم کی بط - اسکی نسبت مشہور ہے کہ یہ جانور موتی کھایا کرتا ہے (۲) گلے کے گرداگرد کی ہڈی - کھوے سے اوپر کی ہڈی + ہنسلی - (۳ - مجازاً) مرغ روح - روح - آتما - جان - جیو - پران + (جب یہ ہنس کہینگے تو مجذوب سے مراد ہوگی)

ہنسا - ہ - اسم مذکر :- دیکھو ہنس نمبر ۱) جیسے یا تو ہنسا موتی چُگیں یا لنگھن ہی کر جائیں -

ہنسا تھے سو اُڑ گئے کاگا بھئے دیوان　جا بامن گھر آپنے سیہ کس کے ججمان (دوہا)

بھیک معالی دے واریں جھمن ییں سو بار　کاگا سے ہنسا کیو کرت نہ لاگی بار (بدھ ماشاہ بھیک) (دیوالعالی)

ہنسا - ہ - اسم مؤنث :- (ہندی) ۱ - قتل - ذبح - خون - مقاتلہ - خونریزی - کشت و خون

(۲) ہتیا - پاپ - گناہ - اپرادھ +

ہنسا کرنا - ہ - فعل متعدی :- (ہندی) مارنا - قتل کرنا - جیو ہتیا کرنا +

ہنسانا - ہ - فعل متعدی :- (۱) خندہ دلانا - ہنسی دلانا - رُلانا کا نقیض (۲) خوش کرنا - محظوظ کرنا - خوشی دلانا + ہ

فلک نے جو دم بھر ہنسایا ہے مجکو　تو برسوں مہینوں رُلایا ہے مجکو　(ظہیر)

ہنسائی - ہ - اسم مؤنث : تضحیک - ٹھٹّا - ہنسی - تحقیر آمیز مزاح - جیسے جگ ہنسائی +

ہنستا پھول بکستی کلی - ہ - محاورہ عو :- نازک اور خوش مزاج آدمی جو اکثر مسکراتا اور ہنستا رہے + وہ نہایت نازک مزاج جسے ذرا سی بھی خلافِ طبع بات گوارا نہ ہو - تنک مزاج - جیسے عصر کا وقت ہوا بچوں کو چھٹی ملی گھر میں آئے اماں جان اور سب بڑے بوڑھوں کو سلام کیا اماں جان دیکھتے ہی خوش ہو گئیں کہنے لگیں آئے تو ہنستی کلی بکستا پھول اندر کا تارا گھر کا اجالا آنکھوں کی بینک کلیجے کی ٹھنڈک سو آتے ہی لگے ٹھنکنے اچھی حضرت ہمیں تو بھوک لگی ہے - (بیگمات)

ہنستا چُغل - ا - اسم مذکر :- پردۂ دوستی میں دشمنی کرنے والا - دشمنِ دوست نما - وہ دشمن جو ہنس ہنس کر اپنا کام کرے اور دوسرے کو اپنی برائی ثابت نہ ہونے دے - وہ شخص جو سر سہلائے بھیجا کھائے + ہ

سراپا پُر فریب و پُر دغل ہے　کہ چرخِ پیر یہ ہنستا چغل ہے　(نکہت)

ہنستی پیشانی - ا - صفت :- خندہ پیشانی - خندہ رو - شگفتہ جبیں - خوشرو - ہنس مکھ

دیکھ حالِ زار رو نا چارہ گر کو آئے ہے　چاکِ زخمِ دل ہے کیسی ہنستی پیشانی تری (نکہت)

وہ پیشانی تری ہنستی ہوئی اب یاد آتی ہے　نہ کیوں منہ دیکھکر رو یا کروں میں صبح خنداں کا (برق)

عجب ہنستی ہنستی ہے پیشانی اُن کی　نمایاں ہیں چہرے سے آثارِ الفت (قدر)

ہنستے ٹھاکر کھانستے چور اِن دونوں کا آیا اور - ہ - کہاوت :- حاکم کی نخوت ہنسی - چور کی کھانسی موجب ہلاکت اور انتہائے خرابی ہے + (بواو مجہول بمعنی حد و انتہا)

ہنستے ہنستے - ہ - تابع فعل :- (۱) ہنسی ہنسی میں - مذاق میں + ہنسنے کی حالت میں

لاکھوں کٹوائے سر آن میں ہنستے ہنستے　مری جان کوئی تو تو تما تما نکلا (خدا بخش موج)

(۲) نہایت ہنسنے سے - کثرتِ خندیدگی کے سبب جیسے ہنستے ہنستے بیتاب ہو گیا +

ہنستے ہنستے پیٹ میں بل پڑ جانا - ہ - فعل لازم :- اِس قدر ہنسنا کہ پیٹ دکھنے لگنا - نہایت ہنسنا - ہنسی کے مارے لوٹ لوٹ جانا - کثرتِ خندہ سے انتڑیوں کا پیچ و تاب کھانا +

ہنستے ہنستے لوٹ جانا - ہ - فعل لازم :- ہنسی کے مارے گر گر پڑنا - ہنسی سے لوٹ لوٹ جانا - بہت ہنسنا +

گُل ہنستے ہنستے لوٹ گئے میری قبر پر　یوں روئی شمع دیکھ کے میرے مزار کو (ذریہ)

ہنستے ہی گھر بستے ہیں - ہ - محاورہ :- ہنسی ہنسی میں کام بنجاتے ہیں - ہنستے ہی ہنستے مراد ملجاتی ہے - باتوں باتوں میں مطلب نکل آیا کرتا ہے +

کہا کر روز ہی مجھسے کہ یار آتا ہے گھر تیرے　مثل مشہور ہے ہاں ہم کہ گھر ہنستے ہی بستے ہیں (عبرت)

سینہ و دل پہ مرے زخمِ جگر ہنستے ہیں　ہنسنے دو چارہ گرو ہنستے ہی گھر بستے ہیں (ذوق)

ہنس خُلق - ا - صفت :- (عو) خوش خلق - خوش مزاج - ہنس مکھ - ملنسار جیسے مہر افروز ایک بڑے گھرانے کی ہنس خلق ملنسار اور سادہ دل بیوی تھی - (تیر بہدف)

ہنسراج - ہ - اسم مؤنث :- ایک قسم کی گھانس ہے جس کی ڈنڈی سیاہ اور پتّے نہایت سبز ہوتے ہیں یہ گھانس پانی کے کنارے یا برفانی پہاڑوں پر کثرت سے ہوتی اور دواؤں میں کام آتی ہے فارسی میں اسی کو پرسیاوشاں یا پرسیاوش کہتے ہیں جسکی نسبت مشہور ہے کہ سیاوش پسر کیکاؤس کے خون سے جسے افراسیاب نے ناحق قتل کیا تھا پیدا ہوئی ہے - مزاجاً معتدل + ایک قسم کے عمدہ چاول +

ہنسلی - ہ - اسم مؤنث :- (۱) ایک ہڈی کا نام جو گلے کے گرداگرد ہے - ہنس + گلوئے کودکان + استخوان چنبر گردن - وہ ہڈی جو گردن کے نیچے اور سینہ کے اوپر ہے - چنبر گردن - عربی ترقوہ - کواڑی کا جوڑ - (۲) ایک قسم کا زیور جو گلے میں ہنس کی جگہ پہنتی ہیں - طوقِ گلو +

ہنسلی اُتر جانا - ہ - فعل لازم :- شیر خوار بچے کے گلے کی ہڈی کا دھچکے کے سبب جگہ سے بے جگہ ہو جانا - کواڑی کے جوڑ کا کھسک جانا یا تلے اوپر ہو جانا +

ہنسلی مَلوانا - ہ - فعل متعدی :- بچے کے سینہ کی مالش کرانا تاکہ ہنسلی کی ہڈی اپنی جگہ پر آجائے +

ہنس مکھ - ہ - صفت :- خنداں - خندہ رو - ضحوک - ضحاک + خوش مزاج - خوش طبع + خندہ پیشانی + شگفتہ رو + ہ

باتیں ہنسمکھ تو بہت کرتے ہیں پر کیا باعث　کبھی گویا لبِ سوفار نہ دیکھا ہم نے + (معروف)

ہنسنا - ہ - فعل لازم :- (۱) خندہ کرنا - خندہ زن ہونا + کھلکھلانا - کھلنا +

وہ ہنسے کاٹ کے مرے سر کو　تھا دہن عقدہ حل ہوا سر سے　(ذکی)

خوشی میں بھی ہنسیں تو آنکھ سے آنسو ٹپکتے ہیں　کچھ ایسا گریہ نے گھر کر لیا ہے دیدۂ تر میں (شاہی)

(۲) خوش ہونا - مگن ہونا - بشاش ہونا - انند ہونا - پرسند ہونا (۳) مذاق کرنا - کھلی کرنا - دل لگی کرنا - چھیڑنا - چھیڑ خانی کرنا - مزاح کرنا - تمسخر کرنا - ٹھٹولی کرنا +

وہ گلعذار جبکہ ہنسیں بیٹھکر بہم وہ لُطف ہو کہ باغ میں جُوں گُل سے گل ہنسے (جرأت)

(۴) تضحیک کرنا۔ فضیحت کرنا۔ ہنسی اُڑانا۔ بنانا۔ استہزا کرنا۔ ریشخند سے مراد ہے +

خُود ہنستے ہو اغیار سے ہنسواتے ہو مجکو یہ روز ہنسی ہے کہ رُلا جاتے ہو مجکو (ناسخ)

صنم بے دہن ہنسی ہم کو یہ بھی گویا خدا کی قدرت ہے + (ضیا)

(۵) زخم کُھل جانا۔ زخم پھٹ جانا + ٥

زخم ہنستا ہے تیرے بسمل کا کہ تری تیغ کارگر نہوئی + + (مِنّتی)

ایسا نہو قاتل مرا آزردہ ہو پھر جائے کیوں زخم دلِ خستہ ہنسا دیکھئے کیا ہو + (فائق)

(۶) خوش اختلاطی کرنا۔ گرم اختلاطی کرنا۔ مزاح و مذاق کرنا + مولوی سیّد محمد مرحوم تعشق

رویا کیا سحر تک میں رشک سے عزیزو ہنستے سنا جو اُسکو غیروں سے انجمن میں (تعشق)

تم ہنسو بزم میں یوں غیروں سے گھر میں رویا کرے تنہا کوئی + + (ذکی)

ہنسنا بولنا۔ ٥۔ فعل لازم:۔ کِھلّی مذاق کرنا۔ باہم خُوش طبعی اور دل لگی کرنا۔ ظرافت سے دل بہلانا + ٥

گر باغ میں مراد وہ تجمّل سے گُل ہنسے بُلبل نہ گُل سے بولے نہ بُلبل سے گُل ہنسے (جرأت)

ہنسوا۔ ٥۔ اسم مذکّر:۔ (پُورب) درانتی۔ کھیت کاٹنے کا اوزار۔ ہنیا۔ دانتی +

ہنسوڑ۔ ٥۔ صفت:۔ ظریف۔ خُوش طبع۔ ہنسی باز۔ ٹھٹول۔ مسخرہ۔ خوش مسخرہ۔ زندہ دل خُوش مزاج۔ شوخ طبع۔ بے چین طبیعت کا + لطیفہ گو۔ بذلہ سنج۔ مازح۔ ہر ایک سے کِھلّی اور مذاق کرنے والا +

کل وہ یہ بولا مجھ سے ہنس کر چاہ ہے یہ کچھ کھیل نہیں
میں ہُوں ہنسوڑ اور تُو ہے متملّع میرا تیرا میل نہیں (انشا)

ہنس ہنس کھائیے پھوہڑ کا مال۔ ا۔ کہاوت:۔ بیوقُوف کی دولت اُسے مسخرہ بناکر کھانی چاہئے۔ یعنی بے وقُوف کا مال کھانے میں کچھ شکر گزاری اور احسان ماننے کی ضرورت نہیں ہے +

ہنسی۔ ٥۔ اسم مؤنّث:۔ (۱) خندہ + ٹھٹّا + قہقہہ + خندیدگی۔ (۲) مزاح۔ خُوش طبعی۔ مذاق۔ کِھلّی۔ دِل لگی۔ ٹھٹولی۔ ظرافت۔ تمسخر +

گریہ سے ہو ہنسی مری داغ سے دل لگی مری کوئی نہ کوئی شغل ہو بیا ہو بیکار یا عبث (داغ)

یہ بھی کوئی ہنسی ہے کہ رُخصت کا لیکے نام سو بار بیٹھے بیٹھے مجھے تم رُلا چکے + (تصویر)

(۳) تضحیک۔ استہزا۔ ریشخند + رُسوائی۔ فضیحتی۔ (۴) کھیل۔ نہایت آسان کام۔ دل لگی۔ کارِ آسان

تھمتے تھمتے تھمیں گے آنسُو رونا ہے یہ کچھ ہنسی نہیں ہے (نامعلوم)

تھمتے ہی تھمیگا اشک ناصح رونا ہے یہ کچھ ہنسی نہیں ہے (لالہ بدھ سنگھ قلندر)

کچھ کھیل ہے ہنسی ہے تانا ہے آئینا اپنے مقابلے میں برابر کے سامنے (ظہیر)

ہنسی اُڑانا۔ ٥۔ فعل متعدّی:۔ تضحیک کرنا۔ فضیحت کرنا۔ خاکہ اُڑانا۔ ٹھٹھا اُڑانا۔ احمق بنانا۔ مسخرہ بنانا + رُسوا کرنا۔ ذلیل کرنا۔ کِھلّی اُڑانا +

ہنسی اُڑوانا۔ ٥۔ فعل متعدّی:۔ تضحیک کرانا۔ رُسوائی کرانا۔ فضیحتی کرانا +

ہنسی ٹھٹّا۔ ٥۔ اسم مذکّر:۔ (۱) ہنسی مذاق۔ کِھلّی مذاق۔ دِل لگی (۲) ذراسی بات۔ کھیل تماشا۔ کوئی آسان بات یا کام۔ سہل کام + ٥

ہنسی ٹھٹّا نہیں ہے اتڑ پنا ہلادوں گا زمین و آسماں کو +
ہنسی ٹھٹّا نہیں ہے اِسکا سُننا جگر پھٹتا ہے میری داستاں سے } (نجوم)

ہنسی خُوشی۔ ا۔ تابع فعل:۔ (۱) برضا و رغبت۔ خوشی سے۔ خوش ہوکر۔ بلا حجت خُوشی کے ساتھ۔ جیسے ہنسی خُوشی مدرسہ چلے جایا کرو + ٥

ہزار شکر کہ انشا کسی کی محفل میں جفا سے آئے تھے پر ہم ہنسی خوشی نکلے (انشا)

پردیسیوں سے جو کی ہے نسبت اب کیجے ہنسی خُوشی سے رُخصت (گلزار نسیم)

(۲) راضی رضا + تندرست۔ خیریت کے ساتھ۔ صحیح سالم جیسے وہ ہنسی خوشی ہیں +

جاکر گلی میں اُسکی پھر آیا ہنسی خوشی طاقت کا اپنی ہمنے کیا امتحان آج (مصحفی)

ہنسی کرنا۔ ٥۔ فعل متعدّی:۔ (۱) مذاق کرنا۔ مزاح کرنا۔ ٹھٹّا کرنا۔ کِھلّی کرنا۔ دل لگی کرنا۔ (۲) رُسوائی کرنا۔ بدنامی کرنا۔ تضحیک کرنا۔ فضیحتی کرنا + ٥

ہماری میّت پہ تم جو آنا تو چار آنسُو گرا کے جانا ذرا ہے پاسِ آبرو بھی کہیں ہماری ہنسی نکرنا (داغ)

ہنسی کروانا۔ ا۔ فعل متعدّی:۔ دیکھو (ہنسی اُڑوانا)

ہنسی کھیل۔ ٥۔ تابع فعل:۔ ہنسی ٹھٹّا + کارِ آسان۔ امرِ سہل۔ ذراسی بات +

لے لینا دل کسی کا ہنسی کھیل تو نہیں اُن سا ہر ایک کا غمزۂ جادُو اثر کہاں (مجروح)

ہنسی کے مارے پیٹ میں بل پڑ جانا۔ ٥۔ فعل لازم:۔ نہایت ہنسنا۔ ہنستے ہنستے بیتاب ہو جانا۔ ہنسی کے مارے پیٹ دُکھنے لگنا۔ ہنسی سے آنتوں کا بل کھا جانا +

ہنسی کے مارے دم اُلٹنا۔ ٥۔ فعل لازم:۔ اِس قدر ہنسی آنا کہ سانس اُکھڑ جانا ہنسی کے سبب نفس کا جلد سے بیجا ہو جانا۔ اِس معنی میں صرف انشا نے باندھا ہے۔ مصرعۂ انشا ٥ ہنسی کے مارے مرا دم اُلٹ گیا ہوتا +

ہنسی میں۔ ٥۔ تابع فعل:۔ (۱) دل لگی میں۔ مذاق میں۔ ٹھٹھے میں + ظرافت میں خوش طبعی میں جیسے تم تو ہنسی میں بُرا مان گئے (۲) مزاحاً۔ تمسخراً جیسے سچ نہ تو ہنسی میں کہا تھا +

ہنسی میں اُڑا دینا۔ ٥۔ فعل متعدّی:۔ سماعت نکرنا۔ بات پر توجہ نہ دینا۔ بات نہ سُننا۔ خاطر میں نہ لانا۔ مذاق سمجھکر ٹال دینا۔ کسی بات کی ہنسی کر دینا +

گھبیاں جاک میں اِبک سنا تھا میر اک نالہ ہنسی میں گل اُڑا دیتے ہیں بُلبل تیری شیون کو (ناسخ)

ہنسی میں بُرا کہنا۔ ٥۔ فعل لازم:۔ مذاق سے بُرا کہنا۔ چھیڑنے کو بُرا کہنا + ہنسی

ہنک

کے بہانے سے دل کا بُخار نکالنا۔ ستم ظریفی کرنا۔ ظرافت کے پردے میں ظلم کرنا +

ہنسی میں کھنسی ہوجانا ۔ ہ۔ فعل لازم:۔ خوش طبعی میں رنج ہوجانا۔ ہنسی ہنسی میں بگاڑ ہوجانا +

ہنسی میں لیجانا ۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) کسی بات کو مذاق سمجھ لینا۔ سیدھی بات کو ٹھٹھے کی طرف لیجانا۔ (۲۔ بازاری) مذاق میں کھا جانا۔ ہنسی میں ہڑپ کرجانا +

ہنسی ہنسی میں ۔ ہ۔ تابع فعل:۔ (۱) دل لگی میں۔ مذاق میں۔ مزاحاً۔ ظرافتاً۔ ازرُوئے خوش طبعی۔ دل خوش کن باتوں میں بطریقِ مزاح + ہ

اُمنڈ کے آنکھوں سے یکبارہ بہ چلے آنسو ہنسی ہنسی میں جو ذکرِ وداعِ یار ہُوا (حسن)

ہنسی ہنسی ہی میں دل لیگیا وہ غنچہ دہن ہوا ہُوں مفت میں یارو شکارِ خندۂ گل (آفریں)

جو ہنسی ہنسی میں ہوئے خفا تو لپٹ کے سینے سے رو دیا یہ تو کل کی شب کا ہے ماجرا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو (ظہیر)

(۲) یونہیں۔ بلاوجہ۔ بلاسبب۔ باتوں باتوں میں۔ دیکھو شعرِ آغا شاعر فٹ نوٹ میں[1]

اکثر ہنسی ہنسی میں تکرار ہوگئی ہے نادان کی محبت دشوار ہوگئی ہے (حضور آصف)

ہنسی ہونا ۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) مذاق ہونا۔ ٹھٹھے ہونا۔ دل لگی ہونا۔ خوش طبعی ہونا۔ جیسے میری تمہاری ہنسی نہیں ہوتی ہے (۲) دیکھو (ہنسی اُڑنا) کھلّی اُڑنا۔ تضحیک ہونا + ہ

کہتا ہے کون میر کہ بے اختیار رو ایسا تو رو کہ رونے پہ تیرے ہنسی نہ ہو (میر)

ہنسی ہوگی ہم سے جو کی بحثِ گریہ عبث ابر کو گدگداتی ہے بجلی + (صبا)

ہُنکار ۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (۱) ہاں کی آواز۔ ہُوں۔ ہاں۔ ہامی۔ اقرار و اقبال کے واسطے یہ کلمہ آتا ہے + پُشتی۔ حمایت (مثالِ نمبرِ اول) ہ

رہ کے چپ جان مری مت دل ہمارا نکال کچھ تو اب مُنہ سے مری جان تو ہُنکار نکال (جرأت)

ہُنکارا ۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) ہُوں۔ ہاں۔ ہُنکار۔ وہ آواز جو قصّہ یا افسانہ یا کہانی سُننے وقت افسانہ گو یعنی داستان گو کی تسلّی کے واسطے مُنہ سے نکالتے جائیں جس سے وہ جانے کہ افسانہ سُن رہے ہیں سوئے نہیں ہیں۔ جیسے جب تک وہ ہُنکارا بھرتے رہے میں کہانی کہتا رہا (۲) ہاں کرنے کی آواز۔ اقرار۔ اقبال +

ہُنکارا بھرنا ۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ ہامی بھرنا۔ ہاں کرنا۔ ہُوں ہُوں کہنا۔ مُنہ سے ہُوں کی آواز نکالنا۔ کہانی سننے وقت ہوں ہُوں کہتے جانا +

ہُنکارنا ۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) ہُنکارا بھرنا۔ ہُوں کرنا (۲) سنکارنا۔ بھکانا۔ اشارہ کرنا +

ہنگ ۔ ف۔ اسم مذکر:۔ (۱) بھاری بھرکم پن۔ سنگینی۔ تمکین۔ وقار (۲) قصد۔ ارادہ۔ آہنگ (۳) زور۔ قوّت۔ بل۔ قدرت۔ (۴) زیرک۔ دانا۔ صاحبِ ہوش۔ عاقل۔ باخرد + دانائی۔ ہوشیاری (۵) لشکر۔ سپاہ +

ہنگام ۔ ف۔ اسم مذکر:۔ (۱) وقت۔ بیلا۔ زماں۔ گاہ۔ اوان + ایام۔ زمانہ۔ موسم

ہنو

چمن کو دیکھکر رہ رہ کے دلمیں جوش آتا ہے خدا یا ہے تو پھر ہنگامِ نوشا نوش آتا ہے (صبا)

(۲) رُت۔ موسم۔ فصل (۳) ہنگامہ۔ گڑبڑ۔ مجمع۔ ہجوم۔ انبوہ۔ بھیڑ + معرکہ + (ہنگام تعمیم اوقات کے واسطے آتا ہے اور ہنگامہ تخصیص حالات کے لئے)

ہنگامہ ۔ ف۔ اسم مذکر:۔ (۱) مجمع۔ انبوہ۔ ٹھٹ۔ ازدحام۔ بھیڑ۔ ہجوم + ہ

ہے گرمئ ہنگامہ تڑپنا مرے دل کا اِک رِک کو دکھاتے ہیں تماشا مرے دل کا (ظہیر)

چارپائی لیکے آئے یار ہنگامہ ہُوا کیا کہوں میں ٹھیکر اُس کُوچے کیونکر اُٹھا (آتش)

(۲) بازیگروں، قصّہ خوانوں وغیرہ کا معرکہ۔ میدان (۳) شورش۔ بلوہ۔ دنگہ۔ فساد۔ گڑبڑ۔ ہُلّڑ۔ (۴) شور و شغب۔ غوغا۔ ہائے ہُو۔ غل غپاڑا۔ واویلا۔ چیخم دھاڑ۔ اودھم

شور و شر ہے جو ترے کُوچے میں دیوانوں کا عیدگاہ ہو نہیں یہ ہنگامے کہاں ہوتے ہیں (مصحفی)

بلا ہنگامہ تھا کل اُسکے در پر قیامت گم ہوئی اِس شور و شر میں (دبیر)[2]

(۵۔ صفت) زور شور۔ ریل پیل۔ افراط +

ہنگامہ آرا ۔ ف۔ صفت:۔ (۱) صف آرا۔ معرکہ آرا۔ جنگ برپا کرنے والا۔ (۲) فتنہ انگیز۔ فتنہ برپا کرنے والا +

ہنگامہ برپا ہونا ۔ ا۔ فعل لازم:۔ مفسدہ برپا ہونا۔ جھگڑا کھڑا ہونا۔ لڑائی دنگہ ہونا۔ فساد ہونا۔ شور و شر مچنا +

ہنگامہ پرداز ۔ ف۔ صفت:۔ دیکھو (ہنگامہ آرا)

ہنگامہ پردازی ۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ شورش۔ بلوہ۔ دنگہ۔ فساد۔ لڑائی جھگڑا +

ہنگامہ کرنا ۔ ا۔ فعل متعدی:۔ (۱) ہجوم کرنا۔ ازدحام کرنا (۲) بلوہ مچانا۔ شور و شر کرنا۔ فساد مچانا۔ اُودھم مچانا۔ غل کرنا۔ کھلبلی ڈالنا۔ ہلچل مچانا +

ہنگامہ گرم ہونا ۔ ا۔ فعل لازم:۔ کثرت سے حادثات کا واقع ہونا۔ خوب شور و شر ہونا۔ اُودھم مچنا۔ کھلبلی پڑنا۔ افراتفری ہونا + ہ

کوئی تڑپے ہے ارا چشم کا اور کوئی دامن کا ترے کُوچے میں ہے گرم آج ہنگامہ قیامت کا (نشاط)

ہنگامۂ محشر یا قیامت ۔ ف + ع۔ اسم مذکر:۔ قیامت کے روز کا ہجوم و شور و شغب

بیدلی تھی یہ شبِ غم کہ ہجومِ غم کو دلِ پژمردہ نے ہنگامۂ محشر جانا + (ذکی)

ہنگامہ ہونا ۔ ا۔ فعل لازم:۔ (۱) فساد ہونا۔ جھگڑا ہونا (۲) شور و غل شور و شغب ہونا۔ اُودھم مچنا (۳) زور شور ہونا۔ کسی کام کی گرم بازاری ہونا + ہ

در پہ یوسف طلعتوں کے اب کوئی آتا نہیں چار دن ہنگامۂ حُسنِ جوانی ہوگیا (اسیر)

ہنُود ۔ ع۔ اسم مذکر:۔ ہندو کی جمع۔ ہندوستانی آدمی۔ باشندگانِ ہند + ہندوستان کی قدیمی قوم + وہ لوگ جن کے مذہب میں بُت پرستی جائز ہے اور جو دیوی دیوتا کو مانتے ہیں۔ برہمنوں کے پیرو۔ بُدھ کے پیرو۔ جین مت کے پیرو۔ یہ سب ہنُود کہلاتے ہیں

[1] وہ مسکرا کے تیوری بدل گئی کیسی + ہنسی ہنسی میں یہ تلوار چل گئی کیسی (آغا شاعر)

[2] نہ وہ نالوں کی شورش ہے نہ غل ہے آہ و زاری کا + وہ اب پہلا سا ہنگامہ نہیں ہے بیقراری کا

ہنوز ف۔ تابع فعل۔ ابھی تک۔ اِس وقت تک۔ ابھی۔ اب تک۔ اجتک۔ تا اینَدَم۔ اِلیٰ الآن ؎

آیا نہ حیف مرگیا میں صید گاہ میں ۔ وہ ترکِ تیر قامت و ابرو کماں ہنوز (تجلی)

گرچہ تو یہ وہ نشیں ہے بتِ بے پیر ہنوز ۔ پہ مرے دل پہ کھنچی ہے تری تصویر ہنوز (ظفر)

خاک اب آئینہ میں دیکھوں نہیں صورت اپنی ۔ مری نظروں میں پھرے ہے تری تصویر ہنوز (〃)

خواب میں اُسکی جو لیں رُخ کی بلائیں مینے ۔ پیچ کھاتی ہے پڑی زُلفِ گرہ گیر ہنوز (〃)

پاؤں دھرنے دے اُسے فرشِ زمیں پر شوخی ۔ چال کا کشتہ ہے یہ دفن نہ خاک ہنوز (شہیدی)

ہجر میں ہے امید وصلِ ہنوز ۔ جان سے درد جا نگزا کیوں کر (زکی)

دستۂ بغل وفا تغافل ہیں ہمہ گر ۔ مرتا ہوں اور وصل میسّر نہیں ہنوز (〃)

کیا غبار ہے نگہ ناز پر اُنہیں ۔ برہم ہیں اور ہاتھ میں خنجر نہیں ہنوز (〃)

ہم ہوگئے امیدِ تلافی میں رزقِ خاک ۔ شرمندہ ظلم سے وہ ستمگر نہیں ہنوز (〃)

سمجھے ہیں مضحکہ خبرِ وصلِ غیر کو ۔ ہم جان سے گئے نہیں باور نہیں ہنوز (〃)

تھا زکی کوئی باوفا عاشق ۔ کوئی قاتل میں ہے مزار ہنوز (〃)

سینہ سے بھی لگا لیا اُن کو ۔ اور دل کو نہیں قرار ہنوز (〃)

دل تغافل سے نیم بسمل ہے ۔ منوا تھا نگہ کا وار ہنوز (〃)

ہنوز دِلّی دُور ہے۔ ا۔ ضرب المثل:۔ مقولۂ حضرتِ نظام الدین اولیا قدس سرہ العزیز کا ترجمہ کیونکہ آپ نے ہنوز دہلی دُور است ایک مرتبہ سلطان غیاث الدین تُغلق کے قاصد سے فرمایا تھا جس کا ذکر نوٹ کے طور پر مفصّل اِسی کے بیان میں اخیر پر درج کیا جائے گا۔ صرف دلّی دُور ہے بھی کہدیتے ہیں جیسے ؎

اُس مقامِ لاتعیّن پر وصُول انور کہاں ۔ ہے کے منزل پر جہاں سُنیئے کہ دلّی دُور ہے (انور)

معانیِ ذیل پر اطلاق ہوتا ہے (۱) ابھی دیکھئے کیا ہوتا ہے (۲) کل کی کس کو خبر ہے (۳) ابھی دیکھو تو پردۂ غیب سے کیا ظہور میں آتا ہے (۴) کل تک کون جیئے کون مرے (۵) ابھی اِس کام میں بہت عرصہ ہے۔ ابھی سے اِس مراد کو پہنچنا دشوار ہے ؎

دیتا ہے روزِ حشر پہ رندوں کو دھمکیاں ۔ واعظ زبان روک ابھی دِلّی دُور ہے (قدر)

(۶) ابھی تک بہت سا کام پڑا ہے ابھی بہت کچھ مشقت باقی ہے وغیرہ وغیرہ (تاریخ فرشتہ میں جو ۹۹۸ھ عہدِ جہانگیری سے بارہ برس پیشتر تالیف ہوئی حضرت نظام الدین اولیا محبوبِ الٰہی کے ذکر مبارک میں اخیر پر صاف لکھا ہے کہ غیاث الدین تُغلق گو بظاہر سلطان المشائخ سے کچھ کہتا سُنتا نہ تھا مگر دل میں از حد کاوش[۱] اور عداوت رکھتا تھا چنانچہ جسوقت وہ بنگالہ سے واپس ہوا تو اُس نے ایک قاصد کے ہاتھ سلطان المشائخ کے حضُور میں کہلا کر بھیجا کہ آپ میرے پہنچنے سے پہلے پہلے دہلی سے نکل جائیں اور اپنے مسکنِ غیاث پور سے ہاتھ اُٹھائیں چونکہ حضرت ممدُوح اِس وقت ایک اور عالَم میں بیٹھے تھے آپ کو یہ پیغام نہایت ناگوار گُزرا جس کے جواب میں صرف اتنا فرمایا کہ بابا! ہنوز دلی دُور است یعنی ابھی وہ پہنچ تو جائے جب ہی یہ منصُوبے ظاہر کرے۔ خدا کے گھر کی کسکو خبر ہے اگرچہ پہلے آپ خود کئی مرتبہ اِس جگہ کو چھوڑ چکے تھے مگر اب کی دفعہ مطلق ارادہ نہیں کیا چنانچہ خود بادشاہ کو دہلی کے قریب ہی پہنچکر اپنے شہر میں قدم رکھنا نصیب نہیں ہُوا اور قصرِ تغلق کے نیچے جو اُس کے بیٹے نے افغان پور میں باپ کے ٹھہرنے کے واسطے بنوایا تھا دب کر مرگیا جس کی مختصر کیفیت تاریخ مذکور سے اِس جگہ نقل کی جاتی ہے کہ جب غیاث الدین تغلق ترہت وغیرہ کو فتح کرکے دار السّلطنت کی طرف چلا تو اِس نے جلد پہنچنے کی خوشی میں فوج کو راستہ ہی میں چھوڑ دیا اور آپ بھاگا بھاگ دار الخلافہ کی سُدہ باندھی یہاں اِس کے بیٹے الُغ خاں نے جب باپ کے اِس مار امار کرکے آنے کی خبر سُنی تو افغان پور کے قریب جو تغلق آباد سے تین کوس کے فاصلہ پر ہے تین روز کے عرصہ میں ایک عالیشان محل تیار کرایا تاکہ بادشاہ رات کو وہاں آرام فرماکر صبح کو شاہی تزک و احتشام کے ساتھ مع امرائے عظام و اراکینِ عالی مقام جو استقبال کو جائیں گے داخلِ دار السّلطنت ہوں، اور اِس عرصہ میں شہر کی آراستگی بھی بخوبی ہو جائے اور فتحِ بنگالہ کے شادیانے بجتے ہُوئے آئیں چنانچہ بادشاہ رات کو وہیں فروکش ہُوئے صبح کو خاصہ نوش فرماکر سوار ہونے کو تھے کہ حسبِ اتّفاق کوشک تغلق کی چھت آرہی اور بادشاہ اپنے پانچ مصاحبوں سمیت ماہِ ربیع الاوّل ۷۲۵ھ مطابق ۱۳۲۴ء میں صرف چار برس دو ماہ حکومت کرکے راہیِ مُلکِ بقا ہوئے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اُس کے بیٹے نے ہی اِس ترکیب سے مارا تھا + صاحب تاریخ فرشتہ لکھتے ہیں کہ ہندوستان میں ابھی تک یہ مثل مشہور اور مروّج چلی آتی ہے۔ عجائب الاسفار یعنی سفرنامہ شیخ ابن بطُوطہ میں جو درج ہے اُس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت سلطان نظام الدین بدایُونی دہلی میں رہتے تھے جُونا خاں ابنِ غیاث الدین تغلق اپنے باپ کی مرضی کے برخلاف اُن کی خدمت میں حاضر ہُوا کرتا اور اُن سے دعا کا خواستگار رہتا تھا ایک دفعہ اُس نے خدّامِ درگاہ سے کہا کہ جس وقت حضرت شیخ جذبہ اور وجد کی حالت میں ہوں ہمیں فوراً خبر دو چنانچہ ایسے موقع پر خبر دی گئی وہ فوراً حاضر ہوا حضرت نے دیکھتے ہی فرمایا کہ ہم نے تجھے سلطنت بخشی اِس خبر سے اُسکا باپ اور بھی ناراض ہوا اور بنگالہ سے ہی پیغام بھیجا کہ یا شیخ آنجا بانند یا من۔ سلطان جی نے فرمایا ہنوز دلّی دُور است چنانچہ ۷۲۵ھ میں بادشاہ کے پہنچنے سے پہلے حضرت نے انتقال فرمایا۔ جُونا خاں نے جنازہ کو کندھا دیا اور اِسی سنہ میں بادشاہ افغان پور کے محل میں دب کر مرگیا اور دہلی میں صحیح سلامت داخل ہونا نصیب نہ ہوا + سیر المتاخرین اور تاریخ صدر جہاں گجراتی بھی یہی بتاتے ہیں اس مثل کی نسبت اس قدر طویل کیفیت اِس وجہ سے لکھنی پڑی کہ ہمارے دوست مولانا

[۱] اِس کاوش کا سبب یہ تھا کہ سلطان المشائخ دیگر فقرا و مشائخ وغیرہ کی طرح سلطان غیاث الدین کے دربار میں باوجُود استدعا بھی حاضر نہ ہُوئے دُوسرے اُس زمانہ کے علمانے اِس بات سے بھی بادشاہ کو برانگیختہ اور برسرِ پرخاش کر دیا تھا کہ آپ راگ کو مُباح فرماتے اور سُنتے ہیں چنانچہ اِس امر پر بہت بڑا مباحثہ ہوا بلکہ ایک کتاب بھی لکھی گئی جس میں صُوفیہ کے واسطے اس قسم کے راگ کی اباحت ثابت کی گئی +

مولوی نجم الدین صاحب جامع ضرب الامثال کو اپنی کتاب نجم الامثال میں اِس کی وجہ تسمیہ لکھتے ہیں شاید زبانی روایات یا کسی غیر مستند کتاب کے سبب مغالطہ ہوا جس کے باعث اُنہوں نے وثُوق کے ساتھ اپنی کتاب میں اِس طرح لکھا کہ " ایک مرتبہ جہانگیر بادشاہ نے ایک قاصد صبا رفتار لاہور سے نورجہاں بیگم کے پاس کسی ضرورت خاص کے لئے دہلی روانہ کیا تھا اُس نے لاہور سے ایک ہی دن میں دہلی پہنچ جانے اور دُوسرے دن جواب لادینے کا وعدہ کیا تھا چنانچہ وہ ایک ہی روز میں دہلی کے قریب پہنچ گیا اور ایک بُڑھیا سے پُوچھا کہ دلّی یہاں سے کتنی دُور ہے اُس نے جواب دیا کہ "نوج دلّی دُور" یہ سمجھا کہ ہنوز دلی دُور کہتی ہے وہ فوراً مرگیا اور بادشاہ نے دہلی سے پانچ کوس کے فاصلہ پر اسکا مقبرہ ۱۰۳۳ھ میں بنوادیا جواب تک پیک کا مقبرہ کہلاتا ہے "

ان سنوں سے معلُوم ہوتا ہے کہ جہانگیر نے اپنے مرنے سے ۹۷ برس بعد پھر نئے سرے سے جنم لیکر یہ مقبرہ بنوایا کیونکہ جہانگیر کا انتقال ۱۰۳۷ ہجری میں ہوچکا تھا +

ہم نہایت متعجّب ہیں کہ جو ضرب المثل عہدِ جہانگیری سے ہمارے حسابوں ۳۱۱ برس پیشتر اور ہمارے ہمعصر جامع ضرب الامثال کے ان سنوں کے موافق ۲۰۹ برس پہلے سے زبان زد خاص وعام ہے یہاں تک کہ تاریخ فرشتہ نے بھی جو عہدِ جہانگیری سے پیشتر تالیف ہوچکی تھی اور ابن بطوطہ نے بھی جو محمّد تغلق کے زمانہ میں یہاں موجُود تھا اِس امر کی تصدیق کی ہے کہ سلطان نظام الدّین اولیا قدس سترہ العزیز کے زمانے سے اب تک یہ مثل مشہُور چلی آتی ہے پھر دوبارہ وہی مثل ایک دُوسری اصل کے ساتھ ایک انوکھے پیرایہ میں کس طرح مشہُور ہوگئی +

ہم نے مانا کہ ریل ایک دن ایک رات میں لاہور سے دہلی تک مسافت طے کرتی ہے اور وہ قاصد ریل سے بھی زیادہ تیز رفتار تھا جسے عقل سلیم تسلیم نہیں کرسکتی مگر اِس کا جواب کیا ہے کہ اُس زمانہ میں دارالخلافہ تو آگرہ ہو اور بی بی نورجہاں دہلی میں رہیں جن کی جُدائی بادشاہ کو ایک دم گوارا نہ تھی اور کبھی بادشاہ اُن کے بغیر کسی سفر میں نہیں گئے یہاں تک کہ جب مہابت خاں نے پکڑا تو اُس وقت بھی اُسکی جدائی گوارا نہ ہوئی اِس کے علاوہ نوج کا لفظ جو خاص مسلمان اور علی الخصُوص گھر کے اندر بیٹھنے والی خاندانی عورتوں کا روزمرّہ ہے باہر کی پھرنے والی عام گنواری عورت سے جو شہر کے باہر ملی بھی اِس طرح پر بلامحل اور بے موقع سرزد ہو بلکہ اُس زمانے کی زبان لفظ نوج اور ہنوز کے تلفظ کو بھی خیال کرنا چاہئے۔ تاریخ فرشتہ کا مؤلّف لکھتا ہے کہ میں نے اولیاء اللہ کے حالات زیادہ تر اُن کے زمانے کی تصنیف سے اخذ کئے ہیں پھر ہم کیونکر اُسے غلط مان لیں اگر بالفرض یہ امر تسلیم بھی نہ کیا جائے کہ سلطان المشائخ کا یہ قول نہیں ہے تو بھی اِس مثل کا عہدِ جہانگیری سے پیشتر مروّج ہونا ثابت ہے اور یہ بات قابل تامّل ہے کہ بُڑھیا نے نوج کہا قاصد نے ہنوز سمجھا۔ مولوی صاحب معاف فرمائیں اس وقت قلم پر قابُو نہیں رہا +

ہنُومان۔ س۔ اسم مذکّر۔ مرکب از (ہنُو + مان) ۱۔ لغوی معنی نیست ونابُود

کرنے والا (۲) بندروں کے ایک سردار کا نام جو انجنی کے بطن سے کرت یعنی ہوا کا بیٹا تھا + پون کا پُوت۔ ہنُومنت + مہابیر + رامچندر جی کے دُوت یعنی جاسُوس اور سپہ سالار کا نام۔ جب سیتاجی کو راون چُرا کر لے گیا تو یہ سمندر کو عبُور کرکے لنکا میں گیا اور وہاں سے سیتاجی کا پتا لگا کر لایا (۳) بندر۔ بیمُون۔ بُوزنہ۔ بنچر۔ (ہمنے جو دکن کے سفر سے ہنُومان کی تحقیق بہم پہنچائی وہ یہ ہے کہ یہ شخص ورنگل کا باشندہ قوم کا رڈی تھا رڈی تلنگانہ میں راجپُوتوں کے درجہ کی ایک قوم ہے۔ یہ شخص بڑا بہادر جری اور نہایت قوی ہیکل تھا۔ رنگت سیاہ تھی چہرا لمبوترا اور سُتواں تھا اسکی قوم اور خاندان کے اور لوگ بھی جو ہنمکنڈے میں رہتے ہیں اسی ہیئت کے ہیں راون اسی جگہ سے سیتاجی کو لے گیا تھا یہ اُس وقت کے راجہ کی طرف سے جس کا اخیر راجہ رُدّر پرتاب تھا رامچندرجی کی فوج کا سپہ سالار بنا اور لنکا میں پہنچکر بڑی دادِ مردانگی دی۔ اس کا مکان ورنگل کے قلعہ کے پاس تاڑ کے پتّوں کا بنا ہوا تھا چنانچہ راجہ رُدّر پرتاب نے وہاں ایک مندر ہزار ستُون کا سیاہ پتھروں سے بنوادیا جو اسوقت تک اُفتادگی کی حالت میں موجُود ہے۔ اُس کے دروازے کے سامنے سیاہ پتّھر کی ایک نہایت خُوشنما گائے بھی بنی ہُوئی ہے چھت پتھروں سے پٹی ہُوئی ہے۔ اِسکے ستُون اور اندر کے پتّھر نہایت ہی چمکدار ہیں اُن کی پالش قدیم زمانہ کی صنعت ظاہر کرتی ہے۔ اس مقام کا نام ہنم کنڈہ یعنی ہنُومان کی گڑھی اسی سبب سے مشہُور ہُوا یہ تلنگی زبان کا لفظ ہے کہتے ہیں کہ جب راجہ رامچند علاقۂ ورنگل کے مقام جبر کل میں پڑے ہُوئے تھے تو راون سیتاجی کو لے گیا تھا یہ پہاڑ اب بھی بچا ہے ہندو جاترا کو جاتے ہیں۔ یہاں شیریفوں کا جنگل اور تالابوں کی کثرت ہے۔ سیتاجی کو شریفے بہت پسند تھے اور رامچندر جی کو آتا پھل چنانچہ اِسی وجہ سے شریفے کا نام سیتا پھل اور آتا کا نام رام پھل ہوا۔ واللہ اعلم بالصواب

ہنہنانا۔ ہ۔ فعل لازم۔ گھوڑے کا بولنا۔ صہیل۔ شیہ۔ شنبہ + مصرعہ انشاء
پڑا ہنہناتا ہے بے گھانس گھوڑا +

ہنہناہٹ۔ ہ۔ اسم مؤنّث۔ آوازِ اسپ۔ صہیل۔ شیہ۔ صہیل الفرس + شنبہ +

ہو۔ ہ۔ ندا بہائے ہوّز مضمُوم وواوِ مجہُول ساکن (گنوار) بلانے کی آواز جیسے جُھجّو ہو +

ہُو۔ س۔ بواوِ معرُوف۔ (۱) حرف ندا وندبہ (۲) گیدڑ کی آواز۔ ہُوہُو (۳۔ ۵) بعض جنگلی حیوانات کی آواز۔ ہُو بمعنی ہوّا اسی لفظ سے بنایا گیا ہے جیسے ہُو نے کاٹا ہے + ماں بچّہ کو خوف دلانے کے واسطے کہتی ہے یہ ہُو ہے + ہُو کی چیز نہ لینا + یہ ہُو ہے اِسے ہاتھ نہ لگانا (۴) کلمۂ حقارت +

ہُو۔ ع۔ (۱) ضمیر مذکّر غائب :۔ (۲۔ اسم مذکّر) اسمِ ذاتِ باری تعالیٰ۔ خدا تعالیٰ کا اسمِ ذات + اللہ ہُو کا مخفّف۔ یہ نام تیمّناً وتبرّکاً کُتب وصحائف کی پیشانی پر بھی اکثر لکھا جاتا ہے +

کیا اُنکو سروکار بھلا جام و سبُو سے　　وہ مست کہ ہو نشّہ جنہیں نعرۂ ہُو سے (انشا)

(۳) خوف - ڈر - بھے - دہشت - ہول - (۴) آہ - ہائے (۵) کلمۂ تنبیہ

و آگاہی (۶) وہ آواز جو پہلوان کُشتی پچھاڑنے کے وقت لگاتے یا کبوتر باز

کبوتر اُڑاتے وقت زبان پر لاتے ہیں +

ہُو حق ع - اسم مؤنث :- زبان سے ہُو حق کہنا جو خدا تعالیٰ کا نام ہے - خدا کا

نام لینا - خدا کی یاد بھجن - مناجات - تسبیح - سبحہ خوانی +: ہُو ہا - نعرہ زنی -

نعرۂ مستانہ +: وہ آواز جو حالتِ وجد میں صُوفی لوگ زبان سے نکالتے ہیں +

اب کہاں وہ ایندنا مستو نکا وہ ہُو حق کہاں　　ساقیا ہو توُف جب سے مے کا پینا ہو گیا (رند)

اے ذوق بس نہ آپکو صوفی جتائیے　　معلوم ہے حقیقتِ ہُو حق جناب کی ｝
نکلے ہو میکدہ سے ابھی مُنہ چھپا کے تم　　دابے ہُوئے بغل میں صراحی شراب کی ｝ (ذوق)

ہُو حق کرنا - ا - فعل لازم :- (۱) خدا کا نام لینا - خدا کو جپنا - خدا کا نام رٹنا -

اللہ اللہ کرنا - (۱) لفظ ہُو حق کا نعرہ مارنا +

شیخ ہُو حق کر رہا ہے رات دن مستوں کے ساتھ　　آجکل ہے میکدہ اللہ کے گھر کا جواب (داغ)

(۲) شور و غل مچانا - ہا ہُو کرنا + مزا اُڑانا - طمطراق کرنا - نعرہائے مستانہ مارنا - گرد و فر جتانا +

مدت العمر ہے اک چشم زدن کا وقفہ　　کرلیں ہُو حق یہ خرابات نشیں تھوڑی سی (آتش)

ہُو حق ہو جانا - ا - فعل لازم :- (۱) بالکل تباہ و برباد ہو جانا - اُٹ ہو جانا -

خاک میں ملجانا - نیست و نابود ہو جانا - کچھ باقی نہ رہنا (۲) فنا فی اللہ ہو جانا -

فنا فی الذات ہو جانا (۳) فنا ہو جانا - معدُوم ہو جانا - نابُود ہو جانا - مٹ جانا -

ناپید ہو جانا - نام و نشان نہ رہنا +

یہ چرخ جو کھاتا ہے پڑا گنبد ازرق　　یہ چاند یہ سُورج یہ ستارے ہیں معلّق ｝
لوح و قلم و عرشِ بریں ثابت و مطلق　　سب ٹھاٹ یہ اک آن میں ہو جائیگا ہُو حق ｝
آغاز کسی شے کا نہ انجام رہے گا ｝ (نظیر)
آخر وُہی اللہ کا اک نام رہے گا ｝

ہُو کا عالم - ا - اسم مذکر :- (۱) عالمِ لاہُوت (۲) دشتِ ویران - اُجاڑ

سُنسان - ویرانہ - ایسی حالت جس میں سوائے ذاتِ خدا کے دُوسرے کا تصوّر

تک نہو سکے + عالمِ وحشت - عالمِ تنہائی +

جسنے دیکھا ہے ترے رُوئے نکو کا عالم　　عالمِ حُسن پری لگتا ہے ہُو کا عالم + (نکہت)

میں نے دیکھا ہے کسی کے سرِ کُو کا عالم　　عالمِ شہرت آگے مرے ہُو کا عالم (مغفُور)

شبِ فرقت میں جو اُٹھتی ہیں جگر سے آہیں　　اک جہاں مجکو نظر آتا ہے ہُو کا عالم (محب)

کیا کہیے بیان تُو کا عالم　　بازاروں میں ہے ہُو کا عالم + (ارشد)

چپیے رہتے تھے وہ ذرات جہاں اے غافل　　اب وہاں مجکو نظر آتا ہے عالم ہُو کا (غافل)

ہُو کا مقام یا مکان - ا - اسم مذکر :- ایسا مقام یا مکان جس میں کوئی آدمی نہ ہو

اور اُس سے آبادی نہ ہونے کے سبب ایک وحشت پیدا ہو - سُنسان جگہ جہاں

آدمی کو دہشت معلُوم دے - جائے خوفناک و وحشت انگیز +

اللہ رے شوق دلکو اُس بت کی جستجُو کا　　کعبہ بھی دیکھ آئے تھا اک مقام ہُو کا (کیف)

ہوّا - ہ - اسم مذکر :- (۱) وہ مُہیب صُورت جس سے بچّوں کو ڈراتے ہیں - بجا -

لُولُو - عربی میں سَبُع اَطلا - فارسی میں کخ کہتے ہیں (۲) فرضی جن - بھُوت پریت

خوف سے بھاگتے پھرتے ہیں پری زاد و جن　　ابنِ آدم میں نہ ٹھیرا کوئی ہوّا ٹھیرا (اسیر)

خوف دوزخ کا دلاتے ہیں ہمیں اب ناصح　　اور طفلی میں ڈراتے تھے کہ ہوّا آیا (فغاں)

بچپن میں بھی ڈراتے ہیں چھپ چھپ کے آتے ہیں　　جو خود ڈرائیں ہوّے سے اُنکو ڈرائیگا کون (نامعلوم)

کوئی ہوّا تو نہیں ہیں کہ ڈرے جاتے ہو　　پاس آؤ ذرا بیٹھو مرے جانی دم بھر (نامعلوم)

(اصل میں یہ لفظ ہُو بمعنی آوازِ غول سے بصُورتِ تصغیر یا مبالغہ ہوّا بنایا گیا ہے کیونکہ زبان

سنسکرت میں اس لفظ کے ایک یہ معنی بھی آئے ہیں چُونکہ بچّے گیدڑ کی آواز سے رات کو ڈرا کرتے

ہیں اِس وجہ سے اِس کا یہی ماخذ قرار دیا اور اِس کے یہ معنی ہوئے بکثرت ہُو ہُو کرنے والا یا قابلِ نفرت

ہُو کی آواز نکالنے والا اوّل اوّل ہُو سے ہاؤ بنا پھر ہوّا ہو گیا جو لوگ اسے ہائے حطّی سے لکھکر

اس کا ماخذ حوّا یعنی حضرتِ آدم کی بیوی ٹھہراتے ہیں وہ سخت غلطی کرتے ہیں اوّل تو وہ اسم مؤنث

ہے اور یہ اسم مذکر دُوسرے اُس کے لغوی معنی سے کوئی مناسبت ہے نہ اصطلاحی سے تیسرے

جس عربی زبان کا وہ لفظ ہے تو ہاں اس معنی میں کبھی پیشتر اور نہ حال میں مستعمل ہُوا - غرض نہ نقلاً جائز

ہے اور نہ اصلاً - اِس کی مفصّل بحث ہم اخبار چودھویں صدی مطبُوعہ ۱۵ مئی ۱۸۹۹ء میں

اس غلطی کے رفع کرنے کو چھاپ چکے ہیں - مثالیں - جیسے حاکم ہے کوئی ہوّا تو نہیں + اپنے

تئیں نہ تو ایسا ہوّا بناؤ کہ ڈر کے مارے کوئی پاس نہ پھٹکے نہ اِتنا کسی سے گھلو مٹھو ہو کہ اپنا

ڈر جاتا رہے - از خیر ہتیلی)

ہوا ع - اسم مؤنث :- (۱) آرزوئے نفس - خواہشِ نفسانی - حرص ہوس - لالچ -

شہوت - مستی کام + آرزُو - ارمان - اشتیاق - خواہش - تمنا - چاہنا - شوق +

عاشق کے سر کے ساتھ ہی سودا گیا تو آئیگا　　ہوس نہ تھا وہ جسکو ہوائے جناں نہ تھی (آتش)

دلِ فگار کے زخموں میں کیوں نہ ہو تکلیف　　بھری ہے سینۂ مجرُوح میں ہوا اُن کی (حضُورِ نظام)

ہوس باقی نہ رہجائے ہوائے کُوئے دلبر میں　　اُڑا لوں خاک جتنی خاک اُڑانی ہے مقدر میں (ظہیر)

(۲) کرۂ باد + وہ فضا جو آسمان اور زمین کے درمیان واقع ہے (۳ - ف) باد - باؤ -

پون - بیار - بیال - بائو - دائیں - تباس - وایُو +

مجھ کو نہیں ہیں سیرِ گلستاں کے ہم دلے　　کیونکر نہ کھائیے کہ ہوا ہے بہار کی (غالب)

ہوا

(۴) بائی۔ بلغور۔ باد۔ بادِ شکم۔ ریح (۵۔ ا) سانس۔ پھونک۔ نفس۔ دم۔ مجازاً رُوح (۶۔ ا۔) ہلکی چیز۔ لطیف چیز۔ سبک چیز۔ (۷۔ ا) مساعدتِ بخت واقبال۔ موافقتِ زمانہ۔ بول بالا۔ دور دورا چلتی۔ بنی ہُوئی ۔ ؎

پھرے وہ ہمسے تو سُنہ پھرگیا زمانے کا رجُوعِ خلقِ خدا خلق میں ہوا پر ہے (برق)

(۸۔ ا) محبّت۔ اُنسیت۔ اُلفت۔ موہ۔ پریم۔ عشق۔ پریت +

پھر تری ہوا کا دم بھرا تو جی ہی کو ہوا بتائیں گے ہم (مومن)

(۹۔ ث) خیر خواہی۔ بھلائی۔ بہتری۔ دوستی۔ جیسے ہواخواہی (۱۰۔ ا) شُہرت۔ چرچا۔ افواہ۔ جیسے ہوا اُڑنا (۱۱۔ ا) دھاک۔ رُعب۔ ہیبت (۱۲۔ ا) سماں۔ گانے کی کیفیت۔ ایک حالتِ خاص جو آدمی پر کسی وقت میں طاری ہوجاتی ہے۔

(۱۳۔ ا) موسم۔ رُت + بہار۔ جوبن۔ لُطف۔ مزہ + موقع۔ وقت +

جُھومتی آتی ہے کیا مثلِ سیہ مست گھٹا ساقیا آج تو ہے شیشۂ ساغر کی ہوا (ظفر)

(۱۴۔ ا) عزت۔ ساکھ۔ اعتبار۔ پت۔ بھرم۔ جیسے ہوا اُکھڑنا (۱۵) ظاہری ٹیپ ٹاپ۔ ظاہری بھڑک۔ لفافہ۔ ملمّع (۱۶۔ ا) رنگِ زمانہ۔ حال۔ حالت۔ رُخ۔ کیفیت۔ ڈھنگ۔ رفتارِ زمانہ۔ رفتار۔ رنگ ڈھنگ +

ہنستا ہے پریشانئ عاشق پہ جو ہردم اُس گل نے زمانے کی ہوا کو نہیں دیکھا (مصحفی)

شب مہربانی تھی وہ کچھ اب صبح سے یہ جور ہے کل کی ہوا کچھ اور تھی اور آجکی کچھ اور ہے (جرأت)

دل لگانا تھا زمانے کی ہوا کو دیکھ کر آشنا کو دیکھ کرنا آشنا کو دیکھکر (داغ)

میرے نفسِ سرد پہ ہیں طعنہ زن احباب اِسوقت زمانہ کی ہوا کو کوئی دیکھے (〃)

(۱۷۔ ا) الحان۔ ترنّم (۱۸۔ ا) غرُور۔ گھمنڈ۔ بخوت۔ دُون۔ تعلّی۔ لنترانی +

ہوا جو باندھتے اس قلزمِ فنا میں ہیں حباب وار وہ بے مغز کس ہوا میں ہیں (ظفر)

زندگی چند نفس اور ہوا میں سرشار اک حباب لبِ دریا ہے بشر کچھ بھی نہیں (انور)

(۱۹۔ ا) رونق۔ آب وتاب۔ بہار۔ جوبن۔ مثال دیکھو (ہوا نہ رہنا ہیں) -

(۲۰۔ صفت۔ ا) تیز رفتار۔ سریع الحرکت۔ (۲۱۔ ا۔ ع) وبا۔ ہیضہ۔ مری۔ ننا واں۔ جیسے اُس کی لڑکی ہوا میں آگئی + اُس شہر میں تو ہمیشہ ہی ہوا رہتی ہے + فلانے مُلک میں ہوا پھیل رہی ہے وغیرہ (۲۲۔ ا۔) تاؤ بھاؤ۔ حباب سا۔ بہت تھوڑا سا۔ یُونہیں سا۔ ذرا سا۔ جیسے پان پر ہوا سا چُونہ لگانا (۲۳۔ ا) فنائیت معدُوم

ایک دم پہ ہوا نہ باندھ حباب دم کو دم بھر میں یاں ہوا دیکھا + (ظفر)

ہوا اُڑانا۔ ا۔ فعل متعدی۔ (۱۔ بازی) پاد مارنا۔ گوز مارنا۔ پھسکی اُڑانا (۲) خاکا اُڑانا۔ رُسوا کرنا۔ بھرم کھولنا۔

ہوا اُڑجانا۔ ا۔ فعل لازم۔ (۱) شُہرت ہوجانا۔ شہرت پھیل جانا۔ افواہ ہوجانا۔ چرچا ہوجانا۔ (۲) بات کُھل جانا۔ بھرم ظاہر ہوجانا (۳) خاکہ اُڑجانا +

ہوا

ہوا اُڑنا۔ ا۔ فعل لازم۔ (۱) خبر پھیلنا۔ خبر مشہور ہونا۔ شہرت ہونا۔ چرچا ہونا۔ افواہ ہونا۔ جیسے شکست کی ہوا اُڑتے ہی خاندوراں خاں کے خیمے ڈیرے لٹ کر سب کارخانوں کی خاک اُڑ گئی (۲) بھرم کُھلنا۔ بات بگڑنا +

ہوا باندھکر جانا۔ ا۔ فعل لازم۔ ہوا روک کر جانا +

ہوا باندھنا۔ ا۔ فعل متعدی۔ (۱) نمُود باندھنا۔ نمُود کرنا۔ شیخی بگھارنا۔ غرُور کرنا۔ اِترانا۔ ڈینگ مارنا۔ بڑ ہانکنا۔ گھمنڈ کرنا۔ شان وشوکت دکھانا + ؎

محیطِ ہستئ فانی میں ایک دم کے لئے عبث حباب ہے تو باندھنے ہوا ٹھہرا (نصیر)

ہستی کو بے ثبات سمجھتے ہیں جو یہاں جُوں گردباد باندھتے اپنی ہوا نہیں (〃)

ہوا باندھے ہے اپنی برق تو بھی سکو ہاں چمکا سمندِ ناز کو کوڑا لگا گیسُوئے پُرخم کا (〃)

دیکھو ہوا نہ باندھو اپنی کہ ایک دم میں اے غافلو فنا تم مثلِ حباب ہوگے (ظفر)

ہوا جو باندھتے اس قلزمِ فنا میں ہیں حباب وار وہ بے مغز کس ہوا میں ہیں (〃)

(۲) آسمان زمین کے قلابے ملانا۔ بندش باندھنا۔ جُھوٹی بات بنانا۔ جی سے بات گھڑنا۔ شعبدہ بازی اور مکاری کرنا + ؎

فلک کی خبر کب ہے اِن شاعروں کو یُونہیں گھر میں بیٹھے ہوا باندھتے ہیں (مصحفی)

حضرتِ داغ تو شاعر ہیں ہوا باندھتے ہیں نہ دعا کی کوئی صُورت نہ اثر کی صُورت (داغ)

(۳) بھرم باندھنا۔ بھرم بنانا۔ جُھوٹ مُوٹ کی عزّت بنانا۔ مفت نام گنانا۔ غلط امر کو بصُورتِ راستی فروغ کے واسطے شہرۂ آفاق کرنا۔ ٹیپ ٹاپ دکھانا + جُھوٹا دعوے کرنا + اعتبار جمانا + ؎

دم کے نکلے سے یہ عُقدہ وا ہوا مثلِ حباب ہستئ موہُوم نے باندھی ہوا تھی ہیں نہ تھا (معرُوف)

کب اُس گل کی گلی تک جاسکے ہے ہوا باندھی ہے یاروں نے صبا کی (میر تقی میر)

ہٹجائیگی نمُود تری دم میں اے حباب کیوں باندھتا ہے اپنی ہوا تو نمُود سے (ظفر)

باندھے ہے اپنی ہستئ یک دم پہ تو ہوا قائل نہیں حیات تری ہم نمُود کے (〃)

باندھا کیا کیا ہوا اُنہوں اپنی مانندِ حباب آگیا اِس ہستئ یکدم کے ایسا دم میں ہُواں (〃)

اے ظفر لوگ محبّت کی ہوا باندھتے ہیں پر نظر آتا نہیں کوئی ہوا خواہ ہے ٹھیک (〃)

جبکہ دیوانہ ترا خاک اُڑاتا اُٹھے پھر ہوا باندھے گیا اپنی بگُولا اُٹھے (نصیر)

رہا نہ بحرِ جہاں میں اُنہوں کا نام ونشاں حباب وار جنہیں باندھتے ہوا دیکھا (〃)

کون کہتا ہے دمِ عشقِ عدُو بھرتے ہیں کہ ہوا باندھے کو آہ کبھو بھرتے ہیں (مومن خاں)

نالۂ شب نے یہ ہوا باندھی ہوگیا گُل چراغ بلبل کا + (〃)

آہ کا کس نے اثر دیکھا ہے ہم بھی اک اپنی ہوا باندھتے ہیں (غالب)

ہر شب الٰہی کچھ تو بگڑتا ہے اسکا نیل ہر روز باندھتا ہے نئی آسماں ہوا (دیا شنکر نسیم)

ہوا

جانتے ہیں کہ نہیں ہستیٔ فانی کو ثبات — بعد مرنے کے کسیکا نہ پتا لگتا ہے
وائے غفلت کہ پھر اک دم کیلئے مثلِ حباب — ہر کوئی باندھے یاں اپنی ہوا لگتا ہے } (مصحفی)

(۴) شہرت دینا۔ دھاک باندھنا۔ اعتبار بڑھانا۔ ناموری بخشنا۔ دھوم باندھنا
یہی جو دھوم رہی قدر سر اُٹھائے گا — ہوائیں باندھے گا پڑھ پڑھ کے مدح کے شعر (قدر)
ترے توسن کو صبا باندھتے ہیں — ہم بھی مضموں کی ہوا باندھتے ہیں (غالب)
دامن سکے ترے دور سے کیا دودِ تیرِ ظالم — گر میری ہوا اپنی کفِ خاک سے باندھے (آفتاب)
سلیماں کی ہوا باندھی تھی جس نے — وہی رازق ہے مورِ دانہ چیں کا (معروف)
باندھو سبک روی کی ہوا باغ دہر میں — گھوڑا اُڑاؤ توسنِ بادِ بہار پر (امانت)

(۵) سما باندھنا + ہوا روکنا۔ ہوا بند کرنا +
حُسن نے اُس کے یہ ہوا باندھی — طُور پر گُل چراغِ طُور ہوا + + (امیر)
ہماری آہ سے بجلی کا گرم ہے بازار — ہماری آنکھ نے باندھی ہے ابرِ تر کی ہوا (رِ)
نالۂ شب نے کیا ہوا باندھی — ہو گیا گُل چراغ بُلبُل کا + (مومن خاں)

(۶) رُعب جمانا + نام پانا + ف
تار نے نالۂ موزوں کی ہوا یہ باندھی — دستِ مطرب سے مزامیر نے مُنہ پھیر لیا (نامعلوم)
خاکِ کوئے یار نے جب دہر میں باندھی ہوا — شرم سے خاصیتِ اکسیر آدھی رہ گئی (امانت)
دخل پایا جو مقدر سے تو باندھی یہ ہوا — کہ ہوا کو بھی ترے کوچے میں چلنے نہ دیا (امیر)

ہوا بتانا یا بتلانا۔ د۔ فعل متعدی:- ٹالنا۔ ٹال مٹول کرنا۔ رخصت کرنا۔ ٹال دینا۔ بہانے سے چلتا کرنا۔ دھتا بتانا + ف

سو اب ایک کو تو سے آتی ہوں میں — ہوا دوسرے کو بتاتی ہوں میں + + (میر حسن)
بلبل کے مُنہ پہ اُڑنے لگی ہیں ہوائیاں — صیاد کو بتا کہیں او باغباں ہوا (دیا شنکر نسیم)
خلوت میں فائدہ کچھ اغیار سب بہم ہوں — سب کو ہوا بتا دو بس تم ہو اور ہم ہوں (انشا)
رنگیں کر دلہو سے مرے اپنی اُنگلیاں — بتاؤ رنگِ فندقِ انگشت کو ہوا (ظفر)
پھر تری ہوا کا دم بھرا تو — جی ہی کو ہوا بتائیں گے ہم (مومن)
جاں نکل جائے گی تن سے اے نسیم — گُل کو بُوئے گُل ہوا بتلائے گی (دیا شنکر نسیم)

ہمیں تعجب ہے کہ ہمارے دوست صاحب مخزن المحاورات نے **آجکل کرنا** سے اسے کیوں رفع کیا ہے شاید وہ یہ نہ دیکھ سکے کہ ہوا بتانا کس قسم کا ٹالنا ہے اُنھوں نے بے سوچے سمجھے لیت و لعل کرنے کے معنی لکھدئے شاید ان محاورات کے ملنے کا بھی اتفاق نہ ہوا ہو کاش اُستادوں کے اشعار ہی نظرِ مبارک سے گزرتے تو فاش غلطی نہ ہوتی افسوس کہ ہماری کتاب یہاں تک نہیں چھپ چکی تھی ورنہ یہاں بھی اُن کی پردہ پوشی ہو جاتی۔ ف چھپتی نہیں ہے بات بناوٹ کی بال بھر + آخر کو کُھل ہی جاتی ہے رنگت خضاب کی)

ہوا بدلنا۔ د۔ فعل لازم:- (۱) ہوا کا دگرگوں ہونا۔ ہوا میں تغیر ہونا۔ ہوا میں انقلاب ہونا۔ ہوا میں تغیر و تبدل ہونا۔ اُکھڑ ہوا چلنا۔ ہوا پھرنا + ف

گھر آیا ابرِ غم دلبر خیالِ بادہ خواری میں — گھٹا اپنا لہو دم میں ہوا بدلی جو ساون کی (امانت)
آتی جاتی ہے جا بجا بدلی — ساقیا جلد آ ہوا بدلی + (ناسخ)

(۲) زمانہ کا رُخ بدلنا۔ زمانہ کا مخالف ہونا۔ حالت بدلنا۔ حالت پلٹنا۔ ڈھنگ بدلنا۔ زمانہ پلٹنا۔ کچھ کا کچھ ہونا۔ زمانہ کا پلٹی کھانا +
گنہگاروں سے کہہ دو اُنکی رحمت نے ہوا بدلی — گُلِ گلزارِ جنت بن گئے شعلے جہنم کے (امیر)
بیٹھے بیٹھے وہ اُٹھا کیا باعث — یک بیک بدلی ہوا کیا باعث (عاشق)

(۳) تبدیلِ ہوا کے واسطے ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا (۴) زمانہ کا موافق ہونا۔ اقبال کا نئے سرے سے یاور ہونا (۵) رُت پھرنا۔ موسم پلٹنا + ف
ہاں ساقیٔ گلفام شئے ہوش رُبا اور — دے جلد کہ بدلی ہے گلستاں کی ہوا او (نواب افتخار الدولہ)

ہوا بگڑ جانا یا بگڑنا۔ د۔ فعل لازم:- (۱) ہوا کا متعفن ہو جانا۔ ہوا میں خرابی آ جانا۔ ہوا میں سمیت آ جانا۔ ہوا میں فساد پیدا ہو جانا۔ ہوا کا صحت بخش نہ رہنا۔ ہوا کا زہریلا ہو جانا + ف
واشد کچھ آگے آہ سے ہوتی تھی دل کی نہیں — اقلیمِ عاشقی کی ہوا اب بگڑ گئی + + (میر)

(۲) زمانہ کا ناموافق ہو جانا۔ زمانہ کا خلاف ہو جانا۔ زمانہ کا رنگ بدل جانا۔ اقبال و دولت کا برگشتہ ہو جانا۔ زمانہ پھر جانا۔ رنگ بگڑنا۔ ناسازگاری ناموافقت اور پھوٹ ہونا۔ مخالفت پھیلنا + ف
صحبتِ گُل ہے فقط بلبل سے کیا بگڑی ہوئی — آجکل سارے چمن کی ہے ہوا بگڑی ہوئی
دلشکستوں کا سخن ہووے نہ کیونکر نادرست — ساز بگڑے ہے تو نکلے ہے صدا بگڑی ہوئی } (ناسخ)
کیوں ہوا بگڑی اپنی عالم میں — گُل کھلایا یہ کسنے ایک دم میں (مومن)
رشکِ گُل بن کے تجھسے کیا بگڑی — گلشنِ دہر کی ہوا بگڑی + + (نکہت)

(۳) اعتبار اُٹھ جانا۔ ساکھ نہ رہنا۔ بات بگڑ جانا +

ہوا بندھ جانا۔ د۔ فعل لازم:- دھاک بندھ جانا۔ شہرت ہو جانا۔ نام ہو جانا۔ رعب جم جانا۔ ناموری و اعتبار ہو جانا۔ شُہرہ ہو جانا ف
ایسی بندھ جائے زمانے میں حسینوں کی ہوا — شمع سے بادِ صبا گُل سے خزاں دُور رہے
آہِ بلبل کی گلستاں میں ہوا بندھ جائے — اے صبا آتشِ گُل سے نہ دھواں دور رہے } (بحر)
بندھ گئی تھی یہ ہوا گانے کی تیرے کہ مرا — ساتھ ہر تان کے جی تھا کہ اُڑا جاتا تھا
نہیں دنیا میں ہوا خواہ کسی کا کوئی — کچھ نصیبوں ہی سے بندھتی ہے انساں کی ہوا } (بیکل)
گلشن میں یہ ہوا دلِ بلبل کی بندھ گئی — آئی شکستِ رنگِ چمن سے صدائے دل (وزیر)
بندھ گئی ہے ترے جوبن کی ہوا دُنیا میں — گُل ترے آگے چراغِ تہِ کنعاں ہوگا (بحر)

ہوا بندھنا۔ د۔ فعل لازم:- (۱) ہوا بند ہونا + ہوا رُکنا۔ ہوا مسدود ہونا +

شب اُسکے افعیِ گیسو کا جو فسانہ ہوا   ہوا کچھ ایسی بندھی گُل چراغِ خانہ ہوا (آتش)
گُل ہوگئی جو قبر پہ احباب لائے شمع   ایسی ہوا بندھی مرے بختِ سیاہ کی (قدر)

(۲) دھاک بندھنا۔ شُہرہ ہوجانا + اعتبار جمنا۔ ساکھ ہونا + رُعب جمنا + سماں بندھنا

اپنی بھی بعدِ مجنوں یاروہوا بندھی ہے   لے گردباد خیمہ کب کو بکُو نہ آیا + (نصیر)
وحشتِ جنوں میں کیونکہ نہ میری ہوا بندھے   مانندِ گردباد گریباں دریدہ ہُوں (〃)
ایسی ہوا بندھی نظر آئی بسنت کی   بلبل چمن میں نسے ہے دُہائی بسنت کی (عشق)
ہزاروں حُسن کی شُہرت سے ہوگئے برباد   بندھی ہُوئی ہے زمانے میں کیا ہوا اُنکی (حضور آصف)
بندھ گئی ہے ترے جوبن کی ہوا دُنیا میں   گُل ترے آگے چراغِ مہِ کنعاں ہوگا (بحر)

ہوابندی کرنا۔ اِ۔فعل متعدی:۔ ہوا پر قلعہ بنانا۔ شعبدہ بازی کرنا + بے بُنیاد بات اُڑانا + خیالی پلاؤ پکانا + بہتان لگانا۔ تہمت دھرنا +

ہوا بھر جانا۔ اِ۔فعل لازم:۔ (۱) کسی چیز میں ہوا کا سما جانا۔ ہوا اٹ جانا۔ ہوا سے پھُول جانا (۲) مغرور ہوجانا۔ خود نما ہوجانا۔ اِترا جانا۔ دماغ کے ساتھ بولتے ہیں (۳) موٹا ہوجانا۔ پھیپھڑا جانا (۴) پاگل ہوجانا۔ دیوانہ ہوجانا۔ دماغ کے ساتھ بولتے ہیں +

ہوا بھی نہ دینا۔ اِ۔فعل متعدی:۔ ذرا بھی نہ دکھانا۔ پاس تک نہ پھٹکنے دینا بھاپ تک نہ لگنے دینا +

ہوا بھی دینگے نہ ہم دل کی بھُول کر تمکو   تاڑ سونچ گئے ہیں نظر چُرانے کا (انور)

ہوا پر اُڑنا۔ اِ۔فعل لازم:۔ مغرور ہونا۔ اِترانا۔ زمین پر پاؤں نہ رکھنا +

پرواز میں ہے زُلفِ گرہ گیر ہوا پر   اُڑتی ہے سدا کافرِ بے پیر ہوا پر (فیض اللہ)

ہوا پر آنا۔ اِ۔فعل لازم:۔ ہوا میں بھرنا۔ مغرور ہونا۔ شیخی میں آنا۔ دُون کی لینا +

وہ بلا ہیں جو ہوا پہ کبھی آجاتے ہیں   کوچۂ زُلف کی بھی خاک اُڑا جاتے ہیں (برق)

ہوا پر چڑھنا۔ اِ۔فعل لازم:۔ اترانا۔ دماغ کرنا۔ فخر کرنا + محمد حسن عسکری ؎

طُرّہ یار کی خوشبُو لئے کیا آتی ہے   جو ہواؤں پہ چڑھی بادِ صبا آتی ہے (عسکری)

ہوا پر دماغ ہونا۔ اِ۔فعل لازم:۔ مغرور و متکبر ہونا۔ آسمان پر دماغ ہونا۔ اِترانا۔ نخوت کرنا۔ دماغ کرنا۔ کسی کو اپنا ہمسر نہ جاننا۔ کسی کو اپنے برابر نہ سمجھنا +

جُوں کا غذ بادی ہے دماغ اپنا ہوا پر   گو ہُوں میں سُبک دیدۂ اِنساں کے نیچے (کرم)
صحرا میں جو ہے دام لئے موجِ رگِ ابر   کیا آج ہوا پر ہے دماغ پرِ طاؤس (نصیر)
چشم کے دریا میں ہر دم اپنا مانندِ حباب   جوشِ گریہ سے ہوا پر ہے دماغ مردُمک (ظفر)

ہوا پرست۔ ت۔ صفت:۔ عیّاش + بیہودہ + ظاہر پرست +

ہوا پر سوار ہونا۔ اِ۔فعل لازم:۔ جانے میں جلدی کرنا۔ شتاب کار ہونا۔ جلد باز ہونا۔ جلدی جانے پر آمادہ ہونا +

ہوا پر مزاج رہنا۔ اِ۔فعل لازم:۔ دیکھو (ہوا پر دماغ ہونا +)

نازک ہے تُو سے اُس ستم ایجاد کا مزاج   جب تو ہوا پہ رہتا ہے صیّاد کا مزاج (قدر)

ہوا پر ہونا۔ اِ۔فعل لازم:۔ (۱) دُون پر ہونا۔ تعلّی کی لینا۔ اِترانا۔ فخر کرنا + ؎

وہ گُل سیرِ چمن کا مُبتلا ہے   ہوا پر آج کل بادِ صبا ہے + (امانت)

(۲) تیزی پر ہونا۔ تُندی پر ہونا + ؎

ہماری خاک کی مدِ نظر ہے بربادی   مزاجِ یار بہت اِن دنوں ہوا پر ہے (برق)

(۳) ظاہری ٹیپ ٹاپ پر ہونا۔ اقبال کے رُخ پر ہونا + ؎

پھرے وہ ہم سے تو مُنہ پھر گیا زمانے کا   رُجُوعِ خلقِ خدا خلق میں ہوا پر ہے (برق)

ہوا پلٹ جانا۔ اِ۔فعل لازم:۔ (۱) زمانہ کا منقلب ہوجانا (۲) موسم بدل جانا + رُت نہ رہنا (۳) اقبال برگشتہ ہوجانا + ؎

ہوا پھانک کر رہنا۔ اِ۔فعل لازم:۔ (طنزاً) صرف ہوا کھا کر رہنا۔ بن کھائے رہنا۔ بھُول سُونگ کر رہنا۔ ہوا کے سہارے جینا۔ بھُوکا رہنا۔ جیسے ہوا پھانک کر رہتے ہیں کو دیکھا ہے

ہوا پھانکنا۔ اِ۔فعل متعدی:۔ بیہودہ بکنا۔ ژاژ خائی کرنا۔ ٹھوک ہونا +

ہوا پھر جانا۔ اِ۔فعل لازم:۔ (۱) زمانۂ بوقلمون کے رنگ کا دگرگوں ہوجانا۔ ہوا پلٹ جانا۔ زمانہ پلٹ جانا۔ زمانہ کا مخالف اور برسرِ عداوت ہوجانا۔ جمعیت کا پریشانی سے مبدّل ہوجانا + ؎

اگر صبا بھی کرے قصد مجھ تک آنے کا   تو کیا عجب ہے چمن کی دم میں ہوا پھر جائے
شبِ وصال میں کھینچوں نہ کسطرح دمِ سرد   رہے ہے خوف کہ دم میں نہ یہ ہوا پھر جائے
مزاج سیرِ چمن سے جو یار کا پھر جائے   گلوں کا اور ہی کچھ رنگ ہو ہوا پھر جائے
آنے سے خزاں کے یہ ہوا پھر گئی کیسی   ہر گُل کے جو چہرے سے ہوا آہ ہوا رنگ
ہوا ہے ابر ہے بھر ساقیا گلابی مے   نکر درنگ مبادا کہ یہ ہوا پھر جائے (مصحفی)
ہوا پھر گئی چار دن میں چمن کی   نہ اب گل میں رنگت نہ غنچے میں بُو ہے (رند)

(۲) زمانۂ ناموافق کا موافق ہوجانا۔ بھلے دن آنا۔ اقبال کا یاور ہوجانا۔ نصیبا سامنے ہوجانا۔ رتّی چمک جانا + ؎

اگر میں رونے پہ آؤں برنگِ ابرِ بہار   خزاں بہار ہو اِس باغ کی ہوا پھر جائے (مصحفی)

ہوا پھرنا۔ اِ۔فعل لازم:۔ (۱) زمانہ پلٹنا۔ زمانہ کا رنگ بدلنا۔ زمانہ کا ناموافق ہونا + ؎

موسم پھرا زمانہ پھرا اور ہوا پھری   لیکن نہ کوئے یار سے بادِ صبا پھری (حشمت)
ہوا پھری یہ دمِ رخصتِ بہار اے وائے   کہ گلستاں کو عجب صدمۂ خزاں پہنچا (جرأت)

(۲) نصیبا جاگنا۔ بھلے دن آنا۔ رتّی چمکنا۔ اقبال یاور ہونا۔ پریشانی کا جمعیت سے مبدّل ہونا۔ زمانہ کا موافق ہونا + ؎

آمدِ گُل ہے طرب ساز صبا پھرتی ہے   بلبلو مژدہ کہ گلشن کی ہوا پھرتی ہے (عسکری)

؎ زمانہ کا کچھ سے کچھ ہوجانا۔ زمانہ کا رنگ بدل جانا + ؎ گئی یک بیک جو ہوا پلٹ نہیں دل کو اپنے قرار ہے + کرُوں غمِ ستم کا میں کیا بیاں میرا غم سے سینہ فگار ہے +

آنے کی اُسکے لیکے خبر اب صبا پھری   خوش ہو والا کہ آج ہماری ہوا پھری

ہوا تک نہ دینا۔ ا۔ فعل متعدّی:۔ دیکھو (ہوا بھی نہ دینا)

ہوا چکّی۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ پون چکّی۔ آسیائے باد +

ہوا چلنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ (۱) وزیدنِ باد کا ترجمہ۔ ہوا لہرانا۔ ہوا کا رواں ہونا۔ پُورب میں ہوا بہنا بھی کہتے ہیں (۲) رواج ہونا۔ رواج پانا۔ رسم پڑنا۔ رواج پڑنا۔ دستُور ہونا + ف

ایسی ہوا چلی ہے تو بھی نہ پُوچھے کوئی   کوپل کا جاوے کوّا گر مُنہ چڑا چمن میں (انشا)

ہواخواہ۔ ف۔ اسم مذکر:۔ دوستدار۔ ہوادار۔ خیر خواہ۔ مُحب۔ بہی خواہ۔ بھلائی چاہنے والا دوست۔ خیر اندیش۔ دولتخواہ +۔ طرفدار + ف

چلو جُھوٹی سچی نہ باتیں بناؤ   خبر تک نہ لی اِس ہواخواہ کی + (ظہیر)

ہواخواہی۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ خیر خواہی۔ دوستداری۔ وفاداری۔ خیر اندیشی۔ بہی خواہی + عشق۔ دوستی۔ محبت۔ اُلفت + ف

گر ہوا خواہی میں اُسکی دم ہوا تیرا ہُوا   عقل کا تیری چراغ اے ہمنشیں گُل کیوں ہوا (ظفر)

ہوادار۔ ف۔ صفت:۔ (۱) خواہشمند۔ عاشق۔ چاہنے والا۔ طالب + دوستدار۔ ہواخواہ۔ (۲) کُھلا ہُوا۔ دلکشا۔ ایسا مکان جس میں خُوب ہوا آئے جائے۔ (۳۔ اسم مذکر) تختِ رواں۔ ایک قسم کی امیرانہ سواری جسے کہار اُٹھا کر چلتے ہیں۔ تام جہام + جھپان +

نکلے جو ہوادار پہ وہ برقِ تجلّی   کیونکہ نہو عالم کو گماں تختِ پری کا (ناسخ)

حاجت نہیں سواری کی جنت میں کچھ مجھے   جو گردباد اُٹھا وہ ہوادار ہوگیا (غنی)

کُوچہ تنگ سے رکھتا ہے یہ طلب وہ پری   کہ سلیماں کا ہوادار نہ آنے پائے (امیر)

اے منعمو سامانِ سواری پہ نہ پُھولو   اُڑ جائے گا اک روز ہوادار تمہارا (صبا)

ہواداری۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ خواہشمندی + خیر خواہی + ہواخواہی + دوستداری

کُوچۂ یار میں جاکر کبھی آندھی نہ ہوا   ہو سکی آہ سے بھی کچھ نہ ہوادارئے دل (مصحفی)

ہوا دیکھنا۔ ا۔ فعل متعدّی:۔ (۱) (ہوا سے شگُون لینا جسے پون پرچھا بھی کہتے ہیں۔ زمینداروں کا دستُور ہے کہ جب تردّد جاری ہو تو اساڑھ سدی پُورنماشی کو دن چُھپتے وقت کسی اُونچے ٹیلے پر جمع ہوکر دو طرح ہوا کا امتحان کرتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ تھوڑی سی دُھول لیکر ہوا کے سامنے اُڑاتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ کس طرف کی ہوا ہے دُوسرے یہ کہ دھیمی ہوا میں تھوڑی سی رُوئی کچے سُوت میں باندھکر ایک بانس میں لٹکا کر اُس کے ہلنے سے آٹھوں طرف کی ہوا کو پہچان کر اچھا بُرا نتیجہ نکالتے ہیں۔ اسی تاریخ کو کِشت کار ایک ایک دو دو تولہ ہر قسم کا اناج چھوٹے چھوٹے کورے سکوروں میں بھر کر جنگل میں جاکر صاف اور اُونچی جگہ پر رکھ آتے ہیں اور علی الصّباح جاکر اُس اناج کو تولتے ہیں جو

اپنے پہلے وزن سے شب کی نمی کے سبب بڑھا ہوا ہوتا ہے اُس جنس کی پیداوار اُس سال میں زیادہ خیال کرتے ہیں اور جو کم معلُوم ہوتی ہے اُس کی پیداوار کم تصوّر کرتے ہیں (۲) رُخ دیکھنا۔ موقع دیکھنا۔ جیسے ساس نندیں بھی ہوا دیکھا کرتی ہیں۔ لڑکے کو پیچھا ہُوا دیکھکر کوئی آنکھ نہیں ملا سکتی (مجالس النساء)

ہوا دینا۔ ا۔ فعل متعدّی:۔ (۱) ہوا میں رکھنا۔ کسی چیز کو ہوا کھلانا یا ہوا میں سُکھانا۔ جیسے کپڑوں کو ہوا دینا + ف

بہت روئے ہمارے دیدۂ تر اب نہیں کُھلتے   متاعِ آبدیدہ ہے کوئی اِسکو ہوا دیوے (میر)

(۲) آگ کو بھڑکانا۔ آگ پُھونکنا۔ آگ کو ہوا سے سُلگانا۔ جھپکنا۔ مشتعل کرنا۔ دھونکنا +

کون لب تک نفسِ سرد کو جا دیتا ہے   دوزخِ تفتہ کو مالک جو ہوا دیتا ہے (نکہت)

(۳) اشتعال دینا۔ بہکانا۔ افروختہ کرنا۔ اُکسانا۔ لڑنے کے واسطے اُبھارنا۔ فساد کرانا۔ جلتے تیے پر پانی ڈالنا (۴) کبُوتروں کو اُڑانا۔ کبُوتروں کو اُڑا کر ہوا کھلانا۔ اُڑان دینا +

ہوازدگی۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ (ع) زکام۔ سردی۔ ریزش اور بُرودت کے سبب ناک کے رستہ سے دماغ کا پانی گرنا + نزلہ۔ تحریک +

ہوا سا۔ ا۔ صفت:۔ (۱) ذرا سا۔ ذرا سا۔ خفیف سا۔ یونہیں سا۔ جیسے ہوا سا چُونہ لگا تا نہیں تو مُنہ پھٹ جائے گا (۲) ہوا کی مانند ہلکا۔ نہایت سُبک + لطیف +

ہوا سے باتیں کرنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ عو۔ (۱) جلدی اور سُرعت میں ہوا سے مقابلہ کرنا۔ نہایت جلدباز ہونا۔ نہایت پُھرتیلا ہونا۔ جیسے وہ تو ہوا سے باتیں کرتی ہے۔ (۲) کمال عیّار اور چالاک ہونا + (ہمارے دوست نئے محاورہ دان بلکہ مجتہدِ زبان اور فیلن صاحب نے ہوا سے باتیں کرنے کو آسمان سے باتیں کرنا سمجھکر یا اپنی ناواقفیت کے باعث نہایت بلندی کے معنے لکھدیئے ہیں بلکہ مجتہدِ زبان نے تو غرور کرنے کے معنی ایک اور بھی بڑھا دئے ہیں شاید اُن کے خاندان میں یہ لفظ اِس طرح بھی بولا جاتا ہو) (۳) گھوڑے کا تیز رفتار ہونا +

ہوا سے بچکر چلنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ پرچھائیں سے بچکر چلنا۔ نہایت متنفّر ہونا۔ پاس نہ پھٹکنا۔ پاس ہوکر نہ نکلنا۔ دُور رہنا۔ گریز کرنا۔ کسی سے دُور بھاگنا + ف

کرے تاثیر کیا آہِ شرر [illegible]   وہ بچکر چلتے ہیں میری ہوا سے (مجرُوح)

ہوا سے بچنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ نہایت پرہیز اور اجتناب کرنا۔ پرچھائیں سے بھاگنا۔ نہایت تنفّر کرنا۔ دُور رہنا + ف

اللہ رے کیا فتنہ گری ہے دمِ رفتار۔   بچتی ہے قیامت ترے دامن کی ہوا سے (داغ)

ہوا سے لڑنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ (۱) نہایت لڑاکا عورت کی نسبت بولتے ہیں یعنی ایسی لڑاکا ہے کہ ہوا جس سے کچھ سروکار نہیں اُس سے بھی لڑنے کو موجُود

ہوا

ہو جاتی ہے - چلتی ہوا سے لڑنا بھی اِسی معنی میں آتا ہے - ہر ایک سے لڑنا - راہ چلتوں سے لڑنا - خواہ مخواہ لڑنا - نہایت بدمزاج تُندخو اور غضبناک ہونا - کمال جنگجو ہونا ؎

ہر دم صبا سے ہے طلبِ بُوئے زُلفِ یار　　لڑتے ہیں بات بات پہ اپنی ہوا سے ہم (عبرت)

زلف اُسکی صبا سے ہے برہم　　دیکھو کافر ہوا سے لڑتی ہے (ظفر)

کرتے ہیں گفتگو تیرا اُٹھکر ہوا سے ہم　　لڑنے لگے ہیں ہجر میں اُسکے ہوا سے ہم (دبیر)

شعلہ بھڑکے نہ کیونکہ محفل میں　　شمع تجھ بن ہوا سے لڑتی ہے (ذوق)

اور کچھ بولوں تو بگڑتی ہے　　تو تو اما ہوا سے لڑتی ہے (شوق)

کیا وجہ بگڑنے کی مری آہِ رسا سے　　یہ خوب ہوئی آپ تو لڑتے ہیں ہوا سے (داغ)

(۲) ایسی چیز سے لڑائی باندھنا جسپر غالب آنا ناممکن ہو - بیفائدہ لڑنا - ناحق لڑنا ؎

مرے آہ و نالے سے رُکنا غضب ہے　　کہ ہے یہ لڑائی ہوا سے تمہاری

ہوا کا تھپیڑا - اِ - اسم مذکر :- ہوا کا زور سے جھونکا - ہوا کا تمانچہ - ہوا کا جھکڑ ﴿

ہوا کا رُخ بتانا - اِ - فعل متعدی :- (۱) ٹالنا - چلتا کرنا - رُخصت کرنا - چمپت کرنا - ڈولی کرنا - دھتا بتانا - مُنہ نہ لگانا - (۲) کسی چیز کو اُٹھا کر پھینک دینا - ہوا میں اُڑا دینا ﴿

ہوا کا رُخ دیکھنا - اِ - فعل لازم :- زمانہ سازی کرنا - زمانہ کے موافق کام کرنا - جس کی چلتی دیکھنا اُسی کے ساتھ ہو جانا - ابن الوقت ہونا - زمانہ کی رفتار دیکھنا

ہوا کا رنگ دیکھنا - اِ - فعل لازم :- (۱) دیکھو (ہوا کا رُخ دیکھنا) - (۲) ہوا کی کیفیت معلوم کرنا - ہوا کی تری و خشکی دیکھنا - ہوا کا مزاج معلوم کرنا ؎

کیا پُوچھتا ہے ساقی اشارے سے چشم کے　　لا جامِ بادہ رنگِ ہوا دیکھتا نہیں (شہیدی)

ہوا کرنا - اِ - فعل متعدی :- (۱) ہوا دینا - پنکھا جھلنا - پنکھا کرنا ﴿ دھونکنا - جھپکنا - (۲) رُخصت کرنا - چلتا کرنا - چمپت بنانا ﴿ چھوڑنا - تیاگنا - ترک کرنا ﴿ محمود الحق ؎

جو چشمِ حقیقت کو وا کیجئے گا　　تو حرص و ہوا کو ہوا کیجئے گا (محمود)

ہوا کو گرہ میں باندھنا - اِ - فعل لازم :- (متروک) ہوا میں گرہ دینا - ناممکن بات کے حاصل کرنے کی کوشش کرنا ﴿ نہایت مشکل اور محال کام کا ارادہ کرنا -

ہوا کھانا - اِ - فعل لازم :- (۱) ٹہلنا - چہل قدمی کرنا - ہوا خوری کرنا - پھرنا - سیر کرنا - طبیعت تازہ کرنے کے واسطے ٹہلنے جانا - صبح و شام سیر کرنا - تفریح کے واسطے پھرنا - تفریحِ طبع کیلئے باغ سبزہ زار دریا و صحرا یا ٹھنڈی سڑک پر جانا - گلگشت کرنا ﴿

اپنیں آتش کے پرکالوں میں ہے بجلی کی جولانی　　ہوا چھوتی نہیں ممکن ہے اُنپر کب ہوا کھانی (قدر)

داغ گو اب کسی گلگشت سے مالامال نہیں　　جتنے برسوں اِسی گلشن کی ہوا کھائی ہے (داغ)

ہوا

جگیاں نُور کی تیار کرائے بُوئے سمن　　کہ ہوا کھانے کو نکلینگے جوانانِ چمن (انشا)

جب ہُوئیں پریاں ہوا کھانے کو کھڑیاں باغمیں　　خود بخود بجنے لگیں غنچوں کی گھڑیاں باغمیں (〃)

بُلبلِ بیمار کا رکھنا قفسِ گلزار میں　　یعنی ہے یاں کا ہوا کھانا دوائے عندلیب (غافل)

(۲) رُخصت ہونا - چمپت بننا - سِدھارنا - ڈولی ہونا - اِس معنی میں تنفر اور بیزاری کی حالت میں یہ کلمہ زبان پر آتا ہے ﴿

صبا سے یہ جو تک چل کر گیا واں　　کہا کھائے ہوا آنے نہ پائے (میر)

چل ہوا کھا یاں سے تُو ہو جائے گی در پہلوم　　باغِ دل ہم جلتے بلتوں کا ہے گلخن اے صبا (جرأت)

(۳) رہنا - بسر کرنا - ٹھہرنا - قیام کرنا - بسنا - زندگی کاٹنا ﴿ زندہ رہنا - دُنیا میں رہنا ؎

کہ یارب جب تلک پانی پہ ہو فرشِ زمیں قائم[1]　　زمیں پر جب تلک موج ہوا کو ہو ہوا کھانی (قدر)

کوئی دم دُنیا کی اسکو اور کھانے دو ہوا　　تیغ بسم اللہ کر بسمل پہ کیوں کھینچیں ہیں آپ (نصیر)

نرگس نے آنکھ کھول کے دیکھا چمن میں کیا　　دو دن ہوا یہاں کی یہ بیمار کھا گئی (ظفر)

پھر وہی کنجِ قفس ہے وُہی صیاد کا گھر　　چار دن اور ہوا باغ کی کھالے بلبل (رند)

ہوا کھاؤ یا ہوا کھایا کھائیے - اِ - محاورہ :- (کلمۂ تنفر) جاؤ - رُخصت ہو - چمپت بنو - ٹہلو - یہاں سے چلے جاؤ - دُور ہو - دال فے میم ہو - دفع ہو - اپنی راہ لو - دفان ہو - کافور ہو جاؤ - چھُو ہو جاؤ - لمبے بنو - چلتے پھرتے نظر آؤ - چال ٹھگاؤ ؎

جو اُس کے گال کو چھیڑا تو گالی دیکے یوں بولا　　چلو بس اے ظفر مت گالیاں کھاؤ ہوا کھاؤ (ظفر)

چل ہوا کھا نہ صبا اِس دلِ دلگیر کو چھیڑ　　کیا مزہ پاوے گی تو غنچۂ تصویر کو چھیڑ ﴿ (نصیر)

دو گھڑی دن سے کہا میں نے کہ کیا ارشاد ہے　　ہنسکے بولا چل ہوا کھا بات تیری یاد ہے (انشا)

دیکھو دیکھو بہت نہ اِتراؤ　　ٹھنڈی ٹھنڈی چلو ہوا کھاؤ (شوق)

گرم جوشی جو اُنسے کرتا ہُوں　　کہتے ہیں کھائیے ہوا صاحب (صابر)

ہوا کھلانا - اِ - فعل متعدی :- (۱) چہل قدمی کرانا - تفریح کرانا (۲) سیر کرانا ﴿

ہوا کھلاتا ہے گلشن کی کس محبت سے　　غلام ہُوں نہ رہے دام میں دُرم صیاد (آغا)

ہوا کے رُخ جانا - اِ - فعل لازم :- (۱) جس طرف کی ہوا ہو اُس طرف جانا (۲) تیز رفتاری سے جانا - ہوا ہونا - ہوا پر اُڑنا - صفائی سے سپاٹا بھرنا ﴿

ہوا کی رفتار - اِ - اسم مؤنث :- ہوا کی چال - ہوا کے چلنے کا اندازہ ﴿

(چنانچہ تجربۂ حال سے دریافت ہوا ہے کہ ہوا کی رفتار کم سے کم فی گھنٹہ ایک میل اور زیادہ سے زیادہ سو میل ہے جب فی گھنٹہ ایک میل چلتی ہے تو ہم معلوم نہیں کر سکتے جب فی گھنٹہ سو میل چلتی ہے تو مکانات اور اشجار وغیرہ جو کچھ بیچ میں آتا ہے اُکھاڑتی چلی جاتی ہے - معتدل مُلکوں میں ہوا کی رفتار کبھی ساٹھ میل فی گھنٹہ سے زیادہ نہیں ہوتی جب ایک گھنٹہ میں دس میل چلتی ہے تو نسیم کہلاتی ہے جب تیس میل تو جھکڑ اور جب پچاس میل تو آندھی اور جب اسی میل فی گھنٹہ نوبت پہنچتی ہے تو اُسے طوفان سے تعبیر کرتے ہیں ﴿)

[1] شگفتہ ہو گلِ خورشید کی صُورت رخِ نور ﴿ برنگِ صبحِ صادق ہو ہمیشہ خندہ پیشانی ﴿ سکندر کی طرح نام اُس کا روشن ہو زمانے میں ﴿ الٰہی مثلِ عمرِ خضر عمر اسکی ہو طولانی (قدر)

ہوائی رُوئی ۔ اِ۔ اسم مؤنث :۔ نانِ ہوائی، تنکی ۔ ایک قسم کی نہایت پتلی چپاتی +

ہوا کے گھوڑے پر سوار ہونا یا آنا ۔ اِ۔ فعل لازم :۔ نہایت تیز رفتار تند ۔ چست و چالاک اور گرم مزاج ہونا :۔ زُود رفتار ۔ پُر اضطرار ہونا ۔ جلد باز ہونا ۔ چھری تلے دم لینا :۔ نہایت شتاب زدگی کرنا ۔ جلدی مچانا ۔ متکبر اور مغرور ہونا + کسی کی نہ ماننا + جلد آنا ۔ فوراً آنا ۔ تُرت آنا ۔ مثال دیکھو داغ کا اخیر شعر ۔

گاہے زمیں پہ گاہ فلک پر مدار ہے — گویا ہوا کے گھوڑے پہ گھوڑا سوار ہے (قدر)
مرکب پہ اپنے ہووے جو راکب وہ شعلہ خو — گویا ہوا کے گھوڑے پہ ہووے سوار برق (معروف)
پہلے ہوا کے گھوڑے پہ کب تو سوار تھا — قاصد تجھے لگی ہے ہوا کوئے یار کی (منیر)
کہاں تک نہ تھے حال شہسوار و نکا — ہوا کے گھوڑے پہ کب تک رہے سوار قلم (برق)
پیادہ پا جو چمن میں بہار کو دیکھا — ہوا کے گھوڑے کے اُوپر خزاں سوار ہوئی (آتش)
کبھی جو دھوپ کی گرمی سے رنج پہنچ اٹھے — ہوا کے گھوڑے پر ابرِ کرم سوار آیا (داغ)

ہوا لگ جانا ۔ اِ۔ فعل متعدی :۔ (۱) ہوا کا اثر کر جانا + فالج یا لقوہ ہو جانا ۔ ادھرنگ ہو جانا ۔ ہوا زدگی ہو جانا (۳) اِترا جانا ۔ غرور کا اثر ہو جانا ۔ اِترا کر چلنا ۔ بڑھ کر قدم رکھنا ۔ بساط سے باہر ہو جانا ۔ ف

اسکو بھی لگ گئی ہے ہوا کوئے یار کی — گلشن سے آشیانہ اُٹھاتی ہے عندلیب (زکی)

ہوا لگنا یا لگ جانا ۔ اِ۔ فعل لازم :۔ (۱) ہوا کا محسوس ہونا ۔ ہوا کا جسم سے چھُو جانا ۔ ہوا کا اثر ہونا ۔ ہوا کا اثر پہنچنا + ذرا سا اثر پہنچنا :۔ ف

ترے عاشق کو تری تیغِ ادا ہوئے نصیب — اے ستمگار لگے اُسکو نہ خنجر کی ہوا (ظفر)

(۲) ہوا کا بُرا اثر ہونا ۔ ہوا کے سبب سے ہاتھ پاؤں رہ جانا ۔ ہوا کے اثر سے جسم اکڑ جانا ۔ منہ بھر بھرا جانا (۳) اِترا چلنا ۔ مغرور ہو جانا ۔ نمود میں آنا ۔ اُڑنے لگنا ۔ بڑھ کر چلنا ۔ بساط سے باہر قدم رکھنا ۔ بڑوں کی ریس کرنے لگنا ۔ مزاج کا تغیر ہو جانا ۔ مزاج بہک جانا ۔ دماغ چل جانا ۔ نخوت و غرور یا تکبر کا پیدا ہو جانا

اُسے بھی لگ گئی شاید یہاں کی کچھ ہوا ساقی — جب آئی میکدے پر جھومتی آئی گھٹا ساقی (قدر)
اب دلکو آہ کرنی ہے صبح و مسا لگی — پژمردہ اس کلی کے تئیں بھی ہوا لگی (میر)
ہر دم ہے عندلیب کا اب عزم نالہ کی — فصلِ بہار آتی ہے اسکو ہوا لگی + (۴) حرارت

دہی مطلق اثر ہونا ۔ رنگ بدلنا ۔ کسی صحبت کا اثر ہونا ۔ پرتو پڑنا +

لگ چلنے کی طرح تھی ہر یک سے پیش ازیں — تمکو بھی اب زمانے کی پیارے ہوا لگی (میر سوز)
گل جو اس گلشنِ ہستی میں ہے اتنا ہنستا — کچھ ہوا ہی لیے اسے بادِ سحر اور لگی (ظفر)
خانۂ چشم میں اک لحظہ نہ ٹھیرا آنسو — لگ گئی جیسے کہ اس طفل کو باہر کی ہوا (〃)
سیر کے سوا کہ ایک ہی عالم میں کی بسر — ہر اک شجر کو باغِ جہاں کی ہوا لگی :۔ (رند)
گلوں کو دیکھ کر تیوری نزاکت سے چڑھاتے ہو — لگی گلزار میں رہکر ہوا تمکو زمانے کی (امانت)

اُس گل کو سینہ چاک کئے عاشق کے خیال — اس باغ کی لگی نہیں شاید ہوا ہنوز (مصحفی)
پھرتی ہے تیرے ساتھ نسیم و صبا لگی — تجکو بھی باغ دہر کی کلرو ہوا لگی + (ہدایت)
بس ہوں چکر میں لگی جب سے تری دنیا کی ہوا — حال میرا ہے بعینہ آسیائے باد کا :۔ (ذوق)

ہوا مُٹھی میں بند کرنا ۔ اِ۔ فعل متعدی :۔ محنتِ بیفائدہ اور مشقت لاحاصل کرنا ۔ ایسا کام کرنا جو ناممکن اور قریب بہ محال ہو :۔ ف

قید سے دہر کی آزاد ہیں وارستہ مزاج — کر سکے کون بھلا بند ہوا مُٹھی میں + (معروف)

ہوا سنانا ۔ اِ۔ فعل متعدی :۔ معروف بادہ نوشی و سیر باغ و راغ ہونا ۔ دادِ عیش و عشرت دینا + موسم گرما کے لباس کو زیبِ آغوش کرنا ۔ مزہ اُڑانا ۔ مزہ لوٹنا ۔

جب وہ بُت مجھسے رُوٹھ جاتا ہے — غیر ہر اک ہوا سناتا ہے :۔ (نکہت)
رہنے ہے کوئی خرابات چھوڑ مسجد میں — ہوا سنائی اگر شیخ نے کرامت کی (میر)

ہوا میں آجانا یا آنا ۔ اِ۔ فعل لازم :۔ (۱) ہوائے بد کے اثر میں مبتلا ہو جانا ۔ وبا میں آجانا ۔ (۲) مغرور و متکبر ہو جانا ۔ نخوت و پندار پیدا ہو جانا + تمرد میں بنجانا +

نہ عزمِ سرکشی کر اے حباب اس سرگرانی پر — ہوا میں آگیا کیوں ایکدم کی زندگانی پر (نکہت)
ہے کے ہوا میں سرکشی اتنی کرتے ہو کیوں مثلِ حباب — بحرِ فنا میں اک دو نفس کی جنبش ہوا تنی ہی رہو (ظفر)

ہوا میں بھرنا ۔ اِ۔ فعل لازم :۔ ترنگ میں آنا ۔ غرور و نخوت میں مست ہونا ۔ آسمان پر چڑھنا ۔ دون میں بھرنا ۔ نہایت مغرور اور متکبر ہونا ۔ جیسے افضل خاں ایک تو پہلے ہی ہوا میں بھرے ہوئے تھے اب اور بھی پھُول گئے (قصص ہند)

بس اکرم کے لئے تو ساری نمائش ہو جا ہو نگی — ہوا میں بھر کے یہ کمظرف بھی کیا اُبھرتے ہیں ([illegible])

ہوا میں گرہ دینا ۔ اِ۔ فعل لازم :۔ کارِ محال کا ارادہ کرنا ۔ ناممکن اور دشوار کام کرنا +

ہوا نکلنا ۔ اِ۔ فعل لازم :۔ (۱) غرور ڈھینا ۔ ہوا ہی نکلنا ۔ دماغ جھڑنا ۔ تُرکی تمام ہونا ۔ (۲) دم نکلنا ۔ پھُونک نکلنا ۔ سانس نکلنا (۳) گوز سرزد ہونا +

ہوا نہ آنا یا ہوا تک نہ آنا ۔ اِ۔ فعل لازم :۔ مطلق خبر نہ ہونا ۔ بیخبری کا عالم رہنا +

اِس کا گلہ نہیں کہ شبِ وعدہ وہ نہ آئے — اُس کوچے کی ہوا بھی نہ آئی تمام شب (ظہیر)

ہوا نہ رہنا ۔ اِ۔ فعل لازم :۔ رونق نہ رہنا ۔ وہ بات نہ رہنا ۔ پہلی سی بات نہ رہنا ۔ جوبن نہ رہنا ۔ بہار نہ رہنا + دماغ نہ رہنا :۔ ف

رنگِ رُخسارِ گُل و لالہ دِگرگُوں ہو گا — نہ رہے گی یہ گلستاں کی ہوا میرے بعد (آتش)

ہوا نہ لگنا ۔ اِ۔ فعل لازم :۔ ہوا تک کی رسائی نہ ہونا ۔ بالکل محفوظ رہنا ۔ ہر طرح سے بچا اور مصئون رہنا + چھپا رہنا :۔ سات پردوں میں رہنا +

یار کو ایسا چھپائیں کہ ہوا بھی نہ لگے — شکلِ فانوس ہو اُس شمع کو دامن اپنا (وزیر)

ہوا نہ لگنے دینا ۔ اِ۔ فعل متعدی :۔ نہایت بچائے اور چھپائے رکھنا ۔ ہوا تک کا

۵۱ اپنے کئے کا ہونا +

گزر نہونے دینا۔پاس نہ پھٹکنے دینا +

ہواؤہوس ع۔ اسم مؤنث:۔حرص اور لالچ +۔ عیاشی۔شہوت پرستی۔ لذائذِ نفسانی کا غلبہ + عیش ونشاط +

ہوا ہو۔ ا۔محاورہ:۔چمپت بن۔لمبا ہو۔اڑنچھو ہو۔کافور ہو۔ چلتا بن۔ دفع دفان ہو۔چلدے + ؎

آہو نہیں دُودِ دل میں نکالوں تو وہ کہے | اے تفتہ جاں ہوا ہو یہاں سے دُھواں نکر (ذوق)

تُوجو اُس زُلف کی بُو لیتی ہے | چل ہوا ہو تُو صبا کیا باعث (عاشق)

چھیڑ مت کاکل کو اُسکی میرے آگے نہار | چل ہوا ہو یاں سے لے بادِ صبا تو کون ہے (ایضاً)

راضی ہُوں خدا کی جو رضا ہو | ہوتی ہے سحر چلو ہوا ہو + (نسیم)

ہوا ہُوا۔ ا۔محاورہ:۔فوراً چلا گیا۔بہت جلد چلا گیا۔رفوچکر ہوگیا۔غائب غلّہ ہوگیا۔تیر ہوگیا۔ کافور ہوگیا +

کیسا ہوا ہوا مرے رونے کو دیکھکر | دامانِ ابر دیدۂ تر سے نکل گیا + (صبا)

دوڑا ہیں دیکھنے کو جو سوارئے یار کو | آنکھوں میں خاک ڈالکے گھوڑا ہوا ہوا (بحر)

ہوا ہوجانا۔ ا۔فعل لازم:۔ (۱) ہوا کے مانند تیز رفتار ہوجانا۔ہوا سے مل جانا۔ہوا کی سی حالت ہوجانا (۲) وھار کا نہایت تیز ہوجانا جیسے اُسترہ تو اب ہوا ہوگیا (۳) معدوم ہوجانا۔فنا ہوجانا۔دفعتہً غائب یا نابُود ہوجانا۔ بہت جلد چلا جانا۔نظر سے طرفۃ العین میں غائب ہوجانا۔ناپدید ہوجانا +۔ کافور ہوجانا۔چمپت بننا۔چلدینا۔اُڑجانا۔جاتا رہنا۔رفوچکر ہوجانا + گُزرجانا۔چلا جانا + ؎

وہ نہ آئے کسقدر ہم راستہ دیکھا کئے | اس ہوا میں ہوگیا عالم ہوا برسات کا (امیر مینائی)

آشنائی کی اُڑے خاک نہ کیوں کر صابر | ہوگئی دل سے ہوا اُنکے محبت میری (صابر)

ترے جاتے ہی ہوا رنگِ چمن ہوجائیگا | برگِ گُل جو ہے وہ برگِ یاسمن ہوجائیگا (ناسخ)

ہوائے خط میں ہوا ہوگئی ہے جان مگر | ہنوز پیکِ صبا کا ہے انتظار مجھے (ایضاً)

بُوئے گُل ہوں ابھی جاہوں تو ہوا ہوجاؤں | باغِ عالم میں درختوں کی روش تنگ نہیں (ایضاً)

خزاں ڈر کے فوراً ہوا ہوگئی | چمن میں جو دخلِ صبا ہوگیا (امانت)

چمن میں جو آیا وہ رشکِ بہار | تو رنگِ رخِ گُل ہوا ہوگیا (ایضاً)

ہوا ہونا۔ ا۔فعل لازم:۔ (۱) ہوا کی مانند تیز رفتار ہونا۔تیزی میں ہوا سے ملنا۔ہوا کی سی حالت ہونا۔جلد روانہ ہونا + ؎

جب کبھی آہ کا مضمون بھرا ہوتا ہے | نامہ بر خط کے اُٹھاتے ہی ہوا ہوتا ہے (قدر)

(۲) دھار کا نہایت تیز اور براں ہونا (۳) معدوم ہونا۔فنا ہونا۔نابُود ہونا۔دفعتہً نظر سے غائب ہونا۔ناپدید ہونا + چمپت بننا۔کافور ہونا۔رفوچکر ہونا۔اُڑجانا۔جاتا رہنا + راہیٔ ملکِ بقا ہونا۔رحلت کرنا۔

جلوہ دکھا کے دیکھ لیا بزمِ ناز میں | وہ مرگیا وہ رُوح کسی کی ہوا ہُوئی (داغ)

ٹھہر جا ٹک بات کی بات اے صبا | کوئی دم کو ہم بھی ہوتے ہیں ہوا (درد)

اب کس کے ہاتھ بھیجوں میں نامہ سے کہا کے | سنتے ہی نام اُس کا کبوتر ہوا ہوا (جرأت)

اُڑائیں یوں ہی جادوگر بلا سے ہم نہیں ڈرتے | پر اپنا دم ہوا ہوتا ہے اُس چشمِ پُر افسوں سے (ذوق)

وہ مرغِ ناتواں صیاد کیا نالہ کرے جس کا | ہوا ہوتا ہے دم گر دم بھی زیرِ دام لیتا ہے (ظفر)

چل ہٹ اس ادا سے وہ کہتا ہے اے ظفر | ہوتی ہے جان سُنتے ہی چل ہٹ کو ہوا (ایضاً)

باغ میں پھول سے لب اُسکے جو ہنستے ہیں | اے صبا غنچوں کے کیا ہوش ہوا ہوتے ہیں (امانت)

کس زیست پر ماننِ حباب اتنی ہوس آج | ہونا ہے ہوا کل کو جو ہے تن میں نفس آج (وحشت)

دل ہُوا خُون جگر آب ہُوا جان ہوا | کچھ کا کچھ یاں تو ہوا تمکو خبر کچھ بھی نہیں (انور)

قاصد کے ساتھ ساتھ مری جاں ہوا ہُوئی | کیا خاک راہ دیکھوں میں خط کے جواب کی (غفور)

ہُوا چاہتا ہے۔ ا۔محاورہ:۔عنقریب ہونے والا ہے۔کوئی دم کو ہوتا ہے۔بس ہوا ہونے میں کچھ شبہ نہیں + ہونیوالا ہے + عنقریب ہوگا۔بہت قریب ہے جلد ہوگا + ضرور ہوگا کوئی دم میں ہوجائیگا

بہت اسکو ایذا ہے پہلو میں میرے | یہ دل اب کسی کا ہوا چاہتا ہے + (صفدر)

دکھا کر وہ تلوار کہتے ہیں مجھ سے | خبر ہے تمہیں کیا ہوا چاہتا ہے + (ایضاً)

پھر اُردو کا جوبن بڑھا چاہتا ہے | دکن اُسکا مسکن ہوا چاہتا ہے + (مولف)

ہُوا سو ہُوا۔ ا۔محاورہ:۔یعنی ماضی۔گزشت آنچہ گزشت۔جو کچھ ہوگیا اُسی پر قناعت کرو۔جانے دو۔خیال نہ کرو + ؎

یہ ہم پہ گردشِ گردُوں سے جو ہوا سو ہوا | تو اپنے دل میں نہ آزردہ ہو ہُوا سو ہُوا (وحید)

ہُوا کریں۔ ہ۔محاورہ:۔کلمۂ استغنا۔کچھ پروا نہیں۔بلا سے ہمیں کیا + ؎

کبھی ایک بوسہ ہمیں دیا کبھی مرتے مرتے بچا لیا | جو مسیح لب ہیں ہوا کریں کہو کس مرض کی دوا ہوئے (قدر)

ہِیاؤ۔ ہ۔اسم مذکر:۔ (۱) ہیاؤ۔جُرأت۔ہمت۔حوصلہ۔چھاتی (۲) بہادری۔سُورماپن۔مردانگی۔دلیری۔دلاوری

ہیاؤ پڑنا۔ ہ۔فعل لازم:۔ہمت پڑنا۔جُرأت ہونا۔حوصلہ پڑنا +

ہَوائی۔ ف۔صفت:۔ (۱) منسوب بہ ہوا + آسمانی۔آکاشی۔اُوپری۔ادھر۔جیسے ہوائی مجلس یعنی ادھر مجلس۔ہوائی تیر یعنی آسمانی تیر (۲) بادی۔ریحی۔ (۳) چالاک۔تیز رفتار۔تیز رو۔جیسے فارسی میں ہوائی رہوار یعنی تیز رفتار گھوڑا آتا ہے (۴۔ا) آوارہ۔واہی۔ڈانواں ڈول پھرنے والا +

داغ کا پٹا خانہ وہ دِلدار ہوائی | چھوڑونگا جو میں۔۔کی یکبار ہوائی (باقر علی)

(۴۔ا۔اسم مؤنث) ایک قسم کی آتش بازی جسے خدنگا یا خدنگ بھی کہتے ہیں تیر چیمچہ (۵۔ا) ایک کترا ہُوا پستہ اور بادام وغیرہ جو قند کے شربت پر اُوپر سے چھڑک دیتے ہیں یعنی پستہ اس کی بھی صورت شکلِ قرص کی ہوتی ہے۔ تخلص بہ ... نے باندھا ہے ؎

ہلتا ہے اگر بینگ لب یار کا بیمار پینے کی کھلاتے ہیں پرستار ہوائی (باقر علی)

(۲- ف) سخنانِ لغو جسے اُردو میں باد ہوائی بات کہتے ہیں۔

ہوائی اُڑنا۔ ا۔ فعل لازم :- صحیح (ہوائی اُڑنا) ۱- بے سروپا خبر اُڑنا۔ جھوٹی خبر مشہور ہونا۔ شہرت ہو جانا۔ افواہ ہونا۔ جیسے پہلے بھنگیر خانے سے نادر شاہ کے مرنے کی ہوائی اُڑی تھی۔ (قصصِ ہند) ۲- مُنہ فق ہونا۔ رنگ متغیر ہونا۔ مُنہ زرد اور لب خشک ہونا + ۵

تازہ جو ملا اُس گلِ شاداب کے مُنہ پر تو اُڑنے ہوائی لگی مہتاب کے مُنہ پر (نکہت)

ہوائی آنکھ۔ ا۔ صفت :- ہوائی دیدہ۔ وہ آنکھ جو ایک جگہ نہ ٹکے +

کب ہیں نرگس کی یہ شوخی ہوائی آنکھیں اُس نے تیری سی کہاں پائیں ہوائی آنکھیں (مصحفی)

ہوائی تیر۔ ا۔ اسم مذکر :- (۱) وہ تیر جو ہوا کے رُخ چلایا جائے اور اُس کا کوئی معین نشانہ نہو۔ آسمانی تیر۔ تیرِ بے ہدف۔ (۲) خدنگ۔ خدنگا۔ تیر چرخ۔ ایک قسم کی آتشبازی جو بارود بھر کر آسمان کے رُخ چھوڑی جاتی ہے +

جو دم کہ اُلٹتا ہے وہ ہے تیرِ ہوائی جو سانس کہ پلٹے ہے سو برچھی کی انی ہے (عزیز دہلوی)

ہوائی خبر۔ ا۔ اسم مؤنث :- بازاری گپ۔ بے سروپا خبر۔ افواہ۔ گپ +

ہوائی چھوٹنا یا چھٹنا۔ ا۔ فعل متعدی :- (۱) خدنگ یا تیرِ چرخ کا سر ہونا۔ تیر ہوائی چلنا + ۵

اِس آہِ شعلہ بار کو یارب یہ کیا ہوا اک بار رہ گئی جو ہوائی سے چھوٹ کر (مصحفی)

(۲) رنگ اُڑنا۔ رنگ فق ہونا۔ رنگ متغیر ہونا۔ بدحواس ہونا + ۵

تیغِ مریخ پہ چھٹتی ہے ہوائی اب تک کہیں دیکھا تھا سرِ لِ دہنِ سُرخ ترا + (مصحفی)

مہتاب دو بدو جو ہوا اُسکے جِنگ سے دیکھی ہوائی چھُوٹتی چہرے کے رنگ سے (بحر)

ہوائی دیدہ۔ ا۔ صفت :- ع۔ شوخ چشم۔ بے مروّت۔ بیدید۔ شوخ دیدہ۔ ہرجائی۔ جسے ایک جگہ پر آرام و قرار نہو۔ وہ جس کی طبیعت ایک جگہ نہ لگے۔ ہر جگہ جانے والی + وہ آنکھ جو ایک طرف نہ ٹھہرے۔ جیسے نوج ایسا ہوائی دیدہ کسی دشمن کا بھی نہو کہ اِدھر اُدھر جائے بغیر رہا ہی نہیں جاتا +

لگنے دیتی نہیں اُس گل کی جُدائی دیدہ ہو گیا بادِ صبا کا تو ہوائی دیدہ + (اُستاد نصیر)

نکلتے ہی مرے سینہ سے یہ گردوں پہ جا پہنچی کہ برقِ آہ کا بھی واہ کیا دیدہ ہوائی ہے (جرأت)

پھُوٹ جاوے ترا کو کا یہ ہوائی دیدہ آ کے موتی مری دُلڑی کے پرو اولست (رنگین)

پھُوٹ جائے یہ کہیں تیرا ہوائی دیدہ آفتابے کو مرے ہاتھ سے لے ری باندی (رر)

ہوائیاں۔ ا۔ اسم مؤنث :- ہوائی کی جمع۔ خدنگے۔ خدنگہائے آسمانی +

ہوائیاں مُنہ یا چہرے پر اُڑنا۔ ا۔ فعل لازم :- اوّل معلوم دوم رنگ زرد اور لب خشک ہونا۔ مُنہ فق ہونا۔ چہرے کا رنگ متغیر ہونا۔ ایک رنگ آنا ایک جانا۔ مُنہ سفید پڑ جانا۔ خوف دہشت یا ہراس چھا جانا +

گیا نظر سے جو وہ گرم طفلِ آتشباز تو اپنے چہرے پہ اُڑتی ہوائیاں دیکھیں (دبیر)

ہُو بہُو۔ ف۔ (حرفِ تشبیہ) :- بعینہٖ۔ ہُوبہُو۔ عین مین۔ جوں کا توں۔ من و عن + ہمشکل۔ ہم صُورت کہ ذرا فرق و تجاوز نہو۔ ایسا مشابہ کہ جس میں سرِ مُو فرق نہو۔ ٹھیک ٹھیک۔ بجنسہٖ۔ مطابق۔ ایسی دو چیزیں جو مماثلت اور مشابہتِ تامّہ رکھتی ہوں۔ جیسے یہ تو ہُوبہُو وُہی لگتا ہے +

کھنچی دیکھی جو کل تصویرِ مجنُوں تو گویا بیٹھے ہیں بس ہُو بہُو ہم + (معروف)

کسکو پھرُوں ہوں ڈھونڈتا دشت بدشت میں کُبھو دیکھ تو لیکے آئینہ اپنے تئیں تو ہُوبہُو (سوز)

نیاز و ناز اپنا اک طرف پر نازِ اُس بُت کا بلا ہے قہر ہے ہے ہُوبہُو آتش کا پرکالہ (جُرأت)

جو تُو ہے سرو قد تو شکلِ قُمری کریں ہیں نعرۂ حق سرّہٗ ہم
اگر تو رشکِ لیلیٰ ہُوبہُو ہے تو ہیں مانندِ مجنُوں ہُو بہُو ہم } (نامعلوم)

گدازِ غم نے مرا حال کیا کیا مت پُوچھ مشابہ اُسکے ہے تُو دیکھ ہُوبہُو پانی (عارف)

پھرتا ہُوں تم بغیر میں ہو کے دوانہ ہُوبہُو شہر بشہر دہ بدہ خانہ بخانہ کُو بکُو (جرأت)

کرُوں وصف کیا شیخ کُوئے صنم کا سمجھ لیجئے بس ارم ہُوبہُو ہے + (شاہی)

(عربی میں یہ لفظ ہُوہُو تھا فارسی والوں نے تصرف کر کے ایک بے بڑھا دی ہے +)

ہو بیٹھنا۔ ہ۔ فعل لازم :- (۱) ہو جانا۔ بن جانا۔ جیسے ایک کھیت لیکے گاؤں کے مالک ہو بیٹھے + چار کتابیں پڑھ کے فاضل ہو بیٹھے وغیرہ + ۵

دین و دنیا سے ہاتھ دھو بیٹھے ہم تو عاشق اُسی کے ہو بیٹھے + (مجنُوں)

(۲- ہنود وغیرہ) حائض ہو جانا۔ میلے سر سے ہو جانا۔ کپڑوں سے ہو جانا +

ہوت۔ ہ۔ اسم مؤنث :- (۱) سامرت۔ مقدُور + دولت۔ سرمایہ۔ پُونجی۔ مایہ + بس۔ شکتی۔ پہنچ + موجُودگی + فراغبالی۔ ثروت۔ حیثیت۔ جیسے وہ ہوت والے ہیں کچھ بھُوکے ننگے نہیں ہیں یعنی صاحب مقدُور ہیں۔ (۲- ا۔ نداء صدا) پکارنے کا کلمہ۔ جب آدمی دل سے کسی کا نام فراموش کر دیتا ہے تو ایسی صُورت میں میاں ہوت بھائی ہوت جانے والے ہوت کہکر پکارتا ہے جس کے معنی ہوتے ہیں اے فلاں شخص۔ جیسے گانٹھ گرہ میں کوڑی نہیں میاں گئے والے ہوت (۳) حرفِ ایجاب کی بجائے بھی مستعمل ہے۔ ہاں کیا کہتے ہو۔ کیوں پکارتے ہو۔ کیا ہے۔ بھلا۔ اچھا۔ آیا۔ جیسے کسی نے پکارا بھائی احمد ہوت تو وہ جواب میں کہے گا ہوت + میاں بھائی ہوت ۔ بھائی کہے گا ہوت ۔ یار ہوت ۔ ہاں ہوت ۔ یعنی کیا کہتے ہو وغیرہ +

اُستاد سے اپنے ہیں ملاقات کی خاطر جا در پہ اُنہوں کے جو پُکارا کہ بقا ہوت
آواز کو پہچان کے اُس حجرے سے باہر ایک آدھ گھڑی بعد پھر آئی یہ صدا ہوت } (نظیر)

(۲) بِرتا۔ وسیلہ۔ ذریعہ (۵) لیاقت۔ قابلیت +

ہوت جوت والا ۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (بیگمات) صاحبِ ثروت۔ صاحبِ مقدور۔ امیر کبیر۔ جیسے مہرافروز اگلے وقتوں کے ایک بڑے گھرانے کی ہوت جوت والی دل کی نرم ہاتھ کی فیاض لکھ لُٹ سادہ دل ہنس مُکھ خلق ملنسار بیوی تھی (چنبر ہتھیلی) اللہ رکھو ہوت جوت والی اور پھر ایسی محتاج (ایضاً)

ہوت کا باپ آن ہوت کی ماں ۔ ہ۔ کہاوت:۔ یعنی باپ روپیہ کا ساتھی ہے اور ماں مفلسی کی۔ باپ ہفت ہزاری سے ماں پنہاری بھلی ہوتی ہے (صاحب نجم الامثال نے اس کے معنی ہی میں غلطی نہیں کی بلکہ مثل کو بھی باپ کا لفظ لکھکر کُچھ سے کُچھ کر دیا ہے حالانکہ ماں کا لفظ خود گواہی دیتا ہے کہ باپ ہونا چاہیئے اِس قسم کی بہت سی غلطیاں ہم نے اپنی کتاب میں دُرُست کر دی ہیں +)

ہوت کو جوت ہے ۔ ہ۔ مُحاورہ:۔ روپیہ کے ساتھ ساری رونق ہے۔ روپیہ ہو تو جنگل میں منگل ہے +

ہوت کی جوت ہے ۔ ہ۔ مُحاورہ:۔ روپے کی ساری رونق ہے۔ ساری رونق روپے سے ہے +

ہوت والا ۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (عو) صاحبِ مقدور۔ صاحبِ ثروت۔ دولتمند۔ تونگر +

ہوتا ۔ س۔ اسم مذکر:۔ (۱) ہوم کرنے والا۔ ہوتری (۲۔ ہ۔ صفت) رشتہ کا۔ قرابت دار۔ جیسے وہ تمہارا کیا ہوتا ہے + تمہارا کوئی بھی ہوتا سوتا ہے (۳۔ ہ۔ اسم مذکر۔ پُورب) مقدور۔ دولت۔ ثروت (۴۔ ہ۔ صفت) ہونے والا + ہوگیا ہوا +

ہوتا رہیگا ۔ ہ۔ محاورہ:۔ تُو ہی ایسا ہوگا۔ تُو ہی ہوگا۔ تجھپر ہی یہ بات پڑے گی۔ گالی کے جواب میں یہ کلمہ زبان پر لایا کرتے ہیں۔ یعنی ہمیں بُرا کہے گا تو تُو ہی بُرا ہوگا۔ ع

تو یوں گالیاں غیر کو شوق سے دے ہمیں کچھ کہیگا تو ہوتا رہیگا + + (ریبر)

ہوتا سوتا ۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (عو) مُوا جیتا۔ رشتہ ناتہ کا زندہ و مردہ۔ خویش و قوم زندہ و مُردہ + ولی ہنگر۔ حمایتی + عزیز و اقارب۔ خویش و اقربا۔ خویش و بیگانہ + (اِس جگہ لفظِ سوتا تابع مُہمل ہے مگر بعض موقعوں سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ سوتا سے مراد مُردہ اور ہوتا سے زندہ ہے۔ جیسے اپنے مُوئے جیتے ہوتے سوتوں کو گالیاں دو میرے مُنہ نہ لگو)

جو تجھے ٹوکے سو آلہی کرے ہوتے سوتوں کو اپنے وہ کھاوے (اِنشا)

کہا ہوتے سوتوں سے اپنے کہو فقیروں کو چھیڑو نہ بیٹھے رہو + + (میرحسن)

ہوتے ۔ ہ۔ تابع فعل:۔ (۱) ہوتے ہُوئے۔ موجُودگی میں۔ زندگی میں۔ سامنے۔ جیتے۔ جیسے اُن کے ہوتے ہم نہیں بول سکتے + ہمارے ہوتے تمہارے ہوتے۔

مدد لے شوقِ شہادت کیا ہے شرم کی بات غیر کو ذبح کرے یار ہمارے ہوتے (احسان)
کس نے یوں پیار کیا کس نے وفا ایسی کی کیوں کریں قتل کسیکو وہ ہمارے ہوتے (داغ)

(۲۔ اسم مذکر) ہوتا کی جمع۔ رشتہ دار۔ خویش و اقارب۔ عزیز و اقارب (۳۔ صفت) ہوتے ہُوئے۔ جیسے مکان کے ہوتے وہاں کیوں ٹھہرے (۴۔ تابع فعل) قریب سے۔ پاس سے۔ جیسے فلاں مقام سے ہوتے +

ہوتے رہو ۔ ہ۔ ندا:۔ جیسے ہو ویسے تمہیں ہو۔ آپ ہی بنو۔ تمہیں ہو۔ تمہیں ہو + ع

کس کو مُنا کر کہا آپ نے او بے لحاظ مُجھسے نہ اتنی رہے ہوتے رہو بے لحاظ (اِنشا)

ہوتے رہوگے ۔ ہ۔ ندا:۔ ہوتا رہیگا کی جمع اور نیز بہ لحاظِ تعظیم۔ یعنی ہمیں بُرا کہوگے تو تمہیں بُرے ہوگے ہم بُرے نہیں ہیں +

ہوتے ساتے ۔ ہ۔ تابع فعل:۔ ہوتے ہُوئے۔ موجُودگی میں۔ ہوت میں۔ بحالتِ موجُودگی۔ موجُود ہونے پر + ع

صُورت سے ہم آئینے کی سی ظاہر فقر نہیں کرتے ہوتے ساتے روٹی پانی اِس مُنہ نے لگائی خاک (میر)

ہوتے سوتے ۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ ہوتا سوتا کی جمع۔ خویشاوند۔ خویشان و بیگانگان +

ہوتے سوتوں کو اپنے کیجو پیار چل پچھے ہو تجھے خدا کی سنوار (شوق)

(مفصل کیفیت مع نظائر ہوتا سوتا میں دیکھو)

ہوتے ہوتے ۔ ہ۔ تابع فعل:۔ رفتہ رفتہ۔ سہج سہج۔ آہستہ آہستہ + بتدریج + شدہ شدہ +

ہوتے ہی نہ مُوا جو کفن بھوڑا لگتا ۔ ا۔ کہاوت:۔ شخصِ ظالم غریب آزار کے حق میں بولتے ہیں یعنی ایسے شخص کا تو پیدا ہوتے ہی مرجانا بہتر تھا جس سے زیادہ کفن بھی نہ دینا پڑتا۔ یعنی سخت نفرت کے لائق ہے +

دل کاہے کو بر میں پکا بھوڑا لگتا کیوں جُنبشِ ہر مژہ سے کوڑا لگتا +
اے طفلِ سرشک نوجواں مرگ ہے تو ہوتے نہ مُوا کفن جو تھوڑا لگتا + } (مسرورؔ)

ہوتے ہی ہوگا ۔ ہ۔ محاورہ:۔ رفتہ رفتہ ہوگا۔ بتدریج ہوگا + ع

ہوتے ہی ہوگا اثر اس نالۂ شبگیر کا راہ پر آنا کوئی آساں ہے چرخِ پیر کا (میر سوز)

ہوتی آئی ہے ۔ ہ۔ مُحاورہ:۔ قدیمی رسم ہے۔ پہلے سے چلی آئی ہے۔ آگے ہی سے ہوتا آیا ہے۔ ہمیشہ کا یہی دستور ہے۔ ہمیشہ یہی دستور رہا ہے ع

کی وفا ہم سے تو غیر اسکو جفا کہتے ہیں ہوتی آئی ہے کہ اچھوں کو بُرا کہتے ہیں (غالب)
لبِ جاناں کو چکھائینگے مزا وصل کی شب ہوتی آئی ہے کہ جھوٹوں کو سزا دیتے ہیں (حفیظِ جونپوری)

ہوٹ۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (لکھنؤ) ایک قسم کی چھوٹی دہاں کُشادہ توپ جو غبارے کے مانند ہوتی ہے ۔ (بضمّ ہائے ہوز و واؤ مجہول ساکن)

ہوجانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) کام بنجانا۔ کسی کام کا پُورا ہوجانا۔ تکمیل کو پہُنچ جانا۔ جیسے وہ کام تو ہوگیا اب یہ بھی ہوجائے تو جانوں (۲) ہوکر چلا جانا۔ آکر چلا جانا۔ مل کر چلا جانا۔ مِل جانا۔ جیسے کل ذرا ہمارے پاس بھی ہوجانا ۔ ہ
عشّاق دیکھتے ہی رہے یار ہوگیا موسےٰ کو جیسے طُور پہ دیدار ہوگیا (مائل)
(۳) لڑائی ہوجانا۔ کھٹاپٹی ہوجانا۔ جیسے آج اُن دونوں کی بھی ہوگئی (۴) لائق ہونا۔ قابل ہوجانا ۔ سیکھ لینا۔ کوئی کام جان جانا۔ جیسے کرتا رہے گا تو ہو ہی جائے گا (۵) بنجانا۔ جیسے گاتے گاتے گلا نوت ہوجاتا ہے (۶) طلوع ہوجانا۔ اُدے ہوجانا۔ نکل آنا۔ دکھائی دے جانا۔ جیسے کہو آج چاند ہوگیا (۷) ختم ہوجانا۔ تمام ہوجانا۔ بھرجانا۔ جیسے مہینا ہوجانا (۸) گُزر جانا۔ بیت جانا۔ مثلاً دو برس ہوگئے مگر اب تک دام نہیں ملے ۔ ہ
طاقت و صبر و خرد سب چل بسے میں کیا کہوں ایک نہ آنے سے ترے جرأت یہ کیا کیا ہوگیا (جرأت)
(۹) بھوت پریت کا اثر ہوجانا۔ جھپیٹا ہوجانا۔ نظر گُزر ہوجانا۔ آسیب کا خلل ہوجانا۔ جیسے اِس بچّے کو تو کچھ ہوگیا ہے (۱۰) منزل ہوجانا۔ انزال ہوجانا۔ آجانا۔ جھڑ جانا (۱۱) چڑھ جانا۔ ذمّہ ہوجانا۔ جیسے اُن پر سو روپے ہوگئے۔ (۱۲) جمع ہوجانا۔ اکٹھے ہوجانا۔ جُڑ جانا۔ جیسے ہمارے پاس اب ہزار روپے ہوگئے (۱۳) صرف میں آجانا۔ خرچ میں آجانا۔ اُٹھ جانا۔ ہوچکنا۔ جیسے وہ روپے تو ہوگئے اب اور آئیں تو کام چلے ۔

ہوچکا۔ ہ۔ (بجائے استفہامِ انکاری و کلمۂ طنز) ۱۔ نہیں ہونے کا۔ ہاتھ اُٹھاؤ۔ ہاتھ دھو بیٹھو۔ صبر کرو۔ ہ
جینے کا بھی علاج کئی بار ہوچکا اچھا غمِ فراق کا بیمار ہوچکا ۔ (ناظم)
قرآں اُٹھاتے ہیں طمعِ زر کے واسطے دینداری گر یہی ہے تو اسلام ہوچکا (رند)
کعبے کو جاتے جاتے پھرے سُوئے دَیر (مثالِ طنز) لو حج کر آئے آپ اور احرام ہوچکا (")
(۲۔ ہوچکنا کی ماضی) ہولیا۔ تمام ہوگیا ۔ بن لیا۔ بن چکا ۔ ختم ہوگیا ۔ کیا جاچکا ۔ نمٹ گیا ۔ اُٹھ گیا۔ صرف ہوگیا ۔ نمودار ہولیا ۔ ہوگیا ۔ گُزر گیا۔ مرگیا۔ مرلیا۔ دم دیدیا ۔ ہ
قاصد اگر اُس گلی میں جاوے کہنا کہ غلام ہوچکا اب ۔ (مصحفی)

ہوچکنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) ختم ہوجانا۔ تمام ہوجانا ۔ خاتمہ ہوجانا ۔ انجام کو پہُنچ جانا ۔ پُورا ہوجانا ۔ ہ
میں دلکو دیکھوں کہ یہ دل مجکو روچکے یارب جو کچھ نصیب میں ہونا ہے ہوچکے (رند)
کوٹھے پہ چلئے لُطفِ شبِ ماہ دیکھئے شب چاندنی کا فرش لبِ بام ہوچکا (")
رکھدے اُٹھا کے ساغر و مینا کو طاق پر دورِ تمام ساقئ گلفام ہوچکا (")
نوبت ہے تیری گردشِ چشمِ سیہ کی دُنیا میں دورِ گنبدِ دوّار ہوچکا ۔ (ناظم)
ہے ناوکِ نگہ کے مقابل خدنگِ آہ اب میرا وار روکے ترا وار ہوچکا (")
علمِ اخیر کی تھی توقع بروزِ حشر باقی نہ دن ہی جب اظہار ہوچکا (")
(۲) خرچ ہوجانا۔ صرف ہوجانا۔ اُٹھ جانا۔ باقی نہ رہنا۔ نبڑ جانا۔ جیسے اناج ہوچکا۔ روپیہ ہوچکا وغیرہ ہ
دل بجھ گیا ہمارا شروعِ شباب میں یاں روغنِ چراغ سرِ شام ہوچکا ۔ (رند)
(۳) مرجانا۔ راہئ مُلکِ بقا ہوجانا۔ دُنیا سے گُزر جانا۔ دم نکل جانا ۔ سرد ہوجانا۔ ٹھنڈا ہوجانا۔ ہ
میں ہجر میں مرنے کے قریں ہو ہی چکا تھا تم وقت پر آپہنچے نہیں ہو ہی چکا تھا (ذوق)
صیّاد تُو نے لی نہ خبر اپنے صید کی آخر پھڑک پھڑک کے تہِ دام ہوچکا (رند)
جو دم ہے مغتنم ہے مرا اعتبار کیا میں صُبح ہوچکا کہ سرِ شام ہوچکا (")
قاصد اگر اُس گلی میں جاوے کہنا کہ غلام ہوچکا اب ۔ (یعنی مرلیا) (مصحفی)
(۴) گُزر لینا۔ گزر چکنا۔ گُزر جانا۔ بیت جانا ۔ وارد ہولینا۔ صادر ہولینا۔ ہ
سُنتے ہیں حشر ہوئیگا پھر بعدِ خوابِ مرگ کھٹکا کہیں مٹے یہ قیامت بھی ہوچکے (رند)
اِس سن میں شوخیاں نہیں زیبا شباب کی اب گرمیاں نہ کیجے وہ ہنگام ہوچکا (")
اب عشق و عاشقی کا زمانہ نہیں رہا جاتا رہا وہ وقت وہ ہنگام ہوچکا (")
(۵) نمودار ہوجانا۔ نکل آنا۔ ظاہر ہوجانا۔ پرگھٹ ہوجانا۔ ہ
صدمے شبِ فراق کے کب تک اُٹھائیے اب ہم ہی مرچکیں کہیں یا صُبح ہوچکے (رند)
(۶) نہونا۔ جاتا رہنا۔ ہ
تسلّی دم واپسیں ہوچکی ہمیں ہوچکے جب نہیں ہوچکی (مومن)
توبہ کا پاس رندمے آشام ہوچکا بس ہوچکا تقدّس و اِسلام ہوچکا (رند)
(۷) بن جانا۔ بن چکنا۔ بن لینا۔ ہ
کیا کھائیں اب دفا میں ہم ایمان کی قسم جب تارِ سبحہ رشتۂ زُنّار ہوچکا (ناظم)
عاشق ہوا اُس آفتِ جاں پر مرا ندیم جب خُوب میرا محرمِ اسرار ہوچکا (")
(۸) کیا جاچکنا۔ کرلینا۔ کرچکنا ہ

لتا ہے امتحانِ وفا میں مزا ہنوز — ناظم اگرچہ تجربہ سو بار ہو چکا (ناظم)
عیسےٰ کا بھی علاج کئی بار ہو چکا — اچھا غمِ فراق کا بیمار ہو چکا + (〃)

(۹) ہو جانا۔ ہونا۔ مچنا۔ ع

ہمسائے میں مکان ملا بھی تو کیا حصول — بند اُن کے گھر کا روزنِ دیوار ہو چکا (ناظم)
اب کیوں کمی کرے تجھے کس کا لحاظ ہے — رونے کا نام دیدۂ خونبار ہو چکا (〃)
مشہور رند خاص سے تا عام ہو چکا — تقدیر میں جو لکھا تھا وہ نام ہو چکا (رند)
تقوے وزہد سے نہ کہے گا کوئی فقیر — مستِ شراب خوار مرا نام ہو چکا (〃)
قاصد کو باندھے باندھے کمر دن گزر گیا — نامہ ہوا تمام نہ پیغام ہو چکا + (〃)

(۱۰) پہنچ جانا۔ لگ بھگ ہو جانا۔ کنارے پہنچ جانا +

ہیں ہجر میں مرنے کے قریں ہو ہی چکا تھا — تم وقت پر آپہنچے نہیں ہو ہی چکا تھا (ذوق)

ہَوْدَج ۔ ع۔ اسم مذکر:۔ (۱) عماری۔ ہودہ (۲) اُونٹ کا کجاوہ جس میں عورتیں سوار ہوتی ہیں۔ محمل +

ہُودَہ ۔ ف۔ صفت:۔ حق۔ درست۔ ٹھیک۔ بجا۔ راست۔ بیہودہ اسی سے بنا لیا گیا ہے

ہَودَہ ۔ ا۔ اسم مذکر:۔ (حوضہ کا بگڑا ہوا لفظ) ۱۔ ایک قسم کی عماری جو اُوپر سے کھلی ہوئی ہوتی ہے (۲) چوبچہ۔ چاہ بچہ۔ چھوٹا سا حوض +

ہو رہنا ۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) کہیں رہ پڑنا۔ چھاؤنی ڈال دینا۔ گھر بنا لینا۔ بن جانا

دیر و کعبہ یکساں ہے عاشقوں کو اے مومن — ہو رہے وہیں کہ ہم جی لگا جہاں اپنا (مومن)

(۲) کسی کا ہو جانا۔ کسی کو ہمہ تن اپنے تئیں سونپ دینا۔ کسی کا بالکل مطیع اور فرماں بردار ہو جانا۔ ع

رخ پہ دو زلفیں ہیں اے دلدار کس کا ہو رہوں — ہیں دو کافر ایک میں دیندار کس کا ہو رہوں (نصیر)
مرا دشمن بنا ہر چار دن کو دوست ہے تیرا — کہیں کا ہو رہے یہ کسی سے ہو نہیں سکتا (داغ)
شرکتِ غم بھی نہیں چاہتی غیرت میری — غیر کی ہو کے رہے یا شبِ فرقت میری (〃)
دوست اچھے ہو تو ہو رہے دوستی کے ہو رہو — یا کسی کو کر رکھو تم یا کسی کے ہو رہو (ظفر)

(۳) طرفدار ہو جانا۔ ساتھی ہو جانا +

جاتے ہو یار دیکھو کر طرفدار اُس کے پاس — پر کہیں ایسا نہ ہو تم بھی اسی کے ہو رہو (ظفر)

(۴) ہو جانا۔ بن جانا۔ ع

اس چمن میں کیا کرو گے سیکھو ہنس بولکر — غنچہ ساں خاموش خونِ دل کو پیکے ہو رہو (ظفر)
ناصحو دکھلا دے وہ جلوہ تو میری طرح سے — تم بھی دیوانے سے اُس رنگ پر بگے ہو رہو (〃)
کرتے ہو برباد اپنی خاکساری کیوں ظفر — اُسکی خاکِ در غبار اُسکی گلی کے ہو رہو (〃)

(۵) کسی کام کا رفتہ رفتہ ہو جانا۔ پھر ہو جانا۔ کسی اور وقت پر موقوف رہنا۔

جیسے جاری کیا ہے ہو رہے گا (۶) کسی قابل ہو جانا۔ کچھ لیاقت یا قابلیت بہم پہنچا لینا۔ کچھ سیکھ لینا۔ حاصل کر لینا۔ جیسے کئے جائے گا تو کچھ ہو رہے گا +

ہوری ۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (گیتوں میں) ہندوؤں کے ایک مشہور تہوار کا نام جو پھاگن میں منایا جاتا ہے۔ اِسکی مفصل کیفیت ہولی میں لکھی جائیگی۔ + وہ عشقیہ اور شوقیہ گیت جو ہولی کے موسم میں کرشن جی کی طرف منسوب کر کے گائے جاتے ہیں۔ جیسے ہولی ع

آج رنگ ہے برج میں سب ہی جلو ری رنگیلے چھیل کھیلیں ہوری
دف بجائے کوئی مُرلی بجائے جھانجھ بجے جنکوری + +
اپنے رسیے سے کوئی سانوری کوئی گوری +
آج رنگ ہے برج میں سبھی جلو ری

ہوڑ ۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ ہندو (۱) شرط۔ بازی۔ (۲) داؤں۔ پیچ۔ گھات (۳) بچن۔ قول۔ عہد۔ (۴) بحث۔ تکرار۔ ضد (۵) رقابت۔ برابری۔ مقابلہ

ہوڑ باندھنا۔ بدنا۔ لگانا ۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) بازی بدنا۔ شرط لگانا (۲) دعوےٰ کرنا۔ ہاتھ لگانا۔ ہاتھ مارنا +

ہوڑا ہوڑی ۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (ہندو) ۱۔ بحثا بحثی۔ ضدم ضدا۔ بحث و تکرار۔ حجت۔ (۲) مقابلہ۔ برابری۔ سامنا۔ دعویٰ۔ رقابت + ع

بینا برسے سیج پر باہر برسے مینہ — ہوڑا ہوڑی جھڑ رچا اِت بدرا اُت نینہ (دوہا)

ہَوَس ۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ (۱) ایک قسم کا جنون۔ خبط۔ مالیخولیا۔ دیوانگی۔ (۲۔ ف) آرزو۔ شوق۔ اشتیاق۔ تمنا۔ خواہش۔ چاہ۔ چاؤ۔ ع

کیجے مدد اسیر کی ہنگام نزع ہے — یا مرتضےٰ ہے آپ سے امداد کی ہوس (اسیر)
تجھے دیکھا ہے جب سے اے پری بجز اِسکے نظارہ کی — نہ ہی ہوس نہ ہی ہوس نہ ہی ہوس (شہید)
مضموں رقم کئے ہیں اُن آنکھوں کے فلک نے — کیونکر نہ بیت بیت کو ہو صاد کی ہوس (اسیر)
عدم ہے زیر قدم لامکاں ہے پیش نظر — ترے دہن کی ہوس ہے تری کمر کی ہوا (〃)
آشوبِ خستہ جاں کو بھرے ہے ہوس دیں کی — کل ہی تو اُڑ چکا ہے اُسکی گلی میں خاک

(۳۔ ف) اُدھورا اور جھوٹا عشق۔ عشقِ خام۔ عشقِ ناتمام۔ ناقص محبت

خوابِ راحت کو ترستے ہیں شہید یہ خاک — جیتے جی دل سے نکالا نہ گیا خارِ ہوس (شہید)

(۴۔ ا) ہوکا۔ ہوکھا۔ لالچ۔ حرص۔ ہونس +

گر ہوس دُور ہو سب کچھ ہو مہیا دم میں — گنج مقصود کے در پر سے اُٹھا ما ہوس (شہید)

(۵۔ ا) خواہشِ نفسانی۔ شہوت۔ نفسانی خواہش۔ ہوا کا مترادف۔ کام۔ باہ (۶۔ ا) حوصلہ جیسے تم بھی اپنی ہوس نکال لو (۷) ہر چیز کو جی چلنا۔ ہر چیز کی رغبت ہونا۔

کیا کیا کہوں میں تجھسے دلِ زار کی ہوس   مشہور ہے جہان میں بیمار کی ہوس (مائل)

ہَوَس آنا۔ اِ۔ فعل لازم:۔ ہوس ہونا۔ حرص ہونا۔ ہونس ہونا۔ شوق ہونا۔ خواہش ہونا۔ لالچ آنا۔ جی للچانا۔ جی چاہنا۔ شوق چرّانا + ۵

حُور کے واسطے کرتا ہوں تمنائے بہشت   آدمی ہوں ہوس رُوئے نکو آتی ہے (رند)

ہَوَس بُجھنا۔ اِ۔ فعل لازم:۔ خواہش رفع ہونا + چُل مٹنا + ارمان نکلنا۔ چاؤ نکلنا۔ دل کی خواہش پُوری ہونا +

ہَوَس پکانا۔ اِ۔ فعل لازم:۔ دل ہی دل میں خواہش کرنا۔ بیفائدہ خواہش کرنا۔ خیالی پلاؤ پکانا +

ہَوَس نِکالنا۔ اِ۔ فعل متعدی:۔ آرزو پوری کرنا۔ چاؤ نکالنا۔ ارمان نِکالنا + حوصلہ نکالنا +

اب نکال اپنی تُو اے گردشِ افلاک ہوس   ہونگے جب خاک تو پھر نکلے گی کیا خاک ہوس (جرأت)

ہَوَس نکلنا۔ اِ۔ فعل لازم:۔ آرزو پوری ہونا۔ چاؤ نکلنا۔ ارمان نکلنا۔ دل کا حوصلہ نکلنا + ۵

بُلبُل کے دل سے اُڑ گئی فریاد کی ہوس   نکلی نہ نکلے خاطرِ صیاد کی ہوس + (امیر)

ہو سکنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (۱) ممکن ہونا + موقع ملنا۔ موقع بننا۔ جیسے ہو سکا تو خرید لُوں گا۔ (۲) کر سکنا۔ امکان میں ہونا۔ جیسے تم سے سب کچھ ہو سکتا ہے +

ہَوَسناک۔ ف۔ صفت:۔ پُر ہوس۔ حرصی۔ لالچی۔ ہوس کا بھرا ہوا۔ لوبھی + طالب۔ خواہاں + پُر شہوت۔ جیسے ہوسناک بڑھیا چٹائی کا لہنگا + ۵

ہم ہوسناک ہیں ہمکو نہیں ممکن یہ نفع   لبِ خاموش سے اپنے نہ اظہارِ ہوس (شہیدی)

ہوش۔ ف۔ اسم مذکر:۔ (۱) فہم۔ بُدھ۔ سمجھ۔ عقل۔ فراست۔ دانش۔ دانائی۔ زیرکی۔ سُرت۔ گیان۔ تمیز۔ شعور + رائے۔ دانست۔ ادراک۔ ذہن + ذُوف + چیت + سُدھ (۲) خبر۔ واقفیت۔ آگاہی + پرواہ (۳) رُوح۔ جان۔ دل۔ قلب (۴) پہلوی زبان میں بمعنی مرگ و ہلاکت آیا ہے۔ (۵) حواس۔ قوتِ مُدرکہ۔ حِس + حافظہ۔ یاد + (بضمّ ہائے ہوّز و واؤ مجہول ساکن)

ہوش اُڑا دینا۔ اِ۔ فعل متعدی:۔ (۱) بے اوسان کر دینا۔ عقل ٹھکانے نہ رکھنا۔ گھبرا دینا۔ سِٹّی بُھلا دینا۔ حواس باختہ کر دینا + ۵

دیتا ہے ترا سبزۂ خط دم میں ہوش اُڑا   اے سبزہ رنگ رکھتی نشا ہے یہ بنگ تیز (ظفر)

(۲) بیخود کر دینا۔ متحیّر کر دینا۔ از خود رفتہ کر دینا۔ حیرت میں ڈال دینا۔ ۵

اِس درجہ ہوش اُڑا دیئے جلوے نے یار کے   اُٹھا جو بزمِ یار سے وہ بیخبر اُٹھا + (خلیل)

ہوش اُڑانا۔ اِ۔ فعل متعدی:۔ بے اوسان کرنا۔ عقل کھونا۔ گھبرانا + ۵

جب آتی ہے رنگیں کو وہ لے کے تب   مرے ہوش اُڑاتی ہے دائی کی بات (رنگین)

ہوش اُڑ جانا۔ اِ۔ فعل لازم:۔ حواس باختہ ہو جانا۔ سُدھ نہ رہنا۔ گھبرا جانا۔ چھکے چھوٹ جانا۔ طوطے اُڑ جانا۔ کچھ سُرت نہ رہنا۔ سِٹّی گُم ہو جانا۔ عقل ٹھکانے نہ رہنا۔ سٹ پٹا جانا + دنگ ہو جانا۔ متحیّر ہو جانا۔ حیرت میں آجانا۔ اچنبہ میں آجانا۔ بھچک رہجانا + آپے میں نہ رہنا۔ بے اوسان ہو جانا + عبدالرحمٰن بیدل[۱]

تُنے کو نیست حشر کا آنا سمجھ گیا   یہ ہوش اُڑ گیا دل پُر اضطرار کا (بیدل)

ہوش اُڑ جائیں گے اے زُلفِ پریشاں تیرے   لب پر آیا جو مرے حال پریشانی کا (مصحفی)

رُخ سے سرکی زُلف ہوش ماہِ انور اُڑ گیا   کُھل گئے ہنسنے میں دنداں رنگِ اختر اُڑ گیا (وزیر)

اُڑ گئے ہوش کہ پیغامِ اجل ہے یہ جواب   کوچۂ یار سے زخمی جو کبوتر آیا + + (شیفتہ)

ہوش اُڑنا۔ اِ۔ فعل لازم:۔ اوسان جاتے رہنا۔ حواس باختہ ہو جانا۔ بے سُدھ ہونا۔ کچھ خبر نہ رہنا۔ سُرت نہ رہنا۔ آپے میں نہ رہنا۔ خُودی میں نہ رہنا۔ سِٹّی گُم ہونا۔ عقل ٹھکانے نہ رہنا + گھبرانا۔ سٹ پٹانا + متحیّر ہونا۔ بھچک ہونا۔ حیران رہنا۔ دنگ رہنا +

اپنے گلزارِ محبت میں صبا   ہوش بُلبُل کے اُڑا کرتے ہیں (وزیر)

حال اپنا بیاں نکر مجروح   ہوش اُڑتے ہیں اِس کہانی سے (مجروح)

بُلبُل کے تو ہوش اُڑتے ہیں یاں روبرو تیرے   کیا بولے گا طوطی شکر خوار کا پٹھا + (نصیر)

ہوش اُڑتے ہیں دیکھکر اُن کو   ایسے دیکھے پری لقا نہ سُنے + (داغ)

ہوش اُڑتے تھے شب وصل ہیں دیکھ آخر صبح   تیبر آواز تری مرغِ سحر اور سُنی + (ظفر)

میں ہوں وہ چالاک وحشت میں کہ مری وقتِ فصد   ہوش اُڑے فصّاد کے بھی دیکھکر لوہو کی جست (〃)

تیری محفل وہ چمن ہے جس میں اے رنگِ چمن   عاشقوں کے ہوش اُڑتے ہیں بجائے عندلیب (ناسخ)

ہوش آنا۔ اِ۔ فعل لازم:۔ (۱) ہوشیار ہونا۔ سنبھلنا۔ مدہوشی یا بیہوشی کا دُور ہونا + سُرت آنا (۲) عقل آنا۔ چیتنا۔ (۳) غشی سے افاقہ ہونا۔ آپے میں آنا۔ غنودگی رفع ہونا + ۵

نزع میں بھی ذوق کو نیرا ہی بس ہے انتظار   جانبِ در دیکھ لیتا ہے جبکہ ہوش آجائے ہے (ذوق)

کبھی جھکتا ہوں شیشے پر کبھی گرتا ہوں ساغر پر   مری بیہوشیوں سے ہوش ساقی کے بگڑتے ہیں (داغ)

ہوش آئے ہُوئے یا ہوش آئے یا آئے ہوش جانا۔ اِ۔ فعل متعدی:۔ سِٹّی گُم ہونا۔ سُدھ نہ رہنا۔ رہی سہی عقل اور حواس جاتے رہنا۔ جو کچھ خرد یا دانش ایک مدّت میں حاصل ہُوئی تھی اسکا جاتا رہنا۔ مفتوں و بدہوش ہو جانا + ۵

وہ آج آپ کو ایسا ہی کچھ بنائے ہُوئے   کہ شکل دیکھ کے جاتے ہیں ہوش آئے ہُوئے (زکی)

ہوش بجا نہ رہنا۔ اِ۔ فعل لازم:۔ عقل ٹھکانے نہ رہنا۔ حواس دُرست نہ رہنا۔ ہوش و حواس باختہ ہونا۔ اوسان ڈھیلا ہونا۔

سوالِ بادہ کریں کیا کہ دیکھ کر تجکو   ہمارے ہوش ہی رہتے نہیں بجا ساقی (مجروح)

[۱] صہبائے حسن و عشق سے سرشار جوش ہے + وہ مستِ ناز ہے تو یہاں کس کو ہوش ہے (رام رچھپال شیدا) [۲] یہ شعر ۵۳، صفحہ کا ہے جو کاتب کی لیاقت پر دال ہے

پروا۔ سدھ

ہوش

ہوش بکھرنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ بے اوسان ہونا۔ حواس ٹھکانے نہ رہنا۔ ہوش جانا۔ اوسان گم ہونا۔ گھبرانا + (مثال دیکھو صفحہ ۷۵۲ کالم ۲ سطر ۴ شعر ۱ داغ)

ہوش پکڑنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ (۱) وقوف پکڑنا۔ شعور پکڑنا۔ عقل حاصل کرنا۔ تمیز پکڑنا + چیتنا۔ ہوشیار ہونا۔ جیسے میری بوا ہوش پکڑو خدا سے ڈرو یہ پڑھا لکھا سب اکارت کرتی ہو (سگھڑ سہیلی) (۲) سنِ تمیز کو پہنچنا۔ سیانا ہونا +

ہوش پکڑو۔ ا۔ محاورہ:۔ عقل کے ناخن لو۔ عقل سیکھو۔ ہوش میں آؤ + سنبھلو + چیتو + تمیز سیکھو۔ شعور سیکھو +

ہوش جانا یا جاتے رہنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ عقل گم ہونا + حواس وارخود رفتہ ہونا۔ بے سدھ ہونا۔ اوسان گم ہونا۔ اوسان جانا۔ بے اوسان ہو جانا۔ حواس ٹھکانے نہ رہنا + حیران ہو جانا۔ متحیر ہو جانا۔ ہکا بکا رہ جانا + ؎[1]

آنے کے ساتھ جانا لگا ہے جہان میں | کیونکر نہ جائیں ہوش کسی پر جو آئے دل (عاشق)
دیکھ جلوے تمہارے قامت کے | ہوش جاتے رہے قیامت کے (مجروح)

ہوش سنبھالنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ (۱) بڑا ہونا۔ سیانا ہونا۔ سنِ تمیز کو پہنچنا۔ بالغ ہونا۔ ہوشیار ہونا + ؎

سنبھالا ہوش تو مرنے لگے حسینوں پر | ہمیں تو موت ہی آئی شباب کے بدلے (نا معلوم)
جس نے کچھ ہوش سنبھالا وہ جوان قتل ہوا | عہد پیری نہ ترے عہد میں قاتل آیا (داغ)
بیہوش ہوں میں دیکھ کے اس ہوش ربا کو | جب سے کہ ابھی اس نے نہ تھا ہوش سنبھالا (ظفر)

(۲) شعور پکڑنا۔ تمیز سیکھنا۔ عقل حاصل کرنا + ؎

ساغر بکف اے بتِ مے نوش سنبھالا | تو نے مگر اس دور میں اب ہوش سنبھالا (ظفر)

ہوش کھونا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ حواس پراگندہ کرنا۔ از خود رفتہ ہونا۔ اوسان کھونا۔ عقل ٹھکانے نہ رکھنا۔ بے اوسان کرنا۔ اوسان اڑانا + ؎

مرے دل نے وہ نالہ پیدا کیا ہے | جرس کے بھی جو ہوش کھوتا رہے گا (میر)

ہوش کی بتانا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ شعور پکڑنا۔ عقل پکڑنا۔ بیوقوفی سے باز آنا +

کیوں ناصحوں کو فکر ہے مجھ بادہ نوش کی | صدقہ وہ دیں حواس کا بتوائیں ہوش کی (داغ)

ہوش کی بتاؤ۔ ا۔ محاورہ:۔ جب کوئی شخص بیوقوفی کی بات یا اپنے مرتبہ سے زیادہ بات کرتا ہے تو اس سے کہتے ہیں۔ یعنی ابھی تمیز سیکھو۔ شعور سیکھو آؤ۔ عقل پکڑو۔ عقل کے ناخن لو۔ پہلے اس قابل ہو لو + جھوٹ نہ بولو۔ بیہودہ باتیں نہ کرو +

ہوش کی خبر لو۔ ا۔ محاورہ:۔ شعور سیکھو۔ وقوف پکڑو۔ تمیز حاصل کرو۔ عقل بتاؤ۔ بے تمیزی اور بے عقلی نہ کرو۔ دیوانے اور از خود رفتہ نہ ہو جاؤ۔ جیسے پہیلیں

بیٹھو ہوش کی خبر لو تمہارے جانے نہ جانے سے مجھے کیا علاقہ (اردوئے معلیٰ)

ہوش کی اپنے خبر لو تم کو رقت کیا ہوا | اُن کے جاتے ہی تمہیں جوشِ غشی آنے لگا (رقت)

ہوش کی دوا کرو۔ ا۔ محاورہ:۔ شعور سیکھو۔ تمیز پکڑو۔ عقل کا علاج کرو + ؎

مانی تو خود ہی کر لے ذرا ہوش کی دوا | کاغذ پہ خاک کیا تری صورت اٹھائے گا (تجلی)
کہتا ہوں کیا ہے تم نے بیہوش | فرماتے ہیں ہوش کی دوا کرو (قدر)

ہوش کی لو۔ ا۔ محاورہ:۔ دیکھو (ہوش کی بتاؤ) +

ہوش کے ناخن لو۔ محاورہ:۔ عقل کے ناخن لو۔ عقل بتاؤ۔ شعور سیکھو۔ وقوف حاصل کرو۔ تمیز پکڑو +

ہوش لے جانا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ بیہوش کر دینا۔ بے سدھ کر دینا۔ سدھ نہ رکھنا۔ اوسان کھو دینا۔ بے اوسان کر دینا۔ آپے میں نہ رکھنا۔ متحیر کر دینا + ؎

کہاں میں کہاں کارواں رہ گیا | مرے ہوش بانگِ درا لے گئی (زکی)

ہوشمند۔ ف۔ صفت:۔ ہوش والا۔ عقلمند۔ شعور دار۔ خردمند +

ہوشمندی۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ دانائی۔ ہوشیاری۔ عقلمندی۔ شعور۔ تمیز۔ وقوف +

ہوش میں آنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ (۱) عقل پکڑنا۔ شعور پکڑنا۔ وقوف حاصل کرنا۔ تمیز سیکھنا۔ (۲) آپے میں آنا۔ غشی یا بیخودی کا دور ہونا۔ نشہ سے سنبھلنا۔ (۳) چیتنا۔ ہوشیار ہونا۔ متنبہ ہونا + عبرت پکڑنا + سُرت میں آنا +

ہوش میں آؤ۔ ا۔ محاورہ:۔ عقل سے بات کرو۔ سمجھ کے بات کہو۔ شعور پکڑو۔ عقل سیکھو۔ تمیز حاصل کرو۔ وقوف پکڑو + آپا سنبھالو + بیخودی اور نشہ غفلت سے باز آؤ + چیتو۔ جیسے چاوبی ہوش میں آؤ میں نے کب تمہارا نام لیا تھا۔ (عو) + ؎

ڈر واللہ سے اے داغ دیکھو ہوش میں آؤ | بتوں کی یاد میں غافل خدا سے اس قدر رہنا (داغ)
یاد ہے کہنا وہ کسی وقت کا | ہوش میں آؤ تمہیں کیا ہو گیا (〃)
لیلیا مستی میں بوسہ تو کہا | ہوش میں آؤ یہ کیسا اختلاط (مخمور)
عرضِ مطلب پہ سناتے ہیں چلو ہوش میں آؤ | مجکو بھاتا نہیں اتنا بھی کسی کا اخلاص (ظہیر)

ہوش نہ ہونا۔ ا۔ فعل لازم:۔ سدھ نہ ہونا۔ سُرت نہ ہونا + حواس درست نہ ہونا + عقل ٹھکانے نہ ہونا + غشی یا مستی و مدہوشی کا عالم ہونا + خبر نہ ہونا +

ہوش والا۔ ا۔ اسم مذکر:۔ سدھ والا۔ باخبر۔ ہوشیار + تجربہ کار +

ہوش و حواس۔ ف + ع۔ اسم مذکر:۔ ہر دو مترادف۔ عقل و تمیز +

ہوش و حواس اڑ جانا۔ ا۔ فعل لازم:۔ اوسان جاتے رہنا۔ اوسان نہ رہنا۔ حواس پراگندہ ہو جانا۔ عقل ٹھکانے نہ رہنا۔ سُرت نہ رہنا۔ سدھ نہ رہنا۔ بے سدھ ہو جانا

جانے کی آج کسی کے سُنی ہے خبر حسن | کچھ اڑ گئے ہیں تیرے تو ہوش و حواس سے (حسن)

[1] بے نقاب آپ ہوئے اور یہاں ہوش گئے + دشمنِ ہوش تھا وہ آپ کا دیدار نہ تھا (راجہ رام بھگوان سہا سنت کرم)

ہوش ہونا۔ ا۔ فعل لازم:۔ سُدھ ہونا۔ سُرت ہونا + خبر ہونا + وقوف ہونا۔ + شعور ہونا + عقل ہونا + حواس درست ہونا + غشی یا مستی کا عالم تھمنا +

ہوشنگ۔ ف۔ اسم مذکر:۔ لُغوی معنی امرِ اوّل و ہوش و آگاہی و عقل و خرد + (حضرت آدم علیہ السلام کے چوتھے پُشت کا نام جو پیشدادیوں کا دُوسرا بادشاہ سیامک کا بیٹا کیومرث کا پوتا تھا کہتے ہیں آگ اور لوہا اُسی کے زمانہ میں بہم پُہنچا۔ اُسی نے زراعت کے اوزار بنائے نہریں جاری کیں شہر بسائے عمارتیں بنوائیں۔ شیطانوں کو آدمیوں کی مخالطت سے باز رکھا اور کیومرث کے بعد تخت نشین ہوکر چالیس برس تک حکمرانی کی اُس کے بعد تین سو برس تک دُنیا میں کوئی بادشاہ نہیں ہُوا لوگ خود انصاف اور محبت کے ساتھ باہم برتاؤ کرتے رہے اور کوئی کسی کا مزاحم و متعرض نہیں ہُوا بعض کا بیان ہے کہ ارفخشد بن سام وُہی ہے وہ اپنے زمانے کا پیغمبر تھا کتاب **جاودانِ خرد** جو جاوید کے نام سے مشہور ہے اُسی کی یادگار ہے بعض لوگوں کے نزدیک اُس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ وہ ہمیشہ عدل و انصاف اور احسان کی باتیں بیان کیا کرتا اور خلق کو داد و دہش کی ترغیب دیا کرتا تھا اسی وجہ سے اِس کا ہوشنگ نام ہوا اسے پیشدادی بھی کہتے ہیں + باستانیوں کے ایک بادشاہ کا بھی یہی نام تھا +)

ہوشیار۔ ف۔ صفت:۔ (۱) چتر۔ سیانا۔ گیانی۔ حاذق۔ زیرک۔ فرزانہ۔ بدھوان۔ سُجان۔ صاحبِ ادراک۔ ذی شعور۔ خبردار۔ باخبر۔ وقوف دار۔ فہیم۔ دانا۔ عاقل۔ سُچیت۔ واقف۔ (۲) عیار۔ چالاک۔ (۳) تجربہ کار۔ گرم و سرد دیدہ (۴) جاگتا۔ بیدار + چوکنّا۔ چوکس۔ (۵) نشہ یا غشی سے برآ +

ہوشیار رہنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ باخبر رہنا۔ جاگتا رہنا۔ بیدار رہنا۔ سُچیت رہنا۔ خبردار رہنا +

ہوشیار کرنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ (۱) آگاہ کرنا۔ جتانا۔ خبردار کرنا۔ چتانا۔ چوکس کرنا۔ متنبہ کرنا۔ (۲) جگانا۔ بیدار کرنا۔ (۳) جھنجوڑنا + غفلت سے ہوش میں لانا +

ہوشیار ہوجانا۔ ا۔ فعل لازم:۔ (۱) چیت جانا۔ سُدھ آجانا۔ سُرت آجانا (۲) جاگ جانا۔ بیدار ہوجانا (۳) چوکس ہوجانا (۴) عقلمند ہوجانا (۵) بڑا ہوجانا۔ سیانا ہوجانا۔ سنِ تمیز کو پُہنچ جانا +

ہوشیاری۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ (۱) دانائی۔ عقلمندی۔ خردمندی۔ دانشمندی (۲) خبرداری۔ چوکسی (۳) عاقبت اندیشی۔ پیش بینی۔ دُور اندیشی۔ (۴) عیاری۔ چترائی (۵) حزم۔ احتیاط (۶) غفلت اور مستی کا نقیض +

ہُوک۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (ع) ا۔ درد۔ وہ درد جو دل یا سینہ میں ٹھہر ٹھہر کے یا یکایکی ہو۔ ہُول + پیڑ۔ پیڑا۔ الم۔ تکلیف۔ صدمہ (۲) ذات الریہ + ذات الجنب + پسلی کا درد + نمونیا + دردِ پہلو۔ دردِ دل و جگر۔ ایک قسم کا مُہلک درد جو سینہ میں ہوتا ہے (۳) آواز + اُلّو کی آواز۔ جیسے ہوا کا سناٹا پانی کا شور اُلّو کی ہُوک گیدڑوں کا بولنا اور کُتّوں کا رونا یہ ایسی وحشت ہے کہ پہلے ڈر بھی بھول جاتے ہیں (آبِ حیات) +

ہُوک اُٹھنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ درد ہونا۔ یکایکی شدّت سے درد اُٹھنا۔ ٹھہر ٹھہر کے درد ہونا۔ ہُوکیں سی لگنا۔ پہلو میں درد ہونا۔ دل و جگر میں درد ہونا +

کب دردِ جگر مجکو بیتاب نہیں کرتا — کب ہُوک کلیجے سے ہربار نہیں اُٹھتی (مصحفی)

گرہ حسرت کی ہر تارِ نفس میں پڑ گئی دیکھو — یہ کیسی ہُوک ہر دم اے دلِ پُردرد اُٹھتی ہے (اِنشا)

اُدھر ہے ہُوک پسلی میں اِدھر ہے بیکلی دلکو — دوگانا تیرے کارن میں نے کِس کِس دُکھ کو جھیلا (رنگین)

اُٹھتی میری پسلی کے تلے ہُوک ہے دائی — یہ اب کے نہ جاوے تو ترے ٹھوک ہے دائی (〃)

سانس لے سکتے نہیں ایسی اُٹھتی ہے دل سے ہُوک — کُچھ تو اے ظالم ہمارے درد کا درمان کر (جرأت)

پاؤں اُٹھا بھی تو جی بیٹھ گیا — دل میں اک ہُوک اُٹھی بیٹھ گیا (نامعلوم)

ہُوکا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (گنوار) رُوکا۔ فریاد۔ دُہائی +

ہُوکا دینا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (گنوار) رُوکا دینا۔ پکار مچانا۔ دُہائی دینا۔ غُل غپاڑا کرنا +

عشق نے جس دم دیارِ دل میں آ ہُوکا دیا — نالۂ سوزاں نے سینہ میں مرے رُوکا دیا (ظفر)

ہَوکا یا ہَوکھا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ خواہش۔ ہوس + ہوسِ بیجا + حرص طمع + لوبھ لالچ + بہت سا کھانے کی ہوس + غلبۂ اشتہا و فرطِ حرص و ہوا + اشتیاق۔ شوق + چسکا +

بوسۂ لب سے جو تسکینِ دلِ زار نہ ہو — ایسا ہوکا بھی کسے شخص کو زنہار نہ ہو (نکہت)

اُس کے ملنے کا مرے دِلکو بڑا ہے ہُوکا — یاد آج اُسکی مجھے اِس نے دلائی ات گت (رنگین)

مجکو اُس بات کا نہیں ہوکا — بندی رکھتی ہے گاہ گاہ کا شوق (〃)

ہُوکا ہوجانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ لوبھ ہوجانا۔ لالچ پڑجانا۔ حرص غالب ہوجانا +

ہوکر۔ ہ۔ تابع فعل:۔ (۱) دیکھو۔ ہوکے (۲) ضرور۔ ناگزیر۔ لابُد +

ہوکر رہنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ ضرور ہونا۔ لابُد ہونا۔ جیسے ہونے والی بات ہوکر رہتی ہے +

ہوکس ہوا میں۔ ا۔ محاورہ:۔ تمہارا خیال غلط ہے۔ تُمہیں کیا خبر ہے۔ تم کس خیال میں ہو + کس بھروسے پر ہو۔ کس برتے پر اِتراتے ہو +

ہوکے۔ ہ۔ تابع فعل:۔ (۱) درمیان سے۔ پاس سے (۲) ہوتے ہُوئے۔ گزرتے ہوئے (۳) ہوکر۔ ضرور۔ جیسے یہ کام ہوکے رہے گا +

ہوگا۔ ہ۔ کلمۂ اشتباہ:۔ شاید۔ شک کے مقام پر بولتے ہیں +۔

چھوڑ بیگانہ وشی کو کہ کہاں تک ظالم — حال سُن سُن کے ہمارا تو کہے گا ہوگا (مرزا صابر)

ہُول۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (۱) دھکا۔ صدمہ۔ گھونچا۔ بھونک۔ تلوار یا نیزہ کی نوک کے گھسیڑنے کی حرکت۔ (۲) انکس۔ نیزہ۔ بھالا۔ کرچ۔ سنگین وغیرہ جنکی نوک سے کام لیا جاتا ہے مثلاً سر میں ایسا درد ہے جیسے کوئی ہُولیں مارتا ہے +

ہُول دینا۔ ہ۔ فعل متعدی:- انکس لگانا۔ کچوکا دینا۔ نوک چبھونا +

ہَول ع۔ اسم مذکر:- (۱) خوف۔ ڈر۔ دہشت۔ ترس۔ بیم۔ ہیبت۔ جیسے بخطرہ اللہ

ازبسکہ ہو خوف بلائے شبِ فرقت سے مجھے　　ہنستیں ہول نہیں ہولِ قیامت سے مجھے (ذکمت)

(۲-۱) تلاملی:- اضطراب۔ اضطرار۔ گھبراہٹ + (بیگمات اس معنی میں مؤنث بولتی ہیں)

ہَول اُٹھنا۔ ا۔ فعل لازم:- (ع و) خوف پیدا ہونا۔ دہشت سے گھبراہٹ ہونا جیسے یہ بات سنتے ہی پیٹ میں ہول اُٹھا +

ہَول آنا۔ ا۔ فعل لازم:- خوف معلوم دینا۔ ڈر لگنا۔ دہشت آنا + ہ

کھیاں اسکے یہ ٹہیں بے ڈول۔　　کہ لگا ایک جی کو آلے ہول + + (انشا)

ہیں اس عشق کا ہے نہ کبھی تھی ڈول　　ترے غم سے آنے لگا مجکو ہول (میرحسن)

ہَول بیٹھ جانا۔ ا۔ فعل لازم:- ڈر بیٹھ جانا۔ دہشت سما جانا۔ خوف جم جانا۔ دہشت چھانا + رعب چھا جانا۔ جیسے بیٹھ جانا +

ہَول پڑنا۔ ا۔ فعل لازم:- (۱) خوف ہونا۔ دہشت ہونا (۲) تلاملی ہونا۔ اضطراب ہونا۔ گھبراہٹ ہونا۔ جیسے نہیں کاہے کی ہول پڑی ہے اور کیا تلاملی لگی ہے + + (چتر بہیلی) +

ہَول جَول۔ ا۔ اسم مؤنث:- (ع و) گھبراہٹ۔ اضطرابی۔ تلاملی + جلدی۔ شتابی۔ اضطراب و تردد۔ جیسے اتنی ہول جول کیوں مچاتی ہے ذرا چھری تلے دم لے +

جب میکدہ کو گھر سے چلے ہول جول میں　　بھولے سے اپنا طاق پہ ایمان رکھ گیا (ارشد)

ہَولِ دل ع + ف۔ اسم مذکر:- تپاکِ قلب۔ دھڑکن۔ اختلاجِ قلب۔ خفقان۔ دل کا دھک دھک کرنا + نازک و ضعیف مزاجوں کو غم یا غصہ یا خوف یا محنت یا بیخوابی یا اخراجِ خون کی زیادتی یا شراب خوری یا فاقہ کشی یا کثرتِ مطالعہ۔ یا کثرتِ جماع وغیرہ سے یہ مرض ہو جاتا ہے اگر باعث قلب کی خرابی سے ہو تو صحت میں فرق پڑ جاتا ہے)

ہَولِ دل ہونا۔ ا۔ فعل لازم:- دھڑکن ہونا۔ دل دھڑکنا۔ اختلاجِ قلب ہونا۔ خفقان ہونا + ہ

قیامت وہ یاد آتے ہی یوں ہولِ دل ہوا　　ہو دل کو ہول جیسے قیامت کے نام سے (معروف)

جس دن سے اہلِ اسپطہ یہ دل ہوا　　اُس دن سے ہولے ہولے مجھے ہولِ دل ہوا (؟)

ہَول دِلا۔ ا۔ اسم مذکر:- ڈرپوک۔ بزدل۔ نامرد۔ پانگھابرا +

ہَول زدہ ع + ف۔ صفت:- خوف زدہ + ڈرپوک + دہشت کا مارا ہُوا + گھبرایا ہُوا۔ مضطرب +

ہَول کھانا۔ ا۔ فعل متعدی:- (ع و) کسی اندیشہ کے سبب آپ ہی آپ خوف کھانا۔ ڈرنا۔ دہشت میں رہنا۔ جیسے اُس کی ماں دو گھڑی سے ہول کھا رہی

ہے کہ میرے بچے کو کون لے گیا +

ہَول ناک یا ہَولناک ع + ف۔ صفت:- خوفناک۔ خطرناک۔ ڈراؤنا۔ بھیانک۔ مُہیب۔ ہیبت ناک +

ہُولا۔ ہ۔ اسم مذکر:- ہُول۔ برچھی یا بھالے وغیرہ کی نوک کا صدمہ۔ گھونپا۔ بھونک + انکس۔ کچک +

ہولا۔ ہ۔ اسم مذکر:- بھُنے ہوئے بونٹ۔ نخود خام بریاں شدہ + ہولے کی بیلی ہ لونڈی کے ہاتھ کالے بیوی کا مُنہ کالا۔ (جب ہرے چنوں کی ڈالیوں کو آگ میں رکھکر بھون لیتے ہیں یا مٹر کی پھلیوں کو بھُلس بھُلسا لیتے ہیں تو اُنہیں ہولوں کے نام سے موسوم کرتے ہیں بضم اول و واؤ مجہول)

ہَولا۔ ہ۔ صفت:- بات گھابرا۔ ہَو لُو جو لُو۔ گھبرایا ہُوا۔ بوکھلایا ہوا +

ہَولاجولی۔ ا۔ اسم مؤنث:- گھبراہٹ۔ اضطراب۔ تلاملی۔ بے تابی۔ تردد + افراتفری۔ بھاگڑ۔ جیسے ہولاجولی نکر چھری تلے دم لے +

ہَولاجولی نکر۔ ا۔ محاورہ:- گھبرا نہیں۔ تلاملی مت کر۔ جلدی نہ کر۔ اضطراب نکر +

ہولَڑ یا ہولَر۔ ہ۔ اسم مذکر:- بچۂ نوزائیدہ۔ تُرت کا جنا ہُوا بچہ + بیٹے کا بچہ۔ ننا۔ پُورب میں ہورل کہتے ہیں جسکی مثال اخیر پر موجود ہے (بضم اول و واؤ مجہول سکون)

بیرن بھیا میں تیری ماں کی جائی　　ہولڑ سُنکر بدھاوا لیکر آئی + + (جچاگیری)

بیرن بھیا میں تیری ماں کی جائی

چھاتی دُھلائی کٹوری لُونگی تولٹ دُھلائی رُپیا　　پاؤں دُھلن کو چیری لُونگی تو خصم چڑھن کو گھوڑا (بیرن بھیا)

دیگر　　ہم تم کیا کریا ہُوں ہُوں ہُوں ہُوں (جچاگیری)

پہلا ماس جو لاگا سر گھُومن لاگا ہُوں ہُوں ہُوں ہُوں　　چوتھا ماس جو لاگا ہولر بھرنے لاگا ہُوں ہُوں ہُوں ہُوں

سیاں جی ایک کہا میرا کیجو۔ اپنی اماں کو تُنے نہ دیجو　　وہ تو ہورل ہورل دھُوم مچاویں +

میری اماں بہت مجکو بھاویں۔ وہ تو اللہ ہی اللہ منا ویں +

ہولکا۔ س۔ اسم مؤنث:- صحیح ہولاکا (होलाका) (۱) ہولی کی دیوی جس کی ہولی کے تہوار پر پُوجا ہوتی ہے (۲) ہرناکس کی بہن کا نام جو پہلاد کو جلانے کے واسطے سینل چیر کے بھرم میں گود میں لیکر چتا میں بیٹھی تھی۔ کہتے ہیں سینل چیر ایک قسم کا کپڑا ہے جس کے سبب سے آدمی کے جسم میں آگ اثر نہیں کرتی ہے شاید یہ کپڑا سمندر کیڑے کی پشم سے تیار کیا جاتا ہو + لغوی معنی ٹھنڈا کپڑا +

ہُولنا۔ ہ۔ اسم مؤنث:- (۱) انکس لگانا + کُوچا لگانا۔ آر لگانا۔ پینا چبونا۔ (۲) ہاتھی کو چلانا + ہاتھی کو سرگرم رفتار و خراماں کرنا + ہ

یوں سپہ سست جُھولے آتے ہیں　　ست جوں ہاتھی ہُولے آتے ہیں (اثر)

آپس میں گتھ گئے بگولے　　بادل نے بھی ہاتھی اپنے ہولے (انشا)

گر کسیکی کلکِ زباں کو شمول　　رلیل سیہ ستِ معانی کو ہُول ✣ ✣ (نکہت)

(۳) دھکیلنا۔ دھکا دینا۔ ریلنا۔ ریلا دینا۔ پہاڑ میں ہُوجنا کہتے ہیں ✣

ہَولُو۔ ہ۔ صفت:۔ (د ہو) پات گھا براسالون مزاج ✣

ہولُو۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ بُھنے یا اُبلے ہُوئے چنے ✣ جیسے کرارے ہولُوں کے خوانچہ والے کی آواز ✣ (بضم اوّل و واوِ مجہول ساکن)

ہولی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (۱) ہندوؤں کے ایک بُہت بڑی خوشی کے تہوار کا نام جس میں ابیر گلال اُڑاتے ایک دُوسرے پر رنگ چھڑکتے اور پھاگن کے مہینے میں اُسے مناتے ہیں اِس تہوار کی دُھوم سب سے زیادہ برج یعنی متھرا میں ہوتی ہے جو کرشن جی کی ولادت کا مقام اور اُن کی لیلا کا اکھاڑا ہے یہ تہوار گنواروں اور زمینداروں میں بہت دنوں پہلے سے اپنا رنگ لانا شروع کر دیتا ہے وہ لوگ رات رات بھر دف بجاتے ناچتے اور گاتے ہیں اکثر عورتیں اِن کے ساتھ ناچ میں شریک ہو جاتی اور اُن کی خُوب گت بناتی ہیں چُونکہ یہ تہوار موسمِ بہار میں ہوتا ہے جس میں سردی سے ٹھٹھرا ہُوا خُون روانی پر آتا دلوں میں اُمنگ پیدا کرتا اور تیار غلّے سے بیفکر ہو جانے کا زمانہ سامنے دکھاتا ہے اس سبب سے ہندوستان کے عام لوگوں میں اور علی الخصُوص کسانوں و زمینداروں میں عمُوماً ایک ولولہ و جوش پیدا ہو جاتا ہے چنانچہ بعض ایران کے مؤرّخوں نے اسی تہوار کی نسبت اپنی تاریخوں میں لکھا ہے کہ ہندوستان میں ایک ایسا موسم آتا ہے جس میں سب کے سب پاگل اور دیوانے ہو جاتے ہیں بد تہذیبی گالی گلوچ بیجا ہنسی ٹھٹھا ناجائز مذاق اس تہوار کا جوہر خیال کیا جاتا ہے۔ ہولی کا بھڑوا کہنے سے کوئی بُرا نہیں مانتا اور اِس گالی کو اپنا فخر سمجھتا ہے اس تہوار کی وجہ تسمیہ اِس طرح مشہور ہے کہ ہولاکا یا ہولکا راجہ ہرناکش کی ایک بیٹی تھی ہرناکش ایک کافر راجہ تھا جو اپنے کو خدا کہلواتا اور اپنی عبُودیت کرواتا تھا مگر اس کے بیٹے پہلاد یا پرلاد نے ایک کمہاری کی نصیحت پر عمل کر کے اُسکی بجائے خدا کا نام جپنا شرُوع کر دیا تھا ہرناکش نے خدا کا نام چھڑانے اپنا نام لِوانے کے واسطے بہتیرے جتن کئے مگر کوئی کارگر نہ ہوا باوجودیکہ طرح طرح کی اذیتیں پُہنچائیں مگر وہ ہی خدا کا بندہ اپنے اعتقاد سے نہ پھرا اور اِس کی تدبیروں سے اُس کا ایک بال بھی بیکا نہ ہوا تب ناچار ہو کر اِسکی بہن ہولکا نے جس کے پاس سیتل چیر تھا اِس بھروسے میں کہ میرے اُوپر آگ کچھ اثر نہیں کریگی اُسے گودی میں پکڑ کر آگ کی چتا میں بیٹھ جانا منظور کیا تاکہ یہ جل جائے اور میں بچ جاؤں لیکن خدا تعالی نے وہاں وہ آگ اُس کے واسطے ابراہیم کی آگ کی طرح گلزار کر دی پرلاد بچ گیا اور ہولکا جلکر بھسم ہو گئی ہرناکش کے رشتہ داروں نے اُس کے ماتم میں خاک اُڑائی اور خدا کے طرفداروں نے ایک کافر کے نیچا دیکھنے کے سبب خُوشی منائی بس تب سے یہ ہولی کی رسم جاری ہُوئی۔ ہرناکش نے جب دیکھا کہ پہلاد اِس طرح بھی نہیں مرا تو اُس نے لوہے کے ایک گرم تھم سے باندھا اور کہا کہ اب تیری مدد کون کر سکتا ہے بس وہ تھم ہی پھٹ گیا اور اُس میں سے نرسنگھ اوتار نے نکل کر ہرناکش کا کام تمام کر دیا۔) (۲) ایک قسم کے خاص گیت جو ہولی کے موسم میں گائے جاتے اور کرشن جی کی طرف منسُوب کئے جاتے ہیں۔ جیسے ؎

ایسے برج کے کیا تمہیں ہوا جار دار

موپر رنگ چھڑکت ہو بار بار　　کر مور اپکرا کلائی موری مسکی ✣
انگیا کے کر دینے تار تار　　ایسے برج کے کیا تمہیں ہوا جار دار (نامعلوم)

(۳) انبارِ ہیزم جسے ہولی کے روز جلاتے ہیں ✣ (بضم اوّل و واوِ مجہول ساکن)

ہولی بنانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ ہولی کا گیت جوڑنا۔ گانے کے واسطے ہولی کی کیفیت کا راگ بنانا ✣

ہولی جلانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ ہولی کے روز لکڑیوں یا اُپلوں کے ڈھیر میں آگ لگانا اور اُس میں گیہوں یا جو کی بالیں بھُوننا ✣

ہولی کا بھڑوا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ ہولی کے دن کا مسخرہ۔ وہ شخص جسپر ہولی کے دنوں میں رنگ وغیرہ ڈالکر اُسے مسخرہ بنائیں ✣

ہولی کھلانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ رنگ پاشی میں شریک کرنا۔ ہولی کا تہوار منانا ✣

کھائے ہے کب قسم کہ نہ کھیلینگے تمسے ہم　　خُونِ رقیب سے ہمیں ہولی کھلائے کون (مؤلف)

ہولی کھیلنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ ہولی کے تہوار میں باہم ایک دُوسرے پر ابیر و گلال چھڑکنا اور رنگ وغیرہ ڈالنا ✣ ؎

طُرفہ ہولی کھیلتا ہے باغ میں وہ رشکِ گل　　ہے گلال اُسکو اُڑانا روئے گُل سے رنگ کا (ناسخ)

آج میں پن ہوری کھیلے توسے نچاؤں گی بنواری جو ہو سو ہو ✣
سانچی جان کہت ہُوں توسے لاکھن بات بنا اب موسے ٹرو نگی نہ ٹاری (موہنی ٹلانا)
ساس لڑو یا نند یا جرو بھاویں پاس پروسے بھی نام دھرو ✣ (پڑوسی)
سکے دیورانی جیٹھانی دو دُو موہے مارو یا دو گاری جو ہو سو ہو ✣ (دونوں)
رنگ بھی ڈار کے نہ پنڈ چھٹا دُونگی ابیر گلال سے مُکھ مینڈوں گی
پیارے رس سے گھر جاؤں گی دُونگی تا پچکاری جو ہو سو ہو ✣
یادَوڑ دُھوپ اور چھین جھپٹ میں جیر بھٹو یا انگ دُکھو ✣
بھگوا میں لیکر جاؤں گی توسے لاج رہو یا نہ رہو ✣ (گھونگھٹ)
تاری بجاؤں گی کہہ کے میں مُکھ سے تین بار جو تو کہہ سے گا مُکھ سے (تالی)
اپنی موج سے بھیو تیرو بھیو تیرو بھیو تیرو پیاری جو ہو سو ہو (ہولی قدیم)

ہولی گانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ ہولی کا گیت گانا جس میں کرشن کی لیلا تعشق اور سامانِ عیش و نشاط کا ذکر ہوتا ہے ✣

ہولی منانا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ ہولی کا جشن کرنا ۔ ہولی کا تہوار رچانا ۔ رنگ رلیاں کرنا ۔ رنگ پاشی کرنا +

ہولی ہے ۔ ہ ۔ محاورہ :۔ جس وقت کسی شخص پر رنگ ڈالتے ابیر گلال چھڑکتے یا اُسکی مٹی پلید کرتے ہیں تو یہ فقرہ زبان لاتے ہیں + ؎۱

ہَولے ۔ ہ ۔ تابع فعل :۔ آہستہ ۔ بتدریج ۔ ہلکے ۔ دِھیمے پن سے ۔ باہستگی ۔ سہج سے +

ہَولے ہَولے ۔ ہ ۔ تابع فعل :۔ آہستہ آہستہ ۔ ہلکے ہلکے ۔ سہج سہج + رفتہ رفتہ بتدریج ۔ ٹھہر ٹھہر کر +

ہولے ہولے پکارنے لگنا ۔ دِھیلی ہاتھوں سے مارنے لگنا (درد)
چلو ہولے ہولے دھمک سے نجتی ۔ گئی سب مسک میری چولی کہار د (رنگین)
عشق آدم میں نہیں کچھ چھوڑتا ۔ ہولے ہولے کوئی کھا جاتا ہے جی (میر)
جس دن سے مائل اُسپہ طبیبو یہ دل ہوا ۔ اُس دن سے ہولے ہولے مجھے ہولِ دل ہوا (معروف)
رشکِ اعدا کا گھن مرے دل کو ۔ ہولے ہی ہولے کھائے جاتا ہے (مجروح)

ہولینا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ (۱) ہو رہنا ۔ ہو جانا جیسے یہ تو اُنہیں کے ہولئے (۲) پورا ہو جانا ۔ ہو چکنا + تمام ہو جانا ۔ طاقت نہ رہنا ۔ جیسے یہ تو اب ہو لئے یعنی طاقت نہیں رہی +

ہولے ہو گئے ۔ ہ ۔ محاورہ :۔ گرمی نے بھون دیا ۔ گرمی کے مارے ہولوں کی طرح بھن گئے ۔ جھلس گئے +

ہوم ۔ س ۔ اسم مذکر :۔ ہَوَن ۔ یگ ۔ وید کے منتروں سے دیوتاؤں کو بلی دینے کے لئے گھی وغیرہ جلانا ۔ اگاری + آگ کی پوجا ۔ ہ بضمِ اوّل و واؤ مجہول ساکن)

ہوم ۔ انگلش (Home) اسم مذکر :۔ گھر ۔ مکان ۔ خانگی ۔ گھر کا + ملکی ۔ وطنی + اندرونی (بضمِ اوّل و واؤ مجہول)

ہوم ڈپارٹمنٹ ۔ انگلش (Home Department) اسم مذکر :۔ وہ محکمہ یا دفتر جس میں ممالکِ مقبوضہ کے متعلق کاروبار ہوتا ہے ۔ اندرونی معاملات کا محکمہ جس سے تعلیم پولس جوڈیشل واختراع و ایجاد کی معاملات متعلق ہیں +

ہوم سکرٹیری ۔ انگلش (Home Secretary) اسم مذکر :۔ ہوم سکتر ۔ ہوم محکمہ کا دیوان +

ہُوں ۔ ہ ۔ حرفِ ایجاب :۔ (۱) ہاں ۔ ہے ۔ آرے ہیے ۔ آہو ۔ وہ کلمہ جو کسی کام کے اقرار و اقبال یا اجازت کے واسطے زبان پر لاتے ہیں ۔ ؎

کہو تم نے اے قدر بوسہ جو مانگا ۔ نہیں کہہ دیا اُسنے چپکے سے یا ہُوں (قدر)
اثر گریہ سے تو ہاتھ ہی ہم دھو بیٹھے ۔ تو گرنے نالۂ دل رکھتا ہے تاثیر تو ہُوں (ظفر)

(۲) حرفِ تردید ۔ جیسے عربی میں کلّا ۔ مثلاً ہُوں کیا کرتا ہے یعنی نکر ۔ اِس معنی

میں ہمزہ کے ساتھ یا کھینچکر بولتے ہیں (۳) ضمیر متکلم زمانہ حال ۔ ہستم ۔ ؎

کیا کہوں میں کس نشے میں رات دن مخمور ہوں ۔ ایسی کیفیت میں ہوں اپنی خودی سے دور ہوں (ظفر)
تم تلک میں کیونکہ پہنچوں ہائے بمقدور ہوں ۔ دل سے پر نزدیک ہوں گرچہ بظاہر دور ہوں (")
اسیرِ رنج و غم میں ہوں مریضِ جاں بلب میں ہوں ۔ اور اُس پر اب تلک جیتا ہوں میں کوئی عجب میں ہوں (ذوق)
جو مانگوں موت دردِ ہجر سے مجکو نہیں زیبا ۔ کہ نامِ عشق لوں اور اسقدر راحت طلب میں ہوں (")

(۴) وہ کلمہ جو کہانی یا داستان سُنتے وقت اِس امر کے اظہار کے واسطے زبان سے نکالتے جاتے ہیں کہ جس سے داستان گو کو معلوم ہوتا رہے کہ جاگتے اور سُنتے ہیں اور نیز وہ کلمہ جو اُستاد سبق سُنتے وقت یا آگے پڑھنے کیواسطے زبان سے نکالتا ہے

ہُوں سے توں کرنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ (۱) ہاں سے ناکرنا ۔ مرضی کے خلاف جواب دینا ۔ انکار کرنا ۔ جیسے کسو کے چنگل لے لی کسو کے آگے سے رکابی کھینچ لی کیا مجال کوئی ہُوں سے توں کرے ۔ جس بات کی ضد چڑھے پھروں پڑی ایڑیاں رگڑے (چتر بہنیلی) (۲) بولنا ۔ دخل در معقولات دینا ۔ کسی کی بات میں بولنا ۔ جیسے سب کی فرماں برداری کروں گی اتنو لونڈی کی تقصیر معاف ہو ہاں اگر اب کسی سے ہُوں سے توں بھی کروں تو جو چور کا حال وہ میرا حال (گھڑ سہیلی)

ہُوں ہاں کرنا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ (۱) آرے بلے کرنا ۔ ٹال مٹول کرنا ۔ ہاں ہاں کر کے ٹالنا ۔ صاف جواب نہ دینا ۔ جیسے جب بعض احباب کہتے کہ یہ مکان بدلو تو وہ ہُوں ہاں کرتے اور چپکے ہو رہتے ۔ (آبِ حیات) (۲) بچّے کا بولنے لگنا ۔ جیسے اللہ رکھّو ابتوان کا بچّہ ہُوں ہاں کرنے لگا ہوگا + (ع)

ہُوں ہُوں ۔ ہ ۔ محاورہ :۔ (۱) ہم انکار و ہم اقرار + انکار بمنزلِ اقرار ۔ یہ وُہ کلمہ ہے جو اقرار و انکار دونوں باتیں ثابت کرتا ہے + ؎

وصل ہو جائے تو سمجھوں سچ ہے آ وعدہ خلاف ۔ ورنہ یہ ہُوں ہُوں غلط ہاں ہاں غلط اچّھا غلط (قدر)
لیتے ہوئے بوسے کی ادا تکتی ہے پیاری ۔ مُنہ پھیر کے وہ شوخ جو کہتا ہے کہ ہُوں ہُوں (نثار)

(۲) کلمۂ تردید ۔ کسی بات کو روکنے کا کلمہ جیسے ہُوں ہُوں کیا کرتے ہو؟ (۳) ہٹ اور ضد کا کلمہ ۔ جیسے ہُوں ہُوں میں تو یہی لونگا ۔ اِس معنی میں ہاں ہاں بھی آتا ہے ۔ (۴) ۔ اسم مؤنث ۔ بیگمات) فنس ۔ پالکی ۔ پینس ۔ چونکہ کہار چلتے وقت ہُوں ہُوں کرتے جاتے ہیں اِس سبب سے بچّوں نے اُسکا یہ نام رکھدیا ہے ۔ جیسے چلو بھئی گھم گھم میں بیٹھ کے اپنی ہوی کو بچّی لے چلیں بازار نہیں کبھی ہُوں ہُوں میں سوار کریں (چتر بہنیلی) +

ہُوں ہُوں کرنا ۔ ہ ۔ فعل متعدّی :۔ ہاں ہاں کرنا ۔ مُنہ سے ہُوں ہُوں کی آواز نکالنا +

؎۱ لو تو غنچہ بہار ہولی ہے + ہو تو بلبل نثار ہولی ہے + ہم سے گھونگٹ نکر عروسِ عیش + کھلی ابتو نگار ہولی ہے + ہو دیں جب تک نہ یار محفل میں + اپنی آنکھوں میں خار ہولی ہے (مؤلف) ....

(Homœopathic) ....

بات اپنے رُعب کی کوئی کرے وہ تو کچھ کہوں ۔ جیٹھا خموش سامنے ہُوں ہُوں کروں ہُوں ہُوں (دبیر)

(۲) کراہنا ۔ درد کی آواز نکالنا ۔ بیماری یا دُکھ میں آہ آہ کرنا (۳) ٹالنا ۔

ٹال مٹول کرنا ۔ لیت و لعل کرنا +

ہونا ۔ ہ ۔ فعل لازم :- (۱) شدن بُودن ہستن کا ترجمہ + ہست ہونا ۔ پیدا ہونا ۔

خلق ہونا ۔ جنم لینا ۔ وجُود پکڑنا (۲) ظاہر ہونا ۔ ظہُور پکڑنا (۳) واقع ہونا ۔

وارد ہونا ۔ صادر ہونا + بررُوے کار آنا (۴) موجُود ہونا ۔ رہنا ۔ ؎

جب خیال اُنکو ہُوا اِسکے ہم آنسُو پوچھیں ۔ وائے تقدیر مری آنکھ میں آنسُو نہ ہُوا (داغ)

(۵) کیا جانا ۔ کردہ شدن کا ترجمہ جیسے نہونے سے ہونا بہتر ہے ۔ ؎

باپ خاطر جانتے ہوا اپنا ہمکو بار بار ۔ اِسکے شکوے بار ہا تُمسے نہوئے کیسے ہوں (ظفر)

(۶) بچہ پیدا ہونا ۔ تولّد ہونا ۔ جیسے اُس کے ہاں کیا ہُوا ؟ بیٹا یا بیٹی (۷) اُٹھنا

کھڑا ہونا ۔ نمُودار ہونا ۔ پیدا ہونا ۔ ؎

یہ وہ دردِ دل نہیں ہے کہ ہو چارہ ساز کوئی ۔ اگر ایک بار مٹتا تو ہزار بار ہوتا + (داغ)

(۸) نوکر ملازم یا متعلّق ہونا ۔ جیسے کیا اب بھی یہ اُسی سرکار میں ہیں (۹)

جھڑنا ۔ نکلنا ۔ انزال ہونا ۔ آنا (۱۰) تکمیل کو پہنچنا ۔ پُورا ہونا ۔ تمام ہونا ۔ انجام

پانا ۔ جیسے وہ کام ہوگیا ۔ (۱۱) پیش آنا ۔ بنتا ۔ جیسے مُصیبت ہونا ۔ (۱۲)

حائض ہونا ۔ حیض آنا ۔ کپڑوں سے ہونا ۔ ایّام آنا ۔ جیسے اِسے تو کچھ نہ کچھ

بیماری ہے جو حمل کر نہیں ہوتی + جب ہونے کے دن آتے ہیں تو وہ کسی چیز

کو ہاتھ نہیں لگاتی (۱۳) چمٹنا ۔ لگنا ۔ لاحق ہونا ۔ جیسے دُکھ ہونا ۔ بیماری ہونا

بخار ہونا (۱۴) آنا ۔ پہنچنا (۱۵) ضمیرِ حاضر یا غائب کے ساتھ آکر وابستہ

اور متعلّق ہونے کے معنی دیتا ہے + بننا + ؎

نگاہوں میں اقرار سارے ہُوئے ہیں ۔ ہم اُنکے ہُوئے وہ ہمارے ہُوئے ہیں (آغا)

قفس سے چھوڑ دے تُو اب تو ہمکو اے صیّاد ۔ چمن میں کہتے ہیں پھر موسمِ بہار ہُوا (مصحفی)

(۱۶) بہم پہنچنا ۔ حاصل ہونا ۔ ملنا ۔ آنا ۔ ؎

جو تمہاری طرح تمسے کوئی جُھوٹے وعدے کرتا ۔ تمہیں مُنصفی سے کہدو تمہیں اعتبار ہوتا (داغ)

یہ مزہ تھا دل لگی کا کہ برابر آگ لگتی ۔ نہ تجھے قرار ہوتا نہ مجھے قرار ہوتا + (")

دُنیا میں مزہ عشق سے بہتر نہیں ہوتا ۔ یہ ذائقہ وہ ہے کہ میسّر نہیں ہوتا + (")

(۱۷) معلوم دینا ۔ گُزرنا ۔ لگنا ۔ ؎

فلک نہ دیکھ سکا دیکھوں اپنے یار کو میں ۔ کہ دیکھنا بھی مرا اُس کو ناگوار ہُوا (مُصحفی)

(۱۸) بننا ۔ بن جانا ۔ صُورت پکڑنا ۔ ہیئت اختیار کرنا ۔ ؎

جہاں کہ بیٹھ کے زُلفوں کو تُو نے شانہ کیا ۔ سب اُس زمین کا تختہ بنفشہ زار ہُوا (مصحفی)

دلگیر ہو کے غُنچہ بہارِ چمن ہُوا ۔ دِل تنگ بھی ہُوا تو نہ اُسکا دہن ہُوا (داغ)

کیا غم سے چھوٹتا نہیں انسان چارہ گر ۔ جو استخواں گھلا وُہیں جُزوِ بدن ہُوا (")

اُس کمانّدار کے ہاتھو نکلے نہ کیوں ہو قُرباں ۔ جو لگا تیر جگر میں سو وہ تصویر ہُوا + (ظفر)

(۱۹) بننا ۔ تیار ہونا ۔ ؎

جو عاشقی میں خاک ہُوا کیمیا ہُوا ۔ کہتا تھا آج خاک میں کوئی ملا ہُوا (داغ)

کن بیکسوں کا پردہ یہ چرخِ کُہن ہُوا ۔ جیتوں کا پیرہن نہ مُردوں کا کفن ہُوا (")

خاک کردیگی تری برقِ تجلّی ایک دن ۔ طُورِ سینا ترے مُشتاق کا سینا ہوگا (")

کیسا ہی زمانہ ہو مگر دوست دِل اپنا ۔ ہوگا نہ ہُوا ہے کسی عنواں نہ ہُوا تھا (")

(۲۰) جم جانا ۔ جم رہنا ۔ ہو رہنا ۔ ؎

ہم بھی گویا کہ نقشِ پا ہیں ضعیف ۔ جس جگہ بیٹھے پھر وہیں کے ہُوئے (ضعیف)

(۲۱) ٹھہرنا ۔ قرار پانا + تسلیم کیا جانا ۔ مانا جانا ۔ ؎

کیا نشانِ وفا بھی اے ظالم ۔ دلِ گم گشتہ کا سُراغ ہُوا + + (داغ)

نہ مٹا نقشِ غیر جی سے ترے ۔ یہ بھی میرے ہی دل کا داغ ہُوا (")

اے عشق رُخصت اے ہوس آرزُو سلام ۔ اپنا مقام آج سے دارالبقا ہُوا + (")

تن تن کے دیکھتے ہیں مجھے غیر بار بار ۔ میں انجمن میں آئینۂ انجمن ہُوا + (")

ہے واسطے ہر کام کے اک روز مقرّر ۔ ہوتا جو نہ انصاف تو محشر بھی نہوتا (")

(۲۲) پانا ۔ حاصل کرنا ۔ جیسے ناموری ہونا ۔ ؎

عُمرِ جاوید تو خضر کو ملی ۔ عیشِ جاوید سے فراغ ہوا (داغ)

(۲۳) پیش آنا ۔ ؎

اے اہلِ بزم چشمِ مروّت کو کیا ہُوا ۔ کیوں دیکھتے نہیں مری صُورت کو کیا ہُوا (داغ)

(۲۴) جاتا رہنا ۔ زائل ہوجانا ۔ کھویا جانا ۔ ؎

تلوار بے تکان اُٹھاؤ نہ ہاتھ میں ۔ علقت کہے گی ناز و نزاکت کو کیا ہُوا (داغ)

(۲۵) گُزرنا ۔ بیتنا ۔ کٹنا ۔ ؎

ترا دو روز کا وعدہ بھی نہیں حشر سے کم ۔ ایک اک دن مُجھے ایک ایک مہینا ہوگا (داغ)

(۲۶) مچنا ۔ جیسے دُھوم ہونا ۔ (۲۷) بُھوت چمٹنا ۔ جن و پری یا آسیب وغیرہ

کے جھپیٹے میں آنا ۔ چشم زخم پہنچنا ۔ نظر لگنا ۔ جیسے اسے تو کُچھ ہوگیا (۲۸)

لگنا ۔ پھبنا ۔ جیسے کسی نے کیا کسی کا نام ہُوا ۔ (۲۹) نپٹنا ۔ نباہ ہونا ۔ جیسے

اس سے گھر نہیں ہوگا +

ہونا نہونا ۔ ہ ۔ اسم مذکر :- عدم وجُود ۔ ہست و نیست ۔ جیسے اُسکا تو ہونا نہونا برابر ہے +

ہونا نہ ہونا ۔ ا ۔ فعل لازم :- بننا نہ بننا ۔ وقُوع میں آنا نہ آنا ۔ جیسے ہونا نہونا

خدا کے ہاتھ ہے پیروی کرنا ہمارا کام ہے +

ہونٹھ یا ہونٹ - ہ - سنسکرت अोष्ठ اوشٹھ - اسم مذکر: - لب - شُفت - مُنہ کے باہر کا اُوپر اور نیچے کا حصّہ - کنارۂ دہن +

ہونٹھ اُودے پڑ جانا - ہ - فعل لازم: سردی کے باعث لبوں کا نیلا پڑ جانا - کبود شدنِ لب کا ترجمہ +

ہونٹھ پپڑانا - ہ - فعل لازم: - لبوں کا خشکی یا تشنگی کے سبب نہایت خشک ہو جانا - پپیڑی بندھنا - پپیڑی بندھ جانا +

ہونٹھ پھٹنا - ہ - فعل لازم: - سردی یا خشکی کے باعث ہونٹوں کا شق ہو جانا +

ہونٹھ تک نہ ہلنا - ا - فعل لازم: - لبوں تک کا جنبش نہ کرنا - مُنہ سے بات تک نہ نکلنا - مُنہ سے اشارہ تک نہ ہو سکنا یا بات تک نہ ہو سکنا +

آزردہ ہونٹھ تک نہ ہلے اُسکے رُوبرو　　مانا کہ آپ سا کوئی جادو بیاں نہیں (آزردہ)

ہونٹھ چاٹا کرنا - ہ - فعل لازم: - کسی خوش ذائقہ چیز کا مزہ یاد کرکے ہونٹوں پر زبان پھیرا کرنا - مزے کا مشتاق رہنا - مزہ لیا کرنا - محوِ لذّت و لُطف ہو جانا - مزہ لیتے رہنا جیسے اگر آدمی ایک دن اُنکے ہاتھ کا پکا کھائے تو عمر بھر ہونٹھ چاٹا کرے +

ہونٹھ اے ظفر ہمیشہ چاٹا کرے مسیحا　　وہ تنکریں لب اپنے دے گر چٹا نالک بر (ظفر)

کیا کہوں تیغِ تبسّم کی حلاوت اُسکی　　اب تلک زخمِ جگر ہونٹھ سے چاٹا کرتا (معروف)

ہونٹھ چاٹا کیا میں تا دمِ مرگ　　لبِ شیریں کی آرزو نہ گئی + (رند)

تلخئ بادہ ہے وہ آپکے دن لذّت بخش　　ہونٹ چاٹا کرے اک گھونٹ جو پی لے تیشہ (داغ)

ہونٹھ چاٹتے رہ جانا - ہ - فعل لازم: محوِ لذّت ہو جانا - لذّت یاد کرتے رہ جانا - چٹخارے بھرا کرنا - مزہ یاد کرتے رہنا - ذائقہ نہ بھولنا - ہونٹھ ہی چاٹتے رہ جاؤ گے گر چکھ لو گے - شیخ صاحب یہ بہت بادۂ گلفام لذیذ ہے

ہونٹھ چاٹ چاٹ کر کھانا - ہ - فعل متعدّی: محوِ لذّت ہو کر کھانا - نہایت ذائقہ پانا +

ہونٹھ چاٹنا - ہ - فعل لازم: - (۱) ہونٹھوں پر زبان پھیرنا - کسی خوش ذائقہ چیز کا مزہ لیتے رہنا - کسی چیز کا ذائقہ یاد کرنا - کسی چیز کی یاد میں چٹخارے بھرنا - نہایت لذّت یاب ہونا - محوِ لذّت و لُطف ہونا - لذّت لینا - ذائقہ لینا - مزہ لے لے کر یاد کرنا - لذیذ و خوشگوار چیز کا ذائقہ یاد کرنا - مزے کا مشتاق رہنا ~

میں چاٹتا ہوں ہونٹھوں کو صبحِ شبِ فراق　　لذّت ملی ہے تلخئ کام و دہن میں کیا (زکی)

چاٹتا ہوں دن بھر اپنے ہونٹھ بیداری میں　　شب کو وہ بوسہ جو کرتے ہیں عنایت خواب میں (ناسخ)

آب باقی ہے جو خنجر میں تو پھر سیراب کر　　چاٹتے ہیں ہونٹھ اے قاتل ترے بسمل ہنوز (رند)

خنجرِ ناز نے کیا چاٹ لگائی دل کو　　چاٹتا ہونٹھ ہے لے لیکے جراحت کے مزے (ذوق)

یہ مزا پایا کہ اب چاٹتا ہوں اپنے ہونٹھ　　دو لبِ شیریں سے پیارے ایک باری اور بھی (جرأت)

لبِ شیریں جو ترے خواب میں دلبر چاٹے　　یاد کر ذائقہ ہونٹھ اپنے کمر چاٹے (ظفر)

دے مجکو بوسہ لبِ شیریں کا وہ تجکو ظفر　　ہونٹھ اپنے کرکے یاد اُس لعلِ جاں پرور کو چاٹ (ظفر)

ہونٹھ چاٹے اپنے مجنوں گر ہو لذّت آشنا　　وہ نمک شورِ جنوں ہے عاشقی میں ڈالدوں (〃)

رشک سے کیونکر نہ اپنے ہونٹھ چاٹیں مدّعی　　حق تعالٰے نے دیا ہے وہ لبِ گویا تجھے (〃)

تمام عمر رہے ہونٹھ چاٹتے اپنے　　جو بوسے خواب میں اک شب تمہارے لب کے لئے (〃)

ہونٹھ چاٹیں اے ظفر کیونکر نہ میرے زخمِ دل　　تب حلاوت سے لگائی آبِ تیغ کیں کی چاٹ (〃)

لگی ہے وصفِ لبِ یار کی زباں پہ چاٹ　　رہا ہوں ہونٹھ جو میں لذّتِ بیاں پہ چاٹ (〃)

دانتوں پہ اُس کے دانت ہو سارے جہان کا　　کہتے ہیں لوگ چاٹ کے ہونٹوں کو ہائے دانت (برق)

(۲) ہونٹھ چوسنا - لب لیسیدن کا ترجمہ - ~

کیا ذکر ہے ہونٹھ چاٹنے کا　　کچھ اور مزا چکھائیں گے ہم +　　(مومن)

ہونٹھ چبانا - ہ - فعل متعدّی: - لب از خشم گزیدن کا ترجمہ - غُصّہ اُتارنے افسوس ظاہر کرنے یا حسرت و رنج اظہار کرنے کے واسطے ہونٹوں کو دانتوں سے پیسنا - ہونٹھ کاٹنا - دانت پیسنا + ~

تُو نے مُنہ پھیرا سوالِ بوسہ پر مجھسے جو یار　　ہونٹھ میں غُصّے میں دانتوں سے چبا کر رہ گیا (آتش)

ہونٹھوں میں دابکر جو گلوری دی یار نے　　کیا دانت پیسے غیر نے کیا کیا چبائے ہونٹھ

کیوں شب و روز میں ہونٹھ اپنے چبایا نکروں　　سخت ارمان ہے اے ماہِ لقا بوسہ کا (ناسخ)

اے گُل جو تُو نے پان چبا کر دکھائیں ہونٹ　　حسرت سے کیا ہی غنچۂ گُل نے چبائے ہونٹ (〃)

اُس غیرتِ قمر کے اگر دیکھ پائے ہونٹھ　　لعلِ یمن بھی رشک سے اپنے چبائے ہونٹھ (قلق)

دانت پیسا نکرو عاشق پر　　جان یوں ہونٹھ چبایا نکرو　　(رند)

میں ہی تنہا نہیں کچھ ہونٹھ چباتا اپنے　　حسرتِ بوسہ میں لب میں تہِ دنداں کتنے (〃)

ہونٹھ اپنے ہم چباتے رہے چُپکے دیر تک　　تُو نے چبا کے بات جو دالان میں کہی (ظفر)

کیونکہ حسرت سے نہیں ہونٹھ چباؤں اپنے　　غیر کو آگے مرے تمنے دیا پان لگا + (〃)

(۲) غُصّہ دکھانا - دانت پیسنا + سمجھ لینے یا سزا دینے کا اظہار کرنا - ارادۂ تذلیل کرنا -

بال بنوانے لگے پیچ میں لانا سیکھے　　سُرمہ بھی دینے لگے آنکھ لڑانا سیکھے +

پان کھا کھا کے بہت ہونٹھ چبانا سیکھے　　اُڑ چلے ایسے کہ بے پر کی اُڑانا سیکھے

دھیان اسکا نہ رہا قول و قسم بھی کچھ ہیں +

نا سمجھ ہیں جو یہ سمجھے ہیں کہ ہم بھی کچھ ہیں

ہونٹھ چپکنا - ہ - فعل لازم: - شیرینی کے مارے لب بند ہونا - نہایت شیریں چیز کی تعریف میں بولتے ہیں - (تربوز کی تعریف) ~

میٹھے اور سرد ہیں اتنے کہ ذرا نام لئے　　ہونٹھ چپکے ہیں جدا دانت ہیں کٹکٹے (نظیر)

ہونٹھ چُوسنا - ہ - فعل متعدّی: - لب لیسیدن کا ترجمہ - لبوں کو مُنہ سے چاٹنا +

ہونٹھ خشک ہونا۔ ا۔ فعل لازم:۔ گرمی یا تشنگی یا خوف و ندامت کے باعث لب خشک ہونا۔ منہ سوکھنا۔ منہ فق ہونا۔ منہ پر ہوائی اڑنا ✣ ف

ہونٹھ کیا خشک ندامت سے ہوئے ناسخ کے　　اس گل تر نے جو کل شکوہ کیا بوسے کا (ناسخ)

ہونٹھ سی دینا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ زبان سی دینا۔ منہ بند کر دینا۔ خاموش کر دینا۔ چپ لگا دینا۔ منہ کیل دینا ✣ ف

اپنے جینے کی دعا بھی تو نہیں کیجاتی　　سی دئے ہونٹ خموشی نے شکایت کیسی (داغ)

ہونٹھ کاٹنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ ہونٹھ چبانا۔ غضب یا غصہ کے باعث دانت پیسنا۔ افسوس ظاہر کرنا ✣ حسرت سے ہونٹھ چبانا۔ جلنا۔ رشک کرنا۔ حسد کرنا ✣

کاٹتے ہیں ہونٹھ اس حسرت سے ہم لب بادہ نوش　　لب بہ لب محفل میں تجھسے ساغر مل کیوں ہوا (ظفر)

کاٹیں ہونٹھ اپنے نہ کیوں ہم کہ لب ساغر سے　　منہ کو بیہوش ترے ہائے ستم چوستے ہیں (〃)

ہونٹھ کٹا۔ ہ۔ صفت:۔ کفتہ لب۔ کفیدہ لب۔ لب تراشیدہ۔ وہ شخص جسکا اوپر یا نیچے کا ہونٹھ چرا ہوا یا تراشا ہوا یا ندارد ہو ✣

ہونٹھ لگائے ٹوٹنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ کسی چیز کا نہایت خستہ اور بھربھرا ہونا ✣

ہونٹھ ملنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ زباندرازی و بیہودہ گوئی کی سزا دینا۔ منہ مسلنا۔ دہاں دریدہ ہونے کی سزا دینا۔ منہ پھٹ ہونے کی سزا دینا ✣ ف

یہ یاد رہے خوب ترے ہونٹھ ملونگا　　اگر اب کے کسی بات پہ اے یار نہیں کی (رنگین)

جو رشک گل سے ہو گویا زبان غنچۂ گل　　ملوں نہیں ہونٹھ ترے لے دہان غنچۂ گل (نکہت)

چڑھا کر ساغر لبریز جس دم تو نکلتا ہے　　ترا انداز ہنسنے کا گلو کے ہونٹھ ملتا ہے (مشتاق)

کچھ سنا مجذوب تونے بھی کہ وقت کوچ حسن　　ہونٹھ مل کر فوج خط یار نے تنخواہ لی (مجذوب)

ہونٹھ ملوں تو دودھ نکل پڑے۔ ہ۔ محاورہ:۔ یعنی ابھی شیرخوار اور دودھ پیتے بچے ہو ذرا زور کردوں تو پیا ہوا دودھ نکل آئے ✣

ہونٹھ ہلانا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ لب ہلانا۔ بات کرنا۔ بولنا۔ زبان سے بات نکالنا۔ بات کہنا ✣ چرکنا۔ چوں چنگ نکالنا ✣

ٹک ہونٹھ ہلاؤں تو یہ کہتا ہے نہ بک بے　　اور پاس جو بیٹھوں تو سناتا ہے سرک بے (نظیر)

ہونٹھ ہلنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ لب کو جنبش ہونا۔ زبان یا منہ ہلنا۔ منہ سے کچھ نکلنا ✣

گزرتے ہیں تجھے اظہار مدعا کے گماں　　مرا جو ہونٹھ بھی اے بدگمان ہلتا ہے (ظفر)

ہونٹھل۔ ہ۔ صفت:۔ موٹے اور بڑے بڑے ہونٹھوں والا۔ عربی برطام و برطال فارسی لنجن ✣

ہونٹھوں۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ ہونٹھ کی جمع۔ لبوں۔ یہ وہ جمع ہے جو حروف مغیرہ کے آجانے سے واؤ مجہول اور نون غنہ کے ساتھ بنائی جاتی ہے۔ جیسے ہونٹھوں پر ہونٹھوں میں ہونٹھوں کو وغیرہ۔ ف

وہ ناتواں ہوں کہ میری صدا نہیں سنتے　　ہزار رکھتے ہیں احباب کان ہونٹھوں پر (امیر)

نگہ بیٹھ وہ لب شیریں تو تل ہو خال سیاہ　　بجا ہے تل شکری کا گمان ہونٹھوں پر (〃)

ہونٹھوں پر۔ ہ۔ تابع فعل:۔ برلب۔ لبوں پر ✣ زبان پر ✣ سر زبان ✣ منہ پر ✣

سوائے گریہ نہیں گو کہ کام صورت زخم　　ہنسی بھی ہے کوئی دم مہمان ہونٹھوں پر (امیر)

ہونٹھوں پر پپڑی جمنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ تشنگی یا خشکی کے باعث ہونٹھوں پر ورق سے بننا۔ پھپیڑی بندھنا ✣

ہونٹھوں پر جان آنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ جاں بلب ہونا۔ مرنے کے قریب ہونا۔ قریب بمرگ ہونا۔ نزع کا عالم ہونا ✣ ف

ہونٹھ رکھنے دے جان ہونٹھوں پر　　آئی ہے میری جان ہونٹھوں پر (ناسخ)

ہونٹھوں پر زبان پھرنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ تشنگی یا خشکی لب کے سبب زبان کا ہونٹھوں کو چاٹ چاٹ کر تر کرنا ✣ ف

پلاؤ آب دم تیغ تشنہ کاموں کو　　عطش سے پھر رہی ہے زبان ہونٹھوں پر (امیر)

ہونٹھوں پر زبان پھیرنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔ ہونٹھ چاٹنا۔ ہونٹھ چاٹ چاٹ کر کسی ذائقہ کو یاد کرنا۔ محو لذت و ذائقہ ہونا ✣ زبان سے ہونٹھ چاٹنا ✣ تشنگی کے سبب لعاب دہن سے لب تر کرنا ف

بوسۂ لب یہ ہوئے شیریں　　پھیرتا ہوں زبان ہونٹھوں پر (ناسخ)

ہونٹھوں سے دودھ کی بو نہیں گئی۔ ا۔ محاورہ:۔ ابھی تک شیرخوار بچے ہو۔ ابھی دودھ پیتے بچے اور نادان ہو ✣ (طنزاً کہتے ہیں)

ہونٹھوں کا ہلنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ ہونٹھوں کو جنبش ہونا۔ زبان ہلنا۔ دہن میں حرکت ہونا۔ آہستگی سے بات ہونا۔ لبوں کا متحرک ہونا ✣ ف

کیا طبع میں جودت ہے چٹ دل کی اڑا جانا　　ہونٹھوں کا یہاں ہلنا واں بات کا پا جانا (ذوق)

ہونٹھوں کی مسی پوچھو۔ ا۔ محاورہ:۔ سلیقہ سے بات کرو۔ بات کرنے کا سلیقہ سیکھو۔ زنانے مت بنو۔ عورتوں کی سی باتیں مت کرو ✣ (یہ محاورہ دہلی کے بانکوں سے متعلق ہے جو حریف نوجوان سے مقابلہ کرتے وقت کہتے ہیں)

ہونٹھوں میں کہنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ آہستہ سے بات کہنا۔ چپکے سے کہنا۔ منہ ہی منہ میں بولنا ف

کچھ غیرت ہونٹھوں میں کہے ہے یہ جو پوچھو　　تو وہ میں ٹھکرتا ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا (مومن)

ہونٹھوں میں مسکرانا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ زیر لب تبسم کرنا۔ خندۂ زیر لب کرنا۔ تبسم کرنا۔ اس طرح ہنسنا کہ دانت نہ کھلیں اور ہونٹھ ہی پھڑک کر رہ جائیں۔ ف

مگر ہنسی تری گلشن میں یاد آتی ہے   کلی کلی جواب ہونٹوں میں مسکراتی ہے [illegible]

ہونٹھی۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ گھوڑے کا دہانہ۔ دہانہ کی زنجیر۔ نہاری +

ہَوَنس۔ ا۔ اسم مؤنث :۔ (۱) لالچ۔ لوبھ۔ حرص۔ طمع۔ ہَوَس۔ (۲) چونپ۔ اُمنگ۔ (۳) رشک۔ ریس (یہ لفظ ہَوَس سے بگڑ کر ہونس بنا ہے)

ہَونس کرنا۔ ا۔ فعل متعدی :۔ ریس کرنا + لالچ کرنا + طمع کرنا۔ لوبھ کرنا +

ہَونس ہونا۔ ا۔ فعل لازم :۔ حرص ہونا۔ طمع ہونا + رشک ہونا۔ ریس ہونا +

ہُونس۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ ٹوک۔ نظرِ بد۔ چشم زخم۔ نظر + رشک۔ حسد۔ جلن۔ عداوت۔ بیر۔ ایرکھا۔ بُغض۔ کینہ۔ بدخواہی +

ہُونس سے ریس بھلی۔ ہ۔ محاورہ :۔ حسد سے رشک اچھا۔ عداوت سے رشک بہتر ہے +

ہُونس کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ حسد کرنا۔ جلنا + رشک کھانا +

ہُونس کھاگئی۔ ہ۔ محاورہ :۔ نظرِ بد نے اثر کرلیا۔ ٹوک لگ گئی۔ نظر نے مار ڈالا۔ چشم زخم پہنچنے کی نسبت بولتے ہیں + ؎

یہ کس کی ہُونس وصل کو اکبار کھاگئی   بیمارِ ئے فراق مجھے یار کھاگئی + (ظفر)

ہُونس لگ جانا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ ٹوک میں آجانا۔ نظر لگ جانا۔ آسیبِ چشم زخم رسیدن کا ترجمہ +

ہُونسا سو مُوسا۔ ہ۔ کہاوت :۔ جس نے حسد کیا اُس نے اپنا ہی نقصان کیا۔ حاسد آپ ہی نقصان اُٹھاتا ہے +

ہُونسنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ (۱) نظر لگانا۔ ٹوکنا (۲) جلنا۔ حسد کرنا۔ کسی کی کثرتِ اولاد یا جاہ و مال کو دیکھکر حسد کرنا۔ رشک کرنا۔ بُرائی چاہنا۔ بداندیشی کرنا۔ بدخواہی کرنا +

ہَونکنا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ (۱) ہانپنا۔ سانس پھولنا۔ سانس نہ سمانا (۲) شیر کا بولنا۔ شیر کا ڈُڈکنا۔ دہاڑنا۔ گاجنا۔ گرجنا۔ ؎

جس دشت میں باجے دُہلِ حرمِ بُز اکبار   ہیبت سے اُدھر آنکے ہونکے نہ کبھو شیر (سودا)

ہونگے پُوت تو پُوجیں گے بھوت۔ ہ۔ محاورہ :۔ اولاد کی اُمید پر بھوت پریت کی پرستش بھی منظور ہے۔ یعنی کچھ نفع ہو تو خدمت بھی کریں ورنہ کیا غرور۔ اپنی گوں کو سب کچھ کرتے ہیں +

ہَونق۔ ا۔ صفت :۔ احمق۔ بیوقوف۔ کم فہم۔ مودھو۔ گاؤدی۔ خواخبطا۔ بلّلا۔ خیلا + جانگو۔ وحشی (یہ لفظ عوج بن عوق سے عوج بن عنق ہوا اور پھر کثرتِ استعمال سے عوام الناس نے ہونق بنایا چونکہ عوج ایک طویل القامت شخص تھا جو حضرت آدم سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت تک رہا پس کُلُّ طَوِیلٍ اَحمَقٌ کے خیال سے بیوقوف پر اطلاق ہونے لگا جس طرح عوج بن عنق بیوقوف کے لئے مستعمل ہے اسی طرح ہونق۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ہبنّق سے جو ایک بیوقوف کا نام تھا ہونق کرلیا۔ واللہ اعلم بالصّواب)

ہونہار۔ ہ۔ صفت :۔ (۱) ہونے جوگ۔ وہ لڑکا یا پودا جس میں رشید یا سرسبز ہونے کی علامتیں پائی جائیں۔ وہ شخص جس کے چہرے سے لیاقت کے آثار نمایاں ہوں۔ ہونے والا۔ پروان چڑھنے اور بڑھنے کے قابل۔ جیسے ہونہار بردے کے چکنے چکنے پات (۲) نازل ہونے والا۔ آنے والا۔ قریب الوقوع۔ شُدنی امر۔ وہ بات جس کا ہونا ازل میں لکھا گیا۔ جیسے ہونہار ہوکر ٹلے۔ (۴) نصیب ور۔ صاحب اقبال۔ اقبالمند۔ صاحب نصیب + لائق۔ قابل +

ہونہار بِروے کے چکنے چکنے پات۔ ہ۔ کہاوت :۔ صاحب نصیب اور صاحب اقبال اولاد کے آثار ہی اچھے ہوتے ہیں۔ پُوت کے پاؤں پالنے ہی میں معلوم ہوجاتے ہیں۔ جیسے خدا دیکھا نہیں عقل سے پہچانا ہے ہونہار بِروے کے چکنے چکنے پات تمہارا لاڈ پیارا اسکا کھوجڑا کھوئیگا (سُگھڑ سہیلی)

ہونہو۔ ہ۔ تابع فعل :۔ غلط ہو یا صحیح + بالضرور۔ اَوَش کرکے۔ لاکھوں میں۔ لابُد۔ شرطی۔ جیسے ہونہو وُہی ہو +

ہونی۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) ہونے والی۔ پیش آنے والی۔ قسمت یا نصیب کی بات۔ شُدنی۔ جیسے ہونی بلوان ہے۔ ہونی ہوکر رہے + ٹلے یا نیوالی فیصل ہونیوالی ؎

اِدھر میں ہوں اُدھر محشر میں تُو ہو   جو ہونی ہو خدا کے رُوبرُو ہو + (حضورِ نظام)

(۲) ممکن۔ قابل الوقوع +

ہونی نہیں۔ ہ۔ محاورہ :۔ کلمۂ ضد۔ ممکن نہیں۔ کیا مقدور۔ کیا امکان۔ جیسے اُسے یہی ضد چڑھی ہے کہ ہونی نہیں جو میں سادہ انگرکھا پہنوں (سُگھڑ سہیلی)

ہونی ہو سو ہو۔ ہ۔ محاورہ :۔ ہرچہ باداباد۔ جو کچھ ہو سو ہو۔ جان رہے یا جائے۔ کچھ ہی ہو + ؎

انشا جو ہونی ہووے سو ہو دل کہے ہی یوں   تا چند ضبط آج تو اُس دلربا کو چھیڑ +
بیجا کے چُپکے چُپکے دوشالے کے نیچے ہاتھ   ناخن گڑو کے چٹکی لے انگشت پا کو چھیڑ
([illegible])

ہوونے۔ ہ۔ ہونا کا اِمالہ :۔ مصدری الف کی یائے مجہول سے بدلی ہوئی صورت +

ہونے دو۔ ہ۔ محاورہ :۔ (۱) ہوجانے دو۔ ہولینے دو۔ سُہاگ گھوڑی ؎

کھائے نہ جانے پِنڈیاں لاڈو میری باندھے نہ جانے بند + سیانی ہونے دو
باوا سے کس دیا ڈولا اماں بیوی جانے نہ دے + سیانی ہونے دو

مری آنکھوں پہ مرے مُنہ پہ نہ تم رکھو ہاتھ   حرفِ مطلب کسی صورت سے ادا ہونے دو (داغ)

(۲) لڑنے دو۔ لڑائی ہونے دو۔ ۔

آئینہ اپنی نظر سے نہ جدا ہونے دو　　کوئی دم اور بھی آپس میں ذرا ہونے دو (داغ)

(۳) مت روکو۔ منع نکرو۔ ۔

ہم بھی دیکھیں گے کہاں تک نہ توجّہ ہوگی　　کوئی دن تذکرۂ اہلِ وفا ہونے دو (داغ)

(۴۔ کلمۂ استغنا) کچھ پروا نہیں۔ کیا پروا ہے۔ کیا ڈر ہے۔ ۔

جب سُنا داغ کوئی دم میں فنا ہوتا ہے　　اُس ستمگر نے اشارے سے کہا ہونے دو (داغ)

(۵) آنے دو۔ ذرا آجائے۔ ۔

ہاتھ باندھے ہُوئے اغیار کے ساتھ آئیگے　　ہم دکھا دینگے مزار و زجزا ہونے دو (داغ)

ہونے دینا۔ ہ۔ فعل متعدّی:۔ (۱) لڑنے دینا۔ لڑائی سے نرو کنا۔ آپس میں چلنے دینا (۲) کسی کام کو بند نہ کرنا۔ جاری رہنے دینا۔ (۳) آنے دینا۔ جھڑنے دینا۔ منزّل ہونے دینا +

ہونے کے دن آئے۔ ہ۔ محاورۂ عو:۔ حیض آنے کے دن آئے۔ ایامِ حیض قریب پہنچے +

ہونے والا۔ ہ۔ صفت:۔ ہونہار۔ ہونے جوگ۔ شُدنی پیش آنیوالا + مُمکن۔ مُمکن الوقوع +

ہووے۔ ہ۔ باشد، باشود کا ترجمہ:۔ اب اسکی بجائے ہو بولتے ہیں +

ہُوہا۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ (۱) غُل شور۔ غوغا۔ غُل غپاڑا۔ ہانک پکار۔ ترولا۔ چیخم دھاڑ (۲) ہنسی ٹھٹّے کی آواز۔ ہاہُو (۳) کبوتروں کے اُڑانے کی آواز۔ (۴) ہنگامہ۔ فساد۔ آشوب (۵) اُلّو کی آواز۔ صدائے بُوم (۶) دُھوم دھام +

ہُوہا کرنا۔ ہ۔ فعل متعدّی:۔ غُل مچانا۔ شور مچانا +۔ واہی تباہی بکنا + ٹھٹّا اُڑانا۔ قہقہہ لگانا + کبوتر اُڑانا۔ مسخراپن کرنا جیسے امیروں کی صحبت میں ہُوہا کرنیوالے خوش رہتے ہیں +

ہُوبہُو۔ ع۔ صفت:۔ ہو بہو۔ جوں کا توں۔ من و عن۔ بعینہٖ +

ہُوئی۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ ہندؤں کے ایک تہوار کا نام جو دیوالی سے آٹھ روز پیشتر منایا جاتا ہے +

ہوے۔ ہ۔ ندا:۔ (گنوار) وہ لفظ جو ندا کے وقت منادیٰ کے نام پر مصوت کے واسطے زیادہ کردیتے ہیں جس کا جواب بھی یہی ہوتا ہے + ہوت میاں + واہ۔ ادہو +

ہوئے بے ظالم۔ ا۔ محاورہ:۔ کلمۂ مدح مشتمل بر مذمّت۔ اہا۔ کیا بات ہے۔ کہیں نظر نہ لگ جائے۔ ادہو۔ واہ واہ۔ کیا کہنا ہے +

ہُویدا۔ ف۔ صفت:۔ ظاہر۔ روشن۔ آشکارا۔ عیاں۔ پرگھٹ۔ کُھلا ہُوا۔ واضح۔ صاف۔ پیدا۔ صریح +

ہُوئی ہے نہ ہوگی۔ ہ۔ محاورۂ عو:۔ کلمۂ ضد۔ (۱) ممکن نہیں۔ کیا مجال۔ کیا ممکن۔ ہرگز نہیں ہوسکتی۔ جیسے یہ بات تو ہُوئی ہے نہ ہوگی (۲) نہایت بے مروّت اور ناآشنا ہے جیسے دُنیا کسی کی ہوئی ہے نہ ہوگی + رنڈی کسی کی ہوئی ہے نہ ہوگی +

ہوئے ہیں نہ ہوں گے۔ ہ۔ محاورہ:۔ ممکن نہیں۔ ناممکن ہے + محض بیمروّت بیدید اور ناآشنا ہیں۔ ۔

اے دل نہ ل بتوں سے کہنے پہ جا کسی کے　　ہرگز ہُوئے نہ ہوں گے یہ آشنا کسی کے (شوکت)

ہی۔ ہ۔ کلمۂ حصر:۔ (۱) فقط۔ صرف۔ اکیلا۔ تنہا۔ محض۔ نِرا۔ جیسے یہاں میں ہی ہُوں یعنی میرے سوا کوئی نہیں (۲۔ برائے تاکید) بالکل۔ ذرا۔ اندک۔ ۔

دل لگی اُن کی دل لگی ہی نہیں　　رنج بھی ہے فقط ہنسی ہی نہیں (داغ)

دل لگی دل لگی نہیں ناصح　　تیرے دل کو ابھی لگی ہی نہیں (//)

اُڑ گئی یوں وفا زمانے سے　　کبھی گویا کسی میں تھی ہی نہیں (//)

جان کیا دُوں کہ جانتا ہُوں میں　　تم نے یہ چیز لے کے دی ہی نہیں (//)

ہم تری آرزو پہ جیتے ہیں　　یہ نہیں ہے تو زندگی ہی نہیں (//)

(۳) دِل مِن۔ ہِردہ (ہیا ہی سے بنا ہے) +

ہَئی۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ حیرت + دُھوم +۔ تہلکہ +۔ دھاک +۔ شور و غلغلہ (ہنگامہ اور محلِ تعجب پر اس کا استعمال ہوتا ہے جس کی اصل ہائے ہے)

ہَئی پڑنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ مقامِ حیرت اور محلِ تعجّب کا واقع ہونا + شور و غلغلہ وہنگامہ بلند ہونا۔ دُھوم مچنا۔ تہلکہ پڑنا۔ دھاک ہونا + ۔

ہیں تو دوگانا ہوں دو اسم پہ جا ہی پڑے　　شہر میں اسکی دُھوم ہو خلق میں ایک ہَئی پڑے (رنگین)

ہَئی مچنا۔ ا۔ فعل لازم:۔ دیکھو (ہئی پڑنا)

ہے۔ ہ۔ کلمۂ ایجاب:۔ (۱) ہست یا است کا ترجمہ۔ جیسے آیا ہے۔ گیا ہے۔ میرا ہے۔ تیرا ہے وغیرہ (۲۔ کلمۂ تعجّب) جیسے ہے ابھی تو اچھا بھلا تھا ابھی مرگیا (۳۔ کلمۂ تاسّف) افسوس۔ ہائے۔ جیسے ہے وہ بھی نہ بچا (دوم و سوم معنی میں ہائے کا مخفف ہے)

ہے غضب۔ ہے ظالم۔ ا۔ محاورہ:۔ نہایت رنج و حسرت اور افسوس کا مقام ہے ۔

خط کے لانے میں اگر پیکِ صبا نے دیر کی　　ہے غضب آنے میں کیوں پیکِ قضا دیر کی (ناسخ)

پھر سکی میرے گلے پر نہ چُھری ہے ظالم　　ورنہ گردُوں سے ہُوے کارِ نمایاں کیا کیا (آتش)

ہے یوں ہیں۔ ہ۔ محاورہ:۔ اسی طرح بجا ہے۔ آپ کا کہنا دُرست ہے۔ یہی ٹھیک ہے۔ اسی طرح ہے۔ واقع میں۔ درحقیقت۔ فی الحقیقت + ۔

دل کے ہاتھوں سے ہُوں اے حضرتِ ناصح ناچار　　ورنہ ہے یوں نہیں جو کچھ آپ نے ارشاد کیا (معروف)

ہَیبا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ (گنوار) دیکھو (ہوّا) بچّوں کے ڈرانے کا کلمہ +

ہیا - ہ - اسم مذکر :- (۱) ہِردہ - دل - من ۰: چِت ۰ جگر - کلیجہ - قلب + جیسے کوئی آنکھوں کا اندھا کوئی ہیئے کا اندھا - (۲) جُرأت - دلیری چھاتی - حوصلہ +

ہِیا کُھلنا - ہ - فعل لازم :- ہِردہ کُھلنا - چشمِ بصیرت کا وا ہونا + دل کی آنکھ کُھلنا - غیب کی بات معلوم ہونے لگنا + دل کُھلنا - جُرأت ہونا - حوصلہ ہونا +

ہَیئات ع - اسم مؤنث :- بنایا جانا - تیار ہونا - تہیّہ اِسی سے ہے (۱) صُورت - شکل - چہرہ مُہرہ - (۲) ڈَول - ساخت - بناوٹ - دھج (۳) ایک علم کا نام جس سے اشکالِ افلاک و مساحتِ کُرۂ ارض معلوم کرتے ہیں - اَجرامِ فلکی کا بیان زمین کی گردش او رکشش وغیرہ سب علمِ ہیئت سے متعلق ہے +

ہِیاؤ یا ہِیاو - ہ - اسم مذکر :- (ہِیا) ۱- ہیاؤ - حوصلہ - جُرأت - ہمّت - مردانگی - دلیری - چھاتی (۲) بہادری - شُجاعت - دلاوری (۳) طاقت - زور - بل +

ہیاؤ پڑنا - ہ - فعلِ لازم :- جُرات ہونا - حوصلہ ہونا - ہمّت پڑنا +

ہیاؤ کُھلنا - ہ - فعلِ لازم :- ہیاؤ کُھلنا - جُرات ہونا - دلیری ہونا - دل کی دہشت یا ڈر نہ رہنا + ڈر نکلنا - جھجک مِٹنا + حوصلہ ہونا +

ہَیبَت ع - اسمِ مؤنث :- خوف - دہشت - بھے - ڈر - رُعب - دھاک - دھڑکا +

ہیبت زدہ ع + ف - صفت :- خوف زدہ - خوف کا مارا ہوا + ڈرپوک + دہشت کا مارا ہوا - ڈرا ہوا +

ہیبت ناک ع + ف صفت :- خوفناک - دہشتناک - پُرخطر - بھیانک - ڈراؤنا - مُہیب +

ہیت - ہ - اسم مذکر :- (۱) سبب - باعث - کارن - ارتھ (۲) لاگ - لگن - لو - تعلّق + ربط - عشق - محبّت (بکسرِ اوّل و یائے مجہول ساکن) ع دوہا +

اگلے کے دن پاچھے گئے ہر سو کیو نہ ہیت ... اب پچتائے کیا ہوت ہے جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

ہَیئَت ع - اسم مؤنث :- (۱) دیکھو (ہیئات نمبر ۱-۲-۳) - (۲-۱) حال - حالت - کیفیت - ڈھنگ - طور - طریق +

ہیٹ - ہ - تابع فعل :- (۱) نیچے - تلے - زیر - تحت + پست - نیچا - اوچھا - اونے - چھوٹا - سفلہ - کمینہ + (۲ - پنجاب) پاس - نزدیک - قریب (بکسرِ اوّل و یائے مجہول ساکن)

ہیٹا - ہ - صفت :- چھوٹا - کم - گھاٹ - ناقص - گھٹیا + زیر + کمینہ - سفلہ - کم رُتبہ - کمتر - ہینا - پست ہمّت - نامرد - عاجز - کمزور + بُزدل - ڈرپوک - بودا - اودے - کم درجہ کا - جیسے نصیبے کا ہیٹا :- وہ بڑا ہیٹا ہے (بکسرِ اوّل و یائے مجہول ساکن)

ہیٹاپن - ہ - اسم مذکر :- (۱) کمینہ پن - سفلہ پن - کمینگی - سفلگی - اوچھا پن - کمظرفی - (۲) بُزدلی - نامردی - کم ہمّتی - پست ہمّتی +

ہیٹی - ہ - اسم مؤنث :- سُبکی - خِفّت - ذِلّت + بدنامی - رُسوائی + بیقدری - بےتوقیری - تحقیر - پت بھنگ - نرآدر + (بکسرِ اوّل و یائے مجہول ساکن)

ہیٹی کرنا - ہ - فعل متعدی :- ذلّت اُٹھانا - رُسوائی کرنا - تضحیک کرانا - ہنسی اُڑوانا - دو کوڑی کی بات کرنا - اپنے رُتبہ سے کوئی کام کم کرنا - لُٹیا ڈبونا +

ہیٹی ہونا - ہ - فعل لازم :- ہتک کی ہونا - ذِلّت ہونا - سُبکی ہونا - خفّت ہونا - بات بگڑنا - ناک کٹنا - تضحیک ہونا - رُسوائی ہونا ع

تیری ہیٹی ہُوئی اے گنبدِ گردوں کیا کیا ... اُٹھ گئے خوانِ کرم سے ترے جہاں کیا کیا (آغا)

ہَیجا ع - اسمِ مؤنث :- جنگ - لڑائی - کارزار - جُدھ - بھارت - جدال قتال - رزم - محاربہ

ہَیجان ع - اسم مذکر :- (۱) جوش - برانگیختگی - اُبال - اُبھان - کسی مادہ کا اُبھار +

ترے گیسوؤں نے دیکھے جوشِ سودا ہوگیا ... روئے آتش ناک سے ہیجانِ سودا ہوگیا (ناسخ)

(۲) تیزی - شِدّت - زور - غلبہ - چڑھاؤ +

ہیجڑا - ہ - اسم مذکر :- (از ہیز بمعنی مخنّث) (۱) خصّی - اختہ - فوطے نکالا ہُوا - وہ شخص جس کے خُصیے اور عُضوِ تناسل کاٹ ڈالا ہو عربی مجبوب (۲) مُخنّث ہیز - ننپُسک - خوجہ - خواجہ سرا - (۳ - صفت) نامرد - زنخہ - زنانہ + زن صفت - مادہ رُو + بودا - سُست - وہ شخص جو بہادر نہو +

(اصل میں ہیز تھا اِس میں رائے ثقیلہ جو ہندی میں علامتِ تصغیر بالتحقیر ہے لگا کر ہیجڑا کرلیا جس طرح قصّاب کو بتحقیر قصابڑا - نائی کو ناوڑا - میو کو میوڑا - حکیم کو حکیمڑا کہتے ہیں اسی طرح ہیز کو ہیزڑا کرلیا چونکہ جیم تازی اور زائے مُعجمہ کا باہم بدل ہے اور اہلِ ہند زائے معجمہ کی بجائے جیم تازی ہی بولتے ہیں پس اِس وجہ سے ہیزڑا کا ہیجڑا ہوگیا +

یہ مُخنّث بنانے کا قاعدہ ابتدا میں مُلک خطا و خُتن سے شروع ہُوا اور وہیں اوّل میں ایسے شخصوں کا اعزازی نام خواجہ - خوجہ - خواجہ سرا قرار پایا - ایک زمانہ ایسا گُزرا کہ مُلکِ خطا و ختن میں خواجہ سراؤں کا خُوب دور دورا ہو گیا جس کی وجہ سے مورخوں کو اِن کا حال لکھنے کی ضرُورت پیش آئی - ساڑھے چار ہزار برس کے قریب عرصہ گُزرا کہ مُلک خطا میں زانی اور باغی کی یہ سزا تھی کہ اُس کو ہیجڑا بنا کر دربانی کی ذلیل خدمت پہ مقرّر کر دیا کرتے تھے اور یہی لوگ محلوں میں آنے جانے پاتے تھے رفتہ رفتہ ان لوگوں نے یہ رُسُوخ بڑھایا کہ بیگمات اور بادشاہوں کے مزاج میں دخیل ہو گئے یہاں تک کہ وزارت کے عُہدے تک پُہنچ گئے جس کی مفصّل کیفیت لفظ خواجہ سرا جلد دوم ترمیم شدہ میں ہم نے درج کی ہے جب اُمرا نے یہ کیفیت دیکھی تو فخریہ اپنے بچّوں کو خوجہ بنا کر بادشاہ اور اُس کے محلوں کے سپُرد کرنے لگے اور یہ ایک بےعیب رسم انی جانے لگی - ہمارے ہندوستان میں محمّد شاہ رنگیلے کے وقت سے اِس فرقہ نے رونق پکڑی کیونکہ بادشاہِ مذکُور نے محلوں میں آنے جانے کے واسطے قلماقنیوں ترکنوں جسولنیوں یعنی پیادہ لینوں وغیرہ کی بجائے ایسے ہی لوگوں کو مقرّر فرما کر ناظر اور خوجہ کے لقب سے ملقّب کیا جیسے ناظر محبُوب علی خاں وزیر بہادر شاہ - ناظر بسنت علی خاں وزیر شاہعالم - ناظر بلال علی خاں

ناظر محفوظ علی خاں وغیرہ وغیرہ اب تک نام رکھے جاتے تھے۔ اِسی عہد میں جب کثرت سے یہ لوگ ہوگئے اور دیکھا کہ محمد شاہ کو راگ رنگ سے بہت شوق ہے تو ان لوگوں نے ناچنا گانا اختیار کیا اور اپنا ایک علیحدہ ہی فرقہ مقرر کرکے میرں بھوجی ایک خنثے کو جسے میر بھچڑی کہنے لگے اپنا پیر قرار دیا۔ وہ گرو بنے یہ چیلے کہلائے اور آگے کو گرو اور چیلے کا سلسلہ چلا۔ اور اِن سب کا سردار بادشاہ کہلایا جس کی گدّی یعنی تخت گاہ پہاڑ گنج واقع دہلی ہے۔ لاوارث ہیجڑے کا مال یعنی جس کا کوئی گرو یا چیلا زندہ نہو بادشاہ کے سپرد کیا جاتا اور ہر قسم کی آمدنی میں سے بادشاہ کو بطور خراج کچھ دیا جاتا ہے۔ شہر میں جہاں کہیں بیٹا ہوتا ہے وہاں اُس علاقہ یعنی برت کے ہیجڑے جاکر ناچتے گاتے اور اپنی بدھائی لاتے ہیں۔ ہولی۔ دیوالی۔ دسہرہ میں مگر زیادہ تر صرف دیوالی میں یہ لوگ دُکان دُکان ڈھولک بجاکر ناچتے چھلّے گاتے اور مانگتے پھرتے ہیں۔ میر بھچڑی کی کڑاہی اِن کے ہاں ایک مشہور نیاز ہے جسکی کیفیت اسی نام میں لکھی گئی ہے۔ ہیجڑے کا مُردہ کسی نے نہیں دیکھا بلکہ مثل مشہور ہے کہ کتھری کی برات اور ہیجڑے کا مُردہ کسی نے نہیں دیکھا۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ مذہب اسلام میں ان کے مُردہ کی نماز جائز نہیں پس یہ لوگ اپنا مُردہ شہدوں یا قُلیوں کے سپرد کرکے دھوکہ سے نماز پڑھوا لیتے اور اُنہیں سے دفن کرا دیتے ہیں بعد میں قبر پر جاکر روتے پیٹتے اور خُوب ماتم کرتے ہیں + دہلی میں علی الصّباح ہر ایک محلّے میں ایک ہیجڑا آتا اور یہ پکارتا ہوا پھیری لگاتا ہے "ہوا بیٹا! کسی کے ہوا بیٹا! کونسا گھر جاگا!" جس گھر میں لڑکا پیدا ہوتا ہے وہاں کی خبر لگا جاتا اور دُوسرے روز اپنی ٹولی کو لیکر برت مانگنے آکھڑا ہوتا ہے اور جو کچھ قسمت کا ہوتا ہے سب ناچ گاکر بدھائی لے جاتے ہیں + ہ

بیٹا ہوا کسی کے جو سن پاویں ہیجڑے — سُنتے ہی اُس کے گھر میں پھر آجاویں ہیجڑے
ناچیں بجاکے تالیاں اور گادیں ہیجڑے — لے لیکے بیل بھاؤ بھی بتلادیں ہیجڑے +
اُس کے بڑے نصیب جہاں آویں ہیجڑے (رنگین)

ہیجڑا بنانا۔ ا۔ فعل متعدّی:۔ نامرد بنانا۔ زنخہ بنانا۔ نپُنسک بنانا۔ لڑکے کا عضو تناسل مع خصیتین کاٹ کر مخنّث بنانا + ہیجڑوں کے پنتھ یا فرقہ میں داخل کرنا۔ ہیجڑوں میں مِلانا + (کہتے ہیں جب کسی کو بہکا کر یہ ہیجڑا بنانا منظور ہوتا ہے تو اُسے ہر طرح سے پُختہ اور ضبُوط کرکے اوّل آٹھ روز تک ایک تانت کا پھندا بناکر اُس کے عضو کی جڑ میں باندھ دیتے اُوپر سے کھینچی کی ایک گھوڑی چڑھا دیتے اور ایک کونہ میں علیحدہ بٹھا دیتے ہیں بلکہ ساتھ ہی اُسکا کھانا پینا بھی بند کردیتے ہیں تاکہ بول و براز کی تکلیف نہو۔ ہر روز ایک وقت مقرر کرکے اُس پھندے کو تھوڑا تھوڑا کستے اور کھینچتے رہتے ہیں جس سے قضیب کی جڑ پتلی اور مُردار ہوجاتی ہے اس کے بعد ایک روز برادری کو جمع کرکے خُوب ڈھولک پیٹتے اور گاتے ہیں تاکہ اس وقت جو یہ شخص کاٹنے کی تکلیف سے غُل مچائے تو کوئی اُسکی آواز سُننے نہ پائے بس اِس وقت گرو جی فوراً جڑ سے اُڑا دیتے ہیں اور اس غریب کو ایک گڑھے میں جس میں گرم گرم راکھ پہلے سے بھر دیتے ہیں ڈال دیتے اور ملائم غذا بھی شروع کرا دیتے ہیں۔ تراشنے کا کام گرو جی کے سپرد ہوتا ہے۔ جب یہ کام کر چکتے ہیں اور وہ سخت جان زندہ رہتا ہے تو اُس کا نام بھی رکھا جاتا ہے اور بہت بڑی شادی تمام ہیجڑوں کو جمع کرکے رچائی جاتی ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ ہماری گورنمنٹ کے عہد میں یہ رسم قانونی جُرم قرار پاکر بہت کچھ کم ہوگئی ہے جس کے سبب وہ چوری چھپی ریاستوں میں لے جاکر ہیجڑا بنالاتے ہیں۔ اگر یہ رسم بالکل مفقود ہوجاتی تو اب یہ جوان جوان ہیجڑے تالیاں پیٹتے ہوئے نہ دکھائی دیتے)

ہیجڑوں۔ ا۔ اسم مذکّر:۔ (ہیزڑوں) ہیجڑا کی جمع جو حرُوفِ مغیّرہ و تابعِ مغیّرہ کے آجانے سے واو نُون کے ساتھ بنائی جاتی ہے۔ جیسے ہیجڑوں میں۔ ہیجڑوں کو ہیجڑوں کا۔ ہیجڑوں نے وغیرہ +

ہیجڑوں نے گانؤ مارا دوڑیو رے لنگڑو۔ ا۔ کہاوت:۔ جب کسی نامرد سے اُس کی بساط سے زیادہ کام بن پڑتا ہے تو یہ مثل زبان پر لاتے ہیں یعنی جیسے بہادر گانؤ مارنے والے ویسے ہی مددگار بھی ہونے چاہییں +

ہیجڑی۔ ا۔ اسم مؤنّث:۔ ہیجڑا کی تصغیر بالتحقیر۔ مرد زن صفت مادہ رو +

ہیجڑے۔ ا۔ اسم مذکّر:۔ (۱) ہیجڑا کی جمع۔ جیسے کتنے ہیجڑے کھڑے ہیں (۲) الف کی یائے مجہول سے بدلی ہوئی صُورت جو حرُوفِ مغیّرہ یا تابعِ مغیّرہ کے سبب ظہُور میں آتی ہے۔ جیسے ہیجڑے کا یار مدا خوار۔ ہیجڑے نے بھی سانپ مارا وغیرہ +

ہیجڑے کے گھر بیٹا ہُوا۔ ہ۔ محاورہ:۔ نامرد مرد بنا۔ ناممکن بات کا وقُوع ہُوا۔ اچنبے کی بات ہُوئی +

ہیچ۔ ف۔ صفت:۔ (۱) معدوم۔ برطرف۔ لاشے۔ کچھ نہیں (بکسرِ اوّل و یائے مجہُول ساکن)

مانندِ حباب ایک نفس میں ہے خرابی — اس منزلِ فانی میں ہے بُنیادِ مکاں ہیچ (ظفر)
خُوبانِ جہاں کا ہے تُو کیا محو تماشا — جنکی کہ کمر ہیچ ہے جن کا کہ دہاں ہیچ (")

(۲) اندک۔ کم۔ قلیل۔ کچھ۔ ذرا۔ ہ

جن ناموروں کے کہ جہاں زیرِ نگیں تھا — اب ڈھونڈے تو اُنکا ہی کہیں نام و نشاں ہیچ (ظفر)

(۳) پُوچ کا مرادف۔ نِکمّا۔ ناکارہ۔ لغو۔ بیہُودہ۔ نالائق۔ ناقابل۔ ناکس۔ بیمغز۔ خالی + (۴) قابلِ نفرت + زبُوں۔ (ہ۔ ۵) فضول۔ بیکار۔ بے سُود۔ خارج از مطلب

ہو حق سے تنک مایہ ہستی کے نہ خواہاں — ہے جنس یہ بازار یہ گوہر یہ دُکاں ہیچ (ظفر)
جب ہیچ ہی ہم بُوجھ چکے وضعِ جہاں کو — غم ہیچ طرب ہیچ ستم ہیچ بقا ہیچ + (میرسوز)

(۶) کوئی۔ کچھ + ہ

بس سوز کے پہلُو سے سرک جاؤ طبیبو — عاشق کی نہیں مرگ سوا اور دوا ہیچ (میرسوز)

ہیچ کارہ یا ہیچکس۔ف۔صفت:۔ناکس۔نالائق۔لایعنی۔بیفائدہ۔کُچھ کام کا نہیں+زبُوں۔نکما۔ناکارہ+ ف

ہو بُرا لاغری ترا تجھ سے ہم ہوئے ایسے ہیچکارے آج (عاشق)

ہیچ مداں۔ف۔صفت:۔کچھ نہ جاننے والا۔جاہلِ مطلق۔اُمّیِ محض۔نادان۔بے علم۔کُندہ+ناواقف+ ف

سبکارِ جہاں ہیچ ہے سب کارِ جہاں ہیچ اِس ہیچ سے اتنبہ ہے اے ہیچمداں ہیچ (ظفر)

ہیچ مدانی۔ف۔اسم مؤنث:۔بیخبری۔کُچھ نہ جاننا۔بے علم یا جاہلِ مطلق ہونا+ بے کمالی۔بے ہنری۔بے جوہری۔ناواقفیّت+ ف

آسُودہ اپنی ہیچ مدانی سے ہُوں زکی اندیشۂ فلک سے متاعِ ہُنر نہ کی+(زکی)

ہیچ و پُوچ۔ف۔صفت:۔سہل و بے مغز چیز+لغو و بیہُودہ+

ہَیدڑا یا ہَدڑا۔ہ۔اسم مذکّر:۔(عو) حال۔درجہ۔گت۔حالت+ہیئت۔صُورت۔شکل+سلیقہ(مفصّل دیکھو ہدڑا)

ہیدڑا جاتا۔ہ۔فعل لازم:۔حال بجال ہونا۔لچھن بگڑنا+ہوش حواس ٹھکانے نہ رہنا۔گت بے گت ہونا۔جیسے اسکا تو اِن دنوں کُچھ ہیدڑا جاتا رہا+

ہیدڑا کھونا۔ہ۔فعل متعدّی:۔بُرا الکھا کرنا۔بُرا درجہ کرنا۔جیسے اس نے تو اپنا ہیدڑا اپنے ہاتھوں کھو رکّھا ہے+

ہَیڈ۔انگلش (Head) اسم مذکّر:۔(۱) سر۔مُونڈ۔سیس (۲) سرگروہ۔پیشوا۔سردار۔مِیر۔مُنڈ (۳) بڑا۔اعلے۔صدر+(بکسرِ اوّل و یائے مجہول ساکن)

ہَیڈ آفس۔انگلش (Head Office) اسم مذکّر:۔دفترِ اعلے۔بڑا دفتر۔دفترِ صدر+

ہَیڈ کوارٹر۔انگلش (Head Quarter) اسم مذکّر:۔صدر مقام۔مرجع۔صدر+

ہَیڈ ماسٹر۔انگلش (Head Master) اسم مذکّر:۔افسرِ مدرسہ۔اسکول کا اعلے ماسٹر۔سب سے بڑا اُستاد+

ہِیر۔س۔اسم مؤنث:۔(۱) لچھمی۔لکشمی۔مایہ۔دولت (۲) جوہر۔خُلاصہ۔ست۔سَت رس۔مغز (۳۔ہ) رانجھا کی معشُوقہ کا نام جس کا افسانہ پنجاب بلکہ تمام ہند میں زبان زدِ خاص و عام ہے۔ ف

سُن کے میری سرگزشت احباب یہ کہنے لگے بحر کا قصّہ بھی افسانہ ہے رانجھا ہیر کا (بحر)

(۴) مُول۔جڑ۔اصل بنیاد+ (۵) طاقت۔زور۔بل۔شکتی۔قوّت۔مضبُوطی۔(۶) نفسِ مطلب۔مغزِ سخن (۷) نرمل۔صاف۔شفّاف+خالص+

ہیرا۔ہ۔اسم مذکّر:۔(۱) ایک قسم کا قیمتی سخت پتّھر جسکی چمک مشہُور اور اِس کے کھانے سے آدمی مرجاتا ہے۔ماس۔اِلماس۔ہیرے کی نسبت ثابت کیا گیا ہے کہ یہ کانی کوئلے یعنی پتّھر کے کوئلے سے بن جاتا ہے چنانچہ پتّھر کے کوئلہ کی طرح یہ بھی تو بر تو یعنی پرتدار ہوتا ہے لیکن اس کے پرت غیر محسُوس اور باہم نہایت چسپاں ہوتے ہیں جن کو کاریگر جُدا بھی کرسکتے ہیں۔اس کے پرت کی مثال ابرک یا ورقی ہڑتال سے بھی ہوسکتی ہے+ (اس میں کوئی شُبہ نہیں کہ ہیرا کانی کوئلہ سے بنتا اور پیدا ہوتا ہے اُسکی مُشابہت بھی پرت اور اثر کے لحاظ سے اُس کے قریب قریب ہے۔یہ جگر کو پارہ پارہ کردیتا ہے۔ہیرے سے ہر ایک قسم کے جواہر تراشے اور سُوراخ کئے جاتے ہیں یہاں تک کہ شیشہ کو بھی یہی تراشتا ہے مگر اِس میں کوئی چیز سُوراخ نہیں کرسکتی ہاں رانگ اور سیسہ اس کا گرو ہے۔ہیرا زنگ برنگ کا ہوتا ہے۔سفید زرد۔سیاہ۔سُرخ۔نیلیا۔سفید بکثرت پایا جاتا ہے۔مزاجاً چوتھے درجہ میں سرد و خشک مگر بعض کے نزدیک گرم۔ہندوستان میں دکن یعنی حوالئے گولکنڈہ میں۔بُندیلکھنڈ میں۔ریاست پنّا میں اور بعض جزائرِ مشرق میں نکلتا ہے۔مُلک برازیل واقع جنُوبی امریکہ میں بھی افراط سے مِلتا ہے لیکن جو خُوبی دکنی ہیرے میں ہے وہ کہیں کے الماس میں نہیں کیوں نہو یہاں کا والئے حال بھی تو اپنی خداداد خُوبیوں کے سبب ہیرا ہے (۲)۔صفت ہ۔عُمدہ۔نفیس جیسے آدمی آدمی انتر کوئی ہیرا کوئی کنکر۔یعنی کوئی اچھّا کوئی بُرا+

ہیرا آدمی ہے۔ہ۔محاورہ۔(ہنُدو) نہایت کھرا آدمی ہے۔معاملہ کا سچّا اور قابلِ تعریف آدمی ہے۔بھلا مانس آدمی ہے+

ہِیرامَن۔ہ۔اسم مذکّر:۔طوطا۔سُوا۔مِٹھو۔عُمدہ قسم کا طوطا+

ہِیرا ہِینگ۔ہ۔اسم مؤنث:۔اوّل قسم کی ہینگ۔عمدہ ہینگ+

ہیرا پھیری۔ہ۔اسم مؤنث:۔کسی سودے کو لانا اور پھر پھیر نے جانا+آنا جانا۔آرجار۔آہر جاہر+حیرانی جتانی+آمد و رفت+(بکسرِ اوّل و یائے مجہول تول ساکن)

ہیر پھیر۔ہ۔اسم مؤنث:۔(۱) گردِش۔دورہ۔چکّر۔انقلاب۔گھوم گھماؤ۔ ف

ہم گئے واں تو یاں وہ آیا واہ خُوب قسمت نے ہیر پھیر رکھا+ (جرأت)

جو گردشیں ہمیں دکھائیں اُسکی آنکھوں نے یہ ہیر پھیر نہ لیل و نہار میں دیکھا+(بحر)

(۲) راہ کا خم و پیچ (۳) خریدنا اور واپس کرنا (۴) قصُور۔کمی۔کوتاہی جیسے عقل کا ہیر پھیر ف

سائیں کے دربار میں بڑے بڑے ہیں ڈھیر اپنا دانا بین لے جس میں ہیر نہ پھیر (دوہا)

(۵) اینچ پیچ۔دغا و فصل۔مکر و فریب+(بکسرِ اوّل و یائے مجہول ساکن)

ہیر پھیر کی باتیں۔ہ۔اسم مؤنث:۔مکر و فریب یا اینچ پیچ کی باتیں۔دھوکا دھڑی۔فند فریب کی باتیں+

ہیر پھیر کے تولنا۔ہ۔فعل متعدّی:۔پلڑے بدل کر تولنا۔جتنی دفعہ ایک طرف کے پلڑے میں تولنا اُتنے ہی مرتبہ دُوسری طرف کے پلڑے میں تولنا تاکہ پاسنگ نہ رہے

ہیرنا۔ہ۔فعل متعدّی:۔(ہندُو) ۱۔دیکھنا۔مُشاہدہ کرنا۔مُلاحظہ کرنا (۲) تلاش کرنا۔ڈھونڈھنا۔جُستجو کرنا (۳) اُسکار کرنا۔اہیرنا (۴) رگیدنا۔پیچھا کرنا۔پیروی کرنا۔تعاقب کرنا۔کھدیڑنا (۵) پکڑنا۔گرفت کرنا+مزاحمت کرنا+(بکسرِ اوّل و یائے مجہول ساکن)

ہیرو۔ انگلش (Hero) صفت :۔ (۱) بہادر۔ شجاع۔ غازی۔ سُورما۔ سُوربیر۔ جانباز۔ سرباز۔ (۲) مشہور آدمی (۳) وہ شخص جس پر قصّہ کا مدار ہو۔ قصّہ میں سب سے بڑا شخص۔ قصّے کی جان +

ہیر واکرنا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ (عو) بچّے کا کیکیا وا کرنا۔ ماں باپ یا جس سے ہلا ہوا ہو اُسے یاد کرنا +

ہیروز۔ انگلش۔ اسم مذکر :۔ ہیرو کی جمع۔ مشاہیر +

ہیرو یا ہیڑو۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ ایک قسم کے گیت جو گوالے دیوالی کے ایک روز بعد ڈھوروں کے آگے رات کو گاتے اور اُس سے یہ خیال کرتے ہیں کہ برس روز تک ڈھور بیمار نہیں ہوتے اُس گیت کے اخیر میں ہر جگہ لفظ ہیرو بھی آتا ہے +

ہیرے۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ (۱) ہیرا کی جمع۔ بہت سے ہیرے۔ بہت سے الماس۔ (۲) الف کی یائے مجہول سے بدلی ہوئی صورت جو حروفِ مغیّرہ کے سبب واقع ہوئی جیسے ہیرے کی انگوٹھی۔ ہیرے کا ہار وغیرہ +

ہیرے کی پرکھ جوہری جانے۔ ا۔ کہاوت :۔ ہُنر کی قدر ہُنرمند ہی کرتا ہے۔ ہُنر کو قدردان ہی پہچانتا ہے +

ہیرے کی کنی۔ ا۔ اسم مؤنث :۔ (۱) ریزۂ الماس۔ ہیرے کی کرچ۔ ہیرے کی کرچی۔ خُردۂ الماس۔ ہ

جدا کیوں ہو ترے ناوک کا پیکاں   یہ ہیرے کی کنی دل میں جڑی ہے (زکی)

(۲) زہرِ قاتل۔ زہرِ ہلاہل۔ ہلاک کرنے والی چیز چونکہ ہیرے کی کنی کھانے سے آدمی کا جگر کٹ جاتا اور اِس سے آدمی بچتا نہیں کھاتا تُرت مرجاتا ہے اِس وجہ سے مجازاً یہ معنی ہو گئے +

چنانچہ مؤلّف فرہنگِ ہذا نے نہایت مایوسی کی حالت میں جبکہ اِس کار بے ایک کشمیری پنڈت دشمنِ دوست نما نے مار لیا تھا اور چوتھی جلد کے واسطے نہایت سرگردان و پریشان تھا تو سردار تیج سنگھ بہادر پرائیوٹ سکرٹری سری حضور والئے پٹیالہ کی خدمت میں عطائے خطاب سہ طبقہ یعنی (اعتماد الدولہ۔ افتخار الملک۔ سردار بہادر) کے موقع پر یہ قطعۂ تاریخ جلد چہارم کی امداد کے واسطے لکھ کر پیش کیا تھا اور اُس میں ہیرے کی کنی کو ایک خاص رعایت سے باندھا تھا بطور یادداشت اِس جگہ لکھا جاتا ہے مفصل کیفیت رسالۂ علم اللسان مطبوعۂ رفاہِ عام پریس لاہور مصنفۂ بندہ میں دیکھنی چاہیئے۔ لیکن افسوس کہ وعدہ ہی وعدہ رہا اور وہی مثل ہوئی کہ آؤ پیر گھر کا بھی لے جاؤ کچھ اپنا ہی بساط سے زیادہ خرچ ہو گیا باقی اللہ اللہ اور بس +

قطعۂ تاریخ

سردار پاک گوہر نم دل کے وہ غنی ہو   ہو جائے پار بیڑا کیسی ہی گو بنی ہو
ہے اعتماد تم پہ دولت کا دو جہاں میں   تم افتخارِ ملک و فخرِ تہمتنی ہو
اوصاف ہیں تمہارے سب ذات سے نمایاں   ہر علم سے ہوا ہر ہر فن کی روشنی ہو
دیکھا نہیں جہاں میں کوئی خلیق ایسا   جُوں جُوں بڑھے زیادہ اُس کی فروتنی ہو
یہ ہی دعا ہے اپنی تیر نظر جو نکلے   کُل حاسدوں کے حق میں برچھی کی وہ انی ہو
مٹی سے رولتے ہیں در پر تمہارے موتی   دشمن جو خاک چاٹے ہیرے کی وہ کنی ہو
ہے التجا بس اتنی سرکار کی دیا سے   چھپ جائے جلد چوتھی آساں یہ جانکنی ہو
سالِ خطابِ عالی لکھے نہ کیونکر سیّد   قسمت کے تم بلی ہو دانا ہو ہر فنی ہو
یہ فکر تھی کہ نکلا بے ساختہ دہن سے   تلوار کے بہادر شمشیر کے دھنی ہو
۵۹   ۵۹ + ۱۸۳۹ = ۱۸۹۸ء

(اس پر وعدے بھی بہت سے ہوئے اور رخصتانہ کی رپورٹ بھی ہوئی مگر پارٹی فیلنگ نے کوئی کام نہ دیا)

ہیرے کی کنی کھانا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ ہیرے کی کرچی کھا کر خودکشی کرنا۔ ریزۂ الماس کھا کر جان دینا + ہ

آبِ دنداں نہ دکھا بزم میں تو ہنس ہنس کر   کوئی کھا جائے جو ہیرے کی کنی خوب نہیں (ذوق)

ہیرے پھیرے کرانا۔ ہ۔ فعل متعدی :۔ حیرانی حیرانی کرنا۔ بار بار پھرانا۔ آ بے لونڈے جا بے لونڈے کرنا۔ ستانا۔ دق کرنا۔ آمد و رفت کرانا +

ہیڑا۔ ہ۔ اسم مذکر :۔ دگنواں گوشت۔ لحم۔ ماس۔ بوٹی۔ شکار۔ قلیہ۔ سالن۔ ترکاری +

ہیڑو۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ دیکھو ہیرو۔ ہ۔ اسم مؤنث

ہیڑی۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ شکاری۔ صیاد۔ اہیڑی بہیلیا (بکسرِ اوّل و یائے مجہول ساکن) +

ہیز۔ ف۔ صفت :۔ (۱) مخنث۔ ہیجڑا۔ خواجہ سرا۔ ننپنسک۔ زنخہ (۲) خُنثہ (۳) بُزدل۔ نامرد۔ بودا۔ ڈرپوک۔ کم ہمت۔ (جو لوگ حائے حطی سے لکھتے ہیں وہ غلطی کرتے ہیں)

ہیزم۔ ف۔ اسم مؤنث :۔ سُوکھی لکڑی۔ جلانے کی لکڑی۔ ہیمہ سوختنی۔ ایندھن +

ہیزم فروش۔ ف۔ اسم مذکر :۔ لکڑیاں بیچنے والا۔ لکڑہارا +

ہیژدہ۔ ف۔ صفت :۔ اٹھارہ۔ ہیزدہ۔ ۱۸۔ +

ہیضہ۔ ع۔ اسم مذکر :۔ مُنہ پیٹ چلنا۔ ہلکی۔ ہوک۔ بناداں ہچکی۔ تخمہ۔ بدہضمی۔ اپھرن۔ دست وقے۔ کولرا۔ استفراغ۔ اُلٹی +

ہیضہ کرنا۔ ا۔ فعل متعدی :۔ اپھارا یا بدہضمی کے سبب قے کرنا۔ ہوک ڈالنا۔ استفراغ کرنا۔ اُلٹی کرنا +

ہیضہ ہونا۔ ا۔ فعل لازم :۔ تخمہ ہونا۔ بدہضمی ہونا +

ہیک۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ ایک قسم کی بُو جو ناگوارِ طبع ہوتی ہے مثلاً بکری کے دُودھ اُونٹ کے دُودھ یا مالدے کے آم میں سے جس قسم کی بُو آتی ہے اُسے ہیک کہیں گے +

ہیکڑ۔ ہ۔ صفت :۔ زبردست۔ زور آور۔ شہزور۔ بلی۔ بلونت +

ہیکڑی۔ ہ۔ اسم مؤنث :۔ زبردستی۔ زور آوری۔ بل۔ زور + خودسری۔ سرکشی +

ہیک

ہاہمی۔ جیسے یہاں تمہاری ہیکڑی نہیں چلنے کی + ~

ترے کوچے میں یہ نہیں دیتا ہوں غیر کو	بنا ہیں ہیکڑی سے اپنی چوکیدار پھرتا ہوں (جمیل)

ہیکڑی سے۔ ہ۔ تابع فعل:۔ زبردستی سے۔ جبراً۔ ہاہمی سے۔ بزور +

ہیکڑی کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ زبردستی کرنا۔ ہاہمی کرنا۔ زور دکھانا۔ بل دکھانا۔ اِنتھابل کرنا

ہیکل۔ ع۔ اسم مؤنث:۔ (۱) وہ لعبت یا صورت جو کسی سیارے کے نام پر بنائی جائے + مجازاً سیارے کا بُت استھان۔ ستارے کا مندر۔ جیسے ہیکلِ آفتاب۔ ہیکلِ ماہ وغیرہ (۲) جُثّہ بزرگ + بڑے جسم کا گھوڑا (۳) بُتخانہ کا بڑا مکان + قومِ ترسا کا معبد (۴) عظمت۔ شکوہ۔ شان و شوکت (۵) تعویذ۔ حرز۔ جنتر۔ اِسی سے وہ معنی لئے گئے ہیں جو ایک زیور گلے میں پہنا جاتا اور اُس میں تعویذ کیسے گھرے ہُوئے ہوتے ہیں۔ حمائل۔ جمیل (۶) صُورت۔ شکل۔ نقشہ۔ نقش۔ شبیہ + ڈیل ڈول (۷) علامت۔ نشان (۸) عدد۔ ہندسہ (۹) پیکر۔ ہیئت۔ تصویر (۱۰) طرح۔ وضع۔ انداز۔ اسلوب۔ ڈھول ڈال تراش خراش سج دھج۔ قطع وضع۔ رُوپ (۱۱) جسم۔ بدن۔ سر پر۔ تن۔ اندام۔ قامت۔ قد +

ہیگا۔ د۔ ماضی قریب:۔ (۱) موجود ہے۔ حاضر ہے۔ موجُودگی کے اقرار کے واسطے ہے۔ (۲۔ تاکید) ضرور ہے۔ ضرور موجود ہے۔ بیشک ہے۔ بلاشبہ (۳۔ استفہام کیواسطے) کیا موجود ہے؟ کیا حاضر ہے؟ +

ہیل۔ ہ۔ اسم مؤنث:۔ بیائے مجہُول (گنوار) گوبر کی بھری ہُوئی ٹوکری۔ بھری ٹوکری یا ٹوکرا۔ جیسے دو ہیل اُپلے یا گوبر ڈال جا + پھیرا۔ دفعہ۔ بار + ڈھوروں کے پانی پینے کی پختہ نالی +

ہیل۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ سفید الائچی۔ چھوٹی الائچی۔ قاقلۂ صغار۔ مزاجاً تیسرے درجہ میں گرم و خشک

یہ لفظ مقام ہیلی کی وجہ سے ہیل یعنی الائچی مشہور ہوگیا کیونکہ اِسکی پیداوار زیادہ تر وہیں ہے اور عجب نہیں جو سب سے پیشتر الائچی وہیں سے دستیاب ہُوئی ہو چنانچہ عجائب الاسفار یعنی سفرنامۂ ابنِ بطوطہ میں بھی اِس مقام کا ذکر موجود ہے اور ہم اُسی کے نوٹ میں سے عبارت ذیل نقل کرتے ہیں +

" ہیلی اب اس نام کا کوئی شہر نہیں ہے لیکن کنانور سے ۱۶ میل شمال کی طرف ایک پہاڑ کا کونا سمندر میں نکلا ہُوا ہے اُسکو کوہِ ایلی کہتے ہیں۔ ابوالفدا نے لکھا ہے کہ ہیلی ایک پہاڑ ہے جو سمندر میں نکلا ہُوا ہے اور اُسکو راس ہیلی کہتے ہیں۔ رشید الدین لکھتا ہے کہ منگلور اور فندرینہ کے بیچ میں ہیلی کا مُلک ہے۔ تحفۃ المجاہدین نے جو مالابار کے مسلمانوں کی تاریخ ہے اس شہر کو ہیلی مارادی لکھا ہے۔ مخزن میں لکھا ہے کہ چھوٹی الائچی کوہ ہیلی واقع مالابار میں پیدا ہوتی ہے۔ فارسی میں الائچی کو ہیل کہتے ہیں اور سنسکرت میں ایل مُمکن ہے یا تو الائچی کا نام اس شہر سے مشتق ہو یا اس شہر کا الائچی سے۔ ہنٹر صاحب لکھتے ہیں کہ ہیلی زمانۂ حال کے گاؤں ہاین گاڑی کے قریب واقع تھا۔ ابنِ بطوطہ نے اسکو ایک بڑا شہر لکھا ہے۔ ہماری رائے میں ہیل سے ایل ہُوا۔ اِیل سے ایلا اس کے بعد چی کلمۂ نسبت مثل نتانچی خزانچی وغیرہ لگا کر فارسی کے کینڈے پر الاچی بنالیا جیسے آجکل ہڈ لچی۔ ڈفالچی وغیرہ میں لفظ چی لگا دیا ہے جو ترکی میں نسبت کا کلمہ ہے +

ہیں

ہیلا۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (۱) ریلا پیل۔ دھکیل۔ دھکّا۔ ٹھیلا۔ ٹھیل۔ پیلا (۲۔ کام کاج (۳) وار۔ باری۔ بار۔ دفعہ۔ مرتبہ (۴) ٹوکرا۔ جھلّی (۵) ہانک۔ آواز۔ رُوکا +

ہیلا دینا یا مارنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) دھکیلنا۔ ریلنا۔ پیلنا۔ ٹھیلنا۔ دھکّا دینا۔ + پانی میں دھکیلنا (۲) ہانک مارنا۔ پُکارنا +

ہیل میل۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (ہندو) ربط ضبط میل جول۔ موافقت۔ ہل مل جانا۔ پیار اخلاص۔ ارتباط + بکسرِ اوّل و یائے مجہُول مکسور) +

ہیلنا۔ ہ۔ فعل لازم:۔ (گنوار) تیرنا۔ شناوری کرنا۔ پیرنا + بکسرِ اوّل و یائے مجہُول مکسور)

ہیلے۔ ہ۔ اسم مذکر:۔ (ہندو) (۱) بار۔ باری۔ دفعہ۔ جیسے اب کے ہیلے بچّہ اچھا ہو جائے تو جانُوں (۲) کام۔ کاج۔ جیسے ہیلے گیا ہے +

ہیم۔ س۔ اسم مذکر:۔ بیائے معروف۔ پالا۔ برف۔ یخ۔ شبنم۔ جیسے ہیماچل۔ ہیماگری یعنی برف کا پہاڑ جسے ہمالیہ بھی کہتے ہیں +

ہیمنت۔ س۔ اسم مؤنث:۔ (۱) ہندوستان کی پانچویں فصل جو اگھن اور پوس کے مہینے میں ہوتی ہے (۲) جاڑا۔ زمستان۔ جاڑے کا موسم + بکسرِ اوّل و یائے مجہُول مکسور)

ہیمہ۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ جلانے کی لکڑی۔ ہیزم سوختنی (بکسرِ اوّل و یائے مجہول ساکن)

ہین۔ س۔ صفت:۔ (۱) گھٹیل۔ گھٹا ہُوا۔ قاصر۔ کم۔ کوتہ۔ چھوٹا۔ جیسے بُدھ ہین یعنی کوتہ عقل (۲) ناقص۔ ناتمام۔ ادُھورا۔ خام۔ کچّا (۳) کھوٹا۔ کمت۔ ناسرہ۔ زرِ قلب (۴) خالی۔ تہی (۵) منسوخ۔ باطل (۶) بد۔ بُرا۔ ہیٹا۔ ہیچ۔ خراب۔ نکمّا + ~

سہنسر ڈبکی میں لیئی موتی لگا نہ ہاتھ	ساگر کا کیا دوش ہے ہین ہمارے بھاگ (دوہا)

کرتا ہے کچھ بس نہیں کرم ہمارے ہین	اَن کے پو بارہ پڑیں ہمارے کانے تین (〃)

ہیں۔ ہ۔ کلمۂ حصر:۔ ہی کی جمع اور نیز تعظیم کی صُورت۔ جیسے تمہیں چلے آؤ +

ہر ایک بات پہ کہتے ہو تم کہ تُو کیا ہے	تمہیں کہو کہ یہ اندازِ گفتگو کیا ہے (غالب)

خانہ آبادی کی صُورت آنکھ سے دیکھی نہیں	عمر گزری ہے ہمیں ناشاد ہیں برباد ہیں (رند)

ہَیں۔ ہ۔ ہے کی جمع و نیز کلمۂ تعظیم:۔ (۱) اند و ہستند کا ترجمہ۔ ~

غیر نے لاکھ جوڑ مارے ہیں	پر ہم اُن کے ہیں وہ ہمارے ہیں (رند)

(۲) کلمۂ تنبیہ جو کسی کام کی ممانعت اور اُس کے روکنے کے واسطے آتا ہے۔ باز آ۔ خبردار۔ ہوش میں رہ۔ کیا بکتا ہے۔ حد سے رہ۔ اپنی قدر سے رہ + ~

میرا تو سنتوں سے وہ بوسہ کا مانگنا	اور کہنا اُن کا ناز سے لب کو ہلا کے ہیں (آغا)

ہر بار میرے مُنہ پہ تو آتا ہے جوش سے	ہیں طفلِ اشک خیر ہے یہ کون ڈھنگ ہے (میر سوز)

(۳) استفہام کے لئے۔ پُوچھنے اور دریافت کرنے کیواسطے ~

خیالِ خام ہے ہم بخیہ مغزانِ جنوں سنبھلیں　　بھلا ناصح کسی سے ایسے بگڑے بھی سنورتے ہیں (رند)

گُمر جاتے ہو دل لیکر یہ دلداری کی باتیں ہیں　　تمہاری تو وہ باتیں ہیں جو عیّاری کی باتیں ہیں (داغ)

تجلّی دیکھتے ہی حضرتِ موسیٰ کو غش آیا　　نہ نکلی بات بھی مُنہ سے یہ بیخباری کی باتیں ہیں (ے ۔ ۷)

(۴) برائے تعجّب واستعجاب ۔ جیسے ہیں ابھی سے چلے گئے ۔ ؎

بولے غمزہ جتا کے وہ خوشخو　　ہیں کیا خوب ہوش میں آؤ (نامعلوم)

ہیں ہیں ۔ ہ ۔ ہیں کی تاکیدی صورت :۔ (۱) نہایت تنبیہ ممانعت اور باز رکھنے کے موقع پر بولتے ہیں ۔ جیسے ہیں ہیں اسے مت چھیڑنا ہیں ہیں کیا کرتے ہو ؎

ہیں ہیں اجی اپنے ہوش میں ہو　　کچھ خبط ہوا ہے دشمنوں کو (نامعلوم)

(۲) کھسیانی ہنسی کی آواز ۔ شرمندگی یا خجالت کی ہنسی کی نقل + ؎

جو لوگ چھوٹتے تھے جنّت کا نام لیلے　　جتنے بھی انتہا تا اُن سے کہا کہ دیکھیں

پہلے تو دیکھا ہمکو پھر مُنہ کو اپنے لیکر　　کرتے ہوئے چلے گئے گھر تک وہ اپنے ہیں ہیں (نظیر)

ہینا ۔ ہ ۔ صفت :۔ (۱) دیکھو (ہین) (۲) ہیٹا ۔ بیقدر ۔ ذلیل + نکمّا ۔ نااہل ۔ خفت و شرم + شرمندہ ۔ خجل + حقیر ۔ ہیچ + (بھجن نانک شاہ) ۔ ؎

تُوسمرن کرلے میری منا + دیہ نین بن رین چندربن دھرتی میگھ بنا جیسے پنڈت بید بن ہینا

پرانی ہرنام بنا + توسمرن کرلے میری منا + پنچھی پنگ بن ہست دنت بن ناری پُرکھ بنا

بیوا اُبیٹر پتا بن ہینا ۔ تیسے پرانے ہرنام بنا ۔ ۔ کوپ نیربن دھن کھیربن مندر دیپ بنا

جیسے ترو رپھل بن ہینا تیسے پرانی ہرنام بنا + توسمرن کرلے میری منا (نمبر ۲) دیکھو ٹوٹ

ہینتا ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ کمی ۔ تخفیف ۔ گھٹت ۔ گھٹتی +

ہینسنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ گھوڑے کا ہنہنانا + گدھے کا رینکنا ۔ ڈھینچو ڈھینچو کرنا ۔ ہینچو ہینچو کرنا +

ہینگ ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ ایک درخت کا گوند جسے اکثر اُرد کی دال میں خوشبو کے واسطے ڈالتے اور بادی کے واسطے مفید سمجھتے ہیں ۔ انگدان ۔ الحِلتیت ۔ حلتیت ۔ انگوزہ ۔ مزاجاً اوّل درجہ کے چوتھے درجے میں خشک دوم میں گرم اور بقولِ ابنِ بیطار تیسرے درجہ میں گرم دوسرے میں خشک افعالاً مفتح ۔ جالی ۔ مقوّی معدہ و ہاضمہ ۔ محلّل ۔ ملطّف ۔ شرباً مفیدِ ذہن و خاطر نافع ۔ لقوہ استرخا وغیرہ ضماداً جاذبِ مواد طلاءً مفیدِ بواسیر مضرِ مثانہ و امعا +

ہینگ کا درخت ۔ ا ۔ اسم مذکر :۔ ہینگ کا پیڑ جسے عربی میں الجُذان فارسی میں درختِ انگدان کہتے ہیں اس کی شاخیں موٹی اور اندر سے کھوکھلی پتّے مثلِ شلجم ۔ پھول سوئے کے پھول سے مشابہ یعنی چتردار سفید قد متوسط

پھل گول گول چپٹی اُرد سا مگر نہایت خوشبودار گوند مصطگی سے ملتا ہوا ہوتا ہے جسے ہیرا ہینگ کہتے ہیں +

ہینگ لگا کر رکھو ۔ ہ ۔ محاورہ :۔ (طنزاً) سینت کر رکھو ۔ ہوا نہ لگنے دو بچا کر رکھو ۔ خوب حفاظت سے رکھو +

ہینگ لگانا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ (۱) کسی چیز کو ہینگ ملنا ۔ ہینگ گھِس کر ڈالنا ۔ (۲) چُونہ لگانا ۔ زک دینا ۔ ہرانا ۔ نیچا دکھانا ۔ تھوک لگانا ۔ ذلیل کرنا (۳) طنزاً درست کرنا ۔ سنوارنا ۔ بنانا ۔ جیسے وہ آکر جاہی ہینگ لگائیں گے ۔ (ہندو)

ہینگ ہگنا ۔ ہ ۔ فعل لازم :۔ (۱) پیچش کے مرض میں گرفتار ہونا (۲) سخت بیمار پڑنا ۔ کھٹیا سینا ۔ صاحبِ فراش ہونا ۔ بیماری میں رینجھنا ۔ بیماری میں گھُلنا ۔ بیمار پڑا رہنا ۔ پڑے پڑے ہگنا ۔ نت روگی رہنا ۔ دائم المرض رہنا ۔

مُژدۂ وصل آئے جائے فراق　　ہینگ ہگتے ہیں مبتلائے فراق

ہینگ ہگتا ہوں شبِ فرقت میں میں تھوک کر　　ایک شب تو آصنم بہرِ عیادت خواب میں

برسوں ترے بیمار نے کہتے ہیں ہگی ہینگ　　تب مَوت گئی اب کوئی دو دن میں شفا ہے

(۳) نہایت کمزور و ناتواں ہونا +

ہینگ ہگوانا ۔ ہ ۔ فعل متعدی :۔ سخت بیمار ڈالنا + ؎

یقیں ہے کسی دن ہگائے گی ہینگ　　ہمیں یار نامہرباں کی تلاش + ۔ ۔ (باقر علی)

ہینگا ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ (عو) بیائے معروف ۔ لڑکے کا فرضی نام جو عورتیں رات کو اس خیال سے لیتی ہیں کہ کہیں اُلّو اس کا اصلی نام نہ سُن لے ۔ عورتوں کا اعتقاد ہے کہ اگر رات کو بچّہ کا نام لیں اور اُلّو سُن لے تو وہ اُس نام کو یاد کرلیتا اور ایک تنکا لیکر دریا پر جاتا لڑکے کا نام لیتا اور بار بار پانی میں غوطہ دیتا ہے جس سے لڑکا تنکا سا ہوکر مرجاتا ہے چونکہ ہینگ کی خوشبو پر جادو اثر نہیں کرتا اسوجہ سے اسی مناسبت پر یہ نام تجویز کیا +

ہینگا ۔ ہ ۔ اسم مذکر :۔ (گنوار) بیائے مجہول ۔ پیڑا ۔ کھیت میں پھیرنے کا بڑا ۔ سُہاگا ۔ سئی ۔ پہڑا +

ہینگو ۔ ہ ۔ اسم مؤنث :۔ (عو) ا ۔ بلّی ۔ گربہ ۔ نکٹی ۔ چونکہ رات کو چلّے میں اُسکا نام لینا منحوس خیال کرتے ہیں اس وجہ سے یہ نام رکھا گیا (۲) لڑکے کا نام اُسی وہم سے جس کا بیان لفظ ہینگا بیائے معروف میں ہوگیا ہے +

ہیو ۔ ہ ۔ ندا :۔ بواؤ مجہول ۔ (گنوار) گائے یا ڈھور کے بلانے کی آواز ۔ جیسے ہیو بھوری ہیو +

ے (۳) غریب ۔ مفلس ۔ محتاج ۔ کم استطاعت + نحیف ۔ دُبلا ۔ لاغر + کمزور ۔ دوربل ۔ نربل ...

ہَیُولا یا ہَیُولیٰ ـ ع ـ اسم مذکر:ـ مخفف (ہیئتِ اُولیٰ) ۱ـ ہر چیز کا مادّہ ـ ماہیّت ـ اصل * اصل ہر شے * طینت ـ حکما کے نزدیک وہ جوہر جو صورتِ جسمی کا محل ہو * وہ مادۂ عالم جو صُوَر و اشکال کی قابلیّت رکھتا ہے * نیز مادّۂ عالم کو اُس سے تشبیہ دینے کے معنی بھی ہیں * طبیعتِ کُل * اہل اللہ کے نزدیک ایک اسم کا نام جس میں صورتِ اسما کا ظہور ہوتا ہے جسے صُوفیہ اعیانِ ثانیہ اور حکما ماہیتِ اشیا کہتے ہیں ـ ؎

جلوہ کس کا ہے صُوَر کیا ہے ہیولا کیا ہے — میں کوئی چیز ہُوں تُم نے مجھے سمجھا کیا ہے (ظہیر)

بن کے کس شان سے بیٹھا سرِ ممبر واعظ — نخوت و عُجب ہیولا ہے تو پیکر واعظ (زکی)

(۲) ڈھیر ـ تودہ ـ انبار ـ (۳) غیر مرتّب شکل * لوتھڑا ـ مُضغہ * بیڈول جسم (۴) خاکہ ـ کچّا نقشہ ـ کُھٹنا ـ ڈول ـ ڈھانچ ـ چربہ ـ شبیہ (۵ ـ ۱) ناشائستہ ـ انگھڑ ـ ناتراشیدہ ـ آدمیّت سے خارج ـ غیر مہذّب ہونا ؎

جنُوں سے میرے مجنُوں بھاگتا جیسے بگُولا ہے
کہ میں صُورت ہُوں وحشت کی وہ یُوں ہیں اک ہیولا ہے } ذوق

(۶) لاغر ـ ضعیف (۷) ایک حال یا ایک وضع پر قایم نہ رہنے والا ـ متلوّنِ مزاج ـ بات گھابرا ـ ہولُو *

(بعض نے جوہرِ اوّل کے معنی بھی لکھّے ہیں صُوفیہ کرام کے ہاں اِس کی دو قسمیں ہیں ایک رُوحانی جسے روحِ اعظم کہتے ہیں دوم جسمانی جسے طبیعتِ کُل کے نام سے موسُوم کرتے ہیں متکلّمین اِسی کو حقایق اشیا سے تعبیر کرتے ہیں) *

ہَیُولائے اوّل ـ ع ـ اِسم مذکر:ـ عبارت از جوہرِ اوّل ـ عقلِ اوّل * حضرتِ جبرائیل علیہ السّلام *

ہَیْہات ـ ع ـ ندا:ـ (۱) لُغوی معنی بعید ہوا ـ دُور ہوا (۲) کلمۂ تاسّف) افسوس ـ دریغ ـ ہائے ہائے ؎

ہاتھوں کو مَلا کہا کہ ہیہات — خاتم بھی بدل گیا ہے بدذات (گلزارِ نسیم)

واں دستِ غیر سینہ پہ ہیہات اور یہاں
ہو وے نہ ہاتھ بھی فلکِ پیر ہاتھ میں } حیا

ہیہات یار تک نہ رسائی ہُوئی ہمیں — پاؤں بھی پیٹے دستِ تاسّف بھی مل چکے (تحیّر)

ہمسری کرنے لگی زُلف سے اُنکی ہیہات — شبِ غم روزِ قیامت کے برابر ہو کر (زکی)

(اصل میں یہ اسم فاعل ہے یعنی وہ اسم جو فعلِ ماضی کے معنی رکھتا ہے جب تاسّف کے موقع پر ہیہات ہیہات کہتے ہیں تو اُس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ میں اپنے مقصُود یا مُراد سے دُور ہو گیا چُونکہ مقصُود سے دُور ہونا تاسّف سے خالی نہیں ہے لہذا افسوس کے موقع پر استعمال کرنے لگے ـ فارس والے تحیّر و تعجّب کے معنی میں مستعمل کرتے ہیں) *

ہَیْہات ہَیْہات ـ ع ـ کلمۂ تاسّف:ـ غضب ہوا ـ غضب ہوا ـ افسوس افسوس ـ دریغا دریغا ـ وائے وائے *

ہے ہے ـ ا ـ ندا:ـ (عو) ہائے ہائے کا مخفف (۱ کلمۂ تاسّف و تحسّر) افسوس افسوس ـ دریغ دریغ ـ حیف صد حیف * ہائے ـ افسوس ـ وائے ـ دریغ * جیسے تُف ہے مجھے غیر سمجھا یا مرا ہوا جانا کہ میرے ہاں نہ آئے (اُردوئے مُعلّیٰ) ایّامِ گزشتہ یا عیشِ رفتہ وغیرہ کا افسوس ظاہر کرنے کے واسطے بھی یہ کلمہ زبان پر لاتے ہیں ؎

ہے ہے وہ چھیڑ چھاڑ کی گرمی وہ اشتیاق — چہرہ بگڑ بگڑ کے بنانا مَلُول کا * * (مرزا صاحب)

کھڑا نعش پہ ہو کے بولا کہ ہے ہے — پہ کشتہ تو کُچھ جان پہچان نکلا * * (میر سوز)

ہونے دیا نہ شادیہ دِن بھر کہاں مجھے — ہے ہے تمہیں رقیب کے مرنے کا غم ہوا (ناظم)

ہر دلیں میں غبار بنا جس کے واسطے — ہے ہے وہ میری خاک سے دامن کشاں ہے آج (تعشیر)

وصل میں یار سے گلہ ہے ہے — آپ دشمن ہُوں اپنے حاصل کا (زکی)

پروانہ کو جلا کے کیا ایک دم میں خاک — ہے ہے ستم اِس سوزِ محبّت نے کیا کیا (ظفر)

ہَوا ہے ابر ہے ساقی ہے مَے ہے — پر اک تُو ہی نہیں افسوس ہے ہے (انیس)

ہے ہے غلط اندازئِ عیّارِ ستمگر — جس جا پہ مرا دھیان گیا واں وہ نہیں تھا (ایجاد)

خیال میں بھی کبھی نہ آتا تھا جس کا روزِ جدائی ہے ہے
سو آ کے صُورت ذرا دکھانا اب اُسکو دشوار خواب میں ہے } جرأت

اب طبیعت اُن کی سُنتا ہُوں کہیں آئی ہوئی — یہ اگر سچ ہے تو ہے ہے سخت رُسوائی ہوئی (معروف)

شرمِ گنہ نہ بیمِ عقوبت نہ رنج ہے — ہے ہے اُٹھائی اُس نے اذیّت عذاب میں (شیفتہ)

وہ ناز و ادا سے اُس کا آنا ہے ہے — اور آ کے کسی کو چھیڑ جانا ہے ہے
ٹھنٹھنگی بھڑک دکھا کے تیوری کو چڑھا — دانتوں تلے ہونٹھ کا دبانا ہے ہے } [illegible]

(۲) کلمۂ نُدبہ جو درد ماتم غم اور صدمہ کی حالت میں زبان پر لاتے ہیں * رونے پیٹنے اور نوحہ کرنے کی آواز * غم و اندوہ کے اظہار کا کلمہ ہائے ہائے ـ واویلا واویلا ـ جیسے ماں باپ کے مرنے پر بیٹی کہتی ہے ہے ہے ابّا مجھے کس پر چھوڑ چلے * ہے ہے امّاں تمیں کہاں سے لاؤں گی * ہے ہے میرا گھر لُوٹ لیا (عو) ؎

ہے ہے مرا پھُول لے گیا کون — ہے ہے مجھے خار دے گیا کون (گلزارِ نسیم)

مرزا فتح المُلکِ رمز سابق ولیعہدِ دہلی ؎

ہاتھوں سے ترے بچا نہ وہ بھی — اک رمز تھا جانثار ہے ہے (رمز)

(۳ ـ کلمۂ استعجاب) جو حالتِ تعجّب یا اچنبے کے موقع پر زبان سے نکل جاتا ہے ـ غضب کیا ـ غضب ہوا ـ تعجّب ہے ـ حیرت ہے ـ جیسے ہے ہے تجھے تیری ابھی سے اتنی زبان ہے ـ ہے ہے کیا ہو گیا (عو)

ہیہ

اُس قیامت خرام نے ہے ہے پھر دوبارہ جلا دیا ہم کو + + (مجروح)

(۴۔ کلمۂ استبعاد و اکراہ) دُوری چاہنے اور نفرت ظاہر کرنے کا کلمہ۔ خدا دُور رکھّے۔ بادُور کرے۔ خدا نہ دکھائے۔ خدا نہ کرے + دُور دُور پرے پرے ؎

ظالم مرے گماں سے مجھے منفعل نہ چاہ ہے ہے خدا نکردہ تجھے بیوفا کہُوں (غالب)

آگ لگے اِس چاہت کو دل اب تو بہت گھبراتا ہے
ہے ہے ہجر کی راتوں کو دم ناک میں آجاتا ہے } مسرُور

لگ جا گلے سے تاب اب اے نازنیں نہیں ہے ہے خدا کے واسطے مت کر نہیں نہیں (جرأت)

کتنی ہو جان جائے تری اور تمہیں ہو جان ہے ہے خدا نخواستہ یہ تم نے کیا کہا (صفیر)

(۵) کلمۂ بددعا و عتاب جو حالت غضب یا غصّے میں کبھی دعائے بد کی بجائے زبان پر لاتے ہیں اور کبھی اظہارِ غیظ و غضب کے لئے جیسے ہے ہے اہغر بندہ مرگیا جب ہے ہے اپنا سر پیٹ لُونگی ؎

مُجھ سے ہی پُوچھتے ہیں در سے اُٹھا کر ہے ہے کس تجاہُل سے کہ یاں کون رہا کرتا تھا (سالک)

ہے ہے تیری عقل کس نے کھوئی ناجنس کو چاہتا ہے کوئی + + (گلزارِ نسیم)

میں نے تو کچھ کہا نہیں تم کہتے ہو کہا کیا پیٹُوں اِس دروغ کو ہے ہے ستم دروغ (ظفر)

گُونگی بہری کب تلک لوگو بنی بیٹھی رہُوں تند کی باتیں سنُوں ہے ہے کہیں دیور کی بات (راحت)

(۶) مصیبت زدہ اور صدمہ رسیدہ لوگوں کی آواز۔ ہائے ہائے ؎

کہتا ہُوں تصوّر سے ترے میں یہی ہر شب
ہے ہے تو مرے پاس تو آئیں ترے صدقے } مصحفی

(۷۔ اسم مؤنّث) کل کل۔ جھک جھک۔ جھگڑا ٹنٹا۔ جیسے سب سونے جھونے میں لد گئے کسی کی ہے ہے نہ کھَے کھَے ہے (سُگھڑ سہیلی)

ہے ہے کر کے پیٹنا ۔ اِ۔ فعل لازم:۔ (بیگمات) نوحہ کر کے پیٹنا۔ ماتم کی طرح پیٹنا۔ ماتم کرنا + بُرا چاہنا۔ بُرا چیتنا + کسی کا مرنا چاہنا۔ کسی کے مرنے کی آرزو کرنا۔ جیسے اچھّی ہمارا حلوا کھائے ہمیں کو ہے ہے کر کے پیٹے جو اِسی وقت نہ آئے۔ (سُگھڑ سہیلی) تمہیں ہماری جان کی قسم ہمیں کو ہے ہے کر کے پیٹو ہمارا ہی حلوا کھاؤ جو ہمیں نہ بتاؤ (چتر سہیلی)

ہے ہے کرنا ۔ اِ۔ فعل متعدّی:۔ (عو) ماتم کرنا۔ رونا پیٹنا۔ نوحہ کرنا + کسی کو مرا ہوا دیکھنا۔ مُردہ دیکھنا + جیسے ہمیں کو ہے ہے کرے جو یہاں سے جائے + ؎

مُجھکو پیٹے سواری گر منگوائے
ہم کو ہے ہے کرے جو گھر کو جائے } شوق

ہیئے

جب چلی گھر کو رُوٹھ میں زنگیں ہو کے وہ بیقرار دوڑے آئے
لگ کے چھاتی سے پھر لگے کہنے ہم کو ہے ہے کرے جو آگے جائے } (قطعۂ زنگیں)

میں جو رُوٹھی تو بس میاں زنگیں جی میں کچھ سوچ اپنے ہو کے کھڑے
گدگُدی کر کے یوں لگے کہنے ہم کو ہے ہے کرے جو ہنس نہ پڑے } (〃)

ہے ہے کرو یا ہے ہے کرے ۔ اِ۔ محاورہ:۔ (عو) قسم سخت جو کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کے واسطے اپنی جان کی بجائے دی جاتی ہے۔ جسطرح ہمارا حلوا کھاؤ۔ ہماری بھتی کھاؤ۔ ہمیں پیٹو۔ ہمیں گاڑ دو۔ ہمارا جنازہ دیکھو۔ غیر مثال ہمیں ہے ہے کرو جو کھانا نہ کھاؤ۔ ہمیں ہے ہے کرے جو اِس وقت چلا نہ جائے +

ہے ہے نہ کھَے کھَے ۔ اِ۔ محاورہ:۔ (عو) جھگڑا نہ ٹنٹا۔ جھک جھک نہ کل کل جیسے دا پیسے کا دھندا کیا چین سے پاؤں پسار کر پڑ رہے کسی کی ہے ہے نہ کھَے کھَے + روز روز کی ہے ہے کھَے کھَے بھی آدمی کو زندگی سے بیزار کر دیتی ہے +

ہی ہی ۔ ہ۔ اسم مؤنّث:۔ ہنسنے کی آواز۔ بیہودہ ہنسی کی آواز۔ کھِل کھِل ہنسی کی آواز جیسے یہ بھی کوئی انداز ہے کہ ہر بات پر ہی ہی ہر کلام پر ٹھی ٹھی +

ہی ہی ٹھی ٹھی ۔ ہ۔ اسم مؤنّث:۔ بے ہُودہ ہنسی کی آواز۔ بیہُودہ ہنسی۔ جیسے اِنہیں تو دن بھر ہی ہی ٹھی ٹھی سے کام ہے ؎

خیالِ اوقاتِ صبح و شام نہ تھا کچھ اُن کو
ہی ہی ٹھی ٹھی کے سوا کام نہ تھا کچھ اُن کو } نامعلُوم

ہی ہی ٹھی ٹھی کرنا ۔ ہ۔ فعل متعدّی:۔ بیہُودہ پنے سے ہنسنا۔ خواہ مخواہ کھِل کھِل ہنسنا۔ بیہُودہ ہنسی ہنسنا۔ جیسے تمہیں ہی ہی ٹھی ٹھی کرنے کے سوا کچھ اور بھی آتا ہے +

ہیئے ۔ ہ۔ اسم مذکّر:۔ (۱) ہیا کی جمع۔ دل۔ ہردے۔ (۲) حرُوفِ مغیّرہ کے سبب الف کی یائے مجہُول سے بدلی ہُوئی صُورت +

ہیئے کا اندھا ۔ ہ۔ صفت:۔ (۱) کور باطن۔ چشمِ بصیرت سے نابینا۔ دل کی آنکھ سے اندھا۔ (۲) ناعاقبت اندیش۔ (۳) بُرے بھلے کی تمیز اور پرکھ نہ رکھنے والا۔ مُورکھ۔ کودن۔ گدھا + بیوقُوف جیسے بھائی! اِسے تو کوئی ہیئے کا اندھا ہی خریدے گا +

ہیئے کی پھُوٹنا ۔ فعل متعدّی:۔ (۱) کور باطن ہونا۔ ناعاقبت اندیش ہونا۔ (۲) مُورکھ ہونا۔ بیوقُوف ہونا۔ محض کودن ہونا + قوّتِ ممیّزہ سے بے بہرہ ہونا۔ جیسے اِسکی تو ہیئے کی پھُوٹ گئی ہیں یہ بُرا بھلا کیا جانے +

ی

ی

ی ۔ع ۔اسم مؤنث ۔(۱) عربی کا اٹھائیسواں ۔ فارسی کا بتیسواں[۳۲] سنسکرت یا ہندی حروفِ صحیح کا چھبیسواں[۲۶] اُردو کا پینتیسواں[۳۵] حرفِ تہجی جسے یائے حُطّی یا مثناۃِ تحتانی بھی کہتے ہیں (۲) حسابِ جُمّل میں اِس حرف کے دس عدد فرض کئے گئے ہیں (۳) یہ حرف ہندی ۔ فارسی ۔ عربی میں اپنے اپنے موقع پر کبھی اوّل کبھی وسط ۔ کبھی اخیر میں حروفِ ذیل سے بدلتا ہے ء ا ت ج د ر ل ن و ہ ۔ (۴) یہ حرف کبھی زائد کبھی اظہارِ اضافت یا صفت یا اتمامِ کلمہ کے واسطے بھی آتا ہے ۔ جیسے انگشتر سے انگشتری ۔ پا سے پائے ۔ جا سے جائے وغیرہ بعض لوگ اِس ی کی نسبت بیان کرتے ہیں کہ اصلی تھی مگر رواج میں حذف ہو گئی چنانچہ پائدار ۔ پایہ ۔ پایک ۔ وغیرہ اِس امر کی سند میں لاتے ہیں (۶) قواعد والوں نے دو قسم کی ی لکھی ہے اوّل معروف جس کے پہلے کسرۂ خالص ہو اور خوب ظاہر پڑھی جائے جیسے عید ۔ دید ۔ سیر وغیرہ میں + یائے معروف کبھی خطابی کبھی نسبتی کبھی مصدری کبھی لیاقتی متکلمی فاعلی مفعولی تشبیہی و مبالغہ وغیرہ آتی ہے جس کی مثالیں کتبِ مُتداولہ میں بہت سی مع تشریح موجود ہیں + سنسکرت میں بھی نسبتی معنی پیدا کرتی ہے مثلاً کابلی काबुली گنی गुणी پکشی पक्षी پاپی पापी وغیرہ ۔ دوم یائے مجہول جسکے اوّل کسرۂ خالص نہ ہو اور خوب ظاہر بھی نہ پڑھی جائے جیسے دیر ۔ دلیر ۔ سیر وغیرہ ایران والے اِس ی کا لہجہ بھی بطور یائے معروف ہی ادا کرتے ہیں ۔ یہ ی کبھی وحدت کبھی توصیف کبھی تنکیر تخصیص شرط جزا تمنا استمرار اظہارِ اضافت تعظیم تحقیر زائد مقدار وقایہ اور جمع کے واسطے آتی ہے یائے مجہول کی مثالیں اور تفصیل بھی کتبِ مطولہ میں بخوبی مرقوم ہیں +

یا ۔ع ۔ حرفِ ندا ۔(۱) اے ۔ ہے ۔ ہو ۔ اجی ۔ رے ۔ جیسے یا اللہ یا رب یا خدا ۔ یا حبیب یا حضرت یا شاہ اسی معنی میں کبھی منادیٰ کے اخیر بھی اُردو اور فارسی میں یہ حرف آتا ہے خاصکر بلفظِ خدا کے ساتھ مثلاً ۔ ؎

خدایا جہاں بادشاہی تراست ز ما خدمت آید خدائی تراست (نظامی)

مُنہ نہیں کھولتے وہ اور یہاں تاب نہیں آخر اِس شرم کا انجام خدایا کیا ہے (زکی)

اچنبہ کا یہ خواب دیکھا جو واں لگا کہنے یارب میں آیا کہاں (میر حسن)

(۲) ۔ف) حرفِ عطف و تردید کے موقع پر ۔ اور ۔ خواہ ۔ چاہو ۔ بھاویں ۔ جیسے یہ لوگے یا وہ ۔ یہ لو یا وہ لو ۔ تم آؤ یا اُنکو بھیجو ؎

یا مکن با پیلباناں دوستی یا بنا کن خانۂ در خورد پیل (سعدی)

یا

پہلے گالی وہاں ہے پیچھے بات اب سُنے اُس کو کوئی یا نہ سُنے (داغ)

(۳) ۔اسم مؤنث) حروفِ تہجی کا اخیر حرف مثناۃِ تحتانی ؎

اسمِ اعظم کب نظر آیا مرے جفّار کو جب الف کے ساتھ کاف آیا تو یا آئی نظر (سالک)

(۴) برائے اِستفسار یا استفہام ؎

جنوں میں گھر تو لُٹتا ہے زکی کا مگر حضرت گئے صحرا کو یا ہیں ؟ + (زکی)

یا اُستاد ع + ف ۔ ندا ۔ یعنی یا اُستاد مدد ۔ جب کوئی اہلِ ہُنر یا صاحبِ فن کوئی کام شروع کرتا ہے تو برکت کے واسطے تیمّناً و تبرّکاً اوّل زبان سے یا اُستاد کہتا ہے تاکہ کوئی کسر رہ نہ جائے اور کام بخوبی انجام پائے نیز پہلوانوں اور کُشتی گیروں پٹہ بازوں کا بھی یہ دستور ہے کہ پہلے یہ کلمہ زبان پر لے آتے ہیں ؎

میرے سنگِ مزار پر فرہاد رکھ کے تیشہ کہے ہے یا اُستاد (سودا)

یا اللہ ع ندا ۔ (۱) اے خدا ۔ خدایا (۲) کسی کی تعظیم دینے کا کلمہ کلمۂ تعظیم +

درد درویش ہوں سری تعظیم لوگ کرتے ہیں کھڑے یا اللہ (میر درد)

(دُعا مانگتے یا خدا کو مصیبت میں یاد کرتے وقت یا اللہ اکثر کہتے ہیں) +

یا الٰہی ع ۔ ندا ۔ دعا کے وقت یا کسی سے تنگ آجانے کے موقع پر بولتے ہیں +

یا امام یا حُسین ع ۔ ندا ۔ جس وقت تعزیے لے کر چلتے ہیں تو یہ کلمہ زبان پر لاتے ہیں جس سے مُراد یہ ہوتی ہے کہ اے ہمارے امام اور اے ہمارے حُسین یہ تیرے نام کی یادگار ہے +

یا بسے گوجر یا رہے اوجڑ ۔ ا ۔ کہاوت ۔ یعنی یا تو اِس میں گوجر کی قوم جو چوری چکاری کرتی اور مبتذل ہے آباد ہوگی یا ویران رہیگا +

(یہ مثل قلعۂ تغلق آباد پر کہی گئی تھی جسکی وجہ یہ ہے کہ سلطان غیاث الدین تُغلق حضرت نظام الدین اولیا قدس سرّہُ العزیز سے دلی ۔ داورِ عداوت رکھتا تھا جن دنوں میں حضرت کی باؤلی تیار ہو رہی تھی اُنہیں دنوں میں اُسکا قلعہ بن رہا تھا پس بادشاہ نے تمام معمار مزدوروں کو بلا کر اپنے ہاں لگا لیا اور حکم دیا کہ کوئی دوسری جگہ کام نہ کرنے پائے جب سلطان جی نے یہ کیفیت دیکھی تو راتوں کو باؤلی بنوانی شروع کی اور تیل کی بجائے اُسی کا پانی جلایا اِس پر بھی وہ مانع آیا تو آپ نے اُسکے قلعہ کی نسبت یہ بد دعا دی کہ یا بسے گوجر یا رہے اوجڑ چنانچہ آجتک وہاں گوجر ہی کی قوم زیادہ تر آباد ہے جب سے یہ مثل مشہور ہو گئی اور ایسے موقع پر بولنے لگے کہ ہم اپنے سوا کسیکو نہیں بسنے دینگے یعنی یا تو ہمیں رہے ورنہ دوسرے کو بھی رہنا نصیب نہیں ہو سکتا ۔) +

یا بھینسا بھینسوں میں یا قسائی کے کھونٹے ۔ ا ۔ کہاوت ۔ اگر سیدھی طرح رہا تو خیر ورنہ اُسکی بھی خیر نہیں ۔ معاملہ اِدھر یا اُدھر ۔ کچھ ہی ہو یہ کام کرنا ضرور +

یا تو ہنسا موتی چُگے یا لنگھن ہی کر جائے ۔ ا ۔ کہاوت ۔ یعنی شریف آدمی اگر کھائے گا تو عزت ہی کی روٹی کھائے گا ورنہ بھوکا پڑا رہے گا +

یا

رسالہ امثالِ بے مثال۔ غیرہ کتبِ ضرب الامثال میں ایک معنی بالکل غلط اور بے لگاؤ لکھے ہیں بلکہ اکثر ضرب الامثال میں ایسی ہی کثرت کی ہے جسکی تصحیح سید الامثال میں کی جائے گی +

یا جائے ہزاری یا جائے بزاری۔ اُ محاورہ:۔ میلہ تماشا امیروں یا لُچوں کا ہے۔ بیلے کی سیر امیر کرے یا فقیر جو دھانسے کچھ لائے اور مُفت میں کھا آئے +

یاخدا۔ ع۔ ف۔ ندا:۔ دیکھو (یا اللہ نمبر ۱)

یاخدا تو دے نہ میں دُوں۔ اُ محاورہ:۔ جو شخص نہایت حاسد اور بخیل ہوتا ہے اُس کی نسبت بولتے ہیں یعنی یہ شخص ایسا حاسد ہے کہ نہ تو خود ہی کچھ دیتا ہے اور نہ خدا ہی کا دینا گوارا کرتا ہے +

یا خدا خیر بچا ہاتھا اور ہیر۔ اُ محاورہ: جب مزدور لوگ کوئی جان جوکھوں کا کام کرتے ہیں تو اُس وقت یہ فقرہ زبان پر لاتے ہیں +

یارب۔ ع۔ ندا:۔ اے پروردگار + فارسی میں دعا و استجاب کے موقع پر بھی مستعمل ہے +

یا سو وے جوگی آبدھوت یا سوئے راجا کا پُوت۔ اُ کہاوت:۔ یا فقیر بےفکری سے گزارتا ہے یا امیر۔ راحت فقیر کو ہے یا امیر کو +

یا علی مدد۔ ع۔ دُعا:۔ ایک کلمہ ہے جو نُصرت اور مدد کے واسطے بروقتِ مُشکل حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طرف خطاب کرکے زبان پر لاتے ہیں +

یا قسمت / یا نصیب۔ ع۔ ندا:۔ (۱) رضا و تسلیم کے مقام پر کہتے ہیں یعنی جو کرے سو مولا۔ مرضیِ مولا از ہمہ اولیٰ۔ قسمت آزمائی کی جگہ بھی یہ لفظ زبان پر آتا ہے + توکل بخدا + ہرچہ بادا باد۔ تن بتقدیر۔ رضا بقضا۔ تقدیر کے حوالے۔ ہونی ہو سو ہو۔ جو ہونا ہوگا سو ہو رہے گا + ع

ہماری آہ تیر دل نہ زار دے تو یا قسمت — وگرنہ دیکھ آئینہ کہ تجھ ہو گئے پانی + (سودا)
حازم ہوا شب کو آتے ہی بخت — یا قسمت یا نصیب یا بخت (گلزارِ نسیم)
ہوا جز درد و غم ہرگز نہ وصل دِلربا قسمت — یہی تھا قسمت نا ساز میں مقسوم یا قسمت

(۲) جس وقت تقدیر کی شکایت کرتے ہیں تو اُس وقت بھی اُسے مخاطب بناکر یہ کلمہ زبان پر لاتے ہیں جس سے یہ غرض ہوتی ہے کہ اے تقدیر تجھے ہمارے ساتھ یہی سلوک کرنا تھا ع

یوں گم ہو جذبِ عشق کی تاثیر یا نصیب — اتنی ہو اُن کے آنے میں تاخیر یا نصیب
تقدیر کے بگاڑ کی تدبیر کیا کریں — بنتی نہیں ہے کوئی بھی تدبیر یا نصیب
اُس بیوفا نے قتل پہ باندھی ہے کمر — سمجھا مری وفا کو وہ تقصیر یا نصیب
اے شہسوار حسرت فتراک میں رہے — جی دے تڑپ تڑپ کے یہ نخچیر یا نصیب
کیونکر گرکٹوں میں اُن کو برا وہ برے نہیں — کرتی بُرائی مجھ سے ہے تقدیر یا نصیب
ہم مُنہ کو دیکھ دیکھ کے بیچاہیں یا نصیب — لُوٹے اُگالدان مزا اُس اُگال کا (وزیر)

یا کھائے گھوڑا یا کھائے روڑا۔ اُ کہاوت:۔ مکان کے بنانے اور گھوڑے کے

یاج

رکھنے میں بڑا صرف ہوتا ہے۔ بڑا خرچ وہی جگہ ہے گھوڑے کے رکھنے میں یا مکان بنانے میں +

یا لڑے سُور یا لڑے آن بھول۔ اُ محاورہ:۔ یا تو بہادر لڑنے سے نہیں ڈرتا یا بھولا۔ لڑائی کی گو بنکے دو ہی آدمی میں یا شجاع یا بیوقوف +

یا۔ ہ۔ اشارہ قریب:۔ (اگنوار) یہ۔ اِس۔ جیسے یا کی باکیساتھ وا کی واکیساتھ (۲) علامتِ صفت نسبت و فاعلیت جیسے بڑھیا۔ گھٹیا + تیلیا۔ مُونگیا۔ سینکیا۔ موتیا + جالیا۔ لوہیا۔ ٹوبیا۔ نہریا۔ بڑھیا۔ سیا وغیرہ (۳) جب امر کے صیغے کے بعد یہ لفظ آتا ہے تو وہ ان فعلِ ماضی کے معنی ہو جاتے ہیں جیسے لایا کھایا پایا دکھایا وغیرہ (۴) علامتِ تانیث و تصغیر جو اسما کے اخیر میں آتی ہے جیسے چڑیا گڑیا بٹیا انگیا ڈبیا۔ سُنڈھیا وغیرہ +

یاب۔ ف۔ (یافتن کا امر یعنی پا پا پا) مُرکبات میں اسم کیساتھ ملکر اسمِ فاعل ترکیبی و اسمِ مفعول کے معنی دیتا ہے جیسے کامیاب۔ بہرہ یاب فیضیاب وغیرہ +

یابندہ۔ ف۔ اسم فاعل:۔ پانے والا۔ حاصل کرنے والا + سُراغی۔ کھوجی سُراغ لگانیوالا جیسے جوئندہ یابندہ +

یابس۔ ع۔ صفت:۔ خُشک۔ سوکھا ہوا + خُشکی کرنے والا +

یابُو۔ ف۔ اسم مذکر:۔ لُغوی معنی لدّو ٹٹو۔ اصطلاحی مُطلق ٹٹو۔ ایک قسم کا گھوڑا۔ ٹانگن ٹایو

یاجُوج۔ سُریانی۔ اسم مذکر:۔ فساد انگیز۔ فسادی + برادرِ ماجُوج جو یافث ابنِ نوح کا بیٹا تھا اور نیز اُسکی قوم وا اولاد جو طوفانِ نوح کے بعد کوہِ الطائی کے شمال میں رہ پڑی تھی۔ اصل میں اُس وحشی برفانی خونخوار قوم کا نام ہے۔ جو سائبیریا میں رہتی اور انگریزی میں اسکو سکو کہلاتی ہے اِسکی مُفصل اور تازہ تحقیقات لفظ یاجُوج اور کچھ لفظ سکندر میں درج ہوئی ہے +

(مذہبی کتابوں اور ایشیائی تاریخوں میں اُن کا قد ایک سو میں بیس گز کا لکھا ہے اور کان اِتنے بڑے بڑے بیان کئے ہیں کہ ایک کان کو اوڑھتے اور دوسرے کو بچھاتے ہیں مگر تاریخ جہاں میں جو اِس قوم کی تصویر دی ہے اُس میں گھوڑے کے سے کھڑے ہوئے کان ہیں چنانچہ اسکے مُصنف ... تاریخ مرآۃ آفتاب نما و مرآۃ الخیال وغیرہ سے نقل کی ہے کہ یاجُوج و ماجُوج ابنانِ ینثیح ایک ایسی قوم ہے کہ اُس کا چہرہ حیوانات کا سا اور تمام بدن مثلِ آدم الآدم مگر جسم پر بال بہت ہوتے ہیں۔ یہ قوم اس کثرت سے ہے کہ اس کا اندازہ و شمار بباعثِ افراط نہایت دشوار ہے جب یہ قوم زمانۂ قدیم میں اپنی قیام گاہ سے نکلکر آبادی و معمورۂ انسانی میں آتی تھی تو خلق اللہ کو بڑی تکلیف اور ایذا پہنچاتی تھی چنانچہ اُنکے بچوں کو کھا جاتی اور اُن کو مار ڈالتی تھی آخرکار سکندر ذوالقرنین اکبر نے رفعِ تکلیف کی نظر سے ایک مستحکم دیوار سیس اور آہن گلاکر بصلاح و صوابدیدِ عقلا اُن دونوں پہاڑوں کے درمیان جسکی پرلی طرف یہ قوم آباد ہے بہت چوڑی اونچی اور لمبی بنوا دی اُس روز سے آجتک وہ قوم پھر آبادی کی انسان میں نہ آسکی سُنتے ہیں کہ اُس دیوار کے توڑنے میں یہ قوم تمام وقت مصروف و مشغول رہتی ہے مگر قدرت کاملۂ الٰہی

سے پُوری پُوری نہیں ٹوٹ سکتی جسقدر دن بھر میں کُوٹتی ہے رات کو پھر بنجاتی ہے سدِّ سکندر اِسی دیوار کا نام ہے اِس قوم کی عُمر اتنی بڑی لکھّی ہے کہ ایک آدمی پانچ پانچ چھے چھے پُشت تک برابر زندہ رہتا ہے۔ قصص الانبیا میں لکھّا ہے کہ حدِّ مشرق میں دو بلند پہاڑ ہیں۔ جنمیں زاہد اور حکیم لوگ کثرت سے رہا کرتے تھے اِنکے اور یاجُوج ماجُوج کے درمیان وُہی دو پہاڑ آڑ تھے لیکن گھاٹی کُھلی ہوئی تھی جسمیں سے یہ قوم آکر ان کو ستایا کرتی تھی سکندر نے جاکر وہاں ایک دیوار بنوادی۔ اِنکا قدّ و قامت اُس میں ایک گز کا اور بعض کے نزدیک بالشت بھر کا لکھا ہے باقی وُہی باتیں ہیں جو ہم اُوپر لکھ آئے ہیں (واللہ اعلم بالصّواب) اِس دیوار کی نسبت ہم نے لفظِ سدِّ سکندر میں لکھّا تھا کہ شاید دیوارِ چین سے مُراد ہے اور کچھ بیان لفظِ سکندر میں بھی اُسکے بعد کی تحقیقات کے موافق درج کیا تھا لیکن اب جناب مولوی سر سیّد احمد خاں بہادر کی تازہ تحقیقات نے ہمارے اِس شاید کے لکھّنے کو صحیح اور دُرست ثابت کردیا وُہ ازالتہ الغین عن قصتہ ذی القرنین میں فرماتے ہیں کہ "اِس میں کچھ شُبہ نہیں جس سد کا ذکر قرآن مجید میں ہے وُہ وُہی دیوار ہے جو چین اور تاتار یا ستھیا کی سرحد پر بنائی گئی ہے اور جسکو چی وانگٹی فغفورِ چین نے درمیان سنہ ۲۴۰ و سنہ ۲۲۵ قبل مسیح میں بنایا تھا۔ یہ دیوار ہونگ ہُو دریا کے غربی موڑ سے جو ایک پہاڑ کے قریب ۳۷ درجہ ۱۵ دقیقہ عرض بلد اور ۱۰۷ درجہ طُولِ بلد پر واقع ہے بنانی شروع ہوئی اور پھر اُس دریا کے دُوسرے موڑ کو قریباً ۳۹ درجہ عرض بلد اور ۱۱۱ درجہ طُولِ بلد پر کاٹ کر اور ضنجان پہاڑوں کے جنُوبی سِلسلہ کے نیچے ہوکر خلیج لیوڈنگ کے کنارے پر ٹھیک چالیس درجہ عرضِ بلد اور ۱۲۰ درجہ طُولِ بلد پر ختم ہوئی ہے۔ اِس دیوار کا طُول بارہ سو سے پندرہ سو میل کا بیان ہوا ہے سر سیّد نے دلائل معقُول اور تاریخی معلُومات سے بخُوبی ثابت کردیا ہے کہ قرآن شریف میں ذی القرنین چی وانگٹی کی طرف ہی اشارہ ہے اور سکندر کا نام جو مُورّخانِ اسلام نے تجویز کیا ہے یہ صرف اُن کی اُسوقت کی تاریخی معلُومات کا قصُور ہے جب اُنہوں نے دیکھا کہ سکندر سب سے بڑا بادشاہ ہوا ہے تو اُسی کو ذی القرنین حسبِ ضرُورت چند وجُوہات نکالکر مان لیا۔ چنانچہ اِس آیت یسئلونک عن ذی القرنین کی تفسیر وغیرہ میں سے اِس ذکر کو اقتباس کرکے لکھتے ہیں + اس میں کچھ شک نہیں ہے کہ یہ دونوں لفظ عجمی زبان کے ہیں توریت کتاب پیدائش باب ۱۰ آیتِ دوم میں یافث کے ایک بیٹے کا نام آیا ہے۔ ماغوغ عبری زبان میں غین کا تلفظ گاف کی آواز سے ہوتا ہے پس ماغوغ بولا جاتا ہے ماگوگ۔ عربی میں گاف کو جیم سے بدل لیتے ہیں۔ اِسلئے ماگوگ کا ماجُوج ہوگیا۔ بیبل کا عربی ترجمہ جو پوپ کے حکم سے ہوا اور سنہ ۱۶۷۱ء میں چھپا اُس میں بھی ماجُوج کو ماجُوج عربی میں لکھّا ہے۔ یُورپ کی زبانوں میں واؤ کا تلفّظ ایسی آواز سے ہوتا ہے۔ جو آواز مابین آوازِ حرف الف اور حرفِ واؤ یا واؤ مُنقلب بہ الف ہو اِس وجہ جب توریت کا ترجمہ یُونانی زبان میں ہوا تو ماغوغ کا تلفّظ ماگوگ یا میگاگ لکھّا گیا۔ اور میگاگ کی نسل یعنی اُس قوم کا جو میگاگ سے نکلی گوگ یا گاگ نام ہوا۔ اور پھر اُس مُلک پر بھی جہاں وُہ آباد تھے گاگ کا استعمال ہونے لگا۔ مگر استعمال میں یہ دونوں لفظ ساتھ ساتھ بولے جاتے تھے

جیسے گاگ میگاگ اور ایک کا دُوسرے لفظ پر بھی اطلاق ہوتا تھا۔ عربی زبان میں بجائے گاگ میگاگ کے یاجُوج و ماجُوج کا استعمال ہوا۔ پس یہ دونوں لفظ عجمہ ہیں اور بطورِ علم کے مُستعمل ہوتے ہیں۔ اور اِسی سئے عربی زبان میں غیر مُنصرف مُستعمل ہوتے ہیں کتابِ حزقیل نبی باب ۳۸ درس ۲ میں گُوگ کا لفظ قوم پر اور ماگُوگ کا لفظ مُلک پر بولا گیا ہے بعض مُسلمان مُورّخوں نے لکھّا ہے کہ یاجُوج و ماجُوج نہایت قلیل الجُثّہ اور صغیر القامتہ ہیں یعنی صرف بالشت بھر کا اُن کا قد ہے۔ گویا بالشتیے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ نہایت قوی الجُثّہ وطویل القامتہ ہیں اُن کے ناخن اور دانت ڈاڑھ درندہ جانوروں کے مانند ہیں۔ وُہ آدمیوں کو مار کر اُن کا کچّا گوشت کھا جاتے تھے۔ اور کھیتی پکنے کے موسم میں نِکلکر تمام کھیتوں کو چٹ کرجاتے تھے۔ یہ بھی بیان ہوا ہے کہ اِن کے کان اتنے بڑے ہیں کہ ایک کو بچھا کر اور ایک کو اوڑھ کر سو رہتے ہیں + مگر یہ سب کہانیاں جھُوٹ اور محض بے اصل ہیں۔ وُہ لوگ تاتاری تُرک ہیں۔ ہمارے عُلما نے بھی لکھّا ہے۔ اور تفسیرِ کبیر میں اِس قول کو نقل کیا ہے "قیل اِنّہما مِنَ التّرک"، یہ قوم اب تک موجُود ہے اور تمام مُلکِ تاتار اور چینی تاتار میں آباد ہے مگر جب میں نے یہ بیان کیا ہے کہ یاجُوج و ماجُوج گاگ میگاگ سے مُعرب ہوگیا ہے۔ اور اُن میں سے ایک کو قوم کا اور ایک کو مُلک کا نام بتایا ہے۔ تو یاجُوج و ماجُوج کو دو شخص سمجھنا جیسے کہ ہمارے مُورّخوں اور مُفسّروں نے سمجھا ہے صحیح نہیں ہوگا۔ بلکہ اِن سے وُہ مطلب سمجھا جائے گا جو گُوگ اور ماگُوگ سے سمجھا جاتا ہے۔ جو مُلک کہ اب بھی تبّت کے شمال میں واقع ہے۔ اور جو قدیم زمانہ میں سیتھیا اور تاتار کہلاتا تھا۔ اور حال کے نقشوں میں چینی تُرکستان کے نام سے لکھا جاتا ہے۔ اِس قوم کے رہنے کی جگہ تھی اور تاتاری اُنہیں کی نسل سے ہیں۔ بہت سے لوگوں نے تاتاریوں کو دیکھا ہوگا۔ وُہ مثل عام اِنسانوں کے ہیں اُن میں کوئی بھی عجیب بات نہیں ہے۔ البتہ کھوسے ہوتے ہیں"+) دیکھو فٹ نوٹ ملہ

یاد ۔ ف ۔ اسم مُؤنّث ۔ (۱) دِل ۔ خاطر ۔ پردہ ۔ قلب ۔ (۲) چیتا ۔ حافظہ ۔ یادداشت ۔

اے زکی بھولو بتوں کو تُم کرو ذکرِ خدا ۔ کوئی دم ایسا بھی گزرا ہے تمہاری یاد میں (زکی)

(۳) سُمرنی ۔ یادگاری ۔ نام رٹنا + سدھ ۔ سُرت ۔ (۴) ضدِّ فراموش ۔ خیال (۵) ازبر ۔ نوکِ زباں ۔ حفظ ۔ کنٹھ ۔ برزبان +

یاد اللہ ۔ ف ۔ ع ۔ اسم مُؤنّث (فقرا) (۱) یادِ خدا ۔ خدا کی یاد ۔ عبادت ۔ بندگی ۔ جیسے وُہ تو رات دِن یاد اللہ میں رہتے ہیں (۲) سلام ۔ بندگی ۔ عشق اللہ + سلام علیک + صاحب سلامت ۔ بانوا فقیروں کا سلام ہے + +

عشق کے بندے ہیں ڈھب ہے سب سے رسم و راہ کا ۔ طور کچھ اُس بُت سے بھی رہتا ہے یاد اللہ کا (نامعلوم)

(۵) رُوشناسی ۔ جان پہچان ۔ مُلاقات ۔ واقفیت ۔ جیسے تمہاری اِنکی کب سے یاد اللہ ہے ۔ ہماری اُن کی مدّت سے یاد اللہ چلی آتی ہے + +

ملہ **یاجُوج ماجُوج** ع ۔ اسم مذکّر ۔ (۱) اوّل وہی معنی ہیں جو بالا لفراد اِنکے موقع پر لکھّے گئے ہیں (۲ ۔ ر) عوام النّاس دہلی اور خاصکر صاحبانِ ہنود جنکو فارسی کی شُدبُد ہے اُن دُمغسہ فتنہ پرداز توڑ جوڑ کرنیوالے مُفتنی نیز عزازیل صفت آدمیوں کی نسبت استعمال کرتے ہیں جو ہر وقت ساتھ پھریں مثلاً آئے یاجُوج ماجُوج +

یاد

ہے مرے نزدیک وُہ پیکر سراسر نُور کی ۔ جس بُتِ کافر سے بیگی یاد اللہ دُور کی (سُرور)

یاد آنا - ا - فعل لازم :- (۱) خیال آنا - خیال گُزرنا - دِل میں گُزرنا + ذہن میں آنا - یادداشت ہونا + ہڑکا ہونا + ہڑک اُٹھنا + دِل پر سانپ سا لوٹنا + محبّت کا جوش اُٹھنا -

صحرا میں دیکھتا ہوں جو شوخی غزال کی ۔ آتی ہے یاد اک صنمِ خُرد سال کی (ناسخ)

(۲) چیتے پر چڑھنا - دھیان میں آنا - حافظہ میں مستحضر ہو جانا - بھُولی ہوئی بات یا چیز کا مُستحضر ہونا - (۳) معلُوم دینا - حقیقت کھُلنا - خبر پڑنا +

یاد آوری - ف - اسم مُؤنّث :- یاد لانا - یاد کرنا - یاد فرمائی + ترسیلِ نامہ - پیام - پیغام - اِستفسارِ چگونگی + مزاج پُرسی - خیریت طلبی +

یاد بدنا - ا - فعل لازم :- یاد فراموش بدنا - ہمعُمر لڑکوں کی ایک شرط ہے جو آپس میں اسطرح کچھ مُدّت کیواسطے بَدْ لی جاتی ہے کہ اگر ہم تم کو کوئی چیز دیں اور تم فوراً یاد ہے نہ کہسکو اور ہم کہدیں کہ فراموش تو اِسقدر فُلاں چیز اِس بھُول جانیکی عوض دینی ہوگی -

اِس تری یاد فراموش نے بے ہوش کیا ۔ غیر سے یاد بدی ہم کو فراموش کیا
یاد اُس سے بدی ہم نے بمنّت کئی بوسے ۔ ہاریں بھی تو کیا ہار مزیدار نکالی + } (جُرأت)

یاد پڑنا - ا - فعل لازم :- یاد آنا - یاد گُزرنا - یاد ہونا - خیال میں آنا - ذہن میں آنا - مثلاً مجھے تو ایسا یاد پڑتا ہے کہ سر اچارلس ایچی سن صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر پنجاب شملہ پر ۱۸۸۴ء میں تشریف لائے تھے +

یادداشت - ف - اسم مُؤنّث :- (۱) یاد رکھنے کا نشان + یاد + (۲) روزنامچہ - وُہ بیاض جسمیں یاد رہنے کو کچھ لکھ لیں - نوٹ بُک - (۳) حافظہ - چیتا جیسے میری یادداشت میں فرق ہے - (۴) تاکیدی دُوسرا خط - یاد دہانی کا خط - جتاؤنی +

یاد دِلانا - ا - فعل متعدّی :- (۱) جتانا - چیتانا + (۲) آگاہ کرنا - متنبّہ کرنا +

یا رب کی خیر سلّی - ا - اسم مُؤنّث :- صدائے فقیر یعنی خدا کا نام لیتے اور سبکا بھلا مناتے ہیں کچھ ہے تو ایسے لوگوں کو بھی دلواؤ +

یاد رکھنا - ا - فعل متعدّی :- (۱) خیال رکھنا - دھیان رکھنا - فراموش نکرنا - بھُول نہ جانا - دِل سے نہ بھلانا - حافظہ میں رکھنا - دل سے محو او سہو نہ کرنا + ۵

کہا یاد رکھنا تو بولے بگڑ کر ۔ چلو جاؤ لائے بڑا یاد رکھنا
جنُوں ہوگا اے قدر عشق پری میں ۔ یہ اسم کا کہنا مرا یاد رکھنا } قدر

(۲) سمجھونگا - بدلا لُونگا - گت بناؤنگا - سزا دُوں گا - جتا دیتا ہُوں بدلہ لیکر چھوڑونگا ۵

یہ کہتے ہوئے پاس آتے ہیں میرے ۔ غضب ہے جو تمنے چھُوا یاد رکھنا
اُڑائے لئے پھرتی ہے خاک میر ۔ یہ اٹکھیلیاں اے صبا یاد رکھنا } قدر

یاد رہنا - ا - فعل لازم :- دھیان رہنا - خیال رہنا - دل سے نہ بھُولنا - فراموش نکرنا + حافظہ میں رہنا - ذہن میں رہنا - استحضار رہنا - دل سے محو او فراموش نہونا - سہو نہونا - چیتے سے نہ اُترنا - بھُول میں نہ پڑنا -

وُہ کسی حال میں غافل نہیں ہونے دیتے ۔ خواب میں شکل دکھا جاتے ہیں تا یاد رہے
دو طرف ایک زمانہ میں توجہ ہے محال ۔ اے زکی بھُول خودی کو کہ خدا یاد رہے } (زکی)

یاد رہے - ا - مُحاورہ :- (۱) بھُول مت جانا - دِل سے محو و سہو اور خاطر سے فراموش نہ کرنا (۲) جتا دیتا ہُوں اسکا بدلہ لیکر چھوڑونگا - سمجھونگا - سمجھکر رہُونگا - آج کی بات کو بھُول نجانا -

یہ بھُلانا ستم ایجاد بھلا یاد رہے ۔ نہ کیا ہم کو ذرا یاد بھلا یاد رہے (مغفُور)
غیر سے روز ملو ہم پہ یہ بیداد رہے ۔ اور تو کیا کہیں ہم تم سے بھلا یاد رہے (مصحفی)
یہ بھُلانا ستم ایجاد بھلا یاد رہے ۔ نہ کیا مجھکو کبھی یاد بھلا یاد رہے (معرُوف)[۲]

(۳) ہماری اِس وقت کی نصیحت ذہن نشین رکھنا - ہمارا قول بھُول مت جانا -

جسے کچھ بھی نہ بجز عفو و عطا یاد رہے ۔ یہ گنہگار بھی دیوانِ قضا یاد رہے
دیتے ہیں شربتِ دیدار مریضِ غم کو ۔ کام آئے گی مسیحا یہ دوا یاد رہے } (زکی)
حشر کو دیدۂ مُشتاق تو حیراں ہونگے ۔ دستِ فریاد وُہ دامانِ قضا یاد رہے

جس روز کسی اور پہ بیداد کروگے ۔ یہ یاد رہے ہم کو بہت یاد کروگے (سودا)

(۴) بیشک - ضرُور - بالیقین - یقیناً - شرطی - شرطیہ - دعوے کے ساتھ دعوے سے ۵

ناتوانی سہی بے طاقتی و ضُعف سہی ۔ لب تک آئے گی مری آہ رسا یاد رہے (زکی)

یادش بخیر - ف + ع - مُحاورہ :- ذکرش بخیر کا مرادف - جب کسی غایب دوست یا عزیز کا ذکر کرتے ہیں تو پہلے یہ کلمہ بجائے دعائے خیر زبان پر لاتے ہیں یعنی ہم اُس کا نام بھلائی کے ساتھ لیتے اور اُس کی ہر بلا سے خیریت چاہتے ہیں - نیز اگر کسی دوست کا ذکر ہو رہا ہو اور وُہ حسبِ اتّفاق آنکلے تو بھی کہتے ہیں یادش بخیر اللہ آہی گئے -

کہا ہائے دیکھوں یہ اس بن میں سیر ۔ نہ ہو پاس میرے وُہ یادش بخیر (میر حسن)

یادش بخیر دشت میں مانندِ عنکبُوت ۔ دامن کا اپنے تار جو خاروں پہ تن گیا
مارا تھا کِس لباس میں عُریانی نے مجھے ۔ جس سے تہِ زمین بھی میں بے کفن گیا } ( )

نہیں معلُوم اک مُدّت سے قاصد حال کچھ اُس کا ۔ مزاج اچھا تو ہے یادش بخیر اُس آفتِ جاں کا (داغ)

گلشن بھی ہے شراب بھی ہے ابرِ تر بھی ہے ۔ یادش بخیر یار کو لائیں کہاں سے ہم (صبا)

یاد فراموش - ا - اسم مُؤنّث :- ایک قسم کی بازی و شرط جو ہمعُمر لڑکوں میں کچھ دِن کے واسطے بدی جاتی ہے جِسکا دستُور یہ ہے کہ آپس میں عہد و پیمان کر لیتے ہیں کہ اگر ہم تُم کو کوئی چیز اِسوقت کا عہد بھُلا کر دیدیں اور ساتھ ہی فراموش بھی کہدیں تو تُم کو اِس کے عوض اِسقدر فلاں چیز دینی ہوگی اور جو تُم نے کہدیا یاد ہے تو تُم جیت گئے +

ہر ایک سے وُہ کیوں نہ بدی یاد زہوش ۔ دِل ہاتھ کئی یاد فراموش میں آئے (ظفر)

تُونے جو بدی مجھسے میاں یاد فراموش ۔ ہوتی ہی نہیں دِل سے تری یاد فراموش (جرأت)

یاد آتی ہے ہم کو وُہ تری یاد فراموش ۔ سب تُونے کیا اے ستم ایجاد فراموش (رشک)

[۱] گُزر جائے گی شب پلک مارتے میں + پر اسوقت کی التجا یاد رکھنا + (قدر) [۲] حضرت مغفور کو اِس جگہ توارد ہوا ہے یا معرُوف کو +

کبھی بھولے سے بھی اب یاد نہیں آتے ہم کیا قیامت ہے تُنے بُھی یاد فراموش کہیں (ضیا)

اس نری یاد و فراموش نے بےہوش کیا غیر سے یاد بُری ہم کو فراموش کیا (جرأت)

یاد فرمانا - اِ - فعلِ مُتعدّی :- یاد کرنا - بلانا - طلب کرنا - سرکار یا دربار کی طلب ہونا - جیسے حضور والا نے یاد فرمایا ہے + انگریزوں نے ایسے موقع پر سلام دیا ہے کہتے ہیں +

یاد کرنا - اِ - فعلِ مُتعدّی :- (۱) رٹنا - جپنا - بار بار نام لینا جپنی کرنا سمرن کرنا +

تم ہمیں بھول گئے ہو صاحب ہم تمہیں یاد کیا کرتے ہیں (ناسعلوم)

(۲) حافظہ میں لانا - خیال میں لانا - ذہن پر چڑھانا - دل میں لانا - ف

تو چمن میں جو گزر غیرتِ شمشاد کرے فاختہ سرو کو بھولے سے نہ پھر یاد کرے (امانت)

(۳) حفظ کرنا - ازبر کرنا - نوک زبان کرنا کنٹھ کرنا - (۴) سوچنا - جیسے یاد کرلوں تو کہوں - (۵) ذہن نشین کرنا - جیسے سبق یاد کرنا (۶) بلانا - طلب کرنا + امیروں یا بادشاہوں کا اپنے ملازم کو دربار میں بُلانا - ف

کہتا ہوں تصوّر میں محبانِ عدم سے ہم مرتے ہیں کس دن ہمیں تم یاد کروگے (برق)

(۷) کسی کی رفاقت محبت وفاداری اور مُفارقت کا خیال کرنا - ف

موت اُسکو یاد کرتی ہے خدا جانے کہ گور یوں ترا بیمارِ غم جو ہچکیاں لینے لگا (ذوق)

یاد کروگے - اِ - مُحاورہ :- یاد رکھوگے کبھی نہ بھولوگے مثلاً ایسا ماروںگا کہ یاد کروگے - دوستی یا وفاداری کو خیال کرکے افسوس کروگے پچھتاؤگے - ہاتھ ملوگے - ف

جب اور یہ اس طرح کی بیداد کروگے جانباز کو تم اپنے بہت یاد کروگے (برق)

اب کرکے فراموش تو ناشاد کروگے پر ہم جو نہ ہوں گے تو بہت یاد کروگے (دبیر)

یاد کرے - اِ - مُحاورہ :- یاد رکھے - کبھی نہ بھولے - جیسے ایسی سزا دُوں کہ یاد کرے + ہمیشہ پچھتائے - سدا افسوس کیے - وہ مزہ چکھاؤں کہ یاد کرے - ف

خود بخود مجھسے لگاوٹ ستم ایجاد کرے اس قدر دل سے بھلاؤں کہ بہت یاد کرے (امانت)

یادگار - ف - اِسم مؤنث و مذکر :- (۱) مرکب از (یاد + گار) نشانی + علامت - آثار - چنہ - کوئی شے جو کسی کے نام کی یاد میں بنائی جائے نشانِ خیر - (۲) وہ تحفہ یا عُمدہ چیز جو دوست کو اپنی نشانی کے طور پر دیں - ف

کیوں نہ دوں زخم کو جگہ دل میں کیا یہ قاتل کا یادگار نہیں + + (رمز)

(۳) آثار القدیمہ - پرانی عمارت جیسے مینار لاٹھ مکان مقبرہ عمارت وغیرہ - (۴) فرزند - بیٹا - پسر - (۵) یادگاری کے لائق تمغہ - قابلِ یادداشت شے - وہ چیز جسے دیکھ کر کوئی یاد آئے - ڈپلوما - میڈل (۶) باقیاتِ صالحات مثلاً عام عمارات و وظائف وغیرہ +

یادگارِ زمانہ - ف - اسم مذکر :- زمانہ میں یاد رہنے والی چیز - قابلِ یاد چیز - ف

یادگارِ زمانہ ہیں دونوں یار کی دشمنی مرا اخلاص (مجروح)

یادگارِ زمانہ ہیں ہم لوگ سُن رکھو تم فسانہ ہیں ہم لوگ (ناسعلوم)

یادگاری - ف - اِسم مؤنث :- دیکھو یادگار از نمبر ۱ - ۶ +

یاد گُدگُدانا - اِ - فعلِ لازم :- کسی چیز کا بار بار یا رہ رہ کر یاد آنا - دل میں یاد اُٹھنا +

یاد ہو کہ نہ یاد ہو - اِ - مُحاورہ تجاہلِ عارفانہ :- خدا جانے تمہیں یاد ہے کہ بھول گئے - معلوم نہیں یاد بھی ہے یا بالکل بھول گئے + ف

وہ جو ہم میں تم میں قرار تھا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو وہی یعنی وعدہ نباہ کا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
وہ نئے گلے وہ شکایتیں وہ مزے مزے کی حکایتیں وہ ہر ایک بات پہ روٹھنا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
کبھی ہم میں تم میں بھی چاہ تھی کبھی ہم سے تم سے بھی راہ تھی کبھی ہم بھی تم بھی تھے آشنا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
وہ بگڑنا وصل کی رات کا وہ نہ ماننا کسی بات کا وہ نہیں نہیں کی ہر آن ادا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
(مومن)

یاد ہونا - اِ - فعلِ لازم :- (۱) ازبر ہونا حفظ ہونا - برزبان ہونا - نوکِ زبان ہونا + دھیان میں ہونا + حافظہ میں ہونا

وہ جو لطف مجھ پہ تھے پیشتر وہ کرم کہ تھا مرے حال پر مجھے سب ہے یاد ذرا ذرا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو (مومن)

(۲) ذہن نشین ہونا - ذہن پر چڑھنا جیسے سبق یاد ہونا (۳) دل میں آنا - دل میں گزرنا - جی پر چڑھنا - (۴) بُلایا جانا - بلاوا ہونا طلبی ہونا جیسے حضور میں تمہاری یاد ہوئی ہے +

اُنکے آنے سے اجل پیشتر آئی افسوس کیا بُرے وقت ہوئی یاد ہماری یا رب (داغ)

یاد ہے - اِ - مُحاورہ :- (۱) فراموش کا جواب جو یاد و فراموش کی شرط میں دیا جاتا ہے (۲) آتا ہے - خوب رواں ہے - ذہن پر چڑھا ہوا ہے - خوب جانتے ہیں بخوبی معلوم ہے - ف

ادا سے بیدلوں کو بھولنا دل ناز سے لیکر یہ اُنکو یاد ہے وہ اور ظلم ایجاد کیوں کرتے (زکی)

یار - ف - اِسم مذکر :- (۱) مددگار - معاون - ساتھی - حمایتی - دستگیر - یاری دہندہ - ممد - سہائی - حامی - ساتھ دینے والا - سہایتا کرنے والا + ف

جان تنہا بدن کو چھوڑ گئی + کون دنیا میں ہے کسی کا یار + (مجروح)

(۲) دوست - آشنا - رفیق - ہمدم - رفیق - محب مخلص - ہشتو + ہمدرد - غمخوار + ف

رنگ اہلِ جہان کا یہ ہے کل ہی دشمن ہے جو کہ یار ہے آج + (مجروح)

(۳) معشوق - محبوب - پیارا من ہرن - من موہن - دلربا - پریتم - دلبر صنم + ف

میرے زخمِ دل دیکھکر یار بولا + کہ مجروح ہے رحم کھانے کے قابل + مجمع عام میں مانند زلیخا ہر چند ہے تو یار کو اپنے نہ دکھایا جانا

بے یار روزِ عید شبِ غم سے کم نہیں جامِ شراب دیدۂ پُرنم سے کم نہیں (ذوق)

جاتا ہے یار تیغ بکف غیر کی طرف اے کشتۂ ستم تری غیرت کو کیا ہوا (میر)

یار سے چھیڑ چلی جائے اسد گر نہیں وصل تو حسرت ہی سہی (غالب)

عجب بنی ہے ہمارے دم پر ہوا ہے سینہ نگار اپنا بچیگی کیونکر یہ جان ہماری نہ دل ہی اپنا نہ یار اپنا (مؤلف)

معروف آنسو دیکھتے ہو تم ہمیں غریب تک یار نہ لگائے تو پھر ہم کو دیکھئے
ہو نہ جب تک وصال اے معروف کوئی ممکن ہے وصلِ یار ابھی + +
(معروف)

ہائے قسمت ہمیں خبر نہ ہوئی یار جہاں نکا کیا کواڑوں میں ما
الٰہی یار کی صورت میں عزرائیل کر پیدا کہ تا ہو جان دینے میں ہمیں لطف دگر پیدا (مؤلف)
تیغِ نگاہِ یار اچٹتی لگی تھی پر + برسوں گزر گئے مجھے آزار کھینچتے (بیخود)

(۴-۱) دھگڑ۔ دھگڑا۔ لگوار۔ شنی۔ آشنا + ۵

نکل جاؤنگی میں بھی یار کرکے دیکھنا ایک دن رہو گھر سوت کے اچھا نہ جانا چھوڑ دو تم دانگا (راحت)
ہاں تھوہی کہیں یکلندڑے وہوے آگے کیں ماسونال سہیلیاں دریاروں نال سندیس (دوہا)
یار سے پکڑی گئی چھڑیوں میں نند وُوئی میلے میں جھمیلا ہو گیا (نازنین)

(۵-۱) بجائے خود۔ آپ اپنا۔ میں۔ ہم۔ جیسے اُسنے ہتیرا سر مارا اگر یار نے بھی ایک نہ سُنی + یار تو کہیں آئیں نہ جائیں۔ ۵

ناک میں دم ہے ترے ہاتھ سے کمبخت ظہیر یار آجائے کہیں موت بلا سے مجھکو (ظہیر)
کہدو رقیب سے کہ وہ باز آئے جنگ سے ہرگز نہیں ہے یار بھی کم اُس دبنگ سے (دبل)
تُو تو کچھ اور ہو گیا مجروح دِل تو انکا نہیں کہیں اے یار (مجروح)

(۶) خدا تعالےٰ کی طرف اشارہ۔ رب۔ خدا۔ اللہ۔ بھگوان۔ رام + س

دُوری شہیدی اپنی سمجھ کا قصور تھا ہے شہرگ گلو سے بھی یاں یار عنقریب (شہیدی)

(سنسکرت میں جار जार عورت کے یار کو کہتے ہیں جسکی بُنیاد دوستی خبث پر ہے)

یار باز۔ ف۔ صفت:۔(۱) دھگڑباز۔ دھگڑہائی۔ فاحشہ۔ چھنال۔ قحبہ۔ پاتر۔ بازاری عورت۔ رنڈی۔ کنچنی۔ کسبی (۲) بدچلن۔ بداطوار +

یار بازی۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ چھنالا۔ چھنالپن۔ دھگڑبازی + زناکاری۔ تماش بینی + بدچلنی۔ بدکاری۔ فسق وفجور +

یار باش۔ ف۔ صفت:۔(۱) آشنا پرست۔ ملنسار۔ یاروں کا یار۔ دوستوں کا دوست۔ سبکا ساتھی + زندہ دِل۔ خوش طبع۔ خوش مزاج۔ دل لگی باز (۲) ہرجائی + عیاش۔ تماش بین۔ عشق باز۔ عاشق مزاج۔ شاہد پرست۔ شاہد باز + ۵

کیونکہ سہیں یہ ظلم دجور کیونکہ ناپ کا ہر طور غیرتِ عشق ہکو ہے اور آپ ہیں یار باش سے (جرأت)

یار بننا۔ ا۔ فعل لازم:۔(۱) دوست بننا۔ دوست ہونا + ۵

دُھ جو یوں دِل کے خریدار بنے بیٹھے ہیں اپنے مطلب کے لئے یار بنے بیٹھے ہیں (ظہیر)

(۲) اخلاص میں آنا۔ لاڈ میں آنا۔ پیار میں آنا۔ جیسے اب ایسے یار بنے کہ لگے گستاخی کرنے۔ (۳) موافق ہونا۔ ہمدم ہونا + ۵

شیشہ کی یار سے تکرار کیوں کر بنے گا دشمنِ جاں یار کیوں کر (آغا)

یار بنانا۔ ا۔ فعل متعدی:۔(۱) دوست بنانا۔ یارانہ گانٹھنا۔ دوستی کر لینا (۲) شیشے میں اُتارنا۔ ڈھب پر لانا۔ اپنے مطلب کا کر لینا +

یارِ جانی۔ ف۔ اسم مذکر:۔ نہایت پیارا اور دلی دوست۔ وہ یار جسپہ جان قربان ہو

اُسی کا سب جلوہ جدھر دیکھتا ہوں نظر میں سب کس یارِ جانی کی صورت (ظہیر)

یارِ عزیز۔ ا۔ کلمہ خطاب:۔ اے دوست۔ ارے میاں۔ یار جیے۔ پیارے دوست۔ جیسے یارِ عزیز جانے بھی دے۔ یارِ عزیز میں نے تجھے کیا کہا تھا جو تو خفا ہو گیا +

یارِ غار۔ ف + ع۔ اسم مذکر:۔(۱) حضرت ابوبکر صدیق خلیفۂ اوّل کی مانند یار جنہوں نے پیغمبرِ خدا رسولِ مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلّم کا غارِ اثحل واقع جبل ثور میں بوقت ہجرت ساتھ دیا تھا۔(۲) اصحاب کہف۔ وہ ساتوں یار جو دقیانوس بادشاہِ ظالم و کافر کے خوف سے بھاگ کر ایک غار میں جا چھپے تھے (۳ صفت) یارِ صادق۔ گہرا دوست۔ پکا دوست۔ بڑا بھاری دوست اور خیر خواہ۔ مصیبت کے وقت کا یار + ہم پیالہ ہم نوالہ۔ دانت کاٹی روٹی + پورا ساتھی۔ پکا ساتھی۔ رفیق و ہمدم + ۵

قبر میں بھی جاؤنگا تو ساتھ جائینگے مرے حسرت و اندوہ حرماں میرے یارِ غار ہیں (رند)
گئے جو کوہ کو سودے زلفِ یار میں ہم تو دُوہیں مار سیہ بنکے یارِ غار آیا (ناسخ)

یار فروشی۔ ف۔ اسم مؤنث:۔ خوشامد۔ مجازاً تعریف بیجا۔ سراہنا۔ یاروں کی بڑائی کرنا۔ یاروں کی ڈینگ مارنا + یاروں کی تعریف میں اپنا فخر سمجھنا +

یار کرنا۔ ا۔ فعل متعدی:۔(۱) دوست بنانا۔ یار بنانا۔ ڈھب پر لانا۔ موافق بنانا۔(۲) آشنا کرنا۔ ڈھگڑا بنانا۔ آنکھ لگانا۔ آشنائی کرنا + س

یار کرنے کی تو نہیں مجھپہ یہ تہمت باجی اس زمانے میں کسی کا بھی کوئی یار ہیں (نازنین)

یار کی یاری سے کام اُسکے فعلوں سے کیا کام۔ ا۔ کہاوت۔ دوست کی دوستی سے غرض ہے اُسکے افعال سے کیا مطلب جیسا کریگا ویسا بھریگا + س

دلبروں نے دِلکو مجھکو دل کی دلداری سے کام یار کے فعلوں سے کیا ہے یار کی یاری سے کام (نکہت)

یار لوگ۔ ا۔ محاورہ:۔(۱) عیار دوست۔ چالاک یار۔ دوست۔ آشنا (۲) بجائے ہم میں۔ ڈینگ کے موقع پر بولتے ہیں + ۵

کبھی سونگھے اگر کہا سے دست کے ہوتے یار لوگ اسپہ بھی اُس در سے نہ سر کے ہوتے (معروف)

یار مار۔ ا۔ صفت:۔ یار تک سے دغابازی کرنے والا۔ دوست بنا کر دغا دینے والا۔ یار سے بیوفائی کرنے والا۔ نہایت دغاباز۔ دوست کُش۔ محسن کُش۔ مترد دہی۔ چالیا۔ دھوکے باز۔ ٹھگ۔ اڑی مار۔ دغلی۔ فریبی۔ عیار +

یار مار بنیا پہچان مار چور۔ ا۔ کہاوت:۔ بنیا دوست سے بھی نہیں چوکتا اور چور صرف مالدار کو پہچان کر لوٹتا ہے۔ یعنی بنیا چور سے بھی زیادہ مکار اور دغاباز ہوتا ہے +

یار ماری۔ ا۔ اسم مؤنث:۔ دوست کے ساتھ دغابازی۔ دوست کُشی۔ محسن کُشی +

یار

دغابازی۔ مکّاری۔ دھوکا دہی۔ ٹھگی۔ دغل فصل +

یار ماری کرنا۔ اُفعل متعدّی:۔ دوست بنا کر مارنا یا یار بنا کر دغا دینا + دوستانہ میں دغا کرنا +

یارِ وفادار۔ ف۔ اسم مذکر:۔ دوستِ صادق۔ پکّا اور سچّا دوست۔ بات کا پُورا اور نباہ دینے والا دوست۔ بامروّت دوست ف

جمعہ کی ٹھیرے اور نہ جمعرات کی ٹھیرے — اے یارِ وفادار ملاقات کی ٹھیرے (نامعلوم)

یار ہو جانا۔ اُفعل لازم:۔ یار بنجانا۔ دوست ہو جانا۔ پرچ جانا۔ راہ پر آجانا۔ ڈھب پر لگ جانا۔ موافق ہو جانا +

یارا۔ ف۔ اسم مذکر:۔ تاب۔ مجال۔ قوّت۔ توانائی۔ سامرت۔ سکتی۔ طاقت۔ پراکرم۔ مقدور۔ قدرت۔ زہرہ۔ دلیری۔ حوصلہ۔ جُرأت + ف

مدّعا کہیئے تو کیا کہیئے کہ ہمکو ہم نفس — بات بھی کرنیکا اُسکے سامنے یارا نہیں (یاور)

علاجِ دردِ دل ممکن ہے لیکن — زباں کو بھی جو یارائے بیاں ہو (مجروح)

اُنہیں بُلوا ہی سکتے ہیں نہ واں جانیکا یارا ہے — فقط جذبِ دلی کا ناتوانی میں سہارا ہے (آغا)

غیر کی کج بحثیوں کے کیوں نہ قرباں جایئے — اُن کے آگے گفتگو کا ہم کو یارا ہو گیا (ظہیر)

یاراں۔ ف۔ اسم مذکر:۔ یار کی جمع + دوستاں۔ محبّاں۔ احبّا۔ احباب +

یاراں چوری نہ پیراں دغا بازی۔ اُمحاورہ:۔ کھرا اور صاف گو اپنی صفائی جتانے کے موقع پر کہتا ہے کہ ہم نہ تو یاروں سے کوئی معاملہ چھپاتے اور پردہ رکھتے ہیں اور نہ پیروں اور اپنے پیشواؤں سے ہی پھیرتے ہیں۔ یعنی ہم کسی سے بھی دغا فصل نہیں کرتے سب سے الگ تھلگ اور صاف رہتے ہیں۔ یا یوں کہو کہ سب سے یکساں معاملہ رکھتے ہیں حق کی جانب ہوتے کسی سے بُغض و کینہ نہیں رکھتے اِس میں کوئی خوش ہو یا خفا اپنے مطلب سے مطلب اور اپنے کام سے کام رکھتے ہیں +

یارانہ۔ ف۔ تابع فعل:۔ (۱) آشنایانہ۔ محبّانہ۔ دوستی کے طریق پر۔ دوستی کے طور پر۔ مُشفقانہ۔ مثلِ یاراں (۲۔ اسم مذکر۔) دوستی۔ پیار۔ اخلاص۔ محبّت۔ ربط ضبط۔ آشنائی۔ اُلفت۔ ہیت۔ ستر تائی۔ اتّحاد۔ سنیہہ۔ دوستانہ + ف

وُہ یاد ہے اُسکی کہ بُھلا دے دو جہاں کو — حالت کو کرے غیر وُہ یارانہ ہے اُس کا (آتش)

کچھ اپنے ہی اعمال جو کام آئیں تو آئیں — چلتا نہیں عُقبےٰ میں ہے یارانہ کسیکا (سعید)

اب بھی باز آئیے اگر غیر کے ملنے سے وہ شوخ — وُہی باتیں وُہی چرچے وُہی یارانے ہیں (غافل)

آگاہ نہیں قصّۂ منصُور سے اے دِل — دشمن ہیں زن و مرد وُہ یارانہ ہے اُسکا (نسیم دہلوی)

یارانہ ہونا۔ اُفعل لازم:۔ دوستی ہونا۔ پیار اخلاص ہونا۔ ربط ضبط ہونا۔ میل ملاپ ہونا۔ اتّحاد ہونا۔ ارتباط ہونا۔ دوستانہ ہونا + ف

یار

وحشیوں کو کیا ہی مجھ وحشی سے یارانہ ہوا — شیر کا پنجہ برائے مُوئے سر شانہ ہوا + (ناسخ)

آج کل سے سلسلہ مہر و محبّت کا نہیں — عالمِ ارواح میں میرے ترے یارانہ تھا (آتش)

زندگی کا تھا مزا یار سے یارانہ تھا — اُس پہ میں شیفتہ تھا وُہ مرا دیوانہ تھا
شمعِ رُخسار پہ اُس شوخ کی پروانہ تھا — غیرتِ لیلیٰ و مجنوں مرا افسانہ تھا
کبھی غیروں کا جو محفل میں گزر ہوتا تھا
بیٹھا اُس کا نہ منظُورِ نظر ہوتا تھا (بیخود دہلوی)

یارو۔ اُ۔ اسم مذکر:۔ یار کی جمع جو حالتِ ندا میں آتی ہے۔ اُردو کا قاعدہ ہے کہ جب کوئی اسمِ جمع مُنادیٰ ہوتا ہے تو وہاں سے نُون کو گرا دیتے ہیں جیسے دوستو۔ محبّو۔ ہمدمو۔ مونسو + ف

میرے رونے کی حقیقت کو نہ پوچھو یارو — یار ہو جسکا جدا کیوں کہ وُہ خرّم ہووے (جُرأت)

یاروں۔ اُ۔ اسم مذکر:۔ (۱) یار کی جمع۔ دوستوں۔ محبّوں۔ آشناؤں (۲) کبھی بے تکلّفی کی گفتگو میں یہ لفظ ضمیر متکلّم کی بجائے بھی مُستعمل ہوتا ہے + ہم + میں + اپنا۔ وغیرہ

نہ ہوا پر نہ ہوا میر کا انداز نصیب — ذوقؔ یاروں نے بہت زور غزل میں مارا
کیا مدّنظر تمکو ہے یاروں سے تو کہئے — گر مُنہ سے نہیں سکتے اشاروں سے تو کہئے (ذوق)

یاروں کا۔ اُ۔ صفت:۔ (۱) دوستوں کا۔ احباب کا۔ آشناؤں کا۔ دوستوں سے منسُوب (۲) ہمارا + اپنا جیسے یاروں کا کیا گیا اُسنے خود ہی نقصان اُٹھایا +

طرز ٹیڑھی ہے سخن کی تری کس سے ہو ادا — ظفر انداز ہے یاروں کا تو سیدھا سیدھا (ظفر)

لے گیا کعبے سے تو مُفت ثواب اے زاہد — حصّہ پہلے سے ٹھہر جائے یہیں یاروں کا (داغ)

یاروں کا یار۔ اُ۔ صفت:۔ ہر ایک کے موافق۔ ہر ایک کا ساتھی۔ دوستوں کا ساتھی۔ دوستوں کا دوست۔ سب کا ہمراز۔ بڑا یار باش۔ ملنسار۔ ملا جُلا شیر و شکر۔ یاروں کی ہر بات میں شریک ہونے والا۔ شریکِ حال۔ ہر دل عزیز۔ خیر سگالی

تفصیل سے کہہ ظالم حالِ دلِ دیوانہ — ہم سے نہ چھپا ظالم ہم یار ہیں یاروں کے (قاسم)

مُحتسب گرچہ دلِ آزارِ مئے خواروں کا — دیجئے ایک جام تو ہے یار بھی یاروں کا (ذوق)

یوں سب کے دوستدار ہیں ہم — لیک یاروں کے یار ہیں ہم + (معرُوف)

یاروں کی۔ اُ۔ صفت:۔ دوستوں سے منسُوب۔ دوستوں کی۔ آشناؤں کی۔ محبّوں کی + ہم پیشہ لوگوں کی۔ حریفوں کی۔ ساتھیوں کی + ہماری۔ اپنی۔ ف

سختی کھینچی کوہکن نے قیس نے رنج و تعب — کیا گئی برباد اِن یاروں کی محنت ہائے ہائے (میر)

جس پہ یاروں کی چال چلتی ہے — کہیں واعظ کی دال گلتی ہے (مؤلف)

یاروں کے۔ اُ۔ صفت:۔ دوستوں کے + اپنے۔ ہمارے۔ ہماری ذات کے۔ ف

اِس ابر میں وُہ ساقیٔ گلفام نہ آیا — کیا یار جو یاروں کے کبھی کام نہ آیا + (نثار)

یاروں کے یار - ا - صفت :- (یاروں کا یار کی جمع) - دوستوں کے دوست - دوستوں کے ساتھی - ہر دِل عزیز - ہر ڈھنگ میں شریک - غرض ہم مشرب -

کر دحجاب نہ ہم سے الگ الگ نہ پھرو ۔ اِدھر بھی آؤ کہ یاروں کے یار ہم بھی ہیں (تصویر)

یاری - ف - اِسم مؤنّث :- (۱) مددگاری - معاونت - مدد - سہارا - سہارا - دستگیری - تائید - یاوری - کمک - اعانت - پشتی - تقویت - حمایت + ف

کرے وقتِ مصیبت میں جو سارے شہر کی یاری ۔ اُسی کیواسطے زیبا ہے دعوے شہریاری کا (امیر)

(۲) دوستی - آشنائی - ربط - محبّت - ربط ضبط - اتّحاد - اُلفت - اخلاص - اُنس - ہمرازی + ف

عُمر گزری ہے ہمیں گریہ و زاری کرتے ۔ کاش ہم اُس بُتِ کافر سے نہ یاری کرتے (مصحفی)

کیا ملا ہم کو تیری یاری میں ۔ رہے اب تلک اُمیدواری میں (انشا)

(۳ - ا -) حصّہ جو یار سے اُسکے کھانے کی چیز میں سے مانگا جائے (اطفال)

یاری آوے - ا - محاورۂ اطفال :- جو چیز کھا رہے ہو اِس میں سے حصّہ ملے - ہمارا حصّہ دو - ہمکو بھی دوستانہ کا حق دو +

یاری بدنا - ا - فعل مُتعدّی :- (اطفال) (۱) باہم اِس بات کا عہد و پیمان کرنا کہ جو چیز تم کھاؤ ہمیں بھی دینا - (۲) دوستانہ کرنا - دوستی کا عہد و پیمان کرنا جیسے "آؤ جی! یاری بدتے ہو؟" "ہاں" "کوئیں میں چلّی - ہماری تمہاری یاری پکّی" +

یاری جوڑنا - ا - فعل متعدّی :- دوستانہ کرنا - باہم دوستی کرنا - باہم آشنا بننا - یارانہ گانٹھنا + ہمدم و ہمراز بننا +

یاری دینا - ا - فعل مُتعدّی :- (۱) مدد دینا - معاونت کرنا - جیسے نصیب یاری دے تو سارے کام بنجائیں + بخت دے یاری تو کر گھوڑے اسواری بخت نہ دے یاری تو کر کھاچر دی داری - (۲ - اطفال) جو چیز کھا رہے ہوں اُس میں سے کچھ حصّہ دینا - کھانے کی چیز میں سے حصّہ بانٹ دینا +

یاری کُٹ کرنا - ا - فعل مُتعدّی :- (اطفال) دوستانہ القط کرنا - دوستی چھوڑنا - ترکِ مُلاقات کرنا - ترکِ آشنائی کرنا - مکتب کے لڑکوں میں یہ کہاوت رواج ہے -

ابھی یاری کی اور ابھی کُٹ کی ۔ بہت تری چاہ پر پڑے پھٹکی (نامعلوم)

لی چُٹکی سے جبکہ میں نے اُسکے چُٹکی ۔ بولا کہ پڑے جان پہ تیری پُٹکی
پھر دانت تلے کُھٹک کے ناخُن یہ کہا ۔ جل آج سے ہم تے تجھسے یاری کُٹکی (بہار)

یاری کُٹ ہونا - ا - فعل لازم :- دوستی القط ہونا - دوستی قطع ہونا - دوستی چھوٹنا - ترکِ ملاقات ہونا +

یازدہ - ف - صفت :- گیارہ - دس اور ایک - ایک اُوپر دس - اکادش +

یازدہم - ف - صفت :- گیارھواں ؁ + گیارھویں تاریخ - اِکادشی +

یاس - ع - اسم مؤنّث :- (۱) نااُمیدی - نراسی - نراس - حرماں - مایوسی + ف

آس کہتے ہیں جسے آس نہیں یاس نہیں ۔ یاس سے بھی کسی حالت میں مجھے یاس نہیں (نامعلوم)

(۲) خوف - دھڑکا - اندیشہ - خطرہ - ڈُبکا +

یاسِ کُلّی - ع - اسم مؤنّث :- کامل نااُمیدی - پُوری نراس - کامل حرماں نصیبی + ف

یاسِ کُلّی میں لگاؤ نہیں رہتا صاحب ۔ کبھی اقرار رہے اور کبھی انکار رہے (مجروح)

یاس ہوجانا - ا - فعل لازم :- اُمید ٹوٹ جانا - نااُمید ہوجانا - مایوس ہوجانا - دِل شکستہ ہوجانا - ہمت ٹوٹ جانا - جی چھوٹ جانا + ف

یاس اِس درجہ ہوگئی ہے کہ اب ۔ وصل بھی آرزو فزا نہ ہوا + (مجروح)

یاسا - ت - اسم مذکر :- ماتم - مجازاً قتل - خون - خونریزی - گردن زنی - کُشت و خون - غارتگری (دکھنی)

یا سُکھ نیند سوؤ یا لالا جیو - ا - کہاوت :- آرام کرو یا تکلیف اُٹھاؤ + دو کاموں میں سے ایک ہو سکتا ہے +

یاسمن - یاسمُون - یاسمین - ف - اسم مذکر :- چنبیلی - ایک قسم کا نہایت خوشبودار پھول - چنبیلی دو طرح کی ہوتی ہے - ایک زرد جسمیں زیادہ خوشبو نہیں ہوتی - دُوسری سفید جسمیں نہایت خوشبو ہوتی ہے + ف

اُن عذاروں کی جو پاتی یہ صباحت آتش ۔ یاسمیں باغ میں پھُولی نہ سمائی ہوتی (آتش)

دیکھنا شوخی وہ حیراں یاسمن کو دیکھکر ۔ کہتے ہیں یہ آئینہ کس کا چمن میں رہ گیا
بُتوں کی وہ صباحت اللہ اللہ ۔ رُخِ سادہ بہارِ یاسمن ہے (زکی)

یاسہ - ف - اِسم مذکر :- آرزو - تمنا + حکم + قانون - سیاست - قصاص + رسم - دستور +

یاسین - ع - اسم مؤنّث :- (یٰسین - یٰس) نیز رسم خط درُست ہے + لغوی معنی اے سیّد - یا سیّد البشر یعنی محمّد صلّے اللہ علیہ وسلّم + قرآن شریف کی ایک مشہور سُورت کا نام جسکی نسبت مَعقل ابنِ یسار اور اُمِّ درداسے روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا تم اپنے مُردوں پر یاسین پڑھو خدا تعالےٰ اُنہیں موت کی سکرات شدّت اور سختی سے نجات دے گا اور نزع آسان کرے گا پس اِسی وجہ سے حالتِ نزع میں یہ سُورت میّت کو سُنائی جاتی اور اُسکی مُشکل اِسکی برکت سے آسان ہوجاتی ہے چُونکہ حالتِ نزع میں اِس سُورت کے پڑھنے کا رواج ہوگیا ہے اِسوجہ سے عورتوں نے متوہم ہو کر اِس کا نام ہی بنا دیں یعنی نام نہ لینے کے قابل رکھدیا ہے +

سختی سے روزِ فرقت دی جان مصحفی نے ۔ یٰسین پڑھنے کوئی بیمار تک نہ پہنچا (مصحفی)

محیط المحیط - تفسیر نیشاپُوری - جلالین - جمل حاشیہ جلالین وغیرہ کُتبِ مستندِ عربی میں لکھا ہے

یاف

کہ یہ لفظ عربی کے اور انِ مقررہ میں سے نہیں ہے بلکہ بمنزلِ ہابیل و قابیل ہے البتّہ بعض محقّق اسے غیر مُنصرِف اور بعض مبنی خیال کرتے ہیں بعض کا بیان ہے کہ یہ لفظ یا اُنَیسین یعنی اے انسان ہے تفسیر ابنِ عبّاس میں لکھّا ہے کہ یٰسین لُغتِ سُریانی بمعنی یا انسان ہے۔ بعض نے اِس کو مقطّعات میں داخل کیا ہے جسکے معانی اور اشارہ خدا یا اُس کے رسُول کے سوا دُوسرا نہیں جانتا)

یاسین سُنانا۔ اِفعل متعدی:۔ حالتِ نزع والے کے سامنے سُورۂ یٰسین پڑھنا تاکہ آسانی سے دم نکل جائے اور خدا کی طرف لو لگ جائے۔ رفعِ سکراتِ موت کا اہتمام کرنا۔ پیغامِ موت سُنانا۔ ٥

مُژدۂ وصل کے بدلے مجھے سرِ شب حباب　شام سے صُورۂ یاسین سُنا دیتے ہیں
دم ہے باحسرتِ دِل کہ نکلتا ہی نہیں　مجھ کو سو بار وُہ یٰسین سُنانے آئے　(ظہیر)

یاسین کا وقت آنا۔ اِفعل لازم:۔ حالتِ نزع میں مُشکل آسان ہونیکے واسطے سُورۂ یٰسین سُنانے کا وقت آنا۔ نزع کا وقت پہنچنا۔ اخیر وقت ہونا۔ دمِ واپسین ہونا۔ ٥

کُھلا قرآں تو وُہ سمجھے مرے شکوونکا دفتر ہے　اُٹھے شرماکے بالیں سے جب آیا وقت یٰسین کا (نسیم دہلوی)

یافت۔ ف۔ اِسم مؤنّث:۔ آمدنی۔ آمد۔ پیدا۔ حصُول۔ حاصل۔ دخل۔ پیداوار۔ کمائی۔ نفع۔ فائدہ۔ لابھ۔ مداخل۔ منفعت۔ فتوح۔ بُرد۔ بالائی آمدنی۔ بتھوری۔ کمیشن۔ بندھیج۔ رشوت۔ گھُوس۔ گھُوس پچّر۔

یافتنی۔ ف۔ اسم مؤنّث:۔ لینا۔ لینے جوگ۔ قابلِ وصُول۔ گرفتنی۔

یاقُوت۔ ع۔ اسم مذکّر:۔ (۱) ایک قسم کا حجری جوہر جو اکثر سُرخ نیلا زرد اور سفید ہوتا ہے۔ ایک قسم کا عُمدہ تا مرتبہ سیاہی سے صاف اور بالکل شفّاف ہوتا ہے۔ لالڑی۔ مانک۔ چُنّی۔ مزاجاً مُعتدل۔ س

ظفر اُسکے لبِ رنگیں سے ہم تو کام رکھتے ہیں　کہاں کا لعلِ رمّانی ہے یاقُوت یمن کیسا (ظفر)

صاحب قامُوس نے اِسے یاکند کا مُعرّب رقم فرمایا۔ فارسی میں ببرمان اور بہرام کہتے ہیں۔ مجمع الفنُون والے نے سیاہ رنگ کا بھی لکھّا ہے اُس کا بیان ہے کہ جزیرۂ سراندیپ اور حدُودِ زنگبار میں کثرت سے پایا جاتا ہے سختی میں ہیرے سے دُوسرے درجہ پر ہے ہیرے کے سوا کوئی چیز اُس میں چھید نہیں کر سکتی سفید یاقُوت بلّور سے مُشابہ ہوتا ہے اور صرف وزن سے پہچانا جاتا ہے یاقُوت آگ میں مُتغیّر نہیں ہوتا اگرچہ سفید معلُوم دینے لگتا ہے مگر جب باہر نکالتے ہیں تو پھر اصلی رنگ پر آجاتا ہے غلبۂ تشنگی کو دباتا دِل کو تقویت بخشتا اور خُون کو صاف کرتا ہے۔

چُونکہ یاقُوت کا ذکر خالی از لُطف نہیں ہے اِس وجہ سے ابنِ بطُوطہ نیز اُسکے سفرنامہ کے لائق اور قابل مُترجم صاحب نے جو کچھ اُسکی کیفیّت لکھی ہے وُہ بھی بطورِ خلاصہ درج کیجاتی ہے۔

یاق

ابنِ بطُوطہ نے سیلُون کے دارالخلافہ کو کُنکار لکھّا ہے جس سے اُس کی مُراد گمپولا ہے جس کا دُوسرا نام گنگاسری پُورا یا گنگالی تھا اور اُس وقت کے راجہ کا نام کُنار درج کیا ہے مگر دراصل اُس کا نام بُھوان کا بھاو تھا اور یہ راجہ تامول لوگوں کے خوف سے گمپولا میں جا بسا تھا۔

وُہ لکھتا ہے کہ کُنکار سیلُون کے سب سے بڑے راجہ کا دارالخلافہ ہے یہ پہاڑ ایک گھاٹی میں دو پہاڑوں کے درمیان ایک دریا کے کنارے جسے دریائے یاقُوت کہتے ہیں واقع ہے کیوں کہ اِس دریا میں سے یاقُوت نکلا کرتا ہے اِس شہر کے راجہ کو کُنار کہتے ہیں۔ اُسکے ہاں ایک سفید ہاتھی ہے یہ راجہ اُس پر تہوار کے دِن سوار ہوتا ہے اور اُس کے سر پر بڑے بڑے یاقُوتوں کا مقنع باندھتا ہے جسکی لڑیاں سہرے سے مُشابہ ہوتی ہیں وُہ یاقُوت جسکو بہرمان کہتے ہیں اسی شہر میں پایا جاتا ہے۔ بعض یاقُوت تو دریا سے نکلتے ہیں اور بعض کانوں سے کھود کر نکلتے جاتے ہیں۔ جزیرۂ سیلون میں یاقُوت سب جگہ نکلتا ہے۔ جو لوگ یاقُوت نکالتے ہیں وُہ زمین کا ایک قطعہ خرید لیتے اُسی میں ہر ایک طریقے سے تلاش کرتے ہیں۔ یاقُوت کا پتّھر سفید شاخدار ہوتا اور اُسی کے اندر یاقُوت رہتا ہے۔ اِس پتّھر کو سنگ تراشوں کے پاس لیجاتے ہیں وُہ اُسے تراشتے اور یاقُوت اُسکے جگر کے اندر سے نکال لیتے ہیں۔ گویا یاقُوت اُس کا جگر ہوتا ہے۔ بعض یاقُوت سُرخ بعض زرد بعض نیلا ہوتا ہے جسے نیلم بھی کہتے ہیں۔ یہاں دستُور ہے کہ جو یاقُوت مالیّت میں سو فنم یعنی چھ طلائی دینار سے زیادہ ہو وُہ راجہ کا ہوتا اور راجہ اُس کی قیمت دیکر خرید لیتا ہے اور اُس سے کم قیمت کا مالکِ یاقُوت اپنے پاس رکھتا ہے۔ سیلون کی عورتیں رنگ برنگ کے یاقُوتی ہار گلے میں ڈالے رہتی ہیں۔ یہانتک کہ ہاتھوں میں اُسکی چُوڑیاں اور پاؤں میں اُسی کی پازیبیں پہنتی ہیں۔ راجہ کی لونڈی باندیاں حرمین چیریاں یاقُوتوں کی جالی (شبکہ) بناکر سر پر رکھتی ہیں۔ سفید ہاتھی کے سر پر سات یاقُوت مُرغی کے انڈے سے بھی بڑے بڑے ہیں۔ راجہ ایری شکروتی کے پاس میں نے ایک یاقُوت کی پیالی ہاتھ کی ہتیلی کے برابر دیکھی جس میں روغنِ عُود رکھا ہوا تھا جب میں نے تعجّب کیا تو اُس نے فرمایا ہمارے پاس اِس سے بھی بڑے بڑے یاقُوت ہیں۔

یاقُوت کی نسبت جو فاضل مترجم اور کامل محقق نے اپنا خاص نوٹ دیا ہے وہ سب اِس جگہ درج کر دینے کے قابل ہے تاکہ مُختلف محقّقوں کی رائے کا اندازہ ہو جائے چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ یاقُوت ایک معدنی نہایت قیمتی اور کئی رنگ کا پتّھر یعنی جواہر ہوتا ہے سُرخ کو لعل اور چُنّی۔ زرد و سفید کو پکھراج اور نیلے کو نیلم کہتے ہیں۔ اِس میں جسکا رنگ انار کے دانے کی مانند چمک آگ کی سی بے داغ بے جرم ہو وُہ سب سے اعلےٰ اور بہتر سمجھا جاتا ہے۔ سیلون۔ بدخشاں برہما۔ اور مُلک برازیل واقع امریکا میں سب سے بہتر ہوتا ہے الماس کے سوا اور تمام جواہرات سے یاقُوت زیادہ سخت ہے۔ صاحبِ مخزن نے لکھّا ہے کہ یاقُوت گندک اور خالص پارے کی

یاق

آمیزشِ دسردی کے اثر سے وجُود پاتا ہے۔ ابوالفضل نے آئینِ اکبری میں ایک تولہ چار ماشہ گیارہ رتی یاقُوت کی قیمت پچاس ہزار روپے قرار دی ہے۔ پہلے سیلون میں راجہ کے ملازموں اور خاص ٹھیکہ داروں کے سوا دُوسرے شخص کو جواہرات تلاش کرنے کی اجازت نہ تھی۔ ہماری سرکار ابد پائدار کے زمانہ میں کسی کی روک نہیں۔ جواہرات کی تلاش کا کام اکثر سنگھالی کیا کرتے ہیں۔ وُہ دریاؤں کی تہ میں جاڑے کے موسم میں اُسکی تلاش شرُوع کرتے ہیں۔ اسکی تجارت زیادہ تر مُسلمانوں کے ہاتھ میں ہے چنانچہ رتن پورہ کے میلے میں وُہ ہی تمام جواہرات خرید لیتے بعد ازاں جِلا کرا کر بیچتے اور فائدہ اُٹھاتے رہتے ہیں۔ یاقُوت کے حق میں یہ جزیرہ بہت مشہُور ہے حتّٰی کہ نویں صدی میں عربی مُصنّفوں اور محقّقوں نے تو اس کا نام ہی جزیرۂ یاقُوت رکھد یا تھا۔ مارکو پولو نے لکھا ہے کہ قوبلا قاآن نے ایک بڑے یاقُوت کی تعریف سُنکر اپنا ایک سفیر جزیرۂ سیلون میں بھیجا اور راجہ سے وُہ یاقُوت سب سے زیادہ قیمت پر لینا چاہا بلکہ یہانتک اجازت دی کہ اُسے مُنہ مانگی قیمت دی جائے اور یہ یاقُوت لے لیا جائے لیکن راجہ ہی اُس یاقُوت کے دینے پر راضی نہ ہوا جو سفیر سُرخرُو ہوکر جاتا۔ مارکو پولوس اِس یاقُوت کی مُٹائی بازُو کے برابر اور لمبائی پونے دس انچ لکھتا اور کہتا ہے کہ دُنیا کے پردے پر کوئی یاقُوت اتنا بڑا ابتک نہیں سُنا گیا کجا کہ دیکھنے میں آیا ہو +

(۲) خلیفہ مُعتصم باللہ خلفائے عبّاسیہ کا غلام جو خوشنویسی میں یدِ طولےٰ رکھتا تھا (۳۔ صفت) نہایت لال۔ نہایت سُرخ مثلِ خُون کبُوتر یا بیر بہٹی +

یاقُوت رقم خاں ع + ف۔ اسم مُذکّر:۔ ایک مشہُور خوشنویس کا نام جو خطِ نسخ کا بادشاہ۔ اور شہنشاہِ دہلی کا ایک مُمتاز نمکخوار تھا +

یاقُوتِ رُمّانی ع + ف۔ اسم مُذکّر:۔ ایک قسم کا نہایت سُرخ یاقُوت جو رنگ میں انار کے دانہ سے مُشابہ ہے۔ عُمدہ یاقُوت +

یاقُوتِ لب ع + ف۔ اِسم مُذکّر:۔ لعلِ لب۔ معشُوق۔ محبُوب۔ دلبر +

یاقُوتی ع۔ صفت:۔ (۱) یاقُوت سے نِسبت رکھنے والا۔ یاقُوت سے مُتعلّق (۲) ایک قسم کی مُقوّی معجُون جسکا جُزوِ اعظم یاقُوت ہے۔ نوشدارُو (۳) ایک قسم کی عُمدہ خُورِش جو نشاستے میں کھانڈ ملا کے زعفران ڈالکے کھیر کی مانند پکاتے اور خوانچوں میں جما کر اُوپر سے چاندی یا سُونے کے ورق لگا دیتے ہیں +

یال ت۔ اِسم مؤنّث:۔ (۱) گردن۔ گلا۔ گلُو۔ عُنق۔ ناڑ۔ (۲) گھوڑے کی گردن کے بڑے بڑے بال۔ ایال + جانور کی گردن کے بال +

یامنی س۔ اِسم مُذکّر:۔ ہندُو (۱) مسلمان۔ محمّدی۔ فرقۂ اسلام کے آدمی جنہیں ہندُو لوگ کافر خیال کرتے ہیں ملکش (۲) رات۔ شب۔ راتری۔ رجنی + (پہلے یُونان یا یونیا کے رہنے والوں کو یَوَن کہتے تھے مگر اب سلمان اور فرنگی وغیرہ سب

یتھ

غیر مُلک والوں کو یَوَن و یامنی کہتے ہیں +

یامن بھاشا ہ۔ اسم مُؤنّث:۔ عربی یا فارسی زبان +

یاں ہ۔ تابع فعل:۔ یہاں کا مُخفف۔ اِس جگہ +

یانا ہ۔ صفت:۔ صغرِسن۔ کم سن۔ چھوٹی عُمر کا۔ خُردسال۔ نوعُمر۔ نوخیز۔ نادان بچہ۔ بچّا۔ سیانا کا نقیض جیسے تیرے یانو سیانو کی خیر منادے گودڑیا (صدائے فقیر)

یانصیب ع۔ ندا:۔ دیکھو (یا قسمت یا نصیب)

یاوَر ف۔ اسم مُذکّر:۔ مددگار۔ معاون۔ سہایک۔ سہائی۔ دستگیر۔ ممد۔ حامی۔ حامی +

بارکس کو ہے زکی اُسکے حریمِ ناز میں بخت یاور ہو اگر پابوسِ درباں کیجئے (زکی)

یاوَری ت۔ اسم مُؤنّث:۔ مدد۔ معاونت۔ دستگیری۔ حمایت۔ سہائتا۔ سہارا۔ امداد۔ اعانت۔ تائید۔ کُمک +

یاوہ ف۔ صفت:۔ بیہُودہ۔ لغو۔ پُوچ۔ ہرزہ + گُم + ناپدید + بعید القیاس + نامعقُول۔ لچر۔ سُبک۔ بے معنی۔ خفیف +

یاوہ گو ف۔ صفت:۔ بیہُودہ گو۔ فضُول گو۔ واہی تباہی کہنے والا۔ ہرزہ گو۔ لچر۔ نامعقُول۔

یاوہ گوئی ف۔ اسم مُؤنّث:۔ ہرزہ سرائی۔ بیہُودہ گوئی۔ واہیات۔ زٹل قافیہ۔ لغویات بکواس +

یاہُو ع۔ اسم مُذکّر:۔ (۱) اے خدا تعالیٰ + خدا تعالیٰ کا اسمِ ذات (۲۔ ف) ایک قسم کا کبُوتر جسکی آواز سے لفظِ یاہُو سمجھ میں آتا ہے اور اسی سبب سے یہ نام رکھا گیا + یاہُو کبُوتر کی آواز۔ یاہُو کبُوتر کی بولی۔ وُہ کبُوتر جو یاہُو کہتا ہے +

پندِ بے سُود سے بہتر تھا کہ یاہُو کہتے کاش انساں کی عوض بنتے کبُوترِ واعظ (زکی)

اِس کبُوتر کا کوئی خاص رنگ نہیں ہے سفید بھی ہوتا ہے کالا بھی۔ یہ کبُوتر بڑا لمبا سانس کھینچتا ہے یعنی گونجتا ہے اور اُسکی گُونج میں خدا کے نام کی آواز پائی جاتی ہے اسیواسطے یہ نام رکھا گیا یہ کبُوتر اُڑانے کے کام کا نہیں ہوتا اور نہ اُڑسکتا ہے +

یاہی ہ۔ ضمیر (گنوار) یہی۔ یہ ہی + اِسی +

موڑے ماتھے کی سندیا جات رہی یاہی سوچ بس ساری رات رہی (گیت)

یائے معکُوس ع۔ اسم مُؤنّث:۔ اُلٹی ے۔ بڑی ے +

بیاب ع۔ صفت:۔ ویران۔ غیر آباد۔ خرابہ۔ دشتِ ویراں۔ لق و دق میدان۔ وادی۔ خُشک جنگل۔ ریتلا میدان جیسے بیابانِ سندھ۔ راجپوتانہ۔ افریقہ وغیرہ +

یُبس ع۔ اسم مُؤنّث:۔ خُشکی۔ سُوکھاپن۔ رُوکھاپن +

یُبُوست ع۔ اِسم مُؤنّث:۔ خُشکی۔ سُوکھاپن۔ رُوکھاپن۔ رُکھائی +

یتھا س۔ صفت:۔ جیسا۔ تیسا۔ جیساکہ۔ جس پرکار سے۔ موافق۔ مطابق۔ جس طرح مثلاً۔ سا۔ مانند۔ جس ریت سے +

یتھ

یَتھارتھ -س- صفت:- ٹھیک۔ سچ۔ درُست ٹھیک ٹھیک جیسا چاہیئے+

یَتیم -ع- اسم مُذکّر:- (۱) بے پدر۔ اناتھ۔ پدر مُردہ جس کا باپ مرگیا ہو بن باپ کا۔ (۲) وُہ جانور یا حیوان جسکی ماں مرگئی ہو (۳) بن ماں باپ کا۔ مُرَہ۔ یسیر (۴) جواہرات میں بے نظیر اور بے مثل جواہر۔ یکتا۔ بیش قیمت جیسے دُرِّ یتیم۔ وُہ بڑا موتی جو صدف میں سے ایک ہی نکلتا ہے+

یَتیم الطرفین -ع- اسم مُذکّر:- بن ماں باپ کا۔ وُہ شخص جسکے ماں باپ دونوں مرگئے ہوں۔ یسیر+ نگوڑا ناٹھا+

یَتیم ہونا -ا- فعل لازم:- باپ مرنا۔ بن باپ کا ہونا۔ باپ کا سر سے اُٹھ جانا+ لاوارثا ہونا۔ بے پدر اور بے سرا ہونا+

یَتیمی -ع- اسم مُؤنّث:- یتیم کی حالت۔ حالتِ بے پدری+ عالمِ بے وارثی+

یَثرِب -ع- اسم مُذکّر:- مدینۂ منوّرہ کا نام۔ عرب کے ایک مُقدس شہر کا نام جس میں رسول مقبول آسُودہ ہیں+

یَجُروید -س- اسم مُذکّر:- چار ویدوں میں سے دُوسرا وید جس کی مُفصّل کیفیت لفظِ وید میں لکھی گئی ہے+

یَخ -ف- اسم مُؤنّث:- (۱) جاہوا پالا۔ برف۔ جمی ہوئی برف۔ وُہ برف جو ہوا لگ سخت ہوگئی ہو۔ آسمانی برف جبتک ملائم رہتی ہے اُسے یخ نہیں کہسکتے۔ (۲۔ صفت) نہایت سرد+ جیسے پانی تو یخ ہے+

یَخنی -ف- اسم مُؤنّث:- شوربہ۔ آبِ گوشت۔ جُوس۔ اُبلے ہوئے گوشت کا پانی۔ گوشت آبہ۔ وُہ گوشت جو صرف لہسن پیاز دھنیا نمک ڈالکر اُبال لیا جائے+

یخنی پلاؤ -ف- اسم مُذکّر:- وُہ پلاؤ جسمیں یخنی ڈالتے ہیں۔ قورمہ پلاؤ کا نقیض۔

یَد -ع- اسم مُذکّر:- ہاتھ۔ دست۔ کر+

یَدِ بیضا -ع- اسم مُذکّر:- دستِ روشن چمکتا ہوا ہاتھ۔ سفید ہاتھ۔ نہایت گورا چٹا ہاتھ۔

از بسکہ ثبتِ نامہ ہے سوزِ تپِ درُوں قاصد کا ہاتھ ہے یدِ بیضا کلیم کا (مومن)

حضرت موسٰے علیہ السّلام کا وُہ ہاتھ جو آگ پر ڈالنے سے جل گیا تھا اور خدا تعالیٰ نے اُس داغِ سوختہ میں وُہ نُور بطورِ مُعجزہ عطا فرمایا تھا کہ جب آپ اُس ہاتھ کو بغل میں لیجاکر باہر نکالتے تھے تو مثلِ آفتاب روشن ہوجاتا اور آنکھوں میں چکا چوند آنے لگتی تھی مجازاً کرامات و خرقِ عادت پر اسکا اطلاق ہونے لگا+

یَدِ طُولٰے -ع- اسم مُذکّر:- بہت لمبا ہاتھ۔ دستِ طویل+ بہت بڑی رسائی اور پہنچ+ مہارتِ کامل۔ بڑا بھاری ملکہ۔ نہایت دسترس۔ جیسے وُہ شخص لکھنے میں یدِ طُولٰے رکھتا ہے+

یر

یَراق -ت- اسم مُذکّر:- سامانِ جنگ۔ لڑائی کا سامان۔ ہتھیار۔ اسلحہ+

یَرغہ -ف- اسم مُذکّر:- تیز گھوڑا۔ تیز رو گھوڑا۔ اسپ تیز رفتار۔ بمعنی یلغار بھی آیا ہے+

یَرغمال -ف- اسم مُذکّر:- اول کفیل۔ جب کسی بادشاہ کا بادشاہ سے عہد و پیمان ہوکر صفائی ہوجاتی ہے تو جو زبردست ہوتا ہے وُہ اُسکے قریبی رشتہ داروں یا اولاد میں سے کسیکو بطورِ ضمانت اپنے پاس رکھ لیتا ہے تاکہ یہ شخص اسکے سبب سے دغا بازی نکرے+

یَرقان -ع- اسم مُذکّر:- ایک مرض کا نام ہے جسمیں تمام جسم عمُوماً اور دونوں آنکھیں اور چہرہ خصُوصاً زرد ہوجاتا اور پیشاب تک زرد آتا ہے۔ کنول بائی۔ پانڈو۔ پنڈروگ۔ پنجابی پرنیہ۔ جب سودا یا صفرا بے عفُونت جلد کی طرف خارج ہوتا ہے تو یہ مرض حادث ہوجاتا ہے اگر صفرا سے ہے تو اُسے یرقانِ اصفر کہتے ہیں اور جو سودا سے ہے تو اُسے یرقانِ اسود سے موسُوم کرتے ہیں+

خاکِ پا تو نے نہ اُس عیسےٰ نفس کی چھڑکی باغباں نرگسِ بیمار کا یرقاں نہ گیا (آتش)

ڈاکٹروں کے نزدیک کبھی تو صفرا کا راستہ بند ہونے سے کبھی جگر کا فعل ایسا سُست ہونے سے کہ خُون سے صفرا کو جُدا نہ کرسکے یا خُون میں صفرا اِس قدر جذب ہونے سے کہ اُس کے اجزا علیٰحدہ نہو سکیں یرقان ہوجاتا ہے+

یَرمَلُون -ع- اسم مُذکّر:- یہ ایک لفظ ہے جو قاعدۂ قرأت کی یادداشت کیواسطے چھے حرفوں کو جمع کردیا ہے جہاں کہیں نُونِ ساکن یا نُونِ تنوین کے بعد ان حرفوں میں سے ایک حرف آجاتا ہے تو اُس نون کو اُسی جنس کا حرف بناکر باہم ادغام کردیتا ہے یا غُنّہ مگر لام اور رے میں غُنّہ نہیں کرتا+

یَزد -ف- اسم مُذکّر:- ایران کے ایک مشہور شہر کا نام جو اُسکے جانبِ شرق واقع اور کپڑے کے کارخانہ کے سبب جسے یزدی کہتے ہیں مشہور و معرُوف ہے+

یَزداں -ف- اسم مُذکّر:- خدا تعالےٰ کے ناموں میں سے ایک نام اور نیز وہ فرشتہ جسے پارسیوں نے فاعلِ خیر مان رکھا ہے اُن کے نزدیک اُس سے کبھی شر نہیں ہوتی+ ثنویہ گروہ کے لوگ آفرینندۂ خیر کو یزداں اور آفرینندۂ شر کو اہرمن یعنی شیطان کہتے ہیں اور اسیطرح آفرینندۂ نُور کو یزداں آفرینندۂ ظلمت کو اہرمن مانتے ہیں مگر حُکما خدائے باطل کو اور شعرا خدائے حق کو یزداں کہتے ہیں+

یزدانی -ف- صفت:- (۱) ربّانی۔ خدائی۔ نارائینی (۲۔ اسم مُذکّر) پارسی لوگ جو ایک خیر کا اور دُوسرا شر کا خالق مانتے ہیں وہ لوگ پہلے کو یزداں اور دُوسرے کو اہرمن کہتے ہیں+

اِدھر ہند میں ہر طرف تھا اندھیرا کہ تھا گیان وگُن کالداباں سے ڈیرا
اُدھر تھا عجم کو جہالت نے گھیرا کہ دِل سب نے کیش وکنش سے تھا پھیرا (حالی)

نہ بھگوان کا دھیان تھا گیانیوں میں
نہ یزداں پرستی تھی یزدانیوں میں — بندِ حالی

یَزَک - ت - اِسم مذکر:- طلایہ۔ طلیعہ۔ تلاوہ۔ محافظانِ لشکر و مقدمۂ لشکر جنہیں قراوُل بھی کہتے ہیں یہ سواروں کی ایک جماعت ہوتی ہے جو اپنے لشکر سے آگے جاتی ہے تاکہ دشمن کی فوج سے ہوشیار اور خبردار رہیں + جاسُوس :- روندگشت + مُطلق لشکر کو بھی کہتے ہیں +

یزک دار - ت + ف - اسم مذکر:- فوجِ طلایہ کا سردار۔ فوجِ محافظ کا افسر +

یَزِید - ع - اسم مذکر:- ایک مشہور ملعُون کا نام جو معاویہ کا بیٹا تھا اور جس نے خلافت کا دعوےٰ کر کے حضرت امام حسین علیہ السّلام کو اُن کے کنبہ سمیت میدانِ کربلا میں نہایت تکلیفیں پہنچا کر شمرِ ذوالجوشن کے ہاتھ سے شہید کرایا تھا +

یَسار - ع - اسم مذکر:- (۱) بایاں ہاتھ۔ دستِ چپ۔ اُلٹا ہاتھ۔ (۲) بائیں جانب۔ جانبِ چپ (۳) دولت۔ ثروت + تونگری:- دولتمندی +

یَساوُل - ت - اسم مذکر:- نقیب۔ چوبدار۔ اُردو والے اسی کو جسول کہتے ہیں + میر توزک + قاصد۔ ہرکارہ۔ پیغام بر۔ ہیک۔ دُوت +

یَسِیر - ع - صفت:- (۱) سہل۔ آسان۔ (۲) تھوڑا۔ قلیل + چھوٹا لغرد۔ سہل بن مالکا۔ بے مادر۔ مادر مُردہ۔ (صاحبِ شمس اللُّغات نے عربی میں طفل بے مادر کے معنی بھی تسلیم کیے ہیں)

یٰسین - ع - اسم مؤنث:- دیکھو (یٰسین) قرآن شریف کی ایک مشہور سورہ کا نام +

یٰسین پڑھوانا - ا - فعل متعدی:- سُورۂ یٰسین کو حالتِ نزع میں سنوانا تاکہ بیمار کی مُشکل آسان ہو اور نزع کی تکلیف سے بچے +

یٰسین سُنوانا - ا - فعل مُتعدی:- دیکھو (یٰسین پڑھوانا)

یٰسین کا وقت آنا - ا - فعل لازم:- دیکھو (یاسین کا وقت آنا)

یَشْب - ف - اِسم مذکر:- ایک قیمتی پتھر کا نام جو مائل بہ سبزی ہوتا ہے یشم اسیکا معرب ہے بعض نے سبز مائل بزردی لکھا ہے مزاجاً دُوسرے درجہ میں بارد و یابس۔ سرد خشک زہر جدید صاحب مجمع الفنون نے لکھا ہے کہ اُس کی کان مُلکِ چین میں ہے مگر جونسن نے کوہ ایتوس بیان کیا ہے۔ مجمع الفنون ہی کا بیان ہے کہ اس کی دو قسمیں ہیں ایک سفید دُوسری سیاہ اس پتھر کی انگوٹھیاں پیالے وغیرہ اس قسم کے ظرُوف بناتے ہیں کہتے ہیں جسکے پاس یشب ہوتا ہے اُسپر بجلی اثر نہیں کرتی۔ تقویتِ دل معدہ اور دفعِ خفقان کے حق میں عجیب خاصیت رکھتا ہے چنانچہ نادِ علی اسی کی بچوں وغیرہ کے گلے میں ڈالتے ہیں +

یعسُوب - ع - اسم مذکر:- مُہاں کی مکھیوں کا بادشاہ + مُہاں کی مکھیوں کی رانی۔ مکھیوں کی ملکہ۔ رانی مکھی۔ زنبُور زر۔ شہد کی تمام مکھیاں اِس مکھی کے تابع ہوتی ہیں۔ جہاں یہ مکھی جاتی ہے وہیں سب چلی جاتی ہیں۔ کوہستانی لوگ اِسے کونجھو کہتے ہیں +

یَعْقُوب - عبرانی - اِسم مذکر:- (۱) ولدِ حضرتِ اسحاق ابن حضرتِ ابراہیم علیہ السّلام کا نام اِنہیں کے بارہ لڑکوں سے یہُودیوں کے بارہ فرقے بنام بنی اسرائیل ہوئے ہیں حضرتِ ربیعہ اِن کی ماں اُن سے بہت اُلفت رکھتی تھیں اس وجہ سے حضرت اسحاق علیہ السّلام نے اِن کو برکت دی چودہ برس اپنے ماموں کی خدمت میں رہے اِسکے بعد کنعان میں بڑی دولت او حشمت سے واپس آئے یہاں اُن کا نام کسی فرشتہ نے اسرائیل رکھا، ۱۴۷ برس کی عُمر میں بمقامِ گوشن ۱۶۸۹ برس قبل از حضرت عیسےٰ علیہ السّلام کے وفات پائی حضرت یُوسف علیہ السّلام جنکا قصہ اور حکومت مشہور ہے اِنہیں کے بیٹے تھے۔ (۲) امام ابُو یُوسف کا نام جو امام اعظم ابُو حنیفہ کے شاگرد تھے اور نیز مذہبِ نصاریٰ کے ایک مجتہد و امام کا نام +

یَعْنی - ع - تابع فعل:- جانو۔ ارتھات + مُراد مطلب +
(اصل میں فعل مُضارع معلوم سے واحد مُذکر غائب کا صیغہ ہے جسکے لُغوی معنی ہیں ہیجواہد وقصد میکند یعنی چاہتا اور قصد کرتا ہے اِسکا مصدر عنایت ہے جسکے معنی قصد کرنیکے آئے ہیں)

یَغْما - ف - اِسم مؤنث:- (۱) لُوٹ۔ غارت۔ تاراج + مالِ غنیمت + رہزنی یا ڈاکے کا مال (۲) ترکستان کے ایک شہر کا نام جہاں کے آدمی اپنے حسن و جمال کے سبب لوگوں کا دِل لُوٹ لیتے اور اُن کے ظاہر و باطن کو اپنا فریفتہ بنا لیتے ہیں +

یَغْمائی - ت - اِسم مذکر:- (۱) لُٹیرا۔ غارتگر۔ پنڈارا۔ قزّاق۔ (۲ صفت) تاراج کردہ شدہ۔ تاراج شدہ +

یَقِین - ع - اِسم مذکر:- (۱) بے شُبہ۔ بلاشک۔ ضرُور۔ بالضرُور۔ البتّہ۔ ٹھیک تحقیق (۲) پرتیت۔ پتیارا۔ اعتبار۔ اعتماد۔ نشچے۔ ؎

نہ چھوڑے گی جیتا مجھے چشمِ قاتل — یقیں ہے یقیں بلکہ عین الیقیں ہے (ذوق)
محو ایسا چاہیئے عاشق خیالِ دوست میں — غیر اگر بولے یقیں ہو یار کی آواز کا (ناسخ)

(۳) مرگ۔ موت۔ (۴۔ مجازاً) گمان۔ ظن۔ ظنِ غالب۔ (۵۔ ا) خاطر جمع۔ دِل جمعی۔ اطمینان + بھروسا +

(یقین کے تین درجے ہیں اوّل علم الیقین یعنی کسی بات کا ثقات کے اقوال یا بطریقِ تواتُر کہ جسمیں بالکل شک و شُبہ نہو سچ جاننا دوم عین الیقین یعنی کسی چیز کو اپنی آنکھوں سے دیکھکر اُسکی ماہیت یا حقیقت پر یقین کرنا سوم حق الیقین یعنی کسی چیز کی ماہیت و کیفیت کو تمام حواس سے کماینبغی معلُوم کرنا یہ سب سے اعلےٰ درجہ کا یقین ہے)

یقین آنا - ا - فعل لازم:- اعتبار آنا۔ پرتیت ہونا۔ نشچے ہونا +

یقین جاننا - اِ - فعل متعدّی :- سچ جاننا سچ ماننا - اعتبار کرنا - پرتیت کرنا +

یقین کرنا - اِ - فعل متعدّی :- اعتبار کرنا - سچ ماننا ٹھیک اور درست خیال کرنا +

یقین کے بندے ہوگے تو سچ مانوگے - اِ - محاورہ :- یعنی اگر تم یقین کرنے والے بندے ہوگے اور تم کو سچ بات کی شناخت ہوگی تو ہماری اس بات میں شُبہ نکروگے - کمال صداقت جتانے کے موقع پر بولتے ہیں +

یقین لانا - اِ - فعل متعدّی :- اِعتبار کرنا - باور کرنا سچ جاننا سچ ماننا شک لانا +

یقین مانو - اِ - ندا :- سچ جانو - دُرست سمجھو - حق جانو - میں سچ کہتا ہُوں +

یقین نہ کرنا - اِ - فعل متعدّی :- اِعتبار نہ لانا - پرتیت نہ کرنا - سچ نہ جاننا شک کرنا - بے اِعتباری کرنا - اِعتماد نہ کرنا - شُبہ کرنا +

یقین ہونا - اِ - فعل لازم :- اِعتبار آنا - پرتیت ہونا + نخچے ہونا اطمینان ہونا +

یَقیناً - ع - تابع فعل :- از رُوئے یقین - بالضّرور - ضرور - اَوشّے - البتّہ - بیشک - بلاشُبہ +

یقینی - اِ - اسم مؤنث :- یقین کیا ہوا - بالضّرور - بلاشُبہ - بالتّحقیق - البتّہ - سہو و خطا یا گمان و شک سے مُبرّا جیسے قیامت کا آنا ایک یقینی امر ہے +

یک - ف + سنسکرت ایک एक صفت :- ایک - واحد + اکیلا - تنہا - نرا + جریدہ - فرد +

یک اَسپہ - ف - اِسم مذکر :- (۱) وُہ شخص جو ایک گھوڑا رکھتا ہو - ایک گھوڑے کا مالک (۲) اکیلا سوار - (۳) مجازاً آفتاب عالمتاب +

یک انار صد بیمار - ف - ضرب المثل :- ایک چیز اور خواہاں ہزاروں + یعنی یک یوسف صد خریدار - یک آہُو و صد سگ - یک انگور صد زنبُور +

ایک دِل اور خواستگار ہزار   کیا کرُوں یک انار صد بیمار (مجرُوح)

یک بار - ف - صفت :- ایک بار - ایک دفعہ +

یک بارگی - ف - تابع فعل :- دفعۃً - ایکا ایکی - ایک دفعہ ہی + اچانچک - ان چیتے میں - یکایک + یکمشت +

یک باگ - اِ - اسم مذکر :- وُہ بھونری جو گھوڑے کی ایال کے نیچے ایک جانب واقع ہو جو منحوس خیال کی گئی ہے +

یک بر یک - ف - تابع فعل :- (۱) علے التواتر - بہم - تواتُر - یکے بعد دیگرے + (۲ - اِ - عو) نہایت مجرّب - باربار تجربہ میں آیا ہوا +

یک بیک - ف - تابع فعل :- دیکھو (یکبارگی) جیسے ؎

گئی یک بیک جو ہوا پلٹ نہیں دل کو اپنے قرار ہے
کرُوں ظلم و ستم کا میں کیا بیاں سیرا غم سے سینہ فگار ہے } (نامعلوم)

نکلا جو خط تو خط کے نکلتے ہی یک بیک   بل اُنکا سُن کا کُل بیچاں نکل گیا + (تصویر)

یک پُشتہ - ف - صفت :- اِکرُخا چھپا ہوا کاغذ + ایک رُخا لکھا ہوا +

یک تارا - اِ - اِسم مذکر :- (۱) تنبُورا جسے اکثر فقیر بجاتے اور اُس کے آواز پر بھجن گاتے پھرتے ہیں - ایک تار کا ستار یا باجہ - (۲) ایک قسم کا باریک کپڑا جو ایک تار سے بُنا جاتا اور بہت ہلکا ہوتا ہے - ململ +

یک جا - ف - تابع فعل :- ایک جگہ - اکھٹّے - ایک مکان میں شریک ملے جلے +

یک جان - اِ - صفت :- خُوب ملا ہوا - شیر و شکر - نہایت آمیختہ - یکساں +

یک جان دو قالب - ف + ع - صفت :- دلی دوست - ہمراز - نہایت گہرے دوست - شیر و شکر - یک جہت مُتفق - پکّا یار ؎

تم اور عدُو دونوں یکجان دو قالب ہو   میں تم سے اگر ملتا وہ کیونکہ جُدا ہوتا (سالک)

بظاہر گرچہ دُوری ہے عزیز و چشم عالم میں   ولے ہم اور وُہ اپنا صنم یکجاں دو قالب ہیں
تمہارے ساتھ سایہ وار رہتا ہُوں سدا ہمدم   جُدائی کس طرح ہو ایکدم یکجاں دو قالب ہیں
ظفر ہے ایک اِن آنکھوں میں دو ہی نُور بینائی   بعینہ یہ ترے سر کی قسم یکجاں دو قالب ہیں } (ظفر)

یک جان دو قالب ہونا - اِ - فعل متعدّی :- دانت کاٹی روٹی ہونا - نہایت دوست ہونا - گہرا دوست ہونا - پکّا یار اور ہمراز ہونا +

یک جان ہونا - اِ - فعل لازم :- نہایت آمیز ہونا - بالکل مِلجانا - یکساں ہوجانا +

یک جَدّی - ف + ع - صفت :- ایک دادا کی اولاد - ایک خاندان کا + آبائی - اجدادی - مورُوثی - پیتوتی +

یک جہت - ف - صفت :- مُتّفق - متحد - ہمدم - موافق - یکدل - ہمزبان - مُتّفق الرّائے +

یک جہتی - ف - اسم مؤنث :- یکدلی - اِتّحاد - اتّفاق - ہمدمی - دوستی +

یک چشم - ف - صفت :- (۱) ایک آنکھ کا - کانا - واحد العین (۲) آفتاب - سُورج - خُورشید +

یک چشمی یا ایک چشمی - ف - اِ - صفت :- یکرُخی تصویر ؎

دوست دشمن پر پڑیگی ایک اب اُسکی نظر   ایک چشمی کھینچنا لازم نہ تھا تصویر کا (مرزا صابر)

یک چند - ف - صفت :- ذراسی دیر - ذرا + گھڑے کھڑے +

یک چوبہ - ف - اِسم مذکر :- ایک بلّی کا خیمہ - ایک چوب کا ڈیرہ +

یک در گیر محکم گیر - ف - ضرب المثل :- اِستقلال اور اِستحکام ضرور ہے - ایک کا ہو رہے +

ہم تو مے خانہ سے نہیں ہلتے   سچ ہے یک در گیر محکم گیر (مجرُوح)

یک دست - ف - صفت :- (۱) یکساں - ایک ساں - ہموار - برابر + سُموچا - سارا - سنپوُرن - ثابت - پُورا (۲) بے کم و کاست جوں کا توں - تمام - کُل +

{ وُہ چند چیزیں جو ایک ڈھنگ ایک جنس ایک طریق ایک وضع ایک نوع اور ایک مثل کی ہوں
{ نیز وُہ ایک چیز کہ وُہ اپنے تمام سے ایک نسبت رکھتی ہو + ایک قسم کی پوشاک جو سر سے پاؤں تک ہوتی ہے

یک

یک دستی - ف - صفت :- ایک ہاتھ کا + کُشتی کے ایک داؤں کا نام +

یک دِگر - ف - تابع فعل :- یکدیگر - ایک دُوسرا - دونوں ملکر - باہم دیگر +

یک دِل - ف - صفت :- ایک جگر - یک جہت - مُتّفق - مُونس - ہمدم - ہمراز - ایک جان دو قالب - ہمرنگ - ہمزباں - مُتّفق الرائے +

یک دلی - ف - اِسم مؤنّث :- یکانگت - ہمدمی - اتّحاد - اتّفاق - یک جہتی +

یک رُخی - ف - صفت :- (۱) یکطرفہ - ایک طرفہ - (۲) دونوں طرف سے ایک ہی شکل کی +

یک رنگ - ف - صفت :- یکساں - اندر باہر سے ایکسا - ظاہر و باطن ایک + صاف دل - صادق - بے نفاق - بے ریا - یک جہت - یک دل - صادق الاعتقاد - دو رنگ کا نقیض - سینہ صاف - بے کپٹ - ایک طرح کا محبّ - دوست + ؎

ہوئے جو یکرنگ اُنکو زیبا نہیں جہاں میں عُزّت جلا کہ پایا گُل نے ہے نام رعنا تو اِس چمن میں دو رنگ ہو کر (ذوق)

وحدت پسند ہے تو زمانے سے کر گریز یک رنگ آشنا نہیں ہوتا دو رنگ کا (آتش)

یک رنگی - ف - اِسم مؤنّث :- ایک طرح کا ہونا - محبّت - دوستی - اخلاص مندی - یکجہتی +

یک رُو - ف - صفت :- (۱) یکجہت - یکدل - یکزباں - ایک مُنہ (۲) ایکطرف لکھا ہوا +

یک زبان - ف - صفت :- ایک بات بولنے والا - راسخ القول - بات کا پکّا - ثابت قدم - واثق القول + ؎

یہ ادا کرتا ہے پیغام شہادت ہیت یکزباں اپنی زباں میں کہتے ہیں خنجر کو ہم (زکی)

یک ساں - ف - صفت :- ایک سا + ہموار - برابر - چورس - مُستوی + سمان - مانند - ملتا ہوا - ایک طرح کا - یکرنگ - ہمرنگ - ہمشکل - ہمصُورت - مُشابہ - صاف چٹیل +

یک سَر - ف - صفت :- تمام - بالکل - سرتاسر - سراسر - سب - یک لخت + دروبست - سکل - نپٹ - محض - سارا + ؎

اشک تم نے غیر کے پونچھے زکی نے رنگ سے روتے روتے جیب و دامن اپنا یکسر بھر لیا
ہم سے مدارات عدو سے خلاف + باتیں ہیں اُس شوخ کی یکسر فریب (زکی)

یک سر ہزار سودا - ف - ضرب المثل :- ایک آدمی اور ہزار طرح کے لایعنی و لاطائل خیالات جب ایک آدمی بہت سے کاموں میں پھنسا ہوا ہو تا یا اُسکے مُتعلّق بہت سے کام ہوتے ہیں تو وہ اِس مثل کو اپنی بے فُرصتی ظاہر کرنے کی نسبت زبان پر لاتا ہے +

یک سُو - ف - صفت :- (۱) ایک طرف + ایک جانب (۲) قایم - ساکن ٹھیرا ہوا - (۳) تصفیہ بالقطع - کوتہ - چکتا - (۴) - اِسم مذکر ٹھیراؤ - قیام - سکون - استقلال +

یک سُو کرنا - اِفعل مُتعدّی :- یکطرفہ معاملہ کرنا - بالقطع کرنا - چکانا - فیصلہ کرنا +

یک سُوئی - ف - اِسم مؤنّث :- یکجائی + قیام - استقلال + اطمینان + اجتماع حواس - دلجمعی + فرصت + خاطر جمع +

یک

یک شنبہ - ف - اِسم مذکر :- پہلا دن - اِتوار + سُورج کا دن + ہفتہ کے بعد کا اور پیر سے پہلے کا دن +

یک صدی ذات - ف + ع - اِسم مذکر :- شاہان مُغلیہ کے زمانے میں ایک منصب تھا جسکے دو لاکھ دام مُقرّر تھے چُونکہ ایک رُوپیہ کے چالیس دام ہوتے ہیں پس دو لاکھ کے پانچہزار روپے ہوئے گو یا پانچہزار کا مشاہرہ دار +

یک طرف - ف + ع - تابع فعل :- یک سُو - ایک جانب + الگ - کنارے - جدا - ایک پاسے + اکانت - علیحدہ - تنہا +

یک قلم - ف + ع - صفت :- بالکل - تمام - سراسر - سب - دروبست - مجمُوع - سرتاسر - اوّل سے اخیر تک - یک لخت + ایک دفعہ ہی - ایک بارگی + یکساں + فوراً - ضرور - بالضرور + معاً - بلا توقّف + ؎

سچ ہی سچ لکھا ہے قاصد خط یہ ہمنے یکقلم جھُوٹ ہو تو ہاتھ ابھی اپنے قلم کرتے ہیں ہم
نہیں ہے اعتبار اُن کا وُہ کہکر ہیں مُکر جاتے نوشتے اُنکی باتوں کے ظفر تم یکقلم لے لو
تمہاری شکل ہی سے ہم تو اپنے خط کا جواب یقیں ہے نامہ بر و یکقلم سمجھ لینگے
شرح فراق کا اثر دیکھ کر خط میں نامہ بر کرتی قلم ہے یکقلم حرف رقم الگ الگ (بحر)

ایک بھی پُرزے سے ابتک نہ کبھی یاد کیا یکقلم یُوں وُہ ہمیں دِل سے بھلائے افسوس (غافل)

بہت روکا بہت تھا مادمِ تحریر کو ڈنکو زبانِ خامہ سے بیساختہ سب یکقلم نکلے (ظہیر)

یک گز دو فاختہ - ف - مُحاورہ :- ایک پنتھ دو کاج - ایک وار میں دو دشمنوں کا کام تمام +

یک لخت - ف - صفت :- تمام - سنپورن - سکل - بالکل - نپٹ - محض - سارا - سرتاپا - سرتاسر - سراسر - سراپا - سب - تمام و کمال - یکقلم - دروبست + فوراً - معاً - بلا توقّف - تُرت +

یک لوتا - یکلوتا - ا - صفت :- ایک سے نسبت رکھنے والا - اکیلا - فرد + اپنی ماں کا ایک ہی - ایک ہتّی - وُہ بچّہ جو اپنے ماں باپ کا ایک ہی + صحیح اکلوتا +

یک لُقمہ یگاہی بہ از ہزار مُرغ و ماہی - ف - ضرب المثل :- صبح دم اگر تھوڑا سا بھی کھانا ملجائے تو وُہ عُمدہ اور بہت سی غذا سے بہتر ہے +

یک مُشت - ف - صفت :- ایک دفعہ - ایک دفعہ ہی + بلا توقّف اور مجمُوع کل روپیہ کا ادا کرنا - اکھٹّا - مجمُوع - جُملہ - کُل - سب +

یک مُنہ - ا - تابع فعل :- ایک زبان - مُتّفق الکلمہ +

یک نہ شد دو شد - ف - کلمۂ استعجاب :- ایک بلا تو تھی ہی دُوسری اور پیچھے لگی + یہ اور گُل کھلا - اِیں گُل دیگر شگفت + ایک کام تمام ہوا ہی نہ تھا کہ دُوسرا اور سر پڑا - اُمید بستہ کے برخلاف ہونے پر بھی بولتے ہیں + اور نیز ایک عجیب امر

یک

کے بعد دُوسرے عجیب امر کے واقع ہونے پر + ے

کاکُل ہے دامِ زلف بلا ایک نہ شد دو شد — پھندے میں جب پھنسے تو وا ایک شد دو شد (عاشق)

آنسو گرے پر آہ نہ آیا وُہ لعل لب — اُلٹے گئے گرہ سے گہر یک نہ شد دو شد (قاسم)

دل لیکے مانگتے ہیں یہ جاں یک نہ شد دو شد — کیا خُوب مِنّت بر ہیں بتاں یک نہ شد دو شد
دِل سا رفیق جان مرا تو کیے کر صبر — ناصح تری ہے عقل کہاں یک نہ شد دو شد
دیتا تھا جھڑکیاں تو مجھے گالیاں بھی دیں — اچھی کُھلی ہے تیری زباں یک نہ شد دو شد
تیرِ نگاہ سے مجھے زخمی تو کر چکے + — پھر کھینچتے ہو تیغ میاں یک نہ شد دو شد
جل ہی رہا تھا آتشِ اندوہ غم میں دل — اُٹھنے لگا جگر سے دھواں یک نہ شد دو شد
بیٹھے تھے خانقاہ میں ہم بنکے پارسا — پھر یاد آیا دیرِ مغاں یک نہ شد دو شد
کی دوستی جو اُس بُتِ کافر سے اے ظفر — دشمن ہوا ہے اپنا جہاں یک نہ شد دو شد (ظفر)

ایک نشد دو شد بھی بولتے ہیں چنانچہ جناب ماموں سید حسن صاحب مرحوم و مغفور متخلص بہ حسن نے بھی باندھا ہے جو حافظ قطب الدین صاحب مشیر کے شاگرد رشید تھے + ے

زخمِ جگر دکھایا کہ رحم اُس کو آئے گا — قاتل نمک چھڑکنے لگا ایک نشد دو شد (حسن)

(وجہ تسمیہ) اس کی وجہ تسمیہ اس طرح مشہور ہے کہ کوئی شخص سبات کا عامل تھا کہ مُردہ کو اپنے افسوں او رمنتر کے وسیلہ سے جگاکر اُسکے گھر کا تمام حال پُوچھکر اُسکے گھر والوں کو بتا دیا کرتا تھا یعنی جو بات اُسکے خاندان والوں کو اُس سے دریافت کرنی ہوا کرتی تھی یہ ہمزاد کے وسیلہ سے پوچھ لیا کرتا تھا جب یہ شخص مرنے لگا تو اسنے اپنے ایک شاگرد کو یہ عمل بتا دیا اُس نے بطورِ آزمائش قبرستان میں جاکر ایک مُردے کو جگایا مگر پھر قبر میں داخل کردینے کا منتر بھول گیا تب ناچار ہوکر اس نے اپنے اُستاد کو جاکر جگایا کہ وُہ اِس کا اُتار بتائیں تو یہ بلا پیچھے سے چھُوٹے مگر اُستاد بھی اس عالم میں کچھ نہ بتا سکا پہلے تو ایک ہی مُردہ ساتھ تھا اب دو دو ہو گئے اُسوقت اِسنے یہ کلمہ کہا کہ یک نہ شد دو شد یعنی ایک بلا تو ٹلی ہی نہ تھی کہ دُوسری اور گلے پڑی۔ بعض لوگ اِس طرح بیان کرتے ہیں کہ ایک ساحرہ بڑھیا کی اِسپر معاش تھی کہ وُہ قبرستان میں جاکر تین ماش پڑھکر جس قبر پر پھینکدیتی فوراً مُردہ کفن لیکر حاضر ہوجاتا یہ کفن تو لے لیتی اور پھر دُوسرا منتر پڑھکر اُس پر وُہ ماش مارتی تو وُہ سیدھا قبر میں چلا جاتا یہ جادُوگرنی بازار میں لاکر کفن کا کپڑا بیچ ڈالتی اور اسطرح اپنا کام چلا لیا کرتی اسکی کیفیت دیکھکر ایک شخص کو لالچ آیا اُس نے مُدت تک اسکی خدمت کی مگر اُسنے ہمیشہ لیت و لعل میں رکھا لیکن مرتے وقت وُہ عمل بتا دیا مگر مُردے کے قبر میں داخل ہوجانیکا منتر نہ بتایا تھا کہ اُسکی جان نکل گئی یہ شخص آزمائش کے طور پر قبرستان میں گیا اور وہاں جاکر اُسی طرح تین ماش قبر پر پڑھکر پھینکے مُردہ جھٹ کفن لے کر حاضر ہوا مگر یہ اُسے دُوسرے منتر کے معلوم نہ ہونے کے سبب قبر میں داخل نہ کرسکا مُردہ اِسکے پیچھے ہو لیا تب یہ وہیں گھبرایا

یکہ

اور اِس نے مجبُور ہوکر اُس ساحرہ کو قبر سے جا جگایا لیکن وُہ بھی ایسی صُورت میں کُچھ نہ بتا سکی بلکہ اِسکے ساتھ ساتھ ہو لی اُسوقت اِسنے کہا کہ واہ یک نہ شد دو شد کیا تو تدبیر کی اور کیا نتیجہ ہوا۔ ہمارے نزدیک یہ سب گھڑت ہے +)

یکّا ۔ اُ۔ صفت :۔ (۱) فرد۔ تنہا۔ واحد۔ اکیلا۔ (۲) بے نظیر۔ بے مثل۔ لاثانی۔ انوکھا۔ نرالا۔ اکیلا۔ (۳۔ اسم مذکر) ایک قسم کی گاڑی جسمیں صرف ایک ہی گھوڑا جوتا جاتا ہے جیسے کرے یکّا کھائے دھکّا۔ (۴۔ ″) ایک قسم کا فتیل سوز جسمیں ایک ہی بتی جلتی ہے (۵۔ ″) احدی۔ ایک قسم کے سپاہی جنہیں گھر بیٹھے وقت بیوقت کیلئے تنخواہ ملتی ہے (جلال الدین اکبر کیوقت سے یہ سپاہی مقرر ہوئے تھے گوالیار میں اب بھی ہنام کے سپاہی نوکر ہیں +

یکا یک ۔ ف۔ تابع فعل :۔ (۱) دفعۃً۔ یکبارگی۔ فوراً۔ ایک دفعہ ہی۔ اچانچک۔ یک بیک۔ ناگاہ + ے

یاد وعدہ کوئی آیا کہ یکایک تم نے — عزم جانے کا کیا برزدہ داماں ہوکر (مجرُوح)

فصاحت کے دفتر تھے سب گاؤخوردہ — بلاغت کے رستے تھے سب ناسپُردہ
اُدھر رُوم کی شمعِ انشا تھی مُردہ + — اِدھر آتشِ پارسی تھی فسُردہ
یکایک جو برق آکے چمکی عرب کی
کُھلی کی کُھلی رہ گئی آنکھ سب کی (حالی)

(۲) ایک ایک۔ فرد فرد + یک یک +

یکجُٹ ۔ س۔ صفت :۔ (۱) ملا ہوا۔ جُڑا ہوا۔ لگا ہوا۔ سٹا ہوا۔ ملحق۔ مُلصق۔ چسپاں۔ (۲) جوگ۔ یوگ۔ اُچت۔ لائق۔ ٹھیک۔ دُرست +

یکتا ۔ ف۔ صفت :۔ (۱) فرد۔ واحد۔ یکّا۔ وحید۔ مُنفرد۔ اکیلا۔ یگانہ۔ وحید العصر۔ مُفرد۔ تنہا۔ مجرّد۔ بے جُفت۔ طاق + ے

عشق کو باعثِ ہنگامۂ کثرت پایا — بیخودی ساتھ نہ ہوتی تو میں یکتا ہوتا (مجرُوح)

(۲) نرالا۔ انوکھا + (۳) بے مثال۔ بے نظیر۔ بے مثل +

یکتائی ۔ ف۔ اِسم مؤنث :۔ (۱) توحید۔ وحدانیت۔ وحدت۔ فردیت۔ یکتاپن۔ (۲) نُدرت۔ انوکھاپن۔ نرالاپن۔ (۳) بے نظیری۔ بے مثالی +

یکّلو ۔ ہ۔ اِسم مذکر :۔ (۱) طاس کا یکّہ۔ گنجفہ کا یکّہ۔ میر۔ سر +

یکُم ۔ ف۔ اسم مؤنث :۔ مہینے کی پہلی تاریخ۔ اکم۔ پہلی +

یکنگ ۔ اُ۔ صفت :۔ اکیلا۔ تنہا۔ مُجرّد۔ تجرّد پسند۔ خلوت پسند۔ تنہائی پسند کرنیوالا +

یکّہ ۔ ف۔ صفت :۔ (۱) ایک سے نسبت رکھنے والا۔ اکیلا۔ تنہا۔ مُجرّد + جریدہ۔ (۲) بے نظیر۔ بے مثل + جفت + لاثانی (۳۔ ا) ایک قسم کی ایک گھوڑے کی گاڑی +

یکّہ تاز ۔ ف۔ صفت :۔ (۱) وُہ جری اور بہادر جو اکیلا حریف کے مقابلہ پر نکل کر آئے

فوج یا لشکر میں اکیلا گھس جانے والا - (۲) جو سوار گھوڑا دوڑانے میں بےمثل ہو +

یکہ سوار - ف - صفت :- دیکھو (یکہ تاز) جنگی سوار - گھڑ چڑھا + بہادر - دلیر - سُورِبیر +

یُگ - س - اسم مذکر :- (۱) جُگ + قرن + سمے + (ہندُو چار یُگ مانتے ہیں جن کی تفصیل لفظ جُگ میں لکھی گئی ہے) (۲) جفت - جوڑا +

یُگ - س - اسمِ مذکر :- جُگ - بلی دان - قُربانی - پُوجا - ہوم - ہَوَن - یاگ +

یگاں - ف - تابع فعل :- یکاں - اکیلا - تنہا + یگانہ + نامُعین اشخاص مرکب از یک گاں (حرف تنکیر) عدد

یگاں یگاں - ف - تابع فعل :- بالانفراد - ایک ایک - فرداً فرداً - ایک ایک کرکے +

یگانگت - اُ - اسم مؤنث :- (۱) یگانگی - قرابت - سگارت - پاس کی رشتہ داری - (۲) نُدرت - انوکھاپن - (۳) یکتائی - توحید - وحدانیت - (۴) اتّحاد - اتّفاق - میل - (یہ لفظ غلط ہے یگانگی صحیح ہے)

یگانگی - ف - اسم مؤنث :- دیکھو (یگانگت)

یگانوں - اُ - اسم مؤنث :- یگانہ کی جمع + اپنوں +

یگانہ - ف - صفت :- (۱) سگا - اپنا - ضدِّ بیگانہ - قرابتی - قرابتدار - رشتہ دار - ناتہ دار + جگر - ہم جدّی - ایک خاندان کا - ایک گھرانے اور کُنبہ کا + ٥

یگانوں سے غرض اُسکو نہ بیگانوں سے کچھ مطلب   کسی در کا نہیں رکھتے وُہ جب دَر پر بلاتے ہیں (ظہیر)

(۲) یکتا - اکیلا - واحد - بےجُفت - وحید العصر - یکتائے زمانہ - فرد + ٥

زمانہ نے کچھ کھو کے پایا ہے مجکو   سمجھکر یگانہ بنایا ہے مُجکو + (ظہیر)

یگانہ دونوں وجُود اپنی اپنی وضع میں ہیں   بنے جفا کے لئے تم تو میں وفا کے لئے (زکی)

(۳) بے نظیر - بے مانند - بےمثل - لاثانی - بے ہمتا - (۴) موافق (۵) اسم مذکر) بھائی بند - بھائی - (اصل میں یک گانہ تھا کاف عربی کثرت استعمال سے گر پڑا) (۶ - اُ - اسم مؤنث) وُہ عورت جس نے جیتی لڑنے کا مصمّم ارادہ کرلیا ہو مگر ابھی تک لڑی نہ ہو - دوگانہ کا نقیض - (۷ اُ - اسم مذکر) دوستِ جانی - دلی دوست - جانی یار - ہیتا +

یگانے - اُ - اسم مذکر :- یگانہ کی جمع + ٥

بیگانہ سمجھتے ہیں یگانے تلک اپنے   کیوں جائیں وطن سے کہ یہیں بیوطنی ہے (عارف)

یل - ف - اسم مذکر - (۱) پہلوان + شہزور + دلاوُر - بہادُر - شجاع - غازی - سُورما - سُوربیر - رُستم + آزاد - مطلق العنان - خُود مختار (۲ - صفت) فربہ - موٹا جسیم - تن و توش کا - مسٹنڈا - سنڈ مسنڈ - دھم دُھوسر - دُم سُم +

یل شل - ف - صفت :- خُوب موٹا تازہ - سنڈ مسنڈ - سنڈا - تناور - تن و توش والا - جسیم - لحیم و شحیم - فربہ اندام - مستُول - دُم سم - دھم ڈھوسہ + (شل بمعنی ران سے مرکب ہے یعنی وُہ شخص جسکی رانیں اور تمام جسم خوب پھُولا ہوا ہو)

یل - د - ایک کلمہ ہے جو فاعلیت کا کام دیتا ہے اور نیز کبھی نسبت کے واسطے آتا ہے - جیسے اڑیل - سٹریل - کرڑیل - ٹہیل - مریل - جھڑیل - ہریل وغیرہ +

یلدا - ف - اسم مؤنث :- شبِ تاریک و دراز - اندھیری اور بڑی رات + ٥

گریہ سے فیض نہیں خانۂ تاریک کو حیف   رخنہ ہوتا تو چراغ شب یلدا ہوتا (زکی)

یلغار - ت - اسم مؤنث :- حملہ - تاخت - دھاوا - دُشمن کی فوج پر دوڑ لیجانا + تیز رفتار گھوڑا +

یَم - س - اسم مذکر :- (۱) جمراج - موت کا فرشتہ - قابض الارواح - ملک الموت - وُہ فرشتہ جو جان نکالتا ہے - عزرائیل - جم دُوت - (۲) دکشن دِشا کا دِکپال - دکن کا راجہ یعنی جمراج +

چُونکہ ہندوؤں میں ہر ایک سمت کا فرشتہ یا راجہ مانا ہوا ہے اور اُسکے بہ تفصیل ذیل نام ہیں پس اُنہیں میں سے یہ جانب جنُوب کا راجہ جمراج خیال کیا گیا ہے - مثلاً پُورب کا اِندر دکھن کا جمراج - پچھم کا برون - اُتر کا کوبیر - ایشان کون کا مہادیو - اُوپر کی دِشا کا برہما - نیچے کی دِشا کا اننت و بشنو - اگنی کون کا اگنی - نیرت کون کا نیرت بائبو کون کا پَوَن وغیرہ - اسی طرح پُورب کا دکپتی یعنی سُورج اگنی کون کا شُکر دکشن کا منگل - نیرت کون کا راہو پچھم کا سنیچر - بائبو کون کا چاند - اُتر کا بدھ - ایشان کون کا برہسپت)

یم - ف - اسم مذکر :- دریا - بحر - ندی - ساگر + ٥

یادِ بحرِ حسن میں رونے کی جسدم آئی لہر   موجزن ہر ایک تارِ آستیں سے یم ہوا (آباد)

یمان - ع - صفت :- منسوب بہ یمن جو ہندوستان کے جنُوب و مغرب کیطرف ملکِ عرب میں واقع ہے - یمن کا جیسے برق یمان +

یمانی - ع + ف - صفت :- مُلک یمن سے نسبت رکھنے والا - منسُوب بہ یمن + یمن کے باشندے - ساکنِ یمن +

یُمکِن - ع - (صیغۂ مضارع معرُوف) اِمکان رکھتا ہے - مُمکن ہے - ہو سکتا ہے - فارسی والے اپنے قاعدے کیموافق نُون کو ساکن پڑھتے ہیں +

یُمن - ع - اسم مذکر :- مبارک - خجستہ - اقبالمندی - بختیاری - سُہاگ - کامیابی - طالعمندی - سعادت - برکت - بہبُودی + ٥

اُڑ گیا طائرِ بہارِ چمن +   دیکھئے یُمنِ آشیاں سہرا (رشک)

یَمَن - ع - اسم مذکر :- عرب کے ایک مشہور مُلک کا نام جو کعبہ سے جانب یمین یعنی دست راست واقع ہے اور جسکی وجہ سے یہ نام رکھا گیا ہے کیونکہ اہل عرب نے کعبہ کو ایک شخص قرار دیا ہے جسکا مُنہ مشرق کی جانب ہے اور اُس کی پیٹھ مغرب کی طرف - اس شہر کا عقیق اور لعل بہت مشہور ہے نیز وہاں کی چادریں اور چمڑا بھی نامی ہے - سہیل ستارہ اسی جگہ نکلتا ہے -

یمن

یَمَنی ع ۔ صفت :۔ مُلکِ یمن سے نسبت رکھنے والا ۔ یمن کا ۔ یمانی + ؎

تشنۂ دشتِ محبت کے لئے اُس لب سے کوئی دُنیا میں عقیقِ یمنی خوب نہیں (ذوق)

یَمِین ع ۔ اسم مذکر :۔ (۱) دستِ راست ۔ سیدھا ہاتھ ۔ دایاں ہاتھ ۔ داہنا ہاتھ ۔ (۲) داہنی ہاتھ کی طرف ۔ دائیں ہاتھ کی جانب (۳) قسم ۔ سوگند ۔ سَوں ۔ حلف (۴) توانائی ۔ قوت + منزلتِ نیکو ۔ چنانچہ یمین الدولہ جو اُمرا کو بادشاہ کی طرف سے خطاب ملتا ہے اُس سے یہی غرض ہوتی ہے کہ یہ سلطنت کی قوت یعنی ایک رُکن ہے +

یَمِین و یَسَار ع ۔ اسم مذکر :۔ (۱) دائیں بائیں + چپ و راست + ؎

کل نہیں مجکو ہجرِ جاناں میں ہوں تڑپتا پڑا یمین و یسار + (تجمل)

(۲) فوج کا داہنا اور بایاں بازو +

یُو ۔ ہ ۔ اسم اشارہ :۔ (گنوار) یہ ۔ ایں ۔ ہذا +

یُورُپ ۔ انگلش (Europe) اسم مذکر :۔ مغرب کا براعظم ۔ ممالکِ مغرب ۔ دُنیا کے پانچ براعظموں میں سے ایک براعظم کا نام جو براعظم ایشیا سے جانبِ غرب واقع ہے اسمیں ممالک مفصلہ ذیل شامل ہیں ۔ برطانیہ[۱] فرانس[۲] ہسپانیہ[۳] پرتگال[۴] اٹلی[۵] ٹرکی[۶] رُوس[۷] سویڈن[۸] ناروے[۹] ہالنڈ[۱۰] بلجیم[۱۱] سوئٹزرلینڈ[۱۲] پرشیا[۱۳] آسٹریا[۱۴] جرمنی[۱۵] ڈنمارک[۱۶] یونان[۱۷] +

یُورِش ۔ ت ۔ اسم مؤنث :۔ (۱) حملہ ۔ ہلّہ ۔ دھاوا ۔ چڑھائی ۔ تاخت ۔ دشمن کی فوج پر چڑھنا ۔ یلغار ۔ دشمن پر دوڑ لیجانا + خروج + غلبہ ۔ مداخلت + (۲) بلوہ ۔ فساد ۔ ہنگامہ ۔ غدر +

یُوز ۔ ف ۔ اسم مذکر :۔ (۱) چیتا + پلنگ ۔ تیندوا ۔ لگڑ بھگا ۔ بگھیلا (۲ ۔ ت) صد ۔ سو ۔ چنانچہ یُوزباشی سو سواروں یا سپاہیوں کے افسر کو کہتے ہیں ۔ سالار + صوبہ دار +

یُوسُف ۔ عبرانی ۔ اسم مذکر :۔ (حضرت یعقوب علیہ السلام کے ایک بیٹے کا نام جو بی بی راحیل کے بطن سے اور نہایت خوبصورت تھے حضرتِ ممدوح ان کو بہت پیار کرتے تھے اس سبب سے اور نیز ایک خواب کی تعبیر کے باعث جو ان کی پیغمبری کی بشارت تھی سب بھائی یُوسف سے حسد کرنے لگے تھے یہانتک کہ اُنکے رشک نے یوسف کے ہلاک کرنے پر آمادہ کیا مگر دبیل یعنی روبن مانع ہوا اخیر کو اُنھوں نے روبن کی غیبت میں یوسف کو ایک سوداگر کے ہاتھ فروخت کر دیا اور سوداگر نے انہیں وہاں سے لیجا کر عزیزِ مصر پُوتی فار کے ہاتھ بیچا پُوتی فار نے انہیں اپنے گھر کا داروغہ بنا دیا اسجگہ عزیزِ مصر کی بیوی زلیخا اُن پر عاشق ہو گئی مگر حضرت یُوسف کو انکار و احتراز رہا اسپر اُس نے اُنہیں الزام لگا کر قید کرا دیا قیدخانہ میں اُنھوں نے فرعون بادشاہ کے خواب کی تعبیر بتائی جسکی صحت پر فرعون[۱] نے اُنہیں اپنا وزیر کر دیا جب حسبِ تعبیرِ خواب

یون

مصر میں قحط پڑا تو اُن کے سب بھائی مصر میں آئے حضرت یُوسف نے اپنے باپ حضرت یعقوب کو بھی مصر میں بُلا کر مقامِ گوشن میں رہنے کی جگہ دی حضرت یُوسف نے اپنی وفات تک ملکِ مصر کی سلطنت نہایت عدل و انصاف سے کی اور ۱۱۰ برس کی عمر میں ۲۷ ۹ ۱ برس قبل از حضرت عیسےٰ علیہ السلام وفات پائی حضرت مُوسےٰ علیہ السلام نے اُن کی ہڈیاں مصر سے لیجا کر کنعان میں حضرت یعقوب کی قبر کے پاس دفن کی ہیں ۔ باقی حالات مختلف تاریخوں میں مفصل درج ہیں بباعثِ طوالت اُن سے حذر کیا گیا +

(۲) نہایت خوبصورت ۔ نہایت صاحبِ جمال +

یَوْم ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ (۱) دن ۔ روز ۔ نہار ۔ بار ۔ صبح سے شام تک (۲) تتھ ۔ تاریخ ۔ گتے ۔ پرتیشٹ +

یَوم الحِساب ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ حساب کا دن ۔ وُہ دن جسمیں لوگوں کے اعمال کا حساب کتاب ہوگا + روزِ قیامت ۔ روزِ جزا ۔ روزِ محشر +

یَوم القِیامت ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ قبروں سے اُٹھکر کھڑے ہونیکا دن ۔ روزِ بعث و نشر +

یَوماً فَیَوماً ۔ ع ۔ تابع فعل :۔ روز بروز ۔ دن بدن +

یَومِیّہ ۔ ع ۔ اسم مذکر :۔ روزینہ ۔ روز کی مزدوری ۔ روزانہ + خوراک + دن بھر کی اُجرت ۔ وظیفہ ۔ بٹیا + کفاف + دیہاڑی ۔ دھیانگی + روزمرّہ کا خرچ +

یومیّہ دار ۔ ع + ف ۔ اسم مذکر :۔ روزینہ دار ۔ وظیفہ دار ۔ مزدور ۔ روز اُجرت پانیوالا +

یُوں ۔ ہ ۔ تابع فعل :۔ (بواو معروف[۲]) (۱) اسطرح ۔ بایں طور ۔ بدیں طرز + ایسا + اس نہج سے ۔ اس طرز سے ۔ اس طرز پر ۔ اس ڈھنگ سے + اشارہ بیان + ؎

مینائے بادہ ہاتھ سے یُوں میرے لیگیا خُوں مُحتسب کا آج تو پینا حلال ہے (احسان)

یُوں نکلتا نہ اُن کی محفل سے ہائے میں اپنا مدعا نہ ہوا
میرے مُردے سے ہٹ کے یُوں بولے یہ بلا ہے کہیں نہ جائے لپٹ (؟)

کھینچو نہ مرے سینہ سے یُوں تیر کو دیکھو بیدل نہ کرو بسمل و لگیسو کو دیکھو
یُوں دلِ مضطر گلِ بازی بنا + کھیل ٹھہرا یارِ کمسن کے لئے (زکی)

غنچۂ ناشگفتہ کو دُور سے مت دکھا کہ یُوں بوسہ کو پوچھتا ہوں میں مُنہ سے مجھے بتا کہ یُوں
رات کے وقت مے پیئے ساتھ رقیب کو لئے آئے وُہ یاں خدا کرے پر نکرے خدا کہ یُوں
میں نے کہا کہ بزمِ ناز چاہیئے غیر سے تہی + سُنکے ستم ظریف نے مجکو اُٹھا دیا کہ یُوں
مجھسے کہا جو یار نے جاتے ہیں ہوش کسطرح دیکھکے میری بیخودی چلنے لگی ہوا کہ یُوں
جو یہ کہے کہ ریختہ کیونکہ ہو رشکِ فارسی گفتۂ غالب ایکبار پڑھکے اُسے سُنا کہ یُوں (غالب)

(۲) مُفت ۔ بلا قیمت ۔ بغیر دام اور زر لیئے +

یُوں بھی دیکھا وُوں بھی دیکھا ۔ ہ ۔ محاورہ :۔ اِسطرح اور ہر پہلو سے آزمایا

[۱] اس زمانہ تک مصر کا ہر ایک بادشاہ فرعون کہلاتا تھا اس بادشاہ کا اصل نام قطفیر یا اطفیر اور بعض کے نزدیک ریان تھا اور وزیر عزیز مصر کے لقب سے ملقب تھا + [۲] بواو مجہول بھی درست ہے +

سب طرح سے امتحان کر لیا۔ دیکھنے میں کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑا + ہ

کیا کیا دکھا نہ ننگ ہم نے اے ذوق — یوں بھی دیکھا جہاں کو وُوں بھی دیکھا (ذوق)

یوں بھی سہی۔ اِ۔ محاورہ۔ اِس طرح بھی منظور ہے۔ ہم اِس میں بھی خوش ہیں۔ اِسطرح بھی قبول ہے + ہ

گالیاں دینے کو اچھے ہو بچارے سوز کو — یہ نہ آیا دل میں بوسہ دیجئے یوں بھی سہی (میر سوز)

یوں بھی واہ وا اور وُوں بھی واہ وا۔ ہ۔ محاورہ:۔ ہر طرح سے خوش۔ دونوں طرح کامیابی۔ اِسطرح بھی خوب اُسطرح بھی خوب جیسے **مصرع**

یوں بھی صنم واہ وا اور وُوں بھی صنم واہ وا

یوں تو۔ ہ۔ تابع فعل:۔ (۱) اِس طرح تو۔ اِس ڈھنگ سے تو۔ (۲) ورنہ۔ وگرنہ +

اِک نہیں ہے تو تسلّی دلِ عاشق کیلئے — یوں تو کیا کچھ ترے لعل لبِ خنداں نہیں (ظہیر)

(۳) کہنے میں تو۔ کہنے کو تو + دراصل تو۔ بظاہر تو۔ حقیقت میں تو + ہ

یوں تو ہوتے ہیں محبت میں جنوں کے آثار — اور کچھ لوگ بھی دیوانہ بنا دیتے ہیں (ظہیر)

لطفِ تیرِ نگہ ہرزہ میں کہاں — یوں تو سینہ کے پار ہیں دونوں
نامرادی سے یہ کہتا ہوں کہ دیکھا کیا ظلم — دیکھنا یوں تو بہت سے ابھی دیکھا کیا ہے (زکی)

(۴) اِس نہج سے۔ اِس طور سے جیسے یوں تو وُہ راضی نہیں ہوتے + یوں تو ہم بھی جانتے ہیں +

سخن گو یوں تو اِک عالم ہے مجروح — مرے اُستاد کی پر کیا زباں ہے (مجروح)

(۵) مُفت۔ بلا اُجرت۔ بلا قیمت۔ بلا عوض۔ جیسے یوں تو کوئی کاہیکو دیدیگا +

یوں توں کرنا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ (۱) ایسی تیسی کرنا۔ دشنام دینا گالی گلوج کرنا۔ اِسطرح اُس طرح کرنا۔ (۲) کوسا کاٹی کرنا۔ سراپنا۔ بددعا دینا +

یوں دینا۔ ہ۔ فعل متعدی:۔ مُفت دینا۔ بلا قیمت دینا۔ بغیر دام و زر لیئے دینا بلا معاوضہ دینا

گر کہئے کہ کیوں لیتے ہو تم دِل کو؟ تو وُہ شوخ — کس ناز سے کہتا ہے کہ یوں دیتے ہو یا قرض (مومن)

یوں نہ یوں۔ ہ۔ تابع فعل:۔ اِسطرح نہ اُسطرح۔ اِسبات پر نہ اُسبات پر کسیطرح نہیں۔ کسی پہلو نہیں۔ کسی ڈھب نہیں +

یوں ہی۔ ہ۔ تابع فعل:۔ (۱) ہمیں ساں۔ اسی طرح۔ اسی طریقہ سے۔ اسی ڈھنگ سے۔ اسی انداز پر جیسے تمہیں یوں ہی چاہئے تھا؟ ہ

کیا شکوہ جو غیروں کا تو بولے — یوں ہی تم جلتے رہتے ہو سدا سے (مجروح)

(۲) مُفت۔ بلا قیمت۔ بلا معاوضہ۔ بلا اُجرت۔ جیسے یوں ہی دیتے ہو یا قیمتاً +

یوں ہی لے لو جگر اُسنے کیوں ہو دل کو — کسی کی کیا تمہیں چوری پڑی ہے (مطلب)

(۳) بیفائدہ۔ ناحق۔ خواہ نخواہ۔ بلا سبب۔ بلا وجہ۔ بیجا جیسے تم یوں ہی اپنا روپیہ کھوئے دیتے ہو (۴) اتفاق سے۔ حسبِ اتفاق۔ اتفاقاً۔ بلا ارادہ جیسے

یوں ہی دل میں آگئی کہ وہاں چلیئے + میں بھی وہاں یوں ہی جا نکلا تھا (۵) بلا واسطہ۔ بلا سبب۔ بلا وجہ۔ بلا قصور۔ بغیر جُرم کے جیسے تم نے اُس غریب کو یوں ہی مارا (۶) کہنے کی بات نہیں ہے۔ مثلاً تم آج اُداس سے کیوں ہو جواب یوں ہی (۷) بلا ضرورت۔ بلا خواہش جیسے کیونکر آئے۔ جیسے یوں ہی۔ (۸) نکمّا۔ بیکار۔ خالی۔ جیسے یوں ہی پھرتا ہے (۹) آسانی سے۔ بلا دِقّت۔ بسہولت + جلد۔ جھٹ پٹ جیسے یہ کام تو ہلدی لگی نہ پھٹکری یونہی ہو گیا۔ (باقی دیکھو یوں ہیں)

یوں ہی ٹرخا دیا۔ ہ۔ محاورہ:۔ خالی خولی ٹال دیا۔ ناکامیاب رُخصت کیا +

یوں ہی سا۔ ہ۔ صفت:۔ ذرا سا۔ تھوڑا سا۔ تاؤ بھاؤ۔ خفیف سا۔ جیسے اب تو یوں ہی سا درد رہ گیا ہے + میرے پان میں یوں ہی سا چونہ لگانا +

یوں ہی سہی۔ اِ۔ ندا:۔ (۱) اسیطرح منظور ہے۔ یہ بھی قبول ہے۔ اسمیں بھی انکار نہیں۔ ہم یوں بھی خوش ہیں (۲) اِسی طرح ٹھیک ہے۔ اِسیطرح درست ہے +

جو کہو گے تم کہینگے ہم بھی ہاں یونہی سہی — آپکی یوں ہی خوشی ہے مہرباں یونہی سہی (ظفر)

یوں ہی ہو۔ ہ۔ دعا:۔ (۱) خدا اسی طرح کرے آمین جیسے خدا کرے آج یوں ہی ہو۔ (۲) کچھ کے کام نہیں۔ نکمّے ہو۔ فضول ہو + بودے ہو۔ نامرد ہو۔ جیسے تم بھی یوں ہی ہو ذرا سے بچے سے دب گئے +

یوں ہیں۔ یونہیں۔ ہ۔ تابع فعل:۔ دیکھو۔ (یوں ہی) (۱) اسیطرح۔ اِسی طور۔ ایسا ہی۔ اِسطرح کا + اسی طرح سے۔ اِسی ڈھنگ سے + ہ

صُلح کرنیکو وُہ جب آتے ہیں اُڑ جاتے ہیں — کام اپنے یونہیں بن بن کے بگڑ جاتے ہیں
اے زکی فکر و غم اتنا بھی نہ رکھ دل میں کہ یہ — دلِ عاشق میں یونہیں تیکے پکڑ جاتے ہیں (زکی)

مرا تو حال ہونا آپکی فُرقت میں یونہیں تھا — مجھے شکوہ نہیں تم سے مری قسمت میں یونہیں تھا
نہ بولے مُنہ سے کچھ غیر و نمیں ہم اچھا کیا ہمنے — ہمیں خاموش رہنا لازم اُس صحبت میں یونہیں تھا (ظفر)

(۲) یہی + ہ

تم اچھے وقت آپہنچے اگر ہم تو مر جاتے — ارادہ ہو چکا اپنا غم فرقت میں یونہیں تھا (ظفر)

(۳) ذرا سا۔ قدرِ قلیل۔ تاؤ بھاؤ۔ کسی قدر۔ واجبی۔ خفیف سا۔ تھوڑا سا + ہ

دلِ بیمار جب ہم نے کہا تھا کر علاج اپنا — کر آیا فرق کچھ تیری ابھی طاقت میں یونہیں تھا (ظفر)

(۴) بے سوچے۔ بے سمجھے + ہ

نہ تھی جائے گریز اے دل اگر تجھکو محبت میں — تو آیا تو ارے دیوانے اِس آفت میں یونہیں تھا (ظفر)

(۵) آپ سے۔ از خود۔ آپ ہی۔ خود ہی + ہ

دکھا کر غیر کو صورت مجھے کیوں رشک سے مارا — کہ میں تو مر رہا دیدار کی حسرت میں یونہیں تھا (ظفر)

یوں

(۶) فضول۔ خارج از بحث۔ بیکار + س

اُڑائی خاک ہمنے خوب بھی مجنوں کی کیا طاقت کہ وُہ تو آ گیا اِس وادیٔ وحشت میں یُونہیں تھا (ظفر)

(۷) بیکار۔ فضول۔ رائگاں + بُری بھلی طرح۔ حالتِ موجودہ کے موافق جس طرح بنا جس طرح ممکن ہوا + س

یُونہیں عُمر اپنی بسر ہوگئی بڑی یہ سِتم تھی جو سر ہوگئی (مجرُوح)

یُوں ہیں رہنا ۔ ہ۔ فعل لازم۔ نکمّا اور بیکار رہنا + ضایع جانا۔ کام نہ آنا + موقُوف رہنا۔ اکارت جانا۔ بے سُود رہنا + خالی رہنا +

دن پھرتے ہی نہیں کسی فُرقت نصیب کے کیا اے سپہرِ دور ترا اب یُوں ہیں رہا (جلال لکھنوی)

یُوں ہیں سہے ۔ ہ۔ محاورہ:۔ (۱) اِسیطرح سے ہے۔ اسی طرح ہے +

آشنائی کا تری مجکو گماں یُوں ہیں ہے ہمیں کچھ جھوٹ نہیں سچ ہے میاں یُونہیں ہے (فدوی)

(۲) قابلِ اعتبار نہیں۔ لائقِ وثُوق نہیں۔ مثال دیکھو مصرعِ اوّل نمبر ایک (۳) عبث ہے۔ بیفائدہ ہے۔ فضُول ہے۔ بیکار ہے + س

سچ گوئی ہیں علیؑ کی نہ ہو سودا خاموش بات کے کام نہ آوے تو زباں یُونہیں ہے (سودا)

یَوَن ۔ س۔ اسم مذکّر۔ اگلے زمانے میں یُونان یا یُونیا کے رہنے والوں کو یَوَن کہتے تھے مگر اب مُسلمانوں اور یُورپینوں وغیرہ سب غیر مُلک والوں کو یَوَن کہتے ہیں۔ ملیچھ۔ ملیکش۔ میلی ذات کے لوگ۔ ناپاک آدمی + جنگلی۔ وحشی۔ غیر مُہذّب + وُہ لوگ جنکی بولی سنسکرت نہیں ہے اور نہ وُہ ہندوؤں کے شاستر کو مانتے ہیں +

یُونان ۔ ع۔ اسم مذکّر۔ (صحیح بہ فتحِ اوّل مگر مشہور بالضّم) وُہ مُلک جسے یُونان بن یافث بن نُوح علیہ السّلام نے آباد کیا تھا۔ یُورپ کے ایک مشہور مردم خیز مُلک کا نام جسکا دار الخلافہ شہرِ آتھنز یعنی مدینۃ الحکما ہے۔ اِس شہر کی شہرت اِس سبب سے ہے کہ یہاں کی شاندار قدیم عمارتیں ابتک موجود ہیں۔ یُونان کے بہت بڑے بڑے مشہور حکیم جیسے سُقراط۔ بُقراط۔ افلاطُون ارسطُو۔ وغیرہ اِسی شہر میں ہوئے۔ زمانۂ سلف میں اِس مُلک نے جُملہ علوم وفنون میں بڑی ترقّی کی تھی ہُومر جو بڑا نامی شاعر ہے اسی مُلک کا تھا پہلے یہ مُلک سلطانِ رُوم کے قبضے میں تھا مگر سنہ ۱۸۳۰ء سے خودمُختار ہوگیا ہے۔ اِسکا حدُودِ اربعہ یہ ہے کہ شمال میں مُلکِ رُوم جنُوب مشرق اور مغرب میں بحیرۂ شام۔ خلیج کارنتھ اِس مُلک کو دو حصّوں میں مُنقسم کرتی ہے چنانچہ حصّۂ شمالی کو یُونانِ شمالی اور جنُوبی کو جزیرہ نمائے موریا کہتے ہیں اِسکے علاوہ اور بہت سے جزایرِ یُونان کی عملداری میں ہیں دس بارہ لاکھ آدمی کی آبادی ہے اِس مُلک والے شہرِ قسطنطنیہ سے تجارت کرکے بھرپُور فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ یُونانی سلطانِ رُوم خلد اللہ مُلکہ کی حکومت میں بکثرت

یوں

آباد اور اُنکے زیرِ فرمان ہیں۔ (۲) شہرِ بعلبک کے ایک گانوں کا نام اور نیز وُہ گانوں جو ہردعہ وبیلصان کے درمیان واقع ہے +

یُونانی ۔ ع۔ صفت:۔ (۱) یُونان کا باشندہ۔ ساکنِ یُونان (۲) یُونان کا۔ یُونان کا بنا ہوا۔ (۳) اسم مؤنّث۔ مُلکِ یُونان کی زبان۔ گریک (۴) دانشمند فیلسوف۔ نہایت عقلمند۔ حکیم الطبع۔ عقیل +

یُونُس ۔ عبرانی۔ اسم مذکّر۔ (بعض فرہنگ نویسوں نے بنُونِ مکسُور ومفتُوح بھی جائز رکھا ہے) (۱) رُکن۔ ستُون۔ کھم۔ تھُونی + رُکنِ دِین۔ ستُونِ دِین (۲) ایک مشہور پیغمبرِ اسلام کا نام جو ہُود کی اولاد اور قومِ بنی اسرائیل کے نبیوں میں سے تھے + (چُونکہ اُس زمانہ میں شہرِ نینوا میں جو اب دمشق کے نام سے مشہُور ہے بُت پرستی۔ غارتگری۔ گمراہی اور نافرمانیٔ حق حد سے گزر گئی تھی اِس سبب سے اُس قوم کی ہدایت کے واسطے آپ مامُور ہوئے تھے۔ جب وُہ قوم کسی طرح راہِ راست پر نہ آئی اور حضرت پر طرح طرح کے الزام بُہتان لگانے گستاخانہ پیش آنے اور افترا پردازی کرنے لگی تو آپ نے اُن کے واسطے دعائے بد کی چنانچہ وُہ دعا مقبُول ہوئی اور آپ نے پھر ایک دفعہ عذاب نازل ہونے سے پیشتر ہدایت کی کہ دیکھو اب بھی باز آؤ ورنہ آج کے تیسرے روز عذابِ سخت نازل ہوگا۔ قوم مذکُور نے اِن باتوں کو ہنسی میں اُڑا دیا اور کہا کہ بڑے میاں جاؤ اپنا کام کرو ناچار آپ اپنے اہل وعیال کو لیکر ایک پہاڑ کی چوٹی پر جا پڑے۔ اِدھر خدا تعالیٰ کی درگاہ سے جبرائیل کو حکم ہوا کہ ایک جَو بھر آگ دوزخ میں سے لیکر اہلِ نینوا کی آبادی میں ڈال دے چنانچہ اِس کی تعمیل ہوئی۔ ہر ایک گھر میں خود بخود آگ لگ جاتی اور کسی کے بجھائے نہ بجھتی تھی جسقدر بجھاتے تھے اُسی قدر زیادہ بھڑکتی تھی اِس وقت اِس مُتمرّد قوم کو یقین آیا اور حضرت یُونُس کی تلاش میں سر مارتی پھری مگر کہیں پتا نہ لگا آخرِکار اپنے ننّھے ننّھے بچّوں اور حیوانات کے لواروں کو اُن کی ماں سے جُدا کیا۔ ایک اُونچے ٹیلے پر کانٹے بچھائے۔ اُن کانٹوں پر آپ بیٹھے اور اُنہیں بٹھایا اور جنابِ باری میں دعا مانگنی شرُوع کی چالیس روز تک اپنا یہی حال رکھّا آخرِکار دریائے رحمت جوش میں آیا اِن بچّوں کو کنارِ شفقت میں لیا اور بڑوں کو اِس مصیبت سے آزاد کیا۔ اِس مُدّت کے بعد حضرت یُونُس علیہ السّلام پہاڑ سے نیچے اُترے کہ دیکھیں اب قوم کا کیا حال ہے جسوقت بستی کے قریب پہُنچے تو ایک راہ گیر سے دریافت کیا کہ اُس نافرمان قوم کا کیا حال ہے اُس نے اوّل سے آخر تک سارا قصّہ سُنایا حضرت یُونُس کے دل میں بھی اِس وقت جوش بھر آیا اور فرمایا کہ جب وُہ نجات پا چکے تو اب مجھے کب پوچھینگے بلکہ جھوٹا اور مُفتری جانینگے آپ اُلٹے پھرے یہ موقع تاک کر ابلیس نے بھی خوب ہی بھڑکایا۔ غرض آپنے واپس آکر اپنے بال بچّوں کو وہاں سے اُٹھایا اور اپنے وطن کو چلے چلتے چلتے ایک دریا کے کنارے پر پہُنچے کشتی کی راہ دیکھنے لگے اتنے میں ایک کشتی آئی آپ نے ملّاحوں سے کہا کہ مجھے اور میرے بچّوں کو ناؤ میں بٹھا کر پار اُتار دو۔ ملّاحوں نے کہا کہ اس قدر تو گنجایش نہیں ہے

ہاں کچھ آدمی اِس کشتی میں بیٹھ جائیں کچھ دُوسری کشتی میں پیچھے آجائیں۔ آپ اِس بات پر راضی ہوگئے سب کو سوار کرادیا مگر دو لڑکوں سمیت آپ رہ گئے اور یہ نہ جانا کہ ہم نے خدا کے حکم سے خفگی ظاہر کی ہے حالانکہ اُس کی اِس قدر مخلُوق کو دعاءِ بد سے تکلیف پہنچائی مگر اپنی بات کے آگے اُس مصیبت کی پروا نہ کی۔ ابھی تک دُوسری کشتی نہیں آئی تھی کہ آپ کا ایک لڑکا تھرتھرا کر دریا میں جا پڑا یہ اُسے لینے کو اُترے کہ دُوسرے کو بھیڑیا لے گیا۔ آپ اِدھر آئے تو اُدھر پہلا لڑکا ڈُوب گیا۔ اِس وقت جانا کہ یُونس پر غضبِ الٰہی نازل ہوا۔ صبر و تسلیم کے سوا دم نہ مار سکے اِس موقع پر دُوسری کشتی آئی آپ اُس میں بیٹھے جب منجدھار میں پہنچی تو کشتی وہاں جاکر رُک گئی ہرچند ملّاحوں نے زور مارا مگر کشتی کو سرکنا تھا نہ سرکی۔ اِس وقت اُنہوں نے ملّاحوں سے کہا تم جانتے ہو کشتی کس وجہ سے سرکا نہیں کھاتی سب نے لاعلمی بیان کی آپ نے فرمایا کہ اِس میں ایک شخص غضب زدۂ الٰہی سوار ہے جب تک اُسے دریا کی نذر نہ کروگے کشتی اپنی جگہ سے نہیں سرکے گی، ملّاحوں نے پُوچھا حضرت وُہ کون ہے آپ نے فرمایا کہ وُہ میں ہُوں مجھے دریا میں ڈال دو اور مزے سے کشتی نکال کر لے جاؤ۔ ملّاح اِس پر راضی نہ ہوئے آخرکار یہ بات قرار پائی کہ قرعہ ڈالو جسکے نام پر صدقہ نکلے اُسی کو ڈال دو اِس پر سب راضی ہوگئے تین دفعہ قرعہ ڈالا تینوں مرتبہ حضرت یُونس ہی کا نام آیا۔ آپ نے فرمایا کیوں میں نہ کہتا تھا دیکھو میں ہی ڈبو دینے کے قابل ہُوں یا نہیں۔ اُن لوگوں نے ہرچند کہا کہ قُرعہ کی گردش راست و کذب پر محمُول اور گمان و وہم سے مرکّب ہے لیکن حضرت نے نہ مانا۔ اِس موقع پر بعض مورّخ تو کہتے ہیں کہ اہلِ کشتی نے آپ کو دریا کے سپُرد کردیا اور بعض بیان کرتے ہیں کہ ایک بہت بڑی مچھلی کشتی کے سامنے آئی اور اُسنے مُنہ کھول کر مع کشتی سب کا لقمہ کرنا چاہا۔ تمام اہلِ کشتی اُس سے ڈر گئے اور اِس نے کشتی کے گرد چکّر لگانا شروع کیا جب حضرت یُونس کے مقابل آئی تو جھٹ آپ کو لُقمہ کرگئی اور کشتی فوراً مثلِ برق رواں ہوگئی۔ اُسی وقت مچھلی کو حکمِ الٰہی آیا کہ اے مچھلی یہ ودیعتِ الٰہی ہے اِسے دانت لگے نہ آنْت ہضم کرنے پائے۔ حضرت یُونس کو کچھ نہ معلُوم ہوا کہ میں کہاں ہُوں اور یہ کیا وقت ہے ہاں ایک اندھیرا سا چھا گیا۔ آپ سرگرمِ تہلیل و تسبیح ہوئے چالیس روز اُسکے پیٹ میں بسر کئے۔ اِس وقت رحمِ الٰہی پھر جوش میں آیا اور مچھلی کو حکم دیا کہ اے مچھلی کنارہ پر جاکر ہماری امانت کو اُگل دے چنانچہ مچھلی نے اُسی مقام پر اِس لعلِ بے بہا کو لاکر اُگل دیا۔ آپ اُس کے پیٹ میں سے مثلِ جنین ایک جھلّی کے بُرقع میں لپٹے ہوئے نکلے فوراً کدُو کی بیل نمایاں ہوئی جس نے تمازتِ آفتاب سے محفُوظ کیا اِسی وقت ایک ہرنی بھی آگئی جس نے آپ کو دُودھ پلایا جب آپ میں طاقت آگئی تو خدا کے حکم سے آفتاب نے کھیئے کی بیل کو جلا دیا آپ اِس رفیق کے جل جانے سے زار و قطار رونے لگے اور کہا کہ اے بارِ خدا اِس نے تیرا کیا لیا تھا جو آفتاب نے جلا دیا جنابِ ایزدی سے ندا ہوئی کہ

اے یُونس کیوں روتا ہے۔ تُونے کونسا اُسے سخت مشقت سے پرورش کیا تھا کہ اُس کے جل جانے سے اِس قدر ملُول ہوا جب تُونے ہماری پالی پوسی مخلُوق کو اپنی دُعائے بد سے اِس قدر جلا دیا تو کیا ہمارا دل نہ کُڑھا ہوگا۔ آپ بہت شرمندہ ہوئے اور جب قوائے اصلی و حواس ظاہری سے چاق چوبند ہوگئے تو پھر اپنی قوم کی ہدایت کے واسطے مامُور ہوئے۔ خلاصہ یہ ہے اور مشرح کُتبِ تواریخ میں دیکھو **قطعہ**

یُونس کو رکھا ہے شکمِ ماہی میں   مُوسےٰ کو ہوا راہنما پانی میں +
آتش سے بچایا ہے خلیل اللہ کو   وسعت ہے بڑی تربیتِ باری میں (نامعلوم)

(۳) ایک سیّارہ کا نام کہ جسوقت بُرجِ حُوت میں آجاتا ہے تو چوروں کے حق میں منحوس اور شگُونِ بد مانا جاتا ہے چنانچہ؎ قُرصِ خُورشید در سیاہی شد۔ یُونس اندر دہانِ ماہی شد + اس شعر میں اسی سیّارہ کی طرف اشارہ ہے +

یُونِیوَرسِٹی - انگلش۔ University - اسم مؤنث۔ مدرسۃ العلُوم - دارالعلُوم - مدرسۂ اعظم - مہاوِدیالہ - وُہ مدرسہ جس میں جملہ علُوم کا درس ہوتا ہو اور فضیلت کے خطاب دیئے جاتے ہوں۔ راج پاٹ شالا + بڑا مدرسہ۔ کالج +

یُوہا - ہ - اسم مذکر۔ ایک قسم کا سانپ جسکی نسبت مشہور ہے کہ جب وُہ ہزار برس کا یا اِس سے زیادہ کا ہوجاتا ہے تو اُسے یہ قُدرت حاصل ہوجاتی ہے کہ جس شکل اور رُوپ کا چاہے بنجائے یعنی آدمی انسان حیوان بن سکتا ہے اِسکی بہت سی حکایتیں لوگوں میں مشہُور ہیں + ے

مُوذی کو چاہتا ہے تُو ہی آسمانِ دُوں   یُوہا بنایا کرتا ہے یہ بدشعار سانپ + (آتش)
کیونکر ہو سیر نعمتِ دُنیا سے آدمی   یُوہا بنی ہے دل میں بلا سے ہوا و حرص (بحر)

یہ - ہ - اسم اشارہ (بہائے ہوّز مختفی ہر دو درست) (۱) ایک لفظ ہے جو اشارہ قریب کے واسطے آتا ہے۔ اِس - سامنے کا - حاضر - موجُودہ - جیسے یہ مرد یہ عورت یہ بیل یہ کبُوتر وغیرہ (۲) نہایت قریب - بہت ہی پاس + سامنے - اِسی جگہ - اِس جگہ - ے

ٹھک کے بیٹھے ہو درِ صومعہ پر کیا انور   دو قدم اور کہ یہ خانۂ خمّار رہا + (انور)
درِ مے خانہ یہ رہا مجرُوح   آپ جاتے ہیں اے جناب کہاں (مجرُوح)

(۳) برائے اظہارِ کثرت۔ مبالغہ۔ فراط و تعجّب - اِس کثرت سے - اِس قدر - یہاں تک + ے

میں کہوں کیوں کہ خموشی میں مزہ ہوتا نہیں   ہے یہ شیرینی کہ لب سے اب جُدا ہوتا نہیں (زکی)
مرتا ہے جہاں تُجھ پہ یہ اے قاتلِ عالم   اب زندہ بھی پہنے ہوئے پھرتے ہیں کفن کو (وزیر)

(۴) مجازاً - عو) اِشارہ بطرفِ خاوند بجائے نام - میاں - شوہر - گھر والا - جیسے اُسوقت یہ بھی گھر میں بیٹھے تھے + یہ آجائیں تو کچھ لاکر دیں - (۵)

ایسا۔ ایسی۔ اِس طرح کا۔ اِس طرح کی + ف

لڑکپن سے یہ تھی تشنگی اپنے نصیب ہوئیں ہنڈولے میں تماشا دیکھتے تھے چرخِ گرداں کا (نامعلوم)

یہ بات کہیں اور رہے۔ ہ۔ محاورہ:۔ یعنی ہم سے گستاخی بے ادبی بے تکلفی نکرو۔ ہم اِس قابل نہیں ہیں یہ اخلاص کسی اور سے رہے۔ ہم سے ایسا اخلاص نہ کرو + ف

میں چاہا جو بوسہ تو لگا کہنے غضب ہے سُنتا ہے محبّت یہ رہے بات کہیں اور (محبّت)

یہ بات وُہ بات ٹکا دھر میرے ہاتھ۔ ہ۔ محاورہ:۔ جو شخص اِدھر اُدھر کی باتیں بنا کر اپنا مطلب نکالنا یا ہر طرح سے اپنا فائدہ نکلنا چاہتا ہے تو اُسکی نسبت یہ فقرہ کہتے ہیں +

یہ بات ہی کیا ہے۔ ہ۔ محاورہ: یعنی یہ کام کچھ دشوار نہیں ہے +

یہ باتیں ہیں۔ ہ۔ محاورہ:۔ یعنی محض سخن سازی و افترا پردازی ہے۔ یُوں نہیں کہتے ہیں۔ سب بناوٹ ہے + ف

کہتے تو ہیں میلانِ طبیعت ہے اِدھر بھی یہ باتیں ہیں اِدھر کو مزاج اُسکا کب آیا (دبیر)

یہ بھی دام غلاموں کھائے یہ بھی منگن کاٹ لٹکائے۔ اِ۔ محاورہ: یعنی ہمیں سب طرح کا تجربہ ہوگیا اور ہم تمہاری سب طرح کی چالاکیاں پہچان گئے +

یہ بھی کسی نے نہ پُوچھا کہ تیرے مُنّہ میں کے دانت ہیں۔ ہ۔ محاورہ: جہاں چور چکار اور بدمعاشوں سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے عُمدہ انتظام اور پُورا پُورا انصاف ہو وہاں کی تعریف میں یہ فقرہ کہتے ہیں یعنی ایسی خوش انتظامی ہے کہ سونا اُچھالتے چلے جاؤ کوئی کسی کا مزاحم نہیں ہوتا +

یہ بھی کلا نہ بدی۔ ہ۔ محاورہ:۔ یعنی جو تدبیر کی نہ بنی یا جو کام کیا انجام کو پہنچا۔ جو بات کی پسند نہ آئی اور کوئی حیلہ باعث وسیلہ نہ ہوا + ف

تارِ نظر پہ چڑھ کے نہ مردُم سے لابدی اے طفلِ اشک تیری نہ یہ بھی کلا بدی (نکہت)

(اسجگہ کلا کے معنی حیلہ بہانہ چھل فریب کے ہیں مجازاً تدبیر لئے گئے ہیں اور نیز نٹ کے کرتب کو بھی کلا کہتے ہیں +)

یہ بھی میرا اُوہ بھی میرا۔ ہ۔ محاورہ:۔ جب کوئی زبردست ناانصافی سے ہر ایک چیز پر دعوے کرتا اور اپنا حق جتاتا ہے تو اُسکی نسبت کہتے ہیں یعنی کیا اچھا انصاف ہے +

یہ بھی نہ ہوا اُوہ بھی نہ ہوا۔ اِ۔ محاورہ:۔ کوئی کام بھی نہ بنا۔ کوئی مُراد بھی حاصل نہ ہوئی۔ جیسے مصرع نہ تو آئی اجل نہ وُہ یار آیا یہ بھی نہ ہوا اُوہ بھی نہ ہوا +

یہ بیل منڈھے چڑھتی نظر نہیں آتی / **یہ بیل منڈھے نہیں چڑھنے کی** } اِ۔ محاورہ:۔ یعنی اِس بات کا انجام اچھا نہیں اور یہ بات سرسبز ہوتی نہیں دکھائی دیتی۔ یہ کام پُورا ہوتا ہوا نہیں دکھائی دیتا۔ یہ مُراد حاصل ہوتی دشوار ہے +

یہ پٹی نہیں پڑھی۔ ہ۔ محاورہ:۔ یہ سبق نہیں پڑھا۔ ہم اِس داؤں میں نہیں آتے۔ ہم نے ایسی بیوقوفی کا سبق نہیں پڑھا +

یہ پُوت نہ بنجے جائیں گیہوں دیکر گاجر کھائیں۔ ہ۔ محاورۂ عو: یعنی ایسی چٹوری اور بیوقوف اولاد کا بنج ہونا دشوار ہے جس کا ابھی سے یہ حال ہے کہ گھر کا اناج بیچکر سودا کھاتی ہے + بنج سے مراد بیاہا جانا ہے +

یہ تو کبیر بھی کہگئے ہیں۔ ہ۔ محاورہ: یعنی یہ بات تو مُسلّم اور سب بزرگوں کی تسلیم کی ہوئی ہے + اسے تو عارف باللہ بھی مانتے ہیں +

یہ چاند کیسا نکلا۔ یہ کِدھر کا چاند نِکلا۔ ہ۔ محاورہ:۔ جب کوئی دوست مُدّت کے بعد آ نکلتا ہے تو بروقتِ مُلاقات بطورِ شکوہ و اظہارِ اشتیاق یہ فقرہ زبان پر لاتے ہیں یعنی جسطرح عید کے چاند کا اشتیاق ہوتا ہے اسی طرح تمہارا اشتیاق تھا مگر افسوس کہ تم پردا نکرتے تھے +

یہ خدمت حمّام کی لُنگی ہے۔ اِ۔ محاورہ: یعنی نوکری اور ملازمت کا کچھ اعتبار نہیں جس منصب پر آج ہم ہیں اسی پر کل دُوسرا ہے۔ یا یُوں کہو کہ نوکری کسیکی میراث اور کسیکا حق نہیں ہے اسکا ہر شخص مستحق ہو سکتا ہے۔ ف

جو کہ ہے ناپاک طینت ہے اُسیکے کام کی خدمتِ شاہی دلا لُنگی ہے یہ حمّام کی (شخصی)

یہ ہتھکنڈا ہے۔ ہ۔ محاورہ:۔ نہایت سہل اور ہاتھ کا کام یا روزمرّہ کی چالاکیاں ہیں۔ بائیں ہاتھ کا داؤں ہے +

یہ دن دکھائے یا دکھلائے۔ ہ۔ محاورہ:۔ یہ مصیبت و خواری کے ایّام پیش آئے۔ اِس دامِ بلا میں گرفتار کیا۔ یہ آفت ڈھائی۔ یہ بپتا ڈالی۔ یہ نوبت پہنچائی۔ یہ درجہ کیا۔ یہ گت بنائی + ف

یہ دن دکھائے ہیں شبِ فرقت نے ہم کو اور وُہ رشکِ آفتاب نہیں مہرباں ہنوز (مومن)

تری عارض کی شباہت نے یہ دن دکھلایا ورنہ خورشید بھی ایک ستارا ہوتا (ناظم)

تغافل نے تیرے یہ کچھ دن دکھائے اِدھر تُو نے لیکن نہ دیکھا نہ دیکھا (درد)

وعدہ ہر رات کے آنے کا رہا آئے دن وُرنہ آئے شبِ فرقت نے یہ دکھلائے دن (نکہت)

یہ زبان نکالی ہے۔ اِ۔ محاورہ:۔ اِس قدر زباندراز ہوگیا ہے۔ ہر ایک کو گالیاں دیتا اور بُرا بھلا کہتا ہے + باقی دیکھو صفحہ ۷۹۲۔ کالم اوّل سطر ۷) ف

دم میں جھڑکی ہے دم میں گالی ہے تُو نے یہ کیا زبان نکالی ہے + (نسیم)

یہ سنسار کال کا کھاجا جیسا گدھا ویسا ہی راجا۔ ہ۔ کہاوت: یعنی یہ دُنیا موت کی خوراک ہے اور موت کے آگے امیر غریب گدھا گھوڑا سب برابر ہیں جنے ماں کا پیٹ دیکھا ہے وُہ قبر کا مُنہ ضرور دیکھے گا +

یہ

یہ شرط ہے ۔ا۔ مُحاورہ:۔ بشرطیکہ۔ اس شرط پر۔ اس اقرار پر +
یہ کِسکا مُوت ہے ۔ ہ۔ مُحاورۂ عو:۔ یعنی یہ کِسکا نُطفہ ہے۔ یہ کِسکا نطفۂ بد ہے +
خدا جانے یہ کس کا ہے مُوت خوجا   قیامت رگیلا[1] ہے یا قُوت خوجا (رنگین)
یہ کوّا پھنسانے کی چال ہے ۔ ہ۔ مُحاورہ:۔ یعنی ہوشیار اور سیانے کے دام فریب میں لانے کی یہی تدبیر ہے۔ چالاک آدمی اِسی تدبیر سے نیچا دیکھ سکتا ہے + عیّار[2] کو اسی تدبیر سے ناچار اور گرفتار کر سکتے ہیں +
یہ کیا زبان نکالی ہے ۔ا۔ محاورہ:۔ یہ بدزبانی اور لام و کاف کِس سے سیکھے ہو یعنی گالیاں دینی اور بُرا کہنا مناسب نہیں ہے + س
دم میں جھڑکی ہے دم میں گالی ہے   یہ زباں تُم نے کیا نکالی ہے + + (نعیم)
یہ کیا ہے ۔ ہ۔ کلمۂ تعجب:۔ (۱) آج یہ کیا نئی بات ہے۔ آج کیا دل میں آگئی۔ کیا جانی دُنیا دیکھی۔ یہ کیا بات ہے + س
یہ کیا ہے آج غیر وں سے مری تعریف ہوتی ہے   یہ کیا ہے خُود بیاں ہوتا ہے اپنے جورِ پنہاں کا (داغ)
(۲) خیر تو ہے ۔ خیریت تو ہے۔ کوئی اندیشہ کی بات تو نہیں ہے +
یہ گئے فاقوں میں سیکھے تھے ۔ا۔ محاورہ:۔ اوچھے اور کمظرف کی تعلّی کے جواب میں کہتے ہیں۔ یعنی کِس مصیبت سے تُم نے یہ بات حاصل کی تھی جو آج اِس قدر اتراتے اور فخر کرتے ہو +
یہ گو اور یہی میدان ۔ا۔ مُحاورہ:۔ یعنی اگر دعوےٰ ہے تو اِسے جگہ سمجھ لو۔ اگر کُچھ دم خم ہے تو گینڈ بھی موجود ہے اور میدان بھی۔ جب کوئی حیثیت سے بڑھکر دعوےٰ کرتا ہے تو اُسے نیچا دکھانے کیواسطے کہتے ہیں +
یہ مُنہ اور مسُور کی دال ۔ ہ۔ مُحاورہ:۔ یہ مُنہ اس کام اور منصب کے قابل نہیں ہے۔ اسی مُنہ سے کہتے ہو کہ ہم یُوں کرینگے +
(بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ شاید یہ مثل اِس طرح تھی کہ یہ مُنہ اور منصُور کی دار۔ یعنی تمہارا مُنہ اِس قابل نہیں ہے کہ تُم منصُور حلاّج کی طرح ثابت قدم رہ کر جان دو۔)
یہ مُنہ پان جوگا ۔ ہ۔ مُحاورہ:۔ یعنی تمہیں تو سُرخرُو ہو گے ؟ ۔ تمہارا مُنہ اِس بات کے قابل نہیں ہے +
یہ نتیجہ ملا ۔ا۔ محاورہ:۔ یہ ثمرہ حاصل ہوا۔ یہ پھل مِلا۔ نیکی کے بدلے بدی ملی۔ نیکی کا بدلہ بدی + س
گو سدم آئے وُہ اور دے زباں یاری تو کیو   کہ لو دیکھو نتیجہ یہ ملا صاحب کی یاری میں (رنگین)
یہ نہ وُہ ۔ ہ۔ مُحاورہ:۔ کوئی بھی نہیں ۔ ایک بھی نہیں مل سکتا + اِدھر نہ اُدھر۔ دونوں نہیں +

یہا

یہ وُہ گُڑ نہیں جو مکھیاں کھائیں ۔ ہ۔ مُحاورہ:۔ یعنی ہمیں کوئی فند و فریب سے نہیں ٹھگ سکتا ۔ ہمارا مال کوئی نہیں کھا سکتا + ہم ایسے میٹھے نہیں ہیں کہ ہر ایک گھول کر پی جائے بخیل کی نسبت بھی بولتے ہیں یعنی اِس کا پیسہ ایسا نہیں ہے کہ اُسے کوئی لے سکے۔ پتھر کو جونک نہیں لگتی +
یہی ۔ ہ۔ صفت:۔ ہمیں۔ خاص اِسی۔ ٹھیک یہ +
یہ یا وُہ ۔ا۔ ندا:۔ کوئی سا۔ ایک نہ ایک۔ دونوں میں سے ایک ۔ کوئی نہ کوئی +
یہاں ۔ ہ۔ تابع فعل:۔ (۱) اینجا۔ اِس جگہ۔ اِدھر۔ اِس مقام پر + اِس طرف۔ اس جانب۔ اِس پاسے۔ اِس رُخ۔ اِس کنارے + س
چال ہے مُجھ ناتواں کی مُرغِ بسمل کی تڑپ   ہر قدم پر ہے گماں یاں رہ گیا واں رہ گیا (آتش)
(۲) اِس دُنیا میں۔ اِس جہان میں +
یہاں اُلٹی گنگا بہتی ہے ۔ ہ۔ مُحاورہ:۔ یعنی یہاں رسم و رواج کی پابندی نہیں ہے خلافِ دستُور بھی کام کیا جاتا ہے۔ معمُول کے خلاف اور قاعدے کے برعکس ہونا ان کے نزدیک کچھ بات نہیں ہے +
یہاں تک ۔ یہاں تلک ۔ ہ۔ تابع فعل:۔ اِس جگہ تک + اب تک۔ اِس وقت تک ۔ تا اینجا۔ تا اِیندم۔ ابھوں۔ اِس قدر۔ جیسے۔ یہاں تک اُسکی راہ دیکھی کہ آنکھیں پتھرا گئیں + انہیں ذرا یہاں تک لے آؤ +
یہاں تمہارے ٹکلے نہیں لگنے کے ۔ ہ۔ محاورہ:۔ یہاں تمہاری دال نہیں گلے گی۔ یہاں تمہاری بات نہیں چلیگی۔ یہاں تمہاری مُراد نہیں پُوری ہوگی +
یہاں تو ہم بھی حیران ہیں ۔ا۔ محاورہ:۔ اسجگہ تو ہماری عقل بھی کام نہیں کرتی +
یہاں سب کان پکڑتے ہیں ۔ ہ۔ مُحاورہ:۔ یہاں سب کا سرِ تسلیم خم ہے۔ اس جگہ کسی کی اُستادی نہیں چلتی۔ اِس جگہ سب کی گردن نیچی ہے۔ یہاں کوئی دعوےٰ نہیں کر سکتا +
یہاں سے ۔ ہ۔ تابع فعل:۔ اِس جگہ سے۔ اِس مقام سے + اِدھر سے۔ اِسطرف سے۔ جیسے یہاں سے چلا جا + یہاں سے وہاں تک +
یہاں سے وہاں تک ۔ ہ۔ تابع فعل:۔ (۱) اِسجگہ سے اُس جگہ تک۔ ازینجا تا آنجا + اِس سرے سے اُس سرے تک (۲۔ ظرافتاً) جب کوئی نام پُوچھے اور بتانا منظُور نہ ہو تو اُسکے جواب میں بھی کہتے ہیں۔ جیسے تمہارا نام کیا ہے؟ جُو:۔ یہاں سے وہاں تک یعنی ہمارا نام سب جگہ ہے اور سب جانتے ہیں +
یہاں فرشتوں کے بھی پر جلتے ہیں ۔ا۔ مُحاورہ:۔ یہاں کوئی نہیں آسکتا۔ یہاں پرندہ پر نہیں مار سکتا ۔ اِس جگہ کسی کی بھی رسائی اور پہنچ نہیں ہے +

[1] رگیّ۔ بدذات۔ نہایت شریر + [2] دیکھو صفحہ ۷۹۱ کالم ۲ سطر ۲۵ +

یہا

یہاں کوئی بات نہیں کرسکتا - جہاں نہایت اِحتیاط یا کمال جلال ہو وہاں یہ مُحاورہ بولا جاتا ہے +

یہاں کا باوا آدم ہی نرالا ہے - اِ - مُحاورہ :- یعنی یہاں کی وُہ بات ہے جو زمانے سے نئی اور انوکھی ہے - اِسجگہ کی رسم و آئین خدا کی خدائی سے جدا اور الگ ہے - یہاں کی ہر بات عجیب ہے +

یہاں کا یہیں - ہ - تابع فعل :- اِسجگہ کا اِسجگہ + دُنیا کا دُنیا ہی میں - یہیں - اِسجگہ یہیں پر - دُنیا ہی میں + ہ

چاہو جتنا گھُونٹ لو لوگوں کا تم صاحب گلُو ۔ ہاتھ خالی جاؤگے یاں کا یہیں رہ جائے گا (ضمیر)

یہاں کچھ نال تو نہیں گڑا - ہ - محاورہ :- یعنی یہاں کچھ تم پیدا تو نہیں ہوئے جو اِسقدر دعوے اور اِستحقاق جتاتے ہو +

یہُود - عبرانی - یہُودی کی جمع :- جہُوداں - حضرت مُوسےٰ علیہ السّلام کی اُمّت - عبر کی اولاد - عبرانی - مُوسائی +

یہُودا - عبرانی - اِسم مذکّر :- حضرت یوسف علیہ السّلام کا سوتیلا بھائی حضرت یعقوب کا چوتھا بیٹا +

یہُودی - عبرانی - اِسم مذکّر :- (۱) مُوسائی - عبر کی اولاد - حضرت مُوسےٰ علیہ السّلام کی اُمّت - عبرانی - (۲) عبرانی زبان +

یہی - ہ - صفت :- (یہ ہی کا مُخفّف) خاص یہ - خصُوصًا یہ - ٹھیک یہ - اصل یہ +

یہی مار کھانے کے لچھّن ہیں } اِ - محاورہ :- اِنہیں باتوں پر پٹتے ہو - انہیں
یہی مار کھانے کی نشانی ہے } کرتکوں سے مار کھاتے ہو +

(جب بچہ کچھ دنگا کرتا ہے تو اُسے سجھانے کیواسطے یہ فقرہ کہتے ہیں +)

یہی ہیں - ہ - مُحاورہ :- خاص یہی ہیں - گویا ٹھیک وُہی ہیں +

ییل

یہ ہیں جادہ پیمائے راہِ طریقت ۔ مقام اِن کا ہے ماورائے شریعت
اِنہیں پر ہے ختم آج کشف و کرامت ۔ اِنہیں کے ہے قبضہ میں بندوں کی قسمت
یہی ہیں مُراد اور یہی ہیں مرید اب
یہی ہیں جنید اور یہی بایزید اب

یہیں - ہ - تابع فعل :- (۱) اِسی جگہ - اِسی مقام پر + (۲) اِدھر ہی + اِسیطرف - اِسیجانب - جو بے نیازی سے یاں نہ آیا تو شوقِ بیداد کھینچ لایا ۔ کہ صید جب کوئی بھی نہ پایا تو اُسنے رستہ لیا یہیں کا (انور)
(۳) اِسی دُنیا میں - اِسی جہان میں + ہ

جفا سے وُہ خجل ہیں کون اب جائے محشر تک ۔ ہمارا فیصلہ بس ہوگیا انور یہیں کیا کیا (انور)
کچھ اور فتنے اُٹھانے ہوں تو اُٹھا لیجے ۔ ابھی سہی جو قیامت ہو وُہ یہیں ہو جائے (ظہیر)

یہیں کا چُن یہیں کا پُن - ہ - مُحاورہ :- جو کچھ ہے اِسجگہ کا طفیل ہے - چن چُون بمعنی آٹا اور پُن بمعنی پانی یعنی کھانا پینا لینا دینا سب اِسجگہ کا ہے +

یہیں سے - ہ - تابع فعل :- (۱) اِسجگہ سے - اسی مقام سے + ہ
تُو نگی گلی چھوڑ کر کون جائے ۔ یہیں سے ہے کعبہ کو سجدہ ہمارا (دیاشنکر نسیم)
(۲) اسی موقع سے - جیسے یہیں سے ثابت ہے کہ وہ ہار گیا +

ییے - ہ - اِسم اشارہ :- یہ کی جمع - اینہا - ایشاں +

ییلاق - ت - مرکّب از (ییے + لاق) گرمی گُزارنے کی جگہ - وُہ سرد اور ہوادار مقام جہاں گرمی کے موسم میں جاکر رہیں ضدِ قِشلاق جو سرد موسم میں جاکر رہنے کی جگہ ہے ہ
گر ترا مہرِ طبیعت ہو بہ جز اسئے غضب ۔ زمہریر از پئے آرامِ جہاں ہو ییلاق (ذوق)
(جسطرح ہمارے ہندوستان میں موسمِ گرما گزارنیکے واسطے سرد پہاڑوں جیسے شملے منصُوری ڈلہوزی - کوہ مری آبُو وغیرہ پر چلے جاتے ہیں اِسیطرح ایران ترکستان میں بھی مقامات ہیں جہاں بادشاہ و امرا موسمِ گرما میں چلے جاتے ہیں چُونکہ یہ لفظ اسکُول کی تعلیمی کتابوں میں آیا ہے اِسوجہ سے لکھا گیا)

تاریخ

چُونکہ ۲ - نومبر ۱۸۹۲ء مطابق ۷ - جمادی الاوّل ۱۳۱۰ھ موافق ۹ - اگھن سمت ۱۹۴۹ بکرمی بروز یکشنبہ یعنی آفتابِ عالمتاب کے دِن اِس کتاب فیض اِنتساب نے تکمیل پائی لہٰذا حضرتِ آفتاب ۱۸۹۲ تاریخِ عیسوی - تسخیرِ دِلہا ۱۳۱۰ تاریخِ ہجری باغِ دِلپذیر ۱۹۴۹ تاریخ سمت ظہُور میں آئی اور بلحاظِ اشاعت اِسوجہ سے کہ جلدِ چہارم یعنی اخیر جلد ۱۹۰۱ء میں شایع ہوئی الفاظِ دِلپذیر ٹھہری مگر تاریخِ ہجری اِسطرح نظم کردی گئی +

قطعہ

عُمرِ سی سال را تلف کردم ۔ زیں سبب ایں کتاب ساختہ شد
بُود اندیشۂ سنِ اِتمام ۔ سالِ تاریخ عُمر باختہ شد

فقط - بندہ سید احمد دہلوی ولد حافظ مولوی سید عبدالرحمٰن صاحب مغفُور و مبرُور مصنّفِ فرہنگِ آصفیہ ساکنِ دہلی حویلی نوّاب مظفر خاں - قریب گذرِ ترکمان دروازہ یکم - دسمبر ۱۹۰۰ء

قطعۂ تاریخِ طبع از مؤلّف - تھا طبع کو وقتِ طبع بھی اضمحلال + اتمام کے سن میں تھے پریشاں خیال + اک روز ندا ہاتفِ غیبی نے یہ دی + کیا سوچ ہے مغزِ فضلا کہہ دو سال + سمت ۱۹۵۷ بکرمی

رموزِ لغات	رموزِ لغات
## ہدایاتِ قرأت	## علاماتِ لغت

ہدایاتِ قرأت

(۱) لغات کے عبارتی حُلیہ کی بجائے اعراب دیئے ہیں مگر مُشتقات میں اِس کی چنداں پابندی نہیں ہے +

(۲) لُغات کے اعراب میں جہاں زیر یا پیش یا جزم نہ ہو وہاں زبر سمجھنا چاہیئے +

(۳) بلواں یائے معرُوف کے قبل اصل لُغت میں بالالتزام زیر لکھا ہے بلکہ عبارت میں بھی حتّے الوُسع رعایت رکھی ہے جیسے نہیں - تین تیس وغیرہ +

(۴) خاص لُغت میں واو معرُوف کے ماقبل بالالتزام پیش لکھا ہے اور تا بہ امکان عبارت میں بھی نباہا ہے جیسے نُور - طُور خُوب وغیرہ +

(۵) پُوری یائے معرُوف گول اور مجہُول آڑی لکھی ہے - جیسے حنفی +

(۶) ہائے مخلُوط دوچشمی + بلواں نُونِ غُنّہ پر اُلٹا جزم اور پُورے نُون غُنّہ میں نُقطہ ندارد ہے - جیسے بھید + رنگ + کہیں +

(۷) جب کئی لُغت ایک ہی سطر میں مُختلف تلفّظ یا مُختلف صُورتوں میں برابر برابر لکھے ہوں تو اوّل کو فصیح اور باقی کو علےٰ قدرِ مراتب خیال کرنا چاہیئے +

(۸) انگریزی الفاظ کے تلفّظ کی صحت انگریزی حروف میں دیکھو +

(۹) پارٹ آف سپیچ (تقسیم کلمہ) میں انگریزی قواعد کی پیروی کی ہے +

(۱۰) اصل لُغت میں واو معدولہ کے نیچے ایک سیدھی لکیر کھینچدی ہے +

(۱۱) جو لُغت کئی زبانوں میں یکساں پایا جاتا ہے وہاں اُن زبانوں کی علامتیں برابر برابر یا ڈیش دیکر لکھدی ہیں اور جن زبانوں کے الفاظ ہماری زبان میں کم شامل ہوئے ہیں اُن کا پُورا نام درج کردیا ہے +

علاماتِ لغت

ع - عربی جیسے مُعلّم - ع +

ف - فارسی جیسے مُفناک - ف +

ت - تُرکی جیسے اُرُدو معنی لشکر - ت +

ہ - ہندی جیسے مندا - ہ +

س - سنسکرت جیسے منتر - س +

اُ - اُردُو یعنی وُہ صُورت جو غیر زبانوں سے بلکر پیدا ہوئی ہے جیسے دغا کرنا - حذف ہونا - فریفتہ بنانا - قُرقی کرنا + چنچا یا بلو یا شناسائی بچالو وغیرہ)

+ - دو زبانوں سے مرکب لفظ ع + ف جیسے راحت بخش - ع + ف - مکتب خانہ ع + ف وغیرہ +

+ - اگر معانی کے بیچ میں پھُول آئے تو وہاں سے معانی کا فرق خیال کیا جائے اور اخیر پر علامت ختم +

عو - مسلمان عورتوں یا بیگموں کے مُحاورے +

ہنُدو عو - ہندنیوں کے مُحاورے +

بازاری - آوُباش وضع یا شُہدوں لُچّوں کا محاورہ +

لُوطی - امرد پرست +

لشکری - لشکروالوں کی ست کھچڑی زبان - ٹکسال باہر زبان +

گنوار - دیہاتیوں کی زبان +

عوام - مراد عوام الناس جُہلا +

قانُون - وُہ اصطلاحیں جو قانُون نے عدالتی کارروائی کیواسطے مقرر کی ہیں +

(اِسکے علاوہ اور باتیں پُوری پُوری لکھدی ہیں شلاً پُوربی الفاظ کیواسطے (پُورب) پنجابی کیواسطے (پنجاب) وغیرہ

نقشۂ تعدادِ الفاظ حسبِ شمار ۱۸۹۲ء جسکی پڑتال کا موقع نہیں ملا

نامِ زبان	تعدادِ الفاظ	کیفیت
ہندی مع پنجابی	۲۱۶۴۴	اِس میں پُورب اور پنجاب کے چند مخصُوص الفاظ بھی شامل ہیں +
اُردُو	۱۷۵۰۵	یعنی وُہ الفاظ جو غیر زبانوں سے ہندی میں مرکّب ہوکر بنے ہیں +
عربی مع معرّب	۷۵۸۴	[illegible]
فارسی	۶۰۴۱	
سنسکرت	۵۵۴	
انگریزی	۵۰۰	
مختلف	۱۸۱	
	۵۴۰۰۹	

الفاظِ مُختلفہ کی تفصیل مع تعدادِ الفاظ

نامِ زبان	تعدادِ الفاظ	نامِ زبان	تعدادِ الفاظ	نامِ زبان	تعدادِ الفاظ
تُرکی	۱۰۵	سُریانی	۷	برہما	۲
یُونانی	۲۹	رُومی	۴	مالاباری	۱
پُرتگالی	۱۶	فرنج	۳	ہسپانیہ	۱
عبرانی	۱۱	پالی	۲	+	
	۱۶۱	+	۱۶		۱۸۱=۴

خاتمہ

فرہنگِ آصفیہ کا خاتمہ اور اخیر کے معاونوں کا شکریہ

للہ الحمد ٹھکانے لگی محنت میری طے ہوئی آج کی منزل میں مسافت میری

خدا تعالےٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ آج آفتابِ عالمتاب کے پہرے میں بمقام شملہ اس فرہنگِ آصفیہ یعنی مجموعۂ لُغاتِ اُردُو وارمغانِ دہلی کے اخیر صفحے کی اخیر سطریں میری قلم سے نکلیں۔ کیا تماشے کی بات ہے کہ ایک طرف تو خوشی و انبساط اور مبارکباد کی دُھوم ہے۔ دُوسری جانب پچیس[۲۵] برس کے مُونس و مرغُوب خاطرِ دلارام کی جُدائی اور مفارقت کے غم و الم کا ہجوم ہے ؎

اقرارِ وصل خُوگرِ ہجراں کو زہر تھا مارا بھی اس طرح کہ شکایت نہیں رہی

اگرچہ ابتدا سے اِنتہا تک رنج و مصائب[۱] کا ساتھ رہا مگر اس لختِ جگر (نعمات) کا سر اور اپنا ہاتھ رہا۔ بڑی بڑی مُوشگافیاں کیں۔ تاریخی واقعات جدید و قدیم متعلقۂ زبان کی تحقیقات سے نظیریں لیں۔ برسوں ایک ایک گلی اور کوچے کی وہ خاک چھانی کہ اچھے اچھے کوچہ گردوں نے ہار مانی۔ ملک در ملک مارا مارا پھرا۔ جہاں مطلب دیکھا وہیں جا گرا ؎

پہنچا میں سر جھکا کے گنہگار کی طرح مجکو جہاں جہاں میری تقدیر لیگئی

جب کبھی سفر نے سقر کا مزا چکھایا تو دل کو اس طرح سمجھایا ؎

گرچہ جاتا ہے مثلِ مہ چار وہ فروغ آ بھر کے شہر شہر میں کسبِ کمال کر

یہ ہمّت ہی کا تصدّق تھا کہ آج اس کو انجام پر پہنچایا۔ فراہمیٔ لغات کا دعوے کرنے والوں اور جھوٹے سچے اشتہار دینے والوں کو نیچا دکھایا۔ چُونکہ ایک ایک لغت اور اُس کی تحقیق ایک ایک گوشۂ جگر و لختِ دل سے کم نہیں گویا چوّن ہزار نُورِ نظر کو غیروں کے ہاتھ میں چھوڑتا اور آپ دُنیا سے مُنہ موڑتا ہُوں اب اِن سے رخصت ہونے اور الوداع کہنے کا وقت ہے۔ قلبِ رقیق مجبُور اُسخت ہے ؎

رنجِ فرقت کو پہنچتی نہیں ایذا کوئی دل میں بیٹھا ہوا ملتا ہے کلیجا کوئی ✽

خاتمہ

بحسابِ تالیف پچیس[۲۵] سال اور مع زمانۂ طبع و نظرِ ثانی ۳۳ برس اِس کام میں مُنہمک رہا مگر اس شوق کے آگے کوئی مصیبت سی مصیبت بھی حارج نہ ہوسکی ؎

ساقی تری طفیل سے ہم کو مہِ صیام معلُوم ہی نہیں کدھر آیا کدھر گیا ✽

اپنی خبر تھی نہ دُوسرے کا ہوش۔ اگر کسی نے کھیت کی پُوچھی تو کھلیان کی کہی۔ چنانچہ دوستوں کا یہ فرمانا حسبِ حال ہوگیا تھا ؎

تُو نہیں ہر بات پر کہہ اُٹھتے ہاں ہو یہاں ہو پر خدا جانے کہاں ہو

غرض ؎ ہوگئے شوق کو بایارِ خاک یہ نہ دیکھا ہوا کدھر کی ہے ✽

اے میرے فرزندو! اب تک آندھی میں بولے میں مصیبت میں آفت میں۔ تنگدستی میں فلاکت میں۔ آتش زدگی[۱] میں مسافرت[۲] میں مینہہ میں بارش میں۔ تمہارا ساتھ نہ چھوٹا مگر اب میں تم سے اور تم مجھ سے جُدا ہوتے ہو! دیکھو بندھی مٹھّی رہنا۔ مجھ سے تو بچھڑتے ہو مگر اپنے قدر دانوں سے نہ بچھڑنا جس محنت اور مشقت سے میں نے تمہیں اِدھر اُدھر سے سمیٹ کر جمع کیا ہے اِس کا پاس رکھنا۔ گو۔ تم ایک سرپرست سے جُدا ہو کر گھر سے باہر آتے ہو مگر ہزاروں سرپرستوں کی گودیوں میں جاتے ہو۔ وُہ تمہیں آنکھوں پر بٹھائینگے۔ ہاتھوں ہاتھ اُٹھائینگے۔ میں نے لڑکپن سے تمہاری خدمت کا کام شروع کیا۔ جوانی گزار کر بڑھاپے میں انجام دیا۔ برسوں آنکھوں کا تیل نکالا جب جا کر تمہیں پالا اور پوسا۔ چنانچہ آج یہ تمہارے ہی دم کا اُجالا ہے کہ بادشاہِ دکن حرسہا اللہ عن الآفات والفتن سلطان ابن السلطان جناب نوّاب میر محبُوب علی خاں بہادُر بالقابہ کے حضُور تک تمہاری رسائی ہوئی۔ میری محنت کی مُراد ملی اور تمام جہان میں شناسائی ہوئی۔ کیا کروں محبت بڑ گئی ہے وہ جُدائی نہیں چاہتی مگر کب تک۔ آخر ایک روز مرنا اور دُنیا سے گزرنا ہے ؎

خدا کو یاد کر اور جام بھر کے لا ساقی غمِ زمانہ فراموش ہو تو اچھّا ہے

چُونکہ پچیس[۲۵] برس کے بعد آج یہ دن ہزاروں کو فتیں اُٹھا کر نصیب ہوا تھا

---

[۱] رنج و مصائب سے وہ تکلیف مُراد ہے جو حالتِ تالیف میں سگے بھائی۔ ماں۔ باپ۔ کم سن و جوان اولاد اور تین چار نوجوان اسسٹنٹوں کے مرنے ایک دشمنِ دوست نُما پیسے کے لوبھی کی عنایت سے بڑے بھاری نقصان اُٹھانے نعلی ہٰذا ایک نو دولت تاجرِ کتب کے خلافِ مُعاہدہ شرکت سے نکل کر بعوض یکہزار روپیہ حقِ تصنیف جُملہ تصانیف تمام کتبِ مطبوعہ کُل جائداد منقولہ و غیر منقولہ وغیرہ پر دانت ڈالنے۔ ہر شعر بر عملدر آمد کرانے ؎ از صحنِ خانہ تا بلبِ بام از آنِ من ✽ از بامِ خانہ تا بہ ثریا از آنِ تو ✽ دو تین برس تک عدالت کے دروازے جھانکنے سے لاحق ہوئی اور اخیر پر ایک فرشتہ غیب سیّد القوم مشکل کشارکنِ دکن کے آڑے آنے سے اس خُود غرض کی چال سے نجات ملی ✽

[۱] اِس جگہ اُس آتش زدگی کی طرف اشارہ ہے۔ جس نے فروری ۱۸۹۰ء میں شملہ کے اپر لوئر دو بازار نیز بار کیٹ کو جلا کر خاک سیاہ کر دیا تھا مگر مؤلّف سارا اسباب تمام عمر کا سرمایہ چھوڑ چھاڑ صرف فرہنگِ آصفیہ کا مسودہ بغل میں دبا بخوفِ آتش اس قول پر عمل کر گھر سے نکل کھڑا ہوا تھا ؎ نگینِ دل کو بغل میں لگا رکھا ہے معروف ✽ کبھی تو کوئی بھلا اس رقم کو پُوچھیگا ✽ [۲] مسافرت سے غرض بسفرِ مشرق تا بہ عظیم آباد۔ سفرِ مغرب تا بہ ملتان و جمیر۔ سفرِ جنوب تا بہ دکن۔ سفرِ شمال تا بہ پشاور ہے۔ جنمیں امصار ذیل میں رہنے۔ ٹھہرنے اور قیام کرنیکا موقع ملا۔ دانا پور پٹنہ۔ آرہ۔ ڈمراؤں مرزا پور۔ الٰہ آباد و بنارس۔ لکھنؤ فیض آباد و جونپور فتح پور ہسوہ۔ بریلی۔ اٹاوہ۔ آگرہ متھرا۔ کول یار علی گڈھ

خاتمہ

جو کسی مؤلف نے شاید ہی اُٹھائی ہوں کس لئے کہ اب تک کسی اُردو ڈکشنری کے مدوّن نہ ہونے کے باعث ایک تو زبان کے پریشان الفاظ و فقرات کا مختلف صحبتوں اور ہر قسم کے لوگوں کے مُنہ سے سُن سُن کر جمع کرنے اور دُوسرے میری تنہائی ۔ میری تباہی ۔ بے زری ۔ زمانے کے حسد ۔ پبلک کی بیقدری اور تصنیف کے چوتوں نے کئی مرتبہ میرا جی چھُڑا دیا تھا وُہی مثل ہو رہی تھی ؎

نہ تو چھوڑے ہی بنے اور نہ نبھائے بنے ہم تو قابو میں بھی لا کر اُنہیں لاچار ہوئے +

اگر اِس سبب سے شادی مرگ ہو جاتا تو کچھ تعجّب نہ تھا ۔ کیونکہ ؎

سب پہ جس بوجھ نے گرانی کی اُس کو میں ناتواں اُٹھا لایا +

مگر شملے کی سردی اور اِس اُداسی نے کہ آج میرا پُرانا انیسِ خاطر ۔ دلی رفیق ۔ غریبی و مُفلسی کا ہمدم غم غلط دوست کُلبۂ احزاں سے باہر جاتا ۔ بُرے بھلے ہر قسم کے لوگوں کے ہاتھ آتا ہے ۔ ساری گرم جوشی اور قلبی حرارت کو ایک دفعہ ہی بُجھا دیا ۔ اگر شملے کا سا پُر فضا مقام تفرّج گاہِ حکّام اِن دنوں میں میرا قیام گاہ نہ ہوتا تو یہ کٹھن کام بھی اختتام کو نہ پہنچتا :‌:

گو اِس وقت تک مختلف اوقات میں ہندو و مسلمان پندرہ اسٹنٹوں نے عربی ہندی فارسی سنسکرت انگریزی اور تُرکی وغیرہ ڈکشنریوں کے دیکھنے نیز ترتیب اِلفاظ میں حسبِ حیثیّت مشاہروں پر کچھ کچھ دِنوں میرا ہاتھ بٹایا مگر مجھے سب سے زیادہ اِن چار صاحبوں نے مرہُونِ احسان بنایا ۔ جن کا ذکرِ خیر میں اِنہیں سطُور میں نہایت شکریہ کے ساتھ درجِ خاتمہ کرتا ہوں

اِن صاحبوں میں سب سے زیادہ تحسین و آفرین کے مُستحق جواں ہمّت ۔ جوانمرگ ۔ لالہ دھوما مل عُرف موتی رام صاحب جینی ساکنِ گرو کا جنڈیالہ ضلع امرتسر ہیں ۔ جنہوں نے کامل اخیر تین برس تک جان توڑ کر مدد دی ۔ اور اِسی اُمیّد میں کہ کب یہ لغات تمام ہو اور کب میرا نام معاونوں میں لکھا جائے ۔ کتاب ختم ہونے سے پیشتر یعنی ۱۱ ۔ مارچ ۱۸۸۹ء کو خود ہی عین عالمِ شباب میں مرضِ دق کے ہاتھوں دق ہو کر تمام ہو گئے اور اپنی اس بیوقت مفارقت کا غم اپنے بوڑھے باپ جوان بھائی مُولا مل اور مجھ مؤلّف کو دے گئے ۔ اِن کے غم اور ماتم میں کئی روز تک کام نہ ہو سکا اور سگے بھائی کے مرنے سے کم اِن کے مرنے کا غم نہ ہوا کیونکہ میرا اُنتیس برس کا پیارا بھائی سیّد حسین عُرف مُنّا بھی اِسی لغات کے کام میں مرضِ سِل گھُل گھُل کر اِسی طرح بیٹھ گیا تھا ۔ لیکن چونکہ اِس کتاب کا انجام پر پہنچانا منظُور تھا ۔ اِس سبب سے تین اور اَن تھک نوجوان اس کام کے واسطے منتخب کئے ۔ جن میں سب سے اوّل نمبر پر بابو پنڈت بدری دت صاحب شرما ساکنِ شملہ ملازم دفترِ کوارٹر ماسٹر جنرل ہیں ۔ جنہیں خدا تعالےٰ نے علمی لیاقت ۔ ظاہری وجاہت اور کمال وفاداری کے ساتھ حُسنِ سیرت خُوش خُلقی اور ظرافتِ طبعی میں بھی اوّل ہی رکھا ہے ۔ اِنہوں نے اخیر تک ساتھ دیا اور وہ محنت کی کہ کوئی کیا کرے گا اپنے سارے آرام اور تمام آسائش کو بالائے طاق رکھ کر اس کام کے سر ہوئے ۔ ساتھ ہی بابو کشن سنگھ صاحب قوم گورکھا جن کا حال میں اِنتقال ہوا ہے اور بابو دھرم داس صاحب بھی جو اہلیّت اطاعت اور زحمت کشی میں اپنا آپ ہی نظیر ہیں ۔ اخیر دم یعنی ختمِ کتاب تک لپٹے رہے +

میں اِن مُعاونوں کا شکریہ کسی طرح ادا نہیں کر سکتا ۔ میں نے اپنی عمر میں اِن چار آدمیوں سے زیادہ جفاکش محنت اور تکلیف پر غالب آنے والا شخص نہیں دیکھا ۔ اب خدا تعالےٰ اِن دونوں باقی ماندہ صاحبوں کی عمر میں برکت علم میں ترقّی ۔ ثروت میں افزائش ۔ عزّت میں افزُونی عطا فرمائے ۔ اور جب تک یہ لُغات صفحۂ روزگار پر یادگار رہے ۔ اِن کا نام نامی بھی داخلِ اذکار و عینِ حالتِ طبع میں اس موقع پر لُغات کا روپیہ ہضم کر جانے والے پر پھٹکار ۔ اور ہمارا اس قول پر مدار ہے ؎

لیجائے گر وہ زُلفِ گرہ گیر لے گئی دِل لیگئی تو کیا میری تقدیر لے گئی +

خیر جو ہوا سو ہوا اب تو تمام عمر کی محنت و جانکاہی کا صلہ اگر خدا نخواستہ حضُورِ نظام دام اِقبالہٗ نے دوبارہ دستگیری نہ فرمائی تو یہی تصوّر کر لینا چاہیئے ؎

جُوں نگیں نام تو رہ جائے گا اپنا یارو گو نِشاں صفحۂ دنیا سے ہمارا مٹ جائے +

لیکن دل بار بار یہی گواہی دیتا اور آپ ہی آپ یہ شعر پڑھ پڑھ کر مزے لیتا ہے ؎

درِ سخی پہ یہ لکھّا ہے مصحفی مصرع کہ بے نصیب زباں سے کوئی گدا پھر جائے +

فقط بندہ سیّد احمد دہلوی مؤلّفِ فرہنگِ آصفیہ و ارمغانِ دہلی وغیرہ وغیرہ مقیم کوہِ شملہ ۷ ۔ نومبر ۱۸۹۲ء بروزِ یکشنبہ مطابق ۱۰ ۔ جمادی الاوّل ۱۳۱۰ھ ۱۸ اگھن سمدی سمت ۱۹۴۹ بکرمی +

ہم تو چلتے ہیں لو خدا حافظ بتکدہ کا بتو خدا حافظ

(حاشیہ بقیہ صفحہ اوّل) الور جیپور ۔ جمیر میرٹھ ۔ سہارنپور ۔ کوہ منصوری ۔ انبالہ ۔ جالندھر امرتسر ۔ لاہور ملتان ہنیا دریبلہ ۔ شملہ بمبئی ۔ فخر البلاد حیدرآباد دکن ۔ براہ ۔ امراؤتی ۔ ہنم کنڈہ وغیرہ + ۱۸۵۷ یہاں اُس کثیر بارش سے مراد ہے جو ۱۸۵۷ء میں ڈھاؤ صاحب کے نام سے مشہور ہوئی اور مصنّف مسودے لے کر جاہوں کے مقبرے پہنچا +

اگرچہ کتاب نومبر ۱۸۹۲ء میں ختم ہو گئی تھی اور خاتمہ بھی اُس وقت ہی لکھ دیا گیا تھا ۔ مگر اب چھاپتے وقت اُس پر نظرِ ثانی کر کے بعض امُور حسبِ موقع بڑھائے اور گھٹائے گئے ہیں ۔ فقط مؤلّف ۔

+ نسیم اب قدردانی اشتیاقِ سامعیں پر ہے دکھایا لُطف ہمنے ہر طرح سے طبعِ رنگیں کا +

تقارِیظِ علما و فضلا رزمانہ

اگرچہ اِس اُردو لغات یعنی فرہنگِ آصفیہ پر انگریزی اور دیسی معزّز اخباروں۔ مغربی و ایشیائی نامی گرامی عالموں مسلّم الثبوت زباندانوں اور اہلِ زبانوں کی بکثرت رائیں۔ تقریظیں۔ ریمارک معرضِ تحریر میں آئے ہیں مثلاً یورپین فضلا میں۔ گارسن ڈیٹسی فاضلِ فرانس۔ ایس ڈبلیو ڈاکٹر فیلن جامع ہندوستانی انگریزی ڈکشنری۔ سی ایس کرک پیٹرک صاحب بہادر ہیڈ ماسٹر دہلی کالج۔ آر بیکر صاحب بہادر ہیڈ ماسٹر ہائی سکول گجرات۔ رائے بہادر ماسٹر ساگر چند صاحب انسپکٹر مدارس حلقۂ لاہور۔ لالہ رُچی رام صاحب[۲] سکریٹری ہمالین یوتھین کلب شملہ حال پروفیسر علمِ طبیعات لاہور گورنمنٹ کالج وغیرہم +

انگریزی اخبارات میں سول اینڈ ملٹری گزٹ۔ پنجاب پیٹریٹ۔ ٹریبیون۔ دکن سٹینڈرڈ۔ ایوننگ میل۔ پنجاب آبزرور وغیرہ +

گو ہم دو ایک مرتبہ جداگانہ اوراق میں ان کو چھاپ چکے ہیں مگر سہ بارہ بوقتِ فرصت فرہنگ کی تقطیع کے موافق چھاپینگے اور اُن کے ساتھ ہی علیا حضرت والا شوکت ملکۂ معظمہ قیصرۂ ہند دام اقبالُہا اور حضورِ پُرنور نائب السلطنت لارڈ کرزن صاحب بہادر بالقابہ کی جانب سے جو موجب فخر اِس کتاب کی نسبت چٹھیاں آئیں ہیں اُنہیں بھی شایع کرینگے بلکہ بشرطِ مہلت ترجمہ بھی +

بالفعل تو ہم جوہریانِ زباں کی جوہر نمائی اور مُبصرانِ محاورات و اصطلاحات کی توجہ فرمائی کے واسطے تیمّناً و تبرّکاً چند واجب التعظیم آفتاب ہند کی جگمگاتی ہوئی کرنوں اور چمکتی ہوئی شعاعوں یعنی اُردو تقریظ نگاروں کی تقاریظ اور شمس العلما مولوی سیّد علی صاحب بلگرامی کی سرکاری رپورٹ سے اِس خاتمہ کو رونق بخشتے اور باقی تحریروں کو دُوسرے وقت پر موقوف رکھتے ہیں کیونکہ وقت بہت کم اور کام ابھی اہم ہے +

اِس موقع پر ہمیں اُس دلی افسوس اور قلبی صدمہ کا اظہار کر دینا بھی مناسب ہے جو ہم کو اِس وقت اُن بزرگواروں کے عالمِ قُدس میں سِدھارنے سے لاحق ہوا جنھوں نے کمال فراست و کیاست دلسوزی جوہر شناسی اور اعلےٰ درجہ کی لیاقت سے اِس پر اپنی رائے رزیں ظاہر فرمائی تھی مگر افسوس صد افسوس کہ اُن رایوں کے چھپے ہوئے دیکھنے اور فرہنگِ آصفیہ کے خاتمہ سے پہلے ایسے سچے مُشتاقوں کا خاتمہ بالخیر ہوا جن میں سے ایک تو ہمارے قدردان وحید العصر عالمِ مشہور و معروف جناب مولوی محمد عبد الرؤف صاحب وحید کلکتوی مترجم لیجسلیٹو کونسل گورنمنٹ ہند۔ دُوسرے فاضل اجل عالمِ متبحر۔ بے نظیر و بے بدل ناثر عدیم المثل ناظم مولوی محمد عبد الحلیم صاحب عاصم۔ ساکنِ کلکتہ ہیں۔ خدا تعالےٰ اِن صاحبوں کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے[۵] (کیا خوب آدمی تھے خدا مغفرت کرے)

رپورٹ فرہنگِ آصفیہ

حسب الحکم مدار المہام سرکارِ عالی ریاستِ حیدرآباد دکن جہان الدین الشّرُور و الفتن وارد شملہ

پیش کردہ

فخرِ قوم افتخارِ ہند ماہرِ دوازدہ زبان شیریں لساں جناب شمس العلما مولوی سیّد علی صاحب بلگرامی بی۔اے۔ بی ایل۔ ایف جی۔ ایس۔ ایسوشیئٹ رائل اسکول آف مائنس لنڈن ممبر آف دی فیڈریٹیڈ انسٹی ٹیوشن آف مائننگ انجنیرس ممبر ایشیاٹک سوسائٹی بنگال و بمبئی بی۔ ایل گولڈ مڈلسٹ کلکتہ یونیورسٹی ممتحنِ سنسکرت مدراس یونیورسٹی وغیرہ وغیرہ سابق ہوم سکریٹری گورنمنٹ عالی مقام حضور نظام خلد اللہ ملکہ و سلطنتہٗ حال معتمد تعمیرات۔ معدنیات و ڈائرکٹر نظام ریلوے وغیرہ

مرقومہ ۷۔ اگست ۱۸۸۸ء تفریح گاہ شملہ

اُن سب کتابوں میں جن کو منشی سیّد احمد صاحب دہلوی نے سرکار میں پیش کیا ہے سب سے زیادہ مفید اور عُمدہ قدر کے قابل کتاب لغاتِ اُردو ہے جس کا نام منشی صاحب نے اِس لحاظ سے کہ حضرت ہندوستان کے سب سے بڑے اسلامی خطّہ کے بادشاہ ہیں فرہنگِ آصفیہ رکھّا ہے۔ یہ لُغت ۱۰۹۶ صفحہ تک چھپ چکی ہے جس میں ایک حصّہ حرفِ سین کا ختم ہو چکا ہے اور حرفِ گاف تک کا مسودہ موجود ہے اور اخیر چھ حرُوف کا لکھنا باقی ہے +

اس وقت تک اُردو زبان کی کوئی لُغت مثلِ فرہنگِ آصفیہ کے نہیں لکھّی گئی ہے۔ چند سال ہوئے علیگڈھ انسٹیٹیوٹ نے ایک نمونہ چند لُغات کا

---

[۵] چونکہ یہ رپورٹ بجائے خود ایک سچّی اور مفصّل تقریظ ہے اس وجہ سے زُمرۂ تقاریظ میں شامل ہوئی +

رپورٹ

چھاپا تھا لیکن پھر اُس سے زیادہ چھپنے کی نوبت نہیں آئی ڈاکٹر فالن نے جو لُغت اُردُو کی لکھّی ہے اُس میں البتّہ بہت تحقیقات سے الفاظ لکھّے گئے ہیں اَور مختلف معانی کے واسطے شعرا کے کلام سے مثالیں جمع کی گئی ہیں لیکن یہ کتاب انگریزی میں ہے اَور خاص اُردُو دانوں کے واسطے بیکار ہے علاوہ اس کے وہ اس قدر مبسُوط بھی نہیں جیسی فرہنگِ آصفیّہ۔ جتنا حصّہ فرہنگِ آصفیّہ کا لکھّا جا چکا ہے اُس میں پنتالیس ہزار الفاظ اور مُحاورات درج ہیں اور جتنا حصّہ باقی ہے اُس میں بھی شاید اقلاً بیس ہزار الفاظ اور ہو جائیں گے پس ختم ہونے کے بعد اس سے بہتر اور مبسُوط تر لُغت اُردُو میں نہ ہوگی۔ اِس لُغت کی وسعت مذکُورہ ذیل الفاظ کے دیکھنے سے معلُوم ہو سکتی ہے +

(۱) بات۔ اس لفظ کے ۳۱ معنی لکھّے گئے ہیں اور یہی لفظ مرکّب ہو کر ۹۰ طرح سے دِکھایا گیا ہے +

(۲) گھر کے ۲۴ مُفرد معنی ہیں ۵۸ مرکّب محاورات لکھّے گئے ہیں +

(۳) آنکھ کے ۲۱ مُفرد معنی اور ۴۸۳ استعمال +

(۴) پانوں کے ۷ معنی اور ۷۹ موقعِ استعمال +

(۵) کان ۔ کے چھے معنی اور ۱۰۱ استعمال دکھائے گئے ہیں جو تاریخی الفاظ ہیں اُن کے تحت میں واقعات لکھدئے گئے ہیں جیسے سکندر۔ قاچار۔ قارُون۔ فریدُون + اِسی طرح سے علمی اِصطلاحات۔ اَمثال۔ کہانیاں توہّمات ہر ایک کی تفصیل اور توجیہہ کردی گئی ہے غرض جس قدر تحقیقات ہر ایک لفظ کی ہو سکتی تھی کی گئی ہے وُہ زبانیں جو بولی جاتی ہیں اُن سب کی یہ حالت ہے کہ اُن میں ہر روز تبدّل اور تغیّر پیدا ہو جاتا ہے لفظوں کے معنی بدلتے جاتے ہیں۔ پُرانے مُحاورات متروک ہوتے جاتے ہیں نئے مُحاورات شریک زبان ہوتے جاتے ہیں اور یہانتک تغیّر پیدا ہو جاتا ہے کہ پُرانے شُعرا اور مصنّفین کی زبان کا سمجھنا مُشکل ہو جاتا ہے ایسی ہی صُورتوں میں لُغت سے کام لیا جاتا ہے لُغت سے غرض یہی ہے کہ زبان کے مختلف طبقات کی تدوین کرے۔ الفاظ اَور مُحاورات کے تاریخی تغیّرات کو اور اُن کے معانی کو بتا دے اَور اِن کے معانی کے اختلافات پر مختلف طبقات کے شعرا اور مصنّفین کے کلام سے نظیر لاوے۔ اُردُو زبان میں علی الخصُوص اِس قسم کے لُغت کی بہت ہی ضرُورت ہے کیونکہ اُردُو زبان کے اختلافات فقط زمانی نہیں ہیں بلکہ مکانی بھی ہیں کشمیر سے سیلون تک اَور کراچی سے لیکر برہما تک اُردُو زبان کم و بیش ہر ایک جگہ بولی اور سمجھی جاتی ہے لیکن اِن مُحاورات میں باہم اِس قدر اختلافات ہیں کہ اُن کے اُوپر مختلف

رپورٹ

زبانوں کا اِطلاق ہو سکتا ہے اور اِسی وجہ سے دہلی اور لکھنؤ کی زبانِ معیارِ فصاحت رکھی گئی ہے اور یہیں کے شُعرا اور مصنّفین کے کلام مُستند گنے جاتے ہیں۔ فرہنگِ آصفیّہ میں اِن سب باتوں کا لحاظ رکھّا گیا ہے اَور یہ اُردُو زبان کی ایک عمدہ تاریخ ہے اگرچہ وہ حصّہ اِس کا جو شواہد سے مُتعلّق ہے شاید اِسقدر کامل نہیں ہے جتنا ہونا چاہیئے تھا لیکن اُس کے ساتھ ہی یہ بھی یاد رہنا چاہیئے کہ اگر ہر ایک معنی اَور ہر ایک مُحاورہ کے واسطے مثال اَور نظیر لکھّی جاتی تو کتاب کا حجم چوگنا ہو جاتا اَور اُس کا تمام ہونا اَور چھپنا بھی محال ہو جاتا +

زیادہ تر عجیب امر اس لُغت کے متعلّق یہ ہے کہ مصنّف نے باوجُودِ کم بضاعتی اَور مُفلسی کے اس کو نصف سے کسی قدر زیادہ چھپوا لیا۔ جو داستانِ مصیبت و درد مصنّف نے اس کتاب کی تالیف اَور طبع کے متعلّق لکھکر سرکار کے ملاحظہ کے واسطے پیش کی ہے اُس سے بے اِنتہا ہمدردی پیدا ہوتی ہے اَور یہ معلُوم ہوتا ہے کہ اِس زمانہ میں علم و فضل کی بے قدری کس حد تک پہُنچ گئی ہے۔ مُختصر داستان اِس کتاب کی یہ ہے کہ ۱۸۶۸ء میں مصنّف نے اِس کتاب کو شُروع کیا اَور پانچ سال تک دواوینِ شعرا اَور نثر و نظم کی کتابوں کا کامل طور سے مطالعہ کیا اور اِن کتابوں میں جو جو مقامات اور اشعار شواہد اور نظیروں کے لائق معلُوم ہوئے اُن کا انتخاب کیا۔ اِنہیں پانچ برسوں میں مصنّف کے چھوٹے بھائی نے جو اِس کام میں مدد دیتا تھا اِنتقال کیا تاہم مصنّف نے اپنے کام کو نہ چھوڑا اَور تنہا کمر باندھ کر مشغُولِ تالیف رہا اس کے بعد ہر فرقہ اہلِ اِسلام و ہنُود میں جا جا کر اَور اُن کے ساتھ میل جول کر اُن کی خاص بولی اَور اصطلاحات کو جمع کیا۔ ہر فرقہ کی عورتوں کی زبان سیکھی اُن کے رسُوم و عادات و توہّمات اور ٹوٹکوں کو دیکھا بھالا اَور جو کوئی امر لُغت میں درج کرنے کے قابل ہوا اُس کی یادداشت لکھّی اِسی طرح پر تین چار سال تک تقریباً ہر روز کاغذ اور پنسل ہاتھ میں لے لیکر مصنّف جمنا کے کنارے پر جاتا اَور عورتیں جن جن مقامات پر نہاتی تھیں وہاں جا کر اُن کی بولی کو لکھتا اَور پھر گھر پر آکر ہر لفظ کی تحقیق کر کے لُغت کے واسطے مصالح تیار کرتا۔ ایک سال تک اِسی طرح پر مصنّف نے سودا بیچنے والوں خوانچہ والوں اور اِسی قسم کے لوگوں کی آوازوں کو سُنا اَور اُن کو درج یادداشت کیا۔ اِسی طرح ٹھگوں اَور چوروں اَور قمار بازوں اَور اِسی طرح کی قوموں کی اِصطلاحات کو اُن میں مِل جُل کر دریافت کیا اور علیحدہ لکھتا گیا۔ اپنے ہمعصر شُعرا و مصنّفین و عُلما و فُقرا اَور ہر طبقہ کے لوگوں سے مِلا۔ مشاعروں میں جلسوں میں مجلسوں میں شریک ہوا اَور لُغت کے واسطے مادّہ جمع کیا۔ شاہزادوں کی زبان کو خاص طرح پر سیکھا

رپورٹ

اور اُس کی سندِ مُہری[۵۱] حاصل کی علاوہ اِس ذاتی محنت کے کتابوں کے خریدنے اور بہم پہنچانے میں اپنا سارا سرمایہ صرف کردیا جو کچھ کمایا اِس میں لگایا جو کچھ اندوختہ تھا اُس کو بھی اِس کام کی نظر کیا۔ ہندی الفاظ کی تحقیقات کی غرض سے متھرا اور اَور شہروں میں اور صوبۂ بہار تک پھرا اور وہاں سے الفاظ کی اصل دریافت کی بنارس مرزاپور فیض آباد جونپور آگرہ عظیم آباد اور دوسرے شہروں میں زبان کے اختلافات دریافت کرنے کے واسطے پھرا اور وہاں مقیم رہا۔ غرض پُورب پچھّم اُتّر دکھّن کے کُل بڑے بڑے شہروں میں زبان کی خاطر پھرا +

جب یہاں تک مصنّف نے مصالح جمع کرلیا تو اِس وقت ڈاکٹر فیلن صاحب نے جو اُس زمانہ میں اپنی ڈکشنری لکھتے تھے مصنّف کا حال سُنا اور مصنّف کو اپنے پاس نوکر رکھّا۔ مصنّف سات سال تک فیلن صاحب کے ساتھ رہا اور اُن کی لُغت لکھنے میں اِمداد کی چنانچہ فیلن صاحب کی چٹھی شاہدِ حال ہے اِس عرصہ مُدّت میں مصنّف پر انواع و اقسام کی مصیبتیں پڑیں والدین کا انتقال ہوا کئی بچّے جاتے رہے لیکن مصنّف اپنے ارادہ پر مستقل رہا اِسی کتاب کے چھاپنے کے لئے سرمایہ جمع کرنے کے واسطے مصنّف نے چھوٹے چھوٹے رسالے لکھّے اخبار نکالا اور اَور ہزاروں تدبیریں کیں لیکن اکثر چیزوں میں مصنّف کو نقصان ہوا اور بالآخر اپنے کو ساہوکار کے ہاتھ میں دینا پڑا اور وعدہ یہ ہوا کہ وہ اپنے پاس سے کتاب کے چھاپنے کا سارا خرچ دیوے اور بعد چھپنے کے نصف نفع اُس کو ملے لیکن ساہوکار نے معاہدہ کے برخلاف کیا اور اب آٹھ مہینے سے اُس نے ایک پیسہ نہیں دیا اور اُوپر سے اپنے روپیہ کا تقاضا کر رہا ہے اُس کے اِس وقت وو ڈھائی ہزار سے زیادہ ہو گئے ہیں اور تخمینہ یہ ہے کہ بقیہ حصّہ کے چھپنے میں دس پانچ ہزار روپیہ اور صرف ہوگا۔ اگر سرکارِ آصفیہّ کی طرف سے مصنّف کی امداد نہ ہو تو یہ کتاب جس کو مصنّف نے اکیس[۲۱] برس کی محنت اور انواع و اقسام کی مصیبتیں اُٹھا کر جمع کیا ہے اور تقریبًا نصف تک چھپوایا ہے یُونہی ناتمام رہ جائے گی اور اُس کی ساری محنت اکارت جائیگی۔ میری رائے میں اِس کتاب کا ہر ایک مدرسۂ ممالکِ محرُوسۂ سرکارِ عالی کے واسطے جہاں اُردُو کی تعلیم ہوتی ہے لیا جانا ضرُور ہے اور یہ بہترین طریقہ امداد کا ہوگا جس قدر جلدیں ان کی سرکار مدارس کے واسطے خرید فرمائیں اُن کی قیمت بعُنوانِ پیشگی مصنّف کو دے دی جائے تاکہ وہ قرضہ سے سبکدوش ہو کر بقیہّ حصّہ بھی جلد چھپوا ڈالیں اور علاوہ اِس کے ایسے ایک بڑے اور قومی کام کے واسطے ہماری سرکار سے مصنّف کو ایک رقم بطورِ انعام بھی ملنا ضرُور ہے اور

رپورٹ

شاید بہتر ہوگا کہ ایک حصّہ انعام کا سرِدست مصنّف کو دیا جائے اور ایک حصّہ بعد اختتامِ کتاب +

اِس سرکار ابد قرار میں مصنّفین کے ساتھ ہمیشہ ایسا ہی برتاؤ رہا ہے جیسی میں نے رائے دی ہے چند نظائر اُس کے عرض کئے جاتے ہیں +

(۱) قانونِ آصفیہّ۔ کے تالیف کے صلہ میں شمس الدین صاحب کو سرکار نے تحصیلداری کی خدمت دی +

(۲) حیدرآباد انڈر سر سالار جنگ۔ کی تصنیف کے صلہ میں نواب اعظم یار جنگ بہادر کو سرکار سے بہت بھاری انعام ملا +

(۳) جغرافیۂ دکن۔ کی تصنیف کے صلہ میں محمد پناہ صاحب صدر مترجم دفترِ مجلسی کو سرکار نے انعام دیا اور پانسو نسخے خرید فرمائے +

مجمُوعۂ گشتیات سرکلر دیوانی] مجمُوعۂ گشتیات سرکلر فوجداری] کی تالیف کے صلہ میں مولوی محمد علی صاحب مُقنّنِ دکن کو سرکار سے انعام عطا ہوا اور بقدرِ ضرُورت رسالے خرید کئے گئے +

مجمُوعۂ قوانینِ مال] خزینۂ حساب] کی تالیف کے صلہ میں احمد عبد العزیز صاحب مددگار صدر محاسب سرکار کو انعام ملا اور بقدرِ ضرُورت رسالے خریدے گئے +

میں نے اپنی رائے حسبِ فرمائش نواب انتصار جنگ بہادر ظاہر کردی ہے آیندہ سرکار کو اختیار ہے فقط +

تحریر ۹ - ۲ - شہریور ۱۲۹۷ف - ۲۸ - ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۵ھ - ۷ - اگست ۱۸۸۸ء

(چنانچہ اس رپورٹ پر چار سو جلدوں کی خریداری اور سرِدست پانچ سو روپیہ کا انعام منظور ہوا بلکہ جس وقت کتاب ختم ہوگئی تو حسبِ وعدہ پانچ ہزار روپے کا انعام مع رقوم دیگر اور مرحمت کیا گیا۔)

تقریظ

جناب افصح الفصحا ابلغ البلغا خواجہ مولوی الطاف حسین صاحب حالی مدّظلہ العالی

یہ اُردو زبان کی سب سے پہلی اور جامع ڈکشنری (موسُوم بہ فرہنگِ آصفیہّ) مولوی سیّد احمد صاحب دہلوی نے اہلِ وطن کے فائدہ کے لئے تیاّر کی ہے جس کی نسبت قوی اُمید ہے کہ چند مہینے میں ختم ہو کر اطرافِ ہندوستان میں شایع ہو جائے گی۔ اُردُو زبان کی ایسی ڈکشنریاں تو کئی لکھی جاچکی تھیں جن میں لُغات کی تفسیر انگریزی زبان میں کی گئی ہے مگر یہ ڈکشنریاں جیسا کہ ظاہر ہے عام ہندوستانیوں کے لئے کچھ مفید نہ تھیں اُن سے صرف وُہی معدُود ہندوستانی فائدہ اُٹھا سکتے تھے جو انگریزی زبان سے واقف ہیں۔ اِس کے علاوہ یہ تمام ڈکشنریاں جیسی کہ اُردُوئے مُعلّٰی کے تمام الفاظ پر حاوی نہ تھیں اِسی طرح اُردُو زبان کے فصیح اور غیر فصیح دونوں طرح کے الفاظ بلا امتیاز اُن میں جمع کردئے گئے تھے۔ ہمارے

[۵۱] اِس جگہ مُہری سند سے وہ مُہری سرٹیفکٹ مُراد ہے جو صاحبِ عالم و عالمیان مرزا محمد ہدایت افزا بہادر عرف مرزا آلٰہی بخش صاحب شہزادہ دہلی مربیِّ انجمن عربی لیے نے ۲۸ - اپریل ۱۸۶۳ء کو خاص اپنی اور انجمن کی طرف سے فیلن صاحب کے پاس جانے کے وقت یہ ثبتِ مواہیر و دستخطِ خود دہلی و قلعۂ معلّٰے کے محاورات سے بخوبی واقفیت ہونے کے ثبوت میں دیا تھا جس کی نقل صفحاتِ آئندہ میں ملے گی +

تقاریظ

ہموطنوں کو خوش ہونا چاہیئے اور مصنّف کا تہِ دل سے ممنُون ہونا چاہیئے کہ اُس نے اپنے آرام و راحت سے دست بردار ہو کر اور سالہا سال محنت و مشقّت اُٹھا کر اُن کے فائدہ کے لئے ایک ایسی زبان کا ذخیرہ مُہیّا کیا ہے جو باوجُود اِس کے کہ ہندوستان کی عام زبان سمجھی جاتی ہے اور مُلک کی عام تصنیف و تالیف و نثر و نظم اور دفاتر و اخبارات وغیرہ کی تحریرات کا مدار بالکل اِسی پر ہے باایںہمہ آجتک تمام ہندوستان میں اِس کا شیُوع جیسا چاہیئے نہیں ہوا۔ اطرافِ ہندوستان کے وُہ لوگ بھی جو فی الواقع ضرُوری تقریر و تحریر پر قُدرت رکھتے ہیں اگر میری رائے غلط نہیں تو اِس ڈکشنری میں آدھے سے زیادہ ایسے الفاظ پائیں گے جن سے وہ پہلے واقِف نہ تھے ✣

شیخ ابو الفیض فیضی نے جب تفسیر سواطع الالہام لِکھنے کا ارادہ کیا تھا تو لُغتِ عرب پر عبُور حاصل کرنے کے لئے ہمیشہ عربی لُغات کی کتابیں خرِیدا کرتا تھا۔ ایک بار اُس نے کئی ہزار روپے کی کتابیں اِسی غرض سے خرِیدیں اور جب اُن کو اوّل سے آخر تک دِیکھ چُکا تو ایک روز مجلس میں کسی نے شیخ سے اُن کتابوں کا حال پُوچھا اُس نے کہا الحمد للہ جو حقیر رقم میں نے اِن کتابوں کے خرِیدنے میں صرف کی تھی اُس سے مجُھ کو بہت فائدہ ہوا۔ میں نے دو لُغت اِن کتابوں میں ایسے پائے جو پہلے میری نظر سے نہ گُزرے تھے۔ چُونکہ اس ڈکشنری میں قطعًا اور یقینًا اُردُو کے ہزاروں ٹکسالی اور مُستند الفاظ ایسے موجُود ہیں جو اکثر ہندوستانیوں کے حق میں بالکل نئے اور اجنبی ہونگے اِس لیئے جو قدر فیضی نے اُن کتابُوں کی کی تھی اُس سے بہت زیادہ ہم کو اِس ڈکشنری کی قدر کرنی چاہیئے ✣

ہندوستان میں جب سے کہ اُردُو تحریر کا زیادہ رواج ہوا ہے وقتاً فوقتاً اُردُو ڈکشنری کی ترتیب کے لئے جابجا تدبیریں ہوتی رہی ہیں۔ ایک زمانہ میں سَینٹِفِک سوسائٹی علیگڈھ نے بھی ایک نمُونہ اُردُو ڈکشنری کا چھاپ کر شایع کیا جو فی الواقع بہت سلیقہ کے ساتھ لکھّا گیا تھا۔ لیکن جس حد تک کہ مصنّف نے اِس کام کو پُہنچایا ہے آجتک کسی نے نہیں پُہنچایا ✣

اُردُو ڈکشنری لِکھنے کے لئے دو نہایت ضرُوری شرطیں تھیں ایک یہ کہ اُس کا لِکھنے والا کسی ایسے شہر کا باشندہ ہو جہاں کی زبان تمام ہندوستان میں مُستند سمجھی جاتی ہو اور ایسے تمام ہندوستان میں صرف دو شہر مانے گئے ہیں دِلّی اور لکھنؤ۔ مگر میں دِلّی کو لکھنؤ پر ترجیح دیتا ہُوں۔ اگرچہ اُردُو زبان کا وہ حِصّہ جس کو زیادہ تر خواص استعمال کرتے ہیں دِہلی و لکھنؤ میں چنداں تفاوت نہیں رکھتا لیکن عوام کی زبان جِس سے اہلِ حرفہ و اہلِ بازار کے مُحاورات و اصطلاحات مُراد ہیں اور جو زبان کا بہت بڑا حِصّہ اور آجکل ڈکشنری کا جُزوِ اعظم ہے وہ دِہلی میں بہ نسبت لکھنؤ کے زیادہ مُستند سمجھے جانے کے لایق ہے شاہانِ اودھ کے مُورثِ اعلےٰ کے ساتھ جو خاندانِ دِہلی سے بگڑ کر لکھنؤ گئے تھے وہ اکثر دِہلی کے اُمرا و شُرفا کے خاندان تھے جن کے اعقاب و اخلاف آصِف الدّولہ کے سعادت علی خاں کے زمانہ تک تمام دربار پر حاوی رہے اِس لئے اعلےٰ طبقہ میں اُنہیں کی زبان جاری ہوئی لیکن دِہلی کے ادنےٰ طبقوں میں سے اگر کچھ لوگ وہاں گئے بھی ہُوں تو اُن کی تعداد اس قدر ہرگز نہیں ہوسکتی کہ اُن کی زبان لکھنؤ کے تمام عوام النّاس کی زبان پر غالب آجائے۔ اِس لئے ضرُور ہے کہ لکھنؤ کے ادنےٰ طبقوں کی زبان اُس زبان سے مُغایر ہو جو دِہلی کے اُنہیں طبقوں میں متداول تھی۔ پس ہمارے نزدیک صرف دِلّی ہی کی زبان ایسی ہے جس پر اُردُو ڈکشنری کی بنیاد رکھّی جائے ✣

دُوسری شرط یہ تھی کہ ڈکشنری لِکھنے والا شرِیف مُسلمان ہو کیُونکہ خود دہلی میں بھی فصِیح اُردُو صرف مُسلمانُوں ہی کی زبان سمجھی جاتی ہے۔ ہندؤں کی سوشل حالت اُردُوئے معلّٰی کو اُن کی مادری زبان نہیں ہونے دیتی۔ کمالِ خوشی کی بات ہے کہ ہماری مُلکی زبان کی پہلی ڈکشنری جس پر تمام آئندہ ڈکشنریوں کی نیو رکھی جائے گی ایک ایسے شخص نے لِکھی ہے جس میں دونُوں ضرُوری شرطیں موجُود ہیں ✣

جانسن نے سنہ ۱۷۴۷ء میں جب انگریزی زبان کی پہلی ڈکشنری لِکھنے کا ارادہ کیا تھا تو اُس نے ایک دولتمند امیر کو اپنی ڈکشنری کا پیٹرن بنانا چاہا تھا تاکہ اُس کی مدد سے اپنی کتاب چھپوا سکے مگر اُس نے پیٹرن بننا منظُور نہیں کیا۔ آخر محض اپنے دست و بازو پر بھروسا کر کے عام قبُولیّت کی اُمید پر اُس نے اپنا کام شُروع کیا۔ اور نہایت استقلال کے ساتھ اُس کو اِنتہا تک پُہنچایا اور تمام قوم سے اپنی محنت کی داد لی گو اُس کے بعد ویبسٹر اور اوگلوی جیسی نہایت عُمدہ عُمدہ ڈکشنریاں لِکھّی گئیں جنسے جانسن کی ڈکشنری کو اب کچھ نسبت نہیں رہی لیکن جب تک اِنگلستان اور اِنگلستان کی زبان زمین کے پردہ پر موجُود ہے ہمیشہ جانسن کا نام سب سے اوّل نہایت ادب اور تعظیم کے ساتھ لیا جائیگا۔

ہماری یہ آرزُو ہے کہ اُردُو ڈکشنری بھی ہندوستان میں وُہی وقعت حاصِل کرے جو اوّل جانسن کی ڈکشنری نے اِنگلستان میں حاصل کی تھی۔ کیُونکہ اُردُو ڈکشنری کے جامع نے بھی ہمّت، استقلال، محنت اور سلف ہلپ کے لحاظ سے بالکل ویسا ہی کام کیا ہے جیسا جانسن نے کیا تھا ✣

تقاریظ

اگرچہ ممکن ہے کہ اُردو ڈکشنری میں کچھ باتیں گرفت کے قابل نکلیں لیکن ایسی باتوں سے اوچھے نکتہ چینوں کی طرح تمام کتاب کو موردِ طعن ٹھیرانا یا مصنّف کا احسان نہ ماننا سخت بے انصافی ہوگی۔ آدمی بالطبع اپنی بزرگی اور تفوّق ثابت کرنے کا شایق ہوتا ہے اِس لئے وُہ کسی نہ کسی طرح اپنے دل کو تسکین دے لیتا ہے۔ جو لوگ کچھ کام نہیں کرتے یا نہیں کرسکتے وُہ اکثر اوروں کے کام میں عیب نکالکر نہ صرف لوگوں کی نظر میں اپنی فوقیت ظاہر کرتے ہیں بلکہ خود بھی اپنے تئیں اُن سے بہتر سمجھ لیتے ہیں مگر جو لوگ مُنصف مزاج ہیں اور تحقیقِ الفاظ کی مُشکلات کا اندازہ کرسکتے ہیں وُہ اُمّید ہے کہ ہرگز ایسا خیال نہ کرینگے۔ اکثر اوقات صرف ایک لفظ کی تحقیق میں لوگوں سے کئی کئی غلطیاں سرزد ہوجاتی ہیں پس ممکن نہیں کہ جو شخص ایک مُستقل اور وسیع زبان کے تمام الفاظ کی تحقیقات کرے وہ لغزش اور خطا سے محفوظ رہ سکے۔ ہر کام جب اوّل ہی اوّل کیا جاتا ہے تو اُس میں بالضرور بہت سی باتیں فروگزاشت ہوجاتی ہیں۔ پھر وقتاً فوقتاً زمانہ اُن کی اِصلاح کرتا ہے۔ مگر پیشوائی کا منصب صرف اُسی کام کے لئے ہے جو سب سے اوّل کیا گیا ہے +

جوہری نے صَحاح بیس برس میں مرتّب کی تھی اور اُس کے بعد مجدالدّین فیروزآبادی نے قاموس صرف تین برس میں لکھ لی۔ ایک مُنصف عالِم کے سامنے صاحبِ قاموس کی بہایت تعریف کی گئی کہ اُس نے قاموس جیسی کتاب تین برس میں مرتّب کرلی۔ اُس عالِم نے کہا تین برس میں نہیں بلکہ ۲۳ برس میں لکھی ہے۔ ۲۰ برس جوہری کے بھی اِس پر اِضافہ کرنے چاہئیں۔ ہم کو اُمّید ہے کہ ہمارے ہموطن اِس ڈکشنری کے بعد اِس سے زیادہ جامع اور عُمدہ ڈکشنریاں لکھنے کے لئے کوشش کرینگے اور شاید وُہ اپنی کوششوں میں کامیاب بھی ہوں۔ مگر اہلِ اِنصاف کے نزدیک تمام آئندہ ڈکشنریاں جو اُردو زبان کی تکمیل کے لئے لکھی جائینگی وہ سب اِس ڈکشنری کی طفیلی ہونگی +

اگرچہ اِس میں شک نہیں کہ اُردو زبان کی متعدد ڈکشنریاں جو یورپین مُصنّفوں نے انگریزی زبان میں ترتیب دی ہیں (جیسے شکسپیر، فوربس اور فالن وغیرہ) جن میں سے فالن ڈکشنری تو خاص اِسی مؤلّف کے مصالح اور سات برس کی مُعاونت سے تیار ہوئی) اِن سے اُردو ڈکشنری کے جامع کو ضرور کسی نہ کسی قدر مدد ملی ہوگی مگر اِس سے اُس کی وُہ فضیلت جو کسی کام میں تقدُّم کرنے والے کو حاصل ہوتی ہے زایل نہیں ہوسکتی اوّل تو جو دقتیں ایک دیسی اہل سکول کو انگریزی کتابوں سے مدد لینے میں برداشت کرنی پڑتی ہیں وُہ اُن مُشکلات سے شاید کچھ ہی کم ہونگی جو کسی زبان کی پہلی ڈکشنری کے جامع کو پیش آتی ہیں دُوسرے تمام مذکورۂ بالا انگریزی ڈکشنریوں کو اِس ڈکشنری کے ساتھ مُقابلہ کرنے سے معلوم ہوسکتا ہے کہ مُصنّف نے اپنی کتاب کی بنیاد صرف انگریزی ڈکشنریوں ہی پر نہیں رکھّی۔ بلکہ بہت کچھ زیادت

تقاریظ

ونقصان وتغییر وتبدیل اور دخل وتصرّف جیسا کہ اہلِ زبان کو شایاں ہے اپنے عِلم و رائے کے مُوافق کیا ہے اور اِسی لئے اُس کی ڈکشنری میں بمقابلۂ انگریزی ڈکشنریوں کے وُہ تفاوت پایا جاتا ہے جو اہلِ زبان اور زبان دانوں کی تحقیقات میں ہونا ضروری اور ناگزیر ہے +

ہم کو اُمّید ہے کہ ہمارے ہموطن اُردو ڈکشنری کی ایسی ہی قدر کرینگے۔ جیسے کہ حق شناسوں کو اپنے محسن کے اِحسان کی قدر کرنی چاہئے۔ فقط۔ بندہ الطاف حُسین حالی از لاہور ۲۔ اپریل ۱۸۸۸ء

تقریظ

خان بہادر شمس العُلما مُنشی محمد ذکاء اللہ صاحب دِہلوی پروفیسر علوم مشرقی میور کالج الہ آباد

یہ اُردو لُغات کی کتاب یعنی (فرہنگِ آصفیہ) مُنشی سیّد احمد صاحب کی پہلی ہی تصنیف نہیں ہے بلکہ وُہ اور کتابوں کی تصنیف میں بھی جودتِ طبع دِکھا چکے ہیں اور عہد تو انکی زبان میں ایک اخبار جاری کرکے شُہرت پا چکے ہیں۔ جناب سر ولیم میور صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر ممالکِ مغربی و شمالی کے عہدِ حکومت میں بعض کتابوں کی تصنیف پر اُن کو انعام بھی مِل چکا ہے اگر یہ کتاب بھی جنابِ ممدُوح کے عہد میں پُوری ہوجاتی تو یقینی مُصنّف کو اپنی محنت کی پُوری اُجرت اور لیاقت کی داد مِل جاتی۔ اِس کتاب کی نسبت میں یہ تین باتیں بیان کرتا ہُوں۔ اوّل تو یہ کہ مُصنّف کی بے نظیر عالی ہمّتی اور بلند حوصلگی ہے کہ اُس نے اپنی زبان میں ایسی کتاب جامع لُغات کے لکھنے کی ابتدا کی اور اُس کو چھاپ کر شایع کرنا چاہا۔ شکسپیر، فوربس۔ فالن۔ پلیٹ نے ہندوستانی زبان کی ڈکشنریاں بہت بسط و تفصیل کے ساتھ لکھّی ہیں جن میں لُغات شاید اِس کتاب سے کم نہ ہونگی اُن کے معنی کی تفسیر انگریزی زبان میں خوب لکھّی ہے۔ یہ زبان فرمانرواؤں کی زبان ہے اِس لئے ظاہر ہے کہ کِس قدر اُمیدِ منفعت شاہانہ عِنایت کی یہ مصنّف کرسکتے تھے۔ گورنمنٹ نے اُن کو ایک دَولتِ کثیر اِن تصنیفات کے عِوض دیدی کہ سیکڑوں نسخے اُن کے اپنے دفتروں اور مدرسوں کے لئے خرید لئے۔ اِن کتابوں کی قیمت بھی گراں چالیس پچاس روپیہ فی جلد سے کم نہ تھی۔ بعض اِن ڈکشنریوں کی طفیل سے مصنّف مالامال ہوگئے اُن کو تصنیف سے پہلے ہی اِس بات کا یقین تھا کہ ہم جو اِن کتابوں کی تصنیف میں محنتِ شاقّہ اُٹھائینگے تو اُس کی پُوری اُجرت پائینگے اور ہماری کتابیں ہندوستان میں اِس سرے سے اُس سرے تک تمام افسرانِ گورنمنٹ کے کُتب خانہ کی الماریوں میں رکھّی جائینگی غرض ایک مُستقل آمدنی کا صیغہ ہوجائے گا۔ اب اِس مُفلس مُصنّف کی حالت کو دیکھنا چاہئے کہ چالیس پچاس روپیہ ماہوار سے زیادہ آمدنی نہیں۔ اوّل چھپوانے کے واسطے گرہ سے سرمایہ لگانے میں سو طرح کی تکلیفیں۔ پھر نہ اِس کی اُمید کہ گورنمنٹ اِسے پُوچھے گی یا کوئی امیر یا ہندوستانی رئیس اُس کی اعانتِ زر کرے گا۔ بلکہ اُس کے ساتھ یہ مخمصہ لگا ہوا کہ معلُوم نہیں لاگت بھی وصُول ہوگی یا نہیں ایسی صورتوں میں یہ ارادہ کرنا اِسی عالی ہمّت کا کام تھا

تقاریظ

کہ اُس کی تصنیف میں محنت و مشقت کا اُٹھانا راحت و آرام کا اپنے اُوپر حرام کرنا برسوں تک اُسی کی اُدھیڑبُن میں لگا رہنا پیٹ کاٹ کر روپیہ کا بچانا اِس کے سامان و روزمرّہ کے اِخراجات اور چھپوانے میں لگانا یہ اِستقلال اور فیاضی اِس کا مستحق مُصنّف کو کرتی ہے کہ ہموطن بہ دِل سے اُس کا شکریہ ادا کریں اور جہانتک ہوسکے اِس کتاب کی قدر اور اِمدادِ زر کریں خود خریدیں اور اِس کے بکوانے میں کوشش کریں۔ دوم مُصنّف کو کیا کیا اسباب و سامان اِس کتاب کی تصنیف کے لئے بہم پہنچا کہ جس کے سبب سے اُس کی کتاب مُستند اور مُعتبر سمجھی جائے۔ مُصنّف کے لئے یہ قدرتی سامان جو ضروری ایسی کتاب کی تصنیف کے لئے ہیں جمع ہوئے ہیں قوم کا شریف مُسلمان ہونا دِلّی کا جنم بھوم ہونا گورنمنٹ سکولوں میں تعلیم پانا عرب سرائے میں اُن شہزادوں اور شہزادیوں کی صحبت میں بنا جو بعد غدر قلعہ سے اُجڑ کر وہاں بسے پھر سب سے زیادہ بڑھ کے یہ بات کہ ڈاکٹر فالن کی اُردو ڈکشنریوں کی تالیف میں ایک عرصۂ دراز یعنی اِختتام تک شریک رہنا ڈاکٹر صاحب کے ساتھ ہندوستان میں اُتّر دکھن پُورب پچھم میں پھرنا۔ خاص اہلِ زبانکے محاورات اور الفاظ کی تحقیق و تدقیق کے لئے اور اُن کے ساتھ ہر پیشہ ہر حرفہ ہر ہُنر ہر فن کے آدمیونکے خاص خاص محاورات اور الفاظ کی تفتیش کرنی گورنمنٹ بک ڈپو میں مترجم رہنا وغیرہ جس کے سبب سے اِس خزانہ کے لئے ایک سرمایۂ کثیر حاصل ہوگیا۔ پھر اِن سب باتوں پر مُصنّف کی خود ذاتی قابلیت اور اِستعداد کا اِضافہ یہ سب وجوہ اِس کتاب کے مُستند اور مُعتبر ہونے پر شہادت دیتے ہیں۔ سوم اِس کتاب میں خُوبیاں کیا کیا ہیں۔ اوّل اُردو زبان میں جو الفاظ عربی فارسی تُرکی انگریزی وغیرہ مُروّج ہیں اُن سب پر یہ لُغات حاوی اور تذکیر و تانیث کا ٹھیک فیصلہ کرنے والی ہے۔ دوم مستورات میں جو خاص محاورات مُستعمل ہیں اُن کا بیان۔ سوم فصیح اور غیر فصیح مُحاورات میں فرق بتلانا۔ چہارم بعض الفاظ کے اشتقاق کا دِلچسپ بیان۔ پنجم الفاظ کی ترتیب حُرُوف تہجی کے مُوافق جس سے بے تکلّف ہر لُغت دیکھا جاسکتا ہے۔ ششم الفاظ کے معانی کی یہ ترتیب کہ اوّل حقیقی معنی جو زیادہ تر مُستعمل ہوتے ہیں پھر مجازی اور معانی۔ گو ہماری زبان روز بروز زیادہ مُروّج ہوتی جاتی ہے مگر اب تک وہ ناقص اور ناتمام سمجھی جاتی ہے۔ کامل زبانوں کی مجلس میں اب تک کفش نشین ہے۔ نہ اس میں علوم و فنون ہیں نہ اِسکا علم ادب وسیع اور عُمدہ غرض وہ سب طرح سے ناقص ہے۔ ایسی زبان کی ڈکشنری خواہ کیسی ہی کامل ہو پھر بھی اُسکا مُقابلہ کرنا کامل زبانوں کی کتابوں سے خطا ہے۔ اِس ڈکشنری کو کامل اِس لحاظ سے سمجھنا چاہئے کہ وہ ہماری ناقص زبان کے لئے سب طرح سے کافی ہے مجھے اس کتاب کے دیکھنے سے بڑی خوشی اس لئے ہوئی ہے کہ جیسے شہر دہلی کی اُردو زبان تمام ہندوستان کے شہروں کی اُردو زبان کی ماں ہے ایسی ہی اس کے ایک غریب باشندے کی یہ کتاب لُغاتِ آئندہ یعنی تمام کُتبِ لُغاتِ اُردو کی ماں ہوگی اور ہمیشہ تعظیم و تکریم کے ساتھ اپنا قبلہ و کعبہ اُس کی اولادِ رشید سمجھے گی۔ فقط۔ راقم۔ ذکاء اللہ۔ ۴۔ مئی ۱۸۸۸ء

تقریظ

شمس العُلما جناب مولوی محمد حسین صاحب آزاد دہلوی پروفیسر علوم شرقی گورنمنٹ کالج لاہور

کوئی زبان علمی درباروں سے اِعتبار کی سند نہیں پاسکتی جب تک کہ قواعدِ صرف و نحو اور کُتُبِ لُغت اور اِصطلاح اور اُصولِ معانی و بیان سے اُس کی بُنیادیں اُستوار نہ ہوں۔ بندۂ آزاد کو اپنے مُلک کی زبان پر ابتدا سے غور کی نظر رہی ہے اُس کے قواعدِ صرف و نحو اکثر رسالوں میں مُنضبط ہوئے اور معانی و بیان میں بھی بعض اشخاص نے ہمت صرف کی ہے مگر لُغات و اِصطلاحات کا میدان اب تک صاف نظر آتا ہے جب کسی لفظ کے باب میں گفتگو ہوتی ہے تو شکسپیر اور فوربس ڈکشنری کی طرف رجُوع کرنی پڑتی ہے اور یہ بڑی کوتاہی اور سخت رُسوائی کی بات ہے +

اِن دنوں مولوی سیّد احمد صاحب کی اُردو ڈکشنری کے ۲ ۳ حصّے میری نظر سے گزرے جسکا حال واقفیت کے ساتھ ظاہر کرنا قلمِ آزاد رقم کا فرض ہے۔ اِس کتاب کے باب میں یہ کہنا ایشیائی تعریفوں کا معمولی فقرہ نہیں کہ اِس سے زیادہ جامع کتاب ابتک زبانِ اُردو میں نہیں لکھی گئی مُصنّف نے اپنی معلومات اور ذہنِ رسا کے علاوہ انگریزی ڈکشنریوں کے مطالب کو بھی قلم انداز نہیں کیا اور وضعِ تحریر و طرزِ ترتیب میں جو جو خُوبیاں اہلِ یورپ نے نکالی ہیں اور اب تک ہماری کتابیں اُن سے محروم ہیں صاحبِ کمال مُصنّف نے اُنہیں بھی نہیں چھوڑا +

اس کتاب کی جامعیت کا ستُونِ اعتبار یہ امر ہے کہ مولوی صاحب خود جامع الاوصاف ہیں اور دِہلی کے رہنے والے جوکہ اُردوئے مُعلّیٰ کے لئے ٹکسال ہے۔ یہی سبب ہے کہ ڈاکٹر فالن صاحب نے جو ڈکشنری لکھنے کا ارادہ کیا تو اُنہیں اپنی تصنیف میں اوّل سے آخر تک شامل رکھا۔ فُصحائے اُردو کی قدیم اور جدید تصنیفیں اِن کی نظرِ غور سے گزری ہیں اور تحقیقِ زبان کی دشتوں میں پُورب پچھم اُتّر دکھن شہر شہر سفر کئے ہیں۔ بندۂ آزاد کا یہ دعویٰ نہیں کہ آئندہ اِس سے بہتر اور کتاب نہ ہوگی لیکن اس فقرے کے لکھنے سے قلم نہیں رُکتا کہ مُصنّف نے بڑی محنت اور بڑا کام کیا اور وہ کام کیا کہ اب تک کسی دیسی نے نہیں کیا جو کہ اِس وقت میں نہایت دشوار ہے۔ انگریزی مُصنّفوں نے جو ہماری زبان کی ڈکشنریاں لکھیں تو اُن کی طبیعت کے جوش اور سعی کے بڑھانے کو اُمیدوں کے باغ سامنے لہلہاتے تھے اور ثمر اُن کے فوراً حاصل ہوگئے۔ اکثر مُصنّفوں نے لاکھوں روپے کمائے۔ اِس غریب سیّد کے دِل میں اگر خیال دوڑتے ہیں تو یہ ہیں کہ دیکھئے لاگت بھی وصول

تقاریظ

ہوتی ہے یا نہیں۔ اِس کتاب کے چند وصف ظاہر کرنے کے قابل ہیں +

(۱) یہ کتاب عربی فارسی ترکی ہندی انگریزی وغیرہ جو جو الفاظ اُردُوئے مُعلّٰے میں مُستعمل ہیں سب کی تحقیق پر حاوی ہے اور اِصطِلاحات و مُحاورات کے لئے جامع (۲) تذکیر و تانیث کا امتیاز بتاتی ہے (۳) زنانے مُحاورات کو بھی لکھا ہے اور ہر جگہ توضیح کردی ہے تاکہ ناواقف مرد عورتوں کا مُحاورہ بولکر اہلِ زبان کے جلسے میں ندامت نہ اُٹھائیں (۴) فصیح اور غیر فصیح لفظ کا بھی اشارہ کردیا ہے (۵) جہاں موقع پایا ہے وہاں الفاظ کی اصلیت اور اشتقاق کو بھی کھول دیا ہے۔ (۶) تحریرِ معانی میں اوّل معنی حقیقی لکھے ہیں اور پھر مجازی اور اِصطِلاحی (۷) اِصطِلاحات اور مُحاوراتِ اہلِ زبان کو فراہم کیا ہے اور جہاں ضرورت دیکھی ہے وہاں سند کے لئے اُستادوں کے شعر بھی لکھے ہیں +

بندۂ آزاد کو خود خیال تھا کہ ایک ایسی کتاب لکھئے لیکن ہمّت نے رفاقت نہ کی اور اپنے سامان کو کافی نہ سمجھا سیّد موصوف کی ہمّت کو ہزار آفرین کہ اِس مُہم کو سرانجام کردیا مجھے یہی فخر کافی ہے کہ میرے ہموطن نے یہ تمغا حاصل کیا +

وطن کے حق شناسوں پر فرض ہے کہ اِس محنت اور صرفِ زر اور قابلیّت کی قدر دانی کریں اور وہ فقط یہی ہے کہ ایک ایک جِلد کے خریدنے میں کفایت شعاری نہ کریں۔ خُدا کے فضل سے ابھی ہندوستان رؤسا سے مالامال ہے۔ چاہیں تو سب کچھ کرسکتے ہیں ایسے شخص کو بارِ مصارف سے سبکدوش کردینا کیا بڑی بات ہے +

بندۂ محمد حُسین آزاد عفی عنہ۔ لاہور ۲۶۔ جولائی سنہ ۱۸۸۷ء

تقریظ

علُومِ قدیمہ و جدیدہ کے پُورے پُورے عالِم مولوی عبدالحلیم صاحب عاصِم

ہر زبان کے لُغات کا جمع کرنا گویا اُس زبان کا زندہ رکھنا ہے چنانچہ ابتدائے آبادیٔ دُنیا سے لیکر آجتک جتنی زبانیں بنی نوعِ انسان کی زبان پر جاری ہیں اور جن سے صرف آپس میں بولنے چالنے بات چیت کرنے کے سوا لکھنے پڑھنے علُومِ دینی و دُنیوی سیکھنے سکھانے کا کام بھی لیا جاتا ہے اُن کی ایک نہ ایک کتابِ لُغات بھی ضرور موجود ہے اِس میں خواہ وُہ مکمّل ہو خواہ غیر مکمّل۔ بہت سی زبانوں کو خداوندِ زباں آفریں نے یہ مرتبہ بھی عطا فرمایا ہے کہ غیر زبانوں کے بولنے والے بھی اُن کے اُسی قدر مُشتاق و ہوا خواہ ہیں جس قدر اُس زبان کے مالک یا بولنے والے دِلدادہ ہیں چنانچہ یہی وجہ ہے کہ اکثر غیر زبانوں کے بولنے والوں نے کوششیں کی ہیں کہ وُہ کسی مرغوب و مُفید زبان کے لُغت جمع کریں جس سے اُن کا نام ہونے محنت کام آنے کے سِوا اُس زبان کی دائمی زندگی بھی ہوجائے۔ قطع نظر اور زبانوں کے ایک اِسی اُردُو زبان کو دیکھنا چاہئے

تقاریظ

جو تھوڑے زمانہ سے دارالخلافۂ دہلی میں جاری ہوئی اور رفتہ رفتہ وہ ہر دِل عزیز ہونیکا درجہ حاصِل کیا کہ غیر زبان کے بولنے والے بھی اِس کی ترقّی اِس کے قیام اِس کے اِستحکام اور زندہ رکھنے کی کوشش میں بدِل مصرُوف ہوئے حتّٰی کہ اکثر انگریزوں نے اُردو زبان کی ڈکشنریاں لکھیّں اور چھاپیں جو ہنوز موجود ہیں اب تک جو اُردُو زبان کا کوئی صاحبِ زبان لُغات و مُصطلحاتِ اُردُو کے جمع کرنے کی طرف پُورا پُورا مُتوجّہ نہیں ہوا تھا اِس کی وجہ صرف یہی تھی کہ ہر اہلِ زبان کا قاعِدہ ہے کہ وُہ اہلِ زبان ہونے کے سبب اپنی زبان کی طرف پُوری توجّہ نہیں کیا کرتا عربی فارسی جس سے اُردُو زیادہ تر مُشتق ہے اپنی پُوری لُغات میں غیر اہلِ زبان کی ممنُونِ احسان ہے یہی طرح اُردُو کا حال رہا۔ زبانِ سابق میں اگر کسی نے کچھ لکھا بھی تو مُقیّد بقیُود یا صرف بقدرِ رفع ضرورتِ لاحقہ مُؤلّف وغیرہ۔ اب ایک ایسا زمانہ آگیا ہے جس سے سخت خوف تھا کہ شاید اُردُو کی خاص اور اصلی زبان بالکُل مسخ ہوجائے اور نام ہی نام کے سِوا کچھ بھی باقی نہ رہے پس ایسے وقت میں ایک ایسے شخص کی ضرُورت تھی جو چار صفتوں سے موصُوف ہو اور وُہ اِس کام کے انجام دینے کا بیڑا اُٹھائے اپنی محنت و واقفیّت و لیاقت سے زبان کو زندہ رکھنے اور اہلِ زبان کو ممنُون بنانے کی کوشش فرمائے۔ پہلی صِفت یہ تھی کہ وُہ شخص اہلِ زبان ہو اور مُحاورات خواص و عوام کو بخُوبی جانتا ہو۔ دُوسری صفت یہ تھی کہ وہ محض زباندان ہی نہیں بلکہ شریف قوم بھی ہو کیونکہ شریف ہوئے بغیر بازاری اور خاص مُحاوروں کا مُمیّز ہونا محال ہوتا ہے تیسری صِفت یہ کہ ہندوستان کے مختلِف مقامات کو دیکھ چُکا ہو اِس کے علاوہ فنِ لُغت کے بخُوبی جاننے والوں سے مربُوط اور آشنا بھی ہو۔ چوتھی صِفت یہ کہ ایسے کام میں ہاتھ ڈالنے کے واسطے مالدار اور بخُوبی خرچ کرنے والا بھی ہو +

اب میں نہایت مسرّت کے ساتھ لکھنا چاہتا ہُوں کہ میرے مُعزز دوست مولوی سیّد احمد صاحب دہلوی نے ایک مُدّت دراز سے اِس کام کو اپنے ذمّہ لیا دِن کو دِن رات کو رات نہ سمجھ کے قریب الاختتام بھی پہُنچا دیا۔ اوّل تینِ صِفتُوں سے تو وُہ یُوں موصُوف ہیں کہ ایک تو دہلی کی پیدایش دہلی کے رہنے والے اور دہیں کے روڑے ہیں دُوسرے دِہلی کے شاہزادگان و شُرفا اور عوام سے ایسے مربُوط ہیں کہ اُن کی زبان کا کوئی دقیقہ اِن سے چُھپا ہوا نہیں۔ دوّم صِفت یعنی شرافت اُسکا حال یہ ہے کہ جب سے سلاطینِ مُغلیّہ کی سلطنت ہند میں قایم ہوئی تو اِن کے بزُرگ عرب سے اِس لئے ہندوستان میں لائے گئے کہ وُہ اور اُن کی اولاد سلطنت کے ساتھ اربابِ خیر و برکت مُتصوّر ہوتے رہیں۔ تیسری صِفت یعنی ہندوستان کے مُختلِف مقاموں کا دیکھنا اور فنِ لُغت کے جاننے والوں سے ربط رکھنا سو میرے دوست نے ہندوستان

تقاریظ

کے اُن مقاموں کی سیر جسکی اِس زبان کے واسطے بڑی ضرورت تھی خوب اور کئی کئی بار کی ہے۔ فنِ لُغت کے جاننے والے ایس ڈبلیو ڈاکٹر فالن صاحب بہادر کے برابر سات برس تک مؤیّد اور اسسٹنٹ رہے ہیں بلکہ اُن کی ڈکشنری کا سرمایہ قیمتی اور اُس کی جان انہیں کے قلم سے قالبِ جمعیت میں پڑی ہے۔ رہی چوتھی صفت اِس سے میرے دوست مثل اور اہلِ کمال شریفوں کے بالکل عاری تھے بلکہ اِن کا حال بہت سے رسمی لوگوں سے بھی اِس صفت میں گھٹا ہوا تھا کیونکہ اکثر سرکاری اسکولوں میں علوم مشرقی سکھانے پر مامور رہے اخیر میں ڈاکٹر فالن کی نوکری کرلی مہاراجہ الور کا سفرنامہ لکھا یا چند سال گورنمنٹ بک ڈپوٹ کی نائب مترجمی اور سپرنٹنڈنٹی کی مگر اب پھر اُسی اصلی کام پر شملہ گورنمنٹ سکول میں آ گئے۔ اوّل تو سررشتہ تعلیم کے مُلازموں کی تنخواہ ہی معلوم دُوسرے مشرقی زبان سکھانے والا کتنا ہی بڑا لائق ہو کسی حالت میں اپنے مایحتاج سے زیادہ نہیں پاسکتا پس ایسی صُورت میں کب ہو سکتا ہے کہ آدمی ایک ایسے بڑے کام میں ہاتھ ڈالے جس میں کسی بڑے رئیسِ اعظم کو اپنا بڑا سرمایہ صرف کرنا لازم ہے مگر واقعی آفریں ہے اِس اہلِ زبان شریف کی ہمّت اور حوصلہ پر کہ اُس نے اِس اہم کام کو اپنی ترقیاں کھو کر اپنے عیال و اطفال کو تکلیفوں میں ڈالکر قرضہ میں سرتاسر مُبتلا ہو کر اپنے ذمہ لیا اور بہت کچھ کر دکھایا اِس وقت تک ۵۴ ہزار لُغات و مُصطلحات اپنے قلم سے نکالکر بارہ سو ۱۲ صفحے کے قریب چھاپ کر شایع بھی کرچکا اور باقی پردیسی ہی ہمّت قایم اور اُسی سرگرمی سے رات دِن کام ہو رہا ہے۔ میں خُوب سمجھتا ہُوں کہ یہ بغرض زباندست اپنی زبان کو مکمّل بنانے پبلک کو فایدہ پہنچانے اور اپنا نام اُن لوگوں کی فہرست میں درج کرانے کے سوا جنھوں نے احیائے علُوم کے واسطے اپنے کو فانی کیا ہے اور کچھ مطلب نہیں رکھتا مگر ہمارے مُلک دوست۔ قوم پسند۔ علم خواہ حضرات کہاں ہیں! کیوں اِس دُرِ بے بہا کی جلد قدر نہیں کرتے جو اُن کے آگے ارمغان ہے اور کیوں اِس شخص کو قرض و سُود وغیرہ کے بارِ عظیم سے سبکدوش فرما کر اِس لُغت کے پردے میں اپنا ارشادچہ قایم نہیں کر لیتے ہندوستان کے ہزاروں بلکہ لاکھوں رُوسا ہندوستان کی گورنمنٹ شب و روز اِسی میں مصرُوف ہے کہ نام نیک کی یادگار بصرفِ کثیر عمارتوں کی شکل پر حرفت خانوں کی صُورت میں لعبتوں وغیرہ کی اشکال میں قایم کرے پھر کیا اُس سرمایہ کا ایک چھوٹا سا حصّہ اِن ورقوں کے پیرایہ میں قایم رکھنے کے لئے نہیں چھوڑ سکتے کیوں نہیں ذرا اُن کو بخُوبی خبر ہو جائے وُہ اِس کی دُھوم سُن لیں پھر ہمارا خیال ظہُور پزیر نہ ہو تو ہمارا ذمہ۔ مجھے کامل اُمید ہے کہ میرے اہلِ مُلک ضرور میرے دوست کا حوصلہ بڑھائیں گے جس سے وُہ باقی مفیدہ تصانیف مُتعلقہ زبان کے چھاپنے اور اِس لُغت کو جلد شایع کر دینے پر قادر ہو گا +

تقاریظ

اب میں اِس لُغات کی نسبت دو فقرے لکھنے چاہتا ہُوں وُہ یہ ہیں چونکہ مؤلّف نے اِس کتاب کا جمع کرنا عنفوانِ شباب یعنی جب سے اُسے کسی قدر شاعری کا مذاق ہوا شرُوع کر دیا تھا چنانچہ اسی امر نے زبان کی پرورش و تحقیق کا شوق اُس کے دِل میں پیدا کیا تو اِس صُورت میں بے تامّل سمجھنا چاہئے کہ یہ کتاب جو سالہا سال کے تجربے تیار ہُوئی مثل اور کتابوں کے جو فنِ لُغات میں تالیف ہوئیں اور جن کے مؤلّف یہانی یا انگلستانی یا ہندی داں ہنُود ہیں نہیں ہے بلکہ اِس میں خاص اُردُوئے مُعلّے کی بنا پڑی ہے اور وُہ ٹکسالی محاورے جو دیگر مؤلّفوں نے سُنے بھی نہیں اِس میں موجُود ہیں یعنی جِس سبب سے اِس زبان کا نام اُردُو رکھا گیا اور جس کی وجہ سے یہ زبان ہر دلعزیز ہوئی وُہ بات اگر ہے تو اِسی میں ہے نُکتہ داں انہیں دو فقروں سے اِس کی اصلی حالت کو سمجھ جائیں گے اور اِس سے زیادہ تشریح چاہیں گے تو اُن نامی مُصنّفوں کی موجُودہ تقریظیں جو آجکل ہندوستان میں اپنا ثانی نہیں رکھتے رہا سہا شک رفع کر دینگی۔ غرض۔ **قطعہ**

اُردُو ار ہست جسد اینست دہانِ اُردُو — اُردُو ار جسم بود اینست چو جانِ اُردُو
ہر چہ از نکتۂ باریک دریں اُردُو بُود — ہمہ جمع ہست دریں اینست نشانِ اُردُو
ہر زبانے کہ دریں مُلک بدہلی بُودہ — یعنی سرمایۂ ہر اہلِ زبانِ اُردُو
ہمہ را ایک بیک ار باز بہ بینی یابی — در ہمیں جزو کہ باشد بہ بیانِ اُردُو
کرد تشریح لُغت تصفیۂ نیک و بدش — باچناں حسن کہ اُردُو شدہ جانِ اُردُو
ہمّتِ سیّد پاکرد چناں کارِ عظیم — کہ شدہ غیرتِ فردوس مکانِ اُردُو

فقط۔ بندہٗ عبد الحلیم عاصم۔ ۲۵۔ اپریل ۱۸۹۸ء

کلکتہ۔ ۱۱۔ اپریل ۱۸۹۸ء — بخدمت شریف جناب مُنشی سیّد احمد صاحب دہلوی

سیّدی دام مجدہٗ

تسلیم عرض ست۔ دریں روزہا اجزائے مطبُوعۂ اُردُو لُغات دیر دیر میرسد۔ باعث درنگ معلُوم نیست کہ چیست ؎

دیر سے آرد بمشتاقاں نسیمِ پیرہن — قاصدے چالاکتر از بادِ صبا مے خواستم

دو قطعۂ تاریخ یکے پارسی مشتمل بر ہجری تاریخِ اختتامِ تصنیف ہندوستانی اُردُو لُغات و دیگرے اُردُو محتوی بر تخمینی تاریخِ اختتامِ طبع آں (ہر چند در خورِ بینکش نیست احتمالِ آنکہ بعین الرضا ملحوظ افتد ملفُوف است ؎ گر قبُول افتد زہے عزّ و شرف۔ ایں شکستہ بستہ را از وابستگانِ سلسلۂ نیازمندی تصوّر فرمُودہ بابِ ارقامِ رقایمِ مرحمت شمایم مفتُوح داشتہ شود۔ والسلام والاکرام +

فقیر خستہ دِل تفتہ جگر محمّد عبد الرؤف وحید عفٰی اللہ لہٗ بجاہ المُصطفٰے خیر البشر +

تقاریظ

تاریخ ہجری اختتامِ تدوینِ ہندوستانی اُردو لُغات یعنی (فرہنگِ آصفیہ)

از تصنیف وحید العصر ناظمِ یکتا ناثرِ بے ہمتا۔ باہمہ اخلاق ستُودہ موصُوف جناب مولانا مولوی محمد عبد الرؤف صاحب وحید مُترجم اوّل دفتر خانۂ لیجسلیٹو کونسل گورنمنٹِ ہند ساکن دار الخلافہ کلکتہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً ومُصلیاً

اے آنکہ جائے دادہ دردل وِلائے اُردو — در سر ہوائے اُردو بر لب ثنائے اُردو

بنہادہ جان و دل را بر کف بہائے اُردو — صبر و سکوں نمُودہ یکسر فدائے اُردو

خُوش مُژدہ ایست بشنو از گوشِ دل کہ اینُوں — شُد تا ابد (مستحکم و استوار) مُشید طاقِ بنائے اُردو

کاں سیّد محقّق دانشورِ مُدقّق — کش نوکِ کِلک باشد خوش نکتہ زائے اُردو

آں سُخنہ گو زباندان دان نکتہ جو سخن ران — کز وے فلک گرا شد چتر و لوائے اُردو

آں افصح خرد خُو داں ابلغ ہُنر جُو (سنجیدہ و موزوں) — کز وے فزُودہ زینگو فرّ و بہائے اُردو

آں ذُو فنُونِ والا در علم و فضل یکتا — کز وے بلند آوا بانگِ درائے اُردو

آں نکتہ دانِ اعظم واں خُوش بیانِ اکرم — کز وے ہمہ (زبان زد) بعالم لطف و صفائے اُردو

آں شاد خوارِ معنی واں میگسارِ معنی — کش جُرعہ جُرعہ باشد نشوہ فزائے اُردو

آں در خرد یگانہ واں در ہنر فسانہ (بلا مزاحمت غیر عیش کنندہ) — زو ہست خوش ترانہ نایِ نوائے اُردو (شور و افزا)

آں مقبلِ موقّر واں بحرِ دو ہنر در — کافزُود (نغمہ) رنگ و ہنگ و رنگ جلائے اُردو (تمکین، دکھانا، رونق)

از فوج جاں فزائے فکرِ عبیر سایش (خوشبو) — صد نافہ نکہت افشاں مُشکِ خطائے اُردو

بر بام دانش آرا طرّح بینش افزا (نقاش) — ارکاں نمُودہ برپا بہرِ سرائے اُردو

فکرِ ہُنر پژوہش اکسیرِ ہر صناعت — بُود دلشگفت باشد گر کیمیائے اُردو

شاہانِ مُلکِ معنی در ظلِّ فیض کِلکش — کِلکِ سخن گزارش بالِ ہمائے اُردو

اُو راست خوانِ نعمت از مطبخِ فصاحت — در چار دانگِ گیتی دادہ صلائے اُردو

ہر جا کہ سیر چشمے بر میزِ فضل بینی — از خوانِ نعمت او زَلّہ ربائے اُردو

چنگ و چغانہ بشکن نے را ز کف بیفگن (نام ساز) — بشنو صریرِ کِلکش خوش نغمہ زائے اُردو

آں تر نوازِ دوراں واں نغمہ سازِ خوشخواں (خوش گو) — کز وے شدہ گل افشاں نگیں نوائے اُردو

از بُوئے دلربائے انفاسِ عنبر بیزش — عنبر فشاں زدا ماں بادِ صبائے اُردو

عیسٰی نفس نیرشکے کش حرف حاذقانہ — از بہرِ دفعِ شکش باشد دوائے اُردو

بادِ مسیحِ شافی کو (طبیب) میدمد بہر دم — صحت فزائے اُردو یا خود شفائے اُردو

تقاریظ

دستِ شفائے اُو را کاں ہیبت و چگونہ — دانی اگر تو باشی نبض آشنائے اُردو

کو قاتلانِ اُردو تا کِلکِ عادلِ اُو — خواہد قصاصِ اُردو یا خُوں بہائے اُردو

از یمنِ تربیت ہا خُوش خُوش فزُودہ کلکش — حُسن و بہائے اُردو آن و ادائے اُردو

طبعش عرُوس آرا پیرایہ بستہ اُو (زینت یافتہ) — معشُوق خوش لقائے ہر دلربائے اُردو

تا حشر و رسدِ اُو پیچد بشور و غوغا — ہر کو شنیدہ از وے صوتِ غنائے اُردو

گوئندہ عندلیبے کو رہست ہیچ گُستر — در ہر چمن گُہیت و ستاں سرائے اُردو (بلبل ہزار داستان)

کو تاب خانہ ام را کش ہیچ بر شمارد — القصّہ نیست جز او کشور خدائے اُردو

نامست احمد اُو را دہلی ست زاد جایش — کانجاست او فتادہ طرحِ بنائے اُردو

نامی لُغاتِ اُردو بنوِشت آں سخنور — نے آں لُغت کہ گنجے پُر از طلائے اُردو

نے گنجِ پُر ز زرست آں عمّانِ گوہرست آں — بل کانِ جوہرست آں اندر فضائے اُردو

نے آں لُغت کہ شمعے از معنی آفرینی — نے شمع بلکہ مہرے زیبِ سمائے اُردو

پہ پہ کتابِ اکمل حلِّ لُغاتِ لاحل — ہر غنچہ چُوں سخنجِ معنی نمائے اُردو

(واہ واہ) دیدیم چُوں سراپا گفتیم بارک اللہ — این ست ساز و برگے بہرِ بقائے اُردو

در فکرِ سالِ تدوین (تالیف) بُودہ وحید مسکیں — کو راست دل اسیرِ زُلفِ دوتائے اُردو

مُوسیِ طبع گفتا از رأس طورِ فکرت (سر ۹) — انفاسِ احمدیہ شوکت فزائے اُردو (کلام)

۱۲ ۹۵

۹

+ + + + + + + +

اے کلکِ خُوش ترانہ دے مُطربِ یگانہ — یک نغمہ جادُو از نغمِ دُعائے اُردو

تا مہر و ماہ باشد پرتو فگن بعالم — رخشندہ باد یارب مہرِ بقائے اُردو

ایضاً تاریخِ عیسوی

ہیں جو عالمِ باعمل دانا دل و یکتائے دہر — ہیں جو فاضل باہُنر دانشور و فردِ جہاں

بے عدد جن کے فضایل لاتعد جنکی صفت — خُوش سخن خوش خلق و خوش گو خوش بیاں شیریں زباں

جن کو انشا میں یدِ طُولا ہے بے ریب و گماں — اور جن کو ہے ادب میں دستگاہِ شایگاں

جن کو ہے علم بلاغت میں کمالِ بے زوال — ہے بجا کہیے انہیں گر سعدیِ ہندوستاں

ہے گلستاں در گلستاں جن کی نثرِ دلکشا — جنکا باغِ نظم بھی ہے بوستاں در بوستاں

جو لُغت دانی میں ہیں بے مثل و یکتا و ندید — جنکے الفاظِ بیاں ہیں ہیں معانی دہاں

جو صنایع اور بدایع میں بھی رکھتے ہیں کمال — جو عروض و قافیہ میں بھی ہیں از بس نکتہ داں

جنکی تصنیفات کا ہے ہر ورق باغِ بہشت — جنکی تالیفات کا ہر صفحہ گلزارِ جناں

علم و حکمت میں جو ہیں مشہورِ ہر شہر و دیار — جنکی مدحت سے ہے قاصر ہیچ خوانونکی زباں

خدمتِ والا میں جنکی ہے مجھے حاصل نیاز — حال پر میرے بھی جو ہیں غائبانہ مہرباں

ہمّتِ عالی کی جنکی برتری ہے تا فلک — شان کی جنکے بلندی تا باوجِ آسماں

تقاریظ

سید احمد نے وُہ کی تصنیف اُردُو کی لُغت — جس کی ثانی اب نہیں ہے اور نہ ہو گی بیگماں
جس سے ہیں اِسناد اُردُو جزو وکُل سب منکشف — جو زباں داں کے لئے ہے حرز بازوئے جناں دِل
عیسوی تاریخ کی تھی فکر دل کو اے وحید — جس سے سالِ اختتامِ طبع ہو جائے عیاں
حضرتِ عیسٰی نے دی عیسٰے کدہ سے یہ ندا — ہاں چھپی اب لو لُغت یہ جامعِ اُردُو زباں

تقریظ

یکتۂ قلم جادُو رقم۔ نیّر تابندۂ فلکِ نازک خیالی۔ ذکاءِ درخشندۂ سپہرِ شیریں مقالی۔ علامہ تحریر رہنما سفیرِ مفتئ شریعتِ غرّا۔ ہادیٔ طریقتِ بیضا۔ ادیبِ اریب۔ جناب مولٰنا مولوی مُفتی محمد عبد اللہ صاحب عربک پروفیسر سپرنٹنڈنٹ اورینٹل کالج لاہور۔ فیلو پنجاب یُونیورسٹی ناظمِ مجلسِ مستشار العلما۔ صدر و پریزیڈنٹ انجمنِ حمایتِ اسلام لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اُردُو زبان کی شیرینی۔ دلچسپی۔ نزاکت اور لطافت کا اِس سے زیادہ اور کیا ثبوت ہونا چاہئے کہ ہندوستان جیسے وسیع مُلک میں جہاں دو چار نہیں بلکہ سیسیوں زبانیں صدہا قسم کے لہجوں میں بولی یا اِستعمال کی جاتی ہیں حدُودِ آسام کے مشرقی کناروں سے لے کر کشمیر و تبت کے مغربی گوشوں تک اور کوہِ ہمالیہ کی شمالی چوٹیوں سے چلکر راس کماری کے جنوبی سمندروں تک مُلک کے جس قطعہ میں چلے جاؤ اور آبادی کے جس مقام پر قدم رکھو اُردُو زبان سے اپنا مافی الضمیر ظاہر کرلوگے اور تم کو وہاں اپنے کسی نہ کسی ہم زبان سے دِل بہلانے کا موقع ملے گا۔ باوجُود اِس زبان کے صغیر السّن اور بچہ ہونے کے مذہبی۔ اخلاقی۔ علمی اور نظم و نثر وغیرہ وغیرہ کے مُختلف شاخوں کی ہزاروں کتابوں اور بے شمار رسالوں کا اِس زبان میں تالیف ہوجانا۔ مُلک کے ہر ایک صُوبہ اور ہر ایک ضلع کے اخباروں کا لوکل زبانوں پر اِس زبان کو ترجیح دینا۔ یُونیورسٹیوں کے اِمتحان میں اُردُو کا لزُوم اور عمُوماً سرکاری دفتروں میں اِس کا رواج و شیُوع روشن اور صاف لفظوں میں بتلاتا ہے کہ اِس زبان کی عام پسند اور ہر دلعزیز طبیعت نے مُلکی خیالات پر تسلّط اور پبلک کے دلوں میں اپنا گھر کرلیا ہے جس سے یہ یقین ہوسکتا ہے اور ہے کہ عنقریب یہ زبان بھی دُوسری علمی زبانوں کے ساتھ پہلو بہ پہلو چلیگی اور بہت جلد علمی زر و جواہر کے معدن و مخزن ہونے کا فخر حاصل کرے گی۔ اِس صُورت میں یہ قدرتی نتیجہ ہونا چاہئے تھا کہ دُوسری علمی زبانوں کی طرح اُردُو زباندانی کی اِصلاح اور دُرستی کی طرف بھی توجّہ کی جائے۔ اِس کی صرف و نحو۔ فصاحت

ؔ۱ عیسٰے کدہ کنایہ از آسمانِ چہارم +

و بلاغت۔ عرُوض و قوافی۔ انشا و املا وغیرہ وغیرہ کے قواعد کی کتابیں اور رسالے تالیف کئے جائیں۔ چنانچہ علمِ زبان کے فاضلوں اور خصُوصاً اُردُو لٹریچر کے باکمالوں نے اِس ضرُورت کو قطعی طور پر محسُوس ہی نہیں کیا بلکہ اِس مُشکل کو حل کرنے کی طرف عنانِ عزیمت کو پھیرا اور اِس زبان کی ہر ایک شاخ کے مُتعلق اپنی اپنی بیش بہا تالیفات سے پبلک کو مُستفیض اور مُتمتع کیا مگر یہ بات بالکُل صاف اور بدیہی ہے کہ معمُولی کوششوں اور سرسری توجہات سے اِس عظیم الشّان مہم کا سرانجام ہونا جتنا خیال کیا جاتا ہے اُس سے زیادہ مُشکل تھا اِس لئے اِس ضرُورت کے پُورا کرنے میں کوشش کرنے والے حضرات اگرچہ بہت کچھ شکریہ کے مُستحق ہیں تاہم اُن کی کامیابی کی نسبت شک کرنا کوئی غیر معمُولی بدگمانی اور حد سے بڑھ کر بدظنی نہیں ہے۔ علاوہ بریں کسی خالص اور بسیط زبان کا بھی قواعد کے دائرہ میں انحصار اور انضباط نہیں ہوسکتا چہ جائیکہ اُردُو جو ایک لشکر کی زبان اور مُختلف زبانوں سے مُرکّب ہے قواعد کے سِلسِلہ میں محدُود اور قوانین کی چار دیواری میں محصُور ہوسکے اِسلئے بالخصُوص اُردُو زباندانی کے لئے یہ امر نہایت اہم اور ضرُوری تھا کہ اُسکے **مُفردات مُرکّبات مُصطلحات۔ محاورات۔ ضربُ الامثال۔ کنایات** وغیرہ وغیرہ کی ایک مُکمّل **فرہنگ** اور کمپلیٹ **ڈکشنری** مُرتّب ہو لیکن ؔ۱

للّٰہ الحمد ہر آں چیز کہ خاطر میخواست — آخر آمد زپسِ پردۂ تقدیر پدید +

کتابِ فرہنگِ آصفیہ نے جو اپنے مُصنّف باکمال میرے مُعزّز و مُکرّم دوست جناب مولوی **سیّد احمد دہلوی** کی تین ۳ اکیس ۲۱ برس کی سرتوڑ کوششوں کا فائدہ مند نتیجہ اور مُسلسل عرق ریزیوں کا خوشگوار ثمرہ ہے اور جس کے ایک مُعتدبہ حِصّہ کو میں نے صرف شوق اور دلچسپی ہی سے نہیں بلکہ نکتہ چینی کے خیال سے بھی دیکھا اِس ضرُورت کو پُورا کردیا ہے اور اگر میری رائے غلط نہ ہو اور میں یقین کرتا ہوں کہ وہ غلط نہیں ہے تو اب عظیم الشّان مُہم سر ہوچکی ہے اِس کے لائق مُصنّف نے (جن کے وجُود پر دِلّی کو خصُوصاً اور تمام ہندوستان کو عمُوماً فخر و ناز کرنا کچھ نازیبا نہیں ہے) اِس مشہُور قول (مُشکلے نیست کہ آساں نشود + مرد باید کہ ہراساں نشود +) کی عملی تصویر کھینچی ہے اور رسالم کے اِس سچّے مقُولہ (اِنَّ العَزِیمَۃَ تَستَولِی عَلَی المِحَنِ + وَصَارِمُ الصَّبرِ لَا یَنبُو عَنِ الفِتَنِ) کا زندہ ثبوت دیا ہے۔ لائق مُصنّف نے حتی المقدُور اُردُو زبان کے ہر ایک لفظ کو لیا ہے۔ اِس کے اِستعمال کی مُختلف حالتوں سے جو گُوناگُوں معانی پیدا ہوتے ہیں اُن کی تفصیل شرح و بسط سے کی ہے اور عمُوماً ہر ایک صُورتِ **اِستعمال** اور اُس کے معنی کو دلکش اشعار لطیف **محاورات**

ؔ۱ ارادہ مصائب پر غالب آتا ہے + اور صبر کی تیز تلوار فتنوں سے نہیں اُچٹتی +

تقاریظ

اور عام ضرب المثلوں کی خوبصورت شکل میں دکھایا ہے۔ تاریخی واقعات۔ ملکی رسوم۔ اور مستند شعرا کی مختصر لائف اور مختلف قسم کے اشارات کنایات وغیرہ وغیرہ کی تشریح و توضیح سے بھی مناسب اور ضروری موقعوں کو مرصّع کیا ہے۔ تذکیر و تانیث کے (جس کا خصوصاً اُردو میں کوئی قاعدہ نہیں ہے۔ اور جس کی بابت خود اہلِ زبان میں اختلاف ہونا ممکن ہے) اختلافات کا بھی حسبِ موقع اور ضرورت شافی دلیلوں سے جھگڑا چکایا ہے۔ یہ کتاب اگرچہ فرہنگ کے نام سے موسوم ہوئی ہے۔ لیکن میری رائے یہ ہے کہ اس میں اُردو لٹریچر کی ہر ایک شاخ سے کچھ نہ کچھ بحث کی گئی ہے منتخب اشعار کے بیش بہا ذخیرہ پر شامل ہونے کے لحاظ سے اِسے ایک چیدہ بیاض اور دلچسپ مجمع الاشعار کہہ سکتے ہیں۔ شعرا کے قیمتی حالات بیان ہونے کی حیثیت سے اِس کو تذکرۃ الشعرا کہنا بھی نامناسب نہیں ہے۔ ضرب الامثال اور کہاوتوں کی مفصّل تحقیقات کی رُو سے خزینۃ الامثال یا مجمع الامثال اس کا نام ہونا بہت زیبا ہے وغیرہ وغیرہ۔ لائق مُصنّف نے اس نہایت بیش بہا تالیف سے صرف پبلک ہی کو اپنا ممنونِ احسان نہیں کیا ہے۔ بلکہ خود اُردو لٹریچر کو بھی اِس آبِ حیات سے ابدی زندگی بخشی ہے۔ میں پبلک کو اس قابلِ قدر تالیف سے مستفید ہوتے اور اُس کی نُورانی شعاعوں سے چشمِ بصیرت کو مُنوّر کرنے کی طرف توجّہ دلانے میں ضرور حصّہ لیتا۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ یہ کتاب آپنے جذبِ مقناطیسی اور تسخیرِ قلوب کے عمل میں کسی تحریک اور سفارش کی محتاج نہیں ہے۔ وُہ اپنی ہی برقی قوّت سے دلوں پر اثر ڈالنے اور ذاتی کہربائی خاصیّت سے اُن کی خواہشوں کے جذب کرنے میں معمول سے زیادہ کامیاب ہوگی۔ اور اُمید سے بڑھ کر دلکشی کا ثبوت دے گی۔ ع

مُبصّروں سے کہو دیکھیں چینِ ابروئے یار ‎ ‎ ‎ کہ جوہر ایسے کہاں تیغِ اصفہانی میں ‡

اِس سلسلہ میں یہ ذکر بھی مناسب اور مستحسن اور اس ناچیز محرر کے لئے ایک خوشنما اور بیش بہا زیور ہے کہ اِس کتاب اور اُس کے لائق مُصنّف ہی کے لئے کیا بلکہ تمام ہندوستان اور خود اُردو زبان کے لئے اِس سے بڑھ کر سعادتِ حسنِ قبول اور بہرہ مندی کیا ہو سکتی ہے کہ حضُورِ پرنُور اعلیٰ حضرت بندگانِ عالی مُتعالی سُلطان ابن السُّلطان آصف جاہ مُظفر المُلک۔ نظام الدّولہ عالیجناب والاخطاب ناثر الدّرّ والدّر نوّاب میر محبُوب علیخاں بہادر۔ فتح جنگ۔ جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ آصف جاہِ ششم نے اِس کتاب پر اپنی مہر و عطوفت کا سایہ ڈالا اور اپنے نامِ نامی کی طرف منسوب ہونے سے اِس کی عزّت افزائی فرمائی۔ اِس میں کیا شک ہو سکتا ہے کہ اِس عظیم الشّان کتاب کی اشاعت اور شُہرت حضُورِ اقدس کی بیش بہا قدردانی کا نتیجہ اور حضرتِ ممدُوح ہی کی فیاض توجّہ کا ثمرہ ہے لائق مُصنّف نے اگر اِس تالیفِ منیف سے پبلک پر ایک درجہ کا احسان کیا تھا حضُور والا نے اپنی آصف جاہی فیض گُستری سے اُسے صد چند بلکہ ہزار چند فرما دیا ہے۔ حضُورِ فیض گنجور کی اِس توجّہ اور قدردانی سے لائق مُصنّف ہی کی حوصلہ افزائی نہیں ہوئی بلکہ عام مصنّفوں کے پژمردہ دلوں میں اِس سے نئی اُمنگیں پیدا ہوگئی ہیں۔ اور اُن کی ہمّت وجُرأت کے خزاں رسیدہ باغوں میں ایک عجیب دلچسپ بہار کا سماں بندھ گیا ہے۔ اب یقین واثق اور کھلے بندوں اِس کہنے کی جُرأت ہے کہ اگر ہمارے مُردہ علوم و فنون کے لئے کوئی مسیحا ہو سکتا ہے تو وُہ حضُورِ اقدس کی ذاتِ عالی ہے اور اگر اُن کے نشو و نما۔ ترقّی و سرسبزی کے واسطے کسی کی کفالت پر کافی اعتماد ہے تو وُہ اِسی دولت علیہ کا آستانِ کرامت نشان ہے ‡

اشعارِ مدحیہ

شہنشاہِ دکن محبُوب علیخاں خسرِ دوراں ‎ ‎ ‎ زمین و آسماں ہیں جس کے عہدِ عدل پر نازاں
کروُں توصیف کیا میں اُسکی درگاہِ معلّےٰ کی ‎ ‎ ‎ جہاں ہیں بہمن و جمشید جیسے سیکڑوں دربان
سکندر کو اگر آئینہ داری اُس کی ملجاتی ‎ ‎ ‎ تو اِس ایجاد پر ہوتا وُہ سو سو جان سے قرباں
جو کیکاؤُس کو ہوتا سہارا اُس کی نصرت کا ‎ ‎ ‎ تو کیوں مازندراں میں جاکے ہوتا قیدیٔ دیواں
اگر کسرےٰ کو اُس کی معدلت سے دُوں کوئی نسبت ‎ ‎ ‎ تو دوزخ میں بھی اُسکی رُوح ہو نازش کُنِ فرحاں
اُسی کے عدلِ فارُوقی کی تاثیرِ مبیّن سے ‎ ‎ ‎ سدا رہتے ہیں اُسکی سلطنت میں روز و شب یکساں
چمک دیکھی نہیں اُسکی اگر تیغِ شجاعت کی ‎ ‎ ‎ تو دُورِ زال کیوں ڈر کر ہوا زیرِ کفن پنہاں
اگر چھایا ہوا ہوتا نہ اُس کا رُعب عالم میں ‎ ‎ ‎ تو ہوتے زلزلے کیوں اور کیوں دشت و جبل لرزاں
کہاں ہے حاتمِ طائی کہاں ہے معنِ شیبانی ‎ ‎ ‎ ذرا دیکھیں تو آنکھیں کھولکر یہ جُودِ بے پایاں
اُسکے فیضِ عالمگیر کے ہیں خوشہ چیں دونو ‎ ‎ ‎ زمیں پر بحرِ اعظم آسماں پر نیّرِ تاباں
جہاں میں ہے ہر اِک شاداب اُسکے ابرِ رحمت سے ‎ ‎ ‎ مگر اِک میں کہ ہُوں اُفتادہ مطمورۂ نسیاں
دعا پر ختم کرے خستہ و مجرُوحِ درد و غم ‎ ‎ ‎ الٰہی تا ابد قایم رہے یہ سایۂ یزداں
جلال و شوکت و اقبال و جاہ و سطوت و رفعت ‎ ‎ ‎ رہیں ہمقدم اُس کے تا بقائے مدّتِ امکاں
زمین و آسماں شمس و قمر سے عرش و کرسی تک ‎ ‎ ‎ سدا ہوں اُسکے یاور اور ہمیشہ تابعِ فرماں
رہے یہ بندۂ عاجز دُعاگو اُس کی دولت کا ‎ ‎ ‎ اور اُس پر اُسکی جانب سے ہو جُود و بخشش و احساں

اَللّٰھُمَّ اَبِدْ جَلَالَہٗ وَخَلِّدْ ظِلَالَہٗ عَلیٰ رُؤُسِ الْعَالَمِیْنَ وَالْعَالَمِیْنَ

محمّد عبد اللہ ٹونکی ‎ ‎ ‎ ۲۸۔ مارچ ۹۸ء ۱۸

تقاریظ

تقریظ

شاعرِ شیریں مقال نادرِ عدیم المثال جناب میر مہدی[1] حسین صاحب المتخلص بہ مجروح شاگردِ رشید جناب مرزا اسد اللہ خاں غالب و مصنف دیباچۂ اردوئے معلّٰی غالب علیہ الرحمۃ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زباں در دہن از سخن تازہ رُوست — دہانِ خموشی پُر از گفتگوست

سخن ایک گوہرِ گنجینۂ راز ہے۔ ہر ایک رنگ میں اُس کا ایک نیا انداز ہے۔ کبھی کُن کے پردے میں رنگِ ہستی جماتا ہے۔ کبھی نقش کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْت دکھا کر ہر ذی حیات کو ڈراتا ہے۔ کبھی کلامِ آلٰہی بنکر اپنا مرتبہ بڑھاتا ہے۔ کبھی اسمِ اعظم ہو کر اپنی شانِ عظیم دکھاتا ہے۔ کبھی معجزۂ مسیحائی۔ کبھی یہ استدراج کفّار کی کارروائی۔ کبھی آوازۂ تکبیر۔ کبھی نعرۂ لبّیک۔ کبھی فخّخ نعلیک۔ کبھی اُنذُرعلیک۔ کبھی پند میں سُود مند باتیں سکھاتا ہے۔ کبھی مسائلِ حِکمیہ میں حقیقتِ انسان بتاتا ہے۔ کبھی یہ علمِ منطق میں سرمایۂ تقریر۔ کبھی صنایع و بدائع میں خوبیٔ تحریر۔ کبھی یہ دعائے زاہد ہو کر درِ قبول تک پہنچاتا ہے۔ کبھی نالۂ عاشقِ ناکام بنکر تاثیر کو ترساتا ہے۔ کبھی لبِ رنگینِ بُتاں سے نواساز۔ کبھی نرگسِ سحر آفریں سے سخن پرداز۔ کبھی طُوطی کا نغمۂ جانگداز۔ کبھی بُلبُل کا شعلۂ آواز۔ کبھی دیوانگانِ محبّت کا شور و فغاں۔ کبھی دل دادگانِ عشق کا زمزمۂ الاماں۔ اِسی سے دُشمن دوست ہو جاتے ہیں۔ اِسی سے دوستی میں سو رخنے پڑ جاتے ہیں۔ اِسی سے ہائے ہُوئے مستانہ۔ اِسی سے تہذیب کا فسانہ۔ اِسی سے نثر کا نیا انداز۔ اِسی سے نظم نثر سے مُمتاز۔ **الغرض** ہنگامِ آفرینش سے ہر وقت و ہر عہد میں اِس نیرنگ نما نے نئے رُوپ میں اپنا جلوہ دکھایا ہے۔ زبانِ عبرانی میں اور ہی انداز سے۔ سُریانی میں اور ہی پرواز سے۔ یُونانی میں اور ہی ڈھنگ سے۔ لاطینی میں اور ہی رنگ سے۔ فارسی زبان کی نمکینی اور عربی زبان کی شیرینی ابتک زمانہ میں مشہور ہے۔ اور السنۂ افواہ پر مذکور۔ جب ممالک ستانِ عرب نے عجم پر تسلّط پایا اور رنگِ سلطنت جمایا۔ اور اِن دونوں زبانوں نے آپس میں میل جول کھایا تب اِس مجمع البحرین اور اتّصالِ نیّرین نے اور ہی طور دکھایا۔ گویا زیورِ طلائی مرصّع نگار و حُسنِ سادہ ہر ہفت سے آراستہ ہو کر آشکارا ہوا۔

[1] یہ میر مہدی وُہی صاحب ہیں۔ جن کی نسبت حضرتِ غالب نے اپنی اُردوئے معلّٰی کے ۵۲ صفحہ میں بجائے القاب فقراتِ ذیل خطُوط کے آغاز میں لکھے ہیں (۱) ہاہاہا! میرا پیارا میر مہدی آیا (۲) آؤ میاں سیّد زادے آزادے دِلّی کے عاشق و دلدادے۔ دہلی کے اُردو بازار کے رہنے والے (۳) سیّد خدا کی پناہ عبارت لکھنے کا ڈھنگ ہاتھ کیا آیا ہے کہ تم نے سارے جہان کو سر پر اُٹھایا ہے (۴) میری جان سُنو (۵) سیّد صاحب (۶) جانِ غالب وغیرہ وغیرہ +

چنانچہ اِس امر کی صداقت فردوسی کی گفتارِ دُرّ بار و حضرتِ نظامی کی نظمِ ثریا نثار سے بخُوبی ہوتی ہے۔ ہندوستان ہمیشہ سے زبانِ سنسکِرت و ناگری گرانمایۂ علوم و فنُون کا مخزن رہی اور ابتک بھی کچھ کچھ باقی ہے۔ جب مسلمانوں نے اِدھر بھی قدم بڑھایا اور اقتدارِ سلطنت پایا تب ہندوستان بھی اطرافِ مردماں و اکنافِ علم کا مرجع ہوا۔ السنۂ مختلفہ کے اختلاف نے ایک اور زبان کا جلوہ دکھایا جس نے اوّل ریختہ کا نام پایا۔ اور عہدِ شاہجہانی نے اُسے زبانِ جُداگانہ ٹھیرا کر اُردوئے معلّٰی کے خطاب سے مُخاطب کیا۔ اُس عہد سے تا عہدِ **اکبر ثانی** فصحا و شعرائے ہر دَور نے اُس کی آرایش و پیرایش میں نہایت سرگرمی رکھّی۔ آخر میر **مرزا قائم** و **درد** نے تو اِس دشت کو گلزار اور اِس وادیٔ پُرخار کو سبزہ زار بنا دیا۔ اور وُہ درخت اور پودے لگائے اور وُہ برگ و بار و میوہ و اثمار لائے۔ کہ دیدہ ہے نہ شنیدہ۔ بعد اِن کے جناب میر نظام الدین **ممنون** و حضرتِ **غالب** و **شیفتہ** و خاقانیٔ ہند شیخ ابراہیم **ذوق** و حکیم **مومن** خاں نے تو وہ گُل کھلائے۔ اور وُہ روِش اور پٹڑی درُست کی کہ کوئی شخص سبزۂ بیگانہ بھی نہ پائے۔ اور اِن نخلہائے سر بفلک کشیدہ کو پیوندی کر کے اُن سے وُہ میوۂ پُرذائقہ نکالے جن سے کامِ جاں شیریں و لبِ آرزو حلاوت آگیں ہوا۔ چونکہ ہر کمال کے زوال درپے ہے۔ اب وُہ وقت آیا۔ کہ فلکِ تفرقہ ساز نے سلطنت کے ساتھ اوّل صاحب کمالوں کا بھی خاتمہ کیا۔ اب نہ کوئی قدردان رہا۔ نہ مُصلحِ زبان لامحالہ اب یہ ضرُورت پڑی کہ ایک مردِ سنجیدہ جو پُشتہا پُشت سے دہلی کا رہنے والا اور زبانِ مادری رکھتا ہو۔ اور سرمایۂ علمی سے بہرہ ور ہو اور مذاقِ سخن سے بھی آشنا ہو۔ تا کلام فصحا و شعرا کو دیدۂ غور سے دیکھے۔ اور جو جو مُحاورات اور الفاظ جہاں جہاں اُنہوں نے برتے ہیں۔ اُنہیں قیدِ تحریر میں لائے اور تشریحِ مُحاورات میں سعیٔ بلیغ فرمائے کس واسطے کہ دہلی کے مُحاورات کئی طرح کے ہیں۔ ایک وہ جو عوارات کے روزمرّہ میں ہیں۔ وُہ اُن کے مُحاورہ میں لطف دکھاتے ہیں۔ جیسے میر حسن صاحب اپنی مثنوی میں فرماتے ہیں ؎ کسی نے کہا دیکھیو اے بُوا + کھڑا ہے کوئی صاف یہ مرد وا + اِس بیت میں اِس محاورہ نے کیا لطف دکھایا ہے۔ اگر مردِ ذی علم مرد کو مردوا کہے تو کس قدر بُرا معلوم ہو۔ اِسی طرح بعض مُحاورے عوام النّاس کے بولے جاتے ہیں فصحا اُنہیں اپنے کلام میں نہیں لاتے۔ بارے صد شکر ؎ سخن سنجے آمد تراز و بدست + طلسم زراندود را مے شکست۔ یعنی مُنشی سیّد احمد صاحب کہ شریف زادگانِ دہلی سے ہیں اور نہایت ذہنِ رسا اور فہمِ فراست آشنا و طبعِ دقیقہ سنج و اندیشۂ نکتہ زا رکھتے ہیں۔ اور صفاتِ مذکورُ الصّدر کے مصدر ہیں۔ اِنہوں نے اِس دُرِّ یتیم کی آب تاب گھٹتی ہوئی دیکھ کر اُس کے بچانے کی تدبیر نکالی اور کمرِ سعی چُست باندھی اور بہت ساحصّہ

تقاریظ

اپنی عمرِ گرانمایہ کا محاورات کی تحقیقات میں بسر کیا اور مدتوں خواب و خور حرام اور اسی تحقیقات سے کام رکھا اور کلام شعرا و ماہرین فن سے استنباطِ محاورات کرکے ایک کتاب مبسوط مسمّٰی بہ ارمغانِ دہلی لکھی۔ کتاب مذکور کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ میر صاحب نے کسقدر خونِ جگر کھایا ہے۔ اور کہاں تک تحقیقات کو کام فرمایا ہے۔ سچ ہے۔ ؎ رسی آنکہ بدر دین کہ چمن + خامہ گیری و صفحہ نگاری ہا۔ گرچہ وہ کتاب بھی ایک دریائے زخار و بحرِ ناپیدا کنار تھی اور اس میں بھی بہت کچھ مطالب تھے لیکن سید صاحب نے جب اسے سلطان دکن خلد اللہ ملکہ کے نامِ نامی پر نامزد کیا تو ارمغان کو فرہنگِ آصفیہ کے نام متبرک سے زینت دیکر اور دوبارہ محنت کرکے اور بھی عمدہ نظایر و کار آمد ذخایر سے کسی قدر بسیج مگر باد و نکی افزونی میں اختصار کیا اور اس خوبصورتی سے کیا کوئی بھی تاریخی موقعہ خالی نہ جانے دیا۔ ہر ایک الفاظ محاورہ اور برتاؤ کا دکھاؤ طرزِ تحریر سے پیدا ہے۔ غرض بلحاظِ انتخاب بھی یہ لاجواب کتاب کیا ہے۔ اُس اخترِ فروزندہ کا برج اور اُس گوہرِ رخشند کا دُرج ہے فی الواقع سید صاحب نے طالبانِ زبانِ حال و استقبال و ماضی پر وہ احسان کیا ہے کہ مدت العمر شکر ریز شکر رہیں تو بجا ہے اور جس قدر اعزاز کریں وہ زیبا ہے جو طالبِ زباندانی اس کتاب کو اپنا سرمشق بنائیگا۔ وہ اس راہِ دور و دراز کی سکڑی گھاٹیوں میں نہ ٹھوکر کھائیگا۔ آئندہ جو ایسے مضمون کی کتاب لکھنے کو قلم اُٹھائیگا گویا منہ چڑائیگا اور جس سخنور کا اشہبِ فکر اس میدان میں عزم تگ و پو کریگا وہ اسی احاطہ کے اندر کاوے لگائیگا اگر باہر جانیکا قصد کریگا تو ٹھوکر کھائیگا۔ اِس ہیچمیرز مجروح کی تو اس کتابِ لغاتِ اُردو کے باب میں یہی رائے ہے آئندہ جو جس کا جی چاہے وہ فرمائے چونکہ علالتِ طبع کا باعث طوالتِ تقریر ہے اس لئے اس قطعۂ تاریخ پر خاتمۂ تحریر ہے۔ قطعہ + + + + + + + + +

عجب منبعِ علم ہے یہ کتاب ہیں اُردو کے اس میں لغاتِ کثیر

خرد نے کہا عیسوی سال میں سنِ طبع ہے نسخۂ بے نظیر

[۱۸۹۶ء]

بندہ میر مہدی حسین مجروح کوچہ پنڈت دہلی۔ پنجم اکتوبر ۱۸۹۸ء

نقلِ خطوط

جناب والا خطاب۔ نواب علاؤ الدین احمد خاں بہادر دہلوی علائی جنت آرامگاہ والیٔ ریاستِ لوہارو

دربارۂ حصۂ اوّل ارمغانِ دہلی حال معروف بہ فرہنگِ آصفیہ

الحمد للّٰہ علٰی کلِّ حال

مستجمعِ خیالاتِ منیف صاحبِ تصانیف سید احمد صاحب مؤلف ارمغانِ دہلی کو ازجانب اضعف العباد گوشہ نشین علاؤ الدین احمد خاں بعد سلام مدعا آنکہ آج کی ڈاک میں ایک کاپی آپ کی تالیفِ شریف سے کہ جس کا نام ارمغانِ دہلی تھا مجھے ملی۔ سبحان اللہ آپ نے کیا دادِ تحقیق اُردو الفاظ کی دی ہے اور بھی حصے اس کتاب کے اگر زمانہ مساعدت کرے اور چھپ کر مرتب ہو جائیں تو اس گوشہ نشین کے پاس بھیج دیئے جائیں۔ فقط زیادہ والسلام مرقوم ۱۰ ستمبر ۱۸۸۷ء ۱۷ رمضان المبارک ازمقام لوہارو محررہ علاؤ الدین علائی +

جناب میر صاحب قدوۂ اہلِ کمال۔ آپکا مہربانی نامہ ۱۹ ستمبر کا آج کی ڈاک سے مجھے ملا۔ میں یہ نہ سمجھا تھا کہ جیسا اور لوگوں کو میری نسبت سوءِ ظن ہے ویسا ہی میری گران جانی کا آپ کو بھی گمان ہے۔ میں اپنے کو اس قابل نہیں دیکھتا کہ کسی کتاب پر اپنی رائے لکھوں یا ریویو کے طور پر انشا و تقریظ کروں میرا یہ رنگ اصل ہے ؎ بیدلے خستہ ستم زدہ۔ اور نیز افکار ستّہ مجھے ایسے لپٹے ہوئے ہیں کہ دماغ جو محلِ عقل ہے معطل اور حافظہ بے آب و نم ایسی صورت میں کیا لکھا جاسکتا ہے مگر بوجہ اس کے کہ آپ اپنی خواہش میری ہی شہرت میں میری رسوائی سے چاہتے ہیں۔ میں کہتا ہوں وَالْحَقُّ اَقُوْلُ۔ فی الواقع آپ نے فرہنگ نگاری میں غایت درجہ تلاش و جانکاہی کی ہے گویا صنعت اشتقاقی کا صرف فنِ لغت میں بطرزِ احسن کیا ہے اس کتاب پر رائے لکھنے سے کیا افتخار اپنا نہ سمجھوں گا؟ کیا مسرت بھی نہ ہوگا؟ کیا نازش بھی مجھکو نہ ہوگی؟ بس اب فیصلۂ مقدمہ یوں ہے کہ آپ براہِ مہربانی جس قدر کتاب چھپتی جائے مجھے بھیجتے جائیں مگر اپنی تنگِ استعداد کو میں جانتا ہوں نہ ابجد کا شناسا اور نہ جملِ صغیر و کبیر سے واقف اہاہا ؎ عالم ہمہ افسانۂ مادارد و ما ہیچ + زیادہ والسلام والاکرام۔ مرقوم ۲۲ ستمبر ۱۸۸۷ء محررہ المسکین علاؤ الدین لوہارو +

تقریظ

جناب فضیلت مآب نواب سعید الدین احمد خاں بہادر طالب دہلوی جاگیردار ریاستِ لوہارو[1]

وبہ نستعین

کتاب اُردو لغات مؤلفہ مولوی سید احمد صاحب دہلوی میں نے دیکھی مولوی صاحب موصوف نے نہایت ہی محنت اُٹھائی ہے اور تکلیف گوارا فرمائی ہے جو ایسا عمدہ ایک مجموعہ محاورات و لغات کا اور اُن کے محلِ استعمال کا ہمارے بچوں کے لئے شیرازہ بند کر دیا ہے اور طالبعلموں کے لئے ایک دروازہ عبورِ لغات کا کھولا ہے میں نے جستہ جستہ اس کتاب کو دیکھا ہے گو عیوب و اسقام سے پاک ہے مگر بمقتضائے بشریت بضرور ہوا ہے کسی پنجابی زبان کے الفاظ کو ہندی لکھدیا ہے مثلاً ٹبر اور بعض الفاظ کے تشریحِ معنی میں ذرا حدِ اعتدال سے تجاوز کیا گیا ہے مثلاً ٹبر اکرنا اور ٹبرائی اور چارپاری۔ فقط ۲ نومبر ۱۸۸۶ء سعید الدین احمد خاں

نظمِ گرامی

چکیدۂ قلم جادو رقم۔ نظیرِ نظیری۔ عنصرِ عنصری حضرت شیخ غلام قادر صاحب۔ گرامی شاعرِ خاص اعلیحضرت سلطانِ دکن خلد اللہ ملکہ۔ ۱۷ ذیقعدہ ۱۳۱۲ھ مطابق ۱۳ اپریل ۱۸۹۵ء

نمکِ خوانِ معانی است زبانِ اُردو یا معانیست نمک بر در خوانِ اُردو

[1] افسوس کہ ایسے قدر دان عالی فہم فیاض طبع نواب کی عمر نے وفا نہ کی ورنہ انکی تقریظ بھی دیکھنے کے قابل ہوتی +

تقاریظ

شرق تا غرب ہمہ سکہ بنامش زدہ اند — اللہ اللہ چہ زبانست زبانِ اُردُو
زندگی یافت دگر از سُخنانِ سیّد — جانِ معنی کہ قسم خوُردہ بجانِ اُردُو
سیّد احمد کہ زدستِ ہمہ وانیش گرفت — عزّت وشان دگر عزّت وشانِ اُردُو
پیکرِ طرفہ برانگیخت زامثال ولُغات — پردہ برداشت زاسرارِ نہانِ اُردُو
رنزہ واکن کہ قدم زد زکُجا تا بکُجا — کلکِ جادُو رقمِ آں ہمہ دانِ اُردُو
سر بہ خواہ قلم کرد چہ گوُنہ نکُند — تیز شد تیغ زبانش زفسانِ اُردو
چہ شناسد نظرِ کور دلاں دُرز خزف — کیست جُز اہلِ نظر مرتبہ دانِ اُردُو
مُرغِ فکرِ فلک آرا مگہِ سیّد ما — چہ خدنگیست کہ پر زد ز کمانِ اُردُو
رُوح در کالبدِ مردہ سخن باز دمید — ہشلِ حالی نہ شدہ مرثیہ خوانِ اُردُو
زاں درآورد شہنشاہِ دکن در نظرش — کہ شہنشاہِ زبانہاست زبانِ اُردُو
آمد از قدر شناسیٔ **وقار الامرا** — گرم بازاریٔ کالائے دُکانِ اُردُو
چہرہ ام زرد شد از خوردنِ حلوائے عجم — خوردمے کاش نمک از سرِ خوانِ اُردُو
اے **گرامی** نکُنا ہرزہ سرایانہ زباں — نیستی واقفِ اَسرارِ نہانِ اُردُو

تقریظ

نگاشتۂ قلمِ جواہر رقم۔ ناظمِ بیمثال۔ ناثرِ باکمال۔ جناب نواب خاقان حُسین صاحب عارف دہلوی مسکن گزین کانپُور

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

قاصد رسید ونیز زیار ارمُغاں رسید — این مژدۂ بگوشِ عزیزاں رسیدہ باد

اللہ اللہ یا ایُّہا النّاظرین! آفریدگارِ عالم نے **نُطق** کو کیسا سرمایہ عنایت کیا ہے اور جوہرِ عقل کو کیا پایہ دیا ہے اُس پر اخبارِ پارینہ کی حکایت تواریخ ماضیہ کی روایت مطالب دِلی کا اظہار خدا کی خدائی کا اقرار **غرض** ساری باتوں کا مدار ہے اِس سے قدرتِ خدا آشکار ہے دیکھو دانشوری اِس کا نام ہے یہ ارمُغان دہلی کا بزبان اُردُو تصنیف ہونا کچھ سہل کام ہے کیوں کر کہوں اور کس سے کہوں کہ اِس بُزرگوار نے کیا کام کیا ہے اور کس کارِ دشوار گزار وامرِ اہم کو بایں خوش آئینی انجام دیا ہے چشم بد دُور جس کتاب کے مُصنّف میرے مُکرّم عالیشان والامناقب جناب مُنشی سیّد احمد صاحب ہوں پھر اُس کا کیا پُوچھنا ہے۔ توبہ توبہ میں یہ نہیں کہتا بلکہ خود مقر ہوں کہ یہ کوئی آسمانی کتاب نہیں پھر کیا باعث کہ اِس کا ثانی نہیں جواب نہیں صاحبو! اگر میری طرح دیکھئے تو سمجھئے کہ یہ کس رُتبے کی کتاب ہے اور اب جو کچھ طبع ہوئی ہے وُہ اُن دفاترِ سابقہ کا خلاصہ وانتخاب ہے مگر بایں ہمہ ہزار در ہزار الفاظ ومعانی کا گنجینہ ہے کتاب کیا ہے بجائے خود جواہرِ مضامین کا خزینہ ہے بعد اختتامِ تصنیف سرا کچھ لکھنے کا ارادہ ہوا یعنی تقریظ نگاری پر آمادہ ہوا مگر حیران تھا کہ یارب اِس ہیچمیرز وہیچمداں کو یہ قوّتِ گویائی کہاں کہ ایسے دفترِ عالی مرتبہ پر تقریظ نگاری کرے۔ خواہی نخواہی انشاپردازی کا دم بھرے بارے جناب مُنشی صاحب سابق الالقاب کے ارشاد سے کچھ حوصلہ ہوا دل بڑھا معہذا ہجوُم افکارِ گوناگوُں سے فرصت نہیں چند کارہائے استخواں شکن ایسے پیشِ نہادِ طبع ہیں جنکے انصرام سے فراغت نہیں بہرکیف یہ تحریرِ سادہ اور سرسری بررُوئے کار لایا یعنی جو کچھ فرمایا بسر وچشم بجالایا خاتمۂ نگارش پر شیخ سعدی کا شعر لکھتا ہُوں اور تقریظ تمام کرتا ہُوں ؎

غرض نقشیست کز ما یاد ماند — کہ عالم را نمے بینم بقائے

والسّلام علےٰ من اتبع الھدیٰ۔ ۶۔ مئی ۱۸۹۲ء روزِ جمعہ۔ عارفِ دہلوی۔

تقریظ

نگاشتۂ کلکِ جادُو رقم محقق اتم صاحبِ طبعِ سلیم مولوی محمد عبد الحکیم بیگ صاحب مدرسِ علُومِ مشرقی ہائی سکُول دہلی

(۱) یہ طویل الضخامت کثیر الفوائد کتاب اُن لُغات کا مجموعہ ہے جن پر اُردُو زبان مشتمل ہے بعض کم فہموں کا یہ خیال کہ یہ زبان ہماری ذاتی ہے ہم کو احتیاج اِسکی لُغات کی نہیں مُصنّف نے عبث یہ محنت اُٹھائی بالکل غلطی پر مبنی ہے۔ اوّل تو اِس میں قریبًا کُل اُردُو زبان کے مروّجہ لُغات جمع کردئے گئے ہیں۔ ہر فردِ بشر بغیر مُطالعہ اِس کتاب کے کُل لُغات پر حاوی نہیں ہوسکتا۔ گو کیسا ہی لقّاظ شخص ہو پھر بھی صدہا لغات ایسے نکلیں گے جن کو وہ نہ جانتا ہوگا یا یہ کہ جانتا بھی ہو تو بہت سے لغات کی اصالت اور اُن کے اِنصراف اور مادّوں میں ضرور غلطیاں کرتا ہوگا اور نہ اِس سے آگاہ ہوگا کہ کونسا لفظ کونسے لفظ سے رشتہ رکھتا ہے اور اُس کا ماخذ کیا ہے اور اصل میں کیا تھا اور بگڑ کر کیا صُورت اختیار کی۔ کونسا لفظ مُعرّب ہے اور کونسا مُفرّس اور کونسا مُہنّد اور کونسا سنسکرت کا ہے اور کونسا اِنگلش اور کونسا پرتگالی ہے اور اُن زبانوں میں کس صُورت سے تھا اور اُردو میں کیا شکل اِختیار کی اور مُستند لوگوں اور اساتذہ نے کس کس موقع پر استعمال کیا اور کونسا فصیح ہے اور کونسا غیر فصیح اور عام لوگوں نے کس کس موقع پر اُس کو برتا۔ کیا کیا اصطلاحیں تراشیں اور مُختلف فرقوں نے کن کن باتوں سے اُس کو تعبیر کیا +

(۲) صدہا گیتوں ضرب المثلوں اور اُن کے متعلّقات قِصّوں اور شرحوں اور اصلی معانی سے لاعلم ہوگا +

(۳) یہ نہ جانے گا کہ عورتوں کے خاص مُحاورے کیا ہیں اور اہلِ ہنُود اور اہلِ اسلام ودیگر اقوام کے کیا اور مختلف حِصص ہند کے کیا اور اہلِ حکومت اور اہلِ تجارت واہلِ پیشہ ودیگر حرفت پیشہ لوگوں کے کیا ہیں غرض اہلِ زبان ہی صدہا امُور سے غافل اور جاہل رہے گا اِن سب امُور کے آگاہ ہونے کے لئے یہ کتاب کافی مصالحہ ہے +

تقاریظ

یہ کتاب فصحا کی زبان کی محک اور فرہادرس ہے اور وقتِ نزاع حَکم ہے کیونکہ مؤلف نے کوئی لفظ ایسے معنی میں نہیں دیا ہے جس کی کوئی نظیر شعرا یا مستند لوگوں کی اُس کے پاس نہ ہو۔ یہ کتاب تذکیر و تانیث اور صحیح و غیر صحیح اور فصیح و غیر فصیح اور مواقعِ استعمال اور استعارات اور کنایات اور محاورات وغیرہ وغیرہ کے جھگڑوں کا فیصلہ کر دیتی ہے۔ شعرا کی محتاج الیہ یہ کتاب ہے اہلِ انشا کی مستغاث الیہ یہ کتاب ہے۔ اہلِ انشا کو شعرا سے بڑھکر اِس کتاب کی اِحتیاج ہے کیونکہ مؤلف نے جس لفظ کے جتنے معنی لکھے ہیں قریباً کُلّہم معنی و ہم شکل الفاظ ہر نمبر میں جمع کر دیئے ہیں اہلِ انشا کو اکثر موقعوں پر مرادف لفظ کی تلاش ہوتی ہے تاکہ اپنے کلام کو مختلف الفاظ متفق و متحد المعنی سے زینت دیں اِس کتاب میں ہر ایک معنی کی متعدد الفاظ مجتمع ہیں اہلِ انشا بھی اِس کتاب سے اپنے مقصد پر کامیاب ہو سکتے ہیں۔ چوروں۔ اُچکّوں۔ ٹھگّوں جعلساز لوگوں کی پردہ در یہ کتاب ہے۔ شاہبازوں اور بازاریوں جو فروشانِ گندم نما و رُوبہ بازوں کی شرمندہ کرنے والی یہ کتاب ہے کہ وُہ اپنے اصطلاحات کے پردہ میں اپنے ہم پیشہ لوگوں سے دلی مقاصد ظاہر کرتے ہیں اور عام لوگ اِس سے ناآشنا ہونے کے باعث آگاہ نہیں ہوتے +

یہ فوائد تو خاص اہلِ زبان سے متعلق ہیں۔ اب اُن لوگوں کا حال سُنیئے جو زبانِ اُردو مثل غیر زبان کے تعلیماً حاصل کرتے ہیں۔ اضلاعِ شمال و مغرب کے سوا جو اقطاعِ ہند ہیں مثل پنجاب و وسطِ ہند بنگال۔ سندھ۔ گجرات۔ مارواڑ۔ مدراس وغیرہ وغیرہ یہاں کے باشندے زبانِ اُردو صرف تعلیم سے حاصل کرتے ہیں۔ چونکہ زبانِ اُردو میں تدوین مختلف علوم معقول و منقول کی ہو گئی ہے اور روز بروز ہوتی جاتی ہے نیز قوانینِ سرکاری اِس میں مدوّن ہیں بسبب اقرب ہونے اِس زبان کے بنسبت زبانہائے دیگر اُنکو خاص اِس زبان کے حاصل کرنے کی زیادہ ضرورت ہے پس اِس حال میں اُنہیں ایک ایسی کتاب کی نہایت اِحتیاج ہے جو کُل الفاظ اور مواقعِ اِستعمال پر حاوی و محیط ہو۔ لائق مؤلف نے اپنی سالہا سال کی شبانہ روز کی محنت سے یہ کافی و وافی مجموعہ کر دیا۔ ؎

بہارِ عالمِ حُسنش دل و جاں تازہ میدارد   بَرنگ اصحابِ صورت را بہ بُو اربابِ معنی را

ہر زبان کی کُتبِ لغات میں یہ اوصاف موجود نہیں ہیں۔ مؤلف نے یہ ایک نیا کام کیا جو سلف کے خیال میں نہیں آیا یا آیا تو بسبب ایک طویل و عظیم ہونے کے ہمّت نہ باندھ سکے کون اِسقدر وقت صرف کرتا ہے کون اِتنی جستجو اور تلاش کر سکتا ہے کِسکو یہ سامان میسّر آسکتے ہیں جو مؤلف کو میسّر آئے۔ لائق مصنّف نے اُردو زبان کی وُہ خدمت کی کہ دُوسرے سے ہونی ناممکن ہے کیونکہ اپنی زبان کو مستند کر دکھایا اور اپنی بے بہا اوقات کو اپنے برادرانِ وطنی کے اِفادہ میں وقف کر دیا۔ یہی نہیں بلکہ اپنا زر صرف کرکے اُس کو طبع بھی کرا دیا اب ہم دیکھتے ہیں کہ برادرانِ وطن لائق مؤلف کی محنت کی کیا قدر فرماتے اور کس قدر

تقاریظ

مشکور ہوتے اور کہاں تک حالی مدظلہ العالی کے اِن دو بندوں پر عمل کرتے ہیں +

بندِ حالی

کرو قدر اُن کی ہُنر جن میں پاؤ   ترقّی کی اور اُن کو رغبت دلاؤ

دِل اور حوصلے اُن کے بل کر بڑھاؤ   ستُوں اِس کھنڈر گھر کے ایسے بناؤ

کوئی قوم کی جن سے خدمت بن آئے

بٹھائیں اُنھیں سر پہ اپنے پرائے

کروگے اگر ایسے لوگوں کی عزّت   تو پاؤگے اپنے میں تم اک جماعت

بڑھائے گی جو قوم کی شان و شوکت   گھرانوں میں پھیلائے گی خیر و برکت

مدد جس قدر تم سے وہ آج لینگے

عوض تم کو کل اُس کا دہ چند دینگے

فقط بندہ مرزا عبدالحکیم بیگ عفی عنہ مدرس علومِ مشرقی ہائی سکول دہلی + +

تقریظ

جناب بابو فقیر چند صاحب ڈپٹی ہیڈ اسسٹنٹ ڈپٹی کمشنری ایس ڈبلیو ڈاکٹر فیلن صاحب بہادر سکرٹری انجمنِ عربیؔ دہلی

(محرّرہ ۲۸۔ مارچ ۱۸۷۸ء)

میرے دوست منشی سیّد احمد صاحب نے اپنی کتاب ارمغانِ دہلی کے اسّی صفحے جو ابھی تک چھپکر تیّار ہوئے ہیں مجھے دیکھنے کو دیئے۔ اِس کتاب کو میر صاحب دس بارہ برس سے بنا رہے ہیں اور اِسی عرصہ میں اکثر موقعوں پر مجھ سے گفتگو رہی ہے۔ اِس کتاب کی تالیف میں جو جو محنتیں مصنّف نے اُٹھائی ہیں اور جو جو دِقّتیں شوق سے اپنے اُوپر گوارا کی ہیں اُنہیں میں اچھّی طرح جانتا ہُوں +

ہر ایک زبان کے اِستقلال و اِستحکام کے واسطے اُس زبان کی کامل گرامر اور جامع ڈکشنری کا ہونا ضرور اور لابُد ہے۔ ہندوستانی زبان کی گرامر ابھی تک کوئی ایسی نہیں ہے جسے ہم گرامر کہہ سکیں۔ رہی ڈکشنری سو اِس فن میں ارمغانِ دہلی پہلی ہی کتاب ہے اگرچہ ایسی کتاب کی بہت دنوں سے ضرورت تھی مگر آجتک کسی صاحب نے توجہ نہیں کی +

اِس کتاب کی نسبت اگرچہ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ نقص سے بالکل مبرّا ہے یا چشمِ خُردہ بیں کے واسطے اِس میں گنجایش نہیں ہے مگر ہم یقینی طور پر یہ کہسکتے ہیں کہ اِس میں وُہ عیوب اور وُہ نقوص جو طبیعت اپنی خاصیّت کے موافق اور بعض موقعوں پر اپنی نازک خیالی اور باریک بینی کے سبب ظاہر کرے بمقابلہ اُن خوبیوں کے جو اِس کتابِ لغات میں موجود ہیں کچھ نسبت نہیں رکھتے۔ منصفِ مزاج جسوقت اِس کتاب کو دیکھتا ہے کلمۂ تحسین کو اپنی زبان سے نہیں روک سکتا۔ مصنّف نے اوّل ہر ایک لفظ کا مادّہ و صورتِ اِشتقاق و لغوی معنی کمال تحقیق کیساتھ مختلف پُرانی زبانوں سے تلاش کرکے نکالے ہیں دریہ اوّل ہی قدم ہے جو اِس راستہ پر

تقاریظ

ڈالا گیا ہے) بعدہٗ اصطلاحی معنی کمال شرح و بسط کے ساتھ لکھے ہیں اور ہر ایک معنی میں مختلف زبان کے مرادف لفظ جمع کیے ہیں اور ہر ایک معنی کے واسطے جدا گانہ کئی کئی مثالیں سب طرح کے شاعروں اور نیز روزمرہ زبانی گفتگو سے دی ہیں اور ان سب مختلف معنوں کو التزامِ خیال کے لحاظ سے کرسی نشین کیا ہے۔ اِس کے بعد اُس لفظ کے تمام مرکب جملے جو زباندانی کا جزوِ اعظم ہیں معہ معنی و موقعِ استعمال ترتیب وار دیے ہیں۔ اِس کتاب سے مصنف کی ذاتی لیاقت و علمی فضیلت کے سوا نہایت تجربہ اور واقفیت بھی معلوم ہوتی ہے۔ اخیر میں جس وقت ہم اہلِ ہند کو علم و ہنر کی طرف کم مائل پاتے ہیں اور انکو کتابوں کا کم شایق دیکھتے ہیں تو ہم کو نہایت افسوس ہوتا ہے کہ ایسی عمدہ محنت کی وجہی دائمی جب تک عام **اہلِ ہند اور لوکل گورنمنٹ** ایسے بڑے کام کی تکمیل میں دستگیری نہ کریں ہم نہیں امید کر سکتے کہ یہ بے نظیر کتاب جو ایک بڑی قوم کی زبان کی بنیاد ہمیشہ کے واسطے قایم کرتی ہے جسبِ دلخواہ انجام کو پہنچے + دوستوں کا نیاز مند فقیر جنید ۲۰ ۳/۸

تقریظ

بابو چرنجی لال صاحب اسسٹنٹ ڈکشنری ڈاکٹر فیلن صاحب بہادر مؤلفِ مخزن المحاورات وغیرہ

محررہ ۱۰ اپریل ۱۸۷۸ء

میں نے منشی سید احمد صاحب کی لغاتِ اردو کے حصۂ اول کو کہیں کہیں سے دیکھا۔ سید صاحب نے ہر لفظ کے معنی تقریباً ٹھیک ٹھیک بیان کیے ہیں معنی کے ثبوت کیلئے مستند استادوں کے اشعار۔ ہندی کے دوہرے گیت اور مثلیں وغیرہ بہت لکھی ہیں ہر لفظ کے ساتھ اُس کی زبان لکھنے کے علاوہ اُس لفظ کا مادہ بھی جو ایک مشکل کام ہے دیا ہے۔ کہیں کہیں کسی لفظ کے ساتھ کئی زبانوں کے ملتے ہوئے الفاظ لکھ کر اُن کو اصلاً ایک ثابت کردیا ہے اِس کتاب میں کتابی ہی الفاظ نہیں ہیں بلکہ ہر فرقے ہر گروہ ہر صحبت کے محاورے اور روزمرے موجود ہیں مصنف نے جس لفظ کو لکھا ہے اُسکے متعلق جس قدر محاورے عوام و خواص بولتے ہیں تقریباً سب ہی تو لکھ ڈالے ہیں۔ ایک لفظ آنکھ کے متعلق ساڑھے چار سو سے زیادہ محاورے دیے اور پھر ہر محاورے کے کئی کئی معنی مع مثال لفظِ آنا کے پچپن معنی بیان کیے ہیں اور اُن میں ایک ایسا باریک فرق نکالا جس کا سمجھنا آسان نہیں ہے چونکہ یہ کتاب اردو زبان میں پہلی ڈکشنری ہے اور اِس کے لغات اور اُس کے متعلق محاورات وغیرہ کا التزام انگریزی کے موافق حروفِ تہجی کی ترتیب پر (جو فارسی اور عربی لغات میں نہیں پایا جاتا) کیا گیا ہے اور اُن کے معنی فلسفہ کے موافق ترتیب وار لکھے گئے ہیں اسواسطے سید صاحب کو ہندوستان کا جونسن کہنا غیر واجب نہیں ہے + فی الواقع ایسی کتاب کی مدرسوں کے لیے بہت بڑی ضرورت تھی (جسکو ہمارے سید صاحب نے پہلے سے انعام مقرر کرنے اور امداد دینے بغیر رفع کردیا) ہماری زبان میں ابتک کوئی کتاب ایسی نہ تھی جو ہمیں ایک وقت غیر زبان سے ترجمہ کرنے میں ٹھیک ٹھیک الفاظ بتاتی۔ شکر ہے کہ زبان کی بہت بڑی دقتوں کے رفع کرنے کا ایک مشکل کام سید صاحب نے اپنے ذمہ لیا مگر اب اِس کام کو پورا کرانا ہمارے اہلِ ملک اور گورنمنٹ پر منحصر ہے ہندوستان کی تمام گورنمنٹوں کو اور خصوصاً پنجاب گورنمنٹ کو جسکے عہدِ حکومت میں مصنف نے بالا امداد گورنمنٹ ایسی کتاب لکھی ہے ضرور مدد کرنی چاہیے تاکہ اور لوگوں کو بھی گورنمنٹ کی قدردانی سے ایسی مفید کتابیں لکھنے کا حوصلہ پیدا ہو فقط بندہ چرنجی لال

تنبیہ

چونکہ شمس العلما مولوی سید علی صاحب بلگرامی نے اپنی رپورٹ میں محاوراتِ **قلعۂ دہلی** کی بخوبی **واقفیت** کے بابمیں مہری سند حاصل کرنے کا ذکر کیا ہے جس سے مراد مرزا ہدایت افزا بہادر شہزادہ دہلی کا وہ سرٹیفکٹ ہے جو صاحبِ ممدوح نے دانا پور جاتے وقت ایس ڈبلیو ڈاکٹر فیلن صاحب بہادر کے دکھانے کے لئے بطورِ سند دیا تھا لہٰذا بجنسہٖ امر مذکورہ کی تصدیق اور وثوق رائے کی غرض سے درج کیا جاتا ہے۔ وہو ہذا +

نقلِ سرٹیفکٹ

عطیۂ صاحبِ عالم و عالمیان مرزا محمد ہدایت افزا بہادر عرف مرزا الٰہی بخش صاحب دام اقبالہ شہزادۂ دہلی پیٹرنِ انجمنِ عربسرائے دہلی ۲۸ اپریل ۱۸۷۳ء

دستخط

مرزا الٰہی بخش عفی عنہ

میں اسبات کی واقعی تصدیق کرتا ہوں کہ منشی سید احمد صاحب مدرسِ دوم مدرسۂ عربسرائے (جو ایک مستعد شریف خاندانی نیک وضع آدمی ہیں اور حسبِ طلب ڈاکٹر فیلن صاحب بہادر انسپکٹر صوبہ بہار ساٹھ روپے ماہوار پر تکمیل ڈکشنری کے واسطے جاتے ہیں گو یہ مشاہرہ انکی لیاقت سے نسبت نہیں رکھتا مگر مجھے امید ہے کہ بملاحظۂ کارروائی ان کی خاطر خواہ ترقی ہوجائے گی) باشندۂ دہلی اور نیز قلعۂ معلےٰ کے محاورات سے بخوبی واقف ہیں انہوں نے اپنی لیاقتِ علمی کے باعث دومرتبہ تصنیفِ کتب کے صلہ میں گورنمنٹِ ممالکِ مغربی و شمالی سے دو سو اور ڈیڑھ سو روپیہ کا انعام پایا اب یہ اہلِ دہلی کی **مصطلحات** کو تین چار سال کے عرصہ سے کمال تحقیق کے ساتھ لکھ رہے ہیں اور اساتذہ کے اشعار سے اُس کا ثبوت پہنچاتے جاتے ہیں اِس کتاب کے دیکھنے سے مجھے اُن کی طرف سے کامل اطمینان ہوتا ہے چونکہ یہ شخص یہاں کا باشندہ ہے اور اکثر شہزادوں کی صحبت سے بہرہ یاب ہوتا رہا ہے اور اِن ہی لوگوں پر یہاں کی زبان کا دارومدار ہے۔ اِس سبب سے میں یقین کرتا ہوں کہ شاید اِس سے بہتر کوئی شخص اِس بازی کو نہ لے۔

تقاریظ

اِس انجمن کے جلسوں میں بھی انہوں نے عمدہ عمدہ بامُحاورہ شوق انگیز مضامین پڑھے اور مورد تحسین و آفریں ہوئے اگر کسی صاحب کو میری اِس تحریر پر تامل ہو تو وُہ اِن کی تصانیف اور مضامین کے ملاحظہ سے اپنی خاطر جمع کریں انشاءاللہ تعالیٰ اِس لکھے سے زیادہ پائیں گے۔ ؎ گر زباں در کشم از وصفِ زبانِ تو بجاست ٭ حاجتِ گفتن من نسبت ساعت گویاست فقط بقلم فیض الدین مُنشی پیشی صاحب عالم بہادر دام حشمتہٗ ۹ صفر ۱۲۹۰ھ

تقاریظ اخباراتِ اُردو مع آرائے نامہ نگاراں

(از ۱۸۸۶ء لغایت ۱۸۹۵ء)

گو ارمغانِ دہلی۔ ہندوستانی اُردو لغات۔ فرہنگِ آصفیہ کی نسبت شروعِ اشتہارات۔ نمونہ لغات و حصۂ اوّل ارمغان کے موقع پر اکثر نامی گرامی اُردو اخبارات میں سینکڑوں تقریظیں۔ پبلک کے خیالات اور علما کی رائیں لکھی گئیں۔ چنانچہ اُن میں سے کچھ ارمغانِ دہلی کے حصۂ اوّل میں درج بھی ہوئیں۔ لیکن ایسی صورت میں کہ زمانہ برسرِ امتحان ہے اُن تقاریظ و تحاریر کا جس قدر کہ اب تک محفوظ رہ سکیں مع آرائے تازہ جو اِن کے بعد معرضِ اشاعت میں آئیں یا لکھی گئیں۔ درج خاتمہ کرنا خلافِ مصلحت نہیں۔ تاکہ ناظرینِ فرہنگ کو بغیر از سرگردانی و سُراغ رسانی ہی ایک طرح کا گھر بیٹھے اطمینان اور پبلک کی رائے کا بخوبی اِسی جگہ اندازہ و امتحان ہو جائے ٭ وہو ہذا ٭

اخبارِ انجمنِ پنجاب لاہور

۲۱- جولائی ۱۸۸۶ء

یہ نو تالیف کتابِ لغات جس میں لغات مروجۂ زبانِ اُردو بیان کئے گئے ہیں اپنی خاص خوبی کی جہت سے ایک عمدہ نمونہ لیاقت اور محنت و جانکاہی مؤلف کا ہے اور بہت سے ایجاد قاعدوں پر مشتمل ہے۔ مؤلف نے ایک ایسی دلکش طرز اِس کتاب کی تالیف میں اختیار کی ہے کہ اگر ہم یہ کہیں کہ اِسی شخص کا یہ حوصلہ تھا کہ ایسے بڑے مشکل کام کو اُس نے انجام دیا اور اِسی لائق مصنّف کا یہ حصّہ تھا جو اُس کے واسطے خالقِ عالم نے رکھا تھا تو مبالغہ نہ ہوگا کیونکہ جو کتابیں اِس قسم کی تالیف کی گئیں وُہ بمقابلہ اِس کتاب کے غیر مکمّل اور ناقص ہیں۔ فی الحقیقت اگر مؤلف کو موجدِ فنِ لغات اور مُصلح قدمائے ماسبق کہیں تو بجا ہے ٭

کتب لغاتِ سابقہ میں اُن کے مؤلفوں نے صرف لغات کے معانی بیان کر دینے سے بحث رکھی ہے اور لغات کا بھی تمام و کمال احاطہ نہیں کیا بخلاف اِس کتاب کے کہ اِسمیں معانیِ لغات کمال تحقیق سے بیان کرنے کے سوا ہر ایک لفظ کا تلفظ اور مادّہ اِنصراف و اِشتقاق اور مواقع اِستعمال اور اُسی لفظ کو خفّت یا شدّت یا تبدیل لہجہ سے اِستعمال کرتے ہیں جو جو معانی پیدا ہوتے ہیں اُن کی تشریح و تفصیح نہایت بسط کے ساتھ لکھی ہے اور محاوراتِ روزمرّہ اور مصطلحاتِ اہلِ زبان اِس وسعت سے بیان کئے گئے ہیں کہ ہندی و اُردو زبان کا کوئی

اخبارات

لغت یا محاورہ ایسا نہ ہوگا جو اِس کتاب میں نہ پایا جائے۔ واقعی مؤلف کی محنت قابل اِسکے ہے کہ اگر تمام اہلِ ہند اُسکی شکر گزاری کے لئے رطب اللسان اور عذب البیان ہوں تو حق بجانب ہے۔ چونکہ بہت سے علوم دینی و دُنیوی اُردو زبان میں جمع ہو گئے ہیں اور تمام اضلاعِ ہند میں مطالبِ علومِ مختلفہ اِسی زبان کے ذریعہ سے سکھائے جاتے ہیں اور اب یہ زبان محتاج الیہ جملہ طلبائے اہلِ ہند بن گئی ہے لیکن اِس کی تعلیم کا اسباب جیسا چاہیئے موجود نہ تھا خصوص جزو کُل علم زبان کا منحصر ایسی ہی کتاب کی موجودگی پر ہے پس جب مصنّف نے اپنی محنت شبا روزی سے یہ اسبابِ تسہیل و تعلیم زبان کا اپنے برادرانِ وطن کے لئے مُہیا کر دیا تو وُہ نہ صرف مستوجبِ تعریفِ اہلِ زبان کا اِس باعث سے ہوا کہ اُس نے اُن کی زبانکو استحکام اور رونق دیدی بلکہ جملہ اہلِ ہند کی تحصیل علوم دینی و دُنیوی میں مددگار ہونے کے باعث مستحق ہزار ہزار تحسین و آفرین کا ہے ٭

جو کتابیں لغات کی پہلے مؤلفوں نے تالیف کیں اُن میں ضروری اور جزوی الفاظ کے بیان کرنے کے سوا سند کسی لفظ کی شعرا کے کلام سے نہیں لی یہ عمدہ کام خاص اِسی مؤلف نے کیا ہے کہ اپنے وقت عزیز و محنتِ بیش بہا کو وقف اِفادۂ برادرانِ وطن کرکے کتاب کو ایک مجموعۂ سند اساتذہ کا بنا دیا ہے۔ بحق ؎ اِیں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند ٭ سچ ہے زندگانی اور علم ایسے ہی شخص کا مبارک ہے جو اپنے برادروں اور ہموطنوں کو نفعِ علمی پہنچائے جو جو محنتیں اِس کتاب کی تالیف میں مؤلف نے کیں ہیں ہم اپنی تحریر و تقریر میں اِس قدر وسعت نہیں دیکھتے کہ پوری پوری تعریف ایک خوبی کی بھی منجملہ تمام خوبیوں کے اپنے احاطہ میں لا سکیں ٭

کتب سابقہ میں جو لغات درج کئے گئے وہ محض ایک حدود حصّہ ہند کے ہی لغات مروّجہ ہیں بخلاف اِس کتاب کے کہ اِس میں جُملہ اقطاع و اضلاعِ ہند کے لُغات تحقیق کرکے لکھے گئے ہیں پس اِس صفت کے باعث یہ کتاب ہر طالبِ علم کی مُونس بنجائے اور عام خلایق میں مرتبۂ ہر دلعزیزی پیدا کرے تو کچھ تعجب کی بات نہ ہوگی ٭

پہلے مؤلفوں نے جو لُغات فصیح دیکھے وُہی اکثر اپنی کتابوں میں درج کئے اور ادنےٰ الفاظ کو اُن کی رکاکت کے باعث اُن کو نظرِ حقارت سے دیکھتے ہی قلم انداز کئے ظاہر ہے کہ یہ بات خلافِ منصب مؤلفانِ لغات ہے اور اُس میں ایک جزو زبان کا مجہول و غیر معلوم ہوجاتا ہے۔ اِس کتاب میں اُن مؤلفوں کی تقلید نہیں کی گئی بلکہ ادنےٰ الفاظ سے لے کر اعلےٰ تک اپنے اپنے موقع پر بیان کر دیئے گئے ہیں ٭

علاوہ اِن تمام خوبیوں کے جہاں جہاں عبارت مؤلف نے بہ تعلّق تحقیقاتِ الفاظ وغیرہ لکھی ہے وہ ایسی سلیس و لطیف ہے جس کا ہر فقرہ پڑھنے سے حلاوتِ بے انداز حاصل ہوتی ہے۔ دلربایانہ ادائے مطالب اور سیدھے سادے و بلا تکلف الفاظ نے کتاب کے حُسن کو دوبالا کر دیا اور مقبولِ طبایع خاص و عام بنا دیا۔ مؤلف نے کلمات متنافر سے جو عبارت میں ربط

تقاریظ

نہ لکھا دیں، اور اپنی سختی کے باعث تقریریں نہ گٹھیں پرہیز کیا ہے کیوں نہ ہو کہ اہلِ دہلی کی زبان اپنی سلاست اور بے تکلفی ہی کے باعث اعلیٰ مرتبہ فوقیت کا رکھتی ہے اور اُسکی سماعت سامعہ کو ایک سرور اور اُسکا مطالعہ باصرہ کو ایک نور بخشتا ہے اہلِ تکلف جو تصنع کی تحریر و تقریر تکلفانہ تراش و خراش و استعمالِ الفاظ غیر محاورہ کے باعث اِس مرتبہ سے منزلوں دُور رہتی ہے۔ مؤلف اپنے دعوے میں صادق ہے یعنی جو سرپرستی اُس نے زبان کی اختیار کی ہے تو اُس کی ربوبیت کا اثر ادنےٰ و اعلےٰ الفاظ پر یکساں ہے +

سوائے اِس کے اور کئی کتابیں خاص مؤید زباندانی کی مؤلف ممدوح کی تالیف سے ہیں۔ اُن کے اسمائے مبارکہ یہ ہیں۔ تزئین الکلام ۔ تکمیل الکلام ۔ لغات النساء ۔ تحقیق الکلام ۔ رسّ کھان ۔ اِن کا مفید ہونا بھی اِس کتاب سے کچھ کم نہیں ہے اور بعد میں ہم اِن کی اشاعت کے وقت پر اُن کی نسبت رائے لکھینگے۔ ہم اُمید کرتے ہیں کہ یہ کتاب ارمغانِ دہلی اپنی عام پسندی اور مشتاق الیہ ہونا روز افزوں دکھائیگی اور اُس ترقی پر جو ہمارے دل میں مکنون ہے بہت جلد پہنچ جائے گی اور اپنی خوبیوں کے سبب اور حکامِ سررشتہ تعلیم کی قدرشناسی کے باعث جملہ مدارسِ تحصیلی و دیہاتی میں بجائے کتبِ استعمالی کے موجودہ رہکر عام نفع رسانی میں ایک نمایاں اثر ظاہر کرے گی +

آخر میں ہم دُعا کرتے ہیں کہ مؤلف کو ایسی ایسی مفید عام و مفیدِ تعلیم کتابوں کی تالیف کرنے کا شوق اور مصروفیت زیادہ ہو اور برادرانِ وطن اُسکے علم اور محنت سے فیضیاب ہوں + آمین۔

اکمل الاخبار دہلی

(۳۰- دسمبر ۱۸۸۶ء)

اِس لاجواب کتاب ارمغانِ دہلی پر انشاءاللہ ہم اپنی رائے تو پھر لکھینگے مگر اسوقت صرف یہ گزارش کرتے ہیں کہ جو کچھ اشتہارِ مسطورہ بالا میں درج ہے اس میں ایک ذرا بھی مبالغہ نہیں ہے اُردو زبان کی تحقیقات کو منشی سید احمد صاحب نے کمال کے درجہ تک پہنچا دیا ہے۔ ٹیکچند بہار نے فارسی زبان کی تحقیق کو جلا دی اور منشی صاحب نے اُردو کے لغات و محاورات و اصطلاحات کو جو غیر محدود ہونے کی وجہ سے بالکل مردہ تھے جلا دیا ہے۔ ایک لفظ جتنے معنوں پر مشتمل ہے اُس کا ماخذ اور ہر ایک معنی کی مثال اساتذہ کے کلام سے دی ہے اور کما ینبغی تحقیقات کی ہے حق یہ ہے کہ علمِ زبان کو جس سے اہلِ ہندوستان چنداں واقف نہ تھے انگریزی سرمایہ کے طفیل سے اُسی کینڈے پر اِس کتاب کے ذریعہ سے شایع کیا ہے اور طرفہ یہ کہ کہیں بھی روزمرہ کی بول چال اور اُردو کے محاورات کا کہیں رنگ نہیں بدلا ہے ہم کو اُمید ہے کہ سب سے زیادہ گورنمنٹ انگلشیہ کتاب اور مؤلفِ کتاب کی قدردانی فرمائے گی اور یہ کتاب جسقدر چھپی ہے ہاتھوں ہاتھ بکجائے گی خلاصہ یہ ہے کہ جسقدر اہلِ یورپ کو جناب ڈاکٹر فالن صاحب کا شکرگزار ہونا چاہیے کہ اُنھوں نے زبانِ ہندوستان کو آئینہ کر دکھایا ہے اُسی قدر اہلِ ہند کو

اخبارات

منشی سید احمد صاحب کا احسانمند ہونا چاہیے کہ اُنہوں نے علمِ زبان اور اُسکی تکمیل کا جو بارِ ثقیل بیکر تصور اُٹھا لیا ہے +

کوہِ نورِ لاہور

(۵- جنوری ۱۸۸۷ء)

ہمارے نزدیک بے شبہ مؤلفِ ارمغانِ دہلی کی محنت اہلِ مُلک کی قدر کے قابل ہے نہایت افسوس کی بات ہے کہ جو کام ہمیں اپنی قوم و مُلک کے لئے کرنا ضرور ہے وہ بھی غیر ملک کے لوگ کرتے ہیں چنانچہ اُردو زبان کے لغات اب تک انگریزوں نے تو کئی دفعہ لکھے بھی لئے ایک بھی چکے اور عمدہ عمدہ تیار ہو رہے ہیں اہلِ مُلک کی اِس طرف توجہ ہی نہیں وجہ کیا؟ صرف یہی وجہ ہے کہ اہلِ مُلک کی توجہ ایسی چیزوں کی قدر کی طرف پوری پوری مایل نہیں ورنہ کیا انگریز بہ نسبت اہلِ مُلک کے ہماری زبان سے زیادہ واقف ہیں ہرگز نہیں۔ ہم منت اہلِ مُلک سے درخواست کرتے ہیں کہ اِدھر بھی اپنی عنانِ توجہ منعطف فرما دیں تا کہ محنت کرنے والوں کے حوصلے بڑھیں اور اہلِ ہندوستان کسی لائق ہوں +

قیصر الاخبار الہ آباد

(۱- جنوری ۱۸۸۷ء)

حقیقت میں ارمغان جیسی کتابِ لاجواب کی ضرورت بے نہایت تھی ہمنے اشتہارِ محررۂ بالا کے قبل میں چند سطریں اُس کتاب کی دیکھیں جو بطورِ مشتے نمونہ از خروارے شایع کی گئی ہیں واقعی فوائدِ جدید اور منافعِ مزید اس سے ناظرین کو حاصل ہوں گے +

رہبرِ ہند لاہور

(۲۹- جنوری ۱۸۸۷ء)

ارمغانِ دہلی حال معروف بہ فرہنگِ آصفیہ

ہمارے پاس کچھ عرصہ سے اِس کتاب کا اشتہار مع دو ورقہ کتاب کے پہنچا ہے جسکی بابت ہم آج بعدِ غور کچھ تحریر کرتے ہیں۔ ہم نے اوّل اِشتہار کو پڑھا اور پھر دو ورقہ مطبوعہ کو جہاں تک ہم غور کر سکے ہیں ہم نے اِشتہار کے دعووں اور کتاب کے طریقوں کو یکساں پایا ہے یہ کتاب اُردو کی ایک جامع لغات ہے اور منشی سید احمد صاحب ساکنِ دہلی اِس کے مؤلف ہیں جنہوں نے (ہمیں یاد پڑتا ہے) فیلن صاحب کے ساتھ اُردو انگریزی کی ایک بڑی ڈکشنری کے بنانے میں بہت کچھ کام کیا ہے منشی سید احمد صاحب کا صاحبِ زبان اور تجربہ کار ہونا ارمغانِ دہلی کی عمدگی کی بابت ایک اچھا خیال پیدا کرتا ہے مصنف نے اِس کتاب کے چار حصے کئے ہیں اور پہلا حصہ دہلی میں ۲۰×۲۹ کاغذ پر رامپوری کے آٹھویں حصہ پر چھپ رہا ہے اور اِس حصہ کے دو سو صفحے ہونگے اور قیمت دو روپیہ مع محصولِ ڈاک ہے۔ اِس کتاب میں ایک ایک لُغت کی بخوبی تحقیق کی ہے۔ تمام لغوی اور اصطلاحی خواہ مُرادی معنی اور اُس کی اصل اور یہ کہ وُہ کس زبان کا ہے مع مثال لکھتے ہیں۔ مؤلف اشتہار میں لکھتا ہے

تقاریظ

کہ بارہ برس میں یہ کتاب تیّار ہوئی ہے اور بڑی محنت پڑی ہے۔ یہ اظہار کتاب کی ضخامت اور خُوبی اور تحقیقات کے لحاظ سے لائقِ تسلیم معلُوم ہوتا ہے اور اہلِ مُلک کو مُناسب ہے کہ ایسی کتاب کی پُوری پُوری قدر و منزلت کریں۔ یورپ میں بوجہ ترقّیِ تعلیم کتابوں کی ایسی قدر ہے کہ ادنےٰ ادنےٰ کتابیں اپنی پہلی اشاعت میں ہزاروں تک بکجاتی ہیں اور یہی سبب ہے کہ وہاں مُصنّفین اور تصنیفات کی کثرت ہے اگر ہمارے مُلک والے بھی کُتب کی ایسی قدر کریں۔ تو کوئی قابلیّت نہیں ہے جو ہم میں نہیں اور کوئی لیاقت نہیں جو ہم پیدا نہیں کرسکتے۔ ہمارے ایک مُہذّب دوست کا قول ہے کہ "انگریزی کتابیں بکثرت تصنیف ہوں تو ایک شوق کے ساتھ مُطالعہ جاری رہ سکتا ہے اور مُطالعۂ کُتب کے سبب ہمیشہ خیالات میں حرکت رہکتی ہے" یہ نہایت درست ہے مگر تاوقتیکہ خریدار نہ ہوں کتابیں تصنیف نہیں ہوسکتیں۔ بہرحال ہم چاہتے ہیں کہ ارمُغانِ دہلی کی سررشتۂ تعلیم اور ریاستیں اور دیگر رئیس اور شریف لوگ قدر کریں تاکہ ایسی عمدہ اور مُفید کتابوں کے تیار کرنے کا اہلِ فضل کو شوق اور جُرأت ہو جاوے۔ ابھی اِس کتاب کا پہلا حِصّہ چھپ رہا ہے، اور اُس کے فروخت ہوجانے پر باقی حِصّے طبع ہونگے بس زیرِ طبع جلد بکنا چاہیئے تاکہ باقی حِصّے طبع ہو کر کتاب پُوری ہوجائے۔ پنجاب کا سررشتۂ تعلیم ایسے ڈھنگ پر چلا ہے کہ مُلک کے مُصنّفین کو اس سے بہت کم فائدہ پُہنچتا ہے۔ سررشتۂ تعلیم پنجاب میں چند آدمی تصنیف و تالیف اور ترجمہ کے لئے مُلازم ہیں اور اِس مد کا سب روپیہ انہیں پر خرچ ہوجاتا ہے۔ یہ طریق بھی بشرطِ عمدہ اِنتخاب کے بُرا نہیں ہے۔ مگر اس میں یہ نقص ہے کہ مُلک میں عام اشتغال تصنیف و تالیف کا پیدا نہیں ہوسکتا۔ ہم اپنے صُوبہ کے سررشتۂ تعلیم کو بیدار کرتے ہیں کہ وُہ ارمُغان دہلی کی بابت اپنا پہلُو بدلے ؞

اخبارِ انجمنِ پنجاب لاہور

(۱۵- مارچ ۱۸۸۶ء)

کھانے کے دانت اور دکھانے کے دانت اور اُردُو اخبارات

(اخبار کے نامہ نگار صاحب نے اِس پہلُو کو نکالکر اُرُدو لُغات پر بحث کی ہے اِسوجہ سے درج تقاریظ ہوئی)

انسان بسا اوقات جس شدّومدّ اور لب ولہجہ سے مصنُوعی فلسفے کی آمیزش اور جعلی دلایل کے قایم کرنے سے مُختلف دعووں کا مُدّعی ہوتا ہے کاش اگر اُن کے واقعی اور نفس الامری اثباتِ نتایج میں بھی کامیابی حاصل کرے تو کسیکو اپنے طولِ امل شکایتوں سے دفتروں کے سیاہ کرنے یا زبان کو لوثِ شکایت سے آلُودہ کرنے کا ہرگز موقع نہ ملے۔ جب کہ قدرت نے کوئی امرِ خیر و شر کے کُلّیہ سے مُستثنےٰ نہیں کیا اور بُرائی کے ساتھ بھلائی ہمیشہ لگی رہتی ہے پس اب اِس امر کا ظاہر کرانا فضُول معلُوم ہوتا ہے کہ دُنیا میں اِس صفت کے آدمی موجُود نہیں جو اپنے دعووں کو پایۂ ثبوت تک پُہنچا سکیں۔ ہاں شاذونادر ہونے میں بیشک بحث ہوسکتی ہے اور النّادر کالمعدُوم کا نتیجہ بھی برآمد ہوسکتا ہے اگر تمام جہان کے دعوے ایسے ہی لاطائل ہوا کریں

اخبارات

تو طرزِ معاشرت اور طریقِ تمدّن کا قطعی اِنسداد ہوجاسے اور تمام جہان کے کاروبار کا چلتا ہُوا جہاز ناکامی کے گرداب میں چکرانے لگے۔ اگرچہ اِس امر کا التزام ہر ایک اِنسان کے لئے ایسا ہی ضرُور ہے جیسا کہ کسی مُہذّب آدمی کے لئے سنّہ ضروریہ کا پابند ہونا۔ مگر اخباروں کے حق میں اِسوجہ سے زیادہ تر ضرُور ہے کہ وہ قوم کے اتالیق ہیں اور اُس کے مُہذّب بنانیکا دعوےٰ کرتے ہیں۔ اخباروں کی وضع اور اُن کی آزادی کا یہی منشا ہے کہ قوم کی حکایت شکایت اور اُس کے دُکھ سُکھ کے حالات وقتاً فوقتاً اُن میں درج ہوتے رہیں تاکہ اِس ذریعہ سے بُرائیوں کی اِصلاح اور مخلُوق کو عبرت و موعظت حاصل ہو۔ اور جبکہ ماشاءاللہ پہلے اخباروں ہی سے ایسی نالائقیوں کا سبق لوگوں کو حاصل نہ ہو تو اُن کی اِصلاح اور تہذیب کا خدا حافظ ہے

حق بھی جو طرفدار ہو حشر میں تیرا   پھر کس سے ستمگر تیری فریاد کریں گے

اگرچہ اخباروں سے حاکم اور محکوم دونوں کو بہت سے فایدے حاصل ہوتے ہیں مگر فی زماننا اخباروں سے جس فایدے کے حاصل ہونے کی ضرُورت ہے وُہ علمِ انشار اور مُلکی زبان کا درُست ہونا ہے اگر غور سے دیکھا جاسے تو اِس نعمتِ غیر مترقّبہ کا حاصل ہونا اخباروں کی ہمّت پر موقُوف ہے بلکہ یوُں کہنا چاہیئے کہ اخبار جس قدر اسباب کے حاصل ہونے میں زور لگائیں گے اُسی قدر اُن کو ترقّی حاصل ہوگی کیوں کہ اخباروں کا فروغ اِسی بات پر موقُوف ہے کہ اُن میں مُختلف طبایع اور استعداد کے آدمیوں کے مضامین اور خیالات درج ہوتے رہیں اور پھر یہی مثل صادق آئے کردایاں دھووے بائیں کو اور بایاں دھووے داہنے کو اور جب کہ خود قوم ہی اِنشا پردازی اور علم ادب سے بے بہرہ ہے تو اخباروں کو کیونکر ترقّی نصیب ہوسکتی ہے۔ کسی اخبار کا اڈیٹر خواہ کیسا ہی ادیب جامع کمالات آتش کا پرکالہ ہو مگر وُہ اپنی ذاتِ واحد سے اپنے منصب کا پُورا پُورا فرض ہرگز ادا نہیں کرسکتا یہی سبب ہے کہ جب ہم یہاں سے وہاں تک اُرُدو اخباروں پر اجمالی اور تفصیلی نظر ڈالتے ہیں تو کوئی پرچہ ہم کو ایسا نظر نہیں آتا کہ فصاحت و بلاغت، زباندانی، اور ٹھیٹھ اور مُحاوراتِ شُستہ اور رفتہ بول چال۔ عبارت کی سلاست اور متانت میں خاص و عام کا زبانزد اور ضربُ المثل ہو۔ عمدہ خیالات کا پیدا ہونا مُشکل نہیں مگر اُن کو عُمدگی سے ادا کرنا البتّہ سو مُشکلوں کی ایک مُشکل ہے۔ جو شخص عمدہ اور دلکش پیرایہ میں اپنے خیالات ظاہر نہیں کرسکتا۔ اُس کو اُن حیوانات سے تشبیہ دینا کچھ بیجا نہ ہوگا جو بسا اوقات اپنی طبعی حرکات اور آثار سے اپنے ارادوں کا ظاہر کرنا چاہتے ہیں مگر قوّتِ ناطقہ کے نہ ہونے سے جو صرف انسان کی ماہیّت میں داخل ہے مجبُور ہیں پس اِنسان کے لئے عرقِ اِنفعال میں غرق ہونے کے لئے اِس سے بڑھکر کوئی عمدہ موقع نہیں کہ وہ اپنے خیالات اور ما فی الضمیر ادا کرنے کی تحریری قُوّت نرکھتا ہو ہاں اِسباب کا نظر انداز کرنا بھی بڑی ناانصافی بلکہ پرلے درجے کی ناحق کوشی ہوگی کہ اخباروں نے ہمارے مُلک کی اِنشا پردازی کو کیسا کچھ فایدہ پُہنچایا ہے مگر اُن کو اِس امر کا غرّہ کرنا کہ ہم نے ساری عُمر کی تمام کردی نادانی کے خطرے سے خالی نہیں کیونکہ ابھی اُن کو بہت کچھ کرنا باقی ہے۔

تقاریظ

اگر ترقی اُمورِ نسبی اور اضافیات کے قبیل سے نہ ہوتی اور کمال کے لئے کوئی خاص اعلےٰ درجہ مقرر نہ ہوتا تو ہم یہ بات کہہ سکتے تھے کہ زبانِ اُردو نے بڑی ترقی کی ہے اور پچھلے زمانے کی مخلوط زبان۔ گنواری بول چال۔ بھدّے الفاظ۔ اجنبی مُحاورات۔ تُک بندی۔ ضلع اور جُگت۔ گُل و گلشن سُنبل و نسترن کا جو ظاہری ٹیپ ٹاپ وغیرہ کی درستی میں زمین و آسمان کا تفاوت ہے۔ اب اُردو زبان کے وُہ الفاظ جن میں گویا قدرت نے معنی ہی نہیں پہنائے وہ معانی جنپر المعنی فی بطن الشاعر صاف صاف صادق آتا ہو اخباروں میں بہت کم نظر آتے ہیں لیکن زباندانی اعلےٰ درجے کی ترقی اور پُورا پُورا کمال ہمارے مُلک کو ابھی تک حاصل نہیں ہوا بہت سے اُردو اخبارات جنپر عوام کو نہیں خواص کو یہ بھروسا ہے کہ اِن کے بدولت ہماری مادری زبان خم و پیچ اور طرح طرح کے نقصوں سے آزاد ہو کر راہِ راست پر آجائے گی ایسے موجُود ہیں کہ جن کو ابتک یہ بھی خبر نہیں کہ اعلےٰ درجے کی انشا پردازی کس شئے کا نام ہے اور اُسکے استعمال کے واسطے کیا کیا اسباب درکار ہیں اور اُردو زبان کی اصلی ماہیت کیا ہے اور اُس میں کون کونسی زبانیں آجتک شامل ہو چُکی ہیں۔ اگر سادہ لوحی اور سُستی نے ہمارے مُلک پر قبضہ نہ کیا ہوتا اور ناواقفی نے چار طرف سے اِس کو نہ گھیرا ہوتا تو بہت سے کاموں کا چلنا سخت دشوار تھا۔ جبکہ عالمِ بالا کی سخُن فہمی کا یہ حال ہے پھر عالمِ سفلی کا کیا ٹھکانہ۔ اِن ساری خرابیوں کی یہی وجہ ہے کہ ہمارے مُلک کو زباندانی کی تحقیق تصنیف و تالیفِ کُتب کا شوق ابھی تک حاصل نہیں ہوا وہ نہیں جانتے کہ اُردو زبان کیسا دلکش ہفت رنگی چینی مُرقّع ہے اور اُس میں مانی قُدرت نے رنگ برنگ کے کیسے کیسے لاثانی نقش و نگار اپنے خامۂ مُعجز نگار سے نکالے ہیں۔ بااینہمہ اگر کسی اہلِ کمال کو اِسطرف توجّہ بھی ہوئی اور اُس نے قوم کی صلاح و فلاح کی غرض سے سالہا سال تک اپنی قُوّتِ دماغی کو شبانہ روز صرف کر کے کوئی کام کیا تو ہمارا مُلک اُس کی قدر نہیں کرتا وجہ یہی ہے کہ اُسکو ایسی بے بہا شے کے پہچاننے کی چشمِ بصیرت اور ایسے گوہرِ نایاب کی شناخت کا ملکہ نصیب نہیں ورنہ کوئی مُبصر اور عقلمند آدمی ایسی مُفید شے کو جسکی خاص و عام کو اشد ضرورت ہو۔ ہرگز اُسے گوشۂ گُمنامی اور لاپروائی میں نہیں ڈال سکتا۔ نمُونہ کتاب سیّد اللغات معرُوف بہ ارمغانِ دہلی (یعنی) فرہنگِ آصفیہ مُصنّفہ مولوی سیّد احمد صاحب دہلوی جس میں اُردو زبان کی تحقیق اور مُوشگافی کا کوئی درجہ باقی نہیں رہا اکثر اخباروں میں میری نظر سے گزرا یہ ایسی لاثانی اور مبسُوط ڈکشنری ہے جس پر ہمارے مُلک کو ناز کرنا چاہیئے اور اُن کی لیاقت ہمہ دانی بلند نظری کی قسم کھانی چاہیئے حق یہ ہے کہ مُصنّف نے وُہ کام کیا ہے جو آجتک کسی سے نہیں ہوسکا بہت سے لوگوں نے انا و لاغیری کے دعوے کر کے چند چند اوراق کے بہت سے رسالے جنکے زعم بہت ہی بڑھے ہوئے ہیں شایع کئے مگر راست یہ ہے کہ وُہ سب کے سب اِس ڈکشنری سے وہی نسبت رکھتے ہیں جو قطرے کو دریا سے اور ذرّے کو صحرا سے ہے۔ اِس کتاب کے فائدہ

اخبارات

اور اُس کی مُفصّل خوبیاں کسی اور وقت پر بیان کی جائیں گی بالفعل اوّل و دُوَل یہ امر ہے کہ آجتک اِس پایہ کی کتاب نہ ہندوستان میں تصنیف ہوئی اور نہ آیندہ اُمید ہے اگر کوئی خدا کا بندہ جرأت بھی کرے گا تو اِسی کے حواشی اور خوشہ چینوں میں شمار کیا جائے گا کیونکہ مُصنّف نے کوئی احتمال کوئی دقیقہ کوئی عنوان کوئی مُحاورہ کوئی لُغت کوئی لفظ جو اُردو زبان میں مُستعمل ہے حتے الوسع باقی نہیں چھوڑا۔ اُردو زبان روز بروز ایک نیا رنگ پکڑتی جاتی ہے اُس کی تحقیق اور اُسپر کماحقہٗ عبُور کرنے کے لیے بہت سے اسباب اور سامان درکار ہیں۔ مُصنّف نے اپنی کتاب میں اُن زبانوں کی طرف اشارہ کیا ہے جنسے اُردو زبان میں الفاظ ماخُوذ ہوئے ہیں پس حق یہ ہے کہ ایسی ہمہ دانی۔ جگر کاوی مُوشگافی تحقیق وغیرہ کیلئے ایسا ہی جامعِ فنُون اور ہفت زباں آدمی درکار تھا جیسا کہ اِس کتاب کا مؤلّف ہے۔ بہت سے اُردو اخباروں میں اِس کتاب کا اشتہار اور بعض میں براہِ تشویق و حُبِّ قوم نمُونہ بھی درج ہو کر شایع ہوا غالباً بعض اُن اخباروں کے سوا جو اپنے فروغ کے زعم میں مبہُوت ہیں اور بلند نظری اور رفاہِ قوم اُنکے پاس ہو کر بھی نہیں گُزری غرضکہ (اُونچی دُکان اور پھیکا پکوان ہیں) کوئی پرچہ ایسا باقی رہا ہوگا جس میں اِس کتاب کا اشتہار درج نہ ہوا ہو۔ نہایت افسوس کی بات ہے کہ ایسے مواقع پر بھی ہمارا مُلک بوجہ طبعِ نفسی یا کسی اور غرض کے اغماض اور بے مروّتی کو جائز سمجھتا ہے۔ ایسے لوگ یا تو قُوّتِ ممیّزہ نہیں رکھتے کہ اِس قسم کی بے بہا چیزوں کی قدر کریں یا اُنکی آنکھوں پر اغراضِ نفسانی کا پردہ پڑگیا ہے کہ ایسے گوہرِ نایاب کے پہچاننے اور اُسکی چمک دمک کے دیکھنے سے معذور ہیں۔ اخباروں کا تو یہ کام تھا کہ وُہ ایسے مواقع کو غنیمات سے سمجھ کر نہایت آب و تاب اور بڑی خوشی کے ساتھ اِس قسم کے اشتہارات کو شایع کرتے اور مکرّر سہ کرّر اپنی رائیں ظاہر کرتے تاکہ مُصنّف کا دِل بڑھتا اور کتاب کے سقم و صحت پر اُس کو آگاہی ہو کر آیندہ اور بھی زور لگایا جاتا اگرچہ جن مُہذّب اور عالی نظیر اخباروں نے اِس کتاب کا اشتہار براہِ قدردانی و رفاہِ قوم درج کیا ہے اُن سے آیندہ ریویو لکھنے اور اُس کو زیادہ تر فروغ دینے کی بھی اُمید ہے اور اِس قدر اخباروں میں اِس کتاب کا شایع ہونا خاص و عام کی آگاہی اور خریداروں کی اطلاع کے لئے کافی ہے مگر جن اخباروں نے ایسے وقت پر پہلُوتہی کرنا مُناسب سمجھا ہے اُن کی شائستگی اور تہذیب کی کیفیت معلُوم ہوگئی۔ ہاں یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ کیا مُصنّف کو اِس کتاب کی قیمت خریداروں سے وصُول نہ ہوگی جسطرح اُس کو اپنے فائدے پر نظر ہے یہی حال اخباروں کا بھی ہے کیونکہ وُہ اِس کام کے سوا کسی قسم کی کھیتی یا بیوپار نہیں کرتے یہ صحیح ہے لیکن مُصنّف نے اِس کتاب کے طبع کرانے میں بالفعل اپنا کسی قسم کا ذاتی فائدہ مدّ نظر نہیں رکھا اور وُہ اپنے اشتہار میں اسبات کا مُعترف ہے کہ میں صرف لاگت وصُول کرنی چاہتا ہُوں اور فی الحال مُجھکو نفع پر نظر نہیں پس ان باتوں پر لحاظ کر کے مُصنّف پر کسی قسم کے استعمال کا دباؤ ڈالنا اور مُفت اُسکے اشتہار کا درج نہ کرنا بڑی ہٹ دھرمی ہے جس طرح مُلک پر ایسے شخص کی جانکاہی اور ہمّت

تقاریظ

اور تلاش کی شکر گزاری واجب ہے اُسی طرح اُن نیک نیت اخباروں کا شکریہ ادا کرنا بھی اُسپر لازم ہے جنھوں نے بدُون کسی طلب اور غرض کے ایسی لاجواب کتاب کے اشتہار کو شایع کیا اور ہمدردی اور رفاہِ قوم کی داد دی اور جن اخباروں نے اِن سب اُمور کیطرف توجہ نہیں کی اُن کے حال پر میں نہایت افسوس کے ساتھ یہ شعر ؎

گر جاں طلبی مضایقہ نیست — زر مے طلبی سخن دریں ست

پڑھکر اپنی سامعہ خراشی کو ختم کرتا ہوں فقط۔ راقم اخباروں کا دیکھنے والا ✽

نصرت الاخبارِ دہلی

(۱۱-اپریل ۱۸۷۸ء)

کتابِ ارمغانِ دہلی حال معروف بفرہنگِ آصفیہ

سُبحان اللہ یہ دہلیِ ویران اب تک کیسے کیسے گنجِ شائگاں رائگاں دیتی ہے اور کیا کیا دفائنِ پنہاں ہندوستان کو ارمغان دیتی ہے باوصف بربادی کے ہر گوشہ میں اِس کے کیا کیا کچھ عیاں نہیں اور باوجُود ویرانی کے اِس خرابہ میں کونسا خزانہ ہے کہ نہاں نہیں اِس کی خاک وُہی آدم خیز ہے اور اِس کی زمین ویسی ہی گُہر ریز ہے کیوں نہو یہ شہر تہ بہ ہمیشہ ہمایُوں تخت رہا ہے کہ ہر راجہ اور بادشاہ کا پایۂ تخت رہا ہے خاص مقام تھا مرجعِ عام تھا صدہا سلاطین نامدار اور ہزارہا وُزرا و اُمرائے عالی وقار اِس کی خاک میں آرام فرماتے ہیں کبھی روئے زمین بسایا تھا اب زیرِ زمین بساتے ہیں ہر طرح کے اہل کمال نے اِسی شہر سے کام پایا کام کیا کہ یہیں سے نام پایا کیسے کیسے مُنشی اِنشا والا منشی سے یہاں آئے کہ جن کی نثر جہان میں پھیلی ہر ہر مُلک و کیشور کے شاعرِ نامور تشریف لائے کہ اُن کی نظم ہندوستان میں پھیلی جو عالم یہاں آیا علم میں الم ہوا جو کاتب یہاں پہُنچا جواہر رقم ہوا ہر فن کے کامل ہر علم کے عامل ہر ہُنر کے ماہر ہر پیشہ کے قادر اطراف و اکناف سے چلے آتے تھے اپنے کمال دکھاتے تھے اِنعام لیتے تھے آرام پاتے تھے بقول میر تقی مغفُور ؎

دلّی کا ہر ایک کوچہ اوراقِ مصوّر تھا — جو شکل نظر آئی تصویر نظر آئی ✽

بھلا یہ تو پہلا حال ہے اب بھی اِس اُجڑے دیار کا ایسا اقبال ہے کہ اگرچہ سرکارِ دولتمدار انگلیشیہ نے کلکتہ کو دار الامارۃ ٹھیرایا ہے مگر جناب ملکۂ معظمہ نے اِسی شہر سے قیصرۂ ہند کا خطاب پایا ہے دُہ جناب ویسرائے بہادُر کا مقام ہے ہمارا شہر خود جناب ملکۂ آفاق کی بنائے نام ہے یہ وُہی دار الخلافت ہے اِسکی وُہی شرافت ہے بس جب شہر جہیہ بہیر ایسا شہرۂ آفاق ہو پھر کیونکر نہ ہر چیز میں طاق ہو جہاں شاہجہان ہو وہیں سارا جہان ہو جو چیز یہاں کی ہے سو چیدہ ہے جو آدمی ہے وُہ سنجیدہ ہے یہاں کی گفتگو بھی ایسی ہی ہے کہ کہیں نہ دیسی ہے چنانچہ اُنہیں سنجیدہ اور پسندیدہ آدمیوں نے یہ اُردُو زبان نکالی اور ایسی گفتار بنا ڈالی کہ جس سے یہ بات تا قیامت قایم رہے اور تا انقراضِ عالم دایم

اخبارات

رہے کہ یہ شہر کبھی مرجعِ عالم تھا اور مجمعِ اصنافِ بنی آدم تھا یہاں کے لڑکوں کے ذہن کی جدّت اور طبائع کی جودت پر یہ زبان دلیل ہے کہ ہر زبان میں قال وقیل ہے پھر جس کسی نے یہ زبان جہاں پائی ہے یہاں سے پائی ہے جس کسی کو کچھ بول چال آئی ہے وُہ یہیں سے آئی ہے لکھنؤ کے جتنے بڑے بڑے خاندان ہیں وہ سب مُتفق اللسان ہیں کہ ہم دہلی سے آئے ہیں اور یہ زبانِ آبائی وہیں سے لائے ہیں اگر کوئی نا انصاف اِسکے خلاف کہے اور اپنی ایجادی زبان کو شُستہ اور صاف کہے بیفایدہ کی دست بُرد ہے اور ناحق کی آورد ہے حق بجانب اُن کے ہے جن مُوجدُوں نے اِس زبان کو نکالا اور بھاکا میں اِسکا رنگ ڈالا یہ اُنہیں کی ریختہ بُنیاد ہے جنکا پہلا ایجاد ہے اب جو کوئی اِس زبان کی گنجائش سے بڑے بڑے الفاظ سے آرایش کرتا ہے بیفایدہ کی افزایش کرتا ہے ورنہ بقول سعدیؒ ؎

حاجتِ مشاطہ نیست رُوئے دلارام را ✽ تلازمہ اور ذُو معنی اور تجنیس اور ترصیع وغیرہ جو جو صنایع لفظی یا معنوی ہیں محض انشا پردازی ہے اور فقط طبع آزمائی اور سخن سازی ہے حُسن بیساختہ جُدا ہے اور پرداختہ جُدا زبان وُہ ہے جو جاری ہو تکلّف سے عاری ہو محاورہ وُہ ہے کہ جو روزمرّہ بولا جائے روزمرّہ وُہ ہے جو سب کی سمجھ میں آئے یہ بات اِسی ویرانہ کی زبان کو حاصل ہے اِس فن میں یہیں کا آدمی کامل ہے درباری اور بازاری کی ایک زبان ہے محض ادب اور بے ادبی کا فرق درمیان ہے المختصر جو ہے وہ سہل و آسان نہ ثقیل وگراں آئندہ اپنی اپنی طبیعت ہے اور جُدا جُدا خلقت بدزبانی سے اصل زبان کا کچھ قصُور نہیں الکن کی زبان خود ناقص ہے لفظ میں فتُور نہیں اے قلم یہ روانی تا کُجا اور اِس قدر لن ترانی تا کُجا اگر ہوس ہے تو اتنا ہی بس ہے کہ اِس شہر سے اُردُو کی ہدایت ہے اور یہ شہر اِس زبان کی ولایت ہے بالفرض اگر کوئی لفظ فصیح نہ ہو تو یہ ضرور نہیں کہ صحیح نہو جب زبان کی صحت و سقم ہمارے بیان پر ہے تو پھر کس کا طعنہ ہماری زبان پر ہے ہم جو کچھ ہیں لوگ اُس کی سند ہیں المختصر اگرچہ مشہور اور نامآور لوگ مر گئے اور اچھے اچھے سخنور گُزر گئے نہ شیفتہ ہے نہ غالب ہے نہ کوئی کسی کا طالب ہے ویسا اب کوئی صاحب کمال نہیں جو پہلے حال تھا وہ فی الحال نہیں مگر پھر بھی زمانہ کبھی اہل کمال سے خالی نہیں ایسا وقت نہیں کہ کوئی طبع عالی نہیں پروردگار نے کمال اور کامل کی پھر صُورت دکھائی ہم غمزدوں کی تسکین فرمائی یعنی ہمارے اور ہماری زبان کے قدردان محقق کامل زباندان صاحب کمال مُستند یعنی جناب سیّد احمد سلمہ اللہ الاحد نے یہ کتاب نایاب اُردُو زبان میں اور خاص دہلی کے محاورات کے بیان میں ایسی تالیف فرمائی کہ ایسی کتاب کبھی سلف میں بھی نظر نہ آئی صحت میں صحاح ہے صراحت میں صراح ہے جامعیّت میں قامُوس ہے اُردُو کی عزّت اور نامُوس ہے ایک جسم گویا ہے چار عناصر سے بنا ہے یعنی چار حصّوں پر مُنقسم کیا ہے۔ اگرچہ نواب سعادت علیخاں مرحُوم والیٔ لکھنؤ کے عہد میں اِنشاء اللہ خاں اور مرزا قتیل

تقاریظ

نے اُردُو کے قواعد لکھنے کی بناڈالی اور ایک کتاب فارسی زبان میں اُردُو کے بیان میں بناڈالی مگر یہ بات کہاں اور یہ نِکات کہاں اور اسیطرح اِس زمانہ میں بھی چھوٹے چھوٹے رسالے اِس قواعد میں لوگوں نے لکھ ڈالے مگر وُہ اِس کتاب کے آگے ایسے ہیں جیسے عربی میں میزان ہے یا فارسی میں آمدنامہ اور دستُورالصبیان ہے خدا گواہ ہے وَکَفیٰ بِاللہِ شَہِیداً کہ ان سید صاحب نے ایسا کچھ لکھا ہے کہ کسینے سُنا بھی نہیں اور جب سُنا بھی نہیں تو واقع میں کچھ لکھا بھی نہیں **ارمُغانِ دہلی** اِس کتاب کا نام رکھا ہے واقعی اِسم بامسمّیٰ ہے عُمدہ سوغات ہے تُحفہ مُدارات ہے حکّامِ والامقام کی نذر کے لائق رؤسا و اُمرا کے پیشکش کے موافق طلبا کی تعلیم کے قابل فُضلا کے مطالعہ میں داخل ہم کیا کہیں کہ کیسی ہے خُود بتادے گی جیسی ہے مُشک وُہ ہے کہ خُود خوشبُو ظاہر کرے نہ کہ عطّار مُنہ سے کہتا پھرے اِتنا جانتے ہیں کہ اگر کوئی ایکبار دیکھ لے مُمکن نہیں کہ پھیر دے یقین ہے کہ ہمارے زمانہ کے قدردان یعنی صاحبانِ عالیشان خصوصاً ڈائرکٹر صاحبانِ ممالک مغربی وشمالی اور پنجاب اور اِسی طرح سے نوّاب لفٹنٹ گورنر بہادر کہ جنکی بدولت اُردُو زبان کو وُہ رواج ہے کہ کبھی نہ تھا جو آج ہے جس وقت اِس کتابِ لاجواب کو کہ اُن کے اِقبال سے ترتیب پائی ہے ملاحظہ فرمائینگے تو ضرور اِس کی قدرومنزلت بڑھائینگے قبُول کرینگے اور رواج دینگے اور اِسی طرح اور ہندوستانی رؤسا اور اُمرا بھی جنکو خُداداد سُخن کا مزا ہے اور اُن کی طبع والا رسا ہے خُود بھی سخنور ہیں اور سُخن پرور ہیں اِس اعجوبۂ روزگار کو پسند کر کے مُؤلّف کو عزّت بخشینگے اور کتاب کو حُسنِ قبُولیّت عطا کرینگے۔ اب اِس بندۂ درگاہ سراپا گُناہ سیّد نصرت علی ابن جناب سیّد ابوالمنصُور امامِ فن مناظرہ اہل کتاب کی اِس کِتاب کے لئے یہ دُعا ہے اور بصدق دِل التجا ہے کہ آلٰہی جب تک زبان کو گویائی اور اُردُو کو روائی ہو یہ کتاب نایاب کہ لُغات اُردُو جامع ہے اور اَور صحت الفاظ کے واسطے بُرہان قاطع ہے تمام جہان کو ایسی پسند آئے کہ رُتبۂ جہانگیری پائے دیکھنے والوں کی آنکھوں میں نُور دے خریدار آنکے دِلکو سُرور دے۔

پنجابی اخبار لاہور

(۱۱ مئی ۱۸۷۸ء)

ارمُغانِ دہلی حال معرُوف بہ فرہنگ آصفیہ

مؤلّفہ مُنشی سیّد احمدؐ صاحب دہلوی مُصنّف کنزالفوائد وقایع دُرّانیہ انشار ہادی النسا وغیرہ وغیرہ

نظم

پُہنچا ہمیں ارمُغانِ دِہلی ۔ ماشاء اللہ زبانِ دِہلی

سچ کہتا ہُوں میں اِس ارمغاں سے ۔ دوچند ہوئی ہے شانِ دِہلی

ہے تیغِ سخُن کی بن گئی برق ۔ جادُو ہے کوئی فسانِ دِہلی

سیّد احمدؐ یہ کہہ رہے ہیں ۔ دِہلی ہے تن اور میں جانِ دِہلی

ہر فِقرہ میں دِل رُبائیاں ہیں ۔ کُھب جاتی ہے دِل میں آنِ دِہلی

اخبارات

ارمُغانِ دِہلی میں کیا کیا ہے؟ اِس سوال کا جواب اِس سے بہتر نہیں ہوسکتا جو خُود مُصنّف نے دیا ہے اور وُہ یہ ہے:-

"تذکیر و تانیث کی تمیز اہل دہلی اور لکھنؤ کے مُوافق اِس میں موجُود ہے۔ زبانوں کا فرق اور اُن کی اصلیّت کا پتہ اِس سے ملتا ہے۔ عام مُحاورے اِس میں درج ہیں۔ خاص خاص مُحاورے اِس میں داخل ہیں۔ فقیروں کی صدائیں اِس میں سُنلو۔ سودے والوں کی آوازیں اِس میں دیکھ لو۔ دِل لگی اِس میں ہے۔ ظرافت اِس میں ہے۔ بعض بعض موقعوں پر جواریوں۔ ٹھگوں۔ دلالوں۔ چابکسواروں۔ بدمعاشوں۔ مُختلف پیشہ وروں کے وُہ چلتے چُلتے روزمرّے جنکے نہ جاننے سے اکثر اِنسان دھوکا کھاجاتا ہے۔ بہ ترتیبِ حرُوف اِس کتاب میں بھی شامل کردیئے ہیں۔ جو لفظ جس درجہ کے آدمیوں میں مروّج ہے وُہ اُنہیں کے نام سے لکھا گیا ہے۔ عورتوں کی بولی اِس میں نہیں چھوڑی۔ جاہلوں کی باتوں سے اِس میں پرہیز نہیں کیا۔ ہاں اگر چھوڑا ہے تو مغلّظات اور فحش کو چھوڑا ہے۔ اِس کتاب سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ سابق کے فُصحا نے کِن کِن مُحاوروں کو پسند کیا تھا اور اب کے فُصحا کونسے مُحاورے پسند فرماتے اور کون سے ترک کرتے جاتے ہیں عوام النّاس کونسے مُحاوروں کا اِستعمال کرتے ہیں اور خاص آدمی کون کون سے لفظوں سے بچتے اور کون کون سے لفظوں کو داخلِ روزمرّہ کرتے جاتے ہیں۔ پنڈت جی مہاراج کِن شبدوں کو سُنکر آنند ہوتے ہیں اور مُنشی جی صاحب و مولوی صاحب قبلہ کِن لفظوں پر فخر کرتے ہیں ہندی کے کبیشر اپنے دوہوں۔ گیتوں۔ ٹُھمریوں کبِتوں وغیرہ میں کون سے اِلفاظ برتتے ہیں۔ اُردُو کے شاعر کونسے کہانیوں پہیلیوں کہاوتوں میں کِس قِسم کے الفاظ زیادہ لاتے ہیں۔ اور حال کی بول چال میں کِس قِسم کے۔ کون کون سے الفاظ متروک ہوگئے اور کون کون سے اِن کی جگہ قایم ہوئے۔ اِس زمانہ میں کِس قِسم کے الفاظ داخل زبان کئے جاتے ہیں اور کِس قِسم کے خارج +

ہندی لُغتوں کے مادّے کی تحقیق اکثر سنسکرت پالی پراکرت سے لیکر پُرانی فارسی تک جہاں سے اِن دونوں کا ایک ہونا ثابت ہے کی گئی ہے۔ اور اگر ہندوستانی قدیمی زبان کا کوئی لفظ آیا ہے تو اُس کو بھی جتا دیا ہے کہ یہ سنسکرت کے رواج سے پہلے کی نشانی ہے +

فلولجی یعنی علم زبان کے وزیعہ سے جن الفاظ کا ایک ہونا ثابت ہوا ہے اُنکو بالتّفصیل مع دلایل لکھدیا ہے۔ اِسی طرح فارسی الفاظ کا زبانِ ژند یا ژند اور دساتیر تک سے پتا لگایا ہے۔ جن تُرکی لفظوں نے ہندوستان میں رہ کر دوسرا لباس پہن لیا تھا اور اپنی اصل سے بالکل مُغایرت پیدا کرلی تھی اُنکا سراغ بھی لگا دیا ہے +

غرض عربی الفاظ کے ساتھ عربی مادّے۔ ہندی کے ساتھ ہندی۔ تُرکی کے ساتھ ترکی انگریزی کے ساتھ انگریزی لکھے گئے ہیں اور جہاں تک ہماری عقل ہمارے تجربے ہماری

تقاریظ

واقفیت نے کام دیا ہے وہاں تک ہم نے اکثر اصطلاحوں کی وجہ تسمیہ اور اکثر لغات کے مخرج اور ہر ایک فعل کے اشتقاق کو ہاتھ سے نہیں جانے دیا ہے" +

جو کچھ مصنف نے اس جواب میں دعویٰ کیا ہے بیشک اُسکی تصدیق کتاب سے ہوتی ہے جس مدعا کو آغاز کیا ہے نہایت ہی خوبی سے انجام کو پہنچایا ہے۔ ایسی کتاب نہ پہلے کبھی دیکھی نہ سُنی۔ ہم نہیں کہسکتے کہ ہندوستانیوں کو اِسبات کا خیال نہ تھا کہ وُہ اپنی زبان کی تکمیل کے واسطے ڈکشنری بنائیں یا مصطلحات لکھیں البتہ چند مصنفوں نے اِس فن میں قلم اُٹھایا ہے اور خوب ہی خونِ جگر کھایا ہے مگر یہ دولتِ خداداد صرف منشی سید احمد صاحب دہلوی کو ہی نصیب ہوئی کہ ایسی بے نظیر کتاب اُس کی طبیعت و قلم سے نکلی بیشک مصنف نے اپنے ہموطنوں پر بڑا احسان کیا کہ اُن کی ایک بڑی بھاری ضرورت کو رفع کیا۔ جو لفظ عوام بلکہ خواص کے نزدیک بھی مُہمل سمجھے جاتے تھے مصنف نے اُن کے ایسے معنی بتلائے ہیں کہ عقلِ سلیم اُن کو تسلیم ہی کرتی ہے مثلاً آنا ہر ایک شخص یہی جانتا ہے کہ آنا مصدر ہے جسکا ترجمہ فارسی میں آمدن ہے۔ اِس سے زیادہ کوئی نہیں جانتا اِس صاحب کمال نے ۵۵ نمبروں میں اِس کے معنی دیئے ہیں اور ہر ایک نمبر میں چھے چھے سات سات مرادف لفظ بیان کئے ہیں اور کسی نمبر میں غیر مرادف یعنی مختلف معانی بیان کئے ہیں گویا کئی سو مواقع اِستعمال کے ایک ادنےٰ لفظ کے لئے بتا دیئے سبحان اللہ کیا تلاش ہے اور یہ اور بھی غضب کیا ہے کہ تمام کتاب میں جس لفظ کے معنی دیئے ہیں ہر ایک کی سند کلامِ اساتذہ سے ضرور دی ہے اِستناداً جس قدر اشعار اِس میں لکھے گئے ہیں اگر اُن کو ایک جا جمع کیا جاے تو وہ بھی بجائے خود کلامِ اساتذہ کا ایک مجموعہ ہے یا سفینہ اشعار۔ پہلے لُغات جمع کرنا پھر اُن کے معنی دینا اور اِن معنوں کی سند کے واسطے اساتذہ کے اشعار تلاش کرنا اور شعر بھی ایک نہیں آٹھ آٹھ نو نو دس دس بیشک بڑے ہی عالی دماغ آدمی کا کام ہے +

اگر یہ لائق مصنف ایک شعر بھی سند میں نہ لکھتا تو محلِ اعتراض نہ تھا کیونکہ وہ خود اہلِ زبان ہے اُسکا قول مستند ہے پھر بھی اُس نے تحقیق کا مرتبہ آسمان پر پہنچا دیا اور ناممکن کو ممکن کر دکھایا جتنے مشہور یا غیر مشہور دیوان ہیں گویا سب اُس کو نوکِ زبان ہیں بلکہ یہانتک کہ زمانۂ حال کی تصنیفات پر بھی اُس کو نظر ہے چنانچہ اُردو کی پہلی کتاب کے فقرے بھی نقل کئے ہیں۔ پنجابی اخبار میں منشی غلام محمد اسسٹنٹ کی ایک غزل چھپی تھی اُس کا ایک شعر ؎

لائے جاکر اُسے پرستاں سے ۔۔۔ آدمی کیا ہیں ایک بلا ہیں ہم

لے لیا ہے۔ پچھلے دنوں جو انجمن پنجاب میں قدرتی مضامین پر حسب الایمائے صاحب ڈائرکٹر بہادر سررشتہ تعلیم پنجاب مشاعرہ ہوا کرتا تھا اُس کے اشعار بھی موجود ہیں۔ آفریں ہے مصنف کی تلاش پر کہ اُس نے کوئی دقیقہ نہیں چھوڑا۔ ایسی کتاب دس بارہ برس سے کم میں کیا بنی ہوگی +

اخبارات

اِس میں کچھ شک نہیں کہ یہ کام ایسے شخصوں کا ہے جنکے قوائے جسمانی اور دل و دماغ نہایت ہی قوی ہوں۔ اور اِس میں بھی شک نہیں کہ اگر ایسے شخص کی اور اُس کی محنت و عرق ریزی کی داد نہ دیجاے اور اُس کی قدر نہ کیجاے تو عجب نہیں کہ اُس کے دماغ میں خلل آجائے۔ مدعا یہ کہ لغاتِ اُردو (اُردو زباندانی کا سلسلہ) کے چھے حصے ہیں۔ پہلا اُن میں سے ارمغانِ دہلی ہے یہ بھی چار حصوں میں ہے اِن میں سے پہلا حصہ چھپ گیا ہے باقی حصوں کا چھپنا خریداروں کی توجہ پر منحصر ہے۔ اگر خریداروں نے توجہ نہ کی تو بڑا ہی افسوس ہے اِس وقت ہمیں سر ولیم میور صاحب یاد آتے ہیں اگر وہ ہوتے تو مصنف شرطیہ چھاپنے کا وعدہ نہ کرتا۔ کتاب کی خوبی کے لحاظ سے ہم کو اب بھی اُمید ہے کہ سررشتہ تعلیم پنجاب و ممالک مغربی و شمالی و اودھ اِسکی ضرور قدر کرے گا۔ یہ حصہ کاغذ ۲۰ + ۲۶ کے آٹھویں حصہ کی تقطیع پر ۱۵۶ صفحہ میں ختم ہوا ہے اور قیمت اِس کی ۱۲/ ہے +

ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ ملاحظۂ ناظرین کے واسطے کسی قدر عبارت اِس کتاب کی نقل کریں۔ اور بہتر تو یوں ہے کہ آنا ہی کی بحث ہو + + + **آنا** + + + (۲۱ نمبر سے ۲۲ نمبر تک) یہ مشتے نمونہ از خروارے ہے +

ہم مصنف صاحب کی عنایت کے شکریہ پر اپنے ریویو کو ختم کرتے ہیں کہ اُنھوں نے ہمیں اپنی بیش بہا کتاب کا نسخہ عنایت فرمایا۔ اور یہ بھی التماس کرتے ہیں کہ لغات پر اعراب دینے میں قدر زیادہ تکلیف اُٹھائیں اگرچہ اہلِ زبان کے لئے اِسی قدر کافی ہے مگر غیر زبان والوں کے حق میں اعراب بہت مفید ہیں +

اخبارِ انجمنِ پنجاب لاہور

۱۷ مئی ۱۸۸۸ء

ارمغانِ دہلی حال معروف بہ فرہنگِ آصفیہ

بار ہا جس کتاب کا ذکر ہم نے لکھا۔ جسکے اشتہار لکھے اور جسکے نمونے تحریص و ترغیبِ ناظرین کے لئے اور افادۂ شائقینِ زبان کی غرض سے شایع کرتے ہیں اُسکا پہلا حصہ بارے اب چھپ کر شایع ہوا۔ جس دلبرِ جاں نواز اور نگارِ رنگیں ادا کے جمال کا مدتوں سے شوق دامنگیر تھا وہ اب جلوہ افروز ہوا۔ شائقانِ دیدار کی منتظر آنکھوں کو اُس کے دیکھنے سے نور اور دِل کو سرور حاصل ہوا۔ اللہ اللہ کتاب کیا ہے ایک چمنستانِ سخن یا ایک سراپا معطر گلزار ہمیشہ بہارِ معنی ہے جسکی خوش آیند لپٹ اور روح افزا مہک سے دماغ دل و جاں معطر ہوا جاتا ہے۔ سید احمد صاحب نے بیشک کام کیا ہے۔ کام بھی وُہ کام جو آجتک کسی سے نہ ہوا تھا۔ بہتیرے محقق عالم فاضل زباندان ہندوستان میں گزر گئے کسی نے کاہل توجہ زبانِ اُردو کی خاص و عام بول چال کے منضبط کرنے اور مصطلحات اُردو کے یکجا فراہم کرنے اور اُن کے مختلف مواقع اِستعمال کی تشریح کی طرف مبذول نہیں کی تھی۔ یہ کام سید احمد

تقاریظ

صاحب نے بہترین طرح سے کرکے دکھایا اور نہ صرف اپنے اہلِ وطن کے سر پر وہ احسان
کیا جس سے وہ کبھی سبکدوش نہیں ہو سکتے بلکہ آیندہ نسلوں کے لئے بھی ایک ایسا خزینۂ
معنی چھوڑا جسکی قدر لاکھ خزاینِ زروجواہر سے زیادہ اُنہیں کرنی چاہیئے کیونکہ اگر یہ پارہائے
سنگ و معدن ہیں تو وہ پارہائے دماغ و لختِ جگر ہیں اور ان کا فایدہ اگر ظاہری ہے
تو اُنکا اصلی اور دماغی +

اُردو زبان میں ایک روشن ضمیر گورنمنٹ کے سایۂ مرحمت میں دن بدن ترقی ہوتی جاتی
ہے آج سے پندرہ بیس برس پیشتر کی حالت دیکھو اور آج کی دیکھو تب سے ابتک
زمین و آسمان کا تفاوت پاؤگے۔ زبانِ اُردو میں بوجہ کثرتِ تعلقات اور کثرتِ میل جول
و آمدورفتِ باشندگانِ مختلف اقطاع و اکنافِ طبقاتِ ہندوستان کے مختلف زبانوں کے
بولے جانے اور مختلف زبان والوں کے ایک دوسرے کے مقابل آنے اور باہم ملنے
سے بیشمار تبدیلیاں ہوتی جاتی ہیں اور اس کثرت سے اُس میں طرح طرح کے خیالات کا گزر
ہوگیا ہے کہ کثرت اُن خیالات کی باندازۂ وسعتِ ملک و کثرتِ میل جول باہمی اشخاصِ مختلف
مقاماتِ ہند ہے۔ یہ بات ہندوستان سے زایل نہیں ہو سکتی بلکہ جوں جوں شایستگی بڑھتی
جاسے گی تعلقات لوگوں کے زیادہ ہوتے جائینگے ربط و ضبط مختلف ممالک ہندوستان
کے لوگوں کا بڑھتا جاسے گا اور اُنہیں زیادہ زیادہ موقع باہم ملنے کا حاصل ہوگا ہماری
زبان میں بیشمار تبدیلیاں ہوتی جائینگی اور نئے نئے خیالات کے الفاظ نئے نئے محاورات
نئے نئے مصطلحات ہماری زبان میں بھرتی ہوتے جائینگے اصلی متوطنانِ انگلینڈ کی
زبان ولب ولہجہ پر جو فاتحانِ روم نے اثر کیا۔ عرب کے اولوالعزموں نے جو فارس کی
زبان پر کیا اور فارس نے جو ہندوستان پر کیا مقابلہ میں اُس سے بہت زیادہ اثر ساکنانِ
ممالکِ مختلفہ کے میل جول اور لوگوں کی کثرتِ آمدورفت و تعلقاتِ مقاماتِ مختلف سے
ہندوستان کی عام زبان پر جو بلاشبہ زبانِ اُردو ہے ہوا۔ غرض اُردو چار حرفوں کا ایک
لفظ اپنے معنی میں ایسا وسیع ہو گیا ہے کہ اُس زبان میں خیالات کی وُسعت کا کچھ ٹھکانہ
نہیں رہا۔ جیسے ہندوستان میں مذہبوں۔ عقیدوں۔ قوموں۔ ذاتوں۔ عادتوں۔ رسموں
رواجوں کا کچھ ٹھکانہ نہیں۔ ویسے ہی یہ خیالات نامحدود اور بے ٹھکانہ ہیں۔ اسی پر وسعتِ
زبانِ اُردو کا اندازہ کرلینا چاہیئے +

زبانِ اُردو اب سوداؔ و میرؔ کے زمانہ کی زبان نہیں رہی نہ دردؔ و ناسخؔ کے زمانہ کی زبان رہی
ہے نہ ہم یہ کہسکتے ہیں کہ ذوقؔ و مومنؔ و غالبؔ کا زمانہ اُس کے لئے ایک سدِ سکندری
اور حدِ فاصل باندھ گیا کہ اُس کے آگے یہ زبان ترقی کرنے اور وسعت اختیار کرنے نہ پاوے
گو مانا کہ پچھلا زمانہ اُس کے لئے عروج کا زمانہ تھا۔ زبانِ اُردو تغیر پذیر رہی اور رہے گی اور
باندازہ اُس کے تغیر کے اُسکی ترقی سمجھنی چاہیئے +

اخبارات

یہ فال مُلک کے لئے ہم کسیطرح بُری نہیں کہسکتے کیونکہ زبان بلاشبہ وُہی وسیع ہے اور اُس
میں ہر ایک طرح کی ترقی علمی ہو سکتی ہے جسکی کتابِ لُغات میں سب ہی کچھ پایا جاسے اور
ہر ایک خیال ہر ایک ادا ہر ایک رنگ ہر ایک مضمون کا لفظ اُس میں ملے اور اُس لفظ
کی تشریح و تاویل کے سمجھنے کے لئے غیر مُلک کے کُتب لُغات کے دیکھنے کی ضرورت نہ ہے
جہانتک کہ الفاظ مروجہ و مُصطلحاتِ زبانزدِ باشندگانِ مُلک کا تعلق ہے +

اب ناظرین قیاس کرسکتے ہیں کہ ایسی جامع زبان کی جیسی کہ زبانِ اُردو ہے کتابِ لُغات
تصنیف کرنا کس قدر مُشکل کام ہے اور اُسی دعوے کو ثابت کر دکھانا جو عنوانِ کتاب پر
درج ہے کہ اُس میں ہندوستانی خاص و عام بول چال کے عربی۔ فارسی۔ ترکی۔ ہندی
لُغت اور اُن کے مادّے۔ طبعیات و فلسفہ کے ضروری مسئلے۔ علم زبان یعنی فلالوجی
کے نکتے۔ اُردو صرف ونحو کے قاعدے مروجہ رسمیں مع امثلہ نظم ونثر درج ہیں کچھ سہل کام
نہیں مُصنّفینِ نفایس اللُغات۔ دریائے لطافت مخزن الفواید۔ لُغات صہبائی وغیرہ کو کیا
دِقّتیں پیش آئی ہونگی جو مُصنّفِ ارمغانِ دہلی کو بے شبہ واقع ہوئی ہونگی کیونکہ اُس زمانہ
میں اور اب کے زمانہ میں زمین و آسمان کا فرق ہے اور باوصف اِسکے بھی تو ہم دیکھتے ہیں
کہ وُہ کتابیں سب کی سب نامکمّل ہیں اور یا تو اُن میں غلطیاں موجود ہیں جو دیکھنے سے صاف
معلوم ہوتی ہیں یا تحقیقات کا وُہ پایہ اُنہیں حاصل نہیں جو ہونا چاہیئے تھا۔ اُن کتابوں کی
بے ترتیبی اور بے ڈھنگے پن کو قطع نظر رکھئے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اگلے زمانہ کے صاحب تصنیف
نتیجۂ سیر و سفر و سیاحت و تجربۂ چشم دیدِ اکناف و اطرافِ عالم نہ سمجھتے تھے بلکہ زیادہ تر ایک
گوشہ میں حصار باندھکر بیٹھے رہنے اور دس پانچ کتابوں پر کمی بیشی کرکے اور اُس میں اپنا
مصالحہ لگاکر کوئی بات لکھدینے کو تصنیف سمجھتے تھے۔ پس ترقی وُہ خاک کرتے نتیجہ یہ ہے کہ
معدودے چند کُتبِ لُغات جو اُردو میں ہیں بہت کچھ باہم مطابق ہیں اور ایک مُنصف
آدمی جسکی نظر تحقیق پر ہو مُشکل یہ بات کہسکے گا کہ ایک کتاب نے دُوسری پر ترقی کی +
انگریزی مُصنّفینِ کُتبِ لُغات اُردو کے حق میں ہم کچھ بہت بہتر نہیں کہسکتے یہی کچھ حال اُن کا
بھی ہے گو اُن کے اُصولِ تحقیق بلاشبہ زیادہ تر قابلِ توصیف و قابلِ اعتبار ہیں۔ فاربس۔
شیکسپیر۔ ہنٹر وغیرہ سب نے زیادہ تر کام مُترجمی کیا ہے تصنیف کا حق ادا نہیں کیا۔ تازہ
تازہ تحقیقاتِ مقامی بنسبتِ الفاظ اُنہیں کب مُیسّر ہوئی۔ وہ اپنی کتابوں کے لئے چار پانچ
مولویوں دو چار پنڈتوں کچہری کے مُنشیوں بیتال پچیسی پریم ساگر باغ و بہار آرایشِ محفل
وغیرہ کے مشکور ہیں اِس گفتگو سے اِس بات کا سمجھانا ہمارا مقصُود نہیں کہ ہم قطعی منکر اُن تصنیفات
کے نفع کے بہ حیثیتِ کُتبِ لُغات ہیں۔ نہیں ہم خوب جانتے ہیں اور اِس بات کو مانتے ہیں کہ
وہ کتابیں جس مطلب کے لئے بنی ہیں یعنی انگریزوں اور غیر باشندگانِ ہندوستان کے
سکھانے کے لئے وُہ غرض اُس زمانہ میں جس میں وُہ بنائی گئیں اُس سے بہتر طور سے

تقاریظ

حاصل نہ ہوسکتی تھی جو اُنہوں نے کی۔ لیکن یہ امر اوسے ہے۔ ضروریاتِ زبانِ اُردو اُن سے رفع نہیں ہوئیں +

پس جب اُردو کُتبِ لُغات کا یہ حال تھا اور انگریزی کُتبِ لُغاتِ اُردو کی یہ صورت تھی تو وقت تھا کہ کوئی مُلک کا دوست اِسطرف توجّہ کرتا اور اپنی مُلکی زبان کی آراستگی و انضباط اور اُسکے اِستحکام کی غرض سے ایک ایسی کتابِ لُغات بناتا جو حاوی کُل الفاظ محاورات مسائل و نِکات کی ہو جو متعلّق اُن الفاظ و محاورات سے ہوں۔ اُردو زبان اِس وقت ایک بُتِ عُریان کی مثال تھی جسے مُصنّفِ کتاب نے زیوراتِ مُرصّع و مکلّل سے آراستہ اور لباسِ نفیس و دلکش سے پیراستہ کیا اور اُس بُت کی دِلربائی اور مرغوبی کو اِس طرح ترقّی دی۔ بیشک یہ سہل کام نہیں ہے اور ہر کسی سے اِسکا ہونا ممکن نہیں +

مُصنّف کا اصلی منشا جو اِس کتاب کی تصنیف سے تھا اُسکے مُطابق کتاب چھے سات ہزار صُفحہ پر جاکر پھیلتی تھی جسکے دو ہزار صُفحات تقطیعِ کلاں کے ہوتے۔ مُصنّف نے اُس پر یہ شرط لگائی کہ چار سو خریداروں کی درخواست آنے پر اِس ضخیم کتاب کو چھاپ دے۔ کئی مہینے تک اشتہار دلاتے رہے چنانچہ ہم نے بھی بنظرِ تشویقِ اہلِ علم و فضل اُس کے مطالبِ مُفید کو بمراتب شایع کیا لیکن اہلِ مُلک کی قدردانی دیکھئے کہ ایسی محنت و تگاپو پر صرف تین درخواستیں تمام ہندوستان میں سے مُصنّف کے پاس پہنچیں۔ خیال کرنا چاہئے کہ جو شخص خونِ جگر کھا کر مُلک کے لئے ایک عُمدہ کام کرے اور اہلِ مُلک اُس کی یہ قدردانی کریں تو اُس کی ہمّت اور حوصلہ کو کیا خاک تقویت پہنچے گی۔ لیکن آفرین ہے مُصنّف پر کہ اُس نے اپنا شوق کم نہ کیا اور کمرِ ہمّت چُست باندھے رہا۔ اصل کتاب کو بنظرِ تخفیفِ مصارف ۵۰ جُزو پر لاکر چار حصّوں میں مُنقسم کر دیا اور اُسکا پہلا حصّہ اب شایع ہوا ہے جس کا ریویو ہم لکھ رہے ہیں +

پہلے حصّہ میں تقریبًا دو ہزار لُغت اور مُحاورے لکھے گئے ہیں اور اُن کے ثبوت میں سوا دو سو شعرائے مستندِ اُردو کے اشعار اور ڈیڑھ سو گیت۔ دوہے۔ کہاوتیں۔ پہیلیاں۔ بھجن وغیرہ تمثیلاً درج کئے گئے ہیں۔ لکھا ہے کہ ہر ایک حصّہ بشرطِ فراہمیِ خریداراں چھے مہینے شایع ہوگا۔ ارمغانِ دہلی میں جو کچھ موجود ہے اُسکی کیفیت کتاب سے ذیل میں درج کیجاتی ہے +

تذکیر و تانیث کی تمیز اہلِ دہلی اور لکھنؤ کے مُوافق اِس میں موجود ہے۔ زبانوں کا فرق اور اُن کی اصلیت کا پتا اِس سے لگتا ہے۔ عام مُحاورے اِس میں درج ہیں۔ خاص مُحاورے اِس میں داخل ہیں۔ فقیروں کی صدائیں اِس میں ہیں۔ سُسلہ سودے والوں کی آوازیں اِس میں دیکھ لو۔ دل لگی اِس میں ہے۔ ظرافت اِس میں ہے۔ بعض بعض موقعوں پر جواریوں۔ ٹھگوں۔ دلالوں۔ چابکسواروں۔ بدمعاشوں مُختلف پیشہ وروں کے وہ بولتے چلتے روزمرّے جنکے نہ جاننے سے اکثر اِنسان دھوکا کھا جاتا ہے بہ ترتیبِ حرُوف اِس کتاب میں شامل کر دیئے ہیں۔ جو لفظ جس درجہ کے آدمیوں میں مروّج ہے وُہ اُنہیں کے نام

اخبارات

سے لکھا گیا ہے۔ عورتوں کی بولی اِس میں نہیں چھوڑی۔ جاہلوں کی باتوں سے اِسمیں پرہیز نہیں کیا ہاں اگر چھوڑا ہے تو مُغلّظات اور فُحش کو چھوڑا ہے۔ اِس کتاب سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ سابق کے فُصحا نے کن کن مُحاوروں کو پسند کیا تھا اور اب کے فُصحا کونسے مُحاورے پسند کرتے اور کونسے متروک سمجھتے جاتے ہیں۔ عوام النّاس کون سے مُحاوروں کا اِستعمال کرتے ہیں اور خاص آدمی کون کون سے لفظوں سے بچتے اور کون کون سے لفظوں کو داخلِ روزمرّہ کرتے جاتے ہیں پنڈت جی مہاراج کن شبدوں کو سُنکر آنند ہوتے ہیں اور مُنشی جی صاحب و مولوی صاحب قبلہ کن لفظوں پر فخر کرتے ہیں۔ ہندی کے کبیشر اپنے دوہوں۔ گیتوں۔ ٹھمریوں۔ کبتوں وغیرہ میں کون سے الفاظ برتتے ہیں۔ اُردو کے شاعر کون سی کہانیوں۔ پہیلیوں۔ کہاوتوں میں کس قسم کے الفاظ زیادہ لاتے ہیں اور حال کی بول چال میں کس قسم کے۔ کون کون سے الفاظ متروک ہو گئے اور کون کون سے اُن کی جگہ قایم ہوئے۔ اِس زمانہ میں کس قسم کے الفاظ داخلِ زبان کئے جاتے ہیں اور کس قسم کے خارج +

ہندی لُغتوں کے مادّے کی تحقیق اکثر سنسکرت و پالی۔ پراکرت سے لیکر پُرانی فارسی تک جہاں اِن دونوں کا ایک ہونا ثابت ہے کی گئی ہے اور اگر ہندوستانی قدیمی زبان کا کوئی لفظ آیا ہے تو اُس کو بھی جتایا ہے کہ یہ سنسکرت کے رواج سے پہلے کی نشانی ہے۔ فلولجی یعنی علمِ زبان کے ذریعہ سے جن الفاظ کا ایک ہونا ثابت ہوا ہے اُن کو بالتّفصیل مع دلایل لکھدیا ہے۔ اِسی طرح فارسی الفاظ کا زبانِ ژند یا پاژند اور دساتیر تک سے سُراغ لگایا ہے جن تُرکی لفظوں نے ہندوستان میں رہ کر دوسرا لباس پہن لیا تھا اور اپنی اصل سے بالکل مُغایرت پیدا کر لی تھی اُنکا سُراغ بھی لگا دیا ہے غرض عربی الفاظ کیساتھ عربی مادّے ہندی کے ساتھ ہندی۔ تُرکی کے ساتھ تُرکی۔ انگریزی کے ساتھ انگریزی لکھے گئے ہیں اور جہاں تک ہماری عقل ہمارے تجربے ہماری واقفیّت نے کام دیا ہے۔ وہاں تک ہم نے اکثر اِصطلاحوں کی وجہ تسمیہ اور اکثر لُغت کے مخرج اور ہر ایک فعل کے اِشتقاق کو ہاتھ سے نہیں جانے دیا ہے۔ کہیں تاریخ سے کام لیا ہے تو کہیں رسم و رواج اور خیالاتِ ہند سے۔ اِسکے سوا جو حرُوف ہندی زبان میں باہم بدلتے ہیں یا فارسی اور ہندی میں اُن کا یکساں بدل پایا جاتا ہے اُنہیں بعض ایسی مُشکلات حل کرنیکے واسطے جنمیں صرف حوالہ پر لوگ چونکینگے حرُوفِ تہجّی کے حرفوں کے ساتھ لکھدیا ہے ہر ایک مُحاورے کی سند حتّی الوسع کلامِ شعرا و ضرب الامثال۔ روزمرّہ گفتگو۔ گیت۔ کبت۔ دوہے۔ پہیلی۔ مکری۔ بھجن وغیرہ سے دی ہے اگر کسی مثال میں موقع آگیا ہے تو پھبتیوں اور ذُومعنیوں سے بھی قلم کو نہیں روکا ہے۔ بچّوں کے کھیل چھوڑے ہیں نہ عورتوں کے کوسنے اور دُعائیں۔ جو مُحاورے کسی اور زبان سے ترجمہ ہو کر اُردو میں رواج پا گئے ہیں اُنکو بھی جتا دیا ہے۔ اِس کتاب کی ترتیب

تقاریظ

میں ناظرین کے واسطے بہت سہولت دی گئی ہے اور انگریزی ڈکشنریوں کیطرح لُغت اور اُسکے مُشتقات کے ساتھ تجنیس حرفوں کا لحاظ رکھا گیا ہے جو جُملے جس لُغت کے مُتعلق ہیں وُہ اُسی کے ساتھ درج کیئے گئے ہیں۔ اصل لُغت عربی[1] خط میں اُسکے مُشتقات فارسی خط میں اور اُسکے معنی اور مثالیں قلموں اور شروع سطر کے فرق سے معرضِ تحریر میں آئی ہیں اُن رسموں اور لُغتوں پر زیادہ غور کی گئی ہے جو عام عورتوں میں بالفعل رائج ہیں اور جہاں تک مُمکن ہوا ہے اُن کی رسموں کے رواج کا زمانہ اور باعث بھی لکھا گیا ہے جو ضرب المثل کسی مُحاورے سے مُتعلق ہے وُہ مُحاورے میں اور جو کسی لفظ کی مثال سے تعلق رکھتی ہے وہ مثال میں دی گئی ہے ہر ایک مُحاورے کی مثالیں اُنہیں لوگوں کی بول چال میں دی گئی ہیں جنسے وُہ مُتعلق ہے بچوّں کے کھلانے کے فقرے۔ لوریاں کھیل وغیرہ بھی کہیں مثال میں کہیں ترتیب میں جہاں جیسا مُناسب ہوا ہے لکھّے گئے ہیں عورتوں کے پہننے بھی مع وجہ تسمیہ اور وقتِ رواج داخل کئے گئے ہیں۔ بھنگڑ اِس میں دھرے ہیں۔ شرابی اِس میں تنکار رہے ہیں۔ ضلع جُگت۔ چھبن۔ مرہٹی۔ بارے انملیاں دو سخنے کہہ مکریاں۔ جو کچھ چاہو اِس میں نکال سکتے ہو صرف فلولجی ہی نہیں بلکہ فلاسفی سے بھی اِسمیں بہت کچھ مدد لی گئی ہے اور جو مُحاورے آیندہ رواج پانیکے قابل ہیں اُنپر بھی لحاظ کیا گیا ہے ؂

جہانتک کہ ہمنے اِس کتاب کو دیکھا جو دعوے مُصنّفِ کتاب نے کئے ہیں اُن کو اپنے امکان کے مُطابق بخوبی ثابت کر دکھایا ہے ایک حرف مصدر آنا ہے جسکے ٥٥ مُختلف مواقع استعمال بتائے گئے ہیں۔ سب جانتے ہیں کہ آنا ایک مصدر ہے لیکن اُس کے ہر ڈھنگ اور ہر پہلُو کے مواقع بہت کم جانتے ہیں۔ اِس بسیط کتاب میں ہر ایک موقع اور جائے اِستعمال کی تفصیل بہ سند کلامِ اساتذہ دی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ کہاں کہاں کیونکر اور کس طرح یہ لفظ مُحاورے اور بول چال میں کام میں لایا جاتا ہے۔ ایک اِسی نقطہ پر کیا مُنحصر ہے جس لفظ کا پیچھا پکڑا ہے اُسکی جُملہ باریکیاں اور تمام مواقع اِستعمال اچھّی طرح سے بتائے اور ذہن نشین کئے ہیں۔ آنکھوں کے مُتعلق چالیس صفحے لکھّے ہیں۔ یہی بجائے خود ایک رسالہ ہے۔ آنکھ لگنا۔ آنکھ چُرانا۔ آنکھیں بدلنا۔ آنکھیں دکھانا۔ آنکھیں بھر آنا۔ آنکھوں میں رکھنا۔ آنکھوں میں خاک ڈالنا۔ آنکھوں میں رات کاٹنا۔ آنکھوں میں خار گُزرنا۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پڑنا۔ آنکھوں میں چربی چھانا۔ آنکھوں سے آنکھیں ملانا۔ آنکھوں میں پھرنا۔ آنکھوں پر پٹّی باندھنا۔ آنکھوں کا تیل نکالنا۔ آنکھوں کا کاجل چُرانا۔ آنکھوں کے تارے چھٹنا سب ہی کچھ لکھ ڈالا ہے۔ اِسی کو اگر گِننے لگیں تو صفحہ تمام ہو جائے اور آنکھوں کا قضیّہ تمام نہ ہو۔ اور پھر لُطف یہ ہے کہ صرف گِنتی ہی تو نہیں گِنا ئی۔ ہر ایک موقع اِستعمال کے لئے شعرائے مُستند کی سندیں اور مُصنّفینِ مُسلم الیاقت کے کلام تائید میں لکھے ہیں۔ اِس امر کا کہنا ناممکن ہے کہ اِس کتاب میں غلطیاں نہ ہونگی۔ اور مُصنّف نے کہیں نہ کہیں چُوک نہ کھائی ہوگی لیکن خیال کرنا

اخبارات

چاہئے کہ اُس نے کیسا بڑا کام اپنے ذمّہ لیا اور کرکے دکھایا ہے۔ زبان کی تحقیق خصوصاً اُردو کی موجودہ حالت میں زبانِ اردو کی تحقیق نہایت مُشکل کام ہے۔ مُصنّفِ کتاب نے کوئی تھوڑا کام نہیں کیا کہ کتابِ لُغات اِس زبان کی ایسے ساز و سامان سے لکھی۔ اُس سے جو کچھ ہو سکتا تھا اُس نے کیا اور وہ اپنی محنت اپنی جانکاہی اپنی تحقیقات کے لئے مورد بڑی بھاری تحسین و آفریں کا ہے۔ اب یہ کام مُلک کے لائق لوگوں کا ہے کہ دیکھیں کہ آیا اُس سے بہتر وہ اِسکام کو کر سکتے ہیں یا اِس میں کوئی ترقی دیکر اُس میں کوئی اور بات پیدا کر سکتے ہیں مُصنّف نے اپنے حیطۂ اِمکان کے مُطابق ایک کام کیا اوروں کا ہاتھ اُسنے اِس طور کا کام کرنے سے نہیں روکا نہ وہ منع کر سکتا ہے کہ لوگ ایک دُوسری کتاب لکھ کر اُس کے سارے کلام کو کاٹ نہ دیں اور اپنی ایک نئی کتاب اُس کی جگہ مُشتہر نہ کریں۔ یہ فقرات ہم اُن صاحبوں کی غور کے لئے لکھتے ہیں جو سیّد احمد صاحب کی کتاب پر کوئی اعتراض رکھتے ہوں۔ اور اُس کے سبب سے جو نیکنامی مُصنّف نے حاصل کی ہے اُس میں فرق لانا چاہتے ہوں۔ ہمارا دعوےٰ اس باب میں یہ ہے کہ سیّد احمد صاحب نے ایک بہت بڑا کام کیا اور نہایت مفید کام کیا جس سے زبانِ اُردو کو ایک تقویّتِ تازہ پہنچی۔ وہ اہلِ زبان صاحب تحقیق ہیں اُن کی کتاب بحیثیتِ مجموعی نہایت مُفید۔ نہایت عمدہ۔ نہایت مرغوب ہے۔ سیّد احمد صاحب کوئی بڑے آدمی بلحاظِ دولت و مال نہیں۔ اُن کی ہمت پر ہزار ہزار آفریں ہے کہ اُنہوں نے بدُون کسی کی امداد کے اور باوصف اُس قدر دانی اہل وطن کے جس کا ذکر ہم پیشتر لکھ چکے ہیں (کہ سارے ہندوستان سے کئی مہینے تک جب زور لگتا رہا تو تین درخواستیں کتاب کی آئیں) اِس کتاب کے چھاپنے کا اہتمام اپنے اُوپر لیا اور نہ صرف دماغی محنت اپنے اُوپر گوارا کی بلکہ زر بھی ایک ایسی اُمید پر صرف کیا جو بلحاظِ منفعتِ مالی کچھ بہت ہونہار معلوم نہیں ہوتی +

مُصنّف نے کتاب کے آخر میں اُن کتابوں کا حوالہ بھی دیا ہے جنسے اعانت اُنہیں اِس کتاب کی تصنیف میں حاصل ہوئی +

ہمیں یاد پڑتا ہے کہ اُردُو اخبارات کے فخر مُنشی جمیل الدین صاحب ہجر مالک لارنس گزٹ کے صحیفہ کے ساتھ بھی مولوی حکیم غلام مولیٰ صاحب قلق شاگرد رشید حکیم مومن خانصاحب مومن نے اِسی قسم کے لُغات کا ضمیمہ چند عرصہ تک چھپوایا تھا لیکن وُہ کام بھی ناتمام رہا۔ رہبرِ ہند لاہور میں بھی ایسا ہی کام شروع ہوا تھا وہ بھی کسی سبب سے ناتمام رہا۔ غرض بڑی خُوشی کی بات ہے کہ جو کام ابتک ناتمام رہا تھا جسپر لوگوں نے ہاتھ ڈالے لیکن جو تکمیل کو نہ پہنچا تھا اب سیّد احمد صاحب نے اپنی ذاتی اولو العزمی سے اُسکام کا انصرام کیا چُونکہ ارمُغانِ دہلی کا پہلا حصّہ مُشتہر ہو لیا اسلئے ہم بعید از انصاف سمجھتے ہیں کہ مُصنّفِ باکمال کے حق میں کوئی سفارش نہ کریں۔ ہمارے نزدیک مُلک اور گورنمنٹ دونوں کا فرض ہے

[1] اب عربی خط میں نہیں رکھا کیونکہ اور قومیں نہیں پڑھ سکتیں تھیں ×

تقاریظ

ہے کہ اِس اولوالعزم مُصنّف کی نہایت قدر کی جائے ۔مُلکی سوسائٹیوں سے ہمیں اُمید ہے کہ وہ اِسبات کو سوچیں گی کہ ایک شخص نے جو کچھ ایسا مالدار نہیں صرف اپنی ذات پر تکلیف اُٹھاکر اہلِ مُلک کے فائدہ کے لئے ایک ایسا بارگراں دماغی محنت اور صرفِ زر کا اختیار کیا اور علمِ انشائے اُردو کو ایک جانِ تازہ پہُنچائی پس کیا صلہ اسکی شاق محنت کا مُلک اُسے دے سکتا ہے +

گورنمنٹ کا فرض بلحاظِ نفع و بہبودِ رعایا اور اِس لحاظ سے کہ وُہ اعلےٰ سرپرست مُلک کی تعلیم کی ہے اور علم کی ترویج و شیُوع کی بڑی بھاری معاون ہے یہ ہے کہ مُصنّف کے نفعِ ذاتی اور مُلک کے عام فائدہ دونوں کو مدِّنظر رکھے ۔مُصنّف کا صلہ و اِنعامِ معقُول سے حوصلہ و جُرأت بڑھادے اور اُسے اُسکے ہم چشموں اور ابنائے وطن میں نشانِ اعزاز کا بطورِ مُناسب دیوے اور مُلک کے عام فایدہ کی تکمیل اِسطرح کرے کہ اِس کتاب کو سپردِ بیدار مغز افسران و مُتعلقین سررشتۂ تعلیم کے بغرض مُعائنہ حُسن و قُبح کتاب کرے اور جب اچھّی طرح اُسکا معائنہ ایسے لوگ کرلیں جنکی لیاقت اور قابلیّتِ زباندانی تمام مُلک تسلیم کئے ہوئے ہے تو اُس کے بعد نگرانیٔ کاملہ مکرر چھاپنے کی درخواست مُصنّف سے کرے ۔ایک مُلک کی مُشکل اور وسیع زبان کو حل کرنا ایک اِنسان کا کام نہیں ہے ۔طاقتِ بشری سے بالکل بعید ہے کہ ایک فردِ بشر سارے جہان کا بوجھ اپنے اُوپر لے اور اُس سے من کُل الوجوہ عہدہ براہوسکے ویبسٹر مُصنّفِ انگریزی لارج ڈکشنری جو کارنمایاں مُلک کے لئے کرگیا ہے وہ تنہا اُسکا کام نہیں ۔اُسکے بعد لوگوں نے بیشمار ترقّیاں اُسکی تصنیف میں کیں ۔اِسی طرح جانسٹن کی ڈکشنریاں اور اَور بہت سی کتبِ لُغات موجُود ہیں جو مُختلف فضلا کی وقتاً فوقتاً محنتوں اور جانکاہیوں کا نتیجہ ہیں گو نام اصل مُصنّف کا چلا جاتا ہے ۔کیا عجب ہے کہ سیّد احمد صاحب ہمارے مُلکی زبان کے ویبسٹر ہوں اور اب تک کوئی دُوسرا شخص اب تک اُن کے مُقابلہ میں پیدا نہیں ہوا وُہ کسی طرح مستوجب کم تعریف کے ویبسٹر کی نسبت نہیں ہوسکتے ۔اُنھوں نے ایک بڑا بھاری بوجھ اپنی گردن پر اُٹھایا اور اُس سے اپنی ہمّت و حوصلہ کے بمُوجب اچھّی طرح سے سبکدوش ہوئے اِسکے مُعاوضہ میں مُلک اور گورنمنٹ کو اُنکی اور اُن کے کلام کی اُس طور سے جو ہم نے بیان کیا قدر کرنی چاہئے تاکہ مؤلّفین و مُصنّفین کا حوصلہ بڑھے اور علم و فضل کا عام رواج ہندوستان میں ہو۔

ہمارا مُلک اپنی حالتِ موجُودہ میں بہت کچھ مُحتاجِ تقویّتِ گورنمنٹ اُن امُور میں ہے جو مُلک کی ترقّیٔ دماغی اور ترقّیٔ آسُودگی و دولت سے مُتعلّق ہیں جہاںتک دماغی ترقّی کا تعلّق ہے معلُوم ہوتا ہے کہ پچھلی گورنمنٹوں نے بھی مُصنّفین کی قدر نہیں کی ۔افسوس ہے کہ ہمارے مُلک کے شاعروں کو صرف شاعری کرنی آئی (کہ یہ بھی ایک بڑا جوہر ہے اور اُس میں بہت سے واقعی اہلِ کمال ہمارے مُلک میں ہو گُزرے ہیں) تصنیف کی طرف مُطلق

اخبارات

اُنھوں نے توجّہ نکی یہ کام جو آج ہم کرنے بیٹھے ہیں ذوق مومن غالب یا دیسی لیاقتوں کے شخصوں کے کرنیکا کام تھا اگر وہ اِسکام کو کرتے تو کیا ہی خُوب کرتے حضرت صہبائی نے جو اُسی زمانہ کے ایک برگزیدہ فاضل شخص تھے یہ کام کیا لیکن ناتمام بیتہ قدیمین صاحب کمال صاحب تصنیف ہوتے تو کیا بات تھی ۔اُنھوں نے جو کام اپنے کرنے کا تھا آیندہ نسلوں پر چھوڑا ۔ہم شکر کرتے ہیں کہ ایسے زمانہ میں ہوئے جو کوشش کرتا ہے کہ اپنے کرنے کا کام آئندہ نسل پر نہ چھوڑے ۔لیکن اُسکی یہ قابلِ تعریف کوشش کبھی سرسبز اور بارآور اُسوقت تک نہیں ہوسکتی جبتک کہ مُلک اور گورنمنٹ مُلک کے اُن لوگوں کی قدر نہ کرے جو فخرِ مُلک ہیں اور چُونکہ اپنے نوجوان سیّد احمد صاحب کو بھی ہم اِسی قسم کے لوگوں میں سے سمجھتے ہیں اِسلئے ہم مکرر دونوں کی توجّہ اُن کے نہایت مفید کارنامہ کی طرف دلاکر اُن سے داد اِس محنت کی چاہتے ہیں ۔گورنمنٹ کیطرف ہمارا خاص خطاب ہے کہ اسباب میں پچھلی گورمنٹوں کی نظیر اختیار نہ کرے اور وُسعتِ حوصلہ کو کام میں لاکر مُصنّفوں اور مُؤلّفوں کے حوصلہ کو بڑھاوے جس سے مُلک کا عام فایدہ ہو فقط

اخبارِ انجمنِ پنجاب لاہور

(۲۴- مئی ۱۸۸۸ء)

ارمُغانِ دہلی حال معرُوف بفرہنگِ آصفیہ

جس کتاب کا ہم نے ریویو پچھلے اخبار میں لکھا تھا اِس ہفتہ اُسکے بعض مقامات کو بطورِ انتخاب ہم ہدیۂ ناظرینِ اخبار کرتے ہیں جس سے اِس کتاب لاجواب کی خُوبی ناظرین کو بخُوبی معلُوم ہوگی اور ہمارے قولِ مُندرجۂ مضمُونِ سابقہ کی تصدیق ہوگی اِس تحریر کو ایک جزوِ مضمُون سابقہ تصوّر کرنا چاہئے +

+ +

(اِسکے بعد لفظِ آنکھ کے دس مُشتقات تین صفحوں میں پُورے پُورے نقل کئے ہیں جو ہم نے چھوڑ دیئے)

سفیرِ ہند امرتسر

(یکم جون ۱۸۸۸ء)

ریمارک کسی تصنیف پر **ریویو** لکھنا اور بدیں ہے اُس کی شرطوں کو پُورا کرنا بہت مُشکل کام ہے ۔اُس کے واسطے کم سے کم یا تو اِسلام کے **حُکما و مُتکلّمین** کا سا دماغ چاہیئے جنھوں نے اپنے عہد کے مُنہ پھٹ مُصنّفوں کی تصنیفوں کی دھجیاں اُڑا کے رکھ دیں یا **لارڈ مکالی** کی سی رُوح درکار ہے جسکی قلم کی بُرّنا تیز ضرب نے انگلینڈ کے گیتی مُصنّفوں کے اعضا میں رعشہ ڈال دیا ۔اگر ریویو کا استعمال اپنے اصلی معنی پر ہو تو پھر اس سے کوئی مُفید تحریر کسی قسم کی کیوں نہ ہو انظر بحالاتِ زمانۂ حال جسمیں حشراتُ الارض کی مانند اینٹ اُکھاڑ تو مُصنّف پیدا ہوتے ہیں) بہت کم ہوسکتی ہے یا یُوں بھی کہیں کہ نہیں ہوسکتی تو کچھ مبالغہ نہیں بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہمارے مُلک کے باشندے جو **تقریظ** لکھنے پر غش ہیں

تقاریظ

کیوں کم ہونے میں نہیں آتے باوجودیکہ زمانہ ترقی پر ہے تو بھی ایسی نفرتی اور بیہودہ تصنیفات ہورہی ہیں کہ جنکے مُطالعہ سے مُحض اوقات ضایع جاتے ہیں بلکہ مزید برآں خیال میں فتور واقع ہوتا ہے۔ ہمارے مُلک میں جب تک اِن حشرات الارض مُصنفوں کے واسطے سُہیل صفت کچھ لوگ نہ پیدا ہوں گے تب تک یہ لوگ اپنی گندہ تصنیفات سے ہندوستان کو زیادہ تر پلید کرنے سے باز نہ رہ سکیں گے +

حال میں کتابِ ارمُغانِ دہلی یعنی **فرہنگِ آصفیہ** دہلی کے ایک لئیق شخص نے تالیف کی ہے۔ ہم نے اُس کا مُطالعہ شروع کردیا ہے اور نوٹ کررہے ہیں۔ لیکن اِسی تصنیف پر ہمارے دو ذی علم اور اہلِ دانش لاہوری ہمعصروں نے بھی رائیں دی ہیں ایک اُن میں سے **مُنشی مُحمّد لطیف صاحب** مترجم محکمۂ عالیہ پنجاب چیف کورٹ و اڈیٹر اخبار انجمن پنجاب ہیں اور دُوسرے **صاحب اڈیٹر** پنجابی اخبار لاہور۔ صاحب مُقدّم الذکر نے اِس نادر کتاب کی نسبت ایک ایسا وسیع مضمون لکھا ہے کہ جسکے دیکھنے سے آنکھیں کھُلتی ہیں اور یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ ریویو لکھنا اِس کو کہتے ہیں۔ یہ صاحب جس معاملہ میں لکھتے ہیں جادُو طرازی کرتے ہیں۔ اور چُونکہ تعلیم یافتہ اور باخبر آدمی ہیں اِس جہت سے جو کچھ لکھتے ہیں مُمکن نہیں کہ ذرا بھی حقیقت اور واقعی امر کے برخلاف ہو۔ صاحب مُوخّر الذکر نے اِس بارے میں ایک مختصر ریویو لکھا ہے لیکن ایسا دلچسپ اور دلآویز ہے کہ آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ اِس وقت ہم مُناسب سمجھتے ہیں کہ پہلے صاحب اڈیٹر پنجابی اخبار لاہور کی نادر رائے جو ایک تعلیم یافتہ انگریزی دان ہونے کے باعث سے کم بخت ایشیائی مبالغہ سے پاک اور وقعت اور قدر کے لائق ہے ذیل میں درج کریں اور بعد اُس کے مُنشی محمد لطیف صاحب کا مضمون بجنسہٖ نقل کریں اور جب یہ نذرِ ناظرین ہولیں تب ہم اپنی ہیچمدانہ رائے لکھیں۔ ہم اُمّید کرتے ہیں کہ ہمارے باِمذاق ناظرین اِس امر کو سمجھکر کہ آج اُردُو زبان گویا چیخ پر چڑھی ہوئی ہے اور اعلےٰ درجہ کے جوبن پر ہے اور کیسی وسیع ہوتی جاتی ہے اِن مضمونوں کو دیکھکر کتاب ارمُغان دہلی میں جو حقیقت میں اعلےٰ درجہ کی فصیح اور بلیغ اُردُو زبان دانی کا پہلا سلسلہ ہے غور فرمائیں گے[۱] + + + + + + + + +

+ + + + + + + + + + + + (دیکھو پنجابی اخبار مطبوعہ ۱۱ مئی ۱۸۷۸ء)

سفیرِ ہند امرتسر

(۸۔ جون ۱۸۷۸ء)

ہم نے گزرے ہفتہ کے پرچہ میں اِسی موقع پر جہاں ہم نے **ارمُغانِ دہلی یا فرہنگِ آصفیہ** پر ریمارک لکھی تھی وعدہ کیا تھا کہ جناب مُنشی **محمد لطیف** صاحب مترجم محکمۂ جنگ پنجاب چیف کورٹ اور اڈیٹر اخبار انجمن پنجاب کی فاضلانہ رائے جو اِسی نادر اور عجیب و غریب کتاب کی نسبت ہے درج کریں گے سو ہم اُسے ذیل میں درج کرتے ہیں اور ناظرین سے درخواست کرتے ہیں کہ وُہ

اخبارات

اصل کتاب سے اِس رائے کا مقابلہ کرکے غور کریں کہ کتاب پر یُوں ریویو لکھا کرتے ہیں۔ ہم نے مُنشی صاحب موصوف کی عالی رائے کا وُہ حصّہ چھوڑ دیا ہے۔ جہاں اُنہوں نے اُس کے انتخاب اور اقتباس کو پیش کرکے نمُونہ دکھلایا ہے کیونکہ اُس مُفید کتاب کے اقتباس ہم نمُونہ کے طور پر اپنے پچھلے پرچہ میں چھاپ چکے ہیں جنکو صاحب اڈیٹر پنجابی اخبار لاہور نے اپنے نادر پرچہ میں شایع کئے تھے اب اُس کے انتخاب کے پیش کرنے میں طول کا خوف ہے۔ اور وُہ یہ ہے[۲] + + + + + + + + + + + + + + + +

(دیکھو اخبار انجمنِ پنجاب لاہور مطبوعہ ۱۷۔ مئی ۱۸۷۸ء)

انجمنِ پنجاب نے توحد کردی۔ اب اِس سے زیادہ رائے اِنسان کیا دے۔ اگر پُرانے بودے ایشیائی مبالغہ کو کام میں لائے تو آج روشنی کے زمانہ میں اُسکا رائے گتی اور بیہودہ کو بنتا ہے مُنشی محمد لطیف صاحب نے گویا اُن امروں کا تکملہ کردیا جن کو صاحب پنجابی اخبار نے بخوفِ طُول کلامی چھوڑ دیا ہے اب رہی یہ بات کہ اِسکا اعلےٰ درجہ کا لئیق اور اہلِ زبان مُصنّف کامیاب ہوتا ہے یا نہیں سو ہماری رائے یہ ہے کہ اِس پہلے حصّہ کے مُشتہر ہونے پر وُہ بخُوبی کامیاب ہوں گے۔ ہادی رجب علی پروپرائٹر سفیرِ ہند +

کوہ نُور لاہور

(۲۲۔ جون ۱۸۷۸ء)

ارمُغانِ دہلی حال معرُوف بہ فرہنگِ آصفیہ

اِس کتاب کا اشتہار بہت اخباروں کے ذریعہ مُشتہر ہوچکا ہے اِس پر ریویو بھی لکھے جاچکے ہیں۔ آج ہم بھی اسکی نسبت کچھ لکھنا چاہتے ہیں۔ یہ کتاب مُنشی سیّد احمد صاحب دہلوی ملازم ڈاکٹر فیلن صاحب مُصنّفِ ڈکشنری اُردُو و انگریزی نے کئی برسوں کی محنت میں مُرتّب کی ہے اِس میں شُبہ نہیں مُصنّف کی جانکاہی اور محنتِ شبانروزی کا اندازہ اِس کتاب کے دیکھنے سے بخُوبی معلُوم ہوتا ہے فی الواقع مُنشی صاحب موصُوف کی محنت نہایت ہی قدر کرنے کے قابل ہے۔ مُصنّف نے اِس کتاب کے کئی حصّے کردیئے ہیں چنانچہ پہلا حصّہ جو چھپکر ہمارے پاس پہنچا اُس میں الفِ ممدُودہ کی بحث تمام کرکے الفِ مقصُورہ شرُوع کردیا گیا ہے اور اُس میں دو ہزار لُغت اور مُحاورے لکھے گئے ہیں جنکی اسناد میں سوا دو سو شعرائے اُردُو کے اشعار اور ڈیڑھ سو گیت۔ دوہے۔ کہاوتیں۔ پہیلیاں۔ بھجن وغیرہ درج کتاب ہوئے ہیں +

مُصنّف کی تلاش دیکھکر بے اختیار تحسین و آفرین کی صدا دل سے نکلتی ہے۔ جو کچھ اِس کتاب میں درج ہوا ہے ہمارے نزدیک اُسکی تفصیل اِس سے بہتر نہیں لکھی جاسکتی جیسی کہ خود مُصنّف کتاب نے لکھی ہے جس سے اُسکی کیفیت مُشرح معلُوم ہوجاتی ہے وہو ہذا + + + +

دیکھئے آگے وُہی عبارت نقل کی ہے جو پچھلے پنجابی اخبار میں اور ارمُغان کے دیباچہ میں آچکی ہے لہٰذا اُسے چھوڑ دیا ہے۔

---

[۱] آجکل یہی شمس العلماء مُنشی سیّد محمد لطیف صاحب ڈسٹرکٹ جج ہیں [۲] اِسکے آگے پنجابی اخبار کی نقل تھی جو اپنے موقع پر درج ہے +

تقاریظ

المختصر اس کتاب کی خوبی اُسکے دیکھنے پر موقوف ہے لیکن نہایت افسوس کا مُقام ہے کہ ایسے شخص کی امداد جس نے اُردو زبان کی بُنیاد قایم کردی اور اپنے ہموطنوں کی بہبُودی کے لئے گرانمایہ اوقات اِس محنت کے ساتھ صرف کئے ابتک کسی ذی مقدرت شخص نے نہیں کی ہم اپنے مُلک کے سیرچشم اور آسُودہ حال لوگوں سے درخواست کرتے ہیں کہ بہت جلد اِس نیک نیّت مُصنّف کی محنتوں کی بذریعۂ امدادِ زر دستگیری فرماکر داد دیں تاکہ ایسی نفیس کتاب بہت جلد چھپکر مطبُوعِ خاص و عام ہوجائے اور مُصنّف کے علاوہ معاونین کا نامِ نیک اِس ناپایدار دُنیا میں پایدار رہے +

مُفیدِ ہند دہلی

(۸ جولائی ۱۸۸۹ء)

ارمُغانِ دہلی حال معرُوف بہ فرہنگِ آصفیّہ

شکرِ صد شکر کہ جو بات ہمیں تھی مطلُوب   درج ہے خوب طرح اِسمیں بطرزِ مرغُوب

نادرِ زُولیدہ بیاں کج مج زباں اِس کتابِ لاجواب کی خوُبیاں کیا کیا بیان کرے ملاہور کے انجمن اخبار اور پنجابی اخبار وغیرہ نے اِس کی توصیف میں صفحے کے صفحے بھر رکھے ہیں ہاں دہلی اور امرتسر وغیرہ کے اخبار بھی کالم کے کالم لکھ چکے ہیں در اصل یہ بات ہے - (مشک آنکہ خُود ببوید) فی الحقیقت یہ کتاب ایسی ہی عمدہ اور بکار آمد تیار ہوئی ہے کہ اِسکی تعریف جس قدر کیجائے تھوڑی ہے جو ذی علم بے تعصّب اِس کو دیکھتا ہے مُؤلّف کو احسنت و مرحبا ہی کہتا ہے - اِس فن میں آجتک اُردوئے مُعلّے کی کوئی کتاب اِس رنگ ڈھنگ کی نظر سے نہیں گزری - گویا ہندوستانیوں کا اپنی زبان کی ترقّی میں یہ پہلا ہی قدم ہے اب انشاء اللہ تعالےٰ یہ زبان روز بروز ترقّی پکڑتی جائے گی - کیونکہ جب تک لُغت اور مُحاورے اور اصطلاحیں اُس کی مُنضبط نہیں ہوتیں کوئی زبان کامل نہیں سمجھی جاتی - اب گویا مُنشی سیّد احمد صاحب دہلوی نے اِس زبان کی تکمیل کا بیڑا اُٹھایا ہے - خدا کرے کہ یہ سلسلہ بہت جلد پُورا چھپ کر فیض بخشِ خاص و عام ہو - ع

پھر دیکھئے بہار کہ کیسی بہار ہو - اب ہم مُبصّرانِ انصاف پسند کے ملاحظہ کے واسطے اِس کتاب کی کچھ عبارت نقل کرتے ہیں جس کے مُعائنہ سے مُؤلّف کی محنت و جانکاہی تحقیق اور تدقیق کا حال معلُوم ہو - اور اِس کتاب کی خُوبی ظاہر ہوجائے (دیکھو اصل کتاب کے صفحہ اسّی کالم دو کے سطر ۱۸ کو) [آنا - د - فعل لازم - س (آگمن - آ + گمن)

ف (آمدن) پُرانی ہندی (آمنا) گنوار (آونا)

پہلے اگمن میں سے حرفِ کاف اسطرح گرایا گیا جسطرح جگنا میں سے گرکے جنّا اور آمنا بجائے آنا ابتک بولتے ہیں چُونکہ میم اور واؤ کا باہم بدل ہے اور اِس کی مثالیں بہت سی موجُود ہیں - جیسے بھگمان اور بھگوان - جیمنا اور جیونا - سیمنا اور سیونا

اخبارات

پس اب یہ لفظ تیسری صُورت بدلکر آونا ہوگیا پھر کثرتِ استعمال سے جسطرح سردوا سے واو گرکے سدا جھُولنا سے گرکے جھلنا رہ گیا - اِسی طرح آونا کا آنا ہوگیا ہمنے بعض بعض موقع پر اسطرح کے ثبُوت اِسواسطے دیئے ہیں کہ لوگ صرف حوالوں کو دیکھکر حرُوف کے تغیّرات و تبدّلات کو سرسری نظر سے نہ دیکھیں بلکہ اِن کا ثبُوت اپنے اُوپر واجب جانیں اور طبیعت پر زور ڈالکر یا اِس کتاب سے مدد لیکر اپنی کوشش میں کامیاب ہوں فقط -] اسی کو نمبر وار پچیس۲۵ طرح پر اس کا استعمال مُختلف معنوں میں لکھا ہے اور ہر ایک موقع کو اُستادوں کے شعروں سے ثابت کر دکھایا ہے - صفحہ چھیاسی کالم دو سطر پچیس۲۵ تک تو یہ بیان ختم ہوا پھر اسکے مُتعلقات لکھے ہیں آنا - ہ - اسم مذکر - آون آمد - پہنچ - پیدائش - آفرینش + آنا جانا - ہ - اسم مذکر - پوُرب (آواجائی) آرجار آمد رفت (۲) میل ملاپ - میل جول - ربط ضبط + آنا جانا یا آنی جانی - ہ - صفت - بے ثبات ناپایدار - فانی + آناکانی - ہ - اسم مُؤنّث - س - ان + آکرن) ہندی (آ + نا + کانی) (۱) اغماض - مگراپن - سنی ان سُنی - چشم پوشی - ٹال ٹول - (۲) بے مروّتی - سردمہری - کٹھورپن + آناکانی دینا - یا کرنا - فعل مُتعدّی - کان میں بول مارنا - اغماض کرنا - جانکر انجان بننا - ٹال جانا - چشم پوشی کرنا - کسی بات سے درگزر کرنا + ہمنے بنظرِ طوالت مثالوں کے شعر - شلوکوں فقروں - پہیلیوں - گیتوں - دوہروں وغیرہ کو یک قلم چھوڑ دیا ہے - شایق اصل کتاب کو ملاحظہ فرمائیں جسکی قیمت صرف ایک روپیہ ۱۲/ ہے + اسیطرح (آنکھ) کے لفظ کی تحقیق لکھ کر اسکے چودہ۱۴ معنی بیان کئے پھر اس کی تیّس قسمیں بناکر پانچسو چار۵۰۴ سو محاورے ثابت کئے ہیں - اور ہر مُحاورہ کئی کئی معنی میں لکھا ہے + اِسی تحقیق کے ساتھ لفظ (آگ) کے اکّیس معنی درج کرکے ۷۰ مُحاورے دیئے ہیں اور بعض بعض مُحاورے کا استعمال سولہ۱۶ سولہ طرح بتایا ہے اِسی طریق سے (آسمان) کو سینتیس۳۷ محاوروں میں باندھا ہے - اور خُوبی یہ ہے کہ ہر ایک موقع کو مثالوں سے آئینہ کر دکھایا ہے + الحاصل یہ کتاب اجزو یعنی (۱۶۰) صفحہ کے کاغذ (۲۰ + ۲۶) سری رام پوُری پر بڑی تقطیع کی نہایت عمدہ چھپی ہے جن صاحبوں کو شعر گوئی یا شعر فہمی کا شوق ہو اُن کو اِس کتاب سے بہت ہی مدد ملسکتی ہے - اگر کوئی صاحب اِس زعم میں ہوں کہ ہم اہلِ زبان ہیں ہم کو ایسی کتاب کی کیا حاجت ہے - تو اِن کو لازم بلکہ الزم ہے کہ پہلے اِس کتاب کو بنظرِ غور ملاحظہ فرمائیں پھر خُود ہی انصاف کریں کہ جو جو رمُوز و نکات اِس میں درج ہوئے ہیں وہ کبھی اُن کے خواب و خیال میں بھی گزرے تھے؟ یوں تو آجکل سرکارِ انگلشیہ کی بدولت اُردو زبان نے وہ رواج پایا ہے کہ دہلی - لکھنؤ - آگرہ - وغیرہ پر کیا مُنحصر ہے - پنجاب - راجستان - پُورب - کوہستان - دکن وغیرہ کے باشندے بھی اپنے تئیں اِس زبان کا اہلِ زبان سمجھیں تو بجا ہے - کیونکہ جابجا مدارس سرکاریں اِس زبان کے ذریعہ سے تعلیم ہوتی ہے - مگر حق یہ ہے کہ یہ زبان شاہ جہاں

تقاریظ

بادشاہ کے زمانہ سے خاص دہلی میں مروّج ہوئی تھی - پس اصلی منبع و مجری اس کا یہ شہر ہے اور اِس کتاب کا مؤلف اِسی شہر کی پیدائش ہے اِسی کا پروردہ اور اِسی خاکِ پاک کا تعلیم یافتہ ہے اور سب اطراف ہندوستان کی سیر (جناب ڈاکٹر فیلن صاحب بہادر مصنف اُردو ڈکشنری کی ملازمت میں رہ کر بطورِ خود) کرتا پھرا ہے - اور نیز یہ ہندوستانی صاحب ممدوح کی ڈکشنری کا جمع ہوا تھا وہ سب خزانہ اِسکے ہاتھ میں رہا - پس - چپڑی اور دو دو کا معاملہ ہوا - اب یہ کتاب کیونکر لاجواب نہ ہو + فارسی زبان کی کُتب لُغت پر جو بعض عالموں کا یہ اعتراض ہے کہ وہ کسی اہلِ زبان کی تحریر نہیں ہے جو سند مانی جائے - بلکہ ہندیوں نے جو پورے پورے اور مستند شاعر بھی نہ تھے اپنی اپنی من سمجھوتی جو چاہا سو لکھ لیا + یہ کتاب اِس اعتراض سے بھی بری و پاک ہے مؤلف اِس کا خاص دہلوی ہے - شاہزادگانِ والاتبار کا جلیس و انیس ہے - ایک بڑے زبردست یوروپین محقق کا اسسٹنٹ ہے - وہ اِس کام میں اِس کا بہت بڑا مُربّی و سرپرست ہے پھر ماشاءاللہ چشمِ بددور شاعر بھی ہے - اکثر جگہ مثال میں اپنے شعر لاتا ہے - ناثر بھی ایسا عمدہ کہ خود گورنمنٹ سے دو ایک دفعہ اپنی تصنیفات کا صلہ پا چکا ہے مگر افسوس ہے کہ ہندوستانی روسا ایسے شخص کی قدردانی نہیں فرماتے - ہاں اگر بوستانِ خیال کا سا ترجمہ ہوتا یا پرستان کا جھگڑا شیطان کی سی آنت سو پچاس جزو کا لکھا جاتا - تو دیکھتے کہ کس کس اُمنگ سے نواب اور راجہ لوگ خلعتیں اور انعام مرحمت فرماتے - ہزاروں روپیہ نقد پیشگی بھجوا تے - سینکڑوں جلدیں خرید فرماتے اور عجب نہیں کہ کہیں نہ کہیں سے تاحینِ حیات کسی قدر وظیفہ بھی مقرر ہو جاتا - یا جاگیر مِل جاتی + لیکن ہاں اگر غور و خوض کریں اور بنظرِ انصاف ملاحظہ فرمائیں تو یہ ارمغان گویا اُن کتابوں کی بھی اصلِ اصول ہے - کیا معنی کہ جب تک خاص خاص محاوروں کا موقع استعمال ٹھیک ٹھیک معلوم نہ ہو تو عبارت آرائی بھی نہ ہو سکے - اب تو اِس کی قدر کرنی ہر فرد و بشر کو لازم بلکہ الزم ہوگی - سب سے زیادہ ہم اپنی عادل و منصف قدردانِ علم و ہنر گورنمنٹِ انگلشیہ سے اُمید رکھتے ہیں کہ وہ اِس جوہرِ بے بہا کی قدردانی فرمائیے - جیسے جناب فضیلت مآب علوم پناہ فنون دستگاہ پروفیسر ماسٹر رامچندر صاحب کو ایک کتاب علم ریاضی کے صلہ میں خاص اعزاز بخشا گیا تھا اِس مؤلف کو بھی کہ اُردو زبان میں بے مثل ولاثانی ہے ممتاز فرمائے - اب ختمِ کلام اِس بات پر ہے کہ خدائے کریم منشی سید احمد صاحب دہلوی مؤلف ارمغان دہلی کو اپنے دلی مقصد پر کامیاب فرمائے - اور اِس کی دلی تمنّا بر لائے - یا اِس کتابِ لاجواب کو قبولیت کا درجہ عطا فرمائے - مؤلف کو اِسکا اجرِ عظیم دلوائے - طالبانِ علم کو اِسکے مطالعہ سے فیض پہنچائے آمین ثم آمین +

راقم متعصب و طرفداری کی قید سے آزاد درگا پرشاد کھتری دہلوی ہیڈ اگزیمنر اجیشنل پریس لاہور -

اخبارات

اخبارِ انجمنِ پنجاب لاہور

(۴ - اکتوبر ۱۸۷۸ء)

نحمدہٗ تعالیٰ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم

مخدوم و مکرم معظم و محتشم بندہ جناب منشی سید احمد صاحب تسلیم مع التعظیم والتکریم کے بعد مدّعا نگار ہوں کہ آپ کی تینوں کتابیں جنکے واسطے میں نے درخواست بھیجی تھی میرے پاس پہنچیں اور اُن کو میں نے تاریخِ رسید سے اِس وقت تک کہ ڈھائی مہینے کا زمانہ ہوتا ہے اچھی طرح پر دیکھا اور اُن کے مطالب اور مقاصد کو بہ نظرِ غور معائنہ کیا اور جہاں تک کہ میں مختلف کتابوں اور لغتوں سے اُن کو ملا سکا وہاں تک میں نے ملان بھی کیا حقیقت میں یہ کتابیں جو اِس وقت میرے پیشِ نظر ہیں بہ نسبت اور اُردو کی کتابوں کے زیادہ تر مفید اور مطبوعِ طبایعِ خاص و عام ہیں اور باعتبار اُن کی فصاحت و سلامت اور بلاغت اور اکثر نئی باتوں کے ایجاد اور کاملِ تحقیق کے میں کہہ سکتا ہوں کہ یہ کتابیں اِس قسم کی اکثر کتابوں سے بہتر اور برتر ہیں اور میں اُردو زبان میں اِس علم کی کتابوں میں سے کوئی کتاب ایسی نہیں پاتا ہوں جس کو عبارتاً اِن پر ترجیح دوں یا بمقابلہ ایسی ہی اور کتابوں کے اِن کو کسی بات میں کمتر تصور کروں ہرچند کہ میں نے آپکی تصنیفات و تالیفات میں سے باقی کتابوں کا صرف نام ہی نام سُنا اور اشتہار میں لکھا ہوا دیکھا ہے مگر میں اِن کتابوں کی خوبیاں دیکھنے سے ایسا قیاس کرتا ہوں کہ آپ کی تصنیفات میں سے باقی ماندہ کتابیں بھی ایک سے ایک عمدہ اور فائدہ مند ہیں +

یہ عبارت جو میں نے اُوپر تحریر کی اِس سے ہر ایک کتاب کا علیحدہ علیحدہ حال نہیں معلوم ہوتا اور نہ یہ پایا جاتا ہے کہ اِس میں کون کتاب کس سے کمتر اور کون کس سے برتر تصور کی گئی لہذا نام بنام لکھتا ہوں - **انشائے ہادی النسا** - یہ انشا فی الحقیقت بیگمات کے روزمرّہ اور اصطلاحات کا ایک اچھا نمونہ ہے اور اِس کا ہر ایک خط اُس فصیح و سلیس ریختی کو ظاہر کرتا ہے جو فی زمانتا اعلےٰ خاندان کی عورتوں کی زبان ہے پس باعتبار اِسکی عمدگی اور سلاست کے میں کیا بلکہ ہر معقول پسند کہہ سکتا ہے کہ یہ انشا کتاب مرآۃ العروس سے فائق ہے ہاں اتنا فرق ہے کہ وہ کتاب تمام امورِ خانہ داری کے بندوبست اور جملہ معاملات کے برتاؤ کا سلیقہ اور ڈھنگ سکھاتی ہے اور عورتوں کو رات دِن کے جھگڑے اور فساد سے ایک عمدہ طور سے باز رکھتی ہے اور اُن کے پست خیالات کی اصلاح اور اُن کے توہّمات اور تخیلاتِ ماندہ کو دُور کرتی ہے اور یہ انشا بیگمات کی زبان کی لطافت ظاہر کرتی ہے اور عورتوں کو اِس کے بدل پڑھنے اور فنِ انشا کے سیکھنے اور سکھانے پر راغب کرتی ہے تو ایک امرِ خاص میں اِس کا بھی مفید ہونا اُس سے کچھ کم نہیں ہے + +

تقاریظ

اِس میں کچھ شک نہیں کہ اگر یہ اِنشا مدارسِ نسواں میں بجائے دِیگر کُتبِ مروّجہ کے پڑھائی جائے گی تو عورتوں کے حق میں بہت مُفید ہوگی +

میں ڈاکٹر فالن صاحب بہادر کی اُس رائے سے جو اُنہوں نے اِس انشا کی نِسبت مُنصفانہ لِکھی ہے بجمیع الوجُوہ اتفاق کرتا ہُوں +

کنز الفوائد یہ رسالہ طلبار مدارس اور بھی طالبعلموں کے حق میں بہت مُفید اور اُردُوئے معلّٰی کا ایک عُمدہ نمُونہ ہے اگر اِس کو حِکمت آمیز حکایتوں اور فائدہ مند باتوں کا مجمُوعہ کہیں تو کچھ بیجا نہ ہوگا اور سب سے بڑی خُوبی اِسکی یہ ہے کہ جس بات کے واسطے یہ رسالہ لکھّا گیا اور جو فائدہ اِس سے خیال کیا گیا ہے وہ بہت اچھّی طرح نِکلتا ہے۔ اِس رسالہ میں اوّل سے ارخیر تک وہ فصاحت اور سلاست ٹپکتی ہے جو خاص اہلِ دہلی کی زبان میں ہے بخلاف اور کتابوں کے جِنمیں سخت اور درُشت الفاظ جِنکے پڑھنے میں ایک طرح کا تکلّف ہوتا ہے بھرے ہوئے ہیں۔

ارمُغانِ دہلی یعنی فرہنگِ آصفیہ گو کہ اِس کتاب کا ابھی پہلا حصّہ کہ وُہ بھی الف ممدُودہ ہی تک دیکھنے میں آیا ہے۔ لیکن میں اِسکی طرز اور روش کو دیکھ کر لکھتا ہُوں اور یقین ہے کہ ہر مُنصف مزاج بعد مُعاینہ کتاب کے میری اِس تحریر کے مُخالف نہ ہوگا) کہ اِس بے نظیر لُغات کی جہانتک تعریف اور جِس قدر توصیف کیجائے تھوڑی ہے میں اپنے بیان میں اِس قدر وُسعت نہیں پاتا ہُوں کہ اِس کی تمام خُوبیوں میں سے جو آفتابِ نِصف النہار کی طرح روشن ہیں ایک عشرِ عشیر بھی بیان کرسکوں میری نگاہ میں تو دُنیا میں اُردُو لُغات بہت ہیں مگر اُن پر اِس کو فضیلت اِس وجہ سے ہے کہ الفاظ کے معنی کے بعد وہ بات لِکھّی ہے جو لُغاتِ موجُودہ میں سے کبھی کسی میں نہیں پائی جاتی یعنی ہر ہندی لفظ کی سنسکرت۔ عربی فارسی۔ ژند پاژند۔ بلکہ اکثر الفاظ کے مادّے اور اُنکی پالی۔ پراکرت کا حوالہ۔ انگریزی۔ لاطینی وغیرہ بھی لکھّی گئی ہے ہر ایک لُغت کو بخُوب وجہ تحقیق کرکے انتہا کو پُہنچایا ہے اور ہر ایک لفظ کے موقعِ اِستعمال سے بھی جو کسی نے لِکھّا ہی نہیں آگاہ کردیا ہے پس بسبب اِن اوصاف کے اور بھی اُن خُوبیوں کے جِنکا ذکر میری اِس تحریر میں نہیں ہے اور اُس میں ہزار در ہزار موجُود ہیں اگر اور لُغات سے یہ افضل و اعلےٰ سمجھی گئی تو کچھ مبالغہ نہ ہوا سچ تو یہ ہے کہ آپ ہی کا کام تھا کہ اتنی بڑی لُغات کو جِسکے سامنے اور لُغات محض نامکمّل معلُوم ہوتی ہیں کمال تحقیق اور تدقیق اور بڑی فصاحت اور بلاغت کے ساتھ اتنی تھوڑی مُدّت میں تمام کردیا اگر دُوسرا آدمی اِس سے دو چند مُدّت تک محنت کرتا تو بھی اِس لُطف و خُوبی کے ساتھ انجام نہ ہوتی +

میں یہ نہیں کہتا کہ یہ آپ کی کتاب غلطی سے مُبرّا ہے یا اِس میں کہیں سہو و خطا نہیں ہے بلکہ یہ مطلب ہے کہ اگر شاذ و نادر کہیں کوئی سقم پایا بھی جاتا ہے تو وُہ بمُقتضائے بشریّت اور از رُوئے اِس دلیل کے لائقِ احتجاج اور استدلال کے نہیں ہے کہ یہ کتاب بعد تالیف

اخبارات

ہونے کے آپ کے پیشِ نظر بہت ہی کم رہی اور بہت کم وقت اِسکی اصلاح اور دُرستی کے واسطے آپ کو ملا اور یہ ظاہر ہے کہ جب تک مُصنّف اپنی کتاب کو بعد تصنیف کے ایک مُدّتِ غیر مُعیّنہ تک اپنے پیشِ نظر نہ رکھّے اور اوقاتِ مُختلفہ میں اُس کی عبارت پر غور کرکے موقعِ مُناسب پر اُس کو ترمیم نہ کرتا رہے اُس وقت تک قابلِ اطمینان نہیں ہوتی اور لوگوں کی نگاہوں میں نہیں آتی اور ایسا ہونے کے بعد جب وُہ کتاب شائع ہوتی ہے تو بسبب اپنے بے نُقص ہونے کے مُسلّم ہوجاتی ہے اور پھر اُس سے کسی کو مجالِ انکار کی نہیں ہوتی چہ جائے کہ اعتراض کی۔ یہ کتاب آپ کی علمی لیاقت کے علاوہ آپ کے کامل تجربہ اور سیّاحی اور جہانگردی کو بخُوبی ظاہر کرتی ہے پس اِس بنا پر ایسا کہا جاتا ہے کہ جو شخص عام اِس سے کہ اہلِ ہند یا اہلِ یُورپ اِن جمیع اوصاف سے موصُوف نہ ہو اور ہماری اِس زبان کی کوئی لُغات لکھ ڈالے تو وہ لُغات محض نامکمّل اور ناقص کہی جائیگی۔ میں اِس کتاب کے دیکھنے اور اِس سے اپنی زبان میں بڑی امداد ملنے کے سبب آپکا شُکریہ تہ دِل سے ادا کرتا ہُوں (اور غالب ہے کہ اور لوگ بھی جِنہوں نے اِس کتاب کو دیکھ کر فائدہ اُٹھایا ہے آپ کے بہت ممنُون ہونگے اور اِس بات کا افسوس کرتا ہوں کہ میں اپنی کم مایگی کے سبب اِسکے انطباع میں کسی قسم کی امداد کرنے سے معذور ہُوں ورنہ کبھی دریغ نہ کرتا +

میں نے ہر چند کوشش کی کہ اِس ضلع کے آدمی بھی اِس سے فیضیاب ہوں مگر چُونکہ یہانکے لوگ ایسے پست حوصلہ اور کم ہمّت ہیں کہ مُطلق علم کی طرف میل نہیں کرتے اور جِن کو اِس کی خواہش ہے تو وہ اُس عُمدہ اسباب سے جو زمانۂ حال کے مُحقّقین کی بدولت مُہیّا ہوتا جاتا ہے متنفّر ہوتے بلکہ دُور بھاگتے ہیں اِس باعث سے وہ میری کوشش کارگر نہ ہوئی اگر آیندہ کسی یا میری ترغیب سے اِس کی خواہش ہوگی تو منگوا لیجائے گی۔ جس قدر اِشتیاق کہ اِسکے باقی حِصّوں کے دیکھنے کا تھا اُس سے المضاعف اُن کتابوں کا ہوگیا جو ہنوز معرضِ طبع میں نہیں آئی ہیں۔ دیکھئے وہ کُتب کب شائع ہوکر ہم تک پُہنچتی ہیں حضرت میں تو شب و روز یہی دُعا مانگتا ہُوں کہ خدا کرے غیب سے کوئی سامان ایسا ہوجائے کہ جِس سے سارا سِلسلہ یکبارگی طبع ہوکر شایع ہوجائے اور عام لوگ اُس سے فائدہ اُٹھائیں۔ کُتبِ مذکُورہ کی تصنیف و تالیف میں جِس قدر محنت و جانفشانی آپ نے کی اور آیندہ اِن کی اصلاح اور دُرستی میں ہوگی اُس کا حق آپ کو کما ینبغی نہیں ملا اور نہ آیندہ بسبب ناقدردانی حکّام و رؤسا کے اُمّید ہے کسی زمانہ میں اِسکی ایسی قدر تھی کہ اگر کوئی شخص ایک چھوٹی سی کتاب بھی تصنیف کیا کرتا تھا تو اُس کے صلہ میں خِلعت اور جاگیریں پاتا تھا تو اب اِس زمانہ میں کوئی کیا لکھنے کا حوصلہ کرے کہ قطع نظر اور عطیّات کے کسی سے اتنی اُمّید نہیں کہ لفظ احسنت بھی زبان پر لائے البتّہ یہ بہت بڑا فائدہ ہے کہ عوام النّاس کو بلکہ خاص خاص لوگوں کو بھی بذریعہ اِن کتابوں کے بہت نامعلُوم باتیں دریافت ہوجائیں گی اور اکثر مسائلِ مُختلفہ سے

تقاریظ

واقفیت ہو جائیگی اور ہر شخص اُردو زبان میں اِن کو سند قرار دیکر ہر جگہ تحریر و تقریر میں سند پیش کریگا اور بلحاظ زباندانی کے بیشک قائل ہونگے۔ فقط +

راقم کترین محمّد حسین عفی اللہ عنہ از مقام اوناؤ علاقہ لکھنؤ اودھ تحریر تاریخ ۱۰ ستمبر ۱۸۸۸ء

از اخبار انجمن پنجاب مطبوعہ ۴۔ اکتوبر ۱۸۸۸ء +

مشیر ہند لکھنؤ

(۲۴۔ نومبر ۱۸۸۸ء)

ارمغانِ دہلی حال معروف بفرہنگ آصفیہ

کتاب موصوف تصانیف جدیدہ سے ایک عمدہ کتاب ہے جس میں ہندوستانی خاص و عوام کی بول چال کے اُردو فارسی۔ عربی۔ ترکی۔ ہندی لغت۔ اور اُن کے مادے اور طبیعات وفلسفہ کے ضروری مسئلے علم زبان یعنی فلولجی کے نکتے۔ اُردو صرف و نحو کے قاعدے۔ مروجہ رسمیں مع اسناد النظم و نثر مندرج ہیں +

اس کتاب کے مؤلف ہمارے ہموطن اور قدیم دوست منشی سید احمد صاحب دہلوی ہیں۔ جو کنز الفوائد۔ وقایع دُرّ اُلیہ۔ انشاء ہادی النساء۔ وغیرہ کتب کے مصنف ہیں +

کتاب مذکورہ کا اشتہار تو ہندوستان کے نامی اخبارات میں پہلے ہی چھپ چکا تھا۔ بارے اب اُس کا حصّہ اوّل بھی نظر فروز ہوا +

مؤلف صاحب نے ایک کام کیا ہے کہ زبانی جمع خرچ کو ایک علمی کتاب بنا دیا ہے۔ تذکیر و تانیث کی تمیز اہل دہلی۔ اور لکھنؤ کے موافق اس میں موجود ہے۔ زبانوں کا فرق اور اُن کی اصلیت کا پتہ اِس سے ملتا ہے + + + + + + + + + +

(اِس سے آگے وہی عبارت نقل کی ہے جو ارمغان میں درج ہے کہ اسمیں کیا کیا امر ہیں اور لغیر بر بفرہنگ آصفیہ)

الغرض منشی صاحب نے طالبانِ زبان پر ایک بہت بڑا احسان کیا ہے جو بیان نہیں ہو سکتا۔ جو لوگ ملاحظہ فرمائیں گے خود ہی لطف اُٹھائیں گے + غلام محمد خاں تپش +

اخبار عام لاہور

۲۳۔ اگست ۱۸۸۹ء

ہم اِس خبر کو نہایت مسرت کے ساتھ درج اخبار کرتے ہیں کہ نواب سر آسماں جاہ بہادر نے منشی سید احمد صاحب دہلوی مصنف فرہنگ آصفیہ یعنی لغاتِ اُردو کی اکیس سالہ سخت جانفشانی و تحقیقات قابل آفرین پر توجہ فرما کر از راہِ قدر دانی حضور نظام کی جانب سے بالفعل پانسو روپیہ کا انعام اور ساڑھے چار ہزار روپے کی امداد بطور خریداری منظور فرما کر دست صاحب موصوف کو تین ہزار چھ سو روپیہ مرحمت فرمایا کہتے ہیں کہ یہ امداد اُن کی محنت اور اخراجات سے کچھ مناسبت نہیں رکھتی تاہم ایسی قدر دان ریاست سے اُمید رکھتے ہیں کہ وُہ اسکے پورے گزشتہ آئندہ اخراجات کے کفیل ہو کر ہمیشہ کے واسطے اس یادگار کے مستحق ہونگے +

اخبارات

اب تک مؤلف کا اسپر ساڑھے چار ہزار روپیہ خرچ ہو چکا ہے جس میں آدھی کتاب چھپی ہے +

رفیق ہند لاہور

(۵۔ اگست ۱۸۸۹ء)

نواب سر آسماں جاہ بہادر کی قدردانی

کریم سائل خود را غنی کند یکبار   دوبارہ لب بخشایہ صدف ز ابر بہار

دُنیا میں ہزاروں قسم کی یادگاریں اور لاکھوں طرح کی فیاضیاں ہیں۔ مگر جو دیرپا اور دیرپا یادگار اور قابلِ ذکر سخاوت ہے وہ مصنفوں کی امداد اور تصنیف سے زیادہ نہیں ہے۔ اگرچہ بظاہر مصنف اور اُسکے سرپرست کا قیام نام کے واسطے ایک ہی درجہ ہے۔ مگر ذرا غور سے دیکھا جائے تو مددگار کچھ بڑھا ہوا ہے مصنف ایک ایسا شخص ہے کہ اُس نے کوئی بات خونِ جگر کھا کر نکالی اور اُسے لکھکر ایک کونے میں ڈال دیا جس سے کوئی فیض نہیں اُٹھا سکتا۔ سرپرست اور تصنیف کا مددگار ایک ایسا شخص ہے کہ وُہ اُس کو اندھیرے کونے سے نکال کر تمام عالم میں پھیلاتا ہے اور مصنف کی قدر کراتا اور اُس کی تصنیف سے فائدہ پہنچاتا ہے گو یا مصنف سے زیادہ اُس کا سرپرست ہے +

ہم مدتوں سے سُن رہے تھے کہ منشی سید احمد صاحب دہلوی اکیس برس سے ایک مکمل جامع اُردو لغات مع مصطلحات لکھ رہے ہیں اور اُنہوں نے اپنی تحقیقات سے ثابت کر دیا ہے کہ فی زمانہ ہماری زبان کا ہر ایک لغت اپنے لغوی اور اصلی معنی سے ترقی کر کے خود اصطلاح بنگیا ہے۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو ایک ایک مفرد لغت کے چالیس چالیس پچاس پچاس اور سو سو معانی کی نوبت نہ پہنچتی۔ پس لغات ہی بجائے مصطلحات ہے تو ممکن ہے کہ مصطلحات علیحدہ اور لغات علیحدہ جلد میں جمع نہ کیجائے۔ کیونکہ ایسی صورت میں ایک بہت بڑا نقص زبان میں رہ جاتا اور آئندہ کی ترقی و تحقیق میں بھی ہرج ہوتا۔ اِس عالی ہمت مصنف نے طرح طرح کی مصیبتیں تکلیفیں اُٹھا کر اور برابر اپنی ذات سے اکیس برس تک صرف برداشت کر کے اِس لغات کو ۹۶۰ صفحے تک رسالہ وار چھاپ کر شایع کیا اور حرف **گاف** تک مسودہ کر لیا تھا کہ وُہ بہت سے موانعات پیش آئیسے نہایت مجبور مقروض اور دل برداشتہ ہو گیا۔ غریب نے ماہوار رسالے کام چلنے اور امداد اخراجات ہونے کی غرض سے شایع کرنے شروع کئے لوگوں نے اُس کی کیگرانی تیار محنت دیکھکر ذرا سے اُلٹ پھیر سے خود چھاپنا اور اپنا نام کرنا بلکہ فائدہ اُٹھانا چاہا۔ گو بہت سی فروگزاشتیں بے احتیاطیاں اور غلط بیانیاں ہوئیں لیکن بالفعل تو کامیابی ہوئی اور مصنف کو صدمہ پر صدمہ پہنچا اِس کے علاوہ جس ساہو کار کا روپیہ لگ رہا تھا سُود وصول نہ ہونے کے سبب اُس نے بھی اخراجات سے ہاتھ کھینچا اور آٹھ مہینے سے کام بند کر دیا تھا۔ مؤلف کتاب برابر لکھتا اور تیار کرتا رہا۔ مگر اُس کا چھاپنا بیشک

تقاریظ

التوا میں پڑگیا۔ ایسی ایسی صُورتوں سے وہ نہایت حیران اور متفکّر تھا کہ خدائے مسبب الاسباب نے جو کسی کی محنت کو ضایع نہیں کرتا ایک ایسا سبب نکال دیا کہ **ہز اِکسلنسی نوّاب سر آسماں جاہ بہادر وزیرِ اعظم ریاستِ حیدرآباد دکن** جو ایک مخیّر اور ویسے کاموں کے بہت بڑے قدردان ہیں۔ شملہ پر تشریف لائے مُصنّف اپنا چھپا ہوا اور بلا طبع مسودہ لیکر حاضرِ خدمت ہوا ساری مُصیبت اور تمام کہانی حضُور میں سُنائی لغات پر رپُورٹ کرنے کا حکم ہوا جس سے اُس کی واقعی لیاقت محنت اور ضرُورت ظاہر کرنے کا پُورا پُورا موقع ملا۔ اور ثابت ہوگیا کہ درحقیقت مُؤلّف کا کام جس نے اپنی ساری محنت حضُورِ نظام کے نام پر کردی اور سنِ جلُوس سے اِسی ارادہ سے یہ کتاب لکھنی تھی کہ ایک ہی دفعہ پُوری کر کے بلا طلبِ امداد حضُور میں نذر گزرانُونگا قابلِ قدر اور امداد ہے چنانچہ سررشتہ سے ساڑھے آٹھ ہزار روپیہ اِس کام سے سبکدوش ہوجانے کی بابت رپورٹ ہوئی۔ اور ساتھ ہی یہ بھی جتایا گیا۔ کہ اِس رقم کا سر دست ملجانا مُصنّف کے حق میں نہایت مُفید ہے تاکہ کتاب پر بار نہ پڑے اور جلد اِن باقی چھ حرفوں کو پُورا کر کے کامل کتاب چھاپ دے لیکن چُونکہ حضورِ ممدُوح اِس وقت سفر میں تھے اور بہت کچھ اِس قسم کی سخاوتیں فرما چکے تھے۔ اِس باعث سے بالفعل پانچسو روپیہ کا انعام مُصنّف کو کُل تصانیف پیش کرنے کی بابت ازراہِ قدردانی مرحمت فرمایا۔ اور ساڑھے چار ہزار کی کتابیں خریدلینے کا بطورِ امداد حکم دیا جس میں تین ہزار ایک سو روپیہ جس وقت مُؤلّف ۱۰۹۶ صفحے جو چھپ چکے ہیں داخل کردے فوراً لیلے۔ چنانچہ اتنا حکم بھی اُس کے لئے ایسا ہوگیا ہے کہ جیسے سوکھے دھانوں پانی پڑا۔ یعنی اِس سے بھی اُس کے کسی قدر آنسو پُچھ گئے۔ آیندہ کے واسطے مُصنّف کو بہت کچھ تسلّی دی۔ اور بشرطِ ضرُورت عجب نہیں کہ درمیان میں بھی مدد ملتی رہے۔ ہم اِس قدردانی سے کمال خوش ہوئے ہیں بلکہ تمام ہندوستان جسکی آنکھیں اِس کتاب کی طرف لگی ہوئی تھیں حضُورِ ممدُوح کا شُکرگزار ہوا۔ اگر پُوری پُوری امداد ملجاتی تو کیا کہنا تھا۔ سارے کام بہت جلد بنجاتے۔ اگر سفر کا ابتدائی زمانہ ہوتا تو یقین ہے کہ مُؤلّف اپنی مُراد کو پُہنچتا۔ اور اب بھی انشاء اللہ تعالےٰ اُس کا کام پُورا پُورا بنجائے گا۔ صرف تحریک کی دیر ہے۔ ہم اُمّید کرتے ہیں کہ سرکارِ نظام ضرُور اِس طرف توجہ فرمائیگی۔ اور دیکھے گی کہ اِس قسم کے یُورپین مُصنّفوں کو ایک ایک اور دو دو لاکھ کی امداد قبل از اختتام کس سہُولیت سے اُن کی قوم نے دی ہے۔ اگر سرکارِ نظام بھی اِسطرح پر مدد فرمائے تو کیا بڑی بات ہے کیُونکہ ایسے امُور میں ہمیشہ فیاضی کا دروازہ کُھلا ہوا ہے ✦

کوہِ نُور لاہور

(۲۸۔ اگست ۱۸۹۹ء)

اخبارات

دائمی سخاوت

سب سے بڑی فیاضی جو سر آسماں جاہ صاحب بہادر کے۔ سی۔ ایس۔ آئی نے بمقامِ شملہ عام ہندوستان کے واسطے فرمائی ہے وُہ نہایت ہی قابلِ قدر اور لایقِ صد ہزار آفرین ہے۔ کیُونکہ نہ اَور کوئی اِس قدر ہمّت کرتا اور نہ اِس کام کے انجام پہنچنے کی اُمّید ہوتی ہندوستان کا کوئی شہر کوئی گاؤں۔ کوئی سوسائیٹی۔ کوئی ریاست۔ کوئی اخبار۔ کوئی رسالہ۔ کوئی دفتر۔ کوئی محکمہ اِسبات سے بیخبر نہ ہوگا کہ ایک شخص مُنشی سیّد احمد صاحب نامی بیس بائیس برس سے ہندوستانی اُردو زبان کی ڈکشنری جس کا نام فرہنگِ آصفیہ ہے لکھہ رہا ہے اسکی تمام جمع پُونجی اندوختہ سرمایہ اور عُمر کا ایک بہت بڑا حصہ اِسی کتاب کے پیچھے صرف ہوکر ہزاروں کا قرضدار ہوگیا ہے اب وُہ اُسکے اختتام کے قریب پُہنچا تو سب طرف سے اُسکی آمدنی کے دروازے بند ہوگئے۔ نہ اسسٹنٹوں کے دینے کے لئے پاس رہا نہ چھپوانے کے لایق گرہ میں رہا اسکے علاوہ ہر طرف سے قرضخواہوں کے تقاضے شرُوع ہوگئے تھے لیکن آفرین ہے اِس شخص کی ہمّت پر کہ اُس نے ایسی مایُوسی اور مصیبت کی حالت میں بھی حرفِ س تک ۱۰۹۶ صفحے چھاپ کر شایع کردیئے گاف تک مسودہ تیار کرلیا۔ صرف چھ حرف باقی تھے کہ زمانہ نے اُس کا دِل چھُڑانے کے ڈھنگ ڈالدیئے اور ایسی نوبت پُہنچادی کہ اب وُہ اِس کام کو چھوڑ کر بیٹھنا کہ دفعتاً مُؤلّف کی کیا بلکہ ہمارے مُلک کی خوش نصیبی سے جناب نوّاب سر آسماں جاہ صاحب بہادر کے شملہ پر تشریف لانے کی خبر اُسکے کانوں تک پُہنچی اور اُس نے توکّل بخدا حضُورِ ممدُوح کے حضُور میں بوسیلۂ عرضداشت حاضر ہوکر اپنے اِس کام کے دکھلانے کی درخواست کی جسے وُہ ۲۰ و ۲۱ سال سے مصیبتیں اُٹھا اُٹھاکر تمام مُلک پر احسان کرنے کی خاطر کر رہا تھا چنانچہ مُؤلّف کی وہ درخواست براہِ قدردانی معرضِ قبُول میں آئی اور جو کچھ کام آجتک کیا گیا تھا خواہ مطبُوعہ خواہ مسودہ سب بلاحظِ عالی سے گُزرا سررشتہ سے رپورٹ طلب ہوئی بالفعل حضُور نے سرکارِ نظام کیطرف سے پانچسو روپیہ کا انعام بطورِ خلعت اور ساڑھے چار ہزار روپیہ کی امداد اُسکے انجام و اختتام کے واسطے بطورِ خریداریٔ کُتب منظُور فرمائی۔ جس سے اِس دل شکستہ کی یاس مبدّل بامُیّد ہوکر کچھ آنسو پُچھ گئے۔ مگر جہانتک ہمیں علم ہے ہم خُوب جانتے ہیں کہ اِس امداد سے دوچند سہ چند محنت کے علاوہ مُؤلّفِ مذکور اسپر صرف بھی کرچکا ہے اور یہ رقم اُس کے پُورے پُورے ادائے قرضہ کے واسطے بھی مُکتفی نہیں ہے کیُونکہ بالفعل کم ازکم آٹھ نو ہزار روپے کے بغیر اُس کا پُورے طور پر کامل چھپنا اور بقیہ حرُوف کے اخراجات کا نکل آنا دشوار اور بہا دشوار ہے کیا اچھا ہوتا جو ریاستِ نظام جسکی نظیر ایسے امُور میں بہت کم ریاستیں ہیں مُؤلّف کو انجام تک امداد سے سُبکدوش کردیتی اور تعلیم محکموں اور مدارس وغیرہ کے لئے سر دست آٹھ دس ہزار کی کتابیں خریدلینے کا وعدہ فرماکر

تقاریظ

مؤلف کو یکمشت یہ روپیہ دیدیتی جس سے مؤلف کو کاغذ کے یکلخت خرید لینے چھپائی کا انتظام کرلینے اور اسسٹنٹوں کے مستقل طور بہم پہنچانے میں بہت بڑی مدد ملتی۔ ہمیں معتبر ذریعہ سے خبر ملی ہے کہ آجتک اس ڈکشنری کے ۵۳ ہزار لغات و محاورات قلمبند ہوچکے ہیں اور شاید اسی کے قریب قریب اور بھی ہوں اس کام کے واسطے اگر وافر مدد ملتی تو بھی کچھ بہت خیال نہ کیجاتی۔ ڈاکٹر فیلن کو جسکی ڈکشنری اسکے آگے چنداں طوالت و وقعت نہیں رکھتی ایک لاکھ روپے کے قریب تمام احاطوں کی گورنمنٹوں سے مدد ملگئی تھی لیکن اس غریب مؤلف کو کہیں سے دس ہزار کی امداد بھی نہ مل سکی ہم سرکار نظام کی اس فیّاضی کو بڑی وقعت اور قدر کی نظروں سے دیکھکر تمام ملک کیطرف سے اُن کے حضور میں دست بستہ مع شکریہ سفارش کرتے ہیں کہ جس طرح ممکن ہو اِس کتاب کو اپنے اخراجات سے پورا پورا مؤلف کے حسب دلخواہ چھپوادے جس سے اُردو زبان کو ایک استحکام ہوجائے۔ کیونکہ بار بار ایسے محقق و عالی ہمّت وجاں نثارِ ملک مصنفوں کا پیدا ہونا اِس قسم کے سامانوں کا بہم پہنچنا ایک محال امر ہوا کرتا ہے۔ اور نام کیواسطے سینکڑوں روپے یادگاروں کے بنوانے میں لگا دیتے ہیں مگر وہ ٹوٹ پھوٹ کر خاک میں ملجاتی ہیں لیکن تصنیف ایک ایسی یادگار ہے جو ہمیشہ قایم رہ سکتی ہے اور جس سے ملک کو بہت بڑا فایدہ پہنچتا ہے۔ ہمارے ملک سب کے واسطے بڑی خوش نصیبی اور فخر کا وہ دن ہوگا جب ہم یہ سُنینگے کہ سرکارِ نظام نے ازراہِ قدردانی و فیّاضی و سخاوت ہمارے التماس کو منظور فرماکر ہمارے غریب مصنّف کی سب آرزوئیں پوری فرمائیں اور اُسپر مرحمتِ خسروانہ کی اور اُس کی محنت کا پورا صلہ اُس کو عطا فرمایا۔ اور اُردو زبان کی کشتی کو گردابِ فنا سے نکالکر کنارہ پر جا لگایا۔ کیونکہ کسی خضرِ عصر کی دستگیری کے بغیر ایسے تلاطم کے زمانہ میں اِس شکستہ کشتی کا خدا ہی نگہبان ہے۔ ہمیں اُمید ہے کہ ہماری یہ عرضداشت ضرور قبول ہوگی ✤ آمین ✤

اخبار عالم میرٹھ

(۲۸، اگست ۱۸۸۸ء)

(فیّاضی)

قابلِ قدر فیّاضی جو نواب سر آسماں جاہ بہادر کے۔سی۔ایس۔آئی وزیر حیدرآباد دکن نے شملہ پر اپنے ہموطنوں کے واسطے فرمائی وہ نہایت ہی لائقِ تعریف ہے کیونکہ بغیر کسی ایسے عالی ہمّت کے اسکام کا انجام پہنچنا از حد دشوار تھا۔ شاید ہمارے ناظرین اسبات سے بیخبر نہوں گے کہ ایک شخص مولوی سیّد احمد نامی دہلوی عرصہ دراز تقریباً بیس سال سے اُردو زبان کی ایک ڈکشنری مسمّٰی بفرہنگِ آصفیہ لکھ رہا ہے جس نے کہ اپنا تمام مال و متاع و آمدنی و عُمر کا بہت بڑا حصّہ اپنے ہموطنوں کی خاطر اِسی کتاب پر

اخبارات

صرف کردیا بلکہ اسی کے پیچھے ہزاروں روپے کا قرضدار بھی ہوگیا۔ اب جسوقت کہ یہ کام قریب باختتام پہنچا تو صرف آمدنی ہی بند نہ ہوئی بلکہ قرضخواہوں کے تقاضوں نے اور بھی اِس کو مجبور کردیا مگر آفریں ہے اِس محسنِ ملک کی ہمّت پر کہ ایسی مایوسی و مصیبت کی حالت میں بھی وہ اپنے کام کو برابر کرتا رہا اور حرف سین تک ۱۰۹۰ صفحے چھاپ کر شایع کردیئے اور علاوہ ازیں حرفِ گاف تک مسودہ بھی تیّار کرلیا اب صرف چھے حرف باقی تھے کہ زمانہ نے جو ہمیشہ سے لائق آدمیوں کا دشمنِ جاں رہا ہے اِس غریب مصنّف کا دل ہر طرح سے پژمردہ کردیا اور اب وہ وقت قریب تھا کہ وہ تنگ ہوکر اِس کام کو چھوڑ کر ہو بیٹھتا کہ یکایک ہمارے ملک کی خوش نصیبی سے جناب نوّاب صاحب ممدوح کی شملہ پر تشریف آوری کی خبر مشہور ہوئی اور رفتہ رفتہ مصنّف کے کان تک بھی پہنچی پھر اِس بیچارہ کو یہ فکر ہوئی کہ کس ذریعہ سے ان کی خدمت میں حاضر ہوکر اپنا حال عرض کرے مگر آپ جانتے ہیں کہ آدمی کا جوہر خود آدمی کی قدر کا باعث ہوجاتا ہے اور وہی اُس کی قدر کراتا ہے چنانچہ جب اِس کو کوئی ذریعہ سفارش کا نہ ملا تو خود ہی توکّل بخدا بذریعہ عرضداشت حاضر ہوکر اپنے اِس کام کے دکھانے کی درخواست کی جو اِس نے اِس عرصۂ دراز میں مصیبتیں اُٹھا اُٹھا کر تیار کیا تھا ہمارے ملک کی خوش قسمتی سے وہ درخواست معرضِ قبول میں آئی مؤلف نے اپنا تمام کام خواہ مطبوعہ خواہ مسودہ سب ملاحظۂ عالی سے گزرانا جسپر سررشتہ سے رپورٹ طلب ہوئی اور ازراہِ قدردانی بالفعل سرکارِ نظام کی طرف سے پانسو روپے کا انعام بطورِ خلعت اور ساڑھے چار ہزار روپیہ اختتامِ کتاب کے واسطے بطورِ خریداری کُتب منظور فرمائے جس سے اِس دل شکستہ کی ڈھارس بندھی اور یاس مبدل بآس ہوئی مگر اِس معاملہ میں جس قدر ہم کو علم ہے ہم کہسکتے ہیں کہ اِس امداد سے دو چند سہ چند محنت کے علاوہ اِس پر وہ صرف بھی کرچکا ہے اور یہ رقم اِس کے ادائے قرضہ کے واسطے بھی کافی معلوم نہیں ہوتی ہے ہم جانتے ہیں کہ بغیر آٹھ نو ہزار روپے کے اس کا کامل طور پر پورا پورا چھپنا اور باقی حرفوں کا لکھا جانا مشکل کیا بلکہ قریب ناممکن کے ہے کیا خوشی کی بات ہوتی کہ سرکارِ نظام اِسکی دستگیری فرماکر اِس کو انجامِ کتاب تک امداد سے سبکدوش فرماتی اور اپنے تمام مدارس اور سب محکموں کے لئے آٹھ دس ہزار روپے کی کتابیں خرید فرماکر مصنّف کو فی الحال یکمشت روپیہ دیدیتی جس سے اُسکو ہر طرح کی آسانی و کفایت اپنے کام میں ہوجاتی اور ہمیں یہ بھی ایک معتبر ذریعہ سے خبر ملی ہے کہ آجتک اس نادر ڈکشنری کے ۵۳ ہزار لغات و محاورات تحریر میں آچکے ہیں اور شاید اسی کے قریب قریب اور بھی ہوں اگر اِس کام کیلئے اِس سے زیادہ مدد ملتی تو بھی وہ تھوڑی تھی۔ مگر ہم سرکارِ نظام کی اِس فیّاضی کو بھی بڑی وقعت و قدر کی نگاہوں سے دیکھکر تمام ملک

تقاریظ

کی طرف سے اُن کے حضور میں دست بستہ مع شکریہ سفارش کرتے ہیں کہ وہ عالی سرکار اِس کتاب کو کہ جس کا سرپرست سوا حضور کے اور کوئی نظر نہیں آتا پُورا پُورا اپنے اخراجات سے بطورِ یادگار مُؤلف کے حسبِ دلخواہ چھپوا دے جس سے اُردُو زبان کو استحکام ہو جائے کیونکہ بار بار ایسے مُحقق و عالی ہمت و جاں نثارِ مُلک کا پیدا ہونا اور ایسے سامانوں کا بہم پہنچنا محالات سے ہوا کرتا ہے ہمارے مُلک کے واسطے بڑی خُوشی کا وُہ دن ہوگا جب ہم سُنیں گے کہ اُس عالی سرکار نے بادِ فتح از راہِ قدردانی ہماری عرضداشت کو قبُول فرما کر اور کشتیٔ اُردُو زبان کو گردابِ فنا سے نکال کر کنارہ پر جا لگایا کیونکہ اِس تلاطم کے زمانہ میں بغیر دستگیری کسی خضرِ وقت کے ایسی شکستہ کشتی کا کنارہ پر پہنچنا دشوار بلکہ بہت دشوار معلُوم ہوتا ہے ہمیں اُمید ہے کہ ہماری یہ عرضداشت جو بہبُودیٔ مُلک کے واسطے ہے ضرُور قبُول ہوگی +

سر مور گزٹ ناہن †

(۳- ستمبر ۱۸۸۹ء)

گورنمنٹ نظام اور فرہنگِ آصفیہ

فرخندہ بُنیاد حیدر آباد اور اُن لوگوں کو جو اِس اسلامی سلطنت کے مبارک مولود ہیں، جو شغف اور ہمدردی علُوم و فنُون کے ساتھ ہے اور جس کی قابلِ نظیر اور بے شمار مثالیں ہر روز ہماری آنکھوں کے سامنے آتی ہیں اُنہیں میں سے ایک واقعہ فرہنگِ آصفیہ کا ہے +

فرہنگِ آصفیہ اُس ہندوستانی اُردُو لغات کا نام ہے جسے ہمارے مخدُوم مکرم جناب مُنشی سید احمد صاحب دہلوی حضُورِ نظام کی تخت نشینی کے زمانے یعنی تقریباً بائیس برس کے عرصہ سے ہمارے آصف جاہِ ثانی اِس حضرت **نواب میر محبُوب علیخاں بہادُر بالقابہ خلد اللہ ملکہم و سلطنتہم** کی دائمی یادگار اور ڈیڈیکیشن کی غرض سے تیار کر رہے ہیں۔ ہم کو اِس مشہور کتاب کے ساتھ جو بلا شُبہ ہماری اُردُو زبان کی تواریخ میں ایک عظیم الشّان انقلاب پیدا کرنے کے سامان جمع کر رہی ہے۔ ابتدا سے ایک خاص دلچسپی تھی اور اِس کے حالات کے معلُوم کرنے کے ہم ہمیشہ مُشتاق رہتے تھے۔ آج ہمارا ارادہ ہے کہ نظام گورنمنٹ تک اپنی ایک عرض پہنچائیں اور اپنے ناظرین کو چند سطوروں میں کتاب کے بعض حالات سے آگاہ کریں۔ جو دلچسپی سے خالی نہ ہوں گے +

فرہنگِ آصفیہ اور اُسکے مُصنّف کے واقعات کو ہم نے معمُولی واقعات کی نظر سے کبھی نہیں دیکھا وُہ ہمیں کئی ایک مُصنّفوں کے حالات یاد دلاتے ہیں جنکی ثابت قدمی استقلال محنت اور اپنے کام کی مضبُوط دُھن نے تمام اندرُونی اور بیرُونی مصائب اور تکالیف سے اُنکو بے پروا کر دیا ہے اور اُنکی کامیابی دنیا کے لئے ایک سبق آموز اور قابلِ نظیر واقعہ ہوا ہے۔ لائق مُصنّف ابھی بہت دُور نہ جا چکا تھا کہ طبع کتاب کے مصارف نے اُس کو قرضدار کر دیا۔ اور اِس وقت تک کُل ایک ہزار صفحے پریس سے نکل چکے تھے۔

اخبارات

اُس کا ارادہ تھا کہ جب فرہنگ ہمہ وجُوہ مکمل اور تیار ہو جائے تو خُود لیکر حاضرِ دربار ہو۔ مگر حالات نے اُس کو اجازت نہ دی اور تھوڑی دُور جا کر ٹھہر جانا پڑا۔ ہم کو لائق مُصنّف کی سال گزشتہ کی وُہ عرضداشت جو بعنوان "لغاتِ اُردُو کا وصال اور ہمارا عرضِ حال" شائع ہوئی تھی نہیں بھولی مُصنّف کی تکالیف اور دِقتوں کا وُہ ایک دردناک مرقع تھا جس نے اگر زیادہ نہیں تو مُصنّف کے بہت سے دوستوں کو اُس کی پریشانی اور اضطراب کا شریک بنا دیا تھا لیکن ناموافق دن بہت عرصہ تک نہ رہنے پائے اور مُصنّف کی خوش قسمتی اُسکو ایّامِ مسعُود کے قریب لے گئی وُہ وُہ ایّام تھے جب کہ **نواب سر آسماں جاہ بہادُر** شملہ پر تشریف فرما ہوئے اُن کے کھُلے دربار نے مُصنّف کو اُس خیر مجسّم نواب کے حضُور میں بے روک حاضر ہونے کا موقع دیا اور سب سے پہلے جن جوہر شناس آدمیوں سے اُس کو سابقہ پڑا وُہ ہمارے علم دوست اور تمام قسم کی تصانیف کے مشہُور قدردان جناب **نواب انتصار جنگ بہادُر مولوی محمد مشتاق حسین خاں صاحب** اور **شمس العلما جناب مولوی سید علی صاحب بلگرامی** تھے جو اپنی مجمُوعی لیاقت میں آج اپنا نظیر نہیں رکھتے یُورپ اور ایشیا کی متعدد زبانوں سے بخُوبی ماہر ہیں اور شاید مسلمانوں میں یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے ایشیائی زبانوں میں سنسکرت میں اِسقدر مہارت حاصل کی ہے کہ اتھرون وید کا ترجمہ کر رہے ہیں مولوی صاحب موصُوف نے بالاستیعاب تمام فرہنگ کو ایّامِ قیامِ شملہ میں ملاحظہ فرمایا اور اُن کی قدردانی نے جو مُعاونت مُصنّف کے لئے تجویز کی تھی وُہ بیشک اُس کو صرف گزشتہ مصارف کی طرف سے سبکدوش کرنے کیلئے ہی کافی نہ تھی بلکہ آئندہ کے لئے بہت کچھ ہمّت بڑھانے والی تھی یعنی آٹھ ہزار روپیہ سے بالفعل اُس کی معاونت کی جائے اور اِسی قدر روپیہ کا بعد میں مال خرید لیا جائے بنفسِ نفیس حضُور نواب سر آسماں جاہ بہادُر نے بھی کچھ کم تلطّف اور مراحم سے مُصنّف کی محنتوں کی داد نہیں دی تھی۔ ایک دلچسپ واقعہ اُس وقت کا یہ ہے کہ جب کتاب کو ملاحظہ فرماتے ہوئے حضُور کی نظر اِس شعر پر پڑی کہ ؎

وادیٔ عشق کی راہیں کوئی ہم سے پُوچھے ۔۔۔ خضر کیا جانیں غریب اگلے زمانے والے

تو بہت متبسّم ہوئے +

لیکن آخرکار جو فیصلہ نسبت معاونتِ مُصنّف قرار پایا وُہ یہ تھا کہ سرِدست مُصنّف کو پانسو روپیہ بطورِ انعام کے عطا ہوں اور ساڑھے چار ہزار کی کتابیں بتخفیفِ قیمت اِس شرط پر اُس سے خرید کی جائیں کہ اجزائے طبع شدہ تا حال کی چار سو جلدیں دہلی میں **مولوی عنایت الرحمٰن خاں صاحب** کے پاس داخل کر دی جائیں جو بروقتِ ادخال مُصنّف کو اکتّیس (۳۱) سو روپیہ دیدینگے۔ اور باقی چودہ سو روپیہ اُس وقت دیئے جائیں گے جبکہ بقیّہ اجزا حضُورِ نظام میں پہنچ جائیں۔ اِس بارہ میں جو حکم صادر ہوا تھا اُس کا تذکرہ

† اخبارِ عام لاہور (۲۹ جون ۱۸۸۹ء) یہ پرچہ شملے سے اسباب آنے میں کہیں اِدھر اُدھر ہو گیا چنانچہ اسی جستجو میں ۲- جولائی ۱۸۹۰ء کو ایڈیٹر صاحب کی خدمت میں وہ پرچہ یا اُسکی نقل بھیجدینے کو بذریعہ خط لکھا گیا جواب نہ پہنچنے سے خیال تھا کہ شاید صاحب موصُوف کو عدمِ فرصت کے سبب تکلیف گوارا نہ ہوئی۔ مگر جب ایک دوست کو لکھا اور وہ خود گئے تو ایڈیٹر صاحب نے از راہِ مہربانی اپنے دو آدمی اُنکی مدد کو دئے لیکن افسوس کہ ۱۸۸۹ء کے فائل میں جنوری سے ۴ جولائی تک کے پرچے ہی ندارد تھے پس ۲۹ جون کا پرچہ کہاں سے نکلتا۔ ۱۹ اکتوبر ۱۸۸۹ء کے پرچے سے ہی اُس پرچہ کی رائے کا اندازہ ہو سکتا ہے +

تقاریظ

بارہا اخبارات میں ہو چکا ہے اور اِس کی صحت میں ہم کو کچھ شبہ نہیں ہے۔ مؤلف نے مُطابق اِس حکم کے اجزائے مطبوعہ مولوی عنایت الرحمٰن خاں صاحب کی خدمت میں پہنچا دیئے۔ اور تعمیلِ حکم سے فارغ ہو گیا +

مگر ہم نے نہایت افسوس سے سُنا ہے کہ معاونتِ مجوّزہ اب تک مصنّف کو نہیں عطا کیگئی جِسکا باعث کچھ تو نواب انتصار جنگ بہادر کے دشمنوں کی علالتِ طبع ہے اور کچھ مؤلف اور مُلک کی بدبختی مگر مؤلف اپنے کام اور فرض کی طرف سے غافل نہیں رہا۔ اگرچہ چھپنے کا کام بند ہو گیا لیکن جو فعل اُس کا اختیاری تھا یعنی تصنیف و تالیف کا وُہ جاری رکھّا اور اِس عرصہ میں نہایت اِستقلال اور ثابت قدمی اور سرگرمی سے اُس کو قریب باختتام پہنچا دیا ہے جس کی مُفصّل کیفیت ہم خاتمہ پر مُشتہر کر دیں گے +

اب جبکہ تکمیل پانا اور تیار ہو کر اپنی اصلی غرض کو پہنچنا کتاب کا نظام گورنمنٹ کی توجّہ پر منحصر ہے اور جبکہ ہماری عرضداشت نوّاب انتصار جنگ بہادر اور فاضل مولوی سیّد علی صاحب بلگرامی کے کانوں تک پہنچنے کے لئے ہے تو ہم کو اُمید کرنا چاہیئے اور قوی اُمّید کہ اِس سے زیادہ تردّد میں گرفتار ہونے کا ہم کو کوئی موقع نہ ملے گا اور یہ نامور کام نہایت عُمدگی اور اطمینان سے انجام کو پہنچے گا +

اِس وقت تک **پچاس ہزار** سے کچھ اُوپر لُغات اور مُحاورات مؤلّف کے قلم سے نکل چکے ہیں۔ حرفِ **نُون** کے ختم ہو جانے میں شاید اب کچھ دیر نہ رہی ہو تو اِس اندازہ سے ہم کہ سکتے ہیں کہ مُصنّف اپنے کام سے تین چار ماہ تک سبکدوش ہو جائیگا +

ہندی (۲۰۰۲۲) - اُردو (۱۶۳۳۱) - فارسی (۵۳۸۸) - عربی (۷۰۸۴) و مرکّب (۵۲۳۴) - سنسکرت (۴۹۴) - انگریزی (۱۷۱) - مختلف یعنی ترکی و یونانی وغیرہ کُل ۵۵۰۱۰ +

اِس کے تیار شدہ صفحے جو ایک ہزار سے اُوپر ہیں ہماری نظر سے بالتمام گزر چکے ہیں وُہ جس علم و فضل کے مظہر ہیں وہ تھوڑے ہی دنوں میں مُلک کا حِصّہ ہو جائیں گے اور اِسکام کی بخیر و خوبی انجام ہو جانے پر ہم کو فاضل مُصنّف کے علمی ذخایر سے صدہا قسم کی اُمّیدیں ہیں جو خدا کرے کہ بر آئیں آمین +

اخبارِ عام لاہور

(۱۹- اکتوبر ۱۸۸۹ء)

گورنمنٹِ نظام اور فرہنگ آصفیہ

عنوان بالا پر ایک برجستہ پُر لُطف اور دلچسپ سفارش اُردو لُغات موسُوم بفرہنگِ آصفیہ کی نسبت ۳۰ ستمبر کے سرمور گزٹ میں ہماری نظر سے گُزری + اخبار مذکور کے لائق اڈیٹر نے جس ہمدردی خوبی اور مذاق کے ساتھ ایفائے وعدہ پر توجّہ دلائی ہے وہ اِس قابل ہے کہ ہم بھی اپنے مُلک اور اپنی ذات خاص کی طرف سے اُسکی تائید کریں + ہمارے ناظرینِ اخبار کو یاد ہوگا کہ ہم نے شملہ کی سیر سے واپس آکر ۲۹- جون ۱۸۸۹ء کے پرچہ میں

اخبارات

فرہنگ مذکور کی نسبت اپنی چشمدید کیفیت تفصیل وار لکھ کر امدادِ موعُودہ کی نسبت کچھ اشارہ کیا تھا۔ جس سے قوی اُمّید تھی کہ اِس پر توجّہ ہو کر بہت جلد لُغات مذکور کے مکمّل چھپ جانے کا اِنتظام ہو جائے گا۔ مگر افسوس کہ ابھی تک مُصنّف کی محنت نے کچھ اثر نہیں کیا + جس وقت تک ہم نے اِس لُغات کو دیکھا تھا ۴۰۰۷۱ لُغات اور مُحاورات لکھے جا چکے تھے مگر اب معلُوم ہوا کہ پچاس ہزار ایک سو دس تک نوبت پہنچ چکی ہے۔ گویا ۹ مہینے کے عرصہ میں ۳۰۹۵ لُغات اور مُحاورات زیادہ کئے گئے۔ جس سے مؤلّف کی سرگرمی کا بخُوبی اندازہ ہو سکتا ہے اور ہم یقین کر سکتے ہیں کہ اگر اُسے جلد امادِ موعُودہ ملگئی تو اِسی سال میں یہ کام ختم ہو جائے گا۔ کیُونکہ اب صرف تین چھوٹے چھوٹے حرف باقی رہ گئے ہیں + جسقدر مُشکلیں تھیں سب طے ہو گئیں۔ یعنی ہاتھی نکل گیا اور دُم باقی رہ گئی ہے سب سے زیادہ دستگیری کا یہی موقع ہے۔ ایسے وقت میں توجہ نہ کرنا ہمارے مُلک کے واسطے کمال ہی بدنصیبی کا سامنا ہے + ہمارے ناظرین ابھی تک اسبات کو بھُولے نہونگے کہ ہمنے لفظِ مُنہ کی نسبت ۷ نومبر کے اخبارِ عام میں لکھا تھا کہ وُہ بہت کچھ لاؤ لشکر اپنے ساتھ لے کر مؤلّف کے قلم سے نکلنے والا ہے۔ چنانچہ تازہ خبر سے ہمیں معلُوم ہوا کہ یہ لفظ ۲۵ مُفرد معانی کے علاوہ تین سو انتیس (۲۹) مرکّب محاورات کے ساتھ ظہور پذیر ہوا ہے + اِسی طرح لفظ ناک کے ۳۶ اور نام کے اَسّی مُحاورے تاریخی واقعات کے علاوہ لکھے گئے ہیں + ہم اُمّید کرتے ہیں کہ اب حضُور سر آسماں جاہ بہادر اور گورنمنٹِ نظام ضرُور اِس طرف توجہ فرما کر اِس سال بھر کے اِخراجات کی طرف بھی رعایت ملحُوظ رکھیں گے جس سے وہ مثل صادق نہ آئے کہ آدیر گھر کا بھی لے جاوَ + مؤلّف نے اُس تحریری حکم کے بھروسے پر جو اُسے روپیہ ملجانے کی بابت مرحمت ہوا تھا۔ بہت کچھ اِس کام پر خرچ کر کے جلد پُورا کر دینے میں کوشش کی تھی جس کے باعث وُہ اور بھی زیادہ زیر بار ہو گیا۔ بلکہ منافع کی بجائے اور اُس کو گھر سے دینا پڑگیا۔ کیُونکہ سوا برس کا عرصہ کچھ کم نہیں ہوتا۔ اور سُود کے گھوڑے کی رفتار سب کو معلُوم ہے + ہم مؤلّف کو اطمینان دلاتے ہیں کہ اب اُس کی محنت وصُول ہونے کا وقت بہت قریب آگیا + یہ اُسی کے ہموطنوں کی عنایت تھی جو اِس قدر عرصہ تک اُسے پریشانی اُٹھانی پڑی +

سفیرِ دکن حیدر آباد

(۲۵-و ۲۹- جنوری ۱۸۹۰ء)

۲۱- جنوری روز سہ شنبہ کو مُنشی سیّد احمد صاحب دہلوی مُصنّفِ فرہنگِ آصفیہ دارد حیدرآباد کو نوّاب مدار المہام صاحب سر آسماں جاہ بہادر بالقابہ نے ۱ بجے یاد فرمایا چنانچہ مُصنّف موصوف حاضر ہوئے نذر گزرانی جو کمال خوشی سے منظُور ہوئی نوّاب صاحب ممدُوح ایسے اخلاق اور خندہ پیشانی سے پیش آئے کہ بیان سے باہر ہے درحقیقت اہلِ کمال کی جو یہاں قدردانی اور عزت ہے کسی دُوسری جگہ نہو گی لُغت کے ختم ہو جانے سے خوشنودی

تقاریظ

ظاہر فرمائی اور ارشاد کیا کہ حضور میں پیش کرنے کے واسطے بھی وقت نکالوں گا بقیہ کتاب کبتک چھپ جائے گی مُصنّف نے عرض کیا کہ اب تمام توجہ اِسی طرف مصرُوف ہوگی۔ اور انشاء اللہ تعالےٰ بہت جلد شایع ہوجائے گی چُونکہ سرکارِ نظام سے معقُول انعام کے علاوہ خریداری کُتب سے کافی امداد مرحمت ہوئی ہے اِس سبب سے ہم اُمّید کرتے ہیں کہ اب عنقریب لُغاتِ مذکُور کو کامل طور سے چھپا ہوا دیکھیں گے +

ہم اپنے ۲۵۔ جنوری کے پرچے میں مولوی سیّد احمد صاحب دہلوی مُصنّف فرہنگِ آصفیہ اور جناب نواب سر آسماں جاہ بہادر مدار المہام ریاست آصفیہ کی ملاقات کا ایک مختصر ذکر چھاپ چکے ہیں جس سے ہمیں اُمّید ہے کہ وُہ عنقریب باریابِ بندگانِ عالی ہونگے۔ سُنا ہے کہ مُصنّف صاحب موصُوف نے حضُور میں سُنانے کے واسطے کچھ عرضِ حال بطورِ پیکرِ خیال لکھا ہے جو دِلچسپی سے خالی نہ ہوگا عمایدو اراکین ریاست نے نہایت قدردانی اور اخلاق سے اُن کی ملاقات منظُور فرمائی بعض صاحبوں سے کئی کئی مرتبہ ملنے کی نوبت آئی۔ ہمارے فخرِ دکن نواب انتصار جنگ بہادر مُعتمدِ مالگزاری مدار المہام سرکارِ عالی نے اپنے یہاں مہمان رکھا اور خود اپنے ساتھ لیجاکر نواب عماد الدولہ بہادر پرائیویٹ سکرٹری حضُورِ بندگانِ عالی اور وزیر جناب مولوی مہدی حسن صاحب (فتحنواز جنگ بہادُر) سے آپ کی ملاقات کرائی بلکہ نواب محسن الدّولہ محسن المُلک سیّد محمد مہدی علی خاں صاحب بہادُر مُعتمدِ پولٹیکل و فنانشل کے دولت خانے پر بھی لے کر گئے لیکن محسن المُلک بہادُر اُس وقت خلسے پر تھے اور مولوی صاحب موصُوف کو اِسقدر فرصت نہ تھی کہ زیادہ قیام فرماسکتے ہاں بعد میں اُن سے بھی ملاقات ہوئی اور بہت دیر تک ہر قسم کا ذکر اذکار رہا بلکہ نواب صاحب۔ موصُوف نے اِس قدر اخلاق کو کام فرمایا کہ مُصنّف کے پاس خود تشریف لانے کا وعدہ کیا جس سے مُصنّف نے بمشکل نواب صاحب موصُوف کو باز رکھا نواب اعظم یار جنگ بہادُر اور جناب نواب مظفر الدین خاں بہادُر نواب رفعت جنگ بہادُر سے بھی ملاقات ہوئی اور اِسوقت امیر اللُغات کا بھی تذکرہ آیا جسکی حقیقت بخُوبی معلُوم ہوگئی شمس العلمار مولوی سیّد علی صاحب بلگرامی مُصنّف صاحب ممدُوح سے جس ہمدردی سے پیش آئے وُہ بھی قابلِ ہزار آفریں ہے مگر ہم افسوس کرتے ہیں کہ مولوی صاحب موصُوف یہاں سے بہت جلد واپسی کا ارادہ رکھتے ہیں۔ باوجُودیکہ کوئی اُنہیں اِسقدر جلد جلنے کی صلاح نہیں دیتا ہے لیکن چُونکہ مولوی صاحب موصُوف کا تعلق گورنمنٹ انگریزی سے بطریقِ ملازمت ہے اِسواسطے سب اُنکو یہاں ٹھیرا نہیں سکتے دُوسرے اُن کی رُخصت کی مُدّت بھی قریب الاختتام ہے +

ہم مُصنّفِ فرہنگ سے دو ایک بار ملے ہیں اِسکی کیفیت کسی موقع پر ہدیۂ ناظرین ہوگی۔ اب خداوند تعالےٰ سے ہماری یہ دعا ہے کہ مولوی صاحب موصُوف کو یہاں سے

اخبارات

اِس کامیابی کے ساتھ واپس سے جائے کہ وہ اپنی لُغت بلکہ دیگر تصنیفات کو بھی چھاپ دینے پر پُورے پُورے قادر ہوجایئں +

چُونکہ ریاست حیدر آباد ایک ایسی ہُنر پرور ریاست ہے کہ جسکا نظیر فی زمانہ ہندوستان میں نہیں ہے کوئی حاجتمند یا صاحب کمال اِس ریاست سے خالی نہیں جاتا +

اِس سبب سے ہم یقیناً کہتے ہیں کہ صاحب صحیفۂ قُدسی کو اپنا یہ شعر جو مولوی سیّد احمد صاحب کی نسبت اپنی رائے میں لکھا ہے واپس لینا پڑے گا ؎

یوں پھریں اہلِ کمال آشُفتہ حال افسوس ہے　　اے کمال افسوس ہے تجھپر کمال افسوس ہے

ہماری گورنمنٹ کوئی تنگدل گورنمنٹ نہیں ہے اُسکی امداد بقولِ صاحب صحیفہ اُونٹ کے مُنہ میں زیرہ نہیں ہوسکتی بلکہ ہو اور وہ بھی پیٹ بھر کے مُصنّفِ فرہنگِ آصفیہ کو جو کچھ امداد مل چُکی ہے وہ آپ ہی کے نزدیک قابل شکریہ نہیں بلکہ مُصنّف خود بھی اُس کے شکریہ میں رطب اللسان اور رہُونِ احسان ہے چنانچہ اُس کا بیان ہے کہ اگر وہ امداد نہ ملتی تو میرا اور لُغات کا خاتمہ ہولیا تھا۔ صاحب صحیفہ قُدسی نے جسبات پر ازراہِ ہمدردی توجہ دلائی ہے یہاں پیشتر ہی سے اُسپر توجہ ہورہی ہے ہم اور آپ دونوں اِس دعا میں شریک ہیں انشاءاللہ تعالےٰ مُصنّف صاحب دکن سے بھرپُور ہی جا ئینگے آمین ثم آمین +

(افسوس کہ ۳۰۔ جنوری کا پرچہ یعنی ناتمام مضمُون کا پُورا صفحہ تو ہمارے پاس رہ گیا مگر اُس سے اگلے کئی پرچے گُم ہوگئے جو سلسلہ وار طبع ہورہے تھے اِسوجہ سے ہم اِسجگہ درج کرنے سے معذُور رہے۔

سرمور گزٹ ناہن

(۱۴۔ دسمبر سنہ ۹۱ء)

فرہنگِ آصفیہ اور امیر اللُغات

مُنشی امیر احمد صاحب امیرؔ مینائی نے جو اِس زمانہ کے نہایت مشہُور و معرُوف شاعر ہیں اور نواب صاحب مرحُوم رام پُور کے اُستاد تھے ایک نہایت بزرگ کام شرُوع کیا ہے یعنی اُردو زبان کی ایک لُغات لکھنی شرُوع کی ہے۔ اُسکا پہلا پارہ چھپکر شایع ہوگیا ہے +

فرہنگِ آصفیہ یا ارمغانِ دہلی یا سیّد اللُغات کی نسبت تو عمُوماً ہمارے دوست جانتے ہیں کہ وُہ ایک ہمارے بزرگ عالم کی بے نظیر محنتوں کا نتیجہ ہے یعنی مولوی سیّد احمد صاحب دہلوی کی لُغات جو ایک زمانۂ دراز کی محنتوں کے بعد ختم ہوئی ہے اور تمام و کمال تیار ہوچکی ہے اگرچہ اُس کا ایک بہت بڑا حصہ چھپنے کو باقی ہے۔ بلاشُبہ اُس کتاب کی خُوبیوں اور ایک لمبے زمانے کی ان تھک محنتوں نے اُس کے مُصنّف کو دُنیا کے بڑے آدمیوں میں جگہ دیئے جانے کا مُستحق ٹھیرا دیا ہے۔ بیس بائیس برس کا زمانہ اگرچہ کہنے کو ایک بات ہے مگر ہر ایک انسان کی زندگی کا اصلی اور سب سے قیمتی حصہ ہے۔ ایسے استقلال اور ثابت قدمی کے ساتھ ایک کام کو لگاتار اتنے لمبے زمانہ تک کئے جانا بجائے خود عجائبات دُنیا

تقاریظ

میں سے ہے۔ کون شخص ہے جو ایسے بیتظیر ادب اور محنت کی تعریف نہ کرے گا +

مگر ہم کو اس بات کے بیان کرنے سے نہایت افسوس ہے کہ **اب سیّد اللغات اور امیر اللُّغات** کے درمیان ایک مخالفانہ بحث شروع ہو گئی اور دِلّی اور لکھنؤ کی پُرانی چھیڑ چھاڑ تازہ کر کے اِس مباحثہ میں شریک کر دی گئی سیّد اللُغات کا معاون **اکمل الاخبار** دہلی بنا جو درحقیقت دہلی میں ایک ہی عُمدہ اخبار ہے اور دِلّی اور لکھنؤ کے مقابلے میں اپنے اِس پُرانے سکُول کی طرف سے جوابدہی کرنا اُسی کا کام تھا۔ اکمل الاخبار کو اِس وجہ سے بھی زیادہ کام کرنا پڑا کہ امیر اللُغات کی حمایت میں لکھنؤ کے متعدد اخبارات مثلاً آزاد اور تہذب اور ریاض الاخبار گورکھپور وغیرہ جو کام سب کرتے تھے وُہ اُدھر اکیلے اکمل الاخبار کو کرنا پڑتا تھا بلکہ کرنا پڑتا ہے اگر اُس مباحثہ پر محاکمہ کیا جائے تو جس خوُبی اور استقلال اور متانت اور محنت سے اکمل الاخبار نے کام کیا ہے وُہ اُسکے مُخالفین سے نہیں ہو سکا۔ اور اگر کوئی ہم سے پُوچھے تو ہم تو سرے سے ایسی بحث کے سخت مُخالف ہیں اور اُسے بالکل بیہُودہ اور بے فائدہ جانتے ہیں۔ امیر اللُغات کے مُعاونین کو زیادہ انصاف سے کام لے کر خاموش ہو جانا چاہیئے تھا درحقیقت اُن کو یہ منصب نہیں حاصل ہوا تھا کہ سیّد اللُغات کیساتھ مقابلہ اور بحث شروع کریں +

اِس سے ہمارا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم امیر اللُغات کے بزرگ مُصنّف کی محنت اور عُمدہ کوششوں کی قدر نہیں کرتے۔ ہم تو ہر ایک ایسے کام کو جو قوم یا مُلک کی بہتری یا علمی ترقّی وغیرہ کے واسطے کیا جائے دِل سے قدر اور منزلت کرتے ہیں اور امیر اللُغات کے مُصنّف کو ہزار تحسین و آفرین کا مُستحق جانتے ہیں۔ مگر بلحاظ اُس محنت کے جو سیّد اللُغات میں کیگئی ہے امیر اللُغات کو کوئی نِسبت اُس سے مقابلہ کی نہیں ہے۔ امیر اللُغات جس روز اُس قدر محنت ظاہر کر سکے گا تو ہر طرح سے مقابلہ کا مُستحق ہوگا۔ ورنہ ایک شخص جو آج ایک مدرسہ کے قائم کرنے یا مکان بنانے کے واسطے جزوی سامان بہم پہنچانے لگا ہے اگر کسی عظیم الشّان کالج یا محل کے بانی کے ساتھ مقابلہ کرے تو یہ کس قدر ناموزُوں ہوگا +

علاوہ اِس بزرگی کے سیّد اللُّغات کو امیر اللُّغات پر تقدیم کا حق حاصل ہے۔ اور گو امیر اللُغات نے سیّد اللغات سے کچھ مدد نہ لی ہو یا بہت کم مدد لی ہو مگر مُقدّم اور مُوخّر ہونے میں جو فضیلت رُتبہ میں ایک کو دُوسرے پر ہے اُس سے انکار نہیں ہو سکتا۔ اور اِس صُورت میں کہ مُوخّر قابلیتوں میں مُقدّم کے برابر یا اُس سے زیادہ ہو اُس کے کام کا ترقّی یافتہ ہونا بھی ضروری ہے۔ مگر سیّد اللغات کے مُصنّف میں جو سنسکرت اور ہندی کے جاننے کا بہت بڑا ملکہ ہے وُہ بجائے خُود ایک جُداگانہ بڑھی ہوئی قابلیت ہے اور عام قابلیّت اور خصوُصاً قوّتِ بیانیہ اور تشریح جو درحقیقت ایسے کام کے کرنیکی جزو اعظم اور اُسکام کے اختیار کرنے کی قدرتی تحریک ہوئی ہے مولوی سیّد احمد صاحب دہلوی میں ایک غیر معمُولی خداداد نعمت کی مانند ہے اور اُس سے انکار کرنا بڑی بے انصافی کی بات ہے اگر اِن اُمور اور دُوسرے ایسے

اخبارات

اُمور پر جو بیان کئے جا سکتے ہیں غور کیا جاتا تو ایسی مُخالفانہ بحث کی ضرُورت ہی نہ ہوتی۔ ہم تو ہر حال میں اِس بحث کے مُخالف ہیں اور اپنے دوست اکمل الاخبار سے بھی نہایت ادب کے ساتھ کہتے ہیں کہ وُہ اِس بحث سے ہاتھ اُٹھا لیں۔ اور مضمُون کو انصاف پسند لوگوں کے اِنصاف اور مُقابلہ کو مبصّرین کی حق شناسی کے واسطے چھوڑ دیں۔ ہم کو یقین ہے کہ جس حال میں ہم اِس بحث کو چھوڑ دینے کے واسطے درخواست کرتے ہیں بلکہ اِس سے بھی زیادہ اُن کی عنایت پر بھروسہ کر کے ضرُور عرض کرنا چاہتے ہیں اِس مباحثہ کو وُہ ترک کر دیں گے اور اپنے دُوسرے قومی مضامین کی طرف متوجّہ ہونگے +

چودھویں صدی راولپنڈی

(۱۵- نومبر ۱۹۰۵ء)

نوّاب وقار الامراء بہادر کی فیّاضی

(علم اور علما کی قدردانی)

یہ صحیح ہے کہ زمانہ تبدیل ہو گیا ہے اور اُس کی ہر ایک چیز کی ترقّی کے اصُول بھی بدلگئے ہیں بغداد اور قرطبہ کا نام کوئی بھُول تو نہیں سکتا مگر یہ کہا جاتا ہے کہ شخصی حکومت کیطرح شخصی قدردانی اور سرپرستی علُوم کے آثار اور نتائج پائدار نہیں ہوتے یہ ذمّہ داریاں قوم کی ہیں اور قوم ہی اُن کو احسن طریق سے انجام دے سکتی ہے لیکن اِس تبدیل شدہ اصُول کو اپنا رہنما بنانے اور اِس سے فائدہ اُٹھانے کیواسطے اِس امر کی ضرُورت ہے کہ اقوامِ یوُرپ کی طبایع کی طرح مسلمانوں کی طبایع بھی تبدیل ہو جائیں اور اِس انقلاب کو جو زمانہ میں ہوا ہے قبُول کریں۔ جبتک مُسلمانوں کی طبایع میں یہ تغیّر نہیں واقع ہوتا اُن پُرانی طبیعتوں کے واسطے ایسے **بغداد اور قرطبہ** کی ضرُورت ہے اور خدا کے فضل سے ہمارے مُلک کے مسلمان حیدر آباد پر اور خصوُصاً اِس زمانہ میں فخر کر سکتے ہیں سر سالار جنگ مرحُوم کی علم اور علما کی قدردانی اور مردُم شناسی ضرب المثل ہو چُکی ہے۔ **نوّاب وقار الاُمرا بہادُر** کے زمانہ وزارت کو خداوند کریم دراز کرے وہ ہر ایک سے گوئے سبقت لیجائے گی +

حیدر آباد کا سر رشتہ تعلیم خُود توجّہ کا مُحتاج تھا یعنی سر رشتہ تعلیم کو ہمیشہ سے شکایت تھی کہ اُن کو بہت کم روپیہ دیا جاتا ہے جو ضرُوریاتِ تعلیم کے واسطے کافی نہیں ہے **جناب نوّاب مدار المہام بہادُر** نے اِس شکایت پر توجّہ فرمانے میں کچھ بھی تاخیر نہیں کی اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں (۹۷۳۶۵۴) روپیہ کا اضافہ منظُور فرمایا ہے یعنی سابقہ رقم کو دوچند فرما دیا ہے۔ اِسی طرح سے حیدر آباد کے مُستحقین کو ترقّی تعلیم کے واسطے امداد اور وظائف عطا فرمائے ہیں اور سرکاری وظایف سے ولایت میں تعلیم حاصل کرنے والے بھی جناب ممدُوح کی توجّہ سے محرُوم نہیں رہے اور اِس عُمدہ طریقہ کو ترقّی دینے اور ولایت سے تعلیم حاصل کر کے آئی ہوئی جماعت کی حیدر آباد میں کافی تعداد مہیّا کرنے کیواسطے سالِ حال

کے بجٹ میں ایک لاکھ روپیہ منظور فرمایا گیا ہے۔ **سیّد سراج الحسن صاحب** جو **نوّاب محسن الملک بہادر** کے عزیز ہیں اور حیدر آباد سے ولایت میں تعلیم حاصل کرنے کے واسطے منتخب کرکے بھیجے گئے تھے اور اب نہایت تعریف کے ساتھ امتحان بیرسٹری میں کامیاب ہو کر واپس تشریف لائے ہیں اور اُن کی عمدہ لیاقت اور اوصاف حمیدہ کے سبب سے جابجا خوشیاں ہو رہی ہیں اُن کو اَور دو سال تک ولایت میں جا کر تکمیل تعلیم قانون کرنے اور سب سے اعلےٰ درجہ کا قانونی ڈپلوما حاصل کرنیکے واسطے مکرّر ولایت بھیجنے کی تجویز کی گئی ہے۔ یہ اَور اِس قسم کی تمام مثالیں نوّاب وقار الامرا بہادر کی علم کی تائید اور قدردانی کا اظہار کرتی ہیں اور خود اپنے فرزندوں کی تعلیم کے بارہ میں جو انتظام اُنہوں نے فرمایا ہے اور جو نہایت اعلےٰ درجہ کا مذاق اور فہم اُن کی تعلیم اور ترتیب کے واسطے عمل میں لایا گیا ہے اُن کی روشن دماغی اور تعلیم و ترتیب کے مسئلہ کو کما حقہٗ سمجھنے کی ایک بے نظیر مثال ہے ایسا مُدبّر منسٹر حیدر آباد کو ہمیشہ کے واسطے مبارک رہے +

علم اور علما کی قدردانی کی مثالوں میں **مُصنّفِ فرہنگِ آصفیہ** کی قدردانی جو جناب ممدوح الشان نے فرمائی ہے ایک تاریخی یادگار ہوگی۔ فرہنگِ آصفیہ کے مُصنّف کا رُتبہ علما میں بڑا ممتاز ہے۔ مگر اس قابلِ عزّت نشست پر بیٹھنے کی اجازت اِن کو اُس وقت ملیگی جب وُہ اپنے دماغ کے اِس بے نظیر نتیجہ کو تمام و کمال پبلک کے سامنے رکھدینگے تاہم **مولوی سیّد احمد صاحب** کا نام ہر ایک اُردو زبان کا پڑھنے والا جانتا ہے۔ دہلی کی اُردو زبان پر احسان کرنے سے اُنہوں نے تمام مُلک کو فیض پہنچایا ہے لڑکیوں اور لڑکوں کی تعلیم کے واسطے اِن کے سلسلۂ تعلیم کی کُتب سے بہتر کتابیں اسوقت تک نہیں لکھی گئیں۔ اِن کی مُتفرق تصانیف بھی ایسی ہی قابل قدر ہیں لیکن فرہنگِ آصفیہ کی تصنیف جسکی کمی کے سبب سے بیچاری اُردو زبان کو دُنیا کی مکمّل اور ترقی یافتہ زبانوں کے سامنے آنکھیں نیچی کر لینی پڑتی تھیں ایک دیووں کے کرنے کا کام تھا جو بیس چوبیس برس کی شاقّہ محنت سے انجام پایا ہے۔ مولوی سیّد احمد صاحب کی قدر کرنے والوں کا دِل اِن کے اِس عظیم الشّان کام پر نگاہ کرتے وقت رحم سے بھر آئے گا جبکہ وُہ خیال کرینگے کہ اِس ایک زندگی بھر کے زمانہ کا کام کرتے ہوئے اُنکے وسائل نہایت محدود تھے تنگدستی مصیبت اور تکلیفوں کی بہت تھوڑی شکلیں تھیں۔ جو اُن کے سامنے اور اُن کے گرد و پیش نہ تھیں۔ نظام گورنمنٹ نے بارہا اِن کے حال پر توجہ کی مگر وُو ایک دفعہ بھی اِسکے مرض کا علاج نہ ثابت ہوئی۔ نہ اِس سخت خصی ملازمت سے جو ایک حقیر آمدنی کے واسطے ان کو کرنی پڑتی تھی اور اپنے نہایت قیمتی وقت کا سب سے بہتر حصّہ دینا پڑتا تھا اُن کو نجات ملی ۔ نہ وُہ کتاب چھپوا سکے۔ لیکن اِن کی ان مُصائب کا وقت آخر کار ختم ہونے کو آیا اور وہ سوا سکے اِسکے دُوسرا وقت نہ تھا

جبکہ **نوّاب وقار الامرا بہادر** شملہ کو تشریف لائے جناب **شمس العلما مولوی سیّد علی صاحب بلگرامی** کا جو ابتدا سے درحقیقت وُہی اِس قیمتی کام کے قدرشناس ہیں عالی جناب نوّاب صاحب بہادر کے ہمراہ ہونا مولوی سیّد احمد صاحب کی خوش قسمتی کی ضمانت تھی۔ مولوی صاحب شمس العلما صاحب کی وساطت سے جناب نوّاب صاحب بہادر کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنا دُکھڑا کہہ سُنایا۔ سب سے بڑی امداد جو مولوی صاحب کی کیجا سکتی تھی وہ یہی تھی کہ اُن کو ایسی بُری ملازمت سے جو مجبوراً اُن کو کرنی پڑتی ہے سبکدوش کیا جاسے چنانچہ جناب نوّاب صاحب بہادر کی فیّاضی اور علمی قدردانی نے چند ہی منٹ میں اِس سب سے بڑی مُشکل کو حل کر دیا اور اُن کے گزارہ کے واسطے کافی وظیفہ مقرر فرما دینے کا حُکم صادر کیا مولوی صاحب نے نہایت شکرگزاری سے فرہنگِ آصفیہ کے کام کو بہت جلد ختم کرنے کے علاوہ یہ وعدہ کیا کہ وُہ ہر حال میں متعدد مفید تصانیف شایع کرتے رہیں گے اور اس وجہ سے اُردو زبان کے ہر ایک شایق کو نوّاب صاحب بہادر کا مشکور اور شکرگزار ہونا چاہئے۔ مولوی صاحب نے اُن تین ہزار روپیہ کے ملنے کی بھی استدعا کی جس کے واسطے عرصہ سے حکم ہو چکا ہوا ہے لیکن مولوی چراغ علی صاحب مرحوم کے انتقال کی وجہ سے وہ روپیہ نہیں ملا۔ نوّاب مدار المہام بہادر نے شمس العلما صاحب کو حکم دیا کہ حیدر آباد پہنچکر یہ روپیہ مع سفر خرچ دکن بذریعۂ تار بھجوا دیں۔ ہم کو یقین ہے کہ مولوی صاحب کے حال پر بقیّہ توجّہ بہت جلد مبذول فرمائی جاسے گی کیونکہ بغیر روپیہ کے وُہ کام کو شروع نہیں کر سکتے اور بغیر وظیفہ کے وُہ کام کر نہیں سکتے۔ درحقیقت نظام گورنمنٹ دُنیا میں اپنی فیّاضی کی اِس قسم کی نئی مثال قایم کرے گی اگر ایک ایسے بزرگ مُصنّف کو اپنی کتاب کا مسودہ سرہانے دھرا ہوا دیکھتے دیکھتے دُنیا سے چل بسنے سے بچالے گی۔ ہم نے سُنا ہے کہ مولوی سیّد احمد صاحب نے ایک سال کی فرلو کی درخواست کی ہے اگر ملگئی تو اُسکے اختتام پر ورنہ ابھی سے ملازمت ترک کرکے اِس بزرگ کام کے انجام دینے میں مصروف ہوں گے۔ اِس صورت میں فیّاض نظام گورنمنٹ کو جتنی جلدی مُمکن ہو اِنکے حال پر توجّہ کرنی لازم ہے +

نوّاب وقار الامرا بہادر کی ذاتی فیّاضی کا تو کوئی اندازہ ہی نہیں کر سکتا محض اِس داد و دہش کی وجہ سے وہ مقروض رہتے ہیں۔ یہ آج ہی کل کا واقعہ ہے کہ ہمارے مخدوم **شیخ غلام قادر صاحب گرامی** شاعر خاص اعلےٰ حضرت حضور پُرنُور بندگانعالی کو فلک نما کی تعریف میں ایک قصیدہ لکھنے کا صلہ چار ہزار روپیہ عطا فرمایا۔ ہمارے مکرم دوست **مولوی عبد الحلیم صاحب شرر** عرصہ سے حیدر آباد میں تھے وُہ علمی تحقیقات اور سندھ کی تاریخ لکھنے میں مصروف تھے اور اِس کام کو وہ صرف نوّاب مدار المہام بہادر کی فیّاضی سے شروع کر سکے تھے جنہوں نے دو سو روپیہ ماہوار اِن کو عطا کرنا منظور فرمایا تھا۔ مولوی صاحبکو

ترجمۂ تحاریر

اب جناب ممدوح نے اپنے فرزندوں کے ساتھ جو ولایت میں تعلیم پاتے ہیں دینی اور اُردو زبان کی تعلیم دینے کے واسطے ساتھ بھیجا ہے۔ کیونکہ بچوں کو ولایت میں تعلیم دینے کے سب سے عمدہ اصول کی پیروی میں نواب صاحب بہادر نے اپنے فرزند کو بہت ہی چھوٹی عمر میں ولایت روانہ کر دیا تھا۔ اور اس وجہ سے وہ اُردو زبان بھی عمدہ طور سے نہیں بول سکتے تھے۔ مولوی صاحب کی سابقہ تنخواہ اُن کے کنبہ کی پرورش کے واسطے بحال رکھی گئی ہے اور ولایت میں رہنے کے واسطے معقول تنخواہ عطا کی گئی ہے +

یہ تو جناب وقارالامرا بہادر کی فیاضی کی جزوی اور ادنے مثالیں ہیں۔ الکامشہور **فلک نما** جو ہندوستان میں اس زمانہ کی ایک بے نظیر اور قابل دید عمارت ہے اور جس کی تیاری میں چالیس لاکھ روپیہ سے کم صرف نہیں ہوئے ہیں ان کے دست فیاض کے عمل سے نہیں بچی۔ اِس نامی عمارت کو اُنہوں نے اپنے آقا حضور پرنور نظام کی نذر کر دیا ہے لیکن بلاد میں یہ غلط مشہور کیا گیا ہے کہ یہ عمارت بیچی گئی ہے یا یہ کہ اعلےٰ حضرت نے اِس کو خریدا ہے نواب صاحب بہادر کی طرف سے یہ بطور نذر کے پیش کی گئی ہے اور اعلےٰ حضرت نے قبول فرمائی ہے۔ حضور نظام کا جناب ممدوح کو کوئی زمین وغیرہ عطا کرنے کا خیال جو مشتہر کیا گیا ہے یہ اُن کی شاہانہ فیاضی کی مثال ہوگی نہ کہ فلک نما کی قیمت۔ ایسی ہی باتیں ہیں جنہوں نے جناب **وقارالامرا بہادر** کا نام اُن کے ایسے بزرگ اوصاف کے سبب سے عزیز اور پیارا بنا دیا ہے + **شعر**

وہ سلامت رہیں ہزار برس ۔۔۔ ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

بعض انگریزی چٹھیوں اور انگلش اخباروں کے ریویوز کا ترجمہ

دیئے جاتے ہیں آج کچھ لکھے تم کو
اسے وقتِ فرصت مگر دیکھ لینا

اگرچہ ہمیں ضرور نہ تھا کہ ہم اِن کا ترجمہ بھی داخلِ فرہنگ کریں کیونکہ یہ مضامین تین مرتبہ بصورتِ پمفلٹ مختلف سنوں میں طبع ہو کر حسبِ ضرورت وقت شایع ہو چکے ہیں اور اب چوتھی مرتبہ بالتفصیل پھر چھاپے جاتے ہیں لیکن چونکہ ہمارے اکثر ہموطن زبانِ انگریزی سے ناآشنا ہیں اور اُنکو معلوم نہیں ہے کہ کسی وقت اِس لُغات کے متعلق قومی ہمدردی کے لحاظ سے یہ بدگمانی بھی بعض افسرانِ سررشتۂ تعلیم میں پیدا ہوئی تھی کہ سید احمد جو اُردو ڈکشنری چھاپ رہا ہے یہ ایس ڈبلیو ڈاکٹر **فیلن** صاحب بہادر کی کتاب سے ناجائز فائدہ اُٹھا رہا ہے ؎ رقیب بھی تو اُسے کان رکھ کے سُنتے ہیں + عجب طرح کا مزا ہے مرے فسانے میں + خدا تعالےٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ صاحبِ ممدوح کی زندگی اور قیامِ دفتر کے زمانہ میں اوّل ہی جلد کی اشاعت پر یہ معاملہ پیش آیا چونکہ جناب ڈاکٹر صاحب بہادر

انگریزی

ہماری ہر ایک بات سے بخوبی واقف تھے اور ہم کو اِس شرط پر دہلی سے **دانا پور** لے گئے تھے کہ ہم تمہاری لُغات کے کام میں حارج نہ ہونگے بلکہ تم ہمارے **مصالح** سے کام لینا ہم تمہارے سامان سے مدد لینگے ؎ اُمیدوارِ رحمتِ باری ہوں اسقدر ہوتا ہوں میں شریک پرائے گناہ میں ++

پس اُنہوں نے اِس خط و کتابت کا ایسا معقول جواب دیا کہ وہ سب **قومی خیرخواہ** اپنا سا مُنہ لیکر رہ گئے بعض نے فوراً خریداری منظور فرمائی بعض نے اختتامِ کتاب پر موقوف رکھی ہے ؎ تُو بھی دیکھ ہمیں چشمِ حقارت سے نہ دیکھ ۔۔۔ کل ہمارا تھا جو ہے آج زمانہ تیرا

ہمارا اوّل پمفلٹ فیلن صاحب بہادر کے ریویو و ۱۸۸۸ء میں دہلی پریس واقع کلاں مسجد سے چھپکر شایع ہوا۔ دوسرا بہ ترقی مضامین ۱۸۸۹ء میں تیسرا ۱۸۹۲ء میں بمقام شملہ چھاپا گیا اور یہ چوتھا الہ آباد میں طبع ہو کر اعلےٰ قسم کی جلدوں میں شامل کیا گیا +

ہم اِس ترجمہ میں ۲۴ **چٹھیوں** میں سے صرف دس چٹھیاں۔ سات **ریویوز** میں سے **صرف دو** ریویو اور ڈاکٹر فیلن صاحب کی وہ خط و کتابت جو ممالک مغربی و ممالک پنجاب وغیرہ کے ڈائرکٹر صاحب بہادر سے ہوئی از سرِ نو چھاپتے ہیں +

انگریزی اخباروں میں سے **سِوِل اینڈ ملیٹری گزٹ۔ پنجاب پٹریٹ۔ ایوننگ میل۔ ٹریبیون۔ دکن سٹینڈرڈ۔ پنجاب آبزرور** نے ہماری کتاب کی طرف (کسی نے کارسپانڈنٹوں سے سُنکر کسی نے نمونہ پڑھ کر کسی نے کوئی حصّہ دیکھ کر) توجہ فرمائی ہے ؎ یہ کان تک آئیگی بُری ہو کہ بھلی ہو چھپ جائیگی کیا تیری طرح میری خبر بھی + کامل کتاب اب سب صاحبوں کی نظر سے گزرے گی اِن تمام اخباروں میں سے ہم صرف دو اخباروں کا ترجمہ چھاپتے ہیں ایک تو **دکن سٹینڈرڈ** کا اِس لحاظ سے کہ اُس کا اڈیٹر انگریز ہے جس نے ہماری کتاب ہم سے لیکر پڑھی اور بغور ملاحظہ فرما کر اپنی رائے قایم کی یہ تمام کتاب کا گویا مغز ہے۔ **دُوسرا** پنجاب آبزرور جو ہندوستانیوں کے ہاتھ میں ہے اور جسکے لایق اڈیٹر نے فرہنگِ آصفیہ کی جلدِ سوم مطبوعہ حال کو بالاستیعاب مطالعہ فرماکر اپنی تازہ واقفیت کے موافق لکھا ہے اس سے زیادہ ترجمہ چھاپنا فضول اور طومار کا بھرنا ہے ہمارا ارادہ تھا کہ ہم تمام تقاریظ کا خلاصہ کر کے صرف دو دو چار چار سطریں ہر ایک میں سے لیکر چھاپ دیتے مگر ہمارے احباب اِس پر راضی نہ ہوئے اور اُنہوں نے فرمایا کہ آپ ابھی تک ہندوستانیوں کی طبایع سے واقف نہیں ہوئے۔ یہ طوالت پسند ہیں جس کتاب کی نسبت بہت کچھ تقریظیں تاریخیں لکھی ہوئی دیکھتے ہیں اُسی کو قابلِ وقعت سمجھتے ہیں یہ نہیں جانتے ؎ کیوں نہ داغ دہلوی کی زبان مستند ہو + پیدا کیا خدا نے اُسے تخت گاہ میں۔ مگر ہم نے اِس پر بھی بہت سے اخبار کھو دیئے۔ بہت سے چھوڑ دیتے۔ لیکن جب بھی کئی جزو میں جا کر یہ مضامین ختم پر آئے ؎

ترجمۂ تحاریر

بیخودی میں ہے کسے ہوش کہاں ہے قاصد　کدھر آیا نہیں معلوم کہاں جائے گا

ہمارا دوہرا دوہرا صرف ہوا۔ ناظرینِ لغات کی سمع خراشی بڑھی لیکن کیا کیا جائے۔

الامرُ فوق الادب والرسم تقدّمُ علی العزائمِ۔ ادھر اُن کا فرمانا اُدھر پڑی

ہوئی رسم کا مٹانا اپنے بس کا نہیں ؎

دل سنے کی سہے جو خطا اپنے کئے کو پائے گا　ایسے مجرم کی شفاعت میں کروں تو کیا کروں

فقط۔ سید احمد۔ ۲۷۔ جولائی سنہ ۱۹۰۰ء

ہمارے فخر و مباہات کی نشانی یعنی ہماری مادرِ مہربان قیصرۂ ہند دام اقبالہا کی مہربانی و قدردانی

یہ اُس چٹھی کا ترجمہ ہے جو خان بہادر حافظ **عبد الکریم** صاحب۔ سی۔ آئی۔ ای حضورِ ملکۂ معظمہ قیصرۂ ہند کے انڈین سکریٹری نے ۶۔ دسمبر سنہ ۱۸۹۸ء کو قصرِ ونڈسر (انگلستان) سے حضورِ ممدوحہ کی جانب سے اِس خاکسار فرہنگِ آصفیہ کے مؤلف کو بھیجکر اقران و امثال میں افتخار بخشا۔ تیمناً و تبرکاً سب سے اوّل چھاپی جاتی ہے۔ وھو ہذا ✢

۶۔ دسمبر سنہ ۱۸۹۸ء　WINDSOR CASTLE　بنام ایم سید احمد دہلوی

جنابِ من۔ ہر مجسٹی مجھے ارشاد فرماتی ہیں کہ میں تمہارے مہربانی کے ایڈرس اور بیش بہا کتابوں کا اُن کی طرف سے شکریہ ادا کروں اور یہ بھی جتاؤں کہ وہ تمہارے اظہارِ وفاداری واطاعت کی بہت قدر فرماتی ہیں فقط۔ آپکا خیر خواہ (دستخط) عبد الکریم انڈین سکرٹری علیا حضرت قیصرۂ ہند دام اقبالہا ✢

ترجمۂ چٹھی پرائیوٹ سکرٹری عالی جناب ہز اکسلنسی رائٹ آنریبل لارڈ جارج نیتھینیل برن کرزن آف کڈلسٹن بہادر۔ جی۔ ایم۔ ایس۔ آئی۔ جی۔ ایم۔ آئی۔ ای وائسرائے و گورنر جنرل بہادر

کشورِ ہند

۲۷۔ جولائی سنہ ۱۸۹۹ء　(مہر: پرائیوٹ سکرٹری وائسرائے)　بنام ایم سید احمد مؤلف فرہنگِ آصفیہ

وائسرل لاج شملہ
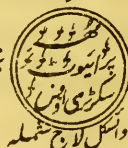
جنابِ من۔ آپ کی ۲۰۔ ماہ حال کی چٹھی موصول ہوئی ہز اکسلنسی کی طرف سے ارشاد ہوا ہے کہ آپ کی اُردو ڈکشنری جلد سوم معروف بہ فرہنگِ آصفیہ کا جو آپ نے حضورِ ممدوح کی قبولیت کے واسطے بھیجی ہے شکریہ ادا کروں۔ فقط۔ آپ کا وفادار (دستخط) ڈبلیو لارنس پرائیوٹ سکرٹری گورنر جنرل بہادر کشورِ ہند ✢

(مسٹر گارسن ڈی ٹیسی جنکی چٹھی آگے لکھی جاتی ہے بہت سی زبانوں سے واقف بہت بڑے مصنف اور پابندِ وضع فاضلِ اجل تھے شعرائے ہند کا تذکرہ آپ نے ہی سب سے اوّل لکھا تھا جس کا ترجمہ ڈاکٹر فیلن صاحب نے فرنچ زبان سے اُردو میں بامدادِ مولوی کریم الدین طبقات الشعرا کے نام سے مشتہر کرایا ✢

انگریزی

ترجمۂ چٹھی

فاضلِ یگانہ جناب مسٹر گارسن ڈی ٹیسی صاحب بہادر میر انجمنِ علمی سوسائٹی فرانس مقامِ پیرس ✢　۱۳ مئی سنہ ۱۸۹۸ء

جنابِ من۔ میں آپ کی خدمت میں بزبانِ اُردو چٹھی نہ لکھنے کی معافی مانگتا ہوں کیونکہ مجھے خوف ہے کہ میں اپنا مطلب اچھی طرح سے ادا نہیں کر سکوں گا لیکن میں اس بات سے نہیں رُک سکتا کہ میں آپ کی اِس مہربانی اور نہایت توجہ کا خاص طور پر شکریہ ادا کرتا ہوں جو آپ نے اپنی قابلِ تعریف **ہندوستانی لغات** کا حصہ اوّل یعنی پہلا مجموعہ مجھے بھیجا۔ میں اپنے دوست ڈاکٹر **فیلن** کی رائے سے متفق ہوں اور اپنے ریویو کے آئندہ پرچہ میں آپ کے **ارمغان** کا ذکر کرتے ہوئے جیسا کہ میں آپ کی انشائے **ہادی النسا** کی بابت ابھی لکھ چکا ہوں صاحب موصوف کے الفاظ استعمال کرونگا۔ میں آپ کے دو اور عطیوں کا بھی تہِ دل سے کمال شکریہ ادا کرتا ہوں اور افسوس کرتا ہوں کہ آپ کی جناب میں ریویو کی **دو جلدوں** کے سوا جو میں نے تھوڑا عرصہ ہوا کہ آپ کو بھیجی تھیں اور کتابیں عدمِ موجود کے سبب نہیں بھیج سکا۔ اب میں درخواست کرتا ہوں کہ آپ مجھے ہمیشہ کے واسطے اپنا سچا محب اور صادق دوست تصور فرمائیں۔ فقط۔ (دستخط) میں ہوں آپکا وفادار دوست گارسن ڈی ٹیسی ✢

ترجمۂ تقریظ

(جناب ایس۔ ڈبلیو ڈاکٹر فیلن صاحب بہادر جو ارمغان کے اوّل حصہ میں چھاپی گئی تھی)

منشی سید احمد کی کتاب عمدہ طور پر اُس چیز کو مہیا کرے گی جس کی ایک عرصۂ دراز سے اشد ضرورت تھی۔ فی الحقیقت یہ کتاب ایک **جامع** اور نہایت **صحیح** اُردو یا ہندوستانی ڈکشنری ہے جس میں ہر ایک لفظ کی مختلف **صورتوں** مختلف **مادوں** مختلف **تبدیلیوں** کے لغوی اور اصطلاحی معانی تمام و کمال سلسلہ وار نہایت تشریح اور ترتیب کے ساتھ مندرج ہیں۔ اور اُن کے ثبوت میں گزشتہ و موجودہ **شعرا** کی نظیریں سندیں اور مثالیں پیش کی گئی ہیں غرض اس قسم کی کوئی کتاب اِس سے پیشتر کبھی مشتہر نہیں ہوئی ✢

یہ حصہ کلاں تقطیع کے ۱۴۶ صفحوں پر طبع ہوا ہے۔ اس میں مصنف نے مختلف شعرا کی دو ہزار سندیں پیش کی ہیں جو عموماً اوسط سے زیادہ ہیں۔ علاوہ ازیں ۵۹۲ بول چال کی مثالیں ۶۴ کہاوتیں گیت پہیلیاں وغیرہ صرف اِس حصہ میں ہیں ✢

باقی تین حصوں میں ہندی الفاظ اور محاورات بھی زیادہ ہونگے اور مثالیں بھی بکثرت پائی جائینگی اِس کتاب کے **مکمل اور جامع** ہونے کی دلیل میں مثلاً یہ کہا جا سکتا ہے کہ مصنف نے لفظ آنا کے ۲۰ لغوی و اصطلاحی معنی دیئے ہیں اور آنکھ کے باب میں ۶۷ اصطلاحیں لکھی ہیں۔ باقی حصوں کی لکھائی ایسی گنجان نہیں ہوگی جیسی اِس پہلے حصہ کی ہے بلکہ اُس

ترجمہ تحاریر

نمونہ پر ہو گی جو حصہ اوّل کے اخیر چار صفحوں کے ملاحظہ سے ظاہر ہے۔ فقط۔

(دستخط) ایس۔ ڈبلیو فیلن یکم۔ اپریل ۱۸۸۱ء

ترجمۂ تقریظ

(سی۔ ایس کرک پیٹرک صاحب بہادر ہیڈ ماسٹر دہلی کالج ۲۰۔ اپریل ۱۸۸۱ء)

میں نے منشی سیّد احمد صاحب دہلوی کی نئی اُردو لُغات ارمُغانِ دہلی کے پہلے حصّہ کا مطالعہ کیا ہے۔ یہ لُغات اُردو میں اس قسم کی پہلی ہی کتاب ہے۔ گو بظاہر یہ ڈاکٹر فیلن صاحب کی بڑی انگریزی ڈکشنری کی طرز اور بنا پر لکھی گئی ہے اور غالبًا بہت سی مثالیں دونوں میں ایک ہی ہیں لیکن مقابلہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ارمُغانِ دہلی میں اصطلاحیں اور مُحاورے زیادہ ہیں ✦

پہلا حصّہ میں نے کئی ایک ہندوستانی فاضلوں کو بھی دکھایا ہے وہ سب متّفق اللفظ ہو کر اس کی نہایت ہی تعریف کرتے ہیں ✦

میں اس خیال سے کہ پنجابی طلبا اور مُعلّموں کو چونکہ اُردو زبان اُن کے لئے ایک اجنبی زبان سے کم مُشکل نہیں ہے یقیناً کہہ سکتا ہوں کہ یہ کتاب بہت مدد دیگی کیونکہ پنجاب کے ہزاروں طلبا جنکے حق میں اُردو شعرا کے اشعار و مُحاورات ایسے ہی ہیں جیسے یُونانی دفتر کی پس میری رائے میں بالیقین وہ اس لُغات کو ایک تحفۂ غیبی یعنی نعمت غیر مترقبہ سمجھکر خیر مقدم کہیں گے۔ فقط (دستخط) سی۔ آر کرک پیٹرک۔ دہلی کالج ۲۵۔ اپریل ۱۸۸۱ء

ترجمۂ چٹھی

(جناب ایس ڈبلیو ڈاکٹر فیلن صاحب بہادر آنجہانی مُصنّف ہندوستانی انگلش ڈکشنری، قانُونی اُردو و انگلش ڈکشنری وغیرہ وغیرہ سابق انسپکٹر مدارسِ صُوبۂ بہار۔ مُلک بنگال)

(جو کام کے ختم پر مرحمت ہوئی)

مولوی سیّد احمد جو کامل سات برس تک میری ہندوستانی انگریزی لُغات کے تصنیف میں میرے مددگار اور معاون رہے۔ ہندوستانی نیز فارسی زبان کے فاضل۔ اور نہایت رسا طبیعت کے ذہین آدمی ہیں۔ مولوی صاحب کو علمی باتوں کا بہت شوق ہے۔ اِن کا تمام وقت اور تقریبًا سب کا سب روپیہ کتابوں کی خرید اور علمی تحقیق و تشخیص میں صرف ہو جاتا ہے۔ میں ان کی طبیعت۔ لیاقت اور وقعت کی بہت تعریف کرتا ہوں۔ فقط۔ (دستخط) ایس۔ ڈبلیو فیلن۔ دہلی۔ ۱۱۔ مارچ ۱۸۸۱ء

ترجمۂ تقریظ

(رائے بہادر جناب ماسٹر ساگر چند صاحب بی۔ اے انسپکٹر مدارسِ حلقۂ لاہور سابق پروفیسر علُومِ غربی گورنمنٹ کالج لاہور)

مولوی سیّد احمد مدرّس میونسپل سکُول شملہ کو مبارکباد دینی چاہیئے کہ اُنہوں نے اپنی اُردو لُغات کو

انگریزی

تکمیل پر پہنچا دیا ہے ✦

یہ لُغات صرف ایک مبسُوط اور نہایت مکمّل جامع الفاظ ہی نہیں ہے بلکہ اس میں یہ خُوبی اور بھی ہے کہ الفاظ کے معانی نہایت سادہ سلیس اور عام فہم زبان میں بیان کئے گئے ہیں جنکے ثبوت میں اُردو کے مُسلّمہ مشہور و معرُوف مصنّفوں اور شعرا کی تصانیف سے بکثرت نظیریں اور مثالیں پیش کی گئی ہیں۔ اِس کے علاوہ تمام ضرُوری الفاظ کی مُختلف تبدیلیاں اور مُختلف صُورتیں بھی دکھائی ہیں مجھے اِس میں ذرا شبہ نہیں کہ پبلک اِس کی بہت قدر کرے گی فقط۔ (دستخط) ساگر چند۔ ۲۹۔ مارچ ۱۸۸۱ء

ترجمۂ چٹھی ل $\frac{۹۷}{۴}$

(آنریری سکرٹری لائبریری سب کمیٹی ہمالین یُونین کلب شملہ)

بخدمت مولوی سیّد احمد صاحب مُصنّف اُردو ڈکشنری۔ مورخہ ۱۴۔ دسمبر ۱۸۸۶ء

مقام شملہ

جناب من مجھے ارشاد ہوا ہے کہ میں نہایت شکریہ کے ساتھ آپکی اُردو ڈکشنری کی اُس جلد کی جو انجمنِ ہذا میں آپکی مہربانی سے بطورِ عطیہ وصول ہوئی ہے اطلاعی رسید بھیجوں۔ آپ کی اُردو لُغات جو فی زمانہ اپنا ثانی نہیں رکھتی اور سب سے پہلی ڈکشنری ہے کیونکہ آجتک اِس خُوبی و خُوش اسلُوبی کے ساتھ دُوسری تصنیف نہیں ہوئی نہایت مکمّل۔ نہایت جامع اور برسوں کی ضرُورت کو پُورا کرنے والی ہے ✦

یہ کتاب ہمالین یُونین کلب کے اکثر کُتب خانوں کیواسطے ازبس مُفید اور گراں بہا نعمت ہوگی درحقیقت اِس قسم کے اکثر کتب خانوں کو اِس سے خالی نہیں رہنا چاہیئے ✦

اِس انجمن کے ممبر اُمید کرتے ہیں کہ جو سخت اور جانکاہ محنت آپ نے اِس ضخیم و طویل کتاب کی تصنیف میں سالہا سال اُٹھائی ہے لوگ اُس کی بہت قدر کرینگے اور آپکی لُغات کا نہایت تپاک سے خیر مقدم کہیں گے۔ فقط۔ راقم میں ہُوں آپ کا فرمانبردار (دستخط) جی رام ساہنی۔ ایم۔ اے آنریری سکرٹری سب کمیٹی ہمالین یُونین کلب شملہ

(آجکل ہمارے دوست لاہور کالج کے پروفیسر علم طبیعات ہیں)

ترجمۂ چٹھی

(آر بیکر صاحب بہادر سابق ہیڈ ماسٹر ہائی سکول دہلی حال شملہ)

میں مُنشی سیّد احمد دہلوی کو دو برس سے جانتا ہُوں۔ میں اُنکے عُمدہ طریقۂ تعلیم سے جسکے موافق اُنھوں نے مدرسہ میں اپنا فرضِ منصبی ادا کیا نہایت خُوش ہُوں ✦

اِن کے اُردو زبان کے فاضلِ محقّق ہونے کی شُہرت اِن کی نسبت رائے قایم کرنے کے لئے ہر ایک اجنبی یعنی غیر ولایت والے پر ایسی ہی روشن ہے جیسی مُجھ پر ✦

یہ شخص ایک ایسا آدمی ہے جو کام سے کبھی نہیں تھکتا۔ نہایت ہی فیض رساں اور

ترجمہ تحاریر

فائدہ بخش مُصنّف ہے جسے گورنمنٹ سے بھی اُس کی تصانیف پر دو مرتبہ انعام مل چکا ہے۔ یہ حال میں ایک اخبار موسُومہ اُردُو میل[1] پبلک اُوپینین شایع کرنے والا ہے ہر ایک حق پسند کو اسبات کا مُقِر ہونا چاہئے کہ اِس کی کوشش مدد کی مُستحق ہے۔ میں اُسکے فرایض منصبی اور علمی کوششوں میں ہر طرح سے کامیاب ہونے کا خواہشمند ہُوں فقط

(دستخط) آر بیکر ہیڈ ماسٹر ہائی سکوُل دہلی مُوَرخہ ۲۵۔ مارچ ۱۸۹۳ء

ترجمہ شکریہ

(جناب ڈبلیو۔ آر۔ ایم ہالرائڈ صاحب بہادُر سابق ڈائرکٹر سر رشتہ تعلیم پنجاب جو اُنہوں نے)

(اپنی انگریزی کی پہلی کتاب کے دیباچہ میں درج فرمایا)

میں مولوی سید احمد دہلوی کا جو اُردو و فارسی کے ایک لائق۔ ہوشیار۔ اور مشہور مُصنّف ہیں نہایت احسانمند اور شکر گزار ہُوں کہ اُنہوں نے میری انگریزی کی پہلی کتاب کے دُوسرے حصّے کی اُردُو کو درست اور بہت کچھ اصلاح دے کر صحیح کیا ہے +

ایضًا

(اُس چٹھی کا ترجمہ جو ہیڈن کوپ صاحب بہادُر انسپکٹر ضلع انبالہ سے تعارف پیدا کرنیکے واسطے صاحب موصُوف کے نام عنایت فرمائی)

مشوبرا شملہ ۲۶۔ اگست ۱۸۹۳ء

مائی ڈیر کوپ!

مولوی سیّد احمد مدرّس اوّل فارسی۔ ایم۔ بی سکوُل شملہ آپ سے تعارُف کرانے کیواسطے مُجھ سے چٹھی طلب کرتے ہیں چنانچہ میں اُن کی نسبت لکھتا ہُوں کہ یہ اِس محکمہ میں عرصہ دراز سے ملازم ہیں۔ اِنکا چال چلن نہایت عُمدہ ہے اہل اِسلام کی سوسائٹی میں بڑے عزّت دار اور ذی آبرُو ہیں اِن کی تصانیف نہایت مشہُور ہے۔ یہ میرے پاس یہاں ہر ایک اتوار اور چھٹی میں میری کتاب کے ترجمہ کو دُرست کرنے اور بامُحاورہ بنانے کیواسطے آتے ہیں میں نے اِن کو بہت ہوشیار اور لیاقتدار پایا میں زور کے ساتھ تصدیق اور سفارش کرتا ہُوں کہ یہ اُردُو اور فارسی زباندانی کے لئے ایک نہایت قابل اور فاضل آدمی ہیں فقط۔

آپکا وفادار (دستخط) ڈبلیو۔ آر۔ ایم ہالرائڈ +

ترجمہ چٹّھی

(جناب سر جیمس جنرل برون صاحب بہادر چیف کمشنر و ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان وارد شملہ)

یکم ستمبر ۱۸۹۲ء مقامِ شملہ

مولوی سیّد احمد۔ فارسی۔ اُرُدو و ہندی میں ایک نہایت ہوشیار اور تجربہ کار آدمی ہیں میں اِن کی نسبت زور کے ساتھ سفارش کرتا ہُوں کہ اگر اُوپر کی زبانوں میں سے

[1] یہ اخبار النسا کی طرف اشارہ ہے جو اُسی زمانہ میں جاری ہوا اور کئی سال جاری رہکر اڈیٹر یعنی بندے کی تبدیلی کے سبب مہتمم مطبع کی بے انتظامی سے بند کیا گیا +

انگریزی

کسی زبان کے حاصل کرنے کی ضرورت ہو تو وُہ اُردُو وغیرہ کے مُحاورات کا استعمال اور اُن کی تحقیق اچھی طرح سے جانتے ہیں فقط +

(دستخط) سر جیمس برون چیف کمشنر و ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان +

(صاحب موصُوف الصّدر کے ایک چٹّھی کرنل مکنزی صاحب بہادُر قایم مقام رزیڈنٹ حیدرآباد دکن کے نام بھی ہے جو انگریزی پمفلٹ میں چھاپی گئی ہے +

ترجمہ اخبار

دکن سٹینڈرڈ مطبوعہ ۱۷ جنوری ۱۸۹۰ء

(ایک ہندوستانی مُصنّفِ لُغات)

سب سے بہتر اُردُو لُغات کے عالم مُصنّف مولوی سیّد احمد صاحب دہلوی آجکل وارد حیدرآباد ہیں ہمیں اِسبات کے دیکھنے سے نہایت خُوشی حاصل ہوئی کہ یہ عالم مولوی اکیس[21] برس کی سخت محنت اور دِل بٹھا دینے والی تکلیفوں کے بعد آخر کار اپنی قابلِ یادگار لُغات کو ختم کر رہا ہے یہ ایک نہایت ہی دِلچسپ نظارہ اور قابلِ دِید سماں ہے کہ مولوی سید احمد جیسا محدُود معاش لیکن وسیع معلُومات اور فراخ ہمت کا شخص مُخالف قسمت کے پُرزور جھوکوں سے اکیس[21] برس کے طویل اور دراز زمانے تک لڑتا رہا اگرچہ اُسے جرأت دلانے کیواسطے اُسکے بعض شوقین اور ذی فہم ناظرین کا ہمدردی آمیز تبسّم موجُود تھا۔ گو مُصنّف سے ایک بے پروا گورنمنٹ نے عارفانہ تجاہُل و تغافل کیا لیکن اِسپر بھی اِس باہمت شخص نے اپنی معقُول کوششُوں کو برابر جاری رکّھا اور اخیر کو اپنی ذاتی حوصلہ مندی سے منزلِ مقصُود تک پہنچنے میں کامیاب ہوا +

مولوی سید احمد بھی اپنے انگریزی ہم داستاں ڈاکٹر جونسن کی طرح ایک مدرّس ہے اور دُنیاوی معاش کے لحاظ سے اپنے بدقسمت پیشے کی طرح دیگر ارکین سے مُشکل ہی اچھی حالت میں ہے۔ اگر ہندوستان کے موجُودہ علم ادب کی تاریخ لکھی جائے تو زیادہ تر ایسی ہی ہو گی جیسی کہ انگریزی علم ادب کی اٹھّارھویں صدی کے پچھلے حصّہ کی تاریخ ہے +

ہندوستان بھی ابھی تک اپنے **شاعروں۔ فلاسفروں مُؤرخوں فسانہ نگاروں لُغت نویسوں** پر ناز کر سکتا ہے لیکن چُونکہ ایک قدردان پبلک موجُود نہیں ہے اِس سبب سے وہ صرف چند ہی منتخب لوگوں کے کانوں تک رسائی پیدا کر سکتے ہیں اِسکے علاوہ ہندوستان میں دُنیا کے اور ملکوں کی طرح دولت کی ترقّی دماغی ترقّی سے منطبق بھی نہیں ہے پس ہندوستانی مُصنّفوں کو چُونکہ یہ لوگ انعام اکرام نہیں دیتے جنکے فائدے کیواسطے وُہ خوشی سے اپنا فرض جانکر محنت کرتے ہیں ناچار وُہ معاش کے اور اور ذرایع تلاش کرنے میں پڑ جاتے ہیں۔ مولوی سیّد احمد کی تصنیف کا زمانہ ہمارے قول کی ایک عُمدہ نظیر او نمُونہ ہے جسپر ہم زور دے رہے ہیں اگر وُہ مُدرّسی کے پیشہ کو اختیار نہ کرتے تو ہم مُشکل سے یقین کر سکتے ہیں کہ اِن کی

تجربہ تجاریہ

تصانیف کی جفاکشی جس سے اِنہیں اِس قدر محبت ہے مشکل ہی سے اُن کی رُوح کو غالب عنصری میں برقرار رکھ سکتی یقیناً اُن کی تنگیٔ معاش کی وجہ سے ہی ہم یہ دیکھتے ہیں کہ گو ایسے ایسے لائق مشرقی علوم کے عالموں اور اُستادوں جیسے کہ ڈاکٹر فیلن اور مسٹر گارسین ڈی ٹیسی نے انکے علم کو تسلیم کیا ہے لیکن پھر بھی نہ تو انگریزی گورنمنٹ اور نہ کسی ہندوستانی یُونیورسٹی نے اسبات کو گوارا فرمایا کہ اُنکی لیاقت کو تسلیم کرے ہم یقیناً اور دعوے کیساتھ کہتے ہیں کہ اگر ہمارے مدارالمہام سر آسماں جاہ بہادر عین تنت پر فیاضی کرکے چار سو جلدوں کی قیمت کا ایک بڑا حصہ بمدِ پیشگی بطور امداد ادا کردیتے تو اُنکا یہ عظیم الشان کام یعنی ایک مکمل لُغاتِ اُردو کا اختتام جو بے انتہا علم بیحد جفاکشی نکتہ سنجی اور علمیت کا نمونہ ہے ہرگز ہرگز نہ ہوسکتا +

یہ لُغاتِ اُردو یا ہندوستانی ڈکشنری اپنی وضع کی پہلی اور نرالی کتاب ہے اور اسوجہ سے کہ اسوقت تک ۵۳۵۰۰ (اب چون ہزار کہنا چاہیئے) الفاظ محاورے۔ اصطلاحیں کہاوتیں۔ روزمرّے۔ بول چال کے فقرے ذیعلم مصنّف نے اسمیں جمع کئے ہیں۔ نہایت تعریف کے قابل ہے +

اُردو مثلِ انگریزی ایک مرکّب زبان ہے وُہ کوئی خُود مختار زبان نہیں بلکہ وُہ مختلف زبانوں کے لفظوں کا جو اُن زبانوں سے لیئے گئے ہیں ایک مجمُوعہ یا ذخیرہ ہے۔ اُردُو کا اصل ڈھانچ ہندی ہے لیکن مختلف ملکوں کے رنگ برنگ کے پودے اور طرح طرح کی شاخیں بلحاظِ امتدادِ زمانہ اِسمیں لگائی گئی ہیں بس اِسصورت میں اگر اِسکے لُغات کی تحلیلِ کیمیائی کیجائے تو جو تاریخی وقعت اِس زبان میں پائی جائیگی وُہ دُوسری زبانوں میں مشکل سے مل سکیگی اِس موجودہ کتاب میں اِسوقت (۲۱۶۴۴) ہندی کے لفظ ہیں جِنسے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ مُلکی زبان ابھی تک اُن لفظوں کے مقابلہ میں جمی اور ڈٹی ہوئی ہے جو دُوسری زبانوں سے لیئے گئے ہیں اِسکے بعد اُردُو کے (۱۷۳۱۵) لفظ ہیں جو زبانکی وذہنی قُدرت کو اِس طرح سے ظاہر کرتے ہیں کہ دُوسری زبانکے الفاظ کو کسطرح اپنے طور پر بنالیا یا تبدیل کرلیا ہے۔ اُردُو کے بعد عربی اور فارسی الفاظ ہیں جنمیں (۷۵۸۴) اور (۶۰۴۱) لفظ ہیں اور یہ الفاظ ہندوستانکے فاتح مسلمانوں کی یادگار ہیں سنسکرت جیسی مُردہ زبانکے بھی ابھی تک (۵۵۴) لفظ ہیں سلطنتِ انگریزی نے اِسوقت تک (۵۰۰) الفاظ اور لُغات اضافہ کئے ہیں۔ اِسکے ساتھ ہی ہم اُن آثار کو بھی پاتے ہیں جن سے پرتگال کے قسمت آزما ترکستان کے نوکری پیشہ۔ اسپین و ڈچ کے تجار کا پتا ہندوستان میں لگتا ہے۔ اِن سبنے (۱۸۸) الفاظ بطور میراث ہندوستان کے لئے چھوڑے ہیں۔ اُردُو کی طبیعی وُسعت اور جفاکشی تلاش ہمارے مُصنّف کی اِس مثال سے معلوم ہوسکتی ہے کہ ایک لفظ آنکھ کے مولوی سیّد احمد صاحب نے بارہ مجازی معنی اور ۲۷۸ محاورے اُسکے متعلق لکھے ہیں اور لفظ دِل کے سات مجازی معنی اور ۸۸ محاورے اُسکے متعلق درج کئے ہیں علیٰ ہذا القیاس +

ہم پہلے ہی کہہ چکے ہیں کہ یہ پہلی ہی اُردُو ڈکشنری ہے جو زبانِ اُردُو میں ہندوستانیوں کے استعمال کیواسطے مُرتب کیگئی ہے لیکن یہ کتاب اُن عُہدہ داروں اور دیگر یُورپین لوگوں کے لئے بھی جو اُردُو میں اعلیٰ درجہ کا امتحان دینے کیواسطے تیار ہونا چاہتے ہیں ایک بیش قیمت معدن ہے + +

انگریزی

ترجمۂ ریویو پنجاب آبزرور لاہور مطبوعہ ۱۲۔ نومبر ۱۸۹۹ء

فرہنگِ آصفیہ جلدِ سوم

مؤلفہ مولوی سیّد احمد صاحب دہلوی مصنّفِ ارمغانِ دہلی تماشائے اہل سیر شادی وغیرہ وغیرہا اُردو زبان اُسکے محاورات۔ اُسکے لُغات۔ اُسکی اصطلاحات وضرب الامثال وغیرہ کی مکمل و جامع ڈکشنری کی یہ تیسری جلد ہے جو فاضل مُصنّف کی ایک عُمر کا نتیجہ ہے جِسکی اشاعت مُصنّف کی ناداری اور تہیدستی کی سدِّراہ سے نکلکر گورنمنٹِ عالی مقام حیدرآباد نظام کی فیاضانہ امداد سے ممکن اور وقوع پذیر ہوئی ہے۔ اِسبات کے معلوم کرنے سے نہایت مُسرّت اور خُوشی ہوتی ہے کہ یہ ضخیم وطویل لُغات اب عنقریب اختتام کو پہنچنے والی ہے کیُونکہ اُسکی چوتھی یا اخیر جلد جو اب زیرِطبع ہے وُہ بھی بہت کچھ چھپ چکی ہے۔ یہ تیسری جلد جِسکا ہم ریویو لکھ رہے ہیں حرف سین مہملہ سے شروع ہوکر کافِ تازی پر ختم ہوتی ہے۔ بڑی تقطیع کے ۶۶۴ صفحوں میں جو اِس جلد سے مُتعلق ہیں حرف گیارہ حرُوف آئے ہیں پہلی دو جلدوں میں بحساب اوسط اِس سے بھی زیادہ صفحے تھے اِسلیئے کہ الف بے کے جو ابتدائی حرُوف ہیں اُنکے الفاظ کی تعداد اِس سے زیادہ تھی +

اِس کتاب کی طرز۔ روش۔ ترتیب نہایت دِلچسپ اور دِل آویز ہے باوجود یکہ یہ لُغات و الفاظ دیکھنے کی ایک رُوکھی پھیکی اور خُشک کتاب خیال میں آسکتی ہے مگر نہیں اُردُو زبان کے طالب کیواسطے نہایت دِل لگی اور دِلچسپی کا ذخیرہ ہے۔ کیُونکہ تقریباً ہر ایک محاورے کی تشریح اُردو نظم کی مُستند کتابوں دیوانوں گیتوں دوہوں وغیرہ سے کیگئی ہے جس سے ہر ایک محاورے کا ٹھیک ٹھیک موقعِ استعمال صاف طور پر نظر آجاتا ہے اِسکے علاوہ مُختلف اشعار و امثال سے لفظوں کے معانی کا ذرا ذرا سا فرق کھلجاتا ہے جو اشعار سند میں لائے گئے ہیں اُنکے ساتھ میر سودا مصحفی درد انشا جرأت آتش ناسخ معرُوف ذوق غالب انور سالک عارف وغیرہ وغیرہ کا نام اکثر آیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مؤلف نہ صرف پُرانے شعرا کی تصانیف و اشعار پر قُدرت رکھتا ہے بلکہ اساتذۂ حال کے کلام پر بھی اُسے پُورا پُورا عبُور ہے +

اِسکے ماسوا سندوں نظیروں مثالوں میں اُردُو زبان کے زِندہ۔ مشہُور و نامی شعرا مثلاً فصیح المُلک حضرتِ داغ سعدیٔ ہند خواجہ حالی۔ شمس العلما آزاد حضرتِ ظہیر حضرتِ مجروح وغیرہ کے اشعار بھی بکثرت موجود ہیں بعض بعض موقع پر حسبِ ضرورتِ وقت یا بمقتضائے محل مؤلّف نے نظیراً اپنے اشعار بھی درج کردیئے ہیں جس سے غالباً اُس کی یہ غرض ہے کہ اگر کہیں کسی مُستند شاعر کا شعر یاد نہ آئے یا کسی کے کلام میں وُہ لفظ نہ پایا جائے (کیُونکہ زبان کے تمام لُغات تو نظم میں آہی نہیں گئے) تو کہیں مثال سے بھی وُہ لفظ یا محاورہ خالی نہ رہ جائے مگر یاد رہے کہ یہ اشعار بھی کچھ کم رُتبے یا درجے کے نہیں ہیں اُنمیں سے اکثر ایسے ہیں کہ ہمیشہ یادگار اور زباں آشنا رہینگے۔ اِن سب سے بڑھکر بات یہ ہے کہ مؤلف نے نہایت دِلچسپ۔ دِلربا۔ دِلکش نظیریں۔ جہانتک اُسے دستیاب ہوسکیں اپنے مربّی۔ سرپرست۔ واجب التّعظیم

ترجمہ تحاریر

جوہر شناس اور قابلِ تعریف قدر دان **حضورِ نظام** متخلص بہ آصف کے کلامِ مبارک سے بھی درج لُغات فرما کر اُسے کلام الملوک ملوک الکلام کی تصدیق سے مُزیّن اور مُرتّب کیا ہے۔ شاید لوگوں کو عموماً یہ بات معلوم نہیں ہے کہ عالیجناب شاہِ دکن حضورِ نظام کو علمی قدردانی ہی کا چسکہ نہیں ہے بلکہ وُہ بذاتِ خُود بھی قلم کے دھنی اور شاعرِ بے بدل ہیں۔ جنکے اکثر اشعار درحقیقت نزاکت۔ لطافت اور نفاست سے بھرے ہوئے ہیں چنانچہ اِسی لحاظ سے مُؤلف نے اِن اشعارِ آبدار میں سے بھی جس قدر جواہرات ہاتھ لگے اُسنے اپنی کتاب کو زینت دینے سے خالی نہیں رکھا۔ اِس امر میں اُس نے اچھی قابلیت اور انتخاب کا ملکہ دکھایا ہے تاکہ اُردُو زبان میں اِس لُغات کے پیرایہ میں اِن اشعار کو دوام و قیام کا موقع حاصل رہے +

چُونکہ حضورِ نظام خداداد موزُونیٔ طبع کے لحاظ سے ایک شوقیہ شاعر ہیں اور اُنھیں اِس فنِ خاص میں شُہرت حاصل کرنیکی کچھ ضرورت نہیں ہے۔ اِس وجہ سے اگر اُن کا کلام کسی ایسی کتاب میں جگہ نہ پاتا تو اُنھیں کچھ پروا نہ ہوتی لیکن ہمارے نزدیک اگر یہ صُورت ہوتی تو اُن کے بہت بیش قیمت اشعار اُردُو زبان کے احاطہ سے نکل جاتے مگر اب وُہ اِس فرہنگِ آصفیہ میں جسکے ساتھ حضورِ آصفجاہِ سادس کا نام ہمیشہ کو وابستہ ہے تا قیامِ زبان قایم رہینگے۔ مُصنّف نظام گورنمنٹ سے اوّل اوّل ۱۸۸۸ء میں امداد کا خواستگار ہوا۔ اُس وقت نواب **سر آسمان جاہ** بہادر کے۔ سی۔ ایس۔ آئی نے چار سو جلدیں خریدنے کا وعدہ فرمایا اور سرِ دست پانچ سو روپیہ کا انعام دیا۔ ۱۸۹۵ء میں یعنی **سر وقار الامرا** بہادر کے عہدِ وزارت میں (جو علمی قدردانی کے حق میں مشہور رہے) آور مدد ملی یعنی جناب ممدُوح نے پانچہزار روپیہ کا اِنعام۔ پچاس روپیہ ماہوار کا وظیفہ مع اضافۂ قیمت منظور فرمایا تاکہ یہ کتاب تکمیل کو پہنچ جائے چنانچہ ایسا ہی ہوا +

یہ ڈکشنری بڑی تحقیقات۔ جانکاہی اور تفتیش کا نتیجہ ہے اِس نے اُس احتیاج اور ضرورت کو جو مُدت سے چلی آتی تھی رفع کر دیا۔ اگرچہ اِس میں بعض سُقم بھی ہیں اور ایسی بڑی کتاب میں جسے ایک ہی شخص تالیف و تصنیف کرے ایک لازمی امر ہے مگر پھر بھی یہ قابلِ یادگار تصنیف ہے اور جسوقت پُوری چھپ کر شایع ہوگی تو فاضل مُصنّف کے لئے حقیقی فخر کا مُوجب اور اسوقت میں دستگیری کرنیوالوں کے حق میں ایک دائمی یادگار کا باعث ہوگی چنانچہ **نظامِ گورنمنٹ** نے جو امداد فرمائی ہے وُہ ایک نہایت ہندوستانی علوم کی ترقّی کیواسطے روشن یادگار ہے۔ اِس تیسری جلد کی دو قیمتیں ہیں ڈھائی کا غذ پندرہ روپے دیسی پر دس۱۰ مُصنّف کے پاس سے دفترِ فرہنگِ آصفیہ دہلی میں درخواست بھیجنے سے مِلسکتی ہے۔ فقط +

محصُولِ ڈاک بذمّۂ خریدار

انگریزی

ترجمہ خط وکتابت

(جو ممالک مغربی وشمالی اور ممالک پنجاب کے ڈائرکٹران سررشتۂ تعلیم سے ارمغان دہلی کی بابت ڈاکٹر فیلن صاحب سے ہوئی)

ترجمہ چٹھی

منجاب ڈائرکٹر صاحب بہادر سررشتۂ تعلیم ممالک مغربی و شمالی و اودھ۔ مقام الہ آباد۔ ۲۳ فروری ۱۸۸۸ء	بخدمت ایس۔ ڈبلیو ڈاکٹر فیلن صاحب بہادر رجسٹرار مقیم دہلی

نمبر جی / ۱۵۸۸

(عرضی سید احمد دہلوی مؤرخہ ۱۵۔ جنوری ۱۸۸۸ء)

صاحبِ من۔ مذکورہ بالا عرضی آپ کی خدمت میں بھیجکر میں دریافت کرتا ہوں کہ آیا سائل وہی آدمی تو نہیں ہے جو آپکی ملازمت میں ہے اگر یہ وُہی شخص ہے تو معلوم نہیں کہ وُہ جائز طور پر فائدہ اُٹھا رہا ہے یا ناجائز طریقے پر۔ فقط۔ آپ کا وفادار دوست۔

(دستخط) ایم کیمسن ڈائرکٹر پبلک اِنسٹرکشن ممالک مغربی و شمالی و اودھ +

جواب

ازجانب ڈاکٹر ایس۔ ڈبلیو فیلن مقام دہلی مؤرخہ ۲۳۔ اپریل ۱۸۸۸ء	بخدمت انسپکٹر جنرل سررشتۂ تعلیم ممالکِ مغربی و شمالی و اودھ

صاحبِ من۔ ملفُوفہ عرضی جو آپنے نہایت دُور اندیشی سے میرے پاس بھیجی تھی واپس کر کے عرض رساں ہوں۔ کہ سید احمد مُصنفِ **ارمغانِ دہلی** گزشتہ پانچ سال سے میری نئی ہندوستانی انگریزی ڈکشنری کے عملہ میں ملازم ہے میں یقین کرتا ہوں کہ اُسکی مُصنّفہ **کتاب** عُمدہ طور پر اُس چیز کو مُہیا کرے گی جسکی ایک عرصۂ دراز سے اشد **ضرورت** تھی۔ فی الحقیقت یہ کتاب ایک **جامع** اور نہایت **صحیح** اُردُو یا **ہندوستانی** ڈکشنری ہے جس میں ہر ایک لفظ کی مختلف **صُورتوں** مُختلف **مادّوں** مُختلف **تبدیلیوں** کے لُغوی و اصطلاحی معانی تمام وکمال سلسلہ وار نہایت تشریح اور ترتیب کے ساتھ مُندرج ہیں۔ اور اُن کے ثبوت میں گزشتہ و موجودہ **شعرا** کی نظیریں سندیں اور مثالیں پیش کیگئی ہیں۔ غرض اِس قسم کی کوئی کتاب اِس سے پیشتر کبھی مشتہر نہیں ہوئی۔ بیشک مُصنف ہر طرح کی امداد کا مُستحق ہے کیونکہ جہاں تک مجھے ہندوستانی علم دوست اشخاص سے سابقہ پڑا ہے میں نے ویسے آدمی بہت کم پائے ہیں جو **سیّد احمد** کی طرح اپنا **تمام روپیہ** جسقدر کہ وُہ ضروری اخراجات سے بچا سکیں **کتابوں** کے خریدنے میں صرف کردیں اور جسکا فرصت کا وقت **علمی** تحقیقات میں صرف ہو +

اِس میں شک نہیں کہ میری ہندوستانی انگریزی ڈکشنری کے بہت سے فقرے اور مثالیں مولوی سید احمد کی اُردُو ڈکشنری میں پائی جائینگی۔ دونوں تصنیفوں کے **مقاصد** میرے نزدیک ایک دُوسرے سے بالکل **مُختلف** ہیں۔ اِسکے علاوہ وُہ تجربہ۔ **علم**۔ **لیاقت**۔ **واقفیت**۔ **مادّہ**۔ اور **ملکہ** جو اُسنے میری ڈکشنری کے متعلق کام کرنے میں بہم پہنچایا ہے اُسے اِس امر میں بہت کچھ مدد دیگا۔

ترجمۂ تحاریرِ انگریزی

جس سے وُہ اپنی ڈکشنری کو ایسا مکمل بنائے جیسا کہ چاہیئے +

وُہ وسیع واقفیت اور گہری تشخیص و تحقیق جو اس کتاب کیلئے جسے وُہ مُدت سے تالیف کر رہا ہے ایک ضرُوری امر ہے مجھے یقین ہے کہ اُسے اِس قابل بنادیگی جس سے وُہ ہماری ڈکشنری کو مفید و از حد مددیدہ غرض میں نہایت خُوش ہُوں کہ وُہ ایک ایسی کتاب کی اشاعت میں مصرُوف ہے جو اُسکے لئے بیحد شُہرت اور عزّت کا باعث ہی نہیں بلکہ پبلک کے لئے نہایت مُفید کار آمد ثابت ہوگی +

میں انسپکٹر جنرل مدارس کے ملاحظہ کے لئے مُصنّف کی ڈکشنری کے اوّل حِصّہ کی ایک جلد جسے اُس نے ابھی شایع کیا ہے نمُونہ کے طور پر بھیجتا ہُوں۔ یہ حِصّہ کلاں تقطیع ۶۰۴ صفحوں پر طبع ہوا ہے۔ اِسمیں مُصنّف نے مختلف شعرا کی دو ہزار سندیں پیش کی ہیں جو عمُوماً اوسط سے زیادہ ہیں۔ علاوہ ازیں ۵۹۳ بول چال کی مثالیں ۴۴۰ کہاوتیں۔ گیت۔ پہیلیاں وغیرہ صرف اس حِصّہ میں ہیں +

باقی تین حصّوں میں ہندی الفاظ و مُحاورات بھی زیادہ ہونگے اور مثالیں بھی بکثرت پائی جائینگی۔ اس کتاب کے مکمل اور جامع ہونے کی دلیل میں مثلاً یہ کہا جاسکتا ہے کہ مُصنّف نے لفظ آنا کے ۲۰ لغوی و اصطلاحی معنی دیئے ہیں اور آنکھ کے بیانیں ۷۰۴ اصطلاحیں ہیں۔ باقی حصّوں کی لکھائی ایسی گنجان نہیں ہوگی جیسی اِس پہلے حِصّہ کی ہے بلکہ اُس نمُونہ پر ہوگی جو حِصّہ اوّل کے اخیر چار صفحوں کے ملاحظہ سے ظاہر ہے۔ فقط۔ راقم میں ہُوں آپکا فرمانبردار ملازم (دستخط) ایس ڈبلیو فیلن +

از طرف میجر ڈبلیو۔ آر۔ ایچ ہالرائڈ صاحب بہادر ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم پنجاب مؤرخہ ۲۴۔ اکتوبر ۱۸۷۸ء } بخدمت ایس ڈبلیو ڈاکٹر فیلن صاحب بہادر مقیم دہلی }

جنابِ من۔ میں آپ کو اطلاع دیتا ہُوں کہ گورنمنٹ نے مُنشی سیّد احمد کی مؤلفہ اُردو لُغات کی ۳۵ جلدیں خریدنی منظُور فرمائی ہیں بشرطیکہ وُہ کتاب کسی طرح سے آپ کے حقُوق میں حارج نہ ہو اور میں پُوچھتا ہُوں آیا اِس کتاب کی اشاعت سے آپکے حقِ تالیف میں تو کسیطرح کا فرق نہیں آیا۔ فقط۔ میں ہُوں آپکا فرمانبردار (دستخط) ڈبلیو آر ایم ہالرائڈ ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم پنجاب +

انجانب ڈاکٹر ایس ڈبلیو ڈاکٹر فیلن صاحب بہادر مقام منصُوری مؤرخہ ۲۹۔ اکتوبر ۱۸۷۸ء } بخدمت صاحبِ ڈائرکٹر بہادر سررشتہ تعلیم پنجاب }

جنابِ من۔ یہ سُنکر مجھے نہایت خوشی ہوئی کہ گورنمنٹ نے سیّد احمد کی مؤلفہ اُردو لُغات جیسی مُفید کتاب کی مُربیانہ امداد فرمائی ہے میں گزارش کرتا ہُوں کہ اس کتاب کی اشاعت سے میرے حقِ تالیف میں کسیطرح کا فرق نہیں آیا۔ میں ہُوں آپکا فرمانبردار۔ (دستخط) ایس ڈبلیو فیلن +

ترجمۂ چِٹھی

جے ڈبلیو وڈر (صاحب بہادر ہیڈ ماسٹر ہائی سکُول گجرات سابق ہیڈ ماسٹر شملہ ہائی سکُول

(یہ چِٹھی بطور سرٹیفکٹ سال میں صاحب موصُوف نے بھیجی ہے جو سب سے اخیر درج کیجاتی ہے)

مولوی سیّد احمد میونسپل ہائی سکُول شملہ کے فارسی اوّل مدرّس کئی سال تک میرے ماتحت

تقاریظ حال مع قطعاتِ تاریخ

رہے اِنہوں نے ۱۸۹۴ء سے ۱۸۹۹ء تک نہایت ہوشیاری اور محنت سے اپنا کام سرانجام دیا۔ یہ فارسی اور عربی میں بہت ہوشیار آدمی ہیں۔ اِنہوں نے اُردو کی ایک ڈکشنری بھی تالیف کی ہے جس سے حقیقت میں علُومِ مشرقی کے طلبا کو بہت بڑی مدد ملی ہے میری رائے میں یہ اوّل درجہ کے ہوشیار اور محنت سے کام کرنے والے اُن لائق آدمی ہیں جنسے مدرسہ کو اُس وقت تک بہت بڑی مدد ملتی رہی نیز ایک معزز خاندانی ہیں۔ یہ ۱۸۹۹ء میں پنشن پر سگئے اور جب تک رہے اپنا کام بڑی محنت اور جانفشانی سے کرتے رہے۔ میں اُمید کرتا ہُوں کہ ان کی ڈکشنری ضرُور قابلِ قدر ہوگی۔ فقط

جے ڈبلیو وڈرز ہیڈ ماسٹر گجرات ہائی سکُول۔ ۲۶۔ اگست سنہ ۱۹۰۰ء

مزید ارتقریظ مع قطعاتِ تاریخِ طبع

نگاشتۂ قلمِ جادُو رقم۔ سلطان الشعرا شاعرِ غرّا۔ شہزادۂ دہلی جناب مرزا محمد عبدالغنی صاحب گورگانی متخلص بہ ارشد نبیرۂ حضرت مجاہد الدّین محمد احمد شاہ بادشاہِ دہلی نوّر اللہ مرقدہٗ و نبیسۂ حضرت ابُوظفر سراج الدّین محمد بہادر شاہ بادشاہِ سابق انار اللہ برہانہٗ شاگرد رشید بلکہ ارشد جناب شہزادہ مرزا محمد قادر بخش صاحب صابر مرحوم + + + + + + + + + + +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

سبحٰنک لا علم لنا الا ما علمتنا انّک انت العلیم الحکیم

برٹش گورنمنٹ کے عہدِ معدلت مہد میں جو جو فوائد اہلِ ہند کو حاصل ہوئے اُن میں سے ایک فائدہ ترقیِ تعلیم بھی ہے جو لوگ مُلکی بہی خواہ کا اعلیٰ خطاب پاچکے ہیں اُنہوں نے صاف بتادیا ہے کہ جب تک رعایا کے سامنے تعلیم کا دغدغہ[۵۱] روشن نہ کیا جائے ناممکن ہے کہ خیالاتِ فاسد کی تاریکی کا دغدغہ مُلک سے دُور ہوسکے اور جب تک رعایا کے خیالات اپنی اور اپنی گورنمنٹ کی نسبت صاف نہ ہوں نہ وہ حکُومت کی برکات کو غور سے دیکھ سکتی ہے۔ نہ اپنے حالات و خیالات کو پرکھ سکتی ہے۔ بے علم رعایا کو اندھے سے تشبیہ دینی بھی کامل تشبیہ نہیں بلکہ ناقص ہے جس انسان کو اپنی اور دُوسرے کی حالت سے بیخبری ہے وہ اندھے سے بھی بدتر ہے اندھا صرف بصارت کی معدُومیّت کے سبب وُہ چیزیں نہیں دیکھ سکتا۔ جو آنکھوں والا دیکھتا ہے لیکن اپنی کیفیّتِ وجدانی کا ادراک اُسے ویسا ہی ہے جیسا آنکھوں والے کو۔ بے علم اندھی رعایا نہ ظاہری بصارت سے کام لے سکتی ہے نہ باطنی بینائی سے نہ اُسے یہ خبر کہ گورنمنٹ کے فرایض رعایا پر کیا ہیں۔ نہ یہ معلُوم کہ رعایا کے حقُوق گورنمنٹ پر کیا کیا۔ اِس سے ثابت ہوا کہ تعلیم ہی وہ آلہ ہے جسکی روشنی دماغوں میں سے میل کچیل کھودیتی ہے تعلیم ہی وُہ دریا ہے جس کی ہر ایک نیرنگِ موج گرد و غبار کو وہم و خیال سے دھودیتی ہے اہلِ معرفت کا یہ خیال واجب الامتثال ہے کہ جس طرح اِنسان کو سب سے

[۵۱] دغدغہ روشنی کا ایک ظرف ہے جیسے قُمقُمہ۔ کنول۔ فانُوس۔ مردنگ وغیرہ ۱۲

پہلے اپنا عرفان ضروری ہے اُسکے بعد اپنے رب کا اِسی طرح رعایا کو پہلے اپنی حقیقت شناسی لازم ہے پھر گورنمنٹ کی **خیرخواہی** - یہ عرفان علم کے بغیر نہیں ہوسکتا شاید کوئی جھگڑالو یہ اعتراض کرے کہ بعض جاہل لوگ عالموں کے کان کترتے ہیں اور کم سے کم اتنا تو ضرور ہے کہ وہ اپنے مصالح کو مُہیّا کرتے ہیں - بُرائی کے اسباب جمع کرنے سے ڈرتے ہیں جب یہ مادّہ طبیعتِ انسانی میں موجود ہے تو نفسِ تعلیم یا ابجد خوانی کی شرط غیر ضروری اور معمولی رہی - ہم اسکا مختصر یہ جواب دیتے ہیں کہ راحت و مضرّتِ عامّہ کا سمجھنا بھی بغیر علم محال ہے چہ جائے کہ **مضارّ و مرائج** خاصّہ سمجھنے میں عالم اور جاہل برابر ہوسکیں اِس کی دلیل یہ ہے کہ جانوروں کو قدرت نے یا نیچر نے جو کچھ کام بتا دیا ہے وہ تو اِن کا طبیعی فعل ہے اِس سے زیادہ وُہ نہیں کرسکتے - **کمہاری** اپنی قسم کا خاص گھر بناتی ہے جو معمارِ قدرت نے اُسے سکھا دیا ہے **بندر** اکثر نقلیں کرسکتا ہے خاص بولی کی نقل نہیں اُتار سکتا حالانکہ مُنہ بھی ہے اور زبان بھی - یہی حال **جاہل** کا ہے کہ اسکے پاس تمام آلات موجود ہیں مگر صرف علم نہونے کے سبب اِس کا رُتبہ عالم سے کم ہے اور فی الحقیقت وہ عالم جیسے اعجُوبہ کام کر بھی نہیں سکتا - خلاصہ یہ ہے کہ تعلیمی قُوّت **دل - دماغ - عقل و وہم و خیال** میں اپنا اثر کرتی ہے اور ان سب کے افعالِ مُنفردہ سے جو مرکّب اثر حاصل ہوتا ہے وُہی **جاہل** اور عالم میں مابہ الامتیاز ہے - اب دیکھنا یہ ہے کہ تحصیلِ علم کا بڑا عُمدہ اور چلتا ہوا آلہ کیا ہے - **زبان** ہے زبان کے ہی ذریعے انسان اپنے خیالات ایک دُوسرے سے بدلتا ہے - اظہارِ خیالات کے لئے **لُغات - اصطلاحات - مُحاورات - تمثیلات - اشارات - کنایات** - وغیرہ کا ہونا لازم ہے +

عرفِ عام میں جسے **بولی** کہتے ہیں اور خاص آدمی کی زبان - وہ انہیں مذکورہ اجزا سے ملکر بنتی ہے - بولی کی حالت ایسی نازک ہے کہ ایک **محلّہ** کی بولی کا مقابلہ دُوسرے محلّہ کی بولی سے اگر غور کے ساتھ کیا جائے تو ضرور کچھ نہ کچھ فرق نکلے گا اور ایک شہر سے دُوسرے شہر تک تو کوسوں کا فاصلہ ہوتا ہے جس قدر مسافتِ راہ میں تفاوت ہے اِسی قدر بولی میں مغائرت +

اُردُو زبان جو آجکل قریبًا تمام ہند کی بولی سمجھی جاتی ہے اپنی قدیمی بناوٹ کے لحاظ سے **شاہجہانی** نہیں رہی تاہم نئی اشاعت اور سجاوٹ کے سبب جہانگیری مزاج اور عالمگیری تورہ رکھتی ہے - لیکن وُہی تفاوت ساتھ لئے ہُوئے ہے جسکا ذکر ہوچکا ہے - جہاں یہ کہا جاسکتا ہے کہ اُردُو ترقی کرکے ہزاروں کو کیا لاکھوں کو آگئی ہے وہاں یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ لاکھوں کو کیا ہزاروں کو بھی نہیں آئی ؎

آنچہ ما جستیم دیدم کم کہ بسیار ست و نیست
نیست جز اُردُو دریں عالم کہ بسیار ست و نیست

یہی سبب ہے کہ اُردُو کے اقسام - اُردُو کا رنگ ایسا بدل گیا ہے کہ اب شاہجہانی **ریختہ** - بُنیاد از پا ریختہ ہوگیا +

زبانِ حال کی اُردُو کے اقسام کا جمع کرنا محال ہے صرف ہم اپنی رائے میں بطورِ فرضِ محال **بارہ قسمیں** مقرر کرتے ہیں جنمیں لطیفہ یہ ہے کہ جس طرح برس کے دن بارہ مہینوں پر تقسیم ہیں اسی طرح اُردو کی ترقّی و تنزّل کا میلان ہر روز اور ہر ماہ بارہ طرح سے ہوسکتا ہے چُونکہ اُردُو کا مخزن و مخرج **شاہ جہان آباد** ہے اِسلئے دہلی ہی اِن تقسیموں کی بُنیاد ہے +

اقسامِ زبانِ اُردُو

(۱) وہ اُردُو جو دہلی کے شرفا کی زبان ہے اہلِ زبان نے اِسے وفورِ فصاحت اور نُورِ سلاست سے مجلّے کیا ہے اِس لئے اِس کا نام **اُردُوئے معلّٰے** ہے +

(۲) وہ اُردُو جو لکھنؤ کے عمائد و سخنور بولتے ہیں چُونکہ زیادتیٔ تکلّف نے اِس میں گہرا رنگ دیا ہے اور سلاست سے معرّا کیا ہے اِس لیئے اِس کا نام **اُردوئے مُطلّا** ہے اِن دونوں قسموں میں وہ نسبت ہے جو آفتابِ درخشاں اور مہتابِ تاباں میں - یا باپ اور ماں میں +

(۳) وہ اُردُو جو عالم و فاضل لائق و کامل بولتے ہیں اِس میں لُغت کی بَوچھاڑ بڑے بڑے الفاظ کے پہاڑ ہیں اور اِس کے واسطے لُغت و فرہنگ کی سخت ضرورت ہے اِس لئے اِس کا نام **فرہنگی** اُردُو ہے +

(۴) وہ اُردُو ہے جس پر اخبارات کی حکمرانی ہے اِس اُردُو میں اڈیٹوریل نوٹس کا رنگ جُدا ہے اور کارسپانڈنٹوں کا ڈھنگ جُدا - اِسلئے اِس کا نام **خُود رنگی** اُردُو ہے +

(۵) وہ اُردُو ہے جو پنچ اخباروں کا روزمرّہ ہے اِس کی طرزِ غایت شوخی و نہایت ظرافت بسیاری ہزل کثرتِ خرافت کے سبب قیود زبان آوری سے آزاد ہے اِسکا نام **بے ڈھنگی** اُردُو ہے +

(۶) وہ اُردُو جو صاحبانِ انگریز بولتے ہیں اور اِنکی دیکھا دیکھی ہندی عیسائیوں نے چھاونیوں کے سوداگروں نے - انگریزوں کے کم رُتبہ نوکروں نے - اِس کی مشق بہم پہنچائی ہے اِس کا نام **فرنگی** اُردُو ہے +

(۷) وہ اُردُو جو لکھنؤ اور دہلی کے **اَکابھائی** لڑنت کے شائق - بانڈے بازی میں فائق - علم سے دُور خوش طبعی سے معمور باہم بولتے ہیں اِس میں **ضلع جگت پھبتی - دشنام** وغیرہ شامل ہیں اِسکا نام **تفنگی** اُردُو ہے +

(۸) وُہ اُردُو جو ریل کے بابُو انگریزی داں بولتے ہیں اِس میں **زمین** تو انگریزی لفظوں کی ہے اور **ٹپ** اُردو کی ہے اِسکا نام **بے ڈھنگی** اُردُو ہے +

(۹) وہ اُردُو جو ناول نویس ڈراما لکھنے والوں نے اختیار کی ہے اِسکا نام **خود آہنگی** اُردُو ہے +

(۱۰) وہ اُردُو جو اَن پڑھ فقیر بھنگیں پیکر چرس کا دم لگا کر کبھی عالمِ **لاہُوت** پر جھونپڑی لگاتے ہیں اور کبھی عالمِ **ناسُوت** پر بدھیا گداتے ہیں اور اپنے زعم نا

ا؎ وہ عورت جو آزادی سے ہر جا پھرتی رہے ۲؎ جسمیں کچاپن ہو ۳؎ عطرسازی کی اصطلاح ہے ۴؎ عطرسازی کی اصطلاح ہے ۵؎ اپنے خیال کے مطابق ۱۲

تقاریظِ آمدۂ حال

میں معرفت آلہی کا دم بھرتے ہیں نشے کی غایت اور کمالِ ذوق و شوق کیحالت میں کچھ اَن گھڑ فقرے کچھ بیڈول اشعار بناتے اور سُناتے ہیں اِسکا نام سر بھنگی[۵۱] اُردو ہے +

(۱۱) وہ اُردُو جو مناظرہ کرنے والے کسی کی ہجو لکھنے والے کام میں لاتے ہیں اِسمیں ایسے دو پہلو الفاظ بولتے ہیں جنکی آڑمیں وہ لائبل کیس سے بری ہو جائیں اور فی الحقیقت مخاطب کی آبرو جاتی رہے اِس کا نام جنگی اُردُو ہے +

(۱۲) یہ اُردو بڑی قیامت خیز فتنہ انگیز اُردُو ہے ع بارہ خواہد شد ازیں دست گریبانے چند- اِس اُردُو کی ایسی مثال ہے جیسے پوُرب میں اِدھر بھادوں کا مہینا آیا اُدھر شوقینوں کو کنہیاجی کے جنم کی خُوشی نے گرمایا ولادت سے پہلے کُرتہ- ٹوپی ہنسلی- کڑے- تیار ہوگئے- اگرچہ یہ اُردُو ابھی پیدا نہیں ہوئی مگر اسکا خیمہ ڈیرا پوُرب میں آگیا ہے- لکھنے کے حرُوف بڑی شدّ و مد سے تراشے جارہے ہیں وہ زمانہ قریب ہے کہ خُود بدولت براجیں چُونکہ بھاشا اور سنسکرت کے الفاظ گھسیٹ گھسیٹ کر اسمیں ڈالے جائیں گے -اور دیگر زبانوں کے لُغت کھینچ کھینچکر باہر نکالے جائیں گے- قدیمی اُردُو داں اِس تازہ اُردُو کو پوُرا نہ لکھ سکیں گے نہ بول سکیں گے ناچار سرزنش اُٹھانی پڑے گی اسواسطے قبل از ظہور بطورِ تفاؤل اِس کا نام سر چنگلی[۵۲] اُردُو ہے +

خلاصہ یہ ہے کہ اُردو کے اقسام جہاںتک بنائے جائیں قیامت تک بنے جائینگے اور آخر کار کسر متوالیہ کی طرح کسر ہی رہے گی- اب ضرور ہوا کہ ایک ایسی کتاب تیار کی جاتی جس میں آجتک کے ہر طرح کے لُغات آجائیں اور اُن کے اِستعمال معلوم ہوجائیں پس ہمارے دوست منشی **سیّد احمد** صاحب دہلوی نے **لغاتِ آصفیہ** بناکر ہمارے نزدیک اِن ضرُورتوں کے پوُرا کرنے میں بڑی کوشش کی ہم یہ نہیں کہتے کہ اُردُو لُغات کے دُور تک پھیلے ہوئے میدان کے گرداگرد کوئی پختہ چاردیواری یا شہر پناہ قایم کردیا گیا تاہم ریختہ کی بُنیاد قایم و پائدار رہی بڑی خُوبی یہ رکھی کہ اُردوئے معلّے کی **فضیلت** اور اُردوئے مطلاّ کی **زینت** سب میں نمُودار رہی **سیّد** کی محنت کا اندازہ سب سے اچھّا اور سب سے زیادہ ہے +

ہمارے ساتھ مصنّف کی قدیمی یعنی لڑکپن سے دوستی ہے ہم نہایت ایمانداری سے شہادت دیتے ہیں کہ سیّد احمد نے اپنی **عمر گرامی** کو اِس ایک کتاب کے پیچھے کھودیا- عنفوان شباب سے اِس شخص کو **لغت** سازی کی لت لگی اور اب بھی بڑھاپے تک موجُود ہے ملکوں ملکوں کے سفر کئے طرح طرح کے لوگوں سے ملا اُنکے محاورات کتاب میں درج کرے- چماروں سے لُہاروں سے سُناروں سے نقّالوں سے ہر مذہب و ملّت کی عورتوں سے- رنگ رنگ کے فرقوں سے رسمِ آشنائی پیدا کی تاکہ جو کچھ اصطلاحی و الفاظی سرمایہ حاصل ہو کتاب کی نذر کیا جائے سینکڑوں

مع قطعاتِ تاریخِ اُردو

دیوان صدہا بیاضیں بیسیوں کجکول دیکھ ڈالے ہزاروں اشعار منتخب کئے اِکثر نثر کی کتابیں چھان ماریں تاکہ کوئی محاورہ کوئی مثال کوئی خیال- کوئی فقرہ مطلب کے مطابق نکل آئے آخر کار قطرہ قطرہ سیلے اور اندک اندک خیلے کا مضمون پوُرا ہوگیا اگرچہ مدت مدید گذری مگر کتاب بناکر چھوڑی آفاتِ ارضی و سماوی سے ڈرا نہیں- کسی روک سے رُکا نہیں- اِن حضرت کی عمر عزیز کا سرمایہ آٹھ بچوّں میں سے صرف دو لڑکیاں تھیں- جنکے ساتھ اِن کو کمال اُنسیّت تھی اور فی الحقیقت مجھے یاد ہے کہ ایک دن اِن کی چھے یا سات برس کی چھوٹی[۵۱] لڑکی جو طوطا مینا کی سی باتیں کرتی تھی سخت علیل ہُوئی یہ لُغات کا کوئی نمبر لکھ رہے تھے کیونکہ اُن دنوں میں ماہواری رسالہ نکالتے تھے یہ شاید ۱۸۹۳ء کا ذکر ہے میں بھی اِن کے پاس موجُود تھا گھر سے کئی بار ماما نے آکر کہا کہ میاں چلو لڑکی کی حالت خراب ہے ڈاکٹر کو بلاؤ یا حکیم کو لاؤ میاں وہاں سے اُٹھکر گھر تک نہ گئے کہ مضمُون کا ہرج ہوگا اور آخر دق ہوکر ماما سے کہا تو یہ کہا کہ تم خُود یا کوئی اور اِسے حکیم پاس لیجاؤ یا بلالاؤ اسوقت مجھے یہ حالت دیکھکر یقین ہوگیا تھا کہ اِس شخص کی محنت کا صلہ کم سے کم ناموری ضرُور ہوگا جب وہ چاہیتی لڑکی اُسی روز سپُرد اجل ہُوئی تو لوگوں نے جانا کہ سید اب کتاب ناتمام چھوڑے گا بلکہ کیا عجب ہے کہ خُود بھی معنی کی طرح گور کے لُغت میں غائب ہوجائے مگر واہ رے ہمّت و استقلال اسقدر صدمہ اُٹھاکر بھی نہ گھبرایا اور جس کام کا بیڑا اُٹھایا تھا اُس سے غافل نہوا ہاں اُس رسالہ کی پشت پر چند سطریں ایسی ضرُور لکھدیں کہ وہ پتھر کے دل کو بھی موم کرکے بہادیتی ہیں اِسکے بعد دُوسری[۵۲] اکلوتی- بال بچوّں والی ماں باپ کی عاشق بیٹی بھی مرضِ دِق سے دِق ہوکر ۱۸۹۵ء میں چل بسی ہر چند اِس صدمہ نے بٹھانا چاہا مگر یہی شخص پاؤں توڑ کر نہ بیٹھا یعنی جب ہمارے سیّد کی بڑی لڑکی نے قضا کی اور اُسکے بال بچّے بے مادر ہوگئے تو سیّد صاحب کے بغلی دشمنوں نے سمجھا کہ یہ صدمہ ایسا کمزور نہیں جس سے سیّد ڈھیر نہ ہوجائیں مگر یہ صوُرت فنا ہونے والی یہ مُورت مٹنے والی نہ تھی اِس قدر غم و اندوہ سہکر بھی سیّد دُنیا کے استھان پر ایسے آسن جاکے بیٹھے کہ ٹس سے مس نہ ہوئے سچ ہے +- ع زمیں جنبد نہ جنبد گُل محمّد- اِنہوں نے بیٹیوں کی جگہ اپنے فرزندانِ معنوی یعنی طبعزاد مضامین کو آغوشِ محبّت میں پرورش کیا اور مرحُومہ لختِ جگر کے کئی بچوّں میں سے ایک بچے ہوئے بچے سید حمید کی خدا تعالےٰ اُسے حلم و عُمر نصیب کرے علیحدہ نگاہداشت کرے اور اُسکے

[۵۱] یہ میرے دوست کا میری چھوٹی بیٹی محمُودی بیگم کی طرف اشارہ ہے جو ساڑھے پانچ برس کی عمر میں ۱۷ اکتوبر ۱۸۹۳ء کو دفعۃً فوت ہُوئی اِس وقت بندہ تیرھواں نمبر لکھ رہا تھا- فسانۂ راحت اِسی جانہار کی یادگار میں لکھا تھا +

[۵۲] یہ میری بڑی لڑکی سیدہ بیگم کیطرف خطاب ہے جو ۲۳ سال کی عمر میں ۶ دسمبر ۱۸۹۵ء کو عالمِ بقا کو سدھاری بفقط مؤلّف

[۵۱] لامذہب و آزادانہ مذہب بغیر [۵۲] چانٹا چپت- دھول- دھپا +

تقاریظِ آمدہ حال

اِس لُٹیری دُنیا میں اگر ایسے دُھن کے پکّے ارادے کے مضبُوط مزاج کے مُستقل کئی آدمی آجائیں تو بہت جلد یہ عالمِ سفلی عالمِ علوی سے بلند ہوسکتا ہے مگر ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ یہ حال دیکھکر اُن یاروں کے چھکّے چھُٹ گئے جو دانوں لگائے بیٹھے تھے کہ کب سید بغلی قبر کے ہم بغل ہو اور کب ہم کتاب کو بغل میں دباکر رفُو چکّر بنیں +

جب سیّد صاحب کی اِس دُوسری اکلوتی بیٹی یہاں تک کہ اُس کی بھی نہایت پیاری جانہا بیٹی نے انتقال کیا اور سیّد صاحب صرف ایک نواسے کے نانا۔ اور ایک نیم جان بیوی کے خاوندرہ گئے تو پھر یاروں کی اُمید بندھی کہ اب ضرُور مُصنّفِ آصف اللُّغات عالمِ فانی سے مُنہ موڑینگے قدیمی انیس کا ساتھ نہ چھوڑینگے مگر اِن کی ضد سے یہ ضدّی اور ہٹیلے سیّد پھر بھی زندہ ہی رہے اور جان سے زیادہ پیاری کتاب کو سیّد کا تھان نہ بننے دیا +

یہ تو محنت کا حال ہے اب یہ دیکھنا ہے کہ دولت کتاب پر کتنی خرچ کی میں نے خُود دیکھا ہے کہ مسٹر فالن بہادر کے ہاں اِنہیں علاوہ بھتّے کے ساٹھ روپیہ ماہوار ملتے تھے اور خواجہ تاش تو نوکریاں کرکے امیر بنگئے مگر یہ فقیر ہی ہوتے گئے وجہ یہ کہ دُشمنی ایک سنسکرت داں ہمیشہ سید کی جان کو سایہ کی طرح لپٹا ہی رہا منشیوں کی تنخواہ سے کتابوں کی خریداری سے جو کچھ بچا وہ نذر خانہ داری کیا۔ یہ بات ظاہر میں معمُولی ہے مگر غور سے دیکھیئے کہ انسان نوکری اِس لئے کرتا ہے کہ راحت ملے فراغبالی حاصل ہو روپیہ جمع کرکے زردار بنے مگر سیّد نے نہ راحت پائی نہ تونگری خریدی۔ رسُول مقبول صلے اللہ علیہ وسلّم کا ارشاد ہے الفقر فخری یہ اہلِ بیت ہو کر اُس سے کیونکر حصّہ نہ لیتے۔ حضرت علی مرتضےٰ کا قول ہے

رضینا قسمۃ الجبّار فینا　　لنا علمٌ وللجھّال مالُ

جس چیز پر انسان فقط محنت خرچ کرے وُہ تو اُسے عزیز ہوتی ہی ہے مگر جس پر دولت خرچ کی جائے وہ یقینی عزیز تر ہے جب یہ کتاب سیّد کی تمام عُمر کی دولت کھاگئی کِسکی طاقت تھی کہ اِسکے خیالات کی ریل گاڑی کو روک سکتا اِسکے ارادوں میں روڑا اٹکاتا +

بعض بعض جلاتن۔ حاسد سیّد پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اِن کی کتاب کا ماخذ فالن ڈکشنری ہے لیکن ایمان سے کہا جاتا ہے کہ یہ خیال خیال ہی ہے اور خیال بھی محال + مجھے بھی فالن صاحب بہادر کی ڈکشنری میں چندے شرکت کا موقع ملا ہے میں تحقیق کے ساتھ کہتا ہوں کہ فالن صاحب کی ڈکشنری کو اگر سیّد کی لغات کا ماخذ کہیں تو بجا ہے۔ نہ کہ سیّد کی لُغات کو فالن صاحب کی ڈکشنری کا۔ اب اِس عام خیال کو ایک ڈوم کا خیال سمجھنا چاہیئے کہ ابھی کانوں میں بھرا دل کو خُوش کیا اور رہا ہوگیا۔

مع قطعاتِ تاریخِ طبع

سیّد کی کتاب کا بہت سا عکس بہت سا مضمُون فالن ڈکشنری میں تو ضرُور پایا جاتا ہے مگر فرہنگِ آصفیہ فالن ڈکشنری سے علیحدہ چیز ہے۔ اِس دعوے کی دلیل اِس سے بڑھکر اور کیا ہوسکتی ہے کہ سیّد احمد ابھی طالبعلم ہی تھے جب سے انہوں نے اِس کتاب کی بِنا ڈالی تھی۔ عربسرائے میں جو دہلی سے تین میل حضرت نظام الدّین اولیا کی درگاہ کے مشرق کی طرف واقع ہے اِن کے مکان میں مشاعرہ ہوتا تھا اور چونکہ غدر ۱۸۵۷ء کے بعد اکثر تیمُوری شاہزادے یا شاہ زدے نظام الدّین اور عربسرائے میں رہتے تھے اسلیئے مجھے بھی اپنے رشتہ داروں میں جانے کا موقع ملتا تھا اور سیّد کے مشاعروں میں شرکت کا بھی اتّفاق ہوتا تھا سیّد صاحب اُن غزلوں میں سے محاورات چھانٹتے تھے اور چُونکہ اُسوقت تک یہ بات سب نے تسلیم کر رکھّی تھی کہ اصلی اُردُو شاہزادگانِ تیموریہ کی ہی زبان ہے اور **لال قلعہ** ہی اِس زبان کی **ٹکسال** ہے اِس لئے سیّد خاص ہمیں اور ہمارے چند اور عزیز شاہزادوں کو بلُاتے تھے عام سے غرض نہ تھی۔ میرے خیال میں فالن ڈکشنری کی بُنیاد اِس واقعہ سے دس پندرہ برس بعد ڈالی گئی ہوگی اِس سے ثابت ہوا کہ سیّد کا سرمایہ فالن ڈکشنری کی بھینٹ چڑھا۔ نہ کہ فالن کا +

ابتدا میں جب اِس کتاب کو سیّد نے رسالہ کی صُورت میں شایع کرنا شرُوع کیا تو چند لوگوں نے اُن لُغات کو بدل بدلاکر کئی ڈکشنریاں تیار کرلیں۔ اٹک لغات ڈھمک لُغات غرض بہت سی لغات ہی لُغات بننی شرُوع ہوگئیں۔ کسی نے لُغت اُردُو میں معنیٰ لُغت فارسی میں رکھّے۔ کسی نے اُردُو سے اُردُو میں۔ کسی نے کوئی اور طرح بدلی ؎

بہر رنگے کہ خواہی جامہ پوشی　　من اندازِ قدت را مے شناسم

یہ لوگ بجائے خُود صاحبِ لُغت ہوگئے مگر سیّد کے مقابلہ میں آنکھیں نیچی ہی کرنی پڑیں نہ جب کسی کو فروغ نصیب ہوا نہ اب۔ ایسے بھاگُو مُصنّفوں اور سیّد کے حال پر ایک حکایت یاد آئی ہے **حکایت** کسی گیدڑ کو راستہ میں ایک **کاغذ** پڑا پایا اُسنے اُٹھالیا اور اپنی قوم میں ڈینگیں ہانکنے لگا کہ اب مجھے ایسا **پروانہ** مل گیا ہے کہ جو دیکھیگا وہ ضرُور میرا تابع ہوجائے گا چند روز تک تو گھر کے بیروں کو تیل کا ملیدہ آخر کار رفتہ رفتہ بہت سے گیدڑ اُسکے مطیع ہوگئے اور سمجھے کہ ضرُور پروانہ ایسا ہی ہے ایکدن یہ **گیدڑ** اپنی ٹولی کے ساتھ ایک **گنّے** کے کھیت میں گھُسا ہوا اترا اترا گنے توڑ رہا تھا اتّفاقاً ایک **شیر** اُدھر آنکلا شیر کو دیکھتے ہی گیدڑوں کے سردار کی جان نکل گئی سِٹّی گُم ہوگئی کہ اب کیا کرُوں آخر ٹک دُم بھاگا اِسکے تابعین نے کہا کہ حضرت وُہ پروانہ جو حضُور پاس ہے کیوں نہیں دکھلاتے گیدڑ نے جواب دیا کہ شیر **جاہل** جانور ہے پروانہ دکھانے سے بہتر یہ ہے کہ اِس سے جان بچاکر کہیں کھسک چلو +

تقاریظ آمدہ حال مع قطعاتِ تاریخِ طبع

ایک اُردو لُغات گر سے میں نے ایک دِن پُوچھا کہ آپ کی کتاب میں فلان لُغت کی تشریح غلط ہے وہ پہلے تو مُجھ پر اس طرح زور و شور سے بھپکا جیسے ناظرین سمجھ لیں پھر مجبُور ہو کر کہنے لگا سیّد احمد نے اپنی لُغت میں یہی معنی لکھّے ہیں اُنپر اعتراض نہیں کرتے مُجھ بیچارے کے سر ہو گئے۔† مُجھے معلُوم ہوا کہ اِنہوں نے تو پرائے برتے پر تیتّا پالا ہے ایسی تالیفات کا نام مفعُولِ مالم یسمّ فاعلہٗ ہو سکتا ہے اور بس +

اِس بیان سے میری غرض یہ ہے کہ بہت سے **مخزن المحُاورات** کا مخزن یہی کتاب ہے سیّد کے فیضِ ہمّت و اثرِ محنت نے اہلِ تصنیف کو بہت کچھ فائدہ پہُنچایا بلکہ کتنوں ہی کو خواہ مخواہ مُصنّف بنا دیا +

اگرچہ مسٹر سیّد احمد کو اپنی محنت کے اِس طرح ضایع ہونے اور چلتے ہُوئے پرزوں کے روپیہ مار لینے کا رنج کیوں نہ ہوتا مگر ہم اُنکی تسلّی کے لئے فارسی کے یہ چند اشعار و فقرات لکھّے دیتا ہُوں + **فرد**

بوریا باف گرچہ بافنداست   نبرندش بکارگاہِ حریر

قطعہ

ابو مُسیلمہ گر دعوئے نبُوّت کرد   مُجزایں چہ سُود کہ خوانند خلق کذّابش

گرفتم آنکہ بشب کرمکے ہمی تابد +   چہ حدِّ آنکہ برابر کُنی بہ مہتابش

خمسہ

اِستادسرو۔کاں قدِ دلجُو شود۔نشد   سُنبل دمید و خواست کہ گیسُو شود نشد

بود آرزُوئے خُلد کہ آں کُو شود نشد   شد مہ تمام تا چو رخِ اُو شود۔نشد

کاہید بازتا خمِ ابرُو شود۔نشد

فقرات

ہر پشّہ را صولتِ پیل نیست   و ہر قطرہ را دولتِ نیل نے۔ ہر کہ سُرخ است لعلِ رمّانی نہ بود۔ و ہر سفیدے دُرِّ عمّانی نشود۔ نہ ہر متکلّمے فصیح است نہ ہر معلّجے مسیح۔ سحبان را با باقل چہ نسبت۔ و غافل را با عاقل چہ مناسبت۔ ہر شبانے را کلیم نہ دانند۔ و ہر معمارے را ابراہیم نخوانند۔ نہ ہر ہیزمے بُوئے عُود دارد۔ نہ ہر مُرنّمے لحن داوُد +۔ مصنّفِ فرہنگِ آصفیّہ اِن اشعار کو دیکھیں اور خُوش ہوں کہ اُنہوں نے کسی کا مال ہتیر نہیں کیا ڈاکوُں نے اُچکّوں نے اُٹھائی گیروں نے آپ کا ہی سرمایہ لیا جو لوگ عالی ظرف و بلند حوصلہ ہیں اُنہوں نے چوروں کی رہبری کر کے اپنا گھر بتا دیا اور خُود اِن کے شریک ہو کر اپنا مال چُروا دیا۔ پھر غُل مچا دیا کہ چور چور آخر چور کو بچا دیا۔ دیکھو (بوستان بابِ چہارم حکایت زاہدِ تبریز و دُزد جسکا پہلا شعر یہ ہے ؎

عزیزے در اقصائے تبریز بُود   کہ ہموارہ بیدار شبخیز بُود

کیا ڈر ہے اگر کسی نے آپ سے کتاب چھاپنے کا وعدہ کیا اور پُورا نہ کیا بلکہ نقصان پہُنچایا۔ اور کیا خوف ہے اگر کسی نے آخر میں کہدیا کہ حقِّ تصنیف میرا ہے۔ یہ بھی بڑی مہربانی ہے کہ خُود مصنّف ہونے کا دعوےٰ نہ دائر کر دیا۔ روپیہ جانے کیواسطے ہے اور آدمی کمانے کے لئے۔ یہ کس کے پاس رہا ہے اور رہ جائیگا مگر آپ کے نام نے تا قیامِ زبان زوال پایا ہے نہ پائے گا۔

غرض اِسی قسم کی مصیبتیں سہ سہ کر۔ اِنہیں جھمیلوں میں رہ رہ کر آخر کار سیّد کو یہ دن نصیب ہوا کہ حضُورِ فیض گنجُور خسروِ مُلکِ دکن صانہ اللہ عن الشّرو الفتن نے اپنا فیضِ سخاوت دکھایا اور سیّدِ مظلُوم پر رحمت کا مینہ برسایا۔ بارے اب کتاب چھپکر تیّار ہو گئی اور پہلے اڈیشن کے لحاظ سے اچھی ہو گئی۔ اب میں اِس طُول بیانی کو چند قطعاتِ تاریخ لِکھکر مختصر کرتا ہُوں اور ڈرتا ہُوں کہ یار لوگ مجھپر یار فروشی کا الزام نہ لگا دیں اور خوشامدی کا خطاب زبردستی نہ چپکا دیں۔ الٰہی مُصنّف کی ہمّت میں برکت دے۔ کتاب سے عام و خاص کو منفعت دے۔ شاہ و وزیرِ قدردان کی دولت و صولت مدید ہو۔ اقبال و اجلال بر مزید ہو۔ آمین + مرزا ارشد تیموری دہلوی (۲۶ اگست سنہ ۱۹۰۰ء)

قطعۂ تاریخ

جب سیّد احمد دہلوی میرے قدیمی مہرباں   اس ارمغاں کو لکھ چکے اور صرف کی محنت بہت

ہنگامِ شب۔ وقتِ سحر۔ دن۔ رات ہر دم عُمر بھر   مسکین نے سب کچھ دیدیا رکھتا تھا جو کچھ مقدرت

کاغذ کے کتنے پہلواں اُٹھے کریں جو کُشتیاں   کچھ پیر اِن میں کچھ جواں ہر ایک کو کُشتی کی لت

تھے بے کمال و بے ہُنر پیچ آتے تھے دنگل پر   سب بے کمالوں سے مگر سیّد کی کر دی خُوب گت

کوئی تو دھوبی پاٹ پر کرنے لگا اِن کو اُدھر   ڈھر پر چڑھا کر اس طرح دھڑ سے گرایا جیسے چھت

کوئی پکڑ لایا اُسے ہفتے کسی نے جڑ لئے +   لپّے پہ وُہ لپّے دئیے چھوڑا نہ اِس مسکیں میں ست

سب اِن کے زندہ ارمغاں مُردے کی سمجھے ہڈّیاں   کہتا تھا کوئی لا الٰہ اور کوئی رامی نام ست

اِن کے ارتھنگے دیکھکر سیّد کی ہستی گُم ہوئی   مایُوسیاں بڑھنے لگیں جا تا رہا بالکل سکت

اب غیب سے آئی ندا اے درد و غم کے مُبتلا   تجھکو نہیں معلُوم کیا العاقبۃ بالعافیۃ

لے اُٹھ کمر کو باندھ کر کر اُسطرف قصدِ سفر   ہو گی جہاں سے سربسر تجھکو نہایت منفعت

ہمّت کو دے افزائشیں اور عقل کو آرائشیں   مل جائینگی آسائشیں جاتی رہے گی منقصت

سُوئے **دکن** جلدی سے جا۔ جا کر ہُنر اپنا دکھا   کہہ اپنے دِل کا مدّعا سچ سچ۔ نہو کچھ من گھڑت

یہ تیرا حال پر تعب **شاہِ دکن** سُن لیگا جب   فرمائے گا تجھکو طلب۔ تجھپر کرے گا مکرمت

سُنکر یہ مژدہ جانفزا سیّد دکن کو چل پڑا   واللہ اچھے وقت پر کچھ آ گئی اِس کو سُرت

لہ مثلِ جنگِ زرگری پہلوانوں کی اصطلاح ہے ۲ہ کُشتی میں نیچے بیٹھے ہُوئے کے برابر بیٹھکر ہاتھ سے مُنہ پر گھسّے دینے کو لپّا کہتے ہیں +

لہ ایک مشہور سپیکر کا نام ۲ہ ایک مشہور و معرُوف بیوقُوف کا نام + † یہ شاید سر رشتۂ تعلیم پنجاب کی اُردو لغات کیطرف اشارہ ہے۔

تقاریظ آمدہ حال

یہ ماہرِ علمِ زباں بکمالِ مصنّف بنیم جاں   شہرِ دکن ساقدرداں کیونکرنہ ہوجاتی کمبت
سررشتۂ تعلیم نے تصنیف پر ڈالی نظر   پائیں بہت سی خوبیاں ہر قسم کی دیکھی صفت
جوافسرِ تعلیم تھا وہ بھی سفارش کو اٹھا   جوچاہیئے تھا مل گیا رکھلی مرے سیّد کی بت
لیکن یہ سارا مدّعا کس کی بدولت حل ہوا   ہے جس کے روئے پاک پر زیبندہ تاجِ مملکت
وہ خسروِ والاہمم وہ پادشاہِ ذی کرم   سلطانِ باجاہ وحشم خاقانِ عالی مرتبت
وہ قدر افزائے ہنر وہ نکتہ داں۔ وہ نکتہ ور   صاحب نظر۔ والاگہر۔ فرخندہ فرذی اُبہّت
شاہِ دکن زیبِ زمن دشمن فگن شیر شکن   ماہِ سُنیرِ مملکت مہرِ مبینِ سلطنت
وہ شہریارِ باسخا وہ معدنِ جود و عطا   وہ مالکِ تاج و لوا وہ افتخارِ موہبت
وہ آمرِ امرِ خدا۔ حامیٔ دینِ مصطفےٰ   محبُوبِ حضرت مرتضےٰ سلطانِ والامنزلت
جوہو جہاں میں ظلِّ ربِّ عالی نسب والاحسب   ارشد بھلا ہوتی ہے کب ایسے کی تجھ سے مدحت
جلدی سے کر حق سے دُعا اے خالقِ ہر دوسرا   افزُوں ہو ہر صبح و مسا شاہِ دکن کی سلطنت
اب چھوڑ دے یہ گفتگو تاریخ کی کر جستجو   جلدی سنادے سب کو تو سیدھی اگر ہے تیری مت
خُوب ارمغاں اک مادّہ خود غیب سے ہاتھ آگیا   پھر دُوسرا ہم نے کہا۔ سرمایۂ نقدِ لُغت

ایضاً دیگر

ہُوئی جب یہ فرہنگ تیار چھپکر   جو آخر کسی روز تھی چھپنے والی
زمانہ میں شہرہ ہوا اِس کا ہر سُو   سوائے ہمارے خبر سب نے پالی
کسی نے ہمیں بھی یہ آکر سُنایا   کہ لیجے خبر ایک سُنیئے نرالی
کوئی شخص ایسا دکن میں ہے آیا   جسے فنِّ جادُو میں ہے باکمالی
ہے اُس پاس طرفہ کتاب ایک ایسی   کہ اب تک کسی نے نہ دیکھی نہ بھالی
اسے باغ کہتے ہیں کُل اہلِ بینش   بہارِ اِس گلستاں کی ہے خوش مقالی
گُل اِس باغ کے کیا ہیں مضمُونِ رنگیں   لدی اور پھندی جنسے ہے ڈالی ڈالی
گلوں میں بھری ہے معانی کی رنگت   نہیں ہے یہ رنگت بھی شوخی سے خالی
مضامیں میں ہے اِس قدر سحر سازی   کسی میں تو سبزی کسی میں ہے لالی
نسیم و شمیم اِس کی شہرت ہے جس سے   زمانے میں پھیلی ہے فرخندہ فالی
وہ آتی ہیں خوشبُو کی لپٹیں کی لپٹیں   مُعطّر ہوا مغزِ نازک خیالی +
کوئی اُن میں پرُوا کوئی اُن میں پچھوا   کوئی اُن میں دکنی کوئی ہے شمالی
بھرا اِس میں بنگال و بابل کا جادُو   سُنا ہے کہ دلّی کا ہے اِس کا مالی
روش باغ کی کیا انوکھی رکھی ہے   کہ کاٹی ہے چوگرد لفظوں کی جالی
سطور اِس میں ہیں یا کہ شاخیں ہیں نازک   نئی شاخ یہ باغباں نے نکالی +
نقاط اِس میں گویا ہیں پھولوں کے گچھے   ہر اک شاخ نے بھر کے پہنی ہے بالی

مع قطعاتِ تاریخِ طبع

اُبھرتا ہوا وہ چنبیلی کا جوبن   اِدھر موتیا نے جوانی نکالی
کہیں جائی جُوئی کسی جائے شبّو   لپٹ بھینی بھینی ادا بھولی بھالی
ابھی کوئی جھونکا ہوا کا جو آیا +   تو جھٹ اپنی لالہ نے پگڑی سنبھالی
اِدھر سوسن وہ زباں کہہ رہی ہے   کہ اُٹھ نرگس[۱] اسے میری لاڈو نکی پالی
یہ جگنو ہیں یا ہیں خیالاتِ روشن   سیاہی کے ہیں حرف یا مات کالی
چہکتی ہوئیں بُلبلیں اِس کے اندر   ہر اک نے ہے نغموں سے اک دھوم ڈالی
کہیں میر و سودا کی چوٹیں غضب کی   اِنھوں نے تو ڈھالیں اُنھوں نے سنبھالی
کہیں ذوق و غالب کی چھیڑیں ستم کی   بھری یاں سے آئی گئی واں سے خالی
وہ صابر وہ مومن کی گوہر فشانی   یہ سلکِ جواہر وہ عقدِ لآلی
ظفر کی کہیں پادشاہی وہ اُردو   کہیں شعرِ داغ اور کہیں نظمِ حالی
وہ سالک وہ انور کی روشن بیانی   ظہیر اور مجروح کی زار نالی ++
کہیں لکھنوی طُوطیوں کے ترانے   کہ جن سے ٹپکتی ہوئی باکمالی
اِدھر خواجہ آتش کی شعلہ فشانی   اُدھر شیخ ناسخ کی نازک خیالی
امیر و جلال ایسے خوش فکر گویا   کہ یہ ہیں جمالی تو وُہ ہیں جلالی
غرض باغ میں ہر طرف چہچہے ہیں   فقط مرزا ارشد کی ہے جائے خالی
یہ سُنکر کہا میرے شوقینِ دل نے   چلو دُور ہی سے رہے دیکھا بھالی
گیا میں تو میں نے حقیقت میں دیکھا   نہیں یہ خبر کچھ حقیقت سے خالی
وہ ساحر تو ہیں سیّد احمد ہمارے   جنھوں نے کتاب اک انوکھی بنالی
یہ جادُو نہیں اور پھر بھی ہے جادُو   نئی طرز سے ہے بنا اِس کی ڈالی
عزیمت ہے یا تو عزیمت سے پختہ   اگر سحر ہے تو ہے سحرِ حلالی
لُغت اِس میں اُردو ہر اک قسم کے ہیں   زباں ہند کی خُوب سانچے میں ڈھالی
غرض میں نے لوگوں کو سمجھا بجھا کر +   حقیقت جو تھی واقعی کہہ کہا۔ لی
سُنی میری آواز یاروں نے جس دم   ہوئے جمع گرد آ کے ہالی موالی
کہا سب نے اے ارشد گورگانی   ہیں اُردو کے حضرت سلامت ہی والی
ہو اُردو ہے شاہِ جہاں کی نشانی   نہ ہے چہرہ شاہی یہ سکّہ نہ حالی
کتاب اِس میں لکھی گئی ہے جب ایسی   کہ ہے جس نے کُل ہند میں دھوم ڈالی
خدا کے لیے اِس کی تاریخ کہہ دو   غرض سب نے ملکر مری جان کھالی
کہی میں نے تاریخ یُوں بے تحاشا   بیاضِ مضامینِ مالُوف دعالی
۱۳۰۱ھ

ایضاً دیگر

فرہنگِ آصفیہ ہے اک گلشنِ لُغت   اے اہلِ شوق آئیے اور سیر کیجیے

[۱] شاعر نرگس کو خفتہ کہتے ہیں ہاں بیدار بھی بیان دونوں معنی میں ۱۲

تقریظِ فارسی از مرزا ارشد مع قطعاتِ تاریخِ طبع

سیدنے کیسا باغِ گُل افشاں کھلادیا — اس کا ریاض دیکھیے اور داد دیجیے
معنی و لفظ ہیں گُل و شبنم کی طرح سے — ہو دل میں ذوق و شوق تو جاندی سیجیے
افسردہ اور مُردہ دلی کا اگر ہو عُذر — ترکیب ہم بتائیں یہ دونوں ابھی جیجیے
شبنم کو بادہ جانیے اور گُل کو جامِ مے — ہاں ڈگڈ گا کے بادۂ تحقیق پیجیے
بُلبُل کا ہاتھ آئے جو تارِ نگاہِ شوق — مستی میں گُل کا چاکِ گریباں سیجیے
ہو فکرِ سالِ طبع تو ارشد کے حکم سے — **گُلدستۂ لُغات سے گُل توڑ لیجیے**
۱۹۵۰ — ۵۰ = ۱۹۰۰ء

ایضاً دیگر

فرہنگِ آصفیہ کا اچھا ہے رنگ ڈھنگ — اُردو لُغت کی اس سے نکلتی ہے بات بات
اُردو کے سیکھنے کا جنہیں ذوق شوق ہے — اُن لوگوں کیلیے ہے یہ حلالِ مُشکلات
جنکی زبان اُردو ہے دو چار پُشت سے — وُہ یہ نہ سمجھیں اسکی نہیں کچھ بھی کائنات
یہ وہ ہے جسمیں ہند کی اُمدو ہے رنگ رنگ — آتے ہیں ہر اک شہر کے ہم کو محاورات
القصہ اس سے فائدہ ہر آدمی کو ہے — ذات شریف ہو کوئی یا ہو شریف ذات
ارشد کو سالِ طبع میں ہاتف نے دی یہ دائے — **خاطر نہیں ہے ایسی یہ مخزنِ لُغات**
۱۳۲۸ – ۸۱۰ = ۱۸ ۱۳ھ

ایضاً دیگر

فرہنگِ آصفیہ چھپی اور بنی بھی خُوب — اور وہ تنکو کب نصیب جو سید میں بات ہے
محنت میں اپنے ساری جوانی تمام کی — پیری میں اسکے پاس یہی کائنات ہے
دُنیا کی بیوفائی پہ سید نہ جائیو — اے دوست بیوفائی تو عورت کی ذات ہے
ہاں خُوش رہو خدا کو جو منظور تھا ہوا — گذرے ہوئے کا دھیان بڑا واہیات ہے
لو ہم تمہیں سُناتے ہیں تاریخ خوش تو ہو — سادہ ہے سالِ طبع **کتاب اللّغات ہے**
۱۹۰۰ء

رباعی

جسوقت ہوئی جہاں میں حیرت افزا — اُردو کی لُغات یہ مسرّت افزا
سالِ اتمام اس کا ارشد نے لکھا — **فرہنگِ آصفیہ راحت افزا**
۱۳ھ

تقریظِ فارسی مع قطعاتِ تاریخ از طبعزادِ طوطیِ ہند شہزادہ موصوف الصدر سلمہ اللہ تعالےٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰھُمَّ نَوِّرْ قَلْبِیْ بِنُوْرِ لِقَائِکَ وَافْتَحْ لِسَانِیْ بِحَمْدِکَ وَثَنَائِکَ[1]

رباعی لمؤلفہ

آنی کہ بہ ہر ادا ترا سے پابند — آنی کہ بہر رنگ کجا مے پابند
آنی کہ زبیچُوں جدائی نکنی — آنی کہ زخود جدا خدا سے پابند

سپاسِ بے قیاس مرداورے را سزد کہ زبان در دہاں آفریدہ او ست و بیان بر زباں آوریدہ او۔ دل کہ گنجینۂ گُفتار است و خزینۂ اسرار۔ کلیدش بدستِ خویشتن دارد۔ تا ہر کہ را خواہد درِ سعادت بہ رُویش بکشاید۔ و اگر نخواہد بند فرماید۔ طمطراقِ زبان آوراں دریں عقدۂ مالاینحل جُز مشتے لاف و گزاف بیش نیست۔ و فرتابِ سخنوراں بریں جادۂ باریک جُز بے راہہ روی گامے پیش نے۔ عنقائے خیال گرچہ بلند پرواز باشد۔ جُز بحکمش بر بلندی رسیدن محال۔ و صحرائے مقال گرچہ کہ دراز باشد۔ جُز بامرش نوردیدن چہ مجال۔ ارشد نازا چہ فرتاب آنست کہ ہرچہ گفتنی است گوید۔ و ہرچہ جُستنی است جوید۔ گیرم کہ کوہ کوہ مضامین و معانی پیش نظر است۔ و بیاباں بیاباں رنگِ شیوہ بیانی بدل اندر۔ اما کہ تواند کہ کوہ را باشکوہش بر زباں بردارد۔ و صحرا را با ذرّہ اش بشمارد +

قطعہ لمؤلفہ

کمندِ فکر کسے تا بآسماں نرسید — کہ در لُطفِ خدائیش دستگیر نشد
ہزار دام بگستر و صید گیرِ خیال — بہ باز تا چہ رسد پشہ ہم اسیر نشد
ہزار خامۂ مشکیں بہ لوحِ سادہ براند — دریغ کودکِ ناداں خرد۔ دبیر نشد
چہ مایہ کلکِ چینی نمود تر دستی + — نہ ساخت ساغرکے تا گلش خمیر نشد
چہ شاخہا کہ سہی قد شدند و نازک و رست — بجز خدنگ یکے زانمیاں چو تیر نشد
ہزار گنجِ زر و سیم داشت قاروںنے — امیر گشت مگر وا لیے سریر نشد
چہ سرکشاں کہ گزافِ سخنوری نزدند — من و خدا کہ یکے حرف دلپذیر نشد
بہ ورزہ آنکہ خدا نا نہ حکم فرماید — کسے بکارِ جہاں قادر و قدیر نشد

ناگزیر (ناچار) ازیں راہِ دشوار گُریز (بجانکاہ) پیش گرفتم۔ و ازیں چار سُوئے حیرت خیز بدر رفتم۔ اکنوں ہیُون فکر بمیدانِ مافی الضمیر تاختم و ہرچہ ناگفتنی است ازاں پرداختم۔ فرہنگِ آصفیہ کتابیست پُرآب و تاب کہ فرتابش بآفتابِ تاباں ہمتاب۔ شوخیٔ مضامینش شنگی بخُوش خراماں و ام داد و خُوبی معانی رنگینش خوش رنگی بہ گل اندماں ارمغاں فرستادہ +

مِنْ کُلِّ لَفْظٍ کَنَظْمِ الدُّرِّ مُخْتَرَعٌ — وَ کُلِّ مَعْنًی کَنُوْرِ الصُّبْحِ مُنْتَشِرٌ

ہم مخزنِ بلاغت است و ہم معدنِ فصاحت۔ سلاستِ عبارتش کلیدِ ابوابِ مشکلاتِ لغات و نفاستِ خیالاتش چراغِ بزمِ نکات۔ در بیاں۔ برتریں پایہ دارد و در زباں بزرگ سرمایہ۔ در دیدن فروزندۂ نظرِ بے بصر است و در شنیدن توانندۂ گوشِ کر است۔ در استحواں بندیٔ محاوراتِ رنگا رنگ اعجازِ مسیحائی بکار آوردہ۔ و در فراہمی اشاراتِ شوخ و شنگ اندازہ دانائی اظہار کردہ۔ در ایجازِ کلام نادرہ کاری شیوۂ خود ساختہ و در اطنابِ مرام بہ سحر گفتاری پرداختہ۔ شگرفیٔ امثال چمن چمن گلزار در خیال دمانیدہ و ظرفیٔ خیال دمن دمن بہارِ در امثال رسانیدہ۔ نظمش بامعانی شاداب تنگ بر رخِ گُل شکستہ و نثرش باآب و تاب۔ نقابِ آبرو بر روئے دُر بستہ +

[1] خدایا میرے قلب کو اپنی صورت کے نُور سے منوّر فرما۔ اور میری زبان کو اپنی حمد و ثنا کے لیئے گویا کر دے ۲ وہ اُن نثروں کا مخترع ہے جو موتی کی لڑیوں سے مشابہ ہیں۔ اور وہ اقسام معانی کا نورِ صبح کی طرح پھیلاتا ہے ۱۲

تقارِیظ اسمدۂ عمال

اَلنَّثْرُ مِثْلُ ابْتِسَامِ الرَّوْضِ عَنْ زَهَرٍ ۞ وَالنَّظْمُ يَحْكِي جُمَانَ الْبَحْرِ اَوْدُرَرَهٖ

گر صُورِ نکدۂ خیالش دانم زیباست کہ شاہدانِ گفتار در جلوہ گری نظّارگیاں را فریبے فرلیسند واگر پری خانۂ جمالش خوانم رواست کہ گروہِ پُرنماز بہ دلیری از پری وشاں تکیہ بہ بَرند نکتہ نکتہ اش چناں بہم پیوستہ کہ نکتہ چیناں را جائے انگُشت نہادن نماندہ۔ وحرف حرف چُناں درہم بستہ کہ حرف گیراں را تابِ چشم کشادن نہ ماندہ۔ حیرتیانِ جمالِ مضمونش آئینہ ہا پیش رُو دارند تا ہنگامِ تماشا بسراپایش دارسند وخودِ را فراموش کنند۔ وحسرتیانِ کمالش سینہ ہا از ہم کشایند تا وقت نقائش تیرِادا بردل خورند وخودرا بیہوش کنند۔ در شیوۂ فصاحت بحرِ رواں بایدش گفت۔ ودر روشِ بلاغت رُوح درواں باید خواند عباراتِ درازش از حلیۂ آسان بیانی آراستہ تا گوشِ آساں نیوش را گرانی نزد۔ و اشاراتِ پُراعجازش بزیورِ خوش بیانی پیراستہ تا نافہمِ کم ہوش را حیرانی نہ بخشد۔ طرفہ مثالیش دراستمال سبے مثال۔ ونادرہ بیانش بصد نیرنگی واجب الامتثال۔ من ویزداں کہ تا شہرستانِ اُردو آباد شدہ ہنوز نامۂ بدیں خوش ادائی مشہورِ عام نشد وتا دیبانۂ لُغت نویسی بابُنیاد شد کتابے بدیں عام پسندی بلند نام نشد۔

كِتَابٌ لَوْ اَنَّ اللَّيْلَ يُرْمَى بِمِثْلِهٖ ۞ لَقُلْتُ هٰذَا اِنِّي جَرَّبْتُهٗ ذُكَاءُ

نکتہ داناں را حرف حرفش بابِ صد حکمت کُشادہ وکتابِ صد ہُنر پیش نہادہ۔ نادا ز انجمِ بزمِ افروزِ فہم وادراک است کہ زبانش صاف وبیانش پاک است نگارندہ اش را سپاسم کہ پیغمبری نژاد است ونگارہ بیدہ را ستایم کہ برترین ایجاد است۔ زبانش ازدلی است کہ منسوب بدل است لاجرم بدل محبُوب الحق کہ مستجمعِ جمیعِ صفاتِ علمی است ومجموعۂ ہمگی برکاتِ معنی۔ نویسندہ اش لُغت نویسانِ اُردُو را رہبرِ کامل وبدرقۂ قابل۔ نمایندۂ کارِ نوطرزِ اُردُوست وکشایندۂ اسرارِ توبرتوہم اوست۔ روزگارے بسر آمد تا بہ اتمامش پرداخت وزمانے برآمد تا بہ انجامش درساخت۔ چہ مایہ دل خون شدہ باشد تا ایں لعلِ مُذاب وگوہرِ خوشاب از معدنِ خیال بہ نظر درآمدہ باشد۔ ہیہات ہیہات کہ دریں زماں۔ رونقِ بازارِ ہُنر شکستہ شد۔ وابوابِ قدردانی بروے قدرداناں بستہ ہر کراہنر است نذرش ندادند وہر کہ را زر دادند ہنر نہ بخشیدند ۞ وَلِلّٰهِ دَرُّ مَنْ قَالَ ۞

قَالُوْا هَجَرْتَ الشِّعْرَ قُلْتُ ضَرُوْرَةً ۞ بَابُ الدَّوَاعِيْ وَالْبَوَاعِثِ مُغْلَقٌ

بیچارہ مصنّف را دریں سودائے خام چہ بلاہا کہ نہ زد۔ وچہ آفتہا کہ رُوے نداد بلیاہے موردِ اندوہ وغم ماند۔ وزمانے ہدفِ تیرِ ستم۔ عیّار پیشگان متاعش را بدزدی بُردند۔

مع قطعاتِ تاریخِ طبع

دچابکدستی بکار اوردند۔ تیمارش دکشیدند وبیمارش کردند دلش نماداند وجانش بشاناندند۔ یارب اینچہ شیوۂ ناہنجار بود وکردارِ ناہموار کہ سرمایۂ کسے را بہ یغما رُبایند۔ و صاحبِ خانہ را دُزد فرمایند۔ جفا پیشہ کردن ووفا اندیشہ کردن آخر چیست غنوۂ خردلی ندانند کہ ہر چہ کاشتہ اند باید دِرُود وہر چہ کردہ اند مکافاتِ آں باید بود لوکیدگاں را بپائے دیگراں بلند شدن یعنی چہ۔ ومُردہ طبعاں را بجاں نوازئیے کساں زندہ شدن یعنی چہ۔ آنکہ دودِ چراغ خوردہ باشد وشبہا را بروز آوردہ چشمانش بریں تماشا چرا تیرہ نشوند وچگونہ دلش خیرہ۔ آں پدر کجا ست کہ پسرش را بردار کشند وبیچارہ را دُود دانہ نہادش نہ برآید وآں ہُنر ورکیست کہ طبع زادگانش را اسیر برند ومسکیں بہ نوحہ وزاری نہ گراید۔ سیّد احمد مرد یست کہ حوصلۂ بزرگ وظرفِ عالی دارد تا بایں لکد کوبیئے نااہلاں زبانِ شکایت از دہن بیرُوں نہ کرد۔ وباوُجودِ دَہ زبانی چوں غُنچۂ سوسن سخنے بر زباں نیاورد۔ آرے بلاکشانِ محنت را اگر کارد بر سر رود ہماناتن زنند۔ وماتم دارانِ راحت را اگر سناں بدلِ اندر رود آہے نکشند

رَمَانِي الدَّهْرُ بِالْاَرْزَاءِ حَتّٰى ۞ فُؤَادِيْ فِيْ غِشَاءٍ مِنْ نِبَالٍ ۞

فَصِرْتُ اِذَا اَصَابَتْنِيْ سِهَامٌ ۞ تَكَسَّرَتِ النِّصَالُ عَلَى النِّصَالِ ۞

ازینجاست کہ دعائے مظلُوماں مُستجاب گرد وزُود برآید کہ فتح باب گردد بیچارہ دریں حالت بُود کہ پادشاہے را چشمِ رحمت بروے اُفتاد پُرسید چگونہ۔ ماز کجائی ہمچہ پسرش رفتہ بُود باز نمود

وَقَالُوْا كَيْفَ حَالُكَ قُلْتُ خَيْرٌ ۞ تُقْضٰى حَاجَتِيْ وَتَفُوْتُ حَاجٌ

مَلِکِ عز نمود تا خلعت ونعمت دادند وبر بساطِ کامرانی بنشاندند یکے از اعیانِ دولت راکہ سیّد علی بلگرامی نامند۔ بلگرامی دانند اشارتے رفت تا فرہنگِ آصفیہ از شکنجۂ گمنامی بیرُوں آرد واز سنگِ گرانِ مطبع بدر کشد۔ من بندہ راکہ آشتیِ قدیم بانگارندہ اش دارم ایں مژدۂ جانفزا ونویدِ دلکُشا انبساط بر انبساط افزُود ونشاط بر نشاط فرمُود۔ تا ایں دراز نفسی ہا از اشعارِ خود ساختم وبہ تقریظ نویسی پرداختم ورنہ خرف از خرف وگُل از گِل نشناختہ لافِ پارسی بانی ودہلوی دانی چگونہ زند۔ پلاس ژندۂ خودرا بہ لباسِ ارزندہ چگونہ ہم پہلو کند۔ اینک از بالغ نظراں اُمیدِ آں دارم کہ مرا بادہ دلی ہائے من بہ بخشایند ودیدۂ ہُنر دری بکشایند وہر چہ از ناصواب بر زبانم رفتہ باشد معذُور فرمایند الٰہی تا سلسلۂ سخن دراز است عمرِ ابد طرازِ شاہِ دکن از طُولِ امل درازتر باد وتا راہِ ہُنر نوازی کشُودہ است مصنّفِ فرہنگِ آصفیہ را ممتاز گرداناد بحرمۃ النّبی وآلہ الامجاد۔ نگارندہ مرزا ارشد گورگانی۔ دہلوی۔ ۲۶۔ اگست سنہ ۹ء

---

۱ نثر اس طرح کھلاتی ہے جیسی کلیوں سے چمن۔ اور نظم دریا اور موتی کی داستان یاد دلاتی ہے یعنی ویسی ہی ہے ۱۲

۲ یہ ایسی کتاب ہے کہ اگر رات اسے کسیکے گھر میں پھینکدے تو میں کہتا ہوں اس گھر میں اُجالا ہو جائے یا رات کیطرح وہ کتاب کسیکے گھر میں چلی جائے تو وہ گھر منوّر ہو جائے ۱۲

۳ لوگوں نے پوچھا تمنے شعر کہنا کیوں چھوڑ دیا میں نے جواب دیا کہ خواہش جاتی رہی کیونکہ سخیوں کے سخاوت کے دروازے معمُور ہو گئے

۱ مجھے زمانے نے اِسقدر تیرِ ستم مارے کہ میرا دل تیروں کے پھلوں کا چھتا بن گیا۔ یعنی جمع ہو گئے ۱۲

۲ اب میں ایسا ہو گیا ہوں کہ اگر مجھ پر تیرِ ستم آتے ہیں تو پھل آپس میں لڑ لڑ کر ٹوٹ جاتے ہیں یعنی مصیبت کا عادی ہو گیا ہوں ۱۲

۳ اُنہوں نے مجھ سے پُوچھا کیسے ہو میں نے کہا خیریت ہے کوئی حاجت برآتی ہے کوئی مرجاتی ہے ۱۲

قطعاتِ تاریخِ طبع فارسی

قطعۂ تاریخِ فارسی

تعالی اللہ چہ فرخندہ کتابے ہست | کہ گوئی چشمۂ با آب و تابیست
بر آں کیں را نوشتہ آفریں باد | دعا ہم و از خدا ہم ایں چنیں باد
مضامیں را بشوخی دادہ پیوند + | غلط کردم کہ آہو شد نظر بند
خیاباں بر خیاباں صد چمن رُست | بیاباں در بیاباں صد دمن رُست
معانیٔ بلندش را چہ گویم | ہما شد صید من ظلش چہ جویم +
نظر خود والہ شد بر خطِ پاکش | بہ خطِ نوخطاں خطِ خطا کش
بہ تن جاں است و اندر جاں توانست | بدل تاب و بہ تاب اندر رواں ہست
بورزہ متصف از ہر صفات است | تو گوئی مخزنِ اُردو لغات است
نہ فرہنگے کہ فرہنگیست در وے | نہ خوش رنگے کہ نیرنگیست در وے
نظر پروردۂ شاہِ زمن شد | ازاں منظورِ محبوبِ دکن شد
خوشا آں ذرۂ خاک اوفتادہ | کہ مہر از مہر او را نور دادہ +
دریغ آں گوہرے دُور از نگاہے | کہ نبود تعبیہ در تاج شاہے
فروغِ لعل از جوہر شناس است | دگرنہ شیشہ را بروے سپاس است
ز معدن ہر چہ آید نہ نیکوست | گہر از قدر داناں ارزش اوست
زغن با زاغ با باشد تمامش | نہ شد بر دست سلطاناں مقامش
اگر از لطفِ شاں پُر مایہ بودے | زغن از زاغ عالی پایہ بودے
نہ ایں پیغارہ بر شاہاں گرفتم | بیا اے مدعی ہر جا کہ رفتم
بہ چشمِ غور بنگر تا توانی + | بکوری گنیہ رازِ من ندانی
کہ ہر کس را ہنر باشد بہ گوہر | بہ او جش مے رسانند اہلِ جوہر
اگر کس بے ہنر باشد چہ باشد | نباشد ایں اگر باشد چہ باشد
چو بحر آں کس کہ در خود آب دارد | بسا گنجِ دُرِ نایاب دارد
مگر تا گوہرے ناید بہ بازار + | نگردد دیدہ ور او را خریدار
بہ آب و رنگِ خود سودش نباشد | دگر از خویش سودے خود تراشد
بہ بطنِ خویش آہو نافہ دارد | کجا از وے خبر آں یافہ دارد
نداندش مشامِ نافہ بوئے | از و خوبی درشتیش چہ جوئے
چہ سرگین و چہ نافہ در برِ او | کہ ہست او ناشناسِ جوہرِ او
ز عنبر گر نبودے کس خبردار | بہ خوشبوئے نہ گشتے نام بردار
بہ مسکیں گر نہ بخشد مردِ دانا | کجا بر دست خود گردد توانا +
کس ار افتادہ را دستے نہ گیرد | چرا بیچارہ از سختی نہ میرد

از شہزادۂ دہلی مرزا ارشد

اگر از آسماں رحمت نبارد | زمیں از مایۂ خود تا چہ آرد
چو سلطانِ دکن خاقانِ اعظم | فروغِ تاجِ شاہی شانِ عالم
کرم بر حالتِ سید نہ کردے | زبوں مانندے مصنف ہمچو گردے
بلے شاہے کہ خود باشد ہنرور | بود نیکی پسند و عقل پرور +
ہنر بینی ز کوراں مے نیاید | سلیمانی ز موراں مے نیاید
بسا پُر مایگاں را مے شناسم | ہنر جو نیستند اندر قیاسم
ز دولت سفلگاں را مے نوازند | نداد خویشتن بر خویش نازند
بہ پا کوباں زر و گوہر فشانند | گہے از حالِ سبے پایاں ندانند
چو عیارے بہ پیشش دست جنباند | گرفت آں دست و نزدِ خویش بنشاند
ہر آنکو دست خود کوتاہ دارد | بجانش جز خدا رحمت کہ آرد +
خدایا شید بر شاں ایں نباشند | اگر باشند ایشاں گر نباشند
الا اے ارشدِ کم مایہ ناداں | الا اے برنشید خویش شاداں
الا اے دہ رہ گم کردہ راہے | پناہ از شوخیٔ طبعت پناہے
نمے بینی کجا بودی کجائی | ازاں جائے کہ رفتی باز آئی
کنوں فکرِ سنِ طبعش بکن یاد | بہ سید ارمغاں باید فرستاد
ز گفتِ غیب دل بیدار گردید | طراز سالِ طبعش در نظر دید
بسالے بکرمی فردے بگفتم | بہ بیناں گوہرانِ فرد سُفتم

(۱۳۱۳) پسندِ خاطرِ شاہِ دکن باد (سمت بکرمی)
(۶۴۴) محیطِ اوج و شمعِ انجمن باد (۱۹۵۷ء)

ایضاً دیگر

چھاپ گردید جو ایں نامۂ نغز | در دلم گشت مسرت بیحد
در شش و پنج شب و روز گذشت | کہ چہ تاریخ رقم باید زد
ناگہ از دُور مصنف دیدم + | کہ ز بس شوق بمن مے آید
بے سر و پا شدہ در گوشم گفت | گشت مطبوع کتابِ احمد[۱]
من کہ ایں مژدۂ نو بشنیدم | ہمچو گل خندہ زدم اے ارشد
در ہمیں وقت بگفتم ناچار | مخزنِ محنتِ سید احمد
ناگہاں آمدہ آواز از غیب | گفتگوہا بہ دو یاراں نہ سزد
پیش یک سال ملائک گفتند | ثمرۂ ہمتِ سید احمد[۲]
(تعمیہ - ۱)

ایضاً دیگر

چھاپ شد چوں ایں لغت با آب و تاب و تازگی | بود ایں معشوق و معشوقِ وفا آمیختہ

---

۱ یعنی اگر لعل کا کوئی قدردان نہ ہو تو شیشہ بھی اس سے اچھا ہے ۲ یعنی جب تک قدردان کی نظر نہ چڑھے + ۱ یعنی لفظ احمد بے سر و پا شد اے الف و دال تخرجہ کرد ۲ یعنی در عدد یکسال کم است و از لطائف ایں کمی را بیاں نمود سو تحریر ہوں تو بے سود ۳ بدل از زیادہ بمعنی بیہودہ +

تقاریظ آمدۂ حال

ہر کسے در شوقِ دیدارش چناں شد بیقرار — کآمدہ شورش طبع از مال و زر بگسیخته
یوسفِ بازارِ حسن است ایں کہ خلقے جمع شد — چوں زلیخا دست اندر دامنش آویخته
گر بہ یک اُفتاد صد بر صد ہزار اں ریختند — ہر یکے بر دیگرے از رشک تیغ آہیخته
من ہم از شوقِ تماشائش شدم بے خویشتن — می ندانم شد چہ خونِ بے گناہاں ریخته
اندر آں بے تابی و وحشت کہ ہوش از سر برفت — گوئی بر جان و دلِ من حشر شد انگیخته
باندا آقاں عفو فرمایند از ارشد دستہ — ترشئی ہندی بہ قندِ پارسی آمیخته
مصرعِ تاریخِ اتمامش چہ میخوش بسر زدم — واہ کیا اچھا کھلا ہے گلستانِ ریختہ

تقریظِ بشیر مع تاریخِ دلپذیر

رقم زدۂ عالی طبع۔ بالغ نظر۔ واقف العلم۔ کامل الفن جناب بابو بشیر الدین حسن صاحب بشیر دہلوی سابق اڈیٹر و پروپرائٹر بشیر الاخبار و میونسپل اینڈ ڈسٹرکٹ بورڈ گزٹ دہلی۔ حال ہیڈ منشی محکمۂ تعمیرات سرکاری دہلی

اگرچہ عموماً تقریظوں میں مُصنّف و تصنیف کی تعریف میں مبالغہ سے حد سے زیادہ کام لینا رسمِ فرسودۂ روزگارِ کہن ہے تاہم مجھ کو ایسی رسوم کے ادا کرنے میں سخن ہے میری کیا شامت آئی ہے کہ میں قطرہ کو دریا۔ ذرہ کو آفتاب اور رائی کو پربت کہکر اپنے جوہرِ راستی کو ملیامیٹ کروں۔ مجھے اِس کہنے میں بھی کلام ہے کہ مولوی سیّد احمد صاحب نے دریا کو کوزہ میں یا سمندر کو گھڑے میں بھر دیا ہے۔ یا یہ کہ مولوی صاحب موصوف نے تمام علم کی خوبی و خوش اسلوبی اپنی اِسی ایک کتاب میں ٹھونس ٹھونس کر بھر دی ہے۔ مگر ہے تو یوں کہ جب دیدۂ شوق کسی اچھی صورت سے جا بھڑتا ہے تو سبحان اللہ کہنا ہی پڑتا ہے اور پیاسا جب کسی سایہ دار درخت کے نیچے ٹھنڈا پانی پی لیتا ہے تو اُسکے مُنہ سے الحمد للّٰہ نکل ہی جاتا ہے۔ اِسی طرح گو میں اس کتاب کی تعریف نہ بھی کروں تاہم اِسکے مطالعہ اور ملاحظہ سے جو خوبی کہ ذہن نشین ہوتی ہے وہ مجھے **حکومتاً** یہ کہوا رہی ہے کہ حقیقت میں فرہنگِ آصفیہ جیسی جامع اور مستند لُغاتِ زبانِ اُردو اور اُس کے بولنے والوں کی سات پُشتوں کو بھی نہ نصیب ہوئی ہوگی۔ رہا یہ کہ آئندہ بھی ایسی یا اِس سے عمدہ کتاب ہوگی۔ اِس کے بارہ میں یہ ہے کہ اگر **فضّلنا بعضکم علیٰ بعض** کو بھول جاؤں تو کہوں کہ نہیں ہونے کی۔ نہیں ممکن ہے کہ ہو اور ضرور ہو۔ چونکہ اب مولوی صاحب موصوف نے ایک سڑک پختہ بنا دی ہے اب تو سینکڑوں رہگیر ہو ہی جائیں گے مگر کام تو یہ تھا کہ کوئی مائی کا پُوت سبقت کرتا۔ جو فخر کہ میں خوشی کے ساتھ ہانکے پکارے ڈنکے کی چوٹ کہتا ہُوں کہ مولوی صاحب ہی کی ذات تک محدود ہے۔ میں کیا تمام عالم اِس کہنے سے باز نہیں رہ سکتا کہ اُردو کی ایسی بسیط۔ مکمل اور مستند **لُغات** لکھنے میں مولوی صاحب ہندوستان کے مسٹر **جونسن** ہیں۔ بلکہ یہ کہنا شاید بیجا نہ ہو کہ مسٹر جونسن صاحب کی

مع قطعاتِ تاریخِ طبع

قلم سے پہلے ہی پہل انگریزی کی ایسی ڈکشنری نہیں نکلی جو جامع ہوتی۔ اِس لحاظ سے میرے خیال میں مولوی صاحب کے ناصیۂ ناز کو مسٹر جونسن کے ناصیۂ ناز سے فخر کے چار چاند زیادہ لگنے چاہئیں +

میں اِس موقع پر اِس بات کے بیان سے بھی اپنے تئیں نہیں روک سکتا کہ ڈاکٹر **فیلن** صاحب نے جو اُردو کی ڈکشنری انگریزی میں لکھی ہے وہ بھی ہمارے مولوی صاحب ہی کا طفیل ہے۔ ورنہ میں انصافاً کہتا ہوں کہ اگر مولوی صاحب اُن کے مددگار نہ ہوتے تو یہ کہنا اگرچہ بہت مُشکل ہے کہ ڈاکٹر فالن صاحب کی ڈکشنری اَدھوری رہ جاتی مگر ہاں یہ ضرور ہے کہ وہ ایسی عمدہ جیسی کہ اب ہے نہ ہوتی اور نہ اتنی جلدی ہی تیار ہوتی اِس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اِس ڈکشنری میں بھی مولوی صاحب مددگار تھے اور مددگار بھی کیسے مددگارِ غالب۔ یہ سب کچھ تھا مگر پھر بھی وہ فرہنگِ آصفیہ سے ضخامت اور الفاظ کے لحاظ سے نصف ہے چنانچہ فرہنگِ آصفیہ میں اِسوقت تقریباً چوّن ہزار الفاظ موجود ہیں جن میں سے بعض کے معانی۔ اِس میں کوئی شک نہیں مصنّف نے خبر نہیں کس تلاش اور جانفشانی سے بہم پہنچائے ہونگے +

خالی از دلچسپی نہ ہوگا اگر کوئی دو چار سطریں کتاب کے حالات کے لئے وقف کر دیجائینگی۔ چونکہ میں نے کتاب کو بہت دنوں تک زیرِ مطالعہ رکھا ہے۔ میں کہسکتا ہُوں کہ حقیقت میں مُصنّف نے کتاب کے مفید اور جامع بنانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ اِس کتاب میں لفظ **ہاتھ** کے مُفرد معنی ۱۶ درج ہیں۔ اور مرکّب **تخمیناً** پانچ سو۔ اسی طرح لفظ **مُنہ** کے مُفرد معنی ۲۵ پچیّس ہیں اور مرکّب تقریباً پانچ سو جنکا ثبوت شعرا کے کلام سے دیا گیا ہے۔ مثلاً مُنہ کے دو مختلف معنوں کے ثبوت میں **تسلّی** اور **اسیر** کے یہ اشعار نقل کئے ہیں۔

کیا مُنہ جو کوئی آئے تیرے تیر کے مُنہ پر — یہ ہم ہیں کہ مُنہ دھرتے ہیں شمشیر کے مُنہ پر (تسلّی)
اِسی مُنہ پر تمہیں دعوےٰ ہے مسیحائی کا — اپنے بیمار کا احوال تو چل کر دیکھو (اسیر)

اسی طرح جہاں کہیں کوئی مشہور لفظ آگیا ہے خواہ وہ کسی زبان کا کیوں نہ ہو مگر اُردو میں بھی بولا جاتا ہے تو وہ ضرور اِس کتاب میں ملیگا اور ساتھ ہی اُس کی مختصر تاریخ بھی۔ مثلاً **منطق۔ نستعلیق۔ مجنوں** اور **نانک** وغیرہ کے الفاظ کے معانی میں آپ اِن کی ساری تاریخ بھی پائیں گے۔ یعنی یہ کہ منطق کس زبان کا لفظ ہے۔ کون شخص اِس علم کا مُوجد گزرا ہے اور کون اِس کا ترقی دینے والا۔ کس کس زمانہ اور مُلک میں اِس کا رواج ہوا۔ کون کون سی مشہور کتابیں اب بھی اس کی ملتی ہیں یا یہ کہ **نستعلیق** کے معنی ہیں اِس کی وجہ تسمیہ کیا ہے یہ خط کب سے جاری ہوا اور کس طرح؟ اِسکا مُوجد کون تھا کہاں تھا اور کب تھا۔ ہندوستان میں یہ خط کس نے اور کسوقت میں جاری کیا۔ اِسی طرح مجنوں اور نانک کے الفاظ کے معانی میں اُن کے مختصر حالات کے

تقاریظ آمدہ حال

کون تھے - کہاں تھے - اور کب تھے - بلکہ اُن کی مکمل تاریخ زندگی وغیرہ وغیرہ بھی درج ہے اس کے علاوہ سینکڑوں مثلیں جس لفظ سے کہ وہ شروع ہوتی ہیں اُسکے تحت میں مع اُن کی وجہ تسمیہ درج کی گئی ہیں جنکا بیان حقیقت میں بڑا ہی عجیب ہے - غرض مجھے اِس کہنے میں ذرا بھی تامّل نہیں کہ فرہنگِ آصفیہ ہر پہلو اور ہر لحاظ سے اُردُو کی اِن سائیکلو پیڈیا ہے کہا جاتا ہے کہ یہ کتاب چھبیس برس میں اور مع نظر ثانی ۳۲ برس میں ختم ہوئی ہے - غور کرنے کا مقام ہے کہ ۳۲ سال کہنے کو ایک بات اور دو الفاظ ہیں مگر خیال تو فرمائیے کہ اِس دراز عرصہ میں زمانہ کے زبردست **ہاتھوں** فارغ البال سے فارغ البال اور خوش قسمت سے خوش قسمت شخص کو کیا کیا مصیبتیں نہ پیش آنے کا موقع ہے اور ہمارے مولوی صاحب بیچارے تو فارغ البالی اور خوش قسمتی سے بعد المشرقین رکھتے ہیں پھر اِن کا حال تو کیا پوچھنا - کونسا صدمہ تھا جو ان کو نہ پہنچا کیا جسمی کیا مالی - باپ مرا - ماں مری - جوان بھائی مرا - نوخیز اکلوتی بیاہی بیاہی بال بچوں والی بیٹی مری - بعض گندم نما جو فروش **خائن** دوستوں کے ہاتھوں مدتوں عدالت کے جھگڑے جھیلے نصیب ہوئے - اور ان پر سب سے زیادہ بے بضاعتی اور کم مائگی نے ایک لمحہ کے لئے ساتھ نہ چھوڑا - مگر واہ رے **سیّد** کیا کہنے ہیں - خوب خلافِ اُمّید - اپنے نانا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرح صبر واستقلال سے کام لیا اور یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ اسوقت سعدیؔ کی رُوح لگے اپنے اِس شعر

یا مکُن با پیلباناں دوستی　　یا بنا کُن خانہ ہمچو پائے پیل

سے بہت کچھ پیچ و تاب کھا رہی ہے کیونکہ مولوی صاحب موصوف نے اِس شعر کو اور اُسکے مطالب کو کچھ نکما سا سمجھا دیا - کس لئے کہ اِس قدر عظیم الشان کتاب کا لکھنا محنت اور دماغ سوزی کے علاوہ صرف لاگت ہی کے خیال سے ایک ہاتھی کیا بلکہ دو ہاتھیوں کے خرچ کے برابر تھا - تاہم مولوی صاحب نے باوجود اپنی اس قدر بے بضاعتی کے کتاب کو پورا کیا اور کیا ہمت اسی کا نام ہے استقلال اِسیکو کہتے ہیں - ایک دہلی کیا بلکہ سارے ہندوستان میں کتنے مصنف نکلینگے جنہوں نے اپنی عُمر کے ۳۲ سال متواتر ایک ہی تصنیف میں لگائے ہوں گے مشکل سے ایک یا دو اور اِس سے زیادہ معلوم - ہاں یہ سچ ہے کہ بہت سارے اشخاص کی عمریں تصنیف ہی میں گزریں مگر مختلف تصانیف میں صرف ایک میں ہرگز نہیں ایک ہی کتاب اجیرن ہوجاتی ہے - لکھتے لکھتے آندھ آجاتی ہے - ہمت جواب دے دیتی ہے - اسکے علاوہ مکرُوہاتِ زمانہ تصنیف کے ابتدائی شوق اور اُمنگوں کو ملیا میٹ کر دیتے ہیں - دماغ کی طاقت - آنکھوں کی جوت - اور بدن کا بُوتا سب باری باری سے چشم نمائی کرتے معلوم ہوتے ہیں - میرے خیال میں مولوی صاحب بھی کوئی

مع قطعاتِ تاریخ طبع

فرشتہ تو تھے نہیں جو ان باتوں سے مستثنے رہتے - ضرور ان کو بھی یہ باتیں پیش آئی ہونگی - تاہم آفریں ہے اور صد آفریں کہ خوب عالی ہمتی اور صبر واستقلال کی مثال قایم کی - اے **اُردُو** بولنے والی **دُنیا**! کیا تو کبھی تمام عمر بھی مولوی سید احمد صاحب کے احسان کے بوجھ سے سر اُٹھا سکتی ہے؟ نہیں ہرگز نہیں - یہ احسان کوئی ایسا ویسا احسان تھوڑا ہی ہے جسکا عوض تیرے اختیار میں ہو - ہاں کوئی **سلطنت** ہی اِس کا معاوضہ دے تو دے +

اب ہم اِس شش و پنج میں ہیں کہ آیا ہم کو فرہنگِ آصفیہ کے بارہ میں کسکا مشکور ہونا چاہیئے - مصنف کا یا اُس شخص کا جسنے اسکے ڈگمگاتے قدموں کو سنبھالا - سچ تو یوں ہے کہ ایک زمانہ میں مصنف کی کمرِ ہمت بالکل ٹوٹ چکی تھی اور اِس طرح کتاب کی قسمت کا فیصلہ ہو چکا تھا - اگر اِس وقت میں **سرکارِ نظام** کی طرف سے **فتوحِ غیبی** کے معنی سمجھ کر سہارا نہ دیا جاتا تو یہ بالکل ٹھیک بات ہے کہ مصنف کو اپنی اِس کتاب کا اختتام کو پہنچانا ہرگز نصیب نہوتا - لہذا قاعدہ کے موافق ہم کو سب سے پہلے اور سب سے زیادہ حضور سرکارِ **نظام** کا مشکور ہونا چاہیئے کہ جنکی طرف سے روپیہ پیسے کی کسقدر امداد پہنچی کہ مصنف کے سوکھے دھانوں میں پانی پڑگیا - یا یہ کہ کتاب کے قالب میں جو مصنف کی بے بضاعتی کی وجہ سے بیجان ہو چکا تھا دوبارہ رُوح پھونکی گئی - اسکے بعد ہمکو مصنف کا مشکور ہونا چاہیئے کہ جسکی ۳۲ سال کی شبانہ روز محنت سے یہ کتاب لاجواب اختتام کو پہنچی - خدا کرے کہ **حضور سرکار نظام** اِس کی قدردانی فرماکر مصنف کی ۳۲ سال کی محنت کو ایک ایسا انعام دیکر بقا لگائیں جو کتاب کے ساتھ حضور سرکار نظام کا نام بھی تمام عمر صفحۂ ہستی پر قایم رکھے - آمین ثم آمین - فقط بشیر الدین حسن دہلوی ۲۹-۴-۱۹۰۰ء

قطعۂ تاریخ ہمت

دل نے یہ وقتِ طبع کہا جبکہ ہیں لکھا　　ایسی ہی اِن کی چاہئے تاریخ بھی **بشیر**
میں اپنے دل میں سوچ رہا تھا کہ ناگہاں　　آواز آئی **خوب الفاظ دلپذیر** ۱۹۰۰ء

قطعاتِ تاریخ طبع مع تقریظ

از نتیجۂ طبع عالی مرکز روشن خیالی جناب شاہزادہ مرزا محمد مجاہد الدین صاحب گورگانی المتخلص بہ **شاہی** خلف سلطان مرزا محمد ظہیر الدین عرف مرزا مغل بہادر مرحوم خلف الصدق حضرت ابوظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہِ سابق دِلی نوراللہ مرقدہٗ شاگرد رشید جناب مرزا محمد قادر بخش صاحب صابر مرحوم شہزادۂ دہلی +

حمد خداوند لاشریک رقم کرنے میں قلم شکستہ قدم ہے - اور نعت سرورِ کائنات کے بیان میں خامہ بے زباں **شعر** اگر ہر موئے تن اپنا زباں ہو + نہیں ممکن کہ اک شمّہ بیاں ہو کسی نے خوب فرمایا ہے **شعر** محمد سے صفت پوچھو خدا کی + خدا سے پوچھئے شان محمد -

کہ نزدیں ایبارٹ کو جگہ دیتے ہیں + مؤلف فرہنگ - ۳-۴-۱۹۰۰ء

تقاریظ آمدہ حال

خالق بے چون و چگون نے دُنیا کو ایک ایسا تختۂ گلزار بنایا ہے جس میں طرح طرح کے پھول کھِلے ہوئے ہیں۔ بقولِ حضرت ظفرؔ گُل جو چمن میں ہیں ہزار دیکھ ظفرؔ کیا بہار سب کا ہے رنگ جُدا جُدا سب کی ہے بُو الگ الگ + باعتبارِ جنسیت اِنسان گُلِ خوشبو ہیں اور زبانیں خوشبو جس طرح پھولوں کو ملا کر عطر مجموعہ بناتے ہیں اور اُس کی خوشبو نرالی ہوتی ہے اِسی طرح اُردو زبان نئے نئے لُغت کے سبب انوکھی ہے مصنّف نے اِس کی ابتدا اور اِس کی ترقی کی کیفیت کماحقّہٗ بیان کردی ہے۔ وقتاً فوقتاً اس میں فصاحت و بلاغت بڑھتی رہی ہے جناب میر تقی صاحب نے جو آج جہانِ معنی میں خدائے سخن کہلاتے ہیں اِس میں سب سے زیادہ حصّہ لیا ہے اُنکے بعد اُستاد ذوقؔ و حضرت غالبؔ و مومن خاں صاحب و نواب شیفتہ بہادر اِسکے اعیان و ارکان مانے گئے فی الحال حضرتِ داغؔ و میرزا ارشدؔ صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ نے اس کا چراغ روشن کر رکھا ہے میری رائے میں اگر زبان کو محل سمجھا جائے تو اِن اُستادوں کے کلام حفاظت کے لئے دیوارِ محکم و حصارِ مستحکم ہیں قواعدِ صرفی و نحوی گویا خندق ہیں جس سے محل ہر طرح خوبصورت و خوشنما سمجھے جا سکتے ہیں اب کیا رہا صرف مزید استحکام کے لئے چند پشتے بنانے؟ یہ ہمارے دوست منشی سیّد احمد صاحب نے تیار کئے ہیں جس کی از حد ضرورت تھی اور واقعی یہ انہیں کا حصّہ تھا مصنّف کی محنت کی شاہد خود کتاب ہے حالت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے۔ کوئی سرمایہ ایسا نہیں معلوم ہوتا جو دنیوی احتیاج کی طرف سے مطمئن ہو کر اِسی کام کے ہو رہتے بازہم مرحبا جزاک اللہ دستِ ہمّت نے دامنِ استقلال کو نہ چھوڑا عمر کا عمدہ حصّہ صرف کرکے منزلِ مقصود پر پہنچکر ہی رہے۔ اِس میں شُبہ نہیں زمانہ کی ناسازگاری کے باعث بہت سی آرزوئیں ابھی دل ہی میں چکر کھاتی ہونگی مگر جو کچھ کرلیا یہ کیا کم ہے بہت بڑا کام کیا ہے۔ دُنیا میں صرف ہمّت سے ایسا کام کرنے والے تھوڑے ہی گزرے ہیں۔ آئندہ۔ عروض کی طرح میدانِ زبان تنگ نہیں ہے اور جس جس کا جتنا حصّہ ہے وہ پائے گا لیکن اس فن کا سہ نما سیّد ہی کہلائے گا۔ یہ بھی غلط نہیں ہے بشر کا کوئی کام سہو و خطا سے پاک صاف نہیں ہو سکتا دوسرے طبیعتوں کے اختلاف و علم کی وسعت کے سبب سے کوئی منحصر الیہ ٹھہری نہیں سکتا۔ چنانچہ ہم نے ہوش سنبھال کر یہی سنا کہ عموماً دلّی والوں کی خصوصاً اہلِ قلعہ کی زبان مستند مانی گئی ہے مگر کسی بحث کے فیصلہ میں اسکا عمل نہیں دیکھا۔ آسودگی میں سب خوبیاں پائیں منشی ذکاء اللہ صاحب کی تاریخ ہند کا ایک حصّہ نظر سے گزرا ہے اُس میں کئی جگہ طبیعت رُکی۔ اُن لفظوں کی اُس طرح کی صدا سے کان آشنا نہیں مگر زبان کھولیں تو کیونکر مصرع اپنی عادت نہیں بُرائی کی۔ نیز اُنہیں شمس العلماء کا خطاب ہمارے پاس نہ علمِ عربی کی سند نہ فارسی کی نہ انگریزی

مع قطعات تاریخ طبع

کا سارٹیفکٹ نہ ریاضی پر عبور نہ فلسفہ میں دخل صرف اپنی اُردو بھی کی طرح بغل میں لئے ہوئے ہیں اُس پر یہ مصیبت کہ بے سرمایہ جس سے انسانوں کے شمار میں نہیں رہے ذی رُوحوں کی قطار میں گنے جاتے ہیں سُننے والا بیدھڑک کہہ اُٹھے گا شعر

ہیں اُس تند خو سے یہ گستاخیاں　　تھمو تم کو مجروح کیا ہوگیا

چھوٹا مُنہ بڑی بات۔ خیر ہُنر کی داد منصف مزاجوں سے ملتی ہے وہ بُرائی کو بشریت کے جامہ میں ڈھانک کر خوبی بیان کر دیتے ہیں بقول عزیزی مرزا ارشد رُباعی

لوگو نگی بُری بھلی جو سُن لیتا ہُوں　　دو کانوں سے میں لطفِ سخن لیتا ہُوں
چن لیتے ہیں عیب چیں ہُنر میں سے عیب　　اور عیب بھی میں سے میں ہُنر چن لیتا ہوں

ایک روز اُستاد ذوقؔ مرحوم کی غزل (مژدہ خار دشت پھر تلوا مرا کھجلائے ہے) کا مصرع لکھکر میں اُستاد مرزا اقاد بخش صاحب صابرؔ مغفور کے پاس لے گیا تھا اُنہوں نے فرمایا کہ اُستاد مرحوم پر تو اعتراض عاید نہیں ہوتا مگر دکھلائے ہے وغیرہ) اب متروک ہے۔ داغؔ صاحب و مرزا ارشدؔ گورگانی سے کبھی کسی زندہ شاعر کی بھی ہجو نہیں سُنی مولوی الطاف حسین صاحب حالیؔ نے اِس کتاب کی تقریظ نہایت منصفانہ لکھی ہے کوئی خوبی قلم انداز نہیں کی مبالغہ کو جگہ نہیں دی اور کوئی بات اُٹھا بھی نہیں رکھی۔ عیب جُو بدنفس ہٹ دھرموں نے مژدہ بادشاہوں کو بُرے کلموں سے یاد کیا ہے ایسے بدطینت کے عروج کی یہ مثال ٹھیک ہے ایک تو کڑوا کریلا دوسرے چڑھا کڑوے نیم۔ زمین سے آدھر ہوگیا خللِ دماغ چوتھے آسمان پر پہنچا نیچے دیکھے تو اپنی حقیقت سُوجھائی دے مگر دُنیا گلشن جب ہی ہے کہ گلاب اور سیتا ناسی وغیرہ سب قسم کے پھول ہوں نیک نیت و بد باطن سب طرح کے آدمی بھی ہیں اور رہینگے۔ خلاصہ یہ ہے کہ مصنّف کی جانکاہی و محنت فی الحقیقت قابلِ قدر ہے ہم تو بجز دُعا کے اثر کسی مدد کے لائق نہیں اللہ تعالیٰ شاہِ دکن دام اقبالہٗ کی سلطنت کو دایم قایم رکھے جنکی دستگیری نے مصنّف کے پائے استقلال کو لغزش نہ ہونے دی اہلِ مُلک بھی ضرور ساتھ دینگے ہاتھوں ہاتھ لینگے۔ تقریظ کا نام لینا تو لاتی و قافیوں کا مُنہ چڑانا ہے تاریخ کے۔ دو چار قطعے لکھکر بقول کسے لہو لگا کر شہیدوں میں ملتا ہُوں۔ قطعہ

فرہنگ آصفیہ کے ہوں کیا رقم صفات　　ہر لفظ اسکا صاف مفصّل ہر ایک بات
سیّد کی محنتوں نے غضب جانفشانی کی　　اُردو زباں کی ہوگئی وہ چشمۂ حیات
اہلِ سخن آئنہ ہے وہ پیشِ نظر تمام　　اب تک تھے جو زبانِ یا سینہ میں نکات
مختار ہے وہ اپنی طبیعت کا دوستو　　کوئی اگر حسد سے کہے جائے دِلکورات
شاہی نے اِس کتاب کو دیکھا جو غور سے　　آئے بہت پسند اُسے یہ عجائبات
بے انتہا جو سبزہ[1] کو اِس میں ملا دیا　　تو اِسکا سال طبع ہوا گلشنِ لُغات ۶۱۹

[1] لفظ سبزہ کے اعداد میں سے ہ کا تخرجہ کر باقی ۹۔ کا [illegible]

تقاریظ آمدہ حال

شاہی لُغت یہ اُردو ہیں کُچھ فارسی نہیں ۔ دیگر یکیوں فکرِ سالِ طبع میں حیران ہو یاسقدر
بے تخرجہ دتعمیہ ہجری کے سن ہیں یہ ۔ اُردو مُحاورات کا گنجینہ بصر

(دیگر)
اُردو کے لفظ جن کو اب ہم لُغت کہینگے ۔ شاہی اکٹھے کرنا آسان تو نہیں تھا
محنت کی ہے ضرورت اِسکام میں بلا ٹک ۔ سچ ہے بغیر محنت کُچھ بھی نہیں ہے ہوتا
اک دانہ گیہوں کا لو اور دل میں اپنے سوچو ۔ دہقان نے اسے تھا کن دقتوں سے بویا
تیار ہو کے جب یہ آیا ہمارے مُنہ میں ۔ کس کس کو اسپہ محنت کرنی پڑی تھی دیکھا
شاباش ہے مصنف تیری جفاکشی پر ۔ کیسی ریاضتوں سے یہ باغ تُو نے سینچا
اہلِ وطن نہ کیونکر سید ترے قدم لیں ۔ ہے لاجواب نُسخہ فرہنگِ آصفیہ

(دیگر)
چھپا جب اُردو لُغت کا نسخہ تو اک ملا نے اِسکو ۔ ہر اک لُغت ہیں دکھا رہا ہے مصنف اِسمیں ریاضِ بیحد
ریاض اِسکے پسندِ خاطر ہوئے جہاں میں تو ہمنے شاہی ۔ سنینِ ہجری لکھے ہیں اسکے ریاضِ مسعودِ سید احمد

(دیگر)
فرہنگِ آصفیہ ہم نے دیکھی ۔ ہر اک اِس میں ہے کیا پُرتاب لُغت
ہر لفظ کے اِس میں ہیں مفصل معنی ۔ گویا ہے بیاں کے وقت اک باب لُغت
شاہی نے زبان روک کے تاریخ کہی ۔ اُردوے معلّٰے کے ہیں نایاب لُغت

(دیگر)
یہ کہدو شاہی جنابِ عالی کہ داغ و آزاد اور حالی ۔ ہمارے ارشد میں اسکے والی بس اُنسے سُنئے بیانِ اُردو
اگرچہ شاہِ جہاں تھے بانی ظفر نے بھی کی تھی قدردانی ۔ گورنروں کی بھی پاسبانی کہ چمکی اِسطرح شانِ اُردو
حضورِ عالی گوہر سے تو یہاں تھے جتنے سر ارزادے ذیشان ۔ سبھی نے اِسکو کہا کہ ہاں ہاں زبان ہے اپنی زبانِ اُردو
اگرچہ اِسمیں نہیں رہا دم فقط زباں پر ہے اِسکا نام ۔ وہ قلعہ کہتا تھا جسکو عالم کہ ہند میں ہے یہ کانِ اُردو
تجھے ہے اِس طرح شہ نے پالا کہ تیرا ہر دم ہے بول بالا ۔ سدا رہیگا بلند و بالا جہان میں تو نشانِ اُردو
اب حصر اِس ملک ہی پہ کیا ہے بلا سکی تعلیم جا بجا ہے ۔ جہاں میں ڈنکہ سا بج رہا ہے چڑھی ہوئی ہے کمانِ اُردو
اگرچہ ہونیکو تو زبانیں ہزاروں ہیں مُلکِ ہند میں ہیں ۔ مگر مقابل میں لا کے دیکھیں نظر تو جب آئے شانِ اُردو
بلاغت اسکی سی کسمیں دیکھی فصاحت اِسکی سی کسمیں پائی ۔ بتاوے کوئی زبان ایسی کہ گزرے جسپر گمانِ اُردو
بہت ہے زور و تبہ دشمن جان اور حاسکوں میں دو نیلیں ۔ خدا ہی تیرا ہے بس نگہباں ہماری پیاری زبانِ اُردو
زبانِ شاہی کا گو چلن ہے وہ ہندی بر سو کہن ہے ۔ پر اسپہ مہرِ شہ دکن ہے نہو گا ہر گز زیانِ اُردو
اب اِسکو دشمن کا کیا خطر ہے کہ شاہِ آصف کے دل میں گھر ہے ۔ بفضلِ ایزد نصیب ور ہے مٹے گا کیونکر نشانِ اُردو
بہت حفاظت تھی نظم سے بھی مگر لُغت کی کسر تھی باقی ۔ وہ سید احمد نے پوری کر دی بنایا گویا مکانِ اُردو
اِسمیں ضرب المثل کو دیکھو اِسمیں ڈھونڈو محاوروں کو ۔ غرض جو چاہو وہ آکے لیلو کھلی ہے تحفہ دُکانِ اُردو
بہت کچھ اب اِسکا نام ہو گا ترے سبب سے قیام ہو گا ۔ بجا ہے فرہنگِ آصفیہ کہیں اگر تجکو جانِ اُردو
جو میں نے تاریخِ طبع چاہی تری ۔ تو اِسطرح جی میں آئی ۔ کہ نفع کا دل بڑھا کے شاہی کہدے ہے فرہنگِ خانِ اُردو
بڑھا جب اِسطرح فکرِ بیجا کسی سے دل میں ہے آئی تھی کہ
لکھا یہ میں نے حسابِ ابجد لغاتِ نادر زبانِ اُردو

مع قطعاتِ تاریخِ طبع

قطعاتِ تاریخ

از نتیجہ فکرِ عالی بلبلِ گلستانِ خوش مقالی یارِ گرامی جناب شہزادہ مرزا محمد اورنگ بخت عُرف مرزا غلام مہدی صاحب متخلص بہ نامی خلفِ شہزادہ مرزا محمد حسین بخش صاحب مرحوم اولادِ حضرت عزیز الدین عالمگیر ثانی نور اللہ مرقدہٗ شاگرد شاہزادہ مرزا محمد قادر بخش صاحب صابر مرحوم

فرہنگِ آصفیہ کی نامی نے سیر کی ۔ سُننے تو اِسمیں لکھتے ہیں بے انتہا لُغات
بے انتہا لُغات ہی ہے اکمالِ طبع ۔ یہ وصف کا تو وصف ہے اور بات کی ہے بات

(دیگر)
چھپ چکی فرہنگِ سید جس گھڑی ۔ اے مصنف آفرین و مرحبا
ہمنے بھی اکدن زیارت اِس کی کی ۔ جسکا شایق تھا ہر اک چھوٹا بڑا
جسقدر اُردو میں باتیں تھیں ضرور ۔ اِس کے اندر آگئی ہیں ایک جا
ناپ لی ہاتھوں سے گویا کُل زمیں ۔ بحر کو کوزے میں گویا بھردیا
خاتمہ کا سن دلِ احمد سے ۔ مخزنِ اُردو ہوئی شایع کہا

قطعاتِ تاریخ

شہزادہ والا قدر والا جاہ ۔ مرزا محمد سکندر شاہ صاحب المتخلص بہ جودت خلف الرشید شہزادہ والا تبار مرزا محمد شاہرخ بہادر مرحوم خلفِ حضرت ابو ظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ سابق دہلی نور اللہ مرقدہٗ شاگرد جناب شہزادہ مرزا قادر بخش صاحب صابر دہلوی مرحوم و مغفور

اِس فرہنگ کے چھپنے کی جب دُھوم ہوئی کُل عالم میں ۔ اُردو لُغت کی اور کتابیں اِسکے آگے کہاں زیبا
اِس کا مصنف دلّی والا جسکی زباں ٹکسالی ہے ۔ اِسکی عبارت صاف اور عُمدہ اور تمام بیاں زیبا
ایسی صفائی معنی میں اِسکی جیسے روشن آئینہ ۔ ایسی روانی لفظوں میں اِسکے جیسے بحرِ رواں زیبا
فکرِ سالِ ہجری میں کیوں سرگردانی اتنی ہو ۔ جودت سالِ طبع لکھدو چشمۂ فیضِ زباں زیبا

(دیگر)
نظارہ ہوا ہم کو فرہنگ کا ۔ یہ فرہنگ فرہنگ کی ہے دلیل
ہر اک لفظ ہے اِسمیں اک تازہ پھول ۔ ہر اک سطر ہے اِس کی یا سلسبیل
جو اُردو میں لازم ہے سب اِسمیں ہے ۔ نہایت مزیدار ہے قال و قیل
مجھے طبع کے سال کی فکر تھی ۔ رسا ذہن شوخی سے کرتا تھا ڈھیل
ندا آئی یُوں ہاتفِ غیب سے ۔ کہو جودت اُردو کا باغِ جمیل

قطعہ تاریخ

از نتیجہ فکرِ شاعرِ تیغ زبان ۔ رشکِ عنادل بابو محمد عبد الرحیم صاحب بسمل کرانوی کلرک ریٹ آف وارڈس ضلعِ فیروزپور تلمیذِ حضرت شہزادہ مرزا محمد عبد الغنی صاحب ارشد گورگانی دہلوی سلمہ اللہ

صبح مجھکو نسیم نے یہ کہا ۔ بینید بسمل ہے کیا تمہیں بھاری
دیکھو اُٹھکر یہ اک کتاب نئی ۔ جسمیں اُردو زبان ہے ساری
سید احمد مصنف اِس کے ہیں ۔ حق نے دی جن کو شوخ گفتاری

قطعاتِ تاریخِ طبع

کوئی فقرہ نہیں خلافِ زباں — اہلِ دہلی کی ہے زباں ساری
بولتی ہے کتاب بھی اِن کی + کیا زباں کی ہے گرم بازاری
آپ اُردُو زباں کے سید ہیں — آپ کو ہی ملی یہ سرداری
الغرض کی ہے اِس میں سید نے — پاک لفظوں کی کیا گہرباری
ایسا گُلشن کھِلایا اِن روزوں — جس کی سرسبز ہے ہر اک کیاری
تھی یہ اُردُو زبان لشکر کی — اِس میں اُردُو ہی کی ہے سرداری
بڑھ گئے آپ نثر لکھنے میں — کِسکو طاقت کرے جو ہمسری
اب نہ قصرِ سخن گرے گا کبھی — آپ نے اِس کی کی ہے معماری
فقرے فقرے پہ ذہن دوڑانا — سخت مُشکل تھی یہ گرفتاری
اس قدر ہیں محاورے اِس میں — جیسے نیکی کا پلّہ ہو بھاری
جسکو اُردُو کے سیکھنے کا ہو شوق — اِس کی جلدی کرے خریداری
ایسی اچھّی کتاب سے یارب — کوئی خالی رہے نہ الماری
اِس کی تاریخ بھی کہو بِسمل — ہم بھی دیکھیں تو نغز گُفتاری
فکرِ تاریخ تھا مجھے کہ وُہیں + میری ہاتف نے کی مددگاری
کہا اے بسمل ایسی بیتابی — لو سُنو مادّہ بہ ہُشیاری +
کہ عجیب و غریب ہے ۔ تاریخ — آؤ لوگو کرو خریداری
۱۸ھ ۱۳

قطعاتِ تاریخ

از نتیجۂ طبع رسا زبدۃ الحکما جناب حکیم انوار احمد صاحب المتخلص بہ انور رئیس دہلی شاگردِ رشید جناب نوّاب فصیح المُلک بہادر داغ دہلوی سلمہ اللہ تعالیٰ

سید احمد نے جو لکھی ہے لُغت — کل جہاں میں اِس کا انور حال کہہ
اور کوئی پُوچھے جو سنِ خاتمہ — کیسۂ الفاظِ اُردو سال کہہ
۱۸ھ ۱۳

(دیگر)

جب یہ فرہنگ چھپ چکی انور — جس کی مشہور ہو گئی ہر بات
اِس میں دیکھے محاوراتِ زباں — اِس میں پائیں تمام تمثیلات
میں نے اِس کی نئی کہی تاریخ — جسکو خوش ہونگے سُنکے سارے ثقات
سالِ اتمام کا جو فکر کیا — نکلا نام اِسکا بوستانِ لُغات
۱۹۵۰+۷=۱۹۵۷ بکرمی
آیا نوکِ زباں پہ جب یہ نام — بکرمی سال کے عیاں تھے نکات
جڑ زباں کی نہ جب لگی اِس پہ — عیسوی سال کے عیاں تھے صفات
۱۹۵۰—۵۰=۱۹۰۰ء

قطعۂ تاریخ

از نتیجۂ فکر مُنشی سید عبد الرشید صاحب اسسٹنٹ ڈکشنری

ایں کتابِ لُغت چو شد مطبوع — خاطرم زیں خیال گُلشن گشت

مرثیۂ اُردُو مع تاریخِ طبع

سالِ ایں پردہ دار لعبتِ فکر — از رُخِ نُور بخش روشن گشت
۱۹ بکرمی

مرثیۂ[5] پریشان

در بیانِ فرقتِ اُردُو زباں — از تصنیفاتِ دردناک
مصیبت نگار ارشد — مع تاریخِ محبُوبِ مُلک فرہنگِ آصفیہ

الٰہی وہ دن دکھا نہ ہمکو کہ ہم سے چھوٹے زبانِ اُردُو — ہمیں ہیں اُردُو کی شان یارب ہمیں سے باقی ہے شانِ اُردُو
حضُور شاہِ جہاں کی دولت دھری دھری کرکے لُٹ نہ جائے — جہاں کا جب تک ہے نام باقی ہمیں ہوں شاہِ جہانِ اُردُو
یہی تو جدّ و آبا کا ورثہ جہاں میں لے دیکے ہمنے پایا — یہی بزرگوں کی ہے نشانی کہ ہم ہیں گویا نشانِ اُردُو
ہمیں ہیں اُردُو زباں کے گوہر ہمیں جواہر شناس بھی ہیں — ہمارے کانوں میں ہیں یہ جوہر زباں ہماری ہے کانِ اُردُو
حصارِ شاہِ جہاں نے جب سے سجائی تن پر تھی لال وردی — بہت ہی خُوبی سے رات دن کی کمانیر نے کمانِ اُردُو
ہتھیلیں شُشدر دھری ہوئی ہیں ہے منہ پہ سُرخی جگر میں روزن — یہ غیظ میں ہیں کہ سُرخرو ہیں کہے کوئی نکتہ دانِ اُردُو
جمن کے دریا کی موجیں دیکھو تڑپتی دن رات کیوں ہیں آخر — لبوں نے ساحل کے سُن لیا کیا بیانِ قلب تپانِ اُردُو
کوئی حباب اونکی دیکھے حالت کہ پھُوٹ کر کیسے رو رہے ہیں — انہیں یہ غم ہے رواں ہوا تھا یہاں سے بحرِ روانِ اُردُو
کتابیں جتنی ہیں آسمانی زبانیں عُمدہ ہیں سبکی لیکن — خدا نے ہرگز نہ کی عنایت کِسیکو اِن میں زبانِ اُردُو +
جنابِ صاحب قراں پہ نازل فقط یہ نعمت خدا نے کی تھی — نہیں کی اولاد اُنکی وارث وُہی ہیں پیغمبرانِ اُردُو
وہ دن کہاں ہیں کہ لفظ تازی لُغات تُرکی تھے اسکے اندر — سوا ئے بے تُکے تھے اب تو کچھ بھی نہیں رہا ہے میانِ اُردُو
کبھی وہ دن تھے کہ اِس زباں کے ہمیں تھے وارث ہمیں تھے حاکم — اور اب سنبھالی ہے گنجِ اُردو نے سُود لیکر دُکانِ اُردُو
یہ سودے والو نہ کوئی کہہ دو کہ خواہ سودے کو مُفت بیچو — تمہاری سوداگری سے ہرگز نہیں ہے ذرہ زیانِ اُردُو
زبانِ اُردُو کے ہم ہیں والی ہمیں ہیں موجد ہمیں ہیں بانی — مکیں نہیں ہم تو دیکھ لینا رہیگا ویراں مکانِ اُردُو
الٰہی کیسا ستم کیا ہے فلک نے ہم پر کہ کس سے کہئے — سُنا ہے کتنے فرشتہ صُورت نکالنے کو ہیں جانِ اُردُو
قلم ہوئے ہاتھ ہیں ہر اک کے زباں کی چھُریاں ہیں تیز بُرّاں — مٹانیوالے مٹا رہے ہیں جہاں سے بالکل نشانِ اُردُو
فلک کی مانند سب کے سر پر تنا ہوا تھا اسی کا سایہ — زمیں کی مانند ہند میں تھا بچھا ہر اک گھر میں خوانِ اُردُو
ملاؤ دُنیا کی کُل زبانیں تم اس سے ملتی نہیں ہیں ہرگز — ملی جُلی[4] ہے زبانِ اُردُو الگ الگ ہے زبانِ اُردُو
بہت ہیں گندہ دہن مخالف زباں ملا مانہ[3] افسر دیکھو — اسی بہانے سے چاہتے ہیں اُڑائیں لطفِ زبانِ اُردُو
جو کوئی اُردُو پہ نکتہ گیری کرے تو کہدو تم اسکو مہمل[5] — نہیں ہے نکتہ میانِ اُردو یہی ہے نکتہ میانِ اُردُو

---

[1] ناظرین لفظ پریشان کو خُوب زیرِ نظر رکھیں گے کہ یہ لفظ ارشد نے اپنی اُن تقصیرات کی معافی کے لئے لکھا ہے جو اس قلم برداشتہ نظم میں واقع ہُوئی ہیں لفظِ مرثیہ۔ فرقت۔ دردناک مصیبت سے مُراد یہی ہے کہ ایسی حالت میں اگر سہو و خطا ہو گئی ہو تو قابلِ معافی ہے ارشد ۱۲، [2] بے تُکے سے مُراد گالی گلوچ نامہذب الفاظ ۱۲
[3] زبان ملا نا زبان کا مقابلہ اور بحث دونوں لطف ہیں ۱۲، [4] چونکہ اُردُو لشکر کی بولی ہے اسلئے ملی جُلی ہے۔ اور الگ الگ یوں ہے کہ لفظِ اُردُو کے حرُوف لکھنے میں الگ الگ ہیں ۱۲
[5] اِس کو مہمل یہ لفظ بے نقط ہے۔ اسے مہمل کہتے ہیں۔ اُردُو میں کوئی نکتہ نہیں ہے سب حرف خالی ہیں۔ دُوسرے نکتہ کے معنی اعتراض۔ تیسرے معنی باریکی +

مرثیہ اُردو مع تاریخ طبع

کوئی جو زبیرِ سُور ماہو۔ وہ شست زن ہو کہ پہلواں ہو　ہزار لفظوں کو تیر کرلے نہ کھینچ سکے گی کمانِ اُردو

زبانِ ترکی کو کون ناداں بھلا بتائیگا برج بھاشا　زبانِ ہندی یہ کون جاہل بھلا کریگا گمانِ اُردو

حروفِ ہندی میں اسکا لکھنا نہیں ہے موزوں نہیں ہے زیبا　ہین ے کسطرح لال لینگے کو کوئی مرد جوانِ اُردو

جو ہیں زبر وہ نہ زیر ہونگے کیلئے لگ مانے ہوں لاکھوں　حضورِ قیصر کی مہربانی ضرور ہوگی ضمانِ اُردو

یہی ہے تدبیر عرض کیجے حضورِ کرزن کی بارگہ میں　جنابِ عالی جنابِ اقدس خدیوِ فرخ فرانِ اُردو +

حضور دیکھیں یہ وہ زباں ہے کہ ہند میں ہے تمام جاری　بہت ہے لاٹھوں نے ویسرایوں نے کی ہے توقیرِ شانِ اُردو

جنابِ شاہ جہاں سے لیکر ابو ظفر تک یہ چاہتے تھے　کہ کُل قلمرو میں ہند کی ہو یہی زبانِ شہانِ اُردو

یہ وُہ زباں ہے کہ کمپنی نے اسیکو رکھا تھا دفتروں میں　وہ جانتے تھے ہیں اسکے عادی تمام خُرد و کلانِ اُردو

یہ وُہ زباں ہے تمام قانون اسکے اندر ہیں آج داخل　مقدموں میں عدالتوں میں ہے ہوتا اکثر بیانِ اُردو

یہ وہ زباں ہے کہ مدرسوں میں ہے اسکا پڑھنا ہر ایک پہ لازم　اسیکو لیتے ہیں امتحانوں میں سارا اہلِ زبانِ اُردو

یہ وہ زباں ہے حضورِ قیصر نے ملک لندن میں اسکو سیکھا　سُنا ہے ہمنے بڑا ہیں رکھتی حضور شوقِ زبانِ اُردو

زبانِ پارس زبانِ بنگلہ زبانِ تازی زبانِ انگلش　کبھی بھی پوری نہیں ہے آتی نہ آئے جبتک بیانِ اُردو

حضور دانا ہیں غور کرلیں خوشی رعایا کی ہے اسی میں　چھپا نہیں ہے مزاجِ والا پہ کوئی رازِ نہانِ اُردو

رعایا راضی ہو جسکے اندر حضور حاکم ہیں وہی کیجے　کرم ہے حضرت کا ذرہ دار و دُبرائے تلخی چشانِ اُردو

ہمیشہ سرکارِ رحمدل نے سُنی رعایا کی زار نالی　حضورِ اشرف کے پاس حاضر ہیں کل کہان و مہانِ اُردو

ہماری عرضی (عرضی) پہ حکم دیجے کہ ہم نے پڑھ لی تمہاری　اُمیدوار و نہ ہو پریشاں نہ اب مٹیگا نشانِ اُردو

جو لوگ آئے ہیں عرض کرنے اُنہیں بُلا آ مرزا ارشد　کہ تا سماعت حضور کرلیں جو کچھ ہے شور و فغانِ اُردو

مرحوم بزرگوں سے عرضداشت

ولی کدھر ہیں کوئی دکن کی انہیں ولایت سے لاؤ جلدی (اُردو کے سب سے پہلے شاعر ہیں)　کہو کہ تم ہو ولی۔ ولایت سے سمجھو رازِ نہانِ اُردو

کدھر ہوئے میر میرِ معنی چلو کہ میری چھنی تمہاری　تمہارے مرنے سے میر صاحب پڑی تڑپتی ہے جانِ اُردو

جنابِ سودا سے کوئی کہدو کہ اپنا سودا ذرا سنبھالیں　کہ چند سودا زدہ ہیں کیتے بڑھائینگے ہم دکانِ اُردو

کدھر سدھارے ہیں میر انشا جنہوں نے انشا میں دُھوم ڈالی (ذوقی بھی زیادہ کر تابندہ گزرا)　کریں کوئی نظم آج انشا ہو اسمیں درد و فغانِ اُردو

کہاں ہیں جرأت[۱] دکھائیں جرأت کہ آئی اُردو پہ اِک مصیبت　اُٹھائیں آنکھوں پہ اپنی آکر جو کچھ ہے بارگرانِ اُردو

زبانِ اُردو کا تھا جو قرآں تو مصحفی اسکے مصحفی تھے　غلیظ لفظوں سے منتروں سے بھری ہے وہ ہی زبانِ اُردو

حسن ہے میرا پیام دیدو کہ کوئی نظم حسن تو لکھو　مگر ہوں الفاظ سیدھے سادے بجائے لفظوں سے شانِ اُردو

کدھر کو سوتے ہیں درد (درد) غمگیں کبھی تو اُٹھیں بھی صُورتِ درد　صدائے محزوں سے جاکے پوچھیں دوائے دردِ نہانِ اُردو

جنابِ احسان[۲] آپ حافظ رہے ہیں اُردو زبان کے پہلے　بڑا ہی احسان ہو ہمپہ حضرت جو آج چاہو امانِ اُردو

جنابِ ممنون کے ہم ہیں ممنوں اگر مدد کو ہماری آئیں　کہ تم تو تھے ہیں انکے ممنوں کہانِ اُردو مہانِ اُردو

نصیرِ[۳] نصرت کا وقت ہے یہ کہ فوجِ غم نے چڑھائی کیں ہیں　زمین ہے سخت لیکے آؤ نشانِ نصرت نشانِ اُردو

[۱] جرأت نابینا تھے اسلئے اشارہ کیا گیا ۔ [۲] حضرت احسان حافظ تھے۔ اور حضرت شاہ عالم بادشاہ کے اُستاد تھے ان کے پڑھے مولوی عنایت اکبر جنت مولوی احسان الرحمٰن خاں صاحب ہیں ۔ [۳] زمین سخت سے اشارہ یہ ہے کہ شاہ نصیر صاحب سخت زمینوں میں شعر کہتے تھے ۔

از شہزادۂ دہلی مرزا ارشد

یہ عرض شکلین جنابِ غالب ہم اِک غزل کے ہیں آپ سے طالب　مگر ہوں انداز فارسی کے اور اُسکے اندر بیانِ اُردو

ہمیں ہے فی ذوقِ سخن نہایت جنابِ اُستادِ ذوق آئیں　محاوروں کا مزا چکھائیں بچھائیں محفل میں خوانِ اُردو

جنابِ مومن خیالِ نازک کو عشق و اُلفت میں صرف کرکے　کدھر کو غائب ہوئے بزرگو بلا رہے ہیں بتانِ اُردو

حضور شاہِ ظفر کدھر ہیں جو خاتمِ مُہرِ سُخنوری تھے　اُٹھاکے اپنا نشانِ شاہی دکھائیں توقیر و شانِ اُردو

کہیں بنارس میں جاگزیں ہیں ہمارے اُستاد مرزا صابر　خموش ہیں آپ اپنے مرقد میں ہم ہیں نوحہ کنانِ اُردو

جنابِ نواب شیفتہ تم زباں پہ عاشق رہے ہمیشہ　چلو اشاروں سے ہے بلاتا کوئی نگار جوانِ اُردو

جنابِ ناسخ مثالِ تشبیہ کوئی ایسی نئی نکالو+　کہ سارے عالم کی کُل زبانیں بھی ہوں زبانِ زبانِ اُردو

کدھر ہیں شعلہ مزاج آتش دکھائیں گرمی ذرا سخن کی　لگائیں تن من میں آگ اُنکے جو چاہتے ہیں زیانِ اُردو

عدم کو آباد کر دکھایا اُجاڑی آباد تم نے بستی　خیال کیسا یہ تم کو آیا بنے نہ تم پاسبانِ اُردو

خموش گویا ہوئے ہیں ایسے زبان منہ میں نہیں ہے گویا　ہزار پوچھے کوئی تو چُپ ہیں کسی کو دیدی زبانِ اُردو

وزیرِ[۱] ملک اودھ سے کہدو کہ تم خدیوِ سخنوری ہو　دکھاؤ انداز لکھنؤ میں کوئی تو مضمونِ جانِ اُردو

انیس مونس نہیں ہے کوئی زبانِ اُردو کا جلد آؤ　وگرنہ مٹ جائے گی جہاں سے تمام شانِ نہانِ اُردو

دبیرِ ملکِ سخن کدھر ہو دکھاؤ زورِ قلم ہمیں بھی　تمہارے لفظوں کو لوگ کہتے ہیں جانِ معنی روانِ اُردو

جنابِ انور کدھر چھپے ہو تمہیں تو دلّی کے انوری تھے　وہ نظمِ انور کوئی سُنا دو کہ پھر ہو روشن بیانِ اُردو

جنابِ سالک ہوا ہے سر تم بتاؤ مقصد کا کوئی رستہ　بھٹکتا پھرتا ہے گمرہی سے ہر اِک طرف کاروانِ اُردو

نہ اتنی اے سوز[۲] سوختی دو ہمارے جانوں کو کہ ہر ہو (میرزا قربان بیگ صاحب دہلوی)　تمہارے سوزِ الم سے ہردم بپا ہے شور و فغانِ اُردو

جنابِ نیر[۳] چمک دکھاکر ہوئے ہو غائب کدھر جہاں سے　تمہارے غم میں تڑپ رہا ہے یہ دیکھو قلبِ تپانِ اُردو

جنابِ ویراں[۴] جو علم و فن کے تھے پور بینا جہاں کے اندر　مدد کو آئیں بغیر اُنکے پڑا ہے ویراں مکانِ اُردو

ادیب[۵] مضموں کی وہ سجاوٹ لُغات بینی کی ایسی صحت　کدھر گئے دوست غرق کر دی زبانِ گوہر فشانِ اُردو

کہاں ہیں شاداں ہمارے پیارے کہ یاد کرتے ہیں اُنکو طالب　سنائیں مضمون کوئی نازک مگر ہو اسمیں فغانِ اُردو

بیان[۶] تیر لحد سے نکلو دکھاؤ زورِ بیان اپنا　ہمارے نزدیک تم تھے گویا زبانِ پارس بیانِ اُردو

منیر[۷] مہرِ منیر تھے تم فلک پہ اُردو زبان کے کل تک　اور اب اندھیرا پڑا ہوا ہے بجز تمہارے جہانِ اُردو

زندہ سخنوروں سے التجا

جلال صاحب جلال دکھلیں تو تھے تیر و نے دلمیں ڈرنا　وہ دیکھو یارو تکے بازو پہ چڑھی ہوئی ہے کمانِ اُردو

امیرِ ملکِ سخن سے کہدو کہ لائیں مینائے لطفِ مضموں　پلائیں اسمیں سے ایک چُلو کہ خشک لب ہے دہانِ اُردو

[۱] وزیرِ ملکِ اودھ سے یہ اشارہ ہے کہ اودھ کے بادشاہ دہلی کے وزیر تھے۔ ہم نے انھیں بادشاہ مانکر وزیر تخلص اختیار کیا ۔ [۲] ان کا نام عبدالکریم تھا مولوی امام بخش صاحب صہبائی کے صاحبزادے تھے بڑے ذکی تھے۔ ذوق کی تاریخیں انہوں نے ایک قصیدے میں بہت کہی ہیں ۱۲ [۳] نواب ضیاء الدین احمد خاں صاحب بہادر رئیس لوہارو۔ علم تاریخ میں کامل تھے
[۴] ویراں صاحب نابینا تھے اِس لئے یہ اشارہ کیا گیا ۱۲
[۵] سیف الحق نام تھا شاہ عبدالحق محدث دہلوی کی اولاد ہیں۔ شاگرد بیدل تھے صحتِ الفاظ پر بہت نظر تھی ۱۲
[۶] اِس مصرعہ سے اشارہ یہ ہے کہ کتاب فغانِ دہلی میں انہوں نے یہ مطلع لکھا ہے ؎ مٹ گیا خوب ہوا نام و نشانِ دہلی۔ کس کی پاپوش ہے مرثیہ خوانِ دہلی۔ نازک خیال تھے عین شباب میں انتقال کیا ۱۲
[۷] سید مرتضیٰ صاحب نام میرٹھ کے رہنے والے بڑے ذی استعداد تھے عربی۔ فارسی اُردو تینوں زبانوں میں شعر کہتے تھے اِنہیں ایک مرض تھا جسکے سبب سے اندھیرے تو خانے میں بیٹھے رہا کرتے تھے ٭ بیان (؟) ...

مراد تخلص تھے ۸ یہ شکوہ آبادی زبردست شاعر تھے ۹ سید امراؤ مرزا نام تھا بڑے ذی استعداد اعلیٰ درجہ کے خوش نویس نازک خیال شاعر تھے فنِ شعر کے پورے ماہر تھے اِنکے والد خوشنویسی میں حضرت ظفر کے اُستاد تھے ۔

مرثیۂ اُردو مع تاریخِ طبع

ذرا تو اے اوجِ اوجِ مضموں دکھاؤ چرخِ سخن پہ چڑھ کے کہ موج میں ہے طبیعت اپنی مثالِ بحرِ روانِ اُردو
(خلف مرزا دبیر صاحب مرثیہ گو)

نفیس کوئی نفیسِ مضموں سناؤ اِس وقت مرثیہ کا کہ آج سطحِ زمیں پہ تم ہی ہو مہرِ رفعت نشانِ اُردو
(خلف میر انیس صاحب)

ظہیر بنکر ظہیر[1] بیٹھو نہ آج ملکِ دکن میں دیکھو کہ نامِ اُردو میں خود ہے دارو دوائے خستہ دلانِ اُردو

جنابِ مجروح کیوں ہو غمگیں ہے دشمنوں پر کوئی مصیبت لگی کلیجے پہ آپکے کیا بتایئے تو سنانِ اُردو
(میر مہدی صاحب دہلوی)

جنابِ حالی یہ بے خیالی کہ تم بنے تھے زباں کے والی اور اب ہے محفل میں جائے خالی دکھاؤ توقیرِ شانِ اُردو
(مولوی الطاف حسین صاحب)

جنابِ آزاد قیس صورت سنبھالیں ہوش اور جنوں کو چھوڑیں وہ دیکھیں شیریں کی طرح لیلیٰ[2] بھی کر رہی ہے فغانِ اُردو
(محمد حسین صاحب)

کدھر ہو اے داغِ دہلوی تم چمک دکھاؤ ہمیں زباں کی کہ ناز کرتے ہیں تم پہ دونوں زبانِ اُردو بیانِ اُردو
(نواب فصیح الملک بہادر)

جنابِ طالب خموش کیوں ہیں ہم آپکے طالب ہیں اب سخن کے ذرا جہاں کو دکھا تو دیجے خیالِ غالب ہیں شانِ اُردو
(نواب سعید الدین احمد خاں بہادر جاگیردار لوہارو)

وحید ملکِ دکن میں بیٹھے بٹھا رہے ہو زباں کا سکہ خبر نہیں ہے کہ آج سکہ نیا ہے جاری میانِ اُردو
(خلف نواب ضیاء الدولہ مرحوم ۱۲)

جنابِ راسخ رہو تو دلی میں اِسپہ غفلت ہے کس طرح کی کہ تم ہلاتے نہیں زباں کو جہاں ہے نوحہ کنانِ اُردو

ہمارے پیارے عزیز سائل[3] ضرور جلدی گہر فشاں ہو کہ دُرِّ مقصد سے اپنا دامن بھریں کہان و مہانِ اُردو

جنابِ شوکت دکھاؤ شوکت لکھو وہ مضموں کہ لوگ کہدیں کہ آج سارے جہاں میں یہ ہے بیانِ شوکت نشانِ اُردو

ریاض چھوڑو نہ تم ریاضت ریاضِ اُردو پہ آئی آفت فسردگی سے تمہاری حضرت عیاں ہیں وقتِ خزانِ اُردو

جنابِ بیدل سے ہے تمنا کہ چھوڑیں اپنی وہ بیدلی کو کوئی تڑپتا سا آج نوحہ سنیں گے خستہ دلانِ اُردو +
(مولوی عبد الرحیم خاں صاحب)

جنابِ ناظم خفا ہیں تو کیا ضرور مانیں گے میرا کہنا لکھیں گے اندازِ لکھنؤ میں کوئی تو مضمونِ جانِ اُردو

بڑے ہی نامی بڑے گرامی دکن کے جامی نہیں نظامی[4] سنائیں وہ نظم فارسی میں کہ خوش ہوں سب ناظمانِ اُردو

جنابِ شاہی سے ہے عجب کیا یہ خطِ الفت میں کر دو چرچا کہ مرزا ارشد ہیں آج یکتا انہیں سے سیکھو زبانِ اُردو
(صاحب عالم مرزا محمد مجاہد الدین گورگانی)

سپیکروں سے التماس

ہمارے سر اور ہمارے حامی ہمارے سردار سید احمد نہیں ہیں محفل میں ہائے جب سے نہیں ہے تاب و توانِ اُردو
(دہلوی)

جنابِ حافظ نذیر احمد عروسِ معنی کو دیں سجاوٹ کہ اُنکے زورِ بیاں سے باقی ہے جانِ تازہ روانِ اُردو

جنابِ مہدی اُٹھو کہ آخر زمانہ آیا زباں کا دیکھو تمہارے آنے کے منتظر ہیں تمام اہلِ زبانِ اُردو
(نواب محسن الملک بہادر)

تمام اہلِ فن سے درخواست

جتنے ہیں اُردو زباں کے ماہر ہر اک سے کرتا ہے عرض ارشد نشانِ اُردو ہے مٹنے والا خدا سنبھالو نشانِ اُردو

اڈیٹروں سے ہے یہ تمنا کہ عرض کر لیں قبول میری ہر ایک پرچے میں درج کر دیں بیانِ شور و فغانِ اُردو

[1] سید نواب مرزا نام اور داغ کے بڑے بھائی شاعرِ غزل ہیں۔ ظہیر کے معنی زخمی دل بھی ہیں آجکل ٹونک میں ہیں ۱۲

[2] شیریں کا عاشق کوہ کن اپنی معشوق کے سامنے مرا تھا اُس کا نوحہ قابلِ تعجب نہیں ہے مگر لیلیٰ جسکا عاشق اپنی محبوبہ کے بعد فوت ہوا وہ کیوں روتی ہے۔ وہ اُردو پر روتی ہے شاعرانہ خیال۔

[3] نواب سراج الدین احمد خاں بہادر خلفِ نواب شہاب الدین احمد خاں صاحب ثاقب مرحوم خلفِ نواب ضیاء الدین احمد خاں بہادر نیّر مغفور +

[4] نظامی سے مراد ریاست نظام حیدرآباد سے منسوب ہے +

از شہزادۂ دہلی مرزا ارشد

اگر زباں کو بڑھانا چاہو خرید و فرہنگِ آصفیہ یہ دیکھو دنیا میں کیسے کیسے ہیں اب بھی محنت کشانِ اُردو

ہیں سید احمد مصنف اِسکے جو دہلوی بھی ہیں محنتی بھی لغت بنا کے انہوں نے جامع بڑھائی شانِ زبانِ اُردو

تمہیں مبارک ہو میر صاحب کتاب لکھنی کتاب چھپنی تمہاری محنت نے کُل جہاں میں بڑھائی توقیر و شانِ اُردو

لغاتِ اُردو بنا کے ہاں ہاں کیا ہے اہلِ وطن پہ احساں تمہیں بھی ہر دم ہوں اِسکی خوشیاں کہ تم ہو تاب و توانِ اُردو

کسی نے تم پر اگر جفا کی تو سمجھو حکمت تھی یہ خدا کی + نہ ہونا شاکی نہ رہنا باکی اُسے تھا لکھنا نشانِ اُردو

تمہارا سرمایہ لوگ لیکر بنینگے ہرگز نہ اہلِ جوہر + کباڑیوں سے ذرا نہیں ڈر جو کھول لیں بھی دکانِ اُردو
(متفرق پرانی چیزیں بیچنے والے)

کسی نے دریا سے چند قطرے لیے تو لیلے گہر نہونگے زبان لفظوں کی شکل بدلے نہ اُسپہ ہوگا گمانِ اُردو

جو جھوٹے موتی چرا لئے ناداں کہے کہ میں جوہری ہوں ذیشاں نہیں تمہارا کچھ اِس میں نقصاں کہ تم ہو بحر و پُر کانِ اُردو

غرض کسی نے تمہاری دولت اگر چرالی ہے بے مشقت تم اپنے دل میں ہو خوش نہایت ہو نہ کچھ بھی زیانِ اُردو

ہُما کے پر گِد اگر لگائے تو کون عاقل یقین لائے کوئی یہ جرأت کہاں سے پائے کہ فتح کر لے جہانِ اُردو

تمہاری محنت کا یہ صلہ ہے دکن سے جو کچھ تمہیں ملا ہے تمہیں ہے کیا شکوہ کیا گلہ ہے دکن ہے جب قدر دانِ اُردو

کتاب تم نے جو ہے بنائی ہے اِس میں وہ خوبی و صفائی اسے خریدینگے پیارے بھائی کہانِ اُردو مہانِ اُردو

فصاحت اِسمیں بلاغت اِس میں طلاقت اِسمیں ذلاقت اِسمیں اشارت اِسمیں قناعت اِسمیں رواں ہے بحرِ روانِ اُردو
(ذلاقت: تیز زبانی)

کتابِ مطبوعِ طبع ہوتے جو آج مطبع میں دیکھی ہمنے تو بے تکلف پکارا دل نے زبانِ اُردو بیانِ اُردو

لکھا یہ ناگاہ طبعِ ارشد نے سالِ ہجری میں ایک مصرع
محاوروں ہی سے ہے نمایاں جہاں میں شانِ زبانِ اُردو
۱۳۱۸ھ

نوٹ متعلقِ شعرا۔ جن شعرا کے نامِ نامی رہ گئے ہیں وہ مہربانی سے ہمارے حافظہ کا قصور خیال فرمائیں۔ اور نام کی ترتیب۔ مرتبہ کے اظہار میں کوئی فروگذاشت ہوگئی ہو تو بھی معذور فرمائیں +

نوٹ متعلق سپیکر و اڈیٹرانِ اخبار۔ خدا کا شکر ہے کہ مسلمانوں میں بہت سے اور عمدہ عمدہ سپیکر۔ بہت سے اڈیٹر ہیں اُن سب کے نامِ نامی کچھ تو طوالت کے خوف سے کچھ جلدی اور گھبراہٹ کے سبب رہگئے۔ معاف فرمائیں۔ مرزا ارشد گورگانی

قطعۂ تاریخ

از نتیجۂ طبعِ سلیم لالہ سری رام صاحب نسیم۔ جامعِ تذکرۃ الشعرائے اُردو و زمانۂ حال و قدیم

مرے مہرباں سید احمد نے جو بنائی ہے اُردو لغت کی کتاب

لغت کی کتابیں بہت سی چھپیں یہ فرہنگ پر سب میں ہے انتخاب

سُنی میں نے جس دم خبر اے نسیم! کہ چھپنے کو ہیں وہ لغت اب شتاب

مجھے بھی ہوا فکر تاریخ کا تردد سے تھا دل کو اک پیچ و تاب

ندا آئی چاروں طرف سے چھپی یہ کہدو کتابِ لغت لاجواب

۱۸۹۶ء ۔ ۱۹۰۰ء

پیکرِ خیال بطورِ عرضِ حال

نہ مُونسے نہ رفیقے نہ ہمدمے دارم حدیثِ دل بکہ گویم عجب غمے دارم

جب ۱۸۸۸ء میں سر آسماں جاہ بہادر جنت آرامگاہ کے دم قدم کی برکت سے بمقامِ شملہ سرِ دست پانچسو روپے کا انعام مرحمت ہوا اور چار سو جلدیں بطورِ امداد خرید لینے کی ارکانِ حضوری کو اجازت ملی تو اُسکے ساتھ ہی یہ رعایت بھی فرمائی گئی کہ طبع شدہ اجزا فوراً سرکارِ عالی میں داخل کر کے اکتیس۳۱ سو روپیہ اخراجاتِ آئندہ کیواسطے دیدیا جائے لیکن بعض اسباب ایسے پیش آئے کہ اول تو وہ روپیہ ادخالِ کتب پر بھی ۱۸۹۰ء کے آغاز تک اٹکا رہا اور اِسکے بعد ملا تو اِس طرح ملا کہ جن صاحب کی معرفت طلب ہوا تھا اُنہوں نے اپنے دوست کی خاطر کو ملحوظ رکھکر نوّاب انتصار جنگ بہادر اپنے گہرے یار سے اجازت منگا بجائے اِسکے کہ کتاب طبع کرادیتے میرے مہاجن شریکِ منافع کے سپرد کر دیا جو زرِ اصل مع منافع ملجانے سے اِس کام سے دستکش ہو۔ اور بقیّہ ایک ہزار کتابیں جو اُسکے قبضہ میں خلافِ معاہدہ تھیں دبا چین سے ہو بیٹھا ؎

جو چلا تیرِ ستم دل سے وہ گزرا اے چرخ تیرا خالی نہ گیا کوئی نشانہ ہرگز

ہمیں اوّل تو اتنی فرصت اور لیاقت کہاں کہ کارِ تصنیف کو اُدھر میں چھوڑ کر مقدمہ بازی کے سر ہوں دُوسرے اگر یہ کام کیا بھی جائے تو روپیہ کدھر سے آئے بہرحال خاموشی اختیار کر اُمیدِ آئندہ کی چاٹ پر اِدھر تو ختمِ کتاب پر زور دیا اُدھر از سرِ نو بشرطِ کامیابی ابتدائی اجزا کی ترمیم کا مستقل ارادہ کر لیا ؎

ہزار آفریں تیری جُرأت کو دل پریشاں ہے جتنا پشیماں نہیں

غرض جو کچھ جمع پونجی تھی وہ سب خرچ کر اوّل تو ہیئتِ اولے میں ۲۴۔ نومبر ۱۸۸۹ء مطابق ۱۹۔ ربیع الاول ۱۳۰۷ھ ۱۱۔ اگھن سدی سمت ۱۹۴۶ بکری روز یکشنبہ کو تین اسسٹنٹوں کی مدد سے رات دن محنت کر کے ختم کر ڈالا اِسکے بعد ۱۸۹۲ء میں دُوسری طرز پر پورا کر دیا۔

جسوقت شملہ ہائی اسکول میں سرمائی تعطیل ہُوئی اوّل مسودہ بغل میں دبا فرخندہ بنیاد حیدرآباد کا ارادہ کر لیا ؎

شوق ایسا کہ تری راہ میں مر کر بھی چلوں ضعف ایسا کہ نہیں جان سے جایا جاتا۔

چنانچہ یکم جنوری ۱۸۹۰ء کو بارادۂ دکن دہلی سے بمبئی روانہ ہوا۔

قطعہ

عنانِ عزم دستِ شوق میں ہے کہوں میں کیا کہ جاؤں گا کہاں کو
مرے کس کام کا ہے بختِ خفتہ اِسے رشوت میں دُونگا پاسباں کو

دو چار روز بمبئی میں ٹھہر کر ۱۱ کو حیدرآباد پہنچ گیا۔ یہاں اسٹیشن پر جناب سیادت مآب

مولوی سید محمد عبد المجید صاحب دہلوی از جانبِ جناب نوّاب اِنتصار جنگ بہادر اور میرے قدیمی دوست مولوی محمد ہدایت اللہ خاں صاحب معزز عہدہ دارانِ ریاست میرے انتظار میں موجود تھے سچ تو یہ ہے ؎

جانکر نامۂ محبوب کیا استقبال جب کسی شخص کا پرچہ کوئی آیا لیکر

فرہنگِ آصفیہ

نوّاب اِنتصار جنگ بہادر کی مہمان نوازی۔ خوش اخلاقی بندہ پروری نے ظاہری آؤ بھگت میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں فرمایا۔ جس وقت ملے نہایت اِنکسار سے ارشاد کیا کہ میں خود اسٹیشن پر حاضر ہوتا مگر مجبور رہا کہ آج ہی سرکاری پیشی کا دن تھا لاکن ارکینِ ریاست سے خود ہمراہ لیجا کر ملوایا ۱۲۔ جنوری کو تین بجے عالی جناب نوّاب مدار المہام سر آسماں جاہ بہادر کی خدمتِ بابرکت میں باریابی حاصل ہُوئی۔ اِس عالی جاہ خُلق مجسّم وزیرِ باتدبیر نے کمال خندہ پیشانی سے ختمِ لُغات کا استفسار فرمانے کے بعد حضورِ بندگانِ عالی متعالی خلد اللہ ملکہ کے خادمانِ والا کی جناب فلک انتساب میں سلام کرادینے کی اُمید بندھائی لیکن یہاں نذر دینے کیواسطے وُہی مثل تھی کہ ؎ خاکساری کے سوا بندہ کے گھر خاک نہیں۔

چنانچہ اُس موہُوم موقع کے واسطے جسنے از خود رفتہ کر دیا تھا ایک عرضِ حال موسُوم بہ پیکرِ خیال تیار کیا جسکا ذکر سفیرِ دکن مطبُوعہ ۲۵ و ۲۹۔ جنوری میں بھی نظر سے گزرا ؎

کیا سبب شاد ہے بشاش ہے جی آپ سے آپ چلی آتی ہے مُجھے آج ہنسی آپ سے آپ

تصانیف موجُودہ کی مار امار کر کے جلدیں بندھوائیں۔ اور روز صبح اُٹھکر دعائیں مانگنی شرُوع کیں کہ الٰہی وہ دن جلد نصیب ہو اور میرے تعطیل کے خاتمہ سے پہلے نصیب ہو اِس عرصہ میں ۲۶۔ جنوری کا منحُوس دن نمودار ہوا ؎

نیست در قانُونِ حکمت ضعفِ قسمت را علاج طشتِ فکرِ بُو علی اینجا ز بام اُفتادہ است

جس میں جناب شجاع الدولہ غیوُر جنگ نوّاب مُنیر المُلک میر سعادت علی خاں بہادُر خلفِ سر سالار جنگ اوّل و برادرِ حقیقی نوّاب لائق علی خاں بہادُر سالار جنگ ثانی نے جو اپنے بڑے بھائی سے سات مہینے چھوٹے تھے سات ہی مہینے کے بعد ورمِ جگر میں مبتلا ہو کر ۲۸ سال کی عمر میں انتقال فرمایا جس سے تمام حیدرآباد میں ایک کُہرام مچگیا کہ افسوس سر سالار جنگ مرحُوم کا اخیر چراغ بھی گُل ہو گیا حضُور نظام عالیمقام نے ایکدن کیواسطے تمام دفاتر بند کرا دیئے اور از حد افسوس ظاہر فرمایا۔

ڈاکٹر مُرستم جی۔ داکٹر ڈلاری صاحب۔ ڈاکٹر رابرٹسن صاحب بہادر وغیرہ نے ہرچند معالجہ میں کوشش کی مگر دُھر کی ٹُوٹی کی جڑی ہے نہ بُوٹی کون جوڑ سکتا تھا کچھ بھی نہ ہوا ؎

ملک الموت کو کد ہے کہ میں سر لیکے ٹلوں سر بسجدہ ہے مسیحا کہ مری بات رہے

کہتے ہیں جس وقت اِس خیر خواہِ ریاست نے بہرِ عیادت حضُور کے تشریف لانے کی خبر سُنی تو اِس حالت میں بھی تا تشریف آوریٔ حضُور لیٹا لیٹا اُٹھ بیٹھا اور جب تک حضُور کے انوارِ مبارک سے فیضیاب نہ ہو لیا اُسی طرح بیٹھا رہا۔ گویا حضُور کے اِس شعر پر اپنا مبارک خاتمہ کیا

پیکرِ خیال

یہ صدا آئیگی میری قبر سے بھی بعدِ مرگ + وہ رہیں زندہ سلامت میں بلا سے مرگیا +
چُونکہ جیپُور کی اَبَھار حیدرآباد کی برسوں مشہور ہے وہیں بیٹھے بیٹھے تعطیل کا خاتمہ ہوگیا وہ
مبارک موقع نکلنا تھا نہ نکلا۔ ؎ کہُوں کیا طالعِ واژُوں کی تاثیر + گرا ہُوں میں پہنچ کر
آسماں تک + مجبُور ہوکر وہ کتابیں اور یہ **پیکرِ خیال** جسے اِس جگہ درج کیا جاتا ہے
نوّاب انتصار جنگ بہادر کی صلاح سے جناب مولوی ابوالحسن صاحب عرض بیگی کے سپُرد کر
۲ر فروری کو بجانبِ دہلی اُس نُورِ قُدرت ظہُور کا دل ہی دل میں اقتباس کرتا ہوا روانہ
اور واپس ہوا ؎ پا برہنہ دشت ویراں دُور منزلِ راہ سخت + تُو بتا اے شامِ غُربت
میں کرُوں تو کیا کرُوں + اگرچہ چند روز بعد محکمۂ حضُوری میں پہنچا دینے کی حسبِ استفسار
اِطّلاع آئی مگر قسمت کی رسائی یہاں بھی ادچھی ہی رہی خدا جانے کسی نے یہ عرضی سُنائی
یا نہ سُنائی اور اگر سُنائی بھی تو وہ بات کہاں جو ہمارے سُنانے میں ہوتی ؎ ہم سُناتے
جو کوئی درد ہما اُسنتا + دِل دِکھاتے جو کوئی دیکھنے والا ہوتا + چُونکہ یہ پیکرِ خیال
صرف عرضِ حال ہی نہیں بلکہ ایک دردانگیز واقعۂ دہلی اور زبانِ دہلی سے متعلّق ہے
اِس وجہ سے اور نیز اِس خیال سے کہ اب بھی اگر بندگانِ عالی متعالی کی نظرِ اقدس سے
گزر گیا تو بیڑا پار ہے اس جگہ درج کردینا مناسب جانا ؎ جو ہو آغاز میں بہتر وہ
خُوشی ہے بدتر + جس کا انجام ہو اچھا وہ مصیبت اچھّی + تاکہ اِس کتاب کے وسیلہ سے
یہ پیکرِ خیال بھی مصئُون و محفُوظ بلکہ یادگارِ زمانہ رہے ؎ دل کو وہ خُوگرِ آزار
بنا رکھا ہے + درد کا نام محبّت نے مزار رکھا ہے + لیکن اس کا کیا علاج میری
بدطالعی نے تو وہ کمر باندھ رکھی ہے کہ جلدِ سوم کے سرِ ورق پر جو گزارش اور اپنی
آپ سفارش لکھی تھی وہ بھی گوشِ مبارک تک نہ پہنچنے دی بقولِ جناب نواب
فصیح الملک بہادر ؎ خدا جانے فلک کو داغ مجھ سے کیوں عداوت ہے +
کسی فن میں نہ لائق ہُوں نہ فائق ہُوں نہ کامل ہُوں + خیر ؎ رات دن گردش
میں ہیں سات آسماں + ہو رہیگا کچھ نہ کچھ گھبرائیں کیا + اب تو میرے دوست
اِس پیکرِ خیال کو ملاحظہ فرما کر اپنا اپنا لطف اُٹھائیں اور اس چراغِ سحری کو دعائے
خیر سے یاد فرمائیں مفصّل کیفیّت کسی اور موقع پر موقُوف رکھ کر اس شعر پر دہلی کے
حال کو ختم کرتا ہُوں ؎ ذکرِ بربادیٔ دہلی کا سُنا کر ہمدم + نیشترِ زخمِ کہن پر نہ لگانا ہرگز +

(۱۶ر ستمبر سنہ ۱۹۰۰ع)

پیکرِ خیال کا آغاز

قِصّوں میں یا کہانیوں میں ہر کسی طرح
احوال اپنا اُن کو سُنا ہی تو دینگے ہم

غدر کے بعد جب دِلّی لُٹی۔ اور دِلّی والوں پر تباہی آئی۔ تو میں جامع مسجد کے
شرقی دروازے کے پاس خاص بازار کے سرے پر کھڑا ہوا قلعۂ معلّٰی کو
عبرت کی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا کہ ایک پیارا پیارا بھولا بھالا۔ نازکا پالا۔ دِل
کے گھر کا اُجالا بچّہ قلعہ کی طرف سے گھبرا کر نکلا۔ وہ کیا نکلا گویا ابر سے تارا نکلا ؎
تذکرہ دہلیِ مرحوم کا اے یار نہ چھیڑ نہ سُنا جائیگا ہم سے یہ فسانہ ہرگز
عمر تو زیادہ نہ تھی شاید آٹھ[1] برس میں ہو۔ مگر ماشاءاللہ اُٹھان اچھّی تھی۔ پتلے پتلے
ہونٹھ تھے۔ بڑی بڑی آنکھیں۔ چھوٹے چھوٹے پاؤں تھے۔ ننّے ننّے ہاتھ چاند
سی صُورت۔ موہنی مُورت۔ لباس کی وضع انوکھی۔ چال کی قطع نرالی۔ کوئی اجنبی بھی
دیکھتا تو بول اُٹھتا کہ ہو نہ ہو کسی بڑے گھرانے کا چراغ ہو۔ چہرے سے ہونہاری
کے آثار نمایاں تھے جو دیکھتا تھا یہی کہتا تھا اچھّے ہاتھ پاوں نکالیگا پروان
چڑھیگا۔ شام کا وقت تھا دونوں وقت ملتے تھے میں اُسے دیکھ کر حیرت میں
رہ گیا۔ یہ وہ دن ہیں کہ **جہاں پناہ** قلعہ کو چھوڑ اپنے دادا کے مقبرے[2] میں چلے
گئے ہیں۔ قلعہ کے محل جنگلِ بیابان کی طرح نہ سُنسان بلکہ ہُو کا مکان بنے کھڑے ہیں

بستے تھے وہ جو لوگ یہاں کوئی بھی نہیں
خالی پڑے ہیں اُنکے مکاں کوئی بھی نہیں

میں سمجھا کہ اس بچّے کے ماں باپ بھاگڑ کی جلدی میں اسے تنہا بے پناہ
چھوڑ گئے ہیں۔ یا شاید یہ خُود ہی کھیلتا کھیلتا یہاں آنکلا ہے۔ **کالے اور گوروں**
نے تو نیچے کی زمین اُوپر کر رکھّی تھی۔ میرا کُملایا ہوا دِل نہ رہ سکا۔ کہ اس آنکھوں کے
تارے کو اکیلا چھوڑ دُوں۔ یہ سوچ کر آگے بڑھا۔ دس یا پچاس ساٹھ قدم میں اُس
معصُوم تک پہنچ گیا۔ دل میں کہا کہ اس بچّے کو کس نام سے پکارُوں۔ ایسا نہ ہو
کہ مرشد زادہ ہو۔ میرے بیبا کا نہ ٹوکنے سے اس کا ننّا سا دل مَیلا ہوجائے۔ گو
ساتھ ہی یہ بھی خیال آیا کہ ایسی چھوٹی عمر میں اس بات کا کیا دھیان ہوگا۔ مگر دل
نے کہا کہ پاسِ ادب ضرُور ہے کوئی چھوٹا ہو یا بڑا + اِس فکر سے چُھٹکارا نہ ملا تھا کہ
اُس اللہ آمیں کے بچّے کی گردن اور وہاں سے پھسل کر سینہ پر نظر پڑی۔ دیکھتا کیا
ہُوں کہ بہت سے گنڈے تعوِیذ گلے میں پڑے ہوئے ہیں۔ بازُوؤں پر تکیے اور
جوشن کے علاوہ کُچھ گول گول ایک سبز دھجی میں بندھا ہوا ہے جو ہُوبہُو **امام
ضامن** کا پیسا معلُوم ہوتا ہے۔ کپڑے بھی نرالی طرح کے ہیں۔ سر پر انگریزی وضع
کی ٹوپی ہے۔ جس کے گرد اگرد **پُرتگال** اور فرانس کے بیوپاریوں کی لائی ہوئی
لیس ٹکی ہوئی ہے۔ گلے میں تکلّے کی بانات کی الخالق ہے۔ جسپر خاص **تُرکستان**
اور ایران کی بنّت کا کام ہے۔ پائجامہ ہندوستان کے ریشم اور سن کی بُنی
ہوئی ٹسر کا ہے۔ پاؤں میں سلیم شاہی بچکانہ ہے۔ اس سج دھج کو دیکھ کر او متحیّر ہوا۔

[1] آٹھویں برس میں ۔ [2] مقبرۂ نصیر الدین محمد ہمایوں بادشاہ دہلی جو تین میل کے فاصلے پر عرب سرا کے قریب واقع ہے +

پیکرِ خیال

یہ بچّہ یہ وقت یہ کپڑے آخر دفعتہً ہی مُنہ سے نکل گیا کہ ہیں ! صاحب عالم تم اِس وقت کہاں ؟ میری آواز سُن کر وہ ٹھٹکا اور اپنے ننّے ننّے ہونٹھوں سے جواب دیا کہ جہاں خدا لے جائے ؎

تم خوشی دوست ہو احوال نہ پوچھو میرا
درد انگیز بہت ہے یہ فسانہ میرا

میں نے کہا صاحبزادے ٹھیرو تو سہی۔ شام کا وقت ہے اکیلے نہ جاؤ میں گھر تک پہنچا دیتا ہُوں۔ یہ سُن کر وہ تھما۔ رُکا۔ ٹھیرا اور کہا کہ حضرت ہمارا گھر کہیں نہیں دِلّی کی گلیاں ہیں۔ اِنہیں میں صبح سے شام اور شام سے صبح ہوتی ہے ؎

لٹنے میں یہ اُٹھائی ہے لذّت کہ راہ میں
ہر اِک سے پُوچھتا ہُوں کہ ہے راہزن کہاں

اِس بات سے اور بھی حیرت ہوئی چاہا سب کچُھ معلُوم کرُوں غور سے دیکھا تو اُن تعوِیذوں پر اکثر اُستادوں کے نام لکھّے ہوئے ہیں کسی پر ولیِ دکھنی ہے کسی پر میرِ نازک خیال کسی پر سودائے بلند پرواز کسی پر ذوقِ جادُو بیان کسی پر مومنِ بالغ نظر کسی پر انشائے شگرد ہاں ہے۔ رہے تعویذوں کے ڈورے اُن پر شاہجہانی مقّیش ہے۔ بازُو پر جو پیسہ بندھا ہُوا ہے اُس پر موٹے موٹے حرفوں میں پیچیدہ خیال و رفیع زبان غالب کندہ ہے۔ تعویذوں کی اس ہیکل کو دیکھ کر جو کچُھ حیرت بڑھی نہ پُوچھو۔ دل میں رنگ برنگ کے خیالات آنے لگے۔ اتنے میں سُورج چھپ گیا۔ چڑیاں چُوں چُوں کرنے لگیں خاصا اندھیرا چھا گیا۔ دن سویا رات جاگی۔ میں نے اُس بچّے سے کہا کہ رات کو ہمارے ہی گھر چل رہو۔ آج وہیں آرام کرنا صبح ہوتے ہی گھر پہنچوا دینگے۔ یہ سُن کر وہ ننّا سا بچّہ حیرت سے دیکھنے لگا۔ معلُوم ہوتا تھا کہ گویا وہ مجھ پر بار ہو جائیگا۔ میں تو رہ پہچان گیا۔ کہا کیا ڈر ہے۔ وہ گھر بھی آپ ہی کا ہے کچُھ ہرج نہیں۔ مگر یہاں سے ذرا دُور ہے دو کوس نہیں تو ڈیڑھ کوس ضرُور ہو گا۔ کیونکہ ہم غدر کے مارے عرب سرا میں چلے گئے ہیں۔ تھک جانا تو ہم سے کہ دینا۔ لڑکا یہ سُن کر میرے ساتھ ہو لیا ؎

لے کے داغ آئیگا سینے پہ بہت اے سیّاح | دیکھ اس شہر کے کھنڈروں میں نہ جانا ہرگز
کبھی اے علم و ہنر گھر تھا تمہارا دِلّی | ہم کو بھُولے ہو تو گھر بھول نہ جانا ہرگز

جب دِلّی دروازے سے باہر نکل کر لال دروازے تک پہنچے اور پُرانے قلعہ و مدرسہ ماہم انگہ سے آگے بڑھے تو میں نے پُوچھا کہ صاحبزادے ابّا جان کا کیا نام ہے۔ بولا کہ ابّا جان کا نام تو اچھّی طرح معلُوم نہیں مگر اتنا یاد ہے کہ سب سے پہلے مجھے ولی نے اپنی گودیوں میں کھلایا اُس کے بعد اور بہت سے بڑے بُوڑھوں

پیکرِ خیال

نے میری سیوا کی۔ جن میں سے بعض کے نام گلے کے تعوِیذوں پر ہیں اِسی طرح کی باتیں اُس بچّے کے مُنہ سے سُنتا ہوا گھر تک پہنچا۔ بیٹھا۔ لیٹا۔ سو گیا رات ڈھلی۔ جھُٹ پُٹا ہوا۔ پَو پھٹی۔ سُورج کی کرنیں پھیلیں۔ وہ لڑکا بھی اُٹھا۔ بچّوں کے ساتھ گھر میں کھیلنے لگا۔ میں نے جو اُس کے جانے کی نیّت نہ پائی تو میں بھی خاموش ہو رہا۔ میرے گھر میں کچُھ ایسی کل آئی کہ پھر اُس نے جانے کا نام نہ لیا۔ اِسی طرح صبح ہوئی۔ شام ہوئی۔ دن گزرے۔ دن سے مہینے۔ مہینوں سے برس ہو گئے۔ وہ بچّہ برابر میرے ساتھ رہا اُس کی اُلفت بڑھتی گئی تھوڑے ہی دنوں میں وہ آنکھوں کا سُکھ۔ دل کا چین۔ کلیجے کی ٹھنڈک۔ غم کا ساتھی۔ رنج کا ہمدرد بن گیا اُس کی دم بھر کی جُدائی شاق ہوئی۔ اُس کا ساتھ باعثِ آرام ہوا جہاں گیا ساتھ لے گیا۔ جہاں بیٹھا ساتھ بٹھایا۔ میرے لختِ جگر مجھ سے جُدا ہوئے مگر اِسے جُدا نہ کیا۔ میری معاش تنگ ہوئی مگر اُس کی غور و پرداخت میں کمی نہ کی۔ دل بہلنے کی چیزیں خریدیں طرح طرح کے کھلونے لایا۔ ملکوں کی خاک چھانی۔ اُس کی دل لگی کا سامان جمع کیا۔ لاکھوں مصیبتیں جھیلیں اِن اکّیس برس میں کون سی آفت تھی جو مجھ پر نہ پڑی۔ کون سا ستم تھا جو مُجھ پر نہ ٹوٹا۔ دن کا چین گیا۔ رات کی نیند گئی۔ جوانی بیتی۔ بڑھاپا آیا۔ آنکھیں تھکیں عقل میں فتور پڑا۔ جب جا کر یہ اتنا بڑا ہوا ؎

عمرِ روان و بخت و جوانی و زندگی
جتنے ملے رفیق ہمیں بے وفا ملے

اس لڑکے کو جو اب چشمِ بد دُور جوان ہے۔ اپنا نورِ نظر کہُوں تو بجا ہے لختِ جگر کہُوں تو روا ہے۔ آنکھ کا تارا ہے۔ دل کا سہارا ہے۔ رات کی نیند ہے۔ دن کا آرام ہے۔ یہ وہ بچّہ ہے جس کی خاطر میں گلیوں میں مارا مارا پھرا ہُوں۔ بازاروں کی خاک چھانی ہے۔ ہزاروں کا قرضدار ہو گیا ہُوں۔ کون سی صحبت مجھ سے رہی کون سا فرقہ مجھ سے بچا۔ رستہ چلتوں کی باتیں سُنیں۔ میوہ فروشوں کی آوازیں یاد رکھیں۔ جب دلّی سے شملہ گیا۔ تو اپنے ساتھ لے گیا۔ غرض جہاں رہا ساتھ رکھا اب جو وہ جوان ہوا دُنیا کی ضرورتیں ظاہر ہونے لگیں۔ چاہا کہ اِس کی شادی کر دوں اِس کا سہرا دیکھُوں مگر پہلے اخراجات نے اس قدر تنگ کر دیا تھا کہ کچُھ نہ کر سکا۔ رہنے کا ٹھیکرا بھی مہاجنوں کی نذر ہو چکا تھا۔ کوئی ساز تھا نہ سامان بس میں تھا اور میری یاس یا حرمان ؎ فغاں میں آہ میں فریاد میں شیون میں نالے ہیں
سُناؤں دردِ دل طاقت اگر ہو سُننے والے ہیں

ایک دن اِسی اندیشۂ حرماں میں رات کو آنکھ لگ گئی۔ دیکھتا کیا ہُوں کہ ایک پیرِ مرد

پیکرِ خیال

خضر صورت دکھنی لباس پہنے ہوئے میرے سامنے آئے۔ یہاں مایوسی کا ہجوم جیسا بیداری میں تھا ویسا ہی خواب میں۔ میں اُس پیر مرد کی نُورانی صُورت کو دیکھکر متحیّر ہوا۔ کہ الٰہی آج کیا ہے؟ میری قوّتِ خیال کو تو زمانے کے صدموں سے گھُن لگ گیا تھا۔ اتنی طاقت بھی نہیں تھی کہ خواب تک میں ایسی مجسّم صُورت دیکھُوں۔ سمجھا کہ یہ بیداری ہے لیکن وہ خواب تھا القصّہ اِس ہی شش و پنج میں تھا کہ وہ خضر پیکر الیاس صفت آگے بڑھا۔ بڑھکر کہنے لگا کہ جس بچّے کو تُو نے اکّیس سال تک پالا ہے۔ اُسے سب سے پہلے میں نے اپنی آغوشِ محبّت میں کھلایا ہے۔ میں وُہی شخص ہُوں جس نے اِس معصُوم کو دُودھ پیتے میں گود لیا اپنے بعد اوروں کو سونپا۔ خدا خدا کرکے اب وہ پروان چڑھا ہے نوجوان ہوا ہے مجھے اُس کے بیاہ کی فکر ہے اے شخص میں تیری مدد پر آمادہ ہُوں۔ اُس دیرینہ سال بُوڑھے کی یہ تقریر سُن کر میں اور چونکا چاہا کہ کچھ بولُوں کہ اُس نے خود ہی یہ کہنا شروع کر دیا۔ یہاں سے جنُوب کی طرف ایک زرخیز خطّہ ہے جو اگلے زمانہ میں دکھشن کہلاتا تھا رامچندر نے بنوباس لیکر وہاں غربت کاٹی واپس آیا دولت پائی۔ مدّتوں راجہ ایل کا ڈنکا بجا۔ ہاں اب اِن سب کا قایم مقام اُسی پرانی شوکت و عظمت کے ساتھ ایک ایسا بادشاہ ہے جس کے سایۂ عاطفت میں کیا ہندو کیا مسلمان کیا گبر کیا عیسائی سب یکساں پرورش پاتے ہیں۔ سخاوت شیوہ ہے۔ عدل پیشہ ہے۔ ہر قوم و ہر مذہب کا چھوٹا بڑا اُس کی حکومت میں آزادی کے ساتھ بسر کرتا ہے۔ اہلِ علم کے واسطے اُس ظلِّ سبحانی کا دارالخلافہ مرکز ہے۔ اہلِ ہنر کے لئے اُس کا دارالامارت کعبہ۔ اُس ظلِّ سبحانی کا وزیرِ اعظم علم کا قدردان ہے علم گستر ہے۔ بادشاہ کے سرِ مبارک پر اگر دولت و اقبال کا چھتر ہے تو وزیر کے سر پر استقلال اور دادگستری کی دستار ہے۔ نہ ایسا بادشاہ نہ ایسا وزیر یہ سُورج ہے وہ چاند۔ یہ سمندر ہے وہ دریا۔ یہ سلیمان ہے وہ آصف۔ یہ نوشیرواں وہ بزرجمہر یہ اکبر ہے وہ ابوالفضل غرض وہ قران السعدین ہے کہ سبحان اللہ۔ پس اُس وزیرِ باتدبیر کی خدمت میں تُو حاضر ہو اور اس نونہال کو پیش کر وہ تیری مدد کریگا۔ میں وَلی ہُوں میں نے ہی اس بچّہ کو سب سے پہلے گود لیا تھا۔ میری لاج میرے ہی ملک والوں کے ہاتھ ہے۔ اتنا کہہ کر وہ پیر مرد تو نظر سے غائب ہو گیا۔ یہاں پٹ سے آنکھ کھل گئی۔ بہتیرا سوچتا تھا کہ یا رب کیا ماجرا ہے۔ کیا طلسم ہے۔ مگر کچھ سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ اتنے میں صبح ہوئی گجر بجا۔ آفتاب کی کرنیں پریوں کی طرح سے برف میں نہانے لگیں اور اچھا خاصا دن نکل آیا۔ لوگ آئے۔ گئے۔ اُٹھے۔ بیٹھے۔ میں حیران تھا کہ وہ کونسا بادشاہ ہے کونسا اُس کا وزیر۔ کہاں جاؤں کدھر ڈھونڈوں۔ کس سے کہوں۔ کس سے پوچھوں۔ کسی نے آکر کہا کہ نوّاب سر آسمان جاہ بہادر پر تشریف لائے ہیں۔ رات کا خواب تو خیالات کے گھوڑے فوراً ہی خیال آیا کہ کہیں خواب کی یہی تعبیر نہ ہو۔ اور کہیں اس فکر میں ارادہ کیا کہ وہاں تک رسائی پیدا کرُوں خدا کی شان کہ ترت رسائی پیدا ہو گئی۔ میں نے اُس بچّہ کو اُن کے قدموں پر لا ڈالا کہ اب تک یہ میرا لاڈلا تھا اب اسے آپ اپنا لاڈلا بنائیں۔ وزیرِ باتدبیر نے اُس نوجوان کو نہایت ہی قدر کی نگاہ سے دیکھا کچھ دیا آیندہ پرورش کا پکّا وعدہ کیا اُس کی شادی کے سامان ہونے لگے لیکن رخنہ اندازوں بلکہ بدقسمتی نے مہلت نہ دی کہ جلدی سے بیاہ رچے مہاجنوں نے ظلم ڈھائے۔ بدطینتوں نے بھانجی ماری۔ یہاں تک کہ پھر مجھ کو مدد کی تلاش میں اُس نونہال کو ساتھ لے کر نکلنا پڑا ؎

چلے آتے ہیں کیا کیا ذی کمال اِس بابِ عالی پر
اثر دیکھا تو آصف جاہ کے اقبال میں دیکھا

اُس نُورانی سرزمین کو آنکھوں سے دیکھا جس کا ذکر خواب میں سُنا تھا۔ اُس شہنشاہ کے دیدارِ فیض آثار سے مشرّف ہوا جسکی تعریف اُس خضر پیکر کے مُنہ سے شکر فشاں ہوئی تھی کچھ اُمیدیں بر آئیں جو باقی ہیں انشاء اللہ آئندہ پُوری ہونگی ؎

آصف کے دم قدم سے یہ نشو و نما ہے سب
ایسا جہاں میں مردِ خدا کوئی کم ہوا

سونے کے سہرے اِسکا بیاہ ہوگا یہ سرسبز و نونہال ہوگا لوگ میری بیکسی کے ساتھ اِس فیّاضی کو سونے کے حرفوں سے لکھینگے یہ اِس دریا دلی کو ایک ایک گلی ایک ایک کُوچے میں پُکارتا پھریگا ــــ اب میں اِس لختِ جگر کو حاتمِ دوراں فیّاضِ زماں یکتا قدرداں کے سایۂ دامنِ عاطفت میں چھوڑکر بقیہ زندگانی گوشۂ عافیت میں بسر کرنے کی آرزُو رکھتا ہُوں ✤

اے نوشیروانِ وقت وہ نونہال یہ میری لغاتِ اُردُو ہے جس میں تمام اُردُو زبان کے لغات و محاورات اکّیس برس میں دیدہ ریزی و جانکاہی سے جمع کئے ہیں۔ شادی اسکی جب ہوگی جب لوگ قدر کرینگے۔ مگر میرا اب اِس دروازے سے کسی اور کے دروازے پر عمر بھر جانے یا فکرِ معاش میں اوقات صرف کرنے کو جی نہیں چاہتا صرف اتنی تمنّا ہے کہ گوشۂ عزلت میں بیٹھ کر بقیہ تصانیف جو ناتمام پڑی ہے حضُور فیضگنجُور کے نامِ مبارک کے ساتھ ختم کرُوں جس سے لوگ فائدہ اُٹھائیں اور تا قیامت اس یادگار کو نہ بھلائیں ؎

اخیر شکریہ

کیا جانے کس کے غم سے ہے آباد میکدہ + ساقی وظیفہ بند نہ کر بادہ خوار کا +

اگر اِس شعر کا بُطلان ہے تو وہ حضور ہی کی زندہ فیاضی کا چمکتا ہوا نشان ہے ؎

وائے قسمت اہلِ دُنیا ہوتے ہیں مُردہ پسند + اُٹھ گئے جب ہم تو اپنا قدرداں پیدا ہوا +

فدوی سید احمد دہلوی مصنفِ فرہنگِ آصفیہ - ۳۱ جنوری سنہ ۱۹۰۱ء - حیدرآباد دکن

مطبعِ رفاہِ عام لاہور اور اسلامیہ پریس کا

اخیر شکریہ

جب بیدرد - بیوفا - خود غرض - یار مار - ہرج کار لوگوں نے اپنی چالاکیوں عیاریوں سے ہمیں نقصان پہنچا پہنچا کر مصائب میں ڈالا - کسی نے ہماری جمع پونجی پر ہاتھ مارا - کوئی حقِ تصنیف پر جھپٹا - کوئی مطبوعہ جلدوں پر لپکا - کسی نے ہماری بربادی میں اپنی خانہ آبادی سمجھی - اور یہانتک نوبت پہنچی کہ اسلامیہ پریس لاہور کے بامروّت مالک نے بھی جسنے ابتدا میں اس کام کو پبلک کا کام اور اپنا نام سمجھکر بہت توجہ فرمائی تھی ہمیں کھوکھ دیکھکر یا کسی اپنے نودولت ہم پیشہ کے چلتے ہوئے منتر سے مؤثر ہوکر آنکھ چُرائی اور کاغذ کا عذر نکال کر جلدِ چہارم کی ۲ ہزار لکھی لکھائی کاپیاں تک واپس کردیں تو ہم نہایت مایوس ہوئے کیونکہ دفعتہً ایک بھاری رقم کا یکمشت دیا جانا ہماری قدرت سے باہر تھا ؎ غرض کس کو کرے ماتم ہمارا + مبارک ہو ہمیں کو غم ہمارا + اسوقت ہماری ہمّت اور استقلال کے پانوں بھی ڈگمگانے اور عقل و شعور کے قدم لڑکھڑانے لگے ؎ مفلس کے ہوش کیا رہیں اُسکی تو عقل کو + اے چرخ تُونے باعثِ افلاس کھودیا + لیکن واہ رے مطبعِ رفاہِ عام خدا کرے تیرا اور تیرے مالک کا نام تاقیامِ دُنیا باقی رہے تُونے وہ سلوک کیا کہ اس ڈوبتی ہوئی ناؤ کو سنبھالنے کے واسطے اخراجات کے دریائے ناپیداکنار میں دھم سے کُود پڑا خود ہی کاغذ لگانے اور چھاپ دینے کا ذمہ دار ہوگیا البتہ کتابت کا خرچ میں نے حسبِ اقرار اپنی گرہ سے اُٹھایا لیکن اُس نے اپنی ذات سے اس کام کی رفاقت اور معاونت میں کمی نہ کی - اگر سیّد ممتاز علی سا علم دوست - رفاہ پرست اِس وقت میں آڑے نہ آتا یا ایفائے معاہدہ و اُمیدِ آیندہ کا خیال آس نہ بندھاتا تو یقیناً مؤلف اپنی دل شکستگی اور پریشانی میں مسودہ کو برباد اور اپنے آپ کو ہلاک کردیتا +

فی الواقع سیّد ممتاز علی صاحب کی دارالاشاعت نے اِس بات کا پُورا پُورا ثبوت دے دیا کہ اُنکا نامی مطبع - اُنکی دلی نیّت اور خداداد ہمت اِشاعتِ علُوم و ترویجِ کتبِ فنُون کے لئے مستقل طور پر وقف ہے یہ کچھ کم عالی ہمّتی کا کام نہیں کہ لاکھ روپیہ کا ذاتی سرمایہ جسکی بندھی آمدنی بفکری کے ساتھ اُنکے گزارہ کو وافی و کافی تھی سب کی سب پبلک کی رفاہ کے واسطے میدان میں کوڑیوں کی طرح مع زرِ اصل بکھیری اور اُسی دُھن میں صرفِ کثیر سے اُردو زبان کی اُمّ اللسان فرہنگِ آصفیہ کو انجام پر پہنچوا دیا ؎ بے صرفہ ہم لُٹاتے ہیں انورِ دُرِ سرشک + گو ہیں فقیر دل ہے مگر بادشاہ کا + صرف مؤلف ہی کو نہیں بلکہ پبلک اور خاصکر گورنمنٹ کو بھی اس امر کا ممنون ہونا چاہیئے کہ جس زبان کے الفاظ بکھرے ہوئے موتیوں کی طرح کونوں کھدروں زمینوں کے کھیں دبے پڑے تھے اور بعض اوقات مقدماتِ عدالت میں ناصحِ خادر موز و مصطلحات کے سمجھنے سے دِقت پیدا کرتے اور نیز اس علمی زبان کو تکمیل کی کرسی پر نہیں بیٹھنے دیتے تھے اب اس جامع و مبسوط لغات نے اُسے مکمل زبانوں کے دربار میں کرسی نشینی کا مرتبہ بخش دیا اس مطبع نے ایک یہی نہیں جب سے قایم ہوا ہے اور بہت سی چیدہ چیدہ کتابیں تصنیف کرکے یا تالیف و ترجمہ کراکے چھاپیں تعلیمِ مستورات کے واسطے اپنی سگھڑ دست و قلم بیوی کی اڈیٹری سے تہذیبِ نسواں اخبار جاری کیا اور صدہا قابلِ دید کتابوں کا اشاعت کے لئے گھان ڈال دیا جس سے وہ سرکاری خطاب پانے کے بوجہ احسن سرکار کی طرف سے اور تمغہ ملنے کے بالعنز و پبلک کی جانب سے مستحق ہیں ؎ فخر کیا اسکا ہی نے یاں جو زر پیدا کیا + آدمی وہ ہے کہ جس نے کچھ ہنر پیدا کیا + یہ ساری خُوبیاں اِسکے خاندانی اور اعلےٰ درجہ کے تعلیم یافتہ ہونے کا نتیجہ ہیں کیوں نہ ہو جس شخص نے علُومِ عربیہ و فارسی کی تحصیل مدرسۂ عربیہ دیوبند میں کی ہو اور جسے مولانا مولوی محمد قاسم مرحوم سے تلمّذ رہا ہو پھر اُسنے بی اے تک علُومِ جدیدہ میں دستگاہ حاصل کی ہو کیا کیا کچھ علمی و اخلاقی خُوبیاں ایسے شخص کی ذات میں جمع نہ ہونگی اس قابلیت کا آدمی خواص اشخاص میں بھی ملنا محال ہے جو لیاقت آج اِن کو حاصل ہے شاذ و نادر ہی کسی اہلِ مطبع کو ہوگی اگر اس نوجوان مالکِ مطبع کی عمر میں خداتعالےٰ نے برکت دی اور اُسے حاسدوں کی بدنظروں سے بچائے رکھا تو ہم دکھا دینگے کہ یہ بے غرض شخص اپنے ملک - اپنی قوم - پبلک اور گورنمنٹ عالیہ کو کس قدر فائدہ پہنچاتا ہے اگر ایسے لایق آدمی کی قابلیت سے گورنمنٹ سررشتۂ تعلیم کے کام میں مدد نہ لے تو نہایت ہی افسوس اور تعجب کا مقام ہے چُونکہ جوہری ہی جوہر کو خُوب پرکھتا ہے اور عالم ہی علُوم کے نیک و بد سے خُوب واقف ہوتا ہے لہذا یہ کام ایسے ہی لوگوں کو ملنا چاہیئے نہ کہ دولت کے خواہشمندوں اور نکات علُوم سے بے بہرہ ناواقفوں کو +

ہماری دلی آرزُو ہے کہ خداتعالےٰ اس مطبع اور اِسکے فاضل اجل روشن خیال مصلح پسند رفاہ جو مالکِ مطبعِ رفاہِ عام کو اُسکی نیک نیتی کے سبب خواص و عوام میں اور عالی ہمّتی کے باعث تمام رؤسائے ہند و حکّام میں باوقعت اور باعزت رکھّے بلکہ اسکے ساتھ اُسکی منکسر المزاجی - حلیم الطبعی اور خوش اخلاقی کو انتظامی چاشنی دیکر دن دُونی رات چوگنی ترقّی بخشے +

ساتھ ہی ہمکو مولوی کرم بخش صاحب مالک اسلامیہ پریس لاہور کا بھی ممنون ہونا چاہیئے کہ انہوں نے جلدِ سوم کے انجام میں نہایت کوشش فرمائی بلکہ بقیہ روپیہ کے واسطے جسکا ملنا اختتامِ لغات پر موقُوف و موقُوف تھا ابتک صبر فرمایا جو اُنکی عالی ظرفی مروّت اور انسانی ہمدردی کا ایک اعلےٰ ثبوت ہے - خداتعالےٰ اُنکے مطبع کو پہلے سے بھی زیادہ رونق اور ناموری عطا فرمائے اور اُنکی عام و خاص پسند چھپائی کو چمکائے فقط + سید احمد دہلوی مؤلفِ فرہنگِ آصفیہ +

نمبر ۳۰۶ - از طرف اے ڈبلیو صاحب بہادر ڈپٹی سکریٹری گورنمنٹ آف انڈیا بنام منشی سید احمد دہلوی - حویلی نواب مظفر خاں دہلی - ہوم ڈیپارٹمنٹ - پبلک - از مقامِ شملہ مورخہ ۹ مئی سنہ ۱۹۰۱ء جنابِ من مجھے ہدایت ہوئی ہے کہ آپکے تعزیت نامہ مورخہ ۲ فروری سنہ ۱۹۰۱ء کی رسید دوں اور گورنمنٹ آف انڈیا کا مخلصانہ شکریہ اس تعزیت اور اظہارِ ہمدردی کے لئے ادا کروں جو آپ نے براہِ مہربانی قیصرۂ مرحومہ و مغفورہ کے انتقال کے موقع پر کیا + میں ہوں آپ کا نیازمند (دستخط) اے ولیس ڈپٹی سکرٹری گورنمنٹ آف انڈیا +

وفاتِ حسرت آیات — حضور ملکۂ معظمہ قیصرۂ ہند

اللہ تو ہی ہے!

تیری ہی ذات کو بقا اور سب کو فنا ہے۔ اِس میں اِنسان ہو یا حیوان پیمبر ہو یا بادشاہ۔ فقیر ہو یا امیر۔ حکیم ہو یا فلاسفر۔ طبیب ہو یا ڈاکٹر حجر ہو یا شجر۔ زمین ہو یا آسماں۔ ستارے ہوں یا خورشیدِ رخشاں۔ حاکم ہو یا محکوم۔ موت سب کے لئے مقسوم ہے ؎

✹ موت نے کردیا ناچار وگرنہ اِنساں — ہے وہ خود بیں کہ خُدا کا بھی نہ قائل ہوتا ✹

کل کا ذکر ہے کہ ہم اِسی خاتمۂ لُغات میں جنابۂ مغفورہ و مرحومہ قیصرۂ ہند کی خُسروانہ عنایت شاہانہ قدر دانی اور مرحمت سے بھری ہوئی چِٹھی مورخہ ۷ار دسمبر ۱۸۹۸ء آمدہ قصرِ ونڈسر زیبِ خاتمہ کرنے سے پھُولے نہیں سماتے تھے یا آج ہم کو اُسی خاتمہ کے اخیر میں حضورِ ممدوحہ کے خاتمہ بالخیر ہونے کا تعزیت نامہ کھویا دلی درد اور صدمہ کے عقیدتمندانہ اِظہار کا مرثیہ درج کرکے دِل دردمند کو زمین پر لُٹاتا اور دُنیائے ناپائدار کی فانی خوشیوں کو مٹاتے ہیں عبرت گزیں دیکھیں اور کُل مسند نشیں سُنیں!

ADDRESS OF CONDOLENCE
H. M. The Queen Empress Of India.

تعزیت نامہ

ہائے! ہائے!! ہائے!!!

ہماری ملکۂ معظمہ ہائے۔ ہماری قیصرہ ہائے۔ ہماری سُلطانہ ہائے

۲ر فروری ۱۹۰۱ء کے یومُ الدّفن ہائے

ہو مہدِ علیا زیرِ زمیں اے فلک دریغ — گردوں نشیں ہو خاک نشیں اے فلک دریغ

یہ نالہائے شُعلہ فشان و زبانہ زن — پھُونکیں گے تا بعرشِ بریں اے فلک دریغ

ہائے ہماری مادرِ مہربان قیصرۂ ہند ملکۂ اِنگلستان آپ کہاں تھیں کہاں سما گئیں۔ ایک ہندوستان اور اِنگلستان کیا کہ تمام جہان کو ہمیشہ کے لئے ماتم کدہ بنا گئیں۔ سچ ہے ؎

کیا اِعتبار دہر کا عبرت کی جا ہے یہ — عشرت سرا کبھی کبھی ماتم سرا ہے یہ

اگر ہم لوگ وبائے طاعُون میں گھر گھر بے خانماں کبھی بے پدر کبھی بے درماں ہوتے تو آپ ہمارے لئے کلیجا پکڑے دِل سے سو پھرتی تھیں اور جو ہمارے اُوپر بلائے قحط نازِل ہوتی تو آپ اِس خیال سے کہ بھوکوں کی سار بھوکا ہی جانتا ہے کھانا چھوڑ دیتی تھیں

دارجلنگ میں زلزلہ آیا۔ آپ کا دل دردمند انگلستان میں تھرّایا۔ ہمدردی کے تاروں نے تار باندھ دیا۔ اور وُہ دلاسے پر دلاسا دیا۔ کہ رونوں اور بلکتوں کو دین دُنیا کا سہارا ہوگیا۔ اگر شمالی سرحد پر لڑائی ہوتی یا ٹرنسوال خواہ چین پر چڑھائی ہوتی اوراچانا وہاں ذراسی آپکی جاں نثار سپاہ کی اُنگلی کٹتی تو یہاں بیکل ہوکر آپ کا دل کٹتا۔ یتیموں کے ساتھ بلکر آپ روتیں۔ کیونکہ خُود بھی چھوٹی سی عمر میں یتیم بلکہ دُرِّ یتیم ہوگئی تھیں۔ بیوؤں کے ساتھ آپ سر جوڑتیں۔ کس لئے کہ عالَم شباب میں خُود بھی بیوہ ہوچکی تھیں۔ اِدھر امیروں کی پناہ یا ہفت ہزاری باپ بنی ہوئی تھیں تو اُدھر غریبوں کی دردمند پنہاری ماں سے کم نہ تھیں۔ بیوارثوں کی وارث تھیں مُفلسوں کی ضرُورتوں کا ذخیرہ۔ گو آپ کا بہت بڑا مرتبہ اور اعلےٰ پایہ تھا۔ مگر رعایا پر یکساں اور برابر ایک ابرِ رحمت کا سایہ تھا۔ محرُوسہ ریاستوں اور مقبوضہ ممالک کے دلوں پر آپ کا قبضہ تھا۔ مسکینوں کو جاڑے میں جڑاول۔ محتاجوں کو گرمی میں مُنڈرس آپ کے توشہ خانہ سے ملتی تھی۔ اپنی دستکاری سے آپ ہی اُن لوگوں کی مدد فرماتی تھیں جنھیں کچھ بھی مُیسّر نہوتا تھا۔ بھُوکوں کی بھُوک۔ پیاسوں کی پیاس آپ کی زیارت سے بھرتی اور بجھتی تھی۔ یہ آپ ہی کے اخلاقِ حسنہ کا سکّہ تھا جس نے ہندوستانیوں کے دلوں کو موم بناکر اُنکے مُنہ پر شکوہ و شکایت کی روشن مُہر لگادی تھی۔ آپ جس طرح رحمدلی اور خُداترسی کی پوٹ تھیں اسی طرح سخاوت اور عدالت بھی آپ میں کُوٹ کُوٹ کر بھری تھی۔ باوجُودیکہ آپ کے اور ہمارے مذاہب میں کوسوں کا بَل تھا مگر نہیں سب مذہب آپ کے اور آپ سب مذہبوں کی حامی و مددگار تھیں۔ ہر فرقہ آپ کو اپنا سرتاج۔ اور آپ کے راج کو دیوی دیوتا کا راج سمجھتا تھا۔ مُسلمانوں کے واسطے آپ زُبیدہ خاتُون اور ہندوؤں کے لئے امن امان کی قابلِ پرستش دیوی تھیں۔ اب ایسی رانی مہارانی کہاں جو من مانی مُرادیں برلائے۔ رعیّت کے ہر ایک دُکھ درد میں دَوڑ کر شریک ہوجائے +

خُدا تعالیٰ نے عُلُومِ ادبیّہ کا آپ کو معمُول بنایا۔ اور یہاں تک سدھایا تھا کہ جسوقت آپ تختِ سلطنت پر جلوہ افروز ہوئیں اور آپ کے چھوٹے چچا جان نے دوزانُو جُھک کر حسبِ دستُور شاہی آداب بجایا۔ اور عام رعیّت کی طرح فرمانبرداری کا سر جُھکایا تو آپکا ایسا دل بھر آیا کہ آپ اُسی وقت زار وقطار رو پڑیں۔ اور بیتابانہ فرمایا کہ "اچھے چچا! میرے آگے اس طرح کیوں جُھکتے ہو؟ مَیں تو تمہاری گود کی کھلائی وُہی وکٹوریہ بھتیجی ہُوں"۔ عُلُومِ ادبیّہ ہی پر کیا مَوقُوف ہے جرمنی۔ فرانسیسی۔ لاطینی اور اب اخیر وقت میں ہندوستانی زبان آپ کی مادری زبان بنگئی تھی۔ ستّر برس کی عُمر میں اِس طرف توجّہ فرمائی اور گیارہ برس تک اپنے ہندوستانی رؤسا وارادن انگلستان سے بات چیت کرنے میں اُن کی عزّت افزائی فرماتی رہیں +

۲۴ مئی ۱۸۱۹ء کی وہ شُبھ گھڑی سب کو یاد ہوگی جس میں جنم لینے کے شادیانوں کی دُھوم مچ رہی تھی۔ شاہی محلوں میں بدھائیوں اور مُبارکبادیوں کی گہما گہمی ہورہی تھی۔ سنہ ۱۸۴۰ء کی دو طرفہ اُمنگ اور راؤ چاؤ سے بھری ہوئی ساعت کو بھی کوئی نہ بھُولا ہوگا جبکہ آپ

خراماں خراماں شاداں و فرحاں بھولی بھولی دُلہن بنکر گرجا میں گئی ہونگی۔ ساتھ ہی وہ زمانہ بھی یاد آگیا ہوگا جسوقت کہ آپنے سنہ ۱۸۶۱ء
میں رنڈسالہ پہنا تھا۔ جس کا غم اخیر دم تک ہمدم رہا۔ سنہ ۱۸۷۷ء کے قیصری خطاب کی عالمگیر خوشی بھی ابھی تک دلوں سے دُور نہ ہوئی
ہوگی۔ رُپہلی۔ سُنہری۔ ڈائمنڈ جیوبلیاں بھی دلوں سے محو نہوئی ہونگی۔ کہ دفعتہً ۱۹ ر ۲۰ ر ۲۱ ر ۲۲ جنوری سنہ ۱۹۰۱ء کو وہ چمکتا ہوا
چودھویں رات کا چاند ماند پڑا۔ اور ۲۲ کو سب سے بلند آسمان پر چڑھ گیا۔ آج ۲ فروری کو اُسکے ہمیشہ کے واسطے غروب ہوجانے کا دن ہے
جسکے سبب تمام ہندوستان اور انگلستان وغیرہ میں اندھیرا چھا رہا ہے۔ ماتم کی گھٹا۔ غم کا بادل۔ چاروں طرف سے اُمنڈ اُمنڈ کر چلا آتا
اور اِدھر سے اُدھر تک آنسوؤں کی جھڑی لگاتا چلا جاتا ہے +

اے آپکی صورت و سیرت کے بھوکو! آؤ اِس ماہِ کامل کے اخیر دیدار کو دیکھ لو۔ پھر یہ صورت موہنی مورت کہاں۔ اب اسکی بجائے
تمہارا دل داغِ جدائی کی منزل ہوگا۔ اگر تم پاتال میں جاکر بھی ڈھونڈو گے تو اس ڈوبے ہوئے چاند کا پتا نہ پاؤ گے۔ اسی طرح روتے پیٹتے
سر پر خاک ڈالکر گھر چلے آؤ گے۔ اے وکٹوریا کو گودیوں میں کھلانے والو! اے اُسکی آغوشِ محبت میں پلنے والو! آج تم کس دل سے
نرم نرم اور گرم بستر سے اُٹھا کر ٹھنڈی ٹھنڈی زمین اور خاکستر میں سُلاتے ہو؟ کیا تمہارا دل ایسے رحمدل کے واسطے نہیں کڑھتا؟
ہائے کیا کرو مجبور ہو معذور ہو۔ بقولِ شخصے ؎ کیا اُس ترے بیمار کو اُمیدِ شفا ہو + جس کو کہ اثر ہو نہ دُعا کا نہ دوا کا + افسوس
صد افسوس ؎ واہ اِس صورت کدے میں دیکھتے ہی دیکھتے + صورتیں کیا کیا نظر سے اپنی پنہاں ہوگئیں +

ہائے آج انگلستانی زمینداروں کے جھونپڑوں میں جا جا کر خبر گیری کرنے والا۔ اُنکے گھر کا اُجالا چاند کہاں چھپ گیا۔ غریب
مریضوں کو تشفی دے دیکر اچھا کر دینے والا مسیحا کدھر چلا گیا۔ دیہاتیوں کے چھوٹے چھوٹے بچوں کو کھلونے لا دینے اور اُنکا
مان رکھنے والا باپ کہاں جا سویا۔ اپنے ہاتھوں کا بنایا ہوا کام محتاجوں پر نثار کر دینے والا حاتم صفت سخی کس نیند سو رہا کہ جاگنے کا
نام ہی نہیں لیتا۔ جس کی مدح سرائی میں ۶۳ برس سے زبانِ مقال لال تھی۔ اُسکا مرثیہ کیوں نہ باعثِ ملال و اضمحلال ہو +
وہ اُمورِ خانہ داری کی ملکہ۔ وہ ذاتی کفایت شعاری کی قیصرہ۔ وہ خوش معاملگی کی دیوی۔ وہ دیا اور دھرم کی رانی۔ وہ عصمت
و عفت کی شہزادی وہ صبر و تحمل کی دل دادہ۔ وہ نیک نیت نیک طینت۔ صاحبِ اقبال۔ صاحبِ کمال ؎ خداوند مُکنت
خداوند جاہ + عزیزے برایا شفیقِ سپاہ + ستی پتی برتا سلطانہ۔ وہ وفاداری کی جان ہائے آج کیوں بے نام و نشان
ہوتی ہے۔ جسکی حکومت کا سورج کبھی نہیں چھپتا۔ آج وہ ہماری نظروں سے چھپی جاتی ہے۔ نہیں نہیں وہ اپنے خاوندِ حقیقی کی دُلہن بنکر
سِدھارتی اور ہم سب کو اپنی محبت میں تڑپتا ہوا چھوڑے جاتی ہے۔ ماں کا گذرنا جو کچھ مصیبت لاتا ہے اُسے کون نہیں جانتا کہ کیا کیا
دُکھ دکھاتا اور کیسا کیسا ستاتا ہے +

ہائے ہماری مادرِ مہربان ملکۂ انگلستان آپ آج ایسی سُکھ نیند سوئی ہیں کہ اپنے پیارے دُلارے بچوں کے جگانے سے بھی نہیں اُٹھتیں

مشہور تو یہ ہے ؎ جہاں میں جن کو حکومت ہے اُنکو نیند کہاں ✤ کہ لگنے دیتی نہیں فکرِ بند و بست کی آنکھ ✤ مگر آج آپ کی وُہ فکر وُہ ہمدردی وُہ دردمندی و دلسوزی کہاں ہے کہ ہم بلکتے ہیں اور آپ پروا نہیں کرتیں - دیکھو تو! آپکے لاڈلے ساتویں ایڈورڈ آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو بہا رہے اور کھڑی پچھاڑیں کھا رہے ہیں۔ سنو تو! آپکے سب بیٹے بیٹیاں - پوتے پوتیاں - نواسے نواسیاں - کنواسے کنواسیاں کن حسرت بھری نگاہوں سے مایوسانہ و مجبورانہ آپکے چہرۂ مبارک کو تک رہی ہیں - آج ہماری ماں تا اور ہمارا خیال کہاں گیا - اچھی! کیا محبت کا بالکل وصال ہوگیا - اِدھر آپ خاموش ہیں اُدھر ہم سب سکتے کے عالم میں مدہوش - تن کی خبر ہے نہ بدن کا ہوش - جو سر ہے وبالِ دوش ہو رہا ہے - جو نظارہ ہے ہوش کھو رہا ہے - ایک طرف آپکا انڈین سکریٹری نزار و نزار ہاتھ باندھے کھڑا ہے - دُوسری طرف اُسکی پاکدامن بیوی آٹھ آٹھ آنسو رو رہی ہے - مگر آپ ایک کی بھی نہیں سُنتیں - اِدھر یہ آپکے ہندوستانی دو نو خدمتگار حکمِ سلطانی کا اِنتظار کر رہے ہیں - اُدھر یہ آپ کا مرثیہ نگار جسکے ایڈرس اور تصنیف کی رسید میں آپنے زبانِ فیض بیان سے یہ قابلِ فخر فقرے لکھوائے تھے کہ :-

"ما بدولت تمہارے ایڈرس - تمہاری کتابوں - تمہاری اطاعتِ قلبی اور اظہارِ وفاداری کی قدر فرماتی ہیں"

دھاروں رو رہا ہے! اور اُسی عالم میں یہ چند سطریں اور تاریخِ وفات لِکھکر دل کا بخار نکال رہا ہے ؎ رہے جہاں میں نہ باقی سفید ایک ورق ✤ جو میرا قصّۂ غم ہو کتاب میں داخل ✤

قطعۂ تاریخِ عیسوی

شنقارِ ہوش رُبا اِنتقالِ جاں گزا - خُلد نشین جنّت آشیاں حضرت قیصرۂ ہند و ملکۂ برٹن کلاں - نوّر اللہ مرقدہا

ہائے قیصر گئیں جہاں سے حیف ✤ تھا نہ جنکو کسی بشر سے بَیر
اُنکو یکساں تھا کعبہ اور گرجا ✤ مانع بتخانہ تھا نہ اُنکو دَیر
وُہ سمجھتی تھیں سب ہی کو اپنا ✤ تھا نہ دُنیا میں کوئی اُنکا غیر
تھی دلوں پر حکومتِ اخلاق ✤ تھی نہ حاجت کریں کسی پر فیر
کی غریبوں کی دلدہی از بس ✤ گر برآمد ہوئیں برائے سَیر
آج اُنکا یہ سوگ ہے گھر گھر ✤ آج تک جنکی مانگتے تھے خیر
فکرِ تاریخ تھا کہ آئی ندا ✤ سیّدا! خاتمہ ہوا بالخیر

۱۹۰۱

چُونکہ ہمیں ہماری دلی عقیدت اور قلبی ارادت اجازت نہیں دیتی کہ ہمارا یہ دردمندانہ ماتم اور دلسوزانہ الم صرف چند ہی روز رہکر اُنکے اِحسانات کو دل سے بُھلا دے لہذا ہم نے اِسکو اپنی ضخیم و بسیط ہندوستانی لُغات موسومۂ فرہنگِ آصفیہ میں بھی ہر حالت اور ہر زمانے میں برقرار رہنے والی یادگار بناکر بطورِ ضمیمہ شاملِ خاتمہ کر دیا ✤ اب اخیر پر ہماری دلی دُعا ہے کہ وُہ شہنشاہِ زمین و آسماں ہماری مادرِ مہربان قیصرۂ ہند ملکۂ انگلستان کی جملہ آل و اولاد نیز تمام وابستوں کو صبرِ جمیل عطا فرمائے - اور ہمارے جدید قیصرِ ہند ساتویں ایڈورڈ سپریم لارڈ آف ٹرینسوال کو وُہ دور دورا نصیب کرے کہ ہمارے دم کا ساتھی یہ غم ہی غلط ہو - بلکہ حضور محتشم الیہ کے دورِ سلطنت کو اِس سے بھی زیادہ اور اعلیٰ مراتب پر پہنچا ہوا دیکھیں فقط ✤ ✤ ✤ ✤

الملتمس - ماتم زدہ و پریشاں سیّد احمد دہلوی مؤلّفِ ہندوستانی ڈکشنری معروف بہ فرہنگِ آصفیہ وغیرہ - از دہلی حویلی نوّاب مظفّر خاں - ۲ فروری ۱۹۰۱ء شنبہ یومِ دفن حضورِ قیصرہ

فہرستِ اغلاطِ فرہنگِ آصفیہ جلد چہارم مطبوعۂ رفاہِ عام پریس لاہور مع تتمۂ اغلاطِ جلدِ سوم

بقیۂ جلدِ سوم

صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۱۰	۲	۲۴	وہ کلادہ جبیں	وہ گرہ جو	۳۲۸	۱	۱۲	ایک ایک +	ایک ایک + الگ الگ	۶۲۱	۲	۱۴	فاعل مفعول	قایل معقول
〃	〃	۲۵	تاریخ مں گرہ لگاتے جاتے	تاریخ کو کلاوہ میں لگاتے	۴۴۲	۱	۱۷	کاغذ کا پٹا باز	کاغذ کا پٹے باز	۶۲۸	۱	۱۹	کس	کی
۳۲۵	۲	۵	مُصحفی	غالب	۴۵۱	۲	۸	کانٹے کا۔ ہ صفت بدرعب داب کا پنجیلا بتعلقہ کاریگیا		[illegible]	۲	۲۴	سینگرسا	سینگری سا

صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۲	۲	۵	حزر	جزر	۱۸	۱	۲۰	گوجری	گوُجری	۳۰	۲	۲۸	خیال کرنے	خیال کرتے
〃	〃	۱۱	خزتم	خُرّم	〃	〃	۲۶	گجگبی	گجگبی	۳۱	۱	۳۰	گرزن پر	گردن پر
۳	۱	۲۹	بعدڑا	لَبڈْڑا	〃	۲	۲	اندزونی	اندرُونی	〃	۲	۲۸	گردن پکڑ	گردن پکڑ
〃	۲	۸	دزہیں	وَرْہیں	〃	〃	〃	محفی	مخفی	۳۳	۲	۲۴	گردن ہُلاے	گردن ہلاوے
۷	۱	۱۴	مول	مول	〃	〃	〃	گمھتی	گجھی	〃	〃	۲۶	ہلنے للنا	ہلنے لگنا
۸	۲	۷	بے اُوساں	بے اَوسان	〃	〃	۲۹	نہایت خورد چیاں سی	نہایت خُرد۔ چیاں سی	۳۵	۱	۳۰	بھیڑنیے	بھیڑیئے
〃	〃	۱۷	خصیئے سیلانا	خصیئے سہلانا	۱۹	۲	۱۶	چمگوگے	چمکوگے	〃	〃	۲۳	ذِیب	ذیب
۹	۱	۱۲	〃	〃	۲۰	۲	۲۳	کیاکوں	کیاکہوں	۳۶	۱	۱۱	حلاملا	خلاملا
〃	〃	۲۴	پڑجاہا	پڑجانا	〃	〃	〃	گدگداتی	گدگداتی	〃	۲	۱۷	ہنگے	ہنکے
۱۰	۱	۲۰	مبں گھس جانا	میں گھس جانا	۲۱	۱	۲۷	تیرہ	تیرہ	۳۷	۲	۲۹	گرنایہ	گرنابہ
〃	〃	۲۷	ننگا دھڑلگا	ننگا دھڑنگا	〃	〃	〃	منقض	مُنَقّص	۳۸	۱	۱۶	وغیرہً	وغیرہ
〃	۲	۳	بنیدھنا	بِنْدھنا	۲۳	۱	۲۴	سیر گدھیا	بیر گدھیا	۴۰	۱	۱۶	سیرے گریہ پر فقیہ شہر کو گرخندہ ہا	میرے گریہ پر فقیہ شہر کو خندہ ہا
〃	〃	۲۵	جیسے دو	جیسے وہ	〃	۲	۲۵	جموں	جمّوں	〃	〃	۲۵	درسرے	دُوسرے
۱۱	۱	۱۰	مانل	مائل	۲۴	۲	۱۱	کہتاسے	کہتاہے	۴۱	۱	۱۳	پیرومَرشد	پیرومُرشد
〃	۲	۲۵	جان سے	جان کی	〃	〃	۱۵	جراب انگریزی	حراب انگریزی	۴۲	۲	۱۸	قلاکھانا	قلابازی کھانا
۱۲	۱	۶	جوں کل	جُوں گُل	۲۵	۱	۴	چھوٹا قلعۂ	چھوٹا قلعہ	۴۳	۱	۲۵	فارسی کی کرہ کا	فارسی کی گرہ کا
〃	۲	۶	تکنبر	بکتر	〃	〃	۱۷	معجمہ	مُعْجَمہ	۴۴	۲	۴۴	اپنا عیب	اپنا حیب
〃	〃	۱۵	سیاہ رنگ	سیاہ تنگ	〃	۲	۹	بادشاہگرک کرتے	بادشاہ گرکھا کرتے	〃	〃	۲۶	معرف ہونا	مُعْتَرِف ہونا
۱۳	۲	۱۱	اعصا	عصا	۲۶	۱	۱۷	متبذل	مبتذل	۴۵	۲	۲۹	بقچی کوکو	بقچی کو
〃	〃	۱۵	ہُندُو	ہِندو	〃	〃	〃	ذلیل	ذلیل	۴۹	۲	۱۶	واگذاشت گرنا	واگذاشت کرنا
۱۴	۱	۱	دَسا	دِشا	〃	〃	۱۹	ٹپرُوں	پڑُوں	۵۰	۱	۲۵	ہوتانا	ہوجانا
〃	〃	۳	لُسار	لُہار	۲۷	۲	پیشانی	گرت	گرب	۵۱	۱	۲۰	رستہ سے کزرنا	رستہ سے گزرنا
〃	〃	۵	تدبیر	تدبیر	۲۸	۱	۲	دوکلاکو	دوگانا کو	〃	۲	۱۵	بینتے والا	بیتنے والا
〃	〃	۸	ایسے مُزَن	ایسے مَرَن	〃	〃	۷	کیا اُسنے	کہا اُس نے	〃	〃	۲۳	ذالقہ	ذائقہ
〃	〃	۲۷	اُڑانے	اُڑائے	〃	〃	〃	کیامیں سے	کہامیں نے	۵۲	۱	۴	گزک کو کہتے	گزک کہتے
۱۵	۲	۲۵	نکلنی ہے	نکلتی ہے	۳۰	۱	۲۵	اصریف	تصریف	〃	〃	۶	انگی گری	اُنکی گری
۱۶	۲	۲۹	روٹی ملاکر	روئی ملاکر	〃	〃	۲۷	شریف	شریف	〃	〃	۲۵	کریاس	گرباس
۱۷	۱	۲۰	نفرس	نِقْرِس	〃	〃	۲۸	قرآن گو	قرآن کو	〃	۲	۱۲	گودیں	گنگودیں
〃	۲	۲۲	گربجنے	کہ بجنے	〃	۲	۱۵	پاسیانی	پاسبانی	۵۳	۱	۳۰	اینی ہی	اپنی ہی

صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۵۴	۲	۱۹	پڑے بیٹے کا	بڑے بیٹے کا
۵۵	۱	۱۰	سول بھدر	سون بھدر
۵۶	۲	۲۰	زیب وزینت	زیب وزینت
//	//	۲۹	بدکوئی کرنا	بدگوئی کرنا
۵۷	۲	۸	مانے والا	مارنے والا
۵۸	۱	۱۷	گرم گرکے	گرم کرکے
//	۲	۲	صنت	صفت
۶۰	۲	۲۹	ابک کھلا	ایک کھلا
۶۱	۱	۱	بامرِ غریب	یا امرِ غریب
//	۲	۲۰	مصرعِ حالی گُل ولالہ	مصرعۂ حالی سے گُل ولالہ
//	//	۲۶	ہماگھر	ہماسا گھر
۶۲	۲	۲۸	محاوردان	محاورہ دان
۶۴	۱	۳۰	الہ کا ذکر	اِس کا ذکر
//	۲	۲۸	سے	نے
//	//	۳۰	گریبان	گریبان
۶۵	۱	۱۲	کئے بھٹے	کئے بھتے
//	//	۱۵	رویبہ کا	روپیہ کا
//	//	۱۸	کرو	گرو
//	//	۲۰	برخلاف	برخلاف
//	۲	۱۹	گلا بیٹھنا	گلا بیٹھنا
//	//	۲۱	(معا.)	(نامعلوم)
//	//	۲۳	بھیجا	بھیجنا
//	//	۲۰	کرتے میں	کرتے ہیں
۶۶	۱	۱۰	یہ سے	یہ ہے
//	۲	۸	متل گلِ گلاب	مثلِ گُلِ گلاب
۶۷	۱	۴	شعہ	شعر
//	//	//	صاحب کے بھی	صاحب کی بھی
//	//	۱۲	سُرہائے گُل	سرہائے گُل
//	//	۱۴	چتر بھنیلی	چتر بھنیلی
//	//	۲۲	آنگینہ	آبگینہ
//	۲	۱۸	صمت	صفت
//	//	۲۷	جیسے	یہ جیسی
//	//	۲۹	بہاڑ	بھاڑ
//	//	۳۰	یہ گلخن اور	یہ گُل معنی
۶۸	۱	۴	غُضَیل کُتا	غُضَیل کُتا
//	//	۶	غُضَنیل	غُضَیل
۶۸	۱	۱۵	اُس کا جمیر	اُس کا خمیر
//	۲	۱۷	خطاب بدختراں فقرے	خطاب بدختراں
//	//	۲۷	پہ بغل میں	بغل میں
//	//	۲۹	لہجہ	لہجہ
۶۹	۱	۸	بازو	مازُو
//	//	۲۶	جایز سے	جایز ہے
//	۲	۱۵	. ر پردوں کی	اور پردوں کی
//	//	۱۶	فاری	فارسی
//	//	۲۳	ہوتا سے	ہوتا ہے
۷۰	۱	۶	کوُچہ درگوچہ	گوچہ درکُوچہ
//	//	۲۰	عُقد کرنا	عقد کرنا
//	//	۲۴	پُوچھو	پُوچھو کہ
//	۲	۱۰	دُختر زز	دُختر رز
//	//	۲۳	گلے پرلگا	گلے پڑیگا
//	//	۲۵	کوئی پیز	کوئی چیز
//	//	۲۸	سر مُنڈھنا	سر مَنڈھنا
۷۱	۱	۱۶	بغلگبیر ہونا	بغلگیر ہونا
//	//	۲۱	جان لے برابر	جان کی برابر
//	//	۲۶	دمر کا ساتھی	دم کا ساتھی
//	۲	۳	بیاہی باے	بیاہی جائے
//	//	۵	کرو	گرو
//	//	۱۷	وہ گلرُوے	وہ گلرُولے
//	//	۲۷	بھے کا ہار	گلے کا ہار
//	//	۲۸	ہنسکے فرمایا	ہنسکے فرمایا
//	//	۳۰	اجیرن بہ جانا	اجیرن ہوجانا
۷۲	۱	۲۸	ہار ہوا	ہار ہُوں
۷۳	۱	۱۴	ذکر مدقیب	ذکرِ رقیب
//	۲	۲۰	گلیز ہے	گلیزہ ہے
۷۴	۲	۲۰	بھُوڑا	بھوڑا
//	//	//	وہ پہوڑا	وہ پھوڑا
۷۵	۱	۲	گم گشتہ	گم گشتہ
//	۲	۱	اسم مذکر اگنیدوں میں	اسم مذکر دگیتوں میں
//	۱	۶	بھی سے	بھی ہے
۷۶	۱	۱۰	مُضرت	مَضرت
۷۹	۲	۵	بھنٹارا	بھنڈارا
۸۰	۱	۲۴	اور دٹڑوں پر	اور ڈنڑوں پر
۸۲	۱	۱۳	پانندی سے	پابندی سے
//	//	۲۵	چوتڑوں کو ٹکر آنا	چوتڑوں کو ٹکرانا
//	۲	۲۷	قربب	قریب
۸۳	۱	۹	ملت	تمکت
//	//	//	بھیڑ کٹیاں	بھیڑ کٹیاں
۸۶	۱	۲۹	تقدیر لیگئی	تقدیر لیگئی
//	۲	۷	جو بیزار ہوا	جو بیزار ہوا
۸۸	۲	۲	ماہیئے مراتب	ماہی مراتب
//	//	۱۴	اس گوگو	اِس کو گوبر
۸۹	۱	۲۸	اہلیا پر پر	اہلیا پر
//	۲	۱	زمین پر گرے	زمین پر گر گئے
//	۲	۲	میشان کوسن	میشانڈ کوش
//	//	۵	رہنے سنے لکے	رہنے سہنے لگے
۹۱	۲	۴	سالت میں	حالت میں
//	//	۱۴	سوزن زدہ گی	سوزن زدگی
//	//	//	اوزا کا نام	اوزار کا نام
۹۲	۱	۲۲	گودوں میں	گوڈوں میں
۹۳	۱	۲۸	کنار گور کے	کنارے گور کے
//	//	//	حس کو	جس کو
//	//	//	بحر الفت	بحرِ اُلفت
//	//	۳۰	جالکنا	جالگنا
//	۲	۷	چپ رہنے	چپ رہیے
//	//	۱۵	گورگرمھا	گورگڑھا
//	//	۱۷	کانا	کمانا
//	//	۲۹	سر تو	ہم تو
//	//	۳۰	قبر مونا	قبر ہونا
۹۵	۱	۱۸	نہ کر	مذکّر
//	۲	۱۶	چُور ہو بانا	چُور ہو جانا
۹۶	۲	۲۴	اندازانی	اندازی
//	۲	۱۷	گوشہ نشیں	گوشہ نشیں
۹۷	//	۱۹	گوشہ نشینی	گوشہ نشینی
//	//	۲۰	علیحدہ گی	علیحدگی
//	//	۲۱	گائیوں کا ریوز	گائیوں کا ریوڑ
//	//	۲۴	دمدوں	دمدموں
۹۸	۱	۲	تبیر پا	تدبیر پا
//	۲	۱۷	ستے	رستے

صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۹۸	۲	۲۷	سوتا پاکہ	سوتا پاکر	۱۴۲	۲	۲۶	ٹکّا ٹکّی	ٹکّا ٹکّی	۱۶۳	۱	۱۹	کہار کے ور	کہار کے دو
۹۹	۱	۸	رامجہ جیو	راجۂ جیور	〃	〃	〃	لپا ڈکی	لپّا ڈکّی	〃	〃	۲۱	سند اور	ضد اور
〃	〃	۱۲	راس کی	اِس کے	۱۴۳	۱	۸	پانی میں دالکر	پانی میں ڈالکر	۱۶۴	۲	۳۰	نڈحال	نڈھال
〃	〃	〃	بکثرت خاوندرہتے ہیں	بکثرت حاضر رہتے ہیں	〃	۲	۱۰	یا پانی کی	یا پانی کی	۱۶۵	۱	۱۴	مشہور ہے کہ کہ	مشہور ہے کہ
۱۰۰	۱	۱۵	اور لنادری کے	اور لناورے کے	۱۴۴	۲	۲	چھوٹا سا	چھوٹا سا	〃	〃	۲۲	تھم کی کوے	تھم کی کولی
〃	۲	۳۰	نپیر وغیرہ	پنیر وغیرہ	۱۴۶	۱	۱۴	آج دشمن	آج تو دشمن	〃	〃	۲۴	ہاتھ نہیں کہ نکلتا	ہاتھ نہیں نکلتا
۱۰۱	۲	۱۴	گولی لی جمع	گولی کی جمع	〃	۲	۵	کرل گھیا	گول گھیّا	۱۶۸	۲	پیشانی	ن	لام
۱۰۲	۱	۸	کہی جو	کہیئے جو	۱۴۸	۱	۷	کرمت	کمرت	〃	۲	۱	دل کو لگتی ہے	دل لگتے ہی
۱۰۳	۱	۱۸	کہ توسنے	کہہ تُو نے	〃	〃	۹	ناچیز	ناچیز	۱۶۹	۱	۲	جُو تو	جو تُو
〃	〃	〃	مجھے	مجھسے	〃	〃	〃	حقیر	حقیر	۱۷۱	۲	۲۹	گور کے گنارے	گور کے کنارے
۱۰۴	۱	۱۲	سہرا گُوندھنا	سہرا گُوندھنا	〃	〃	〃	بے توقیر	بے توقیر	۱۷۳	۲	۱۴	ضلاً جیسا بہ ماما	مثلاً جیسا یہ ماما
۱۰۶	۱	۱۰	نوزائدہ	نوزائیدہ	〃	〃	۱۱	راہ میں	رہ میں	〃	〃	۱۶	لبچنی	لبچنی
۱۰۸	۲	۱۸	یا چاکی میں	یا چالاکی میں	۱۴۹	۱	۶	گدری	گدڑی	〃	〃	۱۷	.	اصل میں لبچنی تھا یعنی لب پچ کر بولی
۱۰۹	۱	۱	بابرسے	یا برسرے	〃	〃	۲۲	خصم کی کمائی کھائی	خصم کی کمائی کھائے	۱۷۴	۱	۱۵	بُصارت	بصَارت
۱۱۲	۲	۱۸	ہر بڑانا	ہڑبڑانا	۱۵۰	۱	۱	تو اذروں	تو آوروں	〃	〃	۲۵	اسے ظفر	اے ظفر
۱۱۳	۱	۵	لو بام پر	لو بام پہ	〃	〃	۲۷	بڑا احر ہے	بڑا اخر ہے	۱۷۵	〃	۲۹	وِہ گول	وہ گول
۱۱۴	۱	۲۰	پاکھیچے	پاکھیچے	۱۵۱	۱	۳	بولتے	بولنے	۱۷۶	۱	۲۸	اے جوش وجنوں	اے جوشِ جُنُوں
۱۱۵	۱	۱۷	ڈُھلنے میں	ڈُھلتے ہیں	۱۵۲	۱	۱۱	یہ چوپایہ	یہ چوپایہ	〃	〃	۳۰	لترا (۵)	لترا اسے (اصل فارسی اترہ)
〃	۲	۱۰	نوزائدہ	نوزائیدہ	〃	〃	۲۹	آدبار	اِدبار	۱۷۷	۱	۲۵	جٹازلٹ	جٹا۔لٹ
۱۱۸	۱	۱۷	اِغوا اکرنا	اِغوا کرنا	۱۵۳	۲	۲۶	جو جبش	جو جُنبش	۱۷۸	۱	۹	ترے لٹ پٹّی	تری لٹ پٹی
۱۱۹	۲	۱۹	املّے تلّے	الّلے تلّے	۱۵۶	۱	۱۰	کرادھر جنا	کہ اِدھر جنا	〃	〃	۱۸	لُوٹ گھسُوٹ	لُوٹ کھسوٹ
〃	〃	۲۸	اِخیر تک پہنچانا	اِخیر تک پہنچانا	〃	۲	۵	زمانۂ آتش	زبانۂ آتش	۱۷۹	۱	۲۳	ہم اپنے تئیں	اپنے تئیں
۱۲۲	۱	۲۳	لسبت	نسبت	〃	〃	۹	ونوّاب	نوّاب	〃	۲	۲	عربی دُوانہ	عربی دُوّامہ
۱۲۴	۱	۲۴	خداوندا	خداوندا	〃	〃	۱۷	کماندر نچیف	کمانڈر نچیف	〃	〃	۳	اسے بنگی کہتے ہیں	اسے بنگی کہتے ہیں
〃	〃	۲۶	گھر کی پُونچی	گھر کی پُونجی	۱۵۷	۲	پیشانی	بلاح	لاح	〃	〃	۱۵	بواؤ مجہول	بواوِ مجہول
〃	۲	۲۶	گھرگی گھانڈ	گھر کی کھانڈ	۱۶۱	۱	۴	جمّ غفریں	جمّ غفیر میں	۱۸۰	۱	۱۰	کرڑے کے	کڑی کے
۱۲۶	۲	۳۰	از سمد بھول جانا	از حد بھول جانا	〃	〃	۲۶	باریک ماریک	باریک باریک	〃	۲	۲۳	لجو نتّی	کجو نتی
۱۳۰	۲	۴	بسُولی سی سے	بسُولی سے	〃	۲	۵	ہونگے کی	ہوتگے کی	〃	〃	〃	جھوٹی موئی	چھوئی مُوئی
۱۳۶	۱	۵	پرنہ زویا	پرنہ رویا	〃	〃	۲۹	اور ہونٹوں پر	اور برتنوں پر	۱۸۱	۱	۶	بے ننگ نام	بے ننگ و نام
〃	〃	۷	گھمنڈپز	گھمنڈ پہ	۱۶۲	۱	۸	سِیّ کی دھڑی	مِسّی کی دھڑی	〃	〃	۸	تُحبیَنَ	تُچپُنُ
〃	〃	۲۹	کراپے	کراپنے	〃	〃	۱۳	میے	مینے	۱۸۳	۲	۲۲	گولا	گورا
〃	۲	۲۰	اُمنڈما	اُمنڈنا	〃	۲	۵	آنکھ اُس رُخ سے لگی یوں میری	آنکھ اُس رُخ سے لگی یوں مری جیسے تنک جائے	۱۸۴	۲	۳۰	لوگوں کشیرینی	لوگوں کو شیرینی
۱۳۹	۱	۲۰	زنگاولہ	زنگولہ	〃	〃	〃	جہانتاب آ	جہانتاب سے لاگ	۱۸۵	۲	۱۰	کپکپاہت	کپکپاہٹ
۱۴۱	۱	۱۵	مُردوا	مزدُوا	〃	〃	۱۳	مہروشوں سے	مہروشوں کی	〃	〃	۲۴	بیانا	بیاہنا
〃	〃	۱۷	نظر برسے	نظر بدسے	〃	〃	۳۰	لاگ رکھگر	لاگ رکھکر	۱۸۶	۲	۳	بیر باندھنا	بیر باندھنا
۱۴۲	۱	۱۵	آنکھ سچولی	آنکھ مچولی	۱۶۳	۱	۷	جاذو	جادُو	〃	〃	۱۱	جدھ کرنا	جُبھ کرنا

صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۱۸۷	۲	۵	دکہ بھرے کوئی	دُکھ بھرے کوئی
//	//	۹	مُتبنّے بنا	متبنّے بنانا
//	//	//	بینا بنانا	بیٹا بنانا
۱۸۸	۱	۴	پاووُں	پاؤوں
//	//	۸	فتنہ کرکے	فتنہ گرکے
//	//	۱۱	کرلڑکھڑائینگے	لڑکھڑائینگے
//	۲	۱	آن بہچی	آن پہنچی
۱۸۹	۱	۱۰	مارکرر	مارکر
//	//	۱۷	لرھک رہو	لڑھک رہو
//	۲	۲۱	قُوم	تھوم
۱۹۰	۲	۱۰	بلاواسطہ بہنچپن	بلاواسطہ پہنچیں
۱۹۲	۱	۱۳	دبنہ اسپ	دہنۂ اسپ
//	//	۱۵	جسکے وسیلہ سے	جنکے وسیلہ سے
//	//	۲۶	چپستاں	چیستاں
//	۲	۱۷	ناحق کی نالش ہو	تہتک کی نالش ہو
۱۹۳	۲	۲۷	اور ڈُم پر	اور ذَم پر
۱۹۴	۲	۲۵	ویاکھیاں	وِیاکھیاں
۱۹۶	۱	۱۳	معل لازم	فعل لازم
۱۹۷	۲	۱۳	کسی پرپٹنا	کسی پرپھٹنا
۱۹۸	۱	۲۳	پہ یہ جی مت لگائیو	پہ جی مت لگائیو
۱۹۹	۲	۱۲	تاڑتوڑ	تابڑتوڑ
//	//	۲۰	ساتھ نہ جھوڑنا	ساتھ نہ چھوڑنا
۲۰۰	۱	۱	اج	باج
//	//	۸	اُڑانے ہیں	اُڑاتے ہیں
۲۰۱	۲	۱۷	طبیعت بادل	طبیعت یادل
//	//	۲۲	حلانا	جلانا
۲۰۲	۱	۸	خُمِ صبہا	خُمِ صہبا
//	//	۹	ہراک	ہرایک
//	//	۲۱	وعیرہ	دغیرہ
۲۰۶	۱	۳	دشی کرنا	وشتے کرنا
۲۰۷	۱	۱۷	ناڈکے بلّی	ناؤکی بلّی
۲۰۸	۱	۲۸	اس کمر توکرلو	اس کمر کو کرلو
//	۲	۲۳	دل کارے اختیار	دل کا بے اختیار
۲۰۹	۱	۸	کب رعد کی	کب رعد کے
//	۲	۱۲	اللہ الحمد	لِلّٰہ الحمد
۲۱۰	۱	۳	لم جھوئی سے	لم چھُوئی سی

صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۲۱۰	۱	۱۳	لَم کھِنا	لِم رکھنا
//	//	۱۵	//	//
//	۲	۳۰	یہ فرض ہوگی	یہ غرض ہوگی
۲۱۱	۲	۲۶	دلِ آنش کو	دلِ آتش
۲۱۲	۲	۲۶	ہندوفقیر	ہندُو فقیر
۲۱۵	۲	۱۵	دیکھو(لنگوٹ باندھنا)۵	دیکھو(لنگوٹ باندھنا)۵
۲۱۶	۲	۲	اپنے اُستاد سے	اپنے اُستاد سے
۲۱۷	۲	۱۷	اُسکے حواب میں	اُسکے جواب میں
۲۱۸	۱	۳۰	اشتیاق مونا	اشتیاق ہونا
۲۱۹	۲	۲۴	وہ شے	وہ شئے
۲۲۰	۱	۲۳	معل متعدی	فعلِ متعدّی
۲۲۱	۲	۲۷	اب جوان	اب جواں
۲۲۴	۱	۳	سے دیولوگ	جسے دیولوگ
//	۲	۲۴	لبیا	لبا
۲۲۵	۱	۱۵	دل گو دُرِگوش	دل کو دُرِگوش
//	۲	۴	میار	عیّار
//	//	۷	تھوڑسا	تھوڑاسا
۲۲۶	۱	۲۷	حوبن	جوبن
//	۲	۱۸	(لونڈی بچہ)	لونڈی بچہ
//	//	۲۵	صِبیہ	صَبیّہ
۲۲۷	۲	۲۷	میرے زنجیرکا	میری زنجیرکا
۲۲۸	۱	۲۸	انگیزوگے	انگیزوگی
//	۲	۶	سویزے	سویرے
//	//	۷	رُبھے	اُٹھے
۲۲۹	۱	۲۴	اُمنگ اَٹھنا	اُمنگ اُٹھنا
//	//	۲۷	آبائے	آجائے
//	۲	۱۷	اُجار	اُجاڑ
۲۳۰	حاشیہ	آخرکالم	۲۳۰،	۲۳۰
۲۳۰	۱	۶	تُراتڑ	تڑاتڑ
//	۲	۳	خوش" طبع	خُوش طبع
//	//	//	رنگیں	رنگیں طبع
۲۳۱	۱	۱۰	سبزۂ و	سبزہ و
//	۲	۱	جوش مازا	جوش مارنا
۲۳۲	۲	۱	آنشک	آتشک
//	//	۱۲	رفیق ہوخانا	رفیق ہوجانا
//	//	۲۹	(۴-عو)	(۳-عو)

صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۲۳۲	۲	۲۵	غنتہ کرتا	غصّہ کرنا
۲۳۴	۱	۸	راج اوگ	راج روگ
۲۳۶	۱	۱۲	لنگ نہ لگنا	اَنگ نہ لگنا
//	۲	۶	مادت ڈالنا	عادت ڈالنا
۲۳۷	۱	۱۴	ترتیب سے	ترتیبت سے
۲۳۸	۱	۲۵	دام مار کھنے	دام مار رکھنے
//	۲	۱۷	اُس شہیدِ ناز کی	شہیدِ ناز کی
//	//	۲۵	بُھتان	بُہتان
۲۳۹	۱	۲۰	متبنیہ	مُتبنّیہ
۲۴۰	۱	۶	اوپر کرکے	اویر کرکے
۲۴۱	۱	۴	پیچک	بیمک
//	۲	۱۲	روپرسے باق کرنا	روپیہ بے باق کرنا
۲۴۲	۱	۱۴	اُسکے لام کی	اُسکے نام کی
//	//	۲۴	نگل گئی	نکل گئی
//	۲	۲۹	پری نمثال	پری تمثال
۲۴۳	۲	۲۴	دوخیمہ	ووخیمہ
۲۴۴	۱	۴	ستانڈں کاترجمہ	ستائمن کاترجمہ
۲۴۵	۱	۱۱	مجصورکرنا	محصُورکرنا
//	//	//	وایس کرنا	واپس کرنا
//	۲	۱۰	یینا نہ دینا	لینا نہ دینا
//	//	۲۹	چھب گیا تھا	چھپ گیا تھا
۲۴۷	۲	۱۱	یہ کلمۂ زباں پر	یہ کلمہ زباں پر
//	//	۲۵	نہایت متسکل	نہایت مشکل
//	//	۲۹	وہ شے	وہ شئے
۲۴۸	۱	۵	حلوان کی یخنی	حلوان کی یخنی
//	//	۳۰	سنگی بہن	سگی بہن
//	۲	۱۲	دافق	موافق
//	//	۲۱	گمراہی ماہی کہتا جائےگا	مگر ماہی ماکہتا جائیگا-
۲۴۹	۱	۲۶	کھاتا	کھانا
//	۲	۴	نشے میں چُوڑ	نشے میں چُور
//	//	۶	ذی عزّت رمیندار	ذی عزّت زمیندار
//	//	۲۵	حل متعدی	فعل متعدّی
//	//	۲۹	سیاپا	سیاپا
۲۵۰	۱	۲	آہ و ماتم کرنا	آہ و جھکا کرنا
//	//	۲۵	میراتھا جبھی	میرا ماتھا جب ہی
۲۵۱	۲	۱۰	تذتاری	تاتاری

صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۲۵۲	۱	۲۰	اخذ کرنے	اخذ کرنے
//	۲	۳۰	راو	ساد
۲۵۳	۲	۳	روتی کپڑے	روٹی کپڑے
//	//	۱۲	جو ماپ	جو ماباپ
//	//	۲۱	مارہے	مارہے
۲۵۴	۱	۱۸	کڑائی جھگڑا	لڑائی جھگڑا
//	//	۱۹	کہارت	کہاوت
۲۵۵	۱	۲۲	پٹرا کردیا	پٹڑا کردیا
//	//	۱۷	کروں موں	کڑوں ہوں
//	۲	۱	مالک بنجانا	مالک بنجانا
//	//	۸	وہ مارُ ماروں	وہ مار ماروں
۲۵۶	۱	۲۹	مُفت میں بسانہ ہو	مُفت میں ایسا نہ ہو
۲۵۷	۲	۱	ڈکیانا	ڈکیانا
//	//	۱۵	اُنسے ہے کچھ مت پُوچھو	اُنسے جو ہے مت پُوچھو
۲۵۸	۱	۱۵	میّت کا میرے	میّت کا میری
//	۲	۱۹	دِبانا	دَبانا
۲۶۰	۲	۱۲	پھُوس	پوس
//	//	۲۵	تّوزہرہ نے	توزہرہ نے
۲۶۱	۱	۱۹	خدائی خوار	خدائی خوارہ
//	//	۲۰	صیبت مارے	مُصیبت مارے
//	۲	۱۶	حب القلّت	حبُ القلت
//	//	۲۶	پسبتے ہیں	پیٹتے ہیں
۲۶۲	۱	۳	چوتی	چوٹی
//	//	۸	رنگ برنگی	رنگ برنگی
//	//	۳۰	جودودو	جودو
//	۲	۱۲	مدح خوانی کرتے	مدح خوانی کرنے
//	//	۱۶	تکھا	تکھا
//	//	۲۴	قطرہ	قطرہ
۲۶۴	۲	۱۹	فُرق شدہ مال	قُرق شدہ مال
۲۶۵	۲	۲۸	بشکلِ مرجان	بشکلِ مرجاں
۲۶۸	۱	۴	اگیا دیا گیا	آگیا دیا گیا
//	۲	۱۰	ماں کا پاں	ماں کا پان
۲۶۹	۲	۹	چِتوں کو	چِتوَن کو
۲۷۰	۱	۳۰	اکھری	اکہری
//	۲	۲۶	بُتِ مفرور	بُتِ مغرور
//	//	//	بھاڑ کر بھاتی	پھاڑ کر چھاتی

صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۲۷۱	۱	۱۶	منگیز لڑکی	منگیتر لڑکی
//	۲	۲۱	پینک پیا	پینگ پیا
۲۷۶	۱	۹	غلطان پیچان	غلطاں پیچاں
۲۷۷	۲	۴	قُبُول	قبُول
۲۷۸	۱	۱۶	جُنبان	جُنباں
۲۷۹	۲	۲	جُزدان	جُزداں
//	//	//	بھڑطان	بھڑواں
۲۸۱	۱	۲۵	متماِق	متملق
۲۸۴	۱	۷	بہاؤ بتانا	بھاؤ بتانا
//	//	۲۲	سیوان ناس گیا	رنیواں ناس گیا
//	۲	۱۶	بسین	بسیں
۲۸۵	۱	۱	ڈنٹروں	ڈنڑوں
//	۲	۱۳	بند ہاتھ کے مقدار	بند ہاتھ کی مقدار
۲۸۷	۱	۵	بُھر بُھر کرکے	بھربھر کرکے
//	۲	۲۳	کہا کہیں	کیا کہیں
۲۹۰	۲	۳	پرکونیا	ترکونیا
۲۹۱	۲	۴	ابرُوے	ابرُو
//	//	۷	گیسوئے مبتدا	گیسوئے یار مبتدا
۲۹۸	۱	پیشانی	لجن	مجن
۲۹۹	۲	۱	عزبی فدرہ	عربی فدرہ
//	//	۵	عزبی رق	عربی رق
۳۰۱	۲	۲	بانے کے مچھلی	بانے کی مچھلی
۳۰۲	۱	۱۲	اُسنے	اُس نے
۳۰۴	۱	۲۰	سرالعزیز	سرہ العزیز
۳۰۶	۱	۹	نامرادونا اُمید	نامراد۔ نا اُمید
//	۲	۲۶	معاملہ کی کے مُہروں	معاملہ کی مُہروں
۳۰۷	۱	۱۳	پیارے لال	پیارے لال
۳۰۹	۱	۱۳	مُخافت	مخافت
//	۱	۲۶	غبطی	خبطی
//	۱	۲۹	گاشتہ	گماشتہ
۳۰۹	۲	۱۲	اجاد	ایجاد
۳۱۰	۲	۴	اُتبتی	اُبٹنی
۳۱۱	۱	۱۲	شاگرد ذدو	شاگرد ذوق
//	۲	۲۳	بنت العنب	بنتُ العنب
۳۱۳	۱	۱۶	ناچی کودے	ناچے کودے
۳۱۵	۱	۴	بدنیوی	بدخواہ

صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۳۱۷	۱	۱	منذبوح	مذبوح
//	۲	۴	مِراتب	مَراتب
۳۱۸	۲	۸	ہم جلیبی۔ یاری	ہم جلیسی۔ یاری
//	//	۲۵	چارزانو	چارزانو
۳۲۲	حاشیہ	بند	۲۳۲	۳۲۲
۳۲۴	۱	۳۱	آرام ہے	آرام ہو
//	۲	۵	ملعوں	ملعون
//	//	۱۷	مُردوے	مَردوئے
۳۲۵	۲	۱۰	بدنی ہوئی	بدلی ہوئی
۳۳۰	۲	۱۳	تمہاری کوچے	تمہارے کوچے
۳۳۴	۱	۲	غصے کی حالت	غصّے کی حالت
//	۲	۲۸	کفن کا ٹوٹا	کفن کا ٹوٹا
۳۳۶	۱	۲۳	مُفنٹ کی	مُفت کی
//	۲	۲	بیچ کھانا	پیچ کھانا
۳۳۷	۱	۸	مرہم بگانا	مرہم لگانا
۳۳۸	۱	۳	جیسے اپنی مٹرک	جیسے اپنی سڑک
//	//	۸	بُھ جائے	اُٹھ جائے
۳۴۰	۲	۱۷	پچھاڑی کے رسّی	پچھاڑی کی رسّی
۳۴۱	۲	۱۹	پاذاش	پاداش
//	//	۲۴	گزیز	گُریز
۳۴۲	۱	۱۱	شیر ہونا	سیر ہونا
۳۴۵	۱	۱۰	وہ قوت نما	دو قوت نما
۳۴۶	۱	۱۱	مشابہ ہو	مشابہ ہوں
۳۴۸	۱	۲۴	حیوانات	حیوانات
۳۵۱	۱	۲۰	مُسّل ڈالنا	مُسَل ڈالنا
۳۵۲	۱	۲	دونج	دوزخ
۳۶۰	۲	۲۸	سراج مینتری	سراج منتری
۳۶۴	۱	۴	مؤلف	نامعلوم
//	//	۱۰	جھیلنا	جھیلنا
//	//	//	کشت	کشٹ
۳۶۶	۱	۲۰	چھاپۂ خانہ	چھاپہ خانہ
//	۲	۲۴	فعل متعذی	فعل متعدّی
۳۶۷	۱	۱۴	نہ ہوتا	نہ ہونا
//	۲	۱۰	اسم مؤنث	اسم مؤنث
۳۶۸	۱	۱۰	دکھانے کا کا چبوترہ	دکھانے کا چبوترہ
//	//	۱۵	الحاصل	الحاصل

صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۳۶۹	۱	۴	مُفاغامہ	مُفاغَلتہ
۳۷۰	۱	۱	تنا	تمنّا
۳۷۲	۱	۲	تجلیات	تجلّیات
〃	〃	۴	علوے جاہ	عُلوی جاہ
〃	〃	۱۰	مزیب	تُزیّب
〃	〃	〃	پیل کو	پِیل کو
۳۷۳	۱	۲۴	شو	شور
۳۷۵	۱	۴	دمز	رمز
۳۷۶	۲	۲۴	ججبے	جیسے
۳۸۰	۱	۱۷	لفزوں	افزوں
۳۸۳	۱	۹	اُتارا	اُتارا
〃	〃	۱۵	تُرب	تُربت
〃	۲	۱۹	دونوں حپڑوں	دونوں جبڑوں
۳۸۴	۱	۶	نقدبر	تقدیر
۳۸۵	۲	۱۳	مکاں بقرب	مکان قریب
۳۹۰	۲	۸	بکڑی	بکری
۳۹۲	۱	۳۰	مگنونِ خاطر	مکنونِ خاطر
۳۹۳	۱	۱۷	اِس نالواں	اِس ناتواں
۳۹۵	۲	۱۱	سمجھا دبنا	سمجھا دینا
〃	〃	۱۹	مُشت رن	مُشت زن
۳۹۹	۲	۲۲	ملا دبے تہیں	ملا دیتے ہیں
۴۰۰	۲	۲۴	لوکہے	توکہے
۴۰۴	۲	۲۲	مُتّحد مونا	مُتّحد ہونا
〃	〃	۳۰	بہ آہ	یہ آہ
۴۰۶	۱	۲۹	سندگلاخ	سنگلاخ
〃	۲	۴	بِھیٹ	بھیٹ
〃	〃	۹	ملّو	تلّو
۴۰۷	۲	۵	وانتوں میں	دانتوں میں
〃	〃	۲۸	ببرن	بَیرن
۴۰۸	۲	۱۳	بہاں	یہاں
〃	〃	۲۰	نہ کہ نے والا	نہ کرنے والا
〃	〃	۲۳	پبدا	پیدا
۴۰۹	۱	۷	زرخربد	زرخرید
۴۱۰	۱	۲	ججبے	جیسے
〃	۲	۲	جوابسا	جوایسا
〃	〃	۱۳	آبا	آیا

صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۴۱۱	۲	۲۶	منّ سلوے	منّ وسلوے
〃	〃	۲۸	〃	〃
۴۱۲	۲	۲۳	گٹے	گئے
۴۱۳	۱	۶	زبانی نلقیں	زبانی تلقیں
۴۱۴	۲	۱۴	ناحائز	ناجائز
۴۱۵	۲	۱	بِھیٹ	بھیٹ
〃	〃	۱۹	مفرّرد	مقرّرہ
۴۱۷	۱	۱۱	بدبسوا	بدلیسوا
۴۱۸	۱	۲۶	پینیل کی	پیتل کی
۴۱۹	۱	۸	سورگے کے	سورگ کے
۴۲۰	۱	۲۵	وہ حگہ	وہ جگہ
۴۲۱	۱	۶	(کودوں کوداسالک)	(کودوں۔کودا۔سامک)
۴۲۲	۱	۱۳	(۹)	(۸)
〃	۲	۱۴	وبر لگانا	دیر لگانا
۴۲۴	۲	۲۰	منجانب السد	منجانب اللہ
۴۲۶	۲	۲	نطرگاہ	نظرگاہ
۴۲۹	۱	۱۴	ففیر	فقیر
〃	〃	۱۵	گنّگلا	گنگلا
۴۳۰	۲	۲	مُنّوں	مَنّتوں
۴۳۲	۲	۶	پردۂ حالل	پردۂ حائل
۴۳۳	۲	۹	اٹواٹے کھٹوائی	اٹواٹی کھٹوائی
۴۳۴	۲	۸	تیوڑی	تیوری
۴۳۶	۲	۲۷	حط نمودار ہوا	خط نمودار ہوا
۴۳۶	۲	۲۷	جسکا	جنکا
۴۴۱	۱	۱۵	تابع معل	تابع فعل
۴۴۱	۲	۲۶	مُول بڑھانا	مول بڑھانا
۴۴۳	۱	۹	ببجسے	جیسے
۴۴۵	۱	۶	لجّاواں	لجّاوان
۴۴۶	۱	۱۲	ظرف	ظرف
۴۴۸	۲	۱۲	(۲۔مرعباز)	(۲۔مرغباز)
۴۵۵	۱	۳	ریخ	ذبح
۴۵۶	۱	۱۱	گھونگٹ	گھونگٹ
۴۵۶	۱	۱۹	بنلانے	بتلانے
۴۵۹	۱	۴	بِکتا ہے	بکتا ہے
۴۶۰	۱	۱۴	چھوڑیو	چھوڑیو
۴۶۰	۱	۱۶	موڑنی	موڑتی

صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۴۶۰	۲	۱۰	برگردیدں	برگردیدن
۴۶۱	۱	۱۱	میرے	میری
۴۶۱	۱	۳۰	بچّہ کی مُنہ	بچّے کے مُنہ
۴۶۱	۲	۱۲	ہرزہ سرائی	ہرزہ سرائی
۴۶۲	۱	۱۹	گرمی افغاں	گرمئ فُغاں
۴۶۵	۱	۶	بناکز	بناکر
۴۶۵	۱	۲۷	سٹوں	شگون
۴۶۵	۲	۴	دراڈ	دراڑ
۴۶۵	۲	۵	اسے پرے	اسے پری
۴۶۶	۱	۱۴	مبثاق	میثاق
۴۷۷	۱	۷	گاڑڈی پن	گاؤدی پن
۴۷۷	۱	۹	بیوفوفوں	بیوقوفوں
۴۷۹	۱	۶	ازحود نمودار	ازخود نمودار
۴۷۹	۱	۸	ففنس	قُقنُس
۴۸۱	۱	۲۴	مُول لیکر	مول لیکر
۴۸۳	۱	۱	دیاداں	دیادان
۴۶۷	۱	۱۶	خُوجا	خوجا
〃	〃	〃	〃	〃
۴۸۴	۲	۱۴	جیسے	جیسے
۴۸۶	۱	۲۹	بِھیٹ	بھیٹ
۴۸۹	۱	۱۴	جُدام	جُذام
۴۹۲	۲	۱۵	خُرمُہرہ	خرمُہرہ
۴۹۶	۲	۲۰	تصعیر	تصغیر
۴۹۹	۱	۷	جلے جُس	چلے جس
۴۹۹	۱	۹	لپسی	لپسی
۴۹۹	۱	۱۸	ہت	بہت
۴۹۹	۱	۲۹	بلحاظ وہم	بلحاظ وہم
۵۰۰	۲	۳۰	میٹھی باڑھ۔ پرہونا	میٹھی باڑھ پر ہونا
۵۰۴	۲	۱۹	میرے للا۔ کی اُلٹی ریت	میرے للاکی اُلٹی ریت
۵۰۹	۱	۲۳	بختیتاری	بختیاری
۵۰۹	۲	۴	میرے بہرے سقّہ	میرے بھرے سقّہ
۵۴۷	۱	۷	پھوٹی	چھوٹی
۶۳۵	۱	۱۲	دیکنا	دمکنا
۶۵۹	۲	۶	شانگ شاستر	سانکھ شاستر
۶۹۸	۱	۹	کتراکے	کتراکے
۶۹۹	۲	۲۲	ہتڑی چرائے	ہتڑی پر آئے

ضروری نوٹ: ویلیو پی ایبل بمقام دہلی دریبہ کلاں منشی دُرگا پرشاد صاحب نادر گورنمنٹ پنشنر کی معرفت منگوائیں تاکہ بعد میں پچھتانا نہ پڑے فقط

An extract from the preface of "The First Book of English" by Colonel W. R. M. Holroyd, D. O. L., formerly Director of Public Instruction, Punjab.

I am much indebted to Maulvi Sayed Ahmed, an able Oriental scholar and author who has gone through the whole of the vernacular portion of the 2nd part of this work, and suggested numerous emendations. * * * *

MASHOBRA,
26th August, 1893.

MY DEAR COPE,

Maulvi Sayed Ahmed, First Oriental teacher of the Simla School, has asked me to give him a letter of introduction to you. He has been many years in the department, has always borne a good character, and is much respected by the Mohammadan community, among whom his writings are in great repute. He has come to me here lately on Sundays and holidays to suggest corrections and emendations in the Urdu M. S. of my book. I have found him very useful and intelligent, and can highly recommend him for any literary work requiring an accurate knowledge of Urdu and Persian.

Yours sincerely,
(Sd.) W. R. M. HOLROYD.

Simla, 1st September, 1892.

Maulvi Sayed Ahmed is a very good, intelligent Persian, Urdu and Hindi teacher, and I can strongly recommend him to any one in need of his services. He knows the intercourse and idioms of Urdu most thoroughly.

(Sd.) JAMES BROWNE,
Chief Commr. & Agent, Govr.-Genl., Beluchistan.

QUETTA,
27th November, 1894.

MY DEAR MACKENZIE,

This will be delivered you by a very worthy and learned Professor of Oriental languages at the Simla High School, Maulvi Sayed Ahmed. He has just been the recipient of a grant of 7,000 rupees from the Nizam for the publication of an Urdu Dictionary, a very learned publication, I believe. He has asked me to give him a letter of introduction to you, which I am very glad to herewith send, as he is a man worthy of your kind notice, and of the encouragement which his literary efforts have met from the Hyderabad Government.

Yours very sincerely,
(Sd.) JAMES BROWNE.

MY DEAR DR. STINE,

I have much pleasure in introducing to you Maulvi Sayed Ahmed of Delhi, who is the compiler of the best Hindustani Dictionary that has ever been written

I have just been receiving the book (of which the first volume is ready) for Trubner's Record, and I certainly consider it far superior to Fallon's Dictionary. Sayed Ahmed is not a man of means, and he has had to struggle through great difficulties in bringing his work to completion. Our Government in Hyderabad have been giving him some small help, but entirely out of proportion to the magnitude and importance of the work. I shall feel obliged if you will look into the book and give it your support, as I am convinced it deserves every encouragement and supplies a long-felt want.

Yours sincerely,
SAYED ALI BILGRAMI, B. A.

I certify that Mir Sayed Ahmed has worked for several months under me, first as my Assistant in the translation department of the Government Book Depôt and afterwards as Manager of the Government Educational Press when I was in charge of it. He is an excellent writer of Urdu, and he helped me a good deal in improving the character of the work turned out in the Press. He is a respectable native gentleman.

LAHORE : *12th December*, 1884. — (Sd.) CHUNDU LAL, *Curator, Government Book Depôt, Punjab.*

Lahore, 31st March, 1881.

MY DEAR CHUNDU LAL,

Herewith I send Rs. 20, which kindly hand to Sayed Ahmed, with many thanks, for the pains he took in revising Hidayat-ul-Istiqamat.

Yours affectionately,
(Sd.) H. U. WEITBRECHT.

Maulvi Sayed Ahmed was Oriental teacher of the M. B. High School at Simla for a number of years. He worked with me in this capacity from 1894 to 1897. He is a man of great scholarship in Persian and Arabic, and has also compiled an Urdu Dictionary, which has received very favorable mention at the hands of Oriental scholars. He was a diligent and conscientious worker and a strict disciplinarian, so making a very helpful Assistant. He is a respectable man of wide popularity. He retired from service in 1897, after years of meritorious and faithful labour.

I hope his Dictionary will meet with the popularity it deserves.

GUJERAT : 6th *August*, 1900. — (Sd.) J. W. WOUTERZ, HEAD MASTER, *M. B. High School, Simla, (at present) Gujerat.*

TESTIMONIALS GRANTED TO THE AUTHOR OF THIS WORK.

M. Sayed Ahmed, Dehlvi, author of Kanz-ul-Fawaid, (a new complete Hindustani Urdu Dictionary), Waqaya Durraniya, Armagan-i-Delhi, Parent's Hand Book of Natural Philosophy in Urdu, Insha-i-Hadin-Nisa, Tahrir-un-Nisa, First Urdu Reader for Girls' Schools in India, and Fasana-i-Rahat, etc., etc., and Editor of Akhbar-un-Nisa (Urdu Native Female Opinion).

Dinapore, 14th April, 1873.

To

THE INSPECTOR OF SCHOOLS,

Umballa Circle, and Deputy Commissioner of Delhi.

MY DEAR SIR,—Would you with the concurrence of the Deputy Commissioner, allow Sayed Ahmed to accept a post which I offer him as an assistant in the compilation of a Hindustani and English Dictionary in which I am engaged. In according your permission you would materially help in giving what might be considered a useful work, the fulness and accuracy to be looked for in a Delhi Scholar, well versed in the best idioms of the present Hindustani which Sayed Ahmed will himself be benefited by much practice in literary work. The salary which Sayed Ahmed is presently willing to accept is Rs 60 a month while he will work at Dinapore away from his home.

Yours truly,

(Sd.) S. W. FALLON,

Inspector of Schools, Behar Circle.

MAULAVI SAYED AHMED, an assistant in the compilation of my Hindustani-English Dictionary for seven years, is a good Hindustani and Persian Scholar, and a very intelligent man. His tastes are purely literary, and his time and money are devoted almost exclusively to books and literary pursuits. His temper, tact, and self-respect command my highest admiration.

DELHI: 27th *March*, 1880. } (Sd.) S. W. FALLON.

31*st December*, 1879.

DEAR MR. T. SMYTHE,—The bearer, Munshi Sayed Ahmed, one of my principal Assistants, and himself the author of a very comprehensive Urdu Dictionary and other works, is desirous of serving under you whenever a suitable place can be found for him. I can recommend him as a respectable, good man who respects himself. He possesses rare natural ability and he is a good scholar, with literary tastes and devotion to literary work rarely met with in a Native.

Yours truly,

(Sd.) S. W. FALLON.

Delhi, 8*th February*, 1880.

MY DEAR OSWALD,—Here is an application in another cover for an anticipated vacancy in your office. I have known the applicant for seven years as one of my Assistants. He is a good scholar and a good man all round. He has always struck me as a man who respects himself, and he is very intelligent.

He spends all his time in literary work, and money on books as hardly any native does. I am sure you would be pleased with him. Perhaps you would give him a trial. He will be thrown out of employment when I go away, and hence this application. His moral character has always appeared to me unexceptional.

Yours faithfully,

(Sd.) S. W. FALLON.

13*th March*, 1880.

MY DEAR MR. HORLEY,— Here is the Munshi Sayed Ahmed who will teach you for two hours a day for Rs. 20. He is the first man I have for Urdu.

Yours sincerely,

(Sd.) S. W. FALLON.

I certify that Mir Sayed Ahmed has worked for several months under me, first as my Assistant in the translation department of the Government Book Depôt and afterwards as Manager of the Government Educational Press when I was in charge of it. He is an excellent writer of Urdu, and he helped me a good deal in improving the character of the work turned out in the Press. He is a respectable native gentleman.

LAHORE: 12*th Dec.*, 1884. } (Sd.) CHUNDU LAL, *Curator, Govt. Book Depôt, Punjab.*

Lahore, 31*st March*, 1881.

MY DEAR CHUNDU LAL,

Herewith I send Rs. 20, which kindly hand to Sayed Ahmed with many thanks for the pains he took in revising Hidayat-ul-Istiqamat.

Yours affectionately,

(Sd.) H. U. WEITBRECHT.

Delhi, 25*th March*, 1884.

M. Sayed Ahmed has been known to me for two years, and I have much pleasure in testifying to the excellent manner in which he had performed his duties in the school. His fame as an Urdu Scholar is too well known for a foreigner like myself to pronounce an opinion on it, but his testimonials show how much his literary attainments were appreciated by Orientalists like the late Dr. Fallon and Gracien de Tassay. He is a man who never seems weary of work, being a most prolific author, and one who has twice been remarked by Government for his labours. He contemplates publishing a periodical called " Urdu Female Public Opinion" for the improvement of his country women, and every right-minded man must acknowledge that his efforts deserve support. I wish him every success both in his duties in the school and his literary exertions.

(Sd.) R. BAKER,

Head Master, Delhi High School.

gaged in bringing out a work which promises to be as creditable to himself as it will be most useful to the public.

I have the honor to be,

Sir,

Your most obedient servant,

(Sd.) S. W. FALLON.

P. S.—I beg leave to send for the inspection of the Inspector-General of Schools a copy of Part I. just issued by the author as a sepecimen of the work. In the 146 pages composing this Part, the author has given from various poets two thousand verses, which are for the most part above the average, besides 593 examples from the colloquial, and 164 proverbs, songs, riddles, &c. The remaining three parts will contain more Hindi words and phrases, and therefore more examples from folklore. As a sample of the exhaustive character of the work may be noticed the fact that under *ana*, to come, the author gives as many as 52 groups of secondary meanings, and as many as 476 phrases under *ankh* (eye).

The printing of the other parts will not be as close as the first Part. It will be like that shown in the last four pages of Part I.

No. G.—118.

Educational Department, North-Western Provinces and Oudh.

From

The Director of Public Instruction,
N.-W. P. & Oudh,

To

Sayed Ahmed, Turkman Gate,
Delhi.

Naini Tal,

Dated 29th April, 1878.

ENCLOSURE.

His letter, dated the 15th January, 1878.

Replies that the compiler of the Dictionary deserves encouragement, and that when the work is completed, copies will be bought for the Colleges and Zila Schools of these Provinces. The undersigned objects, for several reasons, to purchase the work *in parts.*

(Sd.) B. GRIFFITH,
Inspector-General of Schools, N.-W. P & Oudh

From

Major W. R. M. HOLROYD,
Director of Public Instruction, Punjab,

To

Dr. S. W. FALLON,
Delhi.

Dated 24th October, 1878.

Sir,—I have the honor to inform you that Government have sanctioned the purchase of 35 copies of the Hindustani Dictionary compiled by Maulvi Sayed Ahmed, on condition that the book in no way interferes with your interest, and to enquire if the publication of the book has infringed in any way your copyright.

I have, &c.,
(Sd.) W. R. M. HOLROYD,
Director of Public Instruction, Punjab.

From Mussoorie.

Dr. S. W. FALLON,

To

The Director of Public Instruction,
Punjab.

Dated 29th October, 1878.

Sir,—I am happy to learn that the Government has extended its patronage to so useful a work as Sayed Ahmed's Urdu Dictionary will be. This work, I beg to say, does not infringe my copyright.

I have the honor to be,
Sir,
Yours ———,
(Sd.) S. W. FALLON.

No. 2471.

From

LALLA PIYARE LAL,
Curator, Govt. Central Book Depôt, Punjab,

To

MUNSHI SAYED AHMED,
Care of Dr. S. W. FALLON,
Delhi.

Dated 7th December, 1878.

Sir,

I am desired by the Director of Public Instruction, Punjab, to request the favour of your forwarding to my address 35 copies of your Armaghan-i-Delhi, Part I, with a bill of cost. The future numbers should also be supplied as they are published.

Yours faithfully,
(Sd.) PIYARE LAL,
Curator, Central Book Depôt,
Punjab.

Note on Insha-i-Hadin-Nisa, by S. W. FALLON, Esq., M. A., Ph. D., HALLE,
Inspector of Schools, Behar Circle,
(*Author of the Law and Commercial English and Hindustani Dictionary, compiler of the New Hindustani and English Dictionary, etc.*)

Munshi Sayed Ahmed's specimens of epistolary correspondence between Mohammadan women in their own language are a valuable contribution to vernacular Hindustani literature. They set before us the true mother-tongue of the Mohammadan population, and they afford an insight into their domestic relations, their sentiments, passions, ways, gossips, scandals, quarrels, imprecations, superstitions, customs, ceremonies and children's amusements, all of which have never yet been revealed to Europeans, together with the proverbs and riddles in which the women so greatly excel. The work contains more idioms of the language of women than are to be found in Mirat-ul-Urus.

Bankipore : 11*th January*, 1875. } (Sd.) S. W. FALLON.

Extract from "The Tribune," dated 17th April, 1895, No. 31, Vol. XVIII.

Lovers of Urdu literature will be glad to learn that Maulvi Sayed Ahmed, Dehlavi, Head Persian Teacher, Municipal Board School, Simla, has completed the Urdu Dictionary, at which he has been at work for more than twenty years. The Nizam's Government have with their usual liberality given a reward of Rs. 15,000 to the author for compiling this laborious work which may now be expected to see the light at an early date. We are informed that the Lughat-i-Asafia (as the new Dictionary has been named) will be the most complete lexicon of the Urdu language that has yet been published. It will contain about sixty thousand words.

MAULVI SAYED AHMAD, Esq.,
Persian Teacher and Professor,
High School,
Simla.

Dear Sir,

I beg to subjoin the paragraph relating to your Dictionary that appeared in the Hyderabad sheet of the "Evening Mail," bearing date 29th January, 1895, as asked for in your letter of the 23rd instant.

Yours faithfully,

Bangalore: *29th April*, 1895. (Sd.) F. A. W. CASTELLAR, *Manager.*

"The Hyderabad Government has subscribed "for 400 copies of an elaborate Urdu Dictionary, "the production of Maulvi Sayed Ahmed, Persian "Teacher, Anglo-Vernacular School, Simla. The "learned Maulvi after 10 years' incessant labor "has at last brought the work to a close. The "Nizam's Government has promised to pay the "Maulvi Rs. 7,000 in advance for 400 copies of the "book. The Maulvi has just arrived in Hyderabad "to receive the money. The book will be printed at "Delhi. It will take two years to finish the print- "ing. The Maulvi is the guest of Shums-ul-Islama "Syed Ali Bilgrami."

(True Extract),
(Sd.) F. A. W. CASTELLAR,
Manager.

CORRESPONDENCE WITH THE AUTHOR *RE* THIS WORK.

Whereas the public seem to have imbibed a notion that I, being an Assistant of the author of a New Hindustani English Dictionary, am taking an unfair advantage of his labour and research, and cheating the public by simply translating his great work and thus wrongfully monopolizing for myself the right and fame of a lexicon which properly and in reality belong to Dr. Fallon :

In order to remove this erroneous impression from the public mind and to save the future time and trouble of constantly referring to Dr. Fallon, I give here, in full, the demi-official correspondence that lately passed between my master and different Local Governments in proof of my statement that I have in no way encroached upon what exclusively belongs to Dr. Fallon, and that my work "Armugan-i-Delhi" is really a different Dictionary of the Hindustani language, though there must be in it much that is common to all Dictionaries.

Delhi: *12th January*, 1879. The AUTHOR.

CORRESPONDENCE.

(1)
From

The Director of Public Instruction,
N.-W. Provinces & Oudh,

To

S. W. FALLON, Esquire,
Delhi.

Dated Allahabad, *23rd February*, 1878.

G.
1588.

Petition from Sayed Ahmed, *dated 15th ultimo.*

Sir,—I beg to forward the above inquiry if the writer is not identical with a man who is believed to be in your employ. If so, he may or may not be taking an unfair advantage.

Yours faithfully,
(Sd.) M. KEMPSON,
Director, Public Instruction,
N.-W. Provinces & Oudh.

From

Dr. S. W. FALLON,

To

The Inspr.-Genl. of Public Instruction,
N.-W. P. & Oudh, Allahabad,
Dated Delhi, 23rd April, 1878.

Sir,—In returning the enclosed application which you so considerately sent me, I beg to say that the Author, Sayed Ahmed, has been on the establishment entertained for my New Hindustani-English Dictionary for the past five years, and I believe that his work will supply in a very fair degree what has been so long urgently wanted—a really copious and fairly accurate Urdu or Hindustani Dictionary, with derivations and exhaustive secondary meanings, methodically arranged and illustrated by examples from Hindustani literature and folklore, nothing of the kind having been given before. The author moreover deserves every encouragement as one of the very few native scholars I have yet come across, who spends his spare cash in buying books and whose leisure is exclusively devoted to literary pursuits.

No doubt many of the phrases and examples in my Hindustani-English Dictionary will be found in Sayed Ahmed's Urdu Dictionary, but the scope of the two works appears to me in no way to conflict with each other; and, while the training and knowledge he has acquired in working at my Dictionary will help him considerably in making his own work nearly all that it should be, the farther discipline and research demanded of him by the work he is compiling for himself will, I am sure, make his contributions to my own Dictionary all the more abundant and valuable. Altogether I am very glad that he is en-

meanings and 188 phrases and idioms. As we said before, this is the first Urdu Dictionary written and composed in vernacular for native use. But the work will also prove a valuable mine for officers and other Europeans studying for the higher examination in Urdu.

From the " Deccan Standard," Monday, January 27th, 1890.

Maulvi Syed Ahmed, author of "Farhang-i-Asafia," which we recently alluded to in our paper, had the honour of presenting his *nuzzar* to His Excellency the Minister on Wednesday last. We may perhaps mention that the Maulvi had the honour of receiving money present of Rs. 500 at the hands of Sir Asman Jah Bahadur when the latter was on a visit to Simla.

(*It may also be stated that the author was rewarded, in 1896, by Sir Vikar-ul-Umra Bahadur, Prime Minister of H. H. the Nizam, with Rs. 5,000 and a Wazifa of Rs. 50 a month.*)

The "Punjab Observer," Wednesday, November 22, 1899.

Farhang-i-Asafia, Volume III, (Islamia Press, Lahore), by Maulvi Syed Ahmed Delhvi, author of the Armughan-i-Delhi, Fisana-i-Rahat, Sair-i-Simla, etc., etc. This is the third volume of that comprehensive Dictionary of the Urdu language and idiom which is the result of the labours of a life-time by the learned author and the publication of which has been rendered possible, in spite of the straitened pecuniary circumstances of the lexicographer, by the munificent help of the Government of His Highness the Nizam of Hyderabad. It is satisfactory to learn that the stupendous work has now approached completion, and the fourth and the last volume is in the press. The present volume brings us to the letter (ک)beginning with (س) so that only 11 letters are dealt with in the space of 664 large quarto pages that it covers. The first two volumes have had even a still larger average of pages for every letter of the Alphabet, owing to the large number of words beginning with some of the first letters of the Alphabet. The plan of the work is interesting, so that the lexicon can be an entertaining reading to the student of Urdu instead of being a dry book of reference, as almost every idiom is illustrated by quotations from standard writers of Urdu poetry, which make its right use clearly intelligible, different verses serving to illustrate different shades of meaning. Names like Mir, Sauda, Mushafi, Dard, Insha, Jurat, Atish, Nasikh, Ghalib, and Zauk, recur constantly in connection with the authorities quoted, and the book shows not only a remarkable acquaintance with the old school of Urdu poets, but the modern poets are also well represented, and living celebrities in the world of Urdu literature, such as Dagh and Amir, also find a place in the quotations. The writer quotes his own verses also here and there, which have presumably been improvised to illustrate the use of an idiom, where a classic verse has not easily occurred to memory. However, they are of no mean merit, and many of them deserve to last. But the most interesting quotations are from the royal and distinguished patron of the author, His Highness the Nizam of Hyderabad. It may not be generally known that the Nizam has not only a rare faculty of appreciating literary merit wherever and in whomsoever it may be found, but himself wields a facile pen, and some verses of real beauty and grace flow from his lips now and then. The author has shown good taste in culling as many gems as possible from among such verses and embodying them in his book, so that they may become a permanent part of Urdu literature. The Nizam being an amateur poet and above the necessity of winning fame for himself, would scarcely have cared to embody his poetical compositions in a book, and thus many a valuable line would have been lost to Urdu, but they will now be preserved in the dictionary with which the name of His Highness will be permanently associated. The author first approached the Nizam's Government for help in 1890, when Sir Asman Jah, K. C. S. I., subscribed for four hundred copies of his book in advance. In 1896 he received a further help from the ministry of Sir Vikar-ul-Umra Bahadur, who gave him a donation of Rs. 5,000 and a *Wazifa* of Rs. 50 a month for the completion of his work. The Dictionary is the result of an extraordinary research and will supply a want that has long been felt. It is a work which though not without the shortcomings incidental to such a huge enterprise when undertaken by a single individual, is yet a memorable one, and when completed will be a source of a just pride to its learned author, and one of the brightest records of the literary services to India rendered by the Nizam's Government. (The Volume III is priced at Rs. 15 on demi-royal paper, and at Rs. 10 on inferior paper and can be had of the author at Dehli).

From the " Civil and Military Gazette,"
Lahore, Thursday, May 28, 1885,
Vol. X—*New Series*,
No. 2612.

Among the most important were a commentary upon a work on Arabic terms and comprehensive Urdu Dictionary published in monthly parts by Mir Sayed Ahmed of Dehli. When completed this is likely to prove a useful work of reference.

Review by the Punjab Patriot,
Dated 26th October, 1889.

AN URDU DICTIONARY.

A correspondent informs us that Maulvi Sayed Ahmed of Delhi has at last completed his comprehensive Dictionary of the Urdu language. The work must have cost the author many years of hard labor, seeing that it contains about 54,000 words. As an illustration of the thoroughness with which the work has been done, we may notice that under the word *ankh* (eye) no less than twelve secondary meanings and about 400 idioms and phrases have been given. About one fourth of the book has already been published, but the rest of it is still in manuscript. We have no doubt that the efforts of Maulvi Sayed Ahmed will be duly appreciated by the public. We are glad to know that His Highness the Nizam of Hyderabad has very kindly promised to purchase copies worth 4,000 rupees of the book besides a prize of Rs. 500 to the author.

The author is deserving of Government assistance as one of the very few native scholars I have come across who spends his spare cash in bringing out a literary work of the kind under notice, and whose leisure is exclusively devoted to literary pursuits.

C. B. CARBERY,
Head Master,
Municipal Board School,
Simla.

SIMLA :
9th December, 1887.

Note on Insha-i-Hadi-un-Nisa, by S. W. FALLON, Esq., M. A., Ph. D., HALLE,

INSPECTOR OF SCHOOLS, BEHAR CIRCLE,
Author of the Law and Commercial English and Hindustani Dictionary, Compiler of the New Hindustani and English Dictionary, etc.

MUNSHI SAYED AHMED'S specimens of epistolary correspondence between Mohammadan women in their own language are a valuable contribution to vernacular Hindustani literature. They set before us the true mother-tongue of the Mohammadan population, and they afford an insight into their domestic relations, their sentiments, passions, ways, gossips, scandals, quarrels, imprecations, superstitions, customs, ceremonies and children's amusements, all of which have never yet been revealed to Europeans, together with the proverbs and riddles in which the women so greatly excel. The work contains more idioms of the language of women than are to be found in Mirat-ul-Urus.

BANKIPORE :
11th January, 1875.

(Sd.) S. W. FALLON.

Opinions of the Press.

From the "Deccan Standard," Friday, January 17th, 1890.

An Indian Lexicographer.

Maulvi Syed Ahmed, the learned author of the latest and best of Urdu Dictionaries, is at present on a visit to Hyderabad. We are glad to observe that the learned Maulvi, after twenty-one years' hard toil and depressing struggles, has at last succeeded in bringing his memorable Dictionary to an end. It is an edifying spectacle to see a man of Maulvi Syed Ahmed's limited means but extensive scholarship waging an unceasing war against the furious gales of adverse fortune. For the protracted period of twenty-one years, encouraged by the sympathetic smiles of appreciative readers, though neglected by an indifferent Government, he still persevered in his well-directed efforts, and at last succeeded in reaching the goal of his ambition. Maulvi Syed Ahmed, like his English prototype, Dr. Johnson, is a schoolmaster and is hardly well-off as regards worldly means, like the other members of his unfortunate profession. If a history of the rise of modern literature in India were to be written, it would closely resemble that of the English literature during the latter part of the eighteenth century. India has her poets, philosophers, historians, novelists and lexicographers, but owing to the want of an appreciative public they can only command the ears of a select few. Besides in India, as in all other countries of the world, the aristocracy of talent does not at all times coincide with the aristocracy of wealth; and so the Indian authors, unrewarded by the appreciation of the very people for whose benefit it is both their duty and pleasure to work, have to seek for the means of their livelihood elsewhere. The literary career of Maulvi Syed Ahmed is a typical example of what we have been urging. Had he not adopted the profession of a schoolmaster, we can hardly believe that his beloved literary labours would have been able to keep body and soul together. It is certainly attributable to his limited means that, though his ripe scholarship has been acknowledged by such distinguished Orientalists and *savants* as the late Dr. Fallon and Mons. Garcin de Tassy, yet up to this day neither the British Government nor any Indian University has deigned to recognise his merit. We have every reason to believe that, had it not been for the timely generosity of our Premier, Sir Asman Jah, K. C. S. I., in subscribing for four hundred copies of the work in advance, his great work, the Urdu Dictionary, a monument of vast erudition, great industry and acute scholarship, would have never been able to see the light.

The "Laughāt-i-Urdu," or Hindustani Lexicon, is the first work of its kind, and great credit is due to the learned author, seeing that he has succeeded in bringing together 53,510 words, idioms and phrases within his comprehensive limits. The Urdu, like the English, is a composite language. It is not an independent language, so to speak, in itself, but it is a conglomeration of words borrowed from all the various languages with which it has been brought into contact. The original framework is the Hindi, and upon it branches of various hues and colours were engrafted in the course of time. For this reason an analysis of its vocabulary will bear a historical significance which other languages can hardly boast of. The present Dictionary contains 21,446 Hindi words which show that the language of the country in wealth is still able to hold its own against all the words by adoption. Next comes Urdu with 17,315, which shows the inherent force of the language in converting words from other languages to its own construction. After Urdu come Arabic and Persian with 7,564 and 6,001 respectively, the remnants of the speech of the Muhammadan Conquerors of Hindustan. A dead language like Sanskrit can still boast of 544 words, while the British dominion has as yet contributed only 480 words to its vocabulary. At the same time we can still see the landmarks of the Portuguese adventurers, Turkish mercenaries, and Spanish and Dutch traders in India in the 188 words which they have conjointly left as a legacy to the Hindustani language. As an instance of the inherent richness of the Urdu language and the painstaking researches of our author, we may notice that to the word "ankh" (eye) Maulvi Syed Ahmed gives twelve secondary meanings and 386 phrases and idioms, and again under *dill* (heart) seven secondary